1938

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ یکم جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۲۸ شوال المکرم ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱

ادبیات

سالِ نو اور پیغامِ عمل

ازسحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

مرحبا اے سالِ نو اے مرکزِ امیدِ نو
کر دیا آمد نے تیری مجھکو سیرابِ نظر

ولولے جو مر چکے تھے تجھسے زندہ ہو گئے
کاش اس ہنگامۂ غم میں رہے تو جلوہ گر

تیرے پردے میں نہاں ہیں جوش کی بیتابیاں
تیرے ہر انداز سے پیدا ہے الہامِ عمل

تیرے ہر جلوے میں مضمر ہے صدائے "زود باش"
دے رہا ہے اہلِ دنیا کو تو پیغامِ عمل

سو گئی ہیں حسرتیں جاکر تری آغوش میں
اب وہ جاگیں یا نہ جاگیں اسکی کچھ پروا نہیں

بھر دیا ہے دل میں تو نے ایک جوشِ آرزو
فکر ہے امروز کی لیکن غمِ فردا نہیں

بیٹھ جاتے ہیں جو تھک کر منزلِ مقصد سے دور
دل ہوا کرتے ہیں جنکے غم سے اکثر پاش پاش

شاہراہ زندگی میں تو دکھا دیتا ہے شمع
نامرادِ زندگی کرتے ہیں تیری ہی تلاش

آج تو ماضی ہیں غافل رنگِ استقبال دیکھ
بھول جا خوابِ دوشیں کی طرب انگیزیاں

منحصر ہے تیری کوشش پر نظامِ کائنات
غم کے مستقبل میں بھر دے قوس کی رنگینیاں

کب تلک سو[illegible]س کے دامن میں تو
اٹھ کہ تیرا منتظر ہے بزمِ عالم کا جمود

زندگی کے [illegible] غافل جان لے
ہے "تنازع للبقا" سے دہر کا رنگِ نمود

دنیائے اسلام

جنوبی یمن میں برطانیہ کی ہوائی مستقر
عرب کی وادیوں میں بمباری کا تماشہ

مصر کا ایک اخبار مطلع کرتا ہے کہ جنوبی یمن کی سیاست کے بارے میں حکومت برطانیہ کی مدت بخیر نہیں ہے. برطانیہ کئی ماہ سے اس کوشش میں تھی کہ یافع میں ایک ہوائی مستقر قایم کرے. چنانچہ سلطان یافع سے اس بارے میں درخواست بھی کی گئی. اور ان سے کہا گیا کہ وہ اپنے بھائیوں کو سمجھائیں کہ ہوائی مستقر کا قیام اُن ہی کی بہتری کے لئے ہے. لیکن جملہ مشایخ اور عوام نے سلطان سے کہا کہ تمام آبادیاں اُن کی آبادیاں ہیں. اسلیئے برطانیہ کو مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے. انھوں نے سلطان سے یہ بھی عرض کی کہ برطانیہ کا یہ طرز عمل اہل یافع کی تذلیل ہے. اگر انھوں نے برطانیہ کی تجویز کو منظور کر لیا تو جملہ قبائل کی نظر میں ان کی کوئی وقعت نہیں رہیگی.

لیکن اس کے بعد برطانیہ نے ڈرایا اور کہا کہ ہوائی بمباری سے تمہاری حفاظت ضروری ہے چنانچہ وادیوں میں بمباری کر کے اہل یافع کو آئندہ خطرات کا مشاہدہ بھی کرایا. مگر باشندے اپنی ہٹ پر قایم رہے. اس کے بعد عدن سے بمبار طیارے پہنچے اور لوگوں کو بمباری کر کے بتایا کہ آئندہ ان کے لئے کسقدر خطرات لاحق ہیں. چنانچہ اس بمباری میں ایک بوڑھی عورت ہلاک ہو گئی.

سرحدوں پر مصری فوج کی روانگی

معلوم ہوا ہے کہ اطالوی مصری سرحدوں پر مصری حکومت نے فوجی دستے روانہ کر دیئے ہیں جن کے ساتھ توپخانہ، مشین گنیں، بمبار طیارے وغیرہ بھی ہیں. خیال ہے کہ اطالوی افواج کی آمد سے جو خطرات لاحق ہو گئے ہیں یہ ان کا ردعمل ہے. اور مقصد یہ ہے کہ اطالوی افواج کی نقل و حرکت کی شدید طور پر نگرانی کی جائے. اور سرحدی معاملات میں انکو مداخلت سے روکا جائے: ایک اطالوی اخبار نے مصری حکومت کو اطمینان دلایا ہے کہ اطالوی افواج کا مقصد صرف مظاہرہ ہے. جو ہر قسم کے جارحانہ جذبات سے خالی ہے.

حج کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں موتمر اسلامی کا انعقاد

اطالوی ایجنسی ہافاس نے یہ اطلاع شایع کی ہے کہ آئندہ حج کے موقعہ پر اسلامی کانفرنس کے انعقاد کے لئے مصر شام اور عراق کے درمیان مراسلت ہو رہی ہے. اسلامی ممالک میں اس موتمر کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے. حکومت حجاز نے کانفرنس کے مصارف منظور کر لئے ہیں.

ترکی اور فلسطین

جامع اباصوفیہ میں جو قسطنطنیہ میں ہے رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ کو نماز کے بعد تمام ترک مسلمانوں نے فلسطین کے عربوں کی کامیابی کے لئے درگاہ الٰہی میں دعا کی. امام نے تلاوت کلام مجید کے بعد بلند آواز سے دعا کی. جس پر سب حاضرین نے آمین کہی. امام صاحب نے فرمایا کہ "فلسطین ہمارا ہے کیونکہ ہم مسلمان ہیں اور فلسطین مسلمانوں کا ہے. کیونکہ وہ ان کا قبلہ اول ہے". فلسطین کے آخری حوادث پر ترکی اخبارات نے پرزور اور سخت مقالات لکھے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ طاقت کے بغیر کامیابی نا ممکن ہے.

مشرقی میثاق میں مصر کی شرکت

ایشیائی میثاق کی دول اربعہ (ایران، ترکی، عراق، افغانستان) کے نمایندوں کا ایک اہم اجتماع جنیوا میں منعقد ہوا. جسمیں مسائل سیاسیہ اور مشرقی میثاق کے پروگرام پر تبادلہ خیالات ہوا. گفت و شنید کے بعد متعدد مسائل پر اتفاق رائے کا اظہار کیا گیا اور یہ طے پایا کہ دول اربعہ کے میثاق میں شرکت کے لئے حکومت مصر سے درخواست کی جائے. اس سلسلہ میں گفتگو کرنے کے لیئے وزیر خارجہ ایران کو مقرر کیا گیا ہے.

جمعیۃ اقوام میں عربی زبان

لیگ آف نیشنز (جمعیۃ اقوام) کے ماتحت کمیٹی جو مجلس ششم کے نام سے موسوم ہے تمام بیانات اور منشورات انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں شایع کرتی ہے. کیونکہ یہی دو زبانیں اب تک سرکاری زبانیں تسلیم کی گئی ہیں. مگر علی الشمس پاشا نمایندہ حکومت مصر نے اس کمیٹی کے اجلاس میں عربی زبان کی حمایت میں ایک زبردست تقریر کر کے مطالبہ کیا کہ انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کی طرح عربی زبان کو بھی سرکاری طور پر تسلیم کیا جائے. چنانچہ اس کی تائید جملہ حکومتوں کے نمایندوں نے کی اور آخر کمیٹی نے بھی اتفاق رائے سے مجبور ہو کر انگریزی اور فرانسیسی کے پہلو بہ پہلو عربی زبان کو بھی جمعیۃ اقوام کی سرکاری زبان تسلیم کر لیا.

حجاج کیلئے طبی انتظام

اخبار ام القریٰ و صوت الحجاز سے معلوم ہوا کہ امسال حجاج کے لئے حکومت حجاز نے بے نظیر طبی انتظامات کئے ہیں. اور جگہ جگہ شفا خانے کھولکر ڈاکٹر اور طبیبوں کا تقرر کر دیا ہے. ان شفا خانوں میں تمام حجاج کو بلا امتیاز دوائیاں مفت ملیں گی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے
جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے

ہفت وار

صداقت کانپور

جلد ۱۷	کانپور شنبہ یکم جنوری ۱۹۳۸ء	نمبر ۱

شیعہ کانفرنس کا خطبۂ صدارت

راجہ صاحب محمود آباد نے کانپور میں ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۷ء کو آل انڈیا شیعہ کانفرنس (مذہبی) کی صدارت کرتے ہوئے جو خطبہ صدارت ارشاد فرمایا ہے وہ عام مسلمانوں کے لئے کافی توجہ کے قابل ہے۔

راجہ صاحب محمود آباد ایک ہونہار اور پرجوش نوجوان ہیں ہم کو امید تھی کہ آپ اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چل کر ملک و قوم کی خدمات انجام دیں گے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آپ سے یہ امیدیں پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔

آپ نے جو خطبہ صدارت ارشاد فرمایا ہے اس کی ہم تعریف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ اپنے خطبہ صدارت کو فرقہ وارانہ جذبات سے بالاتر نہیں رکھ سکے۔ آپ کے خطبہ صدارت کے بعض حصے ایسے ہیں جس سے قدرتی طور پر عام مسلمانوں کو تکلیف پہونچی ہے۔ مثلاً ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

یہ سچ تو یہ ہے کہ ملک ہند میں اسلامی سلطنت کی داغ بیل ہی ہم نے ڈالی اور مغلیہ سلطنت کا قیام تو تمام تر ہماری کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اگر بیرم خاں اور ایرانی فوجوں کی مدد شامل حال نہ ہوتی تو شاید مغلیہ حکومت کا آج کوئی نام بھی نہ جانتا۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اس تعلی کی کیا ضرورت ہے اس کے برعکس بھی بہت کچھ تاریخی ثبوت کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ راجہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

یہ عزاداری ہی تھی جس نے بنی امیہ بنی عباس اور دوسرے سلاطین جور کے زمانہ میں ہمارا تحفظ کیا۔ ہماری روایات اور ہماری تاریخ کی حفاظت کی اور ہماری تعداد کے بڑھنے اور پھولنے پھلنے کے مواقع بہم پہنچائے اگر یہ مفید چیز ہمارے ہاتھ میں نہ ہوتی تو شاید ہم اب تک ختم ہو گئے ہوتے۔

”راجہ صاحب کا بنی امیہ۔ بنی عباس اور دوسرے سلاطین پر جور کا الزام لگانا اس موقع پر ان کے زبان سے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ راجہ صاحب نے ان تاریخی حالات کو دہرانے کی کیا ضرورت محسوس کی اگر اس کے خلاف دیگر واقعات اور کارناموں کو دہرایا جائے تو کیا ہو۔ مگر ہم اس نازک دور میں مسلمانوں کی آپس کی خانہ جنگی کو طشت از بام کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ یہ بات راجہ صاحب ہی کو مبارک ہو کیونکہ وہ مسلم لیگ کے ذریعہ اتحاد مسلمین کے لئے کوشاں ہیں۔

ایک اور جگہ راجہ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

اگر آپ تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ دنیا بھر کے مذہبی علما، جہاں کج بحثی۔ محدود نظری۔ اور بیجا قدامت پسندی کے لئے مشہور رہے ہیں وہاں آپ کے رہنمایان دین وسیع النظر آزاد خیال اور خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کرنے والے نظر آتے ہیں۔

راجہ صاحب کا دنیا بھر کے مذہبی علما، کو کج بحث بتانا بہت تکلیف دہ بات ہے۔ غالباً راجہ صاحب سمجھتے ہیں کہ اس وقت مسلم لیگ کی وجہ سے عام مسلمان اس طرف توجہ نہ کریں گے۔: مگر اس موقع پر اس قسم کا فائدہ اٹھانا مناسب نہیں کہا جا سکتا

راجہ صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں وطنیت کے خلاف بھی بہت کچھ فرمایا ہے جبکہ راجہ صاحب بالقابہ کی ذاتی رائے سے زیادہ وقعت نہیں دیجا سکتی۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنے خطبۂ صدارت میں ان باتوں کا ذکر نہ کرتے تو زیادہ اچھا تھا۔ علاوہ اس کے ان باتوں سے کوئی خاص فائدہ بھی نہیں اٹھایا جا سکتا۔ سوائے اس کے کہ عام مسلمانوں کو تکلیف پہونچے۔

چین۔ جاپان اور روس

جاپان نے قریب قریب شمالی چین فتح کر لیا ہے اور اب جاپانی فوجوں نے جنوبی چین کی طرف رُخ کیا ہے۔ عام خیال یہ تھا کہ شمالی چین پر حملہ ہوتے ہی روس چین کی امداد کرے گا۔ مگر روس نے پلٹ کر کروٹ بھی نہیں لی۔ اور نہایت خاموشی کے ساتھ شمالی چین کو فتح ہو جانے دیا۔ مگر اب جبکہ جاپان نے شمالی چین کو فتح کر کے جنوبی چین کی طرف قدم بڑھایا ہے تو روس کی آنکھیں کھلی ہیں اور شاید وہ اپنے لئے خطرہ محسوس کرنے لگا چنانچہ یہ اعلان ہوا ہے کہ شمالی چین میں جاپانیوں کے خلاف جوابی حملہ کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

اگر واقعی روس نے جاپان کی پیش قدمی کو روکنے کا عزم مصمم کر لیا تو شاید جنگ کا نقشہ بدل جائے اور کچھ تعجب نہیں کہ پھر اس وقت جاپان کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حالات اور واقعات کے ماتحت یہ جنگ عالمگیر جنگ کی صورت اختیار کرلے۔

لالہ پدم پت سنگھانیا

حکومت یو۔ پی نے آیندہ سال کے بجٹ پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک فنانس سب کمیٹی بنائی ہے اس سب کمیٹی میں کانپور کے مشہور و معروف تاجر لالہ پدم پت سنگھانیا کو بھی شامل کر لیا گیا ہے سب کمیٹی کی میٹنگ شروع ہو گئی ہیں وہ ۱۲ر جنوری تک اپنی سفارشات

آئینۂ کانپور

راجہ صاحب محمود آباد کی تشریف آوری

راجہ امیر احمد صاحب آف محمود آباد شیعہ کانفرنس کی صدر کی حیثیت سے ۲۶ر دسمبر کو کانپور تشریف لائے جہاں آپکا معزز مسلمانوں نے استقبال کیا اور ایک جلوس کے ساتھ آپ کلکٹر گنج، مول گنج، سٹیشن روڈ، رام نرائن کی بازار ہوتے ہوئے کنگ ایڈورڈ میموریل ہال تشریف لے گئے۔ کانفرنس کے سلسلہ میں آپ نے تین روز کانپور میں قیام فرمایا۔ اس دوران میں آپ کو مختلف جماعتوں کی طرف سے اڈریس دیئے گئے۔ اگرچہ آپ ان اڈریسوں کے لینے کے خلاف تھے مگر بعد ازاں آپ نے قبول فرمالئے۔ ان موقعوں پر آپکو پھولوں اور گوٹوں کے ہار بھی پہنائے گئے۔ آپ نے ان اڈریسوں کے جواب میں پرجوش اور ولولہ انگیز تقریریں بھی کیں۔

اراکین جمعیۃ القریش کے سلسلہ میں اچھوتوں کی طرف سے بھی آپ کو اڈریس دیا گیا۔ اس موقع پر آپ نے یہاں تک فرمادیا کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان مسلمانوں سے جو کہ ان کے سیاسی عقائد سے مختلف ہیں ان کے مقابلہ میں اچھوتوں کو ترجیح دیں۔

راجہ صاحب کا یہ بیان شیعہ کانفرنس کے خطبہ صدارت سے بالکل مختلف ہے۔ وہاں تو آپ یہ فرماتے ہیں کہ غیر مسلموں کے مقابلہ میں اگرچہ وہ ہندوستان کے باہر کے ہوں مسلمانوں کو صرف انہی کے مصنوعات استعمال کرنا چاہیئے مگر یہاں اچھوتوں کو اپنے سیاسی عقائد کے مخالف مسلمانوں پر ترجیح دی جارہی ہے۔ نہ معلوم اس کے لئے راجہ صاحب کے پاس کیا دلائل اور وجوہ ہیں۔

شیعہ کانفرنس

شیعہ کانفرنس (مذہبی) کا اٹھائیسواں سالانہ اجلاس ۲۶ر دسمبر ایک بجے دن کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں منعقد ہوا جس میں شیعہ حضرات کے علاوہ دیگر معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

کلام پاک کی تلاوت کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی نواب خاقان حسین صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا جسکو بڑی قابلیت کے ساتھ فرقہ وارانہ خدمات سے علیحدہ رکھا گیا تھا۔ بعد ازاں سید محمد رضا صاحب رئیس و میونسپل کمشنر کی تحریک و دیگر ڈیلی گیٹوں کی تائید سے راجہ صاحب محمود آباد کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ اور آپ نے اپنا خطبہ صدارت ارشاد فرمایا اور چند اجلاسوں متعدد تجاویز منظور کی گئیں۔

میونسپل اڈریس لینے سے انکار

میونسپل بورڈ نے طے کیا تھا کہ کانپور میں راجہ صاحب محمود آباد کے تشریف لانے پر ان کی خدمت میں اڈریس پیش کیا جائے اور اس کے لئے دو سو روپیہ کا خرچ بھی منظور کیا تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر جبکہ راجہ صاحب کانپور تشریف لائے۔ میونسپل بورڈ نے اڈریس دینے کا انتظام کیا مگر راجہ صاحب نے اڈریس کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

میں سپاسنامے قبول کرنے کے خلاف ہوں جسمیں پبلک کا روپیہ برباد ہوتا ہے جس شخص کو اڈریس دیا جاتا ہے اس کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے میں اپنی کمزوریوں سے واقف ہونے کی وجہ سے اور اس عقیدے کی وجہ سے کہ میں غریبوں کا خادم ہوں میں نے اڈریس قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے میری اپنی رائے کے مطابق پبلک کی خدمات کرتا ہوں اگر میں اس میں کامیاب ہوں تو میں اسکو بہترین انعام سمجھتا ہوں۔

راجہ صاحب کا یہ جذبہ قابل تعریف ہے راجہ صاحب کو یہ اچھا موقع ہے کہ وہ اپنی ریاست میں غریبوں کی خدمت کر کے ایک آئیڈیل دوسروں کے سامنے پیش کریں۔

میونسپلٹی کا قضیہ

آنریبل وجے لکشمی پنڈت منسٹر آف لوکل سلف گورنمنٹ کی تحریک پر مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بورڈ میں جاکر ممبران بورڈ سے اپیل کی ہے کہ وہ ذاتی اختلافات مٹا کر پبلک کے کام کرنے کی اسپرٹ پیدا کریں۔ بعد ازاں ایک دوسرے میٹنگ خود کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر طے ہونا ہوئی تھی۔ اور خیال تھا کہ اس دن ممبران کے آپس کے تعلقات درست ہو جائیں گے۔ مگر اس دن میٹنگ نہ ہو سکی۔ کیونکہ اکثر ممبران بورڈ کرسمس کی تعطیلات کے سلسلہ میں کانپور سے باہر چلے گئے۔

اب اسی سلسلہ میں پنڈت سری رتن شوکل نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں میونسپل انتظامات پر سخت الزامات عاید کئے ہیں اور لکھا ہے کہ گذشتہ دنوں بورڈ کا نظام بہت خراب رہا ہے جس سے کانپور کی پبلک لائف بڑی گندہ ہو گئی ہے۔ اور اس میں تبدیلی کی سخت ضرورت ہے۔ آگے چلکر آپ نے اپنے بیان میں تمام ذمہ داری چیرمین بورڈ اور آپ کی پارٹی پر ڈالی ہے اور لکھا ہے کہ وہ کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتے۔

شوکل جی کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سمجھوتہ کے توقعات ناممکن ہو گئی ہیں ورنہ اس قسم کے بیان کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

بورڈ کے مسائل کے متعلق تو ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ پبلک مفاد کا خیال تو شاید ہی کسی کو ہو ہر ایک شخص ذاتیات میں ڈوبا ہوا ہے۔ کمیٹیوں کی چیرمینیاں ممبران کے لئے اور زیادہ پریشانی کا باعث بن جاتی ہیں اور جو صاحب کسی کمیٹی کی چیرمینی پر قابض ہو جاتے ہیں وہ کسی صورت میں بھی اسکو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ بہر حال ہمارا ذاتی خیال ہے کہ اگر دونوں پارٹیوں میں مصالحت ہو جائے تو بہتر ہے۔

ایٹ ہوم

ڈاکٹر نیاز محمد خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر کی صاحبزادی جمیلہ بیگم کا نکاح مسٹر وقار اللہ خلف شیخ ہبۃ اللہ رئیس شیر کوٹ ضلع بجنور کے ساتھ ۲۶ر دسمبر ۳۷ء کو ہوا۔ اس موقع پر شہر کے معززین ہند و مسلمان اور حکام نے شرکت کی۔ بعد ازاں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

پٹیشن

کانپور الکشن اور پٹیشن کے سلسلہ میں کافی شہرت حاصل کر چکا ہے چنانچہ وہ اپنی اس شہرت کو برابر قایم رکھنے کے لئے بیقرار رہتا ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ہری پور کانگریس کے ڈیلیگیٹ کے انتخاب کے سلسلہ میں سات پٹیشن دائر ہوئے ہیں جنمیں سے پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی اور پنڈت چیل بہاری ڈکشت سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کے خلاف بھی پٹیشن ہیں۔

بازار کرمچاری کانفرنس

یکم جنوری ۱۹۳۸ء کو یو۔ پی بازار کرمچاری کانفرنس کا پہلا اجلاس آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر یو۔ پی کی صدارت میں منعقد ہوگا۔

وزیر اعظم صاحب

۳۱ر دسمبر کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔ پی رام کرشنا آشرم کے عمارت کی ایک شعبہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے۔

آدی ہندو کانفرنس، ضلع کانپور کی

آدی ہندو کانفرنس پست اقوام کی ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ مسٹر لکشمی پرشاد جیوار کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ملک کی دیگر اقلیت والی جماعتوں کے متعلق آدی ہندو پست اقوام کے رویہ پر غور کیا گیا:۔

مسٹر تلک چند کریل نے اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کیا کہ چونکہ کانگریس اور اونچی ذات کے ہندوؤں نے وہ وعدے پورے نہیں کئے جو پونہ پیکٹ اور دیگر معاہدوں میں کئے گئے تھے اس لئے آدی ہندو پست اقوام کو لازم ہے کہ وہ مسلمانوں اور دیگر اقلیت والی جماعتوں سے سمجھوتہ کرنے کے معاملہ پر پوری طرح غور و خوض کریں، مسلمانوں اور دیگر جماعتوں کو اچھوتوں کی سماجی حالت سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور نہ اچھوتوں کا مذہب تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے گی، بہت کچھ بحث و مباحثہ کے بعد قرار پایا کہ یہ ریزولیوشن ۹ر جنوری کو ہونے والے عام جلسے میں پیش کیا جائے

ہڑتال

:۔ الگزنڈر ویلیٹ مل میں فوری ہڑتال ہو گئی، جس میں دن کے وقت کام کرنے والے تمام کاریگروں نے حصہ لیا،۔

ہڑتال کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ منتظمین نے ایک کاریگر کو برخاست کر دیا تھا، یہ کاریگر دو روز سے بغیر چھٹی لئے غیر حاضر رہا تھا۔ تیسرے روز اسے کارخانے میں داخل نہیں ہونے دیا منتظمین کارخانہ نے اس مطلب کا نوٹس لگا دیا ہے کہ اگر کاریگر لوگ رتیائی کے لئے حسب معمول حاضر ہوں تو کارخانہ چالو رہے گا، اسی طرح اگر دن کے وقت کام کرنے والے بھی کام پر آئیں تو کارخانہ چالو کر دیا جائے گا، وہ جس کاریگر کو چاہے داخل کریں اور جس کو چاہیں جواب دے دیں اور انکار کر دیں۔

سرجوالا پرشاد و سرلو استوا

سرجوالا پرشاد سرلو استوا مع لیڈی سری واستوا اور دیگر اہل خاندان ۳۰ر دسمبر کی صبح کو ساحل بمبئی پر اترے، اور ۳۱ر دسمبر کو بذریعہ جی آئی پی ریل سے کانپور پہونچے۔ اسٹیشن پر اہل شہر نے پرتپاک اور شاندار آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ کی صاحبزادی مس شیلا نے کیمبرج یونیورسٹی سے تاریخ کی ڈگری حاصل کی ہے۔

سیاسی جلسے

شیعہ کانفرنس کے سلسلہ میں راجہ صاحب محمود آباد اور ڈیلی گیٹ حضرات نے مختلف جلسوں میں تقریر کر کے اپنے سیاسی نقطۂ نظر کی وضاحت کی، چنانچہ پھول باغ کے ایک جلسہ میں راجہ صاحب محمود آباد نے ایک پرزور تقریر میں مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد کو واضح کرتے ہوئے مسلمانوں سے سبز جھنڈے کے سایہ میں متحد ہو جانے کی اپیل کی اور آپ نے مسلم لیگ کی حیرت انگیز مقبولیت پر جو چند روز میں حاصل ہوئی ہے اظہار اطمینان کیا۔

تلک ہال میں ایک جلسہ مسٹر علی ظہیر بیرسٹر کی صدارت میں ہوا جسمیں جناب صدر اور دیگر شیعہ مندوبین نے نہایت زبردست تقریریں کیں اور مسلم لیگ کے رویہ پر شدید نکتہ چینی کی

تلک ہال میں دوسرے روز ایک جلسہ سید بشیر الدین احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں سید حیدر مہدی شیعہ ڈیلی گیٹ نے نہایت زبردست اور مدلل تقریر کی اور مسلم لیگ کے رویہ پر شدید اختلافات کا اظہار کرتے ہوئے کانگریس میں عام مسلمانوں کی شرکت کی اپیل کی اور ہندی و اردو کے مسئلہ میں ہندوؤں سے یہ اپیل کی کہ وہ اردو کو مسلمانوں کی زبان سمجھ کر برباد نہ کریں کیونکہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں ہے بلکہ یہ ہندوستان کی مشترکہ کوششوں کا

سبد گل

کرسمس کا ہفتہ کانفرنسوں کا ہفتہ ہوتا ہے، اگرچہ کانگریس کا اجلاس تو اب موسم بہار میں ہونے لگا ہے، لیکن بلا مبالغہ سیکڑوں اور کانفرنسیں اس ہفتہ میں ہوتی ہیں۔

بھلا کیسے ممکن تھا کہ یادش بخیر لبرل لیگ خاموش رہ جاتی، اس نے بھی کلکتہ میں اپنا سالانہ اجلاس منایا، یہ لبرل فیڈریشن کی خوش قسمتی سمجھنا چاہیے کہ ہز ایکسیلینسی لارڈ لنلتھگو بالقابہ بھی کرسمس منانے کے لئے کلکتہ میں موجود ہیں، اور بہت ممکن ہے، کہ ایسی سیاسی رعایت سے لبرل لیگ کا اجلاس بھی، کلکتہ میں رکھا گیا ہو۔

تادم تحریر لبرل لیگ کی اور کوئی کارروائی تو موصول نہیں ہوئی، لیکن سر چمن لال سیتلواد کا خطبۂ صدارت شایع ہوا ہے، سبحان اللہ کیا خوب خطبہ ہے اور کیوں نہ ہو آخر خطاب یافتہ کا خطبہ ہے یا نہیں۔

لبرل فیڈریشن کے پاس کوئی تعمیری پروگرام تو ہے نہیں، نہ اس کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے لئے تو اور بہت سی انجمنیں ہیں لبرل فیڈریشن کا تو سالہا سال سے ایک اور [illegible] کام ہے، یعنی ایک سالانہ جلسہ کرنا اور اس میں کانگریس کو کوسنا، کانگریسی لیڈیوں پر پھبتیاں کسنا اور کانگریس کی تجویزوں کی مخالفت کرنا

سر چمن لال سیتلواد نے بھی ان روایات کو قایم رکھا ہے

سر چمن لال سیتلواد فرماتے ہیں کہ کانگریس کا عہدۂ وزارت قبول کرنا لبرلوں کی فتح ہے۔

کیوں نہیں، کانگریسی اسی لئے تو کونسلوں اور اسمبلیوں میں داخل ہوئے ہیں اور اسی واسطے وزارتیں قبول کر لی ہیں، کہ اہل ملک آئین پرستی کا سبق سیکھیں اور یہ تسلیم کریں کہ انگریز حکومت کرنے کے لئے ہیں اور ہم سب لوگ محکوم رہنے کے لئے۔

خطبہ صدارت میں ارشاد ہوتا ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ درختوں کے نیچے بیٹھ کر فلسفہ چھانٹا جائے بلکہ یہ عملی زمانہ ہے۔

آفریں باد آفریں ہمت مردانۂ تو۔

بلاشبہ زمانہ یہ ہے کہ بڑی بڑی عمارتوں میں جلسے کئے جائیں اعلیٰ پیمانہ کی دعوتیں کھائی جائیں اور عوام کی بات تک نہ پوچھی جائے نہ کبھی گاؤں کی طرف رخ کیا جائے، ہاں یہاتیوں کو مشورہ ضرور دیا جا سکتا ہے، لیکن وہ صرف ایسے ہی جلسوں میں جن میں ایک بھی دیہاتی موجود نہ ہو۔

کانگریس کے متعلق یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ وہ ایک ڈکٹیٹرانہ جماعت ہے۔

اور لبرل لیگ بالکل جمہوری جماعت ہے۔

فیڈریشن کے متعلق صدر صاحب کی رائے کسی قدر کانگریسی جماعت سے ملنے لگی تھی، یعنی انھوں نے مجوزہ فیڈریشن پر نکتہ چینی کی لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ کہیں کانگریس والوں کی طرف سے یہ دعوت نامہ موصول ہو جائے کہ آئیے اس معاملہ میں ساتھ دیجئے، اس لئے مقطع کے بند میں فرما دیا کہ فیڈریشن برا ہی لیکن اس کا بائیکاٹ فضول ہے،

کیونکہ اسے روکا نہیں جا سکتا۔

ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند۔

ادب لطیف

آخری برقِ تبسم

(از حضرت راز بنارسی. ایم. اے)

اس نے اسے دیکھا—— وہ بے نقاب تھی بے حجاب تھی — لیکن پھر بھی شرم نگاہوں میں کھیل رہی تھی —— دور دراز کے سفر سے تھک کر وہ اس طرح جھوم رہی تھی جس طرح پھولوں سے لدی ہوئی ڈالی ہوا کے جھونکوں سے —— اس کی سنبلیں زلفیں اس کے کانوں کے گرد گندھے ہوئے حلقوں میں جکڑ دی گئی تھیں تاکہ اس کے گلابی رخساروں پر دست درازی نہ کر سکیں لیکن ہر پانچ منٹ کے بعد وہ چار موئے خیرہ اس میں سے نکل کر اس کے چہرے کا طواف کرنے کی سعی لاحاصل کرتے تھے۔

نیند کا خمار ان شربتی آنکھوں میں۔۔۔ اس نے اسے لٹا دیا۔ — سچ ہے —— کچھ الٹی سیدھی —— کچھ مجوب۔ — لیکن سفر کی تکان اور نیند کا غلبہ —— وہ خواب کی گود میں کھیلنے لگی لیکن ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ آنکھیں کھولتی اور کسی کو دیکھ لیتی. کبھی اٹھ بیٹھتی اور پھر لیٹ جاتی.

ریل تیزی سے چلی جا رہی ہے. اسٹیشن پر اسٹیشن گزر رہے ہیں —— کسی سے اس کی باتیں برابر جاری ہیں.

زبان سے نہیں —— نگاہوں سے —— دونوں ایک دوسرے کی حرکت میں گویا دلچسپی لے رہے ہیں اور بے تاب ہیں.

آخر وہ اسٹیشن آ گیا جہاں ان دونوں کو علیحدہ ہونا تھا —————— نامعلوم مدت کے لئے ہمیشہ کے لئے.

وہ اٹھ کھڑا ہوا —— بستر سنبھالنے لگا۔ ہینڈ بیگ اٹھایا —————— وہ بھی سنبھل گئی. نہیں معلوم کیوں اس نے اترتے وقت آخری سلام کیا اور اس نے آخری تبسم.

آخری برق تبسم۔۔۔۔ اف!۔۔۔۔۔ آخری۔۔ برق۔۔۔۔۔۔۔۔ تبسم۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر فضل الحق وزیر اعظم کا بیان

کلکتہ، ۲۷ دسمبر. مسٹر فضل الحق وزیر بنگال نے آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن میں بنفس نفیس اپنا پیغام سناتے ہوئے اپنے حال کے مشرقی بنگال کے اضلاع کے دورہ کا ذکر کیا اور یہ شکوہ کیا کہ نمایندگان پریس نے خاص طور پر ان کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے. جبکہ کانگریسی صوبوں کے وزیروں کو وہ بہت کافی شہرت دے سکتے ہیں. آپ نے فرمایا کہ میری سرگرمیوں کی بابت کبھی کوئی خبر شایع بھی ہوئی تو اسے توڑ مروڑ کر اور گمراہ کن پیرایہ میں شایع کیا گیا. یہ پروپیگنڈا محض اسلئے کیا جا رہا ہے کہ میں ایک مسلمان ہوں. یہ بدترین قسم کی فرقہ پرستی کا مظاہرہ ہے. جو لوگ فرقہ پرستی کی تلقین کرتے ہیں اور ملک کے امن و اماں میں خلل ڈالا کرتے ہیں ان کے لئے میرے پاس مضبوط ڈنڈا ہے.

اس کے بعد آپ نے ڈیلی گیٹوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ہر قسم کے علیحدگی پسند رجحان سے احتراز کریں. آپ نے فرمایا ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم چاروں طرف سے دشمنوں سے گھرے ہوئے ہیں. اور ہمیں اس جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیے جو کہ مجھے اچھی طرح نظر آ رہی ہے.

عالم نسواں

عورتوں کی تعلیم کا ایک اہم پہلو

(از محترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ علیگڈھ)

میں یہ تسلیم کرتی ہوں کہ طبقہ نسواں کی آہ و زاری سے متاثر ہو کر بعض اہل درد نے ان کی تعلیم کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کر دی ہیں اور ناشکری ہوگی اگر اس بات کا اعتراف نہ کیا جائے کہ جہاں تک عورتیں کی تعلیم کا سوال ہے. یہ مسئلہ ایک حد تک حل ہو چکا ہے. پنجاب یوپی. بنگال. مدراس. بمبئی. ان تمام صوبوں میں عورتوں کی تعلیم کا کسی حد تک اچھا انتظام ہے. مجھے اسوقت جس معاملہ کی طرف توجہ دلائی ہے. وہ نصاب تعلیم اور تربیت کا مسئلہ ہے. اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ عورتوں کے لئے موجودہ نصاب تعلیم ہے وہ اصلاح طلب ناکمل اور قابل تغیر ہے. موجودہ نصاب پڑھ کر ہماری لڑکیاں انسانیت کبریٰ کے فضائل حاصل نہیں کر سکتیں. نہ ان کے اندر مشرقی خصوصیات پیدا ہوتی ہیں. نہ انسانی ہمدردی کے وہ جذبات پیدا ہوتے ہیں جن کی ہر زمانہ میں اشد ضرورت رہی ہے. میری تلخ بیانی کو اگر معاف کیا جائے تو میں یہ کہنے کی جرات کروں گی. کہ موجودہ درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہماری لڑکیاں ناعاقبت اندیش. فضول خرچ. آزاد خیال. فیشن پرست سست کاہل. عیش پسند اور بے مروت بن جاتی ہیں. یہ خیال ممکن ہے آج زیادہ الم ناک محسوس نہ ہو. لیکن مستقبل پر اس کا ضرور اثر پڑے گا. یہ اسلئے کہ ہماری آیندہ نسلیں جو ہماری امیدوں کا مرکز ہیں وہ ان ہی کی لڑکیوں کی گود میں پرورش پائیں گی. اور ان ہی کی گود ان کی پہلی درسگاہ ہوگی. لہذا میں یہ درخواست کروں گی کہ موجودہ نصاب تعلیم کی اصلاح کی جائے. ان کے نصاب میں ایسی کتابیں شامل کی جائیں جو ان کے دل و دماغ پر اچھا اثر ڈالنے کی ہوں. جو ان کو محنتی جفاکش. کفایت شعار. دور اندیش سادہ طبیعت. ایثار پسند بہترین ماں. بہترین بیوی. بہترین بیٹی. اور فخر خاندان. بنانے والی ہوں. اگر ایسا ہوا تو میں سمجھوں گی. کہ ہندوستان کی عورتوں کی قسمت جاگ اٹھی. اور طبقۂ نسواں کی سعادت کا آفتاب طلوع ہو گیا. خدا کرے میری یہ آواز صدا بصحرا ثابت نہ ہو.

اردو کانفرنس کی انعقاد کی تیاریاں

دہلی، ۲۷ دسمبر. معلوم ہوا ہے کہ جنوری میں دہلی ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر سرپرستی صوبہ دہلی کی اردو کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں اردو زبان کی ترویج اور اس کی ترقی کے ذرایع پر غور و خوض ہوگا. نیز اردو زبان کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینے کے لئے عملی تدابیر پیش کی جائینگی امید کی جاتی ہے کہ اس کانفرنس میں ادب اردو سے دلچسپی رکھنے والوں کی بہت بڑی تعداد شریک ہوگی. مسٹر فصیح الدین احمد ایم. اے سکریٹری دہلی ایجوکیشنل سوسائٹی کانفرنس کی تیاریوں میں معروف ہیں.

مسلمانوں سے مسٹر جناح کی اپیل

کلکتہ، ۲۷ دسمبر. مسٹر جناح نے آج صبح محمد علی پارک میں مسلم جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کرتے ہوئے مسلمانوں سے آل انڈیا مسلم لیگ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی اپیل کی. آپ نے فرمایا. آپ لوگوں کو چاہئے کہ اس جھنڈے کو اونچا رکھنے اور ہندوستان کے مسلمانوں نیز اسلام کی عزت کو محفوظ رکھنے کے لئے مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام پر عمل کرنے کا عہد کریں.

بچوں کی دنیا

جسم کے ممبر

ایک دفعہ جسم کے تمام ممبروں میں جھگڑا ہوا، سب نے کہا کہ معدے صاحب خاموش بیٹھے بیٹھے مزے سے کھانا کھایا کرتے ہیں۔ اور کام کاج کچھ بھی نہیں کرتے۔

اس پر معدے صاحب نے کہا کہ بیشک غذا تو میں ہی کھاتا ہوں، مگر اس کو ہضم کر کے اور خون کی صورت میں بنا کر تمام ممبروں کے پاس پہونچانا بھی تو میرا ہی کام ہے۔ اس لئے میں وہ چیز ہوں جس کی بدولت تمام جسم کے ممبروں اور کارکنوں کی زندگی بنی ہوئی ہے۔

اسی طرح ہم بھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں کرتے اور معصوم لوگوں کی شکایت نہیں کرتے جو دراصل غریب ہیں، مگر ہماری بہت بڑی مدد کرتے ہیں۔

جادو کی بنسی!

ایک جادو کی بنسی بنانے کے لئے کوئی اچھا سا "کاگ" لو جس میں کہیں سوراخ نہ ہو، اور نہ کوئی دراڑ ہو بہتر ہے کہ استعمال شدہ نہ ہو۔

اب اس "کاگ" کو اپنے دانتوں کے سامنے بھینچ کر رکھو، اور سامنے دو کانٹے یا دو چمچے رکھ کر سیٹی سی بجانی شروع کرو۔

عجیب حیرت انگیز آواز نکلے گی۔

پردۂ فلم

شریف عورتیں اور فلمی دنیا

ہندوستان کے ایک مشہور سیاسی رہنما نے ملک کے اقتصادی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے۔ شریف اور تعلیمیافتہ خواتین کو یہ مشورہ دیا ہے، کہ اگر اس اقتصادی مشکلات کے زمانے میں جبکہ ہر طرف بے روزگاری کا طوفان برپا ہے، شریف اور تعلیم یافتہ عورتیں دنیائے فلم میں داخل ہو کر آسانیاں حاصل کریں، تو یہ باعث اطمینان ہے۔

رہنمائے موصوف کی نیک نیتی، ہمدردی اور اعلےٰ قابلیت کا ہمیں پورے طور پر اعتراف ہے اور ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انھوں نے جو کچھ بھی ارشاد فرمایا ہے وہ دردمندانہ جذبات کے ماتحت ارشاد فرمایا ہے، لیکن ہمیں یہ عرض کرنے کی اجازت دی جائے کہ ہمارے مشیر محترم باوجود اپنی بہترین اور اچھی قابلیتوں کے دنیائے فلم کے حالات سے یکسر ناآشنا ہیں:۔

اگر ان کو اس دنیا کے حالات سے ذرا بھی واقفیت ہوتی، تو ہمیں یقین ہے کہ وہ ہرگز شریف عورتوں کو یہ مشورہ نہ دیتے۔"

ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ فلمی دنیا کاروباری نقطہ نظر سے ایک بہترین نفع بخش تجارت ہے اور اس میں شریک ہونا اور اپنی قابلیت کا مظاہرہ کرنا کوئی اخلاقی یا قانونی جرم نہیں ہے، لیکن ہم نہایت افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ بعض نفس پرست اور نااہل ارباب اقتدار کی، ہوس پرستیوں کی وجہ سے یہ دنیا حدف ملامت بن گئی ہے، اور بحالات موجودہ ہم شریف اور تعلیم یافتہ خواتین کو یہ مشورہ ہرگز نہیں دے سکتے کہ وہ اس دنیا میں قدم رکھیں۔

ہم یہ مشورہ کیوں دے رہے ہیں؟ اسکی حقیقت مندرجہ ذیل بیانات سے واضح ہو سکتی ہے

دہلی کی ایک مشہور خوبصورت باعظمت خاندان کی ایک خاتون جو آج کل دنیائے فلم میں کام کر رہی ہیں، اپنے ایک بیان میں تحریر فرماتی ہیں مجھے یہ لکھتے ہوئے شرم آتی ہے، کہ میں اپنے تفریحی جذبات کے ماتحت اس دنیا میں داخل ہوئی تھی اور میرا خیال یہ تھا کہ میں اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہوئے فلمی خدمات انجام دے سکوں گی لیکن یہ خیال غلط ثابت ہوا، تجربہ اور مشاہدہ نے یہ بتلایا کہ دنیائے فلم میں عصمت کا محفوظ رہنا ناممکن ہے:۔

میں جب دنیائے فلم میں داخل ہوئی، تو مجھے سب سے پہلے اپنی عصمت کی قربانی پیش کرنی پڑی میں نے یہ محسوس کیا کہ پروپرائٹر صاحب اور ڈائرکٹر صاحب اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتے اور اس وقت تک اچھا پارٹ ہرگز نہیں مل سکتا اور اس وقت تک ملازمت بھی نہیں مل سکتی۔ جب تک کہ عصمت کا نذرانہ پیش نہ کیا جائے مجھے یہ نذرانہ پیش کرنا پڑا اور اسی وجہ سے میں آج ایک کامیاب ایکٹریس ہوں، میں یہ جانتی ہوں کہ بعض مالکان کمپنی اور بعض ڈائرکٹر صاحبان نیک چلن بھی ہیں، لیکن ایسے بہت کم ہیں، زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے، جن کو حسن کا ڈاکو کہنا بالکل صحیح ہے۔

وہ ہرگز کسی عورت کو ملازم نہیں رکھتے اور ہرگز اسے اچھا پارٹ نہیں دیتے، جب تک کہ وہ ان کو راضی رکھنے کی کوشش نہ کرے ان تمام حالات کو سامنے رکھ کر میں شریف عورتوں کو یہ مشورہ نہیں دے سکتی کہ وہ اس کانٹوں بھری گلشن میں آئیں۔"

ایک دوسری فلم ایکٹریس جو حال ہی میں اس دنیا میں داخل ہوئی ہیں وہ اپنے ایک بیان میں تحریر فرماتی ہیں۔

میں جس کمپنی میں کام کر رہی ہوں اس کے مالک اور ڈائرکٹر نیک چلن ہیں:۔ ص

ص:۔ اور ان کی نیک چلنی کی وجہ سے اسٹاف کے جذبات بھی اچھے ہیں اسی وجہ سے ابتک میری عصمت بھی محفوظ ہے اگر ایسی ہی کمپنیاں قایم ہو جائیں، تو میں شریف عورتوں کو یہ مشورہ دے سکتی ہوں کہ وہ اس دنیا میں داخل ہو جائیں۔

لیکن میں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ سب کمپنیاں ایسی نہیں ہیں اور سب مالکان اور ڈائرکٹر صاحبان ایسے نہیں ہیں، میں نے عام طور پر جو کچھ حالات سنے ہیں وہ نہایت ہی افسوسناک اور ہوشربا ہیں، لہذا میں شریف عورتوں کو یہ مشورہ دوں گی کہ جبتک کہ قانونی طور پر قابل اطمینان اصلاح نہ ہو جائے یا جب تک کہ زیادہ تعداد میں اچھی فلم کمپنیاں قایم نہ ہو جائیں، اس وقت تک شریف عورتوں کی عصمت کے لئے سخت خطرہ ہے"۔

یہ دو بیانات ہم نے اس لئے پیش کئے ہیں کہ "ارباب اصلاح" اس طرف توجہ کریں خواتین ان حالات سے آگاہ ہو جائیں حسن کے ڈاکو اپنے انجام پر غور کریں۔

ہمیں امید ہے کہ صوبہ بنگال اور صوبہ بمبئی کی حکومتیں بھی ان حالات پر غور فرمائینگی اور صحیح طور پر حالات معلوم کر کے جلد ان تمام خرابیوں کی اصلاح کے لئے موثر قدم اٹھائیں گی، کیونکہ چند نفس پرست فلم سازوں کی وجہ سے آج یہ دنیا رسوا ہو رہی ہے، اور شریف خواتین اپنی عصمت کیواسطے سخت خطرات محسوس کر رہی ہیں۔ (نگارستان)

اقوال زرّیں

دنیا مکاری سے بھری ہے اور اس کی ہر بات کا جواب مکر اور ریا سے ہی خوب دیا جا سکتا ہے اگر کوئی شخص چاہے کہ اس میں ہر کام اپنی دانشمندانہ حکمت عملی سے کامیابی حاصل کرے، تو یہ بہت دشوار اور غیر ممکن ہے۔ (ڈبلو کلارک رسل)

دولت کا سب سے بہتر اور پاکیزہ مصرف یہ ہے کہ اس سے غریبوں، بیکسوں اور یتیموں کی حاجت روائی کی جائے۔

علم الٰہی نعمت ہے کہ اس کے حصول کے لئے انسان کو جو کچھ سختیاں اٹھانی پڑیں کم ہیں اسلئے کہ بغیر معدن کھودے نہ لعل ملتا ہے، اور نہ بغیر غوطہ لگائے موتی۔

آدمی پیشہ سے ذلیل نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے اطوار سے حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے۔

ہر سختی کے بعد آسانی خدا کا وعدہ ہے۔

موت کوئی خوف کی چیز نہیں جس طرح ریشم کے کیڑے اپنے گھر چھوڑ کر اڑ جاتے ہیں، اسی طرح جسم بے جان کو چھوڑ کر روح آزاد ہو جاتی ہے۔

ہر بات بتدریج حاصل ہوتی ہے، جسطرح ہر مسافت منزل بہ منزل طے ہوتی ہے۔

پانی کا پیاسا سیر ہو جاتا ہے، لیکن علم کی پیاس کبھی نہیں بجھتی۔

مصلحت ایزدی میں کسی چون و چرا کی گنجایش نہیں۔

موج تبسم

ماسٹر:- کرشن پانچ اور دو کتنے ہوئے؟

کرشن:- خاموش کھڑا رہا۔

ماسٹر:- دیکھو میں تمکو پانچ گولیاں الگ اور دو گولیاں الگ دوں، تو تمہارے پاس کتنی گولیاں ہو جائیں گی۔

کرشن:- آٹھ گولیاں ہو جائیں گی۔

ماسٹر:- کیسے؟

کرشن:- ایسے کہ ایک گولی میرے پاس پہلے ہی سے موجود ہے۔

ایکدن کرشن نے سبق یاد نہ کیا، ماسٹر صاحب ناراض ہوئے تو بیچارے کے کان کھینچنے لگے، وہ روتا ہوا ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس پہونچا اور بولا۔

ہیڈ ماسٹر صاحب اب میں اسکول میں پڑھنے نہ آؤں گا۔

ہیڈ ماسٹر:- کیوں؟ کرشن:- ہیڈ ماسٹر صاحب ماسٹر صاحب نے میرے کان کھینچ کر گدھے کے برابر کر دیئے ہیں، اب بتلایئے کہ گدھا کیا پڑھ سکیگا؟

ایک شخص اپنی بہن کے ہمراہ کسی گاؤں کو ایک جاٹ نے اسے دیکھا اور کہا، "او عورت والے،"

اس پر دیہاتی کو بہت غصہ آیا اور ممکن تھا کہ اگر جاٹ قریب ہوتا تو شاید دیہاتی اس کو جان سے مار ڈالتا لیکن وہ کچھ دور تھا۔

تاہم جاٹ کو غصہ نے جواب دیا۔

عورت ہوگی تیری، میری تو بہن ہوتی ہے۔

ماسٹر:- جماعت سے خاطب ہو کر، فرض کرو میں باہر جاتا ہوں، اور وہاں مجھے کوئی مار ڈالتا ہے۔ پھر کیا ہوگا؟

ایک طالب علم:- پھر کیا، دو تین دن کی چھٹی۔

دلچسپ معلومات

ایکدن میں سات بچوں کی ماں

مغربی عورتیں جہاں دیگر معاملات میں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں، وہاں بچے پیدا کرنے کے سلسلہ میں بھی انھوں نے ساری دنیا کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

کناڈا کے علاقہ کی ایک زراعت پیشہ خاتون کا کمال ملاحظہ ہو، وہ یکا یک ایک دن کے اندر اندر سات بچوں کی ماں بن گئی یکے بعد دیگرے ایک ہی روز میں اس خاتون کے سات بچے پیدا ہوئے جنمیں سے دو لڑکیاں ہیں، اور باقی سب لڑکے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ بچوں کے زیادہ پیدا کرنے کے لحاظ سے اس خاتون نے نہ صرف مشرق بلکہ مغرب کا بھی ریکارڈ توڑ دیا ہے خاتون مذکور سے جب اخباری نمائندہ نے جاکر ملاقات کی، تو اس نے کہا کہ میں آئندہ سال بھی اتنے ہی بچے دوں گی۔

کتے پڑھ سکتے ہیں

علم الحیوانات کے ماہرین کی رائے ہے کہ قدرت نے کتوں کو اس قدر عقل اور سمجھ عطا کی ہے کہ وہ ہر ایک زبان سیکھ سکتا ہے بول سکتا ہے، اور پڑھ سکتا ہے۔

دیمبر میں حال ہی میں ایک آٹھ سال کی عمر کا کتا مرا ہے، اس کتے میں کمال یہ تھا کہ وہ جرمن زبان، اور لاطینی زبان نہایت سہولت کیساتھ پڑھ سکتا تھا، اس کتے کا یہ علمی مذاق صاف طور پر بتاتا ہے کہ کتوں میں بھی انسان کی طرح لکھنے پڑھنے کی صلاحیت موجود ہے۔

اس جدید دریافت اور تحقیق کے بعد کچھ تعجب نہیں کہ مغربی ممالک میں ایسی یونیورسٹیاں قائم کردی جائیں جہاں کتے تعلیم پاسکیں۔

افسانہ

کمال فن

ازجناب گرسرن لال ادیب لکھنوی

شیام نے شعر و شاعری کے گہوارے میں پرورش پائی تھی، باپ شاعر، دادا شاعر گھر میں ہر وقت شعر و سخن کا ہی چرچا رہتا تھا بچپن میں اکثر اشعار کے معنی سمجھے بغیر ہی لفظوں کی موزونی اور ترنم پر رقص کیا کرتا اطفلانہ مذاق میں بھی اس کی موزونی طبع بغیر جھلک دکھائے نہ رہتی تھی۔

ابھی سفر حیات کی دوسری منزل میں قدم رکھا ہی تھا کہ مشاعروں میں اشعار پڑھنے لگا، پندرہ سولہ برس کا سن تھا، مگر اشعار میں استادانہ زور، پختہ بندش، ترنم کا یہ عالم کہ سامعین پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ بلندی تخیل کا یہ عالم کہ جب تک دو چار مرتبہ فی البدیہ یہ کہنے کی نوبت نہیں آئی، لوگوں کو یہ خیال دامنگیر رہا کہ اشعار اس کے والد کے ہیں شاعری کا شوق روز افزوں دیکھکر اس کی والدہ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کی شادی جلد کردینی چاہیے، ورنہ یہ بھی اپنے باپ کیطرح امور خانگی سے بے نیاز ہو جائیگا۔

ہندوؤں کے یہاں لڑکیاں باپ ماں کو بار خاطر معلوم ہوتی ہیں، جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو بجائے خوشی کے گھر والوں پر ماتم کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں، ساٹھ ساٹھ، ستر ستر برس کے بوڑھوں کی شادیاں سترہ سترہ برس کی کنواری لڑکیوں سے ہو جاتی ہیں ایسی صورت میں شیام کے لئے پیغام آنے کی کیا کمی تھی ایک سے ایک امیر گھرانے سے بات چیت آنے لگی۔

لیکن شیام کے دل میں دولت کی محبت نہتھی وہ علم و فن کا دلدادہ تھا، اور اس کی تمنا یہ تھی کہ اس کی بیوی مصور ہو وہ اپنے خیالات کو لباس مجاز میں دیکھنا چاہتا تھا۔

لوگوں کو شیام کے اس ارادے کی خبر ہوئی تو تصویروں پر تصویریں آنے لگیں تھوڑے ہی عرصہ میں شیام کی ماں کا کمرہ نگارخانہ بن گیا، لیکن شیام کو کوئی تصویر پسند نہ آئی۔

ایک دن حسب معمول وہ گھر گیا تو اس کی ماں نے اسے ایک تصویر دکھلائی کہ ایک حسینہ ایک پھول لئے ہوئے کھڑی ہے۔

حسینہ کا حسن تو دلکش تھا ہی مگر پھول کی رنگت کا لطف، بیان سے باہر تھا، اس کی سرخی کو دیکھکر دل، خون حسرت سے بھر جاتا تھا جسکے نیچے یہ مصرع لکھا ہوا تھا۔

ہنسیں ہوا گل کو دامن کسی کا۔

شیام اس تصویر کو دیکھ حیرت زدہ ہوگیا، اور بڑی دیر تک ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا اس کی ماں سمجھ گئی کہ مطلب پورا ہوگیا، بولی: کہو شیام تصویر کیسی ہے، شیام:- اماں یہ تصویر کس نے بنائی ہے، ماں۔ پہلے یہ بتادے کہ یہ تصویر کیسی ہے اور تجھ کو پسند آئی یا نہیں۔

شیام:- مجھے بتادو کہ یہ تصویر کس نے بنائی ہے: ماں۔

جب تک یہ نہیں بتائے گا کہ تصویر پسند آئی یا نہیں اس وقت تک نام نہیں بتانے کی۔

شیام:- اچھا تصویر بہت اچھی ہے، اب بتادو کہ یہ کس نے بنائی ہے۔

شیام کی ماں نے تصویر کے نیچے سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"پریم" شیام نے دل ہی دل میں کہا۔

اچھا تو اب شادی کریگا یا نہیں؟ "شیام کی ماں نے مسکراتے ہوئے پوچھا اب تو تصویر پسند آگئی میں نے تو نام پوچھنے کے لئے کہدیا تھا" شیام نے مصنوعی تبسم کے ساتھ کہا۔

بس مجھ سے بننے کو رہنے دے، شیام کی ماں نے تصویر ہٹاتے ہوئے کہا۔

شیام مسکراتا ہوا آہستہ آہستہ چلدیا، تصویر اس کے سامنے نہ تھی مگر اس کے دل پر اس کا گہرا اثر تھا، اپنے کمرہ میں جاکر قلم دوات لیکر بیٹھ گیا اور فوراً یہ شعر لکھا۔

چمک تیرے قربان اے برق لیکن
نہ اتنا کہ جل جائے خرمن کسی کا

ذرا سی دیر میں پوری غزل تیار ہوگئی۔

شادی کے بعد "پریم دتی" کا دھیان ہر وقت مصوری میں لگا رہتا، ادھر شیام اس کی ایک ایک ادا پر شعر لکھتا۔

(باقی برصفحہ ۶ کالم ۱ پر ملاحظہ کریں)

شہید گنج ایجی ٹیشن!

لاہور ۲۷ دسمبر۔ حسب معمول آج احراریوں کا پانچواں جتھہ پانچ والنٹیروں پر مشتمل شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں سول نافرمانی کرکے اندیشہ حفظ امن پیدا کرنے کے سلسلہ میں بیرون دہلی گیٹ گرفتار کرلیا گیا گرفتار شدگان کے نام ملک محمد نصیر۔ محمد امین صباح اللہ عبدالحمید اور نواب ہیں۔

آج حسب معمول احراریوں کی ایک میٹنگ مسجد وزیر خاں میں ۲ بجے بعد دوپہر منعقد ہوئی میٹنگ کے بعد پانچ والنٹیروں پر مشتمل جتھہ پھولوں کے ہار پہنے روانہ ہوا پیچھے پیچھے بہت سے آدمی تھے۔ بیرون دہلی گیٹ پولیس حسب معمول سے زیادہ تعداد میں تھی جونہی وہ دہلی دروازہ سے باہر نکلے انھیں گرفتار کرکے سنٹرل جیل بھیجدیا گیا۔

آج تک اس شہید گنج سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۳۲ احراری والنٹیر اور تین مجلس اتحاد ملتی والنٹیر گرفتار ہو چکے ہیں۔ احراریوں کا بیان ہے کہ انھوں نے دس ہزار والنٹیر بھرتی کرلئے ہیں۔

کلکتہ میں تعلیمی کانفرنس

کلکتہ ۲۷ دسمبر۔ موجودہ دنیا میں ہم اسوقت تک بہ حیثیت انسان زندگی بسر نہیں کر سکتے جب تک ہم اپنے لاکھوں غیر تعلیم یافتہ بھائیوں کو تعلیم نہ دیں" ان الفاظ میں سر نیل رتن سرکار نے آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ملک میں تعلیم کی کمی کی ذمہ داری تمامتر حکومت پر ہے۔ روپیہ کی کمی کوئی معقول عذر نہیں ہے۔ جب جنگ عظیم جیسی لڑائی کے لئے روپیہ دستیاب ہوگیا ہے۔ اور تعزیری پولیس کے لئے روپیہ مل سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ تعلیم کے لئے روپیہ نہ مل سکے۔ کانفرنس کو چاہیے کہ وزیروں پر واضح کردے کہ تعلیم کی کمی جنگ اتار کی کی بدعت سے کم نہیں ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ کانفرنس مہاتما گاندھی کی بنائی ہوئی اسکیم پر غور کرے گی۔

مسٹر سی آر۔ ریڈی نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ دماغی طور پر رہنمائی کے بغیر قوم پرستی کچھ نہیں اور رہنمائی کرنے کا دماغ یونیورسٹی کی تعلیم سے پیدا ہوتا ہے۔ مسٹر ریڈی نے مہاتما گاندھی کی اسکیم کا

خطبہ صدارت

جناب خان بہادر راجہ محمد امیر احمد خاں صاحب بہادر والی ریاست محمود آباد

اجلاس بست و ہشتم آل انڈیا شیعہ کانفرنس بمقام کانپور

منعقدہ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء

ذاتی انکسار۔ یاد رفتگاں اور سالگذشتہ کے تذکروں کے بعد جناب صدر نے جن خیالات کا اظہار فرمایا اسکا اقتباس حسب ذیل ہے:۔

اقتصادی لائحہ عمل

مختلف قومی مشاغل کے سلسلہ میں امسال مجھ کو بہت سے مقامات کا دورہ کرنا پڑا میں نے بہت غور و خوض کے ساتھ جماعت شیعہ کے حالات کا مطالعہ کیا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپکی جماعت میں وہ لوگ زیادہ ہیں جو شرفا اور سفید پوش کہلاتے ہیں اور جن کی معاش کا دارومدار زمینداری پر ہے یا ملازمت پر۔ افراد کا سبب بہت کم ہیں۔ زمینداریاں کچھ تو مہاجنوں کی نذر ہو گئیں۔ جو ہیں وہ موجودہ اقتصادی اور سیاسی حالات میں بیکار ہیں۔ اب ان کی مدد سے پیٹ پالنا مشکل ہے نوکریاں سب ایک کے لئے کہاں سے آئیں یہی وجہ ہے کہ انگریزی دور کے آغاز کے بعد سے آپ کی اقتصادی حالت گرتی گئی اور جنگ عظیم کے بعد سے تو آپ بڑی تیزی کے ساتھ قعر افلاس میں گر رہے ہیں۔ صنعت و حرفت جس پر موجودہ عہد میں مدار معاش و ترقی ہے آپ اس کو اپنے لئے باعث ذلت سمجھتے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ اس امام کے ماننے والے جو یہودیوں کے باغ میں مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتا تھا۔ جو مسجد نبوی کے احاطہ میں بیٹھ کر جوتوں کی مرمت کرنے کو عار نہ جانتا تھا دستکاری اور محنت مشقت کو کس طرح اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔

حضرات! زمانہ بڑی تیزی کے ساتھ بدل رہا ہے۔ اب وہ وقت نہیں رہا۔ کہ ہم بیکار بیٹھے رہیں اور دوسروں کی محنت مشقت کا پھل کھاتے رہیں۔ اب ہاتھ پیر ہلائے بغیر روٹی ملنا مشکل ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اس اجلاس میں آپ لوگ غور و فکر اور بحث و تحیص کے بعد کوئی اقتصادی پروگرام بنائیے۔ اور اس کو اپنی جماعت میں رائج کیجئے۔ میں نے دیال باغ آگرہ کو جو ایک ہندو فرقے کا صنعتی تمدنی اور مذہبی مرکز ہے۔ جا کر دیکھا۔ تو میرے دل پر بے حد اثر ہوا کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم بھی اپنے نونہالان ملت کے لئے کوئی ایسا مرکز بنائیں جہاں ان کو تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ معزز طریقہ پر پیٹ پالنے کے ذرایع بھی سکھائے جائیں۔ الحمدللہ آپ کے یہاں شیعہ یتیم خانہ میں مختلف صنعتیں سکھائی جاتی ہیں۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ اس کو ذرا اور وسعت دے کر یہاں ایک قومی صنعتی مرکز قایم کر دیا جائے اور وہاں قوم کے نوجوان مختلف منفعت بخش گھریلو صنعتیں سیکھیں (میری مراد ان صنعتوں اور دستکاریوں سے ہے جو تھوڑے سے سرمایہ سے جاری ہو سکتی ہیں) تو یہاں کے سیکھے ہوئے نوجوان اپنے اپنے وطن میں جا کر اپنا کام جاری کر سکتے ہیں اور قومی دولت میں اضافے اور افلاس میں کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔ موجودہ دور اس قسم کی صنعتوں کے لئے سازگار ہے۔ کیونکہ رائے عامہ کے ساتھ ساتھ حکومت کی تائید بھی شامل حال ہونے کے امکانات موجود ہیں الحمدللہ ہماری مجلس ملی کا یہ اجلاس ایک ایسے شہر میں منعقد ہو رہا ہے جو تجارت اور صنعت و حرفت کا مرکز ہے۔ اگر یہاں کے ماحول سے متاثر ہو کر اور یہاں کے تجارتی عقل و دانش اور صنعتی دماغ رکھنے والے اصحاب سے تبادلہ خیالات کر کے ہم کوئی لائحہ عمل بنا لیں تو قوم کے اقبال کا دور واپس آسکتا ہے۔

تنظیم قومی

حضرات! ہم اور آپ آئے دن یہ کہتے رہتے ہیں کہ ہم کم تعداد میں ہیں لیکن جو کچھ کرنا چاہتے ہیں وہ نہیں کر سکتے۔ یاد رکھیے کہ قلت میں جہاں بہت سی خرابیاں ہیں وہاں خوبیاں بھی ہیں قلیل التعداد جماعتیں اپنی تنظیم باسانی کر سکتی ہیں۔ دور نہ جائیے خود جماعت شیعہ ہی میں خوجوں اور بوہروں کی مثال لے لیجئے دیکھئے یہ لوگ کسی قدر منظم ہیں اور ان کی اقتصادی حالت کسقدر قابل رشک ہے۔ جن لوگوں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے ایسے غیر منظم اور پریشان حال نہیں ہیں ہم وہ ہیں کہ باوجود قلت تعداد کے ہم نے بنی امیہ اور بنی عباس اور اپنے اصول صداقت کے اسلحوں سے ان کے شہنشاہی اور عسکری نظاموں کا خاتمہ کر دیا۔ کربلا کا میدان اور بغداد کے در و دیوار ہماری اس اصولی کی جنگ کے شاہد ہیں۔ علوم و فنون کی دوڑ میں بھی ہم سب سے آگے نکل گئے۔ یہاں تک کہ ہماری دماغی قوتوں کا اعتراف دست گیا۔ دشمنوں کو بھی کرنا پڑا۔ ایشیا کی کون سی حکومت ہے جو ہمارے دست و دماغ اور سیف و قلم کی مرہون منت نہ ہوا ور تہذیب نفس۔ تدبیر منزل۔ اور سیاست مدن کا کون سا شعبہ ہے جہاں ہم نے جھنڈے نہ گاڑ دیئے ہوں۔ مصر و ایران کا ذکر چھوڑیئے اسی ہندوستان میں اودھ بنگال۔ بہار۔ سندھ دکن کون سا صوبہ ہے جسمیں ہم نے حکمرانی نہیں کی۔ سچ تو یہ ہے کہ ملک ہند میں اسلامی سلطنت کی داغ بیل ہی ہم نے ڈالی۔ اور مغلیہ سلطنت کا قیام تو تمام تر ہماری ہی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اگر بیرم خاں اور ایرانی فوجوں کی مدد شامل حال نہ ہوتی تو شاید مغلیہ حکومت کا آج کوئی نام بھی نہ جانتا۔ مگر جب سے ہم تنظیم کا سبق بھول گئے۔ اور جمعہ و جماعت اور مجالس عزا کو رسمی طور پر انجام دینے لگے ہمارا حال بھی وہی ہو گیا جو علی العموم زوال پذیر اور شکست خوردہ جماعتوں کا ہوتا ہے۔

تنظیم ملت کی پہلی کڑی مردم شماری ہے جب تک ہم کو اپنی تعداد کا علم نہ ہو جائے ہم کوئی قدم آگے نہیں بڑھا سکتے۔ یہ کام اسقدر آسان ہے کہ اگر ہر مقام پر ایک دو صاحبان وقت کی قربانی کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں تو بغیر مصارف کے مردم شماری کے رجسٹر مرتب ہو سکتے ہیں۔ الحمدللہ صوبہ سرحد۔ پنجاب۔ دہلی اور بہار میں صوبائی کانفرنسیں قایم ہیں۔ انکو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے صوبہ کی مردم شماری کا کام بھی ہاتھ میں لیں۔ خدا کرے کہ بمبئی اور بنگال میں جو صوبائی کانفرنسیں مردہ ہو چکی ہیں ان میں از سر نو زندگی کا آثار پیدا ہوں۔ اور سندھ۔ مدراس اور بلوچستان میں بھی صوبائی کانفرنسیں قایم ہوں۔ کیونکہ بغیر ان شاخوں کے تنظیم کا کام بیحد دشوار ہے امسال ارباب کانفرنس کی توجہ اگر اس طرف مبذول ہو تو بہتر ہے۔

قومی پریس

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ زمانہ میں کوئی جماعت پریس کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اللہ کی شان ہے کہ اس ملک میں ان جماعتوں کے جن کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے کئی کئی روزنامہ اخبارات جاری ہیں۔ اور آپ باوجود دو کروڑ سے زاید ہونے کے ایک بھی روزنامہ نہیں چلا سکتے۔ روزنامہ کا ذکر چھوڑیئے آپ کا قومی آرگن سرفراز ہفتہ میں دو بار نکلتا ہے۔ مگر اس کی مالی حالت جو کچھ ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ دنیا کا کوئی پریس بغیر سرمایہ کے چل نہیں سکتا اور سرمایہ ہنگامی جوش و خروش کے ماتحت ہونیوالے چندوں سے مشکل حاصل ہو سکتا ہے۔ اسلئے بہتر یہ ہے کہ آپ مشترکہ سرمایہ سے ایک لمیٹڈ کمپنی بنایئے اور سرفراز پریس اور سرفراز اخبار کو اس کے سپرد کیجئے۔ کانفرنس اس کمپنی کی مینجنگ ایجنٹ ہو۔ اور اس کمپنی میں اس کے اس قدر حصے ہوں کہ اس کی پالیسی پر کنٹرول رہے یہ حصے سرفراز پریس کی موجودہ مشینوں اور ساکھ کے معاوضہ میں اسکول سکتے ہیں۔

لمیٹڈ کمپنی قایم ہونے کے بعد ہمارے قومی پریس کی بنیادیں مضبوط ہو جائیں گی۔ اور سرمایہ کی مدد سے اسکو کاروباری لائن پر چلا سکیں گے۔ مکرمی سید حسن صاحب بلتستانی کی تجویز جو مرکزی کمیٹی کے ذریعہ سے آپ کے سامنے آرہی ہے آپ حضرات کی خاص توجہ کی محتاج ہے اور سرمایہ دار حضرات کو تجارتی نقطہ نظر سے بھی اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے

تنظیم و اصلاح عزاداری

حضرات! ہمارے مذہب میں عزاداری کو جو اہمیت حاصل ہے وہ آپ حضرات سے پوشیدہ نہیں تاریخ کے اوراق پر یہ حقیقت ثبت ہے کہ اس کی وجہ سے تبلیغ و تنظیم دونوں شعبوں میں ہم کو مدد ملتی رہی ہے۔ یہ عزاداری ہی تھی جس نے بنی امیہ بنی عباس اور دوسرے سلاطین جور کے زمانہ میں ہمارا تحفظ کیا۔ ہماری روایات اور ہماری تاریخ کی حفاظت کی اور ہماری تعداد کے بڑھنے اور پھیلنے کے مواقع بہم پہونچائے۔ اگر یہ مفید چیز ہمارے ہاتھ میں نہ ہوتی تو شاید ہم اب تک ختم ہو گئے ہوتے۔

یہی وجہ ہے کہ عرب سے نکل کر ہم جس ملک میں گئے۔ وہاں اس مذہبی رسم کو اپنے ساتھ لیتے گئے۔ عزاداری کی تاریخ پر اگر نظر ڈالیئے تو معلوم ہو گا۔ کہ زمان و مکان کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس میں بھی تغیر و تبدل پیدا ہوتا گیا ہے اور شرعی حدود میں رہ کر اس کو وقت اور مقام کی مناسبت سے مفید بنانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ افسوس ہے کہ ملک ہند میں عزاداری کا جو طریقہ رائج ہے اس میں بہت سی غیر شرعی رسمیں بھی شامل ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے غیر اقوام کے لوگ ہم پر ہنستے ہیں۔ مجھے مسرت ہے کہ سالگذشتہ اس باب میں جو تجویز آپ نے پاس کی تھی۔ گو مصالح اسکو کچھ عرصہ تک ملتوی رکھنا پڑا لیکن حال میں اس کی سب کمیٹی نے کچھ ابتدائی اصلاحات تجویز کی ہیں مثلاً زنجیر کے ماتم اور قمع کے ماتم کا انسداد۔ گنگری کے ساتھ نوحہ خوانی اور دھن کے ساتھ ماتم کرنے کی ممانعت۔ مجالس میں پابندی اوقات کا خیال رکھنا اور اوقات مجالس میں حتی الوسع اقدام نہ کرنا۔ مجالس میں ایسی رواداری برتنا کہ دوسرے فرقہ والے بھی ان میں شرکت کر کے استفادہ حاصل کر سکیں اور فلسفہ عزا کو سمجھ سکیں وغیرہ وغیرہ غیر اگر آپ نے عمل کیا تو اصلاح کی پہلی منزل طے ہو جائے گی۔ حضرات علمائے کرام سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اصلاح عزاداری کی طرف توجہ فرمائیں۔

حضرات عزاداری کا ایک مفید شعبہ ذاکری ہے اور اس ذاکری کی بدولت ہمارے عوام دوسری قوتوں کے خواص سے زیادہ اپنے مذہب اور تاریخ سے واقف ہو جاتے ہیں۔ آپ اگر تاریخ کو اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ دنیا بھر کے مذہبی علما جہاں کج بحثی محدود نظری۔ اور بے جا قدامت پسندی کے لئے مشہور رہے ہیں وہاں آپ کے رہنمایان دین وسیع النظر آزاد خیال اور خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کرنے والے نظر آتے ہیں ہم میں بے علمی کا دور دورہ ہے۔ اخلاق فاضلہ سے ہم دور ہو گئے ہیں۔ سپاہیانہ زندگی سے ہم کو دور کا بھی لگاؤ نہیں رہا۔ ایثار و قربانی کا جذبہ ہم میں باقی نہیں اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اہلبیت کی سیرت پر عمل کرنے کی دعوت ہمارے سامنے پیش نہیں ہوتی۔ ان کے فضائل و مصائب کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ گویا وہ داستانیں ہیں اور صرف سننے سنانے کے لئے ہیں۔ جس دن ائمہ دین کو بطور مثالی انسان کے پیش کیا گیا اور قوم سے کہا گیا کہ ان حضرات نے صبر و تحمل۔ ایثار و قربانی۔ تبلیغ و تنظیم کے یہ کارنامے اس لئے دکھائے تھے کہ ہم ان پر عمل کریں، یاد رکھیئے کہ اسی دن سے قوم کی حالت رو بہ اصلاح ہونا شروع ہو جائیگی۔

حضرات! حیرت ہے کہ سیوا جی اور بندہ بیراگی کا حال سنکر ہندو قوم کے اندر فوجی تنظیم کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بھگت سنگھ اور دت کے ایثار نفس کی داستان انکو ملک و وطن کی خاطر ہر قربانی کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ مگر ہم علی اور اولاد علی کے ایثار شجاعت اور سخاوت کے حالات شب و روز سنتے ہیں اور ہمارے اندر یہ فضائل پیدا نہیں ہوتے۔ میں نے مانا کہ ہم نے فاطمہ کا دودھ نہیں پیا۔ اسلئے ہم حسن و حسین نہیں بن سکتے ہم زینب کی آغوش میں نہیں پلے اسلئے ہم عون و محمد نہیں ہو سکتے۔ لیکن حضرات کیا ائمہ کی صحیح تعلیم پر عمل کر کے ہم قنبر اور حر بھی نہیں بن سکتے۔ آپ کی جماعت میں لاکھوں آدمی ہیں جو ائمہ دین کی نسل میں ہیں مگر ان کے عادات و خصائل سے علویت اور حسنیت نہیں ٹپکتی۔ کروروں ہیں جو ان معصومین کے پیرو ہونے کے مدعی ہیں مگر ان کے اندر ان کی تعلیم کا اثر ذرا بھی نمایاں نہیں۔ حضرات! معصوم کی وہ حدیث جسمیں کہا گیا ہے

"کہ شیعہ ہمارا وہی ہے جو ہمارے طریقہ پر چلے"

اگر ہمارا نصب العین بن جائے۔ تو ہم کیا بلحاظ عقل و فراست اور کیا بلحاظ علم و عمل دنیا میں ایسی ممتاز جماعت بن سکتے ہیں کہ لوگ ہم کو دیکھکر بطور رشک یہ کہیں کہ ائمہ اہل بیت کی تعلیم اس کو کہتے ہیں اور اس پر عمل کرنے والے ایسے ہوتے ہیں۔

عالم اسلام کے ساتھ تعلقات

حضرات ہم لوگ جو اپنے آپ کو شیعیان علی کہتے ہیں کوئی الگ تھلگ جماعت نہیں ہیں بلکہ اس عالمگیر قوم کا جز ہیں جو ملت اسلامیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اسلئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہماری تنظیم اس نہج پر ہو کہ یہ جز و مضبوط و مستحکم ہو کر اپنے کل کی تقویت کا باعث بنے۔ از بسکہ ہماری جمعیت کی بنا دوسری اقوام معاصر کی طرح وطنیت۔ نسل یا رنگ و روپ پر نہیں ہے اسلئے ہمارے تعلقات کسی خاص حلقہ کے اندر محدود نہیں ہو سکتے۔ بلکہ تمام عالم کے مسلمان ہمارے بھائی ہیں اور ان کا درد ہمارا درد ہے۔ اور ان کی تکلیف ہماری تکلیف ہے۔ برطانوی استبداد ہمارے فلسطینی بھائیوں پر جو مظالم ڈھا رہا ہے اس سے ہم کو بے حد تکلیف پہونچی ہے اور ہم برطانوی حکومت کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ یہودیوں کی طرفداری کر کے وہ اپنے ساتھ دنیا کے ۴۲ کروڑ مسلمانوں کی ہمدردی کو زائل

کررہے ہیں۔

کوئی مسلمان خواہ وہ سنی ہو یا شیعہ ارض فلسطین پر انگریزی یا یہودی اقتدار کو برداشت نہیں کرسکتا۔ تعجب ہے کہ برطانیہ کے عیسائی حضرت عیسیٰ کو ایک محترم نبی ماننے والے مسلمانوں سے بگاڑ کر مقدس مریم پر الزام لگانے والی قوم سے رشتہ جوڑ رہے ہیں۔ ڈپلومیسی کا برا ہو کہ یہ دوست دوشمن کی بھی تمیز مٹا دیتی ہے۔

حضرات! میں آپ سب کی طرف سے اپنے برادران فلسطین کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہم سب کو دلی ہمدردی ہے۔ ایک غلام قوم ہونے کی وجہ سے ہم آپکی کیا امداد کرسکتے ہیں لیکن شب و روز اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ مسئلہ فلسطین کے متعلق آپ کی مرکزی کمیٹی نے جو تجویز کہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۳۷ء کے مرکزی کمیٹی میں پاس ہوئی ہے اس کا اعادہ اجلاس عام کو بھی کرنا چاہیئے۔ تاکہ آپ کے احساسات بحیثیت جماعت اہل برطانیہ کو معلوم ہوسکیں۔

حضرات! مجھے بیحد خوشی ہے کہ ہماری آل انڈیا کانفرنس کے تعلقات دوسرے اسلامی فرقوں کے ساتھ بہت خوشگوار ہیں۔ اور ہم ہر جائز کام میں ان کے ساتھ اتحاد عمل کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مسلمانوں کی تجارتی اور صنعتی ترقی کے لئے اپنے عقیدہ مذہبی کے مطابق یہ ضروری ہے کہ آپ سب حضرات یہ عہد کرلیں کہ ہم حتی الامکان جو چیز بھی خریدینگے وہ مسلمان دوکان سے خریدیں گے اور مسلمانوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی خریدیں گے۔

اس سے خدانخواستہ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم دوسری اقوام معاصرت سے بیزار ہیں یا ان کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات نہیں رکھنا چاہتے۔ بلکہ ہم اپنے قومی تاجروں اور صناعوں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھئے اسوقت ملک ہند میں تقریباً ہر قسم کی تجارت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے یہاں ۸ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اگر فی کس فی آنے روز خرچ ان لیا جائے۔ حالانکہ یہ اس سے کہیں زیادہ تو ایک کروڑ روپیہ روزانہ آپ کی جیب سے نکل کر دوسروں کے پاس چلا جاتا ہے اور واپس نہیں آتا تو جس قوم کے پاس سے ایک کروڑ روپیہ روز نکل رہا ہو اور کسی دوسری شکل میں واپس آئے اسکا بس خدا ہی حافظ ہے۔

اسلئے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ خرید وفروخت کے وقت اول مسلم تاجر اور مسلم کو ترجیح دیجئے اگر وہ دستیاب نہ ہوسکے تو ہمسایہ اقوام کی مصنوعات خریدیئے دیسی یا بدیشی کی تقسیم ایک مسلمان کے لئے لامعنی ہے اسلئے کہ

مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

اگر اسلامی ممالک کی بنی ہوئی کوئی چیز ہم کو مل سکے تو ہمکو چاہیئے کہ ہم اسکو ترجیح دیں) ہاں جب مسلم مصنوعات نہ مل سکیں تو دوسرے ملکوں کے غیرمسلموں کے بجائے ہمسایہ غیرمسلموں کا ہم پر زیادہ حق ہے۔ اسی طرح جب تک ہندی مسلمانوں کی مصنوعات مل سکیں انکو دور کرکے مسلمانوں کی مصنوعات پر ترجیح دی جائے۔ اسلئے کہ الاقرب فالاقرب۔

خطبۂ صدارت بقیہ صفحہ (۸)

نماز جمعہ وجماعت ومجالس عزا کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ اہل اسلام ایک دوسرے کو روز کئی مرتبہ دیکھیں۔ ایک خدا کے روبرو سب سر جھکا ئیں، ایک امام باڑے میں جمع ہوکر سب اپنے کو ایک آقا کا غلام سمجھیں تاکہ ایک دوسرے کو غیر قوم کا انسان سمجھ کر اس سے نفرت نہ کرے ایک دوسرے کے مقابل میں اپنی نام آوری اور دوسرے کی بدنامی کا خواہاں نہ ہو مگر یہ کہاں! سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
ایں رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست

میں خوب واقف ہوں کہ ہمارے پیغمبر برگزیدہ درگاہ الٰہی کی تعلیم قولی وفعلی تمام افراد قوم کو صاف باطن اور پاکیزہ خیال نہ بنا سکی مگر ان کی سعی وکوشش پیہم نے کبر ونفاق حسد وتعصب اور بغض عداوت کو ایسا برا ثابت کردیا تھا کہ اس کے منافق بھی ان اخلاق رذیلہ کے ارتکاب سے بظاہر بہت احتیاط رکھتے تھے اس ظاہر پرستی کا بہت کچھ اثر ہوتا تھا یہاں تک کہ اتحاد باہمی، نیک نفسی، اور بلندخیالی معیار ایمان سمجھی جاتی تھی جس طرح آجکل طعام کفار ومشرکین سے احتیاط معراج تقدس وتدین ہے۔ آگے آئی آیت۔ جو کچھ دین ودنیا کی ترقی ہونی تھی ہوچکی ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

اس عہد میں تقدس بے تصنع کے ساتھ حفاکشی کرنا اور ہمت مردانہ موجود تھی۔ آجکل تقدس آبی تصنع تعصب، خوشامد پسندی دکھاوے کا رفیق طریق ہورہا ہے۔

یہ خرابی حال درحقیقت ایک مرض روحانی ہے۔ اس کا علاج تعلیم الہٰی کے علاوہ اور مجھے کچھ نظر نہیں آتا وہ یہ کہ اخلاق حسنہ کی تعلیم پر قول اور فعل پر بہت زیادہ زور دینا چاہیئے۔ وعظ ونصیحت مخلصانہ جہالت و وہم پرستی کو درہم برہم کرنا لازم وواجب ہے۔ جب عہد محمدیؐ کی طرح اس زمانہ میں بھی اخلاق حمیدہ کا رواج ہوجائے گا۔ آپ یقین سمجھیں کہ نماز جمعہ وجماعت اور مجالس عزا اتفاق کا ذریعہ بن جائیں گی۔ اس سلسلے میں کبھی کوئی شخص اپنے برادر دینی پر ترجیح کا طالب وخواہاں نہ ہوگا۔

یہ نامکن الوقوع تعلیم نہیں ہے جس کی طرف میں آپ حضرات محترم کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ واعظین قوم کو میری رائے پر عمل کرنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے مگر خدا کرے وہ یہ نہ سمجھیں کہ جس شخص کے سر پر دستار فضیلت ہے۔ نہ جس کے پاس تقدس مآبی کا سارٹیفکیٹ خاص بندۂ خدا کی پیشانی پر داغ سجدہ موجود ہے۔ نہ وہ قراءت بے محل کا عادی اس کی نصیحت وپند پر عمل کرنا شان تقدس کے خلاف ہے بلکہ مجھ جیسے ہیچمیرز ہیچمدان کے مشورہ کو رسول اللہ کے قول وفعل سے مطابق فرمائیں اگر مطابقت پائیں پھر وجہ کیا کہ میری رائے تیری رائے سمجھ کر بستر دل کا انحصل قرار دیجائے اور اس پر عمل کرنا بدتر از کفر ونفاق سمجھا جائے۔ میں خود یہ نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ میرا التماس قبول کیا جائے۔ بلکہ میرے ہر جملے پر اچھی طرح غور کیا جائے۔ اگر لایق عمل ہو فہوالمراد، ورنہ تو ردی تو ورنہ خیر البتہ اسقدر ضرور عرض کروں گا کہ سخن شنیدن بیخ دولت مشہور ہے۔

والسلام بالاکرام۔

افسانہ کمال فن

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے)

مگر دنیاوی خوشی کو محبت حقیقی اور کمال فن سے نفرت ہے دو ماہ نہ گذرے تھے کہ پریم وتی کی طبیعت کچھ گری گری سے رہنے لگی۔

شیام دلجوئی کرتا، سو سو طرح پوچھتا لیکن سوائے حیلے حوالے کے کوئی معقول جواب نہ ملتا اس کی حالت دن بدن بری ہوتی جاتی مگر اس کی مصوری برابر جاری رہی بلکہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی گئی۔

رات ختم ہوچکی تھی لیکن صبح کا ستارہ ہنوز آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔

ادھر رات بھر جلے ہوئے چراغ ٹمٹما رہے تھے ادھر "پریم وتی" کی زندگی کی شمع بھی بجھتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ قوت ناطقہ نے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

وہ بستر پر خود ایک تصویر کی طرح خاموش پڑی تھی، ایک طرف شیام سراپا ملال بنا ہوا بیٹھا تھا۔

پریم نے تھرتھراتے ہوئے ہاتھ سے کوئی چیز اٹھانی چاہی، لیکن قوت نے مدد نہ دی۔

شیام لپک کر اس کے بستر کے پاس گیا، اور دیکھا تو اس کے سینہ پر ایک تصویر رکھی ہے۔ اٹھا کر دیکھا تو تصویر کے پھولوں میں بلا کی سرخی تھی، اس نے ایک حسرت بھری نظر پریم پر ڈالی دیکھا تو اس کے سینہ پر ایک زخم ہے۔

اب جو شیام نے پریم کے چہرے پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ اس کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔

نبض پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو امید کا رشتہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ چکا تھا۔

ہائے پریم، کہہ کر شیام بیہوش ہوگیا۔

کمال فن کا راز اس کی سمجھ میں آگیا تھا مگر افسوس کب؟"۔

مسٹر جناح کے بیانات

مسٹر جناح کا بیان

کلکتہ ۲۸ دسمبر۔ آج جب آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا دوبارہ اجلاس منعقد ہوا تو مسٹر جناح پریزیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے کانگریس کا حوالہ دیتے ہوئے مسلم لیگ کی پوزیشن کی وضاحت کی۔

آپ نے فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں قوم پرستی کی ترقی کے معاملہ میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ بٹاؤں، اگر میں اپنا طریق بنا سکوں۔ اور کانگریس کے رکن اعلیٰ وعام ہندوؤں کے دلوں میں یہ بات ذہن نشین کرادوں کہ قبل اس کے کہ ہندوستان آزادی کی جانب کوچ کرے۔ اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کرنا ضروری ہے۔ ہماری پوزیشن بالکل صحیح ہے اور ایمانداری پر مبنی ہے۔ ہمیں کسی سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے میرا یہ پختہ خیال ہے کہ اگر ہم صرف متحد ہی رہے تو ہندوؤں کی ایک بہت بڑی اکثریت ہمارے ساتھ متفق ہوجائے گی۔ اور وقت گذرنے پر کانگریس کے رکن اعلیٰ کو بھی ہوش آجائے گا۔

لیگ کی پوزیشن کی مزید وضاحت کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ پہلی بات جو ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ہم آزادی کی جدوجہد میں کانگریس کے ساتھ شامل ہوجائیں تو ملک کی حکومت اور نظم ونسق میں ہماری کیا پوزیشن ہوگی؟ ہم اس بات پر مصر ہیں کہ ابھی سے مناسب تحفظات طے کرلئے جائیں تاکہ بعد میں جو آئین بنایا جائے۔ اس میں ہمیں شامل کیا جاسکے۔ ہماری اصرار کی وجہ یہ ہے کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ بعد میں ہماری پوزیشن امریکہ کے حبشیوں جیسی ہوجائے۔

ہمارے ہندو دوست جب قوم پرستی اور اہل ہند کی مکمل آزادی کا ذکر کیا کرتے ہیں تو ہمیں خدشہ رہتا ہے کہ شاید وہ ہمیں ان میں شامل نہیں کرتے جس طرح کہ ابراہیم لنکن نے اس آئین کو مرتب کرتے وقت جبکہ عوام کے لئے عوام کی حکومت کا اصول رائج کیا گیا تھا، حبشیوں کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

مسٹر جناح نے مزید فرمایا۔ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے راستہ میں جو سب سے بڑی مشکل درپیش رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ابھی تک نہ ہی مہاتما گاندھی نے نہ کانگریس نے اور نہ ہندو مہاسبھا نے مسلمانوں کے ایک واحد مطالبہ کو منظور کیا۔ ان نکات پر باہمی سمجھوتہ نہ ہونے کی صورت میں کانگریس کے کسی ایک آدھ ممبر کا ذاتی طور پر پیشکش کرنا کیا معنی رکھتا ہے جب تک کہ کانگریس کو اختیارات بالادستی حاصل نہ ہوں۔

مسٹر جناح کا تازہ ترین بیان

کلکتہ ۲۶ دسمبر سنہ ۳۷ء بعد دوپہر مسلمانوں کے ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا:۔

میں کسی فرقہ وارانہ یا ہندوؤں کے خلاف جہاد نہیں کررہا ہوں۔ میں صرف کانگریسی رہبری کے خلاف جہاد کررہا ہوں۔ جوکہ ہندوؤں کو گمراہ کرتی ہے۔ میں صرف اپنے حقوق چاہتا ہوں۔ اور یہ چاہتا ہوں کہ میرے مفاد سیاہ وسفید میں غرضیکہ ہر طریقہ سے محفوظ رہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر جناح نے اپنے ہم مذہبوں کو یہ تنبیہ کی کہ نوجوان نسل کی جانب سے اقتصادی مسائل کا جو ہوا پیش کیا جاتا ہے وہ اس سے گمراہ نہ ہوں۔ آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ کئی ماہ گذرے جب کہ میں نے پنڈت جواہر لال نہرو کو چیلنج دیا تھا اور میں اب بھی ان کو چیلنج دیتا ہوں وہ ہمارے پاس آئیں۔ ہمارے ساتھ اٹھیں بیٹھیں اور ہم سے ملکر ایک ایسا تعمیری۔ عملی اور ترقی پذیر پروگرام بنائیں۔ جس سے افلاس اور بھوک دور ہوجائے۔ اور جس سے غریبوں کو فوری امداد دے۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ لیکن وہ لوگوں کو گمراہ نہ کریں۔

مسٹر جناح نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا۔ مسلم لیگ اور ہندوستان کے مسلمان۔ مساوات۔ اخوت اور آزادی کے حامی ہیں۔ ہم ہمیشہ اپنے پڑوسی

بادشاہ مصر اور کیبنٹ میں اختلاف

قاہرہ ۲۹ دسمبر شاہ فاروق اور نحاس پاشا کی کیبنٹ کے درمیان تنازعہ میں فیصلہ کن مرحلہ آپہونچا ہے، شاہ فاروق نے تجویز کیا ہے کہ جن مسائل کے بارے میں اختلاف ہے، ان پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا جائے۔

یہ تجویز کیبنٹ کے روبرو پیش کی جائیگی وہ یا تو اس کو منظور کرے گی، یا نامنظور کرے گی شاہ فاروق نے نحاس پاشا سے تجویز کیا تھا کہ ایک مشترکہ گورنمنٹ قائم کر لی جائے۔

نحاس پاشا نے یہ تجویز نامنظور کر دی اس کے بعد بادشاہ نے کمیشن مقرر کرنے کی تجویز پیش کی، یہ کمیشن سابقہ اور موجودہ وزیر اعظم، چیمبر اور سینیٹ کے صدر صاحبان وزیر محکمہ انصاف اور چند دیگر سرکاری افسران پر مشتمل ہوگا۔

اگر کیبنٹ نے یہ تجویز نامنظور کر دی تو صرف اب یہی چارہ کار ہوگا، کہ چیمبر کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر احمد مہر کے ماتحت یا مخالف پارٹی کے لیڈر (محمد محمود پاشا) کے ماتحت ایک نئی وزارت قائم کر دی جائے،

معلوم ہوا ہے کہ احمد مہر کیبنٹ بنانے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

سائنس کانگریس کی جوبلی

کلکتہ ۲۹ دسمبر سمندر پار ممالک کے ایک سو سے زائد ڈیلی گیٹ انڈین سائنس کانفرنس کے جوبلی سیشن میں شریک ہونیکے لئے آج بعد دوپہر اسپیشل ٹرین کے ذریعہ کلکتہ پہونچے اور دو گھنٹہ ٹھہرنے کے بعد وہ دارجیلنگ کیلئے روانہ ہوگئے ۲ جنوری کو وہ کلکتہ واپس آ جائیں گے۔

لارڈ لوتھین کانگریس کی پوزیشن کے قائل ہوگئے

الہ آباد ۲۶ دسمبر۔ لارڈ لوتھین کل بنارس کے لئے روانہ ہوگئے۔ انہوں نے ۴ دفعہ پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس جا کر ملاقات کی۔ اور ایک دفعہ پنڈت جواہر لال نہرو نے جوابی ملاقات کی، جو سر تیج بہادر سپرو کے مکان پر ہوئی۔ اس گفتگو کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ اگرچہ یہ یقینی ہے کہ یہ گفتگو فیڈریشن کے متعلق ہوئی اور سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ لوتھین پر اس گفتگو کا امید افزا اثر ہوا ہے۔ لارڈ لوتھین کے دل پر یہ بات جم گئی ہے کہ ایکٹ میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کانگریس کے اعتراضوں کو دور کیا جا سکے۔ ممکن ہے کہ وہ برطانوی حکومت سے اس ترمیم کا مشورہ دیں۔ کیونکہ پنڈت جواہر لال نہرو نے بہ حیثیت صدر یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ بغیر اس کے کانگریس کے فیڈریشن میں شریک ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کا رویہ بہت امداد رساں ثابت ہوا۔

فلسطین کا ایجی ٹیشن زور پکڑتا جا رہا ہے

حیفہ ۲۶ دسمبر۔ آجکل فوج اور پولیس دہشت انگیز عربوں کا سراغ لگانے میں لگی ہوئی ہے، پہاڑیوں کے گشت کے وقت عربوں اور فوجی دستے کے درمیان مقابلہ ہو گیا۔ ایک فوجی افسر شدید زخمی ہوا اور دو سپاہیوں کو معمولی ضربات آئیں۔ گزشتہ تین روز میں، ۳ باغی ہلاک ہو گئے۔ آج سہ پہر دس لاشیں برآمد ہوئیں۔

آل انڈیا مہیلا کانفرنس

ناگپور ۲۸ دسمبر۔ اگر ہم اچھوت کی لعنت کو دور کریں، شراب نوشی بند کریں، سودیشی اور کھادی کا پرچار کریں فرقہ وارانہ اتحاد قایم کریں۔ ہندوستانی زبان کو رائج کریں دیہاتی صنعتوں کو ترقی دیں، شہروں اور صفائی کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں تو ہم واقعی اپنے ملک کی بہترین خدمت کر سکتی ہیں۔ یہ وہ پیغام تھا جو راجکماری امرت کور نے آل انڈیا مہیلا کانفرنس کے ۱۲ ویں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے پیش کیا۔ کانفرنس میں چار سو سے زیادہ استریاں بطور ڈیلی گیٹ شریک ہوئیں۔

جاپان کا مقابلہ کرنے کے لئے زبردست تنظیم!

شنگھائی ۲۸ دسمبر، جاپان کا مقابلہ کرنے میں کامیابی حاصل کرنے اور اپنی جنگی طاقت کو اور زیادہ مضبوط کرنے کے لئے حکومت چین کے سیاسی محکموں کے افسروں میں اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب حکومت کی باگ ڈور سابق کمیونسٹ لیڈروں کے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ جو جاپان کے سخت خلاف ہیں مثلاً صوبہ سانسی، شینسی، ہوپان اور یکنگھا میں چینی فوجوں کی کمان سابق کمیونسٹ فوج کے کمانڈر انچیف جنرل چوٹے کے ہاتھ میں دیدی گئی ہے۔ موسٹنگ چیرمین سابق چینی روسی حکومت کانسو کے گورنر بنا دئیے گئے ہیں۔ اور چیو ہین لائی چیف سابق چینی روسی ملٹری کونسل گورنر شینسی بنا دئے گئے ہیں۔

تیس ہزار ہوا باز ایکسال میں

چینی اخبارات کا بیان ہے کہ چین کے فوجی کمانڈروں نے یہ اسکیم تیار کی ہے کہ ایک سال کے اندر تیس ہزار چینی ہوا بازوں کو تربیت دیجائے۔ اور دس ہزار مارچ تک تیار ہو جائیں گے۔ جوابی حملے کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں نمایاں حصہ لیں گے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ کے والنٹیروں کا دوسرا دستہ چین کی ہوائی فوج میں کام کرنے کے لئے ہانگکو روانہ ہو گیا ہے۔ اس دستہ میں دس ہیں جنھوں نے جنگ عظیم میں کام کیا تھا اور ۹ پائلٹ (ہوا باز) شامل ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ چند ماہ کے اندر غیر ملکی والنٹیروں کی ایک ایسی زبردست ہوائی فوج چین میں جمع ہو جائیگی۔ جو جاپان کی ہوائی طاقت کا بخوبی مقابلہ کریگی۔

جاپان کا فوجی بجٹ

ٹوکیو ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۸-۳۹ء کے لئے جو بجٹ تیار کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق آمدنی کا اندازہ ۔۔۔۔۔۔ ۲۸۶۷ ین ہے جب کہ گزشتہ سال ۔۔۔۔۔۔ ۲۹۰۰ ین تھا اور خرچ ۔۔۔۔۔۔ ۲۸۶۷ ین ہے اور جب کہ گزشتہ سال ۔۔۔۔ ۲۹۲۴ ین تھا۔

آمدنی میں ۔۔۔۔۔۔ ۶۹۴۰ ین کے بونڈ بھی شامل ہیں جو جاری کئے جائیں گے۔ جنمیں ۔۔۔۔۔۔ ۵۵۷ ین منچوکیو کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مخصوص ہوں گے۔

غلہ کی برآمد کی پابندی منسوخ

جموں ۲۸ دسمبر۔ حکومت کشمیر نے ایک اعلان کے ذریعہ غلہ کی چند قسموں کی برآمد پر سے پابندی اٹھا دی ہے۔ یہ حکم خاص طور پر گندم اور جو کے متعلق ہے۔

کلکتہ میں لبرل فیڈریشن کا اجلاس

کلکتہ ۲۹ دسمبر۔ آج یہاں سر چمن لال سیتلواڈ کی زیر صدارت نیشنل لبرل فیڈریشن کا اجلاس شروع ہو گیا۔

مسٹر باسو چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلی گیٹوں اور وزیٹروں کا خیر مقدم کیا۔

رومانیا میں نئی حکومت قائم ہو گئی

بخارسٹ ۲۹ دسمبر۔ موسیو گوگا نے نئی کیبنٹ قائم کر لی۔

غازی آباد میونسپلٹی میں جمود ختم

غازی آباد ۲۹ دسمبر۔ گزشتہ سات ماہ کے طویل جمود کے بعد بالآخر گورنر یو۔ پی نے یو۔ پی میونسپلٹیز ایکٹ کی دفعہ ۴۹ کے سب سیکشن نمبر ۲ کے ماتحت لالہ ہر سرنداس کو غازی آباد میونسپل بورڈ کے چیرمین کے عہدے سے برطرف کر دیا۔

ان کی برطرفی کی وجہ یہ ہے کہ وہ چیرمین کے فرائض سرانجام دینے میں ہمیشہ ناکام رہے اور انھوں نے ان فرائض کی سرانجام دہی میں بھی کوتاہی کی جو کہ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۰ کے سب سیکشن (۲) کے ماتحت ان پر عائد تھے۔

جاپانی فوجوں پر بم پھینکے گئے

شنگھائی ۲۹ دسمبر کل صبح بین الاقوامی بستی کے برطانی علاقہ میں واقعہ چکیانگ روڈ کے پل کے نیچے سے ایک جاپانی فوجی جہاز پر ایک دستی بم پھینکا گیا جبکہ وہ سوچو کریک کی طرف جا رہا تھا لیکن کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ پولیس نے ایک چینی کو اس سلسلہ میں گرفتار کر لیا۔

جاپانی افسر کا بیان ہے اس علاقہ سے ایک دوسرے پل پر سے پرسوں تین دستی بم پھینکے گئے تھے۔ ان میں سے ایک پھٹ گیا اور ایک جاپانی سپاہی زخمی ہو گیا۔ یہ بم بھی جاپانی فوج پر پھینکے گئے تھے۔

جاپانی فوجی افسر کا بیان ہے کہ فوج شنگھائی میونسپل کونسل کی کوشش سے جو وہ اسلحہ جات برآمد کرنے کے سلسلہ میں کر رہی ہے مطمئن نہیں ہے۔ ان واقعات کے نتیجہ کے طور پر بین الاقوامی بستی کی پولیس نے فیصلہ کیا ہے کہ جب پلوں کے نیچے سے جاپانی جہاز گذریں گے تو پلوں کو بند کر دیا جائے گا۔

جاپان کے فوجی ترجمان کا بیان ہے کہ ان جرائم کی سزا جاپان کے فوجی قانون کے ماتحت دی جانی چاہیئے لیکن اگر غیر ملکی باشندے ہوں گے تو بین الاقوامی قانون کام میں لایا جائے گا۔

جرمنی جنگ نہیں چاہتا

برلن ۲۹ دسمبر۔ ۳۳ جرمنوں کو کرسمس کا پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے ہر ہیس نے فرمایا کہ امن اور تحفظ کے لئے جرمنی کا جذبہ زیادہ مضبوطی کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے۔ اسوقت جرمنی میں نہ جنگ کرنے کا ذکر ہے نہ جنگ کے خطرہ کا۔ ہم صرف اس بات کو جانتے ہیں کہ اہل جرمنی جنگ کے خواہاں نہیں ہیں اور اگر باہر سے جنگ کی دھمکی دی جائے گی۔ تو اس کا بھی مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آخر میں ہر ہٹلر کی درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کا اجلاس

کلکتہ ۲۹ دسمبر۔ آل انڈیا تعلیمی کانفرنس کے آج کے اجلاس میں جو کہ مسٹر سی آر ریڈی کی زیر صدارت منعقد ہوا، مہاتما گاندھی کی تعلیم اسکیم کا مخلوط خیر مقدم کیا گیا۔ کانفرنس ابھی اس کے بارے میں کسی انتظامی فیصلہ پر نہیں پہنچ سکی ہے۔

میونسپل ملازموں کی کانفرنس ملتوی

الہ آباد ۲۸ دسمبر۔ یو پی میونسپل ملازمین کی کانفرنس جو دسمبر میں ہونے والی تھی وہ اخراجات کے متعلق حکومت کا جواب موصول نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہو گئی ہے۔

نوٹ: ایگزیکٹو کونسل کا آخری اجلاس ہو اور اسکے بعد نئی حکومت نے حلف وفاداری اٹھایا نا مسٹر ڈی ویلرا

مراسلہ

جناب ایڈیٹر صاحب صداقت

سینٹ جانس ایمبولنس بریگیڈ افسران ممبران کا پہلا ٹریننگ کیمپ

۲۲ دسمبر سنہ ۳۷ء لغایتہ ۲۴ دسمبر سنہ ۳۷ء سینٹ جانس ایمبولنس بریگیڈ کے افسران کا ایک ٹریننگ کیمپ بمقام بنکی کیا گیا جس کا افتتاح کرنل ویر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کرنے والے تھے۔ ان کی عدم موجودگی میں مسٹر ایس۔ این مصرا آنریری لوکل سکریٹری نے افتتاح کیا اور تمام افسران کا خیر مقدم کیا گیا تین دن تک بہت ہی مشغولیت کا پروگرام رہا جس میں کیپٹن برج راج کشور کیپٹن حفیظ الدین اسٹاف آفیسر، کیپٹن عبدالمجید خاں۔ ڈاکٹر خلیل الرحمن ڈی۔ پی۔ ایچ۔ مسٹر ایس۔ این مصرا، مسٹر بی گوپال اور مسٹر ایم۔ ایچ کاظمی کیمپ ڈائرکٹر نے نہایت ہی مفید اور دلچسپ ٹریننگ دی۔ اس ٹریننگ کا منشا یہ ہے کہ تمام یو پی کے بریگیڈ اور کیڈٹ ڈویژن کو ایک شاہراہ ترقی پر گامزن کیا جاوے۔ ۲۳ دسمبر کو جناب مسٹر اوین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا معائنہ تشریف لے گئے۔ اور تمام افسران بریگیڈ سے ہمدردانہ باتیں کرتے رہے۔ دوسرا کیمپ ۲۶ دسمبر سنہ ۳۷ء کو ہوا جس کا افتتاح جناب قطب صاحب انسپکٹر جنرل سول ہسپتال و اسسٹنٹ کمشنر سینٹ جانس ایمبولنس بریگیڈ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کیا اور تمام ممبران اور افسران کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس صوبہ میں بریگیڈ کی بنیاد مسٹر ایم۔ ایچ۔ کاظمی کیمپ ڈائرکٹر نے سب سے پہلے الہ آباد میں رکھی اور اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یو۔ پی کے تمام بریگیڈ عموماً اور کانپور والا وہ خصوصاً ممنون منت ہیں۔ بعدہ یہ بھی فرمایا کہ مسٹر کاظمی کی ذات والا صفات میں قدرت نے وہ تمام خوبیاں مہیا کر دی ہیں جو ایک نہایت ہی پرجوش اور قوت عمل رکھنے والے انسان میں ہونی چاہیئے۔ میں ان کا شکر گذار ہوں کہ انھوں نے مجھے دعوت دی اور یہاں آنے کا شرف بخشا۔ ممبران کا خیر مقدم کیا اور ان کے ایثار اور قوت عمل کی تعریف کی

(نامہ نگار چمن گنج کانپور)

آئرلینڈ میں نئی حکومت کا قیام

ڈبلن ۲۹ دسمبر آئرلینڈ میں ۱۵ سالہ آئرش فری اسٹیٹ آج رات ۱۲ بجے ختم ہوگئی، اور نئے آئین کے ماتحت نئی حکومت قائم ہوگئی، فری اسٹیٹ ۲۲

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف سرائے میران

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی قنوج مقام سرائے میران ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر اجراء ۵۵۷ بابت سنہ ۱۹۳۷ء

سید نور احمد ولد مولوی منظور احمد ساکن سمدھن پرگنہ تالگرام ضلع فرخ آباد　　مدعی

بنام

عظیم اللہ ولد امیر بخش قوم شیخ مقیم حال شہر کانپور محلہ بازار رام نرائن بر دوکان نواب صاحب خورد علاقہ منصفی و ضلع کانپور۔ سکونت سابق سمدھن پرگنہ تالگرام　　مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان سید نور احمد ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مفروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء بدستخط میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصف

عدالت منصفی قنوج سرائے میران

مہر عدالت

نواب خاقان حسین صاحب صدر مجلس استقبالیہ کا خطبۂ صدارت

آل انڈیا شیعہ کانفرنس اجلاس بست و ہشتم

مقام کانپور منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء

جناب صدر نے رسمی شکریہ کے بعد مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار فرمایا:-

اسوقت مسلمانوں کی بقا اور مذہب اسلام کی رونق محض آپس کے اتفاق و اتحاد العمل کی محتاج ہے مگر بدقسمتی سے وہی مفقود ہے. کوئی اس کا سبب قوم کی بے توجہی بتاتا ہے کوئی خودغرضی کو نا اتفاقی کا باعث قرار دیتا ہے مگر میری رائے ناقص میں اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے پیغمبر صلوٰۃ اللہ علیہ کے طریقہ تعلیم سے غافل ہو گئے ہیں. عہد رسالت میں افلاس بھی تھا شرک و کفر کا تقادم بھی تھا جاہلوں کی بے توجہی بھی تھی یہ سب کچھ تھا مگر ان باتوں کے ساتھ کوئی ایسی چیز بھی تھی. جس نے تمام مسلمانوں کو ہمخیال بنا کر معراج کمال تک پہونچا دیا تھا وہ کیا چیز تھی رسول مقبول کی تعلیم!

وحی والہام سے قطع نظر کرکے عرض کرتا ہوں کہ جس چیز نے آنحضرت کو اصلاح قوم پر آمادہ کیا وہ قوم کی محبت تھی محبت بھی وہ جسمیں نہ منصب وجاہ کا خیال تھا نہ شہرت و نام آوری کا لالچ تھا نہ اور کوئی مطلب تھا. آج اُس محبت کو دل ڈھونڈھتا ہے. مگر نہیں ملتی - پست ہمتی نے ہماری ہمت مردانہ پر قبضہ کر لیا ہے. نفس پر قابو نہیں رہا کہ ضرورت کے وقت ہر پہلو پر نظر کرکے کام کریں. یہ اخلاق کا ضعف ہے اس ضعف اخلاق کے ساتھ قوم کی رہنمائی. عیاذاً باللہ. این خیال ست و محال با این ہمہ. الحمدللہ. اس گئے گذرے حال پر بھی چند نفوس ایسے بھی موجود ہیں جو طمع دنیا سے فارغ ہو کر ہمہ تن قوم و ملت کی ترقی میں مصروف ہیں.

(اتحاد خیالات) بہر صورت سب سے پہلے پیغمبر اسلام کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ عرب کی پریشان خیالی دور کی جائے. اور سب کے دلوں میں ایک خیال پیدا کر کے سب کو بالکل ایک کر دیا جائے. کیونکہ اس زمانے میں تین سو ساٹھ بت خدا مانے جاتے تھے خدائے حقیقی کا نام اس عہد میں بھی اللہ تھا. مگر خاکم بدہان ہمارا خدائے حقیقی سب سے پست مرتبہ سمجھا جاتا تھا چنانچہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ بِغَیْرِ عِلْمٍ. میرے اس دعوی کا شاہد ہے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن فرضی موجودات کو مشرکین عرب خدا کے علاوہ خدا مانتے ہیں انکو برا نہ کہو ورنہ وہ گستاخانہ خدائے حقیقی کو برا کہیں گے یہ اصل شرک تھا یہ مشرکین اپنے خیالات خبیثانہ کے باعث اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ کے مصداق تھے.

جس شخص کا دل بالکل سچی محبت سے بھرا ہو جس کا نفس مظہر حمیت و غیرت مردانہ کا معدن ہو وہ کس طرح اپنی قوم کو ایسی ذلت کی حالت میں دیکھ کر خاموش رہ سکتا ہے. وہ کیونکر یہ دیکھ سکتا ہے کہ اس قوم کی واقعی اپنی عمریں اور اپنا مال بتوں کی محبت میں بامید بہبودی آخرت گنوا رہی ہیں اور وہاں کچھ بھی نہیں. عرب کی یہ حالت واقعی اور اصلی تھی. زبردستی اور حیلہ و فریب کا بالکل دخل نہ تھا. اس حالت واقعی نے آنحضرت کو کہ بزرگان خدا کو راہ راست پر لائیں. بے مثل و بے نظیر عزم و ہمت کے ساتھ خدا پر بھروسہ فرمایا. اور جو چاہتے تھے وہ کر کے رہے. یہ موقع تھا. کہ پروردگار عالم اپنے پیغمبر برگزیدہ کو نصیحت فرمائے. حکم ہوا کہ اے نبی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ وہ سب سے پہلے اپنے گھر کی طرف دیکھو اور جو تمہارے قریب کے رشتہ دار ہیں انکو خدا سے ڈرا کر راہ راست پر لاؤ. یہاں یہ نکتہ لائق غور ہے کہ یہ خیال کہ ہمارے گھر میں آگ بھڑک رہی ہے. اس کو چھوڑ کر دوسری طرف متوجہ ہوں فقط ہمیں لوگوں کا خیال نہیں ہے. بلکہ خدا بھی ہمارا ہمخیال ہے.

المختصر توحید ذاتی اتحاد خیال کا سب سے بہتر ذریعہ تھا اسلئے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے اور یقین کرنے کا حکم صادر ہوا. بڑے عزم و ہمت کے ساتھ توحید کو رواج دیا جب سب خدا کے بندے خدا کو ماننے لگے اور تشویش خیالات جاتی رہی اب اصلاح و تمدن اور تہذیب اخلاق کا وقت آیا. اصلاح تمدن اسوقت میری بحث کا موضوع نہیں فقط تہذیب اخلاق مدنظر رکھ کر میں آپ بزرگان قوم کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ نے ہمیں کیسے اخلاق سکھائے اور کیسی تعلیم دی اور کس طرح عرب جیسی وحشی قوم کو آدمی بنا کر رہے. اس خیال سے میں نے اپنے اس مضمون کا نام تبرکاً و تیمناً تعلیم النبی رکھا ہے. شاید اسی اسم گرامی کی عزت کے خیال سے لوگ اس مضمون کو پڑھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں.

(توکل) سب سے پیشتر توکل علی اللہ کا حکم دیا گیا. اس ایک توکل نے لاکھوں مسلمانوں کو بہادر بنا دیا. دلوں سے خوف و خطر نکال دیا. بلاؤں پر صبر کرنے کا شوق پیدا کر دیا. فقط زبان سے توکل نہیں سکھایا بلکہ باوجود ہزاروں دشواریوں کے اور بے شمار دقتوں کے اعلان کلمۃ الحق پر ایسی کمر ہمت چست باندھی کہ ان کی وفات حسرت آیات کے بعد ہی کھلی. کیا اس زمانے میں بھی یہ ہی توکل محمدی کا اور یہی عزم رسول الٰہی ہم لوگوں میں باقی ہے میں اس سوال کے جواب میں ہاں کہتے شرماتا ہوں. کیا اب بھی حضرت علی مرتضیٰ اور اکابر سلف کی شجاعت اور انصاف و توکل کے ساتھ کام کرنا ہم سب بھول گئے ہیں. جب تک انصاف اور حق پسندی کے ساتھ توکل حاصل نہ ہوگا ہم لوگ کچھ نہیں کر سکتے.

اتحاد اور یکجہتی بلکہ ہمزبانی اور ہمخیالی کے لئے مشورہ کرنے کا حکم تھا وَشَاوِرْہُمْ فِی الْاَمْرِ صراحتہً قرآن مجید میں موجود ہے مگر اس عہد رسالت کا مشورہ بالکل آزاد ہوتا تھا. ہر شخص مخالفت یا موافقت میں بے تکلف اظہار خیالات کا مجاز تھا. ہر صاحب مشورہ انصاف کے ساتھ مخالفین کی رائے سُنتا تھا اگر قابل عمل ہوتیں تعمیل کرتے تھے. درصورت دیگر دوسری رائے پر عمل کرتے تھے مزید براں دماغ کو غور و فکر کی عادت ہو جاتی تھی جو دماغ کی ریاضت ہے اور دماغ کی ترقی کا ذریعہ ہے، جب دماغ پختہ ہو جاتا تھا کجی کی طرف طبیعتیں نہیں جاتی تھیں. اور امر حق کے دریافت کے بعد اس کے مطابق کام کرنے کا ولولہ پیدا ہوتا تھا تذبذب جاتا رہتا تھا. ڈرتے ڈرتے عرض کرتا ہوں کہ ہم لوگوں کی ضروریات دینی میں استخارہ کی کثرت جب سے داخل ہوئی ہے توکل اور توکل کے نتائج مذکورہ بالا سب تشریف لے گئے. جو چیز ترقی کا راز تھا جب وہی نہ رہی ہم کیونکر رہ سکتے ہیں.

(کار آزادی) بے کسی غرض کے کام کرنے کی تعلیم. اس تعلیم میں یہاں تک تاکید مدنظر تھی ہم سب کو حکم دیا گیا کہ جملہ فرائض و نوافل بلکہ جملہ مستحبات محض قربۃً الی اللہ بجا لاؤ اغراض دنیوی کی نیت سے عبادت یہاں تک کہ قنوت میں دنیاوی مطالب کے لئے دعا مانگنے کی مخالفت ہے. اسطرح دن بھر میں ہم کو پانچ مرتبہ بغیرضی کی تعلیم دی جاتی ہے. مگر ہم اس سے مستفید نہیں ہو سکتے. کیونکہ مصالح شارع علیہ السلام کے سمجھانے کی طرف بقدر استطاعت بھی کوئی متوجہ نہیں ہوتا خود جناب رسالت مآب نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر مشرکین میری رسالت کے قائل نہیں ہوتے خیر نہ ہوں (مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ) جب کلمہ توحید بصدق نیت زبان پر لائیں گے بے شبہ مسلمان سمجھے جائیں گے ایسی بے غرضی کی مثالیں بزرگان دین علیہم السلام کی بہ کثرت کتابوں میں موجود ہیں. مگر ہم ابھی تک بے کسی مطلب کے ہاتھ تک نہیں ہلاتے.

(عزم و استقلال) رسول اللہ صلعم اور حضرت علی مرتضیٰ اور واقعات کربلا بلکہ اصحاب و انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سب کارنامے عزم و استقلال کی بے مثل و نظیر مثالیں ہیں. خداوند عالم ہم سب کو حق پسندی کے ساتھ عزم و استقلال عطا فرمائے. آمین ثم آمین.

(راستی وحق پسندی) سچ کہنا سچ کہنا انصاف کے ساتھ ہر شخص کے افعال و اقوال کا جانچنا راستی وحق پسندی کی علامت ہے اسی حق پسندی کا یہ نتیجہ تھا کہ علمائے بنی اسرائیل اور احبار و رہبان نصاریٰ کی تعریف کلام الٰہی میں موجود ہے. انصاف پسندی کا نتیجہ تھا کہ کلام مجید میں کہیں تمام یہود نصاریٰ کو بلا استثنار کافر نہیں فرمایا بلکہ ہر موقع پر وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ. فرمایا ہے یعنی وہ لوگ جو اہل کتاب میں سے گمراہ ہیں. یہ نہیں فرمایا کہ تمام اہل کتاب گمراہ ہیں۔ دین زرتشتی کی رسمیں جو غالباً حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور جناب شہربانو دختر یزدجرد کی تقلید سے اسلام میں آ گئی ہیں بے تعصبی کا ثبوت دیتی ہیں اگر پیغمبر اسلام حق پسند نہ ہوتے اور توحید و اصلاح قوم کا خیال محض بہانہ ہوتا چند دن کے بعد ساری دنیا پر حال کھل جاتا بہانے بار بار نہیں ہوا کرتے ہیں.

(اعتماد ذاتی) جسکو انگریزی میں سلیف رلائنس Self reliance کہتے ہیں اس کی تعلیم بھی ہمکو بدرجہ اتم و اکمل اسلام نے دی ہے. ایک شخص تنہا سارا عرب کے مقابل تشریف لاتا ہے اور کہتا ہے۔ میں تم سب کا سر ایک خدائے حقیقی کے روبرو جھکا کر رہوں گا. اسوقت دو ایک آدمیوں کے سوا نہ فوج تھی نہ کوئی مددگار تھا صرف خدا کی مدد اور اعتماد ذاتی عزم و استقلال سے جو کچھ اس دشوار وقت میں آلامیاں پیدا. لیکن وہ اہل تاریخ پر ظاہر ہیں مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں. اور سنئے اسی سنت محمدی نے اکابر سلف کو ایسا سبق دیا تھا کہ اسلام کی توسیع اور ممالک غیر کی فتح و تسخیر اپنے نفس پر اعتماد اور خدا پر توکل کر کے حاصل کی کبھی رسول اللہ قیصر و کسریٰ وغیرہ بادشاہان غیر سے طالب مدد نہیں ہوئے انکی ہمت مردانہ نے یہ ننگ گوارا نہ فرمایا کہ دوسروں کے روبرو دست سوال دراز فرمائیں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پر ان کا پورا ایمان تھا وہ ضعیف الایمان نہ تھے کہ اس قول خدا پر عمل نہ کرتے. کیا لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کے یہ ہی معنی ہیں کہ ہم رسول مقبول کی تعلیم بھلا دیں اور انکی تعلیم الاخلاق کو پرانے زمانے کے خیالات کہکر خاموش ہو رہیں.

ہاں لے برادران اسلام برا نہ ماننا اور سچ کہنا کہ وہ تعلیم جو رسول اللہ نے دی تھی آج وہ تعلیم کونسا اسکول، کونسا مدرسہ، کونسا کالج، کونسی یونیورسٹی ہمکو دے رہی ہے. اب وہ مدرسہ محمدیہ کہاں کہ جس کے سند یافتہ اسلام کو دنیا میں ہمیشہ کے لئے قائم کر گئے اگر وہ بزرگوار اس عہد کے مسلمانوں کے انداز و طریقہ عمل دیکھتے بے اختیار پکار اٹھتے کہ یا رسول اللہ آپ آئے اور دیکھئے کہ آپکی امت کس درجۂ اعلیٰ سے کسطرح قعر مذلت میں گرتا ہو گئی ہے نہ آپکا پیدا کیا ہوا اتفاق باقی ہے نہ وہ ہمت مردانہ ہے اب فقط نفاق وخودغرضی رہ گئی ہے جو آپکی بنائی ہوئی عمارت کو خدانخواستہ برباد کر کے رہے گی.

ہاں اے خیرخواہان قوم و ملت مجھے اس سچ خراشی کے بعد اپنے درد دل کا اظہار بھی مقصود ہے جو خالی از فائدہ نہ ہوگا. عرض کرنا میرا کام ہے. علاج آپ کے ہاتھ میں. شفا خدا کی مرضی پر موقوف. بیمار ہوں جب تک اپنا حال واقعی گذارش نہ کر دوں گا علاج شافی دستیاب نہ ہوگا.

ارماں بھرے ہوئے ہیں مرے دل میں سیکڑوں
مانو نہ مانو عرض ہمتا ضرور ہے

زمانہ سلف سے آج تک ہر قوم و جماعت کا وجود اتفاق و اتحاد افراد قوم پر منحصر رہا ہے مگر جب کسی قوم کے برے دن آتے ہیں سب سے پیشتر اس کی عقل طالب رخصت ہوتی ہے. جب عقل تشریف لیجاتی ہے نا اتفاقی کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں جن کا سردفتر غرور و خودغرضی کو سمجھنا چاہیئے. یہ فقدان اتحاد ایک قوم کو کئی جماعتوں پر منقسم کرتا ہے اور بہ آسانی سب کو دشمنوں کا شکار بنا دیتا ہے نہ مذہب رہتا ہے نہ عزت. میں آجکل یہ ہی حال مسلمانوں کا مشاہدہ کر رہا ہوں جسکو دیکھتا ہوں کسی خاص غرض کا بندہ بے زر خرید ہو رہا ہے. نہ قوم خیال ہے نہ ملت و مذہب سے کوئی غرض. حالانکہ شریعت اسلام نے اتحاد ملت کے واسطے بہت کچھ سامان فراہم کر دیا ہے. مگر جو جانے وہ مانے. اگر امت مرحومہ کی جہالت و نفس پرستی اسی بہانے کو فساد کا ذریعہ قرار دے بے شبہ شریعت بے قصور ہے دل نہیں مانتا اسقدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں. کہ تعلیم النبی سے چشم پوشی بڑی ذمہ داری کا کام ہے.

(باقی برصفحہ ۶)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ال ۱۴۲۴

جمال پرتوِ حق مرتسم ہے جس دل میں * زباں پہ بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ے ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲

ادبیات

خود اپنا راہبر ہو جا

از جناب پروفیسر حامد اللہ صاحب افسر میرٹھی

مسافر زندگی سے کس لئے مغموم ہوتا ہے،
ادھر آ سن میں تیرے واسطے پیغام لایا ہوں
ہے منزل تجھ میں خود موجود اپنا راہبر ہو جا
خبر تجھکو نہیں شاید کہ ہے دربار ہستی کا
ہے تجھ میں جلوہ افگن مہر تاباں تو وہ ذرہ ہے
نظر کر خود پہ اک مظہر ہے تو شانِ جلالی کا
نظر آتا ہے تو بھی جلوہ معبود برحق میں
ابھی تک تو نے رکھی ماسوا ہی پر نظر اپنی
تری نادانیوں کا چشم و دل پر تیرے قبضہ ہے

تجھے شاید یہ رستہ کچھ کٹھن معلوم ہوتا ہے
سفر میں بھی ترے ساتھ ہی چلنے کو آیا ہوں
خود اپنی روح کی گہرائیوں سے باخبر ہو جا
ہے مضمر ذات میں تیری ہی خود کُل ازہستی کا
تری ہستی بڑی ہستی ہے تو یہ بھی سمجھتا ہے
کہ تیری ذات میں ہے عکس حسن لایزالی کا
کہ تیری روح بھی جلوہ نما ہے روح مطلق میں
تجھے کرنا ہے پیدا کچھ بھروسہ ذات پر اپنی
انہیں نادانیوں کا نام تو نے غم بھی رکھا ہے

طلوع صبح نو ہے رات دنیا سے ہوئی رخصت
حیاتِ نو کا جلوہ ہو گیا طاری فضاؤں میں
محبت اور خوشی ہے زندگی تجھکو خبر بھی ہے
محبت اس جہاں کے ذرہ ذرے سے ٹپکتی ہے
خوشی ہر چیز سے پیدا ہے اس دارِ مسرت میں
جہاں لبریز ہے جب جلوۂ نورِ حقیقی سے
جہاں میں ہر طرف سرچشمۂ راحت کا جلوہ ہے

ابھی تک تیری آنکھوں پہ پڑا ہے پردہ غفلت
ہیں نغمے منتشر راحت کی دنیا کی ہواؤں میں
محبت اور خوشی کا نام ہی دنیا میں نیکی ہے
نہ دیکھے تو تو یہ تقصیر خود تیری نظر کی ہے
خوشی کا حس ہو تجھکو تو خود ہی تو ہے غفلت میں
خوشی نورِ حقیقی میں نہ ہو کیونکر یہ ممکن ہے
کوئی طالب تو ہو راحت کا، راحت کی کمی کیا ہے

کوئی دن ہیں یہاں روحانیت چھا جائیگی سب پر
یہی دنیا کسی دن خلد کہلائیگی اے افسر

دنیائے اسلام

شام کی تعلیمی حالت

گذشتہ ماہ الاستاذ محمد عشماوی پاشا وکیل وزارت مصر شام کی رسمی زیارت سے واپس آئے ہیں۔ اخبار "المصری" کے نمایندہ کے استفسار کے جواب میں موصوف نے شام کی تعلیمی حالت کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا:۔

وزیر شام کی رسمی دعوت نے مجھے شام کی زیارت کا موقع عطا کیا۔ اہل شام نے جس طرح میری خاطر و مدارات کی اس سے اُن کی اُس محبت کا اندازہ ہوتا ہے جو اُن کے دلوں میں اہل مصر کے لئے موجزن ہے۔ شام نے تھوڑے دنوں کے اندر جو ترقیاں خصوصًا ثقافتی اعتبار سے حاصل کی ہیں انھیں دیکھ کر ایک سیاح حیرت میں پڑ جاتا ہے میں نے شام یونیورسٹی اور دمشق کے سب سے بڑے ثانوی مدرسہ کی زیارت کی۔ نیز مجمع علمی اور نئے دارالعجائب کو دیکھا۔ جو ابھی تکوین کے ابتدائی مرحلوں سے گذر رہا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اولوالعزم اور قوی الایمان شامیوں نے مالی دشواریوں اور نوع بنوع مشکلات کے باوجود تھوڑے ہی عرصہ کے اندر ترقی کے بہت سے مراحل حیرت انگیز سرعت کے ساتھ طے کر لئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شام کا تعلیمی مستقبل کسقدر درخشاں ہے۔

اس زیارت کے موقع پر شامی مدارس کی جس چیز نے خاص طور پر مجھے اپنی طرف متوجہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان میں خصوصًا طبیہ کالج میں ہر قسم کے جدید علوم و فنون کا ذریعہ تعلیم عربی زبان ہے۔ طبی علوم کے جملہ اصناف پر عربی زبان میں موٹی موٹی کتابیں تصنیف کی جا چکی ہیں۔ یا دوسری زبانوں سے ترجمہ ہوئی ہیں۔ مجمع علمی میں جدید خیالات اور جدید علوم و فنون کے لئے نئے نئے الفاظ اور اصطلاحیں وضع کر لی ہیں جو حیرت انگیز سرعت کے ساتھ سرکاری دفاتر وغیرہ میں رائج ہو گئی ہیں اور کتابوں وغیرہ میں اُن کا استعمال شروع ہو گیا ہے۔ دمشق میں ثانوی تعلیم کے لئے جو نیا کالج ابھی حال میں قایم ہوا ہے اسے دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ یہ کالج جدید اسلوب پر قایم کیا گیا ہے اور اس میں ایک ہزار سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اموی سلطنت کے پایۂ تخت میں یہ کالج علم کی بہترین خدمات انجام دے رہا ہے۔ حکومت شام ابتدائی اور ثانوی تعلیم کو عام کرنے کے لئے جو جد وجہد کر رہی ہے اُسے دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں شام کے ہر ہر گوشہ میں علم کی روشنی پھیل جائے گی۔ اور جہالت کا بالکل خاتمہ ہو جائے گا۔

مصر کی وزارت معارف کی طرح شامی وزارت معارف بھی اس وقت تعلیمی سیاست کے لئے مستحکم قواعد وضع کرنے میں مشغول ہے۔ اس غرض کے لئے ہر ملک خصوصًا مصر کے تعلیمی نظام سے واقفیت حاصل کی جا رہی ہے۔ وزارت کا ارادہ ہے کہ ہر ملک کے تعلیمی نظام کی جانچ پڑتال کے بعد شام میں کوئی ایسا نظام تعلیم رائج کیا جائے جو ہر طرح وہاں کے حالات ماحول کے لحاظ سے مناسب ہو اگرچہ میرے پاس ایسی شہادتیں موجود نہیں ہیں جن سے معلوم ہو سکے کہ پڑھے لکھوں کا تناسب کیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ثقافتی ترقی کی ابتدائی حالت کا لحاظ کرتے ہوئے اُن کی تعداد غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ حکومت اپنی مالی دشواریوں کی وجہ سے تعلیم پر اپنے حوصلہ کے مطابق خرچ نہیں کر سکتی۔ لیکن چونکہ کم از کم خرچ میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے پر خاص طور سے توجہ کی جا رہی ہے۔ اسلئے توقع ہے کہ مالی دشواریوں کے باوجود تھوڑے ہی دنوں کے اندر تعلیم شام کے گوشہ گوشہ میں عام ہو جائے گی۔

فلسطین میں دہشت انگیزی کے پریشان کُن نتایج

دہشت انگیزی کے نتایج نے عربوں اور یہودیوں کے ہر طبقہ خصوصًا تاجروں کو بہت زیادہ پریشان کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس کے انسداد کے لئے مشترکہ کوششیں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں عرب اور یہودی تاجروں کا ایک مشترکہ جلسہ قدس میں منعقد ہوا تھا جس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ عربی اور عبرانی دونوں زبانوں میں باشندگان فلسطین کے نام ایک اپیل شایع کی جائے۔ اور دہشت انگیزی کے نتایج واضح کر کے انھیں اس سے باز رکھنے کی تلقین کی جائے۔ حیفا اور طبریہ میں بھی متعدد جلسے منعقد ہوئے۔ اور ان میں اس تجویز کی تائید کی گئی۔ عرب اور یہودی دونوں جماعتوں کے تاجروں کا خیال ہے کہ اگر دہشت انگیزی کا ایسا ہی دور دورہ رہا تو کچھ ہی دنوں کے بعد ہر دو فریقین کی تجارت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔ تجارت چونکہ زیادہ تر یہودیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور موجودہ صورت حالات میں انہی کو زیادہ جانی و مالی نقصانات اٹھانے پڑ رہے ہیں اس لئے وہ عربوں سے زیادہ پریشان ہیں اور دہشت انگیزی کے انسداد کے لئے خاص طور سے کوششیں کر رہے ہیں۔ قدس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہودیوں کی مجلس ملی کا ابھی حال میں ایک جلسہ منعقد ہوا تھا جس میں دہشت انگیزی کی پُرزور مذمت کی گئی۔ الاستاذ داؤد ایلش نے جن کا لڑکا دہشت انگیزی کی نذر ہو گیا ہے ایک موثر تقریر کے دوران میں فرمایا کہ جرم کو جرم کے ذریعہ نہیں روکا جا سکتا۔ بے گناہوں کا خون بہانا ہماری روایات کے خلاف ہے اور اسرائیلی مذہب میں قتل ناروا ہے۔ یہ بہت بری بات ہے کہ دہشت انگیزی کو مقاومت کا وسیلہ بنایا جائے۔ یہ بات ہمارے مذہب، ہماری روایات اور ہمارے اخلاق کے سراسر منافی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تیرہ عزم مستقل ہی ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۷ کانپور شنبہ ۸ جنوری ۱۹۳۸ء نمبر ۲

پنڈت جواہرلال نہرو، کا اُمید افزا بیان

مسٹر جناح نے کلکتہ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں فرمایا تھا کہ میں کانگریس یا ہندوؤں کے خلاف نہیں ہوں بلکہ میں کانگریسی رہبری کے خلاف جہاد کر رہا ہوں، جو کہ ہندوؤں کو گمراہ کر رہی ہے۔

اس کا جواب پنڈت جواہرلال نہرو پریسیڈنٹ کانگریس کی طرف سے دیا جانا نہایت ضروری تھا کیونکہ مسٹر جناح کی اس بات سے صاف ظاہر ہوگیا کہ وہ کانگریس کے خلاف نہیں ہیں بلکہ بعض رہنماؤں کے خلاف ہیں جو ایمانداری کے ساتھ ہر شخص کو ہو سکتا ہے۔

چنانچہ پنڈت جواہرلال نہرو نے اس کے جواب میں ایک نہایت امید افزا بیان شایع کیا ہے، جو ہم کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں پنڈت جی نے مسٹر جناح کو اس امر کا یقین دلایا ہے کہ وہ اور ان کے رفقاء کار جو کانگریس کی ورکنگ کمیٹی میں ہیں، ان تمام تجاویز پر انتہائی غور و خوض کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں، جو مسٹر جناح پیش کریں وہ خواہ ہمیں چیلنج دیں یا نہ دیں۔

پنڈت جواہرلال نہرو لکھتے ہیں کہ ہم اس بات کے لئے ہر وقت تیار رہیں کہ آپس میں بیٹھ کر ان جملہ معاملات پر غور و خوض کریں، جن کے باعث ہندوستان آلام و مصائب میں مبتلا ہے جہاں تک اقلیت والی جماعتوں کا تعلق ہے کانگریس کی یہ اعلان کردہ اور مستقل پالیسی ہے کہ اقلیت کے ساتھ نہ صرف انصاف کیا جائیگا بلکہ ہم ان کا اعتماد اور اعتبار حاصل کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ اقدام کرنے کو تیار ہیں۔

کانگریس ہندوستان کے لئے کسی ایسی آزادی کا خیال بھی دل میں نہیں لاسکتی، جس میں ہندوستان میں رہنے والے تمام مذہبی فرقوں کے لئے برابر کی آزادی حاصل نہ ہو جس میں سب جماعتیں برابر کی شریک نہ ہوں اور جس میں ہر جماعت کے لئے نشو و نما و ترقی پانے کے مساوی امکانات نہ ہوں۔

جہاں تک دینی اور مذہبی امور کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں کانگریس حد درجہ قوی وعدہ کر چکی ہے کہ ان کا تحفظ کیا جائے گا۔ اور یہ بات بحیثیت ہمارے بنیادی حقوق کے آئین جدید کی دفعات میں داخل ہو گی

اس کے علاوہ کانگریس پرسنل لا کے تحفظ کا بھی وعدہ کر چکی ہے۔

اب رہا معاملہ سیاسی حقوق کا تو بحالت موجودہ کمیونل ایوارڈ موجود ہے، اور ہم اس بات کا بار بار اعادہ کر چکے ہیں کہ جب تک جماعت ہائے متعلقہ متفقہ طور پر رضا مند نہ ہو جائیں، ہم کمیونل ایوارڈ میں کسی قسم کا بھی تغیر و تبدل نہیں کریں گے، ہم یہ بھی اعلان کر چکے ہیں کہ ہم اس عارضی سمجھوتہ کی بھی پابندی کریں گے، جو مسٹر جناح اور بابو راجیندر پرشاد میں ہوا تھا۔

آگے چلکر پنڈت جی فرماتے ہیں کہ اگر اور کوئی دوسری ضروری چیز باقی رہ گئی ہو تو وہ پیش کر کے اس پر غور و خوض کیا جا سکتا ہے

پنڈت جی نے یہ بھی فرمایا کہ مسلم لیگ نے جو اپنے کانسٹی ٹیوشن میں تبدیلی کی ہے وہ امید افزا ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کو عملی جامہ پہنانے جانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور سامراج کے خلاف جد و جہد کر کے اس کو مضبوط بنایا جائے گا۔ اور اگر مسلم لیگ نے ایسا کیا تو ہم کو جنگ آزادی کے لئے ایک دوسرے اور ملک کے تقریباً سب جماعتوں سے جو سامراج کے خلاف ہیں۔ تعاون کر لینا چاہئے۔ خواہ ان کا طریقہ جنگ براہ راست کارروائی ہو یا کوئی اور۔

حقیقت یہ ہے کہ اسوقت دنیا اور خصوصاً یورپ کی جو حالت ہو رہی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ دنیا کا ہر ملک اپنے تمام ذاتی اختلافات کو مٹا کر متحد الخیال ہو جائے۔ اور اپنے ملک کی بہتری کے لئے ہر امکانی کوشش کرے۔

بین الاقوامی حالات سے مسٹر جناح اور پنڈت جواہرلال نہرو خوب واقف ہیں اور اس وقت دنیا کی جو حالت ہے اس کا پورا نقشہ ان دونوں رہنماؤں کے آنکھوں کے نیچے ہے۔

ان ہی حالات کو مدنظر رکھ کر مسٹر جناح نے کلکتہ میں جو بیان دیا تھا اس میں اپنی پوزیشن صاف کر دی۔ اس کا جواب پنڈت جی کے لئے ضروری تھا اور انھوں نے وہی جواب دیا جو ایک سیاسی رہنما کے شایان شان تھا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جنگ زرگری بہت کافی ہو چکی ہے اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ ملک کے نفع و نقصان کا خیال کر کے اس نازک موقع کے لئے پوری طرح سے تیار ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ اسی میں ملک کی نجات ہے ہم امید کرتے ہیں کہ مسٹر جناح اس بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے وہی پوزیشن اختیار کریں گے۔ جو ان کے جیسے مدبر کے لئے شایان شان ہو گی۔

مصر کی وزارت میں تبدیلی

شاہ فاروق اور نحاس پاشا وزیراعظم مصر کے اختلافات کا جو نتیجہ نکل سکتا تھا بالآخر وہی ہوا! شاہ فاروق نے نحاس پاشا کی وزارت توڑ دی، اور محمود پاشا سے جدید وزارت مرتب کرالی۔

نحاس پاشا کی وزارت کا ٹوٹنا اور محمود پاشا کی وزارت کا برسر اقتدار آنے سے یہ بات ظاہر ہے کہ مصر کا مستقبل زیادہ امید افزا نہیں کیونکہ نحاس پاشا اپنے ملک کی سب سے بڑی جماعت حزب الوفد کے لیڈر اور سعد زاغلول پاشا مرحوم کے جانشین ہیں۔

بہر حال ابھی ہی میں وفد پارٹی نے زبردست اکثریت کے ساتھ اپنے لیڈر نحاس پاشا پر اظہار اعتماد کیا تھا۔

نحاس پاشا کی وزارت کے ٹوٹنے کے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ جس وزارت کو اہل مصر کی زبردست حمایت حاصل تھی وہ توڑ دے گئی۔

محمود پاشا کے متعلق ہر شخص جانتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے رجعت پسندی کے علمبردار رہے ہیں۔ علاوہ اس کے اہل مصر کی اکثریت نے کبھی ان کو اپنا لیڈر تسلیم نہیں کیا اور اگر اگرچہ اس وقت عارضی طور پر بادشاہ اور وزارت کی چپقلش ختم ہوگئی۔ مگر جہاں تک مصر کے مستقبل کا تعلق ہے وہ امید افزا نظر نہیں آتا۔

اور اس کے آثار فوراً ہی شروع ہوگئے ہیں، چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ محمود پاشا نے وزیراعظم کی حیثیت سے جو پہلا کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ مختلف رنگوں کی قمیض پہننے والی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ اس وقت تک جو جماعتیں علانیہ تھیں وہ خفیہ اور پراسرار نوعیت حاصل کر لیں۔

اس وقت یورپ کی جو حالت تھی اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ اندرونی چپقلش نہ ہوتی مگر دیکھئے تبدیلی وزارت کے بعد مصر کی سیاست کا رخ کیا ہوتا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

آل انڈیا ورکنگ کانگریس کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں ۲ جنوری سے شروع ہو کر ۴ جنوری کو ختم ہو گیا۔ اجلاس مذکور میں کانگریسی وزیروں کے کام پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ اور ان لوگوں کی مذمت کی گئی کہ جو کانگریس میں شامل ہوتے ہوئے کانگریسی حکومتوں کے راستہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ بہار کی کسان سبھا اور کانگریس کے درمیان اختلافات پر غور کر کے یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کانگریس کا فیصلہ صحیح ہے۔

حضرت ظریف لکھنوی کا انتقال

دنیائے ادب میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ہندوستان کے مشہور ظرافت نگار شاعر سید مقبول حسین ظریف لکھنوی کا انتقال ہوگیا۔ حضرت ظریف کا مذاحیہ انداز نہایت مقبول تھا اور حضرت اکبر الہ آبادی کے بعد آپ ہی اردو کے مزاحیہ نگار شاعروں کے سرتاج سمجھے جاتے تھے۔ حضرت ظریف غزل اور نظم لکھنے میں یکساں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ ہی اودھ پنچ لکھنؤ کے اڈیٹر بھی تھے۔ آپکی عمر ۵۰ و ۶۰ سال کے درمیان تھی۔ آپ کی وفات سے اردو ادب کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے ہمکو اس صدمہ میں آپ کے بڑے بھائی حضرت عنفی مرحوم کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپکو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آئینہ کانپور

میونسپلٹی ۳ جنوری ۱۹۳۸ء کو کانپور امیونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ پی۔ سریواستوا منعقد ہوا۔ سب سے پہلے رائے صاحب پنڈت گنگا پرشاد باجپئی کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔ اور سنگم لال کے مندر سے سٹیشن روڈ کے چوراہے تک کی سڑک کا نام "رائے صاحب پنڈت گنگا پرشاد باجپئی روڈ" رکھا منظور ہوا۔ مسٹر ایل اون کلکٹر ضلع کو سی۔ آئی۔ ای کے خطاب عطا ہونے پر مبارکباد دی گئی۔ تلک میموریل ہال سوسائٹی کو بورڈ کی طرف سے ۵ ہزار روپیہ کے چندہ دینے کی گورنمنٹ کی منظوری کا خط پیش ہوا۔ امپرومنٹ ٹرسٹ نے مسلم قبرستان کے لئے تقریباً ایک ایکڑ زمین کالپی روڈ پر ۹ ہزار روپیہ میں دینے کی رضا مندی دی تھی۔ بورڈ نے طے کیا ہے کہ ٹرسٹ سے زمین کے وصول کرنے کی لاگت پر یہ زمین دینے کی بات چیت کی جاوے۔

کانپور میں بچوں کا ہفتہ منانے کے لئے بورڈ نے ڈیڑھ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ شہر کے مختلف وارڈوں کے پارکوں میں جمناسٹک اور جھولے کا سامان مہیا کرنے کی تجویز بورڈ نے پاس کی ہے اسکے علاوہ بورڈ نے مہتروں کی بہتری کے لئے متعدد تجاویز منظور کیں۔

حصول اعزاز سال نو کے خطابات کی جو فہرست یکم جنوری ۱۹۳۸ء کو شایع ہوئی ہے اسمیں کانپور کے حصہ میں تین خطابات آئے ہیں۔

سی۔ آئی۔ ای۔ کانپور کے ہر دلعزیز کلکٹر مسٹر ایل اوون کو سی۔ آئی۔ ای کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔ جس کے لئے ہم ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

او۔ بی۔ ای۔ مسٹر آر۔ سی۔ سریواستوا ڈائرکٹر آف امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹکنالوجی کانپور کو او۔ بی۔ ای کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔

راؤ صاحب۔ مسٹر بالا کنٹ سبیا بشناتھن اگریکلچرل انجنیر کانپور کو راؤ صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔

ہم ان دونوں صاحبوں کی خدمت میں بھی ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مسجد شہید گنج کیلئے پہلا جتھا مجلس ۲ جنوری کو احرار کا ایک جلسہ ہوا اور کانپور سے پانچ مسلمانوں کا ایک پہلا جتھا مسجد شہید گنج لاہور کے لئے روانہ ہو گیا۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ پنڈت رگھبر دیال بھٹ بنیا گنج وارڈ سے ہری پور کانگریس کے لئے ڈیلی گیٹ منتخب ہوئے تھے مگر آپ نے استعفے دیدیا ہے۔

اب اس جگہ کے لئے ڈاکٹر مراری لال کے علاوہ اور چند اشخاص کی نامزدگیاں ہوئی ہیں مگر امید کی جاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحب منتخب ہو جائینگے

تحقیقاتی کمیٹی ۷ جنوری سے بابو راجندر پرشاد کی صدارت میں مزدوروں کی تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔

افسوسناک انتقال ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ کانپور کے معزز کانگریسی لیڈر بابو نرائن پرشاد اور را کی بیوی نے ۵ جنوری کو انتقال کیا ہم کو اس سانحہ میں اور را صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔

کامریڈ یوسف کانپور مزدور سبھا کے سکریٹری کامریڈ یوسف کو ایک سال کی سزا ہوئی ہے اور آپ کو سی کلاس میں رکھا گیا ہے۔

یو۔ پی پولیس کانفرنس ۳۱ دسمبر کو نان گزٹیڈ پولیس افسران کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے آنریبل پنڈت گوبند ولبھ پنتھ وزیراعظم یو پی نے فرمایا کہ حکومت جو کس کام لینا چاہتی ہے۔ پولیس افسران کو یا تو اپنے اطوار بدلنا ہوں گے۔ ورنہ انھیں اپنا عہدہ چھوڑنا پڑے گا۔ آپ نے آگے چلکر فرمایا کہ مجھے پولیس کی وفاداری میں کوئی شک نہیں ہے اور آپ نے اس خیال کی مخالفت کی کہ قلیل تنخواہوں کی وجہ سے رشوت ستانی ہوتی ہے۔

مسٹر بارٹن انسپکٹر جنرل پولیس نے پولیس کی بہادری اور وفاداری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ سے یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے ہر فرد کے ہاتھ میں پولیس کی عزت اور وقار ہے۔

سزائے موت عدالت سشن جج صاحب بہادر سے بلاتی کہار کو باسدیو کے قتل کے جرم میں اور رام اودھ عرف رام تول کو سندل سنگھ کے قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا ہوئی ہے۔

صدر چیمبر آف کامرس مسٹر ہارسمین چیمبر آف کامرس کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ موجودہ سال ان کے عہدہ صدارت کا تیسرا سال ہے۔

افغان کمپنی کانپور کے سوداگران کرانہ کی انجمن نے ایک جلسہ کر کے رزولیوشن پاس کیا ہے جسمیں افغانستان کے خشک میوہ ٹریڈنگ کمپنی کے قیام کو بہ نظر استحسان دیکھا ہے۔

مسلم لیگ کے عہدہ داران ٹاؤن مسلم لیگ کا ایک جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں مندرجہ ذیل عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا:—

صدر:۔ مولانا حسرت موہانی

نائب صدر:۔ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب۔ سید محمد جامع صاحب

سکریٹری:۔ شیخ حبیب الحق صاحب ہوش۔

جائنٹ سکریٹریان۔ (۱) احمد نبی خاں صاحب (۲) ممتاز حسین صاحب (۳) محمد مبین صاحب صدیقی۔

خزانچی:۔ حاجی محمد حمزہ صاحب۔

ممبران انتظامیہ:۔ (۱) حافظ محمد صدیق صاحب (۲) حکیم سعید الرحمن صاحب (۳) سید احمد شاہ صاحب (۴) سید عابد حسین صاحب (۵) سید ظہور الحسن صاحب (۶) ممتاز احمد صاحب لاری (۷) مصطفےٰ حسین صاحب نیز (۸) ظہور احمد صاحب۔ (۹)

مسافرخانہ کا افتتاح

کانپور میں برادران وطن کے متعدد دھرم شالے ہیں مگر مسلمانوں کا ایک مسافرخانہ بھی نہیں تھا جس سے پردیسیوں کو جسقدر تکلیف ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے مسلمانان کانپور اس ضرورت کو عرصہ سے محسوس کر رہے تھے مگر اتنے بڑے عظیم الشان کام کے لئے ہر شخص کی ہمت نہیں ہو سکتی تھی، خدا کا شکر ہے کہ ہمارے شہر کے خاندانی رئیس جناب خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپیشل مجسٹریٹ نے اس طرف توجہ فرمائی اور پریڈ جیسی شہر کی بہترین جگہ پر ایک عظیم الشان مسافرخانہ کی تعمیر شروع کر دی۔ اس مسافرخانہ میں تقریباً ۵۰ اشخاص بہ یک وقت قیام کر سکتے ہیں۔ پلنگ اور روشنی مفت ہے یعنی ایک پردیسی کو مسافرخانہ میں داخل ہو کر ایک پائی کی خرچ کی بھی ضرورت نہیں۔ علاوہ اس کے مسافرخانہ۔ ہر مذہب و ملت کے لئے کھلا ہوا ہے۔

ان تمام خصوصیات کے لحاظ سے یہ مسافرخانہ صوبہ متحدہ میں ایک خاص ممتاز درجہ رکھتا ہے۔

اس مسافرخانہ کا افتتاح ہز اکسیلنسی گورنر صوبہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء کو کریں گے۔

ہم خان بہادر صاحب کی خدمت میں ان کے اس جلیل القدر نیک اقدام پر انکی خدمت میں ہدیہ مبارکباد

بقیہ آئینہ کانپور

حکیم مولوی خواجہ شمس الدین صاحب جناب حکیم مولوی خواجہ شمس الدین صاحب لکھنوی امسال حج بیت اللہ کو تشریف لے جا رہے ہیں چونکہ کانپور کے اکثر حضرات حکیم صاحب موصوف سے عقیدت رکھتے ہیں اسلئے انکی آگاہی کیلئے یہ شایع کیا جاتا ہے کہ حکیم صاحب موصوف ۸ جنوری، روز سنیچر ایک بجے دن کو لکھنؤ سے پنجاب میل سے روانہ ہوں گے اور براہ کراچی حج بیت اللہ تشریف لے جاوینگے۔

جدید مطب حکیم عزیز الرحمن صاحب خلف حکیم مسعود صاحب شاگرد حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم جو کہ تقریباً ۱۰ سال سے حیدرآباد دکن میں مطب فرما رہے تھے، اپنے عزیزوں اور دوستوں کے اصرار پر کانپور تشریف لے آئے ہیں اور آپ نے توپخانہ بازار متصل سٹیشن روڈ مطب شروع کر دیا ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ صاحب ضرورت حضرات حکیم صاحب

سبدِ گُل

آئیے ۱۹۳۸ء صاحب آئیے ابھی کل ہی ہم آپ کے پیشرو کو الوداع کہہ چکے ہیں:۔

دیکھئے للّٰلہ آپ اپنے پیشرو کے نقش قدم پر نہ چلئے گا، اور جو کچھ تیاریاں آپ کے پیشرو صاحب کرگئے ہیں ان کی تکمیل کا ارادہ اگر آپ نے کیا تو دنیا ایسی مصیبت میں پڑ جائے گی کہ جیسا اب تک دیکھا نہ سنا۔

آپ کے پیشرو نے مشرق اور مغرب میں یکساں جنگ کے شعلے بھڑکتے ہوئے چھوڑے ہیں مغرب کو دیکھئے تو اسپین میں گھمسان جنگ چھڑی ہوئی ہے جس میں نہ صرف اہل اسپین اپنا گھر تباہ کرنے کی کامیاب کوشش کر رہے ہیں بلکہ بہت سی غیر ملکی حکومتوں نے اسپین کو اپنی نبرد آزمائی کا اکھاڑہ بنا رکھا ہے:۔

مشرق میں آپ کے پیشرو نے شمالی چین کا تو قلع قمع کرا ہی دیا اور جنوبی چین کی تباہی کا کام آپ کے لئے چھوڑ گئے ہیں، خدا کے لئے آپ اس سے باز رہئے گا۔

مصر میں آپ کے آتے آتے آئینی انقلاب ہوگیا نحاس پاشا کو خدیو مصر نے حکومت سے نکال باہر کیا، اور نئی حکومت بن گئی ہے:۔

ہم نہیں جانتے ہیں کہ آپ اس معاملہ میں کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، نحاس پاشا تو آپ کے پیشرو کے عہد میں بال بال بچ گئے، اب آپ ذرا شاہ فاروق کا خیال رکھئے گا:۔

رومانیہ میں بھی آپ کے آنے سے پہلے ہی پہلے حکومت کا تختہ الٹ گیا، اب وہاں ہٹلر اور مسولینی کی جے کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ بیچارے یہودیوں پر وہاں بھی آفت آگئی ہے کیا آپ ان یہودیوں کا بھی وہی حشر کرائیں گے جو جرمنی کے یہودیوں کا ہوا۔

خیر ہم آپ سے غیر ملکوں کی بات زیادہ نہیں کرنا چاہتے لیکن صرف اتنا اور کہہ دینا چاہتے ہیں کہ جس طرح آپ کے پیشرو اپنے عہد میں عالمگیر جنگ کو ٹال گئے اسی طرح آپ بھی ٹال کر چلے جائیں تو ہم پر بڑی مہربانی ہوگی:۔ کیونکہ ہم کسی طرح آسمانی گولوں کا شکار بننے کے لئے تیار نہیں ہیں نہ ہمارے پاس کوئی مدافعتی سامان ہے۔

اب ہم آپ سے ہندوستان کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور اسی کی ہمیں سب سے زیادہ فکر ہے، کیونکہ ہم وہ قاضی نہیں جو شہر کے اندیشہ سے دُبلے ہوں بلکہ صرف گھر کے اندیشے سے دبلے ہو رہے ہیں۔

سنتے ہیں کہ آپ کے عہد حکومت میں ہندوستان میں فیڈریشن یا وفاق (بہ اصطلاح مدبرانہ صوبہ جاتی اتفاق) کا اطلاق چرخ نیلی رواق سے ہونے والا ہے،۔

ادھر تو برطانی قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ تمام ہندوستان میں فیڈریشن کا نفاذ ضرور کرنا ہے ادھر ہندوستانی اور بالخصوص کانگریسی بگڑے ہوئے بیٹھے ہیں کہ جب تک ہمارے دم میں دم ہے ہم اس فیڈریشن کا نفاذ کامیابی کے ساتھ اپنے ملک میں نہ ہونے دیں گے۔ ہماری تو آپ سے بھی یہی استدعا ہے کہ آپ اس معاملہ کو اپنے جانشین کے لئے چھوڑ جائیے تاکہ کانگریس وزارتیں قربان گاہ پر بھینٹ نہ چڑھیں، اور ملک میں سول نافرمانی کا دور پھر سے شروع نہ ہو،۔

بہتر تو یہ ہے کہ آپ لارڈ لوتھن کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرنے پر آمادہ کردیں۔ ص

ادبِ لطیف

ٹیگور کا ایک ادبی شہ پارہ

(از جناب ملک سلمان الارشد فاروقی)

پیاری ماں! بادل کے باشندے زور زور سے مجھ سے مخاطب ہوکر کہہ رہے ہیں، کہ ہم صبح سے شام تک متواتر کھیلتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم سنہری صبح کی اولین کرن کیساتھ آنکھ مچولی کرتے ہیں،۔

اماں! میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ میں وہاں تک کیسے پہونچوں، وہ کہتے ہیں کہ تم زمین کے کنارے آجاؤ اور اپنے ننھے ننھے ہاتھ بلند کرو پھر تم بادلوں میں اٹھالئے جاؤگے اس پر میں کہتا ہوں۔

مگر میری اماں گھر پر میرا انتظار کر رہی ہوں گی میں ان کو چھوڑ کر کیسے آسکتا ہوں، یہ سن کر وہ مسکراتے ہیں، اور فضا میں شور مچاتے کھیلتے چلے جاتے ہیں، لیکن اماں! میں ان سے بھی اچھا ایک کھیل جانتا ہوں، وہ یہ کہ۔

تم چاند بنوگی، اور میں بادل!

میں اپنے دونوں ہاتھوں سے تم کو چھپا لوں گا پھر ہمارے کوٹھے کی چھت نیلگوں آسمان بنجائیگی اچھی ماں؟ سمندر کی لہروں میں رہنے والے لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ وہ صبح سے سورج کے غروب ہونے تک گاتے ہیں اور چلتے جاتے ہیں ان کو یہ تک معلوم نہیں، کہ وہ کہاں سے گذر رہے ہیں، میں ان سے بھی سوال کرتا ہوں کہ میں تم سے کیسے مل سکتا ہوں؟۔

وہ جواب میں کہتے ہیں کہ تم لب ساحل آنکھیں بند کرکے کھڑے ہو جاؤ لہریں تمہارا استقبال کریں گی، اور تم کو بہو بنا دیں گی میں ان سے بھی کہتا ہوں۔

میری ماں گھر پر میری راہ دیکھ رہی ہونگی میں ان کو تنہا چھوڑ کر کیسے آسکتا ہوں، یہ سن کر لہروں کے باشندے مسکراتے ہیں، رقص کرتے شور مچاتے گذر جاتے ہیں، لیکن ماں! میں ان سے بھی اچھا کھیل جانتا ہوں کہ "تم ساحل بنوگی، اور میں لہر"۔

میں ہمک ہمک کر آؤں گا اور تمہاری گود میں آپڑوں گا،۔

اماں دنیا میں کسی کو بھی یہ نہ معلوم ہوگا کہ میں، اور تم کہاں ہیں۔ (ترجمہ)

مم موسم گرما کا افتتاح تھا قدرت مجھے میرا دل چھپا چھپا کر دکھا رہی تھی، اور میں کہہ رہا تھا۔ ".... مبارک ہیں وہ انسان جو خاک میں مل کر دنیا تو کیا اس قدرت کو بھی محبت کے رنگ میں رنگ دیتے ہیں،۔

اتنے میں آبادی سے کچھ دور جنگل میں گیروے کپڑے زیب تن کئے ہوئے وہ آئے وہ اس لباس میں کتنے پیارے معلوم ہوتے تھے ان کے ہاتھوں میں وہ ہی میری نظموں کی کتاب تھی وہ ہچکچا کر رک گئے میں بے قرار ہوگیا میں نے کہا آؤ پریتم آؤ۔"

ہم دونوں گلے ملے، یہ کتاب کیا اوس میں پڑی رہی تھی؟ بہت بھیگی ہے!"۔

وہ شرماگئے، سرجھکائے ہوئے بولے، یہ تو آنسوؤں سے بھیگی ہے پیارے.....!"

ص بین الاقوامی لیبر آفس کے ڈائرکٹر آپ کے پیشرو کے عہد میں آئے تھے اور آپ کے عہد میں بھی ہندوستان میں ہی مقیم ہیں ذرا آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کوئی ایسا مجرب نسخہ تجویز کریں کہ جس سے جا بجا سرمایہ داروں اور مزدوروں کی کشمکش ختم ہو جائے:۔

اور وہ غریب مزدور اطمینان اور آرام کی زندگی بسر کر سکیں۔ ※

عالمِ نسواں

لڑکیوں کی تربیت

(از امین بیگم صاحبہ سلونوی)

آج عام طور پر یہ شکایت ہے کہ نوجوان لڑکیاں فیشن پرستی کے سمندر میں ڈوب کر نسوانی خصوصیات سے محروم ہو رہی ہیں۔ وہ گھروں کو ایک سرائے اور ہوٹل سے زیادہ نہیں سمجھتی ہیں، ان کو خانہ داری کی زندگی میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی،۔

اور وہ اس بات کا کبھی خیال نہیں کرتیں کہ ان کو بھی گھر کی اصلاح و ترمیم میں ہاتھ لگانا چاہئے، بلاشبہ آج یہ بات عمومیت کا درجہ حاصل کر چکی ہے اگرچہ میرا مقصد اس سے یہ نہیں ہے کہ تمام لڑکیاں یہی خیال رکھتی ہیں طبائع میں اختلاف ہونا بھی ایک ضروری شے ہے اس حال میں بھی ہزاروں لڑکیاں ایسی ملینگی کہ جو صبح سے شام تک اپنے ماں باپ کے ساتھ خانہ داری کی زندگی میں مصروف رہتی ہیں۔

لیکن یہ بات عمومیت کا درجہ نہیں رکھتی ہے ایک سب سے بڑی مشکل یہ پیدا ہوگئی ہے کہ آج ہمارے معاشرتی نظام میں مغرب کا زہر کچھ اس طرح سرایت کرتا جاتا ہے کہ جس نے اور اس چیز کو تباہ و برباد کر دیا ہے، تعلیم اور وہ تعلیم جسکا منشاء آج کل مردوں میں فکر معاش اور عورتوں میں فیشن پرستی ہوگیا ہے اور وہ سب سے زیادہ ہلاک کن ثابت ہو رہی ہے۔

اور پھر اس تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا کوئی معیار باقی نہیں رہا ہے، جسکا کلیتہً یہ نتیجہ نکلنا چاہئے کہ لڑکیاں اپنے معاشرتی ماحول سے بے نیاز اور اپنے تمدن سے بالکل الگ ہو جاتی ہیں۔

اگر لڑکیوں کو ان کی تمام آرام و آسایش کے بعد اس طرف بھی تھوڑا تھوڑا متوجہ کیا جائے کہ وہ خانہ داری کی زندگی میں بھی حصہ لیں تو غالباً افسوسناک واقعات پیش نہ آئیں۔

ابتدا میں تو والدین بے آنکس کا ہاتھی بنا دیتے ہیں، اور بعد کو یہ شکایت کرتے ہیں کہ لڑکیاں ان کی باتوں پر توجہ نہیں کرتیں لیکن جب ان کی ابتدائی حالت کو انھیں کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا، تو ظاہر ہے کہ باورچی خانے کا دھواں ان کے چہرے کے غازے کو خراب و برباد کر دیگا اور خانہ داری کی زندگی میں پڑنے سے وہ اس درجہ تزئین جمال نہ کر سکیں گی، گو عورتوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ تزئین جمال کریں لیکن اعتدال سے مشرقی اپنی عزت کو برباد نہیں کرسکتا وہ اپنی دولت سے ہاتھ دھو سکتا ہے، وہ یہ گوارا کرسکتا ہے کہ اس کو ایک وقت بھی پیٹ بھر کے کھانا نہ ملے لیکن وہ اپنی عزت وغیرت کے لئے اپنی جان تک قربان کر دیتا ہے۔

میں نوجوان لڑکیوں سے کہوں گی کہ اس معاملہ میں انصاف پسندی کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اس زندگی سے دستکش نہ ہوں جو ان کی تعمیر کی پہلی بنیاد ہے ورنہ مشرقی زندگی میں ان کی آیندہ زندگی بالکل تاریک اور ناکامیاب ثابت ہوگی۔

※ ہمیں آپ سے کچھ زیادہ نہیں کہنا ہے بس ایک بات آخر میں اور کہنا ہے، اور وہ یہ ہے کہ ذرا ہمارے لیڈروں پر نظر عنایت رکھیگا تاکہ ان کا سایہ ہمارے سروں پر قایم رہے اور اگر آپ کے بس کی بات ہو تو فرقہ پرست لیڈروں اور ان کے حالی موالیوں کا دماغ بھی درست کر دیجئے گا۔

بچوں کی دُنیا

غیر مہذب اور وحشی قبائل کے آدمی تمام قسم کے معلوم ذرایع خبر رسانی کے نہ ہونے کے باوجود ایک جگہ سے دوسری جگہ لمبے لمبے فاصلوں پر خبر کیونکر پہونچا دیتے ہیں؟۔

اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ جبکہ وقت ملکہ وکٹوریہ کا انتقال ہوا تو براعظم افریقہ کے ایک شہر "سیئرالیون" پر اس کی خبر پہونچی اور اس کے بعد تمام براعظم افریقہ میں نئی خبر رسانی کے ذرایع کے نہ ہونے کے باوجود صرف بیس گھنٹہ میں وحشی طریقوں سے کیونکر ہر شخص کے پاس اس واقعہ کی خبر پہونچ گئی جبکہ اس براعظم میں کچھ نہیں تو دوسو بولیاں بولی جاتی ہیں، اور شاید اس سے بھی زیادہ ہوں اور ایک بولی کا بولنے والا دوسرے کی بولی بالکل نہیں سمجھتا،۔

اسی طرح ایک واقعہ سنگاپور میں ہوا تھا جب ۱۹۱۴ء کے کرسمس کے دنوں میں وہاں بغاوت ہوئی اس کا حال مسٹر کارویتھ ویلز نے اپنی نئی کتاب "ملایا" میں لکھا ہے بغاوت پھیلنے کی خبر تار سے پہلے یعنی بیس گھنٹہ قبل تمام ساحل ملایا پر بچہ بچہ کو معلوم ہوگئی، تار کے ذریعہ خبر بہت دیر بعد پہونچی ایک ایک خبر اور تفصیل بغاوت کی خبروں کی بالکل درست تھی!۔

وہاں کے باشندوں کو یہ خبر ہوگئی تھی کہ تمام سفید فام مرد عورت اور بچے بغاوت کی وجہ سے جہازوں پر لادلاد کر اپنے اپنے گھروں کو واپس بھیجے جا رہے ہیں، اس کی خبر سیام میں اور بنگ کوک تک سب کو پہونچ گئی۔ مگر بیرونی دنیا کو معلوم نہیں ہوئی، جب اس افواہ کی تصدیق تار کے ذریعہ طلب کی گئی تو حکام سنگاپور نے لکھا کہ یہ خبر درست ہے۔

(افسانہ)

شاعر کا عشق!

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

پرند کہیں زیادہ شور وغل کر رہے تھے۔ اور کہیں بالکل خاموش تھے، ہوائیں افسردگی تھی اور فضا میں حسرت بھری تھی وہ کچھ کہہ رہے تھے میں اچھی طرح سن نہ سکا، بس اتنا سنا کاش! ہم ان پرندوں کی طرح ہوتے!"

وہ بیمار تھے اور سخت بیمار ان کے ماں باپ ناامید ہوگئے تھے، مجھ سے نہ رہا گیا میں دیکھنے کو گیا ان کے والدین نے مجھے پرنم آنکھوں سے دیکھا اور ان سے کہا، دیکھو! وہ کون آیا ہے؟"

"پریتم میں آیا ہوں، دیکھو پہچانتے ہو پیارے، انھوں نے آنکھیں کھولدیں، زیر لب مسکرائے ذرا سر ہلایا ہاں،، پیارے! تم اچھے ہو جاؤگے۔"

انھوں نے آنکھیں بند کرلیں مجھے خیال آیا کہ میں ان کی پاکیزہ محبت کے قابل نہیں ہوں میرے دن اور رات دعائیں مانگنے میں گذرنے لگے،" اے خدا میری زندگی کیا ہے اگر ایک جان لینے ہی کی تمنا ہے تو میری جان لے لے لیکن اس بیش بہا ہستی کو اس مفلس دنیا کے پاس رہنے دے، میری دعا مقبول ہوئی خدا نے اس نور کو میرے تاریک عالم میں روشن رکھا، ایک سایہ کچھ ٹھہر ٹھہر کر مڑ مڑ کر مجھے غور سے دیکھتا ہوا میرے پاس سے نکل گیا، میں نے بیساختہ پکارا "پریتم"، وہ کھڑے ہوگئے، کس نے پکارا؟.. ہاں... نہیں میں نے کہا... نہیں نہیں.... تم نہیں ہو" میں گھبرا گیا وہ مسکراتے ہوئے چلدیئے، آہ کتنا شیریں تبسم تھا اور کتنی عزیز ندامت تھی میری۔

افسانہ ابھی ختم نہیں ہوا میری نظمیں کتابی صورت میں شائع ہو چکی تھیں، آبادی سے بہت دور جنگل میں میرا جھونپڑا تھا۔ مم

پردۂ فلم

فلمیں اور قومی ترقی!

(از محترمہ مسز لیلاوتی منشی ایم۔ ایل۔ اے بمبئی)

دوسرے ممالک کی ترقی کو دیکھ کر یہ نتیجہ اخذ کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ ہندوستان کی فلمی صنعت کا بھی کافی حد تک قومی ترقی پر دارومدار ہے اور ہر ایک ملک کے حالات یہی بتاتے ہیں کہ جوں جوں کسی ملک نے ترقی حاصل کی اس کے ساتھ ہی ساتھ اسی رفتار سے اس ملک کی فلمی صنعت بھی ترقی کرتی گئی ہندوستان نے بھی گذشتہ دس سال میں جو ترقی کی ہے، فلموں پر اس کا کافی اثر پڑا ہے اور یہ صاف نظر آرہا ہے کہ اب یہ فلمیں دن بدن زیادہ تفریحی اور زیادہ بہتر آرٹ والی بنتی جا رہی ہیں، اور اب ہم اپنے ملک کی فلموں کو بھی دوسرے ممالک کی فلموں کی صف میں لانے کے قابل ہو رہے ہیں:۔

آج سے دس سال پہلے ہماری فلموں کی یہ حالت تھی کہ انگلش و امریکن فلمیں دیکھنے والا آدمی ہماری ہندوستانی فلم پسند نہیں کرتا تھا اور وہ ہندوستانی اور امریکن فلموں میں زمین و آسمان کا فرق پاتا تھا مگر آج قومی ترقی کے ساتھ اس صنعت نے بھی اتنی ترقی کرلی ہے کہ وہ غیر ملکی فلموں کی جگہ لے رہی ہیں اور وہ آدمی جو کبھی صرف غیر ملکی فلمیں ہی دیکھا کرتے تھے وہ انھیں خوشی سے دیکھتے ہیں اور ان میں لطف محسوس کرتے ہیں، اس میں شک نہیں کہ ابھی تک ہندوستانی فلمیں ہالی ووڈ کی طرح نہیں بن سکیں۔

مگر اس بات پر پردہ پوشی کرنا بھی ممکن ہے کہ اب ہندوستانی فلمساز نہایت اچھی فلمیں تیار کر رہے ہیں،۔

میں عورت ہوں اور مجھے یہ صنعت نسوانی نکتہ نظر سے بھی دیکھنی ہے، اس خیال سے یہ لائن دوسری تمام لائنوں سے افضل ہے کہ اس میں ایک عورت اپنے خیالات و جذبات کا صحیح طریقہ پر اظہار کرسکتی ہے اس لائن نے خیالات و جذبات کے اظہار کے لئے ایک نیا راستہ نکالا ہے اور اسکے علاوہ ان کے لئے ایک نئی دنیا مہیا کی ہے، تھوڑے عرصے پہلے عوام کا یہ خیال تھا کہ اگر معزز گھرانے کی کوئی لڑکی فلموں میں آکر شامل ہو جائے، تو وہ اپنی ہی نہیں بلکہ اپنے خاندان کی بھی عزت کھو بیٹھتی ہے اب یہ خیال آہستہ آہستہ دور ہو رہا ہے اور بہت سے معزز گھرانوں کی لڑکیاں اس لائن میں آگئی ہیں ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

جب ہم قومی ترقی کے نکتہ نظر سے فلموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ہمیں مشکلات کیطرف بھی دھیان دینا چاہئے جو کسی ملک کی ترقی کے راستہ میں آیا کرتی ہیں، اور ذرا سے غور کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ فلموں کے راستہ میں بھی اس طرح کی مشکلات قدم قدم پر پیش آتی ہیں ہندوستان کے زیادہ فلمساز تواریخی فلمیں ہیں، مگر یہ فلمیں نام ہی کی تواریخی ہوتی ہیں اس کسوٹی پر وہ پوری نہیں اترتیں ان میں کوئی تواریخی واقعہ مکمل طور پر فلمبند نہیں کیا ہوتا، بلکہ وقت کی کسی ضرورت کیطرح اسے تواریخی بیک گراؤنڈ میں لے جایا جاتا ہے یہ غلط ترتیب ہے موجودہ مسائل کو گذشتہ زمانے کے حالات میں شامل کرنا ٹھیک نہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایسی فلمیں کوئی اثر نہیں رکھتیں۔

موجودہ زمانے کے مسائل تواریخی فلموں میں بھروئے جاتے ہیں جس سے تواریخی فلموں کا مطلب فوت ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان مسائل کا کوئی حل بھی نہیں نکل سکتا گو ایسی فلمیں بھی کچھ کامیاب رہتی ہیں اور ناظرین انھیں خوب پسند کرتے ہیں مگر برائی آخر برائی ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس کا دور کرنا ہر حالت میں ہمارا فرض ہے۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۱ کے نیچے ملاحظہ فرمایئے)

اقوال زرّیں

ایک چھٹانک تندرستی سے دس من سونا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

ہر انسان معمولی غفلت اور احتیار سے بیس سال کی عمر میں بوڑھا، اور اسی برس کی عمر میں جوان ہوسکتا ہے۔

بیماری دفعہ کرنیکا آسان طریقہ پرہیزگاری ہے

دلکی خوشی سے چہرہ بشاش اور بحال رہتا ہے۔

ہر مریض درست رہ سکتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی دلی خواہش میں دخل نہ دے۔

غریب کم کھانے والا اور امیر زیادہ کھانے والا دونوں یکساں مریض ہیں۔

اگر طبیب کو فیس دینا نہیں چاہتے تو کبھی کبھی رات کا کھانا ناغہ کردو۔

موج تبسم

ایک دن اکبر بادشاہ ہاتھی پر سوار ہوکر گھومنے گئے، راستہ میں انہیں ایک شرابی ملا وہ شراب کے نشہ میں چور ہورہا تھا، گرج کر بادشاہ سے کہنے لگا:۔ ارے ہاتھی والے ہاتھی بیچے گا۔

بادشاہ نے کچھ نہ کہا اور خاموش چلے گئے۔

دوسرے دن اکبر بادشاہ نے شرابی کو دربار میں بلایا اور اس سے پوچھا۔

کیوں بھائی ہاتھی خریدوگے، شرابی ڈرا تو مگر بہت پر ہوشیار تھا، کچھ سوچ سمجھ کر ہاتھ جوڑکر بولا:۔ حضور ہاتھی خریدنے والا سوداگر تو رخصت ہوگیا، میں تو بیچ کا دلال تھا۔

حاکم کے پاس کھڑے ہوئے جوان نے کہا حضور مجھے سپاہیوں میں بھرتی کرلیجئے، میں ایک بہادر فوجی سپاہی کا بہادر بیٹا ہوں، اس سال میرے باپ نے جرمنی کی لڑائی میں ایک جرمن کپتان کا پیر کاٹ ڈالا تھا:۔

حاکم: پیر ہی کاٹ کر کیوں چھوڑدیا سر کیوں نہ کاٹ ڈالا

جوان گھبراکر:۔ حضور سر تو پہلے ہی سے کٹا ہوا تھا۔

دلچسپ معلومات

کیا عورت کا دماغ کھوکھلا ہوتا ہے

جرمنی کا مشہور ڈاکٹر میکلے مدت مزید سے عورتوں کے دماغ کے تجربہ میں مصروف ہے، حال ہی میں اس ڈاکٹر کا اخبارات میں ایک بیان شایع ہوا ہے، جسمیں وہ لکھتا ہے کہ "عورتوں" کے دماغ کے امتحان کے بعد میں اس الجھن میں پڑگیا ہوں کہ آیا عورت کے دماغ ہوتا بھی ہے یا نہیں، میں نے عورتوں کے دماغی اعضاء کو اس قدر کمزور پایا ہے کہ میں انکے دماغ کو دماغ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں،، گویا جرمن ڈاکٹر کے نزدیک عورتوں کا دماغ قطعی کھوکھلا ہوتا ہے۔

اگر یہ ڈاکٹر عورتوں سے متنفر رہنے والے طبقہ سے نہیں ہے تو بلاشبہ اس کی یہ دریافت اور معلومات درست ہے:۔

افسانہ

شاعر کا عشق!

از جناب مہتا عجیب چند صبا مانڈلہ (برما)

آؤ پریتم! آؤ!! زہے نصیب آؤ!!! اسی طرح مسکراتے، اسی کشادہ دلی سے! مجھ مفلس و نادار دوست کے گھر آئے ہو، آؤ! جس طرح کبھی پہلے آیا کرتے تھے، آؤ! اور اس طرح سما جاؤ جیسے دل میں تیر نظر پیوست ہوجاتا ہے اسی طرح میرے پاس بیٹھو، جس طرح مزدور دوشیزہ کی آنکھوں سے آنسو گرکر اس کے پھٹے دامن میں رک کر رہ جاتا ہے۔

کیا کوئی افسانہ لکھا ہے؟ اچھا سنو ایک افسانہ لکھو،، افسانہ؟ کیسا افسانہ! کس کی داستان! میں تو خود ایک افسانہ ہوں سرتاپا محرومیوں اور مجبوریوں کا افسانہ میرا ہر نفس ایک افسانہ ہے، کاش تم اس افسانے کو سنتے،، نہیں کوئی افسانہ لکھو،،۔

،، پریتم ہمارے کئی عالم ہیں، جن میں ہماری زندگی بسر ہوتی ہے:۔

ایک تو عالم دل ہے، میٹھے میٹھے درد کا آنسوؤں اور آہوں کا، اس عالم میں ہم حسن و رعنائی کی ناز آفرینیوں پر مست و بیخود رہتے ہیں دوسرا عالم ہوا و ہوس ہے، اس عالم میں نفس کی پیاس جام عیش و عشرت سے بجھائی جاتی ہے۔ سونے چاندی پر فریفتہ دنیا کی پاک اور پوتر فضا کو گناہ آلود کیا جاتا ہے، یہ بھی ہمارا ایک عالم ہے پریتم تیسرا عالم وہ ہے، جس میں ہم اور تم رہتے ہیں حیوانات کا عالم مکھیوں کی طرح تنور شکم کی آگ میں دن و رات جلتے رہتے رہنے کے سوا کچھ نہیں۔

یہ ہیں ہمارے تین عالم، میرے محبوب بتاؤ کس عالم کا افسانہ لکھوں:۔

اُف تم چلے گئے، کہاں گئے؟ ہائے کیا یہ فریب تھا خواب و خیال کا طلسم تھا، بعید از حقیقت داستان ہم تم ایک مجسم افسانہ ہیں، میں اسکا آغاز ہوں اور تم انجام:۔

آہ میں نے ایک عالم کے کئی عالم بنائے تمنا تھی کہ ہم تم ان میں مل کر زندگی کی بہاریں لوٹیں کے تم خوشبو کی طرح پھیل کر نظروں سے غائب ہوگئے لیکن ہر جگہ مجھے تمہاری موجودگی کا احساس ہوتا ہے میرے دل کی دھڑکن میں، میری روح کی گہرائیوں میں تم موجود ہو، لیکن میں خود گم ہوگیا۔

میں ایک تصویر بنا رہا تھا سامنے ہندوستان کی تاریخ کے ایک ورق کی تصویر تھی۔

بیناؔ، نانا صاحب کی نور نظر آہ! اس کی نزاکت اس کی آنکھیں دو چھلکتے ہوئے ساغر جن میں مے حب وطن بھری تھی، شام کی شفق زمین پر اتر آئی تھی، میں اسی تصویر میں رنگ بھر رہا تھا۔

تم آئے اور دروازے سے لگ کر کھڑے ہوگئے

تم تو بہت اچھی تصویر بناتے ہو"

ایک کانپتی ہوئی نیم تبسم ایک پر لغزہ آواز کانوں میں آئی:۔

نہیں تو!"

نہیں سچ کیا تمنے کالج میں سیکھا تھا"

ہاں کبھی کبھی"

کچھ دیر وہ پرحسرت تصویر کو دیکھتے رہے، ایک آہ بھری اور چلے گئے، اس تصویر کو ہماری پہلی ملاقات کا مٹتا ہوا نقش سمجھنا چاہئے یہ بہت دنوں کی بات ہے ہماری محبت بڑھتی رہی یہاں تک کہ ہم ایک دوسرے کی زندگی بن گئے، ہمارا دل آفتاب کے نور کیطرح صاف تھا، اور اسقدر صاف جیسے یہ فلک لاجوردی اب تو یہ باتیں عبث اضطراب ہیں، لیکن اسوقت یہ موجودہ اضطراب زندگی بھی ایک دلچسپ اور شیریں خواب تھا، آہ! بچپن ہی زندگی کا ایک بہترین حصہ ہے:۔

ہم دونوں دنیا کے مشرق و مغرب کے دو پرند تھے، جب شام ہوئی مل کر دور تک اوپر اڑ گئے اور اپنے پرمحبت ترانوں سے اطراف کو گونج دیا مہینے گذرے برس گذرے وہ بلند سے بلند تر ہوگئے، حسین سے حسین تر ہوتے گئے، اور میں۔۔

ہم دونوں پھر ملے:۔

پریتم! وہی پیارا پریتم تھا، اور میں تھا؟ کوئی نہیں کہہ سکتا ہم پھر ملے، جیسے برسا ہوا پانی سمندر کے پانی سے پھر ملجاتا ہے، ہمنے ایک دوسرے کو پہچانا! پریتم،، ! کب آئے؟ ،، ابھی!،،

شام کا وقت تھا ہم سیر کو نکلے وہ شام کوئی خاص دلفریب شام نہ تھی، درخت اداس کھڑے تھے۔

(باقی بر صفحہ ۳ کالم ۴ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

پنڈت جواہرلال نہرو کا خیر مقدم کیجئے

دہلی ۴ جنوری حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیتہ علمائے ہند نے حسب ذیل تار مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے نام روانہ کیا ہے

پنڈت جواہرلال نہرو کے بیان اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کی تجویز کا خیر مقدم کیجئے:۔

مصالحت کی گفتگو اور فیصلے و صلح پیش کرنیسے قبل مسلم جماعتوں سے مشاورت ضروری ہے، اس سلسلہ میں ایک مسلم کنونشن کی ضرورت کو بڑی بےچینی کیساتھ محسوس کررہا ہوں۔

پنڈت پنتھ کی بلامقابلہ کامیابی

نینی تال ۲ جنوری آنریبل پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم یوپی، اور ڈاکٹر ہردت پنتھ کاشی پور ہری پور کانگریس سشن کے لئے نینی تال دیہاتی حلقوں سے بلامقابلہ ڈیلیگیٹ منتخب ہوگئے ہیں۔

فرانسیسی ہند کا بجٹ

پانڈیچری بذریعہ ڈاک فرانسیسی ہند کی اسمبلی کا اجلاس ختم ہوگیا جس میں سنہ ۳۶ء کا بجٹ منظور کیا گیا بجٹ میں خسارہ رہا، خسارہ کو پورا کرنے کے لئے نئے ٹیکس لگائے جائیں گے اجنبیوں پر ٹیکس لگایا جائے گا، اجنبی سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرانسیسی ہند کے باشندے نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ وہاں آکر آباد ہوگئے ہیں۔

گورنروں کے اختیارات کے قواعد

نئی دہلی ۴ جنوری۔ کانگریسی صوبوں کے سپیکروں کے پریزیڈنٹوں کی کانفرنس نے گورنروں کے اختیارات کے قواعد پر جیسے کہ ان کے صوبوں میں بنائے گئے ہیں۔ مفصل طور پر تبصرہ کیا اور بغور جانچ پڑتال کی کہ آیا کہ وہ انڈیا ایکٹ کی دفعہ سے باہر تو نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کانگریسی سپیکر اور صدر اپنی واپسی پر ان مباحث کی روشنی میں جو سپیکروں کی کانفرنس میں ہوں گے۔ اختیارات کے ان قواعد میں ترمیم کی تجاویز کریں گے۔

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا

بمبئی ۴ جنوری۔ آج دس گھنٹہ کی مسلسل بحث و تمحیص کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہوگیا۔ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس اب ۳ فروری کو ہوگا۔ جبکہ ہری پورہ کانگریس کے لئے رزولیشنوں کے مسودے تیار کئے جائیں گے۔ اجلاس رات کو ۸ بجے ختم ہوا۔ اور سب ممبروں نے آج چار اور کھانا شربت بھولا بھائی دیسائی کے مکان ہی پر کھایا گیا۔ جہاں گزشتہ تین روز سے ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہورہا ہے سب لیڈر کل یا پرسوں اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوجائیں گے۔ سردار پٹیل ۷ جنوری کو ہری پورہ روانہ ہوجائیں گے۔

لکھنؤ ۴ جنوری۔ ذمہ دار حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ چند اخبارات میں جو خبر شایع ہوئی ہے کہ آنریبل پنڈت پیارے لال شرما وزیر تعلیم کیبنٹ سے مستعفی ہونے کا ارادہ کررہے ہیں یہ بالکل

۱۹۳۷ء ایک نگاہ میں سال بھر کے واقعات کا آئینہ

جنوری

یکم جنوری . میڈرڈ میں نوروز عجیب طریقہ سے منایا گیا جبکہ ۳۱ ر دسمبر اور یکم جنوری کی رات کو ۱۲ بجے گھڑیال کی ہر ٹن کے ساتھ باغیوں نے ایک بم میڈرڈ پر برسا کر اپنی وحشت آفرینی کا ثبوت دیا۔

۲ر جنوری:۔ بحرۂ روم کے متعلق روم میں برطانیہ اور اٹلی کے درمیان معاہدہ ہوا۔

۴۔ جنوری:۔ سر بی۔ ایل متر اکیم اپریل ۱۹۳۷ء سے فیڈریشن کے پہلے ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہوئے

۵۔ جنوری۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کی ۷۶ ویں سالگرہ منائی گئی۔

۹ جنوری۔ چین میں پھر خانہ جنگی شروع ہوئی دو گورنروں نے نانکنگ کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۰ر جنوری:۔ ڈاکٹر امبید کرنے لندن میں ایک انگریز عورت سے شادی کی۔

۱۴۔ جنوری:۔ ڈاکٹر کنسٹر پرنسپل تھیوسوفیکل کالج مدن پالے نے ہندو دھرم اختیار کر لیا۔

۱۶ر جنوری . شریمتی راجگوپال آچاریہ پھر سیاسیات میں داخل ہوگئے۔ اور کانگریس کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا۔

۱۷۔ جنوری:۔ بنگال ناگپور ریلوے کے ایجنٹ کو بالآخر جھکنا پڑا۔ اور ہڑتالی مزدوروں کے مطالبات منظور کر لینے کا اعلان کیا۔

۱۸۔ جنوری:۔ نئے آئین کے ماتحت بنگال اور پنجاب میں عام انتخابات کے لئے پولنگ شروع ہوا۔

۱۹۔ جنوری:۔ سر امیر الدین احمد سابق لاٹ لوہارو انتقال کر گئے۔

۲۱ر جنوری:۔ صوبجاتی حکومتوں نے حلف نامہ یوم آزادی پر جو ۲۶ر جنوری کو یوم آزادی کے سلسلہ میں پڑھا جاتا تھا پابندی لگا دی

۲۳۔ جنوری:۔ جاپانی کیبنٹ نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا۔

۲۵ر جنوری:۔ مرکزی اسمبلی حکومت ہند کا بجٹ اجلاس شروع ہوا۔

۲۶ر جنوری:۔ امریکہ میں تباہ کار سیلاب آیا جس سے ۲۰ کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا اور ۷ لاکھ ۵۰ ہزار افراد بے گھر ہوگئے۔

تمام ہندوستان میں اور غیر ممالک میں بھی جہاں ہندو آباد ہیں یوم آزادی منایا گیا

۲۸۔ جنوری:۔ اڑیسہ اسمبلی میں کانگریس کی زبردست اکثریت قایم ہوگئی۔

۳۱ر جنوری:۔ نئے سال کے خطابات کی فہرست شایع ہوگئی۔

فروری

یکم فروری تیرہ روسیوں کو جن کے خلاف حکومت روس کا تختہ الٹنے کا الزام تھا گولی سے اڑا دیا گیا۔

یکم فروری جنرل ہیاشی نے جاپان کی نئی وزارت بنائی۔

۲ر فروری:۔ بہار اسمبلی میں بھی کانگریس کی زبردست اکثریت قایم ہوگئی۔

۴ر فروری:۔ ڈاکٹر دیش مکھ کا ہندو استریوں کے حق میں وراثت کا بل مرکزی اسمبلی میں پاس ہوگیا۔

۷ر فروری:۔ یوپی اسمبلی کے عام انتخابات کے سلسلہ میں پولنگ شروع ہوا

۸ر فروری:۔ بنگال ناگپور ریلوے کی ہڑتال ختم ہوگئی۔

۱۰ر فروری:۔ سر ریجنالڈ کریڈک سابق گورنر برما انتقال کر گئے۔

۱۱ر فروری:۔ نئے آئین کے ماتحت دارالنمائندگان برما کا اجلاس شروع ہوا۔

۱۳ر فروری:۔ نظام حیدر آباد دکن کی جوبلی منائی گئی۔

۱۳ر فروری:۔ لالہ ہر کشن لال سابق وزیر پنجاب سورگباش کر گئے۔

۱۶ر فروری:۔ مرکزی اسمبلی میں سر ظفر اللہ نے ۴ کروڑ روپیہ منافع کا ریلوے بجٹ پیش کیا۔

۱۷ر فروری:۔ یوپی اسمبلی میں بھی کانگریس کی زبردست اکثریت قایم ہوگئی۔

۱۷ر فروری:۔ سر سکندر حیات خاں کو پنجاب میں وزارت بنانے کی دعوت ملی۔

۱۸۔ فروری:۔ جنوبی افریقہ کی کیبنٹ سے دو وزرا مسٹر ہرواور مسٹر ہوفمیئر نے استعفی دیدیا

۱۹ر فروری:۔ برطانی پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں مسٹر ویجوڈ بین منتخب ہوگئے۔

۲۲ر فروری۔ عیدالفطر کے روز بہت سے مقامات پر فرقہ دارانہ فساد ہوئے۔

۲۳ر فروری:۔ حبش کے وایسرائے جنرل گرازیانی کو بموں سے ہلاک کرنے کی کوشش میں بہت سے حبشیوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

۲۳ر فروری:۔ مدراس کونسل میں کانگریس کی زبردست اکثریت قایم ہوگئی۔

۲۴ر فروری:۔ سی۔ پی اسمبلی میں بھی کانگریس کی زبردست اکثریت قایم ہوگئی۔

۲۵ر فروری:۔ مدراس و بمبئی کی اسمبلیوں میں بھی کانگریس کی زبردست اکثریت قایم ہوگئی۔ سر بی۔ این متر اسابق ہائی کمشنر ہندوستان کا دیہانت ہوگیا۔ حبشی سردار راس دستا کو گولی سے اڑا دیا گیا اور مہاراجہ پٹیالہ نرینڈرمنڈل کے صدر چنے گئے۔

۲۷ر فروری:۔ سر جیمز گرگ نے مرکزی اسمبلی میں خسارہ کا بجٹ پیش کیا۔ اور کانگریسی ممبر واک آوٹ کر گئے۔

مارچ

یکم مارچ۔ برما جاپان کے تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوئے۔

۶ر مارچ۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کو جمہوری بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔

۸ر مارچ۔ مہاراجہ نیپال کی سلور جوبلی منائی گئی

۱۰ر مارچ۔ سر اکبر حیدری سر کشن پرشاد کے بجائے ریاست حیدر آباد دکن کے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔

۱۱ر مارچ۔ آئرلینڈ کا نیا آئین شایع ہوا۔

۱۲ر مارچ یوپی کے وزیر سر جوالا پرشاد سریواستو پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔

۱۷ر مارچ۔ شری سبھاش چندر بوس تقریباً ۵ سال کی اسیری کے بعد رہا ہوئے عدیس ابابا میں حبشیوں کا قتل عام ہوا ہر آسٹن چیمبر لین لندن میں انتقال کر گئے۔

۱۸ر مارچ۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے وزارتیں قبول کرنے کا مشروط فیصلہ کیا۔

۱۹ر مارچ۔ ہندوستان کی گیارہ صوبائی اسمبلیوں کے کانگریسی ممبروں کی نیشنل کنونشن دہلی میں ہوئی۔

۲۱ر مارچ۔ کانگریس لیڈروں کو وزارت بنانے کی دعوت ملی۔

۲۲ر مارچ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ وزیروں کی تنخواہ ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

۲۳۔ مارچ۔ وایسرائے نے اسمبلی کے مسترد کردہ بجٹ کو اپنے خاص اختیارات سے پاس کیا۔

۲۵ر مارچ۔ کرکٹ بورڈ نے بیا ؤنٹ رپورٹ منظور کر لی۔ صوبوں میں گورنروں نے کانگریس کو مطلوبہ وعدہ دینے سے انکار کیا مسٹر جان ڈرنک واٹر مشہور شاعر انتقال کر گئے۔

۲۶ر مارچ۔ اٹلی اور یگوسلویا میں معاہدہ ہوا۔

۲۷ر مارچ۔ کانگریس لیڈروں نے وزارتیں بنانے سے انکار کر دیا، پانی پت میں فرقہ دارانہ فساد ہوا

۳۰ر مارچ۔ ۶ صوبوں میں گورنروں نے کٹ پتلی وزارتیں بنائی۔

اپریل

یکم اپریل نئے آئین کے ماتحت ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں صوبجاتی خود مختاری نافذ ہوئی۔ جس کا خیر مقدم سارے ہندوستان میں عظیم الشان ہڑتال سے کیا گیا اسی روز چار صوبوں میں کٹ پتلی وزارتیں قایم کی گئیں کیونکہ کانگریس نے وزارتیں بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ دہلی میں پولیس نے ہڑتال کے موقع پر قومی جھنڈے کی بے حرمتی کی اور برما ہندوستان سے علیحدہ کر دیا گیا۔ مختلف شہروں میں ہڑتال کے سلسلہ میں کانگریسی کارکنوں کی گرفتاریاں عمل میں آئیں۔

۳ر اپریل۔ لارڈ لنلتھگو وایسرائے ہند کی دادی کا انتقال گیا۔ اور مرکزی اسمبلی کا بجٹ اجلاس ختم ہوگیا

۵ر اپریل۔ پنجاب اسمبلی کا پہلا اجلاس شروع ہوا

۹ر اپریل۔ جنوبی وزیرستان قبائلی لوگوں نے ۱۶ انگریزوں کو ہلاک کر دیا۔

۱۴ر اپریل۔ سرحدی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔

۱۵ر اپریل۔ رومانیہ کے شاہ کیرول نے پرنس نکولس کو جلا وطن کر دیا۔ کیونکہ اس نے ایک معمولی گھرانہ کی عورت سے شادی کر لی تھی۔

۱۸ر اپریل۔ گورنر سی۔ پی نے سی۔ پی اسمبلی کا اجلاس بلانے سے انکار کر دیا۔

۱۹ر اپریل۔ ہر ہٹلر اور مسٹر لینسبری میں تاریخی ملاقات ہوئی۔

۲۰ر اپریل۔ مسٹر نیوائل چیمبر لین نے برطانی پارلیمنٹ میں خسارہ کا بجٹ پیش کیا۔

۲۱ر اپریل۔ بنگال کے جوٹ ملوں میں ایک لاکھ ۷۰ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کی۔

۲۲ر اپریل۔ مہاراجہ ٹراونکور نے ہریجنوں کو مندر پرویش ادھیکار دینے کا اعلان کیا۔

۲۳ر اپریل۔ سرحد کے قبائلی علاقوں میں مارشل لا نافذ کی گئی۔

۲۵ر سوبیا مارونی مندر بمبئی کا ستیہ آگرہ شروع ہوا۔

۲۷ر اپریل کو آئرلینڈ نے امپیریل کانفرنس میں شریک نہ ہونے کا اعلان کیا۔

۲۹ر اپریل۔ حکومت روس نے تیسری پنجسالہ سکیم کا فیصلہ کیا۔

مئی

یکم مئی آئرلینڈ کے نئے اصلاح یافتہ آئین کا اعلان کیا گیا

۲ر مئی۔ سرحد میں قبائلی لوگوں کی شورش پھر بھڑک اٹھی

۳ر مئی۔ مسز سمپسن کی طلاق کی ڈگری قانونی قرار دے دی گئی۔

۵ر مئی۔ برنگین (سپین) میں بمباری سے سو آدمی ہلاک ہوئے۔

۷ر مئی۔ مشہور ہوائی جہاز ہنڈنبرگ جل گیا جسکی وجہ سے جانیں تلف ہوئیں۔ اسی روز رنگون میں صدر کانگریس پنڈت نہرو کا شاندار سواگت کیا گیا۔

۱۱ر مئی۔ مسٹر داموردونانک ساورکر غیر مشروط طور سے رہا ہوگئے۔

۱۲ر مئی۔ ملک معظم شاہ جارج ششم کی رسم تاجپوشی ادا ہوئی اور کاٹھیاوار کے مندر ہریجنوں پر کھول دیئے گئے۔

۱۴ر مئی۔ مولانا نورالدین بہاری کو دہلی سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔

۱۶ر مئی لارڈ بیدن پاول نے ہندوستانیوں کے اخلاق پر حملہ کیا۔

۲۰ر مئی۔ مہاراجہ الور سر جے سنگھ سرگباش کر گئے

۲۲ر مئی۔ سرحد کے قبائلی لوگوں کی لوٹ مار کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بنوں کے ہندوؤں نے غیر محدود عرصہ کے لئے ہڑتال کر دی۔

۲۳ر مئی۔ امریکہ کے تیل کے چشموں کا بڑا سوداگر مسٹر جان ڈیوڈسن راک فیلر کا انتقال ہوگیا

۲۴ر مئی۔ بستی بنی کریم دہلی میں غنڈہ ونگی لوٹ مار ہوئی

۲۸ر مئی۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر سٹینلے بالڈون نے استعفے دیدیا۔ اور مسٹر نیوائل چیمبر لین وزیر اعظم مقرر ہوئے میکسیکو کے تیل کے چشموں میں عام ہڑتال شروع ہوئی۔

۳۱ر مئی۔ جاپان کی ہیاشی وزارت نے استعفے دیدیا۔ بمبئی میں فرقہ دارانہ فساد ہوا۔ کئی ہوائی جہازوں کو حادثے پیش آئے۔

جون

یکم جون۔ پرنس کانوئے نے جاپان میں نئی وزارت بنائی اٹلی اور جرمنی نے اسپین کے بارے میں عدم مداخلتی ڈھونگ کا بائیکاٹ کر دیا۔

۲ر جون۔ وزیرستان پر شدید ہوائی بمباری ہوئی

۳ر جون۔ ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم کی مسز سمپسن سے شادی ہوئی بمبئی میں پولیس نے گولی چلائی۔

۴ر جون۔ جنرل مولا ہوائی حادثہ میں ہلاک ہوگیا۔

۶ر جون۔ آسٹریا کے چانسلر مسٹر شنگ کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔

۸ر جون مشہور فلم ایکٹریس جین ہرلو انتقال کر گئی میکسیکو کے تیل کے چشموں کی ہڑتال ختم ہوگئی۔

۱۰ر جون۔ ہندوستان کے کئی حصوں میں تباہ کن طوفان باد و باراں آیا۔

۱۲ر جون۔ سٹالن کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش میں کئی روسی فوجی افسروں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

۱۴ر جون سپین کے باغیوں نے سینٹ سیریا پر قبضہ کر لیا۔

۱۷ر جون۔ حکومت پنجاب نے مارشل لا کے اسیروں کو رہا کر دیا۔

۱۸ر جون۔ فرانس کے سابق صدر جنرل ڈومرگ کی وفات ہوئی امرتسر میں خوفناک فرقہ وارانہ فساد ہوا۔ جرمنی میں بچوں کا نام گورنگ یا گوئیں رکھنا ممنوع قرار دیا گیا۔

۲۰ر جون۔ مولانا حسین احمد مدنی کو دہلی سے جلا وطن کیا گیا۔

۲۱ر جون۔ نانگا پربت مہم کو حادثہ پیش آیا سات جرمنی اور ۹ گورکھے ہلاک ہوگئے۔ اسپین کے باغی بلباؤ میں داخل ہوگئے۔

۲۲ر جون۔ وایسرائے نے ہندوستانیوں کے نام تاریخی بیان دیا جس میں کانگریس سے وزارتیں قبول کرنے کی اپیل کی فرانس کی بلم وزارت مستعفی ہوگئی۔

۲۳ر جون۔ فرانس میں موسیو شوٹمپس نے نئی حکومت قایم کی۔ بین الاقوامی لیبر کانفرنس نے ۴۰

(باقی دیکھو صفحہ ۱۰ پر)

جارج باجٹ ٹامس (لندن) اور ڈاکٹر کلنٹن جوزف (نیو یارک) کو دیا گیا

۱۳ر نومبر۔ جاپانی فوجوں نے کیاٹنگ پر قبضہ کرلیا
۱۴ر نومبر شمالی ہندوستان میں تباہ کار زلزلہ آیا
۱۵ر نومبر۔ کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس نئی دہلی میں شروع ہوا۔
۱۷ر نومبر۔ لارڈ ہیلی فیکس نے برلن میں ہرہٹلر سے ملاقات کی چیانگ کائی شیک نے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دیدیا۔
۱۸ر نومبر۔ لارڈ ہیل کو امن کا نوبل پرائز ملا۔
۲۰ر نومبر۔ جاپانی فوجوں نے سوچو پر قبضہ کرلیا۔
۲۲ر نومبر۔ راجپوتانہ کی ٹیم نے لارڈ ٹینی سن کی ٹیم کو شکست دی حکومت بنگال نے نظر بندوں کی رہائی کا اعلان کیا۔
۲۳ر نومبر۔ سر جگدیش چندر بوس سورگباش کرگئے جاپانی فوجوں نے شنگھائی پر قبضہ کرلیا۔
۲۴ر نومبر۔ فرانس میں شہنشاہیت قایم کرنے کی سازش کا انکشاف ہوا۔ مسٹر جانسن نے بلجیم میں نئی وزارت بنائی
۲۷ر نومبر۔ ہونان میں جاپان نے خود مختار حکومت قایم کی
۲۹ر نومبر۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی احمد آباد کی ہڑتال ختم ہوگئی۔

دسمبر

یکم دسمبر۔ جاپانی حکومت نے سپین میں جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرلی لیڈی لنلتھگو نے تپ دق فنڈ جاری کیا۔
۲ر دسمبر۔ دہلی میں کاکوری کے رہا شدہ اسیر گرفتار کئے گئے۔
۳ر دسمبر۔ جاپانیوں نے شنگھائی میں یوم فتح منایا ناشی لام سور گباش کرگئے۔
۴ر دسمبر۔ سر عبدالقیوم سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد انتقال کرگئے۔
۶ر دسمبر۔ نئی دہلی میں فیڈرل کورٹ کا افتتاح ہوا۔
۸ر دسمبر۔ ترکی نے شام کے ساتھ دوستی کا معاہدہ منسوخ کردیا۔ چیانگ کائی شیک نانکنگ سے فرار ہوگئے
۹ر دسمبر۔ رستم زماں گاما نے دنیا بھر کے پہلوانوں کو کشتی کے لئے چیلنج کیا۔
۱۰ر دسمبر۔ جاپان کی فوجیں نانکنگ میں داخل ہوگئیں
۱۱ر دسمبر۔ اٹلی بین الاقوامی لیگ سے علیحدہ ہوگیا۔
۱۳ر دسمبر۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے امریکہ کے ہوائی جہازوں پر بمباری کی۔ نانکنگ فتح ہوگیا۔
۱۴ر دسمبر۔ شمالی چین میں نئی جمہوری حکومت قایم کی گئی۔ پیکنگ کے بجائے پینگ دارالخلافہ بنا آئرلینڈ کی حکومت نے اٹلی کی حبش میں فتح تسلیم کرلی۔ حاجی ترنگ زئی ۱۰۵ برس کی عمر میں اپنے وطن وزیرستان میں انتقال کیا۔
۱۷ر دسمبر۔ جاپانی فوجیں نانکنگ میں داخل ہوگئیں۔ روس نے چین کو فوجی امداد بھیجی۔
۲۰ر دسمبر۔ جنرل لیوڈن ڈراف نے انتقال کیا
۲۹ر دسمبر۔ آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی کی گولڈن جوبلی کی تقریبات ختم ہوگئیں۔
۳۰ر دسمبر۔ رومانیہ میں انقلاب ہوا۔ اور آئرلینڈ میں نئے آئین کا نفاذ ہوا۔
۳۱ر دسمبر۔ نحاس پاشا کی وزارت کو برخاست کردیا گیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا زبردست بیان!

اقلیتوں کے متعلق کانگریس کی پالیسی کی وضاحت

بمبئی ۳ر جنوری۔ مسٹر محمد علی جناح اور مسٹر فضل الحق کی تازہ ترین تقریروں کا جواب دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو ایک طویل بیان میں فرماتے ہیں۔

جو شخص فرقہ وارانہ اصولوں پر کانگریس سے لڑنا چاہتا ہے اسے ہوا سے لڑنا ہوگا۔ کیونکہ کانگریس ایسے جھگڑوں سے جو ایک دوسرے کو ہلاک کرنے والے ہیں کوئی واسطہ نہیں رکھے گی۔ ہم نے برطانی سامراج جیسی بہت بڑی طاقت کا مقابلہ کیا اور اس میں ہم ناکام نہیں رہے۔ اور ہماری یہ جنگ اسوقت تک جاری رہے گی جب تک کہ ہندوستان میں سامراجیہ کا وجود ختم نہ ہوجائے۔ اس جنگ میں ہم ہندوستان کی ہر پارٹی اور ہندوستان کے ہر فرد سے نہایت خوشی سے تعاون کریں گے خواہ ہمارے معمولی اختلافات کیسے ہی ہوں۔ اور ہم اپنے دیش واسیوں کا اعتماد اور رواداری حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے۔ جہاں تک اقلیتوں کے مسئلہ کا تعلق ہے کانگریس کی یہ اعلان کردہ اور قایم شدہ پالیسی ہے کہ نہ صرف ان سے پورا پورا انصاف ہی کیا جائے گا۔ بلکہ ہم ان میں اپنے لئے اعتماد اور رواداری پیدا کرنے میں کانگریس سے بھی آگے جانے کو تیار رہیں۔ کانگریس ہندوستان کے لئے ایسی کسی آزادی کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔ جو ان سب مذہبی جماعتوں کے لئے جو ہندوستان میں آباد ہیں مساوی اور یکساں آزادی نہو۔ اور جسمیں سب لوگوں کو ترقی اور نشو نما کے لئے پورے موقع حاصل نہوں۔ اور ملک کی پیداوار اور آمدنی میں برابر کے حصہ دار نہوں

عارضی سمجھوتہ

ہم نے تو یہاں تک کہ دیا تھا کہ ہم اس عارضی سمجھوتہ کے لئے بھی تیار ہیں جو بابو راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کے درمیان ہوا تھا بہر کیف باقی رہتا ہے۔ اگر کوئی ضروری چیز باقی رہ گئی ہے تو ہمیں سب ذرایع سے اسے حاصل کرنا چاہیئے اور پھر اس پر غور کرنا چاہیئے مشکل تو یہ ہے کہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ یہ سب دلیل بازی اور بحث و تمحیص کیسلئے ہے۔ مسلم لیگ میں حال ہی میں جو نیا دور لایا گیا ہے اور چند رزولیوشن اس میں پاس ہوئے ہیں جن کی رو سے کم ازکم اصولی لحاظ سے مسلم لیگ کانگریس کے زیادہ قریب آگئی ہے میں آزادی کے نئے نزل مقصود کا خیر مقدم کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس اصول کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اور سامراج کے خلاف جدوجہد کو اس طرح مضبوط بنایا جائے گا۔

بنیادی مسئلے

فیڈریشن آزادی افلاس اور بیکاری کے بنیادی مسئلوں کا سامنا کرتے ہوئے ہم سامراج کے اس عظیم طبقہ کے خلاف جو مخصوص مفاد پرشتمل ہے ہوتے ہیں مسلم لیگ نے حال ہی میں جو فیصلہ کیا ہے اس سے مجھے یہ امید ہوئی ہے کہ یہ جماعت بھی ان مسئلوں کو اسی روشنی سے دیکھنا شروع کررہی ہے جس طرح ہم کئی سال سے کرتے آرہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں جنگ آزادی کے لئے ایک دوسرے سے اور ملک کی تقریباً سب جماعتوں سے جو سامراج کے خلاف ہیں تعاون کرلینا چاہیئے۔ خواہ ان کا طریقہ جنگ براہ راست کارروائی ہو یا کوئی اور اس متحرک اور انقلابی دور میں جسمیں بہت بڑے واقعات کے ہونے کا امکان ہے۔ ہم میں سے ان لوگوں کو جن کا اپنے دیش واسیوں پر کچھ اثر و اقتدار ہے بڑی بڑی باتوں کو نعروں سے اوجھل کرنے کی جرات نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ ہی ایسے جذبات اور خیالات کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ جو ہمیں کمزور کریں یا دنیا کی نگاہوں میں ہماری وقعت اور عزت کم کریں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا مزید بیان ایسوشی ایٹڈ

پریس کے بیان کے مطابق پنڈت نہرو مزید فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے یہ کہا تھا کہ میں کانگریس کے لیڈروں سے لڑ رہا ہوں جو ہندؤوں کو گمراہ کررہے ہیں کلکتہ کے اجلاس میں مسٹر فضل الحق نے کہا ہے کہ وہ ہندؤوں کے خلاف براہ راست کارروائی کے لئے خود کو تیار کریں اور ساتھ ہی ان لوگوں کو اپنے ڈنڈے کی دھمکی دے دی ہے جنہیں ان سے اختلاف ہے۔ مسٹر حق نے پیشگوئی کی ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات اور شدید واقعات ہونگے جنہیں وہ نمایاں حصہ لیں گے۔ یہ سب کچھ فرقہ پرستی منافرت اور تنازعہ پھیلانے اور جوش دلانے کی صریحاً کوشش کی ہے اور اس میں ایسی عجیب زبان استعمال کی گئی ہے جو کبھی کسی سیاسی لیڈر نے اور نہ ان لوگوں نے استعمال کی ہے جو کسی ذمہ داری کی پوزیشن پر فائز ہوں مجھے اس قسم کے تنازعوں اور جھگڑوں میں کوئی مزا نہیں آتا۔ اور مجھے افسوس ہے کہ جن باتوں پر شریفانہ طور سے بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جاسکتا تھا انہیں اس طرح سے پیش کیا جارہا ہے معاملت یا مفاہمت کے لئے مسٹر جناح کی کوششیں دوستانہ نہیں ہیں اور مسٹر حق کی کوششیں دھمکیوں اور غصہ و ناراضگی سے بھری ہوئی ہیں۔

اقلیتوں کا مسئلہ

اقلیتوں کے مسئلہ کے متعلق پنڈت نہرو نے فرمایا کہ لازمی طور سے کانگریس ایک سیاسی جماعت ہے۔ جو قومی سیاسی اصولوں پر عمل کرتی ہے اور اس کا ناگزیر طور پر اقتصادی مسئلوں سے بھی تعلق ہے یہ سب مسائل مذہبی اور فرقہ وارانہ حدود سے بالا تر ہیں۔ کانگریس کو ملک کے منظم عوام سے طاقت حاصل ہوئی ہیں اس کی وجہ سے اور ہندوستان کی روز افزوں اہمیت کی وجہ سے کانگریس ایک حد تک بین الاقوامی دائرہ میں بھی کام کرتی ہے اس کی یہ اہمیت روز بروز بڑھے گی۔ اور اسے مذہبی یا فرقہ وارانہ مسئلوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

موجودہ کانگریس کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی فرماتے ہیں کہ میں مسٹر جناح سے درخواست کروں گا کہ وہ یاد رکھیں کہ آجکل کی کانگریس کیا ہے یہ کانگریس اسوقت کی کانگریس سے بہت مختلف ہے جبکہ مسٹر جناح اسمیں شامل تھے اس عرصہ میں یہ حیرت انگیز ترقی کرگئی ہے۔ اور آج یہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے ممبروں کی تعداد ۳۱ لاکھ ہے اور ان میں تقریباً ایک لاکھ مسلمان ہیں اس طرح کانگریس ایک وسیع اور عظیم الشان جمہوری سنگھا ہے جس پر اس کے لیڈروں کا اثر بلا شبہ پڑتا ہے لیکن لازمی طور پر یہ ہزاروں پرائمری کانگریس کمیٹیوں کی خواہشات اور جذبات کا مظہر ہے۔ اور کانگریس کو ویسے ہی کرنا پڑتا ہے جیسے ماتحت کمیٹیاں ہیں

آخر میں پنڈت جی فرماتے ہیں کہ اسوقت سب سے بڑے مسائل مجوزہ فیڈریشن کا مقابلہ کرنا آزادی کے لئے جنگ کرنا صنعتی تعلیم اور صنعت و حرفت وغیرہ کو فروغ دینا ہے اسلئے مجھے امید ہے کہ فرقہ وارانہ اور اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے آئندہ اگر کوئی کوشش ہوگی تو وہ صبر و تحمل کی ہوگی اور اس کا مقصد کسی قسم کی کشیدگی یا منافرت پیدا کرنا نہیں ہوگا۔

امن کے نام پر جنگ

ٹوکیو ۳ر جنوری۔ وزیر اعظم جاپان پرنس کنایو نے سال نو کے پیغام کے دوران میں قوم کو بروقت متنبہ کیا کہ جاپان کو اپنی موجودہ طاقت کی اور زیادہ وسیع پیمانہ پر تنظیم کرنے کی ضرورت ہے۔ کچھ لوگوں کے ایک گروہ نے جو حالات میں رد و بدل کے خلاف ہیں اس قسم کا دباؤ ڈال رکھا ہے کہ اس سے بہت سی بین الاقوامی مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ ان پر غالب آنے کے لئے قوم کو طاقت کے ایک عظیم الشان ذخیرہ کی ضرورت ہے خواہ کتنا ہی دقت طلب معاملہ ہو جاپان کو اپنے دشمن کے اس ذریعہ کو ختم کرنا پڑے گا۔ جس سے وہ طویل عرصہ تک مقابلہ نہ کرسکے اور انقطاعی فیصلہ حاصل کرنے سے پہلے اسکو بہت سی حالتوں سے گذرنا پڑے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جاپان کا مقصد نہ صرف مشرق بعید میں تمام دنیا میں امن قایم کرنا ہے۔

یو۔ پی شوگر فیکٹریز کنٹرول بل ایکٹ

الہ آباد ۳ر جنوری۔ حکومت یو۔ پی کا ایک سرکاری گزٹ مظہر ہے کہ یو۔ پی شکر کے کارخانوں کے کنٹرول کے ایکٹ بابت سنہ ۱۹۳۷ء پر یکم جنوری سے عمل درآمد کیا جائے گا۔ اور یہ ۳۰ر جون سنہ ۱۹۴۲ء تک وجود میں رہے گا۔

گورنر یو۔ پی صوبہ یا کسی خاص علاقہ کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی کا تقرر کریں گے۔

یو۔ پی کے لئے ایک شوگر کنٹرول بورڈ قایم کیا جائے گا۔ اس ایکٹ کے مقصد کے لئے گورنمنٹ انسپکٹر مقرر کریں گے۔ کارخانوں کے لائسنس جاری کئے جائیں گے۔

کانگڑہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سردی کی کثرت کے باعث دو آدمی اکڑ کر مر گئے۔

گھنٹے کے ہفتہ کی اسکیم پاس کر دی۔

۲۵ر جون۔ سر صاحب جی آنند سروپ دیال باغ آگرہ کا دیہانت ہوا اور بغاوت برما کے اسیروں کو رہا کیا گیا۔

۲۶ر جون۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے اتحاد کانفرنس منعقد کی۔

۲۷ر جون۔ ہندوستانی ریلوں کے متعلق ویجوڈ کمیٹی رپورٹ شایع ہوئی۔

۲۹ر جون۔ فرانس میں مالی جمود اور نازک صورت حالات پیدا ہوئی۔

جولائی

یکم جولائی۔ حکومت برمی نے طلائی معیار ترک کر دیا۔

۲ر جولائی۔ آئرلینڈ کے عام انتخاب میں ڈی ویلرا اور مسٹر کاسگریو دونوں منتخب ہو گئے۔

۴ر جولائی۔ سر سہراب جی پوچکھا نوالہ نیونگ ڈائرکٹر سنٹرل بنک سورگباش کر گئے۔ فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کے لئے شاہی کمیشن کی سفارشات شایع ہوئیں۔

۶ر جولائی۔ حکومت روس کا تختہ الٹنے کی کوشش میں بائیس روسی افسروں کو پھانسی دیدی گئی۔

۷ر جولائی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے وزارتیں قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔

۸ر جولائی۔ چین اور جاپان میں جنگ شروع ہوئی۔

۱۰ر جولائی۔ سی پی میں پہلی کانگریسی وزارت قایم ہوئی۔

۱۳ر جولائی۔ جاپانی ہوائی جہاز ناگپور پار روانہ ہو گئے۔

۱۴ر جولائی۔ مدراس میں کانگریسی وزارت قایم ہوئی۔

۱۵ر جولائی۔ مدراس اسمبلی کا اجلاس بندے ماترم سے شروع ہوا۔

۱۶ر جولائی۔ یوپی میں کانگریسی وزارت قایم ہوئی اور زنجبار میں لوگوں کا بل جو ہندوستانیوں کے مفاد کے خلاف ہے پاس ہو گیا۔

۱۷ر جولائی۔ بیہٹہ (بہار) میں ریلوے کا خوفناک حادثہ ہوا جس میں ۱۰۸ سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔ آئرلینڈ کے انتخابات میں ڈی ویلرا کی پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی۔

۱۸ر جولائی۔ یوپی کے سیاسی قیدی چھوڑ دئے گئے۔

۲۰ر جولائی۔ بے تار برقی کے موجد مارکونی انتقال کر گئے۔ سرحدی گاندھی خاں عبدالغفار خاں کے داخلہ پنجاب پر سے پابندی اٹھا لی گئی۔

۲۲ر جولائی۔ مسٹر ڈی ویلرا اگزیکیٹو کونسل کے صدر چنے گئے۔ ولائی لامہ مل گئے اور الور کے نئے راجہ ٹھاکر تیج سنگھ منتخب ہوئے۔

۲۹ر یوپی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ جاپانی فوجوں نے پیکنگ پر حملہ کیا۔

۳۰ر جولائی۔ انڈمان کے ۱۸۷ قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔ سید راس مسعود صاحب انتقال فرما گئے۔

اگست

یکم اگست۔ تمام ہندوستان میں لوکمانیہ تلک کی برسی اور یوم وزارت منایا گیا۔

۲ر اگست۔ یوپی۔ بہار اور برما میں سیلاب سے ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے۔ زنجبار کے ہندوستانیوں نے لوگوں کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

۴ر اگست۔ لارڈ لنلتھگو اور مہاتما گاندھی میں دہلی میں ملاقات ہوئی۔

۵ر اگست۔ سی پی کی کانگریسی وزارت نے خطابات کی سفارش کرنے سے انکار کر دیا۔

۷ر اگست۔ جاپانیوں نے ہانکو خالی کر دیا۔ کانپور کے کارخانوں کی ہڑتال نازک صورت اختیار کر گئی۔

۸ر اگست۔ فرانسیسی ہندوستان میں بال ودواہ ممنوع قرار دیا گیا۔

۹ر اگست۔ اڑیسہ اور یوپی میں سیلاب سے ہولناک تباہی ہوئی۔ کانپور کے مزدوروں کی ہڑتال خطرناک صورت اختیار کر گئی۔

۱۱ر اگست۔ یوپی جیل کے نظربندوں نے بھی بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ کانپور کی ہڑتال ختم ہو گئی۔ کمال اتاترک نے فلسطین کی تقسیم کی مذمت کی۔ سیلوڈر بین الاقوامی لیگ سے علیحدہ ہو گیا۔

۱۲ر اگست۔ جاپانی فوجوں نے شنگھائی کا محاصرہ کر لیا اور عراق کی فوج کے دو سرداروں کو قتل کر دیا گیا۔

۱۳ر اگست۔ قصبہ نانکو پر جاپانی فوجوں نے قبضہ کیا اور چینی بھاگ گئے۔

۱۴ر اگست۔ تمام ہندوستان میں انڈمان ڈے منایا گیا۔ کلکتہ میں بہت سی گرفتاریاں ہوئیں۔ اور پولیس نے لاٹھی برسائی۔

۱۶ر اگست۔ بہار کے ۵۰ دیہات سیلاب میں بہ گئے۔ جاپانیوں نے نانکنگ پر ہوائی جہازوں سے بمباری کی۔

۱۸ر اگست۔ بہرام پور جیل میں ۲۴۷ نظربندوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔

۱۹ر اگست۔ حکومت پرتگال نے زیکوسلووکیا سے اپنے سیاسی تعلقات منقطع کر لئے۔ آسام کی غیر کانگریسی وزارت کو کانگریسی ممبروں نے دوبار شکست دی۔

۲۰ر اگست۔ نانکنگ پر شدید ہوائی بمباری ہوئی۔

۲۱ر اگست۔ چین کو فوجیں بھیجنے کے متعلق وائسرائے نے شری بھولا بھائی ڈیسائی سے ملاقات کی۔

۲۲ر اگست۔ حکومت نے خان عبدالغفار خاں کے داخلہ پر سے پابندی اٹھا لی۔

۲۳ر اگست۔ مرکزی اسمبلی شملوی اجلاس شروع ہوا۔ حکومت آسام کو آٹھویں بار شکست ہوئی۔

۲۴ر اگست۔ کاکوری کے پانچ قیدیوں کو سینٹی جیل سے رہا کر دیا گیا۔ شنگھائی پر سب طرف سے زبردست گولہ باری ہوئی۔

۲۵ر اگست۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت کو دوبار شکست ہوئی۔

۲۶ر اگست۔ ساڑھے پانچ سال کی طویل غیر حاضری اور سزا یابی کے بعد سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں صوبہ سرحد میں گئے۔

۲۸ر اگست۔ بسوتگیہ سر صاحب جی مہاراج کی جگہ مہتہ گورچرن داس کو رادھا سوامی ست سنگ کا صدر چنا گیا۔

۲۹ر اگست۔ انڈمان کے قیدیوں نے بھوک ہڑتال ختم کر دی۔ چین اور روس میں غیر جارحانہ رہنے کے بارے میں سمجھوتہ ہوا۔

۳۱ر اگست۔ چین میں عام اور جبریہ بھرتی کا اعلان کیا گیا۔ لاہور کے بوچڑ خانہ کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔

ستمبر

یکم ستمبر۔ سرحدی اسمبلی کے اجلاس میں سر عبدالقیوم کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی گئی۔ مدراس اسمبلی میں کانگریسی وزارت نے منافع کا بجٹ پیش کیا۔ چین نے جنگ کے لئے ۲۰ کروڑ ڈالر قرضہ لیا۔

۳ر ستمبر۔ سرحدی اسمبلی میں ڈاکٹر خانصاحب کی عدم اعتماد کی تحریک پاس ہو گئی۔

۴ر ستمبر۔ روسی حکومت نے چینی حکومت کو ہوائی جہاز بھیجے۔ پنڈت جواہرلال نہرو کو فلسطین آنے کی دعوت دی گئی۔ سپین میں سرکاری فوجوں نے سینچائٹ پر قبضہ کر لیا۔

۶ر ستمبر۔ سرحد میں کانگریسی وزارت قایم ہو گئی۔

۷ر ستمبر۔ جاپانی فوجیں دیوار اعظم کو گرا کر صوبہ شانسی میں داخل ہو گئیں۔

۱۰ر ستمبر۔ قبائلی لوگوں نے سرحدی چوکیوں پر حملہ کیا۔

۱۱ر ستمبر۔ ڈاکٹر ٹیگور بیمار ہو گئے۔ سرحدی وزارت نے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ سرحد کی اغوا شدہ ہندو لڑکیوں کو ستھرا مار کر ہلاک کر دیا۔

۱۲ر ستمبر۔ چین نے بین الاقوامی لیگ سے امداد کے لئے اپیل کی۔ مہاتما گاندھی کی صحت کمزور ہو گئی۔ زنجبار کی لونگوں کا بائیکاٹ کرنے کے لئے ہندوستان میں کمیٹی بنائی گئی۔ جرمنی نے اپنی نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ کیا۔

۱۳ر ستمبر۔ وائسرائے نے مرکزی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے نئی صوبجاتی حکومتوں کا خیر مقدم کیا۔ مرکزی اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی۔

۱۴ر ستمبر۔ بین الاقوامی لیگ اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ سر آغا خاں صدر چنے گئے۔ پراگوے کے سابق صدر مسٹر مارک ۸۸ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

۱۶ر ستمبر۔ حکومت ہند نے لاہور بوچڑ خانہ بنانے کی اسکیم ترک کر دی۔ انڈمان کے باقی قیدیوں نے بھی بھوک ہڑتال ترک کر دی۔

۱۷ر ستمبر۔ حکومت بمبئی نے سول نافرمانی کی تحریک کی ضبط شدہ جائدادیں واپس دینے کا اعلان کیا۔

۱۸ر ستمبر۔ رام پور میں ہڑتال ختم ہو گئی۔ کانپور میں پھر ہڑتال شروع ہو گئی۔

۱۹ر ستمبر۔ دریائے جمنا میں سیلاب آگیا جس سے دہلی کے دیہات میں بڑی تباہی مچی۔ مسٹر موتی لال داس نے ہاتھ پاؤں باندھ کر تیرنے کا ریکارڈ قایم کیا۔

۲۱ر ستمبر۔ حکومت یوپی نے بقایا لگان کی وصولی اور قرضوں کے التوا کا حکم جاری کیا۔

۲۲ر ستمبر۔ نانکنگ اور کینٹن پر ہوائی بمباری میں ہزاروں آدمی ہلاک ہوئے۔

۲۴ر ستمبر۔ جاپانیوں نے پونگفو پر قبضہ کیا۔

۲۵ر ستمبر۔ سائنور مسولینی نے ہر ہٹلر سے میونخ میں ملاقات کی۔ ۷۷ سیاسی قیدی انڈمان سے واپس کلکتہ لائے گئے۔

۲۶ر ستمبر۔ تمام ہندوستان میں یوم چین منایا گیا۔

۲۸ر ستمبر۔ لیگ کمیٹی نے جاپان کے رویہ کی مذمت کی۔ وائسرائے کو میرٹھ سے کھادی بھیجی گئی۔

اکتوبر

یکم اکتوبر۔ ضلع سیلم میں ترک منشیات کی اسکیم شروع ہوئی۔ فلسطین میں متعدد عربی لیڈروں کو گرفتار کیا گیا۔

۲ر اکتوبر۔ تمام ہندوستان میں مہاتما گاندھی کی سالگرہ منائی گئی۔ مرکزی اسمبلی میں بیمہ بل کی تیسری خواندگی پاس ہو گئی۔

۵ر اکتوبر۔ یروشلم میں امن قایم ہو گیا۔ جاپانی فوجوں نے چولسنن پر قبضہ کر لیا۔

۶ر اکتوبر۔ مرکزی اسمبلی کا اجلاس حکومت کو شکست دے کر ختم ہوا۔ اور لیگ اسمبلی نے چین سے اخلاقی ہمدردی کا رزولیوشن پاس کیا۔

۸ر اکتوبر۔ جاپان نے جنگ میں پہلی بار زہریلی گیس استعمال کی۔

۹ر اکتوبر۔ اٹلی اور جرمنی نے جاپان کی حمایت کا اعلان کیا۔

۱۲ر اکتوبر۔ برطانی سفارت خانہ کی تین موٹر کاروں پر جاپانیوں نے گولی چلائی۔

۱۳ر اکتوبر۔ جرمنی نے بلجیم کی آزادی کو تسلیم کر لیا۔

۱۵ر اکتوبر۔ مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لکھنو میں شروع ہوا۔ فلسطین میں شورش چھڑ گئی۔

۱۶ر اکتوبر۔ چینی فوجوں نے یناوان پر قبضہ کر لیا۔

۱۸ر اکتوبر۔ سی پی کے گورنر نے کھادی کا سوٹ پہنا۔

۱۹ر اکتوبر۔ فلسطین میں دو دیہات کو گولوں سے اڑا دیا گیا۔

۲۰ر اکتوبر۔ شمالی ہندوستان میں زلزلہ آیا۔

۲۱ر اکتوبر۔ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد برطانی پارلیمنٹ کا پھر اجلاس شروع ہوا۔

۲۲ر اکتوبر۔ لاہور میں وائسرائے نے دربار کیا۔ ۲۳ر اکتوبر۔ مراکو میں شورش ہو گئی۔ کئی عربی لیڈر گرفتار کئے گئے۔

۲۴ر اکتوبر۔ برمی شہزادہ کو گولی مار کر مار دیا گیا۔ بنگلور میں پولیس نے طالب علموں کے جلوس پر لاٹھی برسائی۔ اور گولی چلائی۔

۲۶ر اکتوبر۔ مصر کی وزارت میں آئینی جمود پیدا ہو گیا۔ جرمنی نے اپنی نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ کیا۔

۲۷ر اکتوبر۔ فیض میں مارشل لا نافذ کی گئی۔ جاپانی فوجوں نے چاپئی اور کیانگواں پر قبضہ کر لیا۔ ترکی میں نئی وزارت قایم ہوئی۔ بنگال کے وزیروں کی مہاتما جی سے کلکتہ میں ملاقات۔

۲۹ر اکتوبر۔ جاپان نے اندرونی منگولیا میں ایک نئی خود مختار حکومت قایم کی۔

۳۱ر اگست۔ اٹلی روس کے خلاف معاہدہ میں شریک ہو گیا۔ برمن ڈکٹر زامن بہادر ورلی کوچ بہار لندن میں ہلاک ہو گئے۔ مہاتما جی کلکتہ میں بیمار ہو گئے۔

نومبر

۳ر نومبر۔ علیگڈہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ مہاراجہ بیکانیر کی جوبلی منائی گئی۔ جاپانیوں نے شوانگ پر قبضہ کر لیا۔

۸ر نومبر۔ شانسی کی راجدھانی تیا نگفو پر جاپان نے قبضہ کر لیا۔

۹ر نومبر۔ گورنر بنگال اور مہاتما گاندھی میں تاریخی ملاقات ہوئی۔ بلجیم میں مسٹر سپارک نے نئی وزارت بنائی۔

۱۰ر نومبر۔ مسٹر رامزے میکڈانلڈ انتقال کر گئے۔

۱۱ر نومبر۔ تمام دنیا میں یوم صلح منایا گیا۔ احمدآباد کے کارخانوں میں عام ہڑتال شروع ہوئی۔

۱۲ر نومبر۔ جاپان نے برسلز میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ سائنس کا نوبل پرائز مشترکہ طور پر پروفیسر

"پرانی فلم"

فلمیں اور قومی ترقی!

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۵ سے آگے۔

اگر ہم تواریخی فلمیں الگ بنائیں اور موجودہ مسائل کا حل کرنے والی فلمیں الگ رکھیں تو اس طرح فلم انڈسٹری ملک کو ترقی کی طرف لیجانے پر آمادہ بھی ہوگی، اور اس طرح دو افسانوں سے دو فلمیں تیار ہوسکیں گی، لہٰذا فلمسازوں کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

میں اس کے ساتھ اس خیال کا اظہار کردینا بھی ضروری سمجھتی ہوں کہ یہ دراصل قصور فلم ساز کمپنیوں کا نہیں، بلکہ ہمارا ہے، آخر فلم میں بھی تو وہ ہی باتیں بیان کی جاتی ہیں جنھیں ہم پسند کرتے ہیں اور اس طرح فلمی صنعت بھی اتنی ہی ترقی کرسکتی ہے، جتنی کہ ہم قومی زندگی میں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے فلمساز اچھی اور بہترین فلمیں بنائیں تو ہمیں اپنی سوسائٹی کو بلند کرنے کی ضرورت ہے، ہم میں سے ابھی بہت سے اصحاب ایسے ہیں جو سینما اور فلموں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ہمیں پہلے ان کا یہ خیال دور کرنا چاہئیے۔

فلموں کی بہت سی خوبیوں میں سے، میں یہاں پر صرف ایک خوبی کا ذکر کرنا چاہتی ہوں کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ دیہاتی زندگی ہماری فلموں میں زیادہ نظر آتی ہے، جو بھی ہندوستانی فلم ہوتی ہے اس میں کچھ نہ کچھ مناظر دیہاتی ضرور ہوتے ہیں اس طرح ہر شہر والوں کو دیہات کا خیال آتا ہے، جب ہم انھیں گندہ اور خراب دیکھتے ہیں تو ہمارے دل میں انھیں درست کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے:۔

دیہات بھی شروع سے ہیں اور شہر بھی مگر اب تک شہر والوں نے دیہات والوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے کوئی قدم نہیں بڑھایا۔ اور ہو بھی کب سکتا تھا جبکہ شہر والے دیہاتوں کی اصلی حالت سے بے خبر تھے، صرف زبانی لیکچر اس سلسلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتے مگر جب انھوں نے دیہاتی مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تو انھیں ان کا خیال آگیا، جب ان کی بری حالت دیکھی تو پھر ان کی تو پھر ان کی برائی دور کرنے کے لئے کمر بستہ ہوگئے:۔

یہ فلمیں ہی ہیں جنھوں نے ہمیں دیہات کی یاد دلائی اور ہمارے قومی لیڈروں کے خیالات کی تائید کرکے ہمیں اس برائی کے خلاف آواز بلند کرنے کے واسطے مجبور کیا ہے۔

روس اور فرانس میں تجارتی معاہدہ

ماسکو ۳ر جنوری روس اور فرانس کے درمیان تین سال کے واسطے ایک عارضی تجارتی معاہدہ ہوگیا ہے:۔

مصر کی پارلیمنٹ ایک ماہ کیلئے ملتوی

قاہرہ ۳ر جنوری مصر کے نئے وزیر اعظم محمود پاشا نے اعلان کیا ہے کہ پارلیمنٹ ایک ماہ کے لئے آئین کے مطابق ملتوی کی ہے:۔

آج سر مائیلز لیمپسن نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

شکر کی برآمد پر پابندی

نئی دہلی ۳ر جنوری حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مرکزی حکومت نے اپنے ان اختیارات کے ماتحت جو کہ اسے بحری کسٹمس ایکٹ بابت ۱۸۷۸ء کی دفعہ ۱۹ر کے ماتحت حاصل ہیں ماسوائے شیرہ کے شکر کو کسی اور شکل میں برطانیہ ہند کے باہر سمندر کے راستہ سے بھیجنے کو ممنوعہ قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے:۔ یہ اعلان (۱) ہندوستان کے باہر تیار ہونے والی شکر (۲)، برما یا ہندوستان کی کسی ریاست میں جانے والی شکر پر عائد نہیں ہوگا۔

ہندی پرچارکوں کی کانفرنس

مدراس۔ "ہندی کی تعلیم نہ صرف زبان کی تشمیر کا ہی ذریعہ ثابت ہوگی۔ بلکہ ایک طریقہ سے وہ قومی استحکام بھی پیدا کردے گا"۔

یہ ہیں وہ الفاظ جنہیں آنریبل مسٹر بی گوپال ریڈی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مدراس نے دکشنی ہند کے ہندی پرچارکوں کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے تقریر کی۔

آپ نے فرمایا کہ ہندی رائج کرنے کے بارے میں تفصیلات پر غور کیا جارہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ تہ دل سے سرکاری تجاویز کی حمایت کریں گے۔ آپ نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ ہندی کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوکر قومی استحکام کے لئے جدوجہد کریں گے

شری یت شری نواس آئینگر کی سپتری شریمتی امبوجا مل نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اب جبکہ مدراس کی وزارت نے ہندی کو لازمی قرار دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ توہمیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اور حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کرنا چاہئیے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ ہندی صوبجاتی زبانوں کی دشمن نہیں ہے بلکہ وہ ان کی ایک بہن ہے جس نے شمالی ہند کے تمدن اور متحدہ ہندوستان کے شان کے بطور جنوب کی جانب رُخ کیا ہے۔

کراچی میں گجراتی ساہتیہ سمیلن

کراچی ۳۱ر دسمبر۔ گجراتی ادبی کانفرنس کا تیرہواں سالانہ اجلاس آج مسٹر کے ایم منشی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کانفرنس میں گجرات۔ کاٹھیاواڑ اور کچھ سے ڈیلی گیٹ شریک ہوئے۔ مسٹر ڈی۔ ڈی سمپت چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلی گیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے بتلایا کہ سندھ میں گجراتی دو سو سال سے آباد ہیں اور آج کراچی کو آپ جس حالت میں دیکھ رہے ہیں وہ گجراتیوں ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں شاید کوئی تجارتی شہر ہوگا۔ جہاں کہ آپ گجراتی نہیں پائیں گے۔

مسٹر منشی نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ نرسنگھ جی کے وقت سے گجراتی لٹریچر وجود میں آیا اور مہاتما گاندھی نے اسد کو ایک نئی زندگی دی۔

تعلیمی فیلوشپ کی کانفرنس

کلکتہ۔ نیو ایجوکیشن فیلوشپ کانفرنس کا اجلاس مسٹر سی بی بواس کی صدارت میں سنیٹ ہاؤس میں زیر اہتمام آل انڈیا تعلیمی کانفرنس منعقد ہوا جسمیں مسٹر سی۔ آر ریڈی صدر آل انڈیا تعلیمی کانفرنس نے بھی شرکت فرمائی۔ اور بہت سے غیر ملکی ماہرین تعلیم بھی شریک ہوئے۔ ہندوستان اور غیر ملکوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ ڈاکٹر زیبوکس نے جو اس فیلو شپ کے صدر تھے۔ ۱۹۱۷ء سے لے کر اب تک کی تعلیمی اصلاحات کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ تعلیم کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسانوں میں بھائی چارہ پیدا ہو۔

صدر جلسہ نے کہا کہ موجودہ تعلیم مکمل انسان نہیں بناتی۔ ذہنی روشنی تو حاصل ہوجاتی ہے۔ لیکن اس سے روحانی روشنی حاصل نہیں ہوتی۔ اسیلئے ایجوکیشن فیلوشپ کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ تعلیم کو درست کرکے رو براست لائے۔ اور تعلیم حقیقی معنوں میں ترقی کی ترکیب بن جائے۔

پریسیڈنٹ کی جانب سے خیر مقدم

مدراس۔ مدراس کے لاٹ پادری ریورینڈ ڈاکٹر متھیاس کو پنڈت جواہرلال نہرو صدر کانگریس کے پاس سے مندرجہ ذیل چٹھی موصول ہوئی ہے۔

میں انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے نمائندہ پوپ کا خیر مقدم کرتا ہوں جو کہ دیہاتی کانگریس کے سلسلہ میں تشریف لائے ہیں میں نے مسٹر راجگوپال آچاریہ وزیر اعظم مدراس سے درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملہ میں ہماری نمائندگی کریں۔ اور ہماری جانب سے نمائندہ موصوف کا خیر مقدم کریں۔

بین الاقوامی صورت حالات کا مطالعہ

دہلی ۳ر جنوری۔ نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو کانگریس کی صدارت کا چارج دینے کے بعد پانچ ماہ کے لئے یورپ کے دورہ پر جائینگے پنڈت جی یورپ کے مختلف ممالک میں سیاسی صورت حالات کا مطالعہ کرینگے چونکہ پنڈت جی کو بین الاقوامی مسائل میں بہت زیادہ دلچسپی ہے اسیلئے خیال کیا جاتا ہے کہ پنڈت جی واپسی پر اپنے دورہ کے حالات ایک کتاب کی شکل میں قلمبند کرینگے

مسٹر سبھاش چندر بوس

بمبئی ۳ر جنوری۔ توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس ۱۵ر جنوری کے لگ بھگ لندن سے روانہ ہوکر ماہ رواں کے تیسرے ہفتہ میں ہندوستان پہنچ جائیں گے

لارڈ سیموئل حیدر آباد میں

حیدرآباد (دکن) لارڈ سیموئل لیڈی سیموئل کے ہمراہ حیدرآباد آئے ہوئے ہیں۔ لارڈ سیموئل نے موجودہ مسائل پر اظہار رائے سے انکار کردیا اور کہا کہ ہندوستان میں نئے آئین پر عملدرآمد اور فیڈریشن کے مسئلہ کا مطالعہ کرنے کو آیا ہوں۔ آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی کا معائنہ کیا۔ آپ نے ہندوستان کے مختلف شہروں کا معائنہ کیا۔

مصر کی پارلیمنٹ میں زبردست ہنگامہ

قاہرہ ۴ر جنوری۔ مصر کی پارلیمنٹ میں زبردست شوروغوغا شروع ہوگیا جبکہ سکریٹری نے اجلاس کو غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کرنے کا اعلان پڑھا جب نحاس پاشا تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے انکو خاموش کردیا گیا۔ لیکن وہ کھڑے رہے اور مادر وطن کے نام پر ان الفاظ کو دہراتے رہے۔ اس ہنگامہ کے وقت پریزیڈنٹ نے پبلک اور پریس گیلریوں سے سب کو نکال دیا جب روشنی گل کردی گئی۔ تب ممبروں نے ہاؤس خالی کیا۔

ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ وفد پارلیمنٹری گروپ نے وفد پارٹی سے مسٹر احمد ماہر اور دیگر ممبروں کو نکال دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مزید ممبران کو نکالا جائے گا۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ مسٹر احمد ماہر شاہ فاروق کے حامی ہیں اور وفد پارٹی اور شاہ فاروق کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔

کانپور مسجد مچھلی بازار میں ایک عالم دین کا تقرر

مسجد مچھلی بازار کی تاریخی اہمیت اور اہل محلہ کی درخواست کے پیش نظر مجلس منتظمہ مسجد مچھلی بازار نے ۱۲ر ستمبر ۱۹۳۷ء کو بالاتفاق یہ فیصلہ کیا تھا کہ مسجد کے موجودہ امام صاحبان کو علیحدہ کرکے کسی مستند اور حنفی المذہب عالم دین کا تقرر عمل میں لایا جاوے۔ اس فیصلے کے بعد امام صاحبان اور اُن کے رفقا کی جانب سے اخبار و اشتہارات کے ذریعہ ہمارے خلاف کیسے کیسے طوفان اُٹھائے گئے۔ اور کیا کیا ذلیل الزام اور بہتان لگائے گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم نے اُن سب کو نہایت صبر و سکون کے ساتھ برداشت کیا چونکہ وہ ہمارے دوستوں بھائیوں اور عزیزوں کی جانب سے ہماری خدمتگزاریوں کا صلا اور انعام تھا۔ بدم گفتی وخورسندم عفاک اللہ نیکو گفتی۔ جیسا کہ ہم نے اپنے ایک گذشتہ بیان میں عرض کیا تھا کہ موجودہ امام صاحبان کو برطرف کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اُن کی جگہ ان سے بہتر اور افضل تر کسی خطیب و عالم دین کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اہل محلہ کی تمنائیں اور ہماری کوششیں مشکور ہوئیں۔ یعنی شاہی مسجد لاہور کے سابق امام اور ہندوستان کے مشہور خطیب اور صوفی متبحر عالم حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی نواسے مولانا مولوی شاہ محمد عزیز الدین صاحب پھلواروی نے مسجد مچھلی بازار کے منصب امامت کو قبول فرما لیا ہے۔ اور تقریبًا ایک مہینہ سے آپ فرائض امامت ادا فرما رہے ہیں۔ روزانہ صبح بعد نماز فجر تقریبًا ایک گھنٹہ آپ اپنے موثر اور دلکش انداز میں قرآن حکیم کی تفسیر بیان فرماتے ہیں۔ اور جمعہ کو قبل نماز جمعہ اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفید فرماتے ہیں۔ آپکا انداز بیان نہایت دلچسپ دلکش اور دلنشین ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مدرسہ معین القرآن متعلقہ مسجد مچھلی بازار میں حضرت مولانا شاہ غلام حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ قاری حافظ محمد یونس کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ آپ کانپور کے مشہور خوش الحان قاریوں میں سے ہیں۔ آپ امام صاحب کی غیر موجودگی میں فرائض امامت بھی ادا کریں گے لہٰذا مسلمانوں کو چاہئیے۔ کہ اپنے بچوں کو تعلیم قرآن اور فن قرأت سیکھنے کے لئے بھیجیں۔ کوئی فیس نہیں لی جاتی ہے۔

مجلس منتظمہ کا ارادہ ہے کہ اگر شہر کے اہل خیر اصحاب نے یا مسجد مچھلی بازار کی مالی حالت نے اجازت دی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مسجد میں ایک درجہ تعلیم تفسیر قرآن کا بھی قائم کردیا جائے گا۔ تاکہ علوم عربی کے فارغ التحصیل طلباء امام صاحب کے علمی معلومات سے بیش از بیش فائدہ اٹھا سکیں امید ہے کہ مسلمانان کانپور بعد نماز فجر تفسیر قرآنی میں اور جمعہ کو ان کے وعظ میں کثرت سے شریک ہوکر اپنے دامن کو معارف قرآنی سے مالامال کریں گے۔ المعلن

(حاجی) عبدالرشید متولی و ممبران کمیٹی مسجد مچھلی بازار کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A. 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پرتو حق مرم مستقل میں ہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۳

ادبیات

جذبات اثر

از جناب خاں بہادر مرزا جعفر علی خاں صاحب آثر لکھنوی

بدبلا ہے کبھی نہ چاہ کرو
آپڑی ہے تو پھر نباہ کرو

یونہی شاید خدا بھی مل جائے
کسی کافر کے دل میں راہ کرو

شان قایم رہے محبت کی
آہ جب آئے لب پہ واہ کرو

عہد مہر و وفا نہ کرنا تھا
قصد جب تھا ہمیں تباہ کرو

سن تو لو حال دکھ بھرے دل کا
نہ کرو پھر یقیں، خواہ کرو

گھٹ نہ جائیگی شان محبوبی
لطف ہم پر بھی گاہ گاہ کرو

یہ کہاں کی ہے رسم و راہ بھلا
چاہنے والے کو تباہ کرو

تم تو منھ کو چھپاؤ بالوں میں
مجھے تاکید سیر ماہ کرو

لطف کی۔ قہر کی۔ ملامت کی
اس طرف کوئی تو نگاہ کرو

کوئی غفلت کی انتہا ہے اثر
اٹھو کچھ فکر زاد راہ کرو

جذبات اختر

از جناب نواب سردار بیگم اختر صاحبہ حیدرآبادی

پھر فصل بہاراں کی تاثیر نظر آئی
ہر موج صبا مجھکو زنجیر نظر آئی

اعجاز تصور کی اللہ رے گلکاری
تجھسے بھی حسیں تیری تصویر نظر آئی

جب چشم ندامت سے نظارہ کیا میں نے
آئینہ صد رحمت تقصیر نظر آئی

مجروح ہوئی رگ رگ قاتل کے تصور سے
ہر موج نفس چلتی شمشیر نظر آئی

اے جذبہ بیتابی ہم جان ہی دیدینگے
آنے میں اگر انکے تاخیر نظر آئی

جب دل پہ نظر ڈالی اک برق چمک اٹھی
آئینے کو جب دیکھا تصویر نظر آئی

ہم اور تری حسرت، ہم اور ترا ارماں
ہمکو تو محبت بھی تقصیر نظر آئی

کانٹوں کی نزاکت ہیں پھولوں کی لطافت میں
اک شاہد رعنا کی تصویر نظر آئی

اس عالم ہستی میں وہ شوخ کہاں اختر
آئینہ میں اپنی ہی تصویر نظر آئی

دنیائے اسلام

عراق اور ایران کے سیاسی تعلقات

سید سمیعی خاں وزیر خارجہ ایران نے اپنے حالیہ سفر بغداد میں سید توفیق سویدی وزیر خارجہ عراق سے بہت اہم معاملات میں بڑی تفصیلی گفتگو کی۔ گفتگو کا موضوع وہ تمام ممکنہ صورتیں تھیں جن سے ان دو ہمسایہ ممالک کے درمیان تجارتی اور سیاسی تعلقات مضبوط اور استوار بنیادوں پر قایم رہ سکیں۔

عراق اور ایران کے درمیان جولائی ۱۹۳۷ء میں ایک معاہدہ مودت ہوا تھا وزیر خارجہ ایران کے سفر بغداد کا مقصد اسی معاہدہ کی روشنی میں ایسے مضبوط روابط قایم کرنا تھا جن سے آیندہ ان دونوں ممالک کے درمیان کوئی مشاجرت اور اختلاف پیدا نہ ہو سکے۔ جریدہ صوت الحجاز کا قیاس ہے کہ مندرجہ ذیل مسائل پر کامیاب گفتگو ہوئی۔

۱۔ سرحدوں کے بارے میں جو معاملہ طے پایا ہے اس کے لئے ایسی شکل پیدا کر لی جائے جس سے آیندہ کے لئے اس قضیہ کا سدباب ہو جائے۔
۲۔ معاہدہ استرداد مجرمین۔
۳۔ معاہدہ جنسیت و اقامت
۴۔ معاہدہ تجارت
۵۔ عدالتی تعلقات
۶۔ قنصلی تعلقات
۷۔ دونوں ممالک کے درمیان تار اور ڈاک کی تکمیل

اس گفتگو کے نتایج ابھی صیغہ راز میں ہیں مگر عرب سیاست دانوں کی بہت سی امیدیں اس گفتگو سے وابستہ ہیں۔

عراقی بنک کی دو نئی شاخیں

عراقی زرعی صناعی بنک نے اپنی دو جدید شاخیں کرکوک اور بصرہ میں کھول دی ہیں۔ ان شاخوں کو بڑی اہمیت اس بنا پر حاصل ہے کہ دارالسلطنت کے باہر اس بنک نے سب سے پہلے یہ دو شاخیں قایم کی ہیں ملک کی عام زرعی آبادی اس سے بہت خوش ہے اور بڑے فائدوں کی امیدیں رکھتی ہے۔

اسلامی تاریخ ترکی زبان میں

آجکل ترکی کے چند علماء اسلامی تاریخ کی تدوین میں مشغول ہیں جس میں اسلام کی تمدنی۔ علمی۔ جنگی۔ اقتصادی اور معاشرتی زندگی کو مستند طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے۔ تاریخ کی تدوین میں علما راہبر کے مشوروں اور معلومات سے بھی مدد لی گئی ہے اور عربی زبان میں اب تک جس قدر تاریخیں لکھی گئی ہیں ان سے استفادہ کیا گیا ہے۔

وہی عقبہ اور معان کا جھگڑا

اخبار "الفتح" باہمکو اطلاع ملی ہے کہ سلطان ابن سعود نے برطانی سفیر متعینہ جدہ کو اطلاع دی ہے کہ حکومت برطانیہ نے ان کے پہلے مراسلہ کا اب تک شافی جواب نہیں دیا ہے اور معاملہ کو تاخیر میں ڈالا جا رہا ہے اگر عقبہ اور معان کا جھگڑا جلد سے جلد طے نہ کیا گیا تو مستقبل میں ممکن ہے کہ حجاز اور برطانیہ کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں برطانیہ پر یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے کہ حجاز کی یہ دونوں بندرگاہیں ارض مقدس کا حصہ ہیں اور ان کی سیادت کا حق صرف حکومت حجاز کو حاصل ہے۔

قاہرہ میں محمل اور غلاف کعبہ کا شاندار جلوس

معلوم ہوا ہے کہ مصری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال مصری محمل جدہ روانہ نہ کیا جائے بلکہ قاہرہ اور سویز میں اس کے جلوس پر اکتفا کیا جائے۔ سرکاری ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ جب تک حکومت حجاز مصری محمل کو جدہ کے علاوہ حرم مقدس میں داخل ہونے کی اجازت نہ دے گی تب تک حکومت اسکو مصر سے باہر جانے نہ دیگی کیونکہ اس صورت میں اسراف کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہے۔

رہا غلاف کعبہ کا معاملہ سو حسب معمول اس کا جلوس محمل کے ساتھ نکالا جائے گا۔ اور اس کو صندوق میں بند کر کے سویز سے جدہ کو اور وہاں سے مکہ مکرمہ کو روانہ کر دیا جائے گا۔

سفیر ایران نے شاہ فواد کی قبر پر پھول چڑھائے

ہز اکسیلنسی جواد سنگی جدید وزیر مختار دولت ایران مقیم مصر نے جلالۃ الملک شاہ فاروق کے حضور اوراق اعتماد پیش کرنے کے بعد سب سے پہلا کام جو انجام دیا وہ مرحوم شاہ فواد کے مزار کی زیارت تھی وزیر موصوف اس سے پہلے بھی ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء میں مصر میں اسی خدمت پر قیام فرما رہ چکے ہیں اور ذاتی طور سے وہ مرحوم بادشاہ کے اخلاق حسنہ سے اچھی طرح واقف ہیں اسی لئے انھوں نے اپنے قلبی تاثرات کی بنا پر مرحوم بادشاہ کے قبر کی زیارت کو بہت ضروری سمجھا قبر پر وزیر موصوف نے اپنے پھولوں کا تاج چڑھایا اور فاتحہ پڑھی ہز اکسیلنسی کے قلب پر بادشاہ کی شخصیت کا گہرا نقش ہے اور یہ ایران و مصر کے گہرے خوشگوار تعلقات کی بڑی دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۳

مسٹر جناح کا جواب

پنڈت جواہر لال نہرو پریسیڈنٹ آل انڈیا کانگریس نے ایک بیان شایع کرکے جو دست تعاون دراز کیا تھا، اس کا جواب بالآخر ۱۰ جنوری کو مسٹر جناح پریسیڈنٹ مسلم لیگ نے دیدیا، جس کو ہم کسی دوسری درج کر رہے ہیں

یہ امر باعث خوشی ہے کہ اکثر لیگی حضرات پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان کو جس نگاہ سے دیکھ رہے تھے، مسٹر جناح نے اس نظر سے بیان کو نہیں دیکھا۔

مگر ہم مسٹر جناح سے جیسے جواب کی امید رکھتے تھے وہ بھی پوری نہیں ہوئی۔

مسٹر جناح کو پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان پر یہ اعتراض ہے کہ وہ تضاد اور خالی خولی باتوں کا مجموعہ ہے اور آپ کے بیان میں کوئی تازہ اور نئی بات نہیں لکھی گئی ہے۔

ہمکو نہایت ادب کیساتھ مسٹر جناح کی اس رائے سے اختلاف ہے۔

یہ توقع، کہ کوئی نئی اور تازہ بات لائی جائے بیکار ہے، اس لئے کہ شاعری تو ہے نہیں کہ تخیلات کی دنیا، قایم کردی جائے جاتے، خالی خولی کا الزام اسلئے غلط ہے کہ پنڈت جی موصوف نے نہایت صفائی کے ساتھ اپنے بیان میں کہا ہے کہ:۔

کانگریس ہندوستان کے لئے ایسی کسی آزادی کا تصور بھی نہیں کرسکتی جو ان سب جماعتوں کے لئے جو ہندوستان میں آباد ہیں مساوی اور یکساں آزادی نہ ہو اور جس میں سب لوگوں کو ترقی اور نشوونما کے لئے پورے مواقع حاصل نہ ہوں اور ملک کی پیداوار و آمدنی میں برابر کے حصہ دار نہ ہوں "۔

ان صاف صاف الفاظ کے اعلان کے بعد بھی مسٹر جناح کا یہ فرمانا کہ خالی خولی باتیں کی گئی ہیں یہ ان کے جیسے مدبر کے لئے زیبا نہیں پھر لطف یہ کہ ایک جگہ تو مسٹر جناح یہ فرماتے ہیں کہ پنڈت جی اس بات کو سمجھ لیں کہ "پنڈت جی یا کانگریس شاہی اقتدار کی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اعلانات کریں یا وعدہ کریں "۔

اور دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"پنڈت جی نے حسب معمول خالی خولی باتیں ہی کہی ہیں اور آپ کے بیان میں کوئی چیز نئی یا تازہ نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ مسٹر جناح کا پہلا ارشاد بالکل بجا اور درست ہے، کہ ہندو مسلمان یا مسلم لیگ و کانگریس کا پوزیشن تقریباً یکساں ہے دونوں ایک بڑی طاقت سے حقوق حاصل کررہی ہیں، کانگریس میں ضرور یہ افضلیت ہے کہ وہ صرف ایک جماعت کے لئے نہیں بلکہ ہندوستان کے سارے باشندوں کے لئے حقوق کی طالب ہے ایسی حالت میں کانگریس کا کوئی وعدہ کرنا اس کی حیثیت کو مسٹر جناح خوب سمجھتے ہیں۔

مگر افسوس تو اس امر کا ہے کہ قبل از مرگ واویلا ہو رہا ہے اور چونکہ ہمارے مسلم لیگی بھائیوں کو یہ خوف ہے کہ کانگریس جو کچھ ہندوستان کے نام سے حکومت برطانیہ سے حاصل کریگی اسکو وہ صرف ہندوؤں کو دیدے گی اور مسلمانوں کو اس سے محروم کردے گی۔

اس شک کو رفع کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً کانگریس کو اعلانات کرنا پڑتے ہیں کہ یہ خیالات غلط ہیں کانگریس کو جو کچھ ملے گا اس میں ہندوستان کے ہر باشندے کے حقوق مساوی ہوں گے۔

ہرحال مسٹر جناح کی یہ عجیب منطق ہے کہ ایک طرف تو وہ کانگریس کی بےبسی اور لاچارگی کو یاد دلاتے ہیں دوسری طرف آپ فرماتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ کانگریس مذہب کلچر اور زبان کے متعلق پورے وعدے کرچکی ہے" مگر ہم ایسے اعلانات اور وعدوں پر بھروسہ نہیں کرسکتے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"ہم قطعی اور موثر تحفظات اور موثر اسلحہ چاہتے ہیں"

بہتر ہوتا کہ مسٹر جناح یہ بھی فرما دیتے کہ کانگریس کو کیا طریقہ اختیار کرنا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس کو شاہی اقتدار حاصل نہیں ہے مگر وہ کوئی ایسا مضبوط طریقہ اختیار کرے کہ جس سے مسٹر جناح مطمئن ہوجاویں۔

آگے چلکر مسٹر جناح فرماتے ہیں کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس وقتاً فوقتاً ہوچکے ہیں۔ مگر اس نے اب تک اس مسئلہ کو سرکاری اور مستند طریقہ پر اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ گر کانگریس اپنے اجلاس میں باقاعدہ طور پر اس مسئلہ کو طے کردے تو مسٹر جناح مطمئن ہوجاینگے۔

اگر واقعی مسٹر جناح کا یہی مطلب ہے تو یہ بات تو بہت آسان ہے کہ اسوقت تک کانگریس اقلیتوں کے لئے جو کچھ رزولیوشن منظور کرچکی ہے اسکو وہ اور مزید تحفظات کے ساتھ اس کو از سر نو منظور کرے۔

ہمکو تو پنڈت جواہر لال نہرو کے بجائے مسٹر جناح کے بیان میں قابلیت اور الفاظ کا ہیر پھیر نظر آرہا ہے اگر واقعی مسٹر جناح یہ چاہتے ہیں کہ کانگریس کے ساتھ مسلم لیگ کا سمجھوتہ ہوجائے تو انکو کچھ اصول مرتب کرکے کانگریس کے سامنے پیش کردینا چاہیئے۔

ہرحال ہم مسٹر جناح سے باادب یہ عرض کرینگے کہ تمام حالات پر نظر کرتے ہوئے وہ مسلمانوں کو مزید کشمکش میں مبتلا نہ کریں بلکہ ایک ایسا حل تجویز کریں کہ جسمیں مسلمانوں اور ملک دونوں کا فائدہ مقصود ہو۔

یوم آزادی

آل انڈیا کانگریس گذشتہ سات سال کی طرف سے ۲۶ جنوری کا دن یوم آزادی کے نام سے منایا جاتا ہے۔ چنانچہ جن سات صوبہ میں کانگریس وزارت قائم ہے وہاں اس دن کو پبلک تعطیل منانے کی کوشش کی گئی۔ اس بات پر کانگریسی وزارتوں اور گورنروں کے مابین اختلاف پیدا ہوجانے کی خبر شایع ہوئی ہے۔ ایک صوبہ کے گورنر صاحب نے اوس صوبہ کے پریمیر سے مخالفت کا اظہار کیا ہے اون کا کہنا ہے کہ انڈیپنڈنس ڈے کے پبلک تعطیل کے یہ معنی ہوں گے کہ ہندوستان کو آزادی دیدی گئی ہے اس کے جواب میں وزیر اعظم صوبہ نے گورنر صاحب کو بتلایا کہ اس معاملہ میں عوام کی کیا رائے ہے اور یہ بھی کہا کہ ۲۶ جنوری کی "یوم آزادی" کی تعطیل کے معنی یہ نہیں ہونگے کہ ہندوستان کو سوراجیہ دیدیا گیا ہے۔ اس کے معنی صرف ہندوستان کو اس کی آزادی کی جدوجہد کی یاد دہانی کرنا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تازہ اجلاس میں بھی اس معاملہ پر بحث ہوئی تھی۔ اور ممبران اور صوبجات کے وزراء نے اس تحریک سے اپنی رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ اس سلسلہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے یوم آزادی کے جدید آزادی کا عہد کا مسودہ بنایا ہے جو اس دن پڑھا جائے گا۔

لوکل بورڈس

صوبہ کے لوکل بورڈوں کے اصلاح کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے۔ کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں:۔

لوکل بورڈوں پر سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور کمشنر کا تعلق توڑ دیا جائے اور ایک پراونشل بورڈ قایم کیا جائے جو صوبہ بھر کے لوکل بورڈوں کی نگرانی کرے۔ پولیس اور تعلیم کو میونسپل بورڈ کی نگرانی میں دیدیا جائے۔ مخلوط انتخاب کا رواج کیا جائے ضلع میں پنچایتیں اور ٹون ایریا کمیٹی قایم کی جائے۔

مسز سروپ رانی کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سارے ہندوستان میں سنی گئی کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی والدہ شریمتی سروپ رانی کا ۱۰ جنوری کو انتقال ہوگیا۔

مسز سروپ رانی ایک محب وطن اور قوم پرور خاتون تھیں اور انھوں نے اپنی زندگی کا بیش بہا حصہ ملک کی خدمت میں قربان کیا ہے اور وطن کی خاطر قید و بند کی مصیبتیں بھی برداشت کی ہیں۔

ہمکو اس صدمہ میں پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداتعالے آنجہانیہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔

آئینۂ کانپور

مسلم لیگ ہفتہ

مسلم لیگ کا ہفتہ کانپور میں ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء تک دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۴ جنوری کو محمد علی ڈے منایا گیا اور حلیم مسلم ہائی اسکول میں پریسیڈنٹ لیگ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ شہر کے مختلف وارڈوں میں کئی جلسے ہوئے بہت سے ممبر بنائے گئے اور عمارتوں پر سبز جھنڈیاں لگائی گئیں۔ ۹ تاریخ کو ایک جلوس نکالا گیا اور پریڈ کے میدان میں جلسہ ہوا۔ اور کھادی کی اشاعت کا کام بھی ہوا۔ ۱۰ جنوری کو پریڈ پر عام جلسہ کرکے مسز نہرو کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا

پست اقوام کانفرنس

آدی ہندو (پست اقوام) کانفرنس کا جلسہ مسٹر چھام لال ہرداری کی صدارت میں ۱۲ جنوری سنہ ۳۸ء کو منعقد ہوا جسمیں متعدد رزولیوشن مندرجہ ذیل مفہوم کے پاس ہوئے۔

(۱) چونکہ ہندوؤں نے معاہدہ پونہ کی پابندی نہیں کی ہے اسلئے پست اقوام کو بھی ان معاہدوں سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیئے۔

(۲) پست اقوام کو اس پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا انکو مسلمانوں اور دیگر قلیل التعداد جماعتوں سے معاہدہ کرلینا چاہیئے بشرطیکہ یہ جماعتیں اس کا وعدہ کریں کہ وہ اچھوتوں کے سماجی معاملات میں کوئی دخل نہ دیں گی۔

(۳) ایک پراونشل کمیٹی تمام حالات اور معاہدوں پر غور و خوض کرنے کے لئے بنائی جاوے جو کہ ۱۱ اچھوت ۱۱ مسلمان اور ۳ عیسائی ممبروں پر مشتمل ہو۔

(۴) ایک تجویز میں یہ بھی قرار پایا کہ جب مسٹر جناح کانپور تشریف لائیں تو ایک وفد ان سے ملاقات کرے۔

کانفرنس نے مسلمانوں کو بھی یہ مشورہ دیا ہے کہ انکو کانگریس کے ساتھ مصالحت نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ہندوؤں کے وعدہ خلافی کی بہترین مثال معاہدہ پونہ کی خلاف ورزی ہے۔

ایم۔ این۔ رائے

۱۱ جنوری کو طالب علموں کے ایک جلسہ میں جس میں پہلے اس موضوع پر بحث و مباحثہ ہوچکا تھا کہ "ملکی سرگرمیوں کے لئے رنگین شاعری کی ضرورت ہے۔ کامریڈ ایم۔ این۔ رائے نے بین الاقوامی سیاست پر ایک فاضلانہ تبصرہ کیا اور بتایا کہ اٹلی اور جاپان کی سامراجی سرگرمیوں کی ذمہ داری برطانیہ پر ہے جو چاہتا ہے کہ ان ملکوں میں انقلابی تحریک نہ ابھرنے پائے۔

مسجد شہید گنج

احرار کی مجلس انتظامیہ نے طے کیا ہے کہ تحریک مسجد شہید گنج میں حصہ لینے کے لئے کانپور سے ایک اور جتھا بغرض گرفتاری ۲۲ جنوری کو بھیجا جائے

مہتروں کی دھمکی

میونسپل بورڈ کے ملازم تقریباً دو ہزار مہتروں نے ۹ جنوری کو ایک جلوس نکالا۔ بعد ازاں اپنی یونین کے پریسیڈنٹ کی زیر صدارت ایک جلسہ کرکے یہ قرار دیا گیا کہ اگر میونسپل بورڈ نے ان کے مطالبات دو ہفتہ کے اندر پورے نہ کردیئے تو وہ ہڑتال کردیں گے۔ متعدد تقریروں میں بورڈ کے نظم و نسق کی مذمت کی گئی۔

مزدوروں کا جلوس

۹ جنوری کو ملوں کے مزدوروں نے پنڈت راجہ رام شاستری کی سرکردگی میں ایک جلوس نکالا جب جلوس وہاں پہنچا جہاں بابو راجندر پرشاد مقیم ہیں تو بابو صاحب نے مجمع کے سامنے تقریر کی۔ اور فرمایا کہ امید ہے مالکان مل اور مزدوروں کے تنازعات کا تصفیہ ثالثی کے ذریعہ سے ہوگا۔ لیبر لیڈروں نے شکایت کی کہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باعث بڑی دقتیں پیش آرہی ہیں اور مالکان مل مزدوروں پر بڑی زیادتیاں کر رہے ہیں۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

۱۱ جنوری کو تحقیقاتی کمیٹی نے بابو راجندر پرشاد کی صدارت میں تین گھنٹہ تک مسٹر سکسینہ کا بیان لیا جنہیں یوپی گورنمنٹ نے کانپور کے مزدوروں کی پیروی کرنے کے لئے مامور کیا ہے مسٹر سکسینہ نے بیان کیا کہ سنہ ۱۹۲۹ء کے مقابلہ میں سنہ ۳۷ء میں مل مزدوروں کی اجرت ۴۰ فیصدی گھٹ گئی ہے حالانکہ کارخانے خوب چل رہے ہیں اور نفع بھی خوب ہو رہا ہے۔

تحقیقاتی کمیٹی کی ہیئت ترکیبی میں تغیر و تبدل کردیا گیا ہے۔ اب سر ٹریسی گاوین جونس اور مسٹر ہری ہرناتھ شاستری کمیٹی کے ممبر نہیں رہے باقی ممبر فی الحال کام جاری رکھیں گے۔

مسجد میں خشت باری

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ تحصیل اکبر پور کے ایک گاؤں کی ایک مسجد میں وہاں کے شریر ہندوؤں نے مسجد میں خشت باری کی۔ پولیس نے اطلاع پاتے ہی فوراً موقع پر پہونچکر ۱۰ ہندوؤں کا چالان کردیا عدالت نے بھی ان سے پرامن رہنے کے لئے ضمانت اور مچلکہ لے لئے ہیں

کسان ڈے

کسان ڈے کے سلسلہ میں پرگنہ ڈیرا پور میں سید بشیر الدین احمد صاحب بھی تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے وہاں کے کسانوں کی حالت بہت خراب پائی، آپ کی رائے ہے کہ (۱) تقاوی کی رقم بڑھائی جائے (۲) فصل خریف کا لگان معاف کردیا جائے (۳) اور ایک ریلیف کمیٹی قایم کی جائے جو آدمیوں اور جانوروں کے خوراک کا انتظام کرے۔

سزا میں تخفیف

مسٹر کپور مزدور لیڈر و ایڈیٹر اخبار لال جھنڈا کو زیر دفعہ ۱۸۸ ۳ ماہ قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی سشن جج نے سزا کو ایک ماہ اور جرمانہ کو ۲۰ روپیہ کردیا ہے۔

مزدور لیڈر فاقہ کشی کرینگے

مسٹر یوسف سکریٹری مزدور سبھا کو سی کلاس میں جیل کے اندر رکھا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ فاقہ کشی شروع کرنیوالے ہیں۔

ڈاکوؤں اور گاؤں والوں میں جنگ

۱ جنوری کو موضع نکرا تھانہ کلیانپور میں ایک ہندو کے مکان پر تقریباً ۳۰ ڈاکوؤں نے حملہ کردیا۔ گاؤں والوں نے ان کا پوری جوانمردی سے صرف لاٹھیوں سے مقابلہ کیا ایک ڈاکو گرفتار کرلیا گیا باقی بھاگ گئے۔

مجلس احرار

مجلس احرار کانپور نے طے کیا ہے کہ ۱۲ جنوری سے ۲۱ جنوری تک شہر کے مختلف حصوں میں جلسہ کیا جائے۔

دفعہ ۱۴۴ واپس لیجائے

کسانوں کا ایک جلسہ ۱۰ جنوری کو کرشن پور میں منعقد کیا گیا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ شہر سے دفعہ ۱۴۴ واپس لے لیں۔

مسلم لیگ کا جھنڈا

۱۰ جنوری کو لاٹوش روڈ پر دفتر مسلم لیگ میں لیگ کا جھنڈا مولانا حسرت موہانی نے بلند کیا اور اسی مقام سے جلوس نکالا گیا۔ جلوس متعلقہ راستوں سے ہوتا ہوا پریڈ پر آکر ختم ہوا جہاں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جلسہ میں سید محمد جامع صاحب نے حاضرین جلوس اور جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں متعدد حضرات نے تقاریر کیں اور جلسہ ختم ہوا۔

ہڑتال و جلسہ

ماتا سروپ رانی والدہ پنڈت جواہر لال نہرو کے انتقال کی وجہ سے شہر کے ہندو اور مسلمانوں نے ہڑتال کی شام کو زیر صدارت پنڈت بالکرشن شرما باشندگان کانپور کا ایک جلسہ ہوا جسمیں تعزیت کی تجویز پاس کی گئی تعزیت کی تجویز مسٹر ذبیح نے پیش کی جسکی تائید ڈاکٹر عبدالصمد مولوی اکبر مرادی لال اور مسٹر بطلے

بقیہ آئینہ کان پور

محمڈن جبلی مشن گرلس سکول

بعض مشن اخبارات نے اس خبر کو شایع کیا ہے کہ محمڈن جبلی مشن گرلس اسکول بند ہونے والا ہے۔ ہم کو یہ خبر پڑھکر سخت تعجب ہوا اور تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ خبر قطعاً غلط ہے اور اس بے معنی پروپیگنڈے میں بعض خودغرض اشخاص کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔

یہ خبر اسلئے بھی بے معنی ہے کہ سب سے بڑا سوال روپیہ کا ہوتا ہے اور مشن کو اس اسکول پر صرف ۵۰ روپیہ ماہوار صرف کرنا پڑتا ہے اس قلیل رقم میں جب کہ مشن کا پروپیگنڈا ہو رہا ہو تو پھر بھلا مشن کو کیا پڑی ہو کہ وہ اسکول کو بند کریگی

سبد گل

جاپانی فوج نے بین الاقوامی علاقہ میں ایک برطانی سپاہی کو زمین پر گرا کر گھونسوں اور لاتوں سے خوب مرمت کی۔

کچھ زیادہ تشویش کی بات نہیں ہے، ہمیں معلوم ہے جو کچھ ہوگا، پہلے برطانیہ میں غیظ و غضب کا اظہار کیا جائے گا، پھر پارلیمنٹ میں معاملہ پیش ہوگا، اور گرما گرم بحث ہوگی۔

اس کے بعد جاپانی حکومت کی طرف سے معافی نامہ شایع ہوگا، اور وہ بالآخر منظور کر لیا جائے گا۔

لکھنؤ میں طالب علموں کا ایک آل انڈیا تقریری مقابلہ ہوا جس میں درجہ اول کا انعام اس لڑکے کو ملا جس کا مضمون یہ تھا۔

کہ دنیا کے امن کے لئے جنگ ضروری ہے بہت ممکن ہے کہ اس طالب علم کو جاپان کی طرف سے کوئی معقول انعام دیا جائے، کیونکہ جاپانی حکومت کا بھی یہ ہی نظریہ ہے اور وہ ... قیام امن قایم کرنے کو لئے جنگ کی رفتار کو زیادہ تیز کر رہی ہے۔

ہری پور کانگریس کے انتخاب کے سلسلہ میں بڑی دلچسپیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔

مار پیٹ، گالی گلوج، بے ایمانی، بد دیانتی، یہ تو سب کچھ ہو ہی رہا تھا، ایک جگہ مخالف پارٹی پر ہاتھی چھوڑ دئے گئے۔

واقعی کانگریس جیسی عظیم الشان جماعت کے شایان شان یہ ہی تھا کہ ہاتھیوں کا استعمال کیا جائے۔

پٹنہ کی ایک خبر ہے کہ ایک صاحب کی عمر تیس سال اور قد پونے تین فٹ ہے اور ان کی اہلیہ کا قد بھی اتنا ہی ہے لیکن ابھی کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔

یقیناً ان کی اولاد اگر ہوگی تو انگریزی کے مشہور قصہ گلیورز ٹرپول کی یاد دلائے گی جس میں وسط انگوٹھے کے برابر قد کے انسانوں کا ذکر ہے۔

بمبئی میں نقلی ہوائی حملہ کا جو مظاہرہ ہوا اس میں کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ لوگوں نے نہ تو اپنے گھروں کی روشنی گل کی اور نہ بازار ہی سنسان ہوئے۔

لہذا تجویز ہے کہ آیندہ بجلی گھر کی طرف سے تمام شہر کی بجلی گل کر دی جائے، بلکہ ہماری رائے ہے کہ اگر اس طریقہ سے کامیابی نہ ہو تو تو دو چار اصلی بم برسا دئے جائیں، پھر دیکھئے کہ لوگ گھروں میں گھسنا تو کیا تہ خانوں کی تلاش کرنے لگیں گے۔

تہذیب جدید کی کرشمہ سازیاں روزنت نئے انداز میں رونما ہو رہی ہیں بمبئی کے ایک دولا، کالج کے قانون داں طالب علم پونہ تشریف لے گئے اور ایک نوجوان تعلیمیافتہ حسینہ کے آستانہ پر لیٹ گئے کہ جب تک یہ ماہ جمال مجھ سے شادی نہ کرے گی دریار کو نہ چھوڑوں گا، یا پھر یہاں سے میرا جنازہ اٹھے گا یا وہ مہ جبیں آغوش محبت میں بیٹھ کر میرے دل کی پیاس بجھائیگی بیسویں صدی کے اس مجنوں نے کھانا پینا تک ترک کر دیا معلوم نہیں اس تعلیمیافتہ حسینہ کا منشا کیا ہے مگر اس کے والدین ابھی تک راضی نہیں ہوئے ہیں۔

بمبئی میں آجکل جادوگر سادھوؤں کا بہت زور ہے کہا جاتا ہے کہ یہ سادھو لوگ مسمریزم جانتے ہیں جسکے اثر سے وہ جسے چاہیں دیوانہ بنا دیتے ہیں ایک پارسی نوجوان نے رپورٹ کرائی ہے

ادب لطیف

ملنے کے دن......؟

ازجناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

نہ جانے "دوری منزل" میں کیا راحت سمجھتے ہیں جو تھے اک اک قدم پر قرب منزل دیکھنے والے

حسین شہزادہ! " " " " اول تو۔ ایک پر مسرت دل جسے تم نے نئی زندگی عطا کی ایک بھٹکی ہوئی روح جسے تم نے نیا قالب بخشا۔ محبت کے نئے اور پاکیزہ جذبات کے ساتھ تمہیں سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ " " "

مولا! یہ سال تمہیں پھولتا پھلتا دیکھے، ہماری محبت سدا بہار ہو۔

اس کے بعد بہت ممکن ہے بھولا ہوا سبق تمکو یاد ہو، مدتیں گذریں، زمانہ ہو گیا، کبھی وہ بھی دن تھے کہ چوبیس گھنٹہ تمہاری قربت حاصل رہتی تھی " " " " " " " "

تم میرے تھے اور میں کسی کی نہ تھی؛ لیکن اب یہ بھی زمانہ ہے چھتیس گھنٹہ مسلسل آواز سننا نصیب نہیں ہوتی؛ اور وہ وقت آگیا کہ بار بار تمہارے ملنے کی آرزو پر بھی میں تم سے ملنے سے معذور ہوں۔ " " "کیوں؟ یہ تمکو خود معلوم ہے

کیا یہ واقعہ نہیں، کہ ہم تم دونوں کے رشتہ محبت کی خصوصیات سے دنیا والے کس قدر آگاہ ہو گئے؟ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ " " "

بلاکشان محبت ہمیشہ حوادثات کا نشانہ بنتے ہیں، مجھے انجام محبت کی پہلے سے خبر تھی۔ آہ! ماضی کی کہانیاں اے معاذ اللہ! یہ محرومیاں یہ ناکامیاں، افتاد محبت اے معاذ اللہ۔

یہ تمہارا خیال ہے کہ میں نے تمہیں جدا کر رکھا ہے، حقیقتاً میں نے اپنے محبوب کو کبھی جدا نہیں کیا، فرقت کے آنسو شاہد ہیں۔ " " "

یقین کرو ان مجبوریوں کے باوجود تمہاری محبتیں کبھی کم نہ ہوں گی، اور خصوصاً میری محبت؟ تیری محبتیں میری فضائے زندگی پر چھا چکیں اور تو اب تک مجھ سے اجنبی ہے پیارے۔ " " "؟ تمہاری محبت بھی کس قدر ہنگامی اور کمزور ہے بولو! " " " " " " " " " " "

اے کاش! ہم دونوں آزاد ہوتے۔ کائنات کی لامحدود پہنائیوں کی طرح آزاد، بوئے گل کی طرح آزاد رو، اور آزاد مزاج میرے محبوب! محبت بڑی ہی انمول ہے۔ " "

تو پھر؟ آؤ ... چلو! " " "چلیں!! ایسی جگہ جہاں ہم دونوں، آزادی، بے فکری اور فراغت کیساتھ ایک دوسرے کو داستان غم سنا سکیں، " " " " " " " " " مگر آہ! وہ سرزمین ویرانہ ہے جہاں ہم دونوں رات کی ہلکی چاندنی میں تعمیر محبت کیا کرتے تھے۔

لیکن میرے محبوب! ہم ملیں گے۔ " " "؟ کہاں؟ اسی جگہ، ٹوٹے ہوئے دلوں کی بستی میں، جہاں آنسو منجمد ہو کر رہ گئے ہیں، آہیں آسمان بن کر چھا گئی ہوں، تمنائیں عریاں ہو کر ناچ رہی ہوں، " " " " " " " " " "

خدا کے لئے، اور میرے لئے!!! آخر کچھ سوچو تو! یہ دن بھی کسی نہ کسی طرح گذر جائیں گے وہیں ملیں گے ہم " " " " " " " ہاں! نہ گھبرانا اور پھر چند دن بعد ہمارے ملنے کے دن آرہے ہیں پریتم۔!!! " " " " "

عمر تیس سال قد پونے تین فٹ

بنگہ، رجنوری، موضع بھوکتری میں ایک زمیندار مسٹر بلدیو سنگھ نامی رہتا ہے عمر جسکی تقریباً تیس بتیس سال کی ہے، لیکن اس کا قد صرف پونے تین فٹ ہے اسکی بیوی کا قد بھی قد اسی کے برابر ہے، لیکن ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

عالم نسواں

اصلاح خواتین کیلئے ایک اپیل

از محترمہ صغرا ہمایوں مرزا صاحبہ

میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ ہمارے مذہبی لیڈروں کو ترقی نسواں کا کچھ خیال ہی نہیں ہے بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ عورتیں صرف بے سمجھے نماز روزہ اور بے ترجمہ قرآن شریف ہی پڑھتی رہیں اس کے سوائے ان کا کوئی کام ہی نہیں اگر کام ہے تو گھر کی زندگی، شوہر کی خدمت اور پرورش اولاد۔

اس میں شک نہیں کہ عورتوں کا پہلا کام پرورش اولاد، اور شوہر کی خدمت ہے اسی طرح مردوں کا پہلا کام عورت کو خوش رکھنا، اور خدمت کرنا بھی ہے میرے خیال میں جب تک عورت تعلیم حاصل نہ کرے مذہب کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتی، اس لئے ہمارے لیڈروں کا فرض ہے کہ عورتوں کو اس کی ترغیب دیں کہ وہ تعلیم ضرور حاصل کریں اور خود اس امر کی پند و نصیحت بھی کرتے رہیں کہ بیوہ عورت کو عقد ثانی کر لینا چاہئے، کیونکہ عقد ثانی کرنا بڑا عیب خیال کیا جاتا ہے، بیجا شرم و حیا جو عورتوں کو عقد ثانی سے روک رہی ہے اس کا سد باب ہو جائے اور مسلمان عورتیں جو اسلام کے خلاف ہندوانی رسومات میں فضول روپیہ خرچ کرتی ہیں شادی و غمی میں ہندوانی رسومات کیا کرتی ہیں اس کو یک قلم موقوف و منسوخ کرنے کی ہدایت کریں، اور جو پردہ رواجی تمام ہندوستان میں جاری ہے اس کی بجائے اسلامی طریقہ اختیار کرنے کی سعی فرمائیں۔

اور ایسے مرد جو ایک بی بی کے موجود ہونے اور بچے ہونے پر بھی صرف اپنے نفس کے خیال سے دوسری بیوی کرکے پہلی بیوی کو تکلیف دیا کرتے ہیں، اسلامی قانون کے خلاف کرتے ہیں اور ذرا بھی انصاف نہیں کرتے، اس لئے روک تھام کی تقریروں اور تحریروں سے ان کو تبلیغ کرنی چاہئے۔

چار بیبیوں کی اجازت قرآن شریف میں موجود ہے لیکن اسوقت جب پہلی بیوی علیل ہو یا اولاد نہ ہو لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنی ذات خاص کے لئے آرام پہونچانے کی غرض سے ناحق و ناروا دو دو تین تین عورتوں سے عقد کیا جاتا ہے ایسے مرد کو جس کے پاس پہلی بی بی اور بچے موجود ہوں کوئی اپنی لڑکی نہ دے، اسوقت خود بخود یہ رواج دور ہو جائے گا۔

پھر یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ مرد تو جب دل چاہتا ہے عورت کو طلاق دیدیتا ہے اور غریب عورت اگر "خلع" لینا چاہے تو اس کے لئے نہایت دقت کا سامنا ہوتا ہے، مقدمہ چلتا ہے بہت مشکل سے "خلع" ملتا ہے۔

اکثر عورتیں تو اپنی زندگی مفت میں گزار دیتی ہیں، ان کا خلع نہیں ملتا، چاہئے کہ ان کو زندہ ہستی خیال کیا جائے اور ان کی کامیابی و ترقی اپنی کامیابی اور اپنے دین کی کامیابی سمجھ کر ان کے حال پر رحم کھا کر ان کو کامیاب بنائیں صرف اسلام، اسلام کہنے سے نہیں ہوتا بلکہ اسکی ترقی کا سامان کرنا چاہئے۔

میرے خیال میں اسلام کی ترقی کا ذریعہ عورتوں کی ترقی و کامیابی میں پوشیدہ ہے۔

دنیا کے ہر حصہ میں مسلمان عورتیں نہایت پستی کی حالت میں ہیں، نہ کوئی لیڈر عورتوں کی ترقی کا خیال کرتا ہے اور نہ کوئی پیشوا عورتوں کا طرفدار ہو کر ان کو کامیاب بناتا ہے، خدا تعالیٰ ہم عورتوں کے حال پر رحم فرمائیے اور ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا کر دے کہ ہماری ہستی بھی بہت بڑی ہستی ہے اور ہم خود بھی اپنی ترقی کے لئے ممکن سے ممکن کوشش کریں۔

بچوں کی دنیا

تندرست رہو

ہر بچہ کو اپنی صحت و تندرستی برقرار رکھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

عادت کی پابندی، اور صفائی ستھرائی، کا خیال رکھنا چاہئے، جس سے اچھی صحت حاصل ہوتی ہے، استادوں، اور ماں، باپ وغیرہ بزرگوں کا فرض ہے کہ وہ بچہ کو اچھی صحت کا راز اور اس کے قائم رکھنے کی انتہائی کوشش کریں اور اس کے اصول بتائیں۔

جس گھر میں بچے ہوں ان کے لئے ایک علیحدہ کمرہ ہو تو زیادہ بہتر ہے، بچوں کے رہنے سہنے کے کمرہ میں دو کھڑکیاں اس طرح ہونی چاہئیں کہ ان کے زیادہ حصہ میں صاف اور تازہ ہوا اور تیز روشنی داخل ہو سکے، تازہ ہوا اور کافی روشنی کی مہا (اہمیت کو) ہم جسقدر بھی بیان کریں کم ہے۔

دودھ پیتے بچوں کی "نرسری" یا پرورش گاہ میں تازہ ہوا اور صاف روشنی کا کافی بندوبست ہونا چاہئے۔

چھوٹے بچوں کو تکیہ کے سہارے سے سلانا نہیں چاہئے، نیز انھیں بار بار دودھ بھی نہیں پلانا چاہئے، اس قسم کی اور باتوں پر ہر گھر میں پوری طرح عمل ہوتا ہے، لیکن انسان کا کام کوشش کرنا ہے، جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کیا جائے۔

بچوں کو دوستوں اور رشتہ داروں کے لئے ایک کھلونا اور نمایش کے قابل چیز بنا لینا بھی بری بات ہے۔

چھوٹے بچوں کی طرف ہماری زیادہ توجہ ہونی چاہئے، جب بچہ روئے تو دیکھو کہ اس کے کپڑے اور بستر صاف اور سوکھا ہے یا نہیں اکثر گیلے کپڑے بچوں کو رلاتے ہیں، بچوں کے کپڑے اور بستر نہ تو بہت گرم ہو اور نہ سرد ہو بہرحال انھیں آرام کے ساتھ سوکھے کپڑوں میں سلانا چاہئے،

چھوٹے بچوں کے رونے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں، مثلاً ڈر لگنا وغیرہ ایسی حالت میں ہوشیار ماں یا آیہ کا فرض ہے کہ وہ بچہ کی اچھی صحت کی طرف توجہ کرے اور جس چیز سے اس کو تکلیف پہونچ رہی ہے اسے دور کرے چھوٹے بچوں کی صحت کا خیال رکھنے کی وجہ سے ہم اچھے آدمی پیدا کر سکیں گے۔ اور قوم کی تعمیر میں مدد دیں گے

اس لئے ضروری ہے کہ سماجی ترقی کے سلسلہ میں ہم تندرست اولاد اور عمدہ صحت کے تنومند بچے دیکھنے کی آرزو اپنے دل میں پیدا کریں۔

افسانہ

شہید فراق

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

اتنے میں گھوڑے کے سرپٹ دوڑنے کی آواز سنائی دی نیمہ نے دریچے سے سر نکال کر دیکھا تو دو رویہ درختوں کی گنجان قطار کے درمیان چند سوار تیزی سے آتے ہوئے نظر آئے نیمہ نے کہا اچھی رضیہ لو یوسف بہ آگئے

لیکن رضیہ نے اس خبر کو کچھ مسرت کے ساتھ نہیں سنا صرف اسکے پژمردہ چہرہ پر شگفتگی کے آثار نمایاں ہوگئے اس نے نیمہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے دھڑکتے ہوئے دل کے قریب لے گئی جہاں پر یاس و امید کا تلاطم برپا تھا اور جسم میں بخار کی بجائے ایک غیر معمولی سردی سرعت کیساتھ پیوست ہو گئی تھی اور وہ پسینہ میں شرابور تھی۔

یوسف بہ کمرے میں داخل ہوا اور دوڑ کر رضیہ کے

پردۂ فلم

فلمسازی کے وسائل و ترقی،

ازجناب وائی، اے، فضل بھائی ڈائرکٹر فلمسٹی بمبئی

اخباروں اور رسالوں میں آئے دن ایسے مضامین نکلتے رہتے ہیں جن میں ملک کی جہالت اور رہائش کی پستی پر ماتم کیا جاتا ہے اور ملک کی تعلیمیافتہ جماعت کی بے روزگاری پر تعجب اور حیرت کا اظہار کیا جاتا ہے، بایں ہمہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ان تمام مسائل کا حل یہ ہی ہے کہ پبلک کے معیار رہائش کو بلند کر دیا جائے۔

بولتی تصویر ہی غالباً اس عہد کی ایک ایسی نعمت ہے جو ہندوستان میں تعلیم کے مسئلہ کے پیچ در پیچ گتھیوں کو سلجھا سکتی ہے۔

تعلیم سے میری مراد پڑھنے اور لکھنے سے آگاہ و آشنا کرا دینا ہی نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو یہ حقیقت سمجھائی جائے کہ وہ اپنی زندگی کو بہتر کسطرح بنا سکتے ہیں۔

اور موجودہ نامساعد حالات کے باوجود زندگی کے خرمن سے اتنی خوشگواریاں چن سکتے ہیں جتنی ابتک ان کے دامن میں نہیں ہیں۔

کسان یہ سمجھاتا ہے کہ سائنس کیونکر زراعت کی ترقی میں ان کی امداد کر سکتی ہے، اور زراعت کے بہتر طریقوں کے استعمال سے وہ کیونکر اسی زمین سے بہت زیادہ نفع حاصل کر سکتا ہے۔

کسانوں کی عورتوں کو یہ سمجھانا ہے کہ کن اصول پر بچوں کی پرورش اور پرداخت ممکن ہے اور یہ کہ وہ کیونکر اپنے گھر میں محبت اور شادمانی کی فضا پیدا کر سکتی ہیں، یہ فلم کی وساطت سے ان کو بسہولت سمجھایا جا سکتا ہے، میرے خیال میں سینما انڈسٹری کے فواعد کا یہ عملی رخ ہے کہ تعلیم اپنے وسیع ترین معنوں میں کامیابی کے ساتھ عام کیجائے۔

ہر ترقی پسند ملک کی حکومت نے سینما کے اس افادی پہلو کا اندازہ کر لیا اور انھوں نے انڈسٹری کی حفاظت اور ترقی کے لئے اسباب بھی بہم پہونچا دئے آئرش فری اسٹیٹ میں بھی "کوٹا سسٹم"، رائج ہے باوجودیکہ انگلینڈ میں مکمل اور منظم فلم انڈسٹری موجود ہے۔

نئی ہوائی فوج کی ٹریننگ کے لئے فلم ہی کو واسطۂ تعلیم قرار دیا ہے، جرمنی میں بھی سینما کی تعلیم تعلیمی حیثیت مسلم ہو چکی ہے۔

حکومت کی بے اعتنائی مگر ہندستان

میں ہم اب تک نہیں دیکھتے کہ حکومت نے فلم انڈسٹری کے عظیم الشان افادی پہلو کو بغور دیکھنے اور سمجھنے اور استعمال کرنے کی کوشش ہو۔

متحرک تصاویر تیار کرنے والے مراکز خود مختارانہ طور پر نہایت محدود اور تنگ وسائل اور ماحول کے اندر کام کر رہے ہیں، انھوں نے ابتک اپنے مفاد کو ایک متحدہ تعمیری مرکز پر مجتمع کر لینے کے فوائد کا اندازہ ہی نہیں کیا ہے اور یہ حقیقت کہ پبلک کے دماغوں کو کامیابی کے ساتھ اسی صورت میں متاثر کیا جا سکتا ہے،۔

جب فلم کے تعمیری مرکز ایک سلسلۂ تنظیم میں منسلک اور متحد ہو جائیں، ابھی حال ہی میں سنا گیا ہے کہ انگلینڈ میں گامانٹ برٹش، مسٹر گوڈون مائر اور ٹونٹیتھ سینچری فاکس نے اپنی اپنی انفرادیت کو ایک عظیم الشان اتحادی مرکز کی صورت میں باہمدگر منسلک کر دیا ہے، اور آنحالیکہ ان میں کا ہر ایک تعمیری مرکز اپنی انفرادی وسعت کے لحاظ سے اتنا عظیم الشان ہے کہ غالباً تمام ہندوستان کے فلم سازی مراکز کو اپنے اندر سمیٹ کر لے سکتا ہے۔

پھر بھی انھوں نے باہمی موالات و تعاون سے کام کرنے کے فوائد کا اندازہ کر لیا، کیونکہ فلم انڈسٹری دوسری انڈسٹریوں سے مشابہ نہیں ہے اور اسکی ترقی کیلئے بہت زیادہ مدبر کجہتی اور باہمی تعاون کی ضرورت ہے (باقی بر صفحہ ۶ کالم اگلے نیچے دیکھئے)

اقوال زرّیں

شانتی سے زیادہ کوئی عبادت نہیں۔
قناعت سے زیادہ کوئی خوشی نہیں۔
خواہش سے زیادہ کوئی مرض نہیں۔
رحم سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔

موت سب سے زبردست ہے جس کے پنجہ سے رہائی ہرگز ممکن ہے۔

خاوند کی بغیر اجازت جو عورت برت رکھتی ہے اس پر گناہ ہوتا ہے۔

اعلےٰ خاندان کے بے علم آدمی سے دانا خاندان کا دو دان انسان زیادہ بہتر ہے۔

علم کو پوشیدہ دولت کہتے ہیں، کیونکہ یہ تکلیف میں مدد دیتا ہے اور پردیس میں ماں کیطرح پالتا ہے

کام کے بعد ملازم کا تکلیف میں عزیزوں کا مصیبت میں دوست کا اور غریبی میں عورت کا امتحان ہوجاتا ہے

افسروں کی طویل رخصتیں
حکومت یو۔پی کی تنبیہ

الہ آباد ۹ر جنوری۔ صوبہ متحدہ کی حکومت نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس کا تعلق ان ملازمین سے ہے۔ جو مفت کی تنخواہ حاصل کرنے کے لئے طویل رخصت لے کر اپنے مکان پر عیش اڑاتے ہیں یا کسی بڑی ملازمت پر عارضی کام کرنے کے بعد اپنی اصلی جگہ پہونچتے ہیں تو رخصت حاصل کرلیتے ہیں۔

حکومت کے چیف سکرٹری نے اپنے سرکلر میں دفاتر کے ذمہ دار حضرات اور دیگر افسران سے خطاب کیا ہے کہ مجھے یہ حکم ملا ہے کہ میں شعبہ مالیات کے ۲۶ر جون ۱۹۳۱ء کے جی۔ او کے کیونکہ کوشش کروں جس میں مذکور ہے کہ رخصت کسی سخت ضرورت کے تحت دی جاسکتی اور اس ضرورت کا ثبوت پیش کرنا بھی ضروری ہے۔

جن وجوہ کی بنا پر وہ آرڈر نافذ کئے گئے ہیں ان کا وجود اسوقت بھی ہے۔

اب حکومت نے اس مسئلہ پر کافی غور کیا ہے کہ وہ افسران جو کسی بڑے عہدے پر عارضی طور پر فائز کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس مدت کو ختم کرنے کے بعد جیا پنے اصل عہدے پر آ جاتے ہیں تو رخصت لے کر گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہ رخصت کا سلسلہ دو دو اور تین تین سال متواتر چلتا ہے اور اس طریقہ سے یہ لوگ کافی فائدہ حاصل کرتے ہیں حکومت کا خیال ہے کہ اب اس سلسلہ کی روک تھام کی جائے۔

اب حکومت حکام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ رخصتوں کی منظوری میں انتہائی سختی سے کام لیں۔

مزدوروں کی شکایات کسطرح دور ہوسکتی ہیں

بمبئی ۹ر جنوری۔ مسٹر ہرلڈ بٹلر ڈائرکٹر بین الاقوامی لیبر آفس جنیوا نے آج صبح نامہ نگار پریس سے دوران انٹرویو میں یہ ظاہر کی کہ ایسے بہت سے طریقے ہیں جن کے ذریعہ مزدوروں کی شکایات مالکان مل کو کسی قسم کا نقصان اور دقت پہنچائے بغیر حل ہوسکتی ہیں اور مزدوروں کا معیار زندگی بلند کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مزدوروں اور مالکوں کے درمیان مختلف ملکوں میں مختلف جھگڑے ہیں لیکن رشوت ستانی اور بدعنوانیوں کا خاتمہ کرکے جھگڑے ختم کئے جاسکتے ہیں۔ اور مزدوروں کو اتنی اجرتیں ملنی چاہیئے جس سے ان کی ضروریات زندگی پوری ہوسکے۔

آپ نے مزدوروں کے متعلق صوبجاتی حکومتوں کے کام کی تعریف کی۔ دیگر ملکوں کے مقابلہ میں ہندوستان کے بڑے کارخانوں کے مزدوروں کی عام حالت اچھی ہے لیکن چھوٹے کارخانوں میں بالکل خراب ہے۔ آپ نے یہ بھی رائے ظاہر کی جو کہ سٹرائیکیں جھگڑے پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتیں۔

موج تبسم

جج:۔ (ملزم سے) مجھے یقین ہے کہ تم کٹہری کے کٹہرہ کی طرف بار بار آتے ہوئے بہت شرماتے ہوگے۔
ملزم:۔ حضور آپ کی بہ نسبت میں کٹہرہ کی طرف میں بہت کم آتا ہوں۔

ماسٹر صاحب:۔ (لڑکے سے) تیرے پاس تین آم ہیں اور تیرے بھائی کے پاس پانچ آم ہیں اگر تو اس سے ایک آم لیلے تو تیرے پاس کتنے آم ہو جائیں گے (جوڑ کر بتا؟)۔
لڑکا:۔ ہم دونوں آپس میں لڑ پڑیں گے۔

ایک وکیل صاحب اپنے کسی دوست سے باتیں کررہے تھے دوران گفتگو میں دوست سے بولے آج نہ معلوم صبح میں نے کس کا منھ دیکھا تھا کہ اب تک ایک پیسہ بھی نہ ہاتھ آیا۔
دوست:۔ سامنے آئینہ تو نہیں تھا۔

دلچسپ معلومات

عورتیں کیوں زیادہ بولتی ہیں

عورتوں کو زیادہ باتیں بنانے کا مرض ہوتا ہے عورت اس بلاکی بولنے والی ہوتی ہے کہ اگر اسکے امکان میں ہو تو وہ مسلسل چوبیس گھنٹہ بولے جائے آسٹریا کے ایک ڈاکٹر نے عورتوں کی اس بسیار گوئی پر ایک مضمون لکھا ہے۔

اس مضمون میں ڈاکٹر صاحب مذکور فرماتے ہیں کہ قوت گویائی کا تعلق بڑی حد تک دماغ سے ہوتا ہے، چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں کا دماغی توازن درست نہیں ہوتا وہ برابر بولتے رہتے ہیں، لہٰذا عورتوں کا زیادہ بولنا بات کرنا ان کی بد دماغی کا نتیجہ ہے۔

آگے چل کر ڈاکٹر موصوف اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے بتاتے ہیں۔ "ماہرین طب" نے عورتوں اور مردوں کے بھیجے کا وزن کیا ہے عورت کا بھیجا ہمیشہ مرد سے ہلکا اور کمتر ہوتا ہے یہ ہی وجہ ہے کہ عورت کا دماغی توازن درست نہیں ہے۔

افسانہ

شہید فراق

از جناب مولٰنا محمد جمال احمد صاحب مجی جلال پوری

رضیہ بخار کی شدت سے پسینہ پسینہ ہو رہی تھی اور بے حس و حرکت اپنے بستر پر پڑی ہوئی تھی، اس کی بچپن کی سہیلی نسیمہ اسکے قریب بیٹھی ہوئی بار بار دیوارگیر کلاک پر نظر ڈالتی تھی کیونکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ مریضہ کی حالت شام تک کچھ ٹھیک ہو جائے گی، اور وہ ہوش میں آجائے گی۔

ٹن ٹن، ٹن ٹن کرکے کلاک نے چار بجائے نسیمہ نے اطمینان کا سانس لیا اور مریضہ کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اس کی حرکت کو غور سے دیکھا اور ساتھ ہی مریضہ نے کروٹ لی، جیسے کوئی اس کے مردہ جسم میں جان ڈال رہا ہو، اس نے آنکھیں دیں اور باریک آواز میں سوال کیا۔

کتنا بجا ہوگا؟

نسیمہ نے کہا چار بجکر سات منٹ ہوئے ہیں رضیہ نے کہا، تو کیا بہن شام ہوگئی؟

نسیمہ نے کہا ہاں شام تو تقریباً ہو چکی ہے اور یوسف بھی آرہے ہوں گے۔

رضیہ نے کہا تو کیا وہ اب تک نہیں آئے؟

نسیمہ نے کہا بدقسمتی سے وہ اب تک تو نہیں آئے، لیکن قاصد کے ہاتھ ایک لفافہ تمہارے نام آیا ہے، نسیمہ نے وہ خط رضیہ کے حوالے کردیا رضیہ نے خط پڑھ کر کہا اس طرح بھلا وہ کب تک یہاں آئیں گے وہ ابھی قسطنطنیہ کے پہاڑوں میں ڈاکوؤں کی سرزنش میں مصروف ہیں۔

نسیمہ نے کہا آپ بجا ارشاد فرماتی ہیں لیکن یہ بھی تو تحریر ہے کہ میں اپنے چھوٹے سالے کو ہمراہ لیکر چلد یا ہوں، اور کل علے الصباح تم سے ملوں گا، نسیمہ سے رضیہ نے کہا، نسیمہ پیاری کل تک تو شاید میں قبر میں ہوں۔

نسیمہ نے کہا اچھی خانم تم ناحق ایسی ناامیدی کی باتیں کرتی ہو خدا کے نزدیک تو یہ ایک ادنیٰ بات ہے کہ تمہیں چند منٹوں میں شفایاب کردے اچھا اب زیادہ گفتگو نہ کرو اس سے تمہاری صحت پر برا اثر پڑے گا، آنکھیں بند کرکے چپ چاپ لیٹ رہو۔

رضیہ نے کہا نسیمہ تم ابھی سے مجھ سے نفرت کرنے لگیں اسی لئے تو میں بھی جینے سے بیزار اور موت کی منتظر ہوں، رضیہ نے ذرا اپنی صورت کو بنا کر کہا۔

(نسیمہ نے چشم تر ہو کر کہا) رضیہ خدا کے لئے ایسا نہ کہو میں اور تم سے نفرت کروں، رضیہ نے اچھا تو میرا ایک کہنا مان لو۔

نسیمہ نے کہا کہو کیا کہتی ہو۔؟

رضیہ نے کہا مجھے اپنا سہارا دے کر سامنے والے باغ میں لے چلو یہاں میری طبیعت بہت گھبراتی ہے، نسیمہ نے کہا، اچھی رضیہ تم ابھی بخار میں مبتلا ہو باہر کی ٹھنڈی ہوا میں جانا مناسب نہیں ہے۔

رضیہ نے کہا نسیمہ آج تمکو کیا ہو گیا ہے نسیمہ نے کہا پیاری رضیہ مجھ کو کچھ نہیں ہوگیا ہے میں صرف تمہارے ہی غرض سے کہہ رہی ہوں اور ڈاکٹر نے بھی ہدایت کی ہے۔

رضیہ نے کہا میں اس کا شکریہ ادا کرتی ہوں، لیکن پیاری نسیمہ میں چند گھڑی کی اور مہمان ہوں اس لئے مجھے باغ میں لے چلو نسیمہ اسے باغ میں لے گئی۔

رضیہ نے نسیمہ کا شانہ جھنجھوڑتے ہوئے کہا نسیمہ نسیمہ یہ آواز کیسی آرہی ہے؟

نسیمہ نے جواب دیا کہ اچھی خانم یہ آواز اس پہاڑی سے آبشار کے زمین پر گرنے کی ہے۔ جس کے قریب میں ہم اور تم گذشتہ ماہ شکار کے لئے گئے تھے۔

رضیہ نے پوچھا پیاری نسیمہ کیا صبح ہوگئی؟ نسیمہ نے جواب دیا تم بے فکر ہوکر سو رہو ابھی تو چار بجے ہیں۔

رضیہ نے کہا یہ دریچے کے راستہ سے روشنی کیسی آرہی ہے۔

نسیمہ نے کہا شاید اب صبح ہوا چاہتی ہے۔

اتنے میں گھڑی نے سات بجائے رضیہ نے چونک کر کہا پیاری نسیمہ یہ فریب کیسا؟ اب معلوم ہوگیا کہ دن نکل آیا، اور یوسف بہ ابتک نہیں آئے۔ (باقی برصفحہ ۳ کالم ۴ کے نیچے دیکھئے)

بالڈون اور روزولٹ کی تقریریں

باسلے ۱۰ر جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت جرمنی نے ان کتابوں کی جنمیں امل بالڈون اور پریزیڈنٹ روزولٹ کی تقریریں درج ہیں۔ اشاعت ممنوع قرار دیدی ہے۔ یہ کتابیں حال ہی میں جرمن زبان میں شایع ہوئی ہیں۔

ماتا سروپ رانی نہرو کی بہن کا انتقال

الہ آباد ۱۱ر جنوری۔ ماتا سروپ رانی نہرو کی بڑی بہن شریمتی راجبنی کال کا آج صبح ۵ بجے آنند بھون میں انتقال ہوگیا آنجہانیہ کی عمر ۷۰ سال کی تھی۔ اپنی بہن کے انتقال ہونے کی اطلاع سے ان کے دل پر بہت صدمہ گذرا جس کے اثر سے وہ بیہوش ہوگئیں۔ اور اس غشی کی حالت سے بیدار نہ ہوسکیں آپ اپنی بہن کی انتقال کے ٹھیک ۲۴ گھنٹے بعد انتقال کرگئیں۔

یو۔پی کانگریس کمیٹی کی صدارت

لکھنؤ ۱۸ر جنوری۔ پراونشل یو۔پی کانگریس کمیٹی کی صدارت کے سلسلہ میں اسوقت تک چار نام لئے جاتے ہیں جنمیں پہلا نام تو بابو موہن لال سکسینہ کا دوسرا نام مسٹر ایم این رائے کا۔ تیسرا نام بابو سمپورنا نند کا اور چوتھا نام مسٹر سری پرکاش کا بتایا جاتا ہے۔ اگرچہ باضابطہ طور پر ان ناموں کو پیش نہیں کیا گیا ہے تاہم انھیں ناموں پر الگ الگ کنویسنگ ہورہی ہیں۔

مسجد شہید گنج کی بحث ختم

لاہور ۱۲ر جنوری، ہائی کورٹ میں مسجد شہید گنج کی بحث ختم ہوگئی، اور عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

جمعیتہ اقوام کا راز کمزوری اور اسکی توجیہہ

از جناب بابو دیبی پرشاد سریواستو صاحب

جنگ چین و جاپان میں سوائے جرمنی و اطالیہ کے باقی تمام دنیا کے مہذب ممالک کی ہمدردی چین کی بیکسی اور شکستہ حالی پر بقرار ہے۔ مگر اس سے عملی تعاون کا اظہار کسی ملک میں نہیں۔ عملی تعاون تو درکنار کسی ملک نے دوسرے ذریعوں سے بھی جاپان پر دباؤ ڈالنے کی کوشش و ہمت نہ کی۔ جمعیتہ اقوام کا وجود محض اس سبب سے عالم شہود میں آیا کہ دنیا کو جنگ کے خونریز پنجہ سے نجات دیدے اور امن عامہ و عدم تشدد کا دور دورہ رہے۔ اسلئے امن شکن ممالک کے خلاف مناسب کارروائی کرنا اس کا فرض اولین تھا۔ ارکان جمعیتہ اقوام میں برطانیہ۔ فرانس اور روس جیسے طاقتور ممالک شامل ہیں اور امریکہ اس کا رکن نہ ہوتے ہوئے بھی جمعیتہ کے ساتھ اشتراک عمل کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اسلئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر کن وجوہ سے امریکہ جنگ چین و جاپان کی طرف سے بغیبہ بگوش ہے۔ جنگ اطالیہ و حبش میں بھی اس نے اپنی معذوری کا کافی ثبوت نہیں دیا تھا۔ اور اطالیہ کو حبشہ کی آزادی سلب کر لینے دی۔ لیکن جمعیتہ اقوام نے اس وقت ایسی کمزوری نہیں دکھلائی تھی جیسی اس نے جنگ چین و جاپان میں دکھلائی ہے۔ یہ امر کہ اس نے اطالیہ کے خلاف اقتصادی و تجارتی بائیکاٹ کرنے میں ضرورت سے زیادہ تاخیر کی تھی اور پھر مسئلہ روغن پر بس و پیش کرنے لگا تقاضہ ور صحیح ہے لیکن اس نے کئی بار اطالیہ کے خلاف کم از کم آواز مذمت تو بلند کی تھی۔ اور خواہ تاخیر سے یا ناقص طریق پر ہی سہی اس کے بائیکاٹ کا اعلان بھی کیا تھا مگر جمعیتہ اقوام نے چین پر جاپان کی یورش آنکھوں سے دیکھی اور ذرا بھی چون و چرا کی ہمت نہ کی اس کی اس کمزوری کا آخر راز کیا ہے؟

انگلستان کی مطبوعہ سہ ماہی راؤنڈ ٹیبل میگزین کی دسمبر کی اشاعت میں اس سوال پر کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ جب جاپان کا روح فرسا حملہ اہل چین پر شروع ہی ہوا تھا اسوقت ایک موقر سیاستداں نے یہ رائے دی تھی کہ امریکہ اور جمعیت اقوام کو باہم ملکر جاپان کا اقتصادی بائیکاٹ کر دینا چاہئیے۔ اس سیاستداں کا خیال تھا کہ اگر دنیا جاپان سے سونا اور ریشم خریدنا اور اس کے بدلے میں اسکو روئی۔ ربر اور تیل فروخت کرنا بند کردے۔ تو اس سے جاپان کی طاقت میں اتنی کمزوری پیدا ہو جائیگی کہ اسکو جنگ جاری رکھنا سخت مشکل ہوگا اور مجبوراً اسے جنگ بند کرنا پڑے گی۔ مگر امریکہ او جمعیتہ اقوام ایسا اعلان نہ کر سکے کیوں نہیں کر سکے؟ راؤنڈ ٹیبل کے اسی مضمون نگار مدبر کا خیال ہے کہ اس کا سبب یہ تھا کہ اس قسم کا اعلان کرنا جاپان سے لڑائی مول لینا تھا۔ اور لڑائی کے لئے نہ امریکہ تیار تھا نہ جمعیت اقوام مدبر موصوف کا کہنا ہے کہ جاپان کے سامنے صرف یہی دو راستے رہ جاتے کہ یا بحالت عدم اسباب ذرایع وہ چین میں اعتراف شکست کرے اور یا جنگ جاری رکھکر بھی تحصیل ذرایع میں کوشاں رہے تو یقیناً وہ دوسرا ہی راستہ اختیار کرتا۔ بحرالکاہل میں برطانیہ کے بھی مقبوضات و مستعمرات ہیں اور امریکہ کے بھی لیکن جاپان شاید ان پر حملہ نہ کرتا ملکہ وہ ہالینڈ کی ان نو آبادیات پر کرتا جہاں سے اُسے ربر تیل۔ روئی اور ٹین حاصل ہو سکتا چونکہ حملہ امریکہ اور جمعیتہ اقوام کے اقتصادی بائیکاٹ کا نتیجہ ہوتا۔ اسلئے ارکان جمعیتہ اقوام اور امریکہ کا یہ فرض ہوتا۔ کہ وہ ہالینڈ کی نو آبادیات کی حفاظت کریں۔ ارکان جمعیتہ اقوام میں سے روس کے ہیں۔ تو زبردست بحری فوج ہے نہیں اور فرانس کی بحری افواج یورپ کو چھوڑ کر جاپان آ نہ سکیتں۔ اسلئے جاپان کے خلاف جنگ کرنے کا بار امریکہ اور برطانیہ کے کندھوں پر پڑتا۔ برطانیہ اور امریکہ اور ہالینڈ کی مشرق بعید میں اس قدر بحری فوج نہیں ہے کہ وہ جاپان کے حملہ کا برابر جواب دے سکیں۔ برطانیہ کی فوج دیگر مقامات پر ضرور زیادہ ہے لیکن برطانیہ کو اطالیہ اور جرمنی کی روز افزوں ترقی کا اس قدر خوف ہے۔ کہ اسکے لئے بحری افواج کا معتدبہ حصہ یورپ میں رکھنا ضروری ہے برطانیہ اور ہالینڈ کی ناکافی افواج ہی جاپان تک پہونچ سکیتں۔ اسلئے امریکہ پر جاپان پر پورے طور پر حملہ کرنے کا بار آپڑتا۔ جو امریکہ کے لئے بڑا مشکل و سخت تھا کیونکہ میدان جنگ افواج بحری جاپان کے زیادہ نزدیک ہے اور امریکہ سے بہت دور۔ اس کے علاوہ اگر بالفرض برطانیہ اور امریکہ ملکر بحر الکاہل۔ اپنے کافی جہاز بھیج بھی دیں تو ایک قباحت کا اور سامنا کرنا پڑتا۔ بحرالکاہل میں جاپان کے تو بہت سے جہازی مستقر موجود ہیں لیکن امریکہ اور برطانیہ کے پاس نسبتاً بہت کم ہیں۔

دریں حالات یہ بالکل قدرتی امر ہے کہ امریکہ اور جمعیتہ اقوام جبھی جاپانی مال کے بائیکاٹ کا خیال سنجیدگی سے کرنا ضروری سمجھتے وہ جانتے تھے کہ ضرورت پڑنے پر وہ جاپان سے محاذ جنگ لیتا تو وہ ورنا اس کا اقتصادی بائیکاٹ کا بھی اعلان نہ کر سکیں گے۔ یہی راز ہے کہ جمعیت اقوام نے پورے طور پر جاپان کے حملہ کرنے کی مذمت کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ جمعیت اقوام کے لئے جاپان کی نسبت اطالیہ کو دبانا بہت آسان ہے کیونکہ وہ ارکان جمعیتہ سے اس قدر دور نہیں۔ جتنا جاپان۔ یہی سبب ہے کہ جمعیتہ اقوام نے جنگ حبشہ میں دست اندازی کی کچھ ہمت کی تھی۔ لیکن جب اس کو اطالیہ کے دبانے ہی میں نامراد و ناکام رہنا پڑا تو جاپان کے دبانے کا خیال قدرتاً اس کے دل میں پیدا نہیں ہوا۔ جنگ عظیم کے بعد جب جمعیتہ اقوام کا بنیادی سنگ رکھا گیا تھا تب اس سے کیسی کیسی امیدیں وابستہ تھیں۔ دنیا میں امن چین کے قیام اور دور خونریزی کے اختتام کے کیسے کیسے شیریں خواب دیکھے گئے تھے لیکن پہلے اطالیہ اور پھر جاپان کے حملوں نے ان خوابہائے شیریں کو حقیقت بیداری میں تبدیل کر دیا۔ اور دنیا کو اس بات کا اندازہ ہو گیا۔ کہ میدان بین الاقوامی میں اب بھی اس دیرینہ ضرب المثل کا دور دورہ ہے جس کا پیش رو جنگ عظیم۔ وہ دیرینہ ضرب المثل ہے جسکی لاٹھی اس کی بھینس۔ اس تجدید و تحریک ضرب المثل نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ آئندہ جنگ عالمگیر جو بہت دور معلوم ہونے لگی تھی اب پھر کافی نزدیک دکھلائی پڑتی ہے تمام ممالک سرزمین۔ کوئی لحاظ حملہ زنی کوئی بخیال حفظ ماتقدم۔ بڑے زوروں سے تیاری اسلحہ جات و دیگر آلات ہلاکت آفرینی میں مشغول ہیں۔ اس خیال نے کہ آئندہ جنگ عظیم سائنس کی ترقی کی وجہ سے بہت ہی خوفناک ہوگی عوام کو بہت ہی خوفزدہ و ہراساں بنا دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب خوف و ہراس باقی تمام مہذب دنیا نابینا ہو کر ایک خندق کی جانب دوڑ رہی ہے جس میں گرنے کے بعد کیا ہوگا یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ (ADAPTED)

یو۔ پی میں تعلیم کا مسئلہ

لکھنؤ ۵ جنوری۔ وردھا کی تعلیمی سکیم پر عملدرآمد کرنے پر جو تنازعہ ہو رہا ہے۔ اس سے قطع تعلق کرتے ہوئے حکومت یو۔ پی نے عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان صوبوں میں مسئلہ تعلیم کو بہ آسانی حل نہیں کیا جا سکتا۔ تعلیم کے لئے مدد و سرمایہ ہونے اور دیگر مشکلات ہونے کی وجہ سے حکومت نے موجودہ حالات کے پیش نظر وردھا اسکیم کو بہت مناسب اور موزوں سمجھا ہے۔

۵۰ لاکھ لڑکے لڑکیوں کو کسی نہ کسی قسم کی تعلیم ملنی چاہئیے۔ لیکن صرف ان کا ایک تہائی حصہ ہی سکولوں میں تعلیم سے مستفید ہو رہا ہے۔ حکومت اب اس پر دو کروڑ روپیہ صرف کر رہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس رقم میں قابل تعریف اضافہ نہ کر سکے۔ لہذا وردھا اسکیم صوبہ کے ایک مشکل مسئلہ کو حل کر دے گی۔

سکیم پر عملدرآمد کئے جانے سے پہلے ماہرین بہت سا بنیادی کام انجام دے چکے ہیں۔ اعداد و شمار تیار کئے گئے ہیں۔ اور ان کے معائنہ کے لئے عنقریب دو کمیٹی۔ ایک ابتدائی اور ایک سکینڈری تعلیم کے لئے۔ مقرر کی جائیں گی۔ کوئی غیر واجب جلدی نہیں کی جا رہی ہے۔ سب سے پہلے ورنیکلر تعلیم لوکل باڈیز کے کنٹرول سے نکال کر ورنیکلر تعلیم کے مرکزی بورڈ کے تحت میں دینے کا قانون پاس کیا جائے گا۔ اس کے بعد چار دیہاتی اور دو شہری مرکز چنے جائیں گے۔ اور صرف بطور تجربہ نہیں بلکہ حقیقتاً عمل کرنے کے لئے کیا جائے گا ٹریننگ اسکولوں کے نصاب تعلیم پر ہونے والے مدرسوں کو نئے ہنر کی تربیت دینے کی غرض سے نظر ثانی کی جائے گی۔ اور مدرسوں کے پہلے دستہ کو ان منتخب حلقوں میں بھیجا جائے گا۔

دو سالہ تجویز

یہ دو کمیٹیاں جنہیں عنقریب مقرر کیا جائے گا جداگانہ طور پر ابتدائی اور سکنڈری تعلیم کے مسائل پر غور کریں گی۔ اس مرحلہ پر یونیورسٹی تعلیم کو نہیں چھوا جائے گا۔ ابتدائی تعلیم ساتویں جماعت تک ہندوستانی زبان میں دیجائیگی۔ سکنڈری سکولوں میں داخل ہونے والے طلبا کے لئے جو دویں سے ۱۰ ویں جماعت ہو گی۔ تھوڑی بہت انگریزی سے واقفیت رکھنا ضروری ہے۔

حکومت کا خیال ہے کہ دو سال کے عرصہ کے اندر اندر اس تمام سکیم کو قابل عمل بنا دیا جائے گا اس وقت تک حکومت ابتدائی تعلیم کے طالب علم پر ۸ روپیہ خرچ کر رہی ہے۔ سکولوں میں دستکاری رایج کرنے سے اس خرچہ میں ایک تہائی کی کمی ہو جائے گی۔

بہار اسمبلی کا ضمنی انتخاب

پٹنہ ۹ جنوری۔ مسٹر سید عبدالعزیز کے مستعفی ہو جانے سے پٹنہ سٹی محمڈن شہری حلقہ سے بہار اسمبلی میں جو نشست خالی ہو گئی ہے اس کے ضمنی انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر ہوئی ہیں۔

امیدواروں کی نامزدگیاں اور کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال ۱۷ جنوری کو۔ پولنگ ۲ فروری کو اور رائے شماری ۳ فروری کو ہوگی

یو۔پی بہار کا نیا شگر بورڈ

پٹنہ ۵ جنوری۔ حکومت بہار کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ضابطہ شگر کنٹرول بورڈ کے ماتحت گورنر بہار نے مندرجہ ذیل اصحاب کو اس بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے۔

آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت یو پی مسٹر کھرے گھاٹ سکریٹری محکمہ تعلیم و حفظان صحت حکومت یو پی مسٹر بین درما ممبر مرکزی اسمبلی مسٹر کاملو نراین جھا بلیڈر لالہ ہر سہائے گپتا ممبر یو پی کونسل چودھری خوشی رام ممبر یو۔ پی اسمبلی پر وفیسر سٹن لال سکینہ ممبر یو پی اسمبلی مسٹر ایف اے شیروانی مونٹی آر نارنگ مسٹر ڈی پی کھیتان مسٹر لوائس بیک مسٹر می کے جین اور مسٹر یادوے ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم صنعت و حرفت حکومت بہار صدر اور مسٹر لال سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔ اس نئے شگر بورڈ کا اجلاس ۸ جنوری کو دن کے ۱۱ بجے لکھنؤ سکریٹریٹ میں ہوگا۔

شاہ فاروق کی شادی ۲۰ جنوری کو

قاہرہ ۷ جنوری۔ شاہ فاروق نے اپنے مذہبی مشیروں کے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فریدہ ذوالفقار جن سے ۲۰ ماہ حال کو شاہ موصوف کی شادی ہونے والی ہے۔ مصر کی روایات کے مطابق برقعہ اوڑھیں گی۔ اور پبلک کے روبرو نہیں آئیں گی۔

شادی کی رسم کی سادہ نوعیت کے پیش نظر کسی غیر ملکی کو نہیں مدعو کیا گیا ہے اگرچہ سیاسی نمایندوں کو دعوت میں مدعو کیا جائے گا۔

شادی کی رسم تو بیلا محل میں ادا ہوگی۔

یو۔ پی میں صنعت بجلی کی نشو و نما

لکھنو ۹ جنوری۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ صنعت بجلی کی بڑھتی ہوئی ترقی دینز بجلی استعمال کرنے والوں کی حفاظت کے متعلق پبلک مطالبہ کے پیش نظر گورنر کا یہ خیال ہے کہ اب وقت آپہنچا ہے جبکہ اس مشکل کا مسئلہ کو حل کرنے کے لئے تمام مسالہ فراہم کیا جائے۔ چنانچہ انھوں نے بجلی کی بہم رسانی کے دونوں طریقوں کو خوبیوں اور ان کے نقایص پر غور کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر جناح نے بھی سودیشی پہننے کا اعلان کر دیا

جبلپور ۷ جنوری۔ کل مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے فرقہ وارانہ اتحاد پر خاص زور دیا اور مسلمانوں کو تلقین کی کہ ہندوستان کو غیر ملکی نیز کسی ایک فرقہ کے غلبہ سے آزاد کرایا جاوے۔ آپ نے مزید کہا کہ مسلمانوں کو اپنے قومی۔ مذہبی۔ تمدنی اور زبان کے متعلق حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے لڑنا سیکھنا چاہئیے۔ مسٹر جناح نے کہا کہ میں برابری کی حیثیت سے ہندوؤں اور کانگریس کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہوں لیکن میں اکثریت فرقوں کے ڈرانے میں نہیں آسکتا۔ اور میں مسلمانوں کو اکثریت کا پچھلا نہیں دیکھنا چاہتا۔

مومنوں کی طرف سے جو ایڈریس پیش کیا گیا اس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے اعلان کیا کہ میں آیندہ سودیشی کپڑے پہنوں گا۔ اور جبلپور کے جلاہوں نے جو کپڑا پیش کیا ہے اس کے کپڑے سلواؤں گا۔

کیا شہید گنج ایجی ٹیشن بند کر دیا جائیگا

لاہور ۷ جنوری۔ کل احرار پارٹی کی میٹنگ میں شہید گنج کے متعلق ایجی ٹیشن کو بند کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے ساتھ غور کیا گیا۔ ملک برکت علی کے مشورہ پر جو ہائیکورٹ میں شہید گنج کے مقدمہ میں مسلمانوں کی طرف سے پیروکار ہیں۔ یہ فیصلہ ہوا کہ مولانا مظہر علی اظہر ڈکٹیٹر سے جو اسوقت جیل میں ۶ ماہ قید کی سزا بھگت رہے ہیں مشورہ کیا جائے اس کے بعد فیصلہ ہوا۔

یو۔ پی مسلم تعلیمی کانفرنس

بدایوں۔ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ بصدارت خان بہادر مولوی فصیح الدین ایم۔ ایل۔ اے منعقد ہوا طے ہوا کہ کانفرنس کا آئندہ سالانہ اجلاس ناوہ میں بتاریخ ۱۲ جنوری ۳۸ء منعقد ہوا و بنا بر ذیل ڈاکٹر سید محمود صاحب وزیر تعلیم صوبہ بہار اس اجلاس کے صدر منتخب ہوئے امید کی جاتی ہے کہ وزیر صاحب تعلیم صوبہ متحدہ اور دیگر ماہرین تعلیم شریک ہوں گے۔ صوبہ تعلیمی نظام کی نسبت جن اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں اور واردھا کانفرنس کی اسکیم پر اظہار خیال فرمائیں گے۔

پردۂ فلم

فلمسازی کے وسائل ترقی

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۵ سے آگے

مزید براں یہ ایک ایسی انڈسٹری ہے کہ جس میں اب تک بہت زیادہ سرمایہ لگانے کی ضرورت باقی ہے، خیال کرنے کی بات ہے کہ پینتیس کروڑ انسانوں کے لئے کل سات سو سینما اس وقت موجود ہیں، ہم کو ابھی اور ہزاروں نمایش گاہوں کی ضرورت ہے اور ان میں ہر سینما کے انتظام کے لئے باخبر کارپرداز ان کی ضرورت ہے اس انڈسٹری کی ترقی میں تعلیمیافتہ بیکاروں کی روزی کا حل مضمر ہے، یہ ظاہر ہے کہ موجودہ تعلیم یافتہ بیکاروں کے روزگار کے لئے جتنا ساز و سامان امید افزا میدان فلم انڈسٹری میں ہے، کسی دوسرے شعبہ میں فی الحال موجود نہیں ہے۔

اشتراک واتحاد کی ضرورت

جو لوگ اس وقت فلم انڈسٹری سے متعلق ہیں ان کے لئے وقت کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ وہ باہمی اشتراک کریں تاکہ متحدہ اقدام ممکن ہوسکے اور انفرادی اور مقامی رشک و تعصب کی چار دیواری کو گرادیں۔

ایک آل انڈیا کنونشن قائم کرنے کی رائے بہت ہی صاحب ہیں، کیونکہ اس سطح پر پبلک کی ذہنیت کو فلمی نقطۂ نظر سے آشنا کیا جاسکتا ہے۔ اس سے قبل ہم لوگوں نے بمبئی میں ایک کنونشن منعقد کیا تھا، اور اب اس کوشش میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا جائے گا، کہ اس میں ایک کنونشن منعقد ہو اور یہ کنونشن صحیح معنوں میں ہندوستان کا ایک آئندہ کنونشن ہوگا تاکہ اگر اس بیان میں کہ فلمی ہندوستان کے نقشہ میں مدراس کی کوئی جگہ نہیں ہے، کچھ حقیقت بھی ہو تو بھی ابھی مستقبل قریب ہی میں "کنونشن" مدراس کو ملک کے فلمی نقشہ میں ایک ممتاز ترین جگہ دے اور اس خدمت کی انجام دہی سے اپنا فریضہ پورا کرے۔

حکومت یوپی کا حکومت پنجاب کو جواب

کانپور ۱۰ر جنوری معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے پنجاب گورنمنٹ کی اس درخواست کو نامنظور کردیا ہے، جس میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ کچھ سیاسی قیدیوں کو پنجاب سے بلاکر یوپی کی جیلوں میں رکھ لیا جائے

یوپی گورنمنٹ نے جواب میں لکھا کہ وہ پنجاب سے قیدیوں کو بلانے کے لئے تیار تو ہے لیکن وہ پنجاب گورنمنٹ کی اس شرط کو نہیں مان سکتی کہ ان قیدیوں کو سی کلاس میں رکھا جائے

شہید گنج کی اپیل

لاہور ۹ر جنوری ڈاکٹر محمد عالم بیرسٹر ایک بیان کے دوران میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب ہائی کورٹ نے شہید گنج کی اپیل میں چند نئے تنقیحات پر مزید بحث کا حکم دیا تو چند مسلمانوں نے مجھ سے سر وزیر حسین کو بحث کرنے کے لئے بلانے کو کہا، میں نے بمبئی جاکر انھیں مفت پیش ہونے کے لئے تیار کرلیا۔

آپ نے علالت طبع کے باعث رجسٹرار ہائی کورٹ سے مقدمہ ملتوی کرنے کی درخواست کی میں نے بھی اس مطلب کی ایک عرضداشت ہائی کورٹ میں دی اس دوران میں بعض اصحاب نے مسٹر جناح سے درخواست کی اور آپ کے انکار کے بعد مسٹر کولٹ مین کو تیار کرلیا۔

اگلے دن ہائیکورٹ نے مجھے اطلاع دی کہ مسٹر کولٹ مین ۱۰ر جنوری کو آسکتے ہیں اس لئے سماعت میں التوا دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے

سر شادی لال پریوی کونسل سے ریٹائر

لندن ۱۰ر جنوری نہایت ہی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سر شادی لال ممبر پریوی کونسل جن کی صحت اچھی نہیں ہے غالباً پھر قبل از وقت ریٹائر ہونے کے لئے زور دیں گے۔

اگرچہ آپ پر زور ڈالا جارہا ہے کہ آپ مزید کچھ عرصہ تک کام جاری رکھیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو جلد از جلد اپنے فرائض سے دست بردار ہونے کی اجازت دے دی جائے۔

سر ظفر اللہ جانشین ہوں گے

لندن ۱۰ر جنوری باخبر حلقوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ سر محمد ظفر اللہ کامرس ممبر حکومت ہند جو انڈو برٹش تجارتی معاہدے کے سلسلہ میں یہاں تشریف لارہے ہیں ان کے متعلق اس امر پر شدت سے غور ہورہا ہے کہ انھیں سر شادی لال کا جانشین مقرر کیا جائے۔

اس سلسلہ میں غالباً آئندہ مہینہ میں اعلان ہونے کی توقع ہے۔

سر محمد یعقوب کا اسمبلی سے استعفا

دہلی ۱۰ر جنوری سر محمد یعقوب کامرس ممبر بمبئی سے تشریف لائے اسٹیشن پر سرکاری اور سرکار پرست اصحاب نے ان کا خیر مقدم کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ سر محمد یعقوب عنقریب ہی اسمبلی سے مستعفی ہوجائیں گے، اور مرادآباد کے حلقہ سے ضمنی انتخاب ہوگا، دو ماہ کے بعد جب سر محمد ظفر اللہ واپس آجائیں گے، تو سر محمد یعقوب کو کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر نامزد کردیا جائیگا

دنیا تباہی سے بال بال بچ گئی

جوہنیز برگ ۹ر جنوری افریقہ کے مشہور ماہر نجوم ڈاکٹرووڈ نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ تیس اکتوبر کو دنیا تباہ ہونے سے بال بال بچ گئی، ان کا بیان ہے کہ اس ماہ کے آخری دور میں جنوبی افریقہ اور جرمنی کی رسد گاہوں نے معلوم کیا ہے کہ ایک چھوٹا سا سیارہ ٹوٹ ٹوٹ کر تیز رفتاری کے ساتھ زمین کی سمت آرہا ہے یہ خطرہ ۳۰ر اکتوبر کو ٹل گیا جب کہ یہ یقین کامل کرلیا گیا کہ یہ خطرناک سیارہ زمین سے چار لاکھ میل کے فاصلے پر ٹھہر گیا۔ جو کہ نجومیوں کے خیال میں بہت ہی معمولی سا ہے۔

یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی

لکھنؤ ۹ر جنوری یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۶ر جنوری کو ہوگا۔ جبکہ اس امر کا فیصلہ کیا جائیگا کہ صوبہ کانگریس کمیٹی کو کسانوں کی جانب کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کانگریس کمیٹی ایسا سخت رویہ اختیار نہیں کرے گی، جیساکہ بہار صوبہ کانگریس کمیٹی نے اختیار کیا ہے بلکہ صرف ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے گا، جس میں کسان بھائیوں کو محض تنبیہہ دیجائے گی۔

چپراسیوں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائیگا

الہ آباد ۹ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی دیوانی عدالتوں کے اردلیوں اور چپراسیوں کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کی تجویز پر غور کررہی ہے اگر مالی حالت نے اجازت دی

حکومت کے پاس اس مطلب کی عرضداشت بھیجی گئی ہے کہ چونکہ انھیں بہت تھوڑی سی تنخواہیں ملتی ہیں اس لئے ان کے درمیان رشوت ستانی کی بدعت موجود ہے، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ ججوں کی رائے اس بارے میں طلب کی ہے۔

اسلامی ممالک میں اٹلی کا پروپیگنڈا

یروشلم بذریعہ ڈاک، گذشتہ کئی سال تک مشرق قریب میں اٹلی کا پروپیگنڈا جاری رہا ہے آٹھ سال قبل اٹلی کے باشندوں نے اسکولوں اور کلبوں کا جال بچھا دیا تھا، جہاں کمسن لڑکوں کو سائنیور مسولینی کے اعزاز میں گانے گانا، اور اٹلی نے کمسن بچوں کے طرز پر وردیاں پہننا سکھایا جاتا تھا، چھ سال پیشتر سیریا، لبنان، عراق فلسطین، اور جورڈن وغیرہ کے پار کے علاقوں کے دورے کئے جاتے تھے۔

جہاں سے اسکول جانے والے بچوں کو بلا معاوضہ اٹلی لے جایا جاتا تھا، اور وہاں پہونچ کر انھیں تین سے چھ ہفتوں تک رکھا جاتا تھا

پرائمری تعلیم کے متعلق ڈاکٹر ضیاء الدین کی رائے

کلکتہ ۷ر جنوری مسلم درسگاہوں کے تعلیمی پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت پر تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر سر ضیاء الدین وائس چانسلر علی گڈھ یونیورسٹی نے فرمایا کہ لازمی پرائمری تعلیم کے کورس میں سستی قسم کی اصطلاحی تعلیم اور مذہبی تربیت کا سسٹم جاری کرنیکی ضرورت ہے آپنے مزید فرمایا کہ مسلم دیہاتی لازمی تعلیم منظور نہیں کرینگے اگر اسمیں مذہبی تعلیم کا عنصر موجود نہوگا آپنے اس رائے کی مخالفت کی کہ پرائمری تعلیم اپنا خرچ خود پورا کرسکتی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کو مسٹر محمد علی جناح کا جواب

فرقہ وارانہ مسئلہ کی تصفیہ کی گفتگو اخبارات کے ذریعہ سے نہیں ہوسکتی

بمبئی ۱۰ر جنوری . صدر کانگریس پنڈت جواہر لال نہرو کے حالیہ بیان کا جواب مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے دیدیا. چنانچہ مسٹر جناح نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے، جس کے دوران میں اس بات کا یقین دلایا ہے کہ کانگریس کمیٹی باضابطہ طریق پر جو تجویزیں بھی پیش کرے گی. ان پر آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل اور میں خود ہمیشہ بہترین توجہ صرف کروں گا مسٹر جناح نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں پنڈت نہرو کے بیان کا خیر مقدم کرتا ہوں کیونکہ اس بیان کے بعض حصوں میں لب ولہجہ اور زبان مصالحانہ ہے. حالانکہ اس کی بنیادی روح کچھ کم جنگی نہیں ہے.

مسٹر جناح نے اس امید کا اظہار فرمایا ہے کہ گزشتہ چند ماہ کے حالات نے کانگریس کے اعلیٰ حکام کو متیقن کر دیا ہوگا کہ مسلم لیگ کو برابری کے درجہ پر تسلیم کرنا چاہئے مسٹر جناح نے پنڈت نہرو سے درخواست کی ہے کہ پنڈت جی اس بات کو سمجھ لیں کہ پنڈت جی یا کانگریس شاہی اقتدار کی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اعلانات کریں یا وعدہ کریں

اس کے بعد مسٹر جناح نے فرمایا ہے کہ ہم ایسے قطعی اور موثر تحفظات اور موثر اسلحہ چاہتے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم نہ صرف اپنے مذہب، کلچر اور زبان کی حفاظت کر سکیں بلکہ اپنے سیاسی حقوق کی بھی حفاظت کر سکیں اور ملک کی حکومت اور انتظام میں اپنی جگہ اور اپنے منصب کو برقرار رکھ سکیں مگر ایک فرد چاہے وہ کانگریس کا صدر ہی کیوں نہ ہو. اس کا بیان چاہے اس کا منشا کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو، ایسا بیان ہمارے لئے کچھ زیادہ اطمینان بخش نہیں ہو سکتا. اگر کانگریس میں درحقیقت خلوص اور خواہش مفاہمت ہے تو اس کا ذریعہ اخبارات کے کالم نہیں ہیں.

اس کے بعد مسٹر جناح نے فرمایا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان تعناد بیانیوں کا مجموعہ ہے اور ان کی بعض باتیں واقعات کے بالکل خلاف ہیں. عام طور پر پنڈت جی نے حسب معمول مالی خولی باتیں کہی ہیں اور ان کے بیان میں کوئی چیز نئی یا تازہ نہیں ہے. سب سے اول مجھے پنڈت جی کی ایک بات کی تصحیح کر دینی چاہئے. جو چونکہ صدر کانگریس جیسے ذمہ دار شخص نے کہی ہے اسلئے میری پوزیشن کے متعلق ایک شدید غلط بیانی کا حکم رکھتی ہے یہ وہ بات ہے جہاں پنڈت جی نے کہا ہے کہ: ہم یہ بھی اعلان کر چکے ہیں کہ اس پراونشل سمجھوتہ کے پابند رہیں گے ; جو بابو راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کے درمیان ہوا تھا ؟ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ بابو راجندر پرشاد اور میرے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہے اور مجھے کوئی سمجھوتہ کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے لیکن میں اس کے لئے تیار ہوں کہ بابو راجندر پرشاد اور ان کے دوستوں کے فارمولا کو لیگ کے سیشن کے سامنے پیش کر دوں . بشرطیکہ اس فارمولا کو ہندوؤں اور سکھوں کی ٹھوس تائید حاصل ہو. اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے اور تسلیم کی جا چکی ہے کہ کانگریسی لیڈروں کی ایک نہایت با اثر جماعت نے بھی اس فارمولا کی مخالفت کی تھی . اور مہاسبھا اور سکھ لیڈروں نے جماعتی طور پر اس فارمولا کو مسترد کر دیا تھا اور اس واسطے معاملہ فسخ ہو گیا تھا. پھر جہاں پنڈت جی نے راجندر پرشاد فارمولا کے متعلق یہ کہا ہے کہ :- ہم یہ بھی اعلان کر چکے ہیں کہ ہم اس کے پابند رہیں گے یہاں پنڈت جی کی لفظ "ہم" سے کیا مراد تھی. یقیناً میں جانتا ہوں کہ وہ صدر کانگریس کی حیثیت سے بول رہے تھے.

رہے وہ الفاظ جو بار بار کہے جا چکے ہیں کہ کانگریس اعلان کر چکی ہے اور مذہب کلچر اور زبان کے متعلق پورے وعدے کر چکی ہے. اس باب میں میں اس چیز کو واضح کر چکا ہوں کہ ہم ایسے اعلانات اور وعدوں پر بھروسہ نہیں کر سکتے . میں چاہتا ہوں . کہ پنڈت جواہر لال نہرو اس بات کو سمجھیں کہ انکو یا کانگریس کو بادشاہی اقتدار حاصل نہیں ہے کہ وہ اعلانات کر سکیں اور وعدے کر سکیں . ہم قطعی اور موثر تحفظات اور موثر اسلحہ چاہتے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم نہ صرف مذہب، کلچر اور زبان کی حفاظت کر سکیں، بلکہ اپنے سیاسی حقوق کی بھی حفاظت کر سکیں . اور ملک کی حکومت اور انتظام میں اپنی جگہ اور اپنے منصب کو برقرار رکھ سکیں.

جہاں پنڈت جواہر لال نہرو نے ہوائی انداز میں اپنی پرانی پوزیشن کو دہراتے ہوئے اور راجندر فارمولا کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ :- میرے لئے دشواری یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ بحث کس چیز کے لئے ہے "، سوال یہ ہے کہ اڑان گھائی سے کام لیا جا رہا ہے یا یہ لاعلمی ہے ؛ اس کے بعد پنڈت جی نے یہ کہکر کہ مسلم لیگ کے ساتھ بزرگانہ طرز اختیار کیا ہے کہ مسلم لیگ کم سے کم نظریہ کے اعتبار سے کانگریس کے قریب آگئی ہے اور سلسلہ کلام کو آگے بڑھا کر فرمایا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کس مقصد سے ؟ اور اس کے بعد مجھے مطلع فرمایا ہے کہ آج کی کانگریس اس زمانہ کی کانگریس سے مختلف ہے جب میں اس کے ساتھ وابستہ تعلق تھا. اچھا تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ یہی تو میرے لئے سب سے بڑے افسوس کی بات ہے . اور اسی وجہ سے تو میں کانگریس میں شامل نہیں ہوں لیکن پنڈت جی اور آگے بڑھتے ہیں اور ہمارے سامنے ریاضی کے مشقت طلب کام کا نتیجہ پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کانگریس کی فہرستوں میں ۳۱ لاکھ ممبروں کے نام درج ہیں جن میں سے تقریباً ایک لاکھ مسلمان ہیں.

میں حیران ہوں کہ کانگریس کی زبردست طاقت کا اظہار کس لئے کیا گیا . خاص کر جبکہ پنڈت جی نے ایک سے زیادہ مرتبہ کہا ہے . کہ اقلیتوں کے مسئلہ کو جذبات سے بالاتر ہو کر ہاتھ میں لینا چاہیئے . اور تلخی و نفرت پیدا نہیں ہونی چاہیئے . اس کے بعد انھوں نے مسٹر فضل الحق کے حملہ کا ذکر کیا ہے یہ ذکر ان کے اس بیان میں نامناسب اور بے محل تھا آگے چلکر مسٹر جناح نے فرمایا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس وقت بوقت ہو چکے ہیں لیکن اس نے اب تک مسئلہ کو سرکاری اور مستند طریق پر ہاتھ میں لینے کے لئے کچھ بھی نہیں کہا ہے . میں پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان کے اس وعدہ کو نوٹ کئے لیتا ہوں کہ وہ اور ان کے رفقاء کانگریس ورکنگ کمیٹی ہر بیان یا تجویز پر ہمیشہ بہترین توجہ صرف کریں گے . جو میری طرف سے پیش ہوگی . لیکن پنڈت جی نے چیلنجوں کا ذکر کر کے اپنے بیان کو خراب کر دیا ہے . ابتک تو چیلنج پنڈت جواہر لال نہرو ہی کی طرف سے آیا کرتے تھے . میں نے تو کوئی چیلنج دیا نہیں .

میں پوچھتا ہوں کہ آیا پنڈت جی کو معلوم ہے کہ تمام دیہات میں خاص کر دس ہزار کانگریس کمیٹیوں میں کی بہت سی. یہاں تک کہ بعض ہندو افسر بھی ایسا طرز اختیار کئے ہوئے ہیں گویا ابھی سے ہندو راج قائم ہو گیا ہے . اور ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی آواز غالب ہے، ان صوبوں کی وزارتوں کو تباہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے. مجھے بے شمار شکایتیں موصول ہوئی ہیں . جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ عموماً اور مسلم لیگ کے ممبران کے ساتھ خصوصاً ظالمانہ بدسلوکی اور ناانصافی روا رکھی گئی ہے . اگر صورت حال یہ ہے اور اگر یہ صورت جاری رہی . جس کے جاری رہنے کے آثار موجود ہیں تو میری تجویز یہ ہے کہ ذمہ دار لوگوں کی ایک کمیٹی ان شکایتوں کی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے جو اپنی رپورٹ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے سامنے ایسی کارروائی کے لئے جو کونسل مناسب سمجھے پیش کرے . میں پوچھتا ہوں کہ آیا کانگریس کے اعلیٰ حکام اور کانگریسی اکثریت والے صوبوں کی وزارتیں اس تجویز پر غور کریں گی . بشرطیکہ ان کی خواہش یہ ہو کہ انجام کار اقلیتوں کے مسئلہ کا حل نکالنے کے لئے زیادہ دوستدارانہ فضا پیدا کی جائے . کوئی سمجھدار آدمی اس کی توقع نہیں کر سکتا کہ گفت و شنید اخبارات کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے . نہ کوئی سمجھدار آدمی مجھ سے اس کی توقع کرے گا کہ میں اخبارات میں چھپنے کے لئے اپنی تجاویز مرتب کروں گا تاکہ اخبارات کو مقدمہ کرنے اور فتویٰ صادر کرنے کا موقع ملے .

حج کے لئے جہازوں کی روانگی

خسرو جہاز ۱۸ر جنوری کو کراچی سے روانہ ہوگا

ضلع کانگریس کمیٹی کانپور

منڈل کانگریس کمیٹیوں اور منڈل سے ضلع کانگریس کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب

کانپور ضلع کے سب چار آنہ والے ممبروں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہر ایک منڈل کانگریس کمیٹی اور ضلع کمیٹی کا نیا انتخاب ہوگا۔ انتخاب کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

تمام ضلع ۳۲ منڈلوں میں تقسیم ہے اور منڈلوں کا حلقہ پچھلے اسمبلی ہی کے انتخاب کے حلقہ ہیں اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ہر ایک منڈل کمیٹی کے لئے تیس ممبر تک چنے جا سکتے ہیں اگر اتنے ہی نامزدگی کے پرچے داخل ہوئے، تو انتخاب بلامقابلہ سمجھ لیا جائے گا۔

یہ منتخب شدہ ممبر ملکر اپنی منڈل کانگریس کمیٹی کے عہدہ داروں کا انتخاب کریں گے جنہیں ایک صدر۔ ایک یا دو نائب صدر۔ اور ایک سکریٹری۔ اور ایک دو نائب سکریٹری یا جوائنٹ سکریٹری۔ ایک خزانچی۔ ایک والنٹیر انچارج یا منتظم کار ہوگا۔ باقی سب منڈل کمیٹی کے عام ممبر ہوں گے۔

منڈل کمیٹی کے ممبری کے لئے اسی منڈل کا ممبر کھڑا ہو سکتا ہے بشرطیکہ اسے انتخاب میں قواعد کے مطابق امیدوار ہونے کا حق ہو۔

ہر ایک امیدوار کا محرک اور موئید اسی حلقہ کا ہوگا جس کا کہ وہ امیدوار ہے۔ منڈل کانگریس کمیٹی کے لئے اسی منڈل کا چار آنہ والا ممبر امیدوار ہو سکتا ہے اور ضلع کے لئے ضلع بھر کا۔

نامزدگی ایک چھپے فارم پر ہوگی جو نامزدگی کے وقت پولنگ افسر سے ملے گا۔ نامزدگی ہر ایک منڈل کی منڈل میں ہی ہوگی۔ انتخاب کے مقام کی اطلاع حسب ذیل فہرست میں ہے۔

نامزدگی پیپر کے روز ۱۷ جنوری کو دس بجے دن سے دو بجے تک ہوگی اُسی دن اُسی جگہ دو بجے سے ۴ بجے تک اعتراضات لئے جائیں گے۔ پرچوں کی جانچ اور اعتراضات کی سماعت ۱۸ جنوری کو دس بجے دن سے ضلع کانگریس کمیٹی کے دفتر تلک ہال میں ہوگی ۱۸ جنوری کو امیدواروں کی فہرست ٹانگ دی جائے گی۔ اور انکا اعلان کردیا جائے گا۔

۲۲ جنوری کو ۱۰ بجے دن سے ۴ بجے تک انتخاب بیلٹ پیپر کے ذریعہ ہوگا۔

۲۳ جنوری کو ووٹ گنے جائیں گے۔ اور منتخب شدہ ممبروں کا اعلان کردیا جائے گا۔

انتخاب کے خلاف اگر کسی کو اعتراض ہے تو اس کی اپیل کی درخواست سات دن کے اندر یعنی ۳۰ جنوری تک شام کے ۴ بجے دن تک ضلع کانگریس کمیٹی کے سکریٹری کے پاس معہ ۵ روپیہ کے پہونچ جانا چاہیئے۔ ورنہ اس کی سماعت نہ ہو سکیگی۔

ضلع کانگریس کمیٹی کے لئے اپنے پرچہ کے ساتھ ہر ایک امیدوار کو ضلع کمیٹی کی اس داخلہ ۵ جمع کرنا ہوگا جو انتخاب کے بعد ناکامیاب امیدواروں کو واپس کردیا جاوے گی۔

فہرست انتخاب

نمبر سیریل	نام حلقہ	تعداد ممبران منڈل کمیٹی	تعداد ممبران ضلع کانگریس کمیٹی	مقامات نامزدگی و انتخاب
۱	نرول	۳۰	۱	سیوا آشرم نرول
۲	سرسول	"	"	سرسول بازار
۳	اہروان	"	"	سنگواں
۴	بدھنو	"	"	بدھنو
۵	سچینڈی	"	"	سچینڈی
۶	کلیان پور	"	"	بیری (کھیڑا) اکبرپور
۷	بنتھی	"	"	چوبے پور
۸	شیوراجپور	"	"	شیوراج پور
۹	بیرامئو	"	"	بیرامئو
۱۰	گکون	"	"	گکون
۱۱	بلہور	"	"	بلہور
۱۲	کھرپٹ پور	"	"	بجنیا
۱۳	رسول آباد	"	"	رسول آباد
۱۴	بنی پارہ	"	"	بنی پارہ
۱۵	جھینجھک	"	"	جھینجھک
۱۶	سندل پور	"	"	سندل پور
۱۷	دیرہ پور	"	"	دیرہ پور
۱۸	اکبرپور	"	"	اکبرپور
۱۹	رورا	"	"	رورا کانگریس آفس
۲۰	بھیواں	"	"	کاشی پور
۲۱	میتھا	"	"	میتھا اسٹیشن
۲۲	فتحپور روشنائی	"	"	سردن کھیڑا
۲۳	بیتارا	"	"	بیتارا
۲۴	سار	"	"	برسنگھ پور
۲۵	رار	۳۰ تک	۱	رار
۲۶	سجیتی	"	"	بری پال
۲۷	ریونا	"	"	ریونا
۲۸	ملاسا	"	"	ملاسا
۲۹	برور	"	"	برور
۳۰	پکھرایاں	"	"	پکھرایاں
۳۱	شاہجہانپور	"	"	شاہجہانپور
۳۲	رسدھان	رسدھان	"	رسدھان

نوٹ:۔ ان کے علاوہ ضلع کانگریس کمیٹی کے لئے چھ ممبر اور منتخب ہوں گے۔ جنکی نامزدگی ۱۷ جنوری کو مقررہ وقت پر ضلع کانگریس کمیٹی کے دفتر تلک ہال کانپور میں ہوگی اور ووٹ انہیں پولنگ اسٹیشنوں پر قواعد کے مطابق پڑیں گے۔ پولنگوں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۳۳۔ رسدھان، ملاسا، برور، پکھرایاں، شاہجہانپور (ان منڈلوں کے کل ممبر) — بیری اکبرپور اول ۲۰۱۴، شیوراج پور " ۶۵ — سب ممبروں کو ملاکر ایک ممبر منتخب ہوگا۔

۳۴۔ بیتارا، ریونا، رار، سارھ، سجیتی (ان منڈلوں کے کل ممبر) — شیوراجپور ۶۵ کے بعد ۲۸، بنتھی شروع کے ۱۵۵ — سب ممبروں کو ملاکر ایک ممبر منتخب ہوگا

۳۵۔ سچینڈی، بدھنو، اہروان، سرسول، نرول (ان منڈلوں کے کل ممبر) — بیری اکبرپور ۲۰۱۴ کے بعد ۲۸۹ — سب ممبروں کو ملاکر ایک ممبر منتخب ہوگا۔

۳۶۔ شیوراجپور ۹۳ کے بعد ۱۰۸۳ — بلہور، کھرپٹ پور، گکون، بیرامئو (ان منڈلوں کے کل ممبر) — سب ممبروں کو ملاکر ایک ممبر منتخب ہوگا۔

۳۷۔ بنی پارہ، سندل پور، دیرہ پور، جھینجھک، رسول آباد (ان منڈلوں کے کل ممبر) — بنتھی کے ۱۵۵ کے بعد ۵۰۵ — سب ممبروں کو ملاکر ایک ممبر منتخب ہوگا

۳۸۔ بھیواں، فتحپور روشنائی، اکبرپور، رورا، میتھا (ان منڈلوں کے کل ممبر) — بنتھی کے ۷۰۰ کے بعد ۹۹۴ — سب ممبروں کو ملاکر ایک ممبر منتخب ہوگا۔

اچھوت لیڈر بابو رام چرن کا انتقال

لکھنؤ۔ اطلاع ملی ہے کہ کل اس صوبہ کے مشہور اچھوت لیڈر رائے صاحب بابو رام چرن ملاح ایڈوکیٹ میونسپل کمشنر سابق ممبر لوکل کمیٹی اور ممبر سائمن کمیٹی وغیرہ کا کئی ماہ کی طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

نیا سفرنامہ حجاز

مولوی سید احمد حسن صاحب ساکن انورگنج کانپور نے تالیف کیا ہے۔ جو ۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء کو حج کرکے واپس آئے تھے۔ اسمیں مقامات مقدسہ کے آٹھ فوٹو قابل دید ہیں اور بہت سی ضروری باتیں درج کی ہیں۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں علاوہ اس کے واقف علوم حنفی وحنبلی مولانا سعید احمد صاحب لکھنوی مفتی وصدر مدرس مدرسہ تکمیل العلوم کانپور نے ایک رسالہ موسومہ انوار الحرمین فی مسائل الحجین اور آب زمزم کے استعمال کی مختلف صورتیں و احکام اور نیز آب زمزم کے پینے کے خواص و آداب عالمانہ طور پر تحریر فرمائے ہیں۔ جو اس سفرنامہ میں شامل ہیں۔ جن سے حاجیوں کو بہت مدد ملے گی۔ اس سے پہلے جتقدر سفرنامے حجاز تحریر ہوئے۔ حکومت کے بدلنے اور ان کے احکام سے بدویوں کے راہ راست پر آنے اور حجاز کمیٹیوں کے انتظامات کرنے سے جو جو آسانیاں حج میں ہوگئی ہیں اوس سے سابق کے سفرنامے کل بیکار ہوگئے۔ اب معلمی میں بہیارہ وغیرہ کچھ نہیں دیا جاتا نہ کامران میں قرنطینہ ہوتا ہے۔ نہ بدو لوٹ مار کرتے ہیں اکیلا آدمی رات کو چلا جاوے تو بھی کوئی خطرہ نہیں۔ باوجود ان سب عمدگیوں کے یہ سفرنامہ معہ ۱۰ فوٹو مقام مقدسہ کی قیمت صرف ۸ہے

سفرنامہ ہذا کے ملنے کا پتہ

سید احمد حسن اسلامیہ آرٹ اسکول انورگنج کانپور

سپیکرز کانفرنس

دہلی ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ شری بابو پرشوتم داس جی ٹنڈن نے سپیکرز کانفرنس میں اس مسئلہ پر کہ آیا سپیکرز کانفرنس سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں یا نہیں۔ اکثریت کی رائے سے اظہار اختلاف کیا سر شہاب الدین نے ٹنڈن جی سے اظہار اختلاف کیا۔ ٹنڈن جی کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہندوستان کو ہاؤس آف کامنز کی نقل نہیں کرنی چاہیئے۔ ہمارا ملک ابھی تک منزل پر نہیں پہونچا ہے کہ ہم معطل بن کر رہ جائیں۔ علاوہ ازیں چونکہ کانفرنس کی نوعیت محض مشاورتی ہے اس نے اس معاملہ میں وہ کوئی انقطاعی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ اور ٹنڈن جی بدستور سیاسیات میں شریک ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس سپیکرز کی اکثریت نے ابھی ٹنڈن جی کے نظریہ سے اختلاف کیا۔ چنانچہ شری ماولنکر جی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ہری پور کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے ممبر رہیں گے۔ لیکن اور کسی حیثیت سے سیاسیات میں حصہ نہیں لیں گے۔

مشترکہ طریق انتخاب رائج کیا جائے گا

پشاور ۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحدی وزارت نے تمام صوبہ سرحد کے لوکل باڈیز میں اقلیتوں کے لئے نشستیں مخصوص کرکے مشترکہ انتخاب کا سسٹم رائج کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ تمام لوکل باڈیز کو گشتی چٹھیوں کے ذریعہ اس سے مطلع کردیا گیا ہے اور وزارت نے ان کی رائے طلب کی ہے کہ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ نامزدگیوں کا سسٹم مروج نہیں ہے۔ اقلیتوں کے لئے کتنی نشستیں مخصوص کی جائیں۔

شاہ آباد پولیٹیکل کانفرنس

پٹنہ ۸ جنوری۔ آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی ۳۰ جنوری کو کررہ میں شاہ آباد ضلع سیاسی کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ استقبالیہ کمیٹی نے بابو راجندر پرشاد سے اس کانفرنس کی صدارت کرنے کی درخواست کی ہے۔

۶

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱-ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپشل ججی درجہ دوم کانپور
نمبر مقدمہ ۱۳۱۴ سنہ ۳۶ء

ہرگاہ منشی گلزاری لال خلف منشی رکھی لال قوم کاستیہ ساکن جگبنس پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	درخواست دہندہ کا حصہ [illegible]	وسعت حقیت [illegible]	درخواست دہندہ [illegible] مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	کانپور	زمینداری	ادھرا پور پٹی ۲	۳ ر ۵ پائی ۴ خفس	۳ ر ۵ پائی ۴ خفس	مالگذاری کل پٹی 28/4/4
۲	"	"	اسری محال جبر سنگھ	۲ پائی ۴ خفس ۹ کرانٹ ۷ جو	۲ پائی ۴ خفس ۹ کرانٹ ۷ جو	مالگذاری 18/5/
۳	"	"	جگبنس محال شیو راکھن پٹی ۱	۸ پائی ۴ خفس ۴ کرانٹ ۴ جو	۱ ر ۸ پائی ۴ خفس ۴ کرانٹ ۴ جو	مالگذاری کل پٹی 79/8/
۴	"	"	جگبنس محال شیو راکھن پٹی ۲	۱ ر ۵ پائی ۵ خفس ۵ کرانٹ ۶ جو	۱ ر ۵ پائی ۵ خفس ۵ کرانٹ ۶ جو	مالگذاری کل پٹی 45/8/
۵	"	"	جگبنس محال سندر بن پٹی نمبر ۷	۱۱ پائی ۵ خفس اکرانٹ ۶ جو	۱۱ پائی ۵ حفس اکرانٹ ۶ جو	مالگذاری کل پٹی 17/4/

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	مکان	ایک قطعہ مکان تعمیر خام واقع موضع جگبنس پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔ پورب پچھم اتر دکھن: مکان رگھو کسل۔ کھنڈہر۔ کھنڈہر۔ لکشمی نرائن
۲	"	ایک قطعہ مکان تعمیر خام واقع موضع جگبنس پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔ پورب پچھم اتر دکھن: سڑک پختہ سرکاری۔ مکان پیارے لال و صحن دروازہ۔ مکان رگھوناتھ حلوائی
۳	باغ	ایک قطعہ باغ نمبری ۱۳۰ تعدادی ایک بیگہ ۵ سوا واقع موضع جگبنس محال شیو راکھن پٹی نمبر ا پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور
۴	باغ	ایک قطعہ باغ نمبری ۱۳۵ تعدادی دو بیگھا واقعہ موضع جگبنس پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور
۵	درختان متفرق	درختان متفرق انبہ در رسہ موضع گلسس پرگنہ ار ۱۵ ضلع کانپور۔ پورب پچھم اتر دکھن: باغ سائل۔ بنجر۔ کھیت پراگدت۔ کھیت گوکل
۶	چاہ پختہ	ایک قطعہ چاہ پختہ واقعہ موضع جگبنس پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور
۷	منقولہ	ایک راس بیل ایک راس بھینسا ایک راس گائے مع بچھڑا ایک منزل گاڑی مکمل

۱. پنڈت منی لال ولد پنڈت سدا سکھ
۲. پنڈت بہاری لال ولد جھمن لال
۳. مسماۃ للتا کنور زوجہ کشوری لال
} اقوام برہمن ساکنان موضع رورا پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

۴. برمہا دین ولد لیدھر
۵. چندر شیکھر ولد برمہا دین
} اقوام برہمن ساکنان موضع جگبنس، پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور

بحکم بھگوان دیال سکسینہ منصرم
عدالت اسپشل ججی درجہ دوم کانپور
مہر عدالت

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱-ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپشل جج صاحب بہادر درجہ دوم مین پوری
نمبر مقدمہ ۱۲۴ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ ممتاز حسین ولد امداد حسین قوم شیخ پیشہ زمینداری ساکن قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ ساکن حال محلہ مین گنج بر مکان محمد اسمٰعیل حسین وکیل شہر کانپور سائل نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے۔ درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوئی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی	محال	[illegible]	[illegible] مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

۱ آراضی مالک ادنی رقبہ تعدادی دس ڈسمل چار اکیڑ واقعہ موضع جہانگیر پور پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری کل ۱۶ ار کا سایل مالک ہے۔

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

ایک قطعہ مکان پختہ و خام محدودہ ذیل واقع محلہ کمبوہ قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ جو سایل کا قدیم سکونتی ہے اور جسمیں سائل ۵ سہام کے بقدر ۲ سہام کا مالک و حصہ دار ہے۔

حدود اربعہ مکان مذکورہ

پورب	پچھم	اوتر	دکھن
دروازہ مکان ہذا بعدہ سڑک سرکاری	مکان شفاعت حسین	مکان شیخ مقبول احمد و ظہیر حسین	مکان ذہین الدین وغیرہ

بحکم رام چرن منصرم
عدالت اسپشل جج درجہ دوم مین پوری
مہر عدالت



بحکم جناب مسٹر محمد احمد الانصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ انسالونسی ۱۰۲ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ اشرفی لال ولد لال بہادر قوم کاستیہ ساکن گوالٹولی کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل متذکرہ بالا تاریخ ۲۳ نومبر سنہ ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج ۶ ماہ کی عطا ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۴ فروری سنہ ۱۹۳۸ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔

مرقوم ۱۷ دسمبر سنہ ۳۷ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

بحکم جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر کانپور

سمن بنام قائمقام قانونی مدعا علیہ متوفی

(آرڈر ۲۲۔ قاعدہ ۴۵)

بعدالت صاحب جج بہادر کانپور
اپیل مال ۱۵ سنہ ۱۹۳۷ء

رام ناتھ ویش رادی بارہ لاکانہ پتوار ضلع ہمیر پور اپیلانٹ

بنام

افتخار احمد وغیرہ — رسپانڈنٹ

بنام منظفر الدین و علی اختر و مسماۃ آرزو بیگم پسران دختر حسین الدین ساکن ریاست باؤنی کدورہ ضلع ہمیر پور۔

ہرگاہ رام ناتھ اپیلانٹ نے ایک اپیل اس عدالت میں بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء بنام مسماۃ راحت بیگم وغیرہ رسپانڈنٹ کے رجوع کی تھی جو بعد کو فوت ہوگیا اور ہرگاہ اپیلانٹ مذکور نے ایک درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے جسمیں وہ لکھتا ہے کہ تم منظفر الدین وغیرہ متوفی مذکور کے قایم مقام قانونی ہو اور چاہتا ہے کہ تم بجانے اس کے مدعا علیہ بنائے جاؤ۔

لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن اس عدالت میں حاضر ہو کر مقدمہ مذکور کی جوابدہی کرو اور اگر تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم شاہ سعید اللہ منصرم
عدالت ڈسٹرکٹ ججی کانپور
مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پرتو حق مرہم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
مولانا عبدالسلام

جلد ۲۴ | کانپور دوشنبہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۹۔ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۴

ادبیات

مدینہ جانیوالے حاجی سے ایک التجا

از جناب نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی

زندہ باد اے حرم پاک کو جانیوالے　　جادۂ عشق و محبت کے بتانے والے
رخصت اے گوہر مقصود کو پانیوالے　　مرحبا خلد میں گھر اپنا بنانے والے

کششِ عشقِ رسولِ عربی کیا کہنا
ترے جذبات کی یہ تشنہ لبی کیا کہنا

ہر نفس ہے ترا بادہ تری آنکھیں مخمور　　ہر نظر برق تری ہے ترا چہرہ پر نور
ہر ادا عشق تری ہے تری ہستی مسرور　　جا مبارک ہو مبارک ہو تجھے قربِ حضور

ترے اس قرب کو اب دیکھئے کیا کہتے ہیں
قربِ احمد کو تو سب قربِ خدا کہتے ہیں

حاصلِ جوشِ جنوں ہے دلِ دیوانہ ترا　　یعنی میکدۂ عشق ہے پیمانہ ترا
روح کو چھیڑتا ہے نعرۂ مستانہ ترا　　شرحِ افسانہ درِ افسانہ ہے افسانہ ترا

آ، ادھر، تیری اداؤں کو رگِ جاں کر لوں
یعنی تسکینِ غمِ دوریٔ جاناں کر لوں

تجھ پہ جو گذری ہے آدابِ وفا سے کہنا　　رازِ غم کہنا، مگر حسن و ادا سے کہنا
دردِ دل گنبدِ خضرا کی فضا سے کہنا　　کچھ مرا حال بھی محبوبِ خدا سے کہنا

عرض کرنا مرے افسانۂ مہجوری کو
یاد کر لینا ذرا دیر میری دوری کو

اور پھر کہنا کہ اے غنچۂ رعنائے حجاز　　اے کہ قدرت نے بنایا ہے تجھے محرمِ راز
اے کہ آ گئے ہی رہی عرش سے تری پرواز　　اے کہ تو سازِ حقیقت کی ہے پہلی آواز

بخش دے اختر مہجور کو بھی قربت اپنی
ہاں دکھا دے کششِ دردِ محبت اپنی

دنیائے اسلام

لندن ریڈیو کے عربی پروگرام پر الکفاح کا دلچسپ تبصرہ

عراق کے مشہور اخبار الکفاح نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں عنوان بالا کے ماتحت" ایک مختصر مقالہ شائع کیا ہے جسکی تلخیص ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

استعماری حکومتیں اپنے استعماری مقاصد کو تقویت پہنچانے اور مغلوب قوموں کی روح اور اُن کے جذبہ حریت کو کچلنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی ترکیبیں ایجاد کرتی رہتی ہیں۔ شفاخانے قائم کرتی ہیں۔ سرائیں تعمیر کرتی ہیں۔ یونیورسٹیاں کھولتی ہیں۔ اور انجمنیں بناتی ہیں اور ان سب کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ ان کے پردے میں اپنے استعماری مقاصد پورے کئے جائیں وہ بظاہر تعلیم تہذیب اور اصلاح کی علمبردار ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں اُن کا کام اصلاح کی بجائے فساد پھیلانا اور تہذیب و تثقیف کے نام سے ذہنیتوں کا مسخ کرنا اور شعور و ادراک کی قوت کو فنا کرنا ہوتا ہے۔ اب تک وہ انھیں خوشنما ناموں سے اپنے ناپاک مقاصد پورے کرتی رہی ہیں۔ لیکن اب چونکہ یہ چالیں پرانی ہو گئیں ہیں اور اُن سے خاطر خواہ فوائد حاصل نہیں ہو رہے ہیں اس لئے اب اُنھوں نے اپنے اغراض کی تکمیل کا ایک نیا طریقہ اختیار کیا ہے اور وہ عربی زبان میں ریڈیو کے ذریعہ خبروں کی نشر و اشاعت ہے اس وقت ہر استعماری حکومت اعلان کر رہی ہے کہ اس نے محض عربوں سے دوستانہ تعلقات مضبوط بنانے کے لئے اپنے ریڈیو پروگرام میں عربی پروگرام کو جگہ دی ہے لیکن حقیقت میں اس سے انکی غرض محض اپنا پروپیگنڈا کرنا اور اپنے لئے فضا ہموار کرنا ہے۔

برطانیہ نے بھی دوسری حکومتوں کا تتبع کرتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے کہ عربوں کا تقرب حاصل کرنے کے لئے عنقریب لندن ریڈیو اسٹیشن سے عربی زبان میں براڈ کاسٹ شروع کیا جائیگا گویا فلسطین کا ریڈیو اسٹیشن جو ہمیشہ غلط اور جھوٹی خبریں برطانوی استعمار کو فائدہ پہنچانے کے لئے شائع کرتا رہتا ہے کافی نہیں ہے۔ اور خود لندن ریڈیو اسٹیشن کی مدد بھی اس کے لئے ضروری ہے۔

لیکن تمام مستعمرین یورپ اور بالخصوص انگریزوں کو یہ معلوم ہو جانا چاہئے کہ عرب اتنے غافل اور اس درجہ احمق نہیں ہیں کہ وہ ان کی اس قسم کی چالوں کو سمجھ نہ سکیں وہ اپنے دوست و دشمن کو خوب پہچانتے ہیں اور جس جذبہ نے "عربوں کی خدمت کرنے اور اُن کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے" پر انہیں آمادہ کیا ہے۔ اس سے وہ اچھی طرح واقف ہیں۔ اُنھیں یقین رکھنا چاہئے کہ جس طرح ان کی قدیم استعماری چالیں ناکام ثابت ہوئی ہیں اسی طرح اُن کی یہ نئی چال بھی ناکام ہو جائے گی۔

عقبہ اور معان کا جھگڑا

اخبار "الف با" کو اطلاع ملی ہے کہ سلطان ابن سعود نے برطانی سفیر متعینہ جدہ کو اطلاع دی ہے کہ حکومت برطانیہ نے اُن کے پہلے مراسلہ کا اب تک شافی جواب نہیں دیا ہے اور معاملہ کو تاخیر میں ڈالا جا رہا ہے۔ اگر عقبہ اور معاون کا مسئلہ جلد سے جلد طے نہ کیا گیا تو مستقبل میں ممکن ہے کہ حجاز اور برطانیہ کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں برطانیہ پر یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے کہ حجاز کی یہ دونوں بندرگاہیں ارضِ مقدس کا حصہ ہیں اور ان کی سیادت کا حق صرف حکومتِ حجاز کو حاصل ہے۔

امسال محمل مصری جدہ نہیں جائیگا

معلوم ہوا ہے کہ مصری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال مصری محمل جدہ روانہ نہ کیا جائے بلکہ قاہرہ اور سوئز میں اسکے جلوس پر اکتفا کیا جائے۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے اسکی توجیہ یہ کی ہے کہ جبتک حکومت حجاز مصری محمل کو جدہ کے علاوہ حرم مقدس میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیگی تب تک حکومت اس کو مصر سے باہر جانے نہیں دیگی کیونکہ اس صورت میں اسراف کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہے۔ رہا غلافِ کعبہ کا معاملہ سو حسب معمول اس کا جلوس محمل کے ساتھ نکالا جائیگا اور اسکو صندوق میں بند کر کے سوئز سے جدہ کو اور وہاں سے مکہ کو روانہ کر دیا جائیگا۔

ترکی میں حجاج کیلئے سہولت

حجاز کے لئے وزیر مالیہ نے وزیر اعظم ترکیہ کے نام ایک مکتوب ارسال کیا تھا جسمیں ترکی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ترکی حجاج کے لئے سفر کی سہولتیں بہم پہنچائے اور ترکی باشندوں کو استطاعت کے مطابق حج کی ترغیب دے۔ اس مکتوب کے جواب میں وزیر اعظم نے وزیر مالیہ حجاج کے نام ایک مسرت انگیز پیغام ارسال کیا ہے جسمیں مذکور ہے کہ ترکی حکومت اور یوگوسلاوی حجاج کے لئے ہر قسم کی ممکن سہولتیں بہم پہنچائے گی اور متمول ترکوں کو حج کی ترغیب دیکر اس اسلامی رشتہ کو مستحکم بنانے میں سعی کریگی۔ جواب میں یہ بھی مذکور ہے کہ آیندہ سال ترکی حکومت مسجد نبوی اور حریم تقدس کی مرمت کے لئے ایک خاص رقم مخصوص کریگی تاکہ اس کے منصب خادم الحرمین کی از سر نو تجدید ہو جائے۔

یمن کیلئے مصری ماہرین فن

قاہرہ ۱۸ دسمبر، حکومت یمن نے کوئی دو سال ہوئے کہ صنعت پارچہ بافی کی ترقی میں معاونت طلب کی تھی۔ اس وقت حکومت مصر نے اپنے یہاں سے ایک ماہر فن عبدالقادر غلام کو اس کام کے لئے یمن بھیجا تھا اور بہت سی مشینیں اور آلات بھی ارسال کئے تھے اس دو سال میں غلام نے وہاں بہت ہی کارہ نمایاں انجام دیئے اور یمن میں بہت سے چھوٹے کارخانے قائم کر کے اس فن کو خاص ترقی دی۔ مگر اب حکومت یمن اس صنعت کو اور زیادہ ترقی دینا چاہتی ہے اس لئے حکومت مصریہ سے ایک اور ماہر فن طلب کیا گیا ہے۔ مصر کی وزارت تجارت و صنعت نے حکومت یمن کی خواہش کے مطابق دوسرا ماہر فن کو یمن روانہ کر دیا ہے ان کا نام مصطفےٰ احمد المغربی ہے۔ یہ مصر کے صنعتی کالج کے فیضیاب طلبہ میں سے ہیں اور امید کیجاتی ہے کہ انکی مساعی سے یمن میں یہ فن خاصا ترقی کر جائیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۷	کانپور شنبہ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۸ء	نمبر ۴

اڈیٹوریل نوٹس

پنڈت پیارے لال شرما کا استعفیٰ

بالآخر یہ خبر صحیح نکلی کہ آنریبل پنڈت پیارے لال شرما وزیر تعلیم صوبہ نے اپنی خرابی صحت کی وجہ سے استعفیٰ دیدیا اور ان کا یہ استعفیٰ منظور بھی کر لیا گیا ہے۔

یہ عام خیال ہے کہ وزارت میں ایک سوشلسٹ لیڈر کی ضرورت کو محسوس کیا جا رہا ہے اور اس خیال کی اس وجہ سے اور زیادہ اہمیت ہوگئی ہے کہ صوبہ کانگریس کمیٹی کے انتخابات میں سوشلسٹوں کو پہلے سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

فی الحال شرما جی کے جانشینی کے لئے دو سوشلسٹ لیڈروں پر نظریں پڑ رہی ہیں اچاریہ نریندر دیو اور سمپورنانند جی۔ دیکھئے یہ دونوں حضرات کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔

گرم سدھار اسکیم

۱۰ر جنوری کو تقریباً ایک ساٹھ دس ہزار گاؤں میں یو۔ پی گورنمنٹ کی دیہات سدھار اسکیم کا آغاز ہوگیا۔ پنڈت سری کشن دت پالیوال افسر اعلیٰ گرم سدھار نے لکھنؤ میں بیٹھے بیٹھے جو احکام جاری کئے وہ گویا بجلی کے بٹن دبانے کے مصداق تھا جس سے دس ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں ۴۸ ڈسٹرکٹ انسپکٹروں اور ۸۰۰ سو آرگنائزروں کی مشین حرکت میں آگئی۔ او سطاً ہر ابتدائی کارکن ۶ گاؤں کا انچارج ہوگا وہ اپنے تمام علاقے کا گشت کرکے لیکچر دے گا۔

آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن

اسمبلی کے اسپیکروں کی جو کانفرنس دلی میں ہوئی تھی اس میں عام رائے یہ تھی کہ اسمبلی کے اسپیکروں کو سیاست سے قطعاً علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ مگر بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو پی اسمبلی نے اس رائے سے اختلاف کیا تھا اور اپنی اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ اسپیکر کو سیاست سے علیحدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری رائے ہے کہ ٹنڈن جی کی یہ رائے انکی ذاتی رائے ہے دنیا کی عام رائے انکی رائے سے اختلاف کرتی ہے۔

یو پی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ظہیر الحسن لاری ممبر اسمبلی (مسلم لیگ پارٹی) نے اسپیکر کے پارٹی پالٹکس میں شریک ہونے کی بنا پر تحریک التوا پیش کی جو اصولاً صحیح ہے مگر ٹنڈن جی نے اس تحریک التوا کو نامنظور کرتے ہوئے اور اپنی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اگر مخالف پارٹی کے ممبروں کی اکثریت کے دستخطوں سے انھیں ایک پرچہ بھی مل جائے گا کہ انھیں ان پر اعتماد نہیں ہے تو وہ فوراً استعفیٰ دیدینگے، علاوہ اس کے ٹنڈن جی نے یہ بھی فرمایا کہ وہ بہ حیثیت اسپیکر ہمیشہ ضمیر کے مطابق کام کرینگے۔ اگرچہ ٹنڈن جی ۴۴

دنیا کیا ہے؟ کا افتتاح

۲۰ر جنوری ۵ بجے شام کو اچاریہ نریندر دیو ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایم۔ ایل۔ اے لکھنؤ سے بذریعہ کار کانپور تشریف لائے نشاط ٹاکیز کے اسٹاف نے آپ کا استقبال کیا۔ اور فوٹو لینے کے بعد سروج صاحب جین نے ایک پر زور نظم پڑھی اور بعد ازاں آپ ہی نے اڈریس پڑھا جس میں اچاریہ صاحب کے خدمات کی تعریف کی گئی تھی اچاریہ صاحب نے اڈریس کا جواب دیتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ آئندہ فلموں سے بہت کچھ مفید کام لئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ فلم کمپنیاں بہترین اور کارآمد فلم تیار کریں۔

آپ نے نشاط ٹاکیز کے پروپرائٹر جادوری برادرس سے بھی یہ توقع کی کہ وہ اپنے نشاط ٹاکیز میں بہترین قسم کے فلم منگوا کر پبلک کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کریں آپ نے یہ بھی جادوری صاحب سے درخواست کی کہ وہ کبھی کبھی کانگریس کمیٹیوں کو بھی امداد دیا کریں چنانچہ اس کا حوصلہ افزا جواب مالکان کی طرف سے فوراً دیا گیا اور ۵۰ روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر مراری لال صاحب کے علاوہ کانگریس کے تمام سربرآوردہ لیڈران، ڈپٹی کلکٹر، منصف اور انکم ٹیکس افسران کے علاوہ شہر کے معززین ہندو مسلمان بھی موجود تھے۔ تمام حاضرین کی چاء کیک اور فواکہات سے خاطر و مدارات کی گئی اور اس کے بعد مدعو حضرات کو فری تماشہ بھی دکھایا گیا۔

دنیا کیا ہے؟ یہ ایک افسانہ ہے جو کہ روس کے مشہور و معروف مصنف ٹالسٹائی نے لکھا تھا زندگی کے فلسفہ کو حل کرنے کے لئے نہ صرف حکما یونان نے کوششیں کیں بلکہ ابتدائے آفرینش سے آج تک حکماء عالم نے اس کے متعلق اپنے نظریہ پیش کئے لیکن کیا یہ نظریے اطمینان بخش تھے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ آج بھی اسی طرح لاینحل ہے لیو ٹالسٹائی نے "ریسورکشن" کے ذریعہ اس کے متعلق اپنے بیش بہا خیالات سے عوام کی رہنمائی کی تھی اسی "ریسورکشن" کا ترجمہ کرکے دنیا کیا ہے؟ بنایا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بہترین ڈرامہ ہے اور اس قابل ہے کہ ہر شخص اسکو دیکھے اور دنیا کیا ہے؟ اسکو سمجھنے کی کوشش ۳

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ

۱۵ر جنوری ۱۹۳۸ء کو کانپور میونسپلٹی کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ پی سریواستوا منعقد ہوا گزشتہ جلسہ کی کارروائیوں پر غور ہونے کے بعد پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے مسز موتی لال نہرو کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پیش کیا جو اتفاق رائے سے کھڑے ہو کر پاس کیا گیا اور اس دن کا جلسہ ملتوی کر دیا گیا ۱۷ر جنوری ۱۹۳۸ء کو بقیہ ایجنڈا پر غور کرنے کے لئے بورڈ کا دوسرا جلسہ ہوا۔ مسٹر تلک چند کریل کی تحریک سے رائے صاحب بابو رام چرن لال ایڈوکیٹ سابق ایم۔ ایل۔ سی لکھنؤ اچھوت لیڈر کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔ چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے یہ رزولیوشن پیش کیا تھا کہ تندرست اور ہاتھ پیر والے لوگوں کو بھیگ مانگنے سے روکنے کے لئے میونسپل بورڈ میں بائی لاز بنائے جاویں۔ اس پر ایگزیکیوٹیو افسر صاحب سے رپورٹ مانگی گئی ہے۔ یہ بھی منظور ہوا کہ پل کے قریب یا گنگا پار ایک برننگ گھاٹ بنانے کے لئے ڈپٹی کمشنر اوناؤ اور چھاؤنی کے حکام سے کہا جائے ورانے کانپور میں ایک میونسپل آیوروید ک دواخانہ اور خاص لائن میں ایک میونسپل لائبریری کھولنا طے ہوا۔ اور ڈپٹی کے پڑاؤ پر میونسپل ہومیوپیتھک دواخانہ کے لئے عمارت بنانا منظور ہوا۔ ہریجن کوارٹر بنانے کے لئے احاطہ نمبر ۱۰۳ حاصل کرنا طے ہوا۔ بورڈ نے کانیجبج ہائی اسکول۔ حلیم مسلم ہائی اسکول۔ ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول اور مارواڑی اسکول کو دس دس ہزار روپیہ کی بلڈنگ گرانٹ دینا منظور کیا ہے۔ بورڈ نے ایمپائر سائیکل کمپنی یا کسی دوسری مناسب جگہ ایک نیا میونسپل ہال بنانے کے معاملہ پر بھی رپورٹ مانگی ہے۔

بورڈ کی چیرمینوں کا مسئلہ

میونسپل بورڈ میں سب سے زیادہ اہم اور جس پر ممبران بورڈ ڈانواں ڈول ہو جاتے ہیں وہ سب کمیٹیوں کی چیرمینوں کا مسئلہ ہوتا ہے اور اس کا انتخاب سالانہ ہوتا ہے، انہیں کمیٹیوں کی چیرمینی کی بنیاد پر پارٹی بنتی ہے اور ٹوٹتی ہے چنانچہ کمیٹیوں کی چیرمینوں کا انتخاب اسی ماہ میں ہونے والا ہے۔

اس وقت سب سے زیادہ اہم مسئلہ ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی کا ہے جسکے لئے امیدوار بابو ودیا پرشاد سنگھ۔ بابو کاشی ناتھ بھاٹیہ اور بابو بخت نرائن ہیں یہ تینوں بزرگ ایک ہی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ خوف ہو رہا ہے کہ کہیں یہ مقابلہ پارٹی کو درہم برہم نہ کر دے ایسے ہی موقعوں پر منارٹی پارٹی ساز باز کرکے مجارٹی کو منارٹی میں تبدیل کر دیتی ہے۔ افواہاً یہ بھی سنا گیا ہے کہ اس کشمکش کی بدولت پارٹی کی اختلافات کی بنیاد پر جن ممبروں کے خلاف استغاثے دائر کئے گئے تھے ان سے بھی دست برداری کر دی گئی ہے یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جس وقت نہ ہندو مسلم سوال درپیش ہے اور نہ کسی مذہب و ملت کے نقصان و نفع کا سوال بلکہ اس وقت اتحاد عمل کی اسپرٹ رونما ہوتی ہے اور تقریباً ہر شخص کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ کیسی پارٹی بنائی جاوے تاکہ اپنا الّو سیدھا ہو سکے۔

پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی

۱۸ر جنوری کی رات کو کرنیل گنج میں پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی کا ایک عام جلسہ سید بشیر الدین احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں سب سے پہلے جناب صدر کی طرف سے والدہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر نرائن پرشاد اروڑا کی بیوی کی وفات پر اظہار افسوس اور پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کا رزولیوشن منظور کیا گیا۔

بعد ازاں پنڈت بالکرشن شرما نے تجویز پیش کی کہ یہ جلسہ کانگریسی وزارتوں کی گذشتہ کارگذاریوں پر اظہار اعتماد کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ وہ آئندہ بھی عوام کے فلاح و بہبود کے لئے سرگرمیاں جاری رکھیں گے" پنڈت جی نے حسب معمول ایک طویل اور پرزور تقریر کی۔ اسکی تائید رفیق صہبائی نے کی اور رزولیوشن منظور ہوا۔

دوسری تجویز مسٹر درانی نے بدیں مضمون پیش کی کہ دفعہ ۱۴۴ اٹھالی جاوے اور مزدور لیڈروں کو رہا کر دیا جاوے اس کی تائید مسٹر گنگا پرشاد نے کی اور تجویز منظور کی گئی۔

ایک تیسری تجویز میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس قسم کے قوانین نافذ کرے کہ جس سے مزدوروں کا فائدہ ہو اور تحقیقاتی کمیٹی کا کام جلد ختم ہو جائے۔ چوتھی تجویز میں لڑکوں کے سیوادل قائم کرنے پر زور دیا گیا۔ پانچویں تجویز مسٹر چھیل بہاری کنشک نے پیش کی کہ جسمیں چین سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا تھا۔ آخر میں ایک تجویز مسٹر پرکاش نرائن سکسینہ نے پیش کی کہ جسمیں مہتروں کے مطالبات کی تائید کی گئی تھی مہتروں نے میونسپل بورڈ کے سامنے اپنے مطالبات پیش کرتے ہوئے ہڑتال کا نوٹس دیا ہے۔ اسکے بعد جلسہ ختم ہو گیا۔

کامریڈ یوسف کی رہائی

مسٹر کرامل جوائنٹ مجسٹریٹ نے کامریڈ یوسف جنرل سکریٹری مزدور سبھا سے ایک سال کیلئے نیک چلنی کی ضمانت اور ذاتی مچلکہ طلب کیا تھا جو نہیں دیا گیا تھا اس لئے انکو جیل خانہ بھیجدیا گیا تھا اب ضمانت داخل ہو جانے کی وجہ سے کامریڈ یوسف کو رہا کر دیا گیا ہے۔

مہتروں کی دھمکی

کانپور کی مہتر یونین کے پریسیڈنٹ نے چیرمین میونسپل بورڈ کو بذریعہ خط انتباہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے وہ سفارشیں جو کہ مہتروں کی تنخواہوں اور چھٹیوں کے بارے میں بورڈ کی مقررہ سب کمیٹی نے پیش کی ہیں منظور نہ کیں تو تمام مہتر ہڑتال کر دیں گے۔

پوسٹ ماسٹر جنرل

کانپور میں یکم جنوری سے بجائے تین کے چار ڈلیوریاں شروع کی گئی ہیں۔ اسوقت سے پوسٹ مینوں کو مختلف شکایتیں پیدا ہوگئی ہیں پہلے تو انہی پوسٹ مینوں سے کام لیا جاتا تھا مگر بعد کو ۳۴ اور پوسٹ مین بڑھا دیئے گئے ہیں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ تقسیم کام کی بابت پوسٹ مینوں کو شکایت ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اسکی تحقیقات کے لئے میجر اے اینگلو پوسٹ ماسٹر جنرل کانپور آرہے ہیں۔

مستورات کا جلسہ

۲۰ر جنوری ۵ بجے شام کو زنانہ پارک متصل سرسیا گھاٹ میں انجمن نسواں کانپور کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جسمیں سال گذشتہ کی رپورٹ اور حساب و کتاب پیش ہوا۔ اور آئندہ سال کے لئے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

کانپور میں آجکل لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی شہادتیں ہو رہی ہیں چیرمین میونسپل بورڈ نے شہادت دیتے ہوئے فرمایا کہ اُنھوں نے اکثر مزدوروں کی جائے رہائش کا معائنہ کیا ہے لیکن انکے رہنے کے مقامات مویشی خانوں سے زیادہ خراب ہیں۔

ایگزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ۔ ایگزیکیوٹو افسر امپرومنٹ ٹرسٹ اور منیجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن نے بھی شہادتیں دی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب

۱۷ر جنوری کو بمبئی میل سے ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ایم۔ ایل سی۔ بغرض حج بیت اللہ بمبئی تشریف لیگئے۔ اسٹیشن پر اکثر حضرات نے آپ کو الوداع کہا۔

مولانا حسرت موہانی

۲۰ر جنوری کو بمبئی میل سے مولانا حسرت موہانی بغرض حج بیت اللہ بمبئی تشریف لے گئے اسٹیشن پر آپ کو بھی اکثر حضرات نے الوداع کہا۔ مولوی عبداللہ خاں عربک ٹیچر حلیم مسلم ہائی اسکول بھی بغرض حج بیت اللہ تشریف لے گئے ہیں۔

اسکاوٹ ایسوسی ایشن

۱۹ر جنوری کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں اسکاوٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں آیندہ سال کے لئے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا

گورنمنٹ ہائی اسکول
کی اولڈ بوائ...
ایشن کا ...
۲۲ر جنوری سے شروع ہوگا اور ۲۹ر جنو...
تقسیم کئے جاویں گے۔ جسکی صدارت کے لئے...
اقبال نرائن گرٹو تشریف لائینگے۔

بریت
مزدور سبھا کے جائنٹ سکر...
سنتوش چندر کپور پر دفعہ ...
خلاف ورزی کرنے کے الزام میں مقدمہ...
مگر مجسٹریٹ نے انکو بری کر دیا۔

انجمن طبیہ
۱۶ر جنوری کو گرجا گھر میں...
طبیہ کا ایک جلسہ حکیم...
احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس...
محمد ہادی رضا خانصاحب پرنسپل تیج الطب...
لکھنؤ بھی تشریف فرما تھے آپ نے ایک...
تقریر میں اطباء صاحبان کو یہ مشورہ دیا...
متحد الخیال ہو کر ایک محاذ قائم کریں و...
وقت آنے والا ہے کہ جب یہ فن ست جا...
حکیم صاحب موصوف کا خیال ہے کہ کانپور...
انجمن طبیہ قائم ہے اسکو مضبوط او...
جسکی تائید ہر شخص نے کی اور اب امید...
کہ ... کانپور میں انجمن طبیہ کی...
اور مضبوط صورت میں نظر آئے گی۔

جلسہ
گذشتہ ہفتہ تلک ہال میں ...
روز دلچسپ تقریریں ہوئیں...
کامریڈ ہاجرہ بیگم نے روس کی زندگی پر...
تقریر کی تھی۔

توہین کے الزام میں مقدمہ
...
الزام میں پنڈت راجہ رام شاستری او...
ہری ہر ناتھ شاستری کے خلاف جو مقد...
کر رکھا ہے اسکی پیشی ۲۵ر جنوری کو ہو...

سیناؤں کے ٹیکس کی آمدنی
سیناؤں پر جو ٹیکس عائد کیا ہے اس سے...
۲ ماہ کی آمدنی ۹ ہزار ہوئی ہے اسمیں...
ہندوستانی فلموں سے اور ۲۵ فیصدی...
فلموں سے ہوئی ہے۔

مسلم لیگ کا سکریٹری
مسٹر جعـ...
صاحب...
نے اپنے کاروبار کی مصروفیت کی وجہ...
لیگ کی سکریٹری شپ سے استعفیٰ دید...
آپ کی جگہ مسٹر احمد نبی خانصاحب منتخب...

مسٹر پارک
کانپور کے ڈسٹرکٹ...
جج مسٹر پارک کو ...
لکھنؤ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔

مشاعرہ
۲۲ر جنوری ۸ بجے رات کو...
نواب علی صاحب کی صدارت...
ہائی اسکول میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوگ...

اسپتال کا افتتاح
مسٹر ہارسین...
ارسلا ہارسین...
پر ۴ لاکھ روپیہ کا شاندار عطیہ اسپتال بنا...
دیا تھا چنانچہ وہ اسپتال اب بنکر تیار ہوگ...
اسپتال کا نام ارسلا ہارسین میموریل ا...
گیا ہے اس کا افتتاح ہز اکسلنسی گورنر ص...
۱۱ بجے دن کو کرینگے جسمیں شہر کے مع...
مدعو کیا گیا ہے۔

مسافر خانہ
خان بہادر شیخ محمد ابرا...
رئیس و اسپشل مجسٹریٹ...
مسافر خانہ کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے...
تعمیر کرایا تھا وہ بالکل بنکر تیار ہوگیا...
ہر مذہب و ملت کے لئے کھلا ہوا ہے جو اس...
کے لحاظ سے صوبہ میں واحد مسافر خانہ...
افتتاح ہز اکسلنسی گورنر صوبہ ۲۶ر جنو...
کریں گے جسمیں معززین شہر کو مدعو کیا گ...

دیہات سدھار بورڈ
یو پی گورنم...
کانپور کیلئے...
بورڈ بنایا ہے جسکے چیرمین سید بشیر الدین...
گئے ہیں اسکے ممبران ہیں آنریبل وزیر...
منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ۔ مسٹر گیوں جو...
سروپ گپتا۔ ڈاکٹر مراری لال۔ پنڈت...
مسٹر بینی سنگھ اور مسٹر چٹرجی پرنسپل...

سبدِ گل

جاپان نے آیندہ سال کا جو جنگی بجٹ تیار کیا ہے اس کی رقم ۲½ ارب روپیہ ہے، کیونکہ جنگ مارچ ۱۹۳۹ء تک جاری رکھنے کا ارادہ ہے پانچ مہینہ میں تو شمالی چین فتح ہو گیا تقریباً اتنے ہی عرصہ میں جنوبی چین بھی فتح ہو جائے گا نو مہینہ پھر بھی باقی رہتے ہیں، ان میں کیا ہو گا اسے بیان کرتے ذرا افلاطون کا خطرہ معلوم ہوتا ہے، حساب دوستاں در دل۔

ڈاکٹر مونجے نے ابھی حال میں ایک جگہ گلفشانی فرماتے ہوئے یہ فلسفیانہ خیال ظاہر کہ ہندوؤں میں ذات پات کا وجود برا نہیں بلکہ بہت ہی اچھا ہے۔

اس لئے کہ اگر ہم میں یہ چیز نہ ہوتی تو اب تک سارے ہندو کبھی کے مسلمان ہو چکے ہوتے ادھر تو آپ کے منھ سے یہ جملے نکلے اور ادھر سارے مہاسبھائی مہاشوں نے "ست ہے مہاراج" کہہ کر گردنیں جھکا دیں اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ ذات پات کا امتیاز درحقیقت ہندو مذہب کی سب سے بڑی برکت ہے۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب لوگ گھاس کھا گئے ہیں، اس لئے کہ ایک دن تو ذات پات کی تعریف کا یہ طومار تھا لیکن اس کے دو ایک روز کے بعد ہی ہندو مہاسبھا کا جو جلسہ احمد آباد میں ہوا اس میں یہ تجویز پاس کی گئی کہ کوہلاپور، بڑودہ، ٹراونکور، اور کشمیر کے مہاراجوں کو اس بات پر مبارکباد دی جائے کہ انھوں نے چھوت چھات کی تمیز اٹھا کر ہندوؤں میں سب کو آنے کی اجازت دیدی، اور دیگر والیان ریاست سے بھی ان کی تقلید کرنے کی استدعا کی جائے ماشاءاللہ یا تو یہ شوراشوری یا یہ بےنمکی! کیسا اچھا ہوتا کہ قدرت کی طرف سے احمقوں کے سر پر دو سینگ نکل آیا کرتے تاکہ لوگ دور سے دیکھ کر ان کو پہچان لیا کرتے، اور دنیا کے سیدھے سادے آدمی ان عقل کے پتلوں کی حمایت کا شکار نہ ہوتے۔

فلورنس کی ایک دوشیزہ نے ایک ہفتہ وار انگریزی اخبار میں شادی کے خلاف ایک پرزور مضمون لکھا ہے اس مضمون میں "آں محترمہ تحریر فرماتی ہیں کہ۔

شادی دنیا کی ایک بدترین مصیبت اور لعنت ہے یہ ایک ایسی زہریلی گیس ہے کہ جو ہماری آزادی کا خاتمہ کر دیتی ہے اور ہماری صحت کو خطرہ میں ڈال دیتی ہے، پھر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو سخت ناقابل برداشت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

مضمون نہایت دلچسپ ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس "زہریلی گیس" کا آں محترمہ کو "تجربہ" کیونکر حاصل ہوا؟۔

بمبئی کی ایک آزاد خیال "فلم ایکٹریس" جو اپنی آزاد خیالی کی بنا پر فلمی عکاس خاتون کو آشرموں سے بھی بہتر سمجھتی ہیں، اپنے ایک بےتکلف دوست کو لکھتی ہیں۔

میری رائے میں سب سے زیادہ وفادار "شخص ہے جو محبت کے جذبات میں ڈوب کر عورتوں کے رخساروں کی تعظیم کرتا ہے"۔

معلوم نہیں آزاد خیال ایکٹریس صاحبہ نے کتنے قیمتی تجربات کے بعد یہ رائے قائم کی ہے؟ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کی نظر میں آج کل سب سے زیادہ وفادار کون ہے؟

ہ ککنگ نے نمایندہ رائٹر سے کہا کہ چین اپنے ملکی اور غیر ملکی تمام قرضے ادا کریگا کیونکہ گذشتہ چند سال سے چین کی مالی حالت ایسی مضبوط ہو گئی ہے کہ وہ جنگ

ادبِ لطیف

......انتظار کرتی ہوں

(از جناب پرنس جاوید قیصری صاحب)

"میں پہروں تمہارا انتظار کرتی ہوں۔"

شام کے وقت جب پیاری پیاری معصوم چڑیاں اپنے مہین مہین موسیقی کے نغمات تمام فضا پر بکھیر دیتی ہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ سرشار ہو کر مسکرانے لگتا ہے۔ ہوائیں کیف وانبساط میں ڈوب کر آتی ہیں اور دل دیوانہ کو اور دیوانہ بناتی ہیں گلنار شفق کسی کے عارض رنگیں کا خیال پیدا کر دیتی ہے اور حواس و ہوش کی دنیا تصورات کے امید افزا سمندر میں غرق ہو جایا کرتی ہے۔ میں سڑک کے کنارے اپنے بنگلہ کے دروازے پر سیکڑوں مناظر کا مشاہدہ کیا کرتی ہوں۔ خیالات پیدا ہوتے ہیں اور فنا کی یاد دلاتے ہوئے فنا ہو جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی تمہاری یاد ایک غیر فانی جذبہ ثابت ہوتی ہے۔

اور میں پہروں تمہارا انتظار کرتی ہوں۔"

مگر تم نہیں آتے — تمہارے رُخ تاباں کی مچلتی ہوئی بجلیاں دل میں چٹکیاں لیتی ہیں اور میں بیقرار ہو کر رازِ تمنا کی اور پر منکشف کرنا چاہتی ہوں مگر پھر تمہاری بھولی بھالی موہنی صورت سامنے آ جاتی ہے — اوس کے ہونٹ ہلتے ہیں "بیوفائی" کا روح فرسا لفظ سُنائی دیتا ہے اور میں کانپ جاتی ہوں پھر شام ہوتی ہے اور اس امید پر کہ شاید آج پھر تم اوسی طرح ادھر سے گذر جاؤ جیسے عرصہ گذرا۔

"میں پہروں تمہارا انتظار کرتی ہوں"

مگر تم نہیں آتے، ٹھیک ہے ہماری اور تمہاری ملاقات کیا — ایک دن جب تم گذر رہے تھے کوئی چیز نکالنے کے لئے تم نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا۔ اور نکالتے وقت اپنا ایک خط — سڑک پر گرا دیا — جسے میں نے، شامت اعمال اٹھا لیا، اسلئے نہیں کہ اسوقت تک میں تم کو ئی جاذبیت پا رہی تھی — اور نہ اس لئے کہ میں تم سے کوئی تعلقات پیدا کرنا چاہتی تھی — بلکہ محض شرارت سے، اور اپنی صنف کی فطرت کے زیر اثر — خط میرے ہاتھ میں تھا جس پر تمہارا نام تحریر تھا — اُف تمہارا نام — میں نے یہ محسوس کیا کہ کوئی کشش تھی جو میرے دل کو اپنی جانب کھینچ رہی تھی میں نے چاہا کہ تمہارا خط پڑھوں مگر پھر خدا جانے کیوں — میں تمہارا انتظار کرتی رہی۔ عرصہ کے بعد تم واپس ہوئے — اور میں نے تمہارا خط تمہاری جانب بڑھاتے ہوئے مسکرا دیا — تمہاری آنکھیں جھک گئیں اور — کسی قدر مسکرا کر تم نے خط لیتے ہوئے "شکریہ" کہا — اور میں حیات مضطرب کے ہاتھوں بےچین ہو گئی۔ بس اُس دن سے

"میں پہروں تمہارا انتظار کرتی ہوں"

مگر خدا جانے تم کیوں نہیں آتے۔ کاش ایک مرتبہ — صرف ایک مرتبہ — اے باصرہ نواز — میرے دامن امید میں تم بہاریں لے آتے اور میں سرشار ہو جاتی، تم ادھر سے گذر جاتے — لفافہ گرا دیتے — میں اٹھا لیتی — تمہیں واپس کر دیتی — "تم شکریہ" کہہ دیتے اور میں — کامیاب — مگر تم نہیں آتے اور "میں پہروں تمہارا انتظار کرتی ہوں"

"خانصاحب" کا خطاب واپس

بریلی ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ خانصاحب مولوی عبدالواحد چیرمین میونسپل بورڈ بریلی نے جوہری پورہ کانگریس کیلئے بریلی سے ڈپٹی گیٹ منتخب ہونے ہیں اپنی خانصاحبی کا خطاب حکومت کو واپس کر دیا ہے

عالمِ نسواں

بے پردگی بےحیائی کا دوسرا نام ہے

(از شریمتی کرشنا کماری صاحبہ لائل پور)

میں اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ پردے کا رواج ہندوستان میں صرف مسلمان بادشاہوں کے زمانے سے ہوا ہے بلکہ میں اس بات پر وشواس رکھتی ہوں کہ پردے کا رواج ہندوستان میں قدیم زمانہ سے ہے بے پردگی نیچ جاتیوں اور دیشیاؤں (فاحشہ عورتوں) کا طریقہ ہے۔ اونچ جاتی کے لوگ ہمیشہ اپنی استریوں کو پردے ہی میں رکھا کرتے تھے۔ لیکن گمراہ لوگوں نے سماج کو رشوت دے دے کر استریوں کو بےحجاب کرا دیا۔

"عورت" عربی بھاشا کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں شرم و حیا والی چیز۔ پس شرم و حیا والی چیز کو ہمیشہ پردے ہی میں رکھنا بہتر ہے ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ جب شریف استریاں راستوں میں سے گذرتی ہیں تو ہر قوم کے بداخلاق نوجوان ان کو گھور گھور کے دیکھتے ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے ان کو ذرا لاج نہیں آتی۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ ان کے گھر میں بھی مائیں اور بہنیں ہیں۔ اور اگر کوئی ان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے تو ان کو کسقدر بُرا معلوم ہو گا؟

جس ملک میں ایسے نوجوان کثرت سے ہیں، وہاں بے پردگی بےحیائی کا دوسرا نام ہے ہم سے کہا جاتا ہے کہ یہ ترقی کا زمانہ ہے یورپ کی عورتیں بالکل آزاد ہو چکی ہیں۔ اب ہندوستان کی عورتوں کو بھی میدان میں آنا چاہئیے۔ میں اس بات سے نفرت کرتی ہوں۔ ہندوستان جیسا شرم و عفت و عصمت اور شرافت کا گہوارہ ہے۔ ہم کسی حال میں بھی یورپ کی تقلید نہیں کر سکتے۔ یورپ میں عورتیں کیا کچھ کر رہی ہیں اس کا حال پڑھ کر بھی دُکھ ہوتا ہے۔ وہاں خوبصورت نوجوان عورتیں نوجوان لڑکوں کے ساتھ بیباکانہ چلی جاتی ہیں۔ ہوٹلوں میں ناچتی ہیں۔ اور کنواری لڑکیوں کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ہم ایسے شرمناک حالات کو سننا تک پسند نہیں کرتے ہم کو کسی سبھا یا انجمن میں جانے کی ضرورت نہیں ہماری سبھا اور انجمن صرف گھر کی چار دیواری ہے جو لوگ عورتوں کو باہر نکال کر ان سے پکٹنگ کراتے ہیں یا انکو جلسوں میں ساتھ لے جاتے ہیں۔ یا سینما یا تھیٹروں کی سیر کراتے ہیں وہ ان کے حق میں کانٹے بوتے ہیں۔ میں ہندوستان کی استریوں سے پرارتھنا کرتی ہوں کہ وہ پردے کو اپنی حیا شرم اور شرافت کا محافظ سمجھیں۔

مسٹر ڈی ویلرا اور سبھاش بابو میں ملاقات

لندن ۱۶ جنوری۔ شریت سبھاش چندر بوس نے لعف سٹ کو مسٹر ڈی ویلرا وزیر اعظم آئرلینڈ سے ملاقات کی اور تقریباً ایک گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا سبھاش بابو نے نمایندے رائٹر نے فرمایا کہ ملاقات قطعی ذاتی ہے۔ مسٹر ویلرا میرے پرانے دوست ہیں۔ ہندوستان واپس جانے سے پیشتر میں نے مسٹر ڈی ویلرا سے ملاقات کا یہ موقع غنیمت سمجھا۔ سبھاش بابو نے یہ بتلانے سے انکار کر دیا۔ کہ آیا ان کے درمیان سیاسی مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا ہے لیکن تبادلہ خیالات بہت دلچسپ ہوا۔

چین تمام قرضے ادا کریگا

ہانگوہ ۱۵ جنوری۔ چین وزیر مالیات مسٹر ہ

بچوں کی دنیا

کیا تم جانتے ہو؟

(از قلم ایس۔ ڈی۔ رلئے)

۱۔ جرمنی کو فخر ہے کہ پہلا اخبار ۱۵۲۴ء میں اس ملک میں چھاپا گیا تھا یہ دنیا کا پہلا چھپا ہوا اخبار تھا۔

۲۔ ایک اینٹ تقریباً ایک پنٹ پانی جذب کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔

۳۔ ایک جوان عمر کے ہاتھی میں سے ۱۲۰ پونڈ کا وزنی دانت نکلتا ہے جس کی قیمت ۶۰ پونڈ ہوتی ہے۔

۴۔ گدھا تمام پالتو جانوروں میں لمبی عمر پاتا ہے۔

۵۔ امریکہ میں ایک قسم کی چڑیا ہوتی ہے جس کی رفتار ۲۰۰ میل فی گھنٹہ سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے۔ یہ سب سے زیادہ تیز اڑنے والا پرندہ ہے۔

۶۔ سائبیریا کا سرد صحرا دنیا کا ¼ حصہ ہے۔

۷۔ زمین پر بارش ۱۶۰۰۰۰۰۰ ٹن فی سکنڈ کے حساب سے پڑتی ہے۔

۸۔ ہاتھیوں کے صرف ۸ دانت ہوتے ہیں۔

۹۔ فولاد اب شیشہ کی طرح شفاف بنائی جاسکتی ہے۔

۱۰۔ بعض کیڑے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے کان بھی ہوتے ہیں۔

۱۱۔ بعض پھول ایسے ہوتے ہیں جو کیڑے نکالتے ہیں۔

۱۲۔ جب آپ کا ایک قدم آگے بڑھتا ہے تو جسم کے ۵۴ پٹھے حرکت میں آتے ہیں۔

ص سے تصویریں رنگین بنائی جاتی ہیں۔ برکعات کمپنی کی "سیرندھری" انہیں میں سے ایک طریقہ کے مطابق بنائی گئی تھی

اس زمانہ میں جتنی رنگین فلمیں تیار ہوئیں وہ بھی کامیاب نہ ہو سکیں چنانچہ میٹرو گولڈن میئر نے ہاؤس اوبتھ چائلڈ کو رنگین بنایا تھا جس کی حالت "سیرندھری" سے کچھ زیادہ بہتر نہ تھی اس کے بعد Local Cuad chad تیار کی گئی جو بےشک تمام سابقہ رنگین فلموں سے زیادہ کامیاب تھی، لیکن جن فلموں کو پورے طور پر کامیاب قرار دیا جاسکتا ہے جو اب تیار ہوئی ہیں۔ ان کے نام Garden of allah Deincing Privale ہیں۔ ان رنگین فلموں کے دیکھنے کے بعد اب صحیح قسم کی رنگین تصاویر کی تیاری کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ مسٹر الگزینڈر اکو جو لنڈن فلمز پروڈکشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ فلموں کے رنگین بنانے میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔

امید ہے کہ اب بازار میں بہت جلد بہترین رنگین آیا کریں گی۔

خواجہ حسن نظامی صاحب کے خلاف توہین کا مقدمہ

بجنور ۱۵ جنوری۔ پنڈت ٹیکارام جوشی ایس۔ ڈی۔ او بجنور کے اجلاس میں اور مدینہ اخبار کے مالک مولوی مجید حسن نے ایک استغاثہ حسب دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند خواجہ حسن نظامی کے خلاف چند مضامین کے سلسلہ میں جو خواجہ صاحب نے اپنے ہفتہ وار اخبار منادی میں شایع کئے تھے۔ دائر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ملزم نے مستغیث پر یہ الزام لگایا کہ اس نے کانگریس سے روپیہ لیا۔ اور مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام بنانے کی کوشش کی وغیرہ وغیرہ۔ مقدمہ کی سماعت کیلئے ۲۶ جنوری مقرر ہوئی ہے۔

پردۂ فلم

فلمی صنعت میں ایک نئے دور کا آغاز

فلموں کے پردۂ وجود پر آنے سے قبل کون کہہ سکتا تھا کہ تصویریں بھی جاندار اجسام وابدان کی طرح نقل و حرکت کریں گی۔ اور ان سے اسی طرح جذبات و کیفیات کا اظہار ہو گا۔ جیسے ان کے کاسۂ سر میں بھی مفکر دماغ اور پہلو میں متحرک قلب ہے۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بولنے اور بات کرنے کے سوا تصویریں سب کچھ کرنے لگیں۔

علم و حکمت کا یہ کتنا محیر العقول اور شاندار کارنامہ تھا دنیا وقف حیرت و استعجاب ہو گئی۔ اس عجیب و غریب تماشہ نے جو انسان کے پرواز تصور سے بھی بالاتر تھا دنیا کے تمام تماشوں کے ہنگاموں کو سرد کر دیا۔ شہر شہر تصویر خانے اور سینما ہال کھل گئے، تفریح و دلچسپی کا سب سے بڑا ذریعہ تھیٹر تھا سینما کے سامنے اس کی رنگینیاں اور دلچسپیاں اور دلکشیاں بھی ہیچ و حقیر ہو گئیں، تھیٹر کا دیکھنا "اولڈ فیشن" اور فرسودہ مذاق سمجھا جانے لگا۔

دنیا کے لئے تو متحرک تصویریں حکمت و سائنس کا معراج کمال تھیں لیکن ارباب علم و حکمت کے نزدیک یہ کمال فن کا پہلا درجہ تھا۔ چنانچہ ہنوز متحرک تصویروں کے تماشا آرائے عالم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ ساکت و صامت تصویریں گویا ہو گئیں اور سینما کا خاموش سکرین سازولواسے بہشت گوش بن گیا۔

سائنس کے اس انقلاب آفریں اقدام نے نہ صرف تماشائیوں میں ایک ہلچل ڈالدی بلکہ اہل تماشا میں تہلکہ برپا کر دیا۔ جب تک فلمیں خاموش تھیں۔ آواز اور طرز کلام کا کوئی سوال نہ تھا۔ لیکن تصویروں کی گویائی نے دنیائے فلم کے لئے ایک جدید مسئلہ پیدا کر دیا۔ کوئی اداکار فن تمثیل اور جذبات نگاری میں کتنی ہی مہارت اور کمال رکھتا ہو لیکن اگر اس کی آواز موزوں اور طرز گفتگو مناسب نہیں ہے تو متکلم تصویروں میں اسے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس انقلاب نے کتنے شہرۂ آفاق فلم سٹار، گوشہ گمنامی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور کتنے غیر معروف اداکاروں کو آسمان فلک کا زہرہ و مشتری بنا دیا۔

لیکن اس عظیم الشان اقدام وارتقا کے بعد بھی صنعت فلم سازی میں ایک اہم نقصان باقی ہے۔ تصویریں نقل و حرکت کرتی ہیں، چلتی پھرتی ہیں۔ اور اظہار جذبات و خیالات کرتی ہیں لیکن تصویروں کو دیکھ کر یہ معلوم نہیں کیا جاسکتا کہ صاحب تصویر کے جسم کی قدرتی رنگت کیسی ہے۔ اس کے کپڑے کس رنگ کے ہیں۔ پورا لباس ایک ہی رنگ کا ہے یا مختلف رنگوں کا!

تصاویر کا گونگاپن دور کرنے کے بعد اب اہل سائنس اس نقص کے ازالہ کے لئے کوشاں ہیں اگر وہ کامیاب ہو گئے۔ تو جہاں تماشائی زبیدہ گوہر اور دیوکا دیوی کے مکالمات اور گانا سنتے ہیں اور ان کے حسن و جمال کے معمولی خدوخال سے نشاط اندوز ہوتے ہیں وہاں ان کی قدرتی ملاحت و صباحت کو بھی فردوس نظر بنا سکیں گے اور دیکھ سکیں گے۔ کہ ان کی ساڑھیاں اور بلاؤز کس درجہ دلکش ہیں۔

اہل سائنس ۱۹۰۸ء سے فلموں کو رنگین بنانے میں کوشاں ہیں اسلئے انھوں نے متعدد تجربات کئے۔ مگر کامیاب نہ ہوئے اسی ہندوستان میں بھی بعض تجربات ہوئے لیکن نتیجہ کامیابی کے بجائے صفر ہی رہا۔ دونوں جگہ فلم ہی سے کام نہیں لیا گیا جو ناکامیاب ثابت ہوا۔ بعد میں کچھ علمی طریقے استعمال کئے گئے جنہیں کسی حد تک کامیابی ہوئی۔ اب تین طریقوں

اقوالِ زرّیں

قانون محبت میں، ملاقات کے وقت چند گھنٹے صرف چند منٹ کے برابر شمار ہوتے ہیں مگر جدائی کی چند سی گھڑیاں ایک طویل عمر کے برابر ہو جاتی ہیں۔ (ڈرائیڈن)

غم دنیا خالی از فائدہ نہیں، خدا اپنے چاہنے والوں کو اسی کے ذریعہ سے پاکیزہ کرتا ہے۔

میں نے اپنا وقت برباد کیا، اور وقت کے نشیب و فراز مجھے لوح جہاں سے مٹا رہے ہیں

کاروبار عالم میں صلح اور جنگ دونوں ساتھ ساتھ چلتی ہے (منڈرلے موروش)

جب اندرونی حوصلہ نہ ہو تو ظاہری حوصلہ قائم رکھتے ہوئے عامل ہونا سب سے زیادہ بہادرانہ فعل ہے (کوراہیریس)

موجِ تبسّم

ایک:۔ آپ اپنے لڑکے کو وکیل کیوں بنانا چاہتے ہیں، اگر آپ اسے ماسٹر بناتے تو اچھا ہوتا۔

دوسرا:۔ اس لیے کہ اسے بچپن ہی سے جھوٹ بولنے کی عادت پڑ گئی ہے۔

راجکمار:۔ واہ کیسے اچھے خربوزے ہیں کوئی ادھر ادھر ہے بھی نہیں، لاؤ دو چار کھالوں، خربوزہ توڑ کر کھاتا ہوا، کیسا میٹھا ہے

کھیت والا (پیچھے سے آہستہ آہستہ آکر) اور یہ چپت کیسی آنکھیں روشن کر دینے والی ہے

ماسٹر صاحب (لڑکے سے) تونے میرا منھ کیوں بنایا۔

لڑکا:۔ ماسٹر صاحب میں نے آپ کو دیکھ کر منھ نہیں بنایا۔

ماسٹر صاحب (لڑکے سے) اسکا ثبوت

لڑکا:۔ میں تو یونہیں بنا رہا تھا کہ سامنے سے آپ آگئے۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے زیادہ سونیوالا انسان

دنیا میں اگرچہ بڑے بڑے بے فکرے موجود ہیں لیکن گلاسگو کے ایک بے فکرے نے سونے کے معاملہ میں اپنی بے فکری کی انتہا کر دی ہے اس شخص نے سونے کے معاملہ میں دنیا کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

یہ شخص روزانہ شام کو پانچ بجے کے قریب سوتا ہے اور دوسرے دن گیارہ بجے دن کو اٹھتا ہے، گویا یہ اٹھارہ گھنٹے روزانہ سونے کا عادی ہے۔

ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس کو سونے کی بیماری ہوگئی ہے، لیکن مریض کا کہنا ہے میں بالکل توانا اور تندرست ہوں، مجھے کسی قسم کا مرض نہیں صرف میں دوسرے احمقوں کی طرح کام میں زندگی برباد نہیں کرتا، بس یہ ہی ایک میری بیماری ہے۔

افسانہ

دُنیا کیا ہے؟

ایشور کو حاضر و ناظر جان کر میں للتا کو قبول کرتا ہوں، تا زیست میں اس سے وفا کروں گا آج سے وہ میرے دل و جان کی ملکہ اور رفیقۂ حیات ہوئی"۔

للتا کے چہرے پر محبت آمیز نگاہ ڈالکر مادھو نے یہ الفاظ نہایت پرجوش لہجہ میں ادا کئے، بیکس و یتیم للتا نے مادھو کے گھر پر ہی پرورش پائی تھی، فی الحال مادھو کی ماں کے سخت و سست برتاؤ کو اس نے یکلخت فراموش کر دیا اس نے خیال کیا کہ اب وہ مادھو کے ساتھ نہایت مسرت سے شاہراہ زندگی پر گامزن ہوگی، اب وہ خادمہ نہیں رہی لہذا وہ اپنی بھولی مینا کو بھی اپنے ہمراہ رکھے گی۔

انھیں حوصلہ افزا خیالات کی دھن میں اس نے مکان کو آراستہ کر کے ایک خوشنما اور نئے بنگلے کی شکل میں منتقل کر دیا، دن گذرنے لگے مادھو عنقریب بمبئی جانے والا ہے، للتا سمجھی تھی کہ مادھو کے والد بہت جلد سفر سے واپس آکر شادی رچائیں گے، خوب دھوم دھام سے جشن منایا جائے گا سہیلیاں خوشی کے گیت گائیں گی۔ مسرت و امید کی ایک نئی دنیا آباد ہوگی۔

للتا مادھو کے ہمراہ بمبئی جانے کی خواہش ظاہر کرنے لگی، مگر مادھو نے اسے بہت سمجھایا اور دلاسا دے کر دیوالی کے موقعہ پر آنے کا وعدہ کیا اور یونہی ٹال کر بمبئی کو روانہ ہوگیا۔

دیوالی کی آمد کا بیقراری سے انتظار کرتے و نیز مینا سے ہنسی خوشی کی باتیں کرتے کرتے للتا کی اضطراب کی گھڑیاں یکے بعد دیگرے گذرنے لگیں، اس کو اس بات کا احساس بھی ہونے لگا کہ مادھو اپنی یاد کو ہر وقت تازہ کرنے کے لئے اسے ایک بچے کی والدہ کہلانے کا مستحق بھی بنا تا گیا ہے، غرضیکہ للتا ایک معصوم بچے کی ماں بن گئی۔

لیکن حیف! گاؤں میں کوئی بھی یہ تسلیم کرنیکے لئے تیار نہ تھا کہ للتا کے بچہ کا باپ مادھو ہے آگ کی طرح یہ خبر ساری گاؤں میں پھیل گئی۔

للتا کو مینا کی ہمدردی پر پورا بھروسہ تھا اس نے کہا خیر دنیا والوں کا منھ میں بند نہیں کر سکتی مجھے دنیا کی پرواہ ہی کب ہے۔

دیوالی آگئی لیکن مادھو واپس نہ آیا للتا اور مینا ریلوے اسٹیشن سے بے نیل و مرام واپس ہوئیں یہاں تک کہ اب دوسرے سال کی دوسری دیوالی بھی آپہونچی لیکن مادھو پھر بھی نہ آیا اس مرتبہ للتا گھبرا سی گئی وہ دوڑی ہوئی مادھو کے باپ کے پاس گئی اور ان سے پوچھا، کیا بمبئی میں گاؤں کی طرح دیوالی کا تیوہار نہیں منایا جاتا؟"۔

بیٹے کی شادی کسی امیر گھرانے میں کر کے جہیز و جائداد کے خواہشمند مادھو کے حریص باپ نے للتا کے بھولے پن سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے جواب دیا "اری للی!" "تجھے معلوم نہیں؟ بمبئی میں دیوالی ہر تین سال کے بعد ہوا کرتی ہے"۔

بھولی بھالی للتا کو یقین ہو گیا کہ مادھو نے اس سے تین سال کے بعد آنے کا وعدہ کیا ہوگا چنانچہ وہ پھر خوش و خرم ہوگئی، خیر مادھو آیا مگر اس مرتبہ اس کے ہمراہ ایک نہایت خوبصورت حسین اور نوعمر عورت بھی تھی اس کے کالے گھونگر والے بال! رشک چشم غزال جیسی آنکھیں اور پرنخوت حسین چہرہ کو دیکھ کر للتا متحیرہ گئی مگر اسے اس عورت سے کیا واسطہ وہ تو اپنے مادھو کو بغور دیکھ رہی تھی، للتا نے خیال کیا کہ مادھو اسے ابھی ابھی پیار سے پکارے گا، لیکن مادھو اس نوعمر عورت کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوا لاچار للتا بھی گاڑی کے پیچھے پیچھے دوڑی۔

"مادھو بابو! مادھو بابو!" نوخیز عورت نے پیچھے مڑ کر دیکھا، مادھو اس وقت عورت سے راز و نیاز کی باتوں میں مشغول تھا۔

"کون ہے؟"

"میں ہوں للتا"۔

للتا کون؟ عورت نے سوال کیا۔

"اونھ ہوگی کوئی" مادھو نے لاپرواہی سے کہا۔

"مادھو بابو! میں ہوں آپ کی للتا، آپکا ایک بچہ ہے شاید آپ کو اس کی خبر نہ ہوگی، کیا مجھے بھی بھلا بیٹھے؟"

(باقی برصفحہ ۸ کالم ۱ کے نیچے ملاحظہ کیجے)

راجہ کے محل کے سامنے دھرنا

احمد آباد ۱۶ جنوری۔ ریاست پالی ٹانہ (کاٹھیاواڑ) کے ایک گاؤں موضع موٹا چرودیا کے کسانوں نے بھاری لگان کے خلاف ستیہ آگرہ شروع کردیا ہے۔ وہ اپنی بیویوں اور بچوں کے ہمراہ پالی ٹانہ پہونچے اور شاہی محل کے سامنے جا کر بیٹھ گئے۔ گذشتہ چار روز سے برابر وہ انصاف کے لئے چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ بالآخر پالی ٹانہ کے سرکردہ شہریوں کی مداخلت پر شرح لگان پر نظر ثانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ دربار پالی ٹانہ نے بھی اس تجویز کو منظور کرلیا۔ لیکن کسانوں کے لیڈروں نے کمیٹی سے چند تحریری وعدے طلب کئے۔ کمیٹی کے وعدے دینے سے انکار کرنے پر گفت و شنید ناکامی کے ساتھ ختم ہوگئی۔ اس کے بعد موضع موٹا چرودیا کے افسروں نے بھی استعفے دیدیا۔

کسان ستیہ آگرہ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ انھوں نے ایک کونسل عامہ بھی مقرر کردی ہے۔ کسانوں کے تین لیڈر بغاوت کے الزام میں گرفتار کرلئے گئے اور ایک لیڈر کو ریاست سے خارج کردیا گیا۔ گاؤں میں پولیس بھیجدی گئی ہے۔

الہ آباد کے قریب طوفان میل کی مال گاڑی سے زبردست ٹکر

الہ آباد ۱۶ جنوری۔ حادثہ بھٹیا کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ الہ آباد کے قریب ریل گاڑیوں کے لڑنے کا ایک اور حادثہ ہوا جبکہ کلکتہ سے دہلی آنے والی طوفان میل کی ٹکر الہ آباد سے ۸ میل کے فاصلہ پر بامرولی نامی مقام پر ایک مال گاڑی سے ہوگئی۔ جو کہ وہاں کھڑی ہوئی تھی۔ یہ حادثہ صبح ساڑھے پانچ بجے ہوا۔ طوفان میل کا نمبر ۷ اپ ٹرین اور مال گاڑی کا نمبر ۳۱۳ تھا۔ انجنوں میں بڑے زور کی ٹکر ہوئی۔ اور طوفان میل کے انجن کے پیچھے جو تیسرے درجہ کا ڈبہ تھا وہ الٹ گیا اور مال گاڑی کے انجن سے بھڑ گیا۔ اس کے پیچھے کی گاڑی الٹ گئی۔ اور مال گاڑی کے تین ڈبے چکنا چور ہوگئے۔ اس حادثہ میں ۷ اشخاص ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے ہیں۔ جن میں سے ۴ ریلوے کے ملازم تھے۔ ہلاک شدہ ریلوے ملازموں کے نام حسب ذیل ہیں۔

امید وار فرمنٹ فیضو اور خان محمد ۲۱۲ لوکو
ٹکٹ اگزامینر رامبن ۳۰۲۴
ڈرائیور تامسن (الہ آباد)

جو تین مسافر ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مسٹر مکرجی کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور مسٹر لوئل فیلڈ۔ نمبر ۹ چیل روڈ منٹگمری۔ پندرہ اشخاص زخمی ہوئے ہیں جنمیں سے مندرجہ ذیل ریلوے ملازم تھے۔

(۱) ایم بوس فائرمین نمبر ۷ اپ دن لوکو
(۲) زلف ایس برکت ڈرائیور نمبر ۶ اپ دن لوکو
(۳) ڈی آر شنٹا منٹ فائرمین نمبر ۲۲۲ ڈی ان
(۴) ایل رفیلڈ نمبر ۸ چیل روڈ ہسپتال سی اوس
(۵) ای ٹی ریسٹر گارڈ نمبر ۷ اپ ایم فرڈپی۔
(۶) بشیر خاں کلینر ۲۱۲ ڈی۔ این۔
(۷) مسٹر کے کے مکرجی۔ ڈی۔ ایل۔ آئی۔
(۸) لفرت اللہ ۲ فائرمین ۷ اپ دن لوکو۔

زخمی مسافر حسب ذیل ہیں۔
(۱) مس کاکرجی جوکے۔ کے مکرجی سی اوسی کی بیٹری ہیں۔
(۲) مسز مکرجی۔
(۳) مسماۃ جینتی۔
(۴) جھرمائیل دعزیز دلی چندرام کشن ۲۰۲۸ کاٹن سٹریٹ سی اوسی۔
(۵) سی ایس سیٹھ ۳۰۲ لو کاگو کیورکر ایس چاونی ۱۰۸
(۶) جو دھپور کا امر سنگھ (یہ شخص موقع پر سے بھاگ گیا)

ان لوگوں کے علاوہ اور بھی لوگ ہیں۔ جو خفیف زخمی ہوئے ہیں یا وہیں ذور کا دھکا لگا ہے۔ زخمیوں کو سول اور ریلوے ہسپتال میں پہونچا یا گیا ½ ۹ بجے صبح تک تمام زخمی ہسپتالوں میں پہنچے گئے۔ اس حادثہ کی وجہ سے چونکہ ریل کا راستہ خراب ہوگیا لہذا موقع واردات پر ہی اور انتظام کردیا گیا کہ مسافروں اور ان کے سامان کو رائے بریلی اجابار کے راستہ پہنچایا جائے جو الہ آباد کانپور کا راستہ ہے۔

قضیہ مدح صحابہ

احراریوں نے ایجی ٹیشن ملتوی کردیا

لکھنؤ ۱۴ جنوری۔ لکھنؤ کے مسئلہ مدح صحابہ کے متعلق گورنمنٹ ابھی اپنا کوئی فیصلہ نہیں دیگی اور اس کے ساتھ ہی مجلس احرار نے یہ بھی کہدیا ہے کہ وہ اسوقت تک اپنا ایجی ٹیشن نہیں شروع کریں گے۔ جب تک مولانا ابوالکلام آزاد اس بات کا کوئی فیصلہ نہ کردیں گے۔ اب یہ مسئلہ سلجھانے کے لئے مولانا ابوالکلام آزاد کے سپرد کردیا گیا ہے۔ مولانا آزاد نے ایک روز قبل سنیوں سے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور اب شیعہ حضرات سے گفتگو کر رہے ہیں تمام گفتگو اب تک صیغہ راز میں ہے۔ بہر حال یوپی گورنمنٹ نے اپنے فیصلہ کو ملتوی کردیا ہے تاکہ آپس میں سمجھوتہ کے امکانات پیدا ہوسکیں۔

لندن میں سبھاش بابو کی پرزور تقریر

لندن ۱۴ جنوری۔ شریت سبھاش چندر بوس نے کاکسٹن ہال میں ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ان تنازعات کا ذکر کیا جو کہ کانگریسی وزارتوں گورنروں اور سرکاری ملازموں کے درمیان وقتاً فوقتاً پیش آتے رہتے ہیں۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ یہ تنازعات نئے آئین کا المناک نتیجہ ہیں۔

فیڈریشن کا ذکر کرتے ہوئے سبھاش بابو نے کہا کہ ہندوستان میں ایک بھی سیاسی پارٹی ایسی نہیں ہے۔ جس نے کہ فیڈریشن کی اسکیم کی حمایت کی ہو۔

روس کو مشرق اور مغرب سے خطرہ

ماسکو ۱۶ جنوری۔ آج سوویٹ یونین کی سپریم کونسل کے اجلاس میں حکومت مرتب کرنے کے علاوہ اور بہت سے اہم مسائل پر غور کیا گیا۔ سپریم کونسل دونوں ہاؤسوں پر مشتمل ہے۔ یعنی اسمیں کونسل آف یونین جو ۵۶۹ ڈپٹیوں پر مشتمل ہے اور کونسل آف نشنیلٹ جسمیں ۵۷۴ ممبروں پر مشتمل ہیں۔ شامل ہیں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ دنیا کی پارٹیوں میں روس کی پارلیمنٹ میں سب سے کم عمر کے ممبر شامل ہیں۔ ایک ممبر ملا کی عمر ۲۴ سال سے کم ہے۔

سپریم کونسل نے آئین میں ترمیم کرکے پریزیڈنٹ کو وسیع اختیارات دیدیئے ہیں ترمیم کے مطابق پریزیڈنٹ کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ فوجی نقطہ نگاہ سے جس علاقہ میں ضروری خیال کریں مارشل لا کا نفاذ کردیں۔ مقرروں نے بیان کیا کہ ترمیم ملک کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ملک مغرب اور مشرق سے فسطائیوں اور سرمایہ پرستوں کے درمیان گھرا ہوا ہے۔

فلسطین کے یہودیوں کا ڈیپوٹیشن

بمبئی ۱۵ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے یہودیوں کا ایک وفد عنقریب ہندوستان میں آنے والا ہے۔ یہ وفد پیل کمیٹی کی رپورٹ کے سلسلہ میں ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ فلسطینی یہودیوں کی طرف سے ہندوستان میں پروپیگنڈا کرے۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب جمعیتہ اقوام میں تقسیم فلسطین کا مسئلہ پیش ہوا ہے تو ہندوستانیوں نے متفقہ طور پر فلسطین کا مسئلہ پیش ہوا ہے۔ تو ہندوستانیوں نے متفقہ طور پر فلسطین کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف رائے دی تھی۔ اور مطالبہ کیا تھا کہ فلسطینی عربوں کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

ڈی ویلرا اور برطانوی حکومت

لندن ۱۶ جنوری۔ اخبار ٹائمز کے نمائندہ مقیم آئرلینڈ کو معلوم ہوا ہے کہ السٹر کی تقسیم کا مسئلہ جب تک طے نہ ہوجائے گا۔ اسوقت تک ڈی ویلرا برطانوی حکومت سے کوئی معاہدہ نہ کریں گے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ غیر ملکی معاملات میں بھی برطانوی حکومت سے کوئی مشورہ کرنے کی گارنٹی دیں گے۔ لہذا سوموار کے روز ہونے والی کانفرنس سے اہل سیاست کچھ زیادہ امید نہیں کرتے۔

ریاست سنا میں عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک

احمد آباد ۱۶ جنوری۔ آجکل ریاست سنا میں عدم ادائیگی ٹیکس کی مہم جاری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکام ریاست جابرانہ تدابیر اختیار کرکے لگان وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور لوگ جن میں عورتیں بھی شامل ہیں آرڈیننسوں کی خلاف ورزی کررہے ہیں۔ ریاست کے اندر جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کردی گئی ہے۔

میں ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرنے اور سُننے کیلئے آیا ہوں

نمائندہ پریس کو وائی کاؤنٹ سیموئل کا جواب

لکھنؤ ۱۷ جنوری۔ وائی کاؤنٹ سیموئل اپنی اہلیہ کے ہمراہ آج صبح لکھنؤ ہو بجے وہ گورنمنٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ انھوں نے آج یو. پی اسمبلی کی کارروائی کو بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھا اور اس کے بعد انھوں نے مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ اور پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم سے ملاقات کی اور بہت دیر تک ان سے تبادلہ خیالات کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ دوران گفت و شنید میں فیڈریشن اور صوبجاتی آزادی کے عملدر آمد پر بحث ہوئی۔ وائی کاؤنٹ سیموئل دو روز یہاں قیام فرمائیں گے۔ اور اس اثنا میں وہ کئی اور بھی لیڈروں سے ملاقات کرینگے۔

نمائندہ پریس نے جب ان سے انٹرویو کیا تو انھوں نے کہا میں یہاں کے حالات کا مطالعہ کرنے اور سننے کے لئے آیا ہوں۔ مجھے کچھ بھی کہنا نہیں ہے۔

ہندو اوقاف پر کنٹرول

لکھنؤ ۱۷ جنوری۔ ہندو اوقاف پر کنٹرول کا سوال ایک مرتبہ پھر سامنے آگیا ہے۔ اس سلسلہ میں سر جے. پی سریواستو سابق وزیر نے ایک بل پیش کیا ہے۔

کانگریس پارٹی اس سلسلہ میں پہلے سے ہی پیش پیش ہے کانگریس پارٹی نے اس معاملہ کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کردی ہے۔ جو دہرم رکشنی سبھا کے تیار کردہ بل کے متعلق رپورٹ کرے گی۔

راجہ راجشور بل کے لئے حکومت نے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔

م کی بنا پر ابھی تک جو کارروائی کی گئی ہے۔ یا عنقریب مستقبل میں کی جانے والی ہے اس کے متعلق مختلف پہلوؤں

اخباروں میں شایع شدہ رپورٹ کی تردید

لکھنؤ ۱۷ جنوری۔ حکومت یو. پی نے ایک پریس نوٹ شایع کیا ہے جس کے ذریعہ چند اخبارات میں ان تجاویز کے متعلق شایع شدہ رپورٹ جن کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ لوکل سیلف گورنمنٹ کی ماہروں کی کمیٹی نے مرتب کی ہیں بے بنیاد ہے۔

اس میں مزید درج ہے۔

حکومت کو ابھی تک اس کمیٹی کی سفارشات موصول نہیں ہوئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ کو ابھی تک انقطاعی صورت نہیں دی گئی۔ اور نہ ہی اس پر ابھی کمیٹی کے ممبروں نے دستخط کئے ہیں۔

میونسپل بورڈوں کے ماتحت پولیس ہونے کے متعلق تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ میونسپل بورڈوں کے لئے ان کی علیحدہ پولیس ہونی چاہیئے۔ جو ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے فرائض سرانجام دے گی۔ اور جو ہوں کی روک تھام اور میونسپل کے ضمنی قوانین نافذ کرے گی۔

امریکہ میں جنگی جہازوں کی تعمیر

واشنگٹن ۱۷ جنوری۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایوان نمائندگان (پارلیمنٹ) نے آئندہ مالی سال میں امریکہ کے بحری بیڑہ کے لئے ...۵۵۳۲۶۶ ڈالر کی رقم کی سفارش منظور کرلی ہے۔ دو نئے جنگی جہاز اور بیس دیگر قسم کے جنگی جہازوں میں دو کروزر، ۸ تباہ کن جہاز، چھ آبدوز کشتیاں اور چار امدادی جہاز شامل ہیں جنگی جہازوں کی تعمیر پر ۷ کروڑ سے زیادہ خرچ ہوگا۔ پارلیمنٹ نے زیر تعمیر ستر جہازوں کی تعمیر کو جاری رکھنے کے لئے فنڈ کی سفارش کی ہے۔

ویجوڈ کمیٹی کی سفارشات

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ ویجوڈ کمیٹی کی سفارشات

اخباری نمائندوں کو انٹرویو نہیں دیا کرتا لیکن پھر بھی آپ ملاقات کے بعد بہت خوش نظر آتے تھے۔

ماتا سروپ رانی نہرو اور ان کی بہن کی مرتیو کی وجہ سے پنڈت جی ملول اور افسردہ نظر آتے تھے۔ آج بھی کثیر تعداد میں لوگ پنڈت جی سے اظہار ہمدردی کرنے کے لئے آنند بھون آئے ہوئے تھے ان میں سے زیادہ تر دیہات اور دوسرے ضلعوں کے تھے ان لوگوں نے لارڈ سیموئل کی روانگی کے بعد پنڈت جی سے ملاقات کی۔

راشٹرپتی سے لارڈ سیموئل کی ملاقات ایک گھنٹہ تک رہی۔

پہلی سوویٹ پارلیمنٹ کا افتتاح

ماسکو ۱۲ جنوری۔ پہلی سوویٹ پارلیمنٹ کی تیاریوں کے سلسلہ میں جس کا افتتاح آج شام کو ہ بجے ہوگا۔ ڈیلیگیٹوں کے آخری دستہ کے آنے سے ہر جگہ باقی نہیں رہی ہے۔ یہ دستہ ۱۱۴۳ افراد پر مشتمل تھا۔ جب سے پارلیمنٹ کا انتخاب ہوا ہے تب سے برابر ڈیلیگیٹوں کا تانتا لگا ہوا ہے بہت سے ڈیلیگیٹ بارہ سنگھوں وکتوں کی گاڑیوں پر ۲ ہزار میل تک کا فاصلہ طے کرکے یہاں آئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جس وقت ۱۵۰ قوموں کے نمایندہ جمع ہونگے اس وقت ایک دلچسپ نظارہ پیش آئے گا۔ ان نمایندوں میں ترچھی آنکھوں والے منگول، سیاہ فام آرمینین اور پگڑی والے ازبک اور اسکیمو بھی شامل ہوں گے۔ اگرچہ پارلیمنٹ کے ممبروں میں سرکاری افسروں کی اکثریت ہے۔ تاہم ان میں دو سو کسان کئی دودھ دوہنے اور دو کوئلہ ڈھونے والی عورتیں بھی شامل ہیں۔

کسانوں اور مسلمانوں کے مظاہرے

لکھنؤ ۱۷ جنوری۔ ضلع لکھنؤ کے چند سو کسانوں نے کونسل چیمبر کے سامنے مظاہرہ کرکے اس امر کے خلاف پروٹسٹ کیا کہ ضلع لکھنؤ میں پولیس سختی سے کام لے رہی ہے۔ لوز کانگریسی کارکنوں اور کسانوں سے زیر دفعہ ۱۰۷ ضمانتیں طلب کی جارہی ہیں۔ کیونکہ وہاں زمینداروں اور کسانوں کے تعلقات کشیدہ ہیں۔

اس سلسلہ میں پریذیڈنٹ لکھنؤ ڈسٹرکٹ کانگریس نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ تقریباً ۱۵۰ مسلمانوں نے چیمبر کے سامنے مدح صحابہ کے سلسلہ میں مظاہرہ کیا اور رپورٹ شایع کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

میسور میونسپلٹی میں ریاستی مداخلت

میسور ۱۵ جنوری میونسپل معاملات میں ریاست کی مداخلت کی وجہ سے میسور میونسپلٹی کے ۸ ممبروں نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

لکھنؤ، اطلاع ملی ہے کہ یو. پی کونسل کا آئندہ اجلاس ۱۷ جنوری سے منعقد ہو رہا ہے۔



لارڈ سیموئل اور پنڈت جواہر لال نہرو

الہ آباد ۱۳ جنوری۔ لارڈ سیموئل آج صبح آنند بھون میں تشریف لائے۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو سے طویل ملاقات کی۔ نہرو پریوار میں دو اموات کی وجہ سے گفت و شنید قدرے المناک فضا میں ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت نہرو لارڈ سیموئل سے گفت و شنید کرنے میں خود دلچسپی لیتے تھے کیونکہ آپ نے کل سر تیج بہادر سپرو کے ہاں ملاقات کا انتظام کرنے کے لئے ٹیلیفون کیا۔ لارڈ سیموئل سر سپرو کے ہاں مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ دوران ملاقات سیاسی صورت حالات کے بہت سے پہلوؤں پر بات چیت ہوئی جنہیں صوبجاتی خود مختاری کا عملدر آمد اور فیڈریشن بھی شامل تھے۔ انٹرویو ختم ہونے پر لارڈ سیموئل نے "دلچسپ گفت و شنید" کے لئے صدر کانگریس کا شکریہ ادا کیا۔

انٹرویو کے بعد ایک اخباری نمایندہ ان کا فوٹو لینے کے لئے وہاں پہنچا۔ چنانچہ پنڈت نہرو اور لارڈ سیموئل نے آنند بھون کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر فوٹو کھچوایا۔ جب اخباری نمایندہ نے لارڈ سیموئل سے انٹرویو کرنے کے لئے کہا تو لارڈ موصوف نے کہا کہ میں

یو۔پی کے ڈیلی گیٹوں کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

لکھنؤ ۱۶ر جنوری۔ آج راشٹرپتی پنڈت جواہر لال نہرو نے جب یو۔پی کے ہری پور کانگریس کے ڈیلی گیٹوں کے اجلاس میں تقریر کی تو آپ نے پارٹی بازی اور باہمی اختلافات پر زبردست جھاڑ بتلائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ اس پارٹی بندی کی دلدل سے باہر نہیں نکل سکتے تو بہتر ہے کہ آپ مستعفی ہوکر اپنے گھروں میں جابیٹھیں۔ ڈیلی گیٹوں کو اپنے فرایض اور ذمہ داریاں محسوس کرنا چاہئیں۔ دو سال سے میں کانگریس کی صدارت کا بوجھ اٹھا رہا ہوں اور زیادہ دیر تک بوجھ برداشت نہیں کرسکتا۔ بہت تھک گیا ہوں لیکن پھر بھی آپ کو وہ بوجھ برداشت کرنا ہی ہوگا جو وزارتوں کی بڑھتی ہوئی طاقتوں کے ساتھ ساتھ بڑھتا جارہا ہے۔ یہ وزارتیں بہت غور و فکر کے بعد قبول کی گئی ہیں کچھ لوگ وزارتیں قبول کرنے میں جھجکتے تھے اسلئے نہیں کہ یہ کوئی گناہ ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے ہم برگشتہ نہ ہو جائیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ کانگریس کی وزارتیں قبول کرنے سے کانگریس کی طاقت بلاشبہ بہت زیادہ ہوگئی ہے اور اس نے ایک نئی زندگی پیدا کردی ہے لیکن اس کی خطرناک خرابیاں بھی ہیں۔ جب کانگریس کمزور تھی۔ اور زبردست طاقت سے مقابلہ کررہی تھی۔ اس وقت صرف وہی لوگ اس میں شامل ہوئے جن میں مشکلات کا سامنا کرنے کی طاقت تھی۔ لیکن جب کانگریس طاقت پکڑ رہی ہے۔ ممکن ہے اس میں کمزور لوگ بھی شامل ہو جائیں اور کانگریس کو کمزور بنائیں کیونکہ کانگریس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہوئے ہیں یو۔پی صوبہ کانگریس کمیٹی کے صدر کے انتخاب اور دیگر ملحقہ مسئلوں کے متعلق جن کے تصفیہ کی کوششیں ناکام رہیں۔ ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ یہ جھگڑے ہماری کوششوں اور طاقت کو معمولی مسئلوں کی جانب مرکوز کر رہے ہیں۔ اور اسی فضا کو ناپاک کر رہے ہیں جو گذشتہ دو تین برس سے پرسکون تھی۔

فرقہ وارانہ مسئلہ

فرقہ وارانہ مسئلہ کے بارے میں مسٹر جناح کے بیان کے متعلق صدر کانگریس نے فرمایا میں اس تنازعہ کو اخبارات میں جاری رکھنا نہیں چاہتا پچھلے سال میں نے اسے جاری رکھا جبکہ یہ کہا گیا کہ کانگریس کو مسلمانوں میں کام کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر لیگ مسلمانوں کے علاوہ دیگر فرقوں میں کام کرتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس دفعہ مسٹر جناح نے کلکتہ میں مجھے ایک چیلنج دیا ہے۔ جسے میں نہیں سمجھ سکا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ کانگریس متکبر اور مغرور ہے اور چند خاص آدمیوں سے بات چیت کرنا نہیں چاہتی کانگریس کے اپنے بنیادی اصول ہیں اور جہاں تک اقلیتوں کا تعلق ہے ہمارا یہ اصول رہا کہ اقلیتوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں۔ مسٹر جناح کا جواب کوئی جواب نہیں ہے اور صورت حالات وہاں ہی ہے جہاں کہ وہ اس سے قبل تھی۔ پس پردہ کچھ نہیں ہو رہا ہے اور ہر ایک بات عوام کی نظروں کے سامنے ہوگی۔ اور یہ کہنا غلط ہے کہ کانگریس اپنے اصولوں کو ترک کردے گی۔ ان الفاظ کے ساتھ پنڈت جی نے اپنی تقریر ختم کی۔

بنگال کے مشہور ادیب ڈاکٹر سرت چندر چٹرجی کا انتقال

کلکتہ ۱۶ر جنوری۔ بنگال کے مشہور ادیب ڈاکٹر سرت چندر چٹرجی جن کا نمبر علم و ادب کے معاملہ میں ملک الشعراء ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے بعد ہی آتا تھا۔ مختصر علالت کے بعد آج صبح ۱۰ بجے انتقال کرگئے۔ ان کی عمر ۵۸ سال تھی ان کی انتڑیوں پر فالج نے حملہ کیا تھا وہ برہمچریہ کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے لیسماندگان میں ان کا صرف ایک چھوٹا بھائی شامل ہے۔

بنگالی ادبیات کے اندر ڈاکٹر سرت چندر چٹرجی کی تصانیف کو ہمیشہ ممتاز پوزیشن حاصل رہے گی۔ ان کی تصانیف کی خاص خوبی یہ ہے کہ انھوں نے بیخوفی کے ساتھ موجودہ سوسائٹی کے مختلف نقائص اور بالخصوص ظالمانہ رسوم کے بہانہ سے عورتوں کو کچلنے کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ وہ سوسائٹی کے کمزور اور پامال شدہ طبقے کی پُرزور پیروی کیا کرتے تھے اور جعلی خوشامدوں کے ہاتھوں ان کی پامالی کی زبردست مذمت کیا کرتے تھے۔ اسلئے بنگالی سوسائٹی کا نوجوان طبقہ ان کی بڑی عزت کیا کرتا تھا۔

اگرچہ علم و ادب سے انکو خاص دلچسپی تھی تاہم تحریک عدم تعاون اور تحریک سول نافرمانی کے ایام میں انھوں نے ملک کی اپیل کا بھی جواب دیا اور سنہ ۱۹۳۱ء میں تحریک سول نافرمانی کے نازک ایام میں انھوں نے ہوڑہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے فرایض بھی انجام دیئے۔

آج بعد دوپہر ان کا داہ کرم سنسکار ہوگا۔

لندن "موت کا جنگل" بنایا جائے گا

ہوائی حملوں سے بچنے کی عجیب و غریب تجویز

لندن۔ لندن کو ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک تازہ تجویز ہے کہ شہر سے ۲۰ ہزار سے ۳۰ ہزار فٹ اوپر ہوا کو ایک قسم کا "موت کا جنگل" بنا دیا جائے جنہیں سے اگر غنیم کے ہوائی جہاز گذریں تو تباہ ہو جائیں گے۔ اس آسمانی جنگل میں "پیٹر" تار کے ہوں گے۔ جو سیدھے کھڑے رہیں گے۔ انھیں غباروں سے بھی امداد ملے گی۔ ان "پیٹروں" کی پوزیشن وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حملہ آور دشمن یہ کبھی جان نہ سکے گا کہ کہاں انھیں ان خوفناک پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کارخانوں کے منتظمین اور حکومت یو۔پی

لکھنؤ ۱۹ر جنوری جیسا کہ سرکاری نوٹ شایع ہوا ہے حکومت یو۔پی نے شکر کے کارخانوں کے تمام منیجروں سے یہ درخواست کی ہے کہ بہار اور یو۔پی کی نیشکر کانفرنس میں جو پٹنہ میں ہوئی تھی اور جس میں کارخانہ داروں کی نمائندگی تھی اس کے فیصلہ کی رو سے ان کارخانوں کے مزدوروں کی روزانہ اجرت پانچ آنہ روزانہ سے کم نہ ہو۔ ان منیجروں سے یہ تجویز بھی کی گئی ہے کہ ٹیکنیکل کام کرنے والے اسٹاف (انجینیروں اور مستریوں وغیرہ) کو شکر بنانے کی فصل کے باہر کے زمانہ میں کم از کم نصف تنخواہ پر رکھا جائے جیسا کہ چند فیکٹریوں میں ہو رہا ہے۔

نوٹس تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۹۳۷ء

مقدمہ سید علی رضا صاحب ولد سید نواب علی قوم سید ساکن کرنیل گنج کانپور سائل

بنام لالہ لال من بقال پیشہ بزازی جرنیل گنج متصل بادشاہی ناکہ کانپور

آغا گل محمد کابلی بذریعہ عبدالکریم خاں کابلی برادر و کار پرداز ساکن ڈپٹی کا پڑاؤ احاطہ سرخی والا متصل پتری پل کانپور قرضخواہان

مطلع ہو کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مشعر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے۔ اور عدالت نے درخواست مذکورہ کی سماعت کے لئے بتاریخ ۴ر فروری سنہ ۱۹۳۸ء مقرر کی ہے۔

المرقوم ۱۵ر جنوری سنہ ۳۸ء

بحکم شیام بہاری مہتمم
عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

ایک مسلم نوجوان لڑکے کی خودکشی

ایک مسلم نوجوان لڑکے نے ایک انجن کے نیچے آکر خودکشی کرلی۔

افسانہ

دنیا کیا ہے؟

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے۔

پگلی معلوم ہوتی ہے، مادھو نے جیب سے روپیہ نکال کر پھینکتے ہوئے کہا۔

کیا آپ نے مجھ کو بھکارن سمجھ لیا؟" مادھو بابو ٹھوکر لگتے ہی وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر گئی اور گاڑی آگے بڑھی۔

ایک سن رسیدہ عورت نے آکر للتا کو اٹھایا۔ "کیا ہوا بیٹی" کہکر وہ ستم رسیدہ للتا کا جسم سہلانے لگی، "بیٹی" کہنے والی کے دل میں ماں کی مامتا نہ تھی۔ وہ خرانٹ بڑھیا ایک دلالہ تھی۔ اس نے ہر ممکن طریقہ سے للتا کا غم غلط کرنے کی کوشش کی۔ زاں بعد اپنا سنہرا جال پھیلایا۔ زندگی کے نشیب و فراز سمجھا کر اس نے للتا کو لہلہاتی ہوئی نوجوانی اور دلفریب حسن کی قیمت کا تخمینہ بتایا۔

للتا کو اس وقت اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا۔ بڑھیا کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر وہ کشاں کشاں اس کے ساتھ چلی ۔۔۔ بمبئی پہونچنے پر اسے اپنے موجودہ پیشے سے آگاہی حاصل ہوئی۔

" زنِ بازاری ہ اُف! اُف!!" غیرت ندامت اور حقارت کی آگ اس کے سارے جسم کو جلا کر خاک کرنے لگی۔

رفتہ رفتہ سختی و نرمی سے بڑھیا اُسے راہ پر لانے کی کوشش کرنے لگی۔ للتا نے محسوس کیا کہ دنیا کو اس کی پرواہ مطلق نہیں ہے۔ پھر بھلا وہ دنیا کی پرواہ کیوں کرے۔ دغاباز دنیا نے ہی نے تو اسے تباہی کے گہرے غار میں گرایا تھا۔ اپنی موجودہ حالت پر قناعت کرکے للتا دنیا سے انتقام لینے پر کمر بستہ ہوگئی اس نے آئینہ اٹھا کر دیکھا۔ اپنے جنوں خیز حسن و جمال سے وہ خود ہی مست بن گئی "سارا جہاں اس آستان ناز پر جبیں پھوڑیگا" للتا قہقہہ لگا کر ہنسی"۔

چراغ روشن ہوتے ہی جب دولت حسن کے لٹیرے شہر کی گلیوں میں چکر کاٹتے تب للتا اپنی دلفریبیوں اور رعنائیوں سے آراستہ و پیراستہ ہو کر ان کا پُرجوش استقبال کیا کرتی وہ خوب چہک چہک کر بہار نوجوانی کے مزے لوٹنے لگی۔ بڑھیا بھی خوب خوش و خرم تھی کیونکہ للتا کے تبسم کے پردے میں وہ کلداروں کی کھنکھناہٹ سن رہی تھی۔

اس طرح للتا اپنی کنچن سی کایا کو دن بدن خاک بنانے لگی۔ سیکڑوں اُسکی شمع حسن کے پروانے بنے۔ اوباشوں میں جابجا اس کے حسن و جمال کا چرچا تھا۔ شراب کی رنگین بوتلوں، چنگ و رباب کے دلفریب نغموں اور خواہشات نفسانی کی سیری کے باوجود بھی للتا اپنے لخت جگر کو نہ بھلا سکی۔ فرصت ملنے پر وہ مینا کو خط لکھتی۔ کبھی کبھی اپنے ننھے کیلئے پھل، مٹھائیاں، کپڑے وغیرہ بھی بھیجا کرتی مگر اس مسرت کی تہ میں لبادہ ذمائت وہ اپنے ضمیر کے رونے کی آواز بھی سنا کرتی تھی۔ خود کو دام بلا میں گرفتار کرانے والے مادھو کو وہ اب حقارت کی نظر سے دیکھتی۔ اُسی نے اسے سماج کی نظروں سے گرا کر ذلیل و رسوا کیا تھا لیکن وہ اپنے ننھے کو کلنگ کا ٹیکہ نہ سمجھتی تھی ننھا تو اس کے گلے کا پاکیزہ اور خوشنما ہار تھا۔

ہونی بڑی بلوان ہے۔ گردش تقدیر نے اپنا رنگ دکھایا۔ چکلے میں کسی کا خون ہو گیا۔ للتا قاتلہ گردانی گئی۔ پولیس نے اُسے اپنی حراست میں لے لیا۔

کورٹ میں داخل ہوتے ہی للتا دیوانہ وار ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ دفعتہً اس کی نگاہ پولیس پراسیکیوٹر یعنی سرکاری وکیل پر پڑی ۔ وہ اور کوئی نہیں بلکہ مادھو تھا۔

دوران جرح و بحث میں للتا کے جگر کے زخم تراوش کر رہے تھے: "میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے ۔۔۔ میں نے کسی کو لوٹا نہیں بلکہ دنیا نے الٹا مجھے لوٹا اور برباد کیا ہے۔ دنیا نے میری گردن پر چھری چلائی ہے۔ ایشور! اگر ایشور کی ہستی ہی کہاں ہے؟ نہ کہیں پاپ ہے اور نہ ایشور سب ڈھکوسلے ہیں"۔

"کیا پوچھا؟ میرا پیشہ؟ مجھ سے نہیں۔ اس ذلیل پیشے پر مجھے اُبھارنے والے بلکہ مجبور کرنے والے ہی سے پوچھو؟

مادھو ان جلی باتوں کو برداشت نہ کر سکا اسی دن وہ جیل میں للتا سے ملا اور اس سے معافی مانگی۔

اس کے بعد اُس نے کیا کیا؟

اس کا معقول اور دلچسپ جواب پردہ سیمیں دیگا (اس ڈرامہ کی نمائش ۲۰ جنوری سنہ ۳۸ء سے نشاط ٹاکیز کانپور میں شروع ہوگئی۔

پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور کے کاشتکاروں کی خراب حالت

میرے ذاتی مشاہدات

(از جناب سید بشیر الدین احمد صاحب)

۱۰ جنوری سنہ ۳۸ء کو کسان ڈے کے سلسلہ میں مجھے نندپور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور جانے کا اتفاق ہوا۔ مذکورہ علاقہ کی اقتصادی حالت جس حد تک میں دیکھ سکا ہوں بہت ہی ناقابل اطمینان ہے۔ جہاں تک کاشتکاری کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے کہ کافی آراضی غیر کاشت شدہ پڑی ہے۔ اور جو کاشت شدہ ہے بھی اس کی فصل پانی کی کمی کی وجہ سے بہت ہی مرجھا گئی ہے۔ قدرتی طور پر امسال بارش کی کمی کے باعث خریف میں پیداوار کم ہوئی بلکہ کہنا تو چاہئے کہ کچھ بھی نہیں ہوئی۔ اور ظاہر ہے کہ کسان کے پاس ایسی حالت میں ضروریات زندگی کے کتنے ذرایع ہوں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ نہ تو اس کے پاس اب کھانے کے لئے ہے اور نہ آیندہ ہونے کی امید ہے۔ پھر جب کھانے ہی کا ٹھکانا نہیں؟ تو صاف ہے کہ کپڑا اور دوسری ضرورتوں کے لئے کتنی محتاجی ہوگی۔ غریب کاشتکاروں کی حالت بلاشبہ اس سخت جاڑے کے موسم میں بہت ہی قابل رحم ہے؛ اور اسے امداد کی سخت ضرورت ہے۔ گو حکومت کی جانب سے تقاوی کی تقسیم کا انتظام کیا گیا ہے لیکن موجودہ انتہائی مشکلات میں وہ بالکل ناکافی ہے۔

اس وقت لازمی طور پر حکومت صوبجات متحدہ اور ان صاحب استطاعت لوگوں کا جو غریب کاشتکار اور دیہاتی آبادی کی بھلائی کو ملکی فلاح کے لئے بنیادی چیز سمجھتے ہیں اور غریب کسان کا درد اپنے دل میں رکھتے ہیں فرض ہے کہ وہ اپنی ہر امکانی کوشش سے موجودہ پریشان کن فضا کو درست کرنے کی کوشش کریں۔ اور جلد از جلد ایسا قدم اٹھائیں کہ مصیبت کا مارا ہوا کسان ان تکالیف پر قابو پا سکے۔

اسی سلسلہ میں دوسری اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ فصل کی خرابی اور قدرتی آفتوں کے نزول نے بے زبان جانوروں کی زندگی کو خواہ وہ نہری علاقہ ہو یا غیر نہری سخت خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ چارہ اتنا بھی نہیں کہ ان کا آدھا ہی پیٹ بھر سکے۔ بلکہ دیکھا تو یہاں تک گیا ہے کہ ان کو زندہ رکھنے کے لئے برگد املی اور نیم وغیرہ درختوں کی پتیاں کاٹی جانے لگی ہیں۔ ساتھ ہی درختوں کی مسلسل کٹائی اور تر و تازگی کی حالت اتنی گری ہوئی ہے جسکو دیکھکر خوف پیدا ہوتا ہے کہ عجب نہیں کہ کچھ دنوں کے بعد بے زبان مویشیوں کو ان درختوں کی پتیاں بھی میسر نہ آسکیں۔ ان افسوسناک حالات میں میں مذکورہ علاقہ کی امداد کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کرتا ہوں۔

۱۔ حکومت کی جانب سے تقاوی کے لئے جو رقم منظور ہوئی ہے۔ اس کی مقدار بڑھائی جائے، اور تقسیم کے وقت کانگریس ورکروں اور دوسرے ذمہ دار لوگوں کی موجودگی لازمی قرار دیجائے، تاکہ غریب اور قابل امداد کسان تک صحیح طور پر پوری امداد رقم پہونچ جائے۔

۲۔ فصل خریف کا لگان معاف کر دیا جائے بلکہ زیادہ بہتر یہ ہوگا ربیع کا لگان بھی چھوڑ دیا جائے تاکہ کسان حالات پر اچھی طرح قابو پا سکیں۔

۳۔ ایک ریلیف کمیٹی قایم کی جائے جو آدمیوں اور چوپاؤں کی خوراک کا بندوبست کرے۔

مہاتما گاندھی سے لارڈ لوتھین کی اہم گفتگو

واردھا ۱۸ جنوری۔ لارڈ لوتھین جو کل بمبئی سے روانہ ہوئے تھے۔ آج یہاں پہنچ گئے۔ اور سیٹھ جمنالال بزاز کے مہمان ہیں۔ ان سے سیٹھ جمنالال بجاج کی ابتدائی گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد وہ سیگاؤں تشریف لے گئے۔ جو یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ مہاتما جی اور لارڈ لوتھین سے بہت دیر تک گفتگو رہی۔ یہ گفتگو تخلیہ میں ہوئی۔ اور ہنوز صیغہ راز میں ہے لیکن خیال ہے کہ زیادہ تر گفتگو کانگریسی صوبوں کی حکومتوں اور فیڈریشن کے قیام کے بارے میں ہوئی

مسٹر ڈی ویلرا کا مطالبہ

لندن ۱۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور آئرلینڈ کے نمایندوں کے درمیان تبادلہ خیالات دوستانہ طریق پر ہوا۔ فریقین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار بڑی صاف دلی سے کیا۔ بحث کے دوران میں متعدد مسائل پر جنمیں تجارت ڈیفنس اور مالیات کے مسائل بھی شامل ہیں غور کیا گیا۔ مسٹر ڈی ویلرا نے کانفرنس کی کارروائی اس بیان کے ساتھ شروع کی: "السٹر کی تقسیم ترک کرنا" اور آئرلینڈ کا اتحاد بحال کرنے سے ہی ہر دو ممالک کے درمیان دوستی کی مستقل بنیاد قایم ہو سکتی ہے۔ برطانیہ کے ڈیپوٹیشن نے جواب دیا کہ آئرلینڈ اور شمالی آئرلینڈ کے درمیان تعلق میں شمالی آئرلینڈ کی منظوری کے بغیر کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ تقسیم کی اسکیم بحث کا جزو بن جائے۔ گو اس بارے میں باخبر حلقوں میں خاموشی اختیار کی جا رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گفت و شنید کی رفتار ترقی پر ہے۔

اطلاعنامہ بغرض اعلان اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء)

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ سپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوئم مقام بارہ بنکی
مقدمہ نمبری $\frac{۳۱۲}{۲۰۴}$ ۴۲۲ بابت سنہ ۱۹۳۶ء تاریخ پیشی ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء

خواجہ وحید الدین ولد خواجہ عماد الدین ساکن محلہ کٹرہ ابو تراب خان شہر لکھنؤ قرضدار سائل
سری امر کرشن نارائن سنگھ وغیرہ قرضخواہ فریق ثانی

چونکہ خواجہ وحید الدین ولد خواجہ عماد الدین ساکن محلہ کٹرہ ابو تراب خان شہر لکھنؤ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کی ... متعلق قابل انتقال ...	بصورت حقیقت ... مندرجہ ...	درخواست دہندہ ... مالگذاری	کیفیت
۱	بارہ بنکی		موضع رودار محال فدا حسین پرگنہ کرسی تحصیل فتحپور	پختہ دار	۴ پائی ساتو مجلد ۵ سابق مطابق ار ۴ پائی حال مجلد ۱۳ ار ۴ پائی حال	للعہ ۱۲/ ۳ لگان پختہ داری معافی پوانے	
۲	"		موضع کہہرے محال زیب النسا بیگم پرگنہ دیوی تحصیل نواب گنج نمبر ۱۸۶ سابق خسرہ بموجب ۱۴۰ کشتوار				نمبر ۱۸۶ ایکقطعہ باغ آمبہ و مہوہ وغیرہ گدرے مزروعہ موسومہ عباد علی نمبر ۱۴ ایکقطعہ درخت امبہ کلاں موسومہ مہوبا معہ اراضی مزروعہ پورب پچھم اتر دکہن ۴۵ ۳۵ ۲۲ رقبہ از روئے پیمایش بندوبست سابق پختہ وغیرہ خام ۱۳ ار
۳	"	باغ معہ آراضی	ایک قطعہ باغ امبہ وغیرہ معہ آراضی نمبر ۶۷ بموجب خسرہ کشتوار بندوبست سابق پختہ واقع جوکہن پورہ مزرعہ موضع اودار محال فدا حسین پرگنہ کرسی تحصیل فتحپور ضلع بارہ بنکی				

فہرست (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثناء حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ	کیفیت
۱	مکان پختہ مسکونہ خود سائل متصل مسجد مندلی بیگم واقع محلہ کٹرہ ابو تراب خاں شہر لکھنؤ	مسلم مکان	مشرق دروازہ آمد و رفت مکان ہذا ملحق راستہ۔ غربی۔ ملحق مکان پختہ اجمیر النساء بیگم موسومہ اجمیر منزل۔ جنوبی۔ یکدرہ پختہ متعلق مکان کلاں خورد مملوکہ اجمیر النساء بیگم۔ شمالی۔ ملحق مسجد مندلی بیگم
۲	یکقطعہ آراضی واقع محلہ بہدیوانی شہر لکھنؤ	نصف	شرقی دیوار خام متصل سڑک میونسپل بورڈ۔ غربی۔ دیوار پختہ ملحق مکان پختہ حسینی کاریگر و شیو ولارے۔ جنوبی۔ دیوار خام ملحق آراضی افتادہ و چاہ پختہ و ایکدرخت املی ملحق کھیت مزروعہ شیو ولارے۔ شمالی۔ ملحق نصف آراضی جانب دکہن حکیم محمد عسکری
۳	دوکان نمبری مندرجہ مسجد متصل مکان کلاں نمبر ۲۱۳ و خورد نمبری لہ واقع محلہ کٹرہ ابو تراب خاں شہر لکھنؤ		مشرق دیوار پختہ کمرہ ملحق مکان خورد نمبر ۲۱۰۔ غربی۔ دیوار پختہ مکان کلاں نمبر ۲۱۳۔ جنوبی۔ دیوار پختہ مکان کلاں نمبر ۲۱۳۔ شمالی۔ سڑک سرکاری ذریعہ مسجد نمبری $\frac{۲۴۷}{۲۰۶}$
۴	یکقطعہ آراضی افتادہ متصل آراضی افتادہ خان بہادر سید		مشرق ملحق دیوار پختہ مکان خورد اجمیر النساء بیگم۔ اتر دکہن ۷۰ فٹ

سجاد حسین و اجمیر منزل واقع محلہ نخاس شہر لکھنؤ — غربی۔ ملحق اراضی افتادہ خان بہادر سید سجاد حسین اتر دکہن ۱۳ فٹ ۳۔۱۰ انچ۔ جنوبی۔ ملحق دیوار پختہ مع دروازہ آمد و رفت مکان خورد اجمیر النساء بیگم پورب پچھم ۷۰ فٹ۔ شمالی۔ ملحق دیوار پختہ مکان کلاں اجمیر النساء بیگم پورب پچھم ۱۳ فٹ ۳۔۱۰ انچ

تفصیل ڈگری و پرونوٹ

۱۔ ڈگری زر نقد کل ڈگری مقدمہ نمبرہ ۶ ۷ سنہ ۱۹۳۳ء خفیفہ اجلاس منصف صاحب بہادر فتحپور بارہ بنکی خواجہ وحید الدین بنام بیتیم۔

۲۔ پرونوٹ۔ کل ڈگری تعدادی للعہ مورخہ ۶ فروری سنہ ۱۹۳۶ء نوشتہ دیبی دیا پانچو چار بحق خواجہ وحید الدین۔

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء جاری ہوا۔

مہر عدالت — بحکم نظام الدین منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم بارہ بنکی

اطلاعنامہ بغرض اعلان اشاعت حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء)

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم مقام بارہ بنکی۔
مقدمہ نمبری نمبر $\frac{۱۶۵}{۸۱}$ ۶۶۵ بابت سنہ ۱۹۳۶ء پیشی تاریخ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء

منظور علی ولد میر علی قوم سید ساکن موضع سرسوندی پرگنہ دیوی تحصیل نواب گنج ضلع بارہ بنکی قرضدار سائل
بنام جملہ قرضخواہان

چونکہ منظور علی ولد میر علی ساکن سرسوندی ضلع بارہ بنکی نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل فہرست ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا فریق ثانی نے حسب دفعہ ۱۰ منظور علی سائل مذکور کی جائداد ظاہر کی ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور کے متعلق کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں عدالت ہذا میں اپنی درخواست پیش کرے۔

فہرست ہائے جائداد پیش کردہ قرضدار حسب تفصیل مندرجہ ذیل دفعہ ۸ و پیش کردہ قرضخواہ حسب تفصیل مندرجہ دفعہ ۱۰ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

فہرست (الف)

قرضدار کے حقوق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کی ... متعلق قابل انتقال حقیت کی نوعیت	وسعت حقیت درخواست دہندہ ...	درخواست دہندہ ... مالگذاری
۱	بارہ بنکی	زمینداری	سرسوندی پرگنہ دیوی تحصیل نواب گنج محال ببر علی	اعلی	۵ پائی مجلد ۱۶ مندرجہ کھاتہ کھیوٹ ۱	للعہ ۵/ ۲ ۴
۲	"	"	محال عیوض علی	"	۱۰ پائی مجلد ۱۶ کھاتہ کھیوٹ ۱	للعہ
۳	"	"	حقیت متفرقہ	"	۱ پائی کھاتہ کھیوٹ ۱ محمہ	عہ
۴	لکھنؤ	زمینداری	سرسوندی پرگنہ تحصیل ملیح آباد محال بہاری لال	مالگذاری	الاضی نمبران ۵۲۳ و ۵۳۴ ... ۱۵۱۵ ... ۷۵۸ و ۹۱۹ ... ۱۱۷۵ جملہ قطعہ ...	۱۳ ار

میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے آج بتاریخ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء جاری ہوا۔

مہر عدالت — بحکم نظام الدین احمد منصرم
عدالت اسپیشل ججی دوم بارہ بنکی

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں جاری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۷ ششماہی ۴ ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء مطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۵

ادبیات

حشر جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

ساری دنیا ہے کیف سے مدہوش — تیرے نغمے ہیں یا نوائے سروش
میکدے میں ہے شور نوشا نوش — تجھ سے ہوتی ہے عید ہر مینوش
تیری بیداد کا گلہ کیسا — دل ہی میرا ہے خود اذیت کوش
ہائے انجام، شام عشرت کا — بزم برہم ہے اور شمع خموش
روح مضطر ہے اور دل بے چین — آرہا ہے یہ کون زلف بدوش
میری تسکیں کا تو خیال نہ کر — میری ہستی ہے شیونِ خاموش
کیسی ویرانیاں ہیں پہلو میں — کاش وہ پھر ہو جنّت آغوش
سعیِ امروز و فکر فردا ہے — کسے فرصت کرے جو ماتم دوش
اک تجلّی تو دیکھتا ہوں ضرور — کیا کہوں کون ہے یہ ہم آغوش
سُن رہا ہوں میں اپنی خلوت میں — ساز عالم سے نغمۂ خاموش
کاش ایسی بھی ایک ساعت ہو — پھر ہوں وہ اور پھر مری آغوش
میری تخئیل کس قدر ہے بلند — میرا ہر شعر ہے نوائے سروش

ثاقب تشنہ کام کو دیدے
اپنے ہاتھوں سے ساغر پُر جوش

دنیائے اسلام

حجاز، یمن اور عراق کا معاہدہ

اجنبی حکومتوں سے متحدہ جنگ کرنیکا اعلان

حکومت سعودیہ نے جریدہ غیر معمولی میں وہ معاہدہ شایع کر دیا ہے جس پر شاہ غازی بادشاہ عراق ابن سعود اور امام یحیٰی کے دستخط پہلے دنوں ثبت ہوئے ہیں۔ معاہدہ حسب ذیل ہے:

ہم عبد العزیز بن عبد الرحمٰن آل سعود، بادشاہ حجاز، اور امام یحیٰی بن محمد حمید الدین۔ امام یمن اور غازی بن فیصل شاہ عراق رابطۂ اسلامیہ اور اخوت عربیہ کے ماتحت مندرجہ ذیل عہد کرتے ہیں

۱۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ کوئی ایسا معاہدہ نہیں کریں گے جس سے کسی فریق کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

۲۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ اگر ہمارے درمیان میں کوئی صورت نزاع پیدا ہوئی تو آپس میں دوستانہ گفت و شنید سے فیصلہ کرلیں گے۔

بیرونی حکومت کا مقابلہ

۳۔ اگر ہم میں کسی ایک کے ساتھ کسی بیرونی سلطنت کا ایسا معاملہ آن پڑے گا جس سے جنگ کا اندیشہ ہو تو ہم تینوں اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے متحدہ کوشش کریں گے۔

۴۔ اگر کوئی بیرونی سلطنت ہم میں سے کسی پر زیادتی کرے گی تو اس وقت ہم تینوں اپنی طاقتوں کو یکجائی استعمال کریں گے۔ اور مشورہ کر کے اس زیادتی کے دفعیہ کی تدبیر نکالیں گے۔ زیادتی مندرجہ ذیل صورتوں میں متصور ہوگی۔

(۱) اعلان جنگ (۲) بغیر اعلان جنگ مسلح چڑھائی (۳) بحری، بری یا فضائی قوت سے کسی حصہ ملک پر حملہ (۴) ایسی زیادتی کرنے والے کی اعانت یا طرفداری۔

۵۔ اگر ہم میں سے کسی کے ملک میں اضطراب و بغاوت پیدا ہو تو مندرجہ ذیل صورتیں اختیار کی جائیں گی۔

(۱) دفعیہ کی ہر ممکن تدبیر جس میں باغیوں کو اپنے یہاں سے نکال دینا۔ اپنی رعایا کو اس ہنگامہ میں حصہ لینے سے یا باغیوں کی اعانت و مساعدت سے روکنا۔ بالواسطہ یا بلا واسطہ اپنے علاقوں سے باغیوں کو فائدہ اٹھانے سے روکنا داخل ہوگا۔

(۲) مشورے سے اس اضطراب کے دفعیہ کی جو صورت طے ہو اس کی پابندی کی جائے گی۔

۶۔ ہم میں سے جس فریق کے سفیر کسی غیر ملک میں ہوں دوسرے ملک کے سفیر اس جگہ اس فریق کی خدمت بھی بجا لائیں گے۔ لیکن اس فریق کو حق ہوگا کہ جب چاہے اپنا مستقل سفیر مقرر کر دے۔

حملہ آور فریق کی پوزیشن

۷۔ اس وقت جو معاہدات ہم میں سے کسی فریق اور غیر حکومتوں کے ساتھ ہیں اس پر اس کا معاہدہ کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

۸۔ اگر کوئی فریق کسی غیر ملک پر حملہ آور ہو تو اس معاہدہ کی دفعات خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

۹۔ اگر کوئی فریق کسی دونوں فریقوں سے تہذیب اسلامیہ یا ضرورت فوجی کے لئے ماہر فن طلب کرے یا تعلیم کے لئے طلبہ کو بھیجے تو اس کو امیا کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۰۔ یہ معاہدہ سرکاری طور سے اعلان کے بعد سے دس سال تک نافذ رہے گا۔

خلیج فارس کی نگرانی

خلیج فارس کی نگرانی کے لئے حکومت عراق نے ایک مسلح جہاز روانہ کر دیا ہے جو توپوں اور دیگر سامان حرب سے مسلح ہے یہ جہاز خلیج فارس میں صرف عراقی سواحل اور مقامات کی نگرانی کرے گا۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس نگرانی کی ضرورت حکومت عراق کو کیوں محسوس ہوئی۔

فلسطین کی امداد ہر عرب پر فرض ہے

وزیر اعظم عراق نوری پاشا السعید دمشق پہنچ گئے ہیں آپ بیروت سے بذریعہ ہوائی جہاز مصر تشریف لے جائیں گے۔ اور وہاں دو ہفتہ قیام کریں گے۔ آپ نے اخباری نمایندوں سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ فلسطین کی موجودہ بے چینی کو حل کرنے کا کوئی نقشہ تیار کر رہے ہیں آپ نے کہا کہ میں اس سلسلہ میں بعض اہم امور کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہا ہوں اور میرا فیصلہ ہے کہ فلسطین کی مدد کرنا ہر عرب پر فرض ہے مگر میرے اس سفر کا کوئی تعلق اس مسئلہ سے نہیں ہے یہ سفر محض ذاتی اور شخصی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
جہاں پہ توحق عزہ مستقل ہے
ہفتہ وار
صداقت کانپور
جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء | نمبر ۵

اڈیٹوریل نوٹس

مسجد شہید گنج کا فیصلہ

۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء کو چیف جسٹس مسٹر جسٹس بھدے اور مسٹر جسٹس دین محمد پر مشتمل لاہور ہائی کورٹ کی مکمل بنچ نے مسجد شہید گنج کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔

چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس بھدے نے اپیل کو معہ خرچہ کے خارج کر دیا، اور لکھا کہ قبضہ مخالفانہ ہو جانے کی وجہ سے مسجد میں مسلمانوں کے نماز پڑھنے کے حقوق ختم ہو گئے، اور اب یہ عمارت مسجد نہیں رہی۔

مسٹر جسٹس دین محمد نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا اور اپیل کو منظور کر لیا، اور لکھا کہ مسلمانوں کا مطالبہ حق بجانب ہے، اور مسجد کے انہدام سے نئی بنائے مخاصمت پیدا ہو گئی ہے۔ اپیل کثرت رائے سے خارج ہو گئی۔

مسجد کسی انسان کی ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ خدا کا گھر ہے اس پر قبضہ مخالفانہ کی بحث عاید کرنا تعجب خیز ہے۔

کسی خیال اور طبقہ کے مسلمان کے لئے یہ بات ناگزیر ہے کہ وہ کسی وقت میں بھی یہ خیال کر سکے کہ مسجد شہید گنج اب مسجد نہیں رہی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس فیصلہ کو مسلمان کسی صورت میں بھی قبول نہیں کر سکتے ہیں، بہر حال دیکھئے اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟

شیعہ سنیوں کا افسوسناک جھگڑا

ہم کو نہایت شرم و ندامت کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ اور سنیوں کے درمیان پھر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں، اور نازک حالات پیدا ہو گئے ہیں اور اسی سلسلہ میں سنیوں کو مدح صحابہ پڑھنے اور جلوس نکالنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مدح صحابہ کے سلسلہ میں ۱۹۳۶ء کے موسم گرما میں بہت زوروں کے ساتھ ایجی ٹیشن شروع ہوا تھا اور بالآخر شیعہ اور سنیوں کے نمایندوں نے ہز ایکسی لینسی گورنر سے ملاقات کی تھی اور گورنر نے ان کو آپس میں سمجھوتہ کرنے کا مشورہ دیا تھا، لیکن جب ان کے درمیان سمجھوتہ نہ ہو سکا تو گورنمنٹ نے ایک السباب کمیٹی مقرر کر دی تھی، کمیٹی کی رپورٹ ابھی شایع نہیں ہوئی ہے اسی سلسلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد بھی لکھنؤ آئے ہوئے ہیں، اور وہ آپس میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔

اسی سلسلہ میں سنیوں کے ایک ڈیپوٹیشن نے آنریبل پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم سے ۲۵ جنوری کو ملاقات کی وزیر اعظم نے ڈیپوٹیشن کو یہ جواب دیا کہ رپورٹ عنقریب شایع ہونے والی ہے۔

مسلمانوں کی یہ آپس کی جنگ، نہایت افسوسناک اور تباہی پیدا کرنے والی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ لکھنؤ کے شیعوں اور سنیوں کے رہنما ذرا ایثار اور ایمانداری کے ساتھ اس قضیہ کو ختم کرانے کی کوشش کریں ورنہ صوبہ کے مسلمانوں کو اس اختلاف سے سخت نقصان پہنچنے کا خوف ہے۔

کانگریس کے صدر کا انتخاب

مسٹر سوبھاش چندر بوس کے کانگریس کے اجلاس ہری پور کے پریسیڈنٹ بلا مقابلہ منتخب ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس اعلان سے بنگال کے کانگریس مینوں کی تسلی ہو گی جو یہ بات محسوس کر رہے تھے کہ کانگریس کی صدارت کے لئے اُن کے صوبہ کے حق میں کافی دیر ہو چکی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو موجودہ پریسیڈنٹ کانگریس کی طرح آپ بھی سوشلسٹ خیال کے لیڈر ہیں۔ دونوں حضرات انڈی پنڈنس فار انڈیا لیگ کے ممبر ہیں اور ایک موقع پر جب ان کے خیالات کانگریس پالیسی کے خلاف تھے تو دونوں نے استعفیٰ پیش کئے تھے۔ دونوں حضرات ۱۹۳۱ء کے گاندھی ارون پیکٹ کے مخالف تھے لیکن پنڈت جواہر لال نہرو اس پیکٹ پر دستخط کرنے کے لئے راضی ہو گئے تھے مگر مسٹر سوبھاش چندر بوس نے دستخط کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس کے سامنے اس موقع پر چند مشکلات ہیں اول تو آپ ایسے صوبہ کے بزرگ ہیں جہاں کانگریسی وزارت نہیں ہے۔ دوسرے فیڈریشن کا معاملہ اہمیت پکڑ رہا ہے۔ کانگریس کے اندر دو پارٹیاں زور آزما ہیں اور ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ آپ کو پریسیڈنٹ کانگریس کے لحاظ سے اپنی رایوں میں بہت کچھ تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو کی طرح آپ کو بھی کثرت رائے کے سامنے اپنا سر خم کرنا ہوگا کیونکہ ملک کا فائدہ اسی میں ہے۔

خدا کرے آپ کا دور ملک کے لئے مفید اور کامیاب ثابت ہو۔

لیجس لیٹو اسمبلی

۲۴ جنوری کو یو۔پی اسمبلی میں وزیر اعظم نے میلہ کنٹرول بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ میلوں کے انتظام کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گاہے گاہے قاعدے نافذ کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے متعلق کوئی آئینی اختیار نہیں ہے۔ اسلئے ان کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ ایسے میلوں کے موقعہ پر جو بڑے مجمع ہوتے ہیں ان کے تحفظ کے لئے کسی خاص فرد کے پاس کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ اس بل کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میلوں کے موقعہ پر اپنی امداد اور انتظام کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کر سکیں گے۔ کنور سر مہاراج سنگھ نے بل کے عام اصولوں سے اتفاق کیا لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو بہت زیادہ اختیارات دینے پر اعتراض کیا۔ سر جوالا پرشاد سریواستوا نے کہا کہ حکومت جلد بازی سے قانون بنا رہی ہے۔ قانون توڑنے والے اب قانون بنانے والے بن گئے ہیں۔ اور اغنیا سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت نے بحث بند کرتے ہوئے مخالف ممبروں اور خاص کر کنور سر مہاراج سنگھ کی مفید نکتہ چینی کی تعریف کی اور کہا۔ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو وسیع اختیارات دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ لیکن ایسے میلوں میں جو غنڈے بدمعاش اور جیب کترے وغیرہ چلے جاتے ہیں انہیں روکنا اور میلہ والوں کو ان سے بچانا ضروری ہے۔ اور جن مقامات پر لوگ اس قانون کا نفاذ نہیں چاہیں گے وہاں اسے نافذ نہیں کیا جائے گا۔

۲۵ جنوری کو یو۔پی اسمبلی کا اجلاس آج معمول کی نسبت چند منٹ پہلے ہی ختم ہو گیا۔ اور کل یوم آزادی کی وجہ سے اجلاس نہیں ہوگا۔ شام کے ۵ بجے مسٹر ہرگووند رباجپئی (کانگریس) نے تحریک پیش کی کہ آج اجلاس ذرا جلدی اور کل پورے دن کے لئے ملتوی کیا جائے کیونکہ کل یوم آزادی ہے اور بہت سے ممبروں کو اپنے ضلعوں میں یوم آزادی منانے کے لئے پہونچنا ہے اسپیکر نے ہاؤس کو مطلع…

ص دوسرے کے ساتھ اشتراک عمل کیا۔ جلسہ میں مسٹر محمد فاروق۔ مسٹر عبدالسلام۔ مولانا عبدالقیوم۔ مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح۔ حافظ محمد صدیق۔ مولوی عتیق الرحمٰن اور صاحب صدر نے نہایت پرمغز تقریریں کیں جلسہ میں متعدد رزولیوشن منظور کئے گئے جس میں مسجد شہید گنج کے فیصلہ کے خلاف اظہار بیزاری کیا گیا اور اس پر اپنے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور جلسہ اٹھا دیا گیا۔

کانپور کے ڈسٹرکٹ و سشن جج

مسٹر آر۔ ایل۔ یارک۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ جج کانپور کو حکومت نے اودھ چیف کورٹ کا چیف جج مقرر کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ کی جگہ عارضی طور پر مسٹر گریش پرشاد ماتھر ڈسٹرکٹ و سشن جج مقرر کئے گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ ججی کانپور پر مسٹر ہنٹر سابق ڈسٹرکٹ جج کانپور ہی تشریف لائیں گے۔ جنکی رخصت فروری میں ختم ہونے والی ہے۔

مسافر خانہ کا افتتاح

خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب کے مسافر خانہ واقع پریڈ کا افتتاح ہز اکسیلنسی گورنر صوبہ نے ۲۶ جنوری کو کیا جسمیں تقریباً ڈھائی سو معززین شہر شریک تھے۔ (تفصیل صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے)

ارسلا اسپتال کا افتتاح

۲۶ جنوری کو ہز اکسیلینسی گورنر صوبہ نے اُرسلا ہارسمین اسپتال کا افتتاح فرمایا جسمیں معززین شہر نے شرکت کی۔ مسٹر ہارسمین نے اس اسپتال کے لئے تین لاکھ روپیہ کا شاندار عطیہ دیا تھا (تفصیلی حالات صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمایئے۔)

میلاد شریف

خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب کے مسافر خانہ کے افتتاح کے سلسلہ میں ۲۶ جنوری کی رات کو ایک بارونق محفل میلاد منعقد ہوئی جسمیں مولانا وصی علی صاحب…

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ ۲۹ جنوری کو منعقد ہوگا جسمیں سب سے پہلے سینیر اور جونیر وائس چیرمین کا مسئلہ پیش ہوگا سینیر وائس چیرمینی کے لئے حاجی قمرالدین صاحب سید محمد رضا صاحب اور مسٹر ایس۔ ایم بشیر بار ایٹ لا امیدوار ہیں تعلیمی کمیٹی کی چیرمینی کے لئے بابو کاشی ناتھ بھلا اور بابو بخت نرائن سریواستوا امیدوار ہیں۔

تعلیمی کمیٹی کے سکریٹری کے لئے مسٹر مصطفیٰ حسین میرزا اور چودھری ہیٹوری پرشاد امیدوار ہیں۔

ہم عرصہ سے اس خیال کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ لڑکیوں کی تعلیم کا ایک الگ شعبہ قائم کر کے انکو عورتوں کی نگرانی میں دیدیا جائے اور اس کے لئے تعلیمی کمیٹی میں چار عورتوں کو باہر سے لے لیا جاوے کانپور میں پڑھی لکھی عورتوں کی کمی نہیں ہے ہم امید کرتے ہیں کہ گذشتہ واقعات پر نظر کرتے ہوئے ممبران بورڈ اس طرف ضرور توجہ فرمائینگے اسی طرح لیڈیز پارک کمیٹی بھی عورتوں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔

یوم آزادی

۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء کو کانپور میں یوم آزادی منایا گیا مختلف وارڈوں میں جلسے ہوئے اور شام کو شردھانند پارک میں پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں پبلک جلسہ ہوا۔ اور سب جگہ جھنڈے کی سلامی کی رسم ادا کی گئی۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلبا نے کالج کی عمارت پر کالج کے حکام کی مرضی کے خلاف قومی جھنڈا لہرایا۔ یہ بھی سنا گیا ہے کہ کرائسٹ چرچ کالج کے چند طلبا نے ایک درخت سے لگا ہوا قومی جھنڈا گرا کر جلا دیا۔

مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن

مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے تقریروں کے ایک سلسلہ کا انتظام حلیم مسلم ہائی اسکول میں کیا ہے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے:

۲۸ جنوری ۶½ بجے شام۔ سیاست حاضرہ
چودھری خلیق الزماں صاحب
۲۹ جنوری ۶½ بجے شام۔ جمہوریت و ڈکٹیٹر شپ
پروفیسر حلیم (پرو وائس چانسلر علیگڈھ یونیورسٹی)
۳۰ جنوری ۶½ بجے شام۔ موجودہ سیاست اور عورتیں
بیگم شاہنواز اور بیگم اعجاز رسول

ایجوکیشن چیرمین علیحدہ کر دیئے گئے

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین پنڈت راج نرائن شکل کے خلاف بورڈ نے عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس کیا تھا مگر پنڈت جی نے استعفا نہیں دیا چنانچہ اب حکومت نے آپ کو ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمینی سے علیحدہ کر دیا ہے۔

مقدمہ توہین میں راضی نامہ

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سوٹر چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ اور لالہ پدم پت سنگھانیہ کے درمیان جو مقدمہ توہین چل رہا تھا اس میں راضی نامہ ہو گیا ہے اور اسی سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے بھی گورنمنٹ کے مشیر قانونی سے درخواست کی ہے کہ مقدمہ اٹھا لینے کی اجازت دی جائے۔

مقدمہ توہین

اتھرٹن ویسٹ مل نے جو مقدمہ توہین مسٹر یوسف پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری اور پنڈت راجہ رام شاستری کے خلاف دائر کر رکھا تھا اس کی پیشی ہوئی مستغیث اور نمایندہ پریس کے بیانات ہوئے اور آیندہ پیشی ۳ فروری کو ہوگی

افسوسناک موت

یہ خبر ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ سید علی الیاس عرف بن صاحب جو کہ کانپور کے ایک نہایت مشہور شکاری تھے انھوں نے ۲۳ جنوری کو انتقال کیا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

مرحوم ایک بادماغ بزرگ تھے اور انھوں نے کانپور کے ہندو مسلم فسادات میں ہر مظلوم کی انتہائی مدد کی تھی۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے اور آپ کے پسماندگان کو صبر عطا فرماوے۔

استقبالیہ کمیٹی

یو۔پی کی قلیل التعداد جماعتوں کی کانفرنس کے لئے ایک مجلس استقبالیہ منتخب کی گئی ہے استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کے لئے نواب سردار بیگم اختر حیدر آبادی کو منتخب کیا گیا ہے اور آرگنائزر سوامی جگانند منتخب ہوئے ہیں۔

ایک سنسنی خیز مقدمہ

مولوی پیغمبر بخش صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ایک نوجوان شادی شدہ عورت مسماۃ مہادیوی کے اغوا کا ایک سنسنی خیز مقدمہ چل رہا ہے جسمیں پنڈت جگت نرائن شکل میونسپل کمشنر مسٹر لکشمی نرائن میونسپل اسکاوٹ کمشنر، ڈاکٹر کامتا پرشاد اور ان کی دو لڑکیاں ماخوذ ہیں، مسماۃ مہادیوی کا بیان ہے کہ اسے پنڈت جگت نرائن شکل اور مسٹر لکشمی نرائن نے ڈاکٹر کامتا پرشاد اور انکی دونوں لڑکیوں کی مدد سے اغوا کیا۔ مسماۃ مذکور کا بیان ہے کہ اسے بتایا گیا کہ پنڈت جگت نرائن تعلیمی کمیٹی کے وائس چیرمین ہیں اور وہ اسکول میں استانی کی ملازمت دلادیں گے۔ آیندہ پیشی ۲۹ جنوری کو ہوگی۔

مزدور سبھا کا جلسہ

مزدور سبھا نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر مندرجہ ذیل مطالبات منظور نہ کئے گئے تو تمام کاٹن ملوں میں ہڑتال کر دی جائے گی۔ مطالبات حسب ذیل ہیں:-

(۱) کانپور لیبر تحقیقاتی کمیٹی اپنی رپورٹ ایک ماہ کے اندر شایع کر دے اور اسمیں سفارش کی جائے کہ ۱۹۲۹ء سے مزدوروں کی اجرتوں میں جو تخفیف کی گئی ہے۔ وہ بحال کر دی جاوے۔

(۲) مزدوروں پر جو زیادتیاں کی جاتی ہیں ان کا خاتمہ کیا جائے اور کاریگر کی برطرفی کا معاملہ ایک ثالثی بورڈ کے ذریعہ سے طے کیا جاوے۔

(۳) دفعہ ۱۴۴ کا حکم امتناعی واپس لیکر مزدوروں کو جلسہ کرنے کی اجازت دی جاوے۔

(۴) ٹریڈ یونین کے تمام کارکن جیل سے رہا کئے جائیں اور ان کے خلاف دائر شدہ مقدمات واپس لئے جاویں۔

جلسہ نیلی پوش

۲۳ جنوری کو چمن گنج میں نیلی پوش حضرات کا ایک جلسہ ہوا جسمیں نیلی پوشوں کا فوجی نظام مرتب ہوا اور اس کے سالار اعظم مسٹر محمد فاروق سکریٹری اتحاد ملت منتخب کئے گئے۔

تحقیقاتی کمیٹی

مسٹر رورا کی صدارت میں لیبر تحقیقاتی کمیٹی کے اجلاس برابر ہو رہے ہیں اور شہادتیں قلمبند کی جا رہی ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ بجائے ۲۹ جنوری کے یکم فروری ۱۹۳۸ء کو ہوگا جسمیں ایک ممبر ایجوکیشن کمیٹی کا انتخاب بھی ہوگا جو پنڈت راج نرائن شکل کے ممبری اور چیرمینی سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے خالی ہوئی ہے

ہڑتال جلسہ اور جلوس

مسجد شہید گنج لاہور کا فیصلہ مسلمانوں کے خلاف ہو گیا ہے اس خبر کو اہل شہر نے نہایت افسوس کے ساتھ سنا چنانچہ مسلم لیگ کی طرف سے اس فیصلہ کے خلاف رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے یہ اعلان کیا گیا کہ تمام مسلمان اپنا کاروبار ۲۷ جنوری کو بند کر کے ۲ بجے پریڈ گراؤنڈ میں جلسہ میں شریک ہوں چنانچہ شہر کے تمام مسلم دوکانداروں نے مکمل طور پر ہڑتال کی اور جو جلسہ مولوی سید محمد جامع صاحب کی صدارت میں پریڈ گراؤنڈ میں ہوا اس میں بکثرت ہر خیال کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ یہ امر باعث خوشی ہے کہ اس موقع پر مسلم لیگ اور مجلس احرار نے ایک ص

سبد گل

آئرلینڈ اور برطانیہ کی گفت وشنید ختم ہوگئی کانفرنس میں السٹر کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا نشستند وگفتند وبرخاستند۔

کانفرنس کے بعد مسٹر ڈی ولیرا نے بیان کیا کہ ہمارے راستہ میں مشکلات بہت زیادہ ہیں لیکن ہماری گفت وشنید بہت دوستانہ طریق پر ہوئی ہے۔

جاپان نے بھی ۱۹۳۷ء میں بڑی گرم جوشی کے ساتھ چین کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔

لارڈ لوتھین یا تو بولتے ہی نہ تھے، یا بولتے بولتے، بولے تو یہ بولے کہ فیڈریشن کو منظور کرلو ورنہ یہاں بھی یوروپ کی سی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

صوبہ جاتی حکومتوں کو مژدہ ہو کہ انھیں مطلق العنانی کے اختیارات حاصل ہونے والے ہیں ورنہ خانہ جنگی کا امکان کیسے پیدا ہوتا ہے۔

جاپانی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے کہا کہ برطانیہ اگر مشرقی قوموں کی توہین کرے گا، تو ہم چین میں برطانی حقوق ومفاد کے تحفظ کی گارنٹی نہیں کرسکتے۔

لیجئے معاملہ دو ٹوک ہوگیا، ایک ہی تقریر میں جاپان کے تمام معانی ناموں پر پانی پھر گیا خاص طور پر وجہ نہایت معقول ہے، گویا جاپان مشرقی قوموں کا بڑا احترام کررہا ہے

سیٹھ گوبند داس نے افریقہ سے واپسی کے بعد وہاں کے جو حالات بیان کئے ہیں۔ ان میں سر آغا خاں کا ذکر بہت دلچسپ انداز میں آیا ہے، معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے کینیا میں بالائی علاقہ خریدنا چاہا لیکن چونکہ وہ کالی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

خواہ برطانی امپیریلزم کے کتنے ہی چہیتے کیوں نہ ہوں ؟ اس لئے وہ زمین انھیں نہ مل سکی، بالآخر انھیں اپنی مغربی بیوی کے نام سے وہ زمین خریدنا پڑی۔

مسٹر سبھاش چندر بوس سے اخبار کے ایک نمایندے نے بڑا دلچسپ سوال کیا یعنی کیا آپ شادی کرنے کا خیال رکھتے ہیں، جواب بھی ویسا ہی دلچسپ تھا کہ مجھے ان تمام باتوں کے سوچنے کا وقت ہی نہیں ہے۔

ایک وہ لوگ ہیں کہ جنھیں شادی کے علاوہ اور کسی بات کے سوچنے سمجھنے کا موقع نہیں ہوتا۔

مشرقی افریقہ کے ایک یوروپین لیڈر نے فرمایا کہ ہم بالائی علاقوں میں ہندوستانیوں کے داخلہ کے متعلق ہندوستانیوں یا ہندوستانی حکومت یا کسی اور کی مداخلت ہرگز برداشت نہیں کرسکتے۔

اسی کو کہتے ہیں کہ کھونٹے کے بل بچھڑا کودتا ہے

وائسرائے ہند ریاست دتیہ میں

جھانسی ۵ / جنوری حیدر آباد (دکن) سے دہلی جاتے ہوئے والیسرائے ہند اور لیڈی لنلتھگو کل رات تھوڑی دیر کے لئے ریاست دتیہ ٹھہرے، اسٹیشن پر معززین ریاست نے جن میں مہاراجہ صاحب دتیہ بھی شامل تھے، شاندار استقبال کیا۔

ایک سرکاری دعوت میں جسمیں وائسریگل پارٹی کے علاوہ جھانسی کے تمام سول وملٹری افسران نے شرکت کی، مہاراجہ دتیہ نے والیسرائے کو زراعت اور دیہاتوں کی فلاح بہبود کی دیگر باتوں میں دلچسپی لینے پر خراج تحسین ادا کیا، والیسرائے نے شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ ریاست مہاراجہ اور سر عزیز الدین وزیر اعظم کی رہنمائی میں بہت

ادب لطیف

ایک روشن حقیقت

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی

ایک روشن حقیقت جس کو صرف تم سمجھتے ہو پیارے !!! " " " " " "

ہمارے مصائب نئے مصائب نہیں " "

شاید محبت کا حقیقی مفہوم یہی ہے۔ اور اب تو میں خود بھی ایک مسلسل فراق اور محرومی دیدار کی تکمیل چاہتی ہوں، اس لئے کہ تمہاری اور ہمارے خدا کا یہی منشاء ہے اور میں فطرت کے ہر حکم کو بجالانا اپنے لئے اہم سمجھتی ہوں! " " " " " "

کون ہے جو اپنے لڑکپن کے ساتھی اپنے دوست سے جدا ہوکر درد وتکلیف میں مبتلا نہیں ہوتا لیکن او میرے یوسف ثانی اگر یہی اذیتیں جزو زندگی بن جائیں اور ان میں ایک مزہ ایک سرور ایک کیف حاصل ہو تو ایک شاعرہ کم سے کم ان نعائم کے لئے دولت کونین ٹھکرادے گی۔ " " " " " " "

تم کہتے ہو کہ " مجھے تم سے محبت نہیں "۔ آہ! تم نے مجھے سراپا محبت بنا دیا جس کے لئے میں تمہاری رہین منت ہوں، تمنے میری رگ رگ میں شرار زندگی کو موجزن کردیا تیرے لطف کرم کے بے پناہ دشنہ تیروں نے میرے سینہ کو چھلنی کرڈالا۔ " " " "

میری محبت بو الہوس نہیں، اسلئے کہ خدا خود محبت ہے، محبت پر کوئی الزام لگانا خدا پر الزام لگانا ہے، میں نے تمہیں تباہ کیا یہ سچ ہے لیکن میں خود بھی تو، اور میری تباہیاں وبربادیاں زندگی بھر کے لئے ہیں خواہ تم تباہ کرو یا حوادثات زمانہ۔ " " " " "

اور تو مجھ سے اب تک اجنبی ہے پیارکر! کیا کہا؟ میں تمہیں بھول گئی اس لئے کہ تم فرائض دوستی اور حقوق محبت سے دانستہ دامن کش رہتے ہو، آہ! یہ کیسی سزا تم نے میرے لئے تجویز کی! " " " ع " " "

ایسی آزادی سے بہتر تھی وہ تعزیر قفس
میں چمن میں ہوں مگر ہیں بال وپر ٹوٹے ہوئے

میرے محبوب ہمنے ایک دوسرے کو بڑے رنگین اور پر تاثیر طویل خطوط بھیجے بارہا ہمارے خامہ پرشوق کو جنبش ہوئی، اکثر ہم دونوں رات کے سکوت بخش تنہائیوں میں جبکہ دنیا سوتی ہے ہم لوگ جاگتے ہیں اور شعر کی صورت میں اپنے دلوں کے نقوش بناتے ہیں، اور جب دنیا جاگتی ہے تو ہم سوتے ہیں۔ " " " " " "

ارے توبہ! اب ایسی خلوت ہمیں تلاش کرنے پر بھی نہیں ملتی تم نزدیدا پارے اور میں۔۔ اب ہماری محبت کا چاند آفتاب کے غروب ہونے کے بعد کیوں نہیں طلوع ہوتا ہے پیارے!۔

یہ سب تمہاری خطائے نسیان کا نتیجہ ہے جو لازمہ حیات بنے گا، یقیناً تمہاری غلطی کا علاج " " " فرقت " " " اور " " ہمیشہ کی جدائی .... دور حاضرہ کا شکریہ ادا کرو کہ معبود محبت! نے ہمیں ایک نگہبانی سے آزاد کیا اور اب ہماری محبت کے درمیان وسیع دریاؤں پہاڑوں کا پردہ حائل ہے میں مادی اعتبار پر۔ " " " سہی " " لیکن روحانی حیثیت سے میں تمہاری ہوں! اور تا زندگی تمہاری رہوں گی۔

دل پہ لیا ہے داغ عشق کھو کر بہار زندگی
اک گل تر کیواسطے ہم نے چمن لٹا دیا۔

عالم نسواں

عورتوں کے متعلق مہاتما گاندھی کے خیالات

(۱) ہندو سماج میں استری جاتی کو حقیر سمجھنے کا جو جذبہ زور پکڑ گیا ہے، وہ سماج کی گندگی کی علامت ہے " " " یہ گندگی کسقدر گہری جمی ہوئی ہے، اس کا ایک ثبوت تو یہ ہے کہ دھارمک پرش بھی اس حقارت کے جذبہ سے خالی نہیں ہیں۔

(۲) استری اور پرش میں قدرتی بھید خواہ کچھ ہوں اور ان بھیدوں کے باعث ان کے فرائض بھی جدا جدا ہوں، پھر بھی ان دونوں میں نہ کوئی اونچ ہے اور نہ نیچ دونوں سماج کے اہم اور بہترین انگ ہیں۔

(۳) پرش ایک طرف تو استری جاتی کو دباتے ہیں، جہالت میں رکھتے اسکی توہین اور اس کی نندا کرتے ہیں۔ " " " "

اور دوسری طرف اسے اپنی خواہشات نفسانی کو سیر کرنے کا محض ایک ذریعہ سمجھتے ہیں اور اس لئے اسے گڑیا کی طرح من چاہے ڈھنگ سے سجاتے اور اس کی خوشامد وناز برداری کرتے ہیں۔

اس طرح وہ عورت کے جذبات کو بھڑکانے میں کوشاں رہتے ہیں ان دونوں باتوں سے اکیلی عورتوں کا ہی نہیں بلکہ خود مردوں کا اور سارے سماج کا بھی بھاری تنزل ہوا ہے"

(۴) دیکھ بھال پرورش، اور تعلیم وتربیت میں لڑکی اور لڑکے کے درمیان فرق پیدا کرکے لڑکی کی نشو ونما سے غفلت اختیار کرنے والے والدین پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں۔ "

(۵) جوان، اور بالغ مرد جتنی آزادی کا حقدار ہے عورت بھی اس کی اتنی ہی حقدار ہو

(۶) استری ابلا، یعنی کمزور نہیں ہے اگر وہ اپنی شکتی کو سمجھے تو مرد سے بھی زیادہ طاقتور ہے ماں بن کر وہ بالک کا جیسا زمان کرتی ہے اور پتنی بن کر پتی کو جیسی صلاح دیتی ہے مرد عموماً ویسا ہی بنتا ہے۔"

(۷) سنسار میں دھرم کی رکھشا استری جاتی کے کارن ہی ہوتی ہے"۔

(۸) اگر ہم اپنے کو مکمل سوراجیہ کے لائق بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں واجب ہے کہ ہم استریوں کی اوسھتا سدھاریں ان کا آدر اور سنمان کریں جب تک ایک بھی ایسی عورت ہو جس کو ہم لوگ اپنی پیاس بجھانے کا ذریعہ بناتے ہوں تب تک ہم میں سے ہر ایک کو شرم کے مارے سرنیچا کر لینا چاہئے"۔

(۹) بغیر استریوں کا سدھار کئے اور انھیں مناسب تعلیم دیئے نہ تو آج تک کسی دیش کا اودھار ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

میں استریوں کی زیادہ سے زیادہ آزادی کا حامی ہوں، سب سے پہلے میں سوشل خرابیوں کو دور کرنا چاہتا ہوں، جن کے باعث ہمارا دیش اتنا پتت اور کمزور ہوگیا ہے، میں چھوٹی لڑکیوں کی شادی کو برا خیال کرتا ہوں

(۱۰) ماتا، پتا لڑکیوں کو پرائے گھر کی سمپتی سمجھ کر صرف شادی کردینے کے لئے ہی انھیں پالتے پوستے ہیں۔

اس سے بڑھ کر نندا کی اور کیا بات ہوسکتی ہے۔"

بچوں کی دنیا

ایک عجیب لڑکا

ایم، ایس، ڈی، رفیق

۱۶۴۲ء کے بڑے دن کے موقع پر ایک لڑکا پیدا ہوا، لیکن کسی نے اس لڑکے کا کچھ زیادہ خیال نہیں کیا حالانکہ بچوں کے پیدا ہونے پر لوگ بہت خیال کرتے ہیں

چند سال کے بعد اس کے والدین نے اسے گرنتھم کے گرامر اسکول میں بغرض تعلیم داخل کردیا لیکن اس لڑکے نے کچھ زیادہ توجہ تعلیم حاصل کرنے کی طرف نہیں کی اور اس کے تمام دوست احباب اس کو بیوقوف کہنے لگے۔

مگر وہ یہ سن کر زمین پر پیر مار کر کہدیتا۔ میں بیوقوف نہیں ہوں، میں نے ایک پن چکی بنائی ہے جسے میں نے اپنے مکان کی چھت پر لگا رکھا ہے "۔

لڑکے اس پر یہ جواب دیتے۔ " "

مگر وہ پن چکی ہوا کے رخ پر چلتی ہو گی "

اس فقرہ کو سن کر اس عجیب لڑکے نے ایک اور نئی طرح چکی بنائی، جو پیر کے دباؤ سے چلتی تھی، اس کا ایک ننھا سا نمونہ اس نے بناکر ایک چوہیا کو اس کے پہیے پر دوڑایا جس سے چکی چلنے لگی اب وہ کہا کرتا تھا کہ میں ایک اور چیز بناؤں گا، پھر ایک اور چیز بناؤں گا۔ " " " "

اس کے بعد جو چیز اس نے بنائی وہ ایک گھنٹہ تھا جو پانی کے دباؤ سے چلتا تھا۔

چونکہ اس لڑکے کو مشین بنانے کا بہت زیادہ شوق تھا اس لئے اسے کیمبرج کی تعلیم گاہ پہونچا دیا گیا، جہاں اس نے بہت ترقی کی آخر کار دنیا نے اس لڑکے کو "سر آئزک نیوٹن" کی شکل میں دیکھ لیا۔

جنھوں نے زمین کی کشش کا مسئلہ دریافت کیا۔

پردۂ فلم

فلموں کے مکالمے

از مسٹر ہریندر ناتھ چٹو پادھیائے

عہد حاضرہ کا سب سے برا اور مانا ہوا فلمی اداکار چارلی چپلن فلموں میں گفتگو اور مکالمے کے قطعی حق میں نہیں ہے اس کا یہ اصول کسی فریب پر مبنی نہیں ہے بلکہ تجربہ پر مبنی ہے۔

ایک سچے آرٹسٹ کی طرح اس نے پرائیویٹ طور پر اس کا تجربہ کیا ہے، اپنے خاص اسٹڈیو میں اپنے پرائیویٹ تجربہ کے دوران میں اسے کوئی وجہ ایسی معلوم نہیں ہوئی کہ وہ فلم کو گفتگو سے آلودہ کرے۔

وہ دنیا کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں رکھنا چاہتا جو خود اس کے نقطہ نظر سے معیار کے مطابق نہ ہو اس نے آج تک کوئی فلم ایسی نہیں پیش کی جس میں اس کا اپنا آرٹ عروج پر نہ ہو۔

ایک دریا دل سخی کی طرح وہ نفیس چیز کی سخاوت کرنا پسند کرتا ہے، خاموش فلموں کے زمانے جبکہ ابھی ناطقات نے خاموش فلموں کو چیلنج نہیں دیا تھا

چارلی نے ایسے خوشنما اور لاجواب فلم پیش کئے جو دنیائے فلم میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور ہمیشہ یادگار رہیں گے۔

فلمی دنیا کے اس عظیم ترین شخصیت کے اس خیال کو دیکھتے ہوئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کونسی ایسی بات ہے جس کی بنا پر وہ فلموں میں گفتگو، مکالمہ اور آواز کے اس قدر خلاف ہے۔

نہایت ہی مختصر الفاظ میں اگر اس کی اس نفرت کا ذکر کیا جائے تو اس میں ذرا بھی مبالغہ نہ ہوگا کہ بہت عرصہ قبل اس نے پدوکن، جیسے جہانگیر شہرت کے مالک روسی فلمساز وں کے خیال کے مطابق اس اہمیت کو سمجھ لیا تھا کہ خالص آواز کے مقابلہ میں تقریر فلم آرٹ کے لئے شدید نقصان رساں ہوں گی اور فلم میں مکالمہ اس کی خوبیوں کے لئے ہر لحاظ سے مہلک اثر رکھنے والا ثابت ہوگا کیونکہ مکالمہ بعض اوقات غیر ضروری طور پر محض خانہ پری کے لئے ٹھونس دیا جائیگا اور اکثر اوقات ایسا بھی ہونا ممکن ہے کہ جہاں خالص آواز کی حقیقی حد شروع ہوتی ہے وہاں یہ مکالمہ محض بے معنی ہوکر رہ جائے گا اور اگر بالکل ہی ایسا نہ ہوا تو اس کی حیثیت ثانوی رہجائے گی چنانچہ اس نکتہ عظیم کو سمجھتے ہوئے چارلی چپلن نے عین اس وقت جبکہ متکلم فلمیں عروج پر تھیں "ماڈرن ٹائمز" کے نام سے ایک لاجواب فلم پیش کیا جس نے روس اور چین کو مسرت سے دیوانہ کردیا اس حقیقت میں مبالغہ کا شائبہ تک نہیں کہ ماسکو لینن گراڈ کے گلی کوچوں میں اس فلم کا ذکر ہوتا ہے بلکہ مشہور ممالک میں اس فلم کا بیحد چرچا ہوا اور بہت پسند کیا گیا اور جہاں تک جرمنی اور اٹلی کا تعلق ہے۔

اس فلم کی وجہ سے شدید سیاسی صورت حالات رونما ہوگئی تھی، ہندوستان جو آرٹ کی پرکھ اور جانچ کے معاملہ میں ابھی بچپن کے عالم میں ہی ہے اور جس کی نظریں ہر نئی چیز کی آمد سے خیرہ ہوجاتی ہیں اس حقیقت سے کیسے آگاہ ہوسکتا تھا کہ خالص آواز کی فلموں کے معاملہ میں وہ بہت کامیاب ہوسکتا اور چند مشکلات کے سوا اس کے راستہ میں کوئی خاص رکاوٹ حائل نہیں ہے۔

دنیا میں آج تک چند ہی فلمیں ایسی تیار ہوئی ہیں جو صحیح مکالموں کی حامل تھیں، صحیح مکالمہ تھیٹر کے مکالموں سے بالکل الگ چیز ہے اور ان کو قطعی مختلف طریقوں سے پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے صحیح مکالموں کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ کے استعمال میں حزم واحتیاط سے کام لیا جائے اور الفاظ آواز کی صوتی کیفیات کے پوری طرح مظہر ہوں تا وہ اسی تصویر کا تصور پیش کرسکیں۔ ص

ص جس کو پیش کیا جارہا ہے اور بلاشبہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے اس میں صرف وہی لوگ کامیاب ہوسکتے ہیں جن کے دماغ میں قوت ایجاد ہے جو اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ جس تصویر کو وہ پیش کررہے ہیں، اس کیلئے مناسب ترین الفاظ کا برمحل استعمال کیونکر؟ ہوسکتا ہے۔

فلموں کے مکالمے لکھنے والا شخص ایسا ہونا چاہئے جو صحیح لفظ کے انتخاب اور اس کے صحیح استعمال پر قادر ہو اور اس کے الفاظ کو ردو بدل کرنے کی قطعی گنجائش نہ ہو اور کم از کم الفاظ میں اپنا مطلب واضح کرسکتا ہو۔

جب تک فلموں میں مکالمہ کی لعنت برقرار رہے گی اعلیٰ ترین فلمی مکالموں کے لئے الفاظ میں کفایت اہم ترین ضرورت ثابت ہوتی رہیگی اکثر فلموں کے مکالمے اتنے طویل ہوتے ہیں کہ تھیٹریکل انداز کے مکالمے بھی ان کے سامنے گرد ہو جاتے ہیں لیکن اس قسم کے بعض فلم محض اس لئے کامیاب ہو جاتے ہیں کہ انکے موضوع میں کوئی خصوصیت ہوتی ہے، اسمیں کلام نہیں کہ ہندوستان کے اکثر فن کاروں نے باقاعدہ حصول تعلیم کے باوجود کسی حد تک کمال حاصل کرلیا ہے، لیکن محض اس بنا پر کہ انھوں نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی اور اس کے باعث وہ بلند پایہ چیز دینے سے قاصر ہیں انھیں موجودہ معمولی معیار کے لئے حق بجانب نہیں ٹھہراتا چاہئے کیونکہ اگر انھیں زیادہ علم اور ٹریننگ حاصل ہوتی تو یقیناً ہمارے فلموں کا معیار موجودہ سے بہت زیادہ بلند ہوتا

اور ان مکالموں کی اتنی بھرمار نہ ہوتی کہ طبیعت اچاٹ ہو جاتی، غالباً اب وہ وقت دور نہیں کہ جب مکالموں اور تقریر بازی کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھا جائے گا۔ مکالمے آرٹ کی روح کو فنا کردیتے ہیں۔

اقوال زرّیں

موت سے ڈرنا بزدلی ہے (بابر)

اپنی طرز گفتگو کا ہر وقت خیال رکھو بعض اوقات صرف ایک لفظ سے تمام بنا بنایا کام بگڑ جاتا ہے۔

مالک آپ ہی پیدا کرتا ہے، آپ ہی سہارا دیتا ہے، بھلا ہم کس کو برا کہیں جبکہ سب کا مالک ایک ہی ہے۔ (گورو نانک)

لوگوں کو دکھانے کے لئے کبھی دست سخاوت بلند نہ کر۔ (حضرت عیسےٰؑ)

میں نہ صرف گناہ بلکہ گناہ کے خیالوں سے بھی بچنا چاہتا ہوں (گاندھی)

نیک چلنی، اور سچائی، انسان کے واسطے دو پر ہیں۔

جو اپنے بزرگوں کی خدمت نہ کر سکا وہ دوسروں کی سیوا نہیں کر سکتا (پریم چند)

انعام سے انکار کرنا بدبختی کی نشانی ہے (ارسطو)

بے وقت کا ہنسنا بھی انسان کے لئے ایک طرح کا رونا ہے۔

جس کسی نے ظالم کی مدد کی گویا اس نے قہر الٰہی سر پر لے لیا (حضرت محمدؐ)

خدا اس سے بہت ناراض رہتا ہے جو دو بھائیوں کے درمیان جھگڑا پیدا کرتا ہے۔

سب خدا کی ذات میں ہیں نام سب کا ایک ہے ابتدا ہے مختلف انجام سب کا ایک ہے۔

موجِ تبسّم

لڑکا:- پتاجی کیا آپ کو چشمہ لگانے میں چھوٹی چیز بڑی نظر آتی ہے۔
پتاجی ہاں بیٹا!۔
لڑکا:- تو جب آپ مجھ کو کھانے کی کوئی چیز دیا کریں، تو اپنا چشمہ اتار لیا کریں۔

حلوائی:- (گھوسی سے) ارے بھائی آج کا دودھ اتنا پتلا کیوں ہے؟۔
گھوسی:- کیا بتاؤں؟ کل سب گائیں پانی میں بھیگ گئی تھیں۔

بچہ:- دادا جان! آپ کے منھ میں دانت تو نہیں ہیں۔
دادا:- نہیں بیٹا میرے منھ میں ایک دانت بھی نہیں ہے۔
بچہ:- (خوش ہو کر) اچھا تو آپ میرے اخروٹ رکھ لیجئے مجھ کو آپ کی طرف سے اطمینان ہے۔

بخیل مسافر:- (ہوٹل والے سے) ایک کمرہ کا کیا کرایہ ہے۔
ہوٹل والا:- پہلی منزل کے ہر کمرے کے پندرہ روپئے، دوسری منزل کے ہر حصہ کے دس روپیہ، اور تیسری منزل کے ہر خانہ کے پانچ روپیہ ہیں۔
مسافر:- کیا اس ہوٹل میں چوتھی منزل نہیں ہے۔
ہوٹل والا - جی نہیں۔
مسافر:- تو یہ ہوٹل میرے کام کا نہیں ہے، میں اونچے ہوٹل پسند کرتا ہوں۔

نو وارد:- (چپراسی سے) کیا صاحب موجود نہیں ہیں؟ **چپراسی:-** آپ کا خیال ٹھیک ہے انھوں نے کہہ دیا ہے کہ جو شخص بھی ملنے آئے اس سے کہہ دو کہ صاحب ہیں۔ نہیں

دلچسپ معلومات

حیرت انگیز حافظہ

انگلینڈ کے مشہور سیاست داں مسٹر ونسٹن چرچل کے باپ لارڈ رنڈولف چرچل کے حافظہ کے متعلق کئی قصہ مشہور ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ "ٹائمز" کے کسی بھی اشتہار کو ایک بار پڑھ لینے کے بعد وہ اسے کبھی بھی زبانی بغیر دیکھے ہوئے سنا سکتے تھے۔

اپنی ٹوپی کھا گیا،

ایک صاحب نے ریڈیو بولتے ہوئے جوش میں کہہ دیا کہ پبلک سے پوچھے جانیوالے ۹۵ فی صدی سوالوں کا جواب اگر میں نہ دے سکا تو اس جرم کی سزا میں اپنا ہیٹ کھا لوں گا، آخر یہی ہوا کہ صاحب موصوف جواب نہ دے سکے، کیونکہ پبلک کے بیشمار سوالوں کا جواب دینا ذرا وقت طلب ہے پس وہ ایک ہوٹل میں تشریف لے لئے اور ہیٹ کو اتار کر پہلے ٹکڑے ٹکڑے کیا اور پھر اسکو کھانے کی چیزوں میں ملا کر چٹ کر گئے۔

مریخ تک پیام رسانی کا امکان

ڈاکٹر ٹیلا مشہور امریکن موجد برقی انجینیر نے دعوےٰ کیا ہے کہ میں میں نے مریخ تک پیام رسانی کا طریقہ اچھی طرح دریافت کر لیا ہے۔

انجینیر موصوف نے اس امر کا اعلان اپنی اکتالیسویں سالگرہ کی ضیافت کے موقعہ پر کیا جو انھوں نے اپنے دوستوں اور اخباری نامہ نگاروں کیلئے ترتیب دی تھی، اس نے اس ذریعہ کی کوئی تشریح یا کیفیت نہیں بیان کی اس کا ارادہ ہے کہ اپنی یہ ایجاد فرانس کے انسٹی ٹیوٹ کے سپرد کر دے اور دس لاکھ فرانک معلقہ انعام کا مطالبہ کرے جو اسی مقصد کیلئے مقرر ہوا ہے۔

افسانہ

کامیابی

ازجناب رشدی بھوپال

املا پالی کا زمیندار برآمدہ میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا، غصہ کے مارے وہ آگ بگولا ہو رہا تھا۔

تم کس قدر بیوقوف ہو؟ اگر تمہیں ذرا بھی سوجھ بوجھ ہوتی تو کبھی ایسا کہنے کی جرات نہ کرتے کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ تم ایک زمیندار کے لڑکے ہو اس پر تمہاری یہ حالت ہے بجائے اس کے کہ تم اپنی برادری کی کسی قابل اور ہونہار لڑکی سے بیاہ کرتے یا کسی کلکٹر یا مہاراجہ کی بیٹی سے شادی کی درخواست کرتے یہ تو رہا ایک طرف تم اس کملا سے شادی کرنے کی اجازت طلب کرتے ہو شرم کرو، شرم کرو،،!

اتنا کہنے کے بعد زمیندار خاموش ہو گیا غصہ سے اس کی بری حالت ہو رہی تھی تمام زمینداروں میں اس کی بڑی ساکھ تھی اور بہت عزت اس کی طبیعت کبھی اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی تھی کہ اس کا لڑکا ایک ایسی لڑکی سے شادی کرے جسے وہ قطعی پسند نہیں کرتا اس نے سوچنا شروع کیا،، میرے بیٹے کو اس سے ایک سے ایک خوبصورت حسین لڑکی مل سکتی ہے،، اس کے علاوہ جو چیز اس کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ تھی وہ یہ کہ کملا تحریک عدم تعاون کے زمانے میں کانگریسی رضا کار رہ چکی تھی۔

زمیندار کی نظر میں یہ بات قابل اعتراض تھی، گوپال اپنے بزرگ باپ کا بیحد خیال کرتا تھا اس لئے اس نے باپ کے خلاف کسی قسم کی لب کشائی نہیں کی، اور خاموش بیٹھا سنتا رہا وہ فطرتاً نہایت شریف حلیم اور سیدھا سادہ لڑکا تھا جس نے کبھی اپنے باپ کی ابتک کوئی نافرمانی نہیں کی تھی، اس لئے اگر ایک طرف وہ ادائے فرض سے مجبور تھا تو دوسری طرف محبت اس کی دامنگیر تھی، فرض اور محبت کی کشمکش میں وہ بہت پریشان تھا۔

گوپال خاموشی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا بوڑھے زمیندار کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی وہ اس وقت اپنے خیالات سے چونکا جب ایک ملازم نے کسی ملاقاتی کا کارڈ اس کو لا کر دیا

غریب گوپال کر ہی کیا سکتا تھا؟

اس سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کرے۔

مایوس اور مغموم گوپال مدراس پہنچا۔

کملا نے حسب معمول اپنی سحرکارانہ مسکراہٹ سے اس کا استقبال کیا۔

غم و آلام کے جذبات چہرہ پر غمازی کر رہے تھے جن کو گوپال کسی طرح نہ چھپا سکتا تھا، کملا اوس کو پریشان خاطر دیکھ کر بےچین ہو گئی۔

"کیا ہوا پیارے،،؟ کیا بات ہے؟ آج تم اداس کیوں نظر آ رہے ہو، کیا مجھے نہ بتاؤ گے، کیوں؟

کملا نے باصرار سوال کئے۔

گوپال ایک لمحہ تک بالکل خاموش رہا پھر کچھ دیر سوچکر کملا کے ملول چہرہ کو دیکھ کر اس نے کہا وہی پرانی مصیبت، وہی حرماں نصیبی کی پرانی سرگذشت اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

کملا نے ایک لمحہ کے بعد کہا، او ہو یہ بات ہے یہ کوئی بات نہیں ہے تم اس کی کچھ پرواہ نہ کرو! مجھے صرف ایک دن اپنے گھر جانے کی اجازت دے دو!۔

یہ تو مجھے پہلے ہی معلوم ہو گیا ہے، کہ تمہارے والد سے ملاقات کرنے ایک راجہ صاحب آ رہے ہیں ان کی آمد سے ایک دن پہلے میں وہاں پہونچ جاؤں گی "

گوپال یہ سن کر کسی قدر پریشان ہو گیا نہ معلوم اس کا باپ کملا سے کس طرح پیش آئے اور کیا سلوک کرے، جس کی شاید وہ متحمل نہ ہو سکے!۔

آخر تم کرو گی کیا وہاں جا کر؟ گوپال نے پوچھا!

ابھی نہ پوچھو تم مجھے جانے کی اجازت دیدو اور پھر تماشا دیکھو،،۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے گوپال نے جواب دیا۔

املا پالی میں راجہ صاحب کے استقبال کی شاندار تیاریاں کی جا رہی تھیں، جگہ جگہ دلکش محرابیں بنائی گئیں تھیں،،۔

زمیندار کے محل میں ہر طرف جھنڈیاں ہی جھنڈیاں لہرا رہی تھیں، زمیندار کے باغیں پھولوں نے بھی اس آرایش میں کچھ کم حصہ نہیں لیا تھا۔

شام کا وقت تھا زمیندار صاحب ایک آرام کرسی پر بیٹھے تھے، اور وہ سوچ رہے تھے کہ کل کا دن بھی کس قدر نشاط آگیں ہوگا، ہر طرف خوب چہل پہل ہو گی، آدمیوں کے شور غل سے کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی، ہر سمت خوشی و مسرت کا سمندر موجیں مار رہا ہوگا اور لوگوں کے دل خوشی و انبساط کے بلیوں اچھل رہے ہوں گے!۔

اتنے میں ایک موٹر کار گیٹ میں سے گذر کر بالا خانہ کے نیچے آ کھڑی ہوئی، اس میں سے ایک درمیانہ قد کی ایک خاتون سفید کھادی لباس میں ملبوس اتری اس کی نڈر آنکھیں اور مستحکم ٹھڈی اس امر کی شاہد تھیں کہ وہ کوئی معمولی عورت نہیں ہے خاتون نے اپنا کارڈ ملازم دیتے ہوئے کہا،، "اندر اطلاع کر دو،،۔

ملازم کارڈ لیکر اندر گیا، زمیندار نے جلدی جلدی کپڑے بدلے اور ملاقاتی کے استقبال کے لئے باہر آیا، اس نے سن رکھا تھا کہ اس کے دوست راجہ صاحب کے ساتھ ایک قابل خاتون بھی ہے جو اس کی "پرسنل سکریٹری" کے فرائض انجام دیتی ہے۔

ممکن ہے مہاراجہ صاحب نے اس کو ایک دن قبل ہی بھیجدیا ہو، زہے قسمت!۔

امپیریل بنک کے نئے ڈائرکٹر

نئی دہلی ۲۴ جنوری رائے بہادر لالہ رام سرن داس ممبر کونسل آف اسٹیٹ کو ۲۷ جنوری ۱۹۳۸ء سے امپیریل بنک آف انڈیا ڈائرکٹر نامزد کر دیا گیا ہے۔

یو۔ پی کھدّر ایکٹ

لکھنؤ ۲۰ جنوری ہز ایکسی لینسی گورنر یو پی نے یہ حکم دیا ہے کہ یکم فروری ۱۹۳۸ء سے کھدر ایکٹ بابت ۱۹۳۴ء کی دفعہ ۲ پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے۔

حکومت برما کے خسارہ کا بجٹ

رنگون بذریعہ ڈاک مالگذاری کی آمدنی میں کمی ہونے کے باعث حکومت برما کا بجٹ خسارہ کا

ہز اکسیلنسی گورنر صوبہ نے

کانپور میں ایک عظیم الشان مسافرخانہ کا افتتاح کیا

جس کا دروازہ ہر مذہب و ملت کیلئے کھلا ہوا ہے

جسمیں پلنگ، روشنی، پانی اور ہر شے آرام کی مفت ملتی ہے

۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء پونے ۱۱ بجے دن کو ہز اکسیلنسی سرہیری ہیگ کے. سی. ایس. آئی. سی آئی. ای. آئی. سی. ایس. گورنر صوبہ یوپی نے خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب کے مسافرخانہ واقع پریڈ کا افتتاح کا اعلان ایک خوبصورت شامیانے کے اندر کیا۔

ہز اکسیلنسی گورنر مع لیڈی سرہیری ہیگ ۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر تشریف لائے۔ مسافرخانہ کے دروازہ پر مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر پرس سپرنٹنڈنٹ پولیس خانصاحب عبدالکریم کوتوال شہر اور خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب نے ہز اکسیلنسی گورنر و لیڈی سرہیری ہیگ کا استقبال کیا اور دونوں معزز مہمان ڈائس پر تشریف لائے اور خان بہادر صاحب نے ہز اکسیلنسی گورنر اور لیڈی سرہیری ہیگ کے گلے میں سنہری گوٹے کے خوبصورت ہار پہنائے اس کے بعد کلام پاک کی تلاوت کی گئی جسکو سب نے کھڑے ہو کر سنا۔ بعد ازاں منشی کرشن سہائے صاحب وحشی ایڈوکیٹ نے ایک پُر زور قصیدہ پڑھا۔ (جو درج ذیل ہے) جس کو حاضرین نے نہایت پسند کیا۔ اس کے بعد خان بہادر صاحب نے اڈریس پڑھا (جو ذیل میں درج ہے) اور ایک خوبصورت چاندی کی کشتی میں اڈریس رکھ کر پیش کیا

اڈریس

عالیجاہا! میں بصد ادب حضور والا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری ناچیز درخواست کو قبول فرما کر اس مسافرخانہ کے افتتاح کے لئے یہاں تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی۔

جس جگہ اسوقت حضور والا رونق افروز ہیں یہاں ۱۸۵۰ء سے پہلے ایک کچا احاطہ تھا۔ جو پڑاؤ کے طور پر استعمال ہوتا تھا اور جس سے کرایہ کی کافی آمدنی ہوتی تھی۔ اُس زمانہ میں کانپور میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں باہر سے آنے والے لوگ چند دن بھی قیام کر سکتے اس ضرورت کو محسوس کر کے میرے جد امجد شیخ ولایت علی صاحب مرحوم نے جو ایک فیاض طبع اور ہمدرد انسان بزرگ تھے، مسافروں کو اس احاطہ میں بلا کرایہ ٹھہرنے کی اجازت دی۔ اور اسوقت سے یہ جگہ سرائے کے نام سے مشہور ہوئی۔ چنانچہ یہاں ہر جماعت کے مسافر بلا تفریق مذہب و ملت ٹھہرنے لگے۔ جو مسجد اس عمارت کے متصل موجود ہے یہ بھی شیخ صاحب موصوف نے ۱۸۴۵ء میں تعمیر کرائی تھی۔

جناب والا کو یہ معلوم ہے کہ کانپور اس صوبہ کا ایک بڑا تجارتی مرکز ہے جہاں سیکڑوں آدمی روزانہ مختلف ضرورتوں سے آتے رہتے ہیں لیکن کانپور کیا شاید ہمارے صوبہ میں کوئی ایسی اقامت گاہ عام نہیں ہے جہاں مسافر بلا تفریق مذہب و ملت و بلا ادائے کرایہ قیام کر سکیں۔ اگرچہ ہمارے شہر میں متعدد دھرم شالے موجود ہیں مگر وہ صرف ایک ہی مذہب و ملت کے لوگوں کے لئے مخصوص ہیں جناب والا یہ سُنکر خوش ہوں گے۔ کہ میں نے بمشورہ اپنے اہل خاندان اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر یہ طے کیا ہے کہ اس مسافرخانہ کا دروازہ ہر طبقہ و ہر مذہب کے مسافروں کے لئے کھلا رہے گا اس عمارت کے نیچے کے حصہ میں ساٹھ مسافروں کے قیام کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور اوپر کے حصہ میں چار قطعات مع ضروری انتظامات کے پردہ نشین عورتوں کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ یہ عمارت اس غرض سے تعمیر کی گئی ہے تاکہ اس سے میرے محترم بزرگ کی دوامی یادگار رہے۔

حضور والا کو یہ سُنکر خوشی ہوگی کہ اس عمارت کے بیرونی مکانوں اور دکانوں کی ماہواری آمدنی مسافرخانہ کے اندرونی انتظامات اور بلا معاوضہ بجلی و پانی کی بہم رسانی کے لئے کافی ہوگی۔

میں آخر میں حضور عالی کی اس عزت افزائی کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری عاجزانہ التجا کو شرف قبولیت بخشا گیا اور اس عمارت کے افتتاح کے لئے یہاں قدم رنجہ فرمانے کی تکلیف گوارا فرمائی گئی اب نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ بندگان عالی اپنی زبان مبارک سے اس مسافرخانہ کے افتتاح کا اعلان فرمادیں۔

ہز اکسیلنسی کا جواب

ہز اکسیلنسی گورنر نے مسافرخانہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس مسافرخانہ کے افتتاح کرنے سے بہت خوش ہوں کیونکہ مسافرخانہ کی تعمیر سے خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب کی فیاضیوں میں ایک مزید اضافہ ہوا ہے۔ عمارت مسافرخانہ بہت شاندار ہے اس مسافرخانہ کی بنیاد خان بہادر صاحب کے جد امجد نے ڈالی تھی اور انھوں نے اب اس کی شاندار تکمیل کی جو ایک شاندار یادگار ہے۔

ہز اکسیلنسی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی مہمان نوازی کے لئے ایک خاص شہرت رکھتا ہے اور اس خصوصیت کی یہاں بڑی قدر کی جاتی ہے۔ ہز اکسیلنسی نے فرمایا کہ کانپور ایک بہت بڑا شہر ہے جہاں ہزاروں آدمی روزانہ مختلف کاموں کے لئے آتے ہیں۔ یہ مسافرخانہ ان کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا اور وہ خان بہادر صاحب کی اس فیاضی کی بہت تعریف کرینگے ہز اکسیلنسی گورنر نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ یہ مسافرخانہ ہر مذہب و ملت کے لئے کھلا رہے گا اور یہ ہندوستان کے موجودہ زمانہ کے لئے بہت مفید ہے مجھے امید ہے کہ دوسرے اشخاص بھی اس کی پیروی کریں گے اب میں اس کی افتتاحی رسم کا اعلان کرتا ہوں۔

اڈریس کا جواب دینے کے بعد ہز اکسیلنسی گورنر نے مع لیڈی سرہیری ہیگ خان بہادر صاحب کے ساتھ مسافرخانہ کے ہر کمرہ کا معائنہ فرمایا اور بالاخانہ کے کمروں کا بھی معائنہ فرما کر اپنی انتہائی پسندیدگی کا اظہار کیا۔

افتتاحی رسم کی ادائیگی ایک نہایت خوبصورت شامیانے کے نیچے ادا کی گئی ہز اکسیلنسی گورنر اور لیڈی سرہیری ہیگ کے لئے مرصع چاندی کی کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ میں تقریباً ڈھائی سو معززہ ہندو مسلمان شریک تھے۔

حکومت جاپان کا بیان

ٹوکیو ۲۵ جنوری۔ جاپانی پارلیمنٹ میں بحث کے دوران میں بیرن سموڈا نے کہا کہ اگر برطانیہ نے اسی طرح مشرقی قوتوں کی توہین کی اور مشرق بعید میں جاپان کی پوزیشن کا احترام نہ کیا تو جاپان چین میں برطانی حقوق و مفاد کے وجود کے تحفظ کی گارنٹی نہ کر سکے گا۔ جاپانی وزیر خارجہ بیرن ہرٹا نے بحث کے جواب میں کہا کہ باہر کے ملکوں سے چین میں کل جتنا سامان آرہا ہے۔ برطانیہ سے آیا ہوا سامان اس کا عشر عشیر ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جنگی سامان کی سپلائی قطعی طور پر بھی رک سکتی ہے اور میں غیر ملکوں کی توجہ خاص طور پر اس سپلائی کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔

اُرسلا ہارسمین اسپتال کا افتتاح

۲۶ جنوری ۱۱½ بجے دن کو ہز اکسیلنسی سرہیری ہیگ گورنر صوبہ نے اُرسلا ہارسمین میموریل اسپتال اور پرنس آف ویلز دواخانہ کا افتتاح کیا۔ افتتاح کی رسم کی ادائیگی کا جلسہ ایک شامیانہ کے نیچے ہوا تھا یہ عمارت مسٹر ایچ ہارسمین اور مسٹر ایے۔ ایف۔ ہارسمین کے شاہانہ عطیہ ۳ لاکھ کی مرہون منت ہے اور آنجہانی مسز اُرسلا ہارسمین کی وفات کی یادگار میں تعمیر ہوئی ہے۔

۱۹۳۵ء میں ہوائی جہاز کے سمندر میں گر جانے کی وجہ سے مسز موصوفہ کی وفات ۲۴ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔

اسپتال کے پھاٹک پر ہز اکسیلنسی گورنر اور لیڈی سرہیری ہیگ کا استقبال مسٹر ہارسمین سول سرجن اور کلکٹر نے کیا اور انگریزی بینڈ کی سلامی ہوئی۔

مسٹر ایچ ہارسمین نے ہز اکسیلنسی سرہیری ہیگ گورنر صوبہ سے اس کے افتتاح کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

آپ نے ۱۱ ماہ پہلے اس اسپتال کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور آج آپ اس کا افتتاح کر رہے ہیں۔ اس گیارہ ماہ کے درمیان میں یہ شاندار عمارت بن کر تیار ہو گئی ہے جس کی کامیابی کا سہرا مسٹر اکسن سول سرجن کے سر ہے۔

اس عمارت میں ۱۸۸ مریضوں کے رہنے کا انتظام ہے اس میں ایکسرے بلاک اور دفتر بھی شامل ہے۔ اوزار اور دوسرے ضروریات کی تمام چیزیں یہاں مہیا کی گئی ہیں تقریباً دس سال سے اس پرنس آف ویلز اسپتال میں پبلک کی ضروریات کو پورا کرنے کی کمی نظر آرہی تھی۔

۱۹۲۷ء میں ہونے والی ایک کانفرنس میں یہ طے ہوا تھا کہ اس کی عمارت اور دوسری ضروری چیزوں میں کافی اصلاح ہونا چاہئے۔ اور اس وقت یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ اسپتال ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل بورڈ سے علیحدہ کر کے صوبہ کے گورنمنٹ کے ماتحت کر دینا چاہیئے اور بعد کو گورنمنٹ نے اس کو منظور بھی کر لیا تھا اور اس کو گورنمنٹ کی طرف سے مالی امداد بھی ملنے لگی تھی۔

۱۹۲۹ء میں گورنمنٹ نے اسکو لے لیا اور اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا۔

۱۹۳۶ء میں مسٹر اکسن سول سرجن نے ایک رپورٹ میں بتلایا تھا کہ اسپتال میں جگہ کم ہے اور یہاں کا اسٹاف بھی ضرورت سے کم ہے۔

ان کی اس رپورٹ پر پرانے اسپتال کی بہت سی عمارتیں گرا کر نئی عمارتیں بنوائی گئیں اور ان کی اس رپورٹ کی بنیاد پر میں نے اور میرے بھائی نے مسز اُرسلا ہارسمین کی یادگار میں اس عمارت کو بنانے کے لئے روپیہ دیا۔ حکومت نے میری بات کو منظور بھی کر لیا اور اس اسپتال کا نام ان کی یادگار قایم کرنے کے لئے اُرسلا ہارسمین اسپتال رکھا گیا۔

مسٹر ہارسمین نے کہا کہ میں اسپتال کے افتتاح کی درخواست کرنے سے پہلے صوبہ کی گورنمنٹ کو اسپتال اچھی طرح چلانے کے لئے آخری امداد کی ضرورت پر زور دونگا اور اس کے بعد مسٹر ہارسمین نے ہز اکسیلنسی گورنر سے افتتاح کی درخواست کی۔

اسپتال کا افتتاح کرتے ہوئے ہز اکسیلنسی گورنر نے مسٹر ہارسمین کی فیاضی کی بہت کچھ تعریف کی اور فرمایا کہ آئیندہ چلکر یہ اسپتال کانپور کی پبلک کی ضرورتوں کو اچھی طرح پورا کر سکیگا کیونکہ یہاں ایک ایسے شاندار اسپتال کی ضرورت تھی جو مسٹر ہارسمین کی فیاضی سے پورا ہو گیا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہاں کی عام پبلک اور تاجروں کو اس اسپتال کی مالی امداد کرتے رہنا چاہئے۔

حکومت کی امداد کے متعلق ہز اکسیلنسی گورنر نے فرمایا کہ مالی امداد کا مسئلہ ہم اپنے منسٹروں کے سامنے رکھیں گے جس پر وہ مناسب غور کریں گے۔ آخر میں ہز اکسیلنسی گورنر نے فرمایا کہ یہ اسپتال مسز اُرسلا ہارسمین کی سب سے اچھی یادگار رہے گی۔

تقریر ختم کرنے کے بعد ہز اکسیلنسی گورنر نے سونے کی چابی سے اسپتال کا دروازہ کھولا اور اسپتال کا معائنہ فرمایا۔

قصیدہ

بہ تقریب افتتاح مسافرخانہ پریڈ کانپور تعمیر کردہ جناب خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب آنریری مجسٹریٹ کانپور

از جناب منشی کرشن سہائے صاحب وحشی ایڈوکیٹ کانپور

ہے مسافرخانہ تعمیرِ محبت کی دلیل — اتحادِ باہمی کی ہے یہ تصویرِ جمیل

یہ مسافرخانہ نوعیت میں اپنی فرد ہے — ہے قیامِ مُسلم و ہندو کا سرتاپا کفیل

ہے نمایاں اس کے ہر پہلو سے ہر انداز سے — ایک تنویرِ مسرت ایک تصویرِ شکیل

اللہ اللہ فیضِ ابراہیم کی گلکاریاں — آتشِ نمرود بھی ہے آج گلزارِ خلیل

امتیازِ مذہب و ملت کی دنیا مٹ گئی — مل گیا گنگ و جمن سے آج آبِ رودِ نیل

دیکھنا ہو جس مسافر کو وہ آ کر دیکھ لے — مختصر دنیائے اُلفت ہے یہ بنگاہ خلیل

اس کے ہر کمرے میں ہے سامان آسایش جدا — ہر طرف جاری ہے آہیں آبِ شیریں کی سبیل

اے زہے خوبی زہے قسمت کہ ہیں جلوہ فروز — سرہیری ہیگ آج اس محفل میں با شانِ جلیل

افتتاح اس گھر کی ہوتی ہے ایسے ہاتھ سے — جسکی فیاضی سے شرمندہ ہے موجِ آبِ نیل

اہلِ محفل کیوں نہ ممنونِ کرم ہوں آپ کے — آپکا تشریف لے آنا ہے احسانِ جمیل

کیا عجب ہے رفتہ رفتہ یہ بنائے کار خیر — اتحادِ مُسلم و ہندو کی بن جائے دلیل

اس سے ہوں افرادِ ہر مذہب کے یکساں مستفید — بزمِ ابراہیم کہلانے لگے بزمِ خلیل

یہ دعائے وحشیِ خستہ ہو یا رب مستجاب

ہو یہ فردوسِ نظر دنیا میں آپ اپنی دلیل

مسٹر لائڈ جارج کی شادی کی گولڈن جوبلی

کیپ ڈاسٹش ۲۴ جنوری۔ آج ۵۰ سال مسٹر لائڈ جارج اور انکی بیوی میڈم مارگرٹ کی شادی کی گولڈن جوبلی منائی گئی۔

لاہور کے مشہور مقدمہ ہتک عزت میں پنڈت جواہر لال نہرو کی شہادت

انڈین نیشنل کانگریس کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا۔ جبکہ اس کے صدر پنڈت جواہر لال نہرو اپنی صدارتی حیثیت میں آج بعد دوپہر دیوان حکم چند مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہتک عزت کے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں شہادت دینے کے لئے تشریف لائے جو ڈاکٹر محمد عالم نے نواب احمد یار خاں دولتانہ چیف سکریٹری اتحاد پارٹی اور ایڈیٹر سول ملٹری گزٹ کے خلاف دائر کیا ہے مقدمہ ایک مضمون کے سلسلہ میں دائر کیا گیا ہے جو سول ملٹری گزٹ میں شایع ہوا تھا۔ کمرہ عدالت کو پھولوں سے خاص طور سے سجایا گیا تھا۔ اس امر کے باوجود کہ کمرہ عدالت میں داخلہ پاس کے ذریعہ تھا۔ وکیل اور سرکردہ لوگ ایک کثیر تعداد میں کمرہ عدالت میں موجود تھے۔ اور پانچ ہزار کے قریب ایک بہت بڑا ہجوم کمرہ عدالت کے باہر منتظر تھا اور پنڈت جواہر لال نہرو زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ ٹھیک ۳ بجے بعد دوپہر پنڈت "جواہر لال نہرو" زندہ۔ اور" کانگریس زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے درمیان کمرہ عدالت میں آئے۔ عدالت میں جو لوگ موجود تھے وہ سب پنڈت جی کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پنڈت جی کو کٹہرہ گواہان میں بیٹھنے کے لئے کرسی دی گئی۔ لیکن آپ نے بیٹھنے سے انکار کیا اور کھڑے رہنا پسند کیا۔ مسٹر بھگت رام پوری دیوان چمن لال اور مسٹر لشن نرائن ڈاکٹر محمد عالم کی طرف سے پیروکار تھے جب پنڈت جی سے حلف اٹھانے کے لئے کہا گیا تو پنڈت جی نے مذاقیہ انداز میں فرمایا کہ میں خدا کا لفظ استعمال کرنا پسند نہیں کرتا (قہقہہ) بعد میں پنڈت جی نے حلف اٹھایا۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ پنجاب کی اتحاد پارٹی کے چیف سکریٹری نواب دولتانہ کے بیان پر بحث کرتے ہوئے جو گزشتہ مئی کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں چھپا تھا صدر کانگریس نے مجسٹریٹ کی عدالت میں شہادت دیتے ہوئے کہا کہ اس بیان میں کانگریسی لیڈروں پر جو یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے پنجاب کے لئے مسلمانوں میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے ڈہائی ہزار روپیہ کی رقم دی ہے۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ اور غلط ہے آپ نے فرمایا یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ کہ مولانا ابوالکلام آزاد کو اس سلسلہ میں پنجاب کے لئے مقرر کیا گیا یا ڈاکٹر عالم یا مولانا قصوری کو اس خدمت کے لئے مامور کیا گیا یہ بالکل حقیقت ہے۔ کہ اس کے لئے کانگریس اور ان کے مابین کسی قسم کی خط و کتابت نہیں کی گئی۔ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے کہ کانگریس نے ڈاکٹر عالم کو لاہور سے ایک اردو روزنامہ نکالنے کے لئے کوئی رقم مقرر کی۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ کانگریس نے کبھی یہ طے نہیں کیا کہ پنجاب میں کوئی مالدار وفد کانگریس کے پروپیگنڈے کے لئے دورہ کرے۔

آپ نے فرمایا کہ فقط مالدار ڈیپوٹیشن صاف طور سے بڑے مقصد کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے متعلق کوئی خاص گول مال ہے۔ کیونکہ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ اس کے پس پشت کوئی چال چلی جا رہی تھی۔ اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ کافی مالی لالچ لوگوں کے اخلاق اور اصولوں کو کمزور کر دیتا ہے۔ اخباروں یا کسی شخص کو رشوت وغیرہ دینا بہت ہی غیر پسندیدہ اور قابل اعتراض ہے۔ اگر ڈاکٹر محمد عالم اس قسم کی کوئی سرگرمی کریں۔ تو میری نظروں میں ڈاکٹر محمد عالم کی کوئی قدر نہیں رہے گی۔

اس کے بعد صدر کانگریس نے ڈاکٹر عالم کی شخصیت کو ظاہر کرتے ہوئے اور یہ بتاتے ہوئے کہ وہ عرصہ تک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر رہ چکے ہیں اور انتخاب میں کانگریس کا کام کر چکے ہیں۔ اور کہا کہ کانگریس فنڈ "پبلک فنڈ" ہے جو اس طرح بیکار خرچ نہیں کیا جا سکتا اس کا باقاعدہ حساب ہوتا ہے۔

جب پنڈت جی سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا آپ ڈاکٹر محمد عالم کو مخلص ایماندار اور نیک سمجھتے ہیں تو پنڈت جی نے پھر مزاحیہ انداز میں فرمایا کہ میں اتنی توہین استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ اور میں صرف یہی کہوں گا کہ ڈاکٹر محمد عالم کا چال چلن اچھا ہے۔ (قہقہہ)

پنڈت جی نے فرمایا کہ ایک اوسط آدمی جو اس مضمون کو پڑھے گا یہی خیال کرے گا کہ ڈاکٹر محمد عالم گول مول معاملوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے ان کی نگاہ میں ڈاکٹر صاحب کی وقعت گر جائے گی۔

عدالت کے سوال کرنے پر صدر کانگریس نے کانگریس کے پوشیدہ فنڈ کے قیام سے انکار کیا اور کہا کہ کانگریس کا اصلی پروپیگنڈہ صوبائی کمیٹیوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور مرکزی کمیٹی اس سلسلہ میں بہت کم حصہ لیتی ہے۔ اور وہ بھی غیر ملکوں کے متعلق کیا جاتا ہے۔

آپ نے کہا کہ گذشتہ بارہ سال کے عرصہ میں مجھے یاد نہیں پڑتا کہ صوبائی کمیٹیوں کو کسی قسم کی امداد دی گئی ہو۔

عدالت کے سوال کرنے پر آپ نے جواب دیا کہ روپیہ کا دینا اتنا زیادہ اہمیت نہیں رکھتا تھا جتنا کہ وہ روپیہ پروپیگنڈہ کے لئے کس طرح خرچ کیا جائے گا۔

آپ نے کہا کہ اگر عوام کو ذرا بھی شبہ ہو جائے کہ پبلک پر اثر ڈالنے کے لئے لالچ دیا گیا ہے تو اس سے حقیقتاً ڈاکٹر عالم کی شخصیت بہت کچھ گر جائے گی۔

مزید برآں آپ نے کہا کہ بالکل سچ ہے کہ کانگریس میں ہندو مسلمان ایک بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ انہیں رشوت دے کر شامل کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد عالم معتبر آدمی ہیں اور ان پر ایک کثیر رقم کے لئے اعتبار کیا جا سکتا ہے لیکن میں کسی قسم کے پروپیگنڈے کے لئے انہیں کوئی رقم نہیں دونگا۔ کیونکہ میں اس طرح سے کسی بھی صورت میں پروپیگنڈے کے لئے کثیر رقمیں صرف کرنے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔

صدر کانگریس کی شہادت ۹۰ منٹ تک جاری رہی۔ عدالت میں بالکل خاموشی طاری رہی اور آپ کے ایک ایک لفظ کو نہایت احترام کے ساتھ سنا جاتا تھا۔

ہندوستانیوں کے حقوق کی پامالی

نیروبی ۵ جنوری۔ لارڈ فرانسس سکاٹ لیڈر منتخب شدہ یوروپین پارٹی مشرقی افریقہ اسمبلی نے ہندوستانیوں کے اس اندولن کا ذکر کرتے ہوئے جو کینیا کے بالائی علاقہ کے متعلق آرڈر ان کونسل کے بارے میں کیا جا رہا ہے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس خاص معاملہ میں مقامی ہندوستانی یا ہندوستانی حکومت یا کسی اور کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔

مرکزی اسمبلی میں کوئی نامزدگی نہیں ہوگی

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ سات کانگریسی صوبوں کے علاوہ حکومت سندھ نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنا کوئی سرکاری نمائندہ اسمبلی کے لئے نامزد نہیں کریگی۔

جلسہ کارروائی اسکاوٹ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب صداقت اپنے موقر صحیفہ میں سطور ذیل درج فرما کر شکریہ کا موقع دیجیئے۔

آج بتاریخ ۱۹ جنوری ۳۸ء بوقت ۴ بجے شام جمعیۃ الطلبہ کا جلسہ حلیم مسلم ہائی اسکول گراونڈ میں بصدارت جناب سید محمد جامع صاحب منعقد ہوا۔ جس میں متعدد اسکاوٹ جماعتوں نے بھی شرکت کی۔ معززین و عمائدین کی کافی تعداد موجود تھی۔ افتتاح قرأت کلام پاک سے ہوا۔ پرچم کشائی کی مقدس رسم جناب صدر نے اپنے متبرک ہاتھوں سے ادا فرمائی اور نہایت پرزور الفاظ میں اسکاوٹ دستوں کی ضرورت و اہمیت پر حاضرین کی توجہ دلائی اور فرمایا کہ وہ بہت جلد ایک منظم نظام ترتیب دینے والے ہیں جو ہر کام کرنے والی جماعت کی تمام مالی مشکلات کو پورا کرتا رہے گا۔ اسکاوٹ بچوں نے بہت سے مفید و دلچسپ فنی مظاہرے پیش کئے جسکو حاضرین نے بیحد پسند کیا۔ راقم الحروف نے مختصر الفاظ میں تنظیمی دقتوں کو پیش کیا اس کے بعد سر فروش ملت جناب محمد فاروق صاحب سکریٹری سٹی مسلم لیگ نے نہایت موثر انداز میں اسکاوٹ کی خدمات کا مختصر سا ہشت سالہ خاکہ پیش کیا جو وہ اب تک خاموشی سے برابر پیش کرتے آرہے ہیں اور موصوف نے فرمایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ سیشن منعقدہ لکھنؤ میں انہی اسکاوٹس نے وہ خدمات جلیلہ انجام دیں کہ جن سے متاثر ہو کر عالی جناب راجہ صاحب محمود آباد۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب دیگر اراکین سشن کے علاوہ مسٹر محمد علی جناح کے اظہار مسرت و پسندیدگی فرمایا جو کانپور والوں کے لئے باعث فخر و عزت ہے۔ اور موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ انہی اسکاوٹس نے ۱۹۳۱ء کے ہندو مسلم مناقشات کے موقع پر جس کے تصور سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسپتال میں رات و دن رہ کر سیکڑوں مجروحین کی خدمت و طبی امداد کی تھی لہذا ضرورت ہے کہ اسکاوٹ جماعت کی ہر امکانی امداد کی جائے اور اس کی توسیع و استحکام میں اعانت کی جائے۔ اس کے بعد فاضل محترمہ نواب سردار اختر صاحبہ نے ایک نہایت رقت آمیز و پرجوش تقریر فرمائی جس سے سامعین پر ایک کیفیت طاری ہو گئی محدوحہ نے فرمایا کہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہم مسلمانوں میں عام طور پر صحیح جذبات مفقود ہیں اور انکو ایسی تحریک سے دلچسپی نہیں ہے کہ جس کی فلاح و بہبود پر درحقیقت اپنی فلاح و بہبود منحصر ہے۔ اور فرمایا کہ باوجودیکہ میں ایک عورت ہوں۔ لیکن میں نے ان نونہالوں کی فلاح و بہبود کے لئے دامے درمے۔ قدمے۔ سخنے ہر طریقہ سے حاضر ہوں اور انشاء اللہ اپنے اس ارادے میں ہمیشہ قایم و مستعد رہوں گی۔ اور مجھے امید ہے کہ میرے معزز و سربرآوردہ سرمایہ دار بھائی بھی اس تحریک کی اشاعت و اعانت میں اپنے مستقل قدم آگے بڑھائیں گے

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکے تو وہ لہو کیا ہے

کیونکہ بحیثیت مرد ہونے کے یقیناً قوم کی فلاح و بہبود کا خیال ان کے دلوں میں ایک عورت کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہوگا اور ہونا بھی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ آواز صدا بصحرا نہ ثابت ہوگی۔ بلکہ ان معزز حضرات کے دلوں میں بھی جو اب تک خاموشی کے "گوشہ عافیت" میں میٹھی نیند سوتے رہے ہیں بیداری پیدا کر کے انکو اپنے فریضہ کے انجام دہی کے لئے آمادہ و مستعد کر دے گی۔ موصوفہ نے سردست مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ کے عطیہ کا اعلان فرمایا اور یہ بھی اعلان فرمایا کہ وہ آیندہ مستقل طور سے ان اسکاوٹ بچوں کی امداد فرماتی رہیں گی۔ اس کے بعد گرو محمد رفیق صاحب نے وقت کی تنگی کا خیال کرتے ہوئے نہایت جامع و مختصر الفاظ میں اس بات پر زور دیا کہ اسکاوٹس وکارکنان جماعت کو کسی طور پر مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالی انکو ان کی خدمات کی جزائے خیر عطا کرے اور فرمایا کہ حاضرین و پبلک ان کی نہ صرف امداد ہی کرے بلکہ ان کے کاموں میں خلوص و شفقت سے دلچسپی لے اور موصوف نے فی الحال مبلغ پچیس روپیہ کے عطیہ کا اعلان فرمایا اس کے بعد جناب صدر نے ایک بہت مختصر و پرمغز تقریر میں فرمایا کہ واقعی ان اسکاوٹ نوجوانوں کی بیہم خاموش خدمات کو دیکھتے ہوئے ہم سب کو ان کی ہر ممکن اعانت کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔ اور انتخاب عہدیداران جمعیۃ عمل میں آیا۔ جو بالاتفاق آرا منظور ہوا جناب صدر و معزز حاضرین و جناب ہیڈ ماسٹر صاحب حلیم مسلم ہائی اسکول کے شکریہ کے بعد کارروائی جلسہ دعا پر ختم ہوئی۔ تفصیل عہدیداران حسب ذیل ہے۔

صدر:۔ جناب گرو محمد رفیق صاحب
نائب صدر:۔ جناب سید محمد جامع صاحب
جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ایم۔ ایل لے
جناب نواب سردار اختر صاحبہ
چیرمین مجلس عاملہ۔ میاں عبدالغفور صاحب
جنرل سکریٹری:۔ مسٹر افتخار احمد صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل
سکریٹری:۔ بشیر احمد
خازن:۔ جناب ڈپٹی ضیاء الرب صاحب ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ آف انڈسٹریز
نائب خازن:۔ جناب محمد ظہیر صاحب
جمیعۃ کمشنر۔ جناب احمد حسن صاحب بی اے
" جناب ماسٹر رشید احمد صاحب

شبیر احمد
سکریٹری اسکاوٹ کانپور

شاہی مسجد لاہور کی مرمت پر گیارہ لاکھ روپیہ

نئی دہلی ۱۹ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حکومت لاہور کی بادشاہی مسجد کی مرمت کرنے اور اسے محفوظ رکھنے کے مدنظر تین لاکھ روپیہ کی جو رقم وقف فنڈ میں دے گی وہ صرف ایک بار ہی دیجائے گی۔ یعنی اس گرانٹ کا اعادہ نہیں کیا جائے گا اور یہ روپیہ حسب معمول اس شرط پر دیا جائے گا۔ کہ مرمت وغیرہ کا کام حکومت ہند کے محکمہ آثار قدیمہ کے زیر اہتمام ہو۔ اس تاریخی مسجد کی جو آثار قدیمہ میں شمار کی جاتی ہے۔ پہلے ہی حفاظت کی جاتی لیکن کئی برس سے اس کی مرمت نہیں ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ سے اس مسجد کی مرمت کا سوال زیر غور تھا لیکن حکومت ہند اس کی مرمت کا سارا خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ کیونکہ مرکزی گورنمنٹ عام طور پر محکمہ آثار قدیمہ کے لئے جو رقم بجٹ میں منظور کیا کرتی ہے۔ وہ ساری بھی مسجد کی مرمت کے لئے ناکافی ہے۔

اس سوال پر حکومت پنجاب اور حکومت ہند میں خط و کتابت ہو رہی تھی۔ نتیجہ کے طور پر حکومت پنجاب نے ایک وقف فنڈ کھولنے کا فیصلہ کیا جس میں حضور نظام حیدرآباد نے ۲ لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے۔ کل خرچ کا تخمینہ ۱۱ لاکھ روپیہ ہے۔ بقیہ ۶ لاکھ روپیہ مسلمان (ہندار دلی) پر ایک پیسہ فی روپیہ ٹیکس لگا کر وصول کیا جائیگا

دنیا کی بہترین پینے کی چیز

خوشی اور صحت کے لئے شاہی پینے کی چیز" اس ایک جملے میں ٹیٹ انگلستان کے درباری شعراء میں جو بہت ہی خشک گذرے ہیں چائے کی تعریف کر کے اب تک اپنی یہ دنیا میں باقی رکھی ہے۔

اس سے زیادہ اور بڑھ کر چائے کی تعریف جو کہ انگلستان کے تجربہ کار اور نرم زکرنے والے چائے کے پینے والوں نے کی ہے۔ اور کیا ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر جانسن نے ہمیشہ شام کو چائے سے دل بہلایا۔ رات کو سکون پایا۔ اور صبح کو خوش آمدید کہا۔

درحقیقت دنیا میں بمشکل کوئی اور ایسی چیز ہے جو کہ دل و دماغ کو اتنی ہی تازگی اور فرحت بخشنے جتنی کہ چائے۔

لہذا چائے۔ جو دنیا میں بہترین پینے کی چیز تسلیم کی گئی ہے یہ واقعی اس کی مستحق ہے۔ ہر آب و ہوا ہر موسم اور ہر موقع پر چائے دنیا میں بہترین پینے کی شئے ہے۔ افریقہ کے جنگلوں میں جہاں نہائی شدت کی گرمی پڑتی ہے۔ اور سرد سے سرد طبقہ منجمدی میں صرف چائے ہی پینے کی ایک شئی پائی گئی ہے۔ جو کہ انسان میں اس کی طاقت پیدا کرتی ہے کہ وہ سخت سے سخت گرمی یا سردی کا مقابلہ کر سکے اور اپنے جسمانی طاقت اور دماغی قوت کو قائم رکھ سکے۔

اچھی چائے باقاعدہ بنی ہوئی ایک نہایت ہی خوشگوار پینے کی شے ہے اور ایسی ہے۔ جس سے دنیا اس کی خاص خوبیوں کی وجہ سے محبت رکھتی ہو۔ چائے ایک تیار شدہ پینے کی چیز ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال دنیا کی اور پینے کی چیزوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ سوائے پانی کے دنیا کے اور کوئی شئے ایسی نہیں جس کا مصرف چائے سے زیادہ ہو۔

مخلوق کا زیادہ تر حصہ اور چیزوں پر چائے کو ترجیح دیتا ہے پورے انگلستان اور دولت برطانیہ۔ چین۔ جاپان۔ اور روس میں چائے ایک قومی پینے کی شئے ہے۔ ۹۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پاؤنڈ چائے ماسوائے چین ہر پانچ سال کے عرصہ میں دنیا میں صرف ہوتی ہے جیسا کہ سرکاری معلومات سے پتہ چلتا ہے۔ دنیا کے سرزمین کی لاتعداد مخلوق کے آگے اور کونسی پینے کی چیز ہے جو اتنی مقبول اور ہر دلعزیز ہو۔

ہندوستان۔ جہاں کی سرزمین بہترین چائے پیدا کرتی ہے۔ وہاں چائے کی عادت بھی ان چند سال میں نہایت ہی تیزی کے ساتھ بڑھ گئی ہے۔ اور یہ دنیا کی بہترین پینے کی چیز بہت جلد اس کے استعمال کرنے والوں میں بیحد پسند کی جائے گی۔

شہید گنج کی عمارت اب مسجد نہیں رہی ہے
لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ

لاہور ۲۶ر جنوری۔ آج چیف جسٹس مسٹر جسٹس بھڈے اور مسٹر دین محمد پر مشتمل لاہور ہائیکورٹ کی مکمل بنچ نے شہید گنج کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔

چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس بھڈے نے اپیل کو معہ خرچہ کے خارج کر دیا۔ اور کہا کہ قبضہ مخالفانہ ہو جانے کی وجہ سے مسجد میں مسلمانوں کے نماز پڑھنے کے حقوق ختم ہو گئے ہیں اور یہ عمارت اب مسجد نہیں رہی۔

جسٹس دین محمد نے جو اس سے متفق نہ تھے اپیل کو منظور کر لیا۔ اور کہا کہ مسلمانوں کا مطالبہ حق بجانب ہے اور کہ مسجد کے انہدام سے نئی بنائے مخاصمت پیدا ہو گئی ہے۔ اپیل کثرت رائے سے خارج ہو گئی۔ فیصلہ سنانے کے وقت بہت بڑا ہجوم عدالت میں موجود تھا۔

اسپین کے باغیوں کا ہوائی حملہ!

بارسلونا ۲۵ر جنوری۔ ایک منٹ سے کم کے ہوائی حملہ میں ۱۳۰ اشخاص ہلاک اور پچاس سے زیادہ زخمی ہوئے۔ بارہ ہوائی جہازوں نے تیزی کے ساتھ ایک دم سے ایسا حملہ کیا گیا کہ لوگوں کے بچنے کا موقعہ ہی نہ ملا بہت سے مکانات تباہ ہو گئے ابھی پورے نقصانات کا اندازہ نہیں ہے۔

بارسلونا ۲۵ر جنوری۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بارسلونا پر ہوائی حملہ کے نتیجہ کے طور پر ۱۵۰ آدمی ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہو گئے۔

ضروری اطلاع

ہر شخص کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ گوال ٹولی ہوتی ہوئی نواب گنج جانے والی سڑک بتاریخ یکم فروری ۱۹۳۸ء سے ٹینری کے پل کے پاس بند کر دی جائے گی، اور قریب دو ماہ تک بند رہے گی اس لئے جو شخص نواب گنج جانا چاہے وہ خلاصی لائن ہو کر جائے یا پھر الگن ملس والی سڑک سے جائے

دستخط ٹرسٹ انجنیر صاحب بہادر
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کان پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ
جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم بہادر مرادآباد
نمبر مقدمہ ۵۹۵ سنہ ۳۶ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۳۴ء) جیسا کہ بروے ایکٹ ۴ سنہ ۳۵ء ترمیم ہوا ہے گوبند رام سنگھ خلف لکھی سنگھ و چرت رام سنگھ بالغ و گجراج دلونت نابالغان پسران گوبند رام سنگھ مذکور اقوام گوجر ساکنان موضع رسول پور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو مذکور کی جائداد یا ذات کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ و غیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وے گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعویٰ ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض مرتفع جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہو گا۔

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۱۲۵۴ سنہ ۱۹۳۸ء
پیشی، فروری سنہ ۱۹۳۸ء
بعدالت جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب
منصف بہادر سیتاپور

فرم عبدالرحیم عبدالکریم ذریعہ عبدالکریم ممبر فرم عمر تخمیناً ۴۵ سال ولد اللہ بخش قوم شیخ ساکن و دوکاندار بازار بالسن گنج پرگنہ مرادآباد تحصیل و ضلع سیتاپور — مدعی

بنام آل محمد عمر تخمیناً ۳۵ سال ولد وزیر محمد پیشہ تجارت قوم شیخ ساکن محلہ کٹرہ قصبہ و تحصیل و پرگنہ سہسوان ضلع بدایوں۔

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لعہ ۶؍ اصل معہ سود بروئے کھاتہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ ماہ فروری سنہ ۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جوابدعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا آج بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری سنہ ۳۸ء بدستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

حکم منصرم عدالت
منصفی سیتاپور
مہر عدالت

اطباء کانپور کا جلسۂ عام

اطبار کانپور کا ایک جلسہ عام بتاریخ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۸ء بمقام گرجاگھر نئی سڑک کانپور بصدارت جناب حکیم سید محمد اظہر الدین حسن صاحب رضوی منعقد ہوا، جس میں حسب ذیل اطبار نے شرکت فرمائی:۔

(۱) جناب حکیم سید محمد اظہر الدین حسن صاحب رضوی (۲) جناب حکیم سید تصدق حسین صاحب (۳) جناب حکیم میرن صاحب لکھنوی (۴) جناب حکیم محمد علی صاحب جے پوری (۵) جناب حکیم عزیز الرحمٰن صاحب (۶) جناب حکیم مولوی خادم حسین صاحب (۷) جناب حکیم امجد علی صاحب (۸) جناب حکیم محمد شفیع صاحب (۹) جناب حکیم سید کاظم علی صاحب (۱۰) جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب جوہر (۱۱) جناب حکیم خواجہ عبدالشکور صاحب۔ (۱۲) جناب حکیم سید حشمت علی صاحب دہلوی۔ (۱۳) جناب حکیم رئیس احمد صاحب بدایونی (۱۴) جناب حکیم آغا قاسم علی صاحب۔ (۱۵) جناب مولوی حکیم حافظ قاری سید محمود علی صاحب (۱۶) جناب حکیم سید اشرف علی صاحب (۱۷) جناب حکیم مہدی حسن صاحب ہاشمی (۱۸) جناب حکیم شاہ واصف حسین صاحب آگروی (۱۹) جناب مولوی حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر لکھنوی آنریری سکریٹری منبع الطب کالج (۲۰) جناب حکیم عظمت علی صاحب وغیرہ۔

مولوی حکیم حافظ قاری محمود علی صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا افتتاح کیا اور بکثرت آرا جناب مولوی حکیم سید محمد ظہیر الدین حسن صاحب رضوی صدر جلسہ قرار پائے۔

انجمن طبیہ کے وجود و فوائد پر سب سے پہلے جناب مولوی حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر آنریری سکریٹری منبع الطب کالج لکھنؤ نے ایک مبسوط بصیرت افروز تقریر فرمائی جس سے تمام شرکار جلسہ نے اتفاق فرمایا اس کے بعد جناب مولوی حکیم حشمت علی صاحب دہلوی نے ایک پُرزور تقریر فرمائی جو نہایت موثر ثابت ہوئی۔

دیگر اطبا صاحبان نے بھی اپنے مفید خیالات و آرا سے مستفید فرمایا اور حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

ریزولیوشن نمبر ۱

انجمن طبیہ کانپور کا یہ جلسہ عام صدر و سکریٹری صاحبان انجمن طبیہ یو پی لکھنؤ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد انجمن کا جلسہ عام منعقد کرکے دوسرے عہدہ داروں اور ممبران مجلس انتظامیہ کا انتخاب کریں۔

یہ جلسہ موجودہ عہدہ داروں کو اخلاقاً وقانوناً انجمن کا عہدہ دار نہیں تسلیم کرتا اور ان کی خاموش جمود اور ہمت شکن رویہ کو اطبا و فن طب کے لئے نقصان رساں سمجھتے ہوئے ان پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

(محرک) حکیم محمد علی صاحب جے پوری

(مؤید) حکیم عظمت علی صاحب وغیرہ بالاتفاق جلسہ

ریزولیوشن نمبر ۲

یہ جلسہ تمام اطبار کانپور کی خدمت میں باادب گذارش کرتا ہے کہ فن طب کی کسمپرسی و بیچارگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے مقامی انجمن طبیہ کے احیار و جدید تنظیم میں حصہ لیکر اس کی ممبری قبول کریں اور اراکین انجمن کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

حسب ذیل اطبا کی ایک سب کمیٹی اس کی تکمیل کے لئے منتخب کی گئی جنھوں نے اسکو منظور فرمایا۔

(۱) جناب حکیم حشمت علی صاحب دہلوی (کنوینر)
(۲) جناب حکیم محمد علی صاحب جے پوری
(۳) جناب حکیم اشرف علی صاحب کانپوری

ریزولیوشن نمبر ۳

حسب ذیل اطبا صاحبان کی ایک سب کمیٹی اس غرض سے مرتب کی گئی کہ وہ انجمن کے تمام کاغذ و رجسٹر ڈ مکمل کریں، دستور العمل تیار کریں اور انجمن کے اغراض و مقاصد وغیرہ کی اشاعت میں حصہ لیں۔

(۱) جناب حکیم خواجہ عبدالشکور صاحب
(۲) جناب حکیم سید محمد اظہرین حسن صاحب رضوی
(۳) جناب حکیم مہدی حسن صاحب ہاشمی
(۴) جناب حکیم رئیس احمد صاحب بدایونی
(۵) جناب حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر کنوینر ہوں گے۔

پریس کی جانب سے جناب خواجہ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر اخبار "صداقت" کانپور نے نمایندگی فرمائی، اور اپنی مختصر مگر سبق آموز تقریر میں اطمینان دلایا کہ مقامی پریس اطبار و انجمن کی ہر ممکن اعانت سے کوتاہی نہ کریگا جن کا جلسہ میں شکریہ ادا کیا گیا۔

تمام حاضرین کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے، اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوگیا۔

مستقل عہدہ داران کا مسئلہ آئندہ کے لئے ملتوی کیا گیا۔

دستخط خادم الاطبار
حکیم رئیس احمد بدایونی، عارضی سکریٹری
۲۰ر جنوری ۱۹۳۸ء

ضلع کانگریس کمیٹی کی اطلاع

ہمارے دفتر میں کانپور ضلع کے کاشتکاروں کی بکثرت درخواستیں آرہی ہیں کہ ان کی پہلی فصل تقریباً بارہ آنہ سے زاید اور موجودہ فصل بھی بہت زیادہ پالے نے خراب کردی ہے۔ غریب کسانوں کی حالت یونہی قابل رحم ہے اس آسمانی مصیبت نے انکو اور زیادہ پریشانی میں مبتلا کردیا ہے لہذا افسران ضلع اور حاکم اعلیٰ کو ان کی حالت زار پر توجہ کرکے ان کو لگان میں چھوٹ دلوانا چاہیئے۔ کیونکہ اُن مقامات کے کسان جہاں پالا گرا ہے اپنا پورا لگان دینے سے قاصر ہیں۔ اور کسی صورت میں بھی ان سے پورا لگان وصول نہیں ہوسکتا۔ مجھکو امید ہے کہ حکام ضلع بہت جلد اپنی توجہ اس طرف مبذول کرکے کسانوں کی بے چینی کو رفع کرنے کی کوشش کریں گے۔

المشتہر
گنگا سہائے چوبے سکریٹری ضلع کانگریس کمیٹی کانپور

سندھ منسٹری کا تازہ حکم

کراچی ۲۲ر جنوری۔ حکومت سندھ نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آئندہ کوئی جلوس سرکاری افسروں یا وزرا سے اپنی شکایات بیان کرنے کے لئے نہ آئے۔ اور اگر ایسا کیا گیا تو ان لوگوں کو پولیس کے حوالے کردیا جائے گا۔ مزید کہا گیا کہ ۱۲ افراد سے کم اشخاص کو سرکاری افسران یا وزرا سے ملاقات و اپنی شکایات بیان کرنے کی اجازت ہوگی۔

نواب حمید یار جنگ کا انتقال

حیدرآباد (دکن) ۲۲ر جنوری۔ کل رات حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے نواب حمید یار جنگ بہادر ڈائرکٹر جنرل وائڈی گانگ حضور نظام انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مرحوم سر افسر الملک کمانڈر انچیف نظام سٹیٹ کے صاحبزادے ہیں۔ تمام ریاست میں آپ کی وفات پر اظہار رنج و غم کیا جارہا ہے۔

سی۔ پی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

جبل پور ۱۲ر جنوری۔ ساگر نرسنگپور سے سی۔ پی اسمبلی کے لئے ضمنی انتخاب ہونے والا ہے۔ مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر ولی محمد صاحب اور کانگریس کی طرف سے مولوی چراغدین صاحب امیدوار ہیں، دونوں پارٹیوں کی طرف سے زبردست پروپیگنڈا کیا جارہا ہے

مزید اطلاع ہے کہ تین انڈی پینڈنٹ امیدواروں نے اپنے اپنے نام واپس لے لئے ہیں۔

یو۔ پی مسلم لیگ کمیٹی کا اجلاس ملتوی

لکھنؤ ۲۲ر جنوری۔ ۳۰ر جنوری کو یو۔ پی پراونشل مسلم لیگ کا اجلاس ہونے والا تھا۔ چنانچہ اطلاع ملی ہے کہ چونکہ اس تاریخ کو دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہورہا ہے اس واسطے اجلاس کو ملتوی کردیا گیا ہے اب کمیٹی کا اجلاس ۲ر فروری کو محمود آباد ہاؤس واقع قیصر باغ میں ہوگا۔ تاریخ کی تبدیلی سے نئے انتخابات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

مشترکہ انتخاب کیخلاف پروٹسٹ

بمبئی ۲۵ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ آج مسلمانوں کے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پر تو حق مرم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۳ عہ
ممالک غیر سے
سالانہ لغے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۵ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۶

ادبیات

نغمۂ بہار

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری از کانپور

ہو گیا۔ پھر ہو گیا، عالم میں سامانِ بہار — پھر نمایاں ہو گئی گلزار میں شانِ بہار
حُسنِ رنگیں بڑھ گیا جب آگیا دورِ شباب — روئے گلگوں ہو رہا ہے آجکل جانِ بہار
جو شجر تھے خشک اُن میں پھوٹ نکلیں کونپلیں — ہے نمو کا زور شاخوں میں یہ عنوانِ بہار
پھول سرسوں کے کھلے ہیں لہلہایا کھیت کھیت — کیا بسنتی رنگ میں ڈوبا ہے دامانِ بہار
گوشہ گوشہ میں چمن کے فرش سبزہ کا بچھا — اِک نگارِ رنگ و بو ہے آج مہمانِ بہار
چمپئی، اودے، بسنتی ہر طرح کے پھول ہیں — زینتِ بزمِ جہاں ہے آج گلدانِ بہار
ہیں نہالانِ چمن بھی اب قطار اندر قطار — سبز وردی سے مزین ہیں جوانانِ بہار
کاش! وہ دن جلد آئے جب کھلے پھولے اُمید — ہند کے ہر چپہ چپہ پر ہو اعلانِ بہار

پہ چہاتی پھرتی ہے ہر طوطیِ شیریں مقال
کیا عجب ہے جو ہوا بزمی غزلخوانِ بہار

دُنیائے اسلام

حکومت شام کا ایک مستحسن فیصلہ

ارض حجاز میں مسلمانوں کا سالانہ اجتماع یوروپین حکومتوں کے لئے جس درجہ رنج وملال کا موجب ہوتا ہے۔ اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ توان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ روئے زمین کے مسلمانوں کو فریضہ حج کی ادائیگی سے روک دیں ورنہ شاید ایسا کرنے سے بھی انھیں دریغ نہ ہوتا البتہ جہاں تک ان سے ممکن ہے وہ طرح طرح سے مسلمانوں کو بالخصوص اپنے انتدابی علاقوں کی مسلم آبادی کو اس سے روکنے کے لئے کوشش کرتی رہتی ہیں صحت اور طب کے نام سے حاجیوں پر مختلف قسم کی ناروا پابندیاں عائد کرتی ہیں۔ بڑے بڑے ٹیکس مختلف ناموں سے وصول کرتی ہیں اور سفر کی معمولی سہولتیں فراہم کرنے کی بجائے ان کی راہ میں قسم قسم کی دقتیں حائل کرتی رہتی ہیں اور ان سب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان حج کے لئے نہ جا سکیں یا کم از کم حج کرنے والوں کی تعداد میں کمی ہو جایا کرے۔ اس مقصد کے پیش نظر یوروپین عقلاء ایسی تدبیریں ایجاد کر چکے ہیں جو شیطان کو بھی نہ سوجھی ہوں گی۔ انہی تدبیروں میں سے ایک تدبیر وہ ہے جس پر شام کی انتدابی حکومت ایک زمانہ سے عامل تھی یعنی اُن لوگوں کو قانوناً حج سے روک دیا جاتا تھا جن پر حکومت کا کوئی ٹیکس واجب الادا ہوتا تھا۔ درانحالیکہ یہی لوگ ادائے حج کے لئے سفر اختیار کرنے کے بجائے پیرس کی کسی نمائش میں شریک ہونے یا یوروپ کے کسی خطہ کا سیر و تفریح کے لئے قصد کرتے تھے تو نہ صرف یہ کہ ان پر کوئی پابندی عاید نہیں کی جاتی تھی بلکہ مختلف طریقوں سے اُن کی ہمت افزائی ہوتی تھی۔ یہ صورت حال شام کے مسلمانوں کے لئے حد درجہ تکلیف اور رنج کا باعث تھی۔ اور اسے وہ لوگ حج کی ادائیگی میں حکومت انتداب کی ایک زبردست اور ناجائز رکاوٹ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ قومی حکومت کے قیام کے بعد اس سال علماء دمشق نے خاص طور پر حکومت سے اس رکاوٹ کو دور کرنے کا مطالبہ کیا اور وزارت داخلیہ شام سے ملکر درخواست کی کہ حج کی ادائیگی میں سہولت کی خاطر ان لوگوں سے ٹیکسوں کی وصولی ملتوی کر دی جائے جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ناظرین یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ وزیر داخلہ کی استدعا پر اس درخواست کو وزارت مال نے قبول کر لیا ہے اور اس کے مطابق متعلقہ محکموں میں احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اب شام کے حجاج اس استعماری سختی سے نجات پا گئے ہیں جس کا گذشتہ سالوں میں انھیں مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ جمعیت علماء دمشق کی اس کوشش

اور وزارت مال کے مستحسن فیصلہ کو شام کے گوشہ گوشہ میں بہ نظر استحسان دیکھا جا رہا ہے۔ اور اس پر زبردست مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ اس سال شامی حجاج کی تعداد گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوگی۔

قضیہ فلسطین کا کوئی جدید حل منظور نہیں کیا گیا

بعض اخبارات میں قضیہ فلسطین کے بعض نئے حل کی خبریں شایع ہو رہی ہیں اور ان کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ انھیں عرب ہائی کمیٹی کے صدر نے بھی منظور کر لیا ہے لیکن عرب ہائی کمیٹی نے ابھی حال میں ایک طویل بیان کے ذریعہ اس بات کی پُر زور دلیل کی ہے کہ کمیٹی کے صدر محترم نے کسی حل پر اظہار رضامندی کیا ہے۔ بیان میں واضح کیا گیا ہے کہ اخبارات میں قضیہ فلسطین کے جو نئے حل شایع ہو رہے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو عربوں کے مطالبات کو پورا کرتا ہو اسلئے ان کے قبول کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بیان میں وہ مطالبات بھی درج کئے گئے ہیں جن کے لئے عرب جان کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ اور جن کو پورا کئے بغیر عرب ہائی کمیٹی کے اعلان کے مطابق عربوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ ناممکن ہے۔ مطالبات درج ذیل ہیں:

(۱) فلسطین میں عربوں کی کامل آزادی کا حق تسلیم کیا جائے۔

(۲) یہودیوں کے لئے قومی وطن بنانے کا خیال ترک کر دیا جائے۔

(۳) برطانوی انتداب کو ختم کر دیا جائے اور اس کے بجائے عربوں کے ساتھ ایک ایسا معاہدہ کیا جائے۔ جو عراق برطانیہ یا فرانس و شام کے معاہدہ کے مماثل ہو اور جس کی رو سے فلسطین میں عربوں کی ذمہ داری اور با اختیار حکومت قایم ہو سکے۔

(۴) جب تک معاہدہ تکمیل پذیر نہ ہو یہودیوں کی ہجرت اور یہودیوں کے ہاتھ آراضی کی فروخت کامل طور پر روک دی جائے۔

آخر میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ برطانوی معقول مصالح، مقامات مقدسہ اور اقلیتوں کے جائز حقوق کی حفاظت کے متعلق معقول بنیادوں پر کوئی معاہدہ کرنا چاہے تو عرب اس کے لئے بھی تیار ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جہاں پہ تو جو عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفتہ وار
صداقت کانپور
جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۵ر فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۶

آنریری مجسٹریٹوں کے تقرر کے قاعدوں پر

یو.پی اسمبلی میں دلچسپ بحث

یکم فروری کو یو.پی اسمبلی میں آنریری مجسٹریٹوں کے تقرر کے متعلق قاعدوں پر بحث شروع ہوئی۔ اسپیکر نے وزیر محکمہ انصاف سے دریافت کیا کہ انکا مطلب بحث سے کیا ہے۔ ڈاکٹر کاٹجو نے کہا کہ بہتر ہوتا کہ اگر ممبر تقریریں ہی کریں اور رائے شماری نہو۔ ہاؤس نے اس تجویز کو منظور کر لیا، کنور سر مہاراج سنگھ نے اپنی تقریر میں ان خدمتوں کا ذکر کیا جو ماضی میں آنریری مجسٹریٹ انجام دے چکے ہیں اور یہ امید ظاہر کی کہ ان لوگوں کو ترجیح دی جائیگی اور جن کا کام اچھا تھا۔

خان بہادر مولوی فصیح الدین نے کہا کہ یہ قواعد ایک بل کی صورت میں ہاؤس میں پیش ہوئے ہیں اسلئے ہمیں آئندہ یا موجودہ حکومت یا آئندہ حکومت کے رحم پر نہیں رہنا چاہئیے بہتر یہ ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کے بجائے تنخواہ دار مجسٹریٹ رکھے جائیں کیونکہ بہترین لوگ خود کو اس کام کے لئے پیش نہیں کرینگے اور یہ ایجنسی خالص نہیں رہے گی۔ بہترین یہ ہے کہ بی.اے ایل.ایل.بی وکیلوں کو سو روپیہ ماہوار پر آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا جائے۔

مسٹر ظہیر الدین فاروقی نے کہا کہ یہ سارا معاملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ ججوں اور بار ایسوسی ایشنوں کے منتخب کردہ نمایندوں پر چھوڑنا چاہئیے اور اسمبلی یا کونسل کا کوئی ممبر چناؤ کمیٹی میں نہیں ہونا چاہئیے۔ شیخ حبیب اللہ نے کہا کہ آنریری مجسٹریٹوں کو کسی لالچ خوف یا ڈر سے بالاتر ہونا چاہئیے۔ ان پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئیے اور جمہوری اصولوں پر آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنے کے خوف سے یہ ادارہ ہی تباہ ہو جائے گا۔ مسٹر والفورڈ نے کہا کہ یہ عہدہ ہی توڑ دینا چاہئیے اور امید ہے کہ حکومت آہستہ آہستہ آنریری مجسٹریٹوں کے بجائے تنخواہ دار افسر مقرر کریگی۔ اگر اس خرابی کو دور کرنا ہے تو سخت ترین قواعد کی سخت ضرورت ہے، آنریری مجسٹریٹوں کا تقرر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں پر نہیں چھوڑنا چاہئیے بلکہ نئے پاس شدہ وکیلوں کو معمولی سے وظیفہ پر آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنا چاہئیے۔ اور جب ان کا کام اچھا ہو تو انہیں بڑے عہدوں پر مامور کیا جائے آپ نے کہا کہ مجموعی طور پر یہ قاعدہ اچھے ہیں۔ راجہ جگناتھ بخش سنگھ نے کہا کہ اس دستور میں ایک انتہا پسندانہ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ چودھری وجے پال سنگھ نے کہا کہ انصاف کے نظم و نسق کا سارا نظام ہی غلط ہے کیونکہ حکومت برطانیہ ان عدالتوں کے ذریعہ ہماری غلامی کو دوامی بنانا چاہتی ہے تعزیرات ہند قانون شہادت قانون حلف وفاداری اور قانون وکلا یہ برطانی طرز انصاف کی چار ستونیں ہیں انصاف کا یہ سارا طریقہ بالکل بوسیدہ اور پرانا ہے اور اسی بدعت کو دور کرنے کا بہترین طریقہ صرف یہ ہے کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے جو دیکھے کہ اس سسٹم کو کیسے بدلا جا سکتا ہے۔

لفٹنٹ سلطان عالم نے کہا کہ آنریری مجسٹریٹ کو تربیت دینی چاہئیے جیسے کہ چند سال پیشتر شروع کیا گیا تھا۔ مسٹر موہن لال گوتم نے کہا کہ آنریری مجسٹریٹوں سے تنخواہ دار مجسٹریٹوں کی طرح کام لینا ممکن نہیں ہے نوکر شاہی کے اس ادارہ کو جسے پردیسی حکومت نے قایم کیا تھا توڑ دینا چاہئیے ہمیں بنیادی طور سے ان آنریری مجسٹریٹوں کے خلاف ہوں کیونکہ صرف امیر آدمی جنہیں کچھ کام نہیں ہوتا آنریری مجسٹریٹ بنتے ہیں انتخابی کمیٹیوں کو مزید اختیارات حاصل ہونا چاہئیے ورنہ آنریری مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ججوں کے آلہ کار بن کر رہ جائینگے مسٹر رام پرشاد تامتا نے اس سسٹم کی مذمت کی۔

مسٹر دھولیکر نے حکومت کو یہ قاعدے پیش کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ صوبجاتی خود مختاری کا جو پایہ زندہ ہے اس کام کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں پر نہیں ڈالا جا سکتا یہ آنریری مجسٹریٹ خوشامدی چاپلوس اور فرقہ وارانہ جذبات پیدا کرنے کا سب سے بدترین ذریعہ ہیں اور ہمیں آج جن مصیبتوں سے سامنا ہے ان کے لئے وہی ذمہ دار ہیں سب سے پہلے آنریری مجسٹریٹ کسانوں اور دلت اقوام میں سے مقرر کئے جائیں اور پھر اگر ضرورت ہو تو اعلیٰ جماعتوں میں سے ایسے لوگوں کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا جائے جنہوں نے عوام خدمت کی ہو مسٹر کریم الرضا نے کہا کہ لوگ عوام کی خدمت کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنی شان و شوکت و عزت بڑھانے کی خاطر آنریری مجسٹریٹ بننا چاہتے ہیں ان قاعدوں سے زیادہ اچھا نتیجہ برآمد نہ ہوگا تعلیمی معیار کم از کم میٹرکولیشن ہونا چاہئیے اس سے ہر قسم کے غیر پسندیدہ عناصر اسی میں داخل ہو جائیں گے۔

لفٹنٹ سلطان عالم نے ترمیم پیش کی کہ آنریری مجسٹریٹوں کے تقرر میں اقلیتوں کو کافی اور موثر نمایندگی دیجائے سر مہاراج سنگھ نے ترمیم پیش کی کہ حکومت کا ہے گا ہے ہر ایک ضلع کی ضرورت کے مطابق آنریری مجسٹریٹ کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مقرر کرے۔ مسٹر نفیس الحسن نے کہا کہ حکومت کو نہیں بلکہ ہائی کورٹ کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنے چاہئیں۔

کنور سر مہاراج نے ترمیم پیش کی کہ استریاں بھی آنریری مجسٹریٹ مقرر ہونی چاہئیے مسز ہر گووند باجپئی کی ترمیم کا یہ مقصد تھا کہ انتخابی کمیٹیوں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو شامل نہیں چاہئیے ڈاکٹر کاٹجو نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان معاملوں پر غور کیا جائے گا۔ یو.پی لجسلیچر کے دونوں ہاؤسوں میں اس پر بحث ختم ہو گئی ہے۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ کی سب کمیٹیوں کی چیرمینی اور ممبران کا انتخاب

۲۹ر جنوری کو کانپور میونسپل بورڈ کے ایک غیر معمولی جلسہ میں جو کہ مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا تھا جسمیں چیرمین صاحب کی تحریک اور اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں آئے:-

سینیر وائس چیرمین۔ مسٹر سید محمد رضا — جونیر وائس چیرمین۔ لالہ بشونا تھ بھرتیا۔

(۱) **مالی کمیٹی** (چیرمین) لالہ منی لال نوٹیا۔ **ممبران**:- (۱) بابو دوارکا پرشاد سنگھ (۲) لالہ چھنگا مل (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) لالہ ہری شنکر باگلا (۵) لالہ گور پرشاد کپور (۶) پنڈت پرمانند مصرا (۷) لالہ رام نرائن گرگ (۸) مسٹر مصطفیٰ حسین نیر (۹) مسٹر محمد وحید احمد (۱۰) حاجی قمرالدین (۱۱) حاجی محمد حمزہ

(۲) **ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی** (چیرمین) لالہ چھنگا مل۔ **ممبران**:- (۱) بابو بخت نرائن سریواستو (۲) لالہ کروری مل (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۵) پنڈت سورج پرشاد اوستھی (۶) پنڈت پریم نرائن مصرا (۷) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۸) مسٹر وحید احمد (۹) مسٹر اے صمد (۱۰) شیخ عبدالرزاق (۱۱) مسٹر سید علی زیدی۔

(۳) **روڈ اینڈ پے منٹ کمیٹی** (چیرمین) چودھری میشوری پرشاد نگم۔ **ممبران**:- (۱) بھائی کروری مل (۲) بابو گور پرشاد کپور (۳) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۴) پنڈت پرمانند مصرا (۵) مسٹر اے۔صمد۔ (۶) مسٹر مصطفیٰ حسین نیر (۷) شیخ عبدالرزاق۔

(۴) **اسکول کمیٹی** (چیرمین) پنڈت سورج پرشاد اوستھی۔ **ممبران**:- (۱) بابو بخت نرائن سریواستو (۲) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۳) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۴) پنڈت شیو نرائن مصرا (۵) مسز سوشیلا سریواستوا (۶) پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری (۷) چودھری میشوری پرشاد نگم (۸) مسٹر اے۔صمد۔ (۹) مسٹر سید علی زیدی (۱۰) شیخ عبدالرزاق (۱۱) مسٹر مصطفیٰ حسین نیر

(۵) **انورگنج ٹیکس کمیٹی** (چیرمین) بابو گور پرشاد کپور **ممبران**:- (۱) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۲) بھائی کروری مل (۳) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۴) پنڈت سورج پرشاد اوستھی (۵) حاجی محمد حمزہ (۶) سید محمد رضا (۷) سید علی زیدی۔

(۶) **سول لائن ٹیکس کمیٹی** (چیرمین) بابو بخت نرائن سریواستوا۔ **ممبران**:- (۱) مسٹر تلک چند کریل (۲) بابو گور پرشاد کپور (۳) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۴) پنڈت شیو نرائن مصرا (۵) بابو رام نرائن گرگ (۶) سید منظور علی (۷) حاجی قمرالدین

(۷) **گنگا جل سدھار کمیٹی** (چیرمین) پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔ **ممبران**:- (۱) بابو بخت نرائن سریواستو (۲) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۳) پنڈت شیو نرائن مصرا (۴) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۵) لالہ بشونا تھ بھرتیا (۶) لالہ چھنگا مل (۷) مسٹر سید علی زیدی (۸) مسٹر وحید احمد (۹) سید منظور علی (۱۰) پنڈت ہیرا لال اوستھی (۱۱) مسٹر راجیشوری پرشاد سریواستو

(۸) **ایجوکیشن کمیٹی** (چیرمین) بابو دوارکا پرشاد سنگھ۔ **ممبران**:- (۱) لالہ ہری شنکر باگلا (۲) مسز سوشیلا سریواستو (۳) بابو بخت نرائن سریواستو (۴) لالہ چھنگا مل (۵) بابو رام نرائن گرگ (۶) پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ (۷) بھائی کروری مل (۸) مسٹر مصطفیٰ حسین نیر (۹) مسٹر وحید احمد (۱۰) حاجی قمرالدین (۱۱) مسٹر ایس۔ایم۔بشیر۔

(۹) **واٹر ورکس کمیٹی** (چیرمین) مسٹر رائٹ۔ **ممبران**:- (۱) بابو بخت نرائن سریواستو (۲) مسٹر تلک چند کریل (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) بابو گور پرشاد کپور (۵) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۶) بابو دوارکا پرشاد سنگھ (۷) بابو رام نرائن گرگ (۸) مسٹر وحید احمد (۹) حاجی قمرالدین (۱۰) مسٹر اے۔صمد (۱۱) شیخ عبدالرزاق

(۱۰) **برننگ گھاٹ کمیٹی** (چیرمین) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا۔ **ممبران**:- (۱) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۲) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۳) مسٹر وحید احمد۔

(۱۱) **پارک اینڈ اربوریکلچر کمیٹی** (چیرمین) پنڈت شیو نرائن مصرا۔ **ممبران**:- (۱) بابو بخت نرائن سریواستوا (۲) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۳) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۴) پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری (۵) لالہ چھنگا مل (۶) مسٹر وحید احمد (۷) مسٹر اے صمد۔

(۱۲) **پبلک ہیلتھ کمیٹی** (چیرمین) حاجی قمرالدین۔ **ممبران**:- (۱) مسٹر وحید احمد (۲) مسٹر اے صمد۔ (۳) بھائی کروری مل (۴) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۵) بابو گور پرشاد کپور (۶) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۷) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۸) پنڈت شیو نرائن مصرا (۹) لالہ رام نرائن گرگ (۱۰) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۱۱) پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری۔

(۱۳) **سٹی ٹیکس کمیٹی** (چیرمین) مسٹر وحید احمد۔ **ممبران**:- (۱) مسٹر مصطفیٰ حسین نیر (۲) مسٹر اے صمد (۳) بابو گور پرشاد کپور (۴) پنڈت پرمانند مصرا (۵) لالہ رام نرائن گرگ (۶) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۷) پنڈت ہری ہر ناتھ

(۱۴) **پبلک ورکس کمیٹی** (چیرمین) مسٹر سید علی منظور علی۔ **ممبران**:- (۱) مسٹر سید محمد رضا (۲) حاجی قمرالدین (۳) مسٹر سید علی زیدی (۴) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۵) پنڈت شیو نرائن مصرا (۶) پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔ (۷) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۸) لالہ گور پرشاد کپور (۹) لالہ چھنگا مل (۱۰) بھائی کروری مل (۱۱) ———

(۱۵) **بلڈنگ اپلیکیشن کمیٹی** (چیرمین) شیخ عبدالرزاق۔ **ممبران**:- (۱) مسٹر وحید احمد (۲) مسٹر اے صمد (۳) مسٹر سید علی زیدی (۴) بابو بخت نرائن سریواستو (۵) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۶) پنڈت دیبی سہائے باجپئی (۷) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۸) پنڈت سورج پرشاد اوستھی (۹) لالہ چھنگا مل (۱۰) لالہ بشوناتھ بھرتیا (۱۱) مسٹر تلک چند

(۱۶) **میونسپل انڈسٹریل اسکول کمیٹی** (چیرمین) مسٹر اے۔صمد۔ **ممبران**:- (۱) حاجی محمد قمرالدین۔ (۲) مسٹر سید محمد رضا (۳) مسٹر ایس۔ایم۔بشیر (۴) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۵) بابو دوارکا پرشاد سنگھ (۶) پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری (۷) پنڈت پرمانند مصرا۔

(۱۷) **مسلم قبرستان کمیٹی** (چیرمین) مسٹر سید علی زیدی۔ **ممبران**:- (۱) مسٹر وحید احمد (۲) حاجی محمد قمرالدین (۳) مسٹر اے۔صمد (۴) شیخ عبدالرزاق (۵) پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔

ڈفرن اسپتال کمیٹی (۱) ڈاکٹر پریم نرائن (۲) مسٹر سوشیلا سریواستوا (۳) مسٹر وحید احمد۔

کنگ ایڈورڈ میموریل ہال کمیٹی (۱) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۲) مسٹر سوشیلا سریواستوا (۳) مسٹر وحید احمد۔

سرسیا گھاٹ کمیٹی (۱) لالہ چھنگا مل (۲) پنڈت جگن نرائن شوکل

ڈسٹرکٹ برانچ آف انڈین برٹش کراس سوسائٹی (۱) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۲) مسٹر سوشیلا سریواستوا (۳) شیخ عبدالرزاق۔

ارسلا ہارسمین اسپتال - ارسلا ہارسمین میموریل اسپتال اور پرنس آف ویلز خیراتی دواخانہ کی انتظامیہ کمیٹی کے لئے بابو رام نرائن گرگ۔

معائنے کے حکام۔ بورڈ کے کل ممبران اور خاص افسران بورڈ کو انسٹی ٹیوشنوں کے معائنہ کا اختیار دیا گیا ہے۔

ریلوے کمیٹی:- لوکل ایڈوائزری کمیٹی ایسٹ انڈین ریلوے کے لئے پنڈت سری رتن شوکل۔

تلک میموریل ہال سوسائٹی (۱) بابو دوارکا پرشاد سنگھ (۲) پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری

مستعفی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت شیو نرائن مصرا نے پارک کمیٹی کی چیرمینی سے پنڈت دیبی سہائے باجپئی۔ گنگا جل سدھار کمیٹی سے استعفیٰ بھیجدیا ہے (وجہ معلوم نہیں ؟)

شہر اور جونیر وائس چیرمینی کا انتخاب مارچ میں ہوا تھا اس لئے عہدہ داروں کی میعاد ابھی باقی ہے اور جو آئندہ کے لئے انتخاب ہوا ہے اس کا اطلاق اپریل سے ہو گا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آسامی خالی ہونے سے پہلے انتخاب فائز نا جائز نہیں۔

مندرجہ ذیل جگہوں کے لئے جو ممبران نامزد کئے گئے تھے چونکہ انکی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی ہے اس لئے وہی بدستور قائم رہیں گے اور جب انکی مدت ختم ہو گی جدید انتخاب ہوگا۔ بہر حال وہ اسامیاں حسب ذیل ہیں:-

جوائنٹ کمیٹی (۱) مسٹر بی پی سریواستو چیرمین (۲) لالہ ہری شنکر باگلا (۳) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا (۴) مسٹر محمد سمیع (۵) مسٹر وحید احمد۔

ایکسائز لائسنسنگ بورڈ (۱) مسٹر تلک چند کریل (۲) بابو بخت نرائن سریواستوا (۳) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۴) مسٹر اے صمد (۵) مسٹر سید منظور علی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ (۱) مسٹر بی پی سریواستوا (۲) لالہ ہری کشن باگلا (۳) مسٹر محمد سمیع۔

گورنمنٹ ہائی اسکول (۱) ایس۔سی۔چٹرجی (۲) مسٹر سید محمد رضا

گیا پرشاد لائبریری (۱) لالہ چھنگا مل (۲) پنڈت رگھبر دیال بھٹ

میونسپل کوآپریٹو سوسائٹی (۱) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۲) شیخ عبدالرزاق۔

سرہمتی بھگوان دئی اسپتال۔ (۱) پنڈت رگھبر دیال بھٹ (۲) ڈاکٹر پریم نرائن مصرا۔

سرسیا گھاٹ لیڈیز پارک کمیٹی (۱) مسٹر سوشیلا سریواستوا (۲)

میونسپل ایمپلائز ایسوسی ایشن

میونسپل ایمپلائز ایسوسی ایشن کانپور نے اپنے جلسہ منعقدہ ۲۴ر جنوری ۳۸ء جسمیں مسز سروپ رانی نہرو کی وفات پر اظہار افسوس کا رزولیوشن پاس کیا اور پنڈت جواہر لال نہرو پریسیڈنٹ کانگریس کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

حضرت جوش ملیح آبادی

حضرت جوش ملیح آبادی اور جناب ساغر نظامی کانپور تشریف لائے ہوئے تھے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ہمارے مکرم منشی دیا نرائن صاحب نگم اڈیٹر زمانہ نے اپنے مکان پر ۳ر فروری کی رات کو ایک صحبت منعقد کر دی۔ جسمیں شہر کے چیدہ چیدہ خوش ذوق حضرات موجود تھے۔ حضرت جوش اور جناب ساغر نے خوب خوب نظمیں و غزلیں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ یہ دلچسپ صحبت تقریباً ۱ بجے رات کو ختم ہوئی

مہتروں کی ہڑتال

۳۱ر جنوری ۳۸ء کو تنخواہ نہ ملنے کے بعد مہتروں نے ہڑتال کر دی تھی۔ جو ایک ہی دن بعد ختم ہو گئی۔ حقیقت میں بورڈ نے ۲۹ر جنوری ۳۸ء کو بورڈ نے ان کے مطالبات منظور کر لئے تھے، اور اگر اس فیصلہ کی اونکو اطلاع باقاعدہ کرائی جاتی تو ہڑتال کی ضرورت نہ پڑتی لیکن میونسپل بورڈ نے کسی کام کو وقت پر نہ کرنے کی قسم کھائی ہے۔ جہاں تک ہمکو معلوم ہوا ہے کہ تقریباً قریب اونہیں شرائط پر اسٹرائک ختم ہوئی ہے۔ اگر بورڈ ذرا مستعدی سے کام لیتا تو نہ اسٹرائک ہوتی نہ اہل شہر کو تکلیف ہوتی اور نہ بورڈ کے حکام کو ۲۴ گھنٹہ پریشان رہنا پڑتا۔

شہر سیاسی کانفرنس

۶ر فروری کو شہر کی سیاسی کانفرنس کا جلسہ گاندھی نگر میں ہوگا۔ حافظ محمد ابراہیم منسٹر آف کمیونیکیشن اور پنڈت پیارے لال شرما سابق وزیر تعلیم آ رہے ہیں اور پنڈت گوبند ولبھ پنت کے بھی کچھ دیر کے لئے آنے کی امید ہے اور دوسرے لیڈران بھی اس کانفرنس میں شامل ہونگے اس کے صدر سٹی کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ پنڈت بالکرشن شرما ہوں گے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ میں مالی کمیٹی کا پاس کیا ہوا بجٹ کثرت رائے سے پاس ہوا۔ مخالف پارٹی نے اسپر بڑی نکتہ چینی کی۔ ضلع بورڈ کی آمدنی ۵ لاکھ ۱۲ ہزار اور خرچہ ۴ لاکھ ۷۳ ہزار۔ ۳۴۴ رکھا گیا ہے۔ اس طرح ۳۹ ہزار ۷۴۴ روپیہ کی بچت کا اندازہ ہے۔

جواب طلب

انڈپنڈنس ڈے کے سلسلہ میں ڈی۔اے۔وی کالج میں قومی جھنڈا لڑکوں نے لگایا تھا۔ کالج کی انتظامیہ کمیٹی کے سکریٹری کی حیثیت سے ڈاکٹر جواہر لال روہتگی نے اسکو اتارنے کے حکم پر دستخط کئے تھے سٹی کانگریس کمیٹی نے اس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب سے جواب طلب کیا ہے۔

جانچ کمیٹی

مسٹر برج بہاری مہروترا اسینیر وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے خلاف چند بے ضابطگی کی جانچ کیلئے ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایک ماہ کے اندر رپورٹ دینے کے لئے کمیٹی قایم کی ہے۔

سبدِ گُل

چین اور جاپان کی جنگ کے متعلق جو خبریں شنگھائی سے آیا کرتی تھیں ان پر جاپان نے سنسر بٹھا دیا ہے۔

بقول حضرت ظریف لکھنوی۔
اس دال میں کچھ کالا کالا نظر آتا ہے۔

جاپانی سنتری نے امریکن سفیر کے منھ پر تھپڑ مار دیا کیونکہ اس نے جاپانی حکومت اور جاپانی فوجوں کے خلاف منھ کھولا تھا۔

بالکل ٹھیک ہے قصور منھ کا تھا اسی لئے منھ کو سزا ملی۔

یروشلم میں برطانوی فوجیں تین روز تک باغیوں کا صفایا کر کے اپنے کیمپ میں واپس گئیں رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ان فوجوں نے بارش اور ژالہ باری کے باوجود بہت اچھا کام کیا۔

اس قربانی کی کون داد نہ دے گا۔ نیک کاموں کی لگن ایسی ہی ہوتی ہے۔

فرانس کے مقبوضہ علاقہ میں جاپانی جنگی جہاز داخل ہوگیا۔ اسپر فرانس نے پروٹسٹ کیا تو جاپان کی جانب سے یہ جواب دیا گیا کہ یہ جہاز محض دیکھ بھال کے لئے داخل ہوا تھا۔ اور کوئی غرض نہ تھی۔

اس پر ہمیں فوجداری کا ایک مقدمہ یاد آیا جس میں ایک گواہ نے بیان کیا کہ مستغیث ملزم کو لپٹ گیا اسپر وکیل مستغیث نے یہ بحث کی کہ مستغیث کچھ دشمنی سے نہیں لپٹا تھا بلکہ محبت میں بغلگیر ہوا تھا۔

بمبئی اسمبلی میں بیکاری کے اسباب معلوم کرنے کا رزولیوشن پاس ہوگیا۔
بھلا جہاں بیکاری ہو وہاں اسباب کہاں۔

الہ آباد میں کالیستھ پاٹھشالہ کے پرنسپل نے یوم آزادی کے موقع پر قومی جھنڈا لہرانے نہیں دیا۔ اور کہا کہ اگر کوئی وزیر جھنڈا لہرائے تو اجازت دی جا سکتی ہے۔

گویا قومی جھنڈے کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ ان ہاتھوں کی اہمیت ہے جو اس جھنڈے کو نصب کرتے ہیں۔

روس نے جاپان سے ناراض ہو کر ڈاک کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔
معلوم ہوتا ہے کہ روس جنگ نہیں بلکہ ترک موالات کرے گا۔

خبر آئی ہے کہ چین نے جاپانی مورچہ پر حملہ کر کے ایک کھوئے ہوئے بندرگاہ کو واپس لے لیا۔
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

فرید آباد میں قومی جھنڈے کی سلامی کے موقعہ پر ڈاکٹر ستیہ پال نے فرمایا کہ فرقہ پرست انجمن ہمارے بڑھتے ہوئے سیلاب کو نہیں روک سکتیں۔
سوال یہ ہے کہ یہ انجمنیں بھی اس سیلاب میں بہ سکتی ہیں یا نہیں۔

اسپین کی ایک خبر ہے کہ وہاں چھ چھ من کے بم برسائے گئے۔
معلوم ہوتا ہے کہ اسپین کے باشندے بہت سخت جان ہیں۔

حکومت یوپی نے آنریری مجسٹریٹوں کے متعلق نئے قواعد مقرر کئے ہیں۔
چلئے پھر بھی غنیمت ہے خیال تو یہ تھا کہ یہ سرکاری نسل ختم ہو ہی جائے گی۔

ادبِ لطیف

محبوب کے حضور میں

از جناب حسن جعفری بھرتپوری

فکر اور غم کی موجوں میں غرق دل کی دنیا میں کھویا ہوا ہر دے کے پریمی مندر میں تجھ کو ڈھونڈ رہا ہوں لیکن تو نہیں ملتی۔ ۔ ۔ ۔

دل کی دنیا جو تیرے حسن کی ضو سے چمک رہی ہے اگر اس میں تجھ کو پالیتا تو تمام وہ قربانیاں جو تیری نظر محبت کے لئے جمع کر رہا ہوں۔ ۔ ۔ قربانگاہ حسن پر قربان کر دیتا، کیا تو میری درد بھری داستان سنے گی، اگر ایسا ہے تو میں کتنا خوش ہوں گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جب تیرے سامنے اپنی کہانی رو رو کر سناؤں گا کاش تو اس کو سن سکے یہ کہانی نہ ہوگی بلکہ روداد محبت! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آج میں تیرے لئے دنیا کا آرام و چین چھوڑنے کو تیار ہوں، میں تیرا ہو چکا کیونکہ یہ میرے لئے آسان تھا، تو میری ہو جائے یہ تیرے لئے مشکل۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تو ایسا نہیں چاہتی کیوں؟ اس لئے کہ تو محبت سے نا آشنا ہے۔ محبت کیا ہے؟۔ دنیا کی بہترین نعمت لیکن کیا سبب ہے کہ تو محبت نہیں کرنا چاہتی میں اپنی آرزوؤں اور تمناؤں کو ایک مدت سے جمع کر رہا تھا۔ ۔ ۔ ۔

محبت نہ کرے گی تو میرا دل ٹوٹ جائے گا اور میری آرزوئیں بکھر جائیں گی، ان کو اکٹھا کرنے کے لئے پھر ایک زمانہ درکار ہوگا۔

اب بھی سوچ لے اور لفظ محبت سے آشنا ہو جا تیری بے رخی نے میرے دل کی دنیا میں ہلچل مچادی میں سمجھتا تھا کہ ایک روز تو ضرور میری ہو کر رہے گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مگر میرا خیال غلط نکلا، میرے خیال نے مجھے دھوکا دیا۔ تو کسی کی بھی ہونا نہیں چاہتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اب بھی سوچ لے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس سے میں بھی پریم کرنے لگوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کاش میرے دل کی کیفیت تجھ کو معلوم ہو سکے کتنا اچھا وہ وقت ہوگا جب تجھے یہ کہتا ہوا سنونگا کہ "اب میں تیری ہوں"، تو نے میری محبت کو نفرت سے ٹھکرا دیا، اور غصہ کی آگ سے اس کو جلانا چاہا مگر میری محبت نے تیرے غصہ کے شعلوں کو اپنی آغوش میں کھینچ کر ٹھنڈا کر دیا اس پر بھی میں تیرے غصہ کو محبت کا ایک جزو سمجھتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میری محبت کے شعلے تیری طرف رخ کرتے ہیں مگر تیری سنگدلی درمیان میں حائل ہو جاتی ہے اس پر بھی وہ شعلے تیرے غصہ کی تپش کو جذب کر کے اپنا جیسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آہ پھر بھی وہ تیرے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔

مرکزی اسمبلی میں حکومت کو شکست

نئی دہلی یکم فروری۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس کا دوسرا دن تھا۔ اور آج ہی مخالف پارٹی نے حکومت کو شکستیں دینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جب فوجی نقل و حرکت کی اطلاع گزٹ میں شایع ہونے کے متعلق بل پیش ہوا تو اس میں یہ دفعہ درج تھی کہ جس تاریخ کو یہ نقل و حرکت ہونا ہو۔ اس سے دو مہینہ قبل اس کا اعلان سرکاری طور پر گزٹ میں کر دیا جائے۔ کانگریس پارٹی نے یہ ترمیم پیش کی کہ یہ اعلان تین مہینے پہلے کی اشاعت میں ہونا چاہئے۔ جب رائے شماری ہوئی تو حکومت کے حق میں ۵۱ اور مخالف پارٹی کے حق میں ۶۴ ووٹ آئے۔ اس طرح پر تین ووٹوں کی کثرت سے کانگریس کی فتح ہوگئی

عالمِ نسواں

نئی اور پرانی تہذیب کا موازنہ

(از محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ دہلوی)

میری زندگی کا بیشتر حصہ "تہذیب قدیم" کی آغوش میں گذرا ہے اور تعلیم بھی قدامت پسند استانیوں ہی سے حاصل کی ہے۔ اسلئے میں قدیم تہذیب کی برکتوں سے بھی بڑی حد تک واقف ہوں۔ اور چونکہ میری شادی ایک ایسے گھرانے میں ہوئی تھی۔ جہاں تہذیب جدید کی حکومت تھی اور جہاں کا بچہ بچہ تہذیب نو کی شراب کے نشہ میں مست تھا خود میرے شوہر بھی ایک ترقی یافتہ یونیورسٹی کے گریجویٹ اور نئی تہذیب کے زبردست حامی تھے۔ اسلئے میں تہذیب جدید سے بھی نا آشنا نہیں ہوں۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے تہذیب قدیم اور تہذیب جدید دونوں کے معائب و محاسن کو سمجھنے، جانچنے، اور مطالعہ کرنے کا موقع حاصل ہوا ہے۔ اور اس معاملہ میں میری رائے کسی حد تک صحیح سمجھی جا سکتی ہے۔ میں نے جہاں تک غور کیا ہے میری یہ ایماندارانہ رائے ہے کہ تہذیب جدید کے مقابلے میں، تہذیب قدیم زیادہ بہتر ہے۔

اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ جن عورتوں نے تہذیب قدیم کی آغوش میں پرورش پائی ہے، ان میں لحاظ، مروت، حیا شرم، ہمدردی، ایثار پسندی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور وہ اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ ہوتی ہیں۔ میں ایسی بہت سی عورتوں کو جانتی ہوں جنہوں نے تہذیب قدیم کی درسگاہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ انھوں نے کبھی یونیورسٹیوں اور کالجوں کی شکل تک نہیں دیکھی۔ لیکن وہ ایثار ہمدردی اخلاص و محبت، ادب و احترام، اور خاکساری و فروتنی کا دلکش مرقع ہیں۔ ان کی زندگی کا بہترین مقصد یہ ہے کہ غریبوں کی خدمت کریں۔ دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہوں اور اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنائیں۔ ان عورتوں میں آسودہ حال بھی ہیں اور غریب بھی۔ لیکن طرز حیات تقریباً یکساں ہے۔ وہ اپنے گھر کی چاردیواری کو اپنی راحتوں کا مرکز اپنے شوہر کو اپنے سر کا تاج اور اپنی عصمت و عفت کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھتی ہیں۔ ان ہی جذبات و محسوسات کے ساتھ ان کی زندگی گذرتی ہے اور وہ اعمال حسنہ کا گرانقدر سرمایہ ساتھ لیکر اس دنیا سے رخصت ہوتی ہیں۔ ان کی پاکیزہ خصلتیں، اُن کی سچی ہمدردی، انکا مخلصانہ سلوک، ان کی انصاف پسندی اور حق پرستی، یہ سب چیزیں ان کے جاننے والوں کو یاد آتی ہیں اور وہ ان کی یاد میں مضطرب اور بیقرار ہو جاتے ہیں، اور بارگاہ الٰہی میں سربسجدہ ہو کر ان کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے شراب تہذیب نو کی متوالیاں اپنی لذت نفس، اپنے عیش و آرام اور اپنے ذاتی فائدے کے لئے وقف رہتی ہیں۔ دوسروں کے رنج و غم میں حصہ لینا، دوسروں کی تکلیفوں میں شریک ہونا اور دوسروں کے فائدے کے لئے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا یہ سخت نادانی بدترین حماقت اور ایک ناقابل معافی گناہ ہے۔ اہل خاندان کی ہمدردی اور شوہر کی اطاعت ایک قدیم رسم ہے۔ وہ اپنے گھروں سے زیادہ تھیٹروں تفریح گاہوں اور ہوٹلوں میں خوش رہتی ہیں۔ اور اپنے شوہر سے زیادہ اپنے دوستوں کا احترام کرتی ہیں۔ وہ غریبوں کی ص

ص دستگیری اور اپاہجوں کی امداد میں وقت صرف کرنے کے بجائے رقص گاہوں اور قمارخانوں میں اپنا وقت زیادہ صرف کرتی ہیں اور اسی کو اپنی زندگی کا بہترین کارنامہ سمجھتی ہیں۔ یہ سنی ہوئی کہانیاں، پڑھے ہوئے افسانے اور تفریحی داستان نہیں بلکہ چشم دید واقعات اور عبرت انگیز مشاہدات ہیں خدائے کریم ہماری بہنوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ قدیم تہذیب کی مخالفت کرنا چھوڑ دیں۔ اور نئی تہذیب کے کانٹوں بھرے گلشن سے اپنے آپکو جہاں تک

بچوں کی دنیا

دنیا کی چند عجیب باتیں

دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی ریلوے روم کے شہر ڈیکن میں ہے، جہاں پوپ رہتا ہے۔ اس کی لمبائی پون میل سے زیادہ نہیں ہے۔

تمام دنیا کے ٹکٹ جمع کرنے والے ہر سال اپنے شوق پر ۳۰،۰۰۰،۰۰۰ روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔

لبط یاراح ہنس کے بازوؤں میں اس قدر قوت ہوتی ہے کہ ہوا کا وہ جھونکا روک سکتی ہے جس میں کہ آدمی کی ٹانگ توڑ دینے کی صلاحیت ہے۔

امریکہ کی ریاست نیویارک میں ایک بلی کی بائیسویں سالگرہ منانے کے لئے ۳۰۰ مہمان جمع ہوئے تھے۔

کارخانوں میں درجہ حرارت زیادہ بڑھ جانے کے باعث حادثے زیادہ تر ہوا کرتے ہیں۔

ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بادشاہ ہنری سوم کی تاجپوشی کے وقت کوئی تاج استعمال نہیں ہوا۔

ص ہندوستان میں جنگلی، ابر خانی و دوسرے خوشنما مناظر کی کمی نہیں اور ان سے تعلق رکھنے والی فلمیں نہایت آسانی سے بنائی جا سکتی ہیں۔ ذراسی تبدیلی و توجہ سے ہر ایک افسانہ میں یہ تمام باتیں لائی جا سکتی ہیں۔

تواریخی شہروں کی ہندوستان میں کمی نہیں ان میں فلموں میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یورپین ممالک میں جو فلمیں تیار ہوتی ہیں ان کی کہانی کسی ایک شہر سے ہی وابستہ نہیں ہوتی لندن، پیرس، نیویارک وغیرہ دوسرے شہروں سے تعلق رکھتی ہیں، اور اس طرز کی فلمیں ہندوستان کے شہروں پر بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

اگر ہندوستان کی فلموں میں کوئی ایسا موقع آجائے کہ ہیرو کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانا ہو تو محض گاڑی کی شکل دکھانا ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ مگر دوسرے ممالک کے فلمساز اس بہانے قدرت کے بہترین مناظر دکھا دیتے ہیں۔

ہندوستان کی فلمی صنعت ترقی کر رہی ہے مگر ابھی ہندوستان کے فلم سازوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ میں تو انھیں یہ ہی نصیحت کرونگا۔ کہ وہ سٹوڈیو سے باہر نکل کر فلمیں بنائیں عوام کو اپنی فلموں میں قدرتی مناظر سے لطف اندوز کرائیں اور اس صورت میں زیادہ کامیاب ہونے کا امکان ہے اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ محض افسانہ کی دلچسپی ہی فلم کو کامیاب بنادے، جب یہ صنعت نئی تھی اس وقت تو اچھی بات عوام کے لئے کافی تھی مگر جب یہ چیز عام ہوگئی ہے تو اس کے ساتھ ہی عوام کا مذاق بھی بدل گیا ہے۔ پرانی باتوں میں اب ان کے لئے دلچسپی نہیں رہی۔ انھیں نئی چیز درکار ہے۔ اور سٹوڈیو سے باہر نکل کر فلمیں تیار کرنے سے ان کے نئے دلچسپی کا نیا سامان مہیا کیا جا سکتا ہے۔

پردۂ فلم

سٹوڈیو سے باہر فلمیں تیار کرنا چاہئے

مسٹر اینڈریو بوچین برطانیہ کے مشہور فلم ساز ہیں، آپ نے دو سال تک ہندوستان میں رہ کر یہاں کی فلم انڈسٹری کا بغور مطالعہ کیا ہے آپ نے اس بات پر زیادہ زور دیا ہے کہ اب ایسے پلاٹ ترک کر دینے چاہئیں جن میں اسٹیج ضروری ہو، بلکہ جہاں تک ہو سکے قدرتی مناظر قلمبند کر کے اصلی چیزیں پیش کرنی چاہئیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ ہندوستان کی فلمی صنعت نہایت سرعت سے ترقی کر رہی ہے یہ ابتدائی منازل طے کر چکی ہے اور اب اس اسٹیج پر پہنچ چکی ہے جہاں سے کوئی صنعت ترقی کی طرف لے جائی جا سکتی ہے، ہندوستان کی فلمی صنعت کا مستقبل نہایت شاندار ہے اور دور حاضرہ کی حالت دیکھکر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا مستقبل اور بھی نہایت خوب ہے۔ اب کئی ہندوستانی بھی ہالی وڈ یورپ کے ممالک کی لائنوں پر فلمیں بنانے لگ گئے ہیں۔ اور اگر یہاں کے فلم ساز زیادہ توجہ دیں تو انٹرنیشنل مارکیٹ کے لئے بھی کامیاب فلمیں تیار کر سکتے ہیں۔

ایک نقص

ایک بڑا نقص جو ہندوستانی فلموں میں میں نے دیکھا ہے وہ اسٹیج کی نقلوں کا ہے گو یہاں ٹیکنیک آرٹ فوٹوگرافی دوسرے شعبوں میں ہالی وڈ کی نقل کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی یہاں وہ پرانی چیز موجود ہے جو شروع شروع میں تھی یعنی فلمیں اسٹیج ہی پر بنائی جاتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ فلموں نے تھیٹروں کی جگہ ہی حاصل کی ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ صرف تھیٹر کے سین ہی قلمبند کئے جائیں، اب لوگ ایسی فلمیں دیکھکر اکتا گئے ہیں۔ اور ایسی فلمیں پسند کرتے ہیں جو اسٹیج سٹوڈیو کی قید سے باہر تیار کی گئی ہوں۔ ہالی وڈ والے اب ایسی فلمیں بنا رہے ہیں۔ جن کے سین سٹوڈیو سے بہت دور باہر بلکہ امریکہ سے بھی باہر جا کر شوٹ کئے جاتے ہیں۔ دنیا کا ہر ایک ملک قدرتی فلموں کی ضرورت کا احساس کر کے قدرتی مناظر کی فلمیں بنا رہا ہے، ہر ایک چیز اصلیت کے رنگ میں رنگی جا رہی ہے سابوں کی فلم "THE DRUM" بنانے کے لئے کمپنی نے یونٹ لاکھوں روپوں کا خرچ برداشت کر کے مشرقی ممالک کو بھیجی ہے۔ کیا یہ سین برطانیہ میں قلمبند نہیں کئے جا سکتے تھے۔ امریکہ کی فلم ساز کمپنیوں کے لئے کئی ڈائرکٹر دنیا کے مختلف حصوں میں جا کر فلمیں شوٹ کر رہے ہیں برطانیہ وغیرہ کی نے بھی فلموں کی کامیابی کے لئے اس راز کو بھانپ لیا ہے اور اب ایسی فلمیں بنانی شروع کر دی ہیں۔ انھوں نے آؤٹ ڈور شوٹنگ کی جو فلمیں تیار کی ہیں وہ زیادہ کامیاب رہی ہیں ہندوستان کی ایسی فلمیں ہی زیادہ کامیاب رہتی ہیں مگر اس کے باوجود ہندوستان کے فلم ساز اس طرف توجہ نہیں دیتے۔

افسانوی حیثیت

جن افسانوں کی سٹیج پر فلمیں بنائی جاتی ہیں اُن ہی افسانوں کو اگر ذرا تبدیل کر دیا جائے۔ تو اُن کی بیک گراونڈ بدل دی جا سکتی ہے۔ وہی فلمیں جو ایک گاؤں کو مدنظر رکھکر بنائی جاتی ہیں نہایت آسانی سے ایسی بنائی جا سکتی ہیں۔ جن میں آؤٹ ڈور مناظر پیش کئے جا سکتے ہیں ذرا کولمبیا فلم کمپنی کی فلم "LOST HORIZON" دیکھئے اس فلم کو چار چاند لگانے والے وہ برفانی مناظر ہیں جو ہوائی جہاز میں سے دکھائے گئے ہیں، فلم کی کامیابی انھیں کی وجہ سے ہے اگر اس میں قونصل جنرل کا اغوا موٹر میں دکھایا جاتا تو یہ مناظر پیش نہیں کئے جا سکتے تھے، چنانچہ یہ فلم اتنی کامیاب نہ رہتی یعنی دوسرے لفظوں میں یہ بات فلم کو لے ڈوبنے کا موجب بنجاتی۔ ص

اقوال زریں

تمدن و شاعری انسانی نسل کو بھی محدود کر دیتی ہے

قومیں اسی نسبت سے ترقی کرتی ہیں یا برباد ہوتی ہیں جس نسبت سے ان کی شاعری مصوری اور موسیقی ترقی کرتی یا برباد ہوتی ہے (ولیم بلیک)

شاعری تمام اشیاء کو محبوب و پسندیدہ بنا دیتی ہے، شاعری ان تمام کو جو دنیا میں بہترین اور بہت ہی خوبصورت ہوتے ہیں۔ غیر فانی بنا دیتی ہے۔ (شیلی)

درحقیقت یہ قوم کے لئے ایک بہت بڑی بات ہے کہ اس کو ایک زبان مل جائے یعنی وہ ایک آدمی ایسا پیدا کرے جو موسیقیت کے ساتھ وہ تمام باتیں بیان کرتا ہو جس کو اس قوم کا دل چاہتا ہو (کارلائل)

خلوص بے غرضی اور وسعت خیال کے بغیر کوئی شخص شاعر ہو ہی نہیں سکتا، (کارلائل)

کسی قوم کا ادب اس کے اخلاق کا صحیح ترجمان ہوتا ہے اور وہ ادب اعلیٰ ہے جو اعلےٰ سے اعلےٰ خیالات کو زیادہ سے زیادہ قارئین کے آگے پیش کرتا۔ (رسکن)

ادب کو صرف ادب کے نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ (سونبرن)

حقیقی آنسو! وہ ہیں جو حسن شاعری کے باعث نکلتے ہیں۔ (شاتوبریان)

شاعر کا کوئی مضمون اچھا اور کوئی مضمون برا نہیں ہوتا بلکہ اچھے اور برے شاعر ہوتے ہیں (وکٹر ہیوگو)

موج تبسم

باپ (بیٹے سے) دیکھو بیٹا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری پڑھائی پر ہمارا کتنا روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔

بیٹا (باپ سے) ابا جان یہ ہی تو وجہ ہے کہ میں بہت تھوڑا پڑھتا ہوں، کیونکہ میں جتنا زیادہ پڑھوں گا اتنا ہی زیادہ آپ کا روپیہ خرچ ہوگا۔

باپ:۔ بیٹا کیا تمہارے ماسٹر صاحب نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ان سوالات کے جواب لکھوانے میں میں نے تمہاری مدد کی تھی۔

بیٹا (ہاں؟) وہ کہتے تھے کہ یہ کام دو آدمیوں کا ہے، صرف ایک آدمی اسقدر غلطی نہیں کرسکتا ہے۔

مظفر:۔ میرے نوکر کو جب کام سے فرصت ملتی ہے تو وہ کتاب پڑھنے لگتا ہے۔

احمد:۔ کتاب کیا وہ بیچارہ تمہاری سے تنگ آکر کسی دوسرے شہر جانے کے لئے ٹائم ٹیبل دیکھتا ہوگا۔

ڈاک بابو نے پیکٹ والے سے کہا
پیکٹ بھاری ہے اس پر اور ٹکٹ لگیں گے
پیکٹ والا:۔ مزید ٹکٹ لگنے سے پیکٹ اور وزنی ہو جائے گا۔
میرے خیال میں موجودہ ٹکٹوں کو بھی اتار لینا چاہیئے۔

ماسٹر:۔ بچوں کی ایک بڑی جماعت سے مخاطب ہوکر۔
بچو! فرض کرو کہ میں باہر جاتا ہوں اور وہاں مجھے کوئی مار ڈالتا ہے، پھر کیا ہوگا؟
ایک طالب علم:۔ پھر یہ ہوگا کہ دو چار دن کی چھٹی۔

دلچسپ معلومات

دنیا کا سب سے بڑا عالیشان پل

تقریباً پچاس سال کی محنت کے بعد دنیا کا سب سے بڑا ریلوے پل بن کر تیار ہو گیا ہے یہ پل امریکہ کے دریا کے مس سی پی پر بنا ہے پل ۱۳۵ فٹ اونچا اور چار میل کے قریب لمبا ہے اس پل میں جو تار استعمال کئے گئے ہیں۔ ان کا قطر ۲۸ انچ ہے اور یہ ۲۶۶۷۴ تاروں کو بٹ کر بنائے گئے ہیں۔

ایک عجیب الخلقت بچہ کی پیدائش

ریاست ریواں سے ایک عجیب الخلقت بچہ کی ولادت کی خبر ملی ہے یہ بچہ ایک برہمن خاندان میں پیدا ہوا ہے اس کا تمام جسم بالکل سیاہ اور سر سے پاؤں تک سفید بالوں سے ڈھکا ہوا تھا اور چہرہ پیٹھ کی طرف پھرا ہوا ادھر سے تقریباً محروم تھا۔

اس کی لمبی لمبی سفید مونچھیں تھیں اور شانہ کے قریب دو سینگ تھے، مگر یہ بچہ پیدائش کے بعد ہی مر گیا۔

سونے کی تلاش کا جنون

سڈنی کی ایک عورت جس کا نام مسز لی پارپر ہے کوئی ایک سال سے اسٹریلیا کے جنگلوں میں سونے کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی ہے جس جگہ یہ عورت سونا تلاش کر رہی ہے۔ وہاں دلدلی زمین ہونے کے باعث کوئی ہوائی جہاز نہیں پہونچ سکتا، جب مسز پارپر اس جنگل میں پہونچیں تو انکے پاس رہنے کا کوئی سامان نہ تھا اور نہ کھانے کو خوراک تھی اسٹریلیا کے باشندے اسے دیکھ کر گرد جمع ہو جاتے اور مزاج پرسی کے علاوہ اتنی امداد بھی کی کہ اسکو رہنے کیلئے ایک جھونپڑی بنا دی اور سونا تلاش ہ

افسانہ

”روٹی کی تلاش ہیں“

از جناب اودھیش دیو ورما بہرائچ

پرکاش جب اسکول سے نکل کر کالج میں داخل ہوا تو اس نے اپنے کو ایک نئی دنیا میں پایا جہاں نہ ماسٹر کی مار کا ڈر تھا اور نہ ہیڈ ماسٹر کے پھٹکار کا خوف وہاں تو ایک عجیب چہل پہل تھی ہر طرف سکھ ہی سکھ تھا صرف چند ہی گھنٹے کی پڑھائی تھی اور پھر مزہ ہی مزہ تھا۔

پرکاش کو اس کالج لائف میں بہت لطف ملا وہی پرکاش جو اسکول میں صرف ایک قمیض اور ایک دھوتی سے ہی تمام دن گذار دیتا تھا اب دو دن تک ایک ہی سوٹ کو پہن کر جانا اپنی توہین سمجھتا تھا، وہ ہی پرکاش جو ابتک ایک معمولی چپل ہی برگز ارا کرتا تھا اب قدم قدم پر چمکدار بوٹ کو رومال سے صاف کرتا ہوا چلتا ہے۔

ہر سال کے ساتھ ہی ساتھ پرکاش بھی آگے بڑھتا ہی گیا اب وہ ایم۔ اے کا طالبعلم تھا امتحان کے دن قریب تھے اس لئے کچھ وقت تک رات کو بھی جاگنا شروع کر دیا تھا ایک رات کو جب پرکاش پڑھ رہا تھا اس کی ماں کمرے میں آئی اور بڑے پیار سے کہا ”بیٹا اب سوگیوں؟ نہیں جاتے“۔

ہاں بس تھوڑا سا اور پڑھنا ہے“، پرکاش نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

تو بیٹا مالتی کی ماں کو کیا جواب دیدوں؟ ماں نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا:۔

ماں کے اس سوال نے پرکاش کو فکر میں ڈال دیا اور وہ سوچنے لگا کہ میں کتنے دنوں سے ٹالتا رہا ہوں اب زیادہ ٹالنا تو مناسب نہیں ہے اور پھر دو مہینے کی تو بات ہی ہے پھر تو روپیہ ہی روپیہ ہے بس پاس ہونے کی دیر ہے:۔

ان خیالات کے ساتھ ہی ساتھ مالتی کا خوبصورت چہرہ بھی اس کی نگاہوں کے سامنے پھرنے لگا وہ ایک بار سب کچھ بھول گیا اسے ایسا معلوم ہوا کہ مالتی اس سے اس سوال کو منظور کر لینے کے لئے گذارش کر رہی ہے۔

شادی کرنا کوئی پاپ تو نہیں سبھی شادی کرتے ہیں اس سے منھ موڑنا اور انکار کرنا گویا زندگی کو بے لطف بنانا ہے اس نے سوچا مالتی تمہیں میرے اور مجھے تمہارے جیون میں آنا ہی پڑے گا“۔

”ماں“ پرکاش نے جھجکتے ہوئے کہا اور آگے نہ کہہ سکا صرف گردن جھکا لی، ماں کے چہرے پر مسکراہٹ کی ایک ہلکی سی لہر دوڑ گئی اس نے پیار بھرے لفظوں میں کہا“ بیٹا میں تو جانتی ہی تھی کہ اس مرتبہ تم مجھکو نا امید نہ کروگے اور اسی لئے تو کل مالتی کی ماں سے کہہ دیا تھا کہ روپیہ کی فکر کرو میرا پرکاش چار ہزار سے کم ایک کوڑی نہ لیگا، اس میں جھوٹ بھی کیا ہے بیٹا ایم۔ اے میں پڑھ رہے ہو دو تین مہینہ بعد ہی اچھی ملازمت لگ جائے گی پھر مالتی کیا کسی رانی سے کم زندگی گزارے گی؟“۔

شادی ہوگئی اور پرکاش کو منھ مانگے دام ملے، مالتی اور روپے دونوں کی قربانی صرف پرکاش کے مستقبل پر کی گئی پرکاش کو ایم اے پاس کئے چار مہینے ہوگئے لیکن کوئی ملازمت نہ لگی اسے امید ہی نہیں اک یقین تھا کہ پاس ہوتے ہی کہیں نہ کہیں سے OFFER آئے گا ہی۔

لیکن اس کا یہ خواب پورا نہ ہو سکا۔ زمانہ نے اس ڈگری کی کوئی پرواہ نہ کی دیکھتے ہی دیکھتے پورا ایک سال گذر گیا ابتک شادی کے ملے ہوئے روپیوں ہی سے وقت کٹتا تھا مگر اب وہ بھی جواب دے چکے تھے۔

ماں روز ہی بیٹے کی نوکری کے لئے منتیں مانتی دیوتاؤں کی پوجا کرتی اور مالتی بھی گھنٹوں بھگوان سے دعائیں کرتی لیکن منتوں اور پرارتھناؤں سے ہی بیکاری کا مشکل سوال حل ہو سکتا تو شاید آج ملک میں ہر چہار طرف خوشی ہی خوشی ہوتی اب رفتہ رفتہ پرکاش کو بھی اپنی حالت سے آگاہی ہوئی، بجائے کرسی میزوں کے اب چٹائی اور تخت پر ہی گذر بسر کرنے لگا۔

نوکروں ملازموں کی جگہ پر خود ہی کام کرتا اور کرنا ہی پڑتا بجلی کی روشنی کی جگہ ٹمٹماتی ہوئی لالٹینوں نے لے لی تھی، طرح طرح کی قیمتی پوشاکوں کی جگہ پھٹی پرانی قمیض اور میلی کچیلی دھوتیاں نظر آنے لگیں۔

پرکاش کی دنیا ہی بدل گئی غم و فکر کی لکیروں نے اس کے خوبصورت چہرے پر گھر بنا لیا تھا مرجھایا ہوا چہرہ بکھرے ہوئے بال اور پھٹے ہوئے کپڑوں کو دیکھ کر ماں کا دل رونے لگتا اور مالتی کا جسم کانپ اٹھتا اور پھر پرکاش! وہ تو پتلے کی طرح صبح سے نوکری کی تلاش میں نکلتا اور شام کو گھر واپس آتا۔

ایک دن اس کے بہت رونے اور گڑگڑانے پر ایک سیٹھ کے مل میں اسے بیس روپئے کی نوکری مل گئی مگر ایک ایسے انسان کے لئے جسکی زندگی کے تمام دن عیش و آرام سے گذرے ہوں، صبح سے لیکر شام تک قلم چلانا کتنا سخت اور مشکل کام ہے اس کا تجربہ تو وہ ہی لوگ کر چکے ہوں گے جو ایسی زندگی سے گذرے ہوں پھر بھی ہو مجبوری میں انسان کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے پرکاش ایک مشین کی طرح دن بھر کام کرتا اور شام کو آکر چارپائی پر تکان سے چور چور ہوکر گر پڑتا۔

دن پر دن اور مہینے پر مہینے گذرنے لگے اب پرکاش سے بھی یہ بات پوشیدہ نہ رہی کہ وہ ایک بچہ کا باپ بننے والا ہے لیکن اس خبر سے اسے کوئی خاص خوشی حاصل نہیں ہوئی شام کو جب پرکاش گھر پہونچا تو ماں اسے باہر برآمدہ میں ہی مل گئیں دونوں ایک دوسرے سے ملنے کے لئے بے چین تھے، دونوں کے دل میں ایک نئی خبر تھی بیٹا مالتی کے لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ ”ماں نے کہا“۔

ماں آج سیٹھ جی نے مجھے نوکری سے الگ کر دیا ہے ”پرکاش نے کہا“۔

ماں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور پرکاش بچوں کی طرح زار زار رو رہا تھا۔

نامزد شدہ ممبروں کو مستعفی ہونے کا حکم

پشاور ۲۸ جنوری۔ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے یہ حکم دیا ہے کہ صوبہ سرحد کی لوکل باڈیز کے تمام نامزد شدہ ممبر کیم فروری تک مستعفی ہو جائیں۔ پشاور ڈسٹرکٹ بورڈ کے تمام نامزد شدہ ممبروں نے اس حکم کے مطابق استعفےٰ دیدیا ہے اسی طرح مردان میونسپل کمیٹی کے تمام نامزد شدہ ممبر بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔

حکومت یو۔پی کے نئے قواعد

آنریری مجسٹریٹوں کے سسٹم میں زبردست تبدیلیاں

لکھنؤ ۵ ۲ر جنوری۔ کل یو۔پی اسمبلی میں اوس کی میز پر ان قواعد کی نقل پیش کر دی گئی جو کہ آنریری مجسٹریٹوں کے تقرر کے بارے میں بنائے گئے ہیں اور جن کو اسمبلی کی کانگریس پارٹی نے منظور کر لیا ہے قواعد حسب ذیل ہیں۔

(۱) حکومت ہر ایک ضلع کی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً آنریری مجسٹریٹوں کی تعداد مقرر کرتی رہے گی۔

(۲) آنریری مجسٹریٹی کے امیدواروں کو منتخب کرنے اور حکومت سے ان کی سفارش کرنے کے لئے ہر ایک ضلع میں ایک سیکشن کمیٹی مقرر کی جائیگی جو کہ حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگی۔

(الف) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ب) ڈسٹرکٹ اور سشن جج اگر ضلع کے ہیڈکوارٹر ڈسٹرکٹ اور سشن جج نہ ہو تو سول اور سشن جج۔

(ج) ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کا منتخب کیا ہوا ایک ممبر جو کہ فوجداری کے مقدموں کی پیروی نہ کرتا ہو اور جہاں دیوانی عدالتوں اور کلکٹریٹ کی علیحدہ علیحدہ بار ایسوسی ایشن ہو وہاں دونوں کا مشترکہ طور پر منتخب کیا ہوا ممبر۔

(د) چار غیر سرکاری ممبر جو کہ فوجداری کی عدالتوں میں پریکٹس نہ کرتے ہوں اور جن کو صوبجاتی حکومت نامزد کرے اور جنہیں سے تین لیجسلیچر کے ممبر ہوں۔

(۳) ہر ایک ضلع کے امیدواروں کے انتخاب کے معاملہ میں اس ضلع کے لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل کے تمام ممبروں کا اشتراک عمل حاصل کیا جائے گا۔

(۴) حکومت سیکشن کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد آنریری مجسٹریٹوں کو مقرر کریگی۔

(۵) اگر آنریری مجسٹریٹ کی کوئی جگہ خالی ہوگی تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیکشن کمیٹی کی رائے معلوم کرکے کمیٹی کی سفارشات کو کمشنر کی معرفت حکومت کے روبرو پیش کریں گے۔

(۶) اگر سیکشن کمیٹی کے ممبر کسی امیدوار کے انتخاب کے معاملہ میں متفق نہ ہوں گے تو اکثریت کی رائے کے مطابق سفارشات پیش کرتے وقت یہ بھی بتائیں گے۔ کہ کمیٹی کے کن ممبروں کو اختلاف ہے اور کس بنا پر اختلاف ہے۔

آنریری مجسٹریٹی کے لئے ضروری استعداد

سیکشن کمیٹی کسی شخص کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنے کی سفارش کرنے سے بیشتر یہ دیکھے کہ وہ مندرجہ ذیل شرائط کو پورا کرتا ہے یا نہیں۔

(الف) پہلے تقرر کے وقت اس کی عمر ۲۵ سال سے کم ۵۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اگر کوئی ریٹائر شدہ سرکاری ملازم یا یونیورسٹی کا پروفیسر ایک اسکول کا ماسٹر ۵۰ سال کی عمر پر پہنچنے کے بعد بھی آنریری مجسٹریٹی کا کام کرنے کے اہل ہو تو اس کی سفارش کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس نے عمدہ جوڈیشل کام یا کوئی اور کام کیا ہو۔

(ب) میٹریکیشن یا اس سے کوئی اونچا درجہ پاس ہو شہادت کو قلمبند کرنے انگریزی اردو یا ہندی میں فیصلہ لکھنے۔ شہادت کو سمجھنے اور اپنا فیصلہ کرنے کے اہل ہو۔

(ج) ایمانداری کے لئے وہ اچھی شہرت رکھتا ہو اور ایسے چال چلن کا آدمی ہو کہ مقدمہ باز پبلک کو اس پر اعتماد ہو۔ وہ مقروض نہ ہو۔

(د) ریٹائرڈ افسروں یا سابق آنریری مجسٹریٹوں کے تقرر کی سفارش کرتے وقت یہ دیکھا جائے کہ اس نے گرام سدھار دیہاتوں کی تعمیر اور اسی قسم کے دیگر کام کئے ہیں یا نہیں۔

(ہ) لیجسلیچر کے کسی ممبر کو اسی کے حلقہ انتخاب میں آنریری مجسٹریٹ نہیں مقرر کیا جائے گا۔ اور نہ کسی مقامی کمیٹی کے چیرمین یا ممبر کو اس حلقہ کی حدود کے اندر آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا جائے گا

(س) اگر کسی شخص پر لیجسلیچر یا لوکل باڈی کے انتخاب کے سلسلہ میں بدعنوانی کرنے کی بنا پر پابندی عاید ہوگی تو اسے اسوقت تک آنریری مجسٹریٹ مقرر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس پر پابندی عاید رہے گی۔

بھرتی کے ذرایع

آنریری مجسٹریٹوں کا تقرر صرف زمینداروں تک ہی محدود نہیں رکھا جائے گا۔ بلکہ ایسے کاشتکاروں یا ان کے لڑکوں اور دلت اقوام کے آدمیوں کو بھی آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا جائے گا۔ جو کہ باعتبار تعلیم کیرکٹر اور عام شہرت کے آنریری مجسٹریٹی کا کام کرنے کے اہل سمجھے جائیں گے۔ ریٹائرڈ سرکاری افسروں اور ایگزیکٹو اور جوڈیشل کے ریٹائرڈ ممبروں کو بھی آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا جائے گا۔

تربیت

اگر کسی شخص کو جسے آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنے کی سفارش کی جائے گی اور قانون فوجداری کی عدالتوں کے کام کا تجربہ حاصل نہ ہوگا تو اس کا تقرر اس شرط پر کیا جائے گا کہ وہ کسی تنخواہ دار مجسٹریٹ کے ماتحت عملی تربیت حاصل کرے ایک یا دو ماہ تک تو وہ قانون ضابطہ فوجداری تعزیرات ہند اور قانون شہادت سے واقفیت پیدا کرے۔ اس کے بعد وہ یہ دیکھے کہ کس طرح مقدموں کی سماعت کی جاتی ہے اور پھر وہ شہادت اور کارروائی درج کرے اور اپنا فیصلہ لکھے۔ تین ماہ تک وہ ان تمام باتوں کا تجربہ حاصل کرے، اس کے بعد اگر تنخواہ دار مجسٹریٹ کام کرنے کے اہل قرار دیدے تو اسے جوڈیشل کام سونپ دیا جائے۔

جن لوگوں کو جوڈیشل کام کا پہلے سے تجربہ حاصل ہوگا انکو پہلے ایک سال کے لئے اور دیگر آدمیوں کو ۶ ماہ کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ اس کے بعد اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سشن جج نے سفارش کی تو اسے پانچ سال کے لئے آنریری مجسٹریٹ مقرر کر دیا جائے گا۔ اور پھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سشن جج کی سفارشات کی بنا پر اس کے عہدہ کی میعاد کی وقتاً فوقتاً تجدید کی جاتی رہے گی۔ لیکن بہر کیف ۶۰ سال کی عمر کے بعد کسی کو آنریری مجسٹریٹ نہیں بنایا جائے گا اور ماسوائے مستثنیٰ حالات کے کسی کو ۱۵ سال سے زیادہ آنریری مجسٹریٹ کے فرائض انجام دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

دائرہ اختیار

کسی آنریری مجسٹریٹ کو اس علاقہ میں جس کہ اس کی یا اس کے کسی قریبی رشتہ دار کی زمینداری ہوگی ۵ سال سے زیادہ کے لئے اختیارات نہیں دیئے جائیں گے۔ جہانتک ممکن ہوگا آنریری مجسٹریٹوں کو ایک ساتھ ملکر کے کسی مقدمہ کا فیصلہ کرنے کی ہدایت کی جائے گی۔ اگر کوئی آنریری مجسٹریٹ ریٹائرڈ سرکاری افسر ہوگا اور اسے جوڈیشل کام کا پہلے سے تجربہ حاصل ہوگا تو اسے تنہا ہی فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

جہاں تک ممکن ہوگا آنریری مجسٹریٹ کی عدالت کے اجلاس ضلع یا تحصیل کے ہیڈکوارٹر میں کسی پبلک عمارت میں یا کسی ایسی عمارت میں ہوا کریں گے جسے حکومت کرایہ پر لے۔ آنریری مجسٹریٹوں کو اپنے گھر پر یا کسی ایسی عمارت میں جسے انھوں نے کرایہ پر لیا ہو اجلاس کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ہر ایک آنریری مجسٹریٹ اسی وقت پر اجلاس کیا کریگا جو وقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کرے گا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جو وقت مقرر کریں گے اسے آنریری مجسٹریٹوں کو تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اگر ایسا کیا گیا تو اس سے آنریری مجسٹریٹی کے کل اختیارات واپس لے لئے جائیں گے

انتخاب میں کھڑے ہونے کی ممانعت

کسی آنریری مجسٹریٹ کو ایسے حلقہ سے جہاں اسے بحیثیت آنریری مجسٹریٹ کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ لوکل باڈی یا صوبجاتی لیجسلیچر کے انتخاب میں کھڑے ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ اگر کوئی آنریری مجسٹریٹ کھڑا ہونا چاہے گا۔ تو اس کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ آنریری مجسٹریٹ کے عہدے سے مستعفی ہو جائے۔ اگر اس کا لڑکا یا بھائی یا قریبی رشتہ دار اور (آنریری مجسٹریٹ کے ہندو ہونے کی صورت میں) اس کے مشترکہ خاندان کا کوئی ممبر کھڑا ہو تو بھی اُسے مستعفی ہو جانا پڑیگا۔

آنریری مجسٹریٹوں کی عدالتوں کا معائنہ

سشن ججوں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور سب ڈویژنل مجسٹریٹوں کو وقتاً فوقتاً آنریری مجسٹریٹوں کی عدالتوں کا معائنہ کرنا چاہیئے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو سال میں کم سے کم دو بار اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو سال میں کم سے کم ایک بار آنریری مجسٹریٹوں کی عدالت کا معائنہ کرنا چاہیئے۔

اجتماعی اقتصادی تنظیم کی سفارش

لندن ۲۷ جنوری۔ بین الاقوامی اقتصادی مسائل کے بارے میں مسٹر وانز یلینڈ کی تحقیقات کے نتائج ایک طویل رپورٹ کی شکل میں فرانس اور برطانیہ کی حکومتوں کے روبرو پیش کر دیئے گئے ہیں۔ مسٹر وانز یلینڈ نے بلا کسی پس وپیش کے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مختلف قوموں کو علیحدہ علیحدہ اپنی اقتصادی تنظیم کرنے کی بجائے ایک ساتھ ملکر تنظیم کریں۔ انکا یہ خیال ہے کہ علیحدہ علیحدہ تنظیم کرنے سے ایک جانب زندگی کا خرچہ بڑھ جائے گا۔ اور دوسری جانب زندگی کا معیار کم ہو جائے گا۔ انھوں نے یہ بھی رائے ظاہر کی ہے کہ موجودہ ٹیرفوں میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس کے بجائے رفتہ رفتہ ڈیوٹیوں کو کم کر دینا چاہیئے۔

مسٹر وانز یلینڈ نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ خام اشیاء کی برآمد پابندی کے لطور جو ڈیوٹیاں عائد ہیں انکو منسوخ کر دیا جائے اور آپس میں تجارتی معاہدے کئے جائیں۔ آپ نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ مال کی درآمد کے لئے مقدار مقرر کرنے کے لئے آجکل جو طریقہ رائج ہے اس کو بھی رفتہ رفتہ ختم کر دیا جائے۔

آپ نے طلائی معیار کے دوبارہ قیام کو فی الحال خارج از امکان قرار دیدیا ہے اور یہ تجویز کیا ہے کہ خاص خاص اقتصادی طاقتوں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے جس میں اسی رپورٹ کی بنا پر بین الاقوامی اشتراک عمل حاصل کرنے کے لئے کوشش کی جائے

حکومت برما کے دفاتر پہاڑ پر نہ جائینگے

رنگون ۲۶ جنوری۔ حکومت برما نے آئندہ پہاڑ پر نہ جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

مدح صحابہ کا قضیہ

لکھنؤ ۲۸ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ دو روز گذرے یہاں مدح صحابہ پڑھنے کی جو تحریک شروع ہوئی تھی اور اس کے سلسلہ میں جو ۱۸ آدمی گرفتار کئے گئے تھے ۔ ان میں سے ۱۵ آج مولانا ظفر الملک کے مداخلت کرنے پر اور یہ بتانے پر رہا کر دیئے گئے کہ گرفتار شدگان کے رشتہ داروں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جب تک مدح صحابہ کی رپورٹ شایع نہیں ہوگی ۔ یا جب تک مدح صحابہ کمیٹی یا احرار کمیٹی کا کوئی اعلان نہیں کریگی اسوقت تک ایجی ٹیشن نہیں کیا جائے گا ۔ توقع کی جاتی ہے کہ تین آدمیوں کو بھی کل رہا کر دیا جائے گا ۔

یونانی حکیموں کا ڈیپوٹیشن

لکھنؤ ۲۱ جنوری ۔ یونانی حکیموں کے ایک ڈیپوٹیشن نے شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر محکمہ صحت یو پی سے ملاقات کی ۔ ڈیپوٹیشن کی سرگردگی حکیم عبد الحمید نے فرمائی اس ڈیپوٹیشن نے ایک میمورنڈم پیش کیا جسمیں خاص مطالبہ یہ تھا کہ حکیموں کے ساتھ بھی ڈاکٹروں جیسا سلوک کیا جائے ۔ اور جو سارٹیفکیٹ اپنے مریضوں کو حکیموں سے لے آیں وہ اس طرح مانے جائیں جیسے ڈاکٹروں کے سارٹیفکیٹ مانے جاتے ہیں ۔ اور مقامی بورڈوں کو چاہیئے کہ اپنے علاقہ میں اس فن طب کی حوصلہ افزائی کریں ۔

مشرقی افریقہ کی کانگریس

الہ آباد ۲۷ جنوری ۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کو مشرقی افریقہ کی انڈین نیشنل کانگریس کے سکریٹری کے پاس سے اس مطلب کا ایک تار موصول ہوا ہے کہ مشرقی افریقہ کی انڈین نیشنل کانگریس کا ایک ڈیپوٹیشن ۵ فروری ۱۹۳۸ء کو بمبئی پہنچے گا اور تمام ہندوستان کا دورہ کرے گا ۔ و نیز ملک کے مختلف مقامات پر جلسوں میں تقریریں کرے گا ۔ ڈیپوٹیشن کانگریس کے ہری پور سیشن میں بھی شریک ہوگا ۔

حکومت یو۔ پی کا بجٹ

لکھنؤ ۲۶ جنوری ۔ اب چونکہ حکومت یو پی کو اوٹو نیمیر رپورٹ کی رو سے مرکزی حکومت سے ۲۵ لاکھ روپیہ ملنے کی امید ہوگئی ہے ۔ لہذا بجٹ کی پوزیشن پر دوبارہ تبصرہ کیا گیا ہے ۔ خیال ہے کہ اب بجٹ میں ۲۰ لاکھ روپے سے کم کا خسارہ ہوگا اور یہ کمی بھی اخراجات میں زیادتی کی وجہ سے نہیں بلکہ آمدنی میں کمی کی وجہ سے ہوگی جس کے لئے خاص طور پر التوا اجراء ڈگری اور دیگر قانونی کارروائیوں کی روک تھام ذمہ دار ہے ۔ صرف ایک کورٹ فیس کی آمدنی میں ۲۰ لاکھ روپیہ کی کمی ہوگی ۔ مالگذاری اور لگان کی آمدنی میں کوئی کمی متصور نہیں ہے ۔ اور خیال ہے کہ حکومت کی بجٹ کی توقعات میں کوئی فرق نہ آئے گا ۔ آئندہ سال کے بجٹ کے متعلق خیال یہ ہے کہ وہ متوازن ہوگا ۔ کیونکہ ایک طرف تو حکومت نے اپنے اخراجات میں کفایت شعاری کر دی ہے ۔ دوسرے ٹیکس کا اضافہ کر کے آمدنی بڑھانے کا خیال ہے ۔

بحکم جناب مسٹر سید حسن کاظمی صاحب اسپیشل جج درجہ دویم بہادر بستی

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل ججی درجہ دوم بستی

نمبر مقدمہ ۱۴۷ سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ سنتری پرشاد وارجن پرشاد و رام ادھار پسران لکھپید وادیا پرشاد نابالغ ولد ارجن پرشاد بولایت سنتری پرشاد نرید پسر نابالغ ولد رام ادھار بولایت سنتری پرشاد ساکنان موضع اودخدمہ کرہی پرگنہ رسول پور تحصیل دابر گنج ضلع بستی مصنفی بستی نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے ۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے ۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے ۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں ۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق املاک متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ	ضلع	[illegible]	نام موضع مع نمبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بستی	زمینداری	اودخدمہ	قابل انتقال	۸/ پائی	25/-/-
۲	"	"	مادہو پور عرف چندل جوت	"	۱/۴ پائی	30/-/-
۳	"	"	کپیا		۱۰/ پائی ۲ ثلث	25/-/-
۴	"	"	میل بھریا	"	۱۰ ۱/۲ پائی	37/-/-

(مہر عدالت)

بحکم مضرم

عدالت اسپیشل ججی درجہ دوم بستی

یو۔ پی کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا
کئی بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیئے گئے

لکھنؤ ۲۷ جنوری ۔ آج صبح نئی عمارت میں سر سیتا رام کی زیر صدارت یو پی لیجسلیٹو کونسل کا سرمائی اجلاس شروع ہو گیا ۔ کارروائی شروع ہونے سے پہلے سر سیتا رام نے کہا کہ چونکہ اس نئی عمارت میں ہمارے کام شروع ہونے کا آج پہلا دن ہے لہذا یہ مناسب ہوگا کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ اپنے اعتقاد کے مطابق ایک یا دو منٹ یہ دعا کریں کہ خدا ہمارے اندر کسی بات کا فیصلہ کرنے کی طاقت آزاد خیالی ۔ احساس ذمہ داری اور وسیع نظریہ عطا کرے تاکہ جو کچھ ہم کریں وہ ہمارے صوبہ اور ہماری مادر وطن کے مفاد میں ہو ۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ آپ ہاؤس کے اندرونی انتظام اور ممبروں کی عام سہولت کے متعلق چند معاملات میں ممبروں سے امداد لینے کے لئے ایک چھوٹی سی نمایندہ کمیٹی مقرر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

مقروضہ جائدادوں کے ترمیمی بل

کونسل نے مقروضہ جائدادوں کے اُن ترمیمی بلوں کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنا منظور کر لیا جسے مسٹر راجیندر گپتا اور رائے بہادر موہن لال نے پیش کیا ۔

ڈاکٹر رام آگرہ کا بل بھی جو کہ انھوں نے بچوں کے متعلق پیش کیا ۔ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ۔ حکومت نے بل کو سیلکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی مخالفت کی اور یہ تحریک پیش کی کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اسے مشتہر کیا جائے لیکن اسکی تحریک ۱۴ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۳ ووٹوں سے نامنظور ہو گئی ۔

تین غیر سرکاری رزولیوشن پاس ہوئے

آج کونسل نے تین غیر سرکاری رزولیوشن پاس کئے پہلا رزولیوشن بیگم عزیز الرسول ڈپٹی پریزیڈنٹ نے پیش کیا جسمیں حکومت سے یہ سفارش کی گئی کہ دیہاتوں میں حفظان صحت کی حالت کو بہتر بنانے اور طبی امداد کا معقول انتظام کرنے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں دوسرے رزولیوشن میں یہ رائے ظاہر کی گئی کہ جو زمیندار اور کسان [...] روپیہ سالانہ سے زاید لگان یا مالگذاری دیتے [...] اور جو لوگ تین ہزار روپیہ سالانہ سے زاید [...] ٹیکس دیتے ہوں انھیں ایکٹ اسلحہ جات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور بلا لیسنس اسلحہ جات رکھنے کی اجازت دیدی جائے ۔ تیسرے رزولیوشن میں یہ سفارش کی گئی ۔ کہ دیہاتی قرضہ کی دو [...] تنظیم کے لئے فوری تدابیر اختیار کی جائیں ۔

برطانی فوجوں کی واپسی

یروشلم ۲۷ جنوری ۔ بارش اور ژالہ باری کے زمانہ میں تین روز تک باقی عربوں کا تعاقب کر کے برطانی فوجیں اپنے کیمپ میں واپس آگئیں [...] خیال ہے کہ ضلع ہبرون میں پہاڑوں کی وادیاں باغیوں سے پاک ہوگئی ہیں ۔ ان حملوں میں بہت [...] ناجائز ہتھیار ہاتھ لگے لیکن کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ۔

مسلمانوں پر کوئی سختی نہیں ہوئی

کلکتہ ۳۰ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد ممبر کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی نے مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کو ایک خط لکھا ہے جسمیں انھیں [...] کہا گیا ہے کہ وہ ایسے خاص واقعات بتائیں جن [...] کانگریسی صوبوں میں مسلمانوں پر سختیاں کی گئی ہوں ۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے مسٹر فضل الحق کو یہ یقین دلایا ہے کہ اگر آپ ایسے واقعات پیش کریں تو میں کانگریس کمیٹی کے ممبر کی حیثیت میں اس قسم کی شکایتوں کو دور کرا دونگا ۔ اگرچہ مجھے یقین ہے کہ سختی کے ایسے واقعات کہیں نہیں ہوئے ہیں ۔

برطانی پارلیمنٹ کا ضمنی انتخاب

لندن ۲۸ جنوری ۔ فارن ورتھ کے ضمنی انتخاب میں جو سابق ممبر کے انتقال کی وجہ سے ہوا [...] لیبر پارٹی کے امیدوار مسٹر ٹالسین کو ۲۹۸ [...] ۱۲ کنسرویٹو پارٹی کے امیدوار مسٹر وائن کو ۶۶۳۵ [...] ووٹ ملے اس طرح پر لیبر پارٹی کا امیدوار زبردست اکثریت رائے سے کامیاب ہو گیا

مسجد شہید گنج کی اپیل پر لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ

جسٹس دین محمد کا زبردست اختلاف اور قوانین اسلام کی مدلل تشریح

لاہور ۲۶ جنوری۔ لاہور ہائیکورٹ کی ایک پوری بنچ نے جو چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ، مسٹر جسٹس دین محمد اور مسٹر جسٹس بھڈے پر مشتمل تھی، مقدمہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمانوں کی اپیل کو مع خرچ کے خارج کر دیا۔

مسٹر جسٹس دین محمد کا اختلافی فیصلہ

مسٹر جسٹس دین محمد جنہوں نے چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس بھڈے سے اختلاف کیا ہے، ایک جداگانہ فیصلہ لکھا ہے، جو ٹائپ کئے ہوئے ایک سو چالیس صفحات پر مشتمل ہے۔

چیف جسٹس اور جسٹس بھڈے کا فیصلہ

چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس بھڈے نے اپیل کو خارج کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب لاز ایکٹ اور قانون میعاد کے ذریعہ سے مسلمانوں کے پرسنل لا کی ترمیم ہو چکی ہے اوقاف کے متعلق محمڈن لا، اور اس قانون کے ماتحت میعاد کے کسی قاعدہ کا فقدان اس مقدمہ میں بروئے کار نہیں آ سکتا برخلاف اس کے قانون میعاد اور اس قانون کی دفعہ ۱۴۴ بروئے کار آتی ہے۔ مسجد ایک ملک غیر منقولہ ہے۔ ہر مقدمہ قانون میعاد کے تابع ہے۔ اور وہ قانون بلا امتیاز ہر دو قسم کی املاک مقدس و دنیوی املاک کے مقدمات پر منطبق ہوتا ہے۔ پھر ایسے مقدمات میں مدعیوں کا الوہی یا انسانی ہونا اس قانون کے نزدیک کوئی فرق نہیں رکھتا۔

کوئی ملک جو خدا کے نام پر وقف ہو چکی ہے، اگر اس پر بارہ برس تک قبضہ مخالفانہ حاصل کر لیا جائے اور قائم رکھا جائے تو وہ ملک غیر بن سکتی ہے۔ مدعیوں کو مقدمہ دائر کرنے کی تاریخ پر کوئی حق حاصل نہیں تھا اور اسلئے کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ علاوہ ازیں مقدمہ کا موضوع ایسا ہے جو پہلے طے ہو چکا ہے جو سکھ گوردوارہ ایکٹ کی دفعات اور سکھ گوردوارہ ٹریبونل کے فیصلہ کی وجہ سے بھی یہ مقدمہ نہیں چل سکتا۔

مسٹر جسٹس دین محمد کا زبردست اختلافی فیصلہ

مسٹر جسٹس دین محمد نے چیف جسٹس سر ینگ اور مسٹر جسٹس بھڈے کے فیصلہ کے اختلاف رائے کرتے ہوئے جو فیصلہ لکھا ہے، اس میں لکھا ہے کہ:-

(۱) محمڈن لا (مسلمانوں کے قانون) کے ماتحت (الف) ایک مسجد شریعت اسلامیہ کے مطابق ایک عبادت گاہ ہے اور وہ ابد تک یہی رہتی ہے (ب) جونہی مسجد مسجد بن جاتی ہے، انسان کے تمام حقوق ملکیت فنا ہو جاتے ہیں۔ اور بعد کو کبھی ان حقوق کا احیاء یا تجدید نہیں ہو سکتی چاہے عمارت پر کچھ ہی گذرے اور چاہے وہ کسی کے پاس ہو۔ اور (ج) دنیا میں کوئی اس کے ساتھ نجی کی ملکیت کا سا سلوک نہیں کر سکتا چاہے وہ کسی ملکیت کا بادشاہی کیوں نہ ہو۔

(۲) ہندوستان کی برطانوی عدالتیں مسجد کے متعلق کوئی تصفیہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے قانون کی دفعات کو بالکل نظر انداز نہیں کر سکتیں کیونکہ مسجد جن خصوصیات کی مالک ہوتی ہے اور جو مخصوص مراعات اسے حاصل ہوتی ہیں، ان کا تصفیہ ہمیشہ مسلمانوں کے قانون کے مطابق ہوگا۔ اور کسی دوسرے قانون کے ماتحت نہیں ہوگا، چاہے مقدمہ کا کوئی فریق غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) یہ کہ اگر پنجاب لاز ایکٹ کی دفعہ ۵ کا مقصد یہ ہے کہ ایک مسجد کی اس مراعاتی پوزیشن سے متعلق جو مسجد کو مسلمانوں کے قانون کے ماتحت حاصل ہو، مسلمانوں کے قانون کو بعض حیثیتوں سے بدلا جا سکتا ہے یا منسوخ کیا جا سکتا ہے لیکن ہندوستان کے قانون میعاد نے نہ اس وجہ سے کسی دوسرے قانون نے کبھی صراحتاً یا معناً مسلمانوں کے قانون کو بدلا یا منسوخ کیا ہے

(۴) یہ کہ ایک مسجد چونکہ خرید و فروخت سے بالاتر ہے اور اپنی نوعیت ہی کے اعتبار سے انسانوں کا قبضہ نہیں ہو سکتا اسلئے اس کو جائداد کے معنی میں جائداد نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ جائداد کے لفظ میں یہ مفہوم مضمر ہے کہ وہ کسی کی ملکیت ہو سکتی ہے استدلال یہ دلیل پیش کی جا سکتی ہے کہ ایک مسجد قانون میعاد کے حصر سے باہر ہے۔ حالانکہ اس ملکیت کا مقصد ان حالتوں میں جن کا ذکر آرٹیکل ۱۴۴ الف ۱۳۴ ب اور ۱۳۴ سی میں کیا گیا ہے، ان جائدادوں کا فیصلہ کرنا بھی ہے جو ہندو یا مسلمانوں کے اوقاف میں شامل ہوں۔ یہ دلیل بھی پیش کی جا سکتی ہے کہ ایک مسجد ایک قانونی شخص کی حیثیت سے ایک مسجد ایک جائداد نہیں ہے۔ اور اسلئے قانون میعاد اس کو ہاتھ نہیں لگاتا لیکن اس مقدمہ کے مقاصد کے لئے یہ طے کرنا ضروری نہیں ہے کہ ایسا ہے یا نہیں۔

(۵) یہ مانتے ہوئے بھی کہ ایک مسجد پر قانون میعاد کی دفعات حاوی ہیں مسجد اپنی مقدس نوعیت کو باقی رکھتی ہے، چاہے وہ کہیں ہو اور کسی حالت میں ہو، جب تک اس کی اصلی شکل اور صورت باقی ہے۔ اور مسجد کی مقدس نوعیت بے حرمتی کے کسی فعل سے چاہے وہ کتنا ہی غیر شرعی اور بدعت بھلا کیوں نہ ہو۔

(۶) ایک مسجد کی طرح کے ایک مذہبی ادارہ کے مقابلہ میں ہندوستان کی عدالتیں صرف اس معاندانہ فعل کا لحاظ کر سکتی ہیں جو اس کی عمارت کے ساتھ براہ راست جسمانی مداخلت کا فعل ہے اور یہ کہ اس سے کم کسی چیز کا لحاظ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس تمام مدت میں جبکہ نام نہاد قابض مخالف کوئی ایسا کھلا چیلنج پیش نہیں کرتا جس کی طرف اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے وہ برابر اس بھاری بوجھ کے نیچے دبا رہتا ہے جس سے وہ کبھی ہلکا نہیں ہوتا۔ ایک مذہبی ادارہ پر قبضہ کرکے اور اس کو اس مقصد کے لئے استعمال نہ کرکے جو اس کا مقصد ہے وہ اپنے اوپر منیجر یا محافظ کے سے فرائض اور ذمہ داریاں عاید کر لیتا ہے۔ اور اپنے ان فرائض کی اس صورت میں خلاف ورزی کرتا ہے کہ اس ادارہ سے اس کے منشاء کے مطابق کام نہیں لیا گیا۔ قابض مخالف کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور جس طرح کسی مسلمہ متولی یا منیجر کی طرف سے فرائض کی خلاف ورزی کی بنا پر اس ادارہ سے فائدہ اٹھانے والوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قابض مخالف کی خلاف ورزی کی بنا پر اس ادارہ سے فائدہ اٹھانے والوں کا حق فنا نہیں ہو جاتا۔ اس منیجر یا متولی کی حرکت سے جس فائدہ اٹھانے والے کو تکلیف ہو پہنچے گی۔ وہ اگر چاہے تو چارہ جوئی کر سکتا ہے۔ مگر اس کی چارہ جوئی سے دوسرے فائدہ اٹھانے والوں پر کوئی حق نفع

اور یہ کہ ایسے حقوق اور ذمہ داریاں جائداد کے ساتھ سانحہ ہیں اور وہ جہاں بھی باقی ہے اس کے ساتھ چپکے رہتے ہیں۔

(۱۰) یہ کہ ایک قابض مخالف جو کہ ایک خدا کا رعی ہے وہ بغیر نوٹس کے قیمتی وجوہ کی بنا پر ایک مشتری کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسلئے اس معاملہ کے ان فیصلہ کی روشنی میں غور نہیں کیا جا سکتا۔ جو مشتری سے متعلق ہیں۔

(۱۱) اگر اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ ایک مسجد کے نمازیوں کا حق ادائیگی نماز ایک غیر منقسمہ جائداد کے ساتھ دلچسپی کا معاملہ ہے جس میں مجھے شبہ ہے تو یہ حق قانون میعاد کی دفعہ ۲۸ کے ماتحت فنا نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ دفعہ کسی جائداد کے قبضہ کے لئے مقدمہ دائر ہونے کے مفہوم سے بحث کرتی ہے وہ اس جائداد کے اندر کسی دلچسپی کے قبضہ کے لئے مقدمہ نہ دائر کرنے کے مفہوم سے بحث نہیں کرتی۔ جس کا تصور قانون میعاد کی دفعہ ۱۴۴ میں پیش کیا گیا ہے اور اس واسطے ایسے حقوق قانون میعاد کی توقعات کے ماتحت فنا نہیں ہو سکتے۔

(۱۲) جن حدود کی طرف اوپر اشارات کئے گئے ہیں، ان حدود تک مسلمانوں کے قانون کا نفاذ عدل و انصاف اور نیک ضمیر کے اصولوں کے مطابق ہے لیکن برطانوی ہندوستان کی عدالتیں بس اسی حد تک جا سکتی ہیں، اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ اسلئے جن صورتوں میں مسلمان قوم کی عدم توجہ اور بے عملی کی وجہ سے ایک قابض مخالف ایک مسجد کی بیرونی شکل و صورت کو بدل دیتا ہے۔ (۱۳) م

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈروں کا نوٹس

ہندو قبرستان کی چار دیواری بنانے کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔ تخمینہ آٹھ ہزار روپیہ ۸۰۰۰/- ہے جو ۸ فروری ۱۹۳۸ء کو ۳ بجے دن کے وصول کئے جائیں گے۔

دو کاپیوں کے سٹ کا ایک ٹنڈر فارم دو روپیہ ۲/- قیمت میں میونسپل کے دفتر سے ۸ فروری ۱۹۳۸ء کو ۳ بجے دن تک دستیاب ہو سکتا ہے۔ دیگر اطلاعات کسی کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک میونسپل انجنیئر صاحب کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط بی۔ پی، سریواستو
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

نوٹس

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے اپنے سینیر وائس چیرمین شریمت برج بہاری مہروترا صاحب کے خلاف شکایتوں کی جانچ کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی جس میں ممبران بورڈ شامل ہیں مقرر کی ہے۔ کمیٹی مذکور کی بیٹھک بتاریخ ۱۰ فروری ۳۸ء بوقت ۳ بجے دن دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور میں ہوگی۔ پبلک کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ جس کسی کو سینیر وائس چیرمین صاحب موصوف کے خلاف کوئی شکایت ہو وہ تاریخ و وقت مذکور پر کمیٹی مذکور کے سامنے پیش کرے یا چیرمین صاحب جانچ کمیٹی کے پاس بذریعہ ڈاک بھیجدے۔

چیرمین جانچ کمیٹی
دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

بنوں میں پنڈت جواہر لال نہرو

بنوں ۲۶ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے بیس ہزار سے زاید آدمیوں کے مجمع کو جس میں بہت سے وزیری بھی شامل تھے یہ تنبیہ کی کہ وہ کانگریس کی آئندہ جد و جہد کے لئے تیار رہیں۔

پنڈت جی نے اہل سرحد اور خان عبدالغفار خاں کو ان کے اس گذشتہ ریکارڈ پر خراج تحسین ادا کیا جو کہ انھوں نے پچھلی تحریک سول نافرمانی کے ایام میں قایم کیا تھا۔ سرحد میں حکومت کی آگے بڑھنے کی پالیسی کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت جی نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کردیا کہ اغوا شدہ ہندو عورتوں کی عزت کو قایم رکھنے کے لئے وزیرستان میں فوج کی نقل و حرکت شروع کی گئی ہے۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ حکومت کروڑوں روپیہ ضایع کرنے کے بجائے دیگر ذرایع سے بھی اس مقصد کو حاصل کرسکتی ہے۔ اور اس نے سرحد میں آگے بڑھنے کی جو پالیسی اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ محض ملوکیت پرست اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے اختیار کی گئی ہے یورپ کی فضا پر جنگ کے گھنے بادل چھائے ہوئے ہیں اور حکومت نے یہ پالیسی محض اسلئے اختیار کی ہے تاکہ سرحدوں کو مضبوط بنایا جائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا ہندوؤں اور سکھوں کو سرحد میں اقلیت میں ہیں اپنے تحفظ کے لئے باہری لوگوں کی امداد پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ وزیریوں کے حملوں کو روکنے کا واحد اور موثر علاج یہی ہوسکتا ہے کہ ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا کئے جائیں۔

گذشتہ کئی سالوں کے تجربات سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ امپریلیٹ پالیسی کو تیز تر کرنے کے لئے ہر دو سال بعد سرحد کے علاقہ پر مہم بھیجنا ایک رواج کی صورت میں پکڑ چکا ہے۔ یہ بھی ایک روشن حقیقت ہے کہ کروڑوں روپیہ ہندوستانی روپوں کا یہ استعمال قرین انصاف نہیں۔

پُرزور تالیوں کی آوازوں میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا کہ سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں صاحب سرحد کا مسئلہ حل کرسکتے ہیں۔ کانگریس اس سوال کو خوش اسلوبی سے نپٹا سکتی ہے۔ برٹش گورنمنٹ کی روش پر نکتہ چینی کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یا تو اس کی سرحدی پالیسی غیر مفید یا بے سود ہے یا وہ اس قسم کی مہموں کو جاری رکھنا چاہتی ہے۔

ہندوؤں اور سکھوں کی ایسوسی ایشنوں کی طرف سے بھی پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے۔ جواب میں پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ ان کی یہ دلیل کہ وہ تعداد میں تھوڑے ہیں قابل سماعت نہیں۔ انھیں اکثریت کے ساتھ ان کے آرام و کلفت میں شریک ہوتا ہے اور باہمی اعتماد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ان کا سب سے زبردست ہتھیار یہ ہے کہ وہ اکثریت کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھیں۔ اسی میں ہی انکا بچاؤ ہے

سابق شاہ ایڈورڈ

پیرس ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک اور ڈچز آف ونڈسر نے درسائل کے قریب ایک چھوٹا سا محل چار ماہ کے لئے کرایہ پر لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مرکزی اسمبلی میں التوا کی ۹ تحریکیں

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ ابھی تک مرکزی اسمبلی کے دفتر کو التوائے اجلاس کی کل ۹ تحریکوں کا نوٹس موصول ہوا ہے جمیں ۳ کا نوٹس مسٹر اونا شلنگم چیٹی نے دیا ہے۔ جو کہ ویلز کمیٹی کی رپورٹ اسمبلی کی سفارش کے برخلاف معاہدہ لنکا شائر کی تصدیق کرنے ہندوستانی فوج کے برطانی دستوں کو نئے اسلحہ جات مہیا کرنے اور فیڈریشن کے نفاذ کے معاملہ میں صوبجاتی حکومتوں سے حکومت برطانیہ کے مشورہ نہ کرنے سے متعلق رکھتی ہیں۔

سردار منگل سنگھ چار باغ ریلوے اسٹیشن پر لاہور کی ہاکی ٹیم کو جبراً ٹرین سے اتارنے کے بارے میں اور مسٹر بدری دت پانڈے دہلی میں سابق اسیران کاکوری کی گرفتاری اور سزا یابی کے بارے میں التوائے اجلاس کی تحریک پیش کریں گے۔

مسٹر رام نرائن سنگھ سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال اور حادثہ بمرولی کے متعلق التوا کی تحریکیں پیش کریں گے۔

ان تمام تحریکوں کا نوٹس کانگریس پارٹی کے ممبروں کی جانب سے دیا گیا ہے۔ مسٹر اکھل چندر دت ڈپٹی پریزیڈنٹ اس بنا پر حکومت کے خلاف ملامت کی تحریک پیش کریں گے۔ کہ اس نے Asa mans Rand نامی کتاب کو ضبط شدہ کیوں نہیں قرار دیا جس کے متعلق کونسل آف اسٹیٹ کے اسپیشل سشن میں سوالات دریافت کئے گئے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ پریزیڈنٹ نے لارڈ لوتھین کے سفر ہند کے متعلق مسٹر بدری دت پانڈے کو اس بنا پر ایک سوال دریافت کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے کہ ان کے سوال میں طنز پایا جاتا ہے۔

مسٹر بدری دت نے یہ سوال دریافت کرنے کا نوٹس دیا تھا آیا لارڈ لوتھین کو حکومت برطانیہ نے برآمد کیا یا کہ حکومت ہند نے درآمد کیا تاکہ وہ فیڈریشن کے لئے راستہ بنائیں۔

مسٹر پانڈے کے سوال کے علاوہ کئی اور بھی سوالات دریافت کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک طلبہ کا بیچ دہلی کی جانب پولیس کے کوچ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سوال کے لئے اس بنا پر اجازت نہیں دی گئی ہے کہ وہ پبلک سے تعلق نہیں رکھتا۔

افسر گرام سدھار کے عہدہ سے استعفےٰ

لکھنؤ ۲۷ جنوری۔ مسٹر شری کرشن دت پالیوال ممبر مرکزی اسمبلی افسر گرام سدھار یوپی نے کل اپنا استعفےٰ پیش کردیا ہے۔ ابھی تک ان کے جانشین کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پالیوال نے اس لئے استعفےٰ دیا ہے کہ انکا یہ خیال ہے کہ ان کے سرکاری فرایض ان کی دیگر سرگرمیوں سے مطابقت نہیں رکھتے۔ انکو حکومت نے گرام سدھار کا آنریری افسر مقرر کیا تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے ۲۹ جنوری کو دہلی کو روانہ ہوجائیں گے۔

یو۔پی میں گرام سدھار

لکھنؤ ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے محکمہ دیہات سدھار کے ۸۸۷ آرگنائزروں کے لئے ۵ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ جسمیں سے تین سو روپیہ کی ایک مقررہ رقم کسی خاص کام پر صرف کی جائے گی۔ باقیماندہ رقم ان علاقوں کے مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے صرف کی جائے گی۔

یوپی میں ہری پور کانگریس کے ڈیلی گیٹوں کا پھر انتخاب ہوگا

کئی اصحاب کا انتخاب مسترد ہوگیا

لکھنؤ ۲۶ جنوری۔ بابو سمپورنانند نے جن کو انتخابی تنازعات طے کرنے کا کام سپرد کیا گیا تھا ہری پور کانگریس کے مندرجہ ذیل ڈیلی گیٹوں کا انتخاب مسترد کردیا ہے۔ اور تازہ انتخاب کے لئے حکم دیا۔

کانپور:۔ کامریڈ یوسف۔ کامریڈ رام تیج سنگھ اور شریمتی ابسدیو۔
آگرہ:۔ شریمتی پاربتی دیوی۔ شری یت چھیدا لال اور شری یت جگناتھ پرشاد راوت
اٹاوہ:۔ شری یت لالو رام دبے۔ اور پنڈت شمبر دیال
بجنور:۔ شری یت نیمی شرن جین۔ شری یت ستیہ پریا اور شری یت کپل دیو پانڈے
بنارس:۔ شری یت درگا داس بھٹاچاریہ اور شری یت راجہ رام شاستری
فرخ آباد:۔ شری یت دیادھر۔ شری یت اوما شنکر اور شری یت برج بہاری شکل
فتحپور:۔ شری یت گوبر پرشاد پانڈے
متھرا:۔ شری یت شیو منگل سنگھ
سلطانپور:۔ شری یت اوما دت
جھانسی:۔ شری یت برج نندن کلیدار
میرٹھ:۔ لالہ بھگوتی پرشاد (پلکھوہ)
پرتاپگڈھ:۔ شری یت دیوتا دین تواری۔ رام بدن شرما۔ رام سندر شکلا راما دھر تواری۔ جگدیش نرائن شکلا نیشور دت اپادھیائے۔ پرم سکھ مصرا رہندر سنگھ۔ موہن لال گوتم۔ چندر بھان مصرا۔

اور مولوی عطاء اللہ ـــ پریزیڈنٹ صوبجاتی کانگریس کمیٹی نے اس خیال سے کہ منتخب شدہ ڈیلیگیٹ کانگریس میں آئندہ اجلاس میں شریک ہوسکیں یہ مناسب سمجھا کہ ڈیلی گیٹوں کا ضمنی انتخاب ہری پور سشن سے پہلے ہی کیا جائے۔ انھوں نے اس کے لئے مندرجہ تاریخیں مقرر کی ہیں۔

نامزدگی:۔ ۲ فروری کو ۱۰ بجے صبح سے ۳ بجے شام تک کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال:۔ ۲ فروری کو ۳½ بجے۔

انتخاب:۔ ۱۳ فروری کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک اور پھر ایک بجے سے ۴ بجے شام تک۔

ریٹرننگ افسر مقرر کردیے گئے ہیں۔ اور متعلقہ ضلع کانگریس کمیٹیوں کے پاس ان کے نام بھیجے جارہے ہیں۔ ابھی کچھ اور بھی انتخابی عذرداریوں کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شریمتی پاربتی دیوی اور شری یت موہن لال گوتم جو کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے تھے اب ممبر نہیں رہے۔ اور اب انکی نشستوں کا بھی تازہ انتخاب ہوگا۔

سر سپرو کی والیسرائے سے ملاقات

دہلی ۲۹ جنوری۔ کل رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو اور رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری نے ہز ایکسلینسی وائسرائے سے ملاقات کی۔ لارڈ لوتھین چلے گئے ہیں صبح کے وقت لارڈ لوتھین نے سر اکبر حیدری سے گفتگو کی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق مرتسم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۶ | کانپور دوشنبہ ۱۲ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۷

ادبیات

مسلم سے خطاب

(از جناب صفیر مچھلی شہری)

آ بتاؤں، عہدِ ماضی تجھکو اے غفلت شعار — کھینچکر رکھدوں تری آنکھوں میں نقشہ ایک بار
آج اس رازِ نہاں کو سب پہ کردوں آشکار — کس لئے کھویا ہی تونے اپنا دیرینہ وقار
پہلے تو راہِ طریقت کا علمبردار تھا — صابر و شاکر، عقیل و عالم و دیندار تھا
فرض تھا ایفائے عہد، انصاف تھا، ایمان تھا — دل سے احکامِ الٰہی پر تجھے ایقان تھا
پہلے "تو تھا" راستگو اور راستباز و باوقار — کیوں نہ پھر ہوتا سرِ پر آرائے عزّ و اختیار؟
تھی ہویدا تیری ہر حرکت میں شانِ کردگار — تیری ہر جنبش میں پنہاں صولتِ پروردگار!
تیرا اخلاقِ بے پناہ اعدا کو شرما دیتا تھا — جوشِ اسلامی ترا ہر دل کو گرما دیتا تھا

مسلمِ ناداں کبھی تونے کیا اس پر بھی غور! — آج کیوں بگڑے ہوئے تیرے نظر آتے ہیں طور؟
وہ مسرت کی فضا کیوں، روح فرسا بنگئی — تیری روشن زندگی کیوں تارِ و بلدان بن گئی
وہ بہار جاوداں کیوں ہو گئی وقفِ خزاں، — آج کیوں اُجڑا نظر آتا ہے تیرا گلستاں
پھول تو باقی ہیں لیکن ہائے وہ خوشبو نہیں — چشمِ نرگس آج بھی ہے لیک وہ جادو نہیں!

سچ بتادوں، کیا ہی رازِ انحطاطِ مسلمیں — گرچہ کہہ سکنے کی طاقت مجھ میں اب باقی نہیں،
اس لئے قعرِ مذلت سے ہوا ہے تو قریں — "مشتعل اب تیرے دل میں آتشِ ایماں نہیں"!
اب کہاں وہ راستبازی راستکاری راستی — اب کہاں وہ عدل باقی؟ اب کہاں وہ آشتی
اب کہاں باقی رہا وہ اتحادِ باہمی! — مایۂ صد فخر ہے اب تو عنادِ باہمی!
اب تو ہے ایماں فروشی اور غدّاری روا — اب تو جائز مے کشی ہے اور بدکاری روا
ہست کو؟ اکنوں وفائے عہد و ایمانِ قوی؟ — ور چہ پردہ ہست یارب آں مسلمانِ قوی؟

گلشنِ ہستی میں تھی پہلے بہار آئی ہوئی — بدلیاں ہیں اب فلاکت کی مگر چھائی ہوئی
پہلے تیرا نام تھا کالشمس فی نصف النہار — اب تو باقی ہی فقط دھندلا سا تیرا اک غبار
آہ وہ دن کیا تھے اور ہی آج کیا حالت تری — ہائے! دیکھی مجھ سے اب جاتی نہیں ذلت تری
اپنی بداعمالیوں پر گر نہ کی تونے نظر، — لوحِ ہستی سے ترا مٹ جائیگا نام و اثر
تیری بدنامی کے چرچے پہنچے ہیں افلاک پر — دیکھ لرزش سی رہا کرتی ہی عرشِ پاک پر،
صفحۂ ہندوستاں پر تیری ہستی ننگ ہی — عرصۂ دنیا حقیقت میں تجھی پر تنگ ہے
کیوں فراموش کر دیا ہے تونے رازِ زندگی — ترک ناداں تونے کیوں کر دی نمازِ زندگی
خاک میں تجھکو نہ ملوائے قضارا یہ سکوت — توڑ دے اب توڑ دے اپنا خدارا یہ سکوت
تیری آنکھوں پر یہ پردے کیسے ہیں کیا بات ہی — تو سمجھتا ہے کہ باقی شاید اب بھی رات ہے
جاگ ناداں! آفتابِ صبح طوفانی ہوا — کھول آنکھیں دیکھ! اونچا سر سے اب پانی ہوا

دنیائے اسلام

عرب برطانوی کمیشن کا مقاطعہ کریں گے

تقسیم کی بنیاد پر کوئی حل قابلِ قبول نہیں ہو سکتا

حکومت برطانیہ نے ابھی حال میں فلسطین کے متعلق ایک قرطاس ابیض شایع کیا ہے۔ جس میں قضیۂ فلسطین کے متعلق حکومت کی جدید پالیسی واضع کی گئی ہے۔ عربی ممالک میں اس قرطاس کو انتہائی نفرت واستکراہ کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔ اور اس کے خلاف شدید ترین احتجاج کیا جارہا ہے۔ چنانچہ قاہرہ کی انجمن دفاع فلسطین نے اس سلسلہ میں وزیر اعظم برطانیہ، وزیر نوآبادیات ودیگر سرآوردہ اشخاص واخبارات کے نام ایک اہم برقیہ ارسال کیاہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

فلسطین کے متعلق جو قرطاس ابیض شایع ہوا ہے اس سے عالم عربی کے معاملہ میں برطانوی مدبریں کی بدنیتی اچھی طرح واضح ہوتی ہے اور اس سے نمایاں طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ ایک دوسری شکل میں تقسیم کی تجویز کو نافذ کرنے پر تلی ہوئی ہی حالانکہ فلسطین کے باشندے تقسیم کی تجویز کو بالکل رد کر چکے ہیں اور یہ اعلان کہ تقسیم کی شکل خواہ کچھ بھی ہو وہ ان کے وطنی اور عام انسانی حقوق کے لئے تباہ کن ہے۔ اور بنا بر قابل قبول نہیں ہے قاہرہ کی انجمن فلسطین یہ پیش نظر رکھتے ہوئے کہ باشندگان فلسطین محصور ہیں اور ان کے تمام زعماء یا تو جیلخانوں میں بند ہیں یا جلاوطنی کی زندگی گذار رہے ہیں یہ اعلان کرتی ہے کہ عربوں کے لئے کوئی ایسا حل قابل قبول نہیں ہو سکتا جس کی بنیاد تقسیم پر ہو اگر ایسا کوئی حل منوانے کی کوشش کی گئی تو تقیناً موجودہ بغاوت زور پکڑ جائیگی اور ان بے چینیوں میں زبردست اضافہ ہو جائے گا جو عرصہ بیس سال سے قایم ہیں اور جن کی بنا پر فلسطین تباہ و برباد ہو رہا ہے۔

ہم شرق اردن کے امن و اسلام کے نام پر آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ قرطاس ابیض کو نافذ نہ ہونے دیں اور اس کے ہر اس قاعدہ مسترد کر دیں جس کے معنی تقسیم کے ہوں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ تمام عالم عربی تقسیم کا مقابلہ کرے گا اور عرب فلسطین بغیر کسی شک کے جدید کمیشن کا مقاطعہ کریں گے۔

ہم آپ سے یہ توقع کرتے ہیں کہ آپ کوئی ایسا حل دریافت کرنے میں مدد فرمائیں گے جو معقول ہو۔ قرین انصاف ہو اور فلسطین کے ان عربوں کو راضی کرنیوالا ہو جو اپنے وطن کی حفاظت پر اپنی جانیں قربان کر دینیکا مصمم ارادہ کر چکے ہیں۔ حکومت برطانیہ کیوں نہیں فلسطین کے ساتھ ویسا ہی معاہدہ کر لیتی جیسا انگلستان و مصر عراق یا شام و فرانس کے درمیان ہو چکا ہے۔

افغانستان میں عظیم الشان فوجی مظاہرہ

اخبار اتحاد مشرقی رقمطراز ہے کہ موجودہ موسم سرما ختم ہوتے ہی افغانستان کے شمالی علاقہ میں ایک عظیم الشان فوجی مظاہرہ کیا جائیگا۔ جس میں ممالک غیر کے فوجی نمائندے بھی مدعو کئے گئے ہیں اور اس وقت تک ترکی، ایرانی، اور جرمنی نمائندوں کی شرکت کا ارادہ معلوم ہوا ہے اس جنگ مصنوعی کی غرض یہ ہے کہ جو جدید آلات حرب خریدے گئے ہیں ان کی مشق کی جائے اور جو افغانی نوجوان روس و جرمنی سے فن پرواز کی تعلیم حاصل کر کے آرہے ہیں ان کو اپنا کمال دکھانے کا موقعہ دیا جائے۔ اگرچہ ابھی تک کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا ہے کہ کون کون سی فوجیں اس جنگ مصنوعی میں حصہ لیں گی۔ لیکن وزارت حرب سے جس قسم کے انتظامات کے احکام جاری ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نصف لاکھ فوجیں جو جدید آلات حرب سے مسلح ہیں اس جنگ مصنوعی میں حصہ لیں گی چنانچہ کوہ چرج کے دامن میں فوج کے قیام کے لئے نرکل جھونپڑیاں بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔

احیائے اسلام کے خطرہ سے ایک امریکن مدبر کی بدحواسی

مسٹر آرنسٹ کلارک کے قلم سے مسئلہ فلسطین کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کا خلاصہ اخبار الاہرام قاہرہ سے شایع کیا ہے مسٹر کلارک برطانیہ کی یہود نوازی پر نکتہ چینی کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

آخر میں نہ صرف برطانیہ بلکہ دول یورپ کی خدمت میں پُرخلوص مشورہ میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ دنیائے اسلام میں جو زبردست قوت عمل پیدا ہو رہی ہے اس کو نظر انداز کرنا چاہتا ہوں کہ دنیائے اسلام میں جو زبردست قوت عمل پیدا ہو رہی ہے اس کو نظر انداز کرنا ایک سخت غلطی ہے۔ مسلمانوں میں بیداری و ہوش کی جو لہر شاخ زمردیں دمراقش سے لیکر مطلع خورشید (جاپان) تک دوڑ رہی ہے اسکی اہمیت اور عصبیت کا صحیح اندازہ یورپ کو نہیں ہوا ہے۔ میں نے ایشیائے کوچک ایران اور عرب کے مسلمانوں کی وہ قلب ماہیت بچشم خود دیکھی ہی جو ساحر ترکی (مصطفےٰ کمال) نے جادو کی چھڑی ہلا کر پیدا کی ہے۔ ان میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا جیسا جذبۂ ایمانی پیدا ہو رہا ہے اور وہ مافوق الفطرۃ طاقت (جھوچھکے یا پیروں کی کرامات) کے بجائے قوت عمل پر اعتقاد رکھنے لگے ہیں۔ ضبط و نظام کے خوگر ہو رہے ہیں اور یورپ کی دست درازیوں سے بیقرار ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ اسپرنگ کو اتنا نہ دباؤ کہ وہ ہاتھ سے چھوٹ کر منہ توڑ دے۔ ایک جنگجو قوم جو تلواروں کے سایہ میں بنی ہو اور دنیا کے ایک بڑے حصہ میں حکمراں رہ چکی ہوں تو تم اس طرح نہیں دبا سکتے کہ اس کی طاقت جست کو فنا کر دو۔ لہٰذا میں یورپ کو یہ نصیحت کرونگا کہ دنیائے اسلام کی قوت عمل سے بیدار رہو۔

مسلمان جہاں کہیں آباد ہیں ان میں بیقراری و اضطرار کی صورت نمایاں ہے۔ مراقش کے مسلمانوں میں وہی اضطرار ہے جو ترکستان یا مغلستان کے مسلمانوں میں نظر آتا ہے اس وقت قسمت پر بھروسہ کرنے کی مخلوق خدا کو خود یورپین سلطنتوں نے ٹھوکے دے دے کر جگا دیا اور ترکی و ایران کی نشاۃ ثانیہ نے انمیں ایک نئی روح پھونک دی ہے وہ برق رفتاری سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور بڑی مستعدی سے پیپا افتادہ راستے طے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

دیہاتوں میں ریڈیو کے ذریعہ علم کی اشاعت

وزارت تعلیم مصر نے دیہاتوں میں ریڈیو کے ذریعہ علم و فن کی نشر و اشاعت کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس غرض کے لئے آیندہ سال کے تعلیمی بجٹ میں معقول رقم کی پارلیمنٹ سے منظوری حاصل کی جائے گی۔ فی الحال پانچسو دیہاتوں میں یہ اسکیم نافذ کیجائیگی۔ وزارت معارف نے اس اسکیم کے متعلق فنی حلقوں کو بھی اظہار رائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

نمبر ۷	کانپور شنبہ ۱۲ر فروری ۱۹۳۸ء	جلد ۲۷

کانپور کا افسوسناک اور شرمناک تصادم

۶ر فروری ۱۹۳۸ء کو آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات یو پی کے شہری پولیٹکل کانفرنس کانپور میں شرکت کے لئے تشریف لانے پر شہر کے بعض غنڈوں نے جو افسوسناک اور شرمناک سلوک آنریبل موصوف اور علمار کرام کے ساتھ کیا وہ اہل شہر کے لئے انتہائی ندامت کا باعث ہے جسکے لئے اہل شہر کو از حد افسوس اور ندامت ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ ہر ایک شریف اور ذمہ دار آدمی کو چاہے وہ کوئی سیاسی عقیدہ رکھتا ہو اس افسوسناک واقعہ سے از حد افسوس ہوگا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ارکان مسلم لیگ کو بھی اس افسوسناک اور شرمناک واقعہ کا افسوس ہوگا کیونکہ انکے وہم وگمان میں بھی یہ نہ ہوگا کہ ایک محض پولٹیکل مظاہرہ بالآخر بلوہ کی صورت اختیار کرلے گا۔

جہانتک ہم کو علم ہے کہ ذمہ دار ارکان مسلم لیگ نے اس تصادم سے بچنے کے لئے محض سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ ۲ بجے تک ہڑتال اور رحمن گنج میں جلسہ کرنے کی تجاویز منظور کی تھیں مگر انکو کیا علم تھا کہ جس تصادم سے وہ بچنا چاہتے ہیں بالآخر وہی ہو کر رہیگا۔

مگر ہم اس کہنے پر مجبور ہیں کہ کانپور مسلم لیگ نے اپنے فرائض سے بہت آگے قدم بڑھا کر اپنے ذمہ اسقدر ذمہ داری عائد کرلی جو کہ انکے فرائض اور اختیارات سے باہر تھی کیونکہ آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات یو۔پی کا وزارت قبول کر لینا کوئی لوکل مسئلہ نہ تھا بلکہ پراونشیل مسئلہ تھا جسکے لئے آل انڈیا مسلم لیگ یا پراونشیل مسلم لیگ کو قدم آگے بڑھانے کی ضرورت تھی مگر بخلاف اسکے آل انڈیا مسلم لیگ اور پراونشیل مسلم لیگ دونوں اس معاملہ میں خاموش رہیں۔

ضلع مسلم لیگ کا فرض تو صرف اس قدر ہے کہ وہ اپنے ضلع کے واقعات اور مسائل پر توجہ کرے جو ہدایات پراونشیل لیگ سے موصول ہوں اسکی تعمیل کی جائے۔ اسی لئے ہمارا خیال ہے کہ کانپور کی مسلم لیگ کو اس معاملہ میں پڑنے کی قطعی ضرورت نہ تھی اور اس نے اس مسئلہ میں پڑ کر غلطی کی۔

کانپور اپنی تمام گذشتہ تواریخ کی بنیاد پر بارودخانہ کہلاتا ہے اور تقریبًا ہر شخص جانتا ہے کہ کانپور کی پبلک حالات میں اسقدر سرعت کے ساتھ یک بیک تغیر اور رد وبدل ہو جاتا ہے کہ اس کا سنبھالنا نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔

علاوہ اسکے اس وقت کانپور میں مسلمانوں کی کوئی ایسی شخصیت بھی موجود نہ تھی کہ جس کا پبلک پر اثر و اقتدار ہو اور یہ ہی وجہ تھی کہ باوجود انتہائی احتیاط کے پبلک جذبات رک نہ سکے اور کانپور کی مشہور غنڈا ازم نے محض ایک سیاسی نظارہ کو بلوہ سے تبدیل کر دیا جو اہل شہر کے لئے ایک بدنما داغ ہے۔

یہ بھی ایک اتفاق تھا کہ مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر پیرس سپرنٹنڈنٹ پولیس آئی۔ سی۔ ایس کلب کے سلسلہ میں لکھنؤ گئے ہوئے تھے اور کانپور اس وقت پہونچے کہ جبکہ یہ ڈرامہ تقریبًا ختم ہو چکا تھا۔

خانصاحب عبدالکریم کوتوال شہر کو مشکل سے دو ماہ ہوئے کہ انھوں نے کوتوالی کا چارج لیا ہے وہ کانپور کے حالات واقعات اور یہاں کے غنڈا ازم سے پوری طرح واقف نہیں اور اس وجہ سے یہ غنڈا ازم ہو گیا اور وہ کچھ نہ کر سکے۔

مگر یہ واقعہ ہے کہ پولیس کی آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہوا اور پولیس کچھ نہ کر سکی جو انتظامی حیثیت سے ناقابل برداشت ہے۔

مسٹر اوون ایک تجربہ کار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں اور مزدوروں کی چپقلش کے سلسلہ میں انھوں نے نہایت دانشمندی اور قابلیت سے کام کیا ہے۔ کوتوال صاحب بھی اس واقعہ کے بعد سے یہاں کے غنڈا ازم سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں اور اب کانپور کے اس معمولی سے تصادم اور یہاں کے واقعات اور حالات پر پوری طرح حکام نے قابو حاصل کر لیا ہے اور تمام انتظامات مکمل ہیں اور اب کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہے اور اگر کسی طرف سے کوئی شرارت کی گئی تو حکام اس پر اپنی پوری طاقت کے ساتھ نوٹس لینے کے لئے تیار ہیں اور اب کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہو سکتا۔

کل بقرعید ہے ہم کو امید ہے کہ اہل شہر اس تہوار کو نہایت امن وامان اور آپس کی رواداری کے ساتھ کرینگے۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے برادران وطن کے جذبات کا خیال رکھیں اور ہندوؤں کا یہ فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ملحوظ رکھیں دونوں قومیں آج سے نہیں بلکہ مدتوں سے ہندوستان میں ہیں اور وہ اپنے اپنے مذہبی رسومات کو امن وامان کے ساتھ ادا کرتی رہی ہیں۔

بہر حال ہم اہل کانپور سے یہ اپیل کرینگے کہ وہ ملک وقوم اور اپنے شہر کے امن وامان کے خاطر گذشتہ واقعات کو فراموش کر کے نہایت امن وامان اور رواداری کے ساتھ رہیں کیونکہ اسی میں دونوں قوموں کی فلاح وبہبود ہے۔

کانپور شہر سیاسی کانفرنس

۶ر فروری ۶ بجے رات کو کانپور شہر سیاسی کانفرنس کا اجلاس بڑی شان وشوکت کے ساتھ ہوا۔

کانفرنس کے سلسلہ میں سید بشیر الدین احمد صاحب نے صبح قومی جھنڈا لہرانے کی رسم پنڈال میں ادا کی شام کو ۶ بجے پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں نہایت شاندار جلسہ ہوا جسمیں باوجود دن کے تصادم کے تقریبًا ۸ ہزار آدمیوں نے شرکت کی جلسہ میں لاؤڈ اسپیکروں کا اچھا انتظام کیا گیا تھا اور کانپور کی گذشتہ کانفرنسوں کے مقابلہ میں یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی جسکے لئے ہم گاندھی نگر ولینٹ کے باشندوں کو مبارکباد دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

کانفرنس کا آغاز بندے ماترم کے گیت سے ہوا اسکے بعد استقبالیہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر گنگا لال ...

کانپور میں آنریبل حافظ محمد ابراہیم کا شاندار استقبال و جلوس

مسلم لیگ کا سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ

غنڈوں کا جلوس پر شرمناک حملہ

شہر پولیٹکل کانفرنس کی شرکت کے لئے آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات صوبہ ۶ر فروری کو کانپور تشریف لانے والے تھے۔ کانگریس کی طرف سے آپکے استقبال اور جلوس کی زبردست تیاریاں ہو رہی تھیں اور مسلم لیگ بائیکاٹ۔ ہڑتال اور سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کی کوششوں میں منہمک تھی۔

۵ر فروری کو دونوں طرف سے منادی ہو رہی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ مولوی عبدالقیوم صاحب آنریبل حافظ صاحب موصوف کے استقبال اور جلوس کی منادی کرتے ہوئے جب بساطخانہ میں پہونچے تو وہاں انکو پیٹ دیا گیا اور وہ بعد کو ایک جماعت کے ساتھ اپنا بدلہ لینے آئے اور اس موقع پر تھوڑی سی مارپیٹ ہوئی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس موقع پر دو ایک دوکانوں کے سامان کو بھی نقصان پہونچ گیا۔

کوتوال صاحب اطلاع پاتے ہی فورًا آ گئے اور اس موقع پر پانچ آدمیوں کو گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ سے شہر میں کافی بے چینی پیدا ہو گئی اور دوکانیں بھی بند ہو گئیں مگر بعد کو کوئی ناگوار واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوا۔

۶ر فروری کو مسلمانوں نے ہڑتال کی اور اہل شہر جلوس کے راستوں کے سجانے میں کوشاں نظر آنے لگے۔ قلی بازار میں چونکہ مسلمانوں کی دو پارٹیاں تھیں اس لئے وہاں استقبال اور بائیکاٹ دونوں کے مظاہرے نظر آ رہے تھے۔

مول گنج کے چوراہے پر لاٹوش روڈ کی طرف دونوں طرف مسلم لیگ کے حامی سیاہ جھنڈیاں لئے ہوئے کھڑے تھے اور ذمہ دار مسلم لیگ کے ارکان ان سے پر امن مظاہرہ کی تلقین کر رہے تھے۔

آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر صوبہ لکھنؤ (بمبئی میل) سے بذریعہ ٹرین تشریف لائے۔ اسٹیشن پر سیکڑوں آدمیوں نے آپ کا شاندار اور پر جوش استقبال کیا۔ اس موقع پر مولانا حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار مولانا عبدالحکیم صاحب صدیقی لکھنوی، مولانا ابوالقاسم صاحب شاہجہانپوری۔ مولانا حافظ مشتاق احمد صاحب صدر مجلس احرار لکھنؤ اور مولانا انور صاحب صابری بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ۱۲ بجے کے بعد جناب آنریبل حافظ صاحب مع علمار کرام کے ایک زبردست اور شاندار جلوس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جلوس میں دو بینڈ تھے۔ جمعیت انصار کے والنٹیر بھی زرق برق وردی میں جلوس میں شریک تھے۔

جلوس نہایت پرسکون حالت میں ہولا گنج۔ کلکٹر گنج ہوتا ہوا جب قلی بازار پہونچا تو جلوس رک گیا اور آنریبل حافظ صاحب اور دیگر علمار کرام نے ایک مسجد میں نماز ظہر ادا فرمائی اور نماز سے فراغت کے بعد جلوس روانہ ہوا تو چند غنڈوں نے شرارت کی اور خشت باری شروع کر دی گئی جسکی وجہ سے چند ممتاز کانگریسی لیڈر زخمی ہوئے مگر جلد اس غنڈے ازم پر قابو حاصل کر لیا گیا اور جلوس بدستور روانہ ہوا۔

جلوس قریب ڈھائی بجے کے مول گنج کے چوراہے پر پہونچا مگر اس سے پہلے ہی فائر بریگیڈ کی طرف سے ایک غنڈوں کی جماعت لاٹھیاں لئے ہوئے مول گنج کے چوراہے کی طرف دوڑتی ہوئی آئی اور اس نے ان تماشائیوں پر جو کہ گاندھی کیپ پہنے ہوئے تھے لاٹھیاں برسانا شروع کر دیا، اگرچہ چترا ٹاکیز کے سامنے پولیس چوکی موجود تھی مگر اس نے ان غنڈوں کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔

اس افسوسناک اور شرمناک حملہ نے مول گنج کے چوراہے کے امن وامان اور پرسکون حالت میں تہلکہ ڈالدیا اور یہاں کا پرسکون امن غنڈا ازم سے تبدیل ہو گیا اور مسلم لیگ کے ذمہ دار ارکان کی وہ تمام پرامن کوششیں کہ امن وسکون کے ساتھ سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا جائے خاک میں مل گیا۔

اس واقعہ کے ذرا ہی دیر بعد جلوس مول گنج کے چوراہے پر پہونچ گیا اور چونکہ یہاں کی پرامن حالت تو غنڈا ازم میں تبدیل ہو چکی تھی اس لئے جلوس اور آنریبل حافظ صاحب موصوف اور دیگر علمائے کرام کی کاروں پر بھی خشت باری شروع کر دی گئی اور اس حالت میں یہ کاریں بمشکل پاس ہوئیں اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

کاریں نکل جانے کے بعد بھی تھوڑی دیر تک لاٹھی اور خشت باری کی گئی۔ لوہائی وپریڈ کی طرف سے تو خوب زوروں میں خشت باری دیر تک جاری رہی۔

یہ سب کچھ پولیس کی موجودگی میں ہوا۔ کوتوال صاحب رائے صاحب سورج پرشاد انچارج کوتوالی اور پولیس کانسٹبل بھی دوڑتے دھوپتے رہے، چوٹیں کھائیں اور زخمی ہوئے مگر ان کی اس دوڑ دھوپ کا کوئی مفید اثر نہیں ہوا، اکا دکا خشت باری ہو رہی تھی کہ مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر پیرس سپرنٹنڈنٹ پولیس آ گئے اور یہ ڈرامہ جلد اختتام پذیر ہو گیا۔

اس موقع پر جلوس والے اور تماشائیوں نے کافی تعداد میں چوٹیں کھائیں اور زخمی ہوئے۔

اسکے بعد آنریبل حافظ صاحب موصوف نے میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں تشریف لیجا کر ایڈریس قبول فرمائے۔

اس دوران میں مسلم لیگ کی طرف سے محمد علی پارک میں ایک جلسہ ہوا جسمیں متعدد تجاویز منظور کی گئیں۔ پہلی تجویز میں مسٹر فہیم الدین کے رویہ پر اظہار نفرت کیا گیا۔ دوسری تجویز میں آنریبل حافظ صاحب موصوف پر عدم اعتماد کی تجویز منظور کی گئی تیسری تجویز میں مجلس احرار کے رویہ پر سخت نفرت وحقارت کا اظہار کیا گیا۔ اسکے بعد ایک جلوس مرتب ہو کر مسٹر فہیم الدین صاحب کے مکان (جہاں آنریبل حافظ صاحب موصوف کو ایٹ ہوم دیا گیا تھا) کی طرف روانہ ہوا۔ مسلم اسکول کے قریب بدقسمتی سے ایک موٹر مل گیا جس پر پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری، پنڈت سری رتن شوکل۔ جناب ساغر نظامی اور سید احمد حسن صاحب بی۔اے بیٹھے تھے۔ پرجوش جلوس والوں نے اس کار پر حملہ کر کے اسکے شیشے وغیرہ توڑ ڈالے۔ موٹر نشین حضرات بھی خفیف طور پر زخمی ہوئے۔ بعد ازاں یہ جلوس فہیم آباد پہونچا جہاں اس نے سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا۔

لاٹوش روڈ پر سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان بھی تصادم ہو گیا اور مسلمانوں کے علاوہ دو سکھ بھی زخمی ہوئے۔

۶ر فروری کے تصادم کے سلسلہ میں اسپتال میں صرف ۳۲ اشخاص داخل ہوئے جسمیں سے ۲۷ آدمی تو مرہم پٹی کر کے روانہ کر دیئے گئے اور صرف پانچ آدمیوں کو اسپتال میں داخل کر لیا گیا۔

ان مختصر حالات کے بعد شہر میں اب سب خیریت ہے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے کافی تعداد میں پولیس تعینات ہے، تمام کاروبار اپنے اصلی حالات میں جاری ہیں، سینماؤں میں وہی رونق ہے۔ راہگیر نہایت امن وامان کے ساتھ راستہ چلتے ہیں اور کسی قسم کا کوئی خوف اور خطرہ نہیں ہے۔

... ۵ روشنگی نے اپنی تقریر پڑھکر سنائی اور اسکے بعد ان خطوط کو پڑھکر سنایا گیا جو لیڈران کی طرف سے آئے تھے جو اجلاس میں کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے اور جنھوں نے اجلاس کی کامیابی کی خواہش کا زوردار الفاظ میں اظہار کیا تھا، انمیں آیندہ ہونیوالے کانگریس کے پریسیڈنٹ مسٹر سبھاش چندر بوس کا بھی خط تھا۔

پنڈت بالکرشن شرما صدر کانفرنس کی تقریر کے بعد مولانا انور صابری مولانا ابوالقاسم۔ پنڈت گوبند ...

بیانات

پنڈت بالکرشن شرما۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ پنڈت چھیل بہاری سنہنک مسٹر جی جی جوگ اور ڈاکٹر دہرمیندر ناتھ نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں انھوں نے ۶ر فروری کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے پولیس کے رویہ کی نکتہ چینی کی ہے۔

حافظ احمد حسن خانصاحب سکریٹری سٹی مسلم لیگ نے ایک بیان دیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانان کانپور کو اپنی مرضی کے خلاف حافظ محمد ابراہیم کے استقبال کے لئے مجبور کرنیکی جو کوشش کی گئی۔ اگرچہ بالکل ناکام رہی لیکن اس زبردستی کا نتیجہ خوں ریزی اور بہت سے بے گناہ شہریوں کے زخمی ہونے کی شکل میں نمودار ہوا۔

مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی مندرجہ ذیل پریس کمیونک شایع کیا ہے:۔ ۶ر فروری کل ۲ بجے بعد دوپہر قلی بازار اور مول گنج میں احراریوں اور ان کے حامیوں نیز مسلم لیگ والوں میں فساد ہو گیا کیونکہ موخرالذکر پارٹی حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل ورسائل کے آمد کے خلاف تھی اچند مقامات پر لاٹھی بھی چلی اور بہت سی اینٹیں بھی پھینکی گئیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہونچے۔ اور فوڑا ہی امن بحال ہو گیا ۴۳ اشخاص جسمیں دو پولیس افسر بھی شامل ہیں زخمی ہوئے جنمیں سے شدید زخمی کوئی نہیں ہوا۔ ۱۶ گرفتاریاں ہوئی ہیں شہر میں سکون ہے پولٹیکل کانفرنس جسمیں وزیر اعظم اور دیگر وزرار شریک ہونے تھے۔ بلا مداخلت ختم ہو گئی۔

بقرعید

۱۱ر فروری بروز جمعہ عیدالضحٰی کی نماز عیدگاہ میں ٹھیک ۹½ بجے صبح ہوگی۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

۶ر فروری کے تصادم کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے پانچ پانچ سے زیادہ آدمی کا اجتماع نیز لاٹھیاں اور اسلحہ لے کر نکلنا ممنوع قرار دیدیا ہے یہ حکم ۱۴ روز تک جاری رہے گا۔ علاوہ اس کے پبلک کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ اگر کسی قسم کا جھگڑا ہوا تو پولیس اور فوج کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ بلوائیوں پر فیر کر دیں۔

گرفتاریاں

بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک ۴۳ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جسمیں مولوی عبدالقیوم صاحب بھی ہیں۔ مولوی عبدالقیوم صاحب کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔ کچھ لوگوں کی ضمانتیں بھی ہو گئی ہیں۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل

۸ر فروری کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کانپور تشریف لے آئے ہیں اور ۶ر فروری کے تصادم کے سلسلہ میں تحقیقات کر رہے ہیں۔

تحقیقات

گورنمنٹ یو۔پی نے ۶ر فروری کے تصادم کی تحقیقات کے لئے مسٹر پنا لال آئی۔ سی۔ ایس کو مقرر کیا ہے۔ آپ سرکٹ ہاؤس میں ۱۱ر فروری سے تحقیقات شروع کریں گے۔

ذمہ دار اصحاب کا جلسہ

مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۰ر فروری ۱۰ بجے دن کو ٹاؤن ہال میں شہر کے سربرآوردہ حضرات کا ایک جلسہ منعقد کرنے کا انتظام کیا ہے جسمیں شہر کے امن وامان پر غور وخوض کیا جائے گا۔

آتشزدگی

۶ر فروری کی رات کو مول گنج میں چار دوکانوں میں آگ لگ گئی کہا جاتا ہے کہ دوکانوں کا مال جل کر

سبد گل

مرکزی اسمبلی میں مسٹر اوناش سنگھ ٹھیار ممبر کانگریس پارٹی نے ایک تحریک التوا اجلاس پیش کی تھی کہ ہندوستان میں صرف برطانی فوجوں کو ہی جدید پیمانہ پر کیوں مسلح کیا گیا اور ہندوستانی فوجوں کو کیوں محروم رکھا گیا۔ جب اس تحریک التوا کی مخالفت میں حکومت ہند کے فوجی سکریٹری مسٹر اوگلوی بحث کر رہے تھے تو مسٹر آصف علی نے سوال کیا کہ ۲۳ فرجدید اسلحہ برطانیہ سے ہی کیوں منگائے جاتے ہیں ہندوستان میں کیوں تیار نہیں کئے جاتے اس پر مسٹر اوگلوی نے فرمایا۔

یہ ایک طویل داستان ہے۔

یہ جواب معقول ہو یا نہ ہو لیکن ہم کو اس پر بہت سی طویل داستانیں یاد آگئیں۔ ان سب کو تو یہاں درج کرنے کی گنجائش نہیں لیکن چند طویل داستانوں کے عنوانات اختصار کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں :-

---

اسکین کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ تیس سال کے عرصہ میں ہندوستان کی تمام فوج کو ہندوستانی کر دیا جائے لیکن باوجود اس کے کہ وہ سرکاری کمیٹی تھی کمانڈر انچیف نے اس کی تجویز کی مخالفت کی اور حکومت نے اُسے نامنظور کر دیا۔

ایسا کیوں ہوا یہ ایک طویل داستان ہے

غدر کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان کے نظم و نسق کی باگ ڈور جب برطانی حکومت کے ہاتھ میں دی تو ملکہ معظمہ نے ۱۸۵۸ء کے تاریخی اعلان میں یہ فرمایا کہ ہندوستان کی حکومت میں رنگ نسل یا مذہب کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہ کیا جائے گا۔

اسکے باوجود اعلیٰ ملازمتوں میں نصف سے زیادہ پر انگلینڈ اور یورپین حضرات کیوں قابض ہیں یہ ایک طویل داستان ہے۔

گزشتہ جنگ عظیم کے بعد پریزیڈنٹ ولسن کے جن چودہ نکات پر لیگ آف نیشنز کی بنیاد پڑی۔ ان میں سے خاص نکتہ یہ تھا کہ ہر ملک کو اپنے نظم و نسق کا سسٹم طے کرنے کا حق ہو۔

ہندوستان لیگ کا ممبر ہے لیکن اس کے باوجود اس کی مرضی کے خلاف برطانیہ کا بنایا ہوا قانون اس کے سر کیوں تھوپا گیا یہ ایک طویل داستان ہے۔

۱۹۳۱ء میں برطانیہ نے جب طلائی معیار کو خیرباد کہا تو ہندوستان کے فائنینس ممبر سر جارج سسٹر نے اسمبلی میں اعلان کیا کہ ہندوستان کا طلائی معیار بدستور قائم رہے گا لیکن دوسرے ہی روز برطانی پارلیمنٹ کے ارشاد کے بموجب انھیں اپنا سابقہ اعلان منسوخ کرنا پڑا۔

یہ بھی ایک طویل داستان ہے۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ جب تک وزیراعظم نہ تھے انھیں ہندوستان سے بڑی ہمدردی تھی۔ اور انھوں نے بیداری ہند کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی وہ ہندوستان میں مشترکہ انتخاب کے حامی تھے لیکن وزیراعظم کی حیثیت سے انھوں نے کمیونل اوارڈ نافذ کر دیا جس کی رو سے نہ صرف ہندو اور مسلمانوں میں بلکہ ہندوؤں ہندوؤں میں بھی جداگانہ انتخاب رائج کر دیا گیا

یہ ذہنی تبدیلی ایک طویل داستان ہے۔

نئے آئین کو ترتیب دینے کے لئے برطانیہ میں جو سلکیٹ کمیٹی بنی تھی اس کے روبرو ہندوستانی خواتین کی بھی شہادتیں ہوئیں جنہوں نے مشترکہ طور پر یہ مطالبہ کیا کہ ہمارا انتخاب جداگانہ نہیں بلکہ مخلوط ہو اس کے باوجود ہندو اور

ادب لطیف

چینی شاعری

چینی ادبیات میں سب سے زیادہ قدیم تصانیف کنفوشیس کی ہیں، چنانچہ اس کے ایک ہم عصر نے اس کی ایک قلمی تصویر کھینچتے ہوئے اس کو ایک بانسری اور بربط پر شام کے وقت ایک مشہور گیت گاتے ہوئے پیش کیا ہے کنفوشیس کی نظموں کے انتخاب کا نام "گیت" ہے۔ کنفوشیس کے بعد فلسفیوں اور مذہبی معلموں نے اس کتاب کو تعلیم اخلاقیات کے نصاب میں شامل کر لیا۔ تین سو میں سے ایک ذیل میں درج ہے :-

ایک نوجوان سے خطاب :-

اندر مت آیئے جناب عنایت ہوگی۔
میرے بید کے درختوں کو مت توڑیئے۔
نہیں اس سے مجھ کو بہت صدمہ ہوگا۔
لیکن افسوس ایک دن میرے والدین کیا کہیں گے
اور میں تم سے محبت کرتی ہوں جیسا میں چاہوں
میں اس خیال کو برداشت نہیں کر سکتی جو کچھ ہوگا
میری دیوار مت پار کیجئے جناب! عنایت ہوگی۔
میرے شہتوت کے درختوں کو مت برباد کیجئے۔
نہیں اس سے مجھ کو بہت صدمہ ہوگا۔
لیکن افسوس ایک دن میرا بھائی کیا کہے گا؟
اور میں تم سے محبت کرتی ہوں جیسا میں چاہوں
میں اس خیال کو برداشت نہیں کر سکتی جو کچھ ہوگا۔
باہر ہی رہیئے جناب عنایت ہوگی۔
میرے صندل کے درختوں کو مت برباد کیجئے۔
نہیں اس سے مجھ کو بہت صدمہ ہوگا۔
لیکن افسوس ایک دن دنیا کیا کہے گی؟
اور میں تم سے محبت کرتی ہوں جیسا میں چاہوں

ایک اور مختصر غزل "(LYRIC)" ملاحظہ ہو:-

خزاں کی ہوا سرد ہے۔
خزاں کا چاند صاف ہے،
بادامی پتیاں اُڑتی ہیں اور بکھر جاتی ہیں۔
سردی کا مارا پہاڑی کوا اپنی جائے قیام سے روانہ ہوتا ہے۔
لیکن محبوب من! تم کہاں ہو؟
میں کب تم کو ایک بار اور دیکھ سکونگا؟
اُف! اس وقت رات میں میرے دل میں کیسا درد اُٹھ رہا ہے۔

مسلمان عورتوں کے انتخابات بھی جداگانہ کر دیئے گئے۔

اس تفریق ناخواستہ میں کیا حکمت عملی ہے یہ ایک طویل داستان ہے۔

گذشتہ جنگ عظیم میں ہندوستانی فوجوں نے جو کارہائے نمایاں کئے تھے اس کی تعریف تمام برطانی وزیروں اور مدبروں نے کی اور کہا کہ برطانی سلطنت میں ہندوستانی فوج کسی دوسری فوج سے کم بہادر یا ہوشیار نہیں ہے۔

پھر بھی ایک گورے سپاہی پر ایک ہندوستانی سپاہی سے چوگنی رقم کیوں صرف ہوتی ہے۔ یہ ایک طویل داستان ہے۔

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۴ و ۱۵ر فروری کو ہری پورہ میں ہوگا، اور وہاں ان مسئلوں پر غور ہوگا۔ جن پر ابھی تک بحث ختم نہیں ہوسکی۔

مولانا آزاد کا مسٹر فضل الحق کو چیلنج

کلکتہ ۱۰ر فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے

عالم نسواں

اولاد کی تربیت

(از محترمہ انور جہاں صاحبہ)

اولاد کی تربیت جس قدر اہم مسئلہ ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ تربیت بچے کی آئندہ زندگی پر مستقل اثر اندازی کرتی ہے۔ اور دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ تربیت ہی وہ سانچہ ہے جس میں بچے کی قسمت ڈھلتی ہے بچہ اپنے نفع ونقصان سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ اس کی قسمت کو بنانا یا بگاڑنا والدین کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اگر بچے کو اچھی تربیت ملی ہے تو اس کی آئندہ زندگی کامیاب ہوگی۔ ورنہ وہ ذلت وگمنامی کے اسی غار میں دفن ہو جائے جہاں لاتعداد ہستیاں صرف اسلئے فنا ہوتی ہیں کہ والدین نے انھیں اچھی تربیت نہیں دی تھی۔ بچے کی تربیت ماں کے ہاتھ میں ہوتی ہے باپ اپنی ملازمت یا کاروبار کے سلسلہ میں زیادہ تر باہر رہتا ہے۔ اور بچہ کا زیادہ وقت اپنی ماں کے ساتھ گزرتا ہے۔ ماں اگر سمجھدار ہو تو وہ اپنے بچے کو اعلیٰ تربیت دے کر بہترین روشن خیال اور کارآمد شہری بنا سکتی ہے۔

غلطی سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کمسن بچوں کی تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی، انھیں لاڈ پیار میں خراب کیا جاتا ہے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ اس کی پیدائش ہی کے دن سے شروع ہو جاتا ہے۔ جو والدین اپنے بچوں کو ابتدا میں نامناسب لاڈ کے ذریعہ خراب کر دیتے ہیں وہ بعد میں بچوں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔

ہمیں بچوں کو سب سے پہلے صاف ستھرا رہنے کی تعلیم دینا چاہیئے۔ شیر خوار بچوں کو بھی اگر سدھایا جائے تو وہ بستر پر پاخانہ پیشاب نہیں کرتے صفائی کی تعلیم نہایت ضروری ہے اور آئندہ زندگی میں یہ عادت نہایت مفید و کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

جب بچہ باتیں کرنے لگے تو ہمیں اسے یہ تعلیم دینا چاہیئے کہ وہ دوسروں کے ساتھ تہذیب وشائستگی سے گفتگو کریں۔ اگر ماں اپنے بچہ کو "آپ" کہکر مخاطب کرے گی تو بچہ بھی لامحالہ آپ کہنا سیکھے گا۔ لیکن ماں اگر بچہ سے تو تڑاق کرے گی تو بچہ بھی یہی انداز گفتگو سیکھے گا۔

بچوں کو شریر اور غیر مہذب بچوں کی صحبت سے ہمیشہ بچانا چاہیئے ورنہ وہ اُنھیں کے اطوار وعادات سیکھیں گے۔ اور اس کے بعد والدین کی تمام اصلاحی کوششیں ناکام رہیں گی بُری صحبت کا اثر بچے کے دل پر دماغ پر پڑنا لازمی ہے۔ انکو جیسے سانچے میں ڈھالا جائیگا وہ ویسے ہی تیار ہوں گے۔ ہمیں لازم ہے کہ ہمیشہ بچوں سے سچ بولیں اور ان کی بھی سچ بولنے کی عادت ڈالیں۔ ان سے کبھی جھوٹا وعدہ نہ کریں اور نہ جھوٹ موٹ کسی چیز سے انھیں ڈرائیں۔ سچائی کی طرف انھیں اس درجہ راغب کر دیں وہ جان لیں کہ جھوٹ کیا چیز ہے اس کا انھیں تصور تک نہ ہو۔

آج اپنا وہ خط شائع کر دیا ہے جو انھوں نے بنگال کے وزیراعظم مسٹر فضل الحق کو لکھا ہے اور جس میں ان سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اپنے بیان کے ثبوت میں جو انھوں نے ایک عام جلسے میں کیا ہے۔ مثالیں پیش کریں اور یہ بتائیں کہ بہار اور یو پی کے مسلمانوں پر کب اور کہاں خوفناک مظالم ہوئے ہیں۔ مولانا آزاد لکھتے ہیں کہ اگر ایک بھی مثال بھی جس میں واقعی ظلم کیا گیا۔ ہو میرے علم میں آئی تو میں کانگریسی وزارت کو مجبور کرونگا کہ وہ

بچوں کی دنیا

اصلاح

ملک فرانس کے ایک اسکول میں یہ قاعدہ تھا کہ اگر کوئی لڑکا کوئی قصور کرتا تھا تو پانچ لڑکے اس کا قصور طے کرنے اور فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کئے جاتے تھے اگر وہ قصوروار ثابت ہوتا تھا تو اسے اسکول کے ایک تاریک کمرے میں جہاں سوائے ایک چٹائی کے اور کچھ نہ ہوتا تھا بھیجدیا جاتا تھا۔ سوائے خشک روٹی کے اور پانی کے اسے کچھ نہ ملتا۔ لیکن اگر قصوروار کے علاوہ کوئی اور لڑکا جیل میں جانے کو تیار ہو جاتا تھا تو اس کو چھوڑ کر دوسرے لڑکے کو جیل میں بھیجدیا کرتے تھے۔

اس اسکول میں ایک لڑکا تھا جس کا نام جیک تھا اور وہ بہت ہی شریر تھا۔ وہ اکثر اسکول کی جیل میں بھیجا جاتا تھا ایک دن اسنے اسکول کے ایک لڑکے ہیری کو بہت مارا اور اسے زخم پہنچایا۔ اس کا مقدمہ ہوا اور اسے جیل بھیجنے کا قاعدہ کے موافق فیصلہ ہوا۔ اس پر اُستاد نے پوچھا کہ کوئی لڑکا اس کی جگہ جیل جانے کو تیار ہے۔

سب لڑکوں نے جواب دیا "وہ بہت بدمعاش لڑکا ہے۔ ہم اس سے کوئی سروکار نہیں رکھتے"۔ مگر ایک لڑکا ہیری جسے جیک نے مارا تھا، اُٹھا اور اس نے کہا کہ آپ مجھے جیل بھیج سکتے ہیں"۔ سب لوگ یہ بات سنکر بہت ہی حیران ہوئے مگر قاعدہ کے موافق اسے جیل بھیجدیا گیا۔

جیک نے جو یہ ماجرا دیکھا تو اسے سخت لاج آئی اور اس نے ماسٹر صاحب سے معافی مانگی اور درخواست کی کہ ہیری کو چھوڑ دیا جائے، چنانچہ دونوں کو بچا لیا گیا اس کے بعد جیک نے اپنی شرارتیں چھوڑ دیں، اور دونوں بہت اچھے دوست ہو گئے۔

فی الفور اس کی تلافی کرے یا اپنی جگہ خالی کر دے اور استعفیٰ دے کر علیٰحدہ ہو جائے۔

مولانا آزاد نے مسٹر فضل الحق کو یہ خط ۲۸ر جنوری کو بھیجا تھا لیکن اب تک کوئی جواب نہیں آیا ہے۔

باغیوں نے برطانی جہاز پکڑ لیا

بارسیلونا ۹ر فروری۔ افواہ ہے کہ ایک برطانی جہاز جس میں سگریٹ اور دیگر سامان بھرا ہوا تھا ولنشیا کے قریب باغیوں کے جنگی جہاز نے پکڑ لیا اور دوسرا برطانی جہاز "نیو کاسل" امداد کو روانہ ہو گیا۔

برطانی فوجوں اور عربوں میں معرکہ آرائی

یروشلم ۹ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دوشنبہ کو جنین اینولس اور ٹلکریم سے گھرے ہوئے مثلث نما علاقہ میں برطانی فوجوں اور ۵۰ عربوں کے درمیان زبردست جنگ ہوئی جس میں تین عرب ہلاک اور زخمی ہو گئے دو برطانی سپاہی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ فوج نے پولیس کی امداد سے عربوں کی تلاش میں ایک وسیع علاقہ کی چھان بین کی۔

غیر ملکی جہازوں کو حکم

کینٹن۔ چینی حکام نے غیر ملکی جہازوں کو حکم دیا ہے کہ وہ رات سے پہلے بندرگاہ سے چلے جائیں۔ کیونکہ دریائے پرل میں بند باندھا جانے والا ہے۔

پردۂ فلم

چین کی صنعت فلمسازی پر ایک نظر

چین اور جاپان میں لڑائی ہو رہی ہے۔ جنگ کا میدان گرم ہے۔ بم چل رہے ہیں اور دیکھتے دیکھتے سیکڑوں اشخاص لقمہ اجل ہو رہے ہیں مگر اس کے باوجود چین کے فلمساز فلمیں بنانے میں مشغول ہیں۔ وہ جاپان کی پروا نہ کرتے ہوئے دھواں دھار گولوں کے درمیان پوری سرعت کے ساتھ فلمیں تیار کرتے جا رہے ہیں۔ چینی فلمساز جنگ کی وجہ سے اپنی صنعت تباہ نہیں کرنا چاہتے۔

چین کی جو فلمیں تیار ہوتی ہیں وہ چینی آرٹ سے متعلق ہوتی ہیں، وہاں کے فلمساز اپنی فلمیں ہالی ووڈ کی روش پر تیار نہیں کرتے یہ اپنی اس صنعت کو قومی صنعت سمجھتے ہیں اور اس میں کسی قسم کا بیرونی عنصر داخل کرنا نہیں چاہتے۔ چینی یہ بات مانتے ہیں کہ زندگی ایک ٹریجڈی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ چین میں جو فلمیں تیار ہوتی ہیں وہ ٹریجڈی ہوتی ہیں وہاں بہت کم کامیڈی فلمیں تیار ہوتی ہیں۔

چین میں فلمساز کمپنیوں کی کمی نہیں وہاں بہت سی کمپنیاں فلمیں تیار کرتی رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہاں فلموں کی بہتات ہے اسٹوڈیو والوں کو فلمیں حاصل کرنے کے لئے زیادہ خرچ نہیں پڑتا، اور اسلئے وہاں عام ٹکٹوں کی قیمت ایک امریکن سینٹ "(cent)" کے برابر ہے اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نمائش کنندگان کو فلمیں حاصل کرنے کے لئے کتنی رقم ادا کرنی ہوتی ہوگی۔

وہاں کی فلمیں چار چار پانچ پانچ ریل کی ہوتی ہیں اور ایک شو میں دو فلموں کی نمائش کی جاتی ہے۔ ایک بار ایک ڈائرکٹر نے اس سلسلہ میں نمائندہ پریس کو انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ شروع شروع میں جب معمولی درجہ کی فلمیں بنا کرتی تھیں تو یہ سستی پڑتی تھیں اور ان کی نمایش کے لئے تھوڑے ٹکٹ رکھے جاتے تھے اب زیادہ اچھی فلمیں بن سکتی ہیں اور ان پر زیادہ خرچ آتا ہے۔ مگر لوگ ٹکٹوں میں اضافہ نہیں چاہتے، اور یہی وجہ ہے کہ آجکل فلمسازوں کو نہایت مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اور جیسی فلمیں وہ بنانی چاہتے ہیں مالی مشکلات کی وجہ سے وہ نہیں بنا سکتے۔

ڈائرکٹر چانگ کو وہی پوزیشن چین میں حاصل ہے جو ہالی ووڈ میں ڈائرکٹر اسکوڈ اسکو ایک بار اس نے ایک نمایندہ پریس کو انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ اب چین کی حکومت تعلیمی فلموں کی طرف زیادہ توجہ دینے لگی ہے۔

چینی فلموں میں زبان کی سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے چین کی حکومت [illegible] زبان کو ملک کی قومی زبان بنانے کی [illegible] کوششوں میں ہے اور ابھی یہ زبان سارے چین میں عام نہیں، اسلئے نئے اداکاروں کو یہ زبان سیکھنی پڑتی ہے اور اس وجہ سے کئی اداکار کافی عرصہ تک کسی فلم میں کام نہیں کر سکتے اور ان کی تعلیم وتربیت پر کافی خرچ آ جاتا ہے۔

چین کی محبوب ترین ایکٹریس مس ہو تن ہے، اسے چین کی مے ویسٹ کہا جاتا ہے، یہ چہرہ دکھانے والی ایک سترہ سالہ لڑکی ہے، سارے چین میں تین سو سینما گھر ہیں اس لئے نشستوں کا بندوبست خراب ہی رہتا ہے۔

بیس ہزار جاپانی ہلاک

ٹوکیو۔ ڈائٹ میں وزیر جنگ نے بتلایا کہ چین کی لڑائی میں اب تک بیس ہزار جاپانی کام آ چکے ہیں۔

اقوال زرّیں

خدا کی محبت یہ ہے کہ اُسکی مخلوق سے محبت کی جائے۔

یاد رکھو تندرستی ہی راحت ہے اور راحت ہی حقیقی زندگی ہے۔

جھوٹ بگاڑ سکتا ہے بنا نہیں سکتا۔

اتنا مختصر بھی نہیں بولنا چاہیئے کہ مطلب ہی فوت ہو جائے۔

خداوند اس سے خفا رہتا ہے جو دو بھائیوں کے درمیان جھگڑا پیدا کرتا ہے۔

انسانیت سب مذہبوں سے بلند اور عظیم ہے۔

ایک دن شیر کی طرح زندہ رہنا سو برس تک بھیڑیے کی مانند زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

موج تبسّم

ماسٹر صاحب:۔ کیا تم نے کبھی سنگھ کا چمڑا دیکھا ہے
لڑکا:۔ جی ہاں پرسوں سرکس دیکھنے گیا تھا تب اس کے جسم پر اس کا چمڑا دیکھا تھا۔

دگی باز:۔ رائے صاحب گھر میں ہو گیا۔
نوکر:۔ نوکر نہیں جناب۔
دگی باز:۔ میں نے تو انھیں ابھی گھر میں جاتے دیکھا ہے اور تو کہتا ہے کہ ہیں نہیں۔
نوکر:۔ حضور، انھوں نے بھی آپکو دیکھ لیا ہے۔

ایک ظریف یک چشم نے ایک تھیٹریکل کمپنی کے ٹکٹ تقسیم کرنے والے سے نصف ٹکٹ طلب کیا اُس نے جواب دیا کہ یہ تو خاصہ ہٹا کٹا جوان ہے پورا ٹکٹ کیوں نہیں خریدتا۔

اُس نے کہا کہ سب دونوں آنکھوں سے دیکھیں گے اور میں اپنی ایک آنکھ سے دیکھونگا اس پر سب ہنس پڑے۔ اور اس کو مفت تماشا دیکھایا۔

دلچسپ معلومات

سوتے میں اقبال جرم

فلیڈلفیا کی ایک لڑکی میری کنس او کونر یکایک سوتے میں باتیں کرنے لگی۔ اس کے ماں باپ اس کی چارپائی کے قریب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ میری کونر نے کہا کہ ہنیسی گلین (ایک پانچ سالہ بچہ) کو میں نے قتل کیا ہے" کیونکہ وہ مجھ سے بار بار کہتا تھا کہ" مجھے ذرا اپنی سائیکل سواری کے لئے دو"۔ مس او کونر کی عمر ۱۹ سال ہے۔ اس کے ماں باپ اس کے بیانات سُنکر چونک اُٹھے اور انھوں نے لڑکی کو پولیس کے حوالے کر دیا۔

عجیب کھاد

ملک ہنگری کے ایک ڈاکٹر نے ایک عجیب قسم کا کھاد ایجاد کیا ہے جسے سبزی کے کھیتوں میں ڈالنے سے پانچ گنا زیادہ ترکاریاں پیدا کی جاسکتی ہیں مثلاً اگر آلو بوتے وقت یہ کھاد آلوؤں کے بیجوں پر چھڑک دیا جائے تو فٹ بال کے برابر

افسانہ

بین والی

(از جناب سید مقبول احمد رضوی بھوپال)

وہ ایک اونچے اور پُر فضا پہاڑ کے دامن میں بالکل تنہا رہتی تھی۔ ایک خس پوش جھونپڑی جس کے اندر گھاس کا بستر تھا، اس کا مسکن تھا۔ چند مٹی کے برتن اور ایک "بین" یہ اس کا کل اسباب معیشت تھا۔ جھونپڑی کے چاروں طرف جنگلی پھل درختوں میں لگے ہوئے تھے، یہ اس کے کھانے پینے کا قدرتی سامان تھا۔ پہاڑ کے اوپر گھنا جنگل تھا جس میں شیر بولا کرتے تھے لیکن اس کے نزدیک یہ درندے پالتو کتوں کی حیثیت سے رہتے تھے۔

مجھے بچپن سے چاندنی راتوں میں سیر کرنے کا بے حد شوق ہے۔ تنہا جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا۔

ایک دفعہ میں حسب معمول سائیکل پر سیر کو چل دیا، یہ گرمیوں کا موسم تھا ... رات، پختہ سڑک، اور سڑک کے دونوں ... سبز گھاس کا نرم مخملی فرش ایک عجیب ... کر رہا تھا، ندی آئی تو میں سائیکل پر ... ہاتھ منہ دھو کر سائیکل ہاتھ میں پکڑے ... آہستہ آہستہ چلنے لگا..........

جس جھونپڑی کو میں بارہا کسی دہقان کی ... سمجھ کر نظر انداز کر دیا کرتا تھا آج اس ... عجیب و غریب کرشمے نظر آیا۔ ایک بے ... عورت جس کا ... زیادہ سے زیادہ کوئی ... پرس کا سن ہوگا، گیروا لباس پہنے ... ہوئی بین بجا رہی ہے۔ تین بجے رات کا ... جھونپڑی میں چاند کی روشنی پھیلی ... میں اس بین والی کا نظر فروز حسن ا... دل ہلا دینے والی مست آواز سے کچھ ا... مبہوت ہوا کہ میرے ہاتھ سے سائیکل ... گر گئی۔ میرے قدم خود بخود جھونپڑی کی ... اُٹھنے لگے، حتیٰ کہ میں جھونپڑی کے اندر ... گھاس کے بستر پر بیٹھ گیا، وہ آنکھیں ... ہوئے تھی، اور پُر کیف نغمے فضا میں منتشر ... کچھ دیر تک تو بین کی دلکش آواز میر... میں آتی رہی، اس کے بعد وجد کی حالت ... ہو گئی اور مجھے اپنے تن بدن کا ہوش ... جب میری آنکھ کُھلی تو جھونپڑی کے اند... دھوپ آچکی تھی اور بین والی غائب ... تنہا بیٹھا ہوا اس کے مست نغموں کی یاد کر... جب آفتاب بلند ہو کر آگ برسانے لگا ... جھونپڑی کی طرف آتی ہوئی دکھائی دی ... گیروا ساڑی کے پلو میں کچھ لئے ہوئے ... جنگلی میوے اس نے مسکراتے ہوئے میرے ... رکھکر کہا: "یہ آپ کی نذر ہیں"۔ میں حیرا... بین والی کی صاف وشستہ زبان پتہ ... رہی تھی کہ وہ جاہل نہیں ہے۔

جب میں نے بہت مجبور کیا تو اس ... سرد آہ بھری اور اپنا قصہ بیان کیا۔ اُس ... سے الفاظ آنسو بن کر نکل رہے تھے۔ ... کی آنکھیں خشک تھیں مگر میں محسوس کر رہا ... رو رہی ہے ....

میں ایک برہمن کی لڑکی ہوں چار سا... میرا قیام اس جنگل میں ہے، میری شادی ... نے زمانہ شیر خواری میں کر دی تھی، جب ... عمر دس گیارہ سال کی ہو گئی۔ تو ماں باپ ... گونہ کی تیاری شروع کی، لیکن یہ میر... تھی کہ میرا شوہر مر گیا جس کی میں صورت ... سکی ...... فوراً میری چوڑیاں ... کر دی گئیں اور ایک سفید ساڑی مجھ... دی گئی، چونکہ میں بیوہ ہو چکی تھی۔ ہم عم... اور بیاہی لڑکیاں مہندی لگا رہی تھیں، ر... ساڑیاں پہن رہی تھیں، باغوں میں جھو... رہی تھیں لیکن یہ سب میرے سایہ سے ... بھاگتی تھیں۔

میں جس کنوئیں پر روزانہ پانی کے ... کرتی تھی وہاں پر ایک حسین نوجوان شخ... روزانہ کنوئیں سے تھوڑے فاصلہ پر بیٹھا ... تھی، کچھ روز تو میں نے کوئی توجہ نہ کی۔ لیکن ... یہ دیکھا کہ جب تک میں کنوئیں سے پانی کھینچ... برتنوں کو بھرتی وہ برابر محبت بھری نظر... مجھے دیکھا کرتا تھا۔ حالانکہ کنوئیں پر اور ع...

فیڈریشن ناممکن بنانیکی اپیل

جھانسی ۸ فروری۔ واردھا سے واپسی پر راشٹر پتی پنڈت جواہر لال نہرو جارا کھر اترے۔ اور ہمیر پور ڈسٹرکٹ پولٹیکل کانفرنس میں شریک ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی کارکنوں سے گفت و شنید کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو نے بتلایا کہ گورنر اور وزیروں کے درمیان اختلافات پیدا ہونے کی صورت میں کانگریس کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہئیے۔

پنڈت جی نے فرمایا کہ اس بارے میں میری اپنی رائے ہے کہ اگر اس قسم کی صورت حالات پیدا ہو جائے تو وزیروں کو ہرگز استعفےٰ نہیں دینا چاہئیے۔ بلکہ اس کو اسی طریقہ پر گورنر اور بحلیج کے درمیان ایک اعلیٰ پیمانہ کا آئینی مسئلہ بنائیں جس طرح کہ انگلینڈ میں اس قسم کا مسئلہ تاج اور پارلیمنٹ کے درمیان بن جاتا ہے۔ اگر گورنر اسمبلی اور کیبنٹ توڑ دے تو وزیروں کو استعفےٰ دینے سے انکار کر دینا چاہئیے۔ اور کام کرتے رہنا چاہئیے۔ اور اس کو اول درجہ کا مسئلہ بنا دینا چاہئیے۔ لیکن اس قسم کی صورت حالات عوام کی طاقت کی بنا پر ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔

فیڈریشن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اگر قوم نے آئینی طریقہ پر اس کی پر زور مخالفت کی تو یہ وجود میں نہیں آ سکتی۔ پنڈت جی نے آسام اور بنگال میں مشترکہ گورنمنٹ قایم کرنے کی خبر کی تردید کی۔

ہمیر پور پولیٹیکل کانفرنس

جھانسی ۸ فروری۔ ہمیر پور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم یو۔ پی بذریعہ ہوائی جہاز جھانسی ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے۔ اور چارہ کھر میں ایک لاکھ سے زاید کسانوں کی بے نظیر اور عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی۔ آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ تہ دل سے کانگریسی حکومت سے تعاون کریں۔ کیونکہ کانگریسی حکومت انکی حکومت ہے۔ اور اگر انھوں نے کانگریسی حکومت سے تعاون نہ کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے آپ ہی سے اسہوگ کر رہے ہیں۔ آپ نے کسانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے لگان ادا کر دیں۔ اور اس طرح حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔ کانگریس مصیبتوں۔ افلاس۔ بھوک اور فاقہ کشی کو دور کرنا چاہتی ہے۔ اسلئے آپ کو اس بھول میں نہ رہنا چاہئیے۔ کہ کانگریس پر زمینداروں کا غلبہ ہے۔ کانگریس میں زمیندار بھی شامل ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کانگریس کسانوں اور مزدوروں کے مفاد کو قربان کر رہی ہے۔ جس روز کانگریس نے غریبوں کے مفاد کو فراموش اور نظر انداز کر دیا تو اس کی طاقت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ ہم آپ کی سیوا کرنا چاہتے ہیں اور عہدوں کے لالچ کی وجہ سے ہم وزارتوں کی گدی پر فائز نہیں ہیں اور جس روز بھی ہم نے محسوس کیا کہ ہم جنتا کی سیوا کرنے سے معذور ہیں ہم وزارتی کرسیوں کو خالی کر دیں۔

برطانیہ کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا

واشنگٹن ۸ فروری۔ مسٹر کارڈل ہل نے سینیٹر جینسن کو ایک خط کے دوران میں اس خبر کی تردید کی ہے کہ جنگ کے بارے میں امریکہ نے برطانیہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا ہے۔

ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن

دہلی ۸ فروری۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر وی ڈی ساورکر کی صدارت میں مہاسبھا بھون میں کل کئی گھنٹے تک ہوتی رہی۔ دیگر اصحاب کے علاوہ سیٹھ جگل کشور برلا بھی میٹنگ میں شریک ہوئے۔ میٹنگ میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے۔ شہید گنج کے متعلق ایک رزولیوشن پر دلچسپ بحث ہوئی۔ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان مفاہمت کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں ان کی شدید مذمت کی گئی۔

اسلحہ جات کی دوڑ کس نے شروع کی

ٹوکیو ۷ فروری۔ جاپان ایسی تجویز پر ہمیشہ غور کرنے کے لئے تیار ہے جو کسی کے لئے خطرناک نہ ہو، یہ ہے وہ بیان جو دفتر خارجہ کے مقرر نے ان مراسلوں کے جواب میں شایع کیا۔ جو جاپان کے بحری پروگرام کے بارے میں موصول ہوئے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جاپان اسوقت ۰۰۰ ۳۵ ٹن وزنی جنگی جہاز تعمیر نہیں کر رہا ہے اس کے برعکس اہل جاپان کا خیال ہے کہ اسلحہ جات کی دوڑ دوسری بحری طاقتوں نے شروع کی ہے۔ اور ایسا خیال ہے کہ امریکہ نے بھی بحری دوڑ میں برطانیہ کی تقلید شروع کر دی ہے۔

یہ خیال تقویت حاصل کرتا جا رہا ہے کہ جاپان امریکہ اور برطانیہ کی درخواست نامنظور کر دے گا اور اپنے بحری پروگرام کے متعلق کوئی انکشاف نہیں کرے گا۔ جاپانی اخبار اس قسم کی درخواست کو بالکل بیہودہ اور نامعقول خیال کرتے ہیں۔

الجیریا میں ہجوم پر فائر

کانسٹنٹائن (الجیریا) ۷ فروری۔ ۲ اشخاص ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے جبکہ بسکرا میں پولیس نے ایک ہجوم پر گولی چلا دی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مظاہرہ کرنے والے ہجوم نے پولیس پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔

آسام میں نئی وزارت

شیلانگ ۷ فروری۔ آسام کی سابقہ وزارت کی جگہ جو کہ مستعفی ہو گئی تھی سر محمد سعد اللہ نے نئی وزارت بنائی ہے۔

سر محمد سعد اللہ کی نئی کیبنٹ میں تین مسلم لیگی اور تین ہندو ممبران جن میں دلتوں کے ایک ممبر مسٹر اے کے آر بھی شامل ہیں جن کی شمولیت سے کیبنٹ کے ممبروں کی تعداد پانچ سے چھ ہو گئی ہے۔

پارلیمنٹری سکریٹری لوکل سیلف گورنمنٹ

لکھنؤ ۸ فروری۔ مسٹر چندر بھال پارلیمنٹری سکریٹری لوکل سیلف گورنمنٹ نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ مسٹر چندر بھال یو۔ پی کونسل کے ممبر تھے اور آنریری طور پر کام کرتے تھے اب تک ۱۳ پارلیمنٹری سکریٹری تھے

یو۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی میٹنگ

لکھنؤ ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی ایک میٹنگ میں کانپور کی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

فلسطین کا نیا کمیشن

لندن ۹ فروری۔ فلسطین کے لئے جو نیا کمیشن بننے والا ہے خیال ہے کہ وہ چار ممبروں پر مشتمل ہوگا جن میں سے ایک ماہر قانون ہوگا۔ ایک ماہر مالیات ہوگا۔ ایک ماہر نظم و نسق ہوگا اور ایک ممبر حدود بندی کے معاملہ میں تجربہ کار ہوگا۔ خیال ہے کہ دو ماہ کے اندر کمیشن کام شروع کر دے گا۔

ملک معظم فرانس جائیں گے

لندن ۹ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے بڑی خوشی کے ساتھ پیرس کا دورہ کرنے کی دعوت نامہ منظور کر لیا ہے آپ ۲۸ جون سے یکم جولائی تک دورہ کریں گے آپ اپنے قیام کے دوران میں آسٹریلین نیشنل وار میموریل ہال کی نقاب کشائی بھی کریں گے۔

سکندر جناح معاہدہ ٹوٹ گیا

لاہور ۹ فروری۔ پنجاب کے مسلم لیگی لیڈر ملک برکت علی نے نمائندہ پریس سے ایک بیان کے دوران میں ظاہر کیا کہ یونینسٹ پارٹی اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ ہوا تھا۔

مسلم اسکاؤٹس کا جلسہ

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب ۔ اخبار صداقت تسلیم!
براہ مہربانی اپنے فرز اخبار میں سطور ذیل درج فرماکر ممنون کیجئے ۔

آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۳۸ء بوقت ۸ بجے شب مسلم اسکاؤٹس کی مجلس عاملہ کا ایک ضروری جلسہ منعقد کیا گیا ۔ جسمیں اُن اسکاؤٹس کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت پیش کیا گیا جنہوں نے آج کے سانحہ فاجعہ (مسلم لیگ اور احراری رضاکاران کی باہم قوت آزمائی) کی اطلاع پاتے ہی راقم الحروف کی آواز پر لبیک کہا اور فوراً اسٹریچر اور طبی امداد کے ساتھ موقع واردات پر پہونچ گئے ۔

چونکہ اسکاؤٹس کے پاس طبی سامان بہت کم ہے جس سے مجروحین کی امداد مناسب طریقہ پر نہیں کی جاسکتی ۔ اسلیئے یہ طے کیا گیا کہ کوشش کرکے تمام ضروری سامان حاصل کیا جائے اور انھیں مرکز شہر میں رکھا جائے تاکہ وقت ضرورت آسانی کے ساتھ شہر کے ہر گوشہ میں پہونچایا جاسکے ۔

یہ بھی منظور کیا گیا کہ چند صاحب اقتدار حضرات سے استدعا کی جائے کہ ایسے نازک مواقع کے لئے وہ اپنی کار یا لاری اپنے پٹرول پر عنایت کردیا کریں تاکہ اسکاؤٹس بحفاظت تمام اس قسم کی خدمات یا مجروحین کی امداد انجام دے سکیں ۔

نوٹ :۔ چونکہ تمام صاحبان کی خدمت میں پہونچنا ناممکن ہے اسلیئے اگر کوئی صاحب کسی قسم کی امداد بہم پہونچانا چاہیں تو سکریٹری جمعیۃ الطلبا ۔ اسکاؤٹس ۱۱ بر ہمایوں باغ کانپور کے پتہ پر تحریر فرمائیں ۔

شبیر احمد
سکریٹری سٹی ٹروپ آف
بوائے اسکاؤٹس کانپور

رفاہ عام کے کاموں کے لئے گرانٹ

لکھنؤ یکم فروری ۔ یو۔ پی گورنمنٹ کی فائنینس کمیٹی کا ایک اجلاس پنڈت گوبند بلبھ پنت کی صدارت میں ہوا جسمیں سیوا سمتی الہ آباد کے لئے دس ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ۔ تاکہ آیندہ اپریل میں کمبھ میلے کے موقع پر وہ ہردوار کے یاتریوں کی خدمت کے لئے والنٹیروں کے جتھے تیار کرسکے ۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ گورنمنٹ یہ رقم دینے سے پہلے ہردوار میونسپل بورڈ کو جس نے اس میلہ سے کافی آمدنی ہوگی اس بات پر آمادہ کرے کہ یہ وہ رقم اپنی طرف سے سیوا سمتی کو دیدے ۔

علاوہ ازیں کمیٹی مذکور نے جہانسی کے بندیل کھنڈ آیورویدک کالج کے لئے طبی بجٹ کی بچت سے ایکہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا ہے ۔

کمیٹی نے معوالی سینو ٹوڈیم مین پولیس کے ادنیٰ افسروں اور کانسٹبلوں کے لئے ایک اڈو کھولنے کے لئے ۳۹-۱۹۳۸ء کے بجٹ میں ۵ ہزار کی سالانہ رقم بھی منظور کرلی ہے ۔

اس کے علاوہ کمیٹی نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ٹرینڈ مدرسے کی بڑھتی ہوئی مانگ کی وجہ سے تین پرائمری ٹیچرس سرٹیفکیٹ کلاس کھولے جائیں اور ان کے لئے ۴۴۰۰ روپیہ منظور کیا ہے نیز کمیٹی نے ۲ ہزار روپیہ یکمشت اور چار ہزار روپیہ سالانہ گنے کا ایک نیا ریسرچ فارم کھولنے کے لئے منظور کیا ہے ۔

مزید برآں کمیٹی نے کواپریٹو سوسائیٹوں کی تعلیم کے لئے آٹھ سو روپیہ یکمشت اور ایکہزار روپیہ سالانہ دینا طے کیا ہے تاکہ تجربہ کے طور پر ضلع لکھنؤ میں پھلوں کی تجارت اور ترقی کے لئے پنچبانہ اسکیم پر عمل کیا جائے

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن

فرقہ دارانہ سمجھوتہ کیلئے بات چیت

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل بعد دوپہر دو رزولیوشن پاس کرکے جو سبری پور اجلاس میں پیش ہوں گے ۔ ختم ہوگیا ۔ پہلے رزولیوشن کا تعلق ہندوستانی ریاستوں کے باشندوں کے مسائل اور ان کے مکمل ذمہ وار حکومت کے مطالبہ سے ہے ۔ اس رزولیوشن میں اس بات کی ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ فی الحال ریاستوں میں کانگریس کمیٹیاں قایم نہ کی جائیں ۔ اور ریاستی پرجا کی اندرونی جدوجہد کو کانگریس کے نام پر نہ کیا جائے ۔

دوسرے رزولیوشن کا تعلق بین الاقوامی صورت حالات اور جنگ کے اندیشہ سے ہے اور اس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ عالمگیر امن کے لئے یہ ضروری ہے ایک قسم کے طبقہ کی طرف سے دوسرے طبقہ سے ناجائز نفع خوری اور لوٹ کھسوٹ بند ہو جائے ۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مہاتما گاندھی نے مسٹر جناح کو خط لکھے ہیں جن میں انھیں یہ یقین دلایا ہے کہ اگر آپ کوئی معقول تجاویز ہمارے پاس بھیجیں گے، تو ہم اس پر غور کرنے کو تیار ہیں اور آپ خاص تجاویز ہمارے پاس بھیجیں کانگریسی حلقوں میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے متعلق پُر امید خیالات پائے جاتے ہیں ۔

ہندوستانی وزارتوں کی تعریف

جنیوا ۱۴ فروری ۔ مسٹر بٹلر ڈائرکٹر بین الاقوامی لیبر آفس نے ہندوستان اور سیلون کے اپنے دورہ کے متعلق رپورٹ کا پہلا حصہ شایع کردیا ہے ۔ آپ نے حکام کا شکریہ ادا کیا ۔ کہ وہ جہاں گئے ۔ انکو سہولتیں دی گئیں ۔ اور خیر مقدم کیا گیا ۔ نئے آئین کے اثر پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر بٹلر نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اب ہندوستان کا سوشل مسئلہ اور ایک صوبجاتی مسئلہ بن گیا ہے اور نئی حکومتیں اس کو حل کرنے میں بڑا جوش وخروش دکھلا رہی ہیں ۔ میں ہندوستانی تاریخ میں نیا پہلو دیکھکر بہت خوش ہوا اور اس بارے میں عام اتفاق رائے ہے کہ نئے پہلو کی ابتدا بہت اچھے طریقہ پر ہوئی ہے ۔ تمام طبقے جنمیں ہندوستانی اور یوروپین دونوں شامل ہیں نئے وزیروں کی کامیابی کے خواہاں ہیں ، اور آپ نے وزیروں کی پبلک سپرٹ کی تعریف کی جس سے وہ اپنی ذمہ واریوں کو پورا کررہے ہیں ۔

برطانی پارلیمنٹ کی اجلاس میں
دلچسپ سوال وجواب

لندن ۱۴ فروری ۔ کل دارالعوام میں وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے اسپین میں بلا امتیاز بمباری کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک اس سلسلہ میں دونوں فریق سے جواب موصول ہو ۔ اس وقت تک اس بارے میں کوئی مزید بیان نہیں دیا جاسکتا ۔ اسپین میں شہروں پر ہوائی بمباری سے تمام یورپ میں کھلبلی مچ گئی ہے ۔ ایک معتبر ذریعہ الاطلاع مظہر ہے کہ حکومت اسپین نے باغی مورچہ پر بمباری کرنا ملتوی کردیا ہے ۔ تاوقتیکہ کوئی فیصلہ نہ ہو ۔

چین میں جاپانی صنعت

ٹوکیو اخبار "استینین" لکھتا ہے کہ شمالی چین کی نشو ونما کے لئے جاپان نے بتیس کروڑ ین کے درمیان رقم مخصوص کی ہے ۔ لیکن ریلوے ، بندرگاہوں ، ٹیلیفون ، ٹیلیگراف بجلی اور کانوں پر جن کمپنیوں کا اجارہ ہے انکو

مالی امداد چینیوں اور جاپانیوں دونوں کو مل رہی ہے ، مسٹر ہروٹا وزیر خارجہ نے بتلایا کہ چین کے مسئلہ کے متعلق گفت وشنید میں جمود پیدا ہوگیا ہے ۔

سنگاپور کی جنگ

سنگاپور ۱۲ فروری ۔ سنگاپور کی نقلی جنگ ابھی تک جاری ہے جارتباہ کن جنگی جہازوں نے آدھی رات کے وقت مشرقی علاقہ پر حملہ کیا لیکن ساحل کی توپوں سے اس قدر زبردست گولہ باری کی گئی ۔ کہ ان کو واپس جانا پڑا ۔ اس کے بعد حفاظتی ہوائی بیڑوں نے دشمن کے ہوائی بیڑہ کا سراغ لگایا حفاظتی فوج کو بذریعہ لاسلکی حملہ کی اطلاع دیدی گئی ۔ اور ان پر توپوں سے حملہ کیا گیا بم برسائے گئے ۔ لیکن ثالثوں نے حملہ کو ناکام قرار دیدیا ۔

نحاس پاشا کی درخواست نامنظور

قاہرہ ۱۲ فروری ۔ وزیر اعظم محمد پاشا کا بیان ہے کہ انتخابات کے دوران میں غیر جانبدارانہ وزارت قایم کرنے کے متعلق وفد پارٹی کی درخواست بادشاہ نے منظور نہیں کی ۔ آپ نے مزید فرمایا کہ انتخابات میری حکومت کے ماتحت بالکل غیر جانبدارانہ طریقہ پر لڑے جائیں گے ۔

یو۔پی اسمبلی کی کارروائی ہندوستانی میں

لکھنؤ یکم فروری ۔ جبسے اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا ہے کانگریسی ممبر اس بات کی کوشش کررہے ہیں کہ اسمبلی کی تمام کارروائی ہندوستانی زبان میں ہوا کرے لیکن اب تک اس معاملہ میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی تھی ۔ اب اس سلسلہ میں باضابطہ کوششیں شروع ہونے والی ہیں ۔ اور پنڈت جناتھنگر شکلا نے ۲ فروری کو لنچ کے وقفہ میں تمام اراکین اسمبلی کا ایک جلسہ طلب کیا ہے جس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے گا امید ہے کہ ہر پارٹی کے اراکین اس جلسہ میں شریک ہوں گے ۔

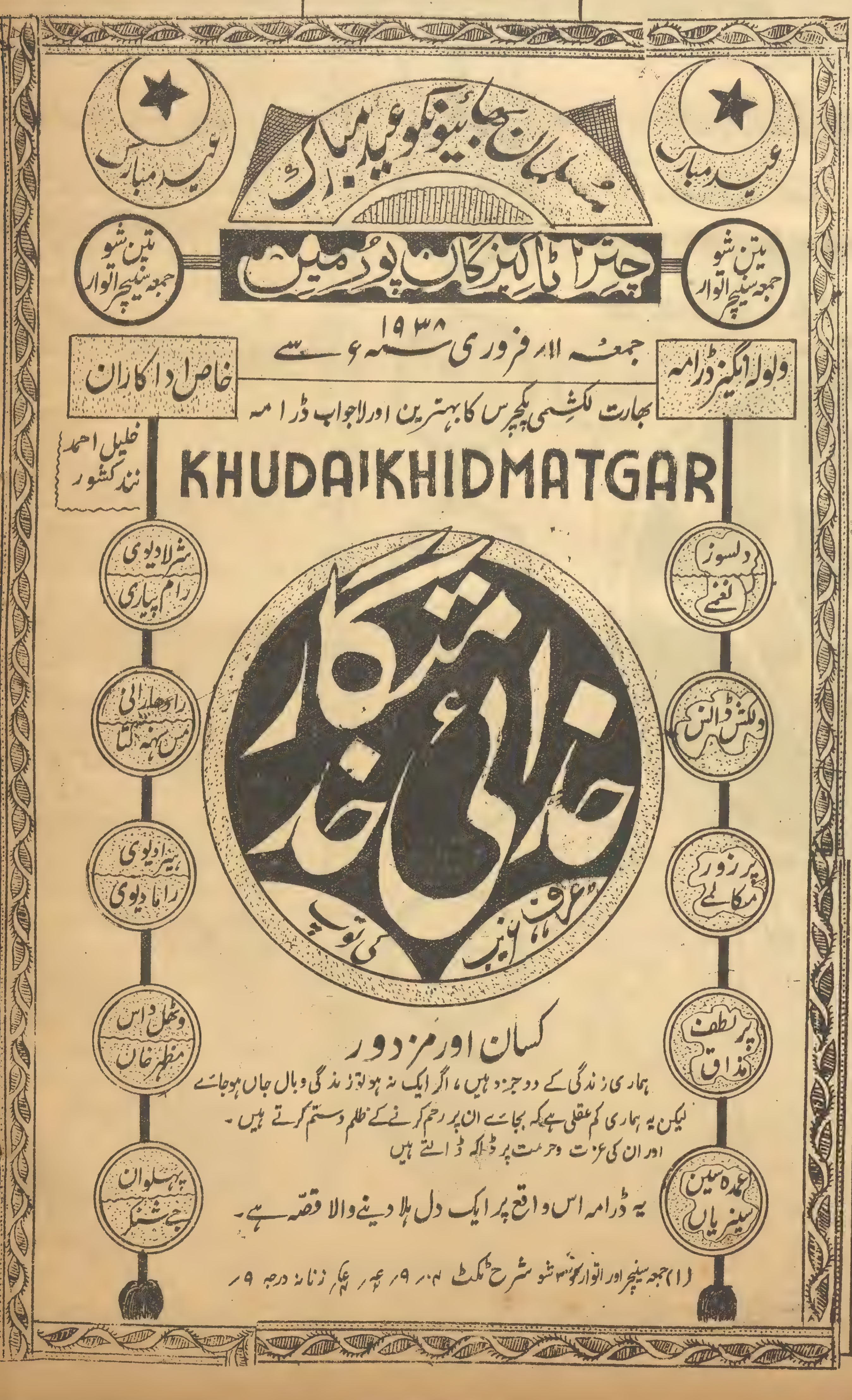
حملہ کا جواب حملہ سے دیا جائیگا

لندن ۱۰ فروری ۔ گذشتہ رات دارالعوام میں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے بحیرۂ روم میں سوداگری جہازوں پر حملے کے متعلق ایک بیان دیا جس کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ تمام متعلقہ حکومتوں کو ان ناجائز حملوں کے بارہ میں اطلاع دیدی گئی ہے ۔ حکومت اسپین اور جنرل فرانکو کو مطلع کردیا گیا ہے کہ اگر بحیرۂ روم کے برطانی علاقہ میں کوئی آبدوز کشتی پکڑی گئی تو جہ خیال کیا جائے گا ۔ کہ اس کا سوداگری جہازوں پر حملہ کرنے کا ارادہ ہے

حکومت اس علاقہ میں آبدوز کشتیوں کی موجودگی ہرگز برداشت نہیں کرسکتی ۔ اور جنگی جہازوں کو ان پر حملہ کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے ۔ حکومت اٹلی اور حکومت فرانس نے بھی اپنے اپنے علاقوں میں اس قسم کی کارروائی کرنا منظور کرلیا ہے ، مسٹر ایڈن نے مزید فرمایا کہ سر رابرٹ ہڈگسن کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ جنرل فرانکو کو متنبہ کردیں کہ حکومت برطانیہ ان بے جا حملوں کو بڑی بے صبری کے ساتھ برداشت کرتی رہی ہے ۔ لیکن اب صبر کا پیمانہ لبریز ہوچکا ہے ۔ اور اب وقت آگیا ہے ۔ کہ اب اس قسم کے حملوں کے خلاف محض پروٹسٹ اور مطالبہ کے مطالبہ پر اکتفا نہ کیا جائے گا بلکہ حکومت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس قسم کے حملوں کا بدلہ لینے کے لئے مناسب کارروائی کریں ۔

مرکزی اسمبلی میں بیمہ بل پر بحث

دہلی ۱۰ فروری ۔ آج مرکزی اسمبلی کا اجلاس ۲ گھنٹہ کی نشست کے بعد ملتوی ہوگیا ۔ سوالات کا وقت نہایت ہی مختصر تھا جو صرف دس منٹ تک جاری رہا ۔ بعد ازاں سر نرپندر ناتھ سرکار لا ممبر نے ترمیم پیش کی کہ کونسل آف اسٹیٹ نے انشورنس بل میں جو ترمیمیں کی ہیں اسپر غور کیا جائے سر سرکار کی تحریک منظور کرلی گئی ۔ کانگریس پارٹی کی طرف سے مختلف دو ترمیمیں پیش کی گئیں جنمیں سے تین منظور ہوگئیں ۔ اب یہ بل پھر کونسل آف اسٹیٹ میں پیش ہوگا جس کا اجلاس آیندہ ہفتہ ہوگا ۔



جاپانیوں کی زبردست فتح

شنگھائی ۹ فروری ۔ جاپانیوں نے شمالی چین میں جو مہم شروع کی تھی وہ جنوب کی طرف بڑھتی جارہی ہے اور جاپانی فوجیں پینگ ہانکو ریلوے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جارہی ہیں چین کا چینی فوجوں نے زبردست مقابلہ کیا ۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے شہر ہنگو پر قبضہ کرلیا ۔ جہاں ہزاروں چینی ہلاک ہوگئے ۔ اب جاپانی فوجیں چینگو پر حملہ کرنے والی ہیں جس پر قبضہ سے چینی فوجوں کا عقبی حصہ منقطع ہوجائے گا ۔ جو کہ نتس پنکو ریلوے کی حفاظت کررہا ہے ۔

غیر ملکی مبصروں کا بیان ہے جنگ میں اب تک پچاس ہزار جاپانی ہلاک اور ۱۵۰۰۰۰ زخمی ہوچکے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چینیوں کے ہلاک شدگان اور زخمیوں کی تعداد ان سے چوگنی ہو ٹوکیو کی اطلاع مظہر ہے کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کی جانب سے حکومت جاپان کو جو مراسلات لکھے گئے تھے ۔ جنہیں بحری طاقت کا انکشاف کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا حکومت جاپان نے ان کا جواب تیار کرلیا ہے ۔ جاپان نے ان کی درخواست کو نامنظور کردیا ہے اور مطالبہ کو نامعقول قرار دیا ہے ۔ جواب چند روز کے اندر بھیج دیا جائے گا

مرکزی اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی ۹ فروری ۔ آج مرکزی اسمبلی میں سر تھامس سٹوارٹ ریلوے ممبر نے تحریک پیش کی کہ ہندوستانی ریلوں کے ترمیمی بل پر غور کیا جائے گا ۔ اس بل کی رو سے مرکزی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان کی ریلوں کے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کرایہ کی شرح مقرر کرسکے ۔ سب پارٹیوں نے اس کی مخالفت کی اور بالآخر کانگریس پارٹی کی یہ تحریک منظور ہوگئی کہ بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء تک مشتہر کیا جائے ۔

مزدوروں کے عوضانہ کے ترمیمی بل کی سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہونے کے بعد ہوا اور اس نے اپنا کام ختم کرلیا ہے اور معلوم ہوا ہے کمیٹی نے کسی لحاظ سے بل کے دائرہ میں توسیع کردی ہے خیال ہے کہ یہ رپورٹ متفقہ نہیں ہوگی مرکزی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا چناؤ جو ۱۷ فروری کو ہونا مقرر ہوا تھا اب ۲۵ فروری کو ہوگا تاکہ کانگریس پارٹی کے ممبر جو ہری پور کانگریس میں شریک ہوجائیں گے ان میں مدد لے سکیں ۔

نواب مرشدآباد کی سرگرمیاں

کلکتہ ۸ فروری ۔ ہند و مسلم اتحاد ایسوسی ایشن کی کونسل کی ایک میٹنگ نواب بہادر مرشدآباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ پنڈت جواہرلال نہرو اور مسٹر جناح کی فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے شروع کردہ کوششوں کا خیر مقدم کیا گیا اور امید ظاہر کی کہ یہ کوشش دونوں فرقوں کے مابین دیرینہ اختلافات کو ختم کردینے میں کامیاب ہوگی ۔

بحیرہ روم میں گشت

لندن ۸ فروری ۔ برطانی بحری بیڑہ نے متوقع بحیرہ روم میں گشت شروع کردیا ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ روم میں برطانیہ کے تباہ کن جہازوں کی تعداد اس وقت ۵۴ ہے ۔ کروسروں میں بڑے بڑے جہاز بھی شامل ہیں اور ساؤتھ ہیمپٹن اور نیوکاسل ہوائی جہازوں پر حملہ کرنے والی توپوں سے مسلح کئے جائیں گے ۔

— یروشلم ۷ فروری ۔ شمالی تلکرام میں مسلح والوں اور فوجوں کے درمیان مقابلہ ہوا جس میں ایک برطانی فوجی سارجنٹ گولی سے ہلاک کردیا گیا

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ بصدارت مسٹر ای ایم ۔ ساوتر چیرمین منعقد ہوا ۔ ناچ گھر بریانہ اسکیم میں وارڈ بیڈں اور سیوروں کے ساتھ ۶۰ فٹ کی سیمنٹ کنکریٹ روڈ بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے ۔ سیرہ موہال میں روشنی لگانے ۔ سودیشی کاٹن مل کے سامنے کی آبادی کی سڑکیں اور گلیاں بنانے اور بی روڈ کی توسیع کی اسکیم میں بنیاجابر روڈ کے مغرب کی طرف ایک نیا مذبح خانہ تعمیر کرنے کے لئے تخمینے منظور ہوئے ۔ موجودہ مذبح خانہ گرادیا جائے گا ۔ سی ٹی اور کالپی روڈ کے چوراہے بر جریب کی چوکی کے نزدیک کی زمین کا لے آؤٹ (نقشہ) اور قیمتیں مقرر کی گئیں ۔ دھنکٹی کے پلاٹ نمبر ۱۸۰۱۷ و ۱۹ ۔ برسٹر کوں کے لئے کھیل کا میدان بنانا طے ہوا ۔ یو ۔ پی سلم کلیرنس جوائنٹ سب کمیٹی کی سفارش کے مطابق ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ کی دفعہ ۳۶ کے ماتحت نار والا احاطہ اور کوربانہ نوٹیفائی کرنا اور دوسرے احاطوں کے لئے اسکیمیں تیار کرنا طے ہوا ۔ فیکٹری رقبہ میں جمڑاگودام محل ۔ ان کی فیکٹریوں اور ٹینریوں کے لئے پلاٹوں کا لے آؤٹ منظور ہوا ۔ ۲۱۱۰۰۰ روپیہ کی قیمت کے پلاٹوں کی فروخت منظور ہوئی ۔ جس کو ملاکر اس سال زمین کی فروخت کی قیمت کی میزان ۹ لاکھ روپیہ تک پہونچی ۔ ناچ گھر بریانہ اسکیم کے بعض پلاٹوں کا لے آؤٹ اور قیمتیں منظور ہوئیں ۔ اور فروخت ستمبر کی ہوئی تاریخ سے شروع کی جائے گی ۔ آیندہ دوسال کے لئے رائے صاحب نندلال کو ٹرسٹ کے افسر حصول آراضی کے عہدہ پر پھر مقرر کرنا طے ہوا ۔

آنریبل حافظ محمد ابراہیم

بریلی ۸ فروری ۔ آنریبل مسٹر حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل و رسائل و آبپاشی یو ۔ پی ہری پورہ کانگریس کے بلا مقابلہ ڈیلیگیٹ منتخب ہوگئے ہیں ۔

حکومت جرمنی کا اعلان

پیرس ۸ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی سفیر نے موسیو ڈیلس کو مطلع کیا ہے کہ جرمنی فوج میں تبدیلیوں سے جرمنی کی غیر ملکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔

۱۳ ہلاک ہوگئے

ہوائی جہاز سے شدید حادثہ

ماسکو ۸ فروری ۔ ۱۹ ہوا بازوں میں سے ۱۳ ہلاک ہوگئے ۔ جب کہ ڈرجبل نامی ہوائی جہاز پرواز کی مشق کرتے ہوئے ص

جمعیت تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ شہر آگرہ کا سالانہ جلسہ

۱۹ فروری سنہ ۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور دفتر اخبار اسلام "واقع ناظر باغ گھوسیانہ متصل چوکی پولیس بیگم بگیا منعقد ہوگا ۔ جملہ ممبران عام جمعیۃ ہذا سے استدعا ہے کہ اس جلسہ میں ضرور شرکت فرمائیں ۔ مقامی ممبران کو بذریعہ ڈاک اطلاع دی جارہی ہے ۔

امور مندرجہ ذیل اس جلسہ میں بغرض غور و فیصلہ پیش ہوں گے ۔

(۱) روئداد حسابات آمد و خرچ سالتمام سنہ ۱۹۳۷ء
(۲) آڈٹ رپورٹ بابت حسابات سالتمام سنہ ۱۹۳۷ء
(۳) انتخاب ممبران جماعت انتظامیہ جمعیۃ ہذا برائے سنہ ۳۸ء
(۴) دیگر امور ضروری بہ اجازت صدر پیش ہوسکیں گے بشرطیکہ وہ دفتر جمعیۃ ہذا میں ۲۸ ماہ جنوری تک موصول ہوجائیں ۔

ضروری گذارش تاریخ و وقت تشریف آوری سے منیجر اخبار "اسلام" ناظر باغ کانپور کو مطلع کیا جائے تاکہ قیام و طعام کے انتظام میں سہولت ہو ۔

محمد عبدالحی ناظم
جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ شہر آگرہ

ص علاقہ مارننگ میں لوٹ گیا تین اشخاص زخمی ہوئے ۔

عدن میں بدامنی کو روکنے کیلئے ہوائی جہازوں کا استعمال

لندن ۹ فروری ۔ دارالعوام میں سوال کیا گیا کہ آیا اس واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جاپان نے شمالی چین میں ایک نئی آزاد حکومت قایم کردی ہے ۔ پیکنگ میں کوئی برطانوی ڈپلومیٹک نمایندہ رکھا جائے گا ۔ لارڈ کر اینڈن نے جواب دیا کہ پیکنگ میں برطانی سفیر ہی اس کام کو سرانجام دے گا ۔ اس کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کرے یا ایسا رویہ اختیار نہ کرے جس سے کسی صورت میں یہ ظاہر ہو کہ ملک معظم کی حکومت نے چینی کی ریپبلک حکومت کے سوائے اور کسی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے ۔

وزیر اعظم نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ موسیو وان زیلینڈ کی رپورٹ زیر غور ہے ۔

فوج رنگروٹوں کی بھرتی کے بارے میں اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے سکریٹری محکمہ جنگ نے فرمایا کہ گذشتہ تین ماہ میں گذشتہ سال اسی عرصہ میں مقابلہ میں ۳۲ فیصدی کا اضافہ ہوگیا ہے ۔ گذشتہ تین ماہ میں ۹ ہزار رنگروٹ بھرتی کئے گئے ہیں ۲۳ ہزار مزید رنگروٹوں کی ضرورت ہے تب فوج مکمل ہوگی ۔

عدن میں بدامنی

سکریٹری محکمہ نوآبادیات نے ایک سوال کے جواب میں تبلایا کہ عدن میں بدامنی کو روکنے کے لئے کیوں ہوائی جہازوں کے استعمال کی ضرورت پڑی ۔ آپ نے تبلایا کہ ملک معظم کی حکومت کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ قبیلوں کے باہمی جھگڑوں کو روکا جائے ۔ اور تجارتی راستہ کو متشددانہ مداخلت سے محفوظ رکھا جائے ۔ اس پالیسی کو کامیاب بنانے کے لئے گذشتہ چند سالوں کے اندر وقتاً فوقتاً جب مناسب خیال کیا گیا قبائلی لوگوں کے جھگڑوں کو روکنے کے لئے ہوائی جہازوں کا استعمال کیا گیا ۔ جب تمام تدبیریں ناکام ثابت ہوئیں ۔ تب ہوائی جہاز استعمال کئے گئے جس علاقہ میں ہوائی جہازوں سے بمباری کی گئی ۔ ان کے باشندوں کو پیشتر ہی اطلاع دیدی گئی کہ وہ وہاں سے چلے جائیں اسی وجہ سے وہ بہت کم ہلاک و زخمی ہوئے ۔ میرے خیال میں صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے یہی سب سے مہذب طریقہ ہے ۔ آپ نے مزید فرمایا کہ وہاں پر ہوائی جہاز جاگیرداروں کی درخواست پر استعمال کئے گئے ۔ آپ نے اس افواہ کی تردید کی کہ وہاں بدامنی بڑھ رہی ہے ۔ آپ نے کہا کہ ہوائی جہازوں کے استعمال سے بدامنی بہت حد تک دور ہوگئی ہے اور بیرونی علاقوں میں جہاں روزانہ لڑائی جھگڑا رہتا تھا اب امن کا دور دورہ ہے ۔

تجارت کی حالت

پریزیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ نے بیان کیا کہ سنہ ۱۹۳۷ء میں برآمد کے مقابلہ میں درآمد میں ۴۳۲۰۰۰۰۰ پونڈ کی زیادتی رہی ہے لیکن صورت حالات تشویشناک نہیں ہے ۔

افسانہ
بین والی
بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

مجھ سے زیادہ حسین و جمیل بھی ہوا کرتی تھیں مگر وہ صرف مجھ کو دیکھتا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رفتہ رفتہ میرا بھی یہ معمول ہوگیا کہ پانی بھرنے میں اتنی دیر کر دیتی کہ ساتھ والیاں ایک ایک کرکے چلی جاتیں، اس کے بعد پھر میں بھی گھڑے سر پر رکھکر گھر روانہ ہوتی۔"

تقریباً ایک سال تک صرف نگاہوں سے پیام و سلام ہوتے رہے ۔ جب میں اس کی طرف دیکھا کرتی تو وہ مسکرا دیا کرتا تھا ۔ اور جب وہ میری طرف دیکھتا تو میں ہنس دیتی ، اگر کسی روز اتفاق سے میں پانی بھرنے نہیں جاتی تو وہ میرے گھر سے اتنی دور کہ صرف میں اس کی صورت دیکھ سکوں نظر آتا ۔

اب میرا یہ حال ہوگیا تھا کہ بس اسی کا تصور میرے لئے باعث تسکین رہتا ۔ دن رات اسی کی شکل میری آنکھوں میں پھرا کرتی تھی ، کنوئیں کے قریب ہی ایک باغ تھا جس میں جامن اور آم کے گھنے درخت تھے ۔

وہ مجھے برسات کی ایک شام کو جبکہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، باغ میں لے گیا اور رک رک کر اظہار محبت کرنے لگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میں بھی یہ محسوس کر رہی تھی کہ وہ میرے دل کے حالات سے واقف ہے، کیونکہ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا، میں بھی اس سے یہی کہنا چاہتی تھی ۔ مگر میری زبان کام نہ دیتی تھی ، وہ ہمارے گاؤں سے دو میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اور ایک مالدار راجپوت کا لڑکا تھا ۔ اب کبھی کبھی باغ میں میری اور اس کی ملاقات ہوتی رہی لیکن ہماری محبت ہر قسم کے کھوٹ سے پاک تھی ! ہمارے دامن گناہ سے کبھی آلودہ نہ ہوئے بالآخر میں اپنے دل سے مجبور ہوکر اس کے گھر چلی گئی ، اور اس کے ساتھ شادی کرلی ، ایک سال تک میں اپنے شوہر کے پاس نہایت آرام و آسائش سے رہی ۔ میرا شوہر مجھ پہ فریفتہ اور میں اس کی دلدادہ تھی ۔

میری پہلی سسرال والے میرے شوہر کے خون کے پیاسے تھے ۔ میں اپنے شوہر کو ہر چند سمجھاتی تھی کہ تم تن تنہا جنگل میں نہ جایا کرو ۔ لیکن وہ سیر کرنے کا بہت شائق تھا ۔ اس نے میرا کہنا نہ مانا ۔ شومئ قسمت سے مجھے جس بات کا خطرہ تھا وہ آگے آئی

ایک دن میری اگلی سسرال والوں نے میرے پیارے شوہر کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا
. . . . یہاں تک بیان کرکے وہ اسقدر پھوٹ پھوٹ کر روئی کہ میرا دل بھی بھر آیا ۔ مگر میں نے اسوقت نہایت ضبط سے کام لے کر اس کو سمجھایا اور اس سے قصہ تمام کرنے کو کہا

"یہ بین میرے مرحوم شوہر کی نشانی ہے" اسی نے مجھکو بین بجانا سکھائی تھی ۔ وہ بین بجانے میں بہت ماہر تھا ، یہاں تک کہہ کر بین والی خاموش ہوگئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس نے بین بجانا شروع کردیا ۔ اب کی مرتبہ بین سے ایسے پُرسوز نغمے پیدا ہوئے کہ ہوا میں پھیل پھیل کر میرے دل و جگر کے ساتھ نیش زنی کا کام کر رہے تھے کہ بہت جلد مجھکو غش آگیا ۔

جب میرے ہوش و حواس بجا ہوئے تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بین والی مع بین کے اس جھونپڑی میں نہ تھی ۔ میں نے شام تک اس کا انتظار کیا مگر جب وہ نہ آئی تو میں بادل ناخواستہ وہاں سے اٹھا اور اپنے گھر واپس ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پھر کئی بار اس کی جھونپڑی کی طرف میرا گذر ہوا لیکن وہ کبھی نظر نہ آئی ۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۹۲ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

دیبی پرشاد ولد کامتا پرشاد عمر تخمیناً ۵ سال قوم کائستھ ساکن موضع سبھا پور پرگنہ قنوج ضلع فرخ آباد ۔ مدعی

بنام

(۱) نواب سید سلطان حسین ولد نواب سید مظہر حسین ۔
(۲) نواب سید مصطفیٰ حسین
(۳) نواب سید مرتضیٰ حسین
(۴) نواب سید مجتبیٰ حسین
پسران نواب سید سلطان حسین اقوام سید ساکنان بازار رام نرائن شہر کانپور ۔ مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ماعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ فروری ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ فروری ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا ۔ مہر عدالت
بحکم شام بہاری سفرم عدالت جج خفیفہ کانپور

بحکم جناب محمد عاقب نعمانی صاحب بہادر جج خفیفہ بریلی

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۲۵ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت خفیفہ ججی بریلی ضلع بریلی

لالہ دیا نرائن ولد لالہ رام سروپ قوم کھتری ساکن بریلی محلہ مداری دروازہ ۔ مدعی

بنام

برج بہادر سنہا قوم کائستھ ساکن بریلی وارد حال حضرت گنج معرفت ایسٹر گارڈ انشورنس کمپنی حضرت گنج لکھنؤ ۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ہے کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ فروری ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں ۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ فروری ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا ۔

بحکم منصرم عدالت جج خفیفہ بریلی ۔ مہر عدالت

بحکم جناب محمد عاقب نعمانی صاحب بہادر جج خفیفہ بریلی

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۵۲۰ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت خفیفہ ججی بریلی

عبدالمجید ولد کلن قوم قصاب ساکن قصبہ علی گنج تحصیل آنولہ ضلع بریلی ۔ مدعی

بنام

محمد اسمٰعیل ولد عبدالرحیم خاں قوم پٹھان ساکن کانپور محلہ ہمایوں باغ ۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ماعہ ۱۲۲ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں ۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں ۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ فروری ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا ۔ بحکم منصرم عدالت جج خفیفہ بریلی ۔ مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت جج خفیفہ بریلی
مہر عدالت

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۳۶ء

تاریخ پیشی ۹ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء

مسماۃ للتا وغیرہ بنام رکھشے کمار وغیرہ

ہرگاہ مسماۃ للتا دختر نہاکردین زوجہ رام خلف بھیا لال ولد ... اقوام لودھی ساکن موضع بڑیرد پرگنہ کلپھار ضلع ہمیر پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کی منتقل وراثتاً یا انتقال حقیت کی تاریخ	وسعت حقیت درخواست دہندہ مع نمبر کھاتا جات متعلقہ	درخواست دہندہ کی حقیت مع حصہ کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نمبر۱	ہمیر پور	زمینداری	موضع بڑولی محال غیر خواہسگان کھاتہ نمبر۱		۳ کرانٹ ۱ جو ۲ شائل ۴۔۱ ایکڑ رقبہ ... ڈسمل	-/15/- روپیہ
نمبر۲	"	"	کھاتہ نمبر ۲۳		۵ کرانٹ ۲ جو ۱۲ ملول ۳ ایکڑ ۰۹ ڈسمل	6/-/4 روپیہ
نمبر۳	"	"	کھاتہ نمبر ۱۵		آنہ ۹ کرانٹ ۸ جو ۸ ... رقبہ ۳۔ ایکڑ ۴۸ ڈسمل	-/12/1 روپیہ
نمبر۴	"	"	محال ہیرالال کھاتہ نمبر۱		۹۔ پائی ... ۴ کرانٹ ۷ جو ۵ تل ... ۲۳۔۳ ایکڑ ۳۶ ڈسمل	6/7/11 روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
نمبر۱	بھینس	۱ راس
نمبر۲	باغیچہ	۱
نمبر۳	درخت نیم	۳
نمبر۴	درخت آم	۲

بحکم مفخرم

مہر عدالت

عدالت اسپیشل جج دوم ہمیر پور

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۴ ۲۲ سنہ ۱۹۳۶ء

بدلو بنام ہیرالال

تاریخ پیشی ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء

ہرگاہ بدلو خلف کٹائے قوم ٹھاکر ساکن ہنوار پرگنہ کمرا ضلع ہمیر پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کی منتقل وراثتاً یا انتقال حقیت کی تاریخ	وسعت حقیت درخواست دہندہ مع نمبر کھاتا جات متعلقہ	درخواست دہندہ کی حقیت مع حصہ کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نمبر۱	ہمیر پور	زمینداری	موضع ہنوار محال کالیدین پرگنہ کمرا کھاتہ نمبر ۳۶		۲۱۔ ایکڑ ۲۱ حصہ ڈسمل	-/4/39 روپیہ

نمبر۲ | " | موضع سرہی پرگنہ کمرا کھاتہ نمبر ۱۷ | ۱۴۔۰ ایکڑ ۲۶ ڈسمل | -/17 روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنار حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
نمبر۱	درختان مہوہ	۳ قطعہ
نمبر۲	درخت نیب	۱ قطعہ
نمبر۳	گائے	۸ راس
نمبر۴	مکان پختہ	۱ قطعہ واقع موضع نیوار پرگنہ کمرا محدودہ ذیل
نمبر۵	بیل	۴ راس
نمبر۶	بھینس	۲ راس
نمبر۷	گائے	۴ راس

پورب: مکان اجودھیا برہمن — پچھم: صدر دروازہ — اوتر: مکان ماتادین ٹھاکر — دکھن: مکان بدلو ٹھاکر

بحکم مفخرم

مہر عدالت

عدالت اسپیشل جج دوم ہمیر پور

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب درجہ دوئم بہادر ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۲۰ سنہ ۱۹۳۷ء

گنگا نرائن وغیرہ بنام رام دیال

تاریخ پیشی ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء

ہرگاہ گنگا نرائن و رام نرائن خلف مسولال اقوام برہمن ساکن کمورل پرگنہ مود ہا ضلع ہمیر پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کی منتقل وراثتاً یا انتقال حقیت کی تاریخ	وسعت حقیت درخواست دہندہ مع نمبر کھاتا جات متعلقہ	درخواست دہندہ کی حقیت مع حصہ کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نمبر۱	ہمیر پور	زمینداری	موضع کمورا پرگنہ مود ہا کھاتہ نمبر ۲۲ ۲۵۔۶۵ ۷۷		۱۱۳ بیگھہ ۱۷ بسوا	-/6/4 روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
	گائے	۴ راس

بحکم مفخرم

مہر عدالت

عدالت اسپیشل جج درجہ دوم ہمیر پور

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوئم کانپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب درجہ دوئم بہادر ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۱۳۲ سنہ ۱۹۳۶ء — جبیب حیدر بنام گیا وغیرہ

۱۸۳ نمبر سنہ ۱۹۳۶ء جبیب حیدر بنام وصی حیدر

تاریخ پیشی ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء

ہرگاہ جبیب حیدر خلف ذوالفقار حیدر قوم مسلمان ساکن پرسی پرگنہ ہمیر پور تحصیل و ضلع ہمیر پور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے

حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر بندوبست و محال	وسعت حقیت درخواست دہندہ مع نمبر کھاتا جات متعلقہ	درخواست دہندہ کی حقیت مع حصہ کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶
نمبر۱	ہمیر پور	زمینداری	موضع پرسی محال ... وا کھاتہ نمبر۱	رقبہ ... ۱۰ ایکڑ ... ۴۸ جو ... کرانٹ	[illegible]
نمبر۲	"	"	کھاتہ نمبر ۲	حصہ ایک آنہ ۳ پائی ۸ کرانٹ ۱۰ ایکڑ رقبہ کامل	-/13/4 روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
نمبر۱	گائے	۲ راس
نمبر۲	مکان سکونتی	۱ واقع موضع پرسی
نمبر۳	مکان سکونتی	۱ پرگنہ ہمیر پور

بحکم مفخرم

مہر عدالت

عدالت اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیر پور

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیر پور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب درجہ دوئم بہادر ہمیر پور

نمبر مقدمہ ۱۱۰ سنہ ۱۹۳۷ء

رام بھروسے بنام رام پرشاد وغیرہ

تاریخ پیشی ۲ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء

ہرگاہ ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء (ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء) جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے۔

بنام رام پرشاد ولد شمبھو ناتھ (۲) گنگا پرشاد (۳) شیو پرشاد (۴) جنک سنگھ (۵) پرتاب سنگھ پسران رام پرشاد اقوام لودھ ساکنان نورنگا پرگنہ ... ضلع ہمیر پور نے اس غرض سے پیش کی ہے کہ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ کے احکام اس سے متعلق کئے جائیں۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ۹ (۱) ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۳۴ء جیسا کہ بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۳۵ء ترمیم ہوا ہے، اطلاع دیجاتی ہے کہ جملہ اشخاص جو رام پرشاد وغیرہ سائلان مذکور کی ذات یا جائداد کے خلاف ہر دو ڈگری شدہ وغیر ڈگری شدہ خانگی قرضہ جات کے متعلق دعوے رکھتے ہوں وہ گزٹ میں اس اشتہار کے شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے دعووں کے متعلق تحریری بیانات اس حاکم کے روبرو پیش کریں جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اور بصورت خلاف ورزی اس کے ہر ایک دعوی ڈگری شدہ یا غیر ڈگری شدہ خلاف سائل مذکور جملہ اغراض دم قسط جات کے لئے زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ مذکور باضابطہ بیباق متصور ہوگا۔

بحکم مفخرم

مہر عدالت

عدالت اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیر پور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A. 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق مرم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے تیرے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۵ر ششماہی ۳ر
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ر ششماہی ۳ر

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۷ | ھابنود شنبہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۸

ادبیات

جذبات ساجد

ماسٹر علی حسین ساجد امیٹھوی لکھنوی شاگرد سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

حیا آئی ادا آئی قیامت کا حجاب آیا
ہزاروں فتنے لیکر دہر میں انکا شباب آیا

حریم ناز سے جب دل ناکام یاب آیا
قیامت خیز منظر لیکے میرا اضطراب آیا

فروغ حسن کے پردے میں جب وہ بے نقاب آیا
تو ہر سو آئینہ خانہ میں گویا آفتاب آیا

ہر اک گوشے میں ویرانی ہی ویرانی برستی ہے
یہ کیسا اس جہان دل میں یارب انقلاب آیا

مرے کام آگئی آخر مری تدبیر ناکامی
کہ میرے درد کا حاصل ہی میرا انتخاب آیا

نگاہ چشم ساقی کا تصور اے معاذ اللہ
وہیں ٹوٹی مری توبہ جہاں ذکر شراب آیا

مری امید بھی مایوسیوں کے رنگ سے بدلی
کہ آیا بھی مرے خط کا تو بس الٹا جواب آیا

بہکتا، ڈگمگاتا ہاتھ میں پیمانہ و شیشہ
کہاں سے جھومتا اے ساجد مست و خراب آیا

جذبات ہاشمی

از جناب سید عقیل ہاشمی صاحب حیدر آبادی

تو ابھی مستحق نہیں عظمت کار کیلئے
ذوق نگاہ چاہیئے سیر بہار کیلئے

جنبش یک نگاہ بھی بار ہے چشم شوق پر
ایک نفس بھی ہے گراں رقص شرار کیلئے

تیرا شب فراق میں درد ہی اک علاج ہے
مستقل اضطراب بن صبر و قرار کیلئے

دشت و چمن میں ہر نفس ایک نئی ادا سے آ
تازہ بہار چاہیئے ہر گل و خار کیلئے

شام و سحر کی زیست میں قید تعینات کیا
روز نئی ہوں گردشیں لیل و نہار کیلئے

تیری ہر ایک سانس میں ساز انا کی ہے صدا
اس طرح سرفروش بن تختۂ دار کیلئے

خون حیات نکلے جو ہر رگ و پے میں دوڑ جائے
چاہیئے ایسا ربط خاص موج بہار کیلئے

سن اے عقیل مضطرب تیری نظر کا ہے فریب
اپنے کو تو فنا نہ کر نقش و نگار کیلئے

دنیائے اسلام

تحریک فلسطین اور اٹلی

امیر شکیب ارسلان نے جنیوا سے قضیہ فلسطین کے مسئلہ میں جو بیانات حکومت برطانیہ کے خلاف یوروپین اخبارات میں شایع کئے ہیں ان پر انگریزی اخبارات بہت چراغ پا ہو رہے ہیں امیر موصوف کے بہت سے انگریز دوستوں نے بھی انہیں خطوط لکھے ہیں اور حکومت کے خلاف ان کی "لغ نوائی" کی بڑی شکایت کی ہے۔

اسی سلسلہ میں امیر موصوف کو کیپٹن گارڈن کننگ کا جن کا قضیہ فلسطین کے ساتھ خاص تعلق ہے ایک خط موصول ہوا تھا۔ اس خط کے جواب میں امیر شکیب نے جو طویل مکتوب ارسال کیا ہے اس کا خلاصہ کیپٹن کننگ کی طرف سے گذشتہ ماہ کے ایک انگریزی رسالہ میں شایع ہوا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

عزیزی مسٹر کننگ

میں آپ سے صاف صاف کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت برطانیہ اپنی موجودہ پالیسی سے عربوں کو سخت مایوس کر رہی ہے۔ اس وقت فلسطین میں مظالم کے جو پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں اور عربوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے۔ اس کی مثال تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ ممکن ہے انگریز اور یہودی یہ خیال کرتے ہوں کہ عرب فلسطین کو یہودیوں کے قبضہ میں جاتا دیکھکر خاموش ہو رہیں گے۔ لیکن میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کر دنیا میں اس خیال سے زیادہ غلط اور خطرناک کوئی دوسرا خیال نہیں ہو سکتا۔ عرب فلسطین کے مسئلہ کو اپنی موت و حیات کا مسئلہ سمجھتے ہیں وہ اسے کسی حال میں چھوڑ نہیں سکتے ہیں کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اگر آج انھیں قوت کے ذریعہ فلسطین سے محروم کر دیا گیا۔ تو اسی حربہ سے وہ اپنے دوسرے ممالک سے بھی محروم کر دیئے جائیں گے۔ فلسطین میں یہودی حکومت کا قیام خواہ تقسیم کے ذریعہ ہو یا کسی اور ذریعہ سے اس وقت تک کے لئے ناممکن ہے جب تک روئے زمین پر عربوں کا ایک متنفس بھی موجود ہے۔

عرب فلسطین میں برطانیہ کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے اٹلی کے پروپیگنڈے کے محتاج نہیں ہیں اگر خود اٹلی بھی انگلستان، فرانس، روس اور جرمنی وغیرہ کی صف میں داخل ہو جاتا جب بھی فلسطین کے حالات وہی ہوتے جو اسوقت ہیں عرب اپنی زندگی کی حفاظت کے لئے ہر حال میں مقابلہ کریں گے۔ اور اپنا مقابلہ برابر جاری رکھیں گے۔

حکومت برطانیہ دنیا کو یہ باور کرانا چاہتی ہے کہ فلسطین میں عربوں کی شورش اٹلی کے پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے۔ اگر واقعۃً اس کا خیال بھی ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسے حالات کا مطلق علم نہیں ہے اور اگر وہ ایسا چاہتی ہے بلکہ محض لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتی ہے تو اس کا طرز عمل نہتائی افسوسناک ہے۔ وہ دنیا کو ہمیشہ دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتی۔ اسکی انتہائی کوششوں کے باوجود حقیقت ظاہر ہو کر رہے گی۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر انگریز آج فلسطین کو یہودیوں کا ملک بنانے کا خیال ترک کر دیں تو تمام عربی ممالک کا ایک وفد ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے لندن جائے گا۔ اور آئندہ کے لئے یہ تمام ممالک حکومت کے سچے بہی خواہ اور دوست بننے کا وعدہ کریں گے۔ میں خود بخوشی اس وفد میں شریک ہوں گا۔

عربوں کو شرق اردن میں آباد کیا جائیگا

قابل وثوق ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ شرق اردن میں مہاجرین کے لئے گنجایش پیدا کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے لیکن یہ گنجایش یہودیوں کے لئے نہیں نکال رہی ہے بلکہ عربوں کے لئے پیدا کرنے کی سعی ہو رہی ہے۔ پیل کمیشن نے اپنی رپورٹ میں ایما کیا ہے کہ عربوں کے لئے شرق اردن اور بیر سبع کے جنوبی نشیبی علاقوں میں جگہ پیدا کر کے انھیں وہاں منتقل کر دیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں جو رپورٹ ہائی کمشنر کے پاس پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ شرق اردن میں پچاس ہزار عربی کنبوں کی گنجایش نکل سکتی ہے باقی بیر سبع کے علاقوں میں اگر پانی کا بندوبست ہو سکے تو بہت کافی گنجایش ممکن ہے مگر پیل کمیشن کے بعد سے حکومت کی بے پے کوششوں کا باوجود نتیجہ یہ نکلا کہ ان علاقوں میں پانی نکلنا محال معلوم ہوا اگر پانی نکل بھی آیا تو اتنی گہرائی میں ہوگا۔ کہ آبادی کے لئے کارآمد نہ ہو سکے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توخن عزم مستقل میں ہے
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۱۹ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۸

یو۔پی اور بہار کی وزارتیں مستعفی

یو۔پی اور بہار کی کانگریس وزارتیں مزدوروں اور کسانوں کی وجہ سے کیا کم پریشان تھیں کہ اس پر طرہ یہ کہ ہوا کہ کانگریس کے بائیں بازو (سوشلسٹ) نے وزارتوں پر یہ دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ وہ بقیہ سیاسی قیدیوں کو یا تو رہا کرائیں اور یا وہ وزارتوں سے استعفیٰ دیدیں۔

یو۔پی میں ۱۴ اور بہار میں ۱۶ ایسے سیاسی قیدی ہیں کہ جنکو گورنر چھوڑنا نہیں چاہتے تھے کہ سوشلسٹ پارٹی انکو رہا کرانے میں لفبند تھی۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اگر ان سیاسی قیدیوں کی رہائی پر اصرار کیا گیا تو غالباً گورنر اس سے اختلاف کرینگے اور بالآخر یہ نتیجہ ہوگا کہ وزارتوں کو استعفا دینا پڑے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ایک بہت معمولی مسئلہ پر وزراء کو مستعفی ہو جانا پڑا۔ مگر یہ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ کشمکش وزراء اور گورنروں سے تجاوز ہوکر گورنر جنرل تک پہونچ جائیگی۔ اور وہ اپنے مخصوص اختیارات کا استعمال کرکے دفعہ ۱۲۶ ضمن ۵ کے ماتحت گورنروں کو یہ ہدایات کریں گے کہ وہ سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق وزارتوں کی سفارشوں کو ماننے سے انکار کر دیں۔ دفعہ ۱۲۶ ضمن ۵ کی رو سے گورنر جنرل کو اختیار حاصل ہے کہ جب وہ امن عامہ کو شدید خطرہ میں دیکھیں تو گورنروں کو وزیروں کی رائے ماننے کے خلاف ہدایت کردیں۔

ہمارا خیال ہے کہ سوشلسٹ پارٹی نے کانگریسی وزراء پر بالکل بے جا طور پر یہ دباؤ ڈالا کہ وہ صرف ۳۰ سیاسی قیدیوں کی خاطر دو صوبوں کی وزارتوں کو ختم کر دیں اور نہ یہ کوئی ایسا اہم مسئلہ تھا کہ ان سیاسی قیدیوں کے رہا ہونے اور نہ ہونے سے یو۔پی اور بہار کے صوبوں کے پبلک مفاد کو نقصان پہونچ جاتا۔

ایک سوال یہ ہے کہ ہز اکسیلنسی گورنر جنرل نے اپنے ان مخصوص اختیارات کا جو استعمال کیا ہے وہ اس موقع پر موزوں بھی تھا یا نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ تینوں سیاسی قیدی تشدد پسند تھے اور اگر انکو رہا کر دیا جاتا تو یو۔پی اور بہار میں تشدد کا بازار گرم ہو جاتا مگر ہم کو اس رائے سے اتفاق نہیں، کیونکہ بنگال اور پنجاب کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی نے اپنے استعفیٰ میں لکھا ہے کہ ہز اکسیلنسی سر ہیری ہیگ گورنر یو۔پی بذات خود سیاسی اسیروں کی رہائی کے معاملہ میں وزیروں کے احکام میں مداخلت کرنے کے چنداں خواہشمند نہ تھے اسلئے یہ اور تعجب ہوتا ہے کہ آخر حکومت برطانیہ یا حکومت ہند نے ایک صوبہ میں ۱۴ اور ایک صوبہ میں ۱۶ سیاسی اسیروں کی رہائی کو اس قدر اہم کیوں سمجھ لیا کہ اگر وہ رہا ہو جاتے تو ان دونوں صوبوں میں امن عامہ کو خطرہ لاحق ہو جاتا۔

بہار اور یو۔پی میں آئینی جمود کے متعلق اینگلو انڈین اخبار سٹیٹسمین ایک عجیب جمود کے عنوان کے ماتحت ایک لیڈنگ آرٹیکل کے دوران رقمطراز ہے:۔ "عام خیال یہ ہے کہ یہ ایک صوباتی جمود ہرگز نہیں ہے اور بہار اور یو۔پی کے وزیر اعظم اپنے صوبوں کے گورنروں کے ساتھ اس مسئلہ کا تسلی بخش حل نکال سکتے تھے۔ اگر غیر صوباتی چیزیں درمیان میں نہ آتیں لیکن ان دو غیر صوباتی قوتوں یعنی کانگریس ورکنگ کمیٹی اور گورنر جنرل کی نوعیت میں بنیادی فرق ہے۔ چاہے کسی صوبہ میں سیاسی اسیروں کو امن وامان کے ساتھ رہا کرنے کے متعلق گورنر جنرل کا کچھ بھی خیال ہو۔ کہ ان کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان صوبوں میں سیاسی اسیروں کی تعداد اتنی کافی ہے کہ انہیں یقین ہے کہ ان کے رہا کرنے سے تمام ہندوستان کے امن وامان کو زبردست صدمہ پہونچیگا۔ اور بنگال میں یہ صدمہ خاص طور پر شدت کے ساتھ محسوس کیا جائے گا جہاں اسی قسم کے چار اسیر سزائیں بھگت رہے ہیں۔ ابھی تک یہ صاف نہیں ہوا ہے کہ آیا دوسرے صوبوں میں کانگریسی وزارتیں ہمدردی کے طور پر مستعفی ہونے کا ارادہ رکھتی ہیں تاکہ تمام ہندوستان میں ایک ہمہ گیر وجود پیدا ہو جائے۔ اگرچہ ان کے اپنے صوبوں میں یا تو سیاسی اسیر نہیں ہیں یا انکی تعداد نصف درجن کے قریب ہے۔ اور یہ اتنی تعداد نہیں ہے کہ اس کے لئے جھگڑا کیا جائے۔

مسٹر آرتھر مور اڈیٹر اسٹیٹسمین نے جو حکومت ہند کا نصف ناطقہ سمجھا جاتا ہے ہز اکسیلنسی وائسرائے سے موجودہ سیاسی صورت حالات پر تبادلہ خیالات کیا آج اسٹیٹسمین میں امن وامان کے عنوان سے مندرجہ ذیل لیڈنگ آرٹیکل شایع ہوا ہے:۔

اگر یہ صحیح ہے جیسا کہ گاندھی نالسٹوں میں مہاتما گاندھی کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس نے سزا یافتہ دہشت انگیزوں کی رہائی کے مسئلہ پر حکومت کے ساتھ قوت آزمائی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور باقی کانگریسی حکومتیں بھی یو۔پی اور بہار کی تقلید کریں گی تو سمجھنا چاہیئے کہ ہندوستان کے سب سے بڑے حصہ میں بنا آئینی خطرے میں ہے۔ کم از کم ہمیں یہ یقین کرنے میں تامل ہوتا ہے کہ کانگریس حکومت کے ساتھ دہشت انگیزی کے مسئلہ پر قوت آزمائی کے لئے تیار ہوگی۔ اور ہمیں یقین ہے کہ رائے عامہ اس جمود کے نے تیار نہیں ہے۔ کانگریس کے دائرے میں بھی بہت لوگ ذمہ دارانہ حکومت کے ایک بہت بڑے حربے کے اچانک چکنا چور ہونے سے جسے ابھی تک نہایت اطمینان کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے اور اکثریت کی حکومت کے اختتام اور ملک کو دوبارہ بدامنی میں ڈالنے کی کوشش پر بجا طور پر مایوس ہونگے ہز اکسیلنسی گورنر یو۔پی اور گورنر بہار دوسری وزارتیں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں چنانچہ انھوں نے نواب صاحب چھتاری اور مسٹر چندیشور پرشاد سنہا لیڈر مخالف پارٹیوں کو بلایا ہے۔

ظاہر ہے کہ ان دونوں صوبوں میں کانگریس کی زبردست مجارٹی ہے اور مجارٹی کے خلاف ہوتے ہوئے نیر وزارت کا قیام کے روز رہ سکتا ہے۔

بہر حال ہم کو اس کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ سوشلسٹ پارٹی نے مجبور کرکے کانگریسی وزراء سے استعفیٰ دلایا ہے ورنہ صرف اس قدر معمولی سی بات پر استعفیٰ دینے کی قطعی ضرورت نہ تھی، ان دونوں صوبوں میں کانگریس کی وزارت جو اصلاحات کر رہی ہیں وہ جوں کے توں رہ جائیں گے۔ اور جس کی وجہ سے دونوں صوبوں کو کافی نقصان ہوگا۔

کانگریسی حلقوں میں، یو پی اور بہار کے وزراء کے مستعفی ہونے پر خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کے اجلاس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ کانگریسی وزراء کو مستعفی ہونے پر مبارکباد دی جائے اور دیگر کانگریسی صوبوں میں بھی جمود پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یو۔پی اور بہار کی دیگر صوبوں سے بلاوجہ تقلید کرنے کی نمائش کرنا قطعاً غلط ہے بلکہ اس کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ یو۔پی اور بہار کے حالات بھی درست ہو جائیں کیونکہ ۲۳ فروری تک موجودہ وزارتیں قائم ہیں اور اس درمیان میں یہ ممکن ہے کہ مہاتما گاندھی ہز اکسیلنسی وائسرائے سے ملکر حالات کو درست کرنے کی کوشش کریں

مہاتما گاندھی کی اپیل

یو۔پی، اور بہار میں کانگریسی وزارتوں کے مستعفی ہو جانے کے متعلق مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے

وزارت بہار کے منصوبہ میں گورنر جنرل کی مداخلت نہایت افسوسناک اور قطعی غیر ضروری معلوم ہوتی ہے، میں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶(۵) کو بار بار پڑھا اس کے ذریعے اسی حالت میں مداخلت کا اختیار دیا گیا ہے جب کہ وزیروں کے کسی حکم کے ذریعہ ہندوستان کے کسی حصہ میں امن وامان کو شدید خطرہ ہو۔

چند قیدیوں کو خواہ ان کو ایسے جرم میں سزا ہوئی ہو جس کا تعلق تشدد سے ہو جس کو غلطی سے انھوں نے ملک کا کام سمجھ لیا تھا رہا کرنے سے میرے خیال میں امن وامان کو خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا۔

گورنر جنرل کی مداخلت اسی حالت میں حق بجانب ہو سکتی تھی جبکہ رہائی کے نتیجے کے طور پر بدامنی پھیل جاتی اس معاملہ میں جس میں کہ گورنر جنرل نے مداخلت کی ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم کو اسیروں نے یقین دلایا تھا کہ اب ہمنے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے اور اگر ہمیں رہا کر دیا جائے تو ہم پرامن شہریوں کی طرح اپنی زندگی بسر کریں گے"

گورنر جنرل نے جو قدم اٹھایا ہے اس نے مجھے سخت پریشانی میں ڈالدیا ہے اور مجھے شبہ ہونے لگا ہے کہ آیا قیدیوں کی رہائی کی تجویز کی نوعیت صحیح تھی

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا ۱۵ فروری ۱۹۳۸ء کو معمولی جلسہ مسٹر بی پی سریواستو چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا اور آئندہ سال ۳۹-۱۹۳۸ء کا بجٹ کافی بحث ومباحثہ کے بعد پاس ہوا۔ ڈاکٹر پریم نرائن مصرا نرسنگ کمیٹی پنڈت دیبی سہائے باجپئی گنگا جل سودہار کمیٹی بابو بجت نرائن سریواستو نے سول لائن ٹیکس کمیٹی اور پنڈت شیو نرائن مصرا نے پارک کمیٹی کی چیرمینی سے استعفے دیدیا ہے۔

بابو بجت نرائن سریواستو مسٹر تلک چند کوریل نے کل کمیٹی کے ممبری سے اور پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے تعلیمی کمیٹی کی ممبری سے بھی استعفیٰ دیدیا ہے۔

تعلیمی کمیٹی کے سکریٹری مسٹر ایس۔ ایم بشیر بار ایٹ لا اور وائس چیرمین مسٹر مصطفےٰ حسین بیرانڈوکیٹ منتخب کئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے چیرمین پنڈت بینی سنگھ منتخب ہوئے تھے اس انتخاب کے متعلق کچھ شکایات تھیں کلکٹر صاحب نے اس انتخاب کو ناجائز قرار دیکر دوبارہ انتخاب کی سفارش کی ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ مسٹر ایس۔ ایم بشیر بار ایٹ لا کو اودھ صوبہ متحدہ نے امپرومنٹ ٹرسٹ کا ممبر حاجی دلدار خانصاحب کے جگہ نامزد کیا ہے۔

حلیم مسلم ہائی اسکول مسلم ہائی اسکول آئندہ سال سے انٹرمیڈیٹ کالج ہو گیا ہے اور اس میں آرٹ و کامرس کلاس بھی کھولے جائیں گے۔

پھولوں کی نمائش کانپور فلاورشو اور پھولوں کی نمائش، کے چیرمین مسٹر اوون سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ ایس۔ اور سکریٹری مسٹر جی۔ اے فاروقی آئی۔ سی ایس۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب ممبر ہیں:۔ لفٹنٹ کرنل دیوس، مسز بڑورتھ، مسز بی۔ پی سریواستو، مسٹر ٹی۔ آئی۔ اسمتھ مسٹر ڈبلو سڑونا۔ نواب خاقان حسین مسٹر الکسی بابو موہن دیال ڈاکٹر ایس۔ ان تواری مسٹر دی سین لالہ رام چندر۔

۱۹ فروری ۱۹۳۸ء کو گرین پارک میں ضلع کانپور کے پھولوں کی نمائش ہوگی جسمیں طرح طرح کے پھول رکھے جاویں گے۔ اور بہترین پھولوں کے لئے انعامات دیے جاوینگے

ہنگامہ کانپور کی تحقیقات مسٹر پنا لال آئی سی ایس کمشنر الہ آباد ڈویژن، جو کہ حکومت یو پی کی طرف سے ۱۷ فروری ۱۹۳۸ء کے ہنگامے کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں، انھوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سپرنٹنڈنٹ پولیس کانگریس، مسلم لیگ، اور احرار کے لیڈروں سے مشورہ کرنیکے بعد یہ طے کیا ہے کہ ہر ایک جماعت کی طرف سات سات آدمیوں کی شہادت کی جائے، چنانچہ سب سے پہلے کانگریس کیطرف سے ڈاکٹر جواہر لال، مسٹر جی جوگ، پنڈت گنگا سہائے چوبے، مسٹر چھیل بہاری کنٹک بابو پیارے لال اگروال، ڈاکٹر دھریندر بنرجی، اور پنڈت سری رتن شوکل وغیرہ نے گواہی دی مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ سید محمد جامع صاحب اور دیگر مسلم لیگ کے اصحاب نے گواہی دی جماعت احرار کے لیڈر سید بشیر الدین احمد صاحب اور دیگر احراری لیڈروں نے بھی شہادتیں دیں۔

۱۸ فروری کو حکام کی شہادت ہوگی

کملاٹاور کے مزدوروں کی تفریح بسنت کے دن لالہ کیلاش پت سنگھانیا نے جگی لال، کملاپت کاٹن مل کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے باغ یعنے کملا اسٹریٹ میں مستری اور مزدور ہر اتوار یا چھٹیوں میں پکنک کے لئے آ سکتے ہیں اور یہ باغ ان کے لئے چھٹیوں میں کھلا رہیگا

طلبہ کی ہرتال گورنمنٹ ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ کے طلبہ نے چند مطالبات پیش کئے تھے جو منظور نہیں کئے گئے اسلئے طلبا نے ہرتال کر دی ہے۔

مشنری خاتون پر ڈاکہ ۱۵ فروری کی رات کو بینو وکٹوریہ مل کے پاس مس ایلین رشی کے بنگلہ میں جو کہ مسیحی تبلیغی سوسائٹی سے تعلق رکھتی ہیں۔ انکی ایک سہیلی مس عیدلفن کرنس کے کمرہ میں ایک اجنبی شخص داخل ہوا شخص مذکور نے تکیہ کے نیچے سے گھڑی اور ٹارچ اٹھایا اور فرار ہونے کو تھا کہ پیچھے سے اس پر ایک فیر ہوا اور وہ اجنبی زمین پر گر پڑا۔ مس رشی کو ایک شخص نے جو کہ بندوق لئے ہوئے تھا دبوچ لیا مگر بعد کو چھوڑ دیا۔

پولیس نے اس سلسلہ میں دو آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جسمیں ایک مجروح شخص بھی ہے

بقرعید بقرعید بفضلہ کانپور میں بخیرو عافیت گذر گئی اور کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا۔ پولیس کا نہایت کافی اور موزوں انتظام تھا۔

عید کا اجتماع ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے بھائی مولوی عبدالستار صاحب نے حسب معمول امسال بقرعید کے روز ۳ بجے دن کو ہندو ومسلمان معززین کو مدعو کرکے کیک، مٹھائی اور فواکہات سے معززین کی خاطر و مدارات کی

لٹریچر یونین آل انڈیا مسلم لیگ کی ۳۲ سالہ تاریخ قیام مسلم لیگ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۳۸ء تک کے مکمل حالات صرف ایک آنہ میں سیو نیتھک فارسی بزریا کرنیل گنج کانپور و شہر کے دیگر مقامات سے ملسکتی ہے۔ بیرونجات کے لئے چھ پیسے کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکے گی۔

سبد گل

امریکہ برطانیہ اور فرانس نے جاپان سے اس کی بحری طاقت دریافت کی تھی لیکن معلوم ہوا ہے کہ جاپان اس کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ ع
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا۔

مسٹر کارڈل وزیر امریکہ نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں قوموں کو اسلحہ جات گھٹانے کی دعوت دی ہے، لطف یہ ہے کہ امریکہ خود اسلحہ سازی میں اضافہ کر رہا ہے، اسی کو کہتے ہیں۔
خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔

صبح بستر سے جو اٹھا تو حسب معمول آنکھیں ململاتے ہوئے سب سے پہلے اخبار پر نظر ڈالی آئیں، یہ کیا کل تک تو سب خیریت تھی یہ کیا اندھیر ہوگیا کہ چند گھنٹے کے اندر دو دو وزارتیں نذارد ہوگئیں، اور وزیر اعظم صاحبان اپنا اپنا بوریا بستر لیکر ہری پورہ کے لئے روانہ ہوگئے
مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے۔

مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہی پا بہ رکاب بیٹھے تھے چنانچہ انھوں نے اپنی کوٹھی خالی کردی اور اپنے بال بچوں کو وزارتی کوٹھی سے نکال کر اپنے گھر پر لے گئے۔ ع
میں باز آیا محبت سے اٹھالو پاندان اپنا

آپ نے اگر اخبار نہیں دیکھا ہے اور اس علت میں روزانہ اپنے چند گھنٹے خراب نہیں کرتے تو آپ ضرور یہ دریافت کریں گے کہ آخر یہ ہنگامہ کیوں برپا ہوا، اس کا مختصر سا جواب یہ ہے کہ یوپی میں چودہ اور بہار میں سولہ سیاسی قیدی تھے، کانگریسی وزارت انھیں چھوڑنا چاہتی تھی۔
گورنر یا یوں سمجھئے کہ گورنر جنرل صاحب ان کے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوئے بس وزارتیں ٹوٹ گئیں۔ ع
اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کردیا۔

برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے برطانی جہازوں کے ڈوبنے کے متعلق فرمایا ہے کہ اب ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے اور اب ہم پروٹسٹ نہ کریں گے بلکہ ہمارے بحری علاقہ میں جو آبدوز کشتی نظر آئے گی اس پر بے تحاشا حملہ کردیں گے۔
برطانیہ کے صبر کا پیمانہ بہت وسیع معلوم ہوتا ہے، کہ اتنے عرصہ میں لبریز ہوا شاید اب بھی اس پیمانے میں کوئی سوراخ ہو جائے جس کے سبب سے اس کے لبریز ہونے کی نوبت نہ آئے۔

مصر کے شاہ فاروق کی عمر برسوں پورے اٹھارہ سال کی ہوگی، لیکن چونکہ شادی بھی کرنا تھی اور تخت پر بیٹھنا تھا، اس لئے ان کو سات مہینہ پہلے بالغ قرار دیدیا گیا۔
واقعی حکومت سب کچھ کرسکتی ہے حتیٰ کہ وقت کو بھی آگے پیچھے کیا جاسکتا ہے اسی طرح فرانس میں ایک مرتبہ بجٹ پاس ہوا تھا اور بارہ بجے رات کے بعد نیا سال لگ جاتا تھا مگر بجٹ ۱۲ بجے شام تک ختم نہ ہوسکی، لہذا پارلیمنٹ کی گھڑی ایک گھنٹہ پیچھے کردی گئی۔

ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ

دہلی نگر ۱۶ر فروری آج ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ لازمی پرائمری تعلیم کا سات سالہ کورس جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہ سے درخواست کیگئی کہ وہ آل انڈیا بورڈ قائم کریں۔

ادب لطیف

پیارے تو نہ آیا

از جناب گیان چند مہر نابھوی۔

رات کی چاندنی ستاروں کا جھرمٹ کہہ رہا ہے کہ تو ضرور صبح کو آئے گا میں نے دروازہ کھول دیا تاکہ مجھے یہ انتظار نہ کرنا پڑے اور چپکے سے بستر پر جالیٹا، لیکن میری نگاہیں دروازے کی چوکھٹ پر لگی ہوئی تھیں اور میں متلاشی نگاہوں سے تیری آمد کا انتظار کررہا تھا یکایک فلک کی انجمن رخصت ہوئی اور ماہتاب بلکہ فلک نے جو کہ اپنے رخ پرنور سے دنیا کو روشن کررہا تھا اپنا منھ چھپا لیا اور چڑیوں نے چوں چوں شروع کردی۔

کوئل نے اپنا راگ الاپنا شروع کردیا ان سروں نے میری تصورات کی دنیا میں خلل ڈال دیا، دیکھا صبح ہوگئی نگاہیں چوکھٹ کیطرف تھیں لیکن افسوس چوکھٹ ویسے کا ویساہی ویران تھا۔

اب تو صبح بھی ہوگئی سورج نے اپنی خوشگوار کرنیں دنیا پر پھینکنی شروع کردیں قمری نے کوکو کی صدا بلند کی بھونروں نے پھولوں پر چکر لگانا شروع کردیا۔

لیکن تو نہ آیا

کئی سال تاریکی افسردگی تنہائی میں گذر گئے آنکھیں انتظار کرتے کرتے تھک گئیں چہرے پر جھریاں پڑگئیں بدن مثل سوکھے کانٹے کے رہ گیا لیکن میری امیدوں کے سہارے تو نہ آیا۔

میں نے تیری جدائی میں ہجر کی تاریکی میں اشکوں کے موتی پروئے فلک کے تارے گنے لیکن تو نہ آیا۔

اگر تو ایک بار صرف ایک لمحہ کے لئے آجائے تو میری زندگی کی ٹمٹماتی ہوئی شمع پھر ایک دفعہ نئی روح کا حظ اٹھائے، میری مسرت کی بند کلیاں پھر ایک بار چٹک کر کھل جائیں میرے دل پر جو غم کے بادل چھائے ہیں، گھٹائیں اُمڈ کر آئی ہیں، وہ فوراً اڑ جائیں میرے دل کے آسمان کا مطلع صاف ہو جائے، تو صرف ایک دفعہ ہی برق کی طرح جلوۂ طور کی طرح میرے غمکدے کی تاریکی میں چمک جا، شعاع آفتاب بن کر ہی مجھ تک اپنا نور پہونچا دے۔

گورنر جنرل کے مخصوص اختیارات

لارڈ لنلتھگو گورنر جنرل ہند نے جس دفعہ کے ماتحت یوپی اور بہار کے گورنروں کو احکام جاری کئے ہیں وہ نئے ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ ضمن ۵ حسب ذیل ہے۔

گورنر جنرل اپنے اختیار تمیزی سے کسی وقت کسی صوبہ کے گورنر کو احکام جاری کرسکتے ہیں کہ وہ اپنے انتظامیہ اختیارات کو کس طریق پر استعمال کریں تاکہ ہندوستان یا اس کے کسی حصہ کے امن و امان اور آزادی کو خطرہ عظیم سے بچایا جاسکے۔

یوپی کیبنٹ بھی مستعفی ہوگئی

لکھنؤ ۱۵ر فروری یوپی کی کانگریسی وزارت آج مستعفی ہوگئی ہے، پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم یوپی اور دیگر وزراء گورنمنٹ ہاؤس میں گئے اور اپنا استعفےٰ گورنر کو دیدیا اسکے فوراً ہی بعد کیبنٹ اور گورنر کے پرائیویٹ سکریٹری کی جانب سے بیان شایع کئے گئے مسٹر ڈڈ ہڈسن جو گورنر یوپی سر ہیری ہیگ کے سکریٹری ہیں، مطلع کرتے ہیں کہ ہز ایکسیلنسی

[illegible]

عالم نسواں

یہی انسان کی معراج ہے کہ انسان ہو جائے

ازمحترمہ قمر جہاں صاحبہ لکھنوی

ہم اچھے آدمیوں کی صحبت میں اسلئے بیٹھتے ہیں کہ ہمارے اندر خوبیاں پیدا ہوجائیں اور ہماری برائیاں بھی کم ہوجائیں، اور تعلیم کا مقصد بھی بڑی حد تک یہ ہی ہے کہ ہم اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ ہوجائیں، لیکن اگر ان مرحلوں کو طے کرنے کے بعد بھی ہمارے اندر انسانیت پیدا نہ ہو تو یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے میں نے اکثر بہنوں کو دیکھا ہے کہ وہ زیور تعلیم سے آراستہ ہوتی ہیں۔

بعض گریجویٹ بھی ہوتی ہیں، لیکن ایک بڑی کمزوری ان کے اندر یہ پائی جاتی ہے کہ وہ بے حد مغرور ہوتی ہیں وہ اپنی ہستی کو مرتبہ انسانیت سے بالاتر سمجھتی ہیں اور اپنی غریب بہنوں کو حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھتی ہیں، اب ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ یہ طرز عمل کس حد تک نامناسب ہے اور اس طرز عمل میں اور ایک جاہل دولتمند عورت کے طرز عمل میں آخر کیا فرق ہے۔

میں نہایت خلوص کے ساتھ اپنی بہنوں کو یہ مشورہ دیتی ہوں کہ وہ اس عزیب کی لعنت سے اپنے آپ کو پاک کریں اور اپنے اندر انکسار پسندی کی شان پیدا کریں۔ انکساری اور خاکساری خدا کو بھی پسند ہے اور خدا کی مخلوق بھی اس سے راضی رہتی ہے۔

جو اپنے دل میں اس بات کا خیال نہیں کرتیں کہ غرور کرنے سے کچھ عزت حاصل ہوتی ہے وہ بالکل غلط فہمی میں مبتلا ہیں روزمرہ کا مشاہدہ یہ ہے کہ جو مالدار یا تعلیمیافتہ خواتین غریب مجبور عورتوں کو حقیر اور ذلیل سمجھتی ہیں اور ان سے سیدھے منھ بات نہیں کرتیں اور اپنے آپ کو اعلیٰ ترین تصور کرتی ہیں۔

ممکن ہے ان کے منھ پر کوئی کچھ نہ کہتا ہو لیکن عام طور پر ان کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور جب کسی مجلس میں اظہار خیال کا کوئی موقعہ ہوتا ہے تو مغرور عورتوں کی تمام برائیاں آپس میں بیان کی جاتی ہیں لہذا یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ غرور کرنے سے عزت حاصل ہوتی ہے، عزت حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اپنے آپ کو غرور و تکبر سے اپنے آپ کو پاک کیا جائے اپنے اندر انکساری کی شان پیدا کی جائے اور غریب بیکس بہنوں کی دستگیری کی جائے اس طرز عمل سے صحیح عزت حاصل ہوتی ہے اور وہ غیر فانی ہوتی ہے۔

میں غرور کرنے والی بہنوں سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر وہ کس بات پر غرور کرتی ہیں؟ اگر ان کو اس بات پر غرور ہے کہ ان کے پاس مال و زر ہے تو مال و زر ایک آنی جانی چیز ہے آج ایک شخص مالدار ہے کل وہ بھیک مانگتا ہوا نظر آتا ہے اب تک ہزاروں مالدار عورتیں دنیا میں پیدا ہوئیں کس کا مال کس کے ساتھ گیا اور کس کی زندگی باقی ہے؟

کل ملکہ ثریا افغانستان کی ملکہ تھیں آج روم کے ایک معمولی مکان میں رہتی ہیں، ایک زمانہ تھا کہ مغل عورتیں شاہی قلعہ میں رہتی تھیں آج شکستہ مکانوں میں رہتی ہیں، پھر ایسی ناپائدار چیز پر غرور کرنے سے کیا فائدہ؟ اور اگر حسن و جمال پر غرور ہے تو یہ بھی ایک فانی چیز ہے۔

لہذا بہتر یہ ہے کہ ان فضول باتوں سے اپنے دامن کو محفوظ رکھا جائے۔ ع
عرش تک ہو نہیں سکتی جو رسائی نہ سہی
یہی انسان کی ہے معراج کہ انسان ہو جائے،

بچوں کی دنیا

میرا ایک دلچسپ سفر

ایک اتوار کا ذکر ہے کہ میرے چند پڑوسیوں نے تیسرے پہر کے وقت شکار کے لئے چلنے کا ارادہ ظاہر کیا، مجھے بہت شوق تھا کہ شکار میں جاکر دیکھوں کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔

چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا ہمارے ساتھ کھانے پینے کا سامان چائے اور روٹی وغیرہ تھی، ہم شکار گاہ کے جنگلوں میں تقریباً تین بجے پہونچے، میرے دوستوں نے شکار کھیلنا شروع کردیا میں ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا شکاری دوست ادھر ادھر چلے گئے تھے بیٹھے بیٹھے تھک گیا تھا کہ یکایک سامنے سے ایک خرگوش دوڑتا ہوا آیا، میں خرگوش بہت پسند کرتا ہوں اسے دیکھتے ہی دوڑا جھاڑیوں کے پیچھے سے چھپتا چھپاتا ہوا پہونچا اور اس کو پکڑنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اس قدر تیز بھاگا کہ یکایک نظروں سے [illegible] ہوگیا اب جو میں اپنی جگہ واپس لوٹنا لوٹنا چاہتا ہوں تو راستہ بھول گیا۔

اب میں بہت تھکا ہوا تھا اس لئے ایک پتھر پر بیٹھ کر ذرا پیر پھیلا دئے، ابھی آرام کئے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ قریب سے پھنکار کی آواز کانوں میں آئی مڑ کر دیکھا تو ایک کالا سانپ اپنا پھن اٹھائے میری طرف آرہا ہے میں ڈرا تو بہت لیکن کہ میں بھاگنے کی کوشش کرتا تو شاید وہ مجھے ڈس لیتا اس لئے میں نے ہمت کرکے اپنا سکاؤٹ چاقو پیٹی میں سے نکالا اور زور سے اس کی طرف نشانہ تاک کر پھینکا مگر وہ اس کے لگا نہیں، اور وہ سانپ "سر" سے ایک قریب کی جھاڑی میں گھس گیا۔

میں بڑی مشکل سے اٹھا اور اس طرف چلا جہاں میرے دوستوں کے ملنے کی امید تھی راستہ میں مجھے ایک گاڑی گذرتی ہوئی نظر پڑی، میں خوفزدہ تو پہلے ہی تھا گاڑی کے نزدیک پہونچکر یہ سمجھا کہ اس میں بیٹھ کر چلا جاؤں مگر جب اسے بالکل خالی پایا تو میری مایوسی کی کوئی انتہا نہ رہی، ادھر ادھر نظر ڈالی تو دیکھا کہ قریب کی جھاڑیوں میں کچھ اوباش خانہ بدوش لوگ بیٹھے ہوئے سرگوشیاں کررہے ہیں معلوم ہوتا کہ یہ گاڑی انھوں نے مسافروں کو پھانسنے کے لئے جنگل کے درمیان کھڑی کی تھی یہ سوچ کر کہ بدمعاش مجھے لوٹ نہ لیں میں وہاں سے کھسک چلا لیکن تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ میرے پیروں میں چھالے پڑگئے پریشان تھا کہ راہ کیونکر طے ہوگا پھر سوچا کہ خواہ کچھ ہی ہو ایکبار پھر گاڑی کی طرف چلو اگر موقع لگے تو کیوں نہ اس کے گھوڑے پر بیٹھ کر اپنا راستہ طے کیا جائے رات ہوچکی تھی اور میں اندھیرے میں چپکے چپکے گھوڑا گاڑی کے پاس پہونچ گیا چاروں طرف نظریں اٹھا کر دیکھا تو ڈاکو مجھے دکھائی نہیں دئے شاید وہ اپنے شکار سے مایوس ہوکر کہیں چلے گئے ہونگے ورنہ ضرور ضرور گرفتار کرلیتے۔

میں نے موقع غنیمت سمجھا اور گھوڑا کھول کر گاڑی پر سے چڑھ کر ہوا ہو گیا نہ معلوم کس طرح میں یکایک اس جگہ آپہونچا جہاں سے دوست مجھے تلاش کرتے ہوئے آپہونچے تھے جب میں نے اپنے سفر کی دلچسپ داستان سنائی تو وہ بہت خوش ہوئے اور وہ گھوڑا اس واقعہ کی یاد میں اب تک میرے پاس موجود ہے۔

پردۂ فلم

فلمسازوں کا قومی فرض

فلمسازوں کو اس بات کا احساس کرایا جانا چاہئے کہ ان کے ذمہ بھی کچھ قومی فرض ہے انھیں ایسی فلمیں تیار کرنا چاہئے جن سے قومی ترقی ہو اور اگر ان کوششوں کے باوجود فلم ساز اس طرف توجہ نہ دیں تو پھر انھیں اس بات کے لئے مجبور کرنا چاہئے کہ فلمیں پروپیگنڈے کا زیادہ مفید اور زود اثر طریقہ ہے اس طرح جو پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔

وہ سیدھا دل پر اثر کرتا ہے اور ایسے لگاتار پروپیگنڈے کی وجہ سے انسان غیر ارادی طور پر متاثر ہوکر وہ کام کرنے لگتا ہے، جس کا پروپیگنڈا کیا گیا ہوتا ہے۔

فلمیں عوام کی زندگی میں تبدیلی پیدا کرنے والی ہوتی ہیں انسان جیسی فلمیں دیکھتا ہے آہستہ آہستہ اس کی زندگی میں بھی ویسی ہی آجاتی ہے۔ اگر ہندوستانی قومی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ میں فلم کمپنیوں سے امداد حاصل کریں، اور اس طرح کی فلمیں تیار کرا کر پبلک کے سامنے پیش کریں جن کے دیکھنے سے عوام میں ترقی کرنے کا جذبہ پیدا ہو اور عوام اس سے ایسے متاثر ہوں کہ اس پر غیر ارادی طور پر عمل کرنے سے مجبور ہو جائیں۔

اس اعتراض کے جواب میں کہ کیا فلمیں ایسا اثر پیدا کرسکتی ہیں، میں جذباتی فلموں کی مثال پیش کروں گا ایسی جذباتی فلموں کی تعداد کم نہیں جن کے دیکھنے سے دل پر کیف کا عالم چھا جاتا ہے اور جن کے خاتمہ کے بعد کافی دیر تک عوام کے حواس قایم نہیں رہتے۔

جب فلمیں ایسا اثر کرسکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ وہ دل میں ایسا جذبہ پیدا کرسکیں جن سے انسان ترقی کرنے پر خود بخود مجبور ہو۔ جب فلموں میں چوری کرتے دیکھ کر انسان چوری کی طرف راغب ہو جاتا ہے، تو قومی ترقی کی فلمیں دیکھ کر وہ کیوں ترقی کے لئے قدم نہیں اٹھائیگا لیکن ضرورت تو اس بات کی ہے کہ ایسی فلمیں تیار کی جائیں، جب گاؤں کی فلموں سے عوام میں گانے بیماری کی طرح پھیلتے جارہے ہیں تو آخر کون سی ایسی وجہ ہے جس سے قومی ترقی والی فلموں کے بعد انسان قومی ترقی کرنے کی کوشش نہیں کریگا جب یہ کہا جاتا ہے کہ اخلاق سے گری ہوئی فلمیں دیکھنے والے کے اخلاق پر برا اثر کرتی ہیں تو کیوں نہیں کہا جاتا کہ ترقی پسند فلمیں عوام و ملک کو ترقی کی طرف لے جانے والی ثابت ہونگی اور جب ایسا ہوسکتا ہے تو ہندوستانی فلمساز کیوں ایسی فلمیں بنانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے یہ اعتراض کہ ایسی فلمیں کامیاب نہیں ہوسکتیں جب سارا ملک قوم پرستی کی رو میں بہا جارہا ہے تو پھر کیوں ایسی فلمیں کامیاب نہیں رہ سکتیں۔ غلط ہے بلکہ امید ہے کہ قوم پرستانہ خیالات رکھنے والے جن کی ملک میں اس وقت کمی نہیں ہے۔ انھیں بہت زیادہ پسند کریں گے۔

کانگریس کا آیندہ طرز عمل

حکومت کے رویّہ کا انتظار

دہلی ۱۶ر فروری سبھاش بابو، پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل نے آیندہ طرز عمل کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے مہا تماجی سے آج سب سے پہلے ملاقات کی۔

معلوم ہوا ہے کہ جب تک یہ نہ معلوم ہو حکومت صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے گی اس وقت تک کانگریس اپنا آیندہ طرز عمل ظاہر نہ کرے گی۔

اقوال زرّیں

نیک عمل کے معاوضہ کی تلاش نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ خود اپنا معاوضہ ہے (ملٹن)

عام طور پر یہ اعلیٰ کامیابی کی دلیل ہے کہ سخت سے سخت مطلب کو بھی نہایت آسان اور سادہ طریقہ سے بیان کرد (ایمرسن)

روح کے پردے میں سے ہمارے احساسات کو جو کچھ محسوس ہوتا ہے اس کی تشریح کو فن لطیف کہتے ہیں۔ (راڈ گارالن)

آہستہ سوچنا عقلمندی ہے اور آہستہ گانا بے وقوفی ہے (نطشے)

شاعری میرے واسطے ہمیشہ ایک الہیاتی کھلونا ہے (ورڈ سورتھ)

موسیقیت میں کچھ جادو ضرور ہے (گوئٹے)

ہومر کو اس خیال سے پڑھو کہ وہ گلیوں میں گاتا ہوا پھر رہا ہے۔ (ہرڈر)

عزم کا انجام کامیابی اور غفلت کا انجام محرومی ہے۔ (سید ظہیر زیدی)

محرومی یہ ہے کہ خدا کیطرف سے توفیق جیز نہ ہو۔

دولت کا جمع کرنا غم میں مبتلا ہونا ہے

اپنی حاجت سے پہلے دوسروں کی حاجت روائی کرنا بہت بڑی فضیلت ہے۔

انصاف ہر ایک کو پسند آتا ہے اور ظلم کسی کو بھی نہیں پسند آتا۔

موج تبسم

گاہک (دوکاندار سے) کیا یہ کپڑا اونی ہے

دوکاندار:- جی ہاں خالص اونی

گاہک:- مگر لیبل پر تو سوتی لکھا ہوا ہے۔

دوکاندار:- حضور یہ لیبل تو چوہوں کو دھوکہ دینے کے لئے چسپاں کر رکھا ہے۔

اجنبی:- جناب اسپتال پہونچنے کا سیدھا راستہ کونسا ہے۔

ظریف:- آپ کسی چلتی ہوئی گاڑی کے نیچے دب کر کچل جائیے، فوراً اسپتال پہونچ جائیے گا۔

دیہاتی:- بابوجی ایک ٹکٹ دیدیجئے

اسٹیشن ماسٹر:- کہاں کا!-

دیہاتی:- بابوجی؟ سسرال کا۔

گاؤں والا:- (پوسٹ ماسٹر سے) کیوں جی میرے نام کوئی چھٹی آئی ہے۔

پوسٹ ماسٹر:- تمہارا نام کیا ہے!

گاؤں والا:- بابوجی میرا نام تو چھٹی پر ہی لکھا ہوگا۔

ماسٹر:- (ایک لڑکے سے) بنجر یا او سرزمین کس کو کہتے ہیں؟

شاگرد:- جہاں کچھ بھی نہ اگے

ماسٹر:- مثلاً۔

شاگرد:- جیسے میرے دادا کا سر۔

باپ:- بیٹا تم نے یہ کتاب کہاں تک پڑھی ہے

بیٹا:- جہاں تک روشنائی کے دھبے ہیں۔

بیوی:- پیارے؟ -

شوہر:- ہاں پیاری؟ -

بیوی:- تم چپ رہو، میں تو اپنے کتے کو بلا رہی ہوں

دلچسپ معلومات

عجیب کھاد

ملک ہنگری کے ایک تجربہ کار ڈاکٹر نے ایک عجیب وغریب قسم کا کھاد تیار کیا ہے۔ جسے سبزی کے کھیتوں میں ڈالنے سے پانچ گنا زیادہ ترکاریاں پیدا کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً اگر آلو بوتے وقت یہ کھاد آلوؤں کے کھیتوں میں چھڑک دیا جائے تو فٹ بال کے برابر آلو پیدا ہوں گے۔

برقی کپڑے

امریکہ میں ایک عجیب وغریب قسم کا کپڑا ایجاد کیا گیا ہے جو بجلی کے کرنٹ سے گرم ہو جاتا ہے اس میں تانبے کے باریک تار، سوت اور ریشم، اور اون وغیرہ کے تاروں کے ساتھ بنے ہوئے ہیں یہ تار ایسے ہوتے ہیں کہ انھیں بننے میں کسی خاص مشین کی ضرورت نہیں پڑتی خیال کیا جاتا ہے کہ کمروں کو گرم کرنے کے لئے یہ تار خاص طور پر مفید ہونگے

طیارہ نما کشتی

پورٹ لینڈ میں ایک نئی وضع کی کشتی تیار کی گئی ہے، اس کی ساخت اور انجن ہوائی جہاز کے اصول پر رکھی گئی ہے، اس کی بناوٹ اس طرح کی ہے کہ ہر موسم میں چلنے میں محفوظ رہتی ہے یہ کشتی چالیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی ہے۔

اس کے ساتھ آکسیجن ٹینک بھی ہوتے ہیں۔

یہ جدید طیارہ نما کشتی ایمبولینس کے واسطے تیار کی گئی ہے۔

افسانہ

ہندوستان میں مختصر افسانوں کا جنم!

از شریمتی، اے، کے، دت،

مختصر افسانے وہ چیز ہیں جن کی مقبولیت اور دل پسندی کبھی کم نہیں ہوتی، شاعری کچھ عرصہ کے بعد لوگوں میں اپنی رعنائی اور خوبصورتی کھو دیتی ہے ایک زمانہ آیا جب طویل ناول بھی بیکار ہو گئے مگر مختصر افسانوں کی جو مانگ اور دلچسپی شروع سے قایم ہے وہی ابتک چلی آتی ہے

اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ مختصر افسانے لٹریچر کا وہ صنف ہیں جس کے پیغام کو بنیادی طور پر اگر جمہوری کہا جائے تو بجا ہے۔

مختصر افسانے عوالناس کے دل کی گہرائیوں تک اتر جانے والی اور ان کی سمجھ میں جلدی سے آنے والی چیز ہے۔

شاعری کا پیغام اکثر لوگوں کے فہم و دانش اور تعلق قلبی سے دور رہتا ہے مگر نثر میں کہا ہوا ایک ہی فقرہ ایک عجیب انقلاب پیدا کر دیتا ہے اس لئے صحیح پیغام اگر ہے اور جلد تر تاثیر دکھلانے والا اگر کوئی ادبی کرتب ہے تو وہ مختصر افسانہ ہے۔

یورپ میں "ایسوپ" کی کہانیاں قدیم زمانے سے چلی آتی ہیں اسی طرح پنچ تنتر سنسکرت میں ہے ان دونوں میں سے قدیم کون سی چیز ہے سردست اس سے بحث نہیں لیکن یہ بات ضرور ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ کہانیوں کے بہت عمدہ نمونہ ہیں یہ افسانوں کے مجموعے اپنی جگہ عجیب وغریب کہانیوں پر مشتمل ہیں یہ قصہ مختصر "شارٹ" بھی ہیں اور "افسانہ" اسٹوری بھی بیحد ہیں، پنچ تنتر کے علاوہ مختصر افسانوں کے دو اور قابل ذکر مجموعے سنسکرت زبان میں پائے جاتے ہیں، ایک کا نام جیکا اور دوسرے کا نام برہیت کتھا ہے۔

اصل برہیت کتھا پہلے پالی زبان میں لکھی گئی تھی، مگر بعد میں میں اس کو دو حصوں میں سنسکرت میں ترجمہ کیا گیا، ایک کا نام سرت ساگر ہے اور دوسرے کا نام برہیت کتھا منجری ہے اول الذکر میں قدیم ہندوستان کے طرز حیات کے بارے میں بہت خوبصورت اور دلچسپ قصے ہیں، دوسری کتاب میں ہندوستان کی اصل زندگی کی منہ بولتی تصویریں ہیں اور دل خوش کرنے والے پیرائے میں اخلاقی انسانی ہمدردی اور نیک زندگی کے احوال ظاہر کئے گئے ہیں۔

یہ قصہ بہت صاف ستھرے نہایت روشن تخیل اور بے پناہ نفاست سے لبریز ہیں قصوں کے یہ دونوں مجموعے سوال جواب اور آپس کی بات چیت کے انداز میں لکھے گئے تھے اس سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ لٹریچر کی یہ صنف عوام اور زیادہ تر عوام کی ہی ذات وصفات سے تعلق رکھتی ہے۔

"جتیک کا کے حقوق میں دراصل مذہبی اور اخلاقی اسباق اور اصول زندگی تلقین کئے گئے ہیں، مہاتما بدھ کی زبان سے اس میں مہاتما بدھ نکتے ہیں کہ انسان کو نئی نئی جون ملتی رہتی ہے اور اسے ہزاروں شکلوں میں سے گذرنا پڑتا ہے آواگون کے اس چکر سے پہلے انسان کو نجات نہیں مل سکتی، انھوں نے بتایا ہے کہ میں خود بھی ہزاروں جنم لوں گا، تب جاکر مجھے سمبودھی اور نزوان یعنی نجات اور معرفت کامل سمبودھی حاصل ہوگی۔

مہاتما بدھ نے ساری کہانیاں خود نہیں بنائی ہیں بلکہ عام قصے کہانیوں لوگوں کی ضرب الامثال کہاوتوں اور مشہور خلایق کہانیوں کو اپنے کرداروں کے ذریعہ اصول زندگی سکھانے کیواسطے استعمال کیا ہے تاکہ لوگ ان چیزوں سے آگاہ ہونے کے سبب بہت جلد ان کا صحیح مفہوم و مدعا سمجھ لیں

اس غرض سے مہاتما بدھ نے تمام مشہور قصے ایک جگہ جمع کر دیئے ان کے بیان میں تمام جانوروں کی کہانیوں سے لیکر "رامائن" تک کی جس کا اقوال ہمیں "پنچ تنتر" میں ملتا ہے۔

برہیت کتھا (افسانہ عظیم) کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔

اس کتاب کے سارے قصہ نہایت بلند تخیل اور تصور بلیغ کا نتیجہ ہیں اور اس قدر خوبصورت طرز تحریر، ایسا عمدہ پلاٹ اور ایسے بے نظیر دلمیں اضطراب پیدا کرنے والے افسانے ہیں کہ جن کے مقابلے پر سوائے "الف لیلہ" کے قصوں کے اور کسی چیز کو نہیں پیش کیا جا سکتا۔

"کتھا سرت ساگر" قصہ بحر دانش ایک عجیب وغریب مجموعہ ہے حکایات امثال کا اس کی ایک ابتدائی کہانی سننے سے تعلق رکھتی ہے اس لئے از راہ مثال یہاں پیش کی جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک راجہ پانی میں کھڑا ہوا نہار ہا تھا اس کی رانیاں اور محل کی دیگر عورتیں اس کے ساتھ پانی میں کھڑی تھیں اور آپس میں چہلیں کر رہی تھیں، راجہ بھی ان پر پانی کے چھینٹے دے دے کر خوش ہو رہا تھا، ایک رانی سے وہ خاص طور پر چھیڑ کر رہا تھا اور گھڑی گھڑی پانی کے چھینٹے دے رہا تھا اس پر رانی نے راجہ سے کہا "مود کم دلیسی" یعنے پانی نہ پھینکئے!۔

اب ذرا دیکھئے "مادکم" دو لفظوں سے ملکر بنا ہے "ما" اور "ادکم" سنسکرت کے ان دو لفظوں کے معنی گرامر کے اصول اسندھی کے مطابق یہ ہیں، مجھ پر پانی نہ پھینکئے۔

ایک اور سنسکرت لفظ ہے "مودکا" اس کے معنی ہیں مٹھائیاں، راجہ چونکہ سنسکرت زبان سے واقف نہ تھا اس لئے وہ اس فقرہ کا مطلب کچھ کا کچھ سمجھا وہ یہ سمجھا کہ رانی مٹھائیاں مانگتی ہے، راجہ نے حکم دیا کہ بہت سی عمدہ عمدہ قسم کی مٹھائیاں رانی کے لئے ابھی حاضر کی جائیں لیکن رانی نے مٹھائیاں سامنے دیکھ کر ایک قہقہہ لگایا اور راجہ کو اپنی غلط فہمی پر بہت نادم ہونا پڑا اس پر وہ بہت کڑھا اور دل میں سوچا کہ جب تک سنسکرت کی گرامر نہ سیکھ لوں گا اس وقت تک دم نہ لوں گا۔

چنانچہ اس نے اپنے دربار کے بڑے بڑے پنڈتوں کو بلایا اور پوچھا کہ کم سے کم کتنے عرصہ میں آدمی سنسکرت کی گرامر سے واقف ہو سکتا ہے وہ خود ادھیڑ عمر کا آدمی تھا اس لئے لکھنے پڑھنے کے معاملہ میں وہ بچوں کی طرح زیادہ تیزی سے کام نہیں لے سکتا تھا اس لئے اس کے دل میں جلد سے جلد سنسکرت سیکھنے کا شوق پیدا ہو چکا تھا، سنسکرت کی گرامر بہت ٹیڑھی کھیر ہے۔

ایک دو دن میں تو آتی نہیں، بڑے بڑے پنڈت راجہ کے سوال کا جواب دینے سے چکرائے مگر آخرکار اس وقت کے سب سے بڑے عالم گن دھایا نے کہا کہ میں راجہ کو کم سے کم چھ سال میں عمدہ سنسکرت سے واقف کرانے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔

اس راجہ کے دربار میں ایک اور پنڈت سنسکرت کا عالم تھا، جس کا نام "باراروچی" تھا اور گن دھایا سے بہت جلتا تھا اس نے سوچا کہ گن دھایا کو راجہ کی نظروں سے گرانے کا یہی بہترین موقع ہے لہذا اس وقت فائدہ اٹھانا چاہئے

چنانچہ اُس نے راجہ سے کہا "حضور چھ سال تو بہت بڑی مدت ہے آپ کو میں چھ مہینہ میں پوری سنسکرت سکھا دونگا"۔
گن دھایا نے سمجھ لیا کہ چیلنج ہے دراصل اسے راجہ کی نظروں سے گرانے کے لئے، چنانچہ اُس نے اس کا جواب دیا کہ اگر بارا روچی چھ ماہ میں سنسکرت گرامر سکھا دیگا تو میں خدا اور انسان کی بتائی ہوئی تمام زبانوں کو بولنا ترک کر دوں گا۔"
بارا روچی نے سوچا کہ اس نے محض جلن کی وجہ سے جو بڑا دعویٰ کیا ہے، چھ ماہ میں اسے کسی طرح پورا نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ بہت گھبرایا کہ اب کیا کرے مگر اُس نے ہمت نہ ہاری اور پہاڑوں پر تپسیا کرنے چلا گیا۔ تپسیا کے دوران میں اس نے "کارتکیہ" دیوتا کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ جو گڑبڑی بنانے اور مشکل کو آسان کرنے کا دیوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ "کارتکیہ" دیوتا خوش ہو گیا۔ اور اس نے ایک مختصر اور آسان گرامر بنا کر "بارا روچی" کو دی، جس کا نام اس نے "اپنی سواری کے مور کے دم پر" کلپہ" رکھا۔
چنانچہ بارا روچی پنڈت نے چھ ہی مہینہ میں راجہ کو گرامر سے آگاہ و واقف کر دیا اب گن دھایا جی کے لئے سوائے اس کے اور کوئی رستہ باقی نہ تھا کہ دربار چھوڑ کر اور دنیا کی سب بولیوں اور زبانوں کو چھوڑ کر کہیں بن میں نکل جائیں، چنانچہ بندھیاچل پہاڑوں میں چلے گئے۔ اور اپنے ان "بھوتوں کی زبان" میں" کہانیاں لکھنے میں صرف کرنے لگے، یہ زبان پراکرت زبان کی ایک نہایت معمولی قسم ہے جو وحشی قبائل کسی زمانہ میں شمال مغربی ہندوستان میں بولا کرتے تھے۔
گن دھایا نے بیسیوں کہانیاں تھنے عرصہ میں لکھ ڈالیں، اور آخرکار فیصلہ کیا۔ کہ ان سب کہانیوں کو تلف کر دیا جائے۔ کہانیوں کو تلف کرنے کے لئے وہ آگ کے سامنے بیٹھ گیا۔ ایک ایک صفحہ اپنی کتاب کا خود پڑھ کر سناتے جاتے تھے اور ایک ایک صفحہ آگ میں ڈالتے جاتے تھے۔ اس بات کو بھی عرصہ دراز گذر گیا، گن دھایا کی کہانیاں سننے والے کون تھے؟ جنگل کے چرند پرند اور وحشی جانور، درندے وغیرہ، وہ عادی ہوگئے تھے کہ گن دھایا جی کے گرد آکر صبح کو جمع ہو جائیں۔ اور کہانیاں سنتے رہیں۔ قصہ بتاتا ہے کہ جانور اس قدر محو ہو جاتے تھے کہ وہ اپنا "جانورپن" بھول گئے وہ سب قصوں کے سننے کے عادی ہوگئے۔ اور جنگل میں اُڑنا، چلنا پھرنا بھول گئے۔
ایک روز راجہ ایک شکار کے پیچھے جنگل میں نکل کھڑے ہوئے اور چلتے چلتے اُس جگہ تک آگئے جہاں گن دھایا جی نے اپنا استھان بنا رکھا تھا۔ راجہ جا کر گن دھایا جی کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور کہانیاں سننے میں محو ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت تک اصل کتاب کے ۹۹ حصے تلف کئے جا چکے تھے مگر راجہ نے جا کر ایک حصہ بچا لیا اور گن دھایا جی کو بڑی عزت اور محبت کے ساتھ اپنی راجدھانی میں واپس لے گیا۔
کہتے ہیں کہ یہ کتاب سنسکرت میں ترجمہ ہوئی صرف ایک حصہ میں اس قدر وسیع اور ضخیم ہے کہ پوری الماری بھری جا سکتی ہے۔ اگر کہیں ۹۹ حصے بھی باقی رہ جاتے تو نہ معلوم داستان کا کیا عالم ہوتا؟
بمبئی ۱۵ فروری۔ گورنمنٹ بمبئی کی کیبنٹ نے اپنے اجلاس میں اسپیشل پاور بزایمرجنسی ایکٹ (ہنگامی اختیارات) کے قانون کے منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے ایک بل مرتب کیا جائے گا۔

گئوشالہ نمایش میں مہاتماجی کی تقریر

وٹھل نگر ۱۳ فروری۔ مہاتما گاندھی نے آج گئوشالہ نمایش میں ایک کثیر مجمع کے روبرو تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر تقریر کرنے کے لئے میری مطلق خواہش نہ تھی۔ اور نہ میرا یہ خیال تھا کہ مجھ سے نمائش کا افتتاح کرنے کے لئے کہا جائے گا۔ میری قوت محدود ہے اور مجھ میں جو کچھ قوت باقی رہ گئی ہے۔ اسے میں قومی کاموں کے لئے محفوظ رکھنا چاہتا ہوں۔ بنگال اور سرحد کا مسئلہ بہت ہی اہم ہے۔ جو کہ ابھی تک طے نہیں ہونے پایا ہے۔ لہذا مجھے دونوں صوبوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنی قوت کو احتیاط کے ساتھ محفوظ رکھنا ہے۔ ممکن ہے کہ میں انھیں کمل طور پر حل نہ کر سکوں تاہم مجھے بڑی احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے۔
سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مہاتما جی نے کہا کہ گئو رکھشا کا مسئلہ ایک پیچیدہ مشکل مسئلہ ہے۔ میں ۱۸۹۰ء سے برابر اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ ہمارے بہت سے نقائص اور ہماری بہت سی مصیبتیں ہماری کاہلی اور جہالت کا ہی نتیجہ ہیں۔ ہماری مصیبتوں میں ایک افلاس بھی ہے ماہرین اقتصادیات سے اس مسئلہ پر بحث کر چکا ہوں اور میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ گئو کو بھینس کی جگہ ملنا چاہیئے۔
آج ہماری حالت بہت ہی دردناک ہے صرف راجے مہاراجے اور مالدار لوگ ہی گائیں رکھ سکتے ہیں۔ غریبوں کے لئے گائے کا دودھ اور گھی حاصل کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ بازاروں میں ملاوٹی گھی اور دودھ ملتا ہے۔ ہم باردولی میں اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن وہاں کے لوگوں کا بھی یہی خیال ہے کہ بہ نسبت گائے کے بھینس سستی پڑتی ہے۔ اگر ہم وسیع نظریہ سے اس مسئلہ کی تواریخ اور اس کے اقتصادی پہلو کا مطالعہ کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ بہر صورت گائے کی حفاظت کرنا لازمی ہے۔ اور باردولی اس کی ایک مثال ہے۔ پرانے زمانہ میں گائے کو سوسائٹی میں ایک اہم پوزیشن حاصل تھی لیکن آجکل سے ایک بار سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہم سائنس کے اصولوں کی بنا پر اس مسئلہ پر غور کریں اور قوم گائے کا دودھ پینے کا تہیہ کرے تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس کیلئے رزولیوشن

وٹھل نگر ۱۵ فروری۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج صبح ساڑھے ۸ بجے شروع ہو کر سوا بارہ بجے تک ہوا۔ اور لنچ کے لئے ۱۲ بجے بعد دوپہر ملتوی ہوا۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے آج اخباروں کو سات رزولیوشن دیئے جن کا تعلق ریاست ہائے متحدہ، اقلیتوں کے حقوق، مسئلہ فلسطین، رانی گائیڈالو آسام کی رہائی۔ سرکردہ ہستیوں کا ماتم، اجمیر کے چند دیہات کی ہندوستانی ریاستوں کو منتقلی اور غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں سے ہے
یہ رزولیوشن کل سبجکٹ کمیٹی میں پیش ہوں گے۔ کانگریسی وزارتیں بنانے کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے" واردھا میں جو رزولیوشن پاس کیا تھا اس میں غالبًا ترمیم کی جائے گی۔ سیاسی اسیروں کے متعلق ایک نیا رزولیوشن مرتب کیا گیا ہے

بہار کے سیاسی اسیروں کا معاملہ

بہار کی اس خبر سے کہ کانگریسی وزیراعظم مسٹر سری کرشن سنہا نے سب سیاسی اسیروں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اور اگر گورنر نے

اُن کے فیصلہ میں مداخلت کی تو وہ مستعفی ہونے کو تیار رہیں۔ وٹھل نگر کی فضا میں ایک بجلی سی دوڑ گئی ہے۔ اور مختلف کیمپوں میں اس مسئلہ پر بحث چھڑ گئی ہے کہ کیا اس کا لازمی نتیجہ سب کانگریسی صوبوں میں آئینی جمود ہوگا۔ یوپی اور بہار کی خبروں کا نہایت بیتابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

وٹھل نگر ۱۴ فروری۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے صبح کے اجلاس کی خبر گذشتہ اشاعت میں جا چکی ہے۔ صبح کے اجلاس میں حساب وغیرہ پاس کرنے اور عام صورت حالات پر غور کرنے کے بعد ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر کو پھر ہوا۔ جس میں معلوم ہوا ہے کہ ان پرائیوٹ رزولیوشنوں پر غور کیا گیا۔ جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کی جانب سے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ کے متعلق موصول ہوتی ہیں چند رزولیوشنوں میں اس بات پر زور دیا گیا کہ اس مسئلہ کو کانگریسی حکومتوں کو اور گورنروں کے درمیان آئینی تنازعہ بننا چاہیئے۔ بحث ابھی ختم نہیں ہو سکی۔ کیونکہ کانگریسی وزیراعظم ابھی یہاں نہیں آئے ہیں۔ ورکنگ کمیٹی میں دیگر پرائیوٹ رزولیوشنوں پر بھی غور نہیں کیا گیا جن میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے واردھا اجلاس کے ریاستی رعایا اور فیڈریشن کے متعلق رزولیوشنوں میں ترمیمیں پیش کی گئی ہیں بہار کی کسان سبھاؤں کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے بمبئی کے اجلاس میں جو رزولیوشن پاس کیا گیا تھا اس پر بائیں بازو کی طرف سے جو نکتہ چینی کی گئی ہے اس پر بھی غور کیا گیا۔ سیاسی اسیروں کی رہائی کے مسئلہ کے متعلق ورکنگ کمیٹی اس بات پر متفق نظر آتی تھی کہ کانگریسی وزیروں کو ہر ممکن کوشش ان اسیروں کو جلد از جلد رہا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ البتہ بائیں بازو کا یہ خیال تھا کہ اس مسئلہ کو فوراً ہی آل انڈیا تنازعہ بنا یا جائے۔ لیکن بعض ممبر اس بات کے حق میں تھے کہ ابھی صبر کیا جائے اور حالات کی رفتار دیکھی جائے کل اسی سلسلہ میں مہاتما گاندھی کی رائے لی جائیگی۔ کیونکہ آج آپ کا مون برت ہے سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق انتظامی فیصلہ غالبًا کانگریسی وزیروں کی آمد سے پہلے نہیں ہو سکیگا کیونکہ ان کا نظریہ اس مسئلہ کے متعلق معلوم کرنا نہایت ضروری ہے۔
بعد دوپہر کے اجلاس میں کانگریس آئین میں تبدیلی کرنے کے لئے بہت سی ترمیموں پر غور کیا گیا۔ جن کا تعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں، کانگریس ڈیلیگیٹوں اور پرائمری ممبروں کے چناؤ سے ہے۔
ہری پورا کانگریس اجلاس کے ایجنڈے کے زیادہ تر حصہ پر ورکنگ کمیٹی غور کر چکی ہے اور اب عملی طور سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے روبرو کوئی خاص مسئلہ نہیں ہے سبجکٹ کمیٹی کے لئے ابھی تک کسی رزولیوشن کا مسودہ تیار نہیں ہوا اور ورکنگ کمیٹی کا اجلاس صبح ۸ بجے ملتوی ہوا۔

جاپانیوں نے فرانس کا جہاز پکڑ لیا

شنگھائی ۱۵ فروری۔ جاپان کے جنگی جہازوں نے فرانس کے گیارہ ہزار ٹن والے جہاز "پریزیڈنٹ پالڈور" کو پکڑ لیا جو شنگھائی کو جا رہا تھا۔ اس کی وجہ بیان کی گئی کہ جہاز کے چند آدمیوں نے حفاظتی علاقہ کے فوٹو لئے۔ فرانسیسی قنصل جنرل جہازی کمپنیوں کا ایجنٹ حکام جاپان سے اس بارے میں تبادلہ خیالات کر رہے ہیں اور جہاز کو رہا کرانے کی کوشش کر رہے ہیں

شہید گنج کی واپسی کیلئے ایجی ٹیشن

لاہور ۱۴ فروری مجلس احرار نے شہید گنج کی واپسی کے لئے جو تحریک سول نافرمانی شروع کی ہے۔ اس کا آج ۴۵ واں روز ہے۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کل ۲۳۴ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ حسب معمول آج بعد دوپہر بھی پانچ والنٹیروں کا ایک جتھا وزیر خاں سے مسجد شہید گنج کی جانب روانہ ہوا جو ہی جتھا دہلی گیٹ سے باہر پہونچا اسے گرفتار کر لیا گیا۔ آج بمبئی سے بھی یہاں پانچ والنٹیروں کا ایک جتھا پہونچا۔

سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کا حکم

پٹنہ ۱۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ آنریبل مسٹر سری کرشن سنہا وزیراعظم بہار نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے معاملہ میں ضرورت سے زیادہ دیر ہونے اور بالخصوص ان کے بھوک ہڑتال ترک کر دینے کے پیش نظر ان کی رہائی کے لئے آج باضابطہ طور پر احکام نافذ کر دیئے۔ ان کا شروع ہی سے یہ کہنا ہے کہ موجودہ آئین کے ماتحت سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کا اختیار انکو حاصل ہے۔ اور نہ کہ گورنر کو اپنی مخصوص ذمہ داری کی رو سے۔ وزیراعظم موصوف نے اب گورنر پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اس مسئلہ پر وزارت کے مستعفی ہونے یا کسی نہ کسی صورت میں آئینی جمود کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔

حبش میں بغاوت

عدن ۱۴ فروری۔ معتبر ذرایع سے اطلاع ملی ہے کہ ایک بہت بڑی تعداد میں فوج جس میں زیادہ تر افریقی سپاہی ہیں عدیس ابابا سے مینا شان گل، اماجی، نجم اور ولا ناگو روانہ ہوئی ہے جہاں کہ بغاوت شروع ہو گئی ہے اور اسکو فرو کرنے کی کوشش کیا جائیگی۔ روم کی اطلاع

ڈاکٹر شسنگ اور ہر ہٹلر میں گیارہ گھنٹے تک ملاقات

لندن ۱۳ فروری۔ جرمن ڈکٹیٹر ہر ہٹلر اور آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر شسنگ کے درمیان گیارہ گھنٹہ تک گفت و شنید جاری رہی جس کے بعد ڈاکٹر شسنگ رات کے ۱۱ بجے برچیکیٹا سے روانہ ہوگئے. گفت و شنید کے بعد ایک سرکاری بیان شایع کیا گیا. جس میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر شسنگ نے آبرز سالزبرگ میں ہر ہٹلر سے ملاقات کی اس وقت ہر وان ربن ٹروپ بھی موجود تھے یہ غیر سرکاری ملاقات فریقین کی اس باہمی خواہش کا نتیجہ تھا کہ آسٹریا اور جرمنی کے تعلقات کے بارے تبادلہ خیالات کیا جائے اس سلسلہ میں وائنا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہر ہٹلر کے ساتھ ملاقات کرنے سے پیشتر جس کو انتہائی صیغہ راز میں رکھا گیا تھا ڈاکٹر شسنگ نے ہر ہٹلر اور سائنور مسولینی سے ٹیلیفون پر تبادلہ خیالات کیا. وائنا کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ ہر ہٹلر نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جرمنی اور آسٹریا کے درمیان پھر ویسے تعلقات قایم ہو جانے چاہئیں جو نازی دور سے پہلے تھے. معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر شسنگ نے ہر ہٹلر کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا. کہ جرمنی کو آسٹریا کی آزادی کا احترام کرنا چاہئے.

وائنا کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ ہر ہٹلر اور ڈاکٹر شسنگ کی ملاقات سے اس سے زیادہ کوئی نتیجہ نکلنے کی امید نہیں کہ جولائی ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کے اصولوں کا اعادہ کر دیا جائے. باوثوق طور پر پیش گوئی کی جا رہی ہے. کہ غیر ملکوں کی جانب حکومت آسٹریا کے رویہ اور آسٹریا کے نازی ازم کے متعلق بنیادی قسم کی کوئی رعایت نہ دی جائے گی. برلن کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ یہ ملاقات آسٹریا اور جرمنی کے باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کی جانب سے ایک ٹھوس قدم ہے. لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آسٹریا اور جرمنی کے درمیان کوئی نیا معاہدہ ہوگا یا موجودہ معاہدہ شرائط کو وسیع کیا جائے گا.

یو۔ پی کے قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ

لکھنؤ ۱۴ فروری۔ یوپی کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ نے نازک صورت حالات اختیار کر لی ہے. معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ پر کیبنٹ کی ایک میٹنگ میں غور کیا گیا. جو کہ گورنر کی زیر صدارت منعقد ہوئی لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا. خیال کیا جاتا ہے کہ کل ہری پورہ کو وزیروں کے روانہ ہونے سے پیشتر کوئی نہ کوئی فیصلہ ضرور ہو جائے گا کل پھر کیبنٹ کی میٹنگ ہوگی. یو. پی میں ۱۵ قیدیوں کی رہائی کا معاملہ درپیش ہے

برطانی پارلیمنٹ میں حکومت کا جواب

لندن ۱۵ فروری. گذشتہ رات دارالعوام میں ہندوستان کے متعلق متعدد سوالات کئے گئے. مسٹر سنڈ ہیمن نے دریافت کیا کہ آسام اسمبلی نے کمشنروں اور ان کے سٹاف کی تنخواہوں کے لئے روپیہ منظور کرنے سے جو انکار کر دیا ہے کیا گورنر آسام اس بارے میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں. سرکار کی جانب سے جواب میں مسٹر ونٹرٹن نے "ہاں" میں جواب دیا.

مکمل آزادی

مسٹر سنڈے ہین کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر ونٹرٹن نے جواب دیا کہ ہمیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی کہ ہندوستان میں مکمل آزادی کا اعلان کرنے کی کوئی تحریک ہے. البتہ چند آرگنائزیشنوں نے مکمل آزادی اپنا منزل مقصود قرار دیا ہے.

مسٹر سنڈے ہین نے یہ بھی دریافت کیا کہ آیا حکومت یوپی نے ۲۶ جنوری کو یوم آزادی منانے کے لئے عام تعطیل کی تھی. مسٹر ونٹرٹن نے نوٹس کا مطالبہ کیا.

ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر ونٹرٹن نے فرمایا کہ حکومت ہند پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہر ایک تحریک کے ساتھ سرکار رکھے گی جسکا پہلو آئینی ہوگا

جاپان اور برطانیہ پر وگرام

جاپان کے جواب کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایڈن نے فرمایا کہ جاپان کے جواب سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے. اس پر ملک معظم کی حکومت دیگر ممالک کے ساتھ ملکر غور کرے گی.

کانگریس کمیٹی کی رپورٹ

وٹھل نگر ۱۳ فروری. کانگریس کی طاقت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے. اس سال اصل ممبروں کی تعداد ۳۰ لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے اتنی تعداد دنیا بھر میں کسی جماعت کے ممبروں کی نہیں، اور یہ تعداد سب سے کہیں زیادہ ہے. اور غالبا یہ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہے". یہ انکشاف آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری انڈین نیشنل کانگریس نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کیا ہے.

آپ مزید فرماتے ہیں" جب کبھی بھی کانگریس پر جد و جہد کی شدت کی وجہ سے پابندی لگادی جاتی ہے اور اسے معطل کر دیا جاتا ہے تو ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ختم ہو گئی ہے. اور اس کا وقار کم ہو گیا ہے. لیکن جونہی جد و جہد ختم ہوتی ہے کانگریس پھر طاقتور ہو جاتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے. کہ اس پر جتنی زیادہ سختیاں اور دباؤ ڈالا گیا. اتنی ہی زیادہ یہ مضبوط اور طاقتور ہوگی".

— جبلپور ۱۴ فروری. سی. پی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں مسلم حلقہ سے مسلم لیگ کے امیدوار مسٹر ولی محمد کامیاب ہوگئے.

پنجاب طبی کانفرنس

جو زیر صدارت رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قریشی بمقام امرتسر "ٹاؤن ہال" میں ۲۷ فروری ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوگی اور جس میں ملک کے مختلف حصص سے نامی گرامی اطبا شرکت فرمائیں گے.

حکومت اسپین کو شکست

پیرس ۱۵ فروری۔ پارلس سے اطلاع ملی ہے کہ ٹرویل کے شمال میں جو علاقہ باغی فوجوں نے دوبارہ فتح کیا ہے. اس میں سرکاری فوج کے پانچ ہزار سپاہی ہلاک

بہار کی وزارت کا استعفیٰ

دہلی ۱۵ فروری - بمبئی سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ بہار کی کانگریسی وزارت نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آنریبل مسٹر شری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے:-

جب سے ہم نے عنان حکومت کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے، سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ برابر میری خاص توجہ کا مرکز بنا رہا ہے۔ میں نے اس بارے میں کئی بار گورنر سے گفتگو کی لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ ہماری گفتگو سے کوئی نتیجہ نکلنے کی توقع نہیں ہے تو بالآخر میں نے ان کی رہائی کا حکم دینے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلہ کے مطابق میں نے احکام بھی صادر کر دیئے۔ لیکن گورنر نے گورنر جنرل کی زیر ہدایت گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ (۵) کے ماتحت میرے احکام پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کرنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ اندریں صورت بہ حالت میرے لئے مستعفی ہوتے کے بجائے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ چنانچہ میں اور میرے رفقائے کار اپنا استعفیٰ پیش کر رہے ہیں۔

کانگریسی وزارتوں کے استعفے کا رد عمل

ہری پورہ ۱۵ فروری۔ یوپی اور بہار میں کانگریسی وزارتوں کے استعفے کی خبر پر ہری پورہ میں کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے حکم سے ہی یہ سب کچھ کارروائی عمل میں آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی دیگر کانگریسی وزارتوں کو ان کی تقلید کرنے کی ہدایت کرنے کے لئے ابھی تیار نہیں ہے۔

گورنر سے وزیر اعظم کی گفتگو

ہز اکسیلنسی گورنر کی خواہش پر مسٹر شری کرشن سنہا نے رات ۸ بجے کے بعد ہز اکسیلنسی سے ملاقات کی اور نصف گھنٹہ تک ان سے گفتگو کی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں بڑے تپاک کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔

پارلیمنٹری سکریٹریوں نے بھی استعفیٰ دیدیا

وزیروں کے مستعفی ہونے کے بعد پارلیمنٹری سکریٹریوں نے بھی استعفے دیدیا۔
وزیر اور ان کے ساتھی رات گذرے تک فائلوں پر دستخط وغیرہ کرنے میں مصروف رہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

ہری پورہ ۱۷ فروری۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی اور کانگریسی وزراء اعظم کا مشترکہ اجلاس آج صبح ۹½ بجے پنڈت جواہر لال نہرو کے کیمپ میں منعقد ہوا جس میں بہار اور یوپی کی وزارتوں کے مستعفی ہونے سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا گیا۔ تمام وزیروں اور ممبروں کے ہاتھ میں لارڈ لنلتھگو کے بیان کی نقل تھی جو انھوں نے دارالعوام میں ہندوستانی سانحہ کے متعلق دیا تھا۔ اس بیان سے ممبروں میں جو پہلا تاثر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس بیان سے موجودہ پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور اسمیں ایسی کوئی بات نہیں جس سے صورت حالات بہتر ہونے میں امداد ملے۔ مہاتما گاندھی نے جنکو نمائندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس نے ایک نقل دی تھی۔ لارڈ لنلتھگو کے بیان پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ کل سے مہاتما گاندھی اور ورکنگ کمیٹی کے سرکردہ ممبروں کے درمیان متواتر تبادلہ خیالات ہو رہا ہے پنڈت گوبند بلبھ پنت کے پہنچنے تک جو کہ آج سہ پہر پہنچیں گے کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔
دریں اثنا ڈاکٹر کھرے وزیر اعظم سی پی۔ مسٹر وشوناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ اور مسٹر بی جی کھیر وزیر اعظم بمبئی اور مسٹر سری کرشن سنہا نے اپنا لنلتھگو کمیٹی کے روبرو پیش کیا۔ تمام وزراء اعظم آتے ہی مہاتما جی کی کٹیا میں پہنچے اور ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔

اس سلسلہ میں آیندہ کیا قدم اٹھایا جائیگا اس کا فیصلہ مہاتما گاندھی کی رہنمائی نیز وزراء اعظموں کی رائے پر منحصر ہے۔ ہری پورہ میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ چونکہ کانگریس فیڈریشن کو روکنے کے در پے ہے اسلئے وائٹ ہال (لندن) نے گورنر جنرل اور گورنر کو ہدایت کی کہ کانگریسی وزارتوں کو عہدہ پر نہ رہنے دیا جائے اور انکو اپنی طاقت مضبوط کرنے کا زیادہ موقع نہ دیا جائے سیاسی اسیروں کی رہائی کا مسئلہ ایک آسان بہانہ مل گیا۔

کروڑوں روپے کی بچت

نئی دہلی ۱۴ر فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں ریلوے بجٹ پیش کیا گیا۔ اسمبلی میں مسٹر ٹامس اسٹوارٹ ریلوے ممبر اور کونسل آف اسٹیٹ میں سرگتھری رسل نے پیش کیا۔ جب سنہ ۱۹۳۷-۳۸ء کا بجٹ پیش کیا گیا۔ اس وقت تقریباً ۱۵ لاکھ روپیہ کی بچت کا اندازہ تھا لیکن دراصل ۲½ کروڑ کی بچت ہوئی اور ۱۹۳۸-۳۹ء کے بجٹ میں ۲½ کروڑ روپیہ کی بچت کا اندازہ ہے۔ ریلوں کی بچت میں گزشتہ سال کے مقابلہ میں ا½ کروڑ کا اضافہ ہوگیا ہے۔ اس اضافہ کی وجہ ٹریفک کی آمدنی میں اضافہ ہے سرکاری ریلوں کو ۹۴½ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہونے کی توقع ہے جو کہ گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۲½ کروڑ زیادہ ہے اور ابتدائی اندازہ سے ۳½ کروڑ زیادہ ہے۔ خرچ کا تخمینہ ۶۲ کروڑ ہے۔ جو کہ گزشتہ سال سے ½ اکروڑ زیادہ ہے ۲½ کروڑ کی بچت مرکزی خزانہ میں جائیگی۔ ۱۹۳۸-۳۹ء کے بجٹ میں ٹریفک میں آمدنی کا اندازہ ۹۴½ کروڑ لگایا گیا ہے یعنی جو کہ اس سال ہوئی ہے۔ دسمبر سے ٹریفک کی آمدنی میں کمی اور دنیا کی موجودہ صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آیندہ کے متعلق اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ خرچ کا اندازہ ۶۲½ کروڑ لگایا گیا ہے جو کہ موجودہ سال سے ½ کروڑ زیادہ ہے۔ اخراجات میں اضافہ کی وجہ کوئلہ اور اشیاء خام کے بھاؤ میں تیزی ہے۔ سال کے اختتام پر بچت کا فنڈ ۴۴¾ کروڑ تک پہنچ جائیگا۔ نئے کاموں پر جو رقم صرف کی جائے گی۔ اس کا اندازہ ۱۲¾ کروڑ ہے۔ تقریباً نصف کروڑ سندھ کی ریلوں میں صرف ہوگا۔

پنڈت مالویہ کے چہرے کی جھریاں جاتی رہیں

بنارس ۱۳ر فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پوجیہ پنڈت مدن موہن مالویہ کی کایا کلپ کا علاج الہ آباد میں دریائے گنگا کے کنارے بند کمرے میں جاری ہے۔ اس علاج سے آپ کو زبردست فائدہ پہونچ رہا ہے آپ کی نظر پہلے سے بہتر ہوگئی ہے۔ وزن میں اضافہ ہوگیا ہے اور چہرے کی جھریاں بھی جاتی رہی ہیں۔ ابھی اس علاج کے مکمل ہونے میں ۲۰ دن باقی ہیں۔ ملک کے گوشہ گوشہ میں اس زبردست تجربہ سے بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ پنڈت مالویہ بنارس ہندو یونیورسٹی میں مارچ کے دوسرے ہفتہ میں پہونچ جائینگے جہاں کونسل کی میٹنگوں میں بجٹ پاس کرتے وقت ان کے موجود ہونے کی سخت ضرورت ہے۔

کوئی اتحادی مسلم لیگ میں شامل نہیں ہوا

لاہور ۱۳ر فروری۔ ملک برکت علی ایم ایل اے نے یہ بیان جاری کیا تھا کہ اتحاد پارٹی کے ۲۵ مسلمان ممبران نے مسلم لیگ کے فارموں پر دستخط کردیئے ہیں۔ اور عنقریب ان کے نام کا اعلان کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں اتحاد پارٹی کے سکریٹری سید افضال علی حسنی ایم۔ ایل اے کے ساتھ بات چیت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ تمام ممبروں سے انہوں نے دریافت کیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک اتحاد پارٹی کے ایک بھی مسلمان ممبر نے مسلم لیگ کے فارم پر دستخط نہیں کئے۔ اور نہ ہی کسی کا کرنے کا ارادہ ہے مسلم لیگ کے ساتھ ساتھ معاہدہ کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے اگرچہ یہ سلسلہ ابھی تک منقطع نہیں ہوا۔ لیکن ایسے حالات پیدا ہوگئے ہیں کہ موجودہ وقت میں اتحاد پارٹی مسلم لیگ کی ہائی کمانڈ کے سامنے جھکنے کو تیار نہیں۔

کانگریس کا آیندہ اجلاس کہاں ہوگا

وٹھل نگر۔ ۱۴ر فروری۔ کانگریسی حلقوں کی بات چیت سے یہ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے آیندہ اجلاس کے لئے دو صوبوں کی طرف سے بہت ہی پرزور مطالبہ پیش کیا جارہا ہے۔ ایک مطالبہ تو خان عبدالغفار خاں کا ہے جسے بہت کافی حمایت بھی حاصل ہے۔ انہوں نے کانگریس کے آیندہ اجلاس کو سرحد میں منعقد کرنے کی دعوت دی ہے۔ دوسرا مطالبہ اڑیسہ کے نئے صوبہ کا ہے جو کہ اس معاملہ میں سرحد کا زبردست رقیب بن گیا ہے۔ اڑیسہ کے مطالبہ کے جواز میں یہ دلیل پیش کی جارہی ہے کہ سنہ ۱۹۳۲ء میں پوری میں کانگریس کا ابتدائی اجلاس منعقد کرنا طے پایا تھا جسکی تیاریوں پر کافی روپیہ بھی صرف کیا گیا تھا لیکن تحریک سول نافرمانی کے شروع ہو جانے کی وجہ سے اجلاس وہاں نہیں ہوسکا جہاں تک ممبر کردہ کانگریسی لیڈروں کا تعلق ہے۔ ان کی اکثریت سرحد میں ہی کانگریس کا آیندہ اجلاس منعقد کرنے کی حامی ہے۔

مسٹر جناح کا بیان

دہلی ۱۴ر فروری مسٹر ایم۔ اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے حسب ذیل بیان دیا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے گذشتہ سالانہ اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ممبروں اور لیگ کے اجلاس کے لئے ڈیلی گیٹوں کا انتخاب ۲۰ر جنوری تک ہو۔ چونکہ لیگ کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ شہید گنج کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے لیگ کا خاص اجلاس بلا تاخیر مدعو کیا جائے اسلئے میں صوبجاتی مسلم لیگوں سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنے پریزیڈنٹ سکریٹری اور دوسرے عہدیداروں کا انتخاب کرکے ۱۵ر مارچ سے پہلے الحاق کے لئے درخواست کریں۔

ہمارا مطالبہ انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرانا نہیں ہے۔

سوبھاش بابو کا بیان

کلکتہ ۱۱ر فروری۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب کہ مجوزہ گورنمنٹ کو زیادہ اختیارات دینے کے خیال سے کیا وزیراعظم انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے کوئی نیا قانون بنانے کے مسئلہ پر غور فرمائینگے۔ مسٹر نوائل چیمبرلین نے نفی میں دیا تھا۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے شری یت سبھاش چندر بوس نے فرمایا۔ ہم انڈیا ایکٹ میں ترمیم کرانے کے لئے نہیں لڑرہے ہیں۔ ہمارا مطالبہ تو یہ ہے کہ موجودہ ایکٹ کو ہٹا دیا جائے۔ اور اس کی جگہ باشندگان ہند کا تیار کردہ آئین نافذ کیا جائے۔ جس وقت یہ مطالبہ پورا ہو جائے گا۔ اسوقت ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان مستقل امن قایم ہوسکتا ہے

فیڈریشن کی مخالفت

ہندوستانی عیسائیوں کا ریزولیوشن

مدراس ۱۳ر فروری۔ مدراس کے ہندوستانی عیسائیوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ مجوزہ فیڈریشن کی مخالفت کی گئی۔

ایک رزولیوشن کے ذریعہ شراب بند کرنے کے متعلق حکومت مدراس کی پالیسی کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور چینیوں کی امداد کے لئے فنڈ جمع کرنے کے متعلق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشن کی تائید کی گئی۔

پارلیمنٹ سٹریٹ میں حادثہ

دہلی ۱۴ر فروری۔ پارلیمنٹ سٹریٹ نئی دہلی میں ایک سات سالہ بچہ لاری سے ٹکرا کر مرگیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی عا
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۲۲۴

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور دو شنبہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۳۸ء مطابق ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۹

ادبیات

حیات برزمی

از جناب مسٹر عبدالصمد صاحب برزمی بلند شہری از کانپور

صبح گذری، دن ڈھلا اب ہوگئی شام حیات
رات کل پچھلا پہر ہے گویا انجام حیات

زندگی کی سب اُمیدیں ختم یوں تو ہوچکیں
موت ہی لائے گی شاید اب تو پیغام حیات

ہاتھ کانوں پر میں دھرتا ہوں سہم جاتا ہوں میں
جب کوئی لیتا ہے میرے سامنے نام حیات

جاں نواز ایک ایک نقطہ، روح پرور حرف حرف
زندگی جنکی ہے انکی جان ہی نام حیات

کام ہر اک بے نتیجہ، بے نتیجہ ہر عمل
کوئی دنیا میں نہوگا مجھ سا ناکام حیات

خاک بہتر تھی اگر کچھ روح کو ملتا سکوں
سیم و زر کی جستجو میں کب ہے آرام حیات

کرلے کرلے اب بھی کرلے کچھ نہ کچھ ہو جائیگا
آج بھی باقی ہیں کچھ انفاس ہنگام حیات

رہرو گم کردہ منزل اور بھیانک سماں
جھُٹپٹا سا ہوگیا، اب ہوگئی شام حیات

کاش ہوتا اُس بُلندی پر کہ دنیا دیکھتی!
دور سے آتا نظر ہر ایک کو بام حیات

صدمۂ پیہم سے لغزش ہورہی ہے جان کو
اب چھلکنے ہی کو ہے برزمی مرا جام حیات

زور و طاقت کا بھی اظہار ہے اور ساتھ اسکے | نرمی لہجہ بھی ہے عجز بھی ایثار بھی ہے
بات کچھ ایسی سناتے ہیں گورنر جنرل | گُل خوشرنگ کے پہلو میں نہاں خار بھی ہے
ہے اسیران سیاسی کی رہائی کا یہ حال | لاٹ صاحب کو کچھ اقرار کچھ انکار بھی ہے

دنیائے اسلام

فلسطین کی بدامنی کا انسداد جبر و تشدد سے نہیں ہوسکتا

حکومت کو عربوں کے مطالبات تسلیم کر لینے چاہئیں

ایک انگریزی اخبار کی حق گوئی

لندن کے ایک اخبار "دی ورلڈ نیوز" نے برطانیہ کی موجودہ فلسطینی پالیسی اور قضیۂ فلسطین کے عالمگیر اثرات کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے جس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ خود انصاف پسند انگریز فلسطین کے سلسلہ میں برطانیہ کی موجودہ روش کو انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ذیل میں اس مضمون کے چند اہم اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

فلسطین کی وطنی تحریک نے عربی اور اسلامی ممالک میں ایک زبردست قوت حاصل کرلی ہے جس نے برطانوی ارباب سیاست اور صیہونی زعماء کو بھی حیرت و ہراس میں مبتلا کردیا ہے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ حکومت فلسطین نے جبر و تشدد کی پالیسی، بجویز تقسیم کے نفاذ کا وسیلہ سمجھ کر اختیار کیا ہے۔ اس نے حاکم گلیلی اور عربی قوم کے جانی دشمن مسٹر اینڈریوز کے واقعۂ قتل کو اپنی بے پناہ دہشت انگیزی کا بہانہ بنالیا ہے۔ تمام عرب لیڈروں اور قومی کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ جن میں سے بعض سیشل کے جزیروں میں جلاوطن کردیئے گئے ہیں اور بقیہ قیدخانوں اور چھاونیوں میں مقید ہیں۔ مفتی فلسطین کو بھی گرفتار کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا مگر وہ جامع عمر میں پناہ گزیں ہوئے اور پھر شام کی طرف ہجرت کرجانے کی وجہ سے گرفتار نہ ہوسکے۔ تمام عربی انجمنیں اور جماعتیں معطل کردی گئی ہیں مجلس اسلامی بھی جس کے مفتی فلسطین صدر تھے توڑ دی گئی ہے۔ اسلامی اوقاف کا اہتمام برطانوی حکام کے ہاتھوں میں دیدیا گیا ہے۔

اسوقت بدحال عربی شہروں اور قصبات میں "تادیبی" فوجیں بھیجی جارہی ہیں جو صلح پسند باشندوں پر اسلحہ تلاش کرنے کے بہانے سے گولیاں برسارہی ہیں اور اس قبیل کی دوسری کاروائیاں کررہی ہیں۔

مسٹر اینڈریوز کے قتل کا واقعہ وہشت انگیزی کی موجودہ پالیسی کے لئے نہایت برا بہانہ ہے کیونکہ تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اس واقعہ کا تعلق اس سرقہ اور خیانت سے ہے جو حکومت فلسطین کے بعض برطانوی حکام کی طرف سے سرزد ہوئی ہے۔ حیفا کے سرکاری محکموں میں تحقیقات اور حاکم حیفا مسٹر ڈکنز تھ (انڈریوز کے رقیب) کی روپوشی اس واقعہ کی کڑیاں تھیں۔ لیکن اسکے باوجود حکومت نہ صرف جبر و تشدد کی پالیسی پر قائم رہی بلکہ اس کے دائرہ کو اور زیادہ وسیع کردیا۔

یہ گمان کرنا بہت بڑی حماقت ہے کہ جبر و تشدد سے ملک میں امن و امان قائم کیا جاسکتا ہے، لیڈروں کی گرفتاری سے عربوں کے دلوں میں برطانیہ کے خلاف بغض و عداوت کے جو جذبات پیدا ہوگئے ہیں اُن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ عربوں کے غصہ و نفرت کو فرو کرنے اور اُنھیں برطانیہ کا حقیقی دوست بنانے کا صرف ایک طریقہ ہے کہ فلسطین میں ذمہ دار حکومت کی بنیاد رکھ کر اور جمہوری اُصول کے مطابق پارلیمنٹ قائم کرکے تمام ابتدائی مدنی حقوق باشندگان فلسطین کو تفویض کردئے جائیں۔ دہشت انگیزی سے سوا اسکے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلیگا کہ فلسطین سے باہر برطانیہ کے خلاف نفرت و عداوت کا جذبہ پیدا ہو۔

اسکندرونہ کے متعلق ترکی اور فرانس کا معاہدہ

اسکندرونہ کے متعلق حکومت ترکی اور حکومت فرانس میں جو معاہدہ ہوا تھا اُسے جمعیتہ اقوام کی کونسل نے منظور کرلیا ہے لیکن نے پانچ ارکان پر ایک کمیٹی بنائی ہے جو اسکندرونہ کے انتظامات پر دوبارہ غور و خوض کرے گی۔ معاہدہ کو منظور کرنے سے پہلے کونسل میں فرانس اور ترکی نمایندوں نے تقریریں کیں اور کہا کہ دونوں حکومتیں آپس میں دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتی ہیں اور اُن کا ارادہ کسی قسم کا بگاڑ پیدا کرنے کا نہیں۔ لارڈ کرینبورن نے برطانیہ کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے تعلقات فرانس اور ترکی دونوں سے دوستانہ ہیں۔ ایک تو اس وجہ سے اور دوسرے برطانیہ چاہتا ہے کہ یہ معاملہ خوش اسلوبی سے انجام پذیر ہوجائے۔ اس لئے وہ اس سلسلہ میں ہرممکن امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔

دول اربعہ اسلامیہ میں عسکری اتحاد

الاہرام کا نامہ نگار مقیم استنبول اطلاع دیتا ہے کہ ڈاکٹر رشدی آراس وزیر خارجہ دولت ترکیہ نے بعض مصروفیتوں کی وجہ سے اپنے مجوزہ سفر کو مارچ تک ملتوی کردیا ہے۔ ان کا ارادہ ہے کہ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء میں وہ استنبول سے قاہرہ جائینگے اور وہاں سے شام، پھر شام سے میثاق کے متعلق کانفرنس میں شرکت کے لئے کابل جائیں گے۔ جہاں سے براہ ایران وہ واپس ترکی آئیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ کانفرنس میں میثاق سعدآباد کے بموجب دول اربعہ میں صداقت و دوستانہ تعلقات کی استواری کے مزید ذرائع اور خصوصاً ایک عسکری کانفرنس کے انعقاد پر غور کیا جائیگا جس میں ایران، ترکی، افغانستان اور عراق یعنی چاروں دول متعاہدہ کے نمایندگان عسکری شریک ہوکر مسئلہ وحدت عسکری پر غور کریں گے۔

بچہ سقہ کے وطن میں ایک نئی تعلیم گاہ

حکومت افغانستان نے تعلیمی ترقی کے سلسلہ میں کوہستانی صوبہ میں ایک جدید قدم اٹھایا ہے حکومت بچہ سقہ کے وطن کے علم کی دولت سے مالامال کرنا چاہتی ہے اسلئے اس وقت وہاں بہت سے اسکول جاری کئے گئے ہیں۔ حال میں چاریکار میں ایک علمی درسگاہ کا افتتاح کیا گیا ہے۔ افتتاح کے وقت گورنر کابل اور وزیر تعلیم بھی موجود تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE.

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲ | کانپور شنبہ ۲۶ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۹

وزیر خارجہ برطانیہ کا استعفیٰ

یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ ہندوستان میں آئینی سانحہ کے ساتھ برطانیہ میں بھی آئینی سانحہ رونما ہوا۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن اور نائب وزیر خارجہ لارڈ کرین بورن نے وزیر اعظم اور کیبنٹ کی خارجہ پالیسی سے شدید اختلاف کے باعث استعفے دیدئے ہیں اختلاف کا فوری سبب اٹلی کے ساتھ دوستی قایم کرنے کا سوال ہے وزیر اعظم مسٹر نیوائل چیمبرلین کا یہ خیال ہے کہ برطانیہ کو اٹلی کے ساتھ فی الفور دوستانہ تعلقات قایم کرنے کی تدبیر کرنا چاہیئے۔ اور وہ اس طرح اٹلی اور جرمنی کی دوستی توڑنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

یہ غالبًا ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اٹلی کو یہ پسند نہیں ہے کہ آسٹریا پر جرمنی کا اثر و اقتدار بڑھے علاوہ اس کے اٹلی اور جرمنی کا اتحاد منجلہ دیگر امور کے اس پر بھی مبنی تھا کہ آسٹریا کی آزادی کو ہاتھ نہیں لگایا جائیگا اگرچہ ہرہٹلر نے اپنی تاریخی تقریر میں اعلان کیا ہے کہ آسٹریا کی آزادی کا احترام کیا جائے گا مگر دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ کہ آسٹریا نازی جرمنی کے چنگل میں آ چکا ہے ہٹلر کی تقریر سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ برطانیہ سے اپنی نو آبادیوں کی واپسی کا مطالبہ ترک کرنے کو تیار نہیں اس صورت میں برطانیہ جرمنی کو مطمئن کر سکتا ہے۔ ہٹلر آسٹریا پر قبضہ کے عوض میں اپنے دو رفیقوں یعنی اٹلی اور جاپان کو جو کچھ دینے کو تیار ہے وہ صرف اس قدر کہ منچوریا پر جاپان کا قبضہ اور حبش میں اٹلی کی حکومت جاپان تو منچوریا کے قبضہ سے مطمئن ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ابھی بر سر پیکار ہے مگر اٹلی حبش کی حکومت سے کیونکر راضی ہو کیونکہ وہ تو حبش پر قبضہ کر چکا ہے۔ اب اگر جرمنی آسٹریا کو ہضم کرنا چاہتا ہے تو اٹلی کو اس کے عوض میں کچھ اور ملنا چاہئے۔ اسلئے جرمنی اور اٹلی ایک دوسرے کے رقیب ہیں اور ان دونوں کی رقابت سے فائدہ اٹھانے کا خیال وزیر اعظم برطانیہ کو پیدا ہوا اور وہ چاہتے ہیں کہ اٹلی سے فوری دوستانہ تعلقات پیدا کرکے اٹلی اور جرمنی کے تعلقات کو ناخوشگوار بنا دیا جاوے۔

اگرچہ بظاہر یہ پالیسی صحیح اور ٹھیک نظر آتی ہے مگر اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا روم اور برلن کا اتحاد اسقدر کمزور ہے کہ وہ صرف ایک معمولی سی ترغیب میں ٹوٹ جائے گا۔ ممکن ہے کہ اس کا جواب اثبات میں ہو مگر مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ جو اب تک معاہدہ لیگ کی سرگرمی کے ساتھ حمایت کر رہے تھے اور جو اسپین میں جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم کرنا لیگ کی توہین اور برطانیہ کی علانیہ پالیسی کے خلاف سمجھتے تھے وہ اس کو گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ اسپین کے قضیہ اور اس کے متعلق اٹلی کی مداخلتی پالیسی نظر انداز کرکے اٹلی سے دوستانہ تعلقات پیدا کئے جاویں۔ مسٹر ایڈن کی یہ خواہش اسلئے کچھ بے جا نہ تھی کہ حبش کے معاملہ میں فرانس کے وزیر خارجہ اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سیموئل ہور کے درمیان خفیہ معاہدہ کا بھانڈا پھوٹنے پر بین الاقوامی سیاست میں برطانوی وقار کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا اور مسٹر بالڈون سابق وزیر اعظم کو سر سیموئل ہور وزیر خارجہ کو کیبنٹ سے خارج کرنا پڑا۔

مسٹر نیوائل چیمبرلین نے وزیر اعظم مسٹر ایڈن وزیر خارجہ کی مرضی کے خلاف لارڈ ہیلی فیکس کو ہر ہٹلر سے ملاقات کرنے کے لئے بھیجدیا اور اس کے بعد وزیر خارجہ کی مرضی کے خلاف اٹلی کے ڈکٹیٹر سائنیور مسولینی کو ذاتی خط لکھا جسمیں دوستی کی پیش کش تھی۔ مگر اٹلی کی طرف سے بھی اس کا خشک جواب ملا اس سے برطانوی وقار کو یقینی صدمہ پہنچا۔

واقعات کی رفتار یہ بتاتی ہے کہ خارجہ معاملات میں وزیر اعظم کی عاجلانہ مداخلت کسی موقع پر کامیاب نہیں ہوئی اور اس موقع پر مسٹر ایڈن کا یہ اصرار مناسب معلوم ہوتا تھا کہ اسپین کی جنگ کے متعلق اٹلی کے رویہ کی وضاحت کرائے بغیر مسولینی سے مفاہمت کی گفتگو شروع کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

ان تمام حالات اور واقعات پر نظر ڈالنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ برطانیہ کی کوئی طے شدہ خارجی پالیسی نہیں ہے بلکہ موقع کے لحاظ سے جو بات مناسب اور ضروری معلوم ہوئی اس پر عمل کرنے کی کوشش کی گئی اس سے برطانیہ کے وقار کو کافی نقصان پہونچ چکا ہے اور اگر یہی پالیسی قایم رہی تو بالکل ہی وقار کا خاتمہ ہو جائے گا۔

والیسرائے اور مہاتما گاندھی

یو۔پی اور بہار میں ہز اکسلنسی وائسرائے کی مداخلت کی وجہ سے جو جمود پیدا ہو گیا تھا۔ اور وزراء نے استعفے پیش کر دیئے تھے اور اس سے یہ خوف ہو گیا تھا۔ کہ دیکھئے کیا حالات پیدا ہوتے ہیں مگر کانگریس نے نہایت دانشمندی کے ساتھ اس جمود کو آگے بڑھنے نہیں دیا اور بقیہ کانگریسی صوبوں میں اسکی تقلید نہیں کی گئی اور خود یو۔پی ص

آئینہ کانپور

قومی سہ رنگا جھنڈا

کانپور کی پبلک لائف بھی عجیب و غریب ہے اور کوئی نہ کوئی چپقلش یہاں ہوتی ہی رہتی ہے۔ آج کل امدادی انسٹی ٹیوشنوں میں قومی سہ رنگا جھنڈا لگانے کا قصہ چل رہا ہے کانپور میونسپل بورڈ نے ۱۷ جولائی ۱۹۳۷ء کو ایک رزیلیوشن پاس کیا تھا کہ میونسپل امدادی انسٹی ٹیوشنوں کو سہ رنگا قومی جھنڈا لگانا چاہئے اگر وہ اسکی تعمیل نہ کریں تو انکی امداد بند کر دی جاوے جسکی پوری تفصیل حسب ذیل ہے:- رزولیوشن نمبر ۲۷۶ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۳۷ء (رزولیوشن مسٹر گوپی پرشاد کپور)

"اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جدید کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت آفس منظور کرنے کے حق میں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس منعقدہ واردھا میں فیصلہ کیا ہے لہذا یہ بورڈ طے کرتا ہے کہ نیشنل جھنڈا ٹاؤن ہال اور تمام میونسپل اسکولوں اور دوسری عمارتوں پر لہرایا جائے مزید برآں یہ طے ہوا کہ پراونشیل اسمبلی کے کانگریس پارٹی کے لیڈر پنڈت گووند بلبھ پنت کو جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کرنے کے لئے بلایا جائے اور ان کو ایک ایڈریس بھی دیا جائے اور اس کام کے واسطے ۲۵۰ روپیہ منظور کیا جاوے۔"

بابو گوپی پرشاد کپور نے تحریک کی بابو بخت نرائن سریواستوا اور لالہ منی لال نوٹیا نے تائید کی اور مسٹر ایڈ نے رزولیوشن کی مخالفت کی۔

مسٹر محمد سمیع نے اس رزولیوشن میں مندرجہ ذیل ترمیم پیش کی جسکی تائید پنڈت جگت نرائن شوکل نے کی جو حسب ذیل ہے کہ:-

"سہ رنگا جھنڈا ٹاؤن ہال۔ میونسپل اسکولوں میں لہرایا جائے اور امدادی انسٹی ٹیوشنوں سے کہا جاوے۔ کہ وہ بھی اپنی عمارتوں پر قومی جھنڈا لہراویں اور اگر وہ اسکی تعمیل نہ کریں تو انکی امداد بند کر دی جاوے۔"

اس ترمیم پر کافی بحث و مباحثہ ہوا جسمیں مسٹر سروار کا پرشاد سنگھ۔ پنڈت سری رتن شوکل پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے حصہ لیا اور مسٹر محمد سمیع کی مندرجہ بالا ترمیم کے ساتھ رزولیوشن پاس ہوا صرف مسٹر رائن نے اختلاف کیا۔

۱۷ جولائی ۱۹۳۷ء کے بورڈ میں گیارہ مسلم ممبران میں سے ۱۰ مسلم ممبران موجود تھے اس لئے انکی موجودگی اور انکے اتفاق کرنے کے بعد مندرجہ بالا رزولیوشن منظور ہوا تھا اس لئے رزولیوشن پر ہندو مسلم سوال اُٹھانا بالکل بیجا ہے۔

اس رزولیوشن کے مطابق بورڈ تمام امدادی انسٹی ٹیوشنوں کو ایک گشتی چٹھی معہ رزولیوشن کی نقل کے بھیجکر یہ استدعا کی ہے کہ وہ اپنے اپنے اداروں میں ایک ہفتہ کے اندر سہ رنگا قومی جھنڈا لگا دیں ورنہ انکی امداد اس رزولیوشن کے مطابق بند کر دی جاویگی۔

بورڈ کی تساہلی اور غفلت کا یہ ایک بین ثبوت ہے کہ آٹھ ماہ کے بعد اس رزولیوشن پر اس نے توجہ کی جسکی جسقدر بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اس رزولیوشن کی فوری تعمیل کی جاتی تو شاید اسکی تعمیل میں کوئی اعتراض نہ ہوتا مگر بورڈ کی تساہلی اور بعد از وقت کاموں کا رونا کہانتک رو دیا جاوے

ہم کو اس کا بھی اقرار ہے کہ اس آٹھ ماہ کے اندر کانپور کے ہندو مسلم تعلقات ضرورت سے زیادہ خراب ہو گئے ہیں اور اس موجودہ فضا میں مسلم لیگ کے پیرو سہ رنگا قومی جھنڈا لگانے کو بہت مشکل سے پسند کرینگے۔

مگر مشکل یہ ہے کہ بورڈ سے رزولیوشن ہو چکا ہے اور جب تک خداوندان بورڈ کی تساہلی کی وجہ سے ریزولیوشن کھٹے میں پڑا تھا مگر اب جبکہ اس کا نوٹس لیا جا چکا ہے تو اسکی تعمیل ضروری ہے مگر دوسری طرف مسلم انسٹی ٹیوشن اس پر راضی ہوتے نظر نہیں آتے۔ ہم کسی معاملہ میں جبر و اکراہ کے قایل نہیں اور نہ بورڈ کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ جبر و اکراہ سے کام لے مگر قانونی شکل اسکے سامنے ہے اور وہ اس پر عمل در آمد کرانے کے لئے مجبور ہے اس لئے اس کا حل صرف یہ ہو سکتا ہے کہ مسلم ممبران ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس رزولیوشن کے آخری حصہ یعنی:-

"اگر وہ اسکی تعمیل نہ کریں تو ان کی امداد بند کر دی جاوے۔"

کو منسوخ کرا دیں اور ہندو ممبران اسکی مخالفت نہ کریں۔ ہمارے خیال میں رزولیوشن کا یہ آخری حصہ ضرورت سے زیادہ سخت ہے۔ ہم کو یہ تسلیم ہے کہ اسکی ذمہ داری ہندو ممبران پر نہیں بلکہ مسلم ممبران پر ہے اور ان ہی کی تحریک سے یہ آخری حصہ اصلی رزولیوشن میں شامل کیا گیا ہے مگر کانپور کی موجودہ فضا اسکے لئے موزوں نہیں اس لئے ہم ہندو ممبران سے با ادب یہ استدعا کریں گے کہ وہ موجودہ فضا اور حالات پر نظر کرتے ہوئے اگر اس قسم کا کوئی رزولیوشن بورڈ میں مسلم ممبروں کی طرف سے آئے تو وہ اسکی مخالفت نہ کریں بلکہ پاس ہو جانے دیں۔

سٹی مسلم لیگ کا جلسہ

۲۲ فروری ۱۹۳۸ء کو سٹی مسلم لیگ کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں میونسپل بورڈ کانپور کے رزولیوشن نمبر ۲۷۶ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۳۷ء یعنی "کل وہ ادارے کہ جنکو میونسپل بورڈ سے امداد ملتی ہے اپنی عمارتوں پر کانگریسی جھنڈا لگائیں ورنہ انکی امداد بند کر دی جاویگی"

کے خلاف ایک تجویز منظور کی ہے جسمیں اس تجویز کے خلاف سخت احتجاج اور اظہار ناراضگی کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ لیگ بورڈ کے اس اقدام کو اداره جات کی انفرادی آزادی اور مخصوص حقوق میں مداخلت تصور کرتی ہے' اور اگر میونسپل بورڈ باوجود مسلم لیگ کے احتجاج کے اسکا نات متعلقہ پر اصرار کرے گا تو مسلم لیگ ہر امکانی جدوجہد کے ذریعہ تجویز مذکور کو منسوخ کرانے کی کوشش کرے گی۔

مسٹر نیر کا رزولیوشن

مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے میونسپل بورڈ میں پیش کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نوٹس دیا ہے کہ:- اقلیت اور اکثریت کے تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے بورڈ کا یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ اقلیتوں کے پرچم یعنی مسلم لیگ اور اچھوت جماعتوں کے سبز اور پچرنگ جھنڈے میونسپل بورڈ کی جملہ عمارتوں پر عمومًا اور امدادی اداروں پر خصوصًا کانگریس کے جھنڈے کے ساتھ نصب کئے جاویں اور مسٹر محمد علی جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ سے درخواست کی جاوے کہ وہ جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کریں۔

مسٹر نیر کا ایثار

مسٹر مصطفےٰ حسین نیر نے ایجوکیشن کمیٹی کی ممبری اور وائس پریسیڈنٹ شپ سے استعفےٰ دیکر میونسپل بورڈ سے یہ استدعا کی ہے کہ وہ انکی جگہ کسی مسلم خاتون کا انتخاب کریں تاکہ وہ مسلم مستورات کی کافی نگرانی کر سکیں۔ مسٹر نیر کا یہ ایثار قابل تعریف ہے۔

ہم ایجوکیشن کمیٹی میں ایک علیحدہ عورتوں کی کمیٹی بنانے کی ضرورت پا رہا تھے جبکہ ان حالات اور واقعات سے یہ بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ لڑکیوں کے اسکولوں کی نگرانی پورے طور پر عورتوں کے ہاتھ ہونی چاہئے اور چونکہ بورڈ میں عورتوں کا منتخب ہو کر آنا مشکل ہوتا ہے اور وہ نہیں آ سکتی ہیں اس لئے ۲۔۳ عورتیں باہر سے کو اپٹ کی جا سکتی ہیں مگر ممبران کی خود غرضی اس نہایت ضروری اور مفید کام کو نہیں کرنے دیتی۔

بہر حال اسکی ابتدا مسٹر نیر نے استعفےٰ دیکر کر دی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بورڈ انکی جگہ پر کسی تعلیم یافتہ خاتون کو منتخب کریگا۔

ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ

ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل نے ۱۵ دن کے لئے ڈپلومہ کلاس ملتوی کر دیئے ہیں، اس عرصہ میں ہڑتالی طلبا کے لئے ہوسٹل بھی بند رہیں گے اور آئندہ یہ کلاس ۸ مارچ کو کھلیں گے اور ان طلبا کو لے لیا جائیگا جو غیر مشروط طریقہ سے کالج کے نظام کی پابندی کا وعدہ کرینگے۔

ہندو سبھا

یو۔پی ہندو سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے یو۔پی اور بہار کی آئینی کشمکش پر اظہار افسوس کیا ہے اور گورنروں سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ سیاسی قیدیوں کو جلد رہا کر دیں اور ایک دوسری تجویز میں طے کیا ہے کہ کانگریس کو ہندوؤں کی جانب سے بلا ہندو سبھا کی منظوری کے مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی کہ کانپور میونسپل بورڈ کے ایگزیکیٹو آفیسر رائے بہادر ڈاکٹر ایس۔ ایس۔ توری کی نوجوان صاحبزادی نے اتفاقیہ طور پر جلکر لکھنؤ میں انتقال کیا۔ آنجہانیہ نے دو خورد سال بچے بھی چھوڑے ہیں' ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

کانپور اولن ملس کے مسٹر اے۔ بین کرانٹ منیجر نے ۲۰ فروری کو جارجینا مکرابٹ اسپتال میں انتقال کیا۔ اس روز آپ کی تعزیت میں اولن ملس بند کر دیا گیا آنجہانی کی سروس ۱۸ سال کی تھی اور آپ بہت ہر دلعزیز تھے۔

لڑکی کے بھگانے کے الزام میں سزائیں

مسٹر نائر ایڈیشنل سشن جج کی عدالت سے مسماۃ تارا ساکن جھانسی کے بھگانے کے الزام میں مسٹر دیا نرائن مالک بانگرا ہوٹل محمد ایوب۔ محمد ضمیر کو پانچ پانچ سال قید سخت، اور مسماۃ کرشن کماری و مسماۃ احمدی بیگم کو ۳۔۳ سال کی قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

تحقیقاتی کمیشن

کانپور کے ہنگامہ ۱۲ فروری ۱۹۳۸ء کی مسٹر پنا لال ای۔سی۔ایس کمشنر الہ آباد ڈویژن نے ۱۸ فروری ۱۹۳۸ء ختم کر دی تحقیقات کے سلسلہ میں مسٹر پنا لال نے کانگریس کمیٹی مسلم لیگ۔ مجلس احرار کے علاوہ مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ مسٹر پیرس سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر اے۔ای۔ انزلین ڈپٹی کلکٹر۔ مسٹر اے فاروقی آئی۔سی۔ایس۔ خانصاحب عبد الکریم خانصاحب کوتوال شہر اور دیگر پولیس افسران نے شہادتیں دیں۔

جبریہ تعلیم

ہر خاص و عام سے عرض ہے کہ جبریہ تعلیم کی بابتہ لڑکوں اور لڑکیوں کی اطفال شماری مدرسین کے ذریعہ کی جائے گی لہذا بچوں کے مستقبل کو اچھا بنانے کے لئے اس کام میں ہر ایک آدمی کا فرض ہے کہ وہ اطفال شماری کرنے والوں کی مدد کریں اور نام و پتہ و عمر وغیرہ جو کچھ پوچھیں بالکل ٹھیک ٹھیک مدرسین کو بتلا دیویں' ایسا کرنے سے آپ اپنے شہر و ملک کی بہت بڑی خدمت کرینگے کیونکہ یہی ایک طریقہ ہے کہ جس سے ملک کی کمی تعلیم دور ہوگی اور دوسرے ملکوں کی طرح ہمارا ملک بھی ترقی کریگا اور آزاد ہوگا' ہمیں اُمید قوی ہے کہ ہر خاص و عام اس کام میں پوری امداد پہونچا دینگے۔

آپکا سورج پرشاد اوستھی چیرمین لازمی تعلیم کمیٹی میونسپل بورڈ کانپور

دھلی نگر ۲۱ فروری انڈین نیشنل کانگریس کا ۵۱ واں اجلاس گذشتہ تین روز کی بحث و تمحیص کے بعد جس کے دوران میں نہایت ہی اہم ریزولیوشن پاس کئے گئے، آج رات کو ۱/۲ ۱۰ بجے شام کو ختم ہو گیا، یہ ریزولیوشن مندرجہ ذیل امور سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) وزارتی جمود جس سے متعلق کانگریس نے تاریخی فیصلہ کیا ہے۔ (۲) فیڈریشن (۳) ریاستیں (۴) کسان (۵) اقلیتوں کے حقوق (۶) قومی تعلیم (۷) خارجیہ پالیسی اور جنگ کا خطرہ (۸) سمندر پار کے ممالک میں آباد ہندوستانی (۹) زنجبار (۱۰) فلسطین (۱۱) چین (۱۲) مستثنیٰ علاقے (۱۳) اجمیر میواڑ کے مواضعات کی واپسی (۱۴) تعزیت کا ریزولیوشن (۱۵) آسام کی رانی گیڈالو کی رہائی (۱۶) کینیا اور (۱۷) مدنا پور کی کانگریسی انجمنیں۔

کانگریس کا آیندہ اجلاس مہاکوشل میں ہوگا اجلاس ختم ہونے سے پہلے صدر کانگریس نے استقبالیہ کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا۔

سبد گل

ادھر یوپی اور بہار کی کانگریسی وزارتوں نے ہندوستان میں استعفیٰ دیا، اودھر مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے برطانی کیبنٹ سے استعفٰا دیدیا۔

کون کہتا ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان میں روحانی تعلق نہیں ہے۔

کلکتہ کی خبر ہے کہ وہاں کاغذ کے کارخانہ میں ہڑتال ہوگئی، مالکان کارخانہ نے کچھ نئے آدمی کام پر بھیجے تو ان پر ہڑتالی مزدوروں نے خشت باری کی، تعجب ہے کہ مزدور تو کاغذ جیسی ہلکی چیز کے کارخانے کے آدمی تھے، اور استعمال کی اینٹ جیسی سخت چیز

روس کے ڈکٹیٹر مسٹر اسٹالن نے ایک طویل عرصہ کے بعد ایک تقریر کی جس میں اتنے عرصہ کا جمع شدہ تمام غبار دل سے نکال دیا کہنے لگے کہ ہم تمام دنیا میں بولشوزم کا پرچار کریں گے، ہر ہٹلر بھلا کب خاموش رہنے والے تھے انھوں نے بھی ایک تقریر کر ڈالی اور کہنے لگے کہ ہم ہرگز بولشوزم کا پرچار نہ ہونے دیں گے۔

وہی مثل ہے کہ کمہاروں کی لڑائی میں برتنوں کو خطرہ۔

دیکھئے بیچارے اسپین پر اور ابھی کیا کیا گذرتی ہے۔

حکومت آسٹریا نے ۲۴ ہزار غیر سند یافتہ ملازموں کو سودس سے برخاست کر دیا اور ان سے کہہ دیا کہ ہندوستان چلے آئیں

مرگ انبوہ جشنے دارد۔

سبھاش بابو اپنے صدارتی ایڈریس میں فرماتے ہیں کہ ملک کو کانگریس کے جھنڈے کے تلے جمع ہونا چاہئے۔

کون کہے کہ حضرت پہلے اتنا بڑا جھنڈا تو بنوا لیجئے، جسکے نیچے ۳۵ کروڑ اشخاص جمع ہوسکیں۔

لارس ہمینڈ نامی ایک صاحب بہادر نے "اخبار لندن ٹائمز" میں ایک خط شایع کرایا ہے جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں آئینی اصولوں کے تحفظ سے زیادہ ضروری، مجسٹریٹوں، ججوں، اور پولیس مینوں، کا تحفظ ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جنرل ڈائر تو مر گئے لیکن اپنے شاگرد برطانیہ میں چھوڑ گئے

ہمینڈ صاحب کو یہ بھی الہام ہوا ہے کہ اگر وزارت کو راہ براست نہ لایا گیا تو ہندوستان میں فلسطین کی سی کیفیت پیدا ہونے والی ہے۔

اس کا علاج آسان ہے، صاحب موصوف کو مطلق العنانی کے اختیارات دے کر ہندوستان بھیجدیا جائے۔

تو سارے وحشت انگیز کیا معنی تمام کانگریس مینوں کا ایک ہی دن میں وارا نیارا ہو جائیگا

مسٹر ہمینڈ نے لکھا ہے کہ فلسطین میں انگریزوں کو اس وقت ہوش آیا جب بہت سی بیش قیمت جانیں ضایع ہوچکیں، اور یہ قیمتی جانیں انگریزوں ہی کی ہو سکتی ہیں، ظاہر ہے کہ انگریزوں کے مقابلہ میں عربوں کی جانیں کیسے قیمتی ہوسکتی ہیں۔

لارڈ لوتھین نے وزارتوں کے استعفوں پر رائے زنی کرتے ہوئے گورنر جنرل کو

ادب لطیف

عورت

ازجناب وجاہت علی بی، اے سندیلوی

عورت کیا ہے؟ اسکی تعریف احاطہ تحریر میں آسکتی ہے، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ لطافت کیا ہے، اور کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ حسن کیا شے ہے پھر میں کیونکر کہوں کہ عورت کیا ہے۔

میں صرف اس قدر جانتا ہوں کہ اس کا ایک تبسم دنیا کا سب سے بڑا انعام ہے قدرت کا حسن صرف عورت کی ذات سے ہے اور فطرت میں لچک صرف اس کی عطا کی ہوئی ہے وہ محبت، ہمدردی، تخیل، ایثار کا سرچشمہ ہے اور اس کی ذات کی صرف یہی تشریح ہے۔

میں محبت ہی محبت ہوں محبت کی قسم

بعض آدمی عورت کو بے وفا اور بعض اسے کمزور کہتے ہیں۔

کیا عورت کبھی بے وفا ہوسکتی ہے؟۔ عورت گناہ نہیں کرتی وہ خود گناہ کی طرف بڑھتا ہے تو وہ اپنی النسانیت، سے نزاکت سے، اپنی معصومیت سے اس کے سامنے بے لبس ہو جاتی ہے، عورت کمزور بھی نہیں ہو وہ اپنا خون ان مردوں کو پلاتی ہے جو جوان ہوکر اسے کمزور بتلاتے ہیں وہ اپنے ایک تبسم سے ٹوٹے ہوئے دلوں میں ایک دفعہ پھر امید کی بجلیاں چمکا دیتی ہے وہ اپنے باپ بھائی شوہر اولاد کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہو جاتی ہے، بڑے بڑے بہادر اور طاقتور دل اس کی ایک نظر کے محتاج ہیں اور اس کا ایک اشارہ بڑی بڑی سلطنتوں کے لئے فنا اور بقا کی میزان ہے۔

وہ طاقت اہمیت، جرات کا چراغ منزل ہے، اور کہ وہ خود سب سے بڑی طاقت ہے، عورت کائنات کی ماں ہے۔

وہ حسن ہے اور محبت بھی، ماں بھی بہن بھی، بیوی بھی، اور بیٹی بھی۔

فلسطین میں حالات کی رفتار

حیفہ ۱۹ر فروری برطانی سکوائڈرن لیڈر (میڈیکل) ایڈرسن کو تھلٹ کے قریب ہلاک کردیا ایک گروہ نے یہودی ٹیکسی پر چھپ کر بہت نزدیک ہوکر فائر کئے ایک انگریز خاتون بھی شدید زخمی ہوئی۔

مورد الزام ٹھہرایا ہے، اس پر مسٹر ہمینڈ گھرا گئے اور کہنے لگے کہ آپ تو آئینی باریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں اور ہندوستان میں دہشت انگیزی زور پکڑتی جا رہی ہے۔

غالباً اس تحریر سے قبل مسٹر ہمینڈ نے لارڈ ولنگڈن سابق والیسرائے ہند سے ضرور مشورہ کیا ہوگا۔

مسٹر آصف علے نے فوجی شادرتی کمیٹی کے قیام کے متعلق مسٹر گڈگل کے اصل ریزولیوشن میں ترمیم کرتے ہوئے کہا کہ کمانڈر انچیف نے سال گذشتہ فوجوں کو ہندوستان سے باہر بھیجنے کے متعلق اس وقت مشورہ کیا جب تمام فوجیں جا چکی تھیں۔

واقعی کمانڈر انچیف نے غلطی کی مشورہ اس وقت کرنا چاہئے تھا جب کہ ہندوستانی فوجیں ساحل پر سوار ہو رہی ہوتیں تاکہ مشورہ کے وقت تک وہ اصطلاحی طور پر ہندوستان میں ہوتیں اور مشورہ کا نتیجہ نکلنے تک سمندر میں

عالم نسواں

لڑکیوں کی تعلیم کا اہم مقصد

از مسز عبدالغنی صاحبہ

جہاں تک میں خیال کرتی ہوں لڑکیوں کی تعلیم کا سب سے اہم مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے والدین اور بزرگوں کی اطاعت گزار اور فرمانروا باحیا باعصمت، مہذب اور پابند مذہب بیٹیاں اپنے خاوندوں کی دل سے عزت کرنے والی غمگسار مددگار آرام دہ اور خانہ داری کا مناسب انتظام کرنے والی بیبیاں اپنے بچوں کی صحت وحفاظت کے اصولوں کے مطابق پرورش کرنے والی مائیں اپنے دیگر رشتہ داروں اور خصوصاً سسرال والوں کے ساتھ نہایت خوش خلقی اور خوش اسلوبی وخندہ پیشانی کے ساتھ برتاؤ کرنیوالی اور تکالیف کو بخوشی برداشت کرنے والی فضول اور بیکار معزرسوم سے نفرت کرنیوالی خانگی معاملات اور نزاعات کو خوش اسلوبی سے سلجھانے والی عورتیں ثابت ہوں۔

یہ ہیں بس مختصراً وہ ضرورتیں جو ہماری قوم کو ہیں اور جن کے لئے ہمکو ضرورت ہے اپنی لڑکیوں کی تعلیم کی پھر آج کون ہے جو ان ضرورتوں سے انکار کرسکے؟

ہاں ہمکو ایسی لڑکیوں، ایسی بیٹیوں، ایسی بیویوں، ایسی ماؤں، کی ضرورت نہیں جو اس قدر آزاد خیال ہوں کہ یا تو شادی کے نام ہی سے نفرت کرتی ہوں۔ یا اگر شادی کرنے پر راضی ہوں تو بغیر اپنے ماں باپ کو خبر کئے خود مختار بن کر آپس میں اپنی شادی کے متعلق سب کچھ طے کرلیں اور بغیر پردے یا برائے نام پردے کے ساتھ سیر و تفریح کے مقامات پر جاسکیں۔

انگریزی فیشن اور تمدن کی دلدادہ اور مذہب کے نام چڑھ جانے والی ہوں اور نہ ایسی بیویوں کی ضرورت ہے جو اصول خانہ داری اور پرورش اطفال سے ناواقف محض ہواخوری اور ٹینس کی عادی صورت میں، نیم یوروپین آزاد اس قدر کہ شوہر کو اتنا بھی حق نہ ہو کہ وہ یہ بھی دریافت نہ کرسکے کہ آپ کہاں جاتی ہیں اور کب تک واپس آئیں گی۔

یہ روزانہ خطوط آپ کے پاس کس کے اور کس لئے آتے جاتے ہیں؟ الغرض شوہر ان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ہو کہ جس طرف چاہا گھما دیا غرض بیوی شوہر ہو کر رہنا چاہتی ہو اور شوہر کو اپنی فرمانبردار بی بی بنا کر رکھنا چاہتی ہو، اگر زمانے کی یہی رفتار رہی تو پھر مسلمانوں کا خدا حافظ ہو انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر کانگریسی وزارتیں سیاسی قیدیوں کو رہا کرنا چاہتی ہیں تو ان کے کام میں مداخلت نہیں کرنا چاہئے۔

تاوقتیکہ بہت زیادہ زبردست اسباب ہوں جن کا ابھی تک کوئی علم نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ نئے آئین کو آزمائش کا مناسب موقع دینا کچھ خطرے میں پڑنا ضرور ہے۔

یوپی محکمہ گرام سدھار

لکھنؤ ۱۷ر فروری ایک پریس نوٹ مظہر ہے چونکہ یوپی میں گرام سدھار کیلئے حال ہی میں بھرتی کئے گئے اسٹاف کے متعلق چند حلقوں میں غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے لہذا عام اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ گرام سدھار آرگنائزر اور گرام سدھار کا تمام اسٹاف حکومت کا ملازم ہے اور سرکاری ملازموں کے متعلق جو قواعد بنائے گئے ہیں انکا اطلاق ان ملازموں پر بھی ہوگا

بچوں کی دنیا

معصومیت اور بھولا پن،

اماں؟ جب میں باغ میں گلاب کے پھول کو توڑتا ہوں تو مجھے کانٹے چبھتے ہیں کیا میں ان کو بھی توڑ لیا کروں؟

تاکہ وہ پھر کسی کو نقصان نہ پہونچائیں "بیٹا جس طرح تم گلاب کے پھول حاصل کرنے کی فکر میں اپنی خوبصورت ننھی ننھی انگلیوں کو کانٹوں سے زخمی کر لیتے ہو کہیں اسی طرح دنیا کے باغ میں اس کے کانٹوں دار پھولوں میں نہ الجھ جانا"۔

لیکن، ماں؟ دنیا کے کانٹے کس رنگ کے ہوتے ہیں میں نے تو نہیں دیکھے دکھا دو ماں! کیا تم مجھے نہیں دکھاؤ گی؟۔

میں تم سے روٹھ جاؤں گا اور پھر کبھی نہ بولوں گا، دیکھو اب میں باغ میں بھی نہ جاؤں گا اور نہ کھیلنے نہ تم سے بات کروں گا میری اچھی ماں دکھا دو کیا تمہارے پاس نہیں ہیں؟۔

کیا بابوجی دفتر سے لائیں گے؟ مگر ماں! کہیں وہ کانٹے ان کے ہاتھوں میں لگ نہ جائیں! میں ان کو اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوؤں گا، نہیں تو میرے لگ جائیں گے میں صرف انھیں دیکھوں گا تب تو ماں وہ نہیں الجھیں گے۔

میری ماں! تم بہت اچھی ہو تم مجھے ضرور دکھانا مگر ماں بابوجی ابھی تک دفتر سے گھر آئے نہیں، ماں! وہ دفتر کیوں جاتے ہیں؟ دفتر خود یہاں کیوں نہیں چلا آتا آخر اس کے بھی تو بابوجی کی طرح دو کان دو ہاتھ دو پیر دو آنکھیں ہیں، پھر بابوجی کو کیوں بلاتا ہے خود کیوں نہیں چلا آتا کیا بابوجی دفتر کے نوکر ہیں، مگر ماں بابوجی دفتر کو خود کیوں نہیں نوکر رکھ لیتے آخر وہ بھی تو انسان ہے۔

افغانستان اور روس میں سمجھوتہ

ماسکو ۱۷ر فروری روس میں افغان شفارت خانہ اور افغانستان میں روسی شفارت خانہ یکم اپریل سے بند ہو جائیگا ہر دو ممالک میں شفارت خانے بند کرنے کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے۔

لندن کے اخباروں کو مہاتما گاندھی کا خط

ہری پورہ ۱۷ر فروری معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی لارڈ ونٹرٹن کے اس بیان کا جواب شایع کریں گے جو کہ انھوں نے دار العوام میں ہندوستان کے آئینی سانحہ کے متعلق دیا تھا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہاتماجی اخبار "ٹائمز لندن" اور اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کو بھی مراسلے بھیجے جا رہے ہیں جن میں کانگریس کی پوزیشن واضح کی جائے گی اور بتلا دیا جائے گا کہ کانگریس تصادم کی خواہاں نہیں ہے اور یہ جو سانحہ پیش آیا ہے اس کی تمام تر ذمہ داریاں ہندوستان میں صوبہ جاتی حکومت کے نمائندے پر ہے۔

نیوز کرانیکل

معاصر "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے کہ ہم یہ ملنتے ہیں کہ ان قیدیوں میں بہت سے ایسے قیدی تھے جن کو شدید الزام میں سزا ہوئی تھی، لیکن سیاسی جرایم کی بنا پر سیکڑوں اشخاص کے جیل میں موجود ہوتے ہوئے نئے طرز حکومت کی مناسب آزمائش نہیں ہو سکتی ہے

پردہ فلم

ہندوستان کی فلمی صنعت اور اس کا نیا دور

ازجناب لالہ ستیارام جی شاد لائل پور

تجرباتی سائنس کے متعلق بہت سے آلات اس قدر گراں آتے ہیں کہ ہر ایک تعلیمی درسگاہ انھیں اقتصادی انحطاط کے پیش نظر نہیں خرید سکتی۔ اور بعض آلات کی قیمت تو کئی کئی ہزار روپئے تک ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ صرف دو چار درسگاہوں میں ہی جس کلاس تک تعلیم دی جاسکتی ہے بمشکل اس کلاس کا سامان بہم پہونچایا جاسکتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوسکتا ہے کہ طلبا پورے طور پر اس علم سے آگاہ نہیں ہوسکتے۔

اگر سائینس کے تجربات کو بذریعہ فلم پیش کیا جائے تو جہاں یونیورسٹیاں اور کالج آلات وغیرہ کے اخراجات کی زیر بار ہونے سے بچ جائینگے وہاں طلبا کو بھی فائدہ رہے گا۔

ہر ایک طالب علم کو یہ موقعہ نہیں مل سکتا کہ وہ ڈاکٹر رمن یا بوس کی تجربہ گاہوں کو دیکھ کر ان کے آلات کے ذریعہ تمام عمیق باتوں کو سمجھ سکے اور ان کے لکچروں کے ذریعہ اپنے علم میں اضافہ کرسکے۔

کیمسٹری کے متعلق بار بار انھیں تجربات کو عمل میں لانے سے جتنا خرچ ہوتا ہے اگر انھیں پردہ فلم پر ایک بار پیش کیا جائے تو ہمیشہ کے لئے اس خرچ سے نجات ہو جائے گی اور خرچ بھی مقابلتاً بہت قلیل ہوگا۔

فلموں کے ذریعہ مشکل سے مشکل مسائل بآسانی سمجھ جاسکتے ہیں کیونکہ ان چیزوں کو بہت بڑا کرکے دکھایا جاسکتا ہے شیشہ اور لوہے کا سامان تیار کرنا کھانڈ سازی کے ذریعہ اسٹیم پیدا کرنا وغیرہ امور عام طور پر نصاب تعلیم میں ہوتے ہیں، جن کو پردہ فلم پر بطریق احسن دکھایا جاسکتا ہے۔

جہاں اس قسم کے کارخانے ہیں وہاں پر ہی طلبہ کو تعلیمی دورہ پر لیجایا جاتا ہے، لیکن ان سے صرف سرمایہ دار افراد کے بچے ہی مستفید ہوسکتے ہیں غرباء کو ان سے کچھ فائدہ نہیں پہونچ سکتا کیونکہ ایسے دوروں پر دور دراز کے سفر کے کافی اخراجات کا متحمل ہونا پڑتا ہے اگر ان کے بھی فلم تیار کرئے جائیں تو ہر طبقہ کے طلباء ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

تواریخ

ہمیں یاد ہے کہ لاہور کے ایک کالج نے تواریخی مقامات کے حالات وہاں جاکر معلوم کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن دورہ پر سو میں سے صرف گیارہ لڑکے جاسکے جس پر ہر ایک طالب علم کا ۵۰ روپیہ خرچ اٹھایا۔

تواریخی مقامات کے علاوہ دلکش مناظر کے بھی فلم تیار کئے جاسکتے ہیں جن سے تواریخی معلومات میں بہت آسانی ہوسکتی ہے، جغرافیہ کے متعلق بھی فلموں سے کافی مدد لی جاسکتی ہے کیونکہ کتاب میں پڑھنے کی بجائے فلم میں حالات اتنے صاف دکھائے جاتے ہیں جنکو بآسانی ذہن نشین کرکے یاد رکھا جاسکتا ہے۔

ڈیرہ دون مشن اسکول میں ایک بار ایک عیسائی ٹورسٹ نے کچھ خاموش فلم دکھائے تھے جنہیں بہت پسند کیا گیا، ہمیں امید ہے کہ امور تعلیم میں دلچسپی لینے والے حضرات اس طرف توجہ مبذول فرماکر ہندوستان میں تعلیمی فلموں کو رواج دینے آغاز کریں گے، اس سے جہاں ایک تعلیمی کمی پوری ہو جائے گی، وہاں ملک کا کافی روپیہ بھی بچ جائے گا اور ہم بہت جلد اس صنعت کو اہل یورپ، کے مقابلہ پر پیش کرنے کے قابل ہوسکیں گے

اقوال زرّیں

انسانیت سب مذہبوں سے بلند اور عظیم ہے

جب تک اپنے مذہب کو اچھی طرح نہ سمجھ لو کسی دوسرے مذہب کے اختیار کرنے کا خیال دل میں لانا مناسب نہیں ہے۔

اپنی قدر کرنا اور اپنے پاؤں کھڑا ہونا تعلیم کا درس اولین ہے۔ (ٹریڈ ہارن)

ایک دن شیر کی طرح زندہ رہنا سو برس تک بھیڑیے کی مانند زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

بنی نوع انسان سے نفرت کرنا ایسا ہے جیسے چوہوں سے رہائی پانے کے لئے اپنے گھر کا جلا دینا۔ (ہیری ایمرسن)

تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے وہ تجھ کو برباد کرنے میں۔

موجِ تبسّم

مالکہ (خادمہ سے) میرے خیال میں تم بچوں کے کھلانے کے لائق نہیں ہو، کیونکہ؟ تمہاری عمر بھی کم ہے اور قد بھی چھوٹا ہے۔

خادمہ (مالکہ سے) نہیں بیگم صاحبہ یہ آپ کا خیال غلط ہے، میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ جب میری گود میں سے بچہ گرتا ہے تو اس کے بالکل چوٹ نہیں لگتی ہے، جیسا کہ لمبے قد والے لوگوں کی گود سے گرنے میں لگتی ہے۔

بابو صاحب (بیوی سے مخاطب ہو کر) یہ بچہ روتا کیوں ہے؟۔

بیوی:۔ دودھ نہیں پیتا ہے۔

بابو صاحب (بچہ سے) ابے جلدی سے دودھ پی لے اگر روئے گا تو تیری ماں کا دودھ میں پی لونگا

حلیم، تمہاری بیوی ماما کو کب ناخوش ہو کر گھر سے نکال دیتی ہیں۔

رشید جب ماما مجھ سے ہمدردی و محبت ظاہر کرنے لگتی ہے۔

دلچسپ معلومات

پولیس کے کتّوں کے کارنامے

فلسطین میں پوشیدہ اسلحہ اور گولہ بارود وغیرہ کی سراغ رسانی میں پولیس کو ایک خاص قسم کے کتوں سے مدد ملتی ہے، یہ کتے جنوبی افریقہ سے لائے گئے ہیں، اور تربیت یافتہ ہیں۔

اگر ان کتوں کو ایک مرتبہ پیر کا نشان یا خالی کارتوس یا گولی اور دوسری چیز دکھا دی جائے تو اس کی تلاش میں یہ میلوں بلکہ کوسوں تک چلے جاتے ہیں اور اس وقت تک دم نہیں لیتے جب تک کہ پورا پتہ نہ لگ جائے، جب وہ اس آدمی جس کی کہ انھیں تلاش تھی پا لیتے ہیں تو اس کے جسم پر اپنے پنجے جما کر بھونکنا شروع کر دیتے ہیں اگر آدمی بھاگنا چاہے تو اس کے ٹخنے پکڑ کر گرا دیتے ہیں اور اس پر سوار ہو جاتے ہیں اور جب تک مالک حکم نہ دے اس کو نہیں چھوڑتے، بعض کتے پریڈ میں ملزموں کی شناخت بھی کر لیتے ہیں۔

افسانہ

محبّت کی فتح

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

بیٹا! جگ ہنسائی ہوگی لوگ کہیں گے کہ پنڈت بھولا ناتھ کے بیٹے نے دھوبن گھر میں رکھ لی جو اوروں کو عقل سکھاتے تھے، خود بیوقوف ہو گئے بالک نہ بنو اب تم سیانے ہو ذرا سوچو تو کیا ماں کا کہنا بھی نہ مانو گے؟۔

بیٹا! تم جگ جگ جیو عیش دیکھو میں اپنے شنکر کے لئے چاند سی خوبصورت بہو لاؤنگی بولو خاموش کیوں ہو؟ "۔

تمہارا کہا کیوں نہیں مانوں گا یہ تو میرا دھرم ہے ماتا جی! مگر ماں! ایشور کی دھرتی پر سب ایک سے ہیں ہم برہمن ہوئے تو کیا اگر بڑائی کا پردہ ہٹا کر دیکھا جائے تو کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی، ہم نے پڑھنے پڑھانے کا کام کیا ہم برہمن کہلانے لگے چونکہ ہم گیان دھیان کی باتیں بتاتے ہیں لوگ ہماری عزت کرتے ہیں اگر سب لوگ یہ ہی کام کرنے لگیں تو دنیا میں اور کام کیسے چلیں؟

دھوبی ہمارے کپڑے دھوتا ہے کیا اسی لئے لوگ اسے پنچ کہتے ہیں؟ میرے خیال میں پیشہ کی وجہ سے ہی وہ عوام کی نظر میں حقیر ہے ابتدا ہی سے ان لوگوں کے ساتھ میل ملاپ پیدا کرنے سے گریز کیا گیا اگر شروع ہی میں ان کے ساتھ رشتے ناتے جوڑے جاتے تو آج یہ تفریق نہ ہوتی"

ہاں بیٹا پڑھ لکھ کر تم ایسی ہی باتیں کروگے ایک سے ایک نئی بات پیدا کرتے ہو اپنے بڑے بوڑھوں کو دیکھو ودیا نے انھیں کیا سکھایا تھا۔ دھرم کے لئے انھوں نے اپنے جیون میں کیا کچھ کیا ہم جوان ہوئے تھے مگر یہ باتیں نہ سوجھی تھیں ماں باپ ذات برادری میں بیاہتے ہیں اور وہ بھی اپنی مرضی سے اب ایسا کلجگ آیا ہے کہ دھرم تو الگ رہا ماں باپ سے بھی شرم و حیا جاتی رہی اپنی جوڑ خود ڈھونڈ رہے ہیں خیر یہ بھی سہی مگر تم نے تو دھوبی سے بیاہ کی ٹھانی ہے کان کھول کر سن لو میں ابھی آنکھوں کے آگے پنڈت بھولا ناتھ کے نام کو دھبہ نہ لگنے دونگی۔"

آج صبح ہی صبح کہا جا رہی ہو کامنی!"

گھاٹ پر باپ کا ہاتھ بٹانے جا رہی ہوں"۔

چلو میں بھی آ رہا ہوں"۔

نہیں پنڈت جی میں نہیں چاہتی کہ میری خاطر تمہیں بدنامی ہو، یہ باتیں تو بچپن ہی میں بھاتی تھیں، آخر اب کیا بنتا ہے؟"

یہ اپنے من سے پوچھو ہم تو آپ لوگوں کا میل دھونے والے ہیں، یہ تو دل کا سودا ہے سوچ سمجھ لو جس پانی میں تم قدم رکھنا چاہتے ہو، پہلے اس کی گہرائی کو جانچ لو آپ تو پنڈت ہیں!"

یہ بات نہیں کامنی! پریم کو ان باتوں سے کیا واسطہ، تم چاہتے ہو جو کچھ کہو میرے من کے مندر میں تمہاری ہی پوجا ہوتی ہے، دیوی بن کر ایسی باتیں کرتی ہو؟ من میلا نہ کرو کامنی"

یہ سب دکھاوٹ کی باتیں ہیں، بچپن کی باتوں کا پالن کون کرتا ہے وہ تو سپنا تھیں جو جوان ہوتے ہی بھول گئیں اب اگر تمہیں کسی نے یہاں دیکھ لیا تو سمجھ لو کیا ہوگا میں تو نیچ ذات ہوں مگر سفید چادر سے دھبہ سے جاتا ہے، میں نہیں چاہتی کہ تمہارے اوپر کسی قسم کا کوئی دکھ آئے"۔

کامنی! تمہارے لئے وہ باتیں سپنا تھیں مگر انھیں نہیں بھول سکتا عمر کے ساتھ ساتھ تمہاری محبت بھی جڑ پکڑ رہی ہے میرے دل میں تمہاری محبت پہلے سے کہیں زیادہ ہے شنکر کی آنکھوں میں تم کھیل رہی ہو اور اس کے ہردے میں تم ناچ رہی ہو یہ پریت تمہیں نباہنی ہوگی بھول گئی وہ بچن" کہ پریت کی کوئی ذات نہیں ہوتی یہ ذات پات کے بندھن سے آزاد ہوتی ہے۔

اشک محبت دونوں کی آنکھوں سے رواں تھے

کہنے کو کامنی دھوبن تھی مگر اس کی گوری چٹی رنگت کو دیکھ کر کوئی نہ کہتا تھا کہ یہ دھوبن ہے، بہار کے موسم میں ارنڈ بھی جھومتا ہے، جوانی میں ڈوبی ہوئی کامنی سچ مچ وہ کامنی" تھی جوانی کی رنگت گالوں پر کھیل رہی تھی آنکھوں کی مستی دیکھنے والوں کو مست بناتی تھی خوبصورت ناک پر پیتل کی نونگ کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتا تھا کہ چمپا کی کلی پر بیٹھا ہوا بھونرا رس چوس رہا ہے جب وہ کنوئیں سے لچک لچک کر پانی کھینچتی تو ساتھ میں دل بھی کھنچ جاتے پانی کا بھرا ہوا مٹکا جب سر پر لیکر چلتی تو کمر کے ساتھ

ساتھ دل بھی پیچ وتاب کھاتے، جہاں چار عورتیں جمع ہوتیں کامنی کے حسن کا تذکرہ ہوتا آنکھیں اسے دیکھتے ہی رک جاتیں، ایک کہتی کہ کیسی البیلی دھوبن ہے چندماں بھی شرما جائے اگر ہماری ذات کی ہوتی تو میں اپنے للو کو اس سے بیاہ لیتی، دوسری کہتی کہ روپ تو ایشور کی مایا ہے جسکو چاہے دے، کسی دوسرے گاؤں میں چلی جائے تو کوئی نہ سمجھے کہ یہ دھوبن ہے، تیسری بولی اسی روپ پر تو بھولا ناتھ کا بیٹا شنکر مٹا جارہا ہے، میں نے سنا ہے کہ اس نے اپنی ماں سے کہدیا ہے کہ میں تو کامنی ہی کے ساتھ شادی کروں گا، چوتھی نے کہا اس سے بیاہ کرے گا تو کون سی دھرتی پر رہیگا بہنے تو اپنی عمر میں نہ ایسا دیکھا نہ سنا روپ کے پیچھے دھرم کون چھوڑدیتا ہے جتنے منھ اتنی باتیں۔

بری خبریں جلد پھیل جاتی ہیں گاؤں کا گاؤں واقف ہی رہا تھا کہ جان جائے مگر آن نہ جائے اگر بھولا ناتھ مرگیا! تو یارو ہم تو نہیں مرگئے دیکھتے کیا ہو دینو دھوبی کو گاؤں سے نکال باہر کرو جس سے یہ مصیبت ٹلے دھرم میں سب کا ساجھا ہے شنکر کیا تھا ہم کیوں نادان بنتے ہو دینو کی یہاں کوئی میراث تو ہے نہیں ہمنے ہی اسے یہاں بسا رکھا ہے پھر کوئی اور دھوبی بلالیں گے۔

دینو بیچارہ جو کپڑے دھونے گھاٹ پر جارہا تھا راستہ ہی میں روک لیا گیا۔

بڈھا جی اب یہاں سے کسی اور گاؤں میں چلے جاؤ بہت دن رہ لئے اب کوئی اور دھوبی لگالیں گے۔

"آخر میرا قصور" دینو نے ہاتھ جوڑ کر کہا "جانتے بوجھتے ہوئے نادان بنتے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ کیا ہو رہا ہے کیا سب کے دھرم کا ناش کردگے؟ دیکھتے نہیں ہو کہ کامنی اور پنڈت بھولا ناتھ کا لڑکا شنکر۔ . . . . "

بوڑھا دھوبی شرم سے پانی پانی ہوگیا عزت کس میں نہیں ہوتی، غریب کا خون غصہ سے کھولنے لگا کپڑوں کا گٹھر زمین پر ڈالدیا آپکے لائق یہ باتیں نہیں ہیں کسی غریب کی لڑکی کو اسطرح بدنام کرنا اچھا نہیں ہے، آپ لوگوں کے سہارے پڑا ہوں، اب میرا آب و دانہ یہاں نہیں ہے، خیر پربھو کی اچھیا کوئی اور گاؤں دیکھونگا، کوئی معاملہ ہوتا تو دینو گاؤں والوں کے پاؤں پکڑ لیتا مگر آبرو کا سوال تھا چپ ہوگیا اگلے ہی دن کسی دوسرے گاؤں کیطرف چلاگیا۔

"کامنی کو نکال دیا جائے اور میں چپ چاپ دیکھتا رہوں! جن آنکھوں نے انھیں پیار سے دیکھا ہے وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتیں میں اسکے لئے سب کچھ کروں گا" شنکر نے دبی ہوئی آواز سے کہا اور پو پھٹنے سے پہلے ہی وہ گاؤں سے دور نکل گیا وہ جارہا تھا جدھر کامنی اور دینو گئے تھے، ڈھونڈھنے سے کیا نہیں ملتا شنکر نے کامنی کو پالیا۔

"مہاراج! ہمیں چھوڑ دو ہم میں اور آپ میں بہت فرق ہے"

نہیں کامنی! میں نے وہ بندھن اب توڑ دیا ہے، جنھے مجھے چھوڑ دیا ہے لیکن میں تمکو نہیں چھوڑ سکتا پریم کہاں نہیں پہونچا؟"

نہیں، پنڈت جی دیا کرو!! ایسی محبت کو دور ہی سے پرنام" اف مجھے نہیں معلوم تھا کہ کامنی کے دل میں بھی دغا ہے، شنکر نے کسی قدر متعجب ہو کر کہا بس گھبرا گئے کہتے تو دے ہو تم تو کہتے تھے کہ یہ پریت نباہنی ہوگی" ایک ہلکی سی مسکراہٹ کامنی کے چہرہ پر کھیل رہی تھی۔

شنکر نے کامنی کے لئے سب کچھ تج دیا جس کی آنکھوں میں جیون کی مدھرتا جھلکتی تھی جس کی باتوں میں محبت کا رس تھا اور جسکی ہمناس میں وہ خود کو بھی بھول گیا، جب صبح ہی صبح وہ کپڑے لیکر گھاٹ کو جاتا تو لوگ یہی سمجھتے کہ شنکر دھوبی ہے محبت اطوار کو بھی کسطرح بدل دیتی ہے۔

ہم سیاسی اسیروں کی تدریج رہائی کی پالیسی اب بھی قایم ہیں

مسلمہ پہر

والیسرائے کا اعلان

نئی دہلی ۲۲ر فروری۔ ہز اکسیلینسی لارڈ لنلتھگو وائیسرائے ہند نے یو۔ پی اور بہار کے وزارتی جمود پر آج سہ پہر کو ۴ بجے مندرجہ ذیل اہم بیان شایع کیا ہے:-

ان مشکلات کی تاریخ جو یو پی اور بہار میں نام نہاد سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق پیدا ہوگئی ہیں وہ خوب ظاہر ہے۔ دونوں صوبوں میں اس طبقہ کے قیدیوں کے متعلق گفت وشنید وزیروں اور گورنروں میں عرصہ سے جاری تھی۔ اور گورنروں نے یہ ظاہر کردیا تھا کہ ہم انفرادی طور پر قیدیوں کی رہائی پر غور کرنے کو تیار ہیں اور ہم مداخلت نہ کریں گے جب تک ایسے حالات نہ ہوں کہ ہماری ذمہ داری جو ایکٹ کی رو سے ہے خطرہ میں نہ پڑتی ہو۔ جن صوبوں میں کانگریس برسر اقتدار ہے وہاں بھی اور دوسرے صوبوں میں بھی گورنروں کی ذمہ داری ہے۔ حال میں مہاتما گاندھی نے اس بارے میں حکومت بنگال سے گفت وشنید کی تھی۔ لہذا یہ کوئی نئی بات نہ تھی انفرادی طور پر غور کرنے کے لئے ہنوز گفت وشنید جاری تھی کہ ۱۴ر فروری کو یوپی اور بہار کے وزیر اعظموں نے ان دونوں صوبوں کے نام نہاد سیاسی قیدیوں کی کلی رہائی کا مطالبہ کیا۔ بہار میں گورنر کو یہ مطالبہ ایک بجے دوپہر کو موصول ہوا۔ اور چیف سکریٹری سے ۴ بجے عملدرآمد کے لئے کہا گیا۔ یوپی میں وقت کی میعاد اس سے بھی کم تھی۔ بہار میں ایسا ہوا کہ وزیر اعظم نے صاف کہ دیا کہ اصولاً وہ انفرادی طور پر قیدیوں کی جانچ پڑتال کے لئے تیار نہیں۔ یوپی میں بہت بحث کے بعد وزیروں نے کہا کہ رفتہ رفتہ رہائی کی پالیسی انھیں مطمئن نہ کرے گی۔ قیدی بالعموم ایسے ہیں جن پر تشدد یا تشدد کی تیاری کے جرایم کے الزام میں سزا ہوئی تھی۔ ان کے جرایم کی نوعیت عالی طور پر گورنروں کے بیانات سے ظاہر ہے ان کا ریکارڈ ایسا ہے کہ انفرادی جانچ محض میرے بیان کردہ سبب سے ہی نہیں بلکہ تحفظ عامہ کے خیال سے اور قانون اقتدار عدالت کے قایم رکھنے کے خیال سے بھی ضروری تھی۔ ان حالات میں ان ذمہ داریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے جو آئین کی رو سے دونوں صوبوں کے گورنروں پر ہیں۔ انھوں نے وزیروں کے مشورہ کے بعد معاملہ میں مجھ سے گفت وشنید کے حالات مندرجہ بالا کا لحاظ رکھتے ہوئے اور اس ردعمل کا خیال کرتے ہوئے جو دوسرے صوبوں کے قیدیوں کی رہائی پر اس رہائی سے پڑے گا۔ اور اس اصول کے تسلیم کرنیکا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ تشدد پسند قیدی بلا امتیاز رہا کردیئے جائیں خطرناک ہوگا۔ اور دہشت انگیزی کی گذشتہ تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ نتیجہ اخذ کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس سے بنگال کے دہشت انگیزوں کو تقویت ہوگی۔ لہذا میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ میں ان صوبوں کے گورنروں دفعہ ۱۲۶(۵) حکومت ہند کے ایکٹ کی رو سے اپنے اختیارات عمل میں لاؤں۔ اس دفعہ کی رو سے گورنر جنرل گورنروں کو ایسے معاملات میں ہندوستان یا اس کے کسی حصہ کے امن اماں کے متعلق ہدایت کرسکتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کس طریق پر استعمال

کریں لہذا بلا امتیاز دہشت انگیز اور تشدد پسند قیدیوں کو رہا کرنا ہندوستان میں امن واماں کو خطرہ میں ڈال دینا اور ہندوستان کے امن وسکون کے لئے شدید خطرہ ہوتا۔ یہ فوری اور انقطاعی مطالبہ ایسا تھا کہ اس میں دوسرے صوبوں کے قیدیوں کی رہائی پر بازاخر کا ذرا بھی خیال نہ تھا۔ نہ گورنروں کو پڑتال کرنے کا موقع دیا گیا تھا گورنروں کے لئے وزیروں کا مشورہ اس بارے میں قابل قبول نہ تھا۔ چنانچہ وزیروں نے استعفے بھیجدیئے۔ متعلقہ گورنروں اور میں نے جہاں تک ہمارا تعلق ہے گذشتہ مہینہ میں انتہائی کوشش کی کہ کانگریسی وزارتوں سے ان دونوں صوبوں میں ملکر کام کیا جائے۔ انھیں ہر ممکن امداد دی گئی۔ اس عرصہ میں کوئی ایسی بات نہ ہوئی جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے۔ کہ گورنر جنرل یا گورنروں کی پالیسی قیدیوں کی جائز کارروائیوں میں مداخلت کریں یا کوئی ایسا قدم رکھیں کہ جس کی ضرورت حکومت ہند کے قانون کی رو سے لاحق نہ ہو یہی بات آج بھی ہے۔ میں نے یہ صاف کردیا ہے کہ ہدایات جاری کرنے میں مجھے ذرا بھی پس وپیش نہ تھا کہ امن وقانون اور ہندوستان کے تحفظ کو خطرہ ہیں۔ اگر گورنر ان مطالبات کو پیش کردہ صورت میں منظور کرلیتے جہاں تک سیاسی قیدیوں کی رہائی کا تعلق ہے گورنر اب بھی انفرادی جانچ کرنے کو تیار ہیں اور گورنر انفرادی جانچ کرکے اگر اپنے صوبہ یا دوسرے صوبہ میں خطرہ محسوس نہ کریں تو اب بھی رہا کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے خلاف جا ہے جو کیا جائے۔ لیکن انفرادی جانچ کا مطالبہ کرنے میں وہ حق بجانب ہیں۔ وزیر ایکٹ کی رو سے امن وقانون کے ذمہ دار ضرور ہیں لیکن یہ ذمہ داری گورنروں کی ذمہ داری سے مشروط ہے۔ اور گورنر جنرل پر بھی ہندوستان کے امن واماں اور تحفظ کی ذمہ داری ہے نہ تو ایک گورنر نہ کوئی گورنر جنرل یہ چاہتے ہیں کہ یہ ذمہ داریاں جیسا میں نے اپنے پیغام مورخہ گذشتہ جون میں واضح کیا تھا۔ گورنر یا گورنر جنرل کی خواہش نہیں کہ ہم اپنے حلقہ کو برداشت کریں۔ گورنر یا گورنر جنرل ان سے بچ نہیں سکتے۔ اس بیان کے لئے ذرا بھی بنیاد نہیں ہے کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ کانگریسی وزارتوں کی پوزیشن گرانے کے لئے کیا ہے۔ گزشتہ مہینے کے ریکارڈ سے یہ صاف ہوگیا ہے کہ گورنر اور میں اس فکر میں رہتے ہیں کہ ہم ہر ممکن امداد آئین کی رو سے ذمہ دار وزیروں کو دیں۔ گورنر یا گورنر جنرل کو یہ خواہش نہیں ہے کہ وہ کانگریس یا کسی اور حکومت کے جائز کاموں میں مداخلت کریں بحالات موجودہ ہم نے جو کچھ کیا ہے وہ ہندوستان کے امن واماں اور آزادی کے تحفظ کے لئے کیا ہے۔ تاکہ آئینی مشین ٹھیک چلتی رہے۔ اس کارروائی کے بعد بھی وزیروں کے لئے یہ راستہ کھلا ہے کہ وہ قیدیوں کی رہائی کی پالیسی جاری رکھیں۔ انھیں گزشتہ سے زیادہ آیندہ کوئی دشواری گورنروں کے انفرادی جانچ میں محسوس نہ ہوگی۔ مجھے خوشی ہے کہ کسی حلقہ میں بھی یہ رجحان نہیں پایا جاتا کہ ان دشواریوں کو اور زیادہ وسیع کیا جائے۔ میری یہ سچی اور دلی خواہش ہے

کہ عام حالات پھر پیدا ہوجائیں اور دونوں صوبوں میں وزیروں اور گورنروں کے تعاون سے پھر کاروبار بدستور جاری ہوجائے۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس کا کھلا اجلاس

دو لاکھ وزیٹروں کی شرکت

وٹھل نگر ۲۰ر فروری۔ کانگریس کا کھلا اجلاس آج جب شروع ہوا تو موسم خوشگوار تھا اور آج صبح جو طوفانی گرد اٹھا تھا وہ خود ہی بند ہوگیا۔ اور امن وسکون قایم ہوگیا۔ آج سردی بھی خوب تھی۔ کرۂ ہوائی کے اُن حالات کی گونج سیاسی کرۂ میں بھی پائی گئی۔ جبکہ ورکنگ کمیٹی نے وزارتی جمود کے متعلق اپنا رزیولیوشن شایع کردیا جس کا بڑی دیر سے انتظار تھا۔

دیہاتیوں کا جوش وخروش

کانگریس کے کھلے اجلاس کی حاضری دو لاکھ افراد سے زائد تھی لیکن پنڈال کا ایک بڑا حصہ ابھی تک خالی تھا۔ اور اصل تماشائیوں کی گیلری کا ایک حصہ ہی بھرا ہوا تھا اور دوسرا حصہ بہت گنجان طور سے بھرا ہوا تھا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمفی تھیٹر کسی قدر وسیع بنایا گیا ہے۔

ڈیلی گیٹوں کا احاطہ اور استقبالیہ کمیٹی کے ممبروں کی گیلری مکمل طور سے بھری ہوئی تھی باہر دیہاتی ایک کثیر تعداد میں پالتی مارے زمین پر بیٹھے تھے۔ سب دروازے کھلے ہوئے تھے۔

صدر کے ڈائس کے چاروں طرف کیسری ساڑھیاں پہنے ہوئے سیوکائیں کھڑی تھیں اور اپنا ایک حلقہ بناکر ان کی حفاظت کررہی تھیں۔ پنڈال کو جانے والے سب راستوں پر والنٹیر متعین تھے۔ کثیر اور بےنظیر اجتماع نہایت بےتابی کے ساتھ صدر کے جلوس کا انتظار کررہا تھا جبکہ بینڈ کی فلک شگاف آواز نے اس بات کا اعلان کیا کہ صدر کے کیمپ سے جو دریائے تاپتی کے ہنگوں پانی کے کنارے پر تعمیر کیا گیا ہے لیڈروں کا جلوس روانہ ہوگیا ہے۔ اس پر سب لوگوں کی آنکھیں فوراً ہی مغرب کی طرف لگ گئیں اور لوگ اپنی اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

صدر کا جلوس

مغربی دروازے سے صدر کا جلوس شرقی طرف سے ہوتا ہوا ڈائس پر آیا۔ والنٹیروں کا بینڈ جلوس کے آگے آگے فوجی مارچ کررہا تھا۔ دربار گوپال داس دیسائی۔ پریسیڈنٹ بوس کے آگے آگے چل رہے تھے۔ مسٹر بوس ایک ترنگا ہار پہنے اور ماتھے پر تلک لگائے ہوئے بینڈ کے نرم نرم نغموں پر قدم رکھتے ہوئے چل رہے تھے۔ یہ فوجی کوچ اس خوشگوار منظر کی یاد تازہ کرتا تھا جبکہ مسٹر بوس ۱۹۲۸ء میں کلکتہ کانگریس کے موقع پر والنٹیروں کے جنرل افسر کمانڈنگ تھے۔

مسٹر بوس کے بائیں جانب سردار ولبھ بھائی پٹیل تھے اور ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبران کے پیچھے پیچھے دو دو کی قطاروں میں تھے۔ مسز سرت چندر بوس آخر میں تھے۔

لارڈ سیمویل نے فوٹو لیا

لارڈ سیمویل جلوس کا نظارہ بڑی دلچسپی سے دیکھنے میں مصروف تھے اور جب جلوس ڈائس کے نزدیک پہنچا تو آپ نے جلوس کا فوٹو لیا

مہاتما جی کی آمد

عظیم الشان اور عدیم المثال اجتماع جو اس وقت دو لاکھ افراد سے زیادہ تھا۔ جوش وخروش واضطراب کے بعد اب بیٹھ گیا تھا جبکہ ایک کار سامنے سے آتی ہوئی ایمفی تھیٹر میں داخل ہوگئی۔ اور ڈائس کے سامنے آکر رک گئی۔ کار میں کون بیٹھا ہوا تھا اس سلسلہ میں کسی شخص کو پہچاننے میں غلط فہمی نہیں ہوئی۔ مہاتما گاندھی کار سے نکلے تو مسٹر بوس نے آپکا استقبال کیا۔ مہاتما جی مسٹر بوس کے دائیں جانب آکر بیٹھ گئے۔ سردار پٹیل مسٹر بوس کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔

صدارتی ایڈریس

مسٹر بوس جب منبر پر صدارتی ایڈریس پڑھنے کے لئے تشریف لائے تو کئی سیکنڈ تک جے کے نعروں اور تالیوں سے ایک گونج جاری رہی دربار گوپال داس دیسائی پریسیڈنٹ مجلس استقبالیہ کمیٹی نے بوس کو گلاب کے پھولوں کا خوبصورت ہار پہنایا۔

مسٹر بوس نے پہلے اپنی تقریر کا ہندی ترجمہ پڑھا پھر اپنی انگریزی کی تقریر سے چند اقتباسات پڑھے۔ آپ کی تقریر ۵ منٹ تک جاری رہی چھپے ہوئے ایڈریس کے علاوہ آپ نے نظربندوں اور سیاسی اسیروں کے متعلق بھی چند پیراگراف پڑھے اور زبانی تقریر بھی کی۔ جس میں وزارتی جمود اور ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کا ذکر تھا۔

مسٹر بوس نے فرمایا کہ کانگریس بالکل برحق اور راستی پر ہے اور گورنر وگورنر جنرل بالکل غلطی پر ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کانگریس نے وزارتیں قبول کرنے سے پہلے اس قسم کا ایک وعدہ لے لیا تھا کہ ان کے روزمرہ کے نظم ونسق میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائیگی۔

وعدہ کی خلاف ورزی

حال ہی میں یوپی وبہار کے گورنروں نے جو قدم اٹھائے ہیں اُن سے اُن وعدوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے گورنر جنرل نے انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶(۵) ایکٹ کے غلط تخیل پر مبنی ہے نظم ونسق وامن واماں کی مکمل ذمہ داری صرف وزیروں پر ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے صحیح رویہ اختیار کیا ہے اور مجھے کوئی شبہ نہیں ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور کھلا اجلاس اس کی تائید کریگا بہار اور یوپی کے وزارتی جمود کے متعلق جب مسٹر بوس نے زبانی تقریر کی تو کئی بار تالیاں بجائی گئیں۔

پیغامات

اس کے بعد لنکا سوراج پارٹی ایسٹ افریقہ انڈین ایسوسی ایشن فرینڈس آف انڈیا سوسائٹی لندن اور انڈین کالونی ماریشش کی طرف سے مبارکباد واتحاد ویکجہتی کے پیغامات پڑھے گئے۔ اچاریہ کرپلانی نے دیگر پیغامات کے علاوہ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ بابو راجندر پرشاد اور مسز سروجنی نائیڈو کے پیغامات پڑھے۔ جنھوں نے اپنی خرابی صحت کی بنا پر شرکت سے معذوری ظاہر کی ہے۔ اور اجلاس کی کامیابی کے لئے دعا کی ہے۔ جو وقت مسٹر بوس نے ہندی میں تقریر کی

نواب چھتاری پر امید ہے

لکھنؤ ۱۹ر فروری نواب صاحب چھتاری آج شام دہلی سے واپس آئے جب آپ کو وزارتی جمود کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ریزولیوشن دکھایا گیا تو آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ صورت حالات پر امید ہے۔

اور موجودہ جمود کو ختم کرنے کے واسطے راستہ کھل جائے گا۔

اہلِ برطانیہ کے نام مہاتما گاندھی کا پیغام

مہاتما گاندھی نے ہندوستان کے موجودہ آئینی سانحہ کے متعلق برطانیہ کی رائے عامہ کے دو سب سے بڑے آرگنوں یعنی "ڈیلی ہیرلڈ" اور "ٹائمز" کے ذریعہ اہل برطانیہ کو اصل صورت حالات سے مطلع کیا ہے۔

مہاتما جی لکھتے ہیں "کانگریس کے عہدے قبول کرنے کے وقت میں نے کھلے طور پر جن زبردست اندیشوں کا اظہار کیا تھا وہ حق بجانب ثابت ہوتے۔ سیاسی اسیروں کی رہائی کے معاملہ میں گورنر جنرل اور گورنروں کی مداخلت غیر ضروری اور نامناسب ہے کیونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسکی تمام تر ذمہ داری سب سے پہلے وزیروں پر عاید ہوتی ہے۔

مہاتما جی نے اس شبہ کا اظہار کیا ہے کہ مداخلت کی حقیقی وجہ یہ دکھائی دیتی ہے کہ برطانی حکومت کانگریس کی تیز رفتار کے ساتھ بڑھتی ہوئی طاقت اور وقار سے نیز عوام پر اس کے بڑھتے ہوئے اثر سے گھبرا اٹھی ہے اور اسے تشویش پیدا ہوگئی ہے۔

مہاتما جی نے زبردست خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جو غلطی کی گئی ہے اس کا ازالہ کیا جائے لیکن آپ لکھتے ہیں کہ چونکہ یہ شرارت فریق ثانی کی طرف سے ہوئی ہے اسلئے برطانی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس معاملہ میں پہل کرے اور قدم اٹھائے۔

ڈیلی ہیرلڈ سے انٹرویو

ہری پورہ ۱۸ر فروری۔ بہار اور یو۔ پی کی وزارتوں کے استعفے کے سلسلہ میں "ڈیلی ہیرلڈ" لندن کو مہاتما جی نے مندرجہ ذیل انٹرویو دیا:۔

وہ اندیشہ جس کا میں نے صوبجاتی خود مختاری کے سلسلہ میں گورنروں اور وائسرائے کی غیر حاضری اور نامناسب مداخلت کے متعلق اظہار کیا تھا وہ غیر متوقع طریقہ پر بالکل حق بجانب ثابت ہوا۔

میں صرف یہ امید کر سکتا ہوں کہ جس چیز کو میں ایک شدید غلطی خیال کر سکتا ہوں اس کا کسی نہ کسی طرح ازالہ کر دیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ میرے دوسرے اندیشہ کا جو کہ میرے دل میں پیدا ہو گیا ہے موقع نہیں دیا جائے گا۔ یعنی مجھے اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ کانگریس اور کانگریسی وزرا تعمیری کام کر کے جو ترقی کر رہے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ اُس سے برطانی حکومت نہ صرف تنگ آگئی ہو بلکہ شاید وہ گھبرا گئی ہے۔ اور میں یہ سمجھنے سے قطعی قاصر ہوں کہ وائسرائے نے ایک ایسے معاملہ پر جو بالکل معمولی ہے شدید سانحہ

کھڑا کر دیا۔ میں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ (۵) کو پڑھا ہے اور اسے اچھی طرح غور کیا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے گورنر جنرل کو اپنے خاص اختیارات استعمال کرنے کا اسی وقت اختیار دیا گیا ہے جبکہ "ہندوستان میں یا ہندوستان کے کسی حصہ میں امن وامان شدید خطرہ میں پڑ گیا ہو"۔ کانگریسی وزارتوں کے عہد کے دوران میں اور اس سے پہلے بہت سے قیدی جن کو سیاسی بنا پر تشدد کرنے کے جرم میں سزا ہوئی تھی رہا کئے جا چکے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ہندوستان کے کس حصہ میں امن وامان کو کسی قسم کا خطرہ (شدید یا معمولی) لاحق ہوا ہو۔

کانگریسی وزارتوں نے ساتوں صوبوں میں بدامنی کی قوتوں کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت کا پورا ثبوت دیا ہے۔

اگر کسی کانگریسی صوبہ میں بدامنی پھیل جاتی ہے تو اس سے حکومت کی نسبت کانگریس کو زیادہ نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے مجھے معلوم ہے کہ متعلقہ صوبوں کے وزیروں نے قیدیوں کو رہا کرنے سے پہلے اس امر کا یقین کر لیا تھا کہ قیدیوں کی ذہنیت تبدیل ہو چکی ہے۔

قانون کے مطابق امن وامان کی سب سے پہلی ذمہ داری وزیروں پر ہے۔ گورنر اور برطانوی حکومت کی تمام طاقت ہمیشہ برقرار رہتی ہے جو اسوقت پورے زور شور کے ساتھ استعمال کی جا سکتی ہے۔ اگر کانگریسی وزیروں کی تمام کوششوں کے باوجود بدامنی فرو نہ ہو سکے۔

میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ کے متعلق کانگریسی وزیروں کے فیصلہ میں مداخلت کرنے کی کوئی گنجایش نہ تھی۔

میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جن وزیروں نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی زیر ہدایات استعفے دیا ہے ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی باعزت طریقہ نہیں تھا۔

"ٹائمز" کے نام پیغام

لندن "ٹائمز" کے نمائندے سے دوران انٹرویو میں مہاتما گاندھی نے فرمایا کہ گورنر جنرل نے جو قدم اٹھایا ہے میں اس کے راز کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔ یہ ہی مداخلت تھی جو کانگریس کو عہدے قبول کرنے سے روکتی تھی اور اس کا خدشہ حال ہی کے واقعات سے حق بجانب ثابت ہوا۔ اسلئے اس مداخلت سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ تعمیری کاموں میں کانگریس نے جو زبردست ترقی کی ہے اور عوام پر اس کا جو رسوخ بڑھ گیا ہے اس سے برطانی حکومت گھبرا گئی ہے اور خوفزدہ ہو گئی ہے لیکن ہمیں یقیناً یہ ہی توقع تھی گورنر جنرل کی مداخلت قطعی نامناسب اور بیجا ہے اور مجھے امید ہے کہ گورنر جنرل کی جانب سے جو سانحہ شروع کیا گیا ہے اس شرارت کو ختم کر دیا جائے گا۔ چونکہ شرارت برطانی حکومت کی جانب سے ہوئی ہے۔ اسلئے اس کا اقدام بھی اسی طرف سے ہونا چاہیئے جس شاندار طریقہ پر کانگریسی وزارتوں نے سوشل اور اقتصادی قانون بنائے ہیں اس سے اس بات کا کافی ثبوت مل گیا ہے۔ کہ وہ اپنے اس پروگرام پر دل سے عمل کرنے کی خواہاں ہیں۔

ریاست بھوپال کے مدرسوں کی کانفرنس

بھوپال ۱۶ر فروری۔ ۱۳ر اور ۱۴ر فروری کو یہاں تمام ریاست کے مدرسوں کی کانفرنس ہوئی۔ مسٹر عبدالحمید قریشی پریزیڈنٹ بھوپال ٹیچرز ایسوسی ایشن نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ کانفرنس میں موجودہ تعلیمی مسائل پر گرما گرم بحث ہوئی اور واردھا اسکیم پر غور کیا گیا۔ بالآخر یہ قرار پایا کہ اسکیم کی آزمایش کی جائے۔ کیونکہ موجودہ تعلیمی سسٹم میں تبدیلیوں کے لئے موجودہ وقت مناسب ترین ہے۔

کانفرنس کے سلسلہ میں مباحثہ اور مشاعرہ بھی ہوا جو کہ بہت ہی کامیاب ثابت ہوا۔ اور ایک دعوت بھی دی گئی جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک ساتھ بیٹھکر کھایا۔

عراق کی مکمل آزادی

بغداد ۱۳ر فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہلینڈی کنٹونمنٹ (چھاؤنی) سے برطانوی فوج کا آخری دستہ بھی رخصت ہو گیا سنہ ۱۹۳۰ء کے معاہدہ عراق کے مطابق برطانوی فوج کا آہستہ آہستہ رخصت ہونا قرار پایا تھا۔ چنانچہ ہلینڈی سے جب آخری دستہ رخصت ہو کر آزادی کی طرف روانہ ہونے لگا تو اس کے لئے ایک سرکاری جلسہ ترتیب دیا گیا۔

امیر پاشا امیر اللواء افواج عراق اور مارشل کارنجی رائل ایرفورس دولت برطانیہ نے یہ رسم ادا کی۔ سب سے پہلے برطانوی فوج سے علاقہ عسکری کے خالی ہونے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے بعد برطانوی علم اتار دیا گیا۔ اس کے بعد برطانوی مارشل نے فوجی بارکوں کا نقشہ امین پاشا کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت برطانیہ کی طرف سے فوجی علاقہ جو ہمارے قبضہ میں تھا۔ عراق کو واپس کرتے ہیں۔ اس کے بعد عراقی علم لہرایا گیا۔ اور برطانوی دستہ مارچ کرتا ہوا رخصت ہو گیا۔

کانگریس کا آیندہ اجلاس

ہری پورہ ۲۱ فروری کانگریس کی سبجکٹس کمیٹی نے اپنی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کا آیندہ اجلاس مہاکوشل میں منعقد کیا جائے۔

مہاتما جی سے صلح کرانیکی اپیل

لندن ۲۰ر فروری "اخبار مانچسٹر گارڈین" لکھتا ہے کہ کانگریس اور برطانی حکومت کے درمیان تعلقات میں اگر کوئی کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے تو بدقسمتی سے اس کے متعلق بہت جلد مایوس کن رویہ اختیار کر لیا جاتا ہے۔

لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ کانگریس پارٹی کو اکثریت اور ہندوستان کے برطانی لوگوں کو کشیدگی پر افسوس ہے لیکن اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ اگر صورت حالات میں اور زیادہ کشیدگی بڑھتی رہی اور

لارڈ سموئیل

وٹھل نگر ۱۸ر فروری۔ لارڈ سموئیل کو وٹھل نگر میں ایک علیحدہ کیمپ مہیا کر دیا گیا ہے آپ وزیروں اور لیڈروں کی میٹنگ میں زبردست دلچسپی لے رہے ہیں۔ آپ نے آئینی سانحہ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا اور کہا میں ہندوستانی سیاسیات میں حصہ نہیں لینا چاہتا۔ آپ کل یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ لیڈروں کی رسوئی میں کھانا کھاتے ہیں۔

۴ اور حکومت نے کوئی توجہ نہ کی تو سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

اخبار نے تجویز کیا ہے کہ مہاتما گاندھی کو کانگریس اور وائسرائے کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

کیونکہ مہاتما جی اس سے پہلے بھی وائسرائے سے ملاقات کر چکے ہیں، دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہونا چاہئے۔

کانگریسی مسلمانوں کی میٹنگ

وٹھل نگر ۱۸ر فروری سبجکٹ کی کارروائی کے ختم ہونے کے فوراً بعد ہی کانگریس مسلمانوں کی ایک کثیر الاجتماع میٹنگ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پنڈال میں منعقد ہوئی،

ڈاکٹر سید محمود نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے میٹنگ میں کانگریس کے خلاف مسلمانوں میں جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اس پر خوب اچھی طرح تبادلہ خیالات کیا گیا اور ڈاکٹر سید محمود، مولانا حسین احمد، مسٹر ایس اے بریلوی، اور مسٹر حافظ الرحمن، پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو تمام مسلمانان ہند میں پرچار کرنے کا ایک پروگرام مرتب کرے گی۔

مسٹر جارج لانسبری کا بیان

لندن ۱۰ر فروری مشہور برطانی لیبر لیڈر مسٹر جارج لانسبری نے نمائندہ رائٹر سے دوران انٹرویو میں چند صوبجاتی حکومتوں اور وائسرائے کے درمیان جھگڑے پر زبردست مایوسی اور افسوس کا اظہار کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ لارڈ لوتھین کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ اور حکومت ہند صورت حالات کا حل نکالنے کی فوری کوشش کریگی۔ ایک دوسرے کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرنے سے یا قصوروار ٹھہرانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ مشکل کو حل کیا جائے۔ جو میرے خیال میں ناقابل حل مشکل نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ انگلینڈ کے اوسط طبقہ کی زبردست اکثریت (جسمیں دونوں فریق کے انتہا پسند شامل نہیں ہیں) کا خیال ہے کہ نیک نیتی اور مشورہ کر کے وائسرائے معاملے طے کر سکتے ہیں۔

برطانی کیبنٹ کا غیر معمولی اجلاس

لندن ۱۹ر فروری۔ سنیچر کو برطانی کیبنٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوگا۔ جس میں بین الاقوامی مسائل پر غور کیا جائے گا۔ اور یہ خیال ہے کہ اس میں کسی سانحہ کے متعلق غور نہیں ہوگا۔ جو وزیروں کے روبرو پیش ہے۔

اطالوی سفیر سانیور گرانڈی نے آج وزیر اعظم برطانیہ سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ایک سرکاری بیان شایع کیا گیا کہ سانیور گرانڈی نے وزیر اعظم سے ملاقات کی جس میں بین الاقوامی صورت حالات اور دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات پر غور کیا گیا۔

کانگریسی وزیروں کی کانفرنس

ہری پورہ ۱۸ فروری مسٹر بی جی کھیر وزیر اعظم بمبئی کے مشورہ پر وٹھل نگر میں موجود تمام وزیروں کی ایک کانفرنس آج رات کو مسٹر کھیر کی کٹیا میں منعقد ہوئی جسمیں یوپی اور بہار کی کانگریسی وزارتوں کے استعفوں سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا گیا۔

وائسرائے کے جواب میں مہاتما گاندھی کا بیان

واردھاگنج ۲۴ر فروری۔ یو۔پی اور بہار کے وزارتی جمود کے متعلق لارڈ لنلتھگو نے جو بیان پرسوں شائع کیا تھا وہ مہاتماجی نے کل شام کے سات بجے پڑھا اور اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل بیان اخباروں میں اشاعت کے لیے دیا ہے۔

میں نے گورنر جنرل کا بیان احترام و غور کے ساتھ پڑھا جس کا یہ مطلب ہے۔ صوبجاتی مجالس آئین ساز میں کانگریسی ممبروں کے وزارتی ذمہ داریاں قبول کرنے سے پیشتر شرط کے طور پر چند وعدے حاصل کرنے کے لیے کانگریس نے جو مطالبہ کیا تھا اس پر وائسرائے نے جو بیان دیا تھا اس سے مجھے یہ اُمید ہو گئی تھی کہ یہ بیان کچھ اطمینان بخش ہوگا۔ اور کم از کم مجھے نیز بہت سے کانگریسی کارکنوں کا تو ایسا ہی خیال تھا۔ اس بیان میں اس طرح سے خاص وکالت کی گئی ہے جو ایسی ہستی کے لیے زیب نہیں دیتی جسے غیر محدود اختیارات حاصل ہیں۔

"قیدیوں کی رہائی کے لیے ان کی صورت حالات پر جانچ کرنے کے حق پر کسی شخص نے حرف گیری نہیں کی ہے۔ لیکن جس بات پر میں نے اور کانگریس نے نہایت ہی زور دار طریقہ سے اعتراض کیا ہے وہ ان صوبوں کے جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ انہیں مکمل صوبجاتی آزادی حاصل ہے گورنروں کو اس قسم کی جانچ کرنے کا حق ہے ایسی جانچ کرنے کا حق اور فرض صرف ذمہ دار وزیروں سے تعلق رکھتا ہے جیسے کہ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور نوآبادیوں (جہاں ذمہ دار حکومتیں قائم ہیں) کی کنونشن کو سمجھتا ہوں"۔

گورنروں کا فرض اور حق یہ ہے کہ وہ وسیع تر پالیسی کے مسئلوں پر اپنے وزیروں کو مشورہ دیں اور اپنے چند اختیارات کے استعمال میں انہیں خطرہ سے آگاہ کر دیں اور ایسا کرنے کے بعد اپنے وزیر آزاد ہوں گے کہ وہ اپنے غیر پابند فیصلہ کو استعمال کریں۔

اگر یہ صورت حالات نہیں ہے تو ذمہ داری ایک بالکل بے معنی چیز بن جائے گی۔ اور اگر وہ نظم و نسق کے معاملات میں جو قانون نے ان پر عائد کئے ہیں۔ گورنروں کی ذمہ داریوں میں شریک ہونے لگے تو وزیروں کے حصہ میں جو وارڈ لوں کے سامنے ذمہ دار ہیں صرف بدنامی اور بے عزتی رہ جائے گی۔ ہز ایکسی لینسی کے لیے یہ لکھنا زیب نہیں دیتا کہ انہوں نے گورنروں کو قیدیوں کی انفرادی طور سے جانچ کو روکنے کے لیے اپنے غیر مشکوک اختیارات بیجا وزیروں کے خلاف استعمال نہیں کئے۔ کانگریس کا ریزولیوشن وزیروں کے تحمل و صبر کی جو قابل تقلید ہے تعریف کرتا ہے اور میں تو یہ کہنے کی بھی جرأت کروں گا۔ کہ غالباً یہ وزیروں کی جو اپنے عہدوں پر بالکل نئے تھے تا تجربہ کاری تھی۔

اس لیے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر اس اہم مسئلہ کا فیصلہ وزیروں کے [illegible] میں نہ کیا گیا تو ان کے لیے اپنے کندھوں پر اس شدید ذمہ داری کو سنبھالنا مشکل ہو گا جس کی کانگریس نے انہیں اجازت دی ہے"۔

مجھے خوشی ہے کہ ہز ایکسی لینسی نے پبلک کی توجہ اس طریقہ کی طرف مبذول کرائی ہے جو میں نے بنگال میں اختیار کیا تھا اور آپ نے اس فرق کا بھی لحاظ رکھا ہوگا۔ جو ایک جانب بنگال میں اور دوسری جانب یو۔پی اور بہار کے درمیان ہے بنگال میں میں ایسی حکومت سے معاملہ سلجھا رہا تھا۔ جو کسی بھی صورت میں کانگریس کے الیکشن یعنی فیسٹو کے لیے پابند نہیں تھی وہاں کی وزارت سزا یافتہ قیدیوں کی مجموعی طور سے رہائی کے لیے صحیح یا غلط طور سے میری بات سننے کے لیے پابند نہیں تھی۔

اسیروں سے جو میں نے وعدہ کیا تھا اس کے ایفا میں بہت خطرناک راستہ اختیار کر رہا تھا میرے مقصد کی تہ میں خالص انسانی ہمدردی تھی اور میرے ہاتھ میں صرف ایک ہتھیار تھا اور یہ کہ میں انسانی ہمدردی کے نام پر بنگال کے وزیروں سے اپیل کروں اور مجھے یہ کہنے میں مسرت ہوتی ہے کہ بنگال کے وزیروں کے دل پتھر کے ثابت نہیں ہوئے یعنی اُن پر میری اپیل کا اثر ہوا۔ لیکن یو۔پی اور بہار کی صورت حالات قطعی مختلف ہے۔ وہاں کے وزیروں پر کانگریس کے انتخابی مینی فیسٹو کی رو سے جس کے نام پر انہوں نے انتخاب میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ پابندی عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے نہ صرف اُن تمام اسیروں کے انفرادی ریکارڈ کی پڑتال کر لی تھی۔ جنہیں وہ رہا کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے صوبوں میں امن و امان کے قیام کے متعلق اپنی ذمہ داری سے پوری طرح آگاہ تھے۔ چنانچہ انہوں نے متعلقہ اسیروں سے یہ اطمینان کر لیا ہے کہ اُن کا تشدد کے طریقہ کار پر سے اعتماد اُٹھ چکا ہے

اُمید کی شعاع

مہاتماجی مزید فرماتے ہیں "البتہ وائسرائے کے بیان میں ایک چیز ہے جس سے اُمید کی شعاع دکھائی پڑتی ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے صلح کا دروازہ گورنروں اور وزیروں کے درمیان مزید گفت و شنید کے لیے کھلا رکھا ہے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ وزیر اعظموں نے سیاسی اسیروں کی رہائی کا نوٹس اچانک دیا تھا۔ لیکن اُن حالات میں وہ اور کوئی طریقہ کار اختیار کر ہی نہیں سکتے تھے۔ اب جملہ متعلقہ فریقین کو صورت حالات پر غور و خوض کرنے کا کافی موقع مل چکا ہے۔ میری رائے میں یہ جمود ٹل سکتا ہے۔ اگر گورنروں کو اس امر کا اطمینان دلانے کی آزادی دیدی جائے کہ انھوں نے اس خیال سے اسیروں کے انفرادی ریکارڈ کی پڑتال نہیں کی تھی۔ کہ وزیروں کے اختیارات پر غصب کیا جائے کیونکہ وزیروں نے اسیروں سے مکمل اطمینان کر لیا تھا اور وہ اپنی ذمہ داری پر انہیں رہا کر سکتے تھے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ ورکنگ کمیٹی وزیروں کو اگر گورنروں نے انہیں مدعو کیا۔ اس امر کا اطمینان کرنے میں آزاد چھوڑ دیگی کہ آیا گورنروں نے مطلوبہ یقین دلایا ہے یا نہیں۔

گورنر جنرل کی آئینی غلطی

گورنر جنرل نے زیر دفعہ ۱۲۶ (۵) اپنے مخصوص اختیارات کے استعمال کے حق میں جو صفائی پیش کی ہے اسکی روشنی میں ایک بات ضرور کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس ساری دفعہ کو پڑھا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے بعض معاملات میں فیڈریشن کو صوبہ جات پر کنٹرول کا حق پہونچتا ہے اگر ضمنی دفعات کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہے تو انہیں ایک دوسرے سے الگ الگ پڑھنا چاہیئے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس معاملہ میں دفعہ ۱۲۶ کی ضمنی دفعہ ۵ کے ماتحت اختیارات کا استعمال قطعی بے عمل ہے لیکن اس معاملہ میں خطرناک راستے پر قدم رکھ رہا ہوں۔ اس معاملہ کا فیصلہ وکیل کریں گے۔ اس طویل بیان سے میرا صرف یہ مقصد ہے۔ موجودہ جمود کے خوش اسلوبی سے سلجھانے میں جو اچانک پیدا ہو گیا ہے امداد ملے۔

گورنر اور چیف سکریٹری میں اختلاف

لکھنؤ ۲۲ فروری ابھی وزارتی جمود حل کا منتظر ہی تھا کہ ایک اور جمود یہاں پیدا ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت یو۔پی کے چیف سکریٹری مسٹر سی ڈبلیو گوئن نے جو کہ آئندہ اپریل سے رخصت پر جانے والے تھے اچانک مارچ کے پہلے ہفتہ سے ہی رخصت پر جانے کے لیے درخواست دی ہے اور وہ عنقریب ہی اپنے گھر یعنی انگلینڈ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جب سے وزارتی جمود پیدا ہوا ہے سکریٹریٹ کا کام نہیں کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے۔

اگرچہ یہ اچانک واقعہ بہت ہی حیرت انگیز ثابت ہوا ہے اور اسے صیغہ راز میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ تاہم معلوم ہوا ہے کہ اس اچانک واقعہ کی وجہ یہ ہے کہ ہز ایکسیلنسی سر ہیری ہیگ گورنر یو۔پی اور مسٹر گوئن کے درمیان اختلاف پیدا ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بی۔ ایم کھرے گھاٹ کو چیف سکریٹری بنایا جائے گا۔

وزیروں کی واپسی

پنڈت پیارے لال شرما وزیر تعلیم اور حافظ محمد ابراہیم وزیر صیغہ رسل و رسائل آج صبح ہرنی پور سے یہاں واپس آ گیے۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم اور شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ بھی آج ہری پور سے روانہ ہو گئیں۔ کل بعد دوپہر تک ان کے بھی یہاں پہونچنے کی توقع کی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ اور مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوشنگ آباد تشریف لے گیے ہیں۔

نواب سر مزمل اللہ خاں کا مشروط عطیہ

علی گڈھ بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ نواب سر مزمل اللہ خاں نے مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے مجوزہ ملٹری کالج کے لیے جو ایک لاکھ روپیہ دینا منظور کیا ہے وہ اس حالت میں دیا جائے گا۔ جب یونیورسٹی کا موجودہ نظم و نسق جس پر بہت کچھ نکتہ چینی ہے تبدیل ہو جائے۔

مسٹر رام راؤ کا نیا عہدہ

مدراس ۲۲ر فروری۔ اخبار مدراس میل کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بی رام راؤ کو جو کہ لندن میں ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کے عہدہ پر سرفراز ہیں۔ جنوبی افریقہ میں گورنر جنرل ہند کے ایجنٹ بننے کی پیشکش کی گئی ہے اور انھوں نے اسے منظور بھی کر لیا ہے توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر رام راؤ آئندہ [illegible] یعنی ماہ جون میں اپنے نئے عہدہ کا چارج لیں گے۔

اٹلی نے برطانیہ کیخلاف پروپیگنڈا بند کر دیا

[illegible] ۲۲ فروری [illegible] اٹلی کے [illegible] براڈ کاسٹنگ اسٹیشن [illegible] گذشتہ

مرکزی اسمبلی میں حکومت کا بیان

نئی دہلی ۲۳ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں سوالات کے وقت وزیر مالیات نے بیان کیا کہ ذاتی حیثیت میں والیان ریاست انکم ٹیکس سے مستثنےٰ نہیں ہیں لیکن انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے اعلان کی رو سے سرکاری تمسکات کا سود والیان ریاست کے قبضہ میں ہیں انکم ٹیکس سے مستثنےٰ ہے گزشتہ مالی سال میں اس استثنےٰ سے آمدنی میں جو نقصان ہوا ہے۔ اس کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔

مسٹر سری پرکاش کے سوال کے جواب میں ممبر مالیات نے کہا کہ سکریٹریٹ کی عمارتیں اور کونسل ہاؤس انکم ٹیکس سے مستثنےٰ ہیں اسی ممبر کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ نئی دہلی میں والیان ریاست کے محل ہیں۔ لیکن وہ ان کی ذاتی جائدادیں ہیں اور چونکہ وہ ریاستوں کی ملکیت ہیں۔ اس لئے ان پر انکم ٹیکس نہیں لگ سکتا۔

اٹلی کے برطانی سفیر کی لندن میں طلبی

لندن ۲۳ر فروری۔ روم میں مقیم برطانی سفیر ارل پرتھ کو ہدایت کردی گئی ہے اٹلی کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے متعلق ہدایات حاصل کرنے کے لئے لندن آ جائیں ارل پرتھ بروز [illegible] کی شام کو لندن پہونچ جائینگے۔

مسٹر ایڈن نے چارج دیدیا

لندن ۲۳ر فروری۔ آج صبح دفتر خارجیہ میں فران سے آخری ملاقات کرنے کے بعد مسٹر ایڈن قلمدان وزارت سپرد کرنے کے لئے بکنگھم محل میں تشریف لے گئے جہاں ملک معظم سے ۴۵ منٹ تک گفت و شنید ہوئی

"مداخلت کرکے گورنر جنرل نے بھاری غلطی کی"

اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کی رائے

لندن ۱۷ فروری۔ لارڈ لوتھین نے اخبار "ٹائمز لندن" کو ہندوستان کے آئینی سانحہ کے بارے میں ایک خط لکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ بنگال کے سوائے اور کسی صوبہ میں چند مٹھی بھر سیاسی قیدیوں کی رہائی "شدید خطرہ" ہوسکتی ہے۔ بنگال کے متعلق تو ہندوستانیوں کی بھی یہ رائے ہے کہ اس کا معاملہ خاص ہے کیونکہ اس کے ساتھ دہشت انگیزی کی تاریخ وابستہ ہے) ممکن ہے رہائی خطرہ کی طرف لے جائے مگر میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کے معاملات میں گورنروں کے لئے صحیح راستہ یہ تھا کہ وہ وزیروں کو خطرے کے بارے میں باضابطہ طور پر آگاہ کردیتے تو میں خطرہ محسوس کرتا ہوں اور اب میں آپ لوگوں پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں کا فیصلہ جان و مال کی حفاظت کرنے کی اہلیت کے متعلق غلط ثابت ہوا، اور خطرناک صورت حالات پیدا ہوگئی تو میں اپنے اختیارات کا استعمال کرنے میں قطعی تامل نہیں کرونگا۔" اس کے ساتھ ساتھ انکو چاہیئے تھا کہ وہ وزیروں کو جو تنبیہ دیتے وہ شایع کردیتے تاکہ سب کو اس کا علم ہو جاتا اور پوزیشن واضح ہوجاتی اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد ہوگا کہ لارڈ لوتھین نائب وزیر ہند اور چیرمین فرنچائز کمیٹی رہ چکے ہیں اور آپ حال ہی میں ہندوستان کا دورہ کرکے واپس آگئے ہیں۔ جدید آئین کے معاملہ میں آپ کی رائے خاص وزن رکھتی ہے۔

برطانوی لیبر پارٹی کا مشہور آرگن "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے کہ گورنر جنرل نے فیصلہ کرنے میں بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ جبکہ ایک بہت بڑی تعداد میں سیاسی قیدی رہا کئے جاچکے ہیں۔ اور ہندوستان کے امن کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوا تو کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ باقی قیدی رہا ہوکر امن کو خطرہ میں ڈال دیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے بھی تو یہ کہنا بالکل حماقت ہے کہ ان کو فوراً ہی دوبارہ جیل میں ہندوستانیوں کی ہی منظوری سے بند نہیں کیا جاسکتا تھا دہشت انگیزی کا دورہ شروع ہونے سے سب سے پہلے وار کانگریسی وزارتوں پر ہی ہوتا۔

گورنر کی پوزیشن کی وضاحت

پٹنہ ۱۷ فروری۔ ایک طویل کیونک شایع کرکے بقیہ تمام سیاسی اسیروں کی ایک دم اور فوری رہائی کے متعلق وزارت نے جو مطالبہ کیا تھا۔ اس کے متعلق گورنر بہار کی پوزیشن کی وضاحت کی گئی ہے۔

" اسوقت بہار میں جو قیدی باقی ہیں ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جنھیں اس بنا پر سزا دی گئی ہو کہ انھوں نے بغاوت کے قانون کو توڑا ہو یا کہ لیسے قانون کی خلاف ورزی کی مجوزہ مہنگا ئی ضرورت کے لئے پاس کیا گیا تھا۔

اس وقت جتنے اشخاص جیلوں میں موجود ہیں وہ یا تو تشدد کے شدید الزامات کے ماتحت یا اس کے لئے تیاری کرنے کے الزام میں سزا بھگت رہے ہیں۔

نوجوانوں میں چند ایسے ہیں جنھیں اوہ آتشگیر ایکٹ کے ماتحت سزا ہوئی۔ ان میں سے چند اسیروں کے خلاف استغاثہ کے بیانات درج کرنے کے بعد کیونک ظہرہے۔

اگر کوئی شخص اس جرم کا جسکی وجہ سے اسے سزا ہوئی دوبارہ مرتکب نہ بھی ہو یا ہم سزائیں بلا کسی امتیاز کی یا ترمیم کرنے سے دوسروں میں قانون اور عدالتوں کے فیصلوں کی خلاف ورزی کرنے کا جذبہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اگر یہ خیال پیدا ہوجائے کہ اگر کبھی گورنمنٹ عدالتوں کے فیصلوں میں مداخلت کرسکتی ہے اور کرے گی اور کسی خاص پارٹی کے برسر اقتدار آنے پر ایسا کیا جائے گا تو اس سے بہت خراب نتائج برآمد ہوں گے۔

گورنر بہار انکی مشروط رہائی پر غور کرنے کو تیار تھے۔ لیکن وزارت نے اسے منظور نہ کیا۔ جیل میں بھوک ہڑتال ختم ہونے پر وزیر اعظم نے گورنر کو بقیہ ۲۳ سیاسی اسیروں کی فوری رہائی کے لئے ایک انقطاعی تجویز ارسال کی۔ گورنر نے اس قسم کے اقدام کے خلاف دلائل کا اعادہ کیا اور بالخصوص اس صوبہ اور دیگر صوبوں کے حالات کا تذکرہ کیا۔ اور اس اثر کا بھی ذکر کیا جو اس صوبہ میں اختیار کردہ رویہ کا دوسرے مقامات پر پڑیگا چونکہ وزارت اپنی بات پر اڑی رہی لہذا گورنر نے اس معاملہ کو گورنر جنرل کے گوش گذار کردیا اور انھیں انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۶۰ (۵) کے ماتحت جو ہدایات ہیں ان کے مطابق گورنر نے وزارت کو مطلع کردیا کہ وہ ان کے مشورہ کو قبول نہیں کرسکتے۔ جبر وہ مستعفی ہوگئی۔

مسلم لیگ کا وزارت بنانیسے انکار

لکھنؤ ۱۷ فروری۔ ہز اکسیلنسی گورنر یو۔ پی نے کل رات نواب چھتاری لیڈر مخالف پارٹی کو اور آج صبح چودھری خلیق الزماں مسلم لیگ پارٹی کو شرف ملاقات بخشا۔ کہا جاتا ہے کہ اس ملاقات کا مقصد یہ تھا کہ موجودہ آئینی پوزیشن کے بارے میں مختلف پارٹیوں کے لیڈروں کی رائے معلوم کی جائے

ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ نہ خود ہی وزارت بنانے کے لئے تیار ہے۔ اور نہ وزارت بنانے کی خاطر کسی دوسری پارٹی میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔

یو۔ پی اسمبلی کا اجلاس

معلوم ہوا ہے کہ گورنر یو۔ پی ابھی تک اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکے ہیں کہ صوبہ میں کس قسم کی حکومت قایم کی جائیگی۔

دریں اثنا سیاسی حلقے ایک گشتی خطوط سے الجھن میں پڑگئے ہیں جو آج سہ پہر سکریٹری لیجسلیٹو اسمبلی کے تمام ممبروں کے نام جاری کیا ہے۔ جس میں ان کی یاد دہانی کرائی ہے۔ کہ ملتوی شدہ اجلاس یکم مارچ کو شروع ہوگا اور انکو اپنے رزولیوشن اور بل یکم مارچ سے پہلے بھیجدینا چاہئیں۔

سبھاش بابو سے برطانی پریس کی درخواست

شری یت سبھاش چندر بوس کو "نیوز کرانیکل" لندن اور "نیویارک ٹائمز" کے بحری تار موصول ہوئے ہیں۔ جنیں ان سے بہار اور یو۔ پی کے سیاسی سانحہ پر اپنا بیان دینے کی درخواست کی گئی ہے۔

مسٹر ایم۔ این رائے آج شام کو یہاں

ہو چکے اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں اور کانگریسی وزیروں کی مشترکہ کانفرنس کے ۴½ بجے ملتوی ہونے کے بعد شری یت سبھاش چندر بوس سے ملاقات کی۔ یہ مشترکہ کانفرنس ۹½ بجے پھر شروع ہوگی۔

دارالامراء میں وزیر ہند کا بیان

لندن ۱۸ فروری۔ دارالامراء میں لارڈ لوتھین نے دریافت کیا کہ ہندوستان میں افسوسناک آئینی سانحہ کے متعلق وائٹ پیپر شایع کیا جائے۔ اس کے جواب میں لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ دو صوبوں کی وزارتوں نے استعفے دینا ضروری خیال کیا۔ جن کے اور گورنر جنرل کے درمیان اختلاف تھا جس کی بنا پر انھوں نے استعفے دیدیا۔ اُن کے درمیان اختلاف کسی قسم کا نہیں بلکہ مدارج کا تھا۔ آپ نے وعدہ کیا کہ میں وائٹ پیپر کی شکل میں تمام اطلاعات فراہم کروں گا۔

دارالعوام میں مسٹر ویج ووڈ بین نے دریافت کیا کہ کل حکومت نے جو وائٹ پیپر شایع کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ کب پورا ہوگا وزیر اعظم نے جواب دیا کہ وائٹ پیپر کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس طرز کی دستاویز شایع کی جائے گی۔ آپ نے ہاؤس کو یقین دلایا کہ ہندوستان سے اطلاع فراہم کی جارہی ہے۔ اور موصول ہوتے ہی ہاؤس کو جلد از جلد مہیا کردی جائیگی اس میں مستعفی وزیروں کا نظریہ درج ہوگا۔

چائے کی برآمد کا بل

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی کا اجلاس تھوڑی دیر کے لئے ہوا۔ کامرس سکریٹری نے برطانی ہند میں چائے کی کاشت میں توسیع۔ نیز اسکی برآمد پر کنٹرول حاصل کرنے کے متعلق بل پیش کیا جس پر سلیکٹ کمیٹی غور کر چکی ہے۔

مسٹر بدری دت پانڈے نے جائے کی لیبنس کمیٹی میں مزدوروں کی نمائندگی پر زور دیا۔ مسٹر برو چندر نرائن چودھری نے کمیٹی کا چرکاری چیرمین مقرر کرنے کی مخالفت کی

برطانی اخبار "نیوز کرانیکل"

لندن ۱۶ فروری۔ بہار اور یو۔ پی کی وزارتوں کے استعفے کے متعلق اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں معاصر "ٹائمز" لندن لکھتا ہے کہ تجربہ بتلا چکا ہے کہ اس پالیسی سے کیا خطرہ پیدا ہوگا۔ جو کہ کانگریس پارٹی کا انتہا پسند بازو اختیار کرنا چاہتا ہے۔

اخبار ہذا نے یاد دہانی کرائی ہے کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں مانٹیگو رفارم کے بعد عام معافی سے دہشت انگیزی کا دور شروع ہوگیا تھا۔ اور کسان دو صوبوں میں تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی سے حکومت بنگال پر دباؤ پڑیگا جس کا وہ مقابلہ نہ کرسکیگی۔ اور دہشت انگیزوں کی عام رہائی سے خطرناک نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ بلا امتیاز اس سے دوسرے صوبوں کا امن بھی خطرہ میں پڑجائے گا۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ انتخابات کے بعد سے تقریباً ایک سو سیاسی قیدی رہا کئے جاچکے ہیں لیکن گورنر نے ہر ایک اسیر کے متعلق یہ غور کیا کہ اس رہائی سے امن خطرہ میں نہیں پڑے گا۔ اخبار لکھتا ہے کہ مہاتما گاندھی بتدریج رہائی کی پالیسی منظور کرچکے ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کانگریس کا اعتدال پسند طبقہ جو عدم تشدد کا حامی ہے۔ اس معاملہ میں کیا رائے رکھتا ہے۔

ہوائی ڈاک میں ۲۴ گھنٹے کی دیر

کراچی ۱۷ فروری۔ مشرقی ممالک کی ڈاک لانے والا ہوائی جہاز ۲۴ گھنٹے دیر سے پہنچے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۔ ششماہی ۔ ممالک غیر سے سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۰

ادبیات

"پھر آ گئے"

از جنابہ نوابہ سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

میرے نفس نفس میں سمانے پھر آ گئے
اپنا ہی سا وہ مجھکو بنانے پھر آ گئے

سر تا قدم نگاہ بنانے پھر آ گئے
وہ اک ادائے خاص دکھانے پھر آ گئے

برق تبسم اپنی گرانے پھر آ گئے
میں مٹ رہا تھا مجھکو مٹانے پھر آ گئے

میں پڑھ چکا تھا انکے تغافل سے درس غم
آداب غم وہ مجھکو بتانے پھر آ گئے

پہلے تو ایک برق گرا کر چلے گئے
اب دل میں ایک آگ لگانے پھر آ گئے

پہلے تو کر گئے تھے مجھے وقف اضطراب
مفہوم اضطراب بتانے پھر آ گئے

اک پردہ حسین سے بنا کر مجھے تباہ
اک حسن بے نقاب دکھانے پھر آ گئے

انکو امید غم بھی گوارا نہ تھی کہ آج
اس نقش کو بھی آہ مٹانے پھر آ گئے

اپنی نگہ سے مجھکو عطا کرکے درد خاص
آئین عشق مجھکو بتانے پھر آ گئے

بے آرزوئے لطف کرم مجھ پہ کر گئے
بے آنسوؤں کے مجھکو رلانے پھر آ گئے

میں نے تو انکے درد کو سمجھا تھا اپنا دل
وہ میرے دل کو درد بنانے پھر آ گئے

آنکھوں میں اشک لب بھی فسردہ نظر میں درد
کیا میری شکل مجھکو دکھانے پھر آ گئے

دنیائے اسلام

مصر کے آئندہ انتخابات

قاہرہ بذریعہ ڈاک پارلیمنٹ مصر کو برخاست کئے جانے کی خبر شایع ہو چکی ہے مزید تفصیل مظہر ہے کہ ایک ہفتہ پیشتر ہی سے قیاس کیا جا رہا تھا کہ وزارت کو پارلیمنٹ برخاست کرنے کے لئے بادشاہ سے درخواست کرنی پڑے گی یہ پیشینگوئی صحیح تو ثابت ہوئی ہے مگر اس طریقہ پر نہیں جس کا پیشینگوئی کے طور پر ذکر کیا جا رہا تھا یہ امر پارلیمنٹ کے عام ارکان کے لئے بالعموم، جواب ۔۔۔ کے لئے بالخصوص خاص طور پر تعجب خیز تھا کہ جس وقت پارلیمنٹ کے انعقاد میں صرف ۲ گھنٹے کا وقت باقی رہ گیا اس وقت بادشاہ کی ۔۔۔ سے پارلیمنٹ کے برخاست کئے جانے اور عام انتخابات کی تاریخ تعین کا اعلان کر دیا گیا۔

محمود پاشا وزیر اعظم مصر ایک رات پہلے تک یہ ہی ارادہ رکھتے تھے کہ جس طرح بھی ہو سکے پارلیمنٹ کے اجلاس میں مخالف پارٹی کا مقابلہ کریں گے آپ اور وفد پارٹی سے علاحدہ شدہ دو لیڈر ڈاکٹر احمد مہر، اور نفراشی پاشا اس کوشش میں تھے کہ پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل کرلیں، اگرچہ بالکل معمولی اکثریت ہی کیوں نہ ہو شام کے وقت ڈاکٹر مہر نے محمود پاشا سے ملاقات کرکے ظاہر کیا کہ وفد پارٹی کے جن ارکان نے پارلیمنٹ میں حکومت کی امداد کرنے کا وعدہ کیا تھا وہ تمام کے تمام نحاس پاشا کے طلب کردہ اجلاس میں شامل ہو گئے ہیں اس لئے کہا نہیں جا سکتا کہ پارلیمنٹ میں ووٹنگ کی کیا حالت ہوگی۔

جس وقت محمود پاشا اور ڈاکٹر مہر گفتگو کر رہے تھے انھیں یہ اطلاع ملی کہ وفد پارٹی پارلیمنٹ میں فتنہ بپا کرنے پر تلی ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ وفد پارٹی کے بعض ارکان ہاؤس میں پستولوں سے مسلح ہو کر آئیں گے محمود پاشا نے متاثر ہو کر فیصلہ کر لیا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد نہ کیا جائے، آپ نے حکومت اور پارلیمنٹ کے وقار کے پیش نظر جیسا کہ ان کا بیان ہے مناسب نہ سمجھا کہ پولیس سے استعانت طلب کی جائے لہذا آپ نے بادشاہ سے درخواست کی کہ پارلیمنٹ برخاست کر دی جائے، شاہ فاروق قاہرہ واپس آئے اور انھوں نے پارلیمنٹ برخاست کرنے اور جدید انتخابات کی تاریخ کے تعین کے حکم پر دستخط کر دیے۔

دوسری طرف نحاس پاشا قائد حزب وفد کو یہ خطرہ تھا کہ حکومت وفد پارٹی کے بعض ممبروں کو پارلیمنٹ میں داخل ہونے سے روکے گی یا پارٹی میں کسی طرح کا افتراق پیدا ہو جائے، لہذا انھوں نے سارے ارکان کو ایک اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت دی جو ایوان فراعنہ پارلیمنٹ ہاؤس کے قریب واقع ہے، میں منعقد ہوا تھا یہ اجلاس ابھی ختم نہیں ہوا تھا کہ پارلیمنٹ کے ٹوٹ جانے کی اطلاع ملی اس وقت نحاس پاشا کے غم و غصہ کی انتہا نہ رہی انھوں نے بی الفور سینٹ کے پریذیڈنٹ (وفد پارٹی رکن) سے کہا کہ شاہی حکم کے باوجود دونوں ہاؤسوں میں اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دے تاکہ حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور کر دی جائے یہ اطلاع کسی طرح وزیر اعظم کو بھی مل گئی انھوں نے پریذیڈنٹ سینٹ کو فون پر بلا کر متنبہ کیا کہ ایسے حالات میں اگر انھوں نے پارلیمنٹ ہاؤس میں اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دی تو اسکی ذمہ داری انھیں پر عائد ہوگی۔

آئندہ انتخابات کیلئے ۲ اپریل کی تاریخ مقرر ہوئی ہے یہ انتخابات ایسے شدید ہوں گے کہ غالباً تاریخ مصر میں ان کی نظر نہیں ملے گی چونکہ وفد پارٹی میں تفرقہ پڑ چکا ہے، ڈاکٹر مہر اور نقراشی پاشا وفد پارٹی سے الگ ہو گئے ہیں اسلئے وزیر اعظم یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ایک متحدہ حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے، دیکھیئے آئندہ کیا ہوتا ہے غالباً وزیر اعظم کی یہ امید پوری نہ ہو سکے گی

شاہ عراق اور علم کی قدردانی

جلالۃ الملک غازی شاہ عراق علوم و فنون کے بہت زیادہ قدردان واقع ہوئے ہیں ہمیشہ اہل علم کی مختلف طریقوں سے ہمت افزائی فرماتے رہتے ہیں نہ صرف عراق میں بلکہ دوسرے عربی ممالک میں بھی علم کی اشاعت کیلئے اپنی جیب خاص سے گرانقدر رقم صرف کرتے ہیں، عدن سے جو طلباء بغرض حصول تعلیم عراق آئے تھے انکے تمام تعلیمی اخراجات شاہ غازی نے اپنے ذمہ لے لئے تھے اب معلوم ہوا ہے کہ حضرموت سے جو تعلیمی وفد عنقریب آنے والا ہے اس کے مصارف کے کفیل بھی وہی ہوں گے چنانچہ اس بارے میں شاہی حکم نافذ ہو چکا ہے بادشاہ کو ملک کی تعلیمی ترقی سے جو دلچسپی ہے اسکا ایک نہایت معمولی ثبوت یہ ہے کہ انھوں نے ابھی حال میں دارالمعلمین کے ممتاز کامیاب طلبہ کے لئے پانچ سنہری قلم پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

غریب اور محتاج بچوں کی تعلیم و تربیت پر وہ اپنی جیب خاص سے جو رقم صرف فرماتے ہیں اس کا حال عام طور سے لوگوں کو معلوم نہیں ہے کیونکہ یہ رقم خفیہ طور پر صرف کی جاتی ہے۔ تاہم اس ضمن میں اخبارات اپنے مخصوص ذرایع علم سے جو اطلاعات حاصل کرتے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ غریب طلبہ کی امداد کے لئے بہت کافی رقم صرف ہوتی ہے۔ اور بادشاہ کے فیض سے صرف ملک کے ہی محتاج مفلس بچے مستفید نہیں ہوتے بلکہ بعض حالات میں دوسرے ملکوں کے نادار طلبہ بھی مستفید ہوتے ہیں۔ چنانچہ بیروت کے ایک اخبار "النہار" میں عثمانی شاہی خاندان کی ایک فرد سلطانہ خدیجہ کا ایک بیان شایع ہوا ہے جس کے دوران میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی بیٹی سلمیٰ کو دس پونڈ ماہوار جلالۃ الملک غازی کی طرف سے بطور وظیفہ ملتے ہیں عراق کا اخبار "الکفاح" اس بیان کا تذکرہ کرکے لکھتا ہے کہ اگر موصوفہ کی طرف سے یہ بیان شایع نہ ہوا ہوتا تو بادشاہ کی اس اعانت و کرم فرمائی کا کسی کو علم بھی نہ ہوتا معلوم نہیں اس طرح کتنے لوگ بادشاہ کی اعانت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے زباں پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۱ | کانپور شنبہ ۵ر مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۰

حکومت ہند کا بجٹ

سنٹرل حکومت کے وزیر مال سر جیمز گرگ نے ہندوستان کا ۳۹-۱۹۳۸ء کا بجٹ پیش کرنے ۲۸ر فروری کو لیجسلیٹو اسمبلی میں حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی:-

۱۹۸ لاکھ روپے جو کہ صوبجات کو صوبائی خود مختاری کے آغاز پر دیئے گئے - صوبہ جات کے مابین تقسیم انکم ٹیکس بقدر ۱۳۸ لاکھ روپیہ بابت ۳۸-۱۹۳۷ء اور ۲۸ لاکھ روپیہ بابت ۳۹-۱۹۳۸ء ۲۵۱ لاکھ روپیہ کا وہ خالص خسارہ جو کہ برما کی علیحدگی کی وجہ سے ہوا - اور وزیرستان میں فوجی حرکات وسکنات پر ۱۷۶ لاکھ روپیہ کا خرچ - باایں ہمہ ۳۸-۱۹۳۷ء اور ۳۹-۱۹۳۸ء دونوں سالوں کے لئے کسی بھی جدید ٹیکس کے عائد کئے بغیر اخراجات کا میزانیہ سے تجاوز نہیں کیا گیا ایسی صورت کا پیدا کرنا ان تجارتی حالات کے باعث ممکن ہوا ہے جو کہ تمام سال ۱۹۳۷ء میں برابر ترقی پذیر رہے - اس سے آمدنی میں ۲۹۰ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا جس کا بیشتر حصہ محصول درآمد و برآمد اور ریلوے کی واصلات میں سے تھا - آمدنی کا یہ اضافہ نیز وہ پس انداز بقایا جو کہ سابقہ سالوں سے اس مقصد کے لئے خاص طور پر رکھا گیا تھا - دونوں مل کر اخراجات کے لئے کافی ہیں جو کہ مرکزی حکومت کو صوبائی خود مختاری کے اختتام کی وجہ سے برداشت کرنے پڑے اور تحفظ ہند یا ملکی مدافعت کے لازمی اخراجات کے لئے بہم پہونچانے پڑے - لیکن اسکے بعد آمدنی میں صرف ۲۹ لاکھ روپیہ کی قلیل رقم بچ رہتی ہے گمان کیا جاتا ہے کہ ۳۹-۱۹۳۸ء میں خفیف سی کمی واقع ہو گئی ۳۷-۱۹۳۶ء میں محاصل درآمد و برآمد میں تمایاں مائدہ رہا اور اس امر کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ آیا یہ ترقی پورے طور پر بدستور رہے گی یا نہ - بنا بریں یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ محصول درآمد و برآمد کی آمدنی میں ۷۰ لاکھ روپیہ کی کمی واقع ہوگی لیکن انکم ٹیکس میں ۵۵ لاکھ روپیہ تک اضافہ ہوگا - اور ریلوے فاضل کو شامل کر کے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۳۹-۱۹۳۸ء میں کل آمدنی موجودہ سال کی آمدنی سے صرف ۴۳ لاکھ روپیہ کم ہوگی -

صاحب وزیر مال امید کرتے ہیں کہ سال آئندہ میں مبلغ ۱۲۸ لاکھ روپیہ صوبہ جات کو انکم ٹیکس کے متعلق تقسیم کئے جائیں گے - یہ یاد رہے کہ "نیمی آر ایوارڈ" کے مطابق اگر اغراض مرکزی حصہ کے علاوہ) اس رقم کا کل مجموعہ جو کہ مرکزی حکومت بذریعہ ریلوے اور انکم ٹیکس وصول کرے - تیرہ کروڑ روپیہ سے متجاوز ہو تو مذکورہ رقم کو ہٹا کر باقی ماندہ رقم صوبہ جات پر تقسیم کرنی ہوگی -

دوسرے سال اخراجات میں کچھ اضافہ ہونا ضروری ہے ایزادی کا سب سے بڑا جزو ۴۳ لاکھ روپیہ کی رقم ہے جو کہ فوج سے متعلقہ ہے اس مزید خرچ کی وجوہات یہ ہیں - اول برطانوی رسالہ پلٹنوں اور چند ایک ہندوستانی فوجی طبقوں کو مشینوں سے مسلح کرنا - دوئم ساحلی پناہ کو زیادہ مستحکم بنانا - اور سوئم ہندوستان میں سامان حرب بنانے کا ایک کارخانہ جاری کرنا - اس عہد و پیمان کی رو سے جو کہ حال ہی میں قرار پایا ہے - اب حکومت ہند حکومت برطانیہ کو ہندوستان بحری محافظت کا خرچ یعنی ۱۲½ لاکھ روپیہ کا سالانہ چندہ نہیں ادا کیا کرے گی بلکہ اس کی بجائے چھ جدید ترین طرز کے جنگی جہازوں کا بیڑہ قائم رکھے گی - جو کہ ہندوستان کی بندرگاہوں کی محافظت کرے گا - اور تحفظ ہند کے لئے "شاہی بحری طاقت" کے ساتھ اشتراک عمل کرے گا - محافظی فوج کا خرچ اس قدر کم درجہ پر رکھا گیا ہے جتنا کہ ممکن ہے - لیکن جنگ کی اس تخویف را مدید کو مد نظر رکھتے ہوئے جو کہ دنیا کے مختلف حصوں میں ہمہ تن کیجاتی ہے موجودہ زیادتی از بس ضروری ہے -

دیگر محکمہ جات مثلاً سول ایسوسی ایشن برٹش کاسٹنگ اور ایگریکلچر کے اخراجات میں بھی کچھ ایک تھوڑے تھوڑے اضافے واقع ہوں گے -

وزیر مال کا مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ جتنی بیش از بیش رقم ہو سکے صوبائی حکومتوں کو دیجائے - تاکہ وہ اپنی اقتصادی اور جماعتی زندگی کی اصلاحی تجاویز و تدابیر پر صرف کر سکیں اور ساتھ ہی یہ کہ تحفظ ملک کے لحاظ سے سلامتی ہند اور حکومت ہند کی مالی حالت کی درستی و استواری کا اطمینان حاصل ہو - یہ ایسے امور ہیں جن پر کہ مرکزی اور صوبوں دونوں کی فلاح و بہبودی کا انحصار ہے -

جدید صوبوں کے قیام پر زر کثیر صرف ہوا ہے - صاحب وزیر مال نے فرمایا کہ کسی قسم کے ٹیکسیشن میں اضافہ کئے بغیر یہ ممکن پایا گیا ہے کہ اس قدر روپیہ مہیا کیا جائے کہ نئے صوبجات کے اجراء کے لئے ضروری ہو - اور مزید ٹیکس عائد کئے بغیر صوبہ جات کو انکم ٹیکس کے مزید عطیہ جات دیئے جائیں -

ممبروں کا بجٹ پر بحث کرنے سے انکار

۳ر مارچ کو مرکزی اسمبلی میں حکومت ہند کے بجٹ پر عام بحث شروع ہونے والی تھی - قبل اس کے کہ اس کا سلسلہ شروع ہوتا - کانگریس پارٹی کے لیڈر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے ایک تقریر کی جسمیں انہوں نے اس بات کو ذکر کیا کہ کانگریس پارٹی، انڈی پنڈنٹ پارٹی (جناح پارٹی) کانگریس نیشنلسٹ (اینے پارٹی) اور ڈیموکریٹ پارٹی ان سب پارٹیوں نے طے کر دیا ہے کہ بجٹ پر عام بحث میں کوئی حصہ نہ لیا جائے گا اور جس وقت اخراجات کی منظوری کی تحریکیں پیش کی جائیں گی، اسوقت سب پارٹیاں کوئی تقریر کئے بغیر ان تحریکات کو شکست دیںگی مسٹر ڈیسائی نے یہ بھی بتایا کہ یہ فیصلہ گورنمنٹ کی اس حرکت کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کیا گیا ہے کہ اس نے اس اچھے اہم اور مفید رواج کو توڑا ہے جو ۱۹۲۱ء سے قائم تھا جسکے ماتحت دفاع اور امور خارجہ کے متعلق حکومت کی پالیسی پر براہ راست ووٹ دینے کا موقع ایوان کو ملتا تھا

انڈی پنڈنٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر سر کاؤس جی جہانگیر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ -

بجٹ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ حکومت کے کام میں ہمیشہ سے زیادہ محکمہ دفاع ایک اہم پارٹ ادا کر رہا ہے - بدقسمتی سے اس ایوان کو اس حق سے محروم کیا جا رہا ہے جس کی رو سے ایوان اس محکمہ کے مطالبات اخراجات میں تخفیف کی تجویزیں براہ راست پیش کر سکتا تھا اور ممبران ٹھوس صورت میں رائیں ظاہر کر سکتے تھے اور تجویزیں پیش کر سکتے تھے - پھر فرمایا کہ یہ حکومت کی نہایت ہی غیر دانشمندانہ پالیسی ہے کہ وہ اس مرحلہ پر اس ایوان کو براہ راست ووٹ کے ذریعہ سے حکومت کی دفاعی تجویزوں پر اپنی رائے ظاہر کرنے کے حق سے محروم کر رہی ہو اس سلسلے میں یہ دلیل پیش کی جاسکتی ہے کہ ممبروں کو اظہار خیالات کا حق حاصل ہے، مگر محض اظہار رائے میں اور اس بات کے تعین میں بڑا فرق ہے کہ ایوان براہ راست ووٹ کے ذریعہ سے اس رائے کی تائید کرتا ہے یا نہیں - سر کاؤس جی نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

حکومت کو چاہئے کہ وہ اپنے آقاؤں کو جوابدے اور ہم اپنے آقاؤں (ہندوستان کے ووٹروں) کے سامنے جوابدہ ہونگے -

سر کاؤس جی جہانگیر کی تقریر کے بعد ڈیموکریٹوں کے لیڈر اور مسٹر اینے لیڈر کانگریس نیشنلسٹ پارٹی اور سر ایچ پی مودی کی تقریریں ہوئیں سب نے حکومت کے سامنے متحدہ محاذ پیش کرنے کا جذبہ ظاہر کیا -

اس کے بعد حکومت ہند کے وزیر مال سر جیمس گرگ نے تقریر کی جسمیں کہا کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا کہ ایوان کس چیز کے خلاف احتجاج کر رہا ہے - اُنہوں نے ایوان کی شکایت کو غیر حقیقی بتایا - سر جیمس کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے گویا کہ ضابطہ کو پورا کرنے کے لئے فرمایا اب بجٹ پر عام بحث شروع ہوگی - مگر کوئی ممبر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہی نہیں ہوا - لہذا صدر نے اجلاس اگلے دن کے لئے ملتوی کر دیا

اس کل صورت حالات کے معنی یہ ہیں کہ اگر حکومت نے اب بھی جماعت اختلاف کو مطمئن کرنے کی کوئی فکر نہ کی تو اسمبلی ہر مطالبہ اخراجات کو مسترد کر دیگی اور حکومت ہند کے وزیر مال کو اپنا پورا بجٹ وائسرائے کی مخصوص منظوری کے لئے پیش کرنا ہوگا -

صوبہ متحدہ کا بجٹ،

۲ر مارچ ۱۹۳۸ء کو لیجسلیٹو اسمبلی یو۔پی کا بجٹ پیش کرتے ہوئے آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم اور وزیر مال نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ "معمولی کھاتے سے اچھا کام نکلتا ہے کیونکہ جنکے ہاتھوں میں خرچ کرنے کا اختیار ہے وہ ہمیشہ بچت کی طرف نگاہ رکھتے ہیں اور فکر میں رہتے ہیں اس سے فضول خرچی نہیں ہونے پاتی ہے" بجٹ کا جو تخمینہ تیار کیا گیا ہے اسمیں ۱۵ لاکھ ۵۸ ہزار کے نقصان کا اندازہ ہے - کل آمدنی ۱۳۰۱۷۰۰۰ کی ہوگی اور خرچ کا اندازہ ۱۳۱۶۷۸۰۰۰ ہوگا - اس بجٹ کی خصوصیات یہ ہیں کہ عوام کی بھلائی کے کاموں کی اسکیموں کے لئے ایک کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے جسمیں گرام سدھار کے لئے ۹۷ لاکھ روپیہ بھی شامل ہے - گرمیوں میں سرکاری دفتروں کے لئے پہاڑ پر جانے کا انتظام نہیں کیا گیا ہے - مین پوری اور ایٹہ کے ضلعوں میں شراب بند کی جائے گی اور اُسکے ساتھ ہی آبکاری کی دوکانوں کی تعداد میں ۵۰ فیصدی کی کمی کی جائے گی - کمی شراب - گانجہ - افیون - چرس وغیرہ سب نشوں کی دوکانوں میں کی جائے گی - اسطرح ۵۰۰ شراب کی ۵۰۰ سو دوسرے نشوں کی ۱۲۵۰ افیون کی دوکانیں بند ہو جائیں گی ۲۵ فیصدی تک شراب اور ۲۰ فیصدی تک دیگر منشیات کی فروخت میں کمی ہو جاویگی اس سے آمدنی میں ۱۵ لاکھ روپیہ کی کمی ہو جائیگی دوکانوں کی کمی اور لائیسنس کی جاری کرنے میں بھی تخفیف کی کارروائی بھی کی جائے گی - یہ سب اس لئے کیا گیا ہے کہ نشہ بندی کی تحریک کو تقویت ملے اور آہستہ آہستہ کامیابی ہو - دیگر اسکیموں میں خاص طور پر نصف لاکھ روپیہ ہریجنوں کی تعلیم کے لئے اور نصف لاکھ روپیہ اسکولوں اور کالجوں میں فوجی اور جسمانی تعلیم کے لئے اور کنگ جارج میڈیکل کالج میں ہندوستانی نرسوں کی تعلیم کے لئے نصف لاکھ روپیہ دیا گیا ہے گوڑ کی صنعت کی اصلاح کے لئے ایک لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے کرگھے کی ترقی کے لئے ۱ لاکھ ۴۶ ہزار رکھا گیا ہے -

موزوں مقامات پر دائیوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا - وزیروں کے مکانات بنانے کے لئے دو لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا - یہ رقم موجودہ زمین اور بنگلوں کو فروخت کر کے مہیا کی جائیگی - کم تنخواہ پانے والے نوکروں کی تنخواہ میں ترقی دی جائے گی -

گرام سدھار کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ ۳۴ لاکھ کاشت کی ترقی کے لئے - ڈسٹرکٹ بورڈ کی سڑکوں کے لئے ۱۷ لاکھ - جہالت دور کرنے کے لئے ۱۰ لاکھ - دیہاتی صنعت کیلئے ۷ لاکھ روپیہ دیا گیا - ۵۸ لاکھ کھیل کے میدانوں ۳۰ ہزار - جنا تنک کے لئے اور ۳۵ ہزار پھلوں کی پیداوار کیلئے - بھیڑوں کے پالنے کے لئے ۱۰ ہزار اور ۲۳ ہزار کاشتکاری کی تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے -

کھادی کی ترقی کے لئے ۲۰ ہزار اور نوجوانوں کو نئے کاروبار کیلئے ۱ لاکھ اونکی صنعت کیلئے ۳۰ ہزار - پیداوار کی ترقی جانچ کیلئے ۲۰ ہزار

آئینۂ کان پور

کانپور میونسپل بورڈ کا بجٹ

کانپور میونسپل بورڈ کی ۳۹-۱۹۳۸ء کی آمدنی کا تخمینا ۲۷ر لاکھ ۴۹ ہزار ۶ سو روپیہ کیا گیا ہے جس میں سے ۲۵ر لاکھ ۴۹ ہزار ۶ سو آمدنی ہے اور دو لاکھ روپیہ کی رقم قرض کی شامل ہے جو کہ گورنمنٹ سے قرض لینا تجویز کیا گیا ہے -

خرچ کا اندازہ ۳۱ لاکھ ۲۸ ہزار ۲ سو روپیہ کیا گیا ہے، آمدنی و خرچ میں ۳ لاکھ ۸۱ ہزار ۶ سو روپیہ کی کمی ہے جو موجودہ سال کے بقائے سے پوری کی جاویگی -

خرچ کی خاص خاص رقمیں حسب ذیل ہیں -

(۱) دفتر اور عملہ کا خرچ -	۱۷۷۰۰۰
(۲) سڑکوں کا خرچ -	۱۶۰۰۰۰
(۳) روشنی کے انتظام پر -	۱۰۰۰۰
(۴) واٹر سپلائی کے لئے -	۷۰۰۰۰
(۵) ڈرینج کے لئے -	۱۸۹۰۰۰
(۶) صفائی کے لئے -	۲۸۶۲۰۰
(۷) دوا خانوں کے لئے -	۱۱۰۲۰۰
(۸) پبلک انسٹرکشن -	۶۸۷۰۰۰
(۹) لائبریریوں کے لئے -	۲۶۵۰۰
(۱۰) - ارپوریکلچر کے لئے -	۶۲۰۰۰
(۱۱) فائر بریگیڈ کے لئے	۳۸۰۰۰

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

:- ۲۸ر فروری ۱۹۳۸ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک خاص جلسہ مسٹر ای، اے، ایم! سوٹر چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ۳۹-۱۹۳۸ء کا بجٹ پاس ہوا جس میں آمدنی کا اندازہ ۱۴ر لاکھ ۷۷ ہزار ۵۶۰ روپیہ اور خرچ کا اندازہ ۱۶ لاکھ ۱۷ ہزار ۵۲۵ روپیہ کیا گیا ہے بجٹ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ۳ لاکھ روپیہ بنک سے اٹھایا جائے گا -

بجٹ میں انجینرنگ ورکس کیلئے ۸ لاکھ ۷ ہزار ۷۷۰ روپیہ رکھا گیا ہے جس میں سے ۹۷ ہزار روپیہ نبگری کی رقبہ میں خرچ کیا جائے گا -

۲۰ ہزار روپیہ جنوبی شہر کی توسیع کی اسکیم پر اور ۶ ہزار روپیہ خلاصی لائن آبادی پر ایک لاکھ روپیہ سیسہ مؤ اسکیم پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ گوٹیا اسکیم پر ۸۰ ہزار روپیہ ناچ گھر بریانہ اسکیم پر اور ایک لاکھ ۷۶ ہزار روپیہ سیسہ مؤنالا اسکیم پر خرچ ہوگا -

سیسہ مؤ نالہ بہت خراب حالت میں ہے جو برسات سے پہلے پختہ بن کر تیار ہو جائیگا ناچ گھر بریانہ اسکیم میں ایک سمنٹ کنکریٹ سڑک تیار کی جاویگی اور زیادہ تر اسکیموں میں اب سمنٹ کنکریٹ روڈ بنائی جاوے گی -

سیسہ مؤ ویسٹ اور خلاصی لائن ویسٹ میں کواٹروں میں روشنی کا انتظام کیا جائیگا اسی تاریخ کو ایک معمولی جلسہ ہوا جس میں سمنٹ کنکریٹ سڑک کے واسطے مصالحہ جمع کرنے ناچ گھر بریانہ اسکیم میں سیور بنانے کے ٹنڈروں پر غور ہوا -

بنیا جہا روڈ پر بنیا گھر تعمیر کرنے اور بھور کی سڑک پر نالا بنانے کے ٹنڈروں پر بھی غور ہوا -

نو سیسہ مؤ ویسٹ میں سیور لگانے گوٹیا میں اسفالٹ کارپٹ بنانے اور کچھ دوسرے کاموں کے لئے تخمینے منظور ہوئے -

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک جلسہ میں جو کہ چودہری رام ادھین صاحب چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا تھا مسٹر عترت حسین صاحب کی یہ تجویز کثرت رائے سے پاس ہوئی کہ حکومت نے سڑکوں کی مرمت روکنے کے لئے جو احکام ڈسٹرکٹ بورڈ کو صادر کئے ہیں وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی تعمیری کام میں ایک بے جا مداخلت ہے اور اس کے لئے ایک وفد آنریبل وزیر صاحبان سے مل کر ڈسٹرکٹ بورڈ کے تعمیری پروگرام کے فوائد بیان کرے -

مرچنٹ چیمبر کی عہدہ داران کا انتخاب

مرچنٹ چیمبر کا سالانہ جلسہ مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں آئندہ سال کے لئے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا - سر داراناتھ بنگہ صدر منتخب ہوئے ہیں اور ۱۵ ممبران کی مجلس انتظامیہ جس میں مسٹر ایس۔ ایم بشیر اور میاں محمد لطیف بھی شامل ہیں

یو۔پی چیمبر آف کامرس

۲۷ر فروری کو یونائیٹڈ پراونشل چیمبر آف کامرس کا چوبیواں سالانہ جلسہ منعقد ہوا جسمیں آئندہ سال کے لئے پریسیڈنٹ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ اور سکریٹری لالہ رام چندر منتخب کئے گئے اور ایک مجلس انتظامیہ

کانپور لیبر انکوائری کمیٹی

۲۷ر فروری ۱۹۳۸ء کو کانپور لیبر انکوائری کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں پروفیسر ایس۔ کے رودرا اور مسٹر بی شیورا ؤ نے شرکت کی اور کمیٹی نے رپوٹ کے مسودہ پر مرتب کیا جو کہ بابو راجندر پرشاد چیرمین کمیٹی کے ... غرض ملاحظہ پیش ہوگا اور اس کے بعد گورنمنٹ کو رپورٹ بھیجدی جائے گی -

گرام سُدھار

یکم مارچ کو ضلع دیہاتی سدھار بورڈ کا ایک جلسہ سید بشیر الدین احمد صاحب کی صدارت میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس کے کمرہ میں منعقد ہوا جسمیں پنڈت گنگا سہائے چوبے جنرل سکریٹری ضلع کانگریس کمیٹی اس بورڈ کے وائس پریسیڈنٹ منتخب کئے گئے اور یہ طے کیا گیا کہ ۲۰ر مارچ سے ۲۷ر مارچ تک دیہات سدھار کا ہفتہ منایا جائے -

یوروپین ایسوسی ایشن

یوروپین ایسوسی ایشن نے اپنے ایک جلسہ میں کانگریسی وزارت کو یہ کہا ہے کہ انسداد منشیات و مسکرات سے صوبہ کو جو مالی نقصان ہوگا اس سے قطع نظر انسدادی قانون کی خلاف ورزی شروع ہو جائیگی اور صوبہ میں رشوت کی گرم بازاری ہو جائیگی اور لوگ اصلی چیزوں کے بجائے نقلی اور مضر چیزیں فروخت کرنے لگیں گے -

کانپور مسلم لیگ

۲۷ر فروری کو کانپور مسلم لیگ کی ایگزکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں کانپور میونسپل بورڈ نے اس رزولیوشن کی بابت کہ امدادی اداروں کی عمارتوں پر کانگریسی جھنڈا لگایا جائے - ورنہ اسکی امداد بند کردی جائے گی - اس کے خلاف سختی کے ساتھ پروٹسٹ کیا گیا - اور بورڈ سے اس رزولیوشن کو منسوخ کرنے کی استدعا کی گئی -

مسٹر زیدی کی تجویز

مسٹر سید علی زیدی میونسپل کمشنر نے یو۔پی میونسپلٹی ایکٹ کی دفعہ ۹۴ (۶) کی رو سے بورڈ کے رزولیوشن نمبر ۳۶۷ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۳۷ء میں ترمیم کرنے کا نوٹس دیا ہے، ترمیم یہ ہے کہ اس رزولیوشن میں سے یہ حصہ نکال دیا جائے کہ جن اداروں کو بورڈ کی طرف سے امداد دی جاتی ہے - ان کی عمارتوں پر سہ رنگا جھنڈا لگایا جائے اور در صورت خلاف ورزی انکی امداد بند کردی جائے -

سیاسی کانفرنس

ضلع سیاسی کانفرنس بمقام رام نگر ۵ر و ۶ر مارچ ۱۹۳۸ء کو بصدارت پنڈت بالکرشن شرما منعقد ہوگی جسمیں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت مسٹر سلیمان انصاری وغیرہ

سُبدِ گُل

یوپی کی وزارت ۵ تاریخ کو ٹوٹی اور ۷ تاریخ کو پھر بن گئی۔

چلئے وزیروں کو ہری پورہ کانگریس میں اطمینان سے شریک ہونے کا موقع مل گیا اور زیادہ کام کا بھی نقصان نہیں ہوا۔

گورنر نے وزیروں کو اختیار دیدیا ہے کہ وہ سیاسی قیدیوں کی انفرادی جانچ کریں اور رہائی کا حکم گورنر صاحب دیں گے۔

ایک قدیم محاورہ کو الٹ کر یوں کہا جاسکتا ہے کہ پرنانے کو تو ہٹا دیا جائے گا لیکن یاروں کا کہنا سر آنکھوں پر نہیں ہے۔

ایک خبر یہ بھی تھی کہ مسٹر گوین اور گورنر میں اختلاف ہوگیا ہے اس کی تردید ہوگئی ہر تردید کی تصدیق تو جب ہو کہ ابھی دو ماہ کی رخصت پر نہ جائیں۔

سردار پٹیل نے یوپی کے وزارتی جھگڑا ختم ہونے پر فرمایا کہ ہمیں اب بھی بدترین حالات کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ہمارے خیال میں اس مبارک موقعہ پر اس فال بد کی ضرورت نہ تھی۔

سر اے ایچ غزنوی نے مرکزی اسمبلی میں یہ تحریک پیش کی ہے کہ ریلوے لائنوں پر مسافروں کو کھانا بہم پہونچانے کا انتظام بہت ناقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہیئے۔

ڈاکٹر سر ضیاءالدین نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ ریلوے کے ہوٹلوں میں لوٹ مار کا بازار گرم ہے، توس اور چائے کی قیمت میں آٹھ آنہ وصول کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ دراصل ڈیڑھ آنہ کا مال ہوتا ہے جب ٹھیکہ داروں سے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ تم یہ کیا ظلم کرتے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں بہت سے یتیموں کے پیٹ بھرنا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے جب کسی ریلوے اسٹیشن پر یہ جواب سنا ہوگا تو ان کو بیحد طیش آیا ہوگا اور اسی طیش کا یہ اثر ہے کہ سر غزنوی کی تجویز کو سنتے ہی ان کا غصہ عود کر آیا لیکن ہمارے خیال میں ٹھیکہ دار کا یہ جواب زیادہ غیر معقول نہیں ہے اس لئے کہ ریلوے کے ہوٹلوں پر کھانے پینے کا انتظام زیادہ تر پہلے اور دوسرے درجہ کے غریب مسافروں کے لئے کیا جاتا ہے تیسرے درجہ کے مسافروں کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا اور اس لئے اعزاز و امتیاز کے بدلے میں اگر ان سے زیادہ قیمت لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

البتہ اس بحث کے دوران میں مسٹر جوشی نے جو رائے پیش کی ہے وہ ضرور اس قابل ہے کہ اس پر خاص توجہ کی جائے۔

یعنی یہ کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے علٰحدہ ڈائننگ کاریں اور علاحدہ ریفرشمنٹ روم ہونا چاہئیں ورنہ اسوقت تو صورت حال یہ ہے کہ دو چار گاڑیوں کو چھوڑ کر باقی جس گاڑی میں بھی ڈائننگ کار ہوتی ہے وہ صرف فرسٹ سکنڈ کلاس کے مسافروں کے لئے مخصوص ہوتی ہے تیسرے درجہ کے مسافر اسے حسرت کیساتھ صرف دور سے دیکھ ہی سکتے ہیں حالانکہ ریلوے کی آمدنی کا اصل ذریعہ تیسرے درجہ کے سفر کرنے والے ہوتے ہیں، تیسرے درجہ کے مسافروں کی شکایتیں اسمبلی میں بارہا بیان کی جاچکیں ہیں لیکن اسکے باوجود آجتک ان کا کوئی ازالہ نہ ہوسکا اور اسی لئے غالباً اس بحث کا نتیجہ بھی یہی ہوگا کہ ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب کے

ادبِ لطیف

پریم بھکاری

ڈاکٹر ٹیگور کا ایک شرارہ

از جناب اے، آر، رشدی بھوپال

تو جو کچھ بھی خوشی و انبساط سے دے گی میں دل و جان کی بھینٹ چڑھا کر اس کو قبول کرلوں گا!"

ہاں۔ . . . . . . ہاں! اے پریم بھکاری"، میں خوب جانتی ہوں تو راضی برضا ہے

گلیندوں کی پھلواری فرشتۂ عشق کا گھر سجاتی ہے رنگ رنگ کے پھولوں کی رونق الگ الگ ہے۔

تمام پھولوں کی بیلیں گویا محبت کا پیغام دیتی ہیں، قدرت رنگی ہوئی ہے دل کو بھی رنگ لو یہ مبارک موقعہ ہے۔

خود بھگوان سری کرشن پریم کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے، رضا ہے"!

اگر تو ایک پژمردہ پھول بھی دے گی، تو اس کو بھی اپنے گلشن قلب میں جگہ دوں گا!" "اگر میں تجھے کانٹے دوں؟" تو ان کی قربت بھی میرے لئے مایۂ صد افتخار رہے گی"۔

ہاں" . . . ہاں! اے پریم بھکاری میں خوب جانتی ہوں کہ تو راضی برضا ہے"۔ اگر تو ایک بار بھی پریم بھری نگاہ سے دیکھ لے تو میرا گوہر مقصود مل جائے، اور پس مردن بھی مجھے ابدی زندگی نصیب ہو"۔

"اور اگر غضبناک نگاہ سے دیکھوں تو؟" تب بھی اس کی "شرر باری"، سے میرا دل ہمیشہ لذت گیر ہوتا رہے گا"۔

ہاں" . . . ہاں! اے پریم بھکاری"

بقیہ صفحہ ہذا کالم پانچ (۵)

پردۂ فلم

آج لاکھوں نوجوان اداکار بننے کے خواہشمند ہیں اور کسی فلم ساز کمپنی کو ایسا نوجوان باآسانی مل سکتا ہے، جو دو ایک سال تک ٹریننگ حاصل کرچکا ہو وہ آج کل نیم ٹریننگ یافتہ نوجوان نہیں رکھتے۔

اشوک کمار، اور کشور ساہو بھی کافی عرصہ تک اسٹڈیو میں ٹریننگ حاصل کرتے رہے ہیں، اداکاری بھی ایک سائنس ہے اور اسے بھی دوسری سائنسوں کی طرح سیکھنا ہوتا ہے محض کیمرہ کے سامنے آنیسے کوئی اداکار نہیں بن سکتا۔

اس لئے کسی ایسے نوجوان کو اس وقت تک اداکار بننے کا نام بھی نہیں لینا چاہیئے جب تک وہ محض ٹریننگ کے لئے دو سال صرف کرنے پر تیار نہ ہو۔

ایک نمایندہ مرکزی حکومت

کلکتہ ۲۴ فروری ایک طویل بحث کے بعد لیجسلیٹو کونسل نے آج ایک غیر سرکاری ریزولیوشن پاس کیا جس میں گورنر صوبہ سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اہل ہند کی خواہشات کے بموجب مجبوری دور کرنے کیلئے ملک معظم سے سفارش کریں کہ ایک ایسی مرکزی حکومت قائم کیجائے جس میں گورنمنٹ آف انڈیا ۱۹۳۵ء کی موجودہ فیڈرل اسکیم کا قابل اعتراض پہلو نہ ہو یہ اسکیم ملک کے ذمہ دار لیڈروں کی رائے سے تیار کیجائے جسمیں اس ملک کے تمام فرقوں کی نمایندگی ہو اور اسطرح برائم ترے کا اصول عملی طریقہ سے تسلیم کرلیا جائے یہ ریزولیوشن بلا اختلاف رائے منظور ہوگیا۔

عالمِ نسواں

عورتوں کی عمر کا بہترین زمانہ کونسا ہے؟

ایک مضمون نگار خاتون کے قلم سے

عورتوں کو اپنے حسن و جمال کی بڑی قدر و قیمت ہوتی ہے اور وہ اسے اپنی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ تصور کرتی ہیں یہی وجہ ہو کہ عورتوں کو اپنا عہد جوانی بے حد عزیز ہوتا ہے میں نے اکثر عورتوں کو بڑھاپے میں اپنی جوانی اور خوبصورتی کے افسانے دھراتے ہوئے دیکھا ہے، درحقیقت عورتوں کو اپنی جوانی یعنی حسن و جمال کے مکمل شباب کا زمانہ بہت ہی عزیز ہوتا ہے۔

کسی عورت سے یہ سوال کر دیکھئے کہ تم کو اپنی عمر کا کونسا زمانہ سب سے زیادہ پسند ہو تو وہ یہی کہے گی کہ "عہد جوانی"، لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہے، عورت کی عمر کے بہترین زمانہ پر روشنی ڈالنے سے قبل میں چاہتی ہوں کہ عورت کی عمر کو پانچ حصوں میں تقسیم کردوں اور اس کے بعد یہ بتاؤں کہ ان پانچوں حصوں میں سے عورت کی عمر کا بہترین حصہ کونسا ہے۔

عورت کی عمر کے پانچ حصہ اسطرح کئے جاسکتے ہیں

(۱) پیدائش سے ۱۲ برس تک بچپن کا زمانہ۔

(۲) ۱۲ سے ۲۴ برس تک صبح جوانی۔

(۳) ۲۴ سے ۳۶ برس تک شام جوانی۔

(۴) ۳۶ سے ۴۸ برس تک صبح پیری۔

(۵) ۴۸ سے ۶۰ برس تک شام پیری۔

عہد طفولیت کو چھوڑنے کے بعد عورت کی عمر کے چار دور رہ جاتے ہیں: صبح جوانی، شام جوانی، صبح پیری، شام پیری، ان چاروں دوروں میں عام طور پر صبح جوانی کو یعنی ۱۲ سے ۲۴ برس تک کی عمر کو بہترین زمانہ سمجھا جاتا ہے۔

لیکن حقیقت میں یہ زمانہ بہترین زمانہ نہیں ہے، عورت کی عمر کا بہترین زمانہ شام جوانی، یعنی ۲۴ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور ۴۸ سال پر جاکر ختم ہوجاتا ہے۔

شام جوانی کے شروع ہوتے ہی یہ ضرور ہے کہ صبح جوانی کی رعنائیاں کم ہوجاتی ہیں لیکن صحیح معنوں میں عورت اسی عمر سے عورت بننی شروع ہوتی ہے، صبح جوانی ناتجربہ کاری کا زمانہ ہوتا ہے اور شام جوانی میں عورت کو کافی تجربات زندگی حاصل ہوتے ہیں، جن کو صبح پیری کے دور میں جاکر پختگی حاصل ہوجاتی ہے۔

ایک چالیس سالہ انگریز خاتون کا ایک مضمون میں نے السٹریٹڈ ویکلی میں پڑھا تھا جس میں انھوں نے لکھا ہے کہ "اگر مجھ سے یہ کہا جائے کہ کیا تم پھر از سرنو جوان ہونا چاہتی ہو" تو میں قطعی انکار کردوں گی کیونکہ اس وقت میں جس عمر میں ہوں وہ زندگی کا بہترین دور ہے، یہ وہ زمانہ ہے جب کہ میں اس قابل ہوں کہ اپنی تمام اچھائی اور برائی پر غور کرسکتی ہوں۔

سوسائٹی میں ہر جگہ مجھے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے میرے خیالات میں وزن ہو میری رائے میں پختگی ہے، ایسی حالت میں مجھے کیا ضرورت ہے کہ اس بہترین عمر کو چھوڑنے کے بعد اس کمسنی کی طرف قدم بڑھاؤں جس میں ناتجربہ کاری کے سوا اور کچھ نہیں ہے"

خاتون مذکور نے مندرجہ بالا خیالات سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ صبح جوانی کے بعد کی یہی عمر عورت سے تجربہ کاری کی بہترین دلیل ہے لیکن عام طور پر عورتیں اور مرد دونوں ہی اس مغالطہ میں مبتلا ہیں کہ بہترین عمر صبح جوانی ہے۔

چنانچہ کسی شاعر نے بھی برس چودہ یا پندرہ کا

بچوں کی دُنیا

میرا خواب

یوں تو میں ہمیشہ اپنے درجہ میں تیز رہا مگر اس سال چونکہ گرمیوں کی چھٹی میں میں نے اچھی طرح محنت کی تھی، اس لئے مجھے اور بھی اطمینان ہوگیا تھا۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سبق کی طرف توجہ کم ہونے لگی اور میں رفتہ رفتہ استادوں کی نظر سے گرنے لگا، پہلے تو مجھے اس کا کوئی خیال نہ ہوا جب میں نے دیکھا کہ درجہ میں ماسٹر صاحب جو کچھ پوچھتے ہیں وہ مجھ کو یاد نہیں ہوتا اور جو سوال وہ کہتے ہیں میں نہیں بتاسکتا جو بات کبھی برزبان یاد تھی وہ اب مجھے کچھ اپنی کمزوری کا احساس ہونے لگا، اس درمیان میں ششماہی امتحان کا زمانہ آپہونچا میں اور دوسرے تمام میرے ساتھی اپنے اپنے امتحان کی فکر میں لگ گئے۔

لیکن جس دن امتحان کا نتیجہ سنایا گیا تو سب ہمراہی تو پاس تھے اور صرف میں فیل تھا اپنی عمر میں یہ پہلا اتفاق تھا کہ میں امتحان میں فیل ہوا مجھے حد سے زیادہ رنج و افسوس ہوا میں اداس گھر پہونچا اور کچھ دیر بعد زار و قطار رونے لگا، سب لوگ مجھے تسلیاں دینے لگے نصیحت کرنے لگے مگر میرا غم غلط نہ ہوا بلکہ اور بڑھتا گیا میں رات کو بھی گھنٹوں روتا رہا اور اپنے دل میں یہ ٹھان لیا کہ اب شاید میرا دماغ اتنا کمزور ہوگیا ہو کہ مجھے علم حاصل ہی نہیں ہوسکتا لہٰذا اب کل سے اسکول ہی نہ جاؤں گا۔

مجھے نیند آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ جن کا چہرہ بہت ہی نورانی ہے میرے پاس آئے میں نے ادب سے پوچھا کہ حضرت آپ کون ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں علم کا دیوتا ہوں اور تمہیں یہ نصیحت کرنے آیا ہوں کہ محنت سے کبھی نہ بھاگو اور علم سے کبھی بددل اور بدظن ہو کوشش کئے جاؤ، ایک دن ضرور تم کامیاب ہوجاؤگے۔

اس کے بعد میری آنکھیں کھل گئیں اور اب میں ایک محنتی شوقین اور ہونہار طالب علم ہوں۔

کے سن کو جوانی کی راتیں اور مرادوں کے دن بتائے ہیں۔

صبح جوانی کے بعد ہی ایک بیوی صحیح معنوں میں بیوی بنتی ہے، اور اس قابل ہوتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کے جذبات اور احساسات کو سمجھ سکے اور صحیح معنوں میں ماں بھی اسی عمر میں بنتی ہے، چنانچہ جو لڑکیاں کم عمری میں مائیں بن جاتی ہیں وہ ٹھیک طور پر اپنے بچوں کی دیکھ بھال نہیں کرسکتی ہیں۔

یہ وہ قیمتی اور بہترین زمانہ ہوتا ہے جب عورت میں تدبر اور ہوشمندی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور عورت اپنی زندگی کی برائیوں اور بھلائیوں کو خود سوچ سکتی ہو چنانچہ اس وقت تک دنیا کی جتنی بھی عورتوں نے کوئی امتیازی حیثیت حاصل کی ہے وہ اسی عمر میں یعنے جوانی ڈھلنے کے بعد کی ہے لہٰذا عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اس زمانہ کی قدر کریں اور اس دور حاضرہ سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں۔

اور اس خیال خام کو دماغ سے نکال دیں کہ صبح جوانی کا زمانہ بہترین زمانہ ہے، کیونکہ یہ تو ناتجربہ کاری اور عقلی کا زمانہ ہے۔

پردۂ فلم

فلم اسٹار بننے کے خواہشمند

سہگل، سانیال، شانتا آپٹے، مس مادھوری سبیتا دیوی و دوسرے اداکاروں کے زرق برق لباس پہنے اور جذبات کی دنیا میں غرق ہوتے دیکھ کر آج کل ہر ایک نوجوان کے دل میں اداکار بننے کی خواہش پیدا ہوتی ہے ہر ایک چاہتا ہے کہ لوگ اس کی سہگل کی طرح عزت کریں، اور جہاں وہ جائے لوگ اسے دیوانہ وار گھیرے ہوئے ہوں"۔

جو نوجوان پردۂ سکرین پر اداکاروں کو شاہانہ شان میں دیکھ کر اداکار بن جانے کیلئے بیتاب ہوجاتے ہیں، وہ یہ بات سوچ نہیں سکتے کہ کس طرح ایسے بن گئے ہیں، انھیں ایسا بننے کے لئے کتنی زحمتیں اٹھانی پڑیں، کتنے پاپڑ بیلنے پڑے اور کتنا عرصہ لگا۔

ایسے نوجوان یہ سمجھتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو کیمرے کے سامنے کام کرے گا اچھا اداکار بن جاتا ہے وہ سہگل کی طرح مشہور ہونا چاہتے ہیں اور ان کا خیال ہوتا ہے کہ اگر انھیں ایک بار بھی کسی فلم میں کام کرنے کا موقع مل گیا تو وہ سہگل یا سانیال کی طرح چمک سکیں گے وہ یہ خیال کرکے گھر سے باہر نکلتے ہیں، بمبئی و کلکتہ جاتے ہیں اور آخر کار اپنا روپیہ اور وقت گنوا کر اپنا سا منھ لیکر واپس آجاتے ہیں۔

ایسا کیوں ہوتا ہے اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے، ایک اداکار ایسا نہیں ہوتا جیسا کہ نظر آتا ہے اسے ایسا بنانے والے ڈائرکٹر کیمرہ مین ساؤنڈ انجینیر اور میک اپ والے ہوتے ہیں انھیں باقاعدہ طور پر اس بات کی ٹریننگ کرنی پڑتی ہے اور تب کہیں جاکر وہ اداکار بن سکتے ہیں۔

صرف کیمرہ کے آگے آکر فلم تیار کرنے سے اداکار نہیں بن سکتے، مسٹر غلام محمد جس نے ڈمپل بل میں، اناکستی کا پارٹ سرانجام دیکر بے مثال اداکاری کی ہے اور اب "دکھ سان کنیا" میں نئی رنگت میں پیش ہو رہا ہے، چھ ماہ تک اکسٹرا میں کام کرتا رہا وہ پورے چھ ماہ تک رہا کہ دوسرے اداکار کس طرح کام کرتے ہیں چھ ماہ تک ٹریننگ دینے کے بعد جب ڈائرکٹروں نے دیکھا کہ وہ کچھ سمجھ گیا ہے تو اسے کام دیا گیا۔

جو نوجوان اداکاروں کی سکرین پر شان و شوکت دیکھ کر اداکار بننے کے لئے بمبئی و کلکتہ چلے جاتے ہیں، اول تو انھیں کام ملتا ہی نہیں اور اگر اتفاق سے کوئی ڈائرکٹر انھیں فلم میں کام دے بھی دے تو وہ اسے پسند نہیں کرتے وہ تو ہیرو بننا چاہتے ہیں اور اس کے علاوہ کوئی کام کرنا اپنی ہتک سمجھتے ہیں، انھیں مسٹر غلام محمد کی اس مثال سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور اس وقت تک اداکار بننے کا خیال بھی دل میں نہ لانا چاہیئے جب تک دو سال کی ٹریننگ کے لئے تیار نہ ہوں اور اس کے بعد بھی انھیں جو تھوڑا بہت کام دیا جائے اسے پسند کریں۔ آہستہ آہستہ بلندی پر چڑھنے کی کوشش کریں سیدھے ہیرو بننے کے لئے چھلانگ لگا کر کہیں اپنے ہاتھ پاؤں نہ توڑ بیٹھیں۔

جس وقت غلام محمد فلمی لائن میں آیا تھا اس وقت سے آج حالات بدلے ہوئے ہیں اس وقت اداکاروں کو لوگ میراثی کا لقب دیتے تھے اور آج وہ معزز شہری گنے جاتے ہیں اس وقت لوگ اداکار بننے سے نفرت کرتے تھے اور آج ایسا بننے کے لئے بیتاب ہیں۔

اس وقت کمپنی والوں کو ضرورت تھی انھوں نے غلام محمد کی چھ ماہ کی ٹریننگ ہی کافی سمجھ لی مگر آج یہ نہیں ہوسکتا۔ (باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

اقوال زریں

حق کی تلاش ہی زندگی کی معراج ہے۔

دوستی ہماری خوشیاں بڑھاتی تکلیفوں کو کم کرتی اور ہمارے غم کو تقسیم کرتی ہے۔

جب کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آئے تو تم اس کی عزت کرو۔ (حضرت محمدؐ)

انسان کا جوہر اور انسانیت کا کا معیار ہی تو ضبط نفس ہے۔ (مہاتما گاندھی)

مخلوق کے سامنے دست دراز مت کرو بلکہ خالق سے مانگو جو تمام دنیا کو دیتا ہے۔

موت سے ڈرنا یقیناً بزدلی ہے۔ (بابر)

تواضع سے آدمی کا مرتبہ بڑھتا ہے اور تکبر سے گھٹتا ہے۔

غور کرنے سے آدمی کو حق اور حقیقت کامیابی کی راہیں نظر آتی ہیں۔

قناعت سے آدمی کا دل غنی رہتا ہے اور مالداری سے آدمی سرکش ہوجاتا ہے۔

ہوائے نفس آدمی کو ہلاک کرتی ہے۔ حسد انسان کو ذلیل کرتا ہے اور کینہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

عزت کے سامان تکالیف برداشت کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

گواہ (جج سے) کیوں حضور اگر کوئی شخص جھوٹ بولے اور واقعہ بیان کرنے سے گریز کرے تو کیا اسکو حلف دروغی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

موج تبسم

جج :- بے شک۔

گواہ (وکیل صاحب کی طرف اشارہ کرکے) بس حضور ان وکیل صاحب کو حلف دیا جائے تو ضرور ان کو جیل خانے جانا پڑے گا۔

ایک ظریف الطبع حضرت جو پر مذاق ہونے کے علاوہ یک چشم بھی واقع ہوئے تھے سینما دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے، اور ٹکٹ تقسیم کرنے والے سے نصف ٹکٹ کا مطالبہ کیا اس نے موصوف کا مجسمہ دیکر کر جواب دیا کہ آپ کو اچھے خاصے ہٹاکٹا جوان ہیں پورا ٹکٹ کیوں نہیں خریدتے۔

یک چشم ظریف نے جواب دیا کہ سب لوگ تو دونوں آنکھوں سے تماشہ دیکھیں گے اور میں اپنی ایک ہی آنکھ سے دیکھوں گا اس پر سب ہنس پڑے اور اسکو مفت تماشا دکھایا۔

شیخ جی :- کیوں صاحب یہ لڑکا آپ کا ہے

پٹھان :- آپ کا نہیں تو کیا آپکے باپ کا ہے

شیخ جی :- بھئی اللہ کرے جیتا رہے۔

پٹھان :- اگر تجھ میں زور ہو تو مار ڈال

شیخ جی :- میں کیوں مار ڈالوں اپنی زندگی جئے گا اپنی روزی کھائے گا۔

پٹھان :- تو جب تیرے گھر مانگنے جائے نہ دینا، جا۔

بیوی (شوہر سے بگڑ کر) دیکھو تم مجھے ریشمی کپڑے بنوا دو ورنہ میں اپنے میکے چلی جاؤنگی

شوہر شوق سے لیکن جب واپس آنا تو میرے لئے ایک کوٹ کا کپڑا ضرور لیتی آنا

شوہر (بیوی سے) میں تمہارے لئے ایک بندر لایا تھا مگر وہ راستہ چھٹ کر بھاگ گیا۔

بیوی چلو وہ نہ سہی اس کے بدلہ میں تم تو آگئے

دلچسپ معلومات

جدید ربڑ کا تالا

جرمنی کے ایک موجد نے ربڑ کا ایک تالا بنایا ہے جو کمروں کی کھڑکیوں اور کواڑوں کو کھڑ کھڑ کرنے سے بچانے اور کھڑکیاں و کواڑ کھلے رکھنے کے باوجود چوروں سے محفوظ رہنے کے لئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔

جدید برقی پنکھا

جرمنی کے ایک موجد نے ایک برقی پنکھا ایجاد کیا ہے جسمیں ریشمی بناوٹ کے تین بنے ہوئے پر یا پنکھے لگے ہوئے ہیں اور گھومنے میں بالکل بے ضرر ہیں یہ ریشمی پنکھے اتنی ہی ہوا نکالتے ہیں جتنی ۲۲ انچ والے دھات کے پنکھوں سے نکلتی ہے ساتھ ہی اس کے ہوا کا تھپیڑا زیادہ وسیع اور گہرا ہوتا ہے جس کی وجہ سے مختلف سمتوں میں گردش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

عظیم الہیئت ہوائی جہاز

حال ہی میں سائینسدانوں نے ایک حیرت انگیز ہوائی جہاز تیار کیا ہے جس پر دشمن کے حملوں کا کچھ اثر نہیں ہوسکتا، گولیوں کی زبردست بوچھار بھی کوئی اثر نہیں کرسکتی۔ اس میں چھ مستقل اور ایک گھومنے والی مشین گن بھی رکھی گئی ہے۔

ان چیزوں کے علاوہ چھ سو پونڈ وزنی بم بھی بحفاظت اس میں رکھے جاسکتے ہیں۔ تقریباً تین ہزار میل کی بلندی طے کرنے کے بعد اسے پٹرول وغیرہ حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے سامنے پنکھا نہیں لگایا گیا بلکہ پنکھے کو ایک محفوظ جگہ جو گولی کی زد میں نہیں آتی نصب کیا گیا ہے، جنگ کے وقت یہ طیارہ بہت مفید ثابت ہوگا اسپر توپ کے گولے سے بھی کچھ صدمہ نہیں پہونچ سکتا۔

افسانہ

چندو جلاہا

زمانہ قدیم کی ایک کہانی

چندو جلاہے کی قدیم زمانہ کی کہانی کا ایک اچھا نمونہ ہے زمانہ قدیم میں کہانیوں میں جذبات اور واقعات کے مقابلہ میں افسانہ کی دلچسپی کو زیادہ مدنظر رکھا جاتا تھا یہ ہی خصوصیت اس افسانے میں بھی ہے۔

سیکڑوں برس کا زمانہ ہوا کہ کسی گاؤں ایک جلاہا رہتا تھا جس کا نام چندو تھا بیچارے کا چھوٹا سا قد تھا پتلی پتلی ٹانگیں بدنما جسم مگر بہت بڑا اتھا لوگ اسے ٹھنگنا چندو کہا کرتے وہ اپنے آپ کو بڑا بہادر خیال کرتا اور ہمیشہ اپنی دلاوری کی کہانیاں سنایا کرتا مگر جب گاؤں کے اجڈ گنوار چوپال میں جمع ہوتے تو اس کا خوب مذاق اڑایا جاتا

ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ کھدر بُن رہا تھا اس کے ایک ہاتھ پر مچھر آکر بیٹھ گیا دوسرے ہاتھ سے دھڑکی کی بھینکی تو مچھر پر آگری بیچاری ننھی سی جان کچل کر رہ گئی پھر کیا تھا چندو خاں صاحب پھول کر کُپّا ہوگئے، بھلا وہ کون شیر نر ہے جو دھڑکی سے مچھر مار کر دکھائے اجی گولی سے کسی کی جان لینا آسان ہے، تلوار سے ہلاک کرنا سہل ہے مگر توبہ توبہ دھڑکی سے شکار کھیلنا بڑا مشکل کام ہے۔

شام کو آپ گاؤں میں جاکر بیٹھے اور لگے باتیں مارنے، اجی مچھر کو مارنا کہاں کا مشکل کام ہے اور دھڑکی تو ہم سب پھینکتے ہی ہیں لیکن آج تک دھڑکی سے مچھر کو کسی نے مارا ہے؟ اجی یہ ہمارا کام ہے کوئی دوسرا کرکے دکھائے تو میں اس کی ٹانگ کے تلے سے نکل جاؤں آج سے اگر کسی نے مجھے ٹھنگنا چندو کہا تو یہی دھڑکی کھینچ کر مارونگا اور تم سب بہادر مچھر کی طرح بس کر رہ جاؤگے سمجھے نا! اب میں شاہزادہ چندو ہوں"۔

یہ سن کر سب نے تالیاں بجائیں" واہ جی شہزادہ چندو! کیا کہنے آپ کے اجی آپ شیر کے کلے چیر سکتے ہیں آسمان کو ڈھا سکتے ہیں زمین کو ہلا سکتے ہیں"۔

چندو وہاں سے اٹھ کر گھر پہونچا اب اس کے خیالات آسمان پر اڑ رہے تھے جاتے ہی بیوی کو ایک ڈانٹ بتائی، کیا ہو اٹھ کر پیسے قربان کرو، صدقے جاؤ آج میں نے وہ کام کیا ہے کہ لوگ تاقیامت یاد رکھیں گے بیوی بولی " آخر کیا کیا ہے، کیڑے سے کشتی لڑتے ہو"

یہ سن کر چندو کے آگ لگ گئی، لو صاحب ہم تو دھڑکی سے مچھر مارتے ہیں اور یہ کہتی ہے کہ کیڑے سے کشتی لڑتے ہو، میں یہاں نہیں رہ سکتا ایسا بہادر آدمی اور تم جیسی بے وقوف عورت میرے لئے روٹی پکاؤ میرے لئے روٹی فوراً تیار کرو میں آج ہی یہاں سے چلا جاؤں گا اور ساری دنیا جیت لوں گا، میں حکم دیتا ہوں کہ پنکھا ہلاؤ"، نہیں سنا میں شاہزادہ چندو ہوں"۔

یہ کہہ کر چندو لال لال آنکھیں نکال کر بیوی کی طرف جھپٹا وہ ایک خوبصورت اور نازک مزاج عورت تھی اور اس کی حماقت سے سخت پریشان تھی اس نے چار روٹیاں پکادیں چندو نے ان کو پلو میں باندھ لیا اور چل کھڑا ہوا، چلتے چلتے وہ ایک شہر میں پہونچا جہاں ایک بڑا نا خرانٹ قوی ہیکل جنگلی ہاتھی ہر روز ایک نہ ایک آدمی کو مار کر کھا جاتا تھا لوگ اس کے نام سے ڈرتے تھے، بادشاہ نے اسکے مارنے کی بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی اور ہاتھی زندہ رہا اور اپنی خوراک شہر سے برابر لیتا رہا۔

جب چندو نے یہ سنا تو فوراً بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوگیا اور کہا، اگر حضور اجازت دیں تو میں ہاتھی سے لڑوں، میں نے دھڑکی سے مچھر مارا تھا، یہ ہاتھی بھلا کیا چیز ہے دو منٹ میں کچل کر رکھدوں گا"۔

بادشاہ اور دیگر درباری اس ننھی سی جان کو دیکھ کر ناامید تھے، بھلا یہ خاک مقابلہ کریگا، مگر چندو اپنی ضد پر اڑا رہا اور آخر کار بادشاہ نے اسکو اجازت دیدی، ہزارہا آدمی یہ لڑائی دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے جنگل میں منگل ہوگیا ایک امیر نے اپنی تیز دھار والی تلوار شہزادہ چندو کو دینا چاہی مگر اس نے انکار کردیا اور کہا کہ میں اپنی دھڑکی سے ہی لڑوں گا"

شام کے قریب ہاتھی جنگل سے نکل کر چنگھاڑتا ہوا آیا، شہزادہ چندو چوک میں ڈٹ کر کھڑا ہوگیا مگر جب وہ خونخوار دشمن اسکے نزدیک آیا تو اپنی دھڑکی، روٹی، اور چھوٹا سا بقچہ چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا، چندو کی بیوی نے بڑے مزے کے پراٹھے پکائے تھے اور چونکہ وہ اپنے خاوند سے تنگ آچکی تھی، اس لئے اسمیں زہر ملا دیا تھا تاکہ پھر شہزادہ چندو گھر لوٹ کر نہ آئیں، ہاتھی نے ان کو کھانا شروع کردیا اور اس کے بعد چندو کا پیچھا کیا دونوں اسی حالت میں شہر سے باہر نکل گئے ڈر کے مارے چندو نے اپنی رفتار تیز کردی مگر ہاتھی نے پیچھا نہ چھوڑا آخر کار ہاتھی کی لمبی سونڈ چندو کے کندھوں تک پہونچ گئی اور وہ گھبرا کر مڑا تاکہ ہاتھی کو دھوکہ دے کر اس کی ٹانگوں کے نیچے سے ہوکر نکلے مگر عین اس وقت زہر نے اپنا اثر دکھایا ہاتھی دھڑام سے زمین پر گر پڑا اور گرتے ہی مرگیا بہت سے آدمی یہ تماشہ دیکھ رہے تھے جب انھوں نے ہاتھی کو گرتے دیکھا، تو دوڑ کر وہاں پہونچ گئے، چندو بڑے فخر سے ہاتھی کے سر پر بیٹھا تھا، بڑے تپاک اور مردانگی سے کہنے لگا اگر میں چوک میں اس سے لڑتا تو یہ کبھی میرا سامنا نہ کرتا اس کا حوصلہ بڑھانے کے لئے میں بھاگ نکلا ہاتھی جانور تو بہت بڑا ہے مگر بالکل بودا ہے، میں نے ذرا سا دھکا دیا اور یہ گر کر مرگیا۔

جب بادشاہ نے خبر سنی تو دنگ رہ گیا اور چندو کو اپنے پاس بلایا اور کہا "تم کون ہو؟" جواب دیا کہ میں شہزادہ چندو ہوں" اسنے کہا تم کیا کام کرتے ہو؟"

"کہیں دنیا کی سیر دیکھ رہا ہوں"

بادشاہ نے کہا آخر اس کی وجہ؟"

میں دنیا کو فتح کرنے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور نیک نام پیدا کرنے کے لئے گھر سے نکلا ہوں"

بادشاہ نے یہ بات سن کر فوراً اس کو اپنا سپہ سالار بنالیا کیونکہ ایسے آدمی بار بار پیدا نہیں ہوتے اور اسے یہ بھی ڈر تھا کہ کوئی دوسرا بادشاہ اسے نوکر نہ رکھ لے۔

چندو اب ایک بڑی فوج کا سپہ سالار تھا جہاں جاتا دس بیس آدمی ساتھ ہوتے وہ دھڑکی اور کھدر کو بھول چکا تھا چمکدار زرہ بکتر پہن کر ہتھیار سج کر اور گھوڑے پر سوار ہوکر وہ شہر میں گشت کرتا غریب امیر سب اسے جھک جھک کر سلام کرتے، اور وہ مسکرا دیتا۔ (باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳ پر)

سبھاش چندر بوس کا خطبہ صدارت

حال اور مستقبل کا آئینہ

وٹھل نگر ۱۹ فروری۔ آج سہ پہر کو صدر کانگریس سبھاش چندر بوس نے انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس میں حسب ذیل صدارتی ایڈریس پڑھا۔

جناب چیرمین صاحب استقبالیہ کمیٹی اور دوستو! آئندہ سال کے لئے انڈین نیشنل کانگریس کا صدر منتخب کرکے آپ نے میری جو عزت افزائی کی ہے اس کے لئے میں آپ کا نہایت شکر گذار ہوں۔ میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتا کہ میں کسی طرح اس عظیم عزت کا مستحق ہوں۔ میں اسے آپ کی فیاضی اور نوجوانان وطن کے لئے خراج تحسین خیال کرتا ہوں۔ جو اگر مجموعی طور پر ہماری قومی جدوجہد میں حصہ نہ لیتے تو میں وہ پوزیشن حاصل نہ ہوتی جو آج حاصل ہے۔ نہایت خوف اور تزلزل کے ساتھ میں اس گدی پر بیٹھا ہوں جسے مادر وطن کے نہایت ممتاز فرزندوں اور دختروں نے اب تک روشنی بخشی ہے۔ اپنی بیشمار خامیوں کا علم رکھتے ہوئے میری امید اور دعا یہ ہے کہ آپ کی ہمدردی اور امداد سے میں کسی قدر اس اعلیٰ عہدہ کے ساتھ انصاف کر سکوں جس پر آپ نے مجھ کو فائز کیا ہے۔

شروع میں آپ کے جذبات و تاثرات کی ترجمانی کرتے ہوئے شریمتی سروپ رانی نہرو آچاریہ جگدیش چندر بوس اور ڈاکٹر سرت چندر چٹر جی کی وفات پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ شریمتی سروپ رانی نہرو پنڈت موتی لال نہرو کی رفیقہ حیات اور پنڈت جواہر لال نہرو کی والدہ محترمہ ہی نہیں تھیں بلکہ انھوں نے ہندوستان کی آزادی کے لئے مصائب انگیزی قربانی اور خدمت کا نمونہ پیش کیا تھا جس پر ہر فرد فخر کر سکتا ہے۔ ہم لوگ ہموطن ہونے کی حیثیت سے ان کی وفات پر ماتم کا اظہار کرتے ہیں اور دل سے پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

ہندوستان آچاریہ جگدیش چندر بوس کا اس وجہ سے ہمیشہ ممنون رہے گا کہ وہ سب سے پہلے ہندوستانی تھے جنہوں نے موجودہ سائنس کی دنیا میں ہندوستان کو معزز جگہ دلائی وہ سچے قوم پرست تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی محض سائنس کے لئے وقف نہیں کی۔ بلکہ ہندوستان کے لئے بھی وقف کی۔ ہندوستان اسے جانتا ہے اور اُس کے لئے ان کا شکر گذار ہے ہم لیڈی بوس سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سرت چندر بوس چٹر جی کی بے وقت وفات سے ہندوستان کے آسمان ادب کے درخشندہ ستاروں میں سے ایک ستارہ غروب ہو گیا ہے برسوں سے انکا نام بنگال کے بچہ بچہ کی زبان پر رہا ہے اور ہندوستان کی ادبی دنیا میں بھی ان کی شہرت کم نہ تھی۔ لیکن ایک ادیب ہونے کی حیثیت سے ان کی ہستی اگر عظیم تھی۔ تو ایک وطن پرست ہونے کی حیثیت سے عظیم تر تھی۔ ان کی وفات سے بنگال میں کانگریس کو بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ ہم اُن کے اہل خاندان سے نہایت مخلصانہ اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

کچھ آگے کہنے سے پہلے میں اظہار عقیدت کے طور پر ان لوگوں کی یاد میں اپنا سر جھکاتا ہوں جنہوں نے ملک کی خدمت کے لئے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ مجھے ان لوگوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا چاہیئے جو جیلخانوں میں یا نظر بندی کی حالت میں پار رہا ہونے کے بعد فوراً ہی رخصت فرما گئے ہیں۔ خاص طور پر مسٹر ہریندر ناتھ منشی کا ذکر کرتا ہے جو ڈھاکہ سنٹرل جیل میں قید تھے اور جنہوں نے حال میں بھوک ہڑتال کرکے اپنی جان دی ہے جس پر جذبات میں آج تلاطم برپا ہے۔ اس لئے اس بارے میں کچھ زیادہ کہنے سے معذور ہوں میں آپ سے صرف اتنی بات کہونگا کہ نظام حکومت میں کچھ ایسی داخلی خرابی ضرور موجود ہے جسکی وجہ سے جتیندر ناتھ داس، سردار مہابیر سنگھ، رام کرشن نا بداس موہت موہن موئترا ہریندر منشی وغیرہ یہ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ زندہ رہنے کے بجائے اپنی زندگی ختم کر دیں۔

سلطنتوں کا عروج و زوال

جب ہم دنیا کی سلطنتوں کی تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو پہلی چیز جو ہمیں متاثر کرتی ہے وہ مشرق و مغرب کی سلطنتوں کا عروج و زوال ہے مغرب ہو یا مشرق، سلطنتیں پہلے تو بڑھیں اور جب انتہائی عروج کو پہنچ گئیں، تو پھر رفتہ رفتہ مائل بہ زوال ہو گئیں۔ اور بعض اوقات بالکل ختم ہو گئیں۔

قدیم زمانہ میں سلطنت روم اور موجودہ زمانہ میں سلطنت ترکی و آسٹریا وہنگری اس کی واضح مثالیں ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی موریہ گپت اور مغلوں کی سلطنتیں بھی اس قاعدے سے بچ نہ سکیں۔ کیا کسی شخص میں اتنی جرات ہو سکتی ہے کہ وہ ان تواریخی مثالوں کے ہوتے ہوئے بھی یہ کہے کہ سلطنت برطانیہ کی قسمت ان سے مختلف ہے۔ اس وقت سلطنت برطانیہ تواریخ کے دوراہے پر ہے یا تو وہ بھی دیگر سلطنتوں کے ہی راستہ پر جائے گی۔ اور یا اسے آزاد قوموں کے فیڈریشن میں شامل ہونا پڑیگا۔ اس کے لئے دونوں راستے کھلے ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں زار کی سلطنت کا تو خاتمہ ہو گیا لیکن اس کے اندر سے سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک کی یونین پیدا ہو گئی۔ برطانیہ عظمیٰ کے لئے اب بھی موقع ہے کہ وہ روس کی تواریخ سے سبق حاصل کرے کیا وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے گی۔

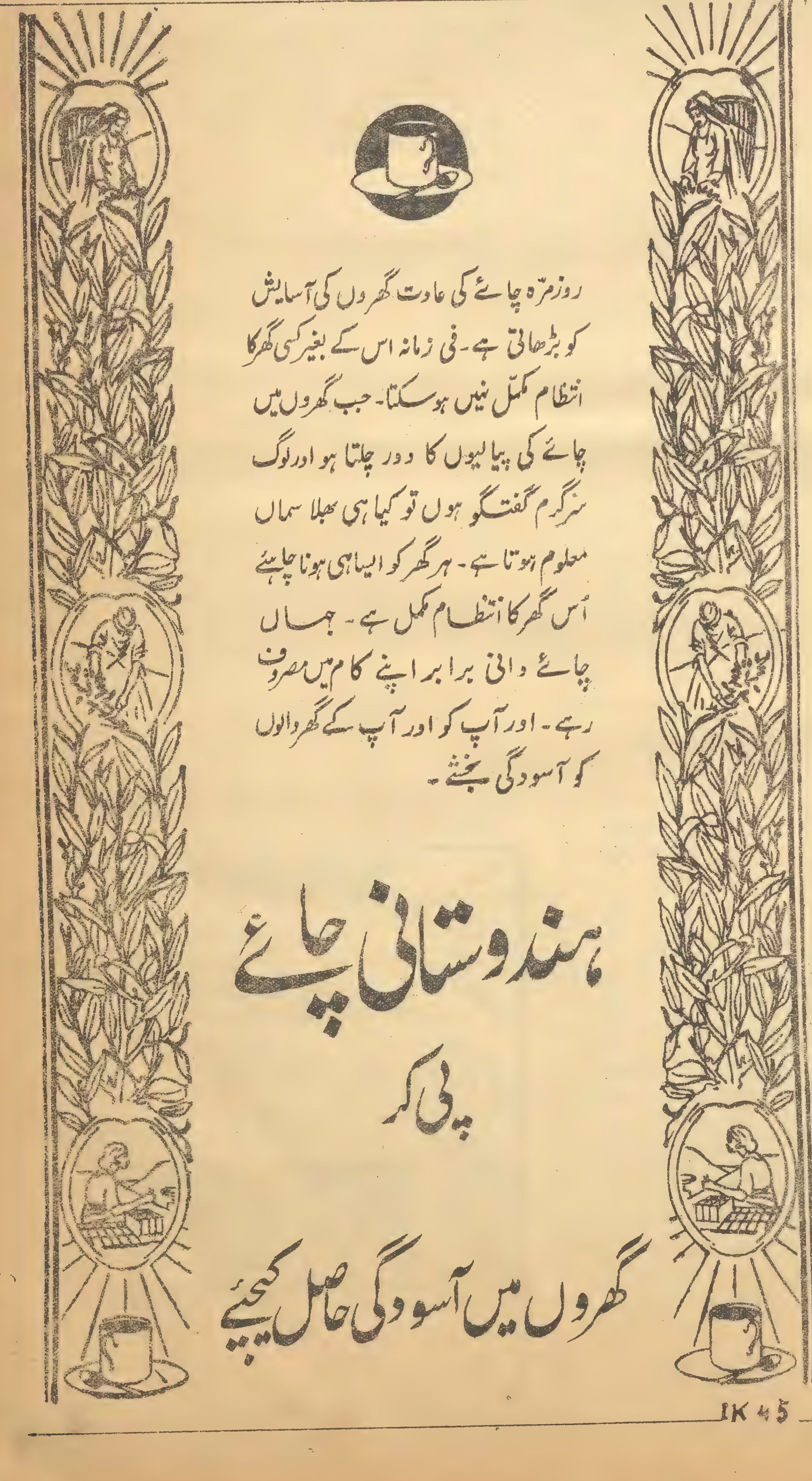
"لڑاؤ اور حکومت کرو"
سلطنت برطانیہ کی سیاست

سیاسیات کے اندر سلطنت برطانیہ کی شکل عجیب و غریب ہے۔ وہ خود مختار ممالک، خود مختار ماتحت ممالک اور مطلق العنان نو آبادیات کا مجموعہ ہے ہو سکتا ہے کہ آئینی تدبیریں اور انسانی عقل و فراست اس مجموعہ کو کچھ عرصہ تک قائم رکھ سکیں۔ لیکن زیادہ دنوں تک قائم نہیں رکھ سکتیں۔ اگر اندرونی غیر مطابقتوں کو بر وقت دور نہ کیا گیا تو بیرونی دباؤ کا تو ذکر ہی کیا خود اپنے ہی دباؤ سے اس کا شیرازہ درہم برہم ہو جائے گا۔ لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا سلطنت برطانیہ آزاد قوموں کی فیڈریشن میں شامل ہونے کی جرات کر سکتی ہے۔ یہ اہل برطانیہ کا کام ہے کہ وہ اس سوال کا جواب دیں۔ بہر حال یہ بات یقینی ہے کہ سلطنت برطانیہ کی شکل میں تبدیلی اُس حالت میں ہو سکتی ہے جبکہ اہل برطانیہ خود اپنے یہاں آزادی حاصل کریں۔ اور برطانیہ کلاں سوشلسٹ بنجائے۔ برطانیہ کے سرمایہ پرست حکمران طبقہ اور بیرونی نو آبادیات کے درمیان ایسا تعلق قائم ہے جسے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ لینن نے ایک عرصہ گذرا کہا تھا۔ برطانیہ کلاں میں بازاری کو چند قوموں کے غلام ہونے کی وجہ سے تقویت ملی ہے۔ اور مل رہی ہے۔ برطانی امرا اور مالدار طبقہ کا وجود محض اس لئے نظر آرہا ہے کہ نو آبادیات اور ماتحت ممالک موجود ہیں اگر ان کی حالت بہتر ہو گئی تو یقیناً برطانیہ کلاں کے سرمایہ پرست طبقہ کا وجود خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اور سوشلزم کا دور دورہ شروع ہو جائے گا۔ یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ برطانیہ میں نو آبادیات پرستی کا دیوالہ نکلے بغیر برطانیہ کلاں میں سوشلزم کا دور دورہ شروع نہیں ہو سکتا۔ اور ہم لوگ جو کہ ہندوستان و نیز سلطنت برطانیہ کے دیگر غلام ممالک کی سیاسی آزادی کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ دراصل اہل برطانیہ کی اقتصادی نجات کے لئے بھی جد و جہد کر رہے ہیں۔

یہ ایک مشہور و معروف حقیقت ہے کہ ہر سلطنت کی بنیاد "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی پر قایم ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ دنیا میں کسی سلطنت نے اس پالیسی پر اس سختی اور ہوشیاری کے ساتھ عمل نہیں کیا ہو جس طرح برطانیہ نے کیا ہے۔ اس پالیسی کے عین مطابق آئرلینڈ کے لوگوں کو اختیارات دینے سے پیشتر السٹر کو باقی آئرلینڈ سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس طرح فلسطین کے لوگوں کو تھوڑی سی قوت دینے سے پیشتر یہودیوں کو عربوں سے علیحدہ کرنے کی تجویز ہے۔ قوت کے منتقل ہونے سے جو اثرات پیدا ہوتے ہیں انکو ختم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ دائمی طور پر ملک کو تقسیم کر دیا جائے۔ ہمارے جدید آئین میں بھی مختلف فرقوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے کی کوشش نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے۔ اور فیڈرل اسکیم میں مطلق العنان والیان ریاست اور برطانوی ہندوستان کے جمہوری نمایندوں کے متصادم رہنے کے لئے مواقع پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ اگر جدید آئین کر انقطاعی طور پر نامنظور کر دیا گیا۔ چاہے وہ برطانوی ہند کی مخالفت کی وجہ سے ہو یا فیڈریشن میں والیان ریاست کے شامل ہونے سے انکار کی وجہ سے تو میرا خیال ہے کہ برطانوی ذہانت ہندوستان کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے اور منتقل کرنے کے لئے کوئی دوسری آئینی تدبیر اختیار کریگی۔ اس لئے ہندوستان کے لئے جو آئین وائٹ ہال سے صادر ہو اس پر پوری احتیاط کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔

شکاری خود شکار ہو گیا

اگرچہ "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی میں بہت سے فوائد مضمر ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمارے حکمرانوں کے لئے یہ خالص نعمت نہیں ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اس سے نئے مسائل اور نئی پریشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ برطانیہ کلاں اپنی "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی سے پیدا شدہ رد عمل کے جال میں خود پھنس گیا ہے۔ اس کے سامنے یہ سوال ہے کہ وہ ہندوستان میں ہندوؤں کو خوش کرے یا مسلمانوں کو؟ فلسطین میں عربوں کی حمایت کرے یا یہودیوں کی۔ اور عراق میں عربوں کا ساتھ دے یا کردوں کا اور مصر میں بادشاہ کے ساتھ رہے یا وفد پارٹی کے۔ سلطنت کے ہر جگہ یہی رد عملی پالیسی نظر آ رہی ہے۔ اسپین کے جد و جہد کے سلسلہ میں برطانی حکومت سیاستدان اس پیچ و تاب میں ہیں کہ باغیوں کے سردار فرانکو کی حکومت تسلیم کریں یا موجودہ آئینی اور قانونی گورنمنٹ کو تسلیم کریں۔ یورپین سیاست کے وسیع دائرے میں بھی برطانوی حکومت کے سامنے یہ مسئلہ ہے کہ وہ فرانس کی امداد کرے یا جرمنی کی۔ برطانیہ کی گو کہ خارجہ پالیسی اس کی سلطنت کے مختلف نوعیت



... ترکیبی کا براہ راست نتیجہ ہے برطانوی کابینہ کو یہودیوں کو خوش کرنا ہے کیونکہ وہ یہودی سرمایہ داروں کو نظرانداز نہیں کر سکتی۔ اس کے برخلاف انڈیا آفس اور دفتر خارجیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ عربوں کو خوش کریں تاکہ مشرق بعید اور ہندوستان میں سلطنتی مفاد کو صدمہ نہ پہنچے۔ برطانیہ کلاں کے لئے اس قسم کے تضاد اور عدم مطابقتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ وہ سلطنت کو آزاد قوموں کی فیڈریشن میں تبدیل کرے۔ اگر وہ ایسا کر دے تو تاریخ میں ایک معجزہ ہوگا لیکن اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اسے ایک عظیم سلطنت کے بتدریج حصے بخرے ہونے کا منظر دیکھنا پڑے گا۔ جس میں سورج غروب نہیں ہوتا ہے برطانیہ کو آسٹریلیا اور ہنگری کی عظیم سلطنت کی تباہی کا سبق نہیں بھولنا چاہیئے۔

برطانی سلطنت کی پریشانیاں

اس وقت برطانوی سلطنت کو سیاسی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ سلطنت کے اندر مغرب میں آئرلینڈ ہے اور مشرق میں ہندوستان، درمیان میں فلسطین مصر اور عراق ہیں۔ سلطنت کے باہر بحر روم میں اٹلی دبا جا رہا ہے۔ اور مشرق بعید میں جاپان جنگی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ آج ان دونوں ممالک کا طرز عمل جارحانہ اور ملوکیت پرستانہ ہے۔ انتشار اور بدامنی کے پیش نظر سوشلسٹ روس کا خطرہ ہے جس کا وجود ملوکیت پرست ملک اور حکمرانوں کے دل کو ہلا دیتا ہے۔ برطانوی حکومت کب تک ان تمام چیزوں کے مجموعی دباؤ کا مقابلہ کر سکتی ہے؟

بحری طاقت کا زوال

آج برطانیہ اپنے کو "سمندر کا حکمراں" نہیں کہہ سکتا۔ ۱۸ویں اور ۱۹ویں صدی میں برطانیہ کی حیرت انگیز ترقی اس کی بحری قوت کا نتیجہ تھی بیسویں صدی میں اس کا زوال جنگی طاقت کے ایک نئی عنصر یعنی ہوائی جہاز کی بدولت ہوگا۔ اسی قوت کے بل بوتے پر اٹلی نے اتنی گستاخی کی اور کامیابی کے ساتھ بحر روم میں برطانیہ کے مکمل کاغذ سے تیار بحری بیڑے کو چیلنج کیا برطانیہ اپنی بری بحری اور ہوائی قوتوں کو زیادہ مضبوط کر سکتا ہے۔ بمباری کے مقابلہ پر جنگی جہاز کھڑے ہو سکتے ہیں لیکن موجودہ زمانہ کے جنگی حربوں میں ہوائی قوت مسلمہ طور پر ایک زبردست ہتھیار ہے۔ فاصلہ کا مسئلہ طے ہوگیا ہے اور بمباری کے خلاف تمام تحفظات کے باوجود بھی لندن کسی یورپین مرکز کے ہوائی جہاز کے رحم پر ہے۔ مختصراً ہوائی قوت نے جنگ کے موجودہ طریقہ میں انقلاب برپا کر دیا ہے اور برطانیہ کی اب وہ پہلے کی سی محفوظ پوزیشن نہیں ہے۔ اس طرح عالمگیر سیاسیات میں قوت کے توازن کو ایک زبردست صدمہ پہنچا ہے۔ آج اس زبردست سلطنت کے مٹی کے پاؤں جو ابھی تک چھپے ہوئے تھے برہنہ ہو کر ہماری آنکھوں کے سامنے آ گئے ہیں۔

سرحدی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

پشاور یکم مارچ۔ کل ضلع مردان کے دیہاتی مسلم حلقہ کے ضمنی انتخاب میں دونوں نشستوں کا نتیجہ سنا دیا گیا۔ مقابلہ مسلم لیگ اور کانگریس کے امیدواروں میں تھا۔ ایک حلقہ میں جناب کامدار خاں کانگریسی امیدوار کو ۲۸۳۷ ووٹ اور مسلم لیگ کے امیدوار جناب ضیاء الدین کو ۵۹۷ ووٹ ملے۔ دوسرے حلقہ میں جناب اللہ داد خاں کانگریسی امیدوار کو ۴۳۶۰ اور جناب شاہ پسند خاں مسلم لیگ کے امیدوار کو ۹۸۱ ووٹ ملے۔ اس طرح پر کانگریسی امیدواروں کو ۷۱۹۷ اور لیگ کے امیدواروں کو ۱۵۸۸ ووٹ حاصل ہوئے۔ کانگریس کو ۸۳ فیصدی اور مسلم لیگ کو ۱۷ فیصدی ووٹ ملے ان میں سے ایک نشست وہ تھی جو سر عبدالقیوم کے انتقال سے خالی ہوئی تھی۔

یوپی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

لکھنؤ ۲۷ر فروری۔ چھ سیاسی قیدی جن کو کل الہ آباد سے لایا گیا تھا۔ آج شام لکھنؤ جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ ان قیدیوں میں پرشپال شامل نہیں ہے۔ اس کا معاملہ زیر غور ہے۔ رہا شدہ قیدیوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

مسٹر آرسی گپتا۔ للہ باجپئی، گورچرن سنگھ رام سہائے اور حیدر بھان سنگھ۔

عدم تشدد کی پالیسی پر عمل کرنے کا تہیہ

لکھنؤ ۲۷ر فروری۔ آج جو سیاسی قیدی رہا ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک اور بیان شایع کیا ہے جس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ انہوں نے پرامن اور تشدد کی پالیسی پر عمل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

انہوں نے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ ہم نے اس خبر کی تردید کرنے کے لئے کہ ہمیں وعدہ دینے پر رہا کیا گیا ہے اپنی رہائی کے بعد ایک بیان شایع کیا تھا۔

یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ عوام میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہنے پائے۔ لہذا ہم بلا کسی پس و پیش کے اپنے ان خیالات کا اعادہ کرتے ہیں جن کا اظہار ہم نے وقتاً فوقتاً اپنے ان دوستوں کے کیا تھا جو کہ ہم سے جیل میں ملنے کے لئے گئے تھے ہم نے ان سے یہ کہا تھا کہ ہم نے کانگریس کے جھنڈے کے نیچے رہ کر اس کی پرامن اور عدم تشدد کی پالیسی پر عمل کرنے اور اس کے تیار کئے ہوئے پروگرام کے مطابق کام کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

باقی قیدی بھی رہا کر دیئے گئے

الہ آباد ۲۷ر فروری۔ آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو.پی اسمبلی کو آج شام کو لکھنؤ کو روانہ ہونے سے پیشتر نینی سنٹرل جیل سے یہ اطلاع ملی ہے کہ باقی بارہ سیاسی قیدی بھی جو کہ سب "بی" کلاس میں تھے، آج رہا کر دیئے گئے۔ قیدیوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

میسرز گنگولی (کلکتہ) نثو سنگھ اور جاگیشور (کاہنور) شنکر گرہا کمار۔ بشن راج تیواری جگدیش نرائن۔ بجے دیو کپور، گیا پرشاد اور بجے کمار سنہا (مقدمہ سازش لاہور) بی چند سنگھ (گڈھوال رائفلس) شنتا کا بج اور شیو ورما (مقدمہ سازش لاہور)

مہاتما گاندھی کا بیان

لکھنؤ ۲۸ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ آئینی جمود ختم ہونے پر آنریبل پنڈت پنت وزیر اعظم یو.پی کو متعدد سرکردہ لیڈروں کی جانب سے جن میں غیر کانگریسی اصحاب بھی شامل ہیں مبارکبادی کے تار موصول ہوئے ان میں مہاتما گاندھی کا تار بھی شامل ہے مہاتما جی نے لکھا ہے "آپ نے بہت اچھا کیا ستیہ اور اہنسا سے مشکلات کا اس طرح ناش ہو جاتا ہے جس طرح روشنی سے اندھکار کا ناش ہو جاتا ہے"

سیاسی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ بابو سمپورنانند کیبنٹ میں جلد ہی شامل کر لئے جائیں گے۔ وزیراعظم ایک دو روز میں اس کا بھی فیصلہ کر دیں گے۔ کہ انکو کس محکمہ کا انچارج بنایا جائے گا۔

حکومت روس کا تختہ الٹنے کے لئے گہری سازش

ماسکو ۲۸ر فروری۔ روس میں ۲۱ ملزموں کے خلاف جن میں کئی سرکردہ اشخاص اور حکومت کے اعلیٰ افسران شامل ہیں، سپریم کورٹ کی فوجی برانچ کے روبرو مقدمہ کی سماعت شروع ہوگی۔

ملزموں میں یوگاڈ (افسر اعلیٰ خفیہ پولیس) بخارن سابق پریزیڈنٹ پارلیمنٹ، راکنسکی پریزیڈنٹ کونسل بیلز کمشنر، راکوے (جو سین کے بعد روس کے وزیراعظم مقرر ہوئے تھے) اور کئی سابق وزیر شامل ہیں۔

ملزموں کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ اس آرگنائزیشن کے ممبر ہیں جس کا تعلق ٹراٹسکی پارٹی۔ بخارن پارٹی اور ٹینلوٹ پارٹی سے ہے ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ انھوں نے حکومت روس کا تختہ الٹنے کے لئے غیر ملکی حکومتوں سے سازش کی۔ جاسوسی کی اور قتل کئے۔ ٹراٹسکی پارٹی کے حامیوں کے خلاف یہ الزام ہے کہ یہ لوگ غیر ملکی حکومتوں سے سازش کر رہے تھے۔ اور روس کے ساتھ جنگ کرا کر روس کے کئی حصہ مثلاً یوکرائن، وائٹ روس، ترکستان، کاکیشیا وغیرہ غیر ملکی حکومتوں کے حوالہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ سرگرمیاں ۱۹۱۸ء سے جاری تھیں جب کہ انھوں نے ٹراٹسکی کے ساتھ ملکر لینن استالن اور شرداف کو قتل کرنے کی کوشش کی۔

بنگال ہندو مسلم اتحاد کانفرنس ختم ہو گئی

مرشد آباد ۲۰ر فروری۔ ہندو مسلم اتحاد کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی نے ۸ گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد آج اتفاق رائے سے یہ رزولیوشن پاس کیا جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے اقتصادی اور سیاسی مفاد کی لوٹ ایکتا پر مکمل خواہش کا اعادہ کیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ اس وقت جو بین المذہبی کشیدگی اور تنازعہ پایا جاتا ہے وہ اوسط طبقہ کی چند غرض مند پارٹیوں اور انفرادی لوگوں کا پیدا کردہ ہے اور اس کے لئے عوام کی کم مائگی اور جہالت بھی ذمہ دار ہے اور جوں جوں سیاسی بیداری عوام میں پیدا ہو یہ کشیدگی ختم ہو جائے گی۔ اور اس مقصد کے لئے عوام میں تعلیم کا زبردست پرچار کیا جانے آج کانفرنس کا اجلاس دو روز کے بعد ختم ہو گیا نواب بہادر مرشد آباد نے اپنی آخری تقریر میں کہا کہ میرے آخری الفاظ یہ ہیں کہ ہم میں سے جن لوگوں کے دلوں میں سچی دیش بھگتی کی بو ہے۔ انھیں یہ خیال کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔ کہ ہم ہندوستان کے لئے زندہ ہیں اور ہندوستان کے لئے مریں گے کانفرنس میں سبجکٹ کمیٹی کا پاس کردہ رزولیوشن اتفاقی رائے سے پاس ہوا۔

ڈاکٹر ٹیگور کا بیان

بنگال ہندو مسلم اتحاد کانفرنس کے لئے ڈاکٹر ٹیگور نے مندرجہ ذیل بیان بھیجا تھا یہ بہت ہی مناسب ہے کہ نواب بہادر مرشد آباد نے جو ایک ایسے عظیم خاندان کی روایت ہیں جس نے کئی پشتوں تک اس سرزمین میں حکومت کی۔ اس معاملہ میں رہنمایاں قدم اٹھایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی دانشمندی اور رہنمائی میں کانفرنس بنگال کے ہندو اور مسلمانوں کے درمیان مستقل اتحاد کے لئے راستہ نکالیگی۔

یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی

لکھنؤ ۲۸ر فروری۔ یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کا اجلاس آج ہوا جس میں وزیروں کو مبارکباد دی گئی۔ کہ انھوں نے سیاسی اسیروں کی رہائی اور آئینی جمود کو ختم کرنے کے لئے نہایت دلیرانہ طرز عمل اختیار کیا ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ پارٹی نے یہ رائے ظاہر کی کہ یو.پی اسمبلی و کونسل کے ممبروں کی تنخواہ یکساں ہونی چاہیئے۔

بہار کا آئینی جمود بھی ختم ہو گیا

پٹنہ ۲۶ر فروری یونائیٹڈ پریس سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ بہار میں سیاسی جمود کا خاتمہ ہو گیا ہے اور وزیروں نے اپنے استعفے واپس لے لئے ہیں۔

آج صبح اس سلسلہ میں وزیراعظم مسٹر سری کرشن سنہا اور گورنر بہار کے درمیان ملاقات ہوئی، اور سیاسی اسیروں کی رہائی کا مسئلہ انقطاعی طور پر طے ہو گیا ہے۔

اسمبلی کا اجلاس جو ملتوی کر دیا گیا تھا اب پانچ مارچ کو ہوگا، مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ گورنر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ وزیروں کے جائز کام میں کسی قسم کی مداخلت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے چنانچہ ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام سیاسی اسیر رہا کر دیئے جائیں گے۔

سیاسی حلقوں میں جمود کے خاتمہ پر اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے، مسٹر سنہا وزیراعظم نے سردار پٹیل، مسٹر سبھاس چندر بوس، اور پنڈت جواہر لال نہرو کو بذریعہ تار اس امر کی اطلاع دیدی ہے کہ ان کی وزارت نے استعفے واپس لے لئے ہیں۔

گورنر سی.پی اگلے ہفتہ ریٹائر ہو جائینگے

جبلپور ۲۸ر فروری۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مسلسل علالت کی وجہ سے سر ہائڈ گوڈن اگلے ہفتہ ریٹائر ہو جائیں گے۔ مسٹر دی گورنر نامزد کے آیندہ مئی میں آنے تک مسٹر انٹن کمشنر مالیات قایم مقام گورنر رہیں گے۔

مرکزی حکومت کا بجٹ

نئی دہلی یکم مارچ، چند اہم مسائل پر بحث کرنے کے لئے مرکزی حکومت کے مطالبات میں تقریباً دو سو تخفیف کی تحریکیں پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ عنقریب ہی مخالف پارٹیوں کی ایک میٹنگ ہوگی جس میں اس مسئلہ پر غور کیا جائیگا کہ ان پانچ دنوں کے دوران میں جو کہ بحث کے لئے مقرر کئے گئے ہیں، کن کن مسائل پر بحث کی جائے۔

اہل رومانیا نے نیا آئین منظور کر لیا

بخارسٹ ۲۵ر فروری کل نئے آئین کے بارے میں اہل رومانیا کی رائے لی گئی، رائے دہی ضروری اور لازمی تھی، رائے زبانی لی گئی۔

اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ۸۸ فی صدی رائے دہندگان نے آئین کے حق میں رائے دی اور خلاف رائے دینے والوں میں سب سے کم شامل تھے بخارسٹ میں ۲۲۶۰۰۴ نے آئین کے حق میں اور ۷۷ اشخاص نے رائے کے خلاف ووٹ دیا

چین کے ایک فوجی افسر کا بیان

ٹوکیو یکم مارچ۔ کل لنگ شن پر قبضہ کرنے کے بعد جاپانی فوجیں ہزاروں کی تعداد میں جنوبی شانسی میں داخل ہوگئیں اور اب جاپانی فوجیں ......۵۰۰۰۰ چینی فوجوں کو محاصرہ کرنے کی کوشش کررہی ہیں جو کہ اسوقت جنوبی شانسی میں ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ان کو اپنی مہم میں کامیابی ہورہی ہے۔

صوبجاتی راجدھانی سنگفنگ۔ پر جاپانیوں کے قبضہ کے بعد چینیوں کی پوزیشن بہت خراب ہوگئی ہے۔ جاپانی فوج کا ایک دستہ دریائے زرد تک پہنچ گیا ہے۔

ابھی تک ہمارے صرف "۵ لاکھ آدمی مرے ہیں جو مقابلتاً بہت حقیر ہے" یہ ہے وہ رائے جو چینی فوج کے ایک افسر اعلیٰ نے ظاہر کی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جب تک ہلاک شدگان کی تعداد پانچ کروڑ یا دس کروڑ تک نہ پہنچ جائے۔ ہمیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں" آپ نے یہ بھی کہا کہ جرمنی منچوکو پر جاپانی قبضہ تسلیم کرنے کے باوجود چینی فوج میں جرمن مشیر رہیں گے

پنڈت جواہر لال، پنڈت پنت اور آچاریہ نرندر دیو

لکھنؤ یکم مارچ۔ آج بعد دوپہر پچاس ہزار کسانوں نے حکومت کے روبرو اپنے مطالبات پیش کرنے کی غرض سے اسمبلی چیمبر کی جانب کوچ کیا۔ جب کسان اسمبلی چیمبر پہنچ گئے۔ تو پنڈت بشمبھر دیال ترپاٹھی ممبر اسمبلی نے کسانوں کی جانب سے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے۔

(۱) کاشتکاروں اور شکمی کاشتکاروں کو حقوق وخیل کاری دیئے جائیں (۲) لگان کی بقایا رقمیں معاف کردی جائیں (۳) شرح آبیانہ میں تخفیف کی جائیں (۴) چراگاہوں کا انتظام کیا جائے (۵) کسانوں کو درخت لگانے اور مکان بنانے کا حق دیا جائے (۶) بیگار کا خاتمہ کیا جائے۔

اس موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔ پی۔ اور آچاریہ نرندر دیو نے تقریریں کیں۔

وزیروں کی تنخواہیں روک لی گئیں

سشیلانگ یکم مارچ۔ یہاں ایک عجیب وغریب صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ کیونکہ آج وزیروں کو فروری کے مہینہ کی تنخواہیں نہیں دی گئی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ سشیلانگ کے افسر خزانہ نے ان کے بلوں کی رقم ادا کرنے سے انکار کردیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ آسام کے محاسب اعلیٰ نے وزیروں کی تنخواہ بل کے مطابق یعنی وزیر اعظم کو ۲۵۰۰ روپیہ دیگر وزیروں کو ۱۵۰۰ روپیہ ماہوار کے حساب سے تنخواہ کی پرچیاں جاری کردی تھیں لیکن حکومت نے اس کی بجا رشرحیں مقرر کردی تھیں۔ اکہ ۶ وزیروں کی تنخواہوں کی اجتماعی رقم بجٹ کے جو کہ کیبنٹ کی دوبارہ ترتیب سے پیشتر صرف ۵ وزیروں کے لئے بنایا گیا تھا۔ اندر ہی اندر رہے اور اس سے تجاوز نہ کرے۔

۴۳ مسلمانوں کو سزا

لاہور یکم مارچ۔ بقرعید کے روز جن ۴۳ مسلمانوں نے سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کی کوٹھی پر دھاوا بولا تھا۔ انکو رائے بہادر شنکر داس مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس سے سزا ہوگئی۔ مولوی عبدالکریم شورش کو جو جلوس کی رہنمائی کررہے تھے چار ماہ قید سخت کی اور بقیہ کو دو دو ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ ان پر خلاف قانون مجمع کے ممبر ہونے کا الزام لگایا گیا تھا۔ جب حکم سنایا گیا تو ملزموں نے کمرۂ عدالت ہی میں مظاہرہ کرنا شروع کردیا۔ مقدمہ شروع ہونے سے قبل ملزموں نے عدالت سے یہ درخواست کی یہ درخواست کی تھی کہ سر سکندر حیات خاں کو بہ حیثیت گواہ صفائی طلب کیا جائے۔ لیکن عدالت نے اس درخواست کو منظور نہیں کیا چنانچہ ملزموں نے بطور پروٹسٹ کسی بھی گواہ کو طلب نہیں کیا۔

مسماۃ تیمور جہاں بیگم کا مقدمہ

دہلی ۲ مارچ۔ مسٹر اے۔ این بھنڈاری ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج کی عدالت میں اس مقدمہ کی سماعت ہورہی ہے جو مرزا محمد شاہ کی صاحبزادی مسماۃ تیمور جہاں بیگم اور ان کی والدہ مسماۃ قیصر جہاں بیگم نے کورٹ آف وارڈ کے خلاف دائر کیا ہے۔ یہ مقدمہ مغل خاندان کے ایک جانشین مرزا محمد سلیم شاہ کی جاگیر کے متعلق ہے۔ کل عدالت نے فریقین کے وکلاء کی بحث سننے کے بعد مقدمہ میں تنقیحات قائم کیں۔ ان تنقیحات میں سلیم محمد شاہ کے حقوق کے متعلق لارڈ ہیلی کے احکام اور حکومت ہند کے فیصلہ کا بھی تذکرہ ہے۔

حکومت بنگال کو شکست

کلکتہ یکم مارچ۔ آج بنگال اسمبلی میں حکومت بنگال کو شکست ہوگئی جب کہ پریزیڈنٹ اور اسپیکر کی تنخواہوں کے متعلق بل پیش ہوا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ بل گزشتہ سیشن میں اسمبلی میں پاس ہوچکا تھا۔ اسمبلی نے پریزیڈنٹ کی تنخواہ ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہانہ۔ اسپیکر کی تنخواہ دو ہزار روپیہ ماہانہ ڈپٹی پریزیڈنٹ کی تنخواہ دو ہزار روپیہ ماہانہ منظور کی تھی۔ کونسل نے اس میں ترمیم کردی اور پریزیڈنٹ اور ڈپٹی پریزیڈنٹ کی تنخواہیں اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی تنخواہیں برابر مقرر کردیں۔

آج فائینس منسٹر نے اسمبلی میں یہ تحریک پیش کی کہ بل جس شکل میں کونسل میں پاس ہوا ہے اسی شکل میں اسمبلی بھی اسے منظور کرے لیکن جب اس تحریک پر رائے شماری ہوئی تو صرف وزارتی پارٹی کے ممبروں نے ہی اس کی تائید کی اور بالآخر تحریک نامنظور ہوگئی۔

شری سمپورنا نند نئے وزیر مقرر ہوئے پنڈت پیارے لال نے استعفیٰ دیا

پنڈت پیارے لال شرما وزیر تعلیم نے آج صبح استعفیٰ دیدیا اور ۱۱ بجے گورنر سے آخری ملاقات کی۔ ان کی جگہ مسٹر سمپورنا نند کو وزیر تعلیم مقرر کیا گیا اور آپ نے آج سہ پہر حلف وفاداری اٹھایا۔ سپیکر نے مسٹر لاری کی تحریک التوا اجلاس نامنظور کردی جو انہوں نے گورکھپور میں گرفتاریوں کے سلسلہ میں کل پیش کی تھی۔

سی۔ پی کے قایم مقام گورنر

لکھنؤ ۳ مارچ۔ مسٹر ایچ لمفورڈ آئی سی ایس جوڈیشل ممبر بورڈ آف ریوینیو یوپی آج صبح ناگپور کو روانہ ہوگئے جہاں آپ بطور قایم مقام گورنر کام کریں گے۔

فلسطین میں حالات کی رفتار

یروشلم یکم مارچ۔ گذشتہ رات کے قتل کے موقعہ واردات سے پولیس کے کتوں نے سراغ لگایا جس کے نتیجہ کے طور پر محمد خلیل درویش جو ایک مفرور ہے اور جس کی گرفتاری کے لئے ۲۰۰ پونڈ کا انعام رکھا ہوا ہے اور جو ایک گروہ کا سرغنہ بھی ہے جس نے متعدد قتل کئے ہیں مع ۱۸ ساتھیوں کے گرفتار کرلیا گیا۔ ان کے پاس سے بہت سے ہتھیار بھی ملے

خطابات کا دستور بند کرنیکی سفارش

نئی دہلی یکم مارچ۔ سردار منگل سنگھ ممبر مرکزی اسمبلی نے سرکاری خطابات دینے کا دستور بند کرنے کے لئے رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا لیکن گورنر جنرل نے اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

مرکز اور سی پی کی حکومتوں میں ٹھن گئی

ناگپور یکم مارچ۔ سی پی کی کانگریسی وزارت نے پٹرولیم کی فروخت پر ٹیکس لگانے کی جو تجویز کی تھی اس پر معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے اعتراض کیا ہے خیال ہے کہ حکومت سی پی اس مسئلہ کا فیصلہ فیڈرل کورٹ سے کرائے گی۔

بہار کے باقی قیدی بھی چھوٹ گئے

پٹنہ ۲ مارچ ان سب چھ سیاسی اسیروں کو جنھیں آج صبح ہزاری باغ جیل سے پٹنہ لایا گیا آج رات کے ۸½ بجے پٹنہ جیل سے رہا کردیا گیا۔ دروازے پر ان کے رشتہ داروں نے ان کا سواگت کیا اور بغیر کسی قسم کا مظاہرہ کئے انہیں اپنے اپنے گھروں کو لے گئے۔

دس اسیروں کے پہلے جتھے میں سے باقی چار قیدی بھی معلوم ہوا ہے کہ آج شام کو رہا کر دیئے گئے، جنھیں اپنے اپنے ضلع کے جیل میں منتقل کردیا گیا تھا۔

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان

منبع الطب کالج کا سالانہ امتحان حسب معمول ۹/۱۰ و ۱۱/۱۲ اپریل ۳۸ء مطابق ۷/۸ و ۹/۱۰ صفر ۱۳۵۷ھ یوم شنبہ یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ ۳ بجے سے ۵ بجے تک منبع الطب ہال میں لیا جائیگا حسب دفعات دستورالعمل جدید بطریق پرائیوٹ شریک امتحان ہونے والے طلاب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد ومعیار قابلیت مصدقہ مقامی مجسٹریٹ وفیس امتحان مطبوعہ فارم پر یکم اپریل ۱۹۳۸ء تک عالی جناب مولانا حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر آنریری سکریٹری کالج کے پتہ سے بھیجدیں۔ داخل شدہ طلبہ اس تاریخ تک اپنے حسابات صاف کردیں اس کے بعد کوئی درخواست قابل لحاظ نہ ہوگی اور بعد داخلہ ومنظوری نہ حاضر ہونے والے طلبا کی فیس امتحان ودرخواست داخل دفتر کردی جائے گی۔ بغیر اجازت آنے والے طلاب کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جاسکتی۔

قواعد وضوابط کی پابندی بہر حال لازی ہوگی۔ دستورالعمل فارم درخواست داخلہ نقشہ فیس ہائے کالج نصاب تعلیم اردو عربی دیگر کا غذات دو آنہ کے ٹکٹ موصول ہونے پر بھیجدیئے جائیں گے۔

کلرک منبع الطب کالج لکھنؤ

یوپی کے نئے چیف سکریٹری

الہ آباد ۲۸ فروری، مسٹر پنا لال کمشنر الہ آباد ڈویژن مسٹر گارٹن کی جگہ جو چھٹی پر جارہے ہیں۔

حکومت یوپی کے چیف سکریٹری مقرر ہوئے ہیں مسٹر پنا لال نے کمشنر کے عہدہ کا چارج آج مسٹر کرسٹی کلکٹر کو دیا جب تک کہ مستقل انتظام نہیں ہو جائیگا، آپ کل رات کو لکھنؤ کیلئے روانہ ہوجائینگے اور ۲ مارچ کو چیف سکریٹری کے عہدہ کا چارج لیں گے آپ دوسرے ہندوستانی ہیں جو اس عہدہ پر مقرر ہوئے ہیں۔

اس سے قبل کنور جگدیش پرشاد اس عہدہ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یو۔ پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء

(۱) بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبری ۳۰ موسومہ "کوریانہ احاطہ" اسکیم طیار کی ہے۔

(۲) اراضیات جو اس اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے۔

شمالی سڑک نمبر ۹ کے وسط تک　　جنوب۔ سڑک نمبر ۵۷ کے وسط تک

مشرق۔ سڑک نمبر ۵۸ کے وسط تک　　مغرب۔ سڑک نمبر ۶۰ کے وسط تک

(۳) اسکیم کی تفصیل اور نقشہ اراضیات جو اس اسکیم میں شامل ہیں چیرمین ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

(۴) اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

حکومت بنگال کا کوئی تعلق نہیں

کلکتہ ۲۵ر فروری آج بنگال کونسل میں ایک فوری سوال کے جواب میں حکومت بنگال کی جانب سے اس خیال کی تردید کی گئی ہے کہ حکومت نے یوپی اور بہار کے سیاسی قیدیوں کی مجوزہ رہائی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر حکومت ہند کے پاس عرضداشت بھیجی تھی

یکم مارچ سے اسمبلی کا اجلاس

یوپی اسمبلی کا اجلاس یکم مارچ سے شروع ہوگا جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، پروگرام میں صرف اتنی تبدیلی ہوئی ہے کہ بجٹ یکم مارچ کو پیش ہونے کے بجائے ۳ مارچ کو پیش ہوگا

آئرلینڈ کی تواریخ ہندوستان میں بھی دھرائی جائیگی

بمبئی ۲۵ر فروری آئرلینڈ کی تواریخ ہندوستان میں بھی دھرائی جائے گی، اور جلد ہی ہندوستان ایک نمائندہ اسمبلی کے ذریعہ اپنا ذاتی آئین بنا سکیگا یہ امید افزا الفاظ شریمت سبھاش چندر بوس صدر کانگریس نے مسٹر ڈی ویلرا اور آئرلینڈ ※

افسانہ

چندو جلاہا

(بقیہ صفحہ ۱۴، کالم ۵)

چند روز کے بعد ملک میں ایک خونخوار چیتا آ گیا جس نے ایک بہت بڑے علاقہ کو تباہ و برباد کر دیا، لوگ روتے پیٹتے بادشاہ کے پاس آئے اور سب کی زبان پر یہی کلمہ تھا حضور بہادر چندو ہماری جانیں بچا سکتا ہے

چندو نے اپنی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے کہا شہزادہ چندو ضرور چیتے سے لڑے گا، مگر ایک شرط ہے۔

بادشاہ نے کہا "وہ کیا؟"

"اگر میں جیت گیا تو شہزادی سے شادی کرونگا" چندو نے کہا،

چونکہ دربار میں سیکڑوں فریادی کھڑے تھے اس لئے بادشاہ کو ماننا پڑا دوسرے دن ہتھیار لگا کر شہزادہ چندو گھوڑے پر سوار ہوا پیچھے پیچھے ساری فوج قطار باندھے آ رہی تھی اور سورج کی روشنی میں ان کی تلواریں چمک رہی تھیں۔

جب وہ جنگل میں پہونچے تو چیتا بھی آ موجود ہوا اس نے چندو کو دیکھ کر تیز تیز دانت نکالے، زور سے گرجا اور آنکھوں سے آگ کے شعلے برساتا ہوا اس کی طرف بڑھا موت کو سر پر سوار دیکھ کر چندو کے ہوش اڑ گئے بگٹٹ بھاگا اور قریب کے ایک گھنے درخت پر چڑھ کر بندر کی طرح ٹہنیوں میں چھپ رہا جب فوج نے اپنے سپہ سالار کا یہ حال دیکھا تو سب کے سب بھاگ نکلے چیتا درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور سارا دن چندو کو دیکھ دیکھ کر غراتا رہا۔

ادھر غریب جلاہے کی جان نکلی جا رہی تھی مگر کیا کرتا چیتا موت کا فرشتہ بن کر اس درخت کے اردگرد منڈلا رہا تھا اسی طرح چندو کو درخت پر بیٹھے بیٹھے سات دن بغیر آب و دانہ گذر گئے بھوک سے چندو کے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا، ایک وقت چیتا دوپہر کو ذرا سو گیا تھا اس لئے اس نے جی کڑا کرکے درخت سے اترنا شروع کیا، چیتے کی آنکھ کھل گئی جب چندو زمین کے قریب پہونچا تو وہ زور سے اچھلا بیچارہ چندو موت کو سر پر دیکھ کر سہم گیا اور جھٹ پاؤں اوپر کو کھینچ لئے مگر چیتے کا کھلا ہوا منھ اس کے پاؤں سے صرف ایک انچ نیچے رہ گیا تھا۔

غریب چندو خوف سے تھر تھر کانپنے لگا اور اس کی تلوار ہاتھ سے چھوٹ کر سیدھی چیتے کے منھ میں اتر گئی اور اس کی حلقوں کو چیرتی ہوتی پیٹ میں جا اتری، چیتا اس حادثہ سے جانبر نہ ہو سکا اور کچھ دیر تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا مگر چندو کو اس کی لاش سے بھی ڈر لگتا تھا آخر بڑی دیر کے بعد وہ درخت سے اترا ایک چھڑی سے چیتے کو خوب پیٹا اور اچھی طرح اسکے مرنیکا اطمینان کر لیا تو فرط مسرت سے ناچنے لگا اور فوراً اس کا سر کاٹا اور بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو گیا، اور سلام کرکے کہنے لگا۔

"آپ کے سپاہی اور افسران بہت بودے اور کمزور دل کے آدمی ہیں، میں متواتر سات دن سات رات بغیر کچھ کھائے پئے چیتے سے لڑتا رہا اور یہ سب لومڑیوں کیطرح بھاگ گئے"، اسی دن شہزادی کیساتھ چندو بہادر کا بیاہ ہو گیا، کچھ دنوں کے بعد ایک دوسرے بادشاہ نے اس ملک پر حملہ کر دیا اور فوجوں کو شکست دیتا ہوا راجدھانی تک آ پہونچا سب لوگ شہزادے چندو کے محل کے نیچے جمع ہو گئے اور اس سے مدد مانگی بادشاہ نے آدھی سلطنت دینے کا وعدہ کیا اور آخرکار وہ لڑنے کو تیار ہو گیا جب سب لوگ چلے گئے

تو اس نے سوچا کہ ایک آدمی ہاتھی چیتے اور بچھو کو مار سکتا ہے لیکن ایک دوسرے غنیم سے دوبدو لڑنے میں جان کے جانے کا ڈر ہے اس فوج میں ہزاروں بہادر ہیں کس کس کا مقابلہ کروں گا اب خیریت اسی میں ہے کہ بھاگ نکلوں، جب سر ہی سلامت نہ رہا تو آدھی سلطنت کو کیا کیا کروں گا۔

رات کو اس نے اپنی بیوی کو جگایا اور کہا کہ سونے کے برتن باندھ لو اور چلو یہاں سے جان بچا کر بھاگ چلیں چندو کہنے لگا کہ میں سونے کے برتن اسلئے نہیں لیجانا کہ میرے گھر میں انکی کمی ہے۔ بلکہ اسلئے لیجانا چاہتا ہوں کہ یہ راستہ میں کام آئینگی

اسکی بیوی نے بقچہ دبایا اور آدھی رات کو دونوں شہر سے باہر نکل گئے، جہاں دشمنوں کے خیمہ تھے یہ چپ چاپ انہیں داخل ہو گئے جب وسط میں پہونچے تو ایک بڑا سا بھنگا چندو کی آنکھ میں گھس گیا اس نے سمجھا کہ دشمن نے گولی مار دی وہ دیوانوں کی طرح چیخ اٹھا بھاگو، بھاگو، اس کی بیوی برتن وہیں پھینک کر اپنے خاوند کے پیچھے پیچھے بھاگی اور دونوں اپنے مکان میں آ کر ٹھہرے ادھر شور سنکر دشمن کی فوج بیدار ہو گئی اور یہ سمجھی کہ شہر والوں نے حملہ کر دیا ہے تلواریں نکال کر ایک دوسرے کو اپنا مخالف سمجھ کر آپس میں ہی کٹ کر مر گئے، جب صبح ہوئی تو سب کی لاشیں

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یو۔ پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء

(۱) بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبری ۲۹ موسومہ "تاروالا احاطہ" اسکیم طیار کی ہے۔

(۲) اراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں اونکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے

شمالی۔ سڑک نمبر ۴ کے وسط تک

جنوب۔ مکانات نمبر ۱/۹۵ و ۱/۹۴ و ۱/۸۸ و ۱/۸۷ و ۱/۸۶ و ۱/۸۵ و ۱/۸۴ و ۱/۸۳ و ۱/۸۲ و ۱/۸۱ و ۱/۸۰ و ۱/۶۸ و ۱/۱۳۰ و ۱/۱۲۹ و ۱/۱۲۷ و ۱/۱۳۱

مشرق۔ سڑک پختہ نمبر ۱۰۱ کے وسط تک۔

مغرب۔ سڑک نمبر ۱۰۵ کے وسط تک۔

(۳) اسکیم کی تفصیل و نقشہ اراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں چیرمین ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

(۴) اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

افسانہ

انکشاف راز

از جناب جگدیش سروپ سنہا علی گڈھ

میں نہیں جانتی کہ میں کتنی خوبصورت ہوں حسن کے عالم میں میرا کیا درجہ ہے کیا میں دراصل حسین ہوں ؟ یہ سوال میرے روبرو تھا ہاں میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ دوست احباب کے خطوط کی بھرمار نے مجھے کچھ میرے حسن کا گمان کرا دیا تھا۔

مہ لقا، مہ جبیں، سیم تن، گل بدن اور نہ معلوم کیا کیا کہا کرتے، میری آنکھوں کو خونخوار آنکھیں، اشکبار آنکھیں، دلدار آنکھیں، دلفگار آنکھیں، زہردار آنکھیں، سامپین کا لبریز گلاس یا مئے گلگوں کا لبریز جام بتلاتے میرے سیاہ بالوں کا زلف پیچاں نام رکھا کبھی گیسوئے عنبریں کہا کبھی مار سیاہ کہا غرض ان باطل لغو تعریفوں سے میرا دل از خود رفتہ ہوگیا مجھے میرے حسن کا احساس نہ رہا میں سوچتی تھی کہ آیا میں دراصل حسین ہوں یا ان جھوٹی تعریف کرنے والوں نے میری دلجوئی کے لئے جھوٹے خطابات عطا فرمائے ہیں۔

قصہ کوتاہ میں اس نتیجہ پر پہونچی کہ حسین ہوں اور میری ہستی دنیائے حسن میں کوئی وقعت و درجہ رکھتی ہے۔

والدہ کی یادگار اگرچہ باقی تھی تو وہ میں تھی والد صاحب مجھ سے بہت انس رکھتے شائستہ تو تھے ہی جناب موصوف نے مجھ کو نئی روشنی کی دلفریب آزاد دنیا میں چھوڑ دیا جبکہ عہد طفولیت ختم ہوا اور عالم شباب آیا تو پہلی مرتبہ کالج کی چہار دیواری میں قدم رکھا ایک نئی دنیا تھی خوف و ہراس، شرم و حیا نے وہ شکست سرور و رخ، غرض ہر چیز موجود تھی تھوڑے دنوں تک حال پریشان کن رہا پیر نے لغزش کی، حیا دامنگیر رہی شرم نے رکاوٹیں ڈالیں، نگاہیں اونچی نہ اٹھتی تھیں نوجوانوں کی نظر بازیوں نے پریشان رکھا لیکن آہستہ آہستہ عادی ہوگئی نگاہوں نے شرم کو خیرباد کہا پیر کی لغزش دور ہوئی ایک نئی دنیا کھل گئی حسن و عشق میں تکرار ہوئی بڑے بڑے بانکے نوجوانوں نے حسن کو اپنی عیاری اور عشق بازی پر ناز تھا مجھے اپنا آماجگاہ بنانا شروع کر دیا سال بھر کے بعد ہی یونین کے الیکشن میں ایک من چلے صاحب نے میرا نام وائس پریسیڈنٹ کے لئے دے دیا شباب کا زمانہ عزت کی آمد بھلا کب انکار ہوتا دملا ماتھر کالج یونین کی وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوگئی۔

میری دنیا نے اب ایک نیا رنگ دکھایا گھر پر یار دوستوں کے ہجوم مبارکباد دینے کے لئے آنے شروع ہوگئے، چند دن سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، بعض تو ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے الیکشن میں کیا کی گویا اتنا بڑا احسان کیا کہ ساری زندگی اگر ان خوش کیا جائے تو بھی شاید احسان سے سبکدوش نہ ہوسکوں ان میں سے دو ایک نا امید ہو کر بیٹھ رہے پر مسٹر کمار تو ایسے ہٹیلے نکلے کہ جہاں چار بجے اور مسٹر کمار بغل میں رجسٹر اور ہاتھ میں قلم کاغذات ہوئے آموجود ہوئے چار و ناچار ان کے ساتھ ایک آدھ گھنٹہ گذارنا پڑتا بات تو یہ تھی کہ یہ والد صاحب کے جگری دوست کے صاحبزادے تھے اگر ان سے کبھی سختی برتی جاتی تو والد صاحب کی دلشکنی ضرور ہوتی جو کہ مجھے گوارا نہ تھی۔

یونین سے سب سے بڑا فائدہ جو مجھے پہونچا وہ یہ تھا کہ زبان کو خیالات کی ترجمانی کا موقع مل گیا مسٹر کمار سے بھی بے تکلفی بہت وہ اکثر مجھ کو مضمون پیش کرتے رہتے اور بہت کچھ مدد دیتے تھے۔

آزادی ہر نوجوان کے دل کا شعار ہے ہر متنفس اس کا شیدائی ہے یہی وجہ تھی کہ یونین میں میری شہرت روز بروز دوگنی ہوتی گئی کالج میں آزادی کی دھوم مچ گئی ہر بار ریزولیوشن کامیاب رہا ہاں ایک حادثہ اس دوران میں ایسا پیش آیا جسکو میں ساری زندگی فراموش نہیں کرسکتی۔

کالج میں میرا وہ رعب قایم ہوگیا تھا کہ اگر دن کو رات کہوں تو شاید کوئی مخالفت کرنے والا نہ تھا ہاں اگر تھا تو ایک نوجوان اسم گرامی آپ کا چرن تھا آپ تھے کہ میرے ہر ریزولیوشن کی پوری پوری مخالفت کرتے اور پرزور اسپیچ سے ایک بار تمام ہال میں تہلکا مچا دیتے تھے، لیکن نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے وہ اپنے اصول کا اس قدر پکا تھا کہ مخالفت سے کبھی باز نہ آتا چرن کی پرزور اسپیچ ایک بار تو میرے دل کو ہلا دیتی لیکن کمار نے میرے دل پر نئی روشنی کی وہ صیقل کی تھی کہ چرن کی گرد اس کو نہ برباد کرسکی، اس موقع پر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر چرن کا تعارف کرا دیا جائے، آپ بی، اے فائنل کے طالب علم اور میرے کلاس فیلو تھے۔

عمر تخمیناً کوئی انیس سال کی ہوگی، چہرہ گول رخسار سرخ بلند پیشانی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں چہرہ پر بشاشت کی ایک جھلک، رنگ گورا قد لانبا غرض ایک حسینہ کو مسخر کرنے کے لئے اس میں ہر حسن و خوبی موجود تھی۔

نہ معلوم کیوں ایک مقناطیس کی سی کشش تھی کہ مجھے اس کی طرف کھینچے لئے جا رہی تھی۔

قصہ کوتاہ چرن میرے لئے میری دنیا کا مدبر رہنما بن گیا، میں اس کی عزت کرتی تھی اور خوش تھی، دنیا کی مسرت کتنی ناپائدار ہے اور آسیا فلک کتنی جباری سے ہماری بشاشت کو کچل کر خاک کر دیتا ہے، میں خوش تھی، گردش فلک میری خوشی کو نہ دیکھ سکی میرے والد کا سایہ اٹھ گیا میں یتیم ہوگئی میری دنیا تاریک ہوگئی اب کوئی میرا سرپرست باقی نہ رہا۔

میرا چرن اب تاریک دنوں میں مجھے تسلی دیتا اور قصہ کہانیاں سنا کر میرا غم غلط کرتا کمار بھی آتے لیکن حال دریافت کرکے چلدیتے چرن کے لئے میرے دل میں ہر روز عزت زیادہ ہوتی جاتی، نیرنگئ عالم نے دلفریب مناظر پیش کرکے غم غلط کرنا شروع کر دیا، ادھر امتحان کا نتیجہ باعث مسرت ہوا۔

کمار اور چرن بھی کامیاب ہوگئے ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا، پارٹی ختم ہونے پر چرن نے مجھ سے میرے مستقبل کے بارے میں دریافت کیا، میں نے کہا تعلیم تو ختم ہوگئی رہا شادی کا سوال اس کے بارے میں میری رائے نہیں ہے ہاں ملازمت کہیں ضرور تلاش کروں گی۔ چرن یہ سن کر ایک بار چونک پڑے اور کہنے لگے، مس وملا تم اور شادی سے انکار ایک ہندی ابلا کے لئے شادی سب سے پہلا فرض ہے، شادی سے تمہاری حفاظت اور پاکیزگی دونوں قایم رہ سکتی ہیں۔

بغیر شادی کے بھی یہ قایم رہ سکتی ہیں۔

میں نے کہا :-

وملا یہ محض تمہارا خیال ہے۔

چرن یہ کہہ کر چلے گئے، کمار اپنے معمول سے کمرہ میں داخل ہوئے میں کچھ مغموم سی تھی۔

کمار نے کہا مس وملا میں تمہارے لئے آج ایک بڑی خوشخبری لایا ہوں میں نے سادگی سے دریافت کیا وہ کیا، کمار نے لطافت کے ساتھ ایک اسپیچ دینی شروع کی۔

پوری تو یاد نہیں لیکن ہاں چند خاص جملے ضرور یاد رہ گئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم بہادر مین پوری

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم ضلع مین پوری
نمبر مقدمہ ۲۱۸ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ مہندر سنگہ ولد کالیان سنگہ (۲) منی لال (۳) چدامی لال عرف شیر بال سنگہ پسران مہندر سنگہ (۴) دھرب بال (۵) سورج بال نابالغان بولایت مہندر سنگہ والد خود (۶) شیر بال (۷) بنگالی بابو پسران منی لال نابالغان بولایت مہندر سنگہ دادہ خود اقوام ہٹا کر ساکنان موضع اوجری پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری سائلان نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	درخواست دہندہ کی رقبہ ... انتقال ...	وسعت حقیت درخواست دہندہ ... صاحب ...	درخواست ...
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	مین پوری پرگنہ شکوہ آباد	زمینداری	لودھا دلی پٹی نمبر ۱ محال مہندر سنگہ	بشکب لسہ	پورا حصہ سائلان	
۲	"	"	اوجری پٹی نمبر ۱ محال مہندر سنگہ	بشکب لسعہ	"	
۳	"	"	سموہاں پٹی نمبر ۱۸ اٹوک سکندر پور	قریباً ۵ ابوانسی		
۴	"	"	بھادلی پٹی نمبر ۱	۴ بسوانسے ۶ کچوانسے ۱۳ تنوانسے ۵ عوانسے	"	
۵	"	"	کیسری پٹی نمبر ۳ محال گورا کنور	محال گورا کنور ۳ بسوہ ۲ بسوانسے ۹ کچوانسے	"	
۶	"	"	تلیانی محال مدن سنگہ	۶ بسوہ ۶ بسوانسے ۱۲ کچوانسے پٹی نمبر ۱ و ½ حصہ ۹ بسوہ ۳ بسوانسے ۲ کچوانسے پٹی نمبر ۲ ۵ د ۷۶ ڈسمل پٹی نمبر ۲ ایکٹر سالمات	"	
۷	"	"	"	۲۲/۵۱ واں حصہ محال مدن سنگہ	"	

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۷۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرقی اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	مکان سکونتی واقعہ اوجری پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری	پورا حصہ سائلان
۲	مکان سکونتی واقعہ لودھادلی پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری	½ حصہ سائلان
۳	مکان واقعہ لودھادلی محدودہ ذیل پورب مکان انتولی پچھم مکان رستم سنگہ اوتر دکھن مکان گورے لال	
۴	۱ درخت آم واقعہ نمبر ۶۴ ۴ شیشم اگولرا مہوا و ۲ درختان آم واقعہ نمبر ۲۰۸ و شیشم ۱۰ آم و ایک کنواں واقعہ نمبر ۲۹۹ و ۷ داپیپل ۲ نیب داکوٹھی و ایک کنواں واقعہ نمبر ۱ جملہ درختان وکنواں و کوٹھی واقعہ اوجری محال مہندر سنگہ پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری	پورا حصہ سائلان
۵	۳ درختان جامن واقعہ نمبر ۱۴۲	
	۹ " آم " " ۱۱۴	
	۴ " جامن " " ۱۳۹	
	۴ " آم " " ۱۶۲	
	۳ " " " ۱۲۵	
	۱۰ باغ و ایک قطعہ بنگلہ واقع نمبر ۲۵۹	
	ایک باغ واقعہ نمبر ۱۶۳	
	۲ درختان نیب واقعہ نمبر ۲۶۲	
	۱ " جامن " " ۲۳۴	
	۳ " جامن " " ۲۶۴	
	ایک کنواں و ایک چوپال واقع آبادی وجملہ درختان وکنواں و باغات و بنگلہ و چوپال واقعہ لودھادلی محال مہندر سنگہ پرگنہ شکوہ آباد ضلع مین پوری	پورا حصہ سائلان
۶	۳ راس بھینس ایک راس گھوڑی ایک راس گائے و ایک بہلی	

آج بتاریخ ۷ فروری سنہ ۱۹۳۸ء جاری ہوا۔

بحکم رام چرن سفرم
عدالت اسپیشل جج درجہ دویم مین پوری
مہر عدالت

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم ضلع بستی

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم بستی
نمبر مقدمہ ۶۹۱ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ مکت ناتھ پانڈے خلف نبسگوپال پانڈے متوفی ساکن موضع بیلھریا رام غلام پتہ پوربیاں پرگنہ امودھا مغربی ضلع بستی۔

نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر پٹی و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بستی	زمینداری	پوربیاں پتہ پوربیاں پرگنہ امودھا	۱۴ چھٹانک ۴½ پائی		عہ
۲	"	"	ملکنیاں پتہ و پرگنہ مذکور	محفوظ نمبر ۴۸ کسر کرکم		عہ
۳	"	"	مرڈیا جینی "	ار بائے رقمس		عہ
۴	"	"	بیلھریا رام غلام محال دویم "	۳ ر ۳ پائی رقمس		للعہ
۵	"	"	نکیہ اموڑھا کنندیہی "	حال بیگہ ۱۸		عہ
۶	"	"	دہارن پور "	۱۲ بیگہ بقدر لصف		۴ عہ
۷	"	"	بوکانوں پتہ بھگوان پرگنہ اموڑھا	ار ۷ پائی رقمس		عہ
۸	"	"	جہناں خورد پتہ بھگوان پرگنہ اموڑھا	۳ ر ۱ پائی رقمس بقدر لصف		۴ عہ
۹	"	"	دلویا بخش پانڈے "	۳ ر ۱ پائی رقمس بقدر لصف		للعہ
۱۰	"	"	ناتھ پور "			عہ
۱۱	"	"	اڑدور پتہ پوربیاں پرگنہ اموڑھا	۹ پائی رقمس بقدر لصف علاوہ شاملات دیہہ		عہ
۱۲	"	"	مندھیا "	۴ پائی رقمس علاوہ جز و رقبہ شاملات دیہہ		عہ
۱۳	"	"	سیہریا "	ار ۲ پائی رقمس ۱۵ نمبر ... مالک رام ہے		للعہ
۱۴	"	"	جیوھر پور "	ار ۲ پائی رقمس		عہ
۱۵	"	"	پنتر پاپتہ سکندر پور پرگنہ اموڑھا	جز و حصہ		مالکانہ ہے
۱۶	"	"	سنیاں پتہ بھگواں پرگنہ اموڑھا			

"	مالوجیات پتہ سکندر پور پرگنہ اموڑھا	"
"	سنتے پور پتہ سکندر پور پرگنہ اموڑھا	"

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق اراضی حسب دفعہ ۷۰ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرقی اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	بھینس ۱ راس	مالیت تخمیناً 50/.
۲	اونٹ ۱ عدد	300/.

بحکم سفرم
عدالت اسپیشل جج درجہ دویم بستی
مہر عدالت

(بقیہ صفحہ ۹)

شہرت ہر دل کی پکار ہے عشرت ہر پہلو کا شور ہے، دولت ہر انسان چاہتا ہے محروم رہے وہ نادان ہے ملا ایک ایکٹریس کی زندگی کتنی پر لطف آرام دہ اور شاندار ہوتی ہے دنیا عزت کرتی ہے شرفا کی گفتگو کا معیار عورتوں کے واسطے فیشن کا آدرش، تم تعلیمیافتہ ہو حسین ہو علم موسیقی میں طاق ہو مدبر شیریں کلام گل اندام غرض ہر طرح اس لائن کے لئے فٹ ہو ہزار بارہ سو تنخواہ، اس پر شہرت، عزت، توقیر مس ملا راہ میں نے بتا دی اور اب عمل کرنا نہ کرنا تمہارا کام ہے۔

کمپنی کا پتہ یہ رہا میں نے شاید آج رات کو غور کروں گی کہکر کمار کو ٹال دیا جب دوسرے روز چرن آئے تو میں نے ان سے کہا کہ میں نے فلم کمپنی میں جانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے اور شاید آپ کو سمجھانا بے سود ثابت ہوگا مجھے خوب یاد ہے کہ چرن کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور وہ کمرے سے چلا گیا میں اس راز کو نہ سمجھ سکی۔

کمار بھی آئے اور نئے ڈھنگ سے آتے ہی ان کا یہ سوال ہوا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ تیار ہیں، میں نے کہا جی ہاں، اس کے بعد تھوڑی دیر سکوت رہا شاید جرات کر رہے تھے کہ کچھ کہہ سکیں، آخر مہر سکوت ٹوٹی لیکن آواز میں اب بھی آواز میں لغزش تھی، کہنے لگے مس ملا تم جانتی ہو کہ میں نے تمہارے لئے کیا کیا، کیا یہ سب کچھ کس لئے کب کے لئے، آج کے لئے اور اس وقت کے لئے جبکہ میں اپنا مقصد ظاہر کر سکوں میں تم سے پریم کرتا ہوں مس ملا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور نہ معلوم اس عالم میں کیا کیا کچھ کہہ گئے، پر میں بھی بہت بے دردی سے صاف کہہ دیا کہ آپ کے احسانات کا شکریہ رہا شادی کا سوال اس کے بارے میں میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

اس لئے میں خیال کرتی ہوں کہ آپ کا پریم ناکامیاب رہے گا، میرا یہ روکھا جواب کمار کو اتنا برا معلوم ہوا کہ (گڈ بائی) کہہ کر چلے گئے پھر ان کا پتہ نہ چلا کہ کیا ہوا۔

چرن اس دن نہ آئے مجھے بہت فکر ہوئی کہ کہیں ناراض نہ ہو گئے ہوں، لیکن پھر خیال آیا کہ چرن کمار کی طرح نہیں وہ ضرور آئیں گے، دوسرے دن چرن آئے وہ ناراض نہ تھے میں نے پہلی مرتبہ ان کو ہنستے کی مسکراتے ہوئے بیٹھ گئے بولا ملا میں تمہارے ساتھ بمبئی چلوں گا ایک فرم میں ملازمت مل گئی ہے مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی تقریباً ایک ہفتہ بعد میں اور چرن اس عالیشان شہر میں پہونچ گئے جو کہ ہماری تمام امیدوں کا جولانگاہ ہونے والا تھا، تین دن ایک ہوٹل میں قیام کیا مجھے ڈر تھا کہ چرن بھی کمار کی طرح کہیں اپنی رام کہانی نہ سنانے لگیں نہ تو چرن میرے جذبات کو سمجھ سکا اور نہ میں اس کے راز کو جان سکی۔

THE AQAT CAWNPORE.

REGD NO. 1424

جماں پر تو حق مرتسم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار احسن

صداقت

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۷ | کانپور دو شنبہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۹ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

پیغامِ حسینؑ

(از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی)

حسینؑ مظلوم کی شہادت...... حق و صداقت کا ایک ایسا درخشاں نقش ہے جسکو زمانے کی طاغوتی قوتیں کبھی نہیں مٹا سکتیں ــــ دوست تو دوست دشمن بھی...... حسینؑ کے استقلال، شجاعت، صداقت اور حریت کا دل سے اعتراف کرتے ہیں...... لیکن وائے بر حال مسلم کہ جو رسمی طور پر ہر سال حسینؑ کو رو تو لیتا ہے مگر حسینؑ کے بتائے ہوئے رستہ پر گامزن نہیں ہوتا۔ حسینؑ کی حقیقی محبت یہ ہے کہ ہم "اسوۂ حسین" پر عمل کریں حسینؑ کے مقصد شہادت کو سمجھیں اور زمانے کو سمجھائیں......

اے مرے ماتم گسارو! عاشقانِ اہلِ بیت ــ تم سے تازہ ہے جہاں میں داستانِ اہلِ بیت
ہاں! تمہارا ہی لقب ہے نوحہ خوانِ اہلِ بیت ــ تم سے ہے شاداب و رنگین گلستانِ اہلِ بیت
آنکھ کو اشکِ عزاداری سے بھر لیتے ہو تم
شکریہ، ہر سال مجھکو یاد کر لیتے ہو تم

ہے تمہارا ہر نفس ممنونِ احسانِ حسین ــ ہے تمہارا جذبۂ بیتاب شایانِ حسین
ہیں تمہارے جان و دل ہر لحظہ قربانِ حسین ــ آہ لیکن تم بھلا بیٹھے ہو فرمانِ حسین
میں نے مانا ترکِ آدابِ وفا کرتے نہیں
تم مگر تقلیدِ شاہِ کربلا کرتے نہیں

جب محرم آتا ہے رونے سے تم کو کام ہے ــ آنسوؤں سے داغِ غم دھونے سے تم کو کام ہے
پھر گیارہ ماہ تک سونے سے تم کو کام ہے ــ قوتِ ذوقِ عمل کھونے سے تم کو کام ہے
ہے شہادت میری درسِ زندگی معلوم ہے
تم کو پیغامِ حسین ابنِ علی معلوم ہے

بے عمل ذوقِ عزاداری سے تم کو کام ہے ــ آہ رسمی گریہ و زاری سے تم کو کام ہے
مجلسوں کی گرم بازاری سے تم کو کام ہے ــ مجھ سے کیا! ہاں تعزیہ داری سے تم کو کام ہے
زندہ رہنے کے لئے افسوس تم مرتے نہیں
جو عمل میرا تھا تم اُس پر عمل کرتے نہیں

کس کی طاقت ہے کہ ہو سبطِ پیمبر کا حریف! ــ کیا اٹھا سکتا ہے سر کوا ابنِ حیدر کا حریف!
شمرِ سا بدکار اور مجھ سے دلاور کا حریف! ــ الحذر ذرہ بنے خورشیدِ انور کا حریف!
جان دی تھی میں نے تعلیمِ وفا کیوا سطے
گھر لٹایا تھا مشیت کی رضا کیوا سطے

کربلا پر میں نے لہرایا صداقت کا علم ــ سر بلند اب تک مجھی سے ہے شجاعت کا علم
سرنگوں میں نے کیا جابر حکومت کا علم ــ لرزہ بر اندام مجھ سے ظلم و طاقت کا علم
میں نے ٹھکرا کر یزیدی طاقتیں مردانہ وار
کر دیا قائم زمانے میں صداقت کا شعار

اے عزادارو! عبث آہ و بکا کرتے ہو تم ــ آہ میرے اصل مقصد کو فنا کرتے ہو تم
نامِ زینب شاہراہوں پر لیا کرتے ہو تم ــ حرمتِ شبیر کو رسوا کیا کرتے ہو تم
ناز کرنا چاہیئے میری شہادت پر تمہیں
یعنی چلنا چاہیئے راہِ صداقت پر تمہیں

رونے والو! تم تو ہو میری محبت کے لئے ــ تم نہیں ہرگز یزیدوں کی اطاعت کے لئے
موت سے ڈرتے ہو تم جینے کی لذت کے لئے ــ زندگی مسلم کی ہے حق و صداقت کے لئے
نام جب آئے صداقت کا تو مرنا چاہیئے
زندگی کے واسطے کچھ کام کرنا چاہیئے

میں نے بتلایا ہے دنیا کو شعارِ زندگی ــ مجھ سے لوٹی ہے زمانے نے بہارِ زندگی
مجھ سے تابندہ ہے نقشِ اعتبارِ زندگی ــ ناز مجھ پر کرتا ہے پروردگارِ زندگی
زندگی لیکن کہاں میرے عزاداروں میں ہے
زندگی تیروں کی بارش میں ہے تلواروں میں ہے

زندگی معصوم حلقومِ علی اصغر میں تھی ــ زندگی عباس میں قاسم میں اور اکبر میں تھی
زندگی میرے محبوں کے دلِ مضطر میں تھی ــ زندگی ہی زندگی القصہ میرے گھر میں تھی
زندگی کب ہے تمہارے ماتم و فریاد میں
زندگی کو آؤ ڈھونڈو تم میری روداد میں

میں نے سینچا اپنے خون سے گلشنِ اسلام کو ــ میں نے چمکایا زمانے میں خدا کے نام کو
ہاں مٹایا میں نے باطل کی دبائے عام کو ــ تم مگر سمجھے نہیں اب تک مرے پیغام کو
زورِ باطل سے کبھی تم کو نہ ڈرنا چاہیئے
عظمتِ حق کے لئے واللہ مرنا چاہیئے

دنیائے اسلام

قضیۂ فلسطین کا اثر بلغاریہ میں

صوفیا پایۂ تخت بلغاریہ کے ایک اخبار مدنیت نے (جو ترکی زبان میں شائع ہوتا ہے) فلسطین کے متعلق ایک نہایت دلگداز مضمون شائع کیا ہے ذیل میں اُس کا خلاصہ ایک عربی اخبار کے حوالہ سے درج کیا جاتا ہے۔

گذشتہ دو سالوں سے مقدس و مبارک فلسطین زہرہ گداز مظالم کا تختۂ مشق بنا ہوا ہے اور مصائب کے پہاڑ کے نیچے پڑا کراہ رہا ہے۔ لیکن برطانوی حکومت کا دل ذرہ برابر نہیں پسیجتا۔ اُس نے یہودیوں کی حمایت کو اپنا فرض قرار دے لیا ہے۔ اور اس نام سے وہ سب کچھ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ وہ سرزمین جس کی خاک سے گذشتہ زمانوں میں بڑے بڑے انبیاء و رسل پیدا ہوئے تھے اس وقت بے گناہ اولیاء و شہداء کے خون سے سیراب کی جا رہی ہے۔ اور وہ ملک جہاں عدالت و انسانیت کا سبق سکھانے کے لئے وحی الٰہی نازل ہوتی تھی اور جس کے آغوش میں انبیاء سوئے ہیں اس وقت قسم قسم کے وحشیانہ مظالم کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ بے گناہوں کے خون سے سرزمین فلسطین سیراب کی جا رہی ہے۔ پردہ نشین عورتیں اپنے گھروں میں مبتلائے آلام کی جا رہی ہیں۔ مقدس کتاب کے پرزے پرزے کئے جا رہے ہیں۔ اور معصوم و کمسن بچوں اور سن رسیدہ بوڑھوں کو موت کے گھاٹ اُتارا جا رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ مدنیت، امن اور انسداد بغاوت کے نام سے اس حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے جو تہذیب و تمدن کی علمبردار سمجھی جاتی ہے۔ اور کب ہو رہا ہے؟ قرونِ اولیٰ میں نہیں اور نہ قرونِ متوسط میں بلکہ بیسویں صدی عیسوی میں جس میں ہر چہار طرف مدنیت و تہذیت کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ اور حیوانوں تک کو انسان کے ظلم و جور سے نجات دلانے کا راگ الاپا جاتا ہے۔ یہ المناک اور انسانیت سوز مظالم کن لوگوں پر کئے جا رہے ہیں؟ اس قوم کے افراد پر جس نے انسانیت کو گذشتہ قرون مظلمہ میں روشنی دکھائی ہے۔ جس نے دنیا کو ایک جدید تمدن اور روشن تہذیب سے آشنا کیا۔ یعنی ان شریف عربوں پر جنھوں نے موجودہ تمدن کی پہلی بنیاد رکھی اور کیوں انہیں ان مظالم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے؟ اس لئے کہ وہ اپنا جائز حق طلب کر رہے ہیں۔ نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ ایک صریح ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں وہ یہودیوں کے اس فتنہ کو روکنا چاہتے ہیں جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے دنیا کی دوسری قومیں بھی مصروف جد و جہد ہیں۔

اس وقت فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی بنا پر دنیا کے چار سو ملین مسلمان بے چین ہیں۔ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے تمام مسلمان اپنی طاقت کے مطابق فلسطین کے جہاد میں شریک ہیں اور اُن کی طرف سے دنیا کے گوشہ گوشہ سے لندن میں احتجاجات کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اب تک انگلستان نے اپنی سیاست نہیں بدلی۔ جہاں کسی عرب کی زبان سے "حق" کا لفظ نکلا، ہوائی جہاز اُس پر بموں کی بارش کرنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم نہیں سمجھتے کہ شاہان عرب خاموش کیوں بیٹھے ہیں؟ کیوں نہیں وہ اپنی غیرت و حمیت کا توقع کے مطابق مظاہرہ کرتے؟ شاہان عرب جن پر فلسطین کے سلسلہ میں بڑی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں فلسطین کے واقعات کو نہایت سرد مہری کے ساتھ دیکھ رہے ہیں خصوصاً حکومت مصر جس کو کہ تمام اسلامی حکومتوں میں پیش پیش ہونا چاہیئے تھا اس وقت تک سب سے پیچھے ہے۔ رہا انگورہ تو وہ فلسطین کے حوادث کو سینما کا فلم سمجھ کر دیکھ رہا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ پاپائے اعظم اور عیسائی جماعتوں کے رہنما تو فلسطین کے مقدس جہاد میں شریک ہوں لیکن علماء ازہر اس میں کوئی حصہ نہ لیں اور اپنے مقدس حجروں سے باہر قدم نہ نکالیں فلسطین کو خطاب کر کے اخبار مذکور لکھتا ہے۔

" فلسطین! تو اپنے مقدس جہاد پر استقلال و ہمت کے ساتھ قایم رہ" اور پھر شاہان عرب اور علمائے اسلام کو مخاطب کر کے لکھتا ہے "مقامات مقدسہ کی حفاظت کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ آپ سب لوگ اپنی معنوی قوتیں اس جہاد کو تقویت پہنچانے میں صرف کر دیں"

قضیہ فلسطین اور مصر

حکومت برطانیہ کے خلاف مصریوں کا شدید احتجاج

قاہرہ۔ مصری پارلیمنٹ کے اکثر نمایاں اراکین نے فلسطین کی موجودہ حالت کے متعلق ایک پُر زور احتجاجی مراسلہ برطانوی سفیر متعینہ قاہرہ اور مجلس اقوام کی خدمت میں بھیجا ہے۔

اس مراسلہ میں لکھا گیا ہے اور مصری پارلیمنٹ کے اراکین و نیز اراکین دار الامراء جو فلسطین کے عربوں سے ہم مذہب ہم قوم اور ہم زبان ہونے کی حیثیت سے گہرے تعلقات رکھتے ہیں اور ساتھ ہی حکومت برطانیہ کے بھی ہمدرد و بہی خواہ ہیں۔ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ فلسطین کے موجودہ حالات عربوں کی خواہشات کے بالکل خلاف ہے اور وہ اُن کی بربادی کا باعث ہو رہا ہے۔

اس جبریہ حکومت کے خلاف فلسطین کے عیسائی اور عرب دونوں متحد ہو گئے ہیں اور فلسطین کے حالات نے تمام دنیا کے جمہوری عناصر کو عربوں کی امداد کے لئے بیدار کر دیا ہے۔ اگر حالات اسی طرح جاری رکھے گئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانیہ کے ساتھ ان تمام لوگوں کے خوشگوار تعلقات ختم ہو جائیں گے۔

اس لئے مصری پارلیمنٹ اور دار الامراء کے اراکین برطانوی سفیر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی حکومت تک ان احساسات کو پہنچا دیں اور یہ بتا دیں کہ مصر اور تمام افریقہ اور تمام جمہوریت پسند ممالک کے لوگ چاہتے ہیں کہ فلسطین کے انتظام میں یکسر تغیر کیا جائے اور یہ اُمید کی جاتی ہے کہ یہ دوستانہ مشورہ برطانیہ کو متاثر کرے گا اور پیل کمیشن کی سفارشات کو نظر انداز کرنے میں دیر نہ کی جائے گی۔

نئی وزارت کی پریشانیاں

نئی وزارت نے وزیر حربیہ کے عہدے میں جو تغیر کیا ہے اُس کا برطانوی حلقوں میں بہت اثر ہوا ہے

اس سلسلہ میں برطانوی سفیر نے علی ماہر پاشا سے ملاقات کی اور ۵۰ منٹ تک گفتگو کرتے رہے۔ برطانوی حکام نئے وزیر حربیہ کے تقرر کو ناپسند کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۷	کانپور شنبہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء	نمبر ۱۱

اسپیکر اور پالٹکس

یو۔پی اسمبلی میں اسپیکر کے پالیٹکس میں حصہ لینے کے متعلق جو بحث و مباحثہ ہوا وہ کافی دلچسپ تھا۔

بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر اسمبلی کا یہ فیصلہ کہ وہ اسمبلی کے اسپیکر رہتے ہوئے اپنی سیاسی سرگرمیوں کو قربان نہیں کرینگے ذرا تعجب خیز ضرور ہے کیونکہ برطانوی روایات کے علاوہ خود کانگریس کے پریسیڈنٹ مسٹر پٹیل نے جبکہ مرکزی اسمبلی کی صدارت قبول فرمائی تو انہوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ کانگریس سے استعفےٰ دیدیا اور جسکو عام طور پر ہر شخص نے پسند کیا اور انہوں نے جس قابلیت اور بے دلعزیزی کے ساتھ مرکزی اسمبلی کی صدارت کی وہ غالبًا آپ اپنی نظیر ہے۔

دہلی میں جو اسپیکرس کانفرنس ہوئی تھی اس میں تقریبًا ہر اسپیکر کی یہی رائے تھی کہ اسپیکر کو کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھنا چاہیئے۔ البتہ ٹنڈن جی نے اس رائے سے اختلاف کیا تھا مگر آپ کی اس رائے سے کسی دوسرے نے اتفاق نہیں کیا۔

عام طور پر اسپیکر شپ کی حیثیت ایک جج کی حیثیت تسلیم کی جاتی ہے اور یہ بھلا نہیں معلوم ہوتا کہ جج کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو۔

موافق پارٹی کا یہ کہنا کہ یہ سسٹم برطانیہ سے ہمکو ملا ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم خواہ مخواہ اس کی تقلید کریں ہم کیوں نہ اس مسئلہ میں امریکہ کی تائید کریں مگر امریکہ کی حالت بالکل ایک علیحدہ حیثیت رکھتی ہے اس کی مثال یہاں دینا قطعًا موزوں نہیں۔

مگر جہاں تک بابو پرشوتم داس ٹنڈن کا تعلق ہے وہ صاف ہے کیونکہ انہوں نے یہ صاف لفظوں میں اعلان کر دیا کہ اگر اقلیت پارٹی کے ممبر تحریری طور پر ان پر عدم اعتماد کا اظہار کریں تو وہ فورًا مستعفی ہو جائینگے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ اس موقع پر آئینی حیثیت سے کام نہ لیں گے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ ان سے ہر پارٹی مطمئن رہے اسوقت تک وہ اپنے فرائض ادا کریں گے۔

اور چونکہ ٹنڈن جی پر اسوقت تک عدم اعتماد کا اظہار نہیں کیا گیا اسلیئے ہم سمجھتے ہیں کہ اسمبلی کی ہر پارٹی کو ٹنڈن جی پر کلی اعتماد ہے۔

اس کے ساتھ ہم کو اس کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ آنریبل وزیر اعظم صاحب کا یہ رزولیوشن خود پیش کرنا ہمارے نزدیک غیر ضروری تھا بہر حال جو کچھ ہوا اچھا ہوا اور اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اعلیٰ شخصیتوں کے آگے نسبت سے مسلمہ اصول ٹوٹ جاتے ہیں۔

پنجاب میں ایک تشویشناک صورت حال پیدا کردی ہے آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کی یونینسٹ پارٹی کی میٹنگ اس سلسلہ میں ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسلم ممبران اسمبلی نے آنریبل سر سکندر حیات خاں کو نوٹس دیا ہے کہ اگر انہوں نے شہید گنج کے متعلق بل کی حمایت نہیں کی تو مستعفی ہونے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ موصوف نے اس کا جواب بھی دیدیا ہے کہ وہ مستعفی ہونے کو تیار ہیں۔

مسجد شہید گنج کا مسئلہ نہایت نازک ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آنریبل سر سکندر حیات خاں نہایت قابلیت اور تدبر کے ساتھ اس اہم ترین گتھی کو سلجھانے کی کوشش کرینگے

یو۔پی کے بجٹ پر مباحثہ

یو۔پی کے بجٹ پر عام مباحثہ ہو گیا۔ اسمبلی کے ایک ممبر کے علاوہ باقی سب ممبران نے بجٹ کا خیر مقدم کیا۔ البتہ گرام سدھار اسکیم کے متعلق جو ایک کرور روپیہ قرض لیا گیا ہے اس کے متعلق غیر کانگریسی پارٹی نے اعتراض کیا اور کہا کہ مقروضیت کے موجودہ بوجھ میں اضافہ کرنا مناسب نہیں تھا۔ آخر میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم و وزیر مال نے بحث کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ دو روز سے بجٹ کے خلاف سخت باری ہو رہی ہے لیکن اس پر کوئی داغ نہیں آسکا کیونکہ کوئی ٹھوس بات بجٹ کے خلاف نہیں کہی گئی۔

سر جوالا پرشاد سریواستوا اور کنور سر مہاراج سنگھ کی نکتہ چینیوں کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے اُن سے یہ درخواست کی کہ وہ تخفیف کمیٹی میں شامل ہو کر یہ تجویز کریں کہ خرچہ میں کس طرح کمی ہو سکتی ہے

لکھنؤ میں شیعہ سُنی فساد

لکھنؤ میں ۸ مارچ کی رات کو شیعہ سنیوں میں پھر تصادم ہو گیا جسکی وجہ سے متعدد آدمی زخمی ہوئے۔

شیعہ اور سنیوں کا تصادم مسلمانوں کے لئے کافی ندامت کا باعث ہے اور اس پر جسقدر بھی افسوس کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے

آنریبل سر سکندر حیات خاں

مسجد شہید گنج کے مسئلے نے

بناتاتی یعنی مصنوعی گھی

نہ صرف کانپور بلکہ تقریبًا تمام ہندوستان کے شہروں میں بناتاتی گھی کی بدولت اصل گھی کا ملنا نہ صرف مشکل بلکہ عنقا ہو گیا ہے۔ شہریوں کو اس کی بدولت جس قدر تکلیف ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہندوستانیوں کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ کسی طرح بناتاتی گھی میں ایسا رنگ دیدیا جائے کہ یہ گھی اصلی گھی میں شامل نہ ہو سکے۔

عرصہ ہوا کہ بناتاتی گھی میں رنگ دینے کا مسئلہ مرکزی اسمبلی میں پیش ہوا تھا مگر ولایتی گھی کے سوداگروں کی جدوجہد کی بدولت یہ رزولیوشن منظور نہ ہو سکا۔

کانپور کا میونسپل بورڈ بھی بناتاتی گھی میں رنگ دینے کی ضرورت کو محسوس کرتا رہا ہے اور اس نے کئی بار بورڈ سے یہ تجویز منظور بھی کی ہے کہ بناتاتی گھی میں رنگ دیدیا جائے مگر حکومت کے اس تجویز کو منظور نہ کرنے سے بورڈ مجبور ہو گیا اب کانگریسی حکومت کے دور میں مصنوعی گھی کو رنگنے کا بل یو۔پی اسمبلی میں پیش ہے۔

حکومت نے اس بل کے متعلق لوکل بورڈوں سے بھی ۲۸ فروری تک اعتراضات مانگے تھے۔

جیسا کہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ عمومًا لوکل بورڈ وقت ختم ہو چکنے کے بعد کارروائی کرتے ہیں اس کا ایک بہترین تازہ ترین نمونہ کانپور میونسپل بورڈ کا ملاحظہ فرمائیے۔

۱۹ فروری ۱۹۳۸ء کے کانپور میونسپل بورڈ کے جلسہ میں "یو۔پی آرٹیفشل گھی کلرائزیشن بل" کی بابت سکریٹری گورنمنٹ کا ۱۰ فروری ۱۹۳۸ء کا گورنمنٹ آرڈر نمبر ۱۸/۸۹۱ پیش ہو کر یہ طے ہوا کہ اس معاملہ پر غور ملتوی رہے (رزولیوشن نمبر ۱۱۰۸ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۸ء) اس کے بعد یہ مسئلہ ۵ مارچ ۱۹۳۸ء کے بورڈ میں پیش ہوا اور بورڈ نے یہ طے کیا کہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی جاوے۔ چنانچہ بورڈ نے ۹ ممبران کی ایک سب کمیٹی بنا دی۔

گورنمنٹ تو ۲۸ فروری تک اعتراضات مانگتی ہے مگر بورڈ کے ۱۹ فروری کے جلسہ میں یہ مسئلہ ملتوی ہوتا ہے اور ۵ مارچ کے جلسہ میں اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جاتی ہے۔

بھلا بورڈ سے کوئی دریافت کرے کہ اب اس مسئلہ پر غور فرما کر کیا کیجئے گا ؟ اعتراضات سننے کا وقت تو ختم ہو گیا اور اب آپکی مقرر کردہ سب کمیٹی کا فیصلہ کس مرض کی دوا ہو گا ؟

ہم کو ان ممبران پر بھی سخت افسوس ہے کہ جنہوں نے اس بحث میں مصنوعی گھی کی موافقت میں گلفشانی کی ہے کیا ہم ان ممبران سے بہ ادب یہ دریافت کر سکتے ہیں کیا کسی ایسی تجارت کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے کہ جسکی وجہ سے پبلک کو مغالطہ اور دھوکہ دیا جا سکے۔ یہ بھلا کہاں کی تجارت اور کہاں کا انصاف ہے کہ اصلی شے میں مصنوعی شے ملا کر فروخت کرنے کا موقع بہم پہونچایا جاوے اور خریداروں کو دھوکہ میں ڈالنے کا انتظام کیا جاوے۔

ہم ہرگز بناتاتی گھی کے خلاف نہیں اور نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسکی تجارت مسدود ہو جائے البتہ ہم یہ ضرور چاہتے ہیں کہ بناتاتی گھی کی صورت و شکل ضرور ایسی تبدیل کر دی جاوے کہ لوگ ناواقف خریداروں کو دھوکہ نہ دے سکیں۔ بورڈ متعدد بار پبلک مفاد کا لحاظ کرتے ہوئے بناتاتی گھی میں رنگ دینے کی تجویز کو منظور کر چکا ہے اور چونکہ اس موقع پر صوبہ کی گورنمنٹ کے دریافت کرنے کے ص

ع باوجود وقت کے اندر بورڈ جواب نہیں دے سکا لہٰذا بورڈ کے سابقہ رزولیوشنوں پر نظر کرتے ہوئے حکومت کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ بورڈ کی اکثریت اسکے موافق ہے کہ بناتاتی گھی میں رنگ دیدیا جائے۔

ہم صوبہ کی اسمبلی سے بھی یہ امید کرتے ہیں کہ وہ پبلک مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بناتاتی گھی میں رنگ دینے کی تجویز کو منظور کر کے پبلک کی ایک بہت بڑی خدمت ادا کریگی۔

آئینۂ کانپور

کانپور ڈسٹرکٹ سیاسی کانفرنس

۷ مارچ کو کانگریسی جھنڈوں سے سجی ہوئی ایک سپیشل ٹرین میں پنڈت بالکرشن شرما صدر منتخب ڈسٹرکٹ سیاسی کانفرنس کو جو موضع رام نگر میں منعقد ہوئی ہے لیجایا گیا۔ آپ کے ہمراہ پانچسو سے زیادہ کانگریسین تھے جنہوں نے کانپور ریلوے سٹیشن سے گاڑی کے روانہ ہوتے ہی "انقلاب زندہ باد" کے فلک شگاف نعرے بلند کئے۔

یہ پارٹی مانڈھنا میں اتری۔ صدر منتخب کو یہاں سے تیرہ بیلوں کے رتھ میں سوار کیا گیا آپ کے رتھ کے ساتھ ساتھ تقریبًا ۳۰ ہزار کسانوں کا ہجوم تھا۔

اپنی صدارتی تقریر میں پنڈت بالکرشن شرما نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان غیر پسندیدہ عناصر کو جو آج کانگریس کو بے انتہا مضبوط اور طاقتور پاکر اپنے ذاتی مقاصد کے لئے اس کے جھنڈے تلے بھاگے آرہے ہیں زبردست دھکا لگنے والا ہے۔

کانفرنس میں تقریر کرنے والوں میں آنریبل حافظ محمد ابراہیم مسٹر ایس۔ این سانیال مسٹر راجکمار سنہا۔ مسٹر نتیش گوپال۔ مسٹر وینکٹیش نرائن تواری کے نام قابل ذکر ہیں۔

کئی رزولیوشن پاس ہوئے جنہیں سب سے اہم ریزولیوشن وہ تھا جس کے ذریعہ اسلحہ رکھنے کے حق کا مطالبہ کیا گیا۔

بکری کا گوشت

ایک ہفتہ سے شہر میں بکری کے گوشت کی ہڑتال ہے جسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ جو راسیں باہر سے آتی ہیں ان پر چونگی کا بہت بھاری محصول لیا جاتا ہے جس کے باعث بکریوں کی قیمت بہت چڑھ جاتی ہے اور گوشت پڑتا نہیں کھاتا۔ مجبورًا بکر قصابوں نے دکانیں بند کر دی ہیں۔ ان لوگوں کو یہ بھی شکایت ہے کہ پہلے دوکانیں وراثتًا ایک ہی خاندان میں چلی آتی تھیں۔ اب میونسپلٹی نے دکانیں نیلام کرنا شروع کر دیا ہے اور مذبح میں خون کی فروخت سے جو آمدنی ہوتی تھی۔ وہ بھی میونسپلٹی لے لیتی ہے۔ جانوروں اور مذبح خانوں کی فیس وغیرہ کی کمی کا مطالبہ کیا گیا ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ بورڈ جلد ان کے مطالبات منظور کر کے گوشت خور طبقہ کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔

ٹکسٹائل کی ہڑتال

۸ مارچ کو سٹی کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ پنڈت بالکرشن شرما کے کہنے سننے سے ختم ہو گئی۔ ہڑتالی طلبا کا جو وفد وزیر صنعت و حرفت کے پاس گیا تھا۔ اس کے ساتھ شرما جی تھے جنہوں نے طلبا کو یقین دلایا کہ ان کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ توقع ہے کہ طلبا کا یہ مطالبہ منظور کر لیا جائے گا کہ انھیں اپنے ناموں کے ساتھ ڈپلومہ کے حروف لکھنے کی اجازت دی جائے۔

ہڑتال ختم

۵ مارچ کو درزیوں کی ہڑتال کا خاتمہ لیبر افسر کی مداخلت سے ہو گیا اس کے بعد دوکانداروں اور کاریگروں کے ایک مشترکہ جلسہ کی عدالتی حیثیت تسلیم کر لی گئی۔

لیبر افسر کی تحقیقات ختم ہونے تک ۲۴ فیصدی اجرتیں بڑھا دی جائیں گی۔

سیاسی کانفرنس

۱۰ مارچ کو ۳ بجے دن سے گوالٹولی کانگریس کمیٹی کی سالانہ سیاسی کانفرنس زیر صدارت مسٹر سمپورنانند منعقد ہوئی اس کانفرنس میں متعدد تجویزیں پاس ہوئیں جنمیں سے ایک کمیونسٹ پارٹی کو قانونی بنانے اور دوسرا مزدور سبھاؤں اور کسان سبھاؤں سے کانگریس کے تعلقات پر تھا اس جلسہ میں خاص طور پر قابل ذکر مسٹر گرجا شنکر کسان کارکن اور آچاریہ نریندر دیو کی تقریریں تھیں

اچھوتوں کی نمائندگی

یو۔پی آدہندو لیبٹ اقوام کی انجمن کا ایک جلسہ زیر صدارت رائے صاحب چودھری شیام لال، سر جوالا پرشاد لائبریری میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں سرکردہ مقامی و غیر مقامی اچھوت لیڈروں کے علاوہ رائے صاحب ہری پرشاد ٹمٹا بھی موجود تھے۔

اسی جلسہ میں ایک تجویز پاس ہوئی کہ اس ایسوسی ایشن نے مقامی بورڈوں میں اچھوتوں کی نمائندگی کے لئے جو یادداشت پیش کی ہے اسپر ہمدردی سے غور کیا جائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

۹ مارچ کو ڈسٹرکٹ بورڈ میں ۲۰ کانگریسی ممبروں نے واک آؤٹ کیا جبکہ مسٹر بینی سنگھ پر عدم اعتماد کا ووٹ پاس ہوا اور حکومت سے درخواست کی گئی کہ انھیں ایجوکیشن کمیٹی کی ممبری سے ہٹا دیا جائے۔ کمیٹی کا انتخاب دوبارہ عمل میں لانے کی تجویز پاس ہوئی۔ نئی کمیٹی کے کنوینر مسٹر عشرت حسین مقرر ہوئے۔ یہ کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کے تحت میں ایک اخبار نکالے گی۔

اسی اجلاس میں یہ بھی طے ہوا کہ ایک وفد ڈائرکٹر محکمہ تعلیم سے مل کر مسٹر بینی سنگھ کی فوری علیحدگی کی ضرورت بتائے۔

تقسیم انعام

کل بالکا ودیالیہ کالج میں تقسیم انعام کا جلسہ زیر صدارت مسٹر ایل اوون ہوا کالج کی سالانہ رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ شدید مالی مشکلات کے باوجود کالج نے کتنی حیرت انگیز ترقی کی ہے

کانگریسی انتخاب کا قضیہ

مسٹر الگورائے شاستری ایم ایل۔ اے صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی طرف سے اس بات پر متعین کئے گئے تھے کہ گزشتہ انتخابات میں جو کچھ بے عنوانیاں ہوئی ہوں۔ ان کی تحقیقات کریں۔ چنانچہ موصوف نے ۸ مارچ کو تشریف لاکر تحقیقات شروع کر دی۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک معمولی جلسہ ۵ مارچ ۱۹۳۸ء کو مسٹر بی۔ پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں بناتاتی گھی میں رنگ دینے کا مسئلہ پیش ہو کر ۹ ممبران کی ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

بورڈ نے ٹرسٹ اور گورنمنٹ کے انکار کے باوجود بھی یہ طے کر دیا ہے کہ امپرومنٹ ٹرسٹ کے اسیروں کو کچھ الاونس دیا جاوے۔

بورڈ کے ۹ ممبروں کی گریڈ سب کمیٹی نے پورے ۶ ماہ کے غور کرنے کے بعد اپنی رپورٹ بورڈ کے سامنے پیش کر دی ہے جسکو بورڈ نے منظور کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس رپورٹ میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ جن لوگوں کو خاص طور پر گزشتہ سال ترقیاں دی گئی ہیں۔ ان سے وہ ترقیاں واپس لے لی جاویں۔

بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ بورڈ کے جلسے بجائے صبح کے شام کو ہوا کریں۔ صوبہ کے اکثر بورڈوں کے جلسے شام ہی کو ہوتے ہیں۔

دفعہ ۱۴۴

محرم اور ہولی کے تہواروں کے سلسلہ میں ۱۴ روز کے لئے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے جس کا نفاذ ہولی کے بعد اختتام پذیر ہو جائیگا

سبدِ گل

ہانگ کانگ کے نائیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حجامت بناتے وقت نقاب اوڑھا کریں۔

ہندوستان کی ترقی پسند استریوں کو لعبور پڑھنا چاہیئے۔ آخر مشرق پھر بھی مشرق ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ عورتوں کی پردہ پوشی کا ردعمل ہو رہا ہے۔

ہندوستان کے مختلف ریڈیو اسٹیشنوں میں سے کسی پر پونے تین لاکھ روپیہ سے زیادہ کا خرچ نہیں لیکن دہلی کے لئے تین لاکھ ۲۱ ہزار روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ کیوں نہ ہو آخر دہلی پایہ تخت بھی تو ہے قدیم شاہی روایات کا قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

عراق سے انگریزوں کی فوج کوچ کر گئی لکھا ہے کہ انگریزی فوج اس سلطنت میں داخل تو تیزی کے ساتھ ہوئی تھی مگر گئی بہت سستی کے ساتھ۔ ایسے معاملات میں اکثر آمدن بہ ارادت ورفتن بہ اجازت کا مسئلہ صادق ہوتا ہے۔

سال کے شروع میں ہی امریکہ میں مزدوروں کے مجموعی غیر تحریری استعفے یعنی ہڑتالوں کا زور شروع ہوا۔ لیکن پریزیڈنٹ روزویلٹ بھی بڑے سیانے ہیں انہوں نے لفظوں ہی لفظوں میں لوگوں کی تسلی کر دی۔ اور یہ آفت بلا ٹل گئی۔

فرانس میں تو بہت ہی لطف رہا۔ چاٹمبس کی وزارت کے مستعفی ہونے کے بعد پریزیڈنٹ صاحب جسکو بلاتے ہیں وہی انکار کر دیتا ہے۔ اوں ہوں ہم صاحب ایسی وزارت میں بنانا چاہتے۔ جو آج بنے اور کل ٹوٹ جائے۔ کوئلے کی دلالی میں ہاتھ کالے۔ آخر کار حق بحقدار رسید پھر وہی چاٹمبس کی وزارت بن گئی۔ لیکن اس بار انہوں نے جو وزارت بنائی ہے وہ بھان متی کا کنبہ ہے۔

چین میں کچھ روسی ہواباز کام کر رہے ہیں جاپان اعلم بالصواب۔ ہانگ کانگ سے یہ خبر آئی ہے کہ ان ہوابازوں سے میڈم چانگ کائی شک کی ماتحتی میں کام کرنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ ایک عورت کی غلامی کون کرے۔ آخر کار خود میڈم چانگ کائی شک کو ہی استعفے دینا پڑا۔

مصر میں شاہ فاروق کی شادی کے معاملہ نے کیبنٹ میں گڑبڑ ڈال دی۔ اور وہاں خاص پاشا یعنی وزیراعظم پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ یہ واقعہ تو پچھلے سال کا ہے لیکن اس کا نتیجہ اسی سال نکلا یعنی کیبنٹ ٹوٹی تو اسمر دسمبر ۱۹۳۷ء میں اور نئی کیبنٹ ۱۹۳۸ء میں یکم جنوری کو بنی۔ گویا ایک دن میں ایک سال کا فرق پڑ گیا۔

٭ دراصل میں نہیں لایا ہوں .... میں ہی اس سزا کا مستحق ہوں ....
میرے پاس بیکار وقت نہیں .... آپ دو لوگ ایک ہفتہ تک تشریف نہ لایئے۔
- وہ بولا۔ ہم اور وہ .... چلے آئے ....
لائبریری خاموش تھی .... میں اور وہ .... دو متنفس .... انہوں نے ایک عجیب انداز سے کہا "شیلا" .... اور میں سرشار ہو گئی ......

ادبِ لطیف

"آغوشِ شوق"

(از جناب پرنس جاوید قیصری صاحب)

اون کی شوخیاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں ...... میری دعوت محبت کو وہ چٹکیوں میں اُڑا دیتے ہیں .... میں اون کے تبسم ...... اور پیہم تبسم ... کے جلوہ ہائے تابدار لوٹنا چاہتی ہوں ..... مگر وہ بگڑ جاتے ہیں ...... اور میں مطالعہ حسن سے .... محروم کر دی جاتی ہوں .... انکی بے باکیاں اکثر میرے "زخم خوردہ" اور ناشگفتہ دل پر نمک پاشی اور بادِ سموم کا کام کرتی ہیں ... میں اون کی ایک نگاہ غلط انداز کی متمنی رہتی ہوں ... مگر وہ ...... میری خاک بھی پرواہ نہیں کرتے ......

ایک دن .....

میں نے بڑی جسارت سے کام لیتے ہوئے ... کالج میں ... اون سے ... ایک کتاب مانگی ...... مگر اُف انہوں نے کہہ دیا "مجھے پڑھنا ہے" اور میری تمام امیدوں کے لہلہاتے ہوئے سرسبز گلشن کو ..... لوٹ لیا ... میرا صبر و شکیب لُوٹ گیا ... مگر ... اُف .... امید ... بڑھی اور بڑھ کر ... مجھے آغوش میں لے لیا ..

ایک دن ....

بارش ہو رہی تھی اور ان کی موٹر نہ آئی تھی ... وہ کسی قدر پریشان سے تھے میں بڑھی .... اور سیکڑوں اُمیدوں سے اپنی کار پیش کی مگر نہیں .... وہ بولے .... معاف کیجئے۔ میں شاید آپ کے ہمراہ نہ جا سکوں ... " ایک جملہ تھا جس نے میرے غصہ کی آگ کو بھڑکا دیا ... اور جذبۂ انتقام کا خوفناک بھوت میرے سر پر سوار ہو گیا .... میں نے ارادہ کیا کہ کیوں نہ اون کی بھی زندگی تباہ کر دوں .... مگر یہ ارادہ بھی پائدار نہ ثابت ہوا ... کیا کبھی کسی نے بلبل کو .... گلاب کو ایذا پہنچاتے دیکھا ہے .... ؛ کیا کبھی چکورنے چاند کو کوئی نقصان پہنچایا ہے ... کیا شمع کبھی پروانہ نے گل کر دیا ہے .... ؟ نہیں "... کبھی نہیں " اسلئے کوئی حق نہیں کہ میں اون کو برباد کر دوں .....

ایک دن .....

وہ اپنی کتاب نہ لائے تھے ... اور کتاب نہ لانے والے کو درجہ میں بیٹھنے کا کوئی حق حاصل نہ تھا ... کچھ پریشانیاں انکے چہرے پر مچل رہی تھیں .... میں سمجھ گئی ..... کیا آپ کے پاس میں اپنی کتاب رکھ سکتی ہوں"۔ میں نے مسکراتے ہوئے اپنی تمام ساحرانہ قوتوں سے کام لے کر پوچھا ... مقصد یہ تھا کہ اون کی توہین نہ ہو ..... جی نہیں ... محترمہ ! انہوں نے نگاہ جھکا کر جواب دیا ....

پروفیسر داخل ہوا .....

سب کھڑے ہو گئے .. صرف اون کے پاس کتاب نہ تھی ... آپ کی کتاب کہاں ہے؟ اوس نے "اونکو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

" آپ کی کتاب میرے پاس ہے .... میں آج بھول آئی ہوں۔" میں نے بہت جلد اون کے "جواب دینے سے پیشتر کھڑے ہو کر جواب دیا ... !

" تو کیا آپ مہربانی فرما کر یہ چھوڑ دینگی" وہ بولا ... ہائے وہ زود پشیماں کسی جذبہ کے زیر تحت کانپ گئے .... انہوں نے کھڑے ہو کر پروفیسر کو مخاطب کیا" قبلہ! یہ میری کتاب نہیں ... انھیں کی ہے۔

عالمِ نسواں

بچوں کی پہلی درسگاہ

از شوکت بلقیس خانم صاحبہ

جن بہنوں کو قدرت نے صحیح دل و دماغ عطا کیا ہے وہ اس بات کو سمجھ سکتی ہیں کہ بچوں کی تربیت کس قدر اہم فرض ہے۔ اس معاملہ میں ہماری ذرا سی غفلت نہایت ہی ہولناک نتائج پیدا کر سکتی ہے اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ بچوں کی سب سے پہلی درسگاہ ماں کی گود ہے بچے اسی درسگاہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اگر یہاں ان کی تعلیم و تربیت کا اچھا انتظام نہ ہوا تو انکی آئندہ زندگی پر خراب اثر پڑے گا۔ اور جب ابتدا خراب ہوتی ہے تو آئندہ زندگی میں بھی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے۔ بقول شاعر:

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

ترجمہ:۔ پہلی اینٹ معمار جب ٹیڑھی رکھتا ہے تو چوٹی تک دیوار ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔

اسی لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ابتدائی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ کی جائے۔

آپ اس بات پر غور کیجئے کہ بچوں کا دل و دماغ ایک سادہ کتاب کی مانند ہے۔ آپ اس پر جو کچھ اپنے عمل کے قلم سے لکھدیں گی بس وہ غیر فانی حیثیت میں قایم رہے گا۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ شروع سے بچوں کے سامنے اچھی اچھی باتیں کریں۔ اور ان کو اچھے کاموں کی طرف مائل کریں۔

جو احمق والدین اپنے بچوں کے سامنے بیہودہ اور شرمناک باتیں اور حرکتیں کرتے ہیں وہ تہذیب و اخلاق کی شریعت میں بدترین مجرم ہیں۔ اور لائق ملامت ہیں۔ اعلیٰ خاندانوں میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ گھر میں ایسے نوکر اور ایسی مامائیں مقرر کی جاتی ہیں جن کی اخلاقی حالت اچھی ہو اور جن کی زبان خراب نہ ہو یہ اسلئے کہ بچوں پر گرد و پیش کے حالات کا گہرا اثر پڑتا ہے اور ان سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں۔ اُمید ہے کہ میری بہنیں ان گزارشات پر غور فرمائیں گی۔

حبش پر اٹلی کا تسلط تسلیم

لندن ۸ مارچ۔ ہیل سلاسی سابق شاہ حبش برطانیہ اور حبش کے درمیان بے تار برقی کی سروس کے سلسلہ میں جو کیبل وائرلیس لیٹیڈ کے خلاف دعویٰ رقم کی وصولی کے لئے ہائی کورٹ میں کیا تھا جبکہ ہائیکورٹ کو ایک اہم مسئلہ کا سامنا کرنا پڑا جسمیں برطانیہ کا حبش پر اٹلی کا تسلط تسلیم کرنا بھی شامل ہے اس مقدمہ میں سابق شاہ حبش نے جس رقم کا دعویٰ کیا تھا اس پر حکومت اٹلی نے بھی اپنا مطالبہ پیش کیا اور روپیہ کے دو دعویدار پیدا ہو گئے۔ چنانچہ عدالت نے وزیر محکمہ خارجہ سے چند سوالات کا جواب حاصل کرنا چاہا اور جواب میں یہ چاہا کہ حکومت برطانیہ نے حبش پر اٹلی کا تسلط منظور کر لیا ہے اور سارے حبش پر اٹلی کا قبضہ ہے۔

سر ہارکورٹ بٹلر کا انتقال

لندن ۳ مارچ۔ سر ہارکورٹ بٹلر سابق گورنر یوپی برما کا انتقال ہو گیا۔

بچوں کی دُنیا

چاند کیا ہے؟

کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ چاند کی اپنی کوئی روشنی نہیں ہوتی، اس کی روشنی دراصل سورج کی روشنی ہے۔ جس طرح آئینہ کو سورج کے سامنے رکھ کر چمکایا جائے اسی طرح چاند بھی چمکتا ہے۔

جب زمین چاند اور سورج کے عین بیچ میں آ جاتی ہے تو راتیں بالکل اندھیری ہوتی ہیں۔

اگر پورے چاند کو تم دیکھو تو اس میں دھبے دکھائی دیں گے۔ اس میں کوئی بڑھیا بیٹھی چرخہ نہیں کات رہی ہے جیسا کہ ہماری دادیاں بچپن میں ہمیں بتایا کرتی تھیں، بلکہ کچھ اور ہی چیز ہے اگر کسی طاقتور دوربین سے ہم چاند کے ان دھبوں کو دیکھیں تو اسکی اصلیت معلوم ہوگی۔

چاند کی سطح ٹھنڈی اور سخت ہے چاند میں سوائے ریت، چٹان اور برف کے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ نہ وہ دھند ہوتی ہے نہ بادل نہ ہوا نہ پانی نہ کسی طرح کی سبزی، ترکاری یا نباتات اور پودے غرض کسی طرح کی جاندار چیز وہاں نہیں پائی جاتی، چونکہ پانی بھی وہاں نہیں ہے اور ہوا بھی وہاں نہیں ہے اس لئے ہم ایک دوسرے کی آواز بھی نہیں سُن سکتے۔ صرف پہاڑ ہی پہاڑ ہیں اور اس قدر ننگے اور بھدے گویا جیسے کل ہی بنے تھے، چاند میں بجھے ہوئے جوالا مکھی پہاڑ بھی ہیں۔ ان کے غار دھبوں کی شکل میں ہیں، ہمیں زمین پر دکھائی دیتے ہیں ایک ایک غار ۵۰۰ میل سے کم نہ ہوگا۔

کونسل آف سٹیٹ

نئی دہلی ۸ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ کی تاریخ میں غالباً دوسرا موقعہ تھا جبکہ آج صبح غیر سرکاری ممبروں کی اکثریت ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئی۔ بحث کا موضوع یہ مسئلہ تھا کہ ڈیفنس بجٹ کے سلسلہ میں لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کا حق رائے دہی غصب کر لیا گیا ہے۔ بحث کافی عرصہ تک جاری رہی جس میں آنریبل سر جیمز گرگ ممبر مالیات لالہ رام سرن داس لیڈر مخالف پارٹی شری ہیت رام داس نیتلو لیڈر کانگریس پارٹی اور مسٹر حسین امام ڈپٹی لیڈر پروگریسو پارٹی نے حصہ لیا۔ اور بحث و تمحیص کے بعد بیشتر غیر سرکاری ممبر واک آؤٹ کر گئے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے ایک دفعہ پہلے بھی کونسل آف سٹیٹ کے قوم پرست ممبر مسٹر پی۔ این سپرو کی سرکردگی میں ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئے تھے جبکہ کمانڈر انچیف کی بینہ بدزبانی کے مسئلہ پر کونسل آف اسٹیٹ میں بحث ہوئی تھی

یشپال بھی رہا ہو گئے

لکھنؤ ۲ مارچ۔ مسٹر یشپال جو کہ الٰہ آباد کے گولی چلنے کے مقدمہ کے سلسلہ میں ۱۴ سال کی سزا کاٹ رہے تھے آج مقامی ڈسٹرکٹ جیل سے رہا ہو گئے۔ آج وزیر اعظم نے مسٹر راجیندر نگم کو بذریعہ تار کانپور سے لکھنؤ بلایا۔ توقع کی جاتی ہے کہ کل تک وہ بھی رہا ہو جائینگے۔ باقیماندہ سیاسی قیدیوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ مسٹر گنگولی۔ بتو سنگھ۔ جاگیشور۔ جگدیش چندر

پردۂ فلم

مسٹر کاردار کا پہلا بمبئی کا فلم

بال ودھوا

بال ودھوا نامی ڈرامہ جس کا ابتدائی نام باغباں تھا اور جو بیگم العفاری (مسز ایم اے۔ العفاری سشن جج یوپی) کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ اس کو مسٹر اے۔ آر کاردار فلم سٹی بمبئی میں ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔

مسز العفاری یو۔پی کی مشہور اہل قلم خاتون ہیں جن کی زبان کی سلاست سادگی دلکشی اور بلندی ضرب المثل ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک عورت کے جذبات کا اظہار ایک عورت ہی خوب کر سکتی ہے۔ اور اسی میں دلکشی پیدا ہوتی ہے۔ مسز العفاری نے اس ڈرامہ میں جس خوبی سے نسوانی جذبات کا اظہار کیا ہے اور اس میں جس قدر دلکشی اور رنگینی پیدا کر دی ہے۔ وہ تعریف سے مستغنی ہے۔

ڈرامہ کا ابتدائی مقصد اگرچہ بچپن کی شادیوں کے سوال کو حل کرنا نہیں ہے مگر تاہم پھر بھی اس ڈرامہ سے ان ہزاروں بیکس بیواؤں کی دردناک حالت پر کافی روشنی پڑتی ہے جو کہ ایام طفلی ہی میں بیوہ ہو گئی ہیں اور ان معصوموں نے اپنے شوہروں کا منہ بھی کبھی نہیں دیکھا اور جن کو اگر بدنصیبی کی جیتی جاگتی تصویر کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں ہے۔ بعض سین اس کے ایسے ہیں کہ سخت سے سخت دل انسان بھی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے گا اور بے ساختہ اس کے آنسو نکل آئیں گے۔

اداکاروں میں کملا کماری۔ مس لسیمیں مس ستارہ۔ مپتلی بائی مسٹر نند دیکر۔ اشرف خاں۔ کے۔ کے۔ سنگھ اور دیگر ممتاز اداکار شامل ہیں۔

"باغی سپاہی" کے مشہور و معروف موزک ڈائرکٹر مسٹر مشتاق حسین گانوں کے نگراں ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ یہ فلم اسٹوری کی دلکشی۔ سادگی۔ گانوں کی پاکیزگی اداکاروں کی نیچرل اداکاری اور اعلیٰ ڈائرکشن کی بدولت بہت پسند کیا جائے گا۔

بجٹ کے تمام مطالبات نامنظور

دہلی ۷ مارچ۔ مرکزی اسمبلی میں آج فائنینس ممبر کے پیش کردہ گرانٹوں کے ۳ مطالبات میں سے جو دو سنٹرل روڈ فنڈ اور صوبجاتی حکومتوں کو سرکاری امداد دینے کے متعلق تھے۔ ۵۴ کے مقابلہ میں ۶۸ ووٹوں سے مسترد ہو گئے۔ باقی تمام بغیر رائے شماری کے ہی نامنظور ہو گئے۔ مسٹر ایف ای۔ جیمز ہی ایک ممبر تھے۔ جنہوں نے مخالف پارٹی کے ممبروں کے ہاؤس سے چلے جانے پر صوبجاتی حکومتوں کو گرانٹ دینے کے مطالبہ پر تقریر کی۔ تمام مطالبات پر اس طرح نمبٹ ختم ہو جانے کی وجہ سے ہاؤس کو بدھ تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس

نئی دہلی ۷ مارچ۔ کونسل آف اسٹیٹ کی ایک میٹنگ میں غیر سرکاری بلوں پر غور کیا گیا۔ راجہ گوبندلال موتی لال شی کا بل جس کا مقصد یہ تھا کہ حکومت ہندوستان اور انگلستان کے درمیان عارضی معاہدے کو منسوخ کرے۔ نامنظور ہو گیا

اقوال زریں

سب سے بڑا بیوقوف انسان وہ ہے جو دوسروں کو بے وقوف سمجھتا ہے اور اپنی بیوقوفی پر نظر نہیں کرتا۔

سب سے زیادہ بزدل وہ ہے جو اپنے کو بہت بہادر کہتا ہے۔

آپس میں محبت پیدا کرنا ترقی کی راہ کو کشادہ کرتا ہے۔

ہر حالت میں انسان کو صبر سے کام لینا چاہیئے

موٹا کام وہ ہے جس میں دماغی قوت کا صرفہ نہ ہو

حقیقی غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہے۔

دنیا اگر ہنستی ہے ہنسنے دو۔ تمہیں جو کچھ کرنا ہے کرتے جاؤ۔

موج تبسم

پوسٹ ماسٹر:۔ (پیکٹ والے سے) پیکٹ بھاری ہے اس پر اور ٹکٹ لگنا ضروری ہے۔
پیکٹ والا:۔ مزید ٹکٹیں لگنے سے پیکٹ اور زیادہ وزنی ہو جائے گا۔ میرے خیال میں تو ان ٹکٹوں کو بھی جو اس پر لگے ہوئے ہیں اتار لینا چاہیئے۔

پہلا دوست:۔ کیا بتاؤں میرے نوکر کی بھی عجب عادت ہے ذرا کام سے فرصت ملی اور کتاب پڑھنے لگا۔
دوسرا دوست:۔ اجی کتاب تو کیا پڑھتا ہوگا۔ ہاں بیچارہ تمہاری نوکری سے تنگ آکر کسی دوسرے شہر کے جانے کے واسطے ٹایم ٹیبل دیکھتا ہوگا۔

دلچسپ معلومات

سورج سرد پڑ رہا ہے

سورج جس کی بدولت انسان و حیوان اور نباتات میں زندگی دے رہی ہے اس کے بارے میں سائینس دانوں کا خیال ہے کہ اپنی گرمی کو دن بدن کھو رہا ہے۔

اس سے پہلے بھی بہت سے سائنسداں اس چیز کا اعلان کر چکے ہیں کہ سورج کی حرارت دن بدن کم ہو رہی ہے اور اب حال میں جرمنی کے ایک سائنسداں نے اعلان کیا ہے کہ سورج نہایت تیزی کے ساتھ سرد پڑتا چلا جا رہا ہے۔

جرمنی کا یہ سائنسداں لکھتا ہے کہ "سورج کی حرارت کا امتحان کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ سورج دن بدن اپنی گرمی ضایع کر رہا ہے۔ سورج میں گرمی کی کمی سے پتہ چلتا ہے کہ سورج کے بعض اندرونی حصے سرد پڑ گئے ہیں۔ اگر سورج اسی رفتار کے ساتھ سرد پڑتا رہا تو کچھ تعجب نہیں کہ دنیا سورج کی گرمی سے قطعی محروم ہو جائے گی۔ دنیا کے محروم ہونے کے بعد انسان حیوان اور نباتات کی موت لقینی ہے۔

افسانہ

نند کمار

متھرا کے راجہ کنس کے بد افعال اور ظلم و ستم کی پریشان کن خبروں سے متاثر ہوکر پناہ میں آئے ہوئے دیوتاؤں اور رشیوں منیوں سے بھگوان وشنو نے وعدہ کیا کہ میں جلد دوسرا اوتار لے کر کنس کا ناش کر دوں گا۔ اور کچھ دنوں بعد کنس کو بھی غیبی آواز سے پتہ چل گیا کہ اس کی بہن دیوکی کا آٹھواں لڑکا میری جان لے گا۔ تب اس نے دیوکی اور اس کے پتی کو کارا غار میں ڈلوا دیا۔ اس طرح دیوکی کی اولاد پیدا ہوتے ہی مار ڈالی جاتی۔ آخر آٹھویں لڑکے کی شکل میں بھگوان وشنو نے جنم لیا۔ اور اسی وقت گوکل میں نند راج کے گھر لیشودا کے پیٹ سے یوگ مایا لڑکی پیدا ہوئی اور ایشور کی لیلا سے تمام مشکلات دور ہوکر۔ دیوکی کا پتر لیشودا کے پاس اور لیشودا کی کنیا دیوکی کے پاس ایک ہی رات میں پہنچ گئی۔ جب دیوکی آٹھویں اولاد لڑکے کے بدلے لڑکی ہوئی تو کنس کو تعجب ہوا لیکن اس نے بہ سبب خوف حسب عادت مار ڈالنے کے لئے پتھر پر ٹپکنا چاہا لیکن وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر شعلہ بن گئی۔ اور آسمان پر جاتے ہوئے کہہ گئی کہ تیری موت گوکل میں ہے۔

ہمارا قصہ یہاں سے شروع ہوتا ہے جب نند راج کے لڑکے کے نام رکھے جانے کے موقع پر گوکل پر ایک نیا جوبن ایک نیا رنگ آیا ہوا تھا۔ گھر گھر خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ گوکل کے نر ناری بچے بوڑھے اپنی اپنی ٹولیاں بنائے نئے للا کو دیکھنے کی خوشی میں ناچتے گاتے نند راج کے محل کی طرف چلے جاتے ہیں۔ یہ بارونق گوکل اپنی چمک دمک سے اندر پوری کو شرما رہا ہے۔ لیکن کنس اس کو چین کہاں؟ اس نے پوتنا راکشسی کو بھیجا کہ گوکل میں جتنے بچے ہوں، سب کو مار ڈالے۔ نند راج کے گھر آئے ہوئے شہر والوں نے سنا۔ کہ بچے کا نام "کرشن" رکھا گیا۔ اس کا رنگ کالا تھا لیکن کالا جگ اجیالا بن گیا۔ اسکی کشش نے سب کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ پوتنا نے گوکل میں آکے سیکڑوں بچے مار ڈالے اور ہمیشہ کی نیند سلا دیئے۔ مرے ہوئے بچوں کی ماؤں کے رونے سے گوکل گونج اٹھا۔ پوتنا نے سندر روپ بنا کر کرشن کو بھی فریب دینا چاہا۔ لیشودا کی باتوں میں لگا کر کرشن کو دودھ پلانا چاہا۔ لیکن کرشن نے تو اس کی جان لے لی۔ بچے کی یہ ہشیاری کسی نے نہ دیکھی لیکن پوتنا مری پڑی تھی پرنتو اس سے کیا۔ بچوں کے مرنے سے دکھی مائیں جن کی گودیں خالی ہوگئی تھیں۔ کون سمجھاتا؟ کیسے سمجھاتا؟ وہ سب لیشودا کے پاس آکر روئیں۔ ان کا دل پسیج گیا۔ کرشن کو ان گوپیوں کی گود میں دیدیا۔ اور کہا کہ اسے آج سے اپنا بچہ سمجھو۔ گوپیوں کو نیا جیون ملا۔ کرشن ان کے پاس رہنے لگا۔ رحم دل لیشودا خوشی سے پھول گئی۔ کرشن انکا تو ہے لیکن سارے گوکل کا بھی ہے اب تو کرشن گوپیوں میں کھیل کر بڑا ہوا۔ دس بیس ساتھی اور ان میں پھر رادھا جیسی چنچل۔ بس روز یہی کام تھا کہ جہاں کرشن کی بانسری بجی اور رادھا اپنی ساس کو چکمہ دے کر چلی۔ ایک ایک کر کے سب ساتھی، باغ بغیچوں میں آملتے اور پھر کسی کا مکھن چرایا کسی کی ہنڈیا توڑ دی۔ کسی کا دودھ چھین کر پی گئے۔ اسی طرح شیطانی ہوتی رہی۔ نندجی اور لیشودا مائی کے پاس شکایتیں پہونچنے لگیں کہ تمہارے لال نے تنگ کر رکھا ہے۔ لیشودا مائی نے پہلے ہی اپنے ایک نوکر کو جس کا نام چندو تھا کرشن کی دیکھ بھال پر رکھا تھا لیکن کرشن کو اسے چکمہ دیتے کیا دیر لگتی۔ اس کے دیکھتے دیکھتے کرشن اور سب گوالے کے لڑکے ملکر شیطانی کرتے کنس نے پھر ایک راکشس کو بھیجا جس نے اپنی شکتی سے آندھی چلا کر اندھیرا کر دیا۔ اور گوالوں کے بیچ میں سے کرشن کو اٹھا کر آکاش میں اڑ گیا۔ دونوں میں جنگ ہوئی۔ راکشس کرشن کے ہاتھ سے مارا گیا۔ گوکل والے

(باقی برصفحہ ۸ کالم ۳ پر)

سبھاش چندر بوس کا خطبۂ صدارت

۲

ہندوستان کی طاقت

عالمگیر قوتوں کے اس تصادم میں ہندوستان پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط ہے۔ ہمارا ملک بہت بڑا ہے جس کی آبادی ۳۵ کروڑ ہے۔ ابھی تک رقبہ کی وسعت اور آبادی کی زیادتی ہماری کمزوری کا باعث رہی ہے۔ لیکن اگر آج ہم جرأت کے ساتھ اپنے حکمرانوں کے مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں تو یہی چیز ہمارے لئے طاقت کا سرچشمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ہندوستانی اتحاد کے نقطۂ نظر سے ہمیں سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ برطانوی ہندوستان اور ہندوستانی ریاستوں کے درمیان تقسیم قطعی مصنوعی ہے ہندوستان ایک ملک ہے اور برطانوی ہندوستانی ریاستوں کے لوگوں کی اُمیدیں اور جذبات یکساں ہیں۔ ہمارا نصب العین آزاد ہندوستان ہے۔ اور میری رائے میں یہ نصب العین ایک فیڈرل ریپبلک کے قیام کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جس میں ریاستیں اور صوبجات اپنی مرضی سے شریک ہوں گے۔ کانگرس نے بارہا جمہوری طرز حکومت کے قیام کے لئے ریاستی باشندوں کی تحریک کے ساتھ اپنی تائید و ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آج ہمارے پاس اتنا کام ہو کہ کانگرس ہندوستانی ریاستوں کی رعایا کے لئے زبانی ہمدردی سے زیادہ کچھ نہ کر سکے۔ لیکن آج کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو انفرادی طور پر کانگرسیوں کو سرگرمی کے ساتھ ریاستی باشندوں کے مفاد کی وکالت کرنے اور ان کی جدوجہد میں شرکت سے منع کرے۔ کانگرس میں میرے جیسے لوگ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ کانگرس ریاستی باشندوں کی تحریک میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لے۔ اور ذاتی طور پر مجھے اُمید ہے کہ عنقریب ہی کانگرس کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ وہ ایک قدم آگے بڑھائے، اور ریاستوں میں ہمارے سپاہیوں کی طرف امداد اور تعاون کا ہاتھ بڑھائے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ انہیں ہماری ہمدردی اور امداد کی ضرورت ہے۔

اقلیتوں کا مسئلہ

ہندوستان کے اتحاد کے مسئلہ کے سلسلہ میں دوسری چیز جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ اقلیتوں کا مسئلہ ہے۔ کانگرس نے کئی بار اس سوال کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے اکتوبر ۱۹۳۷ء میں کلکتہ کی میٹنگ میں ایک بیان دیا ہو جس میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا پورا اطمینان دلایا گیا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں کراچی کانگرس کے ریزولیوشن کا اعادہ کیا گیا ہے جس میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی تشریح کی گئی ہے۔

اس ریزولیوشن اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اعلان سے یہ اعلان سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جن مسائل کا مذہب، تمدن یا ضمیر سے تعلق ہے اُن میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوگی۔ اور کسی اقلیت کو اکثریت کی جانب سے کسی قسم کی تبدیلی کے بغیر اپنا پرسنل لا رکھنے کا پورا پورا اختیار ہوگا۔

فرقہ وار فیصلہ (کمیونل اوارڈ)

فرقہ وارانہ فیصلہ کے سلسلے میں کانگرس کی پوزیشن کی بارہا کانگرس کے ریزولیوشن اور کانگرس الیکشن مینی فسٹو میں وضاحت کی گئی ہے۔ کانگرس اس فیصلہ کی اس بنا پر مخالف ہے کہ یہ قومیت اور جمہوریت کے خلاف اور ہندوستان کی آزادی اور ہندوستان کے اتحاد کی نشوونما میں رکاوٹ ہے۔ اس کے باوجود کانگرس نے یہ اعلان کیا ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ میں تبدیلی یا ترمیم و تنسیخ جملہ فریقوں کی رضامندی سے ہو سکتی ہے۔ کانگرس نے ہمیشہ اس قسم کی تبدیلی کرانے کے لئے ہر طریقے کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور وہ اب بھی ایسے طریقے سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہے۔

اقلیتوں کے متعلق تمام معاملات میں کانگرس ان سے تعاون اور باہمی اعتماد کے ساتھ ایک مشترکہ مقصد کی تکمیل کے لئے (جو ملک کی آزادی کا حصول اور ہندوستان کے لوگوں کی حالت کا بہتر بنانا ہے) کوشاں ہے۔

اس مسئلہ کے انقطاعی حل کے لئے پھر سے کوشش کرنے کا وقت آگیا ہے میرا خیال ہے کہ میں تمام کانگرسیوں کی ترجمانی کر رہا ہوں۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ قومیت کے بنیادی اصولوں کے مطابق ایک متفقہ حل دریافت کرنے کے لئے ہم اپنی تمام کوششیں کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس موقع پر میرے لئے یہ ضروری نہیں ہو کہ میں تفصیل کے ساتھ بتلاؤں کہ کن کن لائنوں پر سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے جو کانفرنس اور گفتگوئیں ہوئی ہیں اُن کے ذریعہ بہت مفید کام ہو چکا ہے۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ ہم لوگ اپنے مشترکہ سیاسی اور اقتصادی مفاد پر زور دیکر ہی فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹا سکتے ہیں۔ جب ہم اقلیتوں کے مسئلہ پر غور کرتے ہیں تو اگرچہ مسلمانوں کا مسئلہ ہی خاص طور سے ہمارے سامنے آتا ہے اور ہم اس مسئلہ کو انقطاعی طور پر حل کرنے کے خواہشمند ہیں لیکن یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ کانگرس دوسری اقلیتوں اور بالخصوص نام نہاد پست اقوام کے ساتھ جن کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے انصاف کرنے کے لئے بھی انتہائی خواہشمند ہے۔ میں اقلیتوں کے نمایندوں سے یہ دریافت کروں گا کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس چیز پر غور کریں کہ آیا کانگرس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں اُن کے لئے کوئی خوف کی بات ہے۔ کانگرس بحیثیت مجموعی ہندوستانی قوم کی سیاسی اور اقتصادی آزادی کی علمبردار ہے۔ اگر وہ اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو گئی تو اس سے اقلیتوں کو اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا آبادی کے کسی دوسرے طبقہ کو۔ علاوہ ازیں اگر سیاسی طاقت حاصل کرنے کے بعد سوشلسٹ لائنوں پر تعمیری کام شروع ہو جیسا کہ میرا خیال ہے تو اس سے ان لوگوں کو فائدہ پہونچے گا جو اس وقت مفلس ہیں اور اس کا بار متمول طبقہ پر پڑے گا۔ اب صرف ایک سوال رہ جاتا ہے جو اقلیتوں کے لئے باعث تشویش ہے اور وہ مذہب پر بنیاد ہے۔ اس سوال پر کانگرس کی پالیسی رواداری کی ہے۔ کانگرس کہتی ہے کہ وہ ان معاملات میں جن کا تمدن، مذہب اور ضمیر سے تعلق ہے ہرگز دخل نہیں دے گی۔ اس لئے ہندوستان کی آزادی میں مسلمانوں کے لئے خوف کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس کے برخلاف اس میں اُن کا فائدہ ہے جہاں تک اچھوتوں پر مذہبی اور مجلسی پابندیوں کا تعلق ہے یہ ایک مشہور بات ہے کہ گذشتہ سترہ سال میں کانگرس نے ان کو دور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہے وہ زمانہ جلد آئے گا جب یہ پابندیاں زمانہ ماضی کی یادگار ہو کر رہ جائیں گی۔

کانگرس کا لائحہ عمل

اب میں یہ بتلاؤں گا کہ کانگرس کو آئندہ سالوں میں قومی جدوجہد کے سلسلے میں کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیئے۔ میرا آج بھی یہی خیال ہے کہ ہمارا طریقہ کار ستیہ آگرہ یا پُرامن عدم تعاون ہونا چاہیئے۔ اس میں سول نافرمانی بھی شامل ہے۔ میرے نزدیک ستیہ گرہ محض پُرامن مزاحمت نہیں بلکہ عملی مزاحمت بھی ہے۔ اگرچہ یہ عمل پُرامن طریقہ پر ہونا چاہیئے۔

میں اپنے اہل ملک کو یہ یاد دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے کہ ستیہ آگرہ یا پُرامن عدم تعاون کا ہتھیار استعمال کرنے پھر ضرورت پیش آئے۔ تجربہ کے طور پر ہم نے مختلف صوبوں میں جو عہدے قبول کر لئے ہیں اُس سے ہمارے دلوں میں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ آئندہ ہماری سرگرمیاں آئین پرستی کی مضبوط چہار دیواری کے اندر محدود رہیں گی اس امر کا ہر ممکن طریقہ سے احتمال ہے کہ فیڈریشن کے جبریہ نفاذ کی پُرزور مخالفت کرنے کے لئے ہمیں سول نافرمانی کی ایک اور زبردست مہم شروع کرنا پڑے۔

ہم اپنی آزادی کی جدوجہد میں دو راستوں میں سے ایک راستہ اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک راستہ تو یہ ہے کہ ہم اپنی جنگ جاری رکھیں تاوقتیکہ ہمیں مکمل آزادی حاصل ہو۔ اور دریں اثنا ہم ہر اس ایک طاقت کو استعمال کرنے سے انکار کر دیں۔ جو ہم اپنے سفر کے دوران میں حاصل کر سکتے ہیں۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ ہم پورن سوراج یا مکمل آزادی کے لئے جدوجہد جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی پوزیشن کو مضبوط بناتے جائیں اصولی نقطۂ نگاہ سے دونوں راستے قابل منظور ہیں۔ اور ہمیں اس پریشانی میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ان میں کس کو فوقیت دی جائے لیکن ہمیں ہر مرحلہ پر اس بارے میں اچھی طرح غور کرنا چاہیئے کہ ان میں سے کون راستہ ہے جو ہماری قومی ترقی کی طرف زیادہ تیزی کے ساتھ لے جائے گا۔

برطانیہ سے قطع تعلق

ان دونوں میں سے خواہ کوئی راستہ اختیار کیا جائے۔ لیکن ہماری ترقی کا انقطاعی مرحلہ برطانیہ سے تعلق منقطع کرنا ہوگا۔ جب برطانیہ سے ہمارا تعلق قطعی منقطع ہو جائے گا اور برطانی غلبہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا ——— تب ہم غور کریں گے کہ برطانیہ کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہو۔ اور اتحادی معاہدہ کے ذریعہ جس میں ہر دو ممالک رضاکارانہ طور پر شریک ہوں گے تعلقات طے ہوں گے۔ برطانیہ کے ساتھ ہمارا آئندہ تعلق کیا ہوگا۔ اس کے بارے میں اس وقت کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ اس کا انحصار ایک بہت بڑی حد تک خود اہل برطانیہ پر ہوگا اس بارے میں میں پریزیڈنٹ ڈی ولیرا کے رویہ سے بہت متاثر ہوا ہوں آئرلینڈ کے پریزیڈنٹ کی مانند میں بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اہل برطانیہ کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ اور ہم اس کے ساتھ اپنے آئندہ تعلقات کا فیصلہ کرنے کی پوری آزادی چاہتے ہیں لیکن جب ہمیں حقیقی طور پر آزاد ہو جائیں گے۔ تو میں کوئی وجہ نہیں سمجھتا کہ ہم اہل برطانیہ کے ساتھ نہایت دوستانہ تعلقات کیوں نہ قائم کریں گے۔

کانگرس ہمیشہ زندہ رہے گی

مجھے اندیشہ ہے کہ ہمارے بہت سے کانگرسی بھائیوں کے دلوں میں اس بارے میں شبہ ہو کہ ہماری قومی جدوجہد کی تاریخ میں کانگرس کیا پارٹ ادا کرے گی۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسے بہت سے دوست ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ جب کانگرس آزادی حاصل کر لیگی اور اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے گی تو کانگرس پارٹی ختم ہو جائیگی اس قسم کا خیال بالکل غلط ہے۔ جو پارٹی ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرے گی وہی پارٹی جنگ کے بعد کے تعمیری پروگرام کو عملی جامہ پہنائے گی۔ جو لوگ طاقت حاصل کرتے ہیں وہی اسے مناسب طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر طاقت کی نشستوں پر ان لوگوں کو ٹھونس دیا گیا جو اس طاقت کو حاصل کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں تو ان میں اس قوت اتحاد اور جذبہ کی کمی رہے گی۔ جو اس طاقت کو حاصل کرنے کے انقلابی تعمیر کے لئے ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوبجاتی آزادی کے ایک نہایت تنگ دائرہ میں کانگرسی وزارتوں اور غیر کانگرسی وزارتوں کے کام میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔

سیاسی آزادی حاصل کرنے کے بعد کانگرس پارٹی کے ختم ہونے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اس کے برعکس کانگرس پارٹی طاقت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے گی۔ نظم و نسق کی ذمہ داری سنبھالے گی اور تعمیر کے پروگرام کو عملی جامہ پہنائے گی۔ تب ہی اپنا پارٹ ادا کرے گی۔ اگر اس نے جبریہ طور پر اسے ختم کر دیا تو انتشار پھیل جائے گی۔ جنگ کے بعد یورپ کی جو حالت ہوئی اس پر نظر ڈالنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ صرف ان ہی ملکوں میں مسلسل اور بالترتیب ترقی ہوئی ہے۔ جہاں کہ اس پارٹی نے جس نے طاقت کی باگ ڈور سنبھالی تھی تعمیری کام شروع کیا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ دلیل پیش کی جائے گی۔ کہ اس قسم کے حالات میں ایک پارٹی کا جاری رہنا اور حکومت کی پشت پناہ بننا اس حکومت کو ایک مطلق العنانہ حکومت میں تبدیل کر دیگا۔ میں اسے تسلیم کرتا ہوں کہ حکومت اس حالت میں مطلق العنان ہو سکتی ہے جبکہ ملک میں صرف ایک ہی پارٹی ہو۔ جس طرح روس جرمنی اور اٹلی میں ہے۔ لیکن کوئی وجہ نہیں کہ دوسری پارٹیوں پر پابندی لگائی جائے۔ مزید برآں کانگرس پارٹی جمہوریت کے اصول پر قایم ہوگی۔ نازی پارٹی کی طرح نہیں ہوگی۔ جو لیڈری کے اصول پر قایم ہے۔ ہندوستان میں ایک سے زیادہ پارٹی کی موجودگی اور کانگرس پارٹی کی جمہوری بنیاد آئندہ حکومت کو مطلق العنان ہونے سے باز رکھے گی مزید براں پارٹی کی جمہوری بنیاد سے یہ امر یقینی ہو جائے گا کہ لیڈروں کو اوپر سے عوام کے سر پر نہیں تھوپ دیا گیا ہے۔ بلکہ ان کو عوام کی رائے سے منتخب کیا گیا ہے۔

موجودہ طریق تعلیم کی مذمت

کلکتہ ۵ مارچ۔ ریورینڈ ا ینڈریوز نے کلکتہ یونیورسٹی کے سالانہ کنووکیشن کے موقع پر ایک نصیحت آمیز تقریر کرتے ہوئے گورو اور چیلے کے اس پرانے آدرش کا ذکر کیا۔ جس کے ماتحت دونوں کو اپنی رائے ظاہر کرنے کا پورا موقع حاصل ہوتا تھا۔ اور جو کہ تعلیم کے لئے ایک شاندار پس منظر پیش کرتا تھا۔ آپ نے تعلیمی زندگی کے موجودہ حالات کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آجکل کے اسکولوں اور کالجوں کی جماعتوں میں جو کہ طالب علموں سے بھری رہتی ہیں۔ انفرادی اور شخصی موانست نہیں ہوتی۔ وہ انسانیت سے بہت دور ہوتی ہیں۔ اور ربوڑیوں کی طرح ہوتی ہیں وہ طالب علموں کو سادہ زندگی اور بلند خیالی کے دائرہ تک نہیں پہونچاتی۔ جو کہ انہیں ماہر فن، مفکر اور معاملہ فہم بنانے کا واحد ذریعہ ہے۔

آپ نے دریافت کیا کہ کیا ہم مختلف شعبوں کے اندر اپنے کام میں ایسی لامرکزیت پیدا کر سکتے ہیں کہ ہمارے طالب علموں میں ربوڑیوں جیسی پست ذہنیت کے بجائے گروہ بندی کی اعلیٰ ذہنیت آسکے؛ کیا ہم اپنے کام کو اس طرح منظم کر سکتے ہیں کہ وہ انفرادی طور پر خاص طور پر اور ذاتی طور پر ہمارے طالب علموں کے لئے مفید ثابت ہوسکے؛ یہاں سیاسیات میں طالب علموں کے حصہ لینے کے متعلق اسی قدر اختلاف پایا جاتا ہے جسقدر کہ آزاد خیال جمہوریت پسند اور ڈکیٹرشپ کے حامیوں کے درمیان پایا جاتا ہے۔

ایک کروڑ پونڈ کا نقصان ہوگیا

ہولی ووڈ۔ ۵ مارچ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ جنوبی کیلفورنیہ کے سیلاب میں پبلک کا تقریباً ایک کروڑ پونڈ کا نقصان ہوگیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ پرائیوٹ جائداد کے نقصان کا اندازہ کبھی نہیں لگایا جا سکے گا۔ جو لوگ چاروں طرف سے پانی سے گھر گئے ہیں ان کے پاس ہوائی جہازوں کے ذریعہ کھانا بھیجا یا جا رہا ہے۔

مسٹر جارج جوزف کا انتقال

نئی دہلی ۶ مارچ۔ کل ایک طویل عرصہ کی علالت کے بعد مسٹر جارج جوزف ممبر مرکزی اسمبلی انتقال کر گئے

یو۔پی کے بقیہ سیاسی اسیر

لکھنؤ ۶ مارچ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کے بقیہ سیاسی اسیروں کو جو جیلوں میں محبوس ہیں۔ لکھنؤ لایا جائے گا۔ اور آئندہ ہفتہ میں رہا کر دیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ انسپکٹر جنرل جیلخانجات جو اسوقت دورے پر ہیں اپنی واپسی پر احکام صادر کریں گے۔

لکھنؤ میں شیعہ و سنی فساد

لکھنؤ ۵ مارچ۔ کل رات کو تقریباً ۱۰½ بجے محرم کی ایک مجلس میں جو کہ محلہ عوث نگر میں ہو رہی تھی۔ شیعہ اور سنیوں کے درمیان خوفناک تصادم ہوگیا۔ جس میں دو آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت علما وعظ دے رہے تھے تو شیعوں نے تبرا کہنا اور سنیوں نے مدح صحابہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اس پر مجلس میں ابتری پھیل گئی۔ اور شور و شر پیدا ہوگیا کچھ لوگوں نے اسی اثنا میں قرولی سے حملے شروع کر دیئے۔

سٹی مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس واقعہ کی اطلاع پانے کے بعد ہی پولیس کے ایک دستہ کے ہمراہ فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔

یو۔پی اسمبلی کی تازہ کارروائی

لکھنؤ ۶ مارچ۔ آج یو۔پی اسمبلی کا اجلاس ۱۱ بجے شروع ہوا۔ اور بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی۔ شری ایت ٹنڈن جی صدر تھے۔

خان بہادر فصیح الدین نے پنت جی کو گرام سدھار کی سکیم پر مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ غیر ضروری عہدوں کی از سر نو تنظیم سے تقریباً دو کروڑ روپیہ بچایا جا سکتا ہے

مسٹر اسحاق نے کہا کہ تنخواہوں میں دس فیصدی کی کمی کی جائے۔ جس سے حکومت کو ۳۰ لاکھ روپیہ کی بچت ہو جائے گی۔ آپ نے کہا کہ معمولی تنخواہ پانے والے ملازموں کی تنخواہیں بڑھائی جائیں۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے اپنے محکمہ کے سلسلہ میں نکتہ چینی کا جواب دیا اور اجلاس پیر کے لئے ملتوی ہوا

گورنر اڑیسہ کی قائمقام کا تقرر

نئی دہلی ۱ مارچ

ایک کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم نے سر جون ہبیگ کی غیر حاضری میں جو مئی سے ۴ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں مسٹر رودر فورڈ ڈین موجودہ ریونیو کمشنر اڑیسہ کو اڑیسہ کا گورنر مقرر کر دیا ہے۔

ان کے بیتر کو اُن سے چھڑا سکتی ہے؟ لیکن اکرور کے ساتھ تو کرشن کو کون جانے دے گا۔ سارا گوکل ایک آواز ہو کر پکار اُٹھا۔ کرشن گوکل چھوڑ کر نہیں جانے پائیگا۔ اور اکرور؟ اس کی بھی کچھ ذمہ داری تھی کمس راجہ کے حکم کا پالن نہ ہوا تو؟ ضرور ہونا چاہئے۔ اکرور نے نندجی کو سمجھایا اور اجازت چاہی لیکن یشودا مائی اپنے کلیجے کے ٹکڑے کو کیسے اپنے سے الگ کرتیں۔ ماں کا دل روک رہا تھا۔ آخر اکرور، کرشن کو لے کر چلا۔ یشودا مائی نے کیسے جانے دیا؟ نندراج نے کیسے اجازت دیدی؟ گوکل والوں نے کیوں نہیں روکا؟ آنسوؤں سے لکھا گیا ہے۔ آخر وقت دل تڑپا ہوگا اس کا خیال ہو سکتا ہے۔

(اس ڈرامہ کی نمائش ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء سے نشاط ٹاکیز کانپور میں ہوگی)

سر گرگ سے مستعفی ہونیکا مطالبہ

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں بڑے جوش وخروش اور ہنگامے کی فضا دیکھنے میں آئی جبکہ سر جیمز گرگ کی یہ تحریک کہ فائنس بل پر غور کیا جائے ۴۸ ووٹ کے مقابلہ میں ۶۲ ووٹوں کی زبردست اکثریت سے گر گئی اور اس طرح فائنس بل پہلے مرحلے پر ہی ہلاک کر دیا گیا۔ جب رائے شماری کے نتیجہ کا اعلان کیا گیا۔ تو "استعفےٰ دو" "استعفےٰ دو" کے نعروں سے ہال گونج اٹھا اور مخالف ممبروں نے حکومت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔

بل پر غور کرنے کی تحریک پر مسٹر ایل سی بس لیڈر یورو پین گروپ سر یامین خاں لیڈر ڈیموکریٹک ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد اور مسٹر محمد نعمان نے تقریریں کیں۔

گورنر جنرل نے مطالبات بحال کر دیئے

فائنس بل پیش کرتے ہوئے سر گرگ نے اعلان کیا کہ ہاؤس نے بجٹ کے جو مطالبات نامنظور کئے ہیں۔ گورنر جنرل نے وہ بحال کر دیئے ہیں۔ گورنر جنرل کے ذریعہ مطالبات زر کی بحالی کا اعلان کرتے ہوئے سر گرگ نے کہا کہ جس خوبصورت حسینہ کو دفن کر دیا گیا تھا وہ قبر سے پھر زندہ نکل آئی ہے اور وہ پیشتر کی نسبت کم خوبصورت نہیں ہے۔ آج جب مسز سینہ موری اسمبلی میں داخل ہوئے تو آپ کا پرزور تالیوں کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔

فائنس بل کل پھر پیش ہوگا مسٹر ڈیڈر ناتھ سرکار نے اعلان کیا کہ غالباً کل فائنس بل گورنر جنرل کی سفارش کے ساتھ پھر پیش ہوگا بعد ازاں اجلاس کل تک کے لئے ملتوی ہوا

شمالی ہندوستان کی تفریحی سپیشل

حیدر آباد دکن سے ایک تفریحی سپیشل ٹرین جو تین سو سے زاید مسافروں پر مشتمل ہے آج کل شمالی ہندوستان کا دورہ کر رہی ہے اس میں حیدر آباد کی سوسائٹی کے ہر طبقہ کے افراد شامل ہیں معزز خواتین کی بھی تعداد ساتھ کے لگ بھگ ...

سابق گورنر سی پی کو ہاؤس سے نکالدیا

ناگپور ۸ مارچ۔ ڈاکٹر رگھو رندرا ؤ سابق قایم مقام گورنر سی پی کو آج شام ۵ بجے اسمبلی کے اجلاس سے نکال دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ انھوں نے کل اجلاس میں وزیر اعظم ... این بی کھرے وزیر اعظم سی پی کے خلاف جو الفاظ کہ دیئے تھے جن کی جانب آج ممبر ... معزز وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ نے سپیکر کی ... مبذول کرائی۔

مصر کے سابق وزیر اعظم کا انتقال

قاہرہ ۸ مارچ۔ مصر کے سابق وزیر اعظم توفیق نسیم پاشا کا انتقال ہوگیا ہے۔

بقیہ افشا

(صفحہ ۴)

متعجب ہوئے کہ ان کے کرشن میں یہ کرامت ہے۔ کنج میں کرشن کی دلکش بانسری کی آواز آئی۔ بچے۔ بوڑھے۔ گائیں۔ جانور۔ نر ناری، اس کی میٹھی تانوں سے محظوظ ہونے کے لئے چل نکلے۔ گھر کا کام کاج چھوڑ کر گوپیاں نکل پڑیں اور وہیں پہونچیں جہاں کرشن کی بانسری بج رہی تھی۔ کیا جادو اس بانس کی بنی ہوئی بانسری میں تھا۔ سارے گوکل کا لاڈلا کرشن۔ گوکل والوں کی جان کرشن۔ شرارتی اور چلبلا تھا اتنا چلبلا کہ راہ چلتی گوپیوں سے دودھ دہی وغیرہ کا حاصل وصول کر لیتا۔ اپنے ساتھی گوالوں کے ان کے پیچھے لگا دیتا۔ اور ان کے غصہ پر ہنستا۔ کتنا مسخرہ ہوگیا تھا کرشن۔ اچانک ایک دن "گوکل والوں کو تڑپا دینے والی ایک خبر ملی کہ کرشن متھرا چلا جائے گا۔ کمس راجہ نے اکرور کو اس کے لینے کے لئے بھیجا ہے۔ پھر کیا کرشن کمس کے ہاتھ سے بچکر واپس آئے گا۔ یہ سوال نندراج کو ستا رہا تھا۔ اور یشودا مائی سوچتی تھیں کہ کوئی شکتی

یو۔ پی کونسل کا طویل اجلاس

لکھنؤ ۱۰ مارچ۔ آج یو۔ پی کونسل کا ایسا طویل اجلاس ہوا کہ اس نے ایک ریکارڈ قایم کر دیا۔ آج بجٹ پر عام بحث ختم ہوگئی جو کہ ۹ گھنٹے سے زاید جاری رہی اسکے بعد اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہوگیا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ - یو - پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء

(۱) بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبری ۳۰ موسومہ "کوریانہ احاطہ" اسکیم طیار کی ہے

(۲) آراضیات جو اس اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے۔

شمالی سڑک نمبر ۹ کے وسط تک — جنوب سڑک نمبر ۷۵ کے وسط تک

مشرق سڑک نمبر ۵۴ کے وسط تک — مغرب سڑک نمبر ۶۰ کے وسط تک

(۳) اسکیم کی تفصیل اور نقشہ آراضیات جو اس اسکیم میں شامل ہیں چیرمین ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

(۴) اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جاسکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

اپیل

قابل توجہ مسلمانان کانپور

مشترکہ سرمائے سے ایک مسلم سینما ہاؤس و فلم کمپنی کے قیام کی اشد ضرورت

دنیا کی جتنی خود مختار و آزاد حکومتیں ہیں سب نے باتفاق رائے یہ طے کرلیا ہے کہ در حقیقت صنعت فلم سازی کے ذریعہ سے علاوہ مالی منفعت کے مذہبی و قومی تبلیغ و دیگر معاملات کو بہترین طریقہ سے مشتہر کرنے کے بعد عوام پر اثر ڈالا جاسکتا ہے اس نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر ممکن کارروائیاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔

ہندوستان میں پہلے صرف مالی منفعت اور تفریحی اغراض کو سامنے رکھتے ہوئے صرف پارسی قوم نے ہی ہاتھ ڈالا تھا مگر جب سے اس صنعت کو تبلیغ کا ذریعہ بھی تسلیم کرلیا گیا ہے متمول ہمسایہ اقوام پوری دلچسپی و قوت کے ساتھ اس میں شامل ہوگئیں۔ کاش کہ آج مسلم مشترکہ سرمائے سے ایک فلم کمپنی اور سینما ہاؤس کھول لیا جائے تو مسلمانوں کی بے تعصبی۔ شجاعت۔ رواداری انصاف۔ ایمانداری۔ اخلاق۔ حقانیت کی تبلیغ دنیا میں پھیلائی جاسکتی ہے۔ مصر، ایران

عراق۔ ترکی کے مسلمان اپنی حکومتوں کی امداد پر اس صنعت میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ یہ بھی تو آخر مسلمان ہیں۔ ہم سے اچھے غیور۔ روشن خیال بھی ہیں۔ یہ میں جانتا ہوں کہ کانپور میں صاحب دول بھی ہیں صاحب ہمت بھی، موجودہ فضا سے روشناس بھی۔ اگر آج کانپور کے متمول و قومی درد رکھنے والے میدان عمل میں آگے بڑھ کر ایک مسلم مشترکہ سرمائے سے ایک فلم کمپنی و سینما ہاؤس قائم کریں تو علاوہ مالی منفعت کے اپنے مذہب اپنے اخلاق کو سکہ دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ ایک لاکھ روپیہ کا مشترکہ سرمایہ اس طرح رکھا جائے کہ پچاس حصہ ایک ایک ہزار کے اور سو حصہ۔ پانچ پانچ سو کے رکھے جائیں اور اس کمپنی کو پرائیوٹ طریقہ کی لیمیٹڈ کمپنی بنایا جائے۔ اللہ عز وجل کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میری اس حقیر آواز پر شہر کے چند معزز حضرات نے میرا ہمنوا ہونا منظور فرماتے ہوئے تاج محل ٹاکیز و فلم کمپنی کا حصہ دار ہونا منظور فرمالیا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

خاکسار سید ابو احمد اولاد حسن اصفہانی

لکھنؤ کے مشہور کالج منبع الطب کے پرنسپل نے کیا دیکھا

جناب حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر (پرنسپل منبع الطب لکھنؤ) مدرسہ میں اتفاقیہ طور پر بدون اطلاع ایسے وقت تشریف لائے کہ کتاب صدرا (جو فلسفہ میں مشکل کتاب ہے) کا درس ہورہا تھا۔ بعد ختم درس تقریر سے نہایت ہی متاثر ہوکر موصوف نے کتاب معائنہ میں جو تحریر فرمایا وہ بلفظہ درج ذیل ہے فقط نائب ناظم مدرسہ تکمیل العلوم

"میں آج مدرسہ تکمیل العلوم کا احاطہ ملل کمال خاں میں حاضر ہوکر بے حد محظوظ ہوا اور حسن اتفاق ہے کہ جناب مولانا سعید احمد صاحب دامت برکاتہم کی عالمانہ تقریر سے بھی جو آپ طلبہ کے سامنے فرمارہے تھے مستفید ہونے کا موقع ملا یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ اس زمانہ دہریت و لامذہبیت میں ایسے مدارس کا وجود خدا کی نعمت وافرہ ہے علوم دینیہ و عربیہ جو دراصل مذہب اسلام کے لئے مسنون ہیں ہر ممکن طریقہ پر مستحق امداد ہیں اور یہ فریضہ مقامی حضرات پر خصوصاً اور عام مسلمانوں پر عموماً عائد ہوتا ہے۔

مدرسہ میں (۱۳۳) طلبا کا داخلہ خود اوسکی ہر دلعزیزی و صحیح خدمت کی روشن دلیل ہے جس کی میں برادران اسلام سے اپیل کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ اسکو استقامت مرحمت فرمائے اور بانیان و خادمان مدرسہ کے مقاصد دینی و دنیوی پورے فرمادے۔ اس کے ساتھ مولانا سعید احمد صاحب مدظلہ کو عمر نوحی عطا فرمائے جن کی ذات مدرسہ کے لئے مثل روح کے ہے۔

ملک و طب یونانی کا خادم حکیم محمد ہادی رضا خاں ماہر لکھنوی آنریری سکریٹری منبع الطب کالج

ماہ مارچ پر ہزار آنکھیں

ہم شری کوی دنود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید کو اس ماہ بدیں وجہ مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کی تیار کردہ مشہور عالم دوائی "امرت دھارا" ہر سال اس ماہ میں رعایتی قیمت پر فروخت کی جاتی ہے اور اس نایاب چیز سے ہر ایک شخص مستفید ہوسکتا ہے۔ یہ امرت دھارا ہی ہے۔ جسے آج ہم ہر ایک گھر میں موجود پاتے ہیں امرت دھارا کے کارخانہ میں امرت دھارا کے علاوہ پانچ صد کے قریب دیگر ادویات بھی موجود ہیں جس کے لئے کارخانہ مذکور نے نمایاں شہرت حاصل کی ہے۔ دمہ بواسیر۔ پائیوریا وغیرہ کو دور کرنے کے لئے پر اثر ادویات موجود ہیں اور عورتوں اور بچوں کی بیماریوں کے لئے بھی مفید ادویات موجود رہتی ہیں۔ یہ ماہ مارچ ہی کی خوبی ہے کہ جملہ ادویات نصف قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں اور امرت دھارا اور اس کے مرکبات (مرہم۔ بام۔ لوشن وغیرہ) ¾ قیمت پر۔

شریمان پنڈت جی کی تقریباً چار درجن کے قریب تصنیف کردہ کتابیں جو کہ انسانی صحت۔ حکمت اور کام شاستر پر لکھی گئی ہیں۔ اور جن کا مطالعہ ہر ایک انسان کے لئے ازبس ضروری ہے۔ نصف قیمت پر امرت دھارا کے دفتر سے مل سکتی ہیں۔ آپ ضرور ماہ مارچ کے رعایتی اعلان کا فائدہ اٹھایئے!

(ایڈیٹر)

جاپان ڈاک پر سنسر لگائے گا

شنگھائی ۵ مارچ۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ کل سے جاپان شنگھائی سے باہر جانے والی نیز شنگھائی آنیوالی ڈاک پر سنسر عائد کرے گا۔ جاپانی سفارت خانہ کے ایک نمایندہ نے اس سلسلہ کی نوعیت سے تو لاعلمی کا اظہار کیا لیکن اس نے کہا کہ جاپان کو شنگھائی میں ہر قسم کی ڈاک پر سنسر عائد کرنے کا حق ہے خواہ وہ چینی ہو یا کسی اور ملک کی ہو۔

جرمنی کی آبدوز کشتیاں بحر روم میں

سالمنکا ۷ مارچ۔ سالمنکا سے براڈکاسٹ پر اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ جرمنی کی آبدوز کشتیاں سوداگروں پر حملہ کرنے کے لئے بحر روم میں پہنچ گئی ہیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یوپی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء

(۱) بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپرومنٹ اسکیم نمبری ۲۹ موسومہ "تاروالا احاطہ" اسکیم طیار کی ہے۔

(۲) آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں انکا حدود اربعہ ذیل میں درج ہے

شمالی- سڑک نمبر ۱۴ کے وسط تک

جنوب- مکانات نمبر ۱/۹۵ و ۱/۹۴ و ۱/۸۸ و ۱/۸۷ و ۱/۸۶ و ۱/۸۵ و ۱/۸۴ و ۱/۸۳ و ۱/۸۲ و ۱/۱۸ و ۱/۷۵ و ۱/۶۸ و ۱/۳۷ و ۱/۱۲۶ و ۱/۱۲۷ و ۱/۱۳۱

مشرق- سڑک پختہ نمبر ۱۰۱ کے وسط تک

مغرب- سڑک نمبر ۱۰۵ کے وسط تک

(۳) اسکیم کی تفصیل و نقشہ آراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں چیرمین ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

(۴) اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جاسکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. L. 1424

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۲۴

جمال پرتو حسن حرم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء مطابق ۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۲

ادبیات

محسوساتِ بزمی

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری کانپور

کھینچ لایا جذب ذوقِ دیدِ جانانہ مرا — کیوں نہو معمورِ جلوہ آج کاشانہ مرا
ایک طوفانِ الم تھا اشک برسانا مرا — بحرِ ظلماتی میں ڈوبا ہی سیہ خانہ مرا
جب مقدر بزم سے ناکام تھا جانا مرا — آگیا بے وجہ میں ناحق ہوا آنا مرا
بھر دے بھر دے ساقیا! مجھکو تری دریا دلی — ہاتھ میں تیرے سبو ہے اور پیمانہ مرا
ہوگیا پُر کیف جب سے ذوقِ مستانہ مرا — پاس سب کرنے لگے ہیں اہل میخانہ مرا
دیکھنی ہے ساقیا! مجھکو تری دریا دلی — ہاتھ میں تیرے سبو ہی اور پیمانہ مرا
اِسکی لذّت اور کچھ ہے اور ہی ہے کیف وہ — شیخ کے پیمانہ سے بدلے نہ پیمانہ مرا
دل نے دلکی بات سمجھی، کوئی کیا سمجھے اسے — ہوگیا مقبول کیوں ناچیز نذرانہ مرا
تجھپہ دیوانہ رہوں گا چھوڑ کر ہوش و خرد — ہو نہیں جائیگا جبتک تو بھی دیوانہ مرا
انتہا جوشِ جنوں کی جب میں سمجھوں ہوگئی — جس کا میں دیوانہ ہوں وہ بھی ہو دیوانہ مرا
خاک سر پر چاک دامن دیکھ کر وہ کہہ اُٹھے — آگیا لو آگیا دیکھو وہ دیوانہ مرا

گذری ہے میخانۂ الفت میں بزمی ساری عمر
کس لئے طرزِ سخن پھر ہو نہ رندانہ مرا!

دنیائے اسلام

ترکی فوجی تربیت کا نیا پروگرام

انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ یہاں آج کل ایک نئی جنگی روح کام کر رہی ہے، ایشیائے کوچک کے ساحلی علاقوں سے لے کر سرحدی علاقوں کے انتظامی اور فوجی حکام اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ آئندہ جنگ سمرنا کے ساحلوں اور ایڈریا نوپل کی مسجدوں کے میناروں سے زیادہ دور نہیں ہے، ترکی کو ایک زندہ قوم کی حیثیت سے اپنی ہستی کا تحفظ کرنا ہے اور اس عظیم مقصد کے لئے نئی نسل کے ترک نوجوانوں کو تربیت دینا ضروری ہے۔

دفتر جنگ کے بعض افسر یہ کہتے ہوئے سُنے گئے ہیں کہ اگر آئندہ جنگ کی مشین کا پہیہ اگر ایک بار کسی نے متحرک کر دیا تو مشین کے تمام پرزوں کو لازماً اپنا اپنا کام کرنا پڑے گا۔

مارشل فوزی چقماق جو ترکی وزیر جنگ ہیں اور جن کی صورت ۱۹۱۸ء کی جنگ عظیم کے ترکی وزیر جنگ غازی انور پاشا سے قطعاً مختلف اور ببر شیر کے مشابہ ہے یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ترکی میں کوئی سولہ سال کا لڑکا ایسا نہ ملے جسکو جارحانہ اور دفاعی جنگ کے لئے پوری پوری تربیت نہ دیجائے۔ غازی چقماق نے جو اسکیم بنائی ہے اُس پر فوری عمل کیا جائے گا۔ اور زیادہ عرصہ نہ گذرے گا کہ تربیت یافتہ ترکی نوجوانوں کے سینے ان انگیٹھیوں کی مانند ہوں گے جن میں آگ کے سُرخ شعلے بھبکتے ہوں گے۔

اس اسکیم کے مطابق

(۱) تمام اسکولوں میں فوجی تربیت کو لازمی قرار دیا جائیگا اور جن اسکولوں میں تربیت دی جاتی ہے اُن کے معیار کو بلند کر دیا جائے گا۔

(۲) ۱۶ سال سے لے کر ۶۰ سال کی عمر تک فوجی تربیت لازم قرار دی جائے گی۔

(۳) جن شہروں کی آبادی چالیس ہزار کے قریب ہے وہاں میونسپل انتظام کے ماتحت ایک مستقل فوجی درسگاہ قائم کی جائے گی۔

(۴) تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو فن پرواز اور فوجی امور کی تعلیم دی جائے گی۔

(۵) فوجی اسکیموں کو چلانے کے لئے استنبول کے فوجی کالج کے اسٹاف اور ماہرین جنگ کی امداد حاصل کی جائے گی۔

(۶) جس قدر روپیہ خرچ ہوگا حکومت مجلس ملیہ عظمیٰ کی منظوری سے صرف کرے گی۔

افغانستان کی اقتصادی اہمیت

حکومت افغانستان اور انلینڈ ایکسپلوریشن کمپنی (امریکہ) کے نمایندوں میں افغانستان کے تیل کے چشموں کے بارے میں کچھ عرصہ ہوا جو معاہدہ ہوا ہے اس کی شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) کمپنی عہد کرتی ہے کہ معاہدہ کے آغاز کی تاریخ سے آٹھ ماہ کے عرصہ کے اندر اندر افغانستان کے ہمسایہ ممالک میں سے کسی ایک سے معاہدہ کر کے سمندر تک نل لے جانے کے حقوق حاصل کر لے گی اور اگر کمپنی مدت معینہ میں یہ حقوق حاصل نہ کر سکے تو حکومت معاہدہ کی تنسیخ کی مجاز ہوگی۔

(۲) کمپنی مذکرہ صدر حقوق حاصل کرنے کے بعد تیل کے چشموں کے لئے پانچ علاقے منتخب کر کے وزارت تجارت کو اطلاع دے گی۔ اگر کمپنی ایک سال تک تفحص و تجسس کے کام کو شروع نہ کر سکے تو یہ معاہدہ منسوخ ہوجائے گا۔ کمپنی کو حق حاصل نہیں کہ مجاز علاقہ سے باہر کوئی کنواں کھودے۔ چھ مہینہ کے بعد اپنے تمام کاروبار کے متعلق وزارت تجارت کو مطلع کر دے گی۔ کمپنی کی یہی کوشش ہوگی کہ بسرعت ممکنہ حاصل کرنے ... اگر کمپنی کی یہی کوشش ہوگی کہ بسرعت ممکنہ حاصل شدہ تیل کی مقدار اسقدر ہوجائے کہ اس کی برآمد ممکن نہ رہے کمپنی اپنے ایک علاقہ کو مسترد کر دے گی، اس طرح پانچسال کے بعد اندازہ لگایا جائے گا اور اگر واقعی حاصل شدہ تیل کی مقدار قابل برآمد نہ ہوگی، ایک ایک علاقہ کو واپس دیتی رہے گی حتیٰ کہ تین سال کے بعد صرف ایک علاقہ رہ جائے گا۔

(۳) کمپنی کی رضایت کے ساتھ افغانستان میں ریلوے ٹیلیفون، ٹیلی گراف، لاسلکی سلسلہ ہوا پیمائی قدیم کر سکتی ہے۔

(۴) کمپنی عہد کرتی ہے کہ معاہدہ کی دوسری شرائط میں مندرجہ مبلغات کو ادا کرنے کے علاوہ حقوق ملکیت کے احترام کے لئے ایک ٹن تیل (جو افغانستان سے باہر بھیجا جائے) کے چار شلنگ ادا کرے گی۔ کمپنی عہد کرتی ہے کہ منافع سے سالانہ ۲۰ فیصدی حصہ حکومت کو پیش کیا کرے گی۔ کمپنی کے حسابات کا طرز وہی ہوگا جو ایران میں برٹش اینڈ پرشین کمپنی کے حسابات کا ہے۔

ایران کی طرف سے برطانیہ کو انتباہ

طہران (بذریعہ ڈاک) برٹش گورنمنٹ بحرین میں اپنا اثر اقتدار جمانے کی جو کوشش کرتی رہی ہے اور اطراف کے شیوخ سے سفیر برطانیہ جو سازشیں کرتے رہے ہیں اس پر حکومت ایران نے سخت احتجاج کیا ہے اور برٹش سفیر کو ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے جس میں حکومت برطانیہ کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر برٹش گورنمنٹ کی یہ سازشیں فوراً نہ ختم ہوئیں تو حکومت ایران سخت کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲

جرمنی کا آسٹریا پر قبضہ

ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر جرمنی نے بلا ایک قطرہ خون گرائے پورے آسٹریا پر قبضہ کر لیا. اور یہ وہ انقلاب ہے کہ شاید اس سے پہلے کبھی کسی دنیا کے آدمی نے نہ دیکھا ہو. آسٹریا کی آبادی میں ۴/۳ حصہ جرمنی کا ہے اور خود ہٹلر بھی آسٹرین ہیں اور آج سے ۲۰ سال پہلے وہ آسٹریا میں ہی بود و باش رکھتے تھے. آسٹریا میں یہ سوال درپیش تھا کہ آیا آسٹریا کو جرمنی سے ملا دیا جاوے یا نہیں؛ آسٹرین چانسلر ڈاکٹر شسشنگ آسٹریا کو جرمنی سے ملانے کے خلاف تھے ۱۳ مارچ کو اس پر ووٹنگ ہونے والا تھا حالات اور واقعات سے یہ پتہ لگ رہا تھا کہ فیصلہ جرمنی کے خلاف ہوگا ہر ہٹلر نے اسکو اچھی طرح محسوس کر لیا اسلئے اس نے اپنے مشن یعنی" تمام جرمن ایک قوم بن جائیں انکی ایک پارلیمنٹ ہو انکا ایک لیڈر ہو". کی تکمیل کیلئے دوسرا موثر اور یقینی راستہ اختیار کر لیا یعنی ۱۳ مارچ سے پہلے ہی جرمنی فوجوں کو آسٹریا کی سرحد پر پہونچا دیا گیا اور ہوائی جہاد کے ذریعہ ڈیڑھ گھنٹہ الٹی میٹم دے کر آسٹریا کی حکومت پر مکمل قبضہ کر لیا گیا.

مگر اس کے ساتھ ہر ہٹلر کا مشن ابھی پورا نہیں ہوا ہے کیونکہ زکوسلو ویکیا جو کہ جرمنی سے ملا ہوا ہے اور جو سابق آسٹریا ہنگری کا ایک حصہ ہے اسمیں بھی جرمنی کی کثرت سے آبادی ہے اسکو بھی جرمنی سے ملحق کرنا ہر ہٹلر کا مشن ہے اور وہ اسکو پورا کر کے رہے گا.

آسٹرین چانسلر ڈاکٹر شسشنگ نے دست برداری سے پہلے براڈ کاسٹ کے ذریعہ دنیا کو اس حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا کہ "ہمیں طاقت کے آگے جھکنا پڑا".

مسولینی (اٹلی) کو حبش پر قبضہ کرنے کے لئے خونریز جنگ کرنا پڑی. جاپان کو چین سے لڑتے مہینوں گزر گئے مگر ہر ہٹلر نے دنیا کو ایک کرامت دکھادی کہ فریقین کے جان و مال کا ایک ذرہ برابر نقصان کے بغیر آسٹریا پر قبضہ ہو گیا یہ انقلاب اور جنگ اگرچہ پر امن تھے مگر یہ حقیقت باقی رہ جاتی ہے کہ اس پر امن انقلاب نے دنیا کی کمزور قوتوں کی آزادی کے لئے ایک نیا خطرہ پیدا کر دیا ہے.

اٹلی نے حبش کو برائے نام الٹی میٹم دیا اور اس پر چڑھائی کرنے کے اسباب واضح کئے. جاپان نے الٹی میٹم کی رسم پوری کئے بغیر ہی دھاوا بول دیا.

مگر جرمنی نے مخالف کو اپنی حفاظت کا موقع دیئے بغیر ہی اس پر دھاوا بولکر قبضہ کر لیا اس سے ایک بات صاف ظاہر ہے کہ طاقتور سرحد کے حکمرانوں کے منصوبوں کو کسقدر وسعت حاصل ہے اور کمزور ملکوں کی ہستی کس قدر حباب صفت ہے، حقیقت یہ ہے کہ آسٹریا پر جرمنی کا قبضہ اتنا اچانک اور اتفاقیہ نہیں کہ جسقدر عام طور پر سمجھا جاتا ہے ہر ہٹلر نے مسولینی کو اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ وہ جنگ عظیم کے بعد ہی یہ طے کر چکے تھے کہ فرانس اور اٹلی کے ساتھ جرمنی سرحد کہاں سے کہاں تک ہونا چاہیئے.

رائن لینڈ کو واپس لینے کے بعد فرانس کے ساتھ سرحد واضح ہو گئی اور اب آسٹریا پر قبضہ کرنے کے بعد جرمنی کی سرحد اٹلی تک پہونچ گئی.

آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر ڈلفس نے جرمنی اور اٹلی کے قوتوں کو ایک دوسرے کے خلاف کر کے آسٹریا کی آزادی کو برقرار رکھا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آسٹریا کے نازیوں نے ڈاکٹر موصوف کو قتل کر دیا. اس کے بعد ڈاکٹر شسشنگ چانسلر ہے مگر یہ اس مشن کو پورا نہ کر سکے اور اٹلی و جرمنی میں اتحاد ہو گیا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ آسٹریا کی آزادی ختم ہو گئی.

ناظرین کو ایک بات اور سمجھ لینا چاہیئے کہ جنگ عظیم کے بعد فاتحین نے جرمنی اور آسٹریا ہنگری کو طرح طرح سے کمزور کرنے کی تدبیریں کی تھیں جنکی تہ میں یہ جذبہ پوشیدہ تھا کہ آئندہ انکو کبھی سر اٹھانے کا موقع نہ ملے چنانچہ آسٹریا ہنگری کو جو کہ جنگ سے پیشتر کوہ کارپیتھ سے بحر ایڈریاٹک تک پھیلی ہوئی تھی اور جسکی آبادی ۴ کروڑ کے قریب تھی اسکو ایک طرف تو آسٹریا اور ہنگری کی دو جداگانہ مملکتوں کے درمیان تقسیم کر دیا دوسری طرف اسکے ممالک کے ٹکڑے زیکو سلوویکیا اور یوگوسلادیہ کی جدید مملکتوں کے علاوہ ان دوسری ریاستوں میں بانٹ دیئے تھے جو جنگ عظیم میں اتحادیوں کی حلیف اور مددگار تھیں چنانچہ صلحنامہ سینٹ جرمن کی رو سے آسٹریا نہ صرف ایک چھوٹا سا ملک رہ گیا تھا بلکہ اسکو اسلحہ بندی تک کی اجازت نہ تھی. اسکی فوج چند ہزار تک محدود کر دی گئی تھی. اسکے لئے گولہ بارود کی مقدار بھی بہت محدود رکھی گئی تھی.

اب اگر جرمنی از سر نو مسلح نہ ہوتا تو کم سے کم جرمنی کی طرف سے آسٹریا کی آزادی کو کوئی خطرہ لاحق نہ تھا بلکہ اٹلی طرف سے خطرہ تھا مگر اٹلی تو آسٹریا پر قبضہ کرنے سے یہ خوف رکھتا کہ جرمنی اسکو برداشت نہیں کریگا اس نے حبش پر قبضہ کر لیا اور جرمنی نے اسکو بخوشی منظور کر لیا اسکے معاوضہ میں جرمنی نے آسٹریا پر قبضہ کر لیا اور اٹلی نے اسکو بخوشی منظور کر کے اپنے سر سے احسان کا بار اتار دیا. حبش اور آسٹریا کا مسئلہ اسی لئے بہ آسانی طے ہو گیا کہ اٹلی اور جرمنی میں اتحاد ہو گیا ہے اور چونکہ یہ دونوں ممالک یورپ کی سیاست کے ہر مسئلہ کو ایک ہی زاویہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہو رہے ہیں اسلئے تمام مسائل خود بخود حل ہوتے جاتے ہیں.

اٹلی کا دوسرا مشن یہ ہے کہ وہ بحر روم کو اطالوی جھیل بنا دینا چاہتا ہے اور بحر روم کے مختلف گوشوں پر اپنا قبضہ جمانا چاہتا ہے اس نقطہ نظر کے لئے اٹلی کی شمالی سرحد پر جرمنی ص

آئینۂ کانپور

محرم اور ہولی کانپور میں محرم کی تقریبات اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوگئیں حکام اور پولیس کا انتظام نہایت معقول اور کافی اچھا تھا.

ہولی کا پرلطف اور موسمی تہوار بھی شروع ہو گیا ہے. ۱۵ مارچ کی رات کو ۱۲ بجے ہولی جلائی گئی. رنگ کھیلا جا رہا ہے مگر ذرا احتیاط کے ساتھ، ایک بھینا ٹھیلہ بھی نکالا گیا جس میں مزدوروں کی مصیبتوں اور سرمایہ داروں کی فرعونیت کا ذکر ہولی کے گانے کے رنگ میں کیا گیا تھا. ہولی کا میلہ ۲۱ مارچ کو ہوگا.

ہم اہل شہر سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ ہولی کے دن بھی نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ گذاریں گے.

میونسپل بورڈ ۱۵ مارچ ۱۹۳۸ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی. بی. سریواستو چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں کمشنر صاحب کا وہ خط پیش ہوا جو انھوں نے سہ ہنگا ٹیکس لگانے کی صورت میں امدادی انسٹی ٹیوشنوں کی امداد بند کرنے کے رزولیوشن کی بابت بورڈ کو لکھا ہے کہ وہ اپنے اس رزولیوشن پر دوبارہ غور کرے اور فی الحال امداد بند کرنے کی تجویز پر عمل درآمد ملتوی رکھے. اس تحت میں مسٹر نرائن پنڈت رگھبر دیال بھٹ، پنڈت شری رتن شکل مسٹر مصطفےٰ حسین بیرسٹر رائے بہادر بابو رام نرائن گرگ مسٹر ایس. ایم بشیر اور مسٹر وحید احمد نے حصہ لیا اور گرما گرم تقریروں کے بعد یہ مباحثہ ۱۹ مارچ کے لئے ملتوی کر دیا گیا.

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ اس رزولیوشن میں سے یہ حصہ نکال دیا جاوے کہ جو امدادی انسٹی ٹیوشن چندہ نہ لگائیں ان کی امداد بند کر دی جاوے. امدادی اداروں پر جبر کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے.

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ بورڈ اس معاملہ کو نہایت خوش اسلوبی سے طے کرنے کی کوشش کرے گا. اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیگا کہ جس سے کسی مزید چپقلش پیدا ہونے کا خوف ہو.

کانگریس کمیٹیوں کا الکشن ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو شہر اور ضلع وارڈ کانگریس کمیٹی کے ممبروں کی نامزدگی کی تاریخ تھی، اور کانگریس کمیٹی کی طرف سے یہ اطلاع صرف ہندی اخباروں میں شایع ہوئی تھی، مسلمانوں کے علاوہ بہت سے ہندو حضرات بھی جو کہ کانگریس کے ممبر ہیں وہ بھی صرف اردو ہی جانتے ہیں اسلئے انکو اس اطلاع کی خبر بڑی مشکل سے ہو سکی علاوہ اس کے ۱۴ مارچ کا دن تعطیل کا دن نہیں تھا سب دفاتر اور مل کھلے ہوئے تھے. علاوہ اس کے نامزدگی کے دن جو انتظامات تھے انکی بھی تعریف نہیں جا سکتی، فہرست میں نام تلاش کرنا اور نامزدگی کے پرچوں کا حصول میں کچھ آسان نہ تھا. ایک ایک فہرست کے بجائے متعدد فہرستوں کا ہونا بہت ضروری ہے. کم سے کم ایک ہفتہ پہلے نامزدگی کی تاریخ کا اہل شہر کو علم ہونا ضروری ہے بذریعہ اطلاع اردو ہندی اشتہارات اور اخبارات میں شایع ہونا چاہیئے. ہم نے یہ شکایت اسلئے کی ہے تاکہ آئندہ اس قسم کے باتوں کی احتیاط کی جائے.

لیبر تحقیقاتی کمیٹی پروفیسر ایس کے رودرا اور مسٹر سوبارا و ممبران لیبر تحقیقاتی کمیٹی نے آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت سے ملاقات کر کے انکو یقین دلایا ہے کہ رپورٹ آئندہ ہفتہ تک ضرور تیار ہو جائے گی.

رپورٹ کا خاکہ تیار ہو گیا ہے اور ممبران کمیٹی نے یہ خاکہ بابو راجیندر پرشاد چیرمین کمیٹی کو بھی دکھایا ہے کہ جنھوں نے رپورٹ کی بنیادی اصول کو پسند کیا ہے.

افغانی میوہ افغانستان کے خشک میوہ کی تجارت اس وقت تک مہاجنوں کے قبضہ قدرت میں تھی اور مہاجنوں کا جو طرز عمل اور سود در سود کی جو لعنت ہے اس سے تقریباً ہر شخص واقف ہے اسی لئے حکومت یوپی احمد ڈ ایکٹ اور حال میں حکومت مدراس نے ایک بل پاس کیا ہے. بہر حال انہی حالات کے پیش نظر حکومت افغانستان نے ایک افغان ... بنا دیا ہے جسکے ہاتھ میں میوہ کی تجارت ہوگی چونکہ اس اسکیم سے افغانیوں کو فائدہ اور مہاجنوں کو نقصان ہوگا اسلئے اس ہشیار قوم نے اس سوال کو ملکی اور غیر ملکی سوال بنا دیا چنانچہ اس سلسلہ میں کانپور کرانہ بازار میں بھی کئی روز ہڑتال رہی، کہا جاتا ہے کہ اس ہڑتال اور بائیکاٹ کے سلسلہ میں لوکل کانگریس کمیٹی کا بھی ہاتھ ہے ہم کو اس کے متعلق کچھ زیادہ علم نہیں اور نہ ہم اس کا یقین کرتے ہیں اور اگر ایسا ہے تو ہمارے نزدیک کانگریس کی یہ روش حد درجہ افسوسناک ہے اور اسکو اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی ضرورت ہے

تھرڈ کانپور ایمبولینس ڈویژن ۱۳ مارچ کو تھرڈ کانپور ایمبولنس ڈویژن کے تین اسکواڈ مسٹر نشیر محمد خالف صاحب ایمبولینس افسر کی نگرانی میں محرم کے جلوس میں، ۱۰ بجے دن سے ۷ بجے شام تک برابر گشت کرتے رہے تاکہ زخمیوں کی فوری امداد عمل میں لائی جاوے حفظ ماتقدم کے خیال سے میونسپل ایمبولنس کار بھی جہاں تمام دن موجود رہی تاکہ بوقت ضرورت زخمیوں کو سول اسپتال میں منتقل کیا جاسکے. ڈاکٹر ایس. این مصرا آنریری لوکل سکریٹری کنٹ جان ایمبولینس کانپور. برانچ مزدور سبھا دفتر گوالٹولی میں جہاں بریگیڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا موجود رہے تاکہ بوقت ضرورت طبی امداد پہونچا سکیں.

ص کے پہونچ جانے سے اٹلی کو ایک خاص تقویت پہونچے گی.

آج سے چار سال پہلے اسٹریسیا میں برطانیہ فرانس اور اٹلی کی جو کانفرنس ہوئی تھی اسمیں یہ راز ظاہر ہو گیا تھا کہ اٹلی کے کیا ارادے اور منصوبے ہیں.

اسکے بعد جرمنی کا دوسرا قدم بڑھے گا اور وہ زیکو سلوویکیا پر قبضہ کرنے کی کوشش کریگا جرمنی کے پاس اب اس پر قبضہ کرنے کے دلائل بھی ہیں اول تو یہ کہ زیکو سلوویکیا میں ۳۱ لاکھ جرمنی آبادی ہے اسکی حفاظت اسکے لئے لازمی اور ضروری ہے اور دوسرے یہ کہ یہ حصہ خود آسٹریا کا ہے اور جبکہ اس نے آسٹریا پر قبضہ کر لیا تو اس پر قبضہ کرنا ضروری ہے. اگرچہ ۱۱ مارچ کو جرمنی زیکو سلوویکیا کی آزادی کا یقین دلا چکا ہے. مگر سیاست کی دنیا میں وعدے وعید کا کیا پوزیشن ہے. اس سے اب ص

... قصابوں کو مطالبا...

ہڑتال تقریباً ۱۰ دن ... اور گوشت بجائے ۵ سیر کے ... ہے بکری کے گوشت والوں ... ذیل ہیں:-

۱- چونگی محصول ۲ فی راس ... وہ بہت زیادہ ہے اسکو کم کیا ... الہ آباد وغیرہ میں فی راس آ...

۲- چونگی گھر موجودہ جگہ سے ... فاصلہ پر قایم کیا جائے.

۳- سلاٹر ہاؤس کمیل گھر میں ... ہوتے ہیں ان کی ہر چیز ... مگر خون ہمکو نہیں ملتا میونسپلٹی ... حاصل کرتی ہے. جو ہمارا قدرتی ... وہ ہمکو ملنا چاہیئے.

۴- یہ کہ سلاٹر ہاؤس کمیل ... کہ جس کے نقشہ سے معلوم ہو ... چھوٹا ہے اسکی توسیع بہت ... سلاٹر ہوس کے متصل اتنا ... بھی ہونا ضروری ہے کہ ہم لوگ ... جانور وہاں کھڑے کر سکیں ... بھی ہو سکے اور جانوروں کو بند ... کوارٹر بھی تعمیر ہو سکیں اور یہ ... کہ اس کے نزدیک گائے کی ... بھی تعمیر ہونا طے ہوا ہے جس کی ... لوگوں کو سخت مشکل کا سامنا ہو ... تجارت کا تعلق ہندو مسلم دونوں ... یکساں ہے اور اس حالت میں ... کتے ذخیرہ میں سے آنتوں کے ... مذبوحہ جانوروں پر لاڈالیں کہ جس ... عام پبلک کا متاثر ہونا ضروری ... ہماری تجارت کو کافی ضرر اور ... کا اندیشہ ہے اسلئے اسکو کسی ... تعمیر کرایا جائے.

ہم سمجھتے ہیں کہ مندرجہ ... انکی تجارت کے لئے نہایت ضروری ... میونسپل بورڈ کو یہ مطالبات فو... چاہیئے.

شادی ہمارے محترم دوست سرجو... کی صاحبزادی سوشیلا ... مسٹر راجیشور دیال آئی. سی. ایس کے ... ۴½ بجے دلکوسیلاش کمپنی میں ہوگی جس ... بھوپال ہزاکسیلنسی گورنر صوبہ یوپی ا... اودہ وغیرہ کی شرکت کی امید کی ...

ہولی ایٹ ہوم مسٹر بی. بی. سریو... میونسپل بورڈ ... ۵ بجے شام کو اپنے بنگلہ پر ہولی کی ...

سبدِ گُل

آسٹریا پر جرمنی نے بلا کسی خونریزی کے قبضہ کر لیا۔ چند گھنٹوں کے اندر نازیوں کی حکومت قائم ہوگئی۔

اب تک لوگوں کو یہ شکایت تھی کہ لیگ آف نیشنز مردہ جماعت ہے۔ لیکن اب اس کی تردید ہوگئی۔ کیونکہ پُر امن انقلابات شروع ہوگئے ہیں۔ آئندہ کسی جنگ میں خون خرابہ کی نوبت نہ پہونچے گی۔

ایک انگریزی معاصر کی سُرخی ہے کہ آسٹریا پر جرمنی کا قبضہ ہونے کے بعد لندن اور پیرس ایک دوسرے سے برابر مل رہے ہیں

خیال فرمایئے کہاں لندن اور کہاں پیرس دونوں آسانی سے کیسے مل سکتے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ حادثہ کسی سیاسی زلزلہ کی وجہ سے ہوا ہے۔

خبر ہے کہ وائنا میں جو نیا کیبنٹ بنا ہے اس میں تمام نازی ہی نازی تو نہیں ہیں البتہ نازیوں کی اکثریت ہے۔ اتنی کسر بھی کیوں باقی رکھی ؎

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رُکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگِ گلو باقی

بمبئی میں تین کوکین فروش گرفتار ہوئے ہیں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ کوکین کی یہ خرید فروخت ایک بین الصوبجاتی سازش کا نتیجہ ہے جس کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری فیڈریشن کے نفاذ سے پہلے ہی کوکین فروش طبقہ نے اپنا فیڈریشن بنا لیا۔

فرانس کی حکومت پھر مستعفی ہوگئی۔ اب تو فرانس کے آئین میں ایک دفعہ کا اضافہ کر لینا چاہیئے کہ کوئی حکومت ایک مہینہ سے زیادہ قایم نہ رہے گی۔

اندور میں جب ہریجنوں کا جلوس ریاستی مندر میں داخل ہونے کے لئے نکلا تو بعض جگہ ان پر پھول پھینکے گئے اور بعض جگہ پتھر گویا اعلےٰ ذات کے ہندوؤں نے کہیں نرم دلی کا اظہار کیا اور کہیں سنگدلی کا۔

مرادآباد کے قریب ایک شہر نکل آیا اب تک بعض لوگ مرادآباد کو طنزاً یا مزاحیہ طور پر مردہ باد کہتے تھے مگر اب اسے زندہ آباد کہنا چاہیئے۔

دہلی میں ایک مقدمہ چل رہا ہے جس کی نوعیت یہ ہے کہ شادی کے لئے دکھائی ۱۹ سال کی لڑکی اور شادی کردی ۵۰ سال کی عورت سے

ڈاکٹر شُشنگ کا استعفےٰ

وائنا ۱۲ مارچ۔ گذشتہ رات آسٹریا کی راجدھانی وائنا میں اچانک نازک صورت حالات پیدا ہوگئی۔ آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر شُشنگ نے مستعفی ہونے کا اعلان کرنے کے ساتھ ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں اہم انکشافات کئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر ہٹلر نے مجھے دھمکی دی ہے کہ "اگر تم نے استعفےٰ نہیں دیا تو جرمنی آسٹریا پر مسلح حملہ کردیگا۔ اور موسیو میکلاس نے مجھے طاقت کے سامنے جھکنے کے لئے حکم دیا۔ جرمنی کا مطالبہ ہے کہ ہر ہٹلر کی مرضی کے مطابق آسٹریا کا کیبنٹ بنایا جائے تقریر ختم کرتے ہوئے ڈاکٹر شُشنگ نے کہا

ادبِ لطیف

مُغنّیہ

از جناب فاضل ندوی گورکھپوری

وہ ایک مُغنّیہ تھی، مُغنّیہ بیچاری دردکی ماری، در بدر ٹھوکریں کھاتی پھرتی تھی، محض پیٹ کی خاطر، اس کے پاس صرف ایک ہارمونیم تھا، جس کے مضراب پر اس کی انگلیاں بہت تیزی سے رقص کرتی تھیں، اُف غضب کا گاتی تھی۔ اس کی رسیلی تانیں میرے زخمِ دل پر بہت کچھ پھاہے کا کام دیتیں، اس کے سُہانے اور میٹھے راگ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے حشر کا نقشہ کھینچ دیا کرتے ہیں۔

میں نے اس کو پہلی بار اس وقت دیکھا تھا جب وہ میرے گھر پر گانے کے لئے آئی۔ میں باہر برآمدہ میں بیٹھا شعر کہنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کی سریلی راگنی میرے کان میں پہونچی۔ میرا خیال بٹ گیا۔ جذبات کا دریا موجیں مارتا ہوا اُمنڈ آیا۔ خیالات میں حشر برپا ہوگیا۔ دیر تک محویت کے عالم میں اس کے گانے کو کان دھرے سنتا رہا میری جیب میں ایک روپیہ تھا۔ میں نے اس کو اس کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے گردن جھکا کر لے لیا۔ کتنی شرمیلی، کتنی معصوم، میں نے اس سے پوچھا کیوں جی یہ تمہارا پیشہ ہے۔ بابوجی اس نے کہا اور اس کی نرگسی خمار آگیں آنکھوں سے شراب چھلکنے لگی۔ اور آنسوؤں کے سیلاب سے وہ شفاف ومرمریں قطرے اس کے رخسار پر موتی بن بن کر ٹپکنے لگے۔ مجھے تعجب ہوا اور کچھ پچھتاوا کہ کیوں میں نے اس سے یہ سوال کیا، بہت رو چکنے کے بعد جب وہ چپ ہوئی تو میں نے کہا مجھے معاف کرنا اگر میں جانتا کہ میرے اس سوال کا تم کو دکھ ہوگا۔ تو کبھی نہ پوچھتا۔ اس نے کہا آپ بڑے ہمدرد واقع ہوئے ہیں بابوجی آپ اس دَور میں پہلے آدمی ہیں جس نے مجھے دلاسا دیا۔ اور یوں تو شباب وحُسن کے خریدار روز ہی ملتے ہیں۔ اتنا کہنے کے بعد وہ پھر رونے لگی وہ صاف اور اچھی زبان میں بولتی تھی اسکو روتا دیکھکر میں بھی رونے لگا پھر میں نے مناسب سمجھا کہ پھر اس سے اصرار سے اس کی داستانِ غم سنوں میں نے اسکو ایک روپیہ اور دیا اور رخصت کردیا وہ چلی گئی پھر میں شعرِ حسن کی گہرائیوں میں ڈوب گیا نیرنگی مجھ پر اثر کرچکی تھی اور میری وہ غزل جسکو میں کہہ رہا تھا مکمل ہوکر ایک شاہکار بن گئی تھی۔

اب کس کا دم ہے جو ہم سے آنکھ ملائے

وائنا ۱۵ مارچ۔ بالکنی پر کھڑے ہوکر ہرہٹلر نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس کے دوران میں فرمایا کہ اہل جرمن کے لئے تاریخ کا ایک نہایت اہم باب کھل گیا ہے۔ اس شہر کے نہ صرف بیس لاکھ باشندے بلکہ ریش کے ۷ کروڑ باشندے آج ہمارے ساتھ ہیں میں خوشی سے پھولا نہیں سماتا ہوں جبکہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ آپ سب لوگوں کا ایک ہی مت ہے۔ خواہ کچھ ہوجائے۔ اب کسی شخص کو یہ ہمت نہیں ہوسکتی کہ وہ جرمن ریش کو موجودہ حالت میں کچل سکے یا اس کے حصے بخرے کرسکے۔ اس عہد کو کوئی طاقت یا کوئی دھمکی یا کوئی ضرورت نہیں توڑ سکتی کیونکہ کنگسبرگ سے کالگنی تک اور ہمبرگ سے لے کر وائنا تک سب لوگ ایک ہیں۔

عالمِ نسواں

پردہ ہماری غیرت وحمیت کا ضامن ہے،

از ہمشیرہ مقبول احمد صاحب حیدرآباد دکن

پردہ ہم مستورات کے لئے بہت ضروری فرض ہے۔ ضروری پردے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ بالکل چاردیواری ہی میں بند رہو۔ بلکہ صرف اس قدر جس قدر خدا اور رسول نے حکم دیا ہے۔ مصری، عربی خاتونیں نقاب پوش نکلتی ہیں۔ ہمارے یہاں کا پردا بُرا ہے اور قید بے زنجیر، ہربات شریعت پر ہو۔ اور اعتدال کے ساتھ ہو تو مناسب ہے۔ نہ تو عورتیں منھ کھولے کوچہ بازار میں پھریں اور نہ اس قدر قید رہیں کہ گاڑی پر باپ بھائی یا شوہر کے ساتھ بھی ہواخوری تک کو نہ جائیں کبھی تازی ہوا نصیب نہ ہو۔ ہم نے سوائے ہندوستان کے اور کہیں یہ دستور نہیں دیکھا کہ عورتیں گھر کے باہر قدم ہی نہ رکھیں یہ عارضہ لا دوا تو بس ہمارے ہندوستان ہی میں پھیلا ہے کہ شرع کے احکام کو چھوڑ کر ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنالی ہے۔ شرعی پردہ کا خیال رکھنا اہل اسلام کو ضروری ہے۔ اس سے زیادہ غلطی ہے اور پردہ یہ بھی نہیں کہ کھلے منھ بازاروں میں پھریں۔ چنانچہ ایک بہن کو میں نے بازار میں جاتے دیکھا کہ نام کو اس نے برقعہ پہن رکھا تھا اور تمام مقامات زینت بے پردہ تھے۔

اسی طرح ایک دفعہ میں اپنی ایک سہیلی کے ہاں گئی۔ ان کے ہاں اور بھی مہمان آنے والے تھے وہ ان کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ کہ اتنے میں ایک فٹن آئی۔ اس میں سے دو عورتیں انگریزی طرز معاشرت کی اتریں اور ہمارے ساتھ شیک ہینڈ کرتی اندر داخل ہوئیں میں نے اُن سے دریافت کیا کہ آپ نے کہاں تک تعلیم پائی ہے؟ انہوں نے کہا انٹرنس تک۔ میں یہ لفظ سنکر بہت خوش ہوئی کہ شکر ہے خداوند تعالےٰ کا کہ اب ہمارے ہندوستان میں بھی تعلیم کا کچھ چرچا ہو چلا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس بات سے مجھے سخت رنج ہوا کہ وہ پردہ سے بالکل بے بہرہ تھیں۔

عورتیں ذرا زیادہ تعلیم پاتی ہیں تو اپنا مذہب چھوڑ کر یوروپین لیڈیز کی تقلید کرنی شروع کرتی ہیں۔ بعض لوگ اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ لڑکیوں کو پڑھانا نہیں چاہیئے۔ وہ تعلیم پاکر پردہ چھوڑ دیتی ہیں۔ اور آزادی پسند طبیعت ان کی ہوجاتی ہے۔ بس بعض والدین اپنی لڑکیوں کو تعلیم نہیں دیتے۔ وہ بیچاریاں بغیر تعلیم کے جاہل ہی رہتی ہیں۔ بس اگر عورتیں تعلیم پاکر پردہ نہ چھوڑیں تو ہماری تعلیم نسواں بدنام نہ ہو۔ اگر کسی بہن کو اس مضمون میں کوئی لفظ بُرا معلوم ہو تو میں واپس لینے کے لئے تیار ہوں

بہار کے سات اور سیاسی قیدی رہا ہوگئے

پٹنہ ۱۵ مارچ۔ کل سات سیاسی قیدیوں کے ایک اور جتھے کو جنکی رہائی کے لئے احکام جاری ہوچکے ہیں، ہزاری باغ سنٹرل جیل سے یہاں لایا گیا۔ آج رات ان قیدیوں کو ان کے وطن پہنچا دیا گیا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس سے پیشتر حکومت دس اور قیدیوں کو رہا کرچکی ہے۔ ان سات قیدیوں میں سے کیدار منی شکل کو ۱۹۳۱ء میں مولینا کے ڈاکہ کے مقدمہ کے سلسلہ میں ۱۰ سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ بشیام دیو نرائن کو ۱۹۳۲ء میں مقدمہ سازش پٹنہ کے سلسلہ میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی تھی۔ دیانند جھا ڈسٹور کانت مصر و برہم دیو ٹھاکر چندر کانت مصر کو ۱۹۳۶ء میں گندھراج بم کیس کے سلسلہ میں ۱۲ سال کے لئے کالے پانی کی سزا ہوئی تھی۔ اور ستیہ نرائن مصر کو ۱۹۳۷ء میں سٹن گھاٹ بم کیس کے سلسلہ میں ۴½ سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔

توقع کی جاتی ہے کہ باقی ۱۰ سیاسی قیدی بھی جنمیں کمل ناتھ تواری اسیر مقدمہ سازش پنجاب بھی شامل ہیں جنھیں حال ہی میں پنجاب سے بھاگلپور جیل لایا گیا ہے۔ عنقریب ہی رہا کردیئے جائیں گے۔

بچوں کی دُنیا

ماں اور بیٹی

از بہن صفیہ

ایک غریب عورت تھی۔ جس کے ایک بچہ تھا، اسے کسی نے ترس کھا کر کچھ روپے دے دیئے جس سے اس نے بچوں کی ایک گاڑی خریدی اور اس میں اپنی پیاری ننھی سی بچی کو بٹھا کر وہ روز باغ کی طرف جاتی تھی۔

اگرچہ یہ ننھی بچی چھوٹی سی تھی مگر وہ چاروں طرف دیکھتی تھی۔ اور ہنس ہنس کر اپنی ماں سے ایک ایسی بولی میں جسے ماں اور بچہ ہی سمجھتا ہے۔ باتیں کیا کرتی تھی۔

ایک دن وہ ایک ایسی سڑک پر جارہی تھیں جہاں سے ایک سڑک شہر کی طرف جاتی تھی اور دوسرا راستہ جنگل کی طرف۔

ماں نے سڑک پر کسی کے میں میں کرنے کی آواز سنی، پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بہت دُبلی پتلی بکری اور اس کی چھوٹی سی بیٹی سڑک پر گذر رہی ہے۔ یہ بکری بھی بہت ہی دبلی پتلی تھی اور لوگ دیکھکر ترس کھاتے تھے۔ شاید اس کا مالک اسے کھانے کے لئے پوری طرح نہ دیتا تھا۔ ایک لڑکا جو شہر سے واپس آرہا تھا اس کے ساتھ تھا۔ اور وہ اسے جنگل کی طرف جہاں اس کا گھر ہوگا واپس لئے جارہا تھا۔ بکری کے ننھے بچے سے چلا نہیں جارہا تھا، وہ بہت ہی چھوٹا تھا اور چلتے چلتے اس کی ٹانگیں لڑکھڑا جاتی تھیں۔

یکایک وہ بچہ چلتے چلتے گر پڑا اور بلبلا کر چیخنے لگا۔

غریب عورت کو اس پر بہت ترس آیا اور اس نے لڑکے سے کچھ باتیں کیں اور یقین جانو اس نے اپنے بچے کو گاڑی میں سے نکالکر بکری کے بچے کو اس میں بٹھا دیا اور اپنے بچہ کو گود میں لے کر لڑکے کے ساتھ جنگل کی طرف چلی، پہلے تو بکری بہت پریشان ہوئی اور کچھ ممیائی۔ مگر خیر آخرکار وہ گاڑی کے ساتھ ساتھ جہاں اس کا بچہ بیٹھا ہوا تھا چلنے لگی۔ تھوڑی دیر میں یہ لوگ لڑکے کے گھر پر جو جنگل میں تھا پہنچ گئے۔ اور بکری کے بچے کو اس کے گھر پہونچا دیا۔

بے شک غریبوں کے دل امیروں کے دل سے بہت زیادہ رحم اور دیا کا مادہ رکھتے ہیں۔

امیر وہی ہے جو آدمیوں اور انسانوں سب پر دیا رکھے۔ اور سب کے ساتھ نیکی اور بھلائی سے پیش آئے۔

پردۂ فلم

فلم پروڈیوسروں سے خطاب

(از مس برج رانی فلم اسٹار بمبئی)

ٹاپ لائیٹ کے نیچے بن لائٹ کے سامنے اور سائنڈ لائیٹس کے کسی گوشے میں ہمارے چکتے ہوئے لباسوں کو بھڑکیلے زیورات کو اور دیدہ زیب میک اپ کو فلم کی کامیابی کے لئے اٹل نہ سمجھئے۔ یہ بڑے بڑے سٹینگ یہ شاہانہ سازوسامان، یہ قیمتی کیمرے اور صدا بندی کے یہ جدید آلات اس وقت تک آپ کی کامیابی کے ضامن نہیں بن سکتے۔ جب تک کہ اداکاروں سے کام لینے کا خاطر خواہ بندوبست نہیں کردیں گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے افسانے مکالمے اور گانے ہندوستان کے بہترین دماغ کی تخلیق ہیں۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ آپ کا خیال ہے کہ آپ کے اسٹاف میں نہایت تجربہ کار ٹکنیشین اپنے فرائض کو انجام دے رہے ہیں۔ یہ بھی قرین قیاس ہوسکتا ہے اکثریت آپ کی اس بات کو بھی تسلیم کرلے گی کہ آپ نے نہایت کامیاب اداکاروں کو اپنی فلم میں منتخب کیا ہے۔ اور اس بات سے بھی کسی کو انکار نہیں ہوگا کہ آپ کا اسٹوڈیو انواع اقسام کے سامان سے مالامال ہے۔ چھوٹی سے لے کر بڑی تک ہر ایک ضرورت نہایت سہولت کے ساتھ چشم زدن میں پوری ہوسکتی ہے۔ لیکن ہماری آواز پر بھی تو توجہ دیجئے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ "آپ اداکاروں سے کام لینے کے ڈھنگ سیکھئے"۔

رات پالی اور دن پالی، آوٹ ڈور اور ان ڈور شوٹنگ آپکا فرمانا بجا اور درست ہے۔ ہم آپکا کام اور اپنا فرض منصبی نہایت انہماک کے ساتھ رات کو اور دن کو، جنگلات میں اور اسٹوڈیو میں انجام دیتے رہتے ہیں لیکن اس پر بھی ہم اپنے دل کی خاموش زبان سے یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ اداکاروں سے کام لینے کا طریقہ سیکھئے"۔

آپ اپنا روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں فلم کمپنی کے ہر ایک محکمہ کی دیکھ بھال میں دن کو دن اور رات کو رات نہیں سمجھتے ڈسٹری بیوٹرس سے خاطر خواہ منافع حاصل کرنے سے زیادہ آپ کو فلم کی کامیابی کا خیال ہے لیکن فلم کی تکمیل کے بعد آپ کو مایوسی اور ناکامی سے کیوں دوچار ہونا پڑتا ہے اس کا جواب صرف یہ ہے کہ آج تک آپ نے ہمارے اس جملے پر توجہ نہیں فرمائی ہے کہ "اداکاروں سے کام لینے کا طریقہ سیکھئے"۔

آپ جانتے ہیں اور دنیا جانتی ہے کہ ہم آپکی کمپنی میں بحیثیت ایک اداکار کے کام کر رہے ہیں۔ اور تنخواہ بھی باقاعدہ وصول کر رہے ہیں لیکن پھر بھی دل کی خاموش زبان سے یہی کہے چلے جارہے ہیں کہ اداکاروں سے کام لینے کا طریقہ سیکھو"۔

آپ پریشان نہ ہوں اداکاروں سے کام لینے کے لئے آپ کو زحمت گوارا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور کوئی دوڑ دھوپ کرنے کی حاجت نہیں ہے صرف تھوڑی دیر کے لئے دماغی کاوش کی زحمت اٹھانی پڑیگی اور وہ بھی اس لئے کہ اپنی فلم کے لئے کسی قابل ماہر نفسیات ڈائرکٹر کا انتخاب کرلیا جائے آج کل فلمی زوال کا سب سے بڑا سبب ڈائرکٹروں کی طرف سے عدم توجہی ہے آپ امتحاناً ڈائرکٹروں کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دیجئے۔ اور اس کے بعد اداکاروں سے خاطر خواہ کام لیجئے۔

اقوال زرّیں

اپنے نفع نقصان سے دشمنوں کو آگاہ کرنا غایت درجہ کی بیوقوفی ہے۔

اپنے کو بلند رتبہ والا سمجھنا حماقت ہے۔

خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا گویا نعمتوں میں اور اضافہ کرنا ہے۔

کامل بہادر وہ ہے جو دونوں قسم کی ہمت جسمانی اور روحانی رکھتا ہے۔

صفائی تندرستی کی ایک خاص وجہ ہے

مطالعہ کتب کلید کامیابی ہے۔

عقلمند سے عقلمند انسان بھی ایک گنوار سے کچھ نہ کچھ سیکھ سکتا ہے۔

موج تبسّم

ماں۔ (بچہ سے) ذرا دیکھنا نیچے مردانے میں کون گدھا گھس آیا ہے جو ڈھینچو ڈھینچو کر رہا ہے نوکر سے کہو اسے نکال دے۔

بچہ:۔ اماں جان۔ گدھا کہاں سے آیا یہ تو ابا جان گا رہے ہیں۔

بچہ:۔ ابا کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو ہر وقت چلتی رہتی ہے۔

والد:۔ ہاں بیٹا ہے! وہ چیز تمہارے گھر ہی میں موجود ہے۔

بچہ:۔ کہاں ہے۔

والد:۔ تمہاری ماں کی زبان۔

ماں:۔ (بچہ سے) دیکھو میں تم کو روز نصیحت کرتی رہتی ہوں کہ شریر لڑکوں کے ساتھ مت کھیلا کرو تم اس کان سنتے ہو دوسرے کان اڑا دیتے ہو۔

(بچہ) اسی لئے تو خدا نے دو کان عطا کئے ہیں۔

دلچسپ معلومات

فلم اسٹار کی ذاتی فوج

فلم اسٹاروں کے روپیہ خرچ کرنے کے بہت سے طریقے ہیں لیکن عجیب ترین یقیناً وہی ہے جو وکٹر میکگن نے اختیار کیا ہے یہ فلم اسٹار سخت اور جفاکش پارٹ ادا کرنے میں ماہر ہے اس نے ۳۰ ہزار پونڈ ایک ذاتی فوج کے اخراجات کے لئے وقف کر رکھا ہے اس کے پاس سات سو مضبوط آدمیوں کی ایک منظم فوج ہے جو تین سال سے قایم ہے یہ تمام قسم کے دستوں پر مشتمل ہے، ۲۵۰ گھوڑوں کا بریگیڈ اور ۳ ہوائی جہازوں کی طاقت جس کے ۱۵۰ ماہر پائلاٹ ہیں اس فوج کو صرف مشین گن رکھنے کا اختیار نہیں ہے لیکن فوج بہت سخت فوجی قوانین کے تحت رہتی ہے ہر ممبر کو ۱۲ پونڈ فیس داخلہ ادا کرنا پڑتا ہے اور فوجی دستور کے مطابق اپنے گھوڑے اور ہوائی جہاز اور موٹر سائیکل کے اخراجات کا خود کفیل ہونا پڑتا ہے۔

افسانہ

"تم مجھ سے روٹھ گئے ہو"

آہ نسیم! سنگدل نہ ہو۔ بزدِ عشق کے زخمی کا مرہم تمہارا طرز تغافل نہیں بلکہ التفاتِ نازے ہے۔ اگر تم انصاف کی نظر سے غور و خوض کرو گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس مظلوم پر مظالم ہو رہے ہیں اور تمہاری لااعتنائی کس کے لئے سوہان روح ہو رہی ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ تم اپنی دزدیدہ نگاہی سے میرے غنچۂ دل کو نسیم سحری کی طرح ترادت پہنچایا کرتی تھیں۔ مگر آج وہی غنچہ باد سموم کے جھونکوں سے بجائے شگفتہ ہونے کے مرجھایا جا رہا ہے۔ میری امیدوں کی کشتی ساحل پر پہنچنے سے پیشتر ہی بحر امواج کے تھپیڑوں سے تہ و بالا ہو رہی ہے لیکن اس کے غرق ہو جانے کا غم تردد و فکر کسکو ہونا چاہیے جسکو میں ہی خود سمجھ نہیں سکتا۔ دن کی روشنی بھی میرے لئے شب دیجور کی بھیانک سیاہی کی طرح نظر آ رہی ہے اب میرے لئے دنیا میں کوئی چیز بھی فرحت بخش نہیں نظر آتی۔ بلکہ یوں کہو کہ دنیا میرے لئے آلام مصائب کی معین و معاون مرکز بن گئی ہے۔ حسرت یاس کے عمیق پر وہ صدمات ڈھائے جا رہے ہیں کہ جس سے سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی ٹیس لگے بغیر نہیں رہ سکتی۔ مگر تمہارا رقیق القلب نہ پسیجنا تھا نہ پسیجا۔

اس اندھی بیت کی اندھی ریت کو حتی الامکان بھول جانے کی کوشش کرتا ہوں مگر میری ساری کوششیں موہوم مسہم ہو جاتی ہیں۔ تمہاری جارح یاد روز روشن کی طرح تر و تازہ ہو کر سوز و گداز کی نشو نما کر رہی ہے۔ میرا ضمیر میرے تابع نہیں بلکہ میں ضمیر کے تابع ہو چکا ہوں "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"۔ کے مصداق میری حالت ہے۔ اس پر بھی تمہاری جفاؤں میں سرمو تفاوت نہیں ہوا۔ آخر دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت تو نہیں ہے۔ جو تکلیف نہ ہو جب آہ و زاری سے فراغت پاتا ہوں۔ تو باغ کی طرف نکل جاتا ہوں۔ تاکہ باغ کے خوشرنگ گلاب کے پھولوں کی نکہت جس سے مشام جاں معطر ہو جاتا ہے لطف اندوز ہونے اور تمہاری یاد دل سے مٹانے کے لئے جاتا ہوں۔ مگر افسوس وہاں کچھ اور ہی دلخراش کن سماں ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ گلاب کے شیدائی بلبل ہزار داستان اپنی سریلی آواز کے نغمے الاپتے ہوئے گلاب کے پھولوں پر تصدق و شیدا ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بس اسوقت تمہاری یاد از سر نو تازہ ہو کر چنگاری کی طرح سوزش پیدا کرتی ہے جس سے مجھ پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ مجھے دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں ہوتی جب میں اپنی بیہوشی سے نیم ہوش میں آتا ہوں تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم میرے بازو پر بیٹھی ہوئی ہو میں اسی تصور بے قیاس میں تمہیں آغوش میں لے کر تمہارے گلابی رخساروں اور نازک لبوں پر اپنے لبوں کو منطبق کر کے گرم بوسے لینے کی خوشی میں لپکتا ہوں مگر گلاب کے خار بے درد سے میرے ہاتھ زخمی ہو جاتے ہیں اور خون بہنے لگتا ہے اور خون کے قطرے اس گلاب کے تھالے کی زمین میں جذب ہو جاتے ہیں۔ تمہارے تصور میں اتنا فائدہ ہے کہ گلاب کا درخت تقویت حاصل کرتا ہے۔

آہ نسیم! تم شمع تھیں اور میں پروانہ۔ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ شمع جلتی بھی ہے اور جلاتی بھی ہے۔ میری دلی خوشی تھی کہ میں تمہارے عشق و محبت میں جلتا رہتا۔ مگر اس جلنے سے آج کے جلنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے وہ تمناؤں حسرتوں، امید و بیم عشق و محبت کا جلنا تھا جو آج کے جلنے سے بدرجہا بہتر تھا۔

نسیم۔ وہ دن رہ رہ کر خون کے آنسو رلا رہے ہیں کہ تمہاری سیاہ مژگاں والی آہو جیسی آنکھیں ناوک ناز بنکر اس امید و حسرت کے مجسمہ پر پڑا کرتی تھیں۔ میرے دل و دماغ پر منقش ہیں۔ جن کے نقوش تا دم زیست مٹ نہیں سکتے۔

سبھاش چندر بوس کا خطبۂ صدارت

(۳)

تعمیری پروگرام

ہمارا تعمیری پروگرام کیا ہوگا۔ اس کے بارے میں مفصل اسکیم تبلانا قبل از وقت ہے لیکن ہم چند خاص خاص باتوں پر غور کر سکتے ہیں۔ جنکے مطابق ہماری سوشیل تعمیر عمل میں آئیگی۔ اس میں مجھے ذرا بھی شبہ نہیں کہ غربت جہالت اور امراض کو دور کرنے اور سائینٹفک طریقوں سے پیدا کرنے اور تقسیم کرنے کے متعلق ہمارے خاص قومی مسائل سوشلسٹ طریقوں پر طے کئے جائیں گے۔ ہماری قومی حکومت جو سب سے پہلا کام کرے گی۔ وہ یہ ہوگا کہ تعمیر کے متعلق ایک جامع پروگرام تیار کرنے کے لئے ایک کمشن مقرر کرے۔ ہمارے پروگرام کے دو حصے ہوں گے۔ ایک فوری پروگرام ہوگا اور دوسرا طویل عرصہ کا۔ پروگرام کے پہلے حصے کو تیار کرتے وقت جن فوری مقاصد کو مد نظر رکھا جائے گا۔ وہ تین ہوں گے۔ اول ملک کو اپنے تحفظ کے لئے تیار کرنا۔ دوئم ہندوستان کو متحد کرنا سوئم مقامی اور تمدنی آزادی کے لئے گنجائش چھوڑنا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا اور تیسرا مقصد ایک دوسرے کے متضاد ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ ہم لوگوں میں جسقدر سیاسی ذہانت اور قابلیت ہوگی اُس کو ان دونوں مقصدوں میں مطابقت پیدا کرنے میں استعمال کیا جائے گا۔ ہمیں تمام ہندوستان کو متحد کرنا پڑیگا، تاکہ ہم غیر ملکی حملہ کا مقابلہ کر سکیں۔ ایک مضبوط سنٹرل گورنمنٹ کے ذریعہ ملک کو متحد کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں تمام اقلیت فرقوں کو نیز صوبوں کو تمدن اور نظم و نسق کے معاملات میں ایک بہت بڑی حد تک آزادی دینا ہوگی جب غیر ملکی غلبہ کا بار اُٹھ جائے گا تو ہمیں اپنے لوگوں کو متحد رکھنے کی ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ غیر ملکی حکومت کی وجہ سے ایک حد تک اخلاق میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ اور ہم غیر منظم ہوگئے ہیں۔ قومی اتحاد کو ترقی دینے کے لئے ہمیں اپنی عام زبان اور ایک مشترکہ رسم الخط کو نشو و نما دینا ہوگی۔ نیز بذریعہ جدید قسم کے ایجادات مثلاً ہوائی جہاز ٹیلیفون، ریڈیو، فلم، ٹیلی وژن وغیرہ کی امداد سے ہمیں ہندوستان کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے کے نزدیک لانا پڑیگا اور ایک مشترکہ تعلیمی پالیسی کے ذریعہ ہمیں تمام آبادی میں ایک عام جذبہ پیدا کرنا پڑے گا۔

قومی زبان

جہاں تک ہماری عام زبان کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہندی اور اُردو کے درمیان فرق مصنوعی ہے۔ سب سے زیادہ قدرتی عام زبان دونوں زبانوں کا مرکب ہوگی۔ جو کہ ہندوستان کے ایک بڑے حصہ میں روزانہ بولی جاتی ہے اور یہ عام زبان ناگری یا اُردو رسم الخط میں سے کسی میں بھی لکھی جا سکتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں بہت سے لوگوں کی یہ پُر زور رائے ہے کہ ان دونوں میں سے ایک رسم الخط رہنے دیا جائے۔ لیکن ہماری پالیسی ایک کو خارج کرنا اور ایک کو برقرار رکھنا نہیں ہوگی۔ ہم ان دونوں رسم الخطوں کے استعمال کرنے کی پوری آزادی دیں گے اس کے ساتھ ساتھ میرا خیال ہے کہ اس کا بہترین اور انتہائی حل ایک ایسے رسم الخط کو اختیار کرنا ہوگا جس سے باقی دنیا اور ہمارے درمیان ایک نزدیکی تعلق پیدا ہو سکے شاید ہمارے بعض بھائی گھبرائیں گے۔ جبکہ وہ یہ سُنیں گے کہ رومن رسم الخط اختیار کرنے کی تجویز ہے لیکن میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ سائینٹفک اور تاریخی نقطۂ نظر سے اس سلسلہ پر غور کریں۔ اگر ہم غور کریں گے تو ہمیں فوراً ہی معلوم ہو جائے گا کہ کسی رسم الخط میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جسکو ہاتھ ہی لگانا مناسب نہ ہو۔

ہمیں معلوم ہے کہ ناگری رسم الخط ترقی کے متعدد دوروں سے گزر چکا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے زیادہ تر صوبے ایسے ہیں جن کا اپنا اپنا رسم الخط ہے۔ اُردو رسم الخط کا جہاں تک تعلق ہے اس کو ہندوستان میں اُردو بولنے والے لوگ ہی استعمال کرتے ہیں اور پنجاب و سندھ وغیرہ میں ہندو اور مسلمان دونوں استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کے اختلاف کی صورت میں ایک مشترکہ رسم الخط کی ضرورت ہے جو سائینٹفک اور غیر جانبدارانہ اسپرٹ لئے ہوئے ہو اور ہر ایک قسم کے تعصب سے مبرا ہو۔ کسی زمانہ میں میرا بھی یہ خیال تھا کہ کسی غیر ملکی رسم الخط کو اختیار کرنا قومیت کے منافی ہے۔ لیکن ۱۹۳۴ء میں سفر ترکی نے میرے خیالات کو تبدیل کر دیا اسوقت پہلی بار میں نے یہ محسوس کیا کہ تمام دنیا کی طرح ایک ہی رسم الخط رکھنے میں کس قدر فائدہ ہے جہاں تک ہمارے ملک کے عام لوگوں کا تعلق ہے ان میں سے ۹۰ فیصدی ناخواندہ ہیں اور وہ کسی بھی رسم الخط سے واقف نہیں ہیں۔ لہذا ان کے لئے یہ معاملہ چنداں اہمیت نہیں رکھتا کہ کونسا رسم الخط رائج کیا جائے۔ علاوہ بریں رومن رسم الخط رائج کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ عوام یوروپین زبان سے واقف ہو جائیں گے۔ مجھے اس بات کا بخوبی علم ہے کہ ہمارے ملک میں رومن رسم الخط رائج کرنے کو شروع شروع میں کسقدر ناپسندیدگی سے دیکھا جائے گا۔ تاہم میں اپنے ہموطنوں سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ اس مسئلہ کا سب سے زیادہ دانشمندانہ حل کیا ہو سکتا ہے۔

آبادی میں اضافہ کو روکنے کی ضرورت

جہاں تک آزاد ہندوستان کے لئے طویل مدت کے پروگرام کا تعلق ہے سب سے پہلا مسئلہ جسکو حل کرنا ہے ہماری بڑھتی ہوئی آبادی کا ہے۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ میں اس جگہ اس خیالی مسئلہ پر بحث کروں۔ آیا ہندوستان کی آبادی ضرورت سے زیادہ ہے یا نہیں؟ میں تو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں جہاں افلاس فاقہ کشی اور امراض بکثرت موجود ہیں ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ صرف دس سال کے اندر ہماری آبادی میں ۳ کروڑ کا اضافہ ہو جائے۔ اگر گزشتہ سالوں کی سی طرح ہماری آبادی میں اضافہ ہوتا رہا تو بہت ممکن ہے ہماری ساری تدبیریں بیکار ثابت ہوں۔ لہذا یہ امر پسندیدہ ہوگا کہ ہم اسوقت تک اپنی آبادی کو محدود رکھیں جب تک کہ ہم ان لوگوں کو کھانا کپڑا اور تعلیم مہیا نہ کر سکیں جو کہ پہلے سے موجود ہیں۔ میرا یہ منشا نہیں ہے کہ میں اس جگہ یہ بتاؤں کہ آبادی کو مزید اضافہ کو روکنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں۔ تاہم میں اس بات پر زور دونگا۔ کہ اس مسئلہ کی جانب پبلک کی توجہ مبذول کرائی جائے۔

افلاس

تعمیر کے سلسلہ میں ہمارا خاص مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے ملک سے افلاس کو کیونکر دور کریں اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اراضی کے سسٹم میں انتہا پسندانہ اصلاح کی جائے اور زمینداری سسٹم کو منسوخ کیا جائے ہمیں کسانوں کی مقروضیت کو بھی دور کرنا ہوگا اور دیہاتیوں کے لئے سستی شرح پر قرضہ دینے کا انتظام کرنا ہوگا، خریداروں اور پیدا کرنے والوں دونوں کے فائدہ کے لئے تحریک امداد باہمی میں توسیع کرنا لازمی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ہم سائینٹفک اصولوں کی بنا پر کاشت کریں تاکہ زرعی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔

قوم کو پریسیڈنسی کا بیش بہا عطیہ

کلکتہ ۱۱ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ راشٹرپتی شری یت شبھاش چندر بوس اور ان کے بھائیوں نے اپنا کنٹنگ ہاؤس قوم کو دان کر دیا ہے یہ عمارت راشٹرپتی کے پتا سورگیہ جانکی ناتھ بوس نے تعمیر کرائی تھی جس میں کئی لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا یہ عمارت دو ایکڑ قطعہ آراضی پر شہر کے ایک عالیشان محلہ میں آباد ہے۔

عمارت کا ہبہ نامہ انڈین نیشنل کانگریس کے حق میں کیا جائے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عمارت اڑیسہ پراونشل کانگریس کمیٹی کے دفتر کے طور پر استعمال کی جائے گی۔

پانچ اور سیاسی قیدی چھوڑ دیئے

لکھنؤ ۱۱ مارچ۔ آج صبح پانچ اور سیاسی قیدیوں کو جن کے نام مسٹر جگدیش نرائن اے۔ ٹی گنگولی ، بلیشور، کامتا پرشاد اور نگم ہیں اپنے ضلع کی جیلوں سے یہاں لایا گیا اور رہا کر دیا گیا باقی تینوں سیاسی اسیروں کو اگلے ہفتہ رہا کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر نگم پہلے ہی آزمائشی طور پر رہا تھے۔

حکومت آسام بھی قیدیوں کو چھوڑیگی

شیلانگ ۱۱ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ نیک چلن قیدیوں کو عارضی طور پر مشروط رہائی دینے کی اسکیم تیار کرنے کے لئے مسٹر ایم۔ این حسین آئی۔ سی۔ ایس کو اسپشل ڈیوٹی پر مقرر کیا گیا ہے۔

ایک عورت کی افسوسناک موت

دہلی ۱۱ مارچ۔ مہرولی سے اطلاع ملی ہے کہ ایک ... عورت کا پاؤں پھسلنے سے وہ کنوئیں ...

مہاتما جی اپریل میں دہلی آئینگے

واردھا ۱۴ر مارچ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دورۂ بنگال کے بعد مہاتما جی اپریل کے شروع ہفتہ میں دہلی تشریف لائیں گے اور کچھ روز یہاں قیام فرمائیں گے۔ اس دوران میں آپ کی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند سے دوسری ملاقات ہوگی۔ آپ کی صحت نے اجازت دی تو آپ اس کے بعد صوبہ سرحد تشریف لے جائیں گے۔

گورنر بہار یو۔پی میں

لکھنؤ ۱۲ر مارچ۔ گورنر بہار سر ہارس ہیلیٹ آج صبح لکھنؤ پہونچے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی آمد گورنر یو۔پی سر ہیری ہیگ سے ملاقات کے لئے ہے۔ چونکہ خیال ہے کہ دونوں صوبوں میں وزارتی جمود ہوچکا ہے لہذا اس ملاقات کی بہت اہمیت ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ملاقات آئندہ طرزِ عمل کے متعلق ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس پرائیوٹ کانفرنس میں چند اعلیٰ افسر بھی شریک ہوں گے۔

میں روک دیا۔ لندن کے مغربی علاقہ میں بہت دیر تک ٹریفک میں گڑبڑ رہی۔

آسٹریا کی فوج کو جرمن فوج میں شامل کرلیا گیا

وائنا ۱۴ر مارچ۔ آسٹریا کو جرمنی کے ساتھ ملانے کے متعلق ایک نیا قانون بنایا گیا ہے۔ جو فیڈرل آئینی قانون کہلائیگا۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ (۱) آسٹریا جرمن ریش کے اندر ایک اسٹیٹ رہے گی (۲) ۱۰ر اپریل ۱۹۳۸ء کو جرمن ریش میں آسٹریا کو شامل کرنے کے متعلق آسٹریا جرمن مرد اور عورتوں کی آزاد مگر خفیہ رائے لی جائے گی۔

آسٹریا میں تقریباً ۵۰ ہزار جرمن سپاہ پہنچ چکی ہے۔

ہر ہٹلر نے آسٹریا کی فوج کو جرمن فوج میں شامل کرلیا ہے اور واں بوک کو اسکا کمانڈر مقرر کردیا ہے ہر ہٹلر نے اعلان کیا ہے:

آسٹریا کی فوج کے تمام ممبروں کو فوراً ہی حلف اٹھانا ہوگا جس میں مجھے اپنا کمانڈر انچیف تسلیم کیا جائے گا۔

آسٹریا کی سپاہ کی تعداد ۳۰ ہزار ہے لندن، پیرس اور پراگو سے آسٹریا کے وزرا واپس بلالئے گئے ہیں۔

ہر ہٹلر نے سائنور مسولینی کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں آسٹریا کے متعلق ان کے رویہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ پیغام میں لکھا ہے کہ میں اسکو کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔

دارالعوام میں بیان

لندن کی اطلاع ہے کہ آج شام کو دارالعوام اور دارالامراء میں حکومت کی جانب سے آسٹریا کی صورت حالات کے متعلق ایک طویل بیان دیا جائے گا۔ وائنا میں مقیم برطانی سفیر کو لندن بھیجکر صورت حالات پر روشنی ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔ وزیر اعظم اور لارڈ ہیلی فیکس نے کل تمام دن بیان تیار کیا۔

فرانسیسی سفیر اور زیکوسلاویہ کے وزیر نے کل دفتر خارجیہ میں افسروں سے ملاقات کی ٹرافلگر سکوائر میں بیس ہزار اشخاص کا ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں آسٹریا پر جرمنی کے حملہ کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ اور حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جرمنی اور اٹلی کے ساتھ گفت و شنید بند کردے جب تک آسٹریا سے جرمن فوجیں واپس نہ بلالی جائیں۔ جلسہ کے بعد ایک جلوس نکالا گیا جو جرمن سفارت خانہ کی جانب روانہ ہوا مگر اسکو پولیس نے راستہ ہی

افسانہ

بقیہ صفحہ (۴)

نسیم۔ دل وجان سے پیارے معشوق میرے جذبات عشق کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ مجھ میں اتنی سکت کہاں جو تمہیں سمجھاؤں مگر بھی حتی الوسع تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں تمہارے سرخ لبوں کے تبسم سے میرا پیمانۂ محبت لبریز ہوگیا تھا مگر افسوس تم نے اس کو جلد ہی چھلکتا چور کر دیا۔ تمہارا مجھ سے روٹھ جانے کا سبب ایک روز صبح سویرے جبکہ سورج کی روپہلی سنہری۔ سرخی مائل روشنی فضائے بسیط پر پھیل رہی تھی۔ تم لباس فاخرہ پہنکر اپنی دراز سیاہ زلفوں کو فضائے بسیط میں پھیلائے ہوئے کھڑی تھیں۔ میں روزمرہ کی طرح تمہارے دید کا متمنی وقت معینہ پر آپہنچا۔ اور تم اپنے رخت شبہیل سے مجھکو محو وجد بنانے کی خاطر نازو انداز سے کھڑی میرا انتظار کر رہی تھیں۔ سورج کی روشنی تمہارے ابھرے ہوئے گالوں پر غازہ کا کام دے رہی تھی۔ اس وقت تم خرام ناز کے ساتھ نازو انداز میں کھوئی ہوئی بالاخانہ پر ٹہل رہی تھیں تم ایسی کھوئی ہوئی تھیں کہ تھوڑی دیر تک میری طرف متوجہ نہ ہوئیں۔ تمہارے حسن وجمال کو دیکھکر میرا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ مجھ پر شادی ومرگ طاری ہوگئی۔ جب تمہاری نگاہ شوق میری طرف اٹھیں تو میں نے فوراً آنکھیں چار ہونے سے پیشتر ہی اپنی آنکھیں نیچی کر لیں میرا اس سے یہ مقصد تھا کہ کہیں تم شرما نہ جاؤ میں تھوڑی دیر نیچی نظریں کئے ہوئے بے حس وحرکت کھڑا رہا۔ دل میں گدگدی سی ہوئی مگر میں نے تم پر ظاہر نہ کیا۔ بس اسوقت سے شاید تم نے یہ خیال کر لیا کہ میں تم سے محبت نہیں کرتا اور تم روٹھ کر چلی گئیں۔ اس کے بعد میں مرغ بسمل کی طرح تمہارے دیدار کے لئے تڑپتا رہا لیکن ہنوز تمہارا دیدار نصیب نہ ہوا۔

نسیم۔ مجھے تم سے معاً خفا ہو جانے کی امید نہ تھی۔ بس اسوقت سے تمہاری فراغ محبت میں دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرنے کے سوائے اور کچھ نہ تھا۔

نسیم اب بھی تم مجھ مصیبت زدہ پر رحم نہ کرو گی مجھے قوی امید ہے کہ تمہارا دل ضرور اس حالت کے سننے سے بھر آئے گا۔

لو سنو دو تین روز ہوئے ایک موٹر سے ٹکر ہوگئی۔ اور دواخانہ میں بیمار پڑا ہوں اب میری زندگی کی کوئی امید نہیں شاید تمہارے دیدار تک زندہ رہوں۔ اس نیم جانی کی حالت میں مرتعش ہاتھوں سے تمہیں اطلاع دی جا رہی ہے تاکہ تمہارے دیدار کے بعد میری آخری سانس قفس عنصری سے آسانی کے ساتھ پرواز کرے۔ اور تمہارے منہ سے ایکبار وہ آخری الفاظ سن سکوں کہ "پیارے میں تم سے محبت کرتی ہوں" بس اسی کو میں محبت کا انجام سمجھوں گا۔ نسیم میں تمہاری فلاح وبہبودی کی خاطر دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں، ہر حال میں میری یہی دعا ہے کہ خدا تمہیں خوش رکھے۔ (نگارستان)

قرضہ امدادی بل کی منظوری

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ اس کی کانگریسی وزارت کا عظیم الشان کارنامہ وہ بل ہے جو اس نے مدراس کے مقروضوں کو امداد دینے کے لئے پاس کیا۔ اس بل کی رو سے ان لوگوں کا قرضہ معاف ہو جائے گا جو اصل سے دوگنا ادا کر چکے ہیں۔ اس قسم کا بل ہندوستان کی کسی حکومت نے ابھی تک پاس نہیں کیا۔ اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس بل سے صوبہ کے لاکھوں مقروضوں کو فائدہ پہونچے گا۔ اب وائسرائے نے بھی اس بل پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کر دی ہے اور عنقریب ہی اس قانون کا نفاذ ہو جائے گا۔

لکھنؤ میں انجمن شبان المسلمین کا قیام

لکھنؤ ۱۴ مارچ۔ ایک میٹنگ میں شبان المسلمین نامی ایک نئی انجمن سنیوں و شیعوں کے مابین غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے بنائی گئی۔

فرانس جنگ کرنیکو تیار ہے

پیرس ۱۵ مارچ۔ حکومت فرانس نے حکومت زیکوسلاویہ کو مطلع کر دیا ہے کہ اگر زیکوسلوویکیا پر جرمنی نے حملہ کر دیا تو فرانس زیکوسلاویکیا کا ساتھ دیگا۔ موسیو بلم اور موسیو پال بنکر نے پیرس میں مقیم زیکوسلوویکیا کے ساتھ معاہدہ کا اعادہ کیا۔ موسیو کاربن نے حکومت برطانیہ کو بھی اس سے مطلع کر دیا ہے۔ فرانس کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ زیکوسلاویکیا کے ساتھ اس معاہدہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر جرمنی نے زیکوسلوویکیا پر حملہ کیا تو فرانس برطانیہ کے بغیر کسی مشورہ کے ساتھ جرمنی کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دے گا۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ صورت حالات کے خطرناک ہوتے ہی فرانس فوجی اجتماع کا حکم دیدیگا۔ موسیو پال بنکور نے وائنا برگیڈ اور برسلز میں مقیم فرانسیسی سفیروں کو پیرس بلایا ہے اور ان کے ساتھ مشورہ کیا جائے گا۔

صورت حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے موسیو بلم نے اسلحہ جات بڑھانے کے پروگرام کو وسیع کرنے کے لئے مزید قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ موسیو بلم نے ایگزیکیٹو جنرل ورکرز فیڈریشن اور ٹریڈ یونین کے لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ اسلحہ جات تیار کرنے کی رفتار بڑھانے میں امداد کریں۔

آسٹرین کونسل جنرل نے سواستکا جھنڈا لہرانے سے انکار کر دیا اور استعفے دیدیا ہے۔

مزید پانچ سیاسی اسیروں کی رہائی

پٹنہ ۱۵ مارچ کل حکومت بہار نے مزید پانچ سیاسی اسیروں کی رہائی کے احکام صادر کر دیئے۔

معلوم ہوا ہے کہ باقی ایک جتھہ بھی جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔

یوروپ کا نیا نقشہ

برلن ۱۴ مارچ۔ فیلڈ مارشل جنرل گورنگ ایک اخبار میں لکھتے ہیں کہ اب یوروپ کا ایک نیا نقشہ بن گیا ہے۔ برطانیہ اور فرانس نے پروٹسٹ کرنے میں اتنی جلدی کیوں کی اس کی وجہ آپ نے یہ بتلائی ہے کہ آسٹریا اور جرمنی ملکر سنٹرل یوروپ میں سب سے زیادہ مضبوط طاقت بن گئی ہے۔ اسوقت سنٹرل یوروپ جرمنی کی لامحدود لیڈری کے ماتحت ہوگیا ہے۔ دنیا کی طاقت کے لحاظ سے جرمنی کی طاقت بڑھ گئی ہے۔ جرمن اخبار آسٹریا اور جرمنی کے الحاق پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ اخبار رانشتر لکھتا ہے کہ جرمنی کا ہزاروں سال کا خواب پورا ہوا ہے۔

ہذا کی مالی حالت بھی ایسی ہی ہے جیسا کہ یہ تعلیم پر خرچ ہونے والی رقم۔ ایسی صورت میں کیا طلباء کو انعام دینے کے لئے ساڑھے چار لاکھ کی رقم میں سے کوئی ایسی ضروری رقم بھی نہیں ہے کہ جو صوبہ کے کسی چھوٹے انسٹی ٹیوشن کا مقابلہ بھی کر سکے جو ہر سال طلبا کو انعام دینے کے لئے پیش کرتا رہتا ہے۔

بہر حال وہ بچے جنہوں نے اس تعلیمی ہفتہ میں بڑے بڑے انتظامی کام دکھلائے تھے ایک کاغذ کا پرزہ لے کر بخاطر ملول اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔

گورنر سر ہنری کریک اور مسجد شہید گنج

لاہور ۱۴ مارچ۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے نئے گورنر سر ہنری کریک اپنے مختصر عہد گورنری کی کامیابی کا معیار مسئلہ شہید گنج کو خوش اسلوبی سے حل کرنا سمجھتے ہیں، چنانچہ انہوں نے ابھی سے اس سلسلہ میں غور و فکر شروع کردی ہے اور آپ نے سنٹرل اسمبلی کے کئی ممبران سے بے ضابطہ طور پر اس بارے میں تبادلہ خیالات کیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ آپ لاہور پہنچ کر اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے، جو بلا وجہ طول پکڑتا جاتا ہے۔ سب فرقوں کے لیڈروں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کریں گے۔

حکومت بنگال پابندیاں اٹھالیگی

کلکتہ ۱۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ بنگال ہندو نوجوانوں پر دار جلنگ جانے کے سلسلہ میں جو پابندیاں عائد ہیں وہ اس سال اٹھالی جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ پابندیاں قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت اسوقت سے عائد ہیں جب کہ سر جان اینڈرسن سابق گورنر بنگال کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی تھی جب کہ آپ لیبانگ میں دوڑ کا معائنہ کر رہے تھے۔

اٹلی کا مداخلت سے انکار

روم۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی نے آسٹریا کی آزادی بحال کرنے کے لئے متحدہ کارروائی کرنے کے متعلق حکومت فرانس کی تجویز نامنظور کردی ہے پریس منسٹر نے یہ بھی اعلان کیا کہ سائنور مسولینی کو ہر ہٹلر کا

کانپور میونسپل بورڈ کا تعلیمی ہفتہ

کانپور میں میونسپل بورڈ کا تعلیمی ہفتہ جناب مصطفےٰ حسین صاحب نیر سکریٹری تعلیمی کمیٹی کے عہد کی ایک روشن یادگار ہے جو گزشتہ سال ماہ دسمبر میں نہایت شاندار طریقہ پر منایا گیا تھا۔ امسال بھی تعلیمی ہفتہ ۱۲ مارچ لغایت ۱۹ مارچ منایا گیا۔ نہ معلوم کن وجوہات کی بنا پر اس ہفتہ تعلیم کو اسقدر تاخیر سے منایا گیا۔ عموماً یہ سالانہ تقریب ہر تعلیمی انسٹی ٹیوشن ماہ دسمبر میں منعقد کرتا ہے اور اپنی مالی حالت کی استطاعت کے موافق طلبا کی ہمت افزائی کے لئے انعامات تقسیم کرتا ہے ماہ مارچ میں ایسی تقاریب بالکل بے موقع ہیں کیونکہ ماہ اپریل میں امتحانات سالانہ ہوتے ہیں جن کی تیاری ازبس ضروری ہے۔ تمام اساتذہ اور طلبار تیاری امتحان میں مصروف رہتے ہیں۔ اس سال خاص طور پر اس وجہ سے اور بھی یہ تقریب بے موقع تھی کیونکہ یہی ایام محرم کے تھے جس مسلم طلبا خاص کر دوسرے دفت علم وغیرہ کے جلوسوں میں شرکت کے شائق رہتے ہیں۔ جو امسال اس تقریب میں اساتذہ کے مجبور کرنے پر بادل ناخواستہ شریک ہوئے۔ یا محض انعام کی امید پر شریک ہوئے۔

بہر حال اس سال اس ہفتہ میں ایک مزید شعبہ نمائش کا اضافہ کیا گیا تھا جو مڈل اسکول پریڈ میں کھولی گئی تھی جسمیں شہر کے میونسپل لوور پرائمری و اپر پرائمری و مڈل و موڈل اسکولوں اور میونسپل ہائی اسکول کے طلبار کے ہاتھ سے تیار شدہ مصنوعات و ڈرائنگ آرٹ و خوشخط طغرے و ماڈل میٹ وغیرہ رکھے گئے تھے جن میں بعض اشیاء قابل دید و لائق داد تھیں۔

۱۹ مارچ ۱۹۳۸ء کو جلسہ بھی کیا گیا جسمیں اسکاؤٹنگ ایسی ٹیشن ڈیبٹ وغیرہ کے سالانہ مقابلے ہوئے۔ ماسٹر عبدالصمد صاحب برنی نے ایک طالب علم کی زبان سے ایک نظم بعنوان ترانۂ تعلیم سنائی۔ آخر میں صدر جلسہ جناب رائے بہادر بی پی سریواستو صاحب چیرمین میونسپل بورڈ نے طلبار و مدرسین کو اپنے دست مبارک سے سندات تقسیم فرمائیں۔

یہ کاغذی قدر دانی مدرسین کے لئے تو بیشک ہمت افزا ہیں۔ لیکن معصوم اور بھولے بھالے بچوں کے لئے کسی دلی مسرت کا باعث نہیں بن سکتیں کیونکہ انکو اتنی سمجھ کہاں کہ وہ اس کاغذ کے پرزہ کے مفید نتائج پر غور کرسکیں انکو تو چار پیسے کا انعامی قلم خوش کرسکتا ہے۔

میونسپل بورڈ کانپور ساڑھے چار لاکھ روپیہ تعلیم پر خرچ کرتا ہے جو واقعی صوبہ کی میونسپل بورڈوں میں سب سے زیادہ ہے لیکن بورڈ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے * زبانِ پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۲۶ مارچ ۱۹۳۸ء مطابق ۲۳ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۳

ادبیات

انسان! ⟵ شاعر کا شاہکار

از حضرت نہال سیوہاروی

مہر و مہ میرے لئے ہیں کہکشاں میرے لئے   گرم ہے یہ محفلِ سیارگاں میرے لئے
یہ زمیں میرے لئے ہے آسماں میرے لئے   خلق کی قدرت نے بزمِ دو جہاں میرے لئے
وقت گیتی ہے میری سلطنت سلطاں ہوں میں
عرش و کرسی تک رسائی ہے مری انساں ہوں میں

ہوں وہ میکش عالمِ امکاں ہے میخانہ مرا   مہر و مہ کی شکل میں چلتا ہے پیمانہ مرا
جامِ کوثر کی زباں سے سن لے افسانہ مرا   ہے لبِ کروبیاں پر ذکرِ مستانہ مرا
لالہ و گل ہی نہیں ہیں شاعری کے واسطے
حوربانِ خلد ہیں ساقی گری کے واسطے

کون کہتا ہے فقط ترکیبِ آب و گل ہوں میں   چشمِ عرفاں کے لئے اسرار کا حامل ہوں میں
الغرض جس رنگ میں ہوں نیک و بد کے قابل ہوں میں   محفلِ ہستی ہے شاہد رونقِ محفل ہوں میں
جس کی شانِ دلفریبی میرے دم سے تازہ ہے
چار دانگِ صحنِ امکاں میں مرا آوازہ ہے

میں زمیں پر ہوں تخیل ہے فلک پیما مرا   کاشفِ اسرارِ فطرت ہے لبِ گویا مرا
کائناتِ ہست ہے دھندلا سا اک نقشہ مرا   اصل تو یہ ہے کہ دم بھرتی ہے اک دنیا مرا
شورشِ ہستی مری ہنگامۂ پیغامِ کن
نامِ نامی ہے مرا سرنامۂ پیغامِ کن

نام ہے میرا ازل سے سرخوشِ صہبائے عشق   میری فکرِ نکتہ رس ہے واقفِ ایمائے عشق
ہوں وہ عاشق ہے تصرف میں مری دنیائے عشق   حسن میری مملکت ہے اور میں دارائے عشق
مجھ پہ روشن من وعن احوالِ مہر و ماہ ہے
آسمانوں کی بلندی مری جولانگاہ ہے

کاروانِ ارتقا کا مقتدا کہیئے مجھے   رہروانِ زندگی کا رہ نما کہیئے مجھے
جوہرِ آئینۂ لوحِ قضا کہیئے مجھے   بے تکلف مظہرِ شانِ خدا کہیئے مجھے
ہیں تحیر و بر بھی دیکھتے کہتا مرا
کہتے ہیں انسان مجھکو واہ کیا کہنا مرا

اوجِ گردوں پر ہیں گرمِ سیر طیارے مرے   دیکھتا ہے آسماں حیرت سے نظارے مرے
اس علوئے عزم پر ہیں نغمہ خواں تارے مرے   مہر و مہ کہلائے جاتے ہیں جگر پارے مرے
حکم برداروں میں میرے غرب بھی ہے شرق بھی
ہے تصرف میں مری موج ہوا بھی برق بھی

تنگدل کیوں ہوں جفائے گردشِ دوراں سے میں   کام لے سکتا نہیں کیا ہمتِ انساں سے میں
ہمتِ انساں کے ہوتے کیا ڈروں طوفاں سے میں   کھیلتا رہتا ہوں گردابِ بلا ساماں سے میں
وہ سفینے ہیں مرے جنکی جہاں میں دھاک ہے
سینۂ قلزم مری ہمت دری سے چاک ہے

اس خمستانِ جہاں میں ہوں امیرِ میکدہ   میکدے والے مجھے کہتے ہیں پیرِ میکدہ
لغزشِ مستانہ میری دستگیرِ میکدہ   موئے رندانہ میں پنہاں ہے خمیرِ میکدہ
سرخوشِ صہبائے فطرت کون ہے میں ہی تو ہوں
قاسمِ انعامِ قدرت کون ہے میں ہی تو ہوں

پیکرِ منصور ہوں میں قطبِ جیلانی ہوں میں   مادی ہستی ہے لیکن کیفِ روحانی ہوں میں
کیفِ روحانی نہیں اک امرِ ربانی ہوں میں   کہیئے جس کو زندۂ جاوید وہ فانی ہوں میں
ہیں نہاں معنائے ہست و بود میرے نام میں
آدمی کہتے ہیں لیکن اصطلاحِ عام میں

دنیائے اسلام

ترک خواتین کا عہدِ جدید

ایک اخبار نویس خاتون کے تاثرات کا یہ ایک خلاصہ ہے:-

"آج ترکی میں نہ تو حرم باقی ہیں اور نہ ترکی عورتیں شلوار پہنے نظر آتی ہیں نہ وہ اب پشمک کے پیچھے سے چوروں کی طرح جھانکتی ہیں اور نہ اب ان کا نقاب باقی ہے۔

مجھے حسین اور سلیقہ مند ایل فازیل نے بہت سی باتیں بتائیں اس کی عمر ۲۰ سال ہے اور وہ ترکی ریڈیو میں ناشر کی خدمات انجام دیتی ہے۔ اور چار مہینہ کے لئے لندن میں ریڈیو کے اسکول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئی ہے" مجھے اس بات پر ہنسی آتی ہے"۔ اس نے کہا کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ ابھی تک ترکی عورت کو حرم کی عورت سمجھتے ہیں مجھے تو وہ قدیم زمانہ یاد نہیں اور نہ مجھے یاد ہے کہ میں نے کبھی شلوار پہنی ہو۔ مگر اب تو ترکی عورت اور ہی کچھ ہے۔ کاروبار اور ملازمت میں ترکی عورت اب مرد کی ہم پلہ ہے وہ وہی کام کرتی ہے جو مرد کرتا ہے اور اتنی ہی تنخواہ پاتی ہے جتنی کہ مرد پاتا ہے۔

عورتوں کی پابندی کو قدیم ترکی رواج سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اور ہون کے ستون پر جو نویں اور دسویں صدی کے درمیان قایم ہوا تھا۔ اور آج تک موجود ہے۔ ایک کتبہ موجود ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ "بادشاہ" ملک پر حکومت کرتا ہے اور ملکہ ملک سے واقف ہوتی ہے"۔ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ اس زمانہ میں غیر ملکوں کے سفراء کا استقبال مناسب طریقہ پر شاہی دربار میں اسی وقت ہوتا تھا جبکہ بادشاہ کے ساتھ ملکہ بھی موجود ہوتی تھی ملکہ کا رتبہ بادشاہ کے برابر ہوتا تھا اور عورتوں کو بھی وہی عہدے ملتے تھے جو مردوں کو۔ البتہ جب قدیم ترکی نے ایران اور بزنطیم پر قبضہ کیا تو رفتہ رفتہ ایرانی اور بزنطیمی رسم ورواج نے ترکی قوم میں عورت کا مرتبہ گھٹانا شروع کیا اور ایرانی رسم و رواج کے مطابق ترکی عورتوں نے نقاب استعمال کرنی شروع کی۔ شادیاں خاندانوں کے سمجھوتہ سے دولہن دولہا کے منشا معلوم کئے بغیر ہونے لگیں اور مردوں کے لئے چار چار بیویوں کا رکھنا جائز ہوگیا اور یہ حق بھی حاصل ہوگیا کہ وہ جب چاہیں "میں تجھے طلاق دیتا ہوں" کہہ کر کسی عورت سے چھٹکارا حاصل کرلیں مگر یہ صورت حال شہروں ہی میں تھی دیہات کی زندگی بدستور قدیم جاری رہی اور آجتک جاری ہے

عہد جدید کی ترکی عورت کے لئے شادی محبت کا معاملہ ہے وہ چاہے تو محض سول قانون کے مطابق شادی کرے۔ اور چاہے تو اس کے ساتھ شرعی نکاح بھی پڑھالے۔ جہیز کا کوئی سوال ہی باقی نہیں شادی کے بعد وہ تعدد ازدواج کے عذاب میں مبتلا نہیں ہوتی۔ اور اپنے شوہر کی تنہا محبوبہ بنکر زندگی گذارتی ہے۔ وہ یا تو گھر ہی پر رہتی ہے یا باہر کے کاروبار میں بھی حصہ لیتی ہے، یہ سب اس کی مرضی پر منحصر ہے وہ ورزشی مدارس میں حصہ لیتی ہے برج کھیلتی ہے۔ اپنے گھر کا کام کرتی ہے، کپڑے سیتی ہے اور جیسا لباس چاہتی ہے پہنتی ہے۔

میں نے لندن آنے سے پہلے شادی کرلی مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ میں اپنی ملازمت چھوڑدوں۔

افغانستان کی قوائے جنگ میں جدید اضافہ

کابل سے ایک خاص اور تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت نے اپنی جنگی قوتوں میں اضافہ کے لئے جنگی طیاریوں کا جو آرڈر دیا تھا اسکی تکمیل ہوگئی ہے یہ طیارے براہ ہندوستان افغانستان پہنچے اور افغانستان کے ہوابازوں طیاروں کو جن کی مشینیں جنگی ضرورت کے مطابق اور نئی ساخت کی ہیں اڑا کر لے گئے ہیں۔

جب یہ طیارے پہلی مرتبہ افغانستان کی فضا میں نمودار ہوئے تو غیر معمولی شان وشکوہ کے ساتھ ان کا استقبال کیا گیا۔

اس وقت ایشیا کے بعید ترین گوشوں میں سیاست جو رخ اختیار کئے ہوئے ہے اور وسط یورپ کی جنگی تحریکوں نے جو انداز اختیار کر رکھا ہے اس کے دور کے اثرات سے حکومت افغانستان بھی غافل نہیں۔

ڈر نہیں زہرآبِ غم کی تلخ کامی سے مجھے   عار ہے ابنائے دوراں کی غلامی سے مجھے
پختہ مغزِ عشق ہوں کیا خطرہ خامی سے مجھے   نسبتیں حاصل ہیں اک ذاتِ گرامی سے مجھے
اپنے منصب کو کسی صورت گنوا سکتا نہیں
جان دے سکتا ہوں لیکن سر جھکا سکتا نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۲۶ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۳

یوپی اسمبلی میں تحریک التواء

یو۔پی اسمبلی کے ۲۲ مارچ کے اجلاس میں مسٹر ظہیر الدین فاروقی لاری (مسلم لیگ) کے تحریک التوا اجلاس کے پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ حکومت صوبہ مختلف حصوں میں امن داماں قایم رکھنے میں ناکامیاب رہی؟

مسٹر فاروقی نے تحریک پیش کرتے ہوئے حکومت کے اس سرکلر کا ذکر کیا جو گذشتہ نومبر میں افسران ضلع کے نام جاری کیا گیا تھا جسمیں یہ تھا کہ وہ مقامی کانگریس کمیٹیوں کے تعاون سے کام کریں اس سرکلر کی وجہ سے افسران ضلع میں ڈسپلن نہیں رہا اور کانگریس کو دیگر جماعتوں پر فوقیت ہوگی اور جس کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آزادی کے ساتھ کوئی کام نہیں کرسکتے اور صوبہ میں جو فسادات ہوتے ہیں آپ نے اس کی ذمہ داری کانگریس کے سر ڈالی ہے۔

آنریبل ڈاکٹر کاٹجو نے کہا کہ حکومت کے خلاف جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان کا مقصد محض یہ ہے کہ جن گھروں پر مصیبتیں پڑی ہیں ان سے سیاسی نفع غیری حاصل کی جائے۔

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت نے بحث کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس تحریک کے پیش کرنے پر افسوس ہے کیا فرقہ وارانہ بلوں کے فرو کرنے کا یہ ہی طریقہ ہے۔

مسلم لیگ سارے صوبہ میں زبردست پروپیگنڈا کر رہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں فرقہ پرستی کا زہر داخل کر دیا ہے۔ مجھے نوابزادہ لیاقت علی خاں کے اس بیان پر افسوس ہے کہ صرف مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی خدمت کرسکتی ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ مسلمانوں کی خدمت کرنا میرا پیدائشی حق ہے اور میں اس حق کو کبھی ترک نہیں کروں گا کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کی خدمت کرنے کے لئے کسی ایک شخص کا اجارہ نہیں ہے۔

حکومت کے خلاف فرقہ وارانہ تعصب کا جو الزام لگایا گیا ہے اس میں کچھ حقیقت نہیں ہے۔

الہ آباد میں ۸ ہندو ۸ مسلمان اور پیلی بھیت میں صرف ۴ ہندو ہلاک ہوئے ہیں الہ آباد میں گولی چلنے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ چند آدمیوں کو معمولی ضربات آنے کے بجائے بہت سے لوگوں کا قتل عام ہوجاتا۔

اگر ہم اس شرمناک غنڈہ ازم کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ضرور گولی چلانا چاہیئے شرارت پسندوں کا مضبوطی سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ انہیں گرفتار کر کے جیلوں میں ٹھونس دینا چاہیئے۔ اور اگر ضرورت پڑی تو انھیں پھانسی پر لٹکا دینا چاہیئے۔

اگرچہ میں ان بلوؤں سے شرم محسوس کرتا ہوں لیکن میں انسانی زندگی کا تقدس اور امن داماں قایم رکھنا چاہتا ہوں اور میں ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں اس قسم کے فرقہ وارانہ بلوؤں میں گولی چلانے کی اجازت ہونی چاہیئے۔

کانگریس گورنمنٹ کی سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ اس نے عام ہردلعزیزی حاصل کرنے کی غرض سے شرارت پسند طبقہ کو کافی سے زیادہ ڈھیل دی تھی۔ اور اس وجہ سے ان لوگوں کے حوصلے بڑھ گئے مگر شکر ہے کہ پنت جی نے اب اس نکتہ کو محسوس کر لیا ہے۔ لہذا ہمیں امید ہے کہ اب شرارت پسند طبقہ زیادہ سر اٹھانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اور صوبہ کے امن داماں کو نقصان نہ پہنچنے پائے گا۔

سر سکندر حیات خاں کا بیان

آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے ملک برکت علی کے مسجد شہید گنج کے بل کی حمایت کرتے ہوئے جو مدبرانہ اور مبسوط بیان دیا ہے اسکی ہر طبقہ کی طرف سے تعریف و توصیف ہو رہی ہے اور مسٹر محمد علی جناح کی صدارت میں ۲۱ مارچ کو دہلی میں کونسل آل انڈیا مسلم لیگ کا جو اجلاس ہوا ہے اس نے بھی آنریبل سر سکندر حیات خاں کے طرز عمل کی تائید اور حمایت کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سر سکندر حیات خاں نے نہایت جرات سے کام لے کر ایک بہت بڑے فتنہ کا سد باب کر دیا ہے اور انھوں نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے وہ ہندوستان کے مختلف العقائد کے اقوام کے لئے بہترین ہے۔

آنریبل سر سکندر حیات خاں نے اپنے اس بیان میں مسجد شہید گنج کی تاریخ بیان کر کے ملک برکت علی کے بل کے نقصانات اور خطرات پر تبصرہ کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اس بل سے مسلمانوں کے فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہوں گے مگر اس کے ساتھ انھوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ۔

مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کا مطالبہ واپسی مسجد مذہبًا ضروری ہے۔

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ مسجد شہید گنج کی واپسی کا مسئلہ مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے اور وہ اسکو نظر انداز نہیں کرسکتے اسکو خود سر سکندر حیات خاں بھی قبول کرتے ہیں اور انھوں نے آیندہ اس کے لئے ایک بہترین حل کی کوشش کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ وہ سکھوں و مسلمانوں کے مشورہ سے ایک ایسا حل نکال سکیں گے کہ جس سے مسلمان مطمئن ہو جائیں۔

ہندو مسلم فسادات

محرم اور ہولی کے سلسلہ میں شیعہ سنی اور ہندو مسلم فسادات امسال اکثر ضلعوں میں ہوئے ہیں اور بعض مقامات پر تو جذبات کی شدت نے بہت زیادہ جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے۔ چنانچہ الہ آباد میں ۱۲ اور پیلی بھیت میں ۴ جانوں کا نقصان ہوا ہے۔

جس ملک میں پستی اور انحطاط کی یہ حالت ہو کہ جہاں انسانی خون تعزئیے کے کاغذ پیپل کے پتوں اور ڈھول کی قیمت سے کم ہو تو وہ ملک اگر غلامی کی لعنت میں مبتلا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے فسادات انسانیت کے لئے شرم کا باعث ہیں کوئی مذہب ملت اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ انسانوں کی جانوں کا اس طرح اتلاف کیا جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ یہاں خود غرض لیڈروں کی زیادتی ہے جو اپنے مقاصد اور مفاد کے لئے معصوم پبلک کے جذبات کو برانگیختہ کر کے دور سے تماشہ دیکھتے ہیں مگر ان خود غرض لیڈران کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے اس فریب و مکر سے لوگ واقف ہو چلے ہیں اور بہت جلد وہ زمانہ آرہا ہے جبکہ انکی لیڈری کا خاتمہ ہو جائے گا۔

انٹر گرل کالج علی گڑھ

۲۴ مارچ کو اسمبلی میں لفٹنٹ سلطان عالم صاحب نے تخفیف تحریک کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ انٹر گرل کالج علیگڈھ کو ڈگری کالج بنا دیا جائے اور اسکی امداد میں جو تخفیف کی گئی ہے وہ بحال کر دی جائے۔

آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم نے فرمایا کہ میں ایسے فرقہ پرست کالجوں کو امداد دینے کے خلاف ہوں لیکن چونکہ ابھی ایسی فرقہ پرست درسگاہوں کو ختم کرنے کا وقت نہیں آیا ہے اسلیئے حکومت امدادی رقم منظور کرتی رہے بشرطیکہ کالج علیگڈھ یونیورسٹی سے الحاق کر دیا جائے اس اعلان کے بعد محرک موصوف نے وزیر موصوف کا شکریہ ادا کیا اور تحریک واپس لے لی۔

مہاتما گاندھی اور گورنر بنگال

مہاتما گاندھی نے لارڈ بریبورن گورنر بنگال سے بنگال کے سیاسی قیدیوں کے سلسلہ میں ملاقات کی اگرچہ ابھی تک یہ امر صیغہ راز میں ہے کہ اس ملاقات کا کیا نتیجہ ہوا لیکن یونائٹڈ پریس کو جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ گورنر بنگال نے اس معاملہ کی ذمہ داری وزارت بنگال کے سر ڈالی ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح بہار اور یوپی میں وزارت نے اپنی ذمہ داری پر قیدیوں کو انفرادی جانچ کے بعد رہا کر دیا ہے اور گورنروں نے اس میں مداخلت نہیں کی اسی طرح اگر بنگال کی وزارت سیاسی قیدیوں کو چھوڑنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

ناظرین کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سلسلہ میں خواجہ نظام الدین ہوم منسٹر حکومت بنگال نے ایک تقریر کے دوران میں کہا ہے کہ رہا شدہ نظربندوں اور سیاسی قیدیوں نے اپنی ذہنیت کو تبدیل نہیں کیا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ گورنر بنگال نے اصولی حیثیت سے نہایت موزوں جواب دیا ہے۔ اور ناظم الدین کے بنگال کی موجودہ وزارت سے علیحدہ ہو کر کانگریس کے ساتھ اتحاد کرنے پر نکتہ چینی کی گئی۔

آئینہ کانپور

ترنگا جھنڈا کانپور میونسپل بورڈ نے اپنے ۱۹ مارچ ۱۹۳۸ء کے جلسہ میں طے کیا ہے کہ جو امدادی انسٹی ٹیوشن اپنی عمارتوں پر جھنڈا نہ لگانا چاہیں وہ چیرمین صاحب میونسپل بورڈ کو اطلاع دینے پر اس شرط سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں۔

مسلم یتیم خانہ ۲۰ مارچ کو مسلم یتیم خانہ کے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ آئندہ سال کے لئے صدر خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب اور سکرٹری سید احمد حسین اور خزانچی مولوی غلام محی الدین تجویز ہوئے ہیں۔

نواب صاحب بھوپال میونسپل بورڈ نے اپنے جلسہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۸ء میں طے کیا ہے کہ نواب صاحب بھوپال کو ایڈریس دیا جائے جو ۲۷ مارچ کو مس سوشیلا سریواستو دختر سر جوالا پرشاد سریواستو کی شادی میں شرکت کے لئے آرہے ہیں اس اڈریس کے لئے بورڈ نے پانچسو روپیہ منظور کئے ہیں۔

ودیارتھی ڈے ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء کو فدائے ملک و قوم آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی ڈے منایا جائیگا اور ۲½ بجے شام کو خورد محل پارک (شردھانند پارک) میں ایک عام جلسہ ہوگا۔

اُمید ہے کہ اہل شہر کثرت سے اس فدائے ملک و قوم کی برسی میں شریک ہو کر اپنے فرض کو ادا کریں گے۔

کسان کانفرنس ۲۰ مارچ کو مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کی صدارت میں ایک کسان کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں کسانوں کی بہبودی اور فلاح کی تدابیر مختلف رزولیوشن منظور کئے گئے۔

تحقیقاتی کمیٹی کہا جاتا ہے کہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ مکمل ہو گئی ہے۔ اور وہ اب گورنمنٹ کے سامنے پیش ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رپورٹ کا فیصلہ متفقہ ہے جسمیں مزدوروں کی اجرتیں مزدور سبھا کی حیثیت اور دوسرے مقامات کے مقابلہ میں کانپور میں اجرتوں کا تناسب اور دیگر امور پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔

ہولی کا میلہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو ہولی کے انجھے ختم ہوئے اور شام کو سرسیا گھاٹ پر ایک زبردست میلہ ہوا جسمیں لوگ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔

نامزدگیاں منسوخ شہر اور ضلع کانگرس کمیٹیوں کے لئے جو نامزدگیاں ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو ہوئی تھیں وہ سب منسوخ کر دی گئیں اب انتخاب کی کل کارروائی نئے سرے سے کی جائے گی جس کے لئے تاریخوں کا بعد کو اعلان ہوگا۔

یکہ و تانگہ اسٹرائک یکہ و تانگہ والوں نے یکم اپریل سے اسٹرائک کرنے کا فیصلہ کیا ہے انکا کہنا ہے کہ انھوں نے ایک سال ہوئے کر لیسنس فی کم کرنے کی درخواست دی تھی مگر بورڈ نے اس درخواست پر اب تک کوئی کارروائی نہیں کی۔

سیوادل ہندوستانی سیوادل کیمپ کا افتتاح ۳۰ مارچ ۱۹۳۸ء کو ہوگا جہاں پولیٹیکل تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے

اتحاد ملت ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو اتحاد ملت کی نگرانی میں عام مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر شمس الدین

کسان سبھا پروفیسر رنگا صدر آل انڈیا کسان سبھا جو کانپور آئے ہوئے ہیں انھوں نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کسانوں کی علیحدہ تنظیم پر زور دیا آپ نے مزید فرمایا کہ ہم ہندوستان میں مزدوروں اور کسانوں کا راج قایم کرنا چاہتے ہیں۔

یوم بھگت ۲۳ مارچ ۱۹۳۸ء کو پریڈ گراؤنڈ میں مزدور سبھا کی طرف سے بھگت سنگھ ڈے منایا گیا اس جلسہ میں پنڈت ہری ہرناتھ شاستری اور مسٹر سدرشن چکر۔ اشرفی لال۔ پنڈت راجہ رام شاستری اور مسٹر ارجن اروڑا نے تقریریں کیں مسٹر ارجن اروڑا نے کانپور کے مزدوروں کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کے مزدور متحد ہیں اور انکے اتحاد کی وجہ سے یہاں کوئی ہندو مسلم بلوہ نہیں ہوسکتا۔

مزدور لیڈر مسٹر سنتوش کپور اور مسٹر اشون کمار اور دوسرے دو مزدور لیڈروں کے خلاف جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ چلایا جارہا ہے اسکی سماعت مسٹر فاروقی آئی۔ سی۔ ایس مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں شروع ہوگئی ہے۔

انجمن اسلامیہ ۲۷ مارچ کو انجمن اسلامیہ کے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کے انتخاب کے لئے ایک جلسہ ہوگا۔

مسلم لیگ ۲۲ مارچ ۱۹۳۸ء کو مِن وارڈ اور ۲۴ اپریل کو شفیع آباد اور ۲۶ اپریل کو گھوسیانہ میں مسلم لیگ کے جلسے ہونگے۔

اغوا کہا جاتا ہے کہ ۲۳ مارچ ۱۹۳۸ء کو چمن گنج میں ایک نوجوان لڑکے مسمی ظفر علی کو جو کہ سائیکل پر سوار تھا اسکو چند بدمعاشوں نے روک کر زد و کوب کیا اور پکڑ لے گئے بعد کو چھوڑ دیا پولیس نے ایک شخص کو اس سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔

ہری پور کانگریس کا فلم آج ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء کو نشاط ٹاکیز کانپور میں ایک خاص شو ۳ بجے دن کو مقامی شہر اور ضلع کے کانگریس کے لیڈروں اور اخبار کے نمایندوں کو انڈین نیشنل کانگریس کے ۵۱ ویں سالانہ اجلاس منعقدہ ہری پور کا وہ فلم دکھایا گیا جسے دادیا سودی لوٹن فلم کمپنی نے بنایا ہے فلم تقریبًا ۳ ہزار فٹ لمبا ہے اور اس میں ہری پور کانگریس کے دلچسپ پہلوؤں کو تمام و کمال دکھایا گیا ہے۔ فلم میں وٹھل نگر کا خاکہ سردار پٹیل کی زیر نگرانی استقبالیہ کمیٹی کے انتظامات مہاتما گاندھی کے ہاتھوں کھادی کی نمائش کا افتتاح سوبھاش چندر بوس صدر کانگریس کے ہاتھوں جھنڈے کی سلامی صدر کانگریس کا جلوس لیڈران کی تقریریں اور سبجکٹس کمیٹی و کھلے اجلاس کی کارروائی دکھائی گئی ہیں۔

تصحیح اشاعت ماقبل کے صفحہ اول غزل بعنوان "محسوسات بزمی" میں شعر نمبر ۴ غلط شایع ہوا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اخبار اسکے بجائے صحیح شعر اسطرح پڑھیں۔

بھردے بھردے ساقیا بھردے تو پیمانہ مرا
آج خالی رہ نہ جائے ظرف رندانہ مرا

مسلم ایسوسی ایشن چمڑہ بازار ایسوسی ایشن جو کہ مسلم ایسوسی ایشن کے نام سے موسوم ہے اسکے عہدہ داران کے انتخاب کے لئے ایک جلسہ ۱۹ مارچ کو ہوا جسمیں مولوی غلام محی الدین صاحب صدر حاجی

سبد گل

سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت سندھ میں مستعفی ہوگئی لیکن مستعفی ہونے کے بعد انہوں نے بڑی دلچسپ بات کہی کہ اکثریت تو ہماری ہے دیکھیں کون وزارت بنائے گا۔

قبلہ سید جی یہی بات ہے جنہوں نے موجودہ وزارت کو توڑا ہے وہی نئی وزارت بھی بنا سکتے ہیں۔

بین الاقوامی حالات کے مدنظر برطانیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب یوروپ کی قوموں سے کوئی اور وعدے نہ کئے جائیں۔

ترے وعدوں پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

ڈاکٹر ڈولفس کے قتل کے سلسلہ میں جس فوجی افسر کو پہلے بھی سزا ملی تھی اسے آسٹریلیا کی نئی حکومت نے جنرل بنا دیا۔

وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا

ڈاکٹر شُشنگ سابق چانسلر آسٹریا کے متعلق یہ خبر اڑی کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے جرمن حکومت اس کی یوں تردید کرتی ہے کہ گرفتار نہیں کیا گیا بلکہ محفوظ رکھنے کے خیال سے انہیں اپنے مکان ہی میں نظر بند کر دیا گیا ہے جہاں انھیں ہر طرح کی سہولتیں حاصل ہیں۔

آسٹریا کو محفوظ کرنے کے لئے اس پر قبضہ کیا گیا شُشنگ کو محفوظ رکھنے کے لئے انھیں نظر بند کر لیا گیا۔ اب دیکھئے اور کون کون محفوظ کیا جاتا ہے۔

بھائی پرمانند جی نے ریاست حیدرآباد میں ایک تقریر کے دوران فرمایا کہ عورتوں کا کام اسمبلیوں اور کونسلوں میں نہیں ان کا دائرہ عمل صرف گھر تک محدود رہنا چاہئے۔ اگر اس کے ردعمل میں عورتیں یہ جدوجہد شروع کریں کہ مردوں کا دائرہ عمل گھر کے باہر ہے اور انھیں گھر کے اندر جگہ نہ ملنی چاہئے تو کیا نتیجہ ہو

ہندوستان میں کانگریسی صوبوں کے وزیروں کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بیشتر جیل میں تھے لیکن اسپین کی ریپبلک گورنمنٹ کا قیام اس سے بھی زیادہ پرلطف تھا یعنی جب کیبنٹ بنا تو اس میں ایسے حضرات بھی چنے گئے جنہیں سے ایک کے علاوہ سب جیل میں تھے۔ مصرعہ تو یہ ہو کہ

دار پر رکھنے کی خاطر دام سے چھوڑا مجھے
لیکن یہ وزیر تو یوں کہتے ہونگے کہ
تخت پر رکھنے کی خاطر قید سے چھوڑا مجھے

زیکوسلاویہ کی موجودہ حکومت اس ملک کے وجود میں آنے سے پہلے ہی بن گئی تھی۔

کمبر داس جی پہلے ہی کہہ گئے ہیں
پہلے وہی جانیے پیچھے ڈہیئے گئے

لیتھونیا نے ایک ہی دھمکی میں پولینڈ کے تمام مطالبات منظور کر لئے۔ پولینڈ کے افسر مقرر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کوئی جنگ کا الٹی میٹم نہیں تھا بلکہ صلح کا الٹی میٹم تھا۔

اس پر ایک لطیفہ یاد آیا، کہ ایک تحصیلدار صاحب کے اجلاس میں مارپیٹ کا ایک مقدمہ پیش تھا۔ گواہ استغاثہ نے بیان دیا کہ میں نے اپنے کھیت پر سے دیکھا کہ ملزم مستغیث کو لپٹا ہوا تھا۔ وکیل ملزم نے یہ بحث کی کہ حضور یہ کیا معلوم کہ وہ غصہ کی حالت میں لپٹا ہوا تھا یا محبت میں۔ پولینڈ کا الٹی میٹم محبت میں لپٹنے کی مصداق تھا۔

ادب لطیف

شباب گذشتہ

از جناب تنویر قریشی

بہار کے ایک دن، جب کہ بارش ہو رہی تھی، شباب مجھے چھوڑ کر چلا گیا، ہنستے ہوئے وہ رخصت ہوا اور چپکے سے اپنے ساتھ لیتا گیا۔

میرے شیریں اور میرے محبوب خواب، ..
میرا مسرت انگیز سریلا گیت جسے میں دن رات گاتا اور دعائیں جو میرے دل کی تھاہ گہرائیوں سے نکلتیں

میں نے اپنے سنسان گھر کے دروازے بند کر لئے۔ کھڑکیاں بند کر لیں اور بستر پر لیٹ گیا۔ روتا ہوا۔ تنہا، نہیں غم بھی میرا ساتھی تھا، میرے دل میں جینے کی امنگ نہ رہی۔

تب محبت آئی "میں آؤں" اس نے کھڑکی کے باہر سے کہا

"چلی جا" میں نے کہا "میں اس حالت میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں دے سکتا، میرا شباب چلا گیا ہے اور میں اس کے ماتم میں ہوں"

تاہم اس نے شیریں آواز میں پکارنا نہ چھوڑا اور میرے آنسوؤں کو التجاؤں میں غرق کر دیا یہاں تک کہ "آجا" میں نے بیزار ہو کر کہا

مسکراتی ہوئی وہ آئی، پروں کو پھیلائے ہوئے آہستہ آہستہ میرے دل کے ہولناک خلا کو پر کرتی ہوئی، اس دل کو جو اس کے تبسم اور امید اور مسرت سے معمور تر ہو رہا تھا۔

لیکن

ہنستے ہوئے قہقہہ لگاتے ہوئے لو وہ میرا شباب بھی واپس آگیا۔

عالم نسواں

مسلم خواتین خواب غفلت میں

از محترمہ اشرف جہاں صاحبہ لکھنؤی

اسلام نے عورتوں کو جس قدر آزادی و حقوق کی نعمت سے بہرہ ور کیا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہندوستان میں مسلمان عورتوں ہی کی حالت سب سے زیادہ زار و نزار ہو رہی ہے۔ ہماری ہندو بہنیں جن کی راہ میں مسلم خواتین سے زیادہ سوشل دشواریاں تھیں بیدار ہو گئی ہیں۔ چند سال کے عرصہ میں انھوں نے جو قابل قدر ترقی کی ہے وہ دنیائے نسائیت کے لئے موجب صد افتخار ہے۔ لیکن مسلم خواتین اسی طرح غفلت کی نیند سو رہی ہیں۔ ہماری ہندو بہنیں ملک و قوم کی خدمت کر رہی ہیں۔ لیکن مسلم بہنیں سوسائٹی کے جسم کا اب تک ایک ناکارہ حصہ بنی ہوئی ہیں۔

ہندوستان میں مسلمان عورتوں کی جو افسوسناک حالت ہو رہی ہے اسے پیش نظر رکھتے ہوئے بے ساختہ دل میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ آخر اس حالت کا ذمہ دار کون ہے؟

مسلم خواتین کے جمود و اختلال کا ذمہ دار ہم اسلام کو قرار نہیں دے سکتے کیونکہ اس نے تو عورتوں کو جس قدر حقوق عطا کئے ہیں ان کی مثال ملنا دشوار ہے اور اسلام کے عہد عروج میں عورتوں نے قابل قدر ترقیاں کی ہیں ان سے تاریخ کے صفحات مزین ہیں۔

عورتوں کے موجودہ خواب غفلت کی ذمہ داری خود عورتوں پر بھی عاید نہیں کی جاسکتی کیونکہ بدقسمتی سے وہ اس وقت مردوں کے ہاتھ میں ایک لاشہ بیجان سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ مردوں نے انکو جس راہ پر چلایا اسی راہ چلیں۔ اصل میں اس افسوسناک صورت حال کی ذمہ داری تمام تر مردوں پر عاید ہوتی ہے اور مردوں میں بھی خاصکر طبقہ علماء پر۔

مذہبی پیشواؤں کا فرض یہ ہے کہ وہ امت کے بھٹکے ہوئے گلے کی رہنمائی کریں۔ لیکن موجودہ دور میں جب ہمارے مذہبی پیشوا اپنی خودغرضیوں کی بھول بھلیاں میں خود ہی بھٹکے ہوئے ہیں تو وہ کسی کی رہنمائی کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارے علماء سوء نے مذہبی تعلیمات کی غلط تاویلیں کر کے عورتوں کو زندگی کے ابتدائی حقوق سے بھی محروم اور ان کی روح آزادی کو پامال کر دیا ہے۔

ہمارے مذہبی ٹھیکیداروں کو بیک وقت چار شادیوں کا جواز تو یاد ہے لیکن عدل و مساوات کی ضروری شرط بھول جاتے ہیں۔ وہ عورتوں کو اپنے کیف تقدس میں جھوم جھوم کر یہ تو خوب بتاتے ہیں کہ سوائے خدا کے کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرتی۔ لیکن کبھی بھولے سے مردوں کو یہ نہیں بتاتے کہ شرع اسلام کی رو سے ان پر عورتوں کے حقوق کیا ہیں؟

اسلام میں حفاظت عصمت کے احکام عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں ہیں لیکن ایک طرف بے زبان عورتوں کو حدود شرعیہ سے بھی تجاوز کر کے گھروں کی چار دیواری کے اندر مقید کر دیا گیا ہے لیکن دوسری جانب مردوں کو اسلام کا یہ حکم بھی یاد نہیں دلایا جاتا کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔

ہمارے مذہبی رہنماؤں کا یہی وہ غلط اور گمراہ کن طرز عمل ہے جس نے عورتوں کے ⟵ تمام حقوق و جذبات کو کچل کر رکھ دیا ہے۔

ضرورت ہے کہ مسلم خواتین صحیح تعلیمات مذہب کی روشنی میں اپنے وہ جائز حقوق حاصل کریں جن سے وہ محروم کر دی گئی ہیں۔

اگر ہمارے علماء دین دوسروں کو مسلمان بنانے سے پیشتر خود صحیح معنوں میں مسلمان ہو جائیں تو ہندوستان کی موجودہ افسوسناک صورت حال ایک دن میں اصلاح پذیر ہو سکتی ہے۔ ایک جانب محض اس لئے کہ فتوؤں کے اثر اقتدار میں فرق نہ پڑنے پائے مردوں کو گمراہ کیا جاتا ہے اور دوسری جانب کروڑوں بے زبان عورتوں کو جبر و استبداد کے ہاتھوں سے تھپک تھپک کر غفلت کی آغوش میں سلا دیا گیا ہے۔ اسلام تو عورت اور مرد کو مساویانہ سطح پر دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن اسلام کے ٹھیکیداروں نے صنف لطیف کو بالکل مردہ اور بے جان سمجھ رکھا ہے۔ ان تمام مسائل کو گلدستۂ طاق نسیاں بنا دیا گیا ہے جن کا تعلق عورتوں کی فلاح و بہبود سے ہے۔

اسی ہندوستان میں عورتیں حق خلع سے محروم کی گئیں۔ لیکن اس وقت کسی مولوی کی زبان سے مداخلت فی الدین کا نعرہ صرف اس وجہ سے بلند نہیں ہوا کہ مظلوم عورتوں کی یہ حق تلفی جابرانہ خود غرض مردوں کے لئے حسب دلخواہ تھی۔ یہ ہیں ہمارے مذہبی پیشواؤں کے کارنامے اور اس کے بعد بھی حیران ہو کر پوچھا جاتا ہے کہ ہندوستان میں لحاد و لامذہبی کیوں بڑھ رہی ہے۔

بچوں کی دنیا

فرض کی خوشی

بھائی یوسی گپتا نے لکھا

فرض کا ادا کرنا اپنی ڈیوٹی کو پورا کرنا خواہ وہ اپنے ساتھ ہو یا دوسرے لوگوں کے ساتھ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہم کر نہ سکیں یا بہت کٹھن ہو، فرض کی ادائیگی ایک ماں کی طرح ہے جو ہمیشہ ہمیں صحیح راستہ پر چلانے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ جہاں ہم زندگی کی چپقلش اور خرابی اور پریشانیوں سے بچکر پناہ لے سکتے ہیں۔

دنیا سے منہ موڑ کر، انسانوں سے ہٹ کر زندگی بسر کرنا ایک طرح کی خودغرضی ہے اور بے حد فضول زندگی ہے، ہماری ڈیوٹی یہ ہے کہ دوسروں کے لئے کچھ مفید کام کر جائیں اور اگر ہم کام میں لگے رہے تو بہت سی فکروں سے دور ہو جائینگے۔

لوگ کہتے ہیں کہ آزادی کی زندگی بسر کرنا بھی کیسے سکھ کی چیز ہے شک اس میں نہیں ہے۔ کہ انسان کو کچھ کرنا نہ ہو، اس کے پیچھے کچھ ذمہ داریاں نہ ہوں بلکہ یہ تو ایک طرح کا دکھ ہے اگر ہم اپنے ضمیر کی آواز کو سنتے رہیں تو کبھی برائیوں میں نہیں جائیں گے اور ہمیشہ اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے رہیں گے۔ اور سچی خوشی اسی بات سے ہمیں حاصل ہوتی رہے گی۔

انسان کو اپنے اوپر بس رکھنا اور قابو پانا چاہئے، اگرچہ شروع میں یہ بہت مشکل معلوم ہوگا۔ مگر اس پر فتحیاب ہو جانے سے ہمارے بہت سے کام بن جائیں گے آہستہ آہستہ ہم ان پر قبضہ کر سکتے ہیں اگر ہم کوشش کریں۔ کیا ہماری زندگی نیک کام میں گزر رہی ہے یا نہیں تو ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ کتنے لوگوں کو ہم نے مفید خدمت کر کے سکھ پہنچایا۔ اگر نہیں کیا ہے تو ہم نے اپنے فرض سے غفلت برتی ہے۔

اس کا لب لباب یہ مقولہ ہے:۔

"جو نیک بندہ ہے عقلمند ہے، جو عقلمند ہے وہ اچھا انسان ہے اور جو ایک اچھا انسان ہے مسرور انسان ہے۔"

ہم کو سکھ اور راحت نہیں ہو سکتی اگر اپنی زندگی کو مفید کار آمد اور پاک عمل میں نہ لگائیں۔

یوپی اسمبلی میں میڈیکل ڈپارٹمنٹ پر بحث

آج یو۔پی اسمبلی میں میڈیکل اخراجات کی مد میں جب زر مطالبہ پیش ہوا تو مخالف پارٹی کی طرف سے تخفیف کی تحریک پیش کی گئی اور اس تحریک پر بحث کے دوران میں یو پی کے سول سرجنوں و طب پیشہ پر شدید نکتہ چینی کی گئی۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ نے تحریک کے جواب میں فرمایا کہ اصلی دقت یہ ہے کہ آج طب کا پیشہ اتنا ذلیل ہو گیا ہے کہ ڈاکٹروں کو صرف اپنی آمدنی اور روپیہ سے غرض ہے۔ جو انھیں ڈاکٹری سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ حتی الامکان زیادہ سے زیادہ انسانوں کی سیوا کریں۔

پردۂ فلم

متکلم فلمیں کسطرح تیار ہوتی ہیں؟

ہم بہت تھوڑی سی رقم خرچ کر کے سینما ہال میں جا بیٹھتے ہیں۔ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد تمام برقی قمقمے گل ہو جاتے ہیں اور تاریکی میں وہ تمام چیزیں حرکت کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں جو آج سے چند سال قبل ہمارے تخیل میں بھی نہ آسکتی تھیں۔

تصویر کشی۔ تصویر نمائی۔ اور ریکارڈنگ یعنی صدابندی کے تین مختلف سسٹم ہیں جن کا تعلق اسکرین اور ہماری آنکھوں سے ہوتا ہے اب سننے میں آیا ہے کہ سینما کے موجد مسٹر لوئیس لومز ایک ایسی ایجاد کو منظر عام پر لانے والے ہیں جس کا نام "سیہلوعکاسی" ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ جدید فوٹوگرافی فلم کشی کے تمام پرانے سسٹم کا خاتمہ کر دے گی۔ یعنی آرٹ مستری کے بنائے ہوئے مصنوعی مناظر بیکار ہو جائیں گے۔

متکلم فلمیں

پہلے پہل خاموش فلمیں تیار ہوتی تھیں جنہیں صرف تعلیم یافتہ حضرات ہی دیکھ کر محظوظ ہو سکتے تھے لیکن ہر شخص کے دل میں یہ خیال تھا کہ اگر یہ تصویریں بولنے لگتیں تو بہت اچھا ہوتا موجدوں نے اس کمی کو پورا کر دیا اور نئے نئے آلات کی ایجاد نے سینما کو بہت بلند درجہ پر پہنچا دیا ہے۔

موجدوں نے اپنے خیالات اس طرف منعطف کئے تو بہت سی تبدیلیوں کے بعد مووی ٹون سسٹم کی نئی ایجاد جسکو ساؤنڈ سسٹم بھی کہتے ہیں ظہور میں آئی جس سے فلم کی پٹی پر ہی آواز بھری جانے لگی۔ اور تماشائیوں کو اصلی متکلم فلموں کا مزہ آنے لگا۔ اس سسٹم کے جاری ہوتے ہی ڈیٹا فون سسٹم کی کروڑوں روپے کی مشینیں بیکار ہو گئیں اور دنیا کے چپہ چپہ میں ناطق عکوسات کی دھوم مچ گئی۔ رفتہ رفتہ ہندوستان میں بھی اس کی ابتدا ہوئی اور سب سے پہلی ناطق فلم امپیریل نے اپنے سٹوڈیو میں "عالم آرا" کے نام سے تیار کی۔ اب تو کلکتہ بمبئی۔ دہلی۔ لاہور جیسے بڑے شہروں میں سرمایہ داروں نے ناطق فلموں کی کمپنیاں کھولنی شروع کر دی ہیں۔ اور ہالی ووڈ کی طرح ہندوستان میں کلکتہ۔ بمبئی کو مرکز تصور کیا جانے لگا ہے۔

ابتدا میں فلمسازوں کو عکوسات کے لئے نگیٹو فلم اور متحرک تصویروں کا آلہ متحرک کیمرہ کی ضرورت ہوتی تھی اور اس کے ساتھ سورج کی روشنی بھی کام میں لائی جاتی تھی مگر مووی ٹون سسٹم نے ان ضروریات میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ اور ریکارڈنگ سٹ کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اب سائنس نے بہت سے ایسے نئے آلات ایجاد کئے ہیں جن کے باعث متکلم فلموں کی تیاری میں بہت آسانیاں ہو گئی ہیں۔ اور مادی اشیاء نے قدرتی اشیاء کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ مووی ٹون کیمرا کے ساتھ ہی ساتھ ساؤنڈ ریکارڈسٹ یا ریکارڈنگ پہلی فاز آواز ریکارڈ کرنے کے آلہ کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ جب کیمرے سے کوئی منظر لیا جاتا ہے تو آواز ریکارڈ کرنے کا آلہ بھی اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ اداکار جو آواز منہ سے نکالتے ہیں وہ ہوا کے ذریعہ اس آلہ کے ایک حصہ سے گذرتی ہے اور برقی رو میں مل کر اسی آلہ کے ایک سوراخ سے ہو کر تصویر کشی کے کیمرہ میں لگے ہوئے فلم میں جذب ہو جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

اقوال زریں

جو شخص بہادر ہوتا ہوا میدان جنگ سے بھاگتا ہے وہ کبھی دنیا میں سچا راستہ نہیں پا سکتا

محبت کارانہ موت کے راز سے زیادہ عظیم الشان ہے۔

دنیا میں معصومیت سے زیادہ اگر کوئی شے قریب تر ہے تو وہ حماقت ہے۔

مرد زندگی کو بہت جلد جان لیتے ہیں اور عورتیں بہت دیر میں ایسی فرق ہے مرد اور عورت کا۔

اگر کوئی خاتون اپنی غلطیوں میں دلکشی پیدا نہیں کر سکتی تو وہ صرف عورت ہے۔

دنیا کے بدترین کام ہمیشہ بہترین نیت کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

کوئی بات صرف اس بنا پر صحیح قرار نہیں دیجا سکتی کہ کسی نے اس کے لئے جان دیدی ہے۔

ہم کرتے ہیں غلطیاں اور اسکا نام رکھتے ہیں تجربہ

انسان کی تکمیل اس میں نہیں کہ وہ کیا رکھتا ہے۔ بلکہ اس میں ہے کہ وہ کیا ہے۔

عورت کے سامنے کوئی فلسفۂ حیات نہیں ہے وہ جذبات پر جیتی ہے اور صرف جذبات کے لئے۔

یہ شخصیتیں ہیں جو زمانہ کو متزلزل کر دیتی ہیں نہ کہ اصول کو۔

موج تبسم

پادری:۔ ہائے آپ کیسے گدھوں کو وعظ سُنانا پڑا ہے۔

ظریف:۔ جبھی آپ نہیں بار بار "میرے پیارے بھائیو" کہہ رہے تھے۔

بیوی:۔ دیکھو یہ دونوں شخص کتنے خوش ہیں۔ خوب جوڑا ہے۔ بھلا انکی شادی ہوئے کتنا زمانہ گذرا ہوگا۔

شوہر:۔ جہاں تک میرا خیال ہوا انکی تمہاری طرح نہیں ہوئی ہے ورنہ ایسے خوش نہ ہوتے۔

استاد:۔ اس پھول کا رنگ کالا کیوں ہے

شاگرد:۔ کیونکہ یہ رات کو کھِلتا ہے۔

مالک:۔ کیا تمہارے پہلے مالک نے تمہاری نوکری پر تمہیں کوئی سارٹیفکیٹ دیا ہے

نوکر:۔ دیا تو ہے پر وہ میرے کام کا نہیں۔

مالک:۔ کیوں؟

نوکر:۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ آدمی میری کمپنی کے اُن چنے ہوئے آدمیوں میں سے ایک ہے جنہیں میں نے اکثر نکال کر باہر کر دیا ہے۔

موٹر لاری خوب بھری ہوئی تھی اتنے میں دو عورتیں اور سوار ہوئیں مگر بیٹھنے کو جگہ نہ ملی وہ ایک طرف کو کھڑی ہو گئیں، یہ دیکھکر ایک موٹے تازے آدمی نے اپنے پاس ہی بیٹھے ہوئے ایک لڑکے سے کہا:۔

تم اُٹھ کیوں نہیں جاتے تاکہ ایک عورت یہاں پر بیٹھ جائے۔

لڑکا:۔ آپ ہی کیوں نہیں اُٹھ جاتے دونوں عورتوں کو بیٹھنے کے لئے جگہ مل جائے گی۔

دلچسپ معلومات

جوانی سے نفرت کرنیوالی عورت

لاس اینجلس کی ایک لیڈی ڈاکٹر غالبا پہلی عورت ہے جس نے جوانی کو قبل از وقت رخصت کرنے کی کوشش کی۔ اس نے ایسی دوائیں استعمال کیں جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر جھریاں پڑ گئیں اور بال قبل از وقت سفید ہو گئے۔

اس وقت اس خاتون کی عمر اگرچہ ۳۰ سال ہے لیکن اس کی عمر کا اندازہ کسی صورت میں ۵۰ سال سے کم نہیں ہو سکتا۔ لیڈی ڈاکٹر مذکور کا خیال ہے کہ ڈاکٹری کے پیشہ کے لئے بڑھاپا نہایت مفید ہے کیونکہ عام طور پر لوگوں کا خیال ہے کہ بوڑھے ڈاکٹر زیادہ تجربہ کار ہوتے ہیں۔

عجیب و غریب فائر بریگیڈ

نیویارک کے محکمہ آتشزدگی نے ایک عجیب و غریب فائر بریگیڈ ایجاد کیا ہے اس کی مدد سے آتشزدہ مکان کے کمروں سے دھواں بآسانی نکالا جاسکتا ہے تاکہ آگ بجھانے والے سپاہی کمروں میں داخل ہو سکیں یہ فائر بریگیڈ کمروں کی طرف دھواں سے پاک ہی نہیں کریگا بلکہ ان میں تازہ ہوا اور آکسیجن بھی مہیا کریگا تاکہ سپاہی آسانی سے سانس لے سکیں ابھی تک اسی قسم کے صرف چند فائر بریگیڈ تیار ہوئے ہیں جنہیں خاص خاص قوموں کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ عنقریب عوام کے استعمال کے لئے بھی ایسے فائر بریگیڈ تیار ہو جائیں گے۔

ہانگ کانگ کے حجاموں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حجامت بناتے وقت نقاب اوڑھا کریں تاکہ چھوت چھات کی بیماریاں نہ پھیل سکیں، چند حجاموں نے اس کے خلاف پروٹسٹ کیا لیکن حکومت کی طرف سے سزا دیگئی

افسانہ

سرلا کی ہولی

از مسٹر بی۔ ایس سکسینہ پیلی بھیت

تھی تو وہ سیٹھ موتی چند کی لاڈلی تیری، پلی تو تھی وہ ایوان نعمت کی آغوش میں، جس کے پالن پوش میں دھوان پیتا کا روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا تھا۔ لیکن وہ آجکل کی تعلیم زادیوں کی طرح کام چور اور عیش پسند نہ تھی۔ گھر کے کام کاج کی دیکھ بھال رکھنا، باندیوں کو پریم بندھن میں باندھ کر گھر کا کام کرانا، چھوٹی بہنوں کے گڈے اور گڑیاں بنانا، ال لاپ کو دوا پلانا، بڑا کرا سکول بھجوانا، آئے ہوئے مہمانوں کے بھوجن آدی کا پربندھ کرنا، ایسا کوئی کام نہ تھا جس کی پرشنشا کی حقدار وہ نہ ہو۔

ان کہتی تو ایک بڑے سیٹھ کی لڑکی ہو تیرا بیاہ ایک بڑے سیٹھ سے ہوگا جہاں باندیاں تیرے اشاروں پر ناچیں گی پھر تجھے کام کی کیوں پڑی ہے۔ مگر وہ تھی کہ سُنی کو ان سنی کرکے اپنے کاموں میں لگی رہتی وہ جانتی تھی کہ صبح کب ہوئی لیکن سورج کب آکاش چڑھا اور کس اور غائب گیا یہ کیوں اسے اُسی سمے معلوم ہوتا تھا جب وہ دھیلو کو سلا کر بھارت کا ناری اتہاس کا ایک پارٹ یاد کر کے گی تعدیہ سماں بجلی کے بٹن کو دبا کر ریشمی گدیلوں میں دبک جاتی، اور اس کی آتما دو گھڑی آرام کی نیند سو جاتی۔

سرلا واستو میں ایک آدرش کنیا تھی۔

(۲)

"میں اکیلی رہ گئی، اینڈتے ساگر کی طوفانی لہروں نے محبت کی نو آبادی سے ٹکرا کر اُسے دُور بہا دیا۔ جس ساگر کے ہردیہ میں مل کر چھوٹی چھوٹی ندی اور نالے مہا ساگر بن جاتے ہیں اور جس کا انش کیول دوسروں کے ملن سے ہی ہے ہائے اس کے شیتل ہردیہ میں مجھ دکھیا کے لئے ایسی گرنیم آگ سلگتی ہوگی۔ اس کا مجھے سوپن میں بھی دھیان نہ تھا ماتا، پتا، بھائی بہن ذرا سی دیر میں کس طرف چلے گئے؟

کیا سرلا کے لئے ان کے پوتر ہردیہ میں پریم نہ تھا؟ میں انہیں کس طرح پاؤں گی؟ میں روئی۔ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔ اتنا روئی کہ سوکھ گئے آنسو، میری یہ اوستھا پر آنسو نکالے بغیر نہ رہ سکے۔

میں نے سہمی نظروں سے میلہ کی اور دیکھا، میں دوڑی اور ایک نیلی ساڑی پہنے ابلا کو "ماں" کہکے دھوکہ میں پکڑ لیا۔

"ماں" میری آواز رک گئی۔ کتنی ایسی ہیں جو "ماں" کا شبد سُننے کے لئے ویاکل ہو جاتی ہیں پر نتو میرے آشچریہ کی سیما نہ رہی جب ابلا نے مجھے دھکا دے کر گرا دیا میں منہ کے بل گری اور میری ساڑی جس پر میں ایک دھبہ بھی نہ دیکھ سکتی تھی مٹی میں لت پت ہو گئی۔ مجھے ہوش نہ رہا۔ میں نے کیول اتنا ضرور سنا کہ ابلا کے ساتھی سجن نے کہا "چلو اچھا ہوا پگلی سے بچ گئیں۔"

(۳)

جاڑے ختم ہو رہے تھے سورج میں تیزی ہوتی گئی۔ بہار کے دن آئے اور ہولی کا پیغام لائے، ہر گھر خوشی کا مرکز بن گیا۔ چھوٹے بچے پچکاریاں ہاتھوں میں سنبھالے بے خوف گھومنے لگے، دن بھر بازاروں میں خرید و فروخت کا بازار گرم رہا۔ شام آئی اور رفتہ رفتہ تمام دنیا خواب غفلت میں سو گئی۔

خوشحال نگر کی فضا میں خاموشی چھا گئی اس کی سڑکوں پر بجلی کی بتیاں اور کھمبوں کے ہولناک سناٹے کے سوا اور کوئی انسان نظر نہ آتا تھا، یا کبھی کبھی کتوں کے بھونکنے کی آواز یا دو بجے ہونے والے گانے اور کبھی کبھی تیزی سے چلنے والی ہواؤں میں پیڑوں کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ چند سکنڈ کے لئے خاموشی توڑ دیتی تھی۔ لیکن پھر خاموشی جلد اپنا غلبہ پا لیتی تھی۔

گانے کی آواز ختم ہو گئی، ہوا خاموش ہو گئی۔ دو گھڑی کے لئے دنیا سو گئی لیکن ونود کی آنکھوں سے نیند اوجھل تھی۔ وہ مستغرق تھا کسی خاص خیال نے اسے بے چین بنا رکھا تھا۔ وہ اٹھا اور کونے میں پڑی میز پر پیر رکھ کر دیوار کے سہارے کھڑا رہا۔ ... کتنی دیر ... گھڑی نے دو بجائے۔ یہی دن تھا۔ یہی سمے۔ اس نے دیکھا تھا اپنی ہونی بہن اپنے ننھے کھلونے کو موت کی گود میں سوتے ہوئے یہی جگہ تھی جہاں پتھر دل رکھنے والی پر تھوی نے نگل لیا تھا، ایک معصوم بچی کو، میز پر بچی کی پستکیں اُسی طرح پڑی تھیں۔ دیوار پر لٹک رہا تھا، اس کا ایک سنہرا فوٹو، لیکن انکو پڑھنے والی ایسی پڑھ کر ایسے باغ میں چلی گئی جہاں دنیاوی خواہشات نہ پہونچیں۔

ونود ایک تجربہ کار وکیل تھا اُس نے پھانسی کے تختہ سے چھڑا لئے تھے سینکڑوں مجرم مگر اس کا کچھ بس نہ چلا موت کی عدالت پر، ونود کے آنسو گالوں تک بہ نکلے وہ صبح دہرہ ایکسپریس سے جانے والا تھا۔ ہر دوار میں کی یاد کے انتم پھول بہانے اور اپنی آشاؤں کو صدیوں کے لئے رخصت کر دینے۔

گھڑی نے تین بجائے، جیجی اُٹھی اور جگانے کے لئے کمرے کی اور چلی وہ آکسمت رہ گئی جب اُس نے دیکھا ونود کونے میں کھڑا آنسو بہا رہا ہے جیجی کا کومل ہردیہ اپنی بچی اُسنو ٹیا کی یاد میں ابل پڑا۔ پر ونود کے خیالات کو دکھ نہ دینے کے لئے جیجی آنسو پی گئی۔

بولی:۔ "گاڑی کا سمے ہو گیا بیٹا۔"

"جانے کی کوشش کر رہا ہوں" ونود نے آہستہ سے جواب دیا۔

"بیٹا منگل تک واپس چلے آنا کیونکہ بدھ کو ہولی کا تہوار ہے" جیجی نے اٹیچی اٹھاتے ہوئے کہا ونود کوٹ پہن، چھڑی ہاتھ میں لے جیجی کو نمسکار کر سیڑھیوں سے نیچے اُتر گیا۔

(۴)

"یہ پگلی ہے" "اسے کسی سے کم نہ سمجھیو" اس کے دھرم کرم کا کوئی ٹھکانا نہیں، "یہی گھروں کے بھید لے کر چوری اور ڈاکے ڈلواتی ہیں" "بھارت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بن کر دنیا میں مچاتی ہیں" بھیڑ نے ایک کہرام مچا رکھا تھا لوگ ایک بارہ سالہ بچی کی مردہ آشاؤں کے چاروں اور ٹوٹ رہے تھے۔ لمبی لمبی گردنیں نکال کر ڈینگیں مار رہے تھے، پریخ دچار ہو رہی تھیں۔ نیتوں کے مہذب سماج میں سرگوشیاں چھوٹی چھوٹی کمیٹیوں میں۔ بڑے بڑے پرستاؤ پیش تھے جو بڈھے اور سیانے تھے، کہ رہے تھے کہ دکھیا کو اپنا لو اور اسے منزل مقصود تک پہونچا دو، اور پھر کلیجہ پر ہاتھ رکھکر دیکھو، تمہاری آتما کو کیسی خوشی ہوتی ہے۔" لیکن

لیکن کالفرنس والے اپنے ارادوں میں مستقل تھے، کہہ رہے تھے کہ اس بلا کو اپنانا، اپنے کو مصیبت میں پھنسانا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ خاموشی سے تماشا دیکھا جائے اور جس کا پلہ بھاری نظر آئے اس میں شامل ہو جائے۔"

۵

ہولی کا شبھ دن آگیا، یہ دن جیجی کے بڑے کام کا دن تھا آج تو وہ بہت سویرے اٹھی، سارے کمرے کو صاف کرکے لگی پکوان پکانے، آٹے سے چڑیاں، ہاتھی، گھوڑے، نیک پرکار کے کھلونے بنائے۔

" اپنی السونیا کے لئے "

" وہ آج اس سنسار میں تھی "

" لیکن جیجی کی لاڈلی " جیجی کے لئے آج بھی زندہ تھی " جیجی نے بنائے تھے سندر ریشمی کپڑے، ہولی کے شبھ اوسر پر، السونیا کو پہنانے کے لئے " منگائی تھی دکو دے

برارتھنا کے اسپتل کی چھوٹی سی پچکاری ایک برتن میں صبح سے گھول دیئے تھے: ٹیسو کے پھول، قرینہ سے لگا دی میز پر آئینہ کنگھی، کریم وغیرہ کر صبح اٹھتے ہی وہ السونیا کو نہلا کر کپڑے پہنا کر پکوان کھلانے گی، وہ کتنی بھاگیہ شالی" ماں" ہوگی۔ جب اس کی السونیا ننھے ہاتھوں میں لئے کر شکر کی چڑیا اڑائے گی: آج اس کے اشاروں پر ہاتھی گھوڑے ہرن اور بندر ناچیں گے اور وہ انہیں من کی شیرنی بنکر حکم سنائے گی۔ دوپہر ہوگئی، پچکاری اسی جگہ لٹک رہی تھی۔ اور آنسو بہا رہی تھی۔ آئینہ اپنے اس اپمان سے حیرت میں آگیا۔ کھلونوں میں کھلبل مچ گئی، کوئی مہاجون کی شدہ لیتا، مالوان کے پردھان منتری نے ان کی شدہ چھوڑ منتری پد سے تیاگ پتر دے دیا ہو، وہ بے شدہ پڑے تھے ...... ادھر ...... ادھر ......

جیجی کو وشواس ہوچلا کہ یہ سب کیول من کی کلپنائیں تھیں، وہ رونے لگی.. ... پاگلوں کی طرح، اور دوڑی ... السونیا کے کمرے کی طرف اور جلدی سے اتار لیا دیوار کا لٹکا ہوا فوٹو

" بیٹی تم کہاں ہو! " جیجی کے گرم آنسو ٹپک پڑے، السونیا میں نے تیرے لئے سو وشت پکوان پکائے ہیں"۔

تو اسے کھانے سے کب انکار ہے"۔ ونود نے سیڑھیوں سے چڑھتے ہوئے سرلا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ماں" پالاگن سرلا نے جھک کر جیجی کے پیر چھوئے۔

جیجی آج ہمارے دیوتا ہماری پرارتھناؤں پر خوش ہوگئے۔ اور ہماری کھوئی السونیا مل گئی، ونود نے سرلا کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

جیجی خوشی خوشی دوڑ گئی، تھال میں سارے کے سارے پکوان، ہاتھوں میں پچکاری اور رنگ کی بالٹی آئینہ کنگھی، کریم تپائی سے لدی ہوئی واپس آئی۔

" بیٹی خراب نہیں، یہ سب تمہارے ہی ہیں۔ بھوک لگی ہوگی۔ کچھ کھالے جیجی نے ایک چڑیا اٹھاتے ہوئے کہا۔

ایک بار " ماں " کے شبد نے سرلا کو کھلے کھلونے تھے اور دوسری بار، پریم کی ہولی کے میٹھے پکوان،

دونوں میں کون سی ہوا اچھی تھی۔

فرقہ وارانہ صورت حالات پر غور

کلکتہ ۲۴ مارچ۔ بابو راجندر پرشاد مولانا ابوالکلام آزاد اور شری شرت چندر بوس نے آج دو گھنٹہ تک مہاتما گاندھی کے ساتھ ملک کے مختلف حصوں میں فرقہ وارانہ فساد سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا۔

کانگریسی وزیروں کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی پارلیمنٹری سب کمیٹی کے ممبران اور صدر کانگریس کے ساتھ کانگریسی وزیروں کی کانفرنس غالباً کلکتہ میں نہیں ہوگی۔ بلکہ ایسٹر کی تعطیلات میں کسی مرکزی مقام پر ہوگی۔

بنگال میں کانگریس کو مضبوط بنانے کے ذرائع پر غور

کلکتہ میں مہاتما جی کی مصروفیتیں سرکردہ کانگریسی لیڈروں کی کانفرنس

کلکتہ ۲۰ مارچ۔ مہاتما گاندھی کا آج دن کا پروگرام بہت مصروف رہا۔ انڈیپنڈنٹ پرجا پارٹی کے لیڈر مسٹر تمیز الدین احمد نے ہندو مسلم اتحاد اور اسمبلی پروگرام میں کانگریس کے ساتھ شریک ہونے کے مسئلوں پر ۴۵ منٹ تک مہاتما جی سے تبادلہ خیالات کیا اس کے بعد مہاتما جی اور شریت سوبھاش چندر بوس صدر کانگریس مولانا آزاد مسٹر سرت چندر بوس اور ڈاکٹر بدھان چندر رائے میں بات چیت ہوتی جس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ بنگال میں کانگریس کو اسمبلی کے اندر اور باہر کس طرح سے مضبوط بنایا جائے۔ اور بنگال اسمبلی کی تینوں غیر کانگریسی ترقی پسند پارٹیوں یعنی کرشک پرجا پارٹی انڈیپنڈنٹ پرجا پارٹی اور دلت پارٹی کو کن شرائط پر رضامند کیا جا سکتا ہے کہ وہ اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے ساتھ مل کر کام کریں۔

تین بجے سہ پہر سر ناظم الدین مسٹر سرت چندر بوس کی کوٹھی پر گئے جہاں مہاتما جی ٹھہرے ہوئے ہیں اور سیاسی اسیروں کی رہائی کے مسئلہ پر ان سے تبادلہ خیالات جاری رکھا۔ اجلاس دو گھنٹہ تک جاری رہا اس کے بعد مسٹر سرت چندر بوس نے ہوم منسٹر کو چائے پر مدعو کیا۔

سر ناظم الدین نے نمائندہ پریس سے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا اور ابھی اور ملاقاتیں ہونگی

سر ناظم الدین سے بات چیت شروع کرنے سے پہلے ڈاکٹر بدھان چندر رائے نے مہاتما جی کا معائنہ کیا اور انکی صحت کو بہتر پایا۔

ڈاکٹر ٹیگور سے ملاقات

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور شانتی نکیتن سے یہاں تشریف لائے اور آج مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں گے۔

وزیروں کے خلاف عدم اعتماد

اکھل بنگال دلت اقوام کی فیڈریشن کا ساتواں اجلاس مسٹر داس سابق ممبر اسمبلی کی صدارت میں ہوا جس میں موجودہ دلت وزیروں کی پالیسی اور سرگرمیوں کی مذمت کی گئی اور اسے دلت اقوام کے لئے ضرر رساں قرار دیتے ہوئے وزیروں پر عدم اعتماد ظاہر کیا گیا۔

مہاتما جی کی پرارتھنا

مہاتما گاندھی کلکتہ میں اپنی صبح و شام کی پرارتھنا اکیلے یا کسی تنہا مقام پر کیا کریں گے۔ کیونکہ لوگوں کی زیادتی اور کثرت کی وجہ سے مہاتما جی کی صحت پر اثر پڑتا ہے۔

گاندھی سیوا سنگھ کا اجلاس

گاندھی سیوا سنگھ کا اجلاس ڈلانگ میں ہو رہا ہے اسلئے مہاتما جی شری بیت بوس کے ہمراہ ۲۵ مارچ کو وہاں جائیں گے، ۲۰ مارچ کو جو ہندی کانفرنس ہونا تھی وہ ملتوی کردی گئی ہے۔

مولانا آزاد سے گفتگو

مولانا ابوالکلام آزاد نے تین گھنٹہ تک مہاتما جی سے ملاقات کی جس میں معلوم ہوا ہے کہ اس بات پر وچار کیا گیا کہ بنگال کی فرقہ وارانہ فضا کو کسی طرح سے بہتر بنایا جائے سابق شاہی اسیر مسٹر سریندر موہن گھوش نے بھی مہاتما جی سے ملاقات کی۔

گوہاٹی ۲۰ مارچ۔ ڈاکٹر لبن وزیر اعظم آسام نیا نے جو اس وقت نورچ میں ہیں بذریعہ ٹیلیفون استعفیٰ دیدیا ہے۔ اب کیبنٹ بھی مستعفی ہو جائیگی۔

سندھ میں نئی وزارت بنگئی

کراچی ۲۱ مارچ۔ مسٹر اللہ بخش سندھ یونائیٹڈ مسلم پارٹی کو جنہوں نے آج شام کو ۲ بجے گورنر سندھ سے ملاقات کی نئی کیبنٹ بنانے کے لئے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے کیبنٹ بنانا منظور کرلیا اور پیر الٰہی بخش اور مسٹر نکل داس (ہندو پارٹی) کو اپنا رفیق کار منتخب کیا۔

مسٹر اللہ بخش بالائی سندھ کے رہنے والے ہیں۔ وہ جیکب آباد کے ایک بڑے زمیندار ہیں وہ ایک عرصہ تک بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں۔ یونائیٹڈ پارٹی کی لیڈری ان کو اس طرح ملی کہ پارٹی کے لیڈر اور ڈپٹی لیڈر سر شاہنواز اور سر حاجی عبداللہ دونوں کو گزشتہ انتخاب میں شکست ہوگئی۔

پیر الٰہی بخش رادولے کے ایڈوکیٹ ہیں۔ اور پرانے خلافتی ہیں۔ انکو ۱۹۲۱ء میں سزا بھی ہو چکی ہے۔

مسٹر نکل داس کراچی کے سرکردہ ایڈوکیٹ ہیں۔ اگرچہ سیاسیات میں وہ ایک نووارد ہی ہیں وہ سندھ ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لیڈر ہیں۔

شام کو ۴½ بجے حکومت سندھ کے چیف سکریٹری مسٹر ایچ کے کرپلانی نے نئے وزیروں سے حلف وفاداری اٹھوایا۔ نئی وزارت نے فی الحال بلا پارلیمنٹری سکریٹریوں کے بھی کام کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ جب یہ دیکھا جائے گا کہ کام زیادہ ہے تو انکو مقرر کردیا جائے گا۔ نئے وزیر بھی کانگریسی وزیروں کی طرح صرف ۵۰۰ روپے ماہوار تنخواہ لیں گے۔

مسٹر کرپلانی چیف سکریٹری نے ہز ایکسیلنسی گورنر کے اس حکم کا اعلان کیا ہے کہ ہز ایکسیلنسی نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۶۲ کے سب سیکشن ۲ کے ماتحت اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کردیا ہے۔

آج یا کل یہ اعلان سرکاری گزٹ میں بھی شایع کردیا جائے گا۔

سبھاش چندر بوس کا خطبۂ صدارت

(۴)

اقتصادی مسئلہ کا حل

اقتصادی مشکلات کو حل کرنے کے لئے زراعت کو ترقی دینا ہی کافی نہ ہوگا ایک مکمل صنعتی ترقی کی اسکیم کو جو حکومت کے کنٹرول اور حکومت کی ہی ملکیت ہیں ہو عمل میں لانا از بس ضروری ہوگا۔ قدیم صنعتی نظام کے بجائے ایک جدید صنعتی نظام کھڑا کیا جائے گا اسلئے قدیم نظام، ملک کے اندر بیرونی حکومت ہونے سے اور ملک کے باہر عام لوگوں کی پیداوار کرنے سے بالکل بیٹھ گیا ہے مجوزہ کمیشن کو بہت غور سے یہ سوچنا اور طے کرنا پڑیگا کہ کون سی گھریلو صنعتوں کو باوجود موجودہ فیکٹریوں کے مقابلہ کے ابھارنا چاہیئے اور کس میدان میں بڑے پیمانہ پر ترقی دی جاسکتی ہے۔ خواہ ہم کتنا ہی موجودہ صنعت کو ناپسند کریں اور ان برائیوں کی لعنت ملامت کریں جو اسکی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں پھر بھی ہم ماسبق صنعتی زمانہ میں واپس نہیں جاسکتے۔ خواہ ہماری خواہش اس جانب کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو پس ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم صنعت گری کے خوگر ہو جائیں اور ایسے ذرایع اختیار کریں جن سے اس کی برائیاں کم ہو جائیں اور ساتھ ہی ساتھ گھریلو صنعتوں کو قایم رکھنے اور انکو فیکٹریوں کے لازمی مقابلہ سے بچانے کے لئے ذرایع اختیار کریں۔ ہندوستان جیسے ملک میں گھریلو صنعتوں دستی بنائی اور کتائی کے لئے بہت زیادہ مواقع حاصل ہیں اور بالخصوص ان صنعتوں میں جو زراعت سے گہرا تعلق رکھتی ہیں آخر میں ایک ضروری بات اور ہے اور وہ یہ ہے کہ مجوزہ کمیشن کے مشورہ پر حکومت کو ایک ایسی وسیع اسکیم قبول کرنا پڑیگی جسکی روسے زراعت اور صنعت کا پورا نظام پیداوار اور تصرف دونوں لحاظ سے سماجی اصول میں ڈھل جائے اس کے لئے زیادہ سرمایہ بہم پہونچانا پڑے گا۔ خواہ سرمایہ کو اندرونی یا بیرونی قرضہ سے حاصل کیا جائے۔ خواہ کرنسی میں اضافہ کرنے سے۔

وزارت

دستور کے صوبجاتی حصہ کی مخالفت یا مدافعت کرنا اب قطعی غیر ممکن ہے کانگریس پارٹی نے گیارہ صوبوں میں سے سات صوبوں میں عہدے قبول کرلئے ہیں اب جو کچھ کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ کانگریس کو مضبوط اور منظم کیا جائے میں ان اشخاص میں کا ایک فرد ہوں جو عہدے قبول کرنے کے مخالف تھے۔ اسلئے نہیں کہ عہدے قبول کرنے میں کسی غلطی کا ارتکاب تھا اور نہ اسلئے کہ اس پالیسی کو اختیار کرنے سے کچھ اچھائی رونما نہ ہوگی بلکہ اسلئے کہ یہ اندیشہ کیا گیا تھا کہ عہدے قبول کرنے کے برے تاثرات اس کی اچھائیوں سے بڑھ جائیں گے آج میں یہی توقع کرسکتا ہوں کہ میرے پہلے اندیشے بے بنیاد تھے۔

ہم کانگریس کو اپنے وزیروں کو عہدوں پر مامور ہوتے ہوئے کیونکر مضبوط اور منظم کرسکتے ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ نوکر شاہی کی بناوٹ اور رنگ کو ہی بدل دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو کانگریس پارٹی کو صدمہ اٹھانا پڑیگا ہر ملک میں وزیر آتے جاتے رہتے ہیں لیکن مستقل ملازمتوں کا فولادی سانچہ برابر قایم رہتا ہے۔ اگر اس سانچے کی بناوٹ اور رنگ کو تبدیل نہ کیا گیا تو برسر اقتدار پارٹی اور اس کی وزارت اپنے اصول کو عملی جامہ پہنانے میں بیکار ثابت ہونگی۔ جنگ کے بعد والی جرمنی میں سوشل ڈیموکریٹ پارٹی کے ساتھ ٹھیک یہی ہوا اور غالباً برطانیہ کی لیبر پارٹی ۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۹ء کے ساتھ بھی یہی بات پیش آئی۔ مستقل اسامیاں ہی ہر ملک میں درحقیقت حکمراں ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں یہ مستقل ملازمتیں برطانیہ نے داخل کی ہیں اور اونچے عہدوں پر تو بناوٹ میں وہ بالکل برطانوی ہیں۔ ان کا نظریہ اور دماغی حالت بہت سے حالات میں نہ تو ہندوستانی ہوتا ہے اور نہ قومی۔ ایک قومی پالیسی اس وقت تک عمل میں نہیں لائی جاسکتی جب تک کہ ملازم مستقل اپنے نظریوں اور دماغوں کو قومی نہ بنالیں بہرحال دقت ہوگی کیونکہ مستقل ملازمتوں کے لئے اونچے عہدے دستور کے مطابق وزیر ہند کی نگرانی میں رکھے گئے ہیں اور وہ صوبجاتی حکومتوں کے زیر نگرانی نہیں ہیں پس انکی بناوٹ میں تبدیلی کرنا کوئی آسان کام نہ ہوگا۔

دوسرے یہ کہ مختلف صوبوں میں کانگریسی وزارتیں جب تک عہدوں پر مامور ہیں انھیں چاہیئے کہ تعمیری اسکیم میں تعلیم، تندرستی، منشیات کی ممانعت، جیل کی اصلاحات، آبپاشی، صنعت، آراضی کی اصلاحات اور مزدوروں کی رفاہ کو شامل کریں۔ اس معاملہ میں کوشش اس بات کی ہونی چاہیئے کہ جہاں تک ہوسکے پورے ہندوستان کے لئے یکساں پالیسی اختیار کی جائے۔ یہ یکسانیت دو طریقوں سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ مختلف صوبوں کے کانگریسی وزیر ایک جگہ جمع ہوں جیسا کہ لیبر وزیر کلکتہ میں ۱۹۳۸ء میں جمع ہوئے تھے تاکہ یکساں پروگرام کو اختیار کریں۔ اس کے علاوہ کانگریس کی مجلس عاملہ جو کانگریس کی اعلیٰ ترین جماعت ہے اپنے ماہرین کے تجربوں کی روشنی میں کانگریسی صوبوں کے محکموں کو امداد پہنچائے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کانگریس مجلس عاملہ کے ممبران تمام مسائل سے واقف ہوں جو کانگریسی صوبوں میں حکومت کے پیش نظر آتے رہتے ہوں۔ اس سے یہ مقصد نہیں کہ وہ نظام کی تفصیلات میں پڑیں۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ مختلف مسائل پر انھیں ایک عام فہمید حاصل ہو۔ تاکہ وہ پالیسی کا عام خاکہ بنا سکیں۔ اس سلسلہ میں کانگریس مجلس عاملہ کو اس سے زیادہ کرنا چاہیئے۔ جتنا وہ اب تک کرتی آئی ہے اور اگر مجلس عاملہ ایسا نہ کرے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ کانگریسی وزارتوں پر کیونکر بااختیار اقتدار رکھ سکتی ہے؟

اس موقع پر میں کانگریس مجلس عاملہ کے کاموں پر کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔ یہ کمیٹی میرے تصور میں آزادی کی جنگ میں قومی فوج کا رہبر دماغ ہی نہیں ہے بلکہ یہ آزاد ہندوستان کا عکس بھی ہے۔ پس اسی کے موافق کام بھی کرنا چاہیئے یہ میری کوئی جدت طرازی نہیں ہے۔ یہ ایسی ہی ان جماعتوں کا فرض رہا ہے جو دوسرے ملکوں میں قومی آزادی کے لئے لڑتی رہی ہیں میں ان اشخاص میں سے ایک فرد ہوں جو آزاد ہندوستان کا تصور کرتے ہیں اور جو ہماری زندگی کے پیمانہ ہی میں اس ملک میں قومی حکومت کی جھلک دیکھتے ہیں۔ پس فطری طور پر یہ موزوں ہے کہ مجلس عاملہ خود کو آزاد ہندوستان کی عکسی کابینہ ہونے کا احساس کرے۔ اور ایسے ہی کام بھی انجام دے۔ ٹھیک یہی پریسیڈنٹ ڈی ویلرا کی حکومت جمہوریہ نے اس وقت کیا جب وہ حکومت برطانیہ سے لڑ رہی تھی۔ اور بہت عجلت میں تھی۔ مصر میں بھی وفد پارٹی کی مجلس عاملہ نے عہدوں پر مامور ہونے سے پہلے یہی کیا مجلس عاملہ کے ممبر اپنے روزانہ فرائض انجام دینے کے علاوہ ان مسائل کو مطالعہ کرتے رہے جنھیں سیاسی قوت حاصل ہونے کے بعد حل کرنا پڑے

فیڈریشن

کانگریسی حکومتوں کو موزوں طور پر چلانے سے کہیں اہم فوری مسئلہ یہ ہے کہ دستور کے فیڈرل حصہ کی مخالفت کیونکر کی جائے مجوزہ فیڈرل اسکیم کے متعلق کانگریس نے اپنے رویہ کو صاف صاف الفاظ میں بیان کردیا ہے۔ اور جسکو سبجکٹ کمیٹی کے غور کرلینے کے بعد کانگریس کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اس رزولیوشن میں کہا گیا ہے:۔

کانگریس نے نئے دستور کو نامنظور کردیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ ایسا آئین جو لوگوں کے لئے قابل قبول ہو اس کو آزادی پر منحصر ہونا چاہیئے اور جسکو حلقہ وار آسمبلی کے ذریعہ خود ہی لوگ تیار کریں اور جس میں بیرونی اقتدار کی کوئی مداخلت نہ ہو۔ اس نامنظوری کی پالیسی پر قایم رہتے ہوئے بہر کیف کانگریس نے صوبوں میں وزارتیں قایم کرنے کی اجازت دیدی ہو تاکہ آزادی کی جدوجہد میں قوم کو مضبوط بنایا جاسکے۔ مجوزہ فیڈریشن کے متعلق کسی عرصہ کے لئے یا کسی شرط کے ساتھ ایسا کوئی خیال نہیں کیا جاسکتا۔ فیڈریشن کے نفاذ سے ہندوستان کو سخت نقصان پہونچے گا۔ اور ان بندھنوں کو اور مضبوط بنا دے گا جن سے ہندوستان شہنشاہی اقتدار میں جکڑا ہوا ہے۔

اردو پریس ایسوسی ایشن

منشی دیانرائن نگم صاحب بی۔ اے ایڈیٹر رسالہ زمانہ و اخبار آزاد کانپور نے "اردو پریس ایسوسی ایشن" کو اپنا دوسرا سالانہ اجلاس کانپور میں منعقد کرنے کی دعوت دی تھی اور مجلس عاملہ کی منظوری سے اجلاس کی تاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۳۸ء مقرر ہوئی تھی۔

لیکن اب جناب ممدوح یہ اطلاع دیتے ہیں کہ انھوں نے کانپور کے اکثر اخبار نویس بھائیوں کو جمع کر کے مشورہ کیا تو یہ قرار پایا کہ چونکہ وقت کی تنگی کی وجہ سے مارچ تک اجلاس کا خوبی اہتمام نہیں ہو سکتا اسلئے بالفعل یہ اجلاس ملتوی کر دیا جائے اور کسی آئندہ مہینہ میں (جو بعد مشورہ متعین ہوگا) خاص اہتمام کے ساتھ اردو پریس ایسوسی ایشن کا اجلاس کانپور میں منعقد کیا جائے اور اس دوران میں یہ کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ اخبار نویس بھائی آئندہ اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

تاریخوں کا اعلان مجلس عاملہ کے مشورہ کے بعد کیا جائے گا۔

خاکسار محمد اکرام اللہ خاں ندوی اڈیٹر کانفرنس گزٹ علیگڈھ

التوائے اجلاس کی تحریک مسترد

لکھنؤ ۲۲ مارچ۔ آج یو پی اسمبلی میں مسٹر ظہیر الدین فاروقی (مسلم لیگ) کی تحریک التوا اجلاس پر بحث ہوئی جس کا موضوع فساد سے پیدا شدہ شدید ترین صورت حالات اور صوبہ کے مختلف حصوں میں امن و امان قایم رکھنے میں حکومت کی معذوری تھا مخالف پارٹی کی طرف سے حکومت کے خلاف جو نکتہ چینی کی گئی تھی اس کا جواب دیتے ہوئے "ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف نے فرمایا کہ الزامات محض اسلئے لگائے گئے ہیں کہ جن بہت سے گھروں پر مصیبتیں پڑی ہیں ان سے سیاسی نفع خیزی کی جائے۔

تحریک التوا اجلاس بلا رائے شماری ہی مسترد ہوگئی۔

اسمبلی کے مسلم ممبروں کا بیان

نئی دہلی ۱۲ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی کے مسلم ممبروں نے حسب ذیل بیان شایع کیا ہے۔

ہم سنٹرل اسمبلی کے مسلم ممبران جو ان صوبوں سے تعلق رکھتے ہیں جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے دل سے سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کرنے میں انھوں نے فراخدلانہ رویہ کر کے دیگر صوبوں کے وزیروں کی رہنمائی کی۔ ہمارا خیال ہے کہ اس قسم کے رویہ سے اس ملک کے بہت سے مسائل حل ہونے میں امداد ملے گی بیان پر مندرجہ ممبروں کے دستخط ہیں ۔

سر محمد یامین خاں، سر حسین امام، ڈاکٹر سر ضیاء الدین، کنور اسمعیل علی خاں، مسٹر عبدالرشید چودھری حاجی محمد حسین مسٹر محمد احسان۔ سید شمس الدین حیدر۔

مراسلات

محترمی اڈیٹر صاحب اخبار صداقت السلام علیکم

مہربانی فرما کر سطور ذیل کو اپنے معزز صحیفہ میں درج فرما کر ممنون فرمائیں۔

" مطابق ۱۳ مارچ یوم عاشورہ کو سٹی گروپ آف بوائے اسکاوٹ کا ایک خدمتی کیمپ بمقام کربلا وقوع پذیر ہوا۔ جس میں اسکاوٹس نے طبی امداد اور دیگر خدمات انجام دیں۔

۲۸ لڑکے کھوئے ہوئے اسکاوٹس کو دستیاب ہوئے اور بعد حصول دستخط والدین کو سپرد کئے گئے۔

۲۰ کھوئے ہوئے لڑکوں کی رپورٹ والدین نے آکر دفتر میں درج کروائیں اور یہ لڑکے بعد تلاش و حصول دستخط والدین کے سپرد کئے گئے۔

۱۷ معمولی جراحتوں کی اطلاع ملی جنکی مرہم پٹی کی گئی۔

شہر کے چند معزز حضرات نے کیمپ اور اسکاوٹس کی خدمات کا معائنہ بھی فرمایا جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ ہم نواب سردار بیگم صاحبہ کے انتہائی تشکر ہیں جن کی لاری ہر ضرورت کے لئے اسکاوٹس کی امداد پر تھی۔

شبیر احمد سکرٹری

عظیم الشان اجتماع

عظیم الشان اجتماع ۱۸ مارچ سنہ ۳۸ء بعد نماز عشاء ۹ بجے شب سے ۱۲ بجے شب تک متصل گنج برکت کی مسجد کے پاس (چھاونی) میں ۵ ہزار کے قریب مستورات کانپور اور مرد جمع تھے پردہ کا معقول انتظام تھا۔ جہاں نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی نے کامل ۳ گھنٹہ تک نہایت صاف اور پر درد تقریر مظلوم کربلا پر کی اور وفات حضور سرور کائنات سے لے کر تا شہادت شہدائے کربلا و جناب امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی شہادت کا مقصد سمجھایا جلسہ ۱۲ بجے کے بعد ختم ہوا۔

(مسلمانان چھاونی)

بحکم جناب سول جج صاحب بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۶ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت خفیفہ سول جج بہادر کانپور

پنڈت کشوری لال ولد پنڈت ہردیوداس برہمن پالی وال ساکن رورا پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعی

بنام

منشی درگھوناتھ پسران نابالغ بہاری متوفی بولایت مساۃ کنہیا مادر خود قوم اہیر ساکن موضع کومی پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت سار کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکورہ آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

(نوٹ) اگر تم کو منشی درگھوناتھ نابالغان کا ولی بننے میں کوئی عذر ہو تو تاریخ معینہ پر پیش کرو ورنہ عدالت تم کو ولی نابالغان مقرر کردے گی

بحکم اننت لال منصرم عدالت سول ججی کانپور — مہر عدالت

لکھنؤ ۲۳ مارچ۔ کل رات دو اور سیاسی قیدی دلیپ راج اور بیچو سنگھ مقامی جیل سے رہا کر دیئے گئے اب صرف ایک اور سیاسی قیدی رہ گیا ہے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بھی جلد ہی ...

سندھ کی وزارت کا خاتمہ

کراچی ۲۱ مارچ۔ سرغلام حسین ہدایت اللہ اور ان کی کیبنٹ نے استعفٰے دیدیا ہے۔

سرغلام حسین ہدایت اللہ اور ان کے ساتھی وزیروں نے آج دوپہر گورنر سے ملاقات کی اور واپسی کے نصف گھنٹہ بعد سر غلام حسین پھر گورنر سے ملاقات کرنے کے لئے گئے۔ گورنر سے ملاقات کے بعد واپسی پر جب نمایندہ پریس نے آپ سے انٹرویو کیا تو آپ نے فرمایا کہ اکثریت کے باوجود ہم نے استعفٰے دیدیا ہے۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ جو بھی کیبنٹ بنے گی۔ اسکو ہم قایم نہیں رہنے دینگے۔

خان بہادر اللہ بخش لیڈر یونائیٹڈ پارٹی نے وزارت بنانے کے سلسلہ میں آج صبح گورنر سے ملاقات کی۔ انٹرویو تقریباً ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک رہا۔ خان بہادر آج صبح کو پھر ملاقات کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دوران ملاقات میں خان بہادر نے کانگرس پارٹی کے لیڈر کا ایک خط دکھایا جسمیں لکھا تھا کہ کانگرس پارٹی یونائیٹڈ پارٹی اور ہندو انڈیپنڈنٹ پارٹی کی مرتب کردہ نئی وزارت کی حمایت کرے گی۔

ملاقات کے بعد واپسی پر نمائندگان پریس سے خان بہادر نے کچھ کہنے سے انکار کیا اور کہا کہ میں گورنر سے پھر ملاقات کرونگا

کسانوں کے متعلق حکومت یوپی کی اسکیم

لکھنؤ ۲۲ مارچ۔ رائے دہندگان سے کئے ہوئے خاص انتخابی وعدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کانگرسی وزارت نے قانون کسے لئے کسطرح اپنی لگان اور مالگذاری کی سکیم تیار کی ہے۔ اس کے متعلق پیشنگوئی کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ قانون آگرہ میں ضمن آگرہ اور اودھ کے لئے ایک جامع قانون بنایا جائے گا۔

دو جداگانہ بل بالترتیب لگان اور مالگذاری کے متعلق ہوں گے۔ جو مقصد وزارت نے اپنے روبرو رکھا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یہ ہے کہ کسانوں اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں سے جو وعدے کئے گئے ہیں انہیں حکومت کے خرچہ پر یا زمیندار کے خرچہ پر۔ بہر صورت بالضرور پورا کیا جائے۔ لیکن ان معاملوں میں جو حکومت اور زمینداروں اور تعلقہ داروں کے درمیان تعلقات سے سمبندھ رکھتے ہوں۔ ایک منصفانہ فیصلہ کرنے کی کوشش کی جائیگی

فلسطین میں حالات کی رفتار

یروشلم ۲۳ مارچ۔ جافہ۔ حیفہ اور صفد سے تین مسلم شیخ مذموم سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ اور ان کو نظر بند کردیا گیا ہے۔ ہائی کمشنر نے مسٹر امین بے تمامی کو بھی مسلم سپریم کونسل سے برخاست کردیا ہے الکو ممبری کے ناقابل قرار دیا گیا۔ اسوقت صرف دو مسلم ممبر باقی رہے ہیں۔

یوپی اسمبلی میں پنڈت پنت کا بیان

لکھنؤ ۱۹ مارچ۔ کل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یوپی نے الٰہ آباد کے فرقہ وارانہ فساد کے بارے میں یوپی اسمبلی میں دو بیانات دیئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ کلکٹر الٰہ آباد کے پاس سے جو تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صورت حالات اب بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ پہلے تھی اکے دکے حملے ہنوز ہورہے ہیں بینچر کو ۴ آدمی ہلاک ہوئے جنمیں سے دو ہندو اور دو مسلمان تھے اور ۱۰ ہندو اور ۵ مسلمان زخمی ہوئے۔ فساد کے شروع ہونے سے اب تک کل ۷ ہندو اور ۳ مسلمان ہلاک ہوچکے ہیں اور ۴۴ ہندو اور ۲۵ مسلمان زخمی ہوچکے ہیں۔

زیکوسلوویکیا کی خوفناک رفتار

پراگ ۲۳ مارچ۔ زیکوسلوویکیا کی کیبنٹ میں زبردست پھوٹ پڑگئی ہے جرمن کسان پارٹی کے نمایندے ڈاکٹر سپینا نے حکومت سے استعفٰے دیدیا ہے جس کا مطلب ہے کہ حکومت زیکوسلوویکیا کے ساتھ تعاون کرنے والی کوئی جرمن پارٹی نہیں رہی اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت زیکوسلوویکیا کے ساتھ تعاون کرنے والی تمام جرمن پارٹیاں حکومت سے علیحدہ ہوگئی ہیں اور جرمن پارٹی میں مل گئی ہیں۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ای ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں یاری

صداقت

احسن — سہ — ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ہے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۲ اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۳۰ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

زندگی کا روشن پہلو

از جناب ماسٹر عبد الصمد بزمی بلند شہری کانپور

اپنی ہستی کا کوئی نقشہ بنانا چاہیئے — کام پھر دنیا کو اب کر کے دکھانا چاہیئے
امتحان دوست کا جذبہ مٹانا چاہیئے — آزمانا ہے تو دل کو آزمانا چاہیئے
جوش آزادی میں جان پر کھیل جانا چاہیئے — آج بڑھ بڑھ کر تجھے بازی لگانا چاہیئے
اے وطن پر مٹنے والے اہل وطن سے کیوں ہے بیر — گھر ترا ہر دل ہو ہر دل میں ٹھکانا چاہیئے
انتہا مقصد ہی تیرا اور عمل مقصد سے دور — ایسی منزل پر پہونچنے کو زمانہ چاہیئے
شاخ گل وقف خزاں ہے مرغ دل وحشت زدہ — موج صرصر پر بنانا آشیانہ چاہیئے
میٹ کر چھوڑیگی دنیا جس نے چھوڑا دین کو — بالیقیں اس بات پر ایمان لانا چاہیئے
زندہ رہنا ہے تو اپنی زندگی کا دے ثبوت — ورنہ اپنی موت پر آنسو بہانا چاہیئے
اجتماع قوم ہو اخلاص کی بنیاد پر — خود بھی آنا دوسروں کو بھی بلانا چاہیئے
مس ہوا کر جس سے خود امواج رلطا ہے — ایسا اوال بر لب گنگا بنانا چاہیئے
بچ رہا ہے کس لئے تو گرمی خورشید سے — رحمت باری کا سر پر شامیانا چاہیئے
چھوڑ دے فکر دوا انسان کا ہمدرد بن — درد سے ہر لحظہ تجھکو تلملانا چاہیئے

دل کی موجوں میں در مقصد غلط بیزمی غلط!
بحر کی گہرائیوں میں تجھکو جانا چاہیئے

دنیائے اسلام

امریکن کمپنی اور حکومت افغانستان کے درمیان معاہدہ

حکومت افغانستان اور ان لینڈ ایکسپلوریشن کمپنی (امریکہ) کے نمائندوں میں افغانستان کے تیل کے چشموں کے بارے میں کچھ عرصہ ہوا جو معاہدہ ہوا ہے اس کی شرائط حسب ذیل ہیں:

(۱) کمپنی عہد کرتی ہے کہ معاہدہ کے آغاز کی تاریخ سے آٹھ ماہ کے عرصہ کے اندر اندر افغانستان کے ہمسایہ ممالک میں سے کسی ایک سے معاہدہ کر کے سمندر تک نل لے جانے کے حقوق حاصل کر لے گی۔ اور اگر کمپنی مدت معینہ میں یہ حقوق حاصل نہ کر سکے تو حکومت معاہدہ کی تنسیخ کی مجاز ہوگی۔

۶۰ لاکھ ٹن تیل

(۲) کمپنی مذکرہ صدر حقوق حاصل کرنے کے بعد تیل کے چشموں کے لئے پانچ علاقے منتخب کر کے وزارت تجارت کو اطلاع دے گی۔ اگر کمپنی ایک سال تک تفحص و تجسس کے کام شروع نہ کر سکے تو یہ معاہدہ منسوخ ہو جائے گا کمپنی کو حق حاصل نہیں کہ مجاز علاقہ سے باہر کوئی کنواں کھودے ۶ ماہ بعد کمپنی اپنے تمام کاروبار کے متعلق وزارت تجارت کو مطلع کرے گی۔ کمپنی کی یہی کوشش ہوگی کہ بہ سرعت ممکنہ حاصل شدہ تیل کی مقدار اس قدر ہو جائے کہ اس کی برآمد ممکن نہ رہے۔ کمپنی اپنے ایک علاقہ کو مسترد کر دے گی اسی طرح پانچ سال کے بعد اندازہ لگایا جائے گا۔ اور اگر واقعی حاصل شدہ تیل کی مقدار برآمد نہ ہوگی۔ ایک ایک علاقہ کو واپس دیتی رہے گی حتیٰ کہ تین سال کے بعد کمپنی کے پاس صرف ایک علاقہ رہ جائے گا۔

(۳) کمپنی کی رضایت کے ساتھ افغانستان میں ریلوے ٹیلیفون ٹیلیگراف لاسلکی سلسلہ ہوا پیمائی قدیم کر سکتی ہے۔

حکومت کے حقوق

(۴) کمپنی عہد کرتی ہے کہ معاہدہ کی دوسری شرائط میں مندرج مبلغات کو ادا کرنے کے علاوہ حقوق ملکیت کے احترام کے لئے ایک ٹن تیل (جو افغانستان سے باہر بھیجا جائے) کے چار شلنگ ادا کرے گی۔ کمپنی عہد کرتی ہے کہ منافع سے سالانہ ۲۰ فیصدی حصہ حکومت کو پیش کیا کرے گی۔ کمپنی کے حسابات کا طرز وہی ہوگا جو ایران میں برٹش اینڈ پرشین کمپنی کے حسابات کا ہے۔

(۵) جس صورت میں کہ حکومت تصور کرے کہ کمپنی بیرونی منڈیوں میں اچھی قیمت پر مال نہیں بیچتی حکومت اپنے حصے کا تیل لے کر اپنی نگرانی میں بیچ سکتی ہے۔ کمپنی عہد کرتی ہے کہ بیرونی منڈیوں یا تیل کے چشموں کی حالت کے قطع نظر پہلے پانچ سال کے آخر میں کم از کم ڈھائی لاکھ پونڈ حکومت کو پیش کرے گی۔ نیز یہ واجب الادا رقم ساڑھے چار لاکھ پونڈ سالانہ سے ہرگز کم نہ ہوگی۔ جس سال حکومت کو اس کی مقررہ رقم سے کم پہونچے کمپنی اس کی تلافی کے لئے مجبور ہوگی۔ حکومت کو کمپنی کے حسابات کی پڑتال کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

محصول

(۶) افغانستان سے برآمد شدہ تیل پر حکومت محصول لگائے گی اور کمپنی مجبور ہے کہ پہلے پندرہ سال تک ۶۰ لاکھ ٹن سالانہ کے لئے فی ٹن ۹ پنس محصول لیا جائے گا۔ دوسرے پندرہ سال کے عرصہ میں ۶۰ لاکھ سالانہ کے لئے ایک شلنگ فی ٹن محصول لیا جائے گا۔ اور ۶۰ لاکھ سالانہ سے زائد مقدار پر ۹ پنس فی ٹن کے حساب سے محصول لیا جائے گا۔ اس کے سوا کمپنی کسی چیز کا محصول ادا نہیں کرے گی۔

زمین کی خریداری

(۷) کمپنی اپنی ضرورت کے مطابق حکومت یا پبلک سے مناسب قیمت پر زمین خرید سکتی ہے مگر اماکن مقدسہ یا آثار قدیمہ یا اور ایسی اراضی جس کی حکومت کو بھی ضرورت ہو کمپنی کو نہیں دیجائے گی۔ حکومت کمپنی سے تیل اپنی ضروریات کے رفع کرنے کے لئے لے گی۔ اس کی مناسب قیمت ادا کرے گی۔ مگر یہ چیزیں افغانستان میں فروخت نہیں کی جا سکتیں۔ کمپنی کی درآمد کردہ ادویہ اور اوزار محصول سے معاف ہوں گے۔ کمپنی مجبور ہے کہ راستوں سے تیل برآمد کرے۔

دھاتوں سے استفادہ

(۸) جس صورت میں کہ حکومت مذکرہ صدر پانچ علاقوں میں جن کی مراعات کمپنی کو دی گئی ہیں تیل کے بغیر کسی اور دھات کے استخراج کے لئے کسی اور کمپنی سے معاہدہ سے ضرر نہ پہونچے حکومت عہد کرتی ہے کہ اس علاقہ میں کسی اور کمپنی کو تیل نکالنے کی اجازت نہیں دے گی۔

(۹) کمپنی عہد کرتی ہے کہ تیل کے تحت الارض ذخائر کو اس طریقہ سے نکالے گی کہ انھیں ضرر پہونچنے کا احتمال نہ ہو۔ اگر کھدائی کے تجربہ پر کسی جگہ سے تیل نہ نکلے بلکہ پانی یا کوئی قیمتی دھات نکل آئے۔ کمپنی اسے حکومت کے سپرد کرنے کے لئے مجبور ہے۔ کمپنی کو کوئی حق حاصل نہیں کہ ان اشیاء سے استفادہ کر سکے۔ البتہ کمپنی پینے کے پانی کے لئے کنوئیں کھود سکتی ہے۔

حکومت کا نمایندہ

(۱۰) حکومت اپنی طرف سے ایک نمایندہ منتخب کریگی جو حصہ داروں کے حقوق کمپنی سے حاصل کرے گا اور کمپنی کے تمام جلسوں میں شرکت کرے گا۔ اس کے علاوہ امریکہ میں جو افغانی طلباء علم حاصل کرنے کے لئے جائیں گے ان کی نگرانی بھی کریگا۔ کمپنی اس نمایندہ کی تنخواہ کے لئے سالانہ دس ہزار ڈالر نیویارک کے کسی بنک میں جمع کرائے گی۔

ملازموں کے متعلق شرائط

(۱۱) کمپنی کوشش کرے گی کہ صلاحیت کے مطابق افغانستان کے فنی اور تجارتی اشخاص کو ملازم رکھے۔ کمپنی حتی الوسع کوشش کرے گی کہ بہ سرعت ممکنہ غیر ملکی ملازمین کی تعداد کم کر کے افغانی ملازموں کی تعداد بڑھائی جائے تاکہ افغانستان کے لوگ کمپنی کے کاروبار سے مستفید ہوا ہے کمپنی مجاز ہے کہ بقدر ضرورت فنی اشخاص کو امریکہ سے لائے۔ مگر امریکہ کے سوا اور کسی ملک کے باشندوں کو لانے کی مجاز نہیں۔ یہ لوگ افغانستان رہ کر افغانی قانون کا احترام کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ کمپنی کے ملازم افغانستان میں کسی قسم کی مذہبی یا سیاسی تبلیغ نہیں کر سکتے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل ہو رہے
زبان پہ علی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۲ر اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴

مدح صحابہؓ کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

مسلمانوں کی بدبختی سے لکھنؤ میں شیعہ و سنیوں کے درمیان مدح صحابہ کے قضیہ کے متعلق زبردست تنازعات رونما ہو گئے تھے اور اس سلسلہ میں متعدد بار فسادات بھی ہو چکے ہیں جن میں دونوں فریقوں کے حضرات کو کافی نقصان پہونچا۔ یو۔پی گورنمنٹ نے ان حالات کو محسوس کر کے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی کہ وہ تحقیقات کر کے کوئی حل نکالے اس کی رپورٹ مرتب ہو کر حکومت کے پاس تھی اب حکومت نے ۲۹ر مارچ ۱۹۳۸ء کے غیر معمولی گزٹ میں اس کو شایع کر دیا ہے۔

جس میں مدح صحابہ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور اس پر حکومت کے رزولیوشنوں کو درج کیا گیا ہے۔ رپورٹ کی معلومات حسب ذیل ہیں:۔

اول تو یہ کہ ۱۹۰۹ء کی حکومت کے رزولیوشن میں جو اصول اور پالیسی بیان کی گئی تھی۔ ان میں ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اور دوسرے لکھنؤ کے ضلع حکام نے جو طریقہ عمل اختیار کیا تھا۔ اس میں بشرطیکہ اس طریقہ عمل میں کوئی ایسے خلاف قانون کام شامل نہ ہوں جس کا مقصد سنیوں کو پریشان یا ستانا ہو۔ اور بشرطیکہ جس بنا پر نہ مدح صحابہ کو پبلک طور پر پڑھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ پبلک کی بے آرامی یا شیعوں کی جائز ناراضگی کا باعث ہو ترمیم کی ضرورت نہیں۔

کمیٹی امید ظاہر کرتی ہے کہ دونوں طبقوں کے لیڈر اشتعال انگیز کاموں کی روک تھام کرنے کی کوشش کریں گے اور امید کرتی ہے کہ ہر دو طبقے باہمی برداشت کی اسپرٹ پیدا کرنے کی صدقدلانہ کوشش کریں گے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ہی وہ یکجہتی سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

حکومت یو۔پی نے دلائل اور نتایج پر جنہیں نہایت صفائی اور وضاحت کے ساتھ رپورٹ میں درج کیا گیا ہے خوب توجہ اور انہماک سے غور و خوض کیا ہے اور کمیٹی کی معلومات کو منظور کرتی ہے۔ حکومت یہ اچھی طرح واضح کر دینا چاہتی ہے کہ تین خلفاء کی پبلک یا پرائیوٹ طور پر مدح سرائی کرنے سے سنیوں کے حق پر کوئی تنازعہ نہیں ہے یہ حق بلاشبہ انہیں حاصل ہے۔ لیکن جس طریقہ اور جن جن حالات میں اسے لکھنؤ میں پڑھے جانے کی اجازت مانگی گئی وہی باعث جھگڑا ہے۔ جہاں کہیں بھی مختلف فرقوں کے عقیدے اور نقطۂ نظر میں آپس میں ٹکراتے ہوں۔ وہاں حکومت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ امن عامہ اور پبلک کے آرام کا قانون قایم رکھنے کے لئے مداخلت کرے۔ کمیٹی کی معلومات انہیں تسلیم کردہ اصولوں پر مبنی ہیں۔

مندرجہ بالا رپورٹ میں حالات کو بدستور قایم رکھنے کی سفارش کی گئی ہے اور حکومت بھی اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ ۳۸ سال سے جو سرکاری پوزیشن قایم ہے اس میں تبدیلی کرنا مشکل ہے حکومت نے دونوں فریقوں کے لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے پیرووں میں باہمی اعتماد اور رواداری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

ہمارے خیال میں بھی اس کا حل سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہم امید کرتے ہیں دونوں فرقوں کے پیشوا اسلامیوں کی موجودہ نازک صورت حال اندازہ کرتے ہوئے اپنے اپنے متعبین کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے۔

رشوت ستانی کا انسداد

یو۔پی گورنمنٹ نے اپنے بجٹ میں رشوت ستانی کے انسداد کے لئے دس ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے حکومت نے اس سلسلہ میں سر مہاراجہ سنگھ کی صدارت میں ایک کمیٹی بھی مقرر کی ہے جس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور اس کے نتایج بھی نکلنا شروع ہو گئے ہیں چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ضلع بجنور میں ایک سب انسپکٹر اور ایک پولیس کانسٹبل بھی برخاست ہو چکے ہیں۔

مس سوشیلا سریواستوا کی شادی

۲۷ر مارچ ۴½ بجے شام کو مس سوشیلا سریواستوا دختر سر جوالا پرشاد سریواستوا کی شادی مسٹر راجیشور دیال آئی۔سی۔ایس۔ کے ساتھ کیلاش کوٹھی کانپور میں ہوئی۔ جس میں کانپور کے معززین شہر کے علاوہ باہر کے حسب ذیل حضرات قابل الذکر ہیں:۔

ہز اکسلنسی سر ہیری ہیگ، لیڈی ہیگ، اور گورنر اسٹاف۔ ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال اور اسٹاف نواب صاحب چھتاری۔ نواب سر محمد یوسف۔ راجہ صاحب جہانگیر آباد۔ سر سیتا رام، سر مہاراج سنگھ۔ راجہ مہیشوری دیال سیٹھ۔ نواب جمشید علی خاں۔ آنریبل حافظ محمد ابراہیم۔ آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن۔ آنریبل بابو سمپورنانند۔

شادی کے کل رسومات سب کے سامنے ایک خوبصورت منڈوا کے اندر ہوئیں شادی کے رسومات ختم ہونے کے بعد ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ آخر میں ہز اکسلنسی گورنر نے ایک دلچسپ اور پرلطف تقریر کی جس میں دولہا دلہن کو مبارکباد دی گئی تھی۔ ہز اکسلنسی کے جواب میں نوشاہ صاحب نے آپ کا شکریہ ادا کیا رات کو کھانے میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو۔پی نے بھی شرکت کی۔

آئینۂ کانپور

تپ دق کا انسداد کانپور تپ دق انسدادی کمیٹی کی ایک میٹنگ مسٹر ال۔اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں یہ طے کیا گیا کہ ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر مقرر کی جائے جو گھروں میں جا کر اس مرض کے پیدا ہونے کے اسباب بیان کرے اور پردہ نشین عورتوں کو اس سے بچنے کے ذرایع سمجھائے۔

یہ بھی طے کیا گیا کہ جو ہسپتال کالکٹر گنج میں میونسپل بورڈ نے کھولا ہے اس میں مریض پہونچائے جاویں اور ان مریضوں کو دوائی اور کھانا مفت دیا جاوے۔ ہر وارڈ کے ڈاکٹروں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور ان سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے وارڈ کے تپ دق کے مریضوں کی تفصیلات کمیٹی کے چھپے ہوئے فارموں پر تحریر کر کے کمیٹی کے دفتر میں بھیجدیں۔

یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ دق کے متعلق اردو ہندی میں اشتہارات اور پوسٹر چھپوا کر تقسیم کئے جاویں۔

ہندوستانی سیوا دل ۲ر اپریل ۱۹۳۸ء کو بنگالی گھاٹ جاجمؤ میں ہندوستانی سیوا دل کا افتتاح پنڈت بال کرشن شرما کریں گے کہا جاتا ہے کہ اس ہندوستانی سیوا دل میں نوجوانوں کو دیسی طریقہ پر فوجی تربیت دیجائے گی۔

آنریری مجسٹریٹ مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک سرکلر شایع کیا ہے جس میں ان اصحاب سے درخواستیں مانگی گئی ہیں جو قوانین کے مطابق آنریری مجسٹریٹ ہونا چاہتے ہیں۔

کانگریس۔ لیگ۔ احرار۔ دونوں چیمبر آف کامرس وغیرہ کو بھی لکھا گیا ہے کہ وہ درخواستیں بھجوائیں۔

آنریری مجسٹریٹوں کو جو لوگ منتخب کریں گے اسکے لئے ایک سات آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جو غالباً حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگی۔

(۱) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (۲) ڈسٹرکٹ جج (۳) ڈاکٹر جواہر لال روہتگی (۴) ڈاکٹر عبدالصمد (۵) بابو برج نرائن مہروترا (۶) مسٹر بینی سنگھ (کانگریس) (۷) مسٹر چٹرجی پرنسپل کرائسٹ چرچ کالج۔

آنریری مجسٹریٹوں کے انتخاب کے سلسلے غالباً ۷ر اپریل کو میٹنگ ہوگی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کے کام کے لئے بنچ سسٹم جاری ہوگا خیال کیا جاتا ہے کہ سردست ۵ یا ۶ آنریری مجسٹریٹ منتخب کئے جاویں گے جس میں غالباً ۲ مسلمان اور ایک پست اقوام میں سے لیا جائے گا۔

علاوہ اس کے دو یا تین اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم بھی منتخب کئے جائیں گے جو غالباً ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹروں یا سابق کے بہترین کام کرنے والے آنریری مجسٹریٹوں میں سے لئے جاویں گے۔

یہ کمیٹی صرف سفارش کرے گی آخری منظوری حکومت کے ہاتھ میں ہوگی۔

رشوت ستانی پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری ایم۔ال۔سی نے رشوت ستانی کی تحقیقاتی کمیٹی میں شہادت دیتے ہوئے کہا کہ پولیس کچہری میونسپلٹی امپرومنٹ ٹرسٹ اور محکمہ جات مال میں رشوت کا بازار گرم ہے۔ آپ نے اپنی سفارش میں پولیس کی تنخواہیں بڑھانے کی بھی سفارش کی ہے۔

وزیر اعظم یو۔پی ۲۷ر اپریل کی رات کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو۔پی کانپور مزدور سبھا کے جلسہ میں شریک ہوئے۔

مزدور کارکنوں نے آپ سے دفعہ ۱۴۴ کے نوٹسوں کی تعمیل ہونے کی شکایت کی لیکن پنتھ جی نے فرمایا کہ مقدمہ کی نوعیت جانے بغیر وہ اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ پنتھ جی نے یہ بھی فرمایا کہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شایع ہو جانے کے بعد حکومت مزدوروں کی شکایات دور کرے گی آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ یہ رپورٹ مزدوروں کو مطمئن کر دے گی آپ نے مزدور سدھار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت نے امسال اسکے لئے بیس ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

مسلم بنک بند ہو گیا مسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ کی شاخ کانپور ۲۸ر مارچ کو بند کر دی گئی۔

اس بنک میں زیادہ تر غریب مسلمانوں کا روپیہ ہے جو کافی سے زیادہ پریشان ہیں

مولانا ظفر علی خاں صاحب مولانا ظفر علی خانصاحب ایم۔ال۔اے اور مالک و ایڈیٹر روزنامہ زمیندار لاہور ۲۸ر مارچ ۱۹۳۸ء کو کانپور تشریف لائے اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا گیا اور رات کو پریڈ گراؤنڈ میں سٹی مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں مولانا نے اپنے تجربات اور ہندوستان کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کانپور کے پرجوش مسلمانوں کو حافظ محمد ابراہیم صاحب کی آمد سے اظہار بیزاری پر مبارکباد دی آپ نے فرمایا کہ ہمکو شکایت اپنوں سے ہے ہم یہ برداشت نہیں کریں گے کہ کوئی مسلمان مسلمانوں سے ٹوٹ کر غیروں سے مل جائے۔

آپ نے قومیت اور ملت کے الفاظ پر بھی جو کی بحث آجکل مولانا حسین احمد صاحب اور علامہ اقبال کے درمیان چھڑی ہوئی ہے آپ نے اچھوتوں کے متعلق بھی اسلامی نقطۂ نظر ظاہر کیا۔

آپ نے کانگریس کے مظالم اور ناانصافیوں کا بھی ذکر کیا۔ آخر میں مسجد شہید گنج کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمیں مسلم لیگ کے اجلاس خصوصی کا انتظار ہے اور اگر مسلم لیگ نے بازیابی مسجد کا فیصلہ نہ کیا تو اتحاد ملت یکم مئی کو اپنی تجاویز پیش کرے گی آپ نے سول نافرمانی جاری رکھنے کا اعلان کیا اور رضا کاروں کی کرایہ اور انکی گرفتاری کے لئے چندہ کی اپیل کی۔

۲۹ر مارچ کے جلسہ میں پھر مولانا نے تقریر ارشاد فرمائی جس میں آپ نے ملک کے مسائل پر اپنے نقطۂ نظر سے بحث کی۔

اس جلسہ میں ایک تجویز بنگال وزارت پر اظہار اعتماد کی پاس کی گئی۔ اور ایک دوسرے تجویز میں یو۔پی کی کانگریس وزارت پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

اس جلسہ میں کانپور کے ۲۵ نیلی پوش نوجوانوں نے اپنے کو مسجد شہید گنج کے لئے پیش کیا اور لاہور جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ نواب سردار بیگم اختر صاحبہ نے بھی دونوں جلسوں میں تقریریں کیں اور نظم پڑھی جسکو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

۲۵ نوجوان کانپور سے ۲۵ پرجوش نیلی پوش نوجوان مسجد شہید گنج کے لئے لاہور روانہ ہوئے ہیں ان پرجوش نوجوانوں کو ایک بڑے مجمع نے اسٹیشن پر الوداع کہا۔

گنیش ڈے آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی فدائے ملک و قوم کی برسی ۲۵ر مارچ کو منائی گئی اور اسی سلسلہ میں رات کو سید بشیر الدین احمد صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں ہندو و مسلمانوں نے تقریریں کیں اور آنجہانی ودیارتھی جی کے نقش قدم پر چلنے کی پبلک سے اپیل کی۔

نواب صاحب بھوپال ۲۷ر مارچ کی صبح کو ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال مع اسٹاف کے کانپور تشریف لائے۔ اسٹیشن پر سر جوالا پرشاد، مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر پرس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور معززین ہندو و مسلمانوں نے آپکا استقبال کیا اور سر جوالا پرشاد نے۔ نواب صاحب موصوف سے لوگوں کا تعارف کرایا بعد ازاں نواب موصوف کملا اسٹریٹ کے لئے روانہ ہو گئے اور سر جوالا پرشاد سریواستو کی صاحبزادی مس سوشیلا سریواستو کی شادی میں شرکت فرمانے کے بعد رات کو آپ بھوپال تشریف لے گئے۔

شادی حافظ عبدالرزاق صاحب احسان منزل کے صاحبزادے مسٹر انعام الحق کی تقریب نوشہ سازی ایک خوشنما شامیانے کے اندر ۲۹ر مارچ کو ۱۰ بجے رات کو ہوئی جناب حشی اور اختر صاحب نے پر زور سہرے پڑھے۔ اس تقریب کے سلسلہ میں یکم اپریل کی رات کو حافظ صاحب موصوف نے معززین اور حکام شہر کو ایک پرتکلف ڈنر دیا۔

سورداس سری سورداس کی سالانہ برسی کا جلسہ ۳ر اپریل ۵ بجے شام کو سنٹرل دھرم سالہ میں ہوگا۔

عدالت میں جھگڑا ۳۱ر مارچ کو عدالت کے کمپونڈ کے اندر موضع تلہر کے دو مقدمہ باز زمینداروں کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور خوب لاٹھی چلی کہا جاتا ہے کہ دو آدمی زخمی ہو کر اسپتال میں داخل کئے گئے ہیں قبل اس کے کہ پولیس گرفتار کرے وہ لوگ رفوچکر ہو گئے۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

ڈاکٹر عبدالصمد کانپور کے مشہور و معروف ڈاکٹر عبدالصمد صاحب حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد ۳۰ر مارچ کو جدہ سے روانہ ہو گئے ہیں ۸ر اپریل کو بمبئی اور ۱۰ر اپریل کو

مسلم نیشنلسٹ پارٹی

جناب اڈیٹر صاحب صداقت تسلیم۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۹۳۰ء میں کانپور میں ایک مسلم نیشنلسٹ پارٹی قایم ہوئی تھی اور میں اس کا سکرٹری تھا۔ اپریل ۱۹۳۲ء میں جب کہ میں نے کانپور چھوڑا تو اس انجمن کے جملہ کاغذات اور تحویل جو مبلغ للعہ روپیہ کے قریب تھی انجمن کے صدر جناب حافظ محمد ہاشم صاحب کے سپرد کر دی تھی۔ اب انجمن مذکور موجود نہیں ہے۔ میری رائے ہے کہ اگر اس انجمن کا کچھ سرمایہ موجود ہو تو وہ مسلم یتیم خانہ کانپور کے حوالہ کر دیا جائے۔

محمد حضور عالم۔ بریلی

شیعان کانپور کو ضروری اطلاع

تمام شیعان کانپور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ۱۵ر اپریل ۱۹۳۸ء تک شیعہ پولیٹکل کانفرنس کے ممبر بن جائیں تاکہ ضلع شیعہ پولیٹکل کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کی ممبری کے انتخاب کے وقت آپ اپنا ووٹ استعمال کر سکیں اور آپ خود بھی امیدوار ہو سکیں، تاریخ کا انتخاب عہدہ داران کا اعلان بعد میں ہوگا، تاریخ گزرنے کے بعد ممبر بننے والے حضرات کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ ضروری معلومات دفتر ضلع شیعہ پولیٹکل کانفرنس بانار رام نرائن کانپور سے حاصل کیجیے

سید محمد علی مشہدی سکرٹری ضلع شیعہ پولیٹکل کانفرنس کانپور

سبد گل

بمبئی اسمبلی میں جب امتناع شراب نوشی کے متعلق بل پیش ہوا تو ڈاکٹر کلاسو نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے شراب کی بہت سی خوبیاں بیان کیں۔

انھوں نے اپنی تقریر تیار کرنے میں کسی اردو شاعر سے مدد ضرور لی ہوگی۔

ناسک کے قریب دو فریقوں میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ گنگا جی میں نہانے سے پاپ دُھل سکتے ہیں، یا نہیں۔ ہوتے ہوتے مباحثہ نے جدال کی صورت اختیار کر لی اور ۱۵ اشخاص زخمی ہوئے۔

شاید بحث کرنے والوں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ پہلے پاپ کر کے دیکھا جائے۔ کہ گنگا میں نہانے سے کیا اثر ہوتا ہے۔

ایک یوروپین لڑکی نے پیشین گوئی کی ہے کہ مئی کے ماہ میں عالمگیر جنگ شروع ہو جائیگی گویا جون کے مہینہ میں بہتوں کی جون پلٹ جائے گی۔

ہر ہٹلر کے جنرل گورنگ فرماتے ہیں کہ ہمارے برابر کسی کا ہوائی بیڑہ نہیں ہے۔

یہ بات بھی ہوائی معلوم ہوتی ہے۔

جدید تہذیب کی برکات میں جہاں اور بہت سی چیزیں ہیں وہاں شادی کرانے والی ایجنسیاں بھی ہیں۔ پہلے زمانہ میں لڑکے کے لئے لڑکی اور لڑکی کے لئے لڑکا پسند کرنے میں ایجنسیوں یا کمپنیوں کی ضرورت نہ ہوتی تھی بلکہ والدین یا بزرگوں کی کوشش سے یا خود لڑکی لڑکے کی رضامندی سے جوڑا مل جایا کرتا تھا۔ لیکن اب اس خوشگوار ازدواجی خدمت کی انجام دہی بھی دوسرے تجارتی کاموں کی طرح ایجنسیوں اور کمپنیوں کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔

یہ تو خیر کوئی ایسی بات نہ تھی لیکن کیا معلوم تھا کہ دنیا میں جب کسی آنے والی جنگ کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جائے گا تو جنگی اور فوجی دفتروں کو بھی شادی کرانے والی ایجنسیوں میں مبدل ہونا پڑے گا۔ چنانچہ برطانیہ کے دفتر جنگ (وار آفس) نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ برطانی فوج کے جو چھوٹے بڑے افسر کسی "دوشیزہ" کے ساتھ محبت کے مرض میں مبتلا ہوں۔ ان کا پہلا فرض یہ ہے کہ اپنی منگیتر کو اپنے افسر اعلیٰ کی خدمت میں لائیں اور اسے موقع دیں کہ وہ ہونے والی دولہن کی جانچ پڑتال کر کے یہ فیصلہ کرے۔ کہ آیا وہ لڑکی کسی فوجی افسر کی بیوی بننے کے لائق ہے یا نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ اس غرض سے کیا گیا ہے کہ سستے داموں کی ناچنے والی لڑکیاں اور تھیٹر کے اسٹیجوں پر معمولی پارٹ کرنے والی چھوکریاں برطانوی فوج میں "بیویوں" کی حیثیت سے نہ گھس پڑیں، اور فوجی افسروں کے "اخلاق" کو خراب نہ کریں۔ قدیم روما کے مشہور سپہ سالار اور ڈکٹیٹر جولیس سیزر نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ "سیزر کی بیوی کو شک و شبہ سے بلند تر ہونا چاہئے" غالباً اسی اصول کے پیش نظر اب ہر برطانی فوجی افسر کو "سیزر کی بیوی" بنانے کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔

ادب لطیف

ترغیب نظارہ

از جناب پرنس جاوید قیصری کانپور

میری اور تمہاری ملاقات۔ شاید تمہیں یاد ہو،.... فرسٹ مارٹ میں ہوئی تھی.... تم اپنی ماں کے ساتھ اپنی کار پر ایک عجیب ادائے دلربانہ کے ساتھ مسکرا رہی تھیں.... یکایک کسی خاص جذبہ کے ماتحت میری نظریں تمہاری جانب اٹھیں.... اور اُٹھ کر جھک گئیں.... روحیں مسکرائیں.... اور.. ایک دوسرے کے ہم آغوش ہوگئیں.... دل کی دھڑکن بڑھ گئی.... پاؤں میں لغزش کے ساتھ پیدا ہوگئے۔ اور کان پر خون کا ایک گرم مگر تیز رقص طاری ہو گیا.... کیوں اسلئے کہ تم دیکھ رہی تھیں...

آہ... اے اذن محبت دینے والی...

اُس دن سے آج تک میں نے تمھیں بار ہا دیکھا... مگر ہمیشہ شرماتے ہوئے..... اور مسکراتے ہوئے، لاٹ ہرپری کے قریب جیل والے کی دوکان سے تم نکل رہی تھیں اور میں داخل ہو رہا تھا... تم نے کسی قدر شوخی سے مجھے دھکا سا دے دیا... اور میرے بدن میں ایک برقی لہر دوڑ گئی.... میں نے مڑ کر دیکھا... کیوں.... اسلئے کہ تم دیکھ رہی تھیں..!

ہر شام کو جب میں کالج سے واپس ہوتا ہوں، تمہارے بنگلے کے سامنے سے گذرتا ہوں.... دل میں آرزوؤں... امنگوں...... اور شباب کا طوفاں لئے ہوئے...... مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تم نہیں ملتیں.... ہاں ایک "امید ہوتی ہے جو مجھے پریشان خاطر نہیں ہونے دیتی... ذوق نظارہ ہوتا ہے جو مجھے ڈھارس دیتا ہے... شوق پابوسی ہوتا ہے جو مجھے ادھر لپیٹ لے جاتا ہے......

سنتا ہوں کہ تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے چھوٹ کر کسی دوسرے کی ملکیت ہونے والی ہو.... کیا یہ حقیقت ہے....؟ تو کیا میں تم سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کش ہو جاؤں... مگر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟... ہائے تم بھلائی بھی تو نہیں جا سکتی ہو.. کوشش کی... اور کرتا ہوں... مگر بیکار... جب دیکھو تم ہو... تمہاری سُرخ کار... تمہارا بنگلہ... اور میں... ایک وحشت سی ہوتی ہے...... اختلاج شروع ہو جاتا ہے... آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر میں تمہیں دیکھنے لگتا ہوں... کیوں... محض اس خیال سے... کہ تم دیکھ رہی تھیں۔

ہاں... تمہیں کیا معلوم... اور نہ شاید معلوم کرنے کی کوئی ضرورت ہے... کہ کوئی تم کو جب دیکھتا ہے تو حواس تک کھو دیتا ہے۔ تمہاری لانبی چوٹی... گداز بدن... کندنی رنگ... دلفریب چہرہ..... پر افشاں جبیں... سُرخ ہونٹ... کن کیفیات کی حامل ہوتی ہے.... تم میں کتنی جاذبیت ہے اسکو تم کیا جانو... یہ تو میرے دل سے پوچھو... ہائے میری حالت دیوانوں سے بڑھ کر ہو چلی ہے... چلتے... پھرتے... اُٹھتے... بیٹھتے... سوتے... جاگتے... سُرخ کار... سرخ بنگلہ... لانبی چوٹی... گداز بدن... کندنی رنگ... دلفریب چہرہ... پر افشاں جبیں... سُرخ ہونٹ.. دیکھا کرتا ہوں... اور تمہاری غزالی آنکھیں ترغیب نظارہ کیا کرتی ہیں۔

عالم نسواں

تباہ کن رسمیں

از محترمہ بیگم صاحبہ حامد حسین دہلوی

شادی اور غمی کے مواقع پر جن رسموں کو ہم ادا کرتے ہیں۔ ان کا تعلق نہ مذہب سے ہے۔ اور نہ تہذیب سے۔ بلکہ صرف جہالت سے ہے ان رسموں نے ہمیں تباہ کر دیا ہے ہزاروں خاندان ہیں جو محض رسم پرستی کی وجہ سے تباہ ہوئے اور اب بھی تباہ ہو رہے ہیں۔ صرف چند منٹ کی شیخی اور واہ واہ کی خاطر اپنی حالت کو تباہ کرنا اور اپنے اطمینان و سکون کو برباد کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

مجھے ایسے بہت سے خاندانوں کے حالات معلوم ہیں جو آج سے چند سال پہلے کافی آسودہ حال تھے ان کی عزت و عظمت کو سب تسلیم کرتے تھے لیکن آج یہ کیفیت ہے کہ رسم پرستی کی وجہ سے آج وہ پریشان حال ہیں۔ اُن کی جائدادیں تباہ ہو گئیں اور ان کی عزت و وقعت خاک میں مل گئی۔

اگر محترم بہنیں اصلاح کی طرف قدم اٹھائیں تو یقیناً بہت کچھ اصلاح کر سکتی ہیں اب میں اپنے خاندان کے چند واقعات بیان کرتی ہوں۔

میری نندکی شادی میں جو خاص بات قابل ذکر ہے۔ وہ یہ تھی کہ انکو جہیز میں چند جوڑے اور ضروری دو ایک زیور اور معمولی برتنوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اور میرے خسر نے شادی کے کل اخراجات کا تخمینہ کر کے اس روپیہ سے لڑکی کے بینک کے حصے خرید لئے۔ اور رخصت کے وقت سارٹیفکیٹ ان کے شوہر کے حوالے کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو روپیہ فضول کپڑے زیورات اور برتن میں ضائع اور برباد جاتا۔ اور جس سے لڑکی کو سوائے تھوڑی دیر کی واہ واہ کے اور کچھ بھی نفع نہیں پہونچتا بچ گیا۔ اور چونکہ چند خانگی قصوں کی وجہ سے ان دونوں میاں بیوی کے تعلقات میں کسی قدر کشیدگی پیدا ہو گئی ہے تو لڑکی خدا کے فضل سے محتاج نہیں ہے۔ بلکہ ان حصوں کے منافع سے آسانی کے ساتھ بلا فکر زندگی بسر کرتی ہے۔ میری اچھی بہنو! ذرا بتلاؤ تو سہی کہ بہت سا زیور اور سامان جہیز دینا جس سے خوب شہرت اور نام ہوتا بہتر تھا اور یا یہ بہتر ہوا اور لڑکی اس صورت میں زیادہ فائدہ میں رہتی یا اب زیادہ فائدہ میں رہی۔

دوسرے میری شادی میں بھی ایسا ہوا کہ شروع سے لے کر آخیر تک کوئی بھی رسم ادا نہیں ہوئی۔ خطوں کے ذریعہ سے اول کل معاملات طے ہوئے اور وہ معاملات یہ ہی تھے کہ کسی قسم کی فضول خرچی اور لغو رسم نہ ہونی چاہئے۔ اس کے بعد دولہا اور دولہن دونوں کو عکسی تصاویر کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے عادات و خصائل اور شکل و شمائل کا اندازہ کرا کر جانبین کی رضامندی حاصل کر لی گئی۔ اور ایک دن خود دولہا اور ان کے دو تین قریبی عزیز صبح کی گاڑی سے دہلی آئے اور ۸ روز بعد کی تاریخ ٹھہرا کر شام کی گاڑی سے واپس چلے گئے۔ ۸ روز کے بعد برات جس میں ۵ مرد اور ۶-۷ عورتیں جو

بچوں کی دنیا

سکندر اعظم اور ایک شہزادی

سکندر اعظم جس کے نام سے بچہ بچہ واقف ہے، ایک مرتبہ ملکوں کو فتح کرتا ہوا ایک ایسے ملک میں پہنچا۔ جہاں ایک شہزادی حکمراں تھی، ریاست بہت چھوٹی تھی۔ اور سکندر کی فوج بہت زیادہ طاقتور تھی۔ اور اس ریاست میں یہ حوصلہ نہ تھا کہ اتنی بڑی فوج کا مقابلہ کر سکے جب اس شہزادی کے مخبروں نے سکندر کی لشکر کشی کی خبر دی تو پیشتر اس کے کہ سکندر اس ریاست میں داخل ہو اس شہزادی نے سکندر کو معہ اس کے لشکر کے مدعو کیا۔ جب سکندر کھانا کھانے کے واسطے آیا تو اس نے دیکھا کہ رکابیوں پر دسترخوان یا چھوٹے چھوٹے کپڑے پڑے ہوئے ہیں سکندر نے ایک رکابی کا کپڑا اٹھایا تو کیا دیکھا کہ رکابی میں نہایت قیمتی ہیرے رکھے ہوئے ہیں، دوسری رکابی میں زمرد اور جواہرات کا ڈھیر لگا ہوا ہے سکندر نے ایسا کھانا رکھنے کا سبب پوچھا۔ ملکہ نے جواب دیا کہ چونکہ آپ انہیں چیزوں کے خواہشمند تھے اسلئے وہی چیزیں آپ کے روبرو پیش کی گئیں" سکندر اس جواب سے بہت خوش ہوا۔ اس شہزادی کی عقلمندی کی بہت تعریف کی، اور اس کے ملک کو بغیر فتح کئے ہوئے آگے بڑھ گیا

قریبی رشتہ دار تھیں آئیں ایک جوڑا اور دو تین عمدہ خوبصورت زیور طلائی دولہا کی طرف سے بھیجے گئے شام کو آدمی جمع ہوئے عصر و مغرب کے درمیان نکاح ہو گیا۔ مٹھائی تقسیم ہوگئی۔ بعد مغرب معمولی وقت پر براتیوں اور چند خاص شہر کے آدمیوں کو بلا کر عمدہ اور پرتکلف کھانا کھلایا گیا اور رات کے ۹ بجے تک برات رخصت ہوگئی۔ جہیز صرف ضرورت کے مطابق دیا گیا۔ باقی رقم سنیٹرل بینک میں جمع کر دی گئی اور ایک رسید حوالے کر دی گئی۔ جو بنک میں میرے نام سے روپیہ جمع کیا گیا تھا خوشی خوشی باراتی سدھار گئے نہ کچھ بدانتظامی ہوئی نہ شور و غل ہوا۔ نہ کھانے میں نقرینیاں نکالی گئیں۔ نہ کمینوں کے حق و حقوق کے جھگڑے پیش آئے۔ غرض فریقین میں وہ خوشی اور خرمی رہی جو ایسے موقع پر ہونی چاہئے۔

میرے ساتھ ایک خالا جان ایک بی سمسانی اور ایک پرانی ماماعباسی بیگم جنکی ایک دردناک کہانی ہے اور پھر کسی موقع پر سُناؤں گی آگئی تھیں۔ تیسرے روز میرٹھ چلی گئی۔ دو ایک دفعہ اس کے بعد دہلی آئی گئی۔ اب مزے اور آرام سے سرکار کے پاس تشریف رکھتی ہوں۔ اور جس لطف کے ساتھ میری زندگی بسر ہوتی ہے۔ خدا سب بہنوں کو نصیب کرے اور سب کو خدمت اور اطاعت کی ایسی ہی نیک ہدایت دے۔

اٹلی نے امریکہ کی تجویز ٹھکرا دی

روم ۲۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اٹلی نے حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کی اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے جو اس بارے میں تھی کہ آسٹریا اور جرمنی سے آئے ہوئے سیاسی پناہ گزینوں کو جگہ دینے کے متعلق ایک بین الاقوامی کمیٹی مقرر کی جائے۔

پردۂ فلم

متکلم فلمیں کسطرح تیار ہوتی ہیں

گذشتہ سے پیوستہ

آواز

سینما ایکٹر اور ایکٹرس کے مکالمے اور گانے مائیکروفون (آواز بھرنے والا آلہ) کے سامنے ہوتے ہیں۔ مائیکروفون وہ آلہ ہے جسکے ذریعہ آواز بجلی کی لہروں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مائیکروفون کے اندر ایک کاغذ جیسا پتلا آہنی پردہ ہوتا ہے اور ہوا سے آنے والی آواز کی لہریں جب اس پر پڑتی ہیں۔ تو وہ اپنی دوسری حرکت کے ذریعہ اسے برقی لہر بنا دیتا ہے۔ مختلف اقسام کی حرکت پیدا کرتی ہیں۔ بجلی کی یہ لہریں ایمپلی فائر کے ایک آلہ میں جاتی ہیں اور اس آلہ کا یہ فعل ہے کہ وہ مائیکروفون سے آنے والی چھوٹی چھوٹی لہروں کو قوی بنا دیتا ہے: بجلی سے شعاع پیدا کرنے کے لئے ان لہروں کو ایک بجلی کے لیمپ (بلب) میں بھیجا جاتا ہے۔ جس کے اندر نیاں نام کی گیس بھری ہوتی ہے۔ مگر یہ طریقہ فوٹوگرافی کے لئے کوئی مفید نہیں ہے۔ اس لئے برٹش مووی ٹون کمپنی نے ایک نئے قسم کے لیمپ ایجاد کئے ہیں جسے ایبلائٹ کہتے ہیں۔

ایسٹرن الیکٹرک کمپنی نے آواز ریکارڈ کرنے کا ایک جدید قاعدہ نکالا ہے۔ مائیکروفون سے آنے والی بجلی کی لہریں بجلی ہی کے ذریعہ ایک مقناطیسی مشین میں بھیجی جاتی ہیں۔ فلم کے ٹھیک سامنے شعاع کے آنے کا آلہ سلٹ ہوتا ہے۔ سلٹ کے سامنے ایک پتی لٹکتی رہتی ہے جب مقناطیس میں کوئی بجلی کی لہر داخل نہیں ہوتی۔ تو پتی سلٹ کے منہ کو بند کر دیتی ہے اور اس پر کوئی خارجی اثر نہیں ہونے پاتا۔ مائیکروفون سے آئی آواز کبھی تیز اور کبھی سست ہوتی ہے۔ مکالمہ کی تبدیلی اور اتار چڑھاؤ کے مطابق ان میں اختلاف ہوتا ہے۔ اور یہ لہریں مقناطیس میں پہنچ کر طاقت کشش میں اختلاف پیدا کرتی ہیں جب مقناطیس کی طاقت کشش میں اضافہ ہوتا ہے تو وہ سامنے لٹکنے والی پتی کو طرف زیادہ کھینچ لیتا ہے اور طاقت میں کمی واقع ہوتی ہے تو وہ اپنی جگہ سے کم ہٹتا ہے۔ اس کے باعث سلٹ بقدر ضرورت کھلتا ہے اور اسی انداز میں شعاعیں فلم تک پہنچتی ہیں۔ ان شعاعوں کے ذریعہ فلم کے کنارے پر کالے کالے نشان بن جاتے ہیں۔ کوئی نشان زیادہ گہرا ہوتا ہے اور کوئی کم گہرا یہ اس جگہ آنے والی شعاعوں کی مقدار پر منحصر ہے۔ فلم لیتے وقت دو فلم ساتھ ساتھ چلائے جاتے ہیں۔ ایک پر آواز کا ریکارڈ ہوتا ہے اور دوسرے پر تصویروں کا۔ بعد میں دونوں فلم ایک جگہ کر لئے جاتے ہیں۔ لیکن برٹش مووی ٹون کمپنی دونوں ریکارڈ ایک ہی فلم پر لیتی ہے۔ برٹش انٹرنیشنل پکچرز نام کی کمپنی آر سی اے فوٹوفون جدید ایجاد کا استعمال کرتی ہے۔ اس کے طریقے حسب ذیل ہیں۔

مائیکروفون کی لہریں تاروں کی ایک گول گچھی کے اندر داخل ہوتی ہیں جو ایک بڑے مضبوط مقناطیس کے درمیان لٹکی ہوئی اس گچھی کے اوپر ایک چھوٹا سا شیشہ ہوتا ہے جس کے اوپر روشنی کی شعاعیں ڈالی جاتی ہیں چونکہ مائیکروفون کی لہریں اپنی طاقت کو کم و بیش کرتی رہتی ہیں۔ اسلئے یہ گچھی گھومتی ہے۔ اور کبھی زیادہ اس طرح فلم پر چھوٹی چھوٹی شعاعوں کے نقطے بن جاتے ہیں۔ یہی آواز کا ریکارڈ مانا گیا ہے۔

سینما دکھانے کی مشین میں دو لمپ ہوتے ہیں ایک کی روشنی تصویروں پر پڑتی ہے اور دوسرے کی ساؤنڈ ریکارڈ پر۔

اقوال زرّیں

ماں باپ کا خدمت گذار ہونا بہترین خدمت ہے۔ وہ خوش قسمت ہے جو ماں باپ کی دعائیں لیتا ہے۔

اپنے ملک کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہو

اپنی زندگی دوسروں کے لئے وقف کرنا بہترین چیز ہے

دولت قوت بازو سے پیدا ہوتی ہے۔

سچی خوشی نہ مٹنے والی خوشی کا نام ہے

دوسروں کی عزت کرو، وہ تمہاری عزت کرینگے

جو خوش رہتا ہے اسکی زندگی کافی ہوتی ہے

کمزور کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار رہو۔

موج تبسّم

ماں نے بچہ سے کہا:۔ سیب کا ایک ٹکڑا اپنی بہن کو بھی دے دو!

بچہ نے جواب دیا:۔ میں نے اسے بیج دیدیئے ہیں تم انہیں بو کر اس کے لئے پورا باغ تیار کر دینا۔

ڈاکٹر نے مریض کی حالت دیکھکر اُس کی بیوی سے کہا:۔

تمہارے شوہر کو دو تین دن تک کامل آرام کرنا چاہیئے، کوئی شخص ان سے زیادہ بات چیت نہ کرے۔

بیوی:۔ لیکن میں کیا کروں وہ میری سنتے تو ہیں ہی نہیں؟

ڈاکٹر بالکل ٹھیک یہی تو میں چاہتا ہوں

وہ ہونے سے پہلے پہلے وہ دل کو نکالکر خوشبویات لگا کر محفوظ کر لیتی تھی۔

دلچسپ معلومات

تلوار نما درخت

اسپین کے پہاڑ پر ایک عجیب درخت پیدا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے پتے تلوار کی شکل کے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ ایسا درخت اسپین میں کبھی دیکھا نہیں گیا تھا یہ صرف جنگ کا ہی نشان ہے اسلئے سائنسدانوں کے کہنے کے مطابق وہ کہ یہ ہمیں دشمن سے لڑنے کے لئے کہتا ہے لوگوں نے اسکی تلواریں بنانی شروع کردی ہیں۔

عاشقوں کے دل نکالکر جیبوں میں رکھنے والی ملکہ

فرانس کی حسین اور قابل ملکہ محبت کا شاندار ریکارڈ چھوڑ گئی ہے اس کے بے شمار عاشق تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی جیبوں میں ڈبیوں میں بند عاشقوں کے دل رکھے ہوئے ہیں جب اس کا کوئی عاشق مرتا تھا تو جسم کے ٹھنڈے

افسانہ

بازار حسن

(از جناب محمد امین صاحب شر قپوری)

ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ عصمت کا جوہر بیچنے والی عورتوں کے ظاہری حُسن کی زیبائیش کو دیکھکر اکثر نوجوان ان کے ناز و انداز پر مٹ جاتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ خاندانی ننگ و ناموس اور گاڑھے پسینہ کی کمائی کو جن کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں اس کا انجام کیا ہوگا۔ وہ دیدہ و دانستہ ایک خوفناک آگ سے کھیلتے ہیں جس کے شعلے دولت کی تباہی کے ساتھ انکی اخلاق کے سرمایہ کو بھی جلاکر خاکستر کر دیں گے۔ پوڈر اور سرخی سے رنگے ہوئے چہروں کا تبسم جس پر وہ جان و دل سے نثار ہو رہے ہیں وہ ان کی بربادی کا پیغام ہے۔ رس بھری باتوں کو جنہیں امرت کا گھونٹ سمجھتے ہیں۔ ان میں زہر کی آمیزش ہے۔

گوپی خوش تھا کہ عصمت جیسی بے بہا چیز شاہدان بازاری کے چوک میں چند داموں پر حاصل ہو رہی ہے۔

گوپی دہلی کے کسی کارخانہ میں تیس روپیہ ماہوار کا ملازم تھا۔ آج سے چار سال پہلے جب وہ گھر سے آیا تھا وہ ایک سادہ لوح نوجوان تھا۔ دیہات کا رہنے والا تھا۔ دیہات میں اس نے پرورش پائی تھی۔ طبعیت میں سادگی تھی۔ اور بے حد خرمیلاپن، واقعات حالات کو بدل دیتے ہیں، ناتجربہ کار تھا۔ بدقسمتی سے ایسے دوستوں کا شکار بن گیا جن کے اخلاق کی بنیادیں کھوکھلی تھیں۔ محبت کا اثر کس پر نہیں ہوتا۔ دو ہی سال میں اسکی حالت بدل گئی۔ اور جلد ہی شاہدان بازاری کے چوک تک رسائی ہوگئی۔ وہ جوانی کی تمام پرجوش امنگوں کے ساتھ اس ہنگامہ خیز طوفانی سمندر میں کود پڑا جس کے بے پناہ تھپیڑے اس کی کشتی حیات کو غرقابی کے بھنور میں بہا کر لے جا رہے تھے، دن بھر کی شاق محنت کے بعد لسے ان کی آغوش حقیقی راحت کا گہوارہ نظر آتی تھی۔ وہ اپنی قلیل آمدنی ان کی نذر کرنے لگا۔ وہ سمجھتا تھا کہ قدرت نے اس کے وجود کو اسلئے خلق کیا ہے کہ وہ بے کھٹکے اُن سے لطف اندوز ہو کر اُن کے حسن و شباب کو لوٹے اور اپنے جیون کی تمام بہاریں ان پر نچھاور کردے۔

وہ ان مصنوعی پھولوں کی گلچینی کر رہا تھا۔ جن کے نوکیلے خار سینکڑوں نوجوانوں کی زندگی چھید رہے تھے اور اکثر ان کے ہاتھوں تباہ ہو چکے تھے۔

گوپی جوان تھا۔ گھر میں اُس کے بیاہ کی بات چیت شروع ہوئی۔ گھر والوں کی نگاہ میں گوپی وہی سیدھا سادھا اور بھولا بھالا گوپی تھا۔ انہوں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کی کہ زمانہ کی نیرنگیوں نے اس کی حالت کو کسقدر بدل ڈالا ہے اور اس کی زندگی میں کیا کیا انقلاب رونما ہو چکے ہیں۔ گھر کا خوشحال تھا، دولت تمام عیوب کو ڈھانپ لیتی ہے بیاہ کی بات پکی ہوگئی۔ بوڑھے لالہ کو بہو لانے کی خوشی تھی۔ خوشی کیوں نہ ہوتی لے دے کر یہی ایک بیٹا تھا جس کے ساتھ اس کی تمام مسرتیں وابستہ تھیں۔ گوپی کو بلایا گیا۔ پہلے تو اس نے انکار کر دیا۔ آخر والدین کے پیہم اصرار پر اسے چار و ناچار رضامند ہونا پڑا اس کے خیال میں سنجوگ کا بندھن اتنا مضبوط نہ تھا وہ اُسے جب چاہے توڑ کر آزاد ہو سکتا تھا۔ "چوک" کے نظارے اس کی نگاہوں میں بسے ہوئے تھے۔ جمنا کی سادگی گوپی کی توجہ کو مبذول نہ کر سکی۔ اس کی شرم سے جھکی ہوئی نگاہوں میں بے باکی کی جھلک نہ تھی۔ اور مسکراہٹ میں نہ ہی کلیجہ مسلنے کی طاقت تھی شرم و حیا کی پتلی شاہدان بازاری کے انداز کیا جانے، اس نے ایک رات کا سودا نہیں بلکہ تمام عمر کا سودا کیا تھا۔ وہ عصمت کھونے کے لئے نہیں بلکہ عصمت حاصل کرنے کے لئے آئی تھی۔۔ وہ حسین تھی مگر اس کا حسن

یو۔پی اسمبلی کی کارروائی

لکھنؤ ۲۹ مارچ۔ آج یو پی اسمبلی میں مسٹر محمد اسحاق نے پارلیمنٹری سکریٹری کے تقرر کے جواز کے مسئلہ پر ایک تخفیف کی تحریک کے ذریعہ بحث چھیڑ دی اور کہا کہ ان کے تقرر کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کوئی دفعہ موجود نہیں ہے اور ان کے عہدے خلاف قانون ہیں وزیر اعظم کو بتانا چاہیئے۔ کہ ان کے تقرر کا اختیار انہوں نے کہاں سے حاصل کیا ہے۔

بابو اجیت پرشاد جین پارلیمنٹری سکریٹری نے کہا کہ اگرچہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اس بارے میں خاموش ہے لیکن جائینٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ میں ان عہدوں کے متعلق دفعہ موجود ہے۔ لیکن اگر ہماری ضرورت نہیں ہے تو فوراً ہم اپنی جگہیں خالی کرنے کو تیار ہیں۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت نے محرک کی نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انسپکٹر جنرل پولیس کے تقرر کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کہاں دفعہ موجود ہے یہ کہنا بہت ہی غیر مناسب ہے کہ پارلیمنٹری سکریٹری اپنا کام تسلی بخش طور سے نہیں کر سکتے بلکہ ان کی مدد کے بغیر تسلی بخش طور سے کام چلانا ہمارے لئے بہت ہی مشکل ہو جاتا۔

بالآخر تحریک بلا رائے شماری ہی مسترد ہوگئی۔

یو۔پی اسمبلی میں غیر سرکاری بل پیش ہونگے

۵ اپریل کو مجلس تعلیمی اور اقتصادی اہمیت کے متعلق بہت سے غیر سرکاری بل۔ یو۔ پی اسمبلی میں پیش ہوں گے۔ دو بلوں کا مقصد یہ ہے کہ لکھنؤ اور الہ آباد کی یونیورسٹیوں کو زیادہ جمہوری اور ان کا انتظام بہتر بنایا جائے۔ مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے مسٹر کرجی بل پیش کریں گے جس کا مقصد یہ ہے کہ دوکانوں میں کام کرنے والے ملازموں کے کام کے گھنٹے منضبط کئے جائیں ظلم بند کیا جائے۔ انھیں زیادہ چھٹیاں دی جائیں کام کے گھنٹے تھوڑے کئے جائیں۔ اور تنخواہیں پندرہ روزہ دی جائیں ایک اور بل تجویز کیا گیا ہے کہ رجسٹری شدہ انجمنوں کو لازمی طور سے مستند کیا جائے۔ قانون مالگذاری کے ترمیمی بل کے ذریعہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بندوبست اراضی کے ختم ہونے تک مالگذاری کی بڑھی ہوئی شرح کا نفاذ روکا جائے۔ زرعی پیداوار کے مارکٹ بل کا مقصد یہ ہے کہ مارکٹ کمیٹیاں مقرر کی جائیں جو تجارت اور بیوپار پر قابو پائیں۔

سندھ کی نئی وزارت کا پروگرام

کراچی۔ کانگرس کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق وزیروں کی تنخواہوں کا معیار جرمانوں کی وصولی کا التوا لوکل باڈیز سے نامزدگیوں کے سسٹم جنہیں موجودہ نامزدگیاں بھی شامل ہیں، خاتمہ آنریری مجسٹریٹوں کے انسٹی ٹیوشنوں کا خاتمہ۔

اضلاع کے کلکٹر اور کمشنر جو دربار لگاتے ہیں اس کا خاتمہ پرائمری مدرسوں کی اصلاح چند سڑکوں اور موٹر ٹریفک کے متعلق اجارہ داروں کی ممانعت اور غریب کے ساتھ مناسب سلوک کرنا۔

یہ سندھ کی نئی وزارت کی پالیسی اور پروگرام دیگر خصوصیتوں میں سے چند ہیں جن کا اعلان آج بعد دوپہر سندھ اسمبلی میں کیا گیا۔

سردار اختر صاحبہ کی علالت

جناب احسن عثمانی کا مکتوب

جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی کی علالت کی نوعیت سے لوگوں میں ایک گونہ بے چینی پیدا ہوگئی ہے اس طرف موصوفہ کی علالت نے خوفناک صورت اختیار کرلی ہے۔ آپ کے حلق سے ایک کافی مقدار تازہ خون کی آرہی ہے۔ اگرچہ شہر کے مشہور ڈاکٹر آپ کے معالج ہیں مگر کوئی خاص افاقہ نظر نہیں آتا۔ غالباً آپ بہت جلد بہار جانے والی ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ کو صحت کلی عطا فرمائے۔

اختر صاحبہ کی بیماری کی خبر سُن کر جناب احسن عثمانی صاحب نے ایک خط لکھا ہے جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :۔

دہلی ——— ۱۲ر مارچ

مکرمہ "سلام استحسان"

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ بہن اختر صاحبہ کی علالت کی خبر وحشت اثر سے قلب و روح کو صدمہ ہوا میں سوچتا ہوں لیکن نہیں سمجھ سکتا کہ اسے الفاظ میں کس طرح بیان کروں؟ اس اطلاع نے ایک طرف میرے دل پر حزن و ملال کی جانگداز کیفیت پیدا کردی، دوسری طرف مشاغل سے دعا نکلی کہ خدائے حی و قیوم محترمہ کو علالت کے شدید خطرہ سے نکال، جلد شفا عطا فرمائے انھیں صحت و تندرستی بخشے حضرت فاطمہؓ کے طفیل اور ان کے جگر پاروں شہیدان کربلا حضرات حسنینؑ کے طفیل جن کی شہادت نام ہے حیات جاوید کا، ہاں! اس محمدؐ کے پیارے حسینؑ علیہ السلام کے طفیل جسکا غیر فانی پیغام اختر نے قوم کو سنایا ہے، سرو و انجم سے زیادہ لطیف، اور دریا کی طرح رواں زندگی بخش اور روح عمل کو گرمانے والا۔ کون کہتا ہے کہ گلستان سخن کے اس پھول کیلئے خدانخواستہ پیغام خزاں آگیا ہے جس کے کلام میں اہلبیت کی حیات ابدی کی مہک ہے۔ ابنائے جنس کو پیام زندگی دینے والی خاتون زندہ رہنے کے لئے ہے نہ کہ ....

ہم سب کو خدائے تعالے سے دعا کرنی چاہیئے کہ خدا انھیں صحت عطا فرمائے اور طویل زندگی بخشے۔ خدمت قوم و وطن کے لئے چمن اردو کو لہلہانے کے لئے۔ جو "ڈاکٹر" اور "لیڈی ڈاکٹر" اس قسم کے ناعاقبت اندیشانہ اندیشے ظاہر کریں وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ ان سے علاج کرایا جائے۔ علاج و تدبیر ضروری ہے لیکن جس خدا نے آمنہؓ کے لال کو غار ثور سے زندہ و سلامت نکال لیا تھا وہ اُن کی آل میں سے ایک باکمال خاتون کو خطرناک سے خطرناک علالت سے بھی نکال لے گا کیونکہ قوم اور زبان اردو کو اس خاتون کی ضرورت ہے آپ میری جانب سے بہن اختر صاحبہ سے کہہ دیجئے کہ "آپ عنقریب اچھی ہو جائیں گی" اور اچھی ہونے کے بعد آپکے اخلاص میں اضافہ ہوگا اور ابھی آپکو بہت کچھ کرنا ہے

مجھے امید ہے کہ اس خط کے پہونچنے تک حالت رجوع بہ صحت ہوگی اور اس خط کو سننے کے بعد بہت جلد صحت ہو جائے گی امید ہے کہ خانصاحب محترم علاج میں پوری توجہ سے کام لے رہے ہوں گے۔ لیکن گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں علالت کی خبر سے قدرتی طور پر مجھے جو رنج ہوا اور دل سے جو دعا نکلی اس کے نتیجہ کے طور پر بے اختیار یہ قطعہ تحریر ہوگیا۔ یہ دماغ سے زیادہ قلب و روح کا ترجمان ہے۔ اور احسن کی دعا۔

دعائے احسن

کیسی آئی یہ خبر وحشت اثر اے آسماں آجکل بیمار ہے وہ عندلیب گلستاں
اہل دل خاتون فخر و نازش ہندوستاں اپنی رحمت کی نظر کر مالک کون و مکاں
(سردار بیگم) زندگی اس کیلئے وہ زندگی کے واسطے
دے شفا اس کو حسینؑ ابن علیؑ کے واسطے

یو۔پی اسمبلی کی تازہ کارروائی

لکھنؤ ۲۹ مارچ۔ آج یو پی اسمبلی میں عام نظم و نسق کے خرچہ کے مطالبہ پر بحث شروع ہوئی لفٹننٹ سلطان عالم نے تخفیف کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیروں کو بھی ممبروں جتنا ہی مسادی سفری الاؤنس ملنا چاہیئے۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے مزاحیہ تقریر میں فرمایا کہ وزیر زیادہ سفر کرتے ہیں۔ اور زیادہ کام کرتے ہیں اسلئے انہیں زیادہ سہولتیں حاصل ہونا چاہئیں۔ پنجاب اور بنگال کی مثالیں پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مخالف پارٹی کا مقصد اس سے یہ ہے کہ وزارت کے کام میں ہرج واقع ہو اور اس طرح اس کے کام پر زیادہ نکتہ چینی کی جاسکے۔ بالآخر تحریک واپس لے لی گئی۔

مسٹر اسحاق خاں نے ایک تحریک کے ذریعہ پارلیمنٹری سکریٹریوں کے تقرر کے جواز پر بحث شروع کی اور اجلاس لنچ کے لئے ملتوی ہوا۔

ضمنی مطالبات پر بحث کرنیکا حق

۲۸ مارچ۔ آج جب بہار کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ مسٹر مبارک علی نے شاہ آباد سب ڈویژن میں ایک زمیندار کے قتل کی تحریک التوا اجلاس پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ وزیر اعظم نے اس بنا پر اعتراض کیا کہ یہ بہت ضروری نہیں ہے اور ایڈوکیٹ جنرل نے اس بنا پر اعتراض کیا کہ یہ معاملہ عدالت میں پیش ہے اسلئے اس پر بحث نہیں ہونی چاہیئے۔

پریزیڈنٹ نے اعتراض منظور کر لیا اور تحریک کو خلاف قانون قرار دیدیا۔

خان بہادر اسمٰعیل نے ایک قانونی نقطہ پیش کیا اور آیا ہاؤس کو ضمنی مطالبات پر بحث کرنے کا حق حاصل ہے جبکہ وہ بجٹ پر بحث کر رہا ہو۔

پریزیڈنٹ نے رولنگ دیا کہ کونسل کو ضمنی مطالبات پر بحث کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

سی۔پی۔اسمبلی

ناگپور ۲۸ مارچ۔ آج سی پی اسمبلی میں ڈاکٹر کھرے وزیر اعظم سی پی کا فیڈریشن کے متعلق رزولیوشن زبردست اکثریت سے پاس ہوگیا ڈاکٹر کھرے نے مسلم لیگ کی ترمیم رواداری کے طور سے منظور کرلی کیونکہ کانگریس کے کنٹی ٹیوشن اسمبلی کے مطالبہ کے خلاف نہیں تھی۔ مسٹر راگھویندر راؤ کی ترمیم ۷۰ ووٹ کے مقابلہ میں ۹ ووٹ کی اقلیت سے گر گئی۔

اس کے بعد ڈاکٹر کھرے نے رزولیوشن پیش کیا کہ آئندہ اس صوبہ میں کسی شخص کو سرکاری خطاب نہ دیا جائے کانگریسی ممبران نے اس رزولیوشن کی حمایت کی ایک گھنٹہ کی دلچسپ بحث کے بعد ڈاکٹر کھرے کا رزولیوشن اتفاق رائے سے منظور ہوگیا

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر کا نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مندرجہ ذیل تفصیلات کے مطابق سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء کے لئے متفرق سامان (MISCELLANEOUS STORES) کی سپلائی کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کیے جاتے ہیں۔

۱—— متفرق اسٹورس کی فہرست نمبر ۱:۔

پٹرول۔ ٹوکریاں۔ جھاڑو۔ اینٹیں۔ قفل۔ چری ہوئی لکڑی (WOOD SAUM) جالدار ہوز (ARMOURED HOSE) پائپ، سوت کا دھاگہ۔ اور جوٹ وغیرہ۔

قیمت ٹنڈر مبلغ دو روپیہ -/2 ہے، جس میں مندرجہ بالا چیزوں کی تمام تفصیلات درج ہیں۔

۲—— متفرق اسٹورس کی فہرست نمبر ۲۔

سیمنٹ۔ برش۔ ڈھلائی کے لوہے کا چورا (CAST IRON) کاسٹنگس (CASTINGS) کوئلہ۔ چربی۔ سریش۔ لوہے کے اینگل۔ لوہے کی چھڑیں۔ ہارڈویر (HARD-WARES) اسکریو پینچ۔ قبضے اور جوڑ پر لگانے کے پرزے (HINGES-JOINT-ING. MATE-RIALS) مٹی کا تیل موٹر آئل۔ سلنڈر آئل وغیرہ۔ وارنش۔ پینٹس۔ پانی کے نل لگانے کا سامان۔ فیرول۔ جی۔ آئی اور سی۔ آئی پائپ اور فرنیچر وغیرہ۔

مندرجہ بالا شڈول کے نمونہ ٹنڈر مندرجہ بالا کی قیمت دو روپیہ -/2 ہے۔

متفرق اسٹورس کی فہرست حصہ ۲ کے ٹنڈر فارم صرف اُن لوگوں کے ہاتھ فروخت کیے، اور انھیں سے وصول کیے جاویں گے جو ان اشیاء کے بنانے والے یا ان کے ایجنٹ ہیں۔

ٹنڈر کے فارم ایگزیکٹو آفیسر صاحب کے دفتر سے قیمت مقررہ مندرجہ بالا کی ادائیگی پر جو ہر ایک کے سامنے درج کردی گئی ہے۔ ۲۰ر اپریل سنہ ۱۹۳۸ء ۴ بجے شام تک دفتر کے اوقات میں حاصل کیے جاسکتے ہیں

سب ٹنڈر ۲۰ر اپریل سنہ ۱۹۳۸ء ۴ بجے شام تک وصول کیے جاویں گے

دستخط ایس۔ این۔ تواری

ایگزیکٹیو آفیسر

میونسپل بورڈ۔ کانپور

بنگال اسمبلی کی کارروائی

کلکتہ ۲۸ مارچ۔ عوام کے کام آنے والی چیزوں مثلاً بجلی ٹیلیفون ٹرام وے وغیرہ کے متعلق حکومت کی پالیسی بہت وسیع ہے لیکن ان چیزوں کو قومی ملکیت بنانے کی اسکیم اسمبلی کے رزولیوشن پیش کرنے سے پہلے ہم مشہور ماہروں کے ذریعہ تمام صوبہ کی حالت کا جائزہ لینا چاہتے ہیں" یہ ہے وہ اعلان جو وزیر محکمہ صنعت و حرفت بنگال نے آج اسمبلی میں کیا۔ ہاؤس نے بجٹ کے زر مطالبات منظور کئے۔

مدراس اسمبلی میں بجٹ پر بحث ختم

مدراس ۲۸ مارچ۔ آج مدراس اسمبلی میں بجٹ پر بحث ختم ہوگئی۔ بجٹ کی صرف دو تحریکوں پر رائے شماری ہوئی۔ جنمیں سے ایک مالیاتہ کے متعلق تھی اور ایک اعلی افسر کی تنخواہوں کے متعلق تھی۔ ان تحریکوں کے متعلق مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر ایم اے نقاجیا نے یہ فرمایا تھا کہ وہ کسی پارٹی بازی کی سپرٹ میں پیش نہیں کی گئی تھیں۔ بلکہ حکومت کے روبرو تعمیری تجویز پیش کرنے کے لئے خوشگوار سپرٹ میں پیش کی گئی تھیں۔ بجٹ پاس ہونے کے بعد ہاؤس کل کے لئے ملتوی ہوگیا جبکہ سرکاری بلوں پر غور ہوگا۔

ہندوستانی طریقہ علاج کی حوصلہ افزائی

بمبئی ۲۹ مارچ۔ ایک بل جس کا مقصد دوائیوں کے ہندوستانی سسٹموں، جن میں آیورویدک اور یونانی شامل ہیں۔ کے ڈاکٹروں کی رجسٹری اور ان کی صلاحیت مقرر کرنا ہے۔ آج بمبئی اسمبلی میں ڈاکٹر ایم۔ ڈی گلڈر وزیر پبلک ہیلتھ نے پیش کیا۔

آئی سی ایس کو صوبجاتی بنانیکا رزولیوشن

ناگپور ۲۹ مارچ۔ آج سی پی اسمبلی میں وزیر اعظم کا رزولیوشن جس کے ذریعہ حکومت سے سفارش کی گئی تھی کہ وہ متعلقہ احکام سے انڈین پولیس سروس اور انڈین میڈیکل سروس کو جدا و علیحدہ صوبجاتی بنانے کی درخواست کرے بغیر رائے شماری ہی کے پاس ہوگیا، جب سپیکر نے ہاؤس کی رائے طلب کی تو صرف چار پانچ غیر کانگریسی ہندو ممبران اسمبلی نے مخالفت کی۔

وزیر پبلک ہیلتھ استعفی دینگے

کلکتہ ۲۹ مارچ۔ آج شام کو اسمبلی کے لابی حلقوں کی قیاس آرائیوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ سید نوشیر علی وزیر پبلک ہیلتھ نے مستعفی ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے جیسا کہ وزیر اعظم مسٹر فضل حق نے پریس کے نامہ نگاروں کو بیان دیتے ہوئے کہا تھا

ابھی تک کوئی مستعفی نہیں ہوا ہے ظاہر ہے ابھی تک انہوں نے باضابطہ طور پر اپنا استعفی داخل نہیں کیا۔

بلوے فرو کرنے کیلئے فوج کی امداد لینا کمزوری کی علامت ہے

مہاتما گاندھی کا بیان

بمبئی ٦ مارچ۔ الہ آباد میں جو کانگریس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ فرقہ وارانہ فساد کا ہونا اور پولیس و فوج سے امداد لینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ کانگریس ابھی اس قابل نہیں ہوئی ہے کہ وہ برطانوی حکومت کا نعم البدل ثابت ہو سکے ہمارے لئے یہ بہتر ہوگا کہ ہم اس عریاں حقیقت سے منہ نہ چھپائیں خواہ وہ کتنی ہی ناخوشگوار کیوں نہ ہو۔ یہ ہیں وہ الفاظ جنھیں مہاتما گاندھی نے اپنی حال کی علالت سے نجات پانے کے بعد پہلی بار ہریجن اخبار کی آج کی اشاعت میں، الہ آباد کے فرقہ وارانہ فساد" پر تبصرہ کیا ہے۔

مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں - کانگریس تمام ہندوستان کی نمائندگی کرنے کا دعویٰ کرتی ہے حتی کہ وہ یہ کہتی ہے کہ وہ صرف ان ہی لوگوں کی نمائندہ نہیں ہے جو کہ کانگریس کے ممبر ہیں۔ اُسے ان لوگوں کی نمائندگی کرنا چاہئے جو کہ اس کے خلاف ہیں اور جو کہ اسے کچل بھی ڈالیں اگر ان کا بس چلے۔ جب تک ہم اپنے اس دعویٰ کو سچا کر کے نہیں دکھائیں گے۔ اس وقت تک ہم حکومت برطانیہ کی جگہ لینے اور ایک آزاد قوم کی حیثیت سے کام کرنے کے اہل نہ ہونگے یہ ایک دائمی حقیقت ہے خواہ ہم تشدد کے ذریعہ یا عدم تشدد کے ذریعہ برطانی حکومت کی جگہ لینے کی کوشش کریں گے۔ غالباً ان سطور کے شائع ہونے تک الہ آباد میں و نیز دیگر مقامات پر امن وامان قائم ہو جائیگا لیکن اس بات کو اس امر کی دلیل خیال نہیں کیا جاسکتا کہ کانگریس بحیثیت ایک انجمن کے حکومت برطانیہ کی بالکل جگہ لینے کے لئے تیار ہے کوئی کانگریسی کارکن سنجیدگی کے ساتھ اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ کانگریس ابھی اس قابل نہیں ہے کہ وہ ذمہ دارانہ گفت و شنید کر سکے لیکن ہر ایک کانگریسی کارکن کا یہ خیال ہے کہ کانگریس سرعت کے ساتھ اس قابل بنتی جارہی ہے اس کے جواز میں ہری پورہ کانگریس کی شاندار کامیابی کو ایک انقطاعی ثبوت کے بطور پیش کیا جاتا ہے بلوے اور کئی اور مقامات جنکی کہ میں آسانی مثال پیش کر سکتا ہوں اس امر کے مقتضی ہیں کہ ہم ٹھہریں اور اپنے تئیں یہ دریافت کریں آیا کانگریس واقعی طاقتور ہوتی جارہی ہے میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ میں یہ دعویٰ پیش کرنے کے لئے قصور وار ہوں لیکن کیا میں نے یہ دعویٰ کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے۔

میرا یہ پختہ خیال ہے کہ کانگریس کی جو مسلسل اور منظم طاقت نظر آرہی ہے وہ سب عدم تشدد کی پالیسی کو قبول کرنے اور عمل کرنے کی بدولت ہی نظر آرہی ہے۔ وہ کتنی ہی ناقص کیوں نہ ہو۔ اب وقت آن پہنچا ہے جبکہ کانگریس کی عدم تشدد کی پالیسی کی نوعیت پر غور کیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ عدم تشدد کی کمزوروں اور لاچاروں کے لئے ہے یا کہ مضبوط اور طاقتور لوگوں کے لئے گروہ اول الذکر کے لئے ہے تو میں یہ کہونگا کہ ہم اپنے منزل مقصود پر کبھی نہیں پہنچ سکیں گے۔ اور اگر ہم نے زیادہ عرصہ تک اس پر عمل کیا تو ممکن ہے ہم حکومت خود مختاری کے لئے بالکل ہی نااہل ہو جائیں کمزور اور بے کس لوگ اپنے فعل میں اہنسا تک ہوتے ہیں کیونکہ انہیں ایسا ہونا چاہئے لیکن حقیقت میں ان کے سینوں میں تشدد نشو و نما پاتا ہے اور وہ محض اس تشدد کی نمائش کے مقصد کی انتظار کرتے ہیں۔ کانگریسی کارکنوں کے لئے انفرادی طور سے اور اجتماعی طور سے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اہنسا کی اہلیت کی جانچ کریں اگر یہ اہنسا حقیقی قوت سے پیدا نہیں ہوئی۔ تو کانگریس کی ایمانداری اور آزمائش یہی ہے کہ وہ اس کے متعلق اعلان کردے اور اپنے طرز عمل میں ضروری تبدیلیاں کردے۔

اس وقت تک یعنی عدم تشدد کے اصول پر سات برس تک عمل کرنے کے بعد کانگریس کو والنٹیریوں کی ایک ایسی فوج تیار کرنے کے قابل ہونا چاہئے تھا جو عدم تشدد کے پیروکار ہوتے اور ان کی تعداد ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہونی چاہئے تھی۔ اور جہاں پولیس اور فوج کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ایسی صورت حالات کا مقابلہ کرنا چاہئے تھا اس طرح ایک ویر شیوتی ناتھ گپتا کے بجائے جنہوں نے امن کے قیام کی کوشش میں اپنی جان دی ہے۔ ہمیں ایسے سینکڑوں ویر پیدا کرنے چاہئیں اور عدم تشدد کے پیروکار والنٹیریوں کی فوج امن اور جھگڑوں کے دنوں میں مسلح آدمیوں کے بالکل برعکس کام کرے گی۔ ایسی تعمیری سرگرمیوں میں ہمیشہ مصروف رہیں گے۔ جن سے بلوے اور فسادات بالکل ناممکن ہو جائیں۔ ان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ جنگجو قوتوں کو ایک دوسرے سے ملانے کا موقعہ تلاش کریں۔ امن کا پروپیگنڈا جاری رکھیں اور ایسی سرگرمیوں میں مصروف رہیں جن سے انکا ہر فرد واحد سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بوڑھا ہو یا بچہ اور ہم مذہب ہو یا غیر مذہبی تعلق قائم ہو۔ ایسی فوج کو ہنگامی صورت حالات پر قابو پانے کے لئے تیار رہنا چاہئے اور ہجوم کے غیظ وغضب کو شانت کرنے کے لئے ہمیں اپنی جانیں خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جو اس مقصد کے لئے کافی ہوں۔ اگر ایک دفعہ چند سو یا چند ہزار بے داغ موتیں ہو جائیں گی۔ تو اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فسادوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اگر چند سو نوجوان مرد اور استریاں بلوائیوں کے لئے اپنی جانیں رضاکارانہ طور پر نچھاور کر دیں تو ایسے جنون اور دیوانگی پر قابو پانے کے لئے یہ طریقہ سستا اور بہادرانہ ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ اس پر قابو پانے کے لئے پولیس اور فوج بلائی جائے۔

یہ کہا گیا ہے کہ جب ہمیں آزادی حاصل ہو جائے گی۔ تو اس قسم کے بلوے بالکل نہیں ہوں گے لیکن اگر جد وجہد آزادی کے دوران میں ہم ہر قابل تصور حال میں عدم تشدد کی صلاحیت اور اس کے استعمال کو نہیں سمجھتے تو مجھے یہ ایک خالی امید نظر آتی ہے۔ کانگریسی وزیروں کی فوج اور پولیس بلا کر جس حد تک خوشی ہوئی ہے اسی حد تک میری رائے میں ہمیں اپنی ناکامی تسلیم کرنی چاہئے یہ کہنا کہ وزیر اس کے برعکس کام نہیں کر سکتے تھے۔ بدقسمتی سے صحیح نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر کانگریسی کارکن اور ورکنگ کمیٹی اپنے آپ سے یہ پوچھے کہ ہم کیوں ناکام رہے ہیں۔ اگر وہ میری طرح یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم واقعی ناکام رہے ہیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

قطعات آراضی نمبری الغایۃ ۵ واقعہ ایکس (X) بلاک جریب کی چوکی متصل چوراہا جی۔ ٹی۔ روڈ۔ وکالپی روڈ بنا بر فروخت مشتہر کئے جاتے ہیں۔ جو بروز سوموار ۱۱ اپریل ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ نقشہ آراضیات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

دیوی جی کا میلہ کانپور

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کالی دیبی جنگالی پوردہ گھوسرا مئو سیسہ مئو کا سالانہ میلہ ہر سال کی طرح اس سال بھی متی پنچمی بروز منگلوار بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۳۸ء کو ہوگا۔ سوانگ۔ تماشہ۔ پوجن۔ آرتی۔ بھجن۔ سنگیت۔ بنون منگار وغیرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ عوام میلہ میں شریک ہو کر ثواب حاصل کریں گے۔ عورتوں کے لئے ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے دن تک روشنی کا انتظام رہے گا۔ پوجن ہوگا۔ اور ۲ بجے شام سے میلہ ہوگا۔

شیام سندر لال نگم
براناسیسہ مئو کانپور

سکندریہ ۲۸ مارچ۔ سابق وزیر اعظم نحاس پاشا کی آمد کے بعد یہاں انتخاب کے سلسلہ میں جو فسادات ہوئے ان میں ۱۷۰ اشخاص زخمی ہوئے جنمیں پولیس کے بھی ۲۰ آدمی شامل ہیں ۵۴ آدمی گرفتار کئے گئے۔ اور اب شہر میں امن ہے۔

وزیر قانون مسٹر شریف کو قتل کرنیکی کوشش

ناگپور ۲۷ مارچ۔ جلسہ پارک میں آج شام کو کانگریس کی ایک میٹنگ نگر کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد ہونے کو تھی جسمیں جعفر حسین کی رہائی کے متعلق معاملہ سمجھایا تھا اس جلسہ میں ایک شخص پاؤں سے کچلا گیا۔ چار آدمی اٹھائے گئے۔ اور ایک شخص نے تو چاقو تک نکال لیا۔ آخر کار جلسہ ملتوی کرنا پڑا مسٹر کیدار ممبر اسمبلی سی پی نے کہا کہ اگرچہ جعفر حسین کی رہائی کو میں ناپسند کرتا ہوں لیکن وزیر قانون کی یہ کاروائی قانوناً جائز تھی۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ سال جب ایک وکیل زنا بالجبر کا مرتکب ہوا تھا تب ہندو سبھا کہاں تھی۔ اس پر ہندو سبھا کے کئی آدمی طیش میں اٹھ کھڑے ہوئے اور مسٹر کیدار سے کہا کہ اپنے الفاظ واپس لو صدر جلسہ مسٹر دھوبے نے لوگوں سے کہا کہ بیٹھے رہئے۔ مگر انھوں نے نہیں مانا۔ اسی اثناء میں ایک لڑکے کو دھکا دیا گیا۔ اور اسی پر گڑبڑ شروع ہوگئی۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر ملازمین پولیس کی کوششوں کے باوجود جلسہ میں سکون نہ ہو سکا۔ ایک گھنٹہ تک اودہم مچا رہا اور اسٹیج پر پتھر اور جوتوں اور ریت کی بارش ہونے لگی۔ آخر کار جلسہ کو برخاست کرنا طے ہوا لیکن کانگریسیوں نے یہ اعتراض کیا کہ جلسہ میں پولیس کی مداخلت نہ ہونی چاہئے۔ اور پولیس کو ہٹا دینا چاہئے۔

راؤ صاحب جو ڈسٹرکٹ سٹی مجسٹریٹ نے مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ اور ڈاکٹر این بی کھرے وزیر اعظم نے یہ احکام جاری کئے۔ کہ پولیس اور مجسٹریٹ کو جلسہ سے ہٹ جانا چاہئے۔

وزیر اعظم کی تقریر

لاؤڈ اسپیکر خراب ہو چکے تھے اور جب قدرے سکون ہو گیا تو وزیر اعظم نے اپنی تقریر شروع کی اور بتایا کہ گزشتہ پانچ سال میں کتنے قیدی رہا ہوئے ہیں۔ اور انمیں میں زنا بالجبر کا ملزم بھی تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اگر وزیر قانون نے کیبنٹ کی رائے لی ہوتی تو جعفر حسین کو رہا نہ کیا جاتا۔ وزیر قانون نے اب یہ محسوس کر لیا ہے کہ جعفر حسین کو رہا کرنے میں انھوں نے غلطی کی ہے۔ انھوں نے اظہار افسوس بھی کیا اور اپنے استعفے پارٹی کے ہاتھ میں دیدیا۔ اور اب یہ معاملہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ہاتھ میں ہے۔

پنڈت دوارکا پرشاد مصر

آنریبل پنڈت دوارکا پرشاد مصر وزیر محکمہ صحت نے کہا کہ اس بارے میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے کہ جعفر حسین کا قصور سخت اہم تھا اور وزیر قانون نے انھیں اپنی ذمہ داری پر رہا کیا اور جعفر حسین کو رہا کرنے میں اس کا حکم نامناسب تھا۔ مقرر نے کہا کہ اہل ناگپور یہ سفارش کر سکتے ہیں کہ مسٹر شریف کو کیا سزا دی جائے جو لوگ انھیں معاف کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں۔

ڈاکٹر پرانجپے نے جو پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے کہا کہ وزیر موصوف کا طریقہ نامناسب ہے۔ ڈاکٹر پرانجپے کی تقریر پر ہنگامہ شروع ہو گیا۔ اور جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔ ایک شخص خنجر لئے ہوئے تھا۔ اسے پولیس نے گرفتار کر لیا جب وزیر قانون موٹر میں سوار ہونے لگے تو کئی لڑکوں نے شرم شرم کے نعرے لگائے۔

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم دیوریا ضلع گورکھپور

نمبر مقدمہ ۱۶۰ ۱۹۳۶ء بابو ہزاری سنگھ وغیرہ سائلان

ہرگاہ بابو ہزاری سنگھ و بابو روپ نرائن سنگھ و بابو جے نرائن سنگھ و بابو ہرے نرائن سنگھ نابالغ بولایت بابو ہزاری سنگھ و بابو دیپ نرائن سنگھ نابالغ بولایت بابو ہزاری سنگھ دانیل کمار سنگھ نابالغ بولایت بابو ہزاری سنگھ و مسماۃ رام کنوائی زوجہ بابو کملاپت سنگھ ساکنان موضع انکٹھاتہ نگوا ٹیکر پرگنہ سلہٹ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جسکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام محال	موضع مع پرگنہ و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱				کسرکور جنگل انکٹھاتہ نگوا ٹیکر پرگنہ سلہٹ کیوٹ نمبر ۷ ۹ پائی مالگذاری معہ ابواب تخمینا [illegible]		
۲				گورکر جنگل انکلا موسایتہ نگوا ٹیکر پرگنہ سلہٹ کوٹ نمبر ۱۶ سروب مالگذاری تخمینا [illegible] ۷ پائی ۵ دہم		

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	بیل ایک راس	

بحکم جناب مسٹر سید حسن کاظمی صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوم بمقام بستی

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم بستی

نمبر مقدمہ ۸۰ ۱۹۳۶ء بلدیو سنگھ وغیرہ سائلان

ہرگاہ بلدیو سنگھ خود و ولی ساد ہوسرن سنگھ نابالغ و سہدیو سنگھ خود و ولی شیو پرشاد سنگھ نابالغ و برعدیو سنگھ ولد راجکرن سنگھ ساکن بڑگوں بہ ریکینا پرگنہ مانے پور بستی نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام محال	موضع مع پرگنہ و محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	بستی		بڑگوں بہ ریکینا پرگنہ مانے پور		۶ آنہ ۲۲ دست	[illegible]
۲	〃		کپیا خالصہ	〃	۱ آنہ ۱۱ پائی ۵ دست	[illegible]
۳	〃		کپیا گرانٹ		۶ آنہ ۴ پائی ۲۲ دست	[illegible]
۴	〃		بنرہرا خالصہ		۶ آنہ ۴ پائی ۲۲ دست	[illegible]
۵	〃		بھورلا پور بہ بارکپار		۲ آنہ ۸ پائی ۲ دست	[illegible]

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
	نمبر ۱ مکان مسکونہ بڑگوں بہ ریکینا	
	نمبر ۲ کھلیان کپیا خالصہ	〃
	بیل گاڑی والے دو راس	[illegible]
	بیل گاڑی ۱ عدد	[illegible]
	گائے ۲ راس	[illegible]
	بچھوا دو راس	[illegible]
	بھینس ۱ راس	[illegible]
	بینڈیا ۱ راس	[illegible]
	بچھیا ۳ راس	[illegible]

بحکم مفرم عدالت
اسپیشل جج درجہ دوم بستی
مہر عدالت

مرکزی اسمبلی کی کاروائی

نئی دہلی ۲۸ر مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں اتنی تیزی سے کارروائی ہوئی کہ تین دن کا کام تین گھنٹہ میں ختم ہو گیا اور لاہر کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ کل چھٹی رہے گی۔ اور مسٹر داس سے یہ کہا کہ صغر سنی کی شادیوں کے ترمیمی بل کے متعلق بدھ کو دن بھر بحث رہے گی اس کے بعد مسٹر ڈو کامرس سکریٹری نے شکر نمک اور قہوہ کے مضامین سے ایوان کی تواضع کی ان تینوں سرکاری بلوں کی آخری خواندگی منظور ہو گئی۔ اور کونسل آف سٹیٹ میں مزدوروں کی اجرتوں کے بل کے متعلق جو تبدیلی ہوئی تھی۔ وہ منظور کر لی گئی۔ اس کے بعد پھر کا بل پیش ہوا۔ اُس وقت بڑا مذاق ہوا جب مسٹر ونڈو نے کہا کہ مزدوروں کی اجرتوں کے بل کے متعلق ایوان بالائے اسمبلی کی ترمیمات کی زبان کو قواعد کی رو سے درست کر دیا ہے۔ مسٹر سری پرکاش نے کہا کہ مجھے کونسل آف اسٹیٹ والوں کے قواعد زبان کے علم پر چنداں بھروسہ نہیں ہے۔

مسٹر منو صوبیدار، ڈاکٹر پی۔ این بنرجی اور پروفیسر رنگا وقتاً فوقتاً مسٹر ڈو سے باز پرس کرتے رہتے ہیں۔ مسٹر منو صوبیدار نے شکر کے متعلق بل پر جو باز پرس کی اس پر مسٹر ڈو نے کہا کہ آپ کے اعتراضات کا شکر کے ٹیرف بورڈ کی رپورٹ پر غور کرتے وقت لحاظ رکھا جائے گا مسٹر ڈو نے یہ بھی یقین دلایا کہ حکومت نہ صرف شکر بل پر بلکہ شکر کی صنعت کے متعلق مجموعی طور پر غور کرے گی۔

مسٹر منو صوبیدار نے انفرادی پوزیشن پر ایک عالمانہ تقریر کرتے ہوئے اندرونی مقابلہ کے لئے قابو ہو جانے اور بڑھ جانے کے اندیشوں کی وضاحت کی لیکن مسٹر ڈو نے اس کا یہ مختصر سا جواب دیا کہ میں انفرادی قوانین کو پلیٹ نہیں سکتا۔ مسٹر منو صوبیدار نے یہ شکایت کی کہ ابھی تک شکر کمیٹی شروع نہیں کی گئی۔ مسٹر ڈو نے جواب دیا کہ حکومت نے جولائی میں صوبجاتی حکومتوں کے نام جو مراسلات شایع کئے تھے ان میں سب سے اہم حکومت یعنی حکومت یوپی نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا ہے اور ٹیرف بورڈ کی رپورٹ پر احکام اس وجہ سے جلد صادر نہیں کئے جا سکتے کہ اسی اثنا میں بہار اور یوپی میں شکر کے متعلق قوانین پاس ہو جانے سے پیچیدگی پیدا ہو گئی۔

سر عبداللہ ہارون نے کہا کہ ہم اپنی ضرورت سے زیادہ شکر پیدا کرتے ہیں حکومت ہند کو یہ لازم ہے کہ مختلف صوبجاتی حکومتوں کے نمایندوں کی ایک کانفرنس طلب کر کے ایک ایسی متفقہ پالیسی اختیار کرے جس سے ہمارے ملک میں صنعت شکر سازی کا تحفظ ہو سکے۔

ڈاکٹر بی۔ این بنرجی نے کہا کہ ہندوستان میں صنعت شکر سازی نے جو ترقی کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحفظ کی پالیسی کا اثر اچھا ہوا ہے اور ضرورت یہ ہے کہ کاشتکاروں کی چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے تحفظ کی طرف دھیان دیا جائے۔ حکومت کو چاہیئے کہ شکر کے متعلق ٹیرف بورڈ کی رپورٹ شایع کر دے اور اس بارے میں آخری احکام صادر کرنے سے پہلے رائے عامہ کو معلوم کرے۔ حکومت ہند کو چاہیئے کہ صوبجاتی حکومتوں کو اپنا اپنا فنڈ مہیا کرنے کا پورا موقع دے۔ بشرطیکہ اس کے اپنے مفاد پر مخالفانہ اثر نہ پڑے۔

پروفیسر این جی رنگا نے کہا کہ گنے کی قیمت کو مضبوط کرنے کے لئے حکومت ہند کو ویسا ہی قدم اٹھانا چاہئے جیسا بہار اور یوپی کی حکومت نے اٹھایا ہے۔

قہوہ اور نمک کے بل

قہوہ اور نمک کے متعلق بل پر مسٹر اننت سیم چنیار کے دل میں یہ شبہ پیدا ہو گیا کہ آیا مرکزی ایوان کی ان قانونوں کے پاس کرنے کا حق بھی ہے یا نہیں اس پر لا ممبر نے ایک بہت طویل بیان دیا لیکن اس بیان سے مسٹر سری پرکاش کی تسلی نہیں ہوئی۔ مسٹر سری پرکاش نے کہا کہ ہم اس بارے میں کوئی قانون نہیں چاہتے۔

یوپی اسمبلی میں بجٹ کے مطالبات پر بحث

لکھنؤ ۲۸ر مارچ۔ آج یوپی اسمبلی میں زر مطالب پر بحث کے سلسلہ میں تخفیف کی تحریک پیش کی گئی۔ جس کا مقصد اس امر پر بحث کرنا تھا کہ حکومت ملازمتوں میں بھرتی کے متعلق انتظامی پالیسی کا اعلان کرنے میں اور اقلیتوں کی موجودہ ناکافی نمایندگی میں اصلاح کرنے میں ناکام رہی ہے پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم نے کہا کہ اس بارے میں ہماری حکومت سابقہ حکومتوں کی نسبت زیادہ فراخ دل ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت نے مسلمانوں کی جو تقرریاں کی ہیں۔ وہ ۳۵ فیصدی سے جس کا کہ مطالبہ کیا جاتا ہے تجاوز کر گئی ہیں مجھے افسوس ہے کہ میں اس مسئلہ کے متعلق کوئی کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز منظور کرنے سے معذور ہوں لیکن ممکن ہے کہ اس مسئلہ کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک آل پارٹی کانفرنس بنائی جائے اور حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ کوئی فرقہ دوسرے فرقہ پر غالب آنے۔

برما میں ایجنٹ مقرر کیا جائیگا

نئی دہلی ۲۹ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے برما نے اپنا ایجنٹ مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے وزیر ہند نے اپنی منظوری دیدی ہے۔ مگر حکومت نے ابھی تک ایجنٹ کا انتخاب نہیں کیا توقع کی جاتی ہے کہ جلد ہی ایک اعلان شایع کیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سر جی ایس باجپئی سکریٹری محکمہ تعلیم، صحت و مالیات نے گزشتہ ہفتہ مرکزی اسمبلی میں اس کے متعلق ایک بیان دیا تھا۔

محدود قسم کی فیڈریشن کی مخالفت

بمبئی ۲۹ر مارچ۔ جب یہ سوال کیا گیا کہ چند حلقوں میں جو یہ تجویز کیا جا رہا ہے کہ ریاستوں کو نکال کر باقی ہندوستان کا ایک فیڈریشن قایم کر دیا جائے تو سردار پٹیل نے فرمایا کہ اس تجویز کو کسی حلقہ میں بہت زیادہ اہمیت نہیں دی گئی ہے خواہ کچھ ہو کانگریس ایسی فیڈریشن کو پسند نہیں کرے گی۔ جبتک مرکز میں اس کو مکمل آزادی نہ دی گئی ہو یعنی ڈیفنس اور مالیات پر کنٹرول حاصل ہونا ضروری ہے

برطانیہ اٹلی سے دوستی کریگا

ہمیں اپنی جمہوری انسٹی ٹیوشنوں کی حفاظت کرنا ہے۔ ہمیں انفرادی حقوق اور آزادی کی بھی حفاظت کرنا ہے اور ہمیں انگلستان سے بھی باہر اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہیں۔ ہمیں یورپ کی مخالف قوتوں میں منقسم ہونے سے بچانا ہے اور اپنے رسوخ کو مفاہمت و مصالحت کے لئے استعمال کرنا ہے۔

یہ وہ اصول ہیں جو برطانی وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس نے واضح کئے جبکہ آپ نے ہاؤس آف لارڈز میں برطانیہ کی خارجہ پالیسی پر بحث کے جواب میں تقریر فرمائی مخالف پارٹی کے لیڈروں نے حکومت کی موجودہ پالیسی کو مایوسکن قرار دیا اور اعلان کیا کہ تا وقتیکہ حکومت اپنے منشا کو صاف نہ بتلائے ہم اس کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے۔

۱۹ لیڈر موت کے گھاٹ اتار دیئے

ماسکو ۳۰ر مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹ انتظامی سویٹ لیڈروں کو قزاقستان میں غداری اور بغاوت کرنے کے الزام میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ ان لیڈروں کے خلاف یہ الزام تھا کہ انھوں نے قزاقستان کو سویٹ یونین سے جدا کرنے اور وہاں بدیشی حکومت قایم کرنے کی سازش کی۔ ملزموں کو جنگی عدالت نے سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ ان مجرموں میں جمہور قزاق کے سابق پریزیڈنٹ حکیم بٹوف بھی شامل تھا۔

حکومت یوپی نے مسٹر شری کرشن دت پالیوال کے بجائے مسٹر شنو سہائے کو گرام سدھار افسر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نوٹس تاریخ سماعت درخواست ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

خفیفہ انسالونسی نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۳۳ء

مقدمہ ای۔ ایچ۔ کسٹیلری

E.H. CASTELLRi

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان وہر خاص وعام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۲۹ر اپریل ۱۹۳۸ء درخواست مذکورہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۲۸ر مارچ ۱۹۳۸ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

نوٹس بابتہ تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

۴۶ نمبر انسالونسی ۱۹۳۸ء

مقدمہ منظور علی ولد حاجی عبد الحفیظ ساکن دی مال کانپور

پروپرائٹر آف دی ایمپائر فرنشنگ ہاؤس مال روڈ کانپور۔ سائل

بنام

ظفر احمد ولد شیر علی ساکن گوالٹولی کانپور۔ قرضدار فریق ثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں منظور علی سائل مذکورہ بالا نے ایک درخواست بابت اس امر کے عدالت ہذا میں گذرانی ہے کہ تم ظفر احمد قرضدار فریق ثانی دیوالیہ قرار دیئے جاؤ۔ اور عدالت نے تاریخ ۱۹ انیس اپریل ۱۹۳۸ء بغرض سماعت درخواست متذکرہ بالا کے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۲۸ر مارچ ۱۹۳۸ء

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

جمالِ پرتوِ جمع عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے تیرے دل میں اے ساری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۔
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی لله

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء مطابق ۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۵

دنیائے اسلام

چلے گئے!......

از جناب دور ہاشمی کانپور

وہ مسکرا کے سر کو جھکا کر چلے گئے ‌ ‌ اک برق تھی کہ مجھ پہ گرا کر چلے گئے
وہ چشم التفات اٹھا کر چلے گئے ‌ ‌ اور اس طرح کہ مجھکو مٹا کر چلے گئے
میری نگاہِ شوق میں دنیا ہی اٹ دین ‌ ‌ یہ کون سا حجاب اٹھا کر چلے گئے
ہے باغ اشتیاق میں ابتک وہی بہار ‌ ‌ کیسے کروں یقیں کہ وہ آکر چلے گئے
خاص اک ادا سے دامنِ نازک جھٹک کے وہ ‌ ‌ پھر شمع آرزو کو بجھا کر چلے گئے
دستِ طلب کی دیکھ کے جرأت طرازیاں ‌ ‌ وہ دامنِ کرم کو بچا کر چلے گئے
تھیں باغِ آرزو کی بہاریں نہ کم مگر ‌ ‌ وہ تازہ گُل کُک اور کھلا کر چلے گئے
سمجھا تھا انکو مژدۂ تسکینِ دل مگر ‌ ‌ وہ دل میں اور آگ لگا کر چلے گئے
خاص اک ادا سے دیکھ کے میری طرف وہ آج ‌ ‌ مجھکو بھی میرے دل سے بھلا کر چلے گئے

ہم حُسن کو بھی عشق سمجھتے تھے لیکن آہ
وہ عشق کو بھی حُسن بنا کر چلے گئے

ادبیات

فلسطین کی سیاحت کے بعد ایک انگریز اہل قلم کے تاثرات

ڈیلی ایکسپریس میں ایک ممتاز انگریز اہل قلم مسٹر ہکی" کا جو ابھی حال میں سیاحت فلسطین سے واپس آئے ہیں ایک مضمون شایع ہوا ہے جسمیں انہوں نے اپنے سفر کے تاثرات نہایت صفائی اور ایمانداری کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ ذیل میں اس مضمون کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے

مسٹر ہکی اپنے مضمون میں مسٹر کاسیلٹ ممبر پارلیمنٹ کا جنہوں نے سیاحت فلسطین سے واپس آکر وہاں کے حالات کے متعلق ممبران پارلیمنٹ کو نہایت غلط اطلاعات بہم پہونچائی ہیں، تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انھوں نے اپنے وقت کا بیشتر حصہ ڈاکٹر ویزمان (مشہور یہودی ڈاکٹر) کے پاس صرف کیا۔ جہاں انکی پوری خاطر و مدارات ہوئی اور ڈاکٹر ویزمان نے انھیں مہاجر یہودیوں اور ان کے موثر کارناموں کو دکھایا لیکن کیا ان کی کسی عرب سے بھی ملاقات ہوئی؟ میرے خیال میں نہیں ہوئی۔ مجھے کوئی عرب لیڈر ایسا نہیں ملا جس نے کہا ہو کہ اس کی ملاقات مسٹر کاسیلٹ سے ہوئی ہے۔ وہ عربوں کے کسی ایک جلسہ میں شریک ہوئے اور دوسرے دن یہ اعلان کر دیا کہ" میں نے کامل ایک ہفتہ کی سیاحت میں تمام لوگوں کو یہودی حکومت کے قیام کی اسکیم پر متفق پایا" "یقیناً" "تمام" اور "متفق" وغیرہ الفاظ کی کوئی خاص تفسیر ہوگی جس سے صرف وہی واقف ہونگے۔

مسٹر ہکی لکھتے ہیں کہ صہیونیین کے ہاتھوں میں بہت بڑی اور منظم پروپیگنڈا کی طاقت ہے اس کے لئے ان کا ایک اہم ادارہ قایم ہے۔ بخلاف اس کے عرب پروپیگنڈہ کے فن ہی سے ناآشنا ہیں وہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتے ہیں کہ چند پمفلٹ جو نہایت خراب چھپے ہوئے ہوں شایع کر دیں اور بس.. ان کے لیڈروں سے (جنکی اکثریت جلاوطن کر دی گئی ہے) اگر ملاقات کرنی ہو تو اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں ہے کہ تم خود اپنا راستہ چھوڑ کر انکے پاس جاؤ۔

تقسیم کی اسکیم کے سلسلہ میں مسٹر ہکی بیان کرتے ہیں کہ ان کی جن جن لوگوں سے ملاقات ہوئی وہ سب کے سب اس کی مخالفت پر متفق ہیں۔ البتہ مراتب میں انہوں نے چند افراد ایسے دیکھے جو اسے قبول کرنے پر آمادہ نظر آئے۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ اسے پسند کرتے ہیں بلکہ اسلئے کہ وہ موجودہ حالات کے تبدیل ہونے کی یہی ایک شکل خیال کرتے ہیں۔ ہکی نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر تقسیم کی اسکیم نافذ کی گئی تو حالات روبہ اصلاح ہونے کے بجائے اور زیادہ شدید اور سنگین شکل اختیار کریں گے۔

مسٹر ہکی موجودہ حالات میں انتداب کو غیر مناسب بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قضیہ فلسطین کے حل کی واحد شکل یہ ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان مصالحت کرائی جائے۔ اور فلسطین میں ذمہ دارانہ حکومت قایم کر کے اس کا نظم و نسق عربوں اور یہودیوں کو مشترکہ طور پر تفویض کر دیا جائے۔ رہا یہ سوال کہ آیندہ کس تعداد میں یہودیوں کو داخلہ فلسطین کی اجازت دینی چاہیئے۔ تو اس کا فیصلہ گول میز کانفرنس کے ذریعہ ہونا چاہیئے۔ برطانیہ کے مفادات کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ ان کا تحفظ بھی معاہدہ کے ذریعہ ممکن ہے جیسا کہ عراق اور مصر میں کیا گیا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہودی ہجرت پر پابندی منظور نہیں کریں گے لیکن اسے منظور کرنا ان کا فرض ہے وسط یورپ میں خواہ ان پر کتنے ہی مظالم ڈھائے جائیں انکی بنیاد پر یہ کہنا ہرگز روا نہیں ہو سکتا کہ فلسطین کے مختصر خطہ میں دنیا بھر کے یہودیوں کو ٹھونس دیا جائے

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عربوں اور یہودیوں کا اشتراک و تعاون ناممکن ہے لیکن میرا خیال اس کے برعکس ہے۔ ان کے درمیان کوئی بنیادی، سیاسی اور مذہبی اختلاف نہیں ہے، دونوں فریق سیاسی عنصر سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے درمیان جھگڑا محض اقتصادی ہے۔ اگر ہر فریق کو یہ آزادی حاصل ہو کہ وہ اپنا حلال رزق جائز طور پر حاصل کرے تو کوئی جھگڑا باقی نہیں رہیگا اور جس طرح تاریخی اختلافات اور مسلسل خونریز جنگوں کے بعد انگریز اور اسکاٹلینڈ کے باشندے متحد ہو گئے ہیں، اسی طرح یہ دونوں قومیں بھی دو صالح پڑوسی کی طرح زندگی بسر کر سکتی ہیں۔

عراق و یمن میں تجارتی معاہدہ

صنعا حکومت یمن نے حکومت عراق کے پاس ایک یادداشت روانہ کی ہے جسمیں دعوت دی گئی ہے کہ دونوں حکومتیں گفت و شنید کر کے ایک تجارتی معاہدہ مرتب کریں اس معاہدہ کے ماتحت عراق یمن سے بن اور حکومت یمن عراق سے کھجور درآمد کریگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفت وار

صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۹ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۵

لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

یو. پی گورنمنٹ نے مزدوروں اور مالکان مل کے درمیان تنازعات سے متاثر ہو کر بابو راجیندر پرشاد سابق صدر کانگریس کی صدارت میں ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی جس نے کانپور میں اجلاس کر کے مالکان مل۔ مزدور سبھا کے لیڈروں اور مل مزدوروں کے بیانات قلمبند کر کے اپنی رپورٹ مرتب کر کے گورنمنٹ یو. پی کے پاس بھیجدی ہے اگرچہ یہ رپورٹ باضابطہ طور پر ابھی شایع نہیں ہوئی ہے لیکن اس کی چند کاپیاں انجمن مالکان مل اور مزدور سبھا کے نمایندگان کو بھیجدی گئی ہیں اس رپورٹ کی خاص خاص سفارشات حسب ذیل ہیں :-

کمیٹی کے نزدیک اجرتوں میں کمی ہوئی ہے اور کمیٹی کی رپورٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کمیٹی نے دس فیصدی تک اضافہ کی سفارش کی ہے . اور یہ سفارش کی ہے کہ کسی مزدور کو پندرہ روپیہ ماہوار سے کم نہ ملنا چاہیئے .

دوسری سفارش یہ ہے کہ کسی مزدور کو بلا نوٹس دیئے برخاست نہ کیا جائے . اور اگر بلا نوٹس دیئے کسی مزدور کو برخاست کیا جائے تو مزدور سبھا کو یہ حق حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ مالکان مل کے سامنے برخاست شدہ مزدوروں کی پیروی کریں . اور اگر مزدور سبھا اور مالکان مل کے درمیان یہ معاملہ طے نہ ہو تو اس معاملہ کو بغرض تصفیہ ثالثی بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے . اور اگر بورڈ یہ فیصلہ کرے کہ بلا وجہ مزدور کو برخاست کیا گیا ہے تو تاریخ تحقیقات تک مزدور کو اجرت دینا ہوگی اور اس کے علاوہ اس مزدور کو ۶ ماہ کی اجرت بطور تاوان ادا کرنی پڑے گی . اور اس مزدور کا نام امیدواران روزگار کے سرکاری رجسٹر میں درج کر لیا جائے گا . اور اسے کہیں کام دلایا جائے گا .

کارخانوں میں مزدور بھرتی کرنے کا جو طریقہ آجکل رائج ہے وہ کمیٹی کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ اس میں رشوت ستانی کا کافی موقع ہے . نیز کمیٹی اس کے بھی خلاف ہے کہ ہر کارخانہ دار اپنے لئے مزدور براہ راست بھرتی کرے کمیٹی نے اس کے لئے یہ سفارش کی ہے کہ ایک لیبر اکسچینج قایم کیا جائے جو گورنمنٹ مالکان مل اور مزدور سبھا کے نمایندوں پر مشتمل ہو اور یہ اکسچینج کو پارٹی فیلنگ سے علحدہ رہنا ہوگا اور یہی اکسچینج کانپور کے تمام کارخانوں کے لئے مزدور بھرتی کرے گا .

کمیٹی کی رائے ہے کہ ایک مزدور کو ایک سے زیادہ سانچے ایک وقت میں سپرد کرنا ناجائز ہے اور اس سسٹم کو فوراً موقوف کر دینا چاہیئے .

کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ہر کاریگر کو سال میں ۱۵ یوم کی اتفاقیہ رخصت اور ۱۵ یوم کی رعایتی رخصت ملنا چاہیئے اور ان دنوں کی پوری تنخواہ ملنا چاہیئے .

کمیٹی کی رائے ہے کہ مزدوروں کی شرح تنخواہ یا کوئی ایسی بات کہ جس سے مزدوروں کے آمدنی پر اثر پڑے مالکان مل کو بلا مشورہ مزدور سبھا کے نہ کرنا چاہیئے . اور ایسا کرنے سے پہلے مزدوروں کو اطلاع دینا لازمی ہونا چاہیئے .

مالکان مل جو تبدیلیاں کرنا چاہیں اسکی اطلاع پیشتر سے مزدوروں کو کر دینا چاہیئے تاکہ انکو اگر یہ تبدیلیاں ناپسند ہوں تو وہ مالکان مل سے اس کے متعلق گفت و شنید و سمجھوتہ کی کوشش کر سکیں .

کمیٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ مزدوروں سے دوسری تعطیلوں کے بدلے اتوار کو کام نہ لینا چاہیئے .

کمیٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ یومیہ اجرت پانے والے عارضی کاریگر بھی اتوار اور دیگر تعطیلوں کے مستحق ہوں گے اور ان کو مستقل مزدوروں کی طرح ان دنوں کی اجرت ملنا چاہیئے .

کمیٹی کی سفارش ہے کہ مالکان ملس کو چاہیئے کہ وہ کانپور مزدور سبھا کو کانپور کے مزدوروں کا نمایندہ تسلیم کرے .

رپورٹ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے مزدوروں کے حالت زار پر کافی توجہ کی ہے اور بڑی حد تک انکی تکالیف اور مصیبتوں کو دور کرنے کی سفارش کی ہے اور دوسرے لفظوں میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس رپورٹ سے مزدوروں کو فتح حاصل ہوئی ہے .

دوسری طرف ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم مالکان مل کی مشکلات پر بھی نظر رکھیں کیونکہ مزدوروں کی خوشحالی اور آرام کے ساتھ ساتھ مالکان کی آسایشوں پر نظر رکھنا بھی ہمارا فرض ہے اور جب تک مزدور اور مالکان مل دونوں خوش اور مطمئن نہ ہونگے اس وقت تک ملوں کا نظام عمدگی سے نہیں چل سکتا ہمارے نزدیک اکسچینج کے ذریعہ مزدوروں کی بھرتی تکلیف کا باعث ہوگی .

اسی طرح ثالثی بورڈ کے فیصلہ کے بعد تحقیقات تک مزدور کو اجرت دینا کافی ہے مگر مزید چھ ماہ کی اجرت بطور تاوان دلانا ایک قسم کی زیادتی ہے .

بہرحال ہمکو یہ امید ہے کو اس تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے بعد ایک ایسا سمجھوتہ ہو جائے گا جو مالکان مل اور مزدوروں دونوں کے لئے قابل عمل ہو اور دونوں پارٹیاں خوشی اور مسرت کے ساتھ کاروبار چلا سکیں .

یو. پی کے مسلمانوں کی تعلیم

یو پی میں مسلمان تعلیمی حیثیت سے ہندؤں کے مقابلہ میں بہت پیچھے ہیں اور اس امر پر توجہ دلانے کے لئے مولوی فصیح الدین صاحب نے ایک رزولیوشن یو. پی اسمبلی میں مسلمانوں کی تعلیمی مطالبات کے متعلق پیش کیا تھا .

رزولیوشن کا مفہوم یہ تھا کہ مسلمانوں کی تعلیم کی تنظیم جداگانہ طور پر کی جائے .

آنریبل مسٹر اسمپورنانند وزیر تعلیم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ حکومت کے لئے یہ مشکل ہے کہ جداگانہ انتظام کیا جائے البتہ حکومت اس کے لئے کوشش کرے گی کہ مسلمانوں کی پسماندگی کو دور کیا جائے . وزیر تعلیم کے یقین دلانے کے بعد رزولیوشن واپس لے لیا گیا .

چونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان تعلیمی حیثیت سے بہت پیچھے ہیں اسلیئے وزیر تعلیم نے انکی پسماندگی کو دور کرنے کا وعدہ کیا ہے .

ہمارے خیال میں سیاسی حیثیت سے بھی مسلمانوں کی تعلیمی پستی کو دور کرنے کی از حد ضرورت ہے . ہم کو پوری امید ہے کہ وزیر تعلیم اپنے وعدہ کا خیال کرتے ہوئے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کو دور کرنے میں پوری امداد کریں گے .

اسیسروں کا سسٹم

تقریباً اس سے ہر شخص واقف ہے کہ اسیسروں کا سسٹم نہایت ناقص اور قابل اعتراض ہے بلکہ اکثر اوقات تو اسیسروں کی امداد سے مقدمہ کی سماعت میں مزید مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں، علاوہ اس کے اسیسروں کے انتخاب میں قانونی قابلیت اور علمیت کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا ہے اور عموماً ایسے اسیسر ہوتے ہیں جو قاعدے اور قانون سے تقریباً ناواقف ہوتے ہیں انہیں باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے یو پی کی اسمبلی میں بجٹ کے مطالبات کے دوران میں اسیسروں کے سسٹم کو ختم کرنے کے لئے ایک تخفیف کی تحریک پیش کی گئی ہے جس پر آنریبل ڈاکٹر کیلاسن ناتھ کاٹجو وزیر طبقہ عدل و انصاف نے ہوس کو یقین دلایا ہے کہ حکومت خود اس سسٹم کو توڑنے پر غور کر رہی ہے .

ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو فوراً اسیسر سسٹم کو توڑ کر جیوری سسٹم کو زیادہ رواج دینا چاہیئے . کیونکہ اسیسروں کے مقابلہ میں جیوری کی رائے کو قانونی وزن بھی حاصل ہے اور اختلاف کی صورت میں جج کو ان کی رائے کا لازمی طور پر خیال کرنا ہوتا ہے .

لکھنؤ کا ریڈیو اسٹیشن

لکھنؤ میں بھی ریڈیو اسٹیشن کا افتتاح ہو گیا اور یہ افتتاح ہمارے صوبہ کے لئے باعث فلاح ہو سکتا ہے اور اس کے ذریعہ سے ہمارے صوبہ میں کافی اصلاح اور ترقی ہو سکتی ہے چنانچہ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی نے لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اب لکھنؤ کے مشہور موسیقی کی دور دور تک رسائی ہو سکے گی . اور ملک بھر کے لوگ ہو

آئینۂ کانپور

حافظ ہدایت حسین مرحوم

۴ اپریل ۱۹۳۸ء کو آنریبل مسٹر جسٹس اقبال احمد صاحب جج الہ آباد ہائیکورٹ نے کانپور بار ایسوسی ایشن میں خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب سی. آئی. ای مرحوم کی تصویر کی نقاب کشائی کرتے ہوئے فرمایا کہ میں حافظ صاحب مرحوم کو اس وقت سے جانتا ہوں جبکہ وہ قانونی پیشہ میں ایک نوجوان جونیر کی حیثیت سے جد وجہد کر رہے تھے لیکن موصوف بہت جلد صف اول میں آ گئے .

آپ لوگوں میں سے اکثر حضرات اس سے واقف ہوں گے کہ موصوف ایک سربرآوردہ قانون دان اور سیاست داں تھے اور آپ مختلف النوع سرگرمیوں کے مالک تھے . حافظ صاحب موصوف کانپور کے سربرآوردہ ممبر ہونے کے علاوہ ایک ایسے ممتاز سیاست داں تھے جن کا نام صوبہ سے تجاوز ہو گیا تھا چنانچہ آپ گول میز کانفرنس کے لئے بھی منتخب کئے گئے اور اگر قدرت نے انکو ہم لوگوں کے درمیان سے اٹھا نہ لیا ہوتا تو وہ شاید آج بام معراج پر پہنچ گئے ہوتے .

قومی ہفتہ

آج سے ۱۹ سال قبل قانون رولٹ ایکٹ کا نفاذ ہوا تھا اور ۱۳ اپریل کو جلیانوالہ باغ کا خونی واقعہ رونما ہوا تھا اسکی یادگار میں کانگریس کی طرف سے ہر سال ۶ اپریل سے ۱۳ اپریل تک قومی ہفتہ منایا جاتا ہے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے :-

۶ اپریل کو عام جلسہ ہوا، ۷ و ۸ اپریل کو کھدر فروخت کیا گیا .

۹ اپریل کو صبح کا گشت اور ۸ بجے کی ٹننگ اور شردھانند پارک میں جھنڈے کی سلامی .

۱۰ اپریل کو پبلک مباحثہ ہو گا مضمون زیر بحث یہ ہو گا کہ ملک کی انسانی ترقی موجودہ طریقہ زمینداری رکاوٹ پیدا کرتی ہے یا نہیں اور اگر کرتی ہے تو اس کا خاتمہ کر دینا چاہیئے

۱۱ اپریل کو کھدر فروشی

۱۲ اپریل کو ۸ بجے رات تلک ہال میں قومی بزم مشاعرہ

۱۳ اپریل کو شردھانند پارک سے قومی رضاکاروں کا جلوس اور شام کو ۶ بجے اسی پارک میں ایک عام جلسہ ہو گا .

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۲ اپریل ۱۹۳۸ء کو مسٹر بی. بی سری واستو کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں سب سے پہلے بابو شیو سہائے آفس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ کی وفات پر افسوس کا رزولیوشن پاس کیا گیا اور بعد کو مسٹر ساورکر پریسیڈنٹ ہندو سبھا کو اڈریس دینا منظور کیا گیا .

ایک بچہ کی دو مائیں

کانپور کے ایک مجسٹریٹ کے سامنے ایک مضحکہ انگیز مقدمہ پیش ہوا جسمیں دو عورتیں اس بات کی مدعی تھیں کہ یہ بچہ میرا ہے اور میں اسکی ماں ہوں . یہ بچہ تین سال کی لڑکی تھی، مجسٹریٹ صاحب نے اس بچی کو اپنی میز پر بٹھا لیا اور دونوں عورتوں کو سامنے کھڑے ہونے کا حکم دیا . بچی پریشان تھی اور وہ فوراً اپنی ماں کی گود میں چلی گئی اور مجسٹریٹ صاحب کو مزید ثبوت کی ضرورت پیش نہیں آئی .

پریسیڈنٹ ہندو سبھا

۲ اپریل ۱۹۳۸ء کو ہندو مہا سبھا کے پریسیڈنٹ مسٹر ونائک دمودر ساورکر کانپور تشریف لائے اسٹیشن پر آپکا استقبال کیا گیا، دوسرے دن سناتن دھرم اسکول میں پونے پانچ بجے میونسپل بورڈ کی طرف سے آپ کو ایڈریس دیا گیا اور اس کے بعد ایک عام جلسہ ہوا جسمیں ساورکر صاحب نے ایک طویل تقریر ارشاد فرمائی .

ممبران کانگریس

کانگریس کے ممبروں کی فہرست ۳ اپریل کو سٹی کانگریس کمیٹی کے دفتر میں لٹکا دی گئی تھی جو ۸ اپریل تک آویزاں رہی جن لوگوں نے اس فہرست کے ممبران کے ناموں پر اعتراض کئے ہیں انکی تحقیقات ۹ و ۱۰ اپریل کو کی جاوے گی .

اپیل

نیلی پوش کانپور کی جنگی کونسل نے مسلمانوں کے نام ایک اپیل شایع کی ہے جو ذیل میں درج ہے کہ :-

نیلی پوش کانپور کی جنگی کونسل کا یہ اجلاس مسلمانان صوبہ یو پی سے عموماً اور مسلمانان کانپور سے خصوصاً دست بستہ اپیل کرتا ہے کہ تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں جو اقدام زیر اہتمام مجلس اتحاد ملت کانپور کے اٹھایا گیا ہے یعنی یہ کہ جتھوں کی روانگی وہ اسوقت تک جاری رکھیں جب تک کہ مسجد مذکور واگذار نہ ہو جائے اور اس کے لئے دامے درمے قدمے سخنے امداد فرماتے رہیں، تاکہ یہ سلسلہ برابر جاری رہے .

وفات

۷ اپریل کو پورانے کانپور کے رئیس اور ضلع کے سب سے بڑے زمیندار رائے بہادر بابو مہیندر پرشاد تواری کا انتقال ہو گیا .

آنجہانی کانپور کا بھیج ہائی اسکول کے سرپرست تھے آپ تقریباً ۲ ماہ سے سخت علیل تھے . آپ نے اپنی یادگار میں دو لڑکے چھوڑے ہیں، آپکی ارتھی کے ساتھ معززین شہر کے علاوہ حکام بھی شریک تھے، آپ کے اعزاز میں کچہری وغیرہ بند کر دی گئی تھیں . ہماری دعا ہے کہ خدا تعالے آپ کی روح کو شانتی عطا فرما دے .

بابو شیو سہائے آفس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ کا یکایک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے گزشتہ ہفتہ انتقال ہو گیا، آپ کے اعزاز میں بورڈ کا دفتر فوراً بند کر دیا گیا اور بورڈ نے ایک ماتمی رزولیوشن بھی پاس کیا ہے . موصوف بورڈ کے بہت پرانے اہلکار تھے اور نہایت خلیق اور باوضع بزرگ تھے ہماری دعا ہے کہ خدا تعالے آپ کی روح کو شانتی عطا فرما دے .

مرکزی اسمبلی

سنٹرل اسمبلی دہلی کے ووٹران کی فہرست شایع ہو گئی ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفت شہری حلقہ یعنی آگرہ . میرٹھ . کانپور . بنارس . الہ آباد . بریلی . لکھنؤ کے مسلم حلقہ انتخاب میں ووٹروں کی تعداد ۱۸ سو سے بڑھ کر دو ہزار چار سو ہو گئی ہے اور غیر مسلم حلقہ انتخاب میں چھ ہزار ووٹروں کے بجائے ۹ ہزار ووٹر ہو گئے ہیں .

درخواست عذرداری کی آخری تاریخ ۹ اپریل ہے جنکی سماعت ۳ مئی سے ۱۲ مئی تک ہو گی .

ڈسٹرکٹ بورڈ

حکومت نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی اس تجویز کو منظور نہیں کیا کہ پنڈت سورج پرشاد اوستھی

سبد گل

جب ہندو مسلمان ووٹ کے میدان میں لڑتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ تم لڑاکے ہو۔ صلح سے رہنا نہیں جانتے۔ اسلئے تمہیں برطانی سنگینوں کے سایہ میں رہنا ہوگا، اور تم اس قابل نہیں ہو کہ اپنے گھر کا خود انتظام کرو۔

یقین مانئے ہم ہی نہیں۔ مہاتما گاندھی تک کبھی کبھی ہندو مسلمانوں کی سرپھٹول دیکھکر برطانی حکومت کی حمایت سی کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ کل ہی انہوں نے فرمایا ہے کہ کانگریس ابھی برطانی حکومت کی جگہ لینے کے قابل نہیں ہے۔

کھدر ہماری سمجھ میں آتا ہے گرام سدھار ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ ہریجن ادھار ہماری سمجھ میں آتا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کو بھی ہم سمجھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اہنسا اور سچائی کے تو ہم بالکل ہی قائل ہیں۔ مگر یہ ہماری سمجھ میں بالکل نہیں آتا۔ کہ ہندو مسلمان لڑیں تو انھیں سوراجیہ کے ناقابل کیوں کہا جائے۔ اور کانگریس فوج اور پولیس کی مدد سے لڑاکوں کی مرمت کرے تو اسے حکومت کے نااہل کیوں سمجھا جائے۔

کسی نے ٹھیک کہا ہے سلطنت کے رموز بادشاہ ہی جانتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم نے اس موقعہ پر اس گئی آئی بات کو تازہ کیوں کیا؛ تو اس کا سبب برطانی پارلیمنٹ کا ایک دلچسپ واقعہ ہے جو کل ہی ہوا ہے۔

کہتے ہیں کہ حکومت پر ملامت کی تحریک زیر بحث تھی، بحث میں گرماگرمی بڑھ گئی۔ سابق لیبر وزیر مسٹر شنویل نے صدر کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ قدامت پسندوں کی طرف سے آوازہ کشی ہوئی کہ پولینڈ کو واپس جاؤ۔ (مسٹر شنویل کے آباواجداد پولینڈ کے رہنے والے تھے) مسٹر شنویل کو یقین آگیا اور انہوں نے قدامت پسند ممبر کمانڈر بوور کے گال پر طمانچہ مار دیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کمانڈر صاحب بحری فوج میں کبھی مکہ بازی کے لئے بڑی شہرت رکھتے تھے مکہ بازی بھی دوسرے جسمانی کھیلوں کی طرح ایک کھیل ہوتا ہے اور آپ جانتے کھلاڑیوں کی فراخدلی دنیا میں مشہور ہے۔ چنانچہ کمانڈر بوور مکہ باز نے طمانچہ باز سے انتقام نہیں لیا۔ اور وہ ضبط کر گئے۔ اگرچہ انہیں غصہ ضرور آیا۔ ہمارا خیال ہے کہ انھیں مسٹر شنویل کے طمانچہ کا ملال نہ ہوگا۔ بلکہ اس بات کا ملال ہوگا کہ مسٹر شنویل نے ان کے طمانچہ کی بجائے مکہ کا استعمال کیوں نہیں کیا۔ اس صورت میں شاید وہ بھی اپنا جوہر دکھاتے

صدر نے دونوں لڑاکوں کو ایوان سے باہر نہیں نکالا۔ انہوں نے باہمی صلح کا مشورہ دیا۔ دونوں نے ایوان سے معافی مانگی۔ ایک نے اپنی زبان درازی کے لئے اور دوسرے نے اپنی دست درازی کے لئے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔

بڑا مزہ اس ملاپ میں ہے جو صلح ہو جائے جنگ ہوکر

برطانی پارلیمنٹ پر ہی کچھ موقوف نہیں اس قسم کے نظارے فرانس کی پارلیمنٹ میں تو اکثر دیکھنے میں آتے ہیں جہاں زبان چلتے چلتے ہاتھ چلنے لگتا ہے۔

روایت ہے کہ آنجہانی وٹھل بھائی پٹیل صدر مرکزی اسمبلی نے ایک مرتبہ برطانی (م)

ادب لطیف

حسن کی دلفریبی

(بنگالی زبان سے ماخوذ)

اے حسن وجمال کے متلاشی ادھر آ میں تجھے حسن کا وہ نظارہ دکھانا چاہتا ہوں جو اس سے پہلے تو نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ دل کی آنکھوں کو کھول کر روح کو بیدار کر اور حسن وجمال کا مشاہدہ کر۔

ہر صبح کو آفتاب کی پہلی کرن جو کائنات پر پڑتی ہے وہ لطیف حسن سے معمور ہوتی ہے۔ یہ لطیف کرن جب دنیا پر پڑتی ہے تو ساری کائنات حسن سے جگمگا اٹھتی ہے، مگر تو اس وقت سوتا ہوا ہوتا ہے، اس لئے تو اس حسن کا مشاہدہ نہیں کرسکتا۔

ہوا کے لطیف جھونکے اپنے ساتھ حسن وجمال کا ایک کیف لے کر آتے ہیں۔

جب یہ جھونکے تیرے جسم سے مس ہوتے ہیں تو ان میں حسن اور کیفیات ہوتی ہیں لیکن احساس کی قوت کی کمی تجھے اس حسن فراواں سے ہم آغوش نہیں ہونے دیتی۔

پنگھٹ پر کچھ عورتیں پانی بھرتی ہوتی ہیں پانی کی آواز اور ان کی چوڑیوں کی جھنکار میں حسن کے نغمے پوشیدہ ہوتے ہیں، جب پانی کے نغمے بلند ہوتے ہیں اور اور چوڑیوں کی جھنکار سنائی دیتی ہے اس وقت تو بالکل بے خبر ہوتا ہے اسی لئے تو ان لطیف نغموں سے کیف نہیں حاصل کرسکتا۔

کھیتوں میں کچھ خوبصورت لڑکیاں کام کرتی ہوئی نظر آتی ہیں، ان کی ہر جنبش میں اور ان کے ہر نغمے میں حسن ہوتا ہے۔

جب یہ کھیتوں میں اپنی زلفوں کو لہراتی ہوئی آپس میں چھیڑ چھاڑ کرتی ہوئی پھرتی ہیں تو ان کی ہر جنبش سے حسن کی بارش ہوتی ہے لیکن تو بہت کم یہ محسوس کرتا ہے کہ اس سادگی کا نام حسن ہے۔

مندر کے گھنٹوں میں، ناقوس کی صدا میں، پرندوں کے چہچہوں میں، ڈوبتے ہوئے آفتاب کی سنہری کرنوں میں غرض ہر چیز میں حسن اور خوبصورتی ہے۔

یہ سب چیزیں حسن وجمال کا مرقع بنا کر تیرے سامنے آتی ہیں مگر تجھے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ حسن کیا ہے۔

دنیا کا ذرہ ذرہ حسن ہے، دنیا کی ہر شے میں جمال ہے، لیکن بہت کم دل اور بہت کم آنکھیں اسے دیکھ سکتی ہیں، کیونکہ اس کیلئے روح کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے اور روح بیدار نہیں ہے۔

پارلیمنٹ کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ ہماری اسمبلی کے مقابلہ میں بچوں کا مکتب ہے یا بے ادبوں کی محفل معلوم ہوتی ہے فرانسیسی پارلیمنٹ کے متعلق بھی انکی رائے یہ ایسی ہی ہوگی مگر انگلینڈ اور فرانس سے کون کہتا کہ تم سلف گورنمنٹ کے لائق نہیں ہو، ٹھیک ہے طاقتور کے سب گناہ معاف ہوتے ہیں۔

× لنگ کے فرضوں، تنخواہوں اور پنشنوں پر انکم ٹیکس وصول کرسکے جو کہ مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے لئے ادا کی جاتی ہیں۔ سب تجب ہے رزولیوشن کے حق میں ووٹ دیا۔

عالم نسواں

ہمارا ایک اہم فرض

از محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ رانی گنج

آج کل ہماری اکثر آزاد خیال بہنوں کے دل ودماغ میں یہ سختی کے ساتھ پیوست ہوگیا ہے کہ مرد اور عورت کے حقوق یکساں ہیں اور ان کے مراتب میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اس خیال کے ماتحت وہ اپنے شوہر کو اپنا ایک بے تکلف دوست اور اپنا ایک ہم مرتبہ شخص خیال کرتی ہیں اور اسی جذبہ اور احساس کے ماتحت ان کا طرز عمل کسی حد تک گستاخانہ اور تمرد آمیز ہوتا ہے۔

مجھے دوسرے خاندانوں کا حال تو معلوم نہیں لیکن جہاں تک میرے گردوپیش کے تمام مشاہدات کا تعلق ہے میں یقین کیساتھ یہ کہہ سکتی ہوں کہ زن وشوہر کے تعلقات میں پچاس فی صدی ناخوشگواری اسی خیال اور جذبہ کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں، خود میرے خاندان کی چند عورتیں اسی وجہ سے تکلیفوں میں مبتلا ہوئیں کہ وہ اپنے شوہروں کو اپنا ایک بے تکلف دوست اور اپنے برابر کا رفیق سمجھ لیتی ہیں اور سمجھتی تھیں اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کو ایک "دقیانوسی" خیال قرار دیتی تھیں۔

یورپ میں جو آج کل کثرت سے طلاق کے واقعات رونما ہو رہے ہیں ان میں بھی زیادہ تر اسی خیال احساس اور جذبہ کو دخل ہے بات دراصل یہ ہے کہ قدرتی طور پر مرد کے اندر ایک حاکمانہ جذبہ ہوتا ہے اور وہ اس امر کا اظہار کرتا رہتا ہے۔

اس واسطے مذہب اور سوسائٹی نے بھی اسے گھر کی سلطنت کا پریسیڈنٹ قرار دیا ہے اب جو عورتیں کسی خاص مضمون یا تقریر سے متاثر ہوکر اپنے آپ کو شوہر کا ہم مرتبہ اور برابر کا ہمنشیں دوست سمجھ لیتی ہیں وہ اپنے اطمینان وسکون کو اعلان جنگ دیتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرد کو قدرت نے اعلیٰ صفات اعلیٰ قابلیت اور بہترین طاقت عطا کی ہے اور ظاہری طور پر بھی وہ عورت سے زیادہ قوی دانشمند زیادہ دور اندیش اور زیادہ محنتی ہوتا ہے۔

اسی لئے اسے گھر کی حکومت کا صدر قرار دیا گیا ہے اور پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ اپنی عورت کو آرام پہونچانے اپنے بچوں کو پرورش کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کے لئے کافی سعی ومحنت کرتا ہے ان خدمات کے بعد اگر وہ اس بات کا آرزومند ہوتا ہے کہ اس کی بیوی اس کی اطاعت وفرمانبرداری تو یہ اس کا یہ ایک بالکل جائز مطالبہ ہے اور اس مطالبہ کا احترام نہ کرنا صرف اخلاقاً بلکہ مذہباً بھی سخت گناہ ہے۔

میں اپنی تمام بہنوں سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ اگر وہ عیش وآرام اطمینان وسکون اور نیک نامی ونیک بختی کے ساتھ یہ چند روزہ زندگی بسر کرنا چاہتی ہوں تو اپنے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری اور اس کی خدمت کو اپنا اولین فرض سمجھیں۔

کانگریس پارٹی کا رزولیوشن مسترد ہوگیا

نئی دہلی ۸ر اپریل۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں کانگریس پارٹی کا رزولیوشن جو شریت گوبندلال شیولال موتی لال نے پیش کیا تھا۔ مسترد ہوگیا اس رزولیوشن میں پارلیمنٹ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ایک قانون بنائے جسکی رو سے ہندوستان کی مجلس آئین ساز سر ×

بچوں کی دنیا

گھڑی کی کہانی

(ازجناب آنند شنکر کرل جالی پتی)

زمانہ قدیم سے انسان وقت معلوم کرنے کے لئے مختلف قسم کے طریقوں سے اپنی اس ضرورت کو پورا کرتا رہا ہے، کنگ الفرڈ کے زمانے میں وقت معلوم کرنے کا طریقہ عجیب تھا صرف موم بتی سے اس ضرورت کو پورا کیا گیا ایک خاص موٹائی کی موم بتی اس غرض کے لئے بنائی جاتی تھی جس پر ۲۴ نشان ہوتے تھے۔ ایک نشان ایک گھنٹہ ظاہر کرتا تھا، موم بتی روشن کردی جاتی تھی اور جس نشان تک وہ جلتی تھی اس وقت اتنے ہی گھنٹہ وقت ہوتا تھا یہ گھڑی کی سب سے پہلی صورت تھی۔

مگر اس میں ٹھیک وقت معلوم کرنے میں دقت محسوس ہوتی تھی کیونکہ بعض مرتبہ موم بتی وقت سے ذرا پہلے ہی ایک نشان تک جل جاتی تھی جس سے صحیح وقت معلوم نہ ہوسکتا تھا اس کے بعد دھوپ گھڑی کا زمانہ شروع ہوا ایک گول جگہ پر ایک لوہے کی سلاخ لگانے سے ہی یہ دھوپ گھڑی تیار ہوجاتی تھی اس گول جگہ پر ۱۲ گھنٹہ کے نشانات ہوتے تھے۔

جوں جوں سورج کی کرنیں اس پر پڑتیں سوسو اس سلاخ کا سایہ ان نشانات پر سے گزرتا رہتا تھا اور اس طرح وقت معلوم کرلیا جاتا تھا مگر سورج کی غیر حاضری میں یہ گھڑی بھی بے کار ثابت ہوتی تھی۔

اس کے بعد پانی کی گھڑی وجود میں آئی یہ گھڑی اس طرح بنائی گئی کہ ایک ڈائل ایک پانی کے بھرے ہوئے برتن پر رکھا جاتا تھا جس میں ایک سوراخ ہوتا تھا اس سوراخ میں سے ایک خاص مقدار میں پانی باہر نکلتا تھا پانی کی سطح پر ایک رسی سے بندھا ہوا لکڑی کا ٹکڑا ہوتا تھا اور یہ رسی اس پہیہ پر گھومتی تھی جس سے ڈائل پر کی ایک سوئی حرکت کرتی تھی پانی کا بہاؤ کچھ اس طرح سے رکھا جاتا تھا کہ برتن پورے ۲۴ گھنٹہ میں خالی ہوتا تھا اور جب تیرنے والا لکڑی کا ٹکڑا پانی ختم ہونے کی وجہ سے تہہ میں بیٹھ جاتا تھا تو اس سے بندھی ہوئی رسی گھنٹہ کی سوئی کو واپس کھینچ لیتی تھی اس گھڑی کے ڈائل پر ۲۴ گھنٹہ کے نشانات ہوتے تھے۔

اس پانی کی گھڑی کے وقت پر بھی انسان کو کافی بھروسہ نہ ہوا کیونکہ اس سے صرف گھنٹہ معلوم ہوسکتے تھے منٹ نہیں۔

پھر ریت کی گھڑی بنائی گئی اس کی شکل انگریزی کے 8 کے ہندسے سے مشابہ تھی اس کا درمیانی حصہ یا کمر بالکل تنگ ہوتی تھی ایک حصہ میں ریت ڈالدی جاتی تھی یہ ریت ایک گھنٹہ میں اس تنگ حصہ سے گذر کر دوسرے حصہ میں جمع ہو جاتی تھی اور پھر اسے الٹ کر رکھ دیا جاتا تھا تاکہ پھر ریت ایک گھنٹہ کے عرصہ میں اس حصہ میں سے گذر کر دوسرے حصہ میں پہونچ جائے، اس سے وقت معلوم کرنے والے اوپر کے حصہ کی ریت دیکھ کر اندازہ لگالیتے تھے اور اس گھڑی سے انسان اپنا مطلب ایک طویل عرصہ تک پورا کرتا رہا پھر پنڈولم کلاک تیار کئے گئے اس کی شکل بہت سادی ہوتی ہے یہ کلاک کی شکل کا ہوتا ہے مگر اس کے اندر مشینری نہیں ہوتی ہے صرف ایک عزاری ڈائل کے اندر کی جانب لگی ہوئی ہوتی ہے، زنجیر کے ایک حصہ میں لوہے کا وزن دار ٹکڑا بندھا ہوا ہوتا ہے اور دوسرا حصہ اس زنجیر کا خالی ہوتا ہے۔ (بقیہ صفحہ پر)

پردۂ فلم

فلمی جواہر پارے

ازجناب اے۔ ایم۔ حنفی۔

۱۔ رتن بائی } فلمی دنیا کی شہرت یافتہ اور تعلیم یافتہ ایکٹرس جنہوں نے "یہودی کی لڑکی" "یاسمین" اور سانگ آف لائف نامی فلموں میں نہایت قابل تعریف کام کیا ہے۔ گانا بہترین جانتی ہیں۔

۲۔ شانتا آپٹے } پربھات فلم کمپنی کی کامیاب ایکٹرس۔ انکی ایکٹنگ اور گانے پبلک کو بے حد پسند ہیں۔ آواز میں بھی درد ہے۔

۳۔ درگا کھوٹے } یہ قدرتی اداکاری کی اچھی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اور ماہر موسیقی بھی ہیں۔ سب سے اچھی خوبی یہ ہے کہ انکا مکالمہ نہایت پراثر ہوتا ہے۔

۴۔ اوما دیوی } بہترین مثلہ ہیں۔ انکی ایکٹنگ میں تصنع نہیں ہوتا۔ چنڈی داس اور پورن بھگت انکے بہترین فلمس ہیں ایکٹنگ کے علاوہ فن موسیقی کی بھی ماہر ہیں۔ اور اپنی آواز میں ایک مقناطیسی اثر رکھتی ہیں۔

۵۔ اندو بالا } کلکتہ کی مشہور مغنیہ ہیں۔ بلبل بنگال کہلاتی ہیں۔ زیادہ عمر بڑھ جانے کے باوجود بھی آواز بہت دلکش اور رسیلی ہے۔ علاوہ ازیں حقیقی اداکاری کی بھی زبردست جاننے والی ہیں۔ چنانچہ اس میں دو صفتیں ایسی موجود ہیں جو کسی دوسری ایکٹرسوں میں مشکل سے ملیں گی۔ یعنی یہ کامیڈی اور ٹریجڈی دونوں کاموں کو ادا کرنے میں کمال رکھتی ہیں۔

۶۔ دیوکا رانی } یہ وہ ایکٹرس ہے جس نے اپنی اداؤں اور عجیب وغریب ذہنیت کی بدولت اس قلیل عرصہ میں کافی شہرت اور مقبولیت حاصل کرلی۔ بہترین اداکاری جاننے کے علاوہ علمی معلومات بھی وسیع ہے۔ اردو۔ ہندی۔ گجراتی۔ بنگالی۔ زبانوں کے علاوہ انگریزی اور جرمنی زبانیں بھی بخوبی جانتی ہیں۔ "اچھوت کنیا" فلم میں بہترین کام کیا ہے۔

مایا بنرجی } انہوں نے حال ہی میں فلمی دنیا میں قدم رکھا ہے لیکن پھر بھی فن اداکاری کے حاصل کرنے میں اتنی زبردست کوشش کی کہ یہ اپنے پیشروؤں پر سبقت لے گئیں۔ ساگر فلمز کی "جاگیردار" نامی فلم میں انکی اداکاری سب سے بہتر رہی، اور دوسری فلم "وطن" میں بھی ایک معصوم لڑکی کے کیرکٹر کو کس خوبی سے انجام دیا ہے اس کی جتنی بھی داد دی جائے کم ہے۔

۸۔ عشرت سلطانہ } عرف ببو۔ ساگر فلم کمپنی کی چیف ایکٹرس ہیں۔ تمثیل نگاری کے ساتھ ہی ساتھ گانے میں بھی غیر معمولی دسترس رکھتی ہیں۔ اور حسن کے علاوہ انکی مسکراہٹ میں بھی عجیب کیفیت نظر آتی ہے۔ "جاگیردار" میں ان کے کام کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کافی ہوگی۔

۹۔ زبیدہ } یہ ملکہ حسن سلطانہ کی چھوٹی بہن فلمی دنیا کی پرانی اور مقبول ترین اداکارہ ہیں۔ ان میں کمال یہ ہے کہ صرف چہرے کی مدد سے حقیقی جذبات کا ظاہر کرنا انھیں کا کام ہے۔ ان پر اسکرین بیوٹی بھی خوب آتی ہے۔

۱۰۔ سبیتا } تعلیم یافتہ اور ذی فہم اداکارہ ہیں۔ ان کی ایکٹنگ بھی نیچرل ہوتی ہے۔

۱۱۔ زبلو۔ امپیریل فلم کمپنی کی کہنہ مشق ایکٹرسوں میں

اقوال زریں

محبت اور چھینک چھپائی نہیں جاسکتی

محبت اور خون ظاہر ہو جاتے ہیں۔

محبت اور دھواں پوشیدہ نہیں رہتا۔

محبت اور غریبی کا چھپانا نہایت مشکل ہے

محبت اور تجارت خوش بیانی سکھاتے ہیں۔

محبت کسی کی شرکت پسند نہیں کرتی ہے۔

محبت سے بہت مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں لیکن پیسہ سے اور بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے

محبت اندھی ہے۔

محبت بازار سے خریدی نہیں جاتی۔

محبت غریبوں کا حصہ ہے۔

محبت میں سب برابر ہیں۔

محبت دلوں کو نرم و نازک بنا دیتی ہے

کم محبت دیرپا ہوتی ہے۔

محبت بغیر تلوار کے حکومت کرتی ہے۔

محبت بغیر رسی کے باندھ دیتی ہے۔

واپس نہ کی جانے والی محبت بغیر جواب کا سوال ہے۔

موج تبسم

اُستاد:۔ تمہارا نام کیا ہے؟
نیا طالب علم:۔ ہنری سمتھ
اُستاد:۔ بچے تمہیں اُستاد سے کوئی بات کرنے سے پہلے سر یا جناب کہنا چاہیئے۔ اب بتاؤ تمہارا نام کیا ہے۔
نیا طالب علم:۔ سر ہنری سمتھ

ماسٹر:۔ (جماعت سے) فرض کرو میں باہر جاتا ہوں اور وہاں مجھے کوئی مار ڈالتا ہے۔ پھر کیا ہوگا؟
ایک لڑکا:۔ دو دن کی چھٹی۔

ماسٹر صاحب نے لڑکوں سے سوال کیا بتاؤ کہ بے موسم بارش کسے کہتے ہیں؟
ایک لڑکے نے فوراً جواب دیا: جناب بے موسم بارش وہ ہوتی ہے جو اتوار کے روز ہو۔

ماسٹر:۔ تو تمہارے خیال میں بڑے جہاز عام طور پر ڈوبتے رہتے ہیں:
شاگرد:۔ نہیں جی ایک جہاز ایک بار ڈوبتا ہے۔

اُستاد:۔ نورجہاں کون تھی اور وہ کیسے مری؟
شاگرد:۔ جناب نورجہاں ایک عورت تھی، اور وہ موت کے آنے سے مری۔

طالب علم پڑھ رہا تھا: میری قینچی اور چاقو مجھ کو دے دو۔
اُستاد:۔ دیکھو آئندہ سے قاف پڑھا کرو۔
طالب علم: بہت قوب۔

اُستاد (منجھلے لڑکے سے) سچ سچ بتا کہ اسوقت تو کیا چاہتا ہے۔
منجھلا لڑکا:۔ بس یہی کہ آپ بیمار ہو جائیں اور ہم چھٹی منائیں۔

دلچسپ معلومات

مکڑی کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں۔
جواب:۔ آٹھ

قوس قزح کے کتنے رنگ ہوتے ہیں۔ اور کون کون سے؟
جواب:۔ سات، سرخ، نارنگی، زرد، سبز، نیلا، ارغوانی، اور آسمانی۔

ریلوے انجن کا موجد کون تھا؟
جواب:۔ جارج سٹیفنسن

یورپ کے کن کن ممالک کے پاس ساحل سمندر نہیں ہے؟
جواب:۔ سوئزرلینڈ، آسٹریا، ہنگری، زیکوسلاوکیہ اور پولینڈ۔

کتے گاڑیاں کہاں مستعمل ہوتی ہیں؟
جواب:۔ فرانس، بلجیم، ہالینڈ۔

عین شمال میں کونسا ستارہ ہوتا ہے؟
جواب:۔ قطبی ستارہ

کس جانور کے متعلق مشہور ہے کہ اسکی ۹ زندگیاں ہوتی ہیں؟
جواب:۔ بلی

قطبی ریچھ کا رنگ کیا ہوتا ہے؟
جواب:۔ سفید

"ڈیوی کا لیمپ کیا ہوتا ہے؟
جواب:۔ اس پر جالی لگی ہوتی ہے جو کانوں کے اندر بھی شعلہ کو بجھنے نہیں دیتی۔

فراؤلین ہانا ریچ جرمنی کی پہلی خاتون ہیں جو ایک ہلکے ہوائی جہاز کی مدد سے اسپلی ہال میں پرواز کرتی رہیں، یہ عظیم الشان ہال آج ۵

افسانہ

بازار حُسن

از جناب محمد امین صاحب شر قیپوری
گزشتہ سے پیوستہ

نمائش کے لئے نہ تھا وہ حُسن و شباب کی کیف آلود سرمستیوں میں جھوم رہی تھی۔ مگر اس کی مہک بازاروں میں پھیلنے کے لئے نہیں بلکہ گھر کی چار دیواری کو بسانے کے لئے تھی۔

کلی کلی کا رس چوسنے والا بھونرا ایک پھول سے پیٹ نہیں بھر سکتا۔ شراب کا عادی پانی سے پیاس نہیں بجھا سکتا تھوڑے دنوں تک تو گوپی گھر میں رہا اس کے بعد رات بھر غائب رہنے لگا۔ گھر میں جمنا بہ رہی تھی مگر عقل کا اندھا پاپ کے جل میں غوطہ کھا رہا تھا۔ جمنا اس کے پاس تھی مگر کھانا پکانے کے لئے۔ کپڑے دھونے کے لئے اور رات بھر اس کے انتظار میں جاگنے کے لئے۔ وہ استری تھی اور اُس کے دل میں اپنے پتی کا پریم تھا۔ وہ سُکھ دینے کے لئے آئی تھی۔ دکھ درد دینے کے لئے نہیں۔ وہ جب کبھی گوپی سے پوچھتی۔ کہ ناتھ اتنی دیر کے بعد کہاں سے آرہے ہو تو وہ یہی کہہ دیتا کہ آجکل رات کو بھی کارخانہ میں کام ہو رہا ہے اسلئے دیر ہو جاتی ہے۔ بات بن گئی وہ بیچاری خاموش ہو گئی۔

تنخواہ تھی ہی کتنی جس سے سب اخراجات چلتے۔ پہلے تو اکیلا تھا جو ملتا تھا "چوک" کی نذر ہو جاتا تھا۔ کھانا پینا بھی وہیں ہوتا اب گھر میں استری تھی، یہ بات تو ہو نہیں سکتی تھی کھانے کے لئے کچھ نہ کچھ لانا ہی پڑتا تھا۔ کاٹھ کی ہنڈیا کب تک چڑھتی۔ جمنا کو پڑوس سے معلوم ہو گیا کہ لالہ رات بھر کہاں رہتے ہیں اور تنخواہ کہاں جاتی ہے۔ وہ پڑھی لکھی نہ تھی۔ مگر اس کی عقل کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ غیرت کا خون رگوں میں دوڑنے لگا اور بڑی بے صبری سے گوپی کا انتظار کرنے لگی۔ آدھی رات گذرے گوپی شراب کے نشے میں چور گرتا سنبھلتا گھر میں داخل ہوا۔

"اس وقت ناتھ......"

"تم کون ہو پوچھنے والی"

"برا نہ مانو ناتھ...... رنڈیوں کے ہاں سے آرہے ہو"

جمنا کی بات نے آگ پر تیل کا کام کیا گوپی کی سُرخ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"جانتا ہوں تو تمہارے باپ کا کیا جا رہا ہے تم اگر دیکھ نہیں سکتیں تو نکل جاؤ میرے مکان سے......"

نشہ کا بھوت سوار تھا جمنا کا ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا اور دروازہ بند کر لیا۔

رات آدھی سے زیادہ ہو چکی تھی۔ وہ بیچاری حیران و ششدر سہمی ہوئی کھڑی تھی۔ اسوقت جائے تو کہاں جائے۔ اندھیری رات سر پر تھی۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ جی میں آیا کہ پڑوسن کے پاس ہی رات کاٹ لوں۔ دن نکلے تک غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اور معافی مانگ لونگی۔

"ناتھ مجھے معاف کر دو مجھ سے بہت پاپ ہوا"

"میں تمہیں نہیں رکھ سکتا جاؤ جہاں تمہارے سینگ سمائیں"۔

"اس دھرتی پر میرا کون ہے ناتھ۔۔"

محلہ والوں نے بہت کچھ سمجھایا مگر گوپی نے کسی کی نہ سُنی مختصر سامان کی بگچی اس کے حوالے کر دی۔ وہ خوش تھا کہ روڑا جو اس کی آزادی میں رکاوٹیں ڈال رہا تھا دور ہو گیا۔

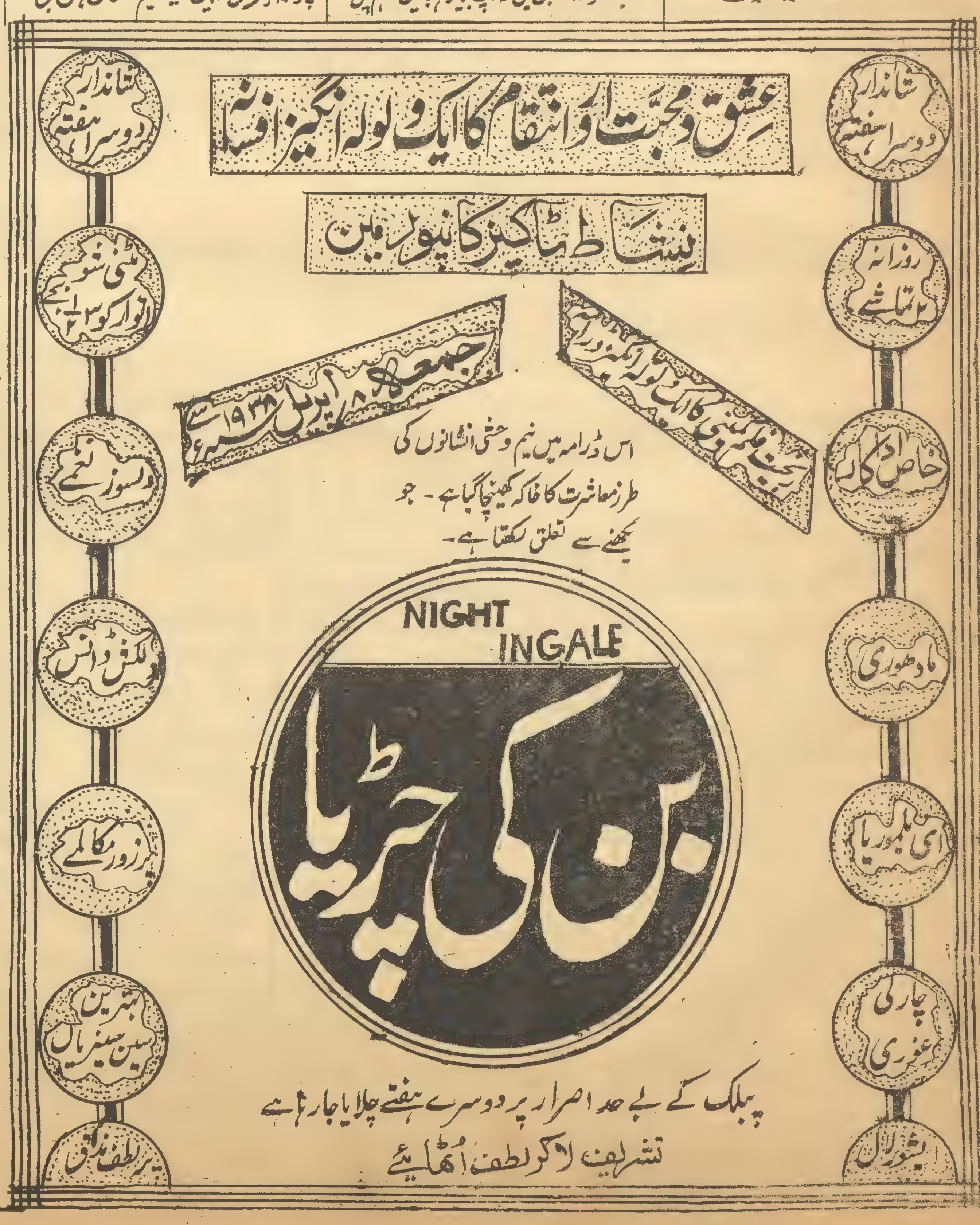
گوپی نے جمنا کو نکال دیا مگر گوپی جمنا کے دل سے نہ نکل سکا۔ وہ جوان تھی۔ اگر چاہتی تو بھرے شہر میں بہت سے پریمی اُسے مل جاتے۔ مگر وہ گوپی کی تھی۔ اُس نے عہد کر لیا کہ اس کا گوپی جہاں گم ہوا ہے۔ وہ تلاش کرے گی۔ اس ناؤ کی طرح جسے باد مخالف کے تھپیڑے کہیں سے کہیں بہا کر لے جاتے ہیں۔ وہ ڈھونڈھتی ہوئی اس "چوک" میں پہنچ گئی۔ اس کی زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ وہ حُسن فروشی کے بازار میں کھڑی عصمت کی لوٹ دیکھ رہی تھی۔ وہ اس منظر کو دیکھ کر کانپ اٹھی۔ ٹھیک اسوقت گوپی اس کے پاس سے گذر کر ایک رنڈی سے اظہار محبت میں مصروف تھا۔ انتقام کی آگ تمام بدن میں بھڑک اٹھی۔ وہ غصہ سے کانپتی ہوئی ایک طرف کو نکل گئی۔

حسب معمول "چوک" آج بھی گاہکوں سے پٹا پڑا تھا۔ بجلی کے قمقموں میں رنگے ہوئے چہرے چمک رہے تھے انجام سے غافل بوالہوس روپے کی بربادی کے ساتھ اخلاق کو بھی برباد کر رہے تھے ہنگامہ کی بستی میں عصمت کا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔

جمنا آج بھی ڈھونڈھ رہی تھی کسی کو مگر دوسرے روپ میں۔ اب وہ پہلی جمنا نہ تھی۔ وہ بھی آج سندر دکھائی دے رہی تھی۔ چہرے پر نظریں رکتی تھیں۔ نگاہوں میں شوخی اور ہونٹوں پر سُرخی جھلک رہی تھی۔ خوبصورت چہرہ بناؤ سنگھار کے بعد عجیب دلکشی پیدا کر رہا تھا۔ بدن پر زرق برق پوشاک۔ دلوں میں آگ لگا رہی تھی شکاری کی تیز نگاہ شکار کو ڈھونڈھتی ہے۔ ہجوم کا ہجوم اس کی چوکھٹ کو گھیرے ہوئے تھا۔ مگر کسی سے بات طے نہیں ہوتی تھی۔ کسی کو کیا معلوم کہ یہ بہروپ کس کے لئے بھرا گیا ہے اور یہ بھیس کس کے دیوگ میں بدلا گیا ہے شمع جل رہی ہو اور پروانہ نہ آئے۔ لوگ ایک دوسرے پر گر رہے تھے۔ گوپی بھی وہاں موجود تھا۔ منہ سے رال ٹپک رہی تھی۔ مگر جیب خالی۔ ہر نئی چیز مہنگے داموں بکتی ہے سوچا نیا نیا کمرہ آباد ہوا ہے۔ دو چار دن تک معاملہ پٹ جائے گا۔ جمنا نے گوپی کو پہچان لیا مگر گوپی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ جمنا ایک دن اس چوک کی زینت بنے گی۔ نگاہیں بھریں گوپی کے دل پہ برچھی سی لگی وہی گوپی جو اس کی صورت سے بیزار تھا آج دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جسے کبھی گھر سے نکال دیا تھا آج اس کی چوکھٹ پر کھڑا حُسن کی بھیک مانگ رہا تھا وہ اسے حریصانہ انداز سے دیکھ رہا تھا کہ اپنے یاقوتی لبوں کو جنبش دے کر گرتے کو سنبھال لے......

"میری طرف کیا دیکھ رہے ہو"۔ جمنا نے کسی قدر ترش ہو کر کہا۔

"تمہارے حُسن کی شوبھا سے بڑھ کر اور



کیا چیز دیکھنے کے قابل ہوسکتی ہے۔ تمہارے روپ کو دیکھکر تو آکاش پر چندرماں کا رنگ بھی پھیکا پڑ گیا ہے۔

کسی بھکوتوں سے دل بہلانے والا ایک سے کیا کھیلے گا یہ تو بازار ہے یہاں ایک سے ایک بڑھ کر موجود ہے۔ جمنا نے مسکراتے ہوئے کہا:۔

"پیاری تم نے میرے من کو موہ لیا ہے تمہاری تیغ حسن کے آگے سب ماند ہیں۔ چندرماں کے ساتھ ستارے کیا چمکیں گے۔ "ناتھ" اگر تم یہ جانتے ہوتے۔ تو آج یہ نوبت کیوں آتی۔

یہ الفاظ سنتے ہی گوپی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ اسکی نگاہوں کے سامنے عصمت فروش طوائف نہیں بلکہ اس کی جمنا کھڑی تھی۔ تمام واقعات اس کے دماغ میں دوڑ گئے آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا حسن فروشی کے چوک میں اُسے سر اصلی جوہر کی پہچان معلوم ہوگئی۔ "مجھے معاف کرو، پیاری جمنا! اس میں تمہارا کوئی دوش نہیں یہ میری سمجھ کا پھیر تھا" "چلو گھر چلیں"۔

چوک کے تماشائی حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے۔

فلمی جواہر پارے

بقیہ صفحہ ۳

میں سے ہیں۔ رقیبانہ اور ظریفانہ دونوں کام کرنے میں تمام ہندوستان میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔

سہگل

۱۔ ماہر موسیقی اور چندی داس و دیوداس کے شہرۂ آفاق اداکار جنہوں نے اپنی فطری اداکاری کی حد کردی۔

۲۔ **پرتھوی راج** | اعلیٰ درجہ کے ایکٹر ہیں سیتا۔ ڈاکو منصور۔ اور منزل وغیرہ میں انکی اداکاری حد درجہ کامیاب ثابت ہوئی۔

۳۔ **علی میر عرف محسن** | فلمی نام کمار ہے لکھنؤ کے باشندے ہیں۔ اسی وجہ سے یہاں کی تمام خصوصیات کے حامل ہیں۔ ابتدا میں ہندوستان کے مشہور ڈائرکٹر دیبا کی کمار بوس کے ماتحت رہ کر یہ فن حاصل کیا۔ اور اپنی پہلی فلم "پورن بھگت" میں بہترین اداکاری کا ثبوت دے کر صحیح معنوں میں ایکٹر کہلائے جانے کے مستحق بن گئے۔ چنانچہ ساگر کی "وطن" نامی فلم میں بھی ایک وطن پرست کی حیثیت سے بے مثل کام کیا ہے۔

۴۔ **یعقوب خاں** | ساگر فلم کمپنی کی شہرت یافتہ اداکار ہیں جو کمپنی مذکور کی متعدد فلموں میں اپنا کمال ایکٹنگ کا ثبوت دے چکے ہیں۔

۵۔ **نواب کاشمیری** | لکھنؤ کے رہنے والے اور فلمی دنیا کے بہترین ممثل ہیں۔ انہوں نے یہودی کی لڑکی میں "عذرا" یہودی کا پارٹ کرکے یہ ثابت کردیا کہ ہندوستان میں بھی ہالی وڈ (امریکہ) جیسے ایکٹر موجود ہیں اور اس میں ذرا مبالغہ نہیں کہ انہوں نے اس فلم میں نیچرل ایکٹنگ کی حد کردی ہے۔

۶۔ **مظہر خاں** | ہندوستان کے اعلیٰ پایہ کے ذہین اداکار ہیں۔ جنہوں نے سلطانہ اور نائٹ برڈ میں اپنی فطری اداکاری کا ریکارڈ قایم کردیا۔

۷۔ **کیکی بابا** | دنیائے فلم کے کہنہ مشق اور کامیاب ترین ممثل ہیں اردو و ہندی زبانوں سے بخوبی واقف ہیں۔ اور جوشیلا مکالمہ بولنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

۸۔ **موتی** | ایک تعلیم یافتہ خوبصورت نوجوان ہیں جنہوں نے ساگر کی کئی فلموں میں بہترین تمثیل نگاری کی ہے۔ انکو جذبات کے ادا کرنے میں بڑا عبور حاصل ہے۔ فن موسیقی سے بھی بخوبی واقف ہیں۔

۹۔ **انڈین چارلی** | نام ہی سے سمجھ گئے ہوں گے ہندوستان کی فلمی دنیا کے سب سے پرانے مضحک اداکار جو اپنی مزاحیہ ایکٹنگ سے پژمردہ دلوں کو بھی شگفتہ کرتے ہیں۔

بچوں کی دنیا

بقیہ صفحہ ۳

۔۔ اس وزن کی امداد سے اس گھڑی کی سوئیاں چلتی ہیں، اور ڈایل پر وقت ظاہر کرتی ہیں اب بھی اس قسم کی گھڑیاں بہت جگہ پائی جاتی ہیں، اور زمانہ جدید میں اس میں کچھ مشینری بڑھا کر سکنڈ کی سوئی لگا دی گئی ہے اور کہیں کہیں تو تاریخ اور مہینے ظاہر کرنے والی سوئیاں بھی اس پنڈولم کلاک میں دیکھنے میں آتی ہیں۔

اس وقت جو گھنٹہ آپ دیکھتے ہیں وہ اس کلاک میں ہی طرح طرح کی تبدیلیاں کرنے پر تیار کئے گئے ہیں، دنیا کے مشہور گھنٹوں میں سب سے بڑا اور ٹھیک ٹایم دینے والا گ بین ہے جو کہ پارلمنٹ ہاؤس لندن میں لگا ہوا ہے، یہ بہت بڑا ہے اور اسکے ٹایم کے صحیح ہونے کی گارنٹی ہے (پراگ بوہیمیا) میں پبلک کلاک کے ڈایل پر گھنٹہ، منٹ، سیکنڈ، مہینہ، تاریخ، چاند کی مختلف شکلیں اور ظاہر کرنے والی سوئیاں لگی ہوئی ہیں

اب وقت کے معلوم کرنے میں کتنی سہولت ہوگئی ہے جیب گھڑی، ہاتھ گھڑی، گھروں کی دیواروں کے لئے کلاک، ٹایم پیس وغیرہ سب پنڈولم کلاک ہی کے بعد مشینری بڑھانے گھٹانے سے وجود میں آئے ہیں۔

الارم کے لگائے جانے کے بعد تو گھڑی ایک اچھے ملازم کا کام سرانجام دینے لگی ہے، زمانہ قدیم میں وقت معلوم کرنے میں کتنی دقت ہوتی تھی اس زمانے والے ہرگز ہرگز اندازہ نہیں لگا سکتے۔

موجودہ طریقہ تعلیم کو از سر نو منظم کیا جائے گا

ہندوؤں یا مسلمانوں کا کوئی خاص تمدن نہیں ہے ہمارے ملک کا صرف ایک ہی تمدن ہے اور وہ ہندوستانی تمدن ہے ہندوؤں اور مسلمانوں کو اس طریقہ سے کام کرنا چاہیے کہ ہندوستانی تمدن زندہ رہے۔ تمدن مذہب سے نہیں آرٹ سے ظاہر ہوتا ہے

ان الفاظ میں آنریبل بابو سمپورنا نند وزیر تعلیم نے حکومت کی پالیسی بیان کی جبکہ یوپی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے اس رزولیوشن پر بحث ہوئی کہ حکومت مسلم تعلیمی کانفرنس سنہ ۳۶ء کے رزولیوشن کو جلد از جلد عملی جامہ پہنائے۔

وزیر تعلیم نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ملک کی ترقی سب فرقوں کی ترقی سے وابستہ ہے اور مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ عوام نے کانگریسی وزارت سے، ماہ میں اس بات کی توقع کی ہے جو ہمارے پیشرو تین سال میں نہیں کرسکتے تھے۔

ٹھاکر پھول سنگھ کی ترمیم کی تائید کرتے ہوئے ڈاکٹر سید حسین ظہیر نے فرمایا کہ جس قسم کی تعلیم کا مطالبہ کانفرنس نے کیا ہے کانگریس اس کی ہرگز حامی نہیں بن سکتی کیونکہ اس قسم کی تعلیم تنگ نظری پر مبنی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کو غیر مسلمانوں کی تعلیم سے جدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

آخر میں مسلم لیگ پارٹی نے اپنا رزولیوشن واپس لے لیا۔

سی پی کے وزیر قانون کا معاملہ

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کافی بحث و تحقیق کے نتیجہ کے طور پر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے سی پی کے معاملہ کو ایک آزاد ٹریبونل کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ کمیٹی کو اس بارے میں مشورہ دے۔ سی۔ پی کے وزیر قانون مسٹر محمد شریف نے وارد ہا کے زنا بالجبر کے مقدمہ کے مجرم جعفر حسین کی رہائی کا حکم صادر کرکے اپنے اختیار کا مناسب استعمال کیا ہے۔ اگر ٹریبونل نے یہ رائے ظاہر کی کہ مسٹر محمد شریف نے اپنے اختیارات کا مناسب استعمال کیا تو مسٹر شریف کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس کے برخلاف اگر ٹریبونل نے کمیٹی کو یہ مشورہ دیا کہ مسٹر شریف نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا ہے تو ورکنگ کمیٹی مسٹر شریف کو مستعفی ہونے کا حکم دے گی۔

یو۔ پی اسمبلی کی کارروائی

لکھنؤ ۱۰ اپریل۔ آج یوپی اسمبلی میں سوالات کے بعد غیر سرکاری بل پیش ہوئے۔ مسٹر چندر بھان گپتا (کانگریس) نے لکھنؤ یونیورسٹی ایکٹ کا ترمیمی بل پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ لیکن شیخ حبیب اللہ (مسلم لیگ) نے اس تحریک کی مخالفت کی۔ پنڈت پنت وزیر اعظم نے کہا کہ یہ ایک کنونشن بنانا چاہیئے کہ ابتدائی مرحلہ پر کسی بل کی مخالفت نہ ہو۔ اور اگر مخالف پارٹی نے اس پر اصرار کیا تو وہی گھاٹے میں رہے گی کیونکہ حکومت ہمیشہ اپنی اکثریت سے مخالف پارٹی کے بلوں کو اول ہی مرحلہ پر نامنظور کردے گی۔ لیکن شیخ حبیب اللہ اپنی ضد پر اڑے رہے۔ اس پر ان کے ساتھیوں نے انھیں ٹوکا۔ چنانچہ آپ نے صدر سے شکایت کی کہ یہ ممبر میری باتوں میں دخل دیتے ہیں۔ (قہقہہ) صدر۔ آپ ان کے مشورہ کو سنیں (کرر قہقہہ)

مسٹر چندر بھان گپتا کی تقریر کے بعد جب بل پیش کرنے کی اجازت کی تحریک منظور ہوگئی تو آپ نے تحریک پیش کی کہ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کردیا جائے۔ ٹھاکر سادھو سنگھ نے ترمیم پیش کی کہ بل رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔

بابو سمپورنا نند وزیر تعلیم نے ترمیم کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے اس کی رپورٹ دو ماہ تک تیار ہو جائے گی۔ اتنے عرصہ تک بل رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جاسکتا ہے۔ مسٹر چندر بھان نے ترمیم منظور کرلی اور فیصلہ ہوا کہ بل رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔

بعد ازاں مسٹر لال بہادر شاستری (کانگریس) نے الہ آباد یونیورسٹی ایکٹ کا ترمیمی بل پیش کیا۔

دھرمادیہ بل

اس کے بعد سر جوالا پرشاد سریواستو نے ہندو دھرمادیہ بل پیش کیا اور جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوؤں کے اوقاف اور مندروں کا انتظام بہتر بنایا جائے۔ آپ نے تحریک پیش کی کہ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے متعدد کانگریسی ممبروں نے اس ترمیم کی حمایت کی۔

بابو سمپورنا نند وزیر تعلیم نے بل کے مقصد سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ بل کا وہ جمہوری اصولوں پر نہیں بنایا گیا ہے۔ اس کا مقصد محض مہنتوں کے مفاد کو تقویت دینا ہے۔ اس بل سے سوسائٹی میں کئی طبقے پیدا ہوجائیں گے اس بل میں ہندوؤں کو کوئی اختیار نہیں بلکہ مہنتوں کو اختیار دیا گیا ہے۔ حکومت مذہبی اوقاف کے متعلق خود ایک بل پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

بالآخر ٹھاکر سادھو سنگھ کی ترمیم منظور ہوگئی۔

حکومت سی۔ پی کا اعلان

ناگپور ۹ اپریل۔ صوبجات متوسط و برار کے سرکاری گزٹ میں یہ اعلان شایع ہوا ہے کہ گورنر صوبجات متوسط و برار یہ اعلان کرتے ہیں کہ حسب ذیل ہندوستانی ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کے حکمراں یا باشندے اس صوبہ کے نظم و نسق میں بھی ایسے سول عہدے پر جو قانون کے مطابق صرف انڈین سول سروس کے عہدیداروں کے لئے مخصوص رکھا جاتا ہے۔ تعینات کئے جاسکتے ہیں بڑودہ، کولہاپور، ٹراونکور، میسور اور کوچین۔

اڑیسہ میں وزارتی جمود کا خطرہ

کلکتہ ۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر حکومت نے اڑیسہ کے قایم مقام گورنر کے تقرر کے بارے میں اپنے فیصلہ میں کوئی تبدیلی نہ کی تو کانگریس ورکنگ کمیٹی اڑیسہ کی وزارت کو اس معاملہ پر جمود پیدا کرنے کی اجازت دیدیگی ہر حال باخبر کانگریسی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ کو جمود کی حالت تک نہیں پہونچایا جائے گا۔

آج ورکنگ کمیٹی نے سیاسی کے معاملہ پر تقریباً سات گھنٹہ تک غور کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی اس سلسلہ میں بعد میں ایک بیان شایع کرے گی۔

پنڈت جواہر لال نہرو سے ڈیپوٹیشن کی ملاقات

لکھنؤ ۱۰ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو سے یوپی دلت لیگ کے ڈیپوٹیشن نے ملاقات کی ڈیپوٹیشن نے مطالبہ کیا کہ بیگار قانون بند کردی جائے۔ جرایم پیشہ اقوام کی تخفیف بند کردی جائے۔ یوپی کی کیبنٹ میں دلتوں کا ایک ممبر لیا جائے یوپی کی لوکل باڈیز میں ان کے تناسب کے لحاظ سے نشستیں مخصوص کی جائیں سرکاری ملازمتوں میں ان کے لئے آسامیاں مخصوص کی جائیں اور دلتوں کی تعلیم کا معقول انتظام کیا جائے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے بڑے غور سے ان کے مطالبات کو سنا اور غور کرنے کا وعدہ کیا۔

دو اور صوبوں میں کانگریسی وزارتیں

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جس کا آج اجلاس آجکل کلکتہ میں ہورہا ہے۔ آسام اسمبلی کی کانگریس پارٹی کو مشترکہ وزارت بنانے کی اجازت دیدی ہے باخبر کانگریسی حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا یہ اہم فیصلہ دیگر غیر کانگریسی صوبوں اور بالخصوص بنگال پر بھی عاید ہوگا۔

نئے ہوم ممبر

دہلی ۱۰ اپریل۔ سرکاری گزٹ میں آج شایع ہوا ہے کہ مسٹر جلنبڈ میکنول نے آج سر ہنری کریک سے ہوم ممبر کے عہدے کا چارج لے لیا سر کریک پنجاب کے گورنر بنکر جارہے ہیں

اسمبلی کا کوئی اجلاس نینی تال میں نہیں ہوگا

لکھنؤ یکم اپریل۔ مسٹر فصیح الدین نے آج یو پی اسمبلی میں ایک رزولیوشن پیش کیا کہ اسمبلی کا کم از کم ایک اجلاس ہر سال اگست یا ستمبر کے ماہ میں نینی تال میں کیا جائے رزولیوشن ہاؤس میں زبردست اکثریت سے مسترد ہو گیا۔

خان بہادر مولوی فصیح الدین نے رزولیوشن پیش کیا کہ اسمبلی کا کم از کم ایک اجلاس ہر سال اگست یا ستمبر میں نینی تال میں کیا جائے۔

مسٹر ستیا رام گل نے رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم ایک دفعہ بھی پہاڑ پر چلے گئے تو ہم یہ بات بھول جائیں گے کہ ہم غریبوں کے نمایندے ہیں۔

شیخ حبیب اللہ نے کہا کہ صحت آب و ہوا اور سیاسی لحاظ سے بھی دفاتر نینی تال لے جانا ضروری ہیں وہ لوگ غلطی پر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ نینی تال میں دفاتر لے جانے سے ٹیکس دہندوں کا روپیہ فضول جائے گا ہم نے لاکھوں روپیہ صرف کر کے نینی تال میں عمارتیں بنوائی ہیں وہ بیکار ہو جائیں گی۔

ینگ کے ایڈوکیٹ سلطان عالم نے رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ رزولیوشن یکم اپریل کو پیش کر کے غالباً مسٹر فصیح الدین نے ہاؤس کو بیوقوف بنانے کی کوشش کی ہے حکومت کو اپنے فیصلہ پر قایم رہنا چاہئیے۔

مسٹر ہرگیندر باجپئی نے رزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کانگریسی حکومت نے سرکاری دفاتر پہاڑ پر نہ لے جانے کا فیصلہ اسلیئے کیا ہے کہ وہ ملک کی اقتصادی حالت کے مطابق رہنا چاہتی ہے۔ وہ عارضی ذرات کی طرح نہیں کرنا چاہتی جس نے فیصلہ تو یہ کیا کہ سرکاری دفاتر پہاڑ پر نہیں لے جائے جائیں گے لیکن پھر فوراً ہی اپنے دفاتر نینی تال لے گئے۔

سر جوالا پرشاد سریواستو نے کہا کہ ہم نے پچھلے سال دفاتر پہاڑ پر نہ لے جانے کا فیصلہ نیک نیتی سے کیا تھا لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ اس سے بچت خاک نہیں ہوگی البتہ نقصان زیادہ ہوگا تبھی سکریٹریٹ کے سٹاف کو پہاڑ پر لے جانے کی اجازت دی گئی تھی لیکن موجودہ حکومت کا ارادہ کیا ہے کیا آپ سکریٹری یہاں ہی رکھیں گے خواہ وہ زندہ رہیں یا مریں غریب ٹیکس دہندوں کے روپیہ کا بہت ذکر کیا جاتا ہے لیکن دفاتر پہاڑ پر نہ لے جانے سے کوئی حقیقی بچت نہیں ہوگی۔

پنت جی نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سوال تو یہ ہے کہ کیا اسمبلی کا اجلاس اگست یا ستمبر میں نینی تال میں ہونا چاہئیے یا نہیں۔ بجٹ کئی روز کی بحث و تمحیص کے بعد پاس ہو کر منظور ہو چکا ہے اور اس میں نینی تال میں اجلاس کرنے کے لئے کوئی گنجایش نہیں رکھی گئی ہے۔ ان حالات میں ہمیں اس مشکل کا سامنا ہے اور ہاؤس کی خواہشات سے قطع نظر حکومت اس قسم کا انتظام کرنے سے معذور ہے۔

بجٹ پاس ہونے کے بعد اس مقصد کے لئے ضمنی مطالبہ پیش کرنا مضحکہ خیز ہوگا۔ اور ہم اس مسئلہ کو اس وقت اٹھا سکتے تھے جبکہ بجٹ زیر بحث تھا۔

حکومت نے جب یہ فیصلہ کیا تھا کہ سرکاری دفاتر پہاڑ پر نہیں لے جائے جائیں گے تو اس کا بڑے تسکین اور جوش و خروش سے سواگت کیا گیا تھا جب سرکاری دفاتر نینی تال نہیں جائیں گے تو پھر وہاں اجلاس منعقد کرنا اگر مضحکہ خیز نہیں تو باعث حیرت ضرور ہے۔

بحث میں بہت سی دلیلیں دی گئی ہیں کہ حکومت کو نینی تال میں دفاتر کیوں لے جانا چاہیئے۔ میں ان پر اظہار رائے کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ حقیقت بدستور قایم ہے کہ حکومت فیصلہ کر چکی ہے کہ دفاتر نینی تال نہیں جائیں گے اسوقت تک ہاؤس میں کوئی تجویز اس مقصد کے لئے پیش نہیں ہوئی ممبر جب اس فیصلہ کی تائید کر چکے ہیں تو پھر یہ مطالبہ کرنا کہ اسمبلی کا اجلاس نینی تال میں بلایا جائے بالکل متضاد ہے۔

میں سر سریواستو کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے مجھے نینی تال کے لوگوں سے ہمدردی ظاہر کی ہے لیکن سر سریواستو اس عاشق کی طرح ہیں جنھوں نے اپنی معشوقہ کا گلا گھونٹ کر پہلے تو اسے ہلاک کر دیا پھر اس کے ہجر میں غمناک آنسو بہانے شروع کر دیئے اور اس کی تعریف میں دردناک گیت گانے شروع کر دیا (قہقہہ)

سر یواستوا:- میں نے نینی تال کی معشوقہ سے ایسا کبھی نہیں کیا۔ (مکرر قہقہہ)

پنت جی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پچھلے سال حکومت نے اعلان کیا تھا کہ وہ سرکاری دفاتر پہاڑ پر نہیں لے جائے گی۔ لیکن اب سر سریواستو نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے جو وہ کر چکے ہیں، رائے شماری پر رزولیوشن زبردست اکثریت سے مسترد ہو گیا۔ بعد ازاں اجلاس کل پر ملتوی ہوا

مصری وزیر اعظم نحاس پاشا ہار گئے

قاہرہ ۲ اپریل۔ مصر کی پارلیمنٹ کے انتخاب میں موجودہ حکومت کو زبردست فتح حاصل ہو رہی ہے اور وفد پارٹی کے وقار کا خاتمہ ہو گیا ہے، انتخابی نتائج کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حکومت نے ۵۶ نشستوں سعدی پارٹی نے ۹۰ نشستوں ۱۱ انڈیپنڈنٹ نے ۹۵ نشستوں اور وفدیوں نے ۱۲ نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان نتائج کو انقطاعی سمجھنا چاہیئے۔ صرف ۱۸ انتخابی حلقوں کا انتخاب ابھی گڑبڑ میں ہے۔ کیونکہ انکا انتخاب دوبارہ ہوگا۔ وزیر خارجیہ مسٹر عادل یکن نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ سابق وزیر اعظم نحاس پاشا اور سابق وزیر فائنینس عبید پاشا انتخاب میں ہار گئے۔ انہوں نے سینٹ کا ممبر بننے سے انکار کر دیا ہے لوئر مصر میں انتخاب میں کئی جگہ زبردست ہنگامہ ہوا جنمیں ۱۱۹ اشخاص ہلاک ہو گئے ہلاک شدگان میں سینٹ کے ممبر عبدالرحمٰن بھی شامل ہیں۔

کمیونسٹ پارٹی سے پابندی نہیں اٹھیگی

نئی دہلی ۲ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی پر سے پابندی کے سلسلہ میں سردار منگل سنگھ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا کہ اس ملک میں اس پارٹی پر بدستور پابندی عاید ہے۔ انگلستان میں کمیونسٹ پارٹی موجود ہے اور حکومت اس وقت کمیونسٹ پارٹی پر سے پابندی اٹھانا مفاد عامہ میں نہیں سمجھتی۔

مہاتما گاندھی کا بیان

کلکتہ ۳ اپریل۔ مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

۲ اپریل کو سر ناظم الدین اور میرے درمیان جو گفت و شنید ہوئی تھی اس کے متعلق اخباری رپورٹ کی جانب میری توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ گفت و شنید کو مکمل طور پر صیغہ راز میں رکھا گیا ہے اس لئے یہ رپورٹ کسی اخبار نویس کی من گھڑت کہانی ہو سکتی ہے۔

جب سے سیاسی اسیروں اور نظر بندوں کی جانب سے میں نے یہ خود اختیار کردہ مشن شروع کیا ہے۔ میں نے اُن شرطوں کو واضح کر دیا ہے جن پر مداخلت شروع کی ہے لیکن یہ خیال کبھی میرے دماغ میں نہیں آیا کہ رہائی کی قیمت کے طور پر سیاسی اسیر یا نظر بند کسی قسم کا کوئی وعدہ کریں۔

ایک ستیہ گرہی ہونے کی حیثیت سے میں کسی سیاسی اسیر سے اس قسم کا وعدہ طلب کرنے کا تصور نہیں ہو سکتا۔ اور میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہوں کہ علی پور اور ہوڑہ جیلوں اور ہجلی میں شاہی نظر بندوں کے ساتھ گفت و شنید کے دوران میں سیاسی اسیروں نے یہ واضح کر دیا کہ رہائی خریدنے کیلئے وہ کسی قسم کا کوئی وعدہ نہیں کریں گے۔ اس کام کے لئے

میں چاہتا ہوں کہ کوئی اخبار اپنے خیال کے مطابق واقعات کو نہ گھڑے، ہر ایک غیر معتبر سند سے میری مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے جو کہ پہلے سے ہی بہت زیادہ ہیں۔

سندھ کی نئی وزارت کو فوری خطرہ نہیں

دہلی ۴ اپریل۔ نمائندہ "ہندوستان ٹائمز" نے جب مسٹر آر کے سدھوا سکریٹری کانگریس پارٹی سندھ اسمبلی سے انٹرویو کیا جو کہ فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کامرس کے اجلاس کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے تھے تو انہوں نے کہا کہ اگرچہ اللہ بخش کی وزارت کو کوئی فوری خطرہ نہیں۔ تاہم سندھ کے کانگریسی کارکنان اسوقت تک چین نہیں لیں گے جب تک کہ سرحد کی طرح سندھ میں بھی وزارت قایم نہ ہو جائیگی اس وقت تک کانگریسی کارکنان اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کرتے رہیں گے۔

لکھنؤ شہر کانگریس کمیٹی معطل کر دی گئی

لکھنؤ بذریعہ ڈاک اطلاع ملی ہے کہ لکھنؤ ضلع کانگریس کمیٹی نے لکھنؤ سٹی کانگریس کمیٹی کو معطل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور گزشتہ ۲۹ مارچ کو ضلع کانگریس کمیٹی نے اپنے جلسہ میں طے کیا کہ چونکہ شہر کانگریس کمیٹی نے اپنا گزشتہ سال کا کوٹہ صوبہ کانگریس کمیٹی کے فیصلہ اور ضلع کانگریس کمیٹی کی استدعا کے باوجود بغیر کسی مناسب وجوہ ظاہر کئے ہوئے نہیں ادا کیا ہے۔ اس لئے کمیٹی نے صوبہ کانگریس کمیٹی کی کونسل کی تجویز کے مطابق لکھنؤ سٹی کانگریس کمیٹی کو معطل کر دیا ہے اور اسکی اطلاع صوبہ کانگریس کمیٹی کو روانہ کر دی گئی ہے۔ کمیٹی نے یہ بھی طے کیا ہے کہ سکریٹری ضلع کانگریس کمیٹی اسکی طرف سے سٹی کانگریس کمیٹی لکھنؤ کا کام چلائیں۔

مولانا مظہر علی پھر جیل میں

لاہور ۱۴ اپریل۔ مولوی مظہر علی اظہر احرار ڈکٹیٹر شہید گنج تحریک نے آج سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہو کر اپنی ضمانت منسوخ کرادی اور واپس سنٹرل جیل چلے گئے۔ آپ کو احرار والنٹیر جلوس کی شکل میں ضلع کچہری میں لے گئے۔

زیکوسلوویکیا کے حصے بخرے کئے جائینگے

برلن ۳ اپریل۔ جرمنی کے مستند حلقوں سے ابھی تک اس بارے میں کوئی خبر نہیں مل سکی ہے کہ زیکوسلوویکیا کے بارے میں جرمنی کا کیا ارادہ ہے لیکن ایک جرمن اخبار کا بیان ہے کہ زیکوسلوویکیا کے جس علاقہ میں جرمن آباد ہیں۔ اس کو حکومت زیکوسلوویکیا کے ماتحت حکومت خود مختاری دینے کا سوال تقریباً رد ہو چکا ہے اور اب تو یہ کوشش ہے کہ اتم زنی کے اصول کی بنا پر اس حصہ کو زیکوسلوویکیا سے علیحدہ کر دیا جائے۔

پٹھانوں کے لئے کانگریس کا پیغام

نوشہرہ ۳ اپریل۔ خان عبدالغفار خاں نے جو کہ بحالی صحت کے لئے اپنے وطن میں مقیم تھے صوبہ سرحد کا پھر دورہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ مختلف اضلاع کے تقریباً ایک سو مواضعات کا دورہ کریں گے اور عوام تک کانگریس کا پیغام پہنچائیں گے۔

برطانیہ اور اٹلی کے درمیان پھر دوستی قایم ہوگئی

روم ۵ اپریل۔ برطانیہ اور اٹلی کے درمیان گفت وشنید پھر شروع کی جائے گی جبکہ لارڈ پرتھ آج شام کو ۶ بجے کاونٹ کیانو سے ملاقات کرینگے۔ سمجھوتہ میں کیا ہوگا۔ اس بارے میں سرکاری حلقے قطعی خاموش ہیں لیکن یہ امر یقینی ہے کہ نئے سمجھوتہ میں جنوری ۱۹۳۷ء کے معاہدہ کی دوبارہ تصدیق کردی جائے گی جسکی روسے فریقین نے بحرہ روم میں موجودہ پوزیشن برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ دونوں بحرہ روم میں دوسروں کے حقوق تسلیم کریں گے اور اٹلی اور اسپین ہسپانی نوآبادیات اور جزائر بلارک کی آزادی برقرار رکھنے کا وعدہ کرے گا۔

جنگ اور امن کے وقت نہر سویز سے تمام ملکوں کے جہاز گذرنے کے حق کو تسلیم کیا جائے گا۔ عام خیال ہے کہ حبش اور برطانی سرحدی سوڈان اور کینیا کے درمیان حدود کے متعلق بھی معاملہ طے کیا جائے گا۔ اٹلی دریائے نیل کے پانی کو روکنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ فریقین کی جانب سے ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا بند کیا جائے گا۔ فلسطین کے ساتھ سمجھوتہ کرتے وقت اٹلی کے مفاد کا خیال رکھا جائے گا۔ بحرہ روم کے علاقہ کی حصار بندی کے متعلق بھی معاملہ طے کیا جائے اور لائبیا سے کچھ اطالوی فوج واپس بلا لی جائے گی۔ خیال ہے کہ ایسٹر تک سمجھوتہ پر دستخط ہوجائیں گے۔ برطانیہ لیگ کے ذریعہ کوشش کرے گا کہ حبش پر اٹلی کی فتح تسلیم کرلی جائے۔

آسٹریا میں آباد ہندستانیوں کی حفاظت

نئی دہلی ۵ اپریل۔ کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں ۵ اپریل کو حسب ذیل اہم سوالات کئے جائیں گے۔

راجہ بوراج دتا سنگھ یہ دریافت کریں گے کہ آسٹریا میں برطانی ہند کے کچھ باشندے آباد ہیں اور اگر ہیں تو حکومت نے ان کے جان ومال کی حفاظت کے لئے کیا تدابیر اختیار کی ہیں۔

کیا حکومت تبلائے گی۔ کہ ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کی گفت وشنید کہاں اور کب شروع ہوئی اور دونوں طرف سے کون کون اصحاب اس گفت وشنید میں شریک ہوئے۔

کیا امیر حیدر سابق شاہی اسیر کی جائداد حکومت ہند کے حکم سے ضبط کی گئی تھی اگر اس کی جائداد ضبط کی گئی تھی تو کس جرم میں اور کونسی جائداد ضبط کی گئی تھی۔ کیا یہ ضبط شدہ جائداد سے واپس دیدی گئی اگر دیدی گئی تو کب؟ کیا حکومت بیان کرے گی کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ کی جو گفت وشنید ہورہی ہے انہیں ہندوستان کی بنی ہوئی چٹائیوں کی انگلستان میں درآمد پر پابندیاں عاید کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اگر یہ صحیح ہے تو کیا حکومت ایسی تجویز کی مخالفت کرے گی۔

سی۔ پی کے معاملہ پر غور وخوض

کلکتہ ۵ اپریل۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ جو کہ صبح ۸½ بجے سے شروع ہوئی ۱۲ بجے دوپہر کو ختم ہوگئی۔

سی پی کے وزیر قانون مسٹر شریف نے جو کہ ورکنگ کمیٹی کی آج صبح کی میٹنگ میں شریک ہوئے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور بابو راجندر پرشاد سے علیٰحدہ تخلیہ میں بات چیت کی اور واردھا کے زنا بالجبر کے مجرم جعفر حسین کی رہائی کا تمام قصہ بیان کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر شریف پر کئی نکتوں کے بارے میں جرح کی گئی۔

ڈاکٹر کھرے وزیر اعظم سی پی اس موقع پہ موجود نہیں ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ دوپہر کو جب مہاتما جی کی موجودگی میں ورکنگ کمیٹی اس معاملہ پر دوبارہ غور کرے گی۔ تو مسٹر شریف بھی اس وقت موجود ہوں گے۔ ممکن ہے کہ اس کے بعد ورکنگ کمیٹی اس معاملہ کے متعلق کوئی رزولیوشن پاس کرے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے بارے میں ایک جامع رزولیوشن تیار کیا ہے اور اسے مہاتما جی کے پاس برائے منظوری بھیجا ہے توقع کی جاتی ہے کہ اگر مہاتما جی نے اسے منظور کرلیا تو اسے آج شام کو برائے اشاعت پریس کو دیدیا جائے گا۔

کابل میں مسلم وزیروں کی میٹنگ ملتوی

انگورہ یکم اپریل۔ یورپ کی نازک صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹرکی ایران عراق اور افغانستان کے وزرار خارجیہ کی میٹنگ موقوف کردی گئی ہے جو کہ اپریل میں کابل میں ہونے والی تھی۔

کسان سبھا کا آیندہ اجلاس

نئی دہلی ۲ اپریل۔ پروفیسر رنگا ممبر مرکزی اسمبلی وپریزیڈنٹ آل انڈیا کسان سبھا کے آیندہ اجلاس کی صدارت کی امیدواری سے اپنا نام سوامی سہجانند سرسوتی کے حق میں واپس لے لیا ہے جو کہ سبھا کے جنرل سکریٹری ہیں سبھا کا آیندہ اجلاس ۵ ار مئی کو کومِلا میں ہوگا۔

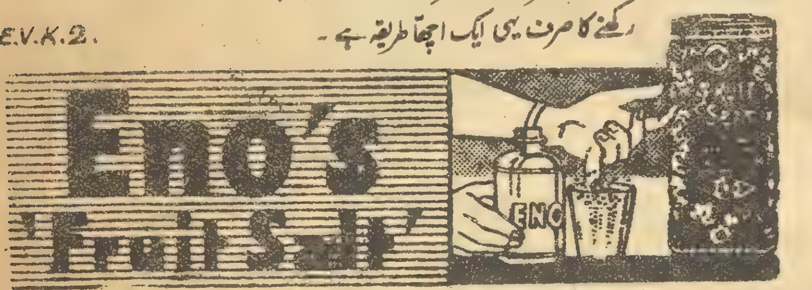
ایک لڑکی کی دو باراتیں

مواذ یکم اپریل۔ موضع دلفلہ متعلق مواذ کی خبر ہے کہ وہاں ایک چھپی کے یہاں لڑکی کی شادی کے سلسلہ میں بیک وقت دو باراتیں آئیں۔

واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی کی ماں اور اس کا ماماں الگ الگ روپیہ لے کر شادی کرنا چاہتے تھے۔ دونوں جگہ رشتہ طے کرکے تاریخ مقرر کردی۔ دونوں مقاموں سے ایک دن باراتیں آئیں۔ گرام والوں کو جب اصلیت کا پتہ لگا تو انھوں نے اس کی مخالفت کی۔ اسلئے دونوں باراتوں کو دوسرے دن خالی جانا پڑا۔

چار کروڑ روپیہ کا بیمہ

پٹیالہ ۳ اپریل۔ سرکاری حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ آنجہانی مہاراجہ نے



لارڈ لنلتھگو چار ماہ کی چھٹی پر

نئی دہلی ۴ اپریل۔ وزیر ہند نے ہز اکسیلینی گورنر جنرل کے لئے چار ماہ کی رخصت منظور فرمائی ہے لارڈ لنلتھگو آیندہ جولائی میں انگلستان پہنچیں گے۔ ہز میجسٹی نے ہز اکسیلینی لارڈ برابورن گورنر بنگال کا تقرر بحیثیت قایم مقام گورنر جنرل ونمایندہ دوران رخصت لارڈ لنلتھگو منظور فرما لیا ہے۔ گورنر بنگال کی جگہ ہز میجسٹی نے سر رابرٹ ریڈ گورنر آسام کا تقرر بحیثیت قایم مقام گورنر بنگال اور موجودہ چیف سکریٹری حکومت بنگال مسٹر جی۔ پی ہوگ کا تقرر بحیثیت گورنر آسام منظور کرلیا ہے۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

غیر لائسنسدار گھی فروخت کرنے والے دوکانداروں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ یہ لوگ ملاوٹی گھی فروخت کرتے ہیں۔ وہ لوگ کسی ایسے گھی فروخت کرنیوالے سے گھی نہ خرید کریں جس نے گھی فروخت کرنے کا لائسنس حاصل کیا ہو۔ اگر کوئی غیر لائسنسدار گھی فروش گھی فروخت کرتا ہوا ملے گا۔ تو اوسکی رپورٹ وارڈ کو سینیٹری انسپکٹر کو کرنا چاہیئے تاکہ وہ اسپر مقدمہ چلائے اور نمونہ جانچ کے لئے گورنمنٹ کے انالسٹ کے پاس روانہ کرسکے۔

میونسپل افسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور

پست اقوام کے ڈیپوٹیشن کو وزیر اعظم یو پی کا جواب

لکھنؤ ۴ اپریل۔ آج کونسل ہاؤس کے باہر شور و غل کا طوفان بپا ہو گیا جبکہ اسمبلی غیر سرکاری ریزولیوشنوں پر بحث کر رہی تھی۔ پست اقوام کے تقریباً دو ہزار آدمی ڈاکٹر مانک چند ممبر یو پی اسمبلی کی زیر سرکردگی وہاں پہونچے اور انہوں نے مخالفانہ مظاہرے کرتے ہوئے برہمنوں کی وزارت برباد ہو اور برطانی راج قایم رہے کے نعرے لگائے۔

پست اقوام کے ڈیپوٹیشن نے وزیر اعظم کی خدمت میں ۱۱ مطالبات پیش کئے انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ کیبنٹ میں ان کا ایک نمائندہ لیا جائے۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم نے انکو یہ مشورہ دیا کہ وہ کانگریس اور مہاتما گاندھی پر اعتماد رکھیں جو کہ عزیز کی ہمدردی کو پیش پیش رکھتے ہیں۔ آپ نے ان کو یہ تنبیہ کی گروہ ان لوگوں کے کہنے میں آکر ہمگراہ نہ ہوں جو کہ اپنے ذاتی فائدہ کی خاطر ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ آپ نے ڈیپوٹیشن کو یہ بتایا کہ کانگریس نے پست اقوام کے لئے کیا کچھ کیا ہے اور وہ ان کی ترقی کو بہتر بنانے کے لئے کیا کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔

پنڈت جی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کا ہر فرد مساوات کی بنا پر انسان جیسی زندگی بسر کرے اور ہماری سوسائٹی کی پیشانی پر کوئی بدنما دھبہ نہ رہنے پائے۔

وزیر اعظم موصوف نے یہ بھی بتایا کہ ان کی حکومت نے پست اقوام کی ترقی کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انکی حکومت نے سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں پست اقوام کے آدمیوں پر کوئی پابندی نہیں رکھی ہے۔ چنانچہ ان کے دو آدمی اس وقت پارلیمنٹری سکریٹری ہیں اور انکی تعلیم کے لئے ایک رقم مخصوص کر دی گئی ہے۔ وزیر اعظم کی تقریر کا خاطر خواہ اثر پڑا۔ مظاہرہ کرنے والوں نے کئی بار وزیر اعظم کے اعلان پر مسرت کا اظہار کیا اور اس کے بعد وہ امن وامان کے ساتھ منتشر ہو گئے۔

مرکزی اسمبلی میں حکومت کا نیا بل

نئی دہلی ۴ اپریل۔ انکم ٹیکس کے موجودہ قانون کے نقائص کو دور کرنے اور انکم ٹیکس کی آمدنی کو ایک یقینی امر بنانے کی غرض سے آج فائنینس ممبر نے مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جس کا خاص پہلو یہ ہے کہ انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے بھاری سزا تجویز کی گئی ہے اور منہائیات میں کمی کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

بل میں جو خاص خاص تبدیلیاں تجویز کی گئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

موجودہ "اسٹیپ سسٹم" کی جگہ "سلیب سسٹم" رائج کیا جائے یعنی جوں جوں آمدنی میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ اسی کے ساتھ انکم ٹیکس کی تدریجی شرحیں بھی بڑھتی جائیں گی غیر ممالک سے جو آمدنی ہو گی اس پر بھی انکم ٹیکس لگایا جائے گا۔

کسی ریاست میں زراعت سے جو آمدنی ہو گی اسے انکم ٹیکس سے مستثنے نہیں سمجھا جائیگا خیرات کی رقموں کو یا مذہبی انسٹی ٹیوشنوں کو دان کی ہوئی رقموں کو یا پنشنوں، تنخواہوں، الاؤنسوں اور بیمہ کی قسطوں کی رقموں کو بھی بہت کم مستثنیات میں شامل کیا جائے گا۔

انکم ٹیکس سے بچنے کے لئے آمدنی کو منتقل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

شوہر اور بیوی کی آمدنی پر علیحدہ علیحدہ ٹیکس اسی شرح سے لگایا جائے گا۔ جو شرح انکی مشترکہ آمدنی پر عاید ہو گی۔ بیوی کی آمدنی میں سے ۵۰۰ روپیہ تک کو انکم ٹیکس سے چھوڑ دیا جائے گا۔

جن لوگوں کی آمدنی پر انکم ٹیکس لگ سکے وہ اپنی آمدنی کا حساب کتاب پیش کریں۔

کمپنیوں کی معقول ضرورت سے زیادہ منافع کی رقموں کو جمع کرنے کی اجازت نہیں دیجائیگی سزا کی دفعہ میں جس میں جرمانے بھی شامل ہیں توسیع کر دی گئی ہے۔

ڈبل انکم ٹیکس کو بند کر دیا جائے گا۔

مسٹر جناح کی پارٹی میں ۱۶ ممبروں کی شمولیت

نئی دہلی ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک مرکزی اسمبلی کی نئی مسلم پارٹی میں کل ۱۶ ممبر شامل ہوئے ہیں جن سے ۱۲ انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ہیں اور چار ڈیموکریٹک پارٹی کے سرلے۔ پیچ غزنوی سر ضیاالدین احمد اور سر عبداللہ ہارون جنہوں نے لیڈری کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اب ان کی لیڈری کو تسلیم کر لیا ہے۔

لابی حلقوں کی گفت وشنید سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر جناح نئی مسلم پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے ہیں۔ مسٹر غلام بھیک نیرنگ ڈپٹی لیڈر۔ سر ضیاالدین احمد سکریٹری سر غزنوی وہپ اور سر ہارون خزانچی۔

نئی پارٹی شملہ سیشن سے کام کرنا شروع کریگی۔

کمانڈر انچیف کا بیان

نئی دہلی ۴ اپریل۔ آج ہز اکسلینسی سر رابرٹ کیسلس کمانڈر انچیف ہند نے کونسل آف اسٹیٹ میں ان حالات کی وضاحت کی جنکی بنا پر شاہی ڈیفنس کے سلسلہ میں ہندوستان کے ڈیفنس کے چند پہلوؤں کے بارے میں وزیر ہند اور وزیر جنگ کے درمیان اہم گفت وشنید ہونے کی نوبت آئی ہے۔

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کے اس سوال کے جواب میں آیا مجوزہ گفت وشنید میں ہندوستانیوں کو بھی شریک کیا جائے گا۔ کمانڈر انچیف نے کہا یہ گفت وشنید خالص محکمانہ اور بڑی اصطلاح نوعیت کی ہے اور ہندوستانیوں کو اس میں شریک کرنے کا سوال سردست پیدا نہیں ہوتا۔

غیر ملکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں

لندن ۴ اپریل۔ آج دار العوام میں مسٹر آرتھر گرین وڈ نے حکومت کی غیر ملکی پالیسی کی مذمت کرنے کے لئے حکومت کے خلاف لیبر پارٹی کی جانب سے ملامت کی تحریک پیش کی۔ گیلریوں میں کئی ملکوں کے سفیر بیٹھے ہوئے تھے۔ مسٹر گرین وڈ نے فرمایا کہ ۲۴ مارچ کو جبکہ وزیر اعظم کے بیان کے متعلق تحریک پر رائے لی گئی۔ اسوقت لیبر پارٹی مکمل طور پر بیان کے خلاف تھی مسٹر گرین وڈ نے فرمایا کہ لیبر پارٹی وزیر اعظم کے رویہ کے قطعی خلاف ہے۔ اور ان سے عام انتخاب کا مطالبہ کیا ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی

الہ آباد ۵ اپریل۔ الہ آباد یونیورسٹی سے دو سرکردہ سائنسداں رخصت ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر ساہا یقینی طور سے کلکتہ یونیورسٹی میں جا رہے ہیں اور ڈاکٹر دھر کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آپ آئی۔ سی۔ ایس میں شریک ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر دھر موجودہ ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ تعلیم کے قایم مقام ہوں گے جبکہ موخر الذکر ۶ ماہ کی چھٹی پر جائیں گے۔

زنجبار سے مزید لوگوں کی آمد

بمبئی ۴ اپریل۔ آج دش سیو کالون نے بندرگاہ کے لنگر پر باقاعدہ طور پر پکٹنگ کر کے زنجبار کی لونگوں کو شہر بمبئی میں داخل ہونے سے روک دیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * نیا بنر ہمی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ششماہی ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

نمبر ۱۶ | کانپور دوشنبہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء مطابق ۱۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۷ھ | جلد ۲۷

ادبیات

بسمل نواز ہوجا

از حضرت عبدالمجید صاحب مجید تلامی

آہوں کا سوز بن جانالوں کا ساز ہوجا ہمدردیوں خلش کا اے تیر ناز ہوجا
زخم دروں دکھاکر لذت طراز ہوجا تڑپا کے میرے دل کو بسمل نواز ہوجا
اک بار چشم جاناں پھر نیم باز ہوجا

ہر رنگ میں نمایاں اے سرو ناز ہوجا ہر چیز کا جہاں میں کشاف راز ہوجا
وہ شوخیاں دکھاکر مشعل طراز ہوجا اے برق حسن - صید صد امتیاز ہوجا
مقصود انتظار چشم نیاز ہوجا

جب تیرا دو جہاں پر اے یار دسترس ہے اس طرح چھپکے رہنا پابندی قفس ہے
عشق جنوں طلب کو تیرا جمال بس ہے مثل کلیم مجھ کو دیدار کی ہوس ہے
خلوت سے تو نکل کر جلوت طراز ہوجا

نازل ہو جو مصیبت سر پر تو اُس کو سہنا داماں کوہ میں بھی پانی کی طرح بہنا
اتنا خیال رکھنا - اتنا ہے میرا کہنا گر چاہتا ہے اے دل محمود بن کے رہنا
پابندی وفا میں پہلے ایاز ہوجا

ہو ناز کیا صدف کو - گوہر ہی اب نہیں ہے شمشیر کی جھلک میں جوہر ہی اب نہیں ہے
عاشق مزاج کوئی مضطر ہی اب نہیں ہے اس حسن باطنی کا خوگر ہی اب نہیں ہے
لازم ہے اے حقیقت تجھ کو مجاز ہوجا

بے مہر و بے وفا ہیں الفت میں بن کے کانٹے بے لطف و بے مزہ ہیں لذت میں بن کے کانٹے
ہیں منحرف یہاں تک غربت میں بن کے کانٹے دیتے نہیں تسلی وحشت میں بن کے کانٹے
مژگان یار تو بھی اب دلنواز ہوجا

ہنگام ذکر اُن کا تو نام - ضبط سے لے قابو میں رکھ طبیعت انجام ضبط سے لے
لینا اگر ہے تجھ کو انعام ضبط سے لے تو اُن کی بے رخی پر کچھ کام ضبط سے لے
یا سوز غم سے اے دل فوراً گداز ہوجا

اب تو نکالدے تو کچھ بہتری کی راہیں ٹکرا کے آرہی ہیں چرخ بریں سے آہیں
جز تیرے کون - ایسا ہے اور جسکو چاہیں جلوے کے دیکھنے کو ہیں مضطرب نگاہیں
ہاں - شان بے نیازی مصروف ناز ہوجا

بیچیارہا تھا دل میں ہر سمت پھر پھراکر اس در پہ خوب لائی رستہ مجھے بتاکر
حق اپنی دوستی کا لے دوست اب اداکر بدنام ہوں بتوں کے در پر جبیں جھکاکر
اے خاک جائے سجدہ پھر نماز ہوجا

اعمال خود ہمارے بنجائیں گے مزاحم سہنے پڑیں گے اُسدن آلام نا ملایم
اسوقت کرنا ہوگی امداد تجھ کو لازم محشر میں ہونگا اپنی کوتاہیوں پہ نادم
داماں مغفرت ہاں - اتنا دراز ہوجا

کیوں فکر کر رہا ہے ہوتا ہے کیوں پشیماں قدرت کے ہاتھ میں ہے ہر شئے کا ساز و ساماں
اپنی روش کو کرلے پہلے درست ناداں ہوجائے گی مصیبت تیری مجید آساں
ساری برائیوں سے تو بے نیاز ہوجا

دنیائے اسلام

ترکی کی عظیم الشان حربی تیاریاں

نیویارک ۱۱ مارچ - الاہرام کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے کہ ایک امریکی جریدہ نے بعض ان ذرائع سے جنہیں ظاہر نہیں کیا گیا ہے مندرجہ ذیل معلومات شائع کی ہیں:-

حکومت ترکیہ آج کل بری، بحری اور فضائی قوتوں میں اضافہ کر رہی ہے اور یہ حربی پروگرام بڑی تیزی کے ساتھ بروئے عمل لایا جا رہا ہے اس سلسلہ میں حکومت ترکیہ نے ایک امریکی کمپنی سے کچھ اسلحہ و سامان جنگ کی خریداری کے بارے میں معاملہ کیا ہے۔ ترکی نے اس سے پہلے بھی ممالک متحدہ امریکہ سے طیارے خریدے تھے، لیکن اب کے پروگرام میں دوسرے سامان جنگ اور آبدوز کشتیاں بھی خریدیگا۔

اس جریدہ کا خیال ہے کہ حکومت ترکیہ بحر اسود میں ایک بحری مرکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اس امر کی تکذیب ترکی سفارتخانہ نے کردی لیکن اس کا اعتراف کیا کہ ترکی کا ایک امریکی ایجنٹ ایک مدت سے فولاد اور دوسرا سامان جنگ، ترکی حکومت کے لئے خرید رہا ہے۔

عنقریب ترکی فضائی بیڑے میں اعلیٰ درجہ کے عظیم الشان طیاروں کی تعداد ایک ہزار ہوجائے گی۔ امسال بھی اس غرض کے لئے حکومت ترکیہ نے ساڑھے تین کروڑ ڈالر منظور کئے ہیں۔ اور اس رقم سے جو طیارے خریدے جائیں گے شاید ان میں زیادہ حصہ امریکہ سے لیا جائے گا۔

ان معلومات کے علاوہ جریدہ مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ جرمن کارخانہ کرپ اور زیکوسلوویکیا کا کارخانہ سکوڈا اس وقت دردانیال کے فوجی قلعوں کے لئے سامان جنگ بنانے میں مصروف ہیں۔ ترکی خود اپنے یہاں بھی فولاد کے کارخانے قایم کر رہا ہے۔ ترکی کے پاس استنبول میں آبدوز کشتیوں کا اچھا بڑا کارخانہ ہے۔ اور اسی کارخانہ نے ابھی حال ہی میں دو آبدوز کشتیاں بنا کر حکومت کو دی ہیں ترکی کے جدید قایم شدہ کارخانہ جات فولاد جب اچھی طرح اپنا کام کرنے لگیں گے تو ترکی کا حربی پروگرام غیر متوقع سرعت کے ساتھ پورا ہوجائے گا۔

آخر میں جریدہ مذکور نے لکھا ہے کہ ترکی کی دیوانہ وار جنگی تیاریوں کو تعجب و حیرت سے نہیں دیکھنا چاہیے کیونکہ دنیا کی تمام حکومتیں اس وقت دیوانہ وار اسلحہ سازی اور جنگی تیاریوں میں مشغول ہیں۔

مصری خواتین کی شادی

قاہرہ - حکومت مصر کے پاس متعدد ایسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ غیر ممالک کے مردوں نے مصری خواتین سے شادی کر کے جب انہیں اپنے ملک لے گئے ہیں تو ان کے ساتھ کچھ اچھا برتاؤ اور حسن سلوک نہیں کیا جس سے انہیں سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اس لئے حکومت مصر کو اس جانب اپنی اولین توجہ مبذول کرنی چاہیئے کہ اپنے سیاسی ذرائع اور روابط کو کام میں لا، ان کی حمایت کرے یا اس شخص کو مجبور کرے کہ عورت مصر بھیجدے۔

ترکی، شام، عرق

القرہ - ایک اطلاع مظہر ہے کہ دولت ترکیہ نے حکومت عراق اور شام کے پاس اس مضمون کی ایک یادداشت روانہ کی ہے کہ ماہ مارچ کے آخری ہفتہ تک ترکی وفد عراق اور شام کی سرحدوں پر تعین حدود کے لئے پہونچ جائے گا۔ علاوہ بریں یہ بھی اطلاع پہونچی ہے کہ شام اور عراق سے بھی اس کام سرانجام دینے کے لئے وفود روانہ ہونے والے ہیں۔

حکومت عراق کا اقتصادی انہماک

امداد مزارعین کے لئے حکومت عراق نے بہت سے نئے بنک قایم کئے ہیں جس کے ذریعہ کاشتکاروں کو آسان شرائط پر روپیہ تقسیم کر کے انہیں ترقی زراعت کی تشریق و ترغیب دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان محنتی اور با مشقت مزدوروں اور کسانوں کے لئے جو دریائے فرات کے سواحل اور اس کے اطراف و نیز ان لوگوں کے لئے، جو شمالی عراق میں سکونت پذیر ہیں نئے اور جدید تخم مہیا کرنے کا معقول انتظام کیا گیا ہے نیشکر کی روز افزوں پیداوار کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت عراق شکر سازی کے کارخانے کھولنے کی اسکیم پر غور کر رہی ہے۔

پارچہ بافی کے متعدد کارخانے سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہیں، بالخصوص مرحوم فتاح پاشا کا کارخانہ نمایاں ترقی کر رہا ہے۔ رنگ برنگ اور مختلف ڈیزائن کے کپڑے تیار ہوتے ہیں۔

فلسطین و سوریہ سے بھی تجارتی روابط پیدا کئے گئے ہیں۔ مختلف اشیاء مثلاً گوسفند، گائے، بکری، مرغ مچھلی اور بیضہ مرغ وغیرہ کی برآمد ان ممالک کو ہوتی ہے۔ ان تمام کارکردگی اور کاوش و جانفشانی کو دیکھتے ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ دولت عراق رفاہ عام اور آسائش رعیت و نیز ارتقاء وطن کے لئے مالی و جانی ساعی ہے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔

عرب و عراق سے ہندوستان کے تجارتی تعلقات

خبر مظہر ہے کہ ہندوستانی ایوان تجارت کا ایک نمایندہ وفد عنقریب بغداد آنے والا ہے اس وفد کا مقصد یہ ہے کہ عرب سوداگروں سے تعلقات پیدا کرے اور ہندوستان اور عرب ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۶

جسٹس سر جان ٹام کا مستحسن فیصلہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ الہ آباد کے قریب بھٹیا میں طوفان میل اور ایک مال گاڑی کے درمیان ۱۷ جولائی ۳۷ء کو تصادم ہو جانے کی وجہ سے ایک زبردست حادثہ ہو گیا تھا جسمیں متعدد اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے تھے۔ گورنمنٹ نے اس ہولناک حادثہ کی تحقیقات کے لئے الہ آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر جان ٹام کو تحقیقات کے لئے مقرر کیا تھا چنانچہ موصوف نے تحقیقات کر کے رپورٹ گورنمنٹ کو بھیج دی اور گورنمنٹ نے اس رپورٹ کو منظور کر کے شایع کر دیا ہے۔

رپورٹ میں اس ریلوے حادثہ کو ریلوے کی غفلت و لاپرواہی پر مبنی قرار دیتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ریلوے کمپنی کو ان لوگوں کو نقصان کا معاوضہ ادا کرنا چاہیئے۔ جو زخمی ہو گئے ہیں اور جو ہلاک ہوئے ہیں ان کے وارثوں کو معاوضہ ادا کیا جائے۔

جسٹس سر جان نے سفارش کی ہے کہ ان انجنوں کی خرید خوب جانچ پرتال کرنے کے بعد ہونی چاہیئے آپ نے مزید لکھا ہے کہ B x کلاس کے انجن ۱۹۲۸ء سے اس ملک میں رائج ہوئے ہیں اس وقت سے خطرہ کا باعث رہے ہیں۔

شہادت سے یہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ یہ انجن موجودہ صورت میں قطعی غیر اطمینان بخش ہیں انھوں نے پٹریوں کو خراب کر دیا ہے۔ ایسٹ انڈین ریلوے پر اس قسم کے تین حادثے ہو چکے ہیں انکی وجہ سے دوسری ریلوں کو بھی مصیبت ہے۔

B. x انجنوں کے متعلق کمپنی کو جو تجربہ حاصل ہو چکا تھا اس سے سبق لے کر اگر کمپنی ۱۹۳۶ء سے پہلے مناسب کارروائی کر دیتی تو یہ بھٹیا میں ہرگز کوئی حادثہ نہ ہوتا۔

حکومت ہند ایک ممتاز جوڈیشل آفیسر کے رپورٹ کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی چنانچہ حکومت ہند نے اس رپورٹ کو قبول کرتے ہوئے مندرجہ ذیل رزولیوشن بھی منظور کیا ہے کہ:۔

(۱) ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی کو ہدایت کی جائے کہ لاپرواہی بغیر تسلیم کئے ایک اسپیشل کیس کے طور پر مجروحین کے ساتھ معاوضہ طے کر لیا جائے۔

(۲) ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اکس بی انجنوں کی خرید وغیرہ کے متعلق سفارش کرے۔

علاوہ اس کے حکومت ہند نے ریلوے بورڈوں کو یہ ہدایت کر دی ہے کہ جب تک مذکورہ کمیٹی کی رپورٹ شایع ہو اس وقت تک وہ انجنوں کی رفتار مقرر کر دیں حکومت نے جو دونوں ہدایتیں ریلوے کو کی ہیں وہ تسلی بخش ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جن لوگوں کو نقصانات پہونچے ہیں انکو یا ان کے وارثوں کو معاوضہ دینے میں فراخدلی سے کام لیا جائے گا۔

اور جب اکس بی انجنوں کی خرابی مسلم ہو چکی ہے تو پھر کیوں نہ انکی خریداری فوراً روک دی جائے اور جو موجود ہیں ان کا استعمال بند کر دیا جائے۔

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ جو ماہرین کی کمیٹی بیٹھے گی وہ ان باتوں پر سب سے پہلے غور کریگی کیونکہ مالی نقصان کے مقابلہ میں انسانی جانوں کی حفاظت کا فرض ہمیشہ سب سے زیادہ مقدم ہے۔

الہ آباد کا ہندو مسلم فساد

الہ آباد کے ہندو مسلم فرقہ وارانہ فساد کے ایک دفعہ ختم ہو جانے کے بعد دوبارہ ہونے پر جسقدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے ہم نہیں سمجھتے کہ آخر ہندو مسلمان چاہتے کیا ہیں: کیا ان کے نزدیک قوم و ملت کی سب سے بڑی خدمت یہ ہی ہے کہ وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے ہی رہیں۔ اور ایک دوسرے کا خون بہاتے رہیں۔ کیا ان کمینہ حرکات سے نہ صرف ان کی بلکہ انکے مذہب اور ملک دونوں کی ذلت اور بدنامی نہیں ہے کیا ان شرمناک اور انسان سوز حرکات سے وہ کبھی ترقی کر سکتے ہیں۔

کیا وہ آزاد آب و ہوا اور امن و اماں کی زندگی پر غلامی اور نکبت کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر سب سے مقدم اور اولین فرض آپکا یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے جذبات کی قدر کرنا سیکھیں اور اختلافات و ناعاقبت اندیشیوں اور توہم کو چھوڑ کر اپنے ناعاقبت اندیش بھائیوں کو راہ راست پر لانے اور قوم و ملت کو آگے بڑھانے کے لئے کوشش کریں۔

یو۔پی حکومت کے کارنامے

یو۔پی میں جب سے کانگریس حکومت قایم ہوئی ہے اس وقت سے حکومت کی برابر یہ کوشش رہی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ملک کے لئے آرام دہ ثابت ہو اور پبلک بھی یہ محسوس کر سکے کہ موجودہ حکومت صحیح معنوں میں پبلک حکومت ہے اپنی شکایات حکومت کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت حکومت کے سامنے تقریباً سات ہزار شکایتیں ہیں جو حکومت کے ہر محکمے اور ادنی افسر سے لے کر اعلی افسر تک سے تعلق رکھتی ہیں، کہا جاتا ہے کہ ہر ایک شکایت کے متعلق علیحدہ فائل کھولدی گئی ہے اور اس کی تحقیقات کی جا رہی ہے یہ شکایات۔ اردو۔ ہندی۔ اور انگریزی میں لکھی ہوئی ہیں کئی ترجمان ان کا ترجمہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ حکومت گمنام چٹھیوں پر غور کر رہی ہے۔ علاوہ اس کے حکومت نے کئی تحقیقاتی کمیٹیاں بھی مقرر کی ہیں جو مختلف اصلاحات کی تجاویز پر غور کر رہی ہیں۔

چلتی ٹرین میں ڈاکہ

۹ اپریل کو بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے کی پسنجر ٹرین پر الہ آباد اور گورکھپور کے درمیان جو ہولناک ڈاکہ پڑا ہے وہ ایک حیرت انگیز ڈاکہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دولہا پور اسٹیشن کے قریب ٹرین کی زنجیر کھینچی گئی اور جب ٹرین رک گئی تو تقریباً ۳۰ نوجوان جو سوٹ اور ہیٹ سے مزین تھے انھوں نے مسافروں کو خوف زدہ کرنے کے لئے بندوقوں کے فیر کیئے اور ریلوے میل سروس پر متعدد حملہ کر دیا اور جن ریلوے ملازمان نے مداخلت کی انکو زخمی کر دیا اور جو روپیہ گاڑی میں تھا اسکو لوٹ لے گئے۔

ڈاکو کافی سے زیادہ منظم تھے اور انکو اپنے ارادہ میں پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ ہندوستان میں اس قسم کی ڈکیتیاں بہت کم ہوتی ہیں اسلیئے قدرتی طور پر لوگوں کے خیالات اس ڈاکوری ڈکیتی کی طرف منعطف ہو رہے ہیں کہ کہیں یہ ڈکیتی سیاسی ڈکیتی تو نہیں ہے۔

ہمارے نزدیک اس ڈکیتی کو سیاسی رنگ دینا غلطی ہے اور اس ڈکیتی کو سیاست سے کوئی واسطہ نہیں جو تحقیقات کے بعد خود بخود معلوم ہو جائیگا۔

اس سلسلہ میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت جی وزیر اعظم یو۔ پی نے بھی ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس واقعہ کو سیاسی رنگ نہ دینا چاہیئے اس بیان سے پہلے ہماری خود یہ ہی رائے تھی کہ اس ڈاکے کو سیاسی رنگ دینا غلطی ہے۔ البتہ اس ڈاکہ کا پتہ لگانا بہت ضروری ہے اور ہم امید کرتے ہیں حکومت اس کا پتہ لگانے میں پوری کوشش سے کام لے گی۔

بالکرشن شرما کی صدارت میں جلسہ ہوا جسمیں متعدد حضرات نے تقریریں کیں۔

سیوادل کو دعوت ۱۳ اپریل کی رات کو سید احمد حسین صاحب بی۔اے نے اپنے بنگلہ واقعہ سول لائن میں ہندوستانی سیوادل کے والنٹیروں اور کانگریس لیڈروں کو ایک پر تکلف دعوت طعام دی۔

شادی بابو نراین پرشاد نگم صاحب ایڈوکیٹ کی صاحبزادی مس کماری تاراوتی کی شادی منشی ویا نراین نگم اڈیٹر زمانہ کے برادر خورد مسٹر رام سرن نگم ڈپٹی کلکٹر کے صاحبزادہ مسٹر وینا ناتھ نگم ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ کے ساتھ قرار پائی ہے۔ دروازہ چار کی رسم ۱۵ اپریل کو ادا ہوگی جسمیں معززین شہر کو دونوں طرف سے مدعو کیا گیا ہے۔

مہاتما گاندھی ۱۴ اپریل کو مہاتما گاندھی معہ اپنے سکریٹری مہادیو ڈیسائی کے کلکتہ سے دہلی جاتے ہوئے کانپور سے گذرے جہاں کانگریسی لیڈروں اور چند اخبار نویسوں نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے اچھوتوں کے لئے

آئینۂ کانپور

یونانی دواخانہ

لوکل بورڈوں کی حالت نہ صرف کانپور بلکہ سارے صوبہ میں جیسی ہے اس سے نہ پبلک ناواقف ہے اور نہ خود حکومت ہم متعدد بار لکھ چکے ہیں کہ عام طور پر لوکل باڈیز ہر کام بے وقت اور بے موقع کرنے کے عادی ہو گئے ہیں اور چونکہ کانپور میونسپل بورڈ صوبہ میں اول درجہ کا بورڈ ہے اسلیئے اس نے اس خصوصیت میں بھی اپنی فضیلت کو قایم رکھا ہے۔

ابھی حال ہی کی بات ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے بہتر ملازمان نے بعض مطالبات پیش کر کے یہ لکھا تھا کہ اگر ان کو منظور نہ کیا گیا تو وہ ہڑتال کر دیں گے آپ یہ بوالعجبی ملاحظہ فرمائیے کہ بورڈ نے ان مطالبات کو وقت مقررہ کے اندر منظور کر لیا مگر ممبروں کو اطلاع نہیں دی گئی۔ جس کا قدرتی یہ نتیجہ نکلا کہ ہڑتال ہو گئی۔

مسلم ایسوسی ایشن کانپور کا یونانی دواخانہ بھی ڈیڑھ سال سے اسی قسم کے بوالعجبیوں کا شکار ہو رہا ہے۔

مسلم ایسوسی ایشن ایک باقاعدہ رجسٹری شدہ جماعت ہے جسکی زیر نگرانی اس وقت مدرسہ الٰہیات اور حلیم مسلم ہائی اسکول و انٹر میڈیٹ کالج قایم ہے۔

اسی مسلم ایسوسی ایشن کے یونانی دواخانہ کو آج سے ڈیڑھ سال پہلے میونسپل بورڈ سے ایک سو روپیہ ماہوار کی امداد ملا کرتی تھی اس یونانی دواخانہ سے سالانہ تقریباً ۱۸ ہزار غریب مفلس اور مسکین انسان استفادہ حاصل کرتے تھے خود میونسپل بورڈ کے ہیلتھ افسران کے معائنوں سے یہ ظاہر ہے کہ یہ دواخانہ پبلک کی نہایت مفید خدمت انجام دے رہا ہے۔

مگر باوجود ان تمام فضائل اور خوبیوں کے دواخانہ کی امداد بلا کسی خاص جرم ثابت کئے بند کر دی گئی۔

پبلک نے حکامان بورڈ کے اس فیصلہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا۔ ہم لوگوں (لوکل اردو ہندی اخبارات) نے بھی بورڈ کو اس طرف توجہ دلائی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بورڈ نے پورے اتفاق کے ساتھ ۲۰ مئی اور ۳ جولائی ۱۹۳۷ء کو بالترتیب یہ رزولیوشن منظور کئے کہ دواخانہ جبوقت تک قایم رہا ہے اس وقت تک کی امداد ادا کر دی جائے۔ اور اسکی امداد از سر نو پھر جاری کر دی جائے۔

بورڈ کے رزولیوشن کے بعد اس یونانی دواخانہ کی رقم ریوائزڈ بجٹ میں بھی رکھ دی گئی اور کمشنر صاحب کے یہاں سے بھی اسکی منظوری آگئی۔ مگر بورڈ کی روایتی سستی اور کاہلی کی بدولت ۳۱ مارچ آگئی اور یہ رقم نہ خرچ ہونے کی وجہ سے خود بخود منسوخ ہو گئی۔ اور بیچارہ دواخانہ جوں کا توں منہ دیکھتے رہ گیا۔

اس قسم کا پبلک انسٹی ٹیوشنوں کے ساتھ سلوک نہ صرف تکلیف دہ بلکہ باعث تکلیف اور باعث شرم ہے جسکی جسقدر بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

آنریری مجسٹریٹیاں

عام طور پر پہلے آنریری مجسٹریٹوں کا انتخاب قابلیت اور اہلیت کے بجائے بطور انعام کے کیا جاتا تھا اور اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ ان میں سے اکثر حضرات کے متعلق مختلف شکایتیں رہتیں اور حقیقت یہ ہے کہ وہ کام کے اہل بھی نہ تھے۔

کانگریس حکومت نے سب سے پہلے اس اعزازی عہدہ کا خاتمہ کر دیا ہماری ہر بات نرالی ہے وہ عہدہ جو کہ اعزاز کے لئے نہیں بلکہ خدمت کے لئے ہے اسکو ہم اعزاز سمجھ کر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ضرورت تو اس امر کی تھی کہ اس اعزازی عدل و انصاف کے محکمہ کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا جاتا مگر سابقہ روایات اور کام کی کثرت کی بدولت موجودہ حکومت کو بھی اس اعزازی عدل و انصاف کے محکمہ کو قایم رکھنا پڑا۔

آیندہ سے آنریری مجسٹریٹ صاحبان کا انتخاب ایک لوکل کمیٹی کے ذریعہ ہوگا اور اس کی آخری منظوری خود حکومت کے ہاتھ میں رہے گی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ایک نوٹس کے ذریعہ اعلان کیا تھا کہ جو لوگ اس کے متمنی ہوں یا جو انسٹی ٹیوشن اپنے نمایندے بھیجنا چاہتے ہوں وہ ۷ اپریل تک درخواستیں بھیجدیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ایک سو دس درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جسمیں درخواست دہندوں سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ انھوں نے کیا قومی خدمات کی ہیں اور قومی خیرات کسقدر کی ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ پانچ یا دس اصحاب آنریری مجسٹریٹی کے عہدہ پر فائز کئے جائینگے۔ درخواستوں میں تقریباً تمام ان لوگوں کے نام آ گئے ہیں جو کسی نہ کسی حیثیت سے ممتاز ہیں یا بزعم خود وہ اپنے کو ممتاز سمجھتے ہیں یہ بھی خیال کیا جا رہا ہے کہ آنریری مجسٹریٹ صاحبان کو تھرڈ کلاس کے پاورز دے جائیں گے اور وہ تنہا کام نہیں کریں گے بلکہ بنچ سسٹم کے ذریعہ کام ہوگا اور بنچ کو درجہ دوم کے اختیارات ہونگے۔

علاوہ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ دو یا تین اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول بھی مقرر کیئے جاوینگے اور وہ یا تو ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹری کی حیثیت کے ہونگے اور یا پورانے تجربہ کار اور نیک نام سابق آنریری مجسٹریٹ۔

جو لوگ آنریری مجسٹریٹی کے حصول کی فکر میں ہیں ان سے باادب ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حقیقت میں یہ عہدہ اعزازی نہیں بلکہ ملک کی خدمت کے لئے ہے۔ جو لوگ علم۔ قانونی۔ دماغ اور وقت رکھتے ہیں انہی کو اس عہدہ کو قبول کرنا چاہیئے ورنہ اس کا حصول عزت کے بجائے ذلت کا باعث ہوگا۔

بہر حال ہم یہ امید کرتے ہیں کہ اس اعزاز کو حصول کرنے کی وہی لوگ کوشش کریں گے کہ جو تعلیم یافتہ اور قانونی دماغ رکھنے کے علاوہ فکر معاش سے بھی بے فکر ہوں اور ان کے پاس اس قدر وقت ہو کہ وہ نہایت اطمینان قلب کے ساتھ قانونی حیثیت سے ملک کی خدمت انجام دیسکیں۔

ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ہمارے شہر کے ہر دلعزیز ڈاکٹر عبد الصمد صاحب حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر ۱۰ اپریل کو کانپور تشریف لائے اسٹیشن پر آپکا عمائدین شہر اور ہر طبقہ کے ہندو مسلمانوں نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔

قومی ہفتہ ۶ اپریل سے شروع ہو کر ۱۲ اپریل کو قومی ہفتہ ختم ہو گیا ۱۱ اپریل کو جلوس اٹھایا گیا اور شام کو ۶ بجے تلک ہال میں پنڈت

سبدِ گل

اٹلی اور برطانیہ کا معاہدہ غالباً ایسٹر میں مس ہو جائے گا۔ دونوں حکومتوں کی طرف سے اس معاملہ کو مصداق ع
رموز سلطنت خویش خسرواں دانند
نہایت صیغہ راز میں رکھا جارہا ہے لیکن یار لوگ کیا چوکنے والے ہیں۔ برطانیہ اور اٹلی میں پہلے ہی سے قیاس آرائیاں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ روم کے اخبارات نے قبل از وقت معاہدے کی تفصیلات شایع کر دی ہیں

سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ برطانیہ اٹلی کا قبضہ حبش پر تسلیم کرے گا۔
آپ یہ کیا یہ وہی برطانیہ ہے جس نے حبش پر اٹلی کے دھاوا کرنے پر واویلا مچایا تھا۔ اور اس معاملہ کو لیگ میں بڑی شد و مد کے ساتھ پیش کیا تھا۔ برطانی وزیر خارجیہ سر سیموئل ہور نے لیگ اسمبلی میں بڑی دھواں دھار تقریر کی تھی ع
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اب ذرا خیال فرمائیے کہ شہنشاہ حبش جب تخت سے اتر کر برطانیہ تشریف لے گئے، تو کیا کیا خیالات لے کر گئے تھے۔ خیالات ہی نہیں بلکہ اپنے بیانات میں بھی انھوں نے یہ کہا کہ لیگ اسمبلی سے میری بہت کچھ امیدیں وابستہ ہیں جب انھیں معلوم ہوا ہوگا کہ لیگ اسمبلی میں برطانیہ کی طرف سے یہ مطالبہ پیش کیا جائے گا کہ حبش پر اٹلی کی حکومت تسلیم کر لی جائے تو کیا حالت ہوئی ہوگی ع
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اس معاہدہ کی بو تو انھیں تقریروں میں آ گئی تھی جو مسٹر نیوائل چیمبرلین اور لارڈ ہیلی فیکس نے برطانی پارلیمنٹ میں کی تھیں کہنے لگے کہ اٹلی سے تو ہماری پرانی دوستی ہے ہاں اس دوستی میں بیچ میں کچھ خلل پڑ گیا تھا سو اب اس کی تلافی کی جا رہی ہے، بالکل بجا ہے اٹلی سے اگر دوستی ہے تو جرمنی سے تو برطانی شاہی خاندان کی پرانی قرابت چلی آتی ہے۔ بہت جلد اس قرابت کا واسطہ دے کر جرمن نو آبادیات کی واپسی بھی ہو جائے گی۔

ایک اور بہت دلچسپ بات ہے کہ بحیرہ روم کی موجودہ پوزیشن بدستور قایم رہے گی۔ جغرافیائی پوزیشن تو اللہ میاں نے ہی قایم کر دی ہے لیکن موجودہ معنوں میں پوزیشن سے مراد سیاسی پوزیشن ہے لیکن یہ بھی قابل اطمینان نہیں معلوم ہوتا برطانی فرانسیسی اور روسی جہازوں پر برابر بحیرۂ روم میں گولے پڑتے رہے ہیں کیا موجودہ پوزیشن قایم رہنے کے یہ معنی ہیں کہ یہ کارروائیاں بدستور ہوتی رہینگی۔

اور سنیئے فرماتے ہیں کہ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں بھی تاجروں کے جہازوں کی آمد و رفت اسی طرح ہوتی رہے گی جیسے کہ صلح کے زمانہ میں۔
ہائے ہائے کیا بھولا پن ہے گویا یورپ کی قومیں اتنی ایماندار ہیں کہ آیندہ جنگ ست جگ کے زمانہ کی طرح دھرم یدہ ہوگی

بمبئی ۸ اپریل۔ زنجباری لونگوں کے ۵۰ بوٹ ایک مقامی سوداگر کو بھیجے گئے ہیں۔ ہندوستانی انجمن تجارت نے زنجبار کے بائیکاٹ کا تہیہ کر لیا ہے اور پبلک سے تعاون کی اپیل کی ہے۔

ادبِ لطیف

"سرشار جلوہ"

(از پرنس جاوید قیصری (کانپور)

نظر نواز کل شام کو.........
جب فطرت کی ہنگامہ آرائیاں اپنی تمام دلکشی کے ساتھ حسن ریزی میں مصروف تھی۔ جب قدرت کی ننھی ننھی شوخ چڑیاں اپنی موسیقی کے مہین مہین نغمات کائنات پر بکھیر رہی تھیں۔
جب آفتاب اپنی تمام ارتقائی منازل طے کر کے ایک دلکش ادا کے ساتھ عالم پر آخری نظر ڈال رہا تھا۔
جب شفق کی مسکراہٹ سیکڑوں دلوں میں ایک گدگدی پیدا کر رہی تھی۔
جب بادِ نسیم کے سرد، مگر سرور افزا اور کیف پاش جھونکے دل و دماغ کی دنیا لوٹ رہے تھے۔
جب دن کی سپیدی اور رات کی سیاہی کا معمہ کسی قدر بلیغ ہو کر جاذب نظر بن چکا تھا۔
جب فضائے ستی در آغوش تعلیم سرشاری لے رہی تھیں......
جب حسن کے نظارہ کا اذن عام ہو چکا تھا.....
میں نے تجھے دیکھا........ تیرے رخ تاباں کی تجلیاں لوٹیں......... تیرے جلوہ بے پناہ کی بہاریں دیکھیں.......... تیری مسکراہٹ سے لذت کام ہوا......... تیری حسین اور مے پاش آنکھوں میں مستی اور شراب کی ہنگامہ آرائیوں کا مطالعہ کیا................ تیرے حسن کے کیف آمیز نغمے سنے.......... تیرے وعدہ فردائی قسم.......... کس قدر حسین تخیل تھا.....
......!
جب......... تو میرے روبرو مسکرا رہی تھی۔
جب......... تو ساز حسن کے دلدوز نغمے کائنات دل پر بکھیر رہی تھی.........
حسن غفلت شعار کی قسم، کل کی رات اپنے آغوش میں جنت نظر بھی رکھتی تھی اور فردوس گوش بھی کل کی شام......... کس قدر مبارک شام تھی
.... ہر چیز جستجوئے آرام میں محو تھی.........
تھکے ہوئے انسان آغوش استراحت کے متلاشی تھے......... مگر میں دنیا اور عالم سے بےخبر، تیرے رنگین تخئیل کا سرور لوٹ رہا تھا، یکایک مسکراہٹ کی لہریں تیرے ہونٹوں پر کھیلنے لگیں.........اور افق بعید کی نورانی سپیدی میں مسکراتا ہوا چاند ہمک ہمک کر تیرے دیکھنے کو مچلنے لگا.........وہ تیرے جلوہ ہائے تاباں لوٹ رہا تھا اور......... میرے دل پر بجلیاں گر رہی تھیں۔ وہ مسکرا رہا تھا اور میں رشک سے جھلس رہا تھا.........
رات کی سیاہی بڑھی.........اور بڑھکر کائنات کو اپنے آغوش میں لے لیا.........
.........تو جلد چلی گئی۔ مگر میں محو گفتگو......... صبح ہو گئی......... مگر تو نہ آئی......... کیا تو میرے تصور کی دنیا پھر جگا سکتی ہے......... کیا نور رنگینی کی بارش پھر کر سکتی ہے......... کیا تو پھر مجھے دیوانہ بنا سکتی ہے.........اگر کر سکتی ہے
تو آ اور مجھے "سرشار جلوہ" کر دے۔

فرقہ وارانہ بلوے کی مذمت

حیدرآباد ۱۰ اپریل۔ باشندگان حیدرآباد دکا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں فرقہ وارانہ بلوے کر کے شہر کی فضا خراب کرنے والوں کی سخت مذمت کی گئی اور یہ طے ہوا کہ آیندہ ایسے بلووں کا سد باب کرنے کے لئے ایک امن کمیٹی بنائی جائے جو ہر محلہ میں کام کرے۔

عالمِ نسواں

قدیم زمانہ کی عورتیں

از خانم صاحبہ دہلوی

عام طور پر موجودہ دور کو تہذیب و ترقی کا دور کہا جاتا ہے اور جدید وسائل نشر و اشاعت نے عام دماغوں کو بھی غلط پروپیگنڈا اور غلط فہمیوں کے اس قدر مبتلا کر دیا ہے کہ بغیر تحقیق ہر کس و ناکس یہ خیال قایم کر لیتا ہے کہ گذشتہ زمانے میں انسان نے تہذیبی اور تمدنی معیار کی رو سے اتنی ترقی کی نہیں تھی جس قدر کہ آج حاصل ہو چکی ہے بلکہ اس کے خلاف ماضی بعید کے انسان کو جہالت، بربریت اور بدسلیقگی کی چلتی پھرتی تصویر تصور کیا جاتا ہے اس قسم کے اشخاص کو یہ معلوم کر کے یقیناً حیرت ہوگی کہ آج سے ہزار سال پہلے کے انسانوں نے جہاں تک تہذیب اور تمدن کا تعلق ہے اتنی ترقی کر لی تھی کہ آجکل کے مغرب زدہ انسانوں کو اس کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں۔

ہم اپنے موجودہ مضمون کو ویدوں کے زمانہ کی عورتوں کے حالات تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ ذیل کی معلومات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جب ویدوں کے زمانہ میں عورت کی تعلیمی، تمدنی، مجلسی اور مذہبی ترقی کا یہ حال تھا تو مرد تو بہر حال ان سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ ہوں گے۔ ہندو تمدن اور کلچر کی تاریخ پر اگر اجمالی طور پر بھی تبصرہ کیا جائے تو تقریباً ۳½ ہزار سال قبل کے ہندوستان کو زیر بحث لانا پڑتا ہے ہم سہولت کے لئے اس عرصہ دراز کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اول دور ویدوں اور اپنشدوں کا زمانہ کہا جا سکتا ہے جو تقریباً ۵۰۰ سال قبل ولادت مسیح تک قائم رہا۔ حقیقت میں ہندو سوسائٹی کے اندر یہی وہ زمانہ تھا جسے ہندو خواتین کے حق میں زرین دور سے منسوب کر سکتے ہیں۔ دوسرا دور اس کے بعد کے تقریباً ڈہائی ہزار سال تک پر مشتمل ہے اس آخری دور میں سیاسی، سماجی اور مذہبی حالات میں پے در پے انقلابات کی وجہ سے وہ تمام مراعات بڑی حد تک ناپید ہو گئیں جو عورتوں کو ابتدائی دور میں حاصل ہو چکی تھیں۔

قدیم سوسائٹی اور سماج میں عورت کا درجہ معلوم کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی عام سوسائٹی کے اصولوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس حقیقت کے تسلیم کرنے سے کسی بھی محقق کو انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت پرانے زمانہ میں ہر جگہ "بیٹی" کو نیک بختی کی علامت اور خوش نصیبی کا ذریعہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور "بیٹے" کے پیدا ہونے پر کوئی شخص جتنا مسرور ہوتا اور اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا تھا اتنا ہی لڑکی کی ولادت سے کبیدہ خاطر ہوتا۔ ہندوستان ہی پر موقوف نہیں ہر ملک کی تہذیب اور ہر خطہ کے تمدن نے مردوں کی عام ذہنیت ہی کچھ ایسی کر رکھی تھی قدیم عرب میں بھی یہی حال تھا اور اکثر لڑکیاں پیدا ہوتے ہی ہلاک کر دی جاتی تھیں۔ ممکن ہے فوجی اور جنگی نقطۂ نگاہ سے "بیٹا" "بیٹی" کے مقابلہ میں والدین کے لئے زیادہ فخر و عزت کی چیز قرار پاتا ہو۔

لیکن ہندوستان میں ایسی عورتوں کی تعداد تاریخ میں کافی پائی جاتی ہے جنھوں نے اپنے شجاعانہ کارناموں اور مردانہ نبرد آزمائیوں کی بدولت ایک سے زائد مرتبہ بڑے بڑے سورماؤں کے دل و زبان سے عورت کی دلیری، جرات اور مردانگی پر داد تحسین حاصل کی۔

لڑکے کی بہ نسبت اگرچہ لڑکی کی ولادت زیادہ مسرت انگیز خیر مقدم کی محرک نہیں ہوتی تھی تاہم قدیم دور میں بھی ہندوستان میں بھی ایسے مہذب اور متمدن خاندان موجود تھے جو لڑکیوں کے بھی اتنے ہی متمنی رہتے تھے جتنے کہ لڑکوں کے اور مذہب نے بھی ان والدین کے لئے مخصوص اعزازات مہیا کر دئے تھے۔ جن کی لڑکیاں تعلیم یافتہ ہوں اور مذہب و تمدن سے اچھی طرح واقف ہوں۔ ص

بچوں کی دنیا

میں اچھی لڑکی بنوں گی

"پیاری اماں میں اچھی لڑکی بنوں گی"۔ ایک چھوٹی سی لڑکی نے کہا۔
"میں اچھی لڑکی بنوں گی۔ مجھے دیکھتی رہنا"۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی چھوٹی چھوٹی چمکدار آنکھیں اوپر اٹھائیں اور ماما کی طرف دیکھا۔ ماما نے اسے پیار کیا۔
یہ پیار محبت اور شفقت مادری کا بہترین نمونہ تھا۔
لڑکی نے سارے دن ماما کی فرمانبرداری کی اور شام کو پوچھا "ماں۔ کیا میں اچھی لڑکی رہی"
ماں نے آنسو پونچھ کر کہا:۔
"بے شک، بیٹی تم بڑی اچھی اور نیک لڑکی ہو جو بچے ماں باپ کا کہنا مانتے ہیں وہ اچھے ہی ہوتے ہیں"
"میں ہمیشہ ایسی ہی نیک اور اچھی لڑکی رہوں گی ماماں" لڑکی نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

ص ویدوں کے زمانہ میں ہندوستان میں لڑکیوں اور دختروں کے ہر دلعزیز ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ یہاں کی لڑکیاں اسی طرح مذہبی رسوم اور پوجا پاٹ وغیرہ عمل میں لاتی تھیں جس طرح لڑکے انجام دے سکتے ہیں وہ اپنے بھائیوں کی طرح ہی ویدوں کی تعلیم حاصل کرتی تھیں، جب خوب تعلیم حاصل کر لیتی تھیں تو ۱۷۔۱۸ سال کی عمر کو پہونچکر کہیں شادی کرتی تھیں، وہ زیور تعلیم و تربیت سے بالعموم اس قدر آراستہ ہوتی تھیں کہ ان کے والدین کو ان کی شادی وغیرہ کے لئے کوئی خاص فکر لاحق نہیں ہوتی تھی، لڑکیاں اتنی قابل ہوتی تھیں کہ ان کے لئے شوہر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا انہیں وجوہ سے لڑکی کی پیدائش پر مایوسی اور رنجیدگی کا اظہار نہیں کیا جاتا تھا اور اگر کوئی شخص تھوڑا بہت افسوس بھی کرتا تھا تو وہ عارضی ہوتا تھا۔

ہندوستانی والدین اپنی لڑکیوں سے اتنی ہی محبت سے پیش آتے تھے جتنے لڑکوں سے بلکہ انہیں نیک فال اور مبارک شگون سمجھا جاتا تھا اور پرانوں وغیرہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ لڑکیوں کو شادیوں اور دہاروں وغیرہ کے موقعہ پر معزز جگہ نصیب ہوتی تھی یہی نہیں بلکہ عورت کو خوش نصیبی کی دیوی سمجھا جاتا تھا۔

سوسائٹی میں استری سکھشا کو خاص درجہ حاصل تھا تین سو سال قبل مسیح تک عموماً لڑکیوں کی شادی ۱۷۔۱۸ سال کی عمر میں کی جاتی تھی، اس نے اس زمانہ کی ناکتخدا لڑکیاں آجکل کی سکنڈری ایجوکیشن کی برابر تعلیم حاصل کئے ہوتی تھیں اس زمانہ تک لڑکیوں کو وید پران وغیرہ پڑھنے اور ان کے رموز سے واقفیت حاصل کرنے کی عام اجازت تھی، بلکہ مہذب و متمدن خاندانوں کی تمام لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ ساتھ ویدوں وغیرہ کی تعلیم حاصل کرتی تھیں۔

اسمبلی چیمبر سے یونین جیک اتار دیا

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ اسمبلی چیمبر پر یونین جیک لہرانے کے متعلق جب اسمبلی میں سوالات ختم ہو چکے مسٹر موہن لال سکسینہ اور پردھیر رنگا چیمبر کی چھت پر پہنچ گئے۔ جہاں کہ یونین جیک لہرا رہا تھا اور جھنڈے کو کھول دیا جس سے وہ گر گیا پولیس نے فوراً ہی جھنڈا لہرا دیا۔ اور اس کی نگرانی کرنے کے لئے پولیس تعینات کر دیا گیا

پردۂ فلم

باغبان یا بال بدھوا

باغباں یا بال بدھوا نامی فلم کی اسٹوری یو۔پی کی سب سے مشہور اہل قلم خاتون مسز انصاری صاحبہ کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جو ہندوستان کی مشہور فلم کمپنی "فلم سٹی" بمبئی میں تیار ہو رہا ہے اور جس کو ہندوستان کے مشہور و معروف ڈائرکٹر مسٹر کاردار ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ اس فلم کی شوٹنگ بڑے زور و شور اور سرگرمی کے ساتھ ہو رہی ہے اور اکثر اوقات راتوں کو بھی کام کیا جاتا ہے امید کی جاتی ہے کہ یہ فلم آخر اپریل تک بنکر تیار ہو جائیگا۔

فلم سٹی نے یہ کوشش کی ہے کہ اس فلم میں۔ ان لوگوں کا انتخاب کیا جائے جو کہ دوسرے اسٹوڈیو میں متعدد فلموں کو تیار کر کے نام اور شہرت حاصل کر چکے ہیں جس میں سے بعض اداکاروں کے نام حسب ذیل ہیں کہ:۔

چملا کماری۔ کے سپرد ہیروئن کا پارٹ کیا گیا ہے جنھوں نے مسٹر کاردار کے ڈائرکٹ کئے ہوئے فلم باغی سپاہی اور ملاپ میں ہیروئن کی حیثیت سے ایک لازوال شہرت حاصل کر لی ہے۔

مس ستارا۔ ساگر اسٹوڈیو کی مشہور ایکٹرس ہیں جنھوں نے وطن اور خدا کا انصاف کے ذریعہ کافی نام پیدا کیا ہے۔

یاسمین۔ ہندوستانی پردۂ فلم کی مشہور اور ہر دلعزیز ایکٹرس ہیں۔ جنھوں نے "بھارت کی بیٹی" اور "محبت کی رات" نامی پکچروں میں اہم پارٹ ادا کئے ہیں وہ اس پکچر میں وامپ WAMP کا پارٹ ادا کریں گی

نندریکر۔ جن کو ہیرو کا پارٹ سپرد کیا گیا ہے وہ پربھات فلم کمپنی کے ذریعہ پبلک سے بہت کچھ نام پیدا کر چکے ہیں اور "چندرا سینا" "امر جیوتی" کے کارنامے پبلک ابھی بھولی نہ ہوگی۔

اشرف خاں۔ جنھوں نے اس ڈرامہ میں سادھو کا پارٹ ادا کیا ہے وہ سرموج اسٹوڈیو کے ذریعہ پبلک سے کافی روشناس ہیں آپ نے اس ڈرامہ میں تین گانے اس دلکشی سے گائے ہیں کہ اس کے اثر سے اپنے کو محفوظ رکھنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔

لالہ یعقوب۔ ایسٹ انڈیا فلم کمپنی کلکتہ کے مشہور و معروف ایکٹر ہیں اور جنھوں نے سلطانہ۔ ملاپ۔ اور مندر میں بہترین کام کیا ہے آپ نے اس ڈرامہ میں ایک خوش قسمت قیدی کا پارٹ ادا کیا ہے۔

کے سنگھ اور واسنتی نے اس ڈرامہ میں ایک بعاشق جوڑے کا کام اس خوبی سے ادا کیا ہے کہ جس کی جسقدر بھی تعریف کی جاوے کم ہے۔

مسٹر نذیر۔ رنجیت فلم کمپنی کے علاوہ دیگر بڑے اسٹوڈیو کے فلموں کے ذریعہ پبلک سے کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں آپ کی اس ڈرامہ میں کافی اداکاری ہے جو خاص اہمیت رکھتی ہے۔

بہر حال ناظرین کو یہ بات معلوم ہو جانا چاہئے کہ باغبان یا بال بدھوا کیلئے صرف ان ایکٹروں کو منتخب کیا گیا ہے جو بہت بڑی امتیازی خصوصیت کے مالک ہیں۔ اور خدا سے امید کی جاتی ہے کہ یہ ڈرامہ پلاٹ۔ زبان۔ اداکاری اور تمام خصوصیات کے لحاظ سے ایک لاجواب اور بے مثل فلم ہوگا۔

اناؤ میں کسان زمیندار فساد

اناؤ ۱۱ اپریل۔ کل موضع گانے تحصیل پروا میں بیان کیا جاتا ہے کہ کسانوں کے زمینداروں کو جبریہ بیگار دینے سے انکار کرنے پر فساد ہو گیا جس میں کئی اشخاص شدید مجروح ہوئے لڑائی کے دوران میں زمیندار کے ایک آدمی نے ہجوم کو منتشر کرنے کی غرض سے گولی بھی چلائی لیکن کوئی شخص زخمی نہ ہوا۔ گاؤں خالی کر دیا گیا ہے۔ مسلح پولیس علاقہ کا گشت کر رہی ہے۔

اقوال زریں

ہر حیثیت سے مساوی افراد کے درمیان دوستی نام ہے ایک ایسی تجارت کا جو بے غرض اور بے لوث ہو
اولیور گولڈ اسمتھ

ہر شخص کو اپنا کام اس انہماک سے کرنا چاہئے کہ جیسے اس کی انجام دہی میں کوئی دوست اس کا ہاتھ بٹانے والا نہیں :- ہیلی نیکس

راحت میں ہمارے دوست ہم کو اور مصیبت مین ہم اپنے دوستوں کو پہچانتے ہیں :- چرٹن کالنس

شرمیلے اور مغرور لوگ چاپلوسوں اور ادنےٰ درجہ کے اخلاق والوں کا شکار زیادہ تر ہوتے ہیں۔ کیونکہ بے تکلفانہ دوستی میں شرمگیں لوگ دوستوں کا انتخاب کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ وہ خود منتخب کئے جاتے ہیں :- سر ہنری ٹیلر

انسان کے مدارج ارتقا کا اندازہ اس کے حلقۂ احباب کی متواتر تبدیلیوں سے ہو سکتا ہے :- امرسن

میں اس دوست کو زیادہ پسند کرتا ہوں جسمین ایسے نقائص ہوں جو قابل تذکرہ ہوں :- ہیزلیٹ

دوستی صرف مساوی درجہ کے افراد میں قایم رہ سکتی ہے یا جہاں ایک فریق کا تفوق دوسرے فریق کی کسی خاص صفت کا ہمپلہ ہو :- ڈاکٹر جانسن

لوگ اپنے بہترین احباب کو خود سے پست اور کم درجہ پاکر محظوظ ہوتے ہیں :- جسٹر فیلڈ

دوستی کی قیمت دوستی ہی سے ادا کی جاسکتی ہے ایک انسان دوسرے پر حکومت تو کر سکتا ہے مگر دلپذیر قابض نہیں ہو سکتا۔ جب تک خود اپنا دل پیش کش نہ کرے :- بشپ ولسن

موج تبسم

باپ :- (بیٹے سے) دیکھو جی امتحان قریب ہے دن رات پڑھا کرو۔
بیٹا :- رات کو تو میں سوتا ہوں۔
باپ :- جاگا کرو۔
بیٹا :- کل تو آپ کہتے تھے کہ رات میں صرف الو ہی جاگا کرتے ہیں۔
باپ :- تم گدھے ہو۔
بیٹا :- اور آپ گدھے کے باپ

ماسٹر صاحب :- تمہاری کتاب کہاں ہے۔
طالب علم :- گھر میں۔
ماسٹر صاحب :- گھر میں کیا انڈے دیتی ہے۔
طالب علم :- جی ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے کیونکہ آج اس پر میں نے انڈے رکھے ہوئے بھی دیکھے تھے۔

ایک شریف آدمی ریلوے اسٹیشن پر ٹہل رہے تھے۔ اتنے میں ایک فقیر آیا اور ان سے بولا :- سرکار کا بیٹا بڑا ہو۔
وہ آدمی بگڑ کر بولا :- کہتا کیا ہے؟ لڑکا بڑھ جائیگا تو ریل والے اس کے پورے ٹکٹ کے دام لیں گے ابھی تو آدھے سے کام چل جاتا ہے۔

ماں :- رام دیال تو آج اسکول کیوں نہیں گیا۔
رام دیال :- تمہیں تو کہتی تھیں کہ میرے چلے جانے پر تم مجھے یاد کیا کرتی ہو۔

کسی آدمی کے گھر میں آگ لگی تھی۔ پڑوس کے سب آدمی آگ بجھانے میں لگے ہوئے تھے۔ اتنے مین ایک بابو صاحب وہاں آ پہونچے اور پوچھنے لگے :-
کیوں جی کیا آگ لگی ہوئی ہے۔
اس آدمی نے جواب دیا۔ جی نہیں پانی لگا ہوا ہے۔

دلچسپ معلومات

مصنوعی پولیس کانسٹبل

بوڈاپسٹ (ہنگری) میں ایک مصنوعی پولیس کانسٹبل ایجاد کیا گیا ہے جو خطرناک چوکوں پر ٹریفک کو کنٹرول کرنے کا فرض سرانجام دیتا ہے اس مصنوعی کانسٹبل کے ایک ہاتھ میں بجلی کی ٹارچ ہوتی ہے اس کے بازو پر سائن بورڈ لٹکتا ہے اور اس کی پیٹھ پر ٹیلیفون لگا ہوا ہے جس کا تعلق قریب کے تھانہ اور ایمبولنس چوکی سے ہوتا ہے اس کے کئی جیب ہیں جن میں مختلف یوروپین زبانوں میں موٹروں کی سڑکوں کے نقشے ہوتے ہیں۔

دانت صاف کرنیکی مشین

تعیش پسندوں کے سامان راحت میں اضافہ کرنے کے لئے دانت صاف کرنے کی مشین بھی ایجاد ہوگئی، یعنی اب منہ کی صفائی کے لئے انگلیاں ہلانے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ صبح کو بستر سے اٹھتے ہی اس اعجوبہ مشین کا تار بجلی کے تار سے منسلک کرکے اس کا بٹن دبا دیا اور خود بخود دانت صاف کرنے کا برش مشین سے نکل کر اپنا کام کرنے لگے گا۔ برش ایک موٹر سے لگا ہوتا ہے جو اسے آگے پیچھے تیزی کے ساتھ حرکت دیتا رہتا ہے۔

ٹانگوں ہاتھوں اور ہونٹوں کا بیمہ

یورپ میں بعض رقاصہ عورتوں نے دس ہزار پاؤنڈ کی رقم کے عوض اپنی ٹانگوں کا بیمہ کرا رکھا ہے باجہ نواز اپنے ہاتھوں کا بیمہ کراتے ہیں، جاپان میں ایک عورت نے ایک ہزار پونڈ کے لئے اپنے ہونٹوں کا بیمہ کرا رکھا ہے لیکن ایک معمولی درجہ کا کاریگر اپنی بیوی اور بچوں کی زندگی کا بیمہ کرانے کی مقدرت نہیں رکھتا۔

افسانہ

ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور کا ایک شاہکار

گوری

(ترجمہ ملک سلطان الارشاد فاروقی جرنلسٹ)

(۱)

وہ خوبصورت تھی یہی وجہ تھی کہ لوگ اس کو گوری کے نام سے پکارتے تھے وہ سیرت کے لحاظ سے بھی گوری تھی اس کے والدین کا شمار کلکتہ کے مشہور تجار میں تھا۔ مگر انھوں نے اس کی شادی ایک غریب لیکن محنتی آدمی پریش سے کردی تھی۔ جب تک وہ تعلیم حاصل کرتا رہا اس وقت تک گوری کی رخصتی عمل میں نہ لائی گئی لیکن اب پریش پٹنہ کا ایک کامیاب وکیل تھا اور گوری اس کی رفیقۂ حیات، پریش کے ماں باپ مرچکے تھے اس دنیا میں سوائے گوری کے اس کا کوئی نہ تھا۔ اس کی تمام خوشیوں اور تمناؤں کا مرکز صرف گوری تھی۔ پریش کو گوری سے دیوانہ وار محبت تھی چنانچہ اکثر ہوتا کہ وہ عدالت کے ختم ہونے سے پہلے ہی چلا آتا۔ ان تمام باتوں کے باوجود اگر اس میں کوئی خرابی تھی تو وہ مرض بدگمانی، یہی وجہ تھی کہ اکثر وہ نوکروں کو بغیر کسی وجہ کے علیحدہ کر دیتا۔ اور اس کے پاس کوئی مستقل نوکر نہ رہتا، اگر کبھی گوری اپنی آسایش کے خیال سے کسی نوکر کی سفارش کر دیتی تب تو وہ نوکر فوراً ہی نکال دیا جاتا۔ گوری کو اس بات سے روحانی تکلیف ہوتی، مگر وہ صبر سے کام لیتی اور حرف شکایت زبان پر نہ لاتی، اس چیز سے پریش بہت متعجب ہوتا، مامالکے ذریعہ پریش نے گوری کے چال چلن کی تحقیقات شروع کی کسی طرح سے گوری کو اس کا پتہ چل گیا لیکن اس نے اس کو ہنسکر خندہ پیشانی سے ٹالدیا۔ جب پریش کو اس بات کا علم ہوا کہ گوری اس بات سے مطلع ہوچکی ہے تو اس نے صاف طور پر گوری سے اپنی بدگمانی کا اظہار کر دیا۔ عورت سب کچھ برداشت کر سکتی ہے مگر اپنی بیحرمتی کا الزام گوارا نہیں کر سکتی اس بات نے گوری پر بہت برا اثر ڈالا۔ لیکن وہ خون کے گھونٹ پی کر خاموش ہوگئی، پریش اس خاموشی سے اور زیادہ مشتعل ہوگیا۔

(۲)

گوری کی شادی کو تین سال سے زیادہ گذر گئے مگر ہنوز وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھی پریش کا برتاؤ روز بروز اس کے ساتھ بگڑتا جارہا تھا اس نے سکون قلب حاصل کرنے کے لئے پرمانند سوامی سے تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کیا پرمانند سوامی مندر کے ایک نوجوان پجاری تھے۔ لیکن ان کی نیک چلنی ضرب المثل کے طور پر شہر میں مشہور تھی، سارا شہر ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، یہی وجہ تھی کہ شروع میں پریش ان کے متعلق کچھ نہ کہہ سکا۔ وہ اسی غم میں گھلا جارہا تھا آخر ایک روز اس نے سوامی جی کو بہت برا بھلا کہا اور اس کو بدکار کے خطاب سے موسوم کیا۔ اس نے گوری سے بھی کہا، تو آوارہ ہے تیری اور سوامی کی نیت خراب ہے گوری اس گفتگو کو سنکر چونک پڑی اور بھوکی شیرنی کی طرح بپھر کر بولی :-

"فرض کر لو اگر میں ایسی ہوں"

پریش غصہ میں عدالت چلا گیا۔ اور گوری گرو کے گھر روانہ ہوئی، سوامی جی اس وقت مطالعہ میں مصروف تھے، گوری نے گڑگڑا کر کہا گرو مہاراج! اس ذلیل زندگی سے مجھ کو نجات دلائیے تاکہ میں تسکین قلب کے ساتھ گیان حاصل کر سکوں اس وقت سوامی جی نے سختی سے سمجھا بجھا کر اس کو گھر روانہ کر دیا۔ واپسی پر گوری نے خود پریش سے گرو کے گھر جانے کا حال بیان کر دیا۔ پریش کے منھ سے غصہ کے مارے جھاگ نکلنے لگے۔ اس روز اس نے گوری پر ہاتھ اٹھایا، اور گھر پر پہرہ بٹھا دیا اور اس پر اس قدر مظالم شروع کر دئے کہ شہر بھر میں اس کا چرچا ہونے لگا۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے گرو جی کو بھی بدنام کرنا شروع کر دیا۔ سوامی جی کے تقدس کو اس بات سے سخت نقصان پہونچا، اس کے مذہبی انہماک میں گوری بہت بری طرح حائل ہوگئی۔

(۳)

گوری کو نظر بندی کے ایک سال بعد ایک خط ملا۔

بیٹی گوری!

یہ کسی حد تک درست ہے کہ بہت سی عورتوں نے ان مظالم سے تنگ آکر اس دنیا کو خیرباد کہہ دیا ہے لیکن یہ بھی میں جانتا ہوں کہ کم از کم میری تعلیم کا یہ اثر ہے کہ تم اس منزل میں اب تک ثابت قدم رہیں۔ لیکن اس کا بھی امکان ہے کہ ان تفکرات نے تمہارے دماغ کو ماؤف کر دیا ہو۔ اس لئے میری یہ رائے ہے کہ تم رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے کل مجھ سے ملو تاکہ میں تم کو نیک اور درست مشورہ دے سکوں، ایشور کا ایک ادنیٰ داس

(سوامی پرمانند)

گوری نے اس پرچہ کو اپنے بالوں کی لٹوں میں رکھ لیا دوسرے روز جب وہ نہانے گئی تو اس نے پرچہ کو اپنے بالوں میں نہ پایا۔ اس نے اس کو ادھر ادھر تلاش کیا مگر وہ نہ ملا گھبرا کر وہ پریش کے کمرہ کی طرف گئی کمرہ کا ... ... تھا گوری نے آوازیں دیں مگر وہ نہ ملا مجبوراً اہل محلہ کو بلا کر لائی جنھوں نے مل کر دروازہ توڑا پریش کا سارا بدن نیلا ہو رہا تھا پاس ہی اس پرچہ پر زہر کی شیشی رکھی تھی گوری نے غور سے پرچہ کو دیکھا یہ وہی پرچہ تھا جو سوامی جی نے اس کو بھیجا تھا وہ تمام معاملہ کو سمجھ گئی اور شیشی کو اٹھا کر بقیہ زہر پی لیا۔ لوگوں کو اس کی خبر اس وقت ہوئی جب وہ ایک خاصی مقدار پی چکی، شیشی اس سے چھین لی گئی، مگر کافی زہر وہ پی چکی تھی، ڈاکٹر آیا مگر اس کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔

گوری نے مرتے وقت صرف پریش کی لاش سے مخاطب ہوکر یہ کہا "پران ناتھ! میں سیتا کی طرح پوتر تھی اس جگ میں بھی آپ کی داسی تھی اور اُس جگ میں بھی، ایشور کی کرپا سے ایسا ہی ہوگا" تمام لوگ یہ سنکر چلا اٹھے :-

"گوری تو سیتا اور ساوتری تھی" اس وقت پریش کے جسم میں ایک جھرجھری سی پیدا ہوئی اور ہونٹوں پر تبسم۔ لوگ حیران رہ گئے کچھ لوگوں نے کہا اس کی بیقرار روح کو شاید شانتی نصیب ہوگئی۔ شمشان بھومی پر دونوں لاشیں سوامی جی کے مشورہ سے ساتھ ہی جلا دی گئیں۔

پولیسین کھادی کے لباس میں

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ آجکل شہر لکھنؤ میں حضرت گنج کے چوراہے پر پولیس مینوں کی سفید کھادی کا لباس پہنے ہوئے ٹریفک کا انتظام کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

جب کہ یوپی اسمبلی نے اپنے پہلے سشن میں فیصلہ کیا تھا اسی کے مطابق صوبجاتی حکومت نے پولیسمینوں کی وردی کے لئے سفید کھادی خریدی ہے۔ جب مزید کھادی تیار ہو جائے گی۔ تو پولیس کی وردیوں کے لئے اور زیادہ کھادی خریدی جائیگی۔





LTK 48A

بلوہ کی ابتدا اور تفصیلات کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کمیونک

الہ آباد ۱۱ اپریل۔ مسٹر جی ڈبلیو ایم وہیل آئی۔ سی۔ ایس۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے آج الہ آباد کے فرقہ وارانہ بلوے کے متعلق حسب ذیل کمیونک شائع کیا ہے۔

مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ اترسویہ لین میں ایک چھوٹی سی مسجد میں سور کا سر پڑا ملنے کی وجہ سے آج صبح پھر فرقہ وارانہ بلوے شروع ہو گئے اور شہر میں حملے ہونے لگے سور کا سر مسجد میں پڑا ملنے کی وجہ سے اس مسجد کے قریب مسلمانوں کا ہجوم جمع ہو گیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور عملہ پولیس کی امداد سے حالات پر قابو حاصل کر لیا گیا۔ لیکن جب یہ مسلم ہجوم منتشر ہو رہا تھا تو رانی منڈی اور اترسویہ کی سڑکوں کے چوراہے کے آس پاس کے مکانوں سے اس پر پتھر پھینکے گئے۔ اس سے دونوں فریقوں میں گھونسے چل گئے لیکن پولیس افسروں نے حالات پر قابو پالیا زیادہ تر دوکانیں بند ہو گئیں۔ پتھروں اور اینٹوں کی بارش اور چھرے گھونپنے سے دو ہندو ہلاک اور ۲۶ زخمی ہوئے، دس مسلمان زخمی ہوئے مزید پولیس مجسٹریٹوں اور فوج کی آمد سے دوپہر کے بعد کوئی حادثہ نہیں ہوا دفعہ ۱۴۴ کی رو سے لاٹھیاں وغیرہ لے کر چلنے اور غلط فرقہ وارانہ یا دہشت خبریں پھیلانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ احکام پہلے سے بدستور جاری ہیں پولیس کے پہرہ داروں کو احکام جاری کر دئیے گئے ہیں کہ اگر ان احکام کی خلاف ورزی کا شبہ ہو یا کوئی شخص لاٹھی وغیرہ لے کر جا رہا ہو تو اس کی تلاشی لی جائے آج ایک اور حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جاری کر دیا گیا ہے کہ ایک ہفتہ تک کوئی شخص ۸ بجے رات سے ۷ بجے صبح تک گھر سے باہر نہ نکلے۔ اترسویہ روڈ اور رانی منڈی روڈ کے چوراہے کے جن مکانوں سے اینٹیں اور پتھر پھینکے جانے کا شبہ تھا انکی باقاعدہ تلاشی لی گئی اور بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ آج کے واقعہ کی تفصیلات کے متعلق جانچ ہو رہی ہے۔

پارلیمنٹ نے بل منظور نہیں کیا

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ ایوان نمائندگان نے ازسرنو تنظیم کے متعلق سرکاری بل کمیٹی کے پاس واپس بھیج دیا ہے اس پر اعلیٰ حکام کی یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ بل کا ستیاناش کر دیا گیا ہے۔ ووٹ دینے سے پہلے سپیکر نے کہا کہ یہ بل کمیٹی کے پاس واپس نہیں بھیجنا چاہیئے کیونکہ اس کے معنی پریزیڈنٹ روزویلٹ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ ہوگا پریزیڈنٹ نے اس بل کو پاس کرانے کے لئے اپنا تمام رسوخ استعمال کیا تھا اس کی نامنظوری سے پریزیڈنٹ کے پریسٹیج کو زبردست دھکا پہنچا ہے۔

جائداد وقف اور زرعی ٹیکس
مولانا ابوالکلام آزاد کی رائے

کلکتہ ۹ اپریل۔ مولانا ابوالکلام آزاد ممبر کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

بہار اسمبلی میں یہ سوال پیدا ہو گیا ہے آیا جائداد وقف کو زرعی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینا چاہیئے یا نہیں کل اس بارے میں مجھ سے اور وزیر اعظم بہار سے ٹیلیفون پر گفتگو ہوئی تھی یہ ظاہر ہے کہ حکومت کو اس بارے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے مسلم قانون کے ماتحت دو قسم کے وقف ہیں ایک تو پبلک اور خیراتی وقف ہے اور دوسرا پرائیوٹ۔ پرائیوٹ وقف کا یہ منشا ہوتا ہے کہ کسی خاندان کی جائداد اس خاندان کے آدمیوں کے لئے محفوظ رہے اسی کو وقف اولاد کہتے ہیں میں نے حکومت بہار کو یہ مشورہ دیا کہ پبلک اور خیراتی وقف کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے لیکن موخر الذکر کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ حکومت بہار نے اس رائے کو مان لیا ہے۔ بہار کے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر بلدیو سہائے نے کل بہار اسمبلی میں جو بیان دیا تھا اس کا بھی یہی مطلب تھا۔

مسلم عوام اور کانگریس کے درمیان تعلقات

کلکتہ ۱۱ اپریل۔ بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی کے عہدہ داروں کا انتخاب ہونے کے بعد اب بنگال میں راشٹرپتی سبھاش چندر بوس کی زیر نگرانی مسلم عوام اور کانگریس کے درمیان تعلقات پیدا کرنے کی مہم شروع کی جائے گی راشٹرپتی سبھاش چندر بوس بنگال کا دورہ کرنے کے لئے ایک پروگرام تیار کیا ہے۔ آپ مسلم عوام کے ساتھ رابطہ پیدا کرنے کی نئی مہم کو تقویت پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ آپ کا خیال ہے کہ کانگریس کی نئی مہم سے فرقہ پرستی کا خاتمہ ہو جائے گا آپ مسلم عوام کے روبرو کانگریس کا اقتصادی پروگرام رکھیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اس کام کے لئے بنگال کی پرجا پارٹی کی خدمات بھی حاصل کریں گے جو حال ہی میں وزارتی پارٹی سے علیحدہ ہو گئی تھی۔

سی۔ پی پولیس کے ملازموں کی ہڑتال

ناگپور ۱۱ اپریل۔ اطلاع ملی ہے کہ سی پی پولیس کے تین سو کے قریب ملازمین نے پچھلے ہفتہ کی تنخواہ لینے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ ان کے الاؤنس میں کمی کر دی گئی ہے صوبجاتی حکومت کو اس سلسلہ میں درخواست بھیجی جا رہی ہے کہ وہ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرے۔

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ وزارتی حلقوں کی گفت و شنید سے پتہ چلتا ہے کہ یو پی کے عہدہ گورنری پر سر موریس ہیلٹ کا عارضی تقرر انکے مستقل گورنر

لیتھونیا کے سارو س کی بیوفائی

پولستان اور لیتھونیا کے مابین وسیع پیمانہ پر جنگ چھڑ جانے کا جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا وہ دور ہو گیا اور حکومت لیتھونیا پولستانی الٹی میٹم کو قبول کر لینے کے بعد مستعفی ہو گئی۔ پولستانی الٹی میٹم میں لیتھونیا کو (۴۸) گھنٹہ کی مہلت دی گئی تھی کہ وہ پولستان اور لیتھونیا کی سرحد کو کھول دے جو سنہ ١٩٢٠ء میں قبضہ ولنا کے بعد سے مسدود تھی اور اپنے پڑوسی پولستان کے ساتھ عام سفارتی تعلقات دوبارہ قایم کرے۔

باخبر حلقوں کی آرا حسب ذیل ہیں:۔

(١) سوویٹ روس کی لیتھونیا کے دوست کی حیثیت سے آزمایش کی گئی اور روس ناکام رہا۔

(٢) اب دول بالٹک میں حقیقی اور طاقتور اتحاد قایم ہو گا۔

(٣) پولستان لیتھونیا سے مصالحت کی پالیسی اختیار کرے گا جس سے پولستان کو ایک اور بحری راہ حاصل ہو جائے گی۔

اہل لیتھونیا آج اپنے دارالسلطنت میں پژمردہ رو دکھائی دیتے ہیں اور ان کی پھرتیلی افواج چہرہ پر شکن ڈالے کوچ کرتی ہیں۔ اطلاع ہے کہ نوجوان کمان مظاہرے کر رہے ہیں اور غیظ و غضب میں بھرے ہوئے ہیں کہ ان کا ولنا ہمیشہ کے لئے ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔

پچھلے ہفتہ کی سفارتی تحریکیں اور فوجی نقل و حرکت، جرمنی اور پولستان کے عزائم اور اس تائید و امداد کا علم حاصل کرنے میں کلید کا کام دیتی ہے جس کی لیتھونیا اپنے مختلف پڑوسیوں سے توقع رکھ سکتا ہے یہ تحریکیں حسب ذیل ہیں:۔

مسٹر تھامس برسٹن برطانوی وزیر مختار کونو نے وزیر خارجہ لیتھونیا، بیم لودوائیٹس کو صراحت کے ساتھ مشورہ دیا جس سے آویزش کے سدباب میں مدد ملی۔

کونو میں یہ اطلاع ملی (لیکن برلن میں اس کی تردید کی جاتی ہے) کہ جرمنی نے خفیہ طور پر پولستان کو اطلاع دی کہ ہٹلر کی یہ خواہش ہے کہ تنازعہ کا پُرامن طور پر تصفیہ ہو جائے۔ اور اس کا سبب غالباً یہ تھا کہ جرمنی آسٹریا میں نہایت مصروف تھا اور مزید پیچیدگیوں کی خواہش نہیں کر سکتا تھا۔ یاد ہو گا کہ پولستان اور لیتھونیا کے تنازعہ کے دوران میں ہر ہٹلر آسٹریا سے فوراً جرمنی واپس آ گئے تھے۔

اس امر کو معنی خیز خیال کیا جاتا ہے کہ سوویٹ روس نے جس کے وزیر خارجہ مسٹر لٹوینوف ہیں۔ لیتھونیا کو سرکاری طور پر یقین دلایا تھا کہ پولستان یا جرمنی کے اقدام کے خلاف وہ لیتھونیا کو مدد دے گا لیکن لیتھونیا کے سفیر ماسکو نے اپنی حکومت کو اطلاع دی کہ سوویٹ دارالحکومت میں فسادات کے باعث روسی حکومت کی امداد پر اعتبار نہیں کیا جا سکے گا۔

تمام متعلقہ دول کی فوجی نقل و حرکت موجب دلچسپی ہو گی۔ سوویٹ افواج سفید روس میں مجتمع ہیں۔ جو اس علاقہ کے نواح میں ہے جہاں ولنا واقع ہے اور جس پر اب پولستان کا قبضہ ہے۔

گزشتہ ہفتہ اس علاقہ میں پولستان کی تین انفنٹری ڈویژن اور ایک کیولری ڈویژن تھی۔ اس کے علاوہ پولستان نے وسیع فوجی نقل و حرکت کا انتظام کیا تھا

شنبہ کو تین جرمن طیاروں نے مشرقی پروشیا سے بالٹک پر پرواز کی اور اندرونی علاقہ کا مشاہدہ کیا اور ستاؤ وا واقع شمالی لیتھونیا تک چلے آئے اور لیتھونیا علاقہ پر سے پرواز کرتے ہوئے پراڈ کو واپس گئے۔ جرمن طیاروں کی اس پرواز سے لیتھونیا کے جنرل اسٹاف میں اضطراب پیدا ہوا، اور اس کے کارپردازان مشرقی پروشیا نے اطلاع دی کہ جرمن میکانی توپ خانہ کی ایک ڈویژن کونگسبرگ سے نکل کر علاقہ میمل کی سرحد پر پہنچ گئی ہے ٹلسٹ (مشرقی پروشیا کی سرحد کی گیریزن میں بھی راتوں رات ایک انفنٹری کا اضافہ کیا گیا۔

حکومت لیتھونیا کے عہدہ داروں نے اعلان کیا کہ اس نقل و حرکت سے ان کے شبہ کی توثیق ہو گئی کہ جنگ کی صورت میں پولستان اور جرمنی متحدہ کارروائی اختیار کریں گے۔ اور جرمنی پیشقدمی کر کے علاقہ میمل پر دوبارہ قبضہ کرنے گا جو ١٩٢٣ء کی مہم کے بعد لیتھونیا کو دیدیا گیا تھا

بیرونی سفرا کی متحدہ کوششوں نے منچلے لیتھونیا کو ترغیب دی کہ پولستان کے تمام مطالبات کی تکمیل کر کے جنگ کے خطرات سے گریز کیا جائے۔

کرنل بیک وزیر خارجہ پولستان اب علاقہ ولنا میں لیتھونیا کے مسدود شدہ مدارس اور ثقافتی مراکز کو کھول دیں گے اور اس ضلع کی تجارت کو ہیجان میں لائیں گے جو اب تک بہت گری ہوئی تھی۔ کرنل بیک اپنی فتح سے فائدہ اٹھا کر یہ مطالبہ بھی کریں گے کہ لیتھونیا خلوص کے ساتھ ایسٹونیا، لیٹویا اور فن لینڈ سے اشتراک عمل کرے اور روس کو حلیف بنانے کے بجائے دول بالٹک کی گروہ بندی کرے۔

سر ناظم الدین اور مہاتما جی

کلکتہ ١٣/ اپریل۔ مہاتما گاندھی نے ٣ بجے دوپہر کو ۱۲ بجے سیاسی اسیروں کی رہائی کے مسئلہ پر گفتگو کو پایۂ اختتام تک پہونچانے کے لئے سر ناظم الدین ہوم منسٹر سے ان کی جائے رہائش پر ملاقات کی۔

مہاتما گاندھی جو آج رات کو دہلی روانہ ہونے والے تھے ممکن ہے اپنی روانگی کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیں۔ جب وزیراعظم بنگال کی واپسی پر وزیروں کی کونسل تمام صورت حالات پر تبصرہ اور اپنے فیصلہ سے مہاتما جی کو آگاہ کریگی

ضلع پیلی بھیت میں فساد

پیلی بھیت۔ دو فریقوں میں بلوہ ہونے کے سبب سے ایک نوجوان سے مارا گیا اور قریب ۹ آدمی دونوں طرف کے مجروح ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ضلع پیلی بھیت کے ایک گاؤں میں برہمن اور بھاٹ دونوں میں کسی عورت کے سلسلہ میں تنازعہ چلا آ رہا تھا اس روز موقع پا کر واردات شروع جس میں کہا جاتا ہے کہ آزادی کے ساتھ لاٹھی استعمال کی گئی۔ کچھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ١٣/ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کے نامہ نگار سہلی کو معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کا آئندہ اجلاس شملہ میں ۸/ اگست سے ہو گا۔

بنارس کے قریب ریلوے ٹرین پر ہولناک مسلح ڈاکہ

تیس مسلح نوجوانوں کا حملہ اور فائرنگ۔ ریلوے اور ڈاکخانہ کا ایک لاکھ روپیہ لوٹ لیا گیا

گارڈ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دیا۔ سارٹروں کو پاخانہ میں بند کر دیا۔ کانسٹبل کو خنجر مار دیا

الہ آباد ١٠/ اپریل۔ اخبار اسٹیٹسمین کا نامہ نگار لکھتا ہے:۔

کہ ریلوے ٹرین پر ایک ہولناک ڈکیتی کی خبر موصول ہوئی ہے۔ غیر سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ اس ڈکیتی میں پوسٹ آفس اور ریلوے کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ تفصیل یوں بیان کی گئی ہے کہ بی۔ این ڈبلیو ریلوے گورکھپور والہ آباد پسنجر ٹرین دولہا پور اسٹیشن کے قریب تھی اسی وقت ٹرین کی زنجیر کھینچی گئی اور جب ٹرین ٹھہر گئی تو تقریباً تیس آدمیوں نے مسافروں کو خوفزدہ کرنے کے لئے بندوقیں چلائیں اور ریلوے میل سروس کی گاڑی پر متحدہ حملہ کیا اور پورٹر کو شدید طریق پر زخمی کیا۔ اور دو میل سارٹروں کو پاخانہ میں بند کر دیا اور ڈاک لوٹ لی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد انہوں نے ریلوے کے روپیہ کے طرف رخ کیا جو گارڈ کی گاڑی میں تھا جب گارڈ نے مقابلہ کیا تو اس پر شدید حملہ کیا گیا اور جو روپیہ گاڑی میں تھا۔ وہ لوٹ لیا گیا۔ خبر ہے کہ جو کسی نگرانی کے لئے جو کانسٹبل ٹرین کے ساتھ تھا اس کے خنجر مارا گیا۔

نامہ نگار ہندوستان ٹائمز کا بیان ہے کہ یہ ڈکیتی ویسی ہے جیسی کہ کئی سال قبل کاکوری میں ہوئی تھی۔ پھر ڈکیتی کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ جونہی گاڑی ٹھہری تھی تقریباً ١٥ نوجوانوں کی ایک پارٹی نے، جو زیادہ تر نیکر اور ہیٹ پہنے ہوئے تھے اور ریوالوروں سے مسلح تھے۔ انہوں نے ریلوے میل سروس کے پوسٹل وان پر حملہ کیا۔ وان کے کلرک انچارج کو پاخانہ میں بند کر دیا گیا اور وان کو لوٹ لیا گیا۔ ٹرین کے ٹھہرنے پر ایک جمعیت نے ٹرین کے دونوں پہلوؤں کی نگرانی شروع کر دی اور مسافروں کو متنبہ کر دیا تھا کہ باہر جھانکو۔ ساتھ ہی مسافروں کو یقین دلایا تھا کہ آپ لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچایا جائے گا۔ پھر کہا گیا کہ اپنی گاڑیوں کی کھڑکیاں بند کر لو اور باہر کی طرف سر نہ نکالو ورنہ ممکن ہے کہ گولیاں لگیں۔ اسی کے ساتھ تقریباً آدھے گھنٹہ تک ایک ایک دو دو منٹ کے وقفہ سے مسافروں کو خائف کرنے کے لئے گولیاں چلتی رہیں۔ ایک جمعیت نے گارڈ کو کھینچکر باہر نکالا اور جب وہ باہر نکلا، اس کو زمین پر گرا دیا گیا اور اس کے ہاتھ اور پاؤں باندھے گئے اور اس کے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا جو بعض مسافر باہر نکلے تھے انکو ریوالور دکھا کے لیٹنے پر مجبور کیا گیا۔

اس عرصہ میں آر۔ ایم۔ ایس کی میل وان میں لوٹ جاری رہی۔ ایک کانسٹبل جو گاڑی میں تھا اس نے ایک ڈاکو کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، اس سلسلہ میں اس کے چاقو گھونپ دیا گیا ایک میل پورٹر بھی زخمی ہوا

بیان کیا جاتا ہے کہ ۵ ریسے، جن کی قیمت کا اندازہ اب تک معلوم نہیں ہے چرائے گئے۔ اور وان کے ساتھ ڈہائی سو روپیہ نقد سرقہ ہوئے۔ جب ڈاکو چلے گئے۔ اس وقت بعض مسافروں نے گارڈ کے ہاتھ پاؤں کھولے اور انجن الگ اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکو ایک ہیٹ پیچھے چھوڑ گئے ہیں، جس پر الہ آباد کی ایک فرم کا نام ہے۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس کا بیان ہے کہ ان ڈاکوؤں کا اب تک سراغ نہیں ملا ہے۔

اپنی کامیابی پر ہٹلر کا زعم

برلن ١١/ اپریل۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ اب تک جو ووٹ لئے گئے ہیں ان میں سے ٩٩٫٠٢٥ × ٩٩ "ہاں" میں ہیں یعنی ہر ہٹلر کے حق میں ہیں اور ٩١٤٢٥ "نہیں" میں ہیں یعنی خلاف ہیں اور ١٥٢٣١ ناجائز قرار دیئے ہیں وائنا کی اطلاع مظہر ہے کہ آسٹریا میں ٤٤٨٤٣٧١٢ ووٹ پڑے جس میں سے ٤٤٢٧٣٨٠٤ ووٹ یعنی ٩٩٫٧٥ فیصدی آسٹریا اور جرمنی کے الحاق کے حق میں آئے۔ آسٹریا میں استصواب رائے عامہ کے نتیجہ کا اعلان ڈاکٹر سیاس انکوارٹ نے کیا جس کے بعد ہر برکیل نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں ہر ہٹلر کی خدمات کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ وہ خدا کے رسول ہیں، جو اہل جرمنی کے نام خدا کا پیغام لائے ہیں۔

ہر ہٹلر نے برلن سے بذریعہ ارلیس جواب دیا جس میں فرمایا کہ استصواب رائے عامہ کا نتیجہ توقع سے کہیں زیادہ رہا جرمنی اور آسٹریا کی اس حقیقی رائے عامہ کے اظہار سے نیز مجھ میں اہل جرمنی نے جس اعتماد کا اظہار کیا ہے میں اتنا خوش ہوں کہ اس کا اظہار کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ ہر ہٹلر نے مزید فرمایا کہ آسٹریا اور جرمنی کے اس ناقابل شکست اتحاد میں بیان ان تمام کوششوں کا جو اندر دیکھتا ہوں اور اس تاریخی دور میں تمام اہل جرمنی شامل کر اپنے وطن کے لوگوں کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یو۔ پی میں بھی سول نافرمانی کی ضبط شدہ آراضیات واپس کر دیجائینگی

لکھنؤ ١١/ اپریل۔ حکومت بمبئی پہلے ہی گزشتہ تحریک سول نافرمانی کے دنوں میں ضبط شدہ آراضیات کی واپسی کے احکام صادر کر چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی بھی جلد ہی اس کی تقلید کرنے والا ہے۔ کیونکہ یو پی پراونشل کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری مسٹر آر۔ ایس پنڈت نے حال ہی میں صوبہ کی تمام سٹی اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کو ایک سرکلر روانہ کیا ہے کہ وہ ١٩٣٠ء اور ١٩٣٢ء کی سول نافرمانیوں کے دنوں میں جن کسانوں کو بے دخل کیا گیا تھا ان کے متعلق مفصل تفصیلات بھیجدیں۔ مندرجہ ذیل اطلاع طلب کی گئی ہے۔

(١) ضبط شدہ اراضیات واپس کر دی گئی ہیں یا دوسرے کسانوں کے قبضہ میں ہیں۔

(٢) کیا ان کے علاقوں میں ایسی آراضیات ہیں جو بلاواسطہ حکومت کی ملکیت ہوں، جو انھیں ان کی ضبط شدہ آراضیات کے باوجود واپس کی جا سکیں، اور ہیں تو کہاں۔

(٣) اور کیا وہ کسان جن کی آراضیات ابھی تک واپس نہیں کی گئیں۔ دوسری تحصیلوں اور ضلعوں میں واقعہ آراضیات لینے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

میسور میں کانگریسی لیڈروں کی گرفتاریاں

مدراس ١١/ اپریل مسٹر ٹی۔ سدالنگ پریزیڈنٹ میسور کانگریس کنونشن اور والنٹیروں کے جنرل آفیسر

سات نئے مطالبوں کا اضافہ

لکھنؤ ۱۰ اپریل۔ یہ امر بہت ہی مشکوک ہے آیا ان ۱۴ نکات کی بنا پر جن کو مسٹر جناح نے حال ہی میں کانگریس کی منظوری کے لئے پیش کیا ہے۔ ادھر جنہیں ان کے مشہور ۱۴ نکات کے علاوہ مندرجہ ذیل سات نکات بھی شامل ہیں۔

(۱) مسلم لیگ ایک علیحدہ سیاسی پارٹی کی حیثیت سے قایم رہے گی۔ اور وہ کانگریس میں جذب نہیں ہوگی۔

(۲) کانگریس کو مسلم عوام سے رابطہ پیدا کرنے کے پروگرام کو ترک کردینا چاہیئے

(۳) مسلم لیگ کو فرقہ معاملات میں پوری آزادی حاصل ہونا چاہیئے۔

(۴) لوکل باڈیز کے انتخاب کو جداگانہ طریق انتخاب کی بنا پر ہی جاری رکھا جانے اور اس کی جگہ مشترکہ انتخاب رائج کرنے کی کوشش نہ کی جائے

(۵) کانگریس کو سہ رنگے قومی جھنڈے اور لیگ کے جھنڈے کو برابر سمجھنا چاہیئے

اور انکو تمام مقامات پر ساتھ ساتھ لہرانا چاہیئے۔

(۶) کانگریس کو بندے ماترم کا گیت گانا بند کرنا چاہیئے۔

(۷) کانگریس کو ہندی کے حق میں پروپیگنڈا

الہ آباد میں پھر فساد شروع ہوگیا

الہ آباد ۱۱ اپریل۔ آج صبح سے یہاں پھر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان تصادم شروع ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی شخص نے محلہ اترسیا کی ایک مسجد میں سور کا گوشت پھینک دیا۔ جب سے غور سے دیکھا گیا تو وہ سور کا سر نکلا۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں بڑی سنسنی پھیل گئی۔ وہ اسے دیکھنے کے لئے بڑی تعداد میں مسجد میں جمع ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ جبوقت مسلمان وہاں جمع ہوئے تو ایک مکان سے ان پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ جس کی وجہ سے ان کے جذبات اور زیادہ بھڑک اٹھے اور اکیلے دوکانیں بند ہوگئیں اور شہر میں ویرانی کا منظر نظر آنے لگا۔ پولیس فساد کی اطلاع پاتے ہی جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور اس نے صورت حال پر قابو پالیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر کانگریسی لیڈر تو تو الی میں عوام کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور پولیس اس واقعہ کے متعلق تحقیقات کرنے میں معروف ہے۔ پولیس کا یہ خیال ہے کہ یہ اشتعال انگیزیاں کسی ایجنٹ کی کارستانی ہے جنہوں نے شر انگیز مقاصد

مہاتما جی کے نام مسٹر جناح کا خط مشترکہ وزارتوں کے قیام کی تجویز

دہلی ۱۴ اپریل۔ دہلی کے مسلم لیگی حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ سے ایک نامہ نگار نے مہاتما گاندھی کے مسٹر جناح کے خط کے متعلق جو اطلاع بھیجی ہے۔ وہ قطعی غلط ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر جناح نے اپنے جواب میں اپنے ۱۴ مطالبات کو تفصیل کے ساتھ نہیں کہا ہے بلکہ مختلف صوبجات میں فرقہ وارانہ مسئلہ کی جداگانہ نوعیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے عمدہ مشترکہ ہی قایم کرنے کی تجویز کی ہے۔ مسٹر جناح نے ہر گیارہ صوبوں میں کانگریس لیگ کو لیشن وزارتوں کے قیام کی حمایت کی ہے۔ جب تک مہاتما جی سے ان کی خط و کتابت جاری رہے گی۔ مسٹر جناح کانگریس کے خلاف کوئی بیان یا تقریر نہیں کریں گے۔

بجلی گرنے سے ۹ آدمی ہلاک

کالی کٹ۔ جنوبی کنارا میں بیلتنگڈی میں (مدراس) رات کو ساڑھے گیارہ بجے بجلی گرنے سے ۹ آدمی ہلاک ہوئے

کرنا ترک کرنا چاہیئے اور ہندی ساہتیہ سمیلن دہلی قسم کی ہندی کی دیگر انسٹی ٹیوشنوں سے اپنا تعلق قطع کرلینا چاہیئے۔ اور ہندی کے ساتھ ساتھ اردو کا بھی پروپیگنڈا کرنا چاہیئے

سیاسی قیدیوں کی رہائی کا معاملہ

کلکتہ ۱۳ اپریل۔ مہاتما گاندھی نے اس گفت و شنید کے بارے میں جو کہ نظر بندوں اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں انکے اور حکومت بنگال کے درمیان ہو رہی تھی ایک طویل بیان شایع کیا ہے جسکے دوران میں وہ فرماتے ہیں کہ گفت و شنید ہنوز ختم نہیں ہوئی ہے اور وہ حکومت بنگال کے ہوم ممبر خواجہ سر ناظم الدین کو ایک چٹھی لکھ رہے ہیں جسمیں وہ اپنی تجاویز درج کرینگے۔ مہاتما جی کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ حکومت جلد از جلد ان تجاویز پر غور کریگی اور اپنا انقطاعی فیصلہ کریگی۔ توقع کی جاتی ہے کہ

جاپان کی بحری جنگی قوت

کیا بحرالکاہل پر اس کی حکومت ہو سکتی ہے

اخبار پا یونیر نے ایک حالیہ اشاعت میں مسٹر ڈیڈلا رونی کا ایک قابل مطالعہ مضمون شایع کیا ہے۔ اس مضمون کا عنوان تھا "کیا جاپان بحرالکاہل پر حکومت کر سکتا ہے" اس مضمون کا مفید ترین ترجمہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ مضمون نگار نے لکھا ہے۔

جاپان دنیا کی سب سے کمسن بحری طاقت ہے

تعداد کے لحاظ سے نیز وزن کے لحاظ سے جاپان کا بحری جنگی بیڑا دنیا کے قوی ترین بحری جنگی بیڑوں میں تیسرے نمبر پر ہے لیکن بہت سی چیزیں ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی یہ بحری قوت حقیقی سے زیادہ محض دیکھنے کی ہے اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ جاپان دنیا کی بحری قوتوں میں سب سے زیادہ کمسن ہے بحری جنگ کے معاملہ میں نہ جاپان قدیم روایات کا حامل ہے، نہ مغربی دنیا کی پرانی بحری قوتوں مثلاً برطانیہ فرانس اور ہندرلینڈ س کی طرح بحری جنگ کا تجربہ رکھتا ہے۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ۱۸۵۴ء میں جب اس نے ایک مغربی طاقت کے ساتھ پہلا معاہدہ کیا تھا اس وقت تک جاپان ایک جاگیری ریاست تھا اس زمانہ کی جاپانی ریاست بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ ازمنہ وسطیٰ میں یورپ کے اندر قائم تھیں۔ اس زمانہ میں اس کے پاس چند بادبانی جہاز تھے اور بحری جوان تیر کمان اور لوہے کی تلواروں سے مسلح تھے۔

جاپان کا پہلا بحری جنگی بیڑا

جب جاپان نے اپنے آپکو مغربی طریقہ پر ڈھالنے کا فیصلہ کیا تو اس نے جدید قسم کا ایک بحری جنگی بیڑہ بنانے کا انتظام بھی پیش نظر رکھا لیکن اپنے ہاں ان جہازوں کا تعمیر کرنا اس کی بساط سے باہر تھا۔ لہٰذا اس نے ممالک غیر سے جنگی جہاز خریدے۔ جاپان کا اپنا بنایا ہوا جنگی جہاز ہاشی درے تھے۔ یہ ایک زرہ پوش جنگی جہاز تھا جسکی تعمیر ۱۸۹۱ء میں یوکوسوکا میں شروع ہوئی تھی۔ پھر بھی اس جہاز کے نقشے اور اسکی بہت سی مشینری باہر سے بن کر آئی تھی۔ بیرونی امداد کا یہ سلسلہ ۱۹۱۳ء تک جاری رہا اور اس سنہ میں جاپان کا آخری اہم جنگی جہاز بیرو (انگلستان) میں بننا شروع ہوا تھا اس کا وزن ستیس ہزار ٹن تھا اور اس کا نام لنگو تھا۔ اس کے بعد سے جاپان اپنی تمام ضرورتیں خود پوری کر لیتا ہے۔

روسی جنگ میں جاپانی فتح کی حقیقت

بار بار روسی جنگ میں جاپانی بحری بیڑے کی فتح کو جاپان کی بحری قوت کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے لیکن وہ جنگ (آپسوشیما کی جنگ) کسی طرح صحیح معیار نہ تھی۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ روس درجہ اول کی بحری قوت نہ تھا۔ پھر روس کے جس بیڑے کو جاپان نے تباہ کیا تھا۔ وہ بہت برا تھا۔ اچھی طرح مسلح نہ تھا۔ اور دنیا کے ۔ ہزار میل کی منزل طے کر کے بحیرہ بالٹک سے پہونچا تھا اسی کے مقابلہ پر جاپان کا بیڑا اپنا تھا۔ جہازوں کی تعداد بھی زیادہ تھی اور وہ اپنے مستقر سے قریب تھا۔ علاوہ ازیں جاپانی توپوں کی قوت روسی جہازوں کی توپوں کی قوت کے مقابلہ میں ۳۰ فیصدی کے بڑھتی ہوئی تھی۔ اور روسی جہازوں سے جاپانی جہازوں کی رفتار بھی ۴ ناٹ فی گھنٹہ کے حساب سے بڑھتی ہوئی تھی۔

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جاپان کے پاس اس وقت درجہ اول کے جتنے جنگی جہاز تھے، وہ سب برطانیہ میں بنے تھے اور جاپانیوں نے جو ہائیں چلی تھیں اپنی توپوں سے جس طرح کام لیا تھا اور نقب مار مار کر روسی جہازوں کو تباہ کرنے میں جس ہوشیاری کا ثبوت دیا تھا! اس کی داد ان برطانوی افسروں کو ملنی چاہیئے۔ جنہوں نے جاپان کے بحری افسروں کو ٹوکیو کی بحری اکاڈمی میں تربیت دی تھی۔

جنگ روس کے بعد جاپان کی بدحالی

۱۹۰۵ء کی جنگ میں جاپان نے فتح تو حاصل کر لی تھی۔ لیکن وہ اسقدر بدحال ہو گیا تھا کہ اپنے قلیل بحری نقصانات کی تلافی کرنا اس کے لئے دوبھر تھا چنانچہ اس نے اپنے بیڑے کو ان روسی جہازوں سے پورا کیا تھا جو اس نے بندرگاہ آرتھر میں روس سے چھینے تھے۔ جنگ روس کے بعد دس برس تک جاپان کے بیڑے نے اس قدر کم ترقی کی کہ جنگ عظیم کے دوران میں جاپان کے جنگی جہازوں نے جرمنی اور اس کے حلیفوں کے خلاف بحری جنگ میں کوئی قابل ذکر حق ادا نہیں کیا تھا۔

جاپان کی بحری قوت کا عروج

۱۹۱۶ء میں جب جنگ عظیم کا نتیجہ ہنوز معلق نظر آتا تھا، اس وقت جاپان نے خود اپنے کارخانوں میں ایک بالکل نیا بحری جنگی بیڑا بنانے کا فیصلہ کیا، جاپان کی تجویز تھی کہ اس کا نیا بیڑا ایسا قوی ہو کہ کوئی غیر ملکی طاقت جاپانی سمندروں میں اس کے بیڑے سے قوی تر بیڑا مجتمع نہ ہو سکے اگرچہ اس کے جلکر واشنگٹن کے بحری معاہدہ ۱۹۲۲ء اور اس کے بعد لنڈن کے بحری معاہدہ ۱۹۳۰ء نے جاپان کے بحری حوصلوں کو بے بہ پے ردہم کر دیا۔ تاہم اس وقت جاپان کے پاس ایک ایسا بارعب بیڑا موجود ہے جس کے برابر ایشیائی سمندروں میں کوئی دوسرا بحری جنگی بیڑا نہیں ہے۔

جاپان کا موجودہ بیڑا

جاپان کا موجودہ بیڑا حسب ذیل جہازوں پر مشتمل ہے (۹) بڑے جنگی جہاز (۲۷) زرہ پوش جنگی جہاز (۱۱۲) تباہ کن جنگی جہاز (۵) طیارہ بردار جہاز (جنپر چار سو طیارے چلتے ہیں) (۶۰) آبدوزیں (۲۰) سرنگیں بچھانے والے جہاز اور ان کے علاوہ معمولی امدادی جہاز جو ایک جدید بیڑے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

اس کے بعد مضمون نگار نے جاپان کے جنگی جہازوں کی ساخت پر اعتراض کیا ہے کہ انکو آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے وہ توازن کے لحاظ سے ناقص ہیں اور بحیثیت مجموعی اس کی جنگی استعداد کسی اول درجہ کے بیڑے کے مقابلہ میں بہت مشتبہ ہے۔

ٹیونس میں حکومت فرانس کے خلاف زبردست مظاہرے

ٹیونس ۱۰ اپریل۔ ٹیونس کی نشنلسٹ پارٹی نے جمعہ کے دن فرانس کے خلاف مظاہروں کا حکم دیا تھا۔ ان مظاہروں کے بعد ہفتہ کے دن شدید فساد ہوا۔ جس میں متعدد آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ عربوں نے حملہ کر کے زوآروں (؟) پر حملہ کر کے بری طرح زخمی کیا۔ ٹراموں پر پتھر برسائے اور برانچ پوسٹ آفس کو لوٹ لیا۔ جو مسلح پولیس اور فوج شورش کو فرو کرنے کے لئے طلب کی گئی تھی۔ اس پر عربوں نے حملہ کیا۔ اندرون ملک سے آنے والی تمام سڑکیں عربوں پر بند ہیں نشنلسٹ لیڈر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اور تمام شہر میں مسلح پولیس تعینات ہے۔ تازہ ترین تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ فساد میں ایک فوجی پولیس کا جوان اور ۶ عرب مارے گئے اور دس زوادا اور چالیس مظاہرین زخمی ہوئے۔ فساد کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ نشنلسٹ لیڈر علی بلہانی گرفتار کئے گئے تھے اور عرب انکی رہائی کا مطالبہ کر رہے تھے۔

مسز وجے لکشمی پنڈت کا پیغام

دہلی ۱۰ اپریل۔ آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ یوپی گورنمنٹ نے دہلی کی پہلی صوبہ کانگریس سوشلسٹ کانفرنس کے اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔

"میں چاہتی ہوں کہ کانفرنس کا اجلاس کامیاب ہو۔ مجھے امید ہے کہ کانفرنس کے اجلاس میں محض رزولیوشن ہی پاس نہیں کئے جائیں گے آج ہمیں سب سے زیادہ اتحاد اور اپنی مشکلات کے صحیح احساس کی ضرورت ہے ایسی کانفرنسوں کا یہ فرض ہے کہ ان تمام عناصر کو منظم کریں جو نہ صرف اس ملک کی سیاسی آزادی کے خواہاں ہیں بلکہ ہمیں ہر قسم کی غیر منصفانہ غلامی سے نجات دلانے کی خواہشمند ہیں اور ہماری ترقی کے راستہ میں سد راہ ہیں مجھے اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ آپ کا صوبہ صحیح رہنمائی کرے گا۔

ایگزیکٹو کو جوڈیشل محکمہ سے علیحدہ کیا جائیگا

پٹنہ ۷ اپریل۔ حکومت بہار نے ایک کمیٹی منظور کی ہے جو ایگزیکٹو محکمہ کو جوڈیشل محکمہ سے علیحدہ کرنے کے مسئلہ پر غور کریگی مسٹر بلدیو سہائے ایڈوکیٹ جنرل بہار اس کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔

حیدرآباد میں ایک سو اشخاص کی سزایابی

حیدرآباد دکن ۱۰ اپریل۔ حیدرآباد میں حالات پر مکمل طور سے قابو پا لیا گیا ہے اور مزید کسی حادثہ کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ تمام بازار بھی کھل گئے ہیں۔ دفعہ ۱۴۵ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں کئی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں ہیں۔ تقریباً ایک سو اشخاص ایک ہفتہ سے لے کر ایک ماہ تک کی سزائیں دی گئیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دو اشخاص کو یاقوت پورہ کے ہنگامے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔



THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق ... مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تمہارے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے ...

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۷

ادبیات

دمدار ستارہ کا پیام انقلاب

بنگال کے مشہور انقلابی شاعر نذرالاسلام کی ایک طویل نظم کا منظوم ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جو جناب نسیم کی کاوش فکر کا نتیجہ ہے۔

میں ہر اک دور میں آتا ہوں پیغام قضا لیکر — میں ہر اک عہد میں آتا ہوں پیغام بلا لیکر
میں ہر اک عصر میں تکمیل محشر بنکے آتا ہوں — میں اپنے ساتھ اک طغیان آتش خیز لاتا ہوں
تباہی کا ستارہ ہوں میں اک سوز قیامت ہوں — میں قاصد اہرمن کا ہوں پیام موت و آفت ہوں
جبیں میری منور ہے جہنم کے شراروں سے — خراج آتشیں لیتا ہوں بجلی سے ستاروں سے
میں وہ شعلہ ہوں جو پلتا ہے مظلوموں کی آہوں میں — میں وہ بجلی ہوں جو پوشیدہ رہتی ہے گناہوں میں
جہنم کے مغنی کا سرود آتشیں ہوں میں — بھرا ہے زہر مجھ میں موت کا سوز آفریں ہوں میں
مرے سینے میں سوتی ہے تباہی بددعاؤں کی — مری آنکھوں میں رقصاں ہے سیاہی بددعاؤں کا
وہ آواز فغاں ہوں میں جو گاہے قلب ویراں سے — ابھرتی ہے حکایت ہائے جور نوع انساں سے
میں بنکر داغ رہتا ہوں غم گیتی کے سینے میں — کہ جیسے پھول لالے کا ہو صحرا کے سفینے میں
سراپا بددعا ہوں میں جہاں کو پھونک ڈالونگا — جو میرے راستے میں پڑ گیا میں اس کو کھالونگا
مری سانسوں میں پھنکاریں بھری ہیں اژدہاؤں کی — مری آنکھوں میں روحیں مسکراتی ہیں وباؤں کی
تڑپ بجلی کی، بادل کی گرج - طوفاں سمندر کا — مری کرنوں میں ہے لرزاں مرے شعلوں سے ہے پیدا
لئے پھرتا ہوں جھنڈا میں تباہی کا خلاؤں میں — میں بربادی کے نوحوں کو سموتا ہوں ہواؤں میں
میں اذن اب دے رہا ہوں اپنے آتشناک تیروں کو — تباہی کا سبق دیتا ہوں ان بیباک تیروں کو
اجل کے پھر دہما کے لو سنو میری صداؤں میں — وہ دیکھو تیرتی ہیں موت کی چیخیں فضاؤں میں
وہ میں نے دُم کی مشعل سے لگادی آگ دنیا میں — وہ شعلے گا رہے ہیں موت کا پھر راگ دنیا میں
افق پر سرخیاں چھانے لگیں خون جہنم کی — وہ سانسیں رک چلیں پھر محفل خورشید و انجم کی
یہ آگ اور خوں کا کھیل اس سے بھی پہلے میں کھیلا ہوں — مری موج نفس طوفاں کا محشر خیز ریلا ہوں
بھنور کا جوش، غصہ رعد کا میرے خیالوں میں — فلک کی بجلیاں گوندھی گئی ہیں میرے بالوں میں
مری ہیبت ہے جلوہ قدس کے بالا نشینوں کا — الٹ دیتا ہوں تختہ آسمانوں کا زمینوں کا
میں کیا ہوں کچھ نہ پوچھو مجھ بلائے ناگہانی کی — قلم سے موت کے لکھتا ہوں سرخی زندگانی کی
مری رگ رگ میں وہ سیال آتش دوڑی پھرتی ہے — جو زہریلے لبوں سے آگ بن بن کر ٹپکتی ہے
اس مے کے نشے میں لڑکھڑاتا جھومتا گاتا — میں اس راہ فنا کے دامنوں سے ہوں گذر جاتا
گناہوں کی شر انگیزی ڈرا سکتی نہیں مجھکو — کوئی شے اپنے مرکز سے ہلا سکتی نہیں مجھکو
مرے دہشت فزا گیتوں میں شعلوں کی ہے طغیانی — میں ہوں تند خراباتی مرے ہیں گیت بھی وحشی
سمندر کا خروش تند میرے شور کے آگے — ہوائے تند دیو ہیبت میں جیسے گیت بھونروں کے
تباہی کے پریشاں خواب جو قوموں نے دیکھے ہیں — مری آتش فگن زلفوں کے ہیبتناک سائے ہیں
یتیموں کی قیامت سوز فریادیں بھی پلتی ہیں — ابھی تک میرے بالوں میں تڑپتی ہیں مچلتی ہیں
کسی دن یہ طلسم ہستی انساں توڑ دیں گی — یہ سحر سامری کو بھی جگائے بن نہ چھوڑیں گی
تباہی کا ستارہ ہوں میں اک سوز قیامت ہوں — میں قاصد اہرمن کا ہوں پیام موت و آفت ہوں

مجھے افلاک پر قدسی نقیب شر کہتے ہیں
میں ہر اک دور میں آتا ہوں پیام قضا لیکر

دنیائے اسلام

فلسطین کے لئے برطانیہ کا دوسرا کمیشن

بیت المقدس ۱۲ر مارچ - الجنۃ العربیۃ العلیاء نے مندرجہ ذیل بیان بذریعہ اخبارات تمام دنیا کے نام شائع کیا ہے۔

الجنۃ العربیۃ العلیاء کو معلوم ہوا کہ حکومت برطانیہ نے ایک دوسرا فنی کمیشن مقرر کیا ہے کہ تقسیم کی تجویز کو بروئے کار لانے کے لئے ابتدائی کام انجام دے اور ان مسائل پر غور کرے جن کا تصفیہ تقسیم کی تجویز کو بروئے کار لانے سے پہلے ضروری ہے۔

کیونکہ یہ تمام کوششیں صرف اس بنیاد پر ہیں کہ فلسطین کو تقسیم کر دیا جائے اور تمام عربوں نے بلکہ دنیا کے تمام انصاف پسندوں نے انفرادی - اجتماعی یا حکومتی طور پر اس تقسیم سے اپنی نارضامندی اور ناپسندیدگی کا اظہار کر دیا ہے۔ نیز یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ فلسطین عربی ملک ہے - عربوں کا ہے۔ ماضی میں ہمیشہ عربوں کا رہا ہے۔ اس لئے عربوں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ مستقبل میں بھی اسے ہمیشہ عربی ہی رکھیں گے۔

فلسطین کا حل اس طرح کہ اس کا کوئی حصہ غصب کر کے دوسرے بیرونی دخل اندازوں کو دیدیا جائے، ناممکن اور بالکل ناممکن ہے۔ عرب کوئی عرب، مسلمان کوئی مسلمان اور دنیا کا کوئی انصاف پرور اسے برداشت نہیں کر سکتا جس کو یہودیوں سے بڑی محبت ہو وہ اپنا مال ان کو عطا کرے اور اپنے ملک کا ٹکڑا ان کو ہبہ کر دے۔

اس کمیشن اور اس کا عمل ہمارے مقاصد کے بالکل خلاف ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی عرب کسی طور پر اس کمیشن سے اشتراک عمل نہ کرے اس کا مکمل مقاطعہ کیا جائے گا۔ فلسطین اور ساری دنیا میں جہاں مسلمان یا عرب بستے ہوں۔

مسئلہ فلسطین کے متعلق سر آغا خاں کے صاحبزادہ کے خیالات

لندن ۱۷ر مارچ - جریدۃ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ مشہور اسمعیلی پیشوا رفعت مآب سر آغا خاں کے صاحبزادہ سید سردار علی خاں نے اخبار مانچسٹر گارڈین کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ:-

انگریزوں کو غالباً یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہندوستانی مسلمان صرف ہندوستان کے بہتر بنانے کے لئے بے چین نہیں بلکہ وہ دنیا کے دوسرے مسلمانوں اور خصوصاً فلسطین کا معاملہ ان کے نزدیک بہت اہم معاملہ ہے اور ہندوستانی مسلمان ضروری سمجھتے ہیں کہ فلسطین کا مستقبل فلسطین کے لئے مفید اور اچھا ہو۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کو اطمینان ہے کہ مسئلہ فلسطین کو اگر اسی طرح چھوڑ دیا جائے تو آہستہ آہستہ خود بخود یہ ہنگامہ ختم ہو جائیگے میں انگلستان کے اس اطمینان کو سخت خطرہ سے دیکھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عالمگیر اخوت اسلامی کے مضبوط رشتے اور ہندوستانی مسلمانوں کی اہمیت کو مستقبل قریب میں انگریز ماننے پر مجبور ہوں گے۔

ایک جدید ہندوستانی وفد کا فلسطین بھیجا جانا ضروری ہے تاکہ یہودیوں اور مسلمانوں کے مابین مابہ النزاع مسئلہ کو انگلستانی نقطۂ نظر سے حل کرنے کی کوشش کرے اور اعتماد عام کی فضا پیدا ہو جائے۔

بعض ارباب سیاست جیسے سر آغا خاں نے اس کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی میں امید کرتا ہوں کہ اس ضروری کام میں آئندہ اور تاخیر سے کام نہ لیا جائے گا۔

مسجد ٹوکیو کا افتتاح

قاہرہ ۱۸ر مارچ - حکومت مصریہ کے پاس حکومت جاپان نے ایک یادداشت روانہ کی ہے جس میں مرقوم ہے کہ حکومت جاپان کو بڑی مسرت ہوگی اگر ۱۲ر مئی کو افتتاح کی جانے والی مسجد ٹوکیو کی رسم افتتاح ادا کرنے کے لئے جلالۃ الملک بادشاہ مصر اپنی طرف سے کوئی نمائندہ روانہ فرمائیں اس یادداشت میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ دار السلطنت جاپان میں یہ رسم افتتاح اسلامی نقطۂ نظر سے بہت ہی اہم رسم ہوگی - اور مصر کو دنیائے اسلام میں ایک اہم حیثیت حاصل ہے۔ اسلئے حکومت جاپان شاہ مصر سے درخواست کرتی ہے کہ اپنا کوئی نمائندہ ضرور مقرر فرمائیں۔

یہ درخواست جلالۃ الملک شاہ مصر کے حضور پیش کی گئی تو بادشاہ نے حکم دیا کہ عبدالوہاب داؤد بک وزیر مفوض مصر مقیم جاپان اس مسجد کی رسم افتتاح شاہ مصر کے نائب ہونے کی حیثیت سے انجام دیں۔

حجاز میں پٹرول کے چشمے

قاہرہ - جریدۃ الاہرام نے اپنے نامہ نگار خصوصی مقیم جدہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس وقت ایک انگریزی امریکن کمپنی دو سال سے علاقہ "الحساء" سواحل خلیج فارس میں پٹرول کے چشمول کی تلاش میں ہے۔ پچھلے ماہ تک کمپنی مذکور نے ۶ کنوئیں کھودے لیکن یہ تمام کنوئیں کمپنی کی نظر میں ناکارہ اور غیر مفید تھے کیونکہ ان میں سے کوئی کنواں بھی دو سو ڈبے یومیہ کی مقدار میں پٹرول نہیں دے سکتا تھا بلکہ اس سے کہیں کم مقدار ان کنوؤں سے برآمد ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔ اب کمپنی نے اپنی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں ایک ساتواں کنواں کھودا ہے۔ اس سے پٹرول کی بہت بڑی مقدار برآمد ہوگی بلکہ اسقدر پٹرول اس کنوئیں سے برآمد ہوگا کہ اب تک کسی کنوئیں سے برآمد نہیں ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۷

انسداد رشوت ستانی کمیٹی کی سفارشات

حکومت یو۔پی نے رشوت ستانی کی جانب بھی توجہ دیکر کنور سر مہاراج سنگھ کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اپنا کام ختم کرکے اپنی رپورٹ پیش کردی ہے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ رشوت ستانی کی لعنت تمام محکموں اور لوکل باڈیز میں بھی موجود ہے۔

رشوت ستانی کا سُراغ لگانے کے لئے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ بددیانت افسران کی تحقیقات کرنے کے لئے ضلع وار کمیٹیاں بنائی جاویں جنمیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بار ایسوسی ایشن کے دو ممبران میونسپلٹی کا ایک ممبر اور یو۔پی لیجس لیچر کے تمام مقامی ممبران اسکے ممبر ہوں۔

ایک اور اہم یہ تجویز کی گئی ہے کہ لوکل باڈیز کو انسداد رشوت ستانی کی کمیٹیوں کی سرگرمیوں میں لایا جائے اور سرکاری ملازموں کے متعلق جو قواعد بنائے جاویں ان کا اعلان لوکل باڈیز کے ملازموں پر بھی ہو۔

مزید سفارش کی گئی ہے کہ بلا کسی قسم کی مزید تاخیر کے تمام سرکاری ملازموں کے کیرکٹر رجسٹر کا معائنہ کیا جائے اور اُن افسروں کے جنکے خلاف گذشتہ چھ سال میں اعلیٰ افسروں نے تین دفعہ رشوت لینے کی رپورٹ کی ہو۔ خاص خاص باتیں ثابت کرنے کی ضرورت محسوس کئے بغیر انکو فوراً نکال دیا جائے اُن افسروں کو جن کو کام کرتے ہوئے ۱۵ سال ہوگئے ہوں اور اس دوران میں ان کی دیانتداری کا ریکارڈ ٹھیک نہ ہو لازمی طور پر انکو ریٹائرڈ کردیا جائے۔

تحقیقات میں اگر ضرورت محسوس کی جائے تو سول جج کے مرتبہ کے جوڈیشل افسران کو محکمانہ افسران کے ساتھ وابستہ کردیا جائے اور اس شہادت کا معیار قانونی عدالت جب اونچا ہونا ضروری نہیں اور اگر کسی شخص کو رشوت ستانی کے الزام میں بری کردیا جائے تو یہ ضروری نہیں کہ سرکاری ملازمت پر اُسے بحال کردیا جائے۔

اس بات کی بالکل ممانعت کردی جائے کہ تمام سرکاری افسران اور انکے ماتحت قطعاً کسی شخص سے ڈالی یا شادی وغیرہ کے تحفے نہ لیں۔

نیز کیمپوں کی سجاوٹ شکار اور ایسی تفریحات میں جس پر زیادہ خرچہ ہو مدعو کرنے کی اجازت نہ دی جائے لیکن اس کا اطلاق لوکل باڈیز پر نہ ہوگا اور تمام گزیٹیڈ افسران کو پرائیوٹ اشخاص یا اپنے ماتحتوں کی موٹریں وغیرہ استعمال کرنے یار کھنے کی اجازت نہ دی جائے۔

نیز کرایہ پر چلنے والی گاڑیوں میں سرکاری ملازموں کو بلا کچھ ادا کئے سفر کرنے کی ممانعت کردی جاوے۔

رپورٹ میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ:۔ جب کسی سرکاری ملازم کو مقرر کیا جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ ملازمت کے وقت اپنی اور اپنے خاص عزیزوں کی منقولہ و غیر منقولہ ملکیت کی صحیح فہرست اپنے اعلیٰ افسران کو مہیا کردے۔ نیز بعد میں اس کے پاس جو سامان آئے اس سے بھی وہ اپنے اعلیٰ افسران کو اطلاع دیدے۔ ملازمان کو ہر سال دیانتداری کا سارٹیفکیٹ دیا جائے۔

کسی سرکاری ملازم کو جب تک اس کی دیانتداری کے ریکارڈ بے داغ نہ ہوں اسکو کوئی امتیازی درجہ نہ دیا جائے سفارشوں کی ممانعت کردی جاوے اعلیٰ افسروں کے معائنوں کو وقتاً فوقتاً ان کے کیرکٹر رول میں درج کردیا جاوے اور اگر وہ معائنہ نہ کریں تو بھی تو اس کا اندراج ضروری ہے۔

کمیٹی کی رائے میں رشوت ستانی کی جو وجوہات ہوسکتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔
رشوت دینے والے کی طرف سے اپنے میں پس وپیش رائے عامہ کی عدم موجودگی افسران اعلیٰ کی طرف سے قریبی دیکھ بھال میں کوتاہی۔
محکمہ تحقیقات میں اونچے معیار کی ضرورت اور کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازموں کی کثیر تعداد کی موجودگی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ سابقہ حکومت نے جو ہدایات جاری کی تھیں۔ ان پر بہت کم عمل کیا گیا اور ان کے ساتھ مناسب تعاون نہیں کیا گیا کمیٹی کی رائے میں رشوت ستانی دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز مفید ثابت ہونگی۔

رشوت لینے کے موقعوں میں کمی اور ایسی باتوں کو جو بظاہر اچھی معلوم ہوں لیکن بعد میں ان کے خراب نتائج برآمد ہونے کا اندیشہ ہو فوراً روک دیا جائے۔

کمیٹی نے رشوت ستانی کے انسداد کے لئے جو سفارشات کی ہیں وہ بڑی حد تک درست اور ٹھیک ہیں ہم کو امید ہے کہ حکومت اس سفارشات کو فوراً منظور کرکے اس پر فوراً عملدرآمد کرنے کی ہدایات جاری کردے گی۔

چونکہ تقریباً سارے محکموں میں اسوقت رشوت ستانی کا بازار گرم ہے اسلئے اسکی اشد ضرورت ہے کہ پراونشل سی۔آئی۔ڈی۔ سی مقرر کی جائے جو خفیہ طور پر رشوت ستانی کی تحقیقات کرے ورنہ کھلم کھلا رشوت ستانی کا پتہ لگنا بہت دشوار ہے بہت سے ایسے مواقعات آتے ہیں کہ عملہ کے لوگ دفتروں کے مکانات میں رشوت لے لیتے ہیں اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح کسی وقت میں پولیٹکل لیڈروں کے پیچھے سی آئی ڈی لگائی جاتی تھی۔ اسی طرح ان اشخاص کے اوپر سی۔ آئی۔ ڈی۔ تعینات کردی جاوے جو کسی نہ کسی صورت میں رشوت لینے کے الزام میں بدنام ہیں۔ ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ جب وقت تک پبلک امداد نہ کرے حقیقی معنوں میں رشوت ستانی کا انسداد دشوار ہے اس لئے پبلک کا یہ اخلاقی فرض ہے وہ اس لعنت کو دور کرنے کے لئے حکام کی امداد کرے اور اس کے سامنے جو اس قسم کے واقعات پیش آئیں تو وہ کسی نہ کسی طرح اس کا علم حکام متعلقہ کو کردیں۔

ہر حال حکومت پبلک دونوں کے تعاون سے یہ بہت جلد ہوسکتی ہے۔

لوکل بورڈوں کی اصلاح

یو۔پی گورنمنٹ نے لوکل بورڈوں یعنی میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی اصلاحات پر غور کرنے کے لئے۔ ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی اس نے غور و خوض کرنے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کردی ہے، کمیٹی کی رائے ہے کہ سارے دیہاتی حلقوں میں بھی مقامی سلف گورنمنٹ کی سہولتیں پیدا کردی جاویں اور یا میونسپلٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کے علاوہ ساری دیہاتی حلقوں کو مواضعات کی پنچائتوں میں تقسیم کردیا جاوے۔

نوٹیفائڈ ایریا کمیٹیں توڑ دیئے جاویں اور نامزدگی کی رسم بند کردی جاوے عورتوں اور ہریجنوں کے لئے جگہیں محفوظ کی جاویں۔ ہر بالغ کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہونا چاہیئے اور پارٹی لائن پر انتخاب جاری کیا جاوے۔

اگر مسلمان ممبران کی کثرت آرا مخلوط انتخاب پر راضی ہو تو مخلوط انتخاب بورڈوں میں جاری کیا جاوے۔

ہر بیس سال کا شخص بالغ سمجھا جائیگا چیرمینی کے امیدوار کی عمر ۱۵ سال سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

آنریری مجسٹریٹ حضرات بورڈوں کے ممبر نہیں ہوسکیں گے چیرمینی کا پہلی بار انتخاب عام انتخاب کے ذریعہ کیا جائے گا۔ یعنی چیرمین کا انتخاب ممبران بورڈ کے بجائے عام شہر میں انتخاب کریں گے۔

ایک لوکل سلف گورنمنٹ بورڈ قایم کیا جائے گا جسکے ماتحت بااختیار انسپکٹر رکھے جاویں گے۔

بورڈوں کے ماتحت مقامی پولیس فورس قایم کی جائے گی۔ امپرومنٹ ٹرسٹ بورڈوں میں ملادیئے جاوینگے۔

کل صوبہ میں دیسی زبانوں کی تعلیم کے لئے ایک مرکزی تعلیمی بورڈ قایم کیا جائے گا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے صداقت کے گزشتہ پرچوں میں لوکل بورڈوں کی اصلاح کے سلسلہ میں جو آرٹیکل لکھے تھے تقریباً انہی بنیاد پر اصلاحی کمیٹی نے لوکل بورڈوں میں اصلاحات کی سفارش کی ہے۔

لوکل سلف گورنمنٹ بورڈ۔ انسپکٹران لوکل بورڈوں کے ملازمان کے لئے علیحدہ انسپکٹی ٹیوشن ہر بالغ کو ووٹ دینے کا حق یہ سب چیزیں نہایت ضروری ہیں اور بلا اس کے خاطر خواہ اصلاح نہیں ہوسکتی۔

ملازمان لوکل بورڈس کی سروس بھی پراونشل ہونا چاہیئے بلا اس کے ملازمان خاطر خواہ کام نہیں کرسکتے علاوہ اس کے ملازمان کے تقرر و برخاست کی آخری منظوری بھی بورڈ یا حکومت کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اصلاحی کمیٹی کی رپورٹ کو فوراً منظور کرکے اس پر عملدرآمد شروع کردے۔

آنریری مجسٹریٹیان

کہا جاتا ہے کہ ۱۲۰ اشخاص نے آنریری مجسٹریٹی کے لئے درخواست دی

آئینہ کانپور

انسداد سل ودق کیلئے جدوجہد

دق وسل جیسے منحوس اور تکلیف دہ مرض کا زور ہندوستان میں ابتری کے ساتھ بڑھ رہا ہے اس منحوس مرض کی شکار زیادہ تر ہندوستان کی بے زبان جماعت یعنی عورتیں ہوتی ہیں۔ یہ وہ منحوس مرض ہے کہ جس خاندان میں اس کا گذر ہوجاتا ہے اُسکی کئی پشتوں کو تباہ وبرباد کردیتا ہے۔ آپ کو لاکھوں خاندان ایسے ملیں گے کہ جو اس موذی مرض کے شکار ہوچکے ہیں اور جن کی حالت زار سے کوئی انسان بلامتاثر ہوئے نہیں رہ سکتا۔

محبان وطن اور حکومت ہند دونوں اس موذی مرض کے انسداد کی تدابیر پر غور کرتے رہے، مگر وقت مقررہ سے پیشتر کوئی کام انجام نہیں پاتا۔

آنجہانی ہز مجسٹی جارج پنجم ایک ہمدرد بنی نوع انسان شہنشاہ تھے انکی یادگار بھی ایسی ہی قائم ہونا چاہیے تھی کہ جس سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہونچے۔ چنانچہ حکومت ہند نے اس موقع سے پورا فائدہ اُٹھایا اور مدتوں کی سوچی ہوئی اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کردی اور کنگ ایمپرر انٹی۔ ٹیوبر۔ کلوسس فنڈ" یعنی سل ودق کے انسداد کا فنڈ قائم کردیا۔

ہز ایکسلنسی لیڈی لنلتھگو جو کہ ایک ہمدرد بنی نوع انسان خاتون ہیں اُنھوں نے بنفس نفیس اس فنڈ میں چندہ دینے کی ہندوستانیوں سے زوردار اپیل کی۔

ہمارے صوبہ کے ہر دلعزیز گورنر سر ہیری ہیگ نے بھی اہل صوبہ سے زوردار الفاظ میں فنڈ میں چندہ دینے اور ہر قسم کی امداد دینے کی اپیل کی۔ چنانچہ ہر ضلع میں سل ودق کے انسداد کی کمیٹیاں بنادی گئیں تاکہ وہ ہر ضلع میں اس منحوس اور موذی مرض کے انسداد کی تدابیر سوچیں اور اس فنڈ کے لئے چندہ جمع کریں۔

ہمارے ضلع میں بھی مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک کمیٹی بنادی ہے جسکے انچارج مسٹر کرکسل اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں۔

اسی سلسلے میں ۱۶ اپریل کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کے بنگلہ پر مقامی اخبارات کے اڈیٹر صاحبان کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں سل ودق کے انسداد کی تدابیر اور فنڈ کو تقویت دینے کی تدابیر پر غور وخوض کیا گیا۔

اس فنڈ میں اس وقت تک جن حضرات نے حصہ لیا ہے انکے نام ہم نہایت خوشی کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

۱۔ مسٹر ہارسمین	۵ ہزار روپیہ
۲۔ گنیش فلاور ملز	ایک ہزار "
۳۔ سودیشی کاٹن ملس	۵ سو روپیہ
۴۔ انڈین تاربین اینڈ ارسن کمپنی	۵ سو "
۵۔ مسرس میوہ تھس لمیٹیڈ	۵ سو "
۶۔ رائے بہادر بابو کرماجیت سنگھ	۲۵۰ "
۷۔ مسٹر دولت چند بھنڈاری	۲۰۱ "
۸۔ مسٹر متھرا پرشاد منالال	۲۰۰ "
۹ مسرس نہالچند ملدیو سہائے	۲۰۰ "
۱۰۔ رائے بہادر لالہ رگھبر دیال	۲۰۰ "
۱۱۔ ایل۔ اودون (سی۔ آئی۔ ای آئی سی۔ ایس)	۲۰۰ "
۱۲۔ مسٹر آر کھرے	۱۵۱ "
۱۳۔ مسٹر ادہیون	۱۵۰ "
۱۴۔ مسرس برڈ کمپنی	۱۵۰ "
۱۵۔ مسٹر جے۔ ایم۔ لودن	۱۵۰ "
۱۶۔ این ایچ۔ سوئیس اینڈ کو	۱۰۱ "
۱۷۔ لالہ تلسی رام (مسرس نہالچند ملدیو سہائے)	۱۰۰ "
۱۸۔ مسٹر ڈبلیو۔ سی۔ نرونا	۱۰۰ "
۱۹۔ مسٹر وحید احمد	۱۰۰ "
۲۰۔ پنڈت سورج پرشاد منیلے	۵۰ "

اس فہرست پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر نے ابھی مجموعی حیثیت سے اس ضروری اور کار خیر کی فنڈ میں اب تک کوئی خاص حصہ نہیں لیا کیونکہ شہر کے تقریباً اکثر مالدار اور صاحب ثروت حضرات کے نام نامی اس فہرست میں نظر نہیں آرہے ہیں۔

ہم بنی نوع انسان کی ہمدردی کا واسطہ دلاتے ہوئے اہل شہر کو اس طرف متوجہ کرتے ہوئے یہ عرض کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ دین ودنیا دونوں میں ثواب حاصل کرنے کا موقع اس سے بہتر کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔

سل ودق جیسے منحوس اور موذی مرض کی کارفرمائیوں سے تقریباً ہر شخص واقف ہے اور ہر شخص کی یہ دلی خواہش ہے کہ اس موذی مرض سے جسقدر جلد ممکن ہو ہندوستان کو نجات ملے۔

ہمارا خیال ہے کہ نہ صرف بنی نوع انسانی ہمدردی بلکہ ہر مذہب وملت کی رو سے ہر شخص پر یہ فرض اور واجب ہے کہ وہ اپنی دولت سے غریب بیماروں کو نجات دلانے کی انتہائی کوشش کرے۔

کانپور کے باشندوں کے دلوں سے مسٹر ہارسمین کا اسم گرامی کبھی فراموش نہیں ہوسکتا اور وہ اسی نیک اور فرشتہ خصلت خاندان کو ہمیشہ عزت ووقار کی نظروں سے دیکھتے رہیں گے۔ کیونکہ اُنھوں نے اپنی دولت کو مذہب قومیت اور وطنیت سے بالاتر ہوکر ہمدرد بنی نوع انسان کی خاطر وقف کر رکھا ہے حال ہی میں اُنھوں نے ۳ لاکھ روپیہ کے ساندار عطیہ سے ایک عظیم الشان اسپتال تعمیر کرایا ہے جسکی اہل کانپور کو اشد ضرورت تھی۔

اس سل ودق کے فنڈ میں بھی پانچ ہزار روپیہ کا شاندار عطیہ اُنھوں نے دیا ہے جس سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوتی ہے کہ اُنھوں نے اپنی دولت کا صحیح مصرف یہی خیال کیا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے امداد میں صرف ہو۔ اس فرشتہ طینت خاندان کی جسقدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

ہم کانپور کے دوسرے بڑے بڑے تاجروں اور صاحب ثروت حضرات کی خدمت میں بہ ادب یہ استدعا کرینگے کہ وہ بھی مسٹر ہارسمین کے نقش قدم پر چلکر دوسروں کے دلوں میں اپنی جگہ حاصل کریں۔

بہر حال ہمکو پوری اُمید ہے کہ ہمارے شہر کے تاجران رئیس اور صاحب ثروت نیک دل حضرات اس کار خیر اور ضروری فنڈ میں اپنے شایان شان حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کرنے کی پوری کوشش کرکے اپنے ضلع کی عزت ووقار کو بھی دوبالا کرینگے۔

کانگریس کا الکشن

۲۸ اپریل کو ضلع کانگریس کمیٹی سٹی کانگریس کمیٹی اور منڈل کانگریس کمیٹیوں کے انتخابات کے لئے نامزدگی ہوگی۔ یہ نامزدگیاں شہر کانگریس کمیٹی کے دفتر تلک ہال میں صبح ۸ بجے سے ۴ بجے شام تک ہونگی نامزدگی کا پرچہ ایک پیسہ فی پرچہ کے حساب سے شہر کانگریس کمیٹی کے دفتر سے مل سکے گا۔

۲۵ اپریل کو نامزدگیوں کے پرچوں کی فہرست عذرداریوں کیلئے مانگ دیجائیگی اور ۲۷ اپریل ۱۹۳۸ء کو تمام اعتراضات طے ہوجاوینگے۔ الکشن ۸ مئی ۱۹۳۸ء کو ہوگا۔

انجمن طبیہ کا جلسہ

انجمن طبیہ کانپور کا ایک اہم اور بہت ضروری جلسہ بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۳۸ء کو بروز یکشنبہ بمقام دواخانہ جناب مولوی حکیم سید سکندر شاہ صاحب بوقت ٹھیک ۴ بجے شام منعقد ہونا قرار پایا ہے امید ہے کہ کانپور کے تمام اطبا حضرات ہمدردی فن کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی شرکت سے جلسہ کو کامیاب بنائیں گے۔ ایجنڈا اور فہرست تمام حضرات کے پاس گشت کرائی جارہی ہے اگر کسی صاحب کے پاس وقت کی کمی کی وجہ سے نہ پہونچ سکے تو معاف فرماتے ہوئے اس اعلان عام کو کافی سمجھتے ہوئے اپنی شرکت سے سرفراز فرمائینگے۔
خادم الاطبا حکیم محمود علی خادم انجمن طبیہ کانپور

سبد گل

سر سکندر حیات خاں قسمت کے بڑے دھنی نکلے، مسلم لیگ کے اسپیشل اجلاس واقع کلکتہ سے بھی شہید گنج کے متعلق ان کی منشا کے مطابق ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

کہتے ہیں کہ میلہ کمبھ میں آگ لگی تو پولیس نے سیوا سمتی کے والنٹیر لوٹنا پیٹنا شروع کر دیا۔ غالباً اسلئے کہ انہوں نے ایک ادھ سے زیادہ فائر بریگیڈ کا انتظام کیوں نہیں کیا۔

آجکل آنریری مجسٹریٹوں کے تقرر کا مسئلہ بہت زور باندھے ہوئے ہے اور اس دوڑ میں کانگریس والے بھی شریک ہیں۔
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

بمبئی میں چند شرابی جواکھیں رہتے تھے ان میں سے کچھ ہندو تھے اور کچھ مسلمان کھیلتے کھیلتے ان میں جھگڑا ہو گیا اور یہ جھگڑا فرقہ وارانہ بلوہ کی صورت اختیار کر گیا جس میں ۰ اشخاص ہلاک اور ۰۰۰ ۵ ۔ ۷ زخمی ہوئے اب معلوم ہوا کہ کانگریسی حکومتیں شراب کی بندش کیوں کر رہی ہیں۔ اگر لوگ پی کر بہکا نہ کرتے تو شاید اتنی سختی نہ ہوتی

اٹلی اور برطانیہ میں معاہدہ ہو گیا برطانیہ توحبش پر اٹلی کا قبضہ تسلیم کرے گا اور اٹلی بحر روم میں برطانی حقوق مان لے گا
چلئے حبش مٹا تو مٹا پرانے دوستوں کی ٹوٹی ہوئی دوستی تو بحال ہو گئی۔

مسٹر جناح نے کلکتہ اجلاس میں فرمایا کہ مسلم لیگ اب اس قابل ہو گئی ہے کہ کانگریس سے برابری کے درجے کا دعویٰ کر سکے۔

جلسوں اور تقریروں کی تعداد کے لحاظ سے تو یہ ٹھیک ہے لیکن قربانیوں کے معیار پر کچھ اور ہی نتیجہ نکلے گا۔

حکومت یو۔پی نے جو کاشتکاروں کے حق میں قانون سازی شروع کی اور بعض لگان کی چھوٹ دینے لگی تو بعض یار لوگوں نے یہ تدبیر سوچی کہ کاشتکاروں پر جھوٹے مقدمے دائر کئے جائیں تاکہ وہ رعب میں آ کر معافی شدہ لگان بھی دے دیں۔

ترکیب اچھی ہے آنریری مجسٹریٹوں کے لئے کام بھی آ جائے گا اور کاشتکار بھی فصل کاٹنے کے بعد خالی نہ بیٹھیں گے۔

بمبئی میں ۱۰۸۶ بدمعاش گرفتار

بمبئی ۲۰ اپریل۔ بمبئی شہر میں حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ حال کے فساد کی جو علامت باقی رہ گئی ہے وہ بازاروں اور گلیوں کے کناروں پر پولیس کی موجودگی ہے مکمل استقلال کا احساس واپس آ گیا ہے اور ہر دو فرقوں کے افراد آزادانہ طور پر بغیر کسی خوف و ہراس کے ادھر ادھر چل پھر رہے ہیں۔

بقیہ بدمعاشوں کی گرفتاری کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اور آج دوپہر تک پولیس مزید ۳۰۵ اشخاص کو گرفتار کر چکی ہے۔ اتوار سے اسوقت تک ۱۰۸۶ بدمعاش گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

ادب لطیف

ٹیگور کے دو گیت

ترجمہ از جناب رفیع الرحمن بنکوی

اے میرے بچے! جب میں تیرے لئے خوشنما رنگین کھلونے لاتا ہوں اس وقت مجھے یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ بادل اور پانی کیوں اس قدر رنگین ہیں اور پھول کیوں اس قدر خوشنما ہیں۔

اور جب میں گاتا ہوں تاکہ تم رقص کرو اس وقت مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پتوں کی آواز میں اس قدر موسیقیت کیوں ہے اور سمندر کی لہریں اپنے پرکیف نغموں سے روئے زمین کیوں مسحور کرنا چاہتی ہیں اور دریا کی موجیں اس قدر کیوں ترنم زا ہیں۔

جب میں تمہارے لئے مٹھائیاں لاتا ہوں تب میں سمجھتا ہوں کہ پھولوں کے پیالے شہد سے کیوں لبریز ہیں اور رنگین پھل کیوں اس قدر رسیلے ہیں۔

اے میرے بچے میں تجھے پیار کرتا کہ تو مسکرائے اس وقت میں اس کو خوب سمجھتا ہوں کہ وہ مسرت کیا ہے جو ہر روز صبح آفتاب کی زریں کرنیں افشاں کرتی ہیں اور صبح کی تمام لطافتیں اس قدر کیوں مسرت آگیں ہیں اور وہ خوشی کیا ہے جو گرمیوں کی سرد ہوائیں میرے جسم میں پیدا کرتی ہیں۔

اگر یہ میری قسمت میں نہیں ہے کہ میں اپنی زندگی میں تجھ سے مل سکوں تو مجھے اس کا احساس ہمیشہ رہنا چاہئے کہ میں محروم التفات ہوں اور مجھے تیرا دیدار نصیب نہیں ہوا ہے اور اس کا صدمہ و غم مجھے سوتے و جاگتے زندگی کے ہر لمحے میں رہنا چاہئے۔

جب میرے دن خوشی سے گذر رہے ہوں اور جبکہ میرا کیسہ زر منفعت یومیہ سے پر ہو اور جبکہ میرے پاؤں پر روپیوں کی بارش ہو رہی ہے اس وقت بھی مجھے یہ احساس رکھنا چاہئے کہ میں نے ابھی کچھ بھی نہیں کمایا مجھے بھولنا نہ چاہئے۔
اسکا صدمہ و غم مجھے سوتے جاگتے زندگی کے ہر لمحہ میں رہنا چاہئے۔

جبکہ میں تھکا ہوا پس ماندہ ہو کر سڑک کے کنارے بیٹھ جاؤں اور اپنا بستر کو زمین پر آرام کے لئے بچھا ڈالوں اس وقت بھی مجھے یاد رکھنا چاہئے کہ مجھے ابھی دور دراز کا طول و طویل سفر طے کرنا باقی ہے، مجھے کسی وقت بھولنا نہیں چاہئے مجھے اس کا صدمہ و غم سوتے جاگتے زندگی کے ہر لمحہ میں رہنا چاہئے۔

جبکہ میرا گھر تمام آرائشوں سے دلہن بنا ہو ہو اور جبکہ ستاروں کے طرب انگیز نغموں سے فضا معمور ہو اور قہقہوں سے سارا گھر گونج رہا ہو اس وقت بھی مجھے یاد رکھنا چاہئے کہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ تیری "ضیافت" کر سکوں، مجھے بھولنا نہ چاہئے اس کا صدمہ و غم مجھے سوتے جاتے غرض زندگی کے ہر لمحہ میں رہنا چاہئے۔

عالم نسواں

عورتیں مردوں کا کھلونا ہیں

دنیا کے تغیرات دیکھئے کہ آج عورتوں نے مردوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر رکھا ہے چنانچہ یورپ میں مردوں اور عورتوں کے درمیان ایک مستقل جنگ چھڑی ہوئی ہے جو اس اندھی آزادی کا نتیجہ ہے جس کے نتیجہ میں تمام یورپ کی عورتیں مبتلا ہیں اس اندھی آزادی کی رہنما میڈم فرنکلن کا ایک مضمون انگریزی رسالہ میں شایع ہوا تھا، اس مضمون کے بعض اقتباسات ہم ناظرات اور ناظرین کی عبرت اور معلومات کے لئے شایع کر رہے ہیں۔
خاتون مذکور کے خیالات ملاحظہ ہوں

ایک نامعلوم مدت سے مرد عورتوں کے جذبات سے کھیلتا رہا ہے، مرد نے کبھی بھی عورت کو ایک کھلونے سے زیادہ اہمیت نہیں دی، اس نے جب چاہا اس کھلونے کو اپنی دلچسپی کا ذریعہ بنایا اور جب چاہا اسے توڑ کر پھینک دیا غرضکہ آفرینش عالم سے لیکر آج تک یہی کرتا رہا ہے۔

مردوں کی حالت تو یہ رہی ہے اور عورتوں کی کیفیت یہ ہے کہ انھوں نے ہمیشہ ہلا مرد کی دلجوئی کی ہے اس کی ہر خواہش پر اپنی گردن جھکا دی ہے اس کی حکومت کو تسلیم کیا ہے اور اس کی محبت میں مبتلا ہو کر اپنے احساسات اور جذبات سب کچھ خاک میں ملا دئے ہیں۔

عورت کے اس انکسار اور مرد کے تکبر کا نتیجہ یہ نکلا کہ عورت مستقل طور پر مرد کی غلام بن گئی اور عورت میں وہ تمام خامیاں پیدا ہو گئیں جو ایک محکوم اور مجبور غلام میں ہوتی ہیں، عورتوں میں سے خودداری جاتی رہی اور یہاں تک کہ ان میں عزت کا احساس تک نہیں رہا، ادھر مرد کے تکبر نے اسے ضرورت سے کہیں زیادہ مغرور کر دیا عورت کی شکست نے مرد کو یہ یقین دلا دیا کہ عورت صرف اسی لئے ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے، اس پر سختی کی جائے اور اس کے احساسات و جذبات کا خون کر دیا جائے، اور ہونا بھی یہی چاہئے تھا جب عورتیں زندگی کا ثبوت نہ دے سکیں، جب عورتوں نے اپنے آپ کو اور اپنے جذبات کو مرد کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہو تو اس تکبر کا پیدا ہونا قدرتی تھا اور یہ تکبر مرد کو جتنا بھی خونخوار بنا دے وہ کم ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ عورتوں کی موجودہ بے بسی اور بربادی کی بڑی حد تک ذمہ داری خود عورتوں پر ہے، ظلم اور زیادتی کسی طبقہ کی بیداری کے لئے ہمیشہ ہی بہترین ذرایع ثابت ہوئے ہیں چنانچہ مردوں کے انتہائی ظلم و زیادتی کا نتیجہ یہ ہے کہ عورتوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اور عورتیں اکثر یہ محسوس کرنے لگی ہیں کہ ان کو جلد سے جلد مرد کی دوامی غلامی سے آزاد ہونے کی ضرورت ہے اس مقصد کے لئے یورپ کے ہر حصہ میں انجمنیں اور سوسائٹیاں بن رہی ہیں اگرچہ ان انجمنوں اور سوسائیٹیوں کو ابھی پوری طرح کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے لیکن توقع کی جا رہی ہے کہ مستقبل قریب میں وہ زمانہ آ جائے گا جبکہ یہ انجمنیں اور سوسائٹیاں سیاسی انجمنوں سے بھی زیادہ مضبوط اور انقلاب انگیز ثابت ہوں گی۔

(باقی بر صفحہ ۸ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

بچوں کی دنیا

ایک پابند وقت لڑکا

ایک پابند وقت لڑکا اپنے ٹھیک وقت پر اسکول جاتا ہے، اور کبھی دیر نہیں کرتا اگر اسکول دس بجے کھلتا ہے تو وہ ٹھیک وقت پر پہونچ جاتا ہے وقت کی پابندی کرنا بہت اچھی چیز ہے جو کام صبح دس بجے ہونا چاہئے اس کے لئے دو بجے شام کو سوچنا بیکار ہے۔

جس وقت سونے کا وقت ہو اس وقت کام کرنا بیسود ہے، اور کام کے وقت سونا بے کار ہے۔

ہر ایک اسکول میں ایک ٹائم ٹیبل ضرور ہوتا ہے جس کی پابندی کرنا ہر لڑکے یعنے ہر طالب علم کا فرض ہے۔

جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو وقت کی پابندی کی قدر معلوم ہوگی، بڑے ہو کر تم کو ٹھیک وقت پر کسی سے ملنے جلنے کی وقعت معلوم ہوگی۔

اگر وقت کی پابندی نہ کرو گے تو لوگ تمہیں واہیات سمجھیں گے، ریل کو دیکھو کہ کس قدر وقت کی پابند ہوتی ہے، اگر یہ ٹھیک وقت پر نہ آئے جائے تو لوگوں کو کس قدر تکلیف ہو۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

(بقیہ) سے واقفیت حاصل کر لی۔ متعدد نوجوان غیر ممالک میں تحصیل فن کے لئے گئے۔ اس سلسلہ میں ٹرکی کے موجودہ مشہور ترین ڈائرکٹر طغرل محسن کی کوششیں خاص طور پر قابل قدر ہیں محسن نے ایک معمولی ایکٹر کی حیثیت سے کام شروع کیا تھا، کچھ عرصہ بعد وہ کام سیکھنے کے لئے پیرس چلے گئے اس کے بعد برلن گئے۔ پھر ہالی وڈ میں کچھ عرصہ بسر کرکے ماسکو میں فن کو پایہ تکمیل تک پہونچایا۔ طغرل محسن ٹرکی واپس آ کر ملک میں فلم انڈسٹری کو فروغ دینے کے لئے یہ "پروپیش" کی کہ ہالی وڈ یا پیرس کی بجائے ٹرکی کو تینین (جرمنی) اور پدوکین (روس) کے تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ حکومت نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ ٹرکی میں آجکل زیادہ تر پکچریں جرمنی اور روس کے معیار پر تیار کی جاتی ہیں اور طغرل محسن اس وقت ملک کے مشہور ترین ڈائرکٹر ہیں۔

ٹرکی میں پہلی پکچر "علی بابا چالیس چور" تیار کی گئی تھی۔ ملک میں چونکہ عاشقانہ پکچریں زیادہ مقبول نہیں ہوتی ہیں اسلئے چند سال تک الف لیلے کے افسانوں اور مناظر جنگ کی پکچریں تیار ہوتی ہیں ۲۰ خرستہ ۱۹۳۲ء میں افق برادران نے "بیداری قوم" کے نام سے ایک خالص قومی اور سیاسی فلم تیار کر کے ٹرکی کی فلمی تاریخ میں نئے باب کا اضافہ کیا۔ اس فلم میں سلطان وحید الدین محمد خاں سادس کا ملک سے اخراج اور قوم پرست ترکوں کے ہاتھوں انگریزوں کی شکست فاش کے نظارے دکھائے گئے ہیں۔ یہ فلم نہ صرف ٹرکی میں بہت مقبول ہوا بلکہ جرمنی اور روس اور اٹلی وغیرہ میں بھی بہت پسند کیا گیا اسے انگلستان اس لئے نہیں بھیجا جا سکا کہ یہ انگریزوں کے خلاف معاندانہ جذبات سے لبریز ہے۔

پردہ فلم

ٹرکی میں فلمسازی

مصطفےٰ کمال اتاترک کے ہاتھوں ترکوں کی نشاۃ ثانیہ سے پیشتر ملک کی تمام اہم صنعتوں کی طرح فلم انڈسٹری پر بھی غیر ملکیوں کا قبضہ تھا، اور انہوں نے سلطنت عثمانیہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر بڑے بڑے حقوق حاصل کر رکھے تھے۔ ٹرکی میں سینما کو سب سے پہلے فرانس نے رایج کیا۔ اور اسی نے سنہ ۱۹۰۸ء میں استنبول (قسطنطنیہ) میں پہلا پکچر ہاؤس قایم کیا اور ملک میں کئی سال تک فرانس کی گرم بازاری رہی اور سوائے فرانسیسی فلموں کے ٹرکی میں کبھی دوسرے ملک کا فلم نظر بھی نہیں آتا تھا لیکن ۲ سال بعد جب ملک میں دستوری حکومت قایم ہوئی اور انجمن اتحاد و ترقی کے ذمہ دار ارکان پر بتدریج جرمن اثرات غالب آنے لگے تو ملک میں فرانسیسی فلموں کی اگلی سی گرم بازاری نہ رہی اور اس کے دوش بدوش جرمن پکچریں بھی نظر آنے لگیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں اٹلی نے طرابلس پر حملہ کیا، فرانس نے اس موقع پر جو بے اتفاقی ظاہر کی اس سے ترکوں میں انگریزوں کے ساتھ ساتھ فرانسیسیوں کے خلاف بھی بہت بددلی پھیل گئی۔ ٹرکی اور فرانس کے رہے سہے دوستانہ تعلقات کا بھی عملی طور پر خاتمہ ہو گیا۔ اسی زمانہ میں فرانسیسی کمپنی کا ایک ایسا فلم ٹرکی میں آیا جس میں حضرت موسیٰ کی پیدایش دکھائی گئی تھی۔ اس فلم کی نمایش سے ترکوں کے مذہبی جذبات بھڑک اٹھے، جرمن نواز حکومت نے صرف یہی نہیں کہ اس فلم کی نمایش حکماً بند کر دی بلکہ تمام فرانسیسی فلموں پر ایسی سخت پابندیاں عاید کر دیں کہ ٹرکی میں ان کی نمایش عملی طور پر بند ہو گئی اور فرانسیسی فلموں کی جگہ ہالی وڈ کے امریکن فلموں نے لے لی۔

جنگ یورپ کے اختتام پر جب ترکوں کو شکست ہوئی تو جرمن فلموں کا سلسلہ مسدود ہو گیا۔ اور امریکن پکچریں ملک پر تمام و کمال چھا گئیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد وہاں فرانسیسی فلموں کی آمد بھی شروع ہو گئی۔

مصطفےٰ کمال کی فتوحات کے بعد ٹرکی میں روسی فلموں کا تسلط بڑھنا شروع ہوا، یہاں تک کہ سنہ ۱۹۲۸ء میں خود ترکوں نے فلمسازی کی جانب توجہ مبذول کی۔ ٹرکی میں پہلی پکچر تیار کرنے کا سہرا "افق برادران" کے سر ہے جو متعدد بڑی بڑی امریکن کمپنیوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ اور انھوں نے فلمی دنیا میں کافی اعتماد حاصل کر لیا تھا۔
"افق برادران" نے جب یہ تجویز حکومت کے سامنے پیش کی تو اس نے اظہار مسرت کرتے ہوئے افق برادران کی مالی امداد بھی منظور کر لی۔ چنانچہ مئی سنہ ۱۹۳۱ء میں انگورہ میں ترکوں کا پہلا وطنی اسٹوڈیو قایم ہوا۔ جسکی رسم افتتاح خود غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے انجام دی۔

افق اسٹوڈیو ابتدا میں مختصر پیمانہ پر قایم ہوا تھا لیکن چند سال کے اندر اس نے ایسی حیرت انگیز ترقی کر لی کہ آج اس کا شمار دنیا کے بہترین اسٹوڈیوں میں ہوتا ہے۔ جب ترکوں نے فلمسازی کی جانب توجہ مبذول کی تو ملک میں ایسے لوگوں کا قحط تھا جو فنی نکات سے واقف ہوں چنانچہ افق اسٹوڈیو کے لئے بھی ابتدا میں جرمن روسی ماہران فن کی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ لیکن ترکوں نے بہت جلد فلم انڈسٹری کے تمام شعبوں (بقیہ)

اقوال زریں

دشمن کا مشورہ سننا تو روا ہے مگر اس کا ماننا خطا ہے۔

حد سے زیادہ غصہ جنون پیدا کرتا ہے اور نامناسب مہربانی رعب مٹا دیتی ہے۔

جو شخص دشمنوں سے محبت جتاتا ہے وہ دوستوں کو تکلیف دیتا ہے۔

شریروں پر رحم روا رکھنا نیکوں پر ظلم کرنے کے مساوی ہے۔

بخشش کر کے احسان نہ جتاؤ تاکہ اس کا نفع تمہارے لئے بطور امانت محفوظ رہے۔

جو چیز جلد بنجاتی ہے وہ دیر تک کارآمد نہیں رہتی۔

جو شخص اپنے اچھے زمانے میں نیکی نہیں کرتا وہ بدحالی میں سختی اٹھاتا ہے۔

موج تبسم

پہلا:۔ آج مالک مکان نے مجھ سے کہہ دیا ہے کہ اگر آج شام تک کرایہ ادا نہ کرو گے تو مکان سے نکال دونگا۔

دوسرا:۔ بجنسہ یہی حالت میری ہے اس صورت میں بہتر ہے کہ ہم مکان بدل لیں۔

مجسٹریٹ (سختی سے) اس مرتبہ تم بارھویں بار میرے روبرو لائے گئے ہو لہذا میں حکم دیتا ہوں یا تو پچیس روپے ادا کرو یا جیل جاؤ۔

ملزم:۔ حضور باقاعدہ آنے والے گاہک سے کچھ تو رعایت ہونی چاہیئے۔

شکاری:۔ میرے نوجوان دوست یہاں پر کوئی ایسی چیز ہو جسکا شکار کیا جاسکے۔

لڑکا:۔ (چاروں طرف دیکھکر) جی ہاں:۔ وہ ہمارے سامنے ہمارا ماسٹر آرہا ہے اس پر گولی چلا دیجئے۔

دلچسپ معلومات

بوڑھے زیادہ عشق کرتے ہیں

امریکہ کے ایک ماہر نفسیات نے عاشقوں کے اعداد و شمار جمع کئے ہیں، اس ماہر کا بیان ہے کہ میں نے بتجربہ مشاہدہ کے ذریعہ یہ معلوم کیا ہے کہ نوجوانوں کے مقابلہ میں بوڑھے زیادہ عشق کرتے ہیں۔ اور صحیح طریقہ پر عشق کرتے ہیں جوانوں کا عشق صرف نفسانی جذبات پر محمول ہوتا ہے جو بہت جلد ختم ہوتا ہے لیکن اڈھیر عمر اور بوڑھوں کے عشق میں نفسانیت کم ہوتی ہے اس لئے ان کا عشق زیادہ پائدار ثابت ہوتا ہے اس کے علاوہ بوڑھوں کے عشق کرنے کے اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ یہ نوجوانوں کے مقابلہ میں تقریباً ۵۰ فیصدی عشق کرنے میں آگے ہیں۔

افسانہ

برتن والی

از جناب محمد امین صاحب شر فیپوری

والی کو دیکھکر مٹی کے برتن کی طرح دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے وہ شبنم سے دھلی ہوئی بہار کی لہلہاتی ہوئی کلی کی مانند مست جھوم رہی تھی۔ جو نسیم سحری کے جھونکوں سے ٹکر کر اپنی رنگ و بو سے تمام گلشن کو مہکا دے۔ اس کی موٹی موٹی آنکھیں دو گلابی شراب کے لبریز پیالے تھے جو کسی معمولی جنبش سے چھلک کر ساری کائنات کو مست و بیخود بنا دیں۔ جوش پر آئی ہوئی جوانی ساون بھادوں کی گھٹاؤں کی طرح دنیا کو غرق کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

گاؤں کے سادہ لباس میں ملبوس صراحی ہاتھوں میں لئے داروغہ جی کے روبرو کھڑی تھی۔ صراحی اور اس کی حز ید چند لمحوں کے

اس کی قیمت کیا ہو گی؟"

"چار پیسے"۔ دریا کی کچی مٹی سے جاڑے کے دنوں میں بنائی ہیں۔ اس میں پانی بہت ٹھنڈا رہتا ہے۔

"اری کہیں سے پھوٹی ہوئی تو نہیں ہے؟ ذرا بجانا اسے"

"داروغہ جی اس وقت تو یہ بالکل ٹھیک ہے۔ دکھاؤ سنتری جی کو۔ مگر تم جانو مٹی کا برتن ہے اس کی؟ مرے ہی گیا ہاتھ سے چھوٹا اور ٹوٹا"۔

ہاتھ سے چھوٹا اور ٹوٹا! اس کے ساتھ داروغہ جی کا دل بھی ٹوٹ گیا۔ زندگی میں ہزاروں دیکھی تھیں مگر آج ایک برتن بیچنے

لیے وہ سب کچھ بھول گئے۔

"دیر ہو رہی ہے لے لیجئے داروغہ جی"۔

سنتری نے کہا "ہاں یہی ٹھیک ہے"۔ وہ چونک کر بولے ذرا ایک روپیہ لڑکی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"باقی پیسے تو لیتے جاؤ"۔

"رہنے دو یہ تمہارا انعام ہے"!

گاؤں میں چوری کی واردات اور اس کی تفتیش ہی ان کے وہاں جانے کا باعث تھی اس سے فارغ ہو کر وہ چوکی پر واپس آگئے۔

جمنا کے پار اہیروں کے کسی گاؤں میں چھجو کمہار اپنی بیٹی رجنی کے ساتھ رہتا تھا غریب ذات تھا مٹی کے برتن بناتا۔ اہیروں کے ہاں اور کچھ ادھر ادھر بیچ کر زندگی کے دن کاٹ رہا تھا۔ غریبوں کی زندگی ہی کیا ہے۔ دونوں وقت پیٹ بھر کر مل جانے یہی اُن کے لئے غنیمت ہے۔ باپ بیٹی دونوں خوش تھے اپنی نیند سوتے تھے آرام سے گذر رہی تھی۔

آج جب داروغہ جی صراحی لینے کے لئے آئے تو چھجو گھر پر موجود نہ تھا۔ وہ جب باہر سے آیا تو رجنی نے روپیہ دیا۔ پیسے تو روز دیکھتا تھا مگر آج رجنی سے روپیہ پا کر چکرا گیا ایک نظر برتنوں کو دیکھا، جوں کے توں دھرے تھے کوئی خاص بکری بھی نہ ہوئی تھی۔

"بیٹی یہ تو نے کس سے لیا؟"

صراحی بیچی ہے!

"ایک روپیہ کی صراحی"! اس نے متعجب ہو کر

"ہاں بابا۔ داروغہ جی آئے تھے وہ صراحی لے گئے ہیں اور روپیہ دے گئے ہیں"۔

داروغہ جی کا نام سنتے ہی چھجو کے رہے سہے ہوش بھی گم ہو گئے۔

"باقی تو ان لٹا کیوں نہ پھیر دیا"۔

"میں نے تو کہا تھا بابو۔ مگر وہ خود ہی چھوڑ کر چلے گئے۔ داروغہ جی کے برتن ہمیشہ مفت جاتے تھے۔ رجنی کو صراحی کے بدلے ان کا روپیہ دینا یہ کچھ اس کی سمجھ میں نہ آیا۔ بیچارہ اسی وقت چوکی پر آیا۔

"داروغہ جی آپ کے سایہ تلے آپ ہی کا کھا رہا ہوں مزے سے گزر رہی ہے۔ یہ اپنا روپیہ لے لیجئے۔ نادان چھوکری ہے آپ کو اس نے پہچانا نہیں۔ قصور ہو گیا ہے۔ معافی دیں۔ چھجو نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"کیا وہ لڑکی تمہاری ہے؟"

"جی حضور"

کوئی بات نہیں ہم نے اسے اپنی خوشی سے روپیہ دیا ہے جاؤ لے جاؤ"۔

چھجو نے بہتیری منت سماجت کی مگر داروغہ جی

(باقی بر صفحہ ۵)

آفریدی جرگہ کی وائسرائے سے ملاقات

پشاور ۲۰ اپریل- وائسرائے گورنر صوبہ سرحد کے ہمراہ آج لنڈی کوتل تشریف لے گئے۔ وائسرائے سے آفریدی جرگہ نے ملاقات کی۔ اپنی وفاداری کے ثبوت کے طور پر جرگہ نے کچھ بھیڑیں اور خنجر وائسرائے کی خدمت میں پیش کئے۔

جرگہ کی طرف سے وائسرائے کی خدمت میں ایک ایڈریس بھی پیش کیا گیا جس میں حکومت کا وفادار رہنے کا یقین دلایا۔

میلہ کمبھ کی آتشزدگی کی تحقیقات

لکھنؤ ۱۸ اپریل۔ مستند طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ سہارنپور کے کلکٹر کو یہ کام سپرد کیا گیا ہے کہ وہ ۱۵ اپریل کو کمبھ میلہ میں آگ لگنے کے متعلق تحقیقات کریں۔ نیز پبلک اور پولیس کے درمیان تصادم ہونے کے متعلق بھی تحقیقات کریں۔ اس تحقیقات میں میلہ کمیٹی کے کئی سرکردہ ممبر اور میونسپلٹی کے کارکن بھی شریک ہونگے کمشنر میرٹھ

نے دیا ہوا روپیہ واپس نہ لیا. ہاں یہ کہہ دیا تم لڑکا کے ہاتھ دو چار برتن اور بھیج دینا.

برسات کی آندھی اور جھکڑوں سے کونسا ایسا پیڑ ہے جو نہیں جھومتا. جوانی کی تند ہواؤں سے رجنی کا سرو سا قد مستانہ وار لہلہا رہا تھا. اُس نے نکھار کے ہاں جنم لیا تھا. ذات کی نیچ تھی مگر روپ کو ذات پات سے کیا واسطہ خدا جسکو دے.

داروغہ جی نے جب سے رجنی کو دیکھا تھا کلیجہ مسل رہے تھے. اس کی بھولی بھالی صورت نگاہوں میں سمائی ہوئی تھی رجنی برتن لے کر آ گئی سمجھے شکار پھنس گیا. اس کی صورت دیکھتے ہی بولے.

"جاؤ یہ سب ہمارے گھر دے آؤ".

گھر میں تھا ہی کون. داروغہ جی اکیلے رہتے تھے. رجنی نے اندر جا کر دیکھا تو گھر میں کوئی بھی نہیں تھا اتنے میں داروغہ جی بھی حریفانہ انداز سے وہاں پہنچ گئے.

رجنی میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا. لو یہ ایک روپیہ اور لے لو.

نہیں داروغہ جی. باپو نے منع کر دیا ہے روپیہ تو آپ پہلے ہی دے چکے ہیں".

اسے بھی لے لو رجنی. یہ تمہارے لئے ہے. باپو سے کچھ مت کہنا. کہیں اپنے خرچ میں لگا لینا".

"نہیں داروغہ جی آپکی دیا سے سب کچھ ہے".

داروغہ جی چاہتے تو زبردستی کے ہتھیار پر اتر آتے اُن کا منشا تھا کہ چڑیا پر جال بچھانے کے بجائے، چڑیا خود ہی دانہ دیکھ کر جال میں آ گرے. ان کا گمان غلط نکلا. روپیہ کے لالچ نے رجنی پر کچھ اثر نہ کیا. وہ برتن بیچتی تھی. آبرو فروخت نہ کرتی تھی. داروغہ جی کی چکنی چپڑی باتوں سے بیچاری گھبرا گئی.

" داروغہ جی مجھے جانے دو. باپو راہ دیکھ رہا ہوگا".

"نہیں رجنی میں نے تمہیں برتن دینے کے لئے نہیں بلایا تمہاری پیاری پیاری صورت نے مجھے موہ لیا ہے جب سے تمہیں دیکھا ہے بدن میں آگ سی لگی ہوئی ہے".

سیدھی سادی لڑکی ان باتوں کو کیا سمجھے. عورت تھی رونے پر اتر آئی. داروغہ جی بھی گھبرا گئے کہ کہیں معاملہ کچھ کا کچھ نہ ہو جائے. دانت پیس کر رہ گئے مگر دل میں گانٹھ لیا کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی. یہ کبھی نہ کبھی ہاتھ آ ہی جائے گی.

رجنی دوکان پر لوٹ آئی. اور گھر آتے ہی داروغہ جی کی سب باتیں باپو سے کہہ دیں. غریب تھا بیچارہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ گیا. داروغہ جی کا خوف تو پہلے ہی دل پر چھایا ہوا تھا. خاموش ہو گیا.

داروغہ جی اپنی شکست پر بہت نادم تھے کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا. سوچا اب کوئی اور چال چلنی چاہیئے. داروغہ تھے چالیں چلنا تو ان کی گھٹی میں تھا. دو ایک بدمعاشوں سے ناک میں لگا دیا کہ رجنی کے شوہر کا خاتمہ کر دیں.

برسات کی رت آئی. رجنی کا میاں بہو کو لینے آیا. داروغہ جی کے بچھائے ہوئے جال سے کیسے بچ سکتا تھا. بیچارہ گھر بہو پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دیا گیا.

گاؤں میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل گئی کہ جھنوں جھجو کے داماد کو مار ڈالا ہے.

جھجو رو رہا تھا کہ بیٹی کا کچا سہاگ ٹوٹ گیا عمر بھر رانڈ رہے گی یہ غم کس سے دیکھا جائے گا. داروغہ جی کو قتل کی اطلاع دی گئی

.... سارا حلقہ انکا تھا تفتیش کے لئے آئے دو چار بدمعاشوں کو مارا پیٹا. جانتے تو سب کچھ تھے. الٹا جھجو کو داماد کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا. اور قتل کا سارا الزام اس کے سر تھوپ دیا. بیچارہ بہت رویا چلایا کہ اپنے دھن کا اپنے ہاتھوں کون ناش کرتا ہے. مگر وہاں اس کا رونا کون سنتا تھا

"جھجو تمہیں چھوڑ دونگا اگر رجنی کو میرے حوالے کر دو" آبرو کا سوال تھا. لہو کے

گھونٹ پی کر رہ گیا.

نہیں داروغہ جی". غریب ہوں تو کیا یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا آپ چاہے پھانسی دیدیں.

اگلے ہی دن داروغہ جی کے کان میں یہ بھنک بھی پڑ گئی کہ رجنی نے رات کو اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کر لی ہے جسکی خاطر یہ سب کچھ کیا جا رہا تھا جب وہ ہی ختم ہو گئی تو پھر کیا. جھجو کو چھوڑ دیا اور دل ہی دل میں بہت پچھتائے کہ میں نے ناحق دو کا

خون کیا.

کسی مالدار کے سر پر گذرتی تو مقدمہ کرتا اور داروغہ جی کو دل لگی کا مزہ چکھا دیتا. غریب کی بات تھی تھوڑے ہی دنوں میں آئی گئی ہو گئی.

مسٹر کانتھ کا استعفےٰ منظور

ناگپور، ۱۷ اپریل. سی پی اور برار کے گورنمنٹ گزٹ میں اعلان شایع ہوا ہے کہ وزیر ہند نے مسٹر ایچ ڈی کانتھ کو انڈین سول سروس سے استعفےٰ دینے کی اجازت دیدی ہے. ناظرین کو یاد ہوگا کہ مسٹر کانتھ نے یوم آزادی پر اپنا استعفےٰ داخل کیا تھا. کیونکہ آپ اپنی باقی زندگی قومی کام میں صرف کرنا چاہتے ہیں. آپ جلد ہی مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو سے ملکر اپنا آیندہ کا پروگرام طے کرینگے



انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پینشن بورڈ کی طرف سے شایع کیا



معاہدہ پر دستخط ہو گئے

لندن ۱۷ اپریل۔ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ پر کل شام ۶½ بجے دستخط ہو گئے۔ اور سمجھوتہ کے تین حصے ہیں ایک حصہ معاہدہ پر مشتمل ہے اور دوسرے حصے میں متبادلہ مراسلات درج ہے اور تیسرے حصہ میں یک طرفہ ہمسایگی کا سمجھوتہ درج ہے۔ معاہدہ میں لکھا گیا ہے کہ ایک مضبوط اور مستقل بنیاد پر تعلقات قایم کرنے کی خواہش سے مغلوب ہو کر اور امن اور تحفظ کے کاز میں امداد کرنے کی خاطر ہر دو حکومتوں کے گفت و شنید کا فیصلہ کیا۔

معاہدہ پر عملدرآمد شروع ہونے سے پہلے حکومت برطانیہ اسپین کے معاملہ کا فیصلہ ضروری خیال کرتی ہے۔

سمجھوتہ کی خاص خاص دفعات حسب ذیل ہیں:-

قرار پایا کہ مغربی بحیرۂ روم میں اسوقت جو پوزیشن ہے وہ قایم رہے گی۔

مشرقی بحیرۂ روم، بحیرۂ قلزم یا اس کے قریب سمندر میں جو نئے بحری یا ہوائی مرکز قایم کئے جائیں گے ان کے متعلق فریقین ایک دوسرے کو پہلے سے اطلاع دیدیا کریں گے۔

دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے مفاد کے خلاف کسی قسم کا پروپیگنڈا یا اشاعت نہیں کریں گے۔ حکومت اٹلی نے یہ وعدہ کیا کہ اطالوی مشرقی افریقہ کے قدیمی باشندوں کو فوج میں بھرتی ہونے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ انکو پولیس وغیرہ میں لیا جاسکتا ہے نیز سوئز تمام ملکوں کے لئے کھلی رہے گی۔

اٹلی نے اسپین سے غیر ملکی والنٹیروں کی واپسی کے متعلق برطانوی فارمولا منظور کر لیا۔ اسپین اور ہسپانی مقبوضات سے تمام اطالوی والنٹیر فوج اور سامان جنگ واپس ہٹانے کا وعدہ کیا۔ اٹلی نے اعلان کیا کہ وہ اسپین جزائر بلاک ہسپانوی مقبوضات یا مراکش کے ہسپانی علاقہ میں کسی حصہ پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا نہ وہی وہاں اپنی مسلح فوج رکھنا چاہتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

برطانیہ نے وعدہ کیا کہ وہ لیگ کونسل کی آئندہ میٹنگ میں حبش کی صورت حالات کو صاف کرنے کے لئے تجویز پیش کریگا۔

دونوں حکومتوں نے وعدہ کیا کہ وہ سعودی عرب اور یمن کی آزادی کا احترام کرینگی اور دونوں کا مفاد اسی میں ہے کہ ادہر کوئی حکومت بھی مداخلت نہ کریگی۔

لندن ۱۷ اپریل۔ پارلیمنٹ کا اجلاس بوجہ ایسٹر ۲۶ اپریل تک کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔

چلتی ٹرین میں سنسنی خیز چوری

پٹنہ ۱۹ اپریل پولیس ملتی سوئی ریل گاڑی کی اس سنسنی خیز چوری کا پتہ لگا رہی ہے۔ جس کے شکار حکومت سندھ کے آئندہ لا ممبر سرمنتھ ناتھ کرچی ہوئے سرمنتھ ناتھ کرچی اپنی دھرم پتنی کے ساتھ پنجاب میل کے درجہ اول میں اتوار کی رات کو کلکتہ سے پٹنہ سفر کر رہے تھے۔ جب گاڑی اسنسول سے چلی تو وہ سو گئے اور جب وہ مقامہ میں جاگے تو انہیں طبیعت مضمحل معلوم ہوئی اور ان کا چار سو روپیہ نقد اور ایک سونے کی گھڑی مع سونے کی چین اور ایک لاکٹ کے غائب تھی۔ کہا جاتا ہے کہ کمرہ کے ایک طرف کھڑکی کی ٹوٹی ہوئی تھی۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ سرمنتھ ناتھ کرچی اور ان کی دھرم پتنی کو چوروں نے پہلے کلوروفارم سنگھا دیا گیا۔

یوپی کانگریس کمیٹی اگزکیوٹو میٹنگ

لکھنؤ ۱۸ اپریل۔ یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری نے اعلان کیا ہے کہ یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کی اگزکیوٹو کونسل کی ایک میٹنگ کانگریس کمیٹی کے دفتر واقعہ امین آباد لکھنؤ میں ۲۴ و ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء وقت ۹ بجے صبح منعقد ہو گی۔

ایجنڈے پر جو سب سے اہم مد ہے وہ حکومت یوپی کی لگان اور مالگذاری کے متعلق تجاویز ہیں۔

بمبئی میں مکمل امن و اماں

بمبئی ۱۹ اپریل۔ شہر بمبئی میں اب قطعاً حالات معمول پر آگئے ہیں فساد زدہ علاقہ کی تمام دوکانیں صبح کھل گئیں۔ اور لوگوں کے دلوں سے دہشت دور ہو گئی ہے اب تک ۱۰۴ بدمعاش گرفتار ہو چکے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۷، کالم ۵)

سے متفق تھے۔ اب آیا وہ زیکوسلاویکیا کا ساتھ دیں گے ایسا کہنے سے وہ انکار کرتے ہیں اس سے برطانیہ کا آیندہ رخ کیا ہوگا۔ صاف ظاہر ہے۔ آجکل یورپ میں اٹلی اور جرمنی ہی دو طاقتور ملک ہیں۔ برطانیہ ان سے لڑائی مول لینا نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ روس اور فرانس کے خلاف ان کی تائید کر رہا ہے۔ یورپ کے ان انتشار آفریں حالات میں زیکوسلاویکیا کا کوہ آتش فشاں کب پھوٹیگا یہ کہنا مشکل ہے لیکن اس کے پھوٹتے ہی اور براعظم میں عالمگیر جنگ کی مجتع اور دھینگا مشتی پڑ جائے گی۔ اور یہ شعلہ بڑی مہیب شکل میں بھڑک اٹھے گا۔ اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجایش نہیں۔

چینیوں نے جاپانی فوجوں کا ناک میں دم کر دیا

ہانکو ۱۹ اپریل۔ چینی خبر رساں محکمہ کے ہیڈ جنرل ہسکیانگ نے بیان شائع کیا ہے کہ جنوب مشرقی شانٹنگ میں جاپانی فوج کی امداد کے لئے مزید فوجیں بھیجنے میں جاپانی بڑی مشکل کا سامنا کر رہے ہیں۔ پکنگ ہانکو ریلوے کے مورچہ پر چینی فوجوں نے جاپانی فوجوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ اور علاقہ انہوی میں بھی جاپانیوں کو مشکلات پیش آرہی ہیں۔ چین کے فوجی حلقوں میں اس خبر کی تصدیق کی جارہی ہیں کہ جاپانی جنوب مشرقی شانٹنگ میں ۵ لاکھ تازہ فوج۔ ایک ہزار ٹینک اور دو سو ہوائی جہاز جمع کر رہے ہیں۔ اور وہ زبردست حملے کرنے والے ہیں۔

کون کون قانون پاس ہوئے

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ گورنر جنرل نے مندرجہ ذیل قوانین منظور کر لئے ہیں جو کہ حال ہی میں اسمبلی کے اجلاس میں منظور کئے گئے تھے۔

کاچی ممنس ایکٹ جائداد پر مبزد استریوں کے حق میں ترمیمی قانون درگاہ خواجہ صاحب کا ترمیمی قانون سندھ سالٹ کا ترمیمی قانون انڈین فنوہ سلیس ایکٹ انڈین پیٹرف ترمیمی ایکٹ ڈیورسٹا ایکٹ دہلی جوائنٹ واٹر بورڈ ترمیمی ایکٹ سارڈا ایکٹ میں ترمیم کا قانون

مستعفی شدہ سرکاری ملازموں کی بحالی

بمبئی ۱۵ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ کھیڑا اور احمد آباد کے ضلعوں کے تمام سرکاری ملازموں کو جنہوں نے کانگریس کی آواز پر سنہ ۱۹۳۰ء سنہ ۱۹۳۲ء اور سنہ ۱۹۳۷ء میں اپنی ملازمتوں سے استعفے دیدیا تھا۔ دوبارہ بحال کر دیا جائے

زیکوسلوکیا اور جرمنی

از جناب بابو دیبی پرشاد سریواستو صاحب

سنہ ۱۹۱۴ء سے قبل آسٹریا و ہنگری کی سلطنت یورپ کے لئے کوہ آتش فشاں سمجھی جاتی تھی سیرا جیو کے قصبہ میں ایک سرویا کے باشندہ کے ذریعہ اس سال آسٹریا کے ولی عہد کا قتل جنگ عظیم کی بارود کے لئے ایک چنگاری ضرور تھی لیکن اگر یہ قتل نہ بھی ہوتا تب بھی کسی دوسرے بہانہ سے یہ عالمگیر جنگ کا یہ کوہ آتش فشاں ضرور پھوٹتا کیونکہ وہاں بسنے والی اقوام میں اندر اندر شراہائے بغاوت جمع کر رہی تھیں سلطنت کی حکمراں اقوام جرمن اور مگیار کے علاوہ زیک. پول، کروٹ سلاک روتھین. رومانین اور اطالوی اقوام کی آبادی سلطنت میں بہت تھی. یہ سب قومیں موجودہ طرز حکومت سے مطمئن نہ تھیں. یہی غیر اطمینانی ولیعہد کے قتل کی صورت میں نمودار ہوئی. اس قتل سے یورپ میں کوہ آتش فشاں پھٹا اس میں آسٹریا کی قدیمی سلطنت تباہ و برباد ہوگئی. اور اس کے مقام پر آسٹریا ہنگری اور زیکوسلوویکیا نامی تین سلطنتیں پیدا ہوگئیں. سلطنت کے بقیہ حصص یورپ کے مختلف ممالک میں شامل ہوگئے.

اس عالمگیر جنگ میں ان مختلف اقوام نے آسٹریا کے خلاف ممالک برطانیہ. فرانس اور اطالیہ کی مدد کی. یہ ممالک ایک دوسرے کے مدد و معاون تھے. اس امداد میں زیک اور سلوک اقوام نے نمایاں حصہ لیا. اس کا سبب یہ تھا کہ یہ قومیں اور دیگر اقوام کی بنسبت زیادہ تعلیم یافتہ اور متحد تھیں. اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ کے بعد جب زیکوسلوویکیا کی نئی تعمیر ہوئی تو رشتہ اتحاد وہیں مسلمہ ممالک نے اس میں آسٹریا کے وہ سب صوبہ شامل کردئے جس کی زیک قوم کے رہنماؤں نے درخواست کی تھی. کچھ ایسے صوبے بھی اس میں شامل کئے گئے جن کا کوئی والی وارث نہ تھا اور کچھ ایسے صوبہ بھی شامل ہوئے جنہیں ممالک مذکورہ کی دشمن اقوام جرمن اور مگیار کی آبادی تھی.

زیکوسلوویکیا یورپ کے عین وسط میں واقع ہے. اس مغرب کے جرمنی جرمنی شمال میں جرمنی و پولینڈ میں مشرق میں رومانیہ اور جنوب میں آسٹریا اور ہنگری کی سلطنتیں ہیں اس کا رقبہ ۵۴ ہزار مربع میل ہے اور آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ ہے. یہ خصوصاً بوہیمیا. موردیا سلوویکیا اور روتھینیا کے صوبوں میں منقسم ہے. ان میں سے اول دو صوبوں میں جرمن اور زیک سلوویکیا میں سلوک اور مگیار اور روتھینیا میں روتھین آباد ہیں. موردیا کے شمالی حصہ کے تشین ضلع میں ایک لاکھ کے قریب پول بھی آباد ہیں علمی نقطۂ نظر سے جرمن روز ایک بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں. زیکوسلوویکیا دیڑھ جوتے کی مانند مغرب مشرق واقع ہے زیکوسلوویکیا کی دار الحکومت پراگ ہے. یہ بوہیمیا کے صوبہ میں واقع ہے. یہ صوبہ سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ہے. اسلحہ سازی اور مشین کے کارخانہ اس حصہ میں بہت ہیں سکوڈا کا مشہور کارخانہ اسی جگہ ہے یورپ کی جنگ عظیم میں جب جرمنی نے بلجیم پر حملہ کیا تھا اور کرپ کے کارخانہ کی بھاری توپیں نیمر کی قلعہ بندی کو مسمار کر رہی تھیں تب سی سکوڈا کی خوفناک توپوں نے لوہے کی اس دیوار کو منہدم کردیا تھا آج اسی آسٹرین سکوڈا کا مالک زیکوسلوویکیا ہے اور کون اس سے انکار کرسکتا ہے کہ موقعہ آپہنچنے پر اب یہ اس سے زیادہ مضبوط دیواروں کو خاک میں نہیں ملا سکتا ہے. زیکوسلوویکیا کو اس پر بڑا بھروسہ ہے.

زیکوسلوویکیا کی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ آبادی میں زیک وسلوک ۹۰ لاکھ ہیں بقیہ ۵۰ لاکھ میں جرمن ۳۶ لاکھ مگیار ۸ لاکھ روتھین ۵ لاکھ اور پول ایک لاکھ ہیں ان اقوام کے ضلع ملک کی سرحد پر ہی واقع ہیں اسلئے سلطنت کے مطمح نظر سے یہ ملک کمزور سمجھا جانا چاہئے. لیکن جیسا کہ لکھا گیا ہے زیک لوگوں کو سکوڈا کے کارخانہ پر بڑا ناز ہے اور اس پر بڑا بھروسہ کرتے ہیں. ملک کے پاس پونے دو لاکھ ہمیشہ موجود رہنے والی فوج ہے جو موقع آنے پر دس لاکھ تک تیار ہوسکتی ہے علاوہ بریں اس کے پاس ۵۰۰ جنگی ہوائی جہاز اور دو سو ٹینک ہیں. یہ یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ملکی لحاظ سے زیکوسلوویکیا متحد ہے لیکن ان غیر مطمئن اقوام کی وجہ سے اس کی اندرونی حالت بڑی خراب ہے مگر روس اور زیکوسلوویکیا ایک دوسرے کے دوست ہیں. اس دوستی کا ہی نتیجہ ہے کہ جرمنی اور پولینڈ بھی ایک دوسرے کے دوست بن گئے ہیں.

ہنگری سلوویکیا کے مگیاروں کو اپنے میں ملانا چاہتا ہے لیکن ابھی نہ تو وہ متحد ہے اور نہ ہی اسلحہ جات سے مزین ہے پھر بھی یہ ظاہر ہے کہ جنگ کے موقع پر وہ زیکوسلوویکیا کا ساتھ نہ دے گا. اب رہ جاتا ہے ان جرمن لوگوں کا جو زیکوسلوویکیا میں آباد ہیں. جرمن قوم میں علم. یک جہتی. دوربینی اور غیرت سب کچھ موجود ہے. موجودہ غلامی کو وہ کبھی برداشت نہیں کرسکتے. جنگ عظیم کے بعد اگرچہ اُن کی جرمنی سے مل جانے کی درخواست کو ٹھکرا دیا گیا تھا لیکن اسوقت سے وہ ملک میں بہت سے اختیارات حاصل کرنے کے باوجود بھی زیک قوم سے شیر و شکر ہوکر نہ مل سکے. زیکوسلوویکیا کے وزیر خارجہ اور موجودہ حکمراں دبنس نے ان کے ساتھ پارلیمنٹ میں بہت سے سمجھوتہ کئے کئی جرمن وزارت میں بھی شامل کئے گئے. انہیں اپنی زبان پر آزادی دی گئی لیکن انکو اطمینان نہ ہوا. اب جب سے جرمنی میں ہر ہٹلر کا بول بالا ہوا ہے زیکوسلوویکیا کے ان جرمن لوگوں کا عدم اعتماد اور عدم اشتراک عمل اور بھی زیادہ بڑھ گیا ہے یہی سبب ہے کہ زیکوسلوویکیا کی نئی پارلیمنٹ کے گذشتہ انتخاب میں کان رڈلو ہینلین کی سرکردگی میں سڈیٹن جرمن پارلیمنٹ کا اتحاد ہوا تھا جس کا نصب العین زیکوسلوویکیا میں نازی ازم کی تبلیغ تھی اس جماعت کے ارکان کی تعداد ۴۴ ہے اس لحاظ سے اس ملک کی پارلیمنٹ میں اس جماعت کا دوسرا نمبر ہے. ان کے اشتراک عمل یا عدم اشتراک عمل پر ہی وہاں کی حکومت کا انحصار ہے.

زیکوسلوویکیا کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہاں جرمن قوم اس مہلک شکل میں موجود ہے. وہاں ہر ہٹلر بھی ان کی مدد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتا ہے وہ ہر ممکن ذریعہ سے کسی ملک کی جرمن آبادی کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے وہ موقع پاکر اپنی فوجی طاقت کے ساتھ بھی اس مقصد برآری کے لئے تیار رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے زیکوسلوویکیا کی سرحد پر ریزا تھیں. روڈورا. پرکھتا وغیرہ مقامات پر مستحکم قلعہ بندی کر رکھی ہے تاکہ موقع آنے پر وہ ان جرمنوں کی حفاظت کے لئے زیکوسلوویکیا پر حملہ کرسکے.

۱۰ مارچ کے دوسرے ہفتہ میں ہر ہٹلر نے آسٹریا کو یہ کہکر اپنے میں شامل کرلیا کہ وہ جرمن ہے اور جرمنی کا ہی حصہ ہے. اسوقت سے یہ خطرہ ہمیشہ لاحق رہتا ہے کہ جرمنی زیکوسلوویکیا پر بھی حملہ نہ کر بیٹھے جہاں ۳۶ لاکھ جرمن آباد ہیں.

فرانس اور روس نے اس مصیبت میں جہاں زیکوسلوویکیا کی مدد کرنے کا اعلان کیا ہے وہاں برطانیہ نے بالکل خاموشی اختیار کرلی ہے آسٹریا کے معاملہ میں بھی برطانیہ جرمنی کا مخالف تھا. سیاستدانوں کی رائے میں تو لارڈ ہیلی فیکس آسٹریا کے معاملہ میں ہٹلر

عورتیں مردوں کا کھلونا نہیں!

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳

اور ان انجمنوں میں زندگی پیدا ہوتے ہی مردوں کے غرور کی عمارت جلد ہی زمیں بوس نظر آئے گی۔

اس موقع پر میں یہ بھی بتا دینا چاہتی ہوں کہ خود میرے دماغ میں اس قسم کے خیالات کیوں پیدا ہوئے۔ اس کا سبب بھی مرد ہے۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں جب میری عمر اٹھارہ سال کی تھی اور میں ایک ٹائپسٹ گرل کا کام کرتی تھی تو ایک نوجوان کو مجھ سے محبت ہو گئی۔ ہماری محبت کا سلسلہ تقریباً دو سال تک قایم رہا۔ آخر ہم دونوں نے یہ طے کر لیا کہ اب ہم کو شادی کر لینی چاہئے، شادی کے لئے دن بھی مقرر ہو گیا مگر ابھی شادی میں دو ہفتے باقی تھے کہ مجھ سے یہ نوجوان ملا اور اس نے اپنی مجبوریوں کا اظہار کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ وہ ایک دولتمند عورت سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ چنانچہ اس نے نہایت بے تکلفی سے محبت کو دولت پر قربان کر دیا۔

میری طبیعت پر نوجوانوں کے اس طرز عمل کا بے حد اثر ہوا لیکن عورتوں کے دلوں پر اثرات بہت کم قایم رہتے ہیں۔ زمانے نے مجھے سب کچھ بھلا دیا۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں ایک دوسرا نوجوان مجھ پر فریفتہ ہوا۔ ایک مرتبہ ٹھوکر کھانے کے بعد میں کسی قدر سنبھل گئی تھی میں نے اس نوجوان سے شادی کے متعلق باقاعدہ ایک دعوت کی صورت میں اعلان کرا دیا تاکہ وہ قانونی مواخذہ کا ذمہ دار ہو سکے۔ کچھ زمانہ کے بعد ہم دونوں کی شادی ہو گئی اور ہم آرام سے زندگی گذارنے لگے۔

مجھ کو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری محبت دیرپا ثابت نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ میرا شوہر شادی کے بعد ایک نوعمر لڑکی کی محبت میں مبتلا ہو گیا۔ ایک شادی شدہ شخص کا اس طرح نوعمر لڑکیوں میں گھول میل کیرکٹر کی کمزوری کا بدترین نمونہ ہے شروع شروع میں تو میں نے برداشت کیا آخر میں نہ رہ سکی۔ اور مجھ کو مجبوراً طلاق لینی پڑی۔

طلاق لینے کے بعد بھی بے شمار مردوں نے مجھ پر ڈورے ڈالے۔ اور میں نہیں بتا سکتی کہ اسوقت تک مجھے ان مردوں نے کیسے کیسے سبق پڑھائے ہیں۔ مردوں نے اپنے کرذر کیرکٹر سے مجھ پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرد اور اس کی محبت ہرگز قابل اعتماد نہیں ہے۔ چنانچہ اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد میری انتہائی کوشش یہ ہے کہ میں اپنی بہنوں کو مردوں کے اس عیار طبقہ سے بچاؤں جو انسان نہیں بلکہ خونخوار درندے ہیں اور جن کا مقصد دنیا میں یہ ہے کہ عورتوں کا شکار کیا جائے۔

یہ کہنا تو ناانصافی ہے کہ سب ہی مرد ایسے ہوتے ہیں لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ بیشتر مردوں کی تعداد عورتوں کے معاملہ میں قطعی بے اصول ہے۔ ایسی حالت میں عورتوں کا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اپنے آپ کو مردوں سے بچائیں، جو عورتیں مردوں کے بغیر نہیں رہ سکیں وہ مردوں کے ساتھ مساویانہ اور دوستانہ تعلق ضرور رکھ سکتی ہیں۔ لیکن مردوں کا غلام بن کر رہنا اور ان کے ہاتھوں میں کھلونا بن جانا نسوانیت کی انتہائی تحقیر اور تذلیل ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا عظیم الشان اجلاس

مولوی فضل الحق اور مسٹر جناح کی پرجوش تقریریں

کلکتہ ۱۸ اپریل۔ کل رات کے ۹ بجے مسٹر محمد علی جناح کے زیر صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کا اسپیشل اجلاس محمد علی پارک میں منعقد ہوا۔ جمیں دو ہزار سے زیادہ ڈیلیگیٹ ہندوستان کے مختلف حصوں حتیٰ کہ بلوچستان اور برہما سے آئے تھے۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب، سر سعد اللہ خاں وزیر اعظم آسام اور مولوی فضل الحق وزیر اعظم بنگال، بیگم شاہنواز صاحبہ، مس جناح، مولانا شوکت علی، راجہ صاحب پیرپور، راجہ صاحب محمود آباد، سر سلطان احمد، نواب احمد یار خاں دولتانہ، خواجہ سر ناظم الدین، مسٹر عبد المتین چودھری وغیرہ بھی موجود تھے۔

مولانا فضل الحق نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے کہا کہ ہمیں بلا مدد غیرے اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرنا چاہئے۔ ہندوستان کا عنان حکمرانی اب انگریزوں کے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے اور وہ سمجھنے لگے ہیں کہ کانگریس سے میل کر کے ان کے تجارتی مفاد کی حفاظت ہو سکتی ہے اسلئے ہمیں ان پر بھروسہ کرنا چھوڑ دینا چاہیئے ہمیں اسلام کی لڑائی خود لڑنا چاہئے۔ مولوی فضل الحق نے یہ بھی بیان کیا کہ گذشتہ چند ماہ کے اندر ان سے کانگریسیوں نے مخلوط وزارت بنانے کے لئے اور یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم آپ ہی کو رکھا جائے گا۔ مگر میں اس حرکت کو اسلام دشمنی سمجھتا ہوں۔

مسٹر محمد علی جناح نے خطبہ صدارت ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں جیو اور جینے دو کی پالیسی کو پسند کرتا ہوں، اور اقتصادی اور سیاسی معاملات میں سمجھوتہ کرنا بھی اچھا سمجھتا ہوں لیکن ہم اب کانگریس کے فریقین کے آگے سر نہیں جھکا سکتے۔ جنہوں نے آجکل آمرانہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں آپ نے فرمایا کہ سکھوں کو چاہیئے کہ وہ خوش اخلاق ہ

سودیشی لیگ کی نمائش

۱۰ لغایت ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء کو کانپور سودیشی لیگ کی سرپرستی میں بمقام پھول باغ (کوئن پارک) میں ایک عظیم الشان سودیشی نمائش ہوگی۔ دوکانداروں اور سودیشی اشیاء کی نمائش کرنے والوں کی سہولیت کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے جاویں گے۔

جنرل سکریٹری کانپور سودیشی لیگ کانپور

وزیر اعظم پنجاب کو آزاد چھوڑ دو

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ مسئلہ مسجد شہید گنج کے متعلق رزدیوسشن پیش کرتے ہوئے چودھری خلیق الزماں صاحب ایم ایل اے نے مسجد شہید گنج کے معاملہ کی مفصل تاریخ بیان کی اور فرمایا کہ مسجد کے سلسلہ میں تین برس سے ایجیٹیشن ہو رہا ہے۔ اور مسلم لیگ بھی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تدبر و دانشمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اس معاملہ پر سکون و سکوت کے ساتھ تمام جذبات کو بالائے طاق رکھکر غور کریں کیونکہ اس بارہ میں مسلم لیگ کا فیصلہ عام مسلمانان ہند کا فیصلہ ہوگا۔ آجکل ہمارے دشمن ہماری بیخکنی کے درپے ہیں۔ اسلئے بہتر ہے سوچ سمجھکر قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور بہتر ہے کہ ہم سر سکندر حیات خاں کو اس معاملہ کا بہترین حل سوچنے کے لئے پورا پورا اختیار دیا جائے۔ بعض حضرات نے تجویز کیا کہ سر سکندر حیات خاں کو کوئی مقررہ وقت دیا جائے۔ اگر انہوں نے اس مدت کے اندر تصفیہ نہ کرایا تو پھر ایجیٹیشن شروع کر دیا جائے۔ لیکن چودھری صاحب نے فرمایا کہ سر سکندر حیات خاں کے ہاتھ باندھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ایجیٹیشن شروع کرنے کا ہمیں ہر وقت اختیار حاصل ہے۔ بہرحال شہید گنج کے متعلق ریزدیوسشن بلا مخالفت پاس کر دیا گیا

مسلم لیگ اور کانگریس میں مفاہمت کی کوشش

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ امید کی جاتی ہے کہ ہندو مسلم سوال پر مسٹر جناح اور کانگریسی لیڈروں میں گفت و شنید کا سلسلہ اس ماہ کے آخر تک بہت کچھ کامیاب ہو جائے گا۔ ۲۸ اپریل کو بمبئی میں مسٹر جناح اور گاندھی جی کے مابین صاف صاف گفتگو ہوگی۔ اس ملاقات کے بعد سربرآوردہ ہندو و مسلم لیڈروں سے مشورہ کیا جائیگا تب کہیں تجویز مرتب کی جائیں گی۔ اسوقت کلکتہ میں مولانا شوکت علی، مسٹر جناح اور سر سکندر حیات خاں کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس امر کی کوشش کی جا رہی ہے کہ بنگال کی وزارتی پارٹی اور دیگر مسلم ممبران اسمبلی کے درمیان مفاہمت ہو جائے تاکہ موجودہ وزارت کی جڑیں زیادہ استوار ہو جائیں۔ اسی سلسلہ میں کل مسٹر جناح اور مولانا شوکت علی ایک طرف اور مولوی شمس الدین احمد و مولوی تمیز الدین دوسری طرف یعنی دونوں پارٹیوں کے نمایندوں کی ایک میٹنگ ہوئی جسمیں مفاہمت کی گفتگو کی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی مفاہمت ہوئی تو موجودہ وزارت میں رد و بدل ضرور ہوگا

۲۰ عرب ہلاک ہو گئے

یروشلم ۱۷ اپریل۔ جینین کے جنوب میں کل مسلح عربوں اور فوج کے درمیان لڑائی ہو گئی جسمیں کم سے کم ۲۰ عرب ہلاک ہو گئے۔ جینین گروہ کا لیڈر بھی شامل تھا۔ گروہ کا مقابلہ کرنے میں ہوائی جہازوں نے فوج کی امداد کی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر الف ۱۴۲۴

جمال پر تو حق محرم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] ممالک غیر سے سالانہ [illegible] ششماہی [illegible]

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲ | کانپور دوشنبہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء مطابق ۲۸ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱۸

ادبیات

ہدیۂ دل

علامہ سر اقبال کی وفات پر!

از نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

جناب اختر صاحبہ نے علامہ سر اقبال کی وفات سے متاثر ہو کر نثر و نظم میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے، وہ ہم شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:-

اقبالؔ میرے واجب التعظیم دوست، میرے ہمعصر بزرگ، قوم کا معمار عالی مفکر شاعر، میرے محبوب ناصح میں تیری یاد کو کس طرح بہلاؤں آنسوؤں، یا محبت کی لطیف خاموشی سے! میری نذر محبت، چند بے آنسوؤں کا رونا ہے خداوند دو عالم: اپنے رحمت کے دروازے تجھ پر کھول دے، تیری روح غیر فانی تسکین پائے۔ اقبال قوم و وطن کے سچے ہمدرد، اے سچے مسلمان! کون کہتا ہے کہ تو مرگیا۔ خدا کی رحمت نے خود تیری طرف بڑھ کر تجھے اپنے آغوش میں لے لیا ہے اور تو زندہ ہے، اختر کی تصورات کی دنیا میں، مرنے والے! تو تا ابد زندہ رہیگا، اپنی نیکی میں، اپنے لٹریچر میں اور اشعار میں۔

سونے والے! سو جا!!! میں اپنے آنسوؤں سے تیری پاکیزہ تربت نم کرونگی، تاکہ اس پانی کی وجہ سے تجھکو ٹھنڈک ہو پہنچے۔ اقبال واقعی تیری موت سے ہندوستان کو ایک ناقابل برداشت نقصان ہوا ہے۔ دیکھیں تیرے چاہنے والے تجھ جیسے بہادر سپاہی کی محنت کا کیا صلہ دیتے ہیں؟ اے اسلام کے پرستار! اطمینان نفسی کے ساتھ موت کا راحت زاترین خواب تجھکو مبارک! اور مجھکو تیری یاد؟

آہ اے اقبال! اے ہندوستاں کے آفتاب
اے کہ تیری شاعری عقدہ کشائے زندگی
ذرے ذرے کو بتایا تونے راز کسب نور
ہند کے غفلتکدے میں روح مسلم جاگ اٹھی
ذوق تہذیب حاضر تیرے آگے سرنگوں
شاعران وقت کے دل ہی سے اسکو پوچھئے
تیری رگ رگ میں تھی سوز و درد مسلم کی تڑپ
تیری رحلت سے ہوا مسلم کا نقصان عظیم
کیا بتاؤں اک کے اٹھنے سے ترے کیا حال ہے؟
پھول ہوں کیسے شگفتہ جب چلی جائے بہار؟
اے بہار تازہ تزئین گلستاں تجھسے تھی!

اے مسیح عہد حاضر، اے حکیم انقلاب
اے کہ تیرا ہر تکلم دعوت صد اضطراب
خاک کو تونے بنایا محرم صد آفتاب
تونے چھیڑا اسطرح سے عہد رفتہ کا رباب
عظمت دیرینۂ مسلم کا تھا تو جواب
تو ہوا ہے شعر کی دنیا میں کتنا کامیاب
تیری ساری زندگی تھی اضطراب و اضطراب
اب بتائے کون اہل خواب کو تعبیر خواب
جیسے لٹ جائے کسیکی دولت حسن و شباب
ذرہ میں کیا نور ہو جب چھپ گیا ہو آفتاب
شمع مسلم بزم ہستی میں فروزاں تجھسے تھی!!

دنیائے اسلام

نحاس پاشا کی برطانوی سفیر سے ملاقاتیں

قاہرہ بذریعہ ہوائی ڈاک، عام انتخابات کے نتیجہ کے بعد سابق وزیر اعظم نحاس پاشا نے برطانوی سفیر سے ملاقات کی اور آدھ گھنٹہ تک گفتگو جاری رہی دوسرے دن نحاس پاشا کی بیگم صاحبہ نے لیڈی لیمپسن سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی، ان ملاقاتوں کا مقصد یا نتیجہ معلوم نہیں ہوا، گمان ہے کہ نحاس پاشا پھر ایک بار برطانوی سفیر سے ملاقات کریں گے اور گذشتہ انتخابات کا مسئلہ شاہ فاروق کے روبرو پیش کیا جائیگا "جماعت وفد" کے ایک وفد نے ولی عہد مصر پرنس محمد علی پاشا سے بھی ملاقات کی اور یہ استدعا کی کہ وہ جلد بادشاہ سے ملاقات کرکے اس مسئلہ کو پیش کریں۔

ترکی مارشل فوزی چقماق کی معرکہ آرا تقریر

انقرہ ۱۱ اپریل فوجی مظاہرے کے موقعہ پر مارشل فوزی چقماق وزیر حربیہ ترکیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا:-

آج کل جنگ کا دیوتا اپنے پر پرزے پھیلا رہا ہے تمام ماہرین جنگ کا خیال ہے کہ آیندہ جنگ سمرنا کے ساحلوں اور ایڈریا نوپل کی مسجدوں کے میناروں سے زیادہ دور نہیں ہے، ترکی کو ایک زندہ قوم کی حیثیت سے اپنی ہستی کا تحفظ کرنا ہے، اور اس عظیم مقصد کے لئے نئی نسل کے ترکی نوجوانوں کو تربیت دینا ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر آیندہ جنگ کی مشین کا پہیہ ایک بار کسی نے متحرک کردیا تو مشین کے تمام پرزوں کو لازماً اپنا کام کرنا پڑے گا آپ نے جدید فوجی تنظیم کا نقشہ پیش کیا جو مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) تمام اسکولوں میں فوجی تربیت کو لازمی قرار دیا جائیگا اور جن جن اسکولوں میں یہ تعلیم دی جاتی ہے ان کے معیار کو بلند کردیا جائے گا۔

(۲) سولہ سال سے لیکر ساٹھ سال کی عمر تک فوجی تربیت لازم قرار دی جائے گی۔

(۳) جن شہروں کی آبادی چالیس ہزار کے قریب ہے وہاں میونسپل انتظام کے ماتحت ایک مستقل فوجی فوجی درسگاہ قایم کی جائے گی۔

(۴) تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو فن پرواز اور فوجی امور کی تعلیم دیجائے گی۔

(۵) فوجی اسکیموں کو چلانے کے لئے استمبول کے فوجی کالج کے اسٹاف اور ماہرین جنگ کی امداد حاصل کرنا ہوگی۔

(۶) جسقدر روپیہ خرچ ہوگا مجلس ملیہ عظمیٰ کی منظوری سے ہوگا

ترکی فوجوں کی مصنوعی جنگ

انگورہ بذریعہ ڈاک ترکی فوجوں کی مصنوعی جنگ کے موقعہ پر مارشل فوزی چقماق نے ایک زبردست تقریر کی اور کہا کہ عوام میں جنگ کے چرچے ہیں۔ ہوٹلوں، قہوہ خانوں، تفریح گاہوں غرضکہ ہر جگہ جنگ کے چرچے ہیں، جنگ کب ہوگی یہ نہیں کہا جاسکتا لیکن جنگ ہوکر رہے گی، کیونکہ یورپ کی جوع الارض حکومتیں جنگ کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

اس لئے ترک قوم کو آیندہ خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے، ہم دوسرے ممالک پر حکومت کرنا نہیں چاہتے، لیکن کسی کو اس امر کی اجازت بھی نہیں دے سکتے کہ وہ ترکی کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھے ہم مشرق کے اسلامی ممالک کی آزادی کے خواہاں ہیں جب تک مشرق اپنی آزادی کے لئے کمربستہ ہوکر میدان میں نہیں آجاتا، ترک اپنے مشن کو جاری رکھیں گے۔

دنیا کی کسی قوم کو اس بات کا حق نہیں کہ وہ دوسری قوموں پر حکومت کرے، آپ نے کہا کہ حکومت ترکی دفاعی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور آخری دم تک اسی حکمت عملی پر کاربند رہے گی۔

لبنان کی جدید وزارت

بیروت، الاستاذ خیر الدین الاحدب کی وزارت کی شکست کے بعد الاستاذ خالد الشہاب نے جو کابینہ مرتب کی ہے اسے ممبران ہاؤس کی زبردست تائید حاصل ہے، جدید کابینہ کی ترتیب کے بعد ۲۵ مارچ کو پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوا جسمیں وزارت نے اپنا آیندہ پروگرام پیش کرکے ممبروں سے حمایت کی درخواست کی ۶۵ ممبروں میں سے ۵۲ ممبروں نے موافقت میں اور ۱۳ نے مخالفت میں ووٹ دیے، رائے شماری کا پرزور تالیوں سے استقبال کیا گیا۔

مصری طلبہ کا مطالبہ

(مصر بذریعہ ڈاک) مصری یونیورسٹی کی انجمن اتحاد نے اپنے ایک حالیہ جلسہ میں باتفاق آرا ایک تجویز پاس کی ہے، جس کے ذریعہ تمام طلبہ کی طرف سے یونیورسٹی کے ذمہ دار حضرات سے درخواست کی گئی ہے کہ ترکی کی طرح مصری یونیورسٹی کے تمام تر کالجوں میں فوجی تعلیم و تربیت لازمی و لابدی قرار دیدی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس مطالبہ پر بہت توجہ کے ساتھ غور و خوض کیا جارہا ہے۔

۳۰ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توبیٰ عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو نیز سے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۰ | کان پور ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۸

اخباروں کی دوگونہ ذمہ داری

اندھرا اجرنلسٹ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر گھوش ایڈیٹر امرت بازار پتر کا کلکتہ نے ہندوستان کے اخباروں کی موجودہ ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

صوبہ جاتی خود مختاری اگرچہ نامکمل طور پر رائج ہوئی ہے تاہم اس نے ہمیں اپنا نظریہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا ہے، ہم کانگریسی وزیروں کے حق میں بھی کچھ فرض رکھتے ہیں، اور عوام کے حق میں بھی، یہ کہا جا سکتا ہے کہ کانگریسی وزیروں کے مفاد اور عوام کے مفاد میں کیا فرق ہے؟-

کانگریسی وزیر عوام کے منتخب شدہ نمایندے ہیں اور اپنے دہندوں کے سامنے ذمہ دار ہیں اسی لئے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان کے اور عوام کے مفاد میں تصادم ہو، خود کانگریسی وزیر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم لوگ اسی وقت تک اپنے عہدوں پر فائز رہ سکتے ہیں، جب تک عوام ہم سے خوش اور مطمئن ہیں جب وہ چاہیں ہمیں عہدوں سے نکال سکتے ہیں۔

یہ سب کچھ صرف ایک حد تک صحیح ہے، اول تو عوام سے یہ امید رکھنا فضول ہے کہ وہ خود اپنے مفاد کی بہترین نگہداشت کر سکتے ہیں، ہندوستانی عوام تو ویسے ہی بہت سادہ لوح اور غیر پڑھے لکھے ہیں، جن ملکوں میں تعلیم اور سیاسی بیداری کافی ترقی پر ہے وہاں بھی عوام اپنے مفاد کی خود فکر نہیں رکھتے، بہر حال جماعتیں ان کے لیڈر اور اخبار ہی ان کے مفاد کی نگرانی کرتے ہیں رہی یہ بات کہ ذمہ دار اور نمایندہ وزیر عوام کے مفاد کے خلاف کیسے جا سکتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عملی سب سے ہو سکتی ہے ذمہ دار اور نمایندہ وزیر اگر دانستہ نہیں تو نادانستہ اور بدنیتی سے نہیں تو نیک نیتی سے غلط راستہ پر جا سکتے ہیں اور وزیروں کی پشت پناہ جو پارٹی ہو وہ بھی غلطی کا ارتکاب کر سکتی ہے اسلئے قومی اور ذمہ دار حکومت کے دور میں بھی اخباروں کو عوام کے مفاد کی حفاظت کا فرض ملحوظ رکھنا لازم ہے۔

کانگریسی وزیر قوم پرست پریس سے یہ توقع رکھنے میں حق بجانب نہیں ہو سکتے کہ وہ ان کے کسی فعل پر نکتہ چینی نہ کرے اور ان کے ہر ایک کام پر صاد کرتا رہے، یہ صورت جمہوریت میں نہیں بلکہ ڈکٹیٹری میں ہی تسلیم کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح عوام بھی قوم پرست پریس سے یہ توقع رکھنے میں حق بجانب نہیں ہو سکتے کہ ذمہ دار اور نمائندہ حکومت کے دور میں وہ ان کے تمام مطالبوں کی بے کم و کاست تائید و حمایت کرتا رہے ہم جس صورت کا تذکرہ کر رہے ہیں وہ کچھ عجیب و غریب نہیں ہے دوسرے جمہوری ملکوں میں اس کی مثالیں موجود ہیں، انگلستان اور فرانس کے اخبار حکومت اور عوام کے حق میں دوگنہ فرض سے سبکدوش نہیں ہوتے ہیں حالانکہ ان ملکوں میں جمہوری اور نمایندہ حکومتیں ہیں جن کے مفاد عوام کے مفاد سے مختلف نہیں ہیں۔ مختصر لفظوں میں اب ہندوستان کے قوم پرست

اخباروں کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ قوم اور ملک کا فائدہ اس میں نہیں ہے کہ وہ اخبار حکومت کیخلاف تخریبی نکتہ چینی کرتے رہیں بلکہ اس میں ہے کہ وہ تعمیری نکتہ چینی کریں، عوام کے حق میں اپنا فرض بہترین طریقہ پر سر انجام دینے کے لئے اخبار نویسوں کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ انھیں عوام کے ادنے ذوق کی خدمت نہیں کرنا ہے بلکہ اسے تربیت دے کر اعلیٰ معیار پر پہونچانا ہے، ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کی کوشش اعلےٰ اعتبار سے کچھ کامیاب ثابت نہیں ہوتی مگر ہماری رائے میں وہ دن دنیا کے لئے ایک خراب دن ہوگا جب جرنلزم ایک خالص تجارتی پیشہ بن جائے گا یہ صحیح ہے کہ پیسہ بغیر کوئی اخبار کامیاب نہیں ہو سکتا مگر یہ بھی سچ ہے کہ مالی فارغ البالی ہی کسی اخبار یا اخبار نویس کی کامیابی کا واحد پیمانہ نہیں ہے جو اخبار بھی اپنی اشاعت بڑھانے کی خاطر سنسنی خیز خبروں کی اختراع اور غیر متوازن اور غیر سنجیدہ تنقید و تبصرہ کرنا اور ادنے مذاق کے مضامین شایع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں وہ عوام کے اندر صحیح ذوق کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھا کر خود اپنی اشاعت بڑھا لیتے ہوں اور مالی اعتبار سے فائدہ میں رہتے ہوں مگر وہ حکومت سوسائٹی اور ملک کے حق میں اپنے فرض کی دیانتدارانہ تکمیل نہیں کرتے۔

مسٹر گھوش نے ہندوستانی پریس کی مخصوص مشکلوں کے سلسلہ میں جابرانہ قوانین کا جو تذکرہ کیا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں، ہم امید کرتے ہیں کہ ذمہ دار صوبہ جاتی حکومتوں کے دور میں اخباروں کو نامناسب قانونی پابندیوں سے نجات مل جائے گی۔

آہ اقبال!

۲۱ اپریل کی صبح کس قدر منحوس صبح تھی کہ جسنے ہمارے شاعر اعظم ترجمان حقیقت اور مبصر نکتہ رس یعنی سر محمد اقبال کو اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا انا للہ و انا الیہ راجعون، علامہ سر اقبال کی موت کا سانحہ کوئی معمولی سانحہ نہیں ہے جو ہمارے صبر و سکون کو برقرار رکھ سکے ہم حیران ہیں کہ اس دہشتناک حادثہ غم کو کن لفظوں میں ادا کریں علامہ اقبال ایک ایسے فلسفی اور شاعر تھے کہ جنھوں نے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ موثر آواز میں مسلمانان ہند کو اسلام کا سچا امید آفریں پیغام سنایا آپکا کلام ایک ایسا غیر فانی، ابدی، اور سرمدی ورثہ ہے جو ہمیشہ مسلمانوں کے قلوب میں حیات و جرءات کے جذبات کو بیدار کرنے کا کام انجام دیتا رہیگا اور اسی لحاظ سے علامہ موصوف کی محسوس و مادی شکل ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئی ہے، لیکن آپکی ملی رشد و ہدایت دنیا کیلئے ہمیشہ شمع راہ کا کام دیگی اور اس دنیا کے بھٹکے ہوئے مسافر ہمیشہ اسکی روشنی میں اپنی گم گردہ منزل کو تلاش

۵

آئینۂ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۳ اپریل سنہ ۳۸ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ مسٹر ای۔ ایم سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں جدید سیسہ مئو نالا کے دونوں طرف مٹی بھرنے خلاصی لائن آبادی میں لڑکوں کے لئے کھیل کا میدان بنانے منا پوروہ کی سڑکوں پر سطح بنانے اور ٹرسٹ کے مختلف رقبوں میں سیور اور اسٹارم سیور نالیاں بنانے کے لئے تخمینے منظور ہوئے سیسہ مئو میں ایک مختصر لیڈیز پارک بنانے کا بھی فیصلہ ہوا۔ پورانے کانپور کی اسکیم میں بعض اہم ترمیمات منظور ہوئیں۔ اسکیم کے خلاف کئے ہوئے اعتراضات کو دور کرنے کی غرض سے یہ ترمیمات کی گئی ہیں اور یہ امید کی جاتی ہے کہ اس ترمیم شدہ اسکیم کو باشندگان کانپور خوش آمدید کہیں گے ترمیم شدہ اسکیم کے مطابق دریا کے کنارے کی سڑک پورانے کانپور کی آبادی کے شمال کی طرف جائیگی اسلئے آبادی کے اندر مکانات کا حاصل کیا جانا بہت ہی کم رہ جائے گا۔ اس اسکیم کے نکالے ہوئے غریب لوگوں کو آباد کرنے کے لئے ۲۰۰ کوارٹر بنانے کا اس ترمیم شدہ اسکیم میں انتظام کیا گیا ہے ان کوارٹروں پر خرچہ کا تخمینہ ۱½ لاکھ روپیہ ہے اور یہ مکانات ۲۵ سال کی ادائیگی میں ۲½ ماہوار فی گھر کے حساب سے کرایہ کی خریداری کے طریقہ پر نکالے ہوئے غریب لوگوں کو کرایہ پر دیئے جائیں گے اسکیم پر کل خرچہ ۱۱ لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ اور آمدنی ۱۱ لاکھ ۵ ہزار روپیہ کا تخمینہ کیا گیا ہے دریا کے کنارے تقریباً دو میل سیر کرنے کی سڑک کی توسیع ہو جائے گی۔ سڑک اور دریا کے درمیان کی زمین کھلی رکھی جائیگی اور سبزہ زار اور باغات بنائے جائیں گے، اور موجودہ مندر اور پختہ گھاٹ کو ٹرسٹ نہیں لے گا۔

۵۰ ہزار روپیہ کی زمین کی فروخت منظور ہوئی ہے۔

میونسپل بورڈ

۲۷ اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں سب سے پہلے آنجہانی پنڈت بلبھدر پرشاد تواری اور سر اقبال مرحوم کی وفات پر بورڈ نے ماتمی رزولیوشن پاس کئے۔ اور جلسہ کو ملتوی کر دیا گیا۔

سر اقبال کا ماتم

ڈاکٹر سر محمد اقبال کی وفات کا ہندوستان میں عام طور پر ماتم کیا گیا ۲۱ اپریل کی صبح کو کانپور میں خبر ہوتے ہی مسلمانوں میں رنج و غم کی ایک لہر دوڑ گئی اور فوراً تمام مسلمانوں کی دوکانیں بند ہو گئیں۔ رات کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں ایک جلسہ ہوا جسمیں ایک رزولیوشن میں اظہار غم کیا گیا۔ اور دوسرے رزولیوشن میں مسلم لیڈروں سے یہ استدعا کی گئی کہ وہ کوشش کرکے مرحوم کے شایان شان یادگار قایم کریں اور علی گڈھ یونیورسٹی میں ان کے نام سے اسلامی کلچر کا شعبہ قایم کریں۔

جدید کوتوالی کا افتتاح

۲۶ اپریل سنہ ۳۸ء ۸½ بجے صبح کو جدید کوتوالی کا افتتاح سر ہیری ہیگ گورنر صوبہ نے کیا آپ نے دوران تقریر میں فرمایا کہ صوبہ میں کوئی شہر ایسا نہیں ہے جہان امن و امان قایم رکھنا اسقدر مشکل ہو اور کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ جہاں امن و امان قایم رکھنے سے قاصر رہنے کے نتایج اس قدر خطرناک

ہوں جیسا کہ کانپور میں۔

اسمبلی کی نشست خالی

رانی اجودھیا کی مسلسل یو۔ پی اسمبلی میں غیر حاضری کی وجہ سے انکی نشست خالی قرار دیدی گئی ہے اس جگہ کا دوبارہ انتخاب ہوگا کانگریس کی طرف سے اس جگہ کا مقابلہ پنڈت سری رتن شکل نے کیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ آیندہ بھی پنڈت جی اسی جگہ کے لئے کھڑے ہونگے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پنڈت بالکرشن شرما بھی اس جگہ کے امیدوار ہیں۔

ملازمان پریس کانفرنس

۲۴ اپریل کو شردھانند پارک میں آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم کی صدارت میں کانپور پریس کے ملازمان کی کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں مسٹر راجہ رام شاستری نے پریس کارکنوں کی شکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ یہ لوگ چھوٹے چھوٹے اداروں میں ملازم ہیں اسلئے انکا منظم ہونا مشکل ہے۔ تقریباً ایکہزار کارکنوں سے صرف ۲۰۰ آدمی ٹریڈ یونین کے رکن ہیں۔ یہ شہر کے ۱۲۰ پریسوں میں ملازم ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ انکے اوقات کام تنخواہ وغیرہ کے متعلق قانون ہونا چاہیے۔

آنریبل بابو سمپورنانند صاحب نے فرمایا کہ میں پریس کے کارکنوں کی مشکلات سے بخوبی واقف ہوں مگر ان کی تکالیف کے دور ہونے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ یہ لوگ متحد ہو جائیں اور ٹریڈ یونین کے ذریعہ اپنی تکالیف کی وضاحت کریں۔

محکمہ تعلیمات کے ملازمان

۲۴ اپریل کو کانپور میونسپل بورڈ کے محکمہ تعلیم کے ملازمان نے آنریبل مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیم کو ایک اڈریس دیا، اڈریس میں بورڈ کے محکمہ تعلیم کے ملازموں کے تقرر اور ترقی کے متعلق شکایات پر زور دیا گیا تھا۔

آنریبل وزیر صاحب نے جواب میں فرمایا کہ یہ شکایات ایسی عام ہیں کہ زیادہ تر بورڈوں میں پائی جاتی ہیں گورنمنٹ اس کا فیصلہ علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتی۔ محکمہ تعلیم کے ملازمان کے سامنے صرف روٹی کمانے کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ انہیں ایک بہت بڑے نصب العین کی تکمیل کرنا ہے۔

لونگوں کا بائیکاٹ

۲۴ اپریل کو کانگریس کی طرف سے لونگوں کے بائیکاٹ کے سلسلہ میں ایک جلوس نکالا گیا اور شام کو آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں لونگوں کے بائیکاٹ کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

تقریبات

ہمارے مکرم دوست سید حسن کاظمی صاحب منصف کا نکاح سید شبیر حسن کاظمی صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ ۳ مئی سنہ ۳۸ء ۶ بجے شام کو ہوگا اور رات کو ایک پر تکلف دعوت جسمیں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے۔

مسٹر نولکشور بھرتیا کی صاحبزادی کماری ودیا وتی کی شادی مسٹر پورن چند گوئل آف دہرہ دون کے ساتھ ہونا قرار پائی ہے جسکی رسم دروازہ چار ۳۰ اپریل ۶ بجے شام کو ہوگی جسمیں شہر کے ہندو مسلم معززین کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

ہڑتال

۲۸ اپریل کو لال ملی کے ۶ ہزار مزدوروں نے مل کے اندر رہ کر ہڑتال کر دی مزدوروں کا مطالبہ یہ تھا کہ ان کو بونس دیا جائے کیونکہ دھاری وال مل میں بونس دیا جاتا ہے مگر منیجر نے کہا کہ یہ خبر غلط ہے کوتوال صاحب کی جد و جہد اور کوشش کے بعد ہڑتال ختم ہو گئی اور اب بدستور کام چالو ہو گیا ہے۔

آواگون کا چکر

پریم نگر سیسہ مئو میں مسٹر دیوی پرشاد بھٹناگر کے

یہاں ایک ۶ سالہ بچہ ہے جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پچھلے جنم میں شیو دیال مختار تھا اور جو کہ بلوہ کانپور سنہ ۱۹۳۱ء میں انتقال کر گئے ہیں۔ اس کی تحقیقات مسٹر نائر سول و سشن جج کانپور نے کی موصوف کا بیان ہے کہ یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے کو ہاں اور نا کہنا سکھایا گیا ہے۔

ڈکیتی اور قتل

۲۴ ڈاکوؤں نے جو لاٹھیوں اور دھاردار اسلحہ سے مسلح تھے سرسول میں ایک مکان پر ڈاکہ ڈالا گاؤں والوں سے کافی لڑائی ہوئی جسمیں ایک آدمی مارا گیا۔ اور کئی آدمی زخمی ہوئے۔

کسان اور مزدور سبھا

یکم مئی کو کسان سبھا اور مزدور سبھا کا ایک مشترکہ مظاہرہ ہوگا اور شام کو ایک مشترکہ جلسہ کیا جائے گا۔

جون میں پراونشل کسان سبھا بھی کانپور میں ہونے والی ہے۔

لیبر تحقیقاتی کمیٹی

مزدور سبھا اور مالکان مل کی انجمن نے لیبر تحقیقاتی کمیٹی پر غور کرنے کے لئے اپنی اپنی مجلس انتظامیہ کو طلب کیا ہے۔

ہم خرمی و ہم ثواب

انسداد دق و سل اور گرم سدھار کی اسکیموں میں روپیہ کی جسقدر ضرورت ہے اس سے ہر شخص واقف ہے انہی فنڈوں کی امداد کے لئے مسٹر ایف جی کرینکل آئی۔ سی۔ ایس۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر نیاز محمد خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر و ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب گرم سدھار نے مالک پروفیسر کیکری دہائٹ وے سرکس سے یہ طے کیا ہے کہ وہ ایک شو کی آمدنی اخراجات نکالنے کے بعد مندرجہ بالا دونوں فنڈوں میں دیدیں اور وہ اس پر راضی ہو گئے ہیں چنانچہ ۲ مئی سنہ ۳۸ء ۹ بجے رات کو جو شو ہوگا۔ اس کی رقم انہیں دونوں فنڈوں میں دیجائیگی۔ یہ شو مسٹر ایل۔ اووِن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر صاحب کی صدارت میں ہوگا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر خاص طور پر اس روز سرکس دیکھکر خود بھی لطف اٹھائینگے اور مندرجہ بالا دونوں فنڈوں کو بھی امداد دیں گے اور ان فنڈوں کے لئے ہم خرمی و ہم ثواب کی مثل صادق آتی ہے جس کا پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔

مقدمات

مولوی پیغمبر بخش سٹی مجسٹریٹ کے اجلاس سے سابق میونسپل کمشنر مسٹر محمد حنیف اور ان کے سابقوں کو سشن سپرد کر دیا گیا اور وقت پر ضمانت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو جیل بھیجدیا گیا۔

بزم حیات اردو کا مشاعرہ

جناب شاہ حیات احمد صاحب سبزواری و جناب منشی محمد واجد حسین صاحب گورکھپوری جن کی زندگی کا ماحصل حیات اردو ہے ایک بزم مشاعرہ بوقت ۹ بجے شب بتاریخ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۳۸ء یوم شنبہ بمقام بعلینیا احاطہ خورد بر مکان بابو عبدالرزاق صاحب میونسپل کمشنر کانپور منعقد فرما رہے ہیں۔ لہذا بکمال ادب حضرات شعرا کرام سے دست بستہ گذارش ہے کہ تاریخ و وقت معینہ پر تشریف لا کر ذیل کی طرح پر اپنے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ فرماویں اور اردو ادب کی حیات کے لئے ایک موجب روح ثابت ہوں۔

مصرع طرح

"تعینات کے پردے اٹھائے جاتے ہیں"۔

قافیہ، مٹائے، ہلائے، ردیف، جاتے ہیں

المستدعی: جناب مولوی ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری سکریٹری مشاعرہ

کانپور ایمبولنس

۲۴ اپریل سنہ ۳۸ء کو تھرڈ کانپور ایمبولنس ڈویژن کا ایک جلسہ جناب مسٹر چند بھان پرشاد نگم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر شیر محمد خاں صاحب

سبد گل

بلاٹکٹ سفر کرنے والے تو آپ نے بہت سے دیکھے ہوں گے، لیکن شاید ایسا کوئی شخص آپ نے کبھی نہ دیکھا ہوگا، جس نے بلاٹکٹ سفر کرنے والوں کی جیب سے اپنی مٹھی گرم کرنے کا طریقہ ایجاد کیا ہو اس اجمال تفصیل یہ ہے کہ چند روز ہوئے لکھنؤ کے قریب ایک سکھ نوجوان کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔

آپ کا مشغلہ یہ تھا کہ ٹکٹ چیکروں کی سی صورت بنا کر ہر ایک ڈبہ میں داخل ہوتے اور جب مسافر کو بے ٹکٹ سفر کرتا دیکھتے اس سے کچھ پیسے وصول کرکے چھوڑ دیتے، مسافر سمجھتا کہ بابو جی نے مجھ پر بڑا احسان کیا اور بابو جی اپنی دانائی پر ناز کرتے ہوئے دوسرے شکار کی تلاش میں چل دیتے، لیکن بدقسمتی سے ایک روز آپ کی یہ حرکت پولیس کے کسی سپاہی نے دیکھ لی اور وہ تاڑ گیا کہ یہ ٹکٹ چیکر صاحب درحقیقت بے روزگاری کے ستائے ہوئے ہیں، چنانچہ تحقیقات پر سارا راز کھل گیا اور اب آپ اپنی روشنی طبع پر بہت نادم و شرمندہ ہیں۔

حال ہی میں روسی ڈکٹیٹر اسٹالن کو زہر دینے کی ایک حیرت انگیز سازش کا حال اخبارات میں چھپا ہے اس سازش کی تفصیلات کو معلوم کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ سائینس کی مدد سے زہر کی بھی عجیب عجیب قسمیں ایجاد کرلی گئی ہیں اور جو باتیں آج سے پہلے صرف افسانوں اور قصہ کہانیوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے لکھی جاتی تھیں آج دنیا نے انھیں سچ کرکے دکھا دیا ہے۔

اس سازش کا انکشاف یوں ہوا کہ آسٹریا پر جرمنی کا قبضہ ہونے سے چند روز قبل لوگوں نے دیکھا کہ وائنا کا ایک ماہر سمیات جسے پروفیسر ہنس اینگر یونان جانے والے ہوائی جہاز پر سوار ہوکر ایتھنز جا رہا ہے، لیکن ابھی یہ ہوائی جہاز تھوڑی دور بھی نہ جانے پایا تھا کہ بعض تیز نگاہ والوں کو یہ محسوس ہوا کہ اس کا رخ دفعتاً جنوب سے مغرب کی طرف ہوگیا اور یہ یونان کی طرف جانے کے بجائے سیدھا روس کی طرف پرواز کرنے لگا۔

لوگوں کا یہ خیال ٹھیک تھا اس لیے کہ جب جہاز زیادہ بلندی پر پہونچ گیا تو دفعتاً ایک شخص نے جہاز راں سے ڈانٹ کر کہا:۔

"ماسکو" کی طرف چلو"

چند گھنٹوں میں جہاز ماسکو پہونچ گیا جہاں کئی ایک کاغذوں پر پروفیسر مذکور کے انگوٹھے کے نشانات لیے گئے اور ایک روسی افسر کی نگرانی میں اسے ایک ہوٹل میں ٹھہرا دیا گیا جہاں یہ افسر ۲۴ گھنٹے اس کے سر پر سوار رہتا تھا۔ حتے کہ رات کو اس کے کمرے میں سوتا بھی تھا۔

دوسرے علی الصباح پروفیسر اینگر اسٹالن کے سامنے حاضر کیا گیا جہاں اس نے اسٹالن ڈکٹیٹر روس تن تنہا ایک کرسی پر بیٹھا کچھ گنگنا رہا تھا اور اگرچہ وہ اپنے مرض کی حقیقت سے واقف تھا مگر اس کے باوجود پروفیسر صاحب یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ اس کے چہرہ پر فکر و ملال کا ایک دبلی سا شائبہ بھی موجود نہ تھا، اور وہ اچھے بھلے نوجوانوں کی طرح ہشاش بشاش نظر آرہا تھا۔

ان پروفیسر صاحب نے اپنی تحقیقات کے بعد اسٹالن کو بتلایا ہے کہ اسے ایک خاص قسم کا زہر بہت ہی کم مقدار میں دیا جارہا تھا کبھی غذا میں ملاکر اور کبھی سگریٹ کے کاغذ کو اس کے پانی میں ذرا تر کرکے اس پر اسٹالن نے پوچھا اگر میں اس کا علاج نہ کروں تو اس زہر کے اثر سے مجھے کتنے روز میں مرنا چاہیئے؟

اسکے جواب میں پروفیسر مذکور نے کہا:۔ اس زہر کے اثر سے نہ آپ مریں گے نہ بیمار پڑیں گے اس کی خاصیت اتنی ہی ہے کہ اس سے آدمی کا دماغ کچھ کمزور ہوجاتا ہے جس کے بعد نہ تو اسے بہت گہری ترکیبیں سوجھ سکتی ہیں اور نہ اس میں شدت کیساتھ خودرائی باقی رہتی ہے وہ کسی قدر ڈرپوک ہوجاتا ہے اور ہر کام دوسروں کے مشورہ کے بغیر کرنا نہیں چاہتا گویا اس زہر سے اسٹالن کے مرنے کا تو کوئی اندیشہ نہیں ہاں البتہ اس سے روس کا ڈکٹیٹر ضرور مرجائے گا۔

ادب لطیف

اے جانے والے مسافر

ڈاکٹر ٹیگور کا ایک ادبی شاہکار

بتاؤ! سچ بتاؤ کیا تم چلے ہی جاؤ گے۔

... کیا اب ذرا بھی نہ ٹھہرو گے ... !!

دیکھو! نصف شب گذر چکی ہے ساری فضا پر خاموشی کا تسلط ہے، اور سامنے کی اونچی پہاڑیوں اور جنگل کے وسیع میدانوں میں خوفناک تاریکی کیسا مہیب منظر پیش کر رہی ہے!

لیکن میرے یہاں ... ہاں میری خلوت گاہ میں ... تمہارے استقبال کے لیے ... شمعیں روشن ہیں، اور رنگین پھولوں کے ہار اور خوشنما ہار تم سے ہمکنار ہونے کے لیے کھونٹیوں پر جھوم رہے ہیں۔

... اور ... میری مست شباب مگر مجبور نگاہیں تمہیں جی بھر کر دیکھنے کیواسطے اب تک جاگ رہی ہیں۔ !!!

مگر آہ ... ! تم جانیکے لیے تیار بیٹھے ہو ... !!!

خیر میں اپنے کمزور بازوؤں سے تمہارے مشتاق سفر پیروں کو قید نہیں کرتی تم بصد شوق جاسکتے ہو تمہارے واسطے دروازے کھلے ہوئے ہیں ...

اور تمہارا مرصع گھوڑا تمہیں ہمراہ لے جانے کے لیے باہر محو انتظار ہے۔

میں نے اگر تمہیں اپنے پاس رکھنا چاہا تو اپنے مغموم دل کے بے اثر نغموں سے ...

ہاں اگر میں نے تمہیں روکنے کی کوششیں کیں تو صرف اپنی حسرت بھری نگاہوں سے!!! -

اے نہ رکنے والے راہرو! میں مجبور و بے بس ہوں میں تمکو روک نہیں سکتی ...

میرے پاس تمہیں روکنے کے لیے بجز گرم گرم آنسوؤں کے اور کچھ نہیں!!! ... آہ! تمہاری آنکھوں میں نہ بجھنے والے شعلے کسقدر چمک رہے ہیں، اور تمہاری نظروں مائل بہ سکوں نہ ہونے والے جذبات کس قدر فراوانی سے ہیں۔

رات کی اس خوفناک تاریکی میں نہ جانے کون سی کشش تمہیں جنگل کی طرف کھینچے لیے جارہی ہے، اور آسمان کے ان جھلملاتے ہوئے ستاروں میں نہ معلوم کون سا سحر ایسا تھا کہ جس نے مدہوش کن پیام چپکے سے اس تیرہ و تار شب میں تمہارے دل کی گہرائیوں میں پہونچا دیا ...

اگر یہ محفل رقص تمہارے لیے بے کیف ہے، اگر تم ایک خاموش فضا کو پسند کرتے ہو تو اے تھکے ہوئے مسافر! تمام شمعیں بجھا دی جائیں گی اور یہ سرود سب بند کردئے جائیں گے ہم سب یونہی تاریک کمرے میں بیٹھے رہیں گے، درختوں کی پتیاں آپس میں مل مل کر گائیں گی اور چاند کی دھندلی کرنیں کھڑکیوں سے چھن چھن کر آئیں گی ... !!!

اے جانے والے مسافر اس آدھی رات کی خوفناک تاریکی نے کون سا بے پناہ جذبہ تم میں پیدا کردیا کہ میری تمام پرمنتوں اور ان تمام سامان عشرت کے باوجود تو یہاں سے جانے کے لیے مضطرب و بے چین ہے؟

(ترجمہ از جناب اقبال الدین احمد مرزاپوری)

ص سزا نہ پاتا اسی سے دن بھر کی تعلیم شام تک سب بھول جاتے ہیں، آپنے ملاحظہ فرمایا کہ ایک عادت کو ٹھیک وقت پر قایم نہ رکھنے سے کتنے نقصان ہوتے ہیں، والدین اور استاد صاحبان کو بچوں پر بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بچے ہی ملک کی امید ہیں۔

عالم نسواں

عورتوں کا محاذ!

از جناب ہاجرہ بیگم

عورتوں کی حالت مردوں سے زیادہ دردناک ہے اور انکی اقتصادی اور سماجی تکلیفیں مردوں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔ ان میں تحریک کے مقبول ہونے کی بہت گنجائش ہے۔ یہ ہمارا قصور ہے کہ ہمنے ابھی تک انکو منظم نہیں کیا، اگر ہم آزادی کی تحریک میں زیادہ جان ڈالنا چاہتے ہیں تو ہم کو عورتوں کو منظم کرنے کی صورتیں نکالنا چاہئیں اور اس محاذ پر صبر و استقلال سے کام کرنا چاہیئے۔

جب ہندوستان میں کوئی عوامی تحریک اٹھی مثلاً عام سینہ گرہ یا سول نافرمانی تو اس میں عورتوں نے آکر جوق جوق حصہ لیا۔ جلوس نکلے اور جیل گئیں۔ یہ لڑائی انہوں نے اپنی مرضی سے لڑی۔ مرد نہیں چاہتے تھے کہ انکی ماں بہنیں اور بیوی عدالت اور جیل کی ذلتیں اور تکلیفیں اٹھائیں۔ لیکن عورتوں کی غیرت نے یہ گوارا نہیں کیا کہ جس تحریک کے لیے انکے باپ بھائی اور شوہر اپنی راحتوں کو لٹادیں وہ سپاہیوں کی کمی سے مرجھا ہو اور وہ تماشہ دیکھیں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ عورتوں کی یہ بہادری اسی وقت تک رہی جب تک عوامی تحریک چلتی رہی ادھر تحریک بند ہوئی اور ادھر وہ بدستور گھروں کی چار دیواری کے اندر واپس چلی گئیں کیونکہ تحریک نے ان کے دل و دماغ پر کوئی گہرا قبضہ نہیں جمایا تھا اور انکی باقاعدہ تنظیم کی کبھی کوشش نہیں کی گئی تھی۔

تحریک میں عورتوں کے آجانے سے ہماری طاقت دگنی نہیں بلکہ ڈھائی گنی اور تین گنی ہوجائے گی۔ منافی تحریک میں جب عورتوں نے جوش و خروش سے قدم آگے بڑھایا تو ان کے مرد زخمی شیر کی طرح آزادی کی لڑائی میں ڈٹ گئے۔ کون مرد اپنی بہنوں اور بیوی کے سامنے بزدلی دکھا سکتا ہے جو انکی بہادری یا مردی سے، انکی عورتوں میں ست اور عقیدے کی طاقت اور بڑھا دی یوں ایک صنف سے دوسرے کو مدد ملتی ہے۔

یہ تو سب چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ بڑی بات تو یہ ہے "عورتوں کی مصیبتیں مردوں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہیں" ملوں رکارخانوں میں جو کام کرنے والی ہیں انکو مردوں سے کم مزدوری دیجاتی ہے صرف اس جرم پر کہ وہ عورت ہیں حالانکہ وہ کام اتنا ہی کرتی ہیں جتنا مرد کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے عورتوں کو ڈھونڈھ کرکے لگایا جاتا ہے "زچگی" میں ہزاروں بچہ اور زچہ "ہندوستان" میں مرتے ہیں۔ حکمران طبقے والوں کی نمائندگی کرنے والا کوئی نہیں۔ ہاں کچھ مرد مزدور نمائندگی کا دعوی کرتے ہیں مگر وہ لوگ کیا نمائندگی کرسکتے ہیں جو اس طوفان سے دور کنارے سے تماشہ دیکھ رہے ہوں۔

چھوٹے کسانوں مزدوروں میں اور بچے اوسط طبقہ میں کمانے اور پہننے کی بہت کمی ہوتی ہے۔ یہ لوگ اگر کچھ خرچ کرسکتے ہیں تو لڑکوں پر خرچ کرتے ہیں کیونکہ وہ بڑا ہوکر کمائے گا۔ اور بڈھے ماں باپ کو کھلائے گا، یہ ٹھہرا ایک قسم کا اقتصادی پروگرام، ان گھروں میں جب لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں تو وہ دوسرے درجہ میں سمجھی جاتی ہیں

بچوں کی دنیا

انگریز بچے

از جناب آنند شنکر کرتی پانی پتی

ہندوستان میں رہتے ہوئے ہمیں انگریز بچوں کے بارے میں بہت زیادہ واقفیت نہیں ہوسکتی، انگریز لوگ ہندوستان پر حکومت کرتے ہیں، اس لیے اپنے بچوں کو ہندوستانی بچوں سے الگ رکھتے ہیں ہم سب نے کبھی نہ کبھی انگریز بچوں کو ضرور دیکھا ہوگا، سفید رنگ، گالوں پر سرخی، ہستانی چال عکومت کی بوُ مگر انگریز بچوں کی حالت انگلستان میں کچھ اور ہی ہوتی ہے۔

انگلستان کی آب و ہوا سرد ہے جنوری اور فروری میں تو بہت ہی ٹھنڈ پڑتی ہے اور کبھی کبھی برف بھی گرنے لگتی ہے اسی وجہ سے وہاں کے رہنے والوں کا رنگ سفید ہوتا ہے اور تندرست بچوں کے چہروں پر سرخی ہوتی ہے، ٹھنڈی آب و ہوا عمدہ اور مقوی غذائیں اور ورزش کی وجہ سے انگریز بچے بڑے مضبوط اور تندرست ہوتے ہیں ایک انگریز بچہ اپنی ہی عمر کے ہندوستانی بچہ کی نسبت تین گنا زیادہ خوراک کھاتا ہے صبح آٹھ بجے کے قریب دودھ، اور ڈبل روٹی کے دو تین ٹکڑے، مکھن، دلیا، اور چائے اسکول میں گیارہ بجے ایک بوتل دودھ دوپہر کو ایک بجے توس تازے پھل، اور چائے، چار بجے اسکول میں پھر ایک بوتل دودھ اور پھر رات کو آٹھ بجے کے قریب گھر پر کیک روٹی مٹھائی وغیرہ اور بعضے بچوں کو رات کو دس بجے کے قریب بھی کچھ کھانا کھلایا جاتا ہے۔

ہندوستان میں انگریز بچوں کی عادت کا صحیح اندازہ نہیں لگتا، انگلستان میں بچے بہت نرم طبیعت ہوتے ہیں، اور یہاں ہندوستان والے انگریز بچوں کی طرح اکڑتے نہیں رہتے، جب انگلستان میں برف باری کا زمانہ آتا ہے تو وہاں کے بچے گھروں سے باہر نکل نکل کر طرح طرح کے کھیل بناکر ان سے کھیلتے ہیں، اور برف کو جمع کرکے طرح طرح کی چیزیں بناتے ہیں، کوئی برف کا گولا بناتا ہے کوئی کھلونا بناتا ہے کوئی چھوٹی چھوٹی گیند بناکر ایک دوسرے پر ڈالتے ہیں، لکڑی کی گاڑی بنا بناکر دو یا تین بچے اس پر بیٹھ جاتے ہیں اور اس کو برف پر چلاتے ہیں انگلستان کے قریب قریب سب اسکولوں میں دستکاری ضرور سکھائی جاتی ہے اور بچے بھی اس میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔

انھیں ہر کام وقت پر کرنا سکھایا جاتا ہے وقت پر اٹھنا، ٹھیک وقت پر کھانا اسکول جانا ورزش کرنا، اور سونا، شروع سے ہی ایسی عادت ڈالنے کی وجہ سے وہ ہمیشہ ہر ایک کام وقت پر کرنے لگتے ہیں، اسکولوں میں مارپیٹ کی بیماری نہیں ہے لیکن دیر کرکے آنے والے طالب علم کو سمجھا کر بتایا جاتا ہے کہ اس طرح دیر سے آنے میں کیا نقصان ہے۔

آپکو کچھ علم انگریز بچوں کے رہن سہن کا اور ان کی خصلتوں کا ضرور ہوگیا ہوگا، اب ہا ہندوستانی بچوں میں بھی کمی کیوں ہے اس کے ذمہ دار والدین اور استاد ہیں، اگر بچے صبح کو دیر سے جاگتے ہیں جسکی وجہ سے انھیں اسکول جانے میں دیر ہوجاتی ہے، کھانا ٹھیک طرح سے اطمینان کے ساتھ نہیں کھا سکتے، بھاگے بھاگے اسکول پہونچتے ہیں، کہ ماسٹر صاحب نے دیر ہوجانے کی وجہ سے جواب طلبی کی اور دھڑا دھڑ مارپیٹ ہونے لگی، بچہ کا اس میں کہاں تک قصور ہے اگر اس کے والدین صبح اٹھنے کی عادت ڈالتے تو وہ ہرگز اسکول میں ص

پردۂ فلم

فلم کیسے ہونے چاہئیں!

از قلم مسز ایم۔ اے۔ انصاری صاحبہ

آجکل سینما کا شوق غریب امیر سب کے دلوں میں حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے خصوصاً جب سے ناتی فلم بننے لگے۔ اسوقت سے اس میں دلچسپی اور پیدا ہوگئی۔ یہاں تک کہ اس کا اثر بھی لوگوں پر پڑنے لگا یہ بالکل درست ہو کوئی تقریر یا کوئی کیسا ہی اچھا لکچر ہو اس کا اتنا اثر پبلک پر نہیں پڑتا۔ جتنا کہ سینما کے دیکھنے کا ہوتا ہے۔ میں دعوی سے کہتی ہوں۔ کہ یہی کانپور کی ملوں کا جھگڑا مدت سے چلا جا رہا ہے جسمیں بڑے سے بڑے لیڈروں کی تقریروں نے بھی کوئی خاص اثر نہ پیدا کیا۔ اسی جھگڑے کو اگر کوئی اچھا اسٹوری رائٹر قصے کی صورت میں فلم بنا کر پبلک کے سامنے پیش کرے تو دیکھیے اس کا کیا اثر ہوتا ہے مگر افسوس تو یہی ہے کہ اسکو جانتے ہوئے بھی فلم کمپنیاں اپنے ملک کو فائدہ پہونچانے کی کوشش نہیں کرتیں اور وہی خرافات اسٹوریاں لے کر فلم بناتی ہیں جس سے نہ کوئی اخلاقی پہلو نکلتا ہے نہ ملک کو کوئی فائدہ پہونچتا ہے۔ اگر فلم کمپنیاں ان باتوں کا خیال رکھیں تو فلمی ڈراموں ہی سے اپنے ملک اور اپنی قوم کی بہت کچھ خدمت کرسکتی ہیں۔ اول تو فلم اسٹوری ایسی ہونی چاہیئے کہ جس سے کوئی اخلاقی سبق حاصل ہو زبان اردو اور ہندی ملی جلی بے حد سادہ ہو جسکو ہر کوئی سمجھ سکے گانے اسٹوری کے لحاظ سے ہوں اور موقع پر ہوں یہ نہ ہو کہ راجہ رانی سپاہی فقیر ہر کوئی گا رہا ہے چاہے وہ اس کو اچھی طرح ادا بھی نہ کرسکے دوسرے آخر وقت تک یہ نہ معلوم ہو سکے ختم ہونے پر اس کا کیا انجام ہوگا۔ ڈائلاگ چھوٹے اور جذبات سے بھرے ہوں اسٹوری زیادہ بڑی نہ ہو۔ مذاق جو بھی ہو، اخلاق سے گرا ہوا نہ ہو اداکار اس خوبی سے ڈرامہ کو ادا کریں کہ نیچر کے خلاف نہ معلوم ہو۔ اخلاقی اسٹوریاں کم خرچ اور بالانشین لکھی جاسکتی ہیں۔ یہ کہنا فضول ہے کہ ایسی اسٹوریاں پبلک پسند نہیں کرتی۔ اول تو سمجھدار لوگ ضرور پسند کرتے ہیں۔ جاہل اور ناسمجھ اگر نہ بھی پسند کریں تو جب سب فلم کمپنیاں اس کا خیال کرکے ایسی ہی اسٹوریاں لیکر فلم بنائیں گی تو یہ کہاں جاکر جا سکتے ہیں۔ جیسا پڑ چکا ہے دیکھیں اور پھر دیکھیں اور پھر انکا اثر بھی اچھا ہوگا اب ایک سوال اور ہے کہ اسٹوریاں فیل کیوں ہوتی ہیں اسٹوری فلم کی جان ہیں یا تن ہیں اول اسٹوری اچھی ٹائپ کی ہو۔ دوسرے ڈائرکشن۔ فوٹو گرافی اور میوزک چاروں جزو ہیں اب ان میں سب سے زیادہ ضروری چیزیں دو ہیں۔ ایک اسٹوری دوسرے ڈائرکشن۔ فلم کا مقصد صرف پبلک کو خوش کرنا ہی نہیں بلکہ جب وہ فلم دیکھکر جائیں تو اپنے ساتھ ایسے خیالات لیجائیں جسکا کوئی اونچا تمدنی اثر ہو۔ اب رہا یہ سوال کہ فلم کمپنی والے اخلاقی اسٹوریوں کے لیے یہ کہتے ہیں کہ فلم ہمارا روزگار ہے اور روپیہ کمانا ہمارا مقصد ہے۔ پبلک کا مذاق ہی ایسا ہے تو بغیر پبلک کو خوش کئے ہمارا کام نہیں چل سکتا۔ اور اچھی پکچر پبلک میں کامیاب نہیں ہوتی میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کیا پبلک یہ مذاق لے کر پیدا ہوتی ہے۔ یا کمپنی نے ان میں پیدا کردیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اقوال زرّیں

ہر حیثیت سے مساوی افراد کے درمیان دوستی نام ہے ایک ایسی تجارت کا جو بے غرض اور بے لوث ہو۔ (ادیبور گولڈ اسمتھ)

ہر شخص کو اپنا کام اس انہماک سے کرنا چاہئے کہ جیسے اس کی انجام دہی میں کوئی دوست اس کا ہاتھ بٹانے والا نہیں۔ (ہیلی فیکس)

راحت میں ہمارے دوست ہمکو اور مصیبت میں ہم اپنے دوستوں کو پہچانتے ہیں۔ (چرٹن کالنس)

شرمیلے اور منزور لوگ۔ چاپلوسوں اور ادنےٰ درجے کے اخلاق والوں کا شکار زیادہ تر ہوتے ہیں کیونکہ بے تکلفانہ دوستی میں شرمگیں لوگ دوستوں کا انتخاب کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ وہ خود انتخاب کئے جاتے ہیں (سر ہنری ٹیلر)

موج تبسم

باپ:۔ دیکھو جی امتحان قریب ہے خوب رات ودن پڑھنے میں محنت کیا کرو۔
بیٹا:۔ رات کو تو میں سوتا ہوں۔
باپ:۔ جاگا کرو۔
بیٹا:۔ کل تو آپ کہتے تھے کہ رات میں صرف الّو ہی جاگا کرتے ہیں۔
باپ:۔ تم بالکل گدھے ہو۔
بیٹا:۔ اور آپ گدھے کے باپ

باپ:۔ آج اسکول میں تم نے کیا پڑھا۔
بیٹا:۔ وہی جو کل پڑھا تھا۔
باپ:۔ کل کیا پڑھا تھا۔
بیٹا:۔ کتاب دیکھے بغیر کیسے بتاؤں۔

ماں:۔ رام دیال آج تو اسکول نہیں گیا
رام دیال:۔ تمہیں تو کہتی تھیں کہ میرے چلے جانے پر تم مجھے یاد کیا کرتی ہو۔

دلچسپ معلومات

روئی کی سڑکیں

امریکہ میں ایک قسم کی نئی سڑکوں کا تجربہ کیا جارہا ہے جو روئی سے تیار کی گئی اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا تو آئندہ تمام سڑکیں روئی کی ہوا کریں گی۔

یہ سڑکیں اس طرح تعمیر کی گئی ہیں کہ پہلے سڑکوں پر گٹی بچھائی گئی پھر اس پر روئی کی تہہ جمائی گئی اور اس کے اوپر تار کول پھیلا دیا گیا ہے، ان سڑکوں پر فی میل ۱۲۰ پونڈ خرچہ آیا ہے، جس شخص نے یہ جدت کی ہے اس کا خیال ہے کہ جھٹکوں کو جذب کرنے کی خاص صلاحیت رکھتی ہے، خصوصاً جبکہ سڑکوں کی بنیادیں ناقص ہوں۔

آج تک یہ روئی کی سڑکیں نہ ٹوٹی ہیں نہ انمیں کہیں پر کوئی شگاف وغیرہ آئے ہیں اور خرچ بھی بہ نسبت اور سڑکوں کے کم آتا ہے

افسانہ

دکھیا!

از قلم برج رانی صاحبہ فلم آرٹسٹ شہر بمبئی

شوبھا غریب گھرانے میں پیدا ہوئی اور غربت کی گود میں پلی اور غریب ماں کا دودھ پی کر بڑی ہوئی اور پروان چڑھی۔

شوبھا قصبہ کیلاش پور میں اپنی زندگی کی پندرھویں بہار دیکھ رہی تھی، اسے شہری لڑکیوں کی طرح نہ پف پاؤڈر میسر تھا نہ کریم اور سینٹ وہ مہیا کر سکتی تھی، ریشمی اور بھڑکدار پوشاکوں سے محروم رہنے کے باوجود اس کی سادگی اس کے حسن وجمال پر چار چاند لگانے کے لئے کافی تھی اس کی چال میں فطرتی مستی اور حسن میں قدرتی دلکشی موجود تھی۔

قصبہ کے اکثر دولت مند نوجوانوں کی آرزو یہ تھی کہ شوبھا ہمیشہ کے لئے ان کے گھر کی شوبھا بڑھانے کے لئے ان کی ہو جائے مگر شوبھا ایسا نہیں چاہتی تھی وہ قصبہ کے ایک نوجوان مگر غریب لڑکے "کسم" سے محبت کرتی تھی۔

شوبھا اور کسم دونوں کی محبت کوئی نئی محبت نہیں تھی، آج سے کئی سال پہلے جبکہ شوبھا کا باپ زندہ تھا اور وہ اسکول میں تعلیم حاصل کرنے جایا کرتی تھی، کسم بھی اس کا ہم جماعت تھا جوں جوں ان کی عمریں بڑھتی گئیں محبت بھی بڑھتی رہی جوں جوں اسکول کے درجوں میں ترقی کرتے رہے دونوں کی محبت بھی ترقی کرتی رہی باپ کے مرجانے کے بعد شوبھا مجبوراً اسکول چھوڑ دینا پڑا اور کسم نے اس لئے اسکول جانا چھوڑ دیا کہ اسکول کی چہار دیواری کے اندر وہ شوبھا کے دیدار سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو چکا تھا۔

اسکول چھوڑ دینے سے شوبھا پر تو کوئی خاص اثر نہیں ہوا لیکن کسم معمول سے کہیں زیادہ آزاد ہو گیا لڑکوں اور نوجوان لڑکیوں کی سنگت سے اسے اتنی بھی فرصت نہیں ملتی تھی کہ تھوڑی دیر کے لئے جاکر دکھیا شوبھا کی مزاج پرسی بھی کرلے، کسم شوبھا سے ملتا ضرور تھا مگر کبھی ہفتہ میں اور کبھی پندرہ دن میں ملاقات کی تاخیر کا سبب بتانے کے لئے اسے آئے دن نئے نئے اور جھوٹے چھوٹے قصے گڑھنے پڑتے تھے، شوبھا اپنی صاف دلی کے سبب سے کسم کی ساری من گڑھت باتوں کو سچ سمجھا کرتی تھی۔

کسم اپنی چالاکی اور عیاری پر دل ہی دل میں ناز کرتے ہوئے کہا کرتا . . . . . .
. . بیوقوف لڑکی . . . .

ایک مرتبہ کئی دن کے بعد کسم شوبھا سے ملنے کے لئے آیا بڑھیا اور قیمتی کپڑے پہنے ہوئے ایسے کپڑے جن کی وضع وقطع نے کسم کو پورا پورا اپ ٹو ڈیٹ جنٹلمین بنا رکھا تھا اس کے سر پر ایک اعلےٰ قسم کی فیلٹ کیپ اور پیروں میں قیمتی بوٹ تھا اس کی ہستی پہلے کی بہ نسبت غیر معمولی ضرور تھی اور اس جسمانی سجاوٹ نے اسے پہلے سے زیادہ حسین بنا رکھا تھا، شوبھا اس کو دیکھ کر مسکرائی اس لئے نہیں مسکرائی کہ کسم میں اس کو کوئی نئی چیز نظر آرہی تھی بلکہ اس کے مسکرانے کا مقصد یہ تھا کہ خوب جدائی کے صدمہ دیا کرو خوب اپنے آنے کی راہ دکھایا کرو۔

کسم بالکل اجنبیوں کی طرح ایک طرف کو بیٹھ گیا اور لگا اپنے کپڑوں وغیرہ کی تعریف کرنے۔

شوبھا! جانتی ہو کہ یہ میرے کوٹ کا کپڑا کس بھاؤ کا ہے؟

ساڑھے سترہ روپے گز، یہ قمیص دیکھو کیسا بڑھیا کپڑا ہے، جانتی ہو تین روپئے ساڑھے بارہ آنے گز ملا ہے تم نے یہ ٹوپی نہیں دیکھی ہے ساڑھے سات روپئے کی آئی ہے اصلی کرسٹی، یہ جوتہ، یہ جوتا، شوبھا نے کہا کسم بابو کیا کہیں نوکری مل گئی ہے، سو دو سو روپے کی۔؟

کسم نے شوبھا کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا "ہشت" نوکری کرتے ہیں غلام مجھے یہ سب کچھ میرے ایک دوست نے دیا ہے، میری ایک دوست نے دیا ہے بھلا اس "میری" سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

شوبھا نے تعجب سے دریافت کیا،

کسم نے ایک قیمتی سگریٹ کیس میں سے ایک سگریٹ نکالتے ہوئے کہا، بات یہ ہے شوبھا کہ میری خوش قسمتی سے ایک نوجوان اور دولتمند دوشیزہ مجھ سے محبت کرنے لگی ہے۔

کسم کی زبان سے یہ فقرہ سنتے ہی شوبھا کے کلیجہ پر ایک گھونسہ سا لگا اپنی طبیعت کا اضمحلال چھپانے کے لئے وہ بہت دیر خاموش رہی اسے ناامیدی میں ایک امید کی جھلک نظر آئی اور ہمت کر کے اس نے کسم سے دریافت کیا، وہ پریم تم سے کرتی ہے بھلا تم تو اس سے پریم نہیں کرتے۔

کسم نے ایک قہقہہ بلند کرنے کے بعد کہا دیوانی کہیں کی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ تو مجھ سے پریم اور میں اس سے پریم نہ کروں"

شوبھا کی زبان سے فوراً یہ نامکمل سا جملہ نکل گیا، اور جب میں تم سے . . . . .

. . کسم نے دخل دیتے ہوئے کہا میں خوب جانتا ہوں دیکھو شوبھا تمہاری اور میری محبت بالکل گڑیا گڈے کا کھیل تھی اس محبت سے صرف دل بہلانا ہی ہمارا مقصد تھا بھلا تم ہی انصاف سے کہو کہ مجھے تمہاری محبت سے فایدہ ہی کیا تھا؟ کسم کے ان خود غرضانہ فقروں نے شوبھا کے دل کی دنیا میں ایک ہیجان برپا کر دیا اس کی خوبصورت آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

کسم نے ہمدردی جتانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کیسی نادانی کی باتیں کرتی ہو شوبھا اگر تم واقعی مجھ سے محبت کرتی ہو تو مجھے عیش میں دیکھ کر تم کو کبھی غم نہیں کرنا چاہئے، شوبھا نے روتے ہوئے طنزاً کہنا شروع کیا بہت اچھا خیال ہے تمہارا تم میرے سینہ پر مونگ دلو مجھ سے محبت بڑھا کر ایک دوسری عورت کا دم بھرو اور میں تمہارے عیش کو اپنا عیش سمجھوں دھن ہے کسم بابو"۔

کسم کو شوبھا کی بیچارگی پر رحم نہیں بلکہ غصہ آگیا اور اس نے کہا سنو شوبھا میں تمہاری خاطر یا تمہاری مفلس محبت کی خاطر ہمیشہ ایک ٹکڑ گدا یا بھکاری کی زندگی بسر کرنا نہیں چاہتا سچ جانو مفلسی کی محبت کسی طرح بھی لعنت سے کم نہیں ہے ذرا سوچو تو سہی پسینے میں ڈوبے ہوئے کپڑے غبار آلود آنکھیں بکھرے ہوئے بال خوشی کی چمک سے محروم چہرہ گندے جھونپڑے کی ہوا اور محبت جیسی پاک اور خوبصورت چیز، یقین مانو محبت اور مفلسی ایک دوسرے کی ضد ہیں میں تم سے صاف اور کھلے ہوئے لفظوں میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ میں تمہاری محبت کی خاطر اپنے قیمتی عیش کا ٹکڑا کبھی نہیں کھو سکتا۔

کسم نے یہ کہا اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔
دکھیاری شوبھا پر ایک غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا وہ روئی بے چین ہوئی اور اسی حالت میں اپنی زندگی کے دن گذارنے لگی۔
شوبھا کے طلبگاروں کے لئے یہ ایک زرین موقعہ تھا، اکثر نوجوانوں نے اپنی قسمت آزمائی شروع کردی کسی خاص خیال کے زیر اثر شوبھا ایک نوجوان ”روپ چند نامی“ پر خاص طور سے مہربان نظر آنے لگی۔
شوبھا کا رجحان روپ چند کی طرف دیکھ کر دوسرے طلبگار مایوس ہو کر بیٹھ گئے، کسم اور دوا لیلا کی محبت جسے محبت کی قسموں میں سے صرف ”منھ بولی“ محبت کہنا چاہیئے۔ ابتدا میں گھاس اور کانٹوں کی طرح سرعت کے ساتھ بڑھتی رہی کسم میں کسم میں خودنمائی کا جذبہ خاص طور پر بڑھ گیا تھا وہ دوسروں کو بتانا چاہتا تھا کہ میں بھی محبت کرنے والوں کے زمرے میں نمایاں شخصیت کا مالک ہوچکا ہوں۔
اور اسی خیال سے اسنے اپنے دوستوں کا بھی لیلا سے تعارف کرانا شروع کردیا لیلا نے جو محض ہوس پرست تھی اور ہمیشہ محبت کے پاکیزہ جذبات سے کوسوں دور رہا کرتی تھی کچھ ہی دن کے بعد کسم سے بتدریج کنارہ کشی شروع کردی اب اس کی محبت بجائے کسم کے اس کے دوست ”دلیپ“ سے بڑھنے لگی آخر ایک وہی ہوا جو ہونا چاہیئے تھا یعنی کسم کا رشتہ محبت توڑ دینے کے بعد لیلا نے وہ ”کانٹا“ کہہ ہی دیا۔
اب کسم کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہوگئی وفادار شوبھا بھی چھوٹی اور مالدار لیلا نے بھی دھتا بتا دی انسان اپنی شرمندگی دور کرنے کے لئے اکثر و بیشتر بہانے تلاش کیا کرتا ہے دوستوں کی سوسائٹی میں لیلا سے علیحدگی کے متعلق کسم پر پھبتیاں اڑنے لگیں کسم اس شرمندگی کو دور کرنے کے لئے پھر شوبھا کے پاس پہونچا مگر شوبھا کو روپ چند کے ساتھ معروف گفتگو دیکھ کر سر سے لیکر پیروں تک جل گیا شوبھا کو غضبناک نگاہوں سے دیکھنے لگا مگر شوبھا نے ایک مسکراہٹ کیساتھ منھ پھیر لیا۔
کسم یہ سمجھتے ہوئے کہ شوبھا درحقیقت اس سے برگشتہ ہوگئی ہے، چپ چاپ وہاں سے واپس ہوگیا وہ کچھ ہی دور جانے پایا تھا کہ اس کے غصہ پر غم غالب ہوگیا، اور وہ ایک جگہ ٹھہر کر کچھ سوچنے لگا۔
شوبھا کی پرانی وفاداریاں ایک ایک کرکے اس کی نگاہوں میں پھرنے لگیں وہ پھر شوبھا کے مکان کی طرف واپس لوٹا اور ٹھیک اس وقت جبکہ وہ شوبھا کے مکان میں قدم رکھ رہا تھا، اس کے کان میں روپ چند کی آواز شوبھا سے یہ کہتے ہوئے سنائی دی:۔
شوبھا بہن اب مجھے جانے کی اجازت دو
کسم حیران تھا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ وہ روپ جس کے خلاف اس کے دل میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی تھی، درحقیقت شوبھا کا ”منھ بولا“ بھائی تھا کسم دروازے کی آڑ میں چھپ گیا روپ چند دروازے کے باہر چلا گیا،۔
شوبھا جب دروازہ بند کرنے کے لئے آئی تو اس نے کسم کو مجرموں کی طرح سر جھکائے ہوئے پایا۔
شوبھا نے کچھ دیر کسم کی یہ حالت دیکھی پھر ہاتھ پکڑ کر کمرہ میں لے گئی کسم کی بیدرد آنکھوں میں آنسو دیکھ کر شوبھا برداشت نہ کرسکی اس نے اپنی ساڑھی کے پلہ سے کسم کے آنسو پوچھے اپنے حال پر شوبھا کو اس قدر مہربان دیکھتے ہوئے کسم نے خوشامد کی حد کردی اور جس قدر محبت جتلانے کے الفاظ اس کو یاد تھے وہ سب شوبھا کے سامنے دھرا گیا۔

”اب ایکبار پھر شوبھا کسم کی تھی اور کسم شوبھا کا“
کچھ دن اسی طرح گذر گئے
ایک دن شوبھا کو بڑی شدت کا بخار چڑھا اور متواتر کئی گھنٹہ کے بعد سنیلا کے سرخ سرخ دانے اس کے جسم پر نمودار ہوگئے، کسم برابر اس کے پاس آتا جاتا رہا اور حتی الامکان اس کی خدمت بھی کرتا رہا کچھ دن بعد سیتلا کے دانے بہت بڑے بڑے ہوگئے اور شوبھا کا خوبصورت جسم داغوں سے بدنما بن گیا۔ اسی دوران میں کسم کی ملاقات پھر لیلا سے ہوگئی۔ لیلا سے باتیں کرتے ہوئے وہ اپنے دل ہی دل میں لیلا کی خوبصورتی اور شوبھا کی بدصورتی کا مقابلہ کرتا رہا، کسم لیلا کے پیروں پر گر گیا اور اپنی پرانی محبت کا واسطہ دیتے ہوئے رحم کا طلبگار ہوا۔ لیلا جو ایسے بیوقوف نوجوان کی تاک میں رہا کرتی تھی مسکرائی اور کسم کو پھر اپنے گھر لے گئی دکھیا شوبھا کا نہ کوئی نام لیوا تھا اور نہ پانی دیوا، بیماریوں کی اضطرابیوں سے زیادہ اسے یکایک کسم کے غائب ہوجانے کا ملال تھا۔

تین سال گذر گئے لیلا کی بدعنوانیوں نے پہلے اسے ”مفلس“ بنایا اور اس کے بعد ”بیمار“ بیماری نے بڑھتے بڑھتے ایک دن اسے چتا کا بھی منھ دیکھنا پڑا، کسم اپنی بدچلنی کی وجہ سے خوفناک بیماریوں میں مبتلا ہو کر کوڑھی ہوگیا۔ ایک دن جبکہ کسم اپنے گھٹنوں کے بل گھٹتا اور بازاروں میں بھیک مانگتا پھر رہا تھا شوبھا اپنی دن بھر کی مزدوری سے تھکی ماری اسے آتی ہوئی نظر آئی۔ شوبھا کسم کو اپنے گھر لے گئی اور اس نے اپنی ساری زندگی کسم کی سیوا میں گذار دی۔

لکھنؤ میں امن وامان

لکھنؤ ۲۷ اپریل کل رات نہ کوئی حملہ ہوا اور نہ کوئی فتنہ بپا ہوا اس وقت صورت حالات قابو میں ہے، کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں ۸ آدمی گرفتار ہوتے ہیں۔
کل رات کو دو چھپر دار مکانوں میں آگ لگ گئی لیکن کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ غنڈوں کی شرارت ہے۔

لکھنؤ شیعہ سنی فساد کے حالات

لکھنؤ ۲۳ اپریل کل یہاں شیعہ اور سنیوں میں جو خوفناک فساد ہوا اس میں دس آدمی ہلاک اور اسی زخمی ہوئے اور بہتوں کے شدید چوٹیں آئیں۔
بیان کیا جاتا ہے کہ دس منٹ تک برابر شیعہ اور سنی برابر ایک دوسرے پر خشت باری اور سنگ باری کرتے رہے جس سے بہت سے آدمی مجروح ہوگئے زخمیوں میں پولیس کے بھی کچھ آدمی شامل ہیں۔
اس کی وجہ سے شہر میں خوف وہراس پھیل گیا اور محلہ پاٹا نالے میں جہاں فساد ہوا تھا تمام دوکانیں اور کاروبار بند ہوگئے اس کے بعد اکے دکے حملے ہوئے اور غنڈہ پن کا مظاہرہ ہونا شروع ہوگیا، سینچر کو دوپہر تک یہ ہی حالت رہی بلوائیوں نے چار چھپر دار دوکانوں میں آگ لگادی جو کہ بہت جلد قریبی مقامات تک پھیل گئی۔
آگ بجھانے کے لئے فوراً فائر بریگیڈ کے تین انجن جائے وقوع پہونچے اور انھوں نے ان لوگوں کو نجات دلادی جو کہ آتش زدہ مکانوں میں بند تھے۔

فساد کس طرح شروع ہوا

بیان کیا جاتا ہے کہ فساد شام کو ½۵ بجے شروع ہوا جبکہ شیعوں نے چہلم کے سلسلہ میں مقبرہ گولا گنج علم کا جلوس نکالا اور اسے پاٹا نالہ کے راستہ سے لے گئے۔
پاٹا نالہ محلہ نخاس میں واقع ہے جلوس کے ہمراہ بہت سی بھیڑ جمع ہوگئی جو لوگ جلوس میں شریک تھے وہ نعرے لگا رہے تھے اور سینہ پیٹ کر ماتم کررہے تھے، کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ جب جلوس دار المبلغین کے قریب پہونچا تو شیعوں نے تبرہ پڑھنا شروع کردیا جس سے سنیوں میں ناراضگی پھیل گئی اور انھوں نے شیعوں کے جلوس پر پتھر پھینک کر ان سے بدلہ لینا شروع کردیا۔
اور شیعہ لیڈر یہ کہتے ہیں کہ تبرہ نہیں پڑھا گیا

جاپان نے ۷۰ لاکھ روپیہ ادا کیا

ٹوکیو ۲۳ اپریل ناظرین کو یاد ہوگا کہ چین جاپان کی لڑائی کے دوران میں دسمبر سنہ ۳۶ء میں امریکہ کا ایک جہاز ”پینی“۔ جاپانیوں نے ڈبو دیا تھا، اب اس کے معاوضہ کے طور پر اب جاپان نے امریکہ کو ۲۴۴۰۰۰ لاکھ پونڈ کی رقم ادا کردی ہے، اب یہ معاوضہ ختم ہوگیا ہے۔

آئرلینڈ کا پہلا پریذیڈنٹ

۲۲ اپریل مسٹر ڈی ویلرا کی پارٹی اور مسٹر کاسگریو کی پارٹی کے نمایندوں کی ایک کانفرنس کل پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوئی سنہ ۱۹۲۲ء کے بعد آج پہلا موقع تھا کہ دونوں پارٹیوں کی مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی متفقہ رائے سے قرار پایا کہ آئرلینڈ کے پریذیڈنٹ کے لئے سنیٹر ڈاکٹر ڈگلس ہائڈ کو یہ نامزدگی منظور کرنے کی دعوت دی جائے۔
اس فیصلہ پر اظہار تعجب کیا جارہا ہے ڈاکٹر ہائیڈ کی عمر اس وقت ستر سال کی ہے اگر انھوں نے دعوت منظور کرلی تو بلامقابلہ منتخب ہوجائیں گے ان کو ۵۰۰۰ سالانہ تنخواہ دی جائے گی۔

پنڈت پنتھ کو مکمل آرام کا مشورہ

لکھنؤ ۲۴ اپریل وزیر اعظم یو۔پی پنڈت گوبند ولبھ پنتھ کل اور آج دفتر آئے، آپ ابھی مکمل آرام نہیں فرمارہے ہیں۔
لیکن صرف اہم معاملات پر ہی توجہ دے رہے ہیں، آج کنگ جارج ہسپتال میں آپ کا معائنہ کیا گیا۔
طبی مشیر وزیر اعظم پر زور دے رہے ہیں کہ وہ مکمل آرام کریں آپ کے رفقائے کار بھی آپ کو یہ ہی مشورہ دے رہے ہیں، لیکن وزیر اعظم کے ذمہ سب سے زیادہ کام ہے کیونکہ کئی شعبہ یعنی فائنینس اینڈ آرڈر سروسز اور عام نظم ونسق ان کے ماتحت ہیں۔
پارٹی حلقہ پہلے ہی محسوس کررہے ہیں کہ اب جبکہ ضروری معیار قایم ہوچکے ہیں وزیر اعظم کو اپنے چارج کا کچھ حصہ کسی اور کے سپرد کردینا چاہیئے۔
وزیر اعظم کا خیال اس ماہ کے آخر تک نینی تال روانہ ہونے اور وہاں تقریباً ایک ہفتہ تک قیام کرنے کا ہے۔

پانڈیچری کا ہنگامہ

پانڈیچری ۲۴ اپریل حکومت فرانسیسی ہند نے سرکاری طور پر رپورٹ کی تردید کردی ہے کہ حال کے بلوے کے موقعہ پر فوج نے گولی چلائی حکومت کا بیان ہے کہ پولیس تو گولی چلائے بغیر صرف صورت حالات کا معائنہ کررہی تھی اسکے برعکس ہجوم کے ایک حصہ نے گولی چلائی تھی۔

کانپور لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات

مزدوری میں ۱۲ فیصدی اضافہ کی سفارش

ناظرین کو یاد ہوگا کہ حکومت نے ۱۱ نومبر ۱۹۳۷ء کو ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی جسکو مندرجہ ذیل باتوں کی تحقیقات کرنا تھی:۔
(۱) کانپور کے مل مزدوروں کی تنخواہوں میں تخفیف ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کتنی ہوئی اور وہ کس حد تک پوری کی جاسکتی ہے (۲) موجودہ مزدوری، مزدوروں کے گذارے کے لئے کافی ہے یا نہیں؟ (۳) گذارے کے لائق کم سے کم کتنی تنخواہ مقرر کی جائے؟ اس کے علاوہ ڈیوڑھا نئی مشینوں کے باعث پیدا شدہ صورت حالات۔ بھرتی کا طریقہ۔ چھٹیوں اور مزدوروں کی نوکری کی حالت اور ان کے مکانات کی حالت کے مسائل بھی کمیٹی کے سامنے پیش تھے
مزدور جانچ کمیٹی نے ان سب مسئلوں پر بڑی تفصیل کے ساتھ غور کیا ہے۔ پوری رپورٹ فل سکیپ سائز کے ٹائپ کئے ہوئے ۳۶۲ صفحات میں ہے رپورٹ کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

تحقیقات کی مشکلات

کئی وجوں کے باعث کمیٹی کو اصلی کام کرنے میں بہت دیر ہوگئی۔ ملوں کی بار بار کی ہڑتالیں کمیٹی کے سامنے مزدوروں کی طرف سے مل مالکوں کے خلاف کالے جانے کی شکایتیں اور کانپور کی سنسنی خیز فضا۔ کمیٹی کے راستہ میں خاص رکاوٹیں تھیں۔ کمیٹی کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ تحقیقات کے لئے جن کاغذات کی ضرورت تھی کمیٹی ان سے محروم رہی۔ مل مالکوں نے بہت دنوں تک کمیٹی کے سامنے ضروری باتیں پیش نہیں کیں۔ بار بار تقاضہ کرنے پر کئی مہینوں کے بعد انھوں نے کمیٹی کے سامنے اس شرط پر کچھ کاغذات پیش کئے کہ وہ کاغذات پہلے سے مزدور سبھا کے نمایندوں کو نہ دکھلائے جائیں۔ صرف جرح کے وقت دیئے جائیں۔ مزدور سبھا نے مل مالکوں کے اس رویہ کی مخالفت بھی کی لیکن چونکہ مل مالکوں نے اسی شرط پر کاغذات پیش کئے تھے اسلئے جانچ کمیٹی مجبور تھی۔ اس سے جانچ میں بہت دیر ہوئی۔

کمیٹی کے سامنے ۴۲ آدمیوں نے شہادتیں دیں ان میں سات مل کے مالک کے نمایندے اور ۹ مزدور تھے ان کے علاوہ مل مالکان ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ سر ٹریسی گیون جونس کانپور مزدور سبھا کے صدر کامریڈ ہری ہرناتھ شاستری بی آئی سی کے پریسیڈنٹ کارینگی صاحب میونسپل بورڈ کے چیرمین مسٹر بی پی سریواستوا بوشتیلا پرشاد سکسینہ فیکٹری انسپکٹر اور ہڑسٹ کی جانب سے رائے بہادر سری نرائن کی گواہی ہوئی۔ کمیٹی کے ممبران نے بذات خود کئی احاطوں میں جاکر معلومات حاصل کیں۔

کمیٹی سر ٹریسی گیون جونس کو شکریہ کا مستحق سمجھتی ہے کیونکہ انھوں نے متواتر کمیٹی کے کام میں حصہ لیا۔ کمیٹی کامریڈ ہری ہرناتھ شاستری کی ممنون احسان ہو کہ انھوں نے مشکلات اور رکاوٹوں کے بعد باوجود بڑی قابلیت سے جانچ کمیٹی کے سامنے کانپور کے مزدوروں کی تائید کی۔ ان کے علاوہ کمیٹی مسٹر موتی مسٹر سنکر ستیلا پرشاد سکسینہ مسٹر بھاردواج۔ سرکاری لیبر آفیسر ڈاکٹر راج بہادر گپتا اور مل مالکوں کے لیبر افسر سرا ینڈل کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے کمیٹی "ڈائرکٹر آف انڈسٹریز مسٹر جے نگم کو بھی خاص طور پر شکریہ کا حقدار سمجھتی ہے اسلئے کہ موصوف نے کاغذات جمع کرنے گواہ پیش کرنے ٹنگیوں کا انتظام کرنے اور رپورٹ کی تیاری میں بہت زیادہ مدد کی ہے

تنخواہ کا سوال

مزدوروں کی زندگی کا سب سے بڑا سہارا ان کی تنخواہ ہوتی ہے اسلئے انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ تنخواہیں کافی ہوں اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جن لوگوں نے کاروبار میں روپیہ لگایا ہے انھیں منافع حاصل کرنے کا حق ہے اس کے باوجود یہ بھی ضروری ہے کہ مزدوروں کے حقوق کی پوری طور پر حفاظت ہونی چاہئے لیکن افسوس کہ اس طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے اور عام طور پر استحصالی اصول سے کام لیا جاتا ہے۔ جب کبھی کاروبار میں ذرا بھی نقصان ہوتا ہے تو سب سے پہلے مزدوروں کی تنخواہ پر ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔ غیر ممالک میں مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کے جو اصول کام میں لائے جاتے ہیں یہاں انکی بالکل پرواہ نہیں کی جاتی ہے۔ مل مالکوں کو منافع کا حق ہونے بھی لامحدود لوٹ کھسوٹ کا حق نہیں ہے خاص طور پر اس حالت میں جبکہ ان کے کاروبار کو تحفظ کا اطمینان حاصل ہو جب تک ان باتوں کی طرف توجہ نہ دیجائیگی کاروبار میں امن وامان نہیں ہوسکتا۔

کمیٹی نے کانپور کے مزدوروں کی حالت کی تحقیقات کرنے کی کوشش کی لیکن مل مالکان نے کمیٹی کے ساتھ پوری طور پر ... نہیں کیا۔ کاغذات جو کمیٹی کے سامنے پیش کئے گئے وہ بہت رک رک کر اور تھوڑے تھوڑے کرکے دیئے گئے۔ اور جو کاغذات تو اس وقت کمیٹی کو دیئے گئے جب کہ تحقیقات کا کام ختم ہو چکا تھا۔

مزدور سبھا کا دعویٰ

مزدور سبھا کا دعویٰ ہے کہ کانپور کے مزدوروں کی تنخواہوں میں گذشتہ ۹ سال کے اندر بہت تخفیف ہوئی ہے اور کانپور کے مزدوروں کی تنخواہیں بمبئی۔ احمد آباد اور شولاپور کی تنخواہوں سے بہت کم ہیں مزدور سبھا نے سرکاری لیبر کمیشن کی رپورٹ اور ٹبرف کمیشن کی رپورٹ سے اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کانپور مزدور سبھا نے یہ دکھلایا ہے کہ سیدھی زمین کاٹ کر لوگس بند کرکے۔ کپڑوں کی کوالٹی بدل کر۔ موٹے سوت کے بجائے باریک سوت لگاکر نئی مشینیں لگاکر اور دوسرے کئی ذرایع سے مزدوروں کی تنخواہوں میں کمی کی گئی ہے۔ گھٹائی ہوئی مزدوری کا اوسط ۴۰ فیصدی ہے۔

مل مالکان کی بحث

مل مالکان کا یہ بیان ہے کہ ۱۹۲۹ء سے تنخواہوں میں کوئی کمی نہیں کی گئی ہے جو کچھ کمی معلوم ہوتی ہے وہ کام کے گھنٹے کم ہونے مشینوں کے پرانے پڑجانے اور ڈیزائن بدلجانے کے باعث ہے۔ اس سلسلہ میں مل مالکوں نے کئی کاغذات پیش کئے ہیں۔ ان کاغذات کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۲۹ء کی تنخواہوں جو جوڑی گئی ہے وہ تو گھنٹے کے حساب سے جوڑی گئی ہیں۔ حالانکہ اس وقت ۱۰ گھنٹہ کام چلتا رہا اس حساب سے ۱۰ فیصدی کا فرق پڑگیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مل مالکوں کے ذریعہ پیش کئے گئے کاغذات میں مزدوروں کی تنخواہوں میں ہی مستریوں اور فرڈوں کی تنخواہیں بھی شامل کردی گئی ہیں ان کاغذات سے صحیح صحیح حالات کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں ہوتا ہے بہت عرصہ کے بعد مل مالکوں نے کچھ کاغذات پیش کئے ہیں۔ ان سے یہ کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کس طرح حساب لگایا گیا ہے۔ یہ بھی نہیں معلوم کہ نئی مشینوں کا کتنا اضافہ ہوا ہے۔ اور کن کن ملوں یا ڈپارٹمنٹوں میں لگائی گئی ہیں اس کا مزدوروں پر کتنا اثر پڑا۔ مزدور سبھا اور مل مالکان کے کاغذات میں جو باتیں دی گئی ہیں ان میں بہت فرق ہے کمیٹی کے پاس اس بات کے پتہ لگانے کا کوئی ذریعہ موجود نہیں ہے کہ اصلی حالت کیا ہے کمیٹی کے لئے اس بات کا فیصلہ دینا ممکن نہیں ہے کہ کس حد تک تخفیف ہوئی؟

کیا تنخواہ بڑھائی جائے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا تنخواہوں کے بڑھانے جانے کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اس بات پر غور کرنا پڑیگا کہ اگر ریٹ بڑھائی جائے تو کیا کارخانہ اس بار کو برداشت کرسکتے ہیں؟ یہ طے شدہ بات ہے کہ ۱۹۲۹ء کا سال تجارت کے لئے بہت اچھا سال تھا۔ اس کے بعد کساد بازاری کا وقت آیا لیکن کئی اسباب کے ماتحت سوت کے کاروبار نے اس کے باوجود ترقی کی ایک طرف تو ملوں میں کام کرنے کے طریقوں میں مہارت پیدا ہوئی اور دوسری طرف غیر ممالک سے دیسی مال آنا بہت کم ہوگیا۔ خاصکر کانپور کے کاروبار نے گزشتہ کئی سالوں میں بہت ترقی کی ہے کانپور کے مل مالکوں نے سب ملوں کو ایک ساتھ ملاکر حساب پیش کیا ہے حالانکہ وہ حساب بہت گول مول سا ہے اور بہت سی باتیں صاف طور پر ظاہر نہیں ہوتیں پھر بھی یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ مل مالکوں کو کاروبار میں کافی منافع ہوا۔ اس کے علاوہ گزشتہ ایک سال کے اندر مل مالکان کی موافقت میں کئی اور آسانیاں پیدا ہوئی ہیں ایک طرف تو روئی کا نرخ حد سے زیادہ گرگیا ہے اور دوسری طرف بازاروں میں کپڑے کا ریٹ بالکل کم نہیں ہوا ہے بلکہ کچھ اضافہ ہی ہو رہا ہے اسے منافع بہت کچھ بڑھ گیا ہے دوسری طرف یہ صاف ظاہر ہے کہ کانپور کے ریٹ احمد آباد اور بمبئی کی نسبت کم ہیں۔ اور پھر جانچ کمیٹی کی رپورٹ کے بعد بمبئی کی تنخواہوں میں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اسکے باعث کانپور کی تنخواہیں بمبئی کے مقابلہ میں پہلے سے بھی زیادہ کم ہوگئی ہیں۔

تنخواہیں کتنی بڑھائی جائیں

کمیٹی کی یہ پختہ رائے ہے کہ کانپور کے کاروبار کی حالت بہت مضبوط اور اچھی ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مزدوری بڑھائی جائے۔ کمیٹی کی یہ تجویز ہے کہ نیچے لکھے ہوئے طریقوں سے تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔۔

(۱) جن مزدوروں کی تنخواہ ۱۳ روپیہ سے ۱۹ روپیہ تک ہے ان کی تنخواہ میں فی روپیہ ڈھائی آنہ اضافہ کیا جائے اس طریقہ سے اس درجہ کے مزدوروں کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ ۲۱½ روپیہ ہوتی ہے (۲) جن مزدوروں کی تنخواہ ۱۹ سے لیکر ۲۵ روپیہ تک ہے انکی تنخواہ دو آنہ روپیہ بڑھائی جائے جو ساڑھے ۲۷ روپیہ سے زیادہ نہ ہو (۳) جن مزدوروں کی تنخواہ ۲۵ روپیہ سے ساڑھے ۳۲ روپیہ تک ہے انکی تنخواہ ڈیڑھ آنہ روپیہ بڑھائی جائے جو بڑھ کر ۳۵ روپیہ سے زیادہ نہ ہوجائے (۴) جن مزدوروں کی تنخواہ ساڑھے ۳۲ روپیہ سے ۴۰ روپیہ تک ہو ان کی تنخواہ میں ایک آنہ روپیہ کے حساب سے اضافہ کیا جائے۔ اضافہ شدہ تنخواہ ۴۱ روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ (۵) جن مزدوروں کو ۴۰ روپیہ سے ۵۹ روپیہ تک ملتے ہیں انکو آدھ آنہ کے حساب سے زیادہ نہ دیا جائے۔ بشرطیکہ یہ اضافہ ساڑھے ساٹھ روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

جن مزدوروں کو ۱۳ روپیہ سے بھی کم ملتے ہیں۔ انپر الگ غور کیا جارہا ہے کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ جو لوگ روزانہ مزدوری پر کام کررہے ہیں۔ انھیں ماہوار کے حساب پر رکھا جائے۔ بونس کے بارے میں کمیٹی نے مل مالکوں کی اس دلیل کو نامنظور کیا ہے کہ بونس صرف انعام کے طور پر ہے اور اسپر مزدوروں کا حق نہیں ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ بونس بھی مزدوری کا حصہ ہے۔ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ماہوار بونس کو تنخواہ کے ساتھ جوڑ دیا جائے اور سالانہ بونس منافع سے متعلق کردیا جائے۔ کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ایک مستقل کمیٹی بنادی جائے جو وقتاً فوقتاً تنخواہ کے مسائل پر غور کیا کرے تاکہ آیندہ اس مسئلہ کی بابت جھگڑا نہ ہو اس کمیٹی میں مل مالک اور مزدور دونوں کے نمایندے ہوں اور غیر جانبدار چیرمین ہو

کم سے کم تنخواہ مقرر کرنیکا سوال

قریب قریب سب ہی مہذب ممالک نے اس اصول کو تسلیم کرلیا ہے کہ مزدوروں کو کم ازکم اتنی تنخواہ ضرور ملنی چاہیئے کہ جس سے انکا گذارہ ہوسکے۔ کانپور کے مل مالکان نے بھی اس اصول کو کمیٹی کے سامنے منظور کرلیا ہے لیکن انھیں یہ اعتراض ہے کہ اس اصول کو صرف ایک ہی قسم کے کاروبار (یعنی صرف سوتی ملوں) پر عائد نہ کیا جائے۔ بلکہ سب ہی کاروباروں پر لگایا جائے۔ مل مالکوں کا یہ بھی بیان ہے کہ اس کے متعلق جو قانون بنایا جائے وہ ہندوستان بھر کے لئے لازمی قرار دیا جائے۔ جانچ کمیٹی مل مالکوں کی دونوں دلیلوں کو منظور کرتی ہے اور اس کا خیال ہے کہ آگے چلکر ہندوستان بھر میں سب ہی خاص خاص کاروباروں کے لئے اس قسم کا قانون بنانا ضروری ہوگا لیکن جانچ کمیٹی کی رائے میں کاروبار سوتی میں اس اصول کو رواج دینا زیادہ مناسب ہے ہم چاہتے ہیں کہ مزدور خوشحال ہوں اچھے مکانوں میں رہیں صاف ستھرے کپڑے پہنیں اور انھیں اچھا کھانا ملے ان کی موجودہ حالت بہت دردناک ہے انھیں گذارے کے لائق تنخواہ نہیں ملتی ہے قرض کے بوجھ سے دبے جارہے ہیں۔ وہ مہاجنوں اور کابلی پٹھانوں کے چنگل میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔

ہر مزدور کو کم سے کم ۱۵ روپیہ دیئے جائیں

کانپور مزدور سبھا کے صدر نے اپنی گواہی کے دوران میں مطالبہ کیا ہے کہ ہر مزدور کو کم ازکم ۲۵ روپیہ تنخواہ دی جائے لیکن کمیٹی اس بات کو منظور نہیں کرسکتی۔ اس مطالبہ پر تو اس حالت میں غور کیا جاسکتا ہے جب کہ ہندوستان بھر میں یکساں قانون نافذ کیا جائے فی الحال کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ موجودہ حالت میں کم ازکم ۱۵ روپیہ فی کس تنخواہ مقرر کی جائے۔

(باقی آیندہ)

پراونشل سول سروس کی شکایتیں

الہ آباد ۱۷ اپریل۔ یو پی پراونشل سول سروس ایگزیکٹو برانچ کے ممبروں کی حال ہی میں جو سالانہ کانفرنس ہوئی تھی۔ اور اس میں جو فیصلہ کیا گیا تھا اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس سروس کی ایسوسی ایشن کا ایک ڈیپوٹیشن ایک یا دو ہفتہ میں وزیر اعظم کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ تاریخ طے ...

اسمبلی کے ممبروں کی تنخواہوں کا بل پاس ہوگیا

لکھنؤ ۲۵ اپریل: دس اشخاص ہلاک ہونے اور شرمناک اور سنگدلانہ مظالم کئے تقریباً ایک درجن اشخاص ہسپتال میں زخمی پڑے ہیں۔ مجروحین میں ایک بوڑھی عورت ہے جو کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی۔ ہسپتال میں یہ ایک نہایت ہی درد ناک اور دل ہلا دینے والا نظارہ تھا لیکن جذبات اب ٹھنڈے پڑتے جا رہے ہیں اور شہر کی مکدر فضا درست ہوگئی ہے۔ بیز حالات قابو میں ہیں۔

یہ بیان وزیر اعظم پنت جی نے لکھنؤ کے شیعہ وسنی فساد سے پیدا شدہ صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے نواب صاحب چھتاری لیڈر مخالف پارٹی کی درخواست پر یوپی اسمبلی میں دیا۔

حکومت کا تہیہ

وزیر اعظم نے مزید کہا کہ حکومت نے جو کچھ اس سے ہو سکے گا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور اونچ نیچ کا امتیاز کئے بغیر ہر ایک خلاف کارروائی کرے گی۔ لکھنؤ ایک عرصہ سے فسادات کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اگر پوزیشن روبراست نہ آئی تو حکومت نے سخت اقدام کرنے کا بھی فیصلہ کر لیا ہے اور اس وقت فساد زدہ علاقوں میں تعزیری پولیس رکھنے کا سوال زیر غور ہے۔ غنڈوں اور مبینہ حملہ آوروں کی گرفتاری کا سلسلہ جاری ہے۔

وزیر اعظم کی لیڈروں سے اپیل

وزیر اعظم نے لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ ان اشتعال میں آنے والے لوگوں کو جو زندگی کی پاکیزگی کو محسوس نہیں کرتے۔ اور بہت جلد بہکائے جاتے ہیں۔ اپنا اثر و رسوخ کو استعمال کریں آپ نے امید ظاہر کی کہ لکھنؤ پر جو کلچر کا مرکز ہے آیندہ کبھی ایسے واقعات سے دھبہ نہیں آنے گا۔

تقریر ختم کرتے ہوئے۔ پنڈت پنت جی نے مجسٹریٹوں اور پولیس کی تعریف کی جنہوں نے صورت حال کو معمولی پر لانے کے لئے بہت سرگرمی سے کام لیا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ انھیں ہر شخص کا تعاون حاصل ہوگا۔

کورٹ فیس

ازاں بعد وزیر عدل وانصاف کی تحریک پر کہ یوپی کورٹ فیس کا ترمیمی بل کو اس کی ترمیم شدہ صورت میں پاس کر دیا جائے بحث وتمحیص شروع ہوئی۔

مسٹر سلطان عالم خاں نے یہ کہتے ہوئے بل کی مخالفت کی ریٹول کی شیڈیول میں ترمیم کی جانے۔ آپ نے کہا کہ اس بل کو اس کی موجودہ صورت میں فی الحال آئینی کتاب میں درج نہ کیا جائے۔ بلکہ بعد میں کسی بہتر صورت میں درج کیا جائے۔

ممبروں کی تنخواہوں کا بل

اس کے بعد ایوان میں ممبروں کی تنخواہ کے بل پر بحث شروع ہوئی۔ تجویز یہ تھی کہ ممبروں کو ۷۵ روپیہ ماہانہ تنخواہ ملا کرے اور جب ایوان کی میٹنگ ہو رہی ہو تو ۵ روپیہ یومیہ ملا کرے اور ڈبل انٹر کلاس کا کرایہ ملے۔ وزیر اعظم نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ اس بارے میں بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا جہاں ایوان کی ہر نمائندگی کا خیال کیا گیا اور بل کے سلیکٹ کمیٹی کے نکلنے کے بعد سب ممبر اس کے حق میں تھے مسلم لیگ کے دو ممبر خلاف تھے اور انکی مخالفت چنداں تعجب خیز نہ تھی اس بل کی مخالفت اور موافقت میں کئی تقریریں ہوئیں۔ اور بالآخر ڈاکٹر کاٹجو کی تقریر کے بعد رائے شماری ہوئی اور بل کثرت رائے سے پاس ہوگیا۔ ایوان میں ڈاکٹر اقبال کا ماتم بھی منایا گیا اور اس موقعہ پر شاعر مرحوم کو بہت سے ممبروں نے اپنی اپنی پارٹی کی جانب سے خراج عقیدت پیش کیا

بنگال کا قانون مزارعہ کا ترمیمی بل

کلکتہ ۲۰ اپریل۔ یونائٹیڈ پریس کو باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے دس ہزار سے زائد زمینداروں نے مہاراجہ بردوان کی زیر سرکردگی گورنر بنگال کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا ہے جسمیں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ بنگال کے قانون مزارعہ کے ترمیمی بل بابت ۱۹۳۸ء کے لئے جو حال ہی میں لیجسلیچر سے پاس ہوا ہے اپنی منظوری نہ دیں۔

میموریل میں درج ہے کہ بل زمینداروں کے حقوق کو ساخت کرنے والا ہے اور اس کے ماتحت زمینداروں کے ان حقوق میں تبدیل ہو جائے گی۔ جو کہ انھیں استمراری بندوبست کے متعلق معاہدہ کے ماتحت حاصل ہیں۔

میمورنڈم میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ چونکہ اس بل سے ایک اقلیت فرقہ کے مفاد خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ اس لئے ہز اکسلینسی کو اس معاملہ میں مداخلت کرنا چاہیئے۔

مہاتما جی سے وائسرائے کا وعدہ

شملہ ۲۷ اپریل۔ معاصر ہندوستان ٹائمز کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ حال میں مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی گفت وشنید کے نتیجہ کے طور پر وینز مسٹر ڈین کو اڑیسہ کا قایم مقام گورنر مقرر کرنے کے خلاف کانگریس کے پروٹسٹ کے نتیجہ کے طور پر ایک اہم قانونی اصول قایم ہوگیا ہے وہ یہ کہ آئندہ کسی صوبہ کے کسویلین کو اسی صوبہ کا قایم مقام گورنر مقرر نہیں کیا جائے گا۔ یہ محسوس کر لیا گیا ہے کہ آئندہ اس قسم کا تقرر نہیں ہونا چاہیئے۔

کہا جاتا ہے کہ اس اصول کے پیش نظر یوپی کے ایک سویلین کو سی پی کا قایم مقام گورنر مقرر کیا گیا ہے اور بہار کے گورنر کو یوپی کا گورنر بنا دیا گیا ہے اور وائسرائے نے ایگزیکیٹو کونسل کے ایک ممبر کو بہار کی گدی دیدی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اڑیسہ کے معاملہ میں یہ مشکل پیش آئی کہ باہر کا کوئی مناسب سویلین نہیں مل سکا۔ اسلئے مسٹر ڈین پر ہی نظر انتخاب پڑی۔ ان کے تقرر کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ وہ اڑیسہ کے سویلینوں میں سب سے زیادہ سینیر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ ریٹائر ہونے والے ہیں وہ گورنری کا چارج دینے کے بعد ہی انگلینڈ چلے جائیں گے اور کچھ دنوں بعد وہ ریٹائر ہو جائیں گے۔

کہا جاتا ہے کہ وائسرائے نے مہاتما جی کو ان تمام حالات سے مطلع کر دیا ہے جن کے ماتحت مسٹر ڈین کو گورنر مقرر کرنا پڑا اور انھوں نے مہاتما جی کو یہ یقین دلایا کہ حکومت کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ اڑلیسہ کے وزیروں کی توہین کی جائے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ گورنر کی معرفت اڑلیسہ کے وزیروں کو بھی ان حالات سے مطلع کر دیا جائے گا۔

مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح

بمبئی ۲۸ اپریل۔ مہاتما گاندھی شری بیت مہادیو دیسائی کے ہمراہ آج صبح ساڑھے گیارہ بجے مسٹر جناح کی کوٹھی پر تشریف لائے۔ مہاتما جی کے کار سے اترتے ہی اخباری نمائندوں کے ایک ہجوم نے آپکا استقبال کیا اور مہاتما جی نے مسکراتے ہوئے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو یہاں آنے کی دعوت دی گئی تھی۔

اس کے فوراً ہی بعد مہاتما جی کوٹھی میں داخل ہوگئے۔ جہاں مسٹر جناح نے آپ کا خیر مقدم کیا اور نہایت گرمجوشی سے انہوں نے ہاتھ ملائے۔

اس کے بعد آپ اس کمرہ میں داخل ہوگئے جو اس ہنگامہ خیز اجلاس کے لئے خاص طور سے وقف کیا گیا ہے۔ اس کمرہ میں ان دونوں ہستیوں کے سوا اور کسی شخص کو (مہاتما جی کے سکریٹری کو بھی نہیں) اندر جانے کی اجازت نہیں اور اس وقت یہ دونوں لیڈر معرکہ خیز گفت وشنید میں مصروف ہیں۔

ترکی میں پھر زلزلہ

استنبول ۲۷ اپریل۔ ضلع کرشہر میں جہاں حال ہی میں تباہی خیز زلزلہ آیا تھا کل پھر زلزلہ کے ۱۱ جھٹکے محسوس کئے گئے انکارا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ۱۶ آدمی ہلاک ہوگئے اور مزید تباہی ہوگئی۔ جو لوگ زلزلہ سے باقی بچے ہیں ان لوگوں میں زبردست خوف وہراس پھیلا ہوا ہے اور وہ اپنے مواصفات کو دوسری جگہ لیجانے کے لئے جگہ تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔

مہاراجہ جے پور سے سمجھوتہ کی گفتگو

سیکر ۲۸ اپریل۔ چار گھنٹہ کی طویل گفت وشنید کے بعد کلکتہ اور بمبئی کے سیٹھ اور مسٹر ینگ انسپکٹر جنرل پولیس جے پور مہاراجہ جے پور سے موجودہ صورت حالات پر تبادلہ خیالات کرنے کی غرض سے آج علی الصباح جے پور کو روانہ ہوگئے۔

سردست یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ جے پور میں جو گفت وشنید ہوگی اس سے کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔

وائسرائے کا سفر انگلینڈ

لندن ۲۷ اپریل۔ جیسے یہ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند انگلینڈ میں موسم گرما گذاریں گے تب ہی سے ان کے پاس سوشل تقریبوں میں شریک ہونے کے لئے دعوت نامے آنے شروع ہوگئے ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ چونکہ وائسرائے ماسوائے اس کے جبکہ انڈیا آفس کو ان کی ضرورت ہو لندن قیام کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اسلئے وہ اس قسم کے تمام دعوت ناموں کو نامنظور کرنے پر مجبور ہیں۔ اسلئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ لندن میں اپنے قیام کے دوران میں کسی پبلک یا نیم پبلک تقریب میں شریک نہیں ہوں گے۔

لکھنؤ میں صورت حالات پر غور

لکھنؤ ۲۷ اپریل۔ شیعہ سنی فساد سے پیدا شدہ صورت حال ابھی تک قابو میں ہے کسی کو زد وکوب نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی کسی قسم کی گڑ بڑ ہوئی۔

شیعوں میں مولانا کلب حسین اور مولانا اشرف حسین کو اور سنیوں میں مولانا ظفر الملک سکریٹری مدح صحابہ تحقیقاتی کمیٹی سے لوگوں کے ذریعہ ہدایت کیا گیا ہے کہ سیوں ان سے نیکا جیبی کے مچلکے لے لئے جائیں۔ کرفیو آرڈر کا اطلاق شام کے ۷ بجے سے صبح ۵ بجے تک ہوگا۔ سینوں کی دوکانیں کل کی نسبت آج زیادہ کھلی ہوئی تھیں۔ مقامی صورت حالات کے متعلق آج شام کو سنیوں کا ایک ڈیپوٹیشن وزیر اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا

سر ہیری ہیگ گورنر یوپی،

لکھنؤ ۲۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ گورنر یوپی سر ہیری ہیگ نینی تال سے ۱۵ مئی کو روانہ ہو کر

عورتوں کا محاذ

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳)

ہیں۔ انکی زندگی صرف اتنی ہوتی ہے کہ دوسروں کی خدمت کرو۔ اور اسی لئے کوئی راستہ نہیں کھلا ہوتا جسکی طرف بڑھیں اور مستقبل نہیں ہوتا جسکی تمنا کریں۔ انکے دبے امنگیں۔ اور حوصلے اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر رہتے ہیں۔ یہ سب لوے امنگیں اور حوصلے آزادی کی لڑائی میں لگائے جا سکتے ہیں

نچلے اوسط طبقہ کی عورتوں کا حال بھی کچھ بہتر نہیں ہے۔ پڑھنے لکھنے سے ذرا لڑکی کی پوچھ کچھ ہو جاتی ہے اسلئے اردو ہندی اسکول اور اکثر انگریزی اسکول بھی لڑکیوں سے بھر جاتے ہیں اور جگہ نہ ہونے سے بہت سی لڑکیوں کا داخلہ نہیں ہو سکتا۔ ایک ترقی کا ذریعہ ہے وہ بہتوں کو نہیں میسر آتا جو لڑکیاں اسکول میں داخل ہو جاتی ہیں وہ بے تکی تعلیم در بجا بزاروں کی شکار رہتی ہیں۔ انکی پڑھائی بے تکی ہوتی ہے۔ کوئی ایسی جماعت نوجوان شکایتوں کو لے کر اٹھے۔ طلباتی فیڈریشن میں اس تحریک کو لے کر اٹھ سکتی ہے مگر صرف اس صورت میں کہ ان کی خاص مانگوں پر انکی تنظیم الگ کرے۔ اسی طرح اسکولوں کی استانیاں، اسپتالوں کی نرسیں مولنٹ کی دایاں اور اسی طرح کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں جن کی الگ الگ مانگیں ہیں نیز انکی تنظیم کی جا سکتی ہے۔ یہ سب جماعتیں ساری مدد کریں گی۔ کیونکہ مظلوموں کی کوئی جماعت اٹھے اور اس کا وار گھوم پھر کر مراج اور سرمایہ داری ہی پر پڑتا ہے

ان میں مزدور عورتوں اور کسان عورتوں کی جماعتیں ایسی ہیں جو ہر ایک سبھاؤں سے مل سکتی ہیں۔ مگر اس کے لئے خاص صورتیں اختیار کرنا پڑیں گی ہر مزدور سبھا اور کسان سبھا میں عورتوں کے لئے ایک ایک ڈپارٹمنٹ تیار کیا جائے جسمیں جہاں تک ممکن ہو کام کرنے کے لئے عورتوں کی مدد حاصل کی جائے۔ یہ کام کرنے والیاں مزدور عورتوں کے پاس جائیں گی۔ ان سے پوچھیں "زچگی" میں تم کو حکومت کی طرف سے اور مل مالکوں کی طرف سے کتنی مدد ملتی ہے تم کو مردوں کے برابر کی مزدوری کیوں نہیں دی جاتی۔ جو مل میں کام کرتی ہیں انکو زچگی کے زمانہ میں چھٹی تنخواہ سمیت کیوں نہیں ملتی یہ راستہ ہیں سمجھائے گے اور یہی وہ مانگیں ہیں جو انکی روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور اس تحریک کے لئے ہم کو کام کرنے والوں کی نہیں بلکہ کام کرنے والیوں کی ضرورت ہے

فلم کیسے ہونے چاہئیں

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۵

کوئی تو اس کا ذمہ دار ہے اور وہ خود فلم کمپنیاں ہیں۔ انھوں نے ہی خراب فلم بنا کر پبلک کا مذاق خراب کیا۔ پھر کیا وجہ کہ وہ اب کوشش کرکے اسکو درست نہیں کرتیں مگر کمپنی والوں کو تو اپنے ملک اور اپنی قوم کا خیال ہی نہیں۔ مردہ دوزخ میں جائے یا جنت میں انکو تو اپنے حلوے مانڈے سے کام انکے خیالات خراب ہوں اور انکے خیالات کا خاتمہ ہو جائے مگر یہاں تو روپیہ چاہیئے روپیہ۔ تعجب تو اس پر ہوتا ہے کہ بورڈ آف سنسر بھی اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتا سنسر کے معنی یہ ہیں کہ جو فلم کسی حیثیت سے بھی خراب ہو اس کی نمائش کی اجازت نہ دی جائے لیکن اصلی کی طرف توجہ نہ دیتے ہوئے وہ لوگ صرف یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جو فلم سیاسی یا مذہبی نکتہ نظر سے مضر ثابت ہو اسے روک دینا چاہیئے۔ اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے ہمیں کوئی تعلق نہیں چاہیئے اس کا اثر پبلک پر کیسا ہی ہو گو کہ فلم کا اصلی مقصد عوام کی اخلاقی اور معاشرتی زندگی کو بہتر بنانا ہر ملک میں سمجھا گیا ہے کئی ملکوں میں فلم کے ذریعہ سے تعلیم بھی دیجاتی ہے ہندوستان کا ضرورت سے زیادہ روپیہ صنعت فلم سازی میں لگا ہوا ہے اور لگ رہا ہے۔ اور اگر اس روپیہ کا استعمال اس بیہودہ طریقہ پر کیا جائے گا تو ہندوستان کو سوائے نقصان کے کچھ نہ ملے گا۔ اب وہ موقع آ گیا ہے کہ سنسر بورڈ اور گورنمنٹ کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے کہ فلم کا اثر پبلک کے بنا و بگاڑ پر بہت زیادہ ہے اور یہ انکا فرض ہے کہ وہ اب فلم کی طرف توجہ دیں۔ فلم والوں کا یہ کہنا کہ ہمارے فلم کامیاب ہوتے ہیں اور اخلاقی فلم کامیاب نہیں ہو جاتی ہیں۔ یہ صرف بہانہ ہے۔ دو ایک فلم کمپنیاں جو پہلے اچھے فلم بنا کر ناکامیاب ہوئی ہیں اب کامیابی کے زینہ پر ہیں۔

مہاتما جی اور مسٹر جناح کی گفتگو

بمبئی ۲۶ر اپریل، اگرچہ مہاتما جی نے مسٹر جناح کے ساتھ اپنی گفتگو کے سلسلہ میں بہت امید افزا پر امیدی کا اظہار نہیں کیا لیکن یہاں کے مختلف الخیال لوگوں میں کافی امید پائی جاتی ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی فریقین کے درمیان باعزت سمجھوتہ کا راستہ کھولنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اگرچہ ابھی یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس گفتگو کی کیا بنیاد ہوگی، لیکن مہاتما جی کے قریبی حلقہ میں عام خیال پایا جاتا ہے کہ مہاتما جی مسٹر جناح کے ساتھ اصولی سمجھوتہ کی سعی فرمائیں گے، اور اگر اس میں انھیں کامیابی ہوگئی تو پھر انڈین نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی جس میں ان طے شدہ اصولوں کے متعلق تجاویز مرتب کی جائیں گی

اس سلسلہ میں سیاسی حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی اس کی ذاتی طور پر حمایت کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے جو مسٹر جناح پیش کریں گے۔

لیکن اس کے ساتھ صرف دو شرطیں ہوں گی ایک یہ کہ مذکورہ بالا فارمولا قوم پرستی کے بنیادی اصولوں کے خلاف نہ ہو اور دوسرے مسلم لیگ قومی جدوجہد میں کانگریس کا ساتھ دینے کا اعلان کر دے

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مہاتما جی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق یہی پوزیشن گول میز کانفرنس میں اختیار کی تھی۔

میسور میں جلیانوالہ باغ کا ہولناک منظر

بنگلور ۲۶ر اپریل۔ ۳۲ اشخاص ہلاک اور ۴۸ اشخاص شدید زخمی ہوئے جب کہ کل رات ریاست میسور کی پولیس نے بیان ہے ۱۰ میل کے فاصلہ پر واقع موضع ودرسوانم ضلع کولار میں دس ہزار دیہاتیوں کے مجمع پر نہایت ہی بیدادی کے ساتھ گولی چلائی جو ایک باغ میں حکومت میسور کے اس حکم کی خلاف ورزی کے لئے جمع ہوئے تھے کہ ریاستی علاقہ میں قومی جھنڈا لہرانا اور تقریریں کرنا منع ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجمع کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے لوگوں کو ۵ منٹ کی مہلت دی کہ وہ منتشر ہو جائیں لیکن مجمع منتشر نہیں ہوا اور پانچ منٹ ختم ہونے کے بعد پولیس نے اس زبردست مجمع پر گولی چلائی۔

اس سلسلہ میں سرکاری اعلان مختفی ہے اور حکام کے بیان کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد ۶ سے ۱۰ اور زخمیوں کی تعداد دس تک ہے۔

برطانیہ کا وزیر جنگ روم میں

روم ۲۳ر اپریل۔ کل جنرل پاریانی نائب وزیر صیغہ جنگ نے اطالوی قوم کی جانب سے برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر ہور بیلیشا کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر برطانی سفارتخانہ کے اراکین بھی موجود تھے۔

مسٹر ہور بیلیشا نے جو کل شام کو ۴ بجے سائنور مسولینی سے ملاقات کریں گے فرمایا مجھے روم آ کر خوشی ہوئی ہے۔ میں یہاں بھی اسی طرح محسوس کرتا ہوں گویا کہ لندن میں ہوں۔

مسٹر بیلیشا کل بعد دوپہر بذریعہ جہاز انتا ہے روم پہنچے وہ برطانی سفارتخانہ میں اول آف پرتھ کے مہمان ہیں۔

سائنور مسولینی نے بھی مسٹر بیلیشا کا استقبال کیا۔ اسکاوٹ کیا نو نے انکے اعزاز میں لنچ کی دعوت دی۔

مولانا آزاد بمبئی جائینگے

کلکتہ ۲۳ر اپریل۔ مولانا ابوالکلام آزاد ۲۴ر اپریل کو بمبئی روانہ ہو جائینگے تاکہ جس وقت مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان گفت و شنید ہو۔ آپ کی موجودگی سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ مولانا آزاد کو کانگریس ورکنگ کمیٹی نے خاص طور پر اس کام کے لئے تعینات کیا تھا کہ کانگریسی وزارتوں میں مسلم وزیروں کو شامل کرنے کے متعلق ان کو مشورہ دیں چنانچہ مولانا آزاد نے گزشتہ چند ماہ کے دوران میں تمام ہندوستان کا دورہ کیا اور مختلف الخیال مسلمانوں کی رائے معلوم کی۔

مسٹر جناح بمبئی کو

مسٹر جناح آج رات کو بمبئی روانہ ہو گئے جہاں ۲۸ر اپریل کو مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں گے۔

بنگال کے دورہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ مسلم لیگ آگے بڑھ رہی ہے مجھے امید ہے کہ حق منسٹری کو کوئی آنچ نہیں آئیگی۔

مولانا شوکت علی بھی آج بمبئی روانہ ہو گئے۔

مسلم اخبار کے دو ایڈیٹروں کی گرفتاری

الہ آباد ۲۶ر اپریل مقامی مسلم ہفتہ دار اخبار "سٹار" کے ایڈوٹوریل اسٹاف کے دو اشخاص کی گرفتاری کے خلاف بطور پروٹسٹ الہ آباد کے مسلمانوں نے ہڑتال کر رکھی ہے اور شام کو محمد علی پارک میں ایک جلسہ کیا۔

ہڑتال ہونے سے شہر میں زبردست جوش و خروش پیدا ہوگیا، ناخوشگوار واقعات کے ظہور کو روکنے کیواسطے مسلح پولیس تعینات کردی گئی ہے مسٹر معین الدین عباسی اور مسٹر خالق ایڈیٹران اخبار مذکور کو معلوم ہوا ہے کہ دفعہ ۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت ہندو مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

کلکتہ کے میئر کا انتخاب

کلکتہ ۲۶ر اپریل مولانا ابوالکلام آزاد جو گاندھی جناح گفت و شنید کے سلسلہ میں فرقہ وارانہ مسئلہ حل کرانے کے لئے بمبئی جانے والے تھے، میئر کے انتخاب کے سلسلہ میں یہیں ٹھہر گئے ہیں، کہا جاتا ہے کہ اس مرتبہ کلکتہ کارپوریشن کا میئر کوئی مسلمان منتخب کیا جائیگا انتخاب ۲۵ر اپریل تک ہوگا۔

کانگریسی وزرائے اعظم کی کانفرنس

بمبئی ۲۵ر اپریل یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی وزرائے اعظم کی کانفرنس ۱۲ر مئی کو وار دھا میں منعقد ہوگی

مسٹر ڈی ویلرا کیساتھ ایک دلچسپ واقعہ

لندن ۲۶ر اپریل انگلینڈ اور آئرلینڈ کے معاہدہ پر دستخط ہونے کے وقت ایک دلچسپ واقعہ ہوا وہ یہ کہ برطانی وزیر اعظم مسٹر نیول چیمبرلین نے آئرلینڈ کے لیڈر کو ایک دوربین پیش کی جسے مسٹر ڈی ویلرا نے ۱۹۱۶ء میں برطانی فوج کے حوالہ کر دیا تھا جبکہ ان کی فوج مطیع ہوگئی مسٹر ڈی ویلرا نے فوجی افسر کو دوربین دیدی تھی اس نے حال ہی میں اسے وزیر اعظم کے پاس بھیجدیا۔

اخباری ضمانتیں واپس نہیں ہونگی

بمبئی ۲۲ اپریل۔ بمبئی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں آنریبل مسٹر کے۔ ایم منشی ہوم منسٹر نے فرمایا کہ انڈیا پریس ایکٹ کے ماتحت سابق حکومت نے جن اخباروں کی ضمانتیں لی تھیں وہ واپس نہیں کی جائیں گی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمال پر توحسن مستقل میں ہے ✻ زبان پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ؏
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

جلد ۲۷	کانپور دوشنبہ ۷ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ	نمبر ۱۹

ادبیات

دوستی کچھ بھی نہین

از نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

دوستی میری حیاتِ شوق کا ہی عزم پاک — میری ساری زندگی ہے دوستی کا انہماک
دوست لیکن آجتک کوئی نہ مجھکو مل سکا — دوستی نے کردیا اختر مجھے "آخر" ہلاک

دوستی مین ادعائے دوستی کچھ بھی نہین — یہ فریب ارتباط باہمی کچھ بھی نہین
کل تک احساس یقین تھا دوستی ایک چیز ہی — آج کہتی ہوں کہ رسم دوستی کچھ بھی نہین

ہاں مگر قدرت نے بخشا مجھکو اک غم آشنا — ایک دل آفت رسیدہ، ایک جانِ مبتلا
آہ جسکا نام ہے دورِ شراب دردِ عشق — جسکی سرشاری مین ہی میری سکون کی انتہا

ہے دعا جبتک مین زندہ ہوں یہ دل زندہ رہے — یہ جان مبتلا بیتاب پائندہ رہے
مین ہوں جبتک وہ بھی ہو محو آدائے کار حسن — میری ہستی سے کسی کا عشق تابندہ رہے

ہاں !! نہ لیکن اب فریبِ دوستی کھاؤنگی مین — اب قفسِ گاہِ محبت مین نہ گھبراؤنگی
اب نہ بہلے گا کبھی جنت سے میرا قلب شوق — اب کوئی نعمت بھی پاؤنگی تو ٹھکراؤنگی

مین نے مانا جذبہ ہائے دوستی کچھ بھی نہین — دل جو ہوتے ہین فدائے دوستی کچھ بھی نہین
پھر بھی تجھسے پوچھتی ہوں مالک کون و مکان — دوستی میری خدائے دوستی کچھ بھی نہین

دُنیائے اسلام

سواحل خلیج فارس میں پٹرول کے چشمے

جریدہ الاہرام نے اپنے نامہ نگار خصوصی مقیم جدہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس وقت ایک انگریزی امریکی کمپنی دو سال سے علاقہ الحسا، سواحل خلیج فارس مین پٹرول کے چشموں کی تلاش میں ہے۔ پچھلے ماہ تک کمپنی مذکور نے چھ کنوئیں کھودے۔ لیکن یہ تمام کنوئیں کمپنی کی نظر میں ناکارہ اور غیر مفید تھے۔ کیونکہ ان میں سے کوئی کنواں بھی دو سو ڈبے یومیہ پٹرول نہیں دے سکتا تھا۔ بلکہ اس سے بہت کم مقدار برآمد ہونیکی امید ہوسکتی تھی۔ اب کمپنی نے اپنی تلاش وجستجو کے سلسلے میں ایک ساتواں کنواں کھودا ہے۔ خیال ہے کہ اس کنوئیں سے بے انتہا پٹرول برآمد ہوگا۔ بلکہ اسقدر کہ اب تک کسی ایک کنوئیں سے برآمد نہیں ہوا ہوگا۔

نامہ نگار نے وزیر مالیہ سے ملاقات کی تو انھوں نے بتایا کہ کمپنی کی رائے میں اس کنوئیں سے ۰۰ ۶ ۳ ڈبے خالص پٹرول برآمد ہوسکے گا۔ کمپنی اس علاقہ میں اور دو سرے کنوئیں بھی کھودنے والی ہے۔

حکومتِ عراق کا اقتصادی انہماک

امداد مزارعین کے لئے حکومت عراق نے بہت سے نئے بینک قائم کئے ہین جس کے ذریعہ کاشتکاروں کو آسان شرائط پر روپیہ تقسیم کرکے انھیں ترقئ زراعت کی تشریق وترغیب دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ محنتی اور بامشقت مزدوروں اور کسانوں کے لئے جو دریائے فرات کے سواحل اور اس کے اطراف ونیز ان لوگوں کے لئے جو شمالی عراق میں سکونت پذیر ہیں نئے اور جدید تخم مہیا کرنے کا معقول انتظام کیا گیا ہے۔ نیشکر کی روز افزوں پیداوار کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت عراق شکر سازی کے کارخانے کھولنے کی اسکیم پر غور کررہی ہے۔

پارچہ بافی کے متعدد کارخانے سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہین بالخصوص مرحوم فتاح پاشا کا کارخانہ نمایاں ترقی کررہا ہے۔ رنگ برنگ اور مختلف ڈیزائن کے کپڑے تیار ہوتے ہیں۔

فلسطین وشام سے بھی تجارتی روابط پیدا کئے گئے ہین مختلف اشیاء مثلاً گوسفند گائے۔ بکری، مرغ۔ مچھلی۔ اور بیضۂ مرغ وغیرہ کی برآمد اور ممالک کو ہوتی ہے۔

شاہ مصر سے حکومت جاپان کی درخواست

حکومت جاپان نے شاہ مصر کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں شاہ موصوف سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ مسجد ٹوکیو کی رسم افتتاح کی انجام دہی کے لئے اپنا کوئی نمائندہ ٹوکیو ارسال فرمائین۔ شاہ مصر نے درخواست منظور کرتے ہوئے نمائندہ نامزد کردیا ہے جو ۱۲ مئی کو ٹوکیو پہنچ جائے گا جبکہ رسم افتتاح انجام پذیر ہوگی۔

عرب قبائل پر برطانوی طیاروں کی بے پناہ بمباری
حضرموت کے علاقہ پر قبضہ کرنیکی کوشش

عدن۔ عرب کے جنوب اقصیٰ میں ان دنوں عرب آزاد قبائل اور برطانوی حکومت میں جنگ ہورہی ہے۔ اور برطانوی حکومت ۳۳ ہزار مربع میل علاقہ کو اپنی حکومت میں شامل کرنے کے لئے عربوں پر بے پناہ بمباری کررہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اطالیہ سے سودا کرنا چاہتا ہے۔ یعنی حبشہ پر اطالوی تسلط کرنے کے جواب میں اطالیہ سے کہی گی کہ وہ حضرموت کے اس علاقہ پر برطانیہ کا تسلط تسلیم کرے۔

حکومت کی خواہش ہے کہ قبضہ جلد سے جلد کرلیا جائے۔ چنانچہ وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لئے خوفناک بمباری کررہی ہے گذشتہ سال تک حکومت کو اس علاقہ پر قبضہ کرنے کا خیال پیدا نہ ہوا تھا اور سلطان عمان بالکل آزاد تھا۔ مگر مارچ ۱۹۳۷ء مین برطانوی گورنمنٹ نے یکایک حضرموت کے تمام علاقہ پر قبضہ کرلیا حکومت نے یہ اقدام دو وجوہ کی بنا پر کیا۔ ایک تو اُسے خطرہ تھا کہ کہین اطالیہ اس علاقہ پر قبضہ نہ کرلے۔ اور دوسرے اُسے اطلاع ملی تھی کہ وہاں تیل کے چشمے برآمد ہوئے ہین۔ اس علاقہ کا صدر مقام بندرگاہ مکالا ہے۔ اور مسٹر ڈبلیو ایچ انگرمز کو وہاں بطور پولٹیکل ایڈوائزر رکھا گیا ہے۔ مقامی سلطان کو جو کارونیشن کے موقعہ پر حکومت کے مہمان تھے۔ اپنے ۱۸ سالہ لڑکے کے حق میں مستعفی ہونے پر مجبور کردیا گیا۔ اور ۱۸ سالہ ولیعہد کو عدن کے ایک اسکول میں بھیجدیا گیا ہے۔ برطانوی جنگی جہاز اپنی فوجین اس علاقہ میں اتار رہے ہیں مگر در اصل تسخیر کا سب سے بڑا ذریعہ بمباری ہے۔ قبائل کی آپس میں جنگ کو بھی عربوں پر بمباری کا ذریعہ بنالیا جاتا ہے۔ چنانچہ جب جنوری میں قبیلہ سار نے ایک دوسرے قبیلہ کے ۴۲ اونٹ چرالئے تو انکے علاقوں پر ۹۰ بم گرائے گئے۔ یہ تو معلوم نہیں ہوسکا کہ بمباری سے کسقدر اشخاص شہید ومجروح ہوئے مگر دوسرے روز جب مسٹر انگرمز نے قبیلہ کے سرداروں کو بلایا تو انھوں نے برطانیہ کی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ ایک اور قبیلہ جابری نے برطانوی سرو ے کو جو انکے علاقہ میں سے گذر رہا تھا روک لیا۔ چنانچہ ان پر ۷۰ بم گرائے گئے۔ چونکہ پہلے انتباہ کردیا گیا تھا۔ اس لئے صرف ایک عورت اور دو بچے شہید ہوئے۔ مگر گاؤں تباہ ہوگیا اور جابری قبیلہ کو حکومت کے سامنے جھکنا پڑا۔ یہ سلسلہ جاری ہے۔ آخری حملہ جس کی اطلاع مجھے ملی ہے فروری میں ہوا تھا۔ یہ تو معلوم نہیں ہوسکا کہ کتنے اشخاص لقمہ اجل بنے اور کتنے مجروح ہوئے۔ البتہ علاقہ کی خوب تباہی ہوئی۔ بے بس عربوں میں مقابلہ کی تاب نہیں اور برطانوی بمبار طیارے علاقہ کو فتح کرتے جارہے ہیں۔ اور مسولینی کو حبشہ پر اپنا تسلط تسلیم کرانے کے لئے حضرموت پر برطانیہ کی حکومت تسلیم کرنی پڑے گی۔

درۂ خیبر کا دورہ منسوخ:۔ پشاور ۶ مئی۔ آج مہاتما گاندھی نے کچھ ناسازیٔ طبع کے باعث درۂ خیبر کا دورہ منسوخ کردیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق ہم ... مستقل ہیں ہے زبان پر بھی وہی جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۷ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۹

اڑیسہ کا جمود ٹل گیا

ہز اکسیلنسی سر جان ہوبک گورنر صوبہ اڑیسہ نے اپنی رخصت منسوخ کرا کے اس قضیہ کا خاتمہ کر دیا جسکی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:

اڑیسہ کے صوبہ کے گورنر سر جان ہوبک ۵ مئی ۱۹۳۸ء سے رخصت پر جا رہے تھے۔ اور ان کی جگہ پر اس صوبہ کے ایک آئی سی ایس مسٹر ڈین، ریونیو کمشنر اڑیسہ کو قایم مقام گورنر بنائے جانے کا طے کیا گیا تھا۔ اس تقرر کو اڑیسہ کے وزیر اعظم مسٹر وشو ناتھ داس نے آئینی حیثیت سے اس وجہ سے ناپسند کیا کہ یہ افسر صوبہ کی حکومت کے ماتحت کام کر رہے تھے۔ اور اب اس افسر کو وزارت کے مشورہ کے بغیر اس صوبہ کا گورنر بنایا جا رہا ہے۔ چونکہ گورنر کا عہدہ ایک عزت و وقار کا عہدہ ہے اسلیئے اس شخص کو اس عہدہ کے لئے نہیں منتخب کرنا چاہیئے۔ جو کہ وزارت کے ماتحت کام کر رہا ہو۔

یہ ایک آئینی اور اصولی مسئلہ تھا۔ چنانچہ نئے آئین کی عزت و وقار کو قایم رکھنے کے لئے ایک دفعہ پھر کانگرس نے جدوجہد کی حالات اور واقعات نے جو صورت اختیار کر لی تھی اس سے یہ خوف ہوتا تھا کہ یہ معاملہ طول پکڑ جائے گا اور اصولی حیثیت سے اڑیسہ کی وزارت کو مستعفی ہونا پڑے گا۔ اور اس کے نتیجہ پر جو سیاسی مشکلات پیدا ہونگی وہ صرف اڑیسہ ہی تک محدود نہیں رہ سکتی تھیں بلکہ دیگر صوبوں میں جہاں کہ صوبجاتی آزادی کی اسکیم نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ چل رہی ہے گڑبڑ پیدا ہونے کا خوف تھا۔

مرکزی حکومت نے اس آئینی نقص کو محسوس کر لیا۔ چنانچہ اس کا اعلان کر دیا گیا کہ آیندہ اس قسم کے تقرر نہ ہونگے۔ اگرچہ یہ اعلانات اس حیثیت سے اطمینان بخش تھا کہ مرکزی حکومت نے اس آئینی نقص کو تسلیم کر لیا مگر موجودہ حالات پر اس کا کوئی مفید اثر نہیں پڑ سکا اور جو وقت قریب آتا گیا وہ وہ سیاسی ہیجان کی فضا بڑھتی نظر آنے لگی اور اس مسئلہ پر تقریبًا ۸ سفتہ تک بحث و مباحثہ ہوتا رہا اور عین وقت پر اس مسئلہ کو حل کیا گیا مگر اس کے ساتھ یہ بات نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ قایم مقام گورنروں کا تقرر ملک معظم کی جانب سے ہوتا ہے اور اس نازک امسئلہ میں کٹک بشملہ اور وائٹ ہال کے درمیان ضروری خط و کتابت ہوئی ہوگی جسمیں تاخیر کا ہونا ایک یقینی امر تھا۔

بہرحال اسمیں کوئی شک نہیں کہ اس تقرر میں ایک اصولی غلطی ہے کہ جو افسر کل تک وزیروں سے ہدایات حاصل کرتا رہا وہ آج خود ان وزیروں کو ہدایت دے یہ بات ذاتی خودداری. دفتری ضابطہ اور جمہوری دستور کے سراسر منافی تھا اور جس شخص نے بھی اس تقرر کا مشورہ ملک معظم کی حکومت کو دیا اس نے دانستہ یا نادانستہ طور پر غلطی کی تھی۔

مہاتما گاندھی نے اس تقرر کے خلاف آواز اٹھائی اڑیسہ کی وزارت نے متفقہ طور پر اس کے خلاف پروٹسٹ کیا اور کانگرس پارلیمنٹری کمیٹی وزیروں کی پوزیشن کی تائید کرتی رہی۔

پریس اور پلیٹ فارم سے بھی یہ واضح ہوچکا تھا کہ رائے عامہ اس تقرر کے خلاف ہے۔ مہاتما گاندھی نے دہلی میں ہز اکسیلنسی وائسرائے سے ملاقات کرکے کانگرسی نظریہ کی پوری پوری وضاحت کر دی تھی۔ اور مسٹر وشو ناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ نے بھی اپنے کیبنٹ کے استعفیٰ کا نوٹس بھی گورنر کو دیدیا تھا۔

ان حالات کے پیدا ہو جانے کے بعد سر جان ہوبک گورنر نے اپنی رخصت کو منسوخ کرا کے جس دانشمندی اور تدبر کا ثبوت دیا ہے اس کا کوئی انصاف پسند شخص اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اڑیسہ کے وزیر اعظم کے لفظوں میں ہز اکسیلنسی گورنر کا یہ فیصلہ اسلیئے اور بھی قابل تعریف ہے کہ انھوں نے اس سانحہ کو ٹالنے کے لئے اپنی صحت کے خیال کو بالائے طاق رکھ دیا۔

مہاتما گاندھی سبھاش چندر بوس اور سردار پٹیل اور دوسرے لیڈروں نے اس جمود کے ٹل جانے پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے برطانوی حکومت کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ قوم پرست حلقوں میں اس کے تدبر کا کھلا ہوا اعتراف کیا گیا ہے۔

بہار اور یوپی کے سانحہ کے بعد اڑیسہ کا یہ دوسرا سانحہ کا ٹل جانا ہز اکسیلنسی لارڈ لنلتھگو کے تدبر کا یہ دوسرا شاندار کارنامہ ہے اور یہ جمہوری اصولوں کی نمایاں فتح ہے۔ ہم بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ صوبجاتی خود مختاری کی ہسٹری میں اس سے اضافہ ہوگیا ہے اور اس سے ایک بات اور بھی واضح ہوتی ہے کہ اب حکومت برطانیہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ کانگرس ملک میں جمہوریت کی ترقی و توسیع کے لئے اپنی قوت اور اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتی رہے حتی کہ آئینی حیثیت سے وہ آزادی کے منزل مقصود تک پہونچ جائے۔

اس سلسلہ میں معاصر اسٹیٹسمین نے جو مشورہ دیا ہے ہم اسکی حرف بحرف تائید کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ نہ صرف آئی سی ایس والوں کو گورنر بنانے کے طریقہ پر پھر سے غور ہونا چاہیئے بلکہ یہ بھی غور ہونا چاہیئے کہ گورنر کی گدی پر کسی ہندوستانی کو کیوں نہ بٹھا دیا جائے۔ ص

آئینہ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی عدم توجہی نافرض شناسی تساہلی۔ بے پرواہی۔ ٹال مٹول اور رشوت کی شکایات اب اسقدر بڑھ گئی ہیں کہ کوئی آدمی اسکو خاموشی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔ پانی کی شکایت نے دائمی مہلک صورت اختیار کر لی ہے شہر کی صفائی کی خرابی کی انتہا ہو چکی ہے۔ پبلک کی شکایات اور درخواستوں کو کوئی پڑھتا تک نہیں۔ رشوت ستانی کے متعلق بورڈ نے خود رزولیوشن پاس کرکے اقبال کر لیا ہے کہ یہ خرابی بورڈ میں موجود ہے لیکن کیا ممبران اور کیا افسران نے اس مسئلہ پر کوئی خاص توجہ مبذول کی؟ بورڈ میں ٹلر شاہی کا دور دورہ ہے۔

یہ تو بورڈ کی کارگذاری کی بات رہی آپ کو یہ سنکر اور تعجب ہوگا کہ بورڈ میں بعض اوقات کاغذات عذر و سماعت کے وقت کے گذر جانے کے بعد پیش ہوتے ہیں مثال کے طور پر ۹ مئی ۱۹۳۸ء کو جو بورڈ کا جلسہ ہونے والا ہے اسکے ایجنڈے کے چند آئٹم ملاحظہ ہوں:۔

آئیٹم نمبر ۵۔ میونسپل انتخاب کے قواعد میں ترمیم کے متعلق حکومت صوبہ نے ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک بورڈ کی رائے مانگی تھی اب وہ گورنمنٹ آرڈر ۹ مئی ۱۹۳۸ء کے بورڈ میں پیش ہو رہا ہے۔ کیا آپ نے اس پر غور فرمایا؟

آئٹم نمبر ۷۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا نوٹس کہ اسمبلی کے ووٹران کی فہرست پر ۱۴ اپریل سے ۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء تک اعتراض ہو سکتا ہے بورڈ کے سامنے اس نوٹس کو ۹ مئی ۱۹۳۸ء کے بورڈ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

کیا آپ اس کا مطلب سمجھے؟

آئیٹم نمبر ۳۰۔ گورنمنٹ صوبہ نے ۲۸ فروری ۱۹۳۸ء تک بورڈ سے مصنوعی گھی میں رنگ آمیزی کے بل پر رائے مانگی تھی بورڈ نے اس بل پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنادی تھی کمیٹی کی رپورٹ آگئی ہے اور اب اس پر ۹ مئی کے بورڈ کے جلسہ میں غور ہوگا۔

کیا آپ بورڈ کی تعریف کے بغیر رہ سکتے ہیں؟

بورڈ میں جب کاغذات سرکاری وقت گذر جانے کے بعد پیش ہوتے ہیں تو معمولی کاغذات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یہ حالات کیا بورڈ کے لئے شرمناک نہیں ہیں؟ اور کیا بورڈ ان بے قاعدگیوں کو دور کرنے کی فکر کرے گا؟

بورڈ کا جلسہ

۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی بی سریواستو منعقد ہوا۔ آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم کو ایڈریس دینا منظور کیا گیا بورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ کمشنر صاحب سے درخواست کی جاوے کہ وہ مسٹر جے کے سنگھ اسسٹنٹ انجینئر بورڈ کی ملازمت سے سبکدوش کرنے کے معاملہ پر پھر غور کرے اور انکا تقرر قایم رکھے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

چیرمین کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک گشتی چٹھی نمبری ۴/۶۷ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۸ء کے ذریعہ تکیہ اکبر شاہ کے متعلق ٹرسٹ کی بابت پھیلائی ہوئی غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اس کا ضروری خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

تکیہ اکبر شاہ پورانا مسلم قبرستان ہے۔ ۱۹۲۰ء میں اسکو حاصل کرنے کے لئے ٹرسٹ نے نوٹس جاری کئے تھے لیکن اسکے حصول اراضی کی تکمیل ہنوز نہیں ہوئی۔ عرصہ دراز تک یہ قبرستان بے استعمال پڑا رہا۔ حال ہی میں اس قبرستان میں بلا اجازت گندے مکانات اور اصطبل کافی تعداد میں تعمیر کر لئے گئے ہیں چونکہ صحت اور تندرستی کے نقطۂ نظر سے یہ بات مضر ہے۔ نیز قبرستان کے احترام کے خیال سے بھی یہ بات معیوب ہے اس لئے ٹرسٹ نے اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے مسٹر ایل۔ اووں کلکٹر مسٹر بی بی سریواستو چیرمین میونسپل بورڈ اور مسٹر محمد سمیع کی ایک سب کمیٹی بنادی تھی کہ اس اراضی کو حاصل کرنے اور مکانات کے روکنے کے مسئلہ پر غور کرے۔ چنانچہ کلکٹر صاحب۔ چیرمین میونسپل بورڈ اور ٹرسٹ کے افیسر حصول اراضی نے اس موقع کا معائنہ کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ زمین حاصل کر لی جائے اور بدنما و بلا اجازت عمارات کو ہٹا دیا جائے اور قبروں کو بے حرمتی سے بچایا جائے کیونکہ یہ لوگ انکا بہت غلط استعمال کر رہے ہیں اور غیر ذمہ دار اشخاص ہر قسم کی بدعتیں کر رہے ہیں۔ ٹرسٹ چاہتا ہے کہ ان غیر ذمہ دار اشخاص کی بلا اجازت تعمیر کو گرا دے اور چار دیواری بنا کر قبروں کے تحفظ کا انتظام کر دے اس قبرستان کو قایم رکھنے و انتظام کرنے کے لئے شہر کے معزز مسلمانوں کی ایک کمیٹی بنانا بھی تجویز کر رہا ہے۔

بورڈ آف انڈسٹریز

یو۔پی بورڈ آف انڈسٹریز کے چیرمین کے لئے بابو جوگل کشور کا تقرر عمل میں آیا ہے جو فی الحال پارلیمنٹری سکریٹری ہیں اسکے علاوہ اس بورڈ میں منتخب شدہ ممبر ہونگے اور نامزد ممبر کوئی نہیں رہیگا حکومت نے اس بورڈ کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ رکھا ہے جو صنعت و حرفت و تجارت کی ترقی کے کاموں میں خرچ ہوگا۔

بری ہوگئے

مسٹر کے۔ کے۔ نائر اڈیشنل سشن جج نے پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری۔ پنڈت راجہ رام شاستری اور مسٹر یوسف کو بے قصور سمجھکر رہا کر دیا ہے مندرجہ بالا حضرات پر دفعہ ۵۰۰ کے ماتحت مقدمہ چل رہا تھا۔

دفِ وسل فنڈ

ٹیوبرکلوسیس (سل و دق) فنڈ کی امداد کے لئے کانپور سے ۷۔۲۳۳۵ روپئے ۱۴ اپریل کو الہ آباد روانہ کئے گئے ہیں جو کانپور جیسے شہر کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہیں۔ صاحب استطاعت حضرات کو چاہئے کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں۔

سشن سپرد

مسٹر محمد حنیف سابق میونسپل کمشنر اور انکے دیگر ساتھیوں کو سشن سپرد کر دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ جج نے مسٹر محمد حنیف اور انکے دو ساتھیوں مقبول اور محبوب کو دو دو ہزار روپیہ کی ضمانتوں پر رہا کرنا منظور کر لیا ہے۔

خانہ تلاشیاں

۳۰ اپریل کو کانپور پولیس نے بیک وقت مختلف مقامات پر لوگوں کے یہاں خانہ تلاشی لی۔ یہ خانہ تلاشیاں بغیر لائسنس اسلحہ کے سلسلہ میں تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں ۱۶ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

کانگریس کا جلسہ

کانگریس کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک جلسہ میں لوگوں کی دوکانوں پر پکیٹنگ کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اور کانگریس کمیٹی نے وارڈ کمیٹیوں کو لکھا ہے کہ وہ ۵۰ رضا کار فی وارڈ پکیٹنگ کے لئے تیار رکھیں۔ اسکے لئے آٹھ آدمیوں کی ایک سب کمیٹی مسٹر حمید خاں زیر سرکردگی بنادی گئی ہے۔

کمیٹی نے لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر بھی غور کیا اور اس رپورٹ کو خوش آمدید کہتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کمیٹی کی سفارشات مل مزدوروں کے لئے نفع بخش ثابت ہونگی اور گورنمنٹ سے سفارش کی ہے کہ وہ جلد سے جلد لیبر رپورٹ کی سفارشات کی بنا پر ایک قانون نافذ کر دے۔

لیبر تحقیقاتی رپورٹ منظور

مزدور سبھا کی مجلس عاملہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی پر غور کرنے کے بعد طے کرتی ہے کہ مزدور سبھا تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو قبول کرتی ہے اور یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اضافہ مزدوری کی سفارشات کو فورًا عملی جامہ پہنایا جائے اور ان سفارشات کو جلد سے جلد قانون بنا دیا جائے۔

مزدور سبھا کا الکشن

مزدور سبھا کی مجلس عاملہ نے طے کیا ہے کہ ماہ مئی میں مزدور سبھا کا جنرل الکشن کیا جائے جسکے لئے قواعد و ضوابط مرتب ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی کی سفارش کے مطابق دستور کو اس طرح بنایا جا رہا ہے کہ مزدور سبھا مزدوروں کی صحیح نمائندہ بن جائے ہڑتال کرنے کے حق کی روک تھام اور غیر ممبر ممبروں کے اثر کی روک تھام کی گئی ہے۔ آیندہ سے مل کمیٹیاں مزدور سبھا کی نگرانی میں ہونگی اور چندہ ارادہ ہوا لیا جائیگا۔

مشترکہ جلوس

یکم مئی کو مزدوروں اور کسانوں کا مشترکہ جلوس نکالا گیا اور ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔

بورڈ کے حکام

رائے بہادر ایس۔ این۔ تواری ایگزیکٹو افسر ۳ ماہ کی رخصت لیکر ۱۴ مئی کو بغرض تبدیل آب و ہوا انگلینڈ جا رہے ہیں آپ کی جگہ مسٹر ٹی کو چر انجینیر کام کریں گے۔

سید محمد ابراہیم صاحب کو سپرنٹنڈنٹ ٹرمینل ٹیکس کا کام سپرد کیا گیا ہے۔

مسلم گرلس ہائی اسکول

محمڈن مشن جبلی گرلس ہائی اسکول مشن کی طرف سے چل رہا تھا، آیندہ سے اس اسکول کو مشن نے چلانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا اسلیئے اس اسکول کو مسلم ایسوسی ایشن نے اپنی نگرانی میں لے لیا ہے اور آیندہ سے یہ اسکول مسلم ایسوسی ایشن کی نگرانی میں چلے گا۔ اس گرلس اسکول کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی بنادی گئی ہے جس کے صدر حاجی محمد حمزہ صاحب میونسپل کمشنر اور سکریٹری ڈاکٹر عبدالصمد صاحب و جائنٹ سکریٹری مسٹر مصباح الاسلام منتخب ہوئی ہیں۔

آنریری مجسٹریٹی

شہر اور ضلع میں آنریری مجسٹریٹوں کے انتخاب کے لئے جو کمیٹی بنی ہے اس کا جلسہ ۶ مئی کو ہے اور اس میں آنریری مجسٹریٹوں کا انتخاب عمل میں آئیگا اور ان کے آنریری مجسٹریٹ بنانے کی سفارش کی جائے گی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ایک اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول ایک درجہ دوم اور ایک درجہ سوم منتخب کئے جائیں گے جو علیحدہ علیحدہ کام کریں گے۔ ایک بنچ ۳ عورتوں کی شہر کے لئے اور ایک ایک بنچ ۵-۵ آدمیوں کی شہر اور ضلع کے لئے بنائی جائے گی۔ لوگ کافی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صرف انہی لوگوں کے ناموں کی سفارش کی جائے گی۔ جو دماغی اور علمی حیثیت سے اس عہدہ کے قابل ہوں۔

جدید نوٹ

ایک سرکاری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ریزرو بنک سو روپیہ، ہزار روپیہ دس ہزار روپیہ کے جدید نوٹ جلد جاری کرنے والا ہے۔

حکام

مسٹر ال۔ اوون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۱۳ مئی سے ۴ ماہ کی رخصت پر ولایت تشریف لے جا رہے ہیں آپکی جگہ مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کے فرائض ادا کریں گے۔

مسٹر فاروقی آئی۔ سی۔ ایس کا تبادلہ الہ آباد کو ہوا ہے۔

مولوی بشیر بخش صاحب ڈپٹی کلکٹر بھی چار ماہ کی رخصت پر تشریف لے جا رہے ہیں۔

التوائے مشاعرہ

۷ مئی کو لٹریری آرٹ آرٹ سوسائٹی شفیع آباد کانپور کے زیر اہتمام جو مشاعرہ زیر صدارت مولانا حسرت موہانی ہونے والا تھا وہ حضرت جگر مرادآبادی کی وفات کی خبر سنکر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

حضرت جگر مرادآبادی

اسٹیٹسمین کے کسی نامہ نگار خصوصی نے ۴ مئی ۱۹۳۸ء کو مرادآباد سے اطلاع دی ہے کہ:۔

کل رات کو ایک گاؤں میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اردو کے مشہور شاعر جگر مرادآبادی کا انتقال ہوگیا۔

یہ خبر اب تک کسی اخبار میں شایع نہیں ہوئی ہے۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ خدا کرے یہ خبر بالکل غلط ہو۔ اور اگر یہ خبر صحیح ہے کہ جگر مرادآبادی کا انتقال ہوگیا تو اس وحشتناک خبر پر جسقدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے جگر کی موت سے اردو شاعری اور خصوصًا رنگ تغزل کو جس قدر نقصان پہونچے گا وہ ظاہر ہے حقیقت یہ ہے کہ آپکی وفات سے ایک ایسی ہستی کا وجود دنیا سے اٹھ جائیگا کہ جسکو ہم بجا طور پر تغزل کا بادشاہ

سبد گل

مہاتما گاندھی بھی بڑے ستم ظریف ہیں. یوں تو اہنسا کے علمدار ہیں اور انسانوں کیا معنی جانوروں تک کو دکھ نہیں دیکھنا چاہتے لیکن جب مسٹر جناح سے ملاقات کرنے گئے تو جرنلسٹوں نے انھیں گھیر لیا تو کہنے لگے کہ کمینٹس کس نے بلایا ہے اور پھر مسٹر جناح سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ انھیں گولی کیوں نہ مار دی جائے.

نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

خدا کی شان دیکھئے کہ ایک وہ طبقہ ہے کہ جو اس فکر میں پریشان رہتا ہے کہ کسی طرح ہمارا ذکر اخبارات میں آجائے خواہ وہ کسی تقریر کی رپورٹ ہو خواہ کسی ملاقات کا تذکرہ ہو خواہ کسی چندہ کی اپیل ہو. بالم انکم اسی عنوان سے ہو کہ جلسہ میں جو لوگ موجود تھے ان میں سے حسب ذیل نام قابل ذکر ہیں. اس طبقہ کے لئے اخبار نویسوں سے ملاقات ہو جانا گویا فرشتوں سے ملاقات ہو جانا ہے اور ایک حضرت گاندھی ہیں جو اخبار نویسوں اور اخبار کے نمایندوں سے اتنے بیزار ہیں کہ انھیں گولی مار دینے کا حکم دیتے ہیں. لیکن یہ چنداں تعجب کی بات نہیں ہے اخبار نویسوں کی بدولت گاندھی جی کی کیا کیا درگت ہوئی ہے وہ رام کہانی کچھ ان کی اور کچھ اپنی زبانی ذیل میں درج کی جاتی ہے.

جنوبی افریقہ سے پہلی بار واپس آنے کے بعد قدرتی طور پر مہاتما گاندھی کو جو اس وقت مسٹر گاندھی تھے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ہندوستانی اخباروں میں جنوبی افریقہ میں آباد ہندوستانیوں کے متعلق پروپیگنڈا شروع کیا جائے تاکہ حکومت ہند اور جنوبی افریقہ کی حکومت پر اس کا اثر پڑے چنانچہ گاندھی جی امرت بازار پتریکا کے دفتر میں پہونچے لیکن وہاں انکو کورا جواب ملا کہ ہم بنگال اور ہندوستان کے معاملات میں اتنے مبتلا ہیں کہ ہمیں غیر ملکوں کے ہندوستانیوں کے حالات کی طرف توجہ دینے کی فرصت نہیں.

گاندھی جی اخبار بنگالی کے دفتر میں پہونچے وہاں پہلے تو دو گھنٹہ تک دربارداری کرنا پڑی. اس کے بعد ایڈیٹر صاحب نے انھیں طلب فرمایا. بغیر ہاتھ ملائے ایک بنچ پر بیٹھنے کا حکم صادر ہوا. پھر عرض مدعا کے لئے اشارہ کیا گیا گاندھی جی نے مختصر الفاظ میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا رونا رویا. ایڈیٹر صاحب بات کاٹ کر بولے کہ یہاں تمہاری دال نہیں گل سکتی. ایسے بہت سے آیا کرتے ہیں کہیں اور جاؤ. چنانچہ بیرسٹر گاندھی اپنا سا منہ لیکر وہاں سے چلے آئے.

ایک لطیفہ سن لیجئے کہ اخبار کی بدولت مہاتما گاندھی کیسے پٹے. کیونکہ جب یہ جنوبی افریقہ سے پہلی بار ہندوستان آئے تو پانیر کے دفتر میں بھی گئے تھے. وہاں سے واپسی پر اگر چہ انکی پل تو چھوٹ گئی. مگر اخبار کے دفتر میں آؤ بھگت اچھی خاصی ہوئی انکا مضمون بھی چھپ گیا. اور اس مضمون پر لیڈنگ آرٹیکل بھی لکھا گیا اس مضمون کا اقتباس ولایت کی ایک خبر رساں ایجنسی نے کچھ ایسا غلط سلط چھاپ دیا جس سے یہ مفہوم پیدا ہوتا تھا کہ گاندھی جی جنوبی افریقہ کے یورپینوں کے خلاف ہیں جب یہ اقتباس جنوبی افریقہ کے انگریزوں تک پہونچا تو وہ آگ بگولہ ہو گئے اور یہ طے کر لیا کہ انکی گاندھی کو یہاں آنے دو ٹھیک کر دیں گے چنانچہ گاندھی جی جب ہندوستان سے جنوبی افریقہ واپس گئے تو جہاز سے اترتے ہی سڑے انڈوں اور اینٹوں پتھروں کی بارش شروع ہو گئی. اس کے بعد پتھر گھونسہ لات وغیرہ سے تواضع کی گئی حتی کہ یہ بیہوش ہونے لگے اور ایک انگریز

عورت نے انھیں بچالیا [illegible]

ادب لطیف

محبت

(از وکٹر ہیوگو)

لوگ مجھ سے اکثر پوچھا کرتے تھے کہ محبت کیا ہے؟ اور میں ان کو اس کے بھید بتایا کرتا تھا، یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب خود میرا دل محبت کی حرارت سے نا آشنا تھا.

آج میں خود تم لوگوں سے پوچھنے آیا ہوں کہ محبت کیا ہے؟،،

آہ کوئی ہے جو میرے دل کی حالت خود مجھ سے بیان کردے؟ یہ کون نادیدہ ہاتھ ہے جس کی انگلیاں میری روح کو مسلے دیتی ہیں؟ -

یہ کس ان دیکھی آگ کا شعلہ ہے جس کی لپک میرے دل کو جھلسائے ڈالتی ہے، آہ میں اندر ہی اندر جل رہا ہوں میرا دل شمع کی مانند پگھلا جاتا ہے -

سمندر کے کنارے ریگ کے فرش پر میں بیٹھ گیا اور چلانا شروع کیا، لاٹھی کے سہارے ایک پیر مرد آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا اس نے میری صدا سنی، ایک آہ سرد بھری اور مرتعش آواز میں کہنے لگا.

«محبت» فطری کمزوری ہے اور ابو البشر سے ہمیں ورثہ میں ملی ہے -

ایک بڑھیا گذری جس کا سر ہل رہا تھا اس نے چیخ ماری اور کہنے لگی -

محبت جوانی کا لذیذ ترین خواب ہے جس کی حلاوت بڑھاپے کی بیداری میں بھی زائل نہیں ہوتی -

ایک قوی ہیکل نوجوان دکھائی دیا جو بیفکری سے گاتا ہوا چلا جا رہا تھا:- «محبت» جوانی ہے، قوت ہے، لذت ہے، مسرت ہے»

ایک فلسفی بغل میں کتاب دبائے نمودار ہوا، میرے پاس کھڑا ہو گیا پھر متین آواز میں کہتا چلا گیا، «محبت» موت کی طرح انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے» - اب ایک فلکی سامنے آیا اس کی نگاہ آسمان پر تھی اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ -

«محبت» ہی وہ جاذبیت ہے جس کے ستارے قایم ہیں -

ایک بچہ گیند اچھالتا ہو دوڑتا چلا جا رہا تھا میرا سوال سنکر چلایا -

«محبت» «میرا باپ ہے، محبت» میری اماں ہے اور باوا کے سوا محبت کوئی نہیں جانتا»

شام ہو گئی راہ گیروں کی آمد و رفت بند ہو گئی میں اکیلا بیٹھا تھا اور برابر چلائے جاتا تھا -

«محبت کیا ہے؟»

اچانک بادلوں پر سے ایک آواز سنائی دی،

«محبت» خدا ہے - اور خدا محبت ہے»

صبح لوگوں نے مجھے اس ریگ پر بے ہوش پڑا پایا ایک سخت چیخ میرے منہ سے نکل گئی اور میری آنکھیں کھل گئیں، میں یہ کہہ رہا تھا -

«محبت کرو اور خدا بن جاؤ» (ترجمہ)

عالم نسواں

مِس مرد کیوں بن گئی!

واشنگٹن (امریکہ) کی ایک اکیس سالہ لڑکی مس الگن ۱۹۳۷ء میں عورت سے مرد بن گئی تھی، نیویارک ٹائمز کے نمائندے نے اس لڑکی سے لڑکا بننے کے بعد ملاقات کی تھی اور اس کے جذبات و احساسات کو شایع کیا تھا، ان جذبات و احساسات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس لڑکی کو لڑکا بننے سے کس قدر صدمہ ہوا ہے، ذیل میں ہم اس لڑکی کے احساسات اور جذبات بھی ناظرین و ناظرات کی دلچسپی کیلئے شایع کرتے ہیں.

میرے وہم و گمان اور تصور میں بھی یہ بات نہ تھی کہ کبھی میں لڑکی سے لڑکا بن جاؤنگی لیکن آج تبدیل جنس کے بعد میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ انقلاب میری قسمت میں لکھا ہوا تھا اخبارات کے لئے اور عوام کے لئے اگرچہ میری ذات کافی دلچسپی کا ذریعہ بن گئی ہے، لیکن کسی کو یہ پتہ نہیں کہ میرے دل پر کیا کچھ گذر رہی ہے -

عام طور پر خیال کیا جا رہا ہے کہ تبدیل جنس کے بعد میں خوش ہوں، لیکن حقیقت بالکل اس سے مختلف ہے میرے والدین ضرور خوش ہو سکتے ہیں کہ ان کی نرینہ اولاد میں ایک کا اور اضافہ ہو گیا، لیکن جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے، میری زندگی کا کیف اور سرور سب کچھ چھین گیا -

جنس کی تبدیلی سے قبل میں نسوانی زندگی کی لطافتوں کو سمجھنے سے قاصر تھی اب جبکہ میں لڑکی سے لڑکا بن گئی ہوں تو مجھے معلوم ہوا ہے اور ہو رہا ہے کہ عورت کی زندگی کس قدر لطیف، کس درجہ پرکیف، اور کتنی بڑی قدرت کی نعمت ہے -

تبدیلی جنس سے پہلے میں ایک حسین اور خوبصورت سوسائٹی گرل شمار کی جاتی تھی اور ہر سوسائٹی میں میرے لباس اور میرے حسن کی تعریف ہوتی تھی لیکن اب یہ سب چیزیں میرے لئے بیکار ثابت ہوئی ہیں مجھ میں کوئی خاص کشش باقی رہی ہے اور نہ میرا قیمتی لباس ہی اب میرے کسی کام کا رہا، جب میں اپنے سامان آرائش کو دیکھتی ہوں تو میری آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی اپنے مردے دوست کے سامان کو دیکھ کر متاثر ہو رہا ہو، میرا سامان آرائش، میرا قیمتی لباس، میری بھڑکدار پوشاک سب بیکار ہو گئیں، ذرا سی تبدیلی کے بعد اب مجھ میں اور انمیں کوئی واسطہ باقی نہیں رہا -

سب سے زیادہ جو چیز میری روح کے لئے تکلیف دہ ہے وہ میرے منگیتر کا افسردہ چہرہ ہے -

عنقریب ہم دونوں کی شادی ہونے والی تھی لیکن اب ہم ایک دوسرے سے جدا ہو گئے - میرے منگیتر نے اگرچہ اس تبدیلی جنس پر بہت زیادہ رنج کا اظہار نہیں کیا لیکن تاہم اس کا افسردہ چہرہ یہ بتا رہا تھا کہ وہ بہت رنجیدہ ہے، جب تبدیلی جنس کے بعد اس نے مجھے پہلی مرتبہ دیکھا اور مجھ سے کہا کہ اب ہم دو سچے دوستوں کی طرح زندگی بسر کریں گے تو اس کے الفاظ نے میرے دل پر نشتر کا کام کیا، میری آنکھوں سے فوراً آنسو بہنے لگے میرا منگیتر اگرچہ کہتا ہے کہ وہ اب کسی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا، لیکن یہ چیز نبھنے والی نہیں ایک نہ ایک دن وہ ضرور شادی کرے گا، اور یہ چیز میرے لئے انتہا سے زیادہ تکلیف دہ ہے -

خیر وہ شادی کرے یا نہ کرے ۵ میں اپنے دل میں قطعی یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میں شادی ہرگز نہیں کروں گی کیونکہ مجھے امید ہے کہ شاید خدا مجھے میری نسوانیت پھر واپس دے دے، کیونکہ ایسی مثالیں بہت موجود ہیں -

عورتیں مردانہ زندگی اور مردانہ مشاغل بیحد پسند کرتی ہیں لیکن وہ ہرگز یہ نہیں چاہتیں کہ درحقیقت وہ مرد بن جائیں -

عورت ہوتے ہوئے عورت پن کا احساس ہو یا نہ ہو لیکن اس نعمت کے کھونے کے بعد اس چیز کی قدر و قیمت معلوم ہوتی ہے فقط عورت ہونا ہی قدرت کی بہت بڑی بخشش اور نعمت ہے کیونکہ عورت ہر چیز کو عزت اور وقعت حاصل ہے اسکے ذرا سے کام کو سراہا جاتا ہے اور ہر سوسائٹی میں اسے آنکھوں پر بٹھایا جاتا ہے -

بچوں کی دنیا

ہمت

از جناب آر بی، اے علیگ

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مہاتما گوتم بدھ سچائی کی تلاش میں دن رات جنگل جنگل مارے مارے پھرتے تھے اسی دھن میں ان کو برسوں گذر گئے، لیکن کچھ پتہ نہ چلا -

اس ناکامیابی سے ان کی ہمت ٹوٹ چکی تھی ایک دن چلتے چلتے راستہ میں انھوں نے دیکھا کہ ایک گلہری جھیل کے کنارے بیٹھی ہے اور اپنی بالوں دار خوبصورت سی دم پانی میں بھگو بھگو کر باہر خشکی میں پر جھڑک رہی ہے -

گوتم بدھ اس کی یہ حرکت دیکھ کر بڑے حیران ہوئے کیونکہ اس کی اس حرکت کا مطلب کچھ سمجھ میں نہ آیا، فوراً کھڑے ہو گئے اور بولے «ارے ننھی گلہری یہ تو کیا کر رہی ہے»

اس نے نہایت آہستگی کے ساتھ جواب دیا مہاتما جی میں اس جھیل کو خالی کر رہی ہوں

گوتم بدھ یہ جواب سن کر اور بھی زیادہ حیران ہوئے اور بولے:-

«ارے ناداں یہ تو کبھی نہیں کر سکتی» کہاں تو ذرا سی گلہری اور کہاں یہ جھیل، اس کا خالی کرنا تیرے لئے دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے -»

گلہری نے فوراً جواب دیا، مہاتما جی چاہے کچھ بھی ہو میں تو اب اسی ہٹ پر قایم رہوں گی» -

مہاتما گوتم بدھ کو اس سے بہت بڑا سبق ملا اور پھر انھوں نے کبھی ہمت نہ ہاری - آخر کار وہ ایک دن اپنے مطلب کو پا ہی گئے

اڑیسہ کا وزارتی جمود ٹل گیا!

بمبئی ۷ مئی. ایسوسی ایٹڈ پریس کو قطعی طور سے معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسیلنسی سر جان ہیوبک گورنر اڑیسہ نے اپنی چھٹی منسوخ کرالی ہے اور اس طرح عین آخری وقت پر اڑیسہ کا وزارتی جمود ٹل گیا ہے.

اسی سلسلہ میں گورنر اڑیسہ کے پرائیوٹ سکریٹری نے ایک سرکاری اعلان شایع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ موجودہ سیاسی صورت حالات کے پیش نظر جون کے چھٹی جانے کے بعد ان کے جانشین کے لئے ناگزیر طور سے پیدا ہونگی. ہز اکسیلنسی گورنر اڑیسہ اپنے اصلی ارادہ کو عملی جامہ پہنانا حق بجانب نہیں سمجھے اور ان کا خیال ہے کہ صوبہ کے مفاد کے پیش نظر ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ اپنی چھٹی کی منسوخی کے لئے درخواست کریں چنانچہ وزیر ہند نے گورنر جنرل کی رائے سے ان کی درخواست منظور کر لی ہے.

جاپانیوں نے ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا

ٹوکیو ۷ مئی. بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی فوج نے کوشینگ پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ ہوچو کے جنوب میں ۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

میسور میں گولی چلنے کا واقعہ

بنگلور ۷ مئی. میسور کانگریس کمیٹی نے ودرسوا تھم میں گولی چلنے کے حادثہ کی تحقیقات کرنے کے لئے جو غیر سرکاری کمیٹی مقرر کی تھی اس نے گوری پدر ضلع کولار میں اپنا اجلاس شروع کر دیا.

کمیٹی نے اپنی میٹنگ میں ابتدائی تفصیلات پر بحث کی تحقیقات کھلی ہوگی کمیٹی نے پبلک کو گواہی دینے نیز حکومت کو گواہوں پر جرح کرنے کے لئے مدعو کیا ہے. تحقیقات بعد دوپہر شروع ہوگی.

پردۂ فلم

فلمی افسانے

از جناب برج رانی صاحبہ فلم آرٹسٹ بمبئی

فلم کو کامیاب بنانے والی سب سے پہلی چیز فلم کا افسانہ ہے، اگر افسانہ زوردار نہیں تو مکالمے، فوٹو گرافی، صدا بندی، اور گانے کے علاوہ ڈائرکشن وغیرہ سب بیکار ہو جاتے ہیں -

اکثر جرائد اور رسائل میں میں نے پڑھا ہے کہ فلمی افسانے لکھنے کے لئے وہ ہندوستان کے مشہور ادیبوں اور افسانہ نگاروں کے لئے سفارش کرتے ہیں، میں یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اہل قلم صاحبان بہ نسبت جاہل فلمی افسانہ نگاروں کے بغیر کوئی فلمی تجربہ رکھتے ہوئے بھی غنیمت فلمی افسانہ نگاری کر سکتے ہیں، لیکن پردہ سیمیں کے لئے کامیاب افسانے لکھنا بغیر اسٹوڈیو کے تجربات کے ایک فعل عبث ہے -

فلمی افسانہ نگار کے لئے محض جذباتی ہونا یا شاعر ہونا کافی نہیں ہے، بلکہ اس کو اسٹوڈیو ٹیکنک اور فلم بندی کے دوسرے تجربات سے بھی کماحقہ واقفیت رکھنا لازمی ہے، فلمی افسانوں کیلئے یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ الف لیلیٰ کی طرح لمبے چوڑے ہوں، رومانی یا مزاحیہ واقعات ان میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہوں ایسے افسانوں کی ضرورت نہیں ہے جو کسی خاص جماعت یا مخصوص دلوں کو متاثر کر سکیں ایسے افسانے درکار نہیں جو جذبات کو برانگیختہ کرتے ہوں، ہمیں فلمی افسانوں سے خواہ وہ مذاحیہ ہوں یا رومانی، اہل ملک کو کسی نہ کسی طرح کوئی سبق دینا ضرور چاہیے لوگ کہتے ہیں کہ دن بھر کی مزدوری کے بعد پریشان حال مزدور پردہ سیمیں پر تازیانہ عبرت یا جرعہ نصیحت کا خواہشمند نہیں ہوتا میں اس کے بالکل خلاف ہوں -

سینما کے پردہ پر ہر شخص اپنا طرز عمل دیکھنا پسند کرتا ہے ہر ایک بنی نوع انسان اپنے فطری عمل کو دیکھ کر خواہ وہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ خوش ہوتا ہے فلمی افسانوں میں مکالمہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے میرے خیال میں مکالمہ نویس کے لئے یہ لازمی اور ضروری ہے کہ ہر ایک کیرکٹر کے لئے ایک جداگانہ زبان اور اس زبان طرز ادائیگی کا جداگانہ بندوبست کرے -

آج کل مصنف ہر ایک اداکار کے لئے اپنے طرز خاص کے مکالمے تحریر کرتا ہے حالانکہ قانون فطرت کے لحاظ سے یہ قطعی ناممکن ہیں، افسانہ نگار اپنے مکالموں کے ذریعہ اپنی کہانی کو عوام پر ظاہر کرنا چاہتا ہے جو نہایت ہی بھدا معلوم ہوتا ہے -

صنعت فلم سازی میں آرٹ لفظ آرٹ جو اپنی زبان میں شاید صنعت کے معنی رکھتا ہے، اس لئے قابل استعمال ہے -

افسانہ صرف ایک عنوان کے تحت میں بن سکتا ہے اور اس کے لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ رلانے یا ہنسانے کا پورا پورا بندوبست کیا جائے بلکہ سب سے پہلی چیز ڈیولپمنٹ ہے اس سے مراد تسلسل کا قایم رکھنا ہے بڑے سے بڑے واقعات صرف تسلسل کو برقرار رکھنے کی وجہ سے نہایت شاندار نظر آنے لگتے ہیں -

لوگ حیران ہیں کہ نیو تھیٹرس کے افسانے کامیاب کیوں ثابت ہوتے ہیں؟ ان کی سب سے بڑی وجہ اس کا افسانہ اور افسانے کا تسلسل ہے افسانے کے مختلف پہلوؤں پر میں کسی دوسرے موقعہ پر روشنی ڈالوں گی -

اقوال زریں

ہم کبھی ناکامیابی کا نام نہیں لیتے کیونکہ ہماری لغت میں کوئی ایسا لفظ نہیں پایا جاتا (لانگ فیلو)

...ن کی دنیا میں کوئی لفظ ممکن نہیں ہے

...ر انسان کے لئے سب سے بڑا استاد ہے

امید خواہشات کو پرورش کرتی ہے (ڈکسن)

ہمارے خیالات ہمیشہ بلند رہنا چاہئے (شکسپیر)

اگر انسان چاہے تو اپنی کامیابی سے بھی کچھ کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ (ڈکسن)

بری صحبت سے تنہائی اچھی ہے۔ (ایچ آئی)

ہمارے خیالات آزاد ہیں وہ کبھی بھی مقید نہیں ہوسکتے۔ (لانگ فیلو)

ہر کام شروع کرنے سے قبل اس کے انجام پر ضرور غور کرلینا چاہئے۔ (ایچ آئی)

وہ ہتھیار خوبصورت اور کارآمد ہیں جو صداقت کیلئے استعمال کئے جائیں۔ شکسپیر۔

گذشتہ باتوں پر کچھ افسوس نہ کرو کیونکہ وہ پھر واپس نہیں آسکتیں، موجودہ وقت سے حکیمانہ فائدہ حاصل کرو کیونکہ یہ تمہارے اختیار میں ہے (لانگ فیلو)

نیک صحبت تمہیں سہارا دینے والے بازو ہیں جو تمہیں سطح سے اوپر اٹھانے کے واسطے انتہائی وفاداری سے اور دریا دلی سے کوشش کرتے ہیں۔ (بیکن)

موجِ تبسم

ایک گاؤں والا ریل گاڑی میں بیٹھا کہیں جا رہا تھا، گاڑی میں بھیڑ بہت زیادہ تھی کسی اسٹیشن پر ایک بابوجی اس گاڑی پر اور چڑھے لیکن بیٹھنے کی جگہ نہ دیکھ کر آپ اس گاؤں والے سے بولے:۔

میں آپ کو ذرا تکلیف دینا چاہتا ہوں

گاؤں والا:۔ کیا کہا مجھے دینا چاہتے ہو۔ اچھا، مجھے تکلیف، تو میں بھی کچھ کمزور نہیں ہوں بابوجی میں بھی آپکی ناک کاٹے بغیر نہ رہوں گا۔

ماسٹر صاحب (راموسے) کیوں بھائی رامو تمہارے چچا کے کتنے لڑکے ہیں۔

رامو (ماسٹر صاحب سے) دو۔

ماسٹر:۔ ان کے کیا نام ہیں۔؟

رامو:۔ نیلا مبر، اور پیتا مبر۔

ماسٹر:۔ اگر تمہارے چچا کے اور دو ہوتے تو ان کے کیا نام رکھتے؟

رامو:۔ ستمبر اور نومبر۔

کسی شاعر کو کسی راجہ نے خوش ہو کر ایک گھوڑا انعام میں دیا گھوڑا کمزور تھا، قسمت کی بات وہ رات ہی کو چل بسا۔

دوسرے دن راجہ نے شاعر کو بلوایا اور اس سے پوچھا:۔ گھوڑا کیسا ہے۔

شاعر:۔ کچھ نہ پوچھئے، مہاراج، ایسا تیز رفتار جانور تو میں نے دیکھا ہی نہیں۔ رات ہی رات میں وہ اس دنیا سے چلتا ہوا

لطیفن جب مرنے لگی تو اس نے اپنے میاں سے کہا:۔ دیکھو تم مجھے نینی تال میں دفن نہ کرنا میں یہاں آرام سے نہ سوسکوں گی۔

میاں مولوی صاحب نمبر ایک کے کنجوس تھے سر کھجلا کر بولے:۔

خیر دیکھا جائے گا جب تم یہاں آرام سے نہ سوسکو گی، تب مراد آباد میں دفن کرادوں گا۔

دلچسپ معلومات

وھیل مچھلی کا وزن ہر روز تقریباً ڈیڑھ من بڑھ جاتا ہے!

آج کل امریکہ میں ایک کروڑ بیس لاکھ وائرلیس اسٹیشن کام کر رہے ہیں۔!

بالٹی مور میں مرد اور عورت کا ایک جوڑا رہتا ہے اس جوڑے کی شادی کو ۲۵ سال گذر چکے ہیں اور اس درمیان میں ان کے کئی ایک بچہ بھی پیدا ہو چکے ہیں، مگر انھوں نے اب تک ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کی

برلن میں ہر ۱۳۷۹ انسانوں کے لیے ایک لندن میں ۷۰۰ انسانوں کی اوسط پر ایک اور ہندوستان کے سب سے بڑے شہر بمبئی میں ہر ۲۰۰ انسانوں کی آبادی کے لیئے ایک مٹھائی کی دوکان کھلی ہوئی ہے۔

جاپان کے ایک سائینسدان نے ایک ایسا گانے کا آلہ ایجاد کیا ہے جس کو بجانے سے ریشم کے کیڑے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ جس سے جاپانی ریشم کی تجارت بہت بڑھ گئی ہے

لنکا میں زمین میں دبی ہوئی ایک نہر ملی ہے، جس نے موجودہ زمانے کے بڑے بڑے سائینسدانوں کو حیران کردیا ہے۔ یہ نہر ۵۰ فٹ چوڑی ہے اور اس کے دونوں طرف پتھروں کا فرش بندھا ہوا ہے بارھویں صدی عیسوی یہ نہر تعمیر کی گئی تھی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نہر اس زمانے میں فن زراعت کے لئے ایک بیش بہا نعمت ہے۔

بجلی کے چمکنے سے تیس سکنڈ کے بعد اسکے کڑکنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

پان والی

کانپور کا مشہور ہندی ہفتہ وار اخبار اودے "کانپور کی کالی راتوں" کے عنوان سے کانپور کے متعلق بہت سے سچے قصے شایع کر رہا ہے۔ جن کو لوگوں نے بڑے شوق سے پڑھا ہے۔ انہی میں سے ایک حصہ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ قصہ نہایت پرلطف۔ عبرت انگیز۔ نصیحت بخش اور سبق آموز ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

پان کھانے والے شوقین اس پان والی کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اوسکی شکل وصورت سے مانوس ہیں۔ اوس کے ناز و ادا سے واقف ہیں۔ وہ لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ پان والی کون ہے۔ اوسکی دوکان کہاں پر ہے اور اس پان کی دوکان کے پردہ میں اس کا دوسرا روزگار کیا ہے۔ لوگ اس کی دوکان میں جاتے ہیں وہ اپنے خریداروں کو دیکھکر مسکرا دیتی ہے۔ آنکھوں کے میل ہوتے ہی اوس کی آنکھیں سست پڑ جاتی ہیں اور پھر بڑی ادا کے ساتھ اپنی نہایت ہی نازک انگلیوں سے پان لگا کر اوسے دیتی ہے۔ خریدار پان لیتے لیتے اوس کی انگلیوں کو دبا دیتا ہے۔ پھر تمباکو اور ڈلی لینے کے بہانے اوسکی ہتھیلی کو مسل دیتا ہے۔ بس پھر کیا۔ پان والی نازنین کو دو پیسے کی جگہ ایک اکنی مل جاتی ہے۔ اکنی دونی۔ چونی اور اٹھنی کے پیسے دینا وہ جانتی ہی نہیں۔ جس نے اٹھنی اوس کی دوکان پر پھینکی اوسکو واپسی کے پیسے دینا وہ پڑھی ہی نہیں۔ وہ روپیہ تک ہضم کر جاتی ہے۔ ۵ روپیہ کے نوٹ تک کو وہ پانی کے ساتھ پی چکی ہے۔

اوس کی دوکان صرف شام کو کھلتی ہے۔ دوکان کھلتے کھلتے بھیڑ کا تانتا اوس کے سامنے لگجاتا ہے۔ بڑے بڑے رئیس یکہ سے اتر کر اوس سے دو باتیں کر لیتے ہیں۔ موٹر پر بیٹھے ہوے مدہوش سرمایہ دار بھی گن گناتے ہوئے موٹر آہستہ کرا کر بگل بجا کر اوس سے چار آنکھیں کر لیتے ہیں۔ چھوٹے موٹے آدمی اوس کے سامنے کھڑے حاضری دیا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے لال پگڑی والے اوسکے سامنے لال ٹپکایا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے افلاطون تک اوس کے دروازے چکر لگایا کرتے ہیں۔ تاڑی اور شراب کے شوقین اوسکے بادہ حسن نوش کرکے مسرور ہونے کے لئے ترسا کرتے ہیں بڑے بڑے شوقین طبیعت والے بھی اپنی مچلتی ہوئی طبیعت کو بہلانے کے لئے وہاں پہونچ جاتے ہیں۔

آنکھوں میں سرمہ کی باریک بارڑھ۔ ہونٹوں پر لال رنگ والا لپ اسٹک اور ایک خوبصورت باریک ساڑی پہنکر جس وقت وہ اپنی دوکان پر بیٹھتی ہے اوسوقت دولت کی دیبی مجسم اوسکی دوکان پر رقص کرنے لگتی ہے۔ وہ کسی خریدار سے ہنسکر بات کرتی ہے تو کسی کو بڑی نزاکت سے پان دیتی ہے۔ تو کسی کو سپاری سے ہی مطمئن کر دیتی ہے۔ کوئی صرف سگار لے کر ہی اپنے درد دل کو ٹھنڈا کر لیتا ہے۔

اوس کی دوکان کبھی کہیں پر مستقل ڈھنگ سے نہیں رہتی ہے۔ کبھی فلی بازار میں تو کبھی لاٹوش روڈ پر۔ کبھی رام نرائن بازار میں تو کبھی جیا فی محال میں اسکی دوکان سرسبز ہوتے دیکھی جاتی ہے۔

پان والی کبھی کسی ایک کی ہوکر نہیں رہتی ہے۔ روپیہ کے ڈھیر پر اس کی عصمت لوٹتی رہتی ہے۔ کاغذ کے نوٹوں پر خریدیہ کی قسمت اڑتی رہتی ہے۔ روپیہ کو تو یہ سب کچھ سمجھتی ہے۔ روپیہ کے طاقت سے یہ نوکر تک رکھی جاسکتی ہے۔ روپیہ کے نورانی شکل سے اس کا سودا کیا جاسکتا ہے۔ اسکی خوبصورتی کے خریدار ہر طبقہ کے اشخاص ہوسکتے ہیں بلا کسی امتیاز کے یہ عام پبلک کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہتی ہے۔ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی۔ مدراسی اور زین پوش سرپوستو تک اوس کے ہاتھ کا پانی پی چکے ہیں۔ بڑے بڑے عیش پرست سرمایہ داروں کے بنگلوں میں اوسکی پہونچ ہو چکی ہے۔ کانپور کے مشہور ہوٹلوں تک کو وہ آباد کر چکی ہے بڑے بڑے زندہ دل لوگوں کے ساتھ وہ لکھنؤ الہ آباد اور بنارس تک کی سیر کر چکی ہے۔

اوس کی ذات کا ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں لیکن کوئی اوسکو برہمن کہتا ہے کوئی ٹھکرائن تبلاتا ہے تو کوئی کچھ اور ہی تبلاتا ہے۔ سب اپنی اپنی کہتے ہیں۔ جو جس کی سمجھ میں آتا ہے بتلاتا ہے۔ مسلمان اوس کی محبت کے شکار ہو چکے ہیں۔ برہمن اوس کے ہاتھ کا پانی پی چکے ہیں۔ بڑے بڑے تلک دھاری اوس کی روٹیاں توڑ چکے ہیں۔ کٹر سناتن دھرمی اوس کے ہاتھ کا پان کھا چکے ہیں۔ بڑے بڑے شوقین اوس کے ہاتھ سے شراب کا چھلکتا ہوا پیالہ پی چکے ہیں۔ اور شوقین مزاج اوس کے بادۂ حسن پر اپنا سب کچھ قربان کر چکے ہیں۔

وہ بڑی محبت آمیز شیریں کلام ہے ہنسکر اور غصہ کے ساتھ بات کرنا اوس کی خاص خوبی ہے۔ باتوں ہی باتوں میں دوسرے کا دل اپنے قابو میں کر لینا اوس کے لئے معمولی بات ہے۔ یہ کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوتی۔ کبھی کسی کو ناراض نہیں کرتی۔ کبھی کسی سے لڑائی نہیں۔ آدمی دیکھکر بات چیت کرتی ہے۔ مختلف عادتوں کے ساتھ مختلف طرح کی بات چیت کرتی ہے۔

یہ پان والی عیش پرستی کی تیلی ہے۔ شہر کے سب زندہ دل لوگوں کو اپنے روزگار سے فیضیاب کر رہی ہے۔ معمولی حیثیت کے لوگ اوس کی دوکان پر خواہ گھر میں جاکر اوس کے بادہ حسن سے مسرور ہو چکے ہیں۔ رئیس مشہور لوگ اپنے مکان یا بنگلے یا ہوٹل میں بلا کر اوس کے ساتھ شطرنج کھیل چکے ہیں۔

اس کی دلفریب صورت پر بڑے بڑے ڈاکٹر فریفتہ ہیں۔ اسکی انوکھی چتون پر بڑے بڑے وکیل تک قربان ہیں۔ اسکی خوبصورت کلائی کی نبض کی رفتار معلوم کرنے کے لئے بڑے بڑے مشہور وید و حکیم تک بیتاب رہتے ہیں سب ہی اس پان والی کو اپنا بنانے کے لئے بیتاب رہتے ہیں۔ اور اسکے حسن کے بادہ سے مسرور ہونے کے لئے بیتاب رہتے ہیں۔ اوسکے الفت دریائے محبت میں غوطہ لگانے کے لئے سبھی بے قابو رہتے ہیں۔

یہ پان والی اب بھی ہے لیکن پہلے جیسا حسن وصورت باقی نہیں ہے۔ چہرہ کی آب جاتی رہی ہے آنکھوں کا پانی ڈھل گیا ہے۔ مسکراہٹ کا شیریں رعب گھٹ چکا۔ تجارت کی بے رونقی نے اوسکا

انجمن طلبیہ کانپور

بتاریخ ۲۴ر اپریل ۱۹۳۸ء بروز یکشنبہ بوقت ۴ بجے بر دولتخانہ جناب مولوی حکیم سکندر شاہ صاحب بمقام نئی سڑک کانپور حسب اعلان اخبار روزانہ بیدار و اخبار صداقت کانپور واطلاع تحریری اطباء عام و ممبران صاحبان ایک جلسہ انجمن کا منعقد ہوا۔ جسکی صدارت جناب مولوی حکیم سید سکندر شاہ صاحب نے فرمائی جسمیں مختلف تقاریر کے بعد حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

رزدیوشن نمبر ۱۔ طے پایا کہ انجمن طلبیہ کانپور کے لئے تا انتخاب ثانی حسب ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

جناب مولوی حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر۔ صدر انجمن طلبیہ
جناب مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب جوہر۔ سینئر نائب صدر انجمن
جناب حکیم حشمت علی صاحب دہلوی۔ جونیئر نائب صدر انجمن
جناب قاری حکیم محمود علی کانپوری۔ جنرل سکریٹری انجمن
جناب حکیم محمد عظمت اللہ صاحب۔ جوائنٹ سکریٹری انجمن
جناب حکیم سراج احمد صاحب۔ محاسب انجمن

ممبران مجلس انتظامیہ

جناب حکیم سکندر شاہ صاحب۔ جناب حکیم محمد ظہیر الدین حسن صاحب۔ جناب حکیم حافظ قدرت اللہ صاحب جناب حکیم مہدی حسن صاحب ہاشمی۔ جناب حکیم نجم الدین صاحب۔ جناب حکیم رئیس احمد صاحب جناب حکیم سرفراز حسین صاحب۔ جناب حکیم نواب علی صاحب۔ جناب حکیم اشرف علی صاحب۔ جناب حکیم میرن صاحب۔ جناب حکیم ڈاکٹر محمد یسین صاحب۔ جناب حکیم خواجہ عبدالشکور صاحب۔

رزدیوشن نمبر ۲۔ دستور العمل مرتبہ حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر و فارم ممبری انجمن طلبیہ وکاغذات دفتری خط و کتابت منظور کئے گئے اور سکریٹری صاحب کو ہدایت کی گئی کہ جلد تمام کاغذات مطبوعہ ممبران انجمن کی خدمت میں بغرض معائنہ و اطلاع یابی کارروائی انجمن ایک ایک کاپی باخذ رسید بھیجدیں۔

رزدیوشن نمبر ۳۔ انجمن طلبیہ کانپور کا یہ جلسہ اس حق تلفی پر اظہار افسوس کرتا ہے جو کہ سرکاری کمیٹی برائے انسداد تپ دق میں کسی طبیب کو نہ شریک کرکے کی گئی ہے۔ حالانکہ بیشتر حصہ ان امراض کا یونانی علاج کی طرف رجوع ہوتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ طے پایا کہ اس رزدیوشن کی ایک ایک نقل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کانپور و گورنر صاحب یوپی و منسٹر صاحب پبلک ہیلتھ کی خدمت میں روانہ کی جائے۔

یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حسب دستور قدیم امسال بھی بارہ وفات کا جلوس رجبی گراؤنڈ پریڈ سے بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۸ء یوم جمعہ بعد نماز جمعہ اٹھے گا۔ اور قدیمی راستوں سے ہوتا ہوا پانچ پیچے پھول باغ پہنچے گا اور وہاں سے نماز عصر پڑھ کر قدیمی راستوں سے گذرتا ہوا رجبی گراؤنڈ پہنچے گا۔ اور پریڈ پر نماز مغرب پڑھ کر منتشر ہو جانے گا۔ اسلیئے تمام مسلمانوں سے عموماً اور انجمن ہائے اسلامیہ سے خصوصاً گذارش ہے کہ بڑی سی بڑی تعداد میں اس مبارک تقریب میں شریک ہوکر جلوس کو کامیاب بنائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(نوٹ) تمام معلومات دفتر مجلس ملت مشن روڈ سے حاصل کیجئے۔

الداعی
محمد فاروق صدیقی سکریٹری مجلس اتحاد ملت ینگ مسلم ایسوسی ایشن کانپور

مہاتما جی کی گورنر صوبہ سرحد سے ملاقات

پشاور ۷ر مئی۔ آج صبح ۹ بجکر بیس منٹ پر مہاتما گاندھی ڈاکٹر خاں صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد کے ہمراہ سر جارج کننگھم گورنر صوبہ سرحد کے بنگلہ پر ان سے ملنے کے لئے پیدل گئے۔ گورنر صوبہ سرحد کا بنگلہ ڈاکٹر خان صاحب کی کوٹھی سے بالکل سامنے ہے۔ گورنر کے سکریٹری نے مہاتما جی کا سواگت کیا اور انھیں کوٹھی کے اندر لے گیا۔ جہاں مہاتما جی نے گورنر صاحب سے ۵۰ منٹ تک ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد مہاتما جی پیدل ڈاکٹر خانصاحب کی کوٹھی پر واپس آئے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسلینسی سر جارج کننگھم نے کچھ عرصہ پہلے مہاتما جی کو خط لکھا تھا کہ اگر آپ کبھی صوبہ سرحد میں تشریف لائیں تو مجھے درشن ضرور دیجئے گا۔ میں آپ سے ملکر بہت خوش ہوں گا۔

کل ہز اکسلینسی نے ڈاکٹر خانصاحب کی موفت مہاتما جی سے ملنے کی زبردست خواہش ظاہر کی تھی۔

یوپی کے ایک زمیندار کی گرفتاری

شاہجہانپور۔ ٹھاکر حکم سنگھ ساکن باڑی تحصیل پورایاں ضلع شاہجہانپور کو عدم ادائے گی مالگذاری کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے خلاف وارنٹ جاری تھا۔ اور وہ تحصیل میں آنریری مجسٹریٹی کی امیدواری کے لئے فارم بھرنے کے لئے گئے تھے۔ کہ تحصیلدار نے حراست میں لے لیا۔ بعض زمینداروں نے ضمانت دینے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے

قانون مزارعان کا ترمیمی بل

کٹک ۳ر مئی۔ اڑیسہ اسمبلی نے اڑیسہ زرعی ترمیمی بل اور چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کا بل پاس کردیا اب کاشتکاروں سے بقایا لگان پر ساڑھے بارہ فیصدی کے بجائے صرف ۶ فیصدی سود لیا جایا کرے گا اور جو زمیندار کاشتکار کے خلاف قانون لگان وصول کرے گا اسپر پانچسو روپیہ جرمانہ اور ۶ مہینہ تک کی قید محض ہو سکے گی۔ اور زرعی قرضداروں کو قرض ادا کرنے کے لئے ایک سال تک کی قانونی مہلت ہوگی۔ وزیر اعظم نے تمام ممبروں کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے ان بلوں کو پاس کیا ہے۔ جن سے کاشتکاروں کو بہت مدد ملے گی۔

یوپی میڈیکل لائسنشیٹس کانفرنس

میرٹھ ۳ر مئی۔ یوپی میڈیکل لائسنشیٹ کانفرنس جو کہ ڈاکٹر جواہر لال ممبر یوپی اسمبلی کی زیر صدارت منعقد ہوئی جو کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں تقریباً ۸۴ ڈیلی گیٹ شریک ہوئے۔

ڈاکٹر جواہر لال نے اپنے خطبہ صدارت میں لائسنشیس کا ایک ایسا حل تجویز کیا کہ جو قومی اصولوں پر مبنی ہے۔ انھوں نے لائسنشیٹوں کو کانگریسی وزیروں کی ہمدردی کا یقین دلایا۔

صدر منتخب کے خطبہ صدارت کے بعد ضبط تولید اور دیہی ترقی کے موضوع پر مقالے پڑھے گئے کانفرنس میں کئی رزدیوشن پاس ہوئے اور پروپیگنڈا کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔

عیسائی پادریوں کو کانگریس میں شامل ہونیکا حکم

ناگپور ۴ر مئی۔ ہوشنگ آباد کی اطلاع منظہر ہے کہ اس ضلع کے عیسائی پادری اب کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہوشنگ آباد مشن کے پادری ریورنڈ پریسیٹ میں پہلے ہی کانگریس کے ممبر بھرتی ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پادریوں کو اس مقصد کی ہدایت اپنے ہیڈ کوارٹر سے موصول ہوئی ہے۔

سرکاری ملازموں میں سنسنی

ناگپور۔ ۴ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی پی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۵۵ سال کے بعد جب سرکاری ملازم لازمی طور سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ اس سے سرکاری ملازموں میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے۔

آنریری مجسٹریٹوں کا خاتمہ

ناگپور ۴ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی پی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رہے سہے آنریری مجسٹریٹوں کے عہدے بھی توڑ دیئے جائیں۔

کانپور لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات

مزدوری میں ۱۲ فی صدی کے اضافہ کی سفارش

۲

سبھی ملوں میں مساوی تنخواہ کی ضرورت

کمیٹی کو یہ دیکھ کر بہت تعجب ہوا کہ کانپور کے ملوں میں تنخواہوں میں بڑا فرق ہے، جو کاغذات کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بنتا کے مزدوروں کی تنخواہیں الگ الگ ملوں میں ۲۲ روپیہ چودہ آنہ ۱۴ ر سے لے کر ۳۹ روپیہ ۱۲ ر آنہ تک ہیں۔

اسی طرح دوسرے ڈپارٹمنٹوں میں بھی فرق ہے یہ فرق اتنا زیادہ ہے کہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اس سوال پر بمبئی کے مل مالکوں کو سنہ ۱۹۲۹ء میں توجہ دلائی گئی تھی، امانی کے مزدوروں کے لئے انھوں نے قریب قریب سبھی ملوں میں ایک سی تنخواہیں مقرر کردی گئی ہیں کان پور کے مل مالک بھی جہاں تک امانی والے مزدوروں کا تعلق ہے فوراً بغیر کسی پس و پیش کے ایک سی تنخواہ مقرر کر سکتے ہیں۔

ٹھیکہ پر کام کرنے والے مزدوروں کے لئے سب ملوں میں ایک سے ریٹ مقرر کرنے میں کچھ مشکلات ہیں۔

جدا جدا ملوں میں مشینوں کی چال مال کی کوالٹی اور کام کی حالت میں فرق ہے لیکن ہماری رائے میں یہ دشواریاں ایسی ناممکن العمل نہیں ہیں جو حل نہ ہوسکیں شروع میں اگر ریٹ برابر نہ ہوسکیں تو کم ازکم یہ ضرور ہونا چاہیئے کہ ہر کارخانے میں ریٹ کا ایسا حساب رکھا جائے جس سے کوالٹی بدل کر ریٹ کم نہ کیا جاسکے، کچھ ملوں کی بابت یہ شکایت بھی ہے کہ اگر کسی مزدور کی تنخواہ مقدار مقررہ سے زیادہ ہوجاتی ہے تو زائد تنخواہ کاٹ لی جاتی ہے، یہ نامناسب طریقہ فوراً بند کر دینا چاہیئے۔

کام کے طریقے اور اس کا اثر

گذشتہ جنگ عظیم کے اختتام کے بعد سے سبھی ممالک میں سرمایہ داروں نے کام کے نئے طریقے جاری کر دئے ہیں۔

کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر سمجھداری سے نئے طریقے عمل میں لائے جائیں تو اس سے مزدوروں، مل مالکوں، گاہکوں، اور سوسائٹی کو فائدہ ہوسکتا ہے مگر ایسا کرتے ہوئے اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ مزدوروں کا نقصان نہ ہو اور ان میں بیکاری نہ بڑھنے پائے دوسرے یہ کہ ہر نئے جاری کیے جانے والے طریقے میں مل مالکوں، مزدوروں، اور مزدور سبھا کا باہمی مشورہ ضروری ہے کان پور میں اب تک جو نئے طریقے جاری کئے گئے ان کے ذریعہ سے جو آمدنی ہوئی اس سے مزدوروں کو ذرا بھی فائدہ نہ پہونچا کمیٹی کام کے نئے طریقوں کے حق میں ہے اگر کان پور کے کاروبار کے قیام کے لئے نئے طریقوں کا رواج ضروری ہے لیکن ہماری یہ پختہ رائے ہے کہ اس معاملہ میں مزدوروں کا استحصال نہ ہونا چاہیئے۔

جاپان میں نئے طریقے جاری کئے گئے ہیں لیکن وہ صرف مال کی تیاری سے متعلق نہیں بلکہ روئی کی خرید، مال کی بکری اور مل کا انتظام وغیرہ ہر معاملہ میں اصلاح کی گئی ہے۔

کانپور کے مل مالکان بھی اگر اصلاح چاہتے ہیں تو انھیں اصلاحات کے ذریعہ آمدنی کا کافی حصہ مزدوروں کو دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے، دوسرے یہ کہ نئے طریقوں کے رواج کے ساتھ ساتھ کاروبار میں بھی ترقی ہونا چاہیئے تاکہ مزدور بیکار نہ ہوں کان پور کے ایک مل مالک نے اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ اگر نئے طریقوں کے جاری کرنے کی اجازت ملیگی تو کوئی مزدور نکالا نہ جائیگا، دوسرے مل مالکوں کو بھی اس طرف توجہ دینا چاہیئے، اگر کسی کارخانے میں کچھ مزدوروں کی بیکاری لازمی ہو جائے تو اس حالت میں جتنے سال اس نے ملازمت کی ہو اتنے سال کی پندرہ روز فی سال کے حساب سے تنخواہ دی جائے تاکہ وہ اپنے وطن واپس جاسکے، یا وہیں کوئی دوسرا کام تلاش کرسکے، معاوضہ کے ساتھ ساتھ ان کی فہرست رکھی جائے اور جگہ ہونے پر سب سے پہلے انھیں ملازمت دی جائے

باری یا کام کے گھنٹہ اور ڈیوڑھی کا سوال

کان پور میں کام کے چار طریقے ہیں، مل صرف ایک مرتبہ دن میں چلتے ہیں زیادہ تر دوسرا طریقہ رائج ہے یعنی دو باریاں (شفٹ) ہیں ایک دن کی اور ایک رات کی، تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی باری میں کئی باریاں ہیں یعنی ایک ہی باری میں مزدوروں کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، چوتھا ڈیوڑھے کا طریقہ ہے تیسرے اور چوتھے طریقہ سے مال بہت خراب ہوتا ہے، اس کی ذمہ داری اکثر مزدوروں پر رہتی ہے اس کے ذریعہ مل مالک فیکٹری ایکٹ سے ناجائز فائدہ بھی اٹھا رہے ہیں۔

جانچ کمیٹی کی رائے ہے کہ ڈیوڑھا اور ایک باری میں کئی باریوں کا طریقہ بالکل بند کردیا جائے رات کو مل چالو کرنے میں بھی مزدوروں کو تکلیف ضرور ہوتی ہے لیکن اس طریقہ کو بند نہیں کیا جاسکتا، ایک طریقہ جاپان میں ہے، جہاں پانچ بجے صبح سے دو بجے دن تک اور دو بجے دن سے گیارہ بجے رات تک صرف دو باریاں ہیں، مزدور رات بھر گھر پر آرام کرسکتے ہیں، کان پور کے مل مالکان کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا وہ جاپانی طریقہ عمل میں لاسکتے ہیں۔؟

ڈیوڑھا فوراً بند کر دیا جائے

کمیٹی کا یہ طریقہ ایک طے شدہ فیصلہ ہے کہ جہاں بھی ڈیوڑھا اور ایک باری میں ہی کئی باریوں کا طریقہ ہے اس کو فوراً بند کر دیا جائے، کیونکہ یہ نامناسب ہے اور غریب مزدوروں پر بیجا سختی ہے۔

بھرتی کیلئے غیر جانبدار کمیٹی بنائی جائے

بھرتی کا موجودہ طریقہ جانچ کمیٹی کی رائے میں بہت ہی مذموم طریقہ ہے، مستریوں کے ذریعہ بھرتی ہوتی ہے، اس سے رشوت خوری چلتی ہے اور کام کی مہارت کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔

مستری کا کام صرف مشین درست کرنیکا ہونا چاہیئے جہاں تک بھرتی کا سوال ہے۔ اور جانچ کمیٹی کی رائے ہے کہ ایک (لیبر ایکسچینج) بھرتی کمیٹی قایم کی جائے اس کا پورا پورا انتظام حکومت کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے، سرکاری دفتر جو قایم ہو اس میں ایک ذمہ دار سرکاری افسر مقرر کیا جائے ایک رجسٹر رکھا جائے جس میں ہر قسم کے کاریگروں کی فہرست ہو اور وہاں سے ہی ملوں میں کاریگر بھیجے جائیں، سرکاری افسر جسکو بھرتی کا کام سپرد کیا جائے وہ مزدور سبھا اور مل مالکان دونوں سے تعلق رکھتا ہو، بھرتی کے علاوہ نوکری کی شرطوں کے متعلق کان پور کے سب ہی ملوں میں بھرتی کے ایک ہی سے قاعدے رائج ہونے چاہئیں:۔

کمیٹی کو تعجب ہے کہ ملوں میں مزدور سبھا کے ممبر بننے کی ممانعت ہے یہ طریقہ غلط ہے۔

مل مالکان کو خیال رکھنا چاہیئے کہ مزدور تحریک ہندوستان میں ایسی حالت کو پہونچ گئی ہے کہ اس کو کوئی طاقت ختم نہیں کرسکتی، مل مالکان جو شرطنامہ تیار کریں اس میں صاف صاف لکھ دینا چاہیئے کہ مزدور سبھا کا ممبر بننا یا اس میں کام کرنا ان کا حق ہے۔

سزا کے طریقوں میں اصلاح

گوکہ جرمانے کے متعلق قانون بن گیا ہے لیکن اس کے باوجود اور کئی طریقہ کام میں لائے جارہے ہیں جن سے مزدوروں کا بہت نقصان ہوتا ہے ایک طریقہ مزدوروں کو زبردستی چھٹی دینے کا ہے کمیٹی کی رائے میں یہ طریقہ غیر قانونی ہے حکومت کو اس معاملہ میں قانونی اصلاح لینا چاہیئے اور زبردستی چھٹی دینے کے طریقہ کو فوراً بند کردینا چاہیئے۔

دوسرا طریقہ ملوں میں یہ ہے کہ بیلن خالی ہونے یا کام کم ہونے پر مزدوروں کو واپس کر دیتے ہیں کمیٹی کی رائے میں یہ بھی ایک قسم کی سزا ہے کیونکہ اس سے مزدوروں کا مالی نقصان ہوتا ہے کمیٹی کی رائے میں زیادہ سے زیادہ بارہ دن فی سال کام کم ہونے پر مزدوروں کو چھٹی دی جائے اگر بارہ دن سے زیادہ چھٹی دینا ضروری ہو تو چھٹی والے دن کے لئے مزدوروں کو نصف تنخواہ دی جائے۔ کچھ ملوں میں ایک طرح کے مال کے لئے کئی طرح کے ریٹ ہیں یہ طریقہ قانون سے بچنے کے لئے کام میں لایا جاتا ہے یہ بہت نامناسب طریقہ ہے۔

اس [illegible] کر دینا چاہیئے۔

برخاستگی کا سوال،،

نوکری کی حفاظت مزدوروں کے لئے بڑی اہم چیز ہے، مزدور سبھا کو یہ شکایت ہے کہ مل مالکان خاص کام کرنے والوں کو چن چن کر نکال دیتے ہیں، کمیٹی کی رائے میں کوئی ایسا طریقہ ضرور نکلنا چاہیئے جس سے مزدوروں کیساتھ اس معاملہ میں انصاف ہوسکے اور اس انصاف سے وہ مطمئن ہوں۔

مل مالکان کا بیان ہے کہ بغیر کسی قسم کی خاص وجہ کے کوئی مزدور نہیں نکالا جاتا اگر مل مالکان کا ایسا خیال ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ برخاستگی کے مسئلہ پر مزدور سبھا کو صورت حالات کا علم کرادیں، مزدور کو یہ حق حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ مزدور سبھا کے ذریعہ اپنے معاملات پیش کرے اگر اس سے کام نہ چلے تو مزدور سبھا کو لیبر آفیسر اور پنچ کی مدد لینا چاہیئے، اگر کام کی خرابی بتلائی جائے تو کام کے جاننے والے کسی غیر جانبدار ماہر کی رائے لی جائے، اگر مزدور بے قصور ہے تو اسے کام پر واپس لے لیا جانا چاہیئے۔

صرف سنگین قصوروں پر ہی مزدور نکالا جاسکتا ہے، بہرحال پنچ کے پاس اپیل لازمی ہے اور پنچ کا فیصلہ آخری فیصلہ ہونا چاہیئے اگر پنچ کا فیصلہ مزدور کے حق میں ہے تو وہ مل مالک کو کہہ سکتا ہے کہ وہ مزدور کو کام پر واپس لیں اس کی خلاف ورزی کرنے پر چھ مہینہ تک کا معاوضہ دلایا جاسکتا ہے۔

چھٹیوں کا سوال

کمیٹی کی رائے میں تنخواہ کے ساتھ چھٹیوں کے قواعد بننا مناسب ہے مزدوروں کی صحت اور کام کے خیال سے بھی چھٹیاں ضروری ہیں کمیٹی کی سفارش ہے کہ جو مزدور کسی مل میں لگاتار دو سال تک ملازمت کر چکے ہوں ان کو سال میں پندرہ دن کی چھٹیاں پوری تنخواہ کے ساتھ ملنا چاہیئے۔

اسکے علاوہ پندرہ دن کی بیماری کی چھٹی آدھی تنخواہ پر دی جائے؛ اور جو مزدور پانچ سال کے پرانے ہوں ان کو بیماری کی چھٹی بھی پوری تنخواہ کے ساتھ ملنا چاہیئے، کمیٹی کی رائے ہے کہ کان پور کے مل مالکوں کو مزدور سبھا کی صلاح سے چھٹیوں کے متعلق ضروری قواعد بنانا چاہیئے

کام کی حالت میں اصلاح

کمیٹی کی سفارش ہے کہ ہر مل میں ٹھنڈا پانی، دوپہر یا رات میں کھانے پینے، اور آرام کرنے کے لئے برآمدہ صاف ستھرے، اور کافی پاخانوں اور پیشاب خانوں کا انتظام ہونا چاہیئے، کمروں میں گرمی کی جو شکائتیں کی گئی ہیں وہ شکائتیں دور کی جانی چاہئیں، ٹھنڈک کا معقول انتظام ہونا چاہیئے۔

کمروں میں جو گرمی کی شکائتیں کی گئی ہیں وہ سب شکائتیں دور کی جانی چاہئیں، ٹھنڈک کا معقول ہونا چاہیئے، ایک بڑا سوال تیوہار کی چھٹیوں کا ہے آج کل کچھ ملوں میں چھٹیاں ملتی ہیں اور کہیں کہیں اتوار کاٹ لیا جاتا ہے کمیٹی کی رائے میں اگر سب ہی تیوہاروں میں کارخانے بند ہوں تو سال میں صرف ۲۸۵ دن کام ہو سکتا ہے۔

ایسا ہونا ناممکن ہے اور تجارت کو نقصان ہوگا جہاں تک اتوار کا سوال ہے مل ہر حالت میں بند ہونا چاہیئے، لیکن کبھی کبھی ضرورت پڑنے اور مزدوروں کی رضامندی سے اس اصول میں ترمیم ہوسکتی ہے۔

کمیٹی کی رائے میں کارخانے سال میں ۳۰۵ دن چالو ہونا چاہئیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اتوار کے علاوہ سال میں کم ازکم آٹھ چھٹیاں الگ سے ضرور ہونی چاہئیں۔

مزدور سبھا اور مل کمیٹیاں

مزدوروں کا سنگھٹن کے حق کو تسلیم کرلینا چاہیئے کمیٹی نے کان پور مزدور سبھا کے قواعد اور آئین کو بہت غور سے پڑھا ہے، مزدور سبھا کو بجز چند موقعوں کے اکثر مل مالکان نے ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

کمیٹی کو کو اس بات میں شبہ نہیں ہے کہ اب تک مزدور سبھا کے متعلق مل مالکان کا رویہ ٹھیک نہیں رہا ہے، اس کے علاوہ، کمیٹی سمجھتی ہے کہ مزدور سبھا کے موجودہ قواعد میں کافی اصلاح کی ضرورت ہے، سال میں ایک مرتبہ ممبری کا چندہ وصول کرنے کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس سے مزدور سبھا اور ممبروں کا رابطہ نہیں رہتا ہے۔

چندہ کا طریقہ [illegible] ہونا چاہیئے ابھی تک مل کمیٹیوں کی مزدور سبھا کے آئین میں کوئی جگہ نہیں تھی اس لئے کئی موقعوں پر انھوں نے اپنی

بقیہ صفحہ ۶ کالم ۵

رائے سے کام کیا ہے۔

کمیٹی کو یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ مزدور سبھا کے قوانین میں ترمیم ہو رہی ہے اس سلسلہ میں کمیٹی مندرجہ ذیل سفارشیں کرتی ہے:-

(۱) عہدیداروں اور مجلس عاملہ کا انتخاب پوشیدہ بلیٹ کے ذریعہ ہونا چاہے۔

(۲) مجلس عاملہ میں ہر شعبہ کے مزدوروں کو نمایندگی ملنا چاہئے۔

(۳) کمیٹی مزدوروں کے ہڑتال کرنے کے حق کو تسلیم کرتی ہے، لیکن ناگہانی اور لمحاتی ہڑتالوں کی کمیٹی مخالفت کرتی ہے، ہڑتال کا اعلان کرنے سے قبل مجلس عاملہ کو ⅔ اکثریت سے اس کا فیصلہ کرنا چاہئے اور ساتھ ہی پوشیدہ پرچوں کے ذریعہ عام مزدوروں کی رائے بھی لے لینا چاہئے۔

(۴) ہڑتال سے قبل مل مالکوں کو اسکی اطلاع ہونا چاہئے

(۵) مل کمیٹیوں کو معاون کی حیثیت سے رہنا چاہئے آزادانہ طور پر وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتیں، کمیٹی کی یہ پختہ رائے ہے کہ جوں ہی مزدور سبھا کی دوبارہ تنظیم ہو جائے مل مالکان بغیر کسی قسم کی ہچکچاہٹ کے اس کو تسلیم کر لیں۔

کمیٹی نے مزدور سبھا کو یہ بھی صلاح دی ہے کہ سبھا اپنا ایک دفتر ایسا بنائے جہاں مزدوروں کی تنخواہ کام کی حالت وغیرہ معاملات پر ضروری معلومات مہیا کی جاسکیں۔

مل مالکوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہے کہ ان کے کاروبار کی ترقی کا دارو مدار بھی اسی بات پر ہے کہ مزدور خوش اور مطمئن رہیں۔ اور آپس کا تعاون ہو۔

مکانوں کا سوال

جانچ کمیٹی نے مزدوروں کے مکانوں کے سوال پر بہت باریکی سے غور کیا ہے، کمیٹی کی رائے میں مزدوروں کے رہنے کی موجودہ حالت بہت خراب ہے اس سلسلہ میں کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے کہ سرکار کو پچاس لاکھ روپیہ پانچ سال میں خرچ کر کے بارہ ہزار مکان مزدوروں کے لئے بنانا چاہئے جن میں ۴۸ ہزار مزدور رہ سکیں کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ مل مالکوں یا پرائیویٹ احاطہ والوں کو مکان بنانے کی سہولت نہیں دینی چاہئے بلکہ ٹرسٹ کو چاہئے کہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔

ٹرسٹ میں مزدوروں کی بھی نمایندگی ہونا چاہئے۔

کمیٹی نے زنانہ مزدوروں اور بچوں کی بھلائی کے لئے خاص طور پر غور کیا ہے اور بیماری کے بیمہ اور پراویڈنٹ فنڈ پر زور دیا ہے اور یہ سفارش کی ہے کہ مالک فی روپیہ دو پیسہ اپنی طرف سے دیا کریں، کمیٹی نے قرض سے دبے ہوئے مزدوروں کے متعلق قانون بنانے کی سفارش کی ہے، کمیٹی نے سرکار کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ بمبئی کے طریقہ پر ایک اچھا دفتر اس صوبہ میں بھی کھولا جائے، جہاں حکومت کی طرف سے ملوں کے منافع، مزدوری، اور مزدوروں کی حالت پر کاغذات تیار کئے جائیں۔

ساتھ ہی ساتھ بیکاری، بیماری، مزدوروں کی تعلیم وغیرہ معاملات کا بھی سرکاری طور پر پوری معلومات رکھی جائیں۔

کمیٹی کے سامنے مندرجہ ذیل آدمیوں نے گواہی دی

مل مالکوں کیطرف سے :- سر ٹی گیون جونس ولکنسن - مسٹر ٹنکر - لالہ پدم پت سنگھانیہ مسٹر پرائس - رائے بہادر بھگوانداس - مسٹر ہارسمین - مسٹر واٹ - علی احمد - عبداللطیف اور محمد خاں وغیرہ -

مزدور سبھا کی طرف سے :- کامریڈ ہری ہرناتھ شاستری - بابو سیتلا پرشاد - سکینہ - للو جی - کامریڈ شیو ادھار - راجندر - زوار حسین -

میونسپل بورڈ :- مسٹر بی پی سری واستوا -

ٹرسٹ :- رائے بہادر سری نارائن -

بی آئی سی :- مسٹر کارنیگی -

فیکٹری انسپکٹر :- مسٹر عبدالحئی - وغیرہ -

وزیروں کی حیثیت کا معاملہ

لکھنؤ ۳ر مئی۔ ایک جانب تو اڑیسہ کی گورنری کا معاملہ اور وہ آئینی جمود جو کہ اس کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہوگیا ہے گرما گرم بحث و تمحیص کا موضوع بنا ہوا ہے دوسری جانب پارلیمنٹری سکریٹریوں کی حیثیت کو بڑھانے کے سوال پر یوپی کی وزارت اور گورنر کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ماسوائے ایک یا دو وزیروں (جن میں ریونیو منسٹر مسٹر رفیع احمد قدوائی بھی شامل ہیں) کے پارلیمنٹری سکریٹری کے باقی تمام وزیروں نے پارلیمنٹری سکریٹریوں کو محکمہ جاتی فائلوں پر احکام صادر کرنے یا نوٹ لکھنے کی اجازت نہیں۔ ہے۔

کہا جاتا ہے کہ پارلیمنٹری سکریٹری اس سلوک کو بہت محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی پوزیشن نائب وزیروں جیسی ہے۔

زرعی آمدنی پر ٹیکس لگایا جائیگا

پٹنہ ۴ر مئی۔ آج بہار اسمبلی میں زرعی انکم ٹیکس بل پاس ہوگیا اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بہار کی موجودہ وزارت نے ابھی تک جو قوانین بنائے ہیں ان سب میں بل مذکور سب سے زیادہ متنازعہ ثابت ہوا۔ زمینداروں نے اس کی سخت مخالفت کی مسلمانوں کے پرائیوٹ نوعیت کے خیراتی ٹرسٹوں میں ٹیکس لگانے کی مخالفت کی۔ اس معاملہ پر دس روز تک متواتر بحث ہوئی بالآخر کل وہ کلاز پاس ہوگیا جس کا ذکر آیا ہے

یوپی کا قانون قبضہ آراضیات

لکھنؤ ۳ر مئی۔ حکومت یوپی کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ یوپی کا قانون قبضہ اراضیات جو یوپی اسمبلی میں ۲۰ر اپریل کو پیش ہوا تھا۔ اور گورنمنٹ کے غیر معمولی گزٹ میں اس ماہ کی ۱۸ر تاریخ کو شایع ہوا تھا وہ ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ صوبجاتی حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس کے متعلق عوام کی رائے بھی حاصل کی جائے اور تمام رائیں گورنمنٹ کے سکریٹری کو ۱۵ر مئی تک موصول ہو جانا چاہیئے۔

اعلان :- ... المشتہر مولوی امیر علی و شفیق احمد ... مکان نمبر ۹۲/۱۱۴ کان پور۔

سُودیشی لیگ کی نمائش

۸ لغایت ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو کانپور سودیشی لیگ کی سرپرستی میں بمقام پھول باغ (کوئن پارک) میں ایک عظیم الشان سودیشی نمائش ہوگی دوکاندار اور سودیشی اشیاء کی نمائش کرنے والوں کی سہولت کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے جائیں گے۔

جنرل سکریٹری کانپور سودیشی لیگ کانپور

بحکم جناب ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۰۴ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بی کے بنرجی آفشل اسٹوارٹ سرکٹین داس وغیرہ انساولونٹیاں ساکن سول لائن شہر کانپور مدعی

بنام

(۱) شنکر لال بیوپاری ولد نا معلوم قوم ویش ساکن بنی پارہ پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور (۲) رام لال عرف راما ولد شیام بہاری لال قوم سنار ساکن نایل بازار شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام نالش بابت باقی کھاتہ ورزوکڑ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱ ماہ مئی ۱۹۳۸ء دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔ بحکم شیام بہاری

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۸۸ سنہ ۱۹۳۷ء

عدالت منصفی جہانسی

مسماۃ سردار بہو بیوہ گندی لال قوم ویش ساکن شہر جہانسی محلہ ویدراج

بنام

عبدالرحمن ولد لال محمد قوم مسلمان رہنے والے محلہ گونا بن پورہ حال موجود کانپور محلہ مولا گنج نہریا۔ محمد اسمٰعیل ولد لال محمد قوم مسلمان محلہ گونا بن پورہ

ہرگاہ مدعاعلیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخلیابی ڈگری ۔/۲۷ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۹ ماہ مئی ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیو لال منصرم
عدالت منصفی جہانسی
(مہر عدالت)

دھواں اور اسکے مضر اثرات

انسان کی زندگی کا دار و مدار صحت پر ہے صحت کے لئے صاف اور تازی ہوا کی ضرورت ہے۔ لیکن شہر کانپور میں ملوں کی کثرت سے ہوا صاف نہیں رہنے پاتی کیونکہ ملوں کی چمنیوں کا دھواں ہوا کو گندہ کر دیتا ہے۔ ہر شخص بخوبی واقف ہے کہ دھواں ایک زہریلی گیس ہے جو صحت عامہ کے لئے نہایت مضر ہے جسکی وجہ سے باشندگان شہر کانپور کو آئے دن نزلہ۔ کھانسی۔ بخار کی شکایت رہتی ہے

اسموک نیوسنس انسپکٹر

اس مضر دھوئیں کی روک تھام اور دیکھ بھال کے لئے بورڈ کی طرف سے معین کئے گئے ہیں تاکہ کوئی مل یا فیکٹری مقررہ تعداد سے زیادہ دھواں نہ نکالے۔ اگر کسی مل یا فیکٹری کی چمنی سے مقررہ مقدار سے زیادہ دھواں نکلتا ہے تو اس کے منیجر۔ انجینیر و مالکان مل کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا جاتا ہے کہ اونکی چمنی سے فلاں دن فلاں وقت مقررہ مقدار سے زیادہ دھواں نکلتے پایا گیا جو کہ قانوناً منع ہے لہذا تم کو تاکید کی جاتی ہے کہ آیندہ مقررہ مقدار سے زیادہ دھواں نہ نکلنے پائے۔ دوسرا کام انسپکٹر مذکور کا یہ ہے کہ وہ خود جا کر بوائلر اور بھٹی کا معائنہ کریں اور مل منیجر۔ انجینیر کوئلہ جھونکنے والوں کو کوئلہ جھونکنے کا ٹھیک ٹھیک طریقہ سکھائیں تاکہ بے قاعدہ کوئلہ جھونکنے سے جو دھوئیں میں زیادتی ہوجاتی ہے نہ ہونے پائے۔

پہلے انسپکٹر موصوف کو بذریعہ نوٹس مطلع کرنا پڑتا تھا کہ ہم فلاں دن فلاں وقت معائنہ کرنے آئیں گے۔ جسکی وجہ سے بوقت معائنہ مل منیجر و انجینیر دھوئیں کی مقدار کو کم کر دیتے تھے۔ اور انسپکٹر کو دھوئیں کی زیادتی کا سبب معلوم کرنے میں لاحق دشواریاں درپیش ہوتی تھیں۔ بورڈ نے انسپکٹر موصوف کی ان تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر مل و فیکٹری سے پاس طلب کئے تاکہ ان انسپکٹر موصوف بوقت زیادتی دھواں مل کے اندر داخل ہو کر معلوم کر سکیں کہ زیادتی دھوئیں کا کیا باعث ہے اور جو جو خرابیاں نظر آئیں اسکو منیجر و انجینیر پر ظاہر کر کے دور کرنے کی تدابیر کریں اور خود باقاعدہ عمل کر کے دکھلائیں۔ قریب قریب شہر کی ہر ملس سے پاس آگئے ہیں لیکن جن ملوں سے ابھی تک پاس نہیں آئے انکے خلاف عدالتی چارہ جوئی کے لئے بورڈ نے حکم صادر کر دیا ہے اس سال ۳۸-۱۹۳۷ء میں انسپکٹر موصوف نے ۱۲۱۶ بار فرم و فیکٹریوں کا معائنہ کیا اور مل مالکان و انجینیر صاحبان کو اپنے زریں مشورہ سے فیضیاب کرتے رہے۔ حسب ذیل اعداد سے معلوم ہوگا کہ اس مفید عام محکمہ کے کھلنے سے اس قلیل عرصہ میں کسقدر دھوئیں میں کمی ہوئی۔ ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء میں دھوئیں کی رفتار کا اوسط بارہ منٹ فی چمنی فی گھنٹہ تھا۔ مارچ ۱۹۳۷ء میں ۹۲۰ء۲ منٹ فی چمنی فی گھنٹہ رہ گیا۔ لیکن اب دھوئیں کی رفتار کا اوسط صرف ۳۶۳ء۲ منٹ فی چمنی فی گھنٹہ رہ گیا ہے۔ اس سال بوجہ گرانی اور ٹھیکیداروں سے کوئلہ وقت پر نہ ملنے سے مل منیجر انجینیر و مالکان ملس کو مجبوری درجہ خراب کوئلہ استعمال کرنا پڑا۔ اگر اچھا کوئلہ استعمال کیا جاتا تو دھوئیں کی رفتار میں اور کمی ہو جاتی۔ فرم و فیکٹری مالکان کا فرض ہے کہ وہ انسپکٹر موصوف کے مشورے پر باقاعدہ عمل کریں جس کا اثر نہ صرف باشندگان شہر کی صحت پر اچھا اثر پڑیگا بلکہ فرم و فیکٹری مالکان بھی فائدہ اٹھائینگے ۵

۵ سنہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں ۳۸۱ نوٹس ۲۸ النی میشن اور ۳۴ بسٹیری وارننگ زیادہ مقدار میں دھواں نکالنے والی فرم و فیکٹری کے منیجر و انجینیر صاحبان کو دیئے گئے ۳۲ درخواستیں دھوئیں کی شکایت کی پبلک کی طرف سے گذریں جنمیں چند سول لائن کی ملوں سے کوئلہ نکلنے کی تھیں۔ جس کے روکنے کے لئے نوٹس دیئے جا چکے ہیں۔ اگر اسپر بھی دھواں نہ روکا گیا تو عدالتی چارہ جوئی کی جائے گی۔ اس سال صرف جگنا تھ ہیرا جی آئل مل پر مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے منیجر و انجینیر صاحبان پر مبلغ ۲۵ و ۵ روپیہ جرمانہ کیا۔

بحکم جناب بابو رام سروپ لال صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دوئم ہمیرپور

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۲۵ سنہ ۱۹۳۷ء گنیش وغیرہ بنام گیا دین وغیرہ۔ تاریخ پیشی ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء

ہرگاہ (۱) گنیش (۲) پنچم (۳) کالی دین خلف کمل قوم بٹا کر ساکن لیوارہ پرگنہ مہوبا ضلع ہمیرپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کیا ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع یا محال مع نمبر پٹی	درخواست دہندہ کی منتقل شدہ یا قابل انتقال جائداد	حصہ مع رقبہ	درخواست دہندہ کی حیثیت کی مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	ہمیرپور	زمینداری	موضع لیوارہ محال بندرابن کھاتہ نمبر ایک		حصہ ۱۲ آنہ رقبہ ۱۷۷ ایکڑ ۹۹ ڈسمل	۔/۴۷ روپیہ
۲	"	"	موضع لیوارہ محال مساۃ سندریا کھاتہ نمبر ایک		حصہ ۳ آنہ ۱۰۲ ایکڑ ۲۶½ ڈسمل	۔/۵۷ روپیہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
نمبر ۱	بھینس	ایک راس
نمبر ۲	پڑیاں	۴ راس
نمبر ۳	گائے	۲ راس
نمبر ۴	بیل	۸ راس
نمبر ۵	درختاں مہوہ	۱۱ عدد
نمبر ۶	درخت آم	۲ عدد

تفصیل جائداد جو فریق ثانی نے دکھلائی ہے۔

نمبر ۷	بھینس	۶ راس
نمبر ۸	بیل	۶ راس
نمبر ۹	گائے	۶ راس

بحکم منصرم
عدالت اسپیشل جج دوم ہمیرپور
(مہر عدالت)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴ے

جمال پرتو حق مرم مستقل میں ہے * زبان پر گری ہو جوشِ دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۸
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۷ | ھاپنود شنبہ ۱۴ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲۰

ادبیات

مظہرِ نورِ خدا آپ پہ لاکھوں درود

از جناب مولوی محمد احمد انصاری صاحب حیاؔ سشن جج یو۔ پی

مظہر نور خدا آپ پہ لاکھوں درود
آئینۂ حق نما آپ پہ لاکھوں درود

مصدر ہر ابتدا آپ پہ لاکھوں درود
مرکزِ ہر انتہا آپ پہ لاکھوں درود

تاج سر انبیا آپ پہ لاکھوں درود
نورِ دلِ اصفیا آپ پہ لاکھوں درود

باعثِ ہر دو جہاں آپ پہ لاکھوں سلام
خسروِ ارض و سما آپ پہ لاکھوں درود

مشعلِ راہ ھدا آپ پہ لاکھوں صلوٰۃ
مطلعِ نورِ صفا آپ پہ لاکھوں درود

حق کے سوا کچھ نہ تھا آپ ہی کا نور تھا
آپ سے پھیلی ضیا آپ پہ لاکھوں درود

غایتِ فرمانِ کن آپ ہی ہیں جانِ کن
آپ ہیں سب کی بنا آپ پہ لاکھوں درود

خلق پہ احسان کیا آپ کو پیدا کیا
خود یہ خدا نے کہا آپ پہ لاکھوں درود

آپ ہیں محبوبِ حق آپ ہیں مطلوبِ خلق
کون ہوا آپ سا آپ پہ لاکھوں درود

آپ نذیر و بشیر آپ سراجِ منیر
آپ کی ہر سو ضیا آپ پہ لاکھوں درود

آپ ہیں شانِ خدا آپ ہیں خدا سے جدا
خود ہے خدا بھیجتا آپ پہ لاکھوں درود

مٹ گئیں گمراہیاں کفر کی ظلمت کہاں
مہرِ حقیقت نما آپ پہ لاکھوں درود

خالقِ ارض و سما کس میں ہے یوں رونما
بندۂ خالق نما آپ پہ لاکھوں درود

گم شدہ انساں کو حق کا شناسا کیا
مردے کو زندہ کیا آپ پہ لاکھوں درود

وحشیوں گمراہوں کو دم میں کیا رہنما
آپ ہیں وہ رہنما آپ پہ لاکھوں درود

وعدۂ روزِ ازل ہوتا ہے کیوں کر وفا
آپ نے دکھلا دیا آپ پہ لاکھوں درود

حاملِ بارِ گراں بندۂ حق آپ سا
ہوگا نہ کوئی ہوا آپ پہ لاکھوں درود

آپ ہیں فخرِ رسل صاحبِ ہر جزو کل
بھیجتے ہیں انبیا آپ پہ لاکھوں درود

حامد و محمود آپ شاھد و مشہود آپ
آپ کا حق آپ کا آپ پہ لاکھوں درود

آپ ہیں شمس الضحےٰ آپ ہیں بدر الدجےٰ
آپ ہیں خیر الوریٰ آپ پہ لاکھوں درود

آپ ہیں ابرِ کرم آپ ہیں موجِ ہمم
آپ ہیں بحرِ سخا آپ پہ لاکھوں درود

بحرِ شریعت ہیں آپ خضرِ طریقت ہیں آپ
چشمۂ آبِ بقا آپ پہ لاکھوں درود

آپ کے آتے ہی سب مشکلیں آساں تھیں
اے میرے مشکل کشا آپ پہ لاکھوں درود

طاعت و تمجید کو شرک کو توحید کو
آپ نے سمجھا دیا آپ پہ لاکھوں درود

عفو سے اخلاق سے رحم سے اشفاق سے
غیروں کو اپنا کیا آپ پہ لاکھوں درود

غیروں کے حملے سہے اپنوں کے طعنے سنے
سب کے لئے کی دعا آپ پہ لاکھوں درود

والئ بے والیاں وارثِ بے وارثاں
شافعِ روزِ جزا آپ پہ لاکھوں درود

ہر دلِ مسلم کو پھر نورِ صفا دیجئے
پھر اسے دیجئے جلا آپ پہ لاکھوں درود

آپ ہی کے نام کا پاس ہو انفاس میں
بھیجوں میں ہر دم شہا آپ پہ لاکھوں درود

آپ کے در پر شہا جان ہو تن سے جدا
لب پہ ہو نام آپکا آپ پہ لاکھوں درود

آکے نکیرین جب قبر میں لیں امتحاں
آپ کا ہو سامنا آپ پہ لاکھوں درود

روزِ جزا آگیا دفترِ عصیاں کھلا
آپ کا ہے آسرا آپ پہ لاکھوں درود

آپ کی سرکار سے آپ کے دربار سے
ہو نظر لطفِ عطا آپ پہ لاکھوں درود

حشر میں اور نشر میں آپ ہی کا ساتھ ہو
مامنِ روزِ جزا آپ پہ لاکھوں درود

عاصئ نادم حیاؔ ہند میں ہے بے نوا
اب اسے لیجئے بلا آپ پہ لاکھوں درود

دُنیائے اسلام

عربی ممالک کے خوش آئند رجحانات

مصر (بذریعہ ڈاک) لبنان کے ایک مشہور اخبار نویس الاستاذ نجیب نجم کرم نے الاستاد محمد عثمادی بک وکیل وزارت مصر سے ملاقات کی لبنان شام اور عراق کے تعلیمی حالات کے متعلق اُن سے چند استفسارات کئے جن کے جواب میں عثمادی بک نے حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ عثمادی بک ابھی حال میں ان ممالک کی سیاحت سے واپس آئے ہیں

لبنان مجھے پوری اُمید ہے کہ لبنان اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں قومی تخیل کو کامل طور پر ملحوظ رکھے گا۔ اور اس بارے میں وہ ان دوسرے مشرقی ممالک کا اتباع کریگا جنکی تعلیمی پالیسی قومی تخیل کی بنیاد پر قائم ہے عربی ممالک کی ثقافت بلاشبہ عربی ہی ہونی چاہیئے اور بقدر ضرورت غیر ملکی ثقافت اس میں داخل کرنا چاہیئے۔ مگر اس طور پر کہ وہ بھی عربی ثقافت کے رنگ میں رنگ جائے جیسا کہ مصر میں ہو رہا ہے۔

مجھے توقع ہے کہ لبنان کے وزیر تعلیمات کے سامنے قوم کی تعلیم کے مختلف مدارج کے متعلق ایک نہایت جامع اسکیم موجود ہوگی۔ اور غیر ملکی تعلیم گاہوں کی ان کی کوششوں کے باوجود جن کے نتیجہ کے طور پر لبنان میں تعلیم خصوصاً اعلیٰ تعلیم کافی طور پر پھیل گئی ہے اور جس کو میں بہ نظر استحسان دیکھتا ہوں قومی تعلیم اہل ملک کی اولین توجہ کا مرکز ہوگی۔ عربی زبان کی نشر و اشاعت پر خاص طور سے زور دیا جائے گا۔ عربی زبان میں جدید علوم و فنون کو منتقل کیا جائے گا۔ اور تعلیم کے مختلف مرحل میں عربی زبان کو وہ اہمیت دی جائے گی جو لبنان کے قومی و عربی نشان کو محفوظ رکھ سکے۔ میرے نزدیک قوم کی صرف تعلیم ہی کافی نہیں ہے بلکہ تعلیم کی نوعیت ایسی ہونی چاہیئے کہ قومیت برقرار اور استوار رہے اور ملک کے مختلف عناصر میں جو اختلافات ہوں اس سے وہ رفع ہو جائیں اور مقصد تعلیمی یکجہتی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ میں تو تمام مشرقی عربی ممالک کی ثقافتی یکجہتی اور یکسانیت کا داعی ہوں۔ اس لئے میرے نزدیک ہر ملک میں تعلیمی یکجہتی پر زور دینا بدرجۂ اولیٰ ضروری ہے۔

اگرچہ مجھے لبنان کے تعلیمی مناہج اور درسی اصول و ضوابط کو زیادہ دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ لبنان اسی منزل کی طرف جا رہا ہے جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ لبنان کے حالات میں سکون پیدا ہو جانے کے بعد ایسے وسائل پیدا ہو جائیں گے کہ وہ اپنے قومی نشان کو برقرار رکھنے کے لئے زیادہ کامیاب کوشش کر سکے گا۔

شام شام میں قومی تعلیم اور خالص عربی ثقافت کی طرف جو توجہ مبذول کی جا رہی ہے اسے دیکھکر میں بے انتہا مسرور ہوا۔ شام میں پہونچکر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام قوم عربی ہے جو عربی زبان کی ترقی کے لئے جان توڑ کوشش کر رہی ہے۔ اور ضروری علوم کی ترویج کے لئے اپنے سامنے بہت وسیع پروگرام رکھتی ہے مجھے شامی یونیورسٹی کا طبیہ کالج دیکھکر بڑی خوشی ہوئی کہ اس نے عربی زبان میں ڈاکٹری کی تعلیم کی ہر قسم کی دشواریوں پر قابو پالیا ہے درانحالیکہ اب تک مصری یونیورسٹی قابو نہیں پاسکی ہے۔ طب کی جملہ فروع کے متعلق عربی زبان میں نہایت قیمتی اور ضخیم کتابوں کا ذخیرہ فراہم ہوگیا ہے۔ حقیقتاً یہ قومی اعلیٰ تعلیم کے راستہ میں ایک زبردست فتح ہے۔

عراق عراقی سوال بھی بعینہٖ شام جیسا ہے۔ یہاں تعلیم پر بھی قومی اور عربی رنگ چھایا ہوا ہے اور عربی زبان کی ترویج پر خاص طور سے زور دیا جاتا ہے۔ عراق کو قومی ثقافت کی ایجاد و ترویج میں مصر سے امداد طلب کرنے میں بھی کوئی تردد نہیں ہے۔ اور مصر بھی اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے عراق کی امداد پر پوری طرح آمادہ رہتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے مصارف سے بہت سے ماہر اساتذہ کو عراق بھیجا ہے جو وہاں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

بہت کافی غور و خوض کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ تمام عربی ممالک کا یکساں تعلیمی پالیسی اختیار کرنا کوئی دشوار کام نہیں ہے۔ بلکہ میرے خیال میں ایسا کرنا ثقافتی وحدت پیدا کرنے کے لئے بے انتہا ضروری ہے۔ عربی ممالک کے حالات بہت کچھ یکساں ہیں جس کی بنا پر اس وحدت کا پیدا کرنا کچھ زیادہ دشوار نہیں۔ لیکن یہ تعلیمی وحدت عمومی حیثیت سے ہمارا مقصود ہونی چاہیئے اور تفصیلات میں ہمیں نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ ہر ملک کو یہ حق و اختیار دیدینا چاہیئے کہ وہ اپنی تاریخ اور جغرافیہ وغیرہ پر خاص طور سے توجہ کرے۔ عام علوم و فنون اور تعلیمی پالیسی ہی کے بارے میں سب کا اتفاق ہونا چاہیئے اگر ایسا ہوگیا تو ہر عربی ملک کے لئے دوسرے عربی ممالک کی ثقافتی جد و جہد سے کافی طور سے فائدہ اُٹھانا بہت آسان ہو جائے گا۔

عربی ممالک میں یکساں تعلیم رائج کرنے کے لئے فصیح عربی زبان کی طرف بیش از بیش توجہ مبذول کرنا بے انتہا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کے درمیان کوئی رابطہ باقی نہیں رہے گا۔ اور ہر ملک دوسرے ملک سے بیگانہ ہو جائے گا۔ طریقۂ تعلیم کی یکسانی سے ایک فائدہ ہوگا اور وہ یہ کہ جو مشرقی ممالک اعلیٰ تعلیم کا خاطر خواہ فی الحال انتظام نہیں کر سکتے وہاں کے طلبہ بہت آسانی سے مصر کی اعلیٰ درسگاہوں میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

ترکی کی جنگی تیاریاں

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی حکومت نے ۵ سال کے دفاعی اخراجات کے لئے ایک کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کا خرچ منظور کیا ہے۔ چنانچہ امریکہ کے ایک کارخانہ کو فوری ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سامان جنگ تیار کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے
چپ کا پرتو حق ہو مستقل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۱۴ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۰

لارڈ سیموئل کی دانشمندانہ تجویز

لارڈ سیموئل حال ہی میں ہندوستان کی سیاحت فرماکر یہاں کے حالات کو بچشم خود ملاحظہ فرما گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینا اب ضروری معلوم ہوتا ہے" آپ کی تقریر کا خلاصہ حسب ذیل ہے کہ:-

لارڈ سیموئل نے فرمایا کہ مجھ کو یقین ہے کہ ہندوستان کو ضرور درجہ نوآبادیات دینا ہوگا جس کے بعد امید ہے کہ قطع تعلق کرنے کی تحریک زور نہیں پکڑے گی بلکہ باقی کامن ویلتھ اور ہندوستان کے درمیان کل اور خوشگوار تعاون پیدا ہو جائے گا کیونکہ اس حالت میں حساس اور متکبر لوگوں کے جذبہ خودداری اور حب الوطنی کو ٹھیس پہونچے بغیر تعاون کیا جا سکے گا۔

سول سروس والوں اور کانگرسی وزیروں کے درمیان موجودہ خوشگوار تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ سیموئل نے فرمایا کہ میں نے ایک یا دو شکایت ایسی سنی ہیں کہ چند اعلیٰ افسران نے نئی صورت حالات کے مطابق اپنا رویہ تبدیل نہیں کیا۔ آپ نے اڑیسہ کا معاملہ مثال کے طور پر پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ صورت حالات کو سمجھنے میں ایک عجیب غلطی ہوئی کہ ایک ماتحت افسر کو خواہ وہ کتنا ہی ممتاز ہو قایم مقام گورنر مقرر کر دیا گیا۔ اور وزارت اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے میں حق بجانب تھی اور حکومت ہند نے اپنی غلطی تسلیم کرکے اپنی عقلمندی کا ثبوت دیا۔

نئے آئین پر عملدرآمد کے متعلق تقریر کرتے ہوئے لارڈ سیموئل نے فرمایا کہ اس سے دیہات ادھار کے کام کو بہت تقویت پہونچی ہے جو کہ ہندوستان کے تمام مسئلوں میں سب سے زیادہ اہم ہے کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے زرعی قانون بہت عرصہ پہلے بن جانا چاہیئے تھا۔

ہندوستان کے موجودہ سیاسی نظام کا سب بڑا تعلق یہ ہے کہ وہاں کانگرس کے سوائے اور کوئی منظم سیاسی پارٹی نہیں ہے، بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ کانگرس کے اعتدال پسند طبقہ کے درمیان کسی وقت پھوٹ پڑ جائیگی لیکن کانگرسی لیڈروں کو اس خطرے کا علم نہیں ہے مگر انکو پورا یقین نہیں ہے کہ پھوٹ ضرور پڑ جائے گی۔

لارڈ سیموئل کا یہ خیال کہ ہندوستان کو درجہ نوآبادیات کا دیا جانا اب ضروری معلوم ہوتا ہے اور اس کے بعد دوسرے ممالک کی طرح ہندوستان میں بھی علیحدگی اور عدم تعاون کی پالیسی مزور پڑ جائیگی نہایت دانشمندانہ اور مدبرانہ خیال ہے حقیقت یہ ہے کہ لارڈ سموئل نے اس خیال کا اظہار کرکے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ برطانیہ میں اب بھی مدبروں کی کمی نہیں ہے لیکن اصل سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ برطانیہ میں کتنے ایسے مدبر ہیں جو کہ لارڈ سموئل کی طرح ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینا ہی علیحدگی اور عدم تعاون کا واحد علاج سمجھتے ہیں اور اگر سمجھتے ہیں تو کتنے ایسے بزرگ ہیں جو لارڈ موصوف کی طرح نہایت ایمانداری کے ساتھ اس خیال کو ظاہر کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اگرچہ ۱۹۱۹ء کے ریفارم ایکٹ کی تمہید میں بھی اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے اور وقتاً فوقتاً شاہی اور سرکاری اعلانات میں بھی ہندوستان کو سلف گورنمنٹ دینے کے وعدے کو دہرایا جا چکا ہے مگر اصل سوال اس وعدے کے پورا ہونے کا ہے۔

بہرحال لارڈ سیموئل کی صاف گوئی قابل تعریف ہے اور ہم کو امید ہے کہ برطانیہ کے دیگر مدبران لارڈ سیموئل کی تائید کرکے ہندوستان کو درجہ نوآبادیات عطا فرماکر اپنے تدبر اور دانشمندی کا پورا پورا ثبوت دیں گے۔

ہندو مسلم اتحاد

ہندو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی جسقدر اشد ضرورت ہے اسکو تقریباً ہر شخص محسوس کرتا ہے اور اس کے لئے کسی خاص دلیل و برہان کی ضرورت نہیں۔

اس سال میں ہندو مسلم فسادات جسقدر کثرت کے ساتھ ہوئے ہیں اس سے ہر محب وطن کو سخت تکلیف ہوئی ہے اور اس سے ملک کو جسقدر نقصان پہونچنے کا خوف ہے وہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

بہرحال مہاتما گاندھی نے اس ضرورت کو محسوس کرکے مسٹر جناح سے بمبئی میں ملاقات کی اور اس کے بعد اب مسٹر سوبھاش چندر بوس پریسیڈنٹ آل انڈیا نیشنل کانگرس بھی مسٹر جناح سے گفتگوئے مصالحت کر رہے ہیں گفتگوئے مصالحت کے لئے یہ موقع اسلئے اور اچھا اور موزوں ہے کہ بمبئی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہونے والا ہے اور پنڈت جواہرلال نہرو سردار پٹیل اور دیگر رہنمایان کانگرس بمبئی میں موجود ہیں اگر کوئی فوری صورت مصالحت کی پیدا ہو گئی تو کانگرس انکو ورکنگ کمیٹی میں پیش کر سکے گی اس گفتگوئے مصالحت کے متعلق تین قسم کی رائیں ہیں اول وہ طبقہ ہے جو کہ بہت پُرامید ہے دوسرا وہ طبقہ ہے جس کے نزدیک مفاہمت ہو یا نہ ہو مگر اس گفتگو سے فائدہ یہ ضرور پہنچے گا کہ موجودہ زبردست مناقشت کا ضرور خاتمہ ہو جائے گا تیسرا وہ گروہ ہے ص جو کہ بہت زیادہ مایوس ہے۔

بہرحال ہم مسٹر سوبھاش چندر بوس اور مسٹر محمد علی جناح سے یہ بتلا دینا چاہتے ہیں کہ اسوقت ملک اور قوم کا فائدہ اسی میں مضمر ہے کہ ہندوستان کی دونوں بڑی قومیں بغلگیر ہو جائیں اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ ملک کی سیاسی ترقی میں جدوجہد کریں۔

آخر میں ہم مسٹر جناح سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بہت دنوں تک ایک ہی ملک میں رہ کر ہندو و مسلمان ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں رہ سکتے اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ اپنے مطالبات پر نظر ثانی کرکے جو مطالبات مسلم قوم کے لئے ضروری ہوں انکو سامنے رکھکر مصالحت کرلیں ورنہ اختلافات میں سوائے نقصان کے فائدہ متصور نہ ہوگا۔

ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس سے ہندوؤں کو بھی نقصان ہوگا مگر مسلمان بھی نقصانات سے محفوظ نہ رہ سکیں گے اور دیدہ دانستہ نقصان برداشت کرنا کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے۔

بہرحال ہماری خدا سے دعا ہے کہ جلد وہ دن

آئینۂ کانپور

آنریری مجسٹریٹ صاحبان صوبہ کی گورنمنٹ نے کانپور میں ہونے والے آنریری مجسٹریٹوں کے متعلق سفارش کرنے کی غرض سے جو کمیٹی بنائی تھی اس نے اپنا آخری فیصلہ ۹ مئی ۱۹۳۸ء کو کر دیا اس کمیٹی کے صدر مسٹر ڈی سی. ہنٹر ڈسٹرکٹ وسشن جج کانپور تھے کہا جاتا ہے کہ کانپور کے حسب ذیل اصحاب کے لئے آنریری مجسٹریٹی کی سفارش کی گئی ہے:-

(۱) بابو رام بھروسے سیٹھ ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر ریلوے مجسٹریٹ درجہ اول
(۲) خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب اسپیشل مجسٹریٹ درجہ دوم
(۳) رائے صاحب لالہ روپ چند جین ایم. ایل سی. اسپیشل مجسٹریٹ درجہ دوم۔
(۴) بابو نرائن پرشاد ارورا اسپیشل مجسٹریٹ درجہ سوم
(۵) بابو سندر لال جین بی. اے. ال. ال بی اسپیشل مجسٹریٹ درجہ سوم۔

مندرجہ بالا حضرات علیحدہ علیحدہ کام کریں گے مندرجہ ذیل لیڈیز کا ایک بنچ درجہ دوم کا بنایا گیا ہے:-
(۱) مسز مصباح الاسلام (۲) مسز لکشمی دیوی سکسینہ (۳) مسز اسٹینلی مزونا۔

مندرجہ ذیل سات اصحاب کا ایک بنچ درجہ دوم کا بنایا گیا ہے۔
(۱) سید احمد حسین بی اے (۲) مسٹر عزیز احمد صاحب (۳) ٹھاکر منوہر لال (کرسچین) (۴) مسٹر ہیرالال کرئیل (۵) بابو کالکا پرشاد دھون (۶) ڈاکٹر بی بنرجی (۷) بابو گوپی ناتھ مہروترا (خزانچی کرسنی بنک)

حضرت جگر مرادآبادی گذشتہ ہفتہ ہم نے جگر مرادآبادی کے انتقال کی خبر تو لکھی تھی مگر دل کو یقین نہ آتا تھا چنانچہ یہ خبر غلط نکلی جو ادبی دنیا میں نہایت مسرت کے ساتھ سنی گئی حضرت جگر مرادآبادی بھی عجیب خوش نصیب انسانوں میں ہیں کہ جو اپنی زندگی میں ہی یہ سن لیتے ہیں کہ ان کے متعلق دنیا کی کیا رائے ہے؟

بہرحال ہماری رائے ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو عرصہ تک زندہ و سلامت رکھے۔

مزدوروں کی بہبودی کیلئے صوبہ کی حکومت نے کانپور کے مل مزدوروں کے آرام و آسایش کے لئے سال گذشتہ دس ہزار روپیہ اور امسال بیس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اس رقم کو لیبر طبقہ کی فلاح و بہبود اور انکی دماغی اور جسمانی حالت کے درست کرنے میں صرف کیا جائیگا انکی دماغی تفریح کے لئے ایک سینما مشین خریدی گئی ہے جس کے ذریعہ سے مزدوروں کو بلاٹکٹ اصلاحی اور سبق آموز فلم دکھائے جاویں گے اور اسی مشین کے ذریعہ مزدوروں کو پند و نصیحت بھی کی جاوے گی۔

اس سینما کا افتتاح اسی ہفتہ میں آنریبل ڈاکٹر پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت کریں گے۔

اس کام کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی بنا دی گئی ہے جو حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہے:-
(۱) مسٹر جی نگم آئی. سی. ایس ڈائرکٹر صنعت و حرفت (۲) پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ایم. ال. سی پریسیڈنٹ مزدور سبھا (۳) پنڈت راجہ رام شاستری ایم. ایل. اے. (۴) مسٹر سورج پرشاد اوستھی ایم. ال. اے (۵) ڈاکٹر مراری لال ایم ال اے (۶) ڈاکٹر جواہرلال ایم ال. اے (۷) ڈاکٹر عبدالصمد ایم. ال. اے (۸) پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ

ستی کانگرس کمیٹی (۹) مسز بی. بی سریواستوا (۱۰) ڈاکٹر آر. پی گپتا لیبر آفیسر۔

یہ کمیٹی شہر میں چار جگہ مرکز کھول چکی ہے ہر مرکز کا کام ایک تنخواہ دار آرگنائزر اور اس کے اسسٹنٹ کے سپرد ہے اور تمام مرکزوں کے آنریری آرگنائزر اور نگراں پنڈت سورج پرشاد اوستھی ہیں۔

تین مرکزوں میں شفاخانے اور ریڈنگ روم کھولے جا چکے ہیں۔

میونسپل بورڈ نے مزدوروں کے بچوں کو دودھ تقسیم کرنے کے لئے پانچسو روپیہ ماہوار دینا منظور کیا ہے۔ اسی رقم سے ایام زچگی میں مزدور عورتوں کو گرم کپڑے بھی دیئے جائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالصمد کو دعوت حاجی محمد حمزہ صاحب تاجر چرم و میونسپل کمشنر نے ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کو حج کی روانگی سے واپس آنے کے اعزاز میں عمائدین شہر کو ایک پرتکلف دعوت طعام دی جس میں خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

مسٹر بی. پی سریواستوا صاحب چیرمین میونسپل بورڈ. رائے بہادر ڈاکٹر الیس. این قواری ایگزیکیٹو افسر مسٹر شہباز خاں ایگزیکیٹو افسر جہاؤنی۔ مولوی نیاز محمد خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر. مولوی بیغیر بخش صاحب ڈپٹی کلکٹر مرزا اشرف الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر. خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب۔

مولوی بشیر علی خاں صاحب تحصیلدار مولوی بشیر علی خاں صاحب تحصیلدار کانپور کا تبادلہ اعظمگڑھ کو ہوا ہے اور آپ کی جگہ مرزا کاظم علی صاحب تحصیلدار گھاٹم پور نے تشریف لاکر چارج لے لیا ہے۔

مولوی بشیر علی خاں صاحب نے کانپور میں نائب تحصیلداری اور تحصیلداری عرصہ تک کی ہے موصوف نے نہایت قابلیت اور لیاقت کے ساتھ اپنے فرائض ادا کئے ہیں مسٹر مودی جیسے قابل کلکٹر کی نظروں میں آپ کی بڑی وقعت تھی اور غالباً آپ کا ڈپٹی کلکٹری کے لئے سفارش بھی کی جا چکی ہے۔

مجلس احرار رام نرائن کی بازار میں مجلس احرار کا ایک جلسہ ہوا جس میں مدح صحابہ کے سلسلہ میں یوپی گورنمنٹ کے فیصلہ کو سنیوں کے لئے ناقابل قبول قرار دیا گیا اور مولانا عبدالشکور صاحب اور مولانا ظفر الملک اور دیگر حضرات کی گرفتاری پر انکو مبارکباد دی گئی اور حکومت سے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

جلوس میلاد النبی حسب دستور امسال بھی بارہ وفات کا جلوس پریڈ گراؤنڈ سے ۱۲ ربیع الاول بعد نماز جمعہ اُٹھے گا اور قدیمی راستوں سے ہوتا ہوا ۵ بجے پھول باغ پہونچے گا۔ اور نماز مغرب پریڈ گراونڈ میں ہوگی اس کے بعد منتشر ہو جائے گا۔

مالکان ملس اور رپورٹ معلوم ہوا ہے کہ مالکان مل کی ایسوسی ایشن کی انتظامیہ کمیٹی نے کانپور لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے ایک اسپیشل سب کمیٹی بنائی تھی جس کا کام یہ تھا کہ وہ لیبر کمیٹی کی رپورٹ حکومت کے پاس بھیجنے کے لئے اپنا جواب پیش کرے اس کمیٹی کے چیرمین سر جوالا پرشاد سریواستوا تھے۔ اور کمیٹی میں مسز جے ٹمنیکر مسٹر ولکسن اور لالہ پدم پت سنگھانیا بھی شامل تھے جو مسودہ سب کمیٹی نے تیار کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس پر ایسوسی ایشن کو اعتراض ہے۔

مقدمہ کی اجازت نہیں دی گئی سٹی مجسٹریٹ کانپور نے قانون تفریحات کے ماتحت وہائٹ وے سرکس کے خلاف بعض بدعنوانیوں کے خلاف بنا پر استغاثہ دائر کیا تھا مگر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے مقدمہ قایم کرنے کی اجازت نہیں دی۔

مقدمہ سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی نے جو مقدمہ حضرت جگر مرادآبادی وغیرہ کے خلاف زیر دفعہ ۴۹۷/۵۰۰ اور ۵۰۴/۵۰۶ تعزیرات ہند دائر کر رکھا ہے وہ ۱۱ مئی کو پیش ہوا مگر سمن تعمیل نہ ہونے کی وجہ سے اس کی آئندہ پیشی ۱۷ جون کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

مسٹر ال. اوون مسٹر ال. اوون سی آئی. ای. آئی. سی الیس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر ۸ ماہ کی رخصت پر ولایت جانے کے لئے آج یعنی ۱۲ مئی کی رات کو بمبئی اکسپریس سے بمبئی روانہ ہو رہے ہیں آپ کی جگہ مسٹر ال. ایف مناکس آئی سی. الیس نے آکر چارج لے لیا ہے۔

قلت آب کا انسداد چودہری مہیشوری پرشاد نگم میونسپل کمشنر ان ممبروں میں ہیں جو کہ پبلک کی خدمات کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں کانپور میں پانی کی زبردست کمی محسوس کی جا رہی ہے اور لوگوں کو پانی کی قلت کی وجہ سے سخت تکالیف ہیں چنانچہ چیرمین صاحب نے بھی اس طرف توجہ کی ہے جس سے امید کی جاتی ہے کہ پبلک کی تکالیف میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور ہوگی۔ اس سلسلہ میں چودھری صاحب نے بھی ان شکایات کو دور کرنے کے لئے کچھ تجاویز بورڈ میں بھیجی ہیں جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے کہ:-

پارکوں میں پانی دینا نالیوں کی صفائی سڑکوں کا چھڑکاؤ. نئے کنکشنوں کا دینا امپرومنٹ ٹرسٹ کے کاموں کے لئے پانی کا دینا بند کر دیا جائے اور اشد ضرورت پر بہشتیوں کا تقرر عمل میں لایا جاوے کارخانے داروں سے یہ کہا جائے کہ وہ اپنی ضرورت کے لئے ٹیوب ویل لگائیں اور پبلک کو تنبیہ کیا جاوے۔ کہ اگر جو لوگ پانی برباد کرتے ہوئے پکڑے جائیں گے ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

واٹر ورک انیکٹروں کو محنت اور ایمانداری کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت کی جاوے۔ پبلک کو مکانات میں کنووں کو بنانے کی ترغیب دی جاوے اور اس کے لئے بائی لاز میں ترمیم کی جاوے۔ جن رقبوں میں پانی کی بہت کمی ہے وہاں ٹیوب ویل اور پبلک کنوئیں بنائے جاویں۔

سبد گل

مدراس کی ایک اطلاع ہے کہ چند روز ہوئے وزیر اعظم کے مکان پر ایک صاحب مسمی سید انندم تشریف لائے اور لیڈرانہ انداز سے فرمانے لگے کہ "میرا سو روپیہ ماہوار" سیاسی وظیفہ مقرر کردو ورنہ میں یہیں بیٹھ کر بھوک ہڑتال شروع کردوں گا"

وزیر اعظم یہ عجیب و غریب مطالبہ سنکر بہت سٹ پٹائے اور فرمانے لگے کہ میں تمہیں کہیں ملازم تو رکھا سکتا ہوں، لیکن اس مطالبہ کو پورا کرنا میرے بس کی بات نہیں۔

سنا ہے کہ کچھ مہینہ ہوئے یہ شخص جزیرۂ انڈمان جیل سے چھوٹ کر آیا تھا اور چونکہ اسے یہ علم ہو گیا تھا کہ آج کل مدراس میں قومی وزارت قایم ہو گئی ہے اس لئے یہ سیدھا وزیر اعظم کے پاس پہونچ گیا انھوں نے اسے کسی دفتر میں ملازم رکھا دیا لیکن یہ ملازمت اس کے ذوق کو تسکین نہ دے سکی اور بالآخر اس نے یہ طے کیا کہ جس حربے کانگریس کو حکومت کی کرسی تک پہونچا یا ہے وہ ہی حربہ اسے بھی استعمال کرنا چاہئے۔

لیکن کانگریس کے وزیر اعظم کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ انھوں نے اپنے ساتھیوں کی پچھلی بھوک ہڑتالوں کا کوئی خیال نہ کیا اور پہلے تو اس شخص کو اس حماقت سے باز رہنے کی ترغیب دی لیکن جب وہ اپنی ہٹ چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوا تو اسے عدالت کے سپرد کر دیا، جہاں مجسٹریٹ نے اس سے کہا کہ اگر تم آیندہ پر امن رہنے کا وعدہ کرو تو تمہارے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے لیکن اس نے ایک نڈر لیڈر کی طرح اس ہدایت کو ماننے سے انکار کر دیا۔

اور آخر انکار کیوں نہ کرتا، گاندھی جی نے جب نمک بنانے کی مہم شروع کی تھی تب انھوں نے وائسرائے کی نصیحتوں اور ہدایتوں پر کب دھیان دیا تھا؟۔

اسی قسم کا ایک واقعہ کراچی میں پیش آیا یعنی ایک روز صبح کو لوگوں نے دیکھا کہ وزیر اعظم صوبہ سندھ کی کوٹھی کے قریب ایک شخص پانی کا گھڑا لئے ہوئے بیٹھا ہے۔

دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اسے مقامی پولیس کے رویہ کے خلاف کچھ شکایت ہے اور جب تک اس کا تدارک نہ ہو جائے گا وہ بھوک ہڑتال جاری رکھے گا، صرف پانی پی پی کر جئے گا، خدا خیر کرے دیکھئے کانگریس کو اپنے ان ہتھیاروں سے اور کہاں کہاں سابقہ کرنا پڑتا ہے۔

ہر ہٹلر جب اٹلی کے دارالسلطنت میں پہونچے تو ان کا استقبال ریلوے اسٹیشن پر دوسو انجنوں کی سیٹیاں ایک ساتھ بجاکر کیا گیا ہر ہٹلر کے کان بہت مضبوط معلوم ہوتے ہیں، ورنہ مہاتما گاندھی نے تو پشاور میں پہونچنے پر معمولی شور و غل سے احتیاط کے طور پر اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی تھی۔

تحصیل گوجر خاں سے ایک بڑی دلچسپ اطلاع موصول ہوئی ہے، یعنی وہاں پر ایک صوفی صاحب یا ولی صاحب یا قلی صاحب یا پیر صاحب ہیں اور ان کا ایک فرقہ ہے جس میں داخلہ کی شرط یہ ہے کہ پہلے اپنی تمام جائداد بیچ کر نقد رقم پیر صاحب کے حوالے کر دیجئے پھر پیر صاحب کی خانقاہ میں رہئے اور روٹیاں توڑئے، اور اگر آپ چاہیں تو بیوی بچوں کو بھی ساتھ رکھ سکتے ہیں۔

ادب لطیف

میاں، بیوی

مترجمہ شریمتی راجکماری بی اے

جس طرح دریا اپنی ہستی کو سمندر سے ہم آغوش ہو کر فنا کر دیتا ہے، اسی طرح دلہن بھی خاوند کے گھر جاکر غیر نہیں رہتی۔

یہ صرف شادی نہیں ہوتی بلکہ ان کی زندگیاں محبت میں ایک ہو جاتی ہیں اور آسمانی وحدت کی یہ کیفیت، الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی محبت کا یہ رشتہ زندگی کے سمندر کی خوشی اور غم کی لہروں میں بھیگ کر ہمیشہ کے لئے مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

خاوند اور بیوی کے دونوں کے دلوں پر کارکنان قدرت ہمیشہ امرت کے چھینٹے دیتے ہیں جس پر خوشی اور غم کا یہ رشتہ زیادہ پائدار زیادہ الہامی اور بہت دلفریب ہو جاتا ہے۔

خاوند اور بیوی کے تعلقات ہمیشہ پاکیزہ محبت سے خوشگوار رہتے ہیں۔

صرف وہی میاں، بیوی کہلاتے حقدار ہیں جن کی روح ایک ہو اور اون کے جسم اور خیالات جدا جدا ہوں۔

وہ زندگی کی گاڑی میں مانند دو پہیوں کے ہیں، اور یہ گاڑی ایک دوسرے کی مدد کے بغیر حرکت نہیں کر سکتی۔

جہاں میاں بیوی کے یہ تعلقات نہیں وہاں زندگی نہایت بیزار کن ہے، خاوند بیوی کے بغیر اپاہج ہے، جب تیل اور بتی دونوں ملتے ہیں تو نور کی لاٹ جلتی ہے۔

صرف روحوں کے اتحاد سے دنیا قایم ہے۔

(ترجمہ از مرہٹی)

پردۂ فلم

بقیہ صفحہ ہذا کالم ۵

جس کا وہ اہل ہو مگر ہمارے ڈائرکٹر صاحبان اس امر کا مطلق خیال نہیں کرتے، بلکہ اس کے برعکس ان لوگوں کو منتخب کرتے ہیں کہ جو لوگ اس کام کے بالکل اہل نہیں ہوتے اور قطعی نادان ہوتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہماری فلم انڈسٹری ایک دو کمپنیوں کے طفیل سے دن بدن ترقی کر رہی ہے۔

مگر ان سب باتوں کے باوجود اکثر اوقات ایسے منظر دیکھنے میں آتے ہیں کہ ایک جگہ ایک شخص مر رہا ہے، مگر ہمارے میوزک ڈائرکٹر صاحب اپنی قابلیت اور علمیت ظاہر و نمایاں کرنے کے لئے ایسی ڈانسنگ ٹیون دیتے ہیں کہ جس کو موقع و محل سے کوئی مناسبت ہی نہیں ہوتی۔

علیٰ ہذا القیاس اگر کہیں پرس موصوفہ کا ڈانس ہوتا ہے تو ڈائرکٹر صاحب درباری کی مردہ ٹیون پیش کرتے ہیں، جس سے بجائے اچھا ہونے کے برا اثر پڑتا ہے، اور یہ محض غلط انتخاب کا نتیجہ ہے کہ ہماری ہندوستانی فلمیں نوے فیصدی فیل ہوتی ہیں۔

اگر مالکان و ڈائرکٹران اپنی توجہ اس طرف مبذول کریں تو میں یقین کرتا ہوں کہ ہماری فلموں کی ترقی میں اضافہ ہو جائے۔

اچھا حل نکل آیا، جن غریبوں کے پاس دس پانچ روپیہ کی جائداد ہے، وہ فروخت کر کے پیر صاحب موصوف کے دائمی مہمان ہو جائینگے لیکن معلوم نہیں کہ یہ انتظام کتنے عرصہ چلیگا۔

عالم نسواں

جرمنی میں نوجوان ماؤں کا اسکول

از مارام گریٹی کلوٹسر

اس مضمون کی لکھنے والی کو برلن کے "مدرسہ" میں جہاں نوجوان ماؤں کو تعلیم دی جاتی ہے خود ایک کورس سیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اس لئے جو کچھ بھی کہا جائے گا وہ ذاتی تجربہ کی بنیاد پر ہی کہا جائے گا۔

سب سے پہلے تو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ سارے ملک جرمنی میں ماؤں کے (۲۳۰) سکول کام کر رہے ہیں۔ پچھلے تین سال میں (۵۴۰۰) مختلف کورس کی تعلیم دی گئی ہے اور (۱۱۴۰۰۰) جرمن عورتوں نے ان کی تعلیم گاہوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔

"سکول" سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ باقاعدہ پرانی طرز کی عمارتوں میں بوڑھی بوڑھی عورتیں سکول کا کام کر رہی ہوں گی۔ نہیں بلکہ جدید ترین فیشن کی عمارتوں میں نوجوان ماؤں کو نہایت عمدہ اور رفیشن ایبل طریقے سے گھرداری کی تعلیم دینے کے عملی طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

جرمنوں نے فیصلہ کیا ہے کہ عورتوں کی امداد و اعانت کے بغیر جرمن قوم کی روحانی اور مادی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ماؤں کی ٹرینگ کی ضرورت ہے اسلئے ارشیاگ جرمنی کی عورتوں کی انجمن کی کرتا دھرتا شولز کلنک نے سب سے پہلے ماؤں کے سکولوں کا خیال دنیا کے سامنے پیش کیا اور ۱۹۳۲ء میں پہلا اسکول اس انجمن کے ماتحت قایم کیا گیا اب تمام ملک میں اس وضع قطع کے (۲۳۰) مدرسے کام کر رہے ہیں۔

کورس میں کیا چیزیں داخل ہیں اس کے بتانے کی چنداں ضرورت نہیں یعنی روزمرہ کے اور خانہ داری کی عملی اور سادہ زندگی کی تعلیم اور معمولی لکھنا پڑھنا۔

مضامین کو تین بڑے حصوں میں اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) گھرداری —— کھانا پکانا۔ سینا پرونا کپڑے دہونا، رنگنا۔ اور استری کرنا۔

(۲) گھر کی صحت و صفائی —— شیر خوار بچوں کی نگہداشت۔ بیماروں اور کمزوروں کی دیکھ بھال۔

(۳) عام تربیت —— گھر اور اس کا تعلق ملک قوم سے قدیم زمانہ کی تعلیم۔ ہمارے بزرگوں کی تعلیم اور بہت سے اچھے رسوم و رواج وغیرہ وغیرہ۔

جہاں سکول قایم ہے وہاں کے مقامی حالات کے اعتبار سے اس کورس میں تبدیلی ہو سکتی ہے تاکہ مقامی ضروریات کو شافی ہو سکے۔ پہاڑی مدرسہ میں ماؤں کو جو تعلیم دیجاتی ہے وہ ایک بڑے شہر میں یا ساحلی مقام کے سکول میں دیئے جانے والے کورس سے مختلف ہوتی ہے۔

اس وقت تین ہزار ٹرینڈ استاد استانیاں ہیں جن میں سے اکثر ہر وقت کام پر لگی رہتی ہیں۔ باقی وقتاً فوقتاً بطور رضاکار کا کام کرتی رہتی ہیں۔ پڑھانے والے اسٹاف میں تجربہ کار استانیاں استاد، تعلیم یافتہ ڈاکٹرنیاں، ٹرینڈ نرسیں کنڈر گارٹن ٹیچر اور سکول ٹیچر سب ہی شامل ہوتے ہیں۔

ان اسکولوں میں جانا عورتوں کے لئے ... پارٹی کی شرکت جبریہ ہے ٹیوشن فیس بہت معمولی ہوتی ہے اور اکثر اوقات معاف بھی کر دی جاتی ہے عام طور پر معلموں کی کلاسوں میں ۲۰ سے ۲۵ تک طالبات لی جاتی ہے۔ جو شام کو آنا چاہے شام کو آئے اور جو صبح کو آنا چاہے صبح کو آئے۔ لکچر اور تعلیم دو گھنٹہ تک جاری رہتے ہیں۔ جو عورتیں یہاں پڑھنے آتی ہیں انھیں عملاً بتایا جاتا ہے کہ جدید ترین طریقوں اور ضرورتوں کے ماتحت کس طرح ایک گھر چلانا چاہئے سب سے زیادہ زور اس چیز پر دیا جاتا ہے کہ بدیشی چیزیں چھوڑ کر گھر کی اور ملک کی تیار کی ہوئی چیزوں سے گھر کیونکر چلایا جاسکتا ہے تعلیم ختم کرنے کے بعد انھیں سرٹیفکٹ بھی دیا جاتا ہے ۱۸ سال کی عمر کے بعد عورتوں کا یہاں تعلیم حاصل کرنا ایک بڑی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

نہ صرف شہروں کی عورتوں کو یہ تعلیم اور تربیت دی جاتی ہے بلکہ گاؤں اور خاص کر سرحدوں پر واقع دیہات میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کا خاص طور پر لحاظ رکھا جاتا ہے اس کام کے لئے سفری اسٹاف تمام سکولوں کا سامان لے کر جگہ جگہ دیہات میں جاتا ہے اور وہ کام کرتا ہے۔

ان مدرسوں۔ مدرسوں۔ اوستانیوں اور کارکنوں کے علاوہ ایک اسٹاف ایسا بھی رکھا جاتا ہے جو مسافر خانوں، بورڈنگ ہاؤسوں وغیرہ میں جاکر عورتوں کی کلاسیں ۴ سے ۶ ہفتے تک کے خاص کورسوں کے لئے لیتا ہے اور انھیں گھرداری کی صحیح ضرورتوں اور ان کے فرایض سے واقف کرتا ہے۔

پہلے پہل یہ سکول ایسی جگہ قایم کئے گئے تھے جہاں اور سکول تھے نہیں یا عورتوں کے لئے دور دراز جگہوں پر پہنچنا اور اپنی تعلیم کو پورا کرنا دشوار تھا روہن، سیکسیانی اور راولڈن پروگ کے مقامات پر ان سکولوں کا کھلنا عورتوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے ماؤں کے سکولوں کے علاوہ دلہنوں کے بھی اسکول

بچوں کی دنیا

بمبئی

(از قلم ملک حبیب بھوپال)

پرانے زمانے میں بمبئی میں ایک چھوٹا سا گاؤں تھا اور بمبئی میں بہت کم لوگ آباد تھے جب سے اب تک بمبئی نے بہت ترقی کر لی اگر پہلے کا اور اب کا مقابلہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا، بمبئی نے اس قدر جلد ترقی کی ہے کہ شاید ہی کسی شہر نے کی ہو اور اس وقت بھی ہندوستان میں سوائے کلکتہ کے سب سے بڑا اور خوبصورت شہر ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کی آبادی بھی بہت بڑھی ہے۔ ہزاروں موٹر یں گاڑیاں دن رات سڑکوں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی دلکش سحر آگیں مقامات ہیں جن کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے، یہاں ہزاروں کارخانے چل رہے ہیں بڑی بڑی بلڈنگیں ہیں۔ بڑی بڑی یورپین دکانیں ہیں۔ بہت سی فلم کمپنیاں ہیں۔ یہ تمام چیزیں بمبئی کی شان کو دوبالا کرتی ہیں اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ دوسرے ٹھنڈے ملکوں کے لوگوں نے اس جگہ کو پسند کیا کیونکہ یہاں کی آب و ہوا بھی معتدل ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایک اچھا بندرگاہ بھی ہے غیر ممالک کے لوگ یہاں پر آکر آباد ہو گئے جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی بمبئی ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ اس کی حالت یہاں پہونچا جیسا کہ آپ دیکھتے اور سنتے ہیں۔

پردۂ فلم

فلمیں اور ان کی موسیقی

از پروفیسر مشتاق حسین میوزک ڈائرکٹر

اس میں شک نہیں کہ موسیقی روح کی غذا ہے بشر طیکہ اس بہترین آرٹ کو اس حیثیت سے پیش کیا جارہا ہے کہ جس سے وہ روح پر اثر کرے میں نے آج تک کبھی اس امر کی کوشش نہیں کی کہ اس معاملہ میں اپنے خیالات کا اظہار کروں مگر موجودہ صورت کو مد نظر رکھتے ہوئے چاہتا ہوں کہ ان ذمہ داہستیوں کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں جو کہ ہندوستانی فلموں کے بانی مبانی ہیں۔

اس میں کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا کہ فن فلم کی ایجاد کرنے والے غیر ملکی ہیں جو درحقیقت مناظر پردہ اسکرین پر ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔

بجائے اس کے کہ ہم اس پر کسی قسم کا اعتراض کریں ہم اس امر کے محتاج ہیں کہ ہم ان کی کاپی کریں

عموماً ہمارے ہندوستانی ڈائرکٹر صاحبان بجائے اس کے اپنی دماغی کوششوں سے کام لیتے ہوئے ہندوستانی واقعات، ہندوستانی مناظر، ہندوستانی موسیقی کو اسکرین پر پیش کریں وہ شام کے وقت کسی انگلش سینما ہال میں رونق افروز نظر آتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہماری ہندوستانی فلم انڈسٹری کو اس معیار پر پہونچنے کے لئے عرصہ دراز کی ضرورت ہے اور یہ واقعہ ہے کہ جو چیزیں وہ لوگ ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں وہ ہر لحاظ سے ہماری ہندوستانی فلموں سے بالاتر ہوتی ہیں اور باوجود غیر ملکی ہونے کے ہمارے ہندوستانی واقعات کو ان لوگوں نے بعض فلموں میں اس طرح پیش کیا ہے کہ مجھے مجبوراً ان کی تعریف کرنی پڑتی ہیں لیکن اگر وہ کسی چیز سے معذور ہیں تو صرف ہندوستانی موسیقی ہے جس کو پیش کرنے کے لئے انھیں عرصہ دراز کی ضرورت ہے۔

ہندوستانی پبلک انگریزی فلموں کو دیکھ کر زیادہ محظوظ ہوتی ہے، بجائے اس کے کہ ہندوستانی فلموں کو دیکھے لیکن ہندوستانی پبلک کو اگر ان فلموں میں کسی چیز کی کمی نظر آتی ہے تو وہ صرف ہندوستانی موسیقی کی مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ موسیقی جیسی چیز جو ہندوستان کی جان ہے اور جس پر ہندوستانیوں کو صحیح معنوں میں ناز ہے کہ کوئی غیر ملکی ان کے گانوں کی کاپی نہیں کر سکتا، آج ہماری فلموں کی وجہ سے کس قدر پامال ہو رہی ہے۔

یہ وہ موسیقی ہے جو پجاریوں کو ایشور سے ملادیتی ہے مگر بھلا ہو ہمارے ان ہندوستانی ڈائرکٹروں کا جو امریکہ جرمنی، اور انگلینڈ سے واپس آنے کے بعد اس کو مطلقاً ضروری خیال نہیں کرتے اور اگر کوئی موقعہ ان کی فلم میں گانے سے متعلق ہو بھی تو وہ لوگ وہاں بجائے گانے کے اس جگہ پر انگریزی ڈانس رکھنا مناسب خیال کرتے ہیں۔

موسیقی صرف تفریح یا محض دلچسپی ہی نہیں، اگر حقیقی نظروں سے دیکھا جائے تو پوری فلم کی کامیابی کا راز یہی ہے۔

ہندوستانی آرٹسٹ جس کو گانے سے کچھ بھی مس ہے وہ اپنے جذبات کا اظہار پردۂ سیمیں پر کر دیتے ہیں کہ پبلک انھیں داد دینے کے لئے مجبور ہو جاتی ہے مگر جو صاحبان گانے سے محروم ہیں ان کے ڈائرکٹروں کو مجبور ہونا پڑتا ہے کہ دوسرے طریقے سے ان کو موسیقی کی امداد دیں تاکہ ان کے جذبات کا اظہار موسیقی کی مدد سے دوگنا نظر آئے۔

جو فلمی اصطلاح میں بیک گراؤنڈ میوزک کہلاتا ہے، غیر ملکی فلموں کی ترقی کا باعث یہ ہی ہے کہ وہ اس شخص کو اسی کام کے لئے

اقوالِ زرّیں

آزادی کے لحاظ سے بے زبان جانور انسانوں سے زیادہ خوش نصیب ہیں پرندے ہوا میں اڑتے ہیں، مچھلیاں، پانی میں تیرتی ہیں، اور چوپائے وادیوں جنگلوں میں کلیلیں کرتے پھرتے ہیں غرض ہر ایک کو سچی آزادی کا لطف حاصل ہے۔ لیکن افسوس انسان پیدائش سے موت تک حکومت اور نفس کے قید خانوں میں مقید رہتا ہے

جوانی کے قیمتی وقت کو گذشتہ افسوس اور مستقبل خواہشات میں ضائع نہ کرو کیونکہ جوانی تمام عمر میں صرف ایکبار آتی ہے (لانگ فیلو)

بری صحبت اس پہاڑ کے مانند ہے جو تمہارے گلے میں باندھ دیا جائے اور وہ تمہیں نیچے گہرائی کی طرف سرعت کیساتھ لیجائیگا اور تم کو ایک نہ ایک دن ڈبو دے گا۔ (بیکن)

محبت میں شاہ اور گدا کی تفریق نہیں اور دونوں کے مراتب یکساں ہیں (نظیری)

محبوب کی خصوصیت تکبر ہیں، اور عاشق کی انکساری میں ہے۔ (حافظ)

معمولی آدمی کو نیائے اور، انیائے کا یہ خیال نہیں رہتا اس کی عقل اور تمیز بہت معمولی درجہ کی ہوتی ہے، ان کے دل میں جو آتا ہے بکتے ہیں، اور جو کچھ افواہ سن لیتے ہیں انھیں بغیر ان کے ممکن ناممکن ہونے کا خیال کئے ہی سچ مان بیٹھتے ہیں اگر ان لوگوں کی باتوں پر دھیان دیا جائے تو دنیا میں رہنا مشکل ہو جائے۔

کسی دھرم کے پابند اسی لئے مت بنو کہ وہ پرانا ہے، کیونکہ پرانے گھر گر جاتے ہیں۔ اور پرانے کپڑے بدلنے پڑتے ہیں، کسی نئے دھرم کو آنکھ بند کر کے یکایک اچھا نہ مان لو۔

موجِ تبسّم

شوہر:۔ (بیوی سے) گھبراتے ہانپتے ہوئے ٹیلیفون سے خبر دینے کی وجہ۔ کیا بات ہے؟

بیوی:۔ آپ نے آنے میں بہت دیر لگائی ننھا اپنا انگوٹھا منھ میں لئے ہوئے تھا اور اس وقت وہ بہت ہی بھولا معلوم ہو رہا تھا، میں نے ٹیلیفون پر اسی لئے خبر کی تھی کہ آپ بھی یہ منظر دیکھ لیں۔

بیوی (شوہر سے) اچھا یہ تو بتلا یئے کہ ننھا کیا سوچ رہا ہے۔

شوہر:۔ وہ یہ ہی سوچ رہا ہے کہ آج رات کو کس طرح سے چیخنا اور شور مچانا چاہئے۔

ایک دوست (دوسرے دوست سے) یار تم بڑے ہی بزدل واقع ہوئے ہو، تم اپنی بیوی سے اسقدر ڈرتے ہو۔

دوسرا دوست:۔ واہ! خوب کہی ہم بزدل ہیں، ارے بھئی صرف ایک ہی مرتبہ تو ہماری بیوی نے ہمکو پیٹا ہے

ایڈیٹر:۔ اخبار میں شایع کرتا ہے۔ تم اپنے پرانے لباس کیا کروگے

جواب دہندہ:۔ خط بھیجکر جواب دیتا ہے۔ رات کو اتار ڈالوں گا اور دن کو پہن لوں گا۔

سپرنٹنڈنٹ:۔ مجھے رات کے وقت پہرا دینے کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جس کی ایک آنکھ چوکیداری کرتی رہے اور دوسری آنکھ سوتی رہے

امید وار:۔ حضور اگر ایسے آدمی کی ضرورت ہے تو میں اپنی بیوی کو بھیجے دیتا ہوں۔

اُستاد:۔ لڑکے سے، تم نہیں جانتے ہو کہ الّو کیسا ہوتا ہے، لڑکا خاموش سر جھکائے کھڑا رہا۔ **استاد** میاں لڑکے سامنے میری طرف دیکھو۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

(۱) تاش کا کھیل فرانس کے ایک دیوانہ بادشاہ چارلس کے دل بہلانے کیواسطے تیار کیا گیا تھا۔

(۲) دنیا کی سب سے بڑی لائبریری نیشنل لائبریری پیرس میں ہے۔

(۳) دنیا کی سب سے بڑی اور وسیع نہر نہر سوئز ہے۔

(۴) دنیا کی سب سے اونچی عمارت ایمپائر اسٹیٹ نیویارک میں ہے جو کہ ۱۲۵۰ فٹ بلند ہے

(۵)۔ دنیا میں سب سے لمبی دیوار، دیوار چین ہے جو کہ ۱۵۰۰ میل بلند ہے۔

(۶) دنیا میں سب سے لمبا بر آمدہ رامیشور مندر کا ہے جو کہ چار ہزار فٹ لمبا ہے۔

(۷) دنیا میں سب سے بڑا جنکشن اسٹیشن لورپول ہے۔

(۸) دنیا میں سب سے زیادہ بارش چیراپونجی میں ہوا کرتی ہے۔

(۹) دنیا میں سب سے پرانا شاہی خاندان جاپان کا ہے جو کہ اپنے خاندان کا ایک سو بائیسواں بادشاہ ہے۔

(۱۰) دنیا میں سب سے پرانی یونیورسٹی بولونیا کی ہے جو کہ ۱۱۳۵ء میں قایم ہوئی۔

(۱۱) دنیا میں سب سے بڑی بوٹ فیکٹری زلن نامی ہے جو کہ ہنگری میں ہے۔

(۱۲) دنیا میں سب سے زیادہ چاندی میکسیکو میں پیدا ہوتی ہے۔

(۱۳) دنیا میں سب سے بڑا دریا امیزن ہے

(۱۴) دنیا میں سب سے اونچا پہاڑ کوہ ہمالیہ ہے

(۱۵) دنیا میں سب سے بڑا براعظم ایشیا ہے۔

(۱۶) دنیا میں سب سے چھوٹا براعظم آسٹریلیا ہے جسمیں اون بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۷) دنیا میں سب سے زیادہ جواہرات جنوبی افریقہ میں ہوتے ہیں

انشائیہ

کیا پکے گا؟

از جناب احسن عثمانی جرنلسٹ

ہر اس بھلے آدمی کو جس کے پاس مبلغ ایک عدد بیوی بطور جائداد غیر منقولہ موجود ہے روزانہ اس سوال سے سابقہ پڑتا ہے کہ آج کیا پکے گا؟ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سوال اپنی عمومیت کے باوجود اس قدر ٹیڑھا ہے کہ اچھے بھلے سمجھدار اور تیز و طرار اصحاب بھی اس کے جواب سے عاجز آکر بغلیں جھانکنے لگتے ہیں ہمارا مشاہدہ و مسامعہ بھی کچھ ایسا ہی ہے، ذرا خیال کیجئے کہ آپ معدے اور کام و دہن کی تمام فرمائشات سے خالی الذہن بیٹھے اطمینان سے اخبار پڑھ رہے ہیں کہ اتنے میں بیوی صاحبہ ٹپ سے پوچھ بیٹھتی ہیں کہ "کیا پکے گا"؟

ظاہر ہے کہ یہ پہیلی بوجھنا کوئی آسان کام نہیں ہے پہلے آپ کو اخبار کے دلچسپ مضامین سے اپنی توجہ ہٹا کر اپنے شکم شریف کی گہرائیوں کا جائزہ لینا پڑے گا، اس کے بعد کام و دہن اور قوت ذائقہ کی جانب ذہن منتقل کرنے کی ضرورت محسوس ہوگی، بھوک کے متعلق تو آپ کو ذرا اطمینان ہو جائے گا کہ لگی ہے اس لئے وہ سوال بجائے خود بھوک آور اثر رکھتا ہے۔ لیکن اس کے آگے آپ کی عقل مطلق کام نہیں دے سکتی خواہ آپ کتنے ہی علامہ فہامہ اور عالم و فاضل کیوں نہ ہوں اس سلسلہ میں آپ کے دل و دماغ کو گھر کی بجائے کھائی ہوئی دعوتوں کے تصور سے استمداد کرنی پڑے گی۔

آپ سوچیں گے کہ فلاں دوست کے یہاں جب دعوت تھی تو دستر خوان پر سامنے کیا کیا کھانا آیا تھا؟"

شیر مال، بریانی، زردہ، شیر برنج، پوری، مٹھائیاں، سوہن حلوا، وغیرہ وغیرہ جب آپ عالم تصور میں دعوت کے اندر پہونچ جائیں گے، تو معنی خیز نگاہوں سے ہر ایک چیز کا جائزہ لیں گے۔

پلیٹوں کی کھنکھناہٹ پر کان رکھنے کے ساتھ اپنے معدے اور ڈیڑھ درجن کھانوں کے درمیان ایک باعزت سمجھوتہ کرنے کے لئے آپ کی قوت حس پورا کام کر رہی ہوگی اور اس کے ساتھ ہی رنگ برنگ کے کھانوں کی اشتہا نواز خوشبوئیں ناک سے گذر کر رگوں میں ارتعاش پیدا کرتی ہوئی ہاتھ میں حرکت و عمل کی وہ روح پھونکدیں گی کہ آپ گویا لقمہ تر کیطرف ہاتھ بڑھا ہی رہے ہوں گے، کہ بیوی صاحبہ پھر پوچھیں گی "بتاؤ آخر آج کیا پکے گا؟"

یہ سوال ذرا اور زیادہ زور دار طریقہ پر کیا گیا ہوگا، جیسے مطلع ثانی ارشاد ہوتا ہے۔ اس وقت آپ بیوی کی تیز آنکھوں سے آدھی آنکھیں ملا کر شکست خوردہ انداز میں فرمائیں گی "کیا پکے گا؟"

وہ کہیں گی ہاں ہاں یہ ہی تو کب سے پوچھ رہی ہوں کہ آج کیا پکے گا؟"

"میں کیا بتاؤں کیا پکے گا" یہ ہوگا آپ کا درانحالیکہ صحیح جواب کی تلاش میں آپ نے اخبار کی دلچسپی کو قربان کر کے اپنے پورے پانچوں حواس خمسہ بیدار کر لئے تھے اور دعوت کے ہر لذیذ کھانے کا جائزہ لے لیا تھا مگر بے سود اگر آپ اپنی بیوی کو ان تمام کھانوں کی فہرست سنائیں اور فرمائیں کہ بس یہ ہی چیزیں پکا لینا تو ظاہر ہے کہ وہ مذاق سمجھتی ہوئی جھلا کر جلدیں گی۔

بہر حال ایسے موقع پر آپ بھی اور ہم بھی یہ ہی غنیمت سمجھیں گے کہ اس "کیا پکے گا" کو بیوی ہی کی مرضی پر چھوڑ کر جواب دہی سے نجات حاصل کر لیں، لیکن یہ یاد رہے کہ اگر کھانے میں آپ کو کوئی چیز ناپسند ہوئی اور زبان سے ذرا بھی کوئی لفظ لگا لا یا نکتہ چینی کی تو بس آپ کی خیر نہیں۔

ایک بار جبکہ اکبر الہ آبادی مرحوم کو گھر میں اسی ٹیڑھے سوال سے سابقہ پڑا کہ "کیا پکے گا" تو انھوں نے نہایت برجستگی کے ساتھ جواب دیا:۔

پھر وہی کھچڑی پکالی جائے گی
اور رکابی میں نکالی جائے گی
گھی میسر ہو گیا تو واہ واہ!
ورنہ چٹنی ہی سے کھالی جائے گی

یہ جواب ایسا مکمل اور دلچسپ تھا کہ نہ تو دوبارہ سوال کی ضرورت باقی رہی تھی اور نہ مزید تشریح توضیح کی، سنتے ہیں کہ اس کے بعد جب کبھی گھر میں "کیا پکے گا" کا سوال ہوتا تو حضرت اکبر جھٹ یہ قطعہ پڑھ دیتے، پھر تو یہاں تک ہوا کہ ادھر سوال کیا گیا اور اودھر انھوں نے "پھر وہی......." الخ کہا، ادھر سوال مع ساحل رفو چکر، حتے کہ انھیں "کیا پکے گا"؟ کا جواب دینے سے ہمیشہ کیلئے نجات مل گئی۔

جو اصحاب ابھی تک اس کا جواب با صواب دینے کی مشکل میں گرفتار ہوں وہ حضرت اکبر کے جواب شافی سے استفادہ کر سکتے ہیں، مگر اس جواب میں اگر ایک طرف امن ہے تو دوسری طرف کچھ خطرات بھی درپیش ہیں جو تقریباً سیاسی نوعیت کے ہیں۔ اگر آپ ان خطرات کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو بیڑا پار ہے ورنہ یاد رکھئے کہ آپ کو پورن سوراجیہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

ہندوستان میں ڈیموکریسی تو اب آئی شروع ہوئی ہے، لیکن یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ہمارے یہاں کامیاب گھریلو زندگی بسر کرنے والے خاندانوں میں ہمیشہ سے "ڈیموکریسی" کا اصول برتا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ہوم رول کے معنے خاوند کی ڈکٹیٹر شپ کے ہرگز نہیں ہیں بلکہ جہاں تک کھانے پینے اور چولھے چکی کا معاملہ ہے۔

عورت کو غیر محدود اختیارات حاصل ہیں یہ محض محبت کی بات ہے جو بیوی خاوند سے پوچھتی ہے کہ "کیا پکے گا" ورنہ یہ ظاہر ہے کہ وہ جو بھی پکا کر آپکے سامنے لا کر رکھدیگی وہ ہی آپ کو کھانا پڑے گا، یہ ڈیموکریسی کا اصول ہے کہ ذمہ داری اور اختیارات ساتھ ساتھ چلتے ہیں چونکہ شوہر کے پیٹ اور باورچی خانہ کی ذمہ داری بیوی پر ہی عائد ہوتی ہے۔

اس لئے وہ اس معاملہ میں گھر کے اندر جوابدہ حکومت دیکھنا چاہتی ہے، اگر آپ نے "کیا پکے گا"؟ کا صحیح جواب دے دیا تب تو خیر ورنہ یاد رکھئے کہ وہ ہی جواب وہ ہے وہی ذمہ دار ہے اور وہی مختار مطلق ہے آپ کو چون وچرا کرنے کی کچھ بھی گنجائش نہیں۔

فرض کیجئے کہ آپ نے "کیا پکے گا؟" کے جواب میں حضرت اکبر الہ آبادی والا جواب عرض کر دیا، یعنے، پھر وہی کھچڑی پکالی جائے گی۔ اور آپ کی بیوی صاحبہ نے سچ مچ کھچڑی پکا کر لا سامنے رکھدی اور آپ لگے ناک بھوں چڑھانے تو آپ کی یہ حرکت یقیناً ناجائز ہوگی، اور اگر بجائے کھچڑی کے کوئی اور چیز از قسم روٹی ساگ بھاجی وغیرہ پیش خدمت کی گئی تو اس میں بھی آپ کو کسی چیز پر اظہار ناپسندیدگی کا حق نہیں ہے۔

(بقیہ صفحہ ۹ کالم ۳)

صوبہ یو۔پی کا مسودہ قانونِ آراضیات

یو۔پی کی کانگریسی وزارت عنانِ حکومت ہاتھ میں لیتے ہی صوبہ کی سب سے زیادہ تباہ و برباد آبادی کی فلاح و ترقی کی تدابیر میں مشغول تھی۔ چنانچہ چھ سات ماہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد اپنے محدود اختیارات کے ماتحت قانونِ آراضیات میں جو کچھ ترمیم و تبدیلی مجلس قانون ساز میں پیش ہو کر مجلس منتخبہ کے سپرد کی گئی ہے اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

چونکہ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ آگرہ و اودھ کے کاشتکاری کے قانون اور اس سے متعلق دوسری باتوں کو اکٹھا اور ترمیم کیا جائے اس لئے نیچے لکھا ہوا قانون بنایا جاتا ہے۔

باب (۱)

تعریف وغیرہ

۱۔(۱) یہ ایکٹ ایکٹ قبضہ آراضی صوبہ متحدہ ۱۹۳۸ء کہلائیگا۔

کب سے جاری ہوگا

(۲) یہ ایکٹ سوائے ان رقبوں کے جو فہرست نمبر ۱ میں درج ہیں پورے صوبہ متحدہ میں جاری ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ صاحب گورنر بہادر گزٹ میں اشتہار دیکر کل ایکٹ یا اُس کا کوئی حصہ ان سب رقبوں میں یا اس کے کسی حصہ میں جو اس طرح چھوڑ دئے گئے جاری کر سکتے ہیں۔

یہ بھی شرط ہے کہ اس ایکٹ کا کوئی حکم جو پرگنہ کسوار راجہ ایکٹ ۱۹۱۵ء کے خلاف ہے۔ پرگنہ کسوار راجہ ضلع بنارس میں نہیں جاری کیا جائیگا

(۳) یہ ایکٹ اس تاریخ سے جاری ہوگا۔ جو صاحب گورنر بہادر اس بارے میں گزٹ میں اشتہار دیکر مقرر کریں۔

منسوخی

۲۔(۱) ایکٹ قبضہ آراضی آگرہ ۱۹۲۶ء اس ایکٹ سے منسوخ کیا جاتا ہے۔

(۲) ایکٹ لگان اودھ ۱۸۸۶ء اس ایکٹ سے منسوخ کیا جاتا ہے۔

(۳) جب یہ ایکٹ یا ان کا کوئی حصہ ایسے رقبوں میں سے کسی ایک رقبہ میں جاری کیا جائے گا جو پہلی فہرست میں چھوڑ دئے گئے ہیں تب اس ایکٹ یا قانون کا جو ان رقبوں میں جاری ہو اتنا حصہ اس ایکٹ سے منسوخ ہو جائے گا جو اس ایکٹ کے یا اس کے اس حصے کے جو جاری کیا جائے (جیسی کہ صورت ہو) خلاف ہو۔

تعریفیں

۳۔ اس ایکٹ میں سوائے اس کے کہ مضمون یا عبارت میں کوئی بات اس کے خلاف ہو۔

(۱) کل ایسے لفظوں یا عبارتوں سے جن کے استعمال سے آراضی میں حق یا استحقاق یا واسطہ رکھنے والا شخص ظاہر کیا گیا ہو چاہے وہ مالک کی حیثیت کا ہو یا دوسرے قسم کا ہو یہ سمجھا جائے گا کہ اُن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ایسے شخص کے حق یا استحقاق یا واسطے کے رکھنے والے تھے اور جو اس کے جانشین ہوں گے۔

(۲) "فصلی سال" سے مراد اس سال سے ہے جو کہ یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۰ رجون کو ختم ہو۔

(۳) "بورڈ" "کمشنر" "کلکٹر" "عدالت مال" "افسر مال" "مہتمم بندوبست" "اسسٹنٹ مہتمم بندوبست" "اسسٹنٹ کلکٹر" "تحصیلدار" "محال" "نمبردار" اور "نابالغ" سے بالترتیب وہی مراد ہے جو ایکٹ مالگذاری آراضی ۱۹۰۱ء میں دیا ہے اور "کلکٹر" میں "ڈپٹی کمشنر" شامل ہے۔

(۴) "ڈگری" سے مراد کسی ایسے حکم سے ہے جو جہاں تک عدالت مال کا تعلق ہے کسی مقدمہ کا قطعی فیصلہ کرتا ہے۔

(۵) "باغ کی آراضی" کسی محال کی اس آراضی کے خاص ٹکڑے کو کہتے ہیں جس پر درخت اتنی تعداد میں لگے ہوں کہ جب وہ پورے پورے تیار ہو جائیں تو ان کی وجہ سے اس آراضی یا اس کے بڑے حصہ کا استعمال دوسرے کام کے لئے خاص طور سے نہ ہو سکے اور ایسی آراضی پر لگے ہوئے درختوں کو باغ کہتے ہیں۔

(۶) "جوت" سے ایسی آراضی کے ٹکڑے یا ٹکڑوں سے مراد ہے جو ایک ہی قسم کے قبضہ یا ایک ہی پٹہ یا اقرارنامہ یا عطیہ سے لی گئی ہے۔ اور اس میں ٹھیکیدار کا حق بھی شامل ہے۔

(۷) "آراضی کی حیثیت کی ترقی" سے مراد جب وہ آسامی کی جوت کے سلسلہ میں ہو۔

(۱) رہنے کا گھر جس کو آسامی آراضی پر اپنے رہنے کے لئے بنا دے۔

(۲) آراضی پر لگائے ہوئے درخت مگر شرط یہ ہے کہ قلمی آم۔ امرود۔ ناسپاتی۔ لیچی اور اس قسم کے دوسرے درختوں کے علاوہ جو درخت لگائے جائیں وہ آراضی کے رقبہ کے ۱/۲ حصہ سے زیادہ رقبہ پر نہ ہوں۔

(۳) کوئی کام جس سے آراضی کے لگان کی مالیت میں خاص زیادتی ہو جائے اور جو جوت کے لئے مناسب اور اس غرض کے موافق ہو جس کے لئے آراضی اٹھائی گئی ہو اور جو اگر اسی جوت پر نہ کیا گیا ہو یا کئے جانے کے بعد ایسا بنا دیا گیا ہو کہ اس سے جوت کو سیدھے سیدھے فائدہ پہونچے اور اس میں اوپر لکھی ہوئی شرطوں کے ساتھ مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں۔

(الف) تالابوں۔ کنوئیں۔ پانی کی نالیوں اور دوسرے کاموں کا جو کھیتی کے لئے پانی اکٹھا کرنے پہونچانے یا بانٹنے کے لئے ہو بنانا۔

(ب) ایسے کاموں کا بنانا جو آراضی سے پانی کے نکاس کے لئے یا آراضی کو پانی کے باڑھ یا کارٹ، سے یا اور طرح کے پانی کے نقصان سے بچانے کے لئے ہو۔

(ج) آراضی کو پھر سے کھیتی کے لائق بنانا۔ صاف کرنا۔ گھیرا بنانا۔ برابر کرنا یا زمین کی سیڑھی تختے نما بنانا۔

(د) ایسے درخت جو اس تحت دفعہ کے فقرہ (۲) کے مطابق "ترقی" میں شامل نہیں ہیں۔

(ہ) کھیتوں پر یا ان کے بالکل نزدیک گاؤں سے علیحدہ عمارتوں کا بنانا ان عمارتوں کے علاوہ جو اس تحتی دفعہ کے فقرہ (۱) کی رو سے ترقی میں شامل ہیں۔

(و) تالاب کا بنانا یا کھیتی کے لئے پانی جمع کرنے کے واسطے دوسری چیزوں کا بنانا۔

(ز) اور اوپر لکھے ہوئے کاموں کو پھر سے درست کرنا یا ان میں ایسی تبدیلی کرنا یا بڑھانا جو محض مرمت کی قسم کے نہ ہوں مگر شرط یہ ہے۔

(۱) ایسے کاموں کی صورت میں جن کا ذکر تحتی فقرہ (و) سے (ز) تک کیا گیا ہے۔ مالک ادنیٰ کی جیسی کہ صورت ہو ان کی تعمیر کے لئے تحریری رضامندی لی گئی ہو۔ یا مقامی رواج کی رو سے ایسی تعمیر جائز ہو۔

(۲) ایسے پانی کی نالیاں پشتے۔ عمارتیں۔ گھیرے کچے کنوئیں یا دوسرے کام جو اسامی معمولی طور سے کاشتکاری کے کام کے لئے کیا کرتے ہیں ترقی کے کاموں میں شامل نہیں ہیں۔

(۸) لفظ "آراضی" سے مراد وہ آراضی ہے جو کاشتکاری کے کاموں کے واسطے یا باغ کی آراضی کی طرح یا چرائی کے لئے اٹھائی جائے یا قبضہ میں رکھی جائے اس میں وہ آراضی شامل ہے جو پانی کے نیچے ہو اور سنگھاڑا یا ایسی ہی کوئی دوسری جنس کے پیدا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہو۔

لیکن اس میں وہ آراضی اس وقت تک نہیں شامل ہے جن پر ترقی سمجھی جانے والی عمارتوں کے علاوہ دوسرے قسم کے عمارت ہو کارخانہ یا اُنکے تعلق کی کوئی چیز موجود ہو۔

(۹) "زمیندار" سے مراد وہ شخص ہے جس کا لگان واجب الادا ہو یا اگر کوئی معاہدہ صراحتاً یا یقیناً ہو تو واجب الادا ہوتا۔

تشریح۔ جہاں زمیندار کا لفظ مالک ادنیٰ یا ٹھیکیدار کے سلسلہ میں استعمال کیا جائے وہاں اس کے معنی وہ شخص ہے جس کو مالک ادنیٰ یا ٹھیکیدار کا لگان واجب الادا ہو۔

(۱۰) مالک سے مراد وہ شخص ہے جو کسی محال یا اس کے حصے یا اس میں کسی خاص نمبر کا مالک ہو اس میں مالک ادنیٰ شامل نہیں ہے لیکن اس میں وہ شخص شامل ہے جس کے ایکٹ مالگذاری صوبہ متحدہ ۱۹۰۱ء کی دفعہ ۷، یا اودھ کے ایکٹ ذیلی بندوبست ۱۸۸۶ء کے مطابق ذیلی بندوبست کیا گیا ہو۔

(۱۱) لفظ "پٹہ" میں قبولیت بھی شامل ہے۔

(۱۲) جب لگان کے سلسلہ میں استعمال ہو تو لفظ "ادا" میں اور ان لفظوں میں جو اس سے بنتے ہوں اور ویسے دوسرے لفظوں میں "حوالہ" اور وہ لفظ جو اس سے بنتے ہیں اور ویسے ہی دوسرے لفظ شامل ہے۔

(۱۳) "رجسٹری شدہ" سے مراد دستاویزات کی رجسٹری کے لئے مروجہ قانون کی رو سے رجسٹری کئے ہوئے ہے اور اس میں دفعہ ۵ کے احکام کی رو سے "تصدیق" شامل ہے۔

(۱۴) لگان سے مراد وہ چیز ہے جو کسی آسامی یا ادنیٰ کو اس آراضی کی بابت جو اس کے قبضے میں ہے نقد یا جنس کی شکل میں دینا یا حوالے کرنا پڑے اور اس میں سائر بھی شامل ہے جس کی تعریف نیچے دی ہوئی ہے۔

جہاں لفظ لگان ٹھیکیدار کے سلسلے مین استعمال ہو تو اس سے وہ رقم مراد ہے جو ٹھیکیدار سے ٹھیکہ کی شرطوں کے بموجب ٹھیکہ دینے والے کو واجب الادا ہو۔

لکڑی کا کوئی حصہ یا اس کی قیمت جو اس جگہ کے رواج کے بموجب یا غدار کے درختوں کے بیچنے پر اپنے زمیندار کو دینے یا حوالہ کرنے کا ذمہ دار ہو وہ لگان ہے۔

(۱۵) "مالگذاری" آراضی کی مالگذاری سے ہے اور اس میں وہ مالگذاری بھی شامل ہے جس کی تشخیص اس مقامی ابواب میں لگانے کی غرض سے کی گئی ہو۔ جو صوبہ متحدہ مقامی ابواب کے ایکٹ ۱۹۱۴ء کی رو سے واجب الادا ہو۔

(۱۶) "سائر" میں وہ چیز شامل ہے جو ایک ٹھیکیدار یا لیسنسدار کو جنس کے جمع کرنے کے حقوق۔ تالاب جو کھیتی کے لئے استعمال نہ کئے جاتے ہوں۔ آبپاشی کے لئے قدرتی یا بناوٹی ذریعہ سے پانی کو لینے یا ایسے ہی کاموں کے بدلے زمیندار کو دینا یا حوالے کرنا پڑے۔

(۱۷) "شکمی آسامی" سے مراد وہ اسامی ہے جس کو آراضی کا قبضہ اس آراضی کے اسامی سے ملا ہو۔ جو اس آراضی آسامی حقدار قبضہ مستقل یا معافی دار نہ ہو۔

(۱۸) "آسامی" سے وہ شخص مراد ہے جس سے زمیندار کو لگان واجب الادا ہو یا جس سے اگر کوئی معاہدہ صرحتاً یا معناً نہ ہو تو لگان واجب الادا ہوتا اور لفظ آسامی میں باغدار شامل ہے مگر ملکیت کے حقوق کا مرتہن معافیدار یا ٹھیکیدار سوائے اس صورت کے جبکہ اس کے خلاف اس ایکٹ میں صاف صاف حکم ہو شامل نہیں ہیں۔

(۱۹) ٹھیکیدار سے مراد مستاجر سے یا کسی دوسرے پٹہ دار حقوق ملکیت آراضی اور خاصکر پٹہ دار حق وصولی لگان و منافع سے ہے لیکن اس میں مالک ادنیٰ شامل نہیں ہے۔

(۲۰) "مالک ادنیٰ" سے مراد اودھ میں ایسا شخص ہے جو حق قابل وراثت اور قابل انتقال آراضی میں رکھتا ہو اور جو اس آراضی کی بابت لگان ادا کرنے کا ذمہ دار ہو یا اگر کوئی عدالتی فیصلہ یا معاہدہ نہ ہو تو ذمہ دار ہوتا۔

اقرارناموں کے ذریعہ سے بیدخلی پر پابندیاں

۴۔(۱) ہر ایک اقرارنامہ جو اس ایکٹ کے نفاذ کے پہلے یا اس کے آغاز کے بعد کیا گیا ہو اور جس کا یہ منشا رہو یا یہ اثر ہو کہ وہ اسامی کے ایسے حق کو جو اس کو اس ایکٹ کے بموجب دیا گیا ہو یا قایم رکھا گیا ہو جاری کرلئے یا کام میں لانے کے لئے روکے تو وہ اس حد تک ناکارہ ہے۔

(۲) خاصکر اور بغیر تحتی دفعہ ایک کے حکموں کا کل کاموں پر لگائے جانے اثر کو کم کئے ہوئے ہر ایک اقرارنامہ زمیندار اور آسامی کے درمیان بیکار ہے۔ اگر اور جہاں تک اس کا منشا ہو کہ

(الف) اسامی کو آراضی میں اس ایکٹ کے مطابق موروثی حق حاصل کرنے سے روکے۔

(ب) اسامی کے اس حق کو دور یا کم کرے کہ اس ایکٹ کے حکموں کے مطابق آراضی حیثیت میں ترقیاں کرے اور ان کی بابت معاوضہ کا دعویٰ کرے۔

(ج) زمیندار کو اس بات کا حق دے کہ وہ آسامی کو اس ایکٹ کے حکموں کی پابندی کے سوائے اور طور پر بیدخل کرے یا اس کے لگان میں اضافہ کرے۔

(د) اسامی کے اس حق کو لے لے کہ وہ اس ایکٹ کے حکموں کے مطابق کاشکست شکمی پر اٹھاوے۔

(ہ) زمیندار کو یہ اختیار دے کہ اس ایکٹ کے حکموں کے مطابق کے سوائے اور طرح خود اخیری قرقی کرے۔

(ز) جو بقایا لگان کو قرضہ کی رقم میں تبدیل کرے جس کے لئے کوئی نالش یا درخواست یا کارروائی اس ایکٹ کی رو سے نہ ہو سکے۔

بنگال کیبنٹ کا فیصلہ

کلکتہ۔ ۱۰ر مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو سیاسی حلقوں میں تحقیقات کرنے سے پتہ چلا ہے کہ بنگال کے سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق مہاتما گاندھی اور سر ناظم الدین ہوم منسٹر حکومت بنگال کے درمیان جن تجاویز پر غور کیا گیا تھا ان پر آج بنگال کیبنٹ کے اجلاس میں بحث ہوگی اور آئندہ طریق کار کے متعلق ایک واضع پروگرام مرتب کرلیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت عنقریب ہی ایک کمیونک شایع کرے گی جس میں ایک کمیٹی کے تقرر کا اعلان کرے گی۔ اس کمیٹی کو سیاسی قیدیوں کے ریکارڈ کی جانچ کرتے اور ان قیدیوں کی تعداد سے حکومت کو مطلع کرنے کی سفارش کی جائیگی جن کو ان کی سزا کی میعاد پوری ہونے سے قبل رہا کیا جا سکتا ہے۔

مدح صحابہ ایجی ٹیشن

لکھنؤ ۱۰ر مئی۔ آج مدح صحابہ پر پابندی کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مزید سنی گرفتار کرلئے گئے اس سلسلہ میں اب تک ۲۳۔ افراد گرفتار ہو چکی ہیں۔

ہوائی جہازوں کی تباہی کا دن

لندن۔ ۱۰ر مئی۔ ہوائی جہازوں کے لئے آج تباہی کا دن تھا۔ ۱۳۔ اشخاص ہلاک ہوئے اور ۵ ہوائی جہاز تباہ ہو گئے۔ برطانیہ میں دو بمباز ہوائی جہاز اور دو اور ہوائی جہاز ٹوٹ گئے جن میں ۸۔ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

ایک فرانسیسی ہوائی جہاز ٹوٹنے سے ۵ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

سی۔پی کی وزارت میں پھوٹ پڑ گئی

جبلپور ۱۰ر مئی یہ افواہ بہت گرم ہے کہ سی۔پی میں وزیر اعظم ڈاکٹر کھرے اور ان کی کیبنٹ کے وزیروں کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے کیبنٹ کے تین وزیر پنڈت ردی شنکر پنڈت دوارکا پرشاد مصرا اور مسٹر ڈی این مہتہ نے استعفےٰ دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ جب یہ تینوں وزیر مہاکوشل کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں شریک ہونے کے لئے جبلپور آئے تو ان سے نمائندہ اخبار نے انٹرویو کیا۔ انھوں نے اس خبر کی تردید یا تصدیق کرنے سے انکار کردیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وزرا بمبئی جاکر اپنا معاملہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے روبرو پیش کریں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

الہ آباد ۱۰ر مئی پنڈت جواہر لال نہرو آج شام کو کانگریس ورکنگ کمیٹی اور دیگر کمیٹیوں اور کانفرنس کے



تحریک بڑھتی جارہی ہے

آج میں گھر اس کا انتظار کررہا تھا۔ ایک نوجوان مجھے دعوت دیکر ماڈل ٹی ہاؤس لے گئے اور ایک پیالی چائے پیش کی جسے میں نے خلاف مرضی قبول کرلیا۔ لیکن جب میں نے چائے چکھی تو اسے ایسا لذیذ پایا کہ اسی وقت میرے دل سے چائے کی نفرت دور ہوگئی اب میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ آئندہ ہمیشہ چائے پیا کرونگا۔ میں ماڈل ٹی ہاؤس کا شکرگذار ہوں۔

مذکورہ بالا بیان امنلپیٹ ریلوے اسٹیشن (جنوبی ہند) کے اسٹیشن ماسٹر کا ہے جو چند روز ہوئے تنجور میں ٹی مارکیٹ اکسپانشن بورڈ کے قایم کردہ ماڈل ٹی ہاؤس کے سامنے سے گذر رہے تھے اور چائے کے پروپگنڈا کرنے والی جماعت کے ایک رکن نے انھیں دعوت دی تھی۔ یہ تعریف سچ پوچھو تو صحیح ہے کیونکہ ایک ایسے شخص کی زبان سے نکلی ہے جس نے مطلق چائے نہیں پی تھی اور صرف پہلی مرتبہ چائے کا ذائقہ چکھا تھا۔ چند دنوں کے بعد اس ضلع کے ایک مشہور ڈاکٹر کو بھی اسی طرح دعوت دیکر ٹی اسپتال میں ایک پیالی چائے کی پلائی گئی اور ان کی رائے ذیل میں درج ہے۔

میونسپلٹی کا ہیلت آفیسر ہونے کی حیثیت سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ چائے نہایت ہی حفظان صحت کے اصولوں کو پیش نظر رکھکر تیار کی گئی ہے۔ میں نے چائے کی پیالی پی اور اسے بہت عمدہ پایا۔ میرے خیال میں اسی طرح کے ماڈل چائے خانہ تامل ناڈر کے باشندوں کو چائے کا عادی بنادینگے میری خواہش ہے کہ تامل ناڈر کے تمام بڑے شہروں میں ماڈل چائے خانہ قایم ہو جائیں۔

انڈین ٹی مارکیٹ اکسپانشن بورڈ کی ہدایت کے مطابق چائے کے پروپگنڈا کے سلسلہ میں سنہ ۱۹۳۶-۳۷ء میں ستر سے زیادہ ماڈل چائے خانہ مختلف مقامات پر قایم کئے گئے اور ہر ایک چائے خانہ ایسے موقع پر ہے جہاں آمد و رفت کی کثرت ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ آتے جاتے ہیں اور چائے پیتے ہیں اور ان میں سے بہتیرے ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے کبھی بھی چائے نہیں پی۔ ایک راہ گیر کو اپنی سفر کی تکان دور کرنے کے لئے اس طرح کے چائے خانے میں منزل کرنے کا موقع ملتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ عمدہ چائے جو اوسے ہر وقت تیار مل سکتی ہے پی کر تروتازہ ہوسکتا ہے۔ جہاں کہیں بھی اس طرح کے چائے خانے ہیں وہاں کے رہنے والے لوگ انھیں لوازمات زندگی خیال کرنے لگ گئے ہیں اور ہندوستان کے دہقان جو ہمیشہ کہیں نہ کہیں آتے جاتے رہتے ہیں ان کے لئے اس طرح کے چائے خانے باقاعدہ ناشتہ کرنے کی جگہ بن گئی ہے۔ کیونکہ وہاں پر اسکے قبل یہ نہ تھے۔

یہ کسقدر باعث مسرت ہے کہ یہ تحریک کامیاب ہوتی جارہی ہے۔ اس کا منشاء ہے کہ ہندوستان بھر میں اس طرح کے صاف ستھرے چائے خانے تیار کئے جائیں جیسا کہ تمام بڑے بڑے ریلوے اسٹیشنوں پر ہے۔

اس کوشش کو کامیاب بنانے لئے برسوں کی ضرورت ہے لیکن یہ انھیں ملک کے لوگوں اور چائے کی قومی صنعت کے اعتبار سے امید فزا ہے۔

یہ بورڈ اب تک زندگی کی ایک بہترین چیز کا مزا اٹھا سکتا ہے۔

اور وہ چائے کی ایک پیالی ہے۔

اٹلی اور جرمنی کے درمیان اتحاد

روم ۸ رمئی پلازو ونزپاے ستاہی۔ ہال میں ایک سو مہمانوں کو عظیم الشان دعوت دی گئی جبکہ گذشتہ ہفتہ کی گفت وشنید انتہا کو پہونچ گئی دعوت ختم ہونے پر دو ڈکٹیٹروں نے مختصراً تقریر کی۔ ان کی تقریروں کو ۱۲ ملکوں میں براڈکاسٹ کیا گیا۔

سائنور مسولینی نے اپنی تقریر میں ہر ہٹلر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "آپ کے دورہ نے اٹلی اور جرمنی کے درمیان دوستی پر تصدیق کی مہر ثبت کردی ہے۔ ہم ہمیشہ اس بات کو تسلیم کرتے رہتے ہیں کہ ہمارے تعاون اور ایک دوسرے کی امداد کے اغراض و مقاصد سے جرمنی اور اٹلی کا اتحاد قابل تعلیم بن گیا ہے ہر ہٹلر نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ "روم میں جو کہ نوجوان سسٹ اٹلی کا دل ہے آکر مجھے خوشی حاصل ہوئی اٹلی اور نیشنل سوشلسٹ جرمنی دو طاقتور حکومتیں وجود میں آئی ہیں جن کا ایک ہی مفاد ہے۔ اور وہ یہ کہ اپنے اہم حقوق حاصل کریں۔ اور اس کے لئے دنیا کا مقابلہ کریں جو کہ ان کو نہیں سمجھتی۔ گذشتہ دو ہزار سال کی تاریخ کے دوران میں اٹلی اور جرمنی کے درمیان متعدد بار لڑائی جھگڑا ہوا ہے مگر اب بالکل خوشگوار تعلقات ہیں ہر ہٹلر نے مزید فرمایا کہ میرا یہ اٹل وشواش ہے کہ وہ سرحد الپس ہے کو کبھی نہیں چھوا جائیگا۔ جرمنی اٹلی کی ضرورت کے وقت امداد کریگا جس طرح اٹلی نے جرمنی کی امداد کی ہے۔ دونوں ڈکٹیٹروں کی تقریریں غیر متوقع طور پر مختصر تھیں۔

کانگریس اور مسلم لیگ کے اتحاد کی حمایت

سر رضا علی کا بیان

مراد آباد ۸ رمئی سر رضا علی نے مندرجہ ذیل بیان ایسوشی ایٹڈ پریس کو دیا ہے جس میں آپ نے آزادی کی جدوجہد میں مصائب آلام برداشت کرنے پر کانگریس کو مبارکباد دی ہے آپ فرماتے ہیں لیکن مجھے کوئی شبہ نہیں ہے کہ بغیر کسی دوسری پارٹی کی امداد کے کانگریس تن تنہا ہندوستان کی آزادی حاصل نہیں کرسکیگی۔ مسلم لیگ کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ انتخابات میں کامیابی ہوجانے سے مسلم لیگ کی طرف سے کانگریس کا رویہ حقارت آمیز ہوگیا ہے۔ باوجود اس کے ہر دو پارٹیوں کے اغراض و مقاصد کے اعتبار سے باعزت سمجھوتے کے راستے میں زیادہ دشواری نظر نہیں آتی۔ ہندوستان کی ترقی کو نقصان ان پارٹیوں سے پہنچیگا۔ جو مذہبی بنا پر قایم کی گئی ہوں۔

کانگریس اور ہندو مہاسبھا کا جو کہ ایک ہی مذہبی فرقہ کے دو بازوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ سیاسی اختلاف کافی خراب ہے۔ لیکن ہندوؤں کی اکثریت جس کی جماعت کانگریس ہے اور مسلمانوں جس کی لیگ نمائندگی کررہی ہے کے درمیان پھوٹ حد سے زیادہ خطرناک امکانات سے پر ہے ہندوں اور مسلمانوں کے درمیان حال ہی میں جو فسادات ہوئے ہیں۔ ہر شخص اس کی مذمت کرتا ہے لیکن ہم بھول گئے ہیں کہ محرم اور ہولی ہی فسادات کی وجہ نہ تھے۔ بلکہ یہ صرف ہر دو فرقوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف موجود عدم اعتماد اور نفرت و حقارت کے بھڑکے ہوئے جذبات کو ٹھنڈا کرنیکا موقع ہوتا ہے۔ فسادات فرقہ دارانہ کشیدگی کا بلا واسطہ نتیجہ ہیں۔ جو شخص اصل جڑ بنیاد اور شاخ کو کاٹے بغیر اس اثر کو روکنے میں وشواس رکھتے ہیں۔ ضروری مہت سادہ دل اور بھولے بھالے ہوں گے۔

گاندھی جناح بات چیت ظاہر کرتی ہے کہ وقت کے آثار کیا ہیں۔ ہر قوم پرست ہندوستانی کی یہ دلی خواہش ہے کہ گفت وشنید ہر دو فرقوں کے مابین سمجھوتہ کا راستہ پاٹ دے گی۔ پرانے واقعات کی ایک تلخ یاد ابھی تک میرے دل میں باقی ہے۔ اگر یہ بات چیت لاحاصل رہی تو مجھے ڈر ہے کہ صورت حالات میں نمایاں ابتری پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ گفت وشنید نہ ہونے سے بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگی۔

لہذا ہم سب کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم گفت وشنید کو بغیر کسی نتیجہ تک پہونچے ختم نہ ہونے دیں۔ مسٹر ڈی ویلرا نے انگلینڈ سے اپنے اختلافات ختم کرلئے ہیں۔ جنرل ہرٹزوگ اور جنرل سمٹس اب دو مخالف سیاسی پارٹیوں کے لیڈر نہیں رہے۔ تو پھر ایسی کونسی بات ہے جو کانگریس اور لیگ کو ایک دوسرے کے قریب لانے سے روکتی ہے؟ اس کے متعلق بھی فرض کیا جاسکتا ہے کہ یہ وقار کی بااعتمادی اور غلط خیالی ہے۔

ہندوستان کی کن چیزوں سے کاغذ تیار ہوسکتا ہے

شملہ۔ ۱۵ رمئی ہندوستان کس حدتک کاغذ کی صنعت کے لئے خام اشیا مہیا کرسکتا ہے؟

اس سوال کا جواب کسی حدتک انڈین میوزیم کے حرفتی شعبہ میں ملتا ہے جو بوٹنیکل سروے آف انڈیا سے متعلق ہے اور جہاں کاغذ کی صنعت سے متعلق مختلف اشیا نمائش کے لئے رکھی ہیں افسوس ہے کہ اس شعبہ پر اب تک خاطرخواہ توجہ مبذول نہیں ہوتی ہے۔

اس شعبہ میں صرف ہاتھ اور ملوں کے ذریعہ بنائے ہوئے کاغذات کے نمونے رکھے گئے ہیں بلکہ وہ خام اشیا بھی موجود ہیں جن سے کاغذ تیار ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ خام اشیا سے کاغذ کس طرح تیار کیا جاتا ہے ناواقف لوگوں کو سمجھانے کے لئے تشریحی نوٹ بھی موجود ہے۔

کاغذ بنانے کے لئے جو خام اشیا پودوں کی پیداوار سے دستیاب ہوتی ہیں وہ یہ ہیں پھٹے پرانے کپڑے، گھاس، لکڑی یا لکڑی کا گودا۔ تھیلے، پرانی رسیاں، جوٹ، سن، پتیاں اور چھالیں، ردی کاغذ مختلف گھاس پھونس اور پرانی بوریاں وغیرہ۔

دراصل کاغذ بنانے کے لئے کام میں ہر ردی سے ردی اور سڑی گلی چیز استعمال ہوسکتی ہے روئی، ریشم اور سن کے کپڑے یکساں طور پر کارآمد ہوتے ہیں۔

پہلے تین قسم کے کپڑے عمدہ قسم کے کاغذ اور آخری قسم بلاٹنگ پیپر (سوختہ) کی تیاری میں کام آتی ہے۔

مشترکہ انتخاب کو ختم کرنیکی تجویز

کلکتہ۔ ۷ رمئی۔ اخبار "ہندوستان اسٹینڈرڈ" کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال کلکتہ کارپوریشن کے آئندہ انتخاب کو جو کہ آئندہ سال ہوتا ہے ایک سال کے لئے ملتوی کرنیکا ارادہ رکھتی ہے۔ معاصر موصوف کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مشترکہ انتخاب کے سسٹم کو ختم کرنے اور حق رائے دہی میں توسیع کرنیکی غرض سے حکومت جلد ہی کلکتہ میونسپل ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے ایک بل بنائیگی اگر بل پیش ہوگیا تو سنہ ۱۹۴۰ء میں اس پر عملدرآمد شروع ہوجائیگا اسی لئے عام انتخاب کو جو کہ سنہ ۱۹۳۵ء میں ہوتا ہے۔ ملتوی کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

دنیا کا سب سے چھوٹا لڑکا

کیٹرنگ (بذریعہ ڈاک) خیال کیا جاتا ہے کہ جیرالڈ سمسے۔ جس کا حال میں ہی نام رکھا گیا ہے۔ دنیا کا سب سے چھوٹا لڑکا ہے اس کی پیدائش کو ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے تھے۔ اس کا وزن صرف ۲۵ تولہ ہے اسے ایک تامبلوٹ میں رکھا جاسکتا ہے

شہید گنج ایجی ٹیشن

لاہور ۸ رمئی اگرچہ اتحاد ملت کی انگیزیکٹو کمیٹی نے اپنی ۲ رمئی کی میٹنگ میں جسکی صدارت مولانا ظفر علیخاں نے فرمائی تھی۔ شہید گنج ایجی ٹیشن کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن ابھی تک ایک بھی جتھا گرفتاری کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے۔ دو روز گذرے ایک نیلی پوش نے شہید گنج کے دروازے کے سامنے اذان دینے کی کوشش کی تھی اسے فوراً ہی گرفتار کرلیا گیا۔ اسے سزا بھی ہوچکی ہے۔

کل شام کو ایک اور بھی نیلی پوش نے شہید گنج کے سامنے اذان دینے کی کوشش کی اسے بھی گرفتار کرلیا گیا۔ اور ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کردیا گیا۔ اس سے چھ ماہ تک نیک چلن رہنے کے لئے ضمانت طلب کی گئی۔ جب اسنے ضمانت داخل کرنے سے انکار کیا تو اسے چھ ماہ کے لئے جیل بھیجدیا گیا۔

یوپی ویدیہ کانفرنس

جھانسی۔ بذریعہ ڈاک۔ یو۔پی ویدیہ کانفرنس کا سالانہ جلسہ جھانسی میں ۱۶ ر سے ۱۸ رمئی تک زیر صدارت پروفیسر راجیشور دت شاشتری منعقد ہوگا اور اس سلسلہ میں ایک نمائش بھی ہوگی۔

راؤ راجہ کا دماغ خراب ہوگیا

جے پور ۸ مئی۔ مہاراجہ جے پور اِن کونسل نے سیکر کے راجہ کلیان سنگھ کو دماغی کمزوری کے باعث ٹھکانہ کا انتظام کرنے کے نااہل قرار دیدیا ہے۔ اور احکام جاری کردیئے ہیں کہ ٹھکانہ سیکر کا انتظام کورٹ آف وارڈ کے ماتحت رہے گا۔ سیکر میں احکام خاموشی کے ساتھ سُنے گئے اور وہاں صورت حالات بہتر ہو رہی ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ راؤ راجہ سے گذشتہ سال اُن کے اختیارات چھین لئے گئے تھے اور حال ہی میں جب انہوں نے مہاراجہ جے پور کے حکم کی خلاف ورزی کی تو نازک صورت حالات پیدا ہوگئی تھی۔

مہاراجہ جے پور انگلینڈ کو روانہ ہوگئے ہیں۔ اور وہاں تین ماہ تک قیام کریں گے۔

میں کانگریس میں کیوں شامل نہیں ہوتا

مسٹر ساورکر کا بیان

لاہور ۹ مئی: "میں کانگریس میں شریک ہوجاتا اگر اس میں ہندوؤں پر سنگٹھن کرنے کی پابندی نہ ہوتی۔ اس کے سوائے ہندو مہاسبھا اور کانگریس کے درمیان کوئی خاص اختلاف نہیں ہے۔ کانگریس کی ۹۰ فیصدی باتوں سے مجھے اتفاق ہے اور دس فیصدی سے نہیں ہے" یہ ہے وہ رائے جو ڈاکٹر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا نے جرنلسٹوں کے ساتھ دوران گفتگو میں ظاہر کی۔ مسٹر ساورکر نے مزید فرمایا کہ جب سے کانگریس کی باگ ڈور پنڈت جواہر لال نہرو کے ہاتھ میں آئی ہے۔ کانگریس کا کریڈ بدل گیا ہے کانگریس کے آئین میں ترمیم کردی گئی ہے جس کے مطابق وہ شخص جس کا کسی فرقہ وارانہ جماعت سے تعلق ہے کانگریس کا ممبر نہیں ہوسکتا میرے کانگریس میں شامل ہونے میں یہ ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ہندو سنگٹھن کی مکمل آزادی ہونا چاہیئے۔ میں نے اس مسئلہ پر صدر کانگریس شری یت سبھاش چندر بوس سے بھی تبادلہ خیالات کیا ہے۔ اور ذاتی طور پر وہ میرے نظریہ سے متفق ہیں امپیریلزم کے خلاف جنگ میں ہم کانگریس کے شانہ بشانہ لڑیں گے ہندو مہاسبھا ایک فرقہ وارانہ جماعت نہیں ہے۔ بلکہ قوم پرست جماعت ہے

مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان گفت و شنید کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ساورکر نے کہا کہ کانگریس کو ایک جج کی حیثیت رکھنا چاہیئے تھا اور ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کا کیس سننا چاہیئے تھا۔ اگر کوئی باعزت سمجھوتہ ہوگیا تو ہمیں منظور کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مقامی اُردو اخبار ہندو کے دفتر میں آج صبح جرنلسٹوں سے بات چیت کے دوران میں شری یت ونایک دامودر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا نے فرمایا: "ہندوستان میں کم از کم دو سو سال تک تین پارٹیاں یعنی ہندو مہاسبھا مسلم لیگ اور کانگریس موجود رہیں گی، اتحاد اسوقت ہوگا جب مسلمان چاہینگے۔ جب تک کہ مسلمان اس بات پر اصرار کریں گے کہ تمام ملک پر ان کی ہستی چھائی ہے۔ لہذا اپنا تمدن اور نسلی اتحاد قائم رکھنے کی کوشش ترک نہیں کرسکتے"۔

آپ نے مزید فرمایا "جب تک دونوں ہندو و مسلمان اپنی انفرادیت کے حصہ کی قربانی کرنے پر اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کو نظر انداز کرنے پر رضامند نہ ہوں گے اعلیٰ ہندوستان قوم پرستی ترقی نہیں کرسکتی اور جب تک ہندوستانی قوم پرستی ترقی نہ کرے۔ ہندو و مسلمانوں کو ہندوستان کی آزادی کے لئے جنگ کرنے میں خوش کرنے کے خیال سے کوئی ذلت آمیز قربانی کرنے کو تیار نہیں ہوسکتے۔

"میں وشواس نہیں کرتا کہ اس طرح اتحاد حاصل ہوسکتا ہے۔ میرا وشواس تو یہ ہے کہ حقیقی اتحاد اس وقت حاصل ہوگا جب ہندو مسلمانوں کی خوشامد کرنا ترک کردینگے

حکومت یوپی نے ہزار روپیہ امداد دی

بریلی۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ موضع سانیا تھانہ قلعہ میں آتشزدگی کا جو واقعہ ہوا تھا اس میں مصیبت زدگان کی امداد کرنے کے لئے حکومت یوپی نے چار ہزار روپیہ منظور کیا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس آتشزدگی میں ایک لڑکی جل گئی تھی اور بہت سے لوگ جنہیں زیادہ تر مسلمان تھے محتاج ہوگئے تھے۔ وزیر اعظم نے خود مصیبت زدوں کو اظہار ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے۔

ہز ایکسیلنسی لیڈی لنلتھگو کا پیغام

ہندوستان کے مردوں اور عورتوں کے نام

ہندوستان میں سنہ ۱۹۳۳ء میں کل ۶۵۸،۷۱۱ جانیں موت کی نذر ہوئیں۔ ان میں سے تقریباً پانچ لاکھ اموات دق سے واقع ہوئیں۔

دق کے مریض کی آواز تقریباً ہر ہندوستانی گھر میں سنائی دیتی ہے۔ یہ آواز کمروں میں ہمسایہ مکانوں کے در و دیوار سے یا قریب کی گلی کے سرے سے برابر آرہی ہے۔

دق کا مریض انسان کا بدترین دشمن ہے اس سے آپ کی تندرستی برباد نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ آپ کو اپنے اہل و عیال کی پرورش کے لئے دولت پیدا کرنے کے ناقابل کردیتا ہے۔ اس کا حملہ آپ کے بیوی اور بچوں پر بھی ہوتا ہے۔

ہندوستان میں ہر سال دق کا مرض بڑھ رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سال بہ سال ہندوستان کے شہروں کی وسعت اور کارخانوں کے اضافہ کے ساتھ ساتھ مزدوروں اور کارخانہ میں کام کرنے والے کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے اور آبادی گنجان ہوتی جاتی ہے جو اس مرض کی پرورش کے لئے راس آتی ہے۔ تیز رفتار رفتار ریل گاڑیاں، موٹر کاریں بسوں اور لاریوں کی تعداد میں اضافہ اور نئے اور پہلے سے بہتر راستے اور سڑکیں دیہاتوں کو بھی شہروں سے قریب تر کئے دے رہی ہے۔

واقف کار اصحاب کا خیال ہے کہ ہندوستان میں دق کے پچاس لاکھ مریض ہیں کوئی صوبہ کوئی جماعت اس بلا سے محفوظ نہیں ہے۔

دق کا حملہ زیادہ تر پندرہ اور تیس سال کی درمیانی عمر کے نوجوان پر ہوتا ہے۔ یعنی عمر کا وہ حصہ جو کام کرنے اور کمانے کے لئے بہترین ہے اور اس حصہ عمر میں اندازہ لگا لیا گیا ہے کہ اگر ایک مرد مرتا ہے تو تین عورتیں دق کے اندر مرتی ہیں۔

ہندوستان میں جس کا رقبہ ۱۸۰۸۶۷۹ مربع میل اور جس کی آبادی ۳۷،۰۰۰۰۰ ہے دق کے صرف ۷ہ اسپتال ہیں ان میں سے بیشتر ضروری ساز و سامان سے محروم ہیں اور صرف چند اسپتالوں میں ایسا تربیت یافتہ عملہ ہے جو گھر گھر جاکر لوگوں کو اس مرض سے محفوظ رکھنے کے طریقے بتا سکتا ہے۔

پچاس لاکھ دق کے مریضوں کے لئے خاص خاص اسپتالوں میں صرف ۷،۰۰۳ بستروں کا انتظام ہے اس طرح جو مریض شفا پاکر اپنے گھروں کو واپس آگئے ہیں انہیں دق کے دوبارہ حملہ سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی ہندوستان میں اب تک کوئی انتظام نہیں ہے۔ میں نے یہ اعداد و شمار آپ لوگوں پر خوف و ہراس طاری کرنے کے لئے نہیں پیش کئے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے کہ آپ اندازہ کرسکیں کہ آپ اور آپ کے اہل و عیال کتنے بڑے خطرے میں ہیں، نیز اسلئے کہ اس موذی مرض کے خلاف جد و جہد کرنے میں آپ میری امداد کریں اس طرح کہ:-

اول اپنے مقامی اسپتالوں اور ڈاکٹروں سے دق سے محفوظ رہنے کی تدابیر معلوم کریں

دوئم دق کے مقامی انسدادی کمیٹی کے پاس جو رقم آپ بھیج سکیں روانہ کردیں کیونکہ میں تمام ملک کے باشندوں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ جمع کرانا چاہتی ہوں اگر آپ دولتمند نہیں ہیں تو مقامی کمیٹی کے پاس صرف چند آنے پیسے بھیج دیں۔ یہی بہت ہے۔

آپ کے صوبہ کے جمع شدہ ہر سو آنوں پر ۹۵ آنے آپ ہی کے صوبہ میں دق کے انسدادی تدابیر پر صرف کئے جائیں گے۔ باقی ۵ آنے دہلی بھیج دیئے جائیں گے جن سے لوگوں کو دق کی حفاظتی تدابیر کی تعلیم میں امداد دی جائے گی۔ تاکہ وہ تمام صوبوں کو جنہیں آپ کا صوبہ بھی شامل ہوگا۔ اس مرض کے انسدادی تدابیر اختیار کرنے میں صحیح و مناسب مشورہ دے سکیں۔

یہ ایک ایسا مقصد ہے جس کی کامیابی کے لئے ہم سب لوگوں کو بلاتفریق رنگ و نسل متفقہ طور پر کوشش کرنا چاہیئے۔

لہذا ہم سب کو چاہیئے کہ ہندوستان کو اس موذی مرض سے ہمیشہ کے لئے نجات دلائیں۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کے فیاض اور باہمت لوگ اس نیک کام پر زیادہ سے زیادہ اور اپنے شایان شان مالی امداد دیں گے۔

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ

بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی ہو

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۵۴)

بعدالت منصفی کانپور

مقدمہ نمبر اجراء ۱۶۳ بابت سنہ ۱۹۳۷ء اڈیشنل منصفی

لال من واجودھیا پرشاد و رامچرن پسران دوارکا پرشاد اقوام واگر ساکنان گڈریہ محال کانپور ڈگریدار

بنام صادق علی وغیرہ مدعا علیہ

بنام (۱) صادق علی ولد ناصر علی (۲) سکرو (۳) گردین (۴) مسماۃ کریمن بیوہ منشی احمد (۵) منی لال (۶) سیتارام (۷) چھمن (۸) سودن (۹) مرلی (۱۰) سوبن (۱۱) عبداللہ ساکنان بانسمنڈی کانپور

ہرگاہ آپ نے ایفاء اس ڈگری کا نہیں کیا جو آپ پر بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء مقدمہ نمبر ۲۹۹ سنہ ۱۹۳۶ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ ما عـــہ صادر ہوئی تھی۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ آپ یعنی مدیونان مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہ ہو جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع یا ہبہ کے یا اور طور پر منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں اور تمام اشخاص جائداد مذکور بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں۔

تاریخ پیشی ۱۸ مئی سنہ ۱۹۳۸ء آج بتاریخ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۳۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

آراضی تحت مکان نمبری ۶۹/۹۹ واقعہ بانسمنڈی شہر کانپور

مکان نمبری ۶۹/۹۹ واقعہ بانسمنڈی کانپور ــــہ

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ میجرمنٹ بک دیمایش کی کتاب نمبر ۱ ... اے یہی۔ فارم نمبر ۲۵ میونسپلٹی روڈ انسپکٹر کے پاس سے کسی مقام پر ٹھنڈی سڑک سے کرنیل گنج کے تھانہ ہوکر کرنیل گنج کے مکان نمبر ۱۰۲/۲۰۹ تک اور وہاں سے سیسہ مئو نالا روڈ ہوکر دلیل پوروہ تک کے درمیان کی سڑک پر گر گئی ہے اگر کسی شخص کو سڑک پر ملی ہو تو وہ براہ کرم میونسپل انجینیر صاحب کے پاس بھیجنے کی تکلیف اٹھادیں۔

دستخط ٹی۔ ڈی۔ کوچر

میونسپل انجینیر کانپور،

اطلاع عام

باشندگان شہر کانپور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ یہاں پر آجکل سخت گرمی پڑ رہی ہے ایسی حالت میں لو لگنے کا بہت اندیشہ ہے۔ لہذا ہر میونسپل ہسپتال میں ان مریضوں کے علاج کا جنکو لو لگ گئی ہو انتظام ہے وہ اپنے مریض کو قریب کے ہسپتال میں فوراً لے جاکر علاج کراویں۔ علاوہ ازیں لو سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں پہ عمل کریں۔

۱۔ دھوپ میں باہر جانے سے قبل ٹھنڈا پانی بھر پیٹ پی کر جاویں۔

۲۔ صافہ۔ ٹوپی۔ چھاتہ لگا کر دھوپ میں باہر نکلیں گردن کو سفید کپڑے سے ڈھک لیں تاکہ آفتاب کی شعاعوں کا اثر گردن پر نہ ہو۔

۳۔ برہنہ بدن نہ رہیں بلکہ موٹے سفید سوتی کپڑے پہنیں۔

۴۔ اپنے بچوں کو ٹھنڈی جگہ پر رکھیں اور ٹھنڈے پانی سے نہلایا کریں۔

۵۔ آم کا پنا استعمال کریں لو سے بچنے کے لئے بہت مفید ہے۔

کیپٹن کے۔ ایل۔ کپور

ہیلتھ آفیسر کانپور

افسانہ

کیا پکے گا؟

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

کیونکہ بیوی نے اپنے اختیارات خصوصی کے باوجود آپ کو وزیر اعظم کا درجہ دے کر آپ سے مشورہ کیا اور آپ کے اندر اس معاملہ میں مشورہ اور رائے دینے کی قطعی اہلیت نہ تھی، نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ غلط مشورہ کا نتیجہ غلط اور بیوی کے اختیارات خصوصی پر پروٹسٹ بے سود، جو پکا ہے کھائیے ورنہ تشریف لے جائیے۔

ہمارے نزدیک "کیا پکے گا" کے جواب میں حسب ذیل پرامن طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں جس میں کسی خطرہ کا احتمال نہیں ہے۔

(۱) جو چاہو پکالو ہم راضی برضا ہیں۔

(۲) رائے عامہ دریافت کرلی جائے۔

(۳) پھر وہی کھچڑی پکالی جائے گی۔

"جو چاہو پکالو" کے فوائد سے آپ بخوبی واقف ہو چکے ہوں گے، اس کے اندر امن ہی امن ہے۔

"استصواب رائے عامہ" کا مسئلہ البتہ ذرا توضیح طلب ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شہر میں ڈھنڈورا پیٹا جائے یا اخبارات میں اشتہارات شائع کرکے دریافت کیا جائے کہ ہمارے یہاں آج "کیا پکے گا؟" بلکہ یہ ہے کہ گھر کے ممبران کی کونسل بلاکر اس سوال پر رائیں لی جائیں اور قاعدے کے مطابق مجارٹی کی رائے پر عمل کیا جائے۔

واضح ہو کہ یہاں حق رائے دہندگی بالغان کا اصول ناقابل عمل ہے اس لئے ضرورت اس کی ہے کہ، ۹۰ سال کی نانی سے لیکر پانچ سال کے ننھے میاں اور ننھی بی سب کی رائیں اور سب کی منشا حاصل کرلی جائیں۔

اس موقع پر مختلف رایوں میں تصادم کا اندیشہ ضرور ہے، لیکن صحیح رائے شماری کے بعد صدر کونسل یعنی آپ کی بیوی صاحبہ اور ننھے میاں کی اماں کا کاسٹنگ ووٹ سب فیصلہ کر دے گا اگر اس میں جھگڑا پیدا ہوا تو آپ کی بیوی کو لازمی طور پر اختیارات خصوصی استعمال کرنے پڑیں گے۔

جواب کا تیسرا راستہ وہی حضرت اکبر والا راستہ ہے، یعنے، پھر وہی کھچڑی پکالی جائے گی یہ فرمائش دو حال سے خالی نہیں آپ نے اس معاملہ میں بیوی کو مختار مطلق سمجھتے ہوئے دفع الوقتی کے لئے بطور فرمائشی قہقہہ یہ فرمائش کر دی ہے یا سچ مچ کھچڑی کھانا چاہتے ہیں بہرحال دونوں صورتیں گوارا اور پرامن ہیں۔

اس جواب میں سب سے بڑا فائدہ بھی ہے کہ دو چار مرتبہ کے بعد آپ کو جوابدہی سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی جیسی کہ حضرت اکبر کو مل گئی تھی۔

یہاں پر ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ "کیا پکے گا؟" کا سوال عموماً بیوی کی جانب سے اور صرف میاں سے کیوں کہا جاتا ہے جبکہ گھر میں ایک درجن کے قریب بڑے، چھوٹے، اور منجھلے لوگ اور لوگنیاں موجود ہوتیں ہیں، اگر یہی سوال گھر میں دوسروں سے کیا جائے تو بڑی مسرت اور فراخدلی کے ساتھ اس کا جواب بخوبی مل سکتا ہے اس کے برخلاف آپکی بیوی صاحبہ گھر بھر سے بے نیاز ہو کر روزانہ آپ ہی کے کمرے میں یہ پہیلی بجھانے کے لئے حاضر ہوا کرتی ہیں حالانکہ آپ کو اس سوال سے دلچسپی نہیں ہوتی اور محض بیوی کی خاطر کچھ انٹ شنٹ جواب دے کر آپ اس بھوجنیات کے مسئلہ سے اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ممکن ہے کہ اس کا ایک بڑا سبب یہ ہو کہ آپ کی کمائی کا لحاظ کر کے روٹی اور پیٹ کے معاملہ میں آپ کا خیال سب سے زیادہ ملحوظ رکھا جاتا ہے مگر ہمارے نزدیک توجیہہ کچھ وزن دار نہیں ہے کیونکہ جس زمانہ میں آپ کی کمائی بالکل ہی صفر کے برابر ہو اس وقت بھی آپ کی بیوی صاحبہ پوچھیں گی، تو آپ ہی سے پوچھیں گی کہ۔ "کیا پکے گا؟"

خواہ اس موقع پر آپ جھنجلا کر یہی کیوں نہ کہہ بیٹھیں۔ "کہ مجھی کو پکا لو نا"۔

میسور کے مسئلہ کا باعزت حل

بنگلور۔ ۸ر مئی۔ بنگلور میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار ولبھ بھائی پٹیل نے اعلان کیا کہ حکومت میسور اور میسور کانگریس کے درمیان مندرجہ ذیل شرطوں پر باعزت سمجھوتہ ہوا ہے۔

(۱) انڈین نیشنل کانگریس اور ریاست میسور کے دونوں جھنڈوں کا مساوی احترام کیا جائے اور تقریبات کے وقت دونوں جھنڈے لہرائے جائیں۔

(۲) جھنڈا لہرانے کے مسئلہ پر جو کانگریسی کارکن جیل گئے ہیں وہ چھوڑ دیئے جائیں گے۔

(۳) میسور کی ریاستی حکومت میسور ریاستی کانگریس کو مستند کرے گی۔

(۴) وودرسواتم میں گولی چلنے کا جو سانحہ ہوا ہے اس کی سرکاری کمیٹی کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے گی۔

(۵) میسور ریاستی کانگریس میسور آئینی رفارم کمیٹی سے تعاون کرے گی۔ جب کہ باہمی رضامندی سے اس کمیٹی میں کانگریس کی نمائندگی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

سردار پٹیل نے میسور کانگریس کو مشورہ دیا کہ وہ کانگریس کا نام ترک دے۔ کارکن ڈسپلن پر سختی سے کاربند ہیں اور جھنڈا لہرانے کے مسئلہ کو زیادہ طول نہ دیا جائے۔ اور انڈین نیشنل کانگریس ہندوستانی ریاستوں میں جھنڈے کی جد وجہد کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گی۔

حکومت میسور نے آج شام ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے بند شدہ دیگر اخباروں کو اشاعت کی اجازت دیدی گئی ہے یہ اخبار ایک دو روز میں شایع ہونا شروع ہو جائینگے۔

وودرسواتم کے سانحہ کی تحقیقات کرنے کا کام کانگریس تحقیقاتی کمیٹی نے مکمل کرلیا ہے۔ اور سرکاری تحقیقاتی کمیٹی ۱۲ر مئی سے کام شروع کر دے گی۔

جنرل فرانکو کا مطالبہ

لنڈن۔ ۹ر مئی۔ "غیر مشروط اطاعت ہی سول جنگ کا واحد حل ہے اور جنرل فرانکو اس کے سوائے اور کچھ منظور نہیں کر سکتے" یہ ہے وہ جواب جو حکومت اسپین کو باغیوں کی جانب سے دیا گیا ہے جس نے صلح کی درخواست کی تھی۔

متعدد برطانی جہازوں کی جانب سے ولنشیا کو ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ جس میں برطانی جہازوں پر دیدہ و دانستہ حملوں کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ تار کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایک ایسا علاقہ چھوڑ دیا جائے جو بمباری سے آزاد ہو۔

روس کو جاپان کی دھمکی

لنڈن، رمئی۔ کوانٹنگ سے فوج کا ایک اعلان شائع ہوا ہے جو کہ مظہر ہے کہ منچوکو کے خلاف حملوں یا کسی قسم کی جارحانہ کاروائی کو روکنے کے لئے تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس اعلان کے ساتھ ہی ماسکو کو حال کے سرحد کے واقعات کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی زبردست پروٹسٹ کی چھٹی بھیجی گئی ہے۔

اعلان مذکور مزید مظہر ہے کہ روس جس اعلی پیمانہ پر پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ روس کو منچوکو اور جاپان سے کس قدر دشمنی ہے

روس نے برطانیہ کا پروٹسٹ منسوخ کردیا

ماسکو ۹ر مئی۔ برطانی نسل سے تعلق رکھنے والی کیمونسٹ عورت روز کوہین کو گرفتار کرنے کے خلاف حکومت برطانیہ نے حکومت روس سے جو پروٹسٹ کیا تھا وہ حکومت روس سے اس بنا پر منسوخ کردیا ہے کہ وہ عورت

بحکم جناب مسٹر کشوری لال ارورا صاحب منصف صاحب بہادر اکبر پور مقام کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۲۳ سنہ ۱۹۳۷ء

بعدالت خفیفہ اکبر پور مقام کانپور

پنڈت کشوری لال ولد پنڈت ہردیو داس قوم برہمن پالی لال ساکن موضع زورا پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

بنام

مانکھن ولد کلو قوم اہیر ساکن امبولی کورمیاں پرگنہ دمرو پور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مالیت کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۹ر ماہ مئی سنہ ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ر ماہ مئی سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی اکبر پور مقام کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۔ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۷ | ھابنود شنبہ ۱۲ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | نمبر ۲۱

ادبیات

اسکاؤٹ کا ترانہ

ازجنابہ نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی

روکے نہ رک سکے گا سیل رواں ہمارا — ہمت جواں ہماری، عالم جواں ہمارا
رسم و رہِ محبت، ہے زندگی ہماری — خلق خدا کی خدمت آرام جاں ہمارا
گلشن ہیں ہم بہار حب وطن ہمیں سے — ہندوستاں کے ہم ہیں، ہندوستاں ہمارا
باطل کو پھونک دیگا، غم کی دوا بنے گا — سوز دروں ہمارا، درد نہاں ہمارا
گرم طلب ہے دیکھو، صرف عمل ہے دیکھو — منزل کی جستجو میں، پھر کارواں ہمارا
ہم کیوں نہ متفق ہوں، ہم کیوں نہ متحد ہوں — ہے اتحاد ہی میں، نام و نشاں ہمارا
سوز درون غم نے، پھونکا ہے اپنے دل کو — اک اک نفس نہ کیوں ہو آتش بجاں ہمارا

وہ دن بھی آرہے ہیں جب ہم کہیں گے اختر
ہندوستاں ہمارا! ہندوستاں ہمارا

کیف جاوید

ازجناب سید صابر حسین صاحب قیصری (کانپور)

مری نگاہ سے جب اون کو اجتناب نہ تھا — دل و دماغ میں یہ جوشش اضطراب نہ تھا
جمالِ یار کو جب دل سے کچھ حجاب نہ تھا — قسم خدا کی اداؤں میں یہ شباب نہ تھا
بجائے عشق کبھی خانماں خراب نہ تھا — اگر یہ حسن ازل تیرا بے نقاب نہ تھا
کسی کے جلوۂ تاباں کی شورشیں تو یہ — تمام عالم فطرت میں پیچ و تاب نہ تھا
حسین نظریں تھیں انداز حسن بھی رنگیں — ہماری اُن کی تمنا کا کچھ جواب نہ تھا
مرے تخیل رنگین میں آپ کیوں آتے — کہ اس میں آپ کا ایسا کبھی شباب نہ تھا
نظر نواز! تجھی کو یہ دل نے چھین لیا — کہ دو جہان میں تیرا کوئی جواب نہ تھا
جگر کو لوٹتے، دل لیتے، غم نہ لوٹتے تم — ابھی تو لٹنے کے قابل غم خراب نہ تھا

وصال و ہجر کی پروا مجھے نہیں قیصری
مری نگاہ میں کب ذوق انقلاب نہ تھا

دنیائے اسلام

آزاد مصر کی نشو و نما اور اسکو دنیائے اسلام کا مرکز بنانیکی اسکیم

مسٹر جے وینٹ ورتھ ڈے ابھی ایک طویل سیاحت مصر سے فارغ ہو کر انگلستان پہنچے ہیں۔ مصر میں انہوں نے بڑے بڑے مدبرین سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے کسانوں تک سے باتیں کیں اور یہ بات معلوم کرنے کی کوشش کی کہ مصر ایک آزاد قوم کی حیثیت سے خود اپنے بل بوتے پر کس طرح نشو و نما حاصل کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ مسٹر ڈے نے اپنی معلومات و مشاہدات کا عکس ایک مضمون میں پیش کیا ہے۔ جو برطانیہ کے اخبارات ڈیلی ٹیلیگراف اور مورننگ پوسٹ میں شایع ہو چکا ہے۔ اس مضمون کا مفید ترجمہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

انگلستان اور اٹلی کے معاہدہ میں مصر کا حصہ

انگلستان اور اٹلی کے درمیان مفاہمت کی جو گفتگوئیں ہوئیں ان میں مصر کے نمائندے نے بھی حصہ لیا۔ معاہدہ میں جتنی دفعات فوائد مصر سے متعلق ہیں۔ ان پر نمایندہ مصر کے دستخط ہوئے۔ اس طرح کم و بیش ہزار سال کے وقفہ کے بعد مصر اقوام کی صف میں ایک آزاد وحدت کی حیثیت سے جگہ حاصل کر رہا ہے۔

مگر ابھی صرف ابتدا ہے آیندہ چند برس میں ہم مصر کے اندر نہایت اہم چیزیں نشو و نما حاصل کرتی دیکھیں گے۔ محمد محمود پاشا جو آکسفورڈ یونیورسٹی کے بلیل کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ وزیر اعظم ہیں۔ وہ تین پارٹیوں کے زبردست تعاون کی بدولت مضبوطی کے ساتھ وزارت عظمیٰ پر قایم ہیں۔

مصر کی تعمیر و تنظیم کے چار نکات

آگے چلکر مسٹر ڈے نے لکھا ہے کہ:۔ اب مصر ان چار نکات پر کام شروع کریگا۔ جو مصر کی قومی تعمیر و تنظیم کے اہم خاکہ کا حکم رکھتے ہیں۔ مصر ان نکات پر سالہا سال تک کام کریگا۔ مجھے یہ نکات مصر کے ایک نہایت اہم اور با اثر شخص سے معلوم ہوئے ہیں۔ مصر کی تعمیر و تنظیم کا یہ خاکہ بہت دور اندیشی اور دور بینی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اور ممکن ہے کہ اسکی تکمیل میں پچاس برس صرف ہوں۔ لیکن اس کی بدولت مصر دنیا کے نقشہ پر ایک بے نیاز صنعتی ملک کی حیثیت سے آجائیگا جس کے پاس خود اپنی بھاری صنعتیں اور کارخانے ہونگے اس کے بعد مسٹر ڈے نے وہ چار نکات بتلائے ہیں جو یہ ہیں کہ:۔

۱۔ شاہ مصر خلیفہ اسلام بن جائیں۔
۲۔ عرب شہزادوں اور بادشاہوں کے ساتھ مصری شہزادیوں کی شادیاں ہوں۔
۳۔ مصر کے پاس ۳۰ لاکھ فوج ہو۔
۴۔ بالائی مصر میں اسوان کی پہاڑیوں میں لوہے اور سونے کی جو کانیں بھری پڑی ہیں ان سے یہ فائدہ اٹھایا جائے اور دریائے اسوان پر ڈام باندھ کر ہائیڈرو الکٹرک کی اسکیم جاری کی جائے۔ اور ان دونوں وسائل کی بدولت اسلحہ سے لے کر مشینری تک اور انجنوں سے لے کر بل کے پھالوں تک مصر اپنی تمام ضرورتیں خود پوری کر لیا کرے۔

ان چار نکات کے سلسلے میں مضمون نگار نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ نکات کہیں چھپے نہیں ہیں۔ نہ پبلک طریق پر ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ نکات ان لوگوں کے ذہنوں میں محفوظ ہیں۔ جو ملک میں اثر رکھتے ہیں۔ میں ان سب سے ملا ہوں اور نجی کے طور پر ان سے مفصل باتیں کی ہیں۔

شاہ مصر اور خلافت

آگے بڑھ کر صاحب مضمون نے کہا ہے کہ:۔ جو لوگ حقیقتاً مصر پر حکومت کر رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر ایک دور اندیشانہ تجویز ہے ایک بلند مرتبہ مصری نے جو ملک کا تقریباً سب سے بڑا آدمی ہے، اس نے وہ اسکیم وضاحت کے ساتھ مجھے بتائی ہے۔ مصر ایک پر امن ملک ہے وہ اس سے زیادہ کسی اور چیز کو پسند نہیں کریگا کہ اسے اپنے کھیتوں کی کاشت اور اپنی سیاسیات کی چھوٹی موٹی تلخیوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے، اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ مصر سمجھتا ہے کہ دنیا کے اندر وہ ایک نگینہ ہے۔ وہ مشرق و مغرب کے درمیان ایک اہم کنجی ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے وہ دنیا کی جہاز رانی کے نصف حصہ کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ مصر دنیا کے اندر ایک ریڑھ کی ہڈی ہے۔ مشرق قریب کے تمام عرب ممالک اس نا مشکور بار میں حصہ دار ہیں۔ بیس سال پہلے وہ ایک ایسی ریگستانی تہذیب کی چھاؤں میں نسبتاً امن کی زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ جسکو کوئی چھو تا چھیڑتا نہ تھا۔ انکو جو مصیبت لاحق ہوتی تھی وہ بس قبائلی جنگوں کی مصیبت تھی۔ مگر اب ان کو یہ اضطراب آمیز احساس ہوا ہے کہ تیل اور رفتار اور جہاز رانی کی وجہ سے ہر کوئی انکو اپنا بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ جس بلند مرتبت مصری کا ذکر ابھی میں نے کیا ہے۔ جس کا نام نہیں لینا چاہیئے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ:۔

شاہ مصر کو خلیفہ بننا چاہیئے۔ مصر مشرق قریب کا مذہبی و ثقافتی (کلچرل) مرکز ہے۔ ہمارا مستقبل، نیز تمام عرب ممالک کا مستقبل، تعاون کے محکم مضبوط ترین رشتہ ہی سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ وہ رشتہ ہمارے مذہب کا سدھن ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ رشتہ قبائلی منافرتوں اور سرحدوں اور بولیوں کی حدود کو پھاند سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حقِ عوام مستقر میں ہے — زبان پر بھی جب ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۲۱ر مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۱

کانپور کے مل مزدوروں کی ہڑتال

لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو مالکان ملز کی انجمن نے ناپسند کرکے اپنا ایک میمورنڈم شایع کیا ہے جسمیں انھوں نے کمیٹی کی رپورٹ کو نامنظور کرکے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ اگر لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو گورنمنٹ نے منظور کرلیا تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ پارچہ بافی کی تمام ترقی رک جائے گی۔ بلکہ حرفت مذکور نے جو کچھ ترقی کی ہے وہ بھی برباد ہوجائیگی یادداشت میں لکھا گیا ہے کہ جو بوجھ تحقیقاتی کمیٹی نے مل والوں پر ڈالا ہے اس کی میزان ۲۳ لاکھ روپیہ کی ہوتی ہے اور گزشتہ سال کانپور کے کپڑے کے مل والوں نے ۲۰ لاکھ نفع کمایا اسطرح ۳ لاکھ مل والوں کو گھر سے نقصان دینا پڑیگا۔

یادداشت میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ وہ ایسی یونین کو تسلیم کرنے کو تیار ہے جسکی بنیاد عمدہ اصولوں پر قایم ہو مگر وہ کمیونسٹ خیالات کی یونین کو ماننے کے لئے تیار نہیں صحت اور مکانات کے لئے یادداشت میں گورنمنٹ اور میونسپلٹی کو ذمہ دار قرار دیا گیا ہے پندرہ روپیہ کم سے کم تنخواہ کے متعلق یادداشت میں لکھا گیا ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ ماننے کو تیار ہیں بشرطیکہ اس تعین کا اطلاق دوسرے پر بھی لگایا جاوے۔

مالکان مل کی اس میمورنڈم کے شایع ہوتے ہی مزدور چراغ پا ہوگئے اور انھوں نے تقریبًا یہ طے کردیا کہ وہ ہڑتال کرکے رہیں گے جس کا اندازہ ۱۵ر مئی کے جلسہ میں پورا پورا ہوگیا کیونکہ پنڈت ہری ہرناتھ شاستری پریسیڈنٹ مزدور سبھا اور پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کو مزدوروں نے بولنے نہیں دیا۔

کانپور کے مل مالکان کو لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی ساخت اس کے طریق عمل پر اعتراض کے علاوہ اسکا یہ بھی خیال ہے کہ کمیٹی پہلے ہی سے مزدوروں کے حق میں اور مالکان مل کے خلاف تعصب رکھتی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی جو بٹھائی گئی تھی وہ مالکان مل کے فائدہ کے لیے نہیں بلکہ مزدوروں کے فائدہ کے لئے بنائی گئی تھی اور اسی خیال کے مطابق کمیٹی کی رپورٹ تمام تر مزدوروں کے موافقت میں ہے مگر اسی کے ساتھ ہم مل مالکوں کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ انکو بھی حکومت کے سامنے اپنی تکالیف اور مشکلات بیان کرنا ضروری ہے کیونکہ جو کاروبار نفع کے خیال سے کیا جاتا ہے اگر اسمیں الٹا نقصان ہونے لگے تو پھر ایسے کاروبار سے فائدہ۔ مگر ہمارے خیال میں یادداشت میں جو لب لہجہ اختیار کیا گیا ہے اسکو ہم موزوں اور مناسب وقت نہیں کہہ سکتے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مالکان مل کو مزدوروں کو ایک فریق کی نظر سے نہ دیکھنا چاہیئے بلکہ اس خیال کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ وہ ان کے کاروبار کے لئے ایک ضروری جزو ہیں اور اپنے شریک کار کے خیال سے انکو وہ جسقدر زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچا سکتے ہوں پہونچانا چاہیئے۔

مزدوروں نے مل مالکوں کی یادداشت شایع ہونے پر جو طرز عمل اختیار کیا اور اپنے لیڈران کے اختلاف کے باوجود ان کی زبان بندی کرکے جنرل ہڑتال کردی اس موقع پر اسکی کوئی صاحب عقل تائید نہیں کرسکتا۔ کیا مزدوروں کے نزدیک مل مالکوں کو اپنی تکالیف اور مصیبتوں کے بیان کرنے کا حق نہیں ہے علاوہ اس کے فیصلہ تو حکومت کے ہاتھ میں تھا تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر مل مالکان کی یادداشت کی موجودگی میں بھی غور اور فیصلہ ہونے میں کیا کوئی قباحت تھی اگر یادداشت کے خلاف انکو اپنے غم و غصہ کا اظہار کرنا تھا تو اس کے اور بھی طریقے ممکن تھے ہڑتال ہی اگر منظور تھی تو صرف ایک روز کی ہڑتال کرکے اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا جاسکتا تھا اسوقت جنرل ہڑتال کا کوئی موقع اور محل نہ تھا۔

مزدوروں کے مطالبات سے ہر شخص کو ہمدردی ہے، مگر وہ ایسے طریقے اختیار کررہے ہیں کہ وہ اپنے ہمدردوں کو بھی اپنے خلاف بنا رہے ہیں اور یہ خیال عام ہوچلا ہے کہ انھے اپنے آگے کسی کی بھی نہیں سنتے اور اپنے قدیم خادمان کو بھی پس پشت ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں یہ حالت کب تک چل سکتی ہے۔ یہ مطلق العنانی عرصہ تک نہیں برداشت کی جاسکتی اور اس کا خمیازہ ایک دن مزدوروں کو برداشت کرنا ہوگا۔

ہم کو کانگریس اور مزدور سبھا کے لیڈران پر بھی افسوس آتا ہے کہ وہ اپنے عقائد اور خیالات کے خلاف بھی رہنمائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جلسہ میں ہڑتال کے خلاف رائے دینے پر ان کو بولنے نہیں دیا گیا مگر باوجود اس کے وہ جوں کے توں رہنما بنے ہوئے ہیں جو جماعت آپ کے خیالات تک کو سننا گوارا نہ کرے اس جماعت کی لیڈری کا دعوی کرنے کو پرلے درجہ کی حماقت کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے اس طرز عمل سے ادنی درجہ کی ہر دلعزیزی اور لیڈری کے شوق کا پتہ چلتا ہے اور اسی قسم کی لیڈری کے شوق نے ہندوستان کی پبلک لائف کو خراب سے خراب تر کردیا ہے۔

بہرحال ہم کو اس کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ مالکان مل کی انجمن نے یادداشت شایع کرکے کوئی بہت بڑا گناہ نہیں کیا۔ یادداشت کے شایع ہونے پر مزدوروں کو اسقدر برہم ہونے کی ضرورت نہ تھی اور جب کہ انکے رہنما ہڑتال کے خلاف تھے انکا ہڑتال کرنا پرلے درجہ کی غلطی ہے اور مزدوروں کی اس عجلت بازی نے گورنمنٹ کو اور زیادہ مشکلات میں مبتلا کردیا ہے۔

عام شہری نقطہ نظر سے بھی ۴۲ ہزار ...

انجمن مالکان ملز نے لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو نامنظور کردیا

کانپور کے تمام ملوں میں ہڑتال

تقریبًا بیالیس ہزار مزدور بیکار ہوگئے

کانپور کے مالکان ملز کی ایسوسی ایشن نے چونکہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو نامنظور کردیا ہے اسیلئے مزدوروں نے اس فیصلہ سے مشتعل ہوکر ۱۶ر مئی ۹ بجے دن سے ہڑتال کردی اور مندرجہ ذیل ملز اس وقت تک بند ہوچکے ہیں:۔

(۱) کانپور وولن ملز (۲) کانپور کاٹن ملز (۳) میور ملز (۴) سودیشی کاٹن ملز (۵) الگن ملز (۶) نیو وکٹوریہ ملز (۷) کانپور ٹکسٹائل ملز (۸) کاکومی کاٹن ملز (۹) ایتھرٹن ویسٹ ملز (۱۰) بیوسس کمپنی (۱۱) مصرا ہوزری فیکٹری (۱۲) جگی لال کملا پت مینوفیکچرس (۱۳) جگی لال کملاپت کاٹن مل (۱۴) جگی لال کملاپت جیوٹ مل (۱۵) لکشمی رتن کاٹن مل (۱۶) کانپور ٹینری۔

جس کی وجہ سے تقریبًا بیالیس ہزار مزدور بیکار ہوگئے ہیں۔

کانپور میونسپلٹی، چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں مندرجہ ذیل امتناعی حکم نافذ ہے:۔ لاٹھیاں، آتشیں، اسلحہ جات تلوار اور کسی قسم کا اور کوئی ہتھیار لے کر نکلنے کی ممانعت ہے پریڈ کے میدان یا حلیم مسلم ہائی اسکول کے میدان کے سوائے اور کسی جگہ پانچ اشخاص سے زاید جمع ہونے کی ممانعت ہے یہ حکم ۲ ماہ تک نافذ رہے گا۔ عوام کو اس کی بھی اطلاع دیدی گئی ہے کہ فوج اور پولیس کو گولی چلانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

مالکان ملز نے رپورٹ مسترد کردی

کانپور لیبر تحقیقاتی کمیٹی نے جو سفارشیں کی تھیں انہیں قبول و منظور کرنے سے انجمن مالکان مل نے انکار کردیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو جو یادداشت بھیجی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر ان سفارشوں کو منظور کرلیا گیا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ حرفت پارچہ بافی کی تمام ترقی رک جائے گی۔ بلکہ حرفت مذکور نے جو کچھ ترقی اب تک کی ہے وہ بھی برباد ہوجائے گی۔ یادداشت میں لکھا ہے کہ کمیٹی نے دو اہم باتوں کی طرف توجہ نہیں کی (۱) ۱۹۲۹ء سے اجرتوں میں کوئی تخفیف نہیں کی گئی۔ اور (۲) روزمرہ کے مصارف اس قدر کم ہوگئے ہیں کہ درحقیقت اجرتیں بڑھ گئی ہیں۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حرفت پارچہ بافی میں مبالغہ کیا ہے اور اس مبالغہ کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی ہے کہ عارضی طور پر روئی کی قیمت گھٹ گئی ہے۔

یادداشت میں بیان کیا گیا ہے کہ کمیٹی نے موجودہ اجرت مل کو مدنظر رکھکر اجرتوں میں اضافہ کیا ہے (۱) یعنی اجرتوں میں ترقی گیارہ فیصدی (۲) کم از کم اجرت میں اضافہ فیصدی (۳) حرفتی تنظیم کی وجہ سے جو لوگ بیکار ہوجائیں ان کے الاؤنس ۱½ فیصدی (۴) چھٹیاں ۶ فیصدی اور (۵) پراویڈنٹ فنڈ ۲½ فیصدی اس طرح اگر فیصدی اضافہ کو رقم کی صورت میں جمع کیا جائے تو جو بار کارخانوں پر ڈالا گیا ہے وہ ۲۳ لاکھ ۱۳ ہزار ۴۷۵ روپیہ ہوگی۔ کمیٹی کے حساب سے کانپور کی حرفت پارچہ بافی نے ۱۹۳۶ء میں ۲۰۰۱۵۸۷ روپیہ منافع کمایا۔ اس طرح گویا کمیٹی کی تجاویز نے نہ صرف تمام منافع اڑادیا۔ بلکہ ۳ لاکھ روپیہ کا خسارہ سر پر رکھدیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ پارچہ بافی کو جو صوبہ ہذا میں واحد حرفت قابل نشوونما و ترقی ہے وہ بند ہوجائیگی اور اس طرح ۳۶ ہزار کاریگر بیکار پھرینگے۔ کمیٹی نے لکھا ہے کہ انجمن مالکان مل پر ایسی مزدور انجمن کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہے جسکی بنا عمدہ اصول پر قایم ہو۔ لیکن وہ کسی ایسی یونین کو تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ جس کے اندر کمیونسٹ خیالات جاری و ساری ہوں۔ انجمن مالکان مل ایسی کسی انجمن کو پسند نہیں کرتی۔ کیونکہ یہی تمام فتنہ و فساد کی بانی مبانی ہیں۔ انجمن معیار کے مسئلہ پر اتفاق کرتی ہے اور اس بارہ میں تحقیقات کریگی۔ اب رہا معاملہ مزدوروں کے اعداد و شمار ان کے مکانات ان کی مصروفیت اور اسی قبیل کے دیگر معاملات کا تو انھیں گورنمنٹ جانے یا میونسپلٹی۔ کمیٹی نے پندرہ روپیہ تنخواہ کم از کم مقرر کی ہے۔ اس کی نسبت انجمن نے لکھا ہے کہ ہم اس سے بھی زیادہ دینے پر آمادہ ہیں بشرطیکہ (۱) اس تعین کا اطلاق تمام حرفتوں پر کیا جائے اور (۲) یہ تعین تمام ہندوستان پر وسیع کیا جائے۔

مزدور سبھا کا جلسہ

۱۵ر مئی کی سہ پہر کو مزدور سبھا کا ایک عام جلسہ ہوا جسمیں پنڈت ہری ہرناتھ شاستری پریسیڈنٹ مزدور سبھا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کسطرح مالکان ملز نے اگست ۱۹۳۷ء میں لیبر تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنے پر رضامند ہوگئے تھے۔ آپ نے مالکان ملز کے خلاف اعتماد شکنی کا الزام لگایا اور کہا کہ اب وہ کمیٹی کی سفارشات کو نامنظور کررہے ہیں اگست ۱۹۳۷ء میں جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس پر وزیراعظم مزدور سبھا اور مالکان ملز کی ایسوسی ایشن کے بھی دستخط تھے۔ اب وزیراعظم کا یہ فرض ہے کہ وہ مالکان ملز کو مجبور کریں کہ وہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو منظور کریں۔

جب مزدوروں نے یہ دیکھا پریسیڈنٹ مزدور سبھا فوری ہڑتال کی موافقت نہیں کررہے ہیں تو انھوں نے انکو بولنے نہیں دیا۔

پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر آپ لوگوں نے ہڑتال کرنے میں جلد بازی سے کام لیا تو آپ کی ارگنائزیشن کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے تو مزدوروں نے انکی تقریر سننے سے انکار کردیا۔

متواتر کئی گھنٹہ کی کارروائی کے بعد جلسہ رات کو ۱۰ بجے ختم ہوا جسمیں اتفاق رائے سے قرار پایا کہ صبح ۹ بجے سے عام ہڑتال کردی جائے

ہڑتال

اس کے فیصلہ کے مطابق ۱۶ر مئی ۹ بجے صبح کو ۱۶ ملوں کے مزدوروں نے ہڑتال کردی اور ان ملوں کے مزدور کام بند کرکے ملوں کے باہر نکل آئے۔ اور مزدوروں نے ان ملوں کے خلاف مظاہرہ نہیں کیا کہ جنمیں کام ہورہا تھا ہر ایک ملز کے دروازہ پر پولیس کے مسلح پکٹ تعینات تھے مجسٹریٹ مسلح پولیس اور پولیس لاریاں مل رقبہ کا گشت لگا رہے تھے۔

کانگریس اور مزدور سبھا

سٹی کانگریس کمیٹی اور مزدور سبھا کے لیڈران کی یہ کوشش تھی کہ حکومت کے فیصلہ معلوم کرنے سے پہلے ہڑتال نہ کرنا چاہیئے۔ سٹی کانگریس کمیٹی نے ملوں کے دروازے پر کانگریسی صحاب کو امن و اماں برقرار رکھنے کے لئے متعین کیا ہے۔

مالکان ملز ایسوسی ایشن

مالکان ملز کی ایسوسی ایشن کی انتظامیہ کمیٹی کا ایک جلسہ ۱۶ر مئی کی سہ پہر کو ہوا جسمیں انھوں نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے کہ:۔

ایسوسی ایشن اعلان کرتی ہے کہ چند ملوں کے مزدوروں نے آج بلا نوٹس دیئے اور بغیر کوئی شکایت سنے کے ہڑتال کردی ہے۔

ہڑتالیوں کا جلسہ

۱۶ر مئی کی سہ پہر کو ہڑتالیوں نے جلسہ کرکے یہ طے کیا ہے کہ جب تک مالکان ملز لیبر کمیٹی کی سفارشات کو منظور نہ کریں ہڑتال اسوقت تک جاری رکھی جاوے جن کارخانوں کے مزدوروں نے ابھی تک ہڑتال نہیں کی ہے ان سے ہڑتال کرنے کی اپیل کی گئی۔

وزیراعظم

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم اور آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت نے بمبئی سے واپس آتے ہوئے کانپور اسٹیشن پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور سپرنٹنڈنٹ پولیس پنڈت ہری ہرناتھ شاستری پریسیڈنٹ مزدور سبھا پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی اور ڈاکٹر راج بہادر گپتا گورنمنٹ لیبر افسر سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کانپور کی صورت حالات کے متعلق تمام واقفیت حاصل کرنے اور تحقیقاتی کمیٹی کے متعلق مل مالکوں کا جواب حاصل کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کریگی کہ اسے کیا پالیسی اختیار کرنا چاہیئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وزیراعظم ...

پولیس

تقریبًا پانچسو پولیس باہر کے ضلعوں سے کانپور کے انتظامات کے لئے آگئی ہے اور تقریبًا اسی قدر پولیس کے اور آنے کی توقع کی جاتی ہے۔

ہنگامہ خیز اعلان

پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے ۱۷ر مئی کے مزدوروں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مزدوروں کو یہ یقین دلایا ہے کہ مقامی کانگریس ایک ماہ تک پچاس ہزار مزدوروں کے گذارہ کا انتظام کرے گی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ سرکردہ مالکان ملز حال ہی میں ولایت چلے گئے ہیں اسیلئے ان کی عدم موجودگی میں کوئی مستند پالیسی طے نہیں کی جاسکتی اور چونکہ مالکان ملز نے ملیں بند کرنے کا اعلان نہیں کیا ہے اسیلئے مزدور بلا کسی رکاوٹ کے کام شروع کرسکتے ہیں۔

ہڑتالیوں کے انتظامات

ہڑتالیوں نے ایک سرخ پوش والنٹیر فوج قایم کی ہے جسمیں ہر مل کے دوسو جوان شامل ہیں ہڑتال کو منظم اور پرامن طریقہ سے چلانے کی غرض سے ایک ہڑتال کونسل قایم کی گئی ہے جسمیں ہر مل کے دس نمایندے شامل ہیں۔ ہڑتال کونسل نے ان ملوں کے مزدوروں کو آزادی دیدی ہے جن کا تعلق کپڑا ملوں سے نہیں ہے اب ان مزدوروں کی خوشی ہے کہ وہ چاہے ہڑتال کریں یا کام پر چلے جاویں چنانچہ کانپور ٹینری کے مزدور کام پر چلے گئے ہیں

کپڑا ملوں کے مزدوروں کا فوری مطالبہ یہ ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی کے سفارشوں کا وہ حصہ منظور کیا جاوے جس کا تعلق اجرت کے اضافہ سے ہے اور ایک ثالث مقرر کیا جاوے جو ان مزدوروں کا فیصلہ کرے کہ جن کو ناجائز طور پر برخاست کیا گیا ہے۔

تقریبًا ۴۴ آدمیوں کے وفد نے جسمیں مزدور سبھا کانگریسی اور ہڑتالیوں کے لیڈر شامل تھے انھوں نے لکھنؤ جاکر وزیراعظم صاحب سے ملاقات کی۔

مالکان ملز نے پھاٹکوں پر نوٹس لگا کر غیر معین مدت کے لئے مل بند کرنے کا اعلان کردیا ہے، اندازہ ...

سبد گل

پنڈت جواہرلال نے بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے وزیر آدھی رات کے چراغ کی طرح ہیں۔ گویا سوراج کا سویرا ہونے میں آدھی کسر رہ گئی ہے۔

بیجا پور سے ایک عجیب مقدمہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک صاحب نے ایک دوسرے شخص کے خلاف یہ استغاثہ دائر کیا ہے کہ اس نے مجھے مارا پیٹا ہے اور میری مونچھیں اکھاڑی ہیں مجسٹریٹ نے جب ثبوت مانگا تو اس نے یہ مونچھیں عدالت میں پیش کیں جنمیں سے ایک کی لمبائی ڈیڑھ فٹ تھی۔ عدالت نے پھر بھی ثبوت کافی نہیں سمجھا اور ملزم کو بری کر دیا۔

تعجب ہے کہ عدالت کے نزدیک اتنا طویل ثبوت بھی مقدمہ ثابت کرنے کے لئے کافی نہ تھا

ایک برمی معاصر کے لیڈنگ آرٹیکل کا عنوان ہے،

بحر روم میں آگ

سمندر میں آگ لگ جانے کی صفت تو اچھی ہے اس پر ایک لطیفہ یاد آیا۔

ایک دوست نے دوسرے دوست سے کہا کہ کیوں جی اگر دریا میں آگ لگ جائے تو مچھلیاں کہاں جائینگی۔ دوسرے نے کہا کہ مچھلیاں درختوں پر چڑھ جائینگی۔ اس پر پہلے نے جواب دیا کہ واہ جناب یہ اچھی کہی کیا مچھلیاں بھی کوئی گائے بھینس ہیں جو درختوں پر چڑھ جائیں گی۔

یو۔پی اور بہار کی وزارت دس روز تک مستعفی ہونے کے بعد پھر قائم ہوگئی۔ اڑیسہ میں مسٹر ڈین کے گورنر مقرر ہونے کے مسئلہ پر وزارت مستعفی ہونے والی تھی۔ لیکن وہ البلا بھی ٹل گئی۔ اب دراسی پی کے وزیروں میں آپس میں تناتنی ہوگئی تھی۔ لیکن یہ خبر آئی ہے کہ اُن میں بھی مصالحت ہوگئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ سرکار پرستوں کی قسمت اچھی نہیں ہے ورنہ اتنے موقعوں میں سے کیا ایک وزارت بھی ان کے ہاتھ نہ آنا چاہئے تھی۔

ریاست نامن سے ایک بڑی دلچسپ خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک سادھو صاحب نے کسی عورت کو یہ آشیرباد دیا کہ تو سات بچوں کی ماں ہو۔ اتفاق سے اس کے نو بچے موجود تھے چنانچہ ان بچوں کے باپ نے سادھو صاحب سے یہ اصرار کیا کہ آپ اپنے الفاظ واپس لیں لیکن انہوں نے الفاظ واپس نہیں لئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سادھو صاحب بہت پیٹے گئے اور بیہوشی کی حالت میں انہیں ہسپتال پہونچایا گیا۔ آیندہ سادھوؤں کو بہت سمجھ بوجھکر آشیرباد دینا چاہئیے اور جہاں تک اولاد کا تعلق ہے آشیرباد میں اس کی تعداد کبھی متعین نہ کرنی چاہئیے بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ تیرے بیشمار اولاد ہو۔

ہندو مہاسبھا مخالفت نہیں کریگی

اجمیر ۱۵ر مئی۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمایندے نے جب شری بت ونانک داموور ساورکر صدر ہندو مہاسبھا سے انٹرویو کیا تو آپ نے فرمایا کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان اگر کوئی فرقہ وارانہ سمجھوتہ ہوا ہو تو ہندو مہاسبھا اسکی مخالفت نہیں کریگی بشرطیکہ سمجھوتہ کی شرطیں قوم پرستی کے مطابق ہوں اور ہندو مہاسبھا اس سمجھوتہ پر خالص ہندو نکتہ نگاہ سے نہیں بلکہ قوم پرستی کے نکتہ نگاہ سے غور کریگی۔

ادب لطیف

"خدا حافظ"

ازجناب پرنس جاوید قصری

دیرا او دیرا۔ پیاری دیرا خدا حافظ۔ جاؤ جاؤ۔ اور اپنے قصری کی ایک آخری اور پہلی پریم کی دنیا لوٹتے ہوئے .... میں نے تم سے پریم کیا... دنیا والوں نے پاپی کہا... کیا پریم پاپ ہے ...؟ نہیں! مگر پھر بھی اپنے پرائے سب ہی نے ذلیل سمجھا... مگر میں نے وہی کیا جو میرے من کی چاہت تھی .... شاید میں نے کبھی تم کو دیکھنے کی بھی اُشا کسی کے سامنے نہ کی .... دیکھنے کو تو میں نے تمہاری من لیوا اور سندر .... صورت .... بہت دیکھی مگر .... ہمیشہ چوری چوری .... جھجکتے ہوئے .... شرماتے .... اور .... لجاتے ہوئے .... تم ایک سندر کنول تھیں اور میں ساگر .... جس میں تم ہر سمے .... اشنان کیا کرتی تھیں .... تم چندر ماتھیں اور میں چکور .... تم کلی تھیں اور میں بھونرا .... تم رانی تھیں اور میں داسی .... تمہاری گاڑی .... میرے لئے .... جگمگاتے ہوئے آکاش .... ہنستے ہوئے ساگر .... لجاتی ہوئی کلی .... سے زیادہ خوشی پہنچانیوالی ہوا کرتی تھی .... جب تم اپنی گاڑی پر ملتیں .... میں اپنے آپ کو بھول جاتا .... ہردے کہتا کہ اور کوئی کیوں دیکھتا ہے یہ تو میری چیز ہے .... تم نے مجھے سمجھا ہو یا نہ ہو .... مگر .... میں نے تمھیں اپنا سمجھ لیا تھا اور .... سمجھتا رہونگا.... ناگوں جیسے کالے کالے بال جیسے پیارے پیارے معلوم ہوتے تھے یہ تو کوئی میرے ہردے سے پوچھے .... یوں تو ایک دو نہیں .... پرمیشور جانے کتنے پریمی ہیں جو تم سے پریم رکھتے ہیں .... مگر .... میں .... ایک .... سیوک ہوں .... اور .... رہوں گا۔

پریم کے گٹھ بندھن سے جکڑے ہوئے آدمی دنیا کے کسی کام کے نہیں رہتے۔ میں بھی ایک بیکار چیز ہوں .... ماں کی وہ نیاری سیج دہیج .... اب بیکار ہے .... پارک کی سندر شوبھا .... ہم سے کھنچ نہیں سکتی .... ویریو .... میں .... ناچ اور گانے کی محفلیں اب میرے لئے ایسی ہی ہیں جیسے "تمہارے" لئے "میں" .... اپیاری دیرا بمبئی جاؤ .... اور مجھے تڑپتا چھوڑ کر .... بے چین .... اور کہو یا کہو یا چھوڑ کر۔

تمھارے بعد ہردے کو .... تسکین دینے کو .... تمھاری یاد .... اور بس .... ایک کنگھ ایک چھین .... نہ تمھاری تصویر .... نہ تمھارے رومال .... دیوی .... خوش رہو .... ہمیشہ خوش .... پرمیشور تمھیں .... ہر بلا سے بچائے .... اور تم پریشان نہ ہو .... تمھارا پرا چاہنیوالا برباد .... اور رسوا رہے .... خواہ تم کسی اور کی دنیا آباد کرو۔ مگر میری دنیا اب چھین لی گئی ہے .... وہ میرے بس میں نہیں .... وہ تو کسی اور کی ہو چکی ہے .... تم بیاہ رچاؤ .... خوشیاں مناؤ۔ مگر میں تمھاری یاد .... بس یاد .... لئے .... خوش رہوں .... اچھا اب مجھے "پیاری" کہنے کا بھی کوئی حق نہیں .... دنیا والوں نے تمکو مجھ سے چھین لیا ہے .... جاؤ .... جاؤ .... دیرا .... خدا حافظ....!

سبھاش بابو اور مسٹر جناح !!

بمبئی ۱۵ر مئی۔ آج کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں راشٹر پتی سبھاش چندر بوس نے بہت وضاحت کے ساتھ مسٹر جناح سے اپنی گفتگو کی تفصیلات بیان کیں اور مصالحت کی گفتگو کی تجویزیں بھی بتائیں جو ان کے سامنے رکھی گئی تھیں معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے مہاتما گاندھی کے فارمولا کو منظور

عالم نسواں

دل کا پیام

ازمحترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ علیگڈھ

میں جب ہندوستان کی مسلمان عورتوں کے حالات پر غور کرتی ہوں تو میری آنکھیں آنسوؤں کے بوجھ سے جھک جاتی ہیں۔ اور دل میں رنج وغم کا ایک طوفان برپا ہوتا ہے۔

دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ وہی دختران اسلام ہیں جن کے آباواجداد نے ہندوستان کو فتح کیا تھا؟ اور کیا یہ وہی خواتین ہیں جن کی مقدس ماؤں نے جنگ اُحد جنگ خیبر۔ جنگ عراق۔ جنگ فارس اور شام کی معرکہ آرائیوں میں اپنی تلواروں کو بے نیام کیا تھا؟ جنہوں نے تیغوں کے سایہ میں اسلام کی خدمات انجام دی تھیں۔ جنہوں نے زخمیوں کی مرہم پٹی کی تھی اور جنہوں نے بے جگری کے ساتھ دشمنان حق کو تہ تیغ کیا تھا؟

لہٰذا یہ بات کچھ حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہندوستان کی مسلمان عورتیں اس مجاہدانہ زندگی سے بالکل ناواقف اور اُن سرفروشانہ خدمات سے یکسر ناآشنا ہیں۔ ان کی زندگی کا محبوب ترین مشغلہ صرف یہ ہے کہ صبح ناشتہ کیا۔ پھر تزئین وآرائش میں مشغول ہوگئیں۔ دوپہر کو کھانے کے بعد یا محو استراحت ہوگئیں یا فضول باتوں میں وقت برباد کیا۔ شام کے وقت آراستہ ہوکر سینما کی طرف چل گئیں یا تفریحی پارکوں میں وقت گذار دیا۔ اس کے سوا ان کو اور کسی کام سے دلچسپی نہیں ہے۔ نہ ان کو اس سے بحث نہیں کہ ہماری قوم کا کیا حال ہے؟ اور ہمیں اب کس طرح اپنی قوم کی حالت کو بہتر بنانا چاہئیے اور نہ اس سے کچھ واسطہ کہ ہماری ہزاروں بہنیں رنج وغم اور تکلیف کی زندگی بسر کر رہی ہیں ان کا ہمپر کچھ حق ہے اور ہمیں ان کی کچھ خدمت کرنی چاہئیے۔

یہ محترم خواتین ان تمام غموں سے بے نیاز نہیں۔ میں اپنی بہنوں سے دست بستہ اشکبار اور بیقرار ہوکر درخواست کرتی ہوں کہ وہ غفلت کی سرشاری کو ٹھکرا دیں اور ہمہ تن متوجہ ہوکر اپنی قوم کی ترقی اور خدمت اور اپنی غریب بہنوں کی اعانت کو اپنی زندگی کا اہم فرض قرار دیں۔ آج تمام دنیا کی عورتیں میدان عمل میں سرفروشانہ کام کر رہی ہیں۔ پس ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ اپنی ترقی کے لئے کوشش کریں۔

قایم مقام گورنر بہار

پٹنہ ۱۶ر مئی۔ آج صبح ۹ بجے سر تامس سٹوارٹ قایم مقام گورنر بہار نے حلف وفاداری دربار ہال گورنمنٹ ہاؤس میں لیا جہاں وزیر اعظم مسٹر سری کرشن سنہا۔ چودہری جگ لال وزیر آبکاری اور دیگر سول اور فوجی افسر شریک تھے بعدازاں ۱۷ توپوں کی سلامی دی گئی۔

مہاتما گاندھی یورپ جائینگے

بمبئی ۱۵ر مئی۔ شری بت مہادیو دیسائی نے بمبئی اور کلکتہ کے چند اخبارات میں شایع شدہ اس خبر کی تردید کی ہے کہ مہاتما گاندھی یورپ جانے والے ہیں۔

بحری ہوائی سروس قایم کرنے کی تجویز

شملہ ۱۷ر مئی۔ کناڈا اور آسٹریلیا کے درمیان بحری ہوائی سروس کا سلسلہ قایم کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں اس سلسلہ کے قایم ہو جانے پر دنیکو ایک بڑی اہمیت کا نشان نگاہ جانے گا۔

بچوں کی دنیا

مٹی کا تیل کہاں سے آتا ہے؟

موہنی نے رومال سے ہاتھ پونچھتے ہوئے کہا۔ ناناجی آج تو تیل والا نہیں آیا اور لیمپ اب بجھا جاتا ہے۔ میں اپنا سبق کیونکر یاد کرونگی۔

موہنی کی بات سن کر اس کا بھائی سوہن ہنس پڑا اور بولا۔ روز تو پڑھتی ہے۔ امتحان ختم ہو چکے ہیں۔ آج چھٹی منائے۔ میرا دل تو آج کہانی سننے کو کر رہا ہے۔ کیوں تو بھی کہانی سننے کو تیار ہے۔ موہنی نے ناناجی کی طرف دیکھ کر کہا اگر ناناجی اجازت دیں۔

ناناجی بولے۔ ہاں ہاں ضرور۔ رات کے اندھیرے میں کہانی سننا بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ (دونوں بچوں کے خوش کرنے کے لئے ناناجی نے کہانی شروع کی) آج میں تمھیں مٹی کے تیل کی ہی کہانی سناتا ہوں۔

آج سے ۸۰ سال پیشتر کی بات ہے ان دنوں میں بھی تمھارے جیسا ایک بچہ تھا۔ مجھے آج تم جیسا دیکھ رہے ہو ویسا میں پہلے نہ تھا۔ تمام دانت منھ میں موجود تھے۔ کمر سیدھی تھی اور گردن ڈگ ڈگ نہ کرتی تھی۔ صاف ستھرے گھروں میں ہم لوگ رہتے تھے۔ مکان کے ہر ایک کمرہ میں ڈیوٹ لگا رہتا تھا۔ اس پر ایک مٹی کا چراغ رکھا جاتا تھا اس چراغ میں سرسوں کا تیل بھرا رہتا تھا۔ روئی کی بتی پڑی رہتی تھی اور اسی چراغ کی روشنی میں ہم لوگ اپنا تمام کام رات کے وقت کرتے تھے۔

موہنی بولی "کیا ناناجی اس وقت مٹی کا تیل نہ تھا"

ناناجی کہنے لگے "ہاں بیٹی ان دنوں مٹی کے تیل کو ہندوستان میں کوئی نہ جانتا تھا اور نہ کسی نے دیکھا تھا"

سوہن بول اٹھا۔ ہاں ہاں ہمارے ماسٹر جی بھی کہتے تھے کہ اس وقت کے لوگ مٹی سے تیل کا بنانا نہیں جانتے تھے۔

ناناجی بولے۔ بیٹا مٹی سے تیل کا بنانا نہ اس وقت کوئی جانتا تھا۔ اور نہ اب کوئی بنا سکتا ہے مٹی کا تیل تو مٹی سے نکالا جاتا ہے بنایا نہیں جاتا۔

موہنی پوچھنے لگی۔ ناناجی تب تو ہم اپنے گھر میں ہی صحن میں سے مٹی کا تیل نکال لیا کریں گے مگر نکالیں گے کیسے؟

ناناجی کہنے لگے۔ بیٹی۔ گھروں کے صحن میں سے مٹی کا تیل نہیں نکل سکتا۔ اور نہ ہی ہر ایک جگہ مٹی کا تیل پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں صرف برہما میں مٹی کا تیل نکلتا ہے۔ سب سے زیادہ مٹی کا تیل یونائیٹیڈ اسٹیٹس امریکہ (United States of America) میں پایا جاتا ہے کیلیفورنیا۔ ورجینیا۔ کینیڈا۔ اوکوہاما۔ رومانیہ روس اور انگلستان میں بھی مٹی کا تیل خوب نکلتا ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت جگہ یہ تیل پایا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے علاقے بھی ہیں جہاں مٹی کا تیل ہے مگر ابھی تک نکالا نہیں گیا۔ مٹی کا تیل صرف زمین سے ہی نہیں نکالا جاتا۔ بلکہ کیلیفورنیا کے پاس سمندر کے بیچ میں بھی مٹی کے تیل کے کنوئیں بنائے گئے ہیں۔

سوہن بول اٹھا۔ کیا ان کنوؤں میں سمندر کا پانی داخل نہیں ہوتا۔؟

ناناجی کہنے لگے نہیں بیٹا تیل کے کنوئیں پانی کے کنوئیں کی طرح نہیں ہوتے وہ اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ پانی کا ایک قطرہ بھی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ایسے کنوئیں بڑی بڑی مشینوں کی مدد سے کھودے جاتے ہیں۔ اور لگ بھگ ایک میل سے ڈیڑھ میل تک گہرے ہوتے۔ جس طرح بڑھئی برمے سے لکڑی میں چھینک کرتا ہے اور زمین میں نل لگانے والے جس طرح زمین میں سوراخ کرتے ہیں۔ ٹھیک اسیطرح (Baring Machines)

باقی برصفحہ ۸ کالم ۵

پردۂ فلم

پربھات نگر کی سیر

ازجناب اے۔ ایچ حنفی صاحب

پربھات نگر ہندوستان کا جدید اور خوبصورت ترین فلم نگر کہا جا سکتا ہے۔ یہ کئی ایکڑ زمین پر فرجل کالج پونا کے قریب واقع ہے۔ اور یہی ہندوستان کی عظیم الشان فلمساز کمپنی پربھات نگر کا اسٹوڈیو ہے۔ یہ کمپنی بہ لحاظ ساز وسامان اور جدید آلات ہندوستانی کی واحد فلمساز کمپنی ہے۔ جو مغربی ممالک کے اسٹوڈیوز کے مقابلہ میں پیش کی جا سکتی ہے۔ اس کمپنی کے تیار کردہ فلمز نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر میں بھی کافی شہرت رکھتے ہیں۔

ہندوستان فلم سازونکو فلمز کی تیاری میں جس مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے کم وبیش صنعت فلمسازی سے دلچسپی لینے والا ہر ہندوستانی واقف ہے۔ اور یہ ہی ایک سبب ہے۔ جس کے باعث ہندوستانی فلمز عام طور پر فن کے لحاظ سے پست ہوتے ہیں۔ لیکن ان جملہ مشکلات کے باوجود پربھات فلم کمپنی نے اپنے معیاری فلمز پیش کرکے بین الاقوامی مارکیٹ میں اپنے لئے جگہ پیدا کرلی ہے اور اسی طرح سے دیگر ممالک پر یہ روشن کر دیا ہے کہ ہندوستان میں بھی فلمز تیار ہوتے ہیں۔

پربھات فلم کمپنی خاموش فلمز کے دور میں منصۂ شہود پر آئی تھی اور اپنے خاموش فلم چندر سینا کی بدولت ملک میں کافی مشہور ہو چکی تھی۔ اس کے بعد دور ناطقات کی ابتدا تک اس کا عملہ اور اسٹوڈیو کولہاپور میں فلمز تیار کرتا رہا۔ کہیں سیرندھری نامی فلم پیش کرنے کے بعد اس کمپنی کے ارباب حل وعقد نے اس کے اسٹوڈیو کو پونا منتقل کر دیا۔ اور اسی شہر سے اس کے دور جدید کا آغاز ہوا۔ اسٹوڈیو ایک مرتفع قطعہ زمین پر بنایا گیا ہے۔

جابجا چمن آرائی نے اس خطہ میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اسٹوڈیو کی عالیشان عمارت کے علاوہ آرٹسٹس چیمبر ممثلین کے رہائش کی عمارتیں ڈریسنگ روم۔ میک اپ روم، ریہرسل روم، اور لیباریٹری کی عمارتیں بہت وسیع اور شاندار ہیں۔ پربھات فلم کمپنی اپنے سیٹنگ کے لئے بہت مشہور ہے۔ مشہور صناعوں اور سنگتراشوں کی ایک جماعت ہمیشہ settings سیٹنگ کے لئے بڑے بڑے بت، محرابیں، اور دیگر چیزیں تیار کرتی رہتی ہے سیٹنگ سے متعلق اس کمپنی میں جسقدر سامان ہے۔ اسی قدر سامان مشکل سے مغربی نگار خانوں میں ملے گا۔ ملبوسات کا بھی کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اسکے روح رواں مسٹر وی۔ شانتارام نے اس کے اسٹوڈیو کے جدید ترین آلات فلمسازی سے مزین کیا ہے اس کی شفاف اور کشادہ سڑکیں باغات، گلپوش ٹیلہ اور سبزہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ہندوستان میں اپنی مثال نہیں رکھتے ہیں۔ اگر کسی اجنبی کو پربھات نگر میں بیجا کر کھڑا کر دیا جائے۔ تو اسے یہ خیال بھی نہ ہوگا کہ وہ کسی فلمی اسٹوڈیو کے احاطہ میں ہے۔ بلکہ ہر چہار جانب خوبصورت عمارتیں، سرسبز باغات اور پھولوں کے تختے دیکھے گا۔ اور اس کو اس مقام پر ارضی جنت کا گمان ہوگا۔

پربھات نے اب تک جس قدر بھی فلمز تیار کئے ہیں۔ وہ سب کامیاب تصور کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے جلتی نشانی، مایا مچھندر، سیرندھری، امرت منتھن راجپوت رمنی، مہاتما، امرجیوتی اور وہاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں، پربھات فلم کمپنی میں تمام کام کرنے والے مرہٹے ہیں۔ یہ دیکھکر مجھے حیرت ہوئی۔ اور سوچا کہ اگر کمپنی مذکور یو۔پی کے ہندو اور مسلمانوں کو اپنے یہاں کام کرنے کا موقع دے تو اس کی شہرت میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

حکومت امریکہ کی مخالفت

واشنگٹن۔ ۱۵ر مئی۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے کانگریس کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ اسپین کو اسلحہ جات کی سپلائی کرنے کی پابندی اٹھانے کے خلاف ہے۔

ہ کیا۔ کمیٹی کی میٹنگ ۳ گھنٹہ تک ہی اور بہت وسیع گفتگو ہوئی۔

اقوال زرّیں

تم مسرتوں سے دور بھاگو پھر وہ تمھارے پاس بھاگی چلی آویں گی۔ (فرنیکلن)

پہلا گناہ جس کا مجرم شیطان ہوا۔ وہ جھوٹ ہی تھا۔ (جے۔ این۔ پال۔)

شاندار زندگی کی مصروفیت کا ایک گھنٹہ گمنامی کی زندگی سے بہتر ہے (بیٹلن)

غیظ و غضب میں کسی دوست کے خلاف کوئی گھنونی حرکت کرنا اس طلائی رشتہ کو منقطع کر دینا ہے جس سے دو دوستوں کے دل پیوست ہوتے ہیں۔ (ٹیلر)

گذرا ہوا زمانہ واپس نہیں آتا۔ اس پر غم مت کھاؤ۔ اگر تم دانا ہو تو موجودہ زمانے کو بہتر بنانے کی کوشش کرو۔ یہ تمہارا اپنا ہے (لانگ فیلو)

میں نے اکثر خیال کیا ہے کہ معصوم بچوں کے بغیر دنیا کیا ہی بے رونق اور اداس ہو جائیگی اور

موج تبسّم

طالب علم:۔ کنواروں کو آپ عام طور پر کیا نصیحت کرتے ہیں۔
پادری:۔ یہی کہ شادی نہ کریں۔

پادری:۔ لوگوں کو برے راستہ پر ڈالنا گناہ ہے۔
طالب علم:۔ تو آپ بھی لوگوں کی شادی کی رسم ادا کرنے سے توبہ کیجئے۔

لیکچرار:۔ آجکل کے نوجوانوں کی سپرٹ کہاں ہے۔
نوجوان:۔ پٹرول لیمپ میں"

ایک دوست:۔ مس للی اور جون میں جو سگائی ہوئی تھی اس کا کیا حال ہے"؟
دوسرا:۔ جون کو سگریٹ پینے کی بہت عادی تھی مس للی نے اسے کفایت شعار بنانے کے لئے اسکی یہ عادت ترک کرادی ہے۔
پہلا:۔ تو پھر؟"
دوسرا:۔ جون نے مزید کفایت شعار بننے کے لئے سگائی بھی توڑ دی ہے۔

دلچسپ معلومات

خود بخود ہر قسم کا کھانا تیار

ایک عجیب و غریب چولھا ایجاد کیا گیا ہے جس میں کئی خانے ہیں۔ ہر خانے میں کھانے کے مختلف اجزاء ڈال دیئے جاتے ہیں اور ایک ہی وقت میں مختلف کھانے تیار ہو جاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ چونکہ کھانے کی مختلف خام اشیاء مختلف اوقات میں پک کر کھانے کے لائق ہوتی ہیں۔ اس لئے چولھے کی ہر خانے میں ایک دوسرے سے مختلف درجات حرارت پہنچانیکا انتظام کیا گیا ہے۔ کسی خانے میں کم گرمی پہونچتی ہے۔ کسی میں زیادہ۔ چولھے پر گرمی کا ایک میٹر لگا دیا گیا ہے۔ جو مختلف خانوں کو گرمی پہنچاتا ہے۔ اس چولھے کے ذریعہ ہر قسم کے کھانے تیار ہو سکتے ہیں۔

انڈے دینے والا گھونگا

ویسٹ انڈیز کے پانیوں میں ایک ایسا گھونگا پایا جاتا ہے جو سمندر میں انڈے دیکر اسے ریت یا کسی پتے سے ڈھانپ دیتا ہے تاکہ سورج کی گرمی سے اس سے بچہ نکل آئے

افسانہ

مانی بائی

ازجناب مرزا ابو سعد بیگ صاحب چغتائی دہلوی

مانی بائی بہت حسین تھی اس کا جسم چھریرا مگر بھرا ہوا تھا۔ چہرہ بھرا ہوا بے عیب رخسار سے کتابی۔ ابرو پیوستہ۔ ہونٹ پتلے اور دانت سفید تھے۔ آنکھیں بڑی تھیں اور سیاہ پلکوں میں ایک سیاہ خط قدرتاً کھنچا ہوا ہے۔ یہ خط سرمہ سے زیادہ کالا اور شوخ رنگ تھا۔ آج تین برس ہوئے کہ وہی بیگناہ آنکھیں جن کے ڈبنا لے ہمیشہ تازہ رہتے تھے۔ ان میں سرمہ کی ایک سلائی بھی نہیں کھنچی مگر قدرتی بناؤ سنگار میں کون دخل دے سکتا ہے؟ پلکوں کا سیاہ خط ہے کہ روز بروز نکھرتا آتا ہے۔ ان کی دلآویز رنگت پانی کے ہر چھینٹے اور نیند کے ہر جھونکے کے بعد بڑھتی جاتی ہے۔ متوالی آنکھوں میں لال ڈورے ہیں۔ حسن کی کشش سے قطع نظر۔ انکھڑیوں میں شباب کی بیخودی۔ صحت کی موہنی۔ اور قید و بندگی کی بے بسی موجود ہے اس کے حسن و شباب پر سترہ بہاریں نچھاور ہو چکی ہیں۔ مگر جس سال یہ چندرماں پورا ہوا۔ اسی برس گہن میں آگیا۔ گونے میں شوہر کے گھر آئی۔ تو سہاگن رہ کر گھر جانا نصیب نہ ہوا۔ چودھویں برس کی بیوہ ہوگئی دنیا میں صرف حسن و شباب ہی سے مسرتوں کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اگر شک ہو تو مانی بائی کو دیکھ لیجئے۔ رانڈ ہو جانا کوئی نئی بات نہیں۔ مگر شباب کی مجبوریاں بری ہوتی ہیں۔

"وہ ایک بندسی ہوئی کلی ہے" جسے بہار نے چھیڑا۔ نسیم نے گدگدایا۔ وہ کھلنے ہی کو تھی کہ سرد ہوا کے اچانک تھپیڑے سے سمٹ کر رہ گئی۔ مگر مرجھائی نہیں۔ اب بھی بہار کے ایک سبک سے جھونکے اور نسیم کی ایک ہلکی سی چھیڑ چھاڑ پر مسکرا دینے کے لئے تیار ہے۔

اسکو رنگین کپڑے پہنے۔ سرمہ مسی لگانے بال سنوارنے۔ زیور چھونے۔ جھولا جھولنے اور گیت گانے کی اجازت نہ تھی۔ اس کے لئے کسی سے ہنسکر بولنا۔ کسی کو مسکرا کر دیکھ لینا گناہ تھا۔ سہاگنیں اس کی صحبت سے گھبراتی تھیں۔ اور اپنے بچوں کو اس کے پیار سے بچاتی تھیں۔ لوگوں نے تو مانی بائی کو جیتے ہی جی انسانوں کی دنیا سے الگ تھلگ کر رکھا تھا۔ کیا پرمیشور جو دلوں کا بھید جانتا ہے۔ اور رحیم و کریم بھی ہے۔ اپنی ایک بیگناہ مخلوق پر ایسے ظلم ہونا پسند کرتا ہے — کبھی نہیں انسان اپنے اعضا اپنے اختیار اور اپنی ضرورتوں کے لحاظ سے فطرت کی طرف سے بالکل برابر رکھے گئے ہیں۔ پھر کسی کو کسی پر زبردستی کا حق ہی کیا حاصل ہے۔

افسوس ہے کہ دنیا والے مادی چیزوں پر جتنا زیادہ قابو حاصل کرتے جاتے ہیں اسی قدر روحانی برکات کھوتے جاتے ہیں۔ کیا برقی قوت کی زبردست سے زبردست رو اس کمی کو پورا کر سکتی ہے۔ جو مانی بائی اپنی زندگی کی ہر گھڑی میں محسوس کرتی ہے؟۔

کیا تمام جہان کی بہترین قوت والی مشینیں اس بے حسی کو اس بے لطفی کو دور کر سکتی ہیں۔

حسن کی دیوی، دکھ کی ماری مانی بائی ساون کی اندھیری راتوں میں محسوس کرتی ہے۔ جب موسلادھار پانی برس کر کھل جاتا ہے، کوئل کی کوکو جاگنے والوں کے دل سے پار ہوتی ہے بجلی چمک چمک کر ڈراتی ہے۔ پلکیں جھپک جھپک کر کھل جاتی ہیں اور ہاتھ بڑھکر رہ جاتے ہیں۔

(۲)

مانی بائی کا معمول تھا۔ کہ پو پھٹتے ہی بچھونے سے جدا ہوتی۔ گھر میں ستھرائی دیتی اور گنگا کی اندھیرے منہ اشنان کر کے پڑوس کے مندر میں چلی جاتی۔ وہ رام کی بھگتن تھی۔ پوجا پاٹ کرتی رہتی تھی اور سورج دیوتا نکل آتے۔ تو وہ چندرما کیطرح گھر واپس آجاتی۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ اس کو اشنان کے لئے جانے میں تھوڑی دیر ہوگئی۔ وہ اس لئے کہ ساری رات کروٹیں بدلتے ہی بدلتے گذر گئی تھی۔ صبح ہوتے ہی پلک جو ذرا جھپکی۔ تو پورب کا آسمان سرخ اور سنہرا ہو رہا تھا۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔ اور جھاڑو دیئے بغیر گنگا کو چل نکلی۔ گھاٹ پر پہونچکر ساڑی سیڑھیوں پر رکھدی اور پانی میں اوتر گئی۔

جس وقت سورج کی پہلی کرن گنگا کی سنہری چادر پر کھیلی تھی۔ اس نے مسکراتی ہوئی صبح کی صورت سر

اٹھایا تو کیا دیکھتی ہے کہ گھاٹ پر اور بھی نہانے والے آچکے ہیں، سب سے زیادہ قریب ایک نوجوان تھا۔ فطری حیا بجلی بن کر رگوں میں دوڑ گئی، اس نے گھبرا کر چاہا کہ ساری اٹھائے کہ بایا پاؤں پھسل گیا ——— وہ سنبھل گئی۔ مگر عین وقت پر دبانے پیر نے دھوکا دیا۔ دونوں پاؤں زمین سے ٹک گئے اور ٹھہرے پانی میں گو کر ڈوبنے لگی۔

جان عجیب چیز ہے۔ حیا پانی ہوگئی۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے۔

پریشان نگاہیں اس نوجوان کی طرف بے ساختہ اٹھیں۔ لب ہلے۔ چیخ نکلی، مگر کانپتے ہوئے ہونٹوں تک آکر جم رہی اور نازک اندام۔ مانی بائی لہروں کے آغوش میں مچلتی ہوئی گھاٹ سے کچھ دور ہوگئی۔

نوجوان دوڑ پڑا اور دریا میں دھم سے کود پڑا قریب پہنچا تو قوت و بے بسی۔ جبر و اختیار کی کشمکش نظر پڑی۔ مانی بائی اس وقت بلا کسی مقصد کے دیوانہ وار ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔ نوجوان نے ہاتھ بڑھایا۔ مانی بائی کا ہاتھ بھی بڑھا۔ لیکن خوشنما پنجہ کی انگلیاں چھوئی موئی کی پتیوں کی طرح جسم سے مس ہوتے ہی سمٹ کر رہ گئیں اور وہ بیہوش ہوگئی۔

(۳)

نوجوان نے اس چاند کے ٹکڑے کو کنارے پر لاکر ریت کے نرم بچھونے پر لٹا دیا۔ سناٹے کا عالم۔ صبح کا سماں، اسکی جان بچا لینے کی خوشی۔ جذبات کی بیخودی۔ مگر اس نے اسے آرام سے لٹا کر گرم گرم ریت اس کے جسم پر ڈال دی اور خود تھوڑی دور جاکر دور درختوں کی آڑ میں بیٹھ گیا تاکہ ہوش میں آنے کے بعد مانی بائی کو اس کی وجہ سے شرم و حجاب نہ ہو اور جب تک ہوش میں نہ آئے وہ حفاظت کر سکے۔

مانی بائی جوان تھی اور تندرست۔ ریت کی گرمی اور آفتاب شباب کی حرارت سے اسے بہت جلد ہوش ہوگیا۔ آنکھیں کھلیں تو بالو کے نرم بچھونے کو پانی کی چادر اور موج سراب کو دریا کی لہریں سمجھ کر ڈر ی۔ نرگسی آنکھیں بند ہوگئیں۔ رفتہ رفتہ پھر آنکھیں کھولیں اور اٹھ بیٹھی اس کو اپنی بیداری پر اب تک خواب کا دھوکا ہو رہا تھا۔

حیران حیران آنکھیں چار و نظرف گھومیں ——— کوئی نہ تھا۔ جوان کے دل کی تڑپ ہر گھبرائی ہوئی نگاہ کے ساتھ بڑھتی جاتی تھی۔ مگر وہ درختوں کی آڑ میں اپنے جذبات پر قابو کئے ہوئے کھڑا رہا۔ مانی بائی کو ایک بات یاد آگئی۔ اس نے اپنے بچانیوالے کو ڈھونڈا آخر مایوس ہوکر ساری بدلی۔ اور جوان کی تصویر اپنے دماغ میں لئے ہوئے مندر میں چلی آئی۔

(۴)

دن بھر کسی کا خیال ستاتا رہا۔ کسی کام میں دل نہ لگتا تھا۔ آنکھوں میں کسی کی شکل بار بار پھر رہی تھی۔ دل کسی کی یاد میں مچلا جاتا تھا۔ بیوہ ہو جانیکے بعد اس نے بہتیرے دکھ جھیلے، مگر آج کی سی بے چینی اسے کبھی محسوس نہ ہوئی تھی، رات ہوئی تو اور بھی بیتابی بڑھ گئی۔ صبح کی سرگذشت بار بار یاد آتی تھی اپنا جانا ——— سیڑھیوں پر ساری رکھنا ——— غوطہ لگا کر ابھرنا ——— پاؤں پھسلنا ——— سنبھل کر ڈوبنے لگنا ——— اس اجنبی کا آکر بچا لے نا۔

جب یہاں پہنچتی تھی تو نازک دل زور زور سے دھڑکنے لگتا تھا۔

ہوا کی سائیں سائیں پر کسی کی آواز کا دھوکا ہوتا تھا اور آنکھیں کسی چیز کو ڈھونڈنے لگتی تھیں "میں اسے ایک نظر اور دیکھ لوں" کبھی اٹھ کر بیٹھ جاتی تھی، اور کبھی چاہتی کہ اسی اندھیرے میں نکل کر وہیں پہنچ جاؤں مگر کچھ سوچکر رہ جاتی تھی۔

دوسرے دن گنگاجی پر نہانے چلی تو قدم قدم پر نگاہیں دوڑاتی چلی۔ کان ٹیکتی چلی پانی میں پہنچی تو بہت ہی ڈبکیاں لگائیں کہ شاید آج بھی کوئی دیکھ لے۔ مگر کسی نے نہ دیکھا، آخر میں یہ طے کیا کہ اگر میں ڈوبنے لگوں تو وہ ضرور آئیگا۔

وہ پھسلنا ہی چاہتی تھی کہ پچاس قدم کے فاصلہ پر کوئی اور نہاتا ہوا اسکو دکھائی دیا۔ غور کرکے دیکھا تو باغ باغ ہوگئی۔ دل مچل گیا کہ دوڑ کر قدموں میں سر رکھدے مگر نسوانی شرم نے پہلو دبایا۔ ساری پہنی اور چاہا کہ چھپ کر نکل جاؤں مگر جوان اسکی طرف دیکھ دیکھ رہا تھا اس کے تار نگاہ سورج کی الجھی ہوئی کرنوں کی طرح گنگا جمنی ریشمی کمند کے پھندے بن کر نازک قدموں سے لپٹ گئے پاؤں سو سومن کے ہوگئے وہ ادہر ادہر دیکھ کر وہیں بیٹھ رہی۔ جوان نہا کر باہر آیا اور سیدھا اپنی راہ ہولیا۔

مانی بائی اس کے چلے جانے کے بعد اپنے آپ سے بہت بگڑی۔ یقیناً خفا ہوگئے انھوں نے میری جان بچائی تھی۔ مجھکو ان سے شرمانے کا حق ہی کب تھا۔ میں نے تو ان کو جاتے ہوئے دیکھ کر پرنام تک نہ کیا۔

مانی بائی کو دن بھر قلق رہا۔ رات کو سوچتی رہی کہ آخر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ کل چرنوں میں سر رکھ کر اپنی اس خطا کی معافی مانگ لونگی۔ اس خیال سے ٹوٹتے ہوئے دل کو ذرا سی ڈھارس بندھی اور وہ شوق میں رات بھر جاگتی رہی اور پو پھٹنے سے پہلے ہی دریا پر پہنچ گئی۔

یہاں آج کوئی نہ تھا سناٹا سا آگیا۔ کلیجہ دھک سے ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد آجائیں گے اور ہوا بھی یہی۔ کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد آگئے حسن اتفاق سے گذرے بھی اسی طرف سے۔

مانی بائی نے چاہا کہ اٹھ کر ہاتھ جوڑ کر اپنی خطا کی معافی مانگ لے۔ مگر پنجے کی انگلیا بندھ کر رہ گئیں۔ جوان حیرت سے دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

ادھر مانی بائی کو چکر سا آگیا۔ مانی بائی تیورا کر گری ہی تھی کہ جوان نے جلدی سے مڑ کر اسے زمین سے اٹھا لیا۔ آنکھیں کھلیں۔ نصف حواس میں آئی ہی تھی کہ بے اختیار نازک ہاتھ پرنام کے لئے بڑھے اور محبت کا کبھی نہ جدا ہونے والا رشتہ آنکھوں ہی آنکھوں میں قایم ہوگیا۔

(ایک ہندی افسانے کا ترجمہ)

پٹنہ ہائی کورٹ کا رولنگ

پٹنہ - ۱۲ مئی - جسٹس منوہر لال اور جسٹس چٹرجی نے پٹنہ ہائی کورٹ میں مسٹر اے۔ این سہائے ایڈوکیٹ کا یہ اعتراض رد کر دیا کہ چیف جسٹس کی عدم موجودگی میں پٹنہ ہائی کورٹ کی ترتیب قانوناً جایز نہیں ہے ہائی کورٹ نے یہ رولنگ دیا کہ موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سے پہلے تو یہ اعتراض جایز تھا۔ لیکن اب یہ اعتراض جایز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ موجودہ ایکٹ میں اس بارے میں جو دفعہ ہے وہ گذشتہ ایکٹ سے بہت مختلف ہے۔

قلت آب اور اس کا انسداد

شہر میں پانی کی زبردست قلت اور اوس سے لوگوں کی تکلیف کے متعلق اخبارات میں حال ہی میں کچھ لکھا پڑھی ہوئی تھی۔ چنانچہ بورڈ کے چیرمین صاحب نے اوس طرف خاص طور پر توجہ کرکے جانچ پڑتال کی تھی اور کچھ انسدادی تجاویز بھی رائج کر دی ہیں۔ جن سے پبلک کی کچھ نہ کچھ تکلیف ضرور دور ہو جائیگی آپ نے قطعی احکام جاری کردیئے ہیں کہ نالیوں کی صفائی کے کام کے لئے فلشنگ کاک شام کو ۳ بجے سے ۵ بجے تک کھولے جاویں گے اور صبح کے وقت وہ بند رہیں گے سڑکوں کا چھڑکاؤ صرف صبح کیا جائے گا۔ شام کو نہیں۔ اور سڑکوں کی دھلائی کا کام فی الحال بند رہے گا۔ ۶ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک پبلک ڈپارٹ کی دھلائی کا کام رہے گا۔ سول لائن میں بھی رات کو یہ کام کیا جانے گا اور شام کو سپل ڈیڑھ ایک گھنٹہ کے لئے کھولے جائیں گے۔ جمعدار اور اسسٹنٹ جمعداران احکام کی تکمیل کی نگرانی کریں گے۔ اور یہ بھی دیکھیں گے کہ پمپ نہانے اور کپڑے دھونے کے لئے نہ استعمال کئے جاویں۔ سینیٹری انسپکٹران بھی ان ہدایات کی تعمیل کریں گے۔

اس سلسلہ میں چودھری جیٹھری پرشاد نگم میونسپل کمشنر نے بھی اس شکایت کو دور کرنے کے لئے کچھ تجاویز بھیجی ہیں۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

(۱) دو ماہ کے لئے سب نالیوں کی دھلائی کے پائپ بالکل بند کردیئے جاویں اور جہاں ضرورت ہو اس کام کے واسطے بہشتی مقرر کئے جاویں۔

(۲) دو ماہ کے لئے شہر کے پارکوں کے پمپ بالکل بند کردیئے جاویں۔ پارکوں سے زیادہ کوئی کی ضرورت انسانوں کو ہے۔ اگر پارک خشک ہو جاویں گے تو وہ موسم برسات میں درست ہو سکتے ہیں جو جون کے آخری ہفتہ میں شروع ہو جاوے گا۔

(۳) برجندر سروپ پارک کا واٹر کنکشن بالکل بند کردیا جاوے جسمیں پانی کا خاص حصہ چلا جاتا ہے اور ان پارکوں میں بہت پانی خرچ ہوتا ہے۔

(۴) دو ماہ تک امپروومنٹ ٹرسٹ کو اونکے کاموں کے لئے پانی نہ دیا جاوے

(۵) دو ماہ تک مکانات میں کوئی جدید پانی کا کنکشن نہ دیا جاوے۔

(۶) شہر کے مکانات میں پانی کی بڑی کی سخت جانچ کی جاوے اور جہاں پانی برباد ہوتا پایا جاوے وہاں میٹر لگا دیئے جاویں۔

(۷) دو ماہ کے لئے سڑکوں کے چھڑکاؤ کا کام بالکل بند کردیا جاوے۔

(۸) پانی کے اوقات میں ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام کا وقت بڑھا دیا جاوے۔

(۹) چونکہ سول لائن میں پانی زیادہ دیا جاتا ہے اور زیادہ گھنٹوں تک دیا جاتا ہے اسلئے اس رقبہ کی سپلائی ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک صبح اور ۲ بجے سے ۴ بجے تک شام تک بند رہا کرے۔ اور اس رقبہ کو پانی صبح ایک گھنٹہ دیر سے دیا جاوے اور شام کو ایک گھنٹہ قبل بند کردیا جاوے۔

(۱۰) خانگی اور انسانی ضروریات کے خرچ کے علاوہ دوسرے کاموں کے لئے پانی کے کنکشن بند کردیئے جاویں، اگر کارخانہ داروں کو پانی کی ضرورت ہے تو انکو اپنے کاروبار کے لئے اپنے ٹیوب ویل لگا لینا چاہیئے۔

(۱۱) اخبارات کو نوٹس بھیجکر اور پبلک میں دستی اشتہار تقسیم کرکے پبلک سے پانی نہ برباد کرنے کی اپیل کی جائے۔

(۱۲) مذکورہ بالا نوٹس شایع ہونے کے ایک ہفتہ بعد ایک دوسرا نوٹس شایع کیا جائے اور پبلک کو آگاہ کیا جاوے کہ جو لوگ پانی برباد کرتے پکڑے جائیں گے۔ ان پر مقدمہ چلایا جاوے گا۔

(۱۳) شہر کے ہر ایک بلا میٹر کے مکان میں عارضی طور پر میٹر لگا کر ۲۴ گھنٹے میں ہر گھر کے پانی کے خرچ کا نقشہ تیار کیا جاوے اور غور کے لئے جلد سے جلد واٹر ورکس کمیٹی کے سامنے پیش کیا جاوے۔

(۱۴) جن مکانات میں میٹر کے بلا پانی کنکشن دیا ہوا ہے۔ اون سے ربڑ ٹیوب کے ذریعہ اہل ہمسایہ پانی حاصل کرتے ہیں۔ ایسے مکانات کا پتہ لگایا جاوے اور ان کا کنکشن فوراً بند کردیا جاوے۔

(۱۵) واٹر ورکس انکپٹروں کو ہدایت کی جاوے کہ وہ پانی کی بربادی کو معلوم کریں اور اس کے روکنے کے لئے تجویز پیش کریں۔

(۱۶) اگر پانی کی مقدار ناکافی ہو تو واٹر ورکس میں عارضی چاہات تعمیر کئے جاویں۔

(۱۷) واٹر ورکس انسپکٹران کو محنت اور ایمانداری سے کام کرنے کی ہدایت کی جاوے۔

(۱۸) پبلک مکانات میں چاہات بنانے کی اجازت دی جاوے اور اس کے مطابق بائی لاز کی ترمیم کرنے کے لئے یہ معاملہ بورڈ کے سامنے پیش کیا جاوے۔

(۱۹) جن مقامات میں پانی کی بہت کمی ہے اُن محلوں میں بورڈ کی طرف سے ٹیوب ویل اور پبلک چاہات بنوائے جاویں۔

(۲۰) مذکورہ بالا کاموں کے واسطے عارضی اسٹاف مقرر کیا جاوے۔

(۲۱) شہر میں نصف زیادہ مکانات میں ترمیم و تبدیلی و اضافہ بلا اجازت ہوتے ہیں اور ان میں چوری سے پمپوں کا پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے معاملوں کی تحقیقات کی جائے اور چوری سے پانی دینے والوں کے کنکشن بند کردیئے جاویں۔ ذمہ دار اشخاص کی گوشمالی کی جاوے۔

زنجبار کا معاہدہ کانگریس سے

الہ آباد ۱۷ رمئی۔ انڈین نیشنل ایسوسی ایشن زنجبار کے سکریٹری نے اس سمجھوتہ کے بارے میں جو کہ لونگوں کے بائیکاٹ کے سلسلہ میں حکومت زنجبار اور ہندوستانیوں کے درمیان ہوا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر خارجیہ کے سکریٹری ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے پاس مندرجہ ذیل چٹھی بھیجی ہے۔

میں اس چٹھی کے ہمراہ اس سمجھوتہ کے اقتباسات کو بھی بھیج رہا ہوں۔ جو کہ گذشتہ تین ہفتہ کی گفت و شنید کے نتیجہ کے طور پر تنازعہ لونگ کے متعلق زنجبار میں آباد ہندوستانی اور حکومت زنجبار کے درمیان ہوا ہے۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے اس شرط پر سمجھوتہ کیا ہے کہ کانگریس بھی اسے منظور کرلے سمجھوتہ کے لئے کانگریس اور ہندوستان ہی خراج تحسین کا مستحق ہے۔ جنہوں نے زنجبار میں آباد ہندوستانیوں کی زبردست امداد پہنچائی زنجبار کے ہندوستانی پنڈت جواہر لال نہرو، سری یت سبھاش چندر بوس اور سردار ولبھ بھائی پٹیل کے بہت ہی شکر گذار ہیں، جنہوں نے بائیکاٹ کی مہم کی اور اسے تقویت پہونچائی۔ زنجبار کے تمام ہندوستانی سمجھوتہ کی شرائط پر اطمینان کا اظہار کر چکے ہیں۔ وہ اس بات پر نہایت پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ نے ان کی خاطر اس قدر تکلیف گوارہ فرمائی۔

سمجھوتہ کی شرائط

سمجھوتہ کے خاص خاص شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) کاشتکاران لونگ کی ایسوسی ایشن کو لونگوں کی خرید کے بارے میں ابھی تک جو اجارہ حاصل تھا وہ اب حاصل نہیں رہے گا۔

(۲) جو لوگ لونگ کی برآمدی تجارت کریں گے ان کے لئے لائسنس سسٹم رائج کیا جائیگا۔

(۳) کاشتکاران لونگ کی ایسوسی ایشن کو ماسوائے کم سے کم قیمت مقرر کرنے کے اور کوئی اختیار نہ ہوگا

باقی بر صفحہ ۷ کالم ۵ کے نیچے

بندے ماترم کا گیت!

بمبئی ۱۶ رمئی۔ آج صبح ورکنگ کمیٹی میں اس صورت حالات پر غور کیا گیا جو بہار کے ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں میں بندے ماترم کے گیت گانے سے پیدا ہوگئی ہے۔ ان سکولوں میں مسلمان طلبا ڈاکٹر اقبال کا ترانہ "سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا" گاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ جو طلبا بندے ماترم کے گیت میں شامل نہ ہونا چاہیں۔ وہ بندے ماترم کے گیت کے وقت کلاس سے باہر رہ سکتے ہیں

فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے اخبار کا داخلہ بند کردیا جائیگا

دہلی ۱۶ رمئی۔ انیگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار مقیم لکھنؤ نے اطلاع دی ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے صوبہ کے ایسے چند اخبارات کے خلاف جو فرقہ وارانہ منافرت پھیلاتے تھے کارروائی کی ہے اور حکومت عنقریب ہی دہلی اور پنجاب کے کچھ ایسے اخبارات کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو عرصہ سے اشتعال انگیز مضامین کے ذریعہ صوبہ یوپی کے فرقہ وارانہ امن کے لئے برق کا کام کر رہے ہیں۔ ان کا اخبارات میں سرتاپا غلط جھوٹے بیانات شایع ہوتے ہیں۔ معاصر مذکور کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ان اخبارات کے ایڈیٹروں پر مقدمات چلائے جائیں گے لیکن بمبئی میں کانگریسی وزیر اعظموں کی جو کانفرنس ہوئی ہے اس میں یہ طے ہوا کہ ایسے اخبارات کا داخلہ ہی بند کردیا جائے۔

یوپی کی رشوت انسدادی کمیٹی کی سفارشیں!

لکھنؤ ۱۵ رمئی۔ حکومت یوپی نے انسداد رشوت ستانی کے لئے جو کمیٹی بنائی تھی اسکی رپورٹ شایع ہوگئی ہے جسمیں بعض اہم اور دور رس سفارشات کی گئی ہیں۔ یہ سفارشات دو قسم کی ہیں ایک تو وہ جن سے رشوت ستانی دور کی جائے دوسری وہ جنکو تعدیدی یا تعزیری کہا جاسکتا ہے۔ یعنی رشوت ستانی کا جرم ثابت ہونے پر مجرموں کو عبرتناک سزائیں دیجائیں کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ رشوت ستانی کو روکنے کے لئے ڈسٹرکٹ کمیٹیاں بنائی جائیں اعلیٰ افسروں کی جانب سے جو ڈالیاں وغیرہ قبول کی ہیں وہ بند کردی جائیں۔ جب کسی شخص کو سرکاری ملازمت میں لیا جائے تو اسے اپنی اور اپنے خاندان کی تمام غیر منقولہ جائداد کی صحیح صحیح فہرست مہیا کرنی چاہیئے۔ سرکاری ملازموں کے بیگموں کی آرائش و زیبائش انکو زمینداروں و بنیوں کی طرف سے شکار پارٹیاں اور دیگر پارٹیاں وغیرہ دینے کی ممانعت کی جائے۔ ہر سال ان سرکاری ملازموں کو جن کے خلاف رشوت ستانی کی کوئی شکایت نہ ہو۔ دیانتداری کے سرٹیفکیٹ دیئے جائیں۔ قلیل تنخواہوں والے ملازموں کی تنخواہیں بڑھائی جائیں۔ تاکہ وہ اپنا گذارا کر سکیں۔

کانپور میں یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پچاس ہزار فرزندان توحید کا اجتماع

کانپور ۱۴ رمئی ۱۹۳۸ء زیر اہتمام مجلس اتحاد ملت کانپور ۳ بجے پچاس ہزار مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا عظیم الشان جلوس ریلوے گراؤنڈ سے روانہ ہوا۔ سب سے آگے محمد اشفاق صاحب نیلی پوش بنا جھنڈا لئے ہوئے گھوڑے پر آگے آگے چل رہے تھے۔ ان کے بعد مسلم لیگ کا سبز علم لئے ہوئے افغانی بھائی چل رہے تھے جن کی تعداد تین سو سے زائد تھی۔ جلوس میں معززین شہر کافی تعداد میں موجود تھے جمیں جناب وحید احمد صاحب جناب عبدالصمد صاحب و جناب سید علی صاحب زیدی میونسپل کمشنران و جناب ماسٹر قمر الزماں صاحب و جناب حکیم کمال الدین صاحب و جناب حکیم نواب علی صاحب و احمد حسن خاں صاحب سکریٹری مسلم لیگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو کہ برابر جلوس میں درود وسلام پڑھتے رہے۔ انجمنوں میں نیلی پوشان کانپور جن کی تعداد ڈھائی ہزار سے زائد تھی اور جو کہ جنرل محمد شاہ صاحب و جناب حبیب اللہ صاحب و جناب محمد ابراہیم سردار کی سرکردگی میں چل رہے تھے۔ مسلم انوار ایسوسی ایشن کانپور جمعیت المومنین کانپور تنظیم شیعہ سہ کاران مسلم نیشنل گارڈ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں جلوس قدیمی راستوں سے گذرتا ہوا ساڑھے پانچ بجے پھول باغ پہنچا۔ جہاں نماز عصر ادا کی گئی۔ پھول باغ میں ایک نئی بات دیکھنے میں آئی وہ یہ کہ چار مشین گنیں اور دو سو آرمڈ پولیس کے سپاہی پھول باغ کے چوراہے پر موجود تھے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلوس میں کسی قسم کی بدنظمی نہ ہوئی۔ محمد فاروق صاحب سکریٹری اتحاد ملت و کرنل نیلی پوشان کانپور کی وجہ سے جلوس میں کسی قسم کی بدنظمی نہ ہونے پائی اور نہ کسی کو کسی قسم کی شکایت ہوئی۔ محمد فاروق صاحب نے ایک خاص انتظام کیا تھا وہ یہ کہ تقریباً ڈیڑھ سو والنٹیروں کو سفید وردیوں میں متعین کردیا گیا تھا کہ برابر جلوس میں گشت کرتے رہیں اور جو شخص کسی قسم کی منافرت پھیلانے کی کوشش کرے اوسکو فوراً پولیس کے حوالے کردیں ان لوگوں نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ جلوس پھول باغ سے روانہ ہوکر ساڑھے سات بجے ریلوے گراؤنڈ پر پہونچا منتشر ہوا۔

ہم تمام انجمن ہائے اسلامیہ کانپور کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے شریک ہوکر جلوس کو کامیاب بنایا۔ نیز ان تمام حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے سبیلیں رکھکر آب رسانی کا کافی انتظام کیا۔ اور ٹھیلوں پر پانی کے کر برابر جلوس میں شریک رہے، اگر پانی کا انتظام اسقدر کافی نہ ہوتا تو بڑی دقت ہوتی۔

محمد معصوم صدیقی آنرری سکریٹری مجلس اتحاد ملت کانپور

آریہ سماج کو سات لاکھ کا عطیہ

آدا گڈھ ۵ رمئی۔ راجہ صاحب آدا گڈھ نے اپنے سب سے بڑے بیٹے راجکمار وگ وجے پال سنگھ کی شادی کے موقع پر سات لاکھ روپیہ کا دان دیا ہے یہ رقم آریہ سماج کے اصولوں کا پرچار کرنے اور گروکل کھولنے پر صرف کی جاے گی۔ جمیں انگریزی کی تعلیم بھی مفت دی جائے گی۔

پیرو نے اٹلی کی حکومت تسلیم کرلی

روم ۱۵ رمئی۔ پیرو نے حبش پر اٹلی کا قبضہ تسلیم کرلیا ہے۔

بوس اور جناح کی گفت و شنید

بمبئی ۱۶ ارمئی - ایسوسی ایٹڈ پریس کو قطعی مستند طور پر معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید کے متعلق کانگریس کی جانب سے جو نکات پیش کئے تھے ان کے جواب میں مسٹر جناح آل انڈیا مسلم لیگ نے راشٹرپتی سری یت سبھاش چندر بوس کو لکھا ہے کہ گفت و شنید ایسے مرحلہ پر پہونچ گئی ہے جبکہ میرے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ میں مسلم کونسل کے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کروں اور اس لئے امید ہے کہ مسٹر جناح جلد ہی آل انڈیا مسلم لیگ کی ایک میٹنگ طلب کریں گے اور کانگریسی تجویزوں کو کونسل کے روبرو پیش کریں گے اس کا قدرتی طور پر یہ نتیجہ ہوگا کہ فرقہ وارانہ گفت و شنید کی ترقی کی رفتار میں تاخیر ہو جائیگی اور ایک سرکردہ کانگریسی لیڈر کے قول کے مطابق گفت و شنید کا طول اختیار کرنا لازمی امر ہے اور گفت و شنید شروع ہونے کے وقت سے ہی یہ خیال تھا کہ اگر مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان گفت و شنید کے نتیجہ کے طور پر کانگریس اور لیگ کے درمیان سمجھوتہ کی بنا نکل آئی تب تمام معاملہ کو کانگریس ورکنگ کمیٹی اور مسلم لیگ کی کونسل کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ اس لئے مسٹر جناح نے اب جو جواب دیا ہے وہ اسی تجویز کے مطابق ہے جیسا کہ گفت و شنید کے شروع میں خیال تھا اور یہی مناسب اور آئین قدم ہے۔

کانگریسی لیڈروں میں مشورہ

مسٹر جناح کا خط موصول ہونے کے بعد جو صورت حالات رونما ہوئی اس کے پیش نظر کانگریسی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جو کہ آج صبح ۹ بجے شروع ہونا تھا منعقد نہیں ہوا۔ اور تمام کانگریسی لیڈر مہاتما گاندھی سے مشورہ کرنے میں مصروف ہیں۔ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۱ بجے سہ پہر سے شروع ہوا۔ جس میں مسٹر جناح کے جواب پر غور کیا گیا۔

مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح اس معاملہ کو مسلم لیگ کونسل کے روبرو پیش کریں گے مسٹر جناح نے جو مراسلہ کانگریس کو بھیجا ہے اس میں یہ نہیں لکھا کہ وہ لیگ کونسل سے ان کی کیا سفارشات ہوں گی۔ مسٹر جناح کے خط کو پیش نظر رکھتے ہوئے کانگریسی حلقوں میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ لیگ کونسل کے فیصلہ تک گفت و شنید کو ملتوی کرنا پڑیگا۔

وزیر ہند کو سیکر کی پبلک کمیٹی کا تار

اجمیر - ۱۱ رمئی - سیکر کی پبلک کمیٹی نے وزیر ہند کے پاس ایک بحر ہ تار بھیجا ہے جس میں انھیں اس امر سے مطلع کیا گیا ہے کہ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے سمجھوتہ ہو جانے کے باوجود سیکر میں جبر و تشدد ہنوز جاری ہے۔

کمیٹی نے لکھا ہے کہ اس کے خیال میں مہاراجہ جے پور سیکر کی رعایا کو کچلنے کے لئے ملک معظم کی حکومت کی منظوری حاصل کرنے کی غرض سے انگلینڈ گئے ہیں۔ کمیٹی نے وزیر ہند سے اپیل کی ہے کہ پولٹیکل ڈپارٹمنٹ کی معرفت سیکر کی رعایا کی شکایتوں کے متعلق تحقیقات کرائے بغیر کوئی کارروائی نہ کیجائے۔

اس قسم کے تار وائسرائے، ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ اور دیگر اعلیٰ افسروں کے نام بھیجے گئے ہیں۔

کانگریس سکریٹریوں کیلئے نئے قواعد

الہ آباد - ۱۲ ارمئی - عین اغلب ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی اپنے بمبئی سشن میں چند قواعد پر غور کرے جن کو پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹریوں اور ان کے اسٹاف کی رہنمائی کے لئے مرتب کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کو ورکنگ کمیٹی کے کلکتہ سشن میں پیش کیا گیا تھا۔ لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان قواعد میں جن کو مجلسی خدمت کے زیر عنوان بنایا گیا ہے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اسٹاف کو اس امر کی مخالفت کی گئی ہے۔ کہ وہ ایگزیکٹو کمیٹی یا کسی اور انجمن کے ممبر بن کر ان کی سرگرمیوں میں نمایاں حصہ نہ لیں۔ اور جنرل سکریٹری سے منظوری حاصل کئے بغیر بیانات شایع نہ کریں۔

مسٹر شریف کو استعفیٰ دینا پڑیگا

بمبئی - ۱۶ ارمئی - اگرچہ دفتری طور پر پریس کو کوئی رزلیوشن برائے اشاعت نہیں دیا گیا ہے تاہم یونائیٹیڈ پریس کو باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی سرمنمتھ ناتھ مکرجی کی رپورٹ کی تمام تفصیلات پر نیز اس صفائی پر جو کہ مسٹر شریف نے اپنے طریق کار کی حمایت میں پیش کی ہے خوب اچھی طرح غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ مسٹر شریف کو رضاکارانہ طور پر استعفیٰ دیدینا چاہئے جیسا کہ انھوں نے خود ہی اس وقت کہا تھا۔ جب کہ ان کے خلاف ایجی ٹیشن شروع ہوا تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کا بھی یہی خیال ہے کہ مسٹر شریف نے مقدمہ زنا بالجبر کے قیدی کے ساتھ رعایت کر کے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہے۔ اور یہ انصاف کے خون کے مترادف ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے اس فیصلہ پر پہونچنے سے پہلے اس معاملہ کی تفصیلات پر بہت دیر تک غور کیا۔

یونائیٹیڈ پریس کے خاص نامہ نگار نے اس سلسلہ میں جب ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر سے انٹرویو کیا تو اس نے کہا۔ اگر کوئی اور نعم البدل ہوتا تو ہم ہرگز یہ فیصلہ نہ کرتے۔

سبھاش بابو کو مسٹر جناح کا خفیہ خط

بمبئی - ۱۶ ارمئی - یونائیٹیڈ پریس کو مستند طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ مصالحت کے متعلق مسٹر جناح کے پاس کانگریس کی جانب سے حسب ذیل مطالبات پیش ہوئے ہیں۔

(۱) مسلم لیگ کے ممبر کانگریس کے عہدنامہ پر دستخط کریں (۲) اسمبلیوں اور کونسلوں میں مسلم لیگ پارٹیاں عام طور پر کانگریس کے انتخابی مینی فسٹو کے مطابق کانگریس کے پروگرام کی حمایت کریں (۳) فیڈریشن کی مخالفت کرنے میں مسلم لیگ کانگریس کا ساتھ دے۔

جرمنوں کے مطالبات منظور

پریگ - ۱۶ ارمئی - زیکوسلاویکیا کی جرمن پارٹی کے لیڈر ہر ہنن برلن سے واپس آگئے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ لندن میں برطانی وزراء سے جو بات چیت ہوئی اس سے میں بہت مطمئن ہوں۔ ان کا خیال ہے کہ برطانیہ یورپ کے امن میں خلل نہیں آنے دیگا اور امید ہے کہ جرمنوں کا معاملہ گفت و شنید سے طے ہو جائے گا اور خیال ہے کہ صورت حالات پہلے سے بہتر ہو جائے گی۔ زیکوسلاویکیا کے وزیر خارجیہ نے کل برطانی اور فرانسیسی وزیروں سے ملاقات کی اور وعدہ کیا کہ مطالبات پورے کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کونسلوں میں پولیس کے کنٹرول میں ان کے اختیارات میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

آنریبل ڈاکٹر کھرے کا اعلان

بمبئی - ۱۶ رمئی - ڈاکٹر این - بی کھرے وزیر اعظم سی - پی نے ایک بیان شایع کیا ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ہدایات کے بموجب پنچ مڑھی میں ۳ بجے شام کے وقت ۲۴ رمئی کو زیر صدارت چیرمین پارلیمنٹری بورڈ منعقد ہو گی جس میں سی - پی کی وزارت کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا اور یہ طے ہوگا کہ حالات کے مطابق کیا صورت اختیار کی جائے۔

اٹلی کے ایک وفادار سلطان کی وفات

عدیس ابابا (بذریعہ ڈاک) اٹلی کے لئے لڑتے ہوئے زخمی ہو جانے کی وجہ سے بینی شانگل شیخ حوجیلی الحسین فوت ہو گئے۔ اگرچہ سلطان موصوف کی عمر ۱۱۵ سال کی تھی۔ سلطان کا بینی شانگل کے تمام علاقہ میں بیحد اثر و رسوخ۔ انہوں نے حکومت اطالیہ کی وفاداری کا حلف اٹھایا تھا۔ سلطان مذکور جسمانی اور اخلاقی طاقت کی ایک شاندار مثال تھے۔

جب انکی عمر ایک سو سے زیادہ ہو گئی تو انھیں جنگ میں بہادری دکھانے پر چاندی کا ایک تمغہ پیش کیا گیا تھا۔

فیڈریشن کے نفاذ کا

لندن (بذریعہ ڈاک) ہندوستان کے حالات سے باخبر حلقوں سے جو تازہ ترین اور سب سے زیادہ انقلابی خبر ملی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ۱۹۴۰ء سے پیشتر فیڈریشن نافذ نہیں ہوگا۔ مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انڈیا ایکٹ کے فیڈرل حصہ کو ۱۹۴۰ء سے پیشتر رائج کرنے کا کوئی امکان نہیں۔ اور وہ بھی یقینی نہیں بلکہ اس کا امکان ہے۔ اس تاخیر کی وجوہات صاف ظاہر ہیں۔

(۱) اول تو کانگریس فیڈرل آئین کی مخالف ہے۔ کانگریس کے پیہم اعلانات نے کہ فیڈریشن کی پوری طاقت سے مخالفت کی جائے گی کنسرویٹو طبقہ کا رویہ سخت کر دیا ہے۔ انکا خیال ہے کہ پارلیمنٹ کے کسی قانون کو عمل میں لاتے اور مناسب آزمائش کرنے سے قبل تبدیل کرنا مضحکہ انگیز اور غیر ممکن ہے۔ لہذا آئین کے خداوندان میں سے اسے جلد نافذ کرنے کی کوئی خواہش نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایسا کرنا مزید مصیبت بلانے کے مترادف ہوگا۔

بقیہ آئینہ کانپور

مشاعرہ بزم حیات

۱۴ رمئی کو ایک شاندار مشاعرہ شیخ عبدالرزاق صاحب میونسپل کمشنر کے مکان پر منعقد ہوا جس میں شہر کے معروف شعراء و معززین نے شرکت کی۔ طرحی غزلوں کے علاوہ کچھ غیر طرحی غزلیں و نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ حاضرین و سامعین نہایت محظوظ ہوئے۔ ۲ بجے رات تک پُرلطف صحبت جاری رہی اگر اس مشاعرہ کو کامیاب مشاعرہ کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔

عرس گنج مرادآباد شریف

حضرت شاہ فضل الرحمن صاحب قدس سرہ کا عرس ۱۱ رمئی لغایت ۲۳ رمئی ۱۹۳۸ء کو ہوگا۔ امسال پانی اور برف کا بہت کافی انتظام کیا گیا ہے اور انشاءاللہ کسی شخص کو بھی پانی کی تکلیف نہیں ہونے پائے گی۔

ریلوے کمپنی نے بھی اس موقع پر رعایتی ٹکٹ دینے کا انتظام کیا ہے اور مسافر زائد ہونے کی صورت میں اسپیشل ٹرینیں چھوڑنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ واپسی ٹکٹ جمعہ سے لے کر بدھ کے دن تک کے لئے ہوگا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۱۹ رمئی ۱۹۳۸ء کو مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ڈھنکلی میں لڑکوں کے کھیل کے میدان بنانے کے لئے اور ناجگھر برہانہ اسکیم میں برساتی پانی کا زمین دوز نالہ بنانے کے تخمینے منظور کئے گئے۔

فیکٹری ورک ایریا میں پنشنر فوجی سپاہیوں کے رہنے کے لئے پلاٹ کا نقشہ منظور کیا گیا۔

آریہ سماج خیراتی دواخانہ کے لئے سیدمو میں ایک زمین کا رقبہ دینے کی تجویز منظور کی گئی۔ میونسپل بورڈ کی خواہش کے مطابق موتی محل کے احاطوں اور مغل سرائے میں اصلاحات کرنے

حضرت جگر مرادآبادی

حضرت جگر مرادآبادی بفضلہ بخیر و عافیت کانپور تشریف لے آئے ہیں اور اپنی والہانہ شاعری سے اہل شہر کو مستفید کر رہے ہیں۔

وزیر اعظموں کی کانفرنس کا اہم فیصلہ

بمبئی ۱۳ مئی . کل رات جب ساتوں کانگریسی صوبوں کے وزیر اعظموں اور ہندوستانی تعلیم سنگھ (ہندوستانی تعلیمی بورڈ) کے نمائندوں کی کانفرنس ہوئی تو اہم فیصلے ہوئے جنمیں یہ فیصلہ بھی شامل ہے کہ ساتوں کانگریسی صوبوں میں واردھا تعلیمی اسکیم کو رائج کیا جائے .

کانفرنس آنریبل مسٹر بی. جی کھیر وزیر اعظم بمبئی کی جائے رہائش واقعہ الفنسٹن کالج کمپاؤنڈ میں منعقد ہوئی .

کل کانفرنس نے جو فیصلہ کیا اس کے مطابق جلد ہی تمام صوبوں سے مدرسوں کے پہلے دستہ کو واردھا سسٹم کے بارے میں تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجا جائے گا ، ایک ماہ بعد جب یہ دستہ واپس جائے گا تو دوسرا دستہ بھیجا جائے گا . ان سب کو واردھا میں تربیت دی جائے گی .

اسکیم کے اہم پہلو - اسکیم کا خاص پہلو یہ ہے کہ روس کی "بیسک تعلیم" کی طرح بنیادی تعلیم دی جائے گی . تعلیم کے لئے سات سال درکار ہوں گے . تعلیم مادری زبان کے ذریعہ دی جائے گی . اور دستکاری اور زرعی کام کی جانب خاص طور سے توجہ مبذول کی جائے گی . اس اسکیم میں انگریزی کا دخل نہیں ہوگا . اور اس کا معیار موجودہ میٹریکولیشن امتحان کے برابر ہوگا . کل کانفرنس میں یہ قرار پایا کہ واردھا اسکیم صرف دیہاتی علاقوں میں نافذ کی جائے گی . جہاں اسکول نہیں ہیں اور اس کے بعد دیہاتوں کے تجربہ کی بنا پر شہروں میں بھی اس اسکیم کا تجربہ کیا جائے گا .

توقع کی جاتی ہے کہ ۲۰ سال کے اندر تمام ہندوستان میں بنیادی تعلیم رائج ہو جائے گی .

ہندوستانی تعلیم سنگھ کا ڈیپوٹیشن آچاریہ کرپلانی کالا کا لیکرا اور مسٹر آریہ نائکم پر مشتمل تھا مسٹر نائکم واردھا ٹریننگ اسکول کے ۵

۵ انچارج ہیں . وزیر اعظموں سے ڈیپوٹیشن کے ملنے کا منشا یہ تھا کہ یہ معلوم کیا جائے کہ ان کی حکومتوں سے اس نصاب تعلیم کو رائج کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی ہیں . جیسے ڈاکٹر ذاکر حسین نے واردھا اسکیم کے مطابق تیار کیا ہے . معلوم ہوا ہے کہ سی . پی نے مقامی حالات کے پیش نظر چند ترمیمات کے ساتھ نصاب تعلیم کو منظور کر لیا ہے اور دیگر صوبے ٹریننگ اسکول کھولنے کے لئے انتظامات کر رہے ہیں .

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

حلقہ ہمدردان جامعہ دہلی کی طرف سے آجکل ہندوستان کے مختلف صوبوں میں وفود بھیجے جا رہے ہیں تاکہ اس سال کے چندوں کا بجٹ تیس ہزار جولائی ۱۹۳۸ء سے پہلے پورا ہو جائے .

حلقہ ہمدرداں نے اسی سال تمام صوبوں سے تیس ہزار وصولی کا تخمینہ کیا تھا جبمیں سے آخر اپریل ۱۹۳۸ء تک ۱۷ ہزار کی رقم وصول ہو گئی ہے . اب باقی ۱۳ ہزار کے لئے جدوجہد کا آغاز شروع ہو گیا ہے .

جامعہ کے مدرسوں میں جون جولائی میں چھٹیاں ہو جاتی ہیں . اب وہ اساتذہ جو آج تک مسند درس پر تھے کل قوم کے دروازے پر چندے کی جھولی لے کر پہنچیں گے . ہرچند کہ قوم جامعہ کے وفود کا بڑی سرگرمی کے ساتھ خیر مقدم کرتی ہے تاہم اس درسگاہ کی خوش بختی اور کامیابی اس وقت کہی جاسکتی ہے کہ مانگنے سے پہلے دیا جائے . اہل ادارہ در در دستک دیتے نہ پھریں بلکہ دینے والے لینے والوں کی تلاش میں سرگرداں ہوں . اب بھی بعض ایسے بزرگ ہیں جو ملت کی ضروریات کا احساس رکھتے ہیں . بے منت دیتے ہیں اور دیکر ممنون ہوتے ہیں مگر ایسے لوگ کتنے ہیں .

اس وقت حلقہ ہمدردان کے بجٹ میں تیرہ ہزار کی کمی ہے . اس کمی کو جولائی ۱۹۳۸ء کے ختم تک پورا ہو جانا چاہئے . اس کے لئے تدبیریں کی جا رہی ہیں . وفود بھیجے جا رہے ہیں خطوط لکھے جا رہے ہیں یقین ہے کہ یہ رقم انشاء اللہ ضرور وصول ہو جائے گی . قوم نے جامعہ کے ساتھ جس فراخدلی کا سلوک کیا ہے اس کی بنا پر ہم اس سے دگنی رقم کی وصولی میں بھی شبہ نہیں کرتے . لیکن تمنا یہ ہے کہ وفود سے زیادہ منی آڈروں کے ذریعہ رقم وصول ہو اور ہم آخر جولائی سے پہلے اعلان کر سکیں کہ مقررہ رقم براہ راست وصول ہو گئی . یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے ذرا سی توجہ اور خیال سے ہماری یہ ضرورت پوری ہو سکتی ہے .

ہماری یہ اپیل قوم کے ان بہی خواہوں سے ہے جو جامعہ کو اچھی طرح جان بوجھ کر کچھ دینا چاہتے ہیں اور اسے جامعہ کا حق سمجھتے ہیں خلوص سے دی ہوئی تھوڑی رقم بھی خیر و برکت کا خزانہ ثابت ہو گی .

شفیق الرحمن قدوائی

ناظم ہمدردان جامعہ

اندھرا کو علیحدہ صوبہ بنانے کا سوال

مدراس ۱۷ مئی - ایسوسی ایٹیڈ پریس نے ڈاکٹر پٹابھی ستیارامیہ سے انٹرویو کے دوران میں جب یہ بات دریافت کیا کہ اندھرا کو علیحدہ صوبہ بنانے کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے . تو انہوں نے کہا کہ اندھرا کو علیحدہ صوبہ بنوانے کے لئے انگلینڈ کو ڈیپوٹیشن بھیجنا نہ صرف اب ضروری ہی ہے . بلکہ ناگریز بھی ہے لیکن ڈیپوٹیشن کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اجازت سے ہی جاسکتا ہے .

کانگریسی وزیروں کو مکمل آزادی دیدی گئی

بمبئی - ۱۷ مئی - سات کانگریسی صوبوں کے وزیر اعظموں کی کانفرنس کے روبرو ایک طویل ایجنڈا پیش ہوا جس کی تقریباً ۲۲ مدیں تھیں جن میں سول لبرٹی ، زرعی پالیسی جابرانہ قوانین ، سیاسی اسیروں کی رہائی ، سوشل اصلاح وغیرہ کے مسائل شامل ہیں . سب سے پہلے ایجنڈا کی پہلی مد یعنی سول لبرٹی پر بحث ہوئی جس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے خاص طور پر حصہ لیا .

تین گھنٹے کی بحث کے بعد کانفرنس کل کے لئے ملتوی ہو گئی . آج کی کانفرنس کے نتیجہ کے طور پر اس بارے میں عام اتفاق رائے پایا گیا . فرقہ دارانہ کشیدگی کو تقویت پہونچانے والے رجحان اور سول لبرٹی کے پردہ میں تشدد کے پرچار کو روکنے کے لئے کانگریسی وزیروں کو پوری آزادی ملنی چاہیئے . یہ ہی طے پایا کہ فرقہ دارانہ فساد کو موثر طریقہ پر روکنے کے لئے کانگریسی وزیروں کو پورا اختیار ہونا چاہیئے . خواہ اس کے لئے ان کو کسی حد تک سول آزادی پر پابندی بھی لگانا پڑے .

سول لبرٹی

کانفرنس نے سول لبرٹی کی مد مختلف حصوں میں تقسیم کی یعنی سیاسی اسیروں کی رہائی ، جابرانہ قوانین کی تنسیخ اور کتابوں وغیرہ کی اشاعت پر سے پابندی اٹھانا .

کانگریسی صوبوں میں حکومتوں نے اب تک اس سلسلہ میں جو کام کیا ہے اس پر بڑی دلچسپ بحث ہوئی آج کی کانفرنس میں یہ قرار پایا کہ فرقہ دارانہ کشیدگی اور جھگڑوں کو بڑھانے والے رجحان اور سول آزادی کے پردہ میں تشدد کے پرچار کو روکنے کے لئے وزیروں کو مکمل آزادی ہونا چاہیئے .

یہ بھی قرار پایا کہ فرقہ دارانہ اخباروں پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے وزیروں کو ضروری کارروائی کرنے کا اختیار ہونا چاہئے اور اگر ضروری خیال کریں تو ایسے اخباروں سے ضمانت بھی طلب کریں . لیکن یہ بات واضح کر دی گئی . کہ سیاسی خیالات کا پرچار کرنے کی بنا پر کسی اخبار سے ضمانت طلب نہ کی جائے .

بحث کے دوران میں وزیر اعظموں نے بتلایا کہ سیاسی اسیروں کی رہائی جابرانہ قوانین کی تنسیخ ، اخباروں کتابوں اور انجمنوں پر سے پابندی اٹھانے میں ان کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے .

پنڈت پنت جی کی تقریر

اس مسئلہ پر بحث کے دوران میں پنڈت پنت نے فرقہ دارانہ بلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ چند اخباروں میں غیر ذمہ دارانہ اور ترش تجویزوں سے ان کو بہت تقویت پہونچتی ہے اس قسم کی صورت حالات پر قابو حاصل کرنے کے لئے وزیروں کو ضروری کارروائی کرنے کی آزادی ملنا چاہیئے . اور اگر ضروری خیال کیا جائے تو سول آزادی پر پابندی بھی لگا دی جائے دیگر وزیر اعظموں اور وزیروں نے پنڈت پنت کی رائے سے اتفاق کیا کہ غیر ذمہ دارانہ تحریرات ہی فرقہ دارانہ بلوں کی ذمہ دار ہیں اور اس قسم کی تحریروں کو روکنا چاہیئے . اس قسم کی تحریروں کو روکنے کے تین طریقے ہیں (۱) ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے جس میں طویل عرصہ لگے گا (۲) ضمانتیں طلب کی جائیں (۳) پریس ایکٹ کا اطلاق کیا جائے .

ضمانتیں طلب کرنا بھی بہت موثر ثابت نہیں ہو گا کیونکہ بغیر کسی خاص وقت کے مطلوبہ ضمانتیں داخل کی جاسکتی ہیں . پریس ایکٹ کے ماتحت کارروائی ہی سب سے زیادہ موثر ثابت ہو گی .

طویل بحث کے بعد جس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے خاص طور پر حصہ لیا . یہ قرار پایا کہ کانگریسی وزیروں کو سول آزادی کی حدود بڑھانے کی پوری کوشش کرنا چاہیئے لیکن فرقہ دارانہ جھگڑوں کو موثر طریقوں پر روکنے کے لئے انکو پورا اختیار حاصل ہونا چاہیئے اور اس کے لئے اگر ضرورت پڑے تو سول آزادی پر پابندی بھی لگانا پڑے .

خطرناک رجحان

وزیروں نے اپنی مشکلات بھی بیان کیں جو ان کو کانگریسی اصحاب کی وجہ سے پیش آئی ہیں ، جو سول لبرٹی کے پردہ میں ایسی باتوں کا پرچار کرتے ہیں جو عدم تشدد کی حد سے گذر جاتی ہیں . یہ ہی قرار پایا کہ اس قسم کے رجحان کو روکنے کے لئے موثر کارروائی کرنا چاہیئے .

تین گھنٹہ کی بحث کے بعد کانفرنس ملتوی ہو گئی ، یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا کانفرنس کے ریزولیوشنوں اور فیصلوں کو شایع کیا جائے گا کیونکہ ان کا تعلق پالیسی اور نظم و نسق سے ہے ، آج کی بحث کی روشنی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی ان مسائل پر غور کرے گی اور اگر ضروری خیال کیا تو کوئی ریزولیوشن شایع کر دے گی جس سے پوزیشن واضح ہو جائے .

بقیہ صفحہ ۳

بڑے بڑے برموں کی مدد سے مٹی کے تیل کے کنوئیں کھودے جاتے ہیں . نلوں اور مشینوں کی مدد سے مٹی کا تیل اوپر کھینچا جاتا ہے اور ایسے بڑے بڑے تالابوں Reservoirs میں جمع کیا جاتا ہے ان تالابوں میں بڑے موٹے نل لگاتے ہیں .

یہ نل کارخانوں کی ٹنکیوں تک لگے ہوئے ہوتے ہیں انھیں نلوں کے ذریعہ کوؤں سے تیل کارخانوں میں بھیجا جاتا ہے . بغیر صاف ہوا تیل کروڈ آئل کہلاتا ہے . اس تیل سے انجن اور مشینیں چلائی جاتی ہیں ، کم صاف کیا ہوا تیل ذرا پیلا ہوتا ہے . اس کے جلانے سے لمپ یا لالٹین کی چمنی جلد سیاہ ہو جاتی ہے ، اچھی طرح صاف کیا ہوا تیل صاف اور سفید ہوتا ہے اور یہی تیل آج کل ہر گھر میں جلایا جاتا ہے بہت زیادہ صاف ہوا تیل خوشبودار تیلوں کو تیار کرنے میں استعمال کرنے لگے ہیں . جسے عام طور پر وہائٹ آئل کہتے ہیں .

موہنی چونک کر بولی " تو کیا میری تیل کی شیشی میں مٹی کا تیل ملایا گیا ہے ؟

ناناجی بولے " ہاں بیٹی . ولایت سے بنکر جتنے بھی خوشبودار تیل آتے ہیں وہ سب اسی وہائٹ آئل سے تیار کئے جاتے ہیں ، اور صرف تیل ہی نہیں ویسلین (Vaseline) میں مٹی کے تیل کا جزو ہے . موم بتی مٹی کے تیل سے ہی بنائی جاتی ہے . موٹروں کو چلانے والا پٹرول بھی مٹی کا تیل ہی ہے . اس سے اور بھی سینکڑوں چیزیں تیار ہوتی ہیں . مٹی کا تیل آنکھ اور پھیپھڑے کے لئے نقصان دہ ہے .

موہنی بولی . تو اب میں کبھی اپنے سر میں مٹی کے تیل سے تیار ہوئے خوشبودار تیل نہ ڈالوں گی .

سوہن بولا " میں ہرگز ایسی ویسلین نہ استعمال کروں گا .

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری ٭ جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ... ممالک غیر سے ... ششماہی ...

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۲۳ مئی ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

شانِ تغزل

(از جناب گنگا دھر ناتھ فرحت کانپوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

وحشت سہی، وحشت سی پشیماں تو نہیں ہم
مجنوں کی طرح چاک بداماں تو نہیں ہم

فرقت میں تری یاد ہے اور جوشِ تمنا
الفت میں تیری بے سر و ساماں تو نہیں ہم

ساقی! کبھی اس سمت بھی اک ساغرِ صہبا
کافر ہی سہی، شیخ مسلماں تو نہیں ہم

مانا کہ تیرا جلوۂ عریاں نہیں دیکھا
موسیٰ کی طرح طور پہ حیراں تو نہیں ہم

خاموش ہیں، خاموشیٔ حیرت بھی ہے اک چیز
صد شکر، لبِ گنگ خموشاں تو نہیں ہم

خاکِ رہِ الفت ہی سہی، ہیں تیرے در پر
زلفوں کی طرح کوئی پریشاں تو نہیں ہم

جو کچھ بھی کیا ہے وہ خلوصِ دل و جاں سے
صد شکر کہ دنیا میں پشیماں تو نہیں ہم

پابند غزل ہو کے نکھرنے پہ بھی فرحت
جذبات یہ کہتے ہیں کہ عریاں تو نہیں ہم

محسوساتِ ماہر

از ماہر القادری

ساقی نے جسے مست نگاہوں سے پلا دی
اُس کے لئے جنت ہے بیاباں ہو کہ وادی

ہاں! پھر تو کہو ہم نے تجھے دادِ وفا دی
تم نے تو مرے دل کی کہانی ہی سُنا دی

محشر میں وہ ظالم کی پشیماں نگاہیں
کہنا ہی پڑا مجھ کو کہ میں نے ہی دغا دی

اتنی تو مئے ناب میں گرمی نہیں ہوتی
ساقی نے کوئی چیز نگاہوں سے ملا دی

پھیرا ابھی انکار سے، اقرار کی جانب
اک شمع کو روشن کیا، اک شمع بجھا دی

اکبار تجھے عقل نے چاہا تھا بھُلانا
سو بار جنوں نے تری تصویر دکھا دی

وہ چین سے بیٹھے ہیں مرے دل کو مٹا کر
یہ بھی نہیں احساس کہ کیا چیز مٹا دی

اے بادِ چمن تجھ کو نہ آنا تھا قفس میں
تو نے تو مری قید کی میعاد بڑھا دی

اللہ رے! ترے وصل و جدائی کے کرشمے
دوزخ بھی دکھا دی مجھے جنت بھی دکھا دی

لے دیکے ترے دامنِ اُمید میں ماہر
اک چیز جوانی تھی، جوانی بھی لٹا دی

دنیائے اسلام

مظالم فلسطین کے متعلق حضرت امام یمن کی حکومت برطانیہ کو بے لاگ تنبیہ

فلسطینی عربوں کے جذبات کی توہین دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کی توہین ہوگی

وزیر خارجہ دولت یمن نے وزیر خارجہ دولت برطانیہ کو مسئلہ فلسطین کے متعلق حسب ذیل تار بھیجا ہے:۔

سعادت مآب وزیر خارجہ دولت برطانیہ لندن

جناب والا۔ میں جلالت مآب امام یحییٰ شاہ یمن کی ہدایت کے مطابق فلسطین کے دردناک حالات پر شاہ موصوف کے خیالات آپ تک پہنچانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ فلسطین کا معاملہ وہ معاملہ ہے جو پورے عالم اسلامی کے لئے دوسرے تمام معاملات سے زیادہ اہم ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ جناب والا کی انصاف پرور طبیعت اور شریف فطرت بھی اسکو بہت ہی اہمیت کی نظر سے دیکھے گی۔

سب سے پہلے مجھے یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ حکومت امام یمن ان تمام نتائج و ضروریات کو اچھی طرح جانتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ حکومت برطانیہ اپنی نوآبادیات سے ملاقہ مواصلات قایم رکھنے کے لئے فلسطین کو راستہ بنانے کی زبردست خواہش رکھتی ہے۔ لیکن ان تمام برطانوی ضروریات کے مقابلہ میں بھی میرا اعتقاد ہے کہ مسلمان عربوں کے جذبات اور عواطف کا احترام بھی حکومت کو کرنا ہی پڑے گا۔ فلسطین بہرحال عربوں کا وطن ہے۔ اور ایسا وطن جہاں صدیوں تک انھوں نے اسلامی شان و شوکت کے ساتھ حکمرانی و جہانبانی کی ہے۔

ہم اس کو قرین انصاف بلکہ اسوقت مناسب و ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ فلسطین کے مسلمان و عیسائی برطانیہ عظمیٰ سے مصر و عراق کی طرح ایک معاہدہ کرلیں۔ اب رہا فلسطین میں باہر سے آکر جمع ہو جانے والے یہودیوں کا معاملہ تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ فلسطین کے مسلمان و عیسائی شریفانہ اور انسانی جذبات کی بنا پر ان کے برطانوی حمایت میں رہنے کو مان لیں گے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ یہودی مہاجرت کی ایک حد مقرر کر دی جائے۔ اس طرح معاہدہ بالفور بھی پورا ہو جائے گا اور مجلس اقوام بھی اس کے بارہ میں صحیح فیصلہ کر سکے گی۔

ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ حکومتی وعدے نہ تو حقوق فرض کئے جا سکتے ہیں اور نہ ان کو آسمانی احکام دار امر کا درجہ دینا ممکن ہے۔ آپ خود بھی اس کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ بہت سی حکومتی تجاویز میں تجربہ کے بعد نقص نظر آیا ہی کرتا ہے۔ اور ہمیشہ ایسی تجاویز بدلی ہی جاتی ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا، اور دنیا نے دیکھا۔ ایک مرتبہ نہیں۔ بار بار دیکھا۔ اور بار بار آزمایا۔ کہ فلسطین کے عزت مند مسلمانوں کے احساسات کو جب کبھی کچلنے کی کوشش کی گئی۔ نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ ہوا کہ خونی مقابلے ہوئے، خون ریزیاں ہوئیں۔ فسادات ہوئے اور متواتر ہوتے ہی رہے اور اس جگہ یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ جس کو تمام دنیا کے مسلمان اور تمام دنیا کے عیسائی مقدس و متبرک سمجھتے ہیں۔ پھر آزمودہ کو آزمانا دانائی نہیں کہی جا سکتی۔

حکومت یمن یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہے کہ عربوں کو فلسطین سے جلاوطن کر کے، دنیا کے تمام مسلمانوں اور عیسائیوں کے جذبات و رغبات کو ٹھکرا کر یہودیوں کو فلسطین میں بسانا اور ان کی حکومت قایم کرنا ایک نہ ٹوٹنے والا سلسلۂ فسادات اور ایک نہ ختم ہونے والا ہنگامۂ قتل و غارت کے سوا کچھ نہیں پیدا کر سکتا۔ اور چونکہ ابھی تک حکومت یمن برطانوی قوم اور برطانوی حکومت کو شریف قوم اور منصف سمجھتی ہے اس لئے چاہتی ہے کہ اتنی شریف قوم چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی (۷۰) کروڑ مسلمان قوم تحقیر کر کے سخت نامحمود و عاقبت نااندیشانہ حرکت کی مرتکب نہ ہو۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر اسلامی دنیا کی یہ توہین کی گئی تو مسیحی دنیا بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ تہذیب و تمدن کی حامی حکومت برطانیہ تاریخ عالم کے اس صفحہ کو اپنے ہاتھ سے نہ لکھے، کہ یہ وہ دردناک صفحہ ہوگا جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ فلسطین میں یہودی حکومت بنانے اور اس کی رکھوالی کرنے میں برطانیہ کو عیسائیوں اور مسلمانوں کو فنا کر دینا پڑے گا۔ حالانکہ اگر دولت برطانیہ چاہے تو یہود کو اپنی وسیع نوآبادیوں میں سے کسی دوسری جگہ بسا کر سب کچھ عطا کر سکتی ہے۔ برطانیہ مجبور نہیں ہے کہ یہودیوں کے خواب کی تعبیر کے لئے دوسری قوموں کو تباہ کر دے۔

حکومت یمن برطانیہ کی عدالت و مشہور انصاف پروری پر بھروسہ کرتے ہوئے امید کرتی ہے کہ فلسطین میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے حقوق کا اعتراف کرے۔ اور ان دوستانہ تعلقات و احترام کو سامنے رکھ کر جو یمن اور برطانیہ کے مابین ہیں چاہتی ہے کہ بے گناہ فلسطینی مجاہد کو فلسطین میں واپس آنے کی اجازت دیدی جائے۔

محمد راغب وزیر خارجہ یمن

حیفہ ۲۵ مئی۔ کل یروشلم میں جو لاقانونی دیکھنے میں آئی آج حیفہ میں بھی اس کا اثر دیکھنے میں آیا جبکہ دو عرب گولی سے ہلاک کر دئیے گئے اور دو زخمی ہوئے۔ فوجوں کے ساتھ مقابلہ میں دو عرب ہلاک ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہے عزم مستقل ہیں ہے ۔ زمانہ بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۲

لنکاشائر اور ہندوستان

لنکا شائر کے نمایندوں اور ہندوستانی تاجروں کے درمیان جو گفت و شنید شملہ میں ہو رہی تھی وہ کسی کامیاب نتیجہ پر پہونچے بغیر ختم ہو گئی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ سمجھوتہ اسوقت ہو سکتا ہے جبکہ دونوں کے فائدہ متصور ہو۔ ورنہ صرف ایک فریق کے فائدہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا چنانچہ یہ گفت و شنید جو ختم ہو گئی اس سے ظاہر ہے کہ فریقین کسی ایسے نیصلہ پر نہیں پہونچ سکے کہ جسمیں دونوں فریقوں کا فائدہ مضمر ہو۔

اس گفتگو میں اصل بات جو فیصلہ طلب تھی وہ یہ تھی کہ لنکا شائر کے کپڑے کی ایک مقررہ مقدار درآمد کی جائے اور اسکے عوض میں ہندوستان کی روئی کی ایک مقررہ مقدار انگلستان میں برآمد کی جائے۔

غالباً ناظرین کو یاد ہو گا کہ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ لنکا شائر سے ہندوستان میں ایک ارب ۵۰ کروڑ گز کپڑا آتا تھا مگر اب ہندوستان کے ملوں نے اسقدر ترقی کر لی ہے کہ اس مقدار کا چوتھائی کپڑا ابھی نہیں آتا اور وہ بھی اسی صورت میں جبکہ لنکا شائر کے کپڑے کا محصول، دوسرے ممالک کے کپڑے کے محصول سے کم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اب ہندوستان کے ملوں نے اسقدر ترقی کر لی ہے کہ وہ ہندوستان کی نصف سے زیادہ ضروریات کو خود پورا کر دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ لنکا شائر کے کپڑے کی تجارت اس صورت میں بحال ہو سکتی ہے جبکہ ہندوستانی کارخانوں کے مفاد کو قربان کر دیا جائے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان ایسی قربانی کیوں کرے اور ہندوستان کسی نہ کسی صورت میں اگر تیار ہو سکتا ہے تو اسکی صرف ایک ہی صورت ہے کہ ہندوستان کی فاضل روئی لنکا شائر میں کھپائی جائے۔

اگرچہ اس صورت میں ہندوستان کو نقصان ہے مگر اسمیں دو فائدے بھی مضمر ہیں اول تو یہ کہ ہندوستانی کاشتکار کو اس سے بہت کچھ فائدہ پہونچیگا اور ہندوستانی روئی کی صنعت کو بھی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

ہندوستانی کپڑے کی صنعت کے نمایندے اس بات کے لئے تیار ہو گئے تھے کہ گذشتہ چند برسوں میں جسقدر کپڑا لنکا شائر سے آتا رہا ہے اسکی بنا پر مقدار مقرر کر دیجائے اور اتنی درآمد کو یقینی بنانے کے لئے محصول میں جسقدر کمی کی ضرورت ہو وہ کر دیجائے۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ باوجود اسقدر زبردست قربانی و ایثار کے لنکا شائر کے نمایندوں نے ہندوستان کی روئی کی درآمد کی مقدار مقرر کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ چونکہ لنکا شائر ہندوستانی روئی کی ایک خاص مقدار خریدتا رہا ہے ایسے معاہدہ کے رو سے کوئی پابندی عائد کرنے کے بجائے یہ بہتر ہے کہ روئی کی خرید کو "ضرورت کے مطابق فراہمی" کے اصول پر چھوڑ دیا جائے۔

ہم کو تعجب ہے کہ جو بات لنکا شائر کے نمایندے اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ ہندوستان کیلئے کیوں پسند کرتے ہیں اگر یہی اصول تسلیم کر لیا جائے تو پھر ہندوستان کو کیا ضرورت ہے کہ وہ آپ کے مال پر محصول کم کر کے آپ کے مال کی درآمد کی مقدار کو یقینی بنا دے۔ ہندوستان کو بھی لنکا شائر کے مال کی جسقدر ضرورت ہو گی وہ ضرور خریدے گا۔ اُسے کسی معاہدہ کی صورت میں پابند کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

لنکا شائر کے نمایندوں نے اس گفت و شنید کے ناکامیاب ہونے پر ہندوستانی تاجروں کے نمایندوں پر یہ الزام لگانے کی کوشش کی ہے کہ اُنھوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ روئی کے کاشتکاروں کے مفاد کے خلاف ہے اور اگر روئی کے کاشتکاروں کو گفت و شنید کا موقع ملتا ہے تو وہ ضرور لنکا شائر سے سمجھوتہ کر لیتے۔

گو یہ بات بادی النظر میں صحیح معلوم ہوتی ہے کہ کاشتکاروں کا فائدہ اسی میں ہے کہ انکے مال کی کھپت ہو اور انھیں اسکے دام زیادہ سے زیادہ ملیں انکو اس سے کیا مطلب کہ ان کا مال کون خریدتا ہے چنانچہ اس بیان کی تائید میں کاشتکاروں کے ایک نمایندے حاجی سر عبداللہ ہارون نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں اُنھوں نے لنکا شائر کے نمایندوں کے اس نظریہ کی تائید کی ہے اور ہندوستانی تاجروں کے نمایندوں کے رویہ کی مذمت کی ہے۔

مگر آپ اگر غور کر سے دیکھیں گے تو آپکو معلوم ہو گا کہ کسی ملک کے کاشتکاروں اور تاجروں کے مفاد ایک دوسرے سے متضاد نہیں ہو سکتے۔ یہ ممکن ہے کہ ہندوستانی تاجر کاشتکار کو وہ قیمت نہ دے سکے جو غیر ملکی تاجر اس کو دیتا ہے مگر آپ اس پر غور کریں کہ اگر کسی ملک کا کچا مال غیر ملک کو چلا جائیگا تو پھر اس ملک کی ترقی کسطرح ممکن ہے اور کیا وہ ہمیشہ اقتصادی غلامی میں مبتلا نہ رہیگا اور اس صورت میں اس ملک کی دولت کم ہوتی چلی جائیگی اور اس کی غریبی بڑھتی رہیگی۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ ہندوستان میں جسقدر روئی پیدا ہوتی ہے وہ سب کی سب ہندوستانی ملوں میں خرچ نہیں ہو سکتی۔ اور اسکے برآمد کرنے میں کاشتکاروں کو فائدہ ہے مگر سوال یہ ہے کہ ہندوستانی کپڑے کے تاجروں نے اس کو کب روکا ان کا مطلب تو یہ تھا کہ لنکا شائر روئی کی خریداری کی ایک مقررہ تعداد خریدنے کا وعدہ کرے اس وعدہ کرنے سے لنکا شائر کے نمایندوں نے انکار کر دیا اسی لئے گفت و شنید ناکامیاب ہو گئی

اب حکومت کا فرض یہ ہے کہ وہ معاہدہ اوٹاوہ کو ختم کر دے کیونکہ دو سال کے قریب ہوئے کہ اس معاہدہ کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ اگر یہ معاہدہ ختم ہو جائے تو لنکا شائر کے تاجروں کو یہ یقین ہو جائیگا کہ وہ ہندوستانی مفاد کے ساتھ باہمی رضامندی سے سمجھوتہ کر کے ہی فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

حکومت کو تار

کارخانہ والوں کی ایسوسی ایشن نے چیف سکریٹری حکومت یو پی اور پرائیوٹ سکریٹری گورنر کے پاس تار بھیجے ہیں جسمیں فوری کارروائی کے لئے درخواست کی گئی ہے جسمیں لکھا گیا ہے کہ پکیٹنگ کرنے والے ص

آئینہ کانپور

کانپور کے مل مزدوروں کی ہڑتال میں زور شور

کانپور کے مل مزدوروں کے ہڑتال کا آج (۱۰ مئی) بارہواں دن ہے۔ کپڑے کے تمام ملوں کے علاوہ ہوزری فیکٹری اور کوپر الین بھی بند ہیں۔ ماتا دین بھگوان داس تیل مل بھی بند ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ مالکان نے یہ بتائی ہے کہ کارخانہ میں اسٹاک بہت زیادہ ہے اسلئے مل بند کر دیا گیا اس مل میں پانچسو آدمی کام کرتے تھے۔

اس وقت جنرل ہڑتال کمیٹی کی تمام تر کوشش اس امر پر مرکوز ہے کہ ملوں میں کلرکوں کو کسی طرح نہ جانے دیا جائے۔ اور اسکی زبردست جد و جہد ہو رہی ہے، کلرکوں کے مکانات اور مل کے پھاٹکوں پر اسی لئے پکٹنگ کیا جا رہا ہے کہ کلرک مل کے اندر نہ جانے پائیں، والنٹیر مل کے پھاٹکوں پر لیٹ جاتے ہیں تاکہ کلرک مل کے اندر نہ جاسکیں ایک موقع پر جبکہ کلرک موٹر کے ذریعہ مل کے اندر جا رہے تھے والنٹیر زمین پر لیٹ گئے مگر شکر ہے کہ کوئی واقعہ نہیں ہونے پایا۔

حکام نے مزدور سبھا کی معرفت والنٹیریوں کو اس سے آگاہ کر دیا ہے کہ لاریوں کے سامنے لیٹ کر پکٹنگ کرنا خلاف قانون ہے۔

مزدوروں نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا ہے کہ:- مل کے اسٹاف حتیٰ کہ یورپینوں کو بھی مل کے اندر نہ جانے دیا جائے۔ اس کے لئے پُرامن پکٹنگ کی جائے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو انکا سوشل بائیکاٹ بھی کیا جائے یعنی خرید و فروخت۔ دھوبی بہشتی یہ کام نہ لے سکیں اسی کے ساتھ کلرکوں کو یہ بھی یقین دلایا گیا ہے کہ اگر انکو غیر حاضری کی وجہ سے کوئی نقصان پہونچے گا تو مزدور پہلے انکا خیال کرینگے

ایک دوسرے رزولیوشن میں پراونشل کانگریس کمیٹی کے فیصلہ پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے کانگریسی وزارت کی تائید و حمایت کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

ایک سب کمیٹی بنا دی گئی ہے جسمیں پنڈت بالکرشن شرما، پنڈت ہری ہرناتھ شاستری مسٹر محمد یوسف اور سات مل مزدور جسمیں شامل ہیں، یہ سب کمیٹی گورنمنٹ سے گفت و شنید اور سمجھوتہ کی بات چیت کریگی مگر یہ سب کمیٹی جنرل ہڑتال کمیٹی کے زیر ہدایت کام کریگی بطور خود کسی کام کا اس سب کمیٹی کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

جب سے پراونشل کانگریس کمیٹی نے ہڑتالیوں کو مدد دینے کا فیصلہ کیا ہے اس وقت سے مزدور سبھا اور کانگریس کے درمیان گہرے تعلقات ہو گئے ہیں، چنانچہ جنرل ہڑتال کمیٹی میں دس کانگریسی بھی شامل کر لئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پانچ مجسٹریٹ صاحبان کو اسلئے مقرر کیا ہے کہ وہ مل ایریا میں گشت کرتے رہیں۔ خود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، اسپرنٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال صاحب بھی گشت لگاتے رہتے ہیں۔

۲۵ مئی سے پہلے صرف دو چار آدمی خلاف قانون پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے مگر ۲۵ مئی کو یکایک بہت زور پیدا ہو گیا اور تقریباً ۵۳ آدمیوں کو خلاف قانون پکٹنگ کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔ ان سب ملزموں کو تانہ کرنیل گنج میں پہونچا دیا گیا جہاں سرسری مقدمہ کی سماعت کر کے انکو سزائیں دی گئی ہیں۔

یہ سزائیں زیر دفعہ ۳۴۱ تعزیرات ہند (رستہ روکنا) اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے ماتحت دی گئی ہیں پہلے ایک ہفتہ کی سزا دیجاتی تھی مگر اب عام طور پر ایک ماہ کی سزا دی جا رہی ہے۔ مسٹر جوشی کے مکان پر پکٹنگ کے سلسلہ میں کافی والنٹیر گرفتار ہوئے ہیں۔

پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اگر مالکان مل ٹس سے مس نہ ہوئے تو کانگریس کے والنٹیر بھی ہڑتالیوں میں شامل ہو کر ملوں کے پھاٹکوں پر پکٹنگ کریں گے۔

کانگریس کمیٹی نے طے کیا ہے کہ مزدوروں کے کھانے کا انتظام کرنا چاہیئے چنانچہ اس کے لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ شہر میں ۱۲ کانگریس کے وارڈ ہیں ہر وارڈ کے ممبر کے ذمہ یہ عاید کیا جائے کہ وہ گھر گھر جا کر آٹا اور دال جمع کرنے کا انتظام کرے۔ یہ بھی تجویز کیا ہے کہ صوبہ میں ۴۸ اضلاع ہیں ہر ضلع سے ۵-۵ ہزار من آٹا جمع کیا جائے۔

یہ بھی طے کیا ہے کہ کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق جو کانگریسی ہڑتالیوں کی مدد سے گریز کریگا اس کے خلاف کارروائی کیجائیگی کانگریس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ۲۹ مئی کو ہڑتال ڈے منایا جائے۔

یہ بھی کوشش ہو رہی ہے کہ اہل شہر کا ایک وفد مرتب کیا جائے جو منتظمان ملس سے ملکر انکو مزدوروں کے ساتھ رعایت کرنے کی ترغیب دے۔

جو وقت گذرتا جاتا ہے پکٹنگ میں سختی ہوتی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں نے بھی پکٹنگ شروع کر دی ہے۔ اب حالات خوفناک صورت اختیار کرتے جاتے ہیں۔

شہر کا امن و اماں صرف حکام اور پولیس کے تدبر ہی پر منحصر ہے مگر شکر ہے کہ حکام اور پولیس نہایت قابلیت مستعدی اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

مُسلم لیگ ۲۴ مئی ۱۹۳۸ء کو مسلم لیگ کی سب کمیٹی کا ایک جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں طے پایا کہ:- مسلم لیگ کی طرف سے اظہار ہمدردی اور اعانت بہرحال مزدوروں کے ساتھ ہو گی۔ مالکان مل کے ساتھ بالواسطہ یا بلاواسطہ موافقت کرنا ممبران مسلم لیگ کے لئے ممنوع ہے۔

یہ بھی طے پایا کہ مزدوروں کی موجودہ تحریک اسٹرائک کو مالی لحاظ سے ناکام بنانے کی جو کوشش مالکان مل یا حکام کی طرف سے کی جائے اس کے خلاف مزدوروں کی مالی امداد کا فوری بندوبست کیا جائے اس کے ساتھ پکٹنگ کرنے یا دفعہ ۱۴۴ توڑنے کی کارروائی میں مزدوروں کے ساتھ اشتراک عمل کرنا ممبران مسلم لیگ کے لئے مناسب نہیں ہے

یہ بھی طے ہوا کہ مندرجہ بالا امور کے خلاف جو شخص کوئی تقریر یا عمل کریگا اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

اتحاد ملت اتحاد ملت کے نیلی پوش سائیکل سوار شہر میں گشت لگا رہے ہیں اور ہڑتالیوں کی امداد کرتے ہیں

واٹر ورکس کانپور واٹر ورکس یونین کے پریسیڈنٹ مسٹر شیو سنگھ نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ اگر ملازمان واٹر ورکس کی شکایتیں جلد سے جلد رفع نہ کی گئیں تو وہ بھی کام چھوڑ دیں گے۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کے ایک غیر معمولی جلسہ میں میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ ۱۹۳۷-۳۸ء پیش ہو کر منظور کی گئی۔ اس جلسہ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ مسٹر بی پی سریواستو صاحب چیرمین میونسپل بورڈ کے حسن انتظام کی تعریف کی گئی۔ اور کہا گیا کہ اُنھوں نے بورڈ سے پارٹی بندی کے جذبات دور کر کے سال بھر اچھا انتظام کیا اس کے علاوہ بورڈ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ حاجی قمرالدین صاحب اور مسٹر گور پرشاد کپور کی خدمات کی بھی تعریف کی۔

قلت آب کے متعلق جو رپورٹ چیرمین صاحب نے پیش کی تھی اس پر غور کیا گیا اور ضروری کارروائی کے لئے واٹر ورکس کمیٹی کے سپرد کر دی گئی

۱۸ مئی کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ہوا جسمیں ایک زنانہ نارمل ٹریننگ اسکول جاری کرنا طے کیا گیا۔ جوہی اسکول میں دو اور کمرے بنانے کے لئے ۲۷۱۸ روپیہ کی منظوری دی گئی۔ لڑکیوں کی ورزشی تعلیم اور فنون لطیفہ کے لئے ایک لیڈی سپروائزر کے عہدہ کے قایم کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔

یہ بھی تجویز منظور کی گئی کہ لڑکیوں سے لاری کی فیس ایک روپیہ ماہوار لی جاوے مگر غریب لڑکیوں کے ساتھ رعایت کی جاویگی۔

جو استانیاں پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ پاتی ہیں ان سے دو روپیہ ماہوار و ایک روپیہ ماہوار لاری کی فیس ان سے بھی لی جاوے۔

میونسپل بورڈ کے اسکولوں میں لازمی فوجی تعلیم کی تجویز بھی منظور کی گئی ہے اور گورنمنٹ سے کانپور میں ایک فوجی اسکول قایم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ حکومت نے بذریعہ تار مسٹر سورج پرشاد دوبے چیرمین ایجوکیشنل کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کا الکشن منسوخ کر دیا ہے۔ اب دوسرا الکشن ۴ جون کو ہو گا فی الحال عارضی طور پر چیرمینی کا کام ٹھاکر دھرم پال سنگھ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے انتخاب میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا ہے:-

پریسیڈنٹ بابو برج بہاری مہروترا
وائس پریسیڈنٹ مسٹر بینی سنگھ
جنرل سکریٹری۔ مسٹر اما کانت مصرا
جائنٹ سکریٹری۔ مسٹر ایم۔ جی ورما
خزانچی۔ مسٹر پیارے لال بھرتیا۔
رجسٹرنگ آفیسر۔ ٹھاکر جنگ بہادر سنگھ
ممبر انچارج۔ پنڈت گنگا سہائے چوبے

وزیر مواصلات لالہ روپ چند جین نے یو پی کونسل میں دریافت کیا کہ آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات کے دورہ کانپور کے وقت جو حادثات رونما ہوئے تھے کیا اس کے متعلق مسٹر پنا لال کمشنر نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ داخل کر دی ہے۔ ڈاکٹر محمود اللہ جنگ پارلیمنٹری سکریٹری نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ اس رپورٹ پر غور کر رہی ہے۔

یونیورسٹی حکومت نے بذریعہ خط چیرمین صاحب میونسپل بورڈ کو مطلع کیا ہے کہ صوبہ میں پانچ یونیورسٹیاں پہلے ہی سے موجود ہیں اسلئے فی الحال کانپور میں یونیورسٹی قایم کرنا مناسب نہیں۔

آنریری مجسٹریٹ ضلع کانپور کے لئے آنریری مجسٹریٹ صاحبان کے ناموں کی سفارش کی میٹنگ ہوئی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل اصحاب کیلئے سفارش کیگئی ہے۔

(۱) مسٹر مبارک حسین (۲) پنڈت شیو نرائن پانڈے (۳) پنڈت سری نرائن پانڈے (۴) مسٹر رام انوج (۵) مسٹر وشوناتھ سنگھ۔

میلاد شریف کل یوم چہارشنبہ ۲۵ مئی بعد نماز عشا بمقام بابو کا پوروہ جشن میلاد منعقد ہوا جہاں مستورات کے لئے پردے کا بھی معقول انتظام تھا قریب تین ہزار کے اجتماع ...

سبد گل

جنگ تو چنداں عجیب چیز نہیں ہے لیکن جنگ کے متعلق خبریں ضرور دلچسپ ہوتی ہیں جیسے چند انگریز صاحبان نے ہندوستان پر جاپان کے حملہ کا خطرہ بتایا اسوقت سے ہم کو چین و جاپان کی جنگ سے کسی قدر تردد پیدا ہو گیا ہے ورنہ اس سے قبل ان خبروں میں بھی بہت لطف آتا تھا اور جنگ کے متعلق تیاریوں کی خبریں تو اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہوتی ہیں۔

گذشتہ جنگ عظیم میں پہلی بار ہوائی جہاز استعمال کئے گئے۔ اس سے پہلے انسانی ہوائی جہازوں میں اڑا تو کرتے تھے لیکن اوپر سے بم نہیں گرایا کرتے تھے۔ یہ ہوائی مار ہوئی۔

زمین پر توپ تفنگ چلانے کا معاملہ بہت پرانا ہے لیکن یہ کرامات پچھلی لڑائی میں ہی دیکھی گئی کہ جرمنی نے ایسی توپ ایجاد کی جو ۷۰ میل تک مار سکتی تھی۔

ایک اور طریقہ زہریلی گیس استعمال کرنے کا ہے جسکو تمام قوموں کی مشترکہ انجمن نے منع کر رکھا ہے لیکن لڑائی تو لڑائی ہی ٹھہری اسمیں قاعدہ قانون کون مانتا ہے۔ گذشتہ جنگ اٹلی و حبش میں اٹلی نے جی کھول کر یہ گیس استعمال کی اور بار لوگ دور کھڑے یہی کہتے رہے کہ ہائیں کیا کرتے ہو بہت بری بات ہے۔

خدا جانے یار لوگوں کی حاشیہ آرائی ہے یا واقعہ ہے کہ ایک ایسا شیشہ ایجاد کیا گیا ہے جس کا عکس جتنی دور تک پڑے گا۔ تو صفیں کی صفیں صاف ہوتی چلی جائینگی۔

ایک تجویز یہ ہے کہ ایک دم سے فنا کر دینے میں کوئی لطف نہیں ہے رقص بسمل کا تماشا بھی دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ بم برسانے کے بجائے پلیگ ٹائیفائڈ یا ہیضہ کے کیڑے برسا دیئے جائیں گے۔

ابتک جنگ میں جو ہوائی جہاز استعمال ہوتے رہے ہیں ان سب کی پرواز میں بھنبھناہٹ کی آواز ہوتی ہے جس سے دشمن کو پتہ لگ جاتا ہے کہ جہاز آرہا ہے۔ اب یہ ترکیب سوچی گئی ہے۔ کہ ایسے ہوائی جہاز استعمال کئے جائیں جن کے اڑنے میں ذرا بھی آواز نہ ہو چپکے سے آنے اور ایک دم سے بم برسانے لگے لیکن اس کا انسداد بھی سوچ لیا گیا ہے یعنی ایک ایسی مشین ایجاد کی گئی ہے۔ جو زمین پر ہوتے ہوئے بھی کسی ہوائی جہاز کے فضائے آسمانی میں قریب کا پتہ دیتی رہے گی۔

تری کی لڑائی کی یہ کیفیت ہے کہ جہازوں میں باہمی بمباری تو پہلے ہی سے ہوتی تھی لیکن گذشتہ جنگ عظیم میں سمندر کے اندر موت کے جال پھیلا دیئے گئے۔ یعنی ایسے تار بچھائے گئے جنہیں چھوکر جہاز ڈوب جائے۔

یہ تو ہوئیں دشمنوں کو مارنے کی ترکیبیں لیکن ایک صاحب دماغ سائنسداں کو مخالف کو مرعوب کرنے کی ایک بڑی دلچسپ تجویز سوجھی ہے یعنی اس قسم کے لاؤڈ اسپیکر لگائے جائیں گے جو دشمن پر یہ ظاہر کریں گے کہ فوج حملہ آور ہو رہی ہے۔ یعنی ان سے اس قسم کی آوازیں نکلیں گی۔ کہ توپیں چل رہی ہیں بم چھوٹ رہے ہیں مار دھاڑ مچی ہوئی ہے اور ہا ہا کار ہو رہا ہے لیکن خبر رساں ایجنسی نے اسمیں ایک اور دلچسپی کا پہلو پیدا کیا ہے کہ اگر دونوں طرف سے ایسے ہی آلے لگا دیئے گئے۔ تو کیا ہوگا۔

ادب لطیف

قیدی کا خواب

(از صدیقہ بیگم صاحبہ سیوہاروی)

گرمیوں کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں۔۔ ہمارا حرماں نصیب "پرستار وطن"۔۔۔ بکھرے ہوئے چاولوں کے کھیت میں بے خبر سو رہا ہے اس کی پیشانی پر پسینہ کے قطرے گوہر آبدار کی طرح چمک رہے تھے۔ " " اسکی پریشان الجھی ہوئی جٹائیں ریت کی چمکدار سطح پر ہوا سے لہرا رہی تھیں، وہ ایک خواب دیکھ رہا تھا، " " کتنا حسین۔ " کتنا خوبصورت خواب، " وہ خواب کے سرسبز کہساروں اور روح افزا وادیوں میں ٹہلتا ہوا دریائے جمنا کے کنارے پہنچا جو اب بھی اسی انداز سے کھجوروں کے بلند قامت درختوں کے نیچے آہستہ آہستہ بہ رہی تھی " " قیدی پانی کی سطح سے نکلی ہوئی ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔۔ " دریا کا پانی اٹھ اٹھ کر اپنے "پرستار" کے قدم چومنے لگا۔ اتنے میں افق مغرب سے ایک کشتی خراماں خراماں آتی نظر آئی، " " تھوڑی دیر میں کشتی ساحل پر آگئی۔

قیدی، ۔۔۔ ۔۔۔ اپنے ہموطنوں کی ملاقات کے لئے تیزی سے کشتی کی طرف بڑھا، لیکن پھر ٹھٹک کر رک گیا۔ " کیا دیکھتا ہے؟" بادشاہ " " ملکہ اور شہزادے ساحل پر اترے" بادشاہ نے اجنبی مسافر کو پہلے بہت غور سے دیکھا، اور پھر دوڑ کر اپنے جاں نثار وطن کو گلے سے لگا لیا

آہ! اسوقت سوئے قیدی کی آنکھ سے آنسوؤں کے چند قطرے زمین پر ٹپکے اور ریت میں جذب ہو گئے۔

پھر کیا دیکھتا ہے " " وہ دریائے گنگ کے کنارے ایک حسین تیز رفتار گھوڑے پر جا رہا تھا " " گھوڑے کی باگ سونے کی زنجیروں سے بنی تھی " " قیدی کا خواب اس قدر حقیقت آمیز تھا کہ وہ زنجیروں کی رگڑ سے پیدا ہونے والی آواز بخوبی سن رہا تھا، " " جو ہر لمحہ اس کے پژمردہ دل میں وطن کا جوش پیدا کر رہی تھی، " " نیلگوں آسمان پر جابجا سرخابوں کے جھنڈ اڑتے نظر آتے تھے، " " وہ صبح سے شام تک اپنے وطن کی خوبصورت چٹانوں پر پھرتا رہا۔ جہاں جابجا املی کے گھنے اور سرسبز درخت کھڑے مست میخوار کی طرح جھوم رہے تھے، " " جنا کی ہر پتی ہم وطن کو دیکھکر خوشی سے رقص کر رہی تھی،

اب شام ہو چلی تھی " آفتاب کی آخری زرنگار کرنیں سمندر کی سیمیں سطح پر مچل رہی تھیں " " کلیوں سے مسکرا مسکرا کر پھولوں نے رنگیں جام بڑھا بڑھا کر، " نونہالان چمن نے سر ہلا ہلا کر اس کا خیر مقدم کیا، " " اسوقت ہمارا بدنصیب قیدی اپنے کو آزاد تصور کر رہا تھا، "

" " جنگل کا ذرہ ذرہ اس کی آزادی پر مبارکباد پیش کر رہا تھا، " " اس کے کانوں میں ہر طرف سے آزادی کے دلکش نغمے سنائی دے رہے تھے " " " قیدی کا ساغر دل شراب محبت سے لبریز تھا وہ آخری بار مسکرایا، " " اس کی مسکراہٹ غیر فانی تھی، اور اب وہ موت کی آغوش میں ابدی نیند سو رہا تھا۔

عالم نسواں

ہم شوہروں سے محبت کرنا نہیں جانتے

(از محترمہ سبزہ بیگم صاحبہ)

تم صبح سے شام اور شام سے پچھلے پہر تک روتی رہتی ہو، تم اسلیئے روتی ہو کہ تمہارا خاوند رات کو گھر نہیں آتا۔ تم حیران ہو کر کیا کرو اور اپنی بوڑھی خالہ سے پوچھنا چاہتی ہو کہ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے۔ گویا تمہارے خیال میں تمہاری خالہ عقل کی پتلی ہے، بیٹی میں اتنی سمجھدار اور ماہر نہیں ہوں جس قدر کہ تم سمجھتی ہو مگر خیر فن محبت میں مجھے شد بدھ ضرور ہے اور تم بالکل کوری ہو اس حد تک تمہارا خیال درست ہے۔

تم لکھتی ہو کہ تم انہیں گلے لگاتی ہو، بلائیں لیتی ہو، پیار کرتی ہو، میرے خیال میں شاید یہی غلطی ہے جو تم کر رہی ہو تم حد سے زیادہ پیار کرتی ہو۔

پیاری بیٹی ہم عورتوں کے ہاتھ میں دنیا کی وہ خوفناک طاقت ہے جسے "محبت" کہتے ہیں مگر ہم اس کے استعمال سے واقف نہیں۔

مرد کو خدا نے جسمانی طاقت بخشی اور وہ استعمال قوت کرتا ہے۔ عورت کی آنکھوں میں جادو ہے اور وہ پیار کے اوپر حکمراں ہے۔ یہ ہمارا ہتھیار ہے۔ یہ بے پناہ ہتھیار ہے۔ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا لیکن ہمیں اس کا طریقہ استعمال جاننا چاہیئے۔

تم خوب جانتی ہو کہ ہم عورتیں دنیا کی مہارانیاں ہیں محبت کی تاریخ کو آغاز سے بیان کرنا گویا مرد کی تاریخ دہرانا ہے، ہر ایک چیز اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً علوم و فنون۔ عظیم واقعات۔ رسوم، جنگ و پیکار اور اقالیم کی بنا ہی انجیل مقدس میں دیکھ، فسانوں میں ہیلن۔ تاریخ میں قلی پترہ۔ اس دعوی کی تائید کرتی ہیں۔ میں نے مثال کے طور پر صرف چند کا نام لیا ہے۔ فہرست بہت بڑی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہماری سلطنت ارفع و اعلی ہے اور ہم قادر مطلق ہیں لیکن یہ لازمی ہے کہ ہم عورتیں بادشاہوں اور والیان ملک کی طرح باتمیز حکمت عملی اور معاملہ فہمی سے کام لیں۔

بیٹی محبت ان احساسوں کا مرکب ہے جو محسوس نہیں ہو سکتے۔ یاد رہے محبت موت کی طرح مضبوط اور سخت اور کرخت اور ساتھ شیشے کی طرح نازک اور کمزور ہے خفیف سے خفیف صدمہ اسے چکنا چور کر دیتا ہے اور ہماری طاقت پس کر سرمہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس کا علاج کوئی نہیں ہے۔۔

ہم میں وہ طاقت موجود ہے کہ جس کے بل پر اگر ہم چاہیں تو مرد ہمارے پرستار بن سکتے ہیں لیکن ہم میں ایک چھوٹی سی چیز کی کمی ہے۔ یعنی پیار کی مختلف قسمیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں بلگیری ہیں ہم تاثرات لطافت کو کھو دیتی ہیں اور مرد جبر ہم حکمراں ہیں مستقل مزاج رہتا ہے۔ بعض الفاظ کی حماقت کو پرکھ لیتا ہے۔ بیٹی خبردار، ہو ہماری ذرہ میں یہی بڑا ہی نقص ہے۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہماری طاقت کہاں سے آتی ہے؟ تو سنلو محبت سے اور صرف محبت سے اگر ہمیں محبت کا استعمال درست طور پر آجائے تو سمجھ لو کہ ہم مہارانیاں بن گئیں۔

بچوں کی دنیا

پریوں کو اُلّو بنانا

از مس اندرانی دیوی ماتھر

تم نے آدمیوں کو اُلّو بناتے یا بنتے ضرور دیکھا اور سنا ہوگا لیکن پریوں کو اُلّو بنانے کی کہانی ہم تمہیں سناتے ہیں۔

ایک پہاڑ پر ایک پرانا خالی مکان تھا رات کو پریاں یہاں آکر ناچتی اور خوشیاں مناتی تھیں۔

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شکاری نے اس مکان کو ٹھیک ٹھاک کرا لیا اور سامان لاکر اسے سجا کر رہنے کی ٹھانی۔ چنانچہ شکاری اور اس کی بیوی وہاں آکر رہنے لگے۔ پریوں کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی کہ انکے مکان پر انسان کے ایک جوڑے نے قبضہ کر لیا ہے مگر وہ رات کو برابر وہاں آتی رہیں۔ ناچ رنگ کرتی اور اتنا غل شور ہوتا کہ شکاری اور شکارن دونوں پریوں کے ناچ سے تنگ آگئے۔

شکاری ایک بڑھیا کے پاس گیا جو یہاں سے میل بھر پرے ایک گاؤں میں رہتی تھی۔ اور لال بجھکڑ کی نانی کہلاتی تھی۔ شکاری نے بڑھیا مائی سے پوچھا کہ ان پریوں کا کیا علاج ہے۔

بڑھیا نے اپنا سفید سر ہلا کر کہا کہ میں تمہیں ایک ترکیب بتاتی ہوں۔ تم ان پریوں کا مذاق اڑاؤ۔ خوب انہیں بیوقوف بناؤ، اور زور زور سے ان پر ہنسو۔ پریاں اس بات سے بہت جلتی ہیں کہ دوسری پریاں ان پر ہنسیں۔

شکاری نے کہا یہ تو بات ٹھیک ہے مگر دوسری پریوں کو ہم کس طرح ہنسنے کے لئے کہہ سکتے ہیں۔

اس پر بڑھیا مائی نے جواب دیا "تمہارے مکان میں جو پریاں آتی ہیں وہ طومار نامی پہاڑ پر رہتی ہیں اور کچھ پریاں اس پہاڑ کی تلیٹی میں رہتی ہیں جس کا نام "کومار" ہے۔ ان دونوں پارٹیوں میں لڑائی ہے وہ ایک دوسرے سے ہاتھا پائی تو نہیں کرتیں مگر ایک دوسرے کو الو بنانے ایک دوسرے کو جلانے میں بڑا مزہ لیتی ہیں۔

مگر میں اس بارے میں کیا کر سکتا ہوں" شکاری نے کہا۔

بڑھیا نے بتایا کہ جو وقت تم یہ سنو کہ پریاں ناچ گا رہی ہیں تم گھر سے باہر نکل کر زور سے چلانا "طومار" پہاڑ پر آگ لگ گئی۔ پہاڑ جل رہا ہے۔

شکاری نے بڑھیا سے کہا کہ میں آج رات کو ایسا ہی کروں گا۔

رات ہوئی پریوں نے آکر پہلے سے بھی زیادہ شور و غل کرنا شروع کیا۔ گویا وہ یہ چاہتی تھیں کہ کسی طرح شکاری اور اس کی بیوی کو اتنا ستایا جائے کہ وہ گھر چھوڑ کر بھاگ جائیں اور سارا سامان پریوں کے پاس رہے جیسا کہ پہلے تھا۔

شکاری کپڑے پہن کر باہر نکلا اور پکارنے لگا۔ طومار پہاڑ پر آگ لگی ہے دوڑو! لوگو پہاڑ پر آگ لگ گئی!!

پریاں یہ بات سنکر باہر نکل آئیں اور شور مچانے لگیں۔

طومار پہاڑ پر آگ لگ گئی۔ ہائے اب ہم کہاں رہیں گے!! ایک چلائی " ہائے میرا ننھا سا بچہ تو جل گیا ہوگا!

ایک نے شور مچایا "اچھا جلدی چلو۔ جلدی گھروں کو بھاگیں، میرا بستر نہ جل جائے۔

پریاں دوڑتی۔ ہانپتی۔ کانپتی پہاڑ تک پہنچیں تو معلوم ہوا کہ پہاڑ اور ان کے گھر جیسے تھے ویسے ہی ہیں۔ انہیں کسی نے خوب بیوقوف بنایا۔

جب طومار کی پریاں بھاگ رہی تھیں کومار کی پریاں جنکی اُن سے لڑائی تھی۔ انکے پیچھے بھاگیں اور جب طومار کی پریاں بیوقوف بنی کھڑی تھیں تو دشمن پریوں نے انکا مذاق اڑایا۔

" دیکھا! شکاری بھائی نے تم سب کو کیسا اُلو بنایا تم سب اُلو ہو پریاں نہیں ہو۔" یہ سنکر طومار کی * پریاں جل بھن کر وہاں سے اس پہاڑ پر رہنا ہی چھوڑ دیا اور اسطرح شکاری نے بڑھیا مائی کی بتائی ہوئی ترکیب سے ان پریوں سے چھٹکارا پایا۔

پردۂ فلم

ہر شخص اداکار بن سکتا ہے

از لطافت حسین خاں لطیف جرنلسٹ حیدرآباد دکن

عام لوگوں کا خیال ہے کہ نوجوان اور خوبصورت لوگ ہی اداکار بن سکتے ہیں اور انکو بہت جلد کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ لیکن یہ غلط خیال ہے فلم سازی ایک ایسا شعبہ ہے کہ ان میں جوان بوڑھے بدصورت، لنگڑے۔ اندھے۔ کانے، موٹے۔ دبلے سب ہی اداکار بن سکتے ہیں۔ اور اسوقت ہالی ووڈ میں کئی ایکٹر ایکٹریس موجود ہیں جو خوبصورت نہیں لیکن پبلک میں ہر دلعزیز ہیں۔ دور کیوں جایئے اپنی ہندوستانی فلم انڈسٹری ہی میں ان لوگوں کو دیکھ لیجئے کے۔ سی۔ ڈے، اندھا ہے اور بدھوا یڈوانی سب سے دبلا و بدصورت ہے۔ کیا آپ انکو پسند نہیں کرتے؟ اس کے ساتھ کامیاب اداکار رہنے کے لائق پارٹ کی موزونیت بھی ہے۔ اور یہی ذمہ داری سب سے پہلے ڈائرکٹر پر آتی ہے۔ مثلاً سہگل، کمار، موتی ہیرو کا پارٹ کرتے ہیں اگر انکو ولین بنا دیا جائے۔ یا غلام محمد، نیام پلی، نواب کو ہیرو بنا دیا جائے تو وہ کبھی بھی پبلک میں اتنی شہرت و ہر دلعزیزی قائم نہیں کر سکتے۔

جن لوگوں کو اداکاری کا شوق ہے اور وہ نگار خانوں میں داخل ہو کر کامیاب اداکار بننا چاہتے ہیں انکو چاہیئے کہ نگار خانوں میں قدم رکھنے سے پہلے اپنے کو اس قابل بنالیں کہ داخل ہونے کے بعد عزت سے جگہ ملے اور وہ بہت جلد ایک ممتاز اداکار کی حیثیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہر شوقین شخص اپنے حرکات میں اداکاری کا عکس دیکھتا ہے۔ یا وہ پیدائشی ایسے حرکات دیکھنے کا عادی ہے اور اسی زعم میں اپنے کو اداکار بنانا چاہتا ہے۔ مگر سٹوڈیو میں داخل ہونے کے بعد جن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سے کیا آپ واقف ہیں؟

اول تو سب سے پہلے لائٹ کی ضرورت ہے جو شوٹنگ کے درمیان اٹھانا پڑتی ہے۔ اس کے بعد لبا اوقات نہایت شدید اور تھکا دینے والی محنت کرنا پڑتی ہے۔ یعنی بارہ گھنٹہ سے زیادہ کیمرہ لائٹ کے سامنے کام کرنا پڑتا ہے۔

لائٹ کی حرارت و گرمی کو وہی شخص برداشت کر سکتا ہے جس کی بینائی اچھی ہو یا آنکھیں کمزور نہ ہوں سٹوڈیو کی غیر معمولی محنت برداشت کرنے کے لئے اداکار کی جسمانی صحت اور اعضا کا تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔

جسمانی صحت کو تو آپ سمجھ جائیں گے مگر اعضا اور تربیت غالباً آپ نہ سمجھے ہوں گے۔ اعضا کی تربیت اس کو کہتے ہیں کہ اداکار اپنے کو اس قابل بنائے کہ مشکل سے مشکل کام کرنے میں بھی اس کو دقت محسوس نہ ہو۔ مثلاً آپ تھکے ہیں اور ڈائرکٹر آپ کو دوڑنے کا کام دیتا ہے یہ کام آپ کو یقینی مشکل معلوم ہوگا" مگر بھارت کی بیٹی،" میں گوپ نے کبھی دوڑ لگائی تھی۔ آپ کو اپنے کو یقینی اس قابل بنا لینا چاہیئے۔ اس طرح اداکاروں کو ورزشی بھی ہونا پڑتا ہے۔ اور اعضا کی تربیت کا تعلق بھی جسمانی صحت سے ہے۔

اعضا کی تربیت کے ساتھ شہسواری، بندوق بازی، رقص میں جن کو مشق مہارت ہو ایسے آدمیوں کی نگار خانوں میں بہت قدر ہوتی ہے اور سب سے پہلے جب ایکٹر بننے کے لئے جاتے ہیں تو ڈائرکٹر کے حسب ذیل سوالات ہوتے ہیں۔

۱۔ آپ شہسواری جانتے ہیں؟
۲۔ آپ کو رقص میں مہارت حاصل ہے؟
۳۔ آپ لٹ، پھیر، گتکا بازی میں مشاق ہیں؟

(باقی صفحہ ۸ کالم ۲ پر)

اقوال زرّیں

اعلیٰ خیالات دل سے آتے ہیں۔ (واون نارگنشش)

موت اور محبت دو پر ہیں جو انسان کو زمین سے اٹھا کر آسمان پر پہنچا دیتے ہیں (میکائیل انجیل)

دوسروں کو ہمیشہ معاف کرو۔ لیکن اپنے دل کو بھی معافی نہ دو (سی سس)

ہماری اعلیٰ ترین خواہش اعلیٰ ترین یادداشت ہے۔ (رابرٹ)

حق سے گریز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انسان خدا کی تحقیر کرتا اور انسان سے ڈرتا ہے۔ (پلوٹارک)

کام کو بوؤ اور عادت کا پھل لو۔ عادت کو بوؤ اور چال چلن کا پھل لو۔ چال چلن کو بوؤ، اور مقدر کا پھل لو۔ (بودھ دین)

آج کے خواب کل کے انکشافات ہیں۔ گارڈنر

پست ہمت اپنی موت سے پہلے ہی کئی بار مر جاتا ہے۔ مگر اولوالعزم کو ایک ہی مرتبہ موت آتی ہے۔ شکسپیر

دوسروں کی تعریف سننے کی غرض و غایت یہ نہیں کہ "ہم کیا ہیں" بلکہ ہمیں کیا ہونا چاہیئے۔ ہینز

تمہارے بدترین دشمن تمہاری بُری عادتیں ہیں۔

جو سوچتا نہیں وہ عقلمند نہیں۔

دنیا تبدیل ہو رہی ہے ہم کیوں نہیں بدلتے۔

ثابت قدمی سب چیزوں کا مقابلہ کرتی ہے۔

موج تبسم

والد:۔ یہ موٹر کو کیا ہو گیا ہے۔
لڑکا:۔ کیا کروں ایک بوتل اسکے نیچے آگئی تھی۔
والد:۔ کیا تمھیں موٹر چلاتے ہوئے بوتل نظر نہ آئی۔
لڑکا:۔ نہیں وہ ایک شخص کے جیب میں تھی۔

ایک شخص زندگی کا بیمہ کرانے کے لئے ایک انشورنس کمپنی میں گیا۔ وہاں منیجر نے دریافت کیا۔
"کیا تم موٹر چلاتے ہو؟"
"نہیں"
"کیا تم ہوائی جہاز چلاتے ہو؟"
"نہیں"
"کیا تم تیرتے رہتے ہو؟"
"نہیں"
"تو پھر تمہیں زندگی کا بیمہ کرانے کی کیا ضرورت ہے۔

بیوی:۔ تم بے روزگار ہو اور پھر بھی سارا دن بستر پر پڑے رہتے ہو"
خاوند:۔ اگر اچانک رات کی نوکری مل گئی تو اس کے لئے پہلے سے تیار رہوں گا۔

پہلا۔ کنواری عورتیں مردوں کو بیوقوف سمجھتی ہیں
دوسرا:۔ اور شادی شدہ اس بات کا کھلے بندوں اظہار کرتی ہیں۔

بیوی:۔ میں تم سے کہتی تھی کہ تمہارا مہمان قابل اعتماد نہیں۔ دیکھو وہ ایک تولیہ چرا کر لے گیا ہے
شوہر:۔ ہائے کیا عمدہ تولیہ تھا۔
بیوی:۔ ہاں وہی تو تھا جو میں نواب صاحب کے محل سے اُٹھا لائی تھی۔

ڈاکٹر:۔ میڈم میرا خیال ہے کہ تمہارے لڑکے کی ٹانگ کاٹنی پڑے گی۔
میم! (بغیر سوچے) تو میں اس کا ایک بوٹ کیا کروں گی۔

دلچسپ معلومات

شیشہ ہے یا لکڑی؟

جرمنی کے سائنسدانوں نے ایک قسم کا شیشہ ایجاد کیا ہے جسے نہ صرف آری سے چیرا جا سکتا ہے بلکہ اس میں باسانی سوراخ بھی کیا جا سکتا ہے اس پر قسم قسم کے بیل بوٹے اور پھول بھی کاڑھے جا سکتے ہیں۔ ۸۰ سے لے کر ۱۲۵ تک کے درجہ حرارت میں یہ پگھل کر نرم ہو جاتا ہے اور اسے ہم جو شکل چاہیں اختیار کرا سکتے ہیں، یہ بالکل شفاف ہے لیکن عام شیشے سے اسکا وزن کسی قدر کم ہے۔
اس شیشے کی ایجاد سے ہمیں بہت سے فواید حاصل ہونگے، ہوائی جہازوں کی کھڑکیوں میں اور ڈرائیور کی نشست کے سامنے اسے لگایا جائیگا یہ لکڑی اور کوئلے سے بنایا گیا ہے

ٹیلیفون رسیور کی صفائی

اب برطانیہ میں ٹیلیفونوں کے ساتھ ایسے آلات لگا دیئے گئے ہیں جن سے تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد جراثیم کش گیس نکلتی ہے اور لوگوں کے منہ لگا کر باتیں کرنے سے رسیور میں جو جراثیم لگے رہتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ کیا ہندوستان کا محکمہ حفظان صحت اس طرف کبھی توجہ نہ دیگا۔

۸۰ سال کا پادری

ماؤنٹ اتھیس کے ۸۰ سالہ بوڑھے پادری (راہب) کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے کبھی عورت کی شکل نہیں دیکھی وہ تین سال کا تھا۔ کہ اس کی والدہ مر گئی تھی، اور اسے ایک راہب لے آیا تھا، اور اس نے ہی اُسے پالا، اب وہ ایک کمرہ کے اندر بیٹھ کر ہر وقت عبادت کرتا رہتا ہے۔ اور وہیں بیٹھا رہتا ہے

تمہارا بہترین دوست اخبار ہے۔

افسانہ

ناکام شادیاں

از جناب ڈاکٹر اسعید احمد صاحب بریلوی

ہماری انتہائی بدنصیبی ہے کہ ہماری شادیاں اکثر و بیشتر "خانہ آبادی" سے شروع ہوتی ہیں۔ اور "خانہ بربادی" پر ان کا اختتام ہوتا ہے مغربی خیالات اور مغربی رسم و رواج کے شیدائی تو آنکھ بند کر کے فوراً اس کا سبب یہ بتا دیتے ہیں کہ چونکہ لڑکا اور لڑکی شادی سے قبل ایک دوسرے سے ناآشنائے محض تھے اور یہ گٹھ بندھن محبت اور عشق کی بنا پر قائم نہیں کیا گیا تھا اسلئے اس کے سوا اور کچھ انجام ہو بھی کیسے سکتا تھا۔ اسی خانہ بربادی کے متعلق دلدادگان مشرق کی یہ رائے ہوتی ہے کہ آجکل نوجوانوں میں انگریزی تعلیم اور انگریزی خیالات بہ کثرت رواج پا گئے ہیں، اب دلوں میں نہ وہ اگلی محبت باقی ہے نہ دوسروں کا پاس و لحاظ ہر شخص میں خود غرضی اور نفس پرستی آگئی ہے۔ اسلئے لڑکا اور لڑکی میں سے کوئی بھی دوسرے کے لئے اپنا آرام یا اپنا عیش قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ دونوں اپنے اپنے آرام اور اپنے فائدہ کی فکر میں رہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے دلوں میں محبت کا گزر کہاں ہو سکتا ہے
حقیقت یہ ہے کہ دونوں فریقوں نے یا تو جلد بازی میں رائے قائم کی ہے یا تعصب کی بنا پر۔ دونوں میں سے ایک نے بھی اس بات کی کوشش نہیں کی ہے کہ حالات اور واقعات کا نفسیات کی روشنی میں مطالعہ کریں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شادی سے پہلے ملاقاتیں کئے بغیر جو شادی کی جاتی ہے اس میں میاں بیوی کو ایک دوسرے سے محبت ہو ہی نہیں سکتی وہ بالکل غلط ہے۔
کورٹ شپ میں یعنی شادی سے پہلے تعلقات پیدا کرنے کی صورت میں بھی آخر کیا ہوتا ہے یہی نا کہ ایک لڑکا حسین اور نوجوان لڑکی کو کسی باغ میں، کسی سینما میں، کسی سڑک پر یا کسی میلہ میں دیکھتا ہے کسی حادثے یا اتفاق کی بدولت دونوں میں شناسائی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا دونوں میں سے کسی ایک کوشش کر کے بالقصد شناسائی پیدا کرتا ہے، اس کے بعد وہ زمانہ آتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی دونوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنی زیادہ سے زیادہ خوبیاں دوسرے فریق پر ظاہر کر کے اسے اپنی طرف مائل کرے اور تا حدامکان اپنا کوئی عیب دوسرے پر ظاہر نہ ہونے دے۔ ایک حسین لڑکی کہ جسمیں خوبیاں ہی خوبیاں ہوں لڑکے کو حور معلوم ہونے لگتی ہے اور ایک خوشرو لڑکا جس کا اخلاقی دامن ہر قسم کے عیبوں کے داغ سے پاک ہو لڑکی کو فرشتہ نظر آنے لگتا ہے۔ اور جلد سے جلد وہ حور اور یہ فرشتہ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کے شریک زندگی بن جاتے ہیں۔
یہاں تک تو اس ڈرامہ کے تمام سین طرب انگیز اور خوش آیند تھے لیکن اس کے بعد یعنی شادی کے ابتدائی جوش و خروش کے بعد بالعموم جو کچھ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں ہر وقت ساتھ رہنے کی وجہ سے نیز اسلئے کہ اب وہ غرض جس کے لئے ایک دوسرے سے اپنے اپنے عیب چھپائے جاتے تھے باقی نہیں رہتی اور حاصل ہو چکی ہے۔ دونوں کی اصلی سیرت بالکل عریاں صورت میں ایک دوسرے کے سامنے آجاتی ہے۔ جسے حور سمجھ لیا گیا تھا

اس کے متعلق اب یہ دردناک انکشاف ہوتا ہے کہ وہ بھی "بس" حوا ہی کی ایک بیٹی" ہے۔ اور جسے فرشتہ خیال کیا گیا تھا وہ بھی اب "فرزند آدم" کا لباس اختیار کر لیتا ہے۔ اگر حور اور فرشتہ کے یہ نو دریافت شدہ عیوب معمولی سے اور قابل چشم پوشی ہیں تو فریقین نفسیات کے اس مسئلے کے مطابق کہ ہمیں ہر چیز سے محبت ہوتی ہے جو "ہماری اپنی" ہو ایک دوسرے کے ساتھ سہنی خوشی نباہ کر لیتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کی خاطر کچھ تھوڑا سا ایثار کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے اور اچھی خاصی زندگی گذر جاتی ہے۔ لیکن اگر حور و فرشتہ کی کمزوریاں معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہیں تو فوراً دونوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے فریب دیا گیا۔ اگر یہ اخلاقی کمزوریاں پہلے معلوم ہو جاتیں تو ہرگز ہرگز یہ تعلق وجود میں نہ آتا۔ اس خیال کے بعد دل کے اندر محبت کا قیام ناممکن ہے۔ اور پھر اس کا اختتام علیٰحدگی پر ہوتا ہے
مشرقی طرز کی شادیوں میں انتخاب زوج کا کام والدین یا گھر کے دوسرے بڑے بوڑھے اپنے سر لیتے ہیں اور کسی ایک خوش آیند شام کو سڑک پر، باغ میں یا سینما میں نہیں بلکہ اپنے گھر کے ایک آراستہ و پیراستہ کمرے میں وہی منظر درپیش ہوتا ہے کہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جو ایک دوسرے سے بالکل ناآشنا ہیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں، اگر دونوں میں سے کسی ایک کی صورت میں کوئی ایسا نقص نہیں ہے کہ جسے دیکھکر کراہیت پیدا ہو تو ظاہر ہے کہ وہی قدرتی کشش جو باغ اور سینما میں کام کرتی ہے یہاں بھی اپنا کام کرے گی اور جو کام مغربی طریقہ ازدواج میں ابتدائی ملاقات کے بعد شروع کیا گیا وہی کام دونوں فریق اب شروع کریں گے اور انتہائی کوشش یہ ہوگی کہ فریق ثانی کو اپنا گرویدہ بنا لیں۔ جو محبت کہ اس صورت میں دونوں پر قبضہ کر سکتی ہے وہی اب بھی کر سکتی ہے اور کرتی رہتی ہے اور نااتفاقی اور علیٰحدگی کے جو اسباب وہاں ہوتے ہیں۔ بالکل وہی یہاں بھی پیدا ہوتے ہیں، اس لئے یہ کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا کہ مشرقی طریقے کی شادیوں میں محبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ وہ دوسروں کا انتخاب ہوتا ہے۔ اپنی پسند نہیں ہوتی۔
ہم ایک گھوڑا خریدتے ہیں اور ہمیشہ گھوڑوں کے کسی مبصر کی پسند سے خریدتے ہیں، ہم ایک بندوق لیتے ہیں اور ہمیشہ کسی اچھے شکاری یا بندوق ساز مستری کی رائے سے اور چند روز کے بعد ہمیں اپنے گھوڑے اور اپنی بندوق سے اتنی محبت ہو جاتی ہے کہ ہر وقت دوسروں سے انکی تعریفیں کرتے ہیں اور کسی قیمت پر بھی انہیں علیٰحدہ کرنا گوارا نہیں کرتے۔ بندوق اور گھوڑا بھی کسی حد تک ہماری زندگی کے شریک ہیں۔ جب دوسروں کی پسند سے انھیں حاصل کرنے پر ہمیں ان کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ایسے وجود کے ساتھ ہمیں محبت نہ ہو کہ جو تمام عمر کے لئے ہماری زندگی کا شریک ہے، اور جو نہ تو بندوق کی طرح بے جان ہے اور نہ گھوڑے کی طرح لاتیں چلانے والا بلکہ ایک ایسا وجود ہے کہ جو اپنی محبت کے گہوارے میں ہمیں انتہائی مسرت اور آرام کے ساتھ سلا کر خود گہوارہ جنبانی کی تکلیف برداشت کیا کرتا ہے کیا وہ صرف اسلئے ہماری محبت کا اہل نہیں ہے کہ دوسروں نے اسے ہمارے لئے پسند کیا ہے۔
بالکل اسی طرح یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ مغربی جوڑوں میں ہمیشہ خود غرضی اور نفس پرستی کی

([illegible])

آیندہ جنگِ عظیم کا محلِ وقوع

از جناب بابو دیبی پرشاد سریواستوا صاحب

دنیا کے بڑے بڑے ارباب حل و عقد آیندہ جنگِ عظیم کے خیال سے ایک لمحہ کے لئے لرزہ براندام ضرور ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ موجودہ بین الاقوامی حالات میں عالمگیر جنگ ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسا کہ مشرق کے آفتاب کا طلوع ہونا۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ اس کو سیاسی حکمت عملی سے کچھ عرصہ کے لئے ٹال دیا جاوے۔ لیکن یہ بالکل ناممکن ہے کہ جنگ دس بیس سال کے لئے ملتوی ہو جائے۔ ایک سال یا دو سال کی بات دوسری ہے۔ ایسی حالت میں ہر ایک دوربین سیاستدان کا خیال ہوتا ہے کہ دیکھیں جنگِ عظیم کا شرارہ کہاں پر نمودار ہو کر جنگ کی بارود میں آگ لگاتا ہے۔

اس سلسلہ میں بین الاقوامی سیاستدانوں کے خیالات و قیاسات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کسی کا خیال ہے کہ سب سے پہلے جرمنی اور فرانس میں چلے گی۔ کسی کے خیال میں روس اور جرمنی ہی میدان جنگ کے آماجگاہ ہوں گے۔ بہت سے لوگوں کے نزدیک اسپین کی خانہ جنگی ہی آخر میں جنگِ عظیم کی صورت اختیار کر لیگی اور کچھ لوگ چین کی موجودہ جنگ کو ہی جنگ عظیم کا سنگ بنیاد تصور کرتے ہیں۔ غرضکہ سیاستدان اس مسئلہ پر متفق نہیں ہیں۔ میرا قیاس قیاسات مندرجہ بالا سے بالکل مختلف ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس بار بھی جنگِ عظیم کا آغاز وہیں ہوگا جہاں گذشتہ جنگِ عظیم شروع ہوئی تھی۔

۲۸ جون ۱۹۱۴ء کو آسٹریا ہنگری کے ولی عہد کو صوبہ سرویا کے سراجیو نامی ایک چھوٹے سے قصبہ میں کسی شخص نے قتل کر دیا۔ یہی قتل گذشتہ جنگِ عظیم کا باعث بن گیا۔ اس نے وہ خوفناک شکل اختیار کر لی کہ سرویا۔ آسٹریا ہنگری۔ بلجیم۔ جرمنی۔ روس وغیرہ خاک میں مل گئے۔ بعض ملکوں کی حالت مردوں سے بدتر ہو گئی۔ خلاصہ یہ کہ جو مغلوب ہوئے وہ برباد ہو گئے اور جو غالب ہوئے ان کی حالت مغلوب کی سی ہو گئی۔

جنگ کے خاتمہ پر مال غنیمت کی تقسیم ہوئی۔ جرمنی۔ ٹرکی۔ آسٹریا۔ روس۔ ہنگری وغیرہ کی نو آبادیاں چھین لی گئیں۔ ان کی تشریح الاعضاء ہوئی اور اس سے پولینڈ۔ زیکوسلاویکیا۔ وغیرہ کئی نئے ملکوں کی پیدائش ہوئی۔ دشمنوں کے دشمن انہیں میں سے پیدا کر دیئے گئے۔ تاکہ اول تو وہ باہمی جنگ کر کے ہی ختم ہو جاویں یا اگر ایسا نہ ہوا تو ان کی طاقت کا معتد بہ حصہ تو ضرور ہی برباد ہو جائیگا پھر ان کے پامال کرنے میں زیادہ دقت محسوس نہ ہوگی۔

وسط یورپ و جزیرہ نما بلقان میں پہلے بھی کئی چھوٹے چھوٹے ملک تھے۔ ان چھوٹے ملکوں کی زندگی برقرار رکھنے میں بھی راز کارفرما تھا۔ وجہ یہ ہے کہ برطانیہ اور فرانس وغیرہ بڑی سلطنتیں یہ نہیں چاہتیں کہ ان کے برابر یا ان سے زیادہ طاقتور ہو کر کوئی یورپ میں انہیں نقصان پہونچا دے۔ روسی بھالو سے یہ ہمیشہ حیران و پریشان رہے۔ اسی لئے یہ بڑے ممالک جرمنی۔ اطالیہ۔ یا آسٹریا ہنگری کی وسعت سلطنت کو ایک دم بھی نظر استحسان سے نہیں دیکھتے۔ علاوہ بریں یہ چھوٹے ممالک قربانی کے بکرے کا کام بھی دیتے ہیں۔ اگر پہلے دیو جنگ کے لئے قربانی کی ضرورت پڑتی ہے تو انہیں ممالک کو قربان کیا جاتا ہے

فرانس اور برطانیہ پر حملہ کرنے کے لئے پہلے جرمن کو بلجیم۔ ہالینڈ اور ڈنمارک سے گذرنا پڑیگا اور ان چھوٹے ممالک سے ایسے صلحنامے اور معاہدے رہتے ہیں جس سے کسی کا تحقیق ان کے ملک سے گذر کر حملہ نہ کر سکے۔ یہی سبب ہے کہ اس جنگِ عظیم میں بلجیم کے مانند کئی چھوٹے ملک جنگ کے دیوتا کی نذر ہو گئے۔

زیکوسلوویکیا مشرقاً و مغرباً ایک دیسی جوتے کی مانند پھیلا ہوا ہے۔ مغرب کی جانب بوہیمیا کا صوبہ ہے۔ زیکوسلوویکیا کو تقریباً ہر چہار طرف سے جرمنی گھیرے ہوئے ہے۔ اسکی پشت پر شمال کی جانب پولینڈ ہے اجنوب میں آسٹریا ہے۔ اسی کے برابر ہنگری ہے جو اپنے سلوویکیا کے صوبہ کے لئے ہمیشہ مضطرب و بیقرار رہتا ہے۔ اس کے مشرق کی جانب رومانیہ صوبہ کی سرحد ہے۔ یہ ملک جنگِ عظیم کے بعد کی کھرچن کہا جاسکتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر کہیں کا اینٹ کہیں کا روڑا لے کر بھان متی کے کنبہ کی طرح جوڑا گیا ہے۔ بوہیمیا آسٹریا سے چھینا ہوا ہے یہی اس ملک کا سب سے اہم حصہ ہے۔ اسی کی بابت ملک جرمنی کے تعمیر کنندہ بسمارک نے کہا تھا ”جو بوہیمیا کا مالک ہے وہ پورے وسط کا مالک ہے“۔ بسمارک کے یہ الفاظ حرف بحرف صحیح ہیں۔ زیکوسلوکیا کا یہ صوبہ جرمنی کی پشت پر یعنی مشرق میں بھالے کی شکل کی طرح آباد ہے بالکل اس کے سینہ پر مغرب کی جانب دریائے رائن کے کنارے تک اور فرانس عالم غنودگی میں لوٹ لگا رہا ہے۔ دریں حالات جرمنی کس طرح بستر استراحت پر خواب آزادی کی آرزو کر سکتا ہے۔ جنگِ عظیم کے شروع ہوتے ہی فرانس سیدھا مشرق کی جانب قدم فرسا ہوگا اور زیکوسلوویکیا کی خاکی وردی والے رسالہ سے بوہیمیا میں مل جائے گا۔ اور جرمنی کو وسط یورپ میں داخل ہونے سے روک دیگا۔ اس کے علاوہ بوہیمیا عبارت ہے لوہا، موٹر، کوئلہ، مشینری اور سب سے زیادہ توپ و بندوق۔ اس ملک کی دولت لمرات خصوصاً کوئلہ اور لوہا۔ اور سکوڈا کے توپ و بندوق ساز کارخانے ہیں۔ گذشتہ جنگِ عظیم کے موقعہ پر ناظرین کو یاد ہوگا سکوڈا کی توپوں نے لیز کے قلعہ کو خاکستر کر دیا تھا۔ آج بھی ملک چین کے وزیر خارجہ ایچ۔ ایچ۔ کنگ سکوڈا سے ہی جنگی سامان خریدتا ہے۔

زیکوسلوکیا کی مغربی سرحد پر جرمنی کے ریزا۔ جتیں۔ روڈورا۔ اور کروسین میں بڑے بڑے ہوائی مستقر ہیں۔ برلیسلو کا ریلوے جنکشن بڑی بڑی فوجی ریل گاڑیوں کے لئے بڑھایا گیا ہے۔ یہی مقام سب سے زیادہ خطرہ کی جگہ ہے۔ اس کا شمالی حصہ صوبہ پولینڈ کے جنوب میں ہے اور ستر ہزار پولی اس میں آباد ہیں۔ اسی لئے ہر وقت اہل پولینڈ ان لوگوں کو حکومت زیکوسلوویکیا کے خلاف بھڑکایا کرتے ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ یہ حصہ ہمارے قبضہ میں آجائے۔ اسی لئے پولینڈ کا وزیر خارجہ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر کے دست راست جنرل گورنگ کو اس حصہ میں اکثر شکار کھیلا کرتا ہے۔ سلوویکیا کے صوبہ میں تقریباً ۸ لاکھ اہل ہنگری آباد ہیں۔ یہ لوگ ہر وقت بغاوت و شورش کیا کرتے ہیں۔ ان سب قوموں سے زیادہ خوفناک بات یہ ہے کہ زیکوویکیا میں ۳۴ لاکھ اہل جرمنی آباد ہیں جو کل آبادی کا ایک چوتھائی حصہ ہے۔ ان میں سے اکثر بوہیمیا میں رہتے ہیں یہ لوگ زیک لوگوں سے بے حد نفرت کرتے ہیں کیونکہ کسی وقت وہ لوگ ان کے محکوم تھے اور یہ اُن کے حاکم۔

جرمنی اہل جرمنی سے کسی نہ کسی طرح ملنا چاہتا ہے اگر اٹلی اور جرمنی نے اس ملک پر یورش کی تو یقیناً یہ لوگ بغاوت کریں گے اور جرمنی کا ساتھ دیں گے اس کا رہنما ہنلین جو جمناسٹک کی تعلیم دیتا ہے اکثر اوقات جرمنی آنا جانا رہتا ہے اور وہاں کے حکام سے ملتا جلتا رہتا ہے۔ زیکوسلوویکیا کی پارلیمنٹ میں ۴۴ نمائندے مخالف جماعت کے ہیں اور ۴۵ کاشتکار جماعت کے۔ اس کا خاص سبب یہی ہے۔

ناظرین کو اب یہ بات بخوبی معلوم ہو گئی ہوگی کہ وہاں کی کاشتکار حکومت کو کن کن مصائب و تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ زیکوسلوویکیا کی حکومت کے خلاف جرمنی۔ پولینڈ۔ آسٹریا۔ ہنگری وغیرہ ممالک کیسی کیسی سازشیں کر رہے ہیں اور کیسے کیسے خوفناک دام فریب دریا بچھا رکھے ہیں۔ انہیں حالتوں کی وجہ سے یہاں پر کئی بار بغاوتیں ہو چکی ہیں اور ہر وقت حکومت کا تختہ پلٹ دینے کی کوشش ہوتی رہتی ہے ملک کا ہر گوشہ ریاکاری و دغا فریب کی کمین گاہ ہے۔ جس ملک کو ہر چہار طرف سے بھوکے بھیڑیئے گھیرے ہوں اور اس کے اندر بھی آتش بغاوت سلگ رہی ہو اس کو مہیب شکل میں تبدیل کر دینے کے لئے ایک چھوٹی چنگاری ہی کافی ہے۔ یہ چنگاری زیکوسلوویکیا کو ہی نہیں اردگرد کے چھوٹے چھوٹے ملکوں کو بھی خاکستر کر دیگی، اور دور دراز مقامات تک اسکی گرمی و تیزی پہونچے گی۔

ان حالات کی موجودگی کے باوجود زیکوسلوویکیا بڑی خاموشی، صبر، حکمت عملی۔ اور استقلال سے ان سب کا مقابلہ کر رہا ہے۔ پریزیڈنٹ مسارک کی جو موجودہ کاشتکار جمہوری سلطنت کے بانی تھے ہنلین کی اسی ریاکاری و دغابازی کے انسداد کی طرف لوگوں نے توجہ مبذول کرائی تھی لیکن انہوں نے جواب میں کہا تھا کہ میں اب بھی پلیٹو کی حکمت عملی کا معتقد ہوں۔ اسلئے بجائے باغی لوگوں کے برباد کرنے کے انکو پارلیمنٹ میں بیٹھنے کی جگہ دی گئی اور سیاسی چالوں کے ذریعہ ان کی سازشوں و بغاوتوں کو فرو کرنے کی کوشش کی گئی تھی پریزیڈنٹ اسینس نے اہل جرمنی کی خاص طور پر نظام حکومت میں حصہ لینے کے لئے ہمت افزائی کی انہیں بڑی بڑی ملازمتوں پر لاکر رکھا گیا۔ اقتصادی مفاد بھی مدنظر رہا۔ یہاں کی حکومت نے تمام فرقوں کی ذاتی ترقی کرنے کی پوری آزادی دے رکھی ہے۔ اہل ہنگری۔ پولینڈ۔ رتھینیا اور جرمنی وغیرہ کی تعلیم کے لئے اسکولوں کے کھولنے۔ اخبار کی آزادی۔ ترقی و تمدن و معاشرت وغیرہ کی مکمل آزادی دیدی ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ وسط یورپ میں زیکوسلوویکیا ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں حقیقتاً جمہوری سلطنت ہے۔

بالشویک روس کے انقلاب کے بعد ایام جنگ میں بھاگے ہوئے اسٹرین زیکوں نے مسارک اور وینس کی سرکردگی میں ایک جمہوری سلطنت قائم کی۔ اسوقت سے اصول و آئین جمہوری سلطنت کے مطابق ہی نظام سلطنت ہے۔ فرانسیسی اتالیقوں کی مدد سے ایک بڑی متحدہ تعلیم یافتہ فوج بھی تیار کر لی گئی اور وہاں اسوقت تقریباً پونے دو لاکھ سپاہی ہر قسم کے اسلحہ حرب و ضرب و دیگر آلات جنگی سے مزین ہیں۔ اس کے علاوہ دس لاکھ رزرو فوج ہے۔ ضرورت کے وقت اور بھی لاکھوں آدمی فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔ یہ فوج کسی بھی ملک کی فوج سے مقابلہ کر سکتی ہے۔ جنگ کے سامان میں موجودہ زمانہ کے تمام ایجاد کردہ اسلحہ کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ۵۰۰ اول درجہ کے ہوائی جہاز ہیں۔ دو سو ٹینک ہیں۔ فوجی موٹریں۔ بھاری بھاری توپیں اور برین کی بہترین ساخت کی مشین گنیں موجود ہیں۔ چین و اسپین قلت آلات حرب کے باعث مفتوح بھی ہو جاویں مگر جب تک اس کوڈا کے کارخانجات کام کر رہے ہیں۔ ملک کو کسی قسم کی قلت محسوس نہیں ہو سکتی۔ اب ہٹلر کا زور اور بول بالا دیکھکر یہ لوگ بھی تیار ہو گئے ہیں۔ وقت بدل گیا ہے۔ سرحد پر فوج کا انتظام بردست انتظام ہے کہ اگر کوئی کھیل کے لئے ٹینس فیلڈ بھی بنوانا چاہتا ہے تو اسے بھی اس کے لئے باقاعدہ اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اس حصہ میں انجینیروں اور ماہرین فن قلعہ سازی نے بڑے بڑے پیچیدہ قلعہ بنوائے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر جرمنی حملہ آور ہوا تو فوج اسکو ایک مہینہ تک روکے رہ سکتی ہے اور اس اثنا میں دوسری جگہ سے فوجی امداد باسانی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اگر زیکوسلوویکیا پر کسی نے حملہ کیا تو فرانس اور روس اس کی ضروری ہی مدد کریں گے۔ زیکوسلوویکیا کے فوجی سالانہ جلسوں میں ہر سال روس اور فرانس کے بڑے بڑے افسر شرکت کرتے رہے ہیں۔ رومانیہ بھی جنگ کے وقت اسکی مدد کریگا۔ اگر لڑائی ہوئی تو فرانس کی فوج سیدھی یہاں آجائیگی اور روس کے ہوائی جہاز جرمنی کے شہروں پر بمباری کریں گے۔ رومانیہ کے شمال مشرق سے ایک ریلوے لائن زیکوسلوویکیا تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے روسی فوج آسانی سے وہاں آسکیگی۔ ادہر تو یہ انتظامات ہیں اور دوسری طرف اطالیہ اور جرمنی بھی اسی کشمکش میں غلطاں ہیں۔ وسط یورپ کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تخم نفاق بویا جا رہا ہے۔ جاسوسوں کے ذریعہ ان میں فیسسٹ حکومت قایم کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ نئے نئے صلحنامے اور معاہدے ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں رومانیہ میں پرانی وزارت کا خاتمہ ہو گیا اور وہاں فیسسٹ حکومت قایم ہو گئی ہے اور اٹلی و جرمنی اپنا اپنا دست تعاون و اتحاد بڑھا رہے ہیں۔

آسٹریا کی طرف سے بے فکری ہو ہی گئی ہنگری انکا چچا زاد بھائی ہے۔ اسپین میں ان کے اشارہ پر چلنے والا فرینکو کام کر ہی رہا ہے بلجیم سے جرمنی نے یہ معاہدہ کر ہی لیا ہے۔ کہ اگر اس پر کوئی غنیم حملہ کریگا تو جرمنی اس کی مدد کریگا۔ اس طرح دونوں طرف بندشیں ہو رہی ہیں۔ دونوں ہی فریق اپنی اپنی کوششوں میں مصروف ہیں۔ یہ بات ضرور ہے کہ دونوں ابھی لڑنا نہیں چاہتے لیکن بکری کی ماں کب تک خیر منائیگی۔ ابھی یہی سوال ہے کہ جنگ عالمگیر کی ابتدا کہاں سے ہو اور کب ہو۔ اصولاً ہر شخص اپنے مصائب و آلام کو پہلے رفع کرتا ہے اسلئے ہر ملک ابھی اپنی اپنی فکروں میں مشغول ہے۔

مذکورہ بالا باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ جیسی نازک حالت بوہیمیا کی سرحد پر ہے اتنی یورپ کی کسی مقام پر نہیں اور اسی لئے میرا یہ یقین ہے کہ اس بار بھی جنگِ عظیم کا آغاز یہیں سے ہوگا۔ جہاں گزشتہ جنگ عظیم شروع ہوئی تھی۔

بنگال کیبنٹ کی اہم میٹنگ

دارجلنگ ۲۴ مئی۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال اور نواب ڈھاکہ وزیر زراعت و صنعت بنگال کیبنٹ کی اس اہم میٹنگ میں شریک ہونے کے لئے آج صبح دارجلنگ پہنچے جس کے پانچ روز تک متواتر ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

لارڈ براہورن گورنر بنگال میٹنگ کی صدارت فرمائیں گے۔

میٹنگ کے ایجنڈے میں بہت سی اہم مدیں شامل ہیں ان میں سے کچھ حسب ذیل ہیں:-

(۱) اس جواب پر غور کرنا جو کہ خواجہ سر ناظم الدین ہوم منسٹر حکومت بنگال کو سزا یافتہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بارے میں حکومت کی انقطاعی تجاویز پر مہاتما گاندھی کے پاس سے موصول ہوا ہے۔

(۲) سکنڈری تعلیم پر قابو حاصل کرنے اور اسکی رہنمائی کرنے کے لئے قانون بنانے کے سوال پر غور کرنا۔

(۳) بیکاری کو دور کرنے کے لئے ایک جامع صنعتی اسکیم تیار کرنا۔

(۴) گورنمنٹ پریس اور پبلسٹی ڈپارٹمنٹ کی دوبارہ تنظیم کا سوال۔

(۵) کلکتہ میونسپل ایکٹ میں ترمیم کرنے کا سوال

مسٹر پالیوال کے خلاف فرد جرم

بریلی ۱۶ مئی سٹی مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت سے مسٹر سری کرشن دت پالیوال ممبر سنٹرل اسمبلی و سابق افسر محکمہ دیہات ادھار حکومت یوپی کے خلاف ایک کانسٹبل کو زدوکوب کرنے کے الزام میں فرد جرم لگا دی گئی۔ کمرہ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مقدمہ ۲۰ مئی پر ملتوی کر دیا گیا۔ جبکہ گواہان استغاثہ سے جرح ہوگی۔

سی۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی اہم میٹنگ

جبل پور ۲۴ مئی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل پریزیڈنٹ اور مولانا ابوالکلام آزاد ممبر آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری بورڈ اور سیٹھ جمنا لال بجاج ممبر آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی آج سی۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی میٹنگ میں شریک ہوئے۔ میٹنگ شام کو ۵ بجے ہوئی ۷۰ ممبروں میں سے ۶۸ حاضر تھے۔ تمام دن موجب کنوسنگ ہوا جن تینوں وزیروں نے استعفےٰ دیا ہے وہ نتیجے کے متعلق بہت پرامید ہیں۔ خیال یہ ہے کہ ۳۸ ووٹ ان کے حق میں آئیں گے لیکن دوسری جانب ڈاکٹر کھرے کے معاونوں کا خیال ہے کہ اکثریت ان کی رہے گی۔ یہ تو خوب معلوم ہو گیا ہے کہ پنڈت دوارکا پرشاد مصر یا مسٹر ونکر ہتہ ڈاکٹر کھرے کے مستعفی ہونے کے بعد وزیر اعظم بننے کے خواہشمند نہیں ہیں۔ غالباً پنڈت روی شنکر شکلا وزیر اعظم بنیں گے۔ میٹنگ تقریباً سوا گھنٹہ رہی اس کے بعد سردار پٹیل نے دوسرے دن ۲ بجے کے لئے اجلاس ملتوی کیا کیا ممکن ہے کہ اس عرصہ میں کوئی مصالحت کی صورت پیدا ہو جائے ۲۴ ممبروں کی ایک الگ میٹنگ ہوئی جسمیں یہ طے ہوا کہ وزیروں کو چاہیئے کہ اپنے اختلافات دور کردیں ورنہ سب کا استعفےٰ ایک ساتھ لے لیا جائے اور ان میں سے کوئی بھی نئے کیبنٹ میں نہ رکھا جائے شام کو ۷½ بجے

ہائی کورٹ

لیبل کے نمونہ کا ناجائز استعمال

بعدالت مسٹر جسٹس لارٹ ولیمس

لپٹن لمیٹیڈ بنام مسرس سنگی اینڈ کو

یہ مقدمہ مدعی کی لندن کی لپٹن لیمٹیڈ کمپنی کے علاوہ دوسرے قسم کی چائے ناجائز فروخت کی بابت ہے۔ جو اسی قسم کی پیکنگ یا شکل میں ہوئی جو کمپنی کے لیبل اور شکل وصورت کی رنگسازی کے نقل اختیار کرتے ہوئی ہے۔

ہز لارڈشپ نے رضامندی سے مدعا علیہ کو اس خاص طریقہ پر چائے کی پیکنگ اور لیبل کرنے کی ممانعت کا حکم امتناعی جاری کیا تھا۔

کارخانہ مذکور نے یہ بات منظور کی تھی کہ وہ کوئی اور سامان یا ہری لیبل اور شکل وصورت استعمال کرکے باہر نہ بھیجے گا۔ اور کمپنی مذکور کے قایم مقام کی موجودگی میں دو ہفتہ کے اندر اس قسم کے سب رنگ اور لیبل ضایع کردیگا۔ کمپنی مذکور نے اس مقدمہ میں مدعا علیہ کی فرم کو اسی قسم کے نمونہ کے لیبل مندرجہ ذیل تبدیلی اور فرق کے ساتھ استعمال کرنے کی اجازت دیدی تھی۔ نمونہ وہ آراستہ سواستکا سمبوسس نکال دیئے جاویں اور انکی جگہ پر کچھ درج نہ کیا جاوے اور چھپائی کا رنگ نہ ہرا ہو اور نہ نیلا۔

ضلع مسلم لیگ کانپور

کے

پہلا مہتم بالشان اجلاس

زیر صدارت

عالی جناب مولوی محمد فاروق صاحب دیوانہ ایم۔ اے (علیگ) ایم۔ ایل۔ اے۔

بمقام موضع بارہ تحصیل اکبرپور ضلع کانپور بتاریخ ۱۲ جون سنہ ۳۸ء منعقد ہوگا۔

جسمیں تمام ہندوستان کے لیڈران قوم اور شیدایان ملک وملت اپنی گہر ریز اور گہر بیز زریں خیالات سے سرزمین کانپور پر ضیا باری فرمائیں گے۔

اور مزدوروں۔ کاشتکاروں اور بیکار مسلمانوں کے متعلق اہم سیاسی اور اقتصادی پروگرام مرتب کیا جائے گا۔

اوقات جلسہ ۶۔۰ بجے شام سے ۸۔۰ بجے تک ۹ بجے شام سے ۱۲ بجے تک۔

۲ ملتمکاف

رئیس الاحرار حسرت موہانی۔ مصطفےٰ حسین بیرسٹر

صدر استقبالیہ کمیٹی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی

میونسپل کمشنر جنرل سکریٹری ضلع لیگ

یو پی میں نیشنل سروس بورڈ

لکھنؤ ۲۴ مئی۔ صوبہ کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام صوبہ نیشنل سروس بورڈ کے سلسلہ میں یہ طے ہوا ہے کہ تمام ضلع کانگریس کمیٹیوں کو اطلاع دی جائے کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر اپنے دفتر کے لئے ایک تنخواہ دار سکریٹری مقرر کریں اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو لکھیں کہ اس کے متعلق صوبہ کانگریس کمیٹی ان کو مدد دیگی۔

حکومت جرمنی کا اعلان

برلن ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے زیکوسلوکیا کو جو پروٹسٹ کا مراسلہ بھیجا ہے اس میں لکھا ہے کہ زیکوسلوکیا کی جانب سے سرحد پر جسقدر خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ جرمنی انکو ناقابل برداشت خیال کرتا ہے اور باضابطہ طور پر مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو فوراً ہی بند کیا جائے۔

ماسکو کمیونسٹ پارٹی کا سرکاری اخبار "پرودا" لکھتا ہے کہ زیکوسلوکیا پر جرمنی کے حلہ کی تمام ذمہ داری برطانیہ اور فرانس پر ہوگی۔ روسی اخباروں میں جو تبصرہ ہو رہا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ روس حالت کا مطالعہ کر رہا ہے

روس میں ہندوستانی گرفتار کر لیے گئے

بمبئی ۲۶ مئی۔ ماسکو اور لینن گارڈ میں تقریباً تمام ہندوستانی گرفتار کر لئے گئے ہیں ان کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ٹراٹسکی کے ایجنٹ کے طور پر کام کرکے فسیزم کا پرچار کر رہے ہیں۔ جن اصحاب کو گرفتار کیا گیا ہے ان کو بغرض سماعت مقدمہ قید کیا ہوا ہے۔ ان میں مشہور ہندوستانی انقلاب پسند در بیزر چٹو اپادھیائے بھی شامل ہیں۔ جو جلا وطنی کی حالت میں کئی سال تک جرمنی رہے ہیں۔ اور جب جرمنی میں ہر ہٹلر برسراقتدار آئے تو روس چلے گئے تھے۔

چٹو اپادھیائے اور دیگر ہندوستانیوں کو کچھ روز ہوئے گرفتار کیا گیا تھا مگر اس خبر کو صیغہ راز میں رکھا گیا۔ یہاں تک یہ خبر ایک شخص کے ذریعہ پہونچی ہے جو روس سے ہندوستان آیا ہے

مسئلہ فلسطین اور مصر

تازہ مصری اخبارات کی اطلاع ہے کہ الاستاذ مصطفےٰ مراغی شیخ الازہر محمد محمود پاشا وزیر اعظم مصر کی خدمت میں ایک نہایت اہم مکتوب ارسال فرمایا ہے جسمیں فلسطین کے موجودہ حوادث کے بارے میں ازہری علما اور طلبار کی رائیں پیش کرنے کے بعد ان سے درخواست کی ہے کہ فلسطین کے مسلمانوں اور عربوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ضروری اور موثر تدبیریں عمل میں لائی جائیں اور اس سلسلہ میں تاخیر ودرنگ کو دخل نہ دیا جائے۔

شام وترکی میں معاہدہ کی گفت وشنید

بیروت۔ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے کہ امیر عادل ارسلان جو حکومت شام کے نمائندہ کی حیثیت سے حکومت ترکی کے ساتھ معاہدہ کی گفت وشنید کے لئے انگورہ تشریف لے گئے تھے دمشق واپس آگئے ہیں۔ اور انھوں نے آج سید جمیل مردم بک کے ساتھ طویل ملاقات کی۔ اور اس کے دوران میں اپنے سفر کے نتائج سے انہیں آگاہ کیا۔

اخبار کے نمایندوں کو بیان دیتے ہوئے امیر موصوف نے فرمایا کہ ابھی معاہدہ کی گفت وشنید پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچی ہے اور وہ عنقریب ہی سے دوبارہ شروع کرنے کے لئے انگورہ تشریف لے جائیں گے۔

فرانس اور شام کے تعلقات

بیروت۔ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی مقیم بیروت رقمطراز ہے کہ فرانسیسی نمائندہ اور حکومت شام کے درمیان شام کے موجودہ مخصوص حالات کے متعلق جو گفت وشنید دمشق میں ہو رہی ہے وہ ختم ہوگئی۔ ہے اور نمائندہ فرانس دمشق سے بیروت واپس آگیا ہے۔ حکومت شام نے وعدہ کیا تھا کہ وہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں جزیرۃ العلیا اور شام کی موجودہ سیاسی صورت حال کے متعلق ایک مفصل بیان پیش کرے گی لیکن اب تک یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا ہے جس پر سیاسی حلقوں میں بہت تشویش اور اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

سی پی کے وزیروں کی میٹنگ

پنچ مرہی ۲۵ مئی۔ کل رات کو سی پی کے وزیروں کی میٹنگ وزیر اعظم کے مکان پر بہت دیر تک ہوتی رہی تاکہ وزیروں میں کوئی مصالحت کی صورت پیدا ہو جائے اس میٹنگ میں سردار پٹیل مولانا ابوالکلام آزاد اور سیٹھ جمنا لال بجاج ٹھاکر چھیدی لال اور مسٹر برج لال بھی شریک تھے۔ آج صبح بھی گفت وشنید کا سلسلہ جاری رہا اور خیال کیا جاتا ہے کہ مصالحت کی صورت نکل آئے گی۔

پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کا نتیجہ

لاہور ۲۴ مئی۔ امرتسر کے مسلم شہری حلقہ سے پنجاب لجسلیٹو اسمبلی ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار شیخ محمد صادق کامیاب ہو گئے۔

شیخ محمد صادق کو ۴۵۰۷ چودہری عبدالحق احراری کو ۳۲۳۹ اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگریسی امیدوار کو ۲۵۳۹ ووٹ ملے۔ ۱۱ ووٹ منسوخ کر دیئے گئے۔

حکومت بہار کی قایم کردہ کمیٹیاں

پٹنہ ۲۴ مئی۔ حکومت بہار نے رشوت ستانی کی انسداد کے لئے سابق وزیر مسٹر عبدالعزیز کی صدارت میں جو کمیٹی قایم کی ہے اس نے اور اس طرح تعلیم نسواں سرنو

کیا آپ ترقی پانے کیلئے موزوں ہیں

ذرا آپ اپنے چہرہ کو دیکھئے آپ میں قوت ارادی نہیں ہے آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ نہیں ہے اور ہر وقت آپ غنودگی میں رہتے ہیں۔ یہ سب اس بات کی علامتیں ہیں کہ آپ کا خون اور معدہ میں زہریلے رس بھرے ہوئے ہیں صرف اینوز "فروٹ سالٹ" (ENO'S "FRUIT SALT") ہی ان زہریلے رسوں کو آہستہ سے نکال دیگا۔ ہزاروں مرد۔ عورتیں اور بچے اپنے ڈاکٹروں کی صلاح سے روزانہ اینوز "فروٹ سالٹ" (ENO'S "FRUIT SALT") پیتے ہیں وہ خوش اور تندرست رہتے ہیں آج ہی سے تندرستی کے لئے اینوز (ENO'S) پینا شروع کر دیجئے۔

تمام دنیا کے ڈاکٹر اینوز "فروٹ سالٹ" (ENO'S "FRUIT SALT") کے استعمال کی سفارش اس لئے کرتے ہیں کہ اس میں تازے اور پکے پھلوں کے اجزا شامل ہیں۔ تین مختلف سائز کی بوتلوں میں ہر جگہ فروخت ہوتا ہے۔

ہر ایک شخص اس صحت بخش پینے کی چیز کو خرید سکتا ہے

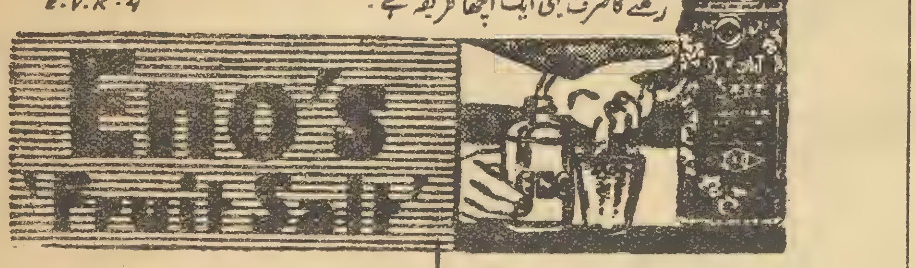
زیادہ خوراکیں لینے پر قیمت کم ہوگی۔

نقل سے بچو

اصلی "فروٹ سالٹ" (FRUIT SALT) صرف بوتلوں میں ملتا ہے

کیونکہ ہمارے ستر سال کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ نمک رکھنے کا صرف یہی ایک اچھا طریقہ ہے۔

E.V.K.4



مسٹر جناح کیساتھ گفت وشنید پر اظہار رائے

بمبئی ۲۵ مئی: میں تقریباً دس سال کے دقفہ کے بعد مسٹر جناح سے ملا۔ مسٹر جناح نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا اور ہماری طویل گفتگو دوستانہ طریقہ پر ہوئی۔ اس مرحلہ پر اس سے زیادہ کچھ کہنا قبل از وقت ہے کہ میں بے حد پرامید واقع ہوا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اس کا انقطاعی نتیجہ پرامید ہوگا یہ ہے وہ خیال جو راشٹرپتی شری یت سبھاش چندر بوس نے فرقہ وارانہ گفت وشنید کے متعلق نمائندہ ایسو سی ایٹیڈ پریس سے ظاہر کیا جبکہ آپ کلکتہ کو روانہ ہونے لگے۔

اگر مسلم لیگ کی کونسل کا فیصلہ موافق ہوا تو سبھاش بابو گفت وشنید شروع کرنے کے لئے جون کے دوسرے ہفتہ میں

تربیت دینے کے متعلق پروفیسر کے ٹی شاہ کی صدارت میں جو کمیٹی قایم کی گئی ہے۔ اس نے بھی عوام سے اور انجمنوں سے سوالات کی ایک فہرست شایع کی ہے جن کے جوابات ایک ماہ کے اندر آنے چاہئیں

خواجہ غلام السیدین کا نیا عہدہ

دہلی ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ خواجہ غلام السیدین بی۔ اے ایم۔ ای۔ ڈی پرنسپل مسلم یونیورسٹی ٹریننگ کالج علیگڑھ کو حکومت جموں وکشمیر نے ڈائرکٹر شعبہ تعلیم مقرر کر دیا ہے مسٹر سیدین کی خدمات دو سال کے لئے حاصل کی گئی ہیں مسٹر سیدین وارڈ کمیٹی اور نیشنل ایجوکیشن بورڈ کے ممبر ہیں۔

زیکوسلاویکیا کی فوج جرمن علاقہ میں

برلن۔ ۲۴ مئی۔ جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے ایک تیسرا واقعہ بیان کیا ہے جس میں زیکوں پر جرمن سرحد کو پار کر کے علاقہ جرمنی میں داخل ہونے کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ زیکوسلاویکیا کے چند سپاہیوں نے سنز کے شمال میں واقعہ پلوں پر جو کہ نصف جرمنی کے ہیں اور نصف زیکوسلاویکیا کے ہیں۔ بجونس ڈال کر سپاہیوں نے پٹرول چھڑک دیا۔ اور اس میں آگ لگانے کی کوشش کی۔ ایسا کرتے ہوئے وہ پل کے جرمن بازو کی طرف آگئے اور جرمن علاقہ میں داخل ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب انھوں نے سرحد پر جرمنوں کی گارد کو دیکھا وہاں سے واپس چلے گئے۔

پریگ کی اطلاع مظہر ہے کہ جرمن پارٹی کے لیڈر ہر ہنیلن گذشتہ شام پریگ پہونچ گئے۔ آپ نے وزیر اعظم ڈاکٹر ہوزا سے ملاقات کی۔ سوڈین کے جرمن حلقوں کا بیان ہے کہ گفت و شنید غیر موافق ثابت نہیں ہوئی اور کہ ڈاکٹر ہوزا کا رویہ مصالحانہ معلوم ہوتا ہے۔

کانپور کے مزدوروں کی ہڑتال کی حمایت

یو۔پی صوبجاتی کانگریس کمیٹی کا اہم ریزولیوشن

لکھنؤ۔ ۲۲ مئی۔ آج دوپہر بابو موہن لال سکسینہ ممبر مرکزی اسمبلی کی زیر صدارت یو۔پی صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ کمیٹی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا:۔

اگرچہ کمیٹی کو اس بات پر سخت افسوس ہے کہ کانپور کے مزدوروں نے بلا کوئی نوٹس دیئے ہوئے اپنے لیڈروں کے مشورہ کے خلاف اور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق حکومت کے فیصلہ کا انتظار کئے بغیر ہی عام ہڑتال کا اعلان کر دیا تاہم کمیٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ مزدوروں کو جو اشتعال دلایا گیا اور ان کے سرگرم کارکنوں کے خلاف انتقام کے زیر اثر جو کارروائی کی گئی اس نے اس بات پر مجبور کر دیا ہوگا کہ وہ اپنے مفادوں کو محفوظ رکھنے کے لئے فوری کارروائی کریں۔ کمیٹی مزدوروں کو ان کے ڈسپلن پر مبارکباد دیتی ہے اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ پرامن فضا قائم رکھی جائے۔ کمیٹی تمام کانگریس کمیٹیوں سے یہ اپیل کرتی ہے کہ وہ ہڑتالیوں کو ان کی موجودہ جد و جہد میں ہر ممکن امداد پہنچائیں۔

کمیٹی نے کانپور لیبر انکوائری کمیٹی کی رپورٹ و نیز اس کی سفارشات پر اظہار پسندیدگی کیا ہے اور حکومت سے یہ سفارش کی ہے کہ اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے جس کی بنا پر سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ جن پر فوراً عملدرآمد ہونا ممکن ہو۔

کمیٹی نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ کارخانہ دار اپنے مخالفانہ رویہ کو ترک کر کے تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق حکومت کے فیصلہ کو منظور کر لیں گے۔

کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگر یہی صورت حالات رہی تو کپڑے کے کارخانوں کے مزدوروں کو دوبارہ منظم کرنے کے سوال پر غور کرنا پڑے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے جنہوں نے مذکورہ بالا ریزولیوشن کا مسودہ مرتب کیا تمام ترمیموں کی مخالفت کی بالآخر وہ سب نامنظور ہوگئیں۔

کمیٹی نے ایک اور بھی ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں یو۔پی صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی کونسل سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے جو کہ کانپور کی صورت حالات کے متعلق برابر واقفیت حاصل کرتی رہے اور اگر ضرورت ہو تو وہ کونسل سے یہ بھی سفارش کرے کہ ایسے کارخانہ کے مال کا بائیکاٹ کیا جائے جو کہ تحقیقاتی کمیٹی کی سفارش کے متعلق حکومت کے فیصلہ کو منظور کرنے سے انکار کریں۔

کارخانہ داروں کے رویہ کی مذمت

یہاں ایک پبلک جلسہ بھی ہوا جس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی تقریر کی۔ جلسہ نے چوری چورا کے قیدیوں اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کرنے کے علاوہ کانپور کے کارخانہ داروں کے اس رویہ کی مذمت کی جو کہ انہوں نے تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی جانب اختیار کیا ہے۔ ہڑتالیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا اور حکومت پر اس بات کے لئے زور دیا گیا کہ وہ تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کو منظور کرے وہ اگر کارخانہ دار راستہ میں حائل ہوں تو کانپور کی صنعت پارچہ بافی کو قومی پیمانہ پر لانے کے لئے قانون بنایا جائے۔

انڈو برٹش بحری تجارت

کلکتہ ۲۳ مئی۔ انڈین چیمبر آف کامرس کلکتہ کی کمیٹی نے حکومت ہند اور سر پرشوتم داس ٹنڈن ٹھاکر داس اور مسٹر جی۔ ڈی برلا کو جو کہ انڈو برٹش تجارتی گفت و شنید کے لئے حکومت ہند کے غیر سرکاری مشیر ہیں۔ انڈو برٹش بحری تجارت میں ہندوستان کی فوجی جہازوں کی معقول شرکت کے متعلق ایک تار روانہ کیا ہے۔

فلسطین میں یہودیوں اور عربوں کی کشمکش

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) فلسطین کے چند سرکردہ عربوں نے مسٹر چیمبرلین کو ایک میمورنڈم بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ مسٹر ویان پر جو یہودی لیڈر ہیں اس بات کا زور ڈالیں کہ وہ یہودیوں عربوں کی مصالحت کی گفت و شنید کی کانفرنس میں شریک ہوں انھوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مصالحت کی بنا یہی ہو سکتی ہے کہ ایک عرب سلطنت ہو اور اس کے اندر یہودیوں کو اقلیتوں کے حقوق حاصل ہوں۔ یہودیوں کے لئے تو یہ شرط ناقابل قبول ہے ہی لیکن برطانوی حکومت بھی اسے ماننے کی نہیں ہے۔

نئی اسکیم

یوروشلم میں اس بارے میں درپردہ رائیں معلوم کی جا رہی ہیں کہ فلسطین کو اگر برطانیہ کے بجائے لیگ اقوام کی نامزد کردہ بین الاقوامی کونسل کے سپرد کر دیا جائے اور تقسیم نہ کیا جائے تو کیا ہوگا۔ فی الحال عربوں کو یہ اندیشہ ہے کہ گو ایسا ہوا تو یہودی اکثریت میں برسر اقتدار آجائیں گے اور یہودیوں کو یہ اندیشہ ہے کہ عرب حکومت قایم ہو جائے گی لہذا تجویز یہ ہے کہ فلسطین کی ایک الگ پارلیمنٹ ہو جس میں یہودی اور عرب دونوں کی نمائندگی ہو اور جس کا کنٹرول بین الاقوامی کونسل کے ہاتھ میں ہو اور جس میں سب کو برابر کے حقوق حاصل ہوں اور عیسائی اور مسلمان مقامات مقدسہ کے تحفظ کی گارنٹی ہو۔

اسی اثنا میں عدالت کے ایک فیصلے سے فلسطین کا مسئلہ اور بھی پیچیدہ ہو گیا ہے، اسال کی مقدمہ بازی کے بعد جافہ کی عدالت نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ سلطان عبد الحمید کی اولاد اس ضبطی کے معاوضہ وصول کرنے کی حقدار ہے جو چند سال ہوئے فلسطین سیریا اور ٹرانس جورڈنیا میں سلطان کی جاگیروں کی ہوئی تھی۔ اس جائیداد کی قیمت کا اندازہ پانچ کروڑ پونڈ کیا ہے۔

شہزادہ عبد القادر جو سلطان کا وارث اور دوسرا بیٹا ہے ہنگری کے دار السلطنت بداپسٹ میں اپنی بیوی اور چھوٹی لڑکی کے ساتھ ایک تین کمرے والے مکان میں گذر اوقات کر رہا ہے۔ اس نے نہ صرف فلسطین کے ایک وسیع علاقہ بلکہ احاطہ عراق کے تیل پر بھی قبضہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے اگر وہ یہ مقدمہ جیت گیا تو برطانی حکومت کو فلسطین کی تقریباً تمام آمدنی اسے دینا ہوگی۔ اس لئے حکومت برطانیہ کی طرف سے یروشلم کی عدالت عالیہ میں اپیل کی گئی ہے۔

کورٹ فیس ایکٹ کا ترمیمی بل پاس ہو گیا

لکھنؤ ۲۴ مئی۔ آج یو۔پی کونسل میں جب کورٹ فیس کی ترمیم پر بحث شروع ہوئی تو رائے شماری کے لئے چار مرتبہ گھنٹی بجائی گئی۔ اور ہر دفعہ حکومت کو بہت تھوڑے ووٹوں کی اکثریت سے شکست اٹھانا پڑی۔ ایک رائے شماری میں جس میں پندرہ پندرہ ووٹ پڑے حکومت کی فتح ہوئی۔ کیونکہ صدر نے موجودہ حالت کے حق میں ووٹ دیا۔ لیجسلیچروں کے مشترکہ اجلاس کا پورا پورا امکان ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ایلڈروں کی سخت ترمیموں کو منظور کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ڈاکٹر کاٹجو نے ایک ترمیم کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ سب جانتے ہیں کہ قانون یہاں نہیں بنایا جاتا۔ یہ تحریک پیش کرتے ہوئے کہ بل کو پاس کر دیا جائے ڈاکٹر کاٹجو نے فرمایا کہ کونسل نے اس میں جو تبدیلیاں کی ہیں ان سے وہ مطمئن نہیں ہیں۔ اور ممکن ہے کہ اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس کو کونسل کی ان ترمیموں پر اپنا فیصلہ دینا پڑے اس سے حکومت کے ارادے کا صاف پتہ لگتا ہے۔ بل کو ترمیمی شکل میں پاس کر دیا گیا۔

یورپ میں زبردست ہلچل

لندن۔ ۲۳ مئی۔ جرمنی سے اطلاع ملی ہے کہ زیکوسلاویکیا کے فوجی سپاہی سرحد پار کر کے جرمن علاقہ میں داخل ہوگئے۔ اور انہوں نے سرحد پر واقعہ پل کو اُڑانے کی کوشش کی۔

سرحد جرمنی کو خلاف قاعدہ پار کرنے کی ایک اور اطلاع بیرنسبٹن سے ملی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ زیکوسلاویکیا کا ایک فوجی ہوائی جہاز شہر ہذا کے اوپر منڈلایا اور پھر زیکوسلاویکیا کے علاقہ میں واپس آگیا۔ جہاں کہ وہ ایک مکان پر گر کر ٹوٹ گیا۔ اور اس میں آگ لگ گئی۔ حکومت زیکوسلاویکیا کے علاقہ میں اس خبر کی تردید کی ہے کہ اس واقعہ سے کسی قسم کی خلاف ورزی کی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ ہر وان رابن ٹروپ ہر ہٹلر سے ملاقات کرنے کے لئے برچگیڈن گئے ہیں۔

پل کو اڑانے کے بارے میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ زیکوسلاویکیا کے سپاہیوں نے پل کو پار کر کے جرمن علاقہ میں داخل ہونے کی محض کوشش کی تھی، لیکن جب انھوں نے جرمنی کے کسٹم افسروں کو دیکھا۔ وہ وہاں سے بھاگ گئے ڈاکٹر کروفٹا نے اس افسوسناک حادثہ کے لئے جرمن وزیر مقیم پریگ سے معافی مانگ لی ہے۔

وزیر اعظم کا بیان

لندن ۲۳ مئی۔ دار العوام میں مسٹر اٹیلی کے سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے زیکوسلاویکیا کے حالات مختصر طور پر بیان کئے۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ صورت حالات کے پیش نظر حکومت کو اس بات کی خاص طور پر فکر رہی ہے کہ وہ اپنا تمام اثر و رسوخ قول و فعل میں ضبط و

ہاکی جانب استعمال کرلے اور ایک تسلی بخش سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید کا راستہ کھلا رکھے۔ وزیر اعظم نے مزید فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ صورت حالات فی الحال قدرے بہتر ہو گئی ہے۔ انتخابات ختم ہو گئے ہیں اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ ہر ہنیلن اور ڈاکٹر ہوزا کے درمیان آج رات کو یا کل ملاقات ہوگی۔

حکومت برطانیہ نے حکومت زیکوسلاویکیا کو اس امر کی ضرورت سے آگاہ کر دیا ہے کہ ناخوشگوار واقعہ کو ٹالنے کی کوشش کیجائے۔ حکومت کو حکومت فرانس کا پورا تعاون حاصل ہے۔ حکومت زیکوسلاویکیا نے برطانی مشورہ کے مطابق عمل کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

حکومت نے حکومت جرمنی کو بھی لکھ دیا ہے کہ اگر یورپ میں امن برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو فوری سمجھوتہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ جرمنی کے وزیر خارجیہ نے برطانی کوششوں کا خیر مقدم کیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ وہ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرینگے۔

عدن و ہند کے نمک سازوں کا دیرینہ جھگڑا

کراچی ۲۴ مئی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر جمشید مہتہ کے فیصلہ کے نتیجہ کے طور پر توقع کیجاتی ہے کہ عدن اور ہندوستان کے نمک سازوں کے درمیان جو دیرینہ جھگڑا چلا آتا تھا۔ اس کا سمجھوتہ ہو جائیگا۔ سردار پٹیل اور مسٹر مہتہ کو ہر دو پارٹیوں نے ثالث مقرر کیا تھا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ عدن کے نمک سازوں کو دو لاکھ پانچ ہزار ٹن اور ہندوستان کے نمک سازوں کو دو لاکھ ساٹھ ہزار ٹن کے کوٹہ کی اجازت ہوگی۔

بنگال کی امداد کرنیکے خیال سے جہاں کے نمک کا سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے سابقہ سالوں میں کلکتہ میں جو درآمد ہوتی اسکے مطابق اس صوبہ کو مقابلتاً زیادہ کوٹا دیا گیا ہے۔

کراچی کا کوٹا ۰ و ہزار ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ثالثوں نے ایک کنٹرولر کے تقرر کا مشورہ دیا ہے۔ جسے شرح مقرر کرنے پر فروخت کو باقاعدہ بنانے اور اس بات کا خیال رکھنے کہ معاہدہ کا پر ٹھیک عمل ہو رہا ہے۔ وسیع اختیارات حاصل ہوں۔

ناکام شادیاں

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵

بعد میں تعلقات قایم ہوتے ہیں. اور ان میں ایثار و قربانی کی صفات نہیں پائی جاتیں. صدہا نہیں بلکہ ہزارہا شادیاں ان میں بھی ایسی ہوتی ہیں کہ جو ہر لحاظ سے قابل رشک ہوں اور اہل مغرب میں بھی بہت سے ابنائے آدم اور بہت سی بنات حوا، ایسی مل سکتی ہیں جو خلوص محبت اور ایثار کا مجسمہ کہلائی جا سکیں، یقیناً مشرق میں وہ ناخوشگوار وقت کبھی نہیں آتا کہ میاں بیوی میں سے کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ مجھے فریب دیا گیا کیونکہ یہاں ایک دوسرے کو پھانسنے کے لئے اپنی خوبیوں کی نمائش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی. اور تعلقات ہی اس وقت شروع ہوتے ہیں کہ جب دونوں ایک دوسرے کے پھندے میں پھنس چکتے ہیں.

ان دونوں میں سے شادی کا کونسا طریقہ بہتر ہے. اس کے متعلق فیصلہ کرنا میرے موضوع سے خارج ہے. مجھے جو کچھ کہنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ شادیوں کی ناکامی کے اسباب درحقیقت شادی کے مشرقی یا مغربی طریقے نہیں ہیں. بلکہ ایک دوسری ہی وجہ ہے جس کا تعلق ایک بہت بڑی حد تک جسمانی صحت اور نفسیات سے ہے. غذا اور اس کے اثرات کے متعلق مدت ہائے دراز کے تجربوں اور مشاہدوں کے بعد اب ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ناکافی خوراک ملنے کی وجہ سے ہمارے عصبی نظام پر ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے، کہ ہم چڑچڑے، بدمزاج، غصہ دار اور بے درد یا بے رحم ہو جاتے ہیں. چوہوں پر اس قسم کے تجربے کئے گئے تو معلوم ہوا کہ جن چوہوں کو مقدار میں ناکافی یا نوعیت کے لحاظ سے جسمانی پرورش کے ناقابل خوراک دی گئی وہ چند ہی روز میں نہایت غمگین اور بدمزاج بن گئے، اور چند روز اور گذرنے پر ان کی یہ حالت ہوگئی کہ اپنی ہی جماعت میں جو ذرا بھی کمزور نظر آیا اسے دو تین چوہوں نے مل کر مار ڈالا اور کھا گئے. انسان پر بھی غذا کی کمی کا غذائیت کے لحاظ سے ناکافی خوراک کا بالکل یہی اثر ہوتا ہے. افلاس زدہ بھوکے اور محتاج لوگ، یا ایسے لوگ کہ جنہیں مقدار میں تو کافی غذا مل جاتی ہو لیکن اس سے جسم کی ضرورتیں پوری نہ ہوتی ہوں، سب بدمزاج چڑچڑے جھگڑالو اور بے رحم ہو جاتے ہیں.

ظاہر ہے کہ ایک ضعیف الاعصاب بیوی. بالخصوص ایسی حالت میں کہ اسے مصروف رکھنے کے لئے کوئی خاص کام بھی نہ ہو اس کے سوا اور کیا کرے گی کہ کبھی ساس سے لڑے اور کبھی نندوں سے اور شام کو جب میاں تھکے ہارے دفتر یا کارخانے سے آئیں تو گھر میں گھستے ہی ان سے جنگ کرے روز لڑائیاں روز جھگڑے، روز تو تو میں میں، روز کا فضیحتی اور بالآخر ایک دوسرے سے بیزاری، ایک دوسرے سے نفرت، اور ایک دوسرے سے عداوت اس کا انجام ہوتا ہے.

اعداد و شمار نے واضح کر دیا ہے کہ ہماری آبادی کا کم از کم پچھتر فیصدی حصہ ایسا ہے کہ جسے دونوں وقت پیٹ بھر کر روٹی میسر نہیں آتی. اور بقیہ ۲۵ فیصدی میں بھی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو مقدار میں تو پوری بلکہ شاید پیٹ سے بھی زیادہ خوراک کھا لیتے ہیں. لیکن نوعیت کے لحاظ سے یہ خوراک ان کے جسم کی ضرورتوں کو پوری نہیں کرتی. گویا پیٹ بھرے ہونے پر بھی ان کا جسم بھوکا رہتا ہے غالباً اب آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ ہمارے ملک میں اکثر شادیوں کے ناکام ہونے کا اصلی باعث یہ نہیں ہے کہ شادی مغرب یا مشرق کے طریقے پر کی جاتی ہے بلکہ درحقیقت اس لعنت اور اس مصیبت کے لئے جو چیز ذمہ دار ہے وہ ہمارا افلاس، فاقہ کشی اور بے علمی ہے اور ملک سے یہ مصیبت دور ہو سکتی ہے اگر اس کے اسباب دور کئے جائیں.

مسلم لیگ کی ایگزکٹو کونسل

بمبئی ۲۴ مئی. مسٹر ایم. اے جناح پریزیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مطلع کیا ہے کہ اس بارے میں مجھے بہت سی تجویزیں موصول ہوئی ہیں کہ لیگ کی ایگزیکٹیو کونسل کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کر دوں جو مقرر کی جا چکی ہے اس کی تعداد میں اضافہ کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ قواعد کے مطابق مجھے ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے.

یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ میں کونسل کی میٹنگ کی تاریخ جو کہ ۴ جون ہے تبدیل کر دوں لیکن یہ ناممکن ہے اور مجھے امید ہے کہ ہر ایک ممبر اس میٹنگ میں شریک ہوگا.

مسٹر جناح مزید فرماتے ہیں کہ گو میں اور سرکردہ لیڈروں کی امداد حاصل کرونگا لیکن میں ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ نہیں کر سکتا اگر وہ لوگ امداد کرنے کے لئے بمبئی آئیں تو میں خوش ہونگا. ایگزکٹو کونسل مستقل نہیں ہے یہ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس تک برقرار رہ سکتی ہے.

ہیرو و فلم

(بقیہ صفحہ ۳)

۴. آپ کشتی رانی، پیراکی سے واقف ہیں؟

ان سوالات کا اگر آپ نفی میں جواب دیں اور آپ خوبصورت نوجوان ہیں تو پھر بھی کامیابی کی بہت کم امید ہوگی اور آپ بدصورت موٹے دبلے ہیں، اور ان چیزوں میں مہارت رکھتے ہیں تو کامیابی کی قوی امید ہے اسٹوڈیو میں داخل ہوتے ہی ہر شخص کو Leading Role یعنی خاص کام نہیں مل سکتا بلکہ Side part (معمولی کام) دیا جاتا ہے. معمولی کام میں. ڈاکوؤں کی ٹولی کے ساتھ. فوج کے افسر کے ساتھ. بادشاہی سواری کے ساتھ اگر ڈائرکٹر گھوڑے پر چڑھنے کا کام دے اور آپ شہسواری سے ناواقف ہیں تو آپ منہ تکتے رہ جائینگے.

آپ کو یاد ہوگا کہ نواب نے "پریزیڈنٹ" میں پینا ایک جگہ ناچا ہے. عاشق حسین، نواب ممتاز یہ سب رقص میں ماہر ہیں. اس کے علاوہ دوسرے اداکاروں کو بھی ایسے مواقع آ جاتے ہیں کہ انکو رقص کرنا پڑتا ہے اسلئے رقص میں مہارت حاصل کرنا بھی ضروری ہے.

لٹ، پھیر، گتکا بازی بہادری کے فن ہیں ہیرو ویلین اور معمولی اداکاروں تک کو اس کا جاننا ضروری ہے. اور آئے دن فلموں میں آپ اس کا استعمال دیکھتے رہتے ہیں.

کشتی رانی سے واقف اسلئے ہونا چاہیئے کہ آپ معمولی اداکار یا ہیرو ہیں. ایک سین میں ملاح کا کام آتا ہے آپ کشتی کسطرح کھیویں گے. یا دریا، ندی، تالاب میں سے کسی کو بچانا ہو تو جب تک آپ اچھے پیراک نہ ہوں تو کسطرح بچا سکتے ہیں.

غرض یہ کہ نگار خانوں میں داخل ہونے سے پہلے محنت و مشقت کا خوگر جسم و اعضا، جسم پر قابو یافتہ ہونا نہایت ضروری ہے شہسواری رقص، گتکا بازی، لکڑی شمشیر زنی بانا پٹہ. وغیرہ فنون کی مہارت انسان کو جری اور جفاکش بنا دیتی ہے. اسلئے اس فن کے مشتاق مشکل سے مشکل کام کی انجام دہی میں پس و پیش نہیں کر سکتے. پھر جو لوگ ان فنون کے ماہر ہوں ان کے نگار خانوں میں کامیاب ہونے میں کوئی شبہ نہیں. اس طرح ہر شخص اداکار بن سکتا ہے.

لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعہ جنگ

سپاہیوں کی ضرورت نہیں رہی

پیرس ۲۴ مئی. ایک فرانسیسی سائنسداں ایسے لاؤڈ اسپیکر بنانے کی کوشش کر رہا ہے جو لڑائی کی تمام آوازیں پیدا کر سکیں اور جنکو اگر لڑائی کے میدان میں رکھ دیا جائے تو دشمن کو دھوکہ ہو جائے اور وہ خوفزدہ ہو جائے.

اگر سائنسداں کو اپنے مقصد میں کامیابی ہوگئی تو دشمن کو خوف زدہ کرنے کے لئے محض گراموفون ہی کافی ہوں گے لیکن اس کا مقصد فوت ہو جائے گا. اگر دشمن نے اس سے زیادہ آوازدار گراموفون سے جواب دیا.

یو. پی کونسل میں ممبروں کی تنخواہ

کا بل پاس ہو گیا

لکھنؤ ۲۵ مئی. آج یو. پی کونسل کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا ممبروں کی تنخواہوں کا بل پاس ہو گیا. ممبروں کو ۷۵ روپیہ ماہانہ اور اجلاس کے دنوں میں تین روپیہ روزانہ الاؤنس ملے گا. اور ڈبل انٹر کرایہ ملے گا. وکیل ممبروں نے لفظ تنخواہ پر اعتراض کیا. اور کہا اس کے بجائے لفظ الاؤنس ہونا چاہیئے. کیونکہ ایک وکیل قانون کی رو سے کہیں سے تنخواہ نہیں لے سکتا اور ممبروں میں بہت سے وکیل ہیں ڈاکٹر اسٹھانا نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ ایڈوکیٹ جنرل سرکاری ایڈوکیٹ اور پبلک پراسیکیوٹر سب تنخواہ پاتے ہیں لیکن پھر بھی عدالت میں پریکٹس کر سکتے ہیں. یہی بات اسمبلی کے ممبروں پر بھی صادق آتی ہے. ممبر صاحبان دوسرے کا درجہ کا کرایہ چاہتے تھے "ڈاکٹر" کاٹجو نے کہا کہ ڈبل انٹر کے معنی دوسرے درجہ کے کرایہ کے ہی ہیں چند ادھر ترمیمیں پیش ہوئی تھیں وہ واپس لے لی گئیں اور بل جس صورت میں اسمبلی سے آیا تھا اسی صورت میں پاس ہو گیا. مسٹر عابد شیروانی نے حکومت پر حملہ کیا اس کا حافظ محمد ابراہیم صاحب نے حکومت کی طرف سے جواب دیا. اس میں گرما گرمی پیدا ہو گئی. پریزیڈنٹ ستیارام کو مداخلت کرنا پڑی. آپ نے ممبران سے اپیل کی کہ ہاؤس کا وقار رکھنا چاہیئے. اور معاملات پر پرامن طریقہ پر بحث کرنا چاہیئے. اس سے ممبران بر خاطر خواہ اثر پڑا اور سب لوگ شانت ہو گئے.

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ میٹرنٹی وچائلڈ ویلفیر کمیٹی منعقدہ ۱۰ مارچ ۱۹۳۸ء نے یہ طے کیا ہے کہ بچہ جنوانے کی فیس عام پبلک سے مبلغ ۸/ فی کس پیشگی وصول کی جائے. صرف غریب لوگ ٹریزرر (رائے بہادر ڈاکٹر السید ایس. این تیواری) کے حکم سے اس فیس سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں جس کے واسطے ان لوگوں کو درخواست گذرانی چاہیئے.

سکریٹری

ڈسٹرکٹ ریڈ کراس برانچ کانپور

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۰۰ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بی. کے. بنرجی آفیشل اسٹوارٹ سرکشن داس وغیرہ انسالونٹیان ساکن سول لائن شہر کانپور

بنام

(۱) فرم لالہ کشور کاشی پرشاد صراف واقعہ راٹھ ضلع ہمیر پور و موہند شرما ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن قصبہ راٹھ ضلع ہمیر پور

(۲) رام لال عرف رانا ولد شیام بہاری لال قوم سنار ساکن نایل بازار شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کھاتہ باقی روکڑ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے. پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا.

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا.

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

آسام میں عدم ادائیگی لگان کی تحریک

سلہٹ ۲۲ مئی. یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ علاقہ دیشر بازار کے تقریباً ایک سو مواضعات کے کسانوں نے زمینداروں کو لگان دینے سے انکار کر دیا ہے. زمینداروں کی جانب سے کسانوں کے خلاف ایک سو مقدمے دائر کر دیئے گئے ہیں.

معلوم ہوا ہے کہ ہنگشی گنڈا (سب ڈویژن شام گنج) میں بھی کسانوں نے لگان نہیں دیا. اور اس کے نتیجہ کے طور پر کسانوں کے خلاف ۷۵ مقدمے دائر کئے گئے.

اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہو گئے

پٹنہ ۲۴ مئی. مسٹر چندیشور پرشاد نارائن سنہا سی. آئی. ای. لیڈر مخالف پارٹی بہار اسمبلی نے اسمبلی کی ممبری سے استعفے دیدیا ہے.

یروشلم میں کرفیو آرڈر

یروشلم ۲۴ مئی. بحر یک دہشت انگیزی کے بھڑکنے کی وجہ سے تمام شہر یروشلم میں کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے. بیان کیا جاتا ہے کہ بم پھینکنے اور گولی چلانے کے بہت سے واقعات ہو چکے ہیں جنمیں ایک شخص ہلاک اور ۱۸ زخمی ہوئے.

یروشلم کے یہودیوں کی کونسل نے اپیل شایع کی ہے کہ یہودیوں کو پرامن رہنا چاہیئے اور مشتعل نہیں ہونا چاہیئے اور امن برقرار رکھنے میں حکام کی امداد کرنا چاہیئے.

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A.1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * نہ پانیر بھی ہوئی ہو جو تیرے دل کی لگی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۱۲؍
ممالک غیر سے
سالانہ ے ششماہی ۱۲؍

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۱۳؍جون ۱۹۳۸ء مطابق ۱۳؍ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲۳

ادبیات

اسلام کی عید!

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی

آمدِ فصلِ بہاری کا زمانہ آیا | حُسن کی آئینہ داری کا زمانہ آیا
عشرتِ بادہ گساری کا زمانہ آیا | مژدہ ہو! رحمتِ باری کا زمانہ آیا

آج تو صبح سے در کُھل گئے میخانے کے
آج بدلے ہوئے انداز ہیں پیمانے کے

کون آتا ہے؟ چمن میں چمن آرائے بہار | ساغرِ گل سے چھلکنے لگی صہبائے بہار
آج ہر ذرے میں ہے جلوۂ رعنائے بہار | آج محدود نہیں وسعتِ دنیائے بہار

شاہدِ حُسن ہے یوں آج نمایاں توبہ!
گل تو گل خار ہیں فردوس بداماں توبہ

کُل فضا ہے متلاطم کہ بہار آئی ہے | ذرّہ، ذرّہ متکلّم کہ بہار آئی ہے
ہر کلی ہے مترنم کہ بہار آئی ہے | لالۂ و گل متبسّم کہ بہار آئی ہے

شاخیں سجدے میں ہیں اور سبزہ بچھا جاتا ہے
مرحبا صلِ علیٰ کون! یہ آج آتا ہے

جلوۂ حُسنِ جہاں سوز کی تمہید ہے آج | ذرّے ذرّے کو یہ دعویٰ مہ و خورشید ہے آج
مژدہ اے مومنو! اسلام کی پھر عید ہے آج | گوشے گوشے سے عیاں جلوۂ توحید ہے آج

بُت ھُواللہ احد کہلے جھکے جاتے ہیں
ہر طرف غل ہے رسولِ عربی آتے ہیں

سقفِ کعبہ پہ یہ دیتے ہیں صدا امینِ جبرئیلؑ | آج اس عالمِ ہستی کی ہوئی ہے تکمیل
شکر صد شکر کہ بر آئی تمنائے خلیلؑ | زینتِ فرش ہوئی عرش کی روشن قندیل

آج اتمام ہے اس لطفِ خداوندی کا
فیض لالے کو ملا جس سے حنابندی کا

آج ہے زینتِ کونین وہی ذاتِ پاکؐ | جس کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے حدیثِ لولاکؐ
کیوں نہ دے بوسہ زمیں کو سرِ اوجِ افلاک | نورِ احمدؐ سے ہے خورشید ہر اک ذرّہ خاک

فرش پر عرش بریں آج اُتر آیا ہے
جلوۂ ذاتِ خدا آج نظر آیا ہے

عید کیوں سمجھیں نہ یہ یومِ ولادت ہملوگ | کہ اسی ہادیٔ برحق کی ہیں اُمت ہملوگ
کیوں نہ ہر لحظہ ہوں بیتاب محبت ہملوگ | رکھتے ہیں سرورِ کونینؐ سے نسبت ہملوگ

بیخودِ عشق ہیں سرشارِ محمدؐ ہم ہیں
ناز ہے ہمکو پرستارِ محمدؐ ہم ہیں

وہ "محمدؐ" کہ غلامی کو مٹایا جس نے | درسِ اخلاق و مساوات سکھایا جس نے
طاقتِ حُسنِ غریبی کو دکھایا جس نے | سرِ سرمایہ پرستی کو جھکایا جس نے

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دنیائے اسلام

ترکی یونانی معاہدہ

ایتھنز (بذریعہ ڈاک) الاہرام کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے کہ کل ۲۷ کی صبح کو ایتھنز نے ترکی اور یونانی علموں کا خوبصورت جوڑا پہن لیا تھا۔کیونکہ جلال بایار وزیر اعظم ترکی اور ڈاکٹر رشدی آراس وزیر خارجہ ترکی معاہدۂ مودت پر دستخط کرنے کے لئے آرہے تھے۔

صبح کے ۱۱ بجے دونوں معزز مہمان قطار خصوصی کے ذریعہ ایتھنز آئے۔مسٹر تشکلین وزیر مفوض دولت یونان مقیم انقرہ بھی ان کے ہمرکاب تھے اسٹیشن پر استقبال کے لئے وزیر اعظم یونان اور بلقانی دول کے وزرائے مفوضین ایتھنز موجود تھے۔اسٹیشن پر رائل گارڈ نے سلامی ادا کی۔

اسٹیشن کے چاروں طرف یونانی عوام کا جم غفیر "ترکی زندہ باد" کے نعرے لگا رہا تھا۔اسی طرح راستوں پر نعرہ ہائے مسرت لگا رہے تھے اور ازدحام کا یہ عالم تھا کہ گویا شہر کا شہر ٹوٹ پڑا ہے۔

دونوں معزز مہمانوں نے سب سے پہلے شاہی قصر میں جاکر اپنے نام ملاقات کے رجسٹر میں درج کئے۔اس کے بعد اپنی قیام گاہ پر واپس آئے۔

۶ بجے شام کو معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے سرکاری جلسہ ہوا جس میں وزیر اعظم یونان اور جلال بایار وزیر ترکیہ نے اس معاہدہ پر توثیقی دستخط ثبت کئے جو فروری کی ۲۷ تاریخ کو انقرہ میں کیا گیا تھا۔

وزیر اعظم یونان کا بیان

دستخط ہونے کے بعد وزیر اعظم یونان مسٹر میٹاکس نے نمائندگان اخبارات سے فرمایا کہ یہ معاہدہ جس پر ابھی ہملوگوں نے دستخط کئے ہیں ترکی اور یونان کی دوامی دوستی اور نہ ٹوٹنے والی محبت کی سند ہے۔

وزیر اعظم ترکیہ کا بیان

وزیر اعظم ترکیہ نے یونانی عوام اور حکومت کا اس پُرخلوص استقبال کے لئے تشکریہ ادا کیا جو ان کی تشریف آوری کے موقع پر کیا گیا اور فرمایا کہ وہ اپنے ساتھ یونانی عوام کی محبت کا پیام ترکی قوم کے لئے لے جائیں گے۔ترکی قوم بھی یونانیوں کے لئے یہی جذبات رکھتی ہے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم موصوف نے فرمایا کہ موجودہ معاہدہ ترکی اور یونان کے مابین ایک دوامی اور مضبوط معاہدہ ہے جو دونوں ملکوں کے صحیح اور مشترکہ مفاد کی بنیاد دل پر ہوا ہے اور یہ ان پرخلوص جذبات کا صحیح نمونہ ہے جو دونوں قومیں ایک دوسرے کے لئے اپنے اندر رکھتی ہیں۔

بلغاریہ اور دول متحدہ بلقان

وزیر اعظم یونان سے سوال کیا گیا کہ دول متحدہ بلقان اور بلغاریہ کے تعلقات کیسے ہیں تو فرمایا کہ ہمارے تعلقات بلغاریہ سے خاصے شگفتہ ہیں۔اور ہمیں تمنا ہے کہ اس سے زیادہ موثق اور مضبوط تعلقات بلغاریہ سے قایم ہوں۔

حکومت کی طرف سے دونوں ترکی معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک بہت ہی پُرتکلف دعوت دی گئی۔

مسلمانان الجیریا کے حقوق شہریت

پیرس۔الجیریا کے مسلمانوں کے لئے حق رائے دہی کا بل منظور ہوگیا۔منظوری سے بیشتر ایک کمیشن الجیریا میں بھیجا گیا جس کی سفارش کے مطابق الجیریا کے مسلمانوں کو حق نمایندگی اور رائے دہی دیدیا گیا ہے۔اس بل کی رو سے مسلمانوں کے حقوق شہریت تسلیم کر لئے گئے ہیں۔۱۹۱۹ء میں ایک ایکٹ پاس کیا گیا تھا جس میں الجیریا کو کچھ مراعات دی گئی تھیں لیکن اس ایکٹ میں انحراف اسلام کا پہلو نکلتا تھا اس لئے مسلمان اس سے مستفید نہ ہو سکے۔اس اختلاف نے فرانس اور الجیریا کے مسلمانوں کے مابین نفرت کا بیج بو دیا۔لیکن موجودہ ایکٹ کی رو سے جو مراعات مسلمانوں کو دی گئی ہیں اس کے متعلق ارباب فرانس کا خیال ہے کہ مسلمان مطمئن ہو جائیں گے۔

مصری اور ترکی معاہدہ

عراق کے مشہور اخبار "الزمان" نے ترکی مصری معاہدہ پر ایک زبردست مقالہ لکھ کر اس معاہدہ پر اظہار مسرت وشادمانی کیا ہے۔اس مقالہ میں لکھا گیا ہے کہ عرب کی آزادی کا تحفظ اسی طرح ممکن ہے کہ عرب اور ترکی کے درمیان خوشگوار اور مضبوط تعلقات استوار ہوجائیں۔عراق اور ترکی کے متعلق یہ اخبار رقمطراز ہے کہ عراق کی موجودہ سیاست کے تین ارکان ہیں۔اول برطانیہ اور عراق کے مابین خوشگوار تعلقات۔لیکن ہر حالت میں اس امر کا خیال کہ عراق کی حق تلفی نہ ہو۔دوم عربی ممالک سے دوستانہ تعلقات جواب تک عراق، یمن اور حجاز میں ہوچکا ہے اور عراق کی کوشش ہے کہ اس میں شام اور مصر کو بھی شامل کرلیا جائے۔سوم میثاق شرق کی تکمیل۔جس میں مصر وشام کا داخلہ ضروری ہے۔عراق کو خوشی ہے کہ مصر اور ترکی میں اتحاد ہو گیا ہے۔شام اور ترکی کے مابین بھی گفت وشنید جاری ہے امید ہے کہ تصفیہ ہو جائے گا۔

عراقی حکومت نے ملک کی جدید تعمیر و ترقی کے لئے ایک نہایت اہم اسکیم مرتب کی ہے جس کی رو سے آئندہ پانچ سال کے دوران میں بڑی بڑی اسکیموں کو بروئے کار لانے پر ۸ ملین پونڈ صرف کئے جائیں گے۔عراقی پارلیمنٹ نے اس اسکیم کو سند منظوری عطا کردی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۰ | کانپور شنبہ ۴ر جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۳

فیڈریشن میں تبدیلی نہیں کیجائیگی!

"اس بات کا کوئی امکان نہیں ہے کہ ملک معظم کی حکومت یا پارلیمنٹ فیڈریشن کے نفاذ سے پہلے بھی اس میں کوئی تبدیلی کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار ہو جائے"۔

یہ وہ اہم اعلان ہے جو لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند صاحب نے فرمایا ہے:۔

آپ نے مزید فرمایا ہے کہ اگر والیان ریاست فیڈریشن میں اپنے نمائندے نامزد کرنے کے بجائے اگر انکو منتخب کریں تو ایکٹ میں اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

صاحب وزیر ہند کے اس اعلان سے ایک دفعہ پھر سارا ہندوستان حرکت میں آگیا ہے وزیر ہند صاحب کو اس کا علم ہونا چاہئے کہ ہندوستان کسی قیمت پر بھی موجودہ فیڈریشن اسکیم کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

مرکزی اسمبلی کے مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے لندن میں پہونچتے ہی فیڈریشن کے متعلق ایک بیان شایع کیا تھا جس کا لب لباب یہ ہے کہ:۔

"کانگریس یہ قطعی واضح کر چکی ہے کہ اگر مرکزی حکومت ۱۹۳۵ء موجودہ ایکٹ کے مطابق قایم کی جائے گی تو ہم فیڈریشن کو قبول کرنے کے بجائے اس فائدہ کو خوشی سے قربان کر دیں گے جو صوبوں کو کانگریسی وزارتوں سے پہونچ رہا ہے"؟

پنڈت جواہر لال نہرو نے وزیر ہند صاحب کے بیان کے بعد جو بیان دیا ہے اسمیں انہوں نے صاف لفظوں میں یہ کہدیا ہے کہ:

"اگر ہندوستان کی رضامندی کے بغیر فیڈریشن نافذ کیا گیا تو خود یہ برطانیہ عظمیٰ کے لئے خطرناک ثابت ہوگا، آپ نے مزید اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے عہدہ قبول کر کے ہندوستان کی سیاسی جدوجہد کی انقلاب پسندانہ نوعیت کو بالکل تبدیل کر دیا ہے"۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس پریسیڈنٹ کانگریس نے پھر ایک مرتبہ یہ اعلان کر دیا ہے کہ:۔

"فیڈرل اسکیم میں معمولی تبدیلیوں سے ہماری مخالفت میں کوئی فرق واقع نہ ہوگا ہم اختیارات اور اقتدار کی مکمل تبدیلی سے کم کسی بات سے مطمئن نہیں ہوں گے"۔

مسٹر راجگوپال اچاریہ نے بھی وزیر ہند کے بیان کو حد درجہ ناتسلی بخش قرار دیا ہے۔

وزیر ہند صاحب کی موجودہ فیڈریشن کی اسکیم کے مخالفت کا حال لیڈران کے علاوہ اس سے بھی اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ کانگریسی صوبوں کے علاوہ پنجاب اور سندھ کی اسمبلیوں نے بھی موجودہ فیڈریشن اسکیم کی مخالفت کے رزولیوشن منظور کئے گئے ہیں اور پنجاب اسمبلی نے حکومت ہند سے سفارش کی ہے کہ وہ حکومت برطانیہ پر یہ زور ڈالے کہ فیڈرل اسکیم کے بجائے ہندوستان کو مکمل آزادی دینے والا آئین مرتب کرے۔

معاصر "اسٹیٹسمین" نے بھی لارڈ زٹلینڈ کے تقریر کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جسمیں اس نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ لارڈ زٹلینڈ کی تقریر نہ صرف ترقی پسند طبقوں میں مایوس کن خیال کی جائے گی بلکہ اس بنا پر اس کی سخت نکتہ چینی کی جائے گی۔ کہ اس میں اس قسم کی کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان ۱۹۳۸ء کے بجائے ۱۹۳۵ء میں لکھا گیا ہے۔

متواتر تین سال سے ہندوستان کی قوم پرست رائے عامہ موجودہ فیڈرل اسکیم کی پرزور مخالفت کر رہی ہے لیکن وزیر ہند صاحب نے اپنی اس تقریر میں اس مخالفت کا کوئی اعتراف نہیں کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی رائے عامہ نے اس تین سال میں جس شدومد کے ساتھ موجودہ فیڈریشن اسکیم کی مخالفت کی ہے اس کا اعتراف نہ کرنا ہندوستان پر ایک بڑا ظلم ہے۔

وزیر ہند صاحب کا یہ کہنا کہ فیڈریشن کے نفاذ سے پہلے ملک معظم کی حکومت یا پارلیمنٹ اس پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ ایک ضد کی بات ہے ورنہ ملک معظم کی حکومت یا پارلیمنٹ اس مسئلہ پر غور کرنا کو کیا سب کچھ کر سکتی ہے۔

وزیر ہند صاحب کا یہ اعلان دوراندیشی کے بجائے ضد اور کد پر مبنی ہے۔ ہم وزیر ہند صاحب سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ زمانہ کے حالات پر نظر کرتے ہوئے ضد کے بجائے دوراندیشی اور مصلحت سے کام لیں تاکہ ہندوستانی نہایت امن و امان کے ساتھ برطانیہ کے زیر سایہ ہندوستان کو معراج ترقی پر پہونچتا ہوا دیکھ سکیں۔

زمینداروں کی کانفرنس

اودھ کے تعلقداروں اور زمینداروں کی کانفرنس تقریباً ڈیڑھ درجن رزولیوشن پاس کرنے کے بعد ختم ہو گئی لیکن کانفرنس نے کوئی ایسا رزولیوشن منظور نہیں کیا کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ اگر انکی مخالفت کے باوجود زرعی قانون پاس ہو گیا تو زمیندار کیا طرز عمل ...

آئینۂ کانپور

بیگم الفاری کی علالت

لٹریری دنیا کی مایۂ ناز خاتون مسز الفاری جو فلمی اسٹوری رائیٹر ہونے کی حیثیت سے ایک مسلمہ قابلیت اور شہرت کی مالک بن چکی ہیں اور جن کا مشہور و معروف ڈرامہ "باغبان" حال ہی میں بنکر تیار ہوا ہے وہ آجکل قلب کے دورہ کی شکایت میں مبتلا ہیں۔ اور اس دورہ پر اس جانگداز سانحہ نے اور بھی اضافہ کر دیا کہ موصوفہ کا ڈھائی سال کا نواسہ جو مسٹر عباس آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر بارہ بنکی کا اکلوتا لڑکا تھا وہ صرف تین روز کی مختصر علالت کے بعد ۲۸ر مئی کو اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ "اناللہ وانا الیہ راجعون"

ہم کو اس جانگداز سانحہ میں عباسی صاحب الفاری صاحب اور بیگم الفاری کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

ہماری دلی تمنا ہے کہ خدائے تعالےٰ بیگم الفاری صاحبہ کو جلد صحت کامل عطا فرمائے کیونکہ آپ کی ذات سے فلمی دنیا نے بہت کچھ توقعات قایم کر رکھی ہیں، اور آپ کے ڈراموں کی بدولت پبلک کے اخلاق اور کیرکٹر میں جو اصلاح ہوگی وہ ملک کی نہایت عظیم الشان خدمت ہوگی۔

مل مزدوروں کی ہڑتال

آج (۴ر جون) مل مزدوروں کی ہڑتال کو ۱۹واں دن ہے۔ ہڑتال کے دن نہایت سکون کے ساتھ گذر رہے ہیں۔ روزانہ ملوں کے پھاٹک پر مزدوروں کے علاوہ عورت اور بچے بھی پکٹینگ اسلئے کرتے ہیں کہ ملوں کے کلرک اندر نہ جانے پادیں۔

مزدوروں کی اس جدوجہد اور کوشش کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ اکثر ملوں کے مالکان نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ کلرکوں کے مل میں آنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ مسٹر جوشی جو کوپرالین میں کام کرتے ہیں انکی بدولت کافی شور و شر ہوا اور پکٹنگ کرنے والوں کے گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں، اب کوپرالین کمپنی نے مسٹر جوشی کو مل میں آنے سے منع کر دیا ہے اور اب وہ گوشہ نشین ہو گئے ہیں۔

روزانہ پریڈ گراؤنڈ مسلم ہائی اسکول اور مزدور سبھا کے میدانوں میں جلسے ہوتے ہیں جسمیں ملوں کے لیڈر مزدوروں سے پرامن رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔

انجمن مالکان ملس۔ کی طرف سے ایک اشتہار شایع کیا گیا ہے جسمیں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا گیا ہے:۔

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو مسترد کرنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مالکان رپورٹ مذکور کی کسی بات پر بھی گفتگو کرنا نہیں چاہتے دراصل مالکان ملس خود اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ چھوٹی تنخواہ والے مزدوروں کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے۔

کوپرالین۔ یہ ہڑتال درحقیقت ٹکسٹائل مل کے کپڑے کے ملوں کی تھی مگر نہ معلوم کیسے اور کس طرح کوپرالین میں بھی ہڑتال ہو گئی اس مل میں تقریباً دو ہزار مزدور کام کرتے ہیں اور بلا وجہ پریشان ہو رہے ہیں، اب معلوم ہوا ہے کہ مزدور سبھا کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ منتظمان سے مزدوروں کا سمجھوتہ کرا دیا جائے ہڑتالیوں کے مطالبات کی فہرست مرتب کر لی گئی ہے اور منتظمان سے بہت جلد مصالحت کی گفتگو ہونے والی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس بلا وجہ اور خواہ مخواہ کی ہڑتال کو مزدور سبھا جلد سے جلد ختم کرا کے تقریباً دو ہزار مزدوروں کو تکلیف سے نجات دلانے کی جلد کوشش کرے گی۔

ہڑتال کمیٹی

جنرل ہڑتال کمیٹی نے یہ طے کر دیا ہے کہ جولاریاں کارخانوں میں کھانے پینے کا سامان پہونچائیں یا جو کارخانوں میں سے مال لے کر نکلیں انکو روکا جائے۔

ہڑتال کمیٹی کا یہ رویہ دوراندیشی پر مبنی ہے اور انکی تجویز قابل تعریف ہے۔

تقسیم غلہ

کانگریس کمیٹی اہل شہر سے مزدوروں کے لئے غلہ جمع کر رہی ہے اور اس نے شہر میں تین امدادی مرکز کھول دیئے ہیں جہاں غریب ہڑتالیوں کو سامان خوراک مفت دیا جاتا ہے مسلم لیگ بھی شہر سے غلہ کی فراہمی کر رہی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ۴۵ ہزار مزدوروں میں سے تقریباً لاکھ مزدور دیہات چلے گئے ہیں۔

نہرو جی کا پیغام

پنڈت جواہر لال نہرو نے کانپور کے ہڑتالی مزدوروں کو ایک پیغام بھیجا ہے جسمیں انہوں نے مالکان ملس سے کہا ہے کہ وہ اپنے رویہ میں تبدیلی کریں اور تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کے اصول کو تسلیم کریں۔ تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشیں انصاف پر مبنی ہیں جنہیں مالکان مل کو قبول کر لینا چاہئے اضافہ اجرت کی سفارش پر فوراً عملدرآمد ہونا چاہیئے کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق مالکان مل نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ غیر مناسب اور نامنصفانہ ہے نہرو جی نے آگے چلکر یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"لیکن مزدوروں کے لئے اس طرح اچانک ہڑتال کرنا مناسب نہیں تھا اگر مزدور سبھا کے فیصلوں کے خلاف ہڑتالیں کی جائیں گی تو پھر مزدور سبھا کس مرض کی دوا ہے؟

مزدور سبھا کے خلاف چلنے سے مزدوروں کی طاقت ٹوٹ جائیگی۔ اور اگر مزدوروں میں تنظیم اور اتحاد نہ ہوگا تو انھیں کبھی کامیابی نہ ہوگی۔ مزدوروں کو لازم تھا کہ وہ اس طرح ہڑتال نہ کرتے بلکہ وہ گورنمنٹ کے فیصلہ کا انتظار کرتے جو یقیناً مزدوروں کے موافق ہوتا۔

ایمبولینس بریگیڈ

۱۵ر مئی کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں مسٹر جی۔ اے۔ پیرس سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تھرڈ کانپور ایمبولینس ڈویژن کا معائنہ فرما کر مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا کہ:۔

مجھے بہت مسرت ہے کہ میں نے تھرڈ کانپور ایمبولینس ڈویژن کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں کام کرتے دیکھا خاص کر ان کے اسٹریچر ڈرل کو دیکھکر بہت ہی متاثر ہوا بلاشبہ ممبران بریگیڈ بہت ہی مفید ہدایات حاصل کر رہے ہیں میں بہت ہی مسرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس ہر موقع پر بریگیڈ کے ساتھ تعاون عمل کرے گی۔

لڑکیوں کی تعلیم

میونسپل بورڈ نے اپنے گذشتہ جلسہ میں یہ تجویز منظور کی ہے کہ:۔

لڑکیوں سے لازمی کی فیس ایک روپیہ ماہوار لی جاوے اور غریب لڑکیوں کے ساتھ رعایت کی جائے یا فیس معاف کر دی جائے۔

ہم کو بورڈ کی اس تجویز سے اتفاق نہیں اور ہمارا خیال ہے کہ غریب مسلمان اس فیس کو اپنے اوپر بارگراں محسوس کریں گے اور ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے مسلمان لڑکیوں کی روز افزوں تعلیمی ترقی میں کمی شروع ہو جائے لہذا ہم ممبران بورڈ کی توجہ اس طرف منعطف کرتے ہوئے یہ عرض کریں گے کہ وہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کر کے اس فیس کو سردست دو چار سال کے لئے ملتوی کر دیں دو چار سال کے بعد وہ وقت ضرور آئے گا کہ آپ جو فیس بھی طلب کریں گے وہ پبلک بخوشی ادا کرے گی۔

چائلڈ ولفیر کمیٹی

میٹرنٹی چائلڈ ولفیر کمیٹی نے طے کیا ہے کہ بچہ جنوانے کی فیس عام پبلک سے مقرر کی فیس پیشگی وصول کی جائے۔ غریب لوگ ڈاکٹر تیواری (ایگزیکٹو افسر میونسپل بورڈ) کے حکم سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں۔

یہ تجویز غریب پبلک کے لئے نہایت تکلیف دہ اور باعث پریشانی ہے۔ امیروں کے لئے تو خیر کوئی بات نہیں بجائے ایک روپیہ کے دو چار روپیہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔ مگر بجائے غریب ڈاکٹر صاحب تک کیسے پہونچ سکتے ہیں اور دوسرے یہ کہ عین وقت پر وہ زچہ کی خبر لیں یا ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کا طواف کریں۔ بہر حال پبلک کے لئے یہ شرط بہت تکلیف دہ ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تجویز کو تبدیل کر دیا جائے۔

کمیٹی اس تجویز کو اس طرح منظور کر سکتی ہے کہ جن لوگوں کی آمدنی پچاس روپیہ سے زیادہ ہو ان سے فیس لی جائے۔ اور اس سے کم آمدنی کے آدمیوں کو فیس سے بالکل مستثنیٰ کر دیا جائے۔ استثنا کے حکم کا غریبوں کو حاصل کرنا نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ولفیر کمیٹی والے ہماری اس تجویز پر غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

چودہری مہیشوری پرشاد اور مزدور

چودہری مہیشوری پرشاد نگم نے مندرجہ ذیل مضمون کے رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس میونسپل بورڈ کو دیا ہے کہ:

کانپور میونسپل بورڈ کو ہڑتالی مزدوروں کے ساتھ انتہائی دلی ہمدردی ہے اور وہ امپلائرز ایسوسی ایشن کے طرز عمل کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتا ہے اور بورڈ ہڑتالی مزدوروں کے پرامن پکٹنگ کی تعریف کرتا ہے اور گورنمنٹ سے یہ استدعا کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد مل مالکوں اور ہڑتالیوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرے تاکہ شہر کے اقتصادی اور امن و امان میں فرق نہ پڑنے پائے۔

زنانہ پولیس

ہڑتال کے سلسلہ میں عورتوں کی پکٹنگ کی وجہ سے حکام نے زنانہ پولیس کی بھرتی کی ضرورت کو محسوس کیا اسلئے فی الحال عارضی طور پر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ۱۱ عورتوں کو پولیس میں بھرتی کیا ہے جسمیں سے ۷ ہندو ۱ عیسائی اور تین مسلمان عورتیں ہیں۔

افسوسناک موت

یہ خبر ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سنی کانپور کے مشہور تاجر سرلے میکرابرٹ چیرمین برٹش انڈیا کارپوریشن ہوائی جہاز کے ٹکرا جانے سے انتقال کر گئے۔

مالکان ملس کا جلسہ

۲ر جون کو انجمن مالکان ملس کی مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ مسٹر ومکنس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جو نینی تال میں وزیر اعظم سے ہڑتال کی صورت حال پر مالکوں کے نقطہ نظر سے گفتگو کر کے آئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہڑتال کے متعلق مالکان مل کے رویہ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے اور نہ اس قسم کا کوئی سوال پیدا ہوا ہے کہ ہڑتال ختم کرانے کے لئے مالکان مل بعض مطالبات منظور کر لیں۔

جلسہ

۲ر جون کی شام کو پریڈ گراؤنڈ میں مزدوروں کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جسمیں مسٹر موہن لال سکسینہ اور ڈاکٹر حسن ظہیر نے بھی تقریریں کیں۔

کانگریس سب کمیٹی

۲ر جون کو تلک ہال میں کانگریس سب کمیٹی کا پہلا جلسہ مسٹر موہن لال سکسینہ کی صدارت میں ہوا۔ اس کمیٹی نے ایک بیان مندرجہ ذیل مضمون کا شایع کیا ہے کہ:۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہڑتال کو طول ہوگا اور فریقین کو اپنی پوری پوری قوتوں سے کام لینا پڑے گا۔ کمیٹی نے طے کیا ہے کہ ۱۷ر جون کو تمام صوبہ میں کانپور ڈے منا کر چندہ کی اپیل کی جائے۔

سبدِ گل

اگر آپ تھوڑی بہت فارسی عربی بھی پڑھے ہیں تو مصافحہ تو ضرور سمجھتے ہونگے اور اگر انگریزی میں کچھ دخل رکھتے ہیں تو شیک ہینڈ ضرور سمجھتے ہونگے اور اگر ان دونوں لفظوں میں سے کچھ نہیں سمجھتے تو ہاتھ ملانا تو لازمی طور پر سمجھتے ہونگے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ شاید یہ سمجھتے ہوں کہ ہاتھ ملانا کوئی معمولی سی بات ہے کہیں راستہ میں کوئی دوست مل گیا اور اس سے ہاتھ ملا لیا بعد کو اس کام کی اہمیت بھی بھی خیال نہیں تھی لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہاتھ ملانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

کہتے ہیں کہ یورپ کے تمام ملکوں میں ہاتھ ملانے کا سب سے کم رواج پایا گیا۔ کہ سب سے کم زور ملک برطانیہ میں ہے اور سب سے زیادہ رواج ملک جرمنی میں ہے اگر حضرت اکبر کا یہ مقولہ صحیح ہے کہ ع

دل سے ملتے نہیں یہ ہاتھ ملانے والے

تو جرمن لوگوں کا رویہ بالکل سمجھ میں آ جاتا ہے۔

ایشیائی اور یورپین یا یوں کہئے کہ مشرقی اور مغربی ہاتھ ملانے کے طریقے میں بہت فرق ہے مشرق کے ہر کام میں سہولت ہے اور مغرب کے ہر کام میں زور و شور ہوتا ہے۔ چنانچہ ہاتھ ملانے میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ مشرق میں تو مصافحہ بہت سہولت سے کیا جاتا ہے لیکن مغرب میں معرف ہاتھ بہت دبا کر ملایا جاتا ہے بلکہ جھٹکا بھی اتنے زور سے دیا جاتا ہے کہ اگر کمزور صحت کا کوئی آدمی ہو تو اس کی کلائی اتر جائے۔

موجودہ ڈیوک آف ونڈسر یعنی سابق شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم جب شہزادے ویلز تھے تو انہوں نے سلطنت برطانیہ کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے کے دوران وہ کناڈا بھی گئے تھے۔ کناڈا میں انہوں نے حسب دستور بہت سے لوگوں سے ہاتھ ملانا پڑا۔ ان میں سے ایک صاحب اتنے منچلے یا پرجوش نکلے کہ انھوں نے پوری طاقت سے شہزادہ صاحب کا ہاتھ دبایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہزادے صاحب کا ہاتھ کی ہڈی چٹ سے بول گئی۔

امریکہ میں ہاتھ ملانے کا رواج تھیوڈر روزولٹ کے جانے سے بہت زور پکڑ گیا۔ بات یہ ہے کہ مسٹر تھیوڈر روزولٹ نے امریکہ کا پریزیڈنٹ ہونے کے بعد یہ خیال کیا کہ عوام سے رابطہ پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور اس کا سب سے سہل طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ عوام سے ہاتھ ملایا جائے چنانچہ ان کے ہاں روزانہ ہاتھ ملانے والوں کی بھیڑ رہنے لگی۔

پریزیڈنٹ ہوور کو تو ہاتھ ملانا بہت ہی مہنگا پڑا۔ ایک موقعہ پر کوئی ساڑھے تین ہزار آدمی ایک مس پارٹی میں جمع ہوئے جو پریزیڈنٹ ہوور کے اعزاز میں دی گئی تھی اس پارٹی میں بہت سی عورتیں بھی آئی تھیں۔ اور جناب عورتیں تو ہر جگہ ہی ہوتی ہیں اپنے ملک کے رواج کے مطابق خوب بن ٹھن کر اور زیورات پہن کر آئی تھیں۔ اور ان زیورات میں انگوٹھیاں بھی شامل تھیں۔ اور ان انگوٹھیوں میں ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ جب ان لیڈیوں نے پریزیڈنٹ صاحب کے ہاتھ ملایا تو وہ جواہرات پریزیڈنٹ صاحب کے ہاتھ میں چبھ گئے۔ دو ہزار افراد سے ہاتھ ملانے کے بعد ان کا ہاتھ بالکل لہولہان ہو گیا اور بقیہ منتظر حضرات سے معافی مانگ کر وہ گھر چلے گئے۔ ان کی بیگم صاحبہ مسز ہوور کو اتنی مصیبت تو پیش نہیں آئی۔ لیکن دوسرے روز پٹی انکے ہاتھوں میں بھی بندھی ہوئی تھی۔

ادبِ لطیف

فریادِ خاموش

(از جناب بوکیلاش بہادر ماتھر فرحت دہلوی)

نازشِ حیات! اپنے حسن کی رنگینی اور شباب کی شوخیوں سے پوچھو کہ وہی میری زندگی کا مقصد اور میری آرزوں کا ماحصل ہیں۔

تصویرِ حسن! تیرے انداز ہی میری روح کو وجد میں لانے والی کیفیتیں ہیں، تجھ میں ہی مجنونانہ جذبات کو مستفید کرنے والی لطیف چاشنیاں ہیں۔

تو وہ پیکر مرمریں ہے جسے میرے ہی ہاتھوں نے اپنے جذبات کی پذیرائی کے لئے پرستیدہ خیال ہو کر تراشا۔

موسم بہار کی نسیم فرحت افزا چلی۔ پھولوں کی کیاریوں سے اٹھکھیلیاں کرنے لگی۔ کسی پھول کو چوما کسی کے بال کھینچے۔ گھومتی پھرتی باغ میں گئی اور وہاں سے سمن کے پاس پہونچی۔ اور میرے صبر و قرار کے علاوہ ہوش و حواس بھی اپنے ساتھ لے گئی۔ میں نہیں جانتا کہ میری آغوش تمنا کب تجھ سے بہار آفریں ہو گی؟

پیکرِ حیات! ایک بار پھر میرے کاشانۂ دل میں آ۔ اور اپنی دلفریب جھلک دکھا۔

فیڈریشن میں تبدیلی نہیں کیجائیگی

وزیر ہند کا اعلان

لندن ۲۹ مئی۔ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے بمبئی ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے آج فیڈریشن کے متعلق ایک اہم بیان دیا۔

لارڈ اور لیڈی برابورن، سر اور لیڈی املے نے بمبئی کی جو خدمت کی ہے اس کے لئے ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آپ نے لارڈ برابورن کو ان کے قائم مقام وائسرائے مقرر ہونے پر مبارکباد دی۔

لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا میں ہندوستان میں برطانیہ کی ایک عظیم ترین کامیابی کے مستقبل کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ وہ کامیابی باشندگان ہند کے اتحاد کے تحفہ کی شکل میں ہے۔ مذہب ملت زبان تمدن میں زبردست اختلاف کے باوجود باشندگان ہند میں آج قومیت کی بیداری کا جذبہ بھڑکا ہوا ہے جو اس سے پہلے کبھی اتنا نہیں بھڑکا تھا۔ اور ہمارا کام یہ ہے کہ اس نئی بیداری کے لئے آئینی عمارت میں ایک جائے قیام تیار کریں۔ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی فیڈرل اسکیم کے خلاف والیان ریاست وہ لوگ جو برطانی ہند کی جانب سے نمائندگی کرتے ہیں نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ تاہم مجھے امید رکھنا چاہیئے کہ ایکٹ کے ڈھانچہ کے اندر آئینی گنجائشیں نکل آئیگی جسمیں ریاستوں نیز صوبوں کی معقول ضروریات سما سکیں۔

جو لوگ صوبوں سے فیڈریشن میں بذریعہ انتخاب منتخب ہو کر آئیں گے ان کا یہ نظریہ میری سمجھ میں آتا ہے کہ والیان ریاست کی جانب سے جو لوگ آئیں گے ان میں عوام کے منتخب کئے ہوئے نمائندے بھی ہوں جن کا نامزدگی سے کوئی تعلق نہ ہو۔

اس کے بارے میں فیصلہ کرنے کا کام خود والیان ریاست کا ہے۔ ایکٹ میں کوئی ایسی دفعہ نہیں ہے جو انکو ایسا کرنے سے روکتی ہو اور نہ ہی حکومت بالادست کسی والی ریاست کے رستہ میں کوئی روڑا اٹکائیگی۔ ※

عالمِ نسواں

رسوئی گھر میں بغاوت

از آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ یو۔ پی

ہندوستانی عورت اپنے گھر کی دیوی ہوتی ہے جنم سے لے کر آخر تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اس کو پیار کیا جاتا ہے اور ایک قیمتی خزانہ کی طرح اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے ان تمام احتیاطوں، آراموں اور دیکھ بھال کے باوجود اب یسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے بغاوت کرنے کی ٹھان لی ہے، اور گھر کی چہار دیواری کو خیر باد کہنا اس نے مقرر کر لیا ہے۔ دیکھئے گھر کا اب کیا نقشہ ہوتا ہے؟

اگر کسی ملک کی عورتیں اپنے مردوں سے ترقی کے معاملہ میں دور ہوں اور پیچھے ہوں تو ایک معین و مستحکم بنیاد پر قائم ہونے والی تہذیب و ترقی اس ملک کی پیدا نہیں ہو سکتی۔ ابتدائے تاریخ سے مرد نے عورتوں کو قید اور پابندی میں رکھا ہے مگر مغرب کی عورتوں نے ان بندھنوں کو توڑ دیا ہے لیکن مشرق کی عورت اب بھی ایسی حالت میں ہے جیسے پہلے تھی۔ اس کی غلامانہ زندگی کے سرد و گرم میں کوئی فرق نہیں آیا۔

ہماری عورتیں بیرونی زندگی سے بالکل بے خبر ہوتی ہیں اور بعید جاہل ماحول میں انکی نشو و نما ہوتی ہے۔ ہندوستانی لڑکی اپنے باپ کی ملکیت ہوتی ہے اس کا باپ اسے شادی میں شوہر کے حوالے کر دیتا ہے اور وہ بقیہ زندگی انتھک محنت اور والہانہ عقیدت کے ساتھ خدمت و سیوا میں گذار دیتی ہے اندھی تقلید اور اطاعت گذاری جو نسلوں سے چلی آ رہی ہے اپنا نشان چھوڑ گئی ہے، نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عورتوں میں حجت کرنے اور عقل کی کسوٹی پر کسی معاملہ کو کسنے کی صلاحیت جاتی رہی ہے اور وہ ہر چیز کو چپ چاپ قبول کر لیتی ہیں۔

ہندوستانی عورت اپنے مالک کی ذہنیت کا ایک ہلکا عکس ہونا چاہیئے، یہ تصور تھا جو چلا آ رہا ہے نامعلوم زمانہ سے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بن بھی گئی ہے ایسی ہی،

مگر دنیا بہت بدل گئی ہے، ایک نسل پہلے کی عورتیں جو تھیں وہ اب نہیں ہیں ان کی جگہ اور وضع کی عورتیں کارفرما نظر آتی ہیں، آزادی کے پہلے گھونٹ سے ممکن ہے نشہ ہو جائے لیکن جوں جوں زمانہ گذریگا عورت اپنی ہستی کو خود محسوس کرنے لگے گی۔ اور اپنے کھوئے ہوئے وجود کو حاصل کرے گی۔

تاریخ کے موجودہ عہد میں تہذیب زیادہ تر مردانہ تھی عورت صرف زینت دنیا کا باعث مانی جاتی تھی، مگر اب عورت رسوئی گھر سے نکلکر دنیا کے ہر شعبہ پر چھا چکی ہے، اور اسے صرف زینت دینے والے مقامات زندگی میں مقید نہیں رکھا جاتا۔

عورت تہذیب کے لئے ایسی ہی ضروری ہے جیسے مرد، عورت نہ صرف اس کے لئے جنگ کر رہی ہے کہ معاش کے معاملہ میں وہ مرد کے مقابلہ پر مساویانہ حقوق رکھے بلکہ وہ موجودہ تہذیب میں مساویانہ حقوق اور برابری کی کوشش کرنے کی طلبگار ہے۔ کیونکہ کوئی تہذیب مکمل نہیں ہو سکتی جسمیں عورت اور مرد دونوں برابر کے شریک کار نہ ہوں، کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی ہے۔ جب تک عورت اور مرد دونوں ملکر ترقی کے راستہ پر گامزن نہ ہوئے ہوں آزادی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عورت اور مرد ملکر اسکے لئے آگے قدم نہ بڑھائیں۔ ✿

بچوں کی دنیا

ہنستے سوؤ اور ہنستے جاگو

پیارے بچو! تم میں سے بہت بچوں نے سوامی رام تیرتھ کا نام سنا ہوگا۔ اور کچھ بچوں نے اُن کی زندگی کے حالات بھی پڑھے ہونگے سوامی جی بڑے عالم اور تجربہ کار ویدانتی سادھو تھے۔ انہوں نے اپنے لیکچروں اور تحریروں کے ذریعہ ہندوستان کی تہذیب و تمدن اور لیاقت کا سکہ امریکہ جیسے دور ملکوں میں بھی پبلک کے دلوں پر بٹھا دیا تھا، وہاں سینکڑوں مرد عورت اب تک آپ کے پریمی اور عقیدتمند ہیں۔

جن دنوں سوامی جی امریکہ میں تھے وہاں ایک دن کچھ لڑکے سوامی جی کے پاس گئے۔ اور ان سے درخواست کی "مہاراج آپ جوان بوڑھے۔ عورت اور مرد سب کو ہی اپدیش دیتے اور نصیحت کرتے ہیں آج ہم بچوں کو بھی نصیحت فرماویں" سوامی جی نے بڑی محبت سے ان بچوں سے کہا "بچو! تم رات کو سوتے وقت ہنستے ہنستے سویا کرو۔ اور صبح اٹھتے وقت بھی ہنستے ہنستے اٹھا کرو"

پیارے بچو! یہ سادی زبان میں تھوڑے سے الفاظ کا کیسا بڑھیا۔ خوبصورت اور قیمتی اپدیش ہے۔ تم بھی اسے اپنے دلوں میں جگہ دو اور ہمیشہ اس نصیحت پر عمل کیا کرو۔ اور کھلکھلا کر ہنسا کرو اور خوش رہا کرو۔

※ جو پرانے دور کی مطلق العنانی کو اعتدال پسندانہ سسٹم سے تبدیل کرنا چاہے گا۔ یہ واقعہ بھی ہے کہ کچھ والیان ریاست اس جانب اپنی توجہ دے رہے ہیں لیکن میں بطور احتیاط چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ اس خبر کے متعلق کہ وائسرائے عنقریب ہی رخصت لے کر یہاں آ رہے ہیں، مختلف حلقوں میں قیاس آرائی کی جا رہی ہے۔ اور بعض جگہ یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ وائسرائے یہاں ملک معظم کی حکومت سے فیڈرل سکیم میں تبدیلیوں کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے آ رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس قسم کی قیاس آرائی کی موجودگی میں میری خاموشی کے یہ معنی لے جائیں گے کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اسلئے میں یہ صاف الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک میرا تعلق ہے اس قسم کی تجویز قطعی بے بنیاد ہے۔ انڈیا ایکٹ میں فیڈریشن کے متعلق دفعات طویل جانچ پڑتال اور سالہا سال کی بحث و تحقیق کا نتیجہ ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ اس امر کا کوئی امکان نہیں ہے کہ ملک معظم کی حکومت یا پارلیمنٹ فیڈریشن کے نفاذ سے پہلے ہی اس امر میں تبدیلی کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ لیکن میں اور وائسرائے ہر وقت فیڈرل آئین پر والیان ریاست اور برطانوی ہند کے نمائندوں کے خیالات سننے کے لئے تیار ہیں لیکن فیڈرل آئین کے ڈھانچے میں میری رائے میں ہندوستان کے لوگوں کو اپنی سیاسی یکجہتی دینے کی گنجائش ہے۔ جتنی کہ آج تک ہندوستان نے اپنی تاریخ کے مختلف ادوار میں نہیں دیکھی۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کی موجودہ نسل کے لئے مورخ کو فتوی صادر کرنے کا موقع آئے تو وہ یہ نہ کہے کہ انھوں نے ایک ایسے موقع کو بے سمجھے سوچے ہاتھ سے دیدیا۔ جو کہ اگر اب اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا تو شاید پھر کبھی نہ آئے گا۔

پردۂ فلم

ہندوستان کی فلمی صنعت کیوں ترقی نہیں کرتی

از مسٹر بشیر الدین احمد

آجکل ہندوستان کی فلمی صنعت غیر ممالک کی فلمی صنعت کے مقابلہ میں ایک دودھ پیتا بچہ ہے اور روز افزوں ترقی پر ہے۔

مگر جو اسے نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہو رہی ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی وجوہات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) ہندوستان میں اس پیشہ کو نہایت ہی ذلیل پیشہ تصور کیا گیا ہے۔ کئی لوگ جن میں یہ مادہ ہوتا ہے بوجہ شرم اور سوسائٹی کے ڈر سے یہ پیشہ اختیار نہیں کرتے برخلاف اس کے ہالی وڈ میں بڑے بڑے ارل اور کاونٹ فلموں میں کام کرنا فخر سمجھتے ہیں۔

(۲) ہندوستانی فلمیں بہت لمبی ہوتی ہیں جن پر ایک تو روپیہ بہت خرچ ہوتا ہے اور فلم لوگوں کو پسند نہیں آتی۔ کیونکہ نہ کوئی "نیوزریل" اور نہ ہی کارٹون وغیرہ دکھائے جاتے ہیں۔

۳۔ ہندوستانی فلمساز فلموں کی کہانی کی طرف خاص توجہ نہیں دیتے اسلئے بعض اوقات فلم میں ایکٹر تو اچھا کام کرتے ہیں مگر بوجہ کہانی اور مکالمہ ناقص ہونے کے فلم فیل ہو جاتی ہے

(۴) ہندوستان میں گورنمنٹ اس صنعت کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی۔ لیکن امریکن فلم کمپنیوں کو ان کی گورنمنٹ اس صنعت کے لئے ان کی امداد کرتی رہتی ہے۔

(۵) ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو معقول تنخواہ نہیں دیجاتی اسلئے وہ دل سے کام نہیں کرتے۔

(۶) عام پر وڈیوسر صرف روپیہ کمانا چاہتے ہیں اس آرٹ کو بڑھانے کی کوشش نہیں کرتے۔

(۷) کمپنیاں ایکٹر ڈھونڈنے کے لئے ذرا بھی تکلیف نہیں اٹھاتے جس سے نئے ایکٹروں کو موقعہ نہیں دیا جاتا۔

(۸) ہندوستانی فلموں میں سینریاں اگرچہ اچھی ہوا کرتی ہیں لیکن موقع پر نہیں دکھائی جاتیں۔ مثلاً ایک آدمی اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے لیکن ساتھ ہی فلم میں آسمان۔ چاند۔ درخت۔ بادل وغیرہ دکھانے میں فلم کا مزہ جاتا رہتا ہے۔

(۹) عام طور پر ہندوستانی فلمیں بہت غیر ہوا کرتی ہیں۔ اور روزمرہ کی زندگی نہیں دکھائی جاتی۔ مثلاً ایک عورت نے تلوار سے ایک پورے لشکر کو بھگا دیا لیکن خود بچ گئی۔ کیا یہ بات کبھی ممکن ہو سکتی ہے۔

(۱۰) اگر ایک دفعہ ہیرو اور ہیروئن ایک فلم میں کامیاب ہو جائیں تو پروڈیوسر انہیں بار بار پیش کر کے انکو ہر دلعزیز نہیں رہنے دیتے۔

(۱۱) بیجا مخول اور حد سے زیادہ بے سریلے گانے۔

یہ بات ہندوستانی فلموں میں عام طور پر پائی جاتی ہے اور کامیاب فلمیں بنانے کے لئے انہیں دور کرنے کی فوری ضرورت ہے۔

✿ ہندوستانی عورتوں کو بھی اپنے مردوں کے دوش بدوش گھر اور رسوئی گھر سے باہر نکلنا ہوگا، انکو آپس کی مدد، وشواس اور باہمی دوستی کی مدد سے آگے بڑھنا ہوگا اور ایک نئی تاریخ ہند کے بنانے میں ملکر کام کرنا ہوگا، زندگی کے ہر شعبہ میں جانا ہوگا صرف اسوقت ہندوستانی قوم کی ترقی اور اتحاد کمال کا حصول ممکن ہوسکیگا

مسٹر شریف کا جانشین کوئی نہیں ہوگا

واردھا۔ ۳۰ مئی معلوم ہوا ہے کہ سی۔ پی۔ برار کیبنٹ میں مسٹر شریف کے بجائے کوئی ساتواں وزیر نہیں مقرر کیا جائے گا۔

اقوال زریں

محبت خدا کا ادبی نام ہے۔
محبت تمام پاکیزہ جذبات انسانی یہاں تک کر عبادت و بندگی سے بھی کہیں اعلیٰ وارفع ہے۔
محبت ایک آسمانی پھول ہے جس کی خوشبو سے کائنات مہکی ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ بہکی ہوئی بھی ہے۔
محبت ایک گمنام روشنی ہے جس نے دنیا کا ظلمت کدہ روشن ہے۔
محبت ایک نایاب موتی ہے اور انسان کا دل اس کا صدف ہے۔
محبت افسانہ حیات کا دلکش عنوان ہے۔
محبت ایک خوش رنگ پھول ہے جس سے انسان کا "چمن حیات" آراستہ اور اسکی عطر بیز نکہت سے دل کی فضا معمور و معطر ہے۔
محبت کبھی ختم ہونے والی ایک داستان ہے
محبت ایک مکمل معمہ ہے۔
محبت ایک ایسا دلفریب معمہ ہے جو آج تک حل نہ ہو سکا۔
محبت ایک لطیف شراب ہے جس کے خمار کا نام "انسانیت" ہے۔
محبت ایک لذیذ لیکن خاموش درد ہے جسمیں انسان گم ہو جاتا ہے۔
محبت ایک چھپاتی ہوئی ملبل ہے جو اپنے شیریں لغوں سے انسان کو مسحور کر لیتی ہے۔
محبت انسان کی بیوقوفی اور خدا کی عقلمندی ہے
محبت موسم بہار کی بجلی کی چمک اور اس کے بعد خاکستر محض ہے۔
محبت روح کا ایک غیر فانی جزو ہے۔
محبت دنیا کی تمام تکلیفوں کا واحد علاج ہو
محبت خدا ہے اور خدا محبت۔
محبت انسان کی کمزوری بھی ہے اور اس کا حربہ بھی ہے۔

موج تبسم

باپ:۔ آج صبح جو کتاب تم پڑھ رہے تھے وہ کہاں ہے۔
بیٹا: اباجان میں نے وہ کتاب پانی کے ٹب میں رکھدی ہے۔
باپ:۔ بیوقوف کہیں کتابیں بھی ٹب میں رکھتے ہیں۔
بیٹا:۔ آپ ہی نے تو کہا تھا کہ یہ کتاب بہت خشک ہے"

بیوی:۔ پیارے اس دفعہ میری تصویر بہت اچھی اتری ہے۔
میاں:۔ صرف ایک چیز غلط اتری ہے۔
بیوی:۔ وہ کیا؟
میاں:۔ تصویر میں لب بند ہیں۔

ڈاکٹر:۔ تمہاری بیماری بالکل دور ہو جائیگی۔
مریض:۔ کیا آپ نے مجھ ایسے مریض کو پہلے بھی اچھا کیا ہے۔
ڈاکٹر:۔ نہیں لیکن مجھے اپنی دوائی پر بھروسہ ہے۔
مریض: کیا آپنے یہ دوائی کسی پر آزمائی ہے۔
ڈاکٹر:۔ نہیں پہلی مرتبہ تم پر آزماتا ہوں۔

نئی دلہن:۔ (فوٹوگرافر سے) دیکھو میرے شوہر کی تصویر کتنی بری اتری ہے۔ بالکل بندر معلوم ہوتا ہے۔
فوٹوگرافر:۔ آپ کو یہ بات شادی سے پہلے دیکھنا چاہیئے تھی۔

مالک مکان:۔ جناب مکان تو کرایہ کیلئے خالی ہے مگر آپ کا شریف ہونا بھی ضروری ہے۔
کرایہ دار:۔ یہ تو آپ کو اس روز معلوم ہو جائیگا جب آپ کرایہ مانگنے آئیں گے۔

جس کام میں ہاتھ ڈالو اسے پورا کرو۔

دلچسپ معلومات

نکٹی عورت حسن کی ملکہ

آپ یہ نہ سمجھئے کہ دنیا میں جو عورتیں حسین اور جمیل ہوتی ہیں اُن ہی کو "حسن کی ملکہ" کا خطاب ملتا ہے، ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جو ہماری اور آپ کی نظر میں اگرچہ بدشکل ہیں مگر وہ "حسن کی ملکہ" کہلائی جاتی ہیں۔

جنوبی افریقہ کے وحشیوں میں گزشتہ سال ایک لڑکی کو جس کا نام "پاپے" ہے حسن کی ملکہ کا خطاب دیا گیا ہے اس لڑکی کا حلیہ یہ ہے آنکھیں چھوٹی۔ ناک چپٹی۔ ہونٹ موٹے۔ رنگ سیاہ، جسم گداز۔ قد چھوٹا۔ مگر ان تمام عیوب کے باوجود ان وحشیوں نے اس کو صرف اس لئے حسن کی ملکہ کا خطاب دیا ہے کیونکہ معیار حسن ساری دنیا سے نرالا ہے۔

لندن اسٹنڈرڈ کے نامہ نگار نے جب اس "حسن کی ملکہ" کو جا کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ کیونکہ وہ بیچارا یہ سمجھ ہی نہیں سکتا تھا کہ ایسی عورتیں بھی حسن کی ملکہ کہلائی جا سکتی ہیں۔

محبت پیدا کرنے کا عجیب عمل

اس تہذیب و ترقی کے دور میں بھی یورپ میں توہم پرستی کس قدر پھیلی ہوئی ہے اس کا اندازہ یورپینوں کے توہمات سے ہو سکتا ہے یورپ کے اکثر علاقوں کی عورتوں کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے مرد یا عورت کی قبر سے پھول اٹھا لائے جن کی منگنی ہو چکی ہو مگر شادی نہ ہوئی ہو اور وہ شادی سے قبل ہی مر گیا ہو تو یہ پھول عمل حب کا کام دیگا۔

چنانچہ یورپ کے اکثر علاقوں میں عورتیں ایسے ناکام مردوں اور عورتوں کی قبروں پر سے پھول چنتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں۔ معلوم نہیں کہ یہ عمل حب کس حد تک کامیاب ثابت ہوتا ہے۔

افسانہ

ایک یتیم کیوں کر لکھ پتی بن گیا!

انگلستان کے مشہور تاجر سر رچرڈ برج کی سبق آموز زندگی

۱۸۶۲ء کی بات ہے کہ انگلینڈ کے ایک گمنام گاؤں سے ایک غریب تیرہ سالہ لڑکا لندن کی طرف گاڑی کے تھرڈ کلاس کے ڈبہ میں بیٹھکر روانہ ہوا۔ چند ماہ پیشتر اس کا باپ فوت ہو گیا تھا۔ اس کی بیوہ والدہ نے اس کو اور اس کے دیگر نو بھائیوں کی پرورش نہایت محنت سے کی اور رچرڈ کو لندن میں ایک بساطی کے پاس کام سیکھنے کے لئے بھیجا۔

وہ بے یار و مددگار لندن میں آیا اور بساطی کی دوکان پر کام سیکھنے کے لئے بیٹھ گیا دوکاندار نے اسکی خوراک و رہائش کا انتظام کر دیا، اور ہفتہ گزرنے پر اس کو جیب خرچ کے لئے ۲ پنس دیدیا کرتا، رچرڈ جب ہفتہ کی پہلی چھٹی ہوئی تو وہ لندن کی مشہور CRYSTEL PALACE دیکھنے کے لئے گیا اور اس جگہ کی سیر کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے دل میں ترقی کرنے اور کاروبار بڑھانے کا شوق پیدا ہو گیا۔

رچرڈ کو اوائل عمر میں بوجہ غریبی پڑھنے کا بہت کم موقعہ ملا تھا۔ نہ ہی اس کے کوئی امیر دوست تھے اور نہ ہی اس نے اسکی یاوری کی اس نے کبھی بھی کسی امیر یا سوسائٹی سے وظیفہ یا امداد حاصل کرنے کے لئے کوشش نہیں کی، وہ اس کو اپنے لئے کسر شان سمجھتا تھا اس کی کامیابی کا راز خود اس کی محنتیں اور اس کی ماں کی محنتوں کا نتیجہ تھا، بساطی کی دکان میں وہ ایک منٹ بھی ضایع نہ کرتا۔ بلکہ مالکوں کی طرح لگن سے کام کرتا۔

کاروبار کا شوق اوائل عمر سے اس کے دل میں جاگزیں تھا، بچپن میں وہ اپنے گاؤں میں تین پیسے میں پانچ کیلے خرید کرتا اور اپنی عمر کے بچوں میں انکو ایک پیسہ فی کے حساب سے فروخت کر دیا کرتا۔ پانچ سال کام کرنے کے بعد اس نے (۱۸ سال کی عمر میں) اپنی بساطی کی چھوٹی سی دوکان کھول لی، جسکو اس نے ۱۶ سال تک جاری رکھا۔ اس اثنا میں اس نے مطالعہ بھی جاری رکھا اور یہ کوشش کرتا رہا کہ وہ کیسے لاکھوں کا بیوپار کر سکتا ہے۔

۱۸۸۱ء میں اس نے اپنی دوکان بند کر دی اور ایک بھاری فوجی سٹور میں ملازمت اختیار کر لی اس کو بہت جلد ہی (WHITLAY) کی مشہور دوکان کی منیجری کا موقع مل گیا اور کو ۴۰۰ امیدواروں میں سے اپنی قابلیت کی وجہ سے کامیابی ہو گئی۔

۱۸۹۰ء میں اس کو اپنی زندگی کے خواب پورا دیکھنے کا موقعہ مل گیا اور وہ (HARODS) کی مشہور کمپنی کا منیجنگ ڈائرکٹر بن گیا یہ کمپنی ۱½ لاکھ پونڈ کے سرمایہ سے لمیٹیڈ کی گئی تھی، رچرڈ اس کو کامیاب کرنے کے لئے پوری طاقتوں سے لگ گیا اور چند ہی سالوں میں کمپنی کا منافع اصل سرمایہ سے بھی تین گنا کر دیا، اس کے ماتحت ان دنوں ۶ ہزار ملازمین کام کرتے تھے۔

وہ دس گھنٹہ یومیہ دفتر میں بیٹھ کر باقاعدہ کام کیا کرتا تھا، وہ صبح ۵½ بجے اٹھتا اور ضروری فرائض ادا کرنے کے بعد ۸½ بجے دفتر میں چلا جاتا۔ اور شام کو ۶ بجے گھر واپس آتا۔ کھانا کھاتا۔ اپنے بچوں کے ساتھ کھیلتا اور ۹ بجے سو جاتا۔

وہ خود کام کرنا جانتا تھا اس کو اپنے ملازمین کو خوش کرنے۔ ان سے زیادہ سے زیادہ کام لینے اور انکو قابل بنانے کے طریقے بھی آتے تھے۔ وہ قابل اور لایق ملازموں کی قدر کرنا بھی جانتا تھا۔

جب وہ چھوٹا تھا تو اس نے مندرجہ ذیل ۸ اصول اپنی ڈائری میں درج کئے تھے اور اس نے اس پر زندگی بھر عمل کیا۔

(۱) ہمیشہ مستقل مزاج رہو، مصیبتوں سے گھبرا جانا انسان کی شان کے شایاں نہیں۔
(۲) سگریٹ اور شراب نوشی سے پرہیز کرو۔
(۳) وقت کے پابند رہو اور اپنے فرض کو فوراً ادا کرو
(۴) اپنے آپ کو انکسار بناؤ۔
(۵) ملازمت کی تلاش میں ایک فرم سے دوسری فرم اور دوسری سے تیسری فرم میں مت جاؤ بلکہ ایک ہی فرم کی ترقی کے لئے کوشش کرو۔
(۶) کسی سے نفرت نہ کرو۔
(۷) دکان میں آنے والے اصحاب کو چیزیں خریدنے پر مجبور نہ کرو۔
(۸) جس فرم میں ملازم ہو اس کی ترقی کے لئے پوری کوشش کرو۔

وہ خود دس گھنٹہ کام کرنے کے باوجود بھی اپنے ملازمین کو آرام پہنچانے کی پوری کوشش کرتا تھا۔

یہ پہلا شخص تھا جس نے سینچر وار کو بھی نصف چھٹی کا سسٹم جاری کیا وہ ہمیشہ دوکان میں نئی جدت اور کشش پیدا کرنے کی کوشش میں رہتا۔ اس نے اپنے خریداروں کے لئے ریڈنگ روم والا بریری اور ہوٹل کا انتظام کیا اپنے خریداروں کے لئے اسپیشل گاڑیاں جاری کروائیں اور ان کے لئے رعایتی ٹکٹ جاری کئے۔

ایک خاص موقع پر اس کی دوکان میں بارہ ہزار خریدار گرد و نواح سے سپیشل گاڑی میں آئے جن کا کرایہ اس نے خود ادا کیا۔

اس نے خریداروں کے آرام کو مدنظر رکھ کر لوگوں کو انکی جائے رہایش پر سامان پہنچانے کا انتظام کیا۔

اسمبلی اور کونسل کا مشترکہ اجلاس

لکھنؤ ۲۸ مئی۔ مستند طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ ۲۷ جون کو نینی تال میں یو پی کیبنٹ کی میٹنگ ہو گی۔ اور جون کے آخر ہفتہ میں یو.پی اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ یو پی کونسل کی میٹنگ جولائی میں ہو گی اور شاید دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس اگست میں منعقد ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ یو. پی کونسل نے یو پی اسمبلی کے پاس کردہ کورٹ فیس ترمیمی بل میں جو تبدیلیاں کی ہیں انھیں حکومت منظور نہ کرے گی۔ اسی طرح دیگر بلوں کی ترمیمات بھی منظور نہ ہونگی۔ اور دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس یقینی ہے۔

جلد تحقیقات ہونے کی توقع

شملہ ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جلد ہی اس بارے میں تحقیقات کی جائے گی۔ کہ ہندوستان میں انکم ٹیکس کا بار غریبوں پر کسقدر پڑتا ہے اور امیروں پر کسقدر۔ یہ کام حکومت ہند کے نئے اقتصادی مشیر کے سپرد کیا گیا ہے جن کا حال ہی میں تقرر ہوا ہے ناظرین کو یاد ہو گا کہ فائنینس ممبر اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ غریب بھاری ٹیکس کے بار سے پسے جاتے ہیں اور مالدار کافی ٹیکس نہیں دیتے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس تحقیقات سے یہ معلوم

مسٹر جناح کے ناممکن العمل مطالبات

الہ آباد ۱۴ر مئی - پریسیڈنٹ بوس اور مسٹر جناح کے درمیان گفت وشنید کا جو حال الہ آباد میں موصول ہوا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

شروع شروع میں مسٹر بوس اور مسٹر جناح کے درمیان گفت وشنید کی رفتار بہت دھیمی رہی۔ سرکردہ کانگریسی لیڈروں نے مسٹر بوس سے تجویز کیا کہ وہ مسٹر جناح کو مشورہ دیں کہ وہ ان تمام نکات کو تحریر کر دیں جن پر وہ سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر جناح نے تحریر میں کوئی بات لانے پر نارضامندی ظاہر کی اور کہا کہ تحفظات جو مسئلہ مسٹر جناح کے خیال میں ثانوی حیثیت رکھتا ہے جو غور کرنے سے پہلے نہایت ضروری یہ ہے کہ لیگ اور کانگریس کے درمیان جو کوئی سمجھوتہ ہو اس کے ساتھ کانگریس ایک دیباچہ شامل کرنا منظور کر لے جس میں صاف طور پر یہ لکھ دیا گیا ہو کہ کانگریس ہندوؤں کی جانب سے لیگ کے ساتھ جو بحیثیت مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے سمجھوتہ کرتی ہے جس کی شرطوں کی تشریح کی جائے گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گفتگو کے دوران میں مسٹر جناح نے یہ بھی کہا کہ تمام وزارتوں کو از سر نو ترتیب دیجائے۔ اور یہ کہ نئی وزارتوں میں مسلم لیگ کے نامزد کردہ وزیر ہوں۔ مسٹر بوس نے بمبئی میں موجودہ کانگریسی لیڈروں سے مشورہ کیا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گفت وشنید اس مرحلہ پر ختم ہو جائے گی۔ طویل بحث اور مشورہ کے بعد کانگریسی لیڈروں نے ایک میمورنڈم کے ذریعہ کانگریسی پوزیشن واضح کرنے کا فیصلہ کیا جو مسٹر جناح کے حوالہ کر دیا گیا۔ منجملہ دیگر باتوں کے اس میمورنڈم میں لکھا گیا تھا کہ ایک نیشنل انسٹی ٹیوشن کی حیثیت سے کانگریس اس بات کی ضرورت محسوس کرتی ہے کہ ہندوستان میں رہنے والے فرقوں کو اس امر کا یقین دلائے کہ اس کے ہاتھ میں ان کے حقوق محفوظ ہیں۔ اس اصول پر عمل کرتے ہوئے کانگریس لیگ کے ساتھ گفت وشنید کرنے اور سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہے لیکن کانگریس کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی پوزیشن کو کم کر کے ایک فرقہ دارانہ آرگنائزیشن کی پوزیشن تک لے آئے۔ اس مطالبہ کے متعلق کہ مسلم وزیر لیگ کے نامزد کردہ ہی ہونے چاہئیں۔ کانگریس کی یہ پوزیشن ہے کہ مسلم لیگ کے نمائندوں کو شامل کرنے کے لئے وہ موجودہ کانگریسی وزارتوں کی توسیع کرنے کے لئے تیار ہے لیکن یہ مطالبہ کہ موجودہ وزارتوں کو از سر نو ترتیب دی جائے۔ نہ ہی معقول ہے اور نہ ہی قابل منظور ہے۔ کانگریس نے پنجاب یا بنگال میں کسی نمائندگی کا مطالبہ نہیں کیا لیکن وہ کانگریسی صوبوں میں لیگ کے نمائندے نامزد کرنے کو تیار رہے ہے۔ اس پر مسٹر جناح نے لیگ کونسل سے مشورہ کرنے کے لئے مہلت طلب کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی کے ساتھ مسٹر جناح کی جو آخری ملاقات ہوئی اس میں مسٹر جناح نے یہ خواہش ظاہر کی کہ جب تک کہ گفت وشنید ختم ہو سرکاری عمارتوں پر کانگریس کا جھنڈا نہ لہرایا جائے "بندے ماترم" کے گیت کے بارہ میں کچھ بات چیت ہوئی۔

کانگریس اور اقلیتوں کے حقوق

(۱) ہندوستان کے ہر باشندے کو حسب ذیل حقوق حاصل ہوں گے۔ یعنی اپنی رائے آزادی سے ظاہر کرنا اشتراک عمل و باہمی اختلاط میں مکمل آزادی اور امن کے ساتھ بغیر اسلحہ کے ایسی اغراض کے واسطے جمع ہونا جو قانون اور اخلاق کے خلاف نہ ہوں۔

(۲) ہندوستان کے ہر باشندے کو ضمیر کی آزادی حاصل ہوگی۔ وہ اپنے مذہب کا اعلان آزادی سے کر سکے گا اور اپنے مذہب کے فرائض اور رسوم آزادی سے برت سکیگا۔ بشرطیکہ اس سے انتظام عامہ اور اخلاق میں کوئی نقص نہ واقع ہو۔

(۳) ملک کی اقلیتوں کے تمدن اور ان کی زبان رسم الخط محفوظ ہوں گے نیز ملک کے وہ مختلف رقبے جو باعتبار اختلاف زبان کے قایم ہیں ان کا تحفظ ہوگا۔

(۴) تمام باشندگان ہندوستان بلا امتیاز مذہب سلک یا ذات وقوم یا جنسیت کے قانون کی نظر میں برابر ہوں گے۔

(۵) کوئی ہندوستانی باشندہ خواہ مرد ہو یا عورت مذہب یا ذات یا جنسیت کی وجہ سے کسی پبلک ملازمت یا عہدے یا اعزاز سے یا کسی تجارت یا پیشہ کے لئے ممنوع نہیں سمجھا جائے گا۔

(۶) تمام باشندگان ہندوستان کو کنوئیں اور تالاب کے پانی کے استعمال نیز تعلیم گاہوں اور مقامات تفریح عامہ کے استعمال کے متعلق کہ جن کے اخراجات کا انتظام اسٹیٹ (ریاست و حکومت وقت) کی طرف سے یا لوکل فنڈ ڈسٹرکٹ و میونسپل بورڈ سے ہوتا ہے یا جن کو پرائیوٹ اشخاص نے پبلک کے لئے مخصوص کر دیا ہو۔ مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔

(۷) مذہب کے معاملہ میں ریاست غیر جانبدار رہے گی

(۸) ہر عاقل و بالغ عورت اور مرد کو ووٹ دینے کا اختیار ہوگا۔

(خبر نامہ یوپی کانگریس کمیٹی)

پارلیمنٹری سکریٹریوں کی پوزیشن

لکھنؤ ۲۹ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پارلیمنٹری سکریٹریوں کی پوزیشن کا معاملہ طے ہو گیا ہے۔ دوران انٹرویو میں وزیر اعظم نے فرمایا کہ پارلیمنٹری سکریٹریوں کو کوئی باضابطہ جواب نہیں دیا جائے گا۔ کیونکہ ان میں سے کچھ پارلیمنٹری سکریٹری مجھ سے مل چکے ہیں اور حکومت کے جواب سے مطمئن ہیں۔

بڑودہ میں دھوم دھام

بڑودہ ۲۸ر مئی۔ مہاراجہ سر جیاجی راؤ گائیکواڑ بڑودہ کی گدی نشینی کی ۶۴ ویں سالگرہ کل بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔

ریاست میں تمام دفاتر، اسکول اور سرکاری سنستھائیں بند رہیں۔

—— شملہ ۳۰ر مئی۔ ہز ایکسلینسی وائسرائے اپنے پرائیوٹ سکریٹری مسٹر جے۔ جی لیتھویٹ کے ہمراہ ۲۳ر جون کو شملہ سے بمبئی کو روانہ ہونگے اور ۲۵ر جون کو کار تھیج کا جہاز سے انگلینڈ تشریف لے جائیں گے۔

برطانوی کیبنٹ کو مسٹر ڈیسائی کی تنبیہ

لندن ۲۳؍ مئی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی لیڈر کانگریس پارٹی سنٹرل اسمبلی نے لندن مجلس کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں تقریر کی جسمیں کئی سو ہندوستانی شریک ہوئے۔

مسٹر ڈیسائی نے فرمایا کہ بمبئی میں کانگریس اور مسٹر جناح کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس میں اگر کچھ اصلیت نہ ہوئی تو میں ایک ہفتہ کے اندر انگلینڈ سے روانہ ہو جاؤں گا۔

تقریر میں آپ نے فرمایا کہ کانگریس کے مستند نمایندے ہی ہندوستان کے اصل نمایندے ہیں کیونکہ ان کے مجموعی ووٹ ہندوستان کی اکثریت کی نمایندگی کرتے ہیں۔ کانگریس نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے کہ ہندوستان میں سیاسی بیداری پیدا نہیں ہوئی اور اس بات کا بین ثبوت کہ کانگریس ہندوستان کی نمایندہ ہے گذشتہ انتخابات سے مل چکا ہے جو برطانوی افسروں کی زیر نگرانی رہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان پانچ سال کے اندر آزاد ہو جائے گا۔

زمینداروں کی سلامتی کاشتکاروں سے مصالحت میں مضمر ہے

مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کا بیان

کلکتہ ۱۳؍ مئی۔ مزارعین بنگال کے ترمیمی بل کے متعلق سر عبدالرحیم غزنوی کی رائے پر ایسوسی ایٹیڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے کہا کہ کاشتکاروں سے مصالحت کر لینے ہی میں زمینداروں کی سلامتی ہے مسٹر حق کا بیان ہے کہ سر عبدالحکیم کے لئے یہ قدرتی طور پر لازم ہے کہ بل کے خلاف زمینداروں کی ناراضگی کا اظہار کریں۔ مگر ان کو یہ کہنے کی ضرورت نہ تھی کہ مسلمان بھی اس ناراضگی کی تائید کرتے ہیں۔ مسٹر حق نے مکرر کہا کہ زرعی بل پاس ہو کر قانون نہ بنا تو وزارت بنگال کے سامنے استعفیٰ دیدینے کے لئے کوئی دوسرا چارہ نہ ہوگا۔

بھوپال میں انسداد رشوت ستانی

جھانسی۔ بھوپال کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست بھوپال کی حکومت نے حال ہی میں ایک اعلان شایع کیا ہے جس کے ذریعہ ریاستی حکام کو متنبہ کیا ہے کہ وہ کوئی رشوت قبول نہ کریں اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

واردھا اسکیم پر غور و فکر

دہلی ۲۲؍ مئی۔ مرکزی مشاورتی تعلیمی بورڈ نے واردھا کے تعلیمی اسکیم پر غور و فکر کے لئے جو کمیٹی منتخب کی تھی اس کا جلسہ شملہ میں ۲۰؍ جون ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوگا۔

یاد ہوگا کہ کمیٹی بورڈ نے اپنے تیسرے سالانہ جلسہ میں جو بمقام نئی دہلی ۲۰؍ جنوری ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوا تھا۔ اس غرض سے منعقد کی تھی۔ کہ واردھا کی تعلیمی اسکیم پر وڈ ایبٹ رپورٹ کی سفارشات اور دیگر متعلقہ ایوانوں یعنی بعض صوبجاتی حکومتوں کی مقرر کردہ کمیٹیوں کی رپورٹ کی روشنی میں غور کریں اور سفارش کریں۔

اس کمیٹی کے ممبران حسب ذیل ہیں:-

۱۔ آنریبل مسٹر بی۔ جی کھیر وزیر اعظم بمبئی (صدر)
۲۔ " ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم بہار
۳ " پنڈت آر۔ ایس شکلا۔ وزیر تعلیم صوبجات متوسط
۴۔ لیڈی گرگ
۵۔ راجکماری امرت کور
۶۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد
۷۔ مسٹر جے۔ اے پارکنن ایجوکیشنل کمشنر حکومت ہند
۸۔ مسٹر آر۔ ایم سٹاتھم سی۔ آئی۔ ای۔ ناظم تعلیمات مدراس
۹۔ مسٹر ڈبلو۔ ایچ۔ ایف۔ بسٹرنگ " " پنجاب
۱۰۔ مسٹر شیام پرشاد مکرجی وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی
۱۱۔ ڈاکٹر ذاکر حسین پرنسپل جامعہ ملیہ دہلی۔
۱۲۔ خان فضل محمد خاں صاحب ناظم تعلیمات حیدر آباد دکن۔

مداری کے ایڈیٹر نے معافی مانگ لی

الہ آباد ۱۷؍ مئی۔ اخبار مداری کے ایڈیٹر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپنا مضمون واپس لینے اور مسلمانوں سے غیر مشروط معافی طلب کرنے کی درخواست دی ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اخبار مذکور میں "چھوٹے بڑے" کے عنوان سے ایک نہایت ہی دل آزار مضمون شایع کیا تھا جسمیں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ لب و لہجہ اختیار کیا تھا۔ جو ایک مسلمان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔

حضور نظام کا فرمان

حیدر آباد۔ ریاست نظام نے حسب ذیل کمیونک شایع کیا ہے۔

بمتابعت فرمان خسروی حکومت سرکار عالی نے دس ہزار روپیہ کی رقم اس مقصد کے لئے مہیا کی ہے کہ کوتوال صاحب بلدہ کی فراہم کردہ معلومات کی بنا پر مستحق صورتوں میں ان اشخاص کے متعلقین کی امداد کی جائے جنہوں نے حالیہ فسادات میں اپنی جانیں گنوائیں یا جو شدید طور پر زخمی ہوئے یا اس کے باعث کام کرنے کے قابل نہیں ہے۔

مسٹر جناح کی جماعت انتظامیہ

بمبئی ۲۴؍ مئی۔ آج مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ میرے سامنے بہت سی ایسی تجویزیں پیش کی ہیں جسمیں مجھ سے کہا گیا ہے کہ مسلم لیگ کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کردوں۔ مجھے نہایت افسوس ہے، کہ میں مسلم لیگ کے قانون کے مطابق ایسا نہیں کر سکتا مسلم لیگ کی یہ ایگزیکٹو کمیٹی ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ آئندہ مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس تک موجودہ کمیٹی قائم رہے گی مولانا ظفر علی خاں اور مولانا حسرت موہانی نہیں لئے جا سکتے۔

حکومت یو۔ پی کا سرکلر

حکومت یو۔ پی نے اخبارات کو سمن اور نوٹس دینے کے سلسلہ میں ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ سمن اور نوٹس ہر اس ہفتہ وار، سہ روزہ اور روزانہ اخبار کو دیئے جائیں گے جن کی اشاعت ۵۰۰ ہو اور جو تشدد پسندی اور فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔

تمام راجکماریوں کے ملازم برخاست

پٹیالہ ۳۰؍ مئی۔ مہاراجہ پٹیالہ نے ریاست پٹیالہ کی تمام شادی شدہ راجکماریوں کے ان ملازموں کو جو ریاست پٹیالہ کے خزانہ سے تنخواہ پاتے تھے خزانہ ریاست پہ بار گراں خیال کرتے ہوئے ملازمت سے علیحدہ کر دیا ہے اور راجکماریوں کے جیب خرچ میں بھی تخفیف کر دی ہے واضح رہے کہ ہر راجکماری کے پاس تیس کے قریب ملازم ریاست پٹیالہ کی طرف سے رہتے تھے۔

بہار کے مالکان کارخانہ جات کا فیصلہ

کلکتہ ۲۰؍ مئی۔ بہار کے مختلف صنعتی کارخانوں کے جن میں ٹاٹا بھی شامل ہے۔ بعض منیجنگ ایجنٹوں نے کلکتہ میں کئی میٹنگ منعقد کریں۔ ان کی آخری میٹنگ آج صبح ہوئی جسمیں فیصلہ کیا گیا کہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی نے جو فہرست سوالات شایع کی ہے۔ اس کے متعلق ایک یکساں پالیسی اختیار کی جائے۔

آسام میں عجائب خانہ قایم کیا جائیگا

شیلانگ ۲۹؍ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آسام جلد ہی اپنا علیحدہ عجائب گھر قایم کرنے والا ہے۔ آسام کی پرانی چیزیں جمع کرنے والی سوسائٹی نے بہت سی عجیب و غریب چیزیں جمع کی ہیں جن کو عجائب خانہ کے سپرد کر دیا جائے گا جبکہ وہ قایم ہو جائے گا۔

انٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ

انٹی ٹیوبر کلوسس سل و دق کے منحوس مرض نے غریب ہندوستانیوں پر جو آفت ڈھا رکھی ہے اور اس منحوس مرض کی بدولت جس قدر خاندان تباہ و برباد ہو چکے ہیں وہ ہر شخص پر روشن ہے۔ اس منحوس مرض کی تباہ کاریوں کا احساس کرکے اس کے انسداد کے لئے حکومت نے ایک فنڈ کھولا ہے جسکی امداد کے لئے اپیل لیڈی وائسرائے گورنر صوبہ نے بھی کی ہے اور ہمارے شہر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی اس میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں۔ کانپور جیسے شہر کو جسقدر اس فنڈ میں چندہ دینا چاہئے تھا وہ حق اس نے ابھی تک ادا نہیں کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صاحب ثروت حضرات کا فرض ہے کہ وہ اس موذی مرض کے انسداد میں پورا حصہ لے کر اپنے ہموطنوں کو اس موذی مرض سے نجات دلائیں۔

جن حضرات نے اس وقت تک اس فنڈ میں چندہ دیا ہے اسکی پہلی دو قسط شایع ہو چکی ہے تیسری قسط حسب ذیل ہے:۔

	روپیہ	
میور ملس کمپنی لمیٹڈ	۵۰۰	″
انڈین ٹروتھیلین اینڈ اوسین اینڈ کو	۵۰۰	″
مسٹر دولت چندر بھنڈاری	۲۰۱	″
رائے بہادر لالہ رگھبر دیال	۲۰۰	″
مسرس منالال متھرا پرشاد	۲۰۰	″
مسرس لال چند بلدیو سہائے	۲۰۰	″
رائے بہادر دو کر باجیت سنگھ صاحب	۲۵۰	″
مسٹر اے۔ ہوٹن	۱۵۰	″
مسٹر آر۔ کھرے	۱۵۱	″
رائے بہادر بابو بھگوانداس	۱۰۱	″
مسرس بہاری لال موتی لال	۱۰۱	″
مسرس منالال مرلیدھر	۱۰۱	″
مسرس تلسی رام کیشو رام	۱۰۱	″
مسرس چینی لال پرشوتم داس	۱۰۱	″
مسرس موتی لال بھاگیرتھ مل	۱۰۱	″
مسٹر ڈبلو۔ سی۔ ڈی نونا	۱۰۰	″
مسرس کیدار ناتھ رام بھروسے	۵۱	″
پنڈت سورج پرشاد دوبے	۵۰	″
کرائیسٹ چرچ کالج اسٹاف	۷۴	″
حلیم مسلم انٹر میڈیٹ کالج	۳۰	″
تحصیل ڈیرا پور	۲۹	″
نلیگ ڈے	۲۲	″
ٹیلیفون اسٹاف	۲۱ - ۱۱	″
اسٹاف سناتن دھرم کالج	۲۶ - ۱۲	″

3352/7

۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو مندرجہ ذیل رقم الہ آباد بھیجی جا چکی ہیں۔

بی۔ ڈی گوپا اینڈ سنس	۱۰۱	روپیہ
مسرس بانکے بہاری لال	۱۰۱	″
مسرس شادی رام گنگا پرشاد	۱۰۱	″
گنگس فلاور ملس	۱۰۰	″
لالہ بدری داس شیو کمار رام کمار	۵۱	″

554/-

۶ مئی ۱۹۳۸ء کو مندرجہ ذیل رقوم الہ آباد بھیجی جا چکی ہیں:۔

چیرٹی ڈانس برٹش سلوانٹ	۲۴۵	روپیہ
مسرس گنگادھر بیجناتھ	۱۰۰	″
خان بہادر شیخ محمد ابراہیم	۱۰۰	″
مسٹر ایم۔ اے انصاری اڈیشنل سشن جج	۳۰	″
مسٹر تلسی رام گپتا	۱۱	″
حلیم مسلم انٹر میڈیٹ کالج	۶ - ۱	″

میزان 508/6/9

یوپی میں ایک نیا عہدہ

الہ آباد یکم جون معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سری نارائن چترویدی فی الحال لکھنؤ میں اسکول انسپکٹر ہیں تو سیع تعلیم کے اسپیشل افسر بنائے جائینگے۔ حکومت یوپی نے یہ نئی جگہ نکالی ہے۔

ترکوں اور عربوں میں مسلح لڑائی

اسکندرونہ ۲ جون ترکوں اور عربوں کے درمیان جھگڑا بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر انطاکیہ میں فساد شروع ہو گیا ہے جسمیں گزشتہ چند روز کے اندر بہت سے اشخاص قتل ہو چکے ہیں، تمام رات گولیوں اور مادہ آتش گیر پھٹنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ اور تمام لوگوں میں خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ نئی اسمبلی میں ترکوں کو ۲۲ نشستیں اور باقی تمام عناصر کو ۱۸ نشستیں ملیں گی اور نئی حکومت ترکوں کے ہاتھ میں ہوگی گو اکثریت عربوں کی ہے اس کے خلاف پیرس اور جنیوا کو پروٹسٹ بھیجے جا رہے ہیں۔

پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ترکی نے اسکندرونہ کے معاملہ کو جلد از جلد طے

کرنے کی درخواست کی۔ حکومت برطانیہ صورت حالات کا مطالعہ کر رہی ہے اور امید ہے کہ یہ معاملہ دوستانہ طریقہ پر طے ہو جائے۔

ہندوستان کو الوداعی پیغام

یورپ کو روانگی سے قبل پنڈت جی نے یونائیٹڈ پریس کی معرفت مندرجہ ذیل ولولہ انگیز سندیش ہندوستانی قوم کے نام دیا۔

میں ایک مقصد لے کر یورپ جا رہا ہوں اور امید ہے کہ میں سپین انگلینڈ، فرانس اور اگر ممکن ہوا تو چند دوسرے ملکوں کا جنمیں روس اور امریکہ بھی شامل ہیں دورہ کرکے چند ماہ میں واپس آؤنگا۔ ہماری ۳۵ کروڑ باشندوں کی قوم کو اپنی زندگی اور اموات کی جدوجہد آزادی میں ایک بدترین قسم کی سامراج سے مقابلہ پڑا ہے جس کا نام برطانی سامراج ہے۔ ہمارے لوگ اپنے پیدائشی حق سوراج حاصل کرنے کا عزم مصمم کر چکے ہیں اور اس کا ثبوت کانگریس کی روز افزوں طاقت سے ملتا ہے۔

مجھے کامل امید ہے کہ ہندوستان کے باشندے ہندوستانی قومیت کا جھنڈا ہمیشہ لہراتے رہیں گے اور سوراج آج سے پیشتر کی نسبت کہیں زیادہ قریب ہے۔ اسلئے آزادی کی جدوجہد کو زور شور سے چلایا جائے۔

اخباروں اور لیڈروں پر موثر قابو

بریلی۔ حکومت یوپی فرقہ پرستی کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے زبردست کوشش کر رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ ہر ہفتہ ڈسٹرکٹ افسروں کی رہنمائی کے لئے ہدایتیں جاری ہوئی ہیں اور آئیندہ انگریزی اور ورنیکلر روزانہ اور ہفتہ وار اخباروں کی فرقہ وارانہ نوعیت کی خبریں مقامی افسروں تک پہونچائی جائیں گی۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو ان کی تصحیح کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں ایک سرکلر میں ہدایت جاری کی گئی تھی کہ پمفلٹ اور اشتہار بھی اکھٹے کرکے مقامی افسروں تک بھیجے جائیں اور جن اشتہاروں پر چھاپہ خانوں کے نام نہ ہوں انکی بھی تحقیقات کی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ان احکام سے اخباروں اور لیڈروں پر موثر قابو پانا چاہتی ہے تاکہ دونوں فرقوں کے تعلقات عام حالات پر آجائیں جو گزشتہ عرصہ سے بگڑ گئے تھے۔

لاہور یکم جون۔ سکریٹری انڈین چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جسمیں اس امر کی بہت پرزور الفاظ میں شکایت کی ہے کہ حکومت مذکور نے ہندوستانی تاجروں کی تجارت افغانستان کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ اس تجارت میں ہندوستانی

کا دو کروڑ ستر لاکھ روپیہ لگا ہوا ہے اور مرکزی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں نیز ملکی اخبارات میں اس پر بحث ہو چکی ہے۔

بین الاقوامی لیگ

جنیوا یکم جون۔ بین الاقوامی لیگ

کی اسمبلی کے ستمبر کے اجلاس میں ہندوستان کی جانب سے سرا ین۔ این سرکار، سر سلطان احمد، سر شنکھم چیٹی نمائندے ہوں گے۔

لکھنؤ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لکھنؤ ۳۰ مئی شیعہ اور سنیوں کے درمیان مدح صحابہ

محکمہ انکم ٹیکس کی رپورٹ

آمدنی میں تین کروڑ روپیہ کا اضافہ

دہلی ۲۷ مئی. ہندوستان کے محکمہ انکم ٹیکس کی رپورٹ بابت ۳۷-۱۹۳۶ء جو حال میں شایع ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس محکمہ کے مستعدی اور کارگذاری کی وجہ سے پبلک کے خزانہ کو تقریباً تین کروڑ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے. سال زیر تبصرہ میں تقریباً ...۲۰ لوگوں پر نیا ٹیکس لگا اور تقریباً ...۴۳ پرانے ٹیکس دہندوں کے نام محکمہ کے رجسٹروں سے خارج ہو گئے.

سال زیر تبصرہ میں ٹیکس کی پابندی سے بچنے کے لئے بدستور حیلہ حوالہ اور کوششیں کی گئیں. اور اگر ٹیکس دہندوں کی پیش کردہ اعداد و شمار کا اعتبار کر لیا جاتا ...... ۲۲۸۵ روپیہ یا اس آمدنی کا جو محکمہ نے جانچ پڑتال کے بعد تجویز کی تقریباً ۲۵٫۴ فیصدی کا نقصان ہوتا ٹیکس سے بچنے کے لئے لوگوں نے طرح طرح کی چالیں چلیں مثلاً دوہرے بہی کھاتے رکھے میزان غلط دیئے. خریداری کی قیمتوں اور اعداد کا غلط اندراج کیا فروخت کی تعداد نہیں درج کی اسٹاک کی قیمت گھٹا کر لکھی وغیرہ وغیرہ مگر محکمہ کی کوششوں سے اس قسم کی تمام چالوں کا پتہ چل گیا.

پندرہ کروڑ روپیہ کی وصولیابی

سال زیر تبصرہ میں مجوزہ انکم ٹیکس اور زاید ٹیکس کی مجموعی رقم تقریباً ½۱۸ کروڑ روپیہ تھی جو بازادائی کے رقوم منہا کرنے کے بعد ۱۶ کروڑ سے کچھ زاید ہوتی تھی. اصلی وصولیابی تقریباً ۱۵ کروڑ روپیہ کی ہوئی اس کے مقابلہ میں سال ماسبق میں ان مدات کے اعداد علی الترتیب ½۱۲ کروڑ ۱۸ کروڑ اور ۱۷ کروڑ تھے.

یہ دیکھتے ہوئے کہ قلیل آمدنی یعنی ایکہزار اور ایکہزار نوسوننانوے روپے کے درمیانی آمدنی رکھنے والوں پر سے انکم ٹیکس کی پابندی اٹھا دی گئی اور سرچارج کے لئے کمی کر کے ٹیکس کے ⅓ کے بجائے ½ کی شرط کر دی گئی سال زیر تبصرہ کی مجموعی وصولیابی بری نہیں رہی.

چونکہ انکم ٹیکس سال ماسبق کی آمدنی منافع یا فائدہ پر مقرر کیا جاتا ہے اسلئے انکم ٹیکس کے اعداد و شمار سے عموماً اس سال کے تجارتی حالات پر روشنی پڑتی ہے چنانچہ ۳۷-۱۹۳۶ء کے اعداد کی بنیاد پر سال ماسبق میں مختلف صوبوں میں جو اقتصادی حالت رہی اس کے متعلق ایک مفید خلاصہ رپورٹ میں شامل کر دیا گیا ہے

صوبوں کے تجارتی حالات

رپورٹ میں لکھا ہے کہ مدراس میں اقتصادی حالات بہت اچھے نہیں رہے. بمبئی میں ۳۶-۱۹۳۵ء میں تجارت میں جو ترقی ہوئی تھی وہ بدستور قایم رہی. مگر اہم اشیا مثلاً روئی جس پر صوبہ کے تجارت کا زیادہ تر دارومدار ہے کی قیمت میں خاص اضافہ نہیں ہوا. بنگال میں اگرچہ تجارتی حالات روبہ انحطاط نہیں معلوم ہوتے پھر بھی تجارت و حرفت میں کوئی خاص ترقی رونما نہیں ہوئی. سالہائے ماسبق کے مقابلہ میں چائے اور جوٹ پر انکم ٹیکس سے اچھی وصولیابی ہوئی. صوبجات متحدہ میں بھی تجارتی حالات پچھلے سال سے بہتر نہیں رہے خصوصاً شکر اور کپڑے کی تجارت کا وہی حال رہا.

مدراس کی طرح پنجاب میں عموماً روپیہ لگانے والوں نے جائداد اور عمارت خریدنے یا تعمیر کرنے میں روپیہ لگایا. کیونکہ روپیہ قرض دینے میں سود کا نرخ کم ہو جانے کی وجہ سے زیادہ فائدہ نہیں. بہار اور اڑیسہ میں حالات میں تقریباً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کوئلہ کی کانوں میں حالات کی خرابی کی وجہ سے کام بند رہا صوبجات متوسط اور برار میں سالہائے ماسبق کی طرح ۳۶-۱۹۳۵ء میں بھی عام کساد بازاری رہی. آسام میں عام زرعی پیداوار کے علاوہ ہر قسم کے پیشوں اور تجارت میں تدریج ترقی رونما ہوئی.

لکھنؤ میں اودھ کے زمینداروں کی کانفرنس

لکھنؤ ۲۹ مئی. اودھ زمیندار کانفرنس نے جس کا اجلاس مہاراجہ دربھنگہ کی زیر صدارت منعقد ہوا. ایک جنگجویانہ پروگرام منظور کیا ہے. گذشتہ رات اس کے اجلاس میں متعدد رزولیوشن پاس کئے گئے جنمیں زمینداروں کی ایک والنٹیر کور قایم کرنے اور اپنا ایک جھنڈا اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا. اور اپنے اس ارادہ کا بھی اعلان کیا کہ اگر ضرورت پڑے تو اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے جیل جائیں گے زمینداروں اور کانگریسی حکومت کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے لئے مہاتما گاندھی سے مداخلت کی درخواست کرنے کا کوئی رزولیوشن پاس نہیں کیا گیا کیونکہ یہ وچار کیا گیا کہ اس بارے میں کوئی انقطاعی فیصلہ کرنے سے پہلے مہاتما گاندھی سے نجی طور پر مشورہ کر لیا جائے.

کانگریس سے مقابلہ

اودھ زمیندار کانفرنس کے اجلاس میں تقریباً پانچہزار اشخاص شریک ہوئے.

راجہ سیتو دیال سیٹھ سابق وزیر نے کانفرنس طلب کرنے کے اغراض و مقاصد بیان کئے آپ نے کہا کہ مسلم لیگ نے اپنی تنظیم کی جس کا نتیجہ ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی اور کانگریس سمجھوتہ کے لئے اس سے گفت و شنید کر رہی ہے. اسی طرح زمینداروں نے اگر تنظیم کر لی تو وہ دن دور نہیں جب کہ موجودہ حکومت زمینداروں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہو جائے گی.

آپ نے مزید فرمایا کہ اگر گذشتہ انتخاب کے موقع پر زمیندار منظم ہوتے تو کوئی بھی کانگریس والا کامیاب نہیں ہو سکتا تھا.

رائے راجیشور بلی سابق وزیر نے ضلع وار تحصیل وار زمیندار انجمن قایم کرنے کی اسکیم واضح کی.

مہاراجہ دربھنگہ کی تقریر

مہاراجہ دربھنگہ نے صدارتی تقریر کی جس کے دوران میں حکومت یوپی کے خلاف بہت کچھ کہا. آپ نے فرمایا کہ یوپی کی حکومت امن برقرار رکھنے کے لئے معقول تدبیریں اختیار نہیں کر رہی ہے اور اس نے کانگریسی انجمنوں کو زمینداروں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی اجازت دیدی ہے. ملک میں بڑی گڑبڑ پھیلی ہوئی ہے. اور کسانوں کے درمیان زمینداروں کے خلاف جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے. اس کا نتیجہ صوبہ کے لئے تباہ کن ہوگا.

ٹیننسی بل (بل متعلق کاشتکاران) کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بل کے پاس ہونے سے اودھ کے چھوٹے اور بڑے تمام زمیندار تباہ ہو جائینگے. اس کے ساتھ ساتھ انکی پوزیشن بالکل خراب ہو جائے گی.

آپ نے زمینداروں سے اپیل کی کہ وہ اس کے خلاف اپنا پورا زور لگائیں. معلوم ہوا ہے کہ زمیندار مہاتما

یوپی میں کانگریس کی تنظیم

لکھنؤ. صوبہ کانگریس کمیٹی یو.پی کے آرگن "خبرنامہ" میں حسب ذیل خبر شایع ہوئی ہے.

صوبے کانگریس کی تنظیم کو زیادہ مضبوط کرنے کی غرض سے صوبہ کانگریس کمیٹی کے تمام ضلعوں کو ۶ حلقوں میں تقسیم کر دیا ہے. ہر حلقہ کے لئے ایک "تنظیمی انسپکٹر" مقرر کیا گیا ہے جس کا یہ کام ہوگا کہ اپنے حلقہ میں برابر دورہ کرتا رہے. تمام ضلع شہر اور منڈل کانگریس کمیٹیوں کے دفتروں کا معائنہ کرے. ان کے حساب کتاب اور دوسرے رجسٹروں کی جانچ پڑتال کرے. مقامی شکایتوں اور جھگڑوں کی تحقیقات کرے اور اپنے حلقہ کی کانگریس کمیٹیوں کے کام اور حالات کے متعلق صوبہ کانگریس کمیٹی کو باقاعدہ ایک پندرہ روزہ رپورٹ بھیجیں.

اس سلسلہ میں تمام ضلع اور منڈل کانگریس کمیٹیوں کو ایک گشتی چٹھی کے ذریعہ سے ہدایت کر دی گئی ہے کہ اپنے اپنے ضلع کے انسپکٹر کی ہر طرح مدد کریں. اور اسکو کام میں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائیں.

۶ ضلعوں کے اور انسپکٹروں کے نام حسب ذیل ہیں

حلقہ	صدر دفتر	نام انسپکٹر
نمبر ۱:- الہ آباد. باندا. ہمیرپور. جالون. جھانسی. کانپور. فتحپور. پرتابگڈھ	الہ آباد	رودر نرائن ترپاٹھی صاحب
نمبر ۲:- لکھنؤ. اناؤ. رائے بریلی. بارہ بنکی. بہرائچ. گونڈہ. فیض آباد. سلطانپور	لکھنؤ	نرنجن دیو سنگھ صاحب
نمبر ۳:- بنارس. مرزاپور. جونپور. غازیپور. بلیا. اعظمگڈھ. بستی. گورکھپور	گورکھپور	تارکیشور پانڈے صاحب
نمبر ۴:- متھرا. آگرہ. اٹاوہ. مین پوری. علیگڈھ. ایٹہ. بدایوں. فرخ آباد	علیگڈھ	محمد فاروقی صاحب
نمبر ۵:- الموڑہ. نینی تال. بریلی. پیلی بھیت. شاہجہانپور. کھیم پور کھیری. بستیاپور. پرتھی	بریلی	کلیان کمار سنہا صاحب
نمبر ۶:- میرٹھ. دہرہ دون. سہارنپور. مظفرنگر. بلندشہر. بجنور. مراد آباد. گڑھوال	میرٹھ	محی الدین قائد صاحب

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر توحید مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں پیارے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر سے سالانہ ... ششماہی ...

جلد ۲۷ | شنبہ ۱۱ جون ۱۹۳۸ء مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲۴

ادبیات

جوانِ انقلاب

(از جناب مائل ملیح آبادی)

اے شبابی آدمی! پروردۂ جوش شباب — سن کہ اس ہستی کو کہتے ہیں جوانِ انقلاب
جو پہاڑوں کو مسلتا ہو مثالِ خاکِ راہ — روک دے بپھرے ہوئے سیلاب کو جسکی نگاہ
ہوش آتا ہو جسے تیغ و سناں کے سائے میں — جاگتا ہو انقلابی آسماں کے سائے میں
قہقہے، جو موت کی جھوٹی کہانی پر لگائے — زندگی کی بے ضرورت داستاں پر مسکرائے
نیند آتی ہو جسے سیلاب میں طوفاں میں — جوش آجاتا ہو جس کو جنگ کے میدان میں
آگ کے پر ہول شعلوں کو سمجھتا ہو گلاب — جسکی نظروں میں سمندر ہوں فقط وہم و سراب
غیر کی پابندیوں کو جو سمجھتا ہو حرام — اپنے کانوں سے نہ سن سکتا ہو جو لفظ غلام
زندگی جسکی ہو قیدی چھوڑنے کے واسطے — جو بنا ہو قید خانے توڑنے کے واسطے
بیڑیاں تھرائیں جس کے سامنے جاتے ہوئے — کانپ اٹھیں زنداں بھی جسکو دیکھکر آتے ہوئے
موت سے ہو جسکو ہنس ہنس کر گلے ملنا نصیب — وہ کہ جس کا نام ہو پھانسی کے تختے کے قریب
خاک پر رہ کر شریکِ آسماں ہوتا ہے جو — برچھیوں کے سائے میں پلکر جواں ہوتا ہے جو
وہ کہ رکھتا ہے سوا اوجِ ثریا پر نگاہ — آسمانوں کو بنانا چاہتا ہے سیرگاہ
موت! جس پر موت کا کچھ بھی اثر ہوتا نہیں — زلزلوں سے بھی جسے خوف و خطر ہوتا نہیں
جو بدلنا چاہتا ہے زندگانی کا نظام — جو سناتا ہے پہاڑوں کو مچلنے کا پیام
جو یہ کہتا ہے کہ "اے لوگو! اسیرانِ حیات — آسماں، دریا، سمندر، اور ساری کائنات
موت، ہستی، نفسِ انساں، کیفیاتِ رنگ و بو — بت پرستارانِ عالم، زاہدانِ نیک خو
یاد رکھو! انقلابی رو میں جس دم آئیں گے — ایک تنکے کی طرح بہہ جائینگے، بہہ جائینگے،
انقلابی تیز دھاروں میں ٹھہرنا ہی محال — یہ وہ طوفاں ہے کہ جس میں سے گذرنا ہی محال
انقلاب آتا ہے ذروں کو جگانے کیلئے — ہر عالمتاب کا ہمسر بنانے کے لئے

آفتابی، ماہتابی، اضطرابی آدمی
ہاں کہے تو کوئی "میں ہوں انقلابی آدمی"

دنیائے اسلام

لندن میں جلسہ میلاد النبی صلعم

اسلامی اتحاد و اخوت کا روح پرور منظر!

خطباء و مقررین کی بصیرت افروز تقریریں

الاہرام کا خاص نامہ نگار مقیم لندن رقمطراز ہے کہ ۱۲ رمئی کو لندن کے ایک خاص ہوٹل میں میلاد نبوئی کا ایک نہایت اہم اور عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ممالک اسلامیہ ٹرکی، مصر، افغانستان، عراق، اور حجاز کے سفراء اور اسلامی انجمنوں کے نمایندوں کے علاوہ پولینڈ، سیام سوئزرلینڈ، یوگوسلاویکیا کے سفراء، مہاراجہ بڑودہ اور بہت سے انگریزوں نے بھی شرکت کی۔ صدارت جلسہ کے فرائض فتحی اوکیار سفیر ٹرکی نے انجام دیئے۔

سفیر ٹرکی کی تقریر

سید فتحی اوکیار سفیر ٹرکی نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک فصیح و بلیغ تقریر ارشاد فرمائی جسمیں انھوں نے بیان کیا کہ اگرچہ ان کی حکومت نے رسمًا مذہب کو دستورِ حکومت میں جگہ نہیں دی ہے لیکن وہ اسلام اور اس کی تعلیمات کی بہت بڑی نمایندہ ہے۔ سفیر موصوف نے آنحضور صلعم کی سیرت پاک کا خلاصہ بیان کیا اور مختصرًا اس عقیدت و احترام کا تذکرہ کیا جو مغربی اقوام کے دلوں میں آنحضور صلعم کے بارے میں پایا جاتا ہے۔ جب ان کی تقریر ختم ہوگئی تو دوسرے مقررین کو اپنے جذبات عقیدت پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ سب سے پہلے سید الموجی کھڑے ہوئے جو لندن میں ایک اسلامی مرکز قائم کرنے کے لئے خاص طور سے کوشاں ہیں اور انہی اور ان کے رفقاء کی دعوت و اہتمام پر یہ جلسہ منعقد ہوا تھا۔ انھوں نے اپنی تقریر کی ابتداء قرآن پاک کی تلاوت سے کی جس کے دوران میں تمام حاضرین ادب و احترام کے ساتھ کھڑے رہے اور اس کے بعد لندن میں اسلامی مرکز قائم کرنے کی اسکیم اور اس کے اغراض و مقاصد کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی اور فرمایا کہ اس قسم کے مرکز کی ضرورت اس لئے زیادہ محسوس کی جارہی ہے تاکہ مسلمانانِ مقیم لندن کے درمیان اسلامی اخوت و مودت کے گہرے تعلقات قائم ہوسکیں انھوں نے توقع ظاہر کی کہ اس مرکز کو شاہزادہ مصر محمد علی اور شاہزادہ یمن حسین سیف الاسلام کی سرپرستی حاصل رہے گی اور ان کی اور اسلامی ممالک کے سفراء کی امداد و اعانت سے وہ عنقریب لندن میں "مکہ" کی حیثیت حاصل کرلیگا جس کی زیارت کے لئے مسلم زائرین یا مقیمین لندن حاضر ہوا کریں گے۔

سید موجی کے بعد ایک انگریز مسلمہ نے تقریر کی اور اسلامی تعلیمات کے فضائل و مناقب گنانے کے بعد فرمایا۔ دنیا اسوقت نہایت اضطراب اور پریشانی کے دور سے گذر رہی ہے مسلمانانِ عالم کا فرض ہے کہ وہ اسے راہ ہدایت دکھانے کے لئے باہم متحد و متفق ہوجائیں۔

فیروز خاں نون کی پرجوش تقریر

لارڈ لانگٹن نے بھی اسلام کی خوبیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی اور ان کے بعد فیروز خاں نون نے ایک نہایت پرجوش تقریر ارشاد فرمائی جس کے دوران میں بار بار تالیاں بجائی گئیں۔ فیروز خاں نون نے اسلام کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام نے انسان کو جو سب سے بڑی دولت عطا کی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے تمام دوسرے ادیان کی حقیقت کے اعتراف کی دعوت دی ہے۔ آنحضور صلعم کوئی نیا دین لیکر تشریف نہیں لائے تھے بلکہ آپنے انہی گذشتہ ادیان کی تائید فرمائی جو ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ اور عیسیٰ علیہم السلام لیکر آئے تھے۔ ایک مسلمان دوسرے مذاہب کا اتنا ہی احترام کرتا ہے جتنا اپنے مذہب کا۔ اور بلاشبہ مذہب ایک ایسی چیز ہے جسکی دنیا بے انتہا محتاج ہے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مجھے اس پر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ یوروپ اسلام کو مطلق نہیں سمجھ رہا ہے اور نہ سمجھنا چاہتا ہے۔ اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ وہ ہر طرف سے نظریں پھیر کر صرف مال و دولت جمع کرنے میں مشغول ہے یا وہ اپنی مدنیت و ثقافت کو اتنا اعلیٰ اور ارفع سمجھتا ہے کہ اس کے نزدیک دنیا میں کوئی ایسی ثقافت ہو ہی نہیں سکتی جو اسے کچھ فائدہ پہونچا سکے۔ حالانکہ یہ خیال قطعًا غلط ہے۔ فیروز خاں نون نے انگریزوں کے مخاطب کرکے فرمایا کہ آپ لوگ ہمیں سمجھنے کی کوشش کیجئے اور آپ ہمیں سمجھ اسیوقت سکتے ہیں جب پہلے ہمارے دین کو سمجھ لیں۔

ترکوں کی مذہبیت کی تعریف

سر عبد القادر نے تقریر کرتے ہوئے اس بات پر بہت زیادہ مسرت کا اظہار کیا کہ آنحضور صلعم کی محبت و عقیدت کا جذبہ ترکوں کے دلوں میں پوری شدت و قوت کیساتھ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو چیز آنحضور صلعم کی محبت و عقیدت کو میرے دل میں ہر چیز سے زیادہ مضبوط اور راسخ کرتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہوش عزم مستقل میں بنا ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۱۱ر جون سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴

یو-پی کا مجوزہ قانون لگان

حکومت یو-پی کا مراسلہ

حکومت یو-پی نے نئے قانون آراضی کے متعلق حسب ذیل مضمون شایع کیا ہے:-

اس صوبہ کی حکومت نے کاشتکاروں کی بہتری کی غرض سے قانون مزارعین میں بہت سی تبدیلیاں تجویز کر کے اسمبلی کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا ہے۔

اب یہ تبدیلیاں مسودۂ قانون کی شکل میں عام لوگوں کے سامنے آچکی ہیں اور عام طور سے اس پر بقدر ضرورت توجہ دی جارہی ہے۔ اختلاف رائے ہر معاملہ میں ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جلسوں اور اخباروں میں ہر طرح کے خیالات دیکھنے میں آرہے ہیں۔

حال میں بعض جلسوں اور اخباروں میں یہ کہا گیا ہے کہ اس مسودہ میں اچھوتوں اور ان کسانوں کے لئے جو زمین نہیں کتے ہیں کوئی انتظام بہتر نہیں کیا گیا ہے اس لئے ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ اس خیال سے ہی مسودہ کے خاص خاص موقعوں پر روشنی ڈالدیں تاکہ یہ لوگ اچھی طرح اصلیت سے واقف ہو جائیں۔

اس ایکٹ کے شروع ہونے کے وقت جو شخص بھی کسی کھیت کو پانچ سال تک متواتر جوتتا رہا ہو گا۔ موروثی کاشتکار قرار دیا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کا زمیندار یا تو ۱۰۰ روپیہ سے زیادہ مالگذاری دیتا ہو یا ۱۰ روپیہ ابواب دیتا ہو یا انکم ٹیکس ادا کرتا ہو۔

اگر کوئی شخص اس ایکٹ کے شروع ہونے کے وقت سیر کا کاشتکار ہو اور اوپر کی شرط کے مطابق اس کو موروثی حق نہ ملا ہو تو وہ انھیں وجوہ کی بناء پر بیدخل کیا جاسکتا ہے جن کی بناء پر موروثی کاشتکار بیدخل ہو سکتا ہے۔

اگر اس ایکٹ کے شروع ہونے کے بعد کوئی شخص سیر کا کاشتکار کر لیا جائے اور زمیندار کی رضامندی سے ۵ سال تک متواتر اس سیر کو جوتتا رہے تو وہ اسی بناء پر بیدخل کیا جاسکتا ہے جس بناء پر موروثی کاشتکار بیدخل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس ایکٹ کے شروع ہونے کے وقت سیر کا کاشتکار رہے اور اس کو موروثی حق حاصل نہیں ہے اور اگر زمیندار اس کو اس بناء پر بیدخل کرے کہ وہ کھیت کو خود جوتنا چاہتا ہے تو اگر حکم بیدخلی کے کچھ میعاد کے اندر زمیندار کھیت یا اس کے کسی حصہ کو اپنے ہل بیل یا اپنے نوکروں یا کرایہ کے مزدوروں سے نہیں جوت سکا ہے تو بیدخل شدہ کاشتکار چند شرایط کے ماتحت پھر قبضہ پانے کے لئے دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔

اس ایکٹ کے شروع ہونے کے وقت ہر وہ شخص جو قانونی کاشتکار ہو یا متوفی قانونی کاشتکار کا ایسا وارث ہو جو اس کے جوت پر قبضہ رکھتا ہو موروثی کاشتکار ہو جائے گا کاشتکار کو اپنے جوت میں مستقل عمارت یا مویشی خانہ بنانے اور درخت لگانے کا بھی چند شرائط کے ساتھ حق ہو گا۔

اگر کسی شخص نے کسی زمین پر بغیر حق قانونی کے قبضہ کر لیا ہے اور اس پر تین سال تک دعویٰ نہیں کیا گیا ہے تو وہ شخص موروثی کاشتکار قرار دیا جائے گا۔ اور اس کا لگان اسی شرح سے مقرر کیا جائے گا جو موروثی کاشتکاروں کے لئے مقرر ہے۔

لگان معین کرنے میں کاشتکاروں کے مختلف طبقوں اور کھیت کی قسم اور ۱۸۹۶ء اور ۱۹۰۵ء کے درمیان کے لگان جنس کے بازار بھاؤ اور کاشتکاروں کی کھیتی اور کھانے پینے کے خرچ وغیرہ کا پورا لحاظ رکھا جائے گا۔ لگان کی شرح ایسی رکھی جائے گی کہ کسی کاشتکار اعلیٰ کو پیداوار کا ⅕ حصہ سے زیادہ لگان کی صورت میں ادا نہ کرنا پڑے۔

اگر فصل میں ایک تہائی سے زیادہ کا نقصان ہو یا تو چھوٹ لیا جاسکتا ہے یا ادائے لگان میں التواء کیا جاسکتا ہے لیکن اگر نقصان کی مقدار دو تہائی ہو تو گورنمنٹ لگان یا اس کا کچھ حصہ معاف کر سکتی ہے۔

لگان اور سائر کے لئے چھپی ہوئی رسید دینا لازمی ہو گیا ہے اور زمیندار کو اگر لگان کا صرف ایک حصہ بھی پیش کیا جائے، تو وہ لینے سے انکار نہیں کر سکتا۔ کاشتکاروں کو منی آرڈر کے ذریعہ بھی لگان ادا کرنے کا حق ہے۔ وہ عدالت میں بھی لگان جمع کر سکتا ہے۔ مگر شرط صرف یہ ہے کہ لگان پورا جمع کیا جائے۔

قرقی خود اختیاری محض عدالت کے حکم سے ہوسکتی ہے اور ۱۰۰ روپیہ سے کم رقم کے لئے قرقی خود اختیاری کا حکم جاری نہ کیا جائے گا۔ اور کھڑی فصل کا ایک چوتھائی سے زیادہ قرق نہ کیا جائے گا۔ قرقی خود اختیاری صرف آخری قسط یا اس کے پہلے والے قسط یا دونوں کے لئے کی جائیگی۔ کاشتکاروں کو حق حاصل ہو گا کہ مجوزہ قرقی خود اختیاری کے خلاف مقدمہ کے ذریعہ یا تحصیلدار کے یہاں درخواست دیکر عذرداری کرے۔

اگر کسی کاشتکار کے ذمہ دو سال کا لگان باقی ہو یا کوئی بقایا لگان کی ڈگری تاریخ ڈگری سے دو سال تک وصول نہ ہو تو زمیندار اسسٹنٹ کلکٹر کے پاس یہ درخواست پیش کر سکتا ہے کہ کاشتکار کو لگان ادا کرنے کے لئے نوٹس جاری کیا جائے اور بصورت عدم ادائیگی وہ بیدخل کر دیا جائے۔ نوٹس کے اجراء کے بعد بھی کاشتکار کو یہ حق رہے گا کہ یا تو ۱۵ روز کے اندر اسکی جوابدہی کرے یا ۳ ماہ کے اندر بقایا ادا کرے۔

آئینۂ کانپور

امتحانات کے نتائج پر ایک نظر

کانپور میں لڑکوں کے ۱۱ ہائی اسکولوں اور لڑکیوں کے دو ہائی اسکول ہیں جنہیں سے امسال ۵۸۴ لڑکے اور ۲۱ لڑکیاں ہائی اسکول کے امتحان میں شریک ہوئیں۔ جملہ ۶۰۵ میں سے ۴۶۰ طالب علم ہائی اسکول کے امتحان میں کامیاب ہوئے جنمیں صرف ۱۳ لڑکیاں کامیاب ہوئی ہیں کانپور جیسے شہر کو دیکھتے ہوئے لڑکیوں کی ہائی اسکول میں شمولیت بہت کم ہے جس پر خاص طور سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انٹرمیڈیٹ کالج سے ۳۲۰ لڑکے شریک امتحانات ہوئے جنمیں سے ۲۴۹ کامیاب ہوئے ہیں۔ ۲۴۹ کامیاب طالب علموں میں صرف ۱۷ مسلمان لڑکے کامیاب ہوئے ہیں جسکا پرسنٹیج ۷ئ فیصدی کے قریب ہوتا ہے۔

بی-اے میں ۱۳۴ لڑکے کامیاب ہوئے ہیں جنمیں مس رملا سری واستوا۔ مس سوشیلا سکسینہ اور مس ساوتری نگم بھی کامیاب ہوئی ہیں۔ مندرجہ ذیل ۵ مسلمان لڑکے بھی کامیاب ہوئے ہیں محمد علی انور- عبد الماجد- اشتیاق احمد خاں مسرت علی صدیقی- محمد سراج احسان ہاشمی- بی-اے- میں مسلمان لڑکوں کی کامیابی پونے چار فیصدی کے قریب ہے۔

انٹرمیڈیٹ کے نتائج میں ۷½ فیصدی اور بی-اے کے نتائج میں پونے چار فیصدی کے قریب مسلمان لڑکوں کی کامیابی حد درجہ افسوسناک ہے کیونکہ مسلمانوں کی کانپور میں آبادی ۳۰ فیصدی کے قریب ہے۔ اگر مسلمان بچوں کی تعلیمی پستی کی یہی حالت رہی تو پھر کانپور میں مسلمانوں کا مستقبل کیا ہوگا۔ کیا اس پر مسلمان رہنماؤں کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

مل مزدوروں کی ہڑتال

آج (۹ر جون) کو مل مزدوروں کی ہڑتال کا پچیسواں دن ہے صورت حالات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

مرکزی ہڑتال کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جسمیں سٹی کانگریس کمیٹی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اعداد و شمار فراہم کریں کہ مقامی افسروں نے پکٹنگ پر قابو رکھنے کے لئے مالکوں کی جانب کسقدر جانبداری سے کام لیا ہے۔ اور ایک رزولیوشن میں لاری اور بس ڈرائیوروں سے یہ اپیل کی ہے کہ اگر وہ غدار مزدوروں کو اندر لے جانے کے لئے انکی لاریاں کرایہ پر لینے کی کوشش کریں تو وہ مل مالکوں کی کسی صورت میں بھی امداد نہ کریں۔

مزدوروں کا ایک وفد نینی تال گیا ہوا ہے جسمیں پنڈت بالکرشن شرما، پنڈت ہری ہرناتھ شاستری وغیرہ شامل ہیں۔ اس نے وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کر کے کانپور کے ہڑتال کی کل حالات انکے ذہن نشین کئے ہیں۔ مزدوروں کا سر دست یہ مطالبہ ہے کہ اجرتیں فوراً بڑھادی جاویں اور مزدور سبھا کو مل مالکان تسلیم کرلیں اور جن لوگوں کو نکالا گیا ہے انکو واپس بلا لیا جائے۔

آج بھی ۹ر جون کو نینی تال میں وزراء کی ایک اہم میٹنگ ہوئی جسمیں کانپور کے ہڑتال کی متعلق وزراء غور و خوض کریں گے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مالکان کارخانجات کے ابتدائی رویہ میں کافی تبدیلی ہو گئی ہے۔ کیونکہ وہ معاملہ کو ثالثی کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں اور اگر مالکان مل اور مزدور دونوں ثالثی کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہو گئے تو حکومت اس طریقہ کو منظور کر لیگی لیکن اگر دونوں کے درمیان سمجھوتہ نہ ہو سکا تو حکومت لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی بناء پر کارروائی کرے گی۔ حکومت قانون کے ذریعہ اجرت مقرر کردیگی اور جسطرح شوگر فیکٹری کنٹرول ایکٹ پاس کیا ہے اسی طرح کپڑے کے کارخانوں پر کنٹرول کا قانون پاس کر دیا جائے گا۔

خطاب مالک معظم کی سالگرہ کے تقریب کے سلسلے میں کانپور میں صرف مسٹر جی۔ لے پرسن سپرنٹنڈنٹ پولیس کو او۔ بی۔ ای کا معزز خطاب عطا کیا گیا ہے۔

مزدور اور مسلم لیگ کہا جاتا ہے کہ مسلم لیگ نے مزدوروں کی امداد کے لئے اسوقت تک ۲۵ ہزار ٹکٹ ایک ایک پیسہ کے فروخت کر لئے ہیں جسکی مجموعی رقم ۲۵۰ ہوتی ہے علاوہ اس کے بڑی رقمیں بھی چندہ میں وصول ہوئی ہیں

بزم مشاعرہ ۱۸ر جون کی رات کو شیخ عبد الرزاق صاحب میونسپل کمشنر کے مکان پر ایک بزم مشاعرہ منعقد ہو گی جسکی صدارت سید محمد رضا صاحب سینر وائس چیرمین میونسپل بورڈ کرینگے۔

وزیر جیل خانجات ۷ر جون کو آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر جیل خانجات کانپور تشریف لائے تھے۔ ہڑتالی لیڈروں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درخواست کی کہ جو لوگ ہڑتال کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں انکو بی کلاس میں رکھا جائے۔ آنریبل موصوف ان لوگوں کی فہرست اپنے ساتھ لکھنؤ لے گئے ہیں۔

ضلع مسلم کانفرنس ۱۲ر جون کو ضلع مسلم لیگ کی ایک کانفرنس موضع بارہ تحصیل اکبرپور میں مولوی محمد فاروق صاحب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی یو-پی کی صدارت میں منعقد ہو گی۔

ہڑتال ڈے ۸ر جون کو مزدوروں کی ہڑتال کے سلسلہ میں ہڑتال ڈے منایا گیا اور چندہ جمع کیا گیا۔ اور شام کو پریڈ گراؤنڈ میں جلسہ کیا گیا

شیخ محمد حنیف کی بریت ایک ہیجان انگیز مقدمہ کے سلسلہ میں شیخ محمد حنیف سابق میونسپل کمشنر۔ محبوب۔ مقبول۔ جمیل۔ گاگے اور رام بہرو سے ماخوذ تھے مسٹر نابر اڈیشنل سشن جج نے ۴ر جون کو اس مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے اول الذکر تین اصحاب کو بری کردیا اور جمیل کو ۲ سال۔ گاگے کو پانچ سال اور رام بہرو سے کو ۲ سال قید سخت کی سزا دیدی

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین اتفاق رائے سے ٹھاکر دھرمپال سنگھ منتخب ہوئے ہیں۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ نے مسٹر میکرابرٹ کے انتقال پر تعزیتی رزولیوشن منظور کیا ہے۔

کانپور کے ہائی اسکولوں اور کالجوں کے امتحانات کے نتائج

نتائج امتحانات ہائی اسکول

نمبر شمار	نام ہائی اسکول	تعداد داخلہ	تعداد پاس شدہ	فرسٹ ڈویژن	سکنڈ ڈویژن	تھرڈ ڈویژن	پرسنٹیج
۱	گورنراین کھتری اسکول	۳۴	۳۴	۲	۲۸	۴	۱۰۰ فیصدی
۲	مارواڑی ودیالہ	۴۹	۴۵	۳	۳۰	۱۲	۹۲ //
۳	ڈی-اے-وی اسکول	۷۶	۶۵	۱۱	۳۸	۱۶	۸۶ //
۴	بی-این-ایس-ڈی اسکول	۹۷	۸۱	۶	۴۲	۳۳	۸۴ //
۵	کرائسٹ چرچ اسکول	۳۹	۳۲	۴	۱۶	۱۲	۸۳ //
۶	بالکا ودیالہ اسکول (گرلس)	۱۳	۱۰	۱	۷	۲	۷۷ //
۷	حلیم مسلم اسکول	۴۵	۳۳	۱	۱۷	۱۵	۷۳ //
۸	میونسپل اسکول نواب گنج	۳۹	۲۷	×	۹	۱۸	۶۹ //
۹	گورنمنٹ اسکول	۷۶	۵۲	۹	۲۶	۱۷	۶۸ //
۱۰	کانکبج اسکول	۴۸	۳۱	۱	۱۵	۱۵	۶۴ //
۱۱	ہر سہائے جگدمبا سہائے اسکول	۲۶	۱۵	۱	۶	۸	۶۱ //
۱۲	پنڈت پرتھی ناتھ اسکول	۵۵	۳۲	۱	۱۷	۱۴	۵۸ //
۱۳	محمڈن جبلی گرلس اسکول	۸	۳	×	۱	۲	۳۸ //

نتائج امتحانات انٹرمیڈیٹ کالج

نمبر شمار	نام کالج	تعداد داخلہ	تعداد پاس شدہ	فرسٹ ڈویژن	سکنڈ ڈویژن	تھرڈ ڈویژن	پرسنٹیج
۱	کرائسٹ چرچ کالج انٹرمیڈیٹ کالج	۷۸	۶۴	۳	۲۶	۳۵	۸۲ //
۲	بی-این-ایس ڈی انٹرمیڈیٹ کالج	۱۵۵	۱۲۲	۷	۵۸	۵۷	۷۹
۳	ڈی-اے-وی انٹرمیڈیٹ کالج	۸۷	۶۳	۲	۳۲	۲۹	۷۳ //

بی-اے- کا نتیجہ

نمبر شمار	نام کالج	تعداد داخلہ	تعداد پاس شدہ	فرسٹ ڈویژن	سکنڈ ڈویژن	تھرڈ ڈویژن	پرسنٹیج
۱	ڈی-اے-وی-کالج	×	۷۱	×	۲۳	۴۸	×
۲	سناتن دھرم کالج	×	۴۰	×	۱۱	۲۹	×
۳	کرائسٹ چرچ کالج	×	۲۳	×	۱۰	۱۳	×

سبد گل

کیلی فورنیا کی ایک "آزاد خیال" خاتون نے اپنے شوہر مسٹر شیفرڈ کے خلاف ایک استغاثہ دائر کیا ہے استغاثہ کا مضمون یہ ہے:-

میرا شوہر پہلے مجھ سے بے حد محبت کرتا تھا. لیکن اب وہ کچھ عرصہ سے میری طرف زیادہ توجہ نہیں کرتا. اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ پہلے صبح سے شام تک کئی مرتبہ مجھے پیار کرتا تھا لیکن اب کئی کئی دن تک ایسا نہیں ہوتا. مسٹر شیفرڈ نے جواب دعویٰ میں لکھا ہے کہ:- "میرا جو طرز عمل پہلے تھا وہی اب بھی ہے" عدالت نے اس بارہ میں ثبوت طلب کیا ہے. مسٹر شیفرڈ کو چاہیئے کہ آیندہ وہ اس کار خیر کو کسی رجسٹرار کے دفتر میں ہو کر انجام دیا کریں. تاکہ سند رہے اور ضرورت کے وقت کام آئے.

معاصر "زمیندار" میں ایک خبر شایع ہوئی ہے کہ:-

بلول کے ایک نوجوان صاحبزادے نے حال ہی میں پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے. یہ "لخت جگر" ایف اے تک تعلیم یافتہ ہیں. اردو فارسی اور سنسکرت سے بھی "بقدر ضرورت" واقف ہیں. ان صاحبزادہ بلند اقبال کا دعویٰ ہے کہ میں صرف "روشن خیال اور آزاد طبیعت" نوجوانوں کی اصلاح کے واسطے آیا ہوں اور ان ہی کی اصلاح میری زندگی کا اہم مقصد ہے ان "خجستہ نہاد" کا پہلا سبق یہ ہے کہ جو نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آپس میں ایک دوسرے سے مانوس ہیں وہ بغیر شادی کے بھی میاں بیوی کی طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں."

بلول اپنے روایتی گدھے کی وجہ سے کافی مشہور ہے. اب امید ہے کہ اس کی شہرت میں بھی اور اضافہ ہو جائے گا.

دہرم پرچارنی سوسائٹی سانگود کے لیڈروں نے انسداد شراب کے سلسلے میں نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں کو بھرتی کیا ہے. یہ لڑکیاں شراب خانوں کے دروازوں پر پہرہ دینگی. اور شراب پینے والوں سے یہ درخواست کریں گی کہ آپ شراب نہ پیجئے!

سوسائٹی کے ارباب اختیار بہت ہی دور اندیش اور عقلمند معلوم ہوتے ہیں. شراب پینے والوں ان مجسم شراب خانوں کو دیکھکر ہی مست ہو جائینگے پھر انکو "پینے پلانے" کی ضرورت کیا ہے."

یورپ میں آجکل "تہذیب جدید" کیسی تیزی کے ساتھ ترقی حاصل کر رہی ہے؟ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ہو سکتا ہے.

پیرس کی ایک "آزاد خیال" حسینہ نے اپنے شوہر کے خلاف ایک استغاثہ دائر کیا ہے استغاثہ میں لکھا ہے:-

میرے پاس ایک خوبصورت کتا ہے جس سے میں بیحد محبت کرتی ہوں گزشتہ اتوار کو میرا پٹے کتے کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی. اتنے میں میرا شوہر مکان میں داخل ہوا اور اس نے ایک برہم انداز میں مجھ سے کہا کہ:-

تم میری کنگھی کیوں استعمال کرتی ہو؟ میں نے کہا کہ میں اس کتے سے محبت کرتی ہوں اور میں نے اس کنگھی کو استعمال کرنے سے پہلے صابن سے دھو لیا تھا. یہ الفاظ سنکر میرے شوہر نے میری سخت توہین کی اور میری شان میں نامناسب الفاظ کہے. اب میں اُس کے ساتھ زندگی بسر کرنا پسند نہیں کرتی.

بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی مقدمہ زیر بحث ہے. ع
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

راشٹر پتی بوس کی کلکتہ میں واپسی

کلکتہ ۷ جون. ہند کانگریس شریمتی سبھاش چندر بوس آج ہیرامپ... مرشد آباد سے واپس تشریف لائے.

ادب لطیف

"۲۰۹۳"

(از جناب پرنس جاوید قیصری صاحب کانپور)

وہ مجھ سے روز ملتی ہیں اور دیوانہ بنا دیتی ہیں.

شام کے وقت... جب قدرت کی رعنائیاں اپنے عروج پر ہوتی ہیں اور فضا کی کار فرئیاں بے پایاں.... میں اون کی آرزوئے دید اپنے دل میں چھپائے..... اون کے کاشانۂ جمیل کی طرف سے گذرتا ہوں.... قدموں میں لغزش..... دل میں دھڑکن.... اور جسم میں ارتعاش ہوتا ہے. کسی قدر چوری چوری میں اونکی جائے نشست پر نگاہ ڈالتا ہوں..... امیدیں میری رہنمائی کرتی ہیں، آرزوئیں اپنے آغوش میں لیکر آمادۂ دید کرتی ہیں... پانی برسے یا آندھی آئے" وہ مجھ سے روز ملتی ہیں. اور دیوانہ بنا دیتی ہیں"

بنگلہ کے پھاٹک پر اونکا میرے انتظار میں کھڑا رہنا جن کیفیات کا حامل ہو سکتا ہے اہنیں صرف دُکھے ہوئے دل ہی محسوس کر سکتے ہیں.... وہ اکثر دبیٹھی تنہا میرا انتظار کیا کرتی ہیں... پھر یہ کیسے ممکن کہ میں داد انتظار نہ دوں..... جب میں قریب پہنچتا ہوں.... وہ تبسم کی ایک لطیف مہر سے.... جسے شاید انہوں نے فن لطیف کے طور پر حاصل کیا ہے... مجھے دعوت نظارہ دیتی ہیں، دل کو لاکھ سمجھاتا ہوں... کہ..... آگ اور پانی.... چاند اور سورج... شبنم اور دھوپ.... بیک وقت جمع نہیں کئے جا سکتے.... میں غریب... وہ امیر... مگر اونکا تبسم ایک ہلکا تبسم... ذراسی دیر میں... مجھے مجھکو چھین لیتا ہے اور میں سرشار ہو کر محبت کے بے پایاں سمندر میں شناوری کرنے لگتا ہوں.... اب تک

"وہ مجھ سے روز ملتی ہیں اور دیوانہ بنا دیتی ہیں"

ڈانس سے مجھے بھی انتہائی دلچسپی ہے.... اور وہ بھی بڑی شایق.... اون کی رات کی نشست ہمیشہ "بال روم" میں ہی ہوتی ہے.... اور رات رات بھر.... رقص و سرود کی محفلیں اونکی موجودگی سے جگمگایا کرتی ہیں..... میں نے اکثر اون کے ساتھ ڈانس کرنے کی ہمت کرنا چاہی... مگر پھر بھی.... فطرت اور خودداری کی تقاضا میں ایسا نہ کر سکا... اور ہنوز کا فررقص ہوں..... یہ نہیں کہ میں ڈانس کرنا نہیں جانتا بلکہ.. جانتے ہوئے بھی ہمت نہیں کر سکتا.... پھر بھی "وہ مجھے روز ملتی ہیں اور دیوانہ بنا دیتی ہیں"

گرمیوں کے موسم میں....

وہ اپنے بنگلہ پر نہیں ملتیں.... بلکہ کارنر... تنہا بنچ کی جانب ایک عجب البلانہ انداز سے... متمکن رہتی ہیں... اور بڑی بیبا کی سے.... مجھے دیکھکر... مسکرا دیتی ہیں.... میں پشیمان ہو کر... سر جھکا لیتا ہوں.... مگر وہ اپنے اس استہزائے فضیح سے باز نہیں آتیں.... اور اب تو میں بھی بہت کچھ مانوس ہو گیا ہوں.... اور ایک عجیب پر لطف نشہ میری ہوش و حواس کی دنیا پر چھا جاتا ہے.... میں بھی بڑی بے صبری سے ۲۰۹۳ کا انتظار کرتا ہوں ہاں یہ ضرور ہے.

مگر وہ مجھسے روز ملتی ہیں اور دیوانہ بنا دیتی ہیں"

عالم نسواں

مروجہ پردہ

از مس شکنتلا کماری لکھنوی

آجکل پردے کی مخالفت اور موافقت میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے، جو لوگ مخالف ہیں وہ پردے کو عہد جہالت کی بدترین یادگار سمجھتے ہیں اور ان کے خیال میں پردے کی رسم سراسر مصائب سے لبریز ہے. اس میں کوئی خوابی نہیں اور ہندوستان کی ترقی صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ عورتیں پردے کو ترک کردیں. حامیوں کو پردے میں سوائے محاسن کے کوئی برائی نظر نہیں آتی اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر عورتیں پردے سے باہر نکل آئیں تو ان کی عصمت خاک میں مل جائیگی. یہ دونوں خیالات افراط و تفریط کا دلچسپ نمونہ ہیں، اور ایک طرفہ فیصلے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے. ضرورت اس بات کی ہے کہ تصویر کے دونوں رُخ دیکھے جائیں. ہم پردے کے محاسن پر بھی غور کریں اور اس کے نقائص پر بھی.

اس میں کوئی شک نہیں کہ مروجہ پردہ ہندوستان کے لئے عذاب بن گیا ہے لیکن پردہ بذات خود عذاب نہیں اسے کچھ تو مردوں کی جابرانہ ذہنیت اور کچھ عورتوں کی جہالت نے عذاب بنا دیا ہے. پردہ اپنے جائز حدود میں بنفسہ بُرا نہیں اور نہ ہم اس جذبہ غیرت کو بُرا کہہ سکتے ہیں جس کے ماتحت ہمارے قدیم بزرگوں نے پردے کی رسم جاری کی تھی.

عہد گزشتہ میں ہندوستانی عورتیں پردے ہی میں رہتی تھیں. نہ تو وہ کلبوں میں مردوں کے ساتھ ٹینس کھیلتی تھیں. اور نہ بال روم میں انکے ساتھ ناچتی تھیں. پرانے سنسکرت لٹریچر میں عورتوں اور غیر مردوں کے اختلاط کا کوئی ثبوت نہیں ملتا. لیکن اس کے باوجود جیسی روشن خیال بہادر اور باعصمت عورتیں قدیم ہندوستان نے پیدا کی ہیں. ان کا جواب موجودہ بے حجابی کے دور میں آج نہیں ملتا.

پہلے زمانہ میں پردے کے معنی تھے شرم وحیا اور گندے خیالات کی روک تھام لیکن اب پردے کے صحیح مفہوم کو نظر انداز کر دیا گیا ہے. اور یہ محض رسم و رواج کا ایک سوانگ بن کر رہ گیا ہے. پردہ اب نام ہے صرف گھر کے اندر قید ہو کر بیٹھ جانے کا اور گھر میں بھی جیٹھ اور سسر تو درکنار خود شوہر تک سے شرم و لحاظ کرنے کا علم کی جگہ اب جہالت ہے سلیقہ کی جگہ بے شعوری اور مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ عصمت پر مٹنے کی جگہ بے شرم بے پردہ عورتوں کا ذکر ہی کیا ہے. خود ان عورتوں کو بھی اب پردے کی حقیقی اہمیت کا احساس نہیں ہے جو پردے کی پابند ہیں. دن بھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر جب شوہر تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے. اگر اس وقت بیوی اس کی خدمت کرے تو اسے کس قدر مسرت حاصل ہوگی لیکن بدقسمتی سے بعض ہندوستانی گھرانوں میں شوہروں سے بھی دن میں پردہ کیا جاتا ہے، اور اگر بیوی اس سے ہنستی بولتی ہے تو رات کو اس وقت جبکہ سارا گھر سو جاتا ہے. اور شام سے آدھی رات تک شوہر کو اکیلے مکھیاں مارنی پڑتی ہیں.

یہ تو شوہر کے ساتھ پردہ ہوا سسر کا پردہ تو اور بھی عجیب و غریب ہے میرے حلقہ تعارف میں ایک بہورانی اپنی نند کو جس کی عمر ڈہائی تین سال کی تھی کنوئیں کے پاس ٹہلا رہی تھی بچی بلک بلک کر رو رہی تھی. اچانک سسر کو بچی کی

بچوں کی دُنیا

کہانی

از مسٹر جے. بی. ستیلواد

ایک بڑے شہر کے قریب کسی گاؤں میں ایک تاریک مکان میں مٹی کے تیل کا ایک چراغ جل رہا تھا. اس مکان میں جو ایک جھونپڑی سے زیادہ نہ تھا ایک عورت تھی. جس کا ایک ہی چھوٹا سا لڑکا تھا. یہ لڑکا اسٹیشن پر قلی کا کام کرتا تھا. مگر وہ آجکل بیمار تھا لیکن کمانے والا دوسرا نہ تھا. اس لئے اس کے بیمار پڑنے پر بہت پریشانی ہوئی اور ابھی وہ اچھا بھی نہیں ہوا تھا کہ کام کرنے کے لئے وہ پھر اسٹیشن پر چلا گیا.

جونہی وہ پہنچا ایک ٹرین آئی اور ایک شخص بڑا سا سوٹ کیس لئے نکلا. قلی کی ضرورت ہوئی کہ یہ لڑکا آگے بڑھا. اور سوٹ کیس اٹھا کر سر پر رکھ لیا. مگر ابھی پوری طرح سنبھالا بھی نہ تھا کہ پیچھے سے کسی نے اُس کے سر پر چانٹا مارا. اور سوٹ کیس چھین کر اپنے سر پر رکھ لیا. یہ ایک بدمعاش تھا جس کا نام بلو تھا. لڑکا ابھی بیماری سے اٹھا تھا ورنہ وہ اسے مزہ چکھا سکتا تھا، لڑکے کو مزدوری نہ ملنے کی وجہ سے افسوس ہوا، اور اپنی بوڑھی ماں کا خیال دل میں لا کر وہ رونے لگا.

راستہ میں اس نے ایک دوکان کی کھڑکی میں سے کچھ مٹھائیاں رکھی ہوئی دیکھیں. اپنی ماں کا خیال کرکے اس کے دل میں چوری کا خیال آیا. کچھ سوچا ہی تھا کہ خوف سے جھجکا، مگر آخر کار اس نے شیشہ توڑ کر مٹھائی نکال لی.

پیچھے سے آکر ایک پولیس والے نے پکڑ لیا لڑکے نے بہتیرا کہا کہ میں نے چوری کرنے کے لئے چوری نہیں کی بلکہ اپنی بھوکی ماں کا پیٹ بھرنے کے لئے ایسا کیا تھا. مگر کسی نے اس کا کہنا نہ سُنا وہ جانتے تھے کہ ایسا لڑکا ایسا ہی جھوٹ بولتا ہے.

مقدمہ عدالت میں گیا اور حاکم نے لڑکے کو چار ماہ کی قید کی سزا دیدی، لڑکے نے اپنی بوڑھی ماں کا رو رو کر تذکرہ کیا. مگر کسی نے نہ سوچا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے.

جیل میں اس کا تجربہ بیتا تھا راتوں کو وہ ماں کے خیال میں روتا تھا. خدا خدا کرکے چار مہینے ختم ہوئے اور وہ دوڑتا ہوا اپنی جھونپڑی کی طرف بھاگا.

یہاں پہنچکر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جہاں اس کی جھونپڑی تھی اب ایک بنگلہ بنا ہوا ہے، ایک غریب آدمی سے جو برابر رہتا تھا لڑکے نے پوچھا کہ یہاں جو جھونپڑی تھی کیا ہوئی؟

آدمی نے پوچھا کونسی جھونپڑی؟

لڑکے نے کہا وہی جھونپڑی جس میں ایک غریب عورت اپنے لڑکے کے ساتھ رہا کرتی تھی.

اس آدمی نے پھر پوچھا غریب عورت کون ہی، وہی تو نہ، جس کا ایک لڑکا غائب ہو گیا تھا اور وہ دیوانی ہو گئی تھی، اور ایک روز پل کے نیچے آکر مر گئی.

لڑکا جواب دینے سے پہلے چیخ مار کر بیہوش ہو کر گر پڑا.

سے بہرتریس آگیا اور وہ اسے چمکارنے کے لئے بیاہتا بہورانی کے سامنے آگئے. بس پھر کیا تھا. بہورانی پر پردے کا جنون طاری ہو گیا یہ بھی نہ سوچی کہ بچی کو کنوئیں کے پاس ٹہلا رہی ہوں اور کنواں بھی دیہات کا کچا کنواں ہے. بچی کو اسطرح چھوڑ کر بھاگیں اور معصوم بچی کنوئیں میں گر پڑی. یہ واقعہ اپنی

پردۂ فلم

گریٹا گاربو کی زندگی کے اصلی حالات

سویڈن کی باشندہ، جو گریٹا گستفسن تھی اور ہیٹ بنانے کی ایک دوکان میں ملازم تھی اس وقت ہالی وڈ کی کیا تمام فلمی دنیا کی ملکہ ہے، میرا مطلب مشہور عالم ایکٹریس گریٹا گاربو سے ہے.

گریٹا گاربو کہتی ہے مجھے تنہا رہنے دو، یہ اس کا اصول زندگی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسے لاس انجلیز کی سب سے زیادہ تنہا عورت مانا جاتا ہے، فلمستان ہالی وڈ میں انتہائی رازداری کے ساتھ کام لیا جاتا ہے. پبلسٹی سے نفرت کرنے والی گریٹا گاربو کے بارے میں آپ اعداد و شمار اور خفیہ راز ہرگز ہرگز حاصل نہیں کر سکتے. جب تک کہ آپ میرے پیچھے پیچھے پردہ کی آڑ میں کھڑے ہو کر تماشہ نہ دیکھیں.

ہالی وڈ میں گریٹا گاربو کو آئے ہوئے کتنا عرصہ گذرا. صرف ۹۲ ہم گھنٹے.

یہ وقت اس نے اپنے پوشاک کے کمرہ میں اور آئینہ خانہ میں گزارا ہے، وہ اپنا "میک اپ" خود کرتی ہے اسلیے بہت کافی وقت اسے اپنے آئینہ خانہ میں گذارنا پڑتا ہے. اسے یہ کام تنہائی اور یکسوئی میں گذارنا بہت پسند ہے.

اس کام میں دو گھنٹہ لگتے ہیں اور نگار خانہ میں وہ ٹھیک صبح ۶ بجے پہنچ جاتی ہے اور ۸ بجے تک نگار خانہ میں بناؤ سنوار کرتی رہتی ہے تاکہ ۹ بجتے ہی سٹیج پر پہنچ جائے اپنی تمام تصویروں میں وہ انتہائی پابندی وقت سے کام لیتی رہی ہے اور ایک منٹ بھی کبھی لیٹ نہیں ہوتی. نگار خانہ میں اس نے پابندی وقت کا ریکارڈ قایم کر دیا ہے.

جونہی کیمرہ تیار ہو گاربو بھی تیار ہے اور اپنا "سین" حرف بحرف مکمل کرکے ادا کرتی ہے اور کام پورا کرکے اپنے پوشاک خانہ میں پھر واپس چلی جاتی ہے اور جب تک دوبارہ نہ بلائی جائے وہیں یکسوئی میں بیٹھی رہتی ہے اس اثنا میں وہ اپنے کام کے بارے میں سوچتی رہتی ہے اور حافظہ سے کام لے کر خطوط میں رنگ بھرتی رہتی ہے.

ہالی وڈ میں کیا تمام امریکہ میں گاربو کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں نئے نئے چرچے سننے میں آتے ہیں.

میں نے ایک فہرست بنائی ہے جو کہ درج کرتا ہوں:-

گریٹا گاربو بلیوں کی بہت شوقین ہے اور ادھر اُدھر پھرتی ہوئی بلیاں پکڑ کر اپنے پوشاک خانہ میں لے جاتی ہے اور انھیں کھانے کو دیتی ہے.

جو وقت وہ کسی تصویر میں کام کر رہی ہو، اس کے پاس بس ایک خادمہ رہتی ہے.

ایک سین سے دوسرے سین کے بننے کے بیچ وہ ملک سویڈن کی بنی ہوئی ایک شال سر پر رکھ کر بیٹھ جاتی ہے.

اسے کپڑوں سے نفرت ہے اور افسوس کرتی ہے کہ پوشاک نوازی کے ذریعہ اسے معاش حاصل کرنا پڑتی ہے.

سات سال تک ایک ہی کار چلانے کے بعد اس نے ایک اور کار لی تھی.

نگار خانے کے اندر پیچھے کے ایک دروازہ سے داخل ہوتی ہے تاکہ نگار خانہ کے صدر دروازہ پر کھڑی ہوئی مخلوق کی نظروں سے محفوظ رہے گی گمراہت کو جب خوب اندھیرا ہو جاتا ہے تو وہ کار بند کرکے سامنے کے دروازہ سے نکل جاتی ہے.

اقوال زریں

آغاز سے پہلے انجام سوچ لو، پیش قدمی سے قبل واپسی کا بندوبست کرلو۔

دوسروں پر الزام لگانے سے گریز کرو۔

انسان مرجاتا ہے مگر اس کے کام ہمیشہ زندہ رہتے ہیں

قسمت کے تحفے سے محنت کا پھل زیادہ میٹھا ہے۔

سادہ طریقہ سے زندگی بسر کرو۔

مہمان نوازی بہترین چیز ہے۔

آج کا دن ہمارا ہے کل کا پتہ نہیں۔

کسی سے دشمنی رکھنا میں موت کے برابر سمجھتا ہوں مجھے اس رویہ سے نفرت ہے۔ میں تو تمام نیک انسانوں کا پیار اپنا چاہتا ہوں۔ (شکسپیر)

جس شخص کے اندر جذبہ نفرت ہے وہ دوزخ میں دھکیلا جائے گا۔

کسی پر زبردستی کرنا ظلم ہے۔ ایسا کرنے والوں کو خدا کی درگاہ میں جوابدہ ہونا پڑیگا۔ (کبیر)

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنونگا جسکو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا
(اقبال)

جو انسان لڑائی جھگڑا اور تکبر کرتے ہیں وہ خدا کو نہیں پاسکتے۔ صرف مذہبی کتابوں کے پڑھنے سے خدا نہیں ملتا۔

دوست مصیبت کو بھی بانٹ لیتا ہے (بیکن)

موج تبسم

سڑک پر ایک موٹر ڈرائیور اپنی موٹر لئے کھڑا تھا اس کے قریب سے دوسری موٹر گذری اس کا ڈرائیور بھی اتفاق سے بہرا تھا اسلئے سڑک پر گاڑی کھڑی دیکھکر اپنی موٹر روک لی اور پوچھا کیا پٹرول ختم ہوگیا؟

پہلے ڈرائیور نے کہا:- جی نہیں بات یہ ہے کہ میرے پاس پٹرول ختم ہوگیا ہے، اگر آپ کے پاس تھوڑا سا پٹرول ہو تو دیدیجئے۔

دوسرے ڈرائیور نے اپنی موٹر آگے بڑھاتے ہوئے کہا، اچھا یہ بات ہے میں تو سمجھا کہ آپ کی موٹر میں پٹرول ختم ہوگیا معاف فرمائیے گا۔

پہلا دوست:- مجھے بنک میں بہت اچھا اور ذمہ دار عہدہ مل گیا۔

دوسرا دوست:- مبارک ہو، بنک کا منیجر غالباً تم سے واقف ہوگا؟

پہلا دوست:- وہ اگر واقف ہوتا تو مجھے نوکر ہی کیوں رکھتا۔

اُس نے اپنی محبوبہ سے کہا:- تمہارے والد آج مجھ سے پوچھتے تھے کہ تمہارے پاس کسقدر روپیہ ہے

محبوبہ نے جواب دیا:- تم نے انہیں بتادیا ہوتا۔

اس نے کہا:- مجھے تم سے یہ دریافت کرنا تھا۔ کہ انہیں اپنی دولت کی تفصیل بتادینے میں کوئی اندیشہ تو نہیں؟

وہ سڑک پر تباہ حال کھڑا تھا سر سے خون جاری تھا، کپڑے پھٹے ہوئے تھے، دو راہگیروں کو دیکھکر ترس آیا سمجھے کہ کسی سے اُس سے لڑائی ہوگئی ہے انہوں نے اس کا بازو پکڑ کر کہا:- آؤ ہم تمہیں گھر تک پہنچادیں۔

اس نے سہم کر جواب دیا۔ خدا کے لئے مجھے گھر نہ لے جاؤ، وہیں تو میرا یہ حال ہوا ہے۔

دلچسپ معلومات

تلوار نما درخت

اسپین کے ایک پہاڑ پر ایک عجیب درخت پیدا ہوا ہے کہتے ہیں کہ اس کے پتے تلوار کی شکل کے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ ایسا درخت اسپین میں کبھی دیکھا نہیں گیا تھا۔ یہ صرف جنگ کا ہی نشان ہے، اسلئے سائنسدانوں کے کہنے کے مطابق "کہ یہ ہمیں دشمن سے لڑنے کے لئے کہتا ہے۔ لوگوں نے اس کی تلواریں بنانی شروع کردی ہیں۔

پانی سے جلنے والی دیاسلائی

پہلے جب دیاسلائی نہ ہوتی تھی تو لوگ رات دن آگ رکھا کرتے تھے۔ اس کے بعد لوگ پتھر رگڑ رگڑ کر آگ نکالنے لگے پھر دیاسلائی کی ڈبیہ بنی، اب ایک ایسی دیاسلائی جرمنی نے ایجاد کی ہے جو پانی میں یا برف میں رکھنے سے فوراً جل اٹھتی ہے۔

گھونسلے میں رہنے والی مچھلی!

اب تک مچھلیوں کے متعلق یہ مشہور تھا کہ وہ صرف پانی ہی میں رہ سکتی ہیں اور بغیر پانی کے ان کی زندگی ناممکن ہے لیکن کچھ ایسی جدید مچھلیاں دریافت ہوئی ہیں کہ جو بغیر پانی کے بھی زندہ رہتی ہیں۔

جنوبی افریقہ کے اکثر دریا گرمی کے موسم میں خشک ہوجاتے ہیں۔ ان دریاؤں میں ایک خاص قسم کی مچھلی پائی گئی ہے جو دریا کے خشک ہونے کے بعد ریت میں گھونسلہ بنا کر رہتی ہیں اور اس وقت یہ ریت کے گھونسلہ میں پڑی رہتی ہے۔ جب تک کہ دریا میں دوبارہ پانی نہ آجائے۔

افسانہ

مزاحیہ

"چیز"

از جناب حسن عثمانی جرنلسٹ

"استاد کوئی چیز سناؤ" ایک بے فکرے دوست نے خلیفہ چھٹن سے فرمائش کی دو ایک نے اور اس فرمائش کی تائید کی "بھئی خلیفہ جی کو ایسی ایسی دل موہ لینے والی چیزیں یاد ہیں کہ سنتے ہی دل ہچکولے کھانے لگتا ہے (خلیفہ جی سے مخاطب ہوتے ہوئے) استاد آج کوئی بڑھیا چیز ہے"

خلیفہ جی نے پہلے ذرا کسر مسر کی لیکن دوستوں کی خاطر انہیں عزیز تھی، آخر کھانس کھنکھار کر گلا صاف کیا اور چیز سنانے لگے۔

آآآ ــــ وہ چلے جھٹک کے لے لے دامن
وہ چلے آآآ، وہ چلے جھٹک کے دامن اُن اُن
مرے دست ناتواں سے ــــ ہاں
وہ چلے جھٹک کے دامن ــــ ؟

یہ تھی خلیفہ اور ان کے دوستوں کی بہت مرغوب چیز، اس چیز کو گا چکنے کے بعد خلیفہ نے اور کئی چیزیں گائیں اور دوستوں کو خوش کردیا۔

"ابا ہمیں چیز لادو" بچے نے باپ سے کہا، باپ نے بچے کو پیار کیا اور بازار لے جاکر مٹھائی خریدی۔ یہ تھی ننھے بچے کی "چیز"

لوگ کہتے ہیں "یہ چیز چاہیئے وہ چیز چاہیئے، یہ چیز غائب ہے، وہ چیز ابتک نہیں ملی، اچھی چیز، بری چیز، یہ چیز روزمرہ بول چال والی عام چیز ہے اور اس کا دامن استعمال اتنا وسیع ہے کہ یہ چیز ہر چیز ہے،

ایک چیز اس سے بھی زیادہ وسیع چیز ہے" نہیں ہے اس کی مثال کوئی چیز" اس قول کے اندر جس چیز کا ذکر ہے اس چیز کے دامن میں ساری کائنات مجازاً آگئی یعنی داہنے بائیں نیچے اوپر مشرق ومغرب شمال جنوب زمین آسمان چاند سورج مریخ اور دوسرے ستارے اور ان سب کے اندر اور باہر جو کچھ ہے وہ سب "چیز" ہے، انسان، حیوان، چرند، پرند، گھوڑے گدھے، کتے، بلی، یہ سب چیز ہیں۔ لارڈ لنلتھگو بھی ایک چیز ہیں، اور گنگو اچار بھی، ہر ہٹلر بھی۔ ایک چیز ہے اور بھوندو بھٹیارہ بھی۔ مسولینی بھی ایک چیز ہے، اور روم کے چڑیا خانے کا بھیڑیا بھی ایک چیز ہے۔ این۔ ڈبلو آر کا انجن بھی ایک چیز ہے اور مولانا شوکت علی بھی، دریا بھی ایک چیز ہے اور قطرہ بھی ایک چیز ہے۔ حکیم آٹن سٹائن بھی ایک چیز ہے اور بی اے میں سلیبس والی کتاب بھی ایک چیز ہے، میاں بھی ایک چیز ہے اور بیوی بھی ایک چیز ہے، کچہری کے عرائض نویس کی چوکی بھی ایک چیز ہے اور تخت شاہی بھی ایک چیز ہے، اور تمام چیزوں کا مجموعہ کائنات کثرت وشہود اور کون ومکاں سب ملکر ایک چیز ہے اور جو چیز نہیں ہے، نہیں ہے اس کی مثل کوئی چیز" لیکن ہے ضرور وہ کچھ، کچھ نہیں بلکہ سب کچھ، مست الست صوفی مہاتما کہتے ہیں "ہمہ اوست" یعنی جو کچھ بھی ہے سب وہی ہے جو "چیز" نہیں ہے" اس طرح گویا ساری کائنات سمٹ کر ایک چیز کہلائی اور ایک ہی نقطہ میں اس کے اندر گم ہوگئی جسکی مثل کوئی چیز نہیں ہے یعنی بالآخر چیز کوئی چیز نہ رہی۔

میری ہستی سامنے لاکر جو تم گم ہوگیا
میں بھی گھبرا کر پرستار توہم ہوگیا

لیکن اگر انسان چیز کا قائل نہ ہو تو کائنات کی مشین عبث ہے تو گویا یوں کہیئے کہ فریب کو فریب سمجھکر زندگی میں فریب کھانا انسان کی تخلیق کا مقصد ہے۔ یہ ہے وہ سب سے بڑی چیز اور اس چیز کی تفسیر جو خدا بخشے ہمارے دادا ابا کے ابا کے بھائی ایک کتاب میں لکھ گئے ہیں، ان چیزوں کے علاوہ ایک چیز اور بھی ہوتی ہے، اور وہ چیز بڑی ہی دلچسپ ہے آپ نے تقریریں تو بہت سنی ہوں گی لیکن آپ نے بعض مقررین کی چیز پر غور نہیں کیا جو افسانہ تقریر میں "ہیروئن" کا درجہ رکھتی ہے، اور ہیرو خود مقرر ہوتا ہے، مثلاً ایک صاحب تقریر فرماتے ہیں کچھ اس قسم کی:-

پیارے بھائیو اور بہنو!

آج میں جس چیز کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ چیز کوئی نئی چیز نہیں، اس چیز سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ جو چیز میں کہنا چاہتا ہوں وہ آپ ہزاروں مرتبہ سن چکے ہوں گے یہ چیز آپ کو ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ دنیا میں کوئی کہی ہوئی چیز ضایع نہیں ہوتی اس چیز سے آپ اچھی طرح واقف ہوں گے کہ سائنس کی رو سے یہ چیز ثابت ہوچکی ہے کہ جو چیز زبان سے نکلتی ہے وہ فضا میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوجاتی ہے۔ یہ چیز کسقدر افسوسناک ہے کہ ہمارے بڑے بڑے لیڈروں نے جس چیز کی طرف آپ کی پوری توجہ دلائی جہاں تک عمل کا تعلق ہے آپ اس چیز سے اب تک غافل ہیں، بھائیو! آج میں آپ کو یہ چیز بتلا دینا چاہتا ہوں کہ حرکت عمل ہی اصل چیز ہے دنیا میں قومیں اسی چیز سے زندہ رہتی اور اسی چیز سے زندہ رہی ہیں۔ یہاں پر میں اس چیز کے تذکرے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا کہ میں پورے بائیس برس تک اپنے وطن سے باہر رہا ہوں لیکن یہ چیز سب کے لئے تعجب خیز ہوگی کہ اتنے طویل عرصہ تک باہر رہنے کے باوجود مجھے اپنی مادری زبان بولنی ویسی ہی آتی ہے اس موقعہ پر میں ایک چیز کا تذکرہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ میں یورپ میں ہر چیز سے زیادہ متاثر ہوا ہوں وہ چیز یہ ہے کہ یورپ والوں کو وقت کی قدر ہر چیز سے زیادہ ہے دراں حالیکہ لوگ ہندوستان میں اس چیز سے بالکل غافل ہیں اصل چیز یہ ہے کہ ہم اس چیز کی " " الخ

سُنی آپ نے یہ تقریر والی چیز؟ اب آپ ہی انصاف سے فرمایئے کہ ہم مقرر کی اس مضحکہ خیز "چیز" کے متعلق کیا رائے قائم کریں، اس کے نزدیک ہر اس بات کا نام جو اس کے ذہن میں ہے چیز ہے اور پریشان کن چیز کی بھول بھلیاں میں اپنے ساتھ سب کو گم کردیتا ہے مقرر کے اس "مظاہرہ چیزیات" میں وہ چیز کس قدر دلچسپ ہوتی ہے جبکہ وہ کہتا ہے" میں اس چیز کو آپ سے نہیں بیان کرنا چاہتا کہ "اور" بس" کی سیڑھی پھلانگتے ہی وہ ساری چیز بیان کر جاتا ہے جو کہ وہ نہیں بیان کرنا چاہتا تھا، نہیں نہیں کرتے ہوئے سب کچھ بیان کردیتا ہے مگر تعجب ہے کہ سامعین کو مقرر کی اس دلچسپ چالاکی پر مطلق ہنسی نہیں آتی۔ ان سب چیزوں کو ملاکر اب چیز کی حسب ذیل قسمیں ہوئیں۔

(۱) گانے والے استاد والی چیز،
(۲) ننھے میاں یا ننھے بابو کی مٹھائی والی چیز
(۳) ہر چیز
(۴) ساری کائنات والی چیز،
(۵) مقرر کی تقریر والی چیز۔

یہ ساری چیزیں اپنی اپنی جگہ پر کس قدر دلچسپ ہیں ننھے میاں یا ننھے بابو کا دل ہر وقت چیز ہی

میں اُبھارتا ہے ننھی بٹیا اس معاملہ میں ننھے بنیا سے کسی طرح کم نہیں ہوتی۔ بچے اپنے زیادہ تتلے پن سے عمر میں سب سے پہلے "جی" سے روشناس ہوتے ہیں اور انہیں سوا "چجی" کھانے کے دنیا کی کوئی فکر نہیں ہوتی، یہ وہی "چجی" ہے جو گراموفون میں گائی جاتی ہے یوں:
میری ننھی سی بٹیا "چجی" کھائے گی۔
چجی کھائے گی ——— چجی کھائے گی
میری ننھی سی بٹیا چجی کھائے گی۔

اس گیت میں اپنی "ننھی سی" "بٹیا" کے ساتھ ماں کی بے پناہ محبت کا ساگر موجیں مار رہا ہے وہ ننھی کی نفسیات سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس لئے لوریاں دیتے ہوئے ننھی کو آگاہ کرتی جاتی ہے کہ جب وہ سوکر اٹھے گی تو چجی کھائے گی جب کچھ عمر بڑھنے کے بعد ننھی کی زبان زیادہ صاف ہوتی ہے تو "چجی" کی "جی" کھسک کر "چ" کے پاس اور "جیم" اپنی اصلی حالت دال میں تبدیل ہو جاتی ہے اس طرح "چجی" "چیز" بن کر حلوائی کی دوکان کا طفل پسند اسٹاک بن جاتی ہے۔

گانے والے استاد یا قوالوں والی "چیز" بھی کیا عجیب چیز ہے آپ اشعار کے مختصر مجموعہ کو بیسیوں نام دیتے ہیں۔ غزل، نعت، قصیدہ، نظم، گیت، مسدس، مخمس وغیرہ وغیرہ، مگر ان کے یہاں ان سب کا ایک ہی نام ہے "چیز" اس میں شک نہیں کہ یہ چیز نظمیات کی تمام قسموں پر حاوی ہے لیکن اگر کبھی آپ ڈاکٹر اقبال، حضرت جوش، یا جناب جگر مرادآبادی سے فرمائیں کہ "استاد کوئی چیز سناؤ" تو وہ آپ کا منہ دیکھنے لگیں گے۔ مگر خلیفہ جی کو اس کا مطلب سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی، اور وہ آپ کی فرمائش پوری کردیں گے۔

ساری کائنات والی "چیز" کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے، کون و مکان کے اندر جو کچھ ہے سب چیز ہے اور ہم سب اس چیز کی کثرت میں ایسے گم ہیں جیسے ہمارے اندر وہ گم ہے "جسکی مثل کوئی چیز نہیں"۔

رہی مقرر کی تقریر والی چیز سو اس کی بوالعجی کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ کبھی ایسے ہی "چیز فروش" مقرر کی تقریر سنیں جیسے کہ ہم نے سنی ہے "چیز فروش" کا مطلب کہیں خوانچہ والا حلوائی نہ سمجھ لیجئے گا بلکہ یہ اس عجیب غریب مقرر کو کہتے ہیں جو اپنی تقریر میں ہزار مرتبہ "چیز چیز" کی رٹ لگاتا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتلاتا کہ آخر وہ چیز ہے کیا بلا؟

مزدوروں کی ہڑتال ختم ہوگئی

امرتسر ۶ جون۔ فیکٹری کے مالکوں سے گفت و شنید کرنے کے بعد سردار سوہن سنگھ جوش ممبر اسمبلی کے اعلان کی وجہ سے لیبر ہڑتال آج ختم کردی گئی۔ چھ اشخاص پر مشتمل ایک مشترکہ بورڈ جسمیں تین مزدوروں کے اور تین ٹکسٹائل مل مالکوں کی ایسوسی ایشن کے نمائندہ ہیں۔ مرتب کیا گیا ہے۔ جو ہڑتال بند ہونے کی صورت میں سمجھوتہ کی شرائط پر غور کرے گا پورے مزدوروں کے حاضر نہ ہونے اور دیگر انتظامات کی کمی کی وجہ سے آج بہت کم فیکٹریاں کھلیں۔

اگریکلچرل کانفرنس برلن

مدراس معلوم ہوا ہے کہ زرعی ریسرچ کی امپیریل کونسل نے برلن میں ہونیوالی اگریکلچرل کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے مسٹر نے سی نائک سپرنٹنڈنٹ پیل ریسرچ سٹیشن کو ورا کڈاپہ ڈسٹرکٹ کو مقرر کیا ہے آپ جولائی کے پہلے ہفتہ میں جرمنی روانہ ہونگے۔

مُسلم لیگ کی شرطوں نے سمجھوتہ کا دروازہ بند کردیا

مُسلم لیگ کی شرطیں

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ نے کانگریس پریزیڈنٹ کے مراسلے کے جواب میں اپنی طرف سے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے ہیں:۔

(۱) بندے ماترم کا گیت ترک کردیا جائے (۲) جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں کسی قسم کی رد و بدل نہ کی جائے (۳) مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کی اجازت ہو (۴) مسلمانوں کو اذان دینے اور اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کی آزادی ہو (۵) مسلم قانون اور تمدن کی قانون کے ذریعہ حفاظت کی جائے (۶) سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی تعداد مقرر کی جائے (۷) کانگریس کمیونل آوارڈ کی مخالفت بالکل ترک کردے۔ اور یہ کہنا چھوڑ دے کہ اوارڈ قومیت کے منافی ہے (۸) قانونی طور پر اس امر کا یقین دلایا جائے کہ اردو رسم الخط کو کسی طریقہ پر کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا (۹) کمیونل ایوارڈ کی دفعات کے مطابق میونسپل کمیٹیوں میں نمایندگی ہو یعنی جداگانہ انتخاب اور تحفظات کا طریقہ قایم رہے (۱۰) ترنگے جھنڈے میں تبدیلی کی جائے یا مسلم لیگ کے جھنڈے کو بھی اتنی ہی اہمیت دی جائے (۱۱) ہندوستان کے مسلمانوں کی نمایندہ جماعت صرف مسلم لیگ کو ہی تسلیم کیا جائے (۱۲) کانگریسی صوبوں میں مسلمانوں کو ملا کر مشترکہ وزارتیں قایم کی جائیں۔

مسٹر جناح کے چودہ نکات بدستور قایم ہیں۔ یہ بارہ مطالبات ان کے علاوہ پیش کئے گئے ہیں مسلم لیگ کی ایگزیکیٹو کونسل کے اس فیصلے نے ہندو مسلم مسئلہ کے حل کے لئے آیندہ کسی بھی گفت و شنید کا دروازہ بند کردیا ہے۔

سرحد کے قبائلی علاقہ میں برطانی فوجوں کی نقل و حرکت

شملہ ۶ جون۔ کل لوورگی نزائی پر تھرڈ انفنٹری بریگیڈ نے حملہ کیا جسمیں مخالفت تو بہت کم ہوئی مگر ایک ہندوستانی سپاہی ہلاک ہوا اور دو زخمی ہوئے اس رسالہ کی امداد پر راناک بریگیڈ اسکوڈرن بھی تھا اور ہوا باز پارٹی رسالہ کی امداد کر رہی تھی۔ اس علاقہ میں پارٹی کا حوض تباہ شدہ حالت میں پایا گیا۔ دو مستقل چوکیاں قایم کرکے فوجیں بانی درگا کوسٹ گئیں۔ ۳ جون کو کئی رسالوں کی مشترکہ نقل و حرکت ہوئی۔ اور وقتاً فوقتاً خیلوں سے مقابلہ ہوتا رہا جسمیں ایک انگریز افسر ہلاک ہوا اور دو اشخاص زخمی ہوئے

دولاکھ روپیہ کانگریس کے نام

شملہ ۶ جون۔ راجہ سرنی ماد ہو راؤ کے پڑپوتے۔ ڈاکٹر ٹی۔ ڈی ماد ہو راؤ جو تمام عالم کا دورہ کرکے حال ہی میں واپس آئے تھے۔ مختصر علالت کے بعد آج ۴۳ سال کی عمر میں ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ ڈاکٹر راؤ نے ایک علمی ماہر طبقات کی حیثیت سے کئی سال غیر ممالک میں بسر کئے آپ دفتر نو آبادیات لندن میں ماہر طبقات الارض کی حیثیت سے بھی وابستہ رہے۔ آپ حکومت نظام، نیز حکومت بیکانیر پٹیالہ اور دیگر ریاستوں کے طبقات الارض کے محکموں میں اقتصادی مشیر بھی رہ چکے تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ مرحوم اپنی جائداد کا زیادہ حصہ جو تقریباً دو لاکھ روپیہ کی مالیت کا ہے نیشنل کانگریس کے نام کر گئے ہیں۔ جو تعلیمی ذرایع سے ملک کی آزادی کے لئے استعمال کیا جائیگا

زمینداروں کے نئے منصوبے

کلکتہ ۶ جون۔ لکھنؤ میں حال ہی میں مہاراجہ دربھنگا کی زیر صدارت اودھ کے زمینداروں کی جو کانفرنس ہوئی تھی اسمیں ایک رزولیوشن اتفاق رائے سے اس مطلب کا پاس ہوا تھا کہ ایسے معاملات میں مشترکہ کارروائی کرنے کی غرض سے جو کہ ہندوستان کے زمینداروں سے تعلق رکھتے ہوں زمینداروں کی آل انڈیا فیڈریشن بنائی جائے۔

وزارت پر نکتہ چینی کرنا کوئی جرم نہیں ہے

جالندھر۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے اپنے صوبہ کے تمام حکام ضلع کے نام یہ ہدایت جاری کردی ہے کہ وزارت کے خلاف جو نکتہ چینی کی جاتی ہے وہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ (بغاوت) کی زد میں نہیں آتی۔ لیکن ان تقریروں پر سخت نظر رکھی جائے جنمیں تشدد کی ترغیب دیجائے۔

نو ہلاک اور ۶ زخمی

میرٹھ ۶ جون۔ ضلع میرٹھ تھانہ سردھنہ کے موضع ککے پور میں ایک بنیا گرفتار کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک بندوق سے کل رات کو ۹ آدمیوں کو مار ڈالا اور ۶ کو زخمی کیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ کارروائی انتقامانہ طور پر ان لوگوں کے خلاف کی تھی جنہوں نے سازش کرکے اس کی ناک کاٹ لی تھی۔

کلکتہ ۶ جون۔ سوڈہ اسٹیشن پر حادثہ کے متعلق تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ رائل میل سروس اسٹاف کے ۵ آدمی اس حادثہ میں زخمی ہوگئے انکو اسپتال لایا گیا۔

مزدوروں کی تعلیم کا انتظام

مدراس ۵ جون۔ کارخانہ کے مزدوروں میں تعلیم کا پرچار کرنے کے لئے حکومت مدراس نے ایک اسکیم تیار کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تجویز ہے کہ بڑے بڑے کارخانوں میں مزدوروں کو بھرتی کرتے وقت یہ شرط لگائی جائے گی کہ انکو اسکول میں پڑھنا ہوگا۔ اور اس کا خرچ مالک کارخانجات برداشت کرینگے یہ اسکیم رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کردی گئی ہے۔

حکومت ہند کا کمیونک

شملہ ۶ جون۔ حکومت ہند کی طرف سے ایک کمیونک شایع ہوا ہے جسکی عبارت حسب ذیل ہے:۔
مختلف حلقوں میں ان تجویزوں کی اشاعت کی گئی ہے کہ روپیہ کی شرح تبادلہ کو تبدیل کردیا جائے اس لئے حکومت ہند یہ واضح کردینا چاہتی ہے کہ روپیہ کی موجودہ شرح تبادلہ ہندوستان کے مفاد کے حق میں ہے اور اس کے لئے بہت زیادہ عملی دلیلیں موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسوقت ریزرو بنک حکومت ہند کے قبضہ میں ایک ارب ۶۰ کرور روپیہ سے زیادہ ہے۔ لہذا موجودہ آئینی شرح تبادلہ تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے

صرف کانگریس کا ترنگا جھنڈا استعمال کیا جائے

الہ آباد ۶ جون۔ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی الہ آباد نے تحصیل منڈلی اور موضع کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے جلسوں میں کانگریسی ترنگے جھنڈے کے علاوہ اور کوئی جھنڈا نہ لہرائیں۔ رزولیوشن کے دوسرے حصہ کے ذریعہ تمام کانگریس مینوں کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے کہ وہ جلسوں اور پبلک مظاہروں میں کانگریسی جھنڈے کے سوائے دوسرے جھنڈے کا استعمال نہ کریں۔

ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے ایک سرکردہ ممبر نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مطلع کیا ہے کہ یہ پہلا قدم ہے جو کانگریس کمیٹی کانگریس کے زیر اہتمام منعقدہ جلسوں میں اور مظاہروں سے کانگریس کے جھنڈے کے علاوہ دوسرے جھنڈوں کے استعمال کو ختم کرلینے کے لئے اٹھا رہی ہے۔

شاہ امان اللہ خاں کی لڑکی کی شادی

روم ۷ جون۔ سابق شاہ افغانستان شاہ امان اللہ خاں کی تیسری لڑکی شہزادی عبیدہ کی شادی سول میرج ایکٹ کے ماتحت شہزادہ احمد علی ولی عہد افغانستان سے ہوئی۔ اس سلسلہ میں کل شاہ امان اللہ کی کوٹھی پر مسلمانوں کی مذہبی تقریب ہوئی جسمیں شاہ وکٹر امینوئل ملکہ علینا اور شہزادی مریم شریک تھیں۔

جاپانیوں نے کینٹن پر قبضہ کرلیا

کینٹن ۶ جون۔ آج صبح کینٹن پر پھر دو مزید ہوائی حملے ہوئے اور گزشتہ دس روز میں کینٹن پر ہوائی بمباری کا یہ آٹھواں روز ہے۔ دوسرے حملے میں چالیس پچاس ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ سرکاری دفتروں، ریلوے اسٹیشنوں بجلی گھر، دریا کے پل اور مکانوں پر تقریباً ایک سو بم گرائے گئے۔ جس سے قیامت کا منظر پیدا ہوگیا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آج کے ہوائی حملہ میں پندرہ سو سے زاید آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ اور ایک ہزار سے زاید رہایشی مکانات تباہ ہوگئے ہیں۔ ایک فرانسیسی ہسپتال پر بھی بم گرے جس سے ایک پاس کا مکان اُڑ گیا۔ اور فرانسیسی سرجن معمولی زخمی ہوا۔ سڑکیں لاشوں سے بھری پڑی ہیں۔ دوسرے بم کشتی چلانے والوں کی بستی پر گرے جس سے ہولناک نقصان ہوا۔ برطانوی قنصل جنرل نے جاپانی قنصل جنرل کو پروٹسٹ کا نوٹ لکھا ہے کہ حملہ آوروں کے جہاز غیر ملکی علاقوں پر بدستور اُڑ رہے ہیں۔ جاپانیوں نے ہونان کی راجدھانی کیفنگ پر قبضہ کرلیا ہے۔

جاپانی حکومت کے نئے وزیر کا اعلان

ٹوکیو ۶ جون۔ جاپانی حکومت کے نئے وزیر مال مسٹر اکیڈا نے اعلان کیا کہ جنگ کی صورت حالات کے پیش نظر طرز زندگی کا معیار گھٹانا ناگزیر ہے اور قوم کو بڑے پیمانہ پر جنگ جاری رکھنے کے لئے مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کو تیار رہنا چاہیئے۔

یو۔پی میں جماعتی جنگ

لکھنؤ ۵ جون۔ ایک مقامی اخبار کا بیان ہے کہ گذشتہ پانچ ہفتوں میں زمینداروں کے ایجنٹوں پر حملہ کی چار وارداتیں ہو چکی ہیں۔ رائے گو وند چندر ممبر اسمبلی کے ایک کارک کو پیٹا گیا۔ وہ ہسپتال میں فوت ہوگیا بیان کیا جاتا ہے کہ گورکھپور کے مسٹر محمود علی کے ایک کارک کو ہلاک کردیا گیا۔ کانپور کے موضع سیولی کے ایک زمیندار کے ایک کارک کو بھی ہلاک کردیا گیا

حکومت بہار کا ملازمت بیورو

پٹنہ ۵ جون۔ حکومت بہار کا اعلان مظہر ہے کہ ایسوسی ایشن بے روزگاران پٹنہ نے ملازمت بیورو میں جسے حکومت بہار نے حال ہی میں مرتب کیا ہے ایسوسی ایشن کی نمایندگی کرنے کے لئے مسٹر تگینشور پرشاد اور مسٹر محمد حسن خاں کو نامزد کردیا ہے۔

ناروے کے ٹریڈ کمشنر کا تقرر

شملہ ۶ جون۔ سر فریڈرک میٹر ہندوستان میں حکومت ناروے کے ٹریڈ کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

کہلاڑیوں کے پینے کی شئے

دنیا کے دیگر سخت ترین کاموں سے بڑھ کر کھیل کود کے لئے زیادہ طاقت محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے. ایک ورزشی کو اپنے مخالف سے بازی جیتنے کے لئے اپنی تمام طاقت کا آخری قطرہ خرچ کر دینا پڑتا ہے. لہذا اسے ہر وقت کسی ایسی شئے کی ضرورت پڑتی ہے. جو اس کے جسم میں تر و تازگی پیدا کر کے انسانی طاقت کو بحال رکھے اور ساتھ ہی ساتھ اس کی صحت پر کوئی ضرر یا برُا اثر نہ ڈالے.

چائے نے اس حلقہ میں جو درجہ حاصل کیا ہے وہ لاثانی ہے مشہور و کامیاب مرد اور عورتوں نے چائے کی تر و تازگی بخشنے والی خوبیوں کی ہمیشہ تعریف کی ہے. حال ہی میں فرانسیسی لان ٹینس چیمپین شپ پریس کے مترجم ایم. ڈیویڈ اور ایچ لنڈن ڈیلی ہیرلڈ کے نمائندے سے بیان کیا ہے کہ:

وہ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے کہلاڑیوں کے لئے پینے کی پندرہ مختلف قسم کی چیزوں کا آرڈر دیا. دن ختم ہونے پر مجھے اس قدر پسینہ آیا معلوم ہوتا تھا کہ میں خود ہی کھیلتا رہا. لیکن اب ایسا نہیں ہے، حالانکہ تم انگریزوں میں صرف ایک مرتبہ چائے پیتے تھے اور اب پانچ ملکوں سے چار ملکوں کے کہلاڑی چائے ہی پیتے ہیں"

اب ایسا دکھائی دیتا ہے کہ کھیل کے میدان میں تمام پینے والی چیزوں سے بڑھ کر چائے نے قبضہ جمالیا ہے. سخت ترین مقابلہ کے بعد اب کہلاڑی چائے کی پیالی کو کھوئی طاقت سے بحال کرنے کے لئے ضرور خیال میں لایا ہے.

کرکٹ کے مشہور کہلاڑی ڈان براڈمن نے چائے کی خوبیوں کے حق میں تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ:—

" اس میں شک نہیں کہ کرکٹ کھیلنے والوں کو چائے سے زیادہ رغبت ہے اور وہ میچ کے دوران اس کا انتظار کرتے رہتے ہیں. چائے درحقیقت تازگی بخشتی ہے اور پینے کے بعد اس کا اثر ذرا بھی پژمردگی پیدا نہیں ہونے دیتا. البتہ عام لوگ یہ چاہتے ہیں کہ جب تم ورزش کے بعد تھکے ہوئے یا گرد آلود یا گرم ہو تو چائے سے بڑھ کر ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی دوسری شئے نہیں. اسلئے میں انٹرول میں چائے پینا بہت پسند کرتا ہوں. چائے مجھے فوراً ٹھنڈک پہنچاتی ہے تازگی بخشتی ہے اور دن بھر کے لئے چست رکھتی ہے "

دنیا کے مشہور آسٹریلیا کے کرکٹ کہلاڑی کی طرح ایک بین الاقوامی سائیکل کے چیمپین ہیوبرٹ اوپرمین نے بھی چائے کی تعریف میں کہا ہے کہ:—

بعض لوگوں نے چائے کا پینا اپنی عادت میں معمول کر لیا ہے اور کہانے کے وقت اس کا پینا اچھا سمجھتے ہیں. لیکن میں اس کو دوسری نظر سے دیکھتا ہوں کیونکہ تجربہ سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ نہ صرف عمدہ پینے کی چیز ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہے. ہر ایک سخت دورہ کے بعد میں چائے کو سب سے پہلے پیتا ہوں میرا خیال ہے کہ اس کے پینے سے نہ صرف تھکان دور ہوتی ہے بلکہ جب میں کمزوری محسوس کرتا ہوں تو اسے دور کر کے تازگی حاصل کرنے میں بجد مفید پاتا ہوں. جب میں گرم اور گرد آلود ہوتا ہوں تو یہ مجھے ٹھنڈک پہونچاتی ہے اور اس کا اثر ایک عرصہ تک رہتا ہے.

یہ خیال بلاشک مسٹر ہرلین جو کہ مشہور تیز رفتار ... کا ہے انسے پوچھا کہ انکی کامیابی کا راز کیا ہے تو انہیں مختصر لفظوں میں کہا کہ میں بجد چائے پیتا ہوں.

کہلاڑیوں کے علاوہ ہمارے ملک کے سخت کام کرنے والے مرد اور عورت کے کامیابی کا راز چائے ہو سکتا ہے.

مسٹر جناح اور فضل الحق کی تقریریں

بمبئی ۶ر جون. آج صبح مسلم لیگ کا جھنڈا مسٹر جناح نے لہرایا. سر سکندر حیات خاں نے مسٹر جناح سے لیگ کا جھنڈا لہرانے کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ جسطرح ہر سپاہی کا فرض ہے کہ وہ اپنی رجمنٹ کے جھنڈے کی حفاظت کرے اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلم لیگ کے جھنڈے کی حفاظت کریں اسوقت ہندوستان کے مسلمانوں کو دوہرا فرض انجام دینا ہے ایک بحیثیت ہندوستانی کے دوسرا بحیثیت مسلمان کے کوئی وجہ نہیں کہ کیوں نہ ہندوستان کی سیاسی پارٹیاں اپنا انفرادی جھنڈا نہ رکھیں. اور ان کا اپنا ایک مشترکہ جھنڈا بھی ہونا چاہیئے بدقسمتی سے اسوقت ہمارا کوئی مشترکہ جھنڈا نہیں ہے اور مختلف پارٹیوں میں آپس میں بہت چپقلش ہے مجھے خدا پر کامل بھروسہ ہے کہ عنقریب ہی اس ملک کی دونوں بڑی پارٹیاں چھوٹے چھوٹے گروہوں کی منظوری سے ایک مشترکہ جھنڈا بنانے میں کامیاب ہوجائینگے جس پر ہر ہندوستانی کو فخر ہوگا.

میرے اپنے صوبہ پنجاب میں پارٹیوں کے جھنڈوں کا خواہ وہ کانگریس کا ہو یا لیگ کا ہو یا کسی اور پارٹی کا ہو مناسب احترام کیا جاتا ہے اگرچہ ہر پارٹی کو پارٹی کے اغراض و مقاصد کے لئے اپنا جھنڈا استعمال کرنے کی پوری آزادی ہے.

لیکن میں اس بات کی بالکل اجازت نہ دونگا کہ کسی پارٹی کا جھنڈا سرکاری عمارتوں پر لہرائے. پنجاب میں سرکاری عمارتوں پر جس جھنڈے کو لہرانے کی اجازت دی جاسکتی ہے وہ صرف پنجاب کا جھنڈا ہے جو ایک مشترکہ نشان ہے. مسٹر جناح نے جھنڈا لہرایا.

شیعہ اور سنیوں کا جھگڑا
لکھنؤ میونسپلٹی کی میٹنگ میں غور و خوض

لکھنؤ ۸ر جون. شیعہ اور سنیوں کے جھگڑے سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے آج شام کو لکھنؤ میونسپلٹی کی ایک ضروری میٹنگ ہوئی. میٹنگ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ شیعہ اور سنیوں کے کشیدہ تعلقات پر اظہار افسوس کیا گیا اور ان سے اپیل کی گئی کہ وہ جلد از جلد اپنے اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کریں. اسی رزولیوشن میں حکام سے یہ درخواست کی گئی کہ جن لوگوں کا شہر میں جھگڑا کرانے میں ہاتھ ہو انکو سزا دی جائے اور شیعہ اور سنیوں کی ایک نمائندہ میٹنگ طلب کر کے ان کے درمیان سمجھوتہ کرایا جائے.

کرفیو آڈر کے بارے میں جسے ڈپٹی کمشنر نے نافذ کیا ہے یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ اسکی وجہ سے بجائے ان لوگوں کے جو کہ جھگڑا کرانے کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں اور واقعی قصور وار ہوتے ہیں معصوم لوگوں کو مشکلات پیش آتی ہیں.

عالمگیر اقتصادی کانفرنس کی تجویز

ڈرہم (شمالی کارولینا) ۱۵ر جون مسٹر ڈو ... سکریٹری کامرس نے ایک تقریر کے دوران میں تجویز کیا ہے کہ ایک عالمگیر اقتصادی کانفرنس بلائی جائے جس میں دنیا کی قوموں کے درمیان اشیائے خام کی مساوی تقسیم پر غور کیا جائے.

مجلس احرار اسلام کا جلسہ

دفتر مجلس احرار اسلام کانپور میں ممبران مجلس احرار و رضاکاران و ممبران مجلس انتظامیہ کا ایک جلسہ اہم اور نمایندہ جلسہ. ۷ بجے دن کو زیر صدارت حضرت مولانا مفتی حکیم محمد نور اللہ صاحب منعقد ہوا جب ذیل تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں،

ا. ممبران و رضاکاران و اراکین مجلس انتظامیہ مجلس احرار اسلام کانپور کا یہ جلسہ مجاہد اسلام حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب کو ان کی بہادرانہ اور مجاہدانہ گرفتاری پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور ان کی اس جرات کی بیش از بیش تعریف کرتا ہے. کہ انھوں نے مدح صحابہ اکرام اور قیام میلاد کے مذہبی و شہری حق کے تحفظ کے لئے بروقت قربانی پیش کردی.

۲. یہ اجلاس حکومت یو پی کو حکام لکھنؤ کے اس ناروا نا جائز دل آزار اور غیر قانونی رویہ کے خلاف پر زور احتجاج کرتا ہے کہ انھوں نے عین ان ایام میں جو ذکر میلاد حضور سرور کائنات صلعم کے لئے مخصوص ہیں، لکھنؤ کے مسلمانوں پر دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کے ذریعہ مجالس میلاد کے قیام میں صریح مداخلت کی، خاص طور سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ کے اس حکم کی سخت مذمت کرتا ہے جس کے ذریعہ ۲ر جون سے ۱۷ر جون تک سنیوں کے میلاد پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے. اور جس کا علی ثبوت وہ گرفتاریاں ہیں جو ۳ر جون کو مجلس میلاد کے قیام کے سلسلہ میں مسجد صباطیان میں کی گئیں. اور جس میں نہ صرف مدح صحابہ کرام کو قانوناً منع کر دیا گیا بلکہ میلاد شریف کو بھی روک دیا گیا

یہ جلسہ صاف الفاظ میں واضح کر دینا چاہتا ہے کہ حکام لکھنؤ کی یہ مطلق العنانہ جو قطعی جانبدارانہ ہیں اور سنیوں کے مذہبی مراسم میں معاندانہ مداخلت ہیں سنی مسلمانان ہند سے ہرگز برداشت نہیں کی جاسکتیں اور اگر جلد از جلد ان اہانت انگیز احکامات کو واپس لے کر مولانا عبدالقیوم صاحب اور انکے ساتھیوں کو رہا نہ کیا گیا تو ہندوستان کے تمام سنی مسلمان مدح صحابہ اکرام او میلاد پاک کے شہری اور قانونی اور مذہبی حق کی حفاظت کے لئے اپنا فیصلہ کن علی قدم اٹھانے پر مجبور ہونگے اور اسکی تمام ذمہ داری حکام لکھنؤ کی ناعاقبت اندیشی اور یو پی گورنمنٹ کی مذبذب پالیسی پر ہوگی. اور پھر انکے ساتھ حکومت یو.پی اپنے تمام ہمدردان کی ہمدردیاں کھو دیگی.

۳. یہ جلسہ صوبہ کانگریس کمیٹی کی توجہ اس طرف منعطف کراتا ہے کہ وہ شہری اور مذہبی آزادی کے علمبردار ہونے کی حیثیت سے حکام لکھنؤ کی ناجائز سرگرمیوں کے خلاف یو پی گورنمنٹ کو متوجہ کرے. تاکہ سنی مسلمانان یو پی کانگریس گورنمنٹ کی غیر واضح پالیسی سے زیادہ متنفر نہ ہوں. جو موجودہ حالات کی بنا پر یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ یو پی کی کانگریسی حکومت حکام لکھنؤ کی بدعنوانیوں کی ذمہ دار ہے. اور جس نے سنیوں کے شہری اور مذہبی اور قانونی حق کی حفاظت کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے.

یہ جلسہ توقع رکھتا ہے کہ یو پی کانگریس اس سلسلہ میں بہت جلد کوئی مناسب قدم اٹھا کر سنی مسلمانوں کو اپنے رویہ سے مطمئن کرے گی.

۴. یہ جلسہ مجلس احرار اسلام ہند لاہور اور جمعیۃ علما ہند دہلی کی توجہ لکھنؤ کی حالیہ ناجائز اور غیر قانونی گرفتاریوں اور مجلس میلاد پر غیر قانونی پابندیوں کی طرف منعطف کراتا ہے اور ان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے خاص نمایندوں کے ذریعہ لکھنؤ پہونچکر صورت حال کی تحقیق کرائیں اور مسلمانوں کے اضطراب اور روز افزوں بے چینی کو دور کرنے کے لئے کوئی موثر علی پروگرام تجویز کریں تاکہ سنیوں کے تمسخر اور انکے مذہب میں مداخلت کا دروازہ بند ہو جائے اور اپنے بزرگان دین کی آزادانہ مدح کے مذہبی حق کو حاصل کریں.

۵. یہ جلسہ مجلس احرار اسلام کانپور کی طرف سے اپنی اس پالیسی کا پھر اعادہ کرتا ہے کہ وہ کانپور کے مزدوروں کی لڑائی میں انکے ساتھ عملاً دوش بدوش شریک ہے نیز یہ جلسہ مل مالکوں کے حالیہ بیانات پر جو سرکشی. انتقام اور غرور کے آئینہ دار ہیں شدید مذمت کرتا ہے، اور یو پی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جانچ کمیٹی

یورپ کی موجودہ سیاسیات کے دس اہم مسئلے

اخبار بمبئی سنٹینل میں مسٹر شیپ ڈاسٹوں نے یورپ کے موجودہ سیاسیات کے متعلق ایک مضمون شایع کیا ہے جس میں سے دس اہم باتوں کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے.

(۱) یورپ کے براعظم کو چھپا لینے کے لئے جرمنی کی تگ و دو.
(۲) ایک نئی رومن سلطنت قایم کرنے کے لئے سائنور مسولینی کا خواب
(۳) اسپین سے فرانس کو خطرہ.
(۴) یورپ کے اعلی ترین قوتوں میں شمار ہونے کے لئے پولینڈ کا دعویٰ.
(۵) زیکو سلوویکیا رومانیہ یگو سلاویہ اور ہنگری میں آباد سلاو قوم کی یکجہتی کی کوشش.
(۶) زیکو سلوویکیا کی موجودہ کشمکش.
(۷) فرانس کی داخلی اور خارجی کمزوری.
(۸) برطانیہ کی گو مگو پالیسی. (۹) روس کا معمہ (۱۰) کمیونزم کے خلاف یورپ کا جہاد

ہندی کو اختیاری رہنے دیا جائے

مدراس ۸ جون. دیوان بہادر سرینواس نے پریس کو مطلع کیا ہے کہ انھوں نے مندرجہ ذیل تار آج مہاتما گاندھی کی خدمت میں ارسال کیا ہے:—

" مدراس پراونشیل دلت جاتی فیڈریشن کے زیر اہتمام کل شام کو ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ہندی کو ایک اختیاری مضمون کی حیثیت سے رائج کرنے کے لئے اقدام کر کے مسٹر راجگوپال آچاریہ سے ہمدردی ظاہر کرنے کی آپ سے

کانپور کی غریب زچاؤں کیلئے نئی مصیبت

چائلڈ ولفیر کمیٹی کا ہلاک آفریں فیصلہ

میٹرنٹی چائلڈ ولفیر کمیٹی نے جب سے ۱ر مارچ ۱۹۳۸ء کے فیصلہ کی اطلاع بذریعہ نوٹس شایع کی ہے کانپور کی غریب پبلک زچاؤں کی زندگی اور بھی زیادہ خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ کیونکہ اس میں طے کیا گیا ہے کہ عام پبلک سے بچہ جنوانے کی فیس مبلغ عہ لی جاوے جو پیشگی ہوگی۔

جب سے کانپور میں اس کمیٹی کے زیر اہتمام بچہ جنوانے کی سہولت کی غرض سے دائیوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہمیشہ غربا کے لئے ایک نئی مصیبت ہوگئی ہے۔ وہ یہ کہ جب کبھی رات کو کسی وقت زچہ کی تکلیف بڑھتی ہے اور سرکاری دائی کو اطلاع دی جاتی ہے تو وہ گھر سے نکلنے میں اس قدر دیر کرتی ہیں کہ بسا اوقات بچہ بلا آمد دائی کے پیدا ہو جاتا ہے اور ایسے وقت جو تکالیف مستورات کو دائی نہ ہونے سے پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ رونما ہو جاتی ہیں اور وہ انکی ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں اگر دیسی دائی کو بلایا جاتا ہے تو وہ غریب سرکاری حکم کے خوف سے ہاتھ لگانے سے انکار کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زچہ نہ ادھر کی رہتی ہے نہ ادھر کی۔ اس کے علاوہ مقرر کردہ دائیوں کی ناقابلیت کی شکایت بھی عام ہے۔ جس کا مجھکو خود تجربہ ہے۔

اب یہ نئی تجویز فیس لینے کی ان غریبوں کے لئے ایک مستقل خطرہ کا پیش خیمہ ہے کیونکہ کانپور میں اگر نصف نہیں تو چوتھائی آبادی ایسی ضرور ہے کہ جو ایک وقت کھاتی ہے اور ایک وقت فاقہ کرتی ہے۔ گھر کا کرایہ ادا نہیں کرسکتی پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ فیس کا ایک روپیہ پیشگی کس طرح ادا کرسکے گی۔ اس نوٹس میں ان غربا کو مستثنیٰ کیا گیا ہے جو رائے بہادر ایس این تیواری کی خدمت میں درخواست پیش کریں۔ اور ان کے حکم سے معاف کئے جائیں۔

یہ کتنا بر مذاق فیصلہ ہے کہ غریب زچہ دردزہ سے بیتاب ہے اس کے مددگار یا تیماردار اس تکلیف سے نجات دلانے کے لئے کسی دائی کی مدد تلاش کر رہے ہیں۔ وہ رائے بہادر صاحب موصوف کے بنگلے کو اتنے بڑے شہر میں کہاں ڈھونڈھتے پھریں گے اور رائے بہادر صاحب اگر نہ ملیں تو انکے انتظار میں بیچاری زچہ کو جان دینے پر مجبور کریں۔

بہرحال یہی بہتر تھا کہ یہ دکھیارے غریب اپنی دیسی دائیوں ہی سے بچے جنوانے کا کام لیتے اور وہ نہایت قلیل حق الخدمت میں پورے چالیس دن تک ہر قسم کی خدمت انجام دیتی اور ہمیشہ اطاعت گذاری کرتی۔ پھر چاہے وہ مرتیں یا زندہ رہتیں۔ لیکن موجودہ صورت میں ان غریب زچاؤں کی موت سامنے کھڑی ہے۔

ایسے احکام پبلک کی سہولت کا باعث ہرگز نہیں ہوسکتے بلکہ یہ تو غریب پبلک کو اور مصیبت اور ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

فیڈریشن اور لارڈ زٹلینڈ کی تقریروں پر غور

۔ر جون۔ نریندر منڈل کی نئی تنظیم کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر ہوئی ہے اس کا اجلاس آج صبح بیکانیر محل میں ہوا۔ اور دو گھنٹہ کی بحث و تحقیق کے بعد ۱۲ بجے ملتوی ہوا جسمیں معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ بیکانیر وائس چانسلر نریندر منڈل کے اس سرکلر پر غور کیا گیا۔ جو آپ نے حال ہی میں سب بڑی بڑی ریاستوں کو بھیجا تھا۔

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ چونکہ بڑی بڑی ریاستیں نریندر منڈل سے تعاون نہیں کرتی ہیں اسلئے نریندر منڈل کا مستقبل بہت تاریک نظر آتا ہے مگر مہاراجہ گوالیار و مہاراجہ بیکانیر کی یہ زبردست خواہش ہے کہ منڈل کی از سر نو تنظیم کر کے اسے زیادہ مضبوط اور جمہوری بنایا جائے یہ رائے بھی ظاہر کی جارہی ہے کہ موجودہ منڈل پر تاج کے نمایندہ کی حیثیت سے وایسرائے کو جو اثر و اقتدار ہے اسے کم کیا جائے تاکہ منڈل چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی پوزیشن کے متعلق صاف گوئی اور آزادی سے اظہار رائے کرسکے۔

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ فیڈریشن کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے والیان ریاست اور وزرا کا جو اجلاس ہونے والا تھا وہ آخری وقت پر ملتوی کر دیا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس اجلاس میں فیڈریشن کے متعلق لارڈ زٹلینڈ کے تازہ ترین بیان پر بھی غور کیا جائے گا۔ کہ ان کا بیانوں پر کہاں تک اثر پڑتا ہے۔ خیال ہے کہ اجلاس کل تک جاری رہے گا۔ اس سلسلہ میں آج نریندر منڈل نے ایک کمیونک شایع کیا ہے۔

ریلوے ٹرین کا حادثہ

اسنسول ۔ر جون۔ ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ ایسٹ انڈین ریلوے اسنسول بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں کہ ۹ ماہ حال کی رات کو ۱۱ بجکر ۲۲ منٹ پر اپ پنجاب میل نمبرہ متھر دیور اور سانکیر پور کے درمیان ریلوے لائن سے اتر گئی۔ انجن اور اس کے قریب کے ۵ ڈبے ریلوے لائن سے اتر کر الٹ گئے۔ جس کی وجہ سے ۲۰۰ فٹ کے فاصلہ تک ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ اس حادثہ میں اینگلو انڈین ڈرائیور اور ریلوے میل سروس کا ایک ہندوستانی سارٹر ہلاک ہوگیا۔ ایک اور بھی ہندوستانی سارٹر اور تقریباً ۴۳ مسافر زخمی ہوگئے۔ زخمی ہونے والوں میں ایک یوروپین اور ایک اینگلو انڈین بھی شامل ہے۔ مجروحین کی فوراً مرہم پٹی کی گئی۔ اور ان میں سے ۳۰ کو اسنسول بھیجدیا گیا۔ باقی مجروحین کو اپنے منزل مقصود پر جانے کی اجازت دیدی گئی۔ فی الحال صرف ایک لائن پر گاڑیاں آجارہی ہیں۔ ۹ ماہ حال سے اُن کے حسب معمول مدوقت کی توقع کی جاتی ہے۔ شبہ کیا جاتا ہے کہ یہ حادثہ گاڑی کو پٹری سے اتارنے کی مکروہ کوشش کا نتیجہ ہے۔

مسٹر فضل الحق کو پریس رپورٹروں سے گلہ

کلکتہ ۔ر جون۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال آج صبح جب بمبئی سے واپس آئے تو نمایندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس نے ان سے انٹرویو کے دوران میں یہ دریافت کیا کہ وہ کیا تاثرات لیکر بمبئی سے آئے ہیں انھوں نے بمبئی کے وزیر اعظم مسٹر بی۔ جی کھیر کو ان کی زندہ دلی اور فراخدلی پر خراج تحسین ادا کیا۔ اور بمبئی کے کچھ اخبارات کی اس اطلاع کی تردید کی کہ وہ یعنی مسٹر فضل الحق اپنی وزارت کو غیر مستحکم سمجھتے ہیں۔ انہوں نے مسلم لیگ کے مطالبات کے متعلق اخبارات کی قیاس آرائیوں کو بھی غلط بتایا۔

مزید اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر فضل الحق نے کہا۔ میں بمبئی کے وزیر اعظم مسٹر کھیر کی خوش طبعی کے متعلق نہایت ہی خوشگوار تاثر لے کر بمبئی سے چلا تھا۔ میں اُن سے اُن کے بنگلہ پر ملا تھا۔ مجھے یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی کہ وہ بہت سی وزارتوں کے متعلق جو کہ غیر کانگریسی وزارتوں کے نام سے مشہور ہیں۔ نہایت فیاضانہ خیالات رکھتے ہیں۔ ہم دونوں نے اس امر سے قطعی اتفاق کیا۔ کہ ایک ایسے مشترکہ پروگرام کی بنا پر جو ملک کی بھلائی کے لئے ہو ملک کی تمام وزارتوں نے ایک دوسرے سے تعاون کرنے کے لئے گنجایش موجود ہے۔ انھوں نے مہربانی سے میرا استقبال کیا۔ اس کے لئے میں ان کا نہایت ہی شکر گذار ہوں۔

پریس رپورٹروں سے گلہ

وزیر اعظم بنگال نے بمبئی کے پریس رپورٹروں کے خلاف یہ شکایت کی کہ ان میں سے کچھ ان میں سے فیاضی سے پیش نہیں آئے۔ آپنے بیان کیا کہ کچھ رپورٹروں نے میرے متعلق یہ خبر پھیلا کر غلط بیانی کی کہ میں اپنی وزارت کو پایدار نہیں سمجھتا۔ میں نے اس کے بالکل برعکس کہا تھا۔ اگرچہ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے تاہم میں اس غلطی کو درست کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ جہاں تک فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی گفت و شنید کا تعلق ہے۔ سردست میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ مسلم لیگ نے کانگریس کے روبرو پیش کرنے کے لئے چند مطالبات تیار کئے ہیں۔ دراصل لیگ نے اس قسم کا کوئی کام نہیں کیا۔

بزم حیات اردو کانپور

جناب والا التسلیم۔ ۱۸ر جون ۱۹۳۸ء کو بوقت نو بجے شب کے ایک بزم مشاعرہ زیر صدارت عالیجناب بابو سید محمد رضا صاحب چیرمین میونسپل بورڈ کانپور وزیر اہتمام مولانا عبدالصمد صاحب برق سکریٹری منعقد ہونا قرار پایا ہے جسمیں دیگر شعرائے کرام کو بھی دعوت شرکت دی گئی ہے۔ لہذا التماس ہے کہ آپ بھی زینت مشاعرہ ہوکر سامعین کو اپنے کلام بلاغت نظام سے محظوظ و مستفید فرمائیں مصرع طرح حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہم نہ ہوتے تو نہ ہوتی شب ہجراں پیدا
قافیہ ہجراں، گلستاں ردیف پیدا۔
"ہم سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں"

پردۂ فلم

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۵

ہر صبح کو دس بجے قہوہ پیتی ہے۔

تقریبًا وہ گھاس خور ہے۔ شاذ و نادر ہی وہ کبھی گوشت کو ہاتھ لگاتی ہے۔

وہ ہمیشہ نیچی ایڑھی کی جوتی پہنتی ہے۔ ماسوا ایسی کسی حالت کے کسی تصویر میں اس کے خلاف ضرورت ہو۔

نگارخانہ میں آنے سے پہلے دو میل پیدل ضرور چلتی ہے۔

یہ تو ہوئی اسکی زندگی کی اصل تصویر، زیادہ تفصیل چاہیں تو میں بتا سکتا ہوں کہ وہ سنہ ۱۹۰۶ء میں اسٹاک ہالم میں جو ملک سویڈن میں واقع ہے ۱۸ ستمبر کو پیدا ہوئی تھی اس کا باپ سیوسین گسٹفسن کی لڑکی ہے۔ اس کا بھائی بھی ایک ایکٹر ہے۔ اس کا نام گسٹفسن ہی ہے۔

برگسٹرم کی ایک ہیٹ کی دوکان میں وہ پہلے بطور ایک کلرک کے کام کرتی تھی۔ اس فرم کے مالک نے اسے ہیٹوں کے "ماڈل" یا نمونہ کے طور پر کسی اشتہار میں لگایا جسکو لوگوں نے پسندیدگی نظروں سے دیکھا اور اسے ایک اشتہاری فلم میں جو کسی شخص "کپتان رنگ" نے ہیٹوں کے بارے میں بنایا تھا۔ پہلی مرتبہ فلم میں کام کرنے کا موقع مل گیا۔

ایرک پیچلر نامی ایک سویڈنی کمیڈی ڈائرکٹر نے اسے پہلی بار "ایرک جیال گنتن" میں کچھ پارٹ دیا۔ اس کے بعد سویڈن کے سب سے بڑے ڈائرکٹر مارز سٹیلر نے اس کو بھانپ لیا۔

اس ڈائرکٹر کے ساتھ کام کرنے سے قبل اس نے شکسپیر کے ایک ڈرامہ "جارڈن کی ایک رانت" "الوداعی دعوت" اور بہت سے سٹیجی کاموں میں حصہ لیا

مسٹر سٹیلر نے ہی اس کا نام بدلکر گریٹا گاربو رکھدیا تھا۔

"میٹرو گولڈن میئر" امریکہ کی ایک مشہور فلمساز کمپنی نے گاربو کو سٹیلر سے جھپٹ لیا اور "طوفان" ڈرامہ میں اس نے ایسا کام کیا کہ چاروں طرف سنسنی پھیل گئی۔

جب خالی وقت ہے گاربو نے کئی مکانات بدلے ہیں غسل آفتابی کرنے کا اسے خاص شوق ہے۔ معمے حل کرنے اور عقل پر کھنے کے شعبدوں اور کھیلوں میں اسے دلچسپی ہے، کبھی کبھار زیورات پہنتی ہے، ٹھنڈے پانی سے غسل کرتی ہے۔

افواہ غلط ہے کہ گاربو گوشہ نشین فقیر کی سی زندگی بسر کرتی ہے، نہیں اس کے دوستوں کا اپنا حلقہ ہے۔ گو بہت وسیع نہیں ہے، تصویر بننے کے دوران میں وہ چھوٹے بڑے آدمی سے ملتی ہے کوئی پارٹی ہو یا سوشل کام ہو جس کا تعلق تصویری کام سے ہے تو وہ ضرور اس تقریب میں شریک ہوتی ہے۔

مگر بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو تصویریں اس کے ساتھ کام کر چکے ہیں مگر باہر کبھی گاربو سے نہیں ملے: فالتو "کام کرنے والے، ڈیزائن بنانے والے، مناظر فلم کی بیرونی زیبائش کرنے والے، بڑھئی آواز کے انجینئر نقاش غرض سارے ہی فلمی کارکن گریٹا گاربو کو روزانہ "سین" میں دیکھتے ہیں مگر ویسے اسے کبھی باہر نہیں دیکھا کہ اس کی شکل و شباہت کیسی ہے۔

مگر میں ایک آدمی سے واقف ہوں جو کہ گریٹا گاربو کو روزانہ ملتا ہے، میرا مطلب دودھ والے سے ہے! یہ شخص "سیٹ" (فلم بننے) کے دوران میں روزانہ شام اور صبح کو دودھ لے کر خاص گریٹا گاربو کے پاس جاتا ہے اور خوب باتیں کرتا ہے۔

سر ہری گڈنی کا بیان

بمبئی ۴ جون۔ سر ہری گڈنی نے جو اینگلو انڈینوں کے لیڈر ہیں۔ ایک پریس انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ وہ مشترکہ طریق انتخاب کے زبردست حامی ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ملک کے دو بڑے فرقوں یعنی ہندو اور مسلمانوں کے درمیان اس مسئلہ کو حل کیا جانا چاہئے۔

سر ہری گڈنی اپنی بحالی صحت کے لئے یورپ تشریف لے جارہے ہیں۔

مرادآباد پولیٹیکل کانفرنس

بہجوئی ۴ جون۔ مرادآباد ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کی بہجوئی میں صدارت کرتے ہوئے بابا راگھو داس نے کانپور کے مزدوروں کو مالی امداد کا انتظام کرنے کے متعلق یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کی اسکیم کی تائید کی۔ اور ہڑتالیوں اور کسانوں سے ان کی مصیبت میں اظہار ہمدردی کیا۔

بابا راگھو داس نے مزید فرمایا کہ کانگریس ہندوستان کے تمام طبقوں اور فرقوں کی نمائندہ

ہے۔ مسلمان بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں گو ان کی شمولیت کا ڈھنگ ایسا ہے جسے تسلی بخش نہیں کہا جاسکتا۔ اس امر سے کہ سرحد کے مذہب پرست پٹھانوں پر کانگریس غالب آگئی ہے صاف ظاہر ہے کہ نیشنل کانگریس مسلمانوں کے مفاد کی مناسب طریق پر حفاظت کر رہی ہے۔

صدر کانفرنس نے ہندوستان پر فیڈرل سکیم نافذ کرنے کے خلاف تنبیہ کی اور فرمایا کہ کسطرح حکومت برطانیہ فیڈریشن کے نفاذ کے لئے میدان تیار کرنے کے لئے مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا کو کھیلا رہی ہے۔

گوالیار لیجسلیٹو کونسل کی دوبارہ ترتیب

گوالیار ۵ جون۔ مہاراجہ صاحب گوالیار نے گوالیار لیجسلیٹو کونسل کے آئین کو دوبارہ مرتب کرنے اور اس کے اختیارات کو وسعت دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے اس کمیٹی میں سر منو بھائی مہتہ منیجر سر۔ ادا داس آنگرے راؤ بہادر ایل بی فوئلی ۔ دیہ منیجر راؤ بہادر بالو راؤ اسکے ممبر اور مسٹر ایس۔ ایس گوڑ اس کے سکریٹری ہوں گے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ مارچ میں مہاراجہ صاحب گوالیار نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں اس ایوان کو مختلف خیالات کا نمائندہ بنانا چاہتا ہوں۔ تاکہ یہ ایوان آئینی معاملات میں ذمہ دار مشیر اور رہنما ثابت ہو۔ موجودہ تحریک اسی اعلان کی تکمیل کے سلسلہ میں ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمال پرتو عرم مستقل میں ہے * زبان بزمی و قاہو جو ترے دل کی پکار ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ے ششماہی ؏ ممالک غیر سے سالانہ ے ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۷ — کانپور دوشنبہ ۱۸ جون ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ — نمبر ۲۵

ادبیات

مادر وطن کا ترانہ

ازجناب نثار احمد خاں صاحب نثار بھٹی متوطن ہوی ضلع بارہ بنکی

راس آے یہ زمانہ　　ماضی بنے فسانہ
دل سکھ کے ہوں خزانہ　　بے حیلہ و بہانہ
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

مشفق ہی محترم ہی　　ہر دم انیس غم ہے
جو کچھ بھی بیش و کم ہے　　تیرا ہی سب کرم ہے
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

یہ پُر طرب فضائیں　　یہ جنتی ہوائیں
یہ دلربا ادائیں　　لیکر تری بلائیں
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

یہ لہلہاتے دریا　　یہ سبز سبز صحرا
یہ مسجد و کلیسا　　سب میں ترا ہو چرچا
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

ہندو ہو یا مسلماں　　دانا ہو یا کہ ناداں
تجھ پر نہ کیوں ہو قرباں　　یکساں ہی سب پہ احساں
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

رگ رگ میں تو لہو ہے　　خون میں ترا نمو ہے
تو دل کی آرزو ہے　　تو سب کی آبرو ہے
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

یہ رودِ پاک گنگا　　مستِ خرام جمنا
یہ رفعتِ ہمالہ　　سب پہ ہی تیرا سایہ
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

بلبل کی تو فغاں ہی　　کانٹوں کی تو زباں ہی
تو حسنِ گلستاں ہے　　تو سب کی پیاری ماں ہے
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

عصمت کی پاک دیوی　　جنت کی شاہزادی
ایسی سنی نہ دیکھی　　قدرت ہے تو خدا کی
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

آزادیوں کا گہنا　　مدت ہوئی نہ پہنا
ترے بڑے ہیں لہنا　　دنیا کا ہے یہ کہنا
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

شیدا ترا جہاں ہے　　جنت کا تو نشاں ہے
ہر چند اب خزاں ہے　　تجھ سا مگر کہاں ہے
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

دُنیا کی انّ داتا　　کھیتی تری ہے ماتا
دل کو ہے یہ سُہاتا　　ہر دم یہی سُناتا
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

گیتی کی تو جبیں ہے　　خاتم کی تو نگیں ہے
تو اتنی دل نشیں ہے　　ثانی ترا نہیں ہے
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

اک شاعر شکستہ　　یعنی نثار خستہ
مثلِ مہ دو ہفتہ　　یہ کہکے ہے شگفتہ
اے مادر یگانہ
گائیں ترا ترانہ

دنیائے اسلام

مصر میں انگریزی فوج کی حیثیت

قاہرہ۔ مصر اور برطانیہ کے مابین جو معاہدہ تحالف طے پایا ہے اس میں قرار پایا تھا کہ جو انگریزی فوج قاہرہ اور اسکندریہ میں مقیم ہے اس کو نہر سوئز کے قریب منتقل کر دیا جائے گا۔ معاہدہ میں یہ طے پایا تھا کہ حکومت مصریہ اپنے خرچ سے ان فوجوں کے لئے نہر کے قریب چھاؤنی بنوادیگی اور حکومت برطانیہ سے اس کے اخراجات کا اندازہ طلب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ چھاؤنی کی طیاری میں ایک کروڑ گنی سے زیادہ خرچ ہوگا۔ وزری حکومت نے اس تجویز کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب اس وقت رائے عامہ اور ارباب حکومت کی رائے ہے کہ فوج کو قاہرہ میں منتقل کرنے میں اس وقت مصر کو اس قدر کثیر مصارف کا بار نہیں اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ مصر کے سامنے اس وقت اس سے زیادہ ضروری کاموں کا معاملہ پیش ہے مصری ارباب حکومت خیال کرتے ہیں کہ اگرچہ قومی وقار و عظمت اسی میں ہے کہ فوجوں کو جتنا بھی ہو خرچ برداشت کرکے منتقل کر دیا جائے۔ لیکن پھر بھی چونکہ اب برطانوی فوجوں کی حیثیت حاکمانہ اقتدار کی نہیں بلکہ مصری محکمہ فوج کے ماتحت ایک مددگار دستہ کی رہ گئی ہے۔ اس لئے مصر کو اتنے بڑے خرچ کا بوجھ اپنے اوپر نہ لینا چاہئے اور بالفعل اس دستہ کو جہاں ہے وہیں چھوڑ دینا چاہئے۔

ترکی کا سالانہ بجٹ

انگورہ۔ ترکی حکومت نے ۱۹۳۸ء–۱۹۳۹ء کے لئے جو سالانہ بجٹ تیار کیا ہے وہ پارلیمنٹ میں منظوری کے لئے پیش ہو گیا ہے۔ مطالبات پر بحث و تمحیص شروع ہو گئی ہے اور خیال ہے کہ جب تک بجٹ پر بحث ختم نہیں ہو گی پارلیمنٹ کا اجلاس ہر روز منعقد ہوا کرے گا۔

اس سال بجٹ میں آمدنی کا اندازہ ۱۸۴½ ملین پونڈ لگایا گیا ہے جو سال گذشتہ کے مقابلہ میں ۳½ ملین زیادہ ہے۔ اس رقم میں سے صرف ۱۴½ ملین پونڈ وطنی مدافعت کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں کیونکہ پچھلے دو سالوں میں دفاع وطن کے سلسلہ میں جو استثنائی رقمیں منظور ہوئی تھیں اس میں سے ابھی تک تقریباً ۲۰ ملین پونڈ کی رقم محفوظ ہے۔ اب اس سال یہ پوری کی پوری رقم ہوائی جہاز اور جنگی اسلحہ خریدنے ہوائی مستقر قائم کرنے اور اسی قسم کے دوسرے کاموں پر صرف کیجائے گی۔

بحری انتظامات کے سلسلہ میں ۲۲ لاکھ پچاس ہزار پونڈ مخصوص ہوئے ہیں جن کا بیشتر حصہ آبدوز کشتیوں کی فراہمی اور جو لدجیک کی بندرگاہ کی مرمت و اصلاح میں صرف ہوگا۔ سڑکوں کی تعمیر اور صنعتی۔ مدنی اور زراعتی ترقیوں میں اضافہ کے لئے بھی گرانقدر رقمیں رکھی گئی ہیں۔

عراق اور فلسطین

بغداد۔ ۱۲ مئی۔ آج بغداد میں اتنا بڑا جلسہ ہوا جسکی نظیر جدید بغداد کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ عباسیین کے بعد سے کبھی بغداد نے اتنا بڑا مظاہرہ نہیں دیکھا تھا۔ ہر طبقہ کے لوگ جلوسوں اور جلسوں میں شریک ہوئے لاکھوں انسانوں کا سمندر تھا کہ اُبلتا چلا آ رہا تھا۔ مظاہرین "فلسطین زندہ باد" اور "صیہونیت مردہ باد" کے نعرہ لگا رہے تھے۔ برطانوی کمیشن کے ارکان، ہائی کمشنر، وزیر خارجہ اور مجلس اقوام کے معتمد کے نام احتجاجی تار روانہ کئے گئے آج بغداد کے علاوہ سارے عراق میں، ہر ہر قریہ میں اسی طرح جلسہ کیا گیا اور تار روانہ کئے گئے۔

طے کیا گیا کہ اس ہفتہ کو ہفتۂ فلسطین قرار دیا جائے جس میں فلسطینی عربوں کے لئے چندے جمع کئے جائیں گے اور مظاہرے ہوں گے اور فلسطین کے دردناک حالات سے عوام کو مطلع کیا جائے گا۔

ترکی میں زراعتی کانفرنس

انقرہ۔ اس وقت انقرہ میں ایک عظیم الشان زراعتی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں ترکی کی زراعتی ترقی کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے، امید کی جاتی ہے۔ کہ کانفرنس کی قراردادوں کے مطابق محکمۂ زراعت کے اعمال اور پالیسی میں تبدیلیاں کر دی جائیں گی۔

ترکی میں شکر کے کارخانے

استنبول۔ اس وقت ترکی میں ایک لاکھ ٹن شکر صرف ہوتی ہے جس میں ۵۱ ہزار ٹن خود ترکی کے کارخانے مہیا کرتے ہیں باقی ۴۹ ہزار ٹن باہر سے برآمد کی جاتی ہے۔ حکومت نے چار نئے کارخانے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن کی پیداوار ۴۹ ہزار ٹن سے زیادہ ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ یہ چار کارخانے، دو مشرقی صوبے میں ایک کرادا جایلے میں اور چوتھا ارض روم میں سیفاس کے قریب قائم ہوگا۔

ترکی کا جدید صنعتی پروگرام

استنبول۔ ترکی کا جدید صنعتی پروگرام یکم جنوری ۱۹۳۹ء سے شروع ہوگا۔ اس پروگرام کے ماتحت ۸ کارخانے قایم کئے جائیں گے۔ ان میں سے ۵ کارخانے کیمیائی سامان کی تیاری کے لئے ہوں گے۔ باقی تین دوسرے سامان کی تیاری کے لئے ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق جرم مستقل ہیں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۷ | کانپور شنبہ ۱۸ر جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۵

ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کی ضرورت

ہندوستان اپنی موجودہ پوزیشن کو گوارا نہیں کرسکتا

مسٹر ایف ۔ اے ۔ جیمز ممبر مرکزی اسمبلی ایک بلند پایہ سیاسی مدبر ہیں انہوں نے حال میں اہل مدراس کے ایک جلسہ میں "سلطنت برطانیہ کے اندر ہندوستان کی پوزیشن" کے موضوع پر ایک بردست اور پُر زور تقریر کی جس کے بعض حصے درج ذیل ہیں :۔

مسٹر جیمز نے فرمایا عام طور پر اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ سلطنت برطانیہ آزادی یا تربیت ترقی اور جمہوری انسٹی ٹیوشنوں کی حامی ہے ۔ وہ مختلف اقوام کو ایسی ایسوسی ایشن چاہتی ہے جو کہ لیگ آف نیشنز (جمعیت اقوام) کے معاہدوں کے بارے مبرا ہو وہ برطلاف طاقت کے استعمال کے تعاون اور مصالحت کے طریقوں سے متفق ہے اور آجکل تمام دنیا میں اسلحہ بندی کی جو دوڑ ہو رہی ہے اس کے پیش نظر وہ طاقت استعمال کرنے کو جائز سمجھتی ہے ۔ لیکن طاقت اشتعال انگیزی کے لئے استعمال نہ کی جائے بلکہ اپنے بچاؤ کے لئے اور ان مقاصد کی تکمیل کے لئے جو کہ لیگ کے اصولوں کے مطابق ہوں ۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر جیمز نے ہندوستان کے ڈیفنس اور اسٹریجی ٹیشن کا ذکر کیا جو کہ فوج کو ہندوستانی بنانے کے لئے آجکل ہندوستان میں ہو رہا ہے ۔ اور کہا کہ آجکل ہندوستان میں جو برطانی فوج موجود ہے اسکی جسامت اور اسکی اہلیت کی جانب سیاسی رائے اپنی توجہ زیادہ مبذول کرتی ہے اسوقت سلطنت برطانیہ کو جو خطرات درپیش ہیں اُن کا تقاضا یہ ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کلاں دونوں امپیریل ڈیفنس کے مسئلہ اور اس میں ہندوستان کے حصہ لازمی اہمیت کو سمجھنے کے لئے صدقدلانہ کوشش کریں ۔ اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ کوئی ایسا انتظام کیا جائے جس سے کارکردگی یا نامناسبت کی قربانی ہوئے بغیر ہندوستان کی یہ خواہش پوری ہو جائے کہ اپنے ڈیفنس کے لئے وہ خود ہی ذمہ دار ہو ۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس قسم کا انتظام کرنے میں بہت سی مشکلات درپیش ہیں جن کی نوعیت سیاسی بھی ہے اور مالی بھی ہے لیکن سلطنت برطانیہ کے اندر ابھی ہوشیار فوجی افسر اور مدبر موجود ہیں ۔ اس لئے مجھے یہ یقین ہے کہ وہ کوئی ایسا طریقہ تلاش کرینگے جس سے کہ اس قسم کے معاملات میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان پہلے سے زیادہ دوستانہ طریق پر تعاون ہو سکے میرے خیال میں یہ امر ہندوستان اور برطانیہ کے دونوں کے مفاد میں ہوگا کہ ہندوستان کو کامن ویلتھ سسٹم کا داخلی جزو بنایا جائے ۔ کیونکہ ہندوستان میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو کہ کامن ویلتھ سے ملتی جلتی ہیں ۔ لیکن ہندوستان سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی موجودہ پوزیشن پر قایم رہے جو کہ اسے آج سلطنت برطانیہ کے اندر حاصل ہے ۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی پوزیشن نہ صرف سلطنت برطانیہ کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے اہمیت رکھتی ہے ۔ اگر مقاصد میں تقادم ہو تو اسوقت یہ زیادہ ضروری ہوگا کہ ہندوستان رضاکارانہ طور پر مضبوطی کے ساتھ آزادی ۔ باترتیب ترقی اور جمہوری انسٹی ٹیوشنوں کے حامیوں کی امداد کرے ۔ اگر ہندوستان کو نیک اعتمادی اور باہمی مفاہمت کے ذریعہ سلطنت برطانیہ کے اندر ایک مستقل اور اطمینان بخش جگہ حاصل ہوگئی تو اس سے خطرہ کے ایام میں نہ صرف سلطنت برطانیہ کو ہی تقویت حاصل ہوگی بلکہ وہ دنیا کے ایک نازک ترین مسئلہ کو حل کرنے کا راز بھی بتا دے گا اور وہ رستہ مشرق اور مغرب کی باہمی مصالحت کا ہے ۔

رائٹ آنریبل سرنیواس شاستری نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران میں کہا ۔ ہندوستان کے بار بار ایجی ٹیشن کرنے کے باوجود اُسے ڈیفنس کے معاملہ میں برطانیہ اور بالخصوص برطانی دفتر جنگ کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے ۔ اس معاملہ میں برطانیہ نے نہ اپنے ہی ساتھ انصاف کیا اور نہ ہندوستان کے ساتھ ۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ موجودہ صورت حالات جسقدر جلد ختم ہو جائے گی اسی قدر سلطنت برطانیہ کے حق میں اچھا ہوگا ۔

فاضل مقرر نے اس سلوک کا بھی ذکر کیا جو کہ نو آبادیات میں ونیز سمندر پار کے ممالک میں ہندوستانیوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے ۔ اور کہا اگرچہ اکثر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ملک معظم کی حکومت ونیز حکومت ہند ہندوستانیوں کے کاز کی پیروی کرتی ہے لیکن ان کی مداخلت سے ابھی تک جو کچھ حاصل ہو سکا ہے وہ کچھ ایسا نہیں ہے جس پر انھیں خراج تحسین پیش کیا جائے ۔

مسٹر شاستری نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے فرمایا ہندوستان میں اگر خودداری ہے تو وہ اب زیادہ دنوں تک اپنی موجودہ پوزیشن کو جو کہ اُسے سلطنت برطانیہ کے اندر اور بالخصوص ڈیفنس کے معاملہ میں حاصل ہے گوارا نہیں کرسکتا ۔

حقیقت یہ ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ برطانیہ کو سب سے پہلے اس مسئلہ کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ حل کر دینا چاہئے کیونکہ اسمیں برطانیہ ہم اور ہندوستان دونوں کے فوائد مضمر ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ برطانیہ کے مدبر مسٹر جیمز کی صدا کو وقعت کی نظروں سے دیکھیں گے ۔ اور انہوں نے اس مسئلہ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے اسپر مدبرین برطانیہ سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی کوشش کریں گے ۔

مزدوروں کے مطالبات منظور

یو۔ پی گورنمنٹ نے لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی تقریباً تمام سفارشوں کو اپنے ایک رزولیوشن میں منظور کرلیا ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے کہ :۔

(۱) پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے ۔
(۲) اجرتوں میں دس فیصدی کا اضافہ کیا جائے ۔
(۳) اجرت کے معیار میں حسب ضرورت تبدیل کرنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا جائے ۔
(۴) معمولی تنازعات کے تصفیہ کے لئے ایک افسر مقرر کیا جائے ۔
(۵) مزدور سبھا کو تسلیم کرلیا جائے ۔

علاوہ اس کے حکومت نے یہ بھی ریمارک کیا ہے کہ موجودہ اضافہ کے بعد بھی کانپور کا اجرتوں کا معیار بمبئی اور احمد آباد کے اجرتوں کے مقابلہ میں کم رہے گا ۔

حکومت نے اپنے رزولیوشن میں یہ بھی واضح کرتے ہوئے اسکو تسلیم کیا ہے کہ صنعت کی ترقی کے لئے ریشنلائزیشن کی اسکیم یعنی تیز رفتار مشین لگانے اور اجرت بچانے والی تدبیروں کی اسکیم اختیار کرنا مالکان ملس کے لئے ضروری ہے ۔ حکومت نے رات کے کام کو بند کرنے پر ابھی ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے اسی طرح پندرہ روز کی رخصت مع تنخواہ کے متعلق اپنے فیصلہ کو ملتوی رکھا ہے ۔ حکومت نے مالکان اور مزدوروں کے نمایندوں کے ساتھ ملکر اس بات پر غور کرنے کے لئے اپنی آمادگی کا اظہار کیا ہے کہ برخاستگی کے سلسلہ میں کیا طریقہ اور ضابطہ اختیار کرنا چاہئے

حکومت نے مزدور سبھا کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر زور دیا ہے کہ اس کی تنظیم از سر نو ہونا چاہئے ۔ اور مزدور سبھا کو مزدوروں کی موثر نمایندگی حاصل ہونا چاہئے اور وہ اس قدر طاقتور ہو کہ وہ مزدوروں کے اندر ڈسپلن قایم رکھ سکے اور مزدوروں میں یہ احساس ہونا چاہئے کہ وہ اہلیت ۔ ایمانداری کے ساتھ کام کریں زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر کام تیار کریں ۔

حکومت نے اس پر بھی زور دیا ہے کہ بلا شدید اور سخت ترین ضرورت کے ہڑتال نہ ہونا چاہئے اور اس سلسلہ میں اگر ضرورت محسوس کی گئی تو قانون بھی بنایا جائے گا ۔

گورنمنٹ نے اس فیصلہ کا مزدور طبقہ میں خیر مقدم کیا ہے ۔ البتہ مالکان ملس کی انجمن ابھی تک خاموش ہے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مالکان ملس نے گورنمنٹ کے اس فیصلہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا ہے ۔ گورنمنٹ کا پورا رزولیوشن اس اخبار میں کسی اور جگہ درج ہے ۔

کانگریس اور مسلم لیگ

کانگریس و مسلم لیگ کی مصالحت کے سلسلہ میں مہاتما گاندھی ۔ مسٹر جناح ۔ پنڈت جواہر لال نہرو و مسٹر جناح سے جو خط و کتابت ہوئی تھی وہ شایع ہوگئی ہے ۔

خط و کتابت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح کوئی ایسی بات نکل آئے کہ جس سے مصالحت ہوسکے مگر مسٹر جناح نے ایسا موقع ہی آنے نہیں دیا ۔

مہاتما گاندھی نے تو ایک خط و کتابت میں یہاں تک لکھا ہے کہ میں دوزانو جھک کر التجا کرتا ہوں کہ آپ ۱۹۱۵ء کے مسٹر جناح ہو جائیں تا کہ ہندو مسلم سمجھوتہ ہوسکے مگر مسٹر جناح نے اسکی بھی کوئی پرواہ نہیں کی ۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس اور مسٹر جناح میں بھی خط و کتابت ہوئی ہے اور غالباً وہ بھی اسی قسم کی ہوگی ۔ بہرحال وہ خط و کتابت بھی شایع ہو کر رہے گی ۔ اگرچہ ابھی سمجھوتہ کی گفتگو کو قطعاً ختم نہیں کیا گیا ہے *

آئینۂ کانپور

ہڑتال بدستور جاری ہے

کانپور کے ملوں کی ہڑتال کو آج (۱۷ر جون) ۳۳ واں دن ہے مگر ہڑتال بدستور جاری ہے صوبہ کی حکومت نے ایک طویل رزولیوشن منظور کیا ہے جسمیں لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشوں کو تقریباً منظور کرلیا گیا ہے ۔ مالکان ملس بھی اس حکومت کی تجویز پر غور کر رہے ہیں مگر وہ ابھی کسی نتیجہ پر نہیں پہونچے ہیں ۔ لیبر آفسر بھی کافی دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ۔ مگر اب تک کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا ۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ غالباً مالکان ملس نے یہ طے کرلیا ہے کہ جب تک ہڑتال ختم نہ ہوگی ۔ اسوقت تک کسی قسم کی گفتگو کرنا بیکار رہے ۔ تقریباً ۴۸ ہزار آدمیوں کی بیکاری سے شہر کے تمام کاروبار پر برا اثر پڑ رہا ہے اور اب اہل شہر بے چینی کے ساتھ اس کے منتظر ہیں کہ کسی طرح اس ہڑتال کا خاتمہ ہو تاکہ شہر کے تمام کاروبار اپنی اصلی حالت پر لوٹ سکیں ۔

اس وقت تقریباً ملوں کے تمام بڑے بڑے ڈائرکٹران کانپور سے باہر ہیں لالہ پدم پت سنگھانیا بھی کانپور میں نہیں تھے مگر وہ آج تشریف لے آئیں گے ۔ غالباً آج ہی کل میں مالکان ملس کی میٹنگ ہونے والی ہے اسمیں ممکن ہے کہ کوئی نہ کوئی مفید کام کی بات نکل آئے ۔

مالکان ملس کو ہڑتال سے کافی نقصان ہوا ہے اور مزدور طبقہ بھی انتہائی پریشان ہے مگر اس امر کی تعریف کی جائیگی کہ آج ۳۳ واں دن ہے مگر وہ نہایت امن وامان کے ساتھ ہڑتال کو قایم رکھے ہوئے ہیں مگر اب مزدوروں کے بعض طبقوں میں تشویش کی کیفیت پیدا ہو چلی ہے اور آپس میں پھوٹ کی آوازیں سننے میں آرہی ہیں ۔

بہرحال ہم مالکان ملس سے ضرور یہ عرض کریں گے کہ وہ جرأت اور دلیری سے کام لے کر حکومت کی تجاویز کو منظور کرلیں اور ملکی صنعت وحرفت کو اور مزید آگے بڑھانے کی کوشش کریں ۔

اسٹرائک کمیٹی

۱۳ جون کو سنٹرل اسٹرائک کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں ایک رزولیوشن کے ذریعہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر حکومت یو۔ پی کے رزولیوشن کا خیر مقدم کیا گیا ۔ اور حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ ان سفارشات کو فوراً عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے اور کمیٹی نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ حکومت موجودہ جمود کو ختم کرنے کے لئے تمام ضروری تدابیر اختیار کرے گی ۔ اور کمیٹی نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ جو تے کوپر ایلین ملز اور موزہ بنیاین وغیرہ کے کارخانوں کے تنازعات کو بھی طے کرنا کی کوشش کرے گی ۔

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس

۱۲ر جون کو موضع بارہ تحصیل اکبرپور میں ضلع کانفرنس کا اجلاس مسٹر محمد فاروقی ایم ۔ ایل ۔ اے گورکھپوری منعقد ہوا ۔ جن حضرات نے کانفرنس میں شرکت کی انمیں قابل ذکر ہستیاں ہیں راجہ صاحب پیرپور ۔ جمال میاں فرنگی محلی ۔ مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی ۔ مسٹر احسان الرحمن قدوائی سکریٹری پراونشل مسلم لیگ ۔ مسٹر نفیس الحسن ایم ایل اے ۔ اٹاوہ اور ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ایم ۔ ال اے تھے ۔

مولانا حسرت موہانی پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ وچیرمین مجلس استقبالیہ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ مسلم لیگ کا نصب العین ہندوستان میں مکمل آزادی حاصل کرنا ہے یعنی ایسی آزادی کہ جسمیں کسی قوم کی سرپرستی ہندوستان کے سر پر نہ ہو اور جسمیں تمام صوبے اندرونی معاملات میں خود مختار رہیں ۔

مسلم لیگ کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ اور ہندوؤں سے مسلم اقلیت کے حقوق محفوظ رکھے ۔

مسٹر فاروقی پریسیڈنٹ کانفرنس نے اپنے خطبہ صدارت میں خاص طور پر اس امر کا بہت زور دیا کہ مسلمانوں کو اسلامی اصول کو مضبوط پکڑنا چاہئے ۔ اور دیسی چیزیں استعمال کرنا چاہئے ۔

کانفرنس میں متعدد تجاویز بھی منظور ہوئی ہیں جسمیں سے بعض اس مفہوم کی ہیں کہ :۔

(۱) حکومت نے ترقی دیہات کے متعلق جو پروگرام مرتب کیا ہے اس سے دیہات کو فائدہ پہونچانا مقصود نہیں ہے بلکہ کانگریس کا پروپیگنڈا مقصود ہے ۔

دوسرے رزولیوشن میں کاشتکاروں کی امداد و اعانت کا وعدہ کیا گیا ہے ۔ تیسرے رزولیوشن میں محصول آبپاشی کی کمی پر زور دیا گیا ہے ۔

میونسپل بورڈ

۱۴ر جون ۔ میونسپل بورڈ کے جلسہ میں مزدوروں کو ۲۵ ہزار روپیہ دینے کی امداد پر غور ہونے والا تھا مگر کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے جلسہ نہ ہوسکا آیندہ جلسہ ۱۸ر جون کو ہوگا ۔

مسلم یتیم خانہ کو گرانٹ

کانپور میونسپل بورڈ نے سید محمد رضا صاحب سینیر وائس چیرمین کی صدارت میں تعلیمی کمیٹی کی یہ سفارش منظور کرلی کہ مسلم یتیم خانہ کی ماہانہ گرانٹ ۵۰ روپیہ سے بڑھا کر ۷۵ روپیہ ماہوار کر دی جائے یہ امداد مندرجہ ذیل اصحاب کی جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس کی سفارش پر دی جائے گی ۔ کمیٹی مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے مسٹر ایس ایم ۔ اے بشیر ۔ شیخ وحید احمد ۔ حاجی محمد سعید ۔ مصطفٰے حسین بیرسٹر ۔

اسپتال کو گرانٹ

سید محمد رضا صاحب سینیر وائس چیرمین میونسپل بورڈ نے مندرجہ ذیل نوٹس بورڈ میں بھیجا ہے کہ ارسلا ہارسمین اسپتال کو دس ہزار روپیہ کے بجائے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ امداد دی جایا کرے ۔

سید بشیر الدین کا بیان

سید بشیر الدین احمد نے کانگریس اور مسلم لیگ کے متعلق ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ :۔

کانگریس لیگ اتحاد کے مسئلہ پر مسلم لیگ کونسل کا فیصلہ حیرتناک نہیں ہے ۔ مسلم لیگ کا یہ دعویٰ کہ وہ مسلمانوں کے سیاسی اور سوشل و مذہبی حقوق کی واحد علمبردار ہے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے والا ہے ۔

لیگ محض اسلامی نعرے لگا کر اور اسلامی جھنڈے لہرا کر مسلمانوں کی نمایندہ جماعت نہیں بن سکتی ۔

کربلا کے میدان میں یزید کے پیرو بھی اسلامی نعرے اور اسلامی جھنڈا استعمال کرتے تھے ۔

اسلام خطرہ میں ہے کا نعرہ اپنی کشش کھو بیٹھا ہے اور مسلم عوام کو موجودہ جدوجہد سے دور نہیں رکھ سکتا ۔

---

* مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیل منڈھے نہیں چڑھے گی ۔ اور سمجھوتہ ہوتے نظر نہیں آتا جو ملک کے لئے فال بد ہے ۔

سبد گل

حکومت مصر میں ایک بڑی دلچسپ تجویز پیش ہے تجویز یہ ہے کہ رنڈیوں کو ان کے پیشے سے باز رکھا جائے اور ان کی گذر اوقات کے لئے کنواروں پر ٹیکس لگایا جائے۔

سیدھی ترکیب تو یہ ہے کہ ان کنواروں کی شادیاں ان رنڈیوں کے ساتھ کردی جائیں۔

مولانا ابو الکلام آزاد کو یہ شکایت ہے کہ مسٹر جناح خود تو نہ اردو جانتے ہیں اور نہ ہندی لیکن اردو کے علمبردار بن کر ہندی اردو کا جھگڑا اٹھاتے ہیں۔

اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ ہندوستان ایسا ہی ملک ہے جہاں مذہب کی آواز بلند کرنے والے سب سے کم مذہبی ہوتے ہیں۔

روپیہ کی شرح تبادلہ کے متعلق حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ۱۸ پنس رہے گی سبھاش بابو فرماتے ہیں کہ عوام اور کانگریس اور تاجروں کو اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہئے۔

بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ روپیہ لڑائی کی جڑ ہے

بمبئی میں ریشم کے سوداگروں پر کسٹم ڈیوٹی سے مال بچانے کے الزام میں ۹۵ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کون کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان غریب ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح کی خط و کتابت شایع ہوگئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو آخر تک یہ دریافت کرتے رہے کہ آپ کے مطالبات کیا ہیں۔ اور مسٹر جناح آخر تک یہی جواب دیتے رہے کہ وہ تو آپ کو معلوم ہونے چاہئیں

راز و نیاز اسی کو کہتے ہیں۔

سر تاسمن انسکیپ فرماتے ہیں کہ برطانیہ کو آسانی سے مشتعل نہیں کیا جا سکتا۔

فیر تمندی اسی کا نام ہے۔

جاپانیوں نے چاندنی رات میں کینٹن پر زبردست بمباری کی۔

کتنے بد مذاق لوگ ہیں یہ موقعہ دریا کی سیر کا تھا یا بمباری کرنے کا۔

ہانسی سے ایک خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک ۶۵ سالہ خاتون حاملہ ہیں۔

مخالفین ضبط تولید کو مژدہ ہو اگر یہی عالم ہے تو آئندہ مردم شماری تک ہندوستان کی آبادی کسی صورت میں پچاس کروڑ سے کم نہ ہوگی۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں جناح نہرو خط و کتابت شایع ہونے سے بڑی سنسنی پھیل گئی ہے کیونکہ اسکی گنی چنی کاپیاں چھپوائی گئی تھیں جنہیں کا پی بھی فالتو نہیں تھی۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ خبر رساں ایجنسی کی رسائی اس تک کیسے ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایسے پریس میں یہ خط و کتابت چھپوائی گئی جہاں امتحان کے پرچے شایع ہوتے رہے ہیں جس طرح پرچے آؤٹ ہو جاتے ہیں اسی طرح یہ خط و کتابت بھی آؤٹ ہوگئی

خبر ہے کہ حکومت یوپی نے کانپور لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے اس حصہ کو منظور نہیں کیا کہ مزدوروں کی کم سے کم اجرت کا تعین کیا جائے۔

حکومت یوپی تو یہ چاہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعین ہو۔ پھر کم سے کم کا تعین کیوں کیا جائے۔

ادب لطیف

یاد آیا ہے

از جناب منظور گورکھپور

کہ جب میری آنکھیں تیری چمک سے ماند نہ ہونے پائی تھیں۔ میرا دل ایک سنگریزے کی طرح بے حس اور برف کی طرح سرد پڑا تھا۔ میرے لمحات زندگی اس طرح بسر ہو رہے تھے جیسے کوئی رہرو حیات اپنے جادۂ مدعا سے بھٹک گیا ہو زندگی میرے نزدیک کھانے اور آرام کرنے سے زیادہ اہمیت نہ رکھتی تھی، موسم بہار میں باغ کی چہل قدمی صرف دل خوش کرنے کے لئے تھی میں جانتی ہی نہ تھی کہ شباب کا حاصل کیا ہے، کبھی خواب میں بھی عشق و محبت کی تصویر نہ دیکھی تھی مگر آہ اس روز، ہاں اس روز غیر ارادی طور پر تقدیر کی ایک انقلاب انگیز مسکراہٹ کے زیر اثر تمہارا سامنا ہو گیا۔ اور ایک برقی رو تمام رگ و ریشہ میں دوڑ گئی۔ ایک راحت آمیز درد کی ہوک سینہ میں اٹھی اور تار ہائے اعصاب کے ذریعہ دوڑ کر دل و دماغ پر قبضہ کر لیا میں نے محسوس کیا کہ میرے ہوش میرے قبضہ میں نہ تھے اور قوت گویائی سلب ہو چکی تھی میں اپنے دل میں ایک درد محسوس کرنے لگی جس میں کوئی خاص قسم کی لذت تھی۔ اور بس۔ میں خیالوں کی دنیا میں کھوئی ہوئی اپنی جھونپڑی میں آ گئی۔

اس روز سے برابر تیری جستجو میں سرگرداں اور حیراں ہوں مگر آہ! پریم دھوکہ دینے والی شے ہے۔

اب آجا! میرے پیارے آجا۔ میرے دل میں آنکھوں کی راہ سے اتر آ۔ اور میری روح کو مسرت اور دل کو قرار بخش۔

روم ۱۷ جون۔ نہایت معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ سانیور مسولینی نے جزیرہ لیسر وزکی جو جیفہ سے ۵۰ میل اور پورٹ سعید سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے حصار بندی کردی ہے اور وہاں بحری اور ہوائی مرکز قایم کر لیا ہے جو اٹلی سے کہیں زیادہ محفوظ ہے

عالم نسواں

امریکہ کی کامیاب عورت

یہ کہ ایک مغربی عورت میں ترقی کرنے کی کتنی صلاحیت ہوتی ہے۔ اسی ایک واقعہ سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ نیویارک امریکہ کی ایک عورت مسز میکس کریمر نے محض اپنی قابلیت اور محنت سے اس وقت تک دو کروڑ روپیہ کمایا ہے۔ حال ہی کی بات ہے کہ جب نیویارک کا تیس منزلوں والا ہوٹل لنکن خریدنے کے لئے مسز میکس کریمر نے سات ملین ڈالر کا ایک چک کاٹ دیا تو امریکہ کے ایک بڑے بڑے تاجر اس عورت کے تمول پر حیران و ششدر رہ گئے۔

مسز کریمر نے اپنے شوہر کی زندگی بنانے میں بھی بہت حصہ لیا ہے۔ جب وہ روس سے نیا نیا امریکہ آیا تھا تو ایک غریب نوجوان تھا امریکہ میں اس نے معماری کا کام شروع کیا پھر تھوڑا سا روپیہ پس انداز کر کے خود چھوٹے چھوٹے مکانات بنانے لگا۔ اس کام میں کچھ منافع ہوا تو اس نے ایک قدم آگے بڑھایا اور وسیع مکانات اور بالا خانے تعمیر کئے۔ ان مکانات اور بالا خانوں کی تعمیر سے بھی اسے کافی روپیہ ملا۔ مسٹر میکس کریمر کا حوصلہ اور بھی بڑھ گیا اور اس نے ہوٹل بنانے شروع کر دیئے۔ اس تمام جدوجہد میں اس کی شریک حیات ہر طرح سے اسکی امداد کرتی رہی۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ وہ اپنی پوشاکوں کی دکان بھی کامیابی کے ساتھ چلاتی رہی۔ یہ دونوں میاں بیوی خطرات میں پڑنے سے کبھی نہیں جھجکتے۔ شوہر کا دماغ تجارتی ہے۔ بیوی فنی صلاحیتیں رکھتی ہے۔

یہ دونوں میاں بیوی اپنے اپنے قدرتی جوہر سے کام لیتے ہیں۔

پرواز اور ہوا بازی میں مغربی خواتین نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ شہرۂ آفاق ہوا باز خاتون مس آمی جانسن اور مس پالین گوور عورتوں کے لئے ایک پرواز کا کلب کھولنے کی سرگرم کوششیں کر رہی ہیں اور انہیں پوری توقع ہے کہ اس کلب کا رائل ایرو کلب سے الحاق ہو جائے گا۔ ملگریویا میں فورم لیڈیز کلب نے ایک عمارت اس کام کے لئے پیش کر دی ہے۔ اب مس آمی اور مس گوور برطانیہ کی ان عورتوں کی ایک فہرست تیار کر رہی ہیں جنہوں نے فن پرواز اور ہوا بازی میں دسترس حاصل کی ہے۔

مس آمی نے اس سلسلہ میں ایک اخبار کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ "ہمیں یقین ہے کہ عورتوں کے ایک پرواز کے لئے کلب کے لئے گنجایش ہے۔ گذشتہ دس برس میں بہت سی عورتیں ہوا بازی کا لائسنس حاصل کر چکی ہیں اور گو ان میں سے سب نے لائسنس کی تجدید نہیں کرائی ہے تاہم میرا تجربہ یہ ہے کہ جب ایک دفعہ ایک عورت ہوا بازی میں دلچسپی لینے لگتی ہے تو پھر اسکی دلچسپی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا یا کن اور ہیں ان مٹھی بھر خواتین میں سے ہیں جن کے پاس وزارت پرواز کا تجارتی لائسنس ہے۔ صدہا خواتین اور بھی ایسی ہیں جن کے پتے ہمارے پاس نہیں ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ وہ ہمیں اپنے ناموں اور پتوں سے آگاہ کر دیں گی۔

نواب بہادر مرشد آباد کا بیان

کلکتہ ۹ جون۔ نواب بہادر مرشد آباد پریزیڈنٹ متحدہ مسلم اتحاد کانفرنس ایک بیان کے دوران میں فرماتے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہوگی اگر مسٹر جناح اس نازک وقت میں کانگرس اور اپنی پارٹی کے درمیان مکمل سمجھوتہ کرانے میں ناکام رہے۔

بچوں کی دنیا

تبت میں بجلی

جب کبھی کسی ہنر اور صنعت کے سلسلہ میں نئی قسم کی مشینیں لگائی جاتی ہیں تو بڑی گڑبڑ ہوتی ہے، بہت سے لوگوں کا کام صرف ایک مشین کر دیتی ہے۔

وقت اور ترقی کو انسان اب روک نہیں سکتا جو لوگ کہتے ہیں کہ مشینوں سے کام نہیں لینا چاہئے۔ وہ پرانی دنیا میں بستے ہیں جو اب سست رفتار ہو چکی ہے اسلئے وہ اب غلطی پر ہیں۔ سائنس نے جو سہولتیں ہمارے لئے کھولدی ہیں۔ ہمیں ان راستوں پر چلکر شکرا اٹھانا چاہئے۔ ورنہ دوسری قوموں کے سامنے ہم ہیچ ہو جائیں گے۔

اس کی مثال تبت میں ملتی ہے۔ تبت حال تک دنیا کا وہ علاقہ تھا جسے بہت کم کسی نے دیکھا تھا اور شاید ہی اس کی بابت کچھ جانتا ہو، دنیا کے اور لوگوں کی طرح تبت کے حکام نے بھی آخر کار اس کا فیصلہ کر لیا ہے کہ دوسرے لوگوں کی طرح انہیں بھی ترقی کی راہ پر اب چلنا چاہئے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مقدس شہر لاہسہ کو بجلی سے روشن کیا جائے۔ اس کام کے لئے بجلی بنانے کی مشین تبت کے اونچے اونچے پہاڑوں پر ۲ ہزار قلیوں کے سر پر رکھی ہوئی اب لاہسہ پہونچنے ہی والی ہے۔

چند سال ہوئے کہ تبت کا ایک باشندہ جس کا نام رنگانگ تھا۔ انگلینڈ گیا اور وہاں اس نے بجلی کا کام سیکھا اپنے ملک میں واپس آکر اس نے اپنے حاکموں کو اس بات پر بڑی مشکل سے آمادہ کیا کہ بجلی لگائی جائے اور لاہسہ کو "مصنوعی روشنی" سے جگمگانے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس نوجوان کی مدد سے اب تبت بھی ترقی کے راستہ پر پڑ گیا ہے اور اس نئی روشنی میں وہ اور آگے بڑھے گا۔ اور کچھ دن بعد لاہسہ دوسرے ملکوں کے دار الحکومتوں کی طرح ایک ترقی یافتہ شہر ہو جائے گا۔ نوجوانوں کا کام اپنے ملک کو آگے بڑھانا ہے۔

چار سو ہوائی جہاز خریدنے کا فیصلہ

لندن ۱۰ جون۔ حکومت برطانیہ کی وزارت محکمہ ہوائی پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت نے دو امریکن فرموں سے چار سو ہوائی جہاز خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فروخت کی سفارش ریاستہائے متحدہ کے ہوائی مشن نے کی تھی۔ اس مشن نے کینیڈا کی فرموں سے اس امر پر بھی غور کیا آیا ہنگامی صورت حالات میں وہ مزید ہوائی جہاز بنا سکیں گی یا نہیں۔ حکومت چند انقطاعی تجویزوں پر بھی غور کر رہی ہے

فرانس کے جہاز کو آگ لگا دی

میڈرڈ ۱۰ جون۔ ڈینیا کے باہر ایک فرانسیسی ہوائی جہاز پر بم گرایا گیا جس سے اسے آگ لگ گئی۔ ایک برطانوی افسر اور ایک برطانوی جہازی ایجنٹ ہلاک ہوئے۔ اور جہاز رانی کے علاوہ چار ممبر اور دس دیگر افراد زخمی ہوئے۔ جبکہ ایک ہوائی جہاز نے ان پر چار بم برسائے اور پھر جہاز پر گولیاں چلائیں امداد کے لئے ایک فرانسیسی جہاز ڈینیا سے روانہ ہو گیا ہے۔ سن انٹ کیسٹلین میں ایک برطانی جہاز سالاؤ در بم برسائے گئے جس سے کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا مگر انجن کا کمرہ تباہ ہو گیا۔

پردۂ فلم

ناطق اور رنگین فلم کیونکر بنتا ہے

(اے۔ ایچ حنفی سینے رائٹر لکھنوی)

ایجادات سائنس میں ریل، ہوائی جہاز، موٹر، بجلی گراموفون ریڈیو وغیرہ کے علاوہ ناطق فلم بھی سائنس کی ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ چنانچہ سائنس ہی ایک ایسا علم ہے کہ جس نے ہمارے اور آپ کے لئے ہر طرح کی آرام و تفریح کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ اگر سائنس کا وجود نہ ہوتا تو شاید دنیا قیامت تک بھی ترقی نہ کر سکتی۔

رنگین فلم بھی دور حاضرہ کی تحیر خیز ایجاد ہے۔ جسکی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اور اسی طرح فلم پر آواز بھرنے کا عمل بھی استعجاب سے خالی نہیں۔ آجکل، ہر زن و مرد، جوان، بوڑھے، بچے سینما دیکھتے ہیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس بات پر کبھی غور کیا ہوگا۔ کہ یہ تصویریں کیسے متکلم و متبسم کی جاتی ہیں اور فلمسازوں کو اس کی تیاری میں کتنی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے برخلاف اس کے عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ فلمسازوں کی مشکلات و جانفشانیوں کو محسوس نہ کرتے ہوئے فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ فلم بالکل خراب اور ہر پہلو سے معیوب ہے۔ ایسا کہنے کی وجہ صرف یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اس فن کی طرف سے بالکل بے بہرہ ہیں اور اسٹوڈیو کے اندرونی حالات سے قطعی طور پر ناواقف ہیں اگر انہیں فلمسازی کے متعلقہ امور سے کچھ بھی واقفیت ہو جائے تو شاید پھر وہ اسقدر جلد بازی سے فیصلہ نہ کریں۔ اسلئے پہلے ناطق فلم اور آخر میں رنگین فلم کا طریقہ ساخت ناظرین کی فلمی معلومات میں اضافہ کرنے کے واسطے مختصر درج کیا جاتا ہے۔

فلم پر آواز بھرنے کا طریقہ نہایت نازک ہے تقریباً یہ تو ہر شخص جانتا ہوگا کہ جب کوئی انسان یا حیوان بولتا ہے تو اس کی آواز ہوا کی لہروں میں مل جاتی ہے۔ پھر ہوا اس آواز کو ہمارے کانوں تک پہنچا دیتی ہے جسے ہم سنتے ہیں۔ اسی طریقہ سے جب ایک اداکار بات کرتا یا گاتا ہے تو اس آواز کو ہوا مائکروفون (آلہ قابض الصوت) میں پہنچا دیتی ہے اور مائکروفون ایک خاص قسم کے برقی نقطوں کے ذریعہ آواز کو روشنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ بعد ازاں آواز کی لہریں ایمپلی فائر سے گذر کر آلۂ صدابندی میں پہنچ جاتی ہیں۔ جنکو پھر صدابند (ریکارڈسٹ) تصاویر کے ساتھ ساتھ فلم پر بھر لیتا ہے۔ تصاویر کشی اور صدابندی کا عمل ایک ساتھ اختیار کیا جاتا ہے لیکن آواز فلم کی پوری چوڑائی پر نہیں بھری جاتی بلکہ صرف فلم کے کنارے پر۔ اور باقی ماندہ فلم پر محض تصاویر ہی اترتی ہیں۔ یہ سمجھنے کے واسطے کسی ناطق فلم کی ٹکڑے کو دیکھنا چاہئے۔ جس حصہ پر آواز اترتی ہے اسے ساؤنڈ ٹریک کہتے ہیں متکلم فلم بنانے میں دو نگیٹو صرف ہوتے ہیں۔ ایک حصہ کی عکاسی کے لئے اور دوسرا آوازوں کو نقش کرنے کے واسطے۔ ان دو نگیٹو فلموں کو بعد میں ایک پورے ٹیو فلم پر پرنٹ کر لیا جاتا ہے۔ رنگین فلموں کے لئے ایک ہی وقت میں کیمرے میں دو تین نگیٹو بھر لئے جاتے ہیں اور کیمرہ انھیں ایک ہی وقت میں ایکسپوز کر لیتا ہے۔ اسی طرح اگر عکاس چاہے تو ایک نگیٹو سے دو یا تین پازیٹیو تیار کر سکتا ہے۔ پھر ان پازیٹیو فلموں کو بعد میں لیبارٹری کے اندر مختلف ستیال ادویات سے دھو کر رنگا اور سکھایا جاتا ہے۔

رنگین فلم بنانے کے دو طریقہ ہیں (۱) ٹکنی کلر (۲) سنے کلر۔ لیکن یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ٹکنی کلر کی بناوٹ کے لئے تین نگیٹو استعمال ہوتے ہیں۔ رنگین فلمسازی میں صرف تین رنگ خاص اہمیت

ہ رکھتے ہیں یعنی سرخ، نیلا، زرد، یہ مفرد ہیں لیکن اگر اسکو ترکیب دیا جائے تو اس سے (ترکیب) دوسرے رنگ بھی تیار ہو جاتے ہیں جنہیں اصطلاح عام میں سٹینڈ کہتے ہیں۔

سنے کلر۔ یہ نتائج کے اعتبار سے بمقابلہ ٹکنی کلر بہت عمدہ اور ارزاں ہے۔ سنے کلر پراسیس میں محض دو نگیٹو عکاسی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ازاں بعد ان دونوں کو ایک ایسے قسم کے پازیٹیو پر چھاپا جاتا ہے جس کے دونوں رخ Emulsion ہوتے ہیں پھر اسی پازیٹیو پر ایک خاص ترکیب کے ذریعہ رنگ سازی کی جاتی ہے، سنے کلر پراسیس میں سب سے بڑی خوبی و آرام یہ ہے کہ فلمساز اگر چاہے تو نہایت آسانی کے ساتھ اس سے چند اور کالے پازیٹیو بھی تیار کر سکتا ہے (جنکی عام طور سے نمائش کی جاتی ہے) اور قلیل رقم میں کام بن جاتا ہے۔

عکاس کو رنگین فلم کی فوٹوگرافی کرتے وقت نہایت ہوشیاری اور دانشمندی سے کام کرنا پڑتا ہے وہ اسوقت ڈایا فرام اور شٹر پر اپنا پورا قابو رکھتا ہے۔ نگارخانہ میں الکٹرک بلب قطعی استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ اس عمل کے واسطے Day Light Bulbs ڈے لائٹ بلبس کی ضرورت ہوتی ہے علی ہذا القیاس اور عام فلموں کی تیاری کے مقابلہ میں رنگین پکچروں کا طریقہ ساخت بہت دشوار اور مشکل ہے۔

اقوال زرین

کسی کو ذلیل مت کرو۔ نہ کسی پر لعنت کرو نہ گالی دو۔

غیر حاضر لوگوں کی برائی کرنا انصاف سے قطعی بعید ہے۔

بغیر قوت بازو کامیابی حاصل نہیں ہوتی اس لئے محنت کرنی چاہیئے۔

رنج و غم کے گھٹانے اور راحت کے بڑھانے کے واسطے دوست کی ضرورت ہے۔

میں تجھ سے یہ خواہش نہیں کرتا تو میری خوشیوں کو بڑھا دے۔ بلکہ میں تو صرف اس بات کا خواہاں ہوں کہ تو مجھے کسی ادنیٰ خدمت کے قابل بنا دے۔ (ٹیگور)

تمہیں جو اذیتیں پہنچیں انھیں بھلا دو۔ مگر دوسروں کی مہربانیوں کو ہرگز نہ بھولو۔ ایک احسان فراموش رکھنا سانپ کے دانت سے بھی زیادہ کاری ہے۔ (شیکسپیر)

آنکھ کے خواب کس کے انکشافات ہیں۔ (اگار ڈنر)

دوسرے کے آنسوؤں کو مسرت بھری نگاہوں میں تبدیل کر دینا بہترین خوش نصیبی ہے۔

حقیقی کامیابی کام کرنے میں ہے۔

وہ نگاہیں کسقدر شیریں ہیں جو محبوبہ اپنے منتخب عاشق پر ڈالتی ہے۔

وطن کی محبت ایسا جذبہ ہے جسکی بہترین پیمائش ہماری قربانیوں سے ہوسکتی ہے۔

موج تبسم

مارگریٹ:۔ تمہیں معلوم ہے میری بہن بھی ہندوستان گئی تھی، وہاں اس نے ایک شہزادے سے شادی کر لی۔ اور اب یہاں شاہزادی بنکر آئی ہے۔

فلو:۔ یہ کونسی بڑی بات ہے میری بہن نے ملک مصر میں شادی کی ہے۔ اس سے وہ مصری تو بن گئی ہے مگر میٹھی نہیں ہوئی۔

وکیل (ملزم سے) تم پر چوری کا الزام ہے کیا تمہارے پاس میری فیس ادا کرنے کو روپیہ ہے؟

ملزم:۔ روپیہ تو نہیں البتہ میرے پاس ایک خچر دو بھیڑیں اور چند مرغیاں ہیں۔

وکیل:۔ میری فیس کے لئے یہی کافی ہیں اب تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ تم پر کونسی چیز چرانے کا الزام ہے۔

ملزم:۔ چند مرغیاں۔ دو بھیڑیں اور ایک خچر چرانے کا

جان:۔ جب میرا باپ بحری فوج میں نوکر تھا تو اس نے ایک دن سو آدمیوں کو ہلاک کر دیا

جارج:۔ تو کیا تمہارا باپ توپچی تھا۔

جان:۔ نہیں باورچی تھا۔

بیوی:۔ شادی سے پہلے تو آپ کے یہ تیور نہ تھے

میاں:۔ کیسے۔

بیوی:۔ اسوقت تو آپ کہا کرتے تھے کہ میں تیرے لئے بے پایاں سمندر اور جلتی ہوئی آگ میں کود نے کو تیار ہوں۔ اور اب میں چند روپے مانگتی ہوں تو پھر آپ دینے کے لئے انکار کر دیتے ہیں۔

میاں:۔ میں نے یہ کب کہا تھا کہ تیرے لئے دیوالیہ ہونے کو بھی تیار ہوں۔

اپنے کان سب کو پیش کرو۔ مگر زبان صرف چند کو۔

دلچسپ معلومات

درخت بیہوش ہو جائیں گے

یورپ کے سائنسدانوں نے اب درختوں کو بیہوش کرنے کے تجربات شروع کر دیئے ہیں۔ ایک خاص طریقے سے تنے میں کوئی نشیلا عرق داخل کر دیا جاتا ہے۔ اس سے درخت بیہوش ہو جاتا ہے۔ درختوں کو اس طریقے سے بیہوش کر لینے کا یہ فائدہ ہے کہ انہیں جب ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگایا جاتا ہے تو انہیں کوئی ضرر نہیں پہونچتا۔ عام حالت میں اگر ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگایا جائے تو وہ مرجھا جاتا ہے۔ اور کئی دنوں میں بڑی مشکل سے اپنی اصلی حالت اختیار کرتا ہے بلکہ بعض اوقات مرجھا کر سوکھ بھی جاتا ہے لیکن اس عمل سے بلا تکلف درخت ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگا لئے جاتے ہیں۔

موسیقی اور امراض کہنہ

ایک مشہور ماہر موسیقی کا بیان ہے کہ آج کل ہندوستان کے مردوں میں عموماً اور خواتین میں خصوصاً کھانسی اور پھیپھڑوں کی کمزوری کے امراض اکثر پائے جاتے ہیں جو اکثر مہلک ثابت ہوتے ہیں اور بعض صورتوں میں موروثی ہو کر پورے خاندان کو تباہ کر دیتے ہیں۔ پھیپھڑوں کی کمزوری کے لئے سارے گاما کی آواز نکالنے سے بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ اس قدر فائدہ سومن مچھلی کے تیل پینے سے بھی نہیں ہوسکتا۔ علم موسیقی سے صرف تفریح ہی نہیں ہوتی بلکہ صحت پر بھی اس کا خاطر خواہ اثر پڑتا ہے۔ نیز پھیپھڑوں کی پرورش کے لئے "نغمہ" جو کام کرتا ہے وہ اکھاڑہ بھی نہیں کر سکتا۔ انسانی صحت کے لئے گانا بجانا ازبس ضروری ہے۔

بد اصل پر اعتبار کرنا بیوقوفی ہے۔

افسانہ

پریم کا دکھ

از جناب حمید بھوپالی

میرے شہر سے تھوڑی دور ایک چھوٹا سا گاؤں آباد ہے۔ ہے تو بہت مختصر لیکن نہایت دلکش، ایک چھوٹا سا دریا گھنے درختوں میں بہتا ہوا اسی گاؤں سے گذرتا ہے، دریا کے ہر کنارے چھوٹی چھوٹی ہری گھاس بہت دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ کیا ہی اچھا منظر ہوتا ہے جب شام کے وقت گاؤں والوں کی استریاں ندی کے کنارے پانی بھر رہی ہوتی ہیں، اور ادھر گھاس کے میدان میں ایک گوالہ اپنی بانسری سے تمام رم خوردہ جانوروں کو جو اپنی پیاس بجھانے آتے ہیں مست بنا تا ہے۔ اس کی گائیں ٹکٹکی لگائے ہوئے واپسی کی درخواست کر رہی ہیں ٹھیک اسی وقت گاؤں کی ایک دوشیزہ چہرے پر بھولا پن لئے اس گوالے کے پیچھے آکر کھڑی ہو جاتی ہے اور تھوڑی دیر تک چپ رہنے کے بعد اس طرح گویا ہوتی ہے "ہرلیش میں آج لکڑیاں توڑنے نہ آسکی۔ تم ضرور اداس ہو گئے لیکن مجبوری تھی میرا ابھی گھر میں مشکل سے دن کٹتا"

ہاں آشا لتا میرا دل ضرور اداس تھا لیکن سوز بھری بانسری نے میرا دن بہت ہی چھوٹا کر دیا تم جانتی ہو آشا لتا میرا اس جنگل میں تمہارے سوا کون ہے۔ تمہارے خیال سے میں نے شہر چھوڑ دیا۔ اور اس بستی میں آباد ہوا۔ اور گوالہ کا پیشہ اختیار کیا۔ تمہیں میری مونس ہو تمہیں غمخوار"

"اچھا چلو گھر دیر ہو رہی ہے" ہرلیش نے مویشیوں کو گھیر لیا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا ہرلیش کا ہاتھ آشا لتا کے ہاتھ میں تھا اور دونوں ایک سوز بھرا گیت گاتے ہوئے جنگل سے رخصت ہو گئے۔

(۲)

ایک گھاس کی جھونپڑی ہرلیش کی ملوکہ ہے اسی میں ہرلیش رات کو مٹی کا چراغ جلا کر سویا کرتا ہے۔ مویشی اسکی خبر گیری کرتے ہیں یہیں آشا لتا اس کے درشن کرنے آتی ہے یہیں پر وہ پریم کی باتیں کرتے ہیں۔ اسی جگہ وہ گوالہ ایک دنیا کا مالک ہو جاتا ہے۔

زمانہ کے ساتھ ہرلیش کے بھی دن گذرتے گئے یہاں تک کہ اس کی نیک نامی، جفاکشی اور علم کا چرچا سارے گاؤں میں پھیل گیا۔

ہرلیش رات دن اسی سوچ میں رہتا کہ کس طرح آشا لتا کو اپنے دل کی رانی بناؤں۔ اور کسطرح اس اجڑے ہوئے گھر کو بساؤں کہ ایکدن ....

(۳)

ایک دن جب ہرلیش مویشی چرا رہا تھا اور آشا لتا لکڑیاں اکٹھی کر رہی تھی تو ہرلیش نے آشا لتا سے اس طرح گفتگو شروع کی "کیوں آشا لتا تمہاری شادی کب ہوگی۔ اور کس کے ساتھ" آشا لتا نے ہرلیش کی طرف غمگین نگاہوں سے دیکھا اور کچھ جواب نہیں دیا"

ہرلیش نے کہا تمہیں مجھسے پریم ہے اور مجھے تم سے تم اپنے پتاجی کے کانوں تک یہ بات پہنچا دو۔ تو ہماری شادی جلد ہوسکتی ہے۔ پھر ہم ہمیشہ خوشی سے زندگی بسر کر سکتے ہیں"

آشا لتا کی سمجھ میں بات آگئی اور کہنے لگی میں ضرور کوشش کروں گی"

دن ڈھل رہا تھا اور شام قریب تھی آشا لتا اپنی سکھیوں کے ساتھ ندی پر پانی بھرنے آئی، اور باتوں باتوں میں اس نے سکھیوں سے کہہ دیا کہ اگر وہ شادی کرے گی تو ہرلیش سے ورنہ ساری عمر کنواری رہے گی۔

کوئی دن ایسا آیا کہ اسکی سہیلیوں نے آشا لتا کی ماں سے ذکر کر دیا۔ ماتا نے بھی سوچا ہرلیش اچھا لڑکا ہے اگر شادی ہو جائے تو اچھا ہے، اس نے آشا لتا کے باپ سے بھی ذکر کیا وہ بھی راضی ہو گئے۔ آشا لتا خوش تھی اس کی ماتا خوش تھی۔ پتا خوش تھے اور ہرلیش بھی خوش تھا۔

(۴)

ہرلیش اور آشا لتا کی جس دن شادی ہوئی ہرلیش اپنی جھونپڑی کے دروازے کے باہر بیٹھا گا رہا تھا آج آئے ہیں چندر ہمارے جنکے بنوئیں بستے ہیں تارے

میرا اُجڑا ہوا گھر بسائیں

آشالتا کا تمن کر باغ باغ ہوئی جاتی تھی دونوں پریمی خوش تھے، دن گذرتے گئے۔ روز یہ دونوں ہریالی جنگل میں جایا کرتے۔ ہرکشن مویشی چراتا اور آشالتا لکڑیاں توڑتی کبھی ہرکشن بنسری بجاتا۔ تو آشالتا رقص کرنے لگتی۔ مویشی چپ چاپ انکی طرف دیکھا کرتے۔

آشالتا کی خوشیاں زمانہ کی گردش کو گوارا نہ ہوئیں ایک روز جبکہ آشالتا درخت پر چڑھ کر لکڑیاں توڑ رہی تھی اور ہرکشن بنسری بجا رہا تھا، آشالتا کی چیخ کی آواز آئی اور دفعتاً زمین پر گر گئی۔ ہرکشن نے جھٹ آشالتا کا سر اپنے زانو پر رکھا۔ آشالتا کی آنکھوں سے شدید چوٹ کے باعث خون جاری تھا اور آشالتا درد کے مارے کراہ رہی تھی۔

(۵)

آشالتا کی دنیا اندھیر ہوگئی تھی۔ اس کی آنکھوں کی روشنی زائل ہوگئی تھی۔ اب وہ ہرا بھرا جنگل آشالتا کو نظر نہ آتا تھا اور نہ اس کا پریمی ہرکشن۔ اس کا چہرہ بدصورت ہوگیا تھا لیکن ہرکشن اس سے پہلے ہی کی طرح محبت کرتا تھا۔ وہ آشالتا کا ہاتھ پکڑ کر اسی جنگل میں مویشی چرانے جایا کرتا تھا اور بنسری بجاتا اور دونوں ملکر اسی پرانا گیت گاتے۔

اُن کا دل ہی جانتا تھا کہ اس پریم میں انکو دُکھ ہے یا سُکھ یا دونوں چیزیں ساتھ مل گئی ہیں۔

کروڑپتی سلطان کے سر پر عشق کا بھوت

سنگاپور۔ جاہور کے کروڑپتی سلطان ابراہیم نے اپنی سکاٹش بیوی کو طلاق دیدیا ہے اب وہ ایک ۴۲ سالہ یوروپین لڑکی مس سل کے عشق میں مبتلا ہے اور اس کے ساتھ شادی کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن افواہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ اس شادی کی اجازت نہیں دے گی اور برٹش گورنمنٹ کے دباؤ کا ہی اثر ہے کہ سلطان اور اسکی معشوقہ دونوں اکٹھے دیکھنے میں نہیں آتے۔ یہ بھی پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ سلطان کی ملکہ بن جانے سے مس سل کی زندگی بہایت تلخ ہو جائے گی۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ جب تک انگریزی طریقہ سے پہلی شادی منسوخ نہ کی جائے۔ تب تک پہلی شادی منسوخ نہ ہوگی کیونکہ وہ شادی اسلامی قانون کے ساتھ ساتھ انگریزی قانون کے ماتحت ہوئی تھی۔

پنجاب میں نیا پریس ایکٹ بنے گا

لاہور ۹ جون۔ یونینسٹ پارٹی کے ہیڈکوارٹرز سے ایک اعلان شایع کیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں یونینسٹ پارٹی کی طرف سے دو رزولیوشن پیش کیے جائیں گے۔ جنمیں پنجاب گورنمنٹ سے سفارش کی جائیگی کہ:۔

(۱) ایک ایسا قانون مرتب کرے جس کے رو سے اخبارات کے ذریعہ جھوٹی خبروں کا شایع کرنا اور افراد کے ذریعہ یا انجمنوں کے ذریعے جھوٹی خبریں پھیلانا جرم قرار دیا جائے۔

(۲) اسی طرح ایک اور قانون ایسا مرتب کرے جس کے ماتحت نقص امن پیدا کرنے کے والی سنسنی پھیلانے والی اور دہشت طاری کرنے والی خبروں کا اخبارات میں شایع کرنا اور افراد یا انجمنوں کے ذریعہ انہیں مشتہر کرنا جرم قرار دیا جائے۔

وزراء سرحد کے بنگلے تیار ہوگئے

پشاور ۹ جون۔ وزراء کے عالیشان بنگلے تعمیر ہو گئے ہیں سجاوٹ اور فرنیچر بھی مکمل ہو گیا ہے۔ عنقریب ہی ان میں داخلہ کی افتتاحی رسم ادا کی جائے گی۔ پرائم منسٹر اپنے پرانے بنگلہ ہی میں رہیں گے۔

یوپی میں ایک اور تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

لکھنؤ ۱۰ جون۔ حکومت یوپی نے ان ریاستوں کے کسانوں کی حالت کے متعلق تحقیقات اور انکی حالت کو بہتر بنانے کے طریقوں کی سفارش کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے جو کہ کورٹ آف وارڈس کے ماتحت ہیں مسٹر ڈارلنگ اس کمیٹی کے چیرمین مقرر کیے گئے ہیں۔

انگریزوں کے حامیوں میں ہل چل

ڈبلن ۱۱ جون۔ مسٹر لین اوکلی ڈپٹی پرائم منسٹر آئرلینڈ کی اس تقریر سے بڑی ہل چل مچ گئی ہے جسمیں انہوں نے فرمایا کہ انگلینڈ اور آئرلینڈ کے درمیان سمجھوتہ میں ڈی ویلرا کی حکومت کو مکمل فتح حاصل ہوئی ہے اور ہم نے انگریزوں کو ہر پہلو سے خوب رگڑا ہے اور خدا نے چاہا تو آیندہ بھی اسی طرح رگڑتے رہیں گے۔

کانگریو پارٹی کے ممبر ڈاکٹر او ہگنس نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر آئرلینڈ کا نام بہ حیثیت ایک باعزت قوم برقرار رکھنا ہے تو اس بیان کی تردید ہو جانی چاہیئے۔

"ایوننگ ہیرلڈ" لکھتا ہے کہ اس بیان کے ذریعہ برطانی مدبروں کے ساتھ بداخلاقی کا ثبوت دیا گیا ہے۔

پنڈت جواہرلال اسکندریہ میں

قاہرہ ۱۱ جون۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے کل سکندریہ میں وفد پارٹی کے لیڈر و سابق وزیر اعظم مصر نحاس پاشا کے یہاں کھانا کھایا پھر مارسلز جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔

سندھ میں نامزدگیوں کا سسٹم ختم

کراچی۔ ۹ جون میونسپلٹیوں اور لوکل بورڈوں میں نامزدگی کا سسٹم ختم کرنے اور آنریری مجسٹریٹی کے خاتمہ کے متعلق بل کو گورنر سندھ نے منظور کر لیا۔ اب سندھ میں نہ کوئی نامزد شدہ ممبر ہوگا اور نہ کوئی آنریری مجسٹریٹ ہوگا۔ جو جگہیں ان نامزد شدہ ممبروں کی علیحدگی کی وجہ سے خالی ہوئی ہیں ان کے لئے انتخابات جلد ہی ہونگے

حکومت سی۔ پی کا فیصلہ

جبلپور ۹ جون۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی پی نے ڈسٹرکٹ کونسلوں اور لوکل بورڈوں کے تمام میونسپل پریزیڈنٹوں کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ وکالت نہ کرتے ہوں اور نہ ہی قانونی طور پر انہیں ایسی آسامیوں کے ناقابل قرار دیا جا چکا ہو۔

ملایا کو جانے والے مزدوروں پر پابندی

شملہ ۱۰ جون۔ گزٹ آف انڈیا میں اعلان شایع ہوا ہے کہ چونکہ ملایا میں ہندوستانی مزدوروں کی تعداد ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی ہے اس لئے مزید مزدوروں کا وہاں جانا بیکار ہے۔ حکومت اپنے اختیارات سے کام لیتی ہوئی مزدوروں کو ملایا جانے کی ممانعت کرتی ہے۔

مصر میں کنواروں پر ٹیکس

قاہرہ سے بازاری عورتوں اور طوائفوں کا بالکل خاتمہ کرنے کے لئے حکومت مصر سب کنواروں پر ٹیکس لگانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اور اس سے جو آمدنی ہوگی اس سے ان لڑکیوں کی روزی کا انتظام کیا جائے گا۔ جب حکومت نے شہر کو زنان بازاری سے بالکل صاف کرنے کا فیصلہ کیا تو ان بازاری عورتوں کا ایک ڈیپوٹیشن حکام سے ملا۔ اور کہا کہ اگر ہماری روزی چھین لی گئی تو ہم بھوکی مر جائیں گی معلوم ہوا ہے کہ مصر کے وزیر حفظان صحت اُن شکایتوں پر غور کر رہے ہیں اور ان کی امداد کے لئے ایک پبلک پروگرام بنا رہے ہیں۔

پنڈت جی مصر جا رہے ہیں

مصر ۱۰ جون۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے نہر سوئز پہونچنے پر نمائندہ رائٹر سے انٹرویو کے دوران مندرجہ ذیل اظہار خیال فرمایا۔

"میں انگلستان تفریح کی غرض سے جا رہا ہوں اور میرا کوئی خاص مشن نہیں ہے لیکن میں ہندوستانی اور بین الاقوامی صورت حالات پر یورپ کے بہت سے مدبروں سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہوں۔ میں غالباً ۲۳ جون کو لندن پہونچوں گا میں اب مصر جا رہا ہوں۔ اور وہاں میں وفد لیڈروں سے ملوں گا۔

جنگ ۱۹۴۰ء سے پہلے نہیں ہوگی

لندن۔ ہمارا خاص نامہ نگار مقیم لندن اطلاع دیتا ہے کہ یہاں کے لوگوں میں یہ عام پیشگوئی پائی جاتی ہے کہ سنہ ۱۹۴۲ء سے پہلے جنگ نہیں ہوگی۔ مگر ابھی دو ہفتہ کی بات ہے کہ برطانیہ میں جو انگریز مقیم تھے وہ جنگ کا فوری خطرہ سامنے دیکھتے ہوئے فوراً اسپیشل گاڑیوں میں بیٹھ کر گھر کو دوڑ آئے اور وزیر اعظم اور لارڈ ہیلی فاکس کی چھٹی بھی خراب تھی۔ تازہ ترین اور عام قیاس یہ کیا جا رہا ہے کہ جرمنی سنہ ۱۹۴۲ء سے قبل نہیں لڑ سکتا کیونکہ اس کے پاس اس وقت تک کافی مقدار میں تیل جمع نہیں ہو سکیگا جو مشینی جنگ میں کام آئے

پچھلی بار تیل حاصل کرنے کے لئے برطانیہ اور جرمنی کی دوڑ کی وجہ سے ہی جنگ عظیم ہوئی تھی اور کیا پتہ ہے کہ اب کے بھی دوڑ اس سے بھی زیادہ عظیم جنگ کا باعث ہو۔

تشویشناک صورت حالات

پراگ ۱۳ر جون۔ گذشتہ دو ہفتہ سے جب سے کہ گذشتہ انتخابات ہوئے ہیں زیکوسلاویکیا کی سرحد پر کشیدگی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جرمن اور زیچ دونوں کو تشویش ہے اور صورت حالات غیر یقینی خیال کی جاتی ہے کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے لیکن عام خیال یہ ہے کہ موجودہ صورت حالات زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رہ سکتی۔

ذمہ دار زیچ افسروں کا بیان ہے کہ صورت حالات پر حکام کا پورا کنٹرول ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم کوہ آتش فشاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جرنلزم کی تربیت کیلئے وظیفہ

رنگون ۱۳ر جون۔ حکومت برما نے ایک وظیفہ ریاستہائے متحدہ میں جرنلزم کی تربیت حاصل کرنے کے لئے ایک اور وظیفہ جاپان یا ریاستہائے متحدہ میں مختلف علوم و فنون کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دینے کا اعلان کیا ہے۔ وظیفہ ۲۱۶ پونڈ سالانہ سے لے کر ۳۳۰ پونڈ سالانہ تک دیا جائے گا۔

جو طالب علم جرنلزم کی تربیت حاصل کریگا اسے لندن کے کنگس کالج یونیورسٹی میں داخل ہونا ہوگا۔

زیکوسلوویکیا میں حکومت کی فتح

پراگ ۱۳ر جون۔ زیکوسلوویکیا میں انتخابات کا مندرجہ ذیل نتیجہ رہا ہے۔

گورنمنٹ پارٹی کی اکثریت میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے۔ سوڈیٹس جرمنوں کی جرمن علاقوں میں وہی پوزیشن رہی جو گذشتہ انتخابات میں تھی۔

قبل از وقت شایع کرنیکی مذمت

سردار پٹیل کا بیان

بمبئی ۱۲ر جون۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ایک بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح کی خط و کتابت کو اس موقع پر شایع کرنا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ بالخصوص اس امر کے پیش نظر کہ پنڈت جواہر لال نہرو ہندوستان میں موجود نہیں ہیں۔ خط و کتابت کے شایع ہو جانے پر پنڈت جواہر لال نہرو کو سب سے زیادہ افسوس ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنی روانگی سے بیشتر مجھے انفرادی طور پر یہ ہدایت کی تھی کہ خط و کتابت صرف اس وقت شایع کی جائے جبکہ وہ گفت و شنید جو کہ مسٹر جناح کے ساتھ ہو رہی ہے ناکامی کے ساتھ ختم نہ ہو جائے۔ اور پھر بھی مہاتما جی سے مشورہ کرنے کے بعد۔

سردار پٹیل مزید رقمطراز ہیں۔ مجھے اس بارے میں شک و شبہ نہیں ہے۔ کہ اس خط و کتابت کو قبل از وقت شایع کرنے والے نے خواہ وہ کوئی ہو ملک کی بدخدمتی کی ہے۔ یہ ایک سنگین معاملہ ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی اس کے متعلق ضرور تحقیقات کرے گی اور ضروری کارروائی کریگی۔

مولانا آزاد کا بیان

کلکتہ ۱۲ر جون۔ مولانا ابوالکلام آزاد ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بھی ایک بیان کے دوران میں خط و کتابت کو قبل از وقت شایع کرنے پر اظہار افسوس کیا ہے اور اسے حد درجہ قابل اعتراض قرار دیا ہے۔

مسلمان اور زرعی ملازمتیں

پٹنہ ۱۲ر جون۔ بعض مسلم اخبارات نے حکومت بہار کے خلاف یہ الزام لگایا تھا کہ اس نے زرعی محکمہ میں مسلمانوں کو کافی جگہیں نہیں دی ہیں اس کے جواب میں ایک سرکاری نوٹ شایع ہوا ہے جس میں درج ہے کہ جولائی سنہ ۳۷ء سے اب تک چھ اسسٹنٹ ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں جنمیں سے ۲ مسلمان تھے تین سائنٹفک اسسٹنٹ مقرر ہوئے ہیں جنمیں سے ایک مسلمان تھا

" فیلڈ میں " " " " "

جوٹ اسکیم کے چھ اوورسیر مقرر ہوئے ہیں جنمیں دو مسلمان تھے۔

ایوان والیان ریاست کی دوبارہ تنظیم ہوگی

بمبئی ۱۲ر جون۔ یہ ایوان والیان ریاست کی دوبارہ تنظیم کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے آج اسکی میٹنگ ہوئی جسمیں دوبارہ تنظیم کے سوال پر غور کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی کہ ایوان والیان ریاست کی موجودہ پوزیشن قطعی غیر اطمینان بخش ہے۔ کمیٹی نے چیمبر کو تقویت پہنچانے اور اسے حقیقی معنوں میں نمایندہ بنانے کے لئے کئی انقلابی تجاویز پر غور کیا گیا اور اس کے بعد اس نے ایک ذیلی کمیٹی مقرر کی جو کہ ایک ایسی اسکیم تیار کرے گی۔ تاکہ وہ ریاستیں بھی ایوان میں شامل ہو سکیں۔ جو کہ اس وقت ایوان کی ممبر نہیں ہیں۔

ہندوستان اور برطانیہ کی تجارتی گفت و شنید

شملہ ۱۳ر جون۔ لندن سے پرائیوٹ طور پر جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ہند کے کامرس ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری مسٹر ڈو کو جو کہ آجکل لندن میں رخصت پر ہیں۔ ہندوستان اور برطانیہ کی تجارتی سمجھوتہ کی گفت و شنید کے سلسلہ میں اسپیشل ڈیوٹی پر تعینات کیا گیا ہے۔

مدراس میں ہندی کیخلاف ایجی ٹیشن

مدراس ۱۲ر جون۔ آج صبح دو والنٹیروں مسمیان راجم اور کنڈاسامی نے جن کو ہندی بائیکاٹ مہم کے سلسلہ میں وزیر اعظم مدراس کی کوٹھی کے سامنے متعین کیا گیا تھا مظاہرہ کیا۔ پولیس نے انکو گرفتار کر لیا کل انہیں چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں سنسنی

الہ آباد ۱۴ر جون۔ جناح نہرو خط و کتابت کی قبل از وقت اشاعت سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے کیونکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے کسی ذمہ دار نے یہ خط و کتابت پریس کو اشاعت کے لئے نہیں دیا۔ اس سلسلہ میں آچاریہ کرپلانی نے ایک بیان دیا ہے اور اس بات کی تحقیقات ہو رہی ہے کہ یہ خط و کتابت کیسے طشت از بام ہوئی

برطانیہ نے جاپان کی درخواست ٹھکرادی

شنگھائی ۱۳ر جون۔ مستند طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جاپان کی درخواست کے باوجود برطانی دخانی کشتیوں کو اپنی پوزیشن تبدیل کرنے کے متعلق ہدایات موصول نہیں ہوئی۔ اور کروہوا در کیو کیانگ میں مقیم دخانی کشتیوں کو وہاں رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے برطانی نظریہ یہ ہے کہ چونکہ جاپانی فوجوں نے ہانکو کی جانب بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اسلیئے برطانی جان و مال کی حفاظت کرنے کے لئے دخانی کشتیوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے

حکومت یوپی کا فیصلہ

لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر حکومت کا طویل رزولیوشن

نینی تال ۱۲ر جون - حکومت یوپی نے کانپور ٹکسٹائل لیبر انکوائری کمیٹی (یعنی کپڑے کے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی حالت کے متعلق تحقیقات کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جو کہ ساڑھے ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ اور ان رزولیوشن میں ان حالات کی وضاحت کی گئی ہے جو کہ کانپور کی موجودہ ہڑتال کے لئے دشوار ہیں۔ اور جن کے تحت دونوں فریق سے مشورہ کرنے کے بعد بابو راجندر پرشاد کی صدارت میں تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی۔

حکومت نے تحقیقاتی کمیٹی کی اس رائے کی تائید کی ہے جو کہ اس نے صنعتی کاروبار میں روپیہ لگانے والوں کی پوزیشن کے متعلق ظاہر کی ہے۔ رزولیوشن میں درج ہے کہ حکومت کے خیال میں صنعت پارچہ نے حال ہی سخت سے سخت کساد بازاری کے ایام میں بھی غیر مبہم طور پر اپنی مضبوط حالی کا ثبوت پیش کر دیا ہے اور خود کانپور میں بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ صنعت پارچہ کا مستقبل اچھا ہے۔ حکومت نے کمیٹی کے اس خیال کی بھی تائید کی ہے کہ ایک جانب تو اقتصادی کاروبار کی ترغیب دینے کے لئے منافع کی اہمیت کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ لیکن دوسری جانب اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ مزدوروں کی پوزیشن محفوظ رہے۔

حکومت اس امر سے قطعی مطمئن ہے کہ موجودہ حالات میں بھی کانپور کی صنعت پارچہ باقی تحقیقاتی کمیٹی کی سفارش کے مطابق اجرتوں کے نام معیار میں ۱۰ فیصدی سے لے کر ۱۲ فیصدی تدریجی اضافہ کو بہ آسانی برداشت کر سکتی ہے حکومت کا یہ خیال ہے کہ اس اضافہ کے ہو جانے کے بعد بھی کانپور اور بمبئی کے درمیان تفاوت قائم رہے گی۔ جو کہ پیشتر موجود تھی حکومت نے کم از کم ۱۵ روپیہ اجرت مقرر کی ہے اور کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا ہے کہ جو مزدور پورے وقت کام کرتے ہوں انکو ماہانہ اجرت دی جائے۔

حکومت نے اس تجاویز کو منظور کر لیا ہے کہ اجرتیں مقرر کرنے کے لئے ایک بورڈ قائم کیا جائے۔ حکومت کی یہ رائے ہے کہ اس بورڈ کو برطانی تجارتی بورڈوں کے اصول کی بنا پر مقرر کیا جائے۔

سرکاری رزولیوشن میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ایک لیبر کمشنر مقرر کیا جائے۔ جس کی امداد سے کارخانہ داروں اور مزدور صنعت پارچہ کی حالت اور اس کے معیار کو بہتر بنانے کی غرض سے مزدوروں کی بجائے مشینوں سے زیادہ کام لینے کی اسکیم پر غور کریں۔ حکومت کا یہ خیال ہے کہ رات کا کام بند کرنا مناسب نہ ہوگا۔ لیکن زیادہ شفٹ بنانے کی اسکیم کو ترک کر دینا چاہیئے۔ حکومت کی یہ رائے ہے کہ مزدوروں کی بھرتی باہمی مشورہ کے ذریعہ ہونا چاہیئے۔ اور مزدوروں کو ان کی اجرت کے متعلق کارڈ مہیا کرنا چاہیئے۔

جہاں تک سزائیں دینے کا تعلق ہے اس بارے میں کوئی شدید اختلاف نہیں ہے کہ قانون کی خلاف ورزی ہو ہی نہیں سکتی۔ حکومت کی یہ رائے ہے کہ کسی کو بیجا طور پر برطرف نہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے کمیٹی کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے اور اگر خواہش ظاہر کی گئی تو حکومت دونوں فریق کے نمائندوں سے اس معاملہ پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار رہے گی۔ آیا اس مقصد کی حصولیابی کے لئے کوئی اور بہتر طریقہ ہو سکتا ہے۔ ان مشکل معاملات کو نیز اس قسم کے دیگر معاملات کو حل کرنے کے لئے جو کہ روزبروز پیدا ہوتے ہیں۔ حکومت تمام صوبہ کے لئے ایک سینئر افسر کو لیبر افسر کے طور مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کا کہ ہیڈ کوارٹر کانپور میں ہوگا۔ اس افسر کو مصالحتی افسر کے فرائض بھی سر انجام دینے ہوں گے۔ اور اختلافات کو ختم کرانے کی کوشش بھی کرنی ہوگی۔ تاکہ وہ شدید صورت اختیار نہ کرنے پائیں۔

جہاں تک رخصت کا تعلق ہے۔ حکومت کارخانہ داروں اور مزدوروں سے مشورہ کرکے اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ رزولیوشن میں درج ہے کہ حکومت ہند نے بین الاقوامی لیبر آفس سے یہ سفارش کی تھی کہ پندرہ روز کی رخصت پوری اجرت کے ساتھ دی جائے۔ ملک کے مختلف حصوں میں اس سلسلہ میں کارروائی کی جا رہی ہے اور حکومت بھی اپنا انقطاعی فیصلہ کرنے سے قبل اس معاملہ پر خوب اچھی طرح غور کریگی دیگر چھوٹی چھوٹی تفصیلات باہمی گفت و شنید سے طے ہو سکتی ہیں۔

رزولیوشن مزید مظہر ہے کہ حکومت کو یہ معلوم ہے کہ کانپور میں صرف کانپور مزدور سبھا ہی ایک ایسی جماعت ہے جو کہ رجسٹری شدہ ہے لیکن کمیٹی کی سفارش کے مطابق اسے دوبارہ ترتیب دینا چاہیئے۔ نہ صرف اسلئے کہ وہ مزدوروں کی جانب سے موثر طور پر سودا کر سکے بلکہ اس کے لئے بھی کہ وہ مزدوروں میں اچھی طرح ڈسپلن قائم رکھ سکے۔ علاوہ بریں اسے صنعت پارچہ باقی کی حالت کو بہتر بنانے کی بھی کوشش کرنا چاہیئے۔ تاکہ زیادہ اچھا اور زیادہ مقدار میں کپڑا تیار ہو سکے۔ اور جب سبھا کی دوبارہ ترتیب ہو جائے تو اسے ماسوائے ان حالات کے جب کہ ہڑتال کے لئے بہت ہی مضبوط وجوہات موجود ہیں ہڑتال کو روکنے میں امداد پہونچانا چاہیئے حکومت اس امر پر غور کرے گی آیا ہڑتالوں کو روکنے کے لئے موجودہ قانون میں کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔

رزولیوشن میں درج ہے۔ مزدوروں کی رہائش کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے حکومت سے جو کچھ ہو سکیگا وہ کریگی وہ اس کے لئے پہلے ہی بجٹ میں ایک رقم مخصوص کر چکی ہے۔ حکومت اس سوال پر بھی غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہ مزدوروں کو انکی جائے رہائش سے کارخانوں تک پہنچانے کے لئے انتظام کیا جائے۔

حکومت نے مزدوروں کی بہبودی کے متعلق کمیٹی کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے۔ اور یہ توقع ظاہر کی ہے کہ کارخانہ جات اس معاملہ میں پوری طرح تعاون کریں گے حکومت مزدوروں کو جابرانہ اور غیر دیانتدار ساہوکاروں سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرنے اور مقروضین کے تحفظ کے لئے اسی۔ پی۔ کے قانون کی طرح ایک قانون بنانے کے لئے بھی تیار ہے۔

حکومت نے صحیح اور مکمل اعداد و شمار رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور وہ اس کے لئے لیبر کمشنر کی زیر نگرانی ایک محکمہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بیک وقت ۶۔ آدمیوں سے گفتگو کیجئے
ایک نئے سسٹم کی ایجاد

شملہ ۱۴ر جون۔ اگر آپ بیک وقت نصف درجن آدمیوں سے گفتگو کرنا چاہتے ہوں جو کہ مختلف کمروں میں بیٹھے ہوئے ہوں۔ یا آپ اپنے ٹائپسٹ (ٹائپ کرنے والے) کو جو کہ دوسرے کمرے میں بیٹھا ہوا ہو کچھ عبارت ٹائپ کرنے کے لئے بولنا چاہتے ہوں تو آپ ان سے ملے بغیر ہی ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ بات چیت کے نئے دو گونہ سسٹم کی وجہ سے ممکن ہو گیا ہے جس کا تجربہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ہیڈ کوارٹر پر تار گھروں کے چیف انجنیر کی رہنمائی میں ہو رہا ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا تو اس نئے سسٹم کو ممکن ہو گیا ہے سب جگہ رائج کر دیا جائے۔ اس سسٹم کے ذریعہ وہ دفتر یا دو مسافر یا دو دکاندار بھی جو کہ طویل فاصلہ پر ہوں آپس میں گفتگو کر سکیں۔

تپ دق کا انسدادی فنڈ

شملہ ۱۵ر جون۔ ہز اکسیلنسی لیڈی لنلتھگو کی اپیل پر ملک معظم کے نام پر ہندوستان میں جو تپ دق کا انسدادی فنڈ جاری ہوا ہے اس کی بارہویں فہرست شایع ہوئی ہے جو تین لاکھ ۱۲ ہزار ایک سو ۱۴ روپے کی ہے اب تک کل میزان ۲۴ لاکھ ۳۰ ہزار ۱۴۴ روپیہ ہے۔

کسٹلن پر باغیوں کا قبضہ

برگوس ۱۴ر جون۔ جنرل ارنڈر کی فوجوں نے کسٹلن کا مکمل محاصرہ کر لیا ہے۔ شہر کے اندر فوج کے داخلہ کا ہر گھڑی امکان ہے

برما کا محکمہ سول پرواز الگ ہو گیا

شملہ ۱۵ر جون۔ پہلی اپریل سنہ ۱۹۳۸ء سے برما اور ہندوستان کے سول پرواز کا محکمہ الگ کر دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ کی لندن کو واپسی

لندن ۱۴ر جون۔ وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین آج واپس آ گئے ہیں اور کام شروع کر دیا ہے۔ آج جن اصحاب نے آپ سے ملاقات کی ان میں امریکہ کا سفیر بھی شامل ہے۔ جو بدھ وار کو امریکہ جا رہے ہیں۔ لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجیہ نے بھی وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

دار العوام کا اجلاس

لندن ۱۴ر جون۔ دار العوام کا اجلاس بھی شروع ہو جائے گا۔ تقریباً سو سوالات کا نوٹس موصول ہوا ہے۔

سی۔ پی میں اسپیشل مجسٹریٹ

ناگپور ۱۲ر جون۔ حکومت سی پی نے طے کیا ہے کہ لوکل باڈیز کے چیرمینوں کو اگر وہ وکیل نہ ہوں اسپیشل مجسٹریٹ بنایا جائے۔

تین لاکھ چینی بے گھر ہو گئے

شنگھائی ۱۶ر جون۔ جاپانیوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ سیلاب نے جاپان کی فوج کے چند دستوں کو تباہ کر دیا لیکن ان کا بیان ہے کہ نقصان بہت معمولی ہوا ہے۔ جاپانیوں کا اندازہ ہے کہ سیلاب سے تین لاکھ چینی بے گھر ہو گئے ہیں۔ بہت سے مقامات پر ۱۴ فٹ پانی چڑھ گیا ہے۔ ہونان کی راجدھانی کیننگ کے ہوائی علاقہ میں پانی بھر گیا ہے۔

برطانیہ کے ایک جہاز کو آگ لگا دی

میڈرڈ ۱۶ر جون۔ ولنشیا پر ہوائی حملہ کے دوران میں باغیوں نے دو جہازوں "تھرسٹن" اور "سی فیرر" پر بمباری کی۔ جہاز "تھرسٹن" کو آگ لگا دی گئی باغی ہوائی فوجوں نے آج سہ پہر فرانس کے ایک سوداگری جہاز "گوبس" پر بمباری کی جس سے وہ خراب ہو گیا۔ فرانس کی ایک کشتی "کابیر" بھی ڈبو دی گئی۔ ایک کشتی میں آگ لگا دی گئی۔

کینٹن پر بمباری

شنگھائی ۱۶ر جون۔ ہانگ کو غیر ملکی باشندوں سے



برطانیہ قربانی کیلئے تیار ہے

لنڈن ۱۲ر جون۔ مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجیہ برطانیہ نے لمینگٹن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آنیوالی بلا کو ٹالنے کے لئے متحدہ کوشش کی ضرورت ہے جن قوموں کا ابھی تک یہ خیال ہے کہ جسکی لاٹھی اسی کی بھینس۔ ہمیں انکو یہ تبلادینا چاہئیے کہ طاقت ایک ایسا ہتھیار ہے جو استعمال کرنے والے کو کبھی فائدہ نہیں پہونچاتا۔ برطانیہ کو ہمیشہ ایک پوائنٹ پر قایم رہنا چاہیئے۔ اور اس کو وہ پوائنٹ واضح کردینا چاہیئے۔ ایسا نہ کرنے سے اس کی اور دوسروں کی خود داری کو دھکا پہنچنے کا امکان ہے۔ مسٹر ایڈن نے مزید فرمایا کہ ملک کے لئے قربانی کرنے کے لئے آج برطانیہ جتنا تیار ہے اتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ہم اسوقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک کہ ہوائی طاقت دوسرے ملکوں کی ہوائی طاقت کے برابر نہ ہوجائے۔

ہوا باز فوجی کو انعام

شملہ ۱۴ر جون۔ وزیرستان میں بہادری سے کام کرنے کے لئے کمانڈر انچیف ہند نے ایک فوجی لفٹنٹ مسٹر اے ڈی جیکسن (ہوائی دستہ) کو انعام دیا ہے۔

تعلیم نسواں پر تقریر

بتاریخ ۶ر جون ۱۹۳۸ء بعد نماز مغرب بمقام بابو پوروہ مدرسہ نسواں نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی نے تعلیم نسواں پر تقریر کی مجمع کافی سے زاید تھا جسمیں طلبار لڑکیوں کی تعداد (۱۵۰) کے قریب تھی۔ اسکول کے باہر مرد بھی تقریر سُن رہے تھے نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی نے کہا کہ دیگر تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی اگر روز بروز ہو تو مفید ہوسکتی ہے جس سے ان کے علم اخلاق ادب سلیقہ مذہبی پابندی اور قومی خدمت کے جوش میں برابر ترقی ہورہی ہے جس سے وہ یہ سمجھیں کہ خدا نے انکو دنیا میں کن کاموں کے لئے پیدا کیا ہے جس سے وہ یہ اندازہ کریں کہ اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم کس اصول پر کرنے سے وہ بڑے ہوکر اپنے مذہب اور اپنی قوم کو دنیا اور آخرت میں نفع پہنچا سکتے ہیں اپنے ماں باپ بھائی بہن قرابت مند رشتہ دار لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کریں پھر جب وہ صاحب اولاد ہوجائیں اور خدا ان کی گود کو اس نعمت سے بھر دے تو ان کا کیا کام بڑھ جاتا ہے اور اولاد کی حفاظت، پرورش تعلیم کس طرح ہونی چاہیئے۔ غرض اسی طرح سینکڑوں باتیں ہیں جنکو عورتوں کو جاننا ضروری ہے۔ تعلیم دین کے ساتھ ساتھ انتظام خانہ داری اور سلیقہ مندی سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ آجکل نئی روشنی کے لوگ دلدادہ لوگ انگریزی معاشرت پر کچھ ایسے مرمٹے ہیں کہ اصلی چیز کو جو لڑکیوں کا جوہر ہے نظر انداز کردیتے ہیں غرضکہ ۹ بجے تک تعلیم نسواں کا نہایت کامیاب تقریر رہی۔ اس کے بعد یہ جلسہ بخیروخوبی ختم ہوگیا۔ بابو پوروہ کے چند ذمہ دار ہستیوں نے اور دیگر حاضرین جلسہ جنمیں بانی جلسہ حاجی مولوی قدرت اللہ صاحب بھی شامل تھے نواب سردار بیگم اختر سے پرزور سفارش کی کہ وہ مدرسہ میں ہفتہ یا پندرہ روز میں آکر معائنہ کیا کریں اور تعلیم کے اصول بھی بتلائیں جسکو نواب سردار بیگم اختر نے بخوشی منظور کیا۔

یو۔پی پولیس سروس کا امتحان

لکھنؤ۔ یو۔پی گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ انڈین پولیس کے آیندہ امتحانات کے لئے حسب ذیل ممبران کی انتخابی کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ جن کے سامنے امیدواروں کو حاضر ہونا پڑے گا۔ کمیٹی کے صدر سر دارا ے ہارٹن انسپکٹر جنرل پولیس صوبجات متحدہ اور ممبران مسٹر ایچ ایس کراسٹوٹ ممبر فیڈرل سروس کمیشن شملہ ڈاکٹر این۔ آر۔ دھر دپٹی ڈائرکٹر محکمہ تعلیم سر سید وزیر حسن ایڈوکیٹ الہ آباد اور مسٹر آر۔ ایس پنڈت۔ ایم۔ ایل اے بیرسٹر الہ آباد ہیں۔

فرانس کو جنگ کا زبردست خطرہ

پیرس ۱۲ر جون۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو ڈالڈیر نے پارلیمنٹ کے فائنس کمیٹی کے روبرو تقریر کرتے ہوئے تنبیہ کی کہ اگر فرانس کی ہٹوس مالی پوزیشن میں فرق آگیا تو فرانس کو خطرناک بین الاقوامی صورت حالات کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ بین الاقوامی صورت حالات بہت زیادہ تشویشناک ہے اگر آپ فضول خرچیوں میں روپیہ اُڑاتے رہے تو ہمارے بہت سے غیر ملکی دوست ہم سے الگ ہوجائینگے تین ہفتہ گذرے جنگ ہم سے صرف چند انچ کے فاصلہ پر رہ گئی تھی لیکن اگر ہماری طرف سے ذرا بھی کمزوری دکھائی گئی تو پھر جھگڑے کا خطرہ ہے

جنرل فرانکو کو پھر تنبیہ

لنڈن ۱۴ر جون۔ آج دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چمبرلین نے فرمایا کہ دو تجویزیں پیش کی گئی اگر وہ قابل عمل ہیں تو اسپین میں برطانی جنگی جہازوں پر بمباری کا مسئلہ کس حد تک حل ہوسکتا ہے۔

ایک تجویز یہ ہے کہ چند بندرگاہوں میں حفاظتی علاقہ مخصوص کردیا جائے۔ دوسری تجویز جو جنرل فرانکو نے پیش کی ہے یہ ہے کہ فوجی علاقہ سے باہر حکومت اسپین کے علاقہ میں جو بندرگاہ ہیں انکو برطانی جہازوں کے داخلہ کے لئے مخصوص کردیا جائے۔ یہ بھی تجویز پیش کی گئی ہے کہ ان بندرگاہوں پر جو حکومت اسپین کو ہتھیار یا دیگر سامان سپلائی کرنے کے لئے استعمال نہیں کئے جاتے۔ بین الاقوامی کمشنر مقرر کئے جایئں۔ دونوں صورتوں میں عملی مشکلات ہیں۔

ان تجویزوں کے باوجود حکومت برطانیہ تحقیقات کرنے پر اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ جب تک حکومت مقابلہ اور لڑائی کرنے کے لئے تیار نہ ہوجائے اسوقت تک ان جہازوں کی حفاظت کی گارنٹی نہیں کی جاسکتی۔ جو جنگی علاقہ کے بندرگاہوں میں تجارت کرتے ہیں۔ حکومت اس قسم کا طریقہ اختیار کرنے کی سفارش کرنے میں حق بجانب ہے۔ جس سے موجودہ لڑائی اور طول پکڑے گی۔ اسیلئے حکومت جہازوالوں کو پھر ایک مرتبہ تنبیہ کرنا چاہتی ہے۔ جیسا کہ اس نے نومبر میں کہا تھا کہ گو وہ سمندروں میں انکی حفاظت کریگی۔ لیکن اگر وہ ان بندرگاہوں میں داخل ہوں گے جہاں فوجی حملہ کا خطرہ ہے تو وہ اپنی ذمہ داری پر داخل ہوں گے۔

مسٹر چمبرلین نے مزید فرمایا کہ اپریل کے وسط سے ۲۲ برطانی جہازوں پر حملہ کیا جاچکا ہے جنمیں گیارہ جہاز تو قطعی ڈوب گئے۔ یا شدید نقصان پہنچا۔ کئی جہازوں پر دیدہ دانستہ حملہ کیا گیا۔ ہم نے باغیوں کو مطلع کردیا ہے۔ کہ اگر حملے جاری رہے تو دوستانہ تعلقات میں فرق آجائے گا۔

جنیوا میں پنڈت جواہر لال نہرو کا اعلان

جنیوا ۱۴ر جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے رائٹر سے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ کل میں مارسلز کو روانہ ہورہا ہوں۔ وہاں سے بارسیلونا جاسکوں گا یا نہیں۔ اس کا دارومدار پاسپورٹ ملنے یا نہ ملنے پر ہے۔ بہرحال میں ہفتہ کے آخر تک پیرس پہونچ جاؤں گا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ میں پرائیوٹ حیثیت سے دورہ کرنے کے لئے آیا ہوں لیکن اگر لندن میں ممتاز اصحاب نے ہندوستان کے اہم مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مجھے مدعو کیا تو میں بخوشی تبادلہ خیالات کروں گا۔ ہم ہندوستانی اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں اور جب تک آزادی حاصل نہ کرلیں گے چین نہیں لیں گے۔ اس معاملہ میں تصفیہ کا کوئی امکان نہیں۔

امیدوار ہواباز

شملہ ۱۴ر جون۔ رائل ایر فورس کالج کرینول میں داخلہ کے لئے گذشتہ مارچ میں اپریل میں جو امتحان ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ نکل آیا۔ پرتھوی پال سنگھ اور ارجن سنگھ پنجاب سے اور محبوب احمد بہار سے پاس ہوئے۔

مسٹر سرنواسن کو مہاتما جی کا جواب

مدراس ۱۴ر جون۔ مہاتما جی نے سر نواسن لیڈر ولت پارٹی کو اس خط کے جواب میں لکھا ہے کہ مدراس میں ہندی کو لازمی کرنے کے معاملہ پر غور کیا جارہا ہے۔

امریکہ کا پروٹسٹ کھٹائی میں

ہانگ کانگ ۱۳ر جون بنگم یونیورسٹی پر بمباری کے متعلق امریکہ کے پروٹسٹ کا جواب دیتے ہوئے جاپانی قنصل نے ہلاک شدگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا اور مطالبہ کیا کہ اس قسم کی عمارتوں پر زیادہ نمایاں نشان ہونا چاہیئے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پرتو حق مرتسم مستقل میں ہے * زبان ہر جمعی وتی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

GD NO. 124

قیمت سالانہ ... ششماہی ... ممالک غیر ... سالانہ ... ششماہی

جلد ۲۷ | کانپور دوشنبہ ۲۵ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | نمبر ۲۶

ادبیات

آزادی کا گیت

از جناب دور ہاشمی صاحب کانپوری

آزادی ——— آزادی
پیاری پیاری ——— آزادی
آزادی!
آزادی!!
پریم کے گانے گانے والی   پریم ہی بنکر چھانے والی
پریم دُلاری آزادی
آزادی ——— آزادی
پیاری پیاری آزادی
جانِ گلستاں شانِ گلستاں   رنگِ چمن عنوانِ گلستاں
پیغام بہاری آزادی
آزادی ——— آزادی
پیاری پیاری آزادی
کرشن کی بنسی اسکو کہئے   میٹھے نغمے سُنتے رہئے
ہے رحمت باری آزادی
آزادی ——— آزادی
پیاری پیاری آزادی
سوتوں کو جگا کر رہتی ہے   پربت کو ہلا کر رہتی ہے
پربت سے ہے بھاری آزادی
آزادی ——— آزادی
پیاری پیاری آزادی
اے ہند کے بسنے والو آؤ   تن من دھن سب اپنا لٹاؤ
وہ کیا ہے تمہاری آزادی
آزادی ——— آزادی
پیاری پیاری آزادی

دنیائے اسلام

امیر عبداللہ کا شاہکار!

قضیۂ فلسطین کو حل کرنے کی انوکھی تجویز

امیر عبداللہ والی شرق اردن نے برطانوی ارباب حل و عقد کے پاس ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں قضیۂ فلسطین کو حل کرنے کے لئے حسب ذیل تجویز پیش کی ہے۔

(۱) فلسطین اور شرق اردن کو ملا کر ایک متحدہ عربی سلطنت قائم کی جائے اور اس کا نظم و نسق ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دیدیا جائے جو حکومت کا بار سنبھالنے اور عہدناموں کی تنقید کی قدرت و صلاحیت رکھتا ہو۔

(۲) یہودی علاقوں میں یہودیوں کو خود مختاری دیدی جائے اور ان علاقوں کا تعین ایک ایسے کمیشن کے ذریعہ عمل میں آئے جس میں عرب، انگریز اور یہودی تینوں شریک ہوں۔

(۳) یہودیوں کو ان تمام اختیارات سے فائدہ اٹھانے کا حق ہوگا جو خود مختار نظم و نسق میں حاصل ہوتے ہیں۔

(۴) مملکتی پارلیمنٹ میں یہودیوں کی نمائندگی انکے تناسب کے اعتبار سے ہوگی۔ اور وزارت میں بھی انکے نمائندے شریک کئے جائیں گے۔

(۵) یہودی مہاجرین معقول تناسب کے ساتھ صرف ان علاقوں میں آباد ہو سکتے ہیں جہاں یہودی خود مختاری ہوگی۔

(۶) ان علاقوں سے باہر نہ وہ زمین خریدنے کی خواہش کر سکتے ہیں اور نہ کسی مہاجر کو جگہ دلانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

(۷) یہ نظام آئندہ دس سالوں تک برقرار رہے گا جن میں سے ۸ سال تجربے کے ہونگے اور بقیہ دو سالوں میں ملک کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

(۸) عربوں پر یہ حق ہوگا کہ جب انھیں یہودیوں کی طرف سے اطمینان ہو جائے تو وہ ان کو حکومت متحدہ کے علاقوں میں مناسب تعداد میں ہجرت کی اجازت دیدیں۔

(۹) اس مدت میں انتداب باقی رہے گا لیکن صرف نگرانی اور ملاحظہ کے حدود تک۔

(۱۰) اس مدت میں برطانوی فوج کے وجود پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

(۱۱) آٹھویں سال کے خاتمہ اور دنوں کی ابتدا میں دولت متحدہ اور اس کی پارلیمنٹ کی طرف سے آخری فیصلہ کا اعلان ہونا چاہیئے۔ اور اس کا نفاذ شروع ہو جانا چاہیئے۔

(۱۲) برطانیہ عظمیٰ اپنے جن مصالح کا تحفظ چاہتی ہے ان کے بارے میں ابھی سے گفت و شنید شروع ہو جانی چاہیئے اور آخری فیصلہ کے اعلان کے بعد دو برائے تصدیق و منظوری پیش ہونی چاہئیں۔

(۱۳) آبپاشی، فوج، ڈاک، بجلی اور چنگی وغیرہ کے متعلق جو اصلاحی اسکیمیں ہوں گی وہ ایک ہی طرف سے جاری ہوں گی۔

نامہ نگار الاہرام کا بیان ہے کہ امیر عبداللہ کی یہ یادداشت ۱۴ دفعات پر مشتمل تھی۔ لیکن آخری دفعہ بالکل آخر وقت میں حذف کر دی گئی۔

امیر عبداللہ کی تجویز سے عربوں کو کوئی تعلق نہیں ہے

راغب بک نشاشیبی صدر انجمن دفاع وطن فلسطین نے ایک بیان کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ مصر اور فلسطین کے بعض اخبارات میں قضیۂ فلسطین کے حل کی جو ایک نئی تجویز شائع ہوئی ہے اور جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فلسطین اور شرق اردن کو مصر کے ساتھ ملا دیا جائے۔ اور جنوب حیفہ سے تل ابیب تک کا ساحلی علاقہ یہودیوں کو دیدیا جائے اس سے ان کو یا ان کی انجمن کے کسی ممبر کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ موصوف نے یہ بھی اعلان فرمایا ہے کہ قضیۂ فلسطین کے حل کی جو تجویز امیر عبداللہ کیطرف سے منسوب کیجا رہی ہے اس سے بھی وہ اور انکی انجمن کے اراکین کو کوئی تعلق نہیں رکھتے۔

راغب بک نشاشیبی مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ قضیۂ فلسطین کے حل کی صرف ایک شکل ہے اور اس کا حزب الدفاع کیطرف سے متعدد بار صاف و صریح الفاظ میں اعلان کیا جا چکا ہے اور ابھی حال میں برطانوی کمیشن کے صدر کو بھی ایک یادداشت کے ذریعہ اس سے مطلع کر دیا گیا ہے یعنی یہ کہ

(۱) انتداب کو ختم کر دیا جائے۔

(۲) فلسطین میں خود مختار اور آزاد حکومت قائم کی جائے۔

(۳) برطانیہ کے ساتھ فلسطین کے تعلقات معاہدہ عراق جیسے مثل معاہدہ کے ذریعہ قایم کئے جائیں۔

(۴) اقلیتوں کے حقوق کا آئین کے ذریعہ تحفظ کیا جائے۔

اس کے علاوہ اور جتنی شکلیں پیش کیجا رہی ہیں وہ عربوں کے لئے کسی شکل میں قابلِ قبول نہیں ہو سکتیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

چمن پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۰	کانپور شنبہ ۲۵ جون ۱۹۳۸ء	نمبر ۲۶

ایڈیٹوریل نوٹ

مسٹر حق نے دوسری وزارت بنالی

آنریبل مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال اور بعض وزیروں میں اختلافات کی خبریں آرہی تھیں خصوصاً سید نوشید علی صاحب وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ اور وزیر اعظم کے درمیان تو اختلافات کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وزیر اعظم صاحب نے سید نوشید علی صاحب سے استعفیٰ طلب کیا اور اُنھوں نے استعفیٰ دینے سے انکار کردیا، معاملہ گورنر تک پہونچا اور گورنر صاحب نے بھی اس درمیان میں پڑنا مناسب نہ سمجھ کر نامنظور کردیا۔ بالآخر سب وزراء نے استعفے داخل کردیئے اور گورنر صاحب نے مسٹر حق کو بنگال اسمبلی کے سب سے بڑی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے دوبارہ طلب کیا اور اُنھوں نے جو نئی کیبنٹ بنائی ہے اسمیں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں:۔

(۱) مسٹر فضل حق	وزیر اعظم
(۲) مسٹر ناظم الدین	ہوم منسٹر
(۳) مسٹر نلنی انجن سرکار	فائنس منسٹر
(۴) سر بی۔ پی سنگھ رائے	ریونیو منسٹر
(۵) نواب ڈھاکہ	وزیر محکمہ زراعت
(۶) نواب مشرف حسین	جوڈیشیل منسٹر
(۷) مہاراجہ قاسم بازار	وزیر پبلک ورکس
(۸) مسٹر ایم۔ بی۔ ملک	کوآپریٹو انڈسٹریز منسٹر
(۹) مسٹر بی۔ ڈی۔ رائے	وزیر محکمہ آبکاری
(۱۰) مسٹر سہروردی	وزیر کامرس و لیبر

پہلی وزارت میں ۱۱ منسٹر تھے مندرجہ پورانے منسٹر میں سے صرف نوشید علی صاحب کو نکال دیا گیا ہے جو کہ لوکل سیلف گورنمنٹ کے وزیر تھے۔

بہرحال ہم اُمید کرتے ہیں کہ موجودہ اختلافات ختم ہونے کے بعد اب آنریبل مسٹر فضل حق کو ایکسوئی کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملے گا۔

امن کی فوج

حال میں مہاتما گاندھی نے ہریجن اخبار میں ایک مضمون بعنوان "امن کی فوج" لکھا ہے یہ مضمون دراصل اس سلسلہ میں ہے جو مہاتما جی نے الہ آباد کے بلوے کے بعد لکھا تھا اور جس میں یہ تجویز کی تھی کہ ایسے والنٹیر بھرتی ہوں جو قیام صلح کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالکر کام کریں۔

مہاتما جی نے اس مضمون میں بھرتی ہونے والے والنٹیروں کی قابلیت کا معیار پیش کیا ہے جو مندرجہ ذیل نو باتوں پر مشتمل ہے:۔

(۱) عدم تشدد پر پورا یقین (۲) ہندوستان کے تمام بڑے بڑے مذہبوں کیلئے برابر احترام (۳) مقامی سرگرمیاں (۴) انفرادی طور پر کام کرنے کی صلاحیت۔ (۵) پبلک خدمات کے ماتحت عوام سے رابطہ (۶) لعن طعن سے بالاتر ہونا (۷) بلوہ ہونے سے پہلے ہی حالات کا اندازہ (۸) کام کے لئے وقت (۹) ان والنٹیروں کی خاص وضع

مہاتما گاندھی نے امن کی فوج کے سپاہیوں کے داخلہ کیلئے جو شرائط رکھے ہیں وہ اس ملک کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہیں اور بلا ان شرائط کے کوئی فوج یا سپاہی ہر دلعزیزی نہیں حاصل کرسکتی۔

بہرحال ہم امن کی فوج کے نظریہ کو پسند کرتے ہیں اور مہاتما جی سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ جلد اس اسکیم پر ایک تفصیلی مضمون لکھکر اس کو عملی جامہ پہنانے کی بھی کوشش کریں تاکہ ہندوستان میں ایک ایسی متحدہ اور عام خیالات سے بالاتر جماعت تیار ہوجائے جو فرقہ وارانہ بلووں کے وقت انکو روکنے کے لئے کارآمد ثابت ہوسکے اور اسکے اثر و اقتدار سے فرقہ وارانہ بلوے تقریباً مفقود ہوجائیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پنڈت جواہر لال نہرو مصر۔ اسپین۔ فرانس ہوتے ہوئے انگلستان پہونچنے والے ہیں۔ مصر، اسپین اور فرانس میں جیسا شاندار استقبال نہرو جی کا ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ممالک کی نظروں میں نہرو جی کی کسقدر وقعت ہے۔

نہرو جی اس مرتبہ یورپ کا دورہ کرنے اس غرض سے گئے ہیں کہ وہ یورپ کے حالات عظیم خود دیکھیں اور یورپ کے حالات کے ہر پہلو سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد جب ہندوستان واپس آئیں تو اپنے ہموطنوں کو یہ مشورہ دیں کہ بین الاقوامی حالات کے پیش نظر انکو کیا راہ عمل اختیار کرنا چاہئے۔

نہرو جی کا یہ جسقدر اعلیٰ اور مفید مقصد ہے وہ ظاہر ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کو اپنے اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

سی۔ پی۔ کے مزدور

سی۔ پی کی حکومت نے بھی ایک لیبر تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اپنی رپورٹ پیش کردی جسے حکومت سی۔ پی نے منظور کرلیا ہے۔ اس رپورٹ میں سفارش کیگئی ہے کہ مزدوروں کی اجرتوں میں جو تخفیف کی گئی ہے وہ ۶۰ فیصدی تک بڑھادی جاوے مزدوروں کا مطالبہ تھا کہ تخفیف شدہ اجرت میں پچھتر فیصدی کا اضافہ ہونا چاہئیے۔ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے بعد بھی مزدوروں کا مطالبہ ۷۵ فیصدی کے اضافہ کا بدستور قائم ہے۔ اور اُنھوں نے مل مالکان کو نوٹس دے رکھا ہے کہ اگر ان کا مطالبہ منظور نہ کیا گیا تو وہ یکم جولائی سے ہڑتال کردینگے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو مزدور نہ تسلیم کرکے غلطی کررہے ہیں اور جن لوگوں کے وہ مشورہ پر چل رہے ہیں وہ نادان دوست ثابت ہونگے۔

فرقہ پرست اور یو۔ پی گورنمنٹ

جب سے کانگریس گورنمنٹ یو۔ پی میں قائم ہوئی ہے اس وقت سے فرقہ پرستی کا بہت زیادہ زور ہوگیا ہے۔ کانگریس گورنمنٹ نے یہ چاہا تھا کہ نرمی کے ساتھ حکومت کی جائے اور حکومت نے تقریروں وغیرہ کے نوٹ لیئے جانے کو منع کردیا تھا۔ حکومت کی اس نرمی اور مہربانی سے فرقہ پرست لیڈروں نے بہت زیادہ ناجائز فائدہ اُٹھایا اور تمام صوبہ میں تقریروں کے ذریعہ سے زہریلا مادہ پیدا کردینے کی کوشش کی جسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ یو۔ پی میں فرقہ وارانہ بلوے بہت زیادہ ہونے شروع ہوگئے۔

اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ فرقہ پرستی پھیلانے والے لیڈران کی تقریروں کے خاص طور پر نوٹ لئے جائیں اور اس فہرست میں مسٹر وامودر ساورکر پریسیڈنٹ ہندو سبھا کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔

مسٹر ساورکر کا نام اس فہرست میں شامل ہونے پر بعض ہندو چراغ پا ہیں اور وہ یہ کوشش کررہے ہیں کہ حکومت یو۔ پی اس پر غور کرکے ان کے نام کو اس فہرست سے خارج کردے۔

ہمارے خیال میں اگر مسٹر ساورکر فرقہ پرستی کی فہرست میں نہیں آسکتے تو پھر کوئی شخص بھی نہیں آسکتا۔ صوبہ کے مفاد کیلئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ فرقہ پرستی کے زہر کو پھیلانے والے لیڈروں کی تقریروں کی کافی نگرانی رکھی جائے تاکہ صوبہ میں امن وامان کو کوئی نقصان نہ پہونچنے پائے۔

مسٹر ڈی ویلرا کی فتح

آئرلینڈ کے گذشتہ انتخاب میں مسٹر ڈی ویلرا کی مجارٹی برائے نام تھی اور چونکہ دوسرے ممبران مختلف پارٹیوں میں منقسم تھے اسلئے ڈی ویلرا کی پارٹی مضبوط پارٹی تھی اور اگرچہ مسٹر کاسگریو کی پارٹی نے بہت کوشش کی کہ اقلیت کی پارٹیاں ملکر ایک ہوجائیں لیکن اسمیں انکو کامیابی نہیں ہوئی اب موجودہ انتخاب میں مسٹر ڈی ویلرا کی پارٹی پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگئی ہے اس انتخاب میں مسٹر ڈی ویلرا کو نہایت شاندار کامیابی ہوئی ہے۔

مسٹر ڈی ویلرا کی پارٹی کو ۷۸ نشستیں حاصل ہوگئی ہیں بخلاف اسکے دوسری مختلف پارٹیوں کو صرف ۶۲ نشستیں ملی ہیں اسی طرح اس انتخاب نے اپنے نتائج کے لحاظ سے یہ ثابت کردیا ہے کہ آئرلینڈ میں زبردست اکثریت مسٹر ڈی ویلرا کے ساتھ ہے۔

روہیلکھنڈ کسان کانفرنس

بریلی میں روہیلکھنڈ ڈویزن کسان کانفرنس کا اجلاس ڈاکٹر اشرف صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا صاحب صدر نے اپنے خطبہ صدارت کے دوران میں ہندوستان کے کسانوں کا ریاستہائے متحدہ امریکہ کے کسانوں سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہاں سیاسی اور اقتصادی غلبہ نہ ہوتا تو ہندوستان ریاستہائے امریکہ سے زیادہ مالدار نہیں تو اسکے برابر مالدار ضرور ہوتا ہندو کسانوں نے کانگریس کو طاقتور بنادیا اگر مسلمان بھی اسیطرح خیال کرتے تو آج آپ کو یہ سوچنا نہ پڑتا کہ ٹیننسی بل کیسے پاس کیا جائے بلکہ آپ زمینداری کا خاتمہ کرنے اور انقلابی دور کا افتتاح کرنے کا خیال کررہے ہوتے۔"

کانفرنس میں مندرجہ مفہوم کے رزولیوشن پاس کیئے گئے۔ زمینداری کا سسٹم ختم کیا جائے بیدخلی کا طریقہ بند کیا جائے۔ مالگذاری میں ۵۰ فیصدی کمی کا مطالبہ کیا گیا۔ شکمی کاشتکاروں کے لئے مساوی حقوق اور شرح آبپاشی میں کمی کی خواہش کی گئی اور چند ترمیموں کے ساتھ مجوزہ ٹیننسی بل منظور کرلیا گیا۔ سیاسی اسیروں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا اور رزولیوشن روز افزوں فرقہ وارانہ رجحان کی مذمت کی گئی

حکومت برطانیہ کو تنبیہ

اخبار "مانچسٹر گارڈین" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ:۔

افواہیں گرم ہیں (پہلی ہی مرتبہ نہیں) کہ ہندوستان کے سیاسی مستقبل کے متعلق ابہام دور کرنے کے لئے حکومت برطانیہ کوئی قدم اٹھائے گی۔

ہندوستان کے سمجھدار مفکروں کو یقین ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تعلقات کو پُر امن اور موزوں طریقہ پر اس موسم گرما میں جیسا اچھا موقع پیش آئیگا ایسا جنگ کے بعد کبھی نہیں آیا اور نہ پھر آنے کی امید ہے خیال ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی فیڈرل اسکیم کے بارے میں گفت وشنید کرنے کے لئے ہندوستانی لیڈر بنارہے ہیں۔ گفت وشنید کے لئے موزوں اسباب موجود ہیں اور کہ اس قسم کی گفت وشنید کے کامیاب ہونے کا پورا امکان ہے۔

آئینۂ کانپور

ہڑتال کا چالیسواں دن

کانپور کے مل مزدوروں کی ہڑتال کو آج (۲۴ جون) چالیسواں دن ہے۔ ملوں کے پھاٹکوں پر پکیٹنگ کی جارہی ہے۔ پولیس بھی تعینات ہے مگر یہ سب کچھ نہایت امن وامان کے ساتھ ہورہا ہے۔

ہڑتال پر ایک جمود ساطاری ہوگیا تھا مگر لالہ پدم پت سنگھانیا کے کانپور آجانے پر کچھ سرگرمی پیدا ہوئی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب یہ جمود جلد ختم ہوجائے گا اور شاید جلد سمجھوتہ ہوجائے۔ چنانچہ مل مالکوں کی انجمن کے ایک جلسہ میں لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر حکومت یو۔ پی کے رزولیوشن پر طویل غور وخوض کے بعد ایک فیصلہ پر پہونچ گئے ہیں اگرچہ سمجھوتہ کی بنیاد کا ابھی تک پتہ نہیں چلا ہے مگر اُمید یہ کیجاتی ہے کہ شاید انکی سوچی ہوئی بنیادوں پر سمجھوتہ ہوجائیگا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مالکان مل حکومت سے یہ مطالبہ کرینگے کہ ایسے اسباب پیدا کردیئے جائیں کہ آیندہ کبھی فوری ہڑتال نہ ہوسکے۔ مل مالکوں کے نمایندوں کا ایک ڈپوٹیشن نینی تال گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں کہ:۔

(۱) مسٹر ایچ۔ اے۔ ولکنسن پریسیڈنٹ انجمن مالکان کارخانجات (۲) لالہ پدم پت سنگھانیا (۳) سر جوالا پرشاد سریواستوا (۴) مسٹر اے۔ این کارنیگی (۵) مسٹر کے۔ جے۔ ڈی پرائس۔ (۶) مسٹر ای۔ جے۔ ڈبلو۔ پلمر۔

کانپور کے مختلف ملوں کے ایجنٹوں اور ماتحت ایجنٹوں کی بھی ایک میٹنگ ہوئی ہے جسمیں مل مالکوں اور مزدوروں میں سمجھوتہ کرانے کے ذرائع تلاش کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

سر جے۔ پی۔ سریواستوا نے مل مالکوں کے ڈپوٹیشن میں نینی تال جانے سے پہلے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا ہے کہ:۔

ٹکسٹائل کی صنعت کو اس ہڑتال سے اتنا زبردست نقصان پہونچ چکا ہے کہ اس کو پورا کرنے کے لئے ایک طویل مدت درکار ہوگی۔

سر جوالا پرشاد سریواستوا نے مزید کہا کہ اگر نیک نیتی اور کاروباری اسپرٹ موجود ہو تو انجمن مالکان کارخانجات کے تجویز کردہ اصول پر سمجھوتہ ہونا مشکل نہیں مل مالک جمود کو دور کرنے کا ذریعہ تلاش کرنے کے لئے ہر وقت بیکار ہیں۔

۲۲ جون کو مل مالکوں کے ڈپوٹیشن نے وزیر اعظم آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ، آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو، آنریبل بابو سمپورنانند سے ملاقات کی اگرچہ یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ کیا گفتگو ہوئی اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا مگر خیال کیا جاتا ہے کہ اس ہفتہ کے اندر اندر مالکان مل اور مزدوروں میں سمجھوتہ ہوکر کارخانوں میں کام شروع ہوجائے گا۔

ڈپوٹیشن کے ارکان ابھی تک نینی تال میں ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ ڈپوٹیشن کسی نہ کسی اُصول کو طے کرکے واپس آئیگا۔ بہرحال پارچہ بافی کی صنعت اور شہر کاروباری ہر حیثیت سے نہایت ضروری ہے کہ موجودہ ہڑتال کو جلد سے جلد ختم کیا جائے۔

میونسپل بورڈ کیلئے رزولیوشن

چودھری مہیشری پرشاد نگم نے میونسپل بورڈ میں پیش کرنے کے لئے مندرجہ ذیل رزولیوشن بھیجے ہیں:۔

(۱) جن مالکان مکان نے ہڑتال کی وجہ سے کرائے معاف کردیئے ہیں اُن سے بورڈ بھی اُسی زمانہ کے واٹر ٹیکس وہاؤس ٹیکس معاف کردے۔

(۲) کانپور میونسپل یو۔ پی گورنمنٹ کے رزولیوشن جو کہ لیبر تحقیقاتی کمیٹی سے متعلق ہے اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتا ہے۔

تحصیل کانفرنس

بچھرایاں تحصیل کانفرنس میں آنریبل مسٹر رفیع الدین احمد قدوائی وزیر ریونیو نے شرکت فرمائی۔

چیرمین صاحب میونسپل بورڈ

مسٹر جی۔ پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ منصوری سے ۲۰ جون کو کانپور تشریف لے آئے۔

امداد نامنظور

کانپور میونسپل بورڈ نے ہڑتالی مزدوروں کی امداد کے لئے دو ہزار روپیہ کی امداد منظور کی تھی کمشنر نے اس امداد کے دینے سے اس لئے انکار کردیا ہے کہ اس قسم کی امداد میونسپل ایکٹ کے خلاف ہے۔

۴۶ ہڑتالیوں کی رہائی

ہڑتال کے سلسلہ میں خلاف قانون پکیٹنگ کی وجہ سے جو ۴۶ آدمی گرفتار ہوئے تھے اور جنکو دس دس پندرہ پندرہ دن کی سزائیں ہوئیں تھیں وہ آج جیل سے رہا ہوکر آگئے ہیں۔

مسز اوما نہرو

مس اوما نہرو کانپور تشریف لائی ہوئی ہیں۔

ڈسٹنکشن لسٹ

انٹرمیڈیٹ کالج وہائی اسکول کے گذشتہ انتخابات کے سلسلہ میں کانپور کے کالج واسکولوں سے مندرجہ ذیل تعداد ڈسٹنکشن لسٹ کی ہے:۔

انٹرمیڈیٹ کالج

(۱) کرائسٹ چرچ کالج	۳
(۲) ڈی۔ اے۔ وی کالج	۲
(۳) بی۔ این۔ ایس۔ ڈی کالج	۱۰

ہائی اسکول

(۱) بی۔ این۔ ایس۔ ڈی ہائی اسکول	۲۰
(۲) ڈی۔ اے۔ وی ہائی اسکول	۱۸
(۳) گورنمنٹ ہائی اسکول	۱۲
(۴) گورنر ایس کھتری ہائی اسکول	۱۱
(۵) کرائسٹ چرچ ہائی اسکول	۱۱
(۶) مارواڑی ہائی اسکول	۹
(۷) حلیم مسلم ہائی اسکول	۲
(۸) بارکاوو دیالہ ہائی اسکول	۲
(۹) پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول	۲
(۱۰) کانیجیج ہائی اسکول	۲
(۱۱) میونسپل نواب گنج ہائی اسکول	۱
(۱۲) ہر سہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	۱

سبد گل

چینیوں نے جب کسی طرح جاپانیوں سے پیش جاتے نہ دیکھی تو یہ ترکیب سمجھ میں آئی کہ جدھر جاپانی فوج جمع تھی ادھر دریا کے بند کاٹ دیئے جس سے جاپانی فوج کو بے تحاشا پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور وہ ہوائی جہاز جو اب تک چینیوں پر بم برسانے میں مصروف تھے ریت کے بورے ڈھونے میں مشغول ہیں تاکہ دریا کے بڑھتے ہوئے پانی کو روکا جائے۔

اب تک بحری بری اور ہوائی جنگ سنی تھی مگر اب دریائی جنگ شروع ہوئی ہے جس سے یہ جاپانی فوج پانی پانی ہوئی جاتی ہے۔ اور چینی بے چینی پیدا کر رہے ہیں۔ زرد دریا نے حملہ آوروں کا رنگ رخ زرد کر دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر واٹنا جانے والے ہیں تاکہ ان دشواریوں کو دور کریں۔ جو نازی پارٹی کو پیش آ رہی ہیں۔

سب سے بڑی دشواری تو یہی ہے کہ ابھی تک زیکوسلووکیا فتح نہیں ہو سکا۔

مغربی دنیا میں ریکارڈ قایم کرنے کا شوق اب جنون کی حد تک پہنچ گیا ہے، نیویارک میں آج سے دو سال پہلے ایک ڈاکٹر نے مسلسل موٹر چلانے کا ریکارڈ قایم کیا تھا۔ گذشتہ سال ایک پروفیسر نے ہوائی جہاز میں مسلسل سفر کرنے کا ریکارڈ قایم کیا۔ اس سال ایک حسینہ مس ڈرتھی نے شادیاں کرنے کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مس ڈوروتھی نے ایک سال کے اندر ڈویر وغیرہ، ڈو طالب علموں اور دو ڈاکٹروں کے ساتھ شادیاں کیں۔ اور ہر ایک سے طلاق حاصل کر کے وہ اس وقت فلم ایکٹریس کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہی ہے اگر ہر سال اسی انداز سے شادیاں ہوتی رہیں اور اس کے ساتھ جذبہ عروسی میں ترقی جاری رہی تو وہ وقت دور نہیں کہ نیویارک کے نصف مردوں کو مس موصوفہ کا شوہر بننے کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

کیلی فورنیا کی ایک لیڈی ڈاکٹر نے بوسہ بازی کے خلاف سخت صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ موصوفہ کا یہ خیال ہے کہ پائیریا۔ انفلوئنزا۔ اور اسی قسم کے اکثر تباہ کن امراض کے جراثیم محض بوسہ کی وجہ سے منتقل ہوتے ہیں۔ لہذا اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ تھیٹروں اور فلم کمپنیوں میں بوسہ کی سخت ممانعت کر دی جائے اور ماماؤں اور کنیزوں کو بھی ہدایت کر دی جائے کہ وہ بچوں کا بوسہ نہ لیں!

بیان کیا جاتا ہے کہ نیویارک کے فلم سازوں نے امریکہ کے میڈیکل بورڈ سے رائے طلب کی ہے کہ یہ بیان کس حد تک درست ہے؟ دعا کیجئے کہ اس میڈیکل بورڈ کا فیصلہ حسن پرستی اور عشق نوازی کے جذبات سے علیحدہ ہو کر کیا جائے۔

ہالی وڈ کی ایک آزاد خیال حسینہ وائیلٹ نے اپنے شوہر کے خلاف ایک درخواست پیش کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ:۔ میرا شوہر پہلے مجھ سے بے حد محبت کرتا تھا اور دن اور رات میں کئی مرتبہ مجھے پیار کرتا تھا۔ لیکن وہ اب میری طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور میرے تمدنی، معاشرتی اور قانونی حقوق بالکل ادا نہیں کرتا۔ مجسٹریٹ نے مسٹر کش کو عدالت میں طلب کیا اور دریافت کیا کہ یہ معاملہ کس حد تک درست ہے؟ مسٹر کش نے بیان کیا کہ میں اب بھی تمام حقوق ادا کرتا ہوں لیکن میری بیوی نہایت ہی آوارہ ہو گئی ہے۔

اپنی آوارگی کا تذکرہ سنکر وائیلٹ سراپا آتش بن گئی۔ اور پھر آفریں انداز میں کہا کہ یہ الزام ہے

ادب لطیف

خدا کہاں ہے؟

(ترجمہ از گیتا نجلی)

اُس مناجات اور تسبیح گردانی کو ترک کر دو۔
تم مندر کے تاریک گوشۂ عزلت میں جس کے
تمام دروازے بند ہیں کس کی عبادت کر رہے ہو؟
اپنی آنکھیں کھولو...... اور دیکھو
تمہارا خدا تمہارے سامنے نہیں ہے۔
وہ وہاں ہے......
جہاں کسان سخت زمین کو جوت رہا ہے۔
اور جہاں......
راستہ بنانے والا پتھر توڑ رہا ہے
خدا ان کے ساتھ ہے
دھوپ میں بھی اور بارش میں بھی، اُس کی
پوشاک گرد آلود ہے۔
تم بھی اپنے مقدس لبادے کو اُتار دو اور
اس کی طرح مٹی پر آ جاؤ۔
نجات...... یہ نجات کہاں حاصل ہوگی؟
ہمارے مالک نے خوشی سے "تخلیق" کی پابندیاں
اپنے اوپر لگا لی ہیں۔
وہ دائمی طور پر ہم سب کے ساتھ پابند ہے۔
اپنے استغراق و مراقبہ سے باہر نکل آؤ اور...
اپنے "دھوپ" اور پھولوں کو کنارے کر دو"
اگر تمہارے کپڑے میلے گرد آلود اور پھٹے
ہوئے ہیں تو کوئی ہرج نہیں؛
اُس سے ملو محنت، مشقت اور عرق
ریزی میں اُس کا ساتھ دو......

امریکہ میں جنگی جہازوں کا زبردست مظاہرہ

نیویارک ۱۹ جون۔ معاصر نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن لکھتا ہے کہ امریکہ کا بحری بیڑہ بحر اوقیانوس میں ایک زبردست بحری مظاہرہ کا پروگرام تیار کیا ہے خیال ہے کہ امریکہ اور یورپ کے درمیان سمندر میں مظاہرہ کیا جائے گا۔ اس مظاہرہ کا یہ مقصد ہے کہ یورپ کے ڈکٹیٹروں کو امریکہ کی طاقت کا احساس ہو جائے، نیز جنوبی امریکہ کی دلجمعی ہو جائے۔ اس مظاہرہ میں ۵۵ جنگی جہاز اور ... ۵۵ اشخاص شامل ہوں گے۔

آسٹریہ میں جبریہ بھرتی

برلن ۱۷ جون۔ دو سالہ لازمی فوجی تعلیم کا سسٹم جو اس وقت جرمنی میں جاری ہے ایک حکم کے ذریعہ آسٹریا میں بھی وہ جاری کر دیا گیا ہے ۱۶ اگست سے ۱۰ ستمبر تک پہلی جبریہ بھرتی ہوگی۔

برطانیہ امریکہ اور آسٹریلیا

لندن ۱۷ جون معلوم ہوا ہے کہ امریکہ برطانیہ اور آسٹریلیا کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈپٹی پرائم منسٹر کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی تو میں اس سلسلہ میں تجویزوں پر غور کروں گا۔

مشترکہ اجلاس کیلئے قواعد تیار ہو گئے

لکھنؤ ۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ لجسلیٹو ڈپارٹمنٹ نے اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس کے لئے کچھ قواعد تیار کئے ہیں جنکو دونوں ایوانوں کے ممبروں کے درمیان مشتہر کیا جا رہا ہے۔

عالم نسواں

رسم پرستی کے نتائج!

(از محترمہ شہر بانو صاحبہ علیگڑھ)

رسم پرستی کی وجہ سے کیسے کیسے المناک واقعات ملک میں رونما ہوتے ہیں۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل خبروں سے ہو سکتا ہے:۔

بمبئی کے اخبارات میں ایک خبر شایع ہوئی ہے کہ داور کے علاقہ میں ایک بنگالی رہا کرتا تھا، نہایت ہی شریف طینت۔ تعلیم یافتہ، خلیق، ہمدرد، ملنسار، یہ شخص ایک پرائیوٹ دفتر میں ملازم تھا۔ اور اُسے معمولی تنخواہ ملتی تھی۔ اس شخص کی ایک نوجوان لڑکی تھی جس کا نام شکنتلا تھا۔ شکنتلا نہایت خوبصورت، سلیقہ شعار اور کچھ تعلیم یافتہ بھی تھی۔ اس میں یہ سب خوبیاں موجود تھیں لیکن ماں باپ کی غریبی اور مفلسی سے وہ بھی مجبور تھی، شکنتلا کے لئے کئی جگہ سے پیام آئے لیکن مال و زر نہ ہونے کی وجہ سے کسی نے اس کے ساتھ شادی کرنا پسند نہیں کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس صدمہ کی وجہ سے شکنتلا کی موت واقع ہو گئی

ایک دوسرا واقعہ سلطانپور (راجپوتانہ) کا سننے میں آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نذیر احمد ایک پٹھان سلطانپور میں رہا کرتا تھا۔ یہ شخص ایک علی خاندان کا رکن تھا لیکن بے روزگاری کی وجہ سے سخت پریشان تھا۔ اس کی ایک نوجوان لڑکی تھی۔ جو پانچویں جماعت تک تعلیم یافتہ تھی۔ لڑکی صورت و شکل کے لحاظ سے ہزاروں میں ایک تھی۔ سلیقہ شعاری میں بھی اس کی نظیر سلطانپور میں کوئی نہ تھی۔ یہ سب خوبیاں تھیں لیکن مال و زر نہ ہونے کی وجہ سے اس کے والدین پریشان تھے قیمتی لباس اور قیمتی زیورات کے انتظار میں کافی زمانہ گذر گیا۔ یہاں تک کہ لڑکی کی عمر تیس سال سے زیادہ ہو گئی۔ پہلے غریبی حائل تھی۔ اب زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے بھی اعتراض ہونے لگے۔ غرض یہ بدنصیب لڑکی اب تک غیر شادی شدہ ہے۔

یہ اور اسی قسم کے ہزاروں واقعات ہیں جن سے رسم پرستی کی خرابیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ کاش ہم جہالت کی تاریکی سے نجات حاصل کریں اور اسلام کی روشنی سے فائدہ حاصل کریں۔

حضور سرور عالم اور صحابہ کرام کے بھی لڑکیاں تھیں لیکن وہاں رسم پرستی نہ تھی بلکہ سادگی تھی

ساؤنڈ انجنیر:۔ یہ اور کیمرہ مین مل کر کام کرتے ہیں۔ اس کے ذمے اداکاروں کی آواز مائکروفون کے ذریعہ برابر رکھنے کی ہوتی ہے تاکہ ریکارڈنگ میں غلطی نہ ہو

میوزک ڈائرکٹر:۔ اسٹوڈیو میں موسیقی کا بادشاہ مانا جاتا ہے کیونکہ اس کی منتخب شدہ طرزوں کی کوئی مخالفت نہیں کر سکتا یہ اداکاروں کی طرزوں کی تعلیم دیتا ہے۔

پروڈیوسر:۔ مالک فلم کمپنی کو کہتے ہیں یا جس کے صرفہ سے فلم تیار ہو کر پروڈکشن ... فلاں کہلائے۔ یہ شوٹنگ کے وقت سٹ کے بازو میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔

اسپیکروں کی کانفرنس

شملہ ۱۲ جون۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مختلف اسمبلیوں اور کونسلوں کے اسپیکروں اور پریزیڈنٹوں کی کانفرنس آیندہ جولائی میں شملہ میں ہوگی۔

بچوں کی دُنیا

چیونٹی اور فاختہ

ایک چیونٹی اپنی پیاس بجھانے کے لئے ایک روز کسی دریا پر گئی۔ دریا کا بہاؤ زور کا تھا۔ اس لئے وہ بہہ نکلی اور ڈوبا ہی چاہتی تھی کہ ایک فاختہ نے جو کنارے پر لگے ہوئے ایک درخت پر بیٹھی تھی ایک پتہ پانی میں پھینک دیا، تاکہ وہ چیونٹی کے قریب پہنچ جائے۔ اور وہ اس کے سہارے کنارے سے لگ جائے۔ چنانچہ چیونٹی نے اس طرح اپنی جان بچائی۔

کچھ دن بعد ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شکاری جنگل میں شکار کرنے آیا اور وہ فاختہ کو غلیل سے مارنا چاہتا تھا کہ چیونٹی نے یہ بات دیکھ لی اور احسان کا بدلہ احسان سے اتارنے کے لئے وہ شکاری کے پیر سے چمٹ گئی۔ اور اس زور سے کاٹا کہ شکاری بے تاب ہو گیا۔ اور اس نے غلیل پھینک کر جلدی سے پیر کھجانا شروع کیا اتنی دیر میں فاختہ پھر سے اُڑ گئی۔

جو احسان کرتا ہے اس سے احسان کرنا چاہیئے جس کے ساتھ کوئی احسان کیا جاتا ہے اگر وہ شریف دل ہے تو ضرور اس کا بدلہ احسان اور بھلائی سے دے گا۔

واردھا میں کانگریسی لیڈروں کا اجتماع

بمبئی ۲۰ جون۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل چیرمین کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی کو اپنا گجرات کا پرگرام منسوخ کرنا پڑا۔ کیونکہ آپ کو واردھا سے ضروری بلاوا آ گیا ہے۔ آپ آج صبح یہاں پہنچے۔ آپ آج شام کو واردھا کو روانہ ہو جائیں گے۔ شری سبھاش چندر بوس اور مولانا ابوالکلام آزاد بھی سوموار تک واردھا پہنچ جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی لیڈران مہاتما گاندھی کے ساتھ مسٹر جناح کے خط پر غور کریں گے جو کہ انھوں نے صدر کانگریس کو لکھا تھا۔ اور اس کا جواب طے کریں گے۔ صدر کانگریس کی جانب سے اس مرتبہ جو جواب آل انڈیا مسلم لیگ کو دیا جائے گا۔ وہ انقطاعی طور پر اس بات کا فیصلہ کر دے گا۔ کہ آیا فرقہ وارانہ گفت و شنید جاری رہے گی یا نہیں۔

تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جناح اور جناح جواہر لال خط و کتابت کی اشاعت یا مسٹر جناح کی تقریروں کا جواب کی نوعیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ واردھا سے ضروری بلاوا آ جانے پر آچاریہ کرپلانی واردھا کو روانہ ہو گئے ہیں۔

سودیشی کی حوصلہ افزائی

لکھنؤ ۱۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے تمام ڈویژنل کمشنروں کے نام ایک سرکلر بھیجا ہے جس میں انکو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام لوکل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائیں کہ انھیں دیشی سامان ضرور خریدنا چاہیئے۔ اور اگر اپنے صوبہ کا بنا ہوا سامان مل جائے خواہ وہ کسی قدر گھٹیا اور مہنگا ہی کیوں نہ ہو تو اسے ترجیح دی جائے۔ اسٹور پرچیز افسر کو یہ لکھا گیا ہے کہ وہ لوکل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو سودیشی سامان خریدنے میں امداد پہنچائے۔

پردۂ فلم

اسٹوڈیو

اسٹوڈیو یعنی جہاں فلم تیار ہوتے ہیں وہاں داخل ہونے کے بعد آپ کو حسب ذیل لوگ ملیں گے جو فلم پروڈکشن کے کارکن ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ڈائرکٹر، پروڈکشن منیجر، اسسٹنٹ ڈائرکٹر، آرٹ ڈائرکٹر۔ پراپرٹی ماسٹر، سٹ ڈریسر، کنٹینیوٹی گرل۔ فلور سکریٹری، چیف الیکٹریشن، فلم ایڈیٹر میک اپ مین۔ ہیڈ کارپینٹر، کیمرہ مین، ساؤنڈ انجنیر، پروڈیوسر، اب ذرا ان کے فرائض سے بھی واقف ہو جائیے۔

ڈائرکٹر:۔ شوٹنگ کی ابتدا سے پہلے افسانہ نویس کے ساتھ منظر نامہ پر محنت کرتا ہے۔ پھر پروڈکشن منیجر کے ساتھ اخراجات پر بحث و کاسٹ کا انتخاب کرتا ہے، کاسٹ کے انتخاب کے بعد اپنی توجہ ریہرسل پر مرکوز کر دیتا ہے لیکن عموماً صرف دو یا تین مرتبہ ریہرسل کے بعد شوٹنگ شروع کر دیتا ہے۔

پروڈکشن منیجر:۔ یہ شوٹنگ کے اخراجات اور ضروری چیزیں وقت پر پہنچانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

اسسٹنٹ ڈائرکٹر:۔ ڈائرکٹر کا مددگار اور ڈائرکٹر کے ہر اشارہ پر اس کو چلنا پڑتا ہے مگر زیادہ تر فلش لائٹ یا سٹ کی کوئی چیز ٹھیک کرنا ہو تو اس کو یاد کیا جاتا ہے۔ اسٹوڈیو میں اس کی زیادہ وقعت نہیں ہوتی اکثر بیکار اوقات اداکاروں سے گپ شپ میں گذارتا ہے۔

آرٹ ڈائرکٹر:۔ فن تعمیر جاننے والے ماہر کو کہتے ہیں۔ یہ منتخب شدہ سین کا نقشہ تجویز کرتا ہے اور اس کا تعلق زیادہ تر کیمرہ مین سے رہتا ہے۔

پراپرٹی ماسٹر:۔ اس کے پاس مکالموں کے مسودے ہوتے ہیں اور اداکاروں سے ریہرسل یا اس سے قبل ڈائلاگ سنتا رہتا ہے۔

سیٹ ڈریسر:۔ آرٹ ڈائرکٹر کا معاون ہوتا ہے جو شوٹنگ سے پہلے فرنیچر، تصاویر، گلدستے وغیرہ کو ترتیب دیتا ہے۔

وارڈروب مسٹریس:۔ یہ زنانہ پراپرٹی ماسٹر عورت ہوتی ہے۔ اس کے پاس لباسوں کا ذخیرہ رہتا ہے۔ جنکی ہمیشہ حفاظت کرنا صاف استری کر کے رکھنا اس کا کام ہوتا ہے اور بوقت ضرورت اداکاروں کو لباس تقسیم کرتی ہے۔

کنٹینیوٹی گرل:۔ اس کا کام ہر شارٹ کے ساتھ بالتفصیل لکھنا ہوتا ہے کہ کیا کچھ ہوا کیا کہا گیا۔ اداکار کدھر سے آیا کدھر سے گیا، اس کام پر زیادہ تر شارٹ ہینڈ گرل ملازم رہتی ہیں۔

چیف الیکٹریشن:۔ اس کا تعلق کیمرہ مین سے ہوتا ہے۔ یہ کیمرہ اور فلش لائٹ میں حسب ضرورت لائٹ جوڑتا ہے

فلم ایڈیٹر:۔ ڈائرکٹر جو فلمی حصہ تیار کرتا ہے اس کے snap کو لیبوریٹری میں بھیجتا رہتا ہے۔ فلم ایڈیٹر کا کام اسکو دیکھ کر جوڑنا ہوتا ہے

میک اپ مین:۔ آرٹسٹوں کا میک اپ کرتا ہے اس کے پاس پف، تولیہ، آئینہ، برش، کنگھی رنگوں کا بکس اور صاف بلاٹنگ پیپر ہوتا ہے۔ اور ہر شارٹ سے پہلے وہ آرٹسٹ کا میک اپ کرتا ہے۔

ہیڈ کارپینٹر:۔ یہ بعض وقت آرٹ ڈائرکٹر کے ساتھ سٹ تیار کرتا ہے ورنہ اکثر بیرونی و اندرونی تختوں کے سٹ جماتا ہے۔

کیمرہ مین:۔ اس کا تعلق زیادہ تر ڈائرکٹر اور اداکاروں سے ہوتا ہے۔ یہ شارٹ کے پہلے ناپ کر دیکھ لے گا۔ کہ یہاں سے کلوز اپ کر سکتا ہے یا نہیں۔ یا میڈ شاٹ برابر آئے گا۔ یا نہیں۔ شوٹنگ کے بعد تمام نگیٹیو لیبوریٹری میں بھجوا دیتا ہے اور کنٹینیوٹی گرل لکھ لیتی ہے ص

اقوال زریں

خاموشی غلط بیانی سے بہتر ہے اور بے صبری غلط نظری سے۔ (رسکن)

سب سے انس رکھو، اور چند پر اعتماد، لیکن دل آزاری کسی کی نہ کرو۔ (شکسپیر)

سات گناہ کبیرہ میں سے ایک عزور بھی ہے لیکن ماں کا اپنے بچوں پر ناز کرنا غرور نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔ وہ دو اوصاف حمیدہ کا مجموعہ ہے ایک اعتماد دوسری اُمید۔ (ڈکسن)

اپنی دعاؤں کی نعمت سے وطن کی محبت ہوا کرتی ہے۔ (ڈکسن)

فلسفی ہو۔ لیکن حدود انسانیت سے تجاوز نہ کرو (ہیوم)

مصیبتیں دلیر بنانے کے لئے ہیں پست ہمت ہو جانے کے لئے نہیں۔ (چینگ)

خود اپنی ذات سے محبت کرنا اس قدر گناہ نہیں ہے جتنا کہ خود اپنے سے غافل ہو جانا۔ (شکسپیر)

اپنی نیک نامی پر آنچ نہ آنے دو، اور اگر ایسا نہیں کرتے تو عافیت کی زندگی سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھو۔ (شکسپیر)

سچ ہے لے مانی صداقت آبروئے حسن ہے ہو گہر سچا تو پھر کیا پوچھنا تو قیر کا (مانی جائسی)

دودھ کے ساتھ ترشی کھانے سے خون میں جوش پیدا ہوتا ہے اور خون خراب ہو جاتا ہے۔

چاول کے ساتھ سرکہ نہ کھانا چاہیئے۔

موج تبسم

مجسٹریٹ:۔ (ملزم سے) تم روتے کیوں ہو؟

ملزم:۔ حضور میں نے آجتک کبھی جیل خانہ کا منہ نہیں دیکھا۔

مجسٹریٹ:۔ پھر تم گھبراتے کیوں ہو ابھی وہاں چلے جاؤ گے۔

نیا بحری سیاح:۔ (جہاز پر گھبرا کر) اب زمین کتنی دور ہے؟

کپتان:۔ صرف ڈیڑھ میل

سیاح:۔ کس طرف کو۔

کپتان:۔ سمندر کی تہ کی طرف

پہلا:۔ میرے باپ کو جانور سدھانے میں کمال حاصل ہے۔

دوسرا:۔ پھر انہوں نے تمکو کیوں نہیں سدھایا

راہرو:۔ (ایک لڑکے سے) تم یہاں پر کھڑے کیوں رو رہے ہو؟

لڑکا:۔ جناب اس جگہ میری اٹھنی گر گئی ہے اماں ماریں گی۔

راہ رو:۔ اچھا لو (اٹھنی دیکر) بیٹا اب کیوں رو رہے ہو۔

لڑکا:۔ اسلیئے رو رہا ہوں کہ میں نے آپ سے روپیہ نہیں کہا۔

سپاہی:۔ (آوارہ گرد سے) تم یہاں کیا کر رہے ہو

آوارہ گرد:۔ اور تم کیا کر رہے ہو؟

سپاہی:۔ دیکھتے نہیں۔ میں اپنی ڈیوٹی بہم پہونچا رہا ہوں۔

آوارہ گرد:۔ دیکھتے نہیں میں تمہارے واسطے ڈیوٹی بہم پہونچا رہا ہوں۔

والدہ:۔ بیٹا آج کا کام کل پر مت چھوڑا کرو۔ جلدی سے جاکر سبق یاد کرو۔

لڑکا:۔ تو اماں وہ پھل بھی آج ہی کھالوں جو کل کیلئے رکھے ہیں

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

کیا آپ جانتے ہیں کہ ۱۱ر نومبر ۱۹۱۸ء سے جب کہ جنگ عظیم کے خاتمہ کا اعلان کیا گیا تھا آج تک یعنی ۲۰ برس کے عرصہ میں دنیا کے مختلف حصوں میں ۱۷ جنگیں ہو چکی ہیں۔ چین اور جاپان کی جنگ جاری ہے اور اسپین کی خانہ جنگی کا ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا۔

(۱) گالیشیا ۱۹۱۸ء و ۱۹۱۹ء:۔ پولینڈ اور یوکرینیوں کے درمیان مشرقی گالیشیا کے قبضہ کے لئے جنگ ہوئی اور تمنازعہ فیہ رقبہ پولینڈ کے حوالے کر دیا گیا۔

(۲) آئرلینڈ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۱ء:۔ آئرلینڈ کی مسلح جمہوریت اور برطانوی Black x Tan کے درمیان گوریلا طریق پر خونریز جنگ

(۳) روس ۱۹۱۹ء:۔ سرخپوش روسیوں نے سفید پوش روسیوں کی بغاوت کو کچل دیا۔ سفید پوش روسیوں نے سائبیریا میں جنرل کولچاک کی سرداری میں، جنوب میں جنرل ڈینکن کی سپہ سالاری میں اور استونیا میں جنرل یوڈینش کے ماتحت بغاوت کی تھی، اور انکو برطانیہ فرانس وغیرہ کی مدد بھی حاصل تھی۔

(۴) مراقش ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۲ء:۔ اسپین اور ریف کے درمیان جنگ

(۵) عرب ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۶ء:۔ ابن سعود اور شاہ حسین کے درمیان خوفناک جنگ۔ حسین کو تخت سے اتار دیا گیا۔

(۶) پولینڈ ۱۹۲۰ء:۔ روس نے پولینڈ

(باقی صفحہ ۵ کالم اول پر)

افسانہ

شکار

از مسٹر کوثر حسین اجمیری

دسمبر کا مہینہ تھا بڑے دن کی چھٹیاں تھیں ہم سب دوست بیٹھے ہوئے آپس میں گفتگو کر رہے تھے، دوران گفتگو میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ دو تین روز کے لئے شکار کا پروگرام مرتب کیا جائے۔ چنانچہ کافی غور و خوض کے بعد طے پایا کہ دوسرے دن دس بجے کی گاڑی سے سب لوگ سبکدر (اجمیر سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک پر فضا مقام ہے) چلیں۔

قبل اس کے کہ سفر کا کچھ حال لکھا جائے اپنے محترم دوست جناب میر صاحب کا بھی کچھ ذکر کر دینا بہت ضروری ہے۔ آپ ضرورت سے زیادہ موٹے واقع ہوئے ہیں اس پر طرہ یہ کہ توند بھی اچھی خاصی نکلی ہوئی ہے، صورت و شکل بھی ماشا اللہ بندروں سے کچھ کم نہیں ہے۔ ململ کا کرتہ دو پلی ٹوپی اور تہ بند زیب تن فرماتے ہیں۔ کبھی کبھی پاجامہ اور کوٹ بھی پہن لیتے ہیں۔ حقہ پینے اور پان کھانے کا آپ کو حد سے زیادہ شوق ہے۔ چنانچہ آپ جہاں کہیں بھی جاتے ہیں، حقہ اور پان اپنے ساتھ ضرور رکھتے ہیں۔

۲۲ دسمبر ۳۵ء ہمارا سفر کا دن تھا۔ سفر کا تمام انتظام میں پہلے ہی سے مکمل کر چکا تھا صرف کھانا پکوانا باقی رہ گیا تھا اگرچہ میں نے بیگم صاحبہ کو تاکید کر دی تھی۔ لیکن پھر بھی صبح ۷ بجے جب میں اٹھا تو وہ بجائے کھانا پکانے کے بستر پہ خراٹے لیتے دکھائی دیں۔ مجھے یہ دیکھکر غصہ تو ضرور آیا لیکن میں کر ہی کیا سکتا تھا کیونکہ ہماری بیگم صاحبہ جو غضب کی زبان دراز اور چڑچڑی واقع ہوئی ہیں۔ غصہ ان کی ناک پر ہی رکھا رہتا ہے ذرا ذرا سی بات پر کاٹنے کو دوڑتی ہیں۔ جیسے شیر کے سامنے ایک بکری کا حال ہوتا ہے، وہی حال ہمارا ہے ہماری تو ان کے سامنے کچھ چلتی نہیں، اور نہ وہ ہمارا کہنا مانتی ہیں، یوں تو وہ روزانہ پانچ بجے ہی اٹھ جایا کرتی ہیں، لیکن اس روز چونکہ ہم کو جانا تھا اور ہم نے ان کو کھانا پکانے کے لئے تاکید بھی کر دی تھی۔ اسی لئے وہ گھوڑے بیچکر ایسی سوئیں کہ پھر اٹھنے کا نام ہی نہیں لیا۔

اب چونکہ مجھے دس بجے کی ٹرین سے جانا تھا اور کھانا پکوانا بہت ضروری تھا۔ اس لئے میں بیگم کو جگانے کی ترکیبیں سوچنے لگا۔ چنانچہ میں نے ان کے پلنگ کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ کر نہایت ہی ادب سے کہا "بیگم صاحبہ اُٹھئے نا صبح ہوگئی ..... غضب خدا کا سات بج گئے۔ اور ابھی تک آپ اٹھیں ہی نہیں ..... کیا رات کو دیر میں سوئی تھیں ...... ارے تم تو سنتی ہی نہیں ... ایسی بھی کیا ضد .... بس اب مان بھی جاؤ ..... اور ہاں تولیہ اور صابن بھی رکھ دئے ہیں ... اجی بس اب اٹھ بھی جاؤ ... یہ لو وہ تو سنتی ہی نہیں .. ہمیں دس بجے کی ٹرین سے جانا ہے ...... اجی بیگم صاحبہ اُٹھو، کھانا تیار کر دو ...... نہیں اٹھو گی .... یا اللہ اب میں کیا کروں .. اجی بیگم صاحبہ اٹھو، تمہارے سر پہ دھوپ آگئی ہے ..... ارے ارے وہ تمہارے کمبل میں چوہا گھس گیا (چوہے سے بیگم بہت ڈرتی ہیں) غرضیکہ میں نے بیگم کو جگانے کی بہت کوشش کی، لیکن ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

اب تو میں بہت پریشان ہوا، بیگم صاحبہ کا اٹھنا بہت ضروری تھا۔ چنانچہ میں فوراً امتیاز میاں ہٹیگیدار کا ہارمونیم اٹھا لایا اور بیگم صاحبہ کے سرہانے بجانا شروع کر دیا۔ اس سے بھی کام نہ چلا تو استانی جی کی ڈھولک بجانے لگا پھر بھی بیگم صاحبہ نہ اٹھیں تو کنستر پیٹنا شروع کر دیا۔ اور خوب ہی پیٹا لیکن بیگم صاحبہ کو نہ اُٹھنا تھا نہ اُٹھیں۔

جب کوئی ترکیب کارگر نہ ہوئی تو میں محلے کے تقریباً بیس بچوں کو بلا لایا اور ان سے کہدیا کہ خوب چیخو اور کنستر بجاؤ۔ چنانچہ میں تو ہارمونیم بجا رہا تھا۔ ایک لڑکا ڈھولک بجا رہا تھا اور چند کنستر پیٹ رہے تھے۔ بقیہ تمام لڑکے چیخ رہے تھے۔ اتنا شور و غل مچانے پر بھی بیگم صاحبہ نہ اٹھیں۔

جب میں بالکل تھک گیا تو میں نے ہمت کر کے اور قل ہو اللہ احد پڑھ کے بیگم صاحبہ کے پیر میں پن چبھو دی۔ یہ ترکیب کارگر تو ضرور ہوئی۔ لیکن بیگم صاحبہ اٹھکر زار و قطار رونے لگیں۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام محلہ میں ان کے رونے کی آواز پہنچ گئی ادھر استانی جی چلاتی ہوئی آئیں کیا ہوا۔ "دلہن کیا ہوا" ادھر بشیرن کنجڑن بھی دوڑتی ہوئی آئی۔ تھوڑی ہی دیر میں کلو بھٹیارن کنکوڑی درزن۔ منی بائی تنبولن، جتی دھوبن، غرضیکہ سب ہی بیگم صاحبہ کے اردگرد جمع ہو گئیں۔

جب میں نے بیگم صاحبہ کا یہ رنگ ڈھنگ دیکھا تو میں وہاں سے فوراً دُم دبا کر چلتا بنا اور سیدھا اپنے کمرے میں آکر دم لیا۔ نو بجنے میں کچھ منٹ باقی تھے۔ فہیم، رشید اور جعفر بھی آچکے تھے۔ صرف میر صاحب ہی باقی رہ گئے تھے خیر ہمیں ان کا زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ کیونکہ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بھی سر پر بستر، بغل میں ایک پوٹلی، اور ہاتھ میں حقہ لئے تشریف لائے۔

خیر تو ایک بگھی پر تمام سامان لدوا کر ہم سب اسٹیشن کو روانہ ہو گئے لیکن ابھی ہماری بگھی آدھی دور ہی پہنچی تھی۔ کہ میر صاحب زور سے چلائے۔ بگھی والے بگھی روکو، پانوں کی ڈبیہ تو میں گھر ہی پر بھول آیا۔ یہ سنکر ہم لوگوں کو غصہ تو بہت آیا اور ہم سب نے میر صاحب سے کہا بھی کہ راستہ میں پان خرید لیں گے۔ لیکن وہ کب ماننے والے تھے۔ مجبوراً ہم کو بگھی لوٹانا پڑی اس گڑبڑ میں کافی دیر ہو گئی۔ چنانچہ جب ہم اسٹیشن پہنچے تو ٹرین آچکی تھی۔ فوراً ہی ہم سب ٹرین کی طرف لپکے۔ آگے آگے میر صاحب ارنا بھینسے کی طرح بھاگ رہے تھے اور پیچھے پیچھے ہم سب لوگ۔

کسی یار شاطر نے پلیٹ فارم پر کیلے کا چھلکا ڈال دیا تھا۔ میر صاحب کا پیر جو پھسلا تو وہ چاروں شانے چت زمین پر جا پڑے وہ تو اچھا ہی ہوا کہ میر صاحب کا حقہ نہیں ٹوٹا نہیں تو ہمیں حقہ لینے کے لئے گھر واپس آنا پڑتا۔ اور پھر ٹرین بھی نہ ملتی۔

اس عرصہ میں ٹرین بالکل کھچا کھچ بھر گئی تھی ہم لوگوں نے پوری ٹرین کے کئی چکر لگائے۔ لیکن ہم کو کہیں جگہ نہ ملی۔ جب کسی کمپارٹمنٹ کی طرف رُخ کرتے، مسافر دور ہی سے چلاتے اور ہم کو داخل نہ ہونے دیتے۔ انجن نے سیٹی بھی دیدی تھی اور ابھی تک ہم لوگ پلیٹ فارم ہی پر تھے۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۴ پر دیکھئے)

ہم کیا چاہتے ہیں؟

(امریکن شاعرہ ایلا ویلر ولکاکس کی ایک نظم) ——— ترجمہ از جناب اختر

سب کے سب اُس مبارک صبح کو خوش آمدید کہو جب ایک قوی بازو قوم اُن جسموں سے تھکا دینے والے بوجھ کو ہلکا کر دے گی۔ جو زیادہ سے زیادہ محنت اور کم سے کم مزدوری کی وجہ سے دُکھے ہوئے ہیں، جب کوئی ایسا آدمی معزز نہ سمجھا جائے گا جو اپنے لاکھوں کے ڈھیر جمع کرتا ہے، جب کوئی آدمی دوسرے کی محنت پر جشن نہ منا سکے گا!
اور اللہ کی غریب، مظلوم، فاقہ کش محنتی مخلوق،
اس کے سورج اور زمین میں برابر کی شریک ہوگی۔

زمین کے فراخ سینے میں سب کے لئے زر و سیم موجود ہے۔
قدرت کے اتنے بڑے ذخیرے میں سب کے لئے خوراک موجود ہے۔
اگر تقسیم ٹھیک ہو تو ضرورت سے زیادہ نعمتیں میسر ہیں۔
ہر شخص کو اتنا ہی حصہ ملنا چاہیئے جتنا اسے ضرورت ہے۔
اس سے زیادہ نہیں۔
اُس بخیل کو شرم آنی چاہیئے جس کی دولت بیکار پڑی ہے۔
جو اپنے ڈھیر کو بڑھانے کے لئے محنت کشوں کو لوٹتا ہے۔
جو گڑھے کھودنے والے کے روزینہ کو کم کرتا ہے اور
غریب آدمی کے دسترخوان سے روٹی چھینتا ہے۔
اُس کانوں کے مالک پر شرم ہو جس کی خود غرضی نے اُس کی دولت بڑھائی ہے۔
جب کہ چھیتھڑے لگے ہوئے بدنصیب جو اُس کی کانیں کھودتے ہیں۔
آرام، اُمید اور صحت سے محروم کئے جا رہے ہیں۔
ایسے دولتمند پر شرم ہو جو اُس گاڑی پر سوار ہوتا ہے جسے،
آدھی تنخواہ پانے والے ملازموں کی محنت سے خریدا گیا ہے۔
وہ آدمی جن پر گھر کی زندگی اور شادی ممنوع ہے۔
اور جن کو بھیڑوں کی طرح ایک باڑے میں بند کر دیا جاتا ہے۔

قوم کی اس صدائے دردناک سے لسے بیدار ہو جانا چاہیئے۔
اور وسعت نظر اور عدل و انصاف کی طرف آنا چاہیئے۔
یا پھر ایک منصفانہ قانون کا زبردست ہاتھ اُسے اس قدر جنبش دے۔
کہ اُس کی بُری کمائی کے روپے اُس کے پاس سے نکل جائیں۔
کسی شخص کا حق نہیں کہ لوٹ کے مال کے بہاڑ کے دامن میں رہے۔
احتیاج اور سردی سے کسی انسان کو دُکھ نہیں اُٹھانے دو۔
ہم بھیک نہیں مانگتے، ہم صرف صحیح زندگی چاہتے ہیں۔
ہم محنت اور زر و سیم کی درست تقسیم چاہتے ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳

پر چڑھائی کی اور اس کے پایۂ تخت وارسا تک پہنچ چکا تھا، لیکن پولینڈ نے داد جوانمردی دی، اور رُوس کو شکست ہوئی۔

(۷) آرمینا سنہ ۱۹۲۰ء:- ترکی نے آرمینا کی جمہوری حکومت پر حملہ کر کے ترکی و روس کے درمیان براہ راست آمد و رفت کا راستہ کھول دیا۔

(۸) چین سنہ ۱۹۲۰ء سے سنہ ۱۹۲۶ء:- چین میں مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان طوائف الملوکی

(۹) ایشیائے کوچک سنہ ۱۹۲۱ء سے سنہ ۱۹۲۲ء:- یونانیوں نے ایشیائے کوچک پر حملہ کیا لیکن ایک مہینہ کی خونریز جنگ کے بعد ترکی نے انھیں شکست دی۔ اس لڑائی میں شہر سمرنا پورا برباد ہو چکا تھا۔ نقصان کا اندازہ ... ۰۰۰,۰۰۰,۵۰,۷ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

(۱۰) شام سنہ ۱۹۲۵ء:- شمال کے شامیوں نے فرانسیسی حکومت کے خلاف بغاوت کی تھی۔

(۱۱) جنوبی امریکہ سنہ ۱۹۲۵ء سے سنہ ۱۹۳۵ء:- گران چاکو کے علاقہ کی وراثت کے لئے بولیویا اور پیراگوئے کے درمیان دس برس کی مسلسل جنگ، ہزاروں جانوں کا نقصان ہوا، آخر یہ علاقہ دوسرے کے ہاتھوں میں چلا گیا، اور یہ دونوں صورت دیکھتے رہ گئے۔

(۱۲) چین سنہ ۱۹۲۷ء سے سنہ ۲۸ء:- چین میں طوائف الملوکی اور چینی جمہوریت کا قیام۔

(۱۳) منچوریا سنہ ۱۹۳۱ء سے سنہ ۱۹۳۳ء:- جاپان نے منچوریا پر حملہ کر کے اس کے اصلی حاکم مارشل چیانگ سیاؤ لنگ کو بھگا دیا اور اپنی طرف سے ایک شخص کو تخت نشیں کر کے پورے اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے۔

(۱۴) چین سنہ ۱۹۳۲ء:- شنگھائی میں چینی اور جاپانی افواج میں تصادم جس سے شہر کو .... روپیہ کا نقصان پہونچا۔

(۱۵) حبشہ سنہ ۳۶ء:- اطالیہ نے حبشہ پر حملہ کیا شہنشاہ ہیل سلاسی کو برطانیہ فرار ہونا پڑا اور حبش پر اطالوی شہنشاہیت کا اعلان ہو گیا۔

(۱۶) اسپین سنہ ۳۶ء:- اسپین میں دو سیاسی جماعتوں میں خانہ جنگی۔ قدیم شاہان اسلام کی تاریخی عمارتوں کی بربادکن جنگ ابھی تک جاری ہے۔

(۱۷) چین سنہ ۱۹۳۷ء سے:- جاپان اور چین کے درمیان شمالی چین اور شنگھائی میں دوبارہ جنگ جو ابھی جاری ہے۔

ایک ٹن کوئلہ سے دس ہزار مکعب فٹ گیس نکلتی ہے۔

پیرس میں پنڈت جواہر لال کی مصروفیتیں

پیرس ۲۲ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو آج شام کو یہاں سے لندن روانہ ہو جائینگے۔ کل آپ نے ٹریڈ یونین اور کوا پریٹو لیڈروں سے ملاقات کی۔ پنڈت جی نے سابق وزیر اعظم موسیو بلیئے ٹوٹ اور پیرس میں مقیم ہندوستانیوں سے بھی ملاقات کی۔

دوران جنگ میں امریکہ کا لائحہ عمل

(از جناب بابو دیبی پرشاد سریواستوا صاحب)

گذشتہ عالمگیر جنگ کے بعد فاتح ممالک نے مفتوح ممالک کو تاوان جنگ ادا کرنے کے لئے مستوجب قرار دیا تھا جس کو انھوں نے منظور بھی کر لیا تھا۔ مفتوح ممالک خود کو مفتوح سمجھتے رہے ہوں یا نہ لیکن وہ اقبال شکست کر چکے تھے اور ان میں جنگ جاری رکھنے کی طاقت باقی نہ رہی تھی۔ اس لئے انکو تاوان جنگ کی ادائیگی منظور کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار ہی باقی نہ رہا تھا۔ تاوان جنگ کی رقم مقرر ہوئی اور اسکی ششماہی اقساط بھی۔ لیکن دوسری جانب ان سب ملکوں کو بھی جنگ جاری رکھ سکنے کے لئے امریکہ سے قرض لینا پڑا تھا۔ اسلئے ایک طرف تو انہیں رقوم تاوان جنگ وصول ہونے کو تھا۔ مگر دوسری طرف اس قرض کی ادائیگی بھی لازمی تھی۔ اس قرضہ کی رقوم میں بھی اقساط ششماہی مقرر ہوئیں۔ اس طرح امریکہ تقریباً تمام یورپ کا مہاجن بن گیا اور دول یورپ اس کے قرضخواہ۔ امریکہ چونکہ فاتح ممالک میں سے تھا اسلئے اسکو بھی تاوان جنگ کی رقم وصول ہونا تھی۔ اور دول یورپ سے قرض کی رقم بھی۔ کچھ عرصہ تک قوم قرض و تاوان جنگ کی اقساط ششماہی کی ادائیگی جاری رہی لیکن جلد ہی اداکنندگان قرض اقساط کی ادائیگی میں پس و پیش کرنے لگے اور تھوڑے ہی عرصہ میں نادہند بن گئے۔ اب حالت یہ ہے کہ رقوم تاوان جنگ کی ادائیگی کا کوئی سوال باقی نہ رہا مگر جنگ کے زمانہ میں دیئے گئے قرض کی ادائیگی کی حالت اس سے مختلف ہے۔ اسکی قسطوں کی ادائیگی تو بند ہو گئی ہے اور تمام ممالک یہ سمجھتے ہیں کہ اسکی ادائیگی کا کوئی امکان نہیں، لیکن امریکہ نے ہنوز اس رقم کو بٹہ کھاتہ میں نہیں ڈالا۔ اور ہر چھٹے مہینہ قرض کی قسط کی ادائیگی کا تقاضہ بھی کر دیتا ہے مگر امریکہ کا یہ دعویٰ اب اتنا کمزور پڑ گیا ہے کہ اس کی طرف سے ہر چھٹے مہینے ایک بیکار و فضول رسم کی ادائیگی کی طرح ہر بار انھیں الفاظ میں تقاضہ کا خط روانہ کر دیا جاتا ہے اور دوسری طرف سے بھی ہر بار انھیں الفاظ میں اس کا جواب بھیج دیا جاتا ہے اور پھر یہ بات ۶ مہینہ کے لئے ٹل جاتی ہے۔

اگر یہ تقاضے اتنے بیکار و بے معنی ہو گئے ہیں تو پھر ان کا خاتمہ کیوں نہیں کر دیا جاتا؟ کیا امریکہ کو اب بھی یہ اُمید باقی ہے کہ وہ اپنا قرضہ وصول کرے گا؟ کم از کم حکمرانان امریکہ کو تو اسطرح کی کوئی امید نہیں ہو سکتی لیکن اہل امریکہ میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ انکی سرکار کو یہ روپیہ وصول کر لینا چاہیئے۔ امریکہ کی حکومت اسی واسطے یہ ہمت نہیں کرتی کہ وہ اس قرضہ کی رقم کو بٹہ کھاتے میں ڈالدے۔ مسبوق الذکر اہل امریکہ نہ تو اقتصادیات کے ماہر ہیں اور نہ اس قسم کے سوالات کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے ہی سمجھ سکتے ہیں کہ دول یورپ کے لئے جنگ کی قرضہ کی رقم بیباق کر سکنا ممکن بھی ہے۔ وہ تو یہ سیدی سادی سمجھتے ہیں کہ دول یورپ نے امریکہ سے قرض لیا ہے اسواسطے انکو یہ قرضہ چکانا چاہیئے۔ اُن لوگوں کی تعداد تھوڑی نہیں ہے اب اس وقت حالت ایسی ہے کہ لوگ کچھ بھی سمجھیں یا خیال کریں اس سے دول یورپ کا کچھ بھی نہیں بگڑتا ہے لیکن جلد ہی وہ وقت پھر آ سکتا ہے جب یورپ میں پھر سے عالمگیر جنگ چھڑ جائے اور ممالک یورپ کو از سر نو قرضہ لینے کی ضرورت پڑ جائے۔

اہل امریکہ کی اس رو کو اس وقت روکنا ممکن ہوگا انہیں لوگوں کی وجہ سے امریکہ میں کچھ لوگوں کی صدا بلند ہوئی ہے کہ امریکہ کی پارلیمنٹ (کانگریس) کو اس حصول مقصد کا ایک قانون بنا دینا چاہیئے۔ اگر مستقبل میں کوئی حکومت امریکہ سے سامان جنگ خریدنا چاہے تو ایسا دو شرطوں پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ اول تو یہ کہ وہ جو کچھ خریدیں اسکی نقد قیمت ادا کر دیں دوئم یہ کہ وہ سامان جنگ خریدنے کے بعد اسے اپنے جہازوں پر لے جائیں۔ اس طرح کی قانون سازی کی صدا بلند کرنے کے پس پشت دو ہی خیال کارفرما نظر آتے ہیں اول تو یہ کہ پچھلی مرتبہ کی طرح پھر ایسا نہ ہو کہ دول یورپ سامان جنگ لے کر بعد کو کام نکل جانے پر اسکی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیں۔ دوئم یہ کہ امریکہ کو خود کسی جنگ میں پھنس جانے کا امکان نہ رہے۔ پچھلی دفعہ امریکہ کی جنگ میں شرکت کا خاص سبب یہی تھا۔ جرمنی نے اس کے جہاز غرق کر دیئے تھے اگر آئندہ جنگ عالمگیر کے لئے امریکہ یہ عہد کرے کہ وہ جنگ کرنیوالے ممالک کے ہاتھ جو کچھ بھی فروخت کریگا اسے اُن کے یہاں پہونچانے کا کام اس کا نہ ہوگا۔ بلکہ خود خریداران کو لے جانا ہوگا تو بیشک امریکہ کو جنگ عالمگیر میں پھنس جانے کا بہت کم امکان ہوگا۔ اس صدا کو بلند کرنے والے رہنماؤں کے خیالات امریکہ کے قومی خیالات کی ہی آواز بازگشت ہیں۔ ان کا قومی خیال ہے کہ دوسرے ممالک چاہے جو کچھ کریں اُسے جنگ سے علیحدہ ہی رہنا چاہیئے۔ لیکن پھر بھی اس کا زیادہ امکان نہیں کہ اس طرح کا قانون بن سکیگا۔ معاملہ یوں ہے کہ امریکہ کے سیاستدان امن پسند ہوتے ہوئے بھی اس بات کو تھوڑا اہمیت سمجھتے ہی ہیں کہ اگر امریکہ فی الحقیقت امن چاہتا ہے تو اُسے کسی حد تک جنگجو ممالک کے خلاف امن پسند ممالک کا ساتھ دینے کو تیار رہنا چاہیئے۔ اس کی ہر حالت میں جنگ سے دور رہنے کی خواہش کا تو نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ امن پسند ممالک کی طاقت کمزور ہو جائیگی اور جنگجو ممالک کی ہمت افزائی ہوتی جائیگی اگر پھر عالمگیر جنگ کی نوبت آئی تو امریکہ کا رُخ کیا ہوگا اس مسئلہ پر کوئی پیشگوئی تو نہیں کر سکتا لیکن زیادہ توقع اسی بات کی ہے کہ جو پچھلی دفعہ ہوا تھا۔ وہی پھر ہوگا: اہل امریکہ ایک طرف تو امن پسند ہیں اور دوسری طرف تجارت کے موقعہ پر چوکنے والے ہوشیار تاجر ہیں۔ اسلئے کچھ عرصہ تک امریکہ جنگ سے علیحدہ رہ کر اس سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریگا۔ اس بات کا زیادہ تر امکان ہے لیکن اگر برطانیہ اور فرانس جنگ میں پھنس گئے۔ اور انکو جنگجو ممالک پر فتحیاب ہوتا نہ دیکھا گیا تو پھر امریکہ اپنے کو جنگ سے زیادہ عرصہ تک علیحدہ بھی نہ رکھ سکیگا کیونکہ ان کی شکست کا نتیجہ آگے چلکر اس کے لئے بھی بہت ہی زیادہ خطرناک و خوفناک ثابت ہوگا۔

لیگ کمیشن کا بائیکاٹ

جنیوا ۲۲ جون۔ حکومت ترکی نے لیگ کمیشن کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جو کہ اس

کانگریس ہی ہندوستان میں سوشلزم لاسکتی ہے

سہارنپور میں مسٹر ایم۔ این رائے کی تقریر

سہارنپور ۱۷ جون۔ کو صبح ۸ بجے اسٹوڈنٹ یونین کے دفتر پر کامریڈ کشن چندر جی لاہور نے اسٹوڈنٹ یونین کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔

۹½ بجے ایک جلسہ جین اسکول میں اسٹوڈنٹ یونین کی جانب سے زیر صدارت کامریڈ کشن چندر جی منعقد ہوا جسمیں کامریڈ ایم این رائے کی خدمت میں اسٹوڈنٹ یونین کی جانب سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ ازاں بعد کامریڈ موصوف نے انگریزی میں تقریر فرمائی اور کہا کہ ہندوستان میں ابھی سوشلزم لانے کا وقت نہیں ہے۔ یہاں کے حالات کے موافق ابھی اس میں دیر ہے اور کوئی شخص بھی پانچویں منزل پر بغیر دیگر منزلیں طے کئے بغیر نہیں پہونچ سکتا۔ اسلئے ہندوستان میں کانگریس ہی ایک ایسی جماعت ہے جسمیں شامل ہو کر ہم سوشلزم کو لاسکتے ہیں۔ آپ نے کسان سبھاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عرصہ دس سال پہلے میں نے ہی کسان سبھا اور سوشلسٹ پارٹی بنانے کی رائے دی تھی لیکن اب اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ کانگریس میں زیادہ تر کسان لوگ آباد ہیں اور کانگریس ہی کے ذریعہ کسانوں کی آواز اچھی طرح سنی جاسکتی ہے۔

کامریڈ ادم پرکاش گپتا و پروفیسر عبداللہ صفدری کی تقریروں کے بعد آپ کا اور آپ کی دہرم پتنی کا فوٹو لیا گیا اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

کیا ڈاکٹر کاٹجو وزارت کے عہدہ سے استعفیٰ دینگے

لکھنؤ ۱۸ جون۔ یہاں کے باخبر حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر محکمہ قانون صنعت یوپی اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے اور پھر پریکٹس شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی سے یہ درخواست کی ہے کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے۔ وہ انھیں ان کے فرایض سے سبکدوش کردیں۔

سردست اس امر کا اندازہ لگانا کوئی آسان کام نہیں ہے کہ ڈاکٹر کاٹجو کے چلے جانے سے جو کہ کیبنٹ کے قابل ترین وزیروں میں سے ہیں، حکومت کو کسقدر نقصان پہونچے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باہر سے وزارت پر جو کنٹرول رکھا جاتا ہے وہ انھیں پسند نہیں ہے۔ علاوہ بریں پالیسی کے معاملہ پر بھی ان کے اور ان کے ساتھیوں کے درمیان اختلافات پیدا ہوتے رہے ہیں۔ پھر آگرہ کے پنڈت سری کرشن دت پالیوال جیسے کانگریسی کارکنوں نے کھلم کھلا ان کے خلاف یہ الزام لگایا کہ وہ کانگریسی ذہنیت نہیں رکھتے لیکن اعلیٰ اراکین کانگریس نے اس قسم کے حملوں کو روکنے کی مطلق کوشش نہیں کی۔

ہندوستان میں تپ دق کا زور

لندن میں لیڈی لنلتھگو کی تقریر

لندن ۱۲ جون۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کی لیگ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے لیڈی لنلتھگو نے فرمایا کہ میں ہندوستان پر یہ واضح کردینا چاہتی ہوں کہ تپ دق کا صرف ابتدائی مرحلہ پر علاج ہوسکتا ہے۔ جب مرض زیادہ بڑھ جاتا ہے پھر یہ مرض ناقابل علاج ہوجاتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جب اہل ہند پر یہ واقعہ اچھی طرح روشن ہوجائیگا تو وہ اسکو چھپانا بند کردیں گے۔ میں نے ہندوستان میں تپ دق کا انسداد کرنے کے خلاف جس زور سے جدوجہد شروع کی اتنا اور کوئی کام نہیں کیا۔ اور میں انگلینڈ اور ہندوستان دونوں کی امداد چاہتی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کے تمام فرقوں میں اس معاملہ سے دلچسپی پیدا ہوجائے گی۔ ہندوستان سے روانہ ہونے سے پہلے میں نے تمام پارٹیوں کے سرکاری ممبروں سے تبادلۂ خیالات کیا تھا اور ان سے تپ دق کا انسداد کرنے میں امداد کے لئے اپیل کی تھی۔

جاپان کا بجٹ

ٹوکیو ۲۱ جون۔ فائننس منسٹری نے ۴۰-۱۹۳۹ء کی بابت مندرجہ ذیل بجٹ شایع کیا ہے:-

آمدنی	۳۷۲۰۰۰۰۰ پونڈ
خرچ	۳۵۸۰۰۰۰۰ پونڈ

۳۹-۱۹۳۸ء کے بجٹ کے مقابلہ میں اس بجٹ کی آمدنی میں تقریبًا ۲ کروڑ پونڈ کی کمی اور اخراجات میں ایک کروڑ ۷۰ لاکھ کا اضافہ ہے۔ ان اعداد و شمار میں ۲۸۳۰۰۰۰۰ پونڈ کا غیر معمولی خرچ شامل نہیں ہے جو فوج پر کیا گیا ہے۔

دس لاکھ پونڈ یومیہ کا خرچ

لندن ۱۲ جون۔ ہم نے اسلحہ بندی کی دوڑ میں جرت انگیز ترقی کی ہے اور اب ملک اپنی حفاظت کرنے کے لئے بالکل تیار ہے“ یہ ہے وہ اعلان جو مسٹر ہور بلیشا نے لبرل نیشنل پارٹی کانفرنس میں کیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہم اسلحہ بندی پر اسقدر زبردست رقم خرچ کرچکے ہیں جس کا اوسط دس لاکھ پونڈ یومیہ پڑتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ۵ کروڑ پونڈ سالانہ فوجوں پر صرف کیا جاتا ہے اس سے امن شکنوں پر واضح ہوجانا چاہیئے۔ کہ برطانیہ کے مالی اور مادی اور روحانی ذرایع اسقدر وسیع ہیں کہ وہ کبھی ختم نہیں ہوسکتے۔

ڈاکٹر کاٹجو استعفیٰ نہ دیں گے

لکھنؤ ۱۲ جون۔ وزارتی حلقوں میں تصدیق کرنے پر معلوم ہوا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ ڈاکٹر کاٹجو وزیر صیغہ انصاف یوپی وزارت سے استعفیٰ دے رہے ہیں۔

”شکار“

افسانہ بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵

آخر مسافروں سے کافی جھگڑا کرنے کے بعد ہم سب ایک کمپارٹمنٹ میں داخل ہوگئے۔

ٹھیک بارہ بجے ہم سب سیندرا پہنچ گئے اسٹیشن کے قریب ہی ایک تالاب کے کنارے ہملوگوں نے اپنا خیمہ نصب کردیا۔

ہملوگ جوقت خیمہ نصب کررہے تھے اسوقت ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ یعنی ہم لوگ تو اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے۔ اور ادہر ایک نہایت ہی شوخ اور بدتمیز کتے کو جو موقع ملا تو جھٹ میر صاحب کی پوٹلی اٹھاکر چلتا بنا۔ میں نے فورًا کتے کا تعاقب کیا لیکن وہ کمبخت بھی پنجاب میل کی رفتار سے بھاگ رہا تھا۔ بھلا وہ کب ہاتھ آنے والا تھا۔ چنانچہ اس کے پیچھے بھاگنا بیسود سمجھ کر میں واپس آگیا۔ لیکن میر صاحب بہت ناراض ہوئے۔ اور غصہ کی حالت میں ہم لوگوں کو بزدل، نالایق، پاجی اور خدا معلوم کیا کیا کہہ ڈالا۔ دراصل میر صاحب کا ناراض ہونا بھی حق بجانب تھا کیونکہ وہ بیچارے ایک مدت کے بعد حلوا اور کھچوریں بنوا کر لائے تھے۔ اور ابھی انھوں نے اسمیں سے کچھ چکھا تک بھی نہ تھا کہ کتے صاحب پوٹلی لے کر چلتے بنے وہ تو اچھا ہی ہوا کہ فہیم میاں نے کتے کو پوٹلی لیجاتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ نہیں تو ہملوگوں کو بھی میر صاحب کی طرح کف افسوس ملنا پڑتا۔ کیونکہ اسی جگہ دو ایک کتے اور بھی منتظر تھے۔

تمام کاموں سے فارغ ہوکر تقریبًا دو بجے سے ہملوگوں نے مچھلی کا شکار کھیلنا شروع کیا ہم سب تو ایک دوسرے کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے لیکن میر صاحب ہم سے تقریبًا دوسو قدم کے فاصلہ پر ایک ٹیلہ پر جلوہ افروز تھے۔

ابھی پندرہ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ میر صاحب کے چیخنے کی آواز آئی۔ فورًا ہی ہم سب انکی طرف دوڑ پڑے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ پانی میں ڈبکیاں لگا رہے ہیں، بڑی مشکل سے ہم نے میر صاحب کو باہر نکالا۔

دوسرا دن بھی مچھلیوں کے شکار میں گزرا لیکن تیسرے دن ہم سب ہرن کی تلاش میں جنگل کی طرف نکل گئے۔ آدھ گھنٹہ کی مسافت کے بعد ہم لوگ ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے، جہاں ہرن کا شکار بآسانی ہوسکتا تھا۔ ابھی ہملوگوں کو آئے ہوئے دس منٹ بھی نہیں ہوئے تھے کہ دور سے ایک شیر کے دہاڑنے کی آواز آئی، خیر ہم سب تو بدستور کھڑے رہے لیکن میر صاحب کے حواس گم ہوگئے۔ ہاتھ۔ پیر کانپنے لگے، اور ان کے چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ وہ شیر کی آواز سے اس قدر خائف ہوئے کہ سیدھے خیمہ کی سمت بھاگے اور ذراسی ہی دیر میں آنکھوں سے اوجھل ہوگئے۔ ہم لوگوں نے انہیں روکا بھی لیکن وہ کسی طرح بھی نہ رکے۔

اب ہم لوگ بھی بہت پریشان ہوئے کیونکہ میر صاحب بہت زیادہ ڈر گئے تھے اور ہمارا یہ بھی خیال تھا کہ کہیں وہ راستہ میں گر کر بیہوش نہ ہوجائیں۔ اس لئے ہم فورًا میر صاحب کو لینے کے لئے چلدیئے، راستہ میں تو وہ کہیں ملے نہیں، البتہ ان کے جوتے اور ایک جھاڑی میں ان کی تہبند الجھی ہوئی ملی۔

ہم لوگ جوقت اپنے جائے قیام پر پہونچے تو میر صاحب تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے اپنے لنگوٹ کو صاف کررہے تھے۔ ہم سب انھیں دیکھکر یکدم ہنس پڑے لیکن وہ شرم کے مارے کچھ نہیں بولے۔

اسی دن ٹرین سے ہم سب لوگ گھر واپس آگئے

مقصود

فرقہ وارانہ سمجھوتہ پر خط وکتابت

بمبئی ۲۲ جون معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح اور گاندھی جناح خط وکتابت کو جو پہلے شایع ہوچکی ہے۔ نیز مسٹر جناح نواب اسمٰعیل خاں اور نیز نواب اسمٰعیل خاں خط وکتابت شری سوبھاش چندر بوس اور مہاتما گاندھی ایک طرف اور مسٹر جناح دوسری طرف کی بات چیت کے اقتباسات نیز کانگریس نے مسلم لیگ کو جو میمورنڈم بھیجا تھا اور لیگ نے جو اسکا جواب دیا تھا۔ ان سب کو مسٹر جناح کی اجازت سے ایک پمفلٹ کی شکل میں شایع کیا جائے گا۔

انٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ

انٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ یعنی دق وسل کے امراض کے لئے جو غریب ہندوستانیوں کی امداد کے واسطے فنڈ کھولا گیا ہے۔ اور جس کی فہرست معطیان کی اس سے پیشتر درج ہو چکی ہے اسی سلسلہ میں مندرجہ ذیل اصحاب کے عطیات درج کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ چھوٹے لال گنیا پرشاد ٹرسٹ ۵ سو روپیہ
۲۔ کانپور ڈائمنگ اینڈ کلاتھ پرنٹنگ کمپنی ۲ سو روپیہ
۳۔ فلاغمنگ ڈے از تحصیل گھاٹمپور ۱۰۱ روپیہ
۴۔ " بلہور ۵۸ روپیہ ۱۰/
۵۔ " ڈیرا پور ۴۰ روپیہ ۸/
۶۔ " بھوگنی پور ۳۲ روپیہ ۴/
۷۔ سندر لال ورما صاحب ایک روپیہ
۸۔ چندہ تحصیل بلہور ۲۸ روپیہ ۲/
۹۔ " ڈیرا پور ۱۰ روپیہ
۱۰۔ " بھوگنی پور ۲۷ روپیہ
۱۱۔ فرنیڈس یونین کلب ۴۵ روپیہ
۱۲۔ چیرنی شو از اسٹور ٹاکیز ۴۵ روپیہ ۸/
۱۳۔ پنڈت منا لال بھوشن وکیل ۱۵ روپیہ
۱۴۔ گورنمنٹ ہائی اسکول ۱۰ روپیہ ۸/
۱۵۔ پنڈت شیو کمار شکل ۵۰ روپیہ
۱۶۔ کرایسٹ چرچ ہائی اسکول ۳۵ روپیہ ۷/
۱۷۔ چودھری رام سہائے بیری تحصیل بلہور ۲۵ روپیہ
۱۸۔ پوسٹ ماسٹر کانپور دفتر ۳ روپیہ
۱۹۔ آنس سول سرجن کانپور ۸ روپیہ
۲۰۔ مسرس منا لال کدار ناتھ ۲۰ روپیہ

میزان ۱۳۰۴ - ۱۱ - ۷

جن اصحاب نے اس وقت تک اس ضروری فنڈ میں حصہ نہ لیا ہو وہ چندہ دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

کانپور موٹر ڈرائیور یونین

پچھلی ۱۷ جون ۱۹۳۸ء کو کانپور موٹر ڈرائیور یونین کی ایک جنرل میٹنگ بابو مدن گوپال وکیل کی صدارت میں ہوئی۔ جسمیں دستور العمل وضع کرنے والی کمیٹی کی جانب سے راجندر دت نگم صاحب نے جدید دستور العمل کمیٹی کے روبرو پیش کیا جو متفق الآرا پاس ہوا۔ بعدہٗ راجہ رام شاستری بشنو دت جیدر کپور اور مدن گوپال وکیل کی تقریریں ہوئیں۔ تقریروں میں اس امر پر زور دیا گیا کہ اگر مل مالکان مزدور ہڑتال کو ختم کرنے کی غرض سے ملوں کے اندر مزدور لے جانے کے لئے لاریاں مانگیں تو ڈرائیور لاریاں دینے سے انکار کردیں۔ آخر میں یہ طے پایا کہ یونین کے عہدیداران کے انتخاب کے لئے ۲۲ جون بروز بدھ بوقت ۹ بجے شب تلک ہال میں ایک جنرل میٹنگ کی جائے اور تمام موٹر لاری ڈرائیوروں سے یہ درخواست کی گئی۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد پر آنے کی زحمت گوارا کریں۔

نیاز مند کندن لال سکریٹری

تاج الدین بابا مانکپوری

جناب اڈیٹر صاحب، السلام علیکم مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار میں شایع فرماکر داخل ثواب ہوں۔

تاج الدین بابا مانکپور میں ایک بلند پایہ کے بزرگ گذرے ہیں۔ شاہ صاحب ایک مجذوب فقیر تھے۔ بجز کفن کے کچھ پہنتے نہیں تھے، برہنہ رہتے تھے۔ انہوں نے اپنا کوئی مرید یا جانشین نہیں بنایا۔ لیکن اب کچھ حضرات ایسے ہو گئے ہیں جو عوام کو دھوکے دیتے ہوئے یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہم بابا تاج الدین شاہ کے مرید ہیں اور اس طرح سے کافی روپیہ حاصل کر لیتے ہیں لہذا میں نے اس کے متعلق اور بھی اخباروں میں شایع کیا ہے۔ مجھے اس کا کافی علم ہے کہ ان کا کوئی جانشین یا مرید نہیں ہے۔ کیونکہ اسمٰعیل ولد لال خاں یہ سات برس کی عمر سے شاہ صاحب کی خدمت میں رہے۔ اس کے متعلق آگرہ کے کلکٹر صاحب بہادر کے بھی درخواست دی ہے۔ اسلئے لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ مسلمان بھائی کسی شخص کو بھی چندہ نہ دیں بلکہ خود درگاہ شریف پر صرف کریں۔ کیونکہ وہ لوگ بے جا صرف کرتے ہیں۔

اسمٰعیل صاحب کے مقامات

ناگپور۔ جبلپور۔ ٹاٹن۔ امراوتی دورہ بغرض تبلیغ سفر کریں گے۔

اسمٰعیل خاں ولد لال خاں ساکن ہیرا مقام نامورہ ضلع بلتھانہ تحصیل ملکاپور

انجمن اصلاح المسلمین کے جلسے

مثل سالہائے سابق جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منجانب انجمن اصلاح المسلمین کانپور بتاریخ ۱۵ لغایتہ ۱۷ جولائی ۱۹۳۸ء حلیم مسلم ہائی اسکول کے گراؤنڈ میں منعقد ہوں گے۔ انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔ ہندوستان کے مشہور مقررین کو دعوت نامے بھیجے جاچکے ہیں۔

المشتہر:۔ اراکین انجمن اصلاح المسلمین کنگھی محال کانپور

شاندار مشاعرہ کانپور

حسب اعلان بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۳۸ء بوقت شب بر دولتکدہ جناب بابو شیخ عبدالرزاق صاحب میونسپل کمشنر و ٹھیکیدار زیر انتظام جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی ملبند شہری بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔ محفل کی آراستگی میں کسی قسم کی کمی نہ تھی۔ انتظام کی خوبی یہ تھی کہ باوجود قلت جگہ کے کوئی ایسی بدانتظامی واقع نہ ہوئی جو عام طور پر شہر کانپور میں ایسی صورت میں اکثر ہو جایا کرتی ہے۔ جناب بابو سید محمد رضا صاحب میونسپل کمشنر آفیشیٹنگ چیرمین میونسپل بورڈ کانپور صدر رہے تھے۔ شہر کے علاوہ اکثر بیرونجات کے شعرا کرام نے شرکت کی اور اپنے کلام سے بزم کو پر کیف بنایا۔ علاوہ طرحی غزلیات کے جناب دور صاحب و جناب مولانا نشور واحدی صاحب و جناب ثاقب صاحب کانپوری و جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی نے اپنی غیر طرحی غزلیات یا نظم سے سامعین میں ایک وجدانی حالت طاری کردی۔ علاوہ شہر کے مقتدر حضرات کے معزز عہدہ داران و حکامان مثل کوتوال شہر وغیرہ و میونسپل کمشنران تشریف فرما تھے۔

(رپورٹر)

تفریح اور نفع کیلئے بنائی

اپنے سابق بنائی کے مقابلے کی وسیع رغبت سے حوصلہ پاکر لال املی ملس نے گارمنٹ۔ شال۔ کمبل۔ اور دوسری چیزوں کے لئے جو مشہور بڑی براند (درخت مارکہ) اون سے بنی۔ کاڑھی یا کروشیا سے بنائی جاوے۔ مندرجہ ذیل انعامات دینے کا پھر فیصلہ کیا ہے۔

"اول انعامات سو روپیہ فی کس کے
"دوئم انعامات پچھتر " "
"سوئم انعامات پچاس " "

ایک خاص انعام بنے ہوئے کاڑھے ہوئے شال یا کمبل کے لئے دیا جائے گا۔ ۲۰ کنسولیشن انعامات ۱۰ روپیہ فی کس کے ۵ لڑکوں کے لئے انعامات ۱۰ روپیہ فی کس کے کل انعامات کا جوڑ ۸۰۰ روپیہ

۳۱ جنوری ۱۹۳۹ء کو مقابلہ کا داخلہ بند ہو جائے گا۔ کوئی سخت شرائط اور فیس داخلہ مقرر نہیں ہے۔ لال املی بڑی براونڈ اون سے بنائی ہوئی کوئی چیز انعام کے لئے داخل کی جاسکتی ہے۔ زیادہ تر سوداگران لال املی بڑی براونڈ اون کا اسٹاک اپنے پاس موجود رکھتے ہیں لیکن اگر نمونہ حاصل کرنے میں کوئی دقت ہو تو مل سے مانگے جانے پر بڑی خوشی سے ساتھ روانہ کئے جائیں گے۔ نزدیک کے لال املی کے ایجنٹ یا اسٹاک رکھنے والوں یا براہ راست کانپور اولن مل سے پوری تفصیل حاصل کی جاسکتی ہے۔

حکومت یوپی کا محکمہ گرام سدھار

لکھنؤ۔ حکومت صوبجات متحدہ کے محکمہ اصلاح دیہات نے ہندی اور اردو میں دیہی مسائل کے متعلق ایک ماہوار رسالہ نکالنے کی تجویز کی ہے۔ اس نے اس سلسلہ میں ہندی اور اردو پبلشروں کو سرکلر بھیجا ہے اگر یہ سرکلر کسی پبلشر کے پاس نہ پہنچا ہو اور انکو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو تو وہ افسر گرام سدھار یو۔ پی سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

تمام ملزموں کی غیر مشروط رہائی

لاہور ۲۳ جون۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس کو معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسلینسی گورنر پنجاب نے سکشن ۴۰۱ قانون ضابطہ فوجداری کے سب سکشن (۴ الف) کے ماتحت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے۔ ان تمام اشخاص کی غیر مشروط رہائی کے احکام صادر کر دیئے ہیں جنہیں ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء شہید گنج ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں قانون ضابطہ دیوانی کے آٹھویں باب کے ماتحت ضمانت داخل نہ کرنے کی بنا پر سزا ہوئی تھی

نئی کیبنٹ میں کون کون شامل ہے

کلکتہ ۲۲ جون۔ مسٹر فضل الحق نے جو نئی کیبنٹ بنائی ہے اسمیں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں:۔

(۱) مسٹر فضل الحق (وزیر اعظم) (۲) سر ناظم الدین (ہوم منسٹر) (۳) مسٹر نلنی رنجن سرکار (فائنینس منسٹر) (۴) سر بی پی سنگھ رائے (ریوینیو منسٹر) (۵) نواب ڈھاکہ (وزیر محکمہ زراعت وصنعت) (۶) نواب مشرف حسین (جوڈیشیل منسٹر) (۷) مہاراجہ قاسم بازار (وزیر پبلک ورکس رسل و رسائل) (۸) مسٹر ایم بی ملک (کوآپریٹو کریڈٹ منسٹر) (۹) مسٹر پی۔ ڈی رائے کوٹ (وزیر محکمہ آبکاری و جنگلات)

ایک کامل اصول

گرم چائے سے ٹھنڈک پہنچانے کا اصول معقول ہے. ہم اس بارے میں برطانیہ عظمیٰ کے دو بڑے اخبارات کا حوالہ نقل کرتے ہیں. جنہیں ڈاکٹروں نے ٹھنڈک پہنچانے کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے. وہ سب اس امر پر متفق ہیں کہ برف سے ٹھنڈی کی ہوئی پینے کی اشیاء کتنی ہی خوش ذائقہ کیوں نہ ہو گرم چائے ٹھنڈک پہنچانے میں زیادہ کارگر ہوتی ہے. اس کے اسباب ذیل میں درج ہیں:۔

" ٹھنڈک پہنچانے کے لئے ہندوستان سے ایک شے آتی ہے. جسے چائے کہتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ تمام زرد رنگ والی چیزوں میں سے ایک چائے بھی ہے جو خون کے مسامات کو سکیڑ کر جلد کی سطح سے جہاں زیادہ گرمی محسوس ہوتی ہے خون کھینچتی ہے"
ڈیلی ایکسپریس۔

" ہشیار معلومات اور تجربہ کے بعد میں اس نتیجہ کو پہنچا ہوں. کہ گرم چائے سے بڑھکر پینے کی اور دوسری کوئی شے نہیں. آپ سمجھتے ہوں گے کہ برف سے ٹھنڈی کی ہوئی چیز آپکو ٹھنڈک پہنچاتی ہیں. لیکن سائنس کے مسئلہ سے ثابت ہوا ہے کہ گرم چائے تیزی کے ساتھ پسینہ لاتی ہے جس سے جسم کی حرارت بہت جلد کم ہو جاتی ہے." ڈیلی ڈسپیچ"

چائے پینے والا ہر شخص اس امر کو ذاتی تجربہ سے جانتا ہے کہ جونہی وہ گرم چائے کی پیالی پیتا ہے اسکو زیادہ پسینہ آنے لگتا ہے اور اپنے میں ٹھنڈک محسوس کرتا ہے اور چائے پینے کے بہت دیر بعد تک آرام سے رہتا ہے ٹھنڈک کا یہ احساس جو گرم چائے سے ہوتا ہے وہ برف سے ٹھنڈی کی ہوئی چیزوں یا ٹھنڈے پانی کے پینے سے حاصل نہیں ہو سکتا. بہتیرے ڈاکٹروں کی رائے میں پیاس بجھانے کے لئے پانی سب سے آخری حربہ ہے. گرمیوں میں کھانے اور پینے کے اشیاء کے متعلق کلکتہ کے ایک ڈاکٹر نے اخبار اسٹیٹسمین کی اشاعت ۲۳ اپریل ۱۹۳۸ء میں جو اظہار رائے کیا ہے وہ ذیل میں درج ہے" برف سے ٹھنڈی کی ہوئی یا جمائی ہوئی چیزوں سے گرم چائے کہیں زیادہ ٹھنڈک پہنچاتی ہے". ہندوستان کے ایک اور مشہور اخبار السٹریٹیڈ ویکلی بمبئی نے بھی اس ماہ میں ٹھنڈک پہونچانے کے موضوع پر ایک مضمون شایع کیا ہے. مضمون نگار نے بہت سے طریقوں کا ذکر کیا ہے مگر ان کے خیال میں "گرمیوں میں آئیسکریم یا برف سے ٹھنڈی کی ہوئی دیگر چیزوں سے بڑھکر گرم چائے ہے".

گرمیوں میں گرم چائے پینے سے لوگ قدرت کے اصل اصول کو عمل میں لاتے ہیں. دن جتنا گرم ہو اتنا ہی گرم پینے کی اشیاء کا استعمال ہونا چاہیئے. اسی طرح انھوں نے گرمیوں میں ٹھنڈک بہم پہونچانے کے مسئلہ کو حل کیا ہے گرم موسم کو ہمارا یہی جواب ہے کہ گرم چائے پیو.

مدراس کی ایک کارخانہ میں ہڑتال

مدراس ۱۷ جون - مدراس یونائیٹیڈ نیٹنگ اینڈ ویونگ ملز کے مزدوروں نے جن کی تعداد ۲۵۰۰ ہے جنمیں ۵۰۰ عورتیں شامل ہیں آج صبح ہڑتال کر دی اس ہڑتال کا نوٹس مدراس ورکرز یونین نے ۱۰ جون کو دیدیا تھا.

چنانچہ مل مالکوں نے مل کو بند کر دیا اور یہ نوٹس چسپاں کر دیا کہ چونکہ مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے اسلیئے کارخانہ بند کر دیا گیا ہے.

اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مزدور یونین مصالحتی بورڈ کی سفارشات سے مطمئن نہیں ہوئی تھی.

مزدوروں کے مندرجہ ذیل مطالبات ہیں.

(۱) کپڑوں کو بلیچ کرنے کے لئے ٹھیکہ کا سسٹم منسوخ کیا جائے.

(۲) جن مزدوروں کو مستقل سے عارضی کر دیا گیا تھا انکو پھر مستقل کر دیا جائے.

(۳) تھوڑے وقت کام کرنے والے مزدوروں کی اتنی اجرت مقرر کی جائے. کہ وہ اتنا کما سکیں جو کہ ۹ گھنٹے کا سسٹم شروع ہونے سے پہلے کما لیا کرتے تھے. پراویڈنٹ فنڈ سسٹم شروع کیا جائے

امریکہ جمہوری ملکوں کی امداد کریگا

نیو یارک ۱۸ جون - معاصر "نیو یارک ٹائمز" نے ایک لیڈنگ آرٹیکل کے ذریعہ "ڈکٹیٹروں" کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کوئی جنگ عظیم چھڑ گئی تو امریکہ جمہوری ملکوں کا ساتھ دیگا. غیر جانبداری کا کوئی قانون اہل امریکہ کو اپنے قدرتی ساتھیوں کی امداد کرنے سے نہیں روک سکیگا.

اسپین میں پنڈت جواہر لال نہرو

بارسیلونا ۱۸ جون نمائیندہ رائٹر سے دوران انٹرویو میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اس وقت تک اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا. جب تک کہ دورہ ختم ہو پنڈت جی نے فوجی ہیڈ کوارٹرس اور ان اگیشر کا دورہ کیا. اور وہاں سیاسی لیڈروں سے تبادلہ خیالات کیا. اور وہاں آپ نے ایک وزیر اور ری پبلک پریزیڈنٹ سے بھی ملاقات کی. آپ نے مورچہ پر انٹرنیشنل بریگیڈ کا بھی معائنہ کیا. اور ان سے بات چیت کی اور تمام حالات معلوم کیئے.

پنڈت نہرو نے فرمایا کہ ہوائی جہازوں سے بمباری اور جنگ کی ایسی خطرناک حالت میں اہل باشندگان جس اطمینان سے رہ رہے ہیں اس کو دیکھ کر مجھے بہت حیرت ہوئی. باشندگان اسپین کو یہ راز شواش ہے کہ بالآخر فتح انکی ہی ہوگی. جس باقاعدگی کے ساتھ یہاں کام ہو رہا ہے اس کا مجھ پر خاص اثر پڑا جو سہولتیں مجکو دی گئیں ان کے لئے میں حکومت اسپین کا مشکور ہوں.

بارسلونا کے میئر نے پنڈت جی کو وہ علاقہ دکھایا جہاں بمباری کی گئی ہے پنڈت جی نے افسروں کے ٹریننگ اسکولوں کا معائنہ کیا اور فوجی امیدواروں کی تعلیم سے بہت متاثر ہوئے. پنڈت جی اتوار کو پیرس روانہ ہو جائیں گے.

مسٹر ڈی ویلرا کی زبردست فتح

ڈبلن ۱۹ جون - اس بات کا پورا امکان ہے کوڈیل میں مسٹر ڈی ویلرا کو زبردست اکثریت حاصل ہو جائے گی. جب آج رائے شماری شروع ہوئی. ۹۰ ممبران جنمیں سپیکر بھی شامل تھے منتخب ہو گئے. اور مسٹر ڈی ویلرا کو تمام پارٹیوں پر ۱۴ کی اکثریت حاصل ہو گئی. کاسگریو پارٹی کو زبردست شکست فاش ہوئی. اور ڈی ویلرا کی پارٹی کی ہر جگہ جیت ہوئی. مسٹر کاسگریو شہر کارک سے منتخب ہو گئے ہیں. مگر اس مرتبہ ان کو بہت وزراء اب تک وہ وزیر منتخب ہو چکے ہیں۔

سب سے حیرت زدہ بات یہ ہوئی کہ لیبر پارٹی نے تیس امیدوار کھڑے کئے تھے. مگر صرف ۹ کامیاب ہوئے.

عام طور پر یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ انگلینڈ اور آئرلینڈ کے معاہدہ نے مسٹر ڈی ویلرا کے ہاتھ بہت مضبوط کر دیئے ہیں اس مرتبہ مسٹر ڈی ویلرا کو اپنی زندگی میں سب سے بڑی کامیابی حاصل ہوئی.

پارٹیوں کی پوزیشن حسب ذیل ہے:-
ڈی ویلرا ۷۵ - کاسگریو ۴۷ ، لیبر ۹ انڈیپنڈنٹ ۵

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حرم مستقل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ششماہی
ممالک غیر سے
سالانہ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ | کانپور دوشنبہ ۲ر جولائی ۱۹۳۸ء مطابق ۳ر جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲۷

ادبیات

پریشانِ آرزو

(از جناب گنگا دھر ناتھ صاحب فرحت کانپوری بی اے ایل ایل بی وکیل)

رنگینیٔ فلک سے عیاں ہے پیامِ شوق   گویا شفق ہے جلوۂ عنوانِ آرزو
پھر دامنِ فلک سبدِ گلفروش ہے   پھر بڑھ رہی ہے وسعتِ دامانِ آرزو
پھر آرہے ہیں جھونکے ہوائے بہار کے   پھر جوشِ عشق دل میں ہے مہمانِ آرزو
پھر کالی بدلیاں نظر آتی ہیں چرخ پر   پھر اُڑ رہی ہے زلفِ پریشانِ آرزو
پھر ہو رہا ہے ابرِ بہاری گہرفشاں   پھر بھر رہے ہیں شوق سے دامانِ آرزو
پھر برقِ شعلہ ریز کو جنبش ہے چرخ پر   رقصاں ہے پھر یہ شعلۂ عریانِ آرزو
پھر ماہتاب، بامِ فلک پر ہے جلوہ ریز   پھر ضوفشاں ہے شمعِ شبستانِ آرزو
پھر باصرہ نواز، ستارے چمک اٹھے   پھر شعلہ زا ہے سوزشِ پنہانِ آرزو
پھر یاد آگیا کوئی محفل فروزِ حسن   پھر بڑھ رہی ہے رونقِ عنوانِ آرزو
پھر بڑھ گئیں کسی کے تصور کی شوخیاں   پھر تازہ کشمکش میں پھنسی جانِ آرزو
رخصت ہوئی مناظرِ لطف آفریں کی سیر   اب میں ہوں اور کاوشِ پنہانِ آرزو

جمعیتِ نشاط کا ساماں کہاں نصیب
اِک دل ہے اب سو وہ بھی پریشانِ آرزو

دنیائے اسلام

عراق اور مصر کے درمیان تجارتی معاہدہ

بغداد۔ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ مصر اور عراق کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ دونوں ملکوں کی طرف سے ایک دوسرے کے لئے غیر معمولی رعایتوں کے ساتھ سے طے پایا گیا ناظرین کو یاد ہوگا کہ حکومت عراق نے ابھی حال میں یادداشت اس قسم کی حکومت مصریہ کے پاس روانہ کی تھی، اور حکومت مصریہ نے اسے قبول بھی کر لیا تھا۔ عام عرب زعماء کے نزدیک عربی ممالک کا اس طرح اتفاق وحدت عربیہ کے خواب کی اچھی تعبیر سمجھا رہا ہے۔

مصر اور ترکی کے معاہدات کا نفاذ

قاہرہ۔ آج سرکاری گزٹ میں مصر اور ترکی کے درمیان طے شدہ تینوں معاہدات شائع ہو گئے۔ جلالتہ الملک شاہ مصر نے معاہدات کو اپنے دستخط سے مزین فرماتے ہوئے حکم دیا ہے کہ کل سے یہ تمام معاہدات نافذ العمل تسلیم کئے جائیں گے۔

ترکی خارجی پالیسی کی تشریح

انقرہ۔ سید جلال بایار وزیر اعظم ترکی نے آج پارلیمنٹری جماعت کے ایک جلسہ میں اپنے حالیہ سفر بلگریڈ و صوفیہ کا تذکرہ کیا اور کہا کہ بلغاریہ کے وزیر اعظم سے میری ملاقات اس تمنا کے ماتحت تھی کہ بلغاریہ اتحاد بلقانی میں شریک ہو جائے اور ترکی و بلغاریہ کے مابین استوار محبت و دوستی کا دور شروع ہو۔

ترکی و برطانیہ کے اقتصادی تعلقات پر بحث کرتے ہوئے وزیر اعظم موصوف نے کہا کہ ہماری گفت و شنید سے یہ معقول نتیجہ نکلا کہ ہم کو اپنی ضروریات کے لئے معقول طریقہ سے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ گنی حاصل ہو گئیں۔

عراق و حجاز کا اتفاق

بغداد۔ ایک مدت سے عراق و حجاز کے سرحدی علاقوں میں آبپاشی وغیرہ کے متعلق کچھ معاملات حکومتوں کے درمیان تصفیہ طلب تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہ تمام معاملات طے ہو گئے۔ اور سرحدی معاملات کے ہر ہر جزو پر عراق و حجاز نے اتفاق کر لیا۔

یوگوسلاویہ کے وزیر جنگ ترکی میں

انقرہ۔ جنرل ماریتش وزیر حرب دولت یوگوسلاویہ جنرل کاظم اوز لاپ وزیر حرب ترکیہ سے ملاقات کے لئے یہاں پہونچے اتحاد بلقانی تیزی کے ساتھ منزلیں طے کر رہا ہے۔ اس وقت یہ اتحاد اس درجہ پر پہونچ گیا ہے کہ مجوزہ عسکری اتحاد عمل میں آجائے، اس لئے جنرل موصوف کی آمد کو غیر معمولی اہمیت دی جا رہی ہے۔

انقرہ کے بعد وزیر موصوف اناطول، قیصریہ، ازمیر، اس کے شہر وغیرہ کے اہم فوجی مرکزوں کی طویل سیاحت کریں گے۔ امید ہے کہ اس میں کافی وقت صرف ہوگا اور میریں وزیر موصوف ترکی افواج کی فضائی مشق بھی دیکھیں گے یہ مشق اسی زمانہ میں ہونیوالی ہے۔

تونس میں فرانس کے مظالم

پیرس۔ کل محکمہ نے تونس کے دستوری زعماء کے حق میں سخت فیصلے صادر کئے۔ ایک لیڈر علی بن فرحانی کو ۲۰ سال قید سال بامشقت کی سزا اس جرم میں دی گئی کہ انھوں نے ایک سنتری پر پستول سے گولی چلائی تھی۔

تونس کے محکمہ نیابیہ (چیف کورٹ) نے اس شخص کے حق میں موت کی سزا تجویز کی تھی۔ مگر محکمہ اعلیٰ (سپریم کورٹ) نے سزا کو بدل کر ۲۰ سال قید بامشقت اور ۲۰ سال کی جلاوطنی کر دیا۔ کل محکمہ اعلیٰ جامعہ کے طلباء کو سزائیں دے گا۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انھوں نے ہڑتال کی ترغیب دی۔

عراق اور دیگر عرب ریاستوں کے تعلقات

بغداد۔ عراق وزارت تعلیم کے پاس چھوٹی چھوٹی عربی ریاستوں کی طرف سے درخواستیں آرہی ہیں کہ وہاں کے طلبہ کو عراق اپنے مدارس میں بعض رعایتوں سا تھ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے۔ معلوم ہوا ہے کہ عراقی وزارت تعلیم نے ان تمام ریاستوں کو جواب دیدیا ہے کہ عراقی مدارس کے دروازے ان کے لئے بہرحال کھلے ہوئے ہیں۔ اس بارے میں ان کی ہر شرط منظور کی جائے گی۔

عدن سے اطلاع آئی ہے کہ اس جواب کے بعد ایک جماعت طلبہ کی حضرموت سے روانہ ہو کر عراق آرہی ہے۔ یہ جماعت ایک تجارتی جہاز کے ذریعہ روانہ ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ عنقریب عراق پہونچ جائے گی۔

مصر میں دیہی اصلاحات کی سرگرمیاں

القاہرہ۔ محمد محمود پاشا وزیر اعظم مصر نے وزارت داخلہ کا قلمدان دوسرے جدید وزیر کے سپرد کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ مصر میں دیہات کے صحی و عمرانی اصلاحات کا کام خاطر خواہ تیزی کے ساتھ نہیں ہو رہا ہے اس لئے حکم دیتا ہوں کہ اس غرض کے لئے ایک کمیٹی مقرر کیجائے جسکے صدر وزیر زراعت ہونگے یہ کمیٹی غور کرے کہ مصری دیہات کو صحی اور عمرانی اعتبار سے کس کس اصلاح کی ضرورت ہے اور ان کیلئے کیا کیا طریقے اختیار کئے جانے چاہئیں تاکہ کم سے کم مدت میں مصر کے دیہات ہر اعتبار سے ترقی یافتہ دیہات ہو جائیں۔ اس کمیٹی نے ۲۴ر مئی سے کام شروع کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحش عزم مستقل میں ہے — زبان پہ بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۷

حکومت یو۔پی کی دیہات سدھار کیلئے نئی اسکیم

یو۔پی گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات نے صوبجات متحدہ میں دیہات سدھار کے متعلق اپنی جدید اسکیم کے سلسلہ میں جو پروگرام مرتب کیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ دیہات سدھار کا اولین مقصد معاشرتی تمدنی اور اقتصادی دیہاتی زندگی کو مستحکم بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کرنا ہے جس کے لئے فلاح و بہبود کی اسکیم دیہات کی جانب سے پیش ہونی چاہیئے نہ کہ بیرونی طور پر۔ اس کے لئے پہلا قدم ان کے درمیان ایک عزم بالجزم پیدا کرنا ہے جس سے وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔ اپنی بگڑی ہوئی قسمت کو خود درست کر سکیں، اس کے لئے مجوزہ اسکیم کو عملی جامہ پہنانا ضروری ہے۔ یہ ایک ناممکن امر ہے کہ ایک ہی اسکیم تمام صوبہ میں کامیاب ہو سکے اس کے لئے اسکیم کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے مختلف مقامات کے مقامی حالات کو مدنظر رکھکر پیش کیا جائے۔ اس امر کے لئے سب سے مقدم زراعت کا مسئلہ ہے اسلئے سب سے پہلے اس کی جانب متوجہ ہوں۔

(۱) مویشیوں کی اعلیٰ نسل کی تربیت اور پرورش ان کی بھلائی اور بہتری کی کوشش۔ گھریلو صنعتیں دیہاتی قرض اقتصادیات طبی امداد اور علوم کی تعلیم یہ مسائل ہیں جن کی طرف زراعت کے بعد توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تمام کارروائی کے لئے اشتراک عمل ایک اہم اور واجب اصول ہے۔ یہ ایک اہم ترین مسئلہ ہے کہ حکومت کے مختلف محکمہ جات اور عوام کے مابین بہترین اشتراک عمل، اور ٹھوس عملی خدمات سرانجام دینے کے لئے خوشگوار تعلقات ہونے چاہئیں۔ اسمیں غیر سرکاری حکام بھی شامل ہیں کام کو باقاعدگی اور بہترین اصول پر چلانے کے لئے چند دیہاتی علاقوں کو منتخب کر لیا جائے۔ ہر ایک حلقہ میں بیس سے لیکر تیس گاؤں شامل ہونے چاہئیں۔ جنکی آبادی دس ہزار سے پندرہ ہزار تک ہو ہر ایک حلقہ میں مختلف تجاویز کو سرگرمی سے عملی شکل میں لانے کے لئے حلقہ کے رقبہ جات کو بہت احتیاط اور تدبیر سے منتخب کرنا چاہیئے۔ جس کے لئے کسی مثلاً اسکول یا شفاخانہ کو سرگرمیوں کا مرکز قرار دیا جا سکتا ہے ایک ضلع میں دس یا پندرہ حلقے ہو سکتے ہیں۔ اس تنظیم کا مقصد نوجوان طبقہ کی زندگی کو بہتر بنانا ہے تاکہ موجودہ سماجی نقائص اور خرابیاں دور ہو جائیں اس کے لئے ۵۰ فیصدی نابالغ افراد کی شمولیت ہو سکتی ہے جو حالات سے متاثر ہو کر اسکیم کو بہت جلد کامیاب بنا سکتے ہیں ہر ایک حلقہ میں ایک سوسائٹی قایم ہونا چاہیئے۔ ہر ایک ضلع میں ڈسٹرکٹ دیہات سدھار ایسوسی ایشن ہونی چاہیئے اور تمام صوبہ کے لئے ایک صوبجاتی دیہات سدھار بورڈ ہونا چاہیئے۔ جو کہ تمام تجاویز کو ایک عملی نظام کے ماتحت ایک وسیع پیمانہ پر کام [illegible]

اسٹاف میں ہر ایک گاؤں کا ایک نمایندہ منتخب ہوا ور ایک حلقہ کے لئے ہو اس کی رائے پر عمل ضروری ہے ایک منتظم ایک حلقہ کے لئے مقرر ہوگا اور ایک انسپکٹر ایک ضلع کے لئے اور ہر ایک ڈویژن کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ ہوگا۔ اور محکمہ دیہات سدھار کا حاکم اعلیٰ اور اس کا اسسٹنٹ ہیڈ کوارٹر میں رہے گا۔ جب بہتر طریقہ پر زندگی بسر کرنے والی سوسائٹی قایم ہو جائے گی تو وہ ایک نمایندہ پنچایت منتخب کرنے کی مجاز ہوگی جس کے لئے ایک صدر اور ایک سرپنچ اور ایک معتمد ہوگا وہ تمام معاملوں کو جمہوری طریقہ پر سرانجام دیں گے جس کا انتخاب دیہاتی لوگ خود کریں گے یہ پنچایتیں دیہات سدھار کے لئے ضروری فنڈ جمع کرینگی۔ ایک تہائی حصہ دیہاتیوں سے نقدی کی صورت میں یا غلہ اور مزدوری کی شکل میں لیا جائے گا، اور باقی دو تہائی حصہ یونین سے گرانٹ کی صورت میں لیا جائے گا بیس سے لے کر تیس بہتر زندگی بسر کرنے والی سوسائٹیاں ہر ایک حلقہ میں قایم کی جائینگی، جو اپنے لئے ایک یونین قایم کریں۔ اس کے انتظام کے لئے ایک پنچایت ہوگی۔ اور پنچایت کے ممبران مختلف محکمہ جات کے مقامی حکام منتظم ہونے کی حیثیت سے تمام معاملات کو سرانجام دینے کے لئے مددگار ہوں گے اور وہ ایک منتظم یا ایجنٹ خیال کئے جائیں گے جو سکیم کو دیہات میں تیزی اور سرعت سے کامیاب بنائینگے اور مختلف اصلاحی سرگرمیوں کو ایک منظم طریقہ پر کامیاب کریں گے وہ دیہات میں ایک پنچایت گھر قایم کریں گے جو تمدنی اور سماجی سرگرمیوں کا مرکز ہوگا۔ اس میں تعلیم نسواں اور نوجوان طبقہ کی تعلیم کا انتظام کیا جائیگا ڈسٹرکٹ دیہات سدھار ایسوسی ایشن اس سے قبل ہر ایک ضلع میں قایم ہو چکی ہے جسمیں سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص ممبر ہیں۔ اس کا معتمد ڈسٹرکٹ دیہات سدھار ایسوسی ایشن کا انسپکٹر ہے۔ چونکہ ایسوسی ایشن ضروریات کے لحاظ سے کئی مرتبہ اجلاس منعقد کرنے سے قاصر ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ ایک مجلس منتظمہ بنائی جائے جو تمام مناسب اخراجات کی نگرانی کریگی جو ڈسٹرکٹ دیہات سدھار ایسوسی ایشن کی جانب سے مختلف اقوام کی شکل میں مختلف تجاویز کو کامیاب بنانے کے لئے دی جائینگی۔

جیلخانجات کمیٹی کی رپورٹ

حکومت یو۔پی نے جیلخانجات میں اصلاحات نافذ کرنے کے سوال کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنی رپورٹ میں سیاسی قیدی اس شخص کو بتایا ہے۔ ایک ایسے جرم کی پاداش میں سزا ملی ہو۔ جس کا ارتکاب ذاتی فائدہ کے خیال سے نہیں بلکہ کسی سیاسی مقصد سے کیا گیا ہو۔ کمیٹی نے یہ لکھا ہے کہ ان لوگوں کو سیاسی قیدی نہ سمجھا جائے جنھیں ایسے جرایم کی پاداش میں سزا ملی ہو جن کا ارتکاب فرقہ وارانہ یا طبقہ وارانہ بنا پر کیا گیا ہو۔

کمیٹی نے قیدیوں کو دو حصوں یعنی سیاسی اور غیر سیاسی میں تقسیم کیا ہے اور یہ سفارش کی ہے کہ سیاسی قیدیوں کو ایک ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی آزادی دی جائے۔ سرکاری خرچ سے ایک اخبار اور اپنے خرچ سے دیگر اخبار پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ ہفتہ میں ایک بار اپنے رشتہ داروں سے ملنے اور چھٹی لکھنے کی اجازت دیجائے۔ باجے وغیرہ رکھنے۔ کھیل کھیلنے اور کھلی ہوا میں سونے کی اجازت دیجائے کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ سیاسی قیدیوں کو کوئی کام کرنے پر مجبور نہ کیا جائے اور اگر وہ رضاکارانہ طور پر کام کریں تو انھیں کرنے دیا جائے۔ اگر ان کے خاندان میں کوئی بیمار ہو جائے یا اگر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو انھیں پیرول (یعنی غیر مشروط طور پر) رہا کر دیا جائے۔

زنانہ سیاسی قیدیوں کے متعلق یہ سفارش کی گئی ہے کہ انھیں تیل کنگھی، سیندور، چوڑیاں اور دستی پنکھے رکھنے کی اجازت دی جائے۔

قواعد جیل کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے جو سزائیں تجویز کی گئی ہیں ان میں زیادہ سے زیادہ پندرہ روز کی قید تنہائی کی سزا بھی شامل ہے کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر کوئی قیدی تشدد کا مظاہرہ کرے تو زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے واسطے اُس کے خاص حقوق چھین لئے جائیں۔

بل مزارعہ میں ترمیمیں

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی اب اپنے مجوزہ بل مزارعین میں بعض ترمیمیں منظور کرنے کو تیار ہے۔ بل کی جن دو دفعات کی عام طور پر مخالفت کی گئی ہے۔ ان میں سے ایک تو حقوق سیر کو توڑنے اور دوسرے لگان کی وصولی اور بقایا کی صورت میں بیدخلی کے متعلق ہے۔ حکومت اب ان دونوں دفعات میں ترمیم کرنے والی ہے۔

اصل بل میں درج تھا کہ کسانوں کو دو سال کے بعد ہی بے دخل کیا جا سکتا ہے اور درمیان میں زمینداروں کو اپنا مالیا برابر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ مزید درج تھا کہ بیدخلی کے بعد یہ لگان بقایا نہ سمجھا جائیگا۔ لیکن اب تجویز یہ ہے کہ دو سال کی مدت میں کمی کر دیجائے۔ اور اگر اس تخفیف شدہ مدت میں کسان اپنا لگان ادا نہ کرے تو زمیندار کو قانونی عدالتوں میں جانے کی ضرورت نہیں اس کی بجائے اسے ان کسانوں کی فہرست جن کی طرف لگان بقایا ہے تحصیلدار کے پاس بھیجدینی چاہیئے جو ان کسانوں کے نام نوٹس جاری کریگا کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر بقایا لگان ادا کر دیں۔ اگر اس عرصہ میں کسان بقایا لگان ادا نہ کریں تو ان کی آراضیات نیلام کر دی جائینگی۔ اور جو روپیہ نیلام سے آئے گا اسے تقدیم کے اعتبار سے تقسیم کر دیا جائے گا۔ یعنی زمیندار کا بقایا ادا کر کے جو بچے گا اسے حکومت کے خزانہ میں داخل کر دیا جائے گا۔

آراضیات سیر کے متعلق نعم البدل تجاویز یہ ہیں کہ قانون مزارعہ میں ۱۹۳۶ء کا ترمیم کئے جانے سے بیشتر زمینداروں کے پاس جو آراضیات سیر تھیں۔ انھیں جوں کا توں رہنے دیا جائے۔ ترمیم کے بعد آراضیات سیر کے متعلق یہ تجویز ہے کہ ان پر انکی نوعیت کے اعتبار سے غور کیا جائیگا دوسری تجویز یہ ہے کہ سیر آراضیات کی ایک زیادہ سے زیادہ حد مقرر کر دی جائے تجویز یہ ہے کہ انھیں سو ایکڑ تک محدود کر دیا جائے۔ دوسری تجویز کے مطابق ۶۰ لاکھ آراضیات سیر میں سے سولہ لاکھ زد میں آئینگی۔ اول الذکر تجویز کے مطابق چالیس لاکھ آراضیات سیر اثر انداز ہونگی۔

آئینۂ کانپور

مُسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور

مُسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور میں عام طور پر غریب مسلمانوں کے حسابات تھے تین ماہ ہونے کہ عارضی طور پر بنک مذکور نے یکایک اپنا لین دین بند کر دیا جسکی وجہ سے ان غریبوں کو جنکی کل سرمایہ اسی بنک میں تھا سخت پریشانی لاحق ہو گئی ہے اور وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ بنک مذکور کب سے کھلے گا اور ان کا روپیہ اس بنک میں محفوظ ہے یا نہیں، اس قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ لوگ خواہشمند ہیں اور انکی یہ خواہش قدرتی ہے اور کوئی بے جا بھی نہیں۔

لہٰذا ہم بنک مذکور کے ڈائرکٹران کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ ایک نوٹس شایع کر کے پبلک کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ۲۸ جون ۱۹۳۸ء کو کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت رائے صاحب رام ادھین منعقد ہوا۔ مسٹر ماجد علی نے تجویز پیش کی کہ بورڈ کی

ھ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم صاحب کی رائے ہے کہ جوٹ ملوں ہوزری فیکٹریوں اور کوپرایلن ملز میں ہڑتال کے متعلق تمام معاملات ہڑتالی لیڈروں پر چھوڑ دینا چاہئے۔ ہمارے خیال میں بھی یہی صورت مناسب معلوم ہوتی ہے معلوم ہوا ہے کہ مل مالکوں نے اجرتیں بڑھانے لیبر کمشنر مقرر کرنے اور اجرتیں مقرر کرنے کا بورڈ قایم کرنے کے متعلق حکومت کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

مل مالکان نے مزدور سبھا کو بھی چند شرایط کے ساتھ منظور کرنے کی رضامندی دیدی ہے مل مالکان یہ تجویز بھی ماننے کو تیار ہیں کہ تمام معاملات کو جسمیں برخاستگی کا معاملہ بھی شامل ہے لیبر کمشنر کے سپرد کر دیا جائے۔ اور گورنمنٹ بھی اس پر متفق ہے کہ چھوٹے چھوٹے معاملات لیبر کمشنر کے سپرد کر دیئے جائیں۔

ہڑتالی لیڈر اس تجویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ آیندہ ہڑتال نہ کرنے کی گارنٹی کی جائے مگر وہ ہڑتال کرنے کا نوٹس دینے کی تجویز کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں ان کا یہ بھی خیال ہے کہ ہڑتال کا حق ان کے لئے محفوظ رہنا چاہیئے۔

مزدور سبھا کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر برخاستگی کا معاملہ لیبر کمشنر کے روبرو پیش کرنے کا حق مل مالکوں کو دیدیا گیا تو مزدور اپیل کرنے کے حق سے محروم ہو جائیں گے۔

مل مالکوں کی ایک تجویز یہ بھی ہے کہ مزدور سبھا میں ۹۰ فیصدی مزدور ہونا چاہیئے۔ مگر مزدور سبھا اس کے خلاف ہے۔

مزدور سبھا کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ مزدوروں کی ملازمت کے لئے شرطوں کا ایک معیار ہونا چاہیئے۔

ہمارا خیال ہے کہ تقریباً تمام اہم معاملات گورنمنٹ۔ مل مالکان اور مزدور سبھا کے نمایندوں کا اتفاق ہو گیا ہے اب محض لفظی بحث میں وقت ضایع کیا جا رہا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ کوپرایلن ملز اور مزدور لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے اور آج (یکم جولائی) سے کوپرایلن ملز کا کاروبار شروع ہو گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں دیگر عیر ٹکسٹائل ملس بھی کوپرایلن ملز کی تقلید کر کے اپنے اپنے ملوں کی ہڑتال کو فوراً ختم کرانے کی کوشش کریں گے۔

سالانہ انتظامی رپورٹ منظور کی جاوے، آپنے چیرمین و سکریٹری کے کام کی تعریف کی اور چیرمین صاحب کے لئے پورا اعتماد ظاہر کیا۔ مسٹر رام سروپ گپتا نے اسکی مخالفت کی بحث و مباحثہ کے بعد کثرت رائے سے رپورٹ منظور ہوئی تعلیمی کمیٹی کی ممبری سے ہٹائے جانے کے باعث مسٹر بینی سنگھ کے خلاف الزامات کی تفصیل کا کمشنر صاحب کے نام جواب داخل دفتر کر دیا گیا۔ مسٹر برج بہاری مہروترا کے خلاف جانچ کمیٹی کی رپورٹ گشت کرانا طے ہوا۔ مسٹر راجندر سنگھ سینرا اور مسٹر عطرت حسین جوینر وائس چیرمین منتخب ہوئے۔

افتتاح آنریبل مسٹر سمپورنانند منسٹر تعلیم موضع سمری ضلع کانپور کے بوائز اسکول کا افتتاح ۴ جولائی ۱۹۳۸ء کو کرینگے آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی منسٹر بھی آپ کے ہمراہ تشریف لاوینگے۔ دونوں صاحبان کو اسکول کی کمیٹی کی طرف سے اڈریس دیئے جائیں گے۔

یو۔پی کونسل میں نامزدگی مسٹر مس بیگ سدھا کانپور کے ڈائرکٹر مسٹر سی۔ ڈبلیو لوش ڈائرکٹر کی نامزدگی یو۔پی لیجسلیٹو کونسل کی خالی جگہ کے لئے ہوئی۔ یہ جگہ مسٹر گیون جون کے استعفیٰ سے خالی ہوئی تھی

لازمی تعلیم کانپور میونسپل بورڈ نے شہر کے بقیہ ۳ وارڈوں میں لازمی تعلیم جاری کرنے کے لئے ایک اسکیم تیار کی ہے۔ اس اسکیم پر پہلے سال ۴۵۰۰۳ روپیہ زاید صرفہ ہوگا اور دوسرے سال ۳۷۱۵۱ اور تیسرے سال ۲۷۱۷۰ روپیہ فاضل خرچہ ہوگا۔

تعلیم کے انتظامات کانپور میونسپل بورڈ نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے انتظامات جو علیحدہ علیحدہ کر دیئے گئے ہیں وہ پھر ملا دیئے جائیں۔

ہڑتال کا سینتالیسواں دن کانپور کے ملوں کی ہڑتال کو آج (یکم جولائی) ۴۷ واں دن ہو گیا ہے جسکو ختم کرنے کے لئے گورنمنٹ مل مالکان۔ کانگریس اور مزدور سبھا برابر کوشاں ہیں مگر کسی نہ کسی وجہ سے یہ ہڑتال کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ہڑتال کی وجہ سے کانپور شہر کی تجارت اور عام شہریوں کو جن تکالیف کا سامنا ہو رہا ہے اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ غریب مزدوروں کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ وہ بیچارے جو جو تکالیف اور مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں اس کا اندازہ دوسروں کے لئے تقریباً محال ہے۔

نینی تال میں وزیر اعظم صاحب یو۔پی سے مل مالکان اور مزدوروں کے نمایندوں نے جو گفت و شنید کی تھی۔ وہ لکھنؤ میں آکر اختتام پذیر ہوگی۔ اور اس کے بعد یہ امید ہو چلی تھی کہ اب ہڑتال ختم ہو جائے گی کیونکہ گورنمنٹ مل مالکان اور مزدور سبھا کے نمایندے تقریباً ایک ایسے نقطہ پر پہونچ گئے تھے کہ جس پر تقریباً سب کا اتفاق تھا مگر کانپور آنے پر یہ سب امیدیں ایک امید موہوم سے زیادہ نہ ثابت ہوئیں۔

مزدوروں کے نمایندوں کے کانپور واپس آنے پر سنٹرل اسٹرائک کمیٹی کی ایک میٹنگ ۲ گھنٹہ تک ہوئی جسمیں یہ کمیٹی نمایندوں کی گفت و شنید سے مطمئن نہ ہوئی اور وہ اس پر راضی ہوئی کہ ان نمایندوں کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ وزیر اعظم سے گفت و شنید کر کے جو چاہیں سمجھوتہ کر لیں۔ اسی وجہ سے جو کچھ امید افزا گفت و شنید گورنمنٹ مالکان ملس اور مزدوروں کے نمایندوں سے ہوئی وہ بے معنی ثابت ہوگی غریب مزدوروں کے نمایندوں کی پوزیشن اسوقت بڑی نازک ہے مزدور انکو مطلق العنان بنانا نہیں چاہتے۔ اور وہ انکی ہمدردی سے علیحدگی پسند نہیں کرتے بہرحال دیکھئے ہڑتال کسطرح ختم ہوتی ہے

سبد گل

ایک زمانہ تھا کہ دنیا کے ہر گوشہ میں "عصمت پرستی" کو ایک قابل فخر کارنامہ سمجھا جاتا تھا۔ اور عصمت کی حفاظت کے سلسلہ میں اگر کوئی عورت اپنی جان قربان کر دیا کرتی تھی تو اس کی شان میں قصائد لکھے جاتے تھے لیکن یورپ میں آجکل یہی قابل فخر کارنامہ "لایق نفرت" اور باعث ذلت سمجھا جاتا ہے۔

یورپ کے مشہور ادیب مسٹر اسکاٹ اپنی تازہ ترین تصنیف "ہسٹری آف پراسٹیٹیوشن" میں لکھتے ہیں "یورپ میں "دوشیزگی" اب ہنر نہیں عیب سمجھی جاتی ہے اگر کوئی خوبصورت لڑکی اپنے "دوستوں کی نوازش" سے محروم رہتی ہے تو ساتھ والیاں اس پر فقرے کستی ہیں اسے "تنگ نظر" "تاریک خیال" "قدامت پسند" اور "کند ذہن" قرار دیتی ہیں۔ جو زیادہ "بے تکلف" ہیں وہ کہتی ہیں۔ کیسی بیوقوف ہے کوئی اسے پوچھتا تک نہیں یہ کبھی "روشن خیال" نہیں بن سکتی"۔

خدا اس "روشن خیالی" سے ہندوستان کی عورتوں کو محفوظ رکھے۔

گزشتہ مہینہ میں ایک ہفتہ وار اخبار میں فرانسیس کے ایک پرومینے پیرس کی "دلفریب تفریحات" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:- "کچھ عرصہ پہلے وارڈن روڈ، اور کینگٹن روڈ، پر بہت سی عصمت فروش عورتیں سیر و تفریح کے لئے آیا کرتی تھیں اور وہاں بہت سے شائقین اور ناظرین کا ہجوم رہتا تھا لیکن اب وہاں ان عورتوں نے آنا چھوڑ دیا ہے۔

اس مضمون کا جواب دیتے ہوئے ایک فلم ایکٹریس صاحبہ لکھتی ہیں کہ:- "وہ عصمت فروش عورتیں اسی وقت سیر و تفریح کے لئے جایا کرتی تھیں۔ جب کوئی علیحدہ طبقہ عصمت فروش عورتوں کا نہ تھا۔ اب مردوں کو آشنائی کے لئے اس کی ضرورت نہیں کہ کوئی مخصوص طبقہ ان عورتوں کا ہو جو اپنے جسم کو کرائے پر چلاتی ہوں بلکہ اب یہ سب ضروریتیں "معزز گھرانوں" کی عورتوں ہی سے پوری ہو جاتی ہیں"۔

کیا اہل یورپ کو اسی تہذیب پر ناز ہے؟

آجکل افزائش نسل کی تحریک ہر جگہ اور ہر مقام پر ترقی حاصل کر رہی ہے۔ مسولینی نے اعلان کیا ہے کہ "جو نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آپس میں شادی کرنے کے واسطے آمادہ ہیں لیکن روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں۔ وہ رجسٹرار کے دفتر سے روپیہ حاصل کر کے اپنی تمناؤں کو پورا کر سکتے ہیں۔ اور جب ان کے بچہ پیدا ہوگا تو اس کا بھی وظیفہ مقرر کیا جائے گا"۔ ہٹلر نے بھی ایک ایسا ہی اعلان کیا ہے کہ جن نوجوانوں کے پاس روپیہ نہیں ہے اور جو شادی سے مجبور ہیں وہ سرکاری خزانہ سے امداد لے کر شادی کر سکتے ہیں۔

رانی گنج کے ایک نامہ نگار صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں آجکل ایک پیر صاحب رونق افروز ہیں یہ حضرت "کچھ عرصہ" پہلے کسی ریلوے کمپنی میں ملازم تھے لیکن آجکل "آفتاب ہدایت" بنے ہوئے ہیں۔ ان کا حلیہ شریفہ یہ ہے۔ سرخ سفید رنگ بڑی بڑی آنکھیں۔ داڑھی مونچھ صاف۔ لمبا قد اور گداز جسم۔ بعض اشخاص نے داڑھی مونچھ کی صفائی پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ:- "میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگ مجھ سے برگشتہ ہو جائیں اور مجھے "عارف کامل" نہ سمجھیں"۔

حال ہی میں ان عارف کامل صاحب نے اعلان کیا ہے کہ "میں عورتوں کے مخصوص مراض کا م

ادب لطیف

ایک آرزو

(از جناب محمد طفیل احمد بدر)

اے ملکۂ دل!

تیری ہستی میرے لئے باعث فخر ہے تیرا فراق اور تیرا اشتیاق مجھے آٹھوں پہر بیدار رکھتا ہے اور میں تیرے خیال میں ایسا محو رہتا ہوں کہ مجھے دنیا کی کچھ خبر نہیں رہتی۔ ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتا ہوں، دل میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے جس کی خلش کیسی پیاری کتنی مدھر معلوم ہوتی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ روح کی تمام مسرتیں سمٹ کر پیغام امید سنا رہی ہیں جی یہی چاہتا ہے کہ ہمیشہ انھیں کیفیتوں کا لطف اٹھاتا رہوں، میں اپنی خوش نصیبی پر ناز کرتا ہوں کہ تیرا نام لینا بھی میرے لئے جید مسرت کا باعث ہوتا ہے۔

میں جب تیری یاد کرتا ہوں تو زبان پر شیرینی کی مٹھاس کے مزے محسوس ہوتے ہیں، میری صرف یہی آرزو ہے کہ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیرے خیال میں محو رہوں، اور تجھی کی پوجا کروں اور ہمیشہ انھیں کیفیات کی لذت تازہ رہے۔ ہاں تجھے حاصل کرنا میرا فرض اولین ہے کیونکہ تیرا حسن ایسا دلکش تحفہ ہے جس کے لئے میں اپنی زندگی کی قربانی پیش کر سکتا ہوں۔

ہ بیٹے کو بھی شراب کا گلاس پیش کرتی ہے۔ جب ہمارے ڈائرکٹروں کو اپنے ملک کی تہذیب و معاشرت کا اتنا بھی علم نہیں، نہ انھیں اس درجہ فحش غلطی کا احساس ہے تو فلمی فسانے جس حد تک بھی پست ہوں مقام تعجب نہیں۔

دوسرے ممالک میں

مسٹر کیرل لیمل جو امریکن فلم ساز کمپنی یونیورسل پکچرز کا صدر ہے فلمی کہانیوں کے متعلق لکھتا ہے کہ فلمسازی کے ابتدائی دور میں ڈرامہ نگاروں کو اوسطاً ایک ہزار ڈالر اجرت دی جاتی تھی اور اب وہ مالک کمپنی بہت خوش نصیب سمجھا جاتا ہے جو نامور اہل قلم سے پندرہ ہزار ڈالر سے کم میں فسانہ حاصل کرے کبھی ہم نے مشہور ناول نویس مس رینڈ ناٹریز سے پانچ ہزار ۶ سو ڈالر میں ایک ڈرامہ لکھایا تھا جسے بہت بڑا معاوضہ خیال کیا گیا لیکن حال ہی میں ہم نے اس کے ناول "شو بوٹ" کے فلم کا رائٹ ۸۰ ہزار ڈالر میں حاصل کیا ہے۔

امریکہ میں فلمی فسانوں اور ڈراموں کے حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کی جاتی ہیں صرف یونیورسل پکچرز نے اب تک فلمسازی کے لئے جو ڈرامے اور افسانے حاصل کئے ہیں انکے وسائل حسب ذیل ہیں:-

(۱) یونیورسل پکچرز کا ادبی دفتر۔ (۲) جراید و رسائل (۳) ماڈرن اور وکٹر ہیوم کے دوسرے شہرۂ آفاق شاہکار (۴) لاکھوں کی تعداد میں شایع شدہ ناول (۵) مخصوص فلمی افسانے۔ ترقی یافتہ ممالک میں فلمی کہانیوں کی تلاش پر زیادہ سے زیادہ کاوش صرف کی جاتی ہے۔

ہندوستان کی فلم کمپنیوں کو اس نسبت سے تو فلمی کہانیوں پر ضرور توجہ صرف کرنی چاہیئے جس نسبت سے وہ فلم کے دیگر اجزاء و عناصر پر توجہ صرف کیا کرتے ہیں۔

ماہر ہوں اور اپنی روحانی طاقت سے علاج بھی کر سکتا ہوں" بیان کیا جاتا ہے کہ اس اعلان کے بعد سے بہت سی عورتوں نے ان کی خدمت میں حاضر ہونا شروع کیا ہے۔ پیر صاحب کا طرز علاج یہ ہے کہ جب زیادہ عمر کی عورتیں ان کے پاس آتی ہیں تو وہ صرف ✻

عالم نسواں

مغربی تہذیب اور مسلم خواتین

(از محترمہ صغریٰ ہمایون بیگم صاحبہ علیگڈہ)

آجکل بعض ناسمجھ بہنیں یوروپین تہذیب کی تقلید کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں۔ بلکہ زیادہ صاف الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ آجکل جو عورتیں نئی تہذیب کو پسند کرتی ہیں اور جو مغربی تمدن پر فریفتہ ہیں بس ان ہی کو "آزاد خیال" "آزاد مشرب" "روشن خیال" "تہذیب یافتہ" ترقی یافتہ اور "مایہ ناز" سمجھا جاتا ہے اور جو مغربی تہذیب سے نفرت کرتی ہیں اور جو مشرقی تہذیب پر فریفتہ ہیں۔ ان کو "جاہل" "تنگ نظر" "قدامت پسند اور لایق نفرت" قرار دیا جاتا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ آج "ترقی یافتہ" اور "قدامت پسند" عورتوں کے حالات کا ذرا موازنہ کروں۔ اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ جو عورتیں مغربی تہذیب میں ڈوبی ہوئی ہیں اور جو "روشن خیال" سمجھی جاتی ہیں۔ ان میں سے اکثر آزاد خیال، آزاد مشرب۔ بے حیا۔ بے غیرت۔ ننگ خاندان۔ ننگ شرافت اور خود غرض ہوتی ہیں۔ ان کے سامنے صرف ایک ہی چیز رہتی ہے اور وہ لذت نفس اور جھوٹی شان و شوکت ہے۔

ایثار و قربانی۔ باہمی ہمدردی۔ عبادت و ریاضت، ان چیزوں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں، وہ غریبوں کو حقیر سمجھتی ہیں ان سے بات چیت کرنا اور انکی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی انکی سخت توہین ہے۔ برخلاف اس کے جن عورتوں نے مشرقی تہذیب کی آغوش میں پرورش پائی ہے اور جو اسلامی معاشرت کی پابند ہیں ان کے اندر شرم و حیا، حمیت و غیرت، اخلاص و محبت، ایثار و قربانی اور غریب نوازی کے جذبات بدرجہ کمال موجود ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جبتک مغربی تہذیب اختیار نہ کی جائے۔ ترقی کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ میری رائے میں یہ بیان غلط ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جو خواتین آسمان علم و فضل پر مہر و ماہ بنکر چمکیں اور جن کے حسن و عمل کی خوشبو سے آج تک گلشن عالم معطر ہے جیسے حضرت عائشہ صدیقہ رض، حضرۃ ام سلیم رض، حضرۃ رابعہ بصری اور زیب النساء، ان خواتین نے کون سے کالج میں تعلیم حاصل کی تھی اور کس مغربی ملک کی سیاحت کی تھی لہذا معلوم ہوا کہ یہ بیان غلط ہے۔

میں دردانہ ڈوب کر اپنی بہنوں کو یہ مخلصانہ مشورہ دیتی ہوں کہ وہ مغربی تہذیب کے نقصانات کو محسوس کریں اور جھوٹی شان و شوکت کی طرف سے نظریں ہٹا کر تزکیہ نفس اصلاح باطن اور اصلاح اخلاق کے لئے سعی و کوشش کریں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے مشرقی تہذیب کے مناظر بھی قریب سے دیکھے ہیں اور مغربی تہذیب کے نظارے بھی۔ لیکن میری ایماندارانہ رائے یہ ہے کہ دنیا اور آخرۃ کی بھلائی اسلامی تہذیب و معاشرت کے دامن میں ہے۔

✻ "ایک نظر" ڈال کر انکو رخصت کر دیتے ہیں اور جب کمسن اور خوبصورت لڑکیاں ان کے پاس آتی ہیں تو خاص توجہ کے ساتھ انکا معائنہ کرتے ہیں اور دیتک گالوں پر اور ایک تھپڑ سینے پر ضرور مارتے ہیں" رانی گنج کے باشندوں کو اس "روحانی فیض" سے قطعاً پرہیز کرنا چاہیئے ورنہ ممکن ہے کوئی "کرامت" ظاہر ہو جائے۔

بچوں کی دنیا

چاند کی بڑھیا اور میں

ایک دن میں اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا آگ تاپ رہا تھا۔ سردی بلا کی پڑ رہی تھی۔ ہاتھ ٹھٹھرے جا رہے تھے اور میں گرم آنچ سے ذرا آرام محسوس کر رہا تھا کہ کچھ نیند سی آنے لگی کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے کی کھڑکی کھلی، اور ایک بڑھیا کوئی پلندہ سا اپنی کمر پر رکھے میرے کمرے میں داخل ہوئی، میں نے پوچھا "دادی اماں" آپ کون ہیں، اور کہاں سے آئی ہیں۔ بڑھیا بولی "بیٹا تم مجھے میرے نام سے کیا پہچانوگے۔ اتنا بتا بتاتی ہوں اس سے سمجھ لینا۔ تم نے کہانیوں میں جو بہتیری تمہاری آپا نانی، جی جیاں اور ماماتیں سناتی ہیں اس بڑھیا کا حال تو تم نے سنا ہی ہوگا، وہ بڑھیا میں ہی ہوں، میں ہی چاند میں بیٹھکر چرخہ کاتتی ہوں۔

لڑکا:- آپ یہاں کیسے آئی ہیں۔

چاند والی بڑھیا:- میں چاند میں رہتے رہتے بہت اکتا گئی تھی اور بچوں کے دیکھنے کا شوق تھا، انہیں دیکھنے کے لئے اس چرخہ پر بیٹھکر آتی ہوں، اس چرخہ پر بیٹھکر آدمی جہاں جانا چاہے جا سکتا ہے۔

لڑکا:- تو کیا دادی اماں وہاں چاند میں بچے نہیں ہوتے۔

چاند کی بڑھیا:- ہاں بیٹا وہاں بچے نہیں ہوتے، وہاں اتنی سردی ہے کہ کوئی جاندار چیز زندہ نہیں رہتی، بچے تو کمزور اور ناتوان جانیں ہوتی ہیں وہ کیسے وہاں رہ سکتے ہیں۔

لڑکا:- آپ نے دنیا کو اوپر سے تو خوب دیکھا ہوگا؟

چاند کی بڑھیا:- ہاں بیٹا دور سے وہاں بیٹھکر خوب دیکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے زمین پر کھیلتے ہوئے بہت ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں مگر میں چاہتی ہوں کہ زمین کے کونہ کونہ میں جاؤں، اور جہاں جہاں جیسے جیسے بچے ملیں۔ انھیں چلکر دیکھوں، تم اگر کالے گورے۔ بھورے رنگ کے بچے جگہ جگہ رہنے والے حصوں کے بچے میرے ساتھ چلکر دیکھنا چاہو تو بہت اچھا ہو۔

لڑکا:- مگر دادی اماں۔ میں تو ابھی بہت چھوٹا ہوں، ساری دنیا کا سفر کرتے کرتے تھک جاؤں گا۔ آپ مجھے اپنی پیٹھ پر رکھکر چلیں تو کیا ہوگا؟

چاند کی بڑھیا مائی:- بیٹا میری کمر تو بہت بوڑھی ہے ہاں اس جادو کے چرخہ پر میں اور تم دونوں بیٹھتے ہیں مگر پہلے کہاں چلنا چاہتے ہو؟

لڑکا:- دادی اماں:- آجکل سردیوں کا موسم ہے جہاں برف اور سردی زیادہ ہو اور سدا رہتی ہو ایسی جگہ کی سیر کرنے کے لئے پہلے چلنا چاہیئے۔

بڑھیا مائی:- اچھا تو بیٹا تم بتاؤ وہ جگہ کونسی ہے؟

لڑکا:- دادی اماں:- ہم نے پڑھا ہے کہ قطب شمالی میں سدا برف جمی رہتی ہے پہلے وہاں چلکر دیکھیں کہ بچے کیسے رہتے ہیں اور وہاں کے بچے کیسے ہوتے ہیں۔

یہ کہکر میں دادی اماں کے چرخہ پر سوار ہوا، اور وہ بھی اس کے ایک حصہ پر بیٹھ گئیں اور ہم آنکھ جھپکتے ہی قطب شمالی یا نارتھ پول میں جا پہنچے، رستہ میں اتنی سردی تھی کہ دادی اماں نے مجھے اپنی شال اڑھا دی جس سے مجھے نیند آگئی۔

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں کے فیل ہونے کی ایک اہم وجہ

یوں تو ہندوستانی فلموں میں بہت سے نقائص موجود ہیں لیکن بعض نقائص ایسے اہم ہیں جو ہندوستانی نگارخانوں و فلم سازوں کے لئے موجب شرم ہیں۔ لہذا ارباب فلم کو بلا تاخیر انکے ازالہ کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ایک فلم کے لئے اصل فسانہ کا سنگ بنیاد کا حکم رکھتا ہے۔ فلم کی ساری عمارت اسی پر کھڑی ہوتی ہے لیکن مالکان نگارخانہ سب سے حقیر اور ناقابل التفات شے اسی کو سمجھتے ہیں۔ یہ حضرت اتنا بھی خیال نہیں فرماتے کہ جس افسانہ کی فلم پر پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کی خطیر رقم خرچ ہوگی، جس کی تیاری پر مشینری سٹوڈیو اور کارکنان نگارخانہ کے پانچ چھ مہینے کے طویل اوقات صرف ہوں گے۔ جس کے دیکھنے کے لئے ہزاروں آدمیوں کی جیبوں سے نقرئی سکے کاغذی ٹکٹوں کی صورت میں منتقل ہونگے وہ اس درجہ غیر اہم کیسے ہو سکتا ہے۔

افسانہ نویس کی قابلیت

افسانہ نویس انسانی نفسیات سے متعلق فہم و بصیرت نہ رکھتا ہو۔ تہذیب اخلاق کے نکات سے بالکل بے بہرہ ہو۔ سوسائٹی اور اجتماعیت کے مسائل سے محض ناآشنا ہو۔ ملک و قوم کی تاریخ اور رسم و رواج سے یکسر لاعلم ہو۔ فلمی افسانہ نگاری کے معمولی ارکان و اصول سے بھی ناواقف ہو، زبان و ادب میں اسے کچھ دخل نہ ہو لیکن اگر کمپنی کا مالک اس سے خوش ہو۔ فسانہ نویس نگارخانہ کے مالک کو رضامند رکھنے کا فن جانتا ہے۔ تو حقیقی فسانہ نگار وہی ہے اس کے مقابلہ میں قابل سے قابل اور ماہر سے ماہر فن کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اس سلسلہ میں مالکان فلم کے بعد ڈائرکٹر حضرات بھی کچھ کم قابل الزام نہیں ہیں، وہ اچھے اداکار اور کامیاب ایکٹرسوں کا لحاظ رکھیں گے، وہ اچھے کیمرے اور اچھی ساونڈ ریکارڈنگ مشینوں کیلئے مالک سے بحث کریں گے لیکن افسانہ کے متعلق وہ ایک لفظ زبان سے نہیں نکالیں گے۔

اور اب تو ایسے ڈائرکٹر اور اداکار بھی ناپید نہیں ہیں جو خود افسانہ لکھ لیتے ہیں، حالانکہ انھیں نہ فسانہ نویسی کے نشیب و فراز کی خبر ہے اور نہ ادب انشا کے حسن و قبح کی۔ انھوں نے کسی کتاب یا رسالے سے ایک بے سروپا پلاٹ تیار کر لیا کسی تیسرے درجہ کے منشی سے مکالمہ لکھوا لیا۔ کسی دیوان سے شوقیانہ مذاق کی چند غزلیں نقل کر لیں ہر کسی سارنگئے سے دو چار گانے سیکھ لئے بس فسانہ مکمل ہو گیا۔ اس کے چند مہینے کے بعد فسانہ کی فلم تیار ہو کر پردہ سیمیں پر آگئی۔

فلم بینوں کا مذاق

فلم بینوں کی اکثریت نہ فسانہ کے عیوب و نقائص کو سمجھتی ہے اور نہ زبان اور اسکے معائب و محاسن کو اگر فلم کے سین دلکش ہیں۔ ایکٹرسیں جوان اور خوبصورت مناظر شبابی جذبات کو جوش و ہیجان میں لانے والے ہیں اور ان کا خوش آواز گویے چاہیں خواہ ماہر فن نہ بھی ہوں تو ان کے نزدیک فلم سو فیصدی کامیاب ہے۔ اور انھیں کی داد قبولیت ارباب فلم کے لئے بس ہے ~~کہ وہی ان کو کیسے زر~~ کو پڑ کرتے ہیں۔ رہے دانایان فن اور اہل مذاق سلیم وہ تو اس فلم کو دیکھ کر سینہ زنی کریں۔ یا سر کوبی۔ کوئی انکا پرسان حال نہیں۔ ان کی تعداد ہی کتنی ہے۔ جو فلمساز حضرات انکی جانب مائل التفات ہوں؟

ہندی کے ایک مضمون نگار نے ایسے حبارت پسند ڈائرکٹروں کی خام مغزیوں کی بعض مثالیں پیش کی ہیں۔ ایک ڈائرکٹر صاحب نے خود ہی فسانہ لکھکر فسانہ میں بتایا ہے کہ ہندو والدین اپنے بیٹے کے سامنے مشغل شراب نوشی کر رہے ہیں، ماں ✻

اقوال زریں

دوستی میں شک پیدا ہونا زہر قاتل کا کام دیتا ہے۔

عقل کا تعلق روح سے وہی ہے جو صحت کا جسم سے ہے۔

اگر تم نیک بننا چاہتے ہو تو سب سے پہلے اپنے آپ کو بُرا سمجھو۔

راستی انسان کی طاقت ہے۔

زندگی فتح نہیں جنگ ہے۔

بیوقوفی سب سے زیادہ لاعلاج بیماری ہے

شریف وہ ہے جو نیک کام کرے۔

سُستی تمام بُری عادتوں کی جڑ ہے۔

موج تبسم

مالک :۔ (بیوقوف نوکر سے) ابے وہ اگالدان اُٹھالا۔ نوکر چاروں طرف دیکھنے لگا
مالک :۔ ابے دیکھتا نہیں وہ چارپائی کے پاس رکھا ہے۔
نوکر :۔ کیا لاؤں سرکار۔
مالک :۔ ارے اگالدان،
نوکر :۔ کونسی چیز صاحب ؟
مالک :۔ ابے بیوقوف، اگالدان، اگالدان وہ جو برتن پڑا ہے۔

برتن کا لفظ سُنکر نوکر کچھ سمجھا اور مرادآبادی قلعی کے پیکدان کو اٹھانے لگا۔ یکایک اس کے اندر نگاہ پڑ گئی پیکدان وہیں رکھ دیا۔

مالک :۔ ابے لاتا کیوں نہیں ؟
نوکر :۔ کیونکر لاؤں صاحب یہ تو خراب ہو گیا ہے کسی بیوقوف نے اسمیں تھوک دیا ہے۔

دلچسپ معلومات

امریکی نوجوان کا عزم

معاصر ہندوستان ٹائمز رقمطراز ہے کہ بروکس لینڈ (امریکہ) میں آج عظیم الشان اور تیز رفتار موٹر کی نمائش کی گئی جس کی رفتار فی گھنٹہ ۳۵۰ میل بتائی جاتی ہے۔ یہ موٹر ایک نوجوان کھلاڑی مسٹر جان کاب کی ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ وہ بونولے (امریکہ) کی دوڑ میں تیز رفتاری کا گزشتہ ریکارڈ مات کردے۔

اس موٹر کی شکل سپاری کی سی ہے اس میں دو انجن لگے ہیں جن کی مجموعی قوت ڈہائی ہزار گھوڑوں کی قوت کے برابر ہے۔

موٹر کو انتہائی تیز رفتاری سے چلانے کا ریکارڈ کپتان جارج اسٹن نے قائم کیا تھا۔ اس نے گزشتہ سال ۳۱۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر چلائی تھی۔

مسٹر کاب کا پیشہ کھالیں بیچنا ہے اور وہ ہر سال کھالوں کی خرید و فروخت کے لئے امریکہ کینیڈا اور پیرس کا دورہ کرتا ہے۔

افسانہ

زنجیر حیات کی آخری کڑیاں

از محترمہ بیگم شوکت حسین صاحبہ لکھنوی

آدھی رات گذر چکی ہے۔ سارا عالم سو رہا ہے تاروں کی جھلملاتی ہوئی محفل جمع ہے ماہ کامل اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے چکور پروانہ وار نثار ہونے کی سعی لاحاصل کر رہے ہیں۔ آسمان پر ایک آدہ بادل کسی گمراہ مسافر کی طرح بھٹکتا پھر رہا ہے۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے مستانہ وار چل رہے ہیں۔ دیوار و در گلشن صحرا۔ قصر و کاشانے غرض ہر جگہ چاندنی پھیلی ہوئی ہے اور ہر ذرہ خاک کو زرنگار بنا رہی ہے۔ دور پر کتے بھونک رہے ہیں جن کی مدھم آواز میں کسی راہگیر کی ترنم ریزی اور گھڑیال کی مسلسل آواز یہ سب ایک خاص کیفیت پیدا کر رہے ہیں۔ میں اپنے بالا خانے کے صحن میں لیٹی ہوئی ہوں اور ڈیوما کی مشہور ناول کاؤنٹ آف مانٹی کرسٹو کے ساتویں باب کو ختم کر رہی ہوں۔ پاس ہی میز پر ایک سفید میز پوش پڑا ہے۔ اور ایک برقی لیمپ روشن ہے اور کچھ کتابیں رکھی ہیں جن کی ورق گردانی ہوا کے نرم نرم جھونکے کر رہے ہیں۔ دفعتہً رات کے خاموش دامن کو چاک کرنے والی سوشیلا کی پُردرد آواز تھی جس نے مجھ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اس کی آواز میں ایک درد تھا جس نے میری آنکھوں سے نیند چھین لی میں اُٹھی اور بستر پر بیٹھ کر کان دھر کر سننے لگی۔

ہائے اللہ وہ آواز بڑھتی گئی جس نے مجھے بیچین کر دیا۔ میں اُٹھی اور نیچے آ کر کھڑکی سے دیکھنے لگی۔ میری آنکھوں نے وہ منظر دیکھا جو میں نے غالباً اپنی عمر میں کبھی نہ دیکھا تھا سوشیلا جسکی زندگی کی صبح عیش و آرام کے ساتھ بنارس کے عالی شان محلوں میں گذری تھی آج ایک خوفناک مکان میں بیٹھی ہوئی ہے۔ لالٹین کی مدھم روشنی دیوار کے سفید چونے پر پڑ کر پھیکی پھیکی اُداس اُداس شعاعیں دے رہی ہے۔ کمرے میں خاموشی چھائی ہے مگر اس خاموشی کے دامن کو چاک کرنے والی سوشیلا کے شوہر پرتاب کی اکھڑی اکھڑی سانس کی آواز تھی۔ جسکو سنکر میرے سامنے ایسا نقشہ آگیا جیسے کوئی عظیم سمندر ہو اسمیں ایک چھوٹی سی کشتی ڈگمگا رہی ہو اپنے ڈوبنے کی خبر دے رہی ہو۔ دفعتہً مجھے جاگ اٹھے ایک بیوہ ہونے والی مظلوم و غریب لڑکی جس نے اپنی زندگی کی پوری بہاریں بھی نہ دیکھی تھیں۔ ایک نازوں کی پلی بدھی اور بھولی بھالی یتیم ہونے والی لڑکی چندہ اور ایک ناتجربہ کار۔ جان سے بیزار۔ بے یار و مددگار کمسن کنور کا رونا ایک مرتے ..... دم توڑتے ہوئے جوان شوہر کی ہچکیاں فضا میں ملکر دیواروں سے ٹکراتی ہوئی خدا معلوم کہاں سے کہاں جا رہی تھیں۔

پرتاب ایک گریجویٹ تھا جس نے اپنی ساری جائداد باپ کے مرنے کے بعد پامال کر کے ڈگری حاصل کی تھی جس کی اپنی خاندانی لاج کو رکھتے ہوئے دنیا کے میدان میں داخل ہونا تھا جسکے زمانہ تعلیم کے خواب آئی۔ سی۔ ایس۔ یا پی۔ سی۔ ایس سے کم نہ تھے۔ دفتروں، دفتروں۔ دوکانوں۔ دوکانوں ہر جگہ کوشش کرنے کے بعد آخر عاجز ہو کر آج تھا کو فنا میں تبدیل کرنے والی تیز دوا کو پیئے ہوئے لیٹا ہے۔ موت کے تند جھونکے چراغ زندگی کو خاموش کیا ہی چاہتے ہیں، میرا

دل دھڑک رہا تھا اور جسم کانپ رہا تھا۔ میری نظریں جو ابھی تک ڈیوما کی ناول یا آسمان پر تاروں کی جھلملاہٹ کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ اب ایک ایسا منظر لئے ہوئے تھیں۔ کہ جو بے ثباتی دنیا کا مختصر سبق دے رہا تھا۔

جس طرح چراغ گل ہونے سے پہلے بھڑکنے لگتا ہے اسی طرح موت سے پہلے پرتاب نے دو چار ہچکیاں لیں اور پھر دومنٹ کے لئے آنکھیں بند کر لیں اور سوشیلا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سوشیلا گھبراؤ نہیں، ایشور مددگار ہے، میرا ایک ٹوٹا ہوا سہارا تھا اب میں بھی رخصت اور دنیا بے انصاف دنیا۔ مکار دنیا اور پر فریب دنیا تجھے آخری سلام، آج میں فنا کی منزل کی طرف نہیں بلکہ اصلی زندگی کی منزل کی طرف جا رہا ہوں بیٹی چندہ آؤ میں سینے سے لگالوں تم بہت کھلونے مانگتی تھیں۔ لو آج میں لینے جا رہا ہوں لیکن خبردار جب تک میں واپس نہ آؤں رونا مت ضد زیادہ ضدیں نہ کرنا۔ جس سے ماتا جی کو تکلیف ہو" یہ کہکر دونوں بچوں کو گلے سے لگالیا۔ پیار کیا اور آخری مرتبہ بیوی کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھا اور طائر روح قفس جسم سے پرواز کر گئی سوشیلا کے نالے اور بڑھے اس کے رونے سے میرے بھی آنسو نکل آئے میں مکان کے اندر گئی اور اس کو تسلی دینے کا قصد کیا مگر اول تو میری آواز نے وفا نہ کی، دوسرے مجھ کو کامل یقین تھا کہ میرے تسلی آمیز جملے اسوقت اس کے لئے بیکار ہوں گے۔ اسکو بیوہ بنانے والے سانپ نے ڈسا ہے جس کا زہر زندگی بھر اس کے جسم میں گھوما کرے گا۔ میں آخرکار واپس آئی۔

رات دھیرے دھیرے گذر رہی تھی۔ گھڑیال نے اب چار بجائے روز روشن نزدیک تھا۔ تارے اپنی محفل کو چھوڑ کر رخصت ہو رہے تھے۔ چراغوں کی روشنی زرد پڑنے لگی تھی۔ میں پھر اٹھی اور اسی مقام سے پھر دیکھا کہ پرتاب کی لاش پر ایک سفید کپڑا ڈھکا ہے۔ لیکن منہ کھلا ہے۔ جس پر لیمپ کی زرد روشنی پڑ رہی ہے۔ رات بھر روتے روتے سوشیلا کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا لیکن اس کے نازک چہرے پر معصومیت کی شعاعیں جگمگا رہی تھیں۔ اور سیاہ بال بکھرے تھے۔ کلائیاں جن پر کبھی سونے کی چوڑیاں پہنی تھیں کبھی شیشے ہی سے آراستہ کی تھیں آج خالی ہیں لیکن سادگی نے انکو آراستہ کیا تھا اسکی ساری کا آنچل آنسوؤں سے تر تھا۔

میں نے اس کا ہر آنسو دیکھا۔ ان میں عجیب نظارے دیکھے۔ آنسوؤں میں اس کے سرتاج کی تصویریں جھلک رہی تھیں۔ کبھی وہ مسکراتا ہوتا۔ کبھی وہ محبت کی چھپی ہوئی نظروں سے اسکی طرف دیکھتا ہوتا۔ اور کبھی وہ پکارتا ہوتا۔

مگر آج وہ نہیں ہے سونے والے کو یہ نہیں معلوم کہ آج سوشیلا کے حسن کی حدیں کہاں تک پہونچی ہیں وہ آج مصیبت کے ہاتھوں سنواری ہوئی دولہن تھی۔ کاش پرتاب اُٹھتا اور دیکھتا۔ اس سے زیادہ اس کے حُسن کی قدر کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اس نے اس کو لباس عروسی میں بھی دیکھا تھا، جب دنیا نے اسے سنوار کر دولہن بنایا تھا۔ اس کے ہاتھ میں جھلکتی ہوئی چوڑیاں تھیں۔ اس کے بال گندھے ہوئے تھے جبیں افشاں کے ذرے جگمگ جگمگ کر رہے تھے۔ اس کا جسم زیور اور پھولوں سے لدا تھا اور وہ شرمائی ہوئی بیٹھی تھی۔ اکثر اس نے اسکو ہولی اور دیوالی کے تہواروں میں سجا تھا۔ اس کے چاند سے ماتھے پر چھوٹی سی بندیا

لگائی تھی۔ لیکن آج سونے والا خود اس کے حسن کی سحرکاریوں سے بے خبر آرام کی نیند سو رہا تھا۔ میں مکان میں پھر گئی۔ اور سوشیلا کو سمجھایا تم کیوں روتی ہو گھبراگیا ہے۔ سر درد ستاتا ہے۔ باپ کے ماتم دار بچے ابھی بلک بلک کر سوئے ہیں۔ تمہاری دردناک آوازیں ان معصوموں کو جگادیں گی۔

میرا سمجھانا بیکار رہا۔ میں واپس آئی، تھوڑی دیر کے بعد اس کی آواز آنا بند ہوگئی جس سے مجھکو بہت کچھ اطمینان ہوا۔ لیکن اب بچوں نے رونا اور ماتا جی کہہ کر چلانا شروع کیا جس سے محلے والے سب آگئے۔ اور سوشیلا کو شوہر کی لاش سے چپٹا ہوا مردہ پایا۔

(پیغام)

آیندہ مردم شماری کیلئے تیاریاں

کلکتہ ۲۷؍جون۔ یونائیٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۱ء میں آل انڈیا دس سالہ مردم شماری کے لئے ابتدائی کے مراحل طے کئے جا رہے ہیں۔ صوبجاتی حکومتوں نے اپنے اپنے افسران کے نام جنہیں پراونشل مردم شماری افسران مقرر کیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت کو بھیج دیئے ہیں۔ اور امید ہے کہ حکومت ہند جلد ہی اس کے متعلق پہلا انقطاعی قدم اٹھائے گی۔ گذشتہ مردم شماری ۱۹۳۱ء میں ہوئی تھی۔

۸-لاکھ مزدور بیکار

ٹوکیو ۲۶؍جون۔ خاص خاص چیزوں کے عام استعمال پر پابندی کے متعلق پروگرام سے ۸ لاکھ مزدور ملازمت سے علیحدہ ہوجائیں گے امید ہے کہ ان میں سے بعض کو سامان جنگ تیار کرنے کے کارخانوں میں جگہ مل جائے گی۔

حکومت سی پی کا نیا اعلان

ناگپور ۲۵؍جون۔ حکومت سی پی نے ایک اعلان شایع کیا ہے کہ لازمی پرائمری تعلیم کے سلسلہ میں بچوں کو چار سال کے بجائے سات سال تک سکول جانا چاہئیے تاکہ ایک تو ان کی تعلیم دیرپا ہو جائے۔ دوسرے بچے کارخانوں میں کام نہ کرسکیں۔

کانپور کی ہڑتال کے متعلق مل مالکوں اور حکومت کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا

وزیر اعظم کی کوششوں کا مستحسن نتیجہ

لکھنؤ ۲۷؍جون۔ کانپور کی ہڑتال کے متعلق مل مالکوں کے نمایندوں اور حکومت کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ ایک جامع بیان شایع کیا جائے گا۔ جسمیں مل مالکوں کی جانب سے لیبر تحقیقاتی کمیٹی کے متعلق حکومت کے فیصلہ پر عمل کرنے پر اظہار رضامندی کیا گیا ہوگا۔

حکومت کی طرف سے بلا اجازت ہڑتالوں کی مذمت کی جائے گی۔ اور یہ امید ظاہر کی جائے گی کہ آیندہ اس کام کے سلئے جو مشنری قایم کی جائیگی۔ وہ اس قسم کے ہڑتالوں کو روک سکے گی۔ اب ہڑتالی لیڈروں سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ اس سمجھوتہ کو منظور کرلیں جو حکومت کی مداخلت سے کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اور مل مالکوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے مطابق مل مالکوں نے اجرتوں میں اضافہ منظور کرلیا ہے اور لیبر کمشنر کا تقرر اور آئندہ تنازعات کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی کے قیام کو بھی منظور کرلیا ہے لیکن مل مالکوں نے مزدور سبھا کی مناسب طریقہ پر دوبارہ تنظیم کا مطالبہ کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مل مالکوں کا مطالبہ ہے کہ مزدور سبھا اس طریقہ پر بنائی جائے کہ اسمیں مزدوروں کی اکثریت شامل ہو اور کہ حکومت کو بلا اجازت ہڑتال کی پُرزور مذمت کرنا چاہئے۔

وزیر اعظم کا قابل تعریف رویہ

حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کے بعد جب مل مالکوں کے نمایندے وزیر اعظم کی کوٹھی سے باہر آئے انہوں نے اس طریقہ کی بہت تعریف کی جس طریقہ پر وزیر اعظم نے اس پیچیدہ مسئلہ کو کامیابی کے ساتھ سلجھادیا ہے۔ دونوں فریقوں نے زیر بحث مسائل کی خوبیوں کی نوعیت کے لحاظ سے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی۔

دونوں فریقوں نے کاروباری سپرٹ میں کام کیا اور سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہوگئے سمجھوتہ میں حکومت کی چند باتوں کو مان لیا گیا ہے چند میں ترمیم کردی گئی ہے

اور چند کو مسترد کردیا گیا ہے بفیصلہ کی خوبی اس بات میں ہے کہ حکومت اور مل مالکان دونوں کی رائے میں یہ بہترین حل ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سمجھوتہ کی شرایط کو پوشیدہ رکھا جائے گا۔ اور اخباروں میں شایع نہیں کیا جائے گا۔ یہ ایک تفاق ہے کہ نینی تال میں گفت و شنید کے لئے موزوں فضا پیدا ہوگئی بلکہ چیف سکریٹری مسٹر پنالال کے ذریعہ وزیر اعظم اور مسٹر جے پی سریواستو کے درمیان ملاقات کرائی گئی۔ سریواستو نے وزیر اعظم کی بات چیت سے یہ نتیجہ نکالا کہ ایک معقول سمجھوتہ کا امکان ہے اور اس کے بعد مل مالکوں کے ڈیپوٹیشن کا انتظام کیا۔ گفت و شنید اب بالکل ختم ہوگئی ہے۔

مل مالکوں کے نمایندوں کا کام بڑی بہت مشکل تھا ان میں سے بعض کی یہ رائے تھی کہ اسوقت تک گفت و شنید شروع نہ کی جائے جب تک کہ مزدور کام پر واپس نہ آجائیں جو مل مالک اسوقت انگلینڈ میں ہیں ان کے ساتھ بذریعہ بحری تار تبادلہ خیالات کیا گیا اور ان کی رائے معلوم کی گئی۔ گو رایوں میں اختلاف تھا مگر اسوقت جو سمجھوتہ ہوا ہے اسکو سب کی حمایت حاصل ہے۔

حکومت کا کام

حکومت کا کام ہے کہ وہ ہڑتالی لیڈروں کو اپنے اعتماد میں لے اور ہڑتال ختم کرادے۔ یہ کام بہت مشکل ہے۔ تمام مزدور لیڈروں میں اتفاق نہیں ہے۔

بعض مل مالکوں کا خیال ہے کہ ہڑتالی اس سمجھوتہ کو منظور نہیں کریں گے اور ہڑتال ابھی تین ہفتہ اور جاری رہے گی۔ بعض کا خیال ہے کہ اگر حکومت نے ثابت قدمی سے کام لیا اور کانپور کے کانگریسی لیڈروں پر زور دیا۔ کہ سمجھوتہ کی حمایت کریں تو ہڑتال کے جلد ختم ہو جانے کا امکان ہے۔ اس واقعہ سے گفت و شنید کے وقت آنریبل ڈاکٹر کاٹجو، بابو سمپورنانند اور مسٹر قدوائی بھی موجود تھے۔ یہ ثابت ہوگا کہ اس سمجھوتہ کو کیبنٹ کی حمایت حاصل ہے۔

رامپور میں مل

کانپور میں ہڑتال کا ایک پہلو یہ نکلا ہے کہ ریاست رامپور میں کپڑے کا ایک مل کھولنے کے لئے ریاست رام پور اور مسٹر جے۔ پی سریواستو میں ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ یہ مل ۴۰ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے کھولا جائے گا جسمیں سے دس لاکھ روپیہ ریاست کی جانب سے دیا جائے گا

چوری چورا کے قیدی بھی رہا ہونگے

لکھنؤ ۲۶؍جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی چوری چورا کے قیدیوں کی رہائی کے سوال پر غور کررہی ہے۔ جس کے لئے ایک عرصہ سے ایجی ٹیشن ہو رہا ہے۔

اس کا انکشاف کل ہوا جبکہ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی میٹنگ میں ایک ممبر کے ایک سوال کے جواب میں کہا ہم آپکی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قیدی کب تک رہا ہوجائیں گے۔

وننشیا ۲۰؍جون۔ برطانی جہاز "ارمون" پر آج پھر باغیوں کے ہوائی جہاز نے بمباری کی جس سے جہاز میں آگ لگ گئی۔ تین برطانی جہازراں ہلاک ہوگئے۔ ایک اور برطانی جہاز زمزم پر بمباری کی گئی، اور اس میں آگ لگ گئی۔

ملایا سے ایک ہزار ہندوستانیوں کی واپسی

مدراس ۲۶؍جون۔ آج بندرگاہ مدراس پر ایک ہزار ہندوستانی ملایا سے واپس لائے ہیں کیونکہ وہاں کام کا توڑا ہے اور اجرتیں تھوڑی ملتی ہیں انہیں پہلے دلوں مدراس کے ایک نواحی مقام سے ایک سپیشل گاڑی کے ذریعہ بھرتی کرکے لے جایا گیا تھا۔

کانگریس کا آیندہ سالانہ اجلاس

جبلپور ۲۶؍جون۔ مہا کوشل میں کانگریس کا اجلاس کرنے کے لئے کمیٹی کے باشندوں نے ۵ ہزار روپیہ دان دیا ہے اس وقت تک اجلاس کے لئے گیارہ ہزار روپیہ جمع ہوچکا ہے

نحاس پاشا کانگرس کے سالانہ اجلاس میں شریک ہوں گے

کلکتہ ٢٩ر جون۔ معاصر "امرت بازار پتریکا" کا نامہ نگار مقیم قاہرہ لکھتا ہے کہ مستند طور پر معلوم ہوا ہے کہ مصر کے مشہور قوم پرست لیڈر سابق وزیر اعظم نحاس پاشا نے ہندوستان آنے کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔ اور آپ انڈین نیشنل کانگریس کے آیندہ اجلاس میں شریک ہوں گے۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے نیشنل وفد کانفرنس میں شرکت کے لئے نحاس پاشا کا دعوت نامہ منظور کر لیا ہے۔

برطانیہ کو جرمنی کا الٹی میٹم

لندن ٢٨ر جون۔ ہر ہٹلر نے برطانیہ کو الٹی میٹم دیدیا ہے جس سے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ گھبرا گئے ہیں۔ اور ان کے ہوش باختہ ہوگئے ہیں۔ ہر ہٹلر نے صرف جرمنی نوآبادیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے بلکہ دنیا کے دیگر حصوں میں بھی مراعات کا مطالبہ کیا ہے۔ وائٹ ہال میں افواہ گرم ہے کہ ہر ہٹلر نے سوڈان کی واپسی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ سوڈان اب [illegible]

جرمنوں اور لیتھونیوں میں جنگ

کیونا س۔ ٢٩ر جون۔ گذشتہ رات میمل میں زبردست لڑائی شروع ہو گئی۔ جبکہ لیتھونیوں جہاز کے جہاز رانوں نے پانی پھینکنے کے نل کا رخ سات ہزار جرمنوں کی طرف کر دیا جو کہ ایک جرمن جہاز کا سواگت کرنے کے لئے آنے ہوئے تھے اور نازی گیت گا رہے تھے۔ دو گھنٹہ تک گھمسان لڑائی جاری رہی جسمیں لاٹھیوں پتھروں اور دیگر چیزوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا ایک جرمن نوجوان ہلاک ہو گیا۔ پچاس اشخاص جنمیں کئی عورتیں بھی تھیں زخمی ہو گئے۔ نازیوں نے ایک سرکاری عمارت اور تین عمارتوں کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں میمل پولیس نے کوئی مداخلت نہیں کی۔ لیتھونیا کی پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے ہوا میں فائر کئے اور بازاروں کو بند کرنے کا حکم دیدیا۔

برطانی اور اطالوی وزیر میں پھر ملاقات

روم ٢٩ر جون۔ لارڈ پرتھ برطانی سفیر نے اطالوی سفیر خارجہ کاؤنٹ کیانو سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ملاقات کے دوران میں اسپین کے معاملہ کا فوری حل معلوم کرنے کے متعلق برطانیہ اور اٹلی کی کوشش پر غور کیا گیا بیان کیا جاتا ہے کہ والنٹیریوں کی واپسی کے متعلق برطانوی تجویز پر بھی غور کیا گیا۔ اور برطانی جہازوں پر بمباری کے مسئلہ پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔

یوپی میں ترک نشیات

لکھنؤ ٢٨ر جون۔ مین پوری اور ایٹہ سے حکومت کی ترک نشیات کی اسکیم کے بارے میں جو اطلاعات آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا اچھی خاصی ہوئی ہے۔ آبکاری کے محکمہ نے دس مقدمات خلاف ورزی کے چلائے ہیں جسمیں ٢٣ اشخاص ماخوذ ہیں۔ ان لوگوں پر بیجا طور پر شراب کھینچنے اور بھنگ اور چرس رکھنے اور چرا کر درآمد کرنے کے الزامات ہیں مسلمان بھی اس اسکیم میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور کئی مقامات پر نماز جمعہ کے موقعہ پر ترک شراب نوشی کی اپیل کی گئی۔ چونکہ آس پاس کے ضلعوں سے شراب کی درآمد ہوتی تھی۔ لہذا پاس کے رقبوں میں بھی دکانیں بند کرنے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔

حکومت یوپی کا فیصلہ

نینی تال ٢٩ر جون۔ نہایت ہی معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اپنے اس فیصلہ کو ٣٠ ستمبر کے بعد نافذ کر دے گی۔ کہ سرکاری ملازم تیس سال کی نوکری کے بعد لازمی طور سے ریٹائر ہو جائیں۔

جنوبی چین پر حملہ

ہانگ کانگ۔ ٢٨ر جون جنوبی چین پر حملہ کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ دو ہزار جاپانی سپاہی ساحل چین پر ہانگ کانگ سے ٥٠ میل کے فاصلہ پر جنگی جہازوں سے اترے۔ یہ اس حملہ کا پیش خیمہ خیال کیا جاتا ہے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ٥ قاعدہ ٥ مجموعہ ضابطہ دیوانی ١٩٠٨ء)

نمبر مقدمہ ٢٨٥ ١٩٣٨ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

ٹیٹری ولد راجرن قوم حلوائی ساکن موضع راوت پور پرگنہ و ضلع کانپور

بنام تیجا وغیرہ

بنام دیبی سہائے و دیبی پرشاد و رام تہا و رام ولد کنجی لال اقوام برہمن ساکنان موضع گوپال پور پرگنہ و ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ٥ ماہ جولائی ١٩٣٨ء بوقت ١٠ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ١٦ر جون ١٩٣٨ء جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم عدالت

زمینداری سسٹم کو منسوخ کرنیکی مخالفت

لکھنؤ ۲۵ر جون. آج بعد دوپہر تقریباً ۲ بجے سکریٹریٹ کے کمیٹی کے روم میں یو.پی لیجسلیچر کی کانگریس پارٹی کی ایک اہم میٹنگ ہوئی. پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یو.پی نے میٹنگ کی صدارت فرمائی. میٹنگ میں تقریباً ایک سو ممبر موجود تھے. جنہیں ۴ وزیر بھی شامل تھے. پنڈت ہرش چندر باجپئی نے شروع میں ہی یہ سیدھا سادہ سوال پیش کیا. آیا کانگریس پارٹی کی یہ پالیسی ہے کہ زمینداری سسٹم کو منسوخ کیا جائے یا کہ اُسے قایم رکھا جائے.

آپ نے کہا مجھے حکومت کے قانون مزارعہ کو دیکھکر بڑا تعجب ہوا ہے. کیونکہ اس میں زمینداری کو توڑنے کا کوئی ذکر نہیں ہے اگرچہ اُسے زرعی کمیٹی کی سفارشات کی بنا پر ہی بنایا گیا ہے جس میں کہ مقامی لیجسلیچر کے قریب قریب تمام سرکردہ سوشلسٹ مثلاً آچاریہ نریندر دیو بابو سمپورنا نند اور پنڈت موہن لال گوتم بھی شامل تھے. لہٰذا میں یہ چاہتا ہوں کہ با وضاحت الفاظ میں اس مسئلہ کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کروں.

آچاریہ نریندر دیو نے پنڈت ہرش چندر سے دریافت کیا. آیا وہ زمینداری سسٹم کو معاوضہ کے بغیر یا اس کے ساتھ منسوخ کرنا چاہتے ہیں.

پنڈت ہرش چندر نے جواب دیا. میں بلا معاوضہ کے بھی اس کی تنسیخ کو منظور کرنے کے لئے تیار ہوں. اگر آپ ایسا تجویز کریں.

بالآخر کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ زمینداری سسٹم کو منسوخ نہ کیا جائے.

قانون مزارعہ میں اہم تبدیلیوں کی سفارش

بعد ازاں باب بہ باب بل پر غور کیا گیا. ریونیو منسٹر مسٹر رفیع احمد قدوائی نے سیر کے متعلق دفعہ میں کئی اہم تبدیلیاں کرنے کی سفارش کی جنکو ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

(۱) پرانی سیر نئے قانون مزارعہ کے بن جانے پر بھی سیر ہی رہے گی. اور سیر کے جس حصہ میں کوئی زمیندار شکمی کاشتکاروں سے کاشت کراتا ہوگا اسمیں اسے حق کاشت حاصل رہے گا لیکن شکمی کاشتکار کو صرف اسی حالت میں بیدخل کیا جاسکیگا جب کہ زمیندار خود اس میں کاشت کرنا چاہتا ہوں.

(۲) جو سیر ۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۶ء کے قوانین کے ماتحت ملی ہوگی اسے منسوخ کر دیا جائے گا اور اس کے اس حصہ کو جس میں زمیندار کاشت کرتا ہوگا خود کاشت تصور کیا جائے گا. اور جس کاشت حصہ میں شکمی کاشتکار کاشت کرتا ہوگا اس حصہ میں اسے حق وراثت حاصل ہوگا. اور اسی کو کاشتکار خاص سمجھا جائے گا.

(۳) زمینداروں کو مندرجہ ذیل شرائط پر سیر کے حقوق دیئے جائینگے.

(۱) اگر زمیندار کا کل رقبہ کاشت ۵۰ ایکٹر سے زیادہ نہ ہو. ۵۰ فیصدی

(ب) اگر وہ ۵۰ ایکٹر سے زیادہ ہو لیکن ۲۰۰ ایکٹر سے زیادہ نہ ہو — ۴۰ فیصدی

(ج) اگر وہ ۲۰۰ ایکٹر سے زیادہ ہو لیکن ۶۰۰ ایکٹر سے زیادہ نہ ہو — ۱۵ فیصدی

(د) اگر وہ ۶۰۰ ایکٹر سے زیادہ ہو — زیادہ سے زیادہ سو ایکٹر.

مسٹر قدوائی نے یہ بھی تجویز کیا کہ بل کی اس دفعہ کو تبدیل کر دیا جائے جسمیں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اگر کسی کسان پر دو سال یا دو سال سے زائد کا لگان بقایا ہو تو اسے بے دخل کیا جاسکتا ہے. آپ نے بیان کیا کہ اس دفعہ کو تبدیل کرلینے سے مطلب یہ ہے اگر کوئی کسان ایک سال تک لگان نہ دے تو اسکی اراضی کو حکومت نیلام کر دے اور زمیندار کی بقایا رقم کی ادائیگی کے بعد جو کچھ بچے اسے سرکاری خزانہ میں داخل کر دیا جائے لیکن ایک مقررہ مدت کے بعد کسان کو حق الشفع دیدیا جائے.

معلوم ہوا ہے کہ قانون مزارعہ میں کئی زبانی تبدیلیاں بھی کردی گئی ہیں. ترمیم شدہ بل کو شایع کیا جارہا ہے اور اب اسے سوموار کو ہر سلیکٹ کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائے گا.

ہر ہٹلر کا سائنور مسولینی کو الٹی میٹم

معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر اور مسولینی کے درمیان اب ناچاقی پیدا ہوگئی ہے ہر ہٹلر اینگلو اطالوی معاہدہ بالکل پسند نہیں کرتے اور ان کی یہ زبردست خواہش ہے کہ فرانس اور روس

”توجہ کیجئے“

سُنا ہے کہ حضرت بابا تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ کے بزرگ گذر چکے ہیں. آپ فوج میں بھی ملازم تھے. فوج سے برطرف ہوکر ناگپور آئے. جب فوج کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ ولی صفت ہیں اسلیئے اُن کو ناگپور بھیجدیا گیا. آپ نے ناگپور میں ایک آدمی کو زخمی کر دیا. اس وجہ سے آپکو پاگل سمجھ کر ناگپور کے پاگل خانہ میں بھجوا دیا. وہاں بھی یہ ظاہر ہوا کہ آپ بزرگ ولی ہیں. بعد میں ناگپور کے لوگوں کو اور رگھوجی راجہ کو معلوم ہوا کہ یہ ولی صفت آدمی ہیں. اس وجہ سے حضرت بابا تاج الدین ضمانت پر بری کر دیئے گئے. اور آپ کو رگھوجی راجہ نے اپنے محل میں رہنے کو جگہ دی. آپ کا قیام کچھ دن شکردرہ میں رہا. اور وہاں کئی قسم کے لوگ آئے. ان کی صحبت اختیار کی. پھر آپ وہاں سے واکی شریف جو ناگپور کے قریب ہے چلے گئے. وہاں بھی آپ کے پاس کئی قسم کے لوگ جمع ہوئے اور حضرت بابا تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہنے لگے. پھر کچھ دن رہ کر ناگپور شکردرہ چلے آئے. اکثر لوگ اپنے آپ کو حضرت موصوف کے سجادہ یا جانشین کہلواتے ہیں. مگر آپ کا کوئی جانشین یا سجادہ نہیں ہے. یہ ناگپور کے لوگوں اور اطراف کے لوگوں کو معلوم ہے کہ موصوف نے اپنا جانشین یا سجادہ نشین کسی کو نہیں کیا. آپ کی صرف چند لوگوں پر نظر تھی اور ہے. وہاں کے رہنے والوں خدام لوگوں اور اندھے لولے لوگوں کی حالت قابل امداد ہے جو امداد کرنا چاہیں کسی معتبر آدمی کے ذریعہ سے امداد کریں. آپ کا فیض درگاہ شریف پر جاری ہے.

اسمٰعیل ولی صاحب ولد لال خاں ضلع امراوتی متوطن گوان جو فی الحال مقام نامذورہ ضلع بلڈھانہ تحصیل ملکاپور میں رہتے ہیں. وہ بچپن سے حضرت بابا تاج الدین کی خدمت میں رہے. جن پر بابا تاج الدین کی نظر عنایت تھی. موصوف ہندوستان کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں.

(اسمٰعیل ولی صاحب ولد لال خاں صوبہ برار)

دارد ہا کی تعلیمی اسکیم

پٹنہ ۲۶ر جون. حکومت ہند کی درخواست کے جواب میں حکومت بہار نے اول الذکر کو تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ کی سپیشل سب کمیٹی کے روبرو وارد ہا کی تعلیمی سکیم کو غور و خوض کے لئے پیش کرنے کے متعلق اپنے نظریات سے آگاہ کر دیا ہے یہ اطلاع ایک کمیونک میں درج ہے.

حکومت ہند کو اپنے خط میں حکومت بہار نے لکھا ہے کہ اس نے ہر قسم کی تعلیم کا معائنہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کردی ہے. جو موجودہ سسٹم میں اصلاح اور ترمیموں کی تجویز کرے گی. دریں اثنا حکومت بہار نے بطور تجربہ آیندہ سال کے آغاز سے ہر ضلع میں ایک سکول قایم کرکے چھوٹے پیمانہ پر وارد ہا کی سکیم کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے.

حکومت پنجاب کا نیا پریس ایکٹ

کلکتہ ۲۷ر جون. کل مسٹر سرینال کانتی بوس کی زیر صدارت ہندوستانی جرنلسٹوں کی ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جسمیں ایک رزولیوشن پاس کرکے حکومت پنجاب کے مجوزہ بل بنام ”شرارتی اور جنگ آمیز خبروں کے انسدادی بل کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا. ایسوسی ایشن نے اس بل کو ایک رجعت پسندانہ اقدام قرار دیا جس کا مقصد پریس کی آزادی

اجلاس جناب مولوی مختار احمد صاحب صدیقی بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر تحصیل ملہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۱۸

بعدالت مال تحصیلدار صاحب ملہور مقام ملہور ضلع کانپور

بابو سدسشوری پرشاد و بابو نند کشوری پرشاد پسران بابو شیام لال کائستھ نمبردار زمیندار موضع سکھر تیج پرگنہ ملہور ضلع کانپور

بنام سری لال وغیرہ

بنام سری لال و کنہیا لال پسران دولارے وچندری ولد بگاد بالدت ولد سبہا و ہوری لال ولد سکہ ساگر و کرپا شنکر ولد اجودھیا اقوام برہمن ساکنان نند پور مزرعہ سکھر تیج پرگنہ ملہور ضلع کانپور و شمبھو ناتھ ولد راد ہا کرشن برہمن ساکن شہر کانپور لچھو کا باغیچہ مکان نمبر $\frac{36}{136}$ دکاشتکاران موروثی موضع سکھر تیج پرگنہ ملہور ضلع کانپور.

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۴ر ماہ جولائی ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام ملہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جملہ امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے. پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بنا برائی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو.

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا.

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ر ماہ جون ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت ثبت

کانپور میونسپلٹی نوٹس

اس اعلان کے ذریعہ سے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میونسپل بورڈ نے نواب گنج کے مکان نمبر ۲۲۱/۱ اور ۲۲۱/۱A کے قریب کی گلیوں کو پبلک گلی ڈکلیر (اعلان) کرنا طے کیا ہے اس کا نقشہ میونسپل بورڈ کے دفتر میں آفس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں کام کے دنوں میں دفتر کے اوقات میں دیکھا جاسکتا ہے.

نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے ۲ ماہ کے اندر جو اعتراضات وصول ہونگے ان پر بورڈ غور کرے گا.

۲۵ر جون ۱۹۳۸ء

ٹی. ڈی. کوچر
ایگزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

بنکوں کی پوزیشن معلوم کریں گے

مدراس ۲۷ر جون. مسٹر منی لال ننا وٹی ڈپٹی گورنر ریزرو بنک آج صبح بمبئی سے یہاں پہونچے. دوران انٹرویو میں آپنے فرمایا کہ میں یہاں بنکوں کی پوزیشن معلوم کرنے کے لئے آیا ہوں.

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شہر میں سات بنک فیل ہو چکے ہیں اور کئی بنکوں کی حالت

باجلاس جناب مسٹر سید حسن کاظمی صاحب بہادر اسپیشل جج درجہ دویم بلیا

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم بلیا

نمبر مقدمہ ۱۹۴ ۱۹۳۶ء تاریخ پیشی ۱۶ دسمبر ۱۹۳۶ء

ہرگاہ بابو جگت نرائن سنگھ پسر بابو بھگوانی سنگھ خود و ولی جگدیش نرائن سنگھ شیو شنکر سنگھ پسر کپیل سنگھ ساکن اندھری پرگنہ کھیر ضلع بلیا نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد دیا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع یا محال	درخواست دہندہ	منتقل و ناقابل انتقال	حصہ درخواست دہندہ	مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	

۱ بلیا زمینداری موضع و محال ساگ پور ۶/۱۱۲ قابل انتقال ۶ کر۱۶ دسور میں حصہ سائلان ۲ر ۱۱ پائی مالگذاری ابواب
۲ " " موضع و محال ساگ پور ۱۹ کر۴ ۵ بگہ میں حصہ سائلان ۱/۳ ۳ ر روپیہ ۱۰ ر ۳
۳ " " " موضع کھنتو ۱۲۸-۳۹ ۱۰ کر۱۱ بگہ میں حصہ سائلان ۱/۵ روپیہ ۱ ر ۶
۴ " " موضع لکری محال رام پور ۲/۱۲ ۸ کر۴ بگہ میں حصہ سائلان ۱/۲ روپیہ ۳ ر
۵ " " موضع لکری محال ساگ پور ۱۵ کر۱ میں حصہ سائلان ۱/۳ ۱ ر ۷ ر ۱۱
۶ " " موضع و محال ماندے پور ۲۵ بگہ میں حصہ سائلان ۱۶ کر۱۰۵ ۲ ر ۴

۷ بلیا زمینداری موضع اد کرا محال قابل انتقال ۱۲ کر۱۶ بگہ میں حصہ سائلان ۱/۳ ۴ ر ۴ مالگذاری ابواب ۱ ر ۲ ماندے کوہ ۳۶
" " موضع ماندے پور محال ۹ کر۲۷ میں حصہ سائلان ۵ ر ۶ ر
کھودر ۱/۲۰
۸ " " موضع لکھو محال دسری ۲۵ بگہ میں حصہ ۱۲ ر روپیہ ۴ ر ۳ روپیہ سائلان ۱/۳
۹ " " موضع گوسلا پور محال ۲ ر ۲ ایٹ الست ۲۳ بگہ روپیہ ۳ ر ۴ ر روپیہ میں حصہ سائلان ۱/۲
ضلع غازیپور مہاکر ماندے نمبر ۴
۱۰ " " خاشہ نمبرہ " ۳ ر ۳ میں حصہ سائلان ۱/۲

ضلع غازیپور " موضع پانے پور " ۳ ر پائی الٹ الٹ میں حصہ سائلان ۱/۳ روپیہ ۱۵ ر ۵ پائی
" " " " " ۳ پائی درست میں حصہ ۱ ر روپیہ ۱۵ ر ۷ سائلان ۱/۳ روپیہ ۱۱ ر ۷
" " " "
" " " " " ۳ پائی نالٹ میں روپیہ ۱۱ ر ۸ حصہ سائلان ۱/۳
۱۱ " " موضع و محال دسری ۹ ر ۱۸ بگہ میں ۱۵۰ روپیہ حصہ سائلان ۱/۳
۱۲ " " موضع دہری محال نگر ۹ کر۱۸ میں حصہ سائلان ۱/۳ ۵ روپیہ ۱ ر ۱۰ روپیہ
۱۳ " " موضع دہری محال کھوٹ ۲ ر ۱۱ میں حصہ سائلان ۱/۳ روپیہ ۸ ر ۱۰
۱۴ " " " موضع دہری محال سکادری ۸ کر۱ میں حصہ سائلان ۱/۳ ۱ ر روپیہ ۲ ر ۲
۱۵ بلیا زمینداری موضع دہری محال منذہ " ۹ کر۱۸ میں حصہ سائلان ۱/۳ مالگذاری ابواب
۱۶ " " موضع دلوریا محال ۸ کر۱۹ میں حصہ سائلان ۱/۳ روپیہ ۱۲ ر ۱۰
۱۷ " " " موضع دسری محال سوردپور ۱۹ کر۳ بگہ میں حصہ سائلان ۱۴ ر ۳ ر ۶
۱۸ " " موضع دیوریا محال دسری
" " " ۱۰ کر۱۳ میں حصہ سائلان ۱/۳ ۳ ر ۱۱
۱۹ " " موضع دیوریا محال نگر " ۷ کر۸ میں حصہ سائلان ۱/۳ ۳ ر
۲۰ " " موضع دہری سر ۷ کر۱ بگہ میں حصہ سائلان ۳ ر روپیہ ۱۱ ر ۱
۲۱ " " موضع و محال امیور " ۱۱ کر۱۳ میں حصہ سائلان ۱/۳ ۱۱ ر
" " " موضع پانے پور " ۳ پائی سلاست ہست میں حصہ سائلان ۲/۳ روپیہ ۱۳ ر
" " موضع پانے پور " ۳ ر پائی سر ہست ۹ روپیہ میں حصہ سائلان ۱/۲
" " " موضع پانے پور ۳ ر پائی دست ہست ۱۱ ر روپیہ ۱۵ ر میں حصہ سائلان ۱/۳
" " " ۳ پائی درست ہیں حصہ سائلان ۱/۳ روپیہ ۱۰ ر ۸

مطابق بیان تحریری کے صحیح ہے۔

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

باغ موضع و محال دہری

نمبر	آراضی
۷۲۹	۱۲ کر۱۳
۷۴۸	۱۱ کر۸
۷۶۳	۱۱ کر۸
۷۶۵	۴ کر۱۳
۷۶۷	۳ کر۲
۹۹۸	۵ کر۲
۲۳۴۴	۱۲ کر۱
۲۳۴۶	۴ کر۱۳
۲۸۵۰	۱۴ کر۱۱
	۸ کر۱۹

نمبر	آراضی
۲۳۶۲	۵ کرا
۱۶۹۲	۱۵ کر۹
۲۶۲۸	۸ کر۴
۲۷۱۹	۸ کر
۲۷۲۰	۷ کر۷
۲۹۱	الحرسہ بگہ
۲۷۷۰	۱۲ کر۱۷
۲۸۵۶	۱۲ کر۲
۲۸۵۹	۱۱ کر۹
۲۸۶۹	۷ کر
۳۲۸۳	

حصہ سائلان ۱/۳

باغ موضع دہری محال دسری

نمبر	آراضی
۳۲۹۸	۱۴ کر۴
۳۳۰۲	۴ کر۶
۳۸۰۴	۳ کر۸
۳۸۳۶	۲ کر
۳۸۵۳	۱۵ کر۸
۳۹۱۸	۹ کر۱۰
۳۹۱۹	۴ کر۲
۲۷۸۳	۷ کر۸
۲۷۱۰	۱۹ کر بگہ

حصہ سائلان ۱/۳

موضع دہری محال نگر

نمبر	آراضی
۳۹۲۰	۱۰ کر۱۶
۲۷۹۹	۸ کر۱۹
۲۸۵۳	۳ کر۶
۲۸۵۲	۲۰ کر۱۵
۳۹۱۶	۵ کر
۲۷۶۶	۲۰ کر۱۵
	۱ کر۸
۲۷۶۸	۹ کر۱۹
۲۷۶۷	۴ کر۱۳
۲۷۶۸	۷ کر۱۴
۲۷۶۹	۵ کر۱۲
۲۷۷۱	۲ کر۶
۲۷۷۴	۱۹ کر
۲۸۷۶	۱۰ کر۱
۲۶۶	ایک بگہ
۲۹۵	۸ کر۱۶
۲۹۶	الحرہ ۴
۲۹۹	۲ کر۲
	۱۳ کر۱۱

حکم مفررم

عدالت اسپیشل جج درجہ دویم بلیا

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پر توحی حرم مستقل ہیں ہے * نہ بانہ میں گئی ہو جو بے دل ہماری

صداقت

ہفتہ وار — ہمیشہ — احسن

قیمت
سالانہ ششماہی ۱۲؎
ممالک غیر سے
سالانہ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ٹیلیفون نمبر ۱۴۲۴

جلد ۲۸ — کانپور دوشنبہ ۹ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ — نمبر ۲۸

ادبیات

حدیث مئے وجام

(از جناب دور ہاشمی کانپوری)

مئے پر شوق سے ساغر مرا بھر دے ساقی
میں مسافر ہوں مجھے رخصت سفر دے ساقی

حاصل میکدہ شام و سحر دے ساقی
وہ جو اک چیز ہے آمیز نظر دے ساقی

بادۂ زندگی برق و شرر دے ساقی
پینے والوں کو مراخون جگر دے ساقی

مسکرا کر مرے پیمانہ کو بھر دے ساقی
رات کا وقت ہے لا نور سحر دے ساقی

آج کرنا ہے مجھے بندگی پیر مغاں
پاک دل، پاک نفس، پاک نظر دے ساقی

تیری آزردگی خاطر نازک کی قسم
ہوش باقی نہیں ہر چند مگر دے ساقی

فرض کرنے ادب بادہ پرستی سب پر
زاہد خشک کو بھی ذوق نظر دے ساقی

شیشہ وجام کو کرتے رہیں خالی کب تک
ہم سے رندوں کو مئے زود اثر دے ساقی

ماسوا کا ابھی احساس ہے مستانوں کو
اب کوئی جام بہ انداز دگر دے ساقی

ابھی آگاہ نہیں میری نواؤں سے جہاں
ہر نفس کو مرے طوفان شرر دے ساقی

یا مرے نغموں سے کرسینہ کونین گداز
یا مرے پہلو میں پتھر کا جگر دے ساقی

چاک کرنا ہے مجھے پردۂ اسرار حیات
چند ساعت کے لئے اپنی نظر دے ساقی

سب کو ہر نعمت کونین عطا کر لیکن
دور کو ایک بصیرت کی نظر دے ساقی

دنیائے اسلام

عرب ترکی کی جھنڈے کے نیچے آنیکو تیار ہیں

۱۷ جون۔ اطلاع مظہر ہے کہ سنجق کے مسئلہ پر ترکی اور فرانسیسی گفتگو کا عرب بڑے غور سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ انہیں عرب رہنماؤں کا ایک جلسہ عنقریب ہونے والا ہے۔ یہ جلسہ حال کے فسادات اور فرانسیسی تجاویز پر غور و خوض کرے گا۔ ایک عراقی رہنما نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر فرانس شام کے اس حصہ کو ترکی سلطنت میں مل جانے دے تو عرب کے تمام ملکوں کو ملکر یہ طے کر دینا چاہیے کہ وہ بھی ترکی میں ضم ہونے کو تیار ہیں کیونکہ عرب کے یہ حصے سلطنت عثمانیہ کے جزو تھے۔ اگر اس پر عمل ہوا تو حکومت برطانیہ پر اس کا بڑا زبردست اثر پڑے گا۔ وہ ہرگز کسی تحریک پر عملدر آمد کرنے کا موقع نہ دے گی اور وہ فرانس پر اپنا اثر ڈالے گی اور اسے مجبور کرے گی کہ وہ ایسا کوئی قدم نہ اٹھائے۔ اکثر عرب رہنما اس طریقے کو اپنا لائحہ عمل بنانے کے لئے تیار ہیں یہ ایک شاطرانہ چال ہے۔ اور یقیناً عربوں کا یہ جذبہ برطانیہ کو فرانس کے معاملہ میں دخل دینے پر مجبور کریگا۔ باخبر حلقوں میں لوگ ایسے کسی قدم کو اٹھانا اچھا نہیں سمجھ رہے ہیں۔

فلسطین میں یہودی شریعت جاری کرنیکی مفصل اسکیم

الاہرام کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ لندن میں جو صیہونی موتمر منعقد ہوئی اس کے آخری جلسے میں ڈاکٹر گولڈمین صدر جمعیتہ صیہونیہ کے جنیوا میں نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس یہ یقین کرنے کیلئے کافی وجوہ ہیں کہ عظیم ترین و قوی ترین حکومتیں مجلس اقوام کی آئندہ ستمبر والی میقات میں کچھ ایسی تجاویز پیش کرنے والی ہیں جو صیہونیت کے خلاف ہیں۔ صیہونیت کی امیدوں کے بالکل برخلاف یادداشتیں مجلس اقوام کو بھیجی جا رہی ہیں۔

پروفیسر برو ڈسکی رکن مجلس عاملہ صیہونیہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ فلسطین میں تقریباً ۱۷۰ یہودی عربوں کے شکار ہوئے۔ اور اس باوجود یہود انتہائی انسانیت برت رہے ہیں۔

اس کے بعد کہا کہ یہودیوں کی اگر کوئی حکومت قائم کر دی گئی تو مالی حیثیت سے اس کو بڑی سخت پریشانی میں مبتلا ہونا پڑے گا، ہماری اقتصادی حیثیت ایسی نہیں کہ آسانی سے نئی حکومت کو چلا سکیں۔

اس کے بعد پروفیسر مذکور نے بیان کیا کہ فلسطین میں اس المال بہت کم ہے۔ ہجرت کی رفتار سست ہے اس لئے ملک کی حالت بہت ہی نازک ہو گئی ہے پروفیسر موصوف نے کہا کہ یہودیوں کو چاہیئے کہ جو کچھ پردۂ غیب سے ظہور میں آئے اسے دیکھتے رہیں تقسیم فلسطین کے متعلق کسی قرارداد کی منظوری کا یہ وقت نہیں۔ اسی لئے اس کے متعلق کوئی تجویز ہو کر سامنے نہیں ہے۔

(۱) تجویز کیا گیا کہ جو یہودی سلطنت بنائی جائے اس میں یہودی شریعت جاری ہوگی۔ اس میں کسی حکومت کو دخل دینے کا حق نہیں ہونا چاہیئے۔

(۲) حکومت برطانیہ کے علاوہ فلسطین کے معاملہ میں کسی سلطنت کی دخل اندازی کو یہودی نفرت و غصہ کی نظر سے دیکھتے رہیں۔

(۳) حکومت برطانیہ سے درخواست کی جائے کہ آسٹریا میں تمام فرقوں کو جو حقوق حاصل ہیں یہود کے لئے بھی ان حقوق کے واسطے دوسری حکومتوں کی معاونت کی کوشش کرے جیسا کہ صلح کے معاہدات میں تسلیم کیا گیا ہے۔

(۴) اسی طرح حکومت برطانیہ سے درخواست کیجائے کہ آسٹریا کے یہودیوں کو فلسطین میں پناہ لینے کا موقع دیا جائے۔

(۵) فلسطین میں یہودیوں کی ہجرت کے محدود کئے جانے کو یہ کانفرنس برطانوی روح انتداب کے خلاف سمجھتی ہے۔

شامی سیاست کی پیچیدگیاں

الاہرام رقمطراز ہے۔ سید مجلانی ممبر پارلیمان نے سوال کیا کہ وزیر اعظم سید جمیل مردم بک بار بار یورپ کیوں جایا کرتے ہیں اور وہ کیا اہم نقاط ہیں جن پر حکومت کی توجہ اس وقت تک مرکوز ہے۔ جمیل مردم بک وزیر اعظم نے جواب میں کہا کہ سیاست شام کے متعلق وہ ایک تفصیلی بیان آئندہ اجلاس میں پیش کریں گے اس میں ان تمام وجوہ کا مکمل تذکرہ ہوگا جو ان کے بار بار پیرس جانے کا سبب ہو رہے ہیں۔

امید یہ ہے کہ وزیر اعظم موصوف کا موجودہ بیان ان تمام امور پر حاوی ہوگا جو اسوقت شامی رائے عامہ کے محور بنے ہوئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ اہم فرانسیسی شامی معاہدہ کی توثیق ہے۔ سیاسی حلقے یہ خیال کرتے ہیں کہ عنقریب شامی وزارت میں تبدیلی ہوگی غالباً تین جدید وزرا کا اضافہ کیا جائیگا اسکی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ فی الوقت موجودہ وزرا پر کام اور ذمہ داریوں کا بار بہت زیادہ ہو گیا ہے لہٰذا ان کی سبیل نکالنا ضروری ہے۔ اسکے علاوہ بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اسوقت حزب الاختلاف کیطرف سے حکومت پر سخت نکتہ چینیاں ہوا کرتی ہیں۔ اس سے کاموں میں غیر معقول رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر مجوزہ تین وزرا جماعت اختلاف کے مختلف عناصر سے لئے گئے تو انکی ہمدردی بھی موجودہ حکومت کیساتھ ہو جائیگی اور کام کچھتی سے چلیگا۔ لیکن ابتک جماعت اختلاف سے وزرا کے انتخاب کا مسئلہ کچھ صاف ہوتا نظر نہیں آتا کیونکہ دونوں جماعتوں کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ پوچھ عزم مستقل ہیں رہے / زبان پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۹ جولائی | سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۸

پنڈت جواہر لال نہرو کی لندن میں مصروفیت

پنڈت جواہر لال نہرو کا لندن میں زبردست خیر مقدم کیا جا رہا ہے اور تقریباً ہر طبقہ کے لوگوں میں آپ سے ملنے اور آپ کے خیالات معلوم کرنیکا اشتیاق ہے۔

کنگسے ہال کے جلسہ میں پنڈت جی نے لیبر پارٹی کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی سے ملاقات کی اور چین کی بین الاقوامی صورت حالات جاپانی مال کے بائیکاٹ اور ہندوستانی آزادی کے مسئلہ پر غور کیا۔ پنڈت جی نے آزادی کے متعلق کانگریس کا رویہ مکمل طور پر بیان کیا۔

۵ جولائی کو پنڈت جواہر لال نہرو کو لارڈ سموئیل نے اپنے یہاں کھانے پر مدعو کیا تھا آپ نے لارڈ موصوف سے فلسطین کے مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کیا اس سے پیشتر آپ عرب لیڈروں اور یہودی لیڈروں سے بھی فلسطین کے متعلق تبادلۂ خیالات کر چکے تھے۔

پنڈت جی نے امریکن اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"ہندوستان کا بنیادی مسئلہ بھوک اور افلاس کا ہے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہمیں برطانوی سامراج سے چھٹکارا حاصل کرنا مکمل آزادی قائم کرنا اور جمہوری نظام حکومت نیز اجتماعی تحفظ قائم کرنا ہے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فیسزم دنیا کے لئے ایک لعنت ہے انھیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ سامراج بھی ویسی ہی لعنت ہے کیونکہ فیسزم اور امپریلزم دونوں ایک ہی بیج سے پیدا ہوتی ہیں جو لوگ اسپین اور چین کی بمباری کی مذمت کرتے ہیں انھیں صوبہ سرحد کی بمباری کی بھی مذمت کرنا چاہیئے۔"

۸ جولائی کی رات کو سینٹ یک کلب میں پنڈت جی کو تقریر کے لئے مدعو کیا گیا جسمیں تقریباً چار ہزار آدمی شریک تھے۔ داخلہ ٹکٹ سے تھا جو کہ ایک روز پہلے ہی فروخت ہو چکے تھے۔

نہرو جی تالیوں کی زبردست گونج کے درمیان تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ:۔

بڑی حیرانی کی بات ہے کہ حکومت برطانیہ کی موجودہ خارجی پالیسی سلطنت برطانیہ کا خاتمہ کر کے رہیگی۔ نہرو جی نے فرمایا کہ دنیا اسوقت مصیبت ناک ہلچل میں مبتلا ہے اور ہم اسوقت ایک زبردست انقلابی دور سے گذر رہے ہیں۔

ہندوستان اپنے مسائل کا حل خود معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن ہندوستان دنیا کے مسائل کو مد نظر رکھے بغیر اپنے مسائل کا حل تلاش نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کو دنیا کے مسائل کا لحاظ رکھتے ہوئے حل تلاش کرنا ہوگا وہ دنیا کی جد و جہد کے خلاف نہیں جا سکتا۔

پنڈت جی نے فرمایا کہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی ہی ہندوستان کے لئے آئین بنا سکتی ہے۔ کانگریس نے آئندہ کی جد و جہد کو کامیاب بنانے کے لئے عہدے قبول کئے ہیں اور گذشتہ سال سے کانگریس کی طاقت زیادہ بڑھ گئی ہے کیونکہ کانگریس کچھ حد تک کسانوں کا بار ہلکا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس طاقت کے بڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ ہندوستان بین الاقوامی معاملات میں ایک بہت بڑا حصہ لے رہا ہے دور اندیش مدبران جو صرف انگلستان ہی میں نہیں ہوتے یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں جبکہ ہندوستان مکمل طور سے آزاد ہو جائے گا اور وہ ہندوستان کی دوستی کے لئے بڑھا رہے ہیں ہندوستان کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔

والیان ریاست کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ معاہدوں کی کوئی اخلاقی بنیاد نہیں ہے اصولاً فیڈریشن کے متعلق مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہندوستان ایک ہونا چاہیئے۔

ہندوستان کی پوزیشن نہایت نازک ہے لیکن ہندوستان بالکل پر امید ہے کیونکہ قوم پرست ہندوستان کو یقین ہو گیا ہے کہ وہ آگے بڑھ رہا ہے اور اسکی طاقت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

وہ دن مجھے نظر آ رہا ہے جبکہ تمام ہندوستان اور باقی دنیا سوشلسٹ ہو جائے گی۔

بہار کانگریس اور زمینداروں میں سمجھوتہ

بہار کے مزارعین کے سلسلہ میں بہار کے زمینداروں اور کانگریس کے درمیان زبردست اختلاف تھا چنانچہ اسی وجہ سے گذشتہ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا تھا تا کہ زمینداروں اور کانگریس کے درمیان جو اختلاف ہے وہ باہمی سمجھوتہ کے ذریعہ دور ہو جائے تو اچھا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی کوششوں اور سعی کی بدولت یہ اختلافات دور ہو گیا ہے جنکی خاص شرائط حسب ذیل ہیں:۔

مگر تحقیقات کے بعد عدالت کو معلوم ہوا کہ گذشتہ چار سال سے کسان عادی نا دہندہ رہا تو اس کسان کی تمام جوت فروخت کر دی جائے گی لیکن اگر کسان نے ثابت کر دیا اور عدالت کو اس سے اطمینان ہو گیا کہ ان چار سالوں میں سے کئی سال کا لگان نہ ادا کرنے کی اس کے پاس معقول وجوہات تھیں تو اس پر مندرجہ بالا کا اطلاق نہیں ہوگا۔

شریک کھیوٹ زمیندار کو سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ تا کہ وہ صرف دوسرے شریک کھیوٹ زمینداروں کو فریق بنا کر خود اپنی طرف سے لگان کا مقدمہ دائر کر سکے۔ لگان کی ادائیگی کے معاملہ میں کسان کے دھوکہ دہی سے کام لینے کے خلاف ایک دفعہ رکھی گئی ہے۔

اجرا ڈگری میں نضاؤں کی کچی قرقی کے متعلق دفعات وہی رہیں گی۔ جو کہ اسوقت قانون مزارعین میں موجود ہیں لیکن دیوانی عدالتوں کے بجائے ریوینو عدالتیں ڈگری کا اجرا کریں گی۔

بقایا لگان ادا کر دینا چاہیئے

یو پی گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات عامہ نے ایک سرکلر روانہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کو اطلاع ملی ہے کہ کچھ حلقوں میں کسان ربیع سنہ ۱۳۴۵ فصلی کا لگان ادا کرنے میں حیلہ کرتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ مل قبضہ اراضیات سے انکو بہت سہولتیں ہو جائینگی جس سے ربیع سنہ ۱۳۴۵ فصلی کا لگان بھی کافی کم ہو جائیگا خریف سنہ ۱۳۴۲ فصلی یا بیشتر کی قسطوں کے بقایا لگان کی وصولیابی روک دی گئی ہے اور ربیع سنہ ۱۳۴۲ فصلی اور خریف سنہ ۱۳۴۵ کی بقایا مالگذاری وغیرہ ادا کرنے کا زمینداروں کو مجاز ہے۔ فصل خریف سنہ ۴۵ کا بقایا لگان اور موجودہ ربیع سنہ ۱۳۴۵ کا لگان وصول کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی کسان لگان نہیں دیتا تو زمینداروں کو اختیار ہے کہ مالگذاری وصول کرنے کے لئے جو قدم چاہیں اٹھائیں اور انکو آگرہ ٹننسی اور اودھ قانون لگان کی رو سے بیدخل بھی کر سکتے ہیں وہ جو کہ اسوقت ربیع سنہ ۱۳۴۴ فصلی اور خریف سنہ ۱۳۴۵ فصلی کا بقایا لگان پورا پورا ادا کر دیگا اور ربیع سنہ ۱۳۴۵ فصلی کا بھی تو اسے قانون قبضہ آراضیات سے کافی فائدہ حاصل ہوگا۔ لیکن اس کسان کو کافی امید اس سے فائدہ اٹھانے کی نہ کرنی چاہیئے۔ جو لگان نہیں ادا کرتا اور جس پر بیدخلی عاید ہوتی ہے اسلیئے گورنمنٹ کسانوں کے ذہن نشین کرانا چاہتی ہے کہ لگان پورا پورا اپنے ہی فائدہ کے لئے ادا کرتے رہیں کیونکہ بیدخلی کی حالت میں موجودہ قبضہ آراضیات سے فائدہ نہ ہوگا۔

کانپور مزدوروں کے لئے مکانات، قرض وغیرہ کے مسائل پر حکومت کے بارے میں کانپور مزدور سبھا کے نمائندوں سے بھی تبادلۂ خیالات کیا ہے۔

مزدور سبھا نے اجرتوں کے بورڈ" لیبر ایکسچنج اور برخاستگی کے متعلق تجویزوں کو منظور کر لیا ہے سبھا نے لیبر تحقیقاتی کمیٹی کی تجویز کردہ لائن پر اپنی تنظیم کرنا منظور کر لیا ہے۔

مل مالکوں کی رائے ہے کہ وہ موجودہ مزدور سبھا کو موجودہ حالت میں تسلیم نہیں کر سکتے اور کہ اس معاملہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے سب متعلقہ لوگوں کی یہ خواہش ہے کہ اس معاملہ میں تاخیر نہیں کسی مزدور کو برخاست کرنا (۳) مشینیں بڑھانا (۴) شفٹ کے سسٹم میں تبدیلی کرنا (۵) کسی رعایت کو بند کرنا (۶) مزدوروں کی یونین کی منظوری کو واپس لینا (۷) ڈسپلن کے قواعد تبدیل کرنا۔

اجرتوں کے کانڈ کے شرائط پر سب کو اتفاق ہے اس میں کیا ہوگا۔ اس کے بارے میں لیبر کمشنر طے کریں گے۔

مل مالکوں نے اپنے نوٹس میں بیان کیا ہے کہ ناجائز ہڑتال کی صورت میں وہ اجرتوں میں اضافہ واپس لے لیں گے۔ مزدور سبھا اس شرط کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے مزدور سبھا نے یقین دلایا ہے کہ وہ ناجائز ہڑتال کی حمایت نہیں کریگی اور مزدوروں کو غیر مشروط طور پر کام پر واپس آنے کی ترغیب دیگی۔ اور مزدوروں کے خلاف کارروائی خود کرے گی۔

کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ سمجھوتہ کے راستہ میں اس قسم کے اختلافات کیوں حائل ہوئے۔ ناجائز ہڑتال کی وضاحت ٹریڈ سپورٹ ایکٹ میں اچھی طرح کر دی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ ناجائز ہڑتال ہونے کی صورت میں کیا کیا جائے۔

مزدور سبھا کی خواہش ہے کہ کسی مزدور کو برخاست نہ کیا جائے اور ہڑتال والے روز جو مزدور کام کر رہے تھے ان سب کو کام پر لگایا جائے۔

مزدور سبھا کی یہ بھی خواہش ہے کہ ۹ اگست کے بعد جو مزدور برخاست کئے گئے تھے ان کے معاملات کو مصالحتی بورڈ کے سپرد کر دیا جائے۔

آئینۂ کان پور

مل مزدوروں اور مالکوں کا سمجھوتہ خدا کا شکر ہے

کہ کانپور کے ملوں کی ہڑتال کا خاتمہ ہو گیا اور ۵۰ دن بعد ۵ جولائی کو کانپور کے تمام کارخانے کھل گئے اور کارخانوں کا کام بدستور شروع ہو گیا جو مزدور پکٹنگ کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے ان سب کو بھی رہا کر دیا گیا اور شہر میں وہی چہل پہل پیدا ہو گئی جو ہڑتال سے پہلے تھی یہ امر باعث خوشی ہے کہ مزدوروں نے اس سمجھوتہ کو منظور کر لیا جو کہ مل مالکوں اور حکومت یو۔پی کے درمیان ہوا تھا۔

اس ہڑتال سے کپڑے کی تجارت کو جس قدر نقصان پہونچا ہے اس کا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے ستر لاکھ روپیہ صرف مزدوروں کی اجرتوں کا نقصان ہوا ہے بجلی کمپنی کو بھی بہت کافی نقصان ہوا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس ۵۰ دن کے اندر پچاس ہزار روپیہ سیونگ بنک سے لوگوں نے اٹھایا ہے۔ ہڑتال کے دنوں میں ۴۰۰ آدمی گرفتار کئے گئے تھے سب رہا کر دیئے گئے ہیں پولیس کے وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ اور تقریباً ۸ سو پولیس باہر سے بلائی گئی تھی۔ جو واپس چلی گئی ہے۔

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی خود کانپور تشریف لائے تھے اور آپکی انتھک کوششوں کی بدولت یہ سمجھوتہ ہوا ہے وزیر اعظم صاحب نے ۳ جولائی کو ۴ بجے دن سے دونوں فریقوں سے گفتگو شروع کی تھی جو ۴ جولائی کو ۵ بجے دن تک جاری رہی۔

اس سمجھوتہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مل مزدور اور مالکان مل دونوں مطمئن ہو گئے ہیں۔ اور یہ وہ کارنامہ ہے کہ جس کے لئے پنت جی کا جسقدر بھی شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

اس ہڑتال کے سلسلہ میں جو سرکاری بیان شایع ہوا ہے وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

کانپور لیبر تحقیقاتی کمیٹی کے متعلق حکومت کے رزولیوشن کے سلسلہ میں حکومت مل مالکوں کی ایسوسی ایشن کے ساتھ گفت و شنید کر رہی تھی اس کے نتیجہ کے طور پر حکومت اور مل مالکوں کی ایسوسی ایشن کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

ماہانہ شرح پر اجرتوں کی ادائیگی کے متعلق مل مالکان روزانہ اور ماہانہ حساب سے اجرتوں کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ بشرطیکہ ایک ماہ میں ۲۶ روز تسلیم کئے جائیں۔ حکومت ان کی رائے سے اتفاق کرتی ہے۔ لیکن لیبر کمشنر اس معاملہ کی پڑتال کرتا رہے گا۔

اجرتیں مقرر کرنے کے کانسٹی ٹیوشن کے متعلق یہ قرار پایا کہ اس میں مل مالکوں اور مزدوروں کے نمائندگی کی تعداد برابر ہونا چاہیئے۔ چیرمین دونوں کی رضامندی سے مقرر ہو لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو حکومت کسی ہائیکورٹ کے جج یا ڈسٹرکٹ جج کو چیرمین مقرر کرے گی۔

حکومت یہ تجویز ماننے کو تیار ہے کہ یہ بورڈ عام نوعیت کے معاملات طے کریگا۔ اور انفرادی قسم کے معاملات کو لیبر کمشنر طے کریگا۔ بورڈ اور لیبر کمشنر کو متعلق پارٹیوں سے محض سفارش کرنے کا حق ہوگا۔ اور اگر تجارت کی صورت حالات میں کوئی نمایاں تبدیلی ہو جائے تو اس حالت میں فریقین اجرتوں میں تبدیلی کے لئے بورڈ سے درخواست کریں گے۔ اور کارخانوں کی اقتصادی حالت کی بنا پر اجرتوں میں تخفیف یا اضافہ کیا جائے گا۔

لیبر کمشنر بورڈ کے اختیارات کی تفصیلات کے متعلق مل مالکوں اور مزدوروں کے نمائندوں کے ساتھ غور کرے گا۔

بورڈ مذکور مشینری بڑھانے کی اسکیم پر بھی غور کرے گا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۳۰ جون سنہ ۱۹۳۸ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ بصدارت مسٹر آئی ایم سوٹر منعقد ہوا۔ ٹرسٹ نے اُو بلاک سیسہ مئو میں ایک تین ایکڑ زمین کا پارک بنانا طے کیا ہے اور اس کا تخمینہ اور ٹنڈر منظور کر لیا ہے۔

یہ بھی طے ہوا کہ اُو بلاک سیسہ مئو کے پلاٹ نمبر ۳۵ ۳ کو حاصل کر لیا جائے تا کہ مجوزہ پارک کے جنوب اور مشرق میں رہنے والے لوگوں کو پارک تک پہونچنے کے لئے راستہ نکل آئے۔

ناچ گھر بہانہ اسکیم میں تپیشوری دیبی کے مندر کو جانے والی گلی کو چوڑا کرنا طے ہوا ہے، اس کام کے لئے اور وہاں کی مقامی گندگی کو دور کرنے کے لئے کچھ مکانات حاصل کرنا بھی طے ہوا۔

سی بلاک گوٹیا میں سیور لگانے کے واسطے مبلغ ۳۲۰۰۰ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا۔ دیبی دین کمپا ونڈ کی ایک قبر کو محفوظ رکھنے کے لئے ٹرسٹ کے خرچہ سے ایک دیوار تعمیر کرنے کی تجویز منظور ہوئی۔

ٹیزی۔ چمڑے کے کارخانہ میں اور آنتوں کی فیکٹریوں کے لئے ایک رقبہ کالپی روڈ پر بنایا جا رہا ہے۔ لے آؤٹ اور اس رقبہ کے لئے زمین کی فروخت کی قیمت منظور ہوئی۔

دلیل پوروہ کے حلیم پارک میں پرانے میرامن کی چوکی کی زمین ملا کر پارک کو کشادہ کرنا طے ہوا بنیا جا رہا ہے پلاٹ نمبر ۹۴ پر ایک دوسرا پارک تعمیر ہوگا۔

گوٹھیا میں نئے بنگلوں کے پلاٹوں کا لے آؤٹ اور انکی قیمت منظور ہوئی۔

یونائیٹڈ پراونسز ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۴ء پر غور کرنے اور گورنمنٹ غور کے واسطے ایکٹ میں ترمیمات تجویز کرنے کے واسطے ایک کمیٹی مقرر کیگئی۔

دراصل اس قسم کی اسکیموں کو ملک کی خدمت کے مفاد میں ترقی دینے کی کوشش کی جاوے گی لیکن اس معاملہ پر مزدوروں اور مل مالکوں سے مزید مشورہ کریگا گورنمنٹ لیبر ایکسچنج مقرر کرنے کے لئے تدبیریں اختیار کی جاوینگی۔ مل مالکوں کا خیال ہے کہ لیبر ایکسچنج اس وقت تک بہترین مشورہ نہیں دیسکیگی جب تک اسکو عملی تجربہ حاصل نہ ہو جائے کہ وہ اس کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار نہیں۔

مزدوروں کی برخاستگی کا معاملہ مل مالکوں کی رائے ہے کہ وہ برخاست کرنے کے متعلق ان کا موروثی حق برقرار رکھا جائے لیکن اگر کوئی اس قسم کی شکایت کی جائے کہ ناکافی اسباب کی بنا پر اسکو علیحدہ کیا گیا ہے۔ اور اگر لیبر کمشنر اسکو برخاست نکرنے کا بھی حکم دے تو وہ اس حکم کی تعمیل کریں گے۔ حکومت اس شرط کو ماننے کے لئے تیار ہے لیکن اگر برخاست شدہ مزدور اس کے سوائے اور کوئی طریقہ اختیار کرنا ہے تو اسکو حق ہوگا۔ حکومت ایک آئی سی ایس افسر کو لیبر کمشنر مقرر کرے گی۔

سوشل رعایتیں مثلاً چھٹی، بیماری کا بیمہ، پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کے متعلق مل مالکوں کا خیال ہے کہ اس قسم کے معاملات عام نوعیت رکھتے ہیں اور انکو صوبجاتی بنا پر نہیں بلکہ آل انڈیا بنا پر طے کرنا مناسب ہوگا۔ حکومت یہ تجویز ماننے کو تیار ہے۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ مزدور سبھا کو اپنا کانسٹی ٹیوشن بنانے کا حق خود حاصل ہے۔ مل مالکوں کی یہ خواہش ہے کہ سبھا کی ٹھوس بنیاد پر دوبارہ تنظیم ہونی چاہیئے اور اس کو ملوں کے اندر ڈسپلن مضبوط کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور مل مالکوں نے یہ بات بھی مان لی ہے کہ مزدوروں کی مختلف سنگھاؤں کی بجائے ایک سبھا ہونی چاہیئے۔ ان کی خواہش ہے کہ یونین کے کانسٹی ٹیوشن پر فوراً ہی غور کیا جائے یا یہ معاملہ لیبر کمشنر کے سپرد کیا جائے تا کہ یہ معاملہ بغیر تاخیر کے حل ہو جائے۔ اس نظریہ سے حکومت کو اتفاق ہے اس قسم کی تجویزیں سبھا کے روبرو رکھی جائینگی۔

سبد گل

انتظام کانگریسی صوبوں میں جیل خانوں کی جو اصلاحات ہو رہی ہیں ان میں دیکھکر وہ زمانہ یاد آتا ہے جب ۱۹۳۰ء یا ۱۹۳۲ء کی تحریک چل رہی تھی۔ اور سیاسی قیدیوں کی بھرمار تھی تو بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے کہ:۔

وہ بھی اک زمانہ تھا یہ بھی اک زمانہ ہے

اب یہ انتظام ہو رہا ہے کہ قیدیوں کو آدھ گھنٹہ روز گانے کی اجازت دیجائے۔ یہ خوش ایسے میاں یہ جیل خانہ ہے یا نشاط خانہ۔ قیدیوں کے لئے رونے چلانے یا مرنے کا پروگرام ہونا چاہئے۔ نہ کہ ہنسنے اور گانے کا۔ ۱۹۳۲ء میں تو اس گانے کے پیچھے جیلوں میں خوب ڈنڈے چلے اور گانا بھی کون دادرا۔ ٹھمری۔ بیڑ خیال دھرپد وغیرہ کا نہیں بلکہ جھنڈے کا گانا ادھر ان لوگوں نے شروع کیا کہ

جھنڈا اونچا رہے ہمارا

ادھر ہر جیل کی وارڈوں اور نمبرداروں نے اپنا ڈنڈا اونچا کیا۔

کولھو کا کام بھی انسان سے لیا جاتا تھا عام طور پر تو یہ محاورہ مشہور ہے کہ انسان کیا کولھو کا بیل ہے لیکن جیل میں تو واقعی آدمی کو کولھو کا بیل بنا دیا جاتا تھا۔ بہت سے چکر کاٹتے کاٹتے تھک کر بیہوش ہو جاتے انھیں تو بڑے عرصہ کے لئے کولھو سے الگ کر دیا جاتا۔ اور کسی کو جوت دیا جاتا۔ اور جب پہلے شخص کو ہوش آ جاتا تو اسے میدان پر ٹہلا کر پھر کولھو میں جوت دیتے گویا گاندھی جی نے تو یہ مشورہ دیا کہ مشینوں کی جگہ انسانوں سے کام لیا جائے لیکن افسران جیل نے جانوروں کا کام بھی انسانوں سے لینا شروع کر دیا۔

چکی کی پسائی کا کام اب عورتوں سے نہ لیا جائے گا۔ یہ پسائی بھی غضب کی ہوتی ہے کھڑے ہو کر دو دو کو ایک ساتھ چکی پینا ہوتی ہے۔ جیل میں عورتوں کے چکی پیسنے کا منظر تو کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ لیکن مردوں کو اکثر دیکھا کہ ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ جب مردوں کا یہ حال ہوا تو عورتوں پر کیا بیتی ہوگی۔ اس سلسلہ میں ایک تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا چکی پیسنے کے کام پر عام طور پر قوی ہیکل آدمی رکھے جاتے ہیں لیکن سوشلزم کے اصول پر عملدرآمد کرتے ہوئے کھانا سب کو برابر ملتا ہے۔ خواہ کوئی دبلا پتلا ہو یا موٹا تازہ اور لطف یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کھانا دوسرے کو دے بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ قواعد جیل کے خلاف ہے وہاں تو اصول ہے کہ

کسے را باکسے کارے نباشد

دوسرا مصرعہ مضمون کے بالکل برعکس ہے لہذا درج نہیں کیا جاتا۔ جز مطلب یہ ہے کہ ان چکی پیسنے والوں کو دوسروں کے مقابلہ میں بھوک زیادہ لگتی اور کھاتے بھی زیادہ ہیں مگر ملتا اوروں کے برابر ہے کریں تو کیا کریں مجبورًا انھوں نے یہ طریقہ نکالا کہ آٹا تھوڑا پھانک گئے اور اسی کے ہموزن ریت ملا کر ہموزن پورا کر دیا۔ اسی لئے جیل کا پیا ہوا آٹا بہت کسکساتا ہے۔

جیل کے منتظموں کی یہ ستم ظریفی دیکھئے کہ چکی گھروں کا فرش پکا بنا دیا۔ قیدیوں نے اس کی بھی ترکیب سوچ لی پھر بھی آٹا پھانکتے اور وزن پورا کر دیتے تھے۔ لیکن کس طرح پورا کرتے تھے اس کا بیان ذرا ادارہ تحریر سے باہر ہو جاتا ہے۔

اور سنئے جیل کے اندر ریڈیو لگائے جائیں گے

باقی صفحہ ۶ کالم اول پر

ادب لطیف

دیر پشیمان

از جناب شمشو وسلطانی صاحب

ڈبلیو۔ ایس۔ لینڈر کی ایک کیف آگیں نظم کا ترجمہ

میں اس سے محبت نہیں کرتی تھی۔۔۔ اور تاہم اب جبکہ وہ چلا گیا ہے، جدا ہو گیا ہے میں محسوس کرتی ہوں کہ میں اسکے بغیر تنہا ہوں۔ میں روک دیتی تھی جب وہ بولتا تھا پھر بھی میری خواہش ہے کہ وہ ایکبار بول سکتا! افسوس کاش میں بات چیت کرنے میں اسکو نہ ٹوکتی!!!

ایک بار میں نے اس سے محبت نہ کرنے کے اسباب پر غور کیا۔۔۔ لیکن میرے خیالات منتشر ہو گئے اور میں کچھ سمجھ نہ سکی۔ اس خیال سے میں پریشان ہوئی اور شاید وہ بھی۔۔۔

اب میں اس کو چاہتی ہوں، دل سے چاہتی ہوں!

محبوب! کاش وہ زندہ ہوتا جو میرے لئے زندہ تھا اور جب اس نے دیکھا کہ اسکی محبت بے ثمر ہے، اس نے اپنے چہرہ کو موت کے آغوش میں گریہ کی پاک زمین میں چھپالیا

اب میں اپنی زندگی کے خوشگوار لمحات اس پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔ اس پر جس نے اپنی زندگی مجھ پر قربان کر دی لیکن۔۔۔۔

لیکن میری یہ قربانیاں واپس آتی ہیں اور اسکی قبر بھی شاید انتہائی تکلیف کے ساتھ جل اٹھتی ہے۔ اس دیر پشیمانی کو دیکھ کر! جسکو محسوس کر کے میرے آنسو نکل آتے ہیں..... وہ آنسو جنھوں نے اس کے ملایم اور نازک دل کو پگھلا دیا تھا!

برسوں تک وہ میری یاد میں خون کے آنسو رویا تھا اسکی آخری اور سب سے آخری دعا تھی۔

"رحیم خدا ان آنسوؤں میں وہ کبھی حصہ لے" اب وہ خاموش ہے۔ اس کا سینہ بالکل سرد ہے۔ اس سبزہ زار کے پھولوں سے بھی زیادہ سرد۔ جو گرجہ کے پھاٹک کے اس جانب ہے اور جہاں بچے اسکی قبر کے پاس کھڑے ہو کر اس کے کتبے کو پڑھتے ہیں۔۔۔۔ اس کی تاریخ وفات کا مختصر کتبہ!

بچو! نازک روحو! تم کوئی بھی ہو کر اس کے لئے دعا کرو اسکی ابدی مسرت کیلئے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ میرے لئے بھی۔۔ مجھ بدنصیب اور دیر پشیماں کے لئے بھی۔۔۔

ص کیا گیا ہے کسی مغربی ایکٹرس سے اتنے کام کی امید رکھنا معمولی بات نہیں۔

بمبئی کے ایک سینما گھر میں ہی اس کی نمائش ایک سال سے زیادہ عرصہ تک ہوتی رہی ہے۔

بیکاری دور کرنے نیز اچھوت ادہار کے متعلق اب کچھ عرصے سے ہندوستان میں فلمیں بنی شروع ہوگئی ہیں اس سے پہلے زیادہ دھارمک وسٹنٹ فلمیں ہی بنا کرتی تھیں، دن بدن فلموں میں رومانس اور جذبات نگاری بھی زیادہ دخل حاصل کر رہی ہے۔

مشرق ومغرب کا مذاق ایک دوسرے سے بالکل برعکس ہے پہلے غلطی سے ہندوستانی فلم سازوں نے اس سلسلہ میں مغربی فلموں کی تقلید شروع کر دی تھی مگر انہیں اپنی اس غلطی کا احساس ہو گیا، اور مغرب کی ان باتوں میں اندھادھند تقلید ترک کر دی گئی ہے۔

ہندوستان میں وہ فلم زیادہ پسند ہوتی ہے جو گانوں کے لحاظ سے زیادہ اچھی ہو*

عالم نسواں

اصلاح وتنظیم کے میدان میں عورتوں کی خدمات

(از بیگم سجاد حیدر صاحب بارہ بنکی)

آج اگر ہم اسلامی دنیا کی خواتین کے حالات پر نظر ڈالیں تو یہ بات ہم کو نظر آتی ہے کہ تمام ترقی یافتہ ممالک میں ہماری مسلمان بہنیں نہایت حیرت انگیز ملکی وقومی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ جب ہم مصر کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوتی ہے کہ وہاں کی عورتیں صنعت وحرفت اصلاح وتنظیم اور تعلیم وتربیت کے میدان میں مردوں سے بہتر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ بیگم سعد زاغلول پاشا۔ ہدی خانم شعراوی ناجیہ خانم کے نام سے کون ناواقف ہے یہ محترم خواتین عورتوں کی تعلیم وتربیت کے لئے سرفروشانہ کام کر رہی ہیں۔ ان کی سعی وکوشش سے دیہات میں نسوانی مدرسے قائم ہو گئے ہیں۔ صنعت وحرفت کے مدرسے بھی کھل رہے ہیں۔ اور حکومت کے بعض کاموں میں بھی عورتیں سرگرم حصہ لے رہی ہیں۔

ترکی عورتوں کا بھی یہی حال ہے۔ وہ بھی اصلاح وتنظیم اور صنعت وحرفت کے میدان میں مردوں کے دوش بدوش کام کر رہی ہیں ایران اور عراق کی عورتیں بھی اپنے فرایض سے غافل نہیں ہیں۔ جدید ایران کی تعمیر وتشکیل اور اصلاح وتنظیم میں جتنی سرگرمی سے مردوں نے خدمات انجام دی ہیں اتنی ہی سرگرمی سے مسلمان عورتوں نے خدمت کی ہے۔ ایران اور عراق میں آجکل جابجا نسوانی مدرسے کھل رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن آج ہم کو اس بات پر غور کرنا ہے کہ ہماری ہندوستانی مسلمان بہنیں اپنی ترقی کے سلسلہ میں کیا کر رہی ہیں؟

جب ہم اسلامی دنیا کے حالات سے ہندوستانی مسلم خواتین کی خدمات کا مقابلہ کرتی ہیں تو شرم سے ہماری گردن جھک جاتی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہماری خدمات بہت کم ہیں۔ ہمارا آج یہ اہم فرض ہے کہ ہم میں سے جو بہنیں دولتمند ہیں وہ غریب بہنوں کی امداد کریں۔ اگر وہ تعلیم کی محتاج ہیں تو تعلیم کے لئے آسانیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ اور اگر صنعت وحرفت کی طرف ان کا رجحان ہے تو اس سلسلے میں بھی انکی امداد کرنی چاہئے۔ شہر کی عورتوں کو کسی نہ کسی حد تک امداد حاصل ہو جاتی ہے لیکن دیہات کی عورتیں سخت محتاج اصلاح ہیں۔ جن بہنوں کو خدا نے مال وزر دیا ہے اور جنکو توفیق دی ہے انکو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کے کاموں میں غریب بہنوں کی امداد کو بھی شامل کریں۔ خدا ہم کو توفیق عمل عطا فرمائے۔

---

*نیم مزاحیہ اور اس قسم کی تمام دوسری فلمیں جو امریکہ وانگلستان میں مقبول ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں پسند نہیں کی جاتیں۔

ابھی یہاں فلمسازی کے دور کا آغاز ہے اور ابھی ایسے آدمیوں کی تعداد کافی ہے جو اداکاروں اور خاص کر ایکٹرسوں کو نہایت بری نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انھیں سوسائٹی سے گرا ہوا خیال کرتے ہیں مگر اب آہستہ آہستہ عوام کے دل سے یہ خیال نکلتا جا رہا ہے اور یہ صنعت بھی ملک کی مفید صنعتوں میں شمار ہونے لگی ہے۔

امریکہ اور انگلستان کی طرح سینما نے ملک کے نوجوانوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی ہے

بچوں کی دنیا

ٹکٹوں کی غلطیاں

ڈاک کے ٹکٹوں میں اکثر غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ان غلطیوں کے سبب سے ان کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ بعض معمولی ٹکٹ جنھیں ہم ردی سمجھ کر پھینک دیتے ہیں کسی غلطی کی وجہ سے کئی سو روپے کی قیمت کے ہو جاتے ہیں۔

اسٹینلی گبنس ولایت میں ٹکٹوں کی سب سے بڑی فرم ہے۔ بہت دنوں کی بات ہے مغربی اسٹریلیا سے البنی کے پوسٹ ماسٹر نے اس کمپنی کو کچھ ٹکٹ روانہ کئے۔ ان میں دو پنس والے ٹکٹ تھے۔ مگر وہ غلطی سے بنفشی رنگ میں چھپ گئے تھے اور یہ رنگ ۶ پنس والے ٹکٹوں کا تھا۔ اس فرم نے انھیں ۲ پنس فی ٹکٹ کے حساب سے خرید لئے، اور فہرست میں ان کی قیمت ۳ روپے ۱۲ آنے فی ٹکٹ کے حساب سے چھاپ دی۔ آجکل ان ۲۰ ٹکٹوں کی قیمت جو صرف ۵ روپے میں اس فرم نے خریدے تھے ۱۰۰۸۰ روپے ہے۔

اسی طرح امریکہ میں ایک لڑکا ایک ٹکٹ بیچنے والے کی دوکان پر آیا اور کچھ ٹکٹ خرید کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر آیا اور کہنے لگا "ان میں ایک ٹکٹ غلط چھپا ہے میں نہیں لوں گا۔ اس کے دام واپس کر دو"۔ دوکاندار نے اسکی قیمت جو تقریبًا دو پیسے تھی خوشی سے واپس کر دی۔ یہ ٹکٹ ۱۸۶۹ کا ۳۰ سنٹ کا تھا۔ اس میں امریکہ کے جھنڈے کی تصویر الٹی چھپ گئی تھی۔ آجکل اس کی قیمت ۵۰۰۰ روپے ہے۔ اور اسی سنہ یعنی ۱۸۶۹ء کے امریکہ کے دو اور ٹکٹوں میں غلطی ہوئی۔ یہ ۱۵ اور ۲۴ سنٹ کے تھے ان کے بیچ کی تصویر الٹی چھپ گئی تھی۔ ۱۵ سنٹ والے کی قیمت ۲۷۵۰ روپے اور ۲۴ سنٹ والے کی قیمت ۲۲۵۰ روپئے ہے۔

بعض کمپنیوں کے پاس ہزاروں اور لاکھوں ٹکٹ ہر ہفتہ باہر سے آتے ہیں، ان میں سے بعض میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ لندن کی ایک کمپنی کو "پوپا" سے کسی نے ہوائی ڈاک کے ٹکٹ بھیجے ہوائی جہازوں کے ٹکٹوں پر (Air Mail) لکھا ہوتا ہے مگر اس پر صرف (Ria) لکھا ہوا تھا۔ یہ بھی ایک بڑی زبردست غلطی تھی۔ ایسی غلطی امریکہ کی ایک فرم نے پکڑی جبر (Ria) Mail الٹا چھپ گیا تھا۔ یہ دونوں ٹکٹ بھی بہت قیمتی ہیں۔

دو ٹکٹ اپنی غلطی کے اعتبار سے بہت مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک تو مارشس کا ہے جسمیں Post paid کی جگہ غلطی سے (Post office) لکھ گیا تھا۔ اس کی وجہ سے غیر استعمال شدہ کی قیمت ۷۵۰۰۰ روپے اور استعمال شدہ کی قیمت ۵۲۵۰۰ روپے ہے۔

دوسرا ٹکٹ کیپ آف گڈ ہوپ کا ہے کسی زمانے میں یہاں مثلث کی طرح کے ٹکٹ جاری تھے۔ اتفاقًا سب ٹکٹ ایکدم فروخت ہو گئے۔ یہاں کے ٹکٹ ولایت میں چھپتے تھے۔ ولایت سے ٹکٹ چھپوا کر منگوانے میں بہت کافی دن لگتے، اتنے میں وہاں ٹکٹوں کا قحط پڑ جاتا۔ اسلئے وہیں کی ایک فرم کو ٹکٹ چھپنے کے لئے دیئے گئے۔ اور تاکید سے کہا گیا کہ رنگ میں، وضع میں ہر بات میں ولایت سے ملتے جلتے ہوں۔ ٹکٹ چھاپنے کے لئے لکڑی کے بلاک استعمال کئے گئے۔ اسی لئے نہایت بھدے اور غلط چھپے۔ دو خاص غلطیاں ہو گئیں۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۲ پر)

پردۂ فلم

ہندوستان کی صنعت فلمسازی

(از مسٹر ڈی۔ ڈی۔ کیلیشپ)

ہندوستان کی ۳۵ کروڑ آبادی کے پاس صرف ۱۴۰۰ سینما گھر ہیں۔ ابھی ہندوستان میں اس صنعت کو رائج ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا مگر اس کے باوجود اس صنعت نے اتنی اہمیت حاصل کر لی ہے کہ اس کا شمار ملک کی اہم صنعتوں میں ہونے لگا ہے۔

ہندوستان کی فلمی ترقی کے راستہ میں ہندوستانیوں کا مختلف مذاہب میں تقسیم ہونا اور مختلف زبانیں بولنا رکاوٹ ہے۔ یہاں ہر ایک صوبہ کی زبان الگ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی کوئی فلم سارے ملک میں مقبول نہیں ہو سکتی۔ اس صنعت کے راستہ میں دوسری رکاوٹ دیہات کی ہے۔ ہندوستان دیہات کا مجموعہ ہے۔ دیہات میں اول تو فلموں کی نمائش کا باقاعدہ انتظام ہو ہی نہیں سکتا۔ اور دوسرے دیہاتیوں کی ایک زیادہ تعداد ان پڑھ ہے اور وہ سینما کے نام تک سے واقف نہیں۔

لیکن ان مشکلات کے باوجود ہندوستان میں چھوٹی بڑی ۱۵۰ فلم ساز کمپنیاں اور ۱۳۵ ڈسٹری بیوٹنگ کمپنیاں ہیں۔ ان دونوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اب مختلف زبانوں میں فلموں کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور کئی فلم کمپنیاں تو اپنی فلمیں دو تین زبانوں میں تیار کرتی ہیں۔

ہندوستانی اپنی زبانوں کی فلموں کی طرف زیادہ راغب ہوتے جاتے ہیں اور اب ہندوستانی سینما گھروں میں غیر ملکی فلموں کی تعداد دن بدن کمی ہوتی جا رہی ہے۔ بنگال۔ مدراس۔ بمبئی اور پنجاب میں تو اپنے سنسر بورڈ بھی ہیں ہندوستان کے ۱۴۰۰ سینما گھروں میں سے ۳۰۴ میں تو صرف ہندوستانی فلموں کی ہی نمائش ہوتی ہے ۱۴۳ سینما گھر موقع کے مطابق انگریزی و ہندوستانی دونوں فلمیں چلاتے ہیں مگر ایسے سینما گھروں کی تعداد ۵۰ ہے۔ جہاں صرف انگریزی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔

فلموں کا دور

ہندوستان میں فلموں کے دور کا آغاز ۱۹۱۳ء میں ہوا۔ سب سے پہلی ایک چھوٹی سی دھارمک فلم بنائی گئی۔ اس کی مقبولیت سے متاثر ہو کر بہت جلد کئی فلم ساز کمپنیاں عالم وجود میں آگئیں۔ شروع شروع میں رہائشی بنگلے سٹڈیو کے طور پر استعمال کئے گئے۔ اور اس طرح اس صنعت کا آغاز ہوا۔ ہندوستان کی پہلی کامیاب فلم "لائٹ آف ایشیا" ہے یہ مہاتما بدھ کی زندگی سے تعلق رکھتی ہے یہ فلم انگریزی زبان میں بھی تیار کی گئی تھی اور ہندوستان کی طرح دوسرے ممالک میں بھی مقبول رہی۔

ہالی وڈ نے پہلی متکلم فلم ۱۹۲۸ء میں بنائی تھی مگر ہندوستان نے پہلی متکلم فلم ۱۹۳۱ء میں تیار کی۔ یہ امپیریل فلم کمپنی کی فلم "عالم آرا" تھی۔

فلم کمپنیاں

اسوقت بمبئی ٹاکیز۔ نیو تھیٹرز۔ اور پربھات فلم کمپنی وغیرہ ہندوستان کی مشہور فلم کمپنیاں ہیں ان میں سے بمبئی ٹاکیز کے پاس تو بہت سے جرمن ماہر بھی ہیں پربھات کی فلم "سنت تکارام" مہاراشٹر فلموں میں ایک خاص درجہ رکھتی ہے اس میں مہاراشٹر کے سنت تکارام کی زندگی کے چند اہم واقعات اس خوش اسلوبی سے پیش کئے گئے ہیں کہ اسے سال گذشتہ میں وینس کی بین الاقوامی نمائش میں دنیا کی بہترین تین فلموں میں شمار کیا گیا عام مغربی فلموں کی لمبائی ۸۰۰۰ فٹ کی ہوتی ہے مگر اس فلم میں ۲۰۰۰۰ فٹ پر ہیرو کا کام پیش کیا

اقوال زریں

عقلمند ہمیشہ آیندہ کا خیال رکھتا ہے۔

ایک اچھا آدمی سونے کے تھیلے سے بہتر ہے

دل تلوار سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے

خیرات دینے سے آدمی غریب نہیں ہوتا۔

بلا تکلیف اُٹھائے کچھ فائدہ نہیں ہوتا

وہ آدمی جو ابھی پیدا نہیں ہوا۔ جو ہر ایک شخص کو خوش کر سکے۔

تم اپنی مدد کرو خدا تمہاری مدد کرے گا۔

جو عزت کرانا جانتا ہے وہی باعزت بھی ہوتا ہے

علم ہی ایک ایسا خزانہ ہے جو نہ چوری جا سکتا ہے اور نہ تلف ہو سکتا ہے۔

اگر تم چاہتے ہو کہ کوئی تم سے محبت کرے تو تم بھی سب سے محبت کرو۔

انسان کو ہر حالت میں شکر ادا کرنا لازمی ہے۔

خطرات ہی میں زندگی گذارنے سے آدمی تجربہ کار ہوتا ہے۔

آدمی مرتبہ سے نہیں بلکہ اطوار سے بلند ہوتا ہے

آدمی کام سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ باتوں سے

ورزش میں طاقت تندرستی اور خوبصورتی ہے۔

موج تبسم

جوتہ صاف کرنےوالا :- حضور جوتہ ایسا چمکا دوں کہ اگر آپ چاہیں تو اس میں اپنا منھ بھی دیکھ لیں۔

جنٹلمین :- چپ! کیا بکتا ہے۔ ہم جوتہ میں اپنا پاؤں دیکھنا چاہتے ہیں۔ منھ نہیں دیکھنا چاہتے۔

عاشق :- میں نے تمہارے والد سے کہا تھا کہ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا!

معشوقہ :- پھر انہوں نے کیا جواب دیا۔

عاشق :- کچھ نہیں ہی کہا تھا کہ میں تمہارے اخراجات تدفین ادا کر دوں گا۔

پہلی سہیلی :- آج تمہارا گلا بہت بیٹھا ہوا ہے۔ کیا بات ہے۔

دوسری سہیلی :- ہاں بہن کیا بتاؤں رات کو میرا شوہر بہت دیر میں واپس آیا تھا۔

مسافر :- یہ گاڑی کہاں جا رہی ہے۔

دوسرا مسافر :- آگرہ کو

پہلا :- افسوس میں غلطی سے اس پر سوار ہو گیا ہوں مجھکو تو بریلی جانا ہے۔

دوسرا :- افسوس نہ کیجئے آگرہ میں ہی قیام کیجئے گا۔ وہاں بھی تو پاگل خانہ ہے۔

ماسٹر :- (جو یک چشم تھے) رشید بتاؤ دو آدمیوں کے درمیان کتنی آنکھیں ہوتی ہیں۔

رشید :- تین۔

ماسٹر :- کسطرح

رشید :- دو میری اور ایک آپکی۔

آقا :- یہ گھڑی بازار سے درست کرا لاؤ یہ بہت سست چلتی ہے

ملازم :- حضور :- اسکو اسی حالت میں رہنے دیجئے۔

آقا :- کیوں؟

دلچسپ معلومات

ایک تباہ کار جرمن تیارہ

جرمن سائنسدانوں نے ایک ایسا طیارہ ایجاد کیا ہے جسکی رفتار تو ۵۰،۲ میل فی گھنٹہ ہے لیکن جو مشین گنوں سے دشمن کی فوجوں پر بے پناہ آتشباری کر سکتا ہے آتشباری کے لئے جو مشین گنیں اس میں نصب کی گئی ہیں وہ بہت خوفناک ہیں یہ بارش کی طرح دشمن پر گولیاں برساتی ہیں۔

سانپ کا چمڑا بطور صابن

جاپانی عورتیں اپنے پیروں کو سانپ کے چمڑے سے دھوتی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس عمل سے ان کے چہرے زیادہ خوبصورت ہو جاتے ہیں۔

پندرہ منٹ میں سبز بن جاؤ

لندن کے ایک ہسپتال میں ایک ایسی دوا کے استعمال کے سلسلہ میں تجربات ہو رہے ہیں جس کے استعمال سے انسان کا رنگ پندرہ منٹ کے اندر اندر سبز ہو جاتا ہے۔ اس دوا کا نام "سبز ۱۰" ہے اور اس کی درآمد جرمنی سے ہوئی ہے۔

اگر انسان کی کسی رگ میں اس کو ٹیکے کے ذریعہ داخل کر دیا جائے تو پندرہ منٹ کے اندر اندر آدمی سر سے لے کر پاؤں تک سبز ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ زبان اور کھوپڑی کے اندرونی حصے بھی سبز ہو جاتے ہیں۔ مریض کامل دو گھنٹہ تک "سبزہ بنا" بنا رہتا ہے۔ دوا بالکل بے ضرر ہے اور جلدی امراض کو رفع کرنے میں غیر معمولی طور پر مدد ثابت ہو رہی ہے۔

ملازم :- اگر آپ رات کو دیر سے واپس آئیں تو بیگم صاحبہ کو کوئی شک نہ ہوگا۔ اور ہر روز کی لڑائی بھی ختم ہو جائے گی۔

بنگال کے سیاسی قیدی

کلکتہ ۴ جولائی۔ سر ناظم الدین ہوم منسٹر بنگال اور سبھاش چندر بوس صدر کانگریس کے درمیان آج سہ پہر کو ۳½ بجے ناظم الدین کے مکان پر گفتگو شروع ہوئی۔ ملاقات کا موضوع بنگال کے نظر بند اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق تھا۔ اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی بھی سر ناظم الدین سے گفتگو کر چکے ہیں۔

گفتگو تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی اختتام ملاقات پر پریس کے نمائندوں نے شری بوس سے تفصیلات دریافت کیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی تک فیصلہ ناتمام ہے اور اسی سلسلہ میں بدھ کی صبح کو دوبارہ ملاقات ہوگی۔

حکومت بنگال کی تجویز

کلکتہ ۴ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے وہ مسلح اور غیر مسلح سپاہیوں میں صرف بنگالیوں کو بھرتی کریگی۔ بھرتی کی پالیسی میں یہ تبدیلی اور ضرور تمند بنگالیوں کے نیچے اور درمیانہ طبقہ میں ہی کامیاب ہو سکتی ہے۔

کلکتہ پولیس کے علاوہ بنگال پولیس کے غیر مسلح سپاہیوں کی سالانہ بھرتی ۱۵۰۰ ہوتی ہے اور مسلح سپاہیوں کی سالانہ بھرتی کی تعداد ۱۲۰۰ ہے۔

دہرہ دون ۵ جولائی۔ نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کیلاغی بہ کاش ڈویژنل آرگنائزر محکمہ دیہات سدھار میرٹھ

افسانہ

بھکاری کی آرزو

از جناب مظہر انصاری بی۔ اے۔ آنرز

آگ ہوگی؟

"ہاں ہے تو سہی"

مجھے چاہیئے ہے"

لیلو۔ کیسے لے جاؤ گی؟

"اس ٹھیکرے میں"

"لاؤ دیدوں"

"یہ لو"

برسات کی اندھیری رات، ہر طرف گہری خاموشی، موسلادھار مینھ برس رہا ہے جیسے گھٹاؤں سے ساتوں سمندروں کا پانی آج ہی برس پڑے گا۔ ندی کے کنارے۔ ایک دھرم شالہ ہے اس کی عمارت ندی کے کنارے کھڑی ایسی معلوم ہوتی ہے گویا اس پار کی سنسان فضا کا نظارہ کر رہی ہے۔ اس دھرم شالہ میں شہر کے بھک منگے اور بھکاری آکر رات بسر کر لیا کرتے ہیں۔ دھرمشالہ سے بھکاریوں کو ایک قسم کا تعلق ہو گیا ہے۔ جس سماج کی جبرہ دستیوں نے انہیں بھکاری بنایا ہے اسی سماج نے نادانستہ ان کے لئے رات کاٹنے اور دن کو آکر پڑے رہنے کا انتظام بھی کر دیا ہے

اس رات دھرمشالہ میں تین انسانوں کا بسرا تھا ایک بوڑھا اندھا اپاہج بھک منگا دوسرا ایک نوجوان بھکاری اور تیسری ایک دوشیزہ کیچڑ میں ایک گلاب کا پھول یہ اندھے کی لڑکی تھی جو بھیک مانگنے میں باپ کی مدد کرتی تھی۔ نوجوان بھکاری اس دھرمشالہ میں آج پہلی مرتبہ آیا تھا۔ لڑکی اس سے اپنے باپ کے لئے آگ لینے آئی تھی۔ مانگنے والی کو آگ دینے لگا نوجوان بھکاری کی انگلیاں کسی کی نرم چکنی ٹھنڈی انگلیوں سے چھو گئیں۔ آگ دیتے دیتے وہ خود بھی جل اٹھا اس کے تن بدن میں چنگاریاں سی دہکنے لگیں۔ اسے ایسا معلوم ہوا کہ رات دن دھڑکنے والا یہ دل جسے میں گوشت کا ایک ٹکڑا سمجھتا رہا دراصل ایک سلگ اٹھنے والی آگ ہے۔ بھکاری کے دل میں ایک نامعلوم خلش پیدا ہو گئی، ایک میٹھی میٹھی سی چبھن اسے ستانے لگی۔

اس کے دل میں آرزو نے ایک کروٹ لی کہ کاش ان نرم گداز چکنی ٹھنڈی انگلیوں کو چھونے کا موقع ایکبار پھر ملے۔ اب سے پہلے بھکاری نے اپنے محسوسات میں ایسی اُمنگ ایسا کیف اور ایسا نشہ کبھی محسوس نہ کیا تھا۔ ان انگلیوں کا لطیف اور کیف بخش لمس اس کی زندگی میں ایک نیا واقعہ تھا جس نے اس کے دل و دماغ میں تصورات اور جذبات کا ایک نیا باب کھول دیا تھا۔

کچھ ٹھہر کر نوجوان بھکاری نے پوچھا اور آگ چاہیئے؟

جواب میں پوچھا گیا "مل سکے گی؟"

بھکاری بولا "کیوں نہیں۔ لاؤ ٹھیکرا دیدوں"

اندھیرے میں اس نے کسی کے اٹھکر آنے کی آواز سنی پھر اسے اپنے قریب کپڑوں کی سرسراہٹ سنائی دی، بھکاری کا تمام جسم اس طرح جھنجھنا اٹھا جیسے اس کے جسم کے کسی حصہ سے بجلی کا تار چھو گیا ہے۔

اس نے پوچھا "لاؤ وہ کہاں ہے ٹھیکرا؟"

کسی نے جواب دیا "یہ ہے"

اور ایک سخت چیز کے زمین پر رکھے جانے کی آواز آئی۔

نوجوان بھکاری اداس ہو گیا۔ وہ اس ٹھیکرے کو کسی کے ہاتھوں سے لینا چاہتا تھا۔

نوجوان بھکاری نے ہاتھ پھیلایا تو کسی کے پاؤں سے اسکی انگلیاں چھو گئیں۔ بھکاری اچھل پڑا!

(۲)

نوجوان بھکاری پر اب روز اس دھرمشالہ میں آنا فرض ہو گیا۔ دوشیزہ بھکارن بھی اپنے باپ کے ساتھ روز آتی۔ جس دن وہ دیر سے آتی بھکاری بار بار باہر نکل کر بے چینی سے اُدھر اُدھر دیکھتا۔ دل کی تشویش آنکھوں کی کھڑکیوں سے باہر جھانکنے لگتی۔

اسی طرح بہت دن بیت گئے۔ جاڑے کا موسم ہے۔ سردی ناقابل برداشت ہو رہی ہے پوہ ماگھ کی خوفناک رات ہے۔ فضا میں ایسی ٹھنڈک ہے کہ ہوا ہڈیوں کو چھیدے ڈالتی ہے۔ بھکارن کا باپ سخت بیمار ہے، سردی کی شدت سے اس کے مرجانے کا خطرہ ہے۔

اگر کمبل ہو تو وہ سردی سے محفوظ ہو جائے۔ مگر کمبل آئے کہاں سے؟ اسکی قیمت تو پانچ چھ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔ دوشیزہ بیمار باپ کے غم میں ڈوبی ہوئی ہے! نوجوان بھکاری کا دل اپنی دلبر کو اس حالت میں دیکھکر بے چین ہو گیا۔ رات بھر وہ جاگتا رہا اور سوچتا رہا کہ میں اس کے لئے کیا کر سکتا ہوں صبح کی روشنی پھیلتے ہی وہ دھرمشالہ سے نکلا اور شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

(۳)

پوہ ماگھ کا مختصر دن دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گیا نوجوان بھکاری دن بھر کمبلوں کی ایک عالیشان دوکان کے آگے بیٹھا رہا اور سوچتا رہا کہ میں دوکان سے کمبل کیسے حاصل کروں۔ دوکان کی خوبصورت الماریوں میں بے شمار کمبل رکھے تھے الماریوں کے باہر بھی کمبلوں کے پہاڑ کے پہاڑ کھڑے تھے، لوگ بھاگ آتے تھے اور کمبل خرید کر لے جاتے تھے۔ بھکاری کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ اس کے سوائے ہر شخص کمبل اوڑھے ہوئے ہے۔

رات آگئی بھکاری کا جی چاہا کہ آرام کرنے کے لئے دھرمشالہ کی طرف چلے۔ مگر کیا کمبل لیجائے، بغیر اسکی روح کو چین نصیب ہوگا۔ بغیر کمبل حاصل کئے آرام کیسا؟ وہ دوکان کے سامنے ہی ایک بند دوکان کے سائبان کے نیچے پڑ رہا۔ صبح ہو گئی مگر بھکاری کا مطلب پورا نہ ہوا۔ اسوقت تک دھرمشالہ کی طرف جانے کی اس نے قسم کھا لی تھی جب تک کمبل حاصل نہ ہو جائے۔ کمبل حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا۔ چوری اور بھکاری چوری کرنے کی ہمت نہ رکھتا تھا۔

کئی دن اسی کشمکش کی نذر ہو گئے۔ بھکاری تڑپ تڑپ کر رہ جاتا، اس کے پاس چند پیسے تھے ان ہی سے کچھ لے کر کھا لیتا۔ اور بیٹھا کمبلوں کی دوکان کو دیکھا کرتا۔ اسے ایسا محسوس ہونے لگا کہ اس کی غیر حاضری ایک ناقابل عفو جرم میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔

ایک بار پھر رات آئی۔ پوہ ماگھ کی خوفناک رات۔ زبردست بارش کے ہمراہ پھر دنیا کے سر پر مصیبت بنکر نازل ہوئی، غضب کی سردی پڑ رہی تھی۔ بجلی راکشس کی طرح تڑپتی تھی، تمام دنیا کانپنے لگی۔ کنول کے پتے پر پھیلتی ہوئی شبنم کی طرح رات آگے بڑھی سناٹا چھا گیا دوکانیں بند ہو گئیں۔ بازار سنسان ہو گئے۔ سارا شہر کمبل اوڑھ کر سو گیا کم سے کم بھکاری کو ایسا ہی معلوم ہوا۔

رات گذر گئی۔ بارش برابر ہو رہی تھی، اور پولیس کے پہرہ دار محفوظ جگہوں میں دبک دبک کر پڑ رہے تھے۔

بھکاری اپنی جگہ سے اٹھا اور کمبلوں کی دوکان

برطانیہ کی بین الاقوامی قیادت

(از جناب مسٹر دیبی پرشاد سری واستوا صاحب)

زیکوسلوویکیا میں سوڈیٹن جرمنوں پر ہونے والے مظالم اور ان کے قتل کی توہین کا جام تلخ جرمنی پی گیا۔ زیک طیاروں نے سرحد جرمنی پر کئی بار پرواز کی مگر جرمنی رسمی شکایت تک ہی قانع رہا۔ اس نے رائن لینڈ یا آسٹریا کی طرح زیکوسلوکیا کی طرف کوچ نہیں کیا ہر ہٹلر کی غضبناک غرش سے بھی جنگ کی صدائے بازگشت پیدا نہ ہوئی۔ وہاں کے سوڈیٹن جرمنوں نے بھی بغاوت نہ کی۔ مقامی اداروں کے انتخاب حسب معمول خاموشی کے ساتھ ختم ہوگئے۔ ان تمام باتوں کی کامیابی کا سہرا اخباروں کے مطابق برطانیہ کی اس گیدڑ بھبکی کے سر رہا جو اس نے کہیں سہواً جرمن کی فوج کے کوچ کے وقت دی تھی۔ سہواً اسلئے کہ اس سے زیادہ خوفناک و اہم مناظر کو برطانیہ بھیگی بلی بنکر دیکھتا رہا۔ اور ان کے دفیعہ کے لئے کبھی کوئی کوشش نہیں کی۔ یہ گیدڑ بھبکی اسلئے تھی کہ برطانیہ کے سیاستدانوں کو معلوم تھا کہ جرمنی پچھلا قدم مضبوطی و استحکام سے جمائے بغیر آگے قدم بڑھانے کی نادانی نہیں کر سکتا۔ جرمنی نے خود اس کا جواب دے کر ان افواہوں کو محض برطانیہ کی مایوس خیالی سے تعبیر کیا ہے حکومت جرمنی کی توسیع و جامعیت کا دن رات خواب دیکھتے ہوئے بھی جرمنی آسٹریا کے صورت حالات پر قابض ہوئے بغیر کسی اور طرف قدم فرسا ہونے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

جرمنی کو گیدڑ بھبکی دکھا کر برطانیہ نے یہ سمجھ لیا کہ وسط یورپ کا معتمد بنکر اُس نے ایکبار پھر بین الاقوامی قیادت کی عنانِ حکومت اپنے ہاتھوں میں سنبھال لی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اثنا میں اس کی تقریروں میں پہلے کی بہ نسبت خودستائی کا عنصر زیادہ ہوگیا ہے۔ ابے سینا کے ساتھ غداری۔ چین کے ساتھ سرد مہری اور اسپین کے ساتھ ثالث بنائی کے مذاق کا اعادہ ہو رہا ہے۔ یورپ میں جب سے فسطائیت نے سر اٹھایا ہے اور بین الاقوامی معاہدوں کو پامال کرکے اپنے ہی اصول کی تبلیغ کرنے کی ٹھانی ہے اُسی وقت سے یورپ میں بین الاقوامی قیادت کی صورت حال بدل چکی ہے۔ جس دن رائن لینڈ کی طرف جرمنی افواج نے کوچ کیا تھا۔ اس دن اگر برطانیہ نے اپنی ہمت و دلیری کا مظاہرہ کیا ہوتا تو ممکن تھا کہ بین الاقوامی قیادت کی عنان حکومت اُسی کے ہاتھوں میں بنی رہتی۔ اُس کے بعد ابے سینا۔ اسپین چین۔ اور آسٹریا کے واقعات سے یہ ہمیشہ ظاہر ہوتا رہا کہ رائن لینڈ کے واقعہ نے بین الاقوامی دنیا میں جس تبدیلی کے آثار ظاہر کئے تھے وہ اب مضبوط ہوگئے ہیں۔ آج کون یہ امید کر سکتا ہے کہ مصیبت میں برطانیہ انکی حفاظت کریگا یا انکا ساتھ دیگا۔ اور نہ آج کسی کا اسپر اتنا اعتبار ہی رہ گیا کہ وہ اسکو کسی باہمی معاملہ کے منفصل کرنے کیلئے ثالث مقرر کرے۔ اسپین میں جب وہ خانہ جنگی کو بند کرانے میں کامیاب نہ ہوسکا تو اس نے حفظ ماتقدم کی پالیسی کا اظہار کیا۔ جسکا مطلب تھا کہ اگر باہر سے مالی شخصی و اسلحہ کی امداد اسپین کے باغیوں کو نہ ملی تو جنگ خوفناک صورت اختیار نہ کریگی۔ اور اس کے جنگ کے شعلے غیر ممالک میں نہ پہنچ سکیں گے۔ یہ چال اسلئے کامیاب ہوگئی کہ کوئی بھی ملک شعلہ جنگ سے اپنے خرمن امن واماں کو آگ نہ لگانا چاہتا تھا اور نہ رفاہ عامہ کو خطرہ میں ڈالنا چاہتا تھا۔ اسکی کامیابی کا سہرا انگلینڈ کے سر نہیں ہے۔ جرمنی اور اطالیہ کے والنٹیر فوج میں داخل ہوکر لڑ رہے ہیں۔ انکے طیارے اور مشین گنیں فرنکو کی مدد کر رہے ہیں۔ والنٹیروں کو واپس بلانے اور اسلحہ کی روانگی بند کرنے کی تمام تجویزیں اب تک بیکار ثابت ہوئیں۔ جرمنی اور اطالیہ اسپین کی جمہوریت کو برباد کرکے وہاں فرنکو حکومت قائم کرنے کا کھلا اعلان کئی بار کر چکے ہیں۔ انھوں نے اپنی اس شیطانی خواہش کو پوشیدہ نہیں رکھا۔ کہا تو یہاں تک گیا ہے کہ جرمنی نے آسٹریا پر قبضہ کرنے کے بعد اسپین اطالیہ کے لئے چھوڑ دیا ہے۔

اسپین کی جمہوری حکومت کی حفاظت یا مدد کرنے میں ناکام ثابت ہونے کے بعد اب برطانیہ کے لئے ایک طرح سے تحفظ ذاتی کا بھی سوال پیدا ہوگیا ہے۔ پارلیمنٹ کے اجلاس کے دنوں میں ہی جنرل فرنکو نے انگریزی جہازوں کا بری طرح تعاقب کرنا شروع کیا ہے۔ دارالعوام میں وزیر اعظم ایک جہاز کے غرق ہونے کے بارہ میں صورت حالات کا ذکر ختم بھی نہیں کر پاتے کہ دوسرے جہاز کی غرقابی کی خبر آجاتی ہے۔ دارالعوام میں اس کی بابت کئے گئے سوالات کے جواب میں ضعیف العمر سابق وزیر اعظم لائڈ جارج نے بہت اہم باتیں کہیں اور اعتراف بیان کرتے ہوئے وزیر اعظم سے انھوں نے پوچھا کہ جن مشین گنوں سے برطانی جہازوں پر بمباری کی گئی ہے وہ جرمنی اور اطالیہ کے ہیں اسلئے بطور احتجاج آواز صرف فرنکو کے خلاف بلند کی جائیگی۔ یا اطالیہ جرمنی کے بھی؟ وزیر اعظم نے بھی اس سوال کا کوئی صاف جواب نہیں دیا۔ لیکن انھوں نے اپنے طویل بیان میں یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ برطانی سفیر کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جلد ہی فرنکو کی سرکار سے جواب طلب کرے۔ نقصان کا معاوضہ اور جواب طلب کرنے کے بعد کیا کیا جائیگا اس بارہ میں وزیر اعظم بالکل خاموش ہیں۔ حالانکہ وہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ جہازوں پر فضائی بمباری دیدہ و دانستہ کی گئی ہے۔

ان سب کا ایک ہی منشا ہے یعنی برطانیہ کو اس وقت آخری معیار ہمت و غفلت پر دیکھا جا رہا ہے۔ ابے سینا۔ اسپین۔ چین اور آسٹریا کے بارہ میں اس نے جس بزدلی و نامردی کا اظہار کیا ہے اسسے اُمید نہیں کہ وہ اس سے زیادہ ہمت دکھا سکے۔ زیکوسلوویکیا کے بارہ میں جرمنی کو جو دھمکی دیگئی ہے اسمیں اگر کچھ حقیقت ہوتی تو وہ اب سامنے آجانی چاہئے۔ اور فرنکو کے ہاتھوں سے اپنے جہازوں کو تحفظ کیلئے اثر سے کام لیا جانا چاہئے۔ مسٹر والڈون کی وصیت میں مسٹر نیویل چیمبرلین نے جو ڈھلمل یقین پالیسی لی ہے اسے وہ پوری حقیقت

سبد گل

بقیہ صفحہ ۳ کالم اول

یعنی جیل اور ریڈیو یہ کیا مذاق ہے۔ جیل خانہ تو بالکل عشرت خانہ بنا دیا۔ ہماری تو یہ رائے ہے کہ اس قسم کی سہولتوں سے لوگوں کا رجحان جیل خانہ کی جانب اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ اور وہ کوئی نہ کوئی جرم کرکے جیل جانا چاہیں گے۔

جیل میں غذا کا بہتر بنانا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ ہمیں وہ زمانہ یاد ہے جب آدھی سبزی اور آدھی گھاس گھانے کو ملتی تھی کیونکہ کھرپے سے گھاس اور ساگ کی کودائی ایک ساتھ ہوتی تھی اور بیچ بیچ میں کبھی کبھی مینڈک کا سر بھی نکل آتا تھا۔ جیل خانہ تو آخر جیل خانہ ہی تھا گھر تو تھا نہیں کہ وہاں کھانا صاف کرکے پکایا جائے۔ اب اگر جیل کے کھانے کو بہتر بنایا گیا تو ایک ایسے انقصادی دور میں جبکہ لوگوں کو دو روٹیاں مشکل سے ملتی ہیں یہی ہوگا کہ لوگ ایک دم سے جیل خانہ کی طرف رخ کردیں گے اور کانگریسی حکومتوں کو جیل کا انتظام سنبھالنا مشکل ہوجائیگا ان سب باتوں سے بڑھ کر یہ خطرہ ہے کہ جسطرح کانگریسی دور میں پولیس کا وہ رعب داب قایم نہیں رہا۔ کہ جدھر سے ایک کانسٹبل یا منیجر کا نشبل نکل گیا ادھر لوگ تھرا اٹھے۔ ویسے ہی جیلوں کا وقار بھی گھٹ جائے گا۔

فتح گڈہ جیل میں ایک بار ۱۹۳۰ء میں جیلر صاحب سیاسی قیدیوں کو بٹوا رہے تھے کہ ایک قیدی کے منھ سے نکلا کہ "ہے رام" جیلر صاحب نے ڈنڈا دکھاکر کہا کہ یہاں رام کہاں یہاں تو مجھے یاد کر گویا کنس اور ہرناکش کی یاد تازہ کردی۔ افسوس کہ جیلروں کے یہ اختیارات خدائیت اب سلب ہوجائیں گے۔

بچوں کی دنیا

باقی صفحہ ۳ کالم ۴

ایک پینس والے نیلے رنگ میں اور چار پینس والے لال رنگ میں چھپ گئے۔ اصل میں رنگ کچھ اور تھے ہوائی ڈاک کے ٹکٹوں پر اکثر ہوائی جہاز الٹے چھپ جاتے ہیں۔ یہ اصل میں چھاپنے والے کی غلطی ہوتی ہے۔ مصور کی نہیں مگر ایسے ٹکٹ بہت قیمتی ہوتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک غلطی امریکہ کے ۱۹۱۸ء کے ۲۴ سنٹ کے کئی ایک ٹکٹوں میں ہوئی جب یہ ڈاک خانے میں فروخت ہونے آئے تو ایک شخص نے انکو تقریباً ۱۵ روپے میں خرید لیا اور امریکہ کے ایک لکھ پتی کے ہاتھ ۶۰۰۰۰ روپے میں فروخت کیا آجکل ان کی قیمت ۷۵۰۰۰ روپے ہے۔

ہندوستان میں بھی اکثر ٹکٹوں کے چھپنے میں غلطیاں ہوگئی ہیں۔ مثلاً بادشاہ جارج کے ایک پیسے والے ٹکٹ (3 PS) کی جگہ (3 RS) ہوگیا ہے ایسے ہی جارج اور ایڈورڈ کے دو پیسے والے ٹکٹوں پر ½ چھاپا گیا تھا بعض پر ہالٹ کراؤ ہوگیا ہے۔ جارج کے ایسے ٹکٹ کی قیمت ۵ روپے اور ایڈورڈ کے ٹکٹ کی ۲۰ روپے ہے۔

ہمیں چاہیے کہ معمولی ٹکٹ پر جو ہم ردی سمجھ کر پھینک دیتے ہیں غور سے آتشی آئینے سے دیکھیں۔ کیونکہ اکثر چھپنے میں غلطیاں ہوجاتی ہیں۔ اور ہر سال ٹکٹوں میں کوئی نہ کوئی غلطی نکلتی ہے۔

باجلاس جناب پنڈت شیودت پرشاد تواری صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل گھاٹم پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۱۵

بعدالت مال تحصیل گھاٹم پور مقام گھاٹم پور

چونکہ مقدمہ نالش شیو پرشاد وغیرہ بنام آپ رام چرن سنگھ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ مقدمہ 786 بتاریخ 8/37/۶/۶ صادر ہوئی اور مبلغ 9/12/6/ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳	۴	۰
خرچہ نالش یش	۴	۱۵	۰
سود بابتہ زر اصل خرچہ	۰	۳	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۰	۳
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۱	۶
میزان	۱۶	۱۲	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ادا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام چرن سنگھ ولد سمہکری سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع گجو پور پرگنہ گھاٹم پور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ زر مذکور یعنی مبلغ ۵/۱۲/۹ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ آپ مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

پیشی ۱۹ر جولائی ۱۹۳۸ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت کا رقبہ کھیت کا
گھاٹم پور	گجو پور	کپور سنگھ	648 ۹ کی حساب

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۷۲۴ سنہ ۱۹۳۷ء

مقدمہ نمبر اجرا ۵ بابتہ سنہ ۱۹۳۸ء

کانپور میونسپل بورڈ — مدعی

بنام محمد مجتبیٰ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام محمد خلیق احمد و محمد شفیق احمد پسران شیخ محمد مجتبیٰ مرحوم و مساۃ کنیز زہرہ و مساۃ کنیزہ خاتون دختران شیخ محمد مجتبیٰ ساکنان محلہ مسٹن روڈ مکھنیا بازار کانپور مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان کانپور میونسپل بورڈ ڈگریدار نے واسطے نیلام 3/1/6 53 کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۴ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۴ر ماہ جولائی ۱۹۳۸ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی کانپور — مہر عدالت

افغانستان میں داخلے کے متعلق حکومت افغانستان کے جدید احکامات

شملہ ۳۰ر جون۔ حکومت افغانستان نے ممالک غیر کے سکوں کے متعلق مندرجہ ذیل احکامات نافذ کئے ہیں: افغانستان کی تمام رعایا جنکی باہر کچھ جائداد ہے داخلہ کی اجازت لینے کے بعد مال کی شکل میں اس آمدنی کو اندرون ملک لاسکتی ہے۔

غیر ممالک کے تمام لوگ جو افغانستان میں داخل ہوں وہ داخلہ سے قبل سرحد پر کسٹم افسروں کو اپنے ساتھ غیر ملکی سکے دکھائیں اور سرٹفکیٹ حاصل کرلیں۔ اس سرٹفکیٹ کی موجودگی میں ہر شخص اس بات کا مستحق ہوگا کہ وہ مخصوص اجازت لئے بغیر ملک میں داخل ہوسکتا ہے۔

ہر غیر ملکی چاہے وہ افغانستان میں ملازم ہو یا افغانستان میں رہتا ہو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے غیر ملکی سکے نیشنل بنک کے ہاتھ فروخت کردے۔ افغانی رعایا میں سے اگر کوئی شخص بیمار ہوجائے اور وزارت صحت کے ماہرین اس بات کی تصدیق کردیں۔ کہ باہر کسی ملک میں علاج کرانے کی ضرورت ہے تو ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بنک سے غیر ملکی سکے خرید لینے چاہیئں۔ مریض کے لئے ایک پونڈ سے پانچ پونڈ تک اور ملازم یا تیماردار کے لئے ایک پونڈ سے دو پونڈ تک خرچ ہوگا۔

سائنس یا ادبی سلسلہ میں سیاح یا طالب علم تعلیمی اور سائنس کی کتابوں کا ملک میں داخلے پر نیشنل بنک ان لوگوں کے ہاتھ سکے فروخت کریگا۔ جنھوں نے مقررہ قاعدہ کے مطابق وزارت تعلیم سے سرٹفکیٹ حاصل کرلئے ہوں گے۔

اگر کسی سرکاری محکمہ کا کوئی افسر تبدیلی صحت کے لئے بیرون ملک کا سفر کریگا تو اس محکمہ کے تحریری سرٹیفکیٹ جس سے اس افسر کا تعلق ہے۔ اسکو دیکھکر نیشنل بنک غیر ملکی سکے فروخت کرے گا۔

حج کے موقع پر مکہ کو جانے والے زائرین وزارت قانون کی تصدیق پر بیرونی سکے خرید سکتے ہیں

لارڈ ولنگڈن کے انگلینڈ جانے کا مقصد

لندن ۶ر جولائی۔ ہندوستان میں امن ہوگا یا جنگ یہ مسئلہ آجکل برطانی مدبروں کے لئے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔ یورپ کی کمدر سیاسی صورت حالات کے علاوہ فیڈریشن کے نفاذ کے مسئلہ پر بھی شدت سے غور کیا جارہا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ سر زیتدر ناتھ سرکار لیڈر لبرل پر کانگریس کی نکتہ چینی کی روشنی میں اس کے اعتراضات دور کرنے کے لئے کوشش کررہے ہیں اور فیڈریشن میں قانونی اڈجسٹ رد و بدل کرنے میں مصروف ہیں۔

دو عربوں کو سزائے موت

یروشلم ۶ر جولائی۔ ان دو عربوں کو سزائے موت دیدی گئی جنکو ۱۴ر مئی کو معرکہ آرائی کے بعد گرفتار کیا گیا تھا جبکہ دو برطانی سپاہی ہلاک ہوگئے تھے۔

فرانس اور ترکی کے درمیان معاہدہ

اناطولیہ ۶ر جولائی۔ سکندرونہ میں مارشل لا اٹھا لیا گیا ہے خیال ہے کہ فرانس اور ترکی کے درمیان فوجی معاہدہ ہونے اور سیاسی صورت حالات ٹھیک ہونے کا امکان ہے سیاسی اسیروں کو رہا کردیا جائے گا

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ملتوی

الہ آباد ۶ر جولائی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی اعلان کرتے ہیں کہ ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس ۹ر جولائی کو ہونا طے پایا تھا وہ شری سبھاش چندر بوس کی خرابی طبع کے باعث ملتوی کردیا گیا ہے اور اجلاس کی آیندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ہانگکو ۶ر جولائی۔ جرمن کے جو ۲۶ فوجی مشیر گذشتہ پانچ سال سے چین میں کام کررہے تھے وہ آج ہانگکو سے جرمنی کو روانہ ہوگئے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۲۴

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر گنج پور مقام اکبر پور ضلع کانپور

کالکا پرشاد مدعی بنام رام لکھنا وغیرہ مدعا علیہ

۱۔ بنام مساۃ کوسما کنور بیوہ راجہ رام قوم کاچھیہ ساکن گوڑا پرگنہ بھرتھنا ضلع اٹاوہ (۲) رام لکھن ولد ماد ھو پرشاد قوم کاچھیہ محرر بونڈ ساکن مسوجان پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کمپرایاں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب

ہم جنگ کیلئے بالکل تیار ہیں
وزیراعظم برطانیہ کا اعلان

لندن ۴ر جولائی مسٹر چیمبرلن وزیراعظم نے کیٹرنگ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر جنگ کے سوائے آزادی برقرار رکھنے کا اور کوئی طریقہ نہیں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں کہ ہم لڑیں گے۔ لیکن ہم اس بات کی پوری کوشش کریں گے کہ جنگ عظیم جیسی خوفناک جنگ پھر نہ ہو۔

آپ نے مزید فرمایا کہ پُر امید آثار دکھائی دینے لگے ہیں۔ کہ اسپین کی قسمت بہت جلد اہل اسپین کے سپرد کر دیجائیگی۔ آپ نے کہا کہ اسپین کے ساتھ تجارت کرنے والے جہاز عام محصول سے چار پانچ گنا محصول وصول کر رہے ہیں۔ اسلئے یہ معقول نہیں ہے کہ حکومت سے ایسی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا جائے جس سے جنگ کا خطرہ ہو۔ گو ہم ہوائی جہازوں سے بمباری سے چشم پوشی نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہمارا یہ مطلب ہے کہ برطانیہ بندرگاہوں کی ہوائی بمباری سے تاکہ بندی تسلیم کرتا ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ یہ خیال جنگ کے وقت برطانیہ سامان رسد کا انتظام نہیں کر سکے گا۔ غلطی ثابت ہے ہم نے جنگ کے وقت کے لئے سامان رسد کا پورا پورا انتظام کر لیا ہے۔

روس جاپان پر حملہ کرے گا

ٹوکیو ۴ر جولائی۔ سٹالن جاپان کے خلاف جنگ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے؟ یہ ہے وہ دستخطی بیان جو جنرل لشکو نے شایع کیا ہے۔ جنرل مذکور نے روس سے بھاگ کر جاپان میں آکر پناہ لی ہے۔

جنرل لشکو مشرق بعید کے لئے روسی کمشنر تھے انہوں نے سٹالن کو قتل کرنے کی سازش کی سلسلہ میں منچوکو کو پار کیا۔ انھ بیان میں سٹالن کے خلاف شدید الزام لگائے گئے ہیں اور لکھا ہے کہ روس چین کی دل کھول کر امداد کر رہا ہے تاکہ جاپان جنگ میں معروف رہے اور جب جاپان بالکل تھک جائے تو روس کو اسپر حملہ کر دینا چاہئے۔ اور اپنی فوج اور ہوائی بیڑہ کی امداد سے اس کا کچومر نکال دینا چاہئے۔

حکومت اڑیسہ کو اختیارات کی منتقلی

شملہ ۲ر جولائی۔ مرکزی حکومت نے حکومت اڑیسہ کی منظوری سے صوبہ اڑیسہ کے متعلق مرکزی حکومت کے مندرجہ ذیل فرائض حکومت اڑیسہ کو منتقل کر دیئے ہیں۔

(۱) اسسٹنٹ کمشنروں اور سالٹ ریونیو افسروں کا تقرر (۲) سوڈا فیکٹریوں کا کنٹرول۔ سالٹ ڈپارٹمنٹ کا کنٹرول۔

چینیوں کا نیک فہمی کا مشن

بمبئی ۳ر جولائی۔ چین کا دوستانہ تعلقات پیدا کرنے والا مشن جو پانچ چینی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ مسٹر وانگ کی سرکردگی میں آج صبح جہاز دوست میں بمبئی پہنچا۔ یہ مشن ایران اور افغانستان کا دورہ کر چکا ہے۔ اہل مشن تمام ہندوستان کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یوپی میں صنعت و حرفت کی ترقی

لکھنؤ ۳ر جولائی۔ گورنر یوپی نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو حکومت کو مشورہ دیگی کہ یوپی میں کونسی صنعتیں دستی پیمانہ پر قایم کی جائیں۔ جن سے فائدہ کی کافی امید ہو اور حکومت ان کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے کیا اقدام کرے۔ اس کمیٹی کا چیرمین وزیر صنعت و حرفت کو بنایا گیا ہے۔

وزیراعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت اور ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو آج رات گورکھپور کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے بریلی روانہ ہو گئے۔ ڈاکٹر کاٹجو وہاں سے شملہ روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر سمپورنانند بہار تشریف لے گئے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو اور نواب محمد اسمٰعیل خاں

الہ آباد ۲ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور نواب محمد اسمٰعیل خان ممبر یوپی اسمبلی و صدر یوپی مسلم لیگ کے درمیان ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق جو خط و کتابت شایع ہوئی ہے وہ ایسوسی ایٹیڈ پریس کے ذریعہ شایع کر دی گئی ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جناح نہرو گفت و شنید کے خلاف قاعدہ کے طور سے اشاعت کے پیش نظر نواب محمد اسمٰعیل خاں نے مسٹر آر۔ ایس پنڈت منزل سکریٹری یوپی صوبہ کانگریس کمیٹی کو لکھا کہ وہ گاندھی جی سے تحریک کریں کہ نواب صاحب اور پنڈت نہرو کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ وہ شایع کر دی جائے۔

بمبئی سعید ۵ر جولائی۔ ہز موٹرز کمپنی کی ورکشاپ کے تمام ملازموں نے ہڑتال کر دی ہے۔

گوالیار کا وزیر خارجہ ٹراونکور میں

ٹریونڈرم۔ حکومت ٹراونکور کے نظام اور آئین کا مطالعہ کرنے کے لئے گوالیار کے وزیر خارجہ سردار سی۔ ایس انگرے ٹراونکور جائیں گے۔

کلکتہ ۲ر جولائی۔ حکومت بنگال نے دوسرے ۱۲ نظربندوں کی جماعت کی بغیر شرط رہائی کیلئے احکامات صادر کر دئے ہیں

بھکاری کی آرزو

افسانہ

بقیہ صفحہ ۲ کالم ۵

کی طرف چلا. اس کا دل دھڑک رہا تھا. جسم کا رواں رواں کانپ رہا تھا. کلیجہ اچھل کر منہ کو آتا چاہتا تھا. وہ چوری کرنے جارہا تھا گو چور نہیں تھا. اسے چوری کرنے کا کوئی سابقہ تجربہ نہیں تھا. ایک مجبوری اس سے چوری کرا رہی تھی.

وہ کمبلوں کی دوکان کے قریب آیا اس نے تجسس کی نگاہ سے ادھر ادھر دیکھا. بازار بھی بارش میں کمبل میں لپٹا ہوا سو رہا تھا. راستہ دور دور تک سنسان تھا. بھکاری کی سادہ لوح ناتجربہ کاری جھجکی. جذبۂ دل نے کہا.

"کوئی نہیں دیکھتا چل اپنا کام کر".

اس نے آگے بڑھ کر کھڑکی کا شیشہ توڑدیا معمولی سی آواز ہوئی. بھکاری ایک لمحہ کے لئے پھر جھجکا، مگر اسے پکڑنے کے لئے کوئی نہیں آیا، دنیا آرام کے فرش پر غفلت کا کمبل اوڑھے سو رہی تھی.

ایک لمحے کے بعد بھکاری دوکان کے اندر تھا. اس نے اپنے آپ کو کمبلوں کے پہاڑوں کے بیچ میں کھڑا پایا. اس نے بہت سے کمبلوں کو جو الماریوں کے باہر رکھے تھے انگلیوں سے چھوا، ان پر ہاتھ پھیرا، کمبل کتنے نرم تھے یہ گرم بھی ضرور ہوں گے. اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا. وہ شش و پنج میں پڑ گیا کونسا کمبل لوں، کونسا نہ لوں. پھر عقل نے کہا جلدی کر جلدی سے اس نے ایک موٹا کمبل اٹھایا اور اپنا راستہ لیا.

اس کے پاؤں میں پر لگ گئے. وہ بھاگ کر سیدھا دھرمشالہ پہنچا، سوچتا جاتا تھا. کہ اب ضرور میں اس کا دل جیت لوں گا. اب وہ ضرور مجھے پیار کی آنکھوں سے مسکرائیگی.

تھوڑی دیر کے بعد وہ دھرمشالہ کے آگے تھا. اس کا دل خوشی سے اچھلنے لگا. وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا اندر داخل ہوا. اس کی نگاہیں تاریکی میں کسی کو ڈھونڈھنے لگیں. پھر جوش کے ساتھ بولا "اجی کہاں گئیں" ایک کونے سے ایک کرخت آواز نے پوچھا. "کون" ہے. نوجوان بھکاری پوچھنے لگا. اس کونے میں ایک بوڑھا اور اسکی لڑکی تھی جواب ملا بوڑھا پرسوں مرگیا. اور لڑکی کو اس کا کوئی رشتہ دار لے گیا"! بادل زور سے گرجا موسلا دھار پانی گرنے لگا. پوہ ماگھ کی خوفناک رات بھکاری کو اپنی زندگی کی ڈراؤنی رات معلوم ہونے لگی.

گرام سُدھار کی نئی اسکیم

لکھنؤ ۷ر جولائی. کمشنر لکھنؤ ڈویژن ڈسٹرکٹ حکام بھجیرمین گرام سُدھار بورڈ. گرام سدھار انسپکٹروں ڈسٹرکٹ بورڈوں اور پراونشیل لیجسلیچر کے ممبروں کی ایک کانفرنس پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یوپی کی زیرصدارت منعقد ہوئی ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر محکمہ ترقیات مسٹر ایم. ڈی. چترویدی. افسر گرام سدھار اور مسٹر پی ایم. کوٹے گھاٹ بھی کانفرنس میں موجود تھے.

وزیراعظم اور وزیر ترقیات نے گرام سدھار کی نئی اسکیم کی خوبیوں کو بیان کیا. اور اسکیم کی حمایت کرنے کی اپیل کی.

ہر دو وزیروں نے اس بات پر زور دیا کہ پارٹی بندی کی سیاسیات اور سیاسی خیالات کو اس سکیم کی جو تمام دیہاتی آبادی کے سُدھارنے اور ان کی غربت کو دور کرنے کے لئے بنائی گئی ہے. ترقی میں سدراہ ثابت نہیں ہونا چاہیئے.

کانگریس کا سالانہ اجلاس کہاں ہوگا

جبلپور ۴ر جولائی. انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس کے لئے کمیٹی نے انقطاعی طور پر لتا گھاٹ منتخب کیا ہے جو کہ جبلپور سے ۹ میل کے فاصلہ پر ہے اس سے پہلے ہیرا گھاٹ منتخب کیا گیا تھا.

ریاست حیدرآباد میں سٹیٹ کانگریس کا قیام

حیدرآباد دکن ۳ر جولائی. ریاست کے مختلف فرقوں کے لیڈروں نے حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے نام سے ایک انجمن قایم کی ہے. اس انجمن کا نصب العین نظام حیدرآباد اور خاندان آصفیہ کے زیر سایہ پُرامن اور جائز طریق پر ریاست حیدرآباد کے باشندوں کے ذریعہ ذمہ دار حکومت حاصل کرنا ہے.

اس نئی انجمن کا مقصد قومی اتحاد پیدا کرنا اور ملک کے ذہنی اخلاقی. اقتصادی اور صنعتی ذرائع کو منظم اور سُدھارنا ہے. ہر وہ شخص جسکی عمر ۱۸ سال سے زیادہ ہے اور جو اس انجمن کے مقاصد کو منظور کرتا ہے. حیدرآباد سٹیٹ کانگریس کا ممبر بن سکتا ہے اندھرا. مہاراشٹر. کرناٹک اور ریاست کے دیگر طبقوں کے نمائندوں کی ایک عارضی کمیٹی بنائی گئی ہے. اس کمیٹی کے سپرد کانگریس کے ممبروں کی بھرتی اور اس کے آئین کا مسودہ تیار کرنے کا کام کیا گیا ہے.

امپیریل ڈیفنس

لندن یکم جولائی. معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے متعلق امپیریل ڈیفنس کی مالی اور فوجی صورتوں پر انڈیا آفس اور وار آفس کے درمیان بھی گفتگو کافی ترقی کرچکی ہے.

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں جاری

REGD NO.
A 1424

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے
ششماہی عـ
ممالک غیر سے
سالانہ ے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲ | کانپور دوشنبہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۸ء مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲۹

ادبیات

قومی ترانہ

از جناب نثار احمد خاں نثار بھٹی متوطن موی بارہ بنکی

تخصیص کچھ نہیں ہے ہندو ہو یا مسلماں — چیں ہو کہ فلسطیں ہو، ٹرکی ہو یا کہ ایراں
آباد ہے جہاں تک دنیا میں نوع انساں — آزاد ہوں آلٰہی، میرا یہی ہے ایماں

ہے راگ حریت کا قومی مرا ترانہ

رکتی نہیں کسی سے دم بھر مری اخوت — حائل ہو کوئی دریا، یا سامنے ہو پربت
یکساں مری نظر میں دونوں ہیں چین و تبت — کثرت میں دیکھتا ہوں ہر جا میں رنگ وحدت

ہے راگ حریت کا قومی مرا ترانہ

ہوں مذہباً مسلماں لیکن ہوں ایک ہندی — اسلام میں بری ہر قوموں کی پائے بندی
شیوہ عمومیت ہے، میرا نہ خود پسندی — دل میں مرے بسی ہے، دنیائے دردمندی

ہے راگ حریت کا قومی مرا ترانہ

جب حملۂ غلامی دنیا میں دیکھتا ہوں — میں شدت الم سے دوہرا کے کانپتا ہوں
درگاہ ایزدی میں دل سے یہ چاہتا ہوں — مٹ جائے یہ غلامی یا میں ہی خود فنا ہوں

ہے راگ حریت کا قومی مرا ترانہ

اک آگ حریت کی دل میں مرے لگی ہے — میری نظر میں ساری دنیا الٹ رہی ہے
آزادیوں کا مسلک فرمودۂ نبی ہے — میرا یہی ہے شیوہ، مذہب مرا یہی ہے

ہے راگ حریت کا قومی مرا ترانہ

تازہ بہار آئے ہر ایک گلستاں میں — چشمک رہے نہ باقی، صیاد و باغباں میں
جذبہ یہی ہویدا ہر پیر اور جواں میں — آزادیوں کا دورہ یارب ہو کل جہاں میں

ہے راگ حریت کا قومی مرا ترانہ

دنیائے اسلام

ڈاکٹر عزت طنوس کی وزیر نو آبادیات سے ملاقات

مسئلہ فلسطین پر اہم تبادلہ خیالات

لندن۔ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی مقیم لندن رقمطراز ہے کہ آج ونصائی بجے کے بعد ڈاکٹر عزت طنوس نے وزیر نو آبادیات مسٹر ملکالم مکڈانلڈ سے ملاقات کی اور تقریباً ۳۵ منٹ تک مسئلہ فلسطین پر ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ گفت و شنید نہایت دوستانہ طور پر ہوئی ہر دو اشخاص نے اپنے خیالات کا صفائی کے ساتھ اظہار کیا۔ ڈاکٹر طنوس وزیر مستعمرات کی گفتگو سے بہت متاثر ہوئے اور ان کا خیال ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ قضیہ فلسطین کو پُرامن طور سے حل کرنے کے بہت زیادہ مشتاق ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ مسئلہ فلسطین پر ڈاکٹر طنوس کے ساتھ دوبارہ مفصل گفت و شنید کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ۹ جولائی کی تاریخ آئندہ ملاقات کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ اس اثنا میں ڈاکٹر طنوس وزیر مستعمرات کے پاس ایک یادداشت ارسال کریں گے جس میں قضیہ فلسطین کے بارے میں عربوں کے بنیادی خیالات واضح کئے جائیں گے۔

نمائندہ الاہرام سے ڈاکٹر طنوس کا انٹرویو

ڈاکٹر طنوس نے نامہ نگار الاہرام سے گفتگو کے دوران میں فرمایا کہ انھوں نے پارلیمنٹ کے ممبروں اور بالخصوص قدامت پسند ممبروں کی باتوں سے اندازہ لگایا ہے کہ تقسیم کی اسکیم اب ان حلقوں میں بھی ناپسندیدہ ہوتی جا رہی ہے جو پہلے اس کے بہت بڑے موید تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اگرچہ لیبرا ور لبرل دونوں پارٹیاں یہودیوں کی اب تک حامی ہیں لیکن پارلیمنٹ کی کارروائیوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ قدامت پسندوں ہی کی رائے ہر معاملہ میں فیصلہ کن ہوتی ہے۔

عربی سوسائٹی کی سرگرمیاں

لندن میں جو عربی سوسائٹی قائم ہے فلسطین کے سلسلہ میں اس کی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اس وقت خاص طور پر اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ تمام عربی سلطنتوں کو اعراب فلسطین کی پُر زور حمایت اور حکومت برطانیہ کے پاس مشترکہ یا انفرادی طور پر موثر احتجاج بھیجنے پر آمادہ کیا جائے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس احتجاج کا مسودہ مصری سفیر مقیم برطانیہ کے پاس بھیجدیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے واسطے سے حکومت مصر کے پاس بھیج دیں اور پھر وہاں سے وہ عراق، حجاز اور یمن کی حکومتوں کے پاس بھیجا جائے۔

ڈاکٹر صاحب کو امید ہے کہ یہ مشترک احتجاج ضرور کامیاب ہوگا اور برطانوی ارباب حل و عقد قضیہ فلسطین کو عالم اسلام کی خواہش کے مطابق حل کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔

الاہرام کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس احتجاج کو موثر بنانے کے لئے ہندوستان کے مسلم زعماء کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی۔

ایران کا وفد مصر میں

ایران کے ولیعہد اور مصر کی شہزادی کی مجوزہ شادی دور حاضر کا ایک نہایت مسرت انگیز واقعہ ہے جس کی وجہ سے مصر و ایران کے تعلقات خدا کے فضل و کرم سے بہت گہرے ہو گئے ہیں، حال ہی میں ایران کا وفد منگنی کی رسم ادا کرنے کے لئے مصر گیا تھا اس مبارک تقریب کی جو تفصیلات تازہ ڈاک سے موصول ہوئی ہیں وہ بڑی ہی دل خوش کن ہیں۔

ایرانی وفد جس کے رئیس آقائے محمود جم وزیر اعظم ایران تھے اطالوی جہاز سے اسکندریہ پہنچے اسکندریہ کے لارڈ میئر ایک خوبصورت لانچ میں بیٹھکر سمندر میں وفد کے استقبال کیلئے گئے۔ ساحل پر اکابر مصر نے وفد کا شاندار استقبال کیا۔

اعلیٰ حضرت کجکلاہ ایران نے شہزادہ فوزیہ کو موتیوں کا تین ہار بھیجے جو دنیا میں عدیم النظیر سمجھے جاتے ہیں ولیعہد ایران نے ایرانی رواج کے مطابق ایک بیش بہا مرصع انگشتری، ایک بیش بہا آئینہ اور ایک نادر قلمی قرآن مجید بھیجا جو ایرانی خطاطی و طلاکاری کا ایک یگانہ نمونہ ہے اور جس کے ہر صفحہ پر حد درجہ خوشنما بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں علاوہ بریں زمرد کے دانوں کا ایک ہار بھیجا۔ ولیعہد کی والدہ ماجدہ علیا حضرت ملکہ معظمہ ایران کے تحائف کی تفصیل موصول نہیں ہوئی۔ علاوہ بریں حضرت کجکلاہ ایران نے مملکت ایران کا سب سے اعلیٰ نشان اعلیحضرت شاہ فاروق کے لئے بھیجا۔ یہ نشان دولت پہلوی کا ایجاد کردہ ہے اور سب سے پہلی مرتبہ شاہ فاروق کو ملا ہے۔

وزیر اعظم ایران نے شاہ فاروق کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ نشان اور بادشاہ ایران کا ایک مکتوب گرامی بھی پیش کیا اور شاہ فاروق نے رئیس وفد آقائے محمود جم کو مصر کا نشان "محمد علی" دیا۔ وفد کے دوسرے ارکان کو "نشان اسمٰعیل" اور "نشان نیل" عطا کئے۔ غرض منگنی کی مبارک تقریب نہایت ہی دلی مسرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۱۶ر جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۹

لگان میں پچاس فیصدی کی کمی

یو۔پی پراونشل کانگریس کمیٹی کی میٹنگ ۹و۱۰ر جولائی کو بابو موہن لال سکسینہ کی صدارت میں لکھنؤ میں منعقد ہوئی جسمیں ۵۰ فیصدی لگان کم کرنے کے متعلق رزولیوشن پیش کیا گیا تھا، آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو۔پی نے نہایت جرأت و ہمت سے کام لیتے ہوئے نہایت صفائی کے ساتھ اس کمی کی مخالفت کی اور ممبران سے درخواست کی کہ وہ حالات کا مناسب طریقہ سے غور کریں۔ مجوزہ ٹیننسی بل کی تاریخ بیان کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ:۔

اگر لگان میں ۵۰ فیصدی کمی کر دی گئی۔ تو صوبہ کو ۲½ کروڑ کا نقصان ہوگا۔ آپ نے منشیات بند کرنے کی اسکیم اور اسٹامپ فیس کم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی وجہ سے ہماری مالی حالت پر زبردست اثر پڑا اور اگر لگان گھٹانے کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا گیا تو حکومت کی ذمہ داریاں ادا کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ بغیر سوراج کے کسانوں کی مصیبتیں دور نہیں ہو سکتیں ہم نے ان کی مصیبتوں کو کم کرنے کے لئے عہدے قبول کئے ہیں۔ ہر شخص اپنی مصیبتیں دور کرنا چاہتا ہے لیکن اپنی حدود کو نہیں بھولنا چاہئیے۔

نہ ہم بالکل آزاد ہیں اور نہ ہی صورت حالات کے مالک۔ پنڈت جی نے ممبران سے اپیل کی کہ وہ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں اور اس کو ایک کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

چنانچہ اس کا یہ اثر ہوا کہ صدر پراونشل کانگریس کمیٹی نے وزیر اعظم صاحب کو مطلع کیا آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی ریونیو منسٹر کے خیال میں لگان میں تخفیف ناممکن ہے۔ لہذا عوام کو جھوٹی امیدیں دلانا مناسب نہیں۔ وزیر اعظم صاحب کی صحیح ترجمانی نے ایک بہت بڑی غلطی سے صوبہ یو۔پی کو بچا لیا جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

لوکل باڈیز میں جدید اصلاحات

لوکل سلف گورنمنٹ کمیٹی یو۔پی کی کارروائی کو شروع کرتے ہوئے جس کا اجلاس یکم جولائی سے لکھنؤ میں ہو رہا ہے۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے فرمایا کہ لوکل سلف گورنمنٹ کے قیام سے حکومت کا صرف یہ منشا نہیں تھا کہ مقامی بورڈوں کو زیادہ طاقت دیجائے۔ بلکہ منصوبہ یہی ہے کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جس سے لوکل بورڈوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جائے اور ایسے لوگوں کا انتخاب کیا جائے جو حقیقتاً ملک کی خدمت کرنے کے لئے بے چین ہوں اور جب تک اس قسم کا قانون نہیں بنے گا۔ موجودہ میونسپل ایکٹ میں کوئی ترمیم ان مقاصد میں امداد نہیں دے سکتی۔ آپ نے فرمایا

کہ اس مقصد کے لئے حکومت نے ماہرین کی ایک مختصر کمیٹی مقرر کی تھی اور اس کی رپورٹ ان کے پیش نظر تھی اور انھیں تمام باتوں پر ساتھ ساتھ غور کرتا تھا۔ اور اس امر کا بھی لحاظ رکھنا تھا کہ ملک اسوقت ایک نئے دور سے گذر رہا ہے۔ اور پرانے طریقوں سے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ کمیٹی ماہرین کمیٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر غور و خوض کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی ماہرین کی کمیٹی سے اس امر میں متفق ہے کہ نوٹی فائڈ ایریا کمیٹیوں کی کمیٹی کا قیام غیر ضروری ہے۔ وہ قصبات جن کی آبادی تین ہزار ہو اور آمدنی کافی ہو انھیں ٹاؤن ایریا میں شامل کر دینا چاہئیے۔ ایسے قصبات جن کی آبادی دس ہزار ہو ان میں میونسپلٹی قایم کرنی چاہئیے۔ اور دیہات جنہیں ایکہزار آبادی ہو ان میں "ویلج پنچائت" قایم کرنی چاہئیے۔ اور ایسے دیہات جن کی آبادیاں ایک ہزار سے کم ہوں اور ان کا رقبہ دو میل کے اندر اندر ہو انھیں خود ملکر اپنی پنچائتیں قایم کر لینی چاہئیں۔

زمیندار کانفرنس

یو۔پی زمیندار کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے جو الہ آباد میں منعقد ہوئی ہے راؤ کرشنا پال سنگھ نے زمینداروں کے مقررہ پروگرام اور ان کی تنظیم کی ضرورت ظاہر کی ہے۔ صرف صوبہ کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے لئے تاکہ قوم کا ہر فرد موجودہ سیاسی۔ اقتصادی اور سوشل صورت حال سے واقف ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ زمینداروں کو کسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئیے۔ اگرچہ زمیندار زمین کے مالک ہیں لیکن کسانوں کو بھی اسی زمین سے فائدہ حاصل کرنے کی توقعات ہیں اس لئے ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا چاہئیے جیسا کہ ہمارے آباؤ اجداد کرتے تھے۔ اگر ہم نے اس طرح اپنی تنظیم کر لی تو ہمیں سوشلزم نازیزم اور فینیزم سے کوئی خوف نہیں ہو سکتا۔ اور ہم اپنی کسان قوم کے ساتھ ہمیشہ خوش و خرم اور خوشحال رہیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ زمینداروں کو ملک کی خدمت کے لئے ایسی سیاسی جماعتوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہئیے جو ملک کی ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ دوسری جماعتوں کی طرح زمینداروں کی جماعت کو بھی ہندوستان کی سیاسی اور اقتصادی حالات کو بہتر بنانا چاہئیے۔ انھیں اس کام کو اپنے تمام مفادوں پر قربان کر دینا چاہئیے۔ کسانوں کی موجودہ حالت کا باعث زمیندار نہیں ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں انگریزوں کے آنے سے پیشتر زمیندار اب سے زیادہ طاقتور تھے مگر باوجود اس کے عوام خوش حال تھے۔

زمینداروں کو کسانوں سے لگاؤ پیدا کرنا چاہئیے۔ کسانوں کے دلوں کو بہت جلد جیتا جا سکتا ہے۔ کسانوں میں کام کر کے ان کی شکایات کو دور کرنا چاہئیے۔ اور ان تمام کانگریسی اور غیر کانگریسی حضرات سے تعاون کرنا چاہئیے جنہیں کسانوں کے مفاد سے حقیقتاً دلچسپی ہو۔

آپ نے فرمایا کہ میں اب اس سوال کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جسکی طرف زمیندار اور حکومت دونوں اسوقت متوجہ ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ حاضرین کی یہ خواہش ہوگی کہ سسٹم کو اسطرح تبدیل کیا جائے کہ کسانوں کو بھی تمام معقول حقوق مل جائیں اور زمینداروں کے حقوق کا بھی جائز تحفظ ہو۔ لیکن جہاں تک زمینداروں کی خواہش کا تعلق ہے بل مزارعین میں جانبین کے فائدے کی بات نہیں ہے۔ کسانوں کے لئے زمینیں موروثی کر دینے کی تجویز کر دی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسانوں کو خوشحال بنایا جائے۔ مگر اس کے جواب میں اگر زمیندار یہ کہتے ہیں کہ ہمارے حقوق کا بھی تحفظ کیا جائے تو یہ کس طرح غیر معقول ہو سکتا ہے۔ یہی وہ باتیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بل غلط مرتب کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت دوسرا بل مرتب کر رہی ہے۔

فیڈرل اسکیم

خیال کیا جاتا ہے کہ ذمہ دار کانگریسی لیڈروں کے مطالبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے مجوزہ فیڈرل اسکیم میں چند ترمیمات کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور فیڈرل اسکیم کے متعلق معقول کانگریس کے اعتراضات کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ترمیمات لارڈ ہیلی فیکس لارڈ زٹلینڈ۔ لارڈ لنلتھگو اور لارڈ لوتھین کے مشورہ پر کی گئی ہیں۔ جنہوں نے گذشتہ چند ماہ کے دوران میں کانگریس کے سرکردہ لیڈروں یعنی مہاتما گاندھی مسٹر سبھاش چندر بوس۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور پنڈت جواہر لال نہرو سے براہ راست گفتگو کر کے کانگریس کا نظریہ معلوم کر لیا ہے۔ جو ترمیمات کی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ (۱) حکومت برطانیہ ریاستوں پر زور دے گی کہ فیڈرل لیجسلیچر میں بعض نمائندگی کے بجائے ریاستوں میں کچھ حد تک جمہوریت کا عنصر ہونا چاہئیے (۲) ڈیفنس اور دیگر شعبوں کے معاملہ میں وایسرائے اپنے وزیروں کے مشورہ کے مطابق عمل کریں گے (۳) حکومت برطانیہ ہندوستان کے ڈیفنس کے اخراجات میں حصہ بٹائے گی۔

کانسٹبل اور رشوت

مسٹر ڈی۔ پی کوہلی قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر پی۔ سی مصرا اڈیشنل سٹی مجسٹریٹ نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر ایک پولیس کانسٹبل کو گرفتار کیا ہے جس نے ایک شخص مسمی جلال الدین سے پانچ روپیہ رشوت میں لئے تھے۔ پولیس کانسٹبل کو فوراً معطل کر دیا گیا

دوکاندار کرایہ دار

تقریباً ۵۰۰ ہندو مسلمان دوکاندار کرایہ داروں نے ایک اشتہار شایع کر کے مالکان مکان سے مندرجہ ذیل مطالبات کئے ہیں:۔

(۱) کرایہ میں ۵۰ فیصدی کمی کی جائے۔

(۲) ۶ ماہ تک کرایہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مالکان مکان یا دوکان مکان خالی کرا سکتا ہے اس سے پیشتر نہیں۔

(۳) جب تک کرایہ دار میعاد کے اندر کرایہ ادا کرتا رہے گا۔ اس وقت تک مالک مکان کو مکان خالی کرانے یا کرایہ بڑھانے کا کوئی حق نہ ہونا چاہئیے۔

مسلم لیگ کا عملی پروگرام

ہمکو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ مسلم لیگ اب عملی پروگرام کے لئے تیار ہے

آئینہ کانپور

مل مالکوں کو حکومت یو۔پی کا جواب

حکومت یو۔پی کا رویہ کمیونسٹوں کے پراپیگنڈا اور دیگر مخالفانہ سرگرمیوں کی جانب کیا ہوگا۔ اسکی وضاحت اس خط و کتابت میں کی گئی ہے جو کانپور کی ہڑتال کے تنازعہ کے متعلق مل مالکوں کی ایسوسی ایشن کے ساتھ ہو گئی ہے مل مالکوں نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ مزدوروں میں کمیونزم کا جو پروپیگنڈا ہو رہا ہے اسے روکنے کے لئے سرگرم کارروائی کی جائے۔ کیونکہ پچھلے ۶ ماہ میں کانپور میں مزدوروں کے جلسوں اور جلوسوں میں کانگریس کے جھنڈے کی جگہ بالکل لال جھنڈے اور کمیونزم کے نشانوں نے لے لی ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس پراپیگنڈا کی جانب اپنی پوزیشن واضح کرے۔ کیونکہ اگر ملوں کے دروازوں پر اور شہر میں کھلے بندوں کمیونزم اور جماعتی منافرت کا مستقل پروپیگنڈا ہوتا رہے گا۔ تو مالکوں اور مزدوروں میں سمجھوتہ کا امکان نہیں ہو سکتا اس کے جواب میں حکومت نے کہا کہ اس کے بارے میں کانگریس کی پالیسی بالکل واضح ہے کانگریس عدم تشدد کی علمبردار ہے سب جماعتوں میں امن اور نیک اعتمادی اور اتفاق چاہتی ہے وہ نہیں چاہتی کہ قومی ترنگے جھنڈے کی جگہ لال جھنڈے لے اور غلط فہمی کا امکان دور کرنے کے لئے وہ یہ ذکر کر دینا چاہتی ہے کہ کمیونزم کو ایک سیاسی اصول کے طور پر خواہ کوئی کتنا ہی ناپسند کیوں نہ کرے مگر اسے جابرانہ طریقوں سے دبایا نہیں جا سکتا۔ مہذب ملکوں میں کمیونزم پر کوئی پابندی نہیں اور وہاں کمیونسٹ اپنا باقاعدہ پروپیگنڈا کرتے ہیں اور مجالس آئین ساز کا انتخاب کمیونسٹ ٹکٹ پر لڑتے ہیں۔

امن و امان قایم رکھنے کی ذمہ داری جو حکومت پر عاید ہوتی ہے اسکے لئے وہ ہر ممکن اور ضروری قدم اٹھائے گی۔

اغوا کے سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ

مسٹر کرنکیل اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج مسماۃ مہادیوی کے سنسنی خیز اغوا کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس مقدمہ میں کانپور میونسپل بورڈ کے ممبر پنڈت جگت نرائن شکل اور بورڈ کے ملازم پنڈت لکشمی نرائن باجپئی ماخوذ تھے مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں ملزمان کو بے قصور سمجھتے ہوئے بری کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ مقدمہ قطعی جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ مجسٹریٹ نے مسمی رام راؤ سے وجہ دریافت کی ہے کہ غلط مقدمہ چلانے کے جرم میں اس سے ملزمان کو جرمانہ کیوں نہ دلوایا جائے۔

مزدور سبھا

مزدور سبھا اپنے قواعد و ضوابط کو از سر نو مرتب کر رہی ہے انکے مرتب ہو جانے کے بعد نیا الکشن اگست کے شروع میں ہونیوالا ہے

ابتدائی تعلیم

ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم یو۔پی نے کانپور میں تشریف لا کر میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے چیرمین سے بلاقات کر کے تبادلہ خیالات فرمایا موضوع بحث یہ تھا کہ شہر کانپور کے بقیہ تینوں وارڈوں میں بھی جبریہ تعلیم جاری کر دی جائے اور اگر اس تجویز کو حکومت نے منظور کر لیا تو پہلے سال تیس ہزار روپیہ کی گرانٹ حکومت کو دینا ہوگی۔ حکومت اس سلسلہ میں ساٹھ ہزار روپیہ اس سے پہلے دے چکی ہے۔

پنڈت سری رتن شکل

یو۔پی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں فیض آباد جنرل دیہاتی حلقہ سے کانگریس کی طرف پنڈت سری رتن شکل وکیل ممبر میونسپل بورڈ کانپور کامیاب ہوئے ہیں آپ کو ۱۵۳۰۵ ووٹ ملے ہیں اور آپ کے مخالف امیدوار مسٹر سورج بلی سنگھ جو ہندو سبھا کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے ان کو ۲۷۰۸ ووٹ ملے۔

ہم اس شاندار کامیابی پر شکل جی کو خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

گرام سدھار

قسمت الہ آباد کے تمام کلکٹروں اور گرام سدھار انجمنوں کے پریسیڈنٹوں اور سکریٹریوں کا ایک جلسہ ۱۶ر جولائی کو ہوگا جسمیں آیندہ سال کے پروگرام پر غور کیا جائے گا۔

۳ نئے مل

کہا جاتا ہے کہ تیس لاکھ روپیہ کی لاگت سے تین نئے مل کانپور میں کھلنے والے ہیں۔ مگر لیبر کے طرز عمل سے متاثر ہو کر یہ طے کیا گیا ہے کہ یہ مل بجائے کانپور کے ریاست بھوپال میں کھولے جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان ملوں میں زیادہ سرمایہ کملا ٹاور کا ہوگا۔

یہ بھی خبر ہے کہ ریاست رام پور میں ایک مل ۱۰ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے سر جوالا پرشاد سریواستوا بھی کھولنے کا انتظام کر رہے ہیں۔

انٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ کیلئے
پریسیڈنٹ کانگریس کی اپیل

انٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ کی امداد کے لئے اپنی تھیلیوں کا منہ کھولنے کے لئے مسٹر سبھاش چندر بوس پریسیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس نے اہل وطن سے زوردار اپیل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس ملک میں اور خصوصاً بنگال میں ٹیوبر کلوسس سے اموات کی تعداد دردناک ہے معمولی اندازہ کے مطابق صرف بنگال صوبہ میں ایسے ایک لاکھ لوگ تھے جو اس مرض کا شکار نہ ہوئے ہوتے تو مادر وطن کی خدمت اور اس کی تہذیب تمدن کی ترقی میں اپنی خدمات صرف کرتے۔ اس لئے ہر شخص اپنے شہری فرائض و آہنگی سے محروم رہے گا۔ اگر وہ اس فنڈ کی اپیل کا جواب نہ دیگا جو اس بیماری کے دور کرنے کے لئے فنڈ کے واسطے کی گئی ہے اس بیماری کے خلاف کوشش دو طریقہ سے ہونا چاہئیے۔ اس کے علاج اور اس کے روک کی تدبیریں اختیار کی جاویں سب سے پہلے ان لوگوں کو بچانے کے لئے پوری کوشش ہونا چاہئیے جو اس بیماری کے شکار رہیں۔ دوسرے لوگوں کو کچھ سینیٹری عمارتوں اور احتیاطوں کی تعلیم کا انتظام ہونا چاہئیے جو اس بیماری کو دور رکھنے میں ان لوگوں کی مددگار و معاون ہو سکے۔ ان موزوں کاموں کے واسطے فنڈ کی ضرورت ہے۔ ان دونوں کاموں کے لئے میں اپنے اہل وطن سے اپنی تھیلیوں کے منہ کھولنے اور اس کے ذریعہ اس ملک سے اس بلا کو دور کرنے میں مدد دینے کی اپیل کرتا ہوں

انٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ انڈیا

۲۴ر جون ۱۹۳۸ء کو امپیریل بنک کانپور کے ذریعہ الہ آباد کو ۳۳۷ روپیہ ۲ آنہ ۶ پائی کی چندہ بھیجی ہوئی رقم کی مندرجہ ذیل تفصیل ہے

ایکزیکیٹو انجینر اناوہ ڈویژن کا دفتر	۷ روپیہ	۱۴ آنہ	
تحصیل گھاٹم پور جھنڈا دن کی آمدنی	۲۲ ″	۱۲ ″	۶ پائی
تحصیل گھاٹم پور کا چندہ	۶ ″	۸ ″	
مسٹر سیٹھی سیٹھ	۲۵۰ ″		
امپیریل و سنٹرل ٹاکیز	۵۰ ″		
کل	۳۳۷ ″	۲ ″	۶ ″
پہلے بھیجی ہوئی رقم	۱۴۱۱۶ ″	۹ ″	۶ ″
۲۴ر جون ۱۹۳۸ء تک بھیجی ہوئی رقم	۱۴۴۵۳ ″	۱۲ ″	۰ ″

ایف سی کرنکیل اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

سبدِ گل

مسٹر چیمبرلین کے متعلق انتہا پسند برطانی مدبر یہ کہہ رہے ہیں کہ برطانیہ کی تاریخ میں آج تک اتنا کمزور وزیر اعظم کوئی نہیں ہوا۔

بعض حضرات اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور کہنے لگے کہ چیمبرلین تو قوم کا دشمن ہے، اس کی وجہ سے اسپین میں ہمارے اتنے جہاز ڈوبے جا چکے ہیں۔

خدا خیر کرے کہیں یہ غیظ و غضب عملی صورت اختیار نہ کرے۔

خبر ہے کہ لندن میں پنڈت جواہر لال نہرو کے ہاتھوں ایک گاندھی ٹوپی سات پونڈ میں فروخت ہوئی۔

یہ تو تجارت کا بہت اچھا صیغہ نکل آیا ہندوستان سے گاندھی ٹوپیاں بنوا کر پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس بھیجدینی چاہئیں۔

فلسطین میں پھر برطانی سرگرمیاں زور پکڑ گئی ہیں، مزید فوج روانہ کردی گئی ہے، اور مارشل لا قایم ہونے کی دھمکی دی گئی ہے۔

لیگ اقوام کی جانب سے برطانی حکومت کے لئے مبارکباد کا ریزولیوشن پاس ہونا چاہیئے۔

زیکوسلوویکیا میں بچے گیت گاتے ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ۔

اے ہٹلر تو ہمارے ملک میں آیا تو ہم تیری گردن توڑدیں گے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان لڑکوں نے گردن توڑ بخار کے لئے کچھ جراثیم موقعہ وقت کے لحاظ سے جمع کر رکھے ہیں۔

لندن سے ایک تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہرہٹلر صرف اسپین کی جنگ کے نتیجہ کا انتظار دیکھ رہے ہیں۔

اگر اس میں باغیوں کی یا بالفاظ دگر اٹلی اور جرمنی کی فتح ہوگئی تو وہ ان برطانی مقبوضات پر دھاوا بول دیں گے، جو جنگ عظیم سے پہلے جرمنی کے قبضہ میں تھے۔

لارڈ ہیلی فیکس کو ایک بار پھر جرمنی جانے کی ضرورت ہے۔

حکومت بنگال کا فیصلہ

کلکتہ ۱۰ جولائی امرت بازار پتر کا کو معلوم ہوا ہے کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق حکومت بنگال نے بعض انقلابی فیصلے کرلئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ یکم ستمبر تک تمام شاہی قیدیوں اور نظر بندوں کو رہا کردیا جائے گا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت تمام سزایافتہ قیدیوں کی ایک دم رہائی کے حق میں نہیں ہے۔

لیکن ویسے ۹۰ سزایافتہ قیدیوں کو فوراً رہا کردئے جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا، باقی قیدیوں کے متعلق ان کی مسلیں ایک کمیٹی کے روبرو رکھے گی جس کے صدر ایک ریٹائرڈ کورٹ کے جج ہوں گے۔

امرت بازار پتر کا کو معلوم ہوا ہے کہ راشٹرپتی سبھاش چندر بوس نے حال ہی میں جو گفت و شنید خواجہ سر ناظم الدین ہوم منسٹر حکومت بنگال سے کی تھی وہ ایک کمیٹی کی ترتیب اور اس کے اختیارات کے متعلق تھی۔

کانگریس اور فیڈریشن

کلکتہ ۸ر جولائی البرٹ ہال یادگار پر آج ایک کثیر مجمع کی موجودگی میں ایک ریزولیوشن کانگریس کی ایک خاص حصہ کے اس طرز عمل کیخلاف منظور کیا گیا کہ کانگریسیوں کو فیڈریشن کے لئے کیوں مجبور کیا جائے، اس ریزولیوشن میں راشٹر پتی سبھاس چندر بوس کے بیان کو پسند کیا گیا جسمیں کانگریس کی پوزیشن کو صاف کیا گیا تھا اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی سے درخواست کی گئی کہ وہ اخبارات کی اطلاع کی تردید کریں اور کانگریس اس بارے میں مناسب تدابیر اختیار کرے۔

ادبِ لطیف

چاندنی رات

ازجناب ناصر قریشی فیروز پور جھرکا ئی

نیر اعظم دن بھر کی مسافت طے کرنے کے بعد گوشہ مغرب میں روپوش ہوگیا، منور ملیح اور جاذب نظر چاندکی سیمگوں اور ٹھنڈی شعاعیں عارض ہستی پر پھیل گئیں، یہ روشنی ہر مضطرب دل کے لئے ایک تسکین کا باعث ہے۔

چاندنی رات میں چمکتے ہوئے ستاروں کی انجمن کا منظر کس قدر بھلا اور دلکش معلوم ہوتا ہے ریاض دہر میں خودرو پھولوں کی خوشبو دوش ہوا پر سوار دور تک منتشر ہے، آبشاروں کی دلکش آواز جب سنگ ہائے گراں سے ٹکراتی ہے تو ان میں سے عجیب و غریب نغمے پیدا ہوتے ہیں جس سے ساز دل کے تار از خود نغمہ سرائی کے لئے مرتعش ہوجاتے ہیں، کبھی کبھی بادنسیم کا سرد جھونکا ان پھولوں کی خوشبو سے لبریز آتا ہے جس سے دل کو فرحت پہونچتی ہے۔

ان پھولوں کی خوشبو محض اس لالہ زار تک ہی محدود نہیں رہتی جو کہ آبشاروں کا پانی بہنے سے عالم وجود میں آیا ہوا ہے، بلکہ ہوا اس دلکش خوشبو کو گل ہائے کوہ تک بکھیر دیتی ہے۔

طیور اپنے اپنے آشیانوں میں پناہ گزیں ہیں انھیں کیا معلوم کہ "چاندنی رات" میں کیا کیا لطف پنہاں ہیں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ رات ہے اس لئے وہ لپنے اپنے آشیانوں میں آرام کی نیند سو رہے ہیں انھیں چاندنی کی نظر افروزی سے کیا غرض لیکن میں اکیلا یہاں پر کس لئے آیا ہوں یہ کسی کو کیا معلوم۔

انتظار اف! کس قدر صبر آزما لفظ ہے، انتظار موت سے بھی زیادہ وحشت انگیز ہوتا ہے، انتظار کی گھڑیاں کس مصیبت سے گذرتی ہیں کوئی کیا جانے کہ انتظار کیا شے ہے اسکا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جن کے دل میں ذرہ بھر محبت کا احساس ہو جو اپنے پہلو میں ایک تڑپتا ہوا دل رکھتا ہو ورنہ دیگر قلوب اس سے بالکل بے بہرہ ناآشنا ہیں۔

میں تنہا ہوں اور پھر منتظر . . . . . .

نہیں میں تنہا نہیں ہوں رات کی چاندنی میری رفیق ہے، تنہائی میرا ساتھ دے رہی ہے آؤ تم بھی آجاؤ اے میرے خوشنما پرندو! میں تم سے اپنا پژمردہ دل بہلاؤں گا تم مجھے اپنے سریلے نغموں سے مسحور کردو میں اسی میں اپنا وقت گزار لوں گا۔

آؤ اس چاندنی رات میں باہر تو آؤ دیکھو کیا عجب بہار ہے، تمہیں اتنی خبر نہیں کہ میں کس کا منتظر ہوں آؤ . . . .

کوئی نہیں آتا کیوں؟ کہ میں تن تنہا ہوں غمزدہ ہوں، غم نصیب کے پاس کوئی نہیں آتا کیوں؟ اس لئے کہ میں اکیلا ہوں، اس لئے وہ بھی نہیں آئے۔ اچھا . . . . "

اتنا کہہ کر وہ اس نکھری ہوئی چاندنی میں ایک طرف کو چل دیا۔

ہوا اسی طرح پھولوں کی خوشبو سے لدی ہوئی چل رہی تھی، آبشاروں کی آواز اب بھی جاری تھی اور آبشاروں کا ٹھنڈا پانی پتھروں پر گر گر کر ندی کی صورت میں بہہ رہا تھا۔

سب کچھ تھا . . . . مگر . . . وہ . . . . شخص نہ تھا . . . . وہ جا چکا تھا . . . . نہ . . . معلوم کہاں؟ . . . .

عالمِ نسواں

ہماری ایک خطرناک غلطی

ازمحترمہ صغرےٰ بیگم صاحبہ لکھنوی

مشاہدات سے یہ بات ثابت ہے کہ آج کل چالیس فیصدی گھر ایسے ہیں جہاں روزمرہ کا طوفان برپا رہتا ہے، بیوی شوہر سے ناراض ہیں اور شوہر بیوی کے نام سے نفرت کرتے ہیں، ہم روزانہ اس قسم کے ناگوار واقعات دیکھتے رہتے ہیں لیکن بہت کم بہنوں نے اس بات پر غور کیا ہوگا کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟۔

میں نے جہاں تک حالات پر غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ یہ ناخوشگوار اور ابتر حالات اس لئے رونما ہوتے ہیں کہ شادی کے وقت میاں بیوی کی طبیعتوں کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صرف حسب و نسب شان و شوکت مال و زر، کاروبار حسن و جمال کا اندازہ کرنے کے بعد شادی کردی جاتی ہے، لیکن میری رائے میں یہ سخت حماقت یعنی یہ ایک بہت بڑی بیوقوفی ہے، میں پوری ذمہ داری کے ساتھ اس بات کو کہتی ہوں کہ شادی سے پہلے جس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ جس مرد و عورت کو ایک دوسرے کا دوست بنایا جارہا ہے، ان کے خیالات و جذبات اور ان کی طبیعت و عادت یکساں ہے یا نہیں؟

اگر دونوں کی طبیعت میں اور دونوں کے محسوسات میں زمین و آسمان کا فرق ہے تو ہرگز ان کی شادی نہ کرنی چاہئے اور اگر خیالات یکساں ہیں تو ضرور شادی کردینی چاہئے۔

میں سمجھتی ہوں کہ شاید میں نے صاف الفاظ میں اپنے مطلب کو بیان کیا ہے، پھر بھی میں کم عقل بہنوں کو سمجھانے کے لئے چند ضروری باتیں زیادہ عام فہم الفاظ میں کہنا چاہتی ہوں، میرے ہی خاندان کا ایک واقعہ ہے کہ میری بھانجی کی شادی ایک نوجوان پروفیسر کے ساتھ کردی گئی پروفیسر کیمبرج یونیورسٹی کا تعلیمیافتہ اور انگریزی تہذیب کا دلدادہ تھا برخلاف اس کے میری بھانجی بالکل معمولی قابلیت کی تھی یعنی اس نے دو چار اردو کی کتابیں پڑھی تھیں اور ایک آدھ کتاب فارسی کی پڑھی تھی۔

رہنے سہنے کا طریقہ بالکل قدیم تھا والدین نے یہ سمجھ کر کہ لڑکا اعلےٰ تعلیمیافتہ ہے دولتمند ہے ہماری لڑکی بہت خوش رہے گی اس کی شادی کردی لیکن چند روز کے بعد ہی معلوم ہوگیا کہ یہ سخت حماقت ہوئی لڑکے کی یہ خواہش تھی کہ میری بیوی انگریزی تہذیب سے واقف ہو میرے ساتھ بے نقاب ہوکر تھیٹروں، سینماؤں اور کلبوں میں جائے میرے دوستوں سے ملاقات کرے اور لڑکی کا یہ حال تھا کہ وہ گھر کی چہار دیواری میں اپنے شوہر سے بھی شرماتی تھی بلکہ کبھی کبھی تو وہ چاندنی راتوں میں اپنے سایہ سے بھی شرماجاتی تھی، نتیجہ اس اختلاف کا یہ کہ پروفیسر نے ایک عیسائی عورت سے شادی کرلی اور میری بھانجی آج کل اپنی والدہ کے پاس رنج و غم کی زندگی بسر کررہی ہے۔

اس واقعہ کے بیان کرنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ شادی کے وقت میاں بیوی کی طبیعتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

ءء اور اسے قطب شمالی دریافت کرنے والے کا لقب دے کر اس کا نام دنیا میں ہمیشہ کے لئے روشن کردیا۔

اگر آپ پیامیوں نے یہ مضمون پسند کیا تو ارادہ ہے کہ آیندہ بھی پیام تعلیم میں ایسے اچھے اچھے اور مفید مضمون لکھے جائیں۔

بچوں کی دنیا

قطب شمالی کی دریافت

کپتان پیری امریکہ کا ایک معمولی شخص تھا لیکن بہادر اور باہمت انسان تھا اسے جب یہ خیال پیدا ہوا کہ قطب شمالی کی شکل و صورت اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی حقیقت معلوم کرنا چاہئے، تو اس نے اپنے اس ارادے کی امریکہ کی علمی مجالس کو اطلاع دی خود اس کے پاس تو اتنی دولت نہ تھی کہ سفر کا سامان مہیا کر سکے امریکہ والوں نے کپتان پیری کے لئے ضروری سامان فراہم کردیا اور حکومت کی امداد سے ایک دخانی کشتی تیار کرادی اس کشتی کا نام "ونسر" رکھا گیا۔

۱۸۸۶ء میں ضروری سامان فراہم کرنے کے بعد ۲۴ سالہ کپتان اپنی جوان بیوی اور اپنے عزیز وطن سے رخصت ہوکر قطب شمالی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا "پیری" کو اس سفر میں کامیابی نہ ہوسکی اس لئے وہ چند ماہ پانی میں مارے مارے پھرنے کے بعد ناامید اور ناکام واپس لوٹا مگر پیری جیسے بلند مرتبہ اور بلند حوصلہ نوجوان کو کب گوارہ ہوسکتا تھا کہ کسی کام کو ادھورا اور ناتمام چھوڑ دے اس نے پچاس برس بعد یعنی ۱۸۹۱ء میں پھر ایک بار کوشش کی اور پوری تیاری کرکے اپنی بہادر بیوی کے ساتھ اسٹیمر پر بیٹھ کر روانہ ہوگیا، اس اسٹیمر کا نام "ونیٹ" تھا، ایک سال کی لگاتار تگ و دو کے بعد بہت دقت سے اس نے ملقیل دریافت کیا اور ۸۰ درجے تک پہونچنے کے بعد اپنے وطن کو واپس آگیا، اس سفر میں ہمارے کپتان کو بڑی بڑی مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا خاص کر اس وقت جب اس کی ران ٹوٹ گئی تھی اس موقعہ پر اس کی بیوی اپنے شوہر کی بہت مددگار ثابت ہوئی دوسرے سفر کی ناکامی سے بھی بہادر پیری مایوس نہ ہوا ۲۳ جون ۱۸۹۳ء کو پھر تیسری بار برف پوش زمین کی دریافت میں نکل کھڑا ہوا اس دفعہ بھی اس کی بیوی ساتھ تھی اگرچہ اس کی حالت ہرگز اس لائق نہ تھی کہ وہ اپنے لنگڑے میاں کے ساتھ اس خطرناک سفر کو اختیار کرے لیکن "قطب شمالی" کو دریافت کرنے کی سچی لگن اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔

چند مہینے کی جستجو کے بعد یہ پھر اپنے وطن ناکام واپس آئے سفر ہی میں گرین لینڈ کے پاس مسز پیری کو خدا نے ایک چاند سی بیٹی دی۔

تین مرتبہ لگاتار ناکام ہونے کے بعد بھی ہمت کے دھنی کپتان نے استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا اور نہ اس کا دل ٹوٹا اور ہمت پست ہوئی بلکہ برابر ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۲ء تک "قطب شمالی" کی تلاش میں سفر کرتا رہا، اس چار سال کی تلاش و جستجو کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ایسا راستہ مل گیا جس پر برف کم گرتی تھی یہ راستہ معلوم ہونے کے بعد پیری امریکہ سے "روزلٹ" نامی اسٹیمر پر سوار ہوا اور سمندری راستہ طے کرنے کے بعد اسکیمو کے مضبوط اور بہادر جنگلیوں اور بلڈاگ کتوں کا ایک بڑا گروہ ہمراہ لے کر دریافت شدہ راستہ پر چل کھڑا ہوا۔

کپتان پیری برابر آگے بڑھتا ہی گیا اور خدا خدا کرکے ۶ر اپریل ۱۹۰۸ء کو ۹۰ درجہ تک پہونچ گیا یہیں قطب شمالی تھا جس کی تلاش میں ہمارا بہادر اور دلیر کپتان عرصہ دراز سے مارا مارا پھر رہا تھا "قطب شمالی" پر پہونچ گیا، منزل مقصود پر پہونچکر پیری بہت خوش ہوا اور اپنا جھنڈا گاڑنے کے بعد پھر امریکہ واپس آیا۔

امریکہ والوں کو اپنے بھائی کی اس کامیابی پر بہت خوشی حاصل ہوئی اور انھوں نے بہادر کپتان پیری کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ ءء

پردۂ فلم

فلم اور موسیقی کا تعلق

اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ ہندوستان میں فلمی صنعت ترقی پذیر ہے بلکہ ایک لحاظ سے ہندوستانی فلموں میں چند ایسی خوبیاں پیدا ہوچلی ہیں جو یورپ اور امریکہ کے فلموں میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں، مثال کے طور پر ہندوستانی فلموں کی وہ موسیقی جو خالص ہندوستانی ہوتی ہے اور ہندوستان ہی کیساتھ مخصوص ہے، غیر ملکی فلموں کو نصیب نہیں۔

ہم اس سے بے خبر نہیں ہیں کہ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ہندوستان کی بعض فلم کمپنیوں کے اس رویہ پر سختی سے معترض ہوتا ہے کہ وہ غیر ضروری طور پر فلم میں گانے بھر دیتی ہیں۔

یہ ماننا پڑتا ہے کہ فلموں کے لئے موسیقی ناگزیر ہے کیونکہ اس سے تصویر میں غیر معمولی حسن اور جاذبیت ہی نہیں پیدا ہوتی بلکہ فنی اعتبار سے بھی بعض خوبیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

ہندوستانی موسیقی کا ہندوستانیوں کے جذبات و احساسات سے ایسا گہرا تعلق ہے کہ موسیقی کی مدد سے ایک فلم کو جس قسم کے اثرات کا حامل بنانا چاہیں، بنا سکتے ہیں یہ ہر عمر کے انسان کو بھلی لگتی ہے ہر انسانی کیفیت اور جذبہ کے ساتھ نبھ جاتی ہے اور اس کی مدد سے جس طرح کی فضا چاہیں، پیدا کر سکتے ہیں، پھر ہندوستانی موسیقی ہمہ گیر بھی ہے ہر جذبہ اور کیفیت مزاج کے مطابق راگ راگنیاں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ پالنے سے لیکر قبر تک موسیقی ہماری زندگی کا جزو بنی رہتی ہے، مثلاً بھیرویں کو لیجئے جو صبح کا راگ ہے پو پھٹتے وقت فضا پر جو سکون طاری ہوجاتا ہے، وہ ہی اس راگ میں ہے جب بھیرویں گائی جاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا رات کی نیند کے بعد دنیا آہستہ آہستہ بیدا ہورہی ہے میگھ ملہار طوفانی برساتوں کا سماں پیش نظر کردیتا ہے دیپک راگ روح انسانی میں روشنی سی کرتا ہے غرض ہماری موسیقی ان گنت راگ راگنیوں کا مجموعہ ہے اگر فلموں میں موسیقی سے ٹھیک ٹھیک کام لیا جائے تو کئی مقامات پر عجیب حسن پیدا ہوسکتا ہے۔

فلمی اداکاروں کو اپنے لپنے گلے اس طرح سدھانے چاہئیں کہ وہ مختلف انسانی حالتوں جیسے غمی، عشق اور خوشی وغیرہ کے مطابق موقعہ پر گا سکیں، انھیں تصویر کے مناظر کو ذہن نشین کرکے گائیں، ایک مغربی فلمساز کی یہ رائے ہے کہ ہندوستانی فلمساز ذرا سلیقہ برتیں تو وہ گانوں اور راگ راگنیوں سے بڑے بڑے کام لے سکتے ہیں۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ ہمارے عوام گانوں کو کتنا پسند کرتے ہیں ایک بات پر بڑا تعجب آتا ہے۔ ہمارے فلمسازوں میں سے کسی نے ابھی تک چھوٹے چھوٹے نغماتی فلم نہیں بنائے، بڑے فلموں کیساتھ یہ چھوٹے فلم بھی جن میں دو ایک اچھے گانے ہوں دکھائے جائیں تو پروگرام میں زیادہ حلاوت آئے۔ مگر ایسے گانے پیش کرنے کے لئے اسباب کی یقیناً بڑی ضرورت ہے کہ ڈائرکٹر موسیقی کا ماہر ہو اور وہ جذبات انسانی کی ترجمانی راگ راگنیوں سے کرے اس کام کے لئے ایک وسیع آرکیسٹر کی بھی ضرورت ہے جس میں کم سے کم تیس ساز ندے ہوں کیونکہ موسیقی میں اظہار جذبات کیلئے شرقی اور مغربی موسیقی کو ملانے کی ضرورت پڑے گی۔

عام طور پر بھی ہندوستانی فلموں کے آرکیسٹرا میں مشرق اور مغرب کے آلات موسیقی کو ملادیا جاتا ہے مغربی آرگن اور پیانو خالص مشرقی آلات موسیقی جیسے جلترنگ اور طبلہ کے ساتھ ہموار ہوتے ہیں، مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی آوازوں میں ایسا صحیح ربط اور میل پیدا کیا جائے جو ہندوستانی عوام کے کانوں کو غیر مانوس اور ناگوار محسوس نہ ہو تاہم ہندوستانی فلمساز اس معاملہ میں ترقی معکوس نہیں کررہے اور ایک معمولی سی توجہ سے وہ بہت آگے بڑھ سکتے ہیں۔

اقوال زریں

دیانتداری اور عزت سے روپیہ حاصل کرنے کے صرف دو ہی طریقے ہیں، ایک محنت اور دوسری کفایت شعاری۔

سوچو بہت بولو کم عقلمند سوچ کر بولتا ہے اور بیوقوف سوچ کر نہیں بولتا۔

جس کے دل میں ہر وقت شبہ رہتا ہے وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

جو شخص اس انتظار میں ہے کہ وہ ایک ہی بار سب کچھ کرلے وہ کبھی کچھ نہیں کرسکتا۔

رنج وغم انسان کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ وہ کسی کام میں لگا رہے

جو یہ سمجھتا ہے کہ میں سب سے زیادہ عقلمند ہوں وہ سب سے زیادہ بیوقوف ہے۔

موج تبسم

بیٹا (باپ سے) ابّا جان اندر ڈرائینگ روم میں ایک کالی بلی پھر رہی ہے۔
باپ کچھ پروا نہیں کالی بلیاں خوش قسمت ہوتی ہیں؛
بیٹا ہاں جب ہی وہ آپکا سب کھانا چٹ کر گئی

اجنبی:۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ پوسٹ آفس کہاں واقع ہے۔
شہری:۔ کوئی بے وقوف جانتا ہوگا۔
اجنبی:۔ اسی لئے تو میں نے آپ سے پوچھا

چند روز ہوئے ایک گاؤں میں برات گئی دولھا کوئی تعلیمیافتہ بابو تھا، بولا پہلے مجھے لڑکی کو دکھلا دو تب میں شادی کروں گا۔

لڑکی کے والدین نے یہ بات ماننے سے انکار کردیا مگر لڑکی کے راضی ہونے پر دونوں کو علحدہ ایک کمرہ میں بھیجدیا گیا۔
لڑکی کیا میں آپ کے پسند ہوں۔
لڑکا ہاں تم مجھے پسند ہو۔
لڑکی لیکن آپ مجھ کو پسند نہیں۔

دلچسپ معلومات

جرمنی میں ایک موجد نے ایک ایسا ریڈیو ایجاد کیا ہے جس میں گھانس کے سرسرانے تک کی آواز صاف معلوم ہوجاتی ہے۔

جرمنی کو چاہئے کہ وہ ایک ایسا آلہ ایجاد کرے جس کے ذریعہ سے دشمنوں کے سانس تک لینے کی آواز سنائی دے سکے، اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جرمنی کے علاوہ دوسرے ملکوں کے باشندوں کو زندہ سلامت پاکر ہر ہٹلر پر ہر وقت غصہ کا جنون طاری رہیگا، اور جرمنی کیطرف سے روز کوئی نہ کوئی ایسی حرکت ہوتی رہے گی جس سے یورپ کے امن و امان کو تقویت پہنچے گی۔

نیوکاسل (انڈیا) کے ایک میئر (صدر بلدیہ) نے ایک شخص کو شراب نوشی کے جرم میں یہ سزا دی کہ وہ گیارہ اتواروں تک گرجا میں جاکر خدمت انجام دیا کرے۔

ہندوستان کی کانگریسی حکومت کیلئے اس میں ایک اشارہ ہے جو شخص شراب نوشی کے جرم میں ماخوذ ہو اسے متناع شراب نوشی کے محکمہ میں بھرتی کرلیا جائے یہی اسکے لئے بہترین سزا ہوگی۔

افسانہ

سماج کی سنگدلی

از جناب آذرہا گل پوری

ٹرین ایک معمولی سے اسٹیشن پر آکر رکی، باہر بلا کا سناٹا ماگھ مہینہ کا جاڑا،

ماہ دو ہفتہ کی پھیکی روشنی کہر آلود فضا تھی، پلیٹ فارم پر جا بجا شبنم زدہ کمہلاتے ہوئے پھول، جھلملاہوئی دو ایک شمعیں، دو تین سمٹے سمٹاتے ہوئے قلی، ایک آدھ مسافر خاموش گاڑی پر سوار ہوتے اور اتراتے نظر آتے تھے۔

گاڑی نے سیٹی دی گارڈ کی سبز جھنڈی ہوا میں لہرا رہی تھی، گاڑی کے پہیوں میں جنبش ہو چکی تھی۔

اتنے میں ایک غریب عورت پھٹی پرانی ساری میں ملبوس، گود میں ایک ننھی سی بچی دبائے ہانپتی ہوئی اندر داخل ہوئی؛ اس کے روکھے سوکھے بال پریشان اور سیاہ وخوبصورت آنکھیں کمہلائی ہوئی نظر آتی تھیں۔

قلی نے ایک پٹاری اور حسین تصویر جو چوکھٹے میں لگی ہوئی تھی، اندر پھینک دی۔

گاڑی آہستہ خرامی کو چھوڑ کر، اب تیزی سے سائیں سائیں کرتی دونوں طرف جنگلوں اور جھاڑیوں کو پیچھے چھوڑتی ہوا سے باتیں کرتی ہوئی بڑھی چلی جارہی ہے، اور مسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوتی ہے۔

غریب عورت اب تک کھڑی ہے دیوار کا سہارا لئے ہوئے، اس کے پاؤں گاڑی کے ہچکولے سے ڈگمگا رہے تھے۔

آخر اب وہ بیٹھ گئی اپنی بچی کو گود میں دبا کر موسم سرما کی بھیگی ہوئی رات۔

ایک معمولی اور بوسیدہ سوتی ساری۔ اور گاڑی کی ٹھنڈی نشست۔

میرا دل اس نظارہ کو دیکھ کر بھر آیا میں نے اپنے پاس اس کو تھوڑی سی جگہ دی؛ اس کی دو سالہ ننھی بچی ایک ہلکی سی اونی بنیا ئن پہنے سردی سے گود میں سکڑی ہوئی تھی۔

کیا تم بتا سکتی ہو کہ تم کون ہو، اور کہاں جارہی ہو؟ میں نے پوچھا۔

آہ! آپ یہ معلوم کرکے کیا کریں گے؟

اس نے جواباً کہا؛ اسکی آنکھیں موتی بکھرنے لگیں میں ایک غمزدہ عورت ہوں میری کہانی بھی درد بھری ہے، میں سنگدل سماج کی ستائی ہوئی ایک بے زبان عورت ہوں، جسکا نہ کوئی مونس ہے نہ مددگار، نہ ساتھی، نہ کوئی غمگسار، نہ شفیق،۔ اس ظالم سماج کے نزدیک ہم بیواؤں کا عالم بیوگی میں سوائے ایک آشرم کے اور کہاں پناہ گزیں ہوسکتی ہوں۔

آج کوئی دو سال کا عرصہ گذرا کہ میرا پتی میری زندگی کا سہارا دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے اوجھل ہوگیا؛

پرماتما نے میرے دکھ کو دیکھتے ہوئے بھی اوسکو مجھ سے چھین لیا" افسوس۔ پرماتما کے سینے میں شاید دل نہیں ہے۔

وہ جوگناتھ پور میں ایک بڑی دوکان کے مالک تھے، اس میں حسین تھی، مالدار تھی میرے لئے خوشی کے تمام سامان مہیا تھے"۔

یہ بال جو آج کس مپرسی کی حالت میں شانوں پر ادھر ادھر پریشان پڑے ہوتے ہیں۔

کل تک ان سے خوشبو کی لپٹیں نکلتی تھیں۔

میرے سہاگ کو اجڑے ہوئے کوئی ایک مہینہ بھی نہ ہوا تھا کہ دوکان کی حالت بدتر ہوتی گئی۔

میں اکیلی تن تنہا دو مہینہ کا بچہ اتنی بڑی دوکان بہت سی چیزیں لوگ چرا کرلے گئے۔ اور بقیہ چیزیں کچھ تھوڑی بہت قیمت دے کر زبردستی اٹھا کرلے گئے۔

میں انکار کرتی رہ گئی۔

تھوڑے ہی دنوں میں دوکان بالکل صاف ہوگئی اور میرے پاس کچھ نہ بچا، گاؤں کے لوگوں

گاؤں کے لوگوں نے زبردستی مجھے گاؤں کے آشرم میں پہونچا دیا، میں اپنی بچی کو لے کر آنسو بہاتی ہوئی، بے دلی کے ساتھ آشرم میں پڑی رہی۔

آشرم نام کا آشرم تھا میں در در کی بھیک مانگتی اور رات آشرم میں رو رو کر گذارتی اور اپنے آنسوؤں کا ہار اپنے پتی کی اس تصویر پر چڑھاتی۔

یہاں میرا جی نہ لگا بھیک مانگ کر کچھ پیسہ جمع کئے اور آج موہن پور کے بڑے آشرم میں جارہی ہوں

یہ جملہ ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ گاڑی موہن پور کے جنکشن پر رکی میں نے قلی کو پکارا۔

لیکن قلی نے آشرم تک اسباب لیجانے سے انکار کردیا، اسباب پلیٹ فارم پر پڑا تھا۔

میں بھی گاڑی سے اتر اور رونے لگی۔

یہاں سے آشرم کتنی دور ہے، اس نے دبی ہوئی آواز میں پوچھا۔

دو میل کے فاصلہ پر، اس کی مزدوری چار آنے ہوگی، قلی نے کہا۔

مگر میرے پاس اتنے پیسہ کہاں؟"

میری آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے ڈھلک گئے میں نے چار آنے پیسے قلی کو دئے اور کچھ پیسے اس یتیم بچی کی ماں کو!

اتنے میں گاڑی نے سیٹی دی میں گاڑی پر سوار ہوگیا۔

گاڑی پلیٹ فارم چھوڑ چکی تھی؛

عورت آہستہ آہستہ آشرم کی طرف جارہی تھی۔ مشرق کی طرف آفتاب عالمتاب بے نقاب ہو رہا تھا، اور میرے دل میں بیوہ کی یہ آواز گونج رہی تھی پرماتما کے سینہ میں شاید دل نہیں ہے۔

انتہاپسندوں کی نئی جماعت

لکھنؤ ۱۰ جولائی یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے بائیں بازو وال انڈیا بنیاد پر ایک نئی پارٹی بنانے والے ہیں، جس کا پروگرام حقیقی معنوں میں انتہا پسندانہ ہوگا۔

جس میں ملک کے تمام انتہاپسندوں کو مجتمع کیا جائے گا اگر یہ تحریک کامیاب ہوگئی تو کانگریس سوشلسٹ پارٹی کو توڑ دیا جائے گا اور کانگریس کے بائیں بازو و تمام انتہاپسندوں سے سمجھوتہ کریں گے۔

پریذیڈنٹ روزولٹ پر حملہ کی کوشش

اوکاہوسٹی ۱۰ جولائی ایک شخص نے پریذیڈنٹ روزولٹ کی کار میں کودنے کی کوشش کی مگر خفیہ پولیس کے ایک آدمی نے اس کو نیچے گرا دیا اور سپاہیوں نے اس کی خوب مرمت کی۔

اس کو گرفتار کرلیا گیا اس نے بیان کیا کہ میں پریذیڈنٹ کے جوتوں کو صاف کرنا چاہتا تھا۔

مہاراجہ جیپور کی ملک معظم سے ملاقات

لندن ۸ر جولائی، مہاراجہ جے پور کو ملک معظم نے کل رات کو موسم کا جو تھا دربار شروع ہونے سے قبل شرف باریابی بخشا۔

لفٹنٹ کرنل گارڈن نیل سابق افسر پولٹیکل ڈپارٹمنٹ ہند نیز جو ۱۹۳۳ء سے وزیر ہند کے پولٹیکل اے ڈی سی ہیں، دربار داری کر رہے ہیں۔

مکمل آزادی کے بغیر ہندوستان کی غریبی دور نہیں ہوسکتی

انگلینڈ پر پنڈت جی کی تقریروں کا زبردست اثر

لندن ۷ر جولائی ۔ دنیا میں بہت سی قسم کے ہیرو ہوتے ہیں مثلاً ٹیچر، فلاسفر، اور عالی دماغ. لیکن موجودہ تاریخی دور میں ہیرو کی صرف ایک ملی جماعت ہے یعنی بنی نوع انسان کا ہیرو اور اس جماعت میں پنڈت جواہر لال نہرو نے نمایاں پوزیشن حاصل کرلی ہے"۔ ان الفاظ میں لیفٹ بک کلب کے بانی و مشہور سوشلسٹ پبلشر مسٹر وکٹر گولانسز نے پنڈت جواہر لال نہرو کو خراج تحسین پیش کیا جبکہ آپ نے حاضرین سے پنڈت جی کا تعارف کرایا جو کہ کوئنز ہال میں پنڈت جی کی تقریر سننے کے لئے آتے تھے. ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا.

مسٹر گولانسز نے مزید فرمایا کہ اپنی زندگی میں دو مرتبہ میں نے دوسرے انسانوں کے سامنے اپنی ہستی کو حقیر خیال کیا ہے۔ ایک مرتبہ جب میں ٹوسٹروف سے ملا جو تن تنہا نازیوں کی یورش کا مقابلہ کر رہے تھے اور دوسری مرتبہ جب میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملا. لندن میں جس شاندار طریقہ پر پنڈت جی کا استقبال کیا گیا ہے شاید ہی کسی ہندوستانی لیڈر کا کیا گیا ہو. جلسہ شروع ہونے سے پہلے ہال کے باہر زبردست مجمع ہوگیا اور ہال کے باہر نصف میل دور تک انسان ہی انسان نظر آرہے تھے. مجمع میں ہر ایک قوم کا آدمی شامل تھا، اور بہت سے لوگ کئی کئی میل کا سفر طے کرکے آئے تھے.

حاضرین میں زبردست جوش و خروش تھا

پنڈت جی کی تقریر

پنڈت جی نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے لیفٹ بک کلب کے زیر اہتمام تقریر کرنے میں خوشی حاصل ہوئی ہے کیونکہ کلب کی کتابوں کو ہندوستان جانے کی ممانعت ہے. اور کہا کہ کوئی شخص ہندوستان کے مسئلہ کو اسوقت تک صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا کہ جبتک کہ انکو دنیا کے موجودہ مسائل کے پس منظر کے خلاف خیال کیا جاتا ہے ۔

میں سلطنت برطانیہ کا دلدادہ نہیں ہوں لیکن میں ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ سلطنت برطانیہ خودکشی کر رہی ہے وسیع سلطنت نے خود کو رسی میں جکڑ لیا ہے کوئی شخص سسٹم کو نہیں بچاسکتا. لیکن عوام ایسی صورت میں بچ سکتے ہیں جبکہ مدبران حوصلہ اور دوراندیشی سے کام لیں.

ہندوستان کی پوزیشن

تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے ہندوستان کی اقتصادی پوزیشن بیان کی آپ نے بتلایا کہ کس طرح سامراجی طاقت لوٹ کھسوٹ کر رہی ہے اور ہندوستان کے لوگوں کی غریبی کا حال بیان کیا، اور کہا کہ اس کی آزمائش اس بات سے ہوسکتی ہے کہ ۱۵۰ سالہ برطانی راج کے بعد بھی آج ہندوستان اس قدر غریب ہے ، ڈاک خانہ اور ریلوے بھوک اور مفلسی کا علاج نہیں ہے.

پنڈت جی نے کہا کہ لوگ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ مکمل آزادی کا کیوں ذکر کرتے ہیں ۔ درجہ نوآبادیات کا کیوں ذکر نہیں کرتے. انکو میرا جواب یہ ہے کہ اول تو ہم اسوقت تک اپنی اقتصادی حالت بہتر نہیں بنا سکتے جبتک کہ ملک مالی کنٹرول سے آزاد نہ ہو جائے. ہم ہندوستان کو غیر ملکی اقتصادی اور مالی کنٹرول سے نجات دلانے کی کوشش کر رہے ہیں. دوئم ہم اس قسم کی غیر ملکی پالیسی کے ساتھ گٹھنا نہیں چاہتے جو برطانیہ اختیار کر رہا ہے

اسلحہ بندی

جب پنڈت جی نے یہ فرمایا کہ حکومت برطانیہ کی اسلحہ بندی کی پالیسی بالآخر روس کے خلاف استعمال کی جائے گی. تو حاضرین میں سے کچھ لوگوں نے مداخلت کی اور پریزیڈنٹ سے کہا کہ وہ مداخلت کریں.

اسوقت "شرم" "شرم" کے نعرے لگائے گئے جبکہ پنڈت جی نے یہ فرمایا کہ انڈین نیشنل کانگریس ابھی تک عدم تشدد کے اصول پر کاربند ہے.

پنڈت نہرو نے پرزور الفاظ میں فرمایا کہ ہمیشہ پرامن طریقوں کو ترجیح دی جائے گی. تاوقتیکہ فسطی ازم اور بربریت کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہے.

چین کے لئے ہندوستان سے جو ایمبولینس جانے والی ہے اس کے لئے ایک بڑی رقم جمع ہوئی. ایک گاندھی ٹوپی جس پر پنڈت جی کے دستخط تھے سات پونڈ میں فروخت ہوئی پبلشر وکٹر گلانسز نے کہا کہ بنی نوع انسان کے ہیرو ہیں اور کارل مارکس سے آپ کا مقابلہ کیا جنہوں نے غریبی اور معاشی دست برد کے خلاف جہاد شروع کیا تھا.

انگلینڈ کیساتھ تعاون

۳۰ر جون کو ہندوستانی باشندوں طلباء اور دوستوں نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی. انڈیا لیگ کی جانب سے چائے اور ناشتہ کا انتظام کیا گیا. اس موقعہ پر پنڈت جی نے پہلے ہندوستانی میں اور پھر انگریزی میں تقریر کی.

میں ڈھائی سال کے بعد انگلینڈ آیا ہوں اس دوران میں نمایاں تبدیلیاں ہوگئی ہیں اور اب کانگریسی وزارتیں برسر اقتدار ہیں. ہندوستان کے انقلاب کا یہ ایک معمولی اور مصنوعی پہلو ہے. میرے دماغ میں دیگر معاملات کو اس سے زیادہ اہمیت ہے. آپ میں سے کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کچھ عرصہ سے ہندوستان خاموش ہے لیکن اس خاموشی کی تہ میں سیاسی اور سوشل آزادی کے حقیقی مسائل چھپے ہوئے ہیں. میں جانتا ہوں کہ کسانوں اور مزدوروں میں ایک زبردست طاقت پیدا ہوگئی ہے اور بعض مقامات پر کسانوں کا رویہ جارحانہ ہوگیا ہے. میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں کیونکہ اس سے نئے جذبہ کا اظہار ہوتا ہے.

ہندوستان نے حوصلہ کے ساتھ دنیا کا مقابلہ کرنا شروع کردیا ہے وہ طاقت جو سیاسیات پر مبنی ہو یورپ کے لئے موزوں نہیں ہے لیکن یہ بات کسی کو نہیں بھولنا چاہئے. کہ ہندوستان اب طاقتور ہو چکا ہے

فیڈریشن کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ کانگریس نے موجودہ فیڈرل اسکیم کی پرزور مخالفت کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے. ہندوستان میں صرف وہی آئین کامیاب ہوسکتا ہے جو کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کے ذریعہ تیار کیا جائے. پنڈت جی کی تقریروں کا اہل انگلینڈ پر زبردست اثر پڑ رہا ہے.

حکومت ہند بھی جنگ کے لئے تیار

نئی دہلی ۱۲ر جولائی. نہایت ہی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یورپ کی غیر یقینی بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر حکومت ہند سوچ رہی ہے کہ ہندوستان کے ساحل سمندر پر ہتھیار تیار کرنے کے جتنے کارخانے ہیں وہ سب وہاں سے ہٹا کر ملک کے اندرونی حصوں میں پہنچا دیئے جائیں. مزید معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں جو جگہیں چنی گئی ہیں ان میں سے ایک سی پی بھی ہے. اور جبلپور کی گن کیریج فیکٹری کے پاس حکومت نے زمین حاصل کی ہے.

جمعیۃ الاقوام سے ہندوستان کی علیحدگی

شملہ ۱۱ر جولائی. مرکزی اسمبلی کے آنے والے اجلاس کے ۷ غیر سرکاری رزولیوشنوں کا نوٹس دیا گیا ہے جسمیں ایک رزولیوشن جمعیۃ الاقوام سے ہندوستان کی علیحدگی کے متعلق بھی شامل ہے. مسٹر آصف علی اور دوسرے کانگریسی ممبر جنہوں نے مذکورہ تجاویز کا نوٹس دیا ہے انہوں نے دو اور رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جنہیں فوجی اخراجات کی جانچ پڑتال اور فوج کو ہندوستانی بنانے کے متعلق ہیں.

ٹھنڈک پہونچانا

گرمیوں میں ٹھنڈک پہونچانے کا سوال ہر سال اہمیت رکھتا ہے. خاص کر ایسے لوگوں کے لئے جنہیں ہندوستان میں رہ کر ہر سال گرم موسم کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے. ملک کی آبادی کا زیادہ حصہ جو میدانوں میں بستے ہیں خواہ وہ کاشتکار ہوں یا شہر میں کام کرنے والے مزدور ہوں چھ مہینے گرمی کی شدت سے کسی حالت میں بھی انھیں نجات نہیں ملتی .

جونہی اپریل کے مہینے سے گرمی بڑھنے لگتی ہے. جسمانی تکلیفوں میں اضافہ ہونے لگتا ہے ایسے بہت کم لوگ ہیں جو ان تکلیفات کی پرواہ نہیں کرتے. ہم میں سے ہر شخص اس سے بچاؤ کا راستہ تلاش کرتا ہے. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گرمیوں کے آتے ہی ہم لوگ اس بات میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ کسی طریقہ سے جسم کو گرمی نہ لگنے سے محفوظ رکھیں. ہم ٹھنڈک پہنچانا چاہتے ہیں مگر یہ کوئی آسان کام نہیں.

سورج کی تپش کے علاوہ دیگر بیرونی اجزا بھی انسانی حرارت کو بدلتے رہتے ہیں ہمارے اردگرد کی چیزیں. ہمارے کپڑے، گھر جنہیں ہم رہتے ہیں. ہماری جسمانی حرکات سے ہمارے جسم کے اندر گرمی پیدا ہوتی ہے. اس کا اثر ہر انسان پر اس کی جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے لیکن اصل مسئلہ سب کے لئے یکساں ہے کہ جسم کی زاید حرارت جو گرم موسم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسے جلد سے جلد کس طریقہ پر کم کیا جائے.

بہتیرے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ زیادہ گرم جسم کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے چائے کی گرم پیالی بہترین طریقہ ہے کیوں؟ اسلئے کہ گرم چائے پینے سے پسینہ آتا ہے جو بدن کی حرارت کو کم کرنے کا قدرتی طریقہ ہے اس موضوع پر ایک انگریز ڈاکٹر نے حال ہی میں ڈیلی ٹیلیگراف لندن (بچوں کے لئے) میں لکھا ہے.

اگر ہم تندرست رہنا چاہتے ہیں تو ہمارے جسم کی حرارت کو تقریباً ۹۸.۴ ڈگری رہنا چاہئے. گرمیوں میں ہمارے جسم بہت ہی گرم ہوجایا کرتے ہیں مگر ہمارے جسم کے اندر نمی کی ایک لہر برابر گذرتی رہتی ہے. پانی جسم میں داخل ہوتا ہے اور لاکھوں چھوٹے چھوٹے سوراخوں کے ذریعہ ہماری جلد سے پسینہ بنکر نکلتا ہے پھر گرم ہوا سے بخارات بنکر خشک ہو جاتا ہے. اس طرح بخارات بن کر خشک ہونے سے ہماری جلد اور جسم کو ٹھنڈک پہنچتی ہے اور انھیں زیادہ گرم ہونے سے روکتی ہے. گرم چائے ہمیں ٹھنڈک پہونچاتی ہے اس سے ہمارے بدن میں پسینہ ہوتا ہے اور جب پسینہ بخارات بنکر خشک ہوتا ہے تو اس سے جسم کی حرارت جو گرم چائے سے پیدا ہوتی ہے تقریباً ۵۰ فیصدی کم ہو جاتی ہے .

مہاراجہ جے پور کی واپسی

لندن ۱۱ر جولائی. مہاراجہ جے پور سیکر کے جھگڑے کے سلسلہ میں کل یہاں سے واپس ہندوستان روانہ ہو جائیں گے .

ہندوستانیوں کے فجی حکام

گوٹا گری ۹ر جولائی ۔ فجی سے مجھے ابھی اطلاعات ملی ہیں کہ ٹھیکے جو ہندوستانیوں کے ۱۹۱۷ اور ۱۹۲۱ کے دوران میں حاصل تھے وہ اب ختم ہورہے ہیں اور فجی کے حکام سوائے چند بے قاعدہ شرطوں کے ان کی تجدید کے لئے رضا مند نہیں ہیں ۔ یہ الفاظ ریورنڈ سی ۔ الف اینڈریوز نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمائے ہندوستانیوں نے یہ ٹھیکے حکومت کے مشورہ سے گنے کی کاشت اور فجی کے دیہاتوں میں نقد کی فروشی کے لئے لیے گئے تھے ۔ فجی میں زمین حاصل کرنا بہت مشکل ہے ۔ کیونکہ زمین کے بہت سے حصہ پر فجی کے باشندے اپنی خاندانی بنیادوں پر قابض ہیں ۔ حکومت جائز طور پر ان کی ملکیت زمین کا تحفظ کرتی ہے لیکن فجی میں ہندوستانی آبادی تقریباً ۸۵

فیصدی ہے ۔ یہ بہت ہی غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ طریقہ ہوگا کہ ہندوستانیوں کی زمین کی خریداری سے روکا جائے ۔ کیونکہ وہ کاشتکار ہی پیدا ہوتے ہیں ۔ دی کالونیل شوگر ریفائننگ کمپنی کی ملکیت میں اکثر زرخیز زمینیں ہیں اور ہندوستانیوں نے اس کمپنی سے مختصر ٹھیکے لے لئے ہیں لیکن یہ ان کے لئے ناکافی ہیں ۔ بہرحال یہ مسئلہ نہایت تلخ ہوگیا ہے ۔ ہندوستانیوں کو جنہوں نے سخت محنت طاقت صنعتی قوت صرف کرکے فجی کی زمینوں کو قابل کاشت بنایا تھا ۔ آج اس سے باہر نکالا جارہا ہے ۔ جب تک کوئی علاج نہ نکل آئے ۔

اس سلسلہ میں فجی جلد سے جلد ایک کمشنر بھیجا جائے ۔ تاکہ وہ اچھی شرائط پر ہندوستانیوں کے ٹھیکوں کی تجدید کراسکے ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کمشنر کو اعلیٰ تعلیم کے سوال کو بھی اٹھانا چاہیئے ۔

بحکم جناب مسٹر ایم ۔ اے انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۹۲ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

فرم بھو دیو پرشاد ملدیو پرشاد مدعی

بنام جھبے جدو نندن وغیرہ مدعا علیہ

بنام سورج کمار ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن املن گنج شہر کانپور حال مقیم ملازم گھی ٹسٹنگ انسپکٹر مقام ہودل ضلع گوڑ گانوں

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ہی کھاتہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ر ماہ اگست سنہ ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

پنجاب انتقال اراضی ایکٹ میں ترمیم

شملہ ۱۱ر جولائی ۔ گذشتہ جمعہ کو سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے اسمبلی میں جو اعلان کیا تھا اس کے مطابق حکومت اس بات پر غور کررہی تھی کہ زمیندار ساہوکاروں اور غیر زمیندار ساہوکاروں میں مساوات قایم کی جائے ۔ اس سلسلہ میں پنجاب انتقال اراضی بل (تیسری ترمیم) اسمبلی میں وزیر اعظم نے پیش کیا ۔

پنجاب گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں یہ بل شایع ہوا تھا جس میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ پنجاب انتقال اراضی ایکٹ میں اس طرح ترمیم کی جائے ۔ کہ زراعتی طبقہ کا کوئی شخص اپنی زمین کے کسی حصہ کو اپنے کسی ساتھی یا اس طبقہ کے کسی شخص کی طرف منتقل طریقہ پر پانچ سال کے اندر اندر جب تک کہ وہ اپنے پچھلے قرضدار کا پورا قرض ادا نہ کردے تبدیل نہیں کرسکتا ۔ بیان میں اس کے مندرجہ ذیل مقاصد اور وجوہات بتائی گئی ہیں ۔

تجربہ بتاتا ہے کہ زمیندار ساہوکار اپنے قرضداروں پر قرضہ وصول کرنے کے لئے سلسلہ میں ان کی زمین حاصل کرنے کے لئے اسقدر سختی کرتے ہیں ۔ جیسا کہ غیر زمیندار ساہوکار کرتے ہیں اسیلئے ہی انتقال اراضی ایکٹ میں اس طرح ترمیم ضروری ہے تاکہ زمیندار ساہوکاروں کی طرف مستقل طریقہ پر جائداد منتقل نہ ہوسکے ۔

ریاست ترو میں تحریک سول نافرمانی

پشاور ۱۱ر جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ گلدھر کے کسانوں نے نواب ترو کے خلاف تحریک سول نافرمانی شروع کرنے کے لئے جنگی کونسل قایم کرلی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نواب نے ان کو اراضی سے بیدخل کرنا چاہتے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا عبدالرحیم بخشی فقیر چند کامریڈ عبدالغفور آتش دار کونسل میں شامل ہیں ۔

نوٹس تاریخ سماعت درخواست ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۔۔ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ رگھن پرشاد ولد بابو رائے بہادر سنگھ قوم کالستیہ ساکن گاندھی نگر کانپور

انسالوینٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ انسالوینٹ مذکورہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۳۸ء درخواست مذکورہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے ۔

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور مہر عدالت

بحکم سید محمد الطاف حسین صاحب بہادر مہتمم نیلام بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط

اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت مہتمم نیلام بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۵ بابت سنہ ۱۹۳۸ء

سورج پرشاد ولد ٹھاکر لال برہمن ساکن امری پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعی

بنام مہادیو

بنام مہادیو ولد شیو نرائن قوم برہمن ساکن موضع امری پرگنہ گھاٹم پور حال مقیم موضع بہاٹا بارہ تحصیل بڑا بازار ضلع رائے بریلی ۔ یو ۔ پی

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان میں سورج پرشاد ڈگریدار نے واسطے نیلام حقیت زمینداری کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۶ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے ۔

آج بتاریخ ۳۰ر ماہ جون سنہ ۱۹۳۸ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ۔

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

سی ۔ پی کیبنٹ میں مجوزہ تبدیلیاں

ناگپور ۱۱ر جولائی ۔ سی پی وزارت کے عہدوں میں مجوزہ تبدیلیوں کے متعلق یونائیٹڈ پریس کو مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ گو تمام وزیروں نے یہ منظور کرلیا ہے کہ وزیر اعظم ڈاکٹر این بی کھرے وزارت کی سرگرمیوں میں تعاون کریں لیکن اس کا ابھی تک انقطاعی طور پر فیصلہ نہیں ہوا ۔ کہ آیا انہیں تمام محکموں کے کام سے نجات دلادی جائے تاکہ وہ اپنے رفقائے کار کے کام کی دیکھ بھال کرسکیں فیصلہ کا جلد ہی اعلان کردیا جائے گا ۔

لارڈ لوتھین اور پنڈت جواہر لال نہرو میں گفتگو

لندن ۱۲ ؍ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے انگلستان میں آنے کے بعد سے فیڈریشن کی ترتیب کے بہت سے مرحلے طے ہوتے نظر آرہے ہیں اور کچھ عجب نہیں ہے کہ اسوقت برطانی مدبروں سے پنڈت جی کی جو گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر فیڈریشن کا نفاذ ممکنات کی حد میں داخل ہو جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل پنڈت جواہر لال نہرو اور لارڈ لوتھین کے درمیان طویل اور پرخلوص گفتگو ہوئی۔ جسمیں فیڈریشن کے متعلق فریقین کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کی گئی۔ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند اور لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے درمیان بھی کافی تفصیل کے ساتھ تبادلہ خیالات ہو چکا ہے۔ یہ تمام ملاقاتیں اور گفتگوئیں صیغہ راز میں ہیں مگر باخبر حلقوں میں وثوق سے یہ کہا جا رہا ہے کہ برطانی مدبر ہندوستانی جذبات کی شدت کو محسوس کرنے لگے ہیں لیکن اگر خالص دیانتداری اور مخلصی کی وجہ سے نہیں تو بین الاقوامی حالات کے دباؤ سے وہ اسوقت ہندوستانی جذبات کی قدر کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی خاص بات حائل نہ ہوئی تو آئندہ موسم خزاں میں ایک چھوٹی سی گول میز کانفرنس منعقد ہونے کا امکان ہے جسمیں ہندوستان اور برطانیہ کے مدبر مجوزہ فیڈریشن میں مناسب تبدیلیوں کے متعلق فیصلہ کریں گے لیکن اس سلسلہ میں کوئی واضح اعلان لارڈ لنلتھگو کی ہندوستان کی واپسی کے بعد ہی ہو سکے گا۔

مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ستیہ مورتی کے تازہ بیانات کا برطانی سیاستدانوں کے حلقوں میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی کانگریس کے صدر شری سبھاش چندر بوس کی گہری تقریروں کو بھی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اور کسی شخص کو یہ مغالطہ نہیں ہے کہ فیڈریشن میں کانگریس کے منشا کے مطابق تبدیلیاں کئے بغیر اسے اس توقع کے ساتھ نافذ کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح کانگریس نے صوبجاتی خود مختاری پر عملدرآمد کیا۔ اسی طرح وہ بھی عملدرآمد کرے گی۔ عنقریب حالات اور زیادہ صاف ہو جائیں گے۔ اور اس سے کوئی واضح نتیجہ اخذ کیا جا سکے گا۔

پنڈت جواہر لال نہرو

کلکتہ ۱۲ ؍ جولائی۔ پرائیوٹ طور پر یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو ترکی کی راجدھانی انگورہ کا دورہ کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں اور وہاں کمال پاشا سے ملاقات کریں گے۔

یوپی اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس کا امکان

لکھنؤ۔ قانون قبضہ آراضیات کے سلسلہ میں جو ابھی حال ہی میں یوپی گورنمنٹ نے اسمبلی میں پیش کیا تھا اور آئندہ اجلاس میں اس پر بڑی بحث ومباحثہ کی توقع کی جاتی ہے۔ زمینداروں میں اس کے خلاف ایجی ٹیشن ہو رہا ہے۔ زمینداروں کا خیال ہے کہ قانون قبضہ آراضیات اسمبلی میں پاس ہو جائے گا۔ لیکن یوپی کونسل میں چونکہ کانگرس کی اکثریت نہیں ہے۔ اسلئے خیال ہے کہ وہاں اس کا پاس ہونا مشکل ہے اور ایسی صورت میں مشترکہ اجلاس کی ضرورت ہوگی۔ ایک دقت یہ ہے کہ کوئی مشترکہ اجلاس ایک سال سے پہلے نہیں بلایا جا سکتا۔ جب تک کہ کسی مسئلہ کا تعلق مالی حالت سے نہ ہو۔ اس لئے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مسودہ قانون قبضہ آراضیات ایک مالی مسودہ میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اور پھر دو مجالس قانون ساز کا اجلاس مشترکہ مسودہ قانون پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا جائے گا۔ آگرہ کے قانون آراضیات اور اودھ کے قانون مالگذاری میں تبدیلیاں ہوگئی ہیں ایوان اسمبلی میں حکومت اکثریت ہے اور کونسل میں معاملہ بالکل مختلف ہے۔ اگر مشترکہ اجلاس میں مسودہ قانون آراضیات پاس نہ ہو سکا یعنی دونوں میں باہمی اختلاف رونما ہوا تو تصفیہ نہ ہونے کی حالت میں اس کے ایک سال کے عرصہ میں گورنر اس میں مداخلت کرسکتا ہے۔ اگر ایک سال کی مدت کے بعد مشترکہ اجلاس منعقد ہوا تو مجوزہ مسودہ قانون ناکام رہے گا۔ اسلئے بعض ممبران کی خواہش ہے کہ اسے مالی صورت میں تبدیل کرکے پیش کیا جائے۔ اور اس طرح اس میں ٹیکس کی دفعات بڑھا دی جائینگی جسمیں زرعی آمدنی پر ٹیکس لگایا جائیگا اور قدیم آئینی طریقہ مروج نہ رہے گا۔ اور اس صورت سے مسودہ قانون آراضیات کے پاس کرانے میں حکومت کامیاب ہو جائے گی۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کی آسامیاں

کلکتہ ۱۱ ؍ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کی آسامیوں میں کمی کرنے کے مسئلہ کا معائنہ کر رہی ہے ڈویژنل کمشنروں کی آسامیوں کو توڑنے کا مسئلہ بھی سپیشل افسر تخفیف مسٹر ای۔ این بلینڈی کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

السٹر بھی آئرلینڈ میں

لندن ۱۰ ؍ جولائی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا کی آخری فتح عنقریب ہی ہوگی جبکہ السٹر جو کہ برطانیہ کے ماتحت ہے رضاکارانہ طور پر آئرش فری اسٹیٹ میں شامل ہو جائیگا خیال کیا جاتا ہے کہ آئرلینڈ کے دونوں حصوں کے لیڈروں کی عنقریب ہی کانفرنس ہوگی۔ جسمیں اس مسئلہ کا حل نکالا جائے گا۔ جو متحدہ آئرلینڈ کے راستہ میں رکاوٹ ہے۔

دو ہندوستانیوں کو وظیفے

نئی دہلی ۱۰ ؍ جولائی۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی سفارش کے مطابق حکومت ہند نے این آر۔ کرشنا سوامی جی ایس سی اور مسٹر بی۔ آر۔ کہنا وال بی۔ ایس سی کو جو اپٹا پور کی ٹین اور سٹیل فیکٹری اور ٹاٹا اسٹیل ورکس جمشید پور میں امیدوار کی حیثیت سے ملازم تھے مبلغ دو سو سو پونڈ سالانہ کا وظیفہ دیا ہے جو انگلستان میں تین سال میٹلرجی کی تعلیم حاصل کریں گے۔

اقلیتوں کی نمائندگی

لکھنؤ ۱۳ ؍ جولائی۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات عامہ یوپی نے ایک کمیونک شایع کیا ہے کہ محکمہ صنعت وحرفت میں اقلیتوں کی نمائندگی۔ نیز حکومت کے ماتحت ٹکسٹائل انسٹی ٹیوشن میں ان کے داخلوں میں کوئی کمی نہیں۔ محکمہ صنعت وحرفت کی ۲۳ فیصدی آسامیاں اقلیتوں کے قبضہ میں ہیں۔ ان میں سے ۲۰ فی صدی پر مسلمان فائز ہیں۔

سرکاری ویونگ سکولز کانپور کی مرکزی ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوشن بنارس اور مرکزی ویونگ سکول میں حقیقتاً ترجیح اقلیتوں کو ہی دی جاتی ہے۔ اور سنہ ۱۹۳۶ء میں ختم ہونے والے تین سالوں میں ۴۲ فیصدی سے زیادہ مسلم طلبا بھرتی کئے گئے۔

آئرلینڈ نے اپنے قلعے واپس لے لئے

لندن ۱۲ ؍ جولائی۔ توپوں کی گرج کے درمیان برطانی فوجی دستوں نے جو کہ جزیرہ سپائک میں متعین تھے جزیرہ اور اس کے ملحقہ تمام قلعے آج آئرلینڈ کی فوجوں کے حوالے کردیئے۔ بیرہاون اور لاف سویلی کا قبضہ یہ سال ختم ہونے سے پہلے دیدیا جائیگا برطانی فوجیں اسی وقت روانہ ہوگئی تھیں جبکہ مسٹر ڈی ویلرا نے ویسٹ لینڈ کے قلعہ پر آئرلینڈ کا جھنڈا لہرایا۔

لکھنؤ ۱۲ ؍ جولائی۔ مزارعہ بل سلیکٹ کمیٹی کی ایک میٹنگ کل زیر صدارت پنڈت گووند ولبھ پنت وزیر اعظم یوپی منعقد ہوئی۔ صرف دو تین کلازوں پر زور دیا گیا۔ کمیٹی کی ایک میٹنگ آج پھر منعقد ہوئی۔ خیال ہے کہ کمیٹی کی کارروائی

ڈیڑھ لاکھ روسی فوجوں کا اجتماع

رنگون ۸ر جولائی۔ چینی قونصل رنگون نے ایک کمیونک شایع کیا ہے جسمیں اطلاع دیگئی ہے کہ چینی فوجی حکام کو معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ روس کی ڈیڑھ لاکھ موجودہ اسلحہ جات سے مسلح فوج بیرونی منگولیا اور منچوریا کی سرحد پر جمع ہوگئی ہے۔ اس سبب سے دشمن کی (جاپانی) فوجیں ٹنٹسن پیکو سے شمالی منچوریا کو فوراً روانہ کردی گئی ہیں۔

انڈین سول سروس کے مسلمان کامیاب امیدوار

شملہ ۷ر جولائی۔ ۱۳ر مئی ۱۹۳۸ء کو ایک پریس کمیونک شایع ہوا تھا۔ اس میں ان امیدواروں کے نام شایع ہوئے تھے جو گذشتہ جنوری کو دہلی میں انڈین سول سروس کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے تھے۔

عام اطلاع کے لئے اب یہ شایع کیا جاتا ہے کہ مسٹر حسن تراب علی۔ مسٹر سید غیاث الدین احمد۔ مسٹر اقبال اختر علی۔ مسٹر محمد حسین صوفی اور مسٹر عبدالمجید کو سکریٹری آف اسٹیٹ نے ان پانچ اسامیوں کے لئے نامزد کیا ہے جو فرقہ وارانہ تناسب سے منظور کی گئی ہیں۔ امتحان کے بعد ان امیدواروں کو انڈین سول سروس میں لے جایا جائے گا۔ بشرطیکہ ڈاکٹری معائنہ پر ان کی صحت ٹھیک ثابت ہوئی۔

یو۔پی صنعتی مشاورتی کمیٹی

لکھنؤ۔ حکومت یو پی نے حکومت کو مشورہ دینے کے لئے ایک کمیٹی منظور کی ہے کہ کس حد تک اعلےٰ پیمانہ پر صنعت وحرفت صوبہ میں جاری کی جاسکتی ہے۔ اور کہاں تک اسے صوبجات میں کامیابی کے ساتھ ترقی دیجاسکتی ہے اور اسے مدد دینے کے لئے حکومت کہاں تک اقدام کرسکتی ہے۔ نیز یہ پتہ چلانا بھی مقصود ہے کہ صنعتی سنڈیکٹ کے ذریعہ سے صنعت وحرفت کہاں تک مفید ہوسکتی ہے۔ اور کتنا روپیہ اور طاقت اس پر خرچ کی جاسکتی ہے کمیٹی حسب ذیل افراد پر مشتمل ہے آنریبل ڈاکٹر کاٹجو وزیر صنعت وحرفت چیرمین سر جوالا پرشاد سریواستو۔ سیٹھ پدم پت سنگھانیہ۔ پنڈت رادھا کانت مالویہ چودھری شیو منگل سنگھ خاں بہادر غضنفر اللہ مسٹر بی۔ این۔ ڈی آر نارنگ آچاریہ جگل کشور اور ڈائرکٹر محکمہ صنعت وحرفت یو۔پی۔

تیس لاکھ کی رقم کسانوں کو قرض دیجائیگی

نیی ۷ر جولائی۔ حکومت بنگال نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ سال کے زراعتی بجٹ میں سے تیس لاکھ روپیہ کی رقم ان کسانوں کو بطور قرض دی جائے جو فصلوں کی خرابی اور سیلاب کی وجہ سے تباہ حال ہیں۔

یہ اعلان آج صبح ایک مجمع کے سامنے مسلم لیگ ہال میں وزیر مالیات مسٹر آر۔ این سرکار نے کیا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ قرضہ جات مصیبت زدہ ضلعوں کے سفارشوں پر دیئے جائیں گے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ یہ موجودہ سال کی امدادوں میں سے بہت بڑی امداد ہوگی۔

شیخ عبدالقادر سب جج کو رہا کر دیا گیا

دہلی ۸ر جولائی۔ آج مسٹر ای۔ ایس لوئیس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شیخ عبدالقادر سابق سب جج دہلی کو جن کے خلاف جعلسازی کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا بری کردیا۔ مقدمہ ہذا میں استغاثہ کا بیان تھا کہ شیخ صاحب نے اس زمانہ میں جب وہ دہلی میں سب جج تھے ایک مقدمہ کی فائل میں سے جو ان کی عدالت میں زیر سماعت تھا ایک دستاویز نکال کر اس کی جگہ ایک جعلی دستاویز داخل کردی گزشتہ تاریخ پر شیخ صاحب کے وکیل مسٹر نارا چند ماتھر نے یہ اعتراض کیا تھا کہ سینیر سب جج کو مقدمہ دائر کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا بلکہ قانون کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھی اس قسم کا مقدمہ دائر کرنے کا مجاز تھا عدالت نے سرکاری وکیل کی بحث سننے کے بعد وکیل صفائی کے اعتراض کی معقولیت کو تسلیم کرلیا اور شیخ عبدالقادر کو بری کردیا۔

فلسطین کو فوج کی روانگی

لندن ۶ر جولائی۔ مصر سے فلسطین کو ڈو بٹالین بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے جو وہاں جلد از جلد پہنچ جائیں گی۔

لکھنؤ کے ایک مسلم زمیندار کا فیصلہ

لکھنؤ۔ مسٹر محمد وجیہ صدیقی زمیندار موضع کسمنڈی کلاں تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ نے اعلان کیا ہے کہ میں اپنی جائداد زمینداری واقعہ کسمنڈی کلاں میں سے نصف مسلم لیگ اور نصف کانگریس کے نام وقف کرنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے ان جماعتوں کے ذمہ داروں کو مدعو کیا ہے کہ وہ مندرجہ پتہ پر حسب وقت مناسب سمجھیں ضروری وقف نامہ تحریر کرالیں۔

جوئے کے قانون میں ترمیم

لکھنؤ ۶ر جولائی۔ یو پی گزٹ میں جوئے کے قانون بابت ۱۸۶۷ء میں ترمیم کرنے کا ایک بل شایع کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

الہ آباد ۷ر جولائی۔ کیونکہ بعض صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کی ایک میٹنگ ۸ر جولائی سے شروع ہونے کا امکان ہے اسلئے یونیورسٹی تعلیمی تحقیقاتی کمیٹی کی میٹنگ معلوم ہوا ہے ۸ر جولائی کے بجائے ۱۸ر جولائی کو

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳۰

ادبیات

گنگا کے کنارے

از شاعر شباب "پرنس جاوید قیصری کانپوری

شرمائی ہوئی شام کو گنگا کے کنارے
رنگین و حسین گیتی کے مخمور اشارے

رومانی فضاؤں میں جوانی کی جوانی
دامن میں فلک کے وہ مچلتے ہوئے تارے

وہ رقص صبا کا وہ اشارے وہ کنائے
معصوم و حسین چاند کے پر کیف نظارے

ساحل پہ اچھل کود وہ موجوں کی کہ توبہ
بجلی کی وہ لہریں تھیں کہ سیماب کے دھارے

مدہوش تھی ہر چیز زمیں اور فلک پر
چلتی تھیں ہوائیں بھی تو مستی کے سہارے

ساڑی کو اٹھائے ہوئے چلنا وہ لچک کر
جیسے کوئی روکے ہو تڑپتے ہوئے دھارے

پر کیف نگاہوں میں ادا اور حیا کے
اشنان وہ کرتے ہوئے رنگین نظارے

چہرہ پہ وہ مستی کی تڑپتی ہوئی لہریں
ماتھے پہ فسوں کار دمکتے ہوئے تارے

وہ پہلے پہل آپ سے ملنا ارے توبہ
ہاں یاد ہیں سب وہ ہیں شرمیلے اشارے

(مرسلہ مس عصمت ۔ بی ۔ اے)

دنیائے اسلام

اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی پسپائی

عیسائی مشن کی رپورٹ

لندن ۔ عیسائی مشن کی مجلس تبلیغ خارجہ نے آج شام کو اپنی رپورٹ شائع کی ہے جسمیں "کرسچین فارن مشن" کے کاموں پر پوری بحث کی گئی ہے، اور اورائے بحر جو تبلیغی کام عیسائی مشن کی طرف سے ہو رہا ہے اس کی تفصیل بیان کرنے کے بعد مسلمانوں کے متعلق لکھا گیا ہے کہ لندن، پیرس، برلن ولایات متحدہ امریکہ میں روز بروز نئی نئی مسجدیں بن رہی ہیں مشرق قریب اور مشرق بعید میں بھی مسلمانوں کا انفرادی تبلیغی کام بہت تیز ہے۔ جس کا مقابلہ ہمارا بڑے سے بڑا اجتماعی کام نہیں کر سکتا۔

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد عیسائیوں سے زیادہ ہے اور مقبوضات برطانیہ میں تو یہ زیادتی بہت نمایاں ہے۔ مسلمان صرف مشرق قریب ہی میں فوقیت نہیں رکھتے بلکہ افریقہ کے ہر حصہ میں یہ لوگ روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ کوئی شخص افریقہ کے کسی ساحلی حصہ میں چلا جائے دیکھے گا کہ مسلمان اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور اپنی مسجدیں تعمیر کرنے میں مشغول ہیں۔ دوسروں کو نہایت تندہی کے ساتھ اسلامی تعلیمات دی جا رہی ہیں ہر جگہ بت پرست بڑی تیزی کے ساتھ مسلمان ہوتے جا رہے ہیں۔ حتی کہ "کابل" میں بھی مسلمان زنگیوں کو مسلمان بنانے میں مشغول ہیں اور جان توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ قدیم عیسائی کلیساؤں پر جلد از جلد غلبہ حاصل کریں۔

"اراضی تورات" (مشرق قریب) میں تو آج یہ عالم ہو گیا ہے کہ کوئی کلیسا اس وقت اتنے عیسائی اپنے پاس نہیں رکھتا جو کم از کم اس کلیسا کے قائم رہنے ہی کے لئے ضروری ہوں۔

ہم بھی غافل نہیں ہیں، کلیساؤں، مشنریوں، اور ہر طرح کی منظم و مسلسل کوشش کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا کام جاری ہے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہمکو شاید و باید ہی کہیں اپنے مقصد میں کوئی کامیابی ہوتی ہے، ورنہ ساری محنت رائیگاں جاتی ہے اسلئے صرف یہ ہی نہیں کہا جا سکتا کہ عالم اسلامی ہماری اتنی کوششوں کے باوجود "عالم اسلامی" ہی ہے، بلکہ ان علاقوں میں ہم کو جتنے "مسلمان عیسائی بنانے کو ملتے" ہیں اس سے کئی گونہ زیادہ عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں، باوجودیکہ ہماری کوششیں اجتماعی، منظم اور ہر طرح کی باقاعدگی کے ساتھ ہوتی ہیں اور ان کی طرف سے بجز غیر منظم انفرادی مساعی کے کچھ نہیں۔

مشرقی اقوام کا تعلیمی اتحاد

الاستاذ عشماوی بک وکیل تعلیمات مصر نے جو چند ماہ ہوئے شام و عراق کی سیاحت سے واپس آئے ہیں ڈاکٹر حسین ہیکل باشا وزیر تعلیم کی خدمت میں ایک یادداشت پیش کی ہے جسمیں ان کی توجہ مشرقی اقوام کے تعلیمی اتحاد کی طرف مبذول کرائی ہے اور اس سلسلہ میں مصر کو قیادت کے فرائض انجام دینے کی دعوت دی ہے ذیل میں اس یادداشت کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

جب میں عراق میں تھا تو وہاں کے بڑے بڑے تعلیمی مفکرین سے میری اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی تھی کہ مشرقی ممالک کے تعلیمی روابط مستحکم بنانے اور بعض ممالک کی درسگاہوں کو دوسروں کے لئے بھی قابل افادہ بنانے کی غرض سے مشرقی ممالک کے تعلیمی نظام کو ایک سانچے میں ڈھالا جائے۔

اس تجویز کو غازی الاول ملک عراق نے بھی پسند کیا تھا اور عراق اور شام وغیرہ میں اس کا نہایت پر جوش طریقہ سے خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ابتدائی قدم اٹھایا جائے اور وزارت یونیورسٹی کے بڑے بڑے تعلیمی مفکرین پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے جو مشرقی قوموں کی تعلیمی حالات وسائل تربیت اور ان کی تعلیمی مشکلات پر غور و خوض کر کے مسئلہ کے متعلق رپورٹ مرتب کرے اور باہمی مشورہ سے کمیٹی تجاویز اور سفارشات مناسب وقت پر عمل میں لائی جائیں۔

اخبار الاہرام رقمطراز ہے کہ وزیر تعلیم مصر نے اس تجویز پر بہت زیادہ مسرت کا اظہار کیا ہے اور مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جس کے صدر الاستاذ عشماوی بک منتخب ہوئے ہیں۔

ممالک اسلامیہ کے ساتھ مصر کے تعلقات

اسکندریہ ۔ اب تک ایک ہی سفیر اپنے ماتحت ملازمین کے ذریعہ بغداد، طہران، اور کابل میں مصر کی سیاسی نمائندگی کرتا تھا، لیکن حکومت مصر نے یہ محسوس کر کے کہ ایک ہی سفیر ان تمام ممالک میں نمائندگی کے فرائض کما حقہ ادا نہیں کر سکتا۔ یہ طے کیا ہے کہ ان تینوں ملکوں میں الگ الگ سفراء کا تقرر کیا جائے۔ اس وقت ایران افغانستان اور عراق تینوں ملکوں میں بہت سے مصری ماہرین فن کی خدمت میں مستعار لی گئی ہیں، اور تجارتی و علمی تعلقات بھی روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔

سرحد کے تازہ حالات کے متعلق جو سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ پھر ایکبار فقیر ایپی اپنی گرفتاری سے بچ نکلا اور پراسرار طور پر غائب ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق ہو وہ ستقل میں ہے — زبان پہ بھی بھی ہو جو ہیں سے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۰

کانگریس ورکنگ کمیٹی اور اہم مسائل

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو اجلاس آج ۲۳ جولائی ۱۹۳۸ء سے واردھا میں شروع ہونے والا ہے اس کے سامنے تین اہم مسائل پیش ہونے والے ہیں۔

سب سے پہلے فرقہ وارانہ مسئلہ کے سلسلہ میں گاندھی جناح، نہرو جناح، اور بوس جناح خط و کتابت و گفت و شنید کے متعلق غور و خوض ہوگا۔

ہمارے خیال میں ہندو مسلم سمجھوتہ کے سلسلہ میں کانگریس کو مسلمانوں کے کل مطالبات منظور کر لینا چاہیئے۔ اس شرط کے ساتھ کہ وہ کانگریس کی مشترکہ حیثیت اور مخلوط انتخاب کو منظور کر لیں۔

اس کے بعد فیڈریشن کا مسئلہ آتا ہے کیونکہ مجوزہ فیڈریشن کے نفاذ کا زمانہ بہت قریب آگیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۳۹ء کے شروع میں ہی ہندوستان میں فیڈرل اسکیم نافذ ہو جائیگی۔ وائسرائے ہند اور متعدد صوبجاتی گورنر مشورہ کے لئے ولایت گئے ہوئے ہیں۔

فیڈریشن میں کیا تبدیلیاں ہو گئیں آجکل اس پر بہت کچھ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کانگریسی حلقہ میں بھی بحث چھڑ گئی ہے کہ تبدیلیوں کے بعد کیا فیڈریشن قبول کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر بھولا بھائی دیسائی کا بیان لندن میں شایع ہونے کے بعد اس بحث میں اور زور پیدا ہو گیا ہے مسٹر سوبھاش چندر بوس اور مسٹر سیتہ مورتی کے بیانات جو ایک دوسرے کے جواب میں شایع ہوئے ہیں اسلیئے ایک قسم کی تلخی پیدا ہو گئی ہے۔

ہمارے نزدیک فیڈریشن میں تبدیلیوں سے تبدیل شدہ فیڈریشن کو قبول کرنے یا نہ کرنے کی بحث اصلی مقصد کو سخت نقصان پہونچانے کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسلیئے فرداً فرداً بحث کو اور ترمیم کے بعد اس کے قبول کرنے یا قبول نہ کرنے کی بحث کو فوراً کانگریس کو روک دینا چاہیئے۔ ورنہ اس بحث کی وجہ سے بہت کچھ نقصان پہونچ جانے کا خوف ہے۔

سی پی کی وزارت میں چند ماہ سے اختلافات رونما ہو گئے ہیں اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ وزیر اعظم اور دیگر وزراء میں محکموں کی تقسیم کی بنیاد پر اختلافات ہوئے اور وہ بڑھتے بڑھتے اب شرمناک حد تک پہونچ گئے ہیں۔

دیگر وزراء کو یہ چاہیئے کہ ڈاکٹر این بی کھرے وزیر اعظم سی پی کے پاس سے ہوم ڈپارٹمنٹ اور پولیس کا محکمہ نکال لیا جائے اور وہ محض وزیر اعظم رہیں مگر ڈاکٹر کھرے اس کے لئے تیار نہیں۔

اس کے پیشتر سردار پٹیل نے جا کر وقتی طور پر ان جھگڑوں کو طے کر دیا تھا مگر پھر دوبارہ یہ اختلافات رونما ہوئے اور اس نے یہ انتہائی صورت اختیار کر لی کہ ڈاکٹر کھرے وزیر اعظم مسٹر دیشمکھ اور مسٹر گوکلے نے اپنے استعفی گورنر کی خدمت میں پیش کر دیئے اور بقیہ دونوں وزیروں یعنی پنڈت روی شنکر شکلا اور مسٹر دوار کا پرشاد مصرا نے استعفی دینے سے انکار کر دیا۔

گورنر صاحب کی دعوت پر ڈاکٹر کھرے نے ایک دوسری کیبنٹ بنائی ہے جسمیں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں:—

(۱) ڈاکٹر این بی کھرے (۲) مسٹر دیشمکھ (۳) مسٹر گوکلے (۴) ٹھاکر بہاری لال سنگھ (۵) مسٹر اگنی بھوج (ہریجن) ڈاکٹر کھرے۔ مسٹر دیشمکھ اور مسٹر گوکلے پرانی کیبنٹ کے وزیر ہیں مسٹر اگنی بھوج کانگریس ہریجن ہیں اور مسٹر سنگھ پرانے عدم تعاونی ہیں۔

اس دوسری کیبنٹ میں پنڈت روی شنکر اور مسٹر دوار کا پرشاد مصرا کو نہیں لیا گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کھرے کو استعفی دینے سے روک دیا گیا تھا مگر انہوں نے کانگریس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے استعفی داخل کر دیا اور دوسری وزارت مرتب کر لی اور اگر واقعی ایسا ہے تو دیکھئے کانگریس ڈاکٹر کھرے کے خلاف کیا طرز عمل اختیار کرتی ہے۔

سندھ کی وزارت

خان بہادر اللہ بخش کی وزارت سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت ٹوٹ کر بنی تھی خیال تھا کہ اب یہ وزارت اطمینان کے ساتھ کام کریگی کیونکہ اس وزارت کو کانگریس پارٹی کی امداد بھی حاصل ہے۔ مگر سکھر برج کا معاملہ ایسا سامنے آگیا ہے کہ یہ وزارت بھی ڈانواں ڈول نظر آرہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سکھر برج پر کئی کرور روپیہ خرچ ہوا تھا۔ اب جس علاقہ کو اس سے فائدہ پہونچے گا امکان ہے اسکے باشندوں پر ٹیکس لگانے کی تجویز ہے۔

اس سلسلہ میں ایک افسر مقرر کیا گیا تھا جس نے رپورٹ مرتب کر کے پیش کر دی ہے گورنر نے وزراء سے مشورہ کیا اور وزارت ٹیکس لگانے کے موافق ہوگی مگر دیگر پارٹیاں حتی کہ کانگریس پارٹی بھی مزید ٹیکس لگانے کے خلاف ہے جس سے خوف یہ ہو رہا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کے شروع ہوتے ہی شاید وزارت پر عدم اعتماد کا ووٹ آجائے۔ بہرحال دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

فرقہ وارانہ فساد

نہایت افسوس کے ساتھ یہ لکھا جاتا ہے کہ گزشتہ ہفتہ پیلی بھیت میں ہندو مسلمانوں کے درمیان میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ مگر حکام نے نہایت قابلیت کے ساتھ اس پر قابو حاصل کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ گرفتار کئے گئے ہیں انکی تعداد ۱۳۵ ہے اب حالات اپنی اصلی حالت میں آگئے ہیں۔

آئینۂ کانپور

آنزیری مجسٹریٹ صاحبان کا تقرر

حکومت صوبہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا ہے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:—

(۱) مسٹر رام بھرو سے سیٹھ (ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر) اختیارات درجہ اول ریلوے مجسٹریٹ۔ مدت تقرر ایک سال

(۲) خان بہادر شیخ محمد ابراہیم اختیارات درجہ دوم حلقہ اختیارات کانپور میونسپلٹی۔ جو ہی نوٹیفائڈ ایریا چھاؤنی مدت تقرر ایک سال۔

حکومت نے مندرجہ ذیل اصحاب کو درجہ سوم کے اختیارات دیئے ہیں اور یہ حضرات بطور بنچ کے کام کریں گے بنچ کے اختیارات بھی درجہ سوم کے ہونگے انکی مدت تقرر چھ ماہ ہے البتہ مسٹر سندر لال جین بی اے۔ ایل۔ ایل بی کی مدت تقرر ایک سال ہے۔

ان اصحاب کا حلقہ اختیارات کانپور میونسپلٹی جو ہی نوٹیفائڈ ایریا اور چھاؤنی ہے۔

ان حضرات کو تین ماہ کی ٹریننگ دیجائیگی۔

(۱) مسٹر سندر لال جین
(۲) مسٹر نرائن پرشاد اروڑا
(۳) سید احمد حسین بی اے
(۴) سید عزیز احمد
(۵) ڈاکٹر بی۔ این۔ بنرجی
(۶) مسٹر کالکا پرشاد دھون
(۷) مسٹر گوپی ناتھ مہروترا
(۸) مسٹر منوہر لال (کرسچین)
(۹) مسٹر ہیرا لال کریل۔

حکومت نے مندرجہ ذیل دو مستورات کو بھی آنریری مجسٹریٹ درجہ سوم کے اختیارات دیئے ہیں جو بنچ سسٹم سے کام کرینگی اور جن کا حلقہ اختیارات کل ضلع کانپور ہوگا۔ ان کی مدت تقرر بھی ۶ ماہ ہوگی اور انکو بھی ۳ ماہ کی ٹریننگ دیجاوے گی۔

(۱) مسٹر اسٹیلی نزدنا
(۲) مسز لکشمی دیوی سکسینہ

ہم ان سب حضرات کی خدمت میں ان کی کامیابی پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

آنریری مجسٹریٹی کے تقرر کی سفارش کے لئے جو کمیٹی حکومت نے بنائی تھی اس نے مندرجہ بالا ناموں کے علاوہ رائے صاحب لالہ روپ چند جین ایم۔ ایل سی۔ اور مسز مصباح الاسلام بی اے کی بھی سفارش کی تھی مگر ان دونوں ناموں کا گزٹ نہ ہونا تعجب انگیز تھا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ رائے صاحب کا نام تو اسلیئے رہ گیا ہے کہ حلقہ انتخاب زیر تجویز ہے اور عنقریب انکے تقرر کا گزٹ ہونے والا ہے۔

مسز مصباح کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ شاید ان کی عمر ابھی ۲۵ سال سے کم ہے وہ سردست ٹریننگ لے سکتی ہیں ایک سال کے بعد انکا تقرر کر دیا جائے گا۔ بہرحال اگر وہ اس کو پسند نہ کریں تو کسی اور ایک مسلم لیڈی کا تقرر ہونا نہایت ضروری ہے۔

مزدوروں کی برخاستگی

جگی لال کملاپت مل کے ۹ مزدوروں کو اس وجہ سے برخاست کر دیا گیا ہے کہ ان کے ڈپارٹمنٹ میں کام نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس برخاستگی نے مزدوروں میں ایک ہیجان پیدا کر دیا ہے اور خوف کیا جاتا ہے کہ کہیں ہڑتال نہ ہو جائے۔

فیس نصف کر دی گئی

ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں فیل شدہ امیدواروں کی کاپیاں دوبارہ معائنہ کرنے کی فیس امسال بجائے دس روپے کے پانچ روپیہ کر دی گئی ہے۔

مسٹر ڈی سی ہنٹر

مسٹر ڈی سی ہنٹر آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ و سشن جج کانپور ۳ ماہ کے لئے ہائیکورٹ کے جج مقرر کئے گئے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ آپ اس کے بعد مستقل ہائیکورٹ کے جج ہو جائینگے۔

مسٹر ہنٹر نے ۱۸ جولائی کو مسٹر نائر آئی۔ سی۔ ایس کو ڈسٹرکٹ ججی کا چارج دیدیا بار ایسوسی ایشن نے مسٹر ہنٹر کے اعزاز میں ایک الوداعی جلسہ بھی کیا تھا جسمیں آپ کے اعلیٰ قابلیتوں اور خدمات جلیلہ کا اعتراف کیا گیا

سر شیشور ناتھ کا انتقال

سر شیشور ناتھ سریواستوا جج چیف کورٹ ولایت بغرض علاج گئے ہوئے تھے وہاں سے واپسی پر آپ یکایک بیمار ہو گئے۔ اور انتقال کر گئے۔ آپ کی نعش لکھنؤ لائی گئی اور وہاں سے کریا کرم کے لئے کانپور لائی گئی آپ نے جج ہونے سے پیشتر ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ کانگریس کے اجلاس کے استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین بھی رہ چکے تھے

ہم کو آپ کی وفات پر افسوس ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی روح کو شانتی نصیب کرے۔

ٹیوبرکلوسس فنڈ

شہر اور ضلع کانپور میں منحوس مرض سل و دق کی وبا نہایت کثرت سے ہے اس موذی مرض کو جڑ و بنیاد سے کھونے کے لئے ایک آل انڈیا ٹیوبرکلوسس فنڈ قایم ہے جس کے لئے حکام اور لیڈران سب ہی اپیل کر رہے ھ

نائٹ اسکول

۲ جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ نے اپنے ایک جلسہ میں کانپور شہر بھر میں لازمی تعلیم ابتدائی جاری کرنے کا رزولیوشن پاس کر کے کمشنر صاحب بہادر کی منظوری کے لئے بھیجا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ جہاں لڑکوں کو تعلیم کی ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ لڑکوں کے ان سرپرستوں کو بھی تعلیم کی ضرورت ہے جو تعلیم سے بالکل ناواقف ہیں۔ اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کانپور میونسپل بورڈ نے مندرجہ ذیل محلوں میں نائٹ اسکول کھولدیئے ہیں۔

۱۔ نواب گنج (۲) طلاحی لین (۳) گوالٹولی (۴) پرمٹ (۵) جینی گنج (۶) کرنیل گنج (۷) طلاق محل (۸) ہیرامن پوروہ (۹) چمن گنج۔ (۱۰) ڈپٹی کا پڑاؤ (۱۱) کلکٹر گنج (۱۲) جوہی (۱۳) کرسوال (۱۴) اٹاوہ بازار۔

مندرجہ بالا اسکول شب کو ۷ بجے سے کھلتے ہیں اور ۹ بجے رات کو بند ہوتے ہیں ان اسکولوں میں ہر ایک مزدور بھائی کارخانہ سے واپس آکر اسکول یا پاٹھ شالہ میں پہونچ سکتا ہے حالانکہ میں یہ جانتا ہوں کہ دن بھر کی سخت محنت کے بعد ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ لوگوں کو آرام ملنے کا وقت ملنا چاہیئے۔ لیکن میں اس زمانہ کی رفتار کو دیکھتے ہوئے غریب اور بیکس بیباک کو آرام اس وقت تک نہیں مل سکتا ہے جب تک کہ ہر ایک مزدور ہی نہیں بلکہ ہندوستان کا بچہ بچہ تعلیم حاصل کر کے اپنی ضرورتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں ایسی حالت میں، میں ہر ایک مزدور بھائی سے خاص طور پر استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے پاس کے اسکولوں میں رات کے پاٹھ شالہ یا اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ضرور جایا کریں۔

سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل اے
آنریری چیف آرگنائزر گورنمنٹ لیبر ویلفیر اسکیم
یو۔ پی کانپور۔

گوپال کرشن

سری کرشن جی کی زندگی کے متعلق آج تک جتنے فلم تیار ہوئے ہیں ان سب میں یہ فلم نہایت عمدہ اور قابل تعریف ہے اور بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس میں کوئی ایسا نقص نہیں ہے کہ جس کے متعلق کوئی خاص اعتراض کیا جا سکے۔

اس فلم میں سری کرشن جی کی زندگی کو نہایت خوبصورتی اور عمدگی کے ساتھ دکھایا گیا ہے جس کے لئے پربھات فلم کمپنی مبارکباد کی مستحق ہے۔

یہ فلم آج کل کانپور کے مشہور اور خوبصورت سینما ہاؤس امپیریل ٹاکیز میں چل رہا ہے جو کہ شہر کا صف اول کا سینما ہاؤس ہے اور جو اپنے پوزیشن کے لحاظ سے شہر سول اسٹوڈنٹ کوارٹرس اور مزدور حلقہ کو یکساں طور پر گھیرے ہوئے ہے یہ فلم ہر طبقہ میں نہایت معقول اور پسندیدہ نظروں سے دیکھا جا رہا ہے اور آج سے اس کا دوسرا ہفتہ شروع ہونے والا ہے جن حضرات نے اب تک یہ فلم نہ دیکھا ہو ہم ان سے یہ سفارش کریں گے کہ وہ ضرور اس فلم کو دیکھیں۔

باشندگان شہر کانپور سے اپیل

کانگریس کے ممبر بن کر قومی طاقت بڑھایئے

کانپور شہر اس بات پر ناز کرتا ہے کہ اس نے کانگریس کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھا۔ گذشتہ سال ہمارے صوبہ میں قریب دس لاکھ ممبر بنے تھے اور خاص ہمارے شہر میں تقریباً ۱۰ ہزار ممبر بنے تھے۔ ہمارے صوبہ کے صدر صاحب کی تمنا ہے کہ ہمارے صوبہ میں امسال کم از کم بیس لاکھ ممبر بننے چاہئیں۔ اس لحاظ سے ہمارے شہر میں بھی گذشتہ سال سے کم از کم دوگنے ممبر بننے چاہئیں اس کام کے لئے صرف دو ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے اس عرصہ میں ہمکو اپنی تعداد پوری کرنا ہے۔ اس لئے وارڈ کانگریس کمیٹیوں اور کارکنان سے استدعا ہے کہ اس کام میں کافی دلچسپی لیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ممبر بناویں تاکہ ہمارا شہر دوسرے شہروں سے پیچھے نہ رہے۔

ہمیں کامل یقین ہے کہ ہماری اپیل پر توجہ فرماتے ہوئے جلد از جلد ممبر بنانے کا کام شروع کر دیا جائیگا

نیاز محمد حمید خاں سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی کانپور

مسلم لیگ

گاڑھے کی ترویج کے سلسلہ میں

امید کی جاتی ہے کہ آخر جولائی ۱۹۳۸ء تک سٹی مسلم لیگ کانپور اور ان کی تمام وارڈ کمیٹیوں میں تجویز پاس ہو جائیگی۔ کہ ممبران مجلس انتظامیہ وغیرہ کم از کم لیگ کے جلسوں میں شرکت کرتے وقت گاڑھے کا لباس پہننا لازمی تصور کریں۔ انتظام کیا جا رہا ہے کہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء دن جمعہ یا ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء دن اتوار کو کانپور میں "گاڑھا ڈے" منایا جائے، اور سٹی مسلم لیگ، نیز وارڈ کمیٹیوں کے ذمہ دار اراکین گاڑھے کا لباس زیب تن کر کے ٹولیاں بنا کر شہر کے مختلف محلوں میں گشت کریں اور گاڑھے کی فروخت میں مدد دیں۔ تاکہ مسلمانان کانپور کی کثیر تعداد گاڑھے کی اہمیت سے آشنا ہو جائیں اور کم از کم ایک ایک جوڑا گاڑھے کا بنالے

یقین کیا جاتا ہے کہ اس طرح کانپور کے مسلمانوں کے جلوس کا گاڑھے کے ملبوس میں نکلنا گاڑھے کی اسکیم کو اشاعت دینے اور کامیاب بنانے میں بڑی مدد دے گا۔ مجھکو یقین ہے کہ شہر کے معززین اپنے اثر کو اس نہایت ضروری کے انجام دینے میں استعمال کریں گے "گاڑھا ڈے" کی صحیح تاریخ کا اعلان ایک ہفتہ کے اندر کیا جا سکیگا۔

والسلام

ایم منظفر

سکریٹری شراب جوا، بائیکاٹ کمیٹی، کمنیان ٹاؤن کانپور

ہم ہیں آپکا فرض ہے کہ اس فنڈ میں روپیہ دیکر اس موذی مرض سے ہندوستان کو نجات دلایئے۔

سبد گل

لارڈ لنلتھگو وایسرائے ہند اور لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند میں جو گفتگو فیڈریشن کے بارے میں ہوئی ہے اس کا راز کسی کو نہیں معلوم مگر وہ کون راز ہے جو ہم سے پوشیدہ ہو، جہاں اس نے۔

دی شہسوار عقل کو فہمید علم کی۔
اسپ خیال جم سے فلک پر اچک گیا

لیجئے لارڈ زٹلینڈ اور لارڈ لنلتھگو میں باتیں ہو رہی ہیں اور ہم عالم تخیل میں اس خلوت گاہ میں موجود ہیں اتنا ملحوظ رہے کہ یہ تخیل ہندوستانی قسم کا ہے انگریزی قسم کا نہیں۔

لارڈ زٹلینڈ، کہئے حضرت ہندوستان میں کیسی گذر رہی ہے، لارڈ لنلتھگو، غنیمت ہے۔ اچھا حال ہے صوبہ جاتی خود مختاری پر بڑی خوبی کے ساتھ عمل درآمد ہو رہا ہے۔

لارڈ زٹلینڈ ذرا الگ الگ صوبوں کا حال بتایئے۔

لارڈ لنلتھگو لیجئے ایک سرے سے حال بتاتا ہوں سرحد میں کوئی امید نہ تھی کہ کانگریسی وزارت قایم ہو جائیگی، لیکن کچھ ایسا الٹ پھیر ہوا کہ وہاں بھی حکومت کانگریسی قایم ہو گئی لیکن ہماری خفیہ پولیس کو یہ اطلاع ملی ہے کہ اندر اندر کچھ جھگڑا اچل رہا ہے ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ اور کانگریس کی طاقت برابر برابر ثابت ہوئی ہے۔

پنجاب ایک ایسا صوبہ ہے کہ جہاں کانگریسی حکومت قایم ہونے کا کوئی امکان نہیں چاہئے۔

ہندوستان کے دس صوبوں میں کانگریس کی حکومت قایم ہو جائے گر پنجاب میں کبھی نہیں ہو سکتی، در اصل پنجاب ہمارے لئے بڑی خوش قسمتی کا صوبہ ہے۔

میں تو یہ کہوں گا کہ اگر ہندوستان سے برطانی راج کا خاتمہ رفتہ رفتہ ختم ہوا تو سب سے آخر میں پنجاب سے جائے گا۔

یوپی میں برطانی حکومت نے نئے آئین کے ماتحت دو ایوان قایم کئے تھے، کیونکہ یہاں پہلے سے ہی اسمبلی میں کانگریس کی اکثریت ہونے کا اندیشہ تھا لیکن کونسل اور اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں بھی کانگریس کی ہی اکثریت رہتی ہے

لارڈ زٹلینڈ یہ تو بڑا غضب ہوا ذرا اعداد کی رو سے بتایئے۔

لارڈ لنلتھگو یوپی اسمبلی میں ممبروں کی تعداد ۲۲۸ اور یوپی کونسل میں ۶۰ ہے، دونوں کو ملا کر کل تعداد ۲۸۸ ہوتی ہے، اس میں سے ڈیڑھ سو کانگریسی ممبر ہیں، اب دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس ہونے والا ہے۔

اب سی، پی کا حال سنئے، لارڈ زٹلینڈ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے کانگریسی وزیروں میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔

لارڈ لنلتھگو جی ہاں یہ بالکل صحیح ہے میرے ہندوستان سے روانہ ہونے سے پہلے ہی وہاں کے وزیروں میں اختلافات موجود تھے۔

اب اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اختلافات زیادہ بڑھ گئے ہیں، جب میں ملک ہندوستان میں تھا تو ایک بار استعفوں کی نوبت آگئی تھی، اگرچہ سمجھوتہ عارضی طور پر ہو گیا تھا۔ مگر اب پھر وزیر اعظم اور دیگر وزرائے استعفٰی دیدیا ہے

لارڈ زٹلینڈ تو اب وہاں کیا صورت پیدا ہونے والی ہے۔

لارڈ لنلتھگو آپ نے مسٹر راگھو بند راؤ کا نام تو سنا ہی ہوگا۔

ادب لطیف

سالگرہ

ڈاکٹر ٹیگور کا ایک شاہکار

ترجمہ از جناب اے، آر، رشدی بھوپال

آج میری سالگرہ ہے، یہ دن بھی موت کا ایک پیغام لیکر آیا ہے مجھے معلوم نہیں کہ پچھلا سال کس طرح ختم ہوا، آج کا دن کچھ نشاط و سرور کی نوید لایا ہے۔

میرے واسطے ایک آسن بچھا ہوا ہے جب ایک «صبح» تو مجھے رخصت کا حکم دیگی تو اس وقت موت میرے ماتھے پر قشقہ لگا دے گی۔

اے عہد کہن اپنی ہنگامہ آرائیاں ایک طرف رکھدے، اور حیات فسانی کی اس تجلی کو دیکھ جسکا فنا ہونا مشکل ہے اے مادر زمین اب حقائق کی نقاب کشائی کردے میں نے اپنے دل کو ہمیشہ خواہشات کا مرکز بنائے رکھا ہے ان کا تو خاتمہ کردے، رخصت کے وقت مجھے بلند ہمتی اور عالی حوصلگی عطا فرما۔

اے مادر زمین! تو نے اپنا سندیسہ بھیجدیا ہے دوسروں کی مانند میں نے بھی اس کشاکش میں حصہ لیا ہے، اب شام کا سایہ ڈھل رہا ہے میری طاقت و قوت زائل ہوتی جا رہی ہے۔

کیا تجھے میری موجودگی گوارہ نہیں! مجھے اچھی طرح یقین ہے کہ غیر فانی خوشی کبھی بدلا نہیں کرتی مجھے آسمان کی بلندیوں سے پیغام سرور مل چکا ہو جہاں تیرا گذر ممکن نہیں، یہ پریم، ہمیشہ اپنی رنگینیوں اور کیف آرائیوں کے ساتھ میرے ہمراہ رہے گا اس کا نقش کبھی، روح و دل سے نہیں مٹ سکتا، بعد از مرگ بھی اس کی نشاط آفرینی مجھے زندہ رکھے گی اس کی شیرینی کو میں جانتا ہوں، گلاب کے پھولوں سے زیادہ کشش انگیز خوشبو اس میں ہے جس کی عطر آگینی سے ہر وقت میرا دماغ معطر رہے گا، -ا

طائران خوش الحان نے اس کے رسیلے اور مدھ بھرے راگوں سے اپنا لباس بنایا ہے۔

کسی نے «زنگار خانہ عالم» کے روزن سے ایک ٹٹنے والی مالا پیش کی، کن الفاظ میں اس عطیہ کا شکریہ ادا کروں، جب وہ روزن سے گذرے تو وہ پیش کش لے لیتا۔

مگر اے مادر مہربان! میں نے آج تک تیرے تحفوں کو رد نہیں کیا، اور نہ ہی انھیں واپس لوٹایا ہے۔

میں تن تنہا تیرے پاس آیا۔ . . . تو تو نے میرا خیر مقدم کیا، جسے کسی شے کی تمنا نہ ہو اس کے احترام کے لئے تو حاضر ہے، سچ ہے تو نے انھیں کو سربلند کیا ہے، جنھوں نے اپنی خواہشات پر فتح حاصل کر لی ہے۔

بہرکیف . . . ہر پھر بادا باد . . .

گھنٹہ بج گیا ہے، میں اپنی الوداعی دروازہ کھلنے کی آواز سن رہا ہوں، اب وہ ہستیاں جو میرے ذہن کو منور کئے ہوئے ہیں، تیرے وقف کر جاؤں گا، اور میرا ساز حیات ہمیشہ کے لئے تیرے آغوش میں خاموش ہو جائے گا، اور میری زندگی کا نغمہ فضا میں بکھر جائے گا۔

لارڈ زٹلینڈ۔ ہاں ہاں وہ تو ہمارے ہی زمانے میں عارضی طور پر سی، پی کے گورنر بھی رہ چکے ہیں

لارڈ لنلتھگو، درست ہے میری پرائیویٹ اطلاع یہ ہے کہ ان سے اور مسٹر گاندھی سے کچھ خط و کتابت ہو رہی ہے، اور وہ اس صوبے کے وزیر اعظم بننے والے ہیں۔

بہار میں بھی کانگریسی حکومت ہے مگر بہت بگڑے دل لوگ ہیں، سب سے پہلے اسی وزارت نے استعفٰی دیا تھا۔ (باقی بر صفحہ، کالم ۴ کے نیچے)

عالم نسواں

ہمارے اہم فرایض

از محترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ علیگڑھ

آج کل میری ہندوستانی بہنوں میں سیاسی تحریکات میں حصہ لینے، تقریریں کرنے اور صدر بننے کا خاص شوق پایا جاتا ہے۔

ہمیں ان مشاغل پر کچھ بھی اعتراض نہیں ہے بشرطیکہ یہ مصروفیات معاشرتی فرایض کو درہم برہم نہ کردیں، لیکن میں یہ دیکھتی ہوں کہ ہماری اکثر بہنیں ایسی ہیں جو ان کاموں میں زیادہ شریک ہونے کے بعد معاشرتی فرایض کیطرف سے بالکل غافل ہو جاتی ہیں، اور ہر وقت سیاسی گلشن ہی میں گشت لگاتی رہتی ہیں۔

میرے مکان کے قریب ہی ایک ماسٹرنی رہتی تھیں، نہایت ذہین تیز عقل اور بہت ہی خلیق سنہ ۱۹۲۷ء میں ان کی شادی ہوئی تھی شادی کے بعد ہی وہ سیاسی دنیا میں داخل ہو گئیں۔

شروع شروع میں تو معاملہ درجہ اعتدال میں رہا لیکن سنہ ۳۰ء میں ان کی یہ کیفیت ہوئی کہ صبح سے شام تک، اور شام سے رات تک اور رات کے گیارہ بارہ بجے تک جلسوں اور پارٹیوں میں شریک رہتی تھیں اور یہاں تک منہمک تھیں کہ اپنے خانگی معاملات سے بالکل ہی بے پرواہ ہو گئیں تھیں، شوہر کو یہ بات سخت ناپسند تھی، انھوں نے کئی مرتبہ یہ کہا کہ میں اس طرز عمل کو پسند نہیں کرتا، میں دیکھتا ہوں کہ اب تم اپنے فرائض کی طرف سے بالکل غافل ہو۔

اب تمکو گھر کے کاموں سے دلچسپی ہے اور نہ شوہر کی خدمت کا خیال اور نہ بچوں کی پرورش کی فکر ہے، اس بات پر اکثر لڑائی بھی ہوئی، اور پھر صلح بھی ہو گئی، لیکن آخر سنہ ۱۹۳۱ء میں اس قدر ناخوشگواری پیدا ہوئی کہ طلاق تک نوبت پہونچی آج کل یہ ماسٹرنی صاحبہ کسی اسکول میں پڑھاتی ہیں اور سخت پریشان ہیں۔

ایسا ہی ایک واقعہ بمبئی کا بھی سننے میں آیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں بھی ایک استانی صاحبہ اس جرم کی پاداش میں ملازمت سے علاحدہ ہو گئیں اور ان کے شوہر بھی ان سے ناراض ہو گئے۔

اسی قسم کے اور چند واقعات سننے میں آئے ہیں، میرا مقصد یہ ہے کہ سیاسی کاموں میں حصہ لینا کوئی گناہ نہیں ہے لیکن اس قدر معروف ہونا کہ نہ گھر کا خیال رہے اور نہ شوہر کی خدمت کا، اور نہ بچوں کی پرورش کا، یہ ایک سخت لاپرواہی اور گمراہی ہے۔

عورت کا اہم فرض یہ ہے کہ پہلے اپنے گھروں کا تمام کام وکاج خوبی کے ساتھ انجام دے اور شوہر کی خدمت کرے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھے جو آیندہ زمانے میں قوم کے خادم بننے والے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ میری بہنیں اس درخواست پر غور فرمائیں گی، میں مثالاً یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اسلامی دنیا میں جو عورتیں سیاسیات میں حصہ لے رہی ہیں، وہ اپنے معاشرتی فرائض سے کبھی غافل نہیں ہیں۔

خالدہ ادیب خانم، بیگم سعد زاغلول پاشا ہدیٰ خانم شعراوی یہ سب مشہور خواتین ہیں یہ سیاسی خدمات بھی انجام دے رہی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ معاشرتی فرایض کا بھی بہت خیال رکھتی ہیں۔

ھ ضرورت سے زیادہ لیا جاتا ہے۔ تاکہ تدوین کرتے وقت تناسب میں کوئی فرق نہ آجائے۔ لہٰذا انہیں مناسب ترتیب سے آپس میں جوڑ دیتے ہیں جس سے قصہ اور فلم کی تکمیل ہو جاتی ہے حقیقت یہ کہ فلم کی تدوین یا ایڈیٹنگ بھی فلمسازی کا ایک اہم مرحلہ ہے لہٰذا اس کا ذمہ دار فلم ایڈیٹر ہے۔

بچوں کی دنیا

آسمانی بجلی

از ملک اکرام الحق صاحب ساغر پشاور

برسات کے موسم میں تم نے بجلی کو چمکتے اور بادلوں کو گرجتے سنا ہوگا، یہ گرج اصل میں بجلی کی ہوتی ہے، یہ کڑک اور چمک کبھی تو مینھ سے پہلے ہوتی ہے کبھی بعد میں۔ مینھ سے پہلے یہ بہت خطرناک ہوتی ہے۔ یہ عام طور پر آندھی یا گرد و غبار کے ساتھ آتی ہے۔

پچھلی قومیں بجلی کو دیوتا سمجھتی تھیں کسی زمانے میں یورپ میں بھی یہ خیال تھا کہ طوفان کے وقت گرجوں میں گھنٹے بجائے جائیں تو بجلی نہ گرے گی۔ ایک دفعہ طوفان کے وقت ایک گرجے میں گھنٹہ بج رہا تھا، خدا کا کرنا کیا ہوا کہ بجلی اس گرجے ہی پر گری اور بہت سے آدمی مر گئے۔ ہندوستان میں بھی عام خیال ہے کہ بجلی کالی یا سرخ چیز پر۔ یا اس شخص پر گرتی ہے جس کے پاس کنجیاں۔ چاقو یا دھات کی کوئی چیز ہو۔

سنہ ۱۷۵۲ء میں ایک امریکن فرنکلن نے ریشمی کپڑے کا پتنگ (جس میں تانبے کے تار لگے تھے) ریشمی ڈوری سے اڑایا۔ ڈور کے ساتھ ایک کنجی باندھ دی۔ اس کنجی کے پاس ہاتھ لے جاتے تو چنگاریاں نکلتیں اس تجربہ سے اس نے ثابت کیا کہ زمین کی بجلی اور آسمان کی بجلی میں کوئی فرق نہیں ہے اسی زمانے میں یہ بھی معلوم ہوا کہ بجلی دو طرح کی ہوتی ہے (۱) مثبت (۲) منفی۔

بجلی جب ایک بادل سے دوسرے بادل میں جاتی ہے تو چمک اور آواز پیدا ہوتی ہے فاصلہ زیادہ اور آواز مدھم ہونے کی وجہ سے ہم اُسے سُن نہیں سکتے۔ کبھی کبھی کئی بادلوں میں سے گذرتی ہے اور اتنی طاقت ور ہو جاتی ہے کہ ہوا اُسے روک نہیں سکتی۔ یہ بہت تیزی سے زمین پر آتی ہے۔ اکثر اونچی جگہوں پر گرتی ہے اور وہاں سے زمین میں پیوست ہو جاتی ہے۔ تم نے اونچی اونچی عمارتوں اور میناروں پر لوہے کی سلاخ سی لگی دیکھی ہوگی۔ اسے برق ربا کہتے ہیں۔ یہ اس غرض سے لگایا جاتا ہے کہ عمارت پر بجلی گرے تو برق ربا اُسے کھینچ لے۔ اور سیدھا زمین میں پہنچا دے۔

بہت سے لوگ طوفان کے وقت بجلی کی گڑگڑاہٹ گرج اور کڑک سے تو ڈرتے ہیں اور بجلی کے چمکتے وقت کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے۔ حالانکہ خطرے کی چیز یہی ہے۔ جب بجلی چمکتی ہو تو ہمیں ان تمام چیزوں سے الگ رہنا چاہئے۔ جن پر بجلی گرنے کا خطرہ ہو مثلاً کمرے کا آتشدان، دروازے، کھڑکیاں دھات کی چیزیں، لوہے کا جنگلا، نل، توا، کڑھائی اور دوسری چیزیں۔ کمرے میں اور ریل کے ڈبے میں ایسے وقت ہمیں بس بیچ ہی میں بیٹھنا چاہئے، گھر سے باہر سڑک پر کسی درخت کے نیچے کھڑا نہ ہونا چاہئے۔ نہ لوہے کے جنگلے، نل یا پائپ وغیرہ کے پاس چٹیل میدان میں جہاں درخت وغیرہ نہ ہوں، اور ہم ہی سب سے اونچے ہوں تو لیٹ یا بیٹھ جانا چاہئے۔ گھوڑے یا سائیکل سے فوراً اتر جانا چاہئے موٹر میں ہوں تو اتر کر دور بیٹھ جانا چاہئے کئی آدمی ساتھ جا رہے ہوں تو سب کو الگ الگ ہو جانا چاہئے۔ چھتری یا بھالا ہاتھ میں ہو تو اُسے زمین میں گاڑ کر خود بہت فاصلے پر بیٹھنا چاہئے۔ کشتی میں ہوں تو فوراً لیٹ جانا چاہئے۔ کبھی وقت

باقی بر صفحہ ۴ کالم ۴

پردۂ فلم

فلم نامہ

از جناب اے۔ ایچ حنفی لکھنوی

جس وقت کسی فلم کی تیاری مقصود ہوتی ہے تو پہلے ڈائرکٹر فلمی افسانہ مہیا کرتا ہے اور فلمی افسانہ نگار سے افسانہ، مکالمہ نویس سے مکالمہ، اور مناظر نویس سے منظر نامہ لکھوا کر اس طرح ایک فلم اسٹوری مکمل کرتے ہیں۔ جب کہانی افسانوی معیار پر اتری۔ تو منظر نویس کے حوالے کی جاتی ہے جو اس کے پلاٹ کی مناسبت سے منظر نامہ لکھتا ہے۔ میں یہاں پر اس کی پوری تفصیل تو بیان نہیں کرنا چاہتا کہ فلم نامہ کتنے مراحل طے کرنے کے بعد پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ بلکہ صرف اسی قدر ضروری سمجھتا ہوں کہ فلمنامہ میں قصہ یا موضوع سے فلم کی روئداد کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اور اسے "شاٹس" میں تقسیم کرکے پھر ہر شاٹ کا حال با تفصیل تحریر کیا جاتا ہے۔

یہ بتا دینا بھی غیر ضروری نہیں کہ مناظر نویس فلم نامہ لکھنے میں موضوع کے علاوہ اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ فلم پر کسقدر روپیہ صرف کیا جا سکتا ہے تا کہ اس کے مصارف کا تعین ابتدا ہی میں کر لیا جائے۔ اور اسی نسبت سے گرد و پیش کے مناظر، ملبوسات کے متعلق جزئیات کو واضح طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ خیر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ فلم نامہ میں شاٹ اس ترتیب سے لکھے جاتے ہیں جس ترتیب سے انھیں پردہ پر دکھایا جاتا ہے لیکن یہ بات ضروری بھی نہیں کہ شاٹ لیتے وقت بھی اس ترتیب کا لحاظ رکھا جائے۔ اس لئے زیادہ تر شاٹس اسی ترتیب سے لئے جائیں گے جس میں بہت آسانی واقع ہو۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ ایک قصہ کا آغاز لکھنؤ سے ہوتا ہے۔ اور خاتمہ کلکتہ میں۔ اس واسطے اگر ضرورت پڑ گئی تو ہم پہلے سے کلکتہ کے سین فلمبند کریں گے اور بعد میں لکھنؤ کے۔ پھر انھیں فلم نامہ کے مطابق مرتب کریں گے اور اگر حالت یہ ہو کہ ایک سین تو اسٹوڈیو (یا مقامی منظر) سے تعلق رکھتا ہو اور دوسرا سین کسی دوسرے مقام سے متعلق ہو اور مناظری مقامات کئی مرتبہ اسی طرح تبدیل ہوتے رہتے ہوں جیسا کہ اکثر فلموں میں دیکھا گیا ہے تو ہم اُن تمام سینز (مناظر) کو جو ایک ہی جگہ سے تعلق رکھتے ہیں ایک ہی بار عکس کریں گے۔ پھر دوسرے مقام پر جا کر مناظر لیں گے۔ اس بات کا قطعی لحاظ رکھا جائے گا کہ فلمنامہ کی ترتیب کے لحاظ سے جو منظر پہلے ہے اسکو پہلے لے لیں۔ اور جو بعد میں ہے اسے بعد میں شوٹ کریں۔ فلم نامہ میں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ شاٹ کا موضوع کیا ہوگا۔ آیا اُسے ابتدا میں یا انتہا پر کاٹا جائے گا یا وہ شروع میں تو ظاہر ہوگا مگر آخر میں آہستہ آہستہ غائب ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں کیمرہ کے متعلق بھی واضح اور مفصل ہدایات دی جاتی ہیں کہ شاٹ لیتے وقت ایک ہی جگہ رہے گا۔ یا آگے پیچھے کی طرف ہٹ جائے گا۔ اور یا گھوم کر (Pan) پورے منظر کی منظر کشی کرے گا۔ فلمنامہ میں یہ بھی ہوتا ہے کہ کس زاویہ سے تصویر لیجائیگی اور کیمرہ منظر سے کسقدر فاصلہ پر فکس کیا جائے گا اس کے علاوہ لانگ شاٹ۔ مڈ شاٹ کلوز اپ لینے کے متعلق بھی تفصیلات درج ہوتی ہیں۔

الغرض فلمنامہ میں شاٹس تمثیل نگاروں کی حرکات و سکنات، اظہار و جذبات اور عکاس کے لئے ضروری ہدایتیں، ٹائٹل، سب ٹائٹل یہ تمام باتیں فلمی مسودہ کے بائیں جانب پوری وضاحت اور تفصیل کے ساتھ ہوتی ہیں اور اس کے دہنی جانب محض مکالمہ قلمبند کیا جاتا ہے۔ اسی کا نام سنارو یا نامہ فلمنامہ ہے۔

جب تمام واقعات کی عکس بندی ختم ہو جاتی ہے تو ایک ایک شاٹ الگ کر لیا جاتا ہے۔ شاٹ ھ

اقوال زریں

مرنا چاہتے ہو، تو نفس آمارہ کو مارو۔

فتح کرنا چاہتے ہو تو اس غصہ کو فتح کرو

کھانا چاہتے ہو، تو غیض و غضب کو کھاؤ

پینا چاہتے ہو تو شربت وحدانیت کا جام پیو۔

پہننا چاہتے ہو تو نیکی کا جامہ پہنو۔

دینا چاہتے ہو تو خیرات نیچی نگاہ کرکے دو اور بھول جاؤ۔

لینا چاہتے ہو، تو دعائیں لو۔

جانا چاہتے ہو، تو متبرک مقام پر جاؤ۔

آنا چاہتے ہو، تو محتاجوں کی امداد کو آؤ

توبہ کرنا چاہتے ہو، تو گناہ اور ظلم سے توبہ کرو۔

موج تبسم

ایک افیونی نشہ کی ترنگ میں چارپائی کے نیچے آپڑے، دھماکے کی آواز جو کان میں پہونچی تو نوکر سے ڈپٹ کر کہا۔

افیونی۔ نتھوا! ابے بہرے نتھوا! دیکھ تو سہی کیا چیز گری۔

نوکر۔ حضور آپ ہی گر پڑے ہیں۔

افیونی۔ اچھا کیا میں ہی گر پڑا ہوں۔ ذرا دیکھ تو کہیں چوٹ تو نہیں آئی۔

گاہک:۔ یہ بکری کتنے کی ہے؟۔

بیچنے والا:۔ حضور یہ بکری صرف آٹھ روپئے کی ہے۔

گاہک:۔ اور اس زنجیر کی کیا قیمت ہے۔

بیچنے والا:۔ حضور اس کی کوئی قیمت نہیں یہ مفت ملے گی۔

گاہک:۔ تو پھر آپ مجھے صرف زنجیر کھول دیجئے

پہلا:۔ یار میرے چیونٹی نے کاٹ کھایا۔

دوسرا:۔ تو پھر فوراً آپریشن کروا دیجئے۔

دلچسپ معلومات

گھونسلے میں رہنے والی مچھلی

اب تک مچھلیوں کے متعلق صرف اتنا مشہور تھا کہ وہ پانی ہی میں زندہ رہ سکتی ہیں اور بغیر پانی کے ان کی زندگی دم بھر ناممکن ہے لیکن کچھ ایسی جدید مچھلیاں دریافت ہوئی ہیں کہ جو بغیر پانی کے بھی زندہ رہتی ہیں۔

جنوبی افریقہ کے اکثر دریا گرمی کے موسم میں خشک ہو جاتے ہیں۔

ان دریاؤں میں ایک خاص قسم کی مچھلیاں پائی گئی ہیں جو دریا کے خشک ہونے کے بعد ریت میں گھونسلا بنا کر رہتی ہیں۔

اور اس وقت یہ ریت کے گھونسلہ میں پڑی رہتی ہے، جب تک کہ دریا میں دوبارہ خوب اچھی طرح سے پانی نہ آجائے۔

جرمنی نے ایک ایسی دیا سلائی ایجاد کی ہے جو پانی یا برف میں رکھنے سے فوراً جل اٹھتی ہے

افسانہ

گنہگار سماج

جناب سُکھدیو سروُپ صاحب ماتھر الف دہلی

سوشیلا نہایت حسین لڑکی تھی اور اسی وجہ سے ابھے نگر کے بہت سے باشندے اسے ابھے نگر کی رانی کہتے تھے اس کا باپ بدری ناتھ نامی کوئی زیادہ امیر آدمی نہ تھا، تاہم اس کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی الہ آباد کے ایک جج کے لڑکے سے قرار پائی۔

لڑکے والے چاہتے تھے، ایک خوبصورت حسین اور نیک سیرت لڑکی تھی۔

جج صاحب کا لڑکا سریش لاہور میڈیکل کالج میں تعلیم پاتا تھا، اور نہایت حسین وجمیل نوجوان تھا، دونوں کا جوڑہ نہایت موزوں تھا۔

شادی سے ایک ہفتہ پیشتر ابھے نگر کے بڑے زمیندار شنکر راؤ نے بدری ناتھ کو بلا بھیجا اور اس سے کہا کہ "لالہ جی" تم اپنی لڑکی کو کنوئیں میں ڈھکیل رہے ہو۔

جج صاحب کا لڑکا بہت آوارہ ہے اور کانا بھی ہے۔"

بدری ناتھ چونک پڑا اور بولا، کانا ہے؟ مگر اس کا فوٹو تو ایسی کوئی علامت ظاہر نہیں کرتا۔"

یہ فوٹوگرافی کی کرامت ہے، ورنہ آپ خود ہی بتائیے کہ اتنے بڑے جج صاحب تم جیسے غریب آدمی کی لڑکی کو کیوں قبول کرتے۔"

شنکر راؤ نے بہت سی ایسی ہی باتیں کیں اور آخر میں دس ہزار روپیہ کے نوٹ اس کے سامنے لاکر رکھدئے اور بولا "۔

مجھے تمہارے ساتھ ہمدردی ہے، تم مت گھبراؤ میں سوشیلا کے ساتھ شادی کرنے کو تیار ہوں یہ روپیہ تم لیجاؤ اور آرام کی زندگی بسر کرو۔

بوڑھے شنکر راؤ کی بارات بدری ناتھ کے گھر آئی، تمام شہر میں چرچا ہو رہا تھا کہ بدری ناتھ نے اپنی معصوم لڑکی کو قصائی کے ہاتھ بیچ دیا جب شادی کی رسم کیلئے لڑکی کو لانے کے لئے گھر کی عورتیں کمرے میں داخل ہوئیں جہاں وہ کچھ دیر پیشتر سے تیار ہو رہی تھی نظر نہ آئی تمام گوشہ گوشہ دیکھ مارا مگر سوشیلا کا پتہ نہ لگا وہ یکایک کمرے سے غائب ہوگئی، شہر والے بہت خوش ہوئے مگر بارات کو ناکام واپس ہونا پڑا اور بدری ناتھ بدنام ہونے کے علاوہ بہت پریشان ہوا۔

لکھنؤ کے اسٹیشن پر ٹکٹ چیکر نے ایک عورت کو بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑا وہ عورت سوشیلا ہی تھی، سوشیلا نے ڈبے میں سب کو گہری نظر سے دیکھا۔

اسی انٹر کلاس کے ڈبے میں ایک نہایت شکیل نوجوان بھی بیٹھا تھا، سوشیلا نے اس کی طرف اشارہ کرکے چیکر سے کہا "میرا ٹکٹ ان کے پاس ہے" یہ نوجوان بہت پہلے سے اسی ڈبے میں سفر کر رہا تھا، چیکر نے ٹکٹ مانگا تو اس نے کہا میرے پاس اس کا ٹکٹ نہیں ہے اور نہ ہی میں اس حسینہ سے کچھ واقف ہوں"۔

چیکر نے سوشیلا کیطرف قدم بڑھا تو وہ خود ہی نہایت بے تکلفی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی "جناب یہ میرے ہونے والے خاوند ہیں ذرا بنتے ہیں، یہ آپکو ابھی ٹکٹ دکھا دیں گے جب تک آپ دوسرے مسافروں کے ٹکٹوں کو چیک کریں۔"

جب چیکر وہاں سے ہٹ گیا تو سوشیلا مسکرا کر معنی خیز نگاہیں ملا کر بولی:۔

میں ایک مصیبت زدہ ہوں، گھر سے بھاگ کر آئی ہوں، کیونکہ میرے والدین میری شادی ایک اسی سالہ بڈھے سے کرنا چاہتے تھے۔ آپ شریف اور ہونہار معلوم ہوتے ہیں آپ کچھ میری امداد کریں۔"

اس نوجوان کے دل پر سوشیلا کی باتوں کا کافی اثر ہوا، اس نے چیکر کو بلایا اور کہا ان کا ٹکٹ کہیں گر گیا، آپ روپیہ لے لیں، اور رسید بنا دیں لہذا اس نے ایسا ہی کیا۔

ایک روز اخبار میں سوشیلا اور اس نوجوان کے فوٹو شایع ہوئے، نیچے لکھا ہوا تھا کہ یہ شادی سول میرج کے طریق پر ہوئی ہے، اور انھوں نے لکھنؤ کے سٹی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو کر خاوند اور بیوی ہونا منظور کیا ہے، ان دونوں کی ملاقات سفر میں ہوئی تھی۔"

یہ اخبار اور ایک خط اسی روز اس نوجوان کے باپ کو ملا وہ ان کے فوٹو دیکھ اور خط پڑھ کر ہکے بکے رہ گئے خط ان کے فرزند کی طرف سے آیا تھا جس میں تحریر تھا:

پتاجی اس حماقت اور غلطی کو معاف فرمائیں کہ میں نے ایسے وقت میں جب کہ آپ نے میری شادی کا مکمل انتظام کر لیا تھا اور شادی کے صرف دو دن باقی رہ گئے تھے، میں نے گھر آتے ہوئے سفر میں ایک اجنبی حسینہ سے شادی کر لی، اور شادی بھی سول میرج کے طریقہ پر، لیکن آپکو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ یہ لڑکی کوئی اور نہیں وہی ہے جس سے آپ لوگوں نے شادی طے کی تھی چونکہ اسکے والد میری شادی منسوخ کرکے اسے ایک بوڑھے کے حوالے کرنا چاہتے تھے، اس لئے یہ بیچاری گھر سے بھاگ نکلی۔

اتفاقاً میں بھی جیساکہ آپکو اطلاع دی تھی لاہور سے اسی دن آرہا تھا، سوشیلا مجھے پہچان گئی کیونکہ اسے کئی بار میرا فوٹو دکھایا جاچکا تھا اس نے میری امداد چاہی لیکن سول میرج ہونے تک یہ نہ بتایا کہ در اصل یہ کون ہے، شادی ہونے کے بعد اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے شرمندہ یا افسردہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں، ہم اصل میں بہت عرصے پہلے ہی اس رشتۂ دیرینہ میں منسلک ہوچکے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ شادی کے مقررہ دنوں میں میرے موجود نہ ہونے کی وجہ سے تمام تیاری بیکار رہی ثابت ہوئی ہوگی، اور آپ کو بدنامی اٹھانی پڑی ہوگی لیکن میں اس کی معافی چاہتا ہوں، اور ہم دونوں کل صبح الہ آباد حاضر ہو جائیں گے اور اپنی خطاؤں کی معافی چاہیں گے، "جج صاحب آگ بگولہ ہوگئے اور سب کو وہ خط سنانے لگے۔

دوسرے دن اسٹیشن پر سوشیلا اور سریش کا استقبال کرنے کیلئے کوئی نہ پہونچا یہ کچھ نہ سمجھے کہ ماجرا کیا ہے گھر پہونچے تو جج صاحب نے کہا "تم لوگ اس گھر میں رہنے کے قابل نہیں، تم نے میری ناک کٹوا دی۔

شادی سے تین روز پہلے بدری ناتھ کا تار آیا تھا کہ سوشیلا سریش سے شادی کرنا نہیں چاہتی۔ اس واسطے شادی منسوخ سمجھی جائے۔

میں نے اسی وقت تمام تیاریاں بند کر دی تھیں اور تمہیں بھی تار دے دیا تھا کہ تم نہ آنا مگر تم راستہ میں تھے، میری "تھو تھو" ہو رہی ہے۔

تم نے اس آوارہ لڑکی سے شادی اور وہ بھی سول میرج ایکٹ کے ماتحت کرکے ہماری بدنامی کی ہے، میں تمہیں ایک گھنٹہ کیلئے بھی یہاں نہیں ٹھہرا سکتا، سوشیلا اس کے قدموں پر گر پڑی اور بولی، آپکو غلط بتا گیا ہے ہم بالکل بے گناہ ہیں، مگر جج صاحب نہ مانے اور ان کو نکال دیا

اگلے دن اخبار میں خبر آئی کہ ایک نوجوان لڑکا اور لڑکی ریل کے نیچے کٹ کر مر گئے۔

تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ سوشیلا اور سریش تھے جنکے لئے دنیا اندھیری تھی اور سماج کے ٹھکرائے ہوئے تھے۔

روس اور جاپان میں جنگ چھڑنے کا خطرہ

ٹوکیو ۱۹ جولائی۔ روس اور منچوکو کی سرحد پر فضا بہت مکدر بیان کی جاتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روسی فوج نے منچوکو کی سرحد پار کر کے ہوچن کے جنوب میں ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے جس سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں سرحد کی یہ خلاف ورزی اتنی سنگین صورت نہ اختیار کر لی جائے جیسی کہ لوکوچیو کے واقعہ نے کی جس کی بنا پر چین اور جاپان کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی۔ اور اس واقعہ سے روس اور جاپان کے درمیان چھڑ جائے۔ منچوکو اور کوریا کی سرحد کی نگرانی کرنے والے فوجی حکام نے روس سے مطالبہ کیا ہے کہ سرحد سے فوجوں کو فوراً ہی ہٹا لیا جائے اور اگر مطالبہ کی تعمیل نہ کی گئی تو ضروری کارروائی کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ واقعہ کو طے کرنے کے بارے میں منچوکو اور روس کے درمیان گفت و شنید ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے۔

وزارت سندھ کے اختلافات

کراچی ۱۸ جولائی۔ لیڈر یونائیٹڈ پارٹی سر عبداللہ ہارون نے خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم اور پیر الٰہی بخش ریونیو منسٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں۔ کیونکہ انھوں نے اپنی پارٹی کے فرمان کی خلاف ورزی کی ہے۔ مسٹر نکلداس وزیراتی وزیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کو بھی ہندو پارٹی سے مستعفی ہونے کا مشورہ دیا ہے۔

سر عبداللہ ہارون لیڈر یونائیٹڈ پارٹی نے آج مندرجہ ذیل مکتوب خان بہادر اللہ بخش اور پیر الٰہی بخش کو یونائیٹڈ پارٹی سے ان کے استعفے موصول ہونے پر بھیجا ہے۔

"اب جبکہ آپ نے یونائیٹڈ پارٹی کی ممبری سے استعفے دیدیا ہے اور کیونکہ آپ ہماری پارٹی کے ہی ٹکٹ پر کامیاب ہوئے تھے۔ لہذا یونائیٹڈ پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں۔

اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ کیبنٹ میں کسی قسم کے رد و بدل سے اسمبلی میں اکثریت کو اب بھی اعتماد ہوگا۔ تو آپ کو چاہیئے کہ آپ گورنر سے اپنے آپ کو دوبارہ ترتیب دی گئی کیبنٹ میں نامزد کرائیں اور ساتھ ساتھ سندھ اسمبلی کے اعتماد کے ووٹ کو بھی گورنر کے روبرو پیش کریں۔

جرنلسٹوں کا ستارہ نحوست میں

کراچی ۱۸ جولائی۔ گزشتہ ہفتہ چھ جرنلسٹ پر جو کہ مختلف ورنیکلر روزناموں کے ایڈیٹر تھے۔ سندھ کی مختلف عدالتوں میں مقدمے چلے

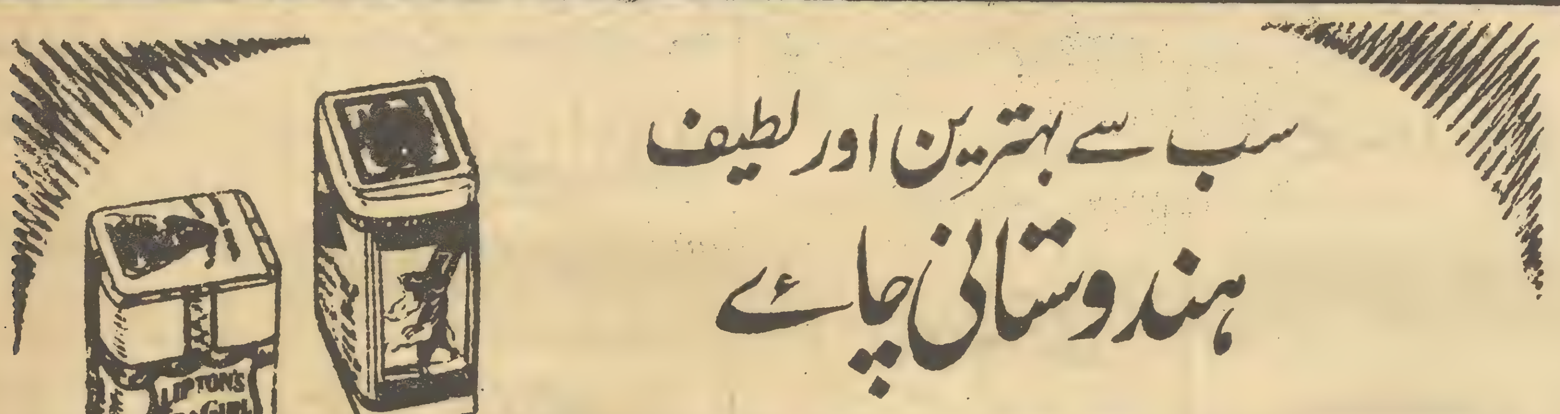
مسٹر محمود دین ایڈیٹر اور مسٹر محمد دین علینگ پبلشر الوحید کو مجسٹریٹ درجہ اول میر پور خاص نے توہین کے الزام میں چھ چھ ماہ قید محض اور پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ استغاثہ رائے بہادر تھل رام سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دائر کیا تھا۔

مسٹر نبی بخش ساقی ایڈیٹر اتحاد کو مجسٹریٹ درجہ اول جیکب آباد کو دھوکہ دہی کے الزام میں ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

مسٹر رام چند جو ایک مقامی ورنیکلر اخبار کے ایڈیٹر ہیں کو زیر دفعات ۳۶۶ اور ۱۲۰ تعزیرات ہند ایک لڑکی کو اغوا کرنے نیز شکارپور کے سیٹھ سالو داس کو دھوکہ دینے کے جرم میں سیشن سپرد کر دیا گیا۔

میسرز محمد اسلم ایڈیٹر کمال ہند اور محمد حسن ایڈیٹر الحنیف کے خلاف مجسٹریٹ درجہ اول جیکب آباد کی عدالت میں زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ہتک عزت کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔





پروفیسر عبدالباری سے جواب طلبی

جمشید پور ۱۸ جولائی۔ بہار صوبجاتی کانگریس کمیٹی نے پروفیسر عبدالباری ڈپٹی اسپیکر بہار اسمبلی سے ان کی اس تقریر کے متعلق جواب طلب کیا گیا ہے جو انہوں نے جھریا میں کی تھی اور یہ کہا تھا کہ میں جھریا میں مزدور تحریک سے رجعت پسندانہ قیادت کو خارج کرنے کے لئے مسٹر سبھاش چندر بوس، مہاتما گاندھی اور سردار ولبھ بھائی پٹیل تک سے لڑوں گا۔

بہار میں فوجی تعلیمی اسکیم

پٹنہ ۱۸ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ حکومت بہار ایک اسکیم بہار کے نوجوانوں کو فوجی تعلیم دینے کی تیاری کر رہی ہے۔

اس سلسلہ میں حکومت ایک ماہر سمی پروفیسر بادھو ساکن بمبئی کی خدمات حاصل کر رہی ہے تاکہ حکومت کی فوجی تعلیمی اسکیم پر عمل کیا جا سکے۔

مزدوروں کو منافع کی تقسیم

کلکتہ ۱۶ جولائی۔ مسٹر جے جے سنڈے منیجر ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی نے مزدوروں کی تین ماہ کی تنخواہ بطور منافع دینے کا اعلان کیا ہے۔ گزشتہ مہینوں کے ساتھ موجودہ ماہ کے وسط تک پوری ادائیگی کی جائیگی۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ مزدوروں نے کیونکہ کام بند کر دیا تھا اس لئے تنخواہیں تقسیم نہ ہو سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ مزدوروں کی خوش حالی کمپنی کی خوشحالی پر منحصر ہے۔ اسلیئے مزدوروں کو کمپنی کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

یہودیوں اور عربوں میں لڑائی

یروشلم ۱۹ جولائی۔ یہودی کسانوں اور پولیس کے ساتھ عربوں کی زبردست لڑائی ہوئی جس میں ایک یہودی پولس میں اور ایک باغی ہلاک ہو گئے۔ اور تین یہودی اور کئی باغی زخمی ہو گئے۔ حیفہ میں کل امن رہا

بخارسٹ ۱۸ جولائی۔ رومانیہ کی ملکہ میری کا انتقال ہو گیا۔

زیکوسلوویکیا میں فوج کی نقل وحرکت

برلن ۱۸ جولائی۔ گو حکومت یوگوسلاویہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اس کی فوجیں سرحد پر جمع ہو رہی ہیں لیکن جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے ڈلاڈ برگ سے اور ایک بیان شایع کیا ہے جس کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ سرحدی علاقوں میں حکومت زیکوسلاویکیا نے اپنی فوجوں کی تعداد کو بڑھانا شروع کردیا ہے اور ۲ گھنٹے کے نوٹس پر ریزرو فوج کو بلایا گیا ہے اور پر بیگ اور پریس برگ سے براگز کو فوج منتقل کی جا رہی ہے۔ اس کا مزید بیان ہے کہ شینگر کو سرحد کے شہروں میں جو مورچے باندھے گئے ہیں وہ انوار کی صبح کو ہٹا دیئے گئے مگر خاص خاص پوزیشن پر معمولیہ ابھی تک لگا ہوا ہے۔ اور مشین گنیں نظر آرہی ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک پہلے کی اطلاع اندر درج ہے۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اس بارے میں ایک اطلاع پہلے شایع کی تھی۔ مگر حکومت زیکوسلاویکیہ نے اس کی تردید کردی تھی اب نیوز ایجنسی نے اپنے پہلے بیان کی تائید میں ایک اور بیان شایع کیا ہے اور حکومت زیکوسلاویکیا کے بیان کی تردید کی ہے۔

بین الاقوامی مزدور کانفرنس

شملہ ۱۷ جولائی۔ بین الاقوامی مزدور کانفرنس نے اپنے ۲۳ ویں اجلاس میں جو مسودات قانون اور سفارشات منظور کئے ہیں۔ ان پر حکومت ہند کی طرف سے جو عمل کیا جانے والا ہے اس کی تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔

حکومت ہند کا خیال ہے کہ پبلک ورکس کی ہمہ گیر اسکیموں کے سلسلہ میں پر زور عمل کے لئے بین الاقوامی اشتراک کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مگر حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں کے مشورہ سے پبلک ورکس (بین الاقوامی اشتراک کی سفارش ۱۹۳۷ء) کے مطابق جو نتیجہ ہے اس تجویز کا جو بین الاقوامی کمیٹی کے ماہ گذشتہ کے آخر والے جلسہ میں مرتب ہوئی تھی۔ بین الاقوامی کمیٹی کے کاموں میں اشتراک کے امکان پر غور کرنے کے لئے تیار ہے مگر یہاں تک کہ پبلک ورکس (قومی اسکیم) کی سفارش ۱۹۳۷ء کا سوال ہے ملکی رو سے قانونی سے زیادہ انتظامی عمل کی ضرورت ہے حکومت ہند اسے صوبجاتی حکومتوں کے پاس بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

یوپی اسمبلی کا آئندہ اجلاس

لکھنؤ ۱۵ جولائی۔ یوپی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو یکم اگست ۱۹۳۸ء کو شروع ہوگا اس میں بہت سی غور طلب چیزیں پیش کی جائیں گی۔ غیر سرکاری بلوں اور رزولیوشنوں میں جو قرعہ اندازی شری پیتا ڈی ٹنڈن اسپیکر کی موجودگی میں مسٹر جی ڈبس کے حیدری سکریٹری نے کی انہیں سے سات رزولیوشن اور پانچ نئے بل جنہیں سے ۵ پرانے بل خارج کردیئے گئے ہیں قرعہ اندازی میں آئے۔ سرکاری امور کی فہرست میں کورٹ فیس ترمیم اسٹامپ ترمیم بل فرسٹ آفنڈرس پروبیشن بل بورسٹل بل گورنمنٹ ڈزلمبرادن پروبیشن بل وغیرہ شامل ہیں۔

دوسری غور طلب چیزوں میں یوپی پبلک قمار بازی ترمیم بل۔ الموڑہ آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ڈگریزیل ونٹنگ بل اور ایک بل جس میں آگرہ ٹننسی ایکٹ ۱۹۲۶ء میں ترمیم کرنے کے لئے تاکہ بنارس اور اعظم گڑھ ڈویزن کے کاشتکارانی شرطوں کا لگان کم کرنے کی ایک بل۔ ملگذاری ایکٹ ۱۹۰۱ء ایک بل اسٹے آف پروسیڈنگس (ریونیو کورٹ) ایکٹ کی جگہ لینے کے لئے قانون ساہوکاران ایک بل انمبرڈ اسٹیس ایکٹ ۱۹۳۴ء کو ترمیم کرنے کے لئے بنگال ریگولیشن ریلنگ بل وغیرہ شامل ہیں۔

اس اجلاس میں وزیر صنعت یہ رزولیوشن پیش کریں گے کہ حسب ذیل امور صوبجاتی لیجسلیٹو فہرست میں شامل ہیں جو مرکزی لیجسلیچر کے قانون کے تحت میں ضابطہ میں لائے جانے چاہئیں (۱) اعداد وشمار ملازمت (۲) مذکور مرکزی قانون کے خلاف جرایم۔

سب سے زیادہ اختلاف کا باعث یوپی ٹننسی بل ہوگا جس کے متعلق سلیکٹ کمیٹی آج کل غور کر رہی ہے اور ایوان کو اپنی رپورٹ بہت جلد دے گی۔

روپیہ کی شرح تبادلہ پر نظر ثانی

شملہ ۱۵ جولائی۔ مسٹر اظہر علی ممبر مرکزی اسمبلی نے اسمبلی کے ہونے والے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے دو رزولیوشن مرتب کئے ہیں جن کے ذریعہ روپیہ کی شرح تبادلہ پر نظر ثانی کرنے اور ہندوستان کو اقتصادی آزادی پر زور دیا گیا ہے۔ نیز سفارش کی گئی ہے کہ فلسطین میں عیاری اور عربوں کی ہلاکت کو بند کیا جائے۔

شامی پیر نہیں بغدادی پیر

شملہ ۱۵ جولائی۔ اخبارات میں شایع شدہ خبر کے سلسلہ میں کہ شامی پیر کو دہلی یا کراچی نہیں لے جایا گیا بلکہ اسے ایبٹ آباد منتقل اور مری کی پہاڑیوں پر لے جایا گیا تھا۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اس خبر میں مطلق صداقت نہیں ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ زیر بحث شخص شامی پیر نہیں بلکہ بغدادی پیر ہے بغدادی پیر سے نقیر حیا بانغ کا جو افغانستان میں رہتا ہے دور کا رشتہ ہے۔ حکومت افغانستان کے محاذ سے جو اس سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا شک کرتی تھی۔ حکومت ہند نے اسے ایبٹ آباد پہنچایا۔ اب وہ کشمیر چلا گیا ہے۔ کسی معاملہ میں سیاسی طور پر حصہ لینے کے بجائے معلوم ہوا ہے کہ وہ بغدادی پیر لوگوں کو حکومت افغانستان کے خلاف بغاوت کرنے میں شامی پیر کا ساتھ دینے میں اپنے اثر و رسوخ کو استعمال میں لارہا تھا۔

کاغذ بنانیکے لئے کمپنی جاری کرنیکی تجویز

پونہ ۱۴ جولائی۔ ایک درخواست جو اگر منظور کر لی گئی۔ تو یہ بمبئی میں غالباً اپنی قسم کی پہلی ہوگی۔ ایک لمیٹیڈ کمپنی کے حصص جو کاغذ سازی کے لئے جاری کئے جانے والے ہیں خرید کرنے کے لئے دو مقامی سوداگروں سے حکومت کو موصول ہوئی ہے

یہ دونوں اشخاص ان بانسوں کو جو ضلع کنارہ کے جنگلوں میں بہتات کے ساتھ اگ رہے ہیں۔ کام میں لانا چاہتے ہیں۔ درخواست دہندوں نے بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی حکومتیں کاغذ بنانے کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں اور اگر حکومت بمبئی امداد دینے کا اظہار کردے تو وہ ایک لمیٹیڈ کمپنی جاری کرنے کے متعلق اپنی تجویز کو عملی جامہ پہنائیں۔

اس درخواست پر پہلے محکمہ صنعت وحرفت غور کرے گا۔ اور پھر حکومت اس معاملہ پر اپنے خیالات سے انہیں آگاہ کرے گی۔

کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی

لندن ۱۶ جولائی۔ پچھلے دنوں پنڈت جواہر لال نہرو کی لیبر پارٹی کے ممبروں سے جو پرائیوٹ طور پر کانفرنس ہوئی ہے وہ آجکل دارالعوام میں بحث وتحقیق کا ایک اہم موضوع بنی ہوئی ہے۔ اس بحث وتحقیق کی کارروائی حاصل کرنا تو مشکل ہے مگر مجھے پارلیمنٹ کے ایک سرکردہ ممبر سے معلوم ہوا ہے کہ بات چیت کا موضوع یہ تھا کہ کن عملی طریقوں سے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی منعقد کی جاسکتی ہے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے بعد ہندوستان اور برطانیہ میں آزاد قوموں کے طور پر جو معاہدہ ہوگا اس کے امکان پر بھی غور ہوگا

سی پی کے وزیروں کے استعفے واپس

ناگپور ۱۶ جولائی۔ مسٹر گوکھلے اور مسٹر دلیش مکھ نے کل رات کی گفت وشنید کے نتیجہ کے طور پر اپنے استعفے فی الحال واپس لے لئے ہیں لیکن وہ ورکنگ کمیٹی میں اپنے استعفے پیش کردیں گے۔ کیبنٹ کے داخلی اختلافات کی وجہ سے انتظامات درہم برہم ہو رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ۲۳ جولائی کو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں اس مسئلہ پر بہت سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔

اسپیکر میں کیا کیا گن ہونے چاہئیں

بمبئی ۱۶ جولائی۔ مہاتما گاندھی نے "ہریجن" کی تازہ ترین اشاعت میں "اسپیکر اور پالیٹکس" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ جس میں اس بارے میں روشنی ڈالی ہے کہ اسپیکر کو پالیٹکس میں کہاں تک حصہ لینا چاہیئے۔

مہاتما جی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اسپیکر کو اسمبلی کے باہر اور اندر غیر جانبدار رہنا چاہیئے۔ اور اس کو پارٹی پالیٹکس میں کسی قسم کا حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ اگر کانگرس اس کی اجازت دے تو وہ کانگرس کی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتا ہے۔ مہاتما جی کہتے ہیں کہ ایک اسپیکر اول درجہ کا کانگریسی ہونا چاہیئے۔ اس کا کریکٹر بے داغ ہونا چاہیئے۔ وہ قابل۔ نڈر منصف ہونا چاہیئے اور قول وفعل اور خیال میں اہنسا اور ستیہ کا پجاری ہونا چاہیئے۔

سر محمد یعقوب اوٹی پہاڑ پر

ارناکولم ۱۶ جولائی۔ یہ ہماری پست قسمتی کی نشانی ہے کہ ہم اوٹی جیسی خوبصورت اور پرفضا پہاڑ کو چھوڑ کر آرام کرنے اور بحالی صحت کے لئے ممالک غیر میں اپنا روپیہ خرچ کرتے۔ یہاں سر محمد یعقوب نے گورنر کے مہمان کی حیثیت سے اوٹی کی سیر کرتے ہوئے مندرجہ بالا الفاظ ادا کئے۔

سر محمد یعقوب ارناکولم آج صبح پہنچے جہاں سرکار کے ستھ چیٹی نے آپکا استقبال کیا۔ آپ نے کوچین کے ساحل اور دوسرے پر فضا مقامات کی سیر کی آپ کل صبح تری وندرم پہنچ جائیں گے۔

ٹنڈر نوٹس

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

اسکیم نمبری ۲۱ کریٹ کمپاؤنڈ میں واسطے تعمیر کرنے ۹ انچ شاخ سیورین مہربند ٹنڈروں کی ضرورت ہے لاگت کام ۱۲ ہزار ۹ سو ۸۵ روپیہ -/Rs 12985 ہے ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (قیمت فی فارم ایک روپیہ -/Rs 1) بھر کر دفتر ٹرسٹ میں بتاریخ ۲۷ جولائی ۱۹۳۸ء بوقت ۱۱ بجے دن کے داخل ہونے چاہئیں۔ ہمراہ ٹنڈر مبلغ ایک سو ۳۲ روپیہ -/Rs 132 ضمانت نقد داخل کرنا چاہیئے۔

انجنیئر ٹرسٹ کانپور

نتیجہ امتحان سالانہ منبع الطب کالج لکھنؤ بابتہ ۳۸-۱۹۳۷ء

نمبر شمار	رول نمبر	اسمائے طلباء کامیاب	سکونت	نام درجہ	ضروری نوٹ
۱	۳	سید رفیع احمد رشیدی	بھونہ لکھنؤ	اول اردو	کامیاب فرسٹ ڈویژن
۲	۴	حافظ سید علی	فتحپور ہسوہ	″	کامیاب
۳	۵	منشی خادم علی	ریاست جالراپاٹن	″	کامیاب بامتحان پرائیوٹ
۴	۶	عبدالکریم انصاری	سہارنپور	″	کامیاب
۵	۷	مقصود علی شاہ	لکھنؤ	″	کامیاب
۶	۹	اشرف علی قریشی	لکھنؤ	″	کامیاب (ترقی ڈگری)
۷	۱۰	شیخ عبدالعلی	بہرائچ	″	کامیاب (ترقی ڈگری)
۸	۱۳	خلیل احمد	الہ آباد	دوم اردو	کامیاب
۹	۱۴	رفیق احمد	الہ آباد	″	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۱۰	۱۵	سید عبدالغفار رضوی	فرخ آباد	″	کامیاب
۱۱	۱۸	شیخ دلدار علی	لہرپور ضلع سیتاپور	″	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۱۲	۱۹	شیخ سراج الحق	ہوگلی، بنگال	″	کامیاب
۱۳	۲۲	احمد رضا	جرول بہرائچ	سوم اردو	کامیاب
۱۴	۲۳	سید باقر حسین رضوی	لکھنؤ	″	کامیاب حسب دفعہ ۵ دستور العمل
۱۵	۲۴	سید ناظم علی	فتحپور ہسوہ	″	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۱۶	۲۸	محمد صفوۃ اللہ صدیقی	ضلع گورکھپور	″	کامیاب
۱۷	۳۰	شیخ عبدالصمد	رتن سپارن بیدلی	″	کامیاب حسب دفعہ ۷ دستور العمل
۱۸	۳۱	محمد عبدالکریم	پونا	چہارم اردو فائنل	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۱۹	۳۲	منشی محمد عبدالعزیز	الہ آباد	″	کامیاب منشی الہ آباد یونیورسٹی
۲۰	۳۳	حافظ عبدالعزیز	گیا، صوبہ بہار	″	کامیاب
۲۱	۳۴	عبدالحفیظ خاں	لکھنؤ	″	کامیاب
۲۲	۳۶	وکیل احمد انصاری	مارہرہ ضلع ایٹہ	″	کامیاب
۲۳	۳۹	سید محمد رشید احمد	ریاست حیدرآباد دکن	″	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۲۴	۴۱	سید رضی احمد	موہان ضلع اناؤ	″	کامیاب
۲۵	۴۲	حافظ لطیف احمد صدیقی	بیہانی ضلع ہردوئی	″	کامیاب تھرڈ ڈویژن
۲۶	۴۴	ہری پرکاش گپتا ایف اے	سہارنپور	″	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۲۷	۴۵	حافظ مقصود علی	″	″	کامیاب
۲۸	۴۹	عبدالوحید خاں	قصبہ گھنا سہارنپور	″	کامیاب
۲۹	۵۰	محمد یٰسین	ٹلہڑہ سہارنپور	″	کامیاب
۳۰	۵۱	مولوی حافظ سید صفا احمد نقوی صفا	سہسوان بدایوں	اول عربی	کامیاب
۳۱	۵۵	مولوی محمود عالم خاں	چھپرہ ضلع صوبہ بہار	دوم عربی	کامیاب حسب دفعہ ۹ دستور العمل
۳۲	۵۶	مولوی رضا احمد خاں	قاسم پور گڑھی ضلع بجنور	سوم عربی فائنل	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۳۳	۵۷	مولوی ابوالحسن محمد ولی احمد	چاٹگام، بنگال	″	کامیاب
۳۴	۵۹	مولوی شیخ علی احمد فاضل دیوبند	″	″	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۳۵	۶۰	مولوی ابوالمظفر شیخ محمد عمر	میمن سنگھ بنگال	″	کامیاب ″ ″
۳۶	۶۱	مولوی ابوالرضوان منیف الرحمان	چاٹگام بنگال	″	″ ″ ″
۳۷	۶۲	مولوی ابوالظہیر احمد بشیر	″	″	″ ″ ″
۳۸	۶۳	مولوی ابوالافضل احمد فضل	″	″	کامیاب
۳۹	۶۴	مولوی حافظ منظور حسین	مظفر نگر	″	کامیاب سکنڈ ڈویژن
۴۰	۶۷	مولوی ابوالنعیم محمد اسمٰعیل	چاٹگام بنگال	″	کامیاب ″
۴۱	۶۸	مولوی محمد شفیع الدین چودھری	کلکتہ	″	کامیاب بشرط مطب ایکسال حسب دفعہ ۲۸
۴۲	۷۰	مولوی احمد نور	اندور سٹی	″	کامیاب بامتحان پرائیوٹ حسب دفعہ ۲۹ دستور العمل

(شرح دستخط)
حکیم محمد ہادی رضا خاں ماہر ایم۔ آر۔ اے۔ ایس
آنریری سکریٹری منبع الطب کالج لکھنؤ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ
ٹنڈر نوٹس

تانتیا گنج دھوبی اسکول و بھورکھن کی مرمت و تیاری کے لئے، سربمہر ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔
جو یکم اگست ۱۹۳۸ء کے چار بجے شام تک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ میں وصول کئے جائیں گے۔
جس کے متعلق مفصل حالات دفتر کے اوقات میں معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

سکریٹری و انجنیر
ڈسٹرکٹ بورڈ کان پور

ٹنڈر نوٹس
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

گوٹیا اسکیم نمبر ۷ میں واسطے تعمیر کرنے ۹ ایچ ایس ڈبلو پائپ سیور بلاک نمبری ۲ ″میں مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت ہے لاگت کام ۳۲ ہزار ۳ سو ۲۹ روپیہ/ 32,929 ہے ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم بر قیمت فی فارم ایک روپیہ ۱/ ہے۔ بدفتر ٹرسٹ میں بتاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۳۸ء بوقت ۱۱ بجے دن کے داخل ہونے چاہئیں۔ ہمراہ ٹنڈر مبلغ ۳ سو تیس /330 روپیہ ضمانت نقد داخل کرنا چاہیئے۔

انجنیر ٹرسٹ کانپور

اسپین کے ۵۰۰ جہاز تباہ

لندن ۱۲ جولائی۔ اسپین میں اٹلی کے ہوائی جہازوں کی سرگرمیوں کے متعلق سرکاری رجسٹروں کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ جون میں ۵۰۸۰ گھنٹوں میں ۳۰۰۳ مرتبہ پرواز کیا گیا ۱۵۰۷ ٹن گولے برسائے اور ۲۲۰۵ بار فائر کئے۔ اپریل میں ۱۹۱ ٹن بم برسائے اور مئی میں ۱۰۳ ٹن بم برسائے۔

لڑائی شروع ہونے کے وقت سے ۱۲۰ اطالوی ہوا باز ہلاک ہوچکے ہیں جنھیں ۱۲۸ افسر بھی شامل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی کے ہوائی جہازوں نے حکومت اسپین کے ۵۰۰ ہوائی جہاز نیچے گرائے۔

وزارت کا لالچ

ناگپور ۱۵ جولائی۔ مجھے معتبر حلقوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر رگھویندر راؤ سابق کھدرپوش گورنر سی پی نے مہاتما گاندھی کو لکھا ہے کہ میں کانگریس میں پھر شامل ہو جاؤں گا۔ بشرطیکہ مجھے وزیر اعظم بنا دیا جائے۔ اور اپنے ساتھی وزیر چننے کی اجازت دی جائے۔ نیز میں کانگریس اسمبلی پارٹی اور ورکنگ کمیٹی کے سوا اور کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہونگا۔

سبد گل
بقیہ صفحہ ۳ کالم ایک (۱)

خیال تھا کہ وزیر اعظم کے انتخاب کے متعلق یہاں کچھ جھگڑا اٹھیلے گا کیونکہ ڈاکٹر سید محمود کا نام بھی لیا جارہا تھا۔

کچھ ان کے فرقہ والوں نے انھیں ابھارا بھی مگر وہ بہت ٹھنڈے ثابت ہوئے اور وزارت قبول کرلی

اڑیسہ کا صوبہ ابھی نیا ہی بنا ہے، یہاں کوئی مسلمان وزیر نہیں ہے، یہاں کی وزارت کے استعفے کا حال تو آپ کو معلوم ہی ہے۔
اگر آپ مسٹر ڈین کو گورنر بناتے تو وہاں والے استعفے دے ہی دیتے۔

بنگال میں مسٹر فضل الحق کی وزارت ہے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ مسلم لیگ کی وزارت ہے، یا پرجا پارٹی کی اس وزارت کو بڑی مشکل سے قایم کیا گیا اگر وزیروں کی تعداد زیادہ نہ بڑھائی جاتی تو وزارت بننا بہت مشکل تھی۔

اب بھی یہ وزارت ہمارے ہموطنوں کے دم سے قایم ہے اگر یوروپین پارٹی اس وزارت کا ساتھ نہ دیتی تو یہ وزارت کب کی ٹوٹ گئی ہوتی۔
کانگریس والے بہت جوڑ توڑ لگاتے رہتے ہیں مگر اس وزارت کو ایک ایسا آدمی ہاتھ آگیا ہے جو پہلے کانگریس میں تھا۔

ہندوستان فیڈریشن قبول کرلیگا

لندن ۱۵ جولائی رائل ایشیائی سوسائٹی کے سالانہ ڈنر کے موقعہ پر لارڈ ولنگڈن سابق وائسرائے ہند نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جس مصالحانہ جذبہ کے ساتھ ہم

زرعی پیداوار بڑھانے کا مسئلہ

لکھنؤ ۱۴ جولائی۔ زرعی پیداوار کو بڑھانے اور کسانوں کو بارش کی کمی کی مصیبت سے نجات دلانے کے مدنظر حکومت یو پی نے مشرقی اضلاع ۲۴۴ کنوئیں کھودنے کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ کی منظوری دیدی ہے۔ ان علاقوں کے گرام سدھار افسران کے نام فوری احکام صادر کردیئے گئے ہیں کہ وہ ان کنوئیں کی فہرست جلد بھیجیں جو کہ کھودنے کے قابل ہوں صوبہ کے مشرقی اضلاع میں نہر اور ٹیوب ویل آبپاشی کی قلت ہے۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

نواب گنج اور سیسہ مئو میں ۲۴ انچ پائپ (WATER MAIN) کے کنکشن کے لئے سربمہر ٹنڈروں کی ضرورت ہے جس کے کام کا تخمینہ ۶ ہزار روپیہ 6000/ ہے۔
جو ۲۷ اگست ۱۹۳۸ء ۳ ½ بجے دن کو وصول کئے جاویں گے۔
ٹنڈر فارم ۲۷ اگست ۳ ½ بجے دن تک کانپور میونسپلٹی کے دفتر سے قیمت دو روپیہ 2/- فی سٹ جس میں دو کاپیاں ہوں گی حاصل کی جاسکتی ہیں۔
دیگر معلومات میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے دوران میں کام کے دنوں میں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

بی۔ پی۔ سریواستو
چیرمین
میونسپل بورڈ۔ کانپور

فلسطین میں برطانی سامراج

لندن ۱۵ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ٹیکسٹن ہال یا ہندوستانی سوشلسٹوں کی پارٹی سے ملاقات کی۔ سر رابرٹ ولنٹراٹ کے ساتھ لنچ میں شریک ہوئے۔ شام کے وقت آپ نے زینڈس ہاؤس میں پیلپس اینڈ ایمپائر کانفرنس میں شرکت کی۔

آپ نے فرمایا کہ امن اور سامراجی حکومت ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ اور سامراج فسطس ازم سے ملتی جلتی چیز ہے۔ دونوں کا دنیا سے خاتمہ کردینا چاہیئے۔ اور ان میں کسی قسم کا امتیاز روا نہ رکھنا چاہیئے۔ دنیا سے غلام قوموں کو مکمل طور پر آزاد کرنے کے لئے ہمیں سامراج کا جڑ سے خاتمہ کردینا چاہیئے۔

فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ سامراج ہی نے موجودہ صورت پیدا کر رکھی ہے اور وہ صورت ایسی نہیں ہے جو سامراج کے ذریعہ حل ہوسکے۔ یہودیوں کے ساتھ ہر شخص کو ہمدردی ہے۔ جنکو مختلف ملکوں سے نکالا جا رہا ہے لیکن ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ فلسطین میں جو جھگڑا ہے وہ عرب کی آزادی کے لئے ہے۔

بچوں کی دنیا

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۴

سے بھی آدمی کے دل کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جہاں بجلی گرتی ہے وہاں جگہ خالی ہو جاتی ہے۔ اس جگہ کو بھرنے کے لئے چاروں طرف سے ہوا تیزی کے ساتھ آتی ہے اگر کوئی آدمی قریب کھڑا ہو تو ہوا کے جھونکے سے گر جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بجلی میرے ہی اوپر گری۔ بس اس دہشت سے مرجاتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جہاں ایک جگہ بجلی گرتی ہے، وہاں دوبارہ نہیں گرتی حالانکہ اس جگہ دوبارہ گرنے کا زیادہ احتمال ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک سال میں کوئی دس کھرب کیلوواٹ بجلی آسمان سے خارج ہوتی ہے۔ ایک کیلوواٹ بجلی ۸ بتیوں کا لیمپ سو گھنٹے تک جلاسکتی ہے۔

ہمیں اب تک یہی معلوم تھا کہ بجلی آسمان سے گرتی ہے۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ پہلے منفی بجلی ۰.۱۸ میل فی سکنڈ سے لے کر ۱۹ ہزار میل فی سکنڈ تک کی رفتار سے نیچے آتی ہے اور جب زمین میں بھر جاتی ہے تو یہی منفی بجلی ۲۸ ہزار میل فی سکنڈ کی رفتار سے اوپر مثبت بجلی کے پاس جانا چاہتی ہے بس اسی سے کڑاکے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی کا نام بجلی گرنا ہے۔

پیام تعلیم

کانسٹبلوں کی تنخواہوں میں اضافہ

لفٹنٹ سلطان عالم خاں ایم۔ ایل۔ اے۔ نے جو یوپی اسمبلی کی آزاد جماعت کے خاص رکن ہیں آیندہ اجلاس اسمبلی میں رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

رزولیوشن میں سفارش کی گئی ہے کہ چونکہ پولیس کانسٹبلوں اور چپراسیوں کو کم تنخواہیں ملتی ہیں۔ اسلیئے ان کی تنخواہوں میں مناسب اضافہ کردیا جائے۔

جرمنی اٹلی اور ہنگری

روم ۱۹ر جولائی۔ سائنیور مسولینی اور ڈاکٹر امریڈی وزیر اعظم ہنگری کے درمیان آج شام پلازادنشیا میں وسطی یورپ ایک مضبوط بلاک (جتھ)، قایم کرنے پر غور کیا گیا۔ یہ بلاک اٹلی۔ جرمنی۔ اور ہنگری پر مشتمل ہوگا۔ بحث کے وقت کاونٹ کیانو اور موسیو ڈو کابنو وزیر خارجیہ ہنگری بھی موجود تھے۔

بلاک معاہدہ روم کی جگہ لے گا۔ یوگوسلاویکیہ کے ساتھ بلاک کے تعلقات دوستانہ ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رومانیا کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھایا جائے۔ زیکوسلاویکیہ کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جائے گا۔ یہ ابھی صیغہ راز میں ہے۔

وزارت کے خلاف غم و غصہ

وزارت کے خلاف غم و غصہ کا جذبہ بڑھتا جاتا ہے۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کی پارٹی موجودہ وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پاس کرنے کے لئے سندھ اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کے مقصد سے ممبروں کے دستخط حاصل کر رہی ہے۔ یونائیٹڈ پارٹی کے ممبروں نے صوبہ کے مختلف اہم مراکز کا دورہ کرنے اور وہاں جلسے منعقد کرکے وزارت پر مستعفی ہونے کا زور دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ موجودہ وزارت کے ممبروں نے کیبنٹ میں الٹمیٹم پیش کرکے سر غلام حسین کی پارٹی کے بعض ممبروں کو پھانسنے کی جو کوشش کی تھی وہ ناکام رہی۔

ان حالات میں خیال ہے کہ موجودہ وزارت کا استعفیٰ فوراً ہی داخل ہونے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ رات کو پیر آلہی بخش ریونیو منسٹر نے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کرلیا تھا لیکن خان بہادر اللہ بخش نے انھیں روک دیا۔

لکھنؤ ۱۵ر جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ مولانا عزیز الرحمن لدھیانوی کے فرزند مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کے فرزند ہیں انہیں پنجاب گورنمنٹ کے حکم پر حسب دفعہ ۱۴۴

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جمال پرتو حسن عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور دو شنبہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳۱

ادبیات

حسنِ بیمار

از حضرت دور ہاشمی کانپوری

کیا کہوں اک نرگسِ بیمار کی سرشاریاں حسن سے بھی ہیں حسین تر حسن کی بیماریاں
وہ رخِ رنگیں پہ اضمحلال سا چھایا ہوا جیسے گلشن میں ہو کوئی پھول کمھلایا ہوا
وہ عرق آلودہ چہرہ وہ تنفس گرم گرم وہ ادائیں سادہ سادہ، وہ نگاہیں نرم نرم
آہ وہ مخزونِ تبسم آہ وہ بسمل نظر سینۂ نازک میں وہ ہنگامۂ برق و شرر
وہ لبِ افسردہ پہ دردِ نہانی کی جھلک وہ سیہ آنکھوں میں رقِ ناتوانی کی چمک
وہ جبینِ صاف پر انوارِ حرماں آہ، آہ بے نیازِ شانہ، وہ زلفِ پریشاں آہ، آہ
اُف وہ جسمِ نازنیں وقفِ غم و درد و تپش ہر نظر میں اک جراحت ہر نفس میں اک خلش
گفتگو میں اک تکلف اک نقاہت ہائے ہائے چال میں اک ضعف اک دلکش نزاکت ہائے ہائے

آہ وہ میرے سہارے کوششِ مشقِ خرام
عشق کی عظمت پہ ہے، اب بھی کسی کو کچھ کلام

دنیائے اسلام

فرانس اور ترکی کے تعلقات کا ایک نازک باب

جدید معاہدہ کی تفصیلات

فرانس اور ترک کے مابین اسکندرونہ کے سنجق کی نسبت ایک نیا تصفیہ ہوا ہے اس رفتار واقعات کی نسبت یورپین جرائد نے بڑی توجہ کی نہ صرف اسکندرونہ کی اہمیت کی وجہ سے بلکہ نئے معاہدہ کی وجہ سے بھی سنجق کا مسئلہ اپنے پیچھے ایک خاص پیچیدہ تاریخ رکھتا ہے سنہ ۱۹۱۵ء کی ایک مفاہمت کے بموجب جو متحدین کے مابین ہوئی تھی اسکندرونہ کو ایک ارمنی ریاست کے لئے بندرگاہ کی حیثیت سے نشانزد کر دیا گیا تھا۔ یہ ریاست روس کے زیر حفاظت قایم کرنے کی تجویز تھی اسی مفاہمت کے تحت یہ بھی طے پایا تھا کہ شام کو اسکندرونہ کے بغیر اور فلسطین کو بھی فرانسیسی نگرانی میں دیدیا جائے۔ بہر حال بعد کے ایک راضی نامہ نے سنہ ۱۹۱۵ء کے راضی نامہ کی جگہ لے لی اسمیں طے پایا تھا کہ فرانس فلسطین کو برطانیہ کے حوالے کردے اور اس کے معاوضہ میں قرار دیا تھا کہ شام کے ساتھ سلیشیا اور اسکندرونہ کو ملحق کر دیا جائے۔ کمال اتاترک کے تحت ترکی نشات ثانیہ سے ایک نیا وزنی عنصر تصویر میں نمایاں ہو گیا۔

معاہدہ مدانیہ

فرانس نے معاہدہ مدانیہ کے تحت جو سنہ ۱۹۱۶ء میں طے پایا تھا سلیشیا ترکی کو واپس دیدیا لیکن اسکندرونہ کو اپنے قبضہ میں رکھا اسلئے ساتھ ہی فرانس نے وعدہ بھی کر لیا کہ بندرگاہ اسکندرونہ میں وہ ترکی کے لئے ایک آزاد منطقہ رکھے گا اور اس نے ترکی کے لئے ثقافتی آزادی اور اچھی انتظامی گنجایش رکھنے کی بھی ضمانت دی تھی۔ ترکی نے اس راضی نامہ کو قبول کر لیا لیکن تحفظات کے ساتھ سنجق کو واپسی و حوالگی کے مطالبہ سے ترکی نے ہاتھ نہیں اٹھالیا اس کے بعد سے ترکی نے یہ محسوس کرکے کہ تازہ فوجیں حرکت میں آگئی ہیں فرانس سے بہتر شرائط منوانے کی کوششیں شروع کر دیں تازہ راضی نامہ سے جو ترکی اور فرانس کے مابین طے پایا ہے ترکی کے مطالبے بہت کچھ طے ہو چکے ہیں۔ اس راضی نامہ کے تحت مجلس قانون ساز کا صدر، خود مختار حکومت کا صدر ترک ہوگا اور اعلیٰ عہدوں کی اکثریت پر ترکی ہی متقرر ہونگے "سوئٹزرلینڈ" کا اہم روزنامہ "نیوزور انشر زٹینگ" تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے ظاہر ہے کہ اب ترکی کو سنجق کے الحاق کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اب اس پر انقرہ ہی سے حکومت ہوا کریگی۔ فرانس اور ترکی کے مابین جو تصفیہ ہوا ہے اس کو ایک فنی راضی نامہ سے تعبیر دیا جائیگا۔ جو ترکی اور فرانسیسی جنرل اسٹاف کے مابین طے پائے گا۔ تاکہ شامی سرحدات کا تحفظ ہو جائے۔

انگریزی سیاست

باخبر حلقوں کی یہ رائے ہے کہ ترکی کے حق میں یہ جو تصفیہ ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لندن کی طرف سے ترکی کے حق میں فرانس پر دباؤ ڈالا گیا تھا اگرچہ یہ ایک واقعہ ہے کہ خود فرانس کے لئے اب اسکندرونہ کی واپسی کچھ زیادہ فوجی یا اقتصادی اہمیت نہیں رکھتی ہے مگر ترکی کے لئے وہ ایک نہایت اہم چیز ہے ترکی کی تائید میں برطانوی اثر کام کرتا رہا۔ کیونکہ لندن میں جرمنی میں آسٹریا کے انضمام اور جنوب مشرقی سمت میں برلن کے عزایم کی نسبت خاص طور پر ناقدانہ روش اختیار کی گئی ہے اور مناسب سمجھا جانے لگا ہے کہ سودیٹ پوشین کے خلاف ترکی کے متعلق پوزیشن کو قوی بنایا جائے۔ جرمن جرائد نے اسکندرونہ سے متعلق نئے تصفیہ پر مایوسی کا اظہار کیا ہے برلن کا روزنامہ "دا یچے الگمائنے سائتنگ" ایک خبر میں اس کو قوت کا تصفیہ بتاتا ہے جو نئی دسیسہ کاریوں کی صورت میں قابل فہم ہے اور عربوں اور ارمنیوں کے مفادات کی نسبت تردد کا اظہار کرتا ہے حالانکہ فرانس کے مقابلہ میں ترکی نقطۂ نظر کی اس نے حال تک نمایاں تائید کی تھی۔

مصر کی نئی وزارت، کامیاب اتحاد

قاہرہ، وزارت میں تبدیلی ہوئی۔ محمود پاشا وزیر اعظم نے استعفی دیدیا، اور پھر وزارت مرتب کی۔ نئی وزارت میں بہت سعدیہ یعنی اس جماعت کے پانچ ارکان لئے گئے جو وفد پارٹی سے ٹوٹ کر قایم ہوئی تھی۔ جدید مصر میں سعد زاغلول پاشا کے تربیت یافتوں کا ہاتھ ہے۔ وفد پارٹی جب تک بنی رہی۔ مصطفیٰ نحاس پاشا پارٹی لیڈر کے بعد سب سے زیادہ اثر و رسوخ کے مالک احمد ماہر پاشا تھے، ان کی خدمات بھی تھیں اور انکو اچھی خاصی ہر دلعزیزی حاصل تھی۔

نئے انتخابات کے وقت احمد ماہر اور نقراشی پاشا نے ملکر ایک نئی پارٹی بنائی جو وفد پارٹی ہی تھی۔ مگر مصطفیٰ نحاس پاشا کی رہنمائی کے مخالف اس پارٹی نے اچھی خاصی جماعت پیدا کرلی اور موجودہ برسر اقتدار پارٹی یعنی حزب دستوریین کے بعد پارلیمان کی سب سے بڑی پارٹی ہے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اگر اس پارٹی نے وفد پارٹی کا ساتھ دیا تو وزارت کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ محمد محمود پاشا وزیر اعظم مصر اپنی کوششوں میں کامیاب رہے اور احمد ماہر پاشا و نقراشی پاشا کو مزید تین ارکان سعد کے

(باقی برصفحہ ۷ پر دیکھئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۱

یو پی کے کسان اور مجوزہ مزارعہ بل

یوپی اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں کسانوں کے متعلق جو بل پیش ہونے والا ہے اس کے متعلق یوپی کی کانگریس اسمبلی پارٹی نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔

اس کمیٹی نے طویل غور وخوض کے بعد دور رس سفارشات کی ہیں جن میں شکمیوں کے حقوق میں خاص طور پر اضافہ کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر ان سفارشات کا مقصد یہ ہے کہ زمین اسی کے پاس رہے جو واقعی کاشت کرتا ہے خواہ وہ زمیندار ہو یا کاشتکار اصلی یا شکمی سرکاری طور پر جو بل پیش ہو رہا ہے اس میں کاشتکاران خاص کی رعایت تو زیادہ رکھی گئی ہے شکمی کاشتکاروں کے لئے چند اں سہولتیں نہیں تھیں کمیٹی کی سفارشات میں اس بل میں اہم ترمیمیں پیش کی گئی ہیں اور چونکہ یوپی اسمبلی میں کانگریس پارٹی ہی کی زبردست اکثریت ہے لہذا امید ہے کہ قدرے کم وبیش ہو کر یہ ہی سفارشات منظور ہو جائیں گی۔

جوت کی تقسیم بہت مقدمہ بازی کا باعث تھی موجودہ قانون مزارعہ کی دفعہ ۲۲-۲۴ کی رو سے مقدمہ بازی بہت بڑھ گئی تھی کمیٹی نے اس بارے میں یہ اہم سفارش کی ہے کہ جوت کی تقسیم اس درجہ تک ہی کی جائے کہ جب تک وہ اس قابل ہو کر اخراجات نکال کر کاشتکار کا گذارہ ہو سکتا ہو۔

بیدخلی کاشتکاران کے متعلق بھی کمیٹی نے بہت اہم سفارشات کی ہیں، مثلاً ایک دفعہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ مجوزہ بل کے ایکٹ بننے کے وقت اگر کوئی کاشتکار اپنی اراضی پر قابض نہیں ہے لیکن باقاعدہ طور پر مقدمہ کے ذریعہ یا دفعہ ۱۷۱ یعنی عدم ادائے گی لگان کے متعلق نوٹس کی کارروائی کے ذریعہ یا استعفیٰ کاشت کے ذریعہ اپنی جوت کو چھوڑ نہیں چکے ہیں تو انھیں اس اراضی کا کاشتکار اصلی سمجھا جائے گا۔

شکمی کاشتکاروں کے لئے بھی موروثی حقوق کی سفارش کی گئی ہے۔

موجودہ قانون کی رو سے یہ قاعدہ تھا کہ اگر ایک کاشتکار اصلی خلاف قاعدہ پانچ سال سے زیادہ عرصہ کے لئے اپنی اراضی کاشتکار شکمی کو اٹھا دے تو اس کارروائی کی عدم جوازی کی بنا پر ہی زمیندار اس اصلی کاشتکار کو بیدخل کرا سکتا ہے، اصل کاشتکار کے بیدخل ہونے کے یہ معنے ہوتے تھے کہ شکمی کاشتکار کے حقوق بھی فسخ ہو جاتے تھے، اسی لئے ناجائز طور پر شکمیانہ کاشت کے لئے زمین اٹھانے کے مقدمات میں کاشتکار شکمی کو بھی ضمناً مدعا علیہ بنایا جاتا تھا لیکن اب کمیٹی نے یہ تجویز کی ہے کہ اس طور پر ناجائز شکمیانہ کاشت پر کاشتکار اصلی کے زمین اٹھانے کا فائدہ زمیندار کو نہیں بلکہ کاشتکار شکمی کو پہونچنا چاہیئے، چنانچہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ اگر کاشتکار اصلی پانچ سال سے زیادہ عرصہ کے لئے زمین اٹھائے تو اس کے حقوق تو فسخ ہو جائیں گے اور کاشتکار شکمی کو اصل حقوق حاصل ہو جائیں گے۔

کاشتکاران ساقط الملکیت وہ کاشتکار ہیں جو پہلے اسی اراضی کے زمیندار تھے، لیکن اپنی زمینداری فروخت کر دی، فروخت کر دینے کے بعد ان کی سیر کی اراضی ساقط الملکیت ہو جاتی ہے ساقط الملکیت کاشتکار کے حقوق تمام دیگر قسم کے کاشتکاروں سے زیادہ ہوتے ہیں ۱۹۰۱ء کے قانون لگان کی رو سے کاشتکار ساقط الملکیت کا لگان غیر دخیلکار کاشتکار کے مقابلہ میں چار آنہ فی روپیہ کم تھا۔

۱۹۲۶ء کے ایکٹ کی رو سے شرح لگان دخیلکار کاشتکاروں کے مقابلہ میں دو آنہ فی روپیہ کم کر دی گئی چونکہ دخیلکار کاشتکاروں کا لگان غیر دخیل کاروں سے بہت کم ہوتا ہے، اس لئے اس اس تبدیلی سے ساقط الملکیت کاشتکاروں کا لگان اور بھی کم ہو گیا۔

کمیٹی نے زمینداروں اور کاشتکاروں کے باہمی تعلقات کے بارے میں کلکٹر کو اختیارات خصوصی دینے کی سفارش کی ہے، جہاں کاشتکار سے ناجائز طور پر کام لینے یا رقم حاصل کرنے کا ذکر ہے اس میں لفظ نذرانہ کے اضافہ کی سفارش کی گئی ہے۔

کمیٹی کی سفارشات میں کلکٹر کو سب سے زیادہ وسیع اختیارات اس بارے میں دئے گئے ہیں کہ اگر کسی گاؤں یا محال یا پٹی میں کاشتکار یا ماتحت دار کسی خاص وجہ سے عام طور پر لگان دینے سے انکار کرتے ہیں یا باہمی طور پر زمینداروں میں کوئی ایسا جھگڑا پیدا ہو گیا ہے جس سے کاشتکاروں کو دشواری پیش آتی ہے یا زمیندار یا اس کا ایجنٹ ناجائز لگان وصول کرتا ہے یا جائز لگان کو ناجائز طور پر وصول کرتا ہے، یا رسید نہیں دیتا یا خلاف قانون سختی سے پیش آیا ہے، اور اس سے کاشتکاروں اور پبلک کو دشواری پیش آتی ہے تو کلکٹر اس گاؤں یا محال یا پٹی کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لے سکتا ہے اور یہ انتظام وہ جب تک مناسب سمجھے اپنے ہاتھوں میں رکھے اس حکم کے خلاف کسی عدالت مال یا دیوانی یا فوجداری میں اپیل نہ کی جا سکے گی۔ صرف لوکل گورنمنٹ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔

سی۔ پی کی وزارت

سی پی کی کانگریسی وزارت نے اپنی بے عنوانیوں و بے قاعدگیوں کی بدولت کانگریس حکومت کو جس قدر بدنام کیا ہے وہ نہ صرف کانگریس بلکہ ملک کے لئے باعث ندامت ہیں۔

سی۔ پی کی وزارت نے بے عنوانیوں بے قاعدگیوں تعصب اور خود غرضیوں کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ حد درجہ افسوسناک ہونے کے علاوہ ناقابل برداشت ہے۔

آخر میں ڈاکٹر کھرے وزیر اعظم اور پنڈت روی شنکر شوکلا میں اس حد تک چل گئی کہ وزیر اعظم صاحب نے کانگریس کے احکامات کی بھی پرواہ نہیں کی کانگریس نے اس پر نہایت سخت ایکشن لیا اور آل انڈیا ورکنگ کمیٹی نے ایک رزولیوشن منظور کیا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ ڈاکٹر کھرے نے اپنے رویہ سے کانگریس کو بدنام کیا ہے۔ اور وہ اس قابل نہیں ہیں کہ کانگریس کے کسی ذمہ دار عہدے پر قایم رہیں"۔

چنانچہ ورکنگ کمیٹی۔ پارلیمنٹری کمیٹی اور مہاتما گاندھی کے مشورہ کے مطابق ڈاکٹر کھرے کو کانگریس کی پارٹی لیڈری اور وزارت سے استعفیٰ دینا پڑا اور انکی جگہ پنڈت روی شنکر شکل کا انتخاب پارٹی لیڈری پر ہو گیا اور اب وہی وزیر اعظم ہوں گے۔

ہمارا خیال ہے کہ ڈاکٹر کھرے کو ان کی غلطی کی جو سزا دی گئی وہ بالکل صحیح ہے تاکہ آیندہ کسی کو اس قسم کی جرات نہ ہو سکے مگر ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ان چھوں وزیروں کو پارٹی سے نکال دینا چاہیئے تھا اور دوسرے آدمیوں کو سامنے لانے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ سی پی وزارت میں جو بے عنوانیاں تھیں اس سے پنڈت روی شنکر شکل بھی مستثنیٰ نہیں قرار دئیے جا سکتے یہ اور بات ہے کہ ڈاکٹر کھرے خلاف ورزی کے جرم میں دھرے گئے اور پنڈت روی شنکر شکل کو بھی پابندی کے سلسلہ میں سرخرو ہو گئے۔ مگر جرم دونوں کا تھا اور دونوں سزا کے سزاوار تھے۔

زیکوسلوویکیا پر قبضہ

زیکوسلوویکیا پر قبضہ کرنے کے انتظامات جرمنی نے مکمل کر لئے ہیں۔ تازہ اطلاعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی فوجیں کثیر تعداد میں سرحد آسٹریلیا پر جمع ہو گئی ہیں۔ اور غالباً بہت جلد جرمنی حملہ کرنے والا ہے۔ جس کا نتیجہ معلوم ہے۔

ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ تربیت یافتہ اور کام سے واقف ہوتی ہیں۔

بہر حال ہم کو پوری امید ہے کہ سول سرجن صاحب کہ جن کی کوششوں کی بدولت اس قدر عظیم الشان اسپتال بنکر تیار ہو گیا ہے وہ اسپتال پبلک کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہو سکے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی رپورٹ بابت ۳۸-۱۹۳۷ء میں چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نے لکھا ہے کہ کانپور ضلع کے تمام رسل و رسائل کے سلسلہ میں منقطع ہو جانے کا اندیشہ ہے چنانچہ وہ ان مدوں پر ایک خاص رقم خرچ کرنا چاہتے ہیں۔

رپورٹ میں دکھایا گیا ہے کہ بورڈ کی آمدنی کا چوتھائی حصہ تعلیم پر صرف ہو جاتا ہے اور تاوقتیکہ پٹرول ٹیکس میں سے کچھ رقم خرچ کرنے کی منظوری نہ دی جائے۔ اس وقت تک رسل و رسائل میں کوئی خاص ترقی نہیں ہو سکتی۔

باغبان جنرل فلمز لیمیٹڈ بمبئی میں یہ فلم مسٹر کاروار کے ڈائرکشن میں تیار کیا گیا ہے جسکو اس سال کا ایک بہترین سوشل فلم کہا جاتا ہے۔ اس کی اسٹوری بیگم انصاری صاحبہ نے لکھی ہے جو کہ لکھنؤ اور دلی کی مسلمہ لٹریری خاتون ہیں ہندوستان کی فلمی دنیا میں یہ پہلی خاتون ہیں کہ جن کو یہ فخر حاصل ہے کہ ان کا ڈرامہ فلم کی صورت میں اسٹیج پر دکھایا جائے۔

باغبان کی نمائش بمبئی میں ہو چکی ہے اور دلی میں بھی اسی طرح سے ہونے والی ہے۔

کان پور میں بھی اس کی نمائش آیندہ ماہ ہونے والی ہے، فی الحال نشاط ٹاکیز کان پور میں اسکا ٹیلر (نمونہ) دکھایا جا رہا ہے، نمونہ دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بمبئی میں اس کی جس قدر شہرت ہے وہ حق بجانب ہے۔

"باغبان" کریکٹر۔ اسٹوری۔ ڈائلاگ ڈائرکشن۔ اداکاری۔ فوٹوگرافی۔ موزک کے لحاظ سے ایک بہترین فلم کہلانے کا مستحق معلوم ہوتا ہے۔

آئینۂ کانپور

امیدواروں کی نامزدگی عدالت دیوانی کے اہلکاروں کی ملازمتوں کے لئے ۲۱ امیدواروں کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ ضرورت کے وقت ان لوگوں سے قایم مقامی کرائی جا سکے۔

اس انتخاب کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی تھی، جس کے چیرمین بابو بھگوانداس بھارگو اڈیشنل سشن جج اور ممبران میں مولوی محمد احمد انصاری جج خفیفہ اور مولوی ضمیر الاسلام خان سب جج دوم تھے ان ۲۱ جگہوں کے لئے تقریباً دو سو درخواستیں آئی تھیں جس میں سے ۵ مسلمان ایک عیسائی ایک کورمی اور ۱۴ ہندوؤں کو منتخب کیا گیا ہے۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے کہ ضلع کانپور میں مسلمان اہلکاروں کی تعداد تناسب سے زیادہ نہیں بلکہ کم ہے پھر تعجب ہے کہ کمیٹی نے ۳۳ فی صدی کے اصول کو نظر انداز کر کے ۷ مسلمانوں کے بجائے ۵ مسلمانوں کو کیوں منتخب کیا؟

اس سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ جج نے کمیٹی کو اس بات کا پابند کر دیا تھا کہ وہ ۲۱ میں صرف ۵ مسلمانوں کو منتخب کریں۔

چونکہ مسٹر نائر آئی سی ایس نے ۱۷ جولائی کو ڈسٹرکٹ ججی کا چارج لیا ہے اسیلئے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ آرڈر آپ سے پہلے کا ہو۔

بہر حال مسٹر نائر ایک نوجوان اور قابل آئی۔ سی۔ ایس ہیں اسیلئے ہم کو ان سے یہ پوری توقع ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں مسلمانوں کو جائز شکایت کا موقع نہ آنے دیں گے اور اس حق تلفی کی تلافی موصوف اس طرح کر سکتے ہیں کہ تین مسلمانوں کو اور منتخب کر لیا جائے۔

بہر حال ہم کو پوری امید ہے کہ جج صاحب موصوف ہماری گذارش پر توجہ فرما کر مسلمان کو شکریہ کا موقع دیں گے۔

فلسطین ڈے ۲۴ فروری ۳۸ء کو مسلم لیگ کی طرف سے فلسطین ڈے منایا گیا اور ۳ بجے دن کو ایک جلوس پریڈ گراؤنڈ سے نکالا گیا جو مختلف محلوں میں گشت کرتا ہوا ۶ بجے شام کو پریڈ گراؤنڈ واپس آیا۔ بعد نماز مغرب پریڈ گراؤنڈ میں مولوی سید محمد جامع صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ لکھنؤ سے مولانا جمال میاں صاحب مولانا صبغت اللہ صاحب شہید تشریف لائے تھے اور دونوں صاحبان نے فلسطین کی اہمیت جغرافیائی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے عربوں پر جو مظالم کئے جا رہے ہیں اس کو نہایت پرزور اور موثر انداز میں بیان فرمایا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق منظور کئے گئے:۔

(۱) مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام ہندوستان کے مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ برطانوی مال کا مکمل مقاطعہ کریں تاکہ برطانوی سرمایہ دار مسلمانوں کے جذبات سے واقف ہو جائیں۔ اور عالم اسلام کے متفقہ احتجاج سے مجبور ہو کر فلسطین کو وطن الیہود بنانے کی کوشش ترک کر دیں اور آل انڈیا مسلم لیگ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ برطانوی مال کے مقاطعہ کے لئے جلد سے جلد منظم کوشش کرے۔

(۲) مسلمانان کانپور کا یہ عام جلسہ اُس ظلم کے خلاف جو فلسطین میں برطانیہ کے ہاتھوں ڈھایا جا رہا ہے انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے اور برطانیہ کے حل و عقد کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اگر برطانیہ نے اپنی روش کو نہ بدلا تو ہندوستان کے عام مسلمان ہر ممکن طریقہ سے جواب دیں گے۔

اسکول گرانٹ بند ڈی۔ اے۔ وی ہائی اسکول کے بعض ٹیچروں نے شکایت کی تھی کہ انکی تنخواہوں میں سے اسکول فنڈ کے لئے معقول رقم کاٹ لی جاتی ہے۔ اس کی تحقیقات ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے کی اور ان کی رپورٹ پر گورنمنٹ نے اسکول مذکور کی گرانٹ کو بند کر دیا ہے۔

برخاستگی جائز کانپور ٹیکسٹائل مل سے جن ۸ مزدوروں کو برخاست کر دیا گیا تھا اس کے معاملہ کی تحقیقات لیبر کمشنر صاحب نے کی اور بعد تحقیقات یہ قرار پایا کہ انکی برخاستگی جائز تھی کیونکہ ان لوگوں کو منتظمین نے ہڑتال سے قبل ہی پندرہ روز کا نوٹس دیدیا تھا اور ہڑتال کے بعد میں انکو بقیہ دن پورے کرنے دیا گیا۔ برخاستگی کی وجہ یہ ہے کہ جس ڈپارٹمنٹ میں یہ کام کرتے تھے اس میں کام نہیں ہے۔

کوپر ایلین بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۷ جولائی کو کوپر ایلین فیکٹری کے کورم ڈپارٹمنٹ میں تقریباً ۳۰ کاریگر کام چھوڑ کر وہیں بیٹھ گئے ان کا مطالبہ اضافہ تنخواہ ہے بعد میں لوگ وقت سے پہلے چلے گئے۔

یہ ہڑتال بلا منظوری کی گئی اسیلئے ان لوگوں کے خلاف سخت تدابیر اختیار کئے جانے کا خیال کیا جاتا ہے۔

چارٹرڈ بنک مسٹر سندکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے چارٹرڈ بنک آف انڈیا آسٹریلیا و چین کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا جسمیں یوروپین و ہندوستانی کاروباری حضرات موجود تھے۔

بیکاروں کا جلوس ۲۷ جولائی کو پریڈ گراؤنڈ میں بیکار مزدوروں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں تقریریں کی گئیں اور جلوس نکالا گیا۔

ارسلا ہارسمین ہاسپٹل مسٹر ہارسمین مینجنگ ڈائرکٹر سودیشی کاٹن مل کے شاہانہ عطیہ اور سول سرجن صاحب کی قابل قدر کوششوں کی بدولت کانپور میں ایک عظیم الشان اور قابل قدر اسپتال بنکر تیار ہو گیا ہے جس سے شہر کو بہت کچھ فائدہ پہونچنے کی امید ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جیسی عظیم الشان عمارت تیار ہوئی ہے ویسے ہی اعلیٰ سامان بھی اس اسپتال میں موجود ہے۔

ڈاکٹر بھی اچھے ہیں مگر عمارت اور سامان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ویسے اسپشلسٹ ڈاکٹر نہیں ہیں جس کی اشد ضرورت ہے۔

حال میں اسپتال کے کمپونڈروں کے متعلق بعض شکایات سننے میں آئی ہیں مگر ہم کو تحقیقات کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ چونکہ انتظامات میں تھوڑا رد وبدل کیا گیا ہے لہذا پبلک جنکو کمپونڈر سمجھتی ہے وہ دراصل کمپونڈر نہیں ہیں۔

پہلے انتظامات اس طرح تھے کہ کمپونڈر اور وارڈ بوائے تھے۔ کمپونڈر مرہم پٹی اور نگرانی کرتے تھے اور وارڈ بوائے صفائی اور دوسرے کام انجام دیتے تھے۔ مگر موجودہ انتظام اس طرح ہے کہ

(۱) کمپونڈر (۲) نرسین (۳) میل نرسیں فی الحال وارڈ کے مریضوں کی نگرانی زیادہ تر نرسوں اور میل نرسوں کے ہاتھ میں ہے۔

کہا جاتا ہے کہ غریب مریضوں کی پرواہ نرسیں کم کرتی ہیں اور میل نرسیں یعنی مرد نگراں کار چونکہ کام سے واقف نہیں اور زیادہ تر ان میں نو جی بیشتر ہیں اسیلئے ان سے یہ کام انجام نہیں ہو سکتا۔ اور انکو چھوت چھات کا بھی خیال ہے۔

بہر حال ضرورت اس امر کی ہے کہ سول سرجن صاحب انتظامات کے متعلق زیادہ نگرانی رکھیں اور جو لوگ اپنی ڈیوٹی پوری نہ کر سکیں۔ ان کی جگہ پر دوسرے لوگ رکھے جاویں۔

دراصل میل نرسوں کی مدد بیکار ثابت ہو رہی ہے کیونکہ یہ غیر تربیت یافتہ نہیں ہیں۔ اور علاوہ اس کے چھوت چھات کا بھوت بھی ان سے کچھ کام نہیں ہونے دیتا۔ لہذا بجائے اس کے پہلے سسٹم کے مطابق کمپونڈروں کی ذمہ داری زیادہ ہونی چاہیئے اور ان کی مدد کے لئے وارڈ بوائے ہونا چاہیئے۔ نرسیں تھوڑی توجہ سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت

ص

سبد گل

سیالکوٹ کے متعلق اخبارات میں ایک خبر شایع ہوئی ہے کہ وہاں کی ہیلتھ لیگ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ لڑکوں کی طرح لڑکیوں کا بھی ہر مہینے طبی معائنہ کیا جائے اور ایکیم اس واسطے پیش کی گئی ہے کہ لڑکیوں کی صحت اچھی رہے اور اگر وہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو فوراً توجہ کی جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ "ہیلتھ لیگ" کے اس فیصلہ کو ہر جماعت نے بہ نظر استحسان دیکھا ہے اور بعض سمجھ دار لڑکیوں نے "ہیلتھ لیگ" کے ارکان کا تحریری شکریہ بھی ادا کیا ہے۔

ایک طرف شکریہ کے خطوط لکھے گئے ہیں اور دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ بعض آزاد خیال لڑکیاں اس اسکیم کو سخت ناپسند کرتی ہیں اور وہ اس "طبی معائنہ" کو اپنی آزادانہ زندگی کے لئے سخت مضر خیال کرتی ہیں۔

خدا اس "آزاد خیالی" سے ہندوستان کی شریف عورتوں کو محفوظ رکھے۔

بمبئی کے ایک واقع نگار صاحب لکھتے ہیں کہ فلم کمپنیوں کی زوال پذیر حالت کو دیکھ کر بعض فلم ایکٹریسوں کا یہ خیال ہے کہ جب ہم بندوق چلانے اور تلوار چلانے میں ماہر ہیں تو پھر کیوں نہ اس قابلیت سے فائدہ اٹھائیں، اور کیوں نہ پولیس میں بھرتی ہو کر انتظامی فرائض انجام دئے جائیں۔

بعض ایکٹریسوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ مردوں سے بہتر طریقہ پر تلوار اور لاٹھی چلا سکتے ہیں اور ان سے بہتر انتظام کر سکتے ہیں

بہتر انتظام کرنے کے متعلق تو ہم کوئی رائے نہیں کر سکتے لیکن اس میں شک نہیں کہ بہت سے چور اور ڈاکو اور رہزن ان کے ایک اشارہ چشم سے متاثر ہو کر "ارتکاب جرم" سے توبہ کر سکتے ہیں اور بعض واقع پر ان کی مخمور آنکھوں کی ایک ادنیٰ سی جنبش لاٹھی اور تلوار سے بہتر کام کر سکتی ہے لیکن اندیشہ یہ ہے کہ ان کے عہد انتظام میں اغوا و فرار کے واقعات زیادہ رونما ہوں گے

کیلی فورنیا کے ایک ماہر نفسیات مسٹر کیرولی نے حال ہی میں عورتوں کی آنکھوں کے متعلق ایک نہایت دلچسپ بیان شایع کیا ہے۔

پروفیسر موصوف لکھتے ہیں کہ جدید تحقیقات اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ خوبصورت عورتوں کی آنکھوں میں ایک خاص مقناطیسی قوت اور ایک گیس ہوتی ہے جو مردوں اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

اور بعض مشاہدات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ایسی عورتوں کی نظریں سنگدل اور ظالم آدمیوں پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہتیں۔

آخر میں یہ ماہر نفسیات لکھتے ہیں کہ میں ترقی کرنے والے مردوں کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ایسی خطرناک عورتوں کی نگاہوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

ان معنوں کی تائید کرتے ہوئے ایک دوسرے پروفیسر صاحب نے لکھا ہے کہ مردوں کو چاہئے کہ وہ اپنی غیر معمولی طاقت کی بنا پر مردوں سے غیر ضروری کام نہ لے سکیں۔

ان پروفیسر صاحبان کی ہدایات کا شکریہ لیکن بہتر یہ ہے کہ اس زہریلی گیس سے بچنے کے لئے بھی کوئی نقاب ایجاد کیا جائے۔

مغربی طرز کی تعلیم و تہذیب مغرب میں کیا کیا نتائج پیدا کر رہی ہے اس کا کچھ اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ گذشتہ ماہ میں لندن کی ایک

ادب لطیف

کلی اور پھول

از جناب افسر ماہ پوری

نسیم سحر نے اپنی نازک انگلیوں کی لطیف جنبش سے بربط فطرت کے تاروں میں مدہوش کن ارتعاش پیدا کر دیا ہے۔

کیف آفریں اور سرور انگیز نغمے فضائے بسیط میں بکھر کر کائنات کے ذرہ ذرہ پر بیخودی کی کیفیت طاری کرنے لگے۔

چند ساعتوں کے بعد آفتاب عالمتاب کی پہلی طلائی دلفریب کرنوں کے ساتھ ایک معصوم کلی اپنے عطر بیز ماحول میں چٹکی کھلی اور اس کے نازک گلابی ہونٹوں پر معصوم و سحر آگیں تبسم رقص کناں ہو گیا، جس کے باغ کی رعنائیوں اور دلفریبیوں میں چار چاند لگ گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد کلی کی دلکش نظریں ایک پھول پر پڑیں پھول کی آنکھوں میں آنسوؤں کے قطرے گوہر آبدار کی مانند تھرتھرا رہے تھے کلی کے ننھے معصوم چہرے پر غم کے آثار نمایاں ہو گئے اس کے دل پر سخت ضرب لگی کیونکہ وہ رنج سے نا آشنا تھی اور وہ کسی کو بھی اپنی آنکھوں سے مغموم دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔

"روتے ہو پھول"؟ کلی نے رقت آمیز آواز میں کہا۔

"ہاں! روتا ہوں" پھول نے غمناک لہجہ میں جواب دیا۔

"کیوں؟"

"تمہارے لئے، کلی"۔

میرے لئے، میرے لئے کیوں؟"

تم ابھی معصوم اور نادان ہو کلی!۔

تم نہیں سمجھ سکتی کہ میں تمہارے لئے کیوں رو رہا ہوں ابھی ابھی چند سیکنڈ میں تم بھی میری طرح آغوش اجل میں دم توڑتی نظر آؤ گی۔

کس قدر روح فرسا اور درد انگیز منظر ہو گا! کاش تمہیں کھلنا کبھی نصیب ہی نہ ہوتا۔

اسی اثنائے میں ہوا کا ایک تند جھونکا آیا اور ناگاہ پھول ٹہنی سے ٹوٹ کر زمین پر آ گرا دیکھتے ہی دیکھتے اس کی پتیاں منتشر ہو کر تیتریوں کی طرح ہوا میں اڑتی ہوئی نظروں سے غائب سی ہو گئیں، کلی پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو کے قطرے جھلکنے لگے۔

دوشیزہ نے چند اخبارات میں اس مضمون کا ایک اشتہار شایع کرایا تھا کہ مجھے ایک نوجوان خوبصورت اور برسر روزگار شوہر کی ضرورت ہے اس اشتہار کو پڑھ کر جہاں بہت سے نوجوانوں کی درخواستیں پیش تھیں، وہاں دو سو سے زیادہ شادی شدہ عورتوں کے بھی اس مضمون کے خطوط آئے ہیں۔

ڈیر سسٹر! تسلیم۔

خدا کے لئے تم ہمارا شوہر لے لو تم جن باتوں کو پسند کرتی ہو وہ سب ہمارے شوہروں میں موجود ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ان خطوط کو پڑھ کر دوشیزہ کے دل و دماغ پر یہ اثر پڑا کہ شوہر کوئی بہت ہی خطرناک بلکہ خونخوار جانور ہے جس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر موقعہ ملے تو اسے لعنت کا تار سمجھ کر نہیں پھینک دینا چاہئے۔

لہٰذا اس نے شادی کا خیال ترک ہی نہیں کر دیا بلکہ اب وہ "اینٹی میرج کلب" انجمن مخالف شادی) کی ممبر بن گئی ہے تاکہ وہ کبھی شادی نہ کرے اور نہ کسی عورت کی شادی ہونے دے، یہ ہیں تہذیب جدید کے کرشمے۔

عالم نسواں

پیغام عمل

از زلیخا خاتون صاحبہ لکھنوی

آج کل ہندوستانی عورتیں سیاسی لیڈری کا بیحد شوق رکھتی ہیں۔ ہر تعلیم یافتہ خاتون کو اس بات کی خواہش ہے کہ وہ قومی اسٹیج پر پہونچکر اپنی دانشمندی اور اپنی سیاسی قابلیت کا سکہ جمائے لیکن یہ کوئی نہیں سوچتا کہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند

عورتوں کا دائرہ عمل مردوں سے بالکل الگ ہے مردوں کے فرایض اگر عورتیں ادا کرنا چاہیں تو یہ سخت مشکل ہے ہاں اگر وہ مردوں کی کچھ امداد کر سکتی ہیں تو ضرور کریں لیکن مرد بننے کی کوشش نہ کریں کیا ہماری بہنیں اس بات پر غور نہیں کرتیں کہ قوم کی ایک اہم خدمت بچوں کی پرورش بھی ہے۔

آج کے بچے کل کے خادمان قوم ہوں گے لہٰذا ان کی تربیت ضروری ہے یہ ظاہر ہے کہ والدین جیسی تعلیم دیں گے ویسے ہی نتائج پیدا ہوں گے آج عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اب محنتی جفاکش کفایت شعار اور دردمند نہیں رہے۔

اگر یہ بیان درست ہے تو کیا میں یہ پوچھ سکتی ہوں کہ آخر یہ قصور کس کا ہے؟۔

اگر بچپن سے نونہالوں کو محنت جفاکشی ہمدردی اور دیانتداری کا عادی بنایا جائے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ اپنی آیندہ زندگی میں کامیاب نہ ہوں لیکن افسوس اس اہم فرض کو انجام نہیں دیا جاتا۔

دوسری اہم شکایت مسلمانوں کو یہ ہے کہ ان کی قوم میں افلاس زیادہ ہے یہ بہت کچھ درست ہے لیکن آخر کیوں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس بے پناہ افلاس کے باوجود مسلمانوں سے زیادہ فضول خرچ اور بے ہنر کوئی قوم نہیں ہے انھوں نے سادہ اسلامی معاشرت کو چھوڑ کر غیر اقوام کی نقل اتارنی شروع کی ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ سخت پریشان ہیں آج آپ ہر جگہ دیکھیئے کہ خرچ آمدنی سے زیادہ بڑھا ہوا ہے، ایک معمولی درجے کے مسلمان کا جو خرچ ہو گا وہ ایک اعلےٰ حیثیت کے ہندو کا بھی نہیں ہو گا۔

سودیشی تحریک کو سب سے زیادہ مسلمانوں میں کامیاب ہونا چاہئے تھا، کیونکہ ان میں دستکار اور جلاہے بہت زیادہ تعداد میں ہیں لیکن یہ کس قدر افسوسناک چیز ہے کہ مسلمان سودیشی کی طرف توجہ نہیں کرتے آپ کسی زنانی محفل میں جا کر دیکھئے کہ عورتیں کس قدر بیش قیمت غیر ملکی کپڑے پہن کر رونق افروز ہوتی ہیں۔

یہ ہی حال رسم پرستی کا ہے اگر کوئی شخص پریشان حال ہے تب بھی وہ شادی و غمی کے موقعہ پر ادھار قرض لیکر فضول خرچی ضرور کرے گا۔

اسی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے لاکھوں روپے کی جائدادیں ہندوؤں کے پاس پہونچ گئی ہیں لیکن مسلمان اب بھی غافل ہیں اور مسلمان عورتیں اب بھی رسم پرست ہیں، میں امید کرتی ہوں کہ میری بہنیں اس سبق آموز مضمون کو پڑھ کر اصلاح کی طرف توجہ کریں گی اگر میری محترم بہنوں نے اس حقیر پیام کی طرف توجہ کی اور اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لیا تو میں سمجھوں گی کہ میری محنت وصول ہو گئی اور میں اپنی خوش نصیبی پر ناز کروں گی۔

روس سے سامان جنگ کی سپلائی

ٹوکیو ۲۶ر جولائی حکومت چین نے سنگھائی ریلوے کے مغربی حصہ میں فوجیں جمع کرنا شروع کر دی ہیں، جاپان کے فوجی ماہرین کا بیان ہے کہ مارشل

بچوں کی دنیا

ٹکٹوں کی خبریں

از جناب خواجہ نبی احمد صاحب بی۔ اے جامعہ

خیراتی ٹکٹ حال میں جو خیراتی ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں ان میں سب سے زیادہ بلجیم کے ٹکٹوں کو مقبولیت حاصل ہوئی ہے ٹکٹ پر شہزادی PRINCESS CHARLOTTE JOSEPHINE کی تصویر ہے ٹکٹ اپنی اصلی قیمت سے کچھ زائد پر فروخت ہو رہے ہیں اور یہ تمام آمدنی بلجیم کے تپ دق فنڈ میں جمع کی جائے گی۔

جنوبی روڈیشیا کے نئے ٹکٹ جنوبی روڈیشیا میں جارج ششم کے نئے ٹکٹ جاری ہو گئے ہیں پور اسیٹ، ٹکٹوں کا ہے، بادشاہ کو امیر البحر ADMIRAL کے لباس میں دکھایا گیا ہے تمام ٹکٹ ایک ڈیزائن کے ہیں، قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان ٹکٹوں پر شاہی تاج کی تصویر نہیں ہے۔

بلجین کانگو بلجین کانگو نے ایک باتصویر سیٹ جاری کیا ہے جس میں کانگو کے جانور اور دیہاتی زندگی کے مناظر پیش کئے گئے ہیں یہ سیٹ طلبا کے لئے تعلیمی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے کیونکہ اس میں بلجین کانگو کے متعلق بہت سی معلومات حاصل ہوں گی۔

جزیرہ فلپائن جزیرہ فلپائن میں دو ٹکٹ بڑی قیمت کے جاری ہونے والے ہیں یہ ٹکٹ دس پیسو اور بیس پیسو یعنی پچیس روپیہ ۱۲؍۸ اور پچاس روپیہ ۸؍۰ کے ہوں گے۔ عام طور پر اس قیمت کے ٹکٹوں کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن یہ ٹکٹ سونے کی کانوں کی کمپنیوں نے خاص طور پر درخواست دے کر تیار کرائے ہیں کیونکہ انھیں سونے کے پارسلوں کے لئے جو بنکوں کو بھیجے جاتے ہیں ان ٹکٹوں کی ضرورت تھی۔

جمہوریہ پناما نے ۹ ٹکٹ جاری کئے ہیں ۱۱ر معمولی ڈاک کے لئے اور ۴ر ہوائی ڈاک کے لئے یہ ٹکٹ فائر بریگیڈ آگ بجھانے کا انجن کی پچاسویں سالگرہ کے سلسلے میں جاری کئے گئے ہیں ٹکٹ خوبصورت اور مختلف ڈیزائن کے ہیں ایک ٹکٹ پر ایک قدیم شہر کی تصویر دکھائی ہے جس میں آگ لگ گئی ہے۔

دوسرے ٹکٹ پر جدید قسم کا آگ بجھانے کا انجن دکھایا گیا ہے۔

ہوائی ڈاک کے ٹکٹوں پر دھات کی بنی ہوئی ٹوپی HELMET دکھلائی گئی ہے جو آگ بجھانے والے پہنتے ہیں اور دوسرے ٹکٹ پر حفاظتی زینے کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

(پیام تعلیم)

چانگ کائی شک نے یہ فوجیں راستوں کی حفاظت کرنے کے لئے جمع کی ہیں، تاکہ روس سے سامان جنگ بے کھٹکے آسکے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ چین کی دو لاکھ فوج چنگو اور ہنگوان کے درمیان جمع ہے۔

خوفناک صورت حالات

پیپنگ ۲۶ جولائی غیر ملکوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ منچوکو میں گڑبڑ ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ سینچو ار کو مکڈن کے میگزین میں آگ لگا دی گئی جس سے دس لاکھ ٹن کا گولہ بارود جل کر خاکستر ہو گیا۔

پردۂ فلم

ہالی ووڈ کی بنیاد کس طرح پڑی!

فلمی دنیا میں ہالی ووڈ امریکہ کا نام تاریخی اہمیت رکھتا ہے اور اس کی کارگزاریاں فلمی دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔

مگر یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہو گی کہ اس مشہور و معروف شہر کی بنیاد محض اتفاقی طور پر پڑ گئی تھی جس جگہ اب ہالی ووڈ واقع ہے۔ پہلے یہاں پر ایک لیو کا جنگل تھا۔

ہالی ووڈ کا بانی مبانی ریاستہائے متحدہ امریکہ کا ایک بڑا فلم پروڈیوسر الکرسٹی ہے اس نے اخبارات کے نمایندوں سے یہ بیان کیا ہے کہ ہالی ووڈ دراصل ایک گاؤں تھا جہاں تمام لیمو کے کھیت تھے اور اس گاؤں کے سرے پر لب سڑک ایک ویران سی سرائے پڑی تھی، الکرسٹی نے اس سرائے کو اسٹوڈیو بنا لیا۔

اسی وقت سے ہالی ووڈ فلمی دنیا کا مرکز بننے لگا اور ایک ویران خطہ زمین دنیا کی حسین ترین عورتوں کی نمایش گاہ میں تبدیل ہو گیا۔

آج کل الکرسٹی اپنی بیوی سمیت سیر و تفریح کے لئے انگلستان آیا ہوا ہے، اور لندن کے سیوائے ہوٹل میں مقیم ہے اس نے امریکہ کے فلمی شہر کے جنم کی کہانی بڑے پر لطف انداز سے بیان کی ہے ہم یہ کہانی اسی کی زبانی سناتے ہیں۔

۱۹۱۱ء میں بالٹی مور میں ایک مذاقیہ فلم بنا رہے تھے دفعتاً وہاں بارش شروع ہو گئی اور ہوتی رہی اور ہوتے گئی اب سوائے اس کے اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ کوئی جگہ تلاش کی جائے جو فلم سازی کے لئے موسمی اعتبار سے مناسب ہو۔

میرے ساتھیوں نے مختلف مقامات کے نام لئے کسی نے کہا جمائیکا چلنا چاہئے، کسی نے فلوریڈا کا مقام تجویز کیا مگر میری رائے یہ تھی کہ کیلفورنیا زیادہ موزوں رہے گا، یہ ہی رائے پاس ہو گئی اور ہم ایک طویل اور پر کوفت سفر کے بعد کیلفورنیا کے دیہات میں جا پہونچے۔

وہ شام کبھی نہ بھولوں گا جب تھکے ماندے اور خستہ حال ایک ویران سی سرائے کے آگے سے گذرے جو سر راہ واقع تھی۔

میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کم از کم ایک رات تو ہم اس مکان میں بسر کر ہی سکتے ہیں۔ وجہ یہ تھی کہ ہم میں سے ہر ایک شدت کی بھوک محسوس کر رہا تھا اور سفر کی تکان کی وجہ سے تھوڑی آرام چاہتا تھا، میری اس رائے کو قبول کرتے ہوئے ہماری جماعت اتر پڑی اور ہم شکستہ حال ویران سرائے میں شب باش ہو گئے۔

دوسرے دن صبح کو ہم نے یہ معلوم کر لیا کہ یہ عمارت فلمی ضرورتوں کے لئے موزوں ترین ہے اور ایک اعلےٰ درجہ کے فلمی ہیڈ کوارٹر کا کام دے سکتی ہے وسیع اور کشادہ بار روم کو کارپینٹر شاپ میں تبدیل کر لیا گیا۔

پرائیویٹ ڈائینگ روم بہترین ڈریسنگ روم بن گئے اور ہیر ڈریسنگ سیلون کو ہم نے اپنی فلمی کمپنی کی لیبوریٹری بنا لیا۔

یہ ہے ہالی ووڈ کے جنم کی داستان

ہر ہٹلر کا حکومت برطانیہ کو پیغام

لندن ۲۶ر جولائی زیکوسلاویکیا کا معاملہ بین اقوامی سیاسیات میں پھر پیش پیش آگیا ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے حکومت برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ حکومت زیکوسلاویکیا نے جرمنوں کے جو مطالبات منظور کئے ہیں وہ بہت کم ہیں، ہر ہٹلر نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ حکومت برطانیہ اس معاملہ کو طے کرنے کی کوشش کرے گی۔

مسٹر چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ نے جواب دیا ہے کہ حکومت برطانیہ زیکوسلاویکیا کا معاملہ جلد از جلد طے

اقوال زریں

بعض لوگ سن رسیدہ ہو کر بھی انسان کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے۔

آزمایش کے وقت سچ بولنا ہر کسی کا کام نہیں ہے

جو بہتر مشورہ دے وہی بہترین دوست ہے۔

جہالت کا دوسرا نام غلامی ہے۔

انتقام نہ لینے سے دشمنی کی آگ بجھتی نہیں تو کم ضرور ہو جاتی ہے۔

دنیا میں جب تک ایک شخص نہ روئے دوسرے کو ہنسی نصیب نہیں ہو سکتی۔

زندگی ایک منظوم حکایت ہے جو زرین لمحات میں بیان کی گئی ہے۔

بزدل آدمی کی موت بار بار آتی ہے لیکن بہادر کی صرف ایک بار۔

دنیا میں جہالت کے سوا کوئی تاریکی نہیں

خدا پہلے ظالم کو ڈھیل دیتا ہے اور پھر بعد میں اس سے زبردست بدلہ لیتا ہے۔

جب اقبال آتا ہے تو خواہشات عقل کی مطیع ہو جاتی ہیں، اور جب ادبار آتا ہے تو عقل خواہشات کی طابع ہو جاتی ہے۔

جو قدم آگے بڑھاؤ پھر دوبارہ اسے پیچھے ہٹانا یقیناً بزدلی کی نشانی ہے۔

احسان فراموشی کا دوسرا نام، محسن کشی ہے۔

موج تبسم

ماں (بچہ سے)، دیکھو بیٹا شریر لڑکوں کی صحبت سے بہت دور رہنا۔
بیٹا (ماں سے)، اسی وجہ سے تو میں مدرسہ نہیں جاتا ہوں۔

بابو صاحب کہئے آپ کا لڑکا امتحان میں پاس ہو گیا۔
لالہ صاحب پاس کیسے ہوتا ممتحن نے اس سے وہ واقعات پوچھے جو اس کی پیدائش سے بہت پہلے کے ہیں۔

استاد لڑکوں سے اچھا بتاؤ اگر ایک گھوڑا ڈیڑھ منٹ میں آدھا کوس دوڑتا ہے اور دوسرا اسی فاصلہ کو دو منٹ میں طے کرتا ہے تو بتلاؤ کہ پہلا گھوڑا دوسرے گھوڑے سے کتنے فاصلہ پر آگے رہے گا۔
ایک شاگرد جناب ماسٹر صاحب میں یہ سوال حل نہیں کر سکتا، کیونکہ مجھے میرے والد نے گھوڑ دوڑ کے متعلق کسی قسم کا سوال حل کرنے کو قطعی منع فرمایا ہے۔

ڈاکٹر صاحب (ملازم سے)، آج تم نصف گھنٹہ دیر سے آئے ہو اگر آیندہ دیر کی تو ملازمت سے برطرف کر دئے جاؤ گے۔
ملازم حضور کل آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ کھانا کھانے کے بعد جلدی نہیں کرنی چاہئے میں نے آپ ہی کے مشورہ پر عمل کیا اور دیر سے آیا ورنہ جلد آ جاتا۔
اب اس میں میرا کیا قصور ہے؟

ایک صاحب ہوٹل میں داخل ہوئے اور کچھ رقم بہرے کے ہاتھ رکھدی۔
بہرہ، کیا جناب کیواسطے ایک میز ریزرو کر دیجئے
نوجوان، نہیں میں ابھی اپنی محبوبہ کے ہمراہ آؤں گا۔ تب تم کہدینا کہ کوئی میز خالی نہیں ہے۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں دریائے نائجر واقع براعظم افریقہ عجیب طرح کا دریا ہے، جس پہاڑ سے نکلتا ہے سیکڑوں میل بہنے کے بعد پھر اسی پہاڑ کے قریبی سمندر میں سمٹ کر واپس آتا ہے۔

دنیا میں سب سے بہتر اور اچھی روئی مصر میں پیدا ہوتی ہے۔

دنیا بھر میں افریقہ برّی طاس کا رقبہ اول نمبر اور ایشیا برّی طاس کا دوم نمبر ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ برّی آسٹریلیا ہے

لالوز واقع جنوبی امریکہ کا میدان دنیا میں سب سے زیادہ ہموار ہے، سیکڑوں میل چلے جائیے ہرگز زمین ایک فٹ بھی اونچی نیچی نہ پائیے گا۔

روئے زمین پر سب سے بڑی میٹھے پانی کی جھیل سپیریر شمالی امریکہ میں ہے۔

دنیا میں سب سے لمبا اور مسلسل پہاڑ کوہ انڈیز جنوبی امریکہ میں ۵۰۰۰ ہزار میل تک چلا گیا ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ زلزلہ جنوبی امریکہ کی مغربی زمین ساحل پر آتا ہے۔

پیرو میں انڈیز کی ریلیں دنیا کے عجائبات میں سے ہیں ریل کی پٹریاں دروں اور محراب دار گذرگاہوں سے گذرتی ہوئی سمندر کی سطح سے سولہ ہزار فٹ کی بلندی تک پہونچتی ہے۔

روئے زمین پر سب سے زیادہ قہوہ برازیل واقع جنوبی امریکہ میں پیدا ہوتا ہے۔

تمام دنیا میں سب سے زیادہ کوئلہ برطانیہ متحدہ امریکہ اور جرمنی میں پیدا ہوتا ہے۔

دنیا میں نہایت عمدہ آب و ہوا کیوٹو دارالسلطنت ملک ایکوڈار کی ہے، یہ مقام خط استوا پر ہے لیکن سطح سمندر سے ۹½ ہزار فٹ بلند ہے۔

افسانہ

صبر کا پھل

ایک سبق آموز

اور مختصر افسانہ

از جنابہ صالحہ صاحبہ ثمر صدیقی رودلوی

سکندر پور میں پنچم کی ایک چھوٹی سی دوکان تھی، گاؤں والے اسی کے یہاں تمام خرید و فروخت کیا کرتے، وہ قریب کی ہاٹ بازار میں بھی اپنی دوکان لیکر جایا کرتا، اور صبح سے شام تک محنت کرتا اور جو کچھ تجارت میں نفع ہوتا اسی سے اپنے بال بچوں کی پرورش کرتا۔

گاؤں والے اناج دے کر سودا سلف خریدتی صبح سے شام تک اس کی دوکان پر گاہکوں کا مجمعہ لگا رہتا وہ اپنے گاہک کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتا اس کے لہجہ میں نرمی ہوتی اور باتوں میں خلوص و ہمدردی کی ایک جھلک نمایاں ہوتی۔؟

کچھ ہی دنوں کے بعد پنچم کی دوکان چمک اٹھی اور اس کا کاروبار ایک اچھے بیوپاری کے مانند ہونے لگا اس کی دوکان پر گڑ ہلدی مرچ دھنیہ اور اس قسم کی چیزیں ہر وقت موجود رہتیں جن کو وہ غلہ سے فروخت کیا کرتا۔

سکندر پور میں چونکہ اوکھ کی کاشت نہ ہوتی اس لئے اور سودوں سے پہلے اس کا گڑ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتا وہ پاس ہی ایک بڑے بازار میں غلہ بیچا کر نقدی کی صورت میں تبدیل کر لیا کرتا۔

اس کی بیوی اس کے کاروبار میں اسکا ہاتھ بٹاتی گاؤں کے زمیندار جب کھیتوں میں بٹائی کرانے آتے تو وہاں پر ایک میلہ سا لگ جاتا، ایک طرف پنچم کی دوکان ہوتی اور دوسری طرف اس کی بیوی کی؟۔

مزدور غلہ دے دے کر گڑ اور تمباکو خریدتے جب شام کو یہ دونوں گھر واپس آتے تو غلہ سے ان کی بوریاں بھری ہوتیں۔

دونوں کچھ دیر تک تنہا بیٹھتے اور نرخ کی کمی و بیشی پر گفتگو کیا کرتے، بیوی دھان کی قسمیں علٰحدہ علٰحدہ کر کے بوریوں میں بھر دیتی اور پنچم اٹھا اٹھا کر احتیاط سے کوٹھری میں رکھ دیتا؟۔

میاں اور بیوی کے مزاج میں بڑا اختلاف تھا اگر ایک مجسمہ اخلاق تھا تو دوسرا اس کے بالکل برعکس؟ اکثر گاہک اس کی بیوی کے طرز عمل سے متنفر ہو جاتے، وہ بیٹھی بیٹھی اپنے گھر کا کام کاج کیا کرتی اور گاہک سودے کے لئے پنچا چلایا کرتے، سب سے بڑی بات جو اصول تجارت کے خلاف تھی وہ یہ تھی کہ وہ ہمیشہ اپنے گاہکوں کو خراب سودا دیا کرتی اور جب گاہک اس کو لینے سے انکار کرتا تو وہ اسے چند سخت و تلخ باتیں اور ان کی دل شکنی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتی۔

گاؤں میں کوئی دوسری دوکان نہ تھی اس لئے خریدار مجبوراً اس کے یہاں آتے۔

جس وقت پنچم دوکان پر بیٹھتا! گاہک ٹوٹ پڑتے اور وہ سودا دیتے دیتے تھک جاتا۔

اکثر تنہائی میں بیٹھ کر پنچم اپنی بیوی کو سمجھایا کرتا کہ گاہک سے ایسی سخت اور تلخ گفتگو نہیں کرنی چاہئے اور نرمی سے پیش آنا چاہئے لیکن اس کا لہجہ نہ بدلتا اور اس پند و نصیحت کا اس پر کچھ اثر نہ ہوتا اور وہ برابر اپنے گاہک سے ترش روئی سے گفتگو کرتی۔

قدرت پنچم کی معاون و مددگار تھی اس لئے وہ برابر کامیابی کی منزلوں سے گذرتا رہا اور اس کو اپنے معمولی کاروبار میں امید سے زیادہ فائدہ ہوتا رہا کھیتی باڑی کا بھی اس نے کام شروع کر دیا اور اپنی محنت و جفاکشی سے وہ اس میں بھی کامیاب رہا گاؤں کے عملدار کو کچھ روپیہ دیکر اس نے ایک باغ لگایا جس کی نگاہداشت میں وہ اپنے فرصت کے لمحات صرف کیا کرتا تھا اب پنچم وہ پنچم نہ تھا جس نے چھ سال پیشتر ایک مفلس و ناکارہ انسان کی حیثیت سے سکندر پور میں قدم رکھا تھا دن جاتے دیر نہیں لگتی وہ باتیں اب کہانیاں ہو گئیں اس کی مفلسی و ناداری زر و دولت سے بدل گئی۔

اب اس کے پاس کافی سرمایہ تھا اس کے پڑوس میں اس کا ایک عزیز رہا کرتا تھا، جو اس کی بڑھتی ہوئی کامیابی اور مطمئن زندگی کو حسد کی نگاہوں سے دیکھا کرتا تھا اسے ہر وقت یہی فکر دامنگیر رہتی کہ وہ پنچم کو کسی طرح نقصان پہونچائے، وہ اکثر پنچم کی دوکان پر سودا خریدنے آیا کرتا لیکن اس کے دل میں غبار ہوتا اس لئے پنچم کی بیوی سے کسی نہ کسی بات میں بک بک جھک جھک ہو جاتی پنچم کو اس کی طرف سے کھٹکا لگا رہتا لیکن غریب اپنے منھ سے کچھ نہ کہتا۔

ایک روز بارش کا موقعہ تھا آسمان پر کالے کالے بادل چھائے ہوئے تھے رات انتہا سے زیادہ تاریک اور اندھیری تھی بجلی کی چمک تھوڑی دیر کے لئے تاریکئ شب کا دامن چاک کر دیتی لیکن پھر وہی خوفناک سیاہی ہر طرف چھا جاتی بادل کی ہولناک گرج رات کے سناٹے کو اپنی قیامت خیز آواز میں تبدیل کر دیتی۔

پنچم اس طوفان باد و باراں میں اپنے شکستہ گھر کی چھت درست کرنے کے لئے کوٹھے پر چڑھا چھت کے سامنے اس کا نیا باغ لہلہا رہا تھا باغ کی تیاری پر اس نے صرف روپیہ ہی خرچ نہیں کیا بلکہ اس نے اپنے خون دل سے ان درختوں کو سینچا بھی تھا وہ اپنی اولاد کی طرح ان کی پرورش کرتا رہا تھا۔

روزانہ صبح و شام وہ ان کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا ان کی مضبوطی کے لئے تھالوں میں کھاد چھوڑتا کنوئیں سے بھر کر ان کو سیراب کرتا وہ بہت اپنی اس محنت کا ثمرہ حاصل کرنا چاہتا تھا، لیکن قدرت کا منشا کچھ اور ہی تھا اس کو اپنے باغ کے اندر کچھ آدمیوں کی جھلک نظر آئی لیکن اس نے کچھ خیال بھی نہیں کیا۔

جاپانی اور روسی فوجیں لڑ ائی

ٹوکیو ۲۷ جولائی ایک غیر مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ روس کے تین سو فوجی سپاہی چارہ خانی کشتیوں سے دریائے یوموری کے اس پار اترے جس طرف منچوریا واقع ہے۔

اور انھوں نے ایک گاؤں کو آگ لگا دی مزید بیان کیا جاتا ہے کہ منچوکو کے سرحدی گاؤں میں گاؤں کے رہنے والوں نے ان کا مقابلہ کیا اور تقریباً پانچ گھنٹہ تک برابر زبردست لڑائی ہوئی، اور ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کتنے اشخاص مجروح اور کتنے ہلاک ہوئے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

واردھا ۲۴ جولائی۔ ورکنگ کمیٹی کے آج صبح کے اجلاس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر واقعہ الہ آباد کے اندرونی نظم و نسق سے متعلقہ مسئلوں پر غور ہوا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے:۔

(۱) مہاراج ورگ جا مکھنڈی اور میراج کی جنتا کو اپنے اقتصادی اور سیاسی حقوق کے حصول کے لئے بہادرانہ اور اہنسا تمک جدوجہد میں کامیابی پر مبارکباد دی گئی۔

(۲) اڑیسہ کی ریاست نیلگری کے جنتا سے ان کی اہنسا تمک جدوجہد میں ہمدردی ظاہر کی گئی وہ جلسے جلوس کی ممانعت اور سبھا نہ بنانے کی پابندیوں کے خلاف کر رہے ہیں۔

(۳) ہر ریاستی کانگریس کمیٹیوں کو اپنی اپنی صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے ماتحت کام کرنے کی اجازت دی دگئی۔

(۴) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کے سابق سکریٹری مسٹر راجہ راؤ کی اچانک اور قبل از وقت موت پر اظہار افسوس کیا گیا اور ان کے پریوار سے اظہار ہمدردی کیا گیا نیز ان کے کانگریس کی بے لوث سیوا کرنے کے سلسلہ میں انکی بیوہ کو ایک ہزار روپیہ دینے کا فیصلہ کیا گیا

(۵) لوکل بادٹیز کے انتخاب کی شکایتوں پر ورکنگ کمیٹی اس وقت تک غور نہ کرے جب تک صوبہ کانگریس کمیٹی انقطاعی فیصلہ نہ دے دے

(۶) بہاری بنگالی تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے بابو راجندر پرشاد کو اختیار دیا گیا۔

واردھا ۲۶ جولائی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے ساتھ تین گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کرنے کے بعد مہاتما گاندھی شام کو ۵ بجکر ۹ منٹ پر سیگاؤں روانہ ہوگئے آپ کل پھر واردھا آئیں گے کیونکہ سی پی کے مسئلہ کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہو سکا۔

شری یت بوس صدر کانگریس نے اخبار نمایندوں کو بتایا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل شام تک جاری رہے گا۔ جب دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے مہاتما گاندھی کے ساتھ بھی کوئی تبادلہ خیالات کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ مہاتما گاندھی کے ساتھ ہم نے حتی الامکان جتنا کچھ ہو سکتا تھا اس پر تبادلہ خیال کیا۔

بوس جناح گفت وشنید

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کے ساتھ بحث و تمحیص میں اسی جواب پر غور کیا گیا جو بوس جناح گفت وشنید کے سلسلہ میں مسٹر جناح صدر مسلم لیگ کو بھیجا گیا اور اسے منظور کیا گیا۔

جواب میں کیا ہے

معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے مسٹر جناح کو جو جواب دیا ہے اس میں مسٹر جناح کے خط کے نکتوں کا تفصیل وار جواب دیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ اپنے قوم پروری کے اصولوں کے مطابق ورکنگ کمیٹی مسلم لیگ کا یہ مطالبہ منظور نہیں کر سکتی کہ اسے ہندوستان کے سارے مسلمانوں کا نفس ناطقہ تسلیم کیا جائے۔ اور نہ ہی ورکنگ کمیٹی مسلم لیگ کا یہ مطالبہ تسلیم کر سکتی ہے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ کی شرطیں طے کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی جائے۔ اس میں مسلمانوں کی اور کسی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ لیا جائے۔

دروازہ بند نہیں کیا

آخر میں ورکنگ کمیٹی نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ مسلم لیگ ان شرطوں پر دوبارہ غور کرے گی۔ اور اپنے مطالبات میں اس طرح سے ترمیم کریگی کہ دونوں فریقوں کے لئے اس مفید کام کو جاری رکھنا ممکن ہو جو انہوں نے شروع کیا ہے

یہ جواب شری یت بوس عنقریب ہی مسٹر جناح کو بھیجیں گے۔

سی پی کا وزارتی تنازعہ

سی پی کے وزارتی تنازعہ کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی رائے یہ معلوم ہوتی تھی کہ ۲۷ جولائی کو سی پی اسمبلی کانگریس پارٹی کا جو اجلاس ہو رہا ہے، اس میں ڈاکٹر کھرے کو پارٹی لیڈر کا الیکشن نہ لڑنے کا مشورہ دیا جائے، مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر کھرے میں بھی بات چیت ہوئی اور مہاتما جی نے بھی ڈاکٹر کھرے کو یہی مشورہ دیا۔

مہاتما گاندھی نے ورکنگ کمیٹی کے کل کے اجلاس میں بھی شریک ہونگے جبکہ سی پی کے وزارتی تنازعہ کا انقطاعی فیصلہ کیا جانے گا۔ اور ورکنگ کمیٹی کانگریس پارٹی کے لیڈر اور نئے وزیروں کے ناموں کی سفارش کریگی تا کہ نئی وزارت مستحکم ہو خیال ہے کہ گورنر جن وزیروں کو برخاست کیا تھا ان میں سے کسی نہ کسی کو ضرور وزارت میں لیا جائے گا تا کہ گورنر کے چیلنج کا جواب دیا جائے۔

بنگال کی صورت حالات

سیاسی اسیروں کی رہائی کے مسئلہ کے متعلق صدر کانگریس سے تازہ ترین صورت حالات دریافت کرنے کے بعد مہاتما گاندھی نے شری یت بوس سے دریافت کیا کہ بنگال میں مسٹر نوشیر علی کے استعفے دینے کے بعد کیا صورت حالات پیدا ہوئی ہے

ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن

آج صبح کے اجلاس میں ورکنگ کمیٹی نے دو رزولیوشن پاس کئے پہلا رزولیوشن صنعتی سکیمیں تیار کرنے والے ماہروں کی کمیٹی کے تقرر کے متعلق تھا چنانچہ صدر کو اختیار دیا گیا کہ وہ ابتدائی قدم کے طور پر صنعت و حرفت کے وزیروں کی کانفرنس بلائیں اور نئی نئی صنعتوں کے امکان پر غور کیا جائے۔ آندھرا، کرالا اور کرناٹک صوبوں کو زبان وار تقسیم کرنے کے متعلق یہ طے پایا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی اس اصول کو منظور کرتی ہے کہ صوبوں کی تقسیم زبان وار ہو اور کمیٹی ان علاقوں کے لوگوں کو یقین دلاتی ہے کہ اس مسئلہ کو اس وقت فوراً حل کیا جائے گا جبکہ ہندوستان کے نئے آئین کا خاکہ تیار ہوگا اسلئے کسی قسم کا ایجی ٹیشن نہیں ہونا چاہئے تا کہ توجہ دیگر اہم مسائل سے نہ ہٹے جو اسوقت تک ملک کے سامنے ہیں۔

فوجی کالج کھولنے کی تجویز

علیگڈھ۔ زیر صدارت سر شاہ محمد سلیمان وائس چانسلر یونیورسٹی کی مجلس عاملہ کے ایک غیر ضروری اعلان میں علیگڈھ مسلم یونیورسٹی میں فوجی کالج کھولنے کا مسئلہ پیش ہوا۔ چنانچہ حسب ذیل ممبروں کی ایک کمیٹی اس سلسلہ میں ابتدائی تدابیر پر مشورہ دینے کے لئے مقرر کی گئی۔

پرو وائس چانسلر (صدر) میجر سعید محمد خاں ساکن خورجہ مسٹر ظفر عمر کپتان ایم حیدر خاں مسٹر اے، ایم قریشی لفٹنٹ اے حمید الدین خاں اور کرنل ایم اے رحمٰن۔

مجلس کا سب سے اہم فیصلہ یہ تھا کہ اخبار نویسی کی تعلیم کے لئے جماعتیں کھول دی جائیں جو کامیابی کی صورت میں بجائے خود ایک مستقل علیحدہ شعبہ بن جائے گا۔ پرو وائس چانسلر کی نگرانی میں مسٹر رحم علی ہاشمی ان جماعتوں کا آغاز کریں گے۔

مجلس نے نواب صاحب صدر یار جنگ بہادر سے یہ بھی درخواست کی کہ وہ ان عربی طلباء کے لئے جو انگریزی پڑھنے کے مشتاق ہیں یا وہ انگریزی طلبا جو انگریزی پڑھنے کے مشتاق ہیں ان کے وظیفہ کے لئے عوام سے امداد کی درخواست کریں۔

امید کی جاتی ہے کہ زراعت کے متعلق بھی جماعتیں ابھی چند ماہ میں کھل جائیں گی۔

نشینل ہیرلڈ کے اجراء کی تیاریاں

الہ آباد ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر راما راؤ نیوز ایڈیٹر ہندوستان کو نشینل ہیرلڈ کا عارضی ایڈیٹر مقرر کر دیا ہے۔ نشینل ہیرلڈ کانگریس کا نیا روزنامہ ہے جو عنقریب لکھنؤ سے اشاعت پذیر ہونے والا ہے۔ اس تقرر کا باضابطہ طور پر اعلان ابھی نہیں کیا گیا۔ سابقہ اعلان کے مطابق نشینل ہیرلڈ یکم اگست کو شایع ہونے والا تھا۔ لیکن اب وہ یکم ستمبر سے بعد جا کر عالم وجود میں آئے گا۔

سی۔ پی کے نئے وزیر اعظم

واردھا گنج، ۲۰ جولائی (۳ بجے بذریعہ ٹیلیفون) اطلاع ملی ہے کہ دو گھنٹہ کی زبردست اور ہنگامہ خیز بحث و تحقیق کے بعد سی۔ پی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے لئے آج پنڈت روی شنکر شکلا کو جو مہاکوشل گروپ کے لیڈر ہیں پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ مسٹر شکلا کو ۷۴ ووٹ اور مسٹر ڈیشمکھ کو صرف ۱۲ ووٹ ملے۔ ۱۲ ممبر غیر جانبدار رہے۔

یوپی میں ہاتھ کا بنا ہوا کاغذ

لکھنؤ ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی ہاتھ کے بنے ہوئے کاغذ کی صنعت پر بہت زور دے رہی ہے اور اس سلسلہ میں دس ہزار روپیہ بھی انھوں نے منظور کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت اپنے دو دن فورلیٹ انسٹی ٹیوٹ میں اس صنعت کی ریسرچ کے لئے ایک طالب علم کو بھیج رہی ہے۔ وو دوسرے طالب علموں کو جنہیں حال ہی میں ٹرینگ کے لئے واردھا اور دکا بھیجا تھا انھیں اب اس صنعت کی مزید ٹرینگ کے لئے متھرا بھیجا جا رہا ہے۔

ہم سول نافرمانی نہیں بلکہ ستیہ گرہ کرینگے

لکھنؤ ۲۰ جولائی۔ ہم حکومت یوپی کے کسی حکم کے خلاف سول نافرمانی شروع نہیں کریں گے۔ اور نہ ہم کسی قانون کی خلاف ورزی کریں گے بلکہ اس کے برخلاف ہم قانون کو محفوظ رکھنے کے لئے جسے زمیندار توڑنے میں مصروف ہیں ستیہ آگرہ شروع کریں گے۔ زمینداروں نے ناجائز طور پر کسانوں سے ان کے مقبوضات چھین لئے ہیں۔ ہماری ستیہ گرہ کی تحریک جسے ہم کسانوں کو ان کی چھینی ہوئی آراضیات واپس دلانے کے لئے شروع کر رہے ہیں نہ صرف جائز ہی ہے بلکہ قانونی طور پر مناسب بھی ہے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جنہیں پنڈت شمبھو دیال ترپاٹھی ممبر یوپی اسمبلی وپریزیڈنٹ اناؤ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے کمیٹی کی پوزیشن کی وضاحت کی جس نے کہ کسانوں کو ان کی چھینی ہوئی آراضیات واپس دلانے کے لئے حال ہی میں ایک ستیہ آگرہ کمیٹی مقرر کی ہے۔

یوپی میں کوئی ان پڑھ نہیں رہیگا

لکھنؤ بذریعہ ڈاک۔ صوبجات متحدہ میں دیہات سدھار اسکیم کے ماتحت جہالت کے خلاف جو جہاد شروع کیا گیا ہے، اس کے متعلق جو حالات موصول ہو رہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ کے اضلاع کے دیہاتوں میں سینکڑوں اسکول قایم ہو چکے ہیں اور وہاں ہزاروں بالغوں کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آیندہ چند سال کے اندر صوبجات متحدہ میں کوئی شخص جاہل نہ رہے گا۔ اور ہر ایک فرد اپنی ضرورتیں خود پورا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ اسوقت تک ۵۰۳۰ رات کے اسکول کھل گئے ہیں اور ان میں ۲۷۲۲۸ افراد تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

حکومت بمبئی کے احکام

بمبئی ۲۶ جولائی۔ مدگاؤنکر کمیٹی کی رپورٹ پر حکومت کا فیصلہ ہونے تک معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے احکام صادر کر دیئے ہیں کہ مسٹر کے ایم منشی ہوم منسٹر کی منظوری کے بغیر کسی تبدیلی پر بیدزنی نہ کی جائے مدگاؤنکر کمیٹی کو حکومت سندھ بجاپور جیں میں بیدزنی کی بابتی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔

التوا کی تیرہ تحریکیں تیار ہوچکیں

شملہ ۲ جولائی۔ مرکزی اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے اب تک التوا کی تیرہ تحریکیں تیار ہو چکی ہیں، ان میں ۶ تحریکیں مسٹر ستیہ مورتی کی تین سیٹھ گووند داس مسٹر ادیا شلنگم اور ایک لالہ شام لال اور ایک سردار منگل سنگھ کی ہے۔

یوپی کی تعلیمی تنظیمی کمیٹی کی اہم سفارشات

لکھنؤ ۲۴ جولائی۔ یوپی کی تعلیمی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس آجکل روزانہ آچاریہ نریندر دیو کی زیر صدارت ہو رہا ہے۔ آچاریہ جی توقع کرتے ہیں کہ وہ ماہ ستمبر تک اپنی رپورٹ حکومت کے روبرو پیش کریں گے۔

کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات کی ہیں۔

یوپی میں بنیادی تعلیم کے حسب ذیل اصول ہونے چاہئیں۔

(۱) مفت اور لازمی تعلیم، ۷ سال تک (یعنی ۷ سال کی عمر سے ۱۴ سال کی عمر تک) قومی پیمانہ پر جلد از جلد شروع کی جائے۔

(۲) ذریعہ تعلیم ہندوستانی ہونا چاہئے اور یہ خیال رکھنا چاہئے کہ سنسکرت یا فارسی کے عنصر کو اس میں غلبہ نہ حاصل ہونے پائے۔

(۳) اس تمام مدت کے اندر کسی نہ کسی دستکاری کی تعلیم دی جائے اور ایسے کام سکھانے جائیں جن سے انسانی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔ و نیز طلبا کے رجحان کا خیال رکھکر دیگر سرگرمیوں کو اس طرح جاری رکھا جائے کہ وہ کسی مرکزی دستکاری سے قریبی طور پر وابستہ ہوں۔

یوپی کی دلت جاتیوں کی تعلیم اور ادھار

لکھنؤ ۲۶ جولائی۔ مسٹر پی۔ آر۔ ٹھاکر اور مسٹر رادھا ناتھ داس ممبران بنگال اسمبلی جو دلت جاتیوں کے نمایندے ہیں اور جنہیں مہاتما گاندھی نے کانگریسی صوبوں کے ہریجنوں کی حالتوں نیز وہاں کی حکومتوں کے اختیار کردہ اقدام کا معائنہ کرنے کے لئے مقرر کیا تھا دلی سے یہاں پہنچے اور سکریٹریٹ میں تشریف لے گئے۔

آج وہ وزیر اعظم اور دیگر وزیروں سے ملاقات کریں گے اس کے بعد وہ پٹنہ ہوتے ہوئے کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔ یوپی میں وہ دیکھیں گے کہ حکومت نے صرف دلتوں کی تعلیم کے لئے تین لاکھ روپے وقف کئے ہیں۔ اور ایک اسپیشل افسر بھی مقرر کیا ہے تاہم مسٹر ٹھاکر داس کی یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ یوپی کی کینٹ میں ایک دلت جاتی ممبر کو ضرور شریک کیا جائے۔

مختلف صوبوں میں ان کے دورے اور معائنہ سے ایز واضح ہو گیا ہے کہ کانگریسی حکومتیں غیر کانگریسی حکومتوں کی نسبت دلت جاتیوں کی حالت سدھارنے کے لئے زیادہ روپیہ خرچ کر رہی ہے اور کوشش بھی ان کے مقابلہ میں کہیں زیادہ کر رہی ہے۔

غیر معمولی بے لوث اور آزاد ہستی

لندن ۲۵ جولائی۔ پنڈت جواہرلال نہرو کے یورپ کو روانگی سے قبل لارڈ لوتھین نے مندرجہ ذیل اظہار رائے کیا: مجھے بہت مسرت ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو اپنی پتری کے ہمراہ یہاں دو روز تک میرے ساتھ قیام فرما ہوئے۔ گو میں کسی طرح بھی ان کے سیاسی خیال سے متفق نہیں ہوں لیکن یہ بات ضرور ہے کہ پنڈت جی ایک بہت دلکش ہستی ہیں اور ایک غیر معمولی بے لوث اور آزاد انسان ہیں۔ پارلیمنٹری سسٹم کی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ان لوگوں کے درمیان ذاتی طور پر دوستانہ تعلقات قایم ہونا ممکن ہے جو سیاسی طور پر ایک دوسرے کے بالکل خلاف ہیں۔ یہی خوبی ہے جو ملک کو نفرت اور حقارت سے بچا لیتی ہے جس سے دوسرے ملکوں میں سول جنگ چھڑ جاتی ہے جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں مجھے پوری امید ہے کہ سیاسی طور پر خواہ ہمارے درمیان کتنا ہی اختلاف ہو انگریز اور ہندوستانی ذاتی دوستی کی بنا پر مختلف مسائل پر غور کر سکیں۔ لارڈ لوتھین اگست میں آسٹریا جائیں گے مگر راستہ میں ہندوستان میں قیام نہیں کریں گے۔

ہندوستانی سیوادل کانپور

کانگریس رضاکار بنئے

آج آپ ملک کی حالت دیکھئے ۔ روزانہ ہونے والے واقعات کی طرف توجہ فرمائیے ۔ آپ کو ایک بات کی کمی بہت بُری طرح محسوس ہوگی ۔ یہ کمی ہے ایک منظم "ہندوستانی سیوادل" کی فوج کا نہ ہونا ۔ آج چاروں طرف غریبوں اور بیکسوں پر انتہائی مظالم ہونے کی خبریں آرہی ہیں ۔ ان غریبوں کی امداد کے لئے ان کے اوپر ہونے والی زیادتیوں کی غیر جانبدارانہ جانچ کرنے کے لئے اور سب سے نیک کام کانگریس کا پیغام ہر ایک گھر ۔ ہر ایک شہری باشندے تک پہونچانے کے لئے "ڈسپلین" کی تعلیم پائے ہوئے بہادر اور محبت وطن رضاکاروں کی ضرورت ہے ۔

ہماری صوبہ کانگریس کمیٹی نے اس صوبہ میں پانچ لاکھ رضاکاروں کی ایک منظم فوج تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے ۔ صوبہ کانگریس کمیٹی کا حکم ہے کہ کانپور ضلع میں کم سے کم دس ہزار رضاکار بنائے جائیں ۔ ہمارا شہر کانگریس کے احکام کو ماننے میں کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہا ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ کانپور شہر کے باشندے پوری ہمدردی کے ساتھ کم از کم ۲ ہزار رضاکاروں کی ایک منظم فوج تیار کرنے میں ہماری مدد کریں گے ۔ ہر ایک نوجوان کا فرض ہے کہ وہ کانگریس رضاکار بنکر اپنے دل میں دہکنے والی وطن پرستی کی آگ سے ہر ایک شخص کو روشناس کریں ۔ فوج میں بھرتی ہونے کے لئے مڈل پاس ہونا ضروری ہے ۔

بیانہ مندرام سنگھ
نائب کپتان ہندوستانی سیوادل کانپور

بحکم جناب مسٹر کشن چند دیہون صاحب اسپیشل جج درجہ دویم بہادر مین پوری

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دویم ضلع مین پوری
نمبر مقدمہ ۱۵۹ سنہ ۱۹۳۶ء

ہرگاہ مسماۃ اندرانی زوجہ سندہی لال قوم ویش ساکن موضع ریواں پرگنہ مصطفےٰ آباد ساکن تحصیل حراپہ ضلع مین پوری سائلہ نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے ۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ۔ ایکٹ مذکور اطلاع دیجاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلہ مذکور کی جائداد بتایا ہے ۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوےٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں ۔ تفصیل جائداد جو سائلہ نے ظاہر کی ہے ۔

ضمیمہ (الف)
(قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی)

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام تعلقہ	موضع مع نمبر پٹی یا محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

۱ مین پوری حقیت زمینداری واقعہ موضع سکھوال پرگنہ مصطفےٰ آباد تحصیل حراپہ موازی ۴ بسوانسے ۱۰ کچوانسے مالگذاری معہ ابواب عـــہ ۳ / ۹ پائی

۲ مین پوری حقیت زمینداری واقعہ موضع ریواں پرگنہ مصطفےٰ آباد تحصیل حراپہ پٹی نمبرہ موازی ایک بسوہ ۹ بسوانسے ۳ کچوانسے ۴۱/۲ نموانسے مالگذاری معہ ابواب بارہ ۱۳ / ۱۱

(جائداد جو قرضخواہان نے ظاہر کی ہے)

۳ مین پوری حقیت زمینداری واقعہ موضع کوراہی سرحد محال شکر چند پرگنہ مصطفےٰ آباد تحصیل حراپہ مجملہ ست بسوہ کا ایک ثلث مالگذاری معہ ابواب عـــہ ۱۰ / ۱ پائی

---

۴ ۔ مین پوری حقیت زمینداری واقع موضع دریاپور پرگنہ مصطفےٰ آباد
موازی ۳ بسوہ ۱۵ بسوانسے

آج بتاریخ ۱۸ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء جاری ہوا ۔

بحکم رام چرن منصرم
عدالت اسپیشل جج مین پوری
مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ ۲۵ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت صاحب حاکم پرگنہ بہادر بلہور مقام کانپور
موتی لال وغیرہ بنام گرجا شنکر

بنام گرجا شنکر ولد کالی چرن قوم کورمی ساکن بی بی پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت منافع دفعہ ۲۲۶ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۸ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کا نپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

یو ۔ پی میں اصلاح سڑک

لکھنؤ ۱۶ جولائی ۔ حکومت یو ۔ پی نے سڑکوں کی اصلاح کے لئے ایک وسیع اور جامع پروگرام مرتب اور نافذ کیا ہے جو پانچ سال تک قایم رہے گا ۔

پروگرام پر اندازاً ایک کرور روپیہ خرچ ہوگا نئی اسکیم میں ۲۸ میل پراونشل سڑکوں کی دوبارہ تعمیر یا مرمت ۲۰ میل پراونشل مقامی سڑکوں کی دوبارہ تعمیر ۵ میل کی نئی پکی سڑکیں ، بنی پل کی تعمیر اور اکبری پل کی مرمت وغیرہ شامل ہیں

ملک معظم کا دورہ فرانس ختم

لنڈن ۲۳ جولائی ۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کا فرانس کا چار روز کا دورہ آج ختم ہوگیا ۔ ایک

پنڈت جواہر لال نہرو کی کتاب کا چینی ترجمہ

الہ آباد ۲۴ جولائی ۔ ضرورت کے وقت چین کے ساتھ جس ہمدردی کا اظہار ہندوستان کر رہا ہے ۔ اس کی تعریف اور قدر چین کے گوشہ گوشہ میں کی جارہی ہے اور اس ملک کے ساتھ قریبی تعلقات پیدا کرنے کی خواہش چینیوں میں پائی جانے لگی ہے ۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے محکمہ خارجیہ کو کنٹن سے اطلاع ملی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی آتم کتھا اور انڈیا اینڈ دی ورلڈ اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ کی انڈیا اینڈ چائنا کا چینی زبان میں ترجمہ کیا جارہا ہے ۔

برطانیہ کے عام انتخابات

لنڈن ۲۳ جولائی ۔ ڈرہم کے کانوں کی مزدوروں کے روبرو تقریر کرتے ہوئے میجر اٹلی نے یہ خیال ظاہر کیا کہ برطانیہ میں عام انتخابات جلد ہونیوالے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ چند مہینوں میں آپ کے روبرو وہی کچھ ہونے والا ہے جو ہو چکا ہے ۔ یعنی انتخابات میں حکومت ایکبار پھر آپ کے پاس یہ پیغام لے کر پہنچے گی ۔ کہ وہ امن کے فرشتہ ہیں ۔

روم ۲۲ جولائی ۔ اٹلی میں بھی یہودیوں کے اخراج کی تحریک شروع ہوگئی ہے ۔ یہودی ایجنسی کے نامہ نگار ڈاکٹر ایڈورڈ کلیسبر کو روم سے نکال دیا گیا ہے ۔ اس سے خیال پیدا ہوگیا ہے کہ اٹلی جرمنی کی تقلید کرنے والا ہے

بعدالت جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ اول کانپور نمبر انکمبرڈ ۱۰۲ ۱۹۳۶ء

فارم اطلاع نامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ راجہ رام سنگھ ولد نگیشور بخش سنگھ و دریجن بخش سنگھ خلف راجہ رام سنگھ و مسماۃ گینشی کنور بیوہ نگیشور بخش سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن موضع بہدرس پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ... سائلان نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائلان مذکور کی جائداد بتایا ہے

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارے میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	[illegible]	[illegible]	درخواست دہندہ کی مستقل یا ناقابل انتقال حقیت کی تفصیل	رقبہ حقیت درخواست دہندہ [illegible]	درخواست دہندہ کی حقیت کی مالگزاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	کانپور	زمینداری	اٹوہ محال نگیشور بخش سنگھ		۴ر آنہ	مالر ؏
۲	"	"	ننہ نا محال رام گوپال		۲ر آنہ ۶ پائی	مالر ؏
۳	"	"	بیر پور محال راجہ رام سنگھ		۱۲ر آنہ	؏
۴	"	"	بہدرس محال گوبند سنگھ		۴ر ۸ پائی	سالر ؏

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثناء حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرقی اور نیلام ہوسکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳
۱	تفصیل ڈگریات	تفصیل ڈگریات جو راجہ رام سائل کی مذکور پر ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے

	نام عدالت	نمبر مقدمہ	تاریخ فیصلہ	فریقین	مطالبہ تعداد
۱	خفیفہ کانپور	۱۹۳۱ء / ۲۱۲۲	۱۳ر جولائی ۱۹۳۱ء	مناسنگھ	320/16/5
۲	"	۱۹۲۹ء / ۲۹۱	۲۰ر مارچ ۱۹۲۹ء	رندھیر سنگھ	67/8/9
۳	تحصیلدار اکبرپور	۱۹۳۳ء / ۱۹۰	۱۸ر دسمبر ۱۹۳۳ء	مرلی	29/16/5
۴	"	۱۹۳۵ء / ۶۷۵	۷ر جون ۱۹۳۵ء	جگناتھ	13/3/1
۵	"	۱۹۳۰ء / ۶۷۶	۷ر جون ۱۹۳۰ء	مدن سنگھ	69/5/6
۶	"	۱۹۳۳ء / ۸۰۰	۳۰ر ستمبر ۱۹۳۳ء	رام پرشاد	55/6/6
۷	"	۱۹۳۳ء / ۳۰۰	۱۲ر دسمبر ۱۹۳۳ء	سردار	73/6/6
۸	"	۱۹۳۳ء / ۳۰۹	"	برہما	30/5/3

۲۔ تفصیل باغات — ۴ قطعہ باغات و ۴۰ درخت منصرمہ موضع بہدرس پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

۳۔ تفصیل مکانات — ۳ قطعہ مکانات بعنامہ شدہ موضع بہدرس پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

۴۔ تفصیل جائداد منقولہ — ایک گھوڑی کلاں، ایک سگر، ۳ گاڑی، ایک رتھ، ایک رتھ، ایک بیل، ۲ گرپلا، ایک بھینس ایک گائے، ایک بھوا۔ ایک شامیانہ ایک راوٹی

۵۔ مکان — ایک قطعہ مکان پختہ نمبری ۱۰۹/۵۲ واقعہ گاندھی نگر شہر کانپور

مہر عدالت

بحکم اننت لال منصرم
عدالت اسپیشل جج درجہ اول کانپور

افسانہ

صبر کا پھل

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵)

جب بجلی چمکتی تو اس کی روشنی میں وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا لیکن اس کا شبہ یقین کی صورت اختیار نہ کرتا اسے گمان بھی نہ تھا کہ اس قیامت خیز وقت میں کوئی باغ میں ہوگا اس طوفانی رات کے سیاہ پردوں میں چھپ کر اس کے عزیز نے اس کے خرمن امید کو ہمیشہ کے لئے خاکستر کر دیا۔

چند گھنٹوں میں اس کے پانچ سالہ پرورش کئے ہوئے درختوں کو کاٹ کر زمین پر ڈال دیا۔

صبح کو حسب معمول جب باغ میں گیا تو وہاں کا نقشہ ہی بدلا ہوا نظر آیا، غریب سر پکڑ کر بیٹھ گیا ہرے بھرے چمن کی پائمالی نے اس کے دل کو زبردست ٹھیس لگائی اور اس آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا گیا گھر میں اس کے ایک کہرام مچ گیا، معلوم ہوتا تھا کہ آج اس کے گھر میں کوئی مر گیا ہے۔

اس نقصان سے اسے انتہی تکلیف ہوئی۔

گاؤں والوں نے دیکھا کہ اس نے چار روز اسی صدمہ کے باعث کھانا نہیں کھایا۔

اس نے ایک لفظ بھی اپنے منھ سے نہیں نکالا جب اوس کو اپنے باغ کا خیال آجاتا ڈھاڑیں مار مار کر رونے لگتا، گاؤں والے سمجھانے لیکن ان کی ہمدردی اس کی تسکین کا باعث نہ ہوتی۔

لوگوں نے اسے مجبور کیا کہ وہ پولیس کے ذریعہ چارہ جوئی کرے لیکن اس غریب نے کوئی کارروائی بھی نہیں کی!۔

اور اس نے صبر و تحمل سے کام لیا اور اپنے اس معاملہ کو خدا کی ذات پر چھوڑ دیا۔

اس واقعہ کو ابھی پورا ایک مہینہ بھی نہ گذرا تھا کہ اس کے عزیز کا جوان لڑکا درخت سے گر کر مر گیا گاؤں والوں نے محسوس کیا۔۔۔ گرد و نواح میں اس واقعہ سے ایک قسم کی سنسنی پھیل گئی، طرح طرح کے قصہ رنگ آمیز پیرایہ میں بیان ہونے لگے۔

دیکھنے والوں نے دیکھا اور سننے والوں نے سنا کہ پنچم کا صبر رائیگاں نہیں گیا۔

سکندر پور میں اب بھی لوگ اس قصہ کو عبرت انگیز پیرایہ میں بیاں کرتے ہیں، پنچم کی دوکان اب بھی اسی طرح سے چل رہی ہے صبح سے شام تک گاہکوں کا مجمع لگا رہتا ہے اس کی بیوی اب اپنے گاہکوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتی ہے سکندر پور میں اس کے دو مکان ہیں اور وہ اپنی محنت و جفاکشی، اخلاق و مروت، راست باری و دیانتداری کے باعث سارے گاؤں میں ہر دلعزیز ہے۔

اسے اپنے باغ کا پھل تو اس قدر جلد نہ مل سکا لیکن صبر کا پھل بہت جلد مل گیا۔

کانپور مسلم لیگ کی

آتشبازی کے خلاف جد و جہد

گزشتہ چند سال سے کانپور میں برابر یہ کوشش کی جارہی ہے کہ آتشبازی خریدنے اور فروخت کرنے کے خلاف ایک عام محاذ قایم کیا جائے اور کم از کم شب برات کے موقع پر کانپور میں اس کی خرید فروخت کو قطعاً ناممکن بنا دیا جائے لیکن شہر کے آتشبازی فروش ہر سال یہ عذر کرتے آئے ہیں کہ وہ پہلے سے مال منگا چکے ہیں اور اب بہت تاخیر کے ساتھ اس کی ممانعت کی جارہی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس سال کا آیا ہوا مال فروخت کرنے دیا جائے۔ آیندہ سال وہ مال نہیں منگائیں گے۔ لیکن دوسرے سال وہ پھر مال منگا لیتے ہیں۔ اور منع کرنے پر طرح طرح کی حیلہ جوئی اور بہانہ سازیاں کر دیا کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے تمام دوکانداروں کی اطلاع کے لئے دو ماہ قبل سے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے معمولی نفع کے لالچ میں اب آتشبازی کا سامان نہ منگائیں۔ اگر انھوں نے نفع کی طمع میں مال منگا لیا تو وہ امسال بہت شدید نقصان اٹھائیں گے۔ چونکہ اس مرتبہ مسلم لیگ پوری مستعدی سے اور سرگرمی کے ساتھ آتشبازی کے خلاف جہاد کرے گی۔ (انشا اللہ) ہمیں شہر کے دوکانداروں سے پوری توقع ہے کہ وہ مسلم لیگ کی اس اپیل کا پورے طور پر احترام کریں گے اور اپنے معمولی نفع کی خاطر اہل محلہ کے جان و مال اور ہزارہا معصوم اور بیگناہ بچوں کی جان کو خطرہ میں نہ ڈالیں گے۔ جو لوگ ہر سال اپنے بچوں کے واسطے آتشبازی خریدا کرتے ہیں ان سے اس اعلان میں صرف اتنی گذارش ہے کہ وہ اس مرتبہ آتشبازی خریدنے سے پہلے صرف ایک بات پر غور کرلیں کہ ہندوستان میں ہر سال صرف اس آتشبازی کی بدولت کتنے بچے اُس کے شعلوں میں جل کر بھسم ہوگئے کتنے گھر اور دوکانیں جلکر خاکستر ہوگئیں۔

جن کے بچے اس آتشبازی کے شعلوں کی نذر ہوئے۔ انھیں کیا خبر تھی! کہ جن بچوں کی خوشی ضد اور اصرار کی خاطر یہ آتشبازی خریدی جارہی ہے۔ یہی آتشبازی ان کے لئے موت کا پیغام بن جائے گی۔ ان کے گھر سونے اور ان کی ماؤں کی گودیں خالی ہو جائیں گی۔ اگر آپ کو اپنے بچوں سے سچی محبت ہے تو دنیا کے ان واقعات سے عبرت حاصل کریں۔ نہ خود آتشبازی خریدیں نہ اپنے دوسرے بھائیوں کو خریدنے دیں۔ اور حتی الامکان پیار اور محبت سے سمجھا بجھا کر انھیں باز رکھیں۔

اراکین شرابکی بائیکاٹ کمیٹی
(شعبہ انسداد آتشبازی)

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف قنوج مقام سرائے میراں ضلع فرخ آباد

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۸۹ ۱۹۳۸ء

عدالت دیوانی منصفی قنوج بمقام سرائے میراں
بھولا ولد ٹیکا قوم کہار ساکن سمدھن پرگنہ تالگرام

بنام

مسماۃ دیو کی زوجہ بھولا دختر رام سہائے قوم کہار و ارجن ولد بلدیو قوم کہار ہر دو مدعا علیہم حال موجود مقیم و ساکن موضع اوروں پرگنہ ملہور ضلع کانپور اندر علاقہ منصفی کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دلاپانے حقوق زناں شوی و دلاپانے زوجہ کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع او رفیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ جولائی ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم رام بہادر منصرم عدالت
منصفی قنوج مقام سرائے میراں

چوری چورا کے قیدیوں کی رہائی،

لکھنؤ، ۲۷ر جولائی بارہ بنکی سے اطلاع آئی ہے کہ آج شام کو بارہ بنکی ڈسٹرکٹ جیل سے چوری چورا کے ۲ قیدی رہا کردئے گئے جنکو حال ہی میں وہاں پہونچا یا گیا تھا انھیں ان ہی کے لباس میں پولیس کی زیر نگرانی گورکھپور لیجاکر چھوڑ دیا گیا ان قیدیوں کو حکومت یو پی کے حکم سے رہا کیا گیا ناظرین کو یاد ہوگا کہ یو پی لیجسلیچر کانگریس پارٹی نے حال ہی میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اُن کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔

توقع کی جاتی ہے کہ باقی قیدی بھی آیندہ چند دنوں کے

بقیہ صفحہ اول

ساتھ وزارت میں شامل کرلیا۔ اب موجودہ وزارت کی مخالف جماعت صرف وفد پارٹی رہ گئی ہے جس کے ممبروں کی تعداد کل بارہ ہے پارلیمان کے ۲۶۴ ارکان میں بارہ ممبروں کی مخالفت ظاہر ہے کہ کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ پچھلے سال جب محمود پاشا نے وزارت مرتب کی تھی اسوقت سے اب تک اس پالیسی کا اعلان کر رہے ہیں کہ وہ پارٹی گورنمنٹ کے مخالف ہیں، وہ نہیں چاہتے کہ کسی ایک جماعت کی حکومت ہو اس سے اقلیت والی پارٹی رائے کھو بیٹھتی ہے۔ ملک کی خدمت کے لئے تمام جماعتوں کو ایک ہوکر کام کرنا چاہیے۔ شاہ مصر نے نحاس پاشا اور محمد محمود پاشا کو سرکاری خطوط میں جو لکھا ہے اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے آج محمود پاشا اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب ہیں کیونکہ انھوں نے مختلف سیاسی پارٹیوں کو متفق صدر لائحہ عمل میں ایک کر دیا۔

یہ اتحاد صرف وزارت کو قوی کرنے اور دلخواہ کام انجام دینے کے لئے نہیں ہوا ہے بلکہ مصر اسوقت جس نازک تاریخی دور سے گذر رہا ہے اس کا اقتضا بھی یہی ہے کہ اس وقت ملک کی مختلف پارٹیاں ملکر کام کریں۔

افواج مصر

اس وقت مصر کے سامنے بڑا اہم مسئلہ برطانوی فوج کے لئے بارکوں کی تعمیر کا ہے مصر کے خزانہ پر یہ تعمیر اتنا بڑا بار ہے جس کا ایسے وقت میں برداشت کیا جانا مشکل نظر آتا ہے جب کہ خود مصر کو اپنی فوج پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنیکی ضرورت ہے اس وقت مصر کے باخبر حلقوں کی آراء میں نمایاں تغیر ہوچکا ہے جب سالہا سال کی انتھک کوششوں اور عظیم الشان قربانیوں کے بعد انگریزی مصری معاہدہ کے ذریعہ مصر کو آزاد تسلیم کیا گیا تھا خوشی و مسرت کے کہربائی لہر تھی جو دل و دماغ دونوں کو متاثر کئے ہوئے تھی۔ بجز چند خاص مفکرین کے کسی کو اس کی دفعات پر غور کرنے کا ہوش نہ تھا۔

بین الاقوامی امن کانفرنس میں پنڈت جواہر لال کی ولولہ انگیز تقریر

پیرس ۲۵ر جولائی۔ بین الاقوامی کانفرنس میں پنڈت جواہر لال نے نہایت ولولہ انگیز تقریر کی جس کا بار بار تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا گیا اور داد دی گئی جب پنڈت جی نے تقریر ختم کی تو سب ڈیلی گیٹوں نے کھڑے ہو کر آپ کو تعظیم دی۔

بے پناہ شہروں پر بمباری کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ اس کی سب سے زیادہ ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جو اس قسم کے جرائم کو لاپرواہی سے دیکھتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے ان حکومتوں کو کیا کہیے جو حملہ آوروں کا مقابلہ کرنا تو جانتی ہی نہیں اور جنہوں نے اسپین کے باغیوں کو تمام سامان جنگ درآمد کرنے کی اجازت دیدی اور حکومت اسپین کے لئے سرحد بند کردی جارحانہ حملے کے جو لوگ شکار ہوتے ہیں ان کی امداد کے لئے عالمگیر پیمانہ پر اسکیم تیار ہونی چاہئیے۔ میں کانفرنس سے اپیل کروں گا کہ وہ اس کے متعلق کوئی ٹھوس قدم اٹھائے اگر امن اور جمہوریت کا خاتمہ ہوگیا تو ہمارا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اور وہ باقی رہیں۔ تو ہم بھی باقی رہیں گے۔

کانفرنس میں تیس ملکوں کے ڈیلی گیٹ شریک ہوئے اس میں ایک رزولیوشن بے پناہ شہروں پر بمباری کے متعلق پاس کیا گیا۔ جس کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ جن ملکوں پر حملہ کیا جائے ان کو ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے اسلحہ جات کی سپلائی میں کوئی رکاوٹ نہ ہونا چاہیئے۔ اور ان کی مالی امداد ہونی چاہیئے۔ حملہ آور ملکوں کے لئے پیٹرولیم اور دیگر سامان کی سپلائی پر پابندی لگنا چاہیئے! چین اور اسپین کے جن شہروں پر بمباری کا خطرہ ہے ان کو خالی کردینا چاہیئے۔ کانفرنس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ تمام ملکوں کے پاس بمباری کے خلاف درخواست بھیجی جائے۔ اور جن شہروں پر بمباری کی جائے ان میں کمیشن بھیجے جائیں۔

مرکزی اسمبلی کا آیندہ اجلاس

شملہ ۲۴ر جولائی۔ کل کی قرعہ اندازی کے نتیجہ کے طور پر مندرجہ ذیل بل ۹ر اگست کو مرکزی اسمبلی میں پیش ہوں گے۔

پروفیسر این جی رنگا اس امر کا ایک بل پیش کریں گے کہ مالکان مل بعض شرائط سے مطمئن کرتے ہوئے ٹریڈ یونین کو تسلیم کریں اور مزید اس مقصد کے لئے سنہ ۱۹۲۶ء کو ٹریڈ یونین ایکٹ میں ترمیم کی جائے۔ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد ایک بل بعض مقاصد کے لئے مسلم یونیورسٹی ایکٹ سنہ ۱۹۲۰ء میں ترمیم کے لئے پیش کریں گے۔ مسٹر شیام لال ایک بل پیش کریں گے کہ متکشرا قانون کے ماتحت جس طرح کہ اس کی رو سے ملکیت کی تقسیم ہوتی ہے پوری ہندو قوم میں بیٹے کے حقوق مقرر کرنے کے لئے ایک قانون بنایا جائے۔ خان بہادر شیخ فضل حق پراچا ایک بل پیش کریں گے۔ کہ انڈین مرچنٹ جہازرانی ایکٹ سنہ ۱۹۲۳ء میں ترمیم کی جائے۔ مسٹر شام لال بل پیش کریں گے کہ انڈین میڈیکل کونسل ایکٹ ۲۸ء سنہ ۱۹۳۳ء میں ترمیم کی جائے۔

مسٹر جی۔ وی دیش مکھ ایک بل پیش کریں گے کہ برطانی ہند اور برطانی مقبوضات میں جو لوگ رہتے ہیں۔ ان کے داخلے رہائش ملکیت کی خریداری وفروخت آزادی۔ پبلک آفس قائم کرنا اور کسی پیشہ کو جاری کرنا تجارت کاروبار کرنے والوں کے لئے قوانین بنائے جائیں۔

مسٹر شام لال ایک بل پیش کریں گے کہ ان لوگوں کے لئے جو جرائم پیشہ گروہوں سے تعلق رکھتے۔ ان کے حقوق شہریت کو رفتہ رفتہ گھٹا کر ممنوع کیا جائے۔ مسٹر شام لال یہ بل پیش کرینگے کہ بدھ گیا مندر اور اس کی ملحقہ عمارت کی مرمت کے بہتر انتظامات کرنے کے لئے قانون بنایا جائے۔

مسٹر جی وی۔ دیش مکھ یہ بل پیش کرینگے کہ بعض حالات میں ہندو عورتوں کو طلاق حاصل کرنے کا حق دیا جائے۔

مسٹر لال چند لول رائے ہندوستانی قانونی شہادت سنہ ۱۸۷۲ء میں ترمیم کرنے کا بل پیش کرینگے۔

بنوں پر اہل قبائل نے پھر حملہ کردیا

شملہ ۲۵ر جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۳ر جولائی کو رات کے ۱۰½ بجے بنوں شہر اور چھاؤنی پر اہل قبائل نے حملہ کردیا جس کے نتیجہ کے طور پر ۴ شہری ہلاک اور ایک پولیسمین اور ایک سرحدی سپاہی زخمی ہوئے۔ گروہ کی تعداد ۲۰۰ تھی اور انھوں نے پہلے ریلوے اسٹیشن پر حملہ کیا لیکن گشتی پولیس انھیں وہاں سے ہٹانے میں بآسانی کامیاب ہوگئی۔ ازاں بعد وہ شہر کی جانب گامزن ہوئے اور اسمیں داخل ہونے کے بعد بعض مکانات کو آگ لگادی۔ فوج اور پولیس فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ اور گروہ کو شہر سے بھگا دیا۔ آتش زدگی پر آدھی رات کے بعد قابو پایا گیا اور صبح ایک بجے تک گروہ کو نکال دیا گیا اور آگ بجھا دی گئی۔ خیال ہے کہ نقصان بہت زیادہ ہوا ہے۔ چار قبائلی اشخاص ہلاک ہوئے اور ۸ گھائل ہوئے۔ ۱۲ کو حراست میں لے لیا گیا مزید مسلح پولیس اور سرحدی کانسٹبلوں کی پلٹن بنوں بھیج دی گئی ہے۔ (یہ اطلاع تصدیق طلب ہے)

کل صبح مسلح موٹروں نے بنوں کو ہاٹ روڈ پر سے جہاں رات کے وقت چار میل تک ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے گئے تھے۔ لکڑی کے بیدرہ گٹھے اٹھائے۔ تاروں کو اب درست کردیا گیا ہے۔ شمالی وزیرستان میں دوسالی اور رزنی کیمپوں میں چھپ کر گولیاں برسائی گئیں۔ میر علی میں دو بم برآمد کیے گئے۔ ان میں سے ایک نے ہوائی جہاز کو خفیف نقصان پہونچایا۔ ایک بم داتا خیل کے قریب بھی ملا۔ خاصہ داروں پر جو بالائی ٹوچی میں پھر سڑک صاف کر رہے تھے۔ گولی چلائی گئی۔ جنوبی وزیرستان میں حالات پر سکون ہیں۔

جاپان کی اہم سکیم

ٹوکیو ۲۶ر جولائی۔ موجودہ مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے وزیر اعظم جاپان پرنس کیالونو نے ایک نہایت اہم اسکیم تیار کی ہے۔ اس میں اول ایڈمنسٹریشن کے سسٹم میں بنیادی تبدیلی کی جائے گی۔ جسمیں کیبنٹ کا سسٹم بھی شامل ہے۔ دوم برطانیہ روس اور جاپان کے تعلقات کا تصفیہ۔ سوم برطانیہ اور جاپان کے تعلقات کا تصفیہ۔ چہارم خانگی معاملات طے کرنا شامل ہے۔ روس اور جاپان کے تصفیہ کرنے کے لئے "کمیشن" مقرر کرنے کی تجویز ہے جو سرحدوں کا معاملہ طے کرینگے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱۲
(ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ)

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ | کانپور دوشنبہ ۱۵ اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۱۹ جمادالثانی ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳۲

ادبیات

حشرِ جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

زندگی کا ختم یوں افسانہ ہونا چاہیئے
اُس کے در پر سجدۂ شکرانہ ہونا چاہیئے

حسن کیسا خود سے بھی بیگانہ ہونا چاہیئے
بے نیاز جلوۂ جانانہ ہونا چاہیئے

انتہائے دل ہمت مردانہ ہونا چاہیئے
جنبشیں سی ہو رہی ہیں پردۂ ہائے راز میں

دل کو ان جلووں سے بھی بیگانہ ہونا چاہیئے
حسن کی نیرنگیوں میں ہے ابھی تک یہ اسیر

آرزوئے جلوۂ جانانہ ہونا چاہیئے
خود بخود اُٹھ جائینگے پردے حریم ناز کے

اتنا دلکش حسن کا افسانہ ہونا چاہیئے
ڈوب جائے جسکی رنگینی میں روحِ عاشقی

شوقِ نظارہ ہے اے ثاقب اگر ولیس ترے
اپنی ہستی سے تجھے بیگانہ ہونا چاہیئے

سید محمد احمد جلال علیمی قنوجی

کیونکر کہوں میں ان سے جو حرفِ آرزو ہے
محفل کا واسطہ ہے پردے کی گفتگو ہے

تو تھرتھرا رہی ہے حیرت میں شمع رو ہے
پروانے جل رہے ہیں فانوس سرخرو ہے

ہاں ہاں میں جانتا ہوں جو تیرا مدعا ہے
تو خوب جانتا ہے جو میری آرزو ہے

ٹھہری ہوئی اجل ہے رقصاں ہے نیم بسمل
وہ ذبح کر چکے ہیں زندہ رگِ گلو ہے

بیٹھے ہیں بن سنور کر کیا پُر فضا ہے منظر
تصویر کھنچ رہی ہے آئینہ روبرو ہے

اے جذبۂ محبت اب تو ہی رہبری کر
گم کردہ کارواں ہوں منزل کی جستجو ہے

دنیائے اسلام

یہود اور مسلمانانِ مصر

محمد علی علوبہ پاشا اور ایک یہودی لیڈر کی اہم خط و کتابت

محمد علی علوبہ پاشا سابق وزیر مصر کے دو تذکرہ بر مصری اکابرین اور ممبران پارلیمنٹ کا جو عظیم الشان اجتماع ہوا تھا اور اس میں قضیۂ فلسطین کے بارے میں جو اہم قرارداد یں منظور ہوتی تھیں، ان کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے یہودیوں کو کافی پریشانی اور اضطراب لاحق ہو گیا ہے چنانچہ مصر کے ایک یہودی لیڈر یوسف پاشا قطاوی نے محمد علی علوبہ پاشا کے پاس ایک خط ارسال کیا ہے اور اس میں یہودیوں کی طرف سے بہت کچھ صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ذیل میں ہم اس خط اور محمد علی علوبہ پاشا کی طرف سے اس کے جواب کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔

قطاوی پاشا کا خط

عزیزی علوبہ پاشا!

قضیۂ فلسطین کے سلسلہ میں آپ نے جو بیانات دیئے ہیں انکو میں نے بہت غور اور توجہ سے پڑھا ہے۔ آپ نے مصر کے یہودیوں کے بارے میں جن جذبات و خیالات کا اظہار کیا ہے ان پر مجھے اسلیئے کچھ حیرت و استعجاب نہیں ہو کہ میں آپ کے عالی نفس سے پوری واقفیت رکھتا ہوں۔ میں آپکی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مصر کا یہودی طبقہ مختلف اجناس کے افراد پر مشتمل ہے۔ اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کوئی رشتہ نہیں ہے کہ وہ اپنے ثقافتی اور رفاہی کاروبار میں تنظیم کے خواہاں ہیں۔ اسی بنا پر اُن کے ذمہ دار لیڈر سیاسی جھگڑوں میں انھیں مبتلا کرنے میں احتراز کرتے ہیں۔

باقی رہے مصری یہودی، جن کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ مجھے گفتگو کرنے کا حق ہے۔ تو وہ ہر محب وطن کیطرح یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ وطن کے فرائض پوری طرح ادا کر ہی نہیں سکتے جب تک کہ وہ سیاسی خارجی مسائل میں حکومت کے ساتھ نہ چلیں۔

میں ایک اور بات عرض کرنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مصر کے تمام یہودی بلا امتیاز جنسیت اس بات کے زبردست خواہاں ہیں کہ فلسطین کا معاملہ برادرانہ اور دوستانہ مفاہمت کے ذریعہ طے ہو جائے۔ تاکہ فلسطین کی موجودہ تکلیف دہ صورت حالات کا خاتمہ ہو اور آپ یقین فرمائیں کہ اس مفاہمت کے لئے جس قسم کی کوششوں کی بھی ضرورت ہوگی۔ مصر کے یہودی ان سے دریغ نہیں کریں گے۔

محمد علی علوبہ پاشا کا جواب

اس خط کے جواب میں محمد علی علوبہ پاشا نے حسب ذیل خط تحریر فرمایا:

عزیزی پاشا!

آپ کا خط پاکر میں بہت خوش ہوا اور میں نے اسے بار بار پڑھا۔ آپ نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ میرے لئے نئے نہیں ہیں میں آپکے جذبات کے پہلے ہی سے واقفیت رکھتا ہوں آپ نے اسرائیلی طبقہ کے پیشوا، مجلس شیوخ کے ممبر اور سابق وزیر ہونے کی حیثیت سے بارہا میرا تجربہ کیا ہوگا کہ میں ہر اس چیز کی حمایت پر ہر وقت آمادہ رہتا ہوں جسے میں حق سمجھتا ہوں لیکن میری حمایت آزادانہ ہوتی ہے اور اس میں کسی سختی یا جانبداری کو مطلق دخل نہیں ہوتا ہے۔ اسی بنا پر میں خوش ہوں کہ فلسطین کے مسئلہ پر ہم اور آپ بحث کر رہے ہیں ممکن ہے کہ اس سے ایسے نتائج برآمد ہوں جو مسلمانوں اور یہودیوں دونوں کے لئے خوش کن ہوں۔

آپ نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ مصر کے یہودی خارجی مسائل میں حکومت کی پالیسی کی اتباع و تائید کرتے ہیں لیکن آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ قوم حکومت سے الگ بھی اپنا ایک وجود رکھتی ہے۔ اگر حکومت بعض اسباب کی بنا پر جو آپ کو معلوم بھی ہیں کسی قدر احتیاط کی پالیسی اختیار کرنے پر مجبور رہے تو قوم کو اس قسم کی کوئی مجبوری لاحق نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مصریوں کی اکثریت مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں انتہائی کرب و اضطراب میں مبتلا ہے اور یقیناً مبتلا ہونا چاہیئے کیونکہ اہل فلسطین کے ساتھ ہمارا تعلق صرف ہمسائیگی کا تعلق نہیں ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ گہرے تعلقات ہیں، ہماری زبان ایک ہے۔ ہمارے اخلاق و عادات ایک ہیں اور سب سے بڑھکر ہم سب ایک مذہب اسلام کے پیرو ہیں۔ کیا ان روابط و تعلقات کے ہوتے ہوئے قضیۂ فلسطین میں ہمارا زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینا آپ کے نزدیک کوئی بیجا بات ہو سکتی ہے؟

اہل فلسطین اس وقت جن مصائب میں گھرے ہوئے ہیں ان سے ہمارا متاثر ہونا بالکل قدرتی امر ہے۔ اسی لئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہماری اضطراب و الم میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے میں ایک آزادی پسند مصری کی طرح اس اضطراب و الم کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے اگر ایسا نہیں کیا گیا تو حالات ایسی شکل اختیار کر لیں گے جسے نہ آپ پسند کریں گے اور نہ میں

آپ نے دیکھ لیا کہ میں آپ سے کسی بات میں کوئی پردہ رکھنا نہیں چاہتا۔ اسی بنا پر میری آپ سے بھی یہی خواہش ہے کہ پوری صفائی کے ساتھ بحث میں حصہ لیں اور موجودہ حالت کو دور کرنے میں میری امداد فرمائیں۔

آپکو معلوم ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں میں نے مسئلہ فلسطین کو منصفانہ طور پر حل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھکو اسمیں کامیابی اسلیئے نصیب نہ ہوئی کہ یہودیوں نے بہت غلط

باقی صفحہ ۸ پر دیکھیئے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۶ راگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۲

یو۔پی اسمبلی کے اجلاس کا ایجنڈا

یو۔پی اسمبلی کا جو اجلاس یکم اگست سے شروع ہو رہا ہے اُس کا ایجنڈا کافی طویل ہے اور غیر سرکاری کام کی فہرست بھی کافی اہم ہے جسمیں تین بل بھی شامل ہیں ایک بل مسٹر ظہیر الحسن لاری ایم۔ ایل۔ اے پیش کریں گے جسکا مقصد یہ ہے کہ ضابطہ فوجداری میں چند ترمیمات کی جائیں اس کے دو مقاصد بتائے گئے ہیں اولاً دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کے تحت مقدمات میں شہرت عامہ کی شہادت ممنوع قرار دینا دوسرے دفعہ ۱۴۴ کے تحت ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کے اختیارات کی تحدید کرنا ایسی صورتوں میں جہاں عدالت سے طے شدہ شہری حقوق کے استعمال کا معاملہ ہو دفعہ ۱۱۰ (۴) کے ضابطہ فوجداری اس امر کی اجازت دیتا ہے کہ دفعہ ۱۱۰ ب ضابطہ فوجداری کے تحت جو مقدمات ہوں ان میں شہرت عامہ کی شہادت دیجا سکے یہ بخوبی معلوم ہے کہ شہرت عامہ کی شہادت اس قدر عام ہوتی ہے کہ جرح کے ذریعہ اسکی صداقت کی جانچ نہیں ہو سکتی۔ علاوہ بریں اس قسم کی شہادت خطرناک اصول پر مبنی ہے ثبوت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ فرد کے خطرناک کیرکٹر کو واقعات سے ثابت کرے۔ لہذا یہ ضرورت ہے کہ دفعہ ۱۱۰ (۴) ضابطہ فوجداری کی ترمیم کی جائے۔ امن عامہ کے نام پر شہری آزادی کو محدود کرنا گناہ عظیم ہے۔ ایگزیکٹو کا وجود ہی اسلیئے ہے کہ وہ شہری حقوق کی حفاظت اور انکو نافذ کرے۔ پس اس فرض منصبی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس جماعت کو اپنی طاقت بروئے کار لانا ہے جہاں عدالت مجاز سے طے شدہ حقوق کے استعمال کے سلسلہ میں نقص امن کا اندیشہ پیدا ہوا ہو حکومت کا فرض ہے کہ وہ حقوق کے استعمال میں ہو اور دفعہ ۱۴۴ ان افراد کے خلاف بروئے کار لائے جنسے مداخلت کا اندیشہ ہو یہ عام شکایت ہے کہ مجسٹریٹ بالکل الٹا طریقہ اختیار کرتے ہیں جب دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری وہ قانوناً اس کے مجاز ہیں اسلیئے دفعہ ۱۴۴ میں ایسے اضافہ کی ضرورت ہے جس سے یہ واضح ہو جائے کہ اس دفعہ کا استعمال صرف مداخلت کرنیوالوں کے خلاف کیا جائے گا نہ اُن کے خلاف جو محض ایک جائز حق کو استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دوسرا بل ٹھاکر ہیرا سنگھ پیش کرینگے جسکا مقصد یہ ہے کہ ہریجنوں پر مندروں میں پوجا کرنے اور کنوؤں کے استعمال کے سلسلہ میں جو بندشیں ہیں وہ دور کی جائیں یہ ایکٹ ایک ساتھ سارے صوبہ میں نافذ ہوگا ہریجن ۲۱ ذات نسل یا طبقہ کے ممبر کو تصور کیا جائے گا۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی فیڈرل جماعتوں میں درج ہیں ہندو دھرم میں جین بھی شامل ہونگے اس بل کے پاس ہونے کے بعد ہریجنوں کو بھی عام ہندوؤں کی طرح عام مندروں میں پوجا کرنے کی اور کنوئیں استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔ جو آدمی کسی ہریجن کو مندر میں پوجا کرنے یا کنوؤں استعمال کرنے سے روکے گا۔ وہ دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا اور اگر پھر اس جرم کا مرتکب ہو تو بیس روپیہ روزانہ کے حساب سے مزید جرمانہ ہوگا۔

اس بل کا مقصد یہ ہے کہ ابھی تک ادنی ذات والوں کو کسی پبلک مندر میں پرستش کرنے یا پبلک کنوؤں سے پانی بھرنے کا حق حاصل نہیں تھا اگرچہ اس مخالفت کی اجازت نہ ہندو مذہب ہے اور نہ یہ اخلاق کے اصول پر مبنی ہے یہ مخالفت ہندو مذہب کے روشن نام پر ایک بدنما داغ کا کام کرتی ہے اور قوم کی پرسکون قوم کی راہ میں حائل ہوتی ہے اس بل کا مقصد ادنٰی ذات والوں پر جو پابندی اس قسم کی ہے اسکو قانونی اجازت سے ہٹانا ہے کیونکہ جتنی جلد یہ دھبہ مٹایا جائے گا۔ اتنا ہی زیادہ ملک کے لئے مفید ہوگا تیسرا بل مسٹر اندر سنگھ ایم ایل۔ اے پیش کرینگے۔

اس بل کے اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ زرعی رقبات میں ایک معمولی مزدور کی بسر اوقات بڑی افسوسناک ہوتی ہے وہ قریب قریب نصف پیٹ کھانا کھانے کو پاتا ہے اور ان رقبات میں جہاں کہ چھوٹی دستکاریاں اور کوئی کام نہیں ہے بچاروں کو اتنا کپڑا بھی نہیں ملتا کہ اپنے جسم کو ڈھانک سکیں اور مزدوری اتنی کم ہوتی ہے کہ دن بھر کے بعد دو آنے کے پیسے ملتے ہیں اور زمیندار صرف پانچ چھ پیسے ہی دیتا ہے اب جبکہ مل میں کام کرنے والے مزدوروں کے متعلق اتنا کچھ کیا جاتا ہے جنکی آمدنی دیہات کے مزدوروں کے مقابلہ میں نسبتاً اچھی ہوتی ہے زرعی رقبات کے مزدوروں کی حالت کی طرف کوئی توجہ نہیں دیجاتی جو کہ زیادہ تر ادنی ذات کے لوگ ہوتے ہیں۔ اب یہ وقت آگیا ہے کہ ان کی حالت اور آمدنی کو درست کرنے کا کام شروع کرنا چاہیئے اور صوبہ کی زرعی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ چیز قانون کے ذریعہ انجام دی جاسکتی ہے یعنی کہ کم سے کم مزدوری مقرر کر دی جائے جس کی خلاف ورزی قانونی جرم ہو زرعی مزدور کو شہر کے مزدور کے مقابلہ میں زیادہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ اس معاملہ میں اس کو سہولت پہنچانی جائے۔ خاص کر بچوں اور عورتوں کو بل میں لوکل گورنمنٹ کو اس بات کا حق دیا گیا ہے کہ وہ مختلف زرعی رقبات میں کم سے کم مزدوری کا تعین کرے اور کام کرنے کا وقت مقرر کیا جائے۔ قانون کی خلاف ورزی پر سزا دی جائے گی۔ علاوہ ازیں با اختیار لوگوں کے معاملہ میں مثلاً زمیندار مہاجن اور پبلک کے ملازمین کے لئے یہ ایک جرم سمجھا جائے گا۔ مختلف ممبروں کی طرف سے ۱۱ تجاویز اسمبلی میں پیش کی جائینگی مسٹر بابو رام ورما ایک تجویز پیش کرینگے کہ ایک کمیٹی اس غرض سے بنائی جائے جو رشوت ستانی کی خرابیوں اور دیگر نقائص کے متعلق تحقیقات کرے

آئینہ کانپور

نیشنل مسلمانوں کا جلسہ

۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء کو تلک ہال میں نیشنل مسلمانوں کا ایک عام جلسہ سید بشیر الدین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا کہ چند لوگوں نے یہ مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر محمد اشرف اور مولانا عبد الحلیم صدیقی کے علاوہ مسلم لیگ کے چند آدمیوں کو بھی بولنے کا موقع دینا چاہئے۔ جناب صدر نے یہ کہا کہ چونکہ یہ جلسہ صرف ان ہی دونوں صاحبوں کی تقریر کے لئے بلایا گیا ہے اس لئے اور لوگوں کو بولنے کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ البتہ اور حضرات تحریری سوالات کر سکتے ہیں اور انکے جوابات دیئے جاویں گے۔ اسکے بعد بہت کچھ اودھم بازی ہوئی حتی کہ پولیس بھی کافی آگئی مگر سید بشیر الدین صاحب کی تدبر کی وجہ سے حالات زیادہ خراب نہیں ہونے پائے اس درمیان میں لوگوں نے بجائے سید بشیر الدین کے مولوی سعید الرحمٰن صاحب کو صدر منتخب کر دیا مگر سید بشیر الدین صاحب نے اس پر کوئی توجہ نہیں کی اور ڈاکٹر محمد اشرف صاحب نے تقریر شروع کی اور تقریباً دو گھنٹہ تک آپ نے ایک نہایت مدلل تقریر فرمائی جسمیں موصوف نے بین الاقوامی سیاست پر تبصرہ فرماتے ہوئے برطانیہ کی سیاست کو واضح کیا اور ہندوستان کی آیندہ پوزیشن پر بڑی خوبی سے روشنی ڈالی۔

موصوف کے بعد چند مسلم لیگ کے اصحاب نے بھی تقریریں کیں اور برطانیہ کے حکمت عملی سے اختلاف کرتے ہوئے ولایتی مال کے بائیکاٹ پر زور دیا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جس ذہنیت کا مظاہرہ اس جلسہ میں کیا گیا ہے وہ کسی طرح بھی اچھا نہیں اور ایسے ہی مواقع پر جھگڑا ہو جانے کا خوف ہوتا ہے۔ بہر حال ہم سید بشیر الدین صاحب کی تعریف کرینگے اُنہوں نے نہایت دانشمندی سے کام لیکر اور خاموشی اختیار کرکے ایک زبردست آفت کو سر سے ٹال دیا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء کو مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوئی

پھول والی گلی۔ بیچ باغ اور ڈیل پوروہ کی اسکیموں کے تخمینے منظور کئے گئے

ناچ گھر۔ برہانہ اسکیم کی سڑک کے لئے اوٹ (نقشہ) منظور کیا گیا۔

سالانہ رپورٹ ۱۹۳۷-۳۸ء منظور کی گئی اور مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل اے۔ چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے اچھے انتظامات اور تعریف کے لئے ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔

۱۹۳۷-۳۸ء کی آمدنی کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی -/131 و 30 و 15 روپیہ ہوئی اور خرچ -/53 و 8 و 1568 ہوا۔

، لاکھ روپیہ زمینیں کے حاصل کرکے درست کرنے میں انجینرنگ ڈپارٹمنٹ میں خرچ ہوا۔ نئی کوتوالی بالکل مکمل ہوگئی جو بہت خوبصورت اور اچھی حالت میں نظر آتی ہے۔ سینہ مڑ کا پکا نالہ بھی بالکل تیار ہو گیا ہے

آنریری مجسٹریٹی سے استعفٰی

بابو نراین پرشاد اروڑا نے آنریری مجسٹریٹی سے اسلئے استعفٰی دیدیا ہے کہ پراونشیل کانگریس کمیٹی نے یہ طے کر دیا ہے کہ جو آنریری مجسٹریٹی قبول کریگا اسکو اپنے کانگریسی عہدہ سے مستعفی ہونا پڑے گا۔

ہڑتال کی کوشش

گذشتہ ہفتہ کانپور کیمیکل ورکس جسکے مالک سرگیوں جونس صدر انجمن مالکان مل ہیں اسلئے ایک سو کاریگروں نے اضافہ تنخواہ کے سوال پر ہڑتال کر دی مگر بعد میں کام پر آگئے۔ گذشتہ ہڑتال میں یہ کارخانہ محفوظ رہا تھا اسکے علاوہ کانپور کے تیل کے ملوں میں گڑبڑ ہوئی مگر ہڑتال کی نوبت نہیں آنے پائی۔ تیل مل کے مزدوروں نے بھی اپنی ایک یونین بنائی ہے اور اپنا ایک وفد گورنمنٹ اور لیبر افسر کے پاس بھیجا ہے۔ لیبر افسر صاحب نے مزدوروں سے تحریری بیان طلب کیا ہے۔

ایک قابل قدر جوتشی

پنڈت سوم ناتھ کرشن جی شاستری آجکل کانپور تشریف لائے ہوئے تھے مگر آج تشریف لیجا رہے ہیں شاستری جی اورنگ آباد دکن کے رہنے والے اور اپنے علم وفضل اور حسن اخلاق کی بدولت بہت نامور اور اس فن کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کوئی معمولی جوتشی نہیں بلکہ آپ اُن ماہرین فن میں ہیں کہ جنکی شہرت ہندوستان سے نکلکر غیر ممالک تک پہونچ چکی ہے۔ موصوف کی قابلیت کو نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ بھی تسلیم کر چکا ہے۔

آپ کے کانپور کے قیام کے زمانہ میں اکثر حضرات نے آپ سے استفادہ حاصل کیا اور آپ کی قابلیت سے نہایت متاثر ہوئے۔ غالباً آپ آیندہ دسمبر تک پھر کانپور تشریف لائیں گے۔

حکام

مسٹر ایس۔ ڈبلو۔ باب صاحب ڈپٹی کلکٹر طویل رخصت پر جا رہے ہیں اور انکے بعد آپ ریٹائر ہو جاوینگے۔

رائے بہادر بابو رام بہاری شاہی صاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور تشریف لا رہے ہیں۔

پنڈت پران ناتھ آغا صاحب سول و سشن جج پر تشریف لائے ہیں اور آج آپ نے سول سشن جج کا چارج لیلیا ہوگا۔

لائسنس ضبط

کہا جاتا ہے کہ آجکل کاشتکاروں اور زمینداروں کے درمیان جو فسادات ہوتے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یو۔ پی گورنمنٹ نے تمام کلکٹروں اور ڈپٹی کلکٹروں کو حکم دیا ہے کہ جہاں جہاں ایسے جھگڑے ہو چکے ہیں یا جہاں ایسے جھگڑے ہونیکا اندیشہ ہے وہاں کے لوگوں کے اسلحہ آتشبار کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں اور اگر ایسے علاقہ میں کوئی شخص لائسنس سے مستثنیٰ ہو تو اس کے اسلحہ لے لئے جائیں اور استثنا منسوخ کرانیکی کارروائی کی جائے۔

گورنمنٹ گرانٹ

صوبہ کے بورڈ صنعت وحرفت نے ۳۰۴۵۰ روپیہ کی گرانٹ تقسیم کی ہے اور ایک رزولیوشن پاس کرکے پچاس ہزار روپیہ اور طلب کیا ہے گرانٹ کے لئے ۲۹ درخواستیں آئی تھیں جن میں سے حسب ذیل کو گرانٹ دیگئی ہے:-

(۱) کانپور لیس ورکس ۱½ ہزار
(۲) مسٹر گھنشیام داس کانپور کو ۱۵۰۰ روپیہ ٹرائیکلس اور بچوں کی گاڑیاں بنانے کے لئے۔
(۳) یونائیٹڈ انڈیا شیفیلڈ کمپنی علیگڈھ دو ہزار روپیہ
(۴) محمد احسن فتحگڑھ گھڑیاں بنانے کے لئے۔
(۵) سائنٹفک اپاریٹس اینڈ کیمیکل ورکس آگرہ دو ہزار
(۶) ترازو ورکس بنارس ۱½ ہزار
(۷) بندراین لال جھانسی بارہ سو روپیہ
(۸) ہند کیمیکل ورکس کانپور دو ہزار روپیہ
(۹) جین گلاس ورکس دو ہزار
(۱۰) گلاس ورکس فیروز آباد ایکہزار۔
(۱۱) کریجویٹ کمپنی آگرہ سوا سو روپیہ
(۱۲) ہندو یونیورسٹی بنارس ۲½ ہزار
(۱۳) کنج بہاری لال شرما علیگڈھ ساڑھے چھ سو روپیہ
(۱۴) ہندوستان الکٹرسٹی ورکس شکوہ آباد ۳ ہزار
(۱۵) راج نراین مصرا کانپور ۵۰۰ روپیہ
(۱۶) مسٹر بیلی بنارس دو ہزار
(۱۷) مسٹر میتھم ۳ ہزار روپیہ
(۱۸) بلاقی سنگھ ۳۵۰ روپیہ

فیض آباد میں ہیضہ

فیض آباد کے جھولے کا میلہ ۱۱ اگست تک ہوگا اسمال زیادہ مجمع ہونیکی وجہ سے وہاں شدید ہیضہ پھیل گیا ہے لہذا پبلک سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ وہاں جانے کا

کانپور میں مسلم لیگ کیطرف سے گارڈھا ڈے

مسٹر ایم مظفر رضا سکریٹری شراب، جوا، بائیکاٹ کمیٹی (شعبۂ گارڈھا) مطلع فرماتے ہیں کہ:-

کانپور میں مسلم لیگ کی طرف سے گارڈھا ڈے ۳۱ ر جولائی ۱۹۳۸ء دن اتوار کو بڑی شان سے منایا گیا۔ شہر میں متعدد ٹولیوں نے گشت کیا۔ مسلم لیگ کے بہت سے ارکان گاڑھے میں ملبوس جلوس کے ہمراہ تھے۔ رضا کاروں کے سبز پوش دستے بڑے جوش وخروش کے ساتھ مصروف کار تھے ارکان مسلم لیگ کاندھے پر گاڑھے کے تھان ڈالے ہوئے لوگوں کو گاڑھا خریدنے پر آمادہ کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ مسلم لیگ زندہ باد و ولایتی مال بائیکاٹ کے نعرے ہر طرف بلند ہو رہے تھے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ قریب ایک ہزار گز سے زیادہ گاڑھا ان ٹولیوں نے فروخت کیا۔

چمڑے بازار کے علاقہ کی ٹولی کی سرگردگی بابو محمد حمزہ صاحب مالک انڈین نیشنل ٹینری و میونسپل کمشنر نے فرمائی، آپ نے نہایت کوشش کے ساتھ لوگوں کو گاڑھا خریدنے پر آمادہ فرمایا، سٹیشن روڈ، بساطخانہ کے علاقہ کی ٹولی کی نگرانی ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ایم ایل سی' کے سپرد تھی جو کسی سبب سے تشریف نہ لاسکے۔ بہر حال گشت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ چمن گنج کے علاقہ کی ٹولی کی نگرانی رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی صاحب قبلہ نے منظور فرمائی تھی مگر ایک عزیزہ کی علالت کے باعث آپ تشریف نہ لاسکے۔ چمن گنج کا گشت بھی کامیاب رہا۔

شہر کے اکثر بازاروں میں گشت ہوا مثلاً سٹیشن روڈ توپخانہ بازار۔ نئی سڑک۔ چمڑا بازار۔ کرنیل گنج۔ کنگھی محال۔ ہمایوں باغ۔ محمد علی پارک، چمن گنج وغیرہ سکریٹری کمیٹی ترویج گارڈھا سٹیشن روڈ کی ٹولی کے ہمراہ حاضر تھا امید کی جاتی ہے کہ اس ہفتہ کی بکری پر اس گشت کا کافی اثر پڑیگا۔ آیندہ اتوار بتاریخ ، راگست ۱۹۳۸ء کو دوبارہ گشت ہوگا جو خدا چاہے اس سے زیادہ کامیاب ہوگا۔

کرم ویر پکچرز کے متعلق

دو معزز خواتین کی رائیں

ہندوستان کے مشہور ڈائرکٹر وٹھل داس پنچوٹیا کے ڈائرکشن میں کرم ویر نامی پکچر تیار ہوئی ہے جسکا افتتاح کلکتہ میں لیڈی نیلی سین گپتا صاحبہ نے اور احمد آباد میں لیڈی ودیا گوری صاحبہ نے کیا تھا ان دونوں معزز لیڈیوں نے کرم ویر پکچر کا افتتاح کرکے اس کے متعلق جو اپنی بیش قیمت رائے ظاہر کی ہے وہ حسب ذیل ہے:-

لیڈی نیلی سین گپتا صاحبہ کی رائے

کرم ویر فلم کی رسم افتتاحی کے وقت موجود رہنے کا فخر مجھے حاصل ہو چکا ہے۔ اس فلم میں دلکش نظاروں کی کمی نہیں اور اسکی فوٹوگرافی نہایت اعلیٰ ہے۔ اسکی بندشیں نہایت جوش دار ہے اور یہ ابتدا سے انتہا تک حاضرین کے دلوں کو مسخر کئے رہتی ہے۔ سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اسکے مصنف۔ ڈائرکٹر اور پروڈیوسر ایک ہی شخص۔ جناب وٹھل داس صاحب پنچوٹیا ہیں۔ آپنے اسمیں اپنا ہیرو کا پارٹ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا ہے۔ پانچوٹیا جی کے طفل خوردسال نے بھی اسمیں ایک نہایت ضروری پارٹ لیکر اپنی ہونہاری کا کافی ثبوت دیا ہے، یقیناً یہ فلم نہایت کامیابی حاصل کریگا اور ایک مدت تک مختلف سینماؤں میں چلتا رہیگا۔

لیڈی ودیا گوری نیلکنٹھ صوبہ کی رائے

کرم ویر فلم ایک گجراتی بھائی کی جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ جناب وٹھل داس پانچوٹیا اس فلم کے مصنف۔ ڈائرکٹر اور ہیرو بھی ہیں۔ اسطرح تین اہم کار ایک ساتھ سرانجام دینے کے لئے آپ کی جسقدر تعریف ہو تھوڑی ہے۔ یہ فلم آجکل کے چلتے ہوئے اول درجہ کے فلموں میں جگہ پانیکے قابل ہے۔ نئے خیالات کے مطابق اتحاد ہندو مسلم اچھوتوں کی مدد وغیرہ خیالات بھی اسمیں نہایت خوبی سے شامل کئے گئے ہیں۔ کہانی نہایت عجیب وغریب ہے اور سمو چے فلم میں ایسی ایک بھی بات نہیں جو عوام کے لئے ناقص ثابت ہو۔۔۔

سبد گل

سب سے اچھی زندگی تو یہ ہے کہ خوب تن کو کھانا کھانا، خراٹے لیکر سوئے یار لوگوں میں کچھ گپ بازی کی کچھ گھر میں اور کچھ باہر رنگ رلیاں منائیں اور آرام سے دن گذار دیئے۔

لیکن عام لوگوں کو یہ مزے کہاں حاصل ہیں بیشتر آدمی ایسے ہیں جن کے ساتھ پیٹ کا دھندا لگا ہوا ہے، کوئی نوکری کرتا ہے کوئی تجارت کرتا ہے کوئی ہل چلاتا ہے، کوئی قلم ہاں! تھوڑے سے آدمی ہیں جن کو اس پروگرام کی تکمیل کا موقعہ ملتا ہے لیکن ان کے امن میں بھی خلل پڑنے لگا، کچھ تو مزدوروں اور کسانوں نے ان کی عیش و عشرت نہیں تو کم از کم ان کے دماغی اطمینان میں خلل ضرور ڈال دیا اور ان میں سے کچھ ایسے تھے کہ جنھوں نے کانگریس کے چکر میں پھنسکر خود اپنی عیش و عشرت میں خلل ڈالدیا۔

جب ۱۸۸۵ء میں کانگریس قائم ہوئی تھی تو کون جانتا تھا کہ اس کی بدولت یہ مصیبتیں پیش آئیں گی کہ زندگی دوبھر ہو جائے گی۔

اس وقت تو کانگریس ایک مزے اور دلچسپی کی چیز تھی، سال میں ایک بار دھوم دھام سے جلسہ ہو جاتا تھا، آپس میں احباب مل لیتے تھے دعوتیں اڑتی تھیں کچھ چھے دار تقریریں ہو جاتی تھیں کچھ ریزولیوشن پاس ہو جاتے تھے۔ اور بس

مسز بسنٹ کو کیا سوجھی کہ انھوں نے اپنے عہد صدارت میں ضلع ضلع میں کانگریس کمیٹیاں قائم کر دیں اب وہ بات نہ رہی کہ سال بھر میں ایک جلسہ کافی ہو جائے بلکہ اس دلچسپی کے شغل نے ایک مستقل کام کی صورت اختیار کر لی اب سال میں ایک جلسہ کے بجائے کئی کئی جلسہ ہونے لگے۔ ذرا سی بات کے لئے ضلع ضلع میں آوازیں اٹھنے لگیں اور یہ معلوم ہونے لگا کہ یہ دلچسپی کسی روز اچھا خاصہ ہنگامہ بن کر رہے گی۔

اس میں شک نہیں کہ اس آگ کو سلگانے میں تلک مہاراج نے بھی کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔ کانگریس کے اجلاس میں ۱۹۰۷ء میں پہلے پہل رنگ میں بھنگ تو انھوں نے ہی ڈالا تھا ورنہ اسکے جلسوں میں مخالفت کا کیا کام تھا، پہلے سے ریزولیوشن باہمی طور پر تیار ہو جاتے تھے ایک ایک لفظ چن چن کر رکھا جاتا تھا اور کھلے اجلاس میں تحسین و آفریں کے نعرے بلند ہوتے تھے، گویا کوئی مشاعرہ ہو رہا ہو

یہ تو مزہ جو کچھ ہونا تھا سو ہوا مگر سب سے بڑا غضب ہوا کہ گاندھی جی نے جنوبی افریقہ سے ہندوستان کا رخ کیا، مالوی جی کے دور یعنے ۱۹۱۸ء تک تو غنیمت رہا گاندھی مہاراج نے ۱۹۱۹ء سے جو کانگریس میں دخل دینا شروع کیا تو معاملہ بالکل ہی خراب ہو گیا نہ وہ رنگ رلیاں نہ وہ چھے دار تقریریں بلکہ اب تو جیل خانے اور جان دینے کا سوال آنے لگا۔

۱۹۲۰ء میں چنگاریاں نکلنی شروع ہو گئیں اور ۱۹۲۱ء میں تو شعلے ہی بلند ہو گئے تقریباً پچیس تیس ہزار آدمی جیلوں میں بھر گئے یا اللہ یہ وہی کانگریس ہے جس میں شروع شروع میں خوش گپیاں اڑتی تھیں

۱۹۲۱ء میں تو جیل جانے ہی پر بیتی ۱۹۳۰ء میں تو پولیس نے لٹھ بازی شروع کر دی مردوں کو ہی نہیں بلکہ عورتوں کو بھی خوب پیٹا سرحد میں تو پورا مزہ ہی آگیا مگر لوگ کہاں ماننے والے تھے پولیس کے ڈنڈوں کا تو کیا اثر ہوتا، فوج کی گولیوں کا بھی اثر نہ ہوا ۱۹۳۲ء میں بھی یہ ہی کیفیت رہی غرضکہ ۱۹۳۴ء تک یہ ہی ہنگامہ رہا سے مرکزی اسمبلی کے الیکشن ہونے پر ذرا جان میں جان آئی کہ چلو پھر آئینی جد وجہد شروع ہو گئی اور ہوا بھی یہی تین سال کے اندر اندر کانگریسی وزارتیں قایم ہو گئیں لیکن گاندھی مہاراج چین سے کب بیٹھنے دیں گے۔

ادب لطیف

مایوسی؟

از محترمہ رضا دلحسن کاظمی بی اے آنرز بنارسی

زندگی کا ایک خوشگوار لمحہ۔۔۔ وادی غربت کا ٹمٹماتا ہوا ایک چراغ۔۔۔ ایک رہرہ ریز عمیق گھاٹی۔۔۔ عاشق حزیں کی ایک سرد آہ!۔۔۔ بستر مرگ پر آخری سانس۔۔۔ محبوب کا آخری دیدار۔۔۔ ایک بھیانک صورت۔۔۔ ایک محروم تمنا ایک ناکام زندگی۔۔۔ ایک حسین عورت کی اشک آلود آنکھیں۔۔۔ ایک مظلوم کی ناکامیاب التجا۔۔۔ شاہین پرندے کے چنگل میں ایک ننھی سی چڑیا۔۔۔

دام صیاد میں پھڑکتا ہوا جالوز۔۔۔ ایک بسمل کی نیم باز آنکھیں خودکشی کی ایک جانگداز تجویز۔۔۔ نامساعدات زمانہ کا ثمرہ۔۔۔ فلک پیر کی کجروی کا ایک نتیجہ۔۔۔ آغوش مادر سے ایک معصوم بچے کی جدائی۔۔۔ ایک حور وش دوشیزہ ظالم و بے وفا شوہر کے ہاتھوں میں، مآل عشق۔۔۔ انجام محبت نالۂ رسا۔۔۔ آہ بے سود۔۔۔ کشتۂ حسرت۔۔۔ انجام وفا، ناکامئ دیدار۔۔۔

مسٹر شریف کی اپیل

ورکنگ کمیٹی نے سی پی کے سابق وزیر مسٹر شریف کی اس درخواست پر بھی غور کیا جس میں یہ درج ہے کہ ان کے خلاف فیصلہ چند ایسے الزامات کی بنا پر دیا گیا ہے جنکو ان کے روبرو پیش نہیں کیا گیا اس لئے ورکنگ کمیٹی کو اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے۔

کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کی درخواست کو سر منمتھ ناتھ مکرجی کے پاس بھیجا جائے۔ اور ان سے مشورہ کیا جائے۔

مدراس میں ہندی کیخلاف ایجی ٹیشن

مدراس ۲۸ر جولائی۔ مدراس میں ہندی کے خلاف ایجی ٹیشن کے سلسلے میں ابھی تک ۱۹۸ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں اور ۱۱۷ آدمیوں کو سزائیں ہو چکی ہیں۔

شریمتی وجے لکشمی کی خرابی صحت

لکھنؤ ۲۸ر جولائی۔ سیلاب زدہ علاقوں کے طوفانی دورے کے بعد شریمتی وجے لکشمی پنڈت کی صحت خراب ہو گئی ہے۔ اگرچہ آپکی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ تاہم ڈاکٹروں نے آپ کو یورپ تشریف لے جانے کا مشورہ دیا ہے ابھی تک گو کوئی فیصلہ نہیں ہو پایا پھر بھی بہت ممکن ہے کہ آپ دو ماہ کی رخصت پر روانہ ہو جائیں۔

برطانیہ چین کی امداد کرے گا

لندن ۲۸ر جولائی۔ دار الامرا میں غیر ملکی معاملات پر بحث کے دوران میں لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ چونکہ ہم حکومت زیکوسلاویکیا پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ مصالحتی رویہ اختیار کرے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ حکومت جرمنی بھی جرمنوں کو اسی قسم کا مشورہ دے گی۔ تاکہ جمود ختم ہو جائے۔ جس کے نتائج کس قدر خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ زیکوسلاویکیا کے متعلق لارڈ ہیلی فیکس نے مزید کہا کہ زیکوسلاویکیا کا معاملہ پر امن طریقہ پر طے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ یورپ میں اس وقت ایک بھی حکومت ایسی نہیں ہے جو جنگ کی

عالم نسواں

عورتوں پر سماج کا ظلم،

از صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ علیگڑھ

مجھے یہ بات کہتے ہوئے بہت ہی رنج معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں ہندوستان کے اکثر اصحاب عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ صریح ناانصافی ہے میں اس بات پر یقین کرتی ہوں کہ عورت کو بھی اللہ نے بڑی عزت دی ہے اور وہ دنیا کے ہر کام کی اہلیت رکھتی ہے یہ ہماری انتہائی بدنصیبی ہے کہ آج ہندوستان میں طبقہ نسواں کو بیکار سمجھ لیا گیا ہے اور میں پوری سچائی کے ساتھ کہتی ہوں کہ اس کی ذمہ داری مردوں پر عائد ہوتی ہے اگر آپ قدیم زمانے کی تاریخ ملاحظہ فرمائیں گی تو اس بازار عمل میں آپ کو عورتوں کے کارنامے شاندار اور بلند تر نظر آئیں گے۔

زمین کے کچھ حصہ ایسے بھی ہیں جہاں برسوں تک عورتوں نے حکومت کی ہے اور عدل و انصاف کو پیش نظر رکھا ہے، میدان جنگ میں بھی عورتوں کے کارنامے نظر آتے ہیں مہابھارت جنگ بدر اور جنگ احد میں عورتوں نے مجاہدانہ خدمات انجام دی ہیں آج بھی اقتصادی طاقت مردوں کے مقابلہ میں عورتوں میں زیادہ ہے، عورتیں بے پناہ محنت کرتی ہیں اور مسلسل کرتی ہیں کاروبار کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں عورتوں نے حصہ نہ لیا ہو اور خدمات انجام نہ دی ہوں۔

آج اس ہندوستان میں بھی عورتیں اہم خدمات انجام دے رہی ہیں کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہے کہ عورتوں میں بہترین خدمات انجام دینے کی صلاحیت موجود ہے۔

اس وقت عورتوں کو جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ تعلیم ہے اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ مردوں کی تعلیم کے لئے جتنے بہتر انتظامات ہیں اتنے عورتوں کے لئے نہیں ہیں اگر عورتیں اتنی ہی تعلیم پائیں جتنی مرد پاتے ہیں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ عورتیں ترقی کے میدان میں مردوں سے پیچھے رہیں۔

ان ممالک میں جہاں عورتوں اور مردوں کو مساوی تعلیم دی جا رہی ہے اور جہاں ان کو ترقی کے مواقع حاصل ہیں وہاں وہ ہر طرح کی ترقیاں حاصل کر رہی ہیں۔

مثال کے طور پر اگر عراق۔ شام۔ ٹرکی اور مصر کی خواتین کا تذکرہ کیا جائے تو کچھ نامناسب نہیں ہے ان ممالک کی عورتیں وہ کام کر رہی ہیں جن کو دیکھ کر مرد بھی حیران ہیں گذشتہ جنگ ٹرکی میں عورتوں نے اچھا خاصہ حصہ لیا تھا، آج کل چینی خواتین پوری دلیری اور قابلیت کے ساتھ موجودہ جنگ میں حصہ لے رہی ہیں اور جس بہادری سے لڑ رہی ہیں وہ حیرت انگیز ہے۔

ترکی عورتوں کی شاندار خدمات بھی محتاج بیان نہیں ہے آخر میں میں یہ درخواست کروں گی کہ ہندوستان کے لیڈروں کو مردوں کی ترقی کیساتھ ہی عورتوں کی ترقی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

وہ خواہاں ہو۔ ہر ایک ملک امن چاہتا ہے۔ مشرق بعید میں پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے کہا کہ اگر چین میں ہمارے مفاد کی مناسب طور پر حفاظت نہ کی گئی تو حکومت کو مناسب کارروائی کرنا پڑے گی۔

گو حکومت نے چین کو قرض دینے کا فیصلہ نہیں کیا ہے لیکن دیگر طریقوں پر یعنی مال وغیرہ ادھار دے کر اس کی امداد کرنے کا ارادہ ہے

برطانیہ میں سڑکوں کی نئی اسکیم

لندن ۲۸ر جولائی۔ کاونٹی کونسل ایسوسی ایشن کی انگزیکیٹو کمیٹی نے وزیر ٹرانسپورٹ کے پاس موٹروں کی سڑک کے بارے میں ایک اسکیم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جس پر چھ کروڑ

بچوں کی دنیا

شکار کی کہانی

از جناب سید محمد شمیم صاحب جامعی

گنگا چرن بابو بہت بڑے شکاری تھے اپنی آدھی زندگی انھوں نے جنگلوں ہی میں کاٹی تھی بڑی مشکلوں میں پڑے اور ان سے بچ کر نکلے۔

گنگا چرن بابو روز ہمارے گھر اخبار پڑھنے آیا کرتے تھے ایک مرتبہ اتوار کا دن تھا رم جھم رم جھم بارش ہو رہی تھی ہم لوگوں نے سوچا کہ آج گنگا بابو آئیں تو ان سے شکار کی کہانی سننی چاہیئے۔

وہ اپنے تجربے بڑے مزے مزے میں سناتے ہیں بچے تو بچے جوان اور بوڑھے بھی ان کے قصہ بہت شوق سے سنتے تھے۔

گنگا بابو حقہ لگائے آرہے تھے، دیکھتے ہی ہم لوگ خوش ہو گئے اور پھولے نہ سمائے جیسے ہی وہ اندر آئے ہم سب لوگوں نے ان کو گھیر لیا آج تو شکار کی کہانی سنا دیجئے ہر طرف سے یہی آواز آئی اچھا بھائی، اچھا کہتے ہوئے گنگا بابو فرش پر تکیہ لگا کر بیٹھ گئے ہم لوگ بھی چاروں طرف مل کر بیٹھ رہے گنگا بابو کہنے لگے۔

اچھا سنو؟ بھائی ایک دن کا واقعہ ہے اب بھی جب اس کا خیال کرتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں بس قسمت ہی تھی جو بچ کر نکل آئے، ضلع ہزاری باغ میں ایک دیہات ہے جس کا نام گورنجی ہے کچھ ضروری کام سے مجھے وہاں کچھ دنوں کے لئے رہنا پڑا تھا گورنجی سے ۱۵ میل کے فاصلے پر ایک اور دیہات تھا جس کا نام کھڑک ڈیہ تھا کچھ ایسا کام آپڑا تھا کہ وہاں میرا جانا ضروری ہو گیا۔

سہ پہر سے پہلے میں جا نہیں سکتا تھا سائیکل درست کر رہا تھا کہ میرے منشی آئے اور آکر کہنے لگے "بابو شام ہو رہی ہے اس وقت نہ جائیے کل سویرے چلے جائیے گا کئی دن سے ایک شیر بہت آفت مچائے ہوئے ہے،" میں نے منشی کی بات سنی ان سنی کر دی اور خیال کیا کہ تیزی سے سائیکل چلاؤں گا تو سورج ڈوبتے ڈوبتے کھڑک ڈیہ پہونچ جاؤں گا میرے ساتھ ایک ناشتہ دان تھا جس میں کافی تعداد میں گوشت اور روٹی تھی ایک چھرا ایک موم بتی اور ایک دیا سلائی بھی تھی، بس نے اپنی بندوق بھی نہ لی سوچا کہ ضرورت ہی کیا ہے اس طرف اتنا بڑا شیر تو ہوگا نہیں جو راستہ میں آکر روک لے گا اور مجھ کو سائیکل سے اترنا پڑے گا ایک گھنٹہ کے اندر ہی میں اپنی منزل پر پہونچ جاؤں گا، ڈرنے کوئی بات نہیں ہے اگرچہ راستہ جنگل ہی سے ہو کر نکلا ہے لیکن سڑک بہترین صاف اور پختہ ہے۔ سائیکل چلانے میں دقت نہ ہوگی۔

کوئی آدھا راستہ سائیں سائیں کرکے طے ہوا ساتھ میل کے قریب اور باقی رہ گیا تھا یکایک پھس کرکے پچھلے پہیے کی ہوا نکل گئی سائیکل چلانا ناممکن ہو گیا اب بڑی فکر ہوئی لیکن کرتا کیا سائیکل لیکر تیز تیز پیدل چلنے لگا بہت افسوس ہوا کہ بندوق ساتھ کیوں نہ لے لی۔

دونوں طرف گھنا جنگل تھا شام بھی ہو چلی تھی چڑیاں درختوں پر شور مچا رہی تھیں اب تو کھڑک ڈیہ پہونچتے پہونچتے کافی رات آجائے گی۔

یکایک شیر کی گرج کی آواز کانوں میں آئی۔ آواز بہت دور سے آرہی تھی بارہا خوف سے جسم تھرا اٹھا اب اس طرح پیدل چلنا مناسب نہ تھا بس سائیکل کو ایک درخت کے نیچے رکھدیا اور ناشتہ دان وغیرہ لیکر ایک درخت کے اوپر جا بیٹھا اب رات اسی درخت پر کاٹنی تھی اس طرح درخت پر ایک رات گذارنے کا موقعہ اکثر مجھے نصیب ہوا ہے شیر کی گرج آہستہ آہستہ قریب ہوتی جاتی تھی شام ہو گئی چودھویں کا چاند جنگل کے کنارے سے نکلا چاندنی میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا شیر میری سائیکل کو چاٹ رہا ہے۔

باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳

پردۂ فلم

فلموں کے ذریعہ اصلاح دیہات

از جناب ہری کرشن لال سہگل لاہور

ہمارے ملک میں آج کل بیسیوں فلم کمپنیاں قایم ہیں ان میں دو ایک کو چھوڑ کر باقی تمام کمپنیوں کے شاہکار اعلیٰ طبقہ میں پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھے جاتے ان کی فلموں کا معیار حد درجہ پست ہے، ڈائلاگ بھی بیحد لچر اور لغو غیر قدرتی ہیں اور غیر قدرتی مناظرے سے پر ہیں۔

یہ کمپنیاں اپنی فلموں میں کوئی نئی جدت اور انوکھی بات پیدا کرنے کے بجائے عشق و محبت کے وہ وہ اخلاق سوز منظر پیش کرتے ہیں جن کا عوام پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک کی صنعت فلمسازی ترقی حاصل کرنے کے بجائے پستی کی طرف جا رہی ہے یہ صنعت بام عروج پر پہونچ سکتی ہے کاش مالکان کمپنی صورت حالات اور وقت کا خیال رکھتے ہوئے ایسی فلمیں تیار کریں جنھیں دیکھ کر ہم اپنی روزمرہ کی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے سعی کر سکیں۔

ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے اور یہاں کے باشندوں کی طرز معاشرت خصوصاً کھیتی باڑی ہے، اسی پر ہم لوگوں کی زندگی کا دارومدار ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ اپنے ملک کی زراعت کو فروغ دیں، اس کی بہترین صورت ایک یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم اپنے دیہاتی بھائیوں کو کاشت کے متعلق طرح طرح کے صحیح اور مفید مشورے دیں ایسا کرنے کے لئے فلم ایک بہترین ذریعہ ہے اگر ہم اپنے خیالات کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے ہی گاؤں در گاؤں پھریں تو اس قدر مؤثر اور کامیاب ثابت نہ ہوگا جس قدر کہ ہم فلموں کے ذریعہ اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں فلموں کے ذریعہ ہم اپنے دیہاتی بھائیوں کی معاشرتی زندگی کے ہر پہلو پر بخیر و خوبی تبصرہ کر سکتے ہیں۔

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ دیہاتی لوگ تالاب کے قریب ہی اپنی جھونپڑیاں ڈال لیتے ہیں۔ تالاب میں تمام گاؤں کا گندہ پانی اکر جمع ہوتا رہتا ہے۔

برسات کے موسم میں ایسی جگہ مچھر کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور دیہاتی لوگ ملیریا بخار کے شکار ہونے لگتے ہیں مزید برآں وہ لوگ رات کو ان ہی مکانوں میں سوتے ہیں جہاں کہ وہ اپنے مویشی باندھتے ہیں اس جگہ کی آب و ہوا ان کی صحت کیلئے مضر ہے۔

علاوہ ازیں انھیں اپنے کھیتوں میں کھاد دینے کے طریقہ کھیتی کرنے کے اصول اور دیگر اہم امورات متعلقہ کاشت فلموں کے ذریعہ کافی روشنی میں آگئے آسکتے ہیں اور وہ لوگ ایسے واقعات سے سبق حاصل کر کے اپنی اس زندگی کو نہایت خوشگوار طریقہ پر بسر کرنے کے عادی ہو سکتے ہیں

ہم مالکان فلم کمپنیوں سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اصلاح دیہات کے متعلق بھی فلمیں تیار کریں جس سے دیہات میں رہنے والے لوگوں کی زندگی بہتر ہو جائے۔

چونکہ باشندگان دیہات کے ساتھ شہر والوں کی قسمت بھی وابستہ ہے یہ ضرور ہے کہ ایسی فلمیں تیار کرنے میں بیہودہ اور اخلاق سوز فلموں کی نسبت روپیہ کسی قدر زیادہ صرف ہوگا لیکن یہ فلمیں اسی قدر فائدہ مند ثابت ہوں گی اور تھوڑے ہی عرصہ میں مالکان فلم کمپنیوں کو ان کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ محسوس ہوگا۔

اقوال زرین

بولنا چاہتے ہو تو شیریں کلامی سے بولو۔

تولنا چاہتے ہو تو ہاتھ کو تولو اور ٹھیک تولو

دیکھنا چاہتے ہو، تو حق اور ناحق کے فرق کو دیکھو

سننا چاہتے ہو تو خدا کی تعریف اور مظلوموں کی پکار سنو۔

اپنے ان تمام فرائض کو انجام دو، دنیا بھر کی خوشی تمہارے لئے ہے۔

احسان بھولنے کا دوسرا نام محسن کشی ہے۔

کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچ لینا بہت ضروری ہے۔

لعل ہر پہاڑ میں، موتی ہر سیپ میں چندن ہر جنگل میں اور درویش ہر جگہ نہیں ہوتا۔

موج تبسم

باپ (بیٹے سے) تم کو پورے دو سال پڑھتے ہوئے ہوگئے تم نے کچھ ترقی بھی کی۔

بیٹا جی ہاں ابا جان! بہت کچھ۔

باپ کیا ترقی کی ہے۔

بیٹا جب میں داخل ہوا تھا تو میری املا میں دو تین غلطیاں آتی تھیں، مگر اب بفضلہ دس دس بارہ بارہ تک غلطیاں آتی ہیں۔

ٹی ٹی آئی (ایک دیہاتی مسافر سے) ٹکٹ لاؤ

دیہاتی کہاں کا ٹکٹ لاؤں۔

ٹی ٹی آئی جہاں تم جانا چاہتے ہو۔

دیہاتی کیا ٹکٹ مفت میں لاؤں آٹھ آنے پہلے ادھر داخل کرو۔

گاہک کیوں صاحب اس جوتے کی کیا قیمت ہے

سوداگر پانچ روپیہ دو آنہ تین پائی ۵؍۲

گاہک کچھ کم زیادہ نہیں ہو سکتا۔

سوداگر کم تو نہیں ہو سکتا اگر آپ کا حکم ہو تو اور زیادہ بتا دوں۔

دلچسپ معلومات

امریکہ میں ایک جماعت ایسی پیدا ہوئی ہے جو دنیا کے غل شور کو کم کرنا چاہتی ہے۔

ان لوگوں نے ایک باقاعدہ تحریک شروع کر دی ہے جس کا نام تحریک خاموشی رکھا ہے اس تحریک کا بنیادی اصول یہ ہے کہ شور و غل سے نہ صرف اقتصادی نقصان پہونچتا ہے بلکہ انسانی طاقت بھی ضائع ہوتی ہے، اس سلسلہ میں چار ٹائپسٹوں پر تجربات کئے گئے تھے، معلوم ہوا کہ شور کی زیادتی سے ایک اوسط درجہ کے انسان کی بیس فی صدی طاقت کم ہو جاتی ہے۔

تحریک خاموشی کے حامی اخباروں میں بھی طویل طویل مضمون چھپ رہے ہیں۔

ایک مضمون میں لکھا ہے کہ شور و غل ایک نظر نہ آنے والی روک ہے جس کا انسانوں کے دماغ اور اعصاب پر خراب اثر پڑتا ہے، اگر کارخانوں اور فیکٹریوں میں قانونی طور پر شور و غل کم کرایا جائے تو مزدوروں کی زندگی پر اچھا اثر پڑے گا۔

یہ باتیں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ہیں جہاں باشندے روپیہ میں کھیلتے ہیں اور جہاں کے مزدور کا بھی پیٹ بھرا ہوا ہے، ہندوستان کے مزدوروں کو باہر کے شور و غل کی فکر تو بعد کو ہوگی ابھی اسے اپنی ہی فکر سے نجات نہیں ہے۔ بقول غالب۔

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحہ غم ہی سہی نغمہ شادی نہ سہی

اور سنئے امریکہ والے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ دنیا بھر کی قوموں میں اشنان کرنے کے کیا کیا طریقے ہیں، اس سے غرض یہ ہے کہ اگر کسی قوم یا ملک میں نہانے کا کوئی ایسا مفید طریقہ رائج ہے جو ابھی تک امریکہ میں مروج نہیں تو صحت عامہ کے پیش نظر اسے امریکہ میں رواج دیا جائے۔

اس سلسلہ میں جو معلومات (صحیح یا غلط) مہیا ہوئی ہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ اوری لوگوں کے انڈین ایک دن میں پچاس مرتبہ نہاتے ہیں۔ جرمنی میں گھوڑوں اور کتوں تک کے نہانے کے لئے تالاب بنے ہوئے ہیں۔

جنوبی روس کے لوگ مڈ باتھ ریت کا اشنان کر کے بہت خوش ہوتے ہیں، کوسٹاریکا کی عورتوں کی خوبصورتی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ ناریل کے رس سے نہاتی ہیں، منطقہ شمالی کی اسکیمو نسل بالکل نہیں نہاتی وجہ شاید یہ ہو کہ لوگ برفانی سرزمین کے بسنے والے ہیں جہاں پانی حد سے زیادہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے ہمارا خیال ہے کہ امریکہ والوں کو اب جس قسم کے نئے اشنان کی ضرورت ہے، جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہونا چاہئے یعنی وہ روح کو پاک کرنے کے لئے فاقہ کشی کی عادت ڈالیں۔

ملک چین میں مردوں کی روحوں کو ثواب پہونچانے کا ایک عجیب و غریب طریقہ رائج ہے مرحوم کے ورثا کاغذ اور بانس کی تیلیوں کے عظیم الشان محل بنواتے ہیں اور ان محلوں میں وسیع صحن تیار کئے جاتے ہیں۔

فرنیچر، کمرے، بسترے، وغیرہ سب کاغذ کا سامان ہوتا ہے۔

جب محل بنکر تیار ہو جاتا ہے تو مقامی پروہت کو بلا کر ضروری رسمیں ادا کرائی جاتی ہیں اور اس کے بعد مکان میں آگ دے دی جاتی ہے، مکان کے جلنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کا تمام سامان جل جانے کے بعد دوسری دنیا میں منتقل ہو جائے گا۔ اور وہاں اس شخص کے کام آئے گا جس کی روح کو اس کا ثواب پہونچایا گیا ہے۔

ان محلات میں کاغذ کے نوکر وغیرہ بھی بنائے جاتے ہیں اور یہ یقین کر لیا جاتا ہے کہ جلنے کے بعد وہ ملازم بھی مرحوم کی خدمت کرے گا جو اسی لئے اس کے پاس بھیجا جاتا ہے۔

افسانہ

شانتو

از جناب موج علی گڈھ

وہ اندھی تھی قدرت نے اسے اب تک یہ نہ دکھایا تھا کہ وہ کس رنگ کی ہے، وہ پھول جو کہ وہ فروخت کرتی ہے کس کس رنگ کے ہوتے ہیں جب کوئی خریدار اس کے خوشرنگ پھولوں کی حد سے زیادہ تعریف کرتا تو اس کے جسم میں ارتعاش پیدا ہو جاتا اور دل ہی دل میں ایک پھریری لے کر رہ جاتی وہ ابھی معصوم اور ناتجربہ کار تھی اس کے تجربہ کی دنیا ہنوز محدود تھی۔

روزانہ اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ چلی جاتی اور اپنی میٹھی میٹھی آواز میں پھول لے لو کی صدائیں لگاتی اس کا نام **شانتو** تھا اس کا بجز ماں کے دنیا میں اور کوئی نہ تھا جب ماں بیٹی تاروں کے سایہ میں رات کو دن بھر کی تکان لیٹ کر دور کرتیں تو ایشور کا شکر بجا لاتیں۔

تین چار روز سے اس کی بوڑھی ماں کی طبیعت خراب ہو گئی تھی شروع شروع میں تو وہ اس بخار کے عالم میں (شانتو) کو بازار لے کر گئی لیکن آج اس پر بخار کا ایسا غلبہ اور زور تھا کہ اس سے بات بھی بمشکل تمام کی جا رہی تھی جو روز کنواں کھود کر پانی پینے والے ہیں وہ اگر ایک روز بھی کنواں نہ کھودیں تو پیاسے مر جائیں۔

چنانچہ (شانتو) آنکھیں نہ رکھتے ہوئے بھی اور اور اپنی ضعیف بیمار ماں کو نہ دیکھتے ہوئے بھی پھولوں کی ٹوکری اٹھا کر ایک پرانی اور مڑی ہوئی لکڑی کے سہارے گھر سے نکلی تاکہ اس قدر تو پیسے حاصل کئے جا سکیں جس سے اپنی بیمار ماں کے لئے ہلکی سی غذا اور دوا خریدی جا سکے وہ اپنے مستقبل کے اطمینان کے خیال سے آج کی تمام تکالیف اور مصیبتوں کو جھیلنے کے لئے تیار تھی۔

روتی ہوئی اپنے ٹوٹے ہوئے مکان کی طرف آہستہ آہستہ لکڑی کے سہارے چلی جا رہی تھی اور کچھ دیر چلنے کے بعد اسی جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں روزانہ اس کی ماں بیٹھا کرتی تھی وہ چنبیلی کے پھولوں کا ہار گوندھتی جاتی اور آواز لگاتی جاتی۔۔۔۔

پھول لے لو، بابوجی پھول۔

خرد مند اور رنگیلے نوجوان آتے اور پھول لیجاتے حالانکہ وہ بیکانہ بیٹھی تھی، اس کے پھول فروخت ہو رہے تھے لیکن غریب اور معصوم شانتو کا جی ماں میں ہی بٹ رہا تھا۔

"سات آنے کے پھول" کسی نے اپنی اونچی آواز میں کہا اری مالن مجھے دو آنہ کا بیلا چار آنے کی چمیلی اور چار پیسہ کا گیندا چاہئے۔

(شانتو) نے کچھ دیر بعد پھول اس کے کہنے کے موافق دے دئے اور ایک روپیہ لیکر نو آنے احتیاط سے گن کر اس کے ہاتھ پر رکھدئے وہ آج خوش تھی کیونکہ آج اس نے ذرا سی ہی دیر میں روپیہ سے کچھ زیادہ کما لیا تھا مگر یہ خوشی آج خوشی ثابت نہ ہوئی لیکن ایک حد تک شانتو کو اطمینان ہو چلا تھا کہ اب میرے پاس ماں کی دوا کے لئے کافی پیسے ہو چکے ہیں۔

چنانچہ وہ فوراً کھڑی ہو گئی اور یہ سوچ کر کہ باقی ماندہ پھول کل بیچ لوں گی روپیہ کو احتیاط سے ڈوپٹہ کے آنچل میں باندھ کر ٹوکری اٹھالی اور چلدی۔

وہ کسی خیال میں محو نالے کے کنارے چلی جا رہی تھی، دکھیا شانتو سنبھل سنبھل کر قدم بڑھاتی اگر سائیکل کی گھنٹی کی آواز سنتی تو ٹھیر جاتی موٹر، یکہ، گاڑی سے بچتی ہوئی چلی جا رہی تھی کہ اچانک سائیکل سے اس کے پھولوں کی ٹوکری نالے میں گر گئی اور خود وہ زمین پر آ کر گری۔

بیچاری جلدی سے سنبھلی، اٹھی، پھول سڑک پر ٹوٹے مگر بے سود اس کے ہاتھوں میں کسی ملے ہوئے پھول کی پتی بھی نہ آئی اگر اس کے آنکھیں ہوتیں تو وہ دیکھ لیتی کہ پھول اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نالے میں گر گئے ہیں اور وہ سطح آب پر تیر رہے ہیں، جب اس کے ہاتھ میں ایک پھول بھی نہ آیا تو وہ گھبرا گئی اور بے اختیار آنکھوں میں آنسو آ گئے اور ایک چیخ بیساختہ نکل گئی۔

ہائے میرے ساتھ اگر ماں ہوتیں تو کیوں یہ نوبت آتی، یا میرے آنکھیں ہوتیں آخر کار نا امید ہو کر گھر کا رخ کیا آج چونکہ وہ تنہا تھی شریر لڑکوں نے اسے خوب چھیڑنا شروع کیا۔

وہ اس دکھیاری کو چھیڑ کر اپنا مذاق کامیاب بنانا چاہتے تھے، وہ کیا جانے کسی دکھے ہوئے دل کا دکھانا کیسا ہوتا ہے!۔

کون جانے کہ ہماری آنکھیں نہ ہوتیں تو ہم کتنے دکھی ہوتے۔ شانتو پہلے سے پریشان تھی یہ دیکھ کر اور گھبرا گئی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب جاری ہو گیا مدھم آواز میں کہا۔

بھگوان اگر میری آنکھیں ہوتیں تو یہ سب مجھے کیوں تنگ کرتے وہ ان کے آگے ہاتھ جوڑتی مگر وہ ایک نہ سنتے۔

گھر پہونچ کر شانتو نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اماں! اماں! میں آ گئی ہوں لیکن اس کی ماں نے کچھ بھی جواب نہ دیا وہ متوحش ہو کر ٹھوکر کھاتی ہوئی ماں کی چارپائی کے قریب پہونچی اور منھ بنا کر کہنے لگی کیسی طبیعت ہے اماں! آج ایک روپیہ کما لائی ہوں اس کی ماں نے کروٹ بدلی اور اپنی آنکھیں نیم باز کر کے بولی "بیٹی کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا اور پھر۔۔۔۔

یہاں آ کر اس کی آواز بھرا گئی اور اس سے زیادہ وہ کوشش کرنے پر بھی نہ بول سکی، یہ منظر دیکھ کر شانتو بہت گھبرا گئی اپنی آنکھوں کو ملا گویا وہ آج زبردستی دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کی پیاری ماں کس حالت میں ہے ہاتھ سے ماں کا چہرہ ٹٹولا اور اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی کیوں؟۔۔۔۔۔ ماں بولی۔۔ دیکھو میرے پاس روپیہ ہے کہو تو دوائی لے آؤں تمہارے لئے، لیکن بدنصیب شانتو نے کوئی جواب نہ پایا وہ فوراً کھڑی ہو گئی بھگوان میں اندھی ہوں مجھ پر دیا کرو راستہ میں لڑکے نہ ملجائیں، یہ سوچ کر اس نے اپنی لکڑی اٹھائی اور چلدی۔

"ڈاکٹر صاحب اماں کو دوا دلوا دیجئے"

کیوں کیا ہو گیا تیری ماں کو؟۔

وہ کئی دن سے بخار میں مبتلا ہے اور آج طبیعت اور بھی گر گئی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اچھا کہہ کر نسخہ لکھدیا کمپاؤنڈر نے تھوڑی سی دیر میں دوا تیار کر دی۔

"کتنے دام ہوئے بابو جی"؟

"چھ آنہ"۔

شانتو نے دوا تو ہاتھ میں لے لی اور آنچل سے روپیہ کھول کر میز پر ڈالدیا۔

دوا یہیں رکھ دے اندھی، غصہ سے کمپاؤنڈر نے کہا، روپیہ خراب ہے، بیچاری شانتو یہ سن کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر ساکت رہ گئی وہ کن کن ارمانوں کے ساتھ دوا لینے آئی تھی اور اسے پوری امید تھی کہ یہ دوا اس کی ماں کو اچھا کر دے گی۔

کیا روپیہ خراب ہے؟ اپنا ہاتھ دراز کرتے ہوئے اس نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے مکرر دریافت کیا ہاں! بالکل خراب۔۔۔۔ ایک بار کہہ تو دیا کمپاؤنڈر نے چیختے ہوئے کہا۔

باقی آئندہ

روس اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑ گئی

ماسکو یکم اگست۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ۳۰ جولائی کو جاپان اور روس کی فوجوں کے درمیان جھیل کھیان کے قریب میں شدید لڑائی ہوئی۔ جس کے بعد جاپانی فوجوں نے ۲ میل تک روسی علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ اس میں مزید لکھا ہے کہ لڑائی اسوقت شروع ہوئی جبکہ جاپان کی توپوں نے بغیر کسی اطلاع کے روسی فوجوں پر جو گشت لگا رہی تھیں فائر شروع کر دیے۔ روسیوں کا کہنا ہے کہ جاپان کو جان و مال کا زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔

ٹوکیو کی اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی جنرل سٹاف کے چیف نے روس اور جاپان کی سرحد پر لڑائی کے پیش نظر اپنی چھٹی کا پروگرام ملتوی کر دیا ہے اور ٹوکیو کو روانہ ہو گئے ہیں۔ جاپانی اخباروں کو لڑائی کے متعلق رائے زنی کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے اور صرف سرکاری بیانات شایع کرنے کی اجازت ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان کے حکام صورت حالات کو کس قدر خوفناک خیال کر رہے ہیں۔ غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ مزید لڑائی جاری ہے۔

رنگون کی صورت حالات میں بہتری

رنگون یکم اگست۔ رنگون کی صورت حالات میں آج زبردست بہتری دیکھنے میں آ رہی ہے۔ دوکانیں اور منڈیاں کھل گئی ہیں۔ اور پیدل چلنے والوں کا وہی شور و غل اور رونق شروع ہو گئی ہے۔ ٹریمیں بھی چلنے لگی ہیں۔ بعض علاقوں میں گاڑیاں اور رکشا حسب معمول کرایہ پر چلنا شروع ہو گئی ہیں۔ صفائی کا کام بغیر محافظوں کے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ تمام فرمیں کھل گئی ہیں۔ برمی اخبارات بھی شایع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور اب تک لوٹ مار کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

ضلع اورئی میں دیوی کا ظہور؟

جالنی (بذریعہ ڈاک) موضع ڈکیرہ ضلع اورئی سے قدرت کے ایک کرشمہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں ایک عجیب و غریب لڑکی پیدا ہوئی جس کا ماتھا بالکل نہیں تھا بلکہ پیشانی کی جگہ سر پر کوئی تاج کی سی چیز تھی۔ اس کے سر کے بال ایک حصہ پر تھے اور دوسرا حصہ بالکل گنجا تھا۔ اس کا سارا جسم گورا تھا مگر چہرہ بالکل سیاہ اس کے ہونٹ بالکل سرخ تھے۔ جیسے سرخی لگائی گئی ہو لڑکی بارہ گھنٹہ کے بعد مر گئی۔ لیکن اسے دیکھنے کے لئے بہت سے لوگ آ رہے ہیں۔ وہمی لوگوں کا خیال ہے کہ وہ کوئی دیوی تھی۔ جس نے غلط جگہ اوتار دھارن کر لیا تھا۔

حکومت یوپی نے آتشین اسلحہ جات پر پابندی لگا دی

لکھنؤ ۳۱ جولائی۔ زمیندار کسان کشیدگی کے وجود کے مدنظر ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی کے ضلع حکام کو ہدایت کر دی ہے کہ جن جن مقامات پر ان دو فریقوں میں جھگڑے ہوتے ہونے یا جہاں کہیں آیندہ ہونے کا اندیشہ ہو۔ آتشیں اسلحہ جات کے لائسنس کو منسوخ کر دیا جائے۔ اور اگر کسی کو لائسنس سے مستثنے قرار دیا جائے تو ان سے ان کے آتشین اسلحہ جات لے لئے جائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنڈت پنت نے مختلف ڈویژنوں کے اپنے حال کے دوروں میں مقامی حکام سے موجودہ پوزیشن پر تبادلہ خیالات کیا اور راستہ طریق عمل کے متعلق مشورہ دیا۔ مزید پتہ چلا ہے کہ سوامی سمپورنانند وزیر تعلیم اس سلسلہ میں بنارس ڈویژن تشریف لے جائیں گے۔

زمینداروں کی حکومت یوپی کو تنبیہ

بارہ بنکی ۳۱ جولائی۔ ٹیکس دہندگان کے روپیہ کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے اور کہ صوبہ میں جو ہنگامہ بپا کیا جا رہا ہے اس کی ابتدائی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ یہ وہ تنبیہ ہے جو لال اپ گنج بارہ بنکی ضلع میں منعقدہ زمینداروں کی کانفرنس میں کی گئی۔

کانفرنس نے جسے زمینداروں کے نام ایک نوٹس جاری کرنے میں جس کے لہجہ میں کانگریس کی بو آتی ہے۔ بنارس کے کلکٹر کے رویہ کی مذمت کی اور کہا کہ اس کا یہ اقدام حکومت میں عوام کے اعتماد کی بنیاد کو ہلا دیگا۔

ابتدائی مدارس میں لازمی و مفت تعلیم

لکھنؤ ۳۱ جولائی۔ حکومت یوپی نے جو تنظیمی کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی سفارشات میں یہ بھی ایک سفارش شامل ہے کہ تمام سات سال کے لڑکوں اور لڑکیوں کو سات سال تک مفت اور لازمی تعلیم دی جائے۔

کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ ۱۸ سال سے کم عمر کا کوئی طالب علم سیاسیات میں حصہ نہ لے طالب علموں کو پہلے پانچ سال کی ٹریننگ میں ابتدائی زراعت اور تکنیکی ہیر کا۔ فنون کی تعلیم لازمی مضمون کی طرح دی جائے۔

بنگال ٹیننسی بل

کلکتہ بذریعہ ڈاک۔ ۳۰ جون کے کلکتہ گزٹ میں بنگال ٹیننسی بل ۱۹۳۸ء شایع ہوا ہے۔ یہ بل جس کو سر بی سی سنگھ رائے وزیر مالگذاری آیندہ اجلاس بنگال اسمبلی میں پیش کریں گے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہز اکسیلینسی گورنر بنگال کے بنگال ٹیننسی بل آرڈیننس کے نفاذ کو جاری رکھا جائے جو کہ گذشتہ ۳۱ مئی سے شروع ہوا ہے۔

وزیر مالگذاری فرماتے ہیں کہ بنگال ٹیننسی آرڈیننس ۱۹۳۸ء اسلئے نافذ کیا گیا تھا کہ ان لوگوں کو امداد پہونچائی جائے۔ جنہوں نے دستاویزات لکھدی ہیں اور بنگال ٹیننسی (انڈمنٹ) بل ۱۹۳۸ء کے پاس ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ تاکہ زمینداروں کو فیس تبادلہ نہ ادا کرنی پڑے چونکہ آیندہ ۹ ستمبر ۱۹۳۸ء کو آرڈیننس کی میعاد ختم ہو رہی ہے (یعنی لیجسلیچر کے اجلاس کے بعد ۶ ہفتہ گذر چکے) اور چونکہ بنگال ٹیننسی بل کے پاس ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی جا سکتی۔ اس بل کے مطابق آرڈیننس جاری رہے گا۔

پاپائے روم کو سائنور مسولینی کا جواب

روم ۳۱ جولائی۔ پاپائے روم نے تقریر کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ اٹلی میں نسلی امتیاز کی وبا بڑھ رہی ہے۔ سائنور مسولینی نے اس کا جواب ان الفاظ میں دیا ہے "آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم نسلی مسئلہ پر اپنی پالیسی پر بلا روک ٹوک عمل کرتے رہیں گے۔ اور یہ کہنا قطعی غلط ہے۔ کہ ہم اس معاملہ میں کسی ملک کی نقل کر رہے ہیں۔

والیان ریاست کی سخت گیرانہ پالیسی کی مذمت

بمبئی ۳۱ جولائی۔ آل انڈیا ریاستی پرجا کانفرنس کی ورکنگ کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ہندوستان کی تمام ریاستوں میں ذمہ دار حکومتوں اور شہری حقوق کا مطالبہ نیز باشندوں پر جبر و استبداد کرنے کی پالیسی کی مذمت کی گئی۔

مالسہ۔ راندرگ۔ میرج ویرم کنڈی کے لوگوں کو ان کی کامیاب ستیہ آگرہ پر مبارکباد دی گئی۔

"ورنیکلر" کا لفظ استعمال نہ کیا جائے

ناگپور ۲۱ جولائی۔ سی پی کی حکومت نے احکامات جاری کئے ہیں کہ آیندہ سے کسی سرکاری خط و کتابت۔ اشاعت اور ریکارڈ میں "ورنیکلر" کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

دہلی ۱۲ اگست۔ بدرپور سے ایک لاوارث شخص کی لاش پوسٹ مارٹم کے لئے لائی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ سانپ کے کاٹنے سے موت ہو گئی۔

مہاتما گاندھی سرحد تشریف لے جائینگے

شملہ یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی آیندہ اکتوبر میں سرحد کا دورہ کریں گے۔ اور وہاں دو ہفتہ قیام فرمائیں گے۔ ذمہ دار سیاسی حلقوں میں خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اسوقت تک لارڈ لنلتھگو دہلی واپس تشریف لے آئیں گے اور مہاتما گاندھی سے درخواست کی جائے گی۔ کہ وہ اپنی واپسی پر دہلی میں وائسرائے سے دوبارہ ملاقات کریں۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت یورپ کو — دو وزیروں میں کام کی تقسیم

لکھنؤ یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جب شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ اور پبلک ہیلتھ یورپ تشریف لے جائیں گی تو آپ کا کام مسٹر سمپورنانند اور حافظ محمد ابراہیم میں تقسیم ہو جائے گا۔ اول الذکر کو لوکل سیلف گورنمنٹ کا کام دیا جائے گا اور موخر الذکر کو پبلک ہیلتھ کا کام سپرد ہوگا۔

چھ عرب ہلاک ہو گئے

یروشلم یکم اگست بینولس کے قریب باغیوں کے ساتھ سپاہیوں کا مقابلہ ہو گیا۔ جسمیں تین سپاہی زخمی ہو گئے ۶ باغی ہلاک ہو گئے۔ اور ان کے پاس بہت سی رائفلیں ملیں۔

ہندوستان کے تجارتی حالات

انڈین ٹریڈ جنرل کی اشاعت بابت ۱۴ جولائی ۱۹۳۸ء میں ماہ جون کے ۱۹۳۸ء کے تجارتی اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ ان اعداد و شمار کی تفصیلات یہ ہیں:-

برطانی ہند کی خارجی بحری تجارت

مدت زیر تبصرہ میں پرائیوٹ تجارت کی غرض سے برطانی ہند میں کل ۱۲۰۰ روپیہ کا سامان باہر سے آیا اور جو سامان ہندوستان سے باہر گیا اس کی مجموعی قیمت ۱۲،۷۲ لاکھ روپیہ تھی۔ اس موخرالذکر مشن میں وہ سامان بھی شامل ہے جو دوبارہ برآمد کیا۔ اس مدت میں پرائیوٹ کرنسی نوٹوں کی برآمد ۵ لاکھ روپیہ کی ہوئی۔ اور تجارت اور نوٹوں کا ذیل میں ۱۲،۷ لاکھ روپیہ کا تقابلا ہندوستان کے حق میں رہا۔ ٹنڈروں کی ادائیگی کا تقابلا ۷ لاکھ روپیہ کم رہی۔

خام جوٹ کی برآمد

بنگال سے خام جوٹ کی کل ۴،۴۲،۴۰۹ گانٹھیں باہر گئیں۔ ہر گانٹھ ۴۰۰ پونڈ کی تھی۔ اس میں سے ۴۱۴،۱۸۴ گانٹھیں کلکتہ سے اور ۳۲،۹۶۲ گانٹھیں چٹاگانگ سے برآمد ہوئیں۔ جون ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۷ء میں علی الترتیب کل ۲،۱۹،۹۴۵ اور ۳،۵۱۳،۷۲ گانٹھیں بنگال سے برآمد ہوئیں اور ان میں سے کلکتہ سے علی الترتیب ۳،۱۷،۴۹ اور ۳،۵۰،۵۰ گانٹھیں بھیجی گئی ہیں۔

کلکتہ کی باہری تجارت

اس مدت میں کلکتہ کی خارجی بحری پرائیوٹ تجارت میں ماہ سابق کے مقابلہ میں کچھ کمی ہوگئی۔ یعنی ۳۶۳۰ کروڑ روپیہ سے گھٹ کر ۳۲۶ کروڑ رہ گئی۔ اس کے مقابلہ میں برآمد کے جس میں دوبارہ برآمدگی بھی شامل ہے اضافہ ہوا یعنی ۴،۷۰ کروڑ کے بجائے ۴۶،۱۸ کروڑ ہوگئی۔ درآمد و برآمد کی کل قیمت جون ۱۹۳۷ء میں علی الترتیب ۴ کروڑ روپیہ اور ۶،۳۱ ۴ کروڑ روپیہ تھی۔

کراچی کی باہری تجارت

اس مدت میں کراچی کی باہری تجارت درآمد کی کل قیمت ۲۵،۱ کروڑ تھی یعنی جون ۱۹۳۷ء سے ۱۱ لاکھ روپیہ کی کمی رہی۔ اسی طرح برآمد کی قیمت ۱،۶۶۵ کروڑ یعنی جون ۱۹۳۷ء سے مقابلہ میں ۲،۱۵ کروڑ روپیہ کی کمی رہی۔ جون ۱۹۳۸ء کو ہونے والے تین مہینوں کے میزانوں کی اوسط دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درآمد کے تحت میں ۱۶۰،۷ کروڑ یا ۲۲ فیصدی اور برآمد کے تحت میں ۴،۶۸۵ کروڑ یا ۶،۵ فیصدی کی کمی ہوئی ہے۔

حکومت ہند کی تجویزیں

کلکتہ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند (شعبہ مزدوری) نے ایک طویل مراسلہ حکومت ہائے بہار، بنگال سی پی، پنجاب، آسام، ایجنٹ گورنر جنرل، ریزیڈنٹ اور چیف کمشنر بلوچستان کے نام بھیجا ہے جس میں انڈین کول مائننگ کمیٹی کی سفارشات پر اظہار خیال کیا گیا۔

یہ کمیٹی حکومت نے بہار سی پی اور بنگال کی کانوں میں سے کوئلہ نکالنے کے طریقوں کی تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کی تھی اور کمیٹی سے دریافت کیا گیا تھا کہ کن طریقوں سے ملازمین کی حفاظت کی جاسکتی ہے، اور کوئلہ کے خراب ہونے کو کیونکر روکا جاسکتا ہے۔ کمیٹی کی رپورٹ ایک سال سے زائد عرصہ سے حکومت ہند کے ہاتھوں میں تھی۔ اور اس عرصہ میں حکومت نے اس کی سفارشات پر عمل بھی کیا۔

حکومت ہند کی تجویز یہ ہے کہ کانوں کا شعبہ برابر حفاظت مزدوران کا ذمہ دار رہے اور دفعہ ۱۹ مائننگ ایکٹ میں ایسی ترمیم کی جائے جس سے انسپکٹروں کو ان احکامات کو جاری کرنے کا حق حاصل ہو جائے۔ جس سے ستونوں کے ٹوٹنے یا آگ لگ جانے کی صورت میں کام کو روک دیا جائے۔

یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ جھریا اور رانی گنج کے کوئلہ کے میدانوں کو بچانے کا انتظام ٹیکس لگاکر کیا جائے۔

امن بحال کرنے میں برطانیہ کا حصہ

لندن ۲۶ جولائی۔ دارالعوام میں غیر ملکی معاملات پر بحث کے دوران میں وزیر اعظم مسٹر چیمبر لین نے بیان کیا کہ حکومت برطانیہ کی غیر ملکی پالیسی کا خاص مقصد امن برقرار رکھنا اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان تمام شکایتوں کو رفع کرنا ہے جو مختلف ملکوں کے درمیان جھگڑا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اس ملک میں یا اس کے باہر کسی ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ اگرچہ ہم امن کے متلاشی ہیں لیکن ہم برطانی عزت اور برطانی مفاد کو کسی حالت میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم اپنے اسلحہ بندی کے پروگرام کو بڑی تیزی کے ساتھ عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ اور ہر روز ہماری مسلح طاقت مضبوط ہوتی جارہی ہے اور اب ہم حملہ آور کا بخوبی مقابلہ کرسکتے ہیں اس کے بعد آپ نے ملک معظم کے دورہ فرانس کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان اتحاد دنیا کے امن کے لئے بڑا ضروری ہے۔

آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ اسپین کی لڑائی ابھی تک جاری ہے۔ میرا خیال ہے کہ ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جبکہ برطانوی مداخلت کامیاب ہوسکتی ہے حکومت معاملہ طے کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔

مسٹر چیمبر لین نے مزید فرمایا کہ ہماری حکومت چین کو قرضہ دینے کے لئے قابل نہیں ہے لیکن دیگر قسم کی امداد دینے کو تیار ہے۔

اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبر لین نے کہا کہ اسپین کی لڑائی یورپ کے امن کیلئے دائمی خطرہ ہے اس لئے معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اس خطرہ کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ نے اس افواہ کی تردید کی کہ حکومت زیکوسلوویکیہ پر حکومت برطانیہ نے دباؤ ڈالا ہے۔

زیکوسلاویکیا کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس معاملہ میں صبر و تحمل سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اور امید رکھنا چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ پُرامن طریقہ پر حل ہو جائے۔

جرمن اور برطانیہ کے درمیان بحری معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبر لین نے کہا کہ اب یہ ممکن ہے کہ ایک جمہوری حکومت اور مطلق العنانہ حکومت کے درمیان کمل سمجھوتہ ہو جائے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر چیمبر لین نے کہا کہ تمام یورپ میں اب صورت حالات گذشتہ چھ ماہ کی نسبت بہت بہتر ہے۔ فضا کو بہتر بنانے میں برطانیہ کا زبردست ہاتھ ہے ہمیں امید ہے کہ ہم یورپ میں اعتماد کی فضا پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

رنگون میں بودھ مسلم فساد

رنگون ۲۹ جولائی۔ بودھ مسلم فساد کے سلسلہ میں آج صبح سے لے کر دوپہر تک دو آدمی ہلاک اور ۳۲ زخمی ہوئے جنمیں سے ۲۱ آدمیوں کی حالت نازک ہے بہت سی یوروپین اور ہندوستانی فرمیں بند پڑی ہوئی ہیں کیونکہ کلرک اپنے اپنے مکانوں سے نہیں نکل سکتے۔ کئی دیگر فرمیں کم سٹاف سے ہی کام چلا رہی ہیں۔ سرکاری اور میونسپل دفاتر دو دن سے بند ہیں۔ شہر خاص میں ہندوستانیوں اور برمیوں کے علاوہ لکڑیوں اور چھریوں سے مسلح بازاروں میں گشت کر رہے ہیں۔ مسلح فوج کی آمد پر وہ منتشر ہوجاتے ہیں۔ سرحد پر اکا دکا لڑائیاں جاری ہیں مختلف فرقوں کے بہت سے پریواروں نے پولیس چوکیوں کے آس پاس پناہ لی ہوئی ہے۔ حکام خود برمیوں کو ہندوستانی حلقوں میں اور ہندوستانیوں کو برمی حلقوں سے ہٹا رہے ہیں۔ اب تک کل ۲۴ ہلاک اور ۲۸۲ زخمی ہوچکے ہیں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ

واردھا ۲۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنی واردھا کی میٹنگ میں اس ایجی ٹیشن وغیرہ اس کے مضمرات پر غور کیا جو کہ آجکل مدراس میں ہندی کے خلاف ہو رہا ہے۔ کمیٹی اس امر سے مطمئن ہوگئی کہ ایجی ٹیشن غلط فہمی کی بنا پر شروع کیا گیا ہے کمیٹی نے صدر کانگریس شری یت سبھاش چندر بوس سے درخواست کی ہے کہ وہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے جلد ہی ایک بیان شایع کریں چنانچہ وہ کلکتہ پہنچنے کے بعد اپنا بیان شایع کرینگے۔

برطانی جہاز پر بم گرا

میڈرڈ ۲۸ جولائی۔ ڈنمارک کے عدم مداخلتی افسر البرٹ موئیل اور برطانوی جہاز "کمیلون" کے جہازراں ہلاک ہوگئے اور چار اور جہازراں زخمی ہوگئے جبکہ ولنشیا پر حملہ کرکے وقت ایک گولہ جہاز مذکور پر پڑا ولنشیا پر ۱۲ ہوائی جہازوں نے ۱۱۵ بم گرائے ۱۸ اشخاص ہلاک ہوگئے۔

روس کے ہوائی جہازوں کا جاپانی علاقہ پر حملہ

ماسکو ۲ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سرحد پر لڑائی کے بارے میں حکومت روس نے جاپان سے پروٹسٹ کیا ہے اور حکومت جاپان کو اس کے خطرناک نتائج سے متنبہ کر دیا ہے۔

۳۱ جولائی کو چانگ کیوفنگ میں جو لڑائی ہوئی تھی۔ اس کے بارے میں روس کا بیان ہے کہ جاپانی فوجوں نے حملہ شروع کیا اور توپوں کی بمباری کی امداد سے روسی علاقوں میں چار کیلومیٹر تک گھس آئیں۔ روسی فوج کو کمک پہنچ گئی اور اس نے جاپانی فوجوں کو بھگا دیا۔ جاپان کے چار سو آدمی ہلاک و زخمی ہوئے۔ پانچ توپیں اور ۵ مشین گنیں روسی فوج کے ہاتھ لگیں۔ روس کے ۱۶ آدمی اور ۵ زخمی ہوئے۔ جاپانیوں نے روس کا ایک ٹینک اور ایک توپ برباد کردی۔ اور ایک روسی ہوا باز کو گرفتار کرلیا۔ روسی فوجوں نے سرحد کو کسی وقت بھی پار نہیں کیا۔

سرکاری تاس ایجنسی کا بیان ہے کہ روس کے سفیر مقیم ٹوکیو کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حکومت جاپان سے پر زور پروٹسٹ کرے اور اسکو خطرناک نتائج سے مطلع کرے اور مطالبہ کیا جائے کہ روسی علاقہ کا احترام کیا جائے جو روس اور چین کے درمیان معاہدہ کی رو سے طے ہے۔

افسروں اور پولیس کے خلاف شکایتیں

لکھنؤ۔ بابو موہن لال سکسینہ صدر پراونشل کانگریس کمیٹی صوبجات متحدہ نے حال ہی میں آنریبل پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم یوپی سے ملاقات کی۔ اور بتایا کہ صوبجات متحدہ کے اضلاع سے کانگریس کمیٹیوں کی معرفت انکو سینکڑوں شکایتیں سرکاری محکموں اور پولیس وغیرہ میں رشوت ستانی کی متعلق موصول ہوئی ہیں۔ چنانچہ بتایا جاتا ہے کہ آنریبل وزیر اعظم نے بابو موہن لال سکسینہ سے فرمایا کہ وہ تمام شکایتیں

یو پی اسمبلی کا اجلاس شروع

لکھنؤ یکم اگست ۔ آج صبح ۱۱ بجے یو پی لیجسلیٹو اسمبلی کے موسم خزاں کا سشن اسمبلی کے ایک سب سے پرانے ممبر خان بہادر مولوی فصیح الدین کی وفات کی وجہ سے کسی قدر غمگین فضا میں شروع ہوا۔ مسٹر سری رتن شکلا کے حلف وفاداری اٹھانے اور کچھ سوال وجواب ہونے کے بعد اجلاس اظہار تعزیت کے طور پر ملتوی ہوگیا۔

ملازمت میں تناسب

پنڈت رادھاکانت مالویہ نے دریافت کیا کہ مختلف ملازمتوں میں مسلمانوں کو کیا تناسب حاصل ہے۔

حکومت کی جانب سے جواب دیا گیا کہ۔

نائب تحصیلداری میں ۶۲ر۱۴ تحصیلداری میں ۵۲ر۳۱۴ ڈپٹی کلکٹری میں ۳ر۴۰۔ انڈین پولیس میں ۴۵ر۱۱۱ اور صوبجاتی پولیس میں ۵ر۲۹ انسپکٹری اور سب انسپکٹری پولیس میں ۷ر۳۹۔ حولدار ہیڈ کانسٹبل اور کانسٹبل کی ملازمت میں ۵ر۶۷۔ سب رجسٹراری میں ۴۔ مویشیوں کے علاج کے محکمہ اور ماتحت ملازمتوں میں ۷۰ کلرکی میں ۳۳۔

پنڈت مالویہ نے دریافت کیا کہ حکومت مسلمانوں کے تناسب کو کم کرنے اور ہندوؤں کی ملازمت میں مناسب حصہ دینے کے لئے کیا تدبیر اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

حکومت کی جانب سے جواب دیا گیا کہ مختلف ملازمتوں میں مختلف فرقوں کو مناسب تناسب حاصل ہے۔ حکومت بھرتی کے تمام سوال پر غور کررہی ہے۔

مولوی فصیح الدین کی وفات پر اظہار تعزیت

سوالات ختم ہوجانے کے بعد وزیر اعظم نے خان بہادر مولوی فصیح الدین کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ ہم لوگ ان کے صائب اور صدق دلانہ مشورہ سے مستفید نہ ہوسکیں گے۔

نواب چھتاری سر جے پی سریواستو مسٹر ظہیر الحسن لاری مسٹر والفورڈ اور اسپیکر نے بھی متوفی کی خدمات کا اعتراف کیا۔ مسٹر والفورڈ نے کہا کہ خان بہادر فصیح الدین حقیقی معنی میں محب وطن تھے کیونکہ وہ کبھی کسی معاملہ پر فرقہ پرستی کے نظریہ سے غور نہیں کرتے تھے۔ ایک رزولیوشن کے ذریعہ جسے سب نے کھڑے ہوکر پاس کیا اسپیکر سے یہ درخواست کی گئی کہ متوفی کے پسماندگان کے پاس اسمبلی کی جانب سے تعزیت کا پیغام بھیجا جائے۔

۸ر اگست کو اجلاس ختم ہوجائے گا

اس وقت جو پروگرام در پیش ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسمبلی کا موجودہ سشن ۶ یا ۸ اگست کو ختم ہوجائے گا۔ پہلے یہ توقع کی جاتی تھی کہ بل مزارعہ کی سلیکٹ کمیٹی اپنی رپورٹ ماہ اگست کے شروع میں پیش کردے گی۔ اسی لئے موجودہ سشن یکم اگست سے شروع کیا گیا تھا۔ لیکن اب چونکہ یہ خیال ہے کہ کمیٹی ماہ اگست کے اختتام سے پہلے اپنا کام نہیں کرسکیگی۔ اسلئے ممکن ہے کہ اسمبلی کا اجلاس ان پانچ بلوں پر غور کرنے کے لئے جنکو ایوان بالا نے واپس بھیجا ہے دیگر چار نئے بلوں کو پیش کرنے کے بعد ایک ماہ کے لئے ملتوی ہوجائے۔

زمینداروں کے ہتھیاروں کی ضبطی

لکھنؤ۔ اطلاع ملی ہے کہ ضلع گورکھپور تحصیل سراج گنج کے گاؤں اندر پور میں گذشتہ ہفتہ کسانوں اور زمینداروں میں جھگڑا ہوا تھا جس کے نتیجہ میں بتایا جاتا ہے کہ ایک کسان کو گولی سے ہلاک کردیا گیا تھا۔ اس جھگڑے میں جو زمیندار یا ان کے آدمی شریک تھے۔ ان کے اسلحہ جات داخل کرالئے گئے ہیں۔ اور اضلاع میں بھی ضبطی اسلحہ کی کاروائیاں شروع ہوگئی ہیں۔

مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی

دہلی ۳۰ر جولائی۔ آج ساڑھے دس بجے صبح نوابزادہ لیاقت علی خاں کی جائے رہائش گل رعنا پر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوگیا مسٹر ایم اے جناح کے علاوہ میٹنگ میں ۱۳ دیگر ممبران شامل ہوئے۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں سر سعد اللہ خاں وزیر اعظم آسام۔ ملک برکت علی مولانا شوکت علی۔ چودھری خلیق الزماں نواب اسمٰعیل خاں، سر کریم بھائی۔ سر اے کے ایم دہلوی نوابزادہ لیاقت علی خاں، راجہ محمود آباد، مسٹر عبدالمجید سندھی، مسٹر ایس۔ اے رؤف شاہ، حاجی سیٹھ ستار ممبر اسمبلی۔ میٹنگ ڈیڑھ بجے کے قریب ختم ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آج کی میٹنگ میں کامل تین گھنٹہ تک فرقہ وارانہ مفاہمت کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تازہ ترین مراسلہ پر غور کیا گیا۔ میٹنگ کی متفقہ رائے یہ تھی کہ لیگ کو اپنی شرائط میں کوئی ترمیم نہ کرنی چاہیئے لیکن چونکہ اس سے مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہونے کا احتمال ہے کہ لیگ مفاہمت سے پہلو تہی کررہی ہے۔ اسلئے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے مراسلہ کے جواب میں لیگ ایک مفصل بیان کانگریس کے پاس بھیجے جنمیں وہ تمام وجوہات بیان کرے جن کی بنا پر اس نے یہ شرط رکھی ہے کہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد سیاسی جماعت تسلیم کیا جائے

ہندو سبھا نے بھی اپنے جھنڈے لہرانیکا فیصلہ کرلیا

لکھنؤ ۲۸ر جولائی۔ مقامی ہندو سبھا نے اپنی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جہاں کہیں مسلم لیگ اپنا جھنڈا لگائے وہاں ہندو سبھا کا بھی جھنڈا لگایا جائے۔ مثلاً ڈسٹرکٹ بورڈوں کی عمارتوں پارک اور پبلک مقامات وغیرہ

ہندو سبھا نے اس سلسلہ میں جو رزولیوشن پاس کیا ہے اس میں درج ہے مسلم لیگ نے فی الحال جو سرکلر بھیجا ہے اس کے پیش نظر ہندو سبھا کے لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ بھی اپنے جھنڈے لہرائے۔

مقامی ہندو سبھا نے صوبجاتی ہندو سبھا سے یہ درخواست کی ہے کہ مسلم لیگ کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ تمام سبھاؤں کو یہ ہدایت کرے کہ وہ ہندو سبھا کا جھنڈا لگائیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پریگ ۲۱ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے ۸ر اگست کو پریگ پہونچنے کی امید ہے۔ آپ کچھ روز زیکوسلاویکیہ کا دورہ کرنے میں گذاریں گے۔

مقدمہ گلاؤٹھی کے اسیر

لکھنؤ ۲۹ر جولائی۔ ایک آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مقدمہ گلاوٹھی کے سات قیدیوں میں سے دو کو حکومت یو پی نے بلند شہر جیل سے رہا کردیا ہے باقیوں کو بھی جلد ہی چھوڑ دیا جائے گا۔

روس اور جاپان کی لڑائی

ماسکو ۳ر اگست۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ کل چانگ کیونگ میں تمام دن بڑی زبردست لڑائی ہوئی جسمیں جاپانی فوجوں کو ہولناک نقصان اٹھانا پڑا۔ ایجنسی کا مزید بیان ہے کہ جاپانی فوجوں نے علی الصباح حملہ شروع کردیا۔ جب جاپانی فوجیں روسی علاقہ میں داخل ہورہی تھیں ان پر توپوں سے گولہ باری اور بمباری کی گئی جس سے انکو وہاں سے واپس جانا پڑا۔

منچوکو کوریا کے علاقہ پر روسی بمبار جہازوں کے پرواز کی خبروں کی روسی حلقوں میں پر زور تردید کی جارہی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ روس کی فوج اور ہوائی جہاز ہمیشہ روسی علاقہ میں اندر رہے۔ یہاں یہ خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ جاپانی افسروں نے اس قسم کی خبریں دیدہ دانستہ پھیلائی ہیں تاکہ روسی علاقہ پر حملہ کے لئے جواز مل جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان کے فوجی حکام کو چند جاپانی ڈپلومیٹوں نے ابھار دیا ہے۔ ان حالات میں مزید تصادم جن سے خطرناک نتائج پیدا ہوسکتے ہیں جاری رہنا لابدی ہے۔

روس کے بڑے بڑے شہروں میں جلسہ منعقد ہوئے جنمیں جاپانی فوجوں کے اشتعال انگیز فعلوں کی پر زور مذمت کی گئی۔

یو پی اسمبلی میں التوائے اجلاس

لکھنؤ ۲ر اگست۔ آج یو پی اسمبلی میں لنچ سے پیشتر التوائے اجلاس کی چار تحریکیں پیش کی گئیں لیکن بحث ان میں سے کسی پر بھی نہیں ہوئی۔ دو تحریکیں تو بے ضابطہ قرار دی گئیں۔ ایک واپس لے لی گئی اور ایک پر محرک کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے بحث نہ ہوسکی۔

تین سرکاری بلوں کے پیش کئے جانے کے بعد اجلاس آئندہ روز کے لئے ملتوی ہوگیا۔ جبکہ غیر سرکاری کام ہوگا۔

یو پی بل مزارعین

لکھنؤ یکم اگست۔ یو پی بل مزارعین کی سلیکٹ کمیٹی نے تمام متنازعہ بلوں کو آئندہ کسی تاریخ کے لئے ملتوی کردیا ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ سیر حقوق کی دفعات کی طرح بے دخلی کی دفعات کو بھی ملتوی کردیا گیا ہے۔

کمیٹی ۲۳۱ دفعات میں سے ۲۲۶ دفعات کے متعلق فیصلہ کرچکی ہے۔ باقی ماندہ میں سے ۷ دفعات سیر کی ہیں اور ۳۲ بے دخلی کی اور اس سے علاوہ دوسرے دفعات بھی باقی ہیں۔ کمیٹی ۹ر اگست تک ملتوی ہوگئی۔

برطانیہ جنگ میں فتحیاب ہوگا

لندن ۳ر اگست۔ ایک جرمنی ڈاکٹر نے پیشگوئی کی ہے کہ اگر لڑائی ہوئی تو برطانیہ فتحیاب ہوگا۔ ہندوستان برطانیہ کی مدد کریگا۔ اور دیگر نوآبادیات بھی سلطنت برطانیہ کی مدد کریں گی۔

بقیہ صفحہ اوّل

اور نامعقول رویہ اختیار کیا۔ کیا وہ اب بھی اپنے رویہ پر قایم نہیں ہیں؟

عربی ممالک کی ایک پارلیمنٹری کانفرنس عنقریب منعقد ہونے والی ہے جس میں قضیۂ فلسطین کے بارے میں آخری بار غور کیا جائے گا۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ ابھی سے یہ اعلان فرمادیں کہ آپ عربوں کے خلاف یہودیوں کی زیادتیوں کو ناپسند فرماتے ہیں اور آپ کو ان لوگوں سے ذرہ برابر تعلق نہیں ہے جو عربوں کو نیست ونابود کرنے کے درپے ہیں۔

میں یہ بات پوری قوت سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہر مصری کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کی دینی اور اجتماعی تقسیم کو روکنے کے لئے اپنی ہر ممکن کوشش کرے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر مصر کے یہودی قضیۂ فلسطین کے لئے کوئی مناسب اور عادلانہ حل دریافت کرنے میں ہماری مدد کرینگے۔ تو ہمیں وہ اپنا بھائی پائیں گے میں اس ناپاک الزام کی پرزور تردید کرتا ہوں کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ کسی بیرونی پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے۔ ہمیں کسی پروپیگنڈے سے کیا تعلق۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ مصر میں اور تمام مشرق میں انصاف اور سکون واطمینان کا دور دورہ ہو۔ میں اپنی کوششوں میں آپ کی امداد کا طالب ہوں۔

سائنس دانوں کی کانفرنس

کلکتہ۔ یونائیٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ سائنس دانوں اور دریا کے معاملات کے ماہرین کی کانفرنس نے جو بنگال سکرٹریٹ میں منعقد ہوئی تھی۔ اور جس میں وزیر آبپاشی ورسل ورسائل نے صدارت فرمائی تھی آج دوپہر کو اپنا کام ختم کردیا ہے اور بنگال کے خشک دریاؤں میں از سرنو زندگی کے آثار پیدا کرنے کے لئے چند سفارشات پیش کی ہیں۔ ان سفارشات میں سب سے اہم تجویز یہ ہے کہ ایک بین الصوبجاتی دریا کانفرنس منعقد کی جائے۔ تاکہ مختلف صوبوں اور ریاستوں کے متضاد فوائد میں تعاون پیدا کیا جاسکے۔ کانفرنس نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ بنگال صوبجاتی دریا اور پانی نکاس بورڈ قایم کیا جائے۔ جو حکومت کو دریا کی تعلیم کے متعلق مشورہ دیا کریگی اور بنگال ڈیلٹا کے خاص مسایل کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک ہائڈروجیکل لیبرریٹری قایم کی جائے۔ ایک اسکیم کی ان لوگوں کو آباد کرنے کے لئے بھی سفارش کی گئی ہے جو ایسے حصوں سے آتے ہیں جہاں سیلاب آگیا ہو۔

دریا کی تعلیم کی بڑی اسکیم کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کانفرنس نے علم آب رواں کے امور مسلمہ کو جمع کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

ریاستی باشندوں کو سر محمد یعقوب کا مشورہ

بنگلور۔ حکومت ہند کے قایم مقام کامرس ممبر سر محمد یعقوب نے حال میں میسور چیمبر آف کامرس کے ممبروں کی ایک نجی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ ریاستوں کے باشندے برطانی ہند کو ایک غیر ملک سمجھتے ہیں۔ میسور والے یہ کہتے ہیں کہ میسور میسور والوں کے لئے ہے۔ اسی طرح حیدرآباد والے یہ کہتے ہیں کہ حیدرآباد ملکیوں کے لئے ہے۔ ایسی حالت میں برطانی ہند کے باشندے اگر حکومت ہند سے یہ کہیں کہ برطانی ہند صرف برطانی ہند کے باشندوں کے لئے ہی ہونا چاہیئے تو ہم کیا کرسکتے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں لین دین کی اسپرٹ سے کام لینا چاہیئے۔ ریاستوں کے باشندوں کی علیحدگی کی پالیسی ترک کردینا چاہیئے اور یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے کہ ریاستوں کی ملازمتیں صرف ریاستی باشندوں کے لئے ہی محفوظ رکھی جائیں۔

بچوں کی دنیا

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۴

ڈر سے زیادہ مجھ کو بندوق نہ لانے کا افسوس ہوا بندوق ساتھ رہتی تو یہ بڑا شکار ہاتھ سے ہرگز نہ نکلتا۔

شیر نے پھر میری طرف دیکھا اور پلک مارتے مارتے میری سمت ایک جست لگائی۔ میں بال بال بچ گیا، ذرا اور اونچا اوچھلتا تو وہ ضرور مجھ کو لے مرا تھا۔

جلدی جلدی میں اور اوپر جا بیٹھا مارے خوف کے میرا خون خشک ہو رہا تھا اور شیر برابر میری طرف جست لگا رہا تھا۔

میں تو بھائی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا اور مجھے یقین کامل تھا کہ اب یہ شیر مجھ کو نہ چھوڑیگا برابر اسی طرح وہ جست لگاتا رہا، یکایک مجھے اس بات کا خیال آیا کہ موم بتی کو جلاؤں فوراً ایسا ہی کیا اور موم بتی کو جلاکر ایک موٹی شاخ پر جما یا اور چھرے کو اسی پر تیز گرم کرنے لگا اور ناشتہ دان سے گوشت نکال کر ایک ٹکڑ شیر کی طرف پھینکدیا۔ وہ سونگھ کر فوراً اس ٹکڑے کو نگل گیا میں نے دوسرا ٹکڑا پھر پھینکا اس کو بھی وہ اسی طرح چٹ گیا غالباً پکے ہوئے گوشت کا مزہ بہت اچھا معلوم ہوا۔

اب میں ایک ہاتھ میں چھرا گرماتا رہا اور دوسرے ہاتھ سے آہستہ آہستہ گوشت کے ٹکڑے پھینکتا رہا جب گوشت ختم ہونے پر آیا تو چھرا بھی خوب گرم ہوگیا تھا، میں نے آخری ٹکڑا بھی پھینک دیا۔ وہ جیسے ہی اس کی طرف لپکا میں نے زور سے چھرا اس کی طرف پھینکا۔

اوہ کتنے خوفناک طریقہ سے گرجا! کہ تمام جنگل کانپ گیا اب وہ غصہ سے گرج رہا تھا اور میری طرف جست کرتا تھا، میں نے تمام رات اسی درخت پر کاٹ دی، صبح تک شیر مرگیا، اتر کر دیکھا تو چھرا ٹھیک دل کے پاس گھسا تھا۔

پیام تعلیم

کانگریس پارٹی مشترکہ وزارت بنائیگی

کراچی ۲۵ جولائی۔ اللہ بخشی وزارت اب اس اسٹیج پر پہنچ گئی۔ جہاں ایک ایک لمحہ نازک ہے۔

تین روز کے غور وخوض کے بعد کانگریس پارٹی نے جس سے اب بھی وزارت کی میزان قایم ہے وزارت کی قسمت کا فیصلہ کرتے ہوئے تین اہم رزولیوشن منظور کئے۔

پہلا رزولیوشن یہ ہے کہ کانگریس پارٹی اپنے سابقہ فیصلہ پر قایم رہتے ہوئے وزارت کے حق میں اپنی حمایت واپس لیتی ہے اور اپنے لئے کام کرنے کی آزادی کو محفوظ رکھتی ہے۔

دوسرے رزولیوشن میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کسی دوسری پارٹی اور پارٹیوں کی اس تحریک کی حمایت کی جائے کہ وہ سندھ اسمبلی کا ایک فوری اجلاس بلاکر موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس کریں اور ممبران اپنے دستخطوں سے اس بات کا اعلان کریں اور اگر ہز اکسیلنسی گورنر نئی وزارت کی تشکیل کے لئے بلائیں تو ان کے علم میں اس امر کو لانا چاہیئے کہ وہ محصول کی اسکیم پر بیوپاریوں اور کھاتیداروں کو پورے طور پر بحث کا وقت دینے کے لئے ایک سال کے واسطے اس اسکیم کو ملتوی کرینگے۔

تیسرے رزولیوشن میں کانگریس پارٹی کی یہ رائے ہے کہ اسمبلی میں کانگریس پارٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر صوبہ اور کانگریس کے مفاد کے خلاف نہیں ہوگا کہ دوسری پارٹیوں کے ساتھ مشترکہ وزارت قایم کی جائے۔

آل انڈیا اسٹوڈنٹ کانفرنس

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ بنگال پراونشل اسٹوڈنٹ فیڈریشن آل انڈیا اسٹوڈنٹ کانفرنس کا آیندہ اجلاس کلکتہ میں منعقد کرنے کی تیاری کررہی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے ایکہزار ڈیلیگیٹوں کی آمد کے علاوہ چین اور اسپین سے بھی ڈیلیگیٹوں کے کانفرنس میں شریک ہونے کی توقع ہے۔ پروفیسر ہیرولڈ لاسکی کو بھی دعوت نامہ بھیجا گیا ہے۔

کانگریس پارٹی کا اجلاس

سی پی اسمبلی کانگریس پارٹی کا ہنگامہ خیز اجلاس ڈاکٹر کھرے کی جگہ نئے لیڈر کا انتخاب کرنے کے لئے صبح ۹ بجے لوکھارت ودیالہ میں بڑی پر اضطراب فضا میں شروع ہوا۔ شری یت بوس صدر کانگریس نے صدارت فرمائی، اور سردار ولبھ بھائی پٹیل مولانا ابوالکلام آزاد بابو راجندر پرشاد ممبران کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے علاوہ آچاریہ کرپلانی اور تینوں صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے پردھان بھی شریک ہوئے۔ کانگریس پارٹی کے سب ۱۰۷ ممبر اس فیصلہ کن اجلاس میں شریک ہوئے جس کا فیصلہ صوبہ کی سیاسی زندگی پر بہت پڑے گا۔ ڈاکٹر کھرے مقررہ وقت سے آدھ گھنٹہ قبل آگئے اور وزارتی مسئلہ کی صورت حالات کے متعلق بہت پریشان نظر آتے تھے۔ اجلاس بالکل بند کمرہ میں ہوا اور اخباری نمایندوں کو بھی اجلاس میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔

کارروائی کا آغاز شری یت بوس کی طویل تقریر سے ہوا جس میں اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے آخری اجلاس کی بعد کی صورت میں حالات اور واقعات مفصل طور سے بیان کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل رات کانگریس ہائی کمانڈ نے یہ فیصلہ کیا کہ کسی خاص امیدوار کی ترجیح کا اظہار نہ کیا جائے بلکہ پارٹی کو اپنا لیڈر خود منتخب کرنے کی اجازت دی جائے۔ ودیالیہ ہال کے باہر آج بہت بھیڑ تھی اور لوگوں میں نتیجہ کا اعلان سننے کے لئے بڑی بیتابی پائی جاتی تھی لیڈر کے لئے چار نام پنڈت روی شنکر شکلا، مسٹر ڈی پی مکھ سابق وزیر سی پی، شری یت گھنشیام سنگھ گپت اور مسٹر کھانڈیکر کے نام تجویز کئے گئے۔ ڈاکٹر کھرے کا نام بھی تجویز کیا گیا تھا مگر وہ بے ضابطہ قرار دیا گیا۔ شری یت گپت جی اور مسٹر کھانڈیکر نے اپنے نام واپس لے لئے شری یت شکلا کو ۷۴ اور مسٹر ڈیش مکھ کو ۱۲ ووٹ ملے

کفایت شعاری بڑھیگی

شملہ ۲۶ جولائی۔ آج پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے گورنمنٹ آف انڈیا کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے حسابات کا معائنہ کرتے ہوئے ایک دلچسپ واقعہ کا انکشاف کیا کہ پوسٹ آفس سیونگ بنک اور پوسٹل کیش سرٹفکیٹ کے خریداروں کے لئے ہمت افزائی کے طور پر شرح سود میں مناسب اضافہ کردیا ہے جس سے چھوٹی چھوٹی رقموں کے جمع کرنے والوں کو کفایت شعاری کرنے میں اور ہمت افزائی ہو۔

اسٹرلنگ قرضہ اور سونا وچاندی کی برآمد کے موضوع پر بھی غور کیا گیا۔

کمیٹی کے سامنے اس امر کی وضاحت کی گئی کہ اسٹرلنگ قرضہ میں تخفیف کا سبب تھا کہ اس قرضہ کا کچھ حصہ ادا کردیا گیا تھا اور کچھ ہندوستانی کے روپئے کے قرضہ میں منتقل کردیا گیا تھا۔ جو بلین ہندوستانی سے گذشتہ سالوں سے باہر چلا گیا تھا۔ اس کی کمی اسٹرلنگ کے قرضہ منتقل کرنے اور اسٹرلنگ سیکورٹی کے جمع ہونے سے پوری ہوگئی تھی جن کی قیمت قریب پچاس کروڑ روپیہ کے ہوتی ہے اور جن سے ہندوستانی کی ساکھ میں اس قدر اضافہ ہوگیا ہے۔

خفیہ فروشی کی نگہداشت کے لئے کمشنر کا تقرر

الہ آباد ۲۶ جولائی۔ حکومت یوپی اپنی نشہ بندی کی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کمشنر انسداد مسکرات کے تقرر پر غور کرنے والی ہے۔ افسر مذکور اس علاقہ میں جہاں ترک منشیات کی اسکیم نافذ ہوگی۔ خفیہ فروشی کے واقعات کی خاص طور پر دیکھ بھال کرے گا۔ اسونت دو اضلاع میں نشہ بندی کا تجربہ کیا جارہا ہے لیکن تجویز ہے کہ اس تجربہ کو آیندہ مالی سال میں مزید چند اضلاع میں نافذ کیا جائے یہ اضلاع ایٹہ اور مین پوری کے اضلاع۔ جہاں اسوقت نشوں کا استعمال بند ہے کے قریب میں واقع ہوں گے۔

اندھوں کی زندگی
ڈاکٹر ٹیگور افسانہ لکھیں گے

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ رائٹر کو ہی ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور نے کلکتہ یونیورسٹی کے نابینا تعلیم علم مسٹر سبودھ رائے کو جو یورپ، امریکہ، کناڈا اور جاپان میں اندھوں کی حالتوں کا معائنہ کرنے کے بعد ہندوستان لوٹے ہیں شرف ملاقات بخشا۔

دیگر ممالک کے مقابلہ میں ہندوستان کے اندھوں کی حالت بیان کرنے کے علاوہ مسٹر رائے نے اپنی ملاقات کے دوران میں کہا کہ اندھوں کے متعلق ہندوستانیوں نے جو لٹریچر لکھا ہے وہ اندھوں کی زندگی کے متعلق نفسیاتی صداقتوں سے بہت دور ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور نے مسٹر رائے کو یقین دلایا کہ قریب مستقبل میں وہ ایک ایسا ڈرامہ لکھیں گے، جس کا ہیرو یا ہیروئن کسی اندھے کو رکھا جائے گا۔

برطانی اسکیم منظور کرلی گئی

لندن ۲۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسپین سے غیر ملکی والنٹیروں کی واپسی کے متعلق حکومت اسپین نے برطانی تجویز منظور کرلی ہے جو ابھی تک لندن

برلن یکم اگست۔ وار کونسل نے احکام جاری کئے ہیں کہ پریڈ میں ہر ہٹلر کی تعظیم بجالانے کے لئے فوجوں کو تالیاں نہیں بجانا چاہیئے بلکہ جب کمیشنڈ کمانڈر انچیف مقرر کریں تو انکو خاموش کھڑا رہنا چاہیئے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۷ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ — کانپور شنبہ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ — نمبر ۳۲

ادبیات

انتخاب مشاعرہ بزم حیات اردو

۶ اگست ۱۹۳۸ء کو جناب سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری کے مکان پر ایک کامیاب مشاعرہ ہوا شہر کے خاص شعراء نے باستثنائے چند شرکت فرما کر اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اُس کا ایک انتخاب صرف ایک قافیہ "آشیانہ" پر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ جناب نواب علی صاحب نواب وجناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی اور چند دیگر حضرات کے اشعار جو بہترین تھے حاصل نہ ہو سکے۔

جناب ثاقب صاحب

تباہی کا یہ ہے فسانہ ہمارا — کہ تھا برق ہی آشیانہ ہمارا
یہ موہوم سا اک خیال آرہا ہے — یہیں تھا کہیں آشیانہ ہمارا

جناب بابو جاگیشور دیال صاحب نشتر ایڈوکیٹ

بہاروں کی آغوش میں کھیلتے تھے — چمن میں تھا جب آشیانہ ہمارا
جہاں چُن دیئے ہم نے دو چار تنکے — وہیں بن گیا آشیانہ ہمارا

جناب ماسٹر بزمی صاحب بلند شہری

بنالیں گے ہم موج برق تپاں پر — جلے یار ہے آشیانہ ہمارا

جناب شاہ حیات صاحب سنڈیلوی

ہے اک سمت جنت ہے اک سمت دوزخ — دوراہے پہ ہے آشیانہ ہمارا
وہ بجلی سی کوندی وہ اٹھا دھواں سا — وہ دیکھو جلا آشیانہ ہمارا

جناب عقیل صاحب الہ آبادی

ہمارا ہی دل تھا کہ دیکھا کئے ہم — اُجڑتا رہا آشیانہ ہمارا

جناب فاروق صاحب

فروغِ شرر بن کے چنگاری دل کی — جلا ڈالے گی آشیانہ ہمارا

جناب ماسٹر مختار صاحب

کشش دام صیاد کی کھینچ لائی — سر عرش تھا آشیانہ ہمارا

جناب سلطان صاحب

ہے بربادیوں کا فسانہ ہمارا — کہیں بھی نہیں آشیانہ ہمارا

جناب قیصر صاحب

چمن میں کہاں آب و دانہ ہمارا — قفس ہو گیا آشیانہ ہمارا

جناب رزمی صاحب

لیا اپنے دامن میں برقِ تپاں نے — نہ کام آیا جب آشیانہ ہمارا

جناب شاہ غربت صاحب شاگرد ہلال صاحب

کیا برق نے گر کے گلزار روشن — مگر جل گیا آشیانہ ہمارا

جناب گلاب صاحب الہ آبادی

گرائی ہے بجلی فلک نے اسی پر — تھا جس شاخ پر آشیانہ ہمارا

جناب پیکر صاحب کانپوری

ہر اک شاخ ہے زد میں برق تپاں کی — بنے اب کہاں آشیانہ ہمارا

جناب برہم صاحب

مخالف ہے سارا زمانہ ہمارا — بچے گا نہ اب آشیانہ ہمارا

دنیائے اسلام

شامی کانگریس کا ایک اہم اجلاس

قضیۂ اسکندرونہ پر غور و خوض

بیروت ۱۸ جولائی۔ ٹرکی اور فرانس کے معاہدہ سے پیدا شدہ صورتِ حالات پر غور کرنے کے لئے الکتلۃ الوطنیہ (وطنی کانگریس) کی جو کانفرنس گذشتہ پنجشنبہ کو قدسیہ میں منعقد ہوئی تھی وہ اب تک ختم نہیں ہوئی ہے۔ خیال تھا کہ سنیچر کی شام یا اتوار کو کانفرنس اپنا کام ختم کر دیگی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ اب تک ایک قرارداد بھی منظور نہیں ہو سکی ہے۔

پہلے روز کے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم شام سید جمیل مردم بک نے ایک نہایت مبسوط تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں موجودہ سیاسی صورت حالات بالخصوص اسکندرونہ کے سلسلہ میں فرانس اور ٹرکی کے رویہ پر نہایت وضاحت کے ساتھ تبصرہ فرمایا۔

اگرچہ کانفرنس کی کارروائیوں کے سلسلہ میں انتہائی رازداری سے کام لیا جارہا ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم کی تقریر نے ممبروں میں بڑی گرمی پیدا کر دی۔ مختلف ممبروں نے فرانس اور ٹرکی کے طرزِ عمل پر مختلف قسم کی سخت نکتہ چینیاں کیں اور اس سلسلہ میں بہت زیادہ جوش و خروش کا اظہار کیا۔

الاہرام کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اگرچہ کانفرنس کی کارروائیاں بالکل خفیہ ہو رہی ہیں اور کسی کو ان کے ضمن میں کوئی قابلِ اعتبار بات معلوم نہیں ہو سکی ہے لیکن سید جمیل مردم بک وزیر اعظم شام نے میری درخواست پر حسب ذیل بیان دیا ہے جس سے ہوا کے رُخ کا اندازہ کسی حد تک لگایا جا سکتا ہے۔

وزیر اعظم نے فرمایا کہ کانفرنس کی کارروائیاں اب تک جاری ہیں اور ممبران کانگریس پورے غور و انہماک اور جرأت و تدبر کے ساتھ حالات حاضرہ پر غور کرنے اور موجودہ مشکلات میں کامیابی کا راستہ معلوم کرنے میں مصروف ہیں۔ ہماری کانگریس نے وطن کے لئے بڑی بڑی مصیبتیں جھیلی ہیں اور بڑی بڑی قربانیوں کے بعد وطن کو اس کا حق واپس دلایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کانفرنس میں جو فیصلہ ہوگا اس میں وطن کا مفاد ہر چیز سے زیادہ ملحوظ ہوگا۔ کانفرنس کی قراردادوں کے متعلق میں ابھی کچھ زیادہ نہیں کہہ سکتا لیکن اتنا بتا سکتا ہوں کہ ان میں وہی روح کارفرما ہوگی جو میری پچھلے دنوں کی تقریروں میں نمایاں تھی۔

وزیر اعظم نے اپنی جن تقریروں کا حوالہ دیا ہے ان کے پیش نظر یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کانفرنس کی قراردادیں نہایت معرکہ آلارا اور ہنگامہ خیز ہوں گی۔ اسکندرونہ کے بارے میں ٹرکی اور فرانس کے معاہدہ کی مخالفت اور کامل آزادی اور شامی و فرانسیسی معاہدہ کی بغیر کسی ترمیم کی تصدیق کا مطالبہ وزیر اعظم کی تقریروں کا نمایاں جزر رہا ہے۔ اس لئے کانفرنس کی اہم قراردادوں میں بھی یہی باتیں ہونگی۔ فرانس کی رجعت پسندانہ پالیسی اور ترکوں کی استعماری خواہشات کی مذمت میں بھی ریزولیشن منظور کئے جائیں گے۔ اور حکومت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اسے اختیارات دیا جائے گا کہ وہ ملک کے مفاد کے لئے جس قسم کی کارروائیاں ضروری خیال کرے اختیار کرے۔ خیال ہے کہ کانفرنس کے خاتمہ پر ایک بیان شایع کیا جائے گا۔ جس میں اہل وطن کی حفاظت کے لئے جہاد کی دعوت دیجائیگی۔

نامہ نگار الاہرام لکھتا ہے کہ کل تاجران دمشق کے زیر اہتمام "باغ عامہ" میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہونے والا ہے جس میں الکتلۃ الوطنیہ کے ممبران شرکت کریں گے اور کانفرنس میں جو قراردادیں منظور ہوں گی ان کا اعلان کیا جائے گا۔

ترکی اور شام کے درمیان گفت و شنید کا التواء

استنبول ۱۳ جولائی۔ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی مقیم استنبول رقمطراز ہے کہ کل شام کو کمال اتاترک کی زیر صدارت وزراء کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہو جو تین گھنٹے تک جاری رہی۔ اگرچہ جلسے کے بارے میں کوئی سرکاری بیان شایع نہیں ہوا ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ٹرکی اور فرانس کے تعاون کا مسئلہ بحث و فکر کا خاص موضوع تھا۔

انگورہ سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ٹرکی اور شام کے درمیان معاہدۂ صداقت کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے جو گفت و شنید پچھلے ہفتہ شروع ہوئی تھی (ترکی اور فرانسیسی نمائندوں کے درمیان) وہ آئندہ ماہ ستمبر تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ التواء طرفین کی رضامندی سے عمل میں آیا ہے۔ اور اس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ حکومت شام کے ساتھ معاملہ پر پوری طرح گفتگو کرنے کا موقع مل جائے۔ اگر معاہدہ اسکندرونہ کے سلسلہ میں اہلِ شام کو جو اندیشے پیدا ہو گئے ہیں وہ دور کئے جا سکیں۔ اس التواء سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جو معاہدہ سے متعلق بعض مسائل کی تحقیقات کے لئے جو فنی کمیٹی مقرر کی گئی ہے اُسے تحقیقات کرنے کے لئے پورا موقع مل جائیگا۔

انطاکیہ کی ایک خبر مظہر ہے کہ انتخابات کی تیاریاں عنقریب ترکوں اور فرانسیسیوں کی نگرانی میں شروع ہونے والی ہیں۔ ابھی تک انتخاب کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جان پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۳

دنیا کو جنگ کے خطرہ سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے؟

حال میں دار العوام میں جبکہ خارجیہ اُمور پر بحث ہوئی تو برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر نیوائل چیمبرلین نے خود کو یہ کہکر تسکین دے لی کہ وہ خرگوش کے پیچھے پیچھے اور شکاری کتے کے آگے رہیں گے یعنی بہ الفاظ دیگر وہ مارتے کے پیچھے اور بھاگتے کے آگے رہیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ خرگوش کو محفوظ اور شکاری کے کتے کو مطمئن رکھ سکیں گے اور اگر رکھ سکیں گے تو کب تک۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر اُن لوگوں کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہوگا جو کہ عالمگیر امن و امان کے خواہشمند ہیں۔ مسٹر چیمبرلین نے انگلینڈ اور فرانس کے درمیان روائتی دوستی قائم رکھنے کا تہیہ کر لیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اُنکا یہ بھی خیال ہے کہ انگلینڈ اور جرمنی اور انگلینڈ اور اٹلی کے معاہدوں نے امن و امان کے کام کو بہت زیادہ تقویت پہنچائی ہے۔ ایک جانب وہ یہ چاہتے ہیں کہ انگلینڈ اسلحہ جات کے معاملہ میں ایک زبردست طاقت حاصل کرے اور دوسری جانب وہ اس طاقت کو ظالمانہ استعمال میں لانا نہیں چاہتے۔ اُنکا یہ خیال ہے کہ انگلینڈ نے جرمنی اور اٹلی کی جانب جو عرض نیاز کیا ہے اُس نے یورپ کی فضائی کشیدگی کو کم کر دیا ہو لیکن شاید اُنھیں یہ معلوم نہیں ہو کہ اسپین کی خانہ جنگی میں غیر ممالک کی جانب سے جو برابر مداخلت ہو رہی ہے اس کے لئے کون ذمہ دار ہے۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ مسٹر چیمبرلین کی خواہشات ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ اندریں صورت حالات یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ وہ اپنی اس قسم کی خواہشات کی موجودگی میں امن و امان کا خواب کیونکر دیکھتے ہیں۔ قبل اسکے کہ ہم یہ دیکھیں کہ برطانی وزیر اعظم کی دماغی کل کس طرح کام کرتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک وسیع سلطنت کے انچارج ہیں۔ یہ سلطنت خود ہی اختلافات کا پُلندا ہے اس کے دائیں جانب کچھ ایسے دشمن موجود ہیں جو کہ بلاشبہ اُسے تباہ تو کرنا نہیں چاہتے لیکن وہ اسکے رقیب بنے اور اپنی سلطنتیں قائم کرنیکا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ اسکے بائیں جانب بھی دشمن موجود ہیں جو کہ اُسے کمزور بنانا چاہتے ہیں اور اُن کے حوصلے یہ ہیں کہ وہ اُسے تباہ کر دیں۔ ان دو انتہائی صورتوں کے درمیان سلطنت برطانیہ کے وزیر اعظم اپنے جداگانہ راستے پر گامزن ہیں۔ خود ان کے مفاد کا تقاضہ یہی ہے کہ جبکہ ان کے دونوں جانب دشمن موجود ہیں تو وہ چپ چاپ بیٹھے رہیں اور دشمنوں کی باتیں سنتے رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ امن امن چلایا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ رہتے ہیں اس فکر میں کہ ان کا ملک طاقت حاصل کرے۔ لہٰذا یہ صاف ظاہر ہے کہ مسٹر چیمبرلین کی امن و امان کی پالیسی کا عالمگیر امن و امان کے عظیم مقصد سے کوئی واسطہ نہیں ہے بایں ہمہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر چیمبرلین کی پالیسی سے اگرچہ وہ مذموم فائدوں پر مبنی ہے ممکن ہے دنیا کی جنگجو طاقتوں کے درمیان توازن قائم رکھ سکے یا کم سے کم جنگ کو ملتوی کرا سکے۔ تاریخ میں ایسی مثالیں گذری ہیں جبکہ ذاتی مفاد ایک عظیم مقصد کے ایک نہ ایک پہلو کے ساتھ مل گیا۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ برطانی وزیر اعظم اپنے اس خود غرضانہ کھیل میں کہ وہ خرگوش کی حفاظت کریں گے اور شکاری کتے کو مطمئن رکھیں گے۔ دو فریقوں کے درمیان ترازو کے پلڑوں کو برقرار رکھیں اور دونوں کو ایک دوسرے کی جانب نہ بڑھنے دیں لیکن ایسا ہے نہیں۔

در اصل برطانی وزیر اعظم نے حبش پر اٹلی کی فتح تسلیم کر کے انگلینڈ اور اٹلی کے درمیان معاہدہ کرایا ہے لیکن ہمیں ان کی اس امن و امان کی پالیسی کا کوئی نام و نشان نہیں ہے جس کا کہ وہ بہت دم بھرا کرتے ہیں! اُنہوں نے حبش کو مار کر کے اٹلی کو مطمئن کیا ہے۔ اسی طرح اُنہوں نے حکومت اسپین کو اسلحہ جات مہیا کئے جانے کے راستہ میں حائل ہو کر جرمنی اور اٹلی کو مطمئن کیا ہے۔ ان کی مراعات اور مہربانیاں یکطرفہ رہی ہیں اور ایسا ہونا ایک قدرتی بھی بات ہے۔

ملوکیت پرست جرمنی اور اٹلی محض ان کے وقتی دشمن ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ مسٹر چیمبرلین کی پالیسی کُھلم کُھلا اور یقینی طور پر فیسسٹوں کی حامی ہے لیکن پھر بھی وہ جنگ کو روکے ہوئے ہے۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ فیسسٹ طاقتوں کو بہت زیادہ مراعات دیکر وہ دنیا کو عام جنگ کے خطرہ سے بچا رہے ہیں لیکن ایسا بھی نہیں ہے در اصل مسٹر چیمبرلین آزادی اور امن و امان کو قربان کر کے ملوکیت پرست اور فیسسٹ طاقتوں کی اشتہا کو اس طریقہ سے پورا کرنے میں مصروف ہیں کہ وہ دنیا کو روزانہ عام جنگ کے قریب تر لاتے جا رہے ہیں جزوی تصادم پہلے ہی شروع ہو چکے ہیں اور ان کی پالیسی بین الاقوامی کشیدگی کو کم کرنے کی بجائے اُسے اور زیادہ بڑھا رہی ہے اور ایسا مسالہ فراہم کر رہی ہے کہ جس سے جزوی تصادم ایک عام جنگ کی صورت اختیار کر لیں لیکن دنیا کو اب بھی اس خطرہ سے بچایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم اپنے اس تہیہ کو یاد رکھیں کہ ہم کسی بھی جنگ میں برطانی ملوکیت پرستی کی امداد نہیں کریں گے۔

جنگ روس و جاپان

منچوکو کی سرحد پر ایک پہاڑی پر قبضہ کرنے کے متعلق روس اور جاپان میں کشمکش شروع ہوئی تھی۔ دونوں حکومتوں کا دعویٰ تھا کہ یہ ہمارا علاقہ ہے۔ روسیوں نے زبردستی اس علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ جاپان نے پروٹسٹ کیا مگر کوئی اثر نہ ہوا اسکے بعد سے متضاد خبریں آتی رہیں۔ جاپان کی جانب سے یہ اطلاعات موصول ہوئی تھیں کہ روس جاپان علاقہ کوریا وغیرہ پر بمباری کر رہا ہے اور روس کی جانب سے اسکی تردید موصول ہوتی تھی لیکن جو تازہ ترین اطلاعات آتی ہیں اُن سے تو یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سرحدی گارڈوں کے درمیان تصادم نہیں بلکہ اچھی خاصی جنگ ہے۔ بیس ہزار روسی فوج مع توپ خانہ اور دو سو ہوائی جہازوں کے جاپانی فوجوں کے مقابلہ میں صف آرا ہو گئی ہے۔ لیکن تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ جرمنی نے بھی جاپان کو لکھ دیا ہے کہ ہم روس کے مقابلہ میں تمہاری امداد کرنے کو تیار ہیں اگرچہ یہ بظاہر ایک سیاسی بھبکی ہی معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے یہ اندیشہ ضرور ہوتا ہے کہ آئندہ عالمگیر جنگ میں مشرق و مغرب مل جائینگے۔

سڑک اور دوکانوں کی لائن ہو گی۔

معائنہ کے دوران برابر بانی پرستار رہا۔ معائنہ کرنے کے بعد آنریبل منسٹر امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں تشریف لے گئے اور ٹرسٹ کے افسران سے آپ کی ملاقات کرائی گئی۔ یہاں بھی آپ کو مختلف اسکیموں کے نقشے دکھائے گئے۔ پورانے کانپور اسکیم کے مباحثہ کے دوران میں وزیر موصوف نے یہ رائے ظاہر کی کہ دریا کے کنارے کے کچھ منتخب پلاٹوں میں ملاحوں کو آباد کرنے کے انتظامات اس اسکیم میں ہونا چاہئے۔

آئینۂ کانپور

اینٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ

مسٹر ایف جی کرکنیل اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کنگ امپرر اینٹی ٹیوبر کلوسس فنڈ (دق و سل کا فنڈ) میں مندرجہ ذیل حضرات نے اور چندہ عطا فرمایا ہے کہ:۔

(۱) اکزیکٹیو افسیر بی ڈبلو ڈی کانپور اور ان کے اسٹاف نے ۱۴ روپیہ
(۲) افشیل کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر نے ۱۵ روپیہ
(۳) چودہری امرناتھ سنگھ صاحب نے ۲۰ ″
(۴) لالہ کاشی رام صاحب نے ایک سو روپیہ
(۵) اسٹاف ڈی۔ اے۔ وی ہائی اسکول نے ۱۲ روپیہ سات آنہ

۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء تک امپیریل بنک کانپور میں 3/13/1/1/15/5 بھیجا جا چکا ہے۔

نوٹ:۔ دق و سل جیسے منحوس مرض سے جس قدر نقصان پہونچتا ہے اس کے بتلانے کی ضرورت نہیں اس مرض کے انسداد کے لئے یہ چندہ جمع کیا جا رہا ہے مگر افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ کانپور جیسے تجارتی شہر نے اس ضروری فنڈ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے ہم پبلک سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی توجہ اس طرف مبذول فرما کر اس ضروری فنڈ کو امداد دیں تاکہ اس منحوس مرض کا ہندوستان سے سد باب کیا جا سکے۔

کمیونک

(ملکہ وکٹوریہ کا روپیہ)

معلوم ہوا ہے کہ پبلک عام طور سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ وہ روپیہ جس پر کوئن وکٹوریہ کی مہر ثبت ہے اور جو ۱۸۷۷ء اور ۱۹۰۱ء کے درمیان نافذ ہوا ہے لیگل ٹنڈر (سکہ رائج الوقت) نہیں ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ سکے جعلی نہیں ہیں۔ گورنمنٹ ان کو سکہ رائج الوقت متصور کرتی ہے لہٰذا پبلک کو ان کے قبول کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیئے۔

دستخط ایل۔ بی۔ ہین کوکس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور
۵ اگست ۱۹۳۸ء

رہا شدہ قیدیوں کی امداد کیلئے جلسہ

ہمارے صوبہ یو۔ پی کے رہا شدہ قیدیوں کی امداد کے لئے کانپور میں ایک ضلع کمیٹی قایم کی گئی ہے جس کے پریسیڈنٹ مسٹر ایل۔ پی ہنکاکس آئی سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور مقرر ہوئے ہیں اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ قیدیوں کے رہا ہونے کے بعد انکو ایمانداری شرافت اور انسانیت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیجاوے اور یہ کوشش کی جاوے کہ جو لوگ اتفاقیہ یا افلاس یا کمسنی کی ناواقفیت کی وجہ سے جرایم کر بیٹھے ہوں وہ عادی جرایم پیشہ نہ ہونے پائیں۔ لوکل گورنمنٹ بھی اس نکتہ نظر سے اسکے لئے انتظامات کر رہی ہے، انجمن کی طرف سے فیاض اور رحمدل پبلک سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ انجمن کو اس مقصد میں کامیاب بنانے میں ہر قسم کی امداد دیں چنانچہ اس مقصد کے لئے ایک پبلک جلسہ کنگ ایڈورڈ میموریل ہال (پھول باغ) میں ۱۴ اگست بروز اتوار ۷ بجے شام کو منعقد کیا جا رہا ہے۔

امید ہے کہ اہل شہر ان گرے ہوئے طبقہ کی آیندہ زندگی کو سنبھالنے کی تجویزوں پر غور کرنے کے لئے اس ضروری اور اہم جلسہ میں مزید شرکت کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

۲ ہیڈ کانسٹبل معطل

کہا جاتا ہے کہ موضع گوری تحصیل بلہور ضلع کانپور میں دیہاتیوں پر پولیس کے بے تحاشا حملہ ہونے کے سلسلہ میں دو ہیڈ کانسٹبل اور ایک چوکیدار کو معطل کیا گیا ہے۔ اور اس واقعہ کی تحقیقات مسٹر کرکنیل اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خود کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ۹ اگست کو خود گوری بلہور میں تشریف لے جا کر تقریباً پچاس دیہاتیوں کی ... لی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آج ہی کل میں آپ اپنی رپورٹ شایع کریں گے۔

وزیر تعلیم کی تشریف آوری

آنریبل بابو سمپورنانند بی۔ ایس سی وزیر تعلیمات ۱۰ اگست ۱۹۳۸ء کو کانپور تشریف لائے۔ آپنے معض سر برآوردہ حضرات سے ملاقات کی۔ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے رقبہ کا معائنہ فرمایا۔ ۴ بجے ٹاؤن ہال میں میونسپل اڈریس کو قبول فرمایا اور شام کو ۵ بجے ایک پبلک جلسہ میں تقریر ارشاد فرمائی۔

حق منسٹری حمایت

۸ اگست کی رات کو یہ خبر آنے پر کہ آنریبل مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال کی وزارت پر جو عدم اعتماد کا رزولیوشن لایا گیا تھا وہ مسترد ہو گیا۔ مسلم لیگ کی طرف سے ایک جلوس اٹھایا گیا جس نے حق منسٹری زندہ باد کے نعرہ لگاتے ہوئے گشت کیا۔

آدھے دن کی چھٹی لینے سے انکار

کہا جاتا ہے کہ میور ملس۔ الگن ملس۔ اور کانپور کاٹن ملس سو موار کی اماوس کے دن آدھے دن کی چھٹی مل مزدوروں کو دے رہے تھے مگر مزدوروں نے آدھے دن کی چھٹی لینے سے انکار کر دیا۔

اس کے لئے سکریٹری مزدور سبھا نے ایک خط مسٹر پی۔ ایم۔ کھرے گھاٹ لیبر کمشنر کو لکھا ہے

بزم اقبال

علامہ سر محمد اقبال مرحوم کی یادگار میں ایک بزم مشاعرہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ۲۰ اگست ۹ بجے رات کو فراشخانہ میں منعقد ہوگا جس کا قافیہ و ردیف حسب ذیل ہے کہ:۔

قافیہ:۔ نیاز۔ احتراز۔ امتیاز
ردیف:۔ کرے۔

وزیر تعلیم اور امپروومنٹ ٹرسٹ

آنریبل مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیم صوبہ متحدہ نے ۱۰ اگست ۱۹۳۸ء کو امپرومنٹ ٹرسٹ کے رقبوں کا معائنہ کیا۔ سب سے پہلے فیکٹری رقبہ اور بعدہ فیکٹری ورکس مین رقبہ کا آپ نے معائنہ کیا۔ فیکٹری ورکس مین رقبہ میں مزدوروں کے کوارٹروں کے اندر بھی آپ تشریف لے گئے اور کرایہ اور جگہ کی بابت حالات دریافت کئے۔ یہاں سے آپ سیسہ مئو ویسٹ تشریف لیگئے جہاں کچھ تعداد میں کوارٹر تعمیر ہو رہے ہیں۔ آپنے برجندر سروپ پارک کا معائنہ کیا۔ اور گوالٹولی اسکیم کا بھی معائنہ کیا۔ یہاں پر آپکو وہ ماڈل مکانات دکھائے گئے جو غریب لوگوں کو دوبارہ آباد کرنے کے لئے ٹرسٹ نے بنائے ہیں۔ یہ پلاٹ ۸ ر ماہوار پر اُن غریبوں کو مل سکتے ہیں جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں۔ یہ لوگ ٹرسٹ کے بنائے ہوئے سینٹری ماڈل کے مطابق اپنے مکانات بنائیں گے۔

اسکے بعد منسٹر صاحب نے خلاصی لائن بنگلوں رقبہ سیسہ مئو نالہ اسکیم۔ خلاصی لائن آبادی کا معائنہ کیا اور خلاصی لائن میں ٹرسٹ کے بنائے ہوئے مزدوروں کے کوارٹروں کو دیکھا۔ آپنے مختلف نمونوں کے کوارٹروں کو اندر سے جا کر دیکھا اور اُنکے کرایہ و جگہ کی بابت حالات معلوم کئے۔ پھر آپ نے اولڈ پولیس آفس کے موقعہ کو دیکھا اور پٹرول کی دوکانوں کو خاص کرنے اور عمارت کے پلاٹوں کے سلسلے کی اصلاح کی تجویزوں پر غور کیا۔ اور ٹرسٹ کی بنائی ہوئی جدید کوتوالی کا معائنہ کیا۔ اور پینچ باغ، ویل پوروہ کا معائنہ کیا اور ٹرسٹ کی بنائی ہوئی مختلف سڑکوں کو دیکھا۔ یہاں پر آپنے اس احاطہ کو بھی دیکھا جس کا حاصل کیا جانا ٹرسٹ نے ڈراپ کر دیا ہے۔ اس اسکیم میں مزدوروں اور مہتروں کے لئے ٹرسٹ کے بنائے ہوئے کوارٹروں کے معائنہ کے بعد آپ نے تالاب والا احاطہ اسکیم کا معائنہ کیا۔ احاطہ کے مرکز پر ایک چھوٹا پارک بنانا اور پارک کے چاروں طرف مکانات بنانا تجویز کیا گیا۔ اسکے بعد آپنے پاچ گھر بہار اسکیم دیکھنے گئے اور ... منسٹر میں ایک پارک بنانے کے موقعہ کا معائنہ کیا۔ اس پارک کے چاروں طرف

”باغبان“

اسٹوری کی ہر دلعزیزی
لیڈران قوم کے خطوط

دفتر آل انڈیا کانگریس کمیٹی
آنند بھون الہ آباد۔ ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء

محترم سلام نیاز۔

میں نے اور پنڈت جواہر لال جی نے جناب کے فلمی ڈرامے ”باغبان“ اور ”کسان کی لڑکی“ کا بکمال شوق مطالعہ کیا۔ زبان اور طرز ادا خوب ہے اور کہیں دور دور تلاش کرنے سے بھی کوئی نقص معلوم یا محسوس نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ یہ ڈرامے بہ یک وقت ہندو اور مسلمان دونوں کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ جو اصلاح پسندی کا پہلو آپ کے سامنے ہے وہ فی نفسہٖ مفید اور ضروری ہے۔ پنڈت جواہر لال جی ذاتی طور پر آپ کی ان کوششوں سے خوش ہیں۔ والسلام۔ نیاز مند

شرح دستخط محمد اشرف ڈپیارٹمنٹل سکریٹری
شرح دستخط پنڈت جواہر لال نہرو
صدر انڈین نشنل کانگریس

مولانا حسرت موہانی

بیگم محمد احمد صاحب انصاری سشن جج یو۔پی

ہمارے صوبہ کی ان خواتین میں ہیں جن کو لٹریچر سے خاص دلچسپی اور شوق ہے۔ حضوصاً ڈرامہ نویسی میں انکو خاص کمال حاصل ہے۔ آج کل انکی توجہ فلمی ڈراموں کی تصنیف کی جانب ہے چنانچہ ان کے ڈراموں میں سے دو ڈرامے یعنی ”کسان کی لڑکی“ اور ”باغبان“ میں نے بھی خود انکی زبانی سُنے ہیں۔ بیگم صاحبہ موصوفہ خان بہادر سید دین الدین صاحب پنشنر کلکٹر کی صاحبزادی اور خان بہادر سید زین العابدین صاحب مچھلی شہری کی پوتی ہیں۔ جو سر سید احمد خاں مرحوم کے خاص احباب میں سے تھے۔ زباندانی بیگم صاحبہ کا خاندانی ورثہ ہے جسکی خوبی ان ڈراموں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ صحت زبانی کے علاوہ اسکی سلاست اور سادگی بھی قابل داد ہے۔ مضمون کے لحاظ سے بھی آپ کے ڈرامے ہر حیثیت سے قابل تعریف ہیں۔ جن سے اہل ہند کی معاشرت پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے امید ہے کہ فلم کمپنیاں اس قسم کے ڈراموں کو فلمسازی کے لئے منتخب کر کے خود بھی فائدہ اٹھائینگی اور پبلک کو بھی بیش از بیش فائدہ پہونچائینگی۔

دستخط فقیر حسرت موہانی (مولانا)

نوٹ:۔ مندرجہ بالا خطوط کے علاوہ اور متعدد خطوط بھی ہمکو دکھائے گئے ہیں جنمیں باغبان اسٹوری کی بہت کچھ تعریف کی گئی ہے اور بیگم انصاری کے اس ڈرامے کو ایک بہت بڑی خدمت سے تعبیر کیا گیا ہے جن حضرات نے تعریفی خطوط لکھے ہیں ان میں سے بعض حضرات کے اسم گرامی حسب ذیل ہیں:۔

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی گورنمنٹ۔ ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو، ڈاکٹر شفاعت احمد خاں، آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ یو۔ پی گورنمنٹ۔ آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات یو۔ پی گورنمنٹ۔ اڈیٹر صاحب رسالہ ہندی چاند۔

یہ ڈرامہ فلم کی صورت میں بنکر تیار ہو گیا ہے بمبئی اور دہلی میں اسکی نمائش ہو چکی ہے اور کئی ہفتوں سے نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بمبئی اور دہلی کی پبلک نے اس ڈرامہ کو بہت پسند کیا ہے بلکہ اس ڈرامہ کا نصف حصہ دہلی میں لکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی فلمی دنیا میں یہ پہلا ڈرامہ ہے کہ جو پبلک کے سامنے اپنے صحیح معنوں میں پیش کیا گیا ہے کانپور کی پبلک بھی بڑی بے چینی کے ساتھ اس فلم کا انتظار کر رہی ہے۔

چشمۂ قل

دنیا کے تمام ممالک میں حمل کا ضایع کرنا سخت جرم ہے۔ لیکن لندن کے ایک پریسیڈنسی مجسٹریٹ صاحب نے اپنے ایک فیصلہ میں لکھا ہے کہ:۔

اس ملک میں حمل کا ضایع کرنا کوئی جرم نہیں ہے اس مقدمے کے واقعات یہ ہیں کہ ایک پندرہ سالہ "دوشیزہ" کسی نہ کسی طرح حاملہ ہوگئی تھی جب اسے اس معاملہ کا علم ہوا تو وہ ایک "ماہر فن" ڈاکٹر کے پاس پہونچی اور اس سے کہا کہ آپ مجھے اس بوجھ سے نجات دیجئے۔ ڈاکٹر نے ایک اوزار کو رحم میں داخل کر کے حمل کو گرا دیا۔

جس وقت کہ "دوشیزہ" اپنے مکان پر واپس جا رہی تھی تو پولیس کو اس واقعہ کا علم ہوگیا۔ اور افسر پولیس نے ڈاکٹر صاحب کا "حمل گرانے" کے جرم میں چالان کر دیا۔

دو دن کے بعد سرکار کی طرف سے اٹارنی جنرل پیش ہوئے اور ملزم کی طرف سے چار مشہور و معروف وکیل تشریف لائے۔ ملزم کے وکیلوں نے اس عنوان پر تقریریں کیں۔ کہ ایک لڑکی کو رسوائی سے محفوظ رکھنے، یا اس کی صحت قایم رکھنے کے لئے اس کا حمل گرانا کوئی جرم نہیں ہے۔

عدالت نے وکیلوں کے دلائل پر غور کرنے کے بعد ملزم کو بے قصور قرار دے کر بری کر دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ:۔

"کسی لڑکی کو بدنامی سے بچانے کے لئے یا اس کی صحت قایم رکھنے کے لئے اگر اس کا حمل گرایا جائے تو یہ کوئی جرم نہیں ہے۔"

"روشن خیال" اور "ترقی یافتہ" لڑکیاں تو غالباً خوش ہوں گی کہ "تہذیب جدید" ان کے رستے سے کانٹے ہٹا رہی ہے۔ لیکن اس پردہ میں مردم کشی کی بھی تعلیم دی جا رہی ہے۔

ضلع ہزارا کی ایک خبر ہے کہ میونسپلٹی کا ایک محرر سینما دیکھنے گیا وہاں اس نے ایک مشہور ہندوستانی ایکٹریس کو رقص کرتے اور اداکاری کرتے دیکھا۔ اسی روز سے اس کا یہ حال ہے کہ اس ایکٹریس کی تصویر کو ہر وقت اپنے سامنے رکھتا ہے اور روزانہ اس کی پوجا کرتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب اس نے ملازمت بھی ترک کر دی ہے، اور جو کچھ جائداد اس کے پاس تھی وہ سب فروخت کر کے بمبئی اس ساحرہ کے پاس جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس حسینہ کے جیسی حسن نے اس بیسویں صدی کے مجنوں کے دل و دماغ پر چھاپہ مارا ہے وہ راجیال کی لڑکی مس پر بھا ہے۔ دعا کیجئے کہ بمبئی پہونچکر ۲۱ احمقوں کا علاج ہو جائے۔

آپ نے مختلف چیزیں نیلام ہوتی دیکھی اور سنی ہونگی لیکن اب تک یہ نہ سنا ہوگا کہ جلسوں میں مونچھیں اور زلفیں بھی نیلام ہوتی ہیں۔ تہذیب جدید نے یہ نظارہ بھی پیش کر دیا ہے۔

ایک ہفتہ وار انگریزی اخبار میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ:۔ جولائی کے پہلے ہفتہ میں بوڈاپسٹ کی ریڈ کراس سوسائٹی کا ایک اہم جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ میں چندے کے لئے اپیل کی گئی تو لوگوں نے بڑی بڑی رقمیں پیش کیں۔

اسی سلسلہ میں مشہور لیڈر نکولس جن کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ اس نے قینچی سے کاٹ کر اپنی مونچھیں پیش کیں۔ اور ایک نوجوان نرس نے اپنی زلفیں کاٹ کر پیش کیں۔

یہ دونوں چیزیں نیلام کی گئیں تو کافی رقم حاصل ہوئی۔ معلوم نہیں زیادہ قیمت کس کی ملی بہرحال دیکھئے آئندہ کن کن چیزوں کا

ادب لطیف

تصوّر

(ترجمہ از ٹینی سن)

پھولوں کی سرخ و سفید پتیاں محوِ خواب ہیں۔ محل کے تختوں پر سرو کے درخت بالکل ساکن ہیں صرف جگنو بیدار ہیں۔

تم بھی میرے ساتھ بیدار ہو جاؤ۔

مدھم روشنی میں سنگِ مرمر کا سفید مور گردن جھکائے ایک خوفناک سایہ کی مانند نظر آتا ہے۔

درخشندہ ستارے سطح زمین کا خاموش نظارہ کرنے میں مصروف ہیں۔

آسمان سے ایک ستارہ ٹوٹا اور روشنی کی ایک کرن باقی چھوڑ گیا——— بالکل اسی طرح تیرا تصور باقی ہے۔

کنول کا پھول اپنی تمام دلکشی سمیٹ کر جھیل کے سینے میں داخل ہو گیا۔ اسی طرح اے میری محبوبہ! تم بھی خود کو سمیٹ کر میرے سینے میں داخل ہو جاؤ اور میری ہستی میں فنا ہو جاؤ۔

فیڈریشن اور تجارتی سمجھوتہ کی گفت و شنید

شملہ ۹ اگست۔ آج مرکزی اسمبلی میں اگرچہ فیڈریشن کے بارے میں کئی سوالات دریافت کئے گئے۔ لیکن ان کے جواب کے نتیجہ کے طور پر معلومات میں کوئی نیا اضافہ نہیں ہوا۔

ہاؤس کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ نے کہا کہ گزشتہ مارچ میں سر جیمز گرگ نے جو بیان دیا تھا اس میں حکومت کو کوئی اضافہ نہیں کرنا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا مدراس اور بمبئی کی مجلس آئین ساز کے دونوں ایوانات نے فیڈریشن کے متعلق جو رزولیوشن پاس کئے ہیں ان کی نقل حکومت ہند کو موصول ہو گئی ہے۔ بنگال لیجسلیٹو کونسل اور یوپی بہار پنجاب سی پی اور سندھ کی لیجسلیٹو اسمبلیاں فیڈریشن کے قیام کے خلاف ہیں ۶ صوبوں میں جو رزولیوشن پاس کئے گئے ان کو کسی نہ کسی وزیر نے پیش کیا۔ دیگر چار صوبوں میں غیر سرکاری ممبروں نے رزولیوشن پیش کئے اور وہاں کی مجالس آئین ساز نے انکو منظور کر لیا۔

سردار منگل سنگھ۔ حکومت اس مسئلہ کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے۔

سر محمد ظفر اللہ۔ میں اس سوال کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی سمجھوتہ کی جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس کے متعلق سردار منگل سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں سر محمد ظفر اللہ نے بیان کیا کہ حکومت ابھی یہ بتانے کے قابل نہیں ہے کہ گفت و شنید کب ختم ہوگی۔

سردار منگل سنگھ کے ایک اور سوال کے جواب میں سر ظفر اللہ نے ان صوبوں کے نام بتائے جنہوں نے پچھلی بار اعزازات کی تقسیم کے موقع پر خطابات دینے کے لئے کوئی سفارش نہیں کی ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔ بمبئی یوپی اور سی پی و برار۔

مولانا حسین احمد کا صوبجاتی حکومتوں کو مکتوب

دہلی ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے تمام صوبجاتی حکومتوں کو خطوط روانہ کئے ہیں جن میں ان سے استدعا کی

عالمِ نسواں

علمی و سیاسی میدان میں عورتوں کا حصہ

(از محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ علی گڈھ)

آجکل سیاسی جذبات کی بحث چھڑی ہوئی ہے میں چاہتی ہوں کہ میں بھی اس سلسلے میں اپنے خیالات و جذبات پیش کر دوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی بہت سی نعمتیں دی ہیں مثلاً۔ عقل، فہم، ذہانت، ذکاوت، تحریر و تقریر کی قابلیت، اور غور و فکر کی استعداد، یہ سب باتیں عورتوں میں بھی موجود ہیں۔ اگر آپ عورتوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو یہ بات آپ کو نظر آئیگی کہ اس بلند آسمان کے نیچے اور اس وسیع زمین کے اوپر بڑی بڑی قابل عورتیں ہوئی ہیں۔ محدث و مفسر، ادیب اور انشا پرداز۔ عورتوں کے کمالات سے تاریخ کے اوراق معمور ہیں۔ بعض ایسی خواتین بھی ہوئی ہیں جن کے حضور میں بڑے بڑے قابل آدمیوں نے زانوئے ادب تہ کیا ہے اور بڑے بڑے ارباب علم نے ان کی قابلیت و فضیلت کو تسلیم کیا ہے مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ حضرت اسماءؓ۔ حضرت ام سلیمؓ۔ حضرت شہر بانوؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت رابعہ بصریؒ کے فضل و کمال سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اسی طرح بعض عورتوں نے حکومت کے فرائض بھی نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دئے ہیں۔ رضیہ سلطانہ۔ نور جہاں۔ ملکہ وکٹوریہ۔ نواب سلطان جہان بیگم کے نام کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آج بھی جو عورتیں میدان علم و ادب اور میدان سیاست میں حیرت انگیز خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ان میں خالدہ ادیب خانم۔ لطیفہ خانم، ہدیٰ خانم شعراوی بیگم سعد زاغلول پاشا، سروجنی نائیڈو، وجے لکشمی کملا دیوی وغیرہ۔ یہ عورتیں مردوں کے دوش بدوش ملکی و سیاسی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اور انکی ہمت و جرأت قابل تعریف ہے۔

ان محترم بہنوں نے جیل خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھریوں کی زیارت بھی کی ہے، اور ہوش ربا تکالیف کو بھی برداشت کیا ہے۔

ان واقعات کے بیان کرنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بھی علمی سیاسی خدمات انجام دینے کی قابلیت عطا کی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بعض مرد انہیں تشدد کریں اور ان کو کام کرنے کا موقع نہ دیں۔ لیکن ایسا کرنا سخت ظلم ہے۔

مردوں کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ عورتوں کے سینوں میں بھی دل ہے۔ اور ان دلوں میں کچھ جذبات بھی ہیں۔ جس طرح مرد اچھے سلوک سے خوش ہوتے ہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی اچھے سلوک سے خوش ہوتی ہیں اور برے سلوک سے ناخوش ہوتی ہیں۔ بہرحال ضرورت ہے کہ عورتوں کو بھی علمی و سیاسی میدان میں کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

ایک انگریز کے تقرر کی حمایت

شملہ ۹ اگست۔ آج سنٹرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگیا۔ دلچسپ سوالات کے بعد انشیورنس کا بل پیش کیا گیا اور اس کے بعد موٹر بل کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی۔

مسٹر اوناش لنگھم چیٹی نے سپرنٹنڈنٹ انشورنس کی آسامی پر ایک انگریز کو مقرر کرنے کے متعلق تحریک التوا اجلاس پیش کی جس پر بڑی دلچسپ بحث ہوئی

بچوں کی دنیا

بچوں کیلئے ایک نمونہ

جیری ایک چار سالہ لڑکا تھا جو ایک ایسے بھدے لڑکے کے ساتھ رہا کرتا تھا جو "مہربانی فرما کر جناب" کہنے کا عادی نہ تھا۔ جب کبھی وہ کچھ مانگتا تو بہت برے طریقہ سے جیسے "مجھے آم دو" "میرے لئے پانی کا گلاس لاؤ" وغیرہ اس کی ماں بہت حیران تھی کہ اس بدتمیز بچہ کو کیونکر تمیز سکھائی جائے، اکثر ماں باپ کو ایسے معاملوں سے واسطہ پڑتا ہے اور سب جانتے ہیں کہ چھوٹے بچے اردگرد کے لوگوں کو دیکھکر نقل کرتے ہیں اور جو باتیں اپنے آس پاس ہوتی دیکھتے ہیں ویسا کرتے ہیں اچھی یا بری عادتیں بچے اپنے آس پاس کے لوگوں کو دیکھکر سیکھتے ہیں۔

یہی حال جیری کا ہوا۔ اس کی ماں ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ ہمیشہ مہربانی فرما کر کہنا یاد رکھا کرو۔ لیکن لڑکا بھول جاتا تھا۔ ماں کا کہنا اسے یاد نہیں رہتا تھا۔ ماں اسے کئی طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس کی ایک سمجھ میں نہیں آئی اور عادت زیادہ خراب ہوتی گئی۔

ایک روز جیری کی ماں نے اپنے لڑکے کو ایک ایسے لڑکے کی کہانی سچی سنائی جو "مہربانی فرما کر" کہنا بھول جاتا تھا۔ اس لڑکے کو دوسرے لوگ کیسا برا سمجھتے تھے، اور پھر اس لڑکے نے کس طرح اپنی بری عادت ٹھیک کر لی، اور اس کا اندازہ جیری کو ہوگیا اور اس نے وعدہ کیا وہ کبھی برا لڑکا نہیں بنے گا اور ہمیشہ یاد رکھے گا۔

ایک عمدہ مثال اور نمونہ بچوں کے سامنے رکھ کر ہم بچوں کو ایک تصویر دکھاتے ہیں، بچے ضرور اس کی نقل کریں گے۔ اس لئے ماں باپ اور اردگرد کے لوگوں کا کام ہے کہ ہم بچوں کے سامنے اچھے زندگی اور نمونے اچھے سبق اور تصویریں پیش کرتے ہیں۔

صنعتی فلم

ص۔ اسی طرح آپ کو محض تجارتی و صنعتی فلم دیکھنے کا بھی اتفاق نہیں ہوا ہوگا۔ جو دنیا کے بڑے بڑے اہلِ صنعت تیار کرتے ہیں۔ مثلاً موٹروں کی ایک فرم نے ایک مشین کی بالکل صحیح رفتار کا فلم تیار کیا۔ اس فلم سازی کی خوبی یہ تھی کہ ایک سکنڈ میں ۲،۵۰۰ حرکات کا عکس کیمرہ لے سکتا تھا اور ناممکن تھا کہ مشین کی کوئی بھی حرکت انسانی آنکھ سے اوجھل ہو سکے۔ وقت اور ہر حرکت کا پھر اس طرح آہستہ رد کیا جاتا ہے کہ ایک سکنڈ کی حرکات پردہ پر دو منٹ میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ ممکن ہے آپکو ایسی چیزوں سے دلچسپی نہ ہو مگر ماہرین نے اس فلم کی خوب تعریف کی ہے اور مسرت کا اظہار کیا ہے۔

بہت فلم اسٹار اپنا اور اپنے دوستوں کا پرائیوٹ فلم بناتے ہیں جنھیں پردۂ سیمین پر آنا کبھی نہیں نصیب ہوتا۔ ونڈسر محل کے شاہی توشہ خانوں میں خاندان شاہی کے بنائے ہوئے پرائیوٹ فلم رکھے ہوئے ہیں جنھیں پچاس ساٹھ سال سے پہلے دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جائے گا۔

نئی مسلم لیگ پارٹی نے حکومت کا ساتھ دیا کو اس کے لیڈر مسٹر جناح خود پر اسرار طریقہ پر غیر حاضر رہے۔

حکومت سندھ کا کارنامہ

پردۂ فلم

حیرت انگیز فلم

(از قلم مارک پریسیلی)

سینما دیکھنے والوں کے ایک خاص دعوت ذوق و نظر ہے، سنئے کیا معاملہ ہے میری پکفورڈ۔ ڈوگلس فیربینکس (باپ)، اور چارلی چپلن ایک ہی فلم میں یکجا کام کر رہے ہیں چارلی ایک عاشق جانثار کے طور پر کام کرتا ہے اور ڈوگلس فلمی بدمعاش کا کام کرتا ہے۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فلم ٹکٹ گھر توڑنے والا سمجھا جا سکتا ہے مگر واقعہ اس کے خلاف ہے کیونکہ یہ فلم کبھی دنیائے سینما کو دیکھنے کے لئے نہیں ملے گا۔ اس کو ٹکٹ گھر توڑنے کی کبھی مہلت نہیں دی جائے گی۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اسے سنسر نے پاس نہیں کیا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر بالکل پرائیوٹ کا لیبل لگا ہوا ہے۔

اس طرح اور بہت سے فلم پرائیوٹ استعمال کے لئے بنتے ہیں جنھیں بنانے والوں کے علاوہ عام پبلک کبھی ایک جھلک کے طور پر بھی نہیں دیکھ سکتی۔

ایلسا لینکاسٹر نے چارلس لافٹن کا ایک نہایت عمدہ فلم بنایا تھا۔ مگر اس پر یہ الفاظ تحریر کر دئے گئے تھے۔

"صرف گھریلو استعمال کے"

اسی طرح ہنری فورڈ نے مشہور موجد ایڈیسن کی موجودہ زندگی کا ایک قابل قدر فلم اپنے گھریلو استعمال کے لئے بنایا تھا۔ جن لوگوں کو یہ فلم خوش قسمتی سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے وہ کہتے ہیں کہ بہترین چیز ہے۔ لیکن یہ ذاتی استعمال کے فلم پبلک کے ذوقِ نظر کے لئے کبھی پردۂ سیمین پر نہیں لائے جاتے ہیں۔

سپاہی بنانیوالی تصویریں

برطانیہ کے دفتر جنگ میں وائیٹ ہال کی مضبوط الماریوں میں بھی اسی طرح کے فلم رکھے ہیں جن کو سپاہیوں اور جاسوسوں کو دکھانے اور ترغیب و تعلیم دینے کے لئے خاص طور پر بنایا گیا ہے۔ ان فلموں میں ہوائی جہازوں ٹینکوں لڑائی کی نئی نئی گھاتوں اور جدید جنگ کی باریکیوں کو سمجھایا گیا ہے۔ محکمے کے افسران اپنے ماتحتوں کو جنگی نکات سمجھانے کے لئے ان فلموں کی اہمیت تسلیم کرتے ہیں۔ نیز افسران اعلیٰ کو اور ماہروں کو اصل ماڈلوں میں جو نقائص معلوم نہیں ہوسکتے ان آلات جنگ کی متحرک تصاویر سے سب چیزیں عیاں ہو جاتی ہیں۔

فوجوں کو بھی فلم دکھا کر جنگی چالوں اور کاموں کی واقفیت و آگاہی کا سامان بہم پہونچایا جاتا ہے ان تمام باتوں کے باوجود مسٹر دی کرٹس مشہور فلم ساز جو گذشتہ ۱۸ سال سے یہ خفیہ سرکاری فلم بنانے کا کام کرتے ہیں بظاہر ایک فلم ساز معلوم ہوتے ہیں اور جس طرح دیگر بڑے بڑے فلم سازوں کے دفتر اورڈ سٹریٹ میں واقع ہیں وہ بھی ایک دفتر وہاں لئے بیٹھے ہیں۔

ڈاکٹر کینٹی نے جو مشہور برطانی فلم بنایا تھا اسمیں صرف غیر طبی جماعت کے آدمی آئے تھے، یعنی بادشاہ اور ملکہ، اس فلم میں کام کرنے والے ایکٹر دراصل میں کیڑے تھے جنھیں فلموں میں رکھا گیا تھا اور ایک ایک اس بات کی ظاہر کی گئی تھی کہ یہ جراثیم ایک دوسرے پر عمل اور رد عمل کیا کرتے ہیں۔ اس فلم میں دکھایا گیا ہے کہ یہ جراثیم کس طرح اوچھل کر دوسرے پر حملہ کرتے ہیں بڑھتے اور پرورش پاتے ہیں اور اپنے شکار کی جان لیتے ہیں۔

"۳۰ لاکھ ایکٹروں کی کاسٹ"

ایک اور فلم بنایا گیا ہے جس میں ۳۰ لاکھ ایکٹر اور ایکٹریس کام کرتی ہیں مگر اس فلم کو بھی سوائے طبی پیشہ لوگوں کے اور میڈیکل تعلیم کے طلبا کے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

یہ فلم پاسٹیر ریسہ ماریٹری کے سرخ اور سفید ذرات کی ان کے دشمن MICRODES یعنی بیماری کے کیڑوں

اقوال زرین

سب سے زیادہ مفلس وہ ہے جس کی خواہشات بہت زیادہ ہیں۔

کھوئی ہوئی چیز کا ملنا ممکن ہے لیکن کھویا ہوا وقت ملنا ناممکن ہے۔

چور کو کھاتے ہوئے نہیں بلکہ پٹتے ہوئے دیکھنا چاہیئے تاکہ عبرت حاصل ہو۔

درخت کٹ کر پھر بڑھتا ہے۔ چاند گھٹ کر پھر بڑھتا ہے یہ ایک قدرتی قانون ہے لہذا انسان کو مصیبت کے وقت مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

بدصورت پر ہنسنا گویا خدا پر طعن کرنا ہے۔

جو کسی شخص کے عیب تمہارے سامنے آکر کرے تو یقین جانو کہ تمہاری برائی دوسرے کے سامنے کریگا۔

موج تبسم

بیوی قریب المرگ تھی خاوند سے کہنے لگی۔ آپ کو مجھ جیسی اچھی بیوی اور نہ ملے گی۔
خاوند:۔ مگر میں ایسی بیوی لینے کی کوشش نہ کرونگا

ایک دوست:۔ (دوسرے سے) بھئی مجھے اس سے محبت ہے۔
دوسرا دوست:۔ کب سے۔
پہلا:۔ جب سے میں نے اس کی کار دیکھی ہے۔

مالک:۔ (نوکر سے) یہ خط لیکر ڈاکخانہ جاؤ پوسٹ ماسٹر سے وزن کروا لینا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس کو بیرنگ کردے۔ اور ساتھ ہی اس نے دو پیسے دے دئیے کہ اگر وزن زیادہ ہو تو ٹکٹ دینا۔ نوکر ڈاکخانہ گیا۔ خوش قسمتی سے خط کا وزن عین پورا نکلا۔ نوکر بخوشی دوڑا دوڑا واپس آیا اور جھٹ سے دو پیسے مالک کی ہتھیلی پر رکھدئیے۔
مالک:۔ کیا ٹھیک تھا۔
نوکر:۔ اجی بالکل ٹھیک شکر ہے۔ آپ نے کہیں ایک لفظ اور نہیں لکھا۔ نہیں تو یہ بیرنگ ہو جاتا۔

دلچسپ معلومات

بجلی کی آنکھ!

امریکہ کے دو ماہرین پارچہ بافی نے ایک عجیب و غریب مشین اختراع کی ہے جسے "بجلی کی آنکھ" کہا جاتا ہے یہ ایک فوٹو الیکٹرک خانہ کی صورت میں ہے جس سے کپڑے کے چھپے ہوئے ڈیزائن کو خرابی سے بچایا جاتا ہے۔

صورت یہ ہے کہ جب کپڑا کرگھے سے جدا ہوتا ہے تو وہ چوکور ہوتا ہے مگر صفائی، دھلائی، کلف دینے اور سکھانیکے بعد اسکے چوکورپن میں فرق واقع ہو سکتا ہے۔ تاوقتیکہ ایک خاص پرزے کو کسا نہ جائے چھپے ہوئے ڈیزائن خراب ہو جانیکا اندیشہ رہتا ہے اس پرزے کو کسنے کا کام بجلی کی آنکھ سے لیا جاتا ہے اس طرح کپڑا بھی کسا رہتا ہے اور اُسکا چوکورپن بھی زائل نہیں ہوتا۔

جس پرزے سے کپڑا پھیلانیکا کام لیا جاتا ہے اسمیں پنجے ہوتے ہیں یہ پنجے کپڑے کو گیلا ہونیکی صورت میں ہی کھینچتے ہیں مشین چلانے والے کپڑے پر نگاہ رکھتے ہیں اور پنجوں کو ہاتھ سے حرکت دیتے ہیں مگر بجلی کی آنکھ روشنی کی ایک شعاع کے ذریعہ سے کپڑے کے تاگے شمار کر لیتی ہے اور خود بخود کام کرتی ہے۔

افسانہ

شانتو

ازجناب موج علی گڈھ

یہ سنتے ہی شانتو کے پیر تلے کی زمین نکل گئی نہیں اچھا ہوگا۔ دیکھئے تو سہی بابوجی۔ اپنی شکستہ آواز میں دکھیا نے کہا۔

بھاگ جا یہاں سے نہیں تو ....

مجبوراً شانتو نے روپیہ لے لیا۔ ہائے میں نے اسے ہاتھوں سے مل ملا کر اور ٹھوک بجا کر کیوں نہیں لیا۔ بھگوان اگر میرے پاس دو آنکھیں ہوتیں۔ تو دنیا کے لاکھوں کام بن جاتے۔ چند آنسوؤں کے قطرے موتی بن کر اس کے گلابی رخساروں پر ڈھل آئے۔ اس کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا اس کے دل میں قسم قسم کے خیالات گشت کر رہے تھے، وہ دنیا اور دنیا والوں کو برا خیال کر رہی تھی کہ دنیا کا ہر باشندہ مطلبی ہے اور وہ اپنے مطلب کے پیچھے دوسرے کے نفع نقصان کی ذرا پرواہ نہیں کرتے، کیا میری ماں کی قیمت چھ آنے کے برابر نہیں۔ چھ آنے اور صرف چھ آنے کے پیچھے میری پیاری ماں کی جان رہی ہے۔

اماں راستہ میں ٹھوکر لگ گئی تھی جس سے میں گر پڑی۔ وہ جانتی تھی کہ اس حالت میں اپنی ماں کا دل نہ دکھائے، لیکن اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکتی تھی اور یہ خیال کر کے کہ اگر وہ کہہ دے کہ وہ روپیہ جسے وہ پھول فروخت کر کے لائی ہے خراب ہے تو ماں کو ناحق صدمہ ہوگا۔ چنانچہ بات بنا کر بولی۔ گئی تو تھی۔ شفا خانہ بند ہی ہو گئی۔ کل ضرور لے آؤں گی دوا۔ آج پھول بیچ لئے ہیں۔ اب کل جاؤں گی۔ ارے تم بولتی کیوں نہیں؟ کیا ناراض ہو گئی ہو ——— بولو"

مگر اس کی پیاری ماں جو واقعی شانتو کا دنیا میں ایک ہی سہارا تھی اسے دنیا میں تنہا چھوڑ گئی تھی۔ اس کا دم شانتو کے آنے سے قبل ہی نکل گیا تھا۔

شانتو جواب نہ پاکر گھبرائی۔ اماں ———

اماں جی ——— بولو تو سہی ———

یہ کہکر وہ اپنی ماں سے لپٹ گئی۔ اور سب کچھ دیکھنے کے بعد اسے احساس ہو گیا کہ اس کی ماں کا ہاتھ ہمیشہ کے لئے اس کے سر سے اٹھ چکا ہے۔

اس نے اسی تنہائی اور مایوسی کے عالم میں اپنا سر چارپائی کے سر سے اٹھ چکا ہے۔

ہائے میں کہاں جاؤں۔ اس سنسار میں اب میرا کون ہے۔ بھگوان۔ اب کون ہے میرا اماں بولو۔ مجھ سے بولو مجھے اپنی صورت دکھا دو۔ کسی نہ کسی طرح سے ——— اماں ——— اماں مگر پھر خود سر پکڑ کر کہنے لگی۔

کاش میری آنکھیں ہوتیں

وہ گھبرا کر اسی مندر میں پہونچ گئی جہاں روز پوجا کرنے جایا کرتی تھی۔ کرشن مہاراج کے پوتر قدموں پر اپنا سر جھکا کر دعائیں کرتی تھی۔ ہے کرشن مہاراج۔ میرا اس سنسار میں کون ہے؟ کیا میری قسمت میں یہی لکھا تھا کہ میں ہر طرف سے ستائی جاؤں گی۔ ہائے بھگوان اگر تم نے آنکھیں دی ہوتیں تو کیوں خراب روپیہ لیتی اور گھر کے نو آنے کیوں دیتی، ہائے اماں کو اچھا کرنے کے لئے یہ پیسے کافی تھے، یہ کہتے ہوئے اس نے ان کے قدموں پر سر جھکا دیا اور رو رو کر کہنے لگی۔

تم ہی ہو ——— تم ہی ہو ——— ناتھ میری زندگی کے سہارے ——— تم میرے اور میں تمہاری ہوں ——— تم ہی میرے باپ اور تم ہی میری ماں ہو ——— سب کچھ تم ہی ہو۔

شانتو نے ان کے قدموں پر پڑے ہوئے پھولوں میں سے ایک اپنی آنکھوں سے لگایا۔

ہیں یہ کیا؟ ——— وہ حیرت کے ساتھ آنکھوں کو ملتے ہوئے کہنے لگی۔

ہیں یہ روشنی کیسی؟ ——— ارے کیا یہ دنیا ہے۔

کہاں ہیں میرے ماتا پتا ——— کیا وہ اس سنسار میں نہیں ملیں گے؟

کیا میں ایسی ہوں ——— میرا ایسا رنگ ہے کیا پھول ایسے ہوتے ہیں۔ واقعی بڑے اچھے۔

لاوارث ہو کر اور اپنی آنکھیں پاکر شانتو کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ وہ دنیا کو بالکل ہیچ خیال کرنے لگی۔

قبائلی لوگوں نے ڈلاریاں لوٹ لیں

شملہ، ۷ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ قبائلی لوگوں نے دوسالی اور اسلاخیل کے درمیان دو پرائیوٹ لاریاں لوٹ لیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سکھ اور ۸ ہندو مسافروں کو اغوا کر لیا گیا دوسالی سے فوجی سکاؤٹ آئے لیکن قبائلی لوگوں کے گروہ کا کوئی سراغ نہ ملا۔ رزمک کے پاس سڑک کی حفاظت کرنے والی گشتی فوج پر گولیاں چلائی گئیں۔ تصدیق طلب اطلاع ہے کہ پنجاب رجمنٹ کا ایک سپاہی ہلاک اور دو سپاہی زخمی ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۵ اگست کی صبح کو قبائلی لوگوں اور مقامی غنڈوں کا ایک گروہ بنوں کے پاس موضع احمد خاں میں آیا لیکن کوئی نقصان کے بغیر چلا گیا۔

جنوبی وزیرستان میں رزمک اور سوار اگھا کے درمیان ٹیلیفون کی لائن کو نقصان پہونچایا گیا ہے داتا میں مقیم فوجوں نے قبائلی لوگوں کے مشہور سرغنہ غلام بھیا خیل کے قلعہ کا محاصرہ کر کے اسے تباہ کر دیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سرغنہ کا ۲۰ جولائی کے حملے سے تعلق ہے جبکہ ایک ہندوستانی اوورسیر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

سات ہزار روپیہ منظور کیا گیا

گورکھپور ۸ اگست۔ یوپی میں سیلاب کی صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی گورکھپور اور اعظم گڈھ کی سرحد پر جو دیہات واقع ہیں ان کے بہ جانے کا اندیشہ ہے۔ گورکھپور سے اعظم گڈھ اور بستی جانے والی سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور پار جانا مشکل ہو گیا ہے۔ چوٹی اور گنڈک ندیوں میں بھی سیلاب آگیا ہے۔ موضع سیدی اور نکلال کے پاس ایک گاؤں بالکل ٹاپو بن گیا ہے۔ برائچ کی اطلاع ہے کہ سرجو اور گوگرہ میں زبردست سیلاب آگیا ہے۔ نانپارہ میں جو تباہی آئی ہے اس سے زبردست نقصان ہو چکا ہے لیکن وہاں اب پانی کا زور کم ہو رہا ہے اس وقت پانی سے گھرے ہوئے دیہات میں ۸۰ کے قریب کشتیاں چل رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے امداد کے لئے سات ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت

لکھنؤ ۸ اگست۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ یوپی نے اپنا یورپ جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اگرچہ آپ ہوائی جہاز میں جوالاآباد سے ۱۱ اگست کو روانہ ہو گا اپنے لئے مخصوص جگہ کرا چکی تھیں۔ آپ اسوقت مصوری میں ہیں۔

پیرس۔ پیرس میں ایک ڈگری نافذ کی گئی ہے کہ تمام فرانسیسی سیاستداں قونصلوں کے ایجنٹوں اور محکمہ خارجیہ کے علاوہ سول ملازمین کو بغیر اجازت حاصل کئے غیر ملکیوں سے

ارمانوں کی دنیا

ہندوستان ارمانوں کی دنیا، آرزوؤں کی سرزمین ہے۔ یہ مثل اور کہیں اتنی صادق نہیں آتی جتنی دیسی چائے کی گزشتہ صد سالہ ترقی پر۔ اگر یہ ممکن ہوتا کہ جس شخص نے پہلے پہل ہندوستان میں چائے کا باغ لگایا تھا وہ اپنی محنت کا پھل دیکھ سکتا کہ اب یہ جنگل بیابان نہیں ہے بلکہ جہاں تک نظر کام کرتی ہے چائے سے لدے ہوئے سبزہ زار لہلہا رہے ہیں تو شاید ہم سے بہتر وہ سمجھ سکتا کہ اس جنگلی پودے میں کتنی آرزوئیں پنہاں ہیں۔

چائے کی کاشت سے ہندوستانیوں کو جو بیشمار فوائد پہنچے ہیں ان سے قطع نظر زراعت پیشہ مزدوروں کے لئے تو یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی ہے۔ آج ہندوستان کے کسان عام طور پر طرح طرح کی مصیبتوں اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں لیکن چائے کی بدولت ہزاروں لاکھوں مزدوران سے محفوظ ہیں اور اطمینان کا سانس لے رہے ہیں۔ شروع شروع میں چائے کے باغات میں کام کرنے کے لئے مزدوروں کو آمادہ کرنا آسان نہ تھا۔ کیونکہ وہ کسی طرح اپنا گھر چھوڑنے پر تیار نہ ہوتے تھے۔ وہ قدامت پرست اور مجہول تھے۔ اسلئے انھیں فاقے کرنا گوارا تھا لیکن باہر جانا پسند نہ تھا۔ چونکہ مقامی طور پر کافی فرد دستیاب نہ ملتے تھے اسلئے مالکان باغات کو انھیں بڑی بڑی ترغیب دے کر لانا پڑتا تھا لیکن زمانہ کے ساتھ ساتھ یہاں کے مزدوروں کی حالت بھی بدلتی گئی حتی کہ اسوقت بعض خاندانوں کی کئی کئی نسلیں یہاں رہتے اور چائے کے باغوں میں کام کرکے گذر گئی ہیں۔

یہ مطمئن لوگ اب اچھے اور صاف ماحول میں رہتے ہیں۔ انھیں باقاعدہ مزدوری ملتی ہے اور مہاجن کا اب انھیں ذرا خوف نہیں ہے۔ اگر ان کی عام حالت کا دوسرے کسانوں سے مقابلہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ چائے کے باغوں میں کام کرنے والے مزدور بہت مزے میں ہیں۔

شمال مشرقی ہند میں عموماً باغات کے سردار مزدور بھرتی کرتے ہیں یہ خود بھی چائے کے مزدور ہی ہوتے ہیں۔ مہاجر مزدوروں کے نگراں، گورنمنٹ کنٹرولر۔ خود اپنی نگرانی میں انھیں مضافات سے چائے کے علاقہ کو روانہ کراتے ہیں۔ کنٹرولر موصوف کو اور ان کے علاوہ ڈسٹرکٹ و سب ڈویژنل مجسٹریٹوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ باغات کے علاقہ میں آکر خود ان کی حالت کا معائنہ کرسکیں۔ ان افسروں کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ مزدوری کے معاملہ میں ان کے مفاد کی نگہداشت کرسکیں اور یہ اطمینان کرتے رہیں کہ مزدوروں کو حفظان صحت، آب رسانی، طبی امداد وغیرہ کی کافی سہولتیں حاصل ہیں یا نہیں؟

مزدوروں کو ہر وقت یہ پورا حق حاصل رہتا ہے کہ وہ جب چاہیں اپنے خرچ پر گھر واپس جاسکتے ہیں یا یہ کام چھوڑ کر قرب و جوار میں کوئی دوسرا کام کرسکتے ہیں لیکن اگر وہ کسی باغ میں تین سال تک کام کرلیں تو پھر واپسی کا سفر خرچ بھی ملتا ہے۔ بھرتی ہونے کے بعد ہی ہر مزدور کو مکمل کپڑے اور روزمرہ کے استعمال کے برتن بھی مالکان کی طرف سے ملتے ہیں اور علاقہ میں پہونچکر انھیں رہنے کے لئے ایک آرام دہ مکان اور ابتدائی اخراجات کے لئے تھوڑا سا روپیہ بھی دیا جاتا ہے۔ انکی صحت اور صفائی کا اتنا معقول انتظام کیا جاتا ہے کہ عام طور پر ہندوستانی دیہاتوں میں یہ چیز کسی کو نصیب بھی نہیں ہے۔ بعض علاقوں میں ان کے بچوں کی تعلیم کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

مزدوروں کو عام طور پر وہاں بس جانے کی ترغیب دیجاتی ہے اور اگر وہ اسپر راضی ہوتے ہیں تو انھیں وہاں بونے کے لئے قابل کاشت زمین دی جاتی ہے اور کھیتی کے لئے ہل بیل کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ قریب قریب ہر مزدور کا اپنا ایک نجی باغیچہ بھی ہوتا ہے جس میں وہ اپنے کھانے کے لایق ترکاریاں بوتا ہے۔

گزشتہ مردم شماری کی رپورٹ سے ثابت ہوتا ہے کہ کم از کم ۵ لاکھ ایکڑ زمین مزدوروں کے قبضہ میں تھی۔ اور ملازمت ختم ہونے پر وہ اس کے مالک اور سرکاری کاشتکار بن گئے رپورٹ مذکور سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آسام کی آبادی کا چھٹا حصہ یہاں چائے ہی کی بدولت آیا۔ چنانچہ مالکان باغات کے اس دعوے کی تصدیق سرکاری اعداد و شمار سے بھی ہوتی ہے کہ صوبہ آسام کے آباد کرنے میں ہماری وجہ سے بہت سہولتیں ہوئیں۔ چائے کے علاقوں میں مختلف قوم و ملت کے مزدور ایک ساتھ ہنسی خوشی رہتے اور ساتھ ساتھ مل جل کر کام کرتے ہیں۔ اس آزادانہ میل جول کا نتیجہ یہ ہے کہ یہاں ایک نئی معاشرت کی بنیاد پڑ رہی ہے۔ جو برادرانہ سلوک اور رواداری پر منحصر ہے اور جسمیں قوم اور مذہب یا رنگ و نسل کا کوئی دخل نہیں ہے۔

ہر بار جب آپ چائے پئیں تو تصور کیجئے کہ آپ ان مزدوروں کی امداد کر رہے ہیں جنکی گزر اوقات چائے کے باغوں میں ہوتی ہے اور جو اپنی محنت کا پھل کھاتے ہیں اور مگن رہتے ہیں۔

لہذا ہندوستانی چائے پیجئے اور ہندوستانی مزدوروں کی مدد کیجئے۔

نیٹال کے ہندوستانی مزدوروں کی حالت

شملہ ۵ اگست۔ نیٹال میں بسنے والے ہندوستانیوں کے محافظ کی رپورٹ بابتہ ۱۹۳۰ء حال ہی میں شایع ہوئی ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کل ۳۸ ہزار کی آبادی میں قریب ۲۷ ہزار مختلف صوبائی مقامات میں ملازم ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے اپنی کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں یا مختلف قسم کی تجارت۔ لیکن ڈربن اور اس کے گرد و نواح میں بہت بیروزگاری پھیلی ہوئی ہے ملازم پیشہ لوگوں میں سب سے بڑی تعداد قریب ۶ ہزار کے شکر سازی کے متعلق ہیں۔ اس کے بعد سب سے بڑی تعداد ان لوگوں کی جو مشتر کہ اداروں کے ملازم ہیں اور جن کی تعداد ۲ ہزار ایک سو سے زیادہ ہے۔ پانچ ہزار ایک سو کی مختلف صنعتی کارخانوں کی اور گھروں میں ملازم ہیں اور پندرہ سو پچاس کے قریب ریلوں اور جلیے اور کوئلہ کے کام میں ملازم تھے۔

زراعت گاہوں پر اوسطاً ۲ یا ۴ شلنگ ۸ پنس ماہوار کے حساب سے مزدوری دیجاتی ہے اس کے علاوہ کھانا رہائش کی جگہ دوا دارو کا انتظام مفت کیا جاتا ہے۔ نیٹال کی کوئلہ کی کانوں میں سال زیر تبصرہ کے دوران میں ہندوستانی ملازمین کی تعداد ۱۸۸۵ تھی جس میں ۵۵۰ مرد، ۳۴۵ عورتیں اور باقی بچے تھے۔ کانوں میں مزدوری قریب قریب ویسی ہی رہی جیسا کہ پیشتر تھی یعنی مقررہ گھنٹوں کی اجرت ڈیڑھ شلنگ سے ڈھائی شلنگ تک معہ خوراک و رہائش کے انتظام کے سال کے وسط میں ڈربن کی لکرک آئرن ورکس کے ہندوستانی مزدوروں نے ہڑتال کی۔ اس کے علاوہ اور کوئی ہڑتال نہیں ہوئی اور نہ کسی زراعت گاہ میں کام کرنے والے ہندوستانی مزدور نے ہندوستانی محافظ سے کسی قسم کی شکایت کی بہت سی زراعت گاہوں میں رہایش کا بہتر انتظام ہوگیا ہے اور یونین کے محکمہ صحت کے جاری کردہ نقشوں کے مطابق بارکیں بنائی جارہی ہیں۔

۳۱ دسمبر ۱۹۳۰ء کو نیٹال میں ہندوستانیوں کی آبادی قریب ایک لاکھ ۷۱ ہزار کے تھی۔ جسمیں ۳۸ ہزار مرد ۲۸ ہزار عورتیں اور باقی بچے تھے ۱۷۱۰۰۰ میں ۲۶۶۰۰ اصلی آبادکار تھے اور ۱۴۴۰۰۰ نیٹال ہی کی پیدایش ہیں۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں اموات کی تعداد میں ۱۰۸ کی کمی ہوئی۔ اور پیدایش میں ۲۷۴ کا اضافہ ہوا۔ جس سے شرح پیدایش ۹ ر ۳۴ فی ہزار اور شرح اموات ۱۵ ر ۱۴ فی ہزار ہوگیا اس کے برخلاف گزشتہ سال کے اعداد ۸ ر ۳۴ اور ۳۱ ر ۱۵ تھے۔

شرح اموات گذشتہ ۶ سال میں سب سے کم اس سال رہا۔ امسال نئے بسنے والے لوگ نہیں آئے۔ کیونکہ ہندوستانی ایکٹ ۱۹۱۳ء کے تحت امسال نیٹال میں داخلہ بند کردیا گیا ہے ۲۳۲ ہندوستانی آبادکار ہندوستان واپس آئے جس سے ۱۱ یونین کے مختلف خصوصی سے امدادی ترک وطن کی اسکیم کے تحت ہندوستان روانہ کئے گئے۔

ہندوستانی طلبہ جو سرکاری امدادی مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں ان کی تعداد ۲۲۵۰۰ کے قریب ہے۔ کل بچوں کی تعداد ۴۰۵۰۰ ہے مدرسے جانے والے بچوں کی شرح فیصدی ۱۲ ہے۔

ریاست حیدرآباد کا کمیونک

حیدرآباد دکن ۸ اگست۔ حیدرآباد کی بار ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں جسمیں کہ مسٹر بھولا بھائی دیسائی تقریر کرنے والے تھے۔ جو واقعہ ہوا تھا اس کے متعلق ایک سرکاری کمیونک شایع کیا گیا ہے جو کہ مظہر ہے پبلک جلسوں کے لئے جو نئے قواعد بنائے گئے۔ ہیں ان کا منشا یہ نہیں ہے کہ ایک ساتھ بیٹھنے اٹھنے یا پبلک جلسے کرنے کے جائز حق سے محروم کیا جائے۔ جس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی دیسائی کو حیدرآباد میں دو کثیر الاجتماع جلسوں میں تقریر کرنے کی اجازت دیدی گئی تھی۔

کمیونک مزید مظہر ہے۔ پولیس کی تحقیقات محض اس امر پر مبنی تھی کہ اس کے خیال میں پبلک نوعیت کا جلسہ ہونے والا تھا کیونکہ اسے معتبر ذریعہ سے یہ معلوم ہوا تھا کہ کچھ ایسے اصحاب کو بھی جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے کہ جو بار ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں ہیں۔ پولیس کے اس خیال کو اس امر سے اور زیادہ تقویت ملی کہ لوگ قتل کے مقدمہ کی سماعت دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے ان میں سے بھی کچھ لوگ وہاں موجود تھے جہاں کہ جلسہ ہونے والا تھا۔ پولیس کی نیک نیتی کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ جب بار ایسوسی ایشن کے سکریٹری نے اسے یہ یقین دلا دیا کہ جلسہ پبلک نوعیت کا نہیں ہوگا تو اس نے دو ہی گھنٹہ کے اندر اپنا نوٹس واپس لے لیا کمیونک میں اس امر کی جانب توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ مسٹر بھولا بھائی دیسائی نے اپنے بیان میں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ بعد کو انھوں نے جلسہ میں تقریر کرنا منظور کرلیا تھا۔

یوپی کا ایک ممبر اسمبلی کی گرفتاری

گورکھپور ۱۰ اگست۔ ڈاکٹر لشونا تھ مکرجی ممبر اسمبلی کانگریس کو الہ آباد ہائیکورٹ کے عاید کردہ جرمانہ کے ادا کرنے میں مبینہ کوتاہی کرنے پر آج شام کو گرفتار کرلیا گیا۔

اس سلسلہ میں امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر مکرجی نے گذشتہ اپریل میں بعض زیر سماعت مقدمات کے سلسلہ میں کلکٹر گورکھپور اور تحصیلدار بانس گاؤں کو خطوط لکھے تھے۔ اس بنا پر مقدمہ اور ہائیکورٹ نے انھیں توہین عدالت کا قصوروار پایا۔ ڈاکٹر مکرجی کے معافی مانگنے پر انھیں سو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔ جرمانہ کی ادائیگی کے لئے انھیں تین ماہ کی مہلت دی گئی۔ لیکن عرصہ میں انھوں نے جرمانہ ادا نہیں کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے ہائیکورٹ کو ایک چٹھی لکھی ہے جسمیں وہ حالات درج ہیں جنھیں وہ جرمانہ ادا کرنے پر قید کو ترجیح دیں گے۔ آپ کو ڈسٹرکٹ جیل میں رکھا۔

گاندھی جی کو نام تہدید آمیز خطوط

ناگپور ۱۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کو متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جو زیادہ تر گمنام ہیں جنمیں گاندھی جی کو تشدد کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اور ان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مہاراشٹر میں بود و باش ترک کردیں۔ خیال ہے کہ یہ اس سلوک کا نتیجہ ہے جو کانگریس ہائی کمانڈ نے ڈاکٹر کھارے سے سابق کیا ہے۔ اور جس کے سلسلے میں گاندھی جی نے سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا۔ اور نمایاں حصہ لیا۔

بحکم مسٹر تارا چند کپور اسپیشل جج درجہ دوئم اٹاوہ

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

نمبر مقدمہ ۲۷ سنہ ۱۹۳۷ء

ہرگاہ لالہ چھوٹے لال ولد لالہ گوپال داس قوم کھتری ساکن ادریا ضلع اٹاوہ سائل نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔ لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکورہ پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام محال	موضع یا نمبر پٹی و محال	درخواست دہندہ کی مستقل [illegible] انتقال حقیت کی تفصیل	وسعت حقیت درخواست دہندہ [illegible] مالکانہ	درخواست دہندہ کی [illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

۱ بست لبوہ حقیت زمینداری موضع پٹوارٹ محال چھوٹے لال پرگنہ ادریا ضلع اٹاوہ کے ۲½ لبوہ

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو بہ استثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت جائداد	وسعت حقیت درخواست دہندہ

۱۔ ایک قطعہ مکان واقعہ محلہ بجائی قصبہ ادریا محدودہ ذیل ضلع اٹاوہ پورب سڑک پچھم مکان تلسی پرشاد دیکھشت۔ اوتر مکان لالہ گوری شنکر اگروال دکھن سڑک

۲۔ ایک قطعہ واقعہ محلہ بجائی قصبہ ادریا محدودہ ذیل ضلع اٹاوہ پورب مکان لالہ گنگا دین پچھم مکان لالہ شیو نرائن۔ اتر۔ سڑک سرکاری دکھن۔ مکان چودھری جرنجی لال مختار

۳۔ ایک راس بھینس قیمت تخمیناً ـــ

۴۔ ایک راس بکری قیمت تخمیناً ـــ

۵۔ چارپائی دو عدد

۶۔ ایک قطعہ الماری آہنی قیمت تخمیناً ـــ

۷۔ مال بزازی پارچہ فروشی کا تخمیناً لعار جو قرق ہو چکا ہے۔

عذر منجانب گجانند قرضخواہ

مال قیمتی -/8000 جو دوکان پارچہ موسومہ بابو رام چھوٹے لال و رام پرشاد کنہیا لال واقعہ موضع ادریا ضلع اٹاوہ میں ہے۔

بحکم منصرم عدالت اسپیشل جج دوم اٹاوہ

(مہر عدالت)

لکھنؤ میں مدرسوں کی کانفرنس لکھنؤ میں غیر تربیت یافتہ مدرسوں کی کانفرنس ہوئی جس میں مدرسوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے کئی اہم رزولیوشن پاس کئے گئے۔ ترقی تنخواہوں میں اضافہ اور پنشنوں کا مطالبہ کیا گیا بنارس کمیٹی کے متعلق بھی رزولیوشن پاس کئے گئے۔

میونسپل ایجوکیشن امپلائز یونین

میونسپل ایجوکیشن امپلائز یونین کی انتظامیہ کمیٹی نے منعقدہ ۳ اگست ۱۹۳۸ء کو مندرجہ ذیل باتیں طے کی ہیں۔

(ا) تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۳۸ء تک کمیٹی مذکور کے جو ممبر ہو جائیں گے وہی اصحاب ووٹ دینے کے حقدار ہوں گے۔

(ب) تاریخ ۱۷ اگست ۱۹۳۸ء کو نامنیشن ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک میونسپل مڈل اسکول پریڈ میں ہوگا۔ نیز ۴ بجے سے ۶ بجے تک جانچ ہوگی

(س) انتخاب ۲۳ اگست ۱۹۳۸ء کو ۴½ بجے سے میونسپل مڈل میں ہوگا۔

(۲) طے ہوا کہ ریٹیرننگ افسیر پنڈت کسہری دین اوستھی بنائے جائیں۔

(۳) طے ہوا کہ پنڈت شری رتن شکل کو تہنیت پیش کی جاوے۔

نوٹ:۔ نامنیشن پیپر میونسپل مڈل سکول پریڈ میں سکریٹری صاحب سے حاصل کر سکتے ہیں

سکریٹری

دیو کرشن اوستھی

کمیونک

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم

براہ کرم کمیونک مندرجہ ذیل جو آج گورنمنٹ سے موصول ہوا ہے اپنے اخبار میں شایع فرما کر ممنون فرمائیے۔ نیازمند احمد نبی خاں

معلوم ہوا ہے کہ پبلک عام طور سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ وہ روپیہ جس پر کوئن امپریس وکٹوریہ کی مہر ثبت ہے اور جو ۱۸۶۱ء، ۱۹۰۱ء کے درمیان نافذ ہوا ہے لیگل ٹنڈر (سکہ رائج الوقت) نہیں ہے۔ یہ سکے جعلی نہیں ہیں۔ گورنمنٹ ان کو سکہ رائج الوقت متصور کرتی ہے لہذا پبلک کو ان کے قبول کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیئے۔

دستخط "

"ایل۔ بی۔ ہن کوکس"

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

مسٹر کھانڈیکر کے خط کے جواب میں مہاتما جی کا اظہار خیال

ناگپور ۷ اگست۔ مہاتما گاندھی نے ناگپور صوبہ کانگریس کمیٹی کے ایک ہریجن ممبر مسٹر کھانڈیکر کو ان کے ایک خط کے جواب میں لکھا ہے کہ سی پی کی وزارت میں ایک ہریجن وزیر کی شرکت کے مسئلہ پر انھیں اپنی ستیہ آگرہ کی دھمکی کو عملی جامہ پہنانا چاہیئے

مہاتما گاندھی اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ یہ ستیہ گرہ کا غلط استعمال ہوگا۔ آپ ایک ہریجن کو وزارت پر تھوپ نہیں سکتے۔ اگر آپ کو اس بات کا اطمینان ہو کہ سی پی اسمبلی کے ممبروں میں ایک اہل ہریجن ممبر موجود ہے جو کانگریس کا ڈسپلن منظور کرنے کو تیار ہے اسے ہریجن ممبروں کا اعتماد حاصل ہے اور وہ وزارتی ذمہ داری کو اٹھانے کے قابل ہے تو آپ کیبنیٹ میں اس کی شرکت کے لئے پر امن طریقہ سے ایجی ٹیشن کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات پر اصرار نہیں کریں گے کہ ہر صورت میں اور قابلیت کے بلا لحاظ ایک ہریجن کو سی۔ پی کی وزارت میں جگہ ملنا ضروری ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر کھانڈیکر نے گذشتہ ۳۰ جولائی کو مہاتما جی کو ایک خط میں مطلع کیا تھا کہ اگر ہریجنوں کا نمائندہ سی۔ پی کی وزارت میں نہ لیا گیا تو ناگپور کے ہریجن ستیہ گرہ پر تلے ہوئے ہیں۔ آج مسٹر کھانڈیکر نے مہاتما جی کو ایک جواب بھیجا ہے کہ سی پی کی دلت جاتیاں آپ کے اس نظریہ سے اتفاق نہیں کرتیں کہ وزارت پر ہریجن ممبر نہیں تھوپا جا سکتا اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آپ ہریجن جاتی کی جانب یہی رویہ کیوں نہیں اختیار کرتے جن کے لئے آپ اتنی ہمدردی ظاہر کرتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس صوبہ میں قابل ہریجن ممبر موجود ہیں ہم نے آپ کی اس خواہش کے پیش نظر کہ ستیہ گرہ شروع نہ کیا جائے فی الحال اسے کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ ورکنگ کمیٹی کو مشورہ دیں گے کہ وہ دلت جاتیوں کو شکایتوں کی تلافی کرے۔

مسٹر جناح چین نہیں جائینگے

شملہ ۷ اگست۔ مسٹر جناح نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مطلع کیا ہے کہ چند حلقوں میں جو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ میں ڈیپوٹیشن لیکر چین جا رہا ہوں یہ قطعی غلط ہے۔ میں چین نہیں جا رہا ہوں میں نے چین کے مسلم مشن سے کہا تھا کہ جب مسلم لیگ کمل طور پر منظم ہو جائے گی۔ تو اس وقت چین کو ڈیپوٹیشن بھیجنا ممکن ہو سکے گا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۳۸ء ابتدائے خفیفہ

بعدالت جناب بابو بھگوتی پرشاد سول جج صاحب بہادر اناؤ مقام اناؤ

اناؤ کمرشیل بنک لمیٹیڈ اناؤ   مدعی

بنام محمد رشید   مدعا علیہ

بنام محمد رشید عرف چنومیاں ولد حاجی محمد وزیر قوم مسلمان ساکن محلہ بوچڑ خانہ خورد شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ Rs 170/16/6 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اپنے جوابدعوی کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز انکو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۸ ماہ اگست ۱۹۳۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

اطلاع

۱۔ اگر آپ کو یہ اندیشہ ہو کہ آپکے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہوں گے تو آپ عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہیں کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا آپ استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ آپ اس کے واسطے زرخوراک جو ضروری ہو عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

۲۔ اگر آپ مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو آپکو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تا کہ ڈگری کا اجرا جو آپکی ذات یا مال پر یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

وقت حاضری بدفتر جناب سول جج صاحب بہادر اناؤ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

بحکم منصرم عدالت

سول جج اناؤ

(مہر عدالت)

مسٹر جناح نے مسلم لیگ کے جھنڈے کے بارے میں بھی ایک غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کسی تقریر میں یہ نہیں کہا کہ مسلم لیگ کا جھنڈا پیغمبر اسلام کا دیا ہوا ہے۔

رضا شاہ پہلوی کے کارنامے

بمبئی۔ پروفیسر اے۔ ایم۔ مولوی نے بین الاقوامی سوشل کلب کے زیر اہتمام تاج محل ہوٹل بمبئی میں منعقدہ ایک میٹنگ میں ایران جدید پر تقریر کرتے ہوئے رضا شاہ پہلوی کے کارناموں کا ذکر کیا۔

پروفیسر مولوی نے کہا کہ ۱۹۲۶ء سے اصلاح پسندوں نے اہل ایران کی حالت سدھارنے کا کام سرگرمی سے شروع کیا۔ شاہ پہلوی نے ملاؤں کی طاقت کو دور کر دیا۔ اور ایران کے قانونی اور انتظامی سسٹموں میں فرانسیسی اصولی قانون کو رائج کیا۔ خواتین کی ترقی کے مسئلہ پر بھی مناسب توجہ دی گئی جمہوریت کے خیالات کو پرورش دی گئی۔ یہاں تک کہ سکولوں کے لڑکوں کے دل و دماغ میں انھوں نے خوب مضبوط جڑ پکڑ لی۔

برگ ۸ اگست۔ گلاسروالڈ (زیوسیا) میں ایک سیاسی جلسہ میں بحث کے بعد ایک سوڈٹین جرمن جو ہنلن کا حامی تھا ایک سوڈٹین جرمن ڈیموکریٹ نے ہلاک کر دیا

حق وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز نامنظور

کلکتہ ۸ اگست۔ بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس آج شام کو ایک غیر معمولی جوش و خروش کی فضا میں شروع ہوا۔ دلت اقوام کے ایک ممبر نے مہاراجہ قاسم بازار وزیر صیغہ رسل و رسائل کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی لیکن وہ ۱۱۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۳۰ ووٹوں سے نامنظور ہوگئی۔

وزیر اعظم کا بیان

مسٹر فضل الحق وزیر اعظم نے ایک بیان دیتے ہوئے یہ اعلان کیا چونکہ کیبنٹ مشترکہ طور پر ذمہ دار ہے اسلئے یہ مناسب ہوگا کہ سب سے پہلے ان ہی کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی جائے۔

مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر سرت چندر بوس نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا اس کے بعد انڈیپنڈنٹ دلت مسٹر و بھیجے رائے نے مہاراجہ قاسم بازار وزیر صیغہ رسل و رسائل کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی۔

تحریک نامنظور ہو گئی

مہاراجہ قاسم بازار کے خلاف عدم اعتماد کی جو تحریک پیش کی گئی وہ ۱۱۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۲۰ ووٹوں سے نامنظور ہوگئی۔ یعنی ۱۹ ووٹوں سے مخالف پارٹی کو شکست ہوگئی۔ نہ مسلم ممبر غیر جانبدار رہے یوروپینوں نے حکومت کا ساتھ دیا۔ تحریک پر کل دو تقریریں ہوئیں ایک تقریر محرک نے کی اور دوسری وزیر متعلقہ نے۔

رائے شماری کے نتائج کا اعلان ہونے کے بعد مسٹر فضل الحق چیمبر کے شمالی جانب کے چھجے پر پہنچے اور انھوں نے ہجوم کی مبارکباد کو قبول کیا۔ اسوقت تک وہاں تقریباً ایک لاکھ آدمی جمع ہو چکے تھے۔

یوروپین پارٹی کے رویّہ کی وضاحت

سر جارج کیمبل لیڈر یوروپین گروپ نے وزیر لیبر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر تقریر کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ موجودہ وزارت اور بالخصوص عدم اعتماد کی تحریکوں کی جانب یوروپین گروپ کا کیا رویہ ہے۔

آپ نے فرمایا اس ملک میں میری پارٹی نے ایک خاص بازی لگائی ہے۔ لہذا اگر ہم نے آج کی بحث و تمحیص میں پورا حصہ نہ لیا تو ہم اپنے فرض کی ادائیگی سے قاصر رہیں گے۔ اب ہمارا نہ حکومت سے کوئی واسطہ رہا اور نہ ہاؤس کی کسی پارٹی سے ہم سے، ہمارا مفاد صرف اسی میں ہے کہ ہم یہ دیکھتے رہیں کہ اس صوبہ میں عمدہ حکومت قائم رہے۔ موجودہ وزارت کو قائم ہوئے ۱۶ ماہ گذر چکے ہیں، وہ ... ہندوؤں اور مسلمانوں پر مشتمل ہے، میں جرأت کے ساتھ یہ کہ سکتا ہوں کہ موجودہ وزارت نے اپنی بہترین قابلیت کے مطابق صوبہ کے نظم و نسق کو چلایا۔

حکومت ہند کے خلاف مذمت کا ووٹ

شملہ ۹ اگست۔ التوا اجلاس کی دو تحریکوں پر وائسرائے کا کلہاڑا چلا دو تحریکوں کو صدر مرکزی ... نے بے ضابطہ قرار دیا۔ لیکن جب مسٹر ستیہ مورتی نے فوج کے بڑھتے ہوئے خرچہ پر حکومت کے ... ملامت کی تحریک پیش کی تو فائنینس ممبر نے کچھ اعتراض نہ کیا۔

برطانیہ کے محکمہ جنگ سے فوج کا جو خرچہ ہندوستان کے ٹیکس دہندوں پر بڑھا رکھا ہے اس قدر لرزہ خیز تھا کہ یوروپین بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور انھوں نے بھی حکومت ... مدد نہ کی۔ چنانچہ مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک ۴۴ ووٹ کے مقابلہ میں ۱۷ ووٹ کی اکثریت سے پاس ... یوروپین ممبر اور چند نامزد ممبر غیر جانبدار رہے۔

سردار سنت سنگھ کا ضابطہ فوجداری کا ترمیمی بل ۴۲ ووٹ کے مقابلہ میں ۶۶ ووٹ سے ... سلکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ سر غزنوی کا سمندری ساحل کے متعلق ٹریفک بل دوبارہ سلکٹ کمیٹی ... سپرد کر دیا۔

شہر میں غیر معمولی جوش و خروش

کلکتہ ۸ اگست۔ آج میونسپل مارکٹ کی گوشت کی تمام دوکانیں بند ہیں۔ دیگر بازاروں میں جس میں ... سٹاک اکسچینج مارکٹ بھی شامل ہے، کاروبار بند پڑا ہے۔ کاروباری لوگ عدم اعتماد کی تحریکوں کا ... معلوم کرنے کے لئے بیقراری کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

شریمتی بجی رانی کنور — مدعی

بنام رگھونندن سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مسماۃ بھگوانی کنور بیوہ دیبی سنگھ زوجہ حال سکھر سنگھ ساکن موضع گلولی پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۴۴ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب لیے سوالات کا دیکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا بر اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ اگست ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

عدالت

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع تاریخ مقررہ سماعت اپیل

بعدالت مال جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر بہادر کانپور

پنڈت لٹبشیر ناتھ — اپیلانٹ

بنام پرسں رام وغیرہ — رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی جناب تحصیلدار صاحب عدالت مال بمقام بلہور ضلع کانپور مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء

بنام پرسں رام ولد گوبردھن قوم برہمن ساکن جعفر آباد پرگنہ بلہور ضلع کانپور دوسرا ہے موضع بریل تحصیل و ضلع اناؤ — رسپانڈنٹ

مطلع رہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری جناب تحصیلدار صاحب بلہور اس مقدمہ میں مسمی پنڈت لٹبشیر ناتھ نے پیش کیا اور وہ اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۲۳ ماہ اگست ۱۹۳۸ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے۔

اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا اور کوئی شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئے گا تو اس کی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری میں یکطرفہ کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۸ ماہ اگست ۱۹۳۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

عدالت

ساگر موویٹون
سٹوڈیو نیوز

"گراموفون سنگر" کمپنی کو ہمیشہ آپ کے سامنے نیا پلاٹ اور نئے خیالات پیش کرنے کا فخر حاصل ہے۔ چنانچہ آپ "گراموفون سنگر" میں بھی بالکل اچھوتا پلاٹ پائیں گے۔

نئے خیالات اور نئی چیزیں جو ایک تازہ دم اور نیا دماغ پیش کر سکتا ہے وہ پرانے دماغوں میں کہاں۔ چنانچہ ہیں آپ کے سامنے دو نئے دماغ پیش کرنے کا فخر ہے یعنی ورندر ڈیسائی اور راجیندر ٹھاکر جو اس فلم کو ڈائرکٹ کر رہے ہیں بمبئی میں یہ فلم باعبان کے بعد نمائش کے لئے پیش ہوگی، اس میں سریندر۔ ببو۔ پربھا۔ اور سنکھٹا کام کرتے ہیں۔

آپ نے آج تک ببو کے صرف جادو اثر گانے سنی سنے ہونگے مگر اب آپ اس کے دلکش رقص سے بھی اس فلم میں لطف اندوز ہوں گے۔ ببو نے اپنا پہلا رقص ہندوستان کی پہلی ٹاکی فلم "عالم آرا" میں دیا تھا۔ اور اب اتنی مدت کے بعد اس فلم میں ہوگا۔

ابھلاشا یا پوسیٹس یہ کمپنی کے دوسرے تازہ دماغوں کا نچوڑ ہے۔ جسے ضیا سرحدی اور مہندر ٹھاکر نے ڈائرکٹ کیا ہے اسمیں کمار۔ ببو اور مایا کے اچھوتے کام ہوں گے۔ یہ فلم بھی تیار ہو چکا ہے۔

سروس لمیٹڈ یہ ڈائرکٹر مسٹر لوہار کی نگرانی میں تیار ہو رہی ہے

بالکل نیا پلاٹ اور اچھوتی کہانی ہے۔ اسمیں کمپنی نے ایک کیرکٹر کے لئے خاص طور پر رنجیت سے کلیانی کو عاریتاً حاصل کیا ہے ساتھ ہی سریندر، مایا، ببو یعقوب بڈھوا ڈنی سنکھٹا وغیرہ بھی کام کرتے ہیں دیکھئے اتنی بڑی کاسٹ کی پکچر کتنی شاندار ہوگی۔

لیڈیز اونلی یہ ایک سوشیل پکچر کا نام ہے جسے مسٹر ہادی ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ آپ ان کی پکچر "تین سو دن بعد" ابھی نہ بھولے ہونگے مگر یہ فلم اس سے بھی شاندار ہے اس میں خوبصورت آنکھوں والی سبیتا دیوی اور ساتھ ہی موسیقی کے دیوتا سریندر بھی ہیں اس کے علاوہ پربھا، سنکھٹا۔ بڈھوا ڈنی بھی کام کرتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ جب حسن اور موسیقی کا وصال ہوتا ہے تو کیا چیز پیدا ہوتی ہے۔ وہ آپ اس فلم میں دیکھ سکیں گے۔

ہمارے نوجوان ڈائرکٹر مسٹر محبوب ہمیشہ نئے چہروں کو آپ کے سامنے پیش کرنے کا فخر حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی وہ آپ کے لطف کو دوبالا کرنے کے لئے شمالی ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ جہاں حسین اور وجیہ لوگوں کی کمی نہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو زیکوسلوویکیا میں

پراگ ۱۰ر اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو اپنی سیسٹری اور سکریٹری کے ہمراہ یہاں پہونچ گئے۔

آتشبازی کے خلاف کانپور مسلم لیگ کا اقدام
بچوں میں بائیکاٹ کا رجحان

کانپور کے مسلمانوں کی عام خواہش کے مطابق کہ آتشبازی کا استعمال جو مسلمانوں کی مالی اور جانی مضرت کا باعث ہے روکا جائے سٹی مسلم لیگ کانپور نے جو کمیٹی بنائی تھی وہ کچھ عرصہ سے باوجود دیگر مصروفیتوں کے سرگرم عمل ہے۔ چنانچہ علاوہ تقسیم اشتہارات و جلسوں میں پروپیگنڈے کے آتشبازی کے منگانے و بیچنے والے دوکانداروں سے بذریعہ تحریر اور بذریعہ ایک وفد کے ذریعہ سے جسمیں ڈاکٹر عبدالصمد ایم۔ ایل۔ اے۔ شامل تھے۔ یہ درخواست کی جا چکی ہے کہ وہ مسلمانوں کی خواہش کا احترام کریں۔ چنانچہ دوکانداروں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کا لحاظ رکھیں گے اور مسلمانوں کو موقع شکایت کا نہ دیں گے چونکہ بچے ہی آتشبازی چھڑاتے ہیں۔ لہذا ۳۱ر جولائی سے بچوں کے جلوس شہر میں برابر نکل رہے ہیں جسمیں بچے آتشبازی کا بائیکاٹ مسلم لیگ زندہ باد ولایتی کپڑا بائیکاٹ کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے اپنے محلوں میں نکلتے ہیں۔ اب تک حسب ذیل جلوس نکل چکے ہیں۔

۳۱ر جولائی ۱۹۳۸ء	بساطخانہ کے علاقہ میں	تقریباً چالیس پچاس بچے شامل تھے۔
۴ر اگست ۱۹۳۸ء	چمن گنج کے علاقہ میں	تقریباً پچاس بچے شامل تھے۔
۵ر اگست ۱۹۳۸ء	"	تقریباً ساٹھ ستر بچے شامل تھے
"	کنگھی محال کے علاقہ میں	تقریباً سو بچے شامل تھے
"	تلاق محل کے علاقہ میں	تقریباً ساٹھ ستر بچے شامل تھے

کوشش ہے کہ روزانہ دو تین جلوس نکلیں حتی کہ ہر وارڈ کے بچے منظم ہو جائیں اور اس کے بعد ایک متحدہ جلوس جسمیں کئی ہزار بچے شریک ہوں زیر نگرانی نیشنل گارڈ نکالا جائے۔ امید ہے کہ سٹی پولیٹیکل کانفرنس کے موقع پر جو اگلے ہفتہ کانپور میں ہونے والی ہے متحدہ جلوس نکالا جا سکے گا۔ بچوں میں اس پروپیگنڈے کا بہت اثر پڑ رہا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آتشبازی کے بائیکاٹ کو کامیاب بنانے میں بچوں کا بہت بڑا حصہ ہوگا۔

ایم مظفر
سکریٹری شراب جوا، بائیکاٹ کمیٹی
(شعبہ انسداد آتشبازی)

کانپور سٹی مسلم لیگ کے زیر انتظام
مسلم لیگ پولیٹیکل کانفرنس اور کونسل صوبہ مسلم لیگ کے اجلاس

زیر صدارت فخر قوم عالی جناب نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب بار ایٹ لا۔ ایم۔ ایل۔ اے صدر صوبہ مسلم لیگ یو۔ پی۔ بتاریخ ۱۳ر ۱۴ر اگست ۱۹۳۸ء ہفتہ و اتوار بمقام حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج منعقد ہوگا۔ جسمیں ہندوستان کے مشہور رہنمایان ملت تشریف لاکر اپنے زریں خیالات سے مسلمانان کانپور کو مستفید فرمائیں گے۔ اور کسان و مزدور بھائیوں کے متعلق سیاسی و اقتصادی پروگرام بھی مرتب کیا جائے گا۔

پروگرام جلوس ۱۳ر اگست ۱۹۳۸ء بوقت ۵ بجے شام پریڈ گراؤنڈ سے جناب صدر صاحب کا جلوس روانہ ہوگا جو مسٹن روڈ، مول گنج، لاٹوش روڈ بانسمنڈی ہوتا ہوا حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج پر ختم ہوگا۔

پہلا اجلاس ۱۳ر اگست ۱۹۳۸ء ۹ بجے شب بمقام حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج مسلم لیگ پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس ہوگا۔
۱۴ر اگست ۸ بجے شب بمقام حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج نمائش علی فنون (کسرت اکھاڑہ) و تقسیم تمغہ جات جناب ڈاکٹر حاجی عبدالصمد صاحب (کامیاب اکھاڑہ کو صدر صاحب انعام تمغہ تقسیم فرمادیں گے۔ ۵ بجے شام کو محمد علی پارک میں نیشنل گارڈ کی جانب سے صدر صاحب کو سلامی دی جائے گی۔ اور صدر صاحب رسم پرچم کشائی ادا فرمائیں گے۔

دوسرا اجلاس۔ ۱۴ر اگست ۸½ بجے شب اجلاس مسلم لیگ پولیٹیکل کانفرنس بمقام حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج۔ مسلمانان کانپور کا فرض ہے کہ وہ مندرجہ بالا پروگرام کے مطابق جلوس و جلسوں، نمائش سلامی نیشنل گارڈ اور رسم پرچم کشائی میں جوق در جوق شریک ہوکر اپنی شاندار روایات کا ثبوت دیں گے۔

نوٹ:۔ توقع کیجاتی ہو کہ برادران اسلام ان مواقع پر گاڑھے کے جامہ میں ملبوس ہوکر شرکت فرمائینگے اور اراکین مجلس استقبالیہ کمیٹی اور ممبران سجکٹ کمیٹی پر لازم ہوگا کہ وہ گاڑھے میں ملبوس ہوکر تشریف لادیں۔

المشتہر حاجی محمد حمزہ صدر استقبالیہ کمیٹی۔ حافظ نبی احمد خاں آنریری سکریٹری سٹی مسلم لیگ کانپور۔

بحکم سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت دیوانی منصفی قنوج مقام سرائے میران ضلع فرخ آباد
مقدمہ نمبر ۴۴ ۷ بابت ۱۹۳۱ء
نمبر اجراء ۲۴۷ ۱۹۳۸ء
منی سر پرشاد ولد منی بدروسین قوم کالستھ ساکن حال شہر قنوج پرگنہ قنوج مدعی ڈگریدار

بنام

دولارے لال بعد فوت اوسکے سری رادھا کرشن جی مہاراج براجمان مندر رہرا مزرعہ موضع ادسیر پرگنہ ترداسیر پرابھکاری گجودھر پرشاد وجمنا پتھ نابالغان و رام شنکر نابالغ پسران سب بزائن بولایت گجودھر پرشاد برادر حقیقی خود قوم برہمن ساکنان رہرا مزرعہ موضع ادسیر پرگنہ تردا لشمبر ناتھ بالغ و مدہوسن لال نابالغ بولایت لشمبر ناتھ برادر حقیقی خود پسران منالال قوم برہمن ساکنان ماتی منو پرگنہ قنوج۔
وسبوب نرائن وادودے نرائن پسران دیبی جرن قوم برہمن ساکنان حی پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور وگنگا سیوک دوگی سیوک عرف لالہ پسران منی دہر ساکنان گھلون پرگنہ ملہور ضلع کانپور روپ نرائن دماد سو پرشاد پسران دیبی چرن قوم برہمن ساکنان اپرا مزرعہ ادسیر پرگنہ تردا۔ مدیون ڈگری

۵ چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان منی سر پرشاد ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۹ ماہ اگست ۱۹۳۸ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔
آج بتاریخ ۱۳ ماہ اگست ۱۹۳۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت
بحکم منصرم
عدالت منصفی قنوج

پربھات نگر
سٹوڈیو نیوز

"دنیا نہ مانے" کے بعد پبلک کی نگاہیں اب تک شانتارام کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ وہ اب دوسری کونسی اچھوتی چیز پیش کرنے والا ہے۔ آپ ہمیشہ پربھات سے نئی چیز اور نئے پلاٹ ہی کی توقع کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ مسٹر شانتارام نے آخرکار یہ فیصلہ کر ہی لیا کہ وہ اپنے تمام خیالات سٹوری ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ دار مسٹر اے بھاسکر راؤ کے سامنے رکھدیں اور وہ انھیں ایک فلمی سٹوری کی شکل میں تبدیل کردے۔

آپ ہمارے دوسرے اعلان میں سن لیں گے کہ شانتارام کس کس کو ساتھ لے کر ایک دفعہ پھر فلمی دنیا میں انقلاب پیدا کر رہا ہے، سٹوڈیو کے دوسرے ڈائرکٹر مسٹر کے نرائن کالے اپنی فلم کو پوری رفتار سے مکمل کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں مسٹر دائی جی جوشی جو مرہٹی کے مختصر افسانہ نویس ہیں اور جنکی سٹوری مسٹر کالے ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ اس کے مکالمہ بھی آپ ہی کے زور قلم کا نتیجہ ہیں اسوقت کام سٹوڈیو نمبر ۲ میں ہو رہا ہے۔ اس کے بعد پوری کی پوری ٹیم کا رخ سٹوڈیو نمبر ۱ کی طرف ہو جائیگا۔ جہاں دو بڑے سٹنگ تیار ہو چکے ہیں یہاں مسٹر کالے اپنی ٹیم کے بڑے کھلاڑی ماما بھٹ الیاس، موڈک اور مس وتسلا بائی جوشی سے کام لیں گے۔

گوکل اشٹمی کے مبارک تہوار کی وجہ سے ہندوستان کے چاروں کونوں سے "گوپال کرشنا" کی کاپیوں کی مانگ آرہی ہے۔ اب ۳۵ کاپیاں تیار کر کے اس تہوار کے لئے مختلف صوبوں میں روانہ کردی گئی ہیں۔ سب جگہوں پر یہ مہینہ "گوپال کرشنا" ہی کہلائے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پر توِ حق عرم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو بات دل میں ہے

ہفتہ وار
حسن
صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۰ | کانپور دوشنبہ ۲۰ اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳۴

ادبیات

روحِ نشاط

از نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

شاعر ہون مین شاعر ہون، جہان میرے لئے ہے — یہ ارض وسما اور یہ فضا میرے لئے ہے
ہر گوشہ یہان معرفتِ راز کی محفل — ہر ذرہ یہان عقدہ کشا میرے لئے ہے
اے دوست! نہ کر سینۂ کونین کو مجروح — تیرا تو ہر اک تیرِ ادا میرے لئے ہے
اس برہمیٔ ناز کو کیون دون نہ دعائین — مجھکو یہ خوشی ہے، وہ خفا میرے لئے ہے
یہ عالمِ ہستی بھی قیامت سے نہین کم — ہر گام پہ اک حشر بپا میرے لئے ہے
تیری نظرِ لطف وکرم کے مین تصدق! — اب آج سے ہر لطفِ خدا میرے لئے ہے
دریائے مصائب مین تلاطم ہے مگر کیا — اِک موجِ مئے ہوشربا میرے لئے ہے
کیون ایسی جفاؤن کو نہ دون نام وفا مین — مدت سے کوئی محوِ جفا میرے لئے ہے
کیا جانے! کوئی زندگی ومرگ کے اسرار — ہر موجِ فنا رازِ جفا میرے لئے ہے
کیون کوچۂ قاتل کو نہ فردوس بناؤن — گلکاریٔ خونِ شہدا میرے لئے ہے
ہر پردۂ غم مین ہین تیرے حُسن کے جلوے — ہر درد باندازِ دوا میرے لئے ہے
ہے ترکِ غمِ عشق بھی اک شانِ غمِ عشق — مین اس سے خفا ہون وہ خفا میرے لئے ہے

یہ نغمۂ پر درد میری جان ہے اختر
یہ مطربِ غم، گرم نوا میرے لئے ہے

دنیائے اسلام

ٹیونس کے عربون کا جہادِ حریت

قاہرہ میں ٹیونس سے جو تازہ اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ٹیونس کو کچلنے کے لئے حکومت فرانس کے جبر وتشدد کا اسٹیم رولر اپنی پوری قوت سے حرکت کر رہا ہے اس وقت تک آٹھ نو ہزار کے قریب مسلمان قید اور نظر بند کئے جا چکے ہیں سینکڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اور اب حکومت فرانس نے یہاں تک اعلان کر دیا ہے کہ ٹیونس میں حریت طلب مسلمانوں کا جلوس بھی نکلے گا تو اسے بزور شمشیر منتشر کر دیا جائیگا لیکن، ان تمام سخت گیریوں کے باوجود پیروان اسلام کے دلوں میں جذبۂ جہاد سرد نہیں ہوتا ہے اور انہوں نے تہیہ کر لیا ہے وہ تو اپنے وطن عزیز کو قبضۂ اغیار سے نجات دلائیں گے یا اس کوشش میں اپنی جانیں قربان کر دینگے۔

اس سلسلہ میں حکومت فرانس نے کئی مولویوں کی خدمات بھی حاصل کر لی ہیں اور ان سے فتوے لکھائے جا رہے ہیں کہ فرانس چونکہ "اولی الامر" ہے اس لئے اس کے خلاف جہاد مناسب نہیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ پیروان اسلام پر ان فتوے فروش مولوی صاحبان کا ذرا بھی اثر نہیں ہوا، اور ان کا شوق قریب برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ دو ہفتے ہوئے ٹیونس میں امیر احمد المراغی کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ایسے مولویوں کے خلاف جو فرانس کی حمایت میں فتوے لکھ رہے ہیں اظہار ملامت کیا گیا۔

سلطان ابن سعود کے سفیر کی صدر امریکہ سے ملاقات

بیت المقدس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ شیخ حافظ وہبہ جو لندن میں مملکۃ عربیہ سعودیہ کے سفیر ہین ٹوکیو (جاپان) کی اولین مسجد کی رسم افتتاح میں شرکت سے فراغت کے بعد نیویارک پہونچگئے ہیں۔ آپ نے پریذیڈنٹ روزولیٹ اور مسٹر کارڈل ہل وزیر خارجہ امریکہ سے ملاقات کی۔

مسئلہ فلسطین پر جو بیان حافظ صاحب نے جاری کیا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ عربوں اور یہودیوں میں اس وقت تک پائیدار تعلقات قائم نہیں ہو سکتے جب تک کہ موخر الذکر سر زمین فلسطین مین اقلیت کی ایسی ریاستون کے قیام پر رضامند نہ ہون جن کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہو۔

حکومت عراق اور برطانوی کمپنی کا معاہدہ

حکومت عراق اور بصرہ پٹرولیم کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے کمپنی مذکورہ کو جنوبی عراق سے تیل نکالنے کی اجازت حاصل ہو گئی ہے۔ اس معاہدہ پر حکومت کی طرف سے عراق کے قایم مقام وزیر اقتصادیات اور کمپنی کی طرف سے مسٹر جان اسکلیرس سے عراق کے قائم مقام نے دستخط کئے ہین ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ موجودہ معاہدہ کی دفعات حکومت عراق کے لئے ان معاہدوں کی دفعات سے زیادہ منفعت بخش ہیں جو پہلے مختلف علاقوں سے تیل نکالنے کی اجازت دینے کے سلسلہ میں کئے گئے تھے۔ گذشتہ چند ماہ سے عراق کے سیاسی حلقوں میں اس معاہدہ کے سلسلہ مین ہونیوالی گفتگو کا نہایت غور سے مطالعہ کیا جا رہا تھا۔ بصرہ پٹرولیم کمپنی حال ہی میں لندن میں دس لاکھ پونڈ کے سرمایہ سے قایم ہوئی ہے اور عراق پٹرولیم کمپنی کے ماتحت ہے جس کے ڈائرکٹر مسٹر اسکلیروس ہیں۔

عرب خواتین فلسطین کا برطانیہ کو احتجاجی پیغام

بیت المقدس (بذریعہ ڈاک) آیرش گارڈس کی آمد کے باوجود رائل ہائی کینڈرس قیام امن کی کوشش میں مصروف ہے۔ حال ہی میں جو فوجی دستے آئے ہیں وہ وسطی وشمالی فلسطین میں پھیلا دیئے گئے ہیں اور وہاں مجاہدین کے خلاف زور وشور کے ساتھ ہنگامہ آرا ہیں۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹے کے دوران مین وارداتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

احتجاجی ہڑتال کے سلسلہ میں بیت المقدس مین اکثر عربوں کی دوکانیں بند ہیں عرب خواتین کی مجلس نے برطانوی وزیر نو آبادیات کے نام ایک عربی پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ یہود نے حیفہ، یافہ اور بیت المقدس میں عربوں کے خلاف دہشت انگیزانہ سرگرمیاں جاری کر رکھی ہیں۔

ترکی جنگی جہاز حمیدیہ ہندوستان کے ساحل پر

استانبول۔ ترکی حکومت کا جنگی جہاز حمیدیہ گذشتہ مہینہ دردانیال سے روانہ ہو گیا ہے۔ یہ جہاز جزیرہ کریٹ (قبرص) اسکندریہ، سواحل بحر روم، انگلستان، جرمنی اور امریکہ جائے گا اور اس کے بعد ہندوستان کے ساحلوں کی سیاحت کریگا۔ جہاز حمیدیہ اپنی سیاحت ستمبر میں ختم کریگا۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی حکومت نے ہر سال بحری بیڑہ کے طلبار کے لئے اس قسم کی سیاحت کو ضروری قرار دیا ہے۔ یہ جہاز جب جرمنی پہونچے گا تو اپنے ہمراہ دس جہاز لائے گا۔ اس وقت یہ جہاز جرمنی کارخانوں میں تعمیر کا آخری مرحلہ طے کر رہے ہیں۔

انگورہ کی اطلاع ہے کہ ترکی پارلیمنٹ نے روس اور ترکی کے درمیان ایک زبردست تجارتی معاہدہ کیا ہے جس کی رو سے ایک سال تک روس کے تین کارخانوں میں ترکوں کے لئے جنگی سامان تیار ہوگا اور ترکی کی خام پیداوار کی روس میں درآمد ہوگی۔

البانیہ کے شاہی خاندان سے مصر کے شاہی خاندان کا رشتہ

قاہرہ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سابق خدیو عباس حلمی کے لڑکے پرنس عبدالمنعم نے شاہ فاروق سے اجازت چاہی ہے کہ وہ البانیہ کے شاہ زوغو کی چھوٹی بہن سے شادی کر لیں۔ پرنس موصوف مصری شاہی خاندان کے سب سے زیادہ دولتمند شاہزادے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زمانہ بڑی شے ہے جو جو مرتبہ تقریب سے
جہاں کو پرورش حق و صداقت کے لئے ...

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۸	کانپور شنبہ ۲۰ر اگست ۱۹۳۸ء	نمبر ۳۴

بوس و جناح خط و کتابت

مسٹر سوبھاش چندر بوس پریسیڈنٹ انڈین نیشنل کانگریس اور مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی وہ بالآخر ۱۶ر اگست کو شایع ہوگئی یہ خط و کتابت دراصل ایک کڑی تھی اس خط و کتابت کی جو مہاتما گاندھی، پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر محمد علی جناح کے درمیان ہوئی تھی۔

جس وقت یہ خط و کتابت شروع ہوئی تھی اس وقت پنڈت جواہر لال نہرو پریسیڈنٹ کانگریس تھے مگر اسی درمیان میں انکی صدارت کا زمانہ ختم ہوگیا اور مسٹر بوس صدر کانگریس ہوئے وسط مئی میں مسٹر بوس اور مسٹر جناح کے درمیان خط و کتابت کے علاوہ ملاقاتیں بھی ہوئی تھیں۔

مئی کے آخر میں مسٹر جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی ترتیب دے کر جون کے شروع میں اس کی میٹنگ کی جسمیں ان خط و کتابت اور ان ملاقاتوں پر غور کیا گیا اور اس نے جو فیصلہ کیا اسکی نقل مسٹر جناح نے سوبھاش چندر بوس کے پاس بھیجدی۔ مسٹر بوس نے

اس جواب کو ۲۳ر جولائی کو آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا۔ اور ۲۵ر جولائی کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ مسٹر جناح کو بھیجدیا گیا۔

جولائی کے آخر میں دہلی میں مسلم لیگ کی اکیزیکیٹو کونسل کی میٹنگ ہوئی جسمیں اس فیصلہ پر غور کیا گیا اور ۲ر اگست کو اس کا فیصلہ مسٹر بوس کے پاس بھیجدیا گیا۔

اب کانگریس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ جلسہ میں یہ تمام خط و کتابت پیش کی جائے گی

یہ اس خط و کتابت کا لب لباب ہے جو ۱۶ر اگست کو شایع ہوئی ہے۔ اگرچہ ابھی تک یہ خط و کتابت صیغہ راز میں تھی مگر اس کے مفہوم سے عوام آگاہ ہوچکے ہیں۔

لیگ کونسل کے اجلاس کی تجاویز کے تین جزو ہیں۔

(۱) مسلم لیگ کو تمام مسلمانان ہند کی نمایندہ جماعت مان لیا جائے۔

(۲) کانگریس کو ہندوؤں کی نمایندہ جماعت قرار دیا جائے۔

اور مسلم لیگ اور کانگریس کی جو مشترکہ کمیٹی ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ پر غور کرنے اور عملی تجویزیں بنانے کے لئے مقرر ہو اسمیں کانگریس کی جانب سے کوئی مسلمان نامزد نہ کیا جائے

(۳) مسلم لیگ اور کانگریس کی اس گفت و شنید کے دوران میں اگر دوسری اقلیتوں کا ذکر آئے تو ان اقلیتوں سے بھی مشاورت کی جائے

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ان تینوں باتوں پر اعتراض کیا جس کے جواب میں مسٹر جناح نے اپنے خطوط میں اس کی موافقت میں دلیلیں پیش کی ہیں۔

ہم کو بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کسی صورت میں بھی مسلم لیگ کی ان تینوں باتوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوسکتی کیونکہ اگر وہ ان باتوں کو تسلیم کرلے تو کانگریس کا خاتمہ ہوکر وہ صرف ایک ہندوؤں کی ایک جماعت بن کر رہ جائیگی اور اسکو کوئی صاحب عقل انسان گوارا نہیں کرسکتا۔

یہ مسٹر محمد علی جناح کی انتہائی ہوشیاری ہے کہ انہوں نے صلح کے لئے ایسی شرایط پیش کردیں کہ نہ وہ تسلیم کئے جاویں گی اور نہ صلح ہوسکے گی۔

حقیقت میں سوال تو اس امر کا تھا کہ کانگریس میں مسلم اقلیت کے حقوق، معاشرت، زبان، اور مذہب محفوظ ہے یا نہیں مگر مسٹر جناح نے نہایت ہوشیاری سے بات کہاں کی کہاں پہونچادی اور بہ ظاہر صلح کا دروازہ اس طرح مقفل کردیا کہ کوئی طاقت اسکو نہ کھول سکے۔

بہرحال جو کچھ خدا کو منظور ہے وہ ہوکر رہیگا اور مخالفوں کی تمام طاقتیں انشاءاللہ بیکار اور بے سود ثابت ہونگی۔

۶ ہزار مربع میل کا رقبہ تہ آب

ضلع گونڈہ بہرایچ بستی اور بلیا کا تقریباً پانچ چھ ہزار مربع میل کا رقبہ تہ آب ہے تقریباً ۴ ہزار گاؤں سیلاب کے زیر اثر ہیں اور وہاں کے باشندوں پر سیلاب کی وجہ سے زبردست مصیبت آئی ہوئی ہے ہزاروں مکان گر پڑے ہیں اور بیشمار مویشی ہلاک ہوگئے ہیں۔ یہ ہے وہ پر درد داستان جو کہ یو نیو نسٹر کے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر اجیت پرشاد جین سیلاب زدہ مقامات کا دورہ کرنے کے بعد اپنے ہمراہ لائے ہیں۔

مسٹر جین فرماتے ہیں جو کچھ انسان سے ہوسکتا ہے سیلاب سے پیدا شدہ صورت حالات پر قابو پانے کے لئے کیا جارہا ہے لیکن تمام انسانی کوششیں سیلاب کے مسئلہ پر قابو پانے کے لئے جو کہ ایک زبردست مسئلہ بن گیا ہے بالکل ناکافی ثابت ہورہی ہیں۔

مسٹر جین نے عام لوگوں سے و نیز مختلف انجمنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ روپیہ پیسہ سے سیلاب زدوں کی امداد کرکے اُن امدادی تدابیر میں اضافہ کریں جن کو حکومت اختیار کررہی ہے۔

مسٹر اجیت پرشاد فرماتے ہیں انسانی جانیں تو زیادہ تلف نہیں ہوئیں لیکن مویشی بڑی تعداد میں ہلاک ہوئے ہیں کچھ مقامات پر ۸۰ فیصدی سے زاید مکانات گر پڑے ہیں اور موسلادھار بارش لوگوں کی مصیبت میں اور زیادہ اضافہ کررہی ہے سیلاب کے ختم ہوتے ہی ملیریا اور ہیضہ کی وباؤں کے پھیلنے کا اندیشہ کیا جاتا ہے اسلئے حکومت ابھی احتیاطی تدابیر اختیار کررہی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ہر شخص ... سیلاب ... ادا کریگا

آئینۂ کانپور

مسلم کانفرنس ۱۴ و ۱۵ر اگست کو مسلم لیگ پولٹیکل کانفرنس کا اجلاس نواب محمد اسمعیل خانصاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور کانپور سٹی مسلم لیگ کی دعوت پر یوپی مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس بھی ہوا۔

جناب صدر نے اپنے خطبہ صدارت کے دوران میں فرمایا کہ اگر یہ مسلم لیگ ایک بہت پرانی سیاسی جماعت ہے مگر اکتوبر ۱۹۳۷ء سے اسمیں انقلاب پیدا کیا ہے مسلم لیگ کے خلاف کانگریسیوں کی اس نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے کہ مسلم لیگ کے بعض لیڈر راجہ، نواب اور خطاب یافتہ ہیں نواب نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو مسلم لیگ سے علیحدہ کرنا ناانصافی ہوگی جو آزاد ہندوستان کے اصول کو تسلیم کرکے مسلم لیگ میں داخل ہوئے ہیں۔

جناب صدر نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ ملوں کے مسلمان کاریگروں کو اپنی اقتصادی جنگ کی خاطر ٹریڈ یونین میں شریک ہو جانا چاہیئے مگر اس کے ساتھ انھیں متنبہ کیا کہ اس گہری سازش سے ہوشیار رہیں جس کا منشا یہ ہے کہ انکو انکی قوم سے علیحدہ کرکے مفلوج بنادیا جائے۔

ہم نواب صاحب کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اصولاً تو راجہ، نواب تو اسی وقت مسلم لیگ سے علیحدہ ہوگئے کہ جس وقت کہ انہوں نے زمیندار کانفرنس میں شرکت کرکے مہاسبھائی ہندوؤں سے اپنا رشتہ جوڑا اور ان کے ساتھ ملکر عام مزدوروں اور کسانوں کے خلاف محاذ قایم کیا۔ کیا کسی مسلم مزدور یا کسان کو اپنے ایسے لیڈر پر اعتماد ہوسکتا ہے جو کہ اس کے حقوق کے خلاف محاذ قایم کررہا ہو۔

بہرحال وہ وقت قریب آرہا ہے کہ مسلمان مزدور اور کسان صاف لفظوں میں یہ اعلان کردینگے کہ ہم ان نمایشی لیڈروں کی رہنمائی قبول نہیں کرسکتے اور ان غریبوں کو اپنے مفاد اور اغراض کے ماتحت دوسری یونین کے ساتھ ملکر اپنے حقوق کی نگرانی کرنا ہوگی۔

نواب صاحب کو چاہے خوشی سے یا ناخوشی سے اجازت دینا ہی ہوگی کہ مسلمان مزدور اور کسان دوسروں سے اپنا رشتہ جوڑیں اور یا خود مسلم لیگ کو ایک ایسی جماعت بنادیں جو کہ غریب مزدور اور کسانوں کے حقوق کی خاطر خواہ نگہداشت کرسکے۔ ورنہ محض گہری سازش کا خوف دلاکر وہ اب مسلمان مزدوروں اور کسانوں کو روک نہیں سکتے۔

بارش۔ گزشتہ ہفتہ جو مانسون یوپی کی طرف آیا تھا اس سے کانپور بھی بلا متاثر ہوئے نہ رہ سکا اور تقریباً ۸ انچ بارش کانپور میں بھی ہوئی تقریباً پانچ مکانات گر گئے ہیں۔ خدا ہر آفت سے محفوظ رکھے۔

---

(۵) رہ سکتا۔ اور وہ ضرور ان سماج بندھنوں کا قلع قمع کرنے کو تیار ہوجائے گا۔ ڈرامہ ہذا میں ایک نظارہ موجودہ زمانہ کی تعلیم یافتہ لڑکیوں کے متعلق بھی دکھایا گیا ہے کہ کسطرح زمانہ حال کی انگریزی خواں اور مغرب زدہ لڑکیاں اپنے والدین کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے آزادی کی متوالی ہورہی ہیں۔ بیگم انصاری صاحبہ نے یہ ڈرامہ سلیس ہندی میں لکھکر ہندو سماج پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ایسی خواتین ملک کے لئے فخر کا باعث ہوتی ہیں۔ ڈرامہ ہذا کی ملک کے سیاسی رہنماؤں نے بھی بہت تعریف کی ہے شروع سے آخر تک کوئی بات بھی اس ڈرامہ میں خلاف تہذیب نہیں ہے، گویا ہر پہلو سے ڈرامہ قابل دید ہے۔ خاصکر ہندو دیویوں کو یہ ڈرامہ ضرور دیکھنا چاہیئے و نیز کرٹ پنتھیوں کے لئے تو یہ ڈرامہ مشعل ہدایت ہے ہم ڈرامہ ہذا کی کامیابی پر محترمہ بیگم انصاری صاحبہ کی خدمتیں مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ایسا نصیحت آمیز ڈرامہ لکھکر ہندو سماج پر احسان کرنیکی تعریف کرتے ہیں۔ اخبار سکھ مورخہ ۷ر اگست ۱۹۳۸ء

باغبان!

۱۲ر جولائی ۳ بجے دن کونٹ ٹاکیز کانپور میں باغبان کا پریس شو دیا گیا جسمیں شہر کے تقریباً تمام سربرآوردہ اخبار نویس موجود تھے باغبان ہم لوگوں نے اول سے آخر تک دیکھا اور سب نے بالاتفاق پکچر کو بے حد پسند کیا۔

حقیقت یہ کہ مسز ایم۔ اے۔ انصاری نے اس ڈرامہ کو لکھکر اپنی جس ذہانت اور اعلیٰ قابلیت کا ثبوت پیش کیا ہے وہ قابل رشک ہے۔

ڈرامہ کا پلاٹ ہندو سماج کی تہذیب و تمدن اور معاشرت کے اس جزو سے تعلق رکھتا ہے کہ جسکی بدولت صدہا خاندان تباہ و برباد ہوگئے اور لاکھوں بیکس و مظلوم معصوم لڑکیوں کی زندگی سماج کی رسم و رواج کی بدولت تباہ و برباد ہوچکی ہیں۔

پلاٹ اگرچہ بظاہر خشک ہے اور اس میں کسی خاص خوبی کا پیدا کرنا کوئی آسان بات نہیں اس پر مزید برآں یہ کہ نیو تھیٹرس لمیٹیڈ کلکتہ "اناتھ آشرم" پکچر اس موضوع پر بناکر نمایش کرچکی ہے۔

مگر بیگم انصاری کی خداداد قابلیت اور ذہانت نے اس خشک مضمون میں ایک قسم کی دلکشی اور رنگینی پیدا کردی اور اسٹوری کے معیار کی بلندی اور اسٹاروں کے اعلیٰ اور مضبوط کیرکٹر نے ڈرامہ میں وہ جاذبیت پیدا کردی کہ پبلک نے اس اسٹوری کو بیحد پسند کیا معلوم ہوا ہے کہ بمبئی اور دہلی میں اس ڈرامہ کو پبلک بڑی قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے اور ہندوؤں کا اعلیٰ طبقہ بیگم انصاری کے اس کارنامہ کو ایک بہت بڑی سوشل خدمت سے تعبیر کررہا ہے۔

سب سے بڑی خوبی اس پکچر کی یہ ہے کہ اس کو ہر طبقہ کے ہندو اور مسلمان یکساں طور پر پسند کررہے ہیں۔ یہ مقبولیت بہت کم پکچروں کو حاصل ہوتی ہے۔ "ایں سعادت بزور بازو نیست" زبان کی لطافت اور مٹھاس نے ڈرامہ میں چار چاند لگادیئے ہیں۔

"اناتھ آشرم" میں ایک بیوہ کو جو کہ ایک لڑکی کی ماں بھی تھی اسکو غیر شادی شدہ کہہ کر شادی کی جاتی ہے اور جب اسکے شوہر کو معلوم ہوتا ہے تو وہ اپنی بیوی سے بددل ہوجاتا ہے اسی نقص کی وجہ سے "اناتھ آشرم" کو کوئی خاص مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔

مگر بخلاف اس کے باغبان میں یہ دلکشی اور خوبی پیدا کی جاتی ہے کہ ایک پانچ سالہ بچے کو دریا میں غرق کرکے اسکی ۴ سالہ بیوی کو بیوہ بنایا جاتا ہے۔ ۱۲ سال کے بعد اسکو اپنی بیوگی کا علم ہوتا ہے اس کا شوہر اگرچہ بظاہر مرچکا ہے مگر وہ زندہ ہوتا ہے اور یہ بیوہ اسی لڑکے یعنی اپنے شوہر سے عشق کرتی ہے اور بالآخر یہ راز کھلتا ہے اور دونوں کی ناامیدیاں امیدوں سے بدل جاتی ہیں۔

اس ڈرامہ میں سب سے بڑی مشکل در اہم یہ بات تھی کہ بیوگی کی صورت میں مذہب کی طرف سے جو پابندیاں عاید ہوتی ہیں اس کا حضرت عشق سے تصادم ہورہا ہے۔ اس موقع پر اسٹوری رائٹر نے جس قابلیت سے اس مشکل مسئلہ کو حل کیا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ اسٹوری رائٹر کو زبان خیالات اور جذبات پر کسقدر قدرت حاصل ہے۔

ہیرو (سروپ) اور ہیروئن (درگا) کا جس قدر زبردست کیرکٹر دکھایا گیا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ عشق و محبت سے اگرچہ انسان مجبور ہے مگر شرافت عشق و محبت میں بھی اعلیٰ جذبات کو نظرانداز نہیں کرسکتی۔

مسٹر اے۔ آر۔ کاردار بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انکے ڈائرکشن میں ایک ایسی تصویر بنی ہے جو اناتھ آشرم سے بازی لیگئی

اور جنہوں نے ایک خشک پلاٹ میں ایک ایسی رنگینی پیدا کردی کہ پبلک نے اس کی نہایت قدر کی مکالمے نہایت دلکش اور دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ بامعنی اور پرلطف ہیں درگا (بملا کماری) شانتا (ستارہ) سروپ (نانڈیکر) سوہن لال (مسٹر نذیر) ہنسراج (لالہ یعقوب) سادھو (اشرف خاں) ... کے۔ این۔ سنگھ نے بڑی خوبی سے اپنے کام انجام دیئے ہیں مس بملا کماری کی ذہنی بھولاپن اور معصومیت نے قیامت برپا کردی ہے۔

مس ستارہ کی جبلی شوخی اور چلبلے پن نے آفت ڈھائی ہے۔ مسٹر نانڈیکر۔ اشرف خاں۔ نذیر لالہ یعقوب اور کے۔ این سنگھ نے جیسی نیچرل ادا کاری کی ہے اس نے ان کے نام کو بہت اونچا کردیا ہے۔

اس پکچر کو دیکھنے کے بعد بلا مبالغہ یہ کہا جا... ہے کہ فلمی دنیا میں یہ پہلی پکچر ہے کہ جو افسانہ کے لحاظ سے اس قدر بلند پایہ اور اعلیٰ ہے اور جو مجموعی حیثیت سے ایک بلند پایہ اور کامیاب پکچر کہلانے کی مستحق ہے اور جس کا شمار ان گنتی کے مخصوص پکچروں میں ... جنکو ہندوستان کی بہترین پکچر کہا جاتا ہے۔

"باغبان" کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ ہندوستان ... پہلا پکچر ہے کہ جسکی اسٹوری ایک معزز خاتون کی ... ہوئی ہے اور اس کا پلاٹ اگرچہ نہایت خشک ا... غیر دلکش ہے مگر اسٹوری رائٹر نے اس میں ... دلکشی اور رنگینی پیدا کردی کہ پبلک کو اس خ... پلاٹ میں دلکشی اور دلچسپی نظر آنے لگی۔

فلمی صنعت سے جسقدر مفید کام دیگر ممالک ... لوگ لے رہے ہیں اس کے برعکس ہندوستان ... صنعت سے نقصان ہورہا ہے کیونکہ عام طور پر جو ... تیار کئے جاتے ہیں وہ مخرب اخلاق ہوتے ہیں ... اب اس طرف توجہ کی جارہی ہے۔ مضامین بھی نکل ... ہیں اور مختلف فلمی کمپنیاں اس کے لئے کوشش ... کررہی ہیں مگر یہ فلم کمپنیاں جو افسانے تیار کرا ... وہ اس قدر ناقص اور مہمل ہوتے ہیں کہ اس سے کو... فائدہ مرتب نہیں ہوتا۔

بیگم انصاری کا فلمی صنعت پر یہ ایک بہت ... ہے کہ انھوں نے اس طرف توجہ کرکے ایک ایسی ... لکھی کہ جسکی ہندوستان کو اشد ضرورت تھی اس ... نے یہ شکایت بھی غلط ثابت کردی کہ پبلک اچھے ... اخلاق کے ڈراموں کو بہت پسند نہیں کرتی۔ ہم خوا... کہ ہندوستان کی بڑی بڑی کمپنیاں اس قسم کی ... کو حاصل کرکے فلم تیار کرینگی تاکہ پبلک کے اخلاق ... درستی بھی ہو اور انکو مالی منفعت بھی حاصل ...

آخر میں ہمکو یہ بادل ناخواستہ لکھنا پڑ... کہ اس اصلاحی کوشش میں بیگم انصاری مردو... بازی لے گئیں۔

بہرحال جو کچھ بھی ہو بیگم انصاری کی یہ پہلی ... نہایت کامیاب رہی اور ہم اس کامیابی پر بیگم ... کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ...

باغبان کے متعلق اخبار سکھ کی را...

کانپور کی مشہور ڈرامہ نویس محترمہ بیگم انصا... کے تصنیف کردہ سوشل ڈرامہ باغبان کی فلم آجکل ... تاکیز کانپور میں دکھائی جارہی ہے ہمیں اس فلم کو د... اتفاق ہوا ہے۔ یہ ڈرامہ سماج سدھار کے لحاظ ... نہایت بیش قیمت ہے۔ اسکو جنرل فلمز بمبئی نے ... آر۔ کاردار کی ڈائرکشن میں تیار کیا ہے۔ ڈرا... سب سے زیادہ ہندو سماج میں ودھواؤں بیوہ کی ... زار کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ایک کمسن بیوہ لڑکی ج... کے نام سے بھی واقف نہیں ہندو سماج میں ک... سے دیکھی جاتی ہے۔ حتی کہ لوگ اپنی لڑکیوں کا ... بیوہ لڑکی کے ساتھ ملکر کھیلنا بھی معیوب خیال ... ہیں۔ برادری شادی بیوگان کی اجازت نہیں ... کے والدین اسکے بھولے پن اور جوانی کو دیک... پریشان ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب نظا... اس قدر رقت انگیز ہیں کہ ہر دیکھنے والے پر خا... کتنا ہی کٹر منتقی کیوں نہ ہو متاثر ہوئے بغیر نہیں

سبد گل

اس اقتصادی مشکلات کے زمانے میں بعض نوجوان کس طرح مال و زر جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل خبر سے ہو سکتا ہے جو نینی تال سے موصول ہوئی ہے کہ:
وہاں سیشن جج کی عدالت میں آجکل تیرہ نوجوانوں پر ایک مقدمہ چل رہا ہے۔
ملزموں پر الزام یہ ہے کہ:- وہ پہاڑی مقاموں سے نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں اغوا کرکے لاتے ہیں، اور انکو دہلی، اور بریلی میں بڑی بڑی قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کاروبار ایک لمیٹڈ [illegible] کی حیثیت میں ہے جسمیں بڑے بڑے معزز مہاجن شریک ہیں۔ ایک شخص رادھا کرشن جو سلطانی گواہ بن گیا ہے اسکا بیان ہے کہ:- ہمارا کام ہی عورتوں کی تجارت کرنا ہے۔ میں سن ۱۹ [illegible] میں بھی سزا پا چکا ہوں۔ میرے علاوہ اور بھی بڑے بڑے لوگ شریک ہیں مثلاً [illegible] ہمارا سرمایہ دار ہے۔ [illegible] وقت ضرورت روپیہ دیتا ہے، اور لڑکیوں کو اپنی کوٹھی میں پناہ بھی دیتا ہے اور یہ شخص ہمارا قانونی مشیر بھی ہے۔ اسی طرح دیگر ممبران کے ذمہ مختلف کام ہیں۔ مثلاً بعض اشخاص لڑکیوں کو اغوا کرکے لاتے ہیں اور وہ اس فن میں ماہر ہیں۔ بعض اشخاص ان لڑکیوں کو مہیّا کرنے کے لئے کرایہ پر لیتے ہیں۔ بعض خریدار تلاش کرتے ہیں۔ غرض مختلف اشخاص کے ذمہ مختلف کام ہیں۔

مس گووندی جو آجکل اس ڈرامہ کی ہیروئن ہے اس کا بیان ہے کہ:-
ان لوگوں کی خاص خاص اصطلاحات مقرر ہیں۔ مثلاً لڑکی کے لئے سیب کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور گوری لڑکی کے لئے اُجلی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر یہ کہنا ہے کہ:- ۱۶ سال کی یا ۱۸ سال کی خوبصورت لڑکی کی ضرورت ہے تو یوں کہا جائے گا کہ سولہ سیر یا ۱۸ سیر سیب اُجلے چاہئیں۔ اسی طرح تین بوری سیب کا مطلب تین گوری لڑکیاں سمجھا جاتا ہے۔
سٹی مجسٹریٹ نے ملزمون کو سشن سپرد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:- تقریباً سو آدمی اس کاروبار میں شریک ہیں۔ یہ لوگ پہاڑی لڑکیوں کی باقاعدہ تجارت کرتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ کئی سال سے جاری ہے اور لڑکیوں کو بھیڑ بکری کی طرح دو سو روپیہ سے لے کر سات سو روپے تک فروخت کیا جاتا ہے اور فروخت ہونے سے پہلے یہ لوگ خود لڑکیوں کی عصمت دری کرتے ہیں"۔
اگر ہندوستان میں کچھ اور ایسے ہی تجارت پیشہ لوگ پیدا ہوگئے۔ اور کچھ اور ایسی ہی "تجارتی کمپنیاں" قایم ہوگئیں تو یہ بات سوسائٹی کے لئے بڑی مضرت رساں ہے۔

کسانوں، غریبوں، قرضداروں وغیرہ کو سود خواروں کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے جو قوانین پنجاب حکومت نے منظور کئے ہیں اس کے متعلق میاں عبدالحی وزیر تعلیم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-
"آج سے کچھ پہلے یہ کہا جارہا تھا کہ ہم سوتے اور کچھ نہیں کرتے ہیں اور جب ہم نے کام شروع کیا تو اب یہ کہا جارہا ہے کہ ہم تیزی سے جارہے ہیں اور ہمارا حشر وہی ہوگا جو امیر امان اللہ خاں کا ہوا تھا۔ میرے بھائی مرحوم [illegible] نے کہا کہ پنجاب کا امان اللہ طاقتور اور دور اندیش ہے۔ اگر یہ امان اللہ زندہ رہا تو [illegible]

ادب لطیف

مُغنّیہ سے!

از جناب مظلوم کیتھلوی

اے مُغنیہ!
تو اب بھی گا رہی ہے؛ جبکہ تیری زندگی کا چراغ موت کے سرد جھونکوں کے سامنے ٹمٹما رہا ہے تیری حیات کی کشتی طوفان کے سمندر میں ڈگمگا رہی ہے اور تیرے دل کے ستار کے تار ایک ایک کرکے ٹوٹ رہے ہیں۔
تو اب بھی گا رہی ہے؟
اُسی سُر، اُسی بیخودی، اُسی شوخی سے جس سے تُو نے اپنی جوانی کے عالم میں ہزاروں گھروں کا سکھ چھین لیا تھا۔
ہزاروں بیویوں کو انکے خاوندوں سے علیحدہ کردیا تھا ہزاروں نوجوانوں کو زندہ درگور بنا دیا تھا۔
تیری جوانی کے عالم میں اے مُغنیّہ،
تیرے حسن نے، تیرے نغمہ نے، تیرے تبسّم نے ہزاروں لوگوں کو رام کرلیا تھا لیکن جوں جوں تیرے آفتاب حسن کی تاب کم ہوتی گئی لوگ تیرے نغمہ میں تکمیل محسوس کرنے لگے اور رفتہ رفتہ جانور بھی تیرے نغمہ میں سحر محسوس کرنے لگے۔
لیکن اب!
جبکہ تیری زندگی کی کشتی بہت جلد موت کی موجوں میں روپوش ہوجانے والی ہے۔

جرمنی میں فوجی مظاہرہ

برلن ۱۵ اگست۔ فوجی مظاہرہ کی خبروں کی اشاعت اخباروں نے یکلخت بند کردی ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر ملکی اخباروں میں اس قسم کی خبروں کو اہمیت دی گئی ہے کہ اس سے حکام جرمنی کو خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔
درین اثنا یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فوجی حکام نے حکم دیدیا ہے جہاں کہیں بھی ضرورت ہو مزدور اور موٹر لاریوں کو جبرا کام میں لگا لیا جائے۔ فوجی حکام حصار بندی کے لئے مزدور جمع کرنے کے لئے غیر معمولی تدبیریں اختیار کررہے ہیں۔ اس کام کے لئے نہ صرف راج مزدوروں اور بڑھیوں کو جمع کیا جارہا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی بھرتی کیا جارہا ہے جنہوں نے کبھی پہلے یہ کام کیا ہے۔
جن لوگوں کو جبراً بھرتی کیا جارہا ہے وہ اپنے گھر والوں سے ایک دم علیحدگی کی شکایت کررہے ہیں۔ فوجی حکام کسی کی کچھ نہیں سنتے۔

ڈاک سیلاب میں بہ گئی

لکھنؤ ۱۴ اگست۔ گورکھپور سے اطلاع آئی ہے کہ ایک کشتی جسمیں ڈاک کے تھیلے رکھے ہوئے تھے اور جسمیں ایک درجن آدمی سفر کررہے تھے۔ اُلٹ گئی۔ مسافروں نے تیر کر اپنی جان بچائی ملاح ڈاک کو بچانے کی کوشش میں خود بھی بہ گیا۔ بڑی مشکلات سے اپنی جان بچاسکا۔ ڈاک کے تھیلے پانی میں بہ گئے۔

شہر اعظم گڈھ جزیرہ نما بن گیا

ضلع اعظم گڈھ کے تمام دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے ضلع کی زیادہ تر سڑکوں میں شگاف ہوگئے ہیں۔ جس کی وجہ سے موٹر لاریوں کی آمد و رفت بند ہوگئی ہے۔ شہر کے تین جانب پانی بھرا ہوا ہے۔ عدالت دیوانی کے احاطہ میں پانی داخل ہوگیا ہے۔ شہریوں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ شہر کے قریب کے کئی گاؤں سیلاب میں بہ گئے ہیں اور مسافروں کو اسٹیشن تک

عالم نسواں

ترکی میں زنانہ ہوائی فوج

جمہوریہ ترکیہ کے صدر کمال اتاترک کی ایک متبنّی ۲۳ سالہ لڑکی نے جس کا نام صبیحہ ہے ترکی میں عورتوں کی ایک ہوائی فوج تیار کرنے کی اسکیم بنائی ہے۔ اس وقت ترکی کی فضائی فوج میں صبیحہ لفٹننٹ ہے گذشتہ سال ترکی حکومت کے خلاف کُردیوں نے بغاوت کی تھی اس بغاوت کو دبانے کے لئے صبیحہ نے بڑی بہادری اور شجاعت کا ثبوت دیا ایک موقعہ پر اُس نے تنہا چالیس کُردیوں کو گرفتار کیا اس کی بہادری کے صلہ میں ہیروں سے جڑا ہوا ایک چاند بطور تحفہ دیا گیا۔
صبیحہ نے ترکی کی ہوائی فوج کے لئے عورتوں کی جماعت تیار کرنے کی جو اسکیم بنائی ہے اس کے لئے کمال اتاترک سے اجازت طلب کی ہے۔ صبیحہ فوجی افسروں کے بچوں کے بورڈنگ میں رہتی تھی، اس سے پہلے جب ۔ سال کی ایک کمسن لڑکی تھی امورا کے سمندر میں اس نے پرواز کرنے والی ایک کشتی کو سمندر میں تیرتے ہوئے دیکھا تھا، اس وقت وہ اس شوق سے اسے دیکھ رہی تھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پانی میں غوطہ لگایا اور تیرنے لگی، وہ تیرتے ہوئے تھک گئی اور ڈوبنے لگی یکایک مچھیروں نے آکر اسے بچایا، صبیحہ ابھی چھوٹی ہی تھی کہ اسے سوویٹ روس میں تعلیم حاصل کرنے بھیجا گیا۔ وہاں "گلائیڈر لیڈر" کا اسے خطاب ملا تھا۔

ڈاکخانہ کے احاطہ میں بھی داخل ہوگیا ہے۔ لوگوں کی حالت قابل رحم ہے۔

بلیا کی حالت

بلیا ۱۳ اگست۔ کثرت باراں نے سیلاب سے پیدا شدہ صورت حالات کو اور بھی زیادہ خطرناک بنا دیا ہے۔ شہری لوگ اور مویشی پانی میں کھڑے ہوئے ہیں اور مکانات گر رہے ہیں۔ لوگ درختوں کی ٹہنیوں اور مکانوں کی چھتوں پر پناہ لے رہے ہیں۔ کئی آدمیوں کے ڈوبنے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

گورکھپور میں سیلاب سے عظیم نقصان

گورکھپور ۱۴ اگست۔ راپتی اور گھاگرا کے سنگم کے قریب کا حصہ زیر آب ہے اور یہ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ دو تین گاؤں سیلاب سے بالکل تباہ ہوگئے ہیں ضلع کے اندرونی حصوں کی حالت خراب بتائی جاتی ہے کہیں کہیں ۶ فٹ اونچا پانی جمع ہے شہر گورکھپور اور ضلع کا مغربی اور شمالی حصہ ابھی تک محفوظ ہے۔

بنگال میں بھی سیلاب آگیا

ڈھاکہ ۱۴ اگست۔ ضلع ڈھاکہ کے دریاؤں میں ہنوز طغیانی آرہی ہے اور موجودہ سطح آب نے ۱۹۳۱ء کے ریکارڈ کو بھی مات کردیا ہے۔ سوندی میں کئی کچے مکان گر پڑے ڈولائی گنج اسٹیشی روڈ پر کشتیاں چل رہی ہیں۔

پدما میں زبردست طغیانی

راجشاہی ۱۴ اگست۔ دریائے پدما میں بھی اس قدر طغیانی آگئی ہے کہ اس نے پچھلے ریکارڈ کو مات کردیا ہے بند ٹوٹ گیا ہے اور پانی شہر راجشاہی میں داخل ہوگیا ہے۔ لوگ شہر کے اس حصہ کو خالی کررہے ہیں جسمیں سیلاب آگیا ہے۔

بچوں کی دُنیا

مہربانی کرنا بڑائی ہے

جس زمانہ میں امریکہ کا صدر ابراہیم لنکن جس نے امریکہ کو آزادی دلوائی صرف نو برس کا ایک بچہ تھا۔ اس نے دیکھا کہ چھ بڑے بڑے لڑکے، اس سے کہیں بڑے لڑکے ایک بلی کو لے کر تالاب پر گئے ہیں۔ اور اسے پانی میں ڈبونا چاہتے ہیں۔ بلی کی چیخ و پکار سے وہ خوش ہوتے ہیں اور یہ "مذاق" جاری ہے۔
ابراہیم لنکن نے چلا کر کہا "آپ اسے کیوں ڈبوتے ہیں۔ اسکی جان نہ لیجئے میں اسے اپنے گھر لے جاؤنگا اور پالونگا مجھے دیدیجئے۔
لڑکوں نے اس پر قہقہہ لگایا اور بلی کو پانی میں جھکولے دیتے رہے۔
ابراہیم لنکن نے اسوقت ایک فیصلہ کیا اور وہ فیصلہ ایسا تھا کہ جس پر اس نے تمام عمر بطور زندگی عمل کیا اور وہ یہ تھا کہ مہربانی بڑائی کی جڑ ہے۔ اگر تم کسی کام کو نیک، پاک اور کئے جانے کے قابل سمجھتے ہو تو کر گذرو چاہے کر نہ سکتے ہو مگر کچھ کرکے دکھاؤ۔
یہ سوچکر لنکن آگے بڑھا اور جھپٹا مار کر بلی چھین لی اور وہ بلی کو لئے سیدھا اپنے گھر بھاگا۔ اس نے بلی کو بچالیا اور ایک بڑا سبق سیکھا جو اسے بڑا بنانے میں مدد دیتا رہا۔ ان بڑے لڑکوں کو آج کوئی نہیں جانتا مگر ابراہیم لنکن کو سب جانتے ہیں۔
اس ہنگامہ میں لنکن زخمی بھی ہوگیا مگر اسے پرواہ نہ تھی بلی کی جان بچ گئی اسے اس کی پروا زیادہ تھی اور وہ ہوگیا۔

برطانیہ و ہند کی تجارتی گفت و شنید

شملہ ۱۳ اگست۔ غیر سرکاری ہندوستانی مشیروں نے آج صبح سر محمد ظفر اللہ سے ملاقات کی۔ گفتگو تقریباً ۲ گھنٹہ تک جاری رہی معلوم ہوا ہے کہ کامرس ممبر اور بورڈ آف ٹریڈ کے ممبروں کے مابین جو بات چیت ہوئی تھی اسے ان مشیروں کے روبرو رکھا گیا اور ان سے نتایج پر اپنی رائے ظاہر کرنے کی دعوت دی گئی۔
روئی کا مسئلہ جو کہ مشکل پیش کررہا ہے بحث و تمحیص کا دوسرا موضوع تھا۔ مشیر اپنی آج بعد دوپہر ۳ بجے ایک میٹنگ کرنے والے ہیں تاکہ ان کی شکایات کی بنا پر کوئی فیصلہ کیا جائے ان کی گفت و شنید غالباً دو روز تک جاری رہے گی۔ اسوقت تمام غیر سرکاری مشیر یہاں موجود ہیں جنہیں دو وہ بھی شامل ہیں جو گزشتہ مئی کی شملوی گفت و شنید میں شریک نہیں ہوئے تھے اس میٹنگ میں اختلافات کی خلیج کو اطمینان بخش طریق پر پاٹنے کی کوشش کی جائے گی بورڈ آف ٹریڈ لندن کے ساتھ مزید گفت و شنید اب شملہ سے کی جائے گی۔

بدایوں مسلم حلقہ کا ضمنی انتخاب

بریلی ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر فصیح الدین کی موت سے یوپی اسمبلی میں جو نشست خالی ہوئی ہے اس کے ضمنی چناؤ میں کانگریس کے ٹکٹ پر مسٹر عبدالواجد علی کانگریسی ممبر مرکزی اسمبلی کی بیوی بیگم عبدالواجد کھڑی ہونگی آپکی کامیابی کا امکان زیادہ روشن ہے۔ کیونکہ آپ تعلیم یافتہ ہیں مسلم ہونے کے علاوہ مقامی کانگریس کمیٹی کی وائس پریذیڈنٹ ہیں اور ان کے مقابلہ میں ان کا مخالف ہے مسلم لیگ کا امیدوار ابھی تک نامزد نہیں ہوا۔ بہرحال اس [illegible]

پردۂ فلم

ہندوستانی فلمیں

از جناب بہمن الدنی صاحب

آجکل زمانہ فلمسازوں کو عام شکایت ہے کہ ہمارے فلمس اسکرین پر آنے کے بعد کچھ زیادہ مقبولیت کی نگاہوں سے نہیں دیکھے جاتے اور ہمکو عجب کشمکش میں اسیر کر رکھا ہے۔ اگر ہم عوام کے مزاج کے موافق فلمس تیار کرتے ہیں تو اعلیٰ سوسائٹی ناک بھوں چڑھاتی ہے اور انکو دیکھنا اپنی ہتک تصور کرتی ہے اخبارات و رسائل کے ذریعہ اتنے عیوب نکالدیتی ہے کہ جن کو دیکھکر ہم اپنے ماتھے پر شکن لے آتے ہیں۔ اور اگر ہم برعکس فلم تیار کرتے ہیں تو ہمارے سینماؤں کی کلاسز خالی نظر آتی ہیں۔ اور فلم کی لاگت بھی بلا وصول کئے ہمیشہ کے لئے طاق پر رکھدیا جاتا ہے اور آمدنی تو ہمکو عوام سے ہی ہے ورنہ مہذب اور [illegible] تو فرسیان کیفیتی کے جھگڑے میں مبتلا ہوکر ہماری گردن پر چھری پھیرجاتے ہیں اسلئے مجبوراً ڈسٹری بیوٹرس اور مالکان سینما کے بے حد اصرار پر ہم کو اپنے فلم عوام الناس کے مذاق کے موافق بنانے پڑتے ہیں۔ اگر ایسا نہیں تو بس ہم اپنی جیب سے خرچ کیا جائیں۔ آمدنی کا خیال کہیں نہیں۔
ایک حد تک فلم ناخداؤں کا جواب معقول ہوسکتا ہے لیکن یہ وہ مضمون ہے ع خود کردہ را علاج نیست۔ انہوں نے ہی پبلک کا مذاق بگاڑا ان ہی نے ابتدا سے پبلک کو اس غلط راستہ پر لاکر ڈالا جسکو اب دیکھکر خود پریشان ہیں۔ آغاز ہر چیز کا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ریڈیو سے پہلے گراموفون کی کتنی کچھ قدر و منزلت تھی۔ اسی طرح سائیلنٹ کے زمانہ میں ٹاکی فلمس کی جو وقعت نگاہوں میں ہوئی وہ اہل نظر حضرات ابتک نہیں بھولے۔ پبلک نے خوب کیے اچھے بُرے جیسے بھی آئے لوگوں نے اس آرٹ کی ترقی کو خوب دیکھا جس سے کہ جگہ بہ جگہ فلم کمپنیاں قائم ہوگئیں اور یہ بات تو مسلم ہے کہ ہندوستان تقلید میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ ہر ایک اسٹوری رائٹر نے وہی پلاٹ لیا جو کہ شروع سے چلا آرہا ہے۔ کوئی کہانی کہیں سے شروع ہوئی ہو لیکن آخر وہی ہوتا ہے اور آگے چلکر وہی چیز آجاتی ہے جسکو کہ ہم برسوں پہلے دیکھ چکے۔ آخر کیا بات ہے؟ کیا ہماری دنیا بہت تنگ ہے؟ جو محض اجودھیا، لنکا اور شہزاد کہانی کے بعد بغداد اور حجاز تک ہی ہمارے فلمس محدود رہتے ہیں آخر وہ کیوں دیگر ممالک کی طرح دوسرے ممالک کی سیر نہیں کراتے۔ کیوں نہیں دوسری قوموں کو واقفیت معلوم کراتے؟ کیا ہندوستان میں افریقہ، امریکہ، اور اسکیمو کے ملک نہیں دکھا سکتے جبکہ وہ بے بنیاد توہم بھوتوں کے نظارے بڑی صفائی سے ساتھ دکھا سکتے ہیں۔ تو کیا کسی قوم کے حالات نہیں دکھا سکتے۔ یہ تو بہت دور، ہندوستانی فلمساز کمپنیوں نے ہمیں ابتک اپنے فلموں کے ذریعہ یورپ کی بھی سیر نہیں کرائی۔ ایشیا میں بھی ہزاروں جگہ ہندو مسلمان رہتے ہیں۔ مگر نہیں دکھا سکے۔ کوئی فلم بتلائیے کہ چین، جاپان کی طرز معاشرت بھی بتلائی ہو۔ حالانکہ انکی زندگی خود ایک فلم اور تماشہ ہے۔ منگولیا کی سرزمین سے وابستہ ہندوستان میں ہی بیٹھے بیٹھے ہزارہا فلم تیار کئے جاسکتے ہیں اور پھر یہ لوگ برابر اسی تعداد کے ساتھ یہ ہیں کہ کچھ بھی چین اور منگولیا لطف اٹھا سکتے ہیں۔ شاید کوئی صاحب کہہ دیں کہ انکی زبان سمجھے گا کون جو تو اسکے لئے یہ عرض کرنا ہے کہ بلبل بغداد اور علاؤالدین چالیس چور، علی بابا، بغدادی چور، عراق کا چور وغیرہ وغیرہ فلمس سی کون سی عربی زبان میں تھے طرز معاشرت اور لباس ان لوگوں کا تھا لیکن زبان اردو تھی۔ اسی طرح یہ فلم ہوں۔
مگر اسکو کیا کیجئے کہ ہندوستانی فلم سازوں کے پاس ایک ہی پلاٹ رہ گیا ہے ایک شخص تھا جو [illegible]

اقوالِ زریں

مانگنے والے سے بُرا کوئی نہیں۔

علم ایک ایسا ہتھیار ہے کہ جدھر جاؤ فتح ہوسکتی ہے

انسانوں میں وہ انسان بہتر ہے جو عقلمند ہو۔

صداقت کل مخلوق کا ضمیر ہے۔

خدا کو ہر وقت حاضر ناظر خیال کرو۔

وہ بقا حاصل کرو جسکی فنا نہیں۔

انسان ضروریات جاڑے کے لئے مجبور ہوجاتا ہے،

زوال پذیر چیزوں پر فخر کرنا حماقت ہے

نیک نیتی دیانتداری کی ماں ہے۔

عدل برائیوں کو روکتا ہے۔

تکبر بے علمی کی ماں ہے۔

وہ تونگری حاصل کرو جسکو فنا نہیں۔

وہ زندگی تلاش کرو جسمیں تغیر نہیں۔

موجِ تبسم

جون۔ میرے ایک دوست نے ۶ ماہ کے عرصہ میں دنیا کے گرد تین بار چکر لگایا ہے۔

سمتھ:۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ میں ایک منٹ میں ایسا کرسکتا ہوں۔

جون:۔ کس طرح۔

سمتھ:۔ (نوکر سے) لانا میرا گلوب۔

جون:۔ تم ہمیشہ قسمت پر شاکی رہتے ہو۔ یہ عادت اچھی نہیں۔ ناکام رہنے پر ہمتیں دوبارہ کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے؟

سمتھ:۔ میں نے کئی بار ایسا بھی کیا مگر ناکام رہا ایک بار میں لاری کے نیچے آگیا تھا۔ پانچ ماہ ہسپتال میں پڑا رہا۔ میں نے وہاں سے باہر نکلنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن آخر کار نکال دیا گیا۔ اس کے بعد میں نے لاری کے نیچے آکر زخمی ہونے کی کوشش کی مگر ہسپتال کے بجائے جیل بھیج دیا گیا۔

اختر۔ نظیر۔ دوست تم تو واقعی بہت بزدل ہو۔

نظیر:۔ کیوں۔ دوست یہ آپ نے کیا کہا۔

اختر:۔ دوست تم تو اپنی بیوی سے بہت ڈرتے ہو

نظیر:۔ واہ خوب کہی۔ ہم بزدل ہیں۔ ارے صرف ایک ہی مرتبہ تو ہماری بیوی نے ہمکو پیٹا ہے

۔ اگر آدمی اس پر بیٹھ جائے تو بھی نہیں جھک سکتا۔

دلچسپ معلومات

مچھروں کو ہلاک کرنیوالی شعاعیں

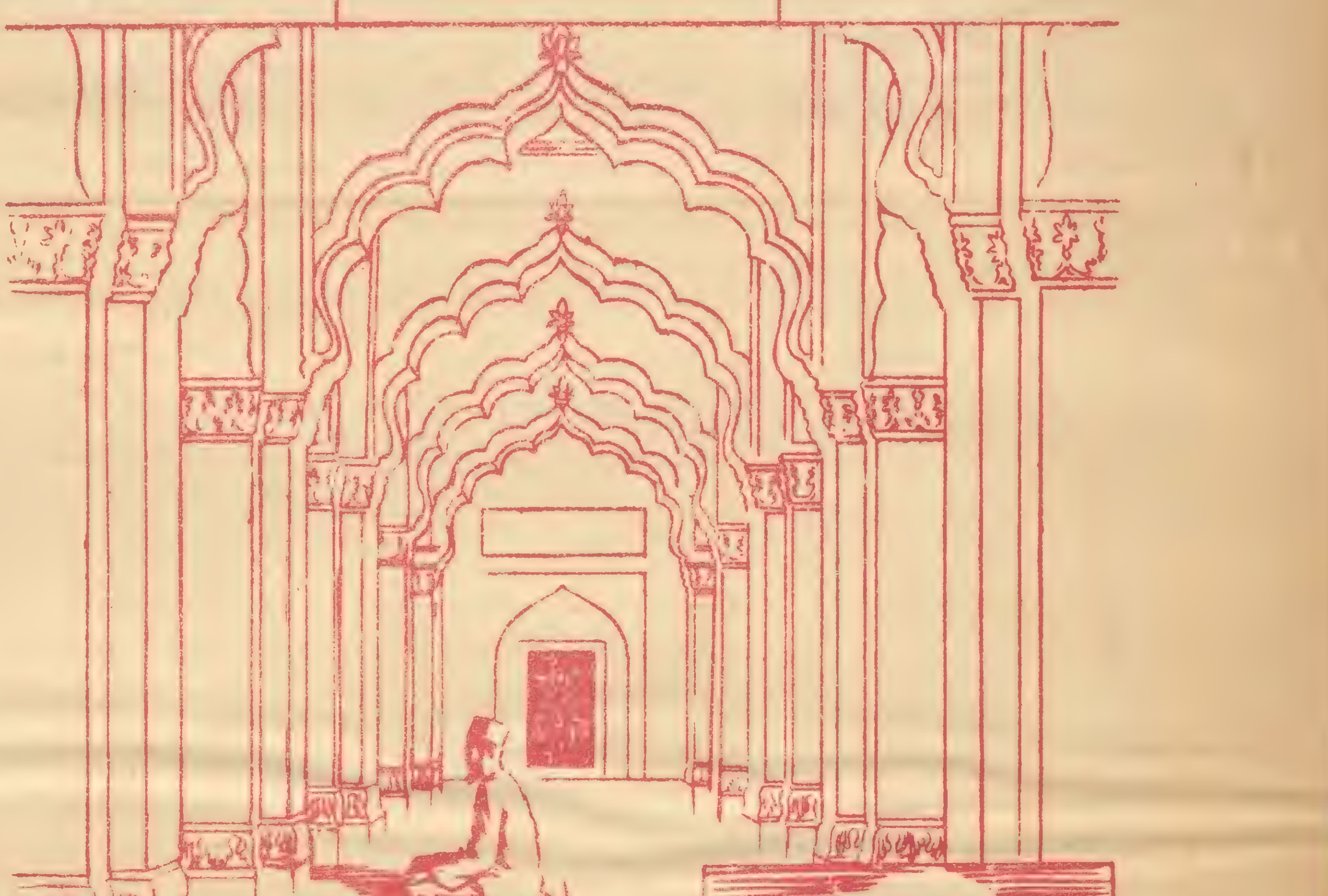
حال ہی میں فرانس کے ایک مقتدر سائنداں موسیو موناش بمبئی میں تشریف لائے ہیں یہاں آپ نے اپنی ایک حیرت انگیز ایجاد کا عجیب تماشا دکھایا۔

موسیو موناش کے پاس ایک آلہ ہے جس سے کچھ ایسی شعاعیں نکلتی ہیں جو مچھروں اور دوسرے کیڑوں مکوڑوں کو مسحور کرلیتی ہیں او۔ اس کے معدان کی تباہی کا باعث ہوتی ہیں ہر قسم کے ہزارہا کیڑے پتنگے اور مچھر ان شعاعوں کی طرف کھچے چلے آتے ہیں اور آکر ایک ایسے "برج" میں جمع ہوجاتے ہیں جو اس مقصد کے لئے وہاں کھڑا کردیا جاتا ہے جس طرح شمع کے گرد پروانے کھچے آتے ہیں اسی طرح مختلف کیڑے مکوڑے اور مچھر اس آلے کی ہلاکت آفریں شعاعوں پر گرتے ہیں۔

یہ شعاعیں شیشہ کی ایک نلی سے نکلتی ہیں شعاعوں کی چمک کے ساتھ ہی ہزاروں کیڑے مکوڑے پتنگے اور مچھر برج کے اندر کھچے چلے آتے ہیں وہاں یہ ایک مشین سے چمٹ جاتے ہیں اور چمٹتے ہی ہلاک ہوجاتے ہیں۔

ایمزن کی وادی میں ایک پستہ قوم آباد ہے۔ دنیا میں ایسی پستہ قوم اور کہیں نہیں ہے۔

اسی وادی میں ایک پھول اتنا بڑا ہوتا ہے کہ ۳





جامع مسجد دہلے

افسانہ

ایک فلم اسٹوری کا خلاصہ

"باغبان"

از مصورِ فطرت بیگم انصاری کانپور

دنیا ایک وسیع باغ ہے جسمیں قسم قسم کے درخت بھانت بھانت کے پھول اور نت نئی کلیاں موجود ہیں۔ سروپ کو بھی یہ اچھی طرح معلوم تھا مگر وہ سمجھتا تھا کہ اس باغ میں وہ درخت وہ پھول وہ کلی جسکی اسے تلاش تھی موجود نہیں ہے۔ وہ اپنی نبض حیات کی صحیح دھڑکن کی جستجو میں اپنی زندگی کی کئی بہاروں کو خزاؤں میں تبدیل کرچکا تھا۔ اور اب اس تلاش لاحاصل سے اکتا کر دنیا کے ہرے بھرے باغ سے نکل کر ویرانے میں چلا آیا تھا کہ بربادی میں آبادی کو تلاش کرے۔

آگرہ شہر کی ہنگامی فضا سے بہت دور ایک سادھو پرماتما سے لو لگائے بیٹھا تھا اور باغ جہاں کے مالی کی توصیف میں ایک وجد آور بھجن گارہا تھا اسکے لفظ لفظ سروں میں اُس کی محبت کا ذکر تھا جو اس باغ میں ہر پودے کی رگ میں زندگی کی لہر دوڑاتا ہے مگر سروپ ان سُروں کے پردے کے پیچھے بہت پیچھے کہیں اپنی محبت کے خواب دیکھ رہا تھا جو ہنوز تشنۂ تکمیل تھی۔ اس عورت کا تصور باندھے بیٹھا تھا جو کبھی اس کے وجود کی راکھ میں تمام دبی ہوئی چنگاریوں کو روشن کردے گی۔ وہ کون تھی۔ کون ہوگی؟ کہاں تھی؟ — یہ اسکو معلوم نہیں تھا۔ وہ خواب کی دنیا میں تھا اور جب اس کا علم اسکے گروجی کو ہوا تو انھوں نے اُسے جنم اشٹمی کا میلہ دیکھنے کا مشورہ دیا۔ میلہ جہیں دنیا کا اچھا سے اچھا رنگ کھنچ کر چلا آتا ہے۔

سروپ میلے کے ہنگامے میں ڈوبتی ہوئی آواز کی طرح پستا رہا۔ وہ پریشان تھا اس کے خیالات آوارہ۔ اس کی آنکھیں پھٹی پھٹی۔ یہ دیکھکر قانون کے تیور بگڑ گئے۔ اور سروپ آوارہ گردی کی حیثیت میں پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہوکر جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے بند کردیا گیا۔ ایک زندان سے نکل کر دوسرے زندان میں مقید کردیا گیا۔ سروپ نہ آیا تو اس کے گروجی کو تشویش پیدا ہوئی۔ کئی روز انتظار میں گزارنے کے بعد یہ سمجھکر کہ سروپ دنیاوی خیالات کے تیز دھارے میں بہ گیا ہے۔ گروجی خاموش ہوگئے۔

جیل کی چار دیواری میں سروپ کو ایک اور ہی دنیا نظر آئی، اُس نے یہاں کی محدود فضا سے بہت کچھ سیکھا ان بہت سے تبدیلوں میں جن سے سروپ نے واقفیت حاصل کی بھولا نامی قیدی قابل ذکر ہے اس کا نام بھولا کے بجائے بھولا ہونا چاہیئے تھا اسلئے کہ وہ ہر قسم کے غم کو بھلا چکا تھا۔ ہر افتاد کو وہ مسرت سے قبول کرتا تھا۔ وہ ربڑ کی ایک گیند تھا جو گرتے ہی اچھل پڑے۔ ایک روز جیل میں ہنگامہ برپا ہوا۔ ایک قیدی گولی سے مارا گیا اور سروپ کو اُس کے کام پر لگا دیا گیا۔ اسی دوران میں جیل کے داروغہ نے یہ شکایت کی کہ اسکے باغ کی دیکھ بھال پر جو قیدی مامور تھا وہ کام کے لئے موزوں نہیں چنانچہ سروپ کو اسکی جگہ بھیج دیا گیا۔ — باغ جہاں کے مالی نے سروپ کو جیل کے باغ کا مالی بنا دیا۔ کیا اس باغ میں سروپ کے من کی کلی کھلنا تھی؟ — اُسکے بھید وہی جانے!

جیل کے باغ میں کام کرتے کرتے ایکروز جمعدار سے اُسکی چخ ہوگئی۔ لڑائی ہوئی اور جمعدار نے سروپ کو بیہوش کردیا۔ درگا سوہن لال سپرنٹنڈنٹ جیل کی اکلوتی لڑکی اپنی سہیلی شانتا کے ساتھ باغ میں سیر کررہی تھی اور اپنے حسن سے تمام کلیوں کو شرمندہ کررہی تھی کہ اچانک اُس نے جمعدار کو سروپ کے ساتھ لڑتے دیکھا اُس کی آنکھوں کے سامنے سروپ چوٹ کھا کر کٹے ہوئے پھول کی طرح گرا۔ درگا دوڑی جاتی ہے اور اس نوجوان پر ترس کھا کر اُسے گھر اٹھوا لاتی ہے۔ شانتا کا باپ ڈاکٹر ہنسراج بلوایا جاتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ معاملہ نازک ہے تو درگا سروپ کی تیمارداری کیلئے تیار ہوجاتی ہے

جیل کا زخمی باغبان ایک دوسرے کی باغبانی کی نگہبانی میں دیدیا جاتا ہے جسکے نرم و نازک ہاتھوں سے اسکی جڑوں کو کھاد ملنا تھی۔

ڈاکٹر اور اس کی بیوی سروپ کے سراپا میں اپنے اُس گم گشتہ بیٹے کی تصویر دیکھتے ہیں جسکی بچپن میں درگا سے شادی کی گئی تھی اور جسکے متعلق یہ خیال کرلیا گیا تھا کہ وہ ڈوب کر مرگیا ہے۔

درگا ایک دوہوا کی حیثیت سے پالی پوسی گئی تھی۔ سماج نے اس کنواری پر بیوگی کا لیبل لگا کر دنیا کے اکثر دروازے اُس پر بند کردیئے تھے۔

درگا اپنی اس طویل موت سے بیخبر تھی، اسکو معلوم نہیں تھا کہ اسکی کنواری زندگی کے امنگوں بھرے گھر پہ بیوگی کا تالا جڑا دیا گیا ہے۔ درگا کے باپ کو اپنی لڑکی کی حسرت افزا قسمت آٹھ آٹھ آنسو رلاتی تھی مگر وہ مجبور تھا۔ سوہن لال اور درگا کی ماں نے پُرانی رسوم کی تمام زنجیروں کو توڑ کر اپنی لڑکی کی دوبارہ شادی کا تہیہ کرلیا۔ اور اسی سلسلے میں ایک پنڈت سے رائے طلب کی مگر وہاں سے سخت ناامیدی کا سامنا کرنا پڑا۔ ودھوا کا دوسرا بیاہ غیر ممکن تھا

ڈاکٹر ہنسراج کا بھتیجا رنجیت جو دامن عصیاں کو نچوڑنے ہی میں اپنی زندگی کا راز سمجھتا تھا۔ اور ایک حسن فروش عورت کے جسمانی دسترخوان کا دھبہ بنا ہوا تھا۔ کچھ عرصہ سے یہ یقین کئے ہوئے بیٹھا تھا کہ وہ درگا سے محبت کرتا ہے شاید اسی یقین کے زیر اثر اُس نے درگا کے نام کئی پریم بھرے خطابھی لکھے تھے جن کی طرف درگا نے کوئی دھیان بھی نہ دیا تھا۔ اس بے رُخی کو دیکھکر رنجیت نے اپنے بغلی دوست چیلا سے مشورہ کیا جس نے یہ رائے دی کہ وہ درگا کے ماں باپ کو یہ دھمکی دے کہ وہ درگا کی بیوگی کا راز سب پر عیاں کردے گا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انکی لڑکی کے لئے سقف نیلوفری کے نیچے سر چھپانے کے لئے جگہ باقی نہ رہیگی

اس سکیم کو ہولی کے تیوہار پر عملی جامہ پہنایا جاتا ہے بچکاریوں کی رنگ برنگ زبانیں آگ تھوکنا شروع کردیتی ہیں۔ جب درگا کو اُس کی سب سہیلیاں حقارت بھری نظروں سے دیکھتی ہیں۔ سروپ سوہن لال کے باغ میں اپنا کام جاری رکھتا ہے اس دوران میں سروپ کو معلوم ہوچکا تھا کہ اس کے من کی کلی درگا کے سوا اور کوئی نہیں اور درگا بھی یہ جان چکی تھی کہ سروپ ہی وہ پھول ہے جسکی خوشبو ازل سے اس کی قسمت میں لکھی گئی ہے مگر جب اسکو اپنی بیوگی کا علم ہوا تو اُس نے سروپ سے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ اسکی زندگی سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہوجائے۔

اسی اثنا میں رنجیت اپنے ارادوں میں کامیاب ہوگیا۔ دھمکیوں کے زیر اثر آخر کار درگا کے والدین

زامنی ہوگئے۔ کہ وہ اپنی بیٹی کو رنجیت کے تپائے ہوئے تنور میں ڈھکیل دیں گے۔ شادی کی تیاریاں بڑے ٹھاٹھ سے شروع ہوگئیں۔ درگا کو جب اپنی قسمت کا فیصلہ معلوم ہوا تو وہ بھاگی بھاگی سروپ کے پاس گئی اور اس سے التجا کی کہ وہ اسے وہاں سے بھگا لیجائے۔

سروپ اب جیل سے رہا کر دیا گیا تھا دونوں بھاگنے کی تیاری کر رہے تھے کہ سوہن لال اور رنجیت کی آمد نے ان کے ارادوں پر پانی پھیر دیا درگا جس پھندے سے نکلی تھی۔ پھر اسی میں چلی گئی۔ اور سروپ اپنا سا منہ لیکر واپس چلا آیا۔ جب گروجی سے سروپ نے اپنی زندگی کے سب سے بڑے غم کا ذکر کیا تو باتوں باتوں میں گروجی نے اسے بتایا کہ وہ درگا کا بچپن کا پتی سروپ ہی ہے۔ جسے لوگ مردہ سمجھ چکے ہیں یہ سنکر سروپ کے اجڑے ہوئے باغ میں زندگی کی لہر دوڑ گئی اور فوراً ہی سوہن لال کے مکان کی طرف بھاگا۔

لگن منڈپ میں خوب ہماہمی تھی قریب تھا کہ درگا رنجیت کی آغوش کو دمیں ہمیشہ کے لئے ڈالدیجائے کہ سروپ آپہنچا۔ جب اس نے لوگوں کو یہ بتایا کہ وہ درگا کا گم گشتہ پتی ہے تو ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ کسی کو یقین نہ آتا تھا۔ مگر جب سروپ کے گروجی آئے تو سب معاملہ روشن ہوگیا۔ انھوں نے سب کو حقیقت سے آگاہ کردیا رنجیت کو ٹھوکریں مار کر نکالدیا جاتا ہے۔

اس شکست کی تلخی کو وہ ایک نئی عورت کے آغوش میں مٹھاسوں سے دور کرنا چاہتا ہے جب اس کا پتہ اسکی پرانی محبوبہ چمپا کو چلتا ہے تو وہ اپنا انتقام لینے کی ٹھان لیتی ہے اور ایک روز اسے جان سے ہلاک کرکے خود بھی ہلاک ہو جاتی ہے۔

سوہن لال کو اپنی زندگی کے باغ کے لئے سروپ جیسا باغبان ملجاتا ہے اور ڈاکٹر سہراب بے حد مسرور ہے کہ اسے اپنے مالی کو پھر سے پالیا ہے۔

اس فلم کی نمایش ۱۸ اگست سے نشاط ٹاکیز کانپور میں ہوگی۔

اسلامی حکومتوں کا اتحاد

بغداد۔ توفیق السویدی وزیر خارجہ عراق جنیوا روانہ ہوگئے ہیں۔ تاکہ معاہدہ سعدآباد میں شامل ہونے والی حکومتوں کی غیر معمولی کانفرنس میں شرکت کریں۔ اس کانفرنس میں فلسطین کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ لندن تشریف لے جائیں گے۔ تاکہ مسئلہ فلسطین کے متعلق برطانوی ارباب اقتدار سے گفت وشنید کرسکیں۔

مس اندرا نہرو کی شادی کا افسانہ

معاصر بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار مستند ذرائع سے اطلاع دیتا ہے کہ کچھ عرصہ ہوا بمبئی کے ایک اردو اخبار نے یہ خبر شایع کی تھی کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی صاحبزادی مس اندرا نہرو کی شادی مصری جماعت وفد کے لیڈر نحاس پاشا کے بیٹے کے ساتھ طے پائی ہے۔ یہ خبر کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ اس کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ نحاس پاشا کے کوئی بیٹا ہی نہیں ہے اور خود ان کی شادی کو ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا ہے

برما کے مصیبت زدہ فریادیوں کا وفد

شملہ ۱۸ اگست۔ برما سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ سوائے ایک ضلعے کے باقی تمام اضلاع میں امن قایم ہوچکا ہے آج مدراس کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ وہاں ۵۰۰ اشخاص برما سے پہنچے ہیں یہ لوگ جنوبی ہندوستان کے رہنے والے ہیں انھوں نے وزیر اعظم اور وایسرائے سے درخواست کی ہے کہ وہ ان جنوبی ہند کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت کریں وزیر ہند وغیرہ کو بھی تار دیئے گئے ہیں اور درخواست کی گئی ہے کہ حکومت ہند اس میں مداخلت کرکے امن قایم کرے

رزرو بنک آف انڈیا کا اعلان

شملہ ۱۸ اگست۔ آج رزرو بنک آف انڈیا نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ لوگوں کا عام خیال یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ کا روپیہ رایج نہیں رہا یہ خیال بالکل غلط قایم کرلیا گیا ہے ملکہ کا روپیہ اسی طرح جاری ہے جس طرح بعد کے بادشاہوں کے روپیے۔ اگرچہ ملکہ کے روپے کی جگہ دوسرے روپیوں کو مزید دی جارہی ہے مگر کسی طرح بھی کوئی پابندی عاید نہیں کی گئی۔

سی پی میں مسلم وزیر کا مسئلہ

ناگپور ۱۸ اگست۔ اگرچہ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس امر کی وضاحت کردی ہے کہ سی۔ پی کابینہ میں ایک مسلمان وزیر کو بھی شامل کیا جائے گا لیکن ابھی تک اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ہے کہ اس عہدہ کے لئے کس مسلمان کو منتخب کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے متعلق اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کیا جائے گا جب تک مسٹر شریف سابق وزیر قانون کی اپیل پر کوئی قطعی فیصلہ نہ کردیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر شریف نے سرمنتھ ناتھ کے جدید نکات پر ایک اور تشریحی بیان دیا ہے جو سرمنتھ ناتھ کو ارسال کردیا گیا ہے۔ اگر فیصلہ مسٹر شریف کے حق میں ہوگیا تو انہیں وزارت میں شامل کرلیا جائے گا۔ ورنہ پھر مخالف پارٹی میں سے کسی مسلمان کو کانگریس کے عہدنامہ پر دستخط کرنے کی ترغیب دی جائے گی۔

مخالف گروپ میں تین انڈیپنڈنٹ ممبران خان بہادر حافظ علی خاں۔ خان بہادر مرزا رحمن بیگ اور مسٹر عبدالرزاق ہیں لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ آزاد ممبران کو دعوت دی جائے کہ کانگریس پارٹی مسلم لیگ سے گفت وشنید کرے گی۔

۱۰ ہوائی جہاز تباہ

بارسلونا ۱۸ اگست۔ سرکاری فوجوں نے دو گھنٹہ کی ہوائی لڑائی میں غنیم کے ۱۰ ہوائی جہاز تباہ کردیئے انکے کسی ہوائی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا۔

روس اور جاپان کے درمیان سمجھوتہ

ٹوکیو۔ ۱۴ اگست۔ دفتر جنگ نے اس سمجھوتہ کو شائع کر دیا ہے جس پر گذشتہ رات روس اور جاپان کے فوجی نمائندوں نے دستخط کئے ہیں۔

جاپان کی جانب سے جو بیان شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ جس وقت لڑائی بند ہوئی اس وقت چانگ کیو فینگ کی پہاڑی پر جاپانی فوجوں کا مکمل قبضہ تھا سمجھوتہ کے مطابق دونوں فریقوں کو پہاڑی کی بندے اپنی اپنی فوجوں کو کم سے کم ۹۰۰ گز پیچھے ہٹانا قرار پایا۔ فوجی نمائندوں نے نقشوں پر دستخط کر دیئے جن میں فوجوں کی پوزیشن واضح کر دی گئی ہے جو کہ لڑائی کے لئے مفید ہیں۔

لڑائی میں روس اور جاپان کا نقصان

ماسکو۔ ۱۵ اگست۔ سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ سرحد پر لڑائی کے دوران میں روس کے ۲۳۶ اشخاص ہلاک اور ۶۱۱ زخمی ہوئے اور جاپان کے ۶۰۰ اشخاص ہلاک اور ۲۵۰۰ زخمی ہوئے۔

فلسطین میں دہشت انگیزی کا زور

یروشلم ۱۴ اگست۔ ایک برطانوی فوجی افسر ہلاک ہو گیا جبکہ کسی نامعلوم شخص نے اس پر حملہ کر دیا جب وہ گذشتہ شام یروشلم سے باہر جا رہا تھا۔ علاقہ جنین میں برطانوی فوج کے ساتھ مقابلہ میں ۹ عرب ہلاک اور ۶ زخمی ہو گئے ایک لاکھ پونڈ کی لاگت سے سرحد پر ساٹھ میل لمبی کانٹے دار تاروں کی باڑھ مکمل ہو گئی جس سے ڈاکوؤں کی کمک اور اسلحہ جات کی سپلائی کا ایک اور راستہ بند ہو گیا۔

بچوں کا گاؤں

بمبئی ۲۰ اگست۔ آنریبل مسٹر کے۔ ایم منشی ہوم منسٹر حکومت بمبئی۔ بمبئی کے نواح میں بچوں کا ایک گاؤں بنانے والے ہیں جہاں شہر کے تباہ حال بچوں کو رکھا جائے گا۔ جہاں ان کی سماجی اور اقتصادی حالت کو سدھارا جائیگا

شہر کے بھکاری اور تباہ حال بچوں کا مسئلہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اور شہر کے مختلف خیراتی اداروں نے انہوں جو بندوبست کئے ہیں وہ غیر معقول ہیں۔ شہر میں لگ بھگ دس ہزار بھکاری بچے ہیں۔

بنگال بل مزارعین

کلکتہ ۱۲ اگست۔ آج سہ پہر کو سری بی سنگھ راؤ ریونیو منسٹر کی تحریک پر بنگال لیجسلیٹو کونسل نے بنگال مزارعین الحیٹ ترمیمی بل میں ۴ ترمیمیں بغیر مخالفت کے منظور کرالیں۔ جبکہ لوکل لیجسلیچر کے دونوں چیمبر کے لئے گورنر کے پیغام میں تجویز کیا گیا تھا۔ ابھی جو ترمیم منظور ہوئی ہے وہ بل کی اس کلاز کے متعلق ہے جو لگان میں اضافہ کرنے کے متعلق تھی۔

یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جیسا بنگال لیجسلیٹو کونسل (اپر ہاؤس) نے پاس کیا تھا اور ہز ایکسیلینسی گورنر نے جس شکل کی سفارش کی تھی اب بل اس شکل میں ہے۔ آئندہ پیر کو ہز ایکسیلنسی کی بل پر منظوری ہو جائے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس صوبہ کے زمیندار طبقہ نے مہاراجہ دھیراج آف بردوان کی سرکردگی میں تمام آئینی ذرائع تلاش کئے تاکہ بل پر منظوری نہ مل سکے۔ کیونکہ بندوبست استمراری کی صورت میں ان کے جو مفاد تھے وہ ان قانون کی نذر ہو جاتے تھے۔ یونائیٹڈ پریس کو باخبر حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں زمینداروں کا طبقہ اس قانون کے خلاف اپنا ایجی ٹیشن جاری رکھے گا۔ حتیٰ کہ ہز ایکسلنسی گورنر کی منظوری کے بعد معاملہ فیڈرل کورٹ کے روبرو پیش کیا جائیگا۔

گیارہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کی کانفرنس

الہ آباد ۱۸ اگست۔ گیارہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کے سکرٹریوں اور منتظمین کی ایک کانفرنس کل شام کو زیر صدارت پنڈت کلشور مالویہ میرٹھ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے روبرو ان کی سرگرمیوں اور کام کے متعلق وہیش مختلف مسائل پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی۔

تمام رپورٹوں کی سماعت کے بعد کانفرنس نے کانگریس کی پالیسی اور پروگرام۔ کانگریس کی ممبری پروپیگنڈا اور کاشتکاروں اور پبلک کی امداد نیز مسلم عوام سے رابطہ پیدا کرنے کے پروگرام کے سلسلہ میں کام کرنے کے معاملوں میں عملی جامہ پہنانے کے لئے نئے ذرائع تلاش کئے گئے۔

جونپور میں پولیٹیکل کانفرنس

الہ آباد ۱۴ اگست۔ مولانا شاہد فاخری پریذیڈنٹ الہ آباد ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے جو جونپور (یو۔ پی) میں حال ہی میں منعقد شدہ پولیٹیکل کانفرنس میں شریک ہونے کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اخبارات کو ایک بیان دیا ہے کہ گو جونپور نیز باہر کے مسلمانوں کے ایک وسیع طبقہ نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں امداد دی اور مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیم اور مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر ریونیو نے جنہوں نے کانفرنس میں تقریریں کیں استقبالیہ جلوسوں میں تعاون کیا تاہم مسلمانوں کے ایک طبقہ نے بازاری آدمیوں کو سیاہ جھنڈے کو مسٹر قدوائی اور مسٹر ساٹھے کمشنر کی موٹروں کے اندر پھینکا۔ مزید شرارت اور اشتعال کے باوجود جلسے پر امن طریق پر جاری رہے اور تقریباً چھ سات ہزار اشخاص نے انمیں شرکت کی۔ حاضرین میں پرامن مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد بھی شامل تھی۔

کونسل آف اسٹیٹ

شملہ ۱۸ اگست۔ کونسل آف اسٹیٹ انتخابی قواعد کی رو سے گورنر جنرل نے اجلاس کونسل نے ہدایت کر دی ہے کہ کونسل آف اسٹیٹ کے مدرآس کے حلقوں کے رائے دہندگان کی تازہ فہرست ۱۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کے بعد تیار نہ کیجائے کیونکہ یہی تاریخ ہے جب رائے دہندگان کی متذکرہ فہرست مکمل ہو جائے گی۔

مسٹر دھیریندر ناتھ مترا جو ایک سرکاری ملازم ہیں کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر نامزد کر دیا گیا ہے۔

گورنر جنرل نے سر محمد یعقوب کو جو ایک غیر سرکاری آدمی ہیں۔ کونسل آف اسٹیٹ کا ممبر نامزد کر دیا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس

کلکتہ ۱۶ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی آئندہ میٹنگ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس موقعہ پر مہاتما گاندھی کی موجودگی کی توقع ہے کانگریس وزراء صنعت کی مجوزہ کانفرنس کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کیگئی۔ خیال ہے کہ یہ بمبئی میں ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے دوران میں منعقد ہوگی۔

موجودہ پروگرام کے مطابق صدر کانگریس ۲۶ اگست کی شام کو بمبئی روانہ ہو جائیں گے تاکہ ۲۹ اگست کو چین کو جانیوالے انڈین میڈیکل مشن کے ممبروں کو الوداع کہہ سکیں۔

وزراء صنعت کی کانفرنس

کلکتہ ۲۰ اگست۔ تحقیقات کرنے پر صدر کانگریس نے یونائیٹڈ پریس کو مطلع کیا ہے کہ مختلف صوبوں کی کانگریسی حکومتوں کے وزراء صنعت وحرفت کی مجوزہ کانفرنس کے لئے ابھی تک کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں کی گئی کیونکہ وزراء ابھی تک کسی خاص تاریخ کو منظور نہیں کر پائے ہیں۔

اس معاملہ کے مدنظر صدر کانگریس کمیٹی تشریف لے جانے سے قبل کراچی صوبہ کا دورہ نہ کر سکیں گے

پٹنہ یونیورسٹی کا کنووکیشن

پٹنہ ۱۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ پٹنہ یونیورسٹی کا سالانہ کنووکیشن آئندہ ۲۹ نومبر کو ہوگا۔ پنڈت امرناتھ جھا قائم مقام وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی کنووکیشن ایڈریس پڑھینگے۔

شاردا ایکٹ کے ماتحت تین ماہ سزائے قید

دہلی ۱۵ اگست۔ آج سردار بہادر سردار … نے شاردا ایکٹ کے ترمیمی قانون کے ماتحت ایک مقدمہ میں ایک شخص مسمی رادھا کشن کو جس نے اپنے نابالغ لڑکے کی شادی کر دی تھی تین ماہ قید سخت کی سزا دی۔ دہلی میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا مقدمہ ہے اس سے بیشتر اس قسم کے قوانین میں محض جرمانہ ہوتا تھا مقدمہ ہذا ایک شخص آسارام نے دائر کیا تھا۔

مسز وجے لکشمی پنڈت

لکھنؤ ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے یورپ جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ مسز پنڈت کئی روز سے اپنے بھائی پنڈت جواہر لال جی نہرو سے بذریعہ تار مشورہ کر رہی تھیں ان سے مشورہ کرنے کے بعد آپ نے یورپ جانے کا فیصلہ کیا ہے

اس سال بہترین کارنامہ

بیوہ عورتوں کیساتھ سوسائٹی کیطرف سے جو مظالم ہوتے ہیں اسکا دردناک افسانہ

اس سال کا بہترین شاہکار

دعوے کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس ڈرامہ کو دیکھکر آپ بیچین اور بے قرار ہو جائینگے

اسٹوری رائٹر مسز ایم۔ اے انصاری

کانپور کی بیگم انصاری کے پُرزور قلم کا لکھا ہوا دلسوز شاہکار

ڈائرکٹر مسٹر اے۔ آر کاردار

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعرات ۱۸ راگست ۱۹۳۸ء سے

جنرل فلمز لمیٹیڈ کا لاجواب سوشل شاہکار

BAGHBAN

باغبان

لطف اندوز ہوجیئے

تشریف لاکر

لیڈروں کی رائیں

باغباں کے ڈرامہ کو مندرجہ ذیل لیڈران نے عظیم الشان خدمت سے تعبیر کیا ہے:-

پنڈت جواہر لال نہرو
ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو
مولانا حسرت موہانی
سر شفاعت احمد خاں
پنڈت گوبند بلبھ پنت
مسز وجے لکشمی پنڈت
حافظ محمد ابراہیم وزیر یوپی

اداکار

مس بملا کماری درگا (ہیروئن)
مس ستارہ شانتا (ہیروئن کی سہیلی)
مس یاسمین چمپا (ویمپ)
مسٹر نادرے کر سروپ (ہیرو)
مسٹر نذیر سوہن لال (لڑکی کا باپ)
مسٹر لالہ یعقوب ڈاکٹر ہنس راج (لڑکے کا باپ)
مسٹر اشرف خاں سادھو
مسٹر کے۔ این سنگھ رنجیت



خصوصیات

افسانہ درد میں ڈوبا ہوا۔ محبت اور اُسکی کارفرمائیوں کی جیتی جاگتی تصویر
دلکش موسیقی
روح نواز گانے
فطری اداکاری۔ بلند معیار
اعلیٰ فوٹوگرافی صاف اور واضح صدابندی۔ پاکیزہ مکالمے
دلکش ڈانس

روزانہ دو تماشے ۶½ اور ۹½ بجے رات
جمعرات جمعہ اور سنیچر کو ایک زائد تماشہ ۳½ بجے دن سے

فری پاس قطعاً بند رہینگے

بمبئی اور دہلی میں کئی ہفتوں سے چل رہا ہے
جہاں کی پبلک اسکے لئے وارفتہ ہو رہی ہے

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے اپنے مفید مطلب معنی لگا لینا ستیہ کے مترادف ہے

مہاتما گاندھی اپنے سابقہ بیان کی وضاحت میں

بمبئی ۱۳ اگست۔ اخبار "ہریجن" کی تازہ ترین اشاعت میں مہاتما گاندھی نے مفید مطلب معنی نکالنا یا تعبیر کرنا" کے عنوان سے ایک اور آرٹیکل تحریر فرمایا ہے۔

مہاتما جی لکھتے ہیں کہ "ایک دوست نے میرے آرٹیکل بعنوان سپیکر اور پالیٹکس" کے متعلق ایک طویل خط مجھے لکھا ہے جس میں راقم نے مجھ سے ایک سوال کیا ہے۔

"جب آپ یہ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے زیادہ سے زیادہ وسیع معنی نکالنا چاہیئے۔ جس سے تحریک آزادی کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچے تو کیا اس سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ اسپیکر ایکٹ کے کسی حصہ کے دیدہ دانستہ توڑ مروڑ کر معنی نکال سکتا ہے یا نکال لینا چاہیئے۔ جس سے اپنے مقید مطلب معنی نکل جائیں"؟

اس کے جواب میں مہاتما جی لکھتے ہیں کہ مجھے حیرت ہے کہ میرے مضمون سے اس قسم کی پیچیدگی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس طرح توڑ مروڑ کر معنی نکالنا ستیہ کے مترادف ہوگا۔ ایک اسپیکر جو ایکٹ کے کسی حصہ کے صاف اور واضح معنی ہونے کے باوجود دیدہ دانستہ اس کے خلاف معنی اخذ کرتا ہے وہ خود کو اس اعلیٰ عہدہ کے نااہل ثابت کرتا ہے اور کانگریس کے کاز کو زیر بار کرتا ہے سپیکر کا فرض ہے کہ وہ ہر صورت میں کانگریس کی ایمانداری اور دیانتداری کے عقیدہ کو برقرار رکھے۔ میں نے جو کچھ کہا اس کا یہ مطلب تھا کہ ایکٹ کے جس حصے کے صاف طور پر دو یا اس سے زیادہ معنی نکلتے ہوں سپیکر کا فرض ہے کہ وہ اس معنی سے کام لیں جس سے قومی کاز کو تقویت پہنچے اور جب کسی حصہ سے صرف ایک ہی معنی نکلتے ہوں جس سے کہ صاف طور پر آزادی محدود ہو جاتی ہے تو سپیکر کا فرض ہے کہ وہ بلا تامل وہی معنی لگائے جو اصل میں لگ سکتے ہیں۔

مجھے اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ سپیکر اگر اس قسم کی غیر جانبداری سے کام لے تو نہ صرف اسکی شہرت میں اضافہ ہو جائے بلکہ کانگریس کا اخلاقی وقار بھی بڑھ جائے ستیا ترک کرنے کے بعد کانگریس کی طاقت اخلاقی قوت اور کانگریسی اصحاب کی ندرتا پر منحصر ہے

کانگریسی کارکنوں کو تنبیہ

بمبئی ۱۳ اگست۔ مہاتما گاندھی "ہریجن" اخبار کی آج کی اشاعت میں بعنوان "کیا ہنسا ہمارے درمیان رفتہ رفتہ داخل ہو رہی ہے۔" لکھتے ہیں مزدوروں کے سامنے کھڑے ہوکر انہیں کام پر جلسے سے روکنا تا خوش[illegible] ہے، لہذا اسے ترک کر دینا چاہیئے۔

مہاتما جی نے چند مثالیں بھی پیش کی ہیں جنہیں کانگریسی کارکنوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے مزدوروں کے [illegible] [illegible] طریقے اختیار کئے

[illegible]

فلسطین میں تشدد کو آہنی پنجے سے ختم کیا جائیگا

لندن ۱۳ اگست۔ [illegible] مسٹر میکڈانلڈ نے گزشتہ رات ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں اپنے دورہ فلسطین کے حالات بیان کئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت فلسطین کے ہائی کمشنر اور فوجی کمانڈر کے روبرو جس شکل کا سامنا ہے جنگ کے بعد ایسی شکل کسی ملک میں پیش نہیں آئی آپ نے بتلایا کہ وہاں عربوں اور یہودیوں کے درمیان زبردست کشیدگی ہے۔ وہاں یہ عرب کئی نسلوں سے آباد ہیں۔ اور جلا وطن یہودی اپنے وطن کو صدیوں بعد واپس آرہے ہیں۔ ان کے مطالبہ کو طے کرنے کے لئے حال ہی میں رائل کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ جس نے تجویز کیا تھا کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک حصہ یہودیوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ اور ایک عرب کو دیدیا جائے۔ ان کے درمیان کا علاقہ انگریزوں کو دیدیا جائے۔ حکومت برطانیہ کے خیال میں یہ پالیسی بہترین ہے لیکن اس کے متعلق انقطاعی فیصلہ اسوقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ٹیکنیکل کمیشن معاملہ کی تحقیقات مکمل کرلے۔ اس کی رپورٹ کے بعد جلد از جلد فیصلہ کیا جائے گا۔ دریں اثنا حکام کو امن بحال کرنا ضروری ہے حکومت برطانیہ عربوں اور یہودیوں کے ساتھ انصاف کرنا چاہتی ہے۔ بعض اوقات سمجھانے بجھانے کی انسانی طاقت کارگر ثابت نہیں ہوتی تشدد اور نفرت کے ذریعہ اس کو ناکام کر دیا جاتا ہے اس وقت فلسطین میں ایک ایسی کیفیت چھائی ہوئی ہے اور ہمیں امید ہے کہ خدا کی امداد سے ہم وہاں امن قایم کر سکیں گے۔

یروشلم کی اطلاع مظہر ہے کہ ۸ عرب ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ جبکہ ان کا فوجی دستوں سے مقابلہ ہوا۔



سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ دفعہ ۹۷

بعدالت مال حاکم پرگنہ بہادر پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مقام کچہری کلکٹری کانپور

گیا پرشاد ولد ... موضع کرالواں محال جالپا پرشاد بنام رگھو نندن سنگھ و رگھبر سنگھ وغیرہ ساکن موضع کرالواں محال جالپا پرشاد پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

رگھبر سنگھ ولد کامتا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع کرالواں محال جالپا پرشاد کاشتکار پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ اگست ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کچہری کانپور کلکٹری اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ اگست ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

شاہ افغانستان کی ہمشیرہ کی شادی

شملہ ۱۲ اگست۔ یونائیٹڈ پریس [illegible] ہے کہ ۲۸ جولائی کو جلالۃ الملک شہریار افغانستان شاہ ظاہر کی ہمشیرہ محترمہ ... کی شادی کابل میں شہزادہ محمد عمر خاں کے ساتھ ہوئی۔ شہزادہ محمد عمر خان سردار نور احمد خان کے صاحبزادے اور وزیر دربار خصوصی کے بھتیجے ہیں۔ قصر شاہی "دلکشا" میں ایک تقریب استقبال منعقد ہوئی تھی جس میں تمام حکام مملکت اور اعیان ومعززین مدعو تھے رسم شادی شریعت اسلامیہ کے عین مطابق ادا ہوئی۔ اس دن دارالسلطنت افغانستان کے

بحکم جناب حاکم بٹوارہ صاحب بہادر پرگنہ و ضلع کانپور لشن سروپ بنام موہن سنگھ وغیرہ

اشتہار

بنام جگدیش سروپ ولد بابو ڈالچند قوم تنبولی ساکن شہر کانپور مکان نمبر ۴۳ موسومہ گوسائیں کا مکان محلہ پور بیا محال متصل مندر پراگ نرائن ونزدیک مکان رادھے رمن رستوگی۔

واضح ہو کہ مقدمہ بٹوارہ موضع ٹکرا جوہان محال کاشی سنگھ پرگنہ کانپور ضلع کانپور افسر بٹوارہ نے اپنی تجویز ہمارے پاس ارسال کی ہے اور تاریخ ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء واسطے جانچ تجاویز مذکور کے مقرر ہوئی ہے لہذا جملہ اشخاص متعلقہ کو چاہیئے کہ بتاریخ مذکور بمقام کانپور کچہری کلکٹری روبرو ہمارے حاضر ہوں کہ اس تاریخ کو تجاویز مذکورہ کی جانچ ہوگی اور عذرداری سماعت کی جائے گی۔ تاریخ مذکور کے بعد کوئی عذرداری نہ لی جائے گی۔ المرقوم ۱۲ اگست ۱۹۳۸ء

دستخط حاکم
مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے ✱ زبان پر بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

سبھی حسن ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور دوشنبہ ۲۷ اگست سنہ ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۷ھ | نمبر ۳۵

ادبیات

میں خود کو آپ سے بیگانہ کردوں

(از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری حال کانپور)

جو ذکرِ ساقیٔ مستانہ کردوں
تو ہر ایک بزم کو میخانہ کردوں

فدا اُس پر دلِ دیوانہ کردوں
میں خود کو آپ سے بیگانہ کردوں

کہا یہ عشق کی دیوانگی نے
میں اہلِ حُسن کو دیوانہ کردوں

یہ کب دنیا سے پوشیدہ رہے گا
میں خود اس راز کو افسانہ کردوں

بسانا ہے مجھے صحرا کو آخر
نہ کیوں بستی کو میں ویرانہ کردوں

اجازت دیں اگر شیخ و برہمن
تو یکجا کعبۂ و بتخانہ کردوں

وہ میرے ہیں جنھیں سب چاہتے ہیں
میں ظاہر کیوں نہ آزادانہ کردوں

بنادوں بزمِ عالم کو میں پرکیف
میں اپنے حال کو افسانہ کردوں

اگر تو شمعِ محفل بن کے بیٹھے
نہ کیوں اس دل کو میں پروانہ کردوں

دلِ وحشی کو بزمی چاہتا ہوں
میں وقفِ محبتِ جانانہ کردوں

جذبات نو

(از جناب ایم۔ اے۔ ایچ ساجد صدیقی امیٹھوی (لکھنؤ) شاگرد سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری)

کچھ ایسا تھا دل کا فسانہ ہمارا
ہوا دشمنِ جاں زمانہ ہمارا

ہمیں بجلیاں کاش اتنا بتادیں
ہوا پر ہو کیا آشیانہ ہمارا

کسی کا تصور شریکِ الم ہے
ہے آبادیوں قید خانہ ہمارا

کچھ ایسے ہیں گم کردۂ دشتِ وحشت
نہیں ہے کہیں بھی ٹھکانہ ہمارا

مبارک محبت کی بیتابیاں تھیں
زمانہ وہ کیا تھا زمانہ ہمارا

یہ جذبِ محبت کی نیرنگیاں ہیں
وہ خود کہہ رہے ہیں فسانہ ہمارا

یہ کہتی ہیں ساجد سے ترچھی نگاہیں
نہیں جاتا خالی نشانہ ہمارا

دنیائے اسلام

ترکی اور فرانس کے درمیان معاہدۂ مودت

جمہوریہ ترکیہ اور حکومت فرانس کے درمیان خطاسے (سنجق و اسکندرونہ) کے مسئلہ میں جو معاہدہ قرار پایا ہے۔ اس کا متن حسب ذیل ہے

صدر جمہوریہ ترکیہ اور صدر جمہوریہ فرانس نے دولتین کے مشترکہ مفاد اور دوستانہ روابط کے استحکام کے لئے طے کیا ہے کہ ایک معاہدہ مودت منعقد کریں۔

حکومت ترکیہ کی طرف سے ڈاکٹر توفیق رشدی آراس وزیر خارجہ اور جمہوریہ فرانس کی طرف سے سفیر کبیر موسیو ہنری پونسورا معاہدہ کے لئے وکیل مختار تھے۔

تصدیق و اعتماد ناموں کے بعد تبادلہ کے بعد دولتین کے وکلا نے حسب ذیل دفعات پر اتفاق کیا۔

دفعہ ۱۔ متعاہد طرفین معاہدہ کرتے ہیں کہ کسی ایسے اتحاد میں داخل نہیں ہوں گے جو کسی ایک کے خلاف منضبط کیا جائے۔

دفعہ ۲۔ اگر کسی ایک حکومت یا متعدد حکومتوں کی طرف سے کسی ایک کے خلاف خواہ کسی حالت میں تجاوز کیا جائے تو دوران اختلاف میں طرفین میں سے کوئی اپنی مصالحانہ روش کے خلاف تجاوز کرنے والی حکومت یا حکومتوں کو کسی قسم کی امداد نہیں دے سکے گا۔

دفعہ ۳۔ متعاہد جانبین، جو صلح عمومی اور مشرقی بحر ابیض میں امن کی حفاظت کے لئے اسی ربط و اتحاد میں منسلک ہیں۔ ایسی تمام صورتوں میں جن کا انکشاف سنجق کی ملکیت نام کے معاہدہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۳۷ء کے منافی ہو اور اس بات کا مقتضی ہو کہ معاہدہ ضمانت کے احکام کو جاری کریں تو اس کے ایفا کے تحفظ اور اس مقصد میں سہولت پیدا کرنے کے لئے باہمی طور پر خود طے کریں گے۔

دفعہ ۴۔ جب تک متعاہد حکومتیں اس معاہدہ کی بقا پر متفق ہوں۔ اختلافات و منافشات کے حل و فصل کے اصول کے تعین کے لئے تحکیمنامہ عمومی ان کے درمیان قایم رہے گا۔

دفعہ ۵۔ یہ معاہدہ ان احکام پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ جو متعاہد حکومتوں کے درمیان بعض اختلافات کی شکل میں کسی مخصوص حل کو قایم کرتے ہوں۔

دفعہ ۶۔ اس معاہدہ کی کوئی اس قسم کی تشریح نہ ہوگی جو جمعیتہ الاقوام کی ذمہ داریوں کو محدود کرتی ہو۔ یا جمعیتہ اقوام کے میثاق کو پیش نظر رکھتے ہوئے طرفین کے فرائض میں خلل انداز ہو۔

دفعہ ۷۔ اس معاہدہ کی تصدیق ہو کر مملکتہ سرعت کے ساتھ تصدیق ناموں کا تبادلہ کیا جائے گا۔ اور تاریخ تبادلہ سے دس سال کی مدت معاہدہ کے لئے ملحوظ رکھی جائیگی اگر تاریخ اختتام مدت سے ۲ ماہ قبل معاہدہ فسخ ص

معاہدۂ افغانستان و جیکوسلاویکیہ

حکومت افغانستان اور زیکوسلاویکیہ کے درمیان ایک معاہدہ مودت طے پایا ہے ۱۴ رجب سنہ ۱۳۱۷ھ کو بمقام پیرس والاحضرت سردار شاہ ولی خاں اور زیکوسلاویکیہ کے نمایندہ مختار کے درمیان تصدیق نامہ جات کا تبادلہ ہوا۔

یہ معاہدہ فارسی۔ چکوسلواکی اور فرانسیسی زبان میں لکھا گیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

دولت بادشاہی [illegible] ستان اور جمہوریہ چکوسلاویکیہ کے درمیان دوستانہ معاہدہ اعلیحضرت شاہ [illegible] اور صدر جمہوریہ چکوسلاویکیہ اس مخلصانہ روابط مودت کے استحکام کے لئے جو دونوں حکومتوں کے درمیان موجود ہیں۔ طرفین کے اشتیاق کو پیش نظر رکھتے ہوئے مصمم ارادہ کرتے ہیں کہ دوستانہ معاہدہ منعقد کریں۔ اس مقصد کے لئے اپنے نمایندوں کو متعین کرتے ہیں۔

اعلیحضرت شاہ افغانستان کی جانب سے عالی قدر والا حضرت سردار شاہ ولی خاں سفیر فوق العادۃ و وزیر مختار اور صدر جمہوریہ چکوسلاویکیہ کی طرف سے جلالتمآب اسٹفن روسوسیل سفیر فوق العادۃ و وزیر مختار

نمایندگان مذکور نے اپنے اعتماد نامہ پیش کرنے کے لئے بعد دفعات ذیل سے اتفاق کیا۔

دفعہ ۱۔ دولت شاہی افغانستان اور جمہوریہ چکوسلاویکیہ اور دونوں حکومتوں کی رعایا کے درمیان ایک مضبوط اور پائیدار مخلصانہ دوستی برقرار رہے گی۔

دفعہ ۲۔ متعاہد جانبین والاشان یہ حق رکھیں گے کہ ایک دوسرے کی حکومت میں سفرا بھیجیں جو ضروری ترتیب کے ساتھ اعتبار نامہ رکھتے ہوں۔ اور یہ سفرا طرفین کی مملکت میں ان تحفظ و امتیازات کے حقوق سے مستفید ہوں گے جو تمام حکومتوں کے سفرا کو بین المللی حقوق کی بنیادوں پر دئے جاتے ہیں۔

اسی طرح طرفین کو حق ہوگا کہ ایک دوسرے ملک میں قونسل اور قونسل جنرل متعین کریں اور یہ بھی ان حقوق سے استفادہ کرینگے۔ جو بین المللی حقوق کی بنیاد پر مبنی ہیں۔

دفعہ ۳۔ طرفین اس بات پر متفق ہیں کہ جس قدر جلد ممکن ہو تجارتی معاہدہ منعقد کرنے کے لئے مذاکرات پر اقدام کریں۔

دفعہ ۴۔ اس معاہدہ کی تصدیق کیجائے گی۔ اور ممکنہ سرعت کے ساتھ پیرس میں تصدیق ناموں کا تبادلہ کیا جائے گا۔ اور تاریخ تبادلہ کے پندرہ روز بعد سے یہ معاہدہ جاری ہوگا۔

دفعہ ۵۔ اس معاہدہ کے فارسی، چکوسلواکی، فرانسیسی زبانوں میں دو نسخے لکھے جائیں گے۔ فارسی اور چکوسلواکی متن حقوق کے اعتبار سے مساویانہ حق رکھتے ہیں۔ اس معاہدہ پر طرفین کے نمایندگان مختار نے مہر و دستخط کئے۔ پیرس۔ بدھ میزان سنہ ۱۳۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو جوش عزم مستقل بیباک ہے — زباں پر بھی ہی جو تیرے سینہ میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۸	کانپور شنبہ ۲۷ اگست ۱۹۳۸ء	نمبر ۳۵

زیکوسلاویکیا کی پوزیشن مضبوط ہوگئی

زیکوسلاویکیا، رومانیہ اور یوگوسلاویہ کے درمیان بلیڈ میں جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس کے سلسلہ میں مزید بیان شایع ہوا ہے جسمیں بتلایا گیا ہے کہ ہنگری کے ساتھ برابر برابر اسلحہ جات رکھنے اور فریقین کو ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ سرگرمیاں بند کرنے کے بارے میں معاہدہ ہوا ہے وہ تمہیدی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک تمام متعلقہ پارٹیوں کے درمیان تمام متنازعہ مسائل کے بارے میں سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔ اس سمجھوتہ سے ریاست ہائے ڈینیوب کے جن جن ملکوں کے تعلقات پر اثر پڑے گا۔ اس پر غور کیا گیا۔ لیکن ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ لیکن امید ہے کہ جب ان مشکلات پر قابو حاصل کر لیا جائے گا تو انقطاعی سمجھوتہ ہوجائے گا۔ ایک دوسرا سرکاری بیان شایع ہونے والا ہے جسمیں بیان کیا جائے گا کہ رومانیہ اور یوگوسلاویہ نے زیکوسلاویکیہ کی سرحدوں کو محفوظ رکھنے کی پھر گارنٹی دیدی ہے۔

مفکروں کی رائے میں کانفرنس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ علاقہ ڈینیوب میں جرمنی کا اثر و رسوخ گھٹ جائے گا۔ اتحاد ثلاثہ اور ہنگری کے درمیان نیز جارحانہ معاہدہ سے زیکوسلاویکیہ کو اپنی جنوبی سرحد پر حملہ کا خطرہ دور ہوگیا ہے۔

پیرس میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ اتحاد ثلاثہ کے ساتھ ہنگری کے معاہدہ کا یہ مطلب ہے کہ زیکوسلاویکیہ کی پوزیشن مضبوط ہوجائے گی۔ اور وہ علاقہ ڈینیوب میں ایک عرصہ دراز کے لئے امن کی گارنٹی کے مترادف ہے۔

بوڈاپیسٹ کے چند حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہنگری اور اتحاد ثلاثہ کے درمیان معاہدہ کرانے میں اٹلی نے اہم کام کیا ہے۔ اس کے برعکس جرمنی اس سے خوش نہیں ہے۔

اخبار "ٹائمز" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ ہنگری اور اتحاد ثلاثہ کے درمیان معاہدہ تیسرا پیش قیمت کام ہے جس سے جنوب مشرقی یورپ کے امن اور استحکام کو تقویت پہونچی ہے

ڈیلی ہیرلڈ کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی کی یہ امیدیں خاک میں مل گئیں کہ ہنگری اور جرمنی ملکر زیکوسلاویکیا کو دبا سکیں گے۔

اسپین سے غیر ملکی والنٹیروں کی واپسی

اسپین سے غیر ملکی والنٹیروں کی واپسی کے متعلق جنرل فرانکو نے ۱۵ اگست کو جو جواب حکومت برطانیہ کے پاس بھیجا تھا اس کا خلاصہ آج شایع ہوگیا ہے۔ جواب میں جنرل فرانکو نے والنٹیروں کی واپسی کا اصول تسلیم کر لیا ہے مگر مطالبہ کیا ہے کہ فریقین کو لڑائی کے حقوق کی منظوری کی شرط کا پابند نہیں ہونا چاہئے۔ جواب میں مزید لکھا ہے کہ عدم مداخلتی کمیٹی کے ساتھ تعاون کرنے کی خواہش کا بین ثبوت پیش کرنے کے لئے نیشنلسٹ اسپین گورنمنٹ (باغی حکومت) اس کے لئے تیار ہے کہ فوراً ہی واپس جانے والے غیر ملکی والنٹیروں کی تعداد بڑھا کر دس ہزار کردے لیکن شرط یہ ہے کہ فریق ثانی بھی ایسا ہی معقول اور مناسب قدم اٹھائے اور اس امر کی گارنٹی کی جائے کہ کوئی غیر ملکی والنٹیر پھر واپس نہ آنے پائے اور اس سے پہلے لڑائی کے حقوق منظور کئے جائیں۔ جواب میں تجویز کیا ہے کہ دونوں فریقوں کی جانب سے برابر برابر والنٹیروں کی واپسی ہی ایک عملی طریقہ ہے

جنرل فرانکو کی حکومت ایک غیر معمولی رعایت دینے کو تیار ہے وہ یہ کہ دشمن کے علاقہ میں دو محفوظ بندرگاہ مقرر کردیئے جائیں جنپر ہم حملہ نہیں کرینگے ان میں سے ایک بندرگاہ المیریا اور دوسرا ایکوٹائن میں ہونا چاہیئے سامان رسد لے جانے والے جہاز ان بندرگاہوں میں داخل ہوسکیں گے۔ لیکن یہ شرط ہے کہ اس امر کی پوری پوری گارنٹی کی جائے کہ ان بندرگاہوں کے قریب فوجی چھاؤنیاں قایم نہ کی جائیں۔

جنرل فرانکو نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم ہوائی جہازوں سے بمباری کے مشکل مسئلہ کو حل کرنے میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں تاکہ غیر جانبدارانہ قوموں اور اسپین کے لوگوں کو کم از کم نقصان پہنچنے پائے

روم کی اطلاع مظہر ہے کہ اٹلی کے وزیر خارجیہ کاونٹ لیانو نے اسپین کو پھر سامان جنگ بھیجنے کے بارے میں حکومت برطانیہ کو جواب دیدیا ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اٹلی نے حکومت برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ اس قسم کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ جواب میں مزید لکھا ہے کہ اٹلی سے اسپین کو جو سامان بھیجا جارہا ہے وہ صرف اسلئے ہے کہ والنٹیروں کی موجودہ فوج کا کام چل سکے اٹلی نے جواب میں یہ بھی واضح کردیا ہے کہ اٹلی اس وقت تک والنٹیروں کو واپس نہیں بلاسکتا جب تک کہ دوسرے ملک اس قسم کا قدم نہ اٹھائیں۔

فوجی بھرتی کا بل پاس ہوگیا

مرکزی اسمبلی کے اجلاس شملہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکے اجلاس میں فوجی بھرتی کا بل ۵۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۳ ووٹوں سے پاس ہوگیا ہے۔

بل کے مسئلہ میں تین ترمیمیں تھیں اول یہ کہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بل کو آیندہ سال کے ماہ ستمبر تک مشتہر کیا جائے، دوسری ترمیم یہ تھی کہ بل مذکور کو سال رواں کے ماہ اکتوبر تک ہی مشتہر کیا جائے اور تیسری ترمیم یہ تھی کہ بل مذکور پر مزید غور کیا جائے مگر یہ تینوں ترمیمیں گر گئیں۔

سب سے بڑا تعجب تو یہ ہے کہ مسٹر جناح کا نظریہ اسقدر تبدیل ہوگیا ہے کہ انھوں نے مع اپنی مسلم لیگ کی پارٹی کے بل کی موافقت میں ووٹ دیا جسکی وجہ سے حکومت کو کامیابی حاصل ہوئی۔ ۵

آئینہ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ

۲۲ اگست ۱۹۳۸ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا ملتوی شدہ جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

بورڈ نے بغیر کسی بحث کے واٹر ورکس کی نئی اسکیم منظور کی جسپر تقریباً بیس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ یہ اسکیم بغرض منظوری بورڈ آف پبلک ہیلتھ یو۔پی کے پاس بھیجی جائے گی۔

موجودہ قوانین کی رو سے تمام لوکل بورڈوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کے قرضوں سے اس اسکیم پر خرچ کرسکتے ہیں، خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اسکیم دو سال کے اندر پوری ہوجائیگی۔

چیرمین صاحب نے بورڈ کو اطلاع دی ہے کہ گزشتہ بورڈ نے جو تجویز قانونی معاملات کے متعلق منظور کی تھی اس کے متعلق قانونی مشیر کا مشورہ یہ ہے کہ یہ تجویز غیر قانونی ہے لہذا یہ رزولیوشن بورڈ کی کارروائی سے قلمزد کردیا جائے گا۔

پنڈت سری رتن شکلا نے مسز سوشیلا سریواستوا پر اظہار اعتماد کا رزولیوشن پیش کیا جو منظور ہوا اور اس کے بعد چیرمین صاحب نے فرمایا کہ بورڈ کی وہ گزشتہ تجویز بھی جسکی رو سے بورڈ کے نظم و نسق کی جانچ کرنے کے لئے ایک جانچ کمیٹی مقرر کی گئی تھی بورڈ کی کارروائی میں سے قلمزد کردیجائے

آخر میں پنڈت پریم نرائن گنگا جل شدھار کمیٹی کے چیرمین منتخب کئے گئے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ ۲۴ اگست کو مسٹر ای۔ ایم سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں اہلین گنج سے سیسہ مئو نالا کیلئے ایس۔ ٹو بلاک روڈ کا تخمینہ پیش کیا گیا۔ یو بلاک گٹیا اسکیم کا نقشہ پیش ہوکر منظور کیا گیا۔

ناچ گھر براہنہ اسکیم کے آمد و خرچ پر غور کیا گیا۔

اہل شہر کے ایک ڈیپوٹیشن کی ملاقات کے بعد یہ طے کیا گیا کہ وہ پارک جو کہ روٹی گودام کی سڑک کے قریب بننے والا تھا اب نہیں بنایا جائیگا

وقف حسین بخش مرحوم

کہا جاتا ہے کہ شیخ حسین بخش مرحوم ساکن روٹی گودام نے ۱۹۰۴ء میں ایک وقف کیا تھا جسکی آمدنی اسوقت تقریباً ۱۲ روپیہ ماہوار تھی اور اب تقریباً ۳۰ روپیہ ماہوار ہے واقف کے انتقال کے بعد انکے لڑکے متولی تھے اور ان کے انتقال کے بعد چند ورثاء نے اس جائداد پر قبضہ کیا اور تقریباً ۲ سال کے بعد ان میں سے دو شخصوں نے اپنے اپنے متولی ہونے کی درخواستیں بھی جج صاحب کی عدالت میں پیش کیں مگر وہاں سے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ تم لوگ عدالت دیوانی میں اپنا تصفیہ کرو۔

ضلع کانپور میں جو وقف کمیٹی ہے ہم اس کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ فوراً اس طرف توجہ کرے گی۔

چین کا وطنی اتحاد

مسٹر ایم آئی۔ شاہ کاؤچین فاضل جامعہ اظہر قاہرہ جو ایک چینی رہنما ہیں وہ آجکل ہندوستان کا دورہ کررہے ہیں وہ کانپور بھی تشریف لائے اور کانپور سٹی کانگریس کمیٹی نے آپ کے اعزاز میں اہل شہر کو تلک ہال میں ایک ٹی پارٹی دی جسمیں موصوف نے ایک مدلل تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

بیس سال سے جاپان کی یہ پالیسی ہے کہ وہ مسلمانوں کی ایک آزاد جمہوری ریاست قایم کرکے چین کے حصے بخرے کردے لیکن جاپان کو اپنے اس ارادہ میں کامیابی اس وجہ سے حاصل نہیں ہوئی کہ چین میں قومی وحدانیت موجود ہے آخر میں مسٹر شاہ کاؤچین نے اہل شہر سے اپیل کی کہ جاپانی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔ جاپان کا مال اگرچہ بظاہر سستا ہے لیکن انجام کار ناپائیدار ہونے کے باعث نقصان رساں ہے ثابت ہوتا ہے یہ ٹی پارٹی نہایت کامیاب اور پرلطف رہی

لیبر کمشنر کا فیصلہ

۲۴ اگست کو لیبر کمشنر صاحب نے کانپور کے مزدوروں کے تین مقدمات کا فیصلہ کردیا۔ ان تینوں مقدمات کے فیصلے مزدوروں کے خلاف رہے۔

۱۱ پولیس کانسٹبلوں کی گرفتاری

۲ اگست کو موضع گوری تحصیل بلہور میں جو واقعہ رونما ہوا تھا اور جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ نصف شب کے قریب پولیس کے آدمیوں کی ایک پارٹی نے دیہاتیوں پر حملہ کردیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ۲۲ اگست کو ۱۱ پولیس کانسٹبل اور چار چوکیدار جو ککون اور بلہور کے تھانوں میں کام کرتے ہیں بلوہ کرنے اور لوٹنے کے الزام میں تعزیرات ہند دفعہ ۱۴۷ اور ۳۹۵ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے جو کہ بعد کو ضمانت پر رہا کردیئے گئے

جاپانی مال کا بائیکاٹ

۲۴ اگست کو تلک ہال میں ڈاکٹر مراری لال صاحب کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں مسٹر ایم آئی۔ شاہ کاؤچین نے جنگ چین و جاپان پر تقریر کی اور ہندوستان سے جاپانی مال کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔

آگرہ یونیورسٹی

آگرہ یونیورسٹی کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ کرائسٹ چرچ کالج میں ۲۷ و ۲۸ اگست ۲½ اور ۲ بجے دن کو علی الترتیب ہوگا جسمیں دیگر معاملات کے علاوہ بی۔ اے کے گزشتہ امتحان میں کمپارٹمنٹ میں آنے والے طلباء کے معاملہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ یہ کمیٹی ان سوالات کے جوابات بھی تیار کریگی جو کہ یونیورسٹی ایجوکیشن ارگنائزنگ کمیٹی نے دریافت کئے ہیں۔

مسئلہ فلسطین

۲۴ اگست کو قلی بازار میں ایک جلسہ ہوا جسمیں فلسطین کے مسئلہ پر برطانوی جارحانہ اقدام کی مذمت کیگئی

حکومت یو۔پی کی ہدایات

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے ان سرکاری حکام کے متعلق جنھوں نے قرضے لئے ہوئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے حکومت کی رائے ہے کہ حکام کی مقروضیت ان کے کام پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اسی سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے بعض حکام کے چال چلن کی تحقیقات کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کردی ہے۔

مزدور سبھا پر کمیونسٹوں کا قبضہ

۲۱ اگست کو مزدور سبھا کی اگزیکٹو کمیٹی اور عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ انتخاب کے نتایج سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بائیں بازو کی شکست ہوگئی ہے جس کے لیڈر پنڈت ہری ہرناتھ شاستری تھے جنرل کونسل نے جو ۱۹ عہدیدار منتخب کئے ہیں ان میں زیادہ تر کمیونسٹ منتخب ہیں اور جو غیر کمیونسٹ منتخب کئے گئے ہیں وہ بھی کمیونسٹوں کی رضامندی سے منتخب کئے گئے ہیں

مزدور سبھا کے پریزیڈنٹ پنڈت ہری ہرناتھ شاستری کو مسٹر یوسف نے جو کہ ابھی تک جنرل سکریٹری تھے ۲۹ ووٹوں کی اکثریت سے شکست دیدی۔ سبھا کے جنرل سکریٹری مسٹر سورج پرشاد اوستھی کو جو کہ یو۔پی اسمبلی کے ممبر بھی ہیں، ۴ ووٹوں کی اکثریت سے شکست ہوگئی۔ ان کے مقابلہ میں مسٹر سنتوش چندر کپور ایڈیٹر لال جھنڈا منتخب ہوگئے۔

مسٹر راجہ رام شاستری ممبر اسمبلی اتفاق سے وائس پریزیڈنٹ منتخب کئے گئے اور میسرز ارجن اڑورہ سوتولال، عبدالحلیم اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی اسسٹنٹ سکریٹری منتخب کئے گئے۔ وکٹوریہ مل کے مسٹر شری رام آسرے خزانچی منتخب ہوئے۔

میسرز شری رام بنونی لال اور عنایت حسین ایگزیکٹو کونسل میں بیکاروں کی نمائندگی کریں گے پنڈت بالکرشن شرما، مولانا حسرت موہانی، کمال الدین راجکمار سنہا اور آر ڈی۔ بھاردواج کا جنرل کونسل میں تعاون حاصل کر لیا گیا ہے۔ کمیونسٹ ممبران کی تعداد ۲۰ اور ان کے مخالفوں کی تعداد کل ۱۰ ہے۔ اگرچہ مخالف فریق نے تمام عہدوں کے لئے مقابلہ کیا لیکن اسے شکست ہوئی۔ دس سال تک برابر پریزیڈنٹ رہنے کے بعد کھلے مقابلہ میں پنڈت ہری ہرناتھ شاستری کی شکست ہوجانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سبھا کا بایاں بازو ختم ہوگیا ہے۔ مالکان کارخانجات جنھوں نے مزدور سبھا کو موجودہ شکل میں تسلیم کرنے سے انکار کردیا تھا اور یہ کہہ دیا تھا کہ جب تک اسے دوبارہ مرتب نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک وہ اسے تسلیم نہیں کریں گے۔ انتخاب کے نتایج کو دلچسپی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔

ایٹ ہوم

مسٹر رگھو بیر سرن صاحب منصف کانپور کا تبادلہ سول جج بنارس کے لئے ہوا ہے اس سلسلہ میں آپکو کانپور کے مشہور وکیل اور شاعر مسٹر گنگادھر ناتھ فرحت نے ۲۶ اگست ۵½ بجے شام کو گوپال ٹاکیز کانپور میں ایک ایٹ ہوم دیا ہے اور اس کے بعد پکچر کے دکھانے کا انتظام بھی کیا ہے۔

---

۵ مسٹر جناح نے اس موقع پر عجیب و غریب دلائل سے کام لیا ہے۔ انھوں نے اسمبلی میں مخالف پنچوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔

"کیا آپ میرے ہموطنوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ فوج میں بھرتی ہونا بند کردو اور اگر بھرتی ہو تو فوج کے اندر غدر پھیلا دو؟"

حقیقت یہ ہے کہ فوج میں بھرتی ہونے یا نہ ہونے کا سوال ہی نہیں ہے سوال تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فوج میں بھرتی ہونے سے روکے تو اس کے لئے کوئی خاص قانون ہونا چاہیئے یا موجودہ قانون سے حکام کام لے سکتے ہیں۔

کوئی سمجھدار انسان بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ ہر حکومت کے لئے فوج کی بھرتی ضروری ہے اور جو شخص اس میں مداخلت کرے اس کے لئے سزا کا پانا اشد ضروری ہے۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ قانون اس قسم کی مداخلت کے روکنے کے لئے کافی سے زیادہ طاقت رکھتا ہے اسکے لئے کسی مزید قانون کی ضرورت نہیں علاوہ اس کے اس قسم کی قوانین کے نفاذ سے بعض اوقات بہت کچھ دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مسٹر جناح اگرچہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے بل میں چار ترمیمیں منظور کرا لی ہیں مگر ان ترمیموں کا منظور ہوجانا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے بل کی بنیادی غرض اور حکومت کے اصل منشا میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا پہلی ترمیم کی رو سے یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ جرم دانستہ کیا گیا ہے دوسری ترمیم کی رو سے سزا دو سال قید سے کم کرکے ایک سال رکھی گئی ہے۔ تیسری ترمیم کا یہ منشا ہے کہ اس قانون کے ماتحت مقدمہ چلانے کے لئے صوبجاتی حکومت کی منظوری ضروری ہوگی۔ چوتھی ترمیم کے مطابق آرمی ایکٹ فوراً نافذ نہیں ہوگا بلکہ صوبوں کی حکومتوں کو جب ضرورت ہو اسے نافذ کرنے کا اختیار ہوگا۔ یہ ترمیمیں مجموعی حیثیت سے قانون کی شدت کو کچھ ہلکا کردیتی ہیں مگر اس کی سیاہی کو دھو نہیں سکتیں۔

مدراس کی جیلوں میں اصلاح

مدراس ۲۳ اگست۔ صوبہ کی جیلوں میں اصلاح کرنے کے لئے حکومت مدراس نے جو کوشش کی ہیں ان میں سے چند کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے

۲۰۸۰ قیدیوں کو انکی سزا کی میعاد میں ختم ہونے سے پیشتر مشروط طور پر رہا کرنے کے احکام صادر کئے جاچکے ہیں۔

قیدی عورتوں کے لئے پریزیڈنسی جیل ویلور میں بطور تجربہ ہاتھ بننے اور کاتنے کا کام رائج کردیا گیا ہے۔

پہلے قیدیوں کو تعنا تمغہ دیا جاتا تھا اس کی مقدار بڑھا دیا گیا ہے۔

(باقی صفحہ ۷ کالم ۵ پر)

سبدِ گُل

مولانا ظفر علی خاں صاحب فرماتے ہیں کہ برطانوی فوج میں داخل ہونا اسلامی فرض ہے۔
کون کہے کہ مولانا ذرا یاد کیجئے کہ ۲۰ برس پہلے آپ نے کیا فرمایا تھا۔

زیکوسلوویکیا کے حصے بخرے کرنے کے لئے لارڈ رینسی صاحب برطانیہ سے پراگ تشریف لے گئے ہیں۔
مثل ہے کہ مردہ دوزخ جائے یا بہشت میں ملا جی کو اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ اس کو یوں ڈھالا جاسکتا ہے کہ زیکوسلاویکیا آزاد ہے یا محکوم برطانیہ کو تو جرمن نو آبادیات اپنے پاس محفوظ رکھنے سے کام ہے۔

خبر ہے کہ اٹلی نے جنرل فرانکو کی مدد پھر شروع کردی ہے۔
اس خبر میں لفظ پھر بالکل بے معنی ہے کیونکہ مدد تو کبھی بند ہی نہ ہوئی تھی۔

سیلاب کے متعلق ایک خبر تھی کہ دریا نے اپنا ریکارڈ توڑ دیا۔
ایک صاحب خدا جانے کیا سمجھ کہنے لگے کہ اس میں کیا بات ہے۔ دریا سے کہہ دیا جائے کہ اور ریکارڈ خرید ے۔

ایک خبر ہے کہ برطانیہ میں ہوائی جہاز کے ذریعہ مچھلیاں پکڑی جانے لگی ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہوائی جہاز میں سے دیکھا کہ فلاں جگہ مچھلی ہے بس وہیں جہاز نے نیچے کی جانب جھپٹا مارا کا نٹا مارا مچھلی پھانسی اور اوپر اڑ گیا۔
خدا کرے یہ مچھلی مارنے کا شوق اتنا بڑھ جائے کہ انسانوں کو مارنے کی دلچسپی جاتی رہے۔

لندن سے ایک بڑی دلچسپ خبر موصول ہوئی ہے ایک میاں بیوی اپنی شادی کے بعد پہلی ہی رات سے الگ رہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بیوی خراٹے لیکر سوتی ہے اور میاں کو یہ برداشت نہیں۔
اتنی برداشت بھی کیا کم ہے کہ طلاق نہیں دی اگر خدانخواستہ میاں خراٹے لیتے ہوتے اور بیوی صاحبہ کو یہ ناگوار ہوتا تو وہ اب تک ضرور طلاق دے دیتیں۔

خبر ہے کہ انگلستان میں گٹھیا کا بہت زور ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کا بڑھاپا آگیا۔

لندن سے بذریعہ ہوائی ڈاک یہ خبر آئی ہے دو سو عورتوں بچوں اور مردوں نے مالک مکان پر پکٹنگ کیا کہ کرایہ کم کردو۔ جب کام پر چلے گئے تو ان کے بچے اور عورتیں پکٹنگ کرتی رہیں۔ ان کے خوبصورت ہاتھوں میں جھنڈیاں تھیں اور سر پہ سفید کاغذ کی اونچی اونچی ٹوپیاں اور ان پر لکھا تھا "پکٹنگ" کہتے ہیں کہ ابھی ۴۸ گھنٹے اس شاندار مظاہرہ کو نہ گذرے تھے کہ مالک مکان جھک گیا۔ کرایہ کم کردیا اور یہ ہی چال عورتیں جیت گئیں۔

سیلاب کیوں آیا؟

لکھنؤ ۲۳ اگست۔ مسٹر لے، پی ونل آئی ایس، سی، محکمہ آبپاشی حکومت یو پی کو صوبہ کے مشرقی اضلاع کے مسئلہ سیلاب کی تحقیقات کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد آپ ریلیف کے کام کے لئے اختیار کئے جانے والی تدابیر کے متعلق

ادبِ لطیف

عقیدت کے چند پھول

(ازجناب لئیق جہاں بیگم صاحبہ اترولی ضلع علیگڑھ)

دنیا کے ہر چہار جانب خاموشی اور تاریکی کا عالم چھایا ہوا تھا۔ برسات کی پُرسکون رات تھی۔ کچھ دیر ہوئی بارش تھمی تھی اور آسمان پر بارھویں رات کا چاند نمودار ہو رہا تھا۔ محبت کی دیوانی پجارن نیند سے بیدار ہو کر اپنی محبت کے لئے حق سے دعا کر رہی تھی۔ اس کے ہاتھ اس اندھیری رات میں بھی بار بار آسمان کی طرف اُٹھتے تھے۔ گویا اس کا دل محسوس کر رہا تھا کہ خالق اکبر اب بھی دیکھ رہا ہے۔ اور اس کے دل کی پُر درد صدا کو سُن رہا ہے۔ چاند آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا نظروں سے دور ہوتا جاتا ہے۔
مُرغانِ چمن صبح کی آمد کا پیغام سُنارہے ہیں ننھی ننھی چڑیاں خالق اکبر کی ثنا میں محو ہیں نسیم سحر کے ٹھنڈے جھونکے عجیب بہار دے رہے ہیں۔
بیچاری پجارن محبت کی بھکارن رنجور پلنگ سے اٹھتی ہے اور محبت کے دیوتا کی پوجا کے لئے پھول چُننے باغ جاتی ہے مگر آہ........
ایک غم نصیب عورت کے لئے پھول کہاں جبکہ قسمت میں نہیں..... رات کی بارش نے گلاب کے سُرخ پھولوں اور ننھی جوہی کو بدنصیب کے لئے پہلے ہی برباد کر دیا تھا۔ نہایت مایوسی کی حالت میں پجارن ہر درخت کے پتوں کو بہ حسرت دیکھتی ہے اور امید کی ٹوکری میں بجائے پھولوں کے گرم آنسو گراتی ہے۔ محبت کی یاد۔ پوجا کے لئے پھول اور آنسو قیمتوں کا خیال محو کر دیتا ہے پجارن مندر میں داخل ہو کر دیوتا کے پاؤں کو دو زانو ہو کر بوسہ دیتی ہے۔
آج بجائے پھولوں کے اپنی انگلی سے کاٹ کر وہ خون کے دو قطرے نثار کرتی ہے جو اس کے دل سے نکل کر جسم میں آئے اور قربان ہونے کی آرزو کو پیغام محبت بنا کر لائے۔ یہ ہے ایک محبت کی پجارن اور محبت کی عقیدت کے چند پھول

سہارنپور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

سہارنپور ۲۳ اگست شہر میں مسلم لیگیوں کے اشتعال انگیز رویہ کی وجہ سے نقض امن کا اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔ آج رات کو ۸ بجے کلکٹر صاحب کے حکم سے منادی کے ذریعہ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور کوئی جلسہ و جلوس بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نہیں کیا جا سکتا ہے۔

۱۲ ہوائی جہاز تباہ ہو گئے

سارگوسا ۲۴ اگست۔ باغی فوجیں بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں اور انھوں نے مورچہ پر پیگس پر تین روز کے اندر ۲۰۰ مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بہت سے اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں جن میں کئی اعلیٰ فوجی افسر بھی ہیں۔
بارسیلونا کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت اسپین کی جانب سے ایک بیان شایع ہوا ہے جس میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ مورچہ ایبرو پر باغی فوجیں کچھ دور تک بڑھ گئی ہیں لیکن ان کو جان و مال کا زبردست نقصان اٹھانا پڑا باغیوں کے ۱۱ ہوائی جہاز تباہ ہو گئے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

کلکتہ ۲۴ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل پردھان کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کی تقریب سے سندھ کی وزارت کی ترتیب کے متعلق ایک ضروری اطلاع موصول

عالمِ نسواں

ہندوستانی خواتین کیلئے سبق

لندن کے قریب جوار میں دیہی علاقوں میں تنہائی سے تنگ آکر عورتیں دھڑا دھڑ خودکشیاں کررہی ہیں۔ اور دن بدن ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے جس سے برطانیہ کے سوشل کارکنوں کو بڑی تشویش لاحق ہوگئی ہے۔ لندن کے اسپتال بھی ان خواتین سے بھرتے جارہے ہیں جو احساس تنہائی سے پریشان ہوتے ہوتے بالآخر مرض تنہائی (بیکاری) کا شکار ہوگئی ہیں۔ اس مرض کے بنیادی اسباب یہ ہیں کہ عورتوں کے شوہر نوکریوں اور کاروبار کے سلسلہ میں دن بھر لندن میں رہتے ہیں اگھر بال و بچوں کی چہل پہل سے محروم ہے۔ بات چیت کرکے جی کی بھڑاس نکالنے کے لئے سوسائٹی نہیں ملتی۔ اور وقت کو مصروفیت میں کاٹنے کے لئے کوئی کام نہیں ہوتا۔
ہندوستان میں ہماری بہت سی بہنیں نئے فیشن کی دلدادہ ہیں جو گھر کے کام کاج کو وبال جان سمجھتی ہیں اور بچے پیدا کرنے سے بھی تنفر ہیں۔ کیا از راہ مہربانی وہ اس مسئلہ پر سنجیدگی کے ساتھ توجہ دینگی جو اس وقت انگلستان کی عورتوں کے لئے عقدہ لاینحل بنا ہوا ہے اور کسی دن ہندوستان کے لئے بھی باعث پریشان بن سکتا ہے۔ انگلستان میں اس وقت یہ حالت ہے کہ صدہا عورتیں خود اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگیوں کا خاتمہ کررہی ہیں۔ کیونکہ دیہی علاقہ میں نفیس سوسائٹی میسر نہیں آتی اقدیم سے انگریزوں کی معاشرت کا یہ رنگ ہے کہ وہ ملنا جلنا پسند نہیں کرتے۔
حال ہی کا ایک واقعہ ہے کہ ایک انگریز عورت مسز ایلزبتھ وارڈ نے بارمنٹ میں خود کو گیس کے ذریعہ سے ہلاک کر لیا۔ جب تحقیقات کی گئی تو لندن کے مضافات میں عورتوں کی تنہائی کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ ڈاکٹر جے۔ ای۔ ایلان نے کہا: "یہ عورت لندن کی ان ہزارہا عورتوں میں سے ایک ہے جو نیوروسس (مرض تنہائی) کا شکار رہیں۔ یہ معلوم کرنا درحقیقت ایک اہم مسئلہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"۔
ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ بھی بتایا کہ لندن کے ہسپتالوں کے کمرے مریض عورتوں سے پُر ہیں۔ ماہ مارچ میں طبیبوں کی توجہ اس المناک معاشرتی خرابی کی طرف منعطف کرائی گئی تھی۔
ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کی تصدیق کرتے ہوئے کمروںزا افسر تحقیقات مسٹر ٹی اڈمانے نے کہا کہ:
حقیقت میں سوشل ورد ھارک کارکنوں کو ہی سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر توجہ دینی چاہیئے۔

ہونے پر مولانا آزاد کل صبح امپیریل ایرویز کے ہوائی جہاز سے کراچی جارہے ہیں۔

لارڈ ہیلی فیکس لندن میں

لندن ۲۴ اگست۔ لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ جو آج شام بارک شائر سے واپس آئے تھے فوراً دفتر خارجہ میں پہنچے۔ جہاں آپ نے دفتر خارجہ کے حکام سے مشورہ کیا اور وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

یو۔ پی کے سیلاب زدگان کی امداد

لکھنؤ ۲۳ اگست۔ حکومت یو پی ابتک صوبہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں لوگوں کی امداد کرنے کے لئے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کر چکی ہے۔

بچوں کی دُنیا

مشغلے!

(ازجناب گوردیال چند شرما۔ چاند)

انسان فرصت کے وقت یا تو لیٹ جاتا ہے۔ یا ویسے ہی بیکار بیٹھا رہتا ہے۔ پر یہ ہے بُری بات۔ نہیں بیکار اور تنہا نہیں رہنا چاہیئے۔ انگریزی کی مشہور مثل ہے کہ "بیکار کا دماغ شیطان کا کارخانہ ہے"۔ یعنی بیکار کو شرارتیں ہی سوجھتی ہیں۔ اسی طرح ایک اور عالم نے کہا ہے:۔
اگر تم بیکار ہو تو اکیلے مت رہو اگر تم اکیلے ہو تو بیکار مت رہو"۔ چنانچہ اگر تم بیکار ہو۔ تمہیں فرصت ہے اور کوئی کام کرنے کو نہیں تو سوچ سمجھ کر کوئی کام شروع کردو۔ کیونکہ بیکار سے بیگار بھلی۔ بے گار سے سنوار بھلی"۔ کام ایسا ہونا چاہیئے جس سے دماغ کو آرام اور دل کو خوشی حاصل ہو، اور جسم کو بھی آرام ملے۔ ایسے کام کو انگریزی میں ہو بی Hobby اور اردو میں مشغلہ کہتے ہیں۔
چنانچہ الگ الگ آدمیوں کے جدا جدا مشغلے ہوتے ہیں۔ کوئی تصویریں کھینچا کرتا ہے تو کوئی خط لکھتا ہے۔ کوئی ٹکٹ جمع کرتا ہے تو کسی کو پودے لگانے یا باغبانی کا شوق ہے۔ غرض ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے لگتا ہے۔
تم بھی فرصت کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور کیا کرو اس کے علاوہ فوٹو گرافی، نجوم بینی، مشاہدے کرنا۔ وغیرہ وغیرہ سب ہی نہایت دلچسپ اور فائدہ مند مشغلے ہیں بعض لوگوں کے مشغلے نہایت عجیب غریب ہوتے ہیں مثلاً:۔ امریکہ میں بعض لوگ قسم قسم کی چھڑیاں اکٹھا کرتے ہیں۔ ایک آدمی بوتوں کے قسم قسم کے رنگ برنگے بڑے چھوٹے فیتے اکٹھے کرتا ہے۔ ایک اور شخص استروں کے کور (Razor Covers) جمع کرتا ہے ایک شخص لوگوں کے قسم قسم کے بال جمع کرتا ہے۔ غرض بہت سے لوگ عجیب عجیب مشغلے اختیار کرتے ہیں چنانچہ میں خود وہ تمام لفافے جو میرے نام آتے ہیں نہایت احتیاط سے رکھ چھوڑتا ہوں میرے اور بھی کئی مشغلے ہیں اور ان سے میرا فرصت کا وقت بہت دلچسپی سے کٹ جاتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔
میں پھر کبھی تمہیں سگریٹ کارڈ جمع کرنے کے متعلق کچھ بتاؤں گا۔ اور اگر تم کسی اور مشغلے کے متعلق مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہو تو نہایت خوشی سے پوچھ سکتے ہو۔ تبلیغ ایڈیٹر صاحب کو خط لکھ بھیجو۔ وہ تمہارا سوال چھاپ دیں گے اور پھر میں تمہیں اس سوال کا جواب دیدوں گا۔

پیام تعلیم

ہوتا ہے اور مذاق مذاق میں انتہائی بلندی پر پہنچ جاتا ہے۔
درگا پہلی مرتبہ یہ معلوم کرکے کہ وہ بیوہ ہے آپے سے باہر ہو جاتی ہے بحد موثر اور جذبات سے لبریز ہے۔ اور اس کے بعد اسکی خلوت پسندی بالکل فطری ہے۔
درگا اپنے باپ کے ساتھ گروجی کے ہاں جاتی ہے وہاں سے باغ میں چلی جاتی ہے جہاں سے سروپ اور اپنی مورتی دکھلائی دیتی ہے۔ یہ حصہ بھی بے حد قلب کو بے چین کر دینے والا ہے۔
آخری سین کو نہایت قابلیت کے ساتھ ابھارا ہے۔ درگا کا بھاگ کر سروپ کے پاس جانا گرفتار ہونا، سروپ کا زدوکوب کیا جانا۔ رنجیت کے ساتھ شادی۔ شادی کے عین موقع پر سروپ کا دعوی کہ وہ درگا کا شوہر ہے لوگوں کا سروپ کو زدوکوب کرنا۔ گروجی کا آنا سبب پردہ راز ×

پردۂ فلم

بہترین معاشرتی تصویر "باغبان"

(دین دونیا کے فلمی نقاد کے قلم سے)

پنڈت جواہر لال، مسٹر سبھاش چندر بوس، مولانا حسرت موہانی۔ اور ہندوستان کے دوسرے قائدین ملت نے اس تصویر کے بارے میں بالکل صحیح کہا ہے کہ "یہ فلم نہیں ہے بلکہ ایک قومی اور اصلاحی کارنامہ ہے"۔ بلاشبہ یہ ایک ایسی اچھی اصلاحی تصویر ہے جس کے مقابلہ میں بہت کم تصاویر پیش کی جاسکتی ہیں۔ اس تصویر کی خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص اس تصویر کو ایک مرتبہ دیکھ لے گا وہ کمسنی کی شادی کا شدید مخالف ہوجائے گا۔
کسی اصلاحی موضوع کو "تماشہ" کی حیثیت دینا اور اسے اتنا دلچسپ بنا دینا کہ پبلک یہی سمجھتی رہے کہ ہم تماشہ دیکھ رہے ہیں اور تصویر اپنا اصلاحی مشن پورا کرجائے کچھ آسان نہیں، جنرل فلم اور ڈسٹرکٹر کار روار قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے باغبان میں اصلاح اور دلچسپی کو اس طرح سمو کر رکھ دیا ہے کہ پبلک کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کوئی اصلاحی فلم دیکھ رہے ہیں یا تفریحی۔
یہ کہنا تو مبالغہ ہوگا کہ یہ تصویر خامیوں سے بلند ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ ایک ایسی اچھی تصویر ہے جس کے مقابلہ کی تصاویر کم از کم بمبئی کے لئے پیش کرنا آسان نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس تصویر کی خصوصیات سے اپنے ناظرین کو آگاہ کردیں تاکہ بطور خود بھی انکو اس تصویر کے متعلق رائے قائم کرنے میں سہولت ہو۔
تصویر جبل فسانہ پر تیار کی گئی ہے۔ اسکا موضوع کمسنی کی شادی ہے۔ فسانہ کانپور کی ایک مسلمان خاتون بیگم انصاری صاحب کے زور قلم کا نتیجہ ہے بیگم انصاری چونکہ خود ایک عورت ہیں اس لئے وہ اس تصویر میں عورتوں کے احساسات کو نہایت خوبی کے ساتھ پیش کرسکی ہیں۔ ہمارے خیال میں "باغبان" پہلا کامیاب فلمی افسانہ ہے جو عورت کی دماغی قابلیت کا ممنون منت ہے۔
ڈائرکشن نہایت عمدہ ہے خفیف سے خفیف جذبہ کو نہایت خوبی کے ساتھ ابھارا گیا ہے خصوصیت کے ساتھ مایوسی اور ناکامی کے جذبات کو نہایت ہی قابلیت کے ساتھ تصویر میں پیش کیا گیا ہے تصویر کے ڈائرکشن میں اسلئے بھی جان پڑگئی ہے کیونکہ ایڈیٹنگ بہت ہی سلیقہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔
تصویر کی ابتدا ایک گروجی کے گانے سے کی گئی ہے۔ جو بہت ہی پرمعنی ہے اور جسکی وجہ سے تصویر کا اٹھان نہایت ہی عمدہ اور موثر معلوم ہوتا ہے۔
بال ودھوا درگا جو اس چیز سے بے خبر ہے کہ وہ بیوہ ہو چکی ہے اور اسکی شادی نہیں ہوسکتی نہایت ذوق شوق کے ساتھ اپنی سہیلی شانتا سے گڑیوں کے بیاہ کی باتیں کرتی ہے معمولی بات ہے لیکن موقع کے لحاظ سے بے چین کر دینے والا سین ہے۔
سپرنٹنڈنٹ کے باغ میں سروپ کے زخمی ہونے کا سین دیکھکر نہایت ہی نیچرل طریقہ پر اسٹوری کو آگے بڑھایا گیا ہے۔
جیلخانہ میں قیدیوں کے چکی پیسنے کا منظر اور قیدیوں کے عادات و اطوار کو نہایت خوبی کے ساتھ مصور کیا گیا ہے۔ اس موقع پر قیدیوں کی حرکات عین فطرت کے مطابق ہیں۔
جب سروپ کی رہائی کا زمانہ قریب آجاتا ہے تو وہ اپنی رہائی پر افسردہ نظر آتا ہے۔ یہ سین نہایت دلچسپ اور نہایت ہی لطیف ہے
ہولی کا منظر اتنا اچھا اور موثر رکھا گیا ہے کہ شاید ہی اس سے پہلے کسی تصویر میں دیکھا گیا ہو۔ یہ سین اپنی جگہ ایک موثر افسانہ بن گیا ہے اس میں منچلی لڑکیوں کی چھیڑ چھاڑ، شرارتیں اور ان چیزوں کے بعد یکایک عیش کے منظر کا غم میں بدل جانا بے حد موثر اور کمال ہے یہ سین معمولی طریقہ پر شروع ہ ۔۔۔ ختم

اقوال زرین

نیکی کرنے سے بڑھ کر کوئی ثواب نہیں ؛

قدرتی تعلیم جملہ تعلیم سے بہتر ہے ۔

بُری عادتوں سے نحوست پیدا ہوتی ہے ۔

محنت دولت کا داہنا ہاتھ ہے

چھوٹی چھوٹی برائیاں بھی نقصان پہونچاتی ہیں

تخم کی کمزوری سے کھیت خراب ہو جاتا ہے ۔

کائنات ایک عظیم الشان بھول بھلیاں ہے مگر بے اصولی نہیں ہے۔ (ڈگلس نارمس)

میں نے اپنا وقت برباد کیا اور اب وقت کے نشیب و فراز مجھے لوح جہاں سے مٹا رہے ہیں۔ (شیکسپیر)

موج تبسم

جون : معلوم ہوتا ہے کہ آجکل لوگ اپنی بیویوں سے بہت تنگ آئے ہوئے ہیں ۔

ٹام :۔ کسطرح معلوم کیا ؟

جون :۔ میں نے اپنی شادی کے لئے اشتہار دیا تھا ۔ مجھے بہت سے لوگوں نے اپنی بیویاں لے لینے کے لئے لکھا ہے ۔

تیس سال کا ایک شخص بیوٹی اکسپرٹ کے پاس جا کر بولا :۔

مجھے بیس سال کا نوجوان بنا دیجئے ۔

ڈاکٹر :۔ دو سو روپے لگیں گے ۔

" اور اگر سو لہ سال کا بناؤ تو "

منیجر :۔ کیا اس شہر کے کسی آدمی نے تمہارا بوسہ لیا ہے ۔

ایکٹریس :۔ یہ دریافت کیجئے کہ اس شہر کے کس آدمی نے میرا بوسہ نہیں لیا ہے ۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں ؟

کوٹوپیسی اور کوٹوپیکسی آتش فشاں پہاڑ جو کہ سب سے زیادہ تیز بہنے والے ہیں ملک ایکوا ڈور میں ہیں ۔

دنیا میں بلحاظ لمبائی مسی سی پی سب سے بڑا دریا ہے یہ ۴۲۴۴ سو میل بہتا ہے ۔

بلحاظ پانی کے دریائے امیزن سب سے بڑا دریا ہے یہ ہمیشہ پانی سے لبریز رہتا ہے اور ۴ ہزار بہتا ہے ۔

دنیا کا عجیب دریا کاسی کیار ہے ۔ اس کا کچھ پانی امیزن میں جاتا ہے اور کچھ اوری نیکو میں جاتا ہے

دنیا میں اول نمبر کی جھیلیں شمالی امریکہ میں ہیں یہاں سے شمالی امریکہ جھیلوں کا براعظم کہلاتا ہے دوم نمبر کی جھیلیں افریقہ میں ہیں ۔

افسانہ

ایک تم نہیں تو کیا ہوا

از جناب چودہری ایم نسیم سندیلوی لکھنؤ یونیورسٹی

برسات ، ہریالی ، سبزہ ، سال میں یہی دو ایک مہینے ایسے ہوتے ہیں ۔ جب گاؤں میں خوشیاں منائی جاتی ہیں ، جھولے پڑتے ہیں ، لڑکیاں باغوں میں گاتی ہیں ، آپس میں ان کی چھیڑ چھاڑ اس سہانی فضا میں کس قدر زیب دیتی ہے ۔

برکھا رُت ابکے بھی آئی ، اپنی پرانی رنگینیوں کے ساتھ ۔ اسی کیف سے ، ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے ۔ ندی کنارے باغوں میں ، سڑکوں پر ، گاؤں کے گوشہ گوشہ میں گھاس جم آتی ہے آم کے باغوں میں جھولے پڑنے لگے ہیں ، چرواہوں کو اب اپنے گاؤں کو لے کر چارہ کی تلاش میں دور نہیں جانا پڑتا ، وہ گاؤں سے نکلکر قریب ہی اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں ، اور خود بے فکر ہو کر کسی آم کے درخت کے نیچے لیٹ کر یا تو چڑھتے ہوئے بادلوں کو دیر تک غور سے دیکھتے رہتے ہیں یا بانسری بجا کر خود ہی خوش ہو لیتے ہیں ۔

لڑکیاں صبح سویرے اُٹھ کر دریا کے کنارے پانی لینے جاتی ہیں ، دریا بھرا ہوا دریا ، افق سے نکلتا ہوا سنہرا سورج ، پانی میں ٹخنوں تک کھڑے رہ کر دوشیزاؤں کا آپس میں اٹھکھیلیاں کرنا کتنا سُندر معلوم ہوتا ہے ۔ انھیں کے ساتھ رامی بھی پانی لینے جایا کرتی تھی ۔ وہ ان سب سے زیادہ چنچل تھی ، اس کا رنگ گندمی تھا جسم سڈول ، آنکھیں غزالی ، اُس کے بال کمر پر یوں ہی بے فکری سے پڑے رہتے تھے ۔ اس کا آنچل کبھی سر پہ نہ ٹکتا تھا جسم کی ذرا سی جنبش سے وہ کندھے پر آ رہتا ۔ اور رامی اسے یوں ہی پڑا رہنے دیتی ۔ پچھلے ساون وہ ان کے ساتھ ہی جھولا جھولنے جایا کرتی تھی وہ گانا جانتی تھی سب سے اچھا گا لیتی تھی اور جھولے پہ وہی پینگ بھی دیا کرتی تھی ، لڑکیاں مذاق کرتی تھیں وہ اسے رامو کا نام لے کر چڑھاتی تھیں ۔ وہ اس کے پریم کی ہنسی اُڑاتی تھیں ، اور وہ خاموش ہو جاتی ۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ۔ رامو کی شکل اس کی بانسری ۔ اسکی نظروں میں پھرنے لگتی ، اور اکثر وہ روٹھ کر دُور ، باغ کی منڈیر پر جا بیٹھتی اور دیر تک وہیں بیٹھی رہتی تھی ۔

رامو بھی برسات آتے ہی اپنی بھیڑیں بکریاں لیکر اسی باغ کے کنارے سایہ میں لیٹ کر بانسری بجاتا اور دوپہر بعد وہ آم کے باغ کی منڈیر پہ آ بیٹھتا ۔ رامی اُسے دیکھکر پہلے کچھ شرماتی پھر جھولے سے اتر کر آم اور جامنیں چنتی اور لے جا کر رامو کو دے آتی ۔ رامو اپنی رامی کے ہاتھ کے آم اور جامن کھا کر کتنا خوش ہوتا وہ کچھ دیر وہیں بیٹھتا ، بانسری بجاتا اور پھر جب لڑکیاں جھولا اتارتیں ، رامی گھر جانے لگتی تو وہ بھی سنبھل کر اُٹھ بیٹھتا اور ایک الوداعی نظر رامی پر ڈالتا اور چپکے چپکے اپنے گلہ کی طرف چل دیتا ۔

لیکن اب کی بار نہ تو جھولے پر رامی نظر آتی ہے اور نہ باغ کے قریب بانسری کی آواز ہی سنائی دیتی ہے رامی اسی سال شروع جاڑوں میں اپنے پتی کے گھر چلی گئی اس کی شادی کر دی گئی لیکن رامو ۔۔

رامو اب اس باغ کے قریب نہیں آتا ، وہ دور گاؤں سے فاصلہ پر جنگل کے کنارے بکریاں چرانے لے جاتا ہے ۔ اب وہ وہیں کسی درخت کے سایہ میں گھنٹوں کسی سوچ میں بیٹھا رہتا ہے اور دن چھپے بانسری بجاتا ہوا گلہ کے پاس گھر واپس ہوتا ہے ۔ اس کی بانسری پُرانی ہو چکی ہے لیکن وہ اسی کو بجاتا ہے ۔ اب وہ پہلے سے زیادہ اچھی راگنی بجا لیتا ہے ۔ اس کی موسیقی میں ایک درد ۔۔۔ کبھی کبھی وہ اپنی پگڑی سے آم اور جامن کی گٹھلیاں نکالتا ہے ۔ اور دیر تک انھیں سے کھیل کر " ایک تم نہیں تو کیا ہوا " کہہ کر باندھ لیتا ہے ۔ اس کی آنکھوں سے دو آنسو نکلتے ہیں ۔ اور اس کے رخساروں پر بہتے ہوئے دامن میں چھپ جاتے ہیں ۔

روس کیخلاف جاپان کی شکایت

ٹوکیو ۲۳ اگست ۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ روسی ہوائی جہاز چنگ لنگر کے قریب روسی فوجوں کو سامان رسد سپلائی کر رہے ہیں ۔ روسی فوجوں کے پاس اسوقت سامان رسد کی کمی ہے ۔ روسی ہوائی جہاز سامان رسد سپلائی کرنے کے لئے روزانہ آتے ہیں ۔

واردھا اسکیم

ایجوکیشنل کانفرنس کی تجاویز پر اسلامی نقطۂ نگاہ

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کمیٹی منعقدہ ۵ اگست ۱۹۳۸ء نے حسب ذیل تجاویز واردھا اسکیم کے متعلق منظور کی ہیں جو بشکریہ مسلم یونیورسٹی گزٹ بحث و نظر کے لئے جمعیۃ العلماء کی منفرد کردہ تعلیمی سب کمیٹی اور حضرات علماء کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔

حصۂ اوّل۔ عام

۱۔ یہ کانفرنس وارد ھا اسکیم کے بنیادی اور مرکزی اصولوں سے اتفاق کرتی ہے۔ اس کانفرنس کی رائے ہے کہ تمام ملک میں عام طور پر لازمی اور مفت بنیادی تعلیم کا حکومت کی طرف سے انتظام ہونا چاہیئے۔ یہ بنیادی تعلیم لڑکوں کے لئے کم از کم ۸ سال کی اور لڑکیوں کے لئے کم از کم چھ سال کی یعنی ۷ سے ۱۴ اور ۷ سے ۱۲ سال عمر تک علی الترتیب ہونی چاہیئے۔

۲۔ کانفرنس کی رائے ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام جدا جدا ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر مالی اور انتظامی دشواریوں کے سبب سے سردست ایسا کرنا ممکن نہ ہوا تو لڑکیوں کو ۹ سال کی عمر تک مشترکہ مدارس میں تعلیم دیجائے لیکن اس عمر کے بعد ان کی تعلیم کا انتظام ضرور علیحدہ کرنا چاہیئے۔

۳۔ تمام بنیادی تعلیم مادری زبان کے ذریعہ سے ہونی چاہیئے یعنی شمالی ہند کے مسلمانوں کے لئے ذریعہ تعلیم اردو زبان ہو۔ جن صوبوں میں ہندوستانی زبان رائج نہیں ہے وہاں صوبہ کی زبان ذریعہ تعلیم ہو۔ لیکن ہر طالبعلم کو ہندوستانی زبان بطور ثانوی زبان کے سکھائی جائے اور رسم الخط کے بارے میں اس بات کا پورا انتظام کیا جائے کہ مسلمان اس زبان کو اردو رسم الخط میں سیکھیں۔ ہندوستانی زبان سے مراد وہ زبان ہے جس کو شمالی ہند اور دکن کے معمولی پڑھے لکھے ہندو اور مسلمان عام طور پر بولتے اور سمجھتے ہیں۔

۴۔ (الف) اس بنیادی تعلیم میں کسی مناسب حرفہ یا دستکاری کو مرکزی اہمیت دینی چاہیئے۔ اور جو دوسری تعلیم دی جائے اس کو بچہ کے معاشرتی وطبعی ماحول اور اس کے حرفہ سے مربوط و متوازن رکھنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیئے۔

(ب) اس حرفہ کے انتخاب میں کانفرنس کی رائے ہے کہ اس کے تعلیمی امکانات اور ماحول کے حالات کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جائے۔ اور معاشی سود مندی کو اتنی اہمیت نہ دیجائے۔ کہ تعلیمی مفاد نظر انداز ہو جائے۔

(ج) لڑکیوں کے لئے کسی بنیادی حرفہ کے انتخاب میں اس امر کا خاص لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ضروریات ورجحانات لڑکوں کے مختلف ہوتے ہیں۔

۵۔ جن جن صوبوں میں مسلمانوں کے لئے خاص تعلیمی انتظامات حکومت کی طرف سے موجود ہیں انکو برقرار رکھا جائے اور جو مدارس اس عمر کے بچوں کی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں جن کے لئے نئی بنیادی تعلیم تجویز کی جارہی ہے۔ ان میں اس نئی بنیادی تعلیم کے مقصد بالا اصولوں کو رائج کرنے کا انتظام کیا جائے لیکن ان کی دینی اور تمدنی خصوصیات کو برقرار رکھا جائے۔

۶۔ حکومت کے جن مدارس کا ذکر رزولیوشن نمبرہ میں کیا گیا ہے ان کے لئے کافی تعداد میں مسلمان مدرسین کی ٹریننگ کا انتظام کیا جائے اس سلسلہ میں کانفرنس کی رائے ہے کہ مسلم یونیورسٹی ٹریننگ کالج کی زیر نگرانی حکومت ایک ٹریننگ کلاس کے قیام کا انتظام کرے۔

۷۔ اس کانفرنس کی رائے ہے کہ ملک کے عام تعلیمی نظام کے واسطے یہ مفید ہے کہ بنیادی تعلیم کے سلسلہ میں بھی حکومت پرائیوٹ کوششوں کی ہمت افزائی کرے۔

۸۔ لازمی تعلیم کا قانون مرتب کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر والدین لڑکیوں کی تعلیم کا کوئی دوسرا قابل اطمینان انتظام کرلیں۔ تو بچیوں کو سرکاری بنیادی مدرسوں کی حاضری سے مستثنیٰ کیا جائے۔

۹۔ بنیادی تعلیم کے نفاذ کے سلسلہ میں جو ایڈوائزری کمیٹیاں یا بورڈ بنائے جائیں ان میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ صوبجاتی کمیٹیوں میں مسلمانوں کی نمائندگی کا تناسب کم سے کم وہ ہو جو صوبہ کی قانون ساز جماعت میں ان کو حاصل ہو اور ضلع اور کمیٹیوں میں وہ تناسب ہو جو کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹیوں میں ان کے واسطے مقرر ہے۔

۱۰۔ چونکہ تعلیم کے عام اور لازمی ہو جانے کی وجہ سے اس وقت جو غیر سرکاری ادارے دینی تعلیم کا کام انجام دے رہے ہیں وہ موثر طور پر اس فریضہ کو انجام نہ دے سکیں گے۔ اور مسلمانوں کے نزدیک بغیر دینی تعلیم کے کل تعلیم ناقص اور نامکمل رہے گی۔ اسلیئے اس کانفرنس کی رائے میں یہ امر از بس ضروری ہے کہ تمام بنیادی مدرسوں میں مسلمان طلباء کے لئے دینی تعلیم کا لازمی طور پر اوقات مدرسہ کے دوران میں ہی انتظام کیا جائے۔

۱۱۔ اس سلسلہ میں یہ کمیٹی یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ پبلک اسکولوں میں بندے ماترم اور اسی قسم کی دوسری روایات کو قایم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ان سے بڑی حد تک مسلم پبلک متوحش ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگانے والی ہیں۔

حصۂ دوم۔ ثانوی تعلیم

۱۔ اس کانفرنس کی رائے ہے کہ بنیادی اور اعلیٰ تعلیم میں مناسب ربط قایم کرنا از بس ضروری ہے۔ تاکہ جو طلبا بنیادی تعلیم سے زیادہ تعلیم حاصل کرنا چاہیں وہ ایسا کرسکیں۔

۲۔ کانفرنس کی رائے ہے کہ ثانوی تعلیم کے مدارس کے قیام میں لڑکوں کی مختلف مخصوص صلاحیتوں کی رعایت رکھی جائے جن کا اظہار تقریباً ۱۲ سال کی عمر میں ہونے لگتا ہے۔ اس لئے جو طلبا ثانوی تعلیم حاصل کرنا چاہیں انہیں بنیادی مدارس میں پانچ سال تک تعلیم دینے کے بعد ان ثانوی مدرسوں میں جانے کا موقع ہونا چاہیئے جو ان کی مخصوص صلاحیتوں کے مطابق ہوں۔

۳۔ اس قسم کے ثانوی مدارس اگر ملک میں نجی یا تعلیمی جماعتیں قایم کرنا چاہیں تو ان کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے اور حکومت کی طرف سے انہیں مالی امداد ملنی چاہیئے۔

حصۂ سوم۔ یو۔پی

۱۔ کمیٹی نے اپنے رزولیوشن نمبر ۵ میں جو اصول پیش کیا ہے اس کے بارے میں کمیٹی کی رائے ہے کہ اس وقت صوبجات متحدہ میں جو درسگاہیں مکاتب کے نام سے قایم ہیں اور جنہیں معمولاً پانچ سال کی تعلیم کا انتظام ہے وہ قایم رکھی جائیں اور ان کے نصاب میں رزولیوشن نمبر ۵ کے مطابق اس طرح ترمیم کی جائے کہ ان مکتبوں میں تعلیم ختم کرنے کے بعد طلبا بنیادی مدرسوں کی چھٹی جماعت میں داخل ہو سکیں۔ یا ثانوی مدرسوں کی پہلی جماعت میں لیکن ان میں دینیات و اسلامی تمدن کی تعلیم کا جو انتظام اس وقت ہے

۲۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے جہاں اسلامیہ اسکولز کے نام سے ابتدائی اسکول قایم ہیں ان کے نصاب میں بھی رزولیوشن نمبرہ کے مطابق مناسب ترمیم کردیجائے لیکن جہاں کہیں طلبا کی کافی تعداد موجود ہو وہاں ان سکولوں میں پانچ سال کی تعلیم کا انتظام اسی طرح کیا جائے جیسا کہ اوپر مکاتب کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ مکاتب اور ابتدائی اسلامیہ اسکولوں میں استادوں کا تقرر، مذہبی نصاب کا تعین درسی کتابوں اور نگرانی کے متعلق جو انتظامات اسپیشل مسلم پرائمری ایجوکیشن اسکیم کے ماتحت اسوقت نافذ ہیں (ضمیمہ ۱) وہ برقرار رکھے جائیں اور انکو زیادہ موثر بنانے کی تدابیر جو مسلمانان یو پی کی جانب سے چالیس مطالبات (ضمیمہ ۲) کی شکل میں گورنمنٹ یو پی کے سامنے پیش ہیں۔ عمل میں لائی جائیں۔

قانون مزارعہ بنگال کا ترمیمی بل

ملک معظم کے پاس عرضداشت بھیجنے کی تجویز

کلکتہ ۱۹ اگست۔ اگرچہ قانون مزارعہ بنگال کے ترمیمی بل کو اب گورنر کی منظوری حاصل ہوگئی۔ اور آئینی کتاب میں بھی اسے جگہ مل گئی ہے تاہم زمینداروں کا ایجی ٹیشن ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں زمیندار نیا قدم اٹھانے والے ہیں کہ وہ گورنر جنرل کی معرفت ملک معظم باجلاس کونسل کے پاس ایک عرضداشت بھیجیں گے جس پر صوبہ کے زمینداروں اور تعلقہ داروں کے دستخط کرلئے جارہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر یہ عرضداشت بھیج دی جائے گی۔

یوپی کے مواضعات میں عمدہ پانی کی قلت

لکھنؤ ۱۹ اگست۔ دیہاتیوں کی مصیبتوں کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۶۶۲ گاؤں میں جو کہ صوبہ کے ۳۵ اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ عمدہ پانی تک پینے کو میسر نہیں ہے اور باقی مواضعات میں اگر عمدہ پانی مل جاتا ہے تو بہت تھوڑی مقدار میں۔ بورڈ صحت عامہ اس مسئلہ کو بہت ہی اہم مسئلہ سمجھتا ہے۔ اس نے حکومت کو لکھا ہے کہ اگر وہ کنوئیں بنواکر ان مواضعات کی شکایت کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اسے اور زیادہ روپیہ دینا ہوگا۔ حکومت نے مزید رقم دینا منظور کرلیا۔

اندازہ لگایا گیا کہ ایک اچھا پکا کنواں بنوانے پر جس کا قطرہ فٹ ہو اور گہرائی ۳۰ فٹ ہو۔ تقریباً ۵۰۰ روپیہ صرف ہوں گے۔ چنانچہ سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۸ء تک حکومت نے کنوئیں بنوانے کے لئے ۳۵ ہزار روپے دیئے۔

فوج کی بھرتی کے متعلق بل

لکھنؤ ۱۹ اگست۔ بابو موہن لال سکسینہ ممبر مرکزی اسمبلی و پریزیڈنٹ یو پی۔ صوبجاتی کانگریس کمیٹی نے مسٹر سبھاش چندر بوس صدر کانگریس کے پاس ایک تار بھیجا ہے جسمیں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ فوج کی بھرتی کے متعلق بل (جو کہ آجکل مرکزی اسمبلی میں در پیش ہے) کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ۲۸ اگست کو تمام ملک میں ملوکیت پرست جنگ کی مخالفت کا یوم منایا جائے۔

یوپی میں سیلاب کی تباہ کاریاں

الہ آباد ۲۰ اگست۔ لیڈر کا نامہ نگار مقیم بستی رقمطراز ہے کہ دریائے گھاگرا دریائے کوانو اور دریائے کتھنا کے درمیانی خطہ میں واقع دو سو مربع میل کے علاقہ کے ۵۰۰ دیہات مکمل طور پر بہ گئے ہیں۔ پچاس ہزار لوگوں نے اپنے مکانات خالی کردیئے ہیں۔ اور ۹۵ فیصدی گھر منہدم ہوگئے ہیں۔

ڈاکٹر کھرے کیخلاف تعزیری کارروائی

ناگپور ۱۹ اگست۔ جنرل ادار ی ممبر سی پی کانگریس کمیٹی نے ایک رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے کہ ڈاکٹر کھرے کے خلاف تعزیری کاروائی کی جائے۔

جیوری یا اسیسروں کی ضرورت ہے یا نہیں

لکھنؤ۔ حکومت نے سشن کی عدالتوں میں جیوری یا اسیسروں کی مدد سے مقدمات فوجداری کی سماعت کے مسئلہ پر اچھی طرح غور کرنے کے لئے تجربہ کار ججوں اور قانون دانوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس کے صدر آنریبل چودہری نعمت اللہ لکھنؤ ہیں۔

ڈاکٹر شسنگ پر بغاوت کا الزام

وائنا ۲۲ اگست۔ ہر ہٹلر نے ایک حکم کے ذریعہ ڈاکٹر شسنگ اور تین سابق وزیروں اور سابق پولیس پریزیڈنٹ ڈاکٹر اسکوبل کے خلاف باغیانہ



ارسلا ہارسمین ہاسپٹل

کانپور عرصہ سے تجارت کا اہم مرکز ہے۔ یہاں کے تجارت پیشہ لوگ اکثر و بیشتر خوشحال ہیں لیکن ایک سال قبل مردانہ ہسپتال کی بحیثیت عمارت جو ناگفتہ بہ حالت تھی۔ اُس سے اہل شہر خوب واقف ہیں۔ یوں تو کانپور میں اکثر بڑے بڑے لکھ پتی اور بعض اوقات کروڑ پتی اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف سدھارتے رہے ہیں۔ لیکن مسٹر ہارسمین مینجنگ ڈائرکٹر سودیشی کاٹن مل کے شاہانہ عطیہ اور جناب میجر ایجنسن سول سرجن کی قابل قدر کوششوں کی بدولت کانپور میں ایک عظیم الشان ہسپتال بن کر تیار ہوگیا۔ سول سرجن موصوف نے اس عمارت کے بنوانے۔ مریضوں کے آرام پہونچانے اور دیگر انتظام کے تغیر و تبدل میں جو مردانہ وار جدوجہد کی ہے اس کی وجہ سے ان کا نام نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہمیشہ صفحہ ہستی پر یادگار رہے گا۔ اسوقت ہسپتال کا پورا عملہ خدمت خلق میں مصروف ہے۔ سامان بھی بہت ہی اعلیٰ ہے۔ ہسپتال میں تقریباً دوسو سے زیادہ آدمیوں کے رہنے کا انتظام ہے۔ سرجری کا بہترین انتظام ہے۔ شروع میں مریض توہم پرستی کی وجہ سے ادہر ادہر مارے مارے پھرتے ہیں اور اپنے آپریشن کو خراب کرلیتے ہیں۔ تب وہ اس ہسپتال میں آتے ہیں۔ لہذا اُن تمام مریضوں کو سرجری کے بہترین اور ذریں امداد سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور شروع میں ہی اپنے کیس کو ہسپتال کے ڈاکٹروں کے سپرد کرنا چاہیئے۔ لہذا کام اہالیان شہر و ضلع اور قریب کے مقامی اضلاع کو اس نعمت عظمیٰ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا چاہیئے اور شہر کے سربرآوردہ صاحبان کو چاہیئے کہ ہسپتال کے ہر انتظام کو بچشم خود دیکھیں اور اس میں کافی ذاتی دلچسپی لے کر اصلاحی شکل پیش کریں ممبران میونسپل بورڈ زیادہ توجہ دیں اور میونسپل گرانٹ ان رقم کو دوگنا کردیں۔ تاکہ عزبار خاطر خواہ مستفید ہوسکیں۔ ابھی حال ہی میں دانتوں کے ایک ماہر فن کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ منتظمان ہسپتال ہر شخص کی جائز شکایت سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ان سب کی کامیابی کا سہرا میجر ایجنسن سول سرجن کے سر ہے جن کی انتھک کوششوں نے ہسپتال کو صحیح معنوں میں ہسپتال بنادیا۔ بے انصافی ہوگی اس موقعہ پر ڈاکٹر ایس۔ آر۔ چترویدی۔ اسسٹنٹ سرجن انچارج کی خدمات کا ذکر نہ کیا جاوے۔ آپ ایک بے لوث اور بے تعصب انسان ہیں آپ کی محنت اور جانفشانی قابل رشک ہے۔ آپ ان دور کے مریضوں کے آرام پہونچانے کے لئے ہمہ تن ہسپتال میں تقریباً دس بارہ گھنٹہ موجود رہتے ہیں۔ اور ہر شخص سے نہایت ہی اخلاق اور خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور مریضوں کی حتی المقدور دلجوئی اور دلدہی میں ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے تھوڑے ہی دنوں میں پبلک میں کافی ہر دلعزیزی حاصل کرلی ہے۔

محمد ضیاء الحق صدیقی نامہ نگار چمن گنج کانپور

مدراس میں ہندوستانی زبان کے خلاف ایجی ٹیشن

کلکتہ ۱۹؍اگست۔ صدر کانگریس شری یت سوبھاش چندر بوس نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے جس میں آپ نے ہندوستانی کی تعلیم حاصل کرنے کی زبردست ضرورت پر زور دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مخالفوں نے مدراس میں جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھا ہے۔ وہ ہندوستانی قوم کے انتہائی مفادوں کے منافی ہے۔ مجھے کئی تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں جنہیں حکومت مدراس کے اپنے صوبہ کے سکولوں میں ہندوستانی رائج کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے جو رویہ اس مخالفت میں ظاہر کیا گیا ہے وہ سخت افسوسناک ہے کیونکہ وہ ہماری قومی ترقی کو نقصان پہونچاتا ہے۔ وزیر اعظم مدراس نے یہ پہلے ہی واضح کردیا ہے کہ ہندوستانی کی تعلیم لازم نہ ہوگی۔ اور ہندوستانی کے امتحان میں ناکامیاب ہوکر طالب علم کو جماعت چڑھنے سے محروم نہیں رکھے گا۔ اگر یہ لازمی بھی ہوتو بھی یہ جانتے ہوئے کہ قومی اتحاد کی طرف ایک قدم ہوگا۔ اس کی مخالفت کی جانے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اسکو رائج کرنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ تامل کو ہٹا کر اسے ذریعہ تعلیم بنا دیا جائے۔ لعناب تعلیم میں تامل زبان کو جو اہمیت حاصل ہے وہ ہندوستانی سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس سے تامل زبان اور لٹریچر کے مطالعہ کے لئے بہت سہولت بہم پہونچائی جائے گی۔

اسلامی حکومتوں کا معاہدہ

شملہ ۸؍اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ یعنی ایران عراق ترکی اور افغانستان میں باہمی معاہدہ ۲۵؍جون کو ہوا تھا اس موقعہ پر وزیر خارجہ ایران اور دوسرے ملکوں کے نمایندے موجود تھے۔ ترکوں کی نمایندگی اس کے سفیر نے کی۔ عراق کی نمایندگی اس کے وزیر خالد سلیمان اور افغانستان کی نمایندگی محمد عظیم خاں وزیر محکمہ خارجہ اور فارس کی نمائندگی وزیر خارجہ نے کی۔ عہدنامہ کی چار نقلیں ہوئیں اور ہر نقل پر چاروں اصحاب کے دستخط ہوئے ایک نقل حکومت کے پاس رہے گی۔ ترکی اور فارس کے نمائندوں نے معاہدے کے وقت مختصر تقریریں بھی کیں وزیر ایران نے کہا کہ اس معاہدہ کی بنیاد شاہ فارس نے ڈالی تھی جس کی تکمیل نہایت نیک فہمی کے ساتھ ہوگئی اور چاروں حکومتیں باہمی اتحاد کو مضبوط کرنے پر کمر بستہ ہیں تاکہ دوستی اور صلح کا راج ہو ترکی کے سفیر نے کہا کہ ہماری چاروں حکومتوں کے تعلقات تو پہلے سے ہی بہت دوستانہ ہیں یہ معاہدہ اس کی تصدیق ہے۔

صوبہ دہلی میں سول نافرمانی

دہلی ۱۸؍اگست۔ دہلی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ پریسیڈنٹ مولانا نورالدین کو اختیار دیا گیا کہ جلد از جلد نو ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی کا تقرر کریں۔ جو صوبہ دہلی میں سول نافرمانی کا پروگرام مرتب کرے۔ اس صوبہ کے لوگوں کے مطالبات کی ایک فہرست مرتب کرکے قومی حکومت کو نوٹس دیدے کہ وہ معینہ عرصہ کے اندر اندر اُن مطالبات کو پورا کرے اور اگر مطالبات پورے نہ ہوں تو کانگریس ورکنگ کمیٹی سے اجازت لیکر صوبہ دہلی میں سول نافرمانی شروع کردے۔

مہاتما جی کے نام لندن سے چٹھی

بمبئی ۱۲؍اگست۔ معاصر نیشنل کال کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اس افواہ پر کس حد تک یقین کرنا چاہیئے۔ جو کہ آجکل کانگریس کارکنوں کی ایک محدود تعداد کے اندر پھیلی ہوئی ہے۔ افواہ یہ ہے کہ مہاتما گاندھی کو فیڈریشن کے مسئلہ کے سلسلہ میں لندن سے ایک پرائیوٹ چٹھی موصول ہوئی ہے ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوسکا ہے کہ اس چٹھی کے اقتباسات کیا ہیں اور کہ وہ لارڈ زٹلینڈ کے پاس سے آئی ہے یا کہ لارڈ لنلتھگو کے پاس سے یا پنڈت جواہرلال نہرو کے پاس سے تاہم اس امر کا اندازہ بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ چٹھی فیڈریشن کے مسئلہ سے متعلق رکھتی ہے۔

یہ بھی افواہ گرم ہے کہ فیڈریشن کے خلاف کانگریس کے اعتراضات کو دور کرنے کے لئے اس چٹھی میں حکومت برطانیہ کی جانب سے کچھ ترالیط پیش کی گئی ہیں۔ بہرحال چٹھی میں خواہ کچھ بھی درج ہو اسپر کانگریس ورکنگ کمیٹی کی نزدہ جنگ میں غور کیا جائے گا۔

فوج کو گرام سدہار کے کام کی تربیت

شملہ ۲۲؍اگست۔ کمانڈروں کے پاس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ فوج کو گرام سدہار کے کام کی جو تربیت دی جارہی ہے اس کے نتائج کو حکام اطمینان بخش خیال کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اب معمولی سا معمولی سپاہی بھی یہ جان گیا ہے کہ گاؤں والوں کی زندگی کی حیثیت کو بہتر بنانے کے لئے کیا کچھ کیا جاسکتا ہے اور کس حد تک سے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ گرام سدہار کی حوصلہ افزائی کے لئے وقتاً فوقتاً سب سے زیادہ صاف گاؤں اور ہر گاؤں کے سب سے زیادہ صاف مکان کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

ریاست سوہوال کا مٹی کا تیل

شملہ ۱۲؍اگست۔ مرکزی حکومت نے ریاست سوہوال بندیلکھنڈ ایجنسی کے علاقوں سے بذریعہ خشکی برطانی ہندوستان میں مٹی کا تیل لانے کی ممانعت کردی ہے۔

بیٹی کو جوئے کی نذر کردیا!

میانوالی ۲۲؍اگست۔ موضع پایان میں ایک مسلمان نے اپنی ۱۴ سالہ لڑکی ۴۰۰ روپیہ کے عوض ایک ادھیڑ عمر کے شخص کو نکاح میں دیدی لڑکی ہفتہ عشرہ سے زار زار رو رہی ہے سنا ہے کہ لڑکی کی والدہ نے جب اس رشتہ پر اعتراض کیا تو خاوند نے اسے بھی طلاق دیدی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ۴۰۰ روپیہ اُس نے جوئے میں ہار دیا تھا۔ اس علاقہ میں مذکورہ بالا واقعہ سے سنسنی پھیل گئی ہے۔

حکومت کی ہمدردی

وزیر محکمہ اطلاعات عامہ نے جنوبی ہند ریلوے کے حادثہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل پریس نوٹ شایع کیا ہے۔ حکومت کو ۲۰؍۲۱ اگست کی درمیانی شب کو ریلوے کے ہولناک حادثہ ہوجانے کی خبر سنکر بہت دکھ ہوا ہے اور وہ ہلاک شدگان کے رشتہ داروں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی۔ نیز زخمیوں کو امید دلاتی ہے کہ وہ بہت جلد تندرست ہوجائیں گے۔ حکومت کو یقین ہے کہ ان زخمیوں کے انچارج ڈاکٹر اور نرسیں ان کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی کوشش اٹھا نہ رکھیگی۔

وزیرستان کے حالات

دہلی ۲۲؍اگست۔ وزیرستان کے مختلف حصوں میں کیمپوں اور سڑکوں کی حفاظت کرنے والے سپاہی پر چھپ کر گولیاں چلائی جارہی ہیں ۲۰؍اگست کو ۱۲ راجپوت رجمنٹ کے پیٹرول پر شنکن گھاٹی میں دشمنوں نے فائر کئے پیٹرول کی مدد کے لئے "رائل بٹالین" ۱۱ سکھ رجمنٹ کی ایک کمپنی میر علی سے لاریوں میں بھیجی گئی۔ اور ان سے جو جھڑپ ہوئی اس میں دشمن کے جتھے کا بہت نقصان ہوا اور وہ سخت کھلبلاہٹ میں بھاگ گئے ہوائی جہازوں نے ہماری فوج کو جس کا کچھ نقصان نہیں ہوا بہت مدد دی۔

ڈاکٹر کھرے کا بیان

ناگپور، ۲۰؍اگست۔ میں آپ لوگوں کا سیوک ہوں۔ اور آپ کے روبرو جوابدہ ہوں کیونکہ آپ ہی لوگوں نے یعنی ناگپور کے کانگریسی اصحاب اور دیگر لوگوں نے اپنے ووٹوں کے ذریعہ مجھے اپنا نمائندہ منتخب کیا تھا اور اسمبلی میں بھیجا تھا۔ میرا خیال ہے کہ میرے افعال کے آپ ہی بہترین جج ہیں" ان الفاظ میں ڈاکٹر کھرے سابق وزیر اعظم سی پی نے حاضرین کو مخاطب کیا جبکہ آپ نے علیحدگی کے بعد ایک عام جلسہ میں پہلی تقریر کی جلسہ میں کئی سنستھاؤں کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے گئے۔

آپ نے کہا کہ یہ بالکل غلط ہے کہ میں کانگریس کے خلاف ہوگیا ہوں۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ میں مرتے دم تک کانگریسین رہوں گا۔ میں کانگریس کے اندر رہتے ہوئے اپنے کاز کے لئے لڑوں گا۔ آپ نے کہا کہ اگر آپ لوگ میری حمایت کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانگریس میں شامل ہوجانا چاہیئے۔

افغانستان میں تعلیمی اصلاح

کراچی ۱۸؍اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان میں عام ترقی کی تحریک کو قایم رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے حال ہی میں وزیر تعلیم کو حکم دیا ہے کہ ڈپلومیٹک کورکامرس اور فائننس میں مختلف سرکاری آسامیوں پر فائز کرنے کے لئے افروں کو تربیت دینے کی غرض سے

باجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرا پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۸ ۶۷

بعدالت مال مقام تحصیل ڈیرا پور ضلع کانپور

مسماۃ سندر کنور مدعی

بنام سکھباسی و ستیارام و رام لال پسران گھسیٹا قوم حجام ساکن جوت پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ باقی لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا پذیر اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ اگست ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

فوجی بھرتی کا بل پاس ہو گیا

شملہ ۲۴ اگست۔ آج مرکزی اسمبلی میں فوجی بھرتی کا بل ۵۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۵ ووٹوں کی اکثریت سے پاس ہو گیا مسلم لیگ کے ممبروں نے حکومت کا ساتھ دیا۔

واردھا سکیم کا تجربہ

الہ آباد ۲۳ اگست۔ مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیم یو پی نے آج الہ آباد میں بنیادی تعلیم دینے والے کالج کا افتتاح کیا۔

ڈپٹی ڈائرکٹر تعلیم یو پی نے ایک تقریر میں فرمایا "یہ موزوں حال معلوم ہوتا ہے کہ اس صوبہ میں جہاں اول درجے کے تعلیمی تجربہ کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی کی واردھا سکیم کا سنجیدگی کے ساتھ تجربہ کیا جائے۔

"انسٹی ٹیوشن کے لئے آچاریہ نریندر دیو شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ انھیں کی کوشش سے یہ انسٹی ٹیوشن قایم ہوئی ہے۔

آچاریہ نریندر دیو خود ایک بہت بڑے ماہر تعلیم ہیں۔ ہمارے رہنما فلاسفر اور متعدد لوگوں کے دوست رہے ہیں۔"

مسٹر سمپورنانند نے تعلیم کے اس عظیم تجربہ میں ہر خاص و عام کو تعاون کرنے اور اسے کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے۔

زمینداروں میں باہمی فساد

لکھنؤ ۲۴ اگست۔ ہردوئی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گونڈا ڈنڈا بلوے میں مرنے والوں کی تعداد ۷ تک پہونچ گئی ہے۔ اور متعدد اشخاص زخمی ہو چکے ہیں کنور بہال سنگھ میڈیکل کالج لکھنؤ میں زخموں کی شدت کے باعث جاں بحق ہو گئے ہیں۔

تین بندوقیں برآمد ہوئیں۔ اور تین اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ہنگامہ ایک خطہ زمین پر شروع ہوا تھا۔ اور جبر زمینداروں کے مخالف گروہوں نے قبضہ کرنے کی کوشش کی۔

بودھ مٹھ کیلئے پچاس ہزار پونڈ

کولمبو ۲۳ اگست۔ مشہور بدھ بیرن سر والٹر ٹرک لینڈ جو ایک سیاح ہرن کے نام سے مشہور تھے لنکا میں بودھ بھکشوؤں کے لئے ایک عمارت تعمیر کرنے کے لئے ۵۰ ہزار پونڈ کی رقم چھوڑ گئے ہیں۔

حال ہی میں آپ کی موت جاوا میں ہوئی ہے موت کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال کی تھی آپ نے ایٹن اور کیمبرج میں تعلیم حاصل کی اور جنگ سے پیشتر برطانیہ اور آئرلینڈ کی بدھ سوسائٹی کے صدر رہے آپ ایک زبردست کارکن تھے۔

لازمی ابتدائی تعلیم رائج کرنیکی تجویز

حیدرآباد دکن۔ ریاست حیدرآباد کی تعلیمی کانفرنس کا گیارہواں سالانہ اجلاس پچھلے ہفتہ پروفیسر عبدالرحمن خان کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کانفرنس میں کئی اہم مقالے پڑھے گئے اور جلسہ میں تعلیم پر لیکچر ہوئے!

نواب مہدی یار جنگ بہادر نے ایک مختصر تقریر کے دوران میں فرمایا کہ محکمہ تعلیم کی خواہش یہ ہے کہ حکومت جو کچھ امدادی رقم ملتی ہے۔ اسے تعلیم پر خرچ کیا جائے تا کہ اس کے خرچ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

آپ نے یہ اعلان کیا کہ حکومت کے تعلیمی پروگرام کی سب سے پہلی مد یہ ہے کہ ابتدائی تعلیم میں توسیع کی جائے۔ اسی مقصد کے پیش نظر ایک بل تیار کیا گیا ہے جو کہ اس وقت حکومت کے روبرو درپیش ہے۔ تجویز یہ ہے کہ تمام ریاست کے اندر مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم رائج کیجائے۔

زیکوسلواکیا، یوگوسلیویا، رومانیہ و ہنگری میں اتحاد

پراگ ۲۳ اگست۔ ریاست ہائے ثلاثہ (جنمیں زیکوسلواکیا۔ یوگوسلاویا اور رومانیہ شامل ہیں) کی ایک کانفرنس بلیڈ میں منعقد ہوئی جنمیں ایک متفقہ پالیسی قرار پائی۔

ہنگرین نازیوں کے لیڈر ایڈمرل ہارتھی کا برلن میں جو شاندار خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ یورپ کی موجودہ صورت حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے درمیان گفت و شنید کو بہت اہم خیال کیا جاتا ہے اور خاص کر اس وجہ سے کہ علاقہ ڈینوب میں جرمنی اپنا دباؤ بڑھاتا جا رہا ہے۔

ایک سال کی گفت و شنید کے دوران کے اور ہنگری کے درمیان ایک غیر جارحانہ معاہدہ ہوا ہے اور انھوں نے اسلحہ بندی کے متعلق ہنگری کا حق تسلیم کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپس میں خوشگوار تعلقات برقرار رکھنے پر بھی غور کیا گیا۔

(باقی صفحہ ۲ کالم ۵)

(باقی صفحہ ۲ کالم ۵)

قیدیوں کو ایک جیل سے دوسری جیل میں تبدیل کرنے کے لئے حکم جاری کیا گیا ہے کہ ایسا بہت سخت ضرورت پیش آنے پر کیا جائے۔

ریڈیو سیٹ جنھیں بعض اسیران نے دان میں دیا ہے کو کمبٹور۔ بلیری۔ وزیگاپٹم۔ اور ترچناپلی کی سنٹرل جیلوں میں پینی ٹینٹری مدراس اور دیگر نواحی مقامات کی جیلوں میں لگا دیئے گئے ہیں۔

جیلوں میں مزاحیہ رسالوں کی سپلائی کرنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

کوئمبٹور سنٹرل جیل میں بننے اور کاتنے کا جو کام کیا جا رہا ہے اسکو سدھارنے کے لئے

فرانس کے وزیروں کا استعفیٰ

پیرس ۲۳ اگست۔ موسیو ڈالاڈیر کی تقریر کے بعد فرانس کے دو وزرا موسیو رامڈرو وزیر بیر اور موسیو فرلاڈ وزیر پبلک ورکس نے استعفیٰ دیدیا۔

بہار زرعی انکم ٹیکس

پٹنہ ۲۲ اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو انفطاعی طور پر معلوم ہوا ہے کہ گورنر بہار نے بہار زرعی انکم ٹیکس بل پر منظوری دیدی ہے۔

جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

برادران اسلامی! جس طرح حکومت مجازی کی مالگزاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے خاص وقت مقرر ہوا کرتے ہیں اسی طرح اہل ایمان ماہ رجب المرجب میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا مجھکو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوۃ ضرور نکالیں گے۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوۃ کے حقدار کون لوگ ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے۔ آپ کو ضرور معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے مخالفین اسلام (آریہ سماجی وغیرہ) انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بڑی بڑی جماعتیں بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ اچھوتوں میں تبلیغ اسلام۔ نومسلموں کی مالی امداد۔ نومسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم اور عام نومسلموں کو ضروریات اسلام سے آگاہ کرنے کا کام باضابطہ طور پر ہو رہا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں۔ میں آپ کا تمام زر زکوۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا۔ آپ زکوۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بیشک کریں یا جن نیک کاموں کو زکوۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہوں ضرور دیں اس میں صرف یہ چاہتا ہوں (اور اسقدر ضرور چاہتا ہوں) کہ آپ اپنی زکوۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں جو حصہ آپ تبلیغ کو دیں گے وہ انشاءاللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہوگا

سید غلام بھیک نیرنگ بی اے۔ ایڈوکیٹ ہائیکورٹ
معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ

کانگریس کی فوج میں بھرتی ہو جایئے

کیونکہ؟

کانگریس سینگ دل" کا مقصد ایثار و قربانی۔ سچائی اور عدم تشدد کا سبق سکھا کر ۳۵ کروڑ ہندوستانیوں میں جان ڈالنا۔ تمام ہندوستانیوں سے فرقہ بندی مٹا کر مساوات باہمی کی بنیاد ڈالتے ہوئے سوسائٹی کی رسومات بد کے خلاف عملی قدم اٹھانا۔ راجہ مہاراجگان۔ نوابان۔ مل مالکان۔ تعلقہ داران و زمینداران پولیس اور حکام۔ غنڈوں اور بدمعاشوں کے مظالم کے خلاف مورچہ لگانا۔ بھوکے، ننگے مظلوم ہندوستانیوں کو غلامی کی زنجیروں سے نجات دلوا کر سپاہیوں کی طرح کھڑا کرکے مارچ کرانا۔ سامراج شاہی حکومتوں کے قلعوں کی طرف کانگریسی سپاہیوں کی فوج کو مارچ کراکے کامیابی کے ساتھ پنچائتی راج قائم کرکے ترنگا جھنڈا لہرا دینا ہے۔

اسلئے ۲۴ گھنٹوں میں سے کچھ گھنٹوں ص

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ اور روزنامہ ورتمان

چیرمین صاحب کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے ایک خط نمبری ۹۴۴۵ مورخہ ۴ جولائی ۱۹۳۸ء جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ ورتمان کو لکھا تھا جو ہمکو بغرض اشاعت موصول ہوا ہے اور جسکو ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں

جناب عالی!

آپ نے اپنے اخبار کے ۲ اگست کے پرچہ میں ایک مضمون کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے متعلق شائع کیا ہے۔ یہ مضمون کسی ایسے شخص کی دی ہوئی صاف غلط اطلاع پر مبنی ہے جو کہ ٹرسٹ اور ڈاکٹر مراری لال اور ڈاکٹر جواہر لال سے شخصی عداوت رکھتا ہے۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ دونوں ڈاکٹر صاحبان نے کیونکہ ان میں سے ایک ٹرسٹ کے ممبر یا ٹرسٹی ہے کوئی ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ ڈاکٹر جواہر لال ۹ ستمبر ۱۹۳۷ء کو ٹرسٹی مقرر کئے گئے تھے۔ انہوں نے پلاٹ نمبر ۱۴۵ اور ۱۴۶ واقعہ کرسٹیں کمپاؤنڈ کی خریداری کے واسطے ۳ فروری ۱۹۳۶ء کو یعنی ٹرسٹی ہونے کے ۱½ سال قبل درخواست دی۔ ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء کو ٹرسٹیز نے اتفاق رائے سے زمین کی فروخت کے واسطے منظوری دیدی تھی اور پلاٹ کی پوری قیمت وصول کی گئی تھی اور کوئی رعایت نہیں دی گئی تھی کرسٹیں کمپاؤنڈ میں تقریباً ۴۰ پلاٹ ہیں اور سب اسی قیمت پر یعنی ۴ روپیہ فی مربع گز کے حساب سے فروخت کئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر جواہر لال کے خریدے ہوئے پلاٹس میونسپل بورڈ کو فروخت نہیں کئے گئے تھے گو کہ انکو اسپتال بنانے کے واسطے پلاٹ کا ایک چھوٹا گوشہ پیش کیا گیا تھا جو کہ انہوں نے منظور نہیں کیا۔

بنگلہ (لورٹیو) ڈاکٹر جواہر لال صاحب کی بیوی صاحبہ نے ۱۹۲۸ء میں خریدا تھا۔ زرخرید ۶ سال میں واجب الادا تھا اور ۱۹۳۲ء تک پوری قیمت یعنی ڈاکٹر جواہر لال صاحب کی ٹرسٹ کی ممبری کی تقرری کے ۴ سال قبل ادا کردی گئی تھی ٹرسٹ اور مسز جواہر لال کے درمیانی بقیہ قیمت کے متعلق کچھ اختلاف تھا اور جو ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء کے مندرجہ ذیل ٹرسٹ کے رزولیوشن کے ذریعہ جو اتفاق رائے سے پاس ہوا طے کردیا گیا تھا اس جلسہ میں مندرجہ ذیل ممبران حاضر تھے۔

مسٹر ای۔ ایم۔ سوتھ سی آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل اے۔ چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ۔
مسٹر جے۔ این۔ لیوس لائنڈ آئی سی ایس کلکٹر
مسٹر جے ایم لادنی
رائے بہادر بابو برجندر سروپ چیرمین میونسپل بورڈ
بابو رام نرائن گرگ صاحب
سید احمد حسین صاحب

رزولیوشن نمبر ۲۰ مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۴ء

"لورٹیو بنگلہ کی فروخت کی باقی قیمت کے متعلق جو کہ مسماۃ سروپ وتی زوجہ ڈاکٹر جواہر لال کو فروخت کیا گیا تھا چیرمین صاحب کی تجویز پر غور ہوا۔ یہ طے ہوا کہ چیرمین صاحب کے خط مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کے مطابق استثناء کرکے مبلغ ۳۶۵ روپیہ کے بجائے ۳۰۵۲ روپیہ کردیا جاوے۔ اور یہ کہ ادائیگی میں دیر کی وجہ سے جو سود ہوا وہ معاف کردیا جائے اور اگر ادائیگی اکتوبر ۱۹۳۴ء کے خاتمہ سے قبل کردی جائے تو مبلغ ۵۶۸۵ روپیہ منظور کرلیا جاوے۔

۱۰ اپریل ۱۹۳۱ء کو ٹرسٹ نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا۔

رزولیوشن نمبر ۱۸ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۱ء

"شریمتی سروپ وتی دیبی کے بنگلہ لیر ڈیٹو کمپاؤنڈ میں زاید عمارت کے نقشہ پر غور ہوا اور پاس ہوا

ڈاکٹر جواہر لال کو ۱۹۳۱ء کے مندرجہ بالا رزولیوشن کے ذریعہ سے کمپاؤنڈ میں زائد بلڈنگ تعمیر کرنے کی اجازت دیدی گئی۔ اور مئی ۱۹۳۵ء میں چیرمین صاحب نے اس کا معائنہ کیا۔ ۱۹۳۷ء میں ٹرسٹ کے ممبر ہونے سے پہلے ڈاکٹر جواہر لال نے عمارت تعمیر کرلی

پرانے پولیس دفتر کے پلاٹ نمبر ۸ اور ۹ پہلے نیلام کے ذریعہ فروخت کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ مسماۃ منی کی سب سے بڑی بولی تھی اس فروخت پر ہمسایوں کو اعتراض تھا۔ ٹرسٹ نے ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء کے جلسہ میں اس معاملہ پر غور کیا جسمیں مندرجہ ذیل ممبران ٹرسٹ موجود تھے اور انھوں نے اتفاق رائے سے رزولیوشن پاس کیا تھا۔

رائے بہادر بابو وکرما جیت سنگھ ایم۔ بی ای چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ۔
مسٹر ایل۔ پی منکاکس آئی سی ایس کلکٹر
مسٹر جی ای۔ لیوس۔
مسٹر بی۔ پی سریواستو چیرمین میونسپل بورڈ۔ حاجی دلدار خاں صاحب۔ مسٹر ہری شنکر باگلا

رزولیوشن نمبر ۲۲ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء

ڈاکٹر مراری لال کے ۲۶ ستمبر ۱۹۳۶ء کے خط اور مسماۃ منی کے ۲۴ ستمبر اور ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء کے خطوط پر غور ہوا۔ اور طے ہوا کہ پرانے پولیس دفتر کے پلاٹ نمبر ۸ - ۹ پرانے پولیس آفس ۲۶½ اور ۱۴½ فی مربع گز بالترتیب سے ڈاکٹر مراری لال صاحب کے ہاتھ فروخت کردیئے جائیں۔ اور یہ پلاٹ مسماۃ منی بائی کے ہاتھ فروخت کئے جاویں"۔

یہ بات ڈاکٹر جواہر لال کے ٹرسٹ کے ممبر ہونے سے ایک سال قبل کی ہے اور ڈاکٹر مراری لال کی پیش کی ہوئی آخر تھی جو مسماۃ منی نے نو لی تھی۔ اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ صرف بہت ہی کم تعداد میں پلاٹ نیلام کئے جاتے ہیں۔ اس ٹرسٹ میں معمولی طریقہ فروخت یہ ہے کہ جو بولی آتی ہے اون میں سب ممبران ٹرسٹ غور کرتے ہیں اور جہاں تک ہوسکتا ہے فروخت اتفاق رائے سے منظور ہوتی ہے۔ یہی طریقہ کلکتہ امپرومنٹ ٹرسٹ میں بھی رائج ہے۔

پٹرول شاپ کے پاس والا پلاٹ ڈاکٹر مراری لال کے ہاتھ نہیں فروخت کیا گیا تھا بلکہ رائے بہادر کرشن لال گپتا کے ہاتھ فروخت ہوا تھا۔ اور ڈاکٹر مراری لال کو پٹرول شاپ کے حاصل کرنے سے زیادہ فائدہ نہ تھا کیونکہ یہ پلاٹ رائے بہادر کرشن لال گپتا کے خریدے ہوئے پلاٹ کے سامنے ہے۔ ٹرسٹ نے پٹرول شاپ کو اس غرض سے حاصل کرنا تجویز کیا تھا تاکہ پلاٹوں کے سامنے کی اصلاح ہوجاوے۔ جب فائدہ اٹھانے والے حصول آراضی کا زیادہ حصہ ادا کرنے کے لئے رضامند ہوں۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس کو اپنے اخبار میں شائع کریں گے۔ اور اپنے اپنے اخبار میں جو غلط اطلاع چھاپ کر ٹرسٹ۔ ڈاکٹر جواہر لال اور ڈاکٹر مراری لال کے ساتھ جو ناانصافی کی ہے اوس کے لئے معافی مانگنے کی عنایت کریگے۔

ای۔ ایم۔ ساوتھ چیرمین
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

آدی ہندو کا جلسہ

۵ اگست ۱۹۳۸ء ۶ بجے شام کو آدی ہندو (اچھوت) نوجوان سیوا سمتی کا عظیم الشان جلسہ رام نرائن کی بازار میں چودھری شیو پرشاد (دھوبی) کی صدارت میں جناب قدرت اللہ عرف سوامی گلجا نند جی کا استقبال کرنے کے لئے تقریباً ایک ہزار اچھوتوں کی موجودگی میں منایا گیا جسمیں مندرجہ ذیل لیڈروں کی تقریریں ہوئیں:

ڈاکٹر ٹھاکر چند رکیم۔ بابو پراگ دت تنت۔ بابو لالتا پرشاد سوتگر۔ بابو رام نرائن کوری۔ قدرت اللہ عرف سوامی گلجا نند جی۔ حکیم سعید الرحمن رہبر۔ حافظ حلیم ہری سنگھ۔ چودھری شیو پرشاد دھوبی۔ سوامی سدہر ما نند جی کبیر پنتھی نے تقریریں کیں۔

اس کے بعد بھائی روپ چند کریل نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کئے جو سب کی رائے سے پاس ہوئے:-

۱- یہ جلسہ جنتا سے استدعا کرتا ہے کہ رام نرائن کی بازار میں جو آدی ہندو نوجوان سیوا سمتی قائم ہے اس کی ترقی کے لئے کانپور کی اچھوت برادری تن من دھن سے مدد کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ کرے گی۔

۲- یہ جلسہ پبلک پر روشنی ڈالتا ہے کہ اچھوت برادری کے اوپر جو ظلم دیگر لوگوں یا اور دوسرے فرقوں کے ذریعہ کئے جاتے ہیں ان رپورٹ ہمارے ہیڈ آفس میں لکھا دیں تاکہ سمتی ان ظلموں کو روکنے کے لئے ٹھیک ٹھاک تدبیر کرسکیں۔

۳- یہ جلسہ گورنمنٹ۔ میونسپل بورڈ اور امپلائرس اسوسیشن سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس سمتی کو ہر طرح کی امداد دیتے رہنے کی نظر عنایت سے مدد فرمائیں۔

چودھری شیو پرشاد دھوبی
پریسیڈنٹ جلسہ

ہندوستان بھی شریک ہوگا

برلن۔ کونگبرگ میں میلہ ہونے والا ہے اس میں شامل ہونے والے ۱۳ ملکوں میں سے ایک ہندوستان بھی ہے۔ ہندوستان کی تمام خاص خاص چیزوں روئی جار اور جوٹ کی نمائش کی جائے گی:

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

حسن — سمیعی — ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ٹیلیفون نمبر ۱۲۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۰ | کانپور دو شنبہ ۳ ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۸ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۷ھ | نمبر ۳۶

ادبیات

مزدور

ایک تھکے ماندے ضعیف مزدور کو جلال آفتاب کیوقت سوتا ہوا دیکھکر

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

نخوت سرمایہ دارانہ کا ٹھکرایا ہوا
شدت آلام گوناگوں سے گھبرایا ہوا

سو رہا ہے دھوپ میں بیچارہ فرش خاک پر
گرد اُڑ کر جم گئی ہے چہرۂ نمناک پر

چند ساعت کو تھکا ماندہ ہوا ہے محو خواب
کیا خبر اسکو کہ ہے وقت جلال آفتاب

یہ سحر سے دوپہر تک کام کر کے سو گیا
کارگاہ زندگی میں نام کر کے سو گیا

دو بجے پھر جاگ اوٹھے گا یہ بیچارہ غریب
رنج و حرماں، حسرت و اندوہ کا مارا غریب

پھر وہی جوش عمل، فکر معیشت شام تک
پھر وہی محنت وہی درد مشقت شام تک

چند پیسے شام تک بیچارے کو ملجائیں گے
جس سے اُسکے غنچہائے آرزو کھل جائینگے

شام جب ہو جائیگی جب اپنے گھر جائیگا یہ
فاقہ کش بچوں کو اپنا منتظر پائے گا یہ

جل اُٹھینگے سوز ناکامی سے اُسکے دلکے داغ
جب بجھا دیکھے گا اپنے گھر کا بیچارہ چراغ

بچوں کا غم اور بیوی کی مصیبت کا ملال
پیٹ کی بھی فکر کپڑے بھی نہونے کا خیال

تنگدستی تلخکامی حیرت عبرت نگر
پیٹ کو ترجیح دے گا ہر ضرورت پر مگر

جیب میں ہیں جتنے پیسے سب اٹھا دیگا غریب
اپنی محنت کی کمائی کو لٹا دیگا غریب

صبح کو پھر اُسکی ہستی ہے رہین رنج و غم
پھر وہی محنت مشقت پھر وہی شان الم

الغرض فرصت نہیں اسکو ہجوم کار سے
پھر بھی یہ دبتا نہیں ہے گردش افلاک سے

اسکے بازو محنت پیہم سے شل ہوتے نہیں
اسکے دست شوق معذور عمل ہوتے نہیں

ہر نفس میں اسکے پنہاں ہے پیام انقلاب
زندگی کو یہ سمجھتا ہے مسلسل اضطراب

اپنی محرومی و ناکامی پہ گھبراتا نہیں
لاکھ ٹوٹیں اسپہ کوہ غم یہ تھراتا نہیں

مژدۂ انجام سمجھا ہے یہ ہر آغاز کو
نغمے پیدا ہوتے ہیں جب چھیڑتے ہیں ساز کو

اسکی ہستی سے ہے اہل زر کی ہستی کو ثبات
اس سے قائم عظمت سرمایہ داری کی حیات

اسکی ہمت سے ہیں چرچے روزگار دہر میں
اسکا خون دل ہے شامل لالہ زار دہر میں

اس سے رونق صاحبان زر کے ایوانوں میں ہے
جس سے روشن شمع ہے یہ ایسے پروانوں میں ہے

پھر بھی اس دنیا میں یارب یہ بہت ناکام ہے
وسکی محنت اسکی کاوش کا یہی انجام ہے؟

ہاں اُسی کو دہر میں آسودگی ملتی نہیں
کچھ فراغت کچھ مسرت کچھ خوشی ملتی نہیں

اہل دولت دیکھتے ہیں کس حقارت سے اِسے
کیسی نخوت کیسی ذلت کتنی نفرت سے اِسے

رحم کا طالب ہوں تجھ سے ایخدائے زندگی
مجھ سے تو دیکھی نہیں جاتی ہے اسکی بیکسی

یا بدل دے ایخدا اپنے نظام کار کو
یا اوٹھالے اِس غریب و مفلس و نادار کو

دنیائے اسلام

مصر میں برطانوی فوجوں کیلئے چھاؤنی کا مسئلہ

مصری سیاسی پارٹیوں کا اختلاف خیال

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ موجودہ محمد محمود پاشا وزیر اعظم مصر نے ہیئت سعدیہ کو وزارت میں شریک کرتے ہوئے جن اہم مسائل کو سامنے رکھا تھا، انمیں سب سے زیادہ اہم مصر میں برطانوی فوجی چھاؤنی کا مسئلہ ہے - اس وقت مصر کے سیاسی حلقوں، اور اخبارات میں یہ مسئلہ موضوع بحث بنا ہوا ہے - مواد چاہتا ہے کہ برطانوی فوجوں کے لئے نہر سوئیز کے قریب چھاؤنی تیار کی جائے - اور یہی رائے نحاس پاشا کی وفدی پارٹی کے نزدیک پسندیدہ ہے، دوسری پارٹیوں کو اس میں اعتراض یہ ہے کہ مصر جدید محصولوں کی آمدنی، مد محفوظ اور موازنہ جاریہ میں سے اتنی بڑی رقم صرف کرنے کے بعد اپنی فوجی تیاریوں کے لئے رقم کہاں سے لائیگا اس لئے بہتر ہے کہ جو رقم چھاؤنیوں کی تیاری پر صرف کیجائے گی وہ مصری فوج پر خرچ کر دی جائے تاکہ دس سال کے اندر ہم خود اس قابل ہو جائیں کہ نہر سوئیز کیخاطر خواہ حفاظت کر سکیں، اس وقت حسب معاہدہ برطانوی فوج کو مصر سے بہر حال چلا جانا پڑے گا۔

مصر کی سیاسی پارٹیوں میں سے وفدی چھاؤنی بنانے پر مصر ہیں - ہیئت سعدیہ نے بھی وزارت میں شرکت سے پہلے ایک قرارداد منظور کی تھی کہ کم سے کم ممکن خرچہ سے چھاؤنی بنادی جائے احزب دستورئین کو موجودہ برسر حکومت پارٹی کی رائے معلوم نہیں لیکن جہاں تک قیاس کیا جاتا ہے اس کی رائے ہے کہ اصل مسئلہ انگریزی فوج کو مصر سے باہر کر دینا ہے - نہر سوئیز پر رکھنے سے اچھا ہے کہ ان کے بالکل باہر کر دینے کے لئے مصری فوجی طاقت میں توسیع کی جائے اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور مصطفی نحاس پاشا کے حالیہ بیانات حسب ذیل ہیں۔

وزیر اعظم کا بیان

رفعت مآب محمد محمود پاشا وزیر اعظم مصر نے جزیرہ کے ایک اہم اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب حضرات کو معلوم ہے اصل مسئلہ مصر ہے انگریزی فوج کو رخصت کر دینے کا ہے۔ معاہدہ کے دوران میں جب ہم گفت و شنید کر رہے تھے ہمیشہ اور ہر مرتبہ انگریز ہم سے انگریزی فوج کے یہاں باقی رکھنے کی تائید کرانا چاہتے تھے، اور ہم ہر موقع پر انگریزی فوج کے نکل جانے پر اصرار کرتے رہے - ہمیں اصرار تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے انگریزی فوج مصر سے رخصت کر دی جائے - بار ہا ایسا ہوا کہ یہ اختلاف معاہدہ کی گفت و شنید کو لرزش تک پہونچا دیتا تھا - آخر میں مصر نے ان مصالح کا خیال کرتے ہوئے جو سلطنت برطانیہ کے اہم مقبوضات کی راہ ہونے کی وجہ سے نہر سوئیز کے ساتھ وابستہ ہیں یہ قبول کر لیا - کہ انگریزی فوج کی ایک معین تعداد مصری فوج کے ساتھ ساتھ کچھ معین مدت کے لئے نہر سوئیز کے قریب رہے تا آنکہ مصری فوج نہر کی حفاظت کے قابل ہو جائے اور اکیلی اُس ذمہ داری کو جو نہر سوئیز کی طرف سے مصر پر عائد ہوتی ہے برداشت کر سکے - اس کا مطلب یہ ہوا کہ برطانیہ فوج کے اخراج کے دو درجے ہو گئے - پہلا درجہ اسکندریہ اور قاہرہ وغیرہ سے سمٹ کر نہر سوئیز کے پاس آجانا اور دوسرا درجہ کچھ مدت کے بعد وہاں سے بھی رخصت ہو جانا -

نحاس پاشا کا بیان

معاہدہ کرنے والے وفد کے صدر اور سابق وزیر اعظم مصر مصطفی نحاس پاشا نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے - کہ سنہ ۱۹۳۶ء میں جب ہم سے اور سلطنت برطانیہ سے معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی تھی، ہم نے دیکھا کہ حکومت برطانیہ کو سب سے زیادہ جس چیز پر اصرار ہے وہ فوجوں کا مصر میں باقی رکھنا، بار بار ہم سے کہا جاتا تھا کہ موجودہ بین الاقوامی حالات اس کے متقاضی ہیں کہ انگریزی فوج بہر حال مصر میں باقی رکھی جائے - حتی کہ ایک بار انھوں نے یہ عجیب و غریب تجویز پیش کی کہ برطانوی اور مصری فوج مل کر مصر کے دفاع کے لئے ایک فوج ہو جائیں - اور دونوں ایک دوسرے سے مل جائیں - اس کا مطلب یہ ہوا کہ برطانوی فوج کی کوئی محدود تعداد نہیں بلکہ جتنی چاہیں رکھیں - اس تجویز پر نمائندگان برطانیہ کو اس قدر اصرار تھا کہ انھوں نے صاف صاف کہدیا کہ حکومت برطانیہ نے ہم کو یہی ہدایت دی ہے اور ہم اسکے خلاف کوئی بات کسی طرح قبول نہیں کر سکتے - طبعاً ہم نے اس تجویز سے سختی کے ساتھ اختلاف کیا - آخر بڑی جد و جہد کے بعد انھوں نے اپنے مطالبہ کی تفسیر اس طرح بیان کی کہ برطانوی فوج مصر کے شرقی، غربی اور وسطی حصہ میں تین جگہ رہے گی - یعنی قاہرہ - اسکندریہ اور سوئیز کے تینوں نقطوں پر انکی چھاؤنی رہے گی - اس سے بھی ہمنے انکار کیا اور سختی سے اصرار کیا کہ سنہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ سے زیادہ کوئی فوجی مراعات دینے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں غرض کہ اس تمام بحث و مباحثہ کے بعد طے پایا کہ معین مدت کے لئے معین مقدار میں برطانوی فوج نہر سوئیز پر رہے - تا آنکہ ہم خود ذمہ داری کا بار اٹھا سکیں - اس طریقہ سے ہمارا مقصد ہے کہ دو مرتبہ میں مصر میں برطانوی فوج کو رخصت کر دیں۔

کٹک، ۲۷ اگست - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت اڑیسہ نے تنخواہوں کے معیار کے بارے میں تخفیف کمیٹی کی سفارشات منظور کر لی ہیں - ممکن ہے یکم ستمبر سے انھیں عملی جامہ پہنایا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ ہوتی ہے عزم مستقل میرے
زبان پر بھی وہی ہو جو میرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲ | کانپور شنبہ ۴ ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۶

زیکوسلاویکیہ کی بین الاقوامی پوزیشن

اسوقت زیکوسلاویکیہ کا مسئلہ نہ صرف یورپ کی سیاسیات میں اہمیت اختیار کر چکا بلکہ حالات کو دیکھتے ہوئے اگر یہ کہہ دیا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ آج زیکوسلاویکیہ کی زندگی پر بین الاقوامی امن وسکون کا انحصار ہے اور یورپ کی تباہی و بربادی کا راز زیکوسلاویکیہ کی تباہی میں مضمر ہے۔ جرمنی اپنی خطرناک سازشوں اور طاقت کے بل پر اس چھوٹی سی جمہوری حکومت پر اپنا تسلط و اقتدار قایم کرنا چاہتا ہے اور اس کا حلیف مسولینی کھلم کھلا اس کی حمایت کر رہا ہے۔ مرکزی یورپ میں جرمنی کا اثر ونفوذ روس و فرانس ہی کے لئے نہیں بلکہ بحیرہ بالٹک سے لیکر بحر اسود تک ۱۳ چھوٹے چھوٹے ممالک کے لئے خطرہ کی گھنٹی ہے۔ اس لئے زیکوسلاویکیہ میں جرمنی کا کوئی اقدام بلاشبہ ان ممالک کو کسی موثر کارروائی پر مجبور کر دے گا۔ جو یقیناً ایک دوسری جنگ عظیم کا پیش خیمہ ہوگی اور اپنی ہولناکیوں سے دنیا کو تباہی کے غار میں دھکیل دیگی۔ زیکوسلاویکیہ اگرچہ ایک چھوٹی سی حکومت ہے لیکن موجودہ یورپین سیاسیات میں اس کو جو اہمیت حاصل ہے وہ زیکوسلاویکیہ کی تاریخ اور بین الاقوامی حالات پر ایک ہمہ گیر نظر ڈالنے کے بعد زیادہ واضح ہو سکے گی۔

جنگ عظیم کے فاتحوں نے آسٹریا اور ہنگری کی وسیع سلطنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے وسط یورپ کے متعدد ممالک کے اجزا کاٹ کر ایک نئی سلطنت (زیکوسلاویکیہ) کی بنیاد رکھی تھی۔

اس جدید سلطنت کی تشکیل سے ایک طرف ہنگری اور آسٹریا کی زبردست سلطنتوں کی شکست وریخت مقصود تھی اور دوسری طرف جرمنی کے چاروں طرف چند بلجیم پیدا کرنے کے مدنظر تھے تاکہ جرمنی کو پولینڈ، زیکوسلاویکیہ، جیسے مسلح ممالک اور آسٹریا کے ذریعہ گھیر لیا جائے چنانچہ فرانس نے اپنی سیاست مابعد میں مرکزی یورپ کے ان تمام چھوٹے چھوٹے ممالک کو جرمنی کے خلاف متحد کرنے کے لئے ان میں باہمی معاہدہ کرائے۔

ادہر معاہدۂ ورسیلز کے ذریعہ آسٹریا کی آزاد ہستی تسلیم کی گئی اور اس پر اثر انداز ہونے والی ہر کوشش کا فرانس اور انگلینڈ نے طاقت سے مقابلہ کرنے کا وعدہ کیا اور فرانس نے اپنی مشرقی سرحدات پر زبردست قلعہ بندی کی لیکن فرانس اور برطانیہ کی یہ تمام کوششیں اٹلی و جرمنی کے اتحاد نے برباد کر دیں کیونکہ اٹلی کو فرانس کے ساتھ اتحاد کرنے کے بجائے جرمنی کے ساتھ اتحاد کرنے میں اپنا نفع زیادہ نظر آیا۔

چنانچہ ۱۹۳۲ء میں مسولینی نے پہلی مرتبہ امن مرکزی کا کھلم کھلا اعلان کیا کہ جرمنی اٹلی اور بلجیم کا اتحاد مرکزی یورپ کے امن کو برقرار رکھ سکتا ہے۔

لیکن مسولینی کو یہ یقین تھا کہ مرکزی یورپ میں روس، برطانیہ، فرانس اور جرمنی کے مفاد مشترک ہیں اسلئے اٹلی کو مرکزی یورپ میں کوئی لقمہ تر نہیں مل سکتا۔

اسلئے اٹلی نے جرمنی سے یہ طے کر لیا کہ وہ مرکزی یورپ کی سیاست سے دست بردار ہوا جاتا ہے اس کے بدلہ میں وہ حبش پر قبضہ کریگا اور جرمنی اس کی تائید کریگا۔

چنانچہ اٹلی نے حبش پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جرمنی نے ڈکار تک نہیں لی فرانس اور برطانیہ اپنے اپنے اغراض کے چکر میں رہے فرانس کو حقیقتاً حبش کے معاملہ میں کوئی خاص دلچسپی نہ تھی بلکہ اسکو آسٹریا اور وسطی یورپ سے دلچسپی تھی اور برطانیہ کو بحر روم کی فکر تھی اور رہائن سے کوئی واسطہ نہ تھا اسلئے دونوں کے مختلف اغراض کی بدولت حبش اٹلی کے لئے شیر مادر ہو گیا۔

جرمنی نے بھی ۷ مارچ ۱۹۳۶ء میں علاقہ رہائن پر قبضہ کر لیا اور طے شدہ اسکیم کے مطابق مارچ ۱۹۳۸ء میں آسٹریا پر قبضہ کر لیا۔

یعنی روم اور برلن کی سازش پوری کامیاب ہوئی روم نے مرکزی یورپ کی سیاست سے دستبردار ہو کر حبش پر قبضہ کر لیا اور برلن نے علاقہ رہائن و آسٹریا پر قبضہ کر لیا۔

بخلاف اس کے فرانس اور برطانیہ کو اپنی خود غرضیوں کی بدولت ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور یہ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے اور اٹلی و جرمنی نے حبش و آسٹریا پر قبضہ کر لیا، روم اور برلن نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ اسپین میں جنرل فرانکو کو پیدا کر کے بحر روم میں برطانیہ اور فرانس پر ایک اور ضرب کاری لگائی اور دونوں نے کھلم کھلا اسپین میں مداخلت کر کے فرانس اور برطانیہ کو مزید مشکلات میں مبتلا کر دیا۔

اب جرمنی کے لئے صرف زیکوسلاویکیہ کا مسئلہ باقی رہ گیا ہے جسکے لئے اس نے زبردست تیاریاں اور فوجی اجتماع شروع کر دیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ جرمنی زیکوسلاویکیہ پر بھی قبضہ کر لے گا۔ اگرچہ روس زیکوسلاویکیہ کے موافق ہے مگر روس کے لئے اس کی امداد کرنا کچھ آسان نہیں کیونکہ روس کی سرحد نہ جرمنی سے ملتی ہے اور نہ زیکوسلاویکیہ سے البتہ روس کی فوجیں پولینڈ سے گزر کر زیکوسلاویکیہ کی امداد کر سکتی ہیں مگر پولینڈ روسی فوجوں کو اپنی سرحد میں داخل نہیں ہونے دیگا، اور علاوہ اس کے پولینڈ کو زیکوسلاویکیہ سے بھی کوئی ہمدردی نہیں ہے کیونکہ زیکوسلاویکیہ نے نہ صرف یہ اسوقت پولینڈ کی کوئی مدد نہیں لی تھی جبکہ وہ بالشوزم کے خطرات میں گھرا ہوا تھا بلکہ پولینڈ کی مدد کرنے والی ہنگرین [illegible]

راستہ نہیں دیا تھا۔

فرانس اور برطانیہ کی گومگو اور خود غرضانہ پالیسی کی بدولت روم اور برلن کی سازشیں کامیاب ہو گئیں۔ اور برطانیہ و فرانس خاموشی کے ساتھ ان حالات کو دیکھتے رہے۔

یہ دونوں حکومتیں اس خیال میں تھیں کہ ہم ان کا مقابلہ تو کر سکتے نہیں اسلئے خاموشی اختیار کر لینا زیادہ اچھا ہے تاکہ اپنے مفاد کو نقصان نہ پہونچنے پائے مگر وہ بھی نہیں ہوا اور بحر روم میں فرانس و برطانیہ کے اقتدار کو کافی نقصان پہونچا اور دیکھئے اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

بہر حال جنگ یورپ کے بعد جس مقصد کی خاطر زیکوسلاویکیہ کی ایک علیحدہ حکومت قایم کی گئی تھی وہ پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی نہایت خاموشی کے ساتھ زیکوسلاویکیہ پر قبضہ کریگا

۵ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ او بلاک کے مالکان بلاٹ و باشندگان نے ٹرسٹ کی خدمت میں ایک درخواست بھیجی ہے کہ مشرق کی طرف رام باغ پارک کو بڑھا کر سڑک سے ملا دیا جائے اور سڑک و پارک کے درمیان جو سڑک و مکانات واقع ہیں انکو حاصل کر لیا جائے تاکہ پارک چاروں طرف سے کھلا رہے۔ ان مکانات سے پارک کے استعمال اور اسکی خوبصورتی میں کمی ہو جائیگی۔

ہم کو امید ہے کہ ٹرسٹ کے حکام اس درخواست پر توجہ فرمانے کی زحمت گوارا فرما دیں گے۔

تصحیح

ہم کو افسوس ہے کہ ۲۰ اگست کے صداقت میں صفحہ اول پر جو روح نشاط کے عنوان سے غزل نو: بسردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی کی شایع ہوئی تھی اس میں دو مصرعوں میں غلطی ہو گئی ہے۔

مطلع کے پہلے مصرعہ میں "خدا" کے بجائے جہاں ہو گیا ہے۔ اور ۸ ویں شعر کے آخری مصرعہ میں بجائے لقا کے جفا ہو گیا ہے۔

صحیح مصرعے اس طرح ہیں کہ:

"شاعر ہوں میں شاعر ہوں خدا میرے لئے ہے"

"مدت سے کوئی محو لقا میرے لئے ہے"

براہ کرم ناظرین کرام درست فرمالیں۔

ایوننگ پارٹی

مسٹر ٹی۔ ڈی کوچر قایم مقام ایگزیکٹیو افسر میونسپل بورڈ کانپور نے اپنے صاحبزادہ مسٹر ٹی۔ ان کوچر کی شادی طے ہونے کی خوشی میں ۲ ستمبر ۵½ بجے شام کو معززین شہر کو ایک شاندار ایوننگ پارٹی دی۔

مومن گزٹ

مومن گزٹ مومن برادری کا ایک شاندار ہفتہ وار اخبار ہے جو چار سال سے نکل رہا ہے جس کا یکم ستمبر ۱۹۳۸ء سے پانچواں سال شروع ہو گا اور اس کا پہلا پرچہ مصور شایع کیا گیا جو مضامین وغیرہ کے لحاظ سے کافی بہتر پرچہ ہے۔

اسی سلسلہ میں جشن سالگرہ بھی ۴ ستمبر کو منایا جا رہا ہے ۱۲ بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے جلوس اٹھے گا۔ اور مختلف راستوں سے جلوس ہوتا ہوا شام کو چمن گنج پہونچے گا اور وہیں بعد نماز مغرب جلسہ ہوگا۔

"الفناف" ہفتہ وار

منیجر صاحب "الفناف" ہفتہ وار تلک ہال سے اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

ملک کی موجودہ غبار آلود فضا کو صاف کرنے۔ اقتصادی ومعاشی مشکلات کا حل دریافت کرنے۔ اہم سیاسی مسائل کو سلجھانے عوام میں سیاسی شعور پیدا کرنے۔ ہندوستانیوں کو ایک قومی لڑی میں پرونے، اور ملک کی فرقہ وارانہ وبا کو فنا کرنے کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار "الفناف" افق سیاست پر عنقریب نمودار ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ ماہ ستمبر کے پہلے اتوار کو ناظرین کی خدمت میں پیش ہوگا۔

آئینۂ کانپور

فلسطین ڈے

۲۶ اگست کو مسلم لیگ کے زیر اہتمام فلسطین ڈے منایا گیا جلوس نکلنے کے بعد رات کو چمن گنج میں مسلمانوں کا ایک عام جلسہ مولانا حسرت موہانی پریسیڈنٹ کانپور سٹی و ڈسٹرکٹ مسلم لیگ وممبر پراونشیل آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت میں ہوا جسمیں خود جناب صدر نے ایک رزولیوشن پیش کیا جس میں فوجی بھرتی کے قانون سے اظہار بیزاری اور مرکزی اسمبلی کے مسلم ارکان اور مسٹر محمد علی جناح کی اختیار کردہ پالیسی سے اظہار ناخوشی کیا گیا تھا کیونکہ یہ کارروائی مسلم لیگ کے فلسطین کے متعلق پاس شدہ رزولیوشن کے مفہوم کے منافی ہے۔

کچھ لوگوں نے مولانا حسرت موہانی کے اس رزولیوشن کو پسند نہیں کیا اور انھوں نے اس کی مخالفت کی۔

ان کا خیال یہ تھا کہ مسٹر جناح مسلمانوں کے قائد اعظم ہیں اور انکے فعل پر کسی کو نکتہ چینی نہ کرنا چاہیئے۔ بہرحال کافی کشمکش کے بعد یہ رزولیوشن پاس ہو گیا ہے۔

رشوت کی تحقیقات

[illegible]

انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات صوبہ متحدہ نے کانپور ڈسٹرکٹ جیل کے پھاٹک کے منشی کے خلاف رشوت ستانی کی شکایت کی تحقیقات کی تحقیقات کے وقت مسٹر ٹی۔ پی بھلا انٹی کرپشن افیسر بھی موجود تھے۔ اس سلسلہ میں ایک مجسٹریٹ اور ایک وکیل کی بھی شہادت ہوئی۔

حضرت فرخ شاہ صاحب کا انتقال

۳۰ اگست کی رات کو کانپور کے مشہور معروف مجذوب بزرگ حضرت فرخ شاہ صاحب کا انتقال ہو گیا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

۳۱ اگست ۲ بجے دن کو پوردہ ہیرامن سے جنازہ اٹھایا گیا جسمیں ہزاروں آدمی شریک تھے نماز جنازہ پریڈ گراونڈ میں ۵ بجے شام کو ہوئی۔ اجازت حاصل کرنے کے بعد جنازہ بکین گنج میں سپرد خاک کیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ فرخ شاہ صاحب کا شاہان دہلی کے خاندان سے تعلق تھا، اور آپ کی عمر تخمیناً ۱۳۵ سال بتائی جاتی ہے۔

سیلاب زدگان کی امداد

[illegible] کی شام کو [illegible] ایڈورڈ میموریل ہال میں کانپور کے باشندگان کا ایک عام جلسہ سیلاب کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کا چندہ جمع کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ اور کچھ چندہ جمع کیا گیا۔

مزدوروں کے فیصلے

جگی لال کاٹن ملس وکٹوریہ ملس اور کوپر ایلین کے علیحدہ کئے ہوئے مزدوروں کے معاملہ کی لیبر کمشنر نے سماعت کی اور زیادہ تر معاملوں میں مزدوروں کو دوبارہ کام پر رکھنے کی مل مالکان سے سفارش کی ہے۔ کوپر ایلین کمپنی نے ۱۵۰ مزدوروں کو دوبارہ کام پر ملازم رکھنے کی سفارش کو منظور کر لیا ہے۔

واٹر ورکس کی توسیع کی اسکیم

کانپور میونسپل بورڈ نے شہر میں پانی کی سپلائی کے لئے ایک جدید اسکیم منظور کی ہے جسمیں ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ یہ اسکیم ۲ سال میں پایہ تکمیل کو پہونچے گی۔ اس اسکیم کی تکمیل کے بعد شہر کے مکانوں کے ہر حصہ میں دن رات پانی آسانی کے ساتھ پہونچ سکے گا۔

رام باغ پارک

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ رام باغ محلہ سید منڈی [illegible] پارک [illegible] ۵

گورکھ آیا

ڈرامہ کا خلاصہ

گذشتہ زمانہ میں ہندوستان کی گراوٹ اس حد تک ہو گئی تھی کہ یہاں کے باشندوں کے نزدیک عورت صرف عورت تھی اور انکے نزدیک ماں بہن بیٹی اور بیوی میں کوئی تمیز اور فرق باقی نہیں رہا تھا پوجا کے نام پر شراب اور عورتوں کی عصمتوں کا بھوگ لگایا جاتا تھا اور آرتی کے وقت بدمستی کے گیت الاپے جاتے تھے۔

اسی زمانہ میں مچھندر ناتھ جیسا نیک نفس بھی موجود تھا جو کہ ہندوؤں میں عیاشی اور شراب نوشی کو دیکھتے ہوئے بیزار ہو جاتا ہے۔ دنیاوی لذتوں اور عورتوں سے پرہیز کا عہد کرتا ہے اور اپنی زندگی عبادت اور ریاضت کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ چند ہی روز میں مچھندر ناتھ کی پاکبازی کی دور دور تک شہرت ہو جاتی ہے۔ ہزاروں اسکے چیلے بن جاتے ہیں ان ہی چیلوں میں ایک چیلا گورکھ بھی ہے۔ اسی دوران میں ملکہ مصر ہندوستان پر حملہ کرتی ہے۔ یہاں کے باشندوں پر بے پناہ مظالم اسکے ہاتھوں ہوتے ہیں۔ رشی کنیا تارتما ہر ظلم کو برداشت کرتے ہوئے مچھندر ناتھ ملک کے راجہ اور ہر شخص سے وطن کی آزادی کی اپیل کرتی ہے مگر کوئی اس کی بات نہیں سنتا یہانتک کہ ملکۂ مصر کا ہندوستان پر قبضہ ہو جاتا ہے۔

رشی کنیا ہر طرف سے مایوس ہونے کے بعد خود ملکۂ مصر کی فوج کے مقابلہ کی تیاری کرتی ہے۔ عورتوں کو میدان جنگ میں لاتی ہے۔ مچھندر ناتھ اور اسکے چیلوں کو بھی غیرت آ جاتی ہے وہ بھی مصری فوج سے لڑتے ہیں لیکن فتح رانی تلوتما کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ تلوتما مردوں کی اس بزدلی سے بیزار ہو کر عورتوں کی حکومت قائم کرتی ہے جسمیں تمام عہدہ دار عورتیں ہیں اسکی راجدھانی میں کوئی مرد نہیں داخل ہو سکتا۔ اتفاقاً مچھندر ناتھ راجدھانی میں پہونچ جاتا ہے۔ رانی تلوتما کی محبت اسے دیوانہ بنا دیتی ہے اور اس کا سارا تقدس خاک میں مل جاتا ہے۔ آخرکار گورکھ ناتھ اپنے گرو مچھندر ناتھ کو عورت یعنی ملکہ کے پنجہ سے بچا کر لاتا ہے لیکن جب واپس پہنچتا ہے تو یہ معلوم کر کے حیرت زدہ رہ جاتا ہے کہ گرو مچھندر ناتھ بارہ برس سے اپنی کٹی میں بیٹھے ہیں۔ گورکھ ناتھ کو یہ سارا واقعہ خواب و خیال معلوم ہوتا ہے۔

پربھات فلم کمپنی اس افسانہ پر ایک تصویر "مایا مچھندر" نامی بنا چکی ہے جو بہت مقبول ہوئی۔ اب رنجیت فلم کمپنی نے "گورکھ آیا" کے نام سے تصویر بنائی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رنجیت فلم کمپنی نے اس تصویر کی تیاری پر روپیہ پانی کی طرح صرف کیا ہے۔ بہترین اداکاروں کا انتظام کیا ہے اور ڈائرکشن بھی کافی محنت سے کیا گیا ہے۔

اس تصویر کے دیکھنے سے اس کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ رنجیت فلم کمپنی اپنی قدیم مسخرہ پن کی روش کو تبدیل کر کے سنجیدہ تصویریں بنانے کی طرف آ رہی ہے اگر رنجیت فلم کمپنی اپنی اس تبدیل شدہ روش پر قائم رہی تو امید ہے کہ وہ بہت جلد اچھی کمپنیوں میں شمار ہونے لگے گی۔

اس ڈرامہ کی نمائش کانپور کے مشہور سینما ہاؤس امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں ۳ ستمبر سے شروع ہونے والی ہے۔

مدرسین میونسپل بورڈ کانپور کا اہم جلسہ

۲۷ اگست ۱۹۳۸ء بروز سنیچر ۳ بجے سے پریڈ گراؤنڈ پر ایک جلسہ بڑے اجتماع کے ساتھ منعقد ہوا جسمیں ٹیچرس یونین اور ادھیاپک سمت (انجمن مدرسین) ہر دو جماعتوں نے متفقہ طور پر غور کر کے یہ طے کیا کہ بورڈ سے یہ درخواست کی جائے کہ مدرسین کی تنخواہوں کے متعلق ٹائم اسکیل پر عملدرآمد کیا جائے۔ جو کہ بورڈ نے سنہ ۱۹۳۰ء میں منظور کیا تھا۔

سبد گل

ریاست ٹراونکور نے چند مہینے قبل مندر پرویش بل کی بدولت بہت نام پیدا کیا تھا۔ اب اس کی شہرت اس کارنامے کی وجہ سے ہو رہی ہے کہ اس نے سیاسی تحریک کو دبانے کے لئے آرڈیننسوں کا نفاذ کر دیا ہے۔

دہرم کی کسر سیاسیات میں نکل آئی ہے۔

کل دو خبریں ایک ساتھ آئی ہیں اول یہ کہ وزارت سندھ اور کانگریس پارٹی میں مصالحت ہو جانے کے قوی امکانات پیدا ہو گئے ہیں دوسرے یہ کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ سابق وزیر اعظم سندھ سیاسیات سے الگ ہو گئے ہیں۔

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں

ایک معاصر نے زیکوسلوویکیا اور جرمنی کے قضیہ کی خبر جلی حرفوں میں اس عنوان سے دی ہے، کہ جرمنی ز لنیس کی ناکامیابی کے لئے تیار ہے۔

اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ برطانیہ جرمنی کی کامیابی کے لئے تیار ہے۔

لکھنؤ میں ایک بظاہر بھولی بھالی عورت گرفتار ہوئی ہے جس کا پیشہ یہ تھا کہ گھروں میں جا کر لوگوں کو ٹھگ لیا کرتی تھی۔ اس کا تازہ ترین کارنامہ یہ ہے کہ اس نے فرضی طور پر ایک صاحب کی شادی گولا گنج کے ایک وکیل صاحب کی لڑکی کے ساتھ طے کر دی۔ اور بطور صلہ ۸۰ روپے حاصل کر لئے اور تاریخ مقررہ سے کچھ پہلے لڑکے کا ایک جوڑا کپڑا بھی لے کر غائب ہو گئی۔

خدا آباد رکھے لکھنؤ کو پھر غنیمت ہے۔

سندھ میں ہندو سبھا پارٹی کانگریس سے ملنے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔

غالباً ابھی بھائی پرمانند جی کو اسکی اطلاع نہیں ہوئی

معلوم ہوا ہے کہ حکومت مدراس نے ہریجنوں کے مندر پرویش کے متعلق ایک بل تیار کیا ہے۔

دوہائی تہائی چوتھیائی۔ بھلا جب مدراس میں دھرم نشٹ ہونے لگا تو پھر ہندوستان بس اور کہاں باقی رہ جائے گا۔

بمبئی میں آل انڈیا موبرشی کانفرنس ہونیوالی ہے۔

ممکن ہے کہ اس کی صدارت جان بل فرمائیں

برما اسمبلی میں ایک پارلیمنٹری سکریٹری کو مخالف پارٹی کے ممبروں نے پیٹ ڈالا۔

ہندوستان کی اسمبلیوں کا جوش صرف گالی گفتار تک ہی محدود رہتا ہے لیکن برما نے بہادری کی ایک بہتر مثال پیش کر دی۔

یورپ میں آجکل طلاق کے واقعات کس کثرت سے رونما ہو رہے ہیں؟ اور کیسے کیسے "اہم اختلافات" کی بنا پر طلاق کی درخواستیں پیش ہو رہی ہیں؟ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعات سے ہو سکتا ہے۔

لندن کی ایک حسینہ نے اس "ہولناک جرم" کی بنا پر اپنے شوہر سے طلاق حاصل کی ہے کہ وہ سوتے میں زور زور سے خراٹے لیا کرتا تھا اور اس سے اس "شمع حسن" کے دل و دماغ کو ٹھیس لگتی تھی۔

پیرس کی ایک "ملکہ حسن" نے اس جرم کی بنا پر اپنے شوہر سے طلاق حاصل کی ہے کہ "وہ بھینچ بھینچ کر گرم جوشی کے ساتھ اظہار محبت نہیں کرتا تھا"۔

یہ تو تہذیب جدید کا ابتدائی سبق ہے ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

ادب لطیف

کوئل سے خطاب

(ورڈز ورتھ کی مشہور نظم "کوکو" کا ترجمہ)

(از جناب سید علی حسین علی کچھوچھوی مقیم پٹنہ)

اے زندہ دل کوئل! مغنی وقت، مطربہ زمانہ! میں تیرے نغمہ کی متوالی دھن سنکر اپنے پیمانۂ دل کو فرحت و انبساط سے لبریز کرتا ہوں۔

اے کوئل! میں تجھے کن لفظوں سے یاد کروں؟ "آیا تجھے طائر خوش الحان کہوں" "یا ایک پر کیف ترنم آمیز صدا" "ممالک پرواز کی ملکہ کہوں" "یا حسن کی دیوی" میں حیران ہوں کہ تجھے کن لفظوں سے تشبیہ دوں۔

میں موسم بہار میں جبکہ قدرت کی نیرنگیوں پر نظر ڈالتا ہوں۔ اسوقت تیری "نغمہ ریز صدا" سے مدہوش ہو جاتا ہوں۔ تیری "لوئے جانفزا" سے مسرور ہوتا ہوں لیکن آہ! تیری آواز کبھی کبھی پہاڑوں کی غیر مسلسل چٹانوں سے ٹکرا کر وادی کے نشیب و فراز راستوں میں پیچ کھا کر ایسی مدھم پڑ جاتی ہے جس سے " " میری کیف و نشاط کی دنیا میں سکون سا چھا جاتا ہے۔ اور میرے گلشن فرح و انبساط میں ایک آن کے لئے خاموشی چھا جاتی ہے، اے کوئل تو پرند نہیں بلکہ عالم بصیرت کے پرے رہنے والی شے ہے جس کی صرف " "

ایک ندا ہے وہ بھی " ایک نامعلوم ندا

تو وادیوں سے نکلکر آب و تاب کے ساتھ شاخوں پر رونق افروز ہوتی ہے اور ایک ایسی کہانی سناتی ہے جس سے موسم گل اور روز روشن کا نام افشا ہوتا ہے۔

چھتاری میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

بلندشہر ۲۹ اگست۔ قصبہ چھتاری میں دوکانداروں کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔ احتیاطی کارروائی کے طور پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے تاکہ امن میں خلل واقع نہ ہو۔

پولیٹیکل سائنس کانفرنس

بنارس ۳۰ اگست۔ پہلی ہندوستانی پولیٹکل سائنس کانفرنس کا اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر کو بنارس ہندو یونیورسٹی میں ہونا قرار پایا ہے۔ کانفرنس میں ملک کے مختلف سیاسی مسائل پر مقالے پڑھے جائیں گے اور ان پر بحث کیجائیگی سکریٹری استقبالیہ کمیٹی نے یہ اعلان کیا ہے کہ جو اصحاب مقالے پڑھنا چاہیں وہ ۱۵ نومبر تک اپنے مقالوں کی نقل ان کے پاس بھیجدیں۔

امریکہ کے بحری پروگرام میں اضافہ

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ پریذیڈنٹ روزولٹ سے مشورہ کرنے کے بعد ایڈمرل مہائی نے بیان کیا کہ امید ہے کہ بحری پروگرام میں اضافہ کرنے کے لئے کانگریس سے .... ۲ ڈالر کا مزید مطالبہ کیا جائے گا۔

ماہرین اقتصادیات میں ہمیشہ اختلاف رہتا ہے

فائنینس ممبر سر جیمز گرگ نے اس ضمنی سوال کے جواب میں آیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ شرح تبادلہ کے بارے میں رائے عامہ کیا ہے۔ قہقہوں کے دوران میں فرمایا کہ جس جگہ پانچ ماہرین اقتصادیات ہوتے ہیں وہاں ۶ رائیں ہوتی ہیں۔

بنگال کی مالگذاری کے سسٹم کے متعلق تحقیقات

عالم نسواں

پہلے گھروں کی اصلاح کیجئے

از مس زلیخا لکھنوی

آجکل مستورات میں سیاسی خدمت کا بڑا جوش ہے، ہر تعلیم یافتہ خاتون کی یہ خواہش ہے کہ وہ قومی اسٹیج پر ہو کر اپنی دانشوری اور تدبیر مملکت کا سکہ جمائے لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ

"ہر کسے را بہر کارے ساختند"

عورتوں کا دائرہ عمل مردوں سے جداگانہ ہے اگر وہ مردوں کے فرائض ادا کرنا چاہیں تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ولایت کی بات دوسری ہے۔ وہاں کی معاشرت اور مشرقی معاشرت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

لوگ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ قومی تعمیر کا سنگ بنیاد تربیت اطفال ہے آج کے لڑکے کل کے کارگذار بنیں گے۔ اور والدین جیسی اٹھان ان کو اٹھائیں گے وہ ویسے نکلیں گے۔ آپ اگر شکایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں جفاکشی اور ایثار و قربانی کا مادہ نہیں اور میں بھی اس کو تسلیم کرتی ہوں لیکن یہ خطا ان کے والدین کی ہے۔ اگر بچپن میں ان کو جفاکشی اور چستی و چالاکی کا عادی بنایا جاتا تو جوان ہو کر وہ ایسے مستعد و چست و چالاک نکلتے کہ کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکتا۔ ان دنوں میں تو بچپن سے بزدلی کا تخم بویا جاتا ہے وہ باہر نکلتے ہیں تو ایک محافظ ساتھ ہوتا ہے۔ غرضکہ مردانگی کے خلاف عمل کیا جاتا ہے۔ پھر انھیں ہمت و جرأت اور شجاعت و بسالت کیونکر پیدا ہو۔ جن بچوں کی ابتدا لہو و لعب سے ہو ان میں قوم پروری اور وطن پرستی کا جذبہ کیونکر پیدا ہو۔

مسلمانوں کو افلاس کی بڑی شکایت ہے مگر اس افلاس کے باوجود ان سے زیادہ فضول خرچ اور بے ہنر شاید ہی کوئی ہو۔ ہم نے قدیم سادہ معاشرت کو چھوڑ کر انگریزوں کی دیکھا دیکھی وہ گراں خرچ معاشرت اختیار کی جو ہماری آمدنی سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے۔ ایک متوسط درجہ کے مسلمان کا جو خرچ ہو گا۔ وہ کسی بڑے ہندو کا بھی نہ ہو گا۔ سودیشی کی تحریک مسلمانوں میں چلنا چاہئے تھی کیونکہ دستکار اور جولاہے زیادہ تر مسلمان ہیں۔ مگر یہ کسقدر عبرتناک حقیقت ہے کہ مسلمان سودیشی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ کسی زنانی محفل میں جا کر دیکھا جائے کہ مستورات کس طرح بیش قیمت غیر ملکی پارچہ پہنکر اپنے ملک کی دولت کی نکاسی میں مدد دیتی ہیں۔ یہی حال رسوم کا ہے کہ جن کے پاس کھانے کو نہیں ہوتا وہ بھی جب تقریبات کا موقعہ آتا ہے تو قرض لے کر امیری کے چوچلے دکھاتے ہیں۔

چند روز کا ذکر ہے میرے محلہ میں ایک غریب آدمی کے یہاں شادی ہوئی۔ غریب کے پاس روپیہ نہ تھا۔ اپنا مکان گروی رکھدیا۔ اس دھوم سے شادی کی کہ محلہ والوں نے تعریف کی۔ مگر کسی نے اس پر افسوس نہ کیا کہ وہ گھر سے بے گھر ہو گیا۔ ٹیم ٹام کے معاوضہ میں اس کے رہنے کی جگہ بھی باقی نہ رہی۔ یہ تو ایک مثال ہے جو فی الوقت میرے سامنے آئی اور میں نے پیش کر دی۔ اس طرح کی مثالیں تو ہر روز اور ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ کون تقریب ایسی ہوتی ہے جس کا سرانجام مہاجن کے روپیہ سے نہیں ہوتا۔ اس فضول خرچی کے ہاتھوں مسلمان جس طرح تباہ ہیں انکو کون نہیں جانتا مگر افسوس ہے کہ وہ چادر دیکھکر پیر نہیں پھیلاتے بلکہ قرض کے ذریعہ اخراجات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بچوں کی دنیا

گوریلا

تم نے چڑیا گھر میں شیر، شیرنیاں، چیتے اور قسم قسم کے عجیب غریب اور خوفناک جانور دیکھے ہوں گے۔ پر گوریلا بھی دیکھا ہے؟ ہندوستان کے عجائب خانوں میں تو نہیں نظر آیا نہیں۔ سنتے ہیں کہ حیدرآباد میں ہے۔ گوریلا اور تمام دوسرے جانوروں کی بہ نسبت آدمی سے بہت ملتا ہے۔ پورا گوریلا ایک آدمی کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے دم نہیں ہوتی، دانت بھی مقدار میں اتنے ہی ہوتے ہیں جتنے ہمارے، صرف ذرا بڑے ہوتے ہیں۔ ہاتھ بھی ہماری ہی طرح ہوتے ہیں لیکن گھٹنوں سے نیچے ہوتے ہیں۔ سر بھی ہمارے سر سے ملتا ہوا ہوتا ہے۔ جسم پر بال ہوتے ہیں۔

یہ درخت پر رہتا ہے مگر زیادہ اونچا گھر نہیں بناتا اس لئے کہ اس کا جسم بھاری ہوتا ہے۔ یہ سیدھا کھڑے ہو کر زیادہ دور نہیں جا سکتا مگر گھٹنوں کے بل زیادہ تیز دوڑتا ہے۔ گوریلا بہت خوفناک جانور ہے۔ مگر یہ کبھی آدمی پر حملہ نہیں کرتا جب تک کہ خود خطرے میں نہ ہو۔ جب کبھی شکاری مادہ گوریلا پر بندوق چلانے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ اس کی حفاظت کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور جب وہ دور نکل جاتی ہے تو یہ دونوں ہاتھوں سے اپنے پیٹ کو پیٹتا ہے جس سے ڈھول کی سی آواز نکلتی ہے اور شکاری کی طرف آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اگر اسے فوراً بندوق سے نہ مار ڈالا جائے تو یہ آدمی کو جان سے مار ڈالتا ہے اور بندوق کی نالی اس طرح چبا ڈالتا ہے جیسے ہم تنکے کو۔

پیام تعلیم

لکھنؤ میں سوشلزم کا پرچار

لکھنؤ ۲۹ اگست۔ سوشلزم کی تعلیم دینے والے اسکول میں جو کہ کانگریس سوشلسٹ پارٹی لکھنؤ کے زیر اہتمام کھولا گیا ہے۔ اچاریہ نریندر دیو نے "سوشلزم" کے موضوع پر اپنے لیکچروں کے پہلے سلسلہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ سوشلزم کا مقصد یہ ہے کہ ایک ایسی سوسائٹی قایم کی جائے جس میں کوئی طبقہ وارانہ تمیز نہ ہو۔ اور یہ مقصد طبقہ وارانہ جدوجہد کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے علاوہ طالب علموں اور استریوں کے جو کہ بڑی تعداد میں لیکچر کے وقت موجود رہتے ہیں قریبی اضلاع کے بہت سے کارکن بھی لیکچر سننے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

سوشلزم کے مختلف پہلوؤں پر بارہ لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔

سی۔ پی اسمبلی کا آئندہ اجلاس

ناگپور۔ سی پی اسمبلی کا اجلاس ۵ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ پہلا روز بہت ہی ہنگامہ خیز ہو گا۔ کیونکہ اس روز تین علیحدہ علیحدہ جلوس اپنا پروٹسٹ ظاہر کرنے کے لئے اسمبلی ہال پر دھاوا بولیں گے ناگپور کے شہریوں کے دھاوے کا مقصد ڈاکٹر کھرے کے استعفی اور گذشتہ وزارت کے ٹوٹنے کے خلاف پروٹسٹ کرنا مسلمانوں کے جلوس کا قضیہ ودیا مندر اسکیم کے خلاف اظہار ناراضگی کرنا اور ناگپور سے مزدوروں کے دھاوے کا مقصد حکومت کی لیبر پالیسی کے خلاف اظہار ناراضگی کرنا ہے۔

ضلع میمن سنگھ میں تباہی پر تباہی

میمن سنگھ ۲۹ اگست۔ گذشتہ ہفتہ اس ضلع

پردۂ فلم

اچھے افسانوں کی ضرورت

ہندوستانی فلمسازوں کی توجہ کئی دفعہ اس اہم مسئلہ کی طرف دلائی جا چکی ہے کہ اپنی فلموں کے لئے بہتر افسانے مہیا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن ابھی تک بعض فلمساز "سٹنٹ" قسم کے افسانوں کا انتخاب کر رہے ہیں جس سے نہ انکو فائدہ ہے اور نہ پبلک ہی کچھ حاصل کر سکتی ہے۔ فلم کی کامیابی کا پچاس فیصدی دارومدار افسانہ کی دلکشی پر ہے۔ اگر افسانہ کی بنیاد مضبوط ہو گی تو فلم کی عمارت بھی کامیاب رہے گی۔ اگر افسانہ کمزور ہو گا تو خواہ فوٹو گرافی یا صدا بندی کتنی ہی اچھی ہو۔ ڈائرکٹر نے اپنے تمام طاقت صرف کر دی ہو تصویر ضرور ناکام رہے گی۔

اس اہم نقطہ کو سب سے پہلے نیو تھیٹر لمیٹڈ نے سمجھا۔ چنانچہ انھوں نے اپنی فلموں کے لئے بنگال کے شہرت یافتہ افسانہ نویس ڈاکٹر سرت چندر چیٹرجی کی کہانیاں حاصل کیں۔ "دیوداس" کو جو کامیابی حاصل ہوئی وہ باعث رشک ہے۔ اس کے بعد "بجارن" "منزل" "مایا" "پریزیڈنٹ" "دھرتی ماتا" وغیرہ کی کامیابی کا باعث افسانہ کی دلکشی ہے۔ بمبئی ٹاکیز لمیٹیڈ بھی افسانوں کے انتخاب میں خاص امتیاز رکھتی ہے۔ چنانچہ آج تک اس کمپنی نے مختلف اقسام کے دلچسپ افسانے پردۂ سیمیں پر پیش کئے ہیں۔

"باغبان" کی کامیابی بھی افسانے کے باعث ہے، اور جیلر فلم کا افسانہ پتھر کی آنکھ سے بھی آنسو لے آتا ہے۔ ان فلموں کے افسانہ نویس پہلی دفعہ پیش ہوئے ہیں۔ "باغبان" کا افسانہ یوپی کی ایک خاتون بیگم انصاری کے زور قلم کا نتیجہ ہے اور "جیلر" کی کہانی امیر حیدر کمال امروہی کا ہے۔ اسی طرح اور بھی سینکڑوں افسانہ نویس ہندوستان میں موجود ہوں گے۔ اگر فلمساز کوشش کریں تو ان کا پتہ نکال سکتے ہیں اور اپنی فلموں کے لئے بہترین دلچسپ افسانے حاصل کر سکتے ہیں۔

جب تک سٹوڈیوز میں تنخواہ دار منشی افسانہ نویس رہیں گے تب تک ہماری فلموں میں ترقی کی بہت کم گنجائش ہے۔ افسانہ نویسی کے لئے آزاد و بلند خیال اور یکتا ہونا ضروری ہے جو انسانی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتا ہو، ایک شخص ہر بار نئی قسم کا افسانہ نہیں لکھ سکتا۔ غیر ممالک کے فلمساز ایک افسانہ کے حقوق کے حاصل کرنے کے لئے ہزاروں پونڈ صرف کر دیتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ افسانہ فلم کے لئے کتنی ضروری چیز ہے۔ افسانہ اور مکالمہ نویسی کے لئے انگلینڈ سے۔ ایچ۔ جی۔ ویلز کیپٹن کنیزی۔ نوئل کورڈ۔ جیسے ادیبوں کو زر کثیر صرف کر کے امریکہ بلوایا گیا۔ میٹرو گولڈن کمپنی نے ڈاکٹر کرانن کے ناول CITADEL کو فلمانے کے حقوق حاصل کرنے کے لئے ہزار ہا پونڈ صرف کر دئیے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستانی فلمساز یہ سمجھتے ہیں کہ افسانہ لکھنا ایک معمولی چیز ہے عموماً یہ کام ڈائرکٹر کو دیدیا جاتا ہے جو ایک معمولی سا افسانہ تیار کر کے فلمساز کی رضامندی حاصل کر لیتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے فلمساز افسانہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے آئندہ سے اپنی فلموں کے لئے اچھے افسانوں کا انتخاب کریں گے۔ اور جہاں فلم تیار کرنے میں ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہیں وہاں اچھا افسانہ حاصل کرنے کے لئے بھی محنت اور روپیہ صرف کریں گے۔

اسوقت ضرورت ہے کہ ہندوستان کے باکمال افسانہ نویسوں کو فلمی افسانے لکھنے کی طرف مائل کیا جائے اور اچھے افسانوں کو خرید کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ (نگارستان)

اقوال زریں

اگر انسان چاہے تو اپنی ناکامیابی سے کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ (بیکن)

غور کرنے سے آدمی کو حق اور کامیابی کی راہیں نظر آتی ہیں۔ شیکسپیر

انسان کو لازم ہے کہ اپنی ہمدردی کے حلقہ کو تنگ نہ کرے اور غیروں سے بے سبب تعصب اور نفرت نہ کرے۔ (بیکن)

جو آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ صداقت یا نیکی صرف اس کی طرف ہے، وہ جاہل اور بیوقوف ہے۔ (جوزف ایڈیسن)

محبت سے بہت سے مشکل کام آسان ہوجاتے ہیں۔ (گوئٹے)

خدا کے غصہ سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنے غصہ کو جیت لو۔ (ملٹن)

اپنے ملک کی خدمت کے لئے ہروقت تیار رہو۔ (پنڈت جواہر لال نہرو)

مرنے کے بعد بھی اپنا نام زندہ رکھنا چاہتے ہو تو کوئی ایسا کام کرو جس سے ہر انسان کا بھلا ہو۔ (بابر)

موج تبسم

میں ایک نئے خزانچی کی تلاش میں ہوں۔
تم خوش قسمت ہو۔ میں پرانے کی تلاش میں ہوں

کون سی دو باتیں امن کی دشمن ہیں؟
جنگ اور امن کانفرنسیں۔

جاپانی لیکچرار:۔ جاپان لڑائی پسند کرنے والا ملک نہیں ہے۔
حاضرین میں سے ایک:۔ بدقسمتی سے چین والوں نے ایسا سمجھ لیا ہوگا۔

نیا پوسٹ مین:۔ پنڈت ہری کشن لال کا مکان یہی ہے۔
ہری کشن لال:۔ ہاں یہی ہے۔
پوسٹ مین:۔ ایک پارسل اور دو بیرنگ چٹھیاں
ہری کرشن:۔ (چٹھیوں کو الٹ پلٹ کر) سنئے صاحب پارسل تو میرا ہے مگر ان چٹھیوں کا پانے والا کوئی دوسرا ہری کشن ہوگا۔

ایک شریف آدمی نے ایک شیطان لڑکے سے کہا:۔ کیا تمہارے جیسا بھی کوئی شیطان ہے۔
شیطان لڑکا:۔ صرف آپ

جج:۔ اب کی بار میں تمہارا قصور معاف کرتا ہوں مگر پھر کبھی ایسا مت کرنا۔
چور:۔ اچھی بات ہے۔ سوچوں گا۔

دلچسپ معلومات

انوکھا مکان

فرانس کے ایک بے فکرے نے ایک ایسا مکان ایجاد کیا ہے جس میں کل چار کمرے ہیں۔ اس مکان کو کپڑے کی طرح تہ کرکے ایک جگہ سے دوسری جگہ باسانی لے جا سکتے ہیں۔ رہائش کے کمرے کی لمبائی ۲۰ فٹ اور چوڑائی ۱۴ فٹ ہے۔ مکان کا باقی حصہ ایک باورچی خانے اور دو سونے کے کمرے پر مشتمل ہے۔ جب تمام کا تمام مکان تہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کی لمبائی ۱۶ فٹ اور چوڑائی ۸ فٹ رہ جاتی ہے۔ اسے موٹر کے پیچھے باندھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے۔

کپڑے دھونے کی مشین

ماسکو کی اکیڈمی آف سائنس نے ایک مشین ایسی تیار کی ہے جو بہت تھوڑے وقت میں اور بہت کم صابن کے استعمال سے میلے کچیلے کپڑے دودھ کی طرح صاف کردیتی ہے۔

یہ مشین ایک ایسے سائنسداں کی کوششوں کا نتیجہ ہے جس کے کپڑے ایک واشنگ فیکٹری نے بالکل خراب کردیئے تھے۔ اس کا لباس اس کے حسب مرضی نہیں دھویا جاتا تھا۔ آخر اس نے دھوبیوں سے بچنے کی خاطر یہ مشین ایجاد کرکے اپنے ایک سلیقہ مند نوکر کی حوالہ کردی ہے۔

نہر سوئز کو ۱۸۶۹ء میں ایک فرانسیسی انجنیر نے بنایا تھا یہ ۹۹ میل لمبی ہے۔

افسانہ

فیشن کی تتلیاں

مزاحیہ

از مسٹر ایس۔ بسریا۔ ویل، ویو، مسوری

پھولے وہ پھول باغ میں حسن و بہار کے
بلبل گلوں کے لے گئی جمپر اتار کے

فیشن نے جو احسان ہندوستانی لیڈیز پر کیا ہے اس کے لئے ان کو خاص طور پر ایک سو ایک مرتبہ شکریہ ادا کرنا حق بجانب ہے، خیال تو کیجئے کہاں سوا پانچ سیر کا دامن اور اسپر گوٹہ، بیٹھ گوکھرو بیل، چکن، اور خدا جھوٹ نہ بلائے تو اس کے ساتھ پورے ۶ فٹ کا کمر بند، جس کے ایک سر سے بندھا ہوا ایک زرین بٹوہ۔ اور بٹوہ میں دونی، چونی، اٹھنی، روپیہ، دکھنی چھالیاں چکنی سپاری، الائچی، سونف، بیچک، پوروا، اللہ دے اور بندہ لے۔ اور دوسرے سرے پر وزن برابر کرنے کے لئے ایک چابیوں کا گچھا۔ کمر کیا تھی اچھا خاصہ ایک ہینگر HANGER تھا اور کہاں نزاکت کا یہ عالم ہے

اللہ رے نازکی کہ اٹھا اس نے برگ گل
ہونٹوں پہ رکھ لیا تو لچکنے لگی کمر

اور ملاحظہ ہو:۔

یہ سادگی ہے باندھتے ہیں قتل پر کمر
اتنی خبر نہیں کہ بتوں کے کمر بھی ہے

اب ذرا سوا سات چھٹانک کا بیٹی کوٹ لاحظہ فرمائیے۔ ہلکا، سُبک، نزاکت کا پتلا، دو گز کا ٹکڑا، جاذب نظر، پھول پتوں سے مزین جو جارجٹ یا وائل کی رنگین۔ ساڑھی میں اس طرح جھلکتے ہیں جیسے سرخ فانوس میں شمع روشن یا زمردین بلب میں بجلی کے تار، اور جب جنبش میں آتے ہیں تو یوں سمجھئے کہ نسیم سحری سے اٹھکیلیاں کرتے ہوئے غنچہ دگل و نگین جالی کے اندر اپنی ہی خوشبو میں مست ہوکر جھوم رہے ہیں۔

تڑپتے گل ہیں بیٹی کوٹ کے دامان وائل میں
مچل جاتی ہیں جیسے مچھلیاں آغوش ساحل میں

تن نازک پر جا کٹ گویا ہرن پر گدھے کی جھول تھی اجس جھول کی خوبصورتی بڑھانے کے لئے بھاری بھاری بیل بوٹے پان پتے مور، طوطے، سارس، بگلے، پیپر گھلے، ٹیپائے جاتے تھے اور ان سب کا بوجھ بھی کمر نازک پر ہی رہتا تھا۔ شاید اسوقت کی نزاکت کے حسب حال یہ شعر تھا۔

نزاکت کیا کہوں اس سیم تن کی
اٹھا لیتی ہے گٹھری تین من کی

اس کے بجائے آجکل ہلکا پھلکا، نرم و نازک، خوش وضع خوش رنگ، دلکش دلاویز، خوبرو، خوبصورت، حسن میں بھرپور، مستی میں چور اسم بامسمی جمپر ہوتا ہے جسکو پہن کر بدن میں چستی اعضا میں پھرتی آتی ہے۔ اور پہننے والا پاوالی بندی کی طرح ادھر ادھر پھدکتی، تھرکتی کودتی، پھاندتی پھرتی ہے ؎

میں تھرتھرا کے قبر سے باہر نکل پڑا
کی اس نے ہائی جمپ جو میرے مزار پر

اس جمپر کی ادا و نزاکت دکھانے کے لئے ساڑھی کا پلو سر سے کندھے پر ہوتا ہوا بازو پر آکر ٹھہرتا ہے۔ اگر خدانخواستہ ہوا کا جھونکا، پلے کو سینہ پر لاکر ڈالدے تو کندھوں کو خاص ادا کے ساتھ جھٹکا دے کر انگلیوں کی نزاکت جنبش کے ساتھ پلے کو فوراً ہٹا دیا جاتا ہے اس میں بھی شک نہیں کہ ساڑھی کو بھی سر سے پھسل جانے کی عادت ہے اور ایسی پھسلتی ہے کہ سر سے سرک کر کندھوں پر اور کندھوں سے کھسک کر بازوؤں پر آجاتی ہے لہذا اس کو بار بار اٹھا کر سر چڑھانا پڑتا ہے اور اس طرح نرم و نازک ہاتھوں کو اچھی خاصی ڈمبل نما کسرت ہوجاتی ہے اور کسرت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساڑھی کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا ہے جو یونین جیک کی طرح ہوا میں اڑ اڑ کر جمپر کی رنگین طبیعت کو کشادہ کرتی رہتی ہے۔

اس جمپر کا ایک ایک پھول پژمردہ دل کو کھلا دینے کے لئے کافی، اس کا ایک ایک بوٹہ بیمار طبیعتوں کو خوش کرنے کے لئے شافی، اس کا رنگ انسان کو رنگ رلیوں میں محو اس کی خوشبو دماغ کو مست کردینے میں فرد، اسکی (FITNESS) سے سٹریا کے نٹ دور اور اس کے ADJUSTMENT سے زندہ دلوں کے دل چور۔

اپ ٹو ڈیٹ جمپر میں (خدا بچائے کو سلامت رکھے) عموماً ایک فٹ ۶ انچ یا ۸ گرہ کپڑا لگتا ہے۔ وزن میں پونے ۶ چھٹانک۔ لمبائی چوڑائی میں مختصر کا اختصار، آستین غائب۔ کندھوں پر پونے تین تین انچ کی پٹیاں ہوتی ہیں تاکہ گردن اور کندھے جسقدر کھل سکیں کھلے رہیں۔ سامنے کا حصہ V شیپ کٹا رہتا ہے۔ اس کشادہ حصے سے حسن شباب کی لہریں امنڈ امنڈ کر باہر آتی ہیں۔

کبھی کبھی ان ساڑھیوں کو بقعہ نور بنانے کے لئے نہایت خوبصورتی کے ساتھ چھوٹے چھوٹے شیشہ کے چوکور ٹکڑوں کا بورڈ بنا دیتے ہیں۔ تاکہ سورج کی کرنیں شیشوں سے ٹکرا کر اور بکاین لائٹ کی طرح لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ کرتی رہتی ہیں۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
ٹھنڈی سڑک پہ کھول دی بوتل شباب کی

ڈوپٹے اور چادر کا وزن زیادہ نہیں تو کم بھی نہ تھا لہذا فیشن نے ان دونوں کی جگہ ایک ساڑھی کو دیدی جو بیٹی کوٹ اور جمپر کے چاروں طرف ایک ادائے مستانہ کے ساتھ لپٹ جاتی ہے۔ اس کے رنگ لاتعداد ہیں مگر شوخ طبیعت والے عموماً شوخ رنگ پسند کرتے ہیں، دوسری بات ان ساڑھیوں میں یہ ہے کہ ان کا رنگ ہر وقت ہر ساعت، ہر لحظہ بدلتا رہتا ہے، صبح کو شوخ ارغوانی ہے تو دوپہر کو سرخ شام کے وقت طوطیا سبز تو رات کے نارنجی۔ دوسرے روز کبھی سیندوریا تو کبھی سبز کاہی کبھی گہرا نیلا تو کبھی دھانی ۔۔۔ خدا جھوٹ نہ بلائے تو جس وقت مختلف رنگ کی ساڑھیاں مال کی سڑک پر جمع ہوجاتی ہیں تو کالے بادلوں میں قوس قزح کا منظر سامنے آجاتا ہے اور جب ہوا کے جھونکوں میں ساڑھیاں اڑنے لگتی ہیں تو کسی سرسبز پارک میں رنگ برنگی تتلیوں کے اڑنے کا سماں نظر کے سامنے ناچنے لگتا ہے

ہر چہار سمت پھیل جائیں اور ہر تتلی ایک چلتی پھرتی بوٹہ قد آرک لائٹ نظر آئے۔

فی الحقیقت بجلی کی روشنی میں اس قسم کی ساڑھی کا ہر شیشہ دو سو کینڈل پاور کا بلب بن جاتا ہے۔ اگر ایک ساڑھی میں پانچ سو شیشے لگے ہوں تو ایک ساڑھی سے ایک لاکھ کینڈل پاور کی روشنی نکلتی ہے اگر ایک ہال میں پچاس تتلیاں اس قسم کی موجود ہیں۔ تو پچاس لاکھ کینڈل پاور کی روشنی ایک ہال میں ہوتی۔

قصہ کوتاہ فیشن نے وہ چار چاند بلکہ ہزار چاند لگائے کر دیے لیلے کے سامنے حسن شیریں پانی پانی ہوگیا ہر ہیں مسوئے شب یجور کو روز روشن بنایا تو روز پاوڈر نے ۔۔۔ گلابی دھبے لگا کر حسین کو حسین بنا دیا۔

(۱) [illegible] (۲) [illegible] ... جی جن دیکھکر ... بیٹھے کے ڈنا شن دیکھکر

(1) gin (2) glycerine phosphate

(3) Vitamin

ستقیا ... کو لوگ ہم کھنکایا۔ تو ... malt ... مہندی کا رنگ پھیکا کر دیا ... lip stick ... نے پان کے چونا کا ڈالا دیا۔ تو ... Sorma نے سرمہ دانی کو پیسکر سرمہ بنادیا۔ دور قدیم کے زیورات نے پور پور پر قبضہ کیا، تو دورِ جدید نے سب کو آزاد کر دیا۔

... ہنوز یور گل تر بدن گل سے بھی نازک ہے ... بدن ... بدھیاں بنکر ... فیشن نے حسن کو پردہ نشین بنا کر گھونگھٹ میں چھپایا تو نئے فیشن نے بے پردہ بنا کر ہال پر حسن سے لونگ چمپ کرایا با وا جان نے باوا کا با وا بن کر میاں بیوی کو چکوا چکوی بنا کر شب فرقت میں آٹھ آٹھ آنسو رلایا تو بیٹے ... باوا کا باوا بن کر بام روم میں بیوی کے ساتھ شل بادام دومغز ناچ ناچ کر باوا جان کی روح کو قبر میں تنگنی کا ناچ نچایا۔

ز زندگی ریڈیو مرقد میں لگا کر ... ہے پیانو کی صدا پر

کانگریس کا روز افزوں اقتدار

کراچی ۲۸ اگست۔ اب سندھ کی سیاسیات کا مرکز کراچی سے واردھا منتقل ہو گیا ہے جہاں کانگریسی لیڈر کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ رہے ہیں۔ وہاں پہونچکر وہ مہاتما جی کو سندھ کی صورت حالات سے مطلع کریں گے اور عارضی طور پر ان کی انقطاعی منظوری حاصل کریں گے کانگریسی لیڈر یکم ستمبر کو واردھا میں مہاتما جی سے ملاقات کریں گے۔ غالباً اس کے بعد انقطاعی فیصلہ ہو جائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ چونکہ یہ سوال پیدا ہو گیا ہے کہ آیا کانگریس ورا ایک غیر کانگریسی وزارت کی حمایت کر سکتی ہے یا نہیں اسلئے مہاتما جی سے مشورہ کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

کانگریسی لیڈروں کا بیان

سردار ولبھ بھائی پٹیل، مولانا ابوالکلام آزاد اور آچاریہ کرپلانی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے

ہم نے سندھ کی سیاسی صورت حالات پر اس کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیروں اور سندھ اسمبلی کے مختلف گروہوں سے خوب اچھی طرح تبادلہ خیالات کیا۔ ہم نے ان مسائل کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو کہ زیر بحث معاملہ میں ماخوذ تھے یہ مناسب سمجھا کہ انقطاعی فیصلہ پر پہنچنے سے قبل ہمیں آپس میں مزید مشورہ کر لینا چاہئیے، نیز مہاتما جی کی بھی رائے لے لینا چاہئیے۔ لہذا ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم فوراً واردھا جائیں۔ ہم آیندہ ہفتہ کے ... پہلے ... کی توقع کرتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد بذریعہ ہوائی جہاز واردھا جاتے ہوئے کلکتہ جا رہے ہیں اور سردار پٹیل آچاریہ کرپلانی اور ڈاکٹر چوتھ رام کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز احمد آباد جائیں گے۔

... میں سنسنی خیز حادثہ

... اگست ... (پنجاب) کے ایک ساہوکار نے اپنے لڑکے کی ... کی رسم ادا کرنے کے سلسلہ میں ایک ... دی جو تمام مہمان ... تعداد ... کھانے میں زہر کے اثر سے فوت ہو گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کھانا کھاتے ہی تمام مہمانوں کی طبیعت ناساز ہو گئی اور ... کے پہنچنے سے پہلے ہی تمام مہمان ... بعد ... معائنہ کرنے ... معلوم ہوا کہ ایک چھپکلی کھانے میں ... دیگ ... کی تلی میں ملی۔

فلسطین میں لوٹ مار

لندن ۲۶ اگست۔ فلسطین کے ہائی کمشنر کی جانب سے دفتر نوآبادیات میں کل شام جو تار موصول ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ ۲۰ اگست کو جافہ میں جو بم پھٹا تھا۔ اس میں ... اشخاص ہلاک ... مجروح ہوئے۔ اسی ... کو ... پولیس پر حملہ کیا گیا۔ جبکہ وہ جافہ کے قریب ایک عرب کا ... گزر رہی تھی عرب ... سوگیا اور اس کا ساتھی زخمی ہو گیا۔ شام کے وقت ...

کے شمالی حصہ میں ایک یہودی چوکی پر ... گولی سے اڑا دیا گیا۔ ۲۰ اگست کی شام کو جافہ تل ابیب کی سرحد کے قریب یہودی عمارتوں کو آگ لگانے کی کئی ناکام کوششیں کی گئیں۔ ایک بم پھٹنے سے ٹیلیفون کے تاروں کو نقصان پہونچا اس کے تھوڑی دیر بعد پولیس ... ایک ... لاری ... پر ... گولی ... آگ لگا دی ... ایک ... ہوا ... گولی ... دیا گیا ... مسلح ... شام کے وقت ...

... جانے والی گاڑیوں پر گولی چلائی۔ دہشت انگیزوں اور فوجیوں میں فوراً مقابلہ شروع ہو گیا اور ہوائی جہازوں کی استعمال کئے گئے۔ گیارہ دہشت انگیز ہلاک ہو گئے۔ ایک ہوائی جہاز ٹوٹ گیا۔ دو ہوا باز ہلاک ہو گئے جافہ میں ۲۰ و ۲۸ کی درمیانی شب بغیر کسی حادثہ کے گذری۔ ... دہشت انگیز گرفتار کر لئے گئے۔ ... ایک ... زخمی کر دیا گیا۔ یہودی ... خاص واقعہ ... یہودی ... کے قریب یہودی علاقہ ...

حملہ کیا گیا۔ دو یہودی گولی سے ہلاک کر دئیے گئے اور ایک زخمی ہوا۔ اس سے پہلے ایک یہودی کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ جو جیفہ ... لائن کے قریب ... رہا تھا تقریباً ایک ہفتہ ہوا، دو یہودی اغوا کر لئے گئے وہ کل صبح ... کے قریب ملے۔ تمام ملک میں لوٹ مار جاری رہی اور ... دو ... تعارفات ہوئے۔

... ۲۸ اگست ... کو معلوم ہوا ہے کہ ایک ... کو ... شہر ... کو ... یہودی ... سلسلہ میں ... آئندہ اجلاس میں ... بندر ...

الہ آباد کا فرقہ وارانہ فساد

لکھنؤ ۱۰ اگست ۔ الہ آباد کے فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق آج صبح جو سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دو اشخاص ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے ۔ پانچ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ اور شہر میں خوف و ہراس کی کوئی علامت موجود نہیں ہے ۔ دکانیں کھلتی جا رہی ہیں ۔

یوپی کونسل میں بیان

یوپی کونسل [illegible] کا اجلاس آج صبح مسٹر سیتا رام کی زیر صدارت شروع ہوا اس بلوہ [illegible] ذکر کیا گیا مسٹر موہن لال شاہ کی درخواست پر ڈاکٹر محمود اللہ جنگ پارلیمنٹری سکریٹری وزیر اعظم یوپی نے بیان کیا کہ حکومت کو یہ جان کر دکھ ہوا ہے کہ کل الہ آباد میں بلوہ ہو گیا ۔ ہاؤس کی تشویش میں حکومت پوری پوری شریک ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ آنریبل ڈاکٹر کے ۔ این ۔ کاٹجو [illegible] کی عدم موجودگی اس افسوسناک بلوہ کا نتیجہ ہے ۔ حکومت کو مکمل رپورٹ موصول نہیں ہوئی [illegible] اور بلوے کی نوعیت اور شدت نیز زخمیوں کی تعداد کے متعلق ڈسٹرکٹ افسر کی [illegible] انتظار کیا جا رہا ہے ۔ آپ نے ہاؤس کو یقین دلایا [illegible] حالات کو قابو میں رکھنے کے لئے حکومت [illegible] اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے ۔

حکومت سرحد کا کمیونک

حکومت سرحد نے مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا ہے :-

" حکومت نے مقامی تحقیقات اور اس سلسلہ پر تحریری رپورٹوں اور نمائندگیوں کی روشنی میں [illegible] شہر پر اہل تھانہ کے حالیہ حملے کے حالات پر اچھی طرح غور کیا ہے ۔

سیلاب کی قیامت خیزیاں !

لکھنؤ ۳۰ اگست ۔ یوپی میں سیلاب سے ۶ ہزار گرام اور دس لاکھ اشخاص متاثر ہوئے ہیں ۔ یہ اندازہ وزیر رسل و رسائل حافظ محمد ابراہیم نے جو ۱۶ اضلاع کا پندرہ دن تک دورہ کرنے کے بعد کل لکھنؤ واپس تشریف لائے ۔ لگایا ہے ۔

وزیر رسل و رسائل نے شام کو گورنر سے ملاقات کی ۔ اور انھیں سیلاب کی صورت اور امدادی تدابیر سے آگاہ کیا ۔ سیلاب زدہ علاقوں میں تقریباً ۸۰ امدادی مرکز برسر عمل ہیں اور حکومت کی امداد اور پرائیوٹ خیرات سے ۳ لاکھ اشخاص ریلیف فنڈ حاصل کر رہے ہیں ۔ بقیہ ، سات لاکھ دوسرے ضلعوں کو روانہ ہو گئے ہیں اور انکی دیکھ بھال ان کے رشتہ دار کر رہے ہیں ۔ حافظ محمد ابراہیم نے سیلابوں اور ان سے پیدا شدہ تباہی و بربادی کو بے مثال اور ناقابل بیان قرار دیا ہے ۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ پبلک کارکنوں اور ملازموں نے جس شاندار اسپرٹ اور فیاضی کا مظاہرہ کیا ۔ اس نے ٹریجیڈی میں جزوی کمی کر دی ہے ۔ اندوہناک کے بھی متعدد واقعات رونما ہوئے ہیں ۔ مرد اور عورتیں دس دس میل پیدل بے گھر گاؤں میں پڑے ہوئے ہیں کہ [illegible] ان پر قیامت نازل کی ہے ۔ وہی ان کی چارہ سازی کرے گا ۔ انہیں توقع نہیں کہ جہاں پیدا ہوئے تھا وہیں جان بھی دے دینگے ۔ امدادی پارٹیوں کے ذریعہ ان کو بہتر لوگوں کی امداد مل گئی ہے جس کی پہنچنے کی انہیں توقع نہ تھی ۔ ان علاقوں میں کشتیاں گشت کر کے کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کر رہی ہیں ۔

جاپان نے چین میں سنٹرل گورنمنٹ قایم کر دی

ٹوکیو ۳۰ اگست ۔ جاپان کے وزیر جنگ جنرل اتاگاکی نے دوران انٹرویو میں اعلان کیا کہ موجودہ جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے چین میں ایک سنٹرل گورنمنٹ قایم کر دی ہے جو پیکنگ اور نانکنگ کی حکومتوں پر مشتمل ہوگی آپ نے یہ بھی کہا کہ جاپانی مہم مارشل ہانگ کائی شیک کی جاپان سے خلاف پالیسی کی وجہ سے شروع کی گئی ہے ۔ اس کا اصل مقصد چین ، جاپان اور منچوریا کے درمیان اقتصادی بلاک قایم کرنا ہے جس سے کہ مشرقی ایشیا کی پوزیشن مضبوط ہو جائے ۔

ہانگ کانگ میں دفتر خارجہ سے چینی سفیر کو تار ملا ہے کہ ہانکو سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر واقع شہر کنگ شان پر جاپانی فوجوں نے ہوائی جہازوں سے زبردست حملہ کیا ۔ تقریباً ۲ سو بم برسائے ۔ ہلاک شدگان میں اکثر شہری شامل ہیں ۔ چین کی جانب سے ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جاپان نے زبردست و سخت لڑائی کے بعد یوان پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اور اس کے بعد انہوں نے سونتان پر بھی قبضہ کر لیا ۔ باقی جگہ جاپانی حملوں کو پسپا کر دیا گیا ۔ جاپانیوں کا کہنا ہے کہ انھوں نے جنوبی شانسی میں ۱۰ میل تک قبضہ کر لیا ہے ۔ اور دریائے زرد کے جنوبی علاقہ پر چینی جاپانیوں پر گولہ باری کی ۔

چینیوں کا بیان ہے کہ انھوں نے جاپانیوں کے ۱۲ ہوائی جہازوں میں سے ۸ کو نیچے گرا دیا جبکہ ۱۹ چینی ہوائی جہازوں نے ان پر حملہ کر دیا ۔ اٹھارہ اور ہوائی جہازوں نے ہنکوان پر ۶۰ بم گرائے جس سے بہت سے آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے ۔

سندھ کی وزارت کے مسئلہ پر بات چیت

وارد ھا یکم ستمبر : سردار ولبھ بھائی پٹیل ڈاکٹر چوتھ رام گدوانی اور آچاریہ کرپلانی آج صبح یہاں تشریف لائے ۔ خیال ہے کہ آپ سندھ کی وزارت کے مسئلہ پر آج دوپہر مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں گے ۔ مولانا آزاد آج شام کو آ رہے ہیں ۔

حکومت فوراً ایک چھوٹی کمیٹی مقرر کرنے والی ہے جو حکومت کے [illegible] [illegible] مشورہ دے گی ۔ حکومت نے اس ضمن میں اخراجات پورے کرنے کے [illegible] کی رقم مخصوص کر دی ہے ۔ [illegible] مضبوط کر دیا گیا ہے ۔ اور چہار دیواری پر روشنی کے انتظام میں بہتری پیدا کر دی گئی ہے ۔ اس کے متعلق حکومت کا خیال ہے کہ مناسب [illegible] ہے ۔ حکومت جلد ہی ایک [illegible] ایک غیر سرکاری شخص پر مشتمل مقرر کرنے والی ہے جو ضلع [illegible] میں حالات کی رفتار سے حکومت کو آگاہ کرتی رہے گی ۔ مجوزہ کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا ۔

مسلم دور حکومت میں ہندو مسلم تعلقات

گوالیار ۹ اگست ۔ گنیش اتسو کے سلسلہ میں جے ولاس پیلس میں راؤ بہادر [illegible] ۔ انیس [illegible] مشہور تاریخ داں نے تقریر کی ۔ سرداروں ۔ افسروں اور بہت سے باہر کے مہمانوں کے ہمراہ ہز ہائی نس مہاراجہ سندھیا بذات خود تشریف رکھتے تھے ۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر میں خود اپنی تحقیقات کی رو سے فرمایا کہ مسلمانوں کے دور حکومت میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار رہتے ۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ شیواجی اور مرہٹے مسلمانوں کے خلاف نظریہ رکھتے تھے ۔ آپ نے فرمایا کہ دو بڑی قومیں گذشتہ زمانہ میں شاندار طریقہ پر رہتی تھیں مگر افسوس آج وہ اپنی اس شان کو کھو رہی ہیں ۔

پنڈت جواہر لال نہرو

پراگ ۳۰ اگست ۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی سیکرٹری کماری اندرا نہرو بدھ وار کو پراگ پہنچ جائیں گی ۔ آپکو بالکل آرام ہے ۔ اور آپکی صحت بحال ہو گئی ہے ۔ پنڈت جواہر لال نہرو بدھ کو پراگ پہنچیں گے ۔

مرکزی اسمبلی کی کارروائی

شملہ ۳۰ اگست ۔ آج مرکزی اسمبلی میں جب موٹر بل پر مزید بحث شروع ہوئی تو پبلک گیلریاں قریب قریب خالی تھیں اور ممبر بھی تھوڑی ہی تعداد میں موجود تھے ۔

ڈاکٹر ضیا الدین نے بجلیچر کے ہاتھ ت ایگزکٹو کے ہاتھ میں طاقت دینے کی مخالفت کی ۔ جیسا کہ بل میں تجویز کیا گیا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ محض بیمہ کرانے سے حادثات بند نہیں ہو سکتے ۔ ان کے بند کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ رفتار محدود کر دی جائے اور ان سڑکوں کو جن پر بہت تیزی کے ساتھ آنا جانا ہوتا ہے ۔ ان سڑکوں سے علیحدہ کر دیا جائے ۔ جن پر آنا جانا تیزی کے ساتھ نہیں ہوتا ۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر ضیا الدین نے کہا ۔ حقیقی مسئلہ ریلوں اور موٹروں کے مقابلہ کا نہیں ہے بلکہ سڑکوں کے ذریعہ دیہاتوں اور ایسے مقامات تک پہنچنے کا راستہ تیار کرنے کا ہے جو کہ سال میں ۶ ماہ تک تمام دنیا سے منقطع رہتے ہیں ۔

مسٹر اکھل چندر دت نے مسافروں کے بیمہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک بہت ہی پیچیدہ سوال ہے اور اس سوال پر شدید اختلاف پایا جاتا ہے لہذا میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ بیمہ کی تجویز کو ۵ سال کے لئے ملتوی کر دیا جائے ۔ اور اگر اس کے بعد یہ دیکھا جائے کہ بل کی دیگر دفعات حادثات کو کم نہیں کر سکتیں ۔ یا موٹر بس سروس کی حالت کو بہتر نہیں بنا سکیں تو صوبجاتی حکومتوں کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بعد لازمی بیمہ کا سسٹم جاری کیا جائے ۔

مولانا ظفر علی خاں نے ریلوں کی سخت مذمت کی اور فرمایا کہ ان کے نظم و نسق کا ریکارڈ شروع سے آخر تک بدنظمی اور پبلک کے روپیہ کو برباد کرنے کا رہا ہے ۔ اگر صرف انجنوں کی خرید کا ہی معاملہ لیجئے ۔ تو ان کا ریکارڈ اور بھی زیادہ سیاہ ملے گا ۔ شملہ ۔ کالکا شملہ لائن کے لئے کئی لاکھ روپے کی قیمت پر ایک انجن خریدا گیا ۔ غالباً یہ ایکس بی کی قسم کے انجن کا پوتا تھا (قہقہہ) اس لئے جب اسے چلایا گیا تو اس نے ریلوے لائن کو توڑ ڈالا اور پھر اس کے بعد خودکشی کر لی ۔ (دوبارہ قہقہہ)

زرعی بلوں کے خلاف پروٹسٹ

لاہور ۲۸ اگست ۔ پنجاب غیر زراعت پیشہ ایسوسی ایشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے سول نافرمانی کرنے کے لئے دس ہزار ممبر بھرتی کرنے مہم کو چلانے کے لئے ۲۵ ہزار روپے جمع کرنے اور پنجاب غیر زراعت پیشہ ایسوسی ایشن کے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء تک کم از کم ایک لاکھ ممبر بھرتی کرنے کا تہیہ کیا ۔

میٹنگ میں سر گوکل چند نارنگ مہاشہ کرشن اور لالہ خوشحال چند خورسند سمیت صوبہ کے مختلف اضلاع کے لگ بھگ ۲۰ ممبر شریک ہوئے ۔

میٹنگ تقریباً ۴ گھنٹہ تک جاری رہی ۔ اس دوران میں معلوم ہوا ہے کہ زرعی بلوں کے خلاف تحریک پر اثر انداز ہونے والے کئی اہم معاملات پر غور کیا گیا ۔ میٹنگ نے وار کونسل پراپیگنڈا سب کمیٹی ۔ قانونی سب کمیٹی اور ایک دوسری سب کمیٹی کی ترتیب کی تصدیق کی وار کونسل میں ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ با بابا کھڑک سنگھ مہاشہ کرشن اور خوشحال چند خورسند اور گوسوامی گنیش دت کو شامل کیا گیا ہے ۔

وار کونسل کے کام کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر نارنگ نے فرمایا " اس وار کونسل کی زیر ہدایت میں اس خوشی کے ساتھ جیل جاؤں گا جس طرح کہ اپنے کھانے کے کمرے میں جاتا ہوں

ایک رزولیوشن کے ذریعہ لائل پور میں دیہات داروں کی کانفرنس کے سلسلہ میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کی آمد پر پُرامن ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔ یہ بھی قرار پایا کہ اس موقعہ پر تمام دوکانوں اور مکانوں پر سیاہ جھنڈیاں لگائی جائیں ۔ سر چھوٹو رام کی تقریروں کی بھی مذمت کی گئی ۔

مہاتما جی کی کٹیا پر ہریجنوں کا دھرنا

واردھا ۲۸ اگست ۔ شریمتی مہادیو دیسائی نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مندرجہ ذیل تار روانہ کیا ہے ۔

گاندھی جی سے سی پی کیبنٹ میں ہریجنوں کے لئے ایک سیٹ مخصوص کرانے کا مطالبہ کرنے کے لئے کل دوپہر ہریجنوں نے جو اپنے آپ کو ستیہ گرہی کہتے تھے ۔ سیگاؤں کی طرف کوچ کیا کہ اگر انہوں نے ان کے مطالبہ کو منظور نہ کیا تو وہ بھوک ہڑتال کریں گے ۔ نیز وہاں دھرنا دیں گے گاندھی جی نے کہا کہ کسی ہریجن وزیر کا تقرر یا اس کے لئے نشست کی تخصیص ان کے حد اختیار سے باہر ہے ۔ ہریجنوں کا اصرار یہ تھا کہ یہ ان کے اختیار میں ہے اور کیونکہ ہریجنوں کو اس مطالبہ کو وہ پورا نہیں کرتے اس لئے وہ بھوک ہڑتال کریں گے ۔ گاندھی جی نے فرمایا کہ اگر دھرنا دیا کرنے پر مصر ہیں تو وہ انہیں روکیں گے نہیں ۔

مہاتما گاندھی نے کہا کہ آشرم میں جو جگہ بھی وہ لوگ پسند کریں وہ اسے خالی کرا دیں گے درخواست کے باوجود انہوں نے ایک مقام جو عورتوں کے لئے مخصوص ہے اور جسے وہ استعمال بھی کر رہی تھیں پسند کیا ۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسی جگہ اپنا "ڈیرہ" ڈالیں گے ۔ ان کی تعداد لصف درجن تھی اور ان کے ساتھ اتنی ہی تعداد خدمتگاروں کی تھی ۔ لہذا کمرہ اور برآمدہ ان کے لئے خالی کرا دیا گیا ۔

ان کا پروگرام دو ایک روز تک یا غالباً زیادہ دنوں تک بھوک ہڑتال کرنا ہے ۔ جب تک ناگپور سے دوسرا جتھہ آ کر ان کی جگہ نہ لے لے ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ دوسرا جتھہ یہاں پہنچ چکا ہے گو انہوں نے اس مقام پر جو پہلے ہی لوگوں سے بھرا ہوا تھا قبضہ کر لیا ہے ۔ تاہم ان کا رویہ بہت اچھا ہے ۔

عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائیگی

ناگپور ۲۷ اگست ۔ شہر میں زبردست افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ سی پی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک غیر سرکاری کانگریسی ممبر موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرے گا ۔ اس رزولیوشن کے پاس ہونے کا تو کوئی امکان ہی نہیں کیونکہ اسمبلی کی کانگریس پارٹی کے سارے ممبر مجموعی طور سے اس تحریک عدم اعتماد کے خلاف ووٹ دیں گے لیکن سیاسی صورت حالات پر تقریریں کی جائیں گی جن کی وجہ سے پہلی وزارت ٹوٹی ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ڈاکٹر کھرے اور ان کے حامی بحث میں حصہ نہیں لیں گے اور مجموعی طور سے موجودہ کانگریسی وزارت کے حق میں ووٹ دیں گے ۔

ملک معظم کا انسداد دق فنڈ

شملہ ۲۹ اگست ۔ ہز اکسیلنسی لیڈی لنلتھگو کی اپیل کے جواب میں ملک معظم کے انسداد دق کے فنڈ کے لئے سترہویں فہرست کے مطابق جو عطیات ۱۵ اگست ۱۹۳۹ء تک وصول ہو چکے ہیں ان کی رقم ۱۳۴۵۰۸ - ۱۰ - ۰ ہوئی جس سے کل میزان اس رقم کی جو نقد صورت میں موجود ہے ۔ ۵۲۵۱۴۰۰ - ۳ - ۹ ہوتی ہے ۔

الہ آباد میں ہلاکت خیز ہندو مسلم فساد

مسٹر جی ۔ ڈبلیو ۔ ایم وھٹل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع الہ آباد نے ذیل کا بیان نصف شب کے وقت شائع فرمایا ۔

میں نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ ضلع الہ آباد میں پھر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا ۔ آج سلیم سرائے میں ہندوؤں کا جلوس اٹھایا گیا ۔ اس کو شاہی سڑک سے گذرنا تھا اور تین بجے دن کو اٹھکر غروب آفتاب کے وقت ختم ہو جانا چاہئے ۔ پولیس اور مجسٹریٹ حکام کا کافی انتظام کر دیا گیا تھا ۔

جلوس جس کے متعلق کہنا یا جاتا ہے کہ پچاس ساٹھ افراد پر مشتمل تھا ۔ قریب قریب ختم ہو گیا تھا لیکن جلوس کے آخری حصے والوں نے نقل و حرکت میں دیر کرنی شروع کر دی تھی لیکن سرکاری حکام جو سلیم سرائے کے قریب موجود تھے انہوں نے جلوس کو مسجد کے سامنے سے گذار دیا ۔ مسٹر جیب سپرنٹنڈنٹ پولیس ۔ مسٹر شفاعت حسین ڈپٹی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۔ مسٹر ایس ۔ ایم آغا سی ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس رائے صاحب راما کانت ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ مسٹر حشمت اللہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ جائے موقع پر مسجد کے قریب موجود تھے بہت بڑی ہندوؤں کی تعداد جس میں جلوس والوں کا پچھلا حصہ بھی شامل تھا مسجد کے سامنے جمع ہو گئے ۔ شور کرنا اور معاندانہ مظاہرہ شروع کیا ۔ اگرچہ نماز کا وقت گذر گیا لیکن انہوں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا ۔ مجمع کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا گیا ۔ سوار اور سول پولیس نے کسیقدر قوت کے استعمال سے ہٹا دیا ۔ مسلح پولیس ضرورت کے وقت کے لئے تیار تھی ۔ اس سلسلہ میں ڈھیلے چلائے گئے اور مسلمانوں پر اکا دکا مارپیٹ شروع کر دی گئی اور مجمع میں مسلمانوں پر لاٹھیوں سے حملہ کیا گیا ۔ جوش پھیل گیا اور سڑک پر اکا دکا مارپیٹ ہونے لگی ۔

دو مسلمان شہید ہوئے ۔ پندرہ زخمی ہوئے ۔ ایک ہندو زخمی ہوا ۔ مجروحین کے بیانات قلمبند کئے جا رہے ہیں ایک مجسٹریٹ خاص اس مقصد کے لئے تعینات کیا گیا ہے ۔ سی آئی ڈی تحقیقات کر رہی ہے ۔

تکمیل الطب کالج لکھنؤ

ہندوستان کی اس قدیم طبی درسگاہ کو طب یونانی کی اعلیٰ تعلیم کے اعتبار سے جو امتیاز اور بلند مرتبہ حاصل ہے وہ اہل علم حضرات پر اچھی طرح روشن ہے۔ اس میں علاوہ نظری تعلیم کے عملی تعلیم یعنی انسانی اجسام پر معائنہ تشریح مشق نسخہ نویسی مرض پر عملی تشخیص اور عمل بالید (سرجری) وغیرہ پر بھی خصوصیت کے ساتھ زور دیا جاتا ہے ۱۶ر جولائی ۱۹۳۸ء سے کالج کھل گیا ہے اور تعلیم شروع ہوگئی ہے۔ جو طلبا کالج مذکور میں داخل ہونا چاہیں وہ ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء تک آکر داخل ہوسکتے ہیں۔

تکمیل الطب کے شعبہ شفاخانہ میں تقریباً پانچ سو مریض روزانہ بغرض علاج آتے ہیں جن کو بلا قیمت دوا تقسیم کی جاتی ہے۔ علاوہ بریں اس شفاخانہ میں ہر قسم کے آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔ بیرونی مرض کے واسطے پرائیوٹ وارڈ موجود ہیں جنہیں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہونچائی جاتی ہیں۔

اس شفاخانہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علاوہ ڈاکٹر صاحب کے یونانی اطبا بھی اپنے ہاتھ سے آپریشن کرتے ہیں اور مریض کامیاب ہوکر واپس جاتے ہیں۔

چند روز ہوئے کہ تکمیل الطب کالج کی جانب سے کنٹونمنٹ روڈ متصل قیصر باغ لکھنؤ میں پبلک کی آسانی کے خیال سے ایک شاندار عمارت خریدی گئی ہے جس میں تکمیل الطب کالج کی جانب سے ایک دواخانہ کھولا گیا ہے۔ وہاں ایک تجربہ کار اور قابل طبیب صاحب دوقات مقررہ پر موجود رہتے ہیں اور عالیجناب شفاء الملک حکیم محمد عبدالحمید صاحب رئیس اعظم لکھنؤ روزانہ اس کی نگرانی فرماتے ہیں۔

ہم جناب حکیم محمد عبدالحمید صاحب آنریری سکریٹری تکمیل الطب کالج کو اُن کے حسن خدمات پر مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ تکمیل الطب کالج اور طب یونانی دونوں ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔

ذیل میں گوشوارہ مرض بابت ماہ جولائی ۱۹۳۸ء درج کیا جاتا ہے تاکہ پبلک اس امر کا وسیع اندازہ کرسکے کہ یہ انسٹی ٹیوشن اپنے طبی خدمات کے صلہ میں کس قدر ہمت افزائی کی مستحق ہے۔

گوشوارہ مرض بابت جولائی ۱۹۳۸ء

نزول الماء	دیگر امراض چشم	سرجری	غیر سرجری
۴	۷۴۱	۷۷۳	۱۴۱۴

مسلم	غیر مسلم	میزان
۱۷۱۱	۱۰۱۱	۲۷۲۲

(حکیم) جلیل احمد
وائس پرنسپل تکمیل الطب کالج لکھنؤ

مسٹر ادگوی نے چند ضمنی سوالات کے جواب میں فرمایا میں توقع کرتا ہوں کہ لندن میں ہندوستان اور [illegible] منگ کے درمیان آجکل جو بھی گفت وشنید ہورہی ہے اس کے متعلق میں جلد ہی اعلان کرسکوں گا۔

یو۔پی پراونشل سکھ کانفرنس اٹاوہ

مستورد اخبار میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ اٹاوہ میں ۳۰ ستمبر اور یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو سکھ کانفرنس کا انعقاد ہوگا۔ مگر یو۔پی سنٹرل سکھ دیوان کے اس بیان سے حیرانی ہوئی کہ "کانفرنس بجائے اٹاوہ کے کانپور میں منعقد ہوگی"۔

کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی دیوان کے اس فیصلہ کو اپنی ہتک سمجھتی ہوئی نامنظور کرتی ہے اور پبلک سے درخواست کرتی ہے کہ استقبالیہ کمیٹی کے علاوہ دیگر اشخاص کی طرف سے کئے گئے پروپیگنڈے کو کوئی وقعت نہ دی جائے۔ اور مقررہ تاریخوں پر کانفرنس کا انعقاد اٹاوہ میں خیال کیا جاوے۔ نیز کانفرنس کا نام "یو۔پی پراونشل سکھ پولیٹیکل کانفرنس اٹاوہ" خیال کیا جائے۔

نہال سنگھ دیوگی
پروپیگنڈا سکرٹری

بحکم جناب مسٹر ایم۔ اے انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)
نمبر مقدمہ ۱۹۸۸ سنہ ۱۹۳۸ء
بعدالت خفیفہ کانپور ضلع کانپور
دی کمرشیل دہلی ٹینری واقع جاجمؤ پرگنہ وضلع کانپور بذریعہ لنبت لال ولد گھسیٹے لال و بدری لال ولد لالہ سکھ رام قوم کاتیھ مالکان فرم مذکور

بنام

فرم نربدا پرشاد کندن لال واقع دہنکٹی کلکٹر گنج کانپور بذریعہ نربدا پرشاد ولد گومتی پرشاد عرف کندن لال پسران رام بھروسے مالکان فرم مذکور۔

ہرگاہ مدعیان نے آپکے نام ایک نالش بابت ۵۰۰/- کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یامعرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہوکر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ اگست ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

بحکم جناب بابو رگھوبیر سرن صاحب بہادر منصف کانپور

سمن بنام مدعاعلیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳)
بعدالت منصفی سٹی مقام کانپور
مقدمہ نمبر ۷۶ بابت ۱۹۳۸ء
مبارک علی ولد نثار علی قوم سید ساکن پوروہ ہیرامن کانپور مدعی
بنام مساۃ خدیجہ بیگم وغیرہ مدعاعلیہ
بنام محمد رشید ولد حاجی محمد وزیر ساکن محلہ بوچڑ خانہ خورد شہر کانپور مدعاعلیہ
ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت



صاحب عـــ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۶ ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا

بحکم منصرم عدالت
منصفی کانپور
مہر عدالت

عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا،

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ اگست ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم اظہر علی بیگ منصرم
عدالت اڈیشنل منصفی کانپور
مہر عدالت

بحکم جناب اڈیشنل منصف صاحب بہادر کانپور

سمن بنام مدعاعلیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳)
بعدالت اڈیشنل منصفی کانپور مقام کانپور
مقدمہ نمبر ۳۵۹ بابت ۱۹۳۸ء
کانپور میونسپل بورڈ مدعی
بنام محمد حنیف مدعاعلیہ
بنام محمد حنیف ولد عبدالغفار قوم مسلمان ساکن محلہ ٹپکا پور شہر کانپور۔
ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت کرایہ وتخلیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۲۴

جمال پرتو حسن عزم مستقل میں ہے * نہاں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۱۲ ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۰ | ھاینو دوشنبہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۴ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳۷

ادبیات

میں شاعر فطرت ہوں

(از جناب مختار احمد خاں صاحب مختار منشی کامل اسسٹنٹ ماسٹر پریڈ مڈل اسکول کانپور)

تنہائی کی راتوں کی سنسان یہ اندھیاری
بکھرے ہوئے تاروں کی کم کم یہ ضیا باری
بھیگی ہوئی راتوں میں شبنم کی یہ سرشاری
دیتے ہیں مرے دل کو اک دعوتِ بیداری
دلدادۂ ندرت ہوں
میں شاعر فطرت ہوں

اک مژدۂ نزہت ہے غنچوں کے تبسم میں
پیغامِ مسرت ہے پھولوں کے تکلم میں
الہام محبت ہے بلبل کے ترنم میں
کھویا سا مرا دل ہے خوشبو کے تلاطم میں
جویائے محبت ہوں
میں شاعر فطرت ہوں

بستی سے الگ جاکر باغوں کی فضاؤں میں
کوئل کی پپیہے کی دلدوز صداؤں میں
ڈالوں کے لچکنے کی رسیلی اداؤں میں
میدان کی آزاد اور مستانہ ہواؤں میں
مست مئے وحدت ہوں
میں شاعر فطرت ہوں

ذروں سے پرکھتا ہوں معیار منازل کے
موجوں سے بناتا ہوں آثار سواحل کے
پروانوں میں دیکھے ہیں اندازِ محافل کے
چہرے سے ہوں پڑھ لیتا مکتوب نہاں دل کے
نباض حقیقت ہوں
میں شاعر فطرت ہوں

آوارہ و سرگشتہ حیران و پریشاں ہوں
کھویا ہوا اک دھن میں دیوانہ سا انساں ہوں
دریا کی ترائی میں گہ سوئے بیاباں ہوں
جس جا ہوں مگر نبضِ فطرت کا نگہباں ہوں
ناواقفِ راحت ہوں
میں شاعر فطرت ہوں

قوموں کی غلامی ہے سوہانِ اثر مجھکو
مستقبل و ماضی کی رہتی ہے خبر مجھکو
بگڑے ہوئے جب تیور آتے ہیں نظر مجھکو
بسمل سا لٹاتا ہے اک دردِ جگر مجھکو
پروانۂ قدرت ہوں
میں شاعر فطرت ہوں

دنیائے اسلام

شام میں آزادئ وطن کی جدید روح

بیروت - وطنی کانگریس کا آخری جلسہ پانچ بجے شروع ہوکر شب میں ۸½ بجے ختم ہوگیا - اس جلسہ میں وزیر اعظم سید جمیل مردم بک کے سفیر پیرس کے مسئلہ پر بحث و تمحیص ہوئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت شام نے وزارت فرانس کو فرانسیسی اور ترکی معاہدہ کے سلسلہ میں جو یادداشت بھیجی تھی اس کے سلسلہ میں گفتگو کرنے کے لئے وزیر اعظم کو پیرس طلب کیا گیا ہے - غالباً فرانسیسی اور شامی معاہدہ کی تصدیق اور جزیرۃ العلیا کے مسئلہ پر بھی گفتگو ہوگی - اہل جلسہ نے بہ اتفاق آرا یہ تجویز منظور کی کہ وزیر اعظم کو پیرس تشریف لے جانا چاہئے - اس قرارداد کے مطابق وزیر اعظم عنقریب پیرس جانے والے ہیں - لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ پیرس روانہ ہونے سے پہلے شام کے تمام بڑے بڑے شہروں اور اہم مقامات کا دورہ کرنے چاہتے ہیں - اس دورہ میں وہ ہر جگہ تقریریں کریں گے اور موجودہ سیاسی حالات سے عوام کو باخبر بنائیں گے -

وطنی کانگریس نے اپنے آخری جلسہ میں موجودہ صورت حالات کے مقابلہ کے لئے کیا تجویز منظور کی - اس کے بارے میں ابھی قطعیت کے ساتھ کچھ کہنا قبل از وقت ہے - لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانفرنس کے ہر میدان میں شدید جدوجہد اور سیاسی جنگ کا پروگرام طے کیا ہے - کل ممبران کانگریس کے اعزاز میں دمشق کے تاجروں کی طرف سے جو جلسہ ہوا تھا اس میں مختلف ممبران نے موجودہ صورت حالات پر تقریریں کیں - ممبروں کی تقریروں سے کانفرنس کی قراردادوں پر کافی روشنی پڑتی ہے - مثلاً پارلیمنٹ کے نائب صدر نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا :-

لوگ دریافت کرتے ہیں کہ کانگریس نے اپنے اجتماع میں کیا قراردادیں منظور کی ہیں اور آئندہ کس قسم کا قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے - میں اس کے جواب میں یہ اعلان کردینا چاہتا ہوں کہ کانگریس وطن کی عزت بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کررہی ہے وہ حق کے لئے جہاد کرے گی خواہ اس کے حصول میں کتنی ہی دشواریاں پیش آئیں - کانفرنس نے یہ طے کیا ہے کہ ہر میدان میں زبردست جدوجہد کا آغاز کیا جائے موجودہ دشوار موقف میں قوم کو اتفاق و اتحاد کی دعوت دیکر اپنی کامیابی کی راہیں صاف کی جائیں -

علی ماہر پاشا اور نحاس پاشا کا اتحاد

قاہرہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مصر میں صورت حال نحاس پاشا کے موافق پلٹا کھاتے نظر آتی ہے - حال ہی میں یہ بات روشنی میں آئی ہے کہ علی ماہر پاشا صدر قصر شاہی اور نحاس پاشا کے مابین ایک خفیہ جلسہ ہوا - علی ماہر پاشا جیسا کہ وفدی جرائد بیان کرتے ہیں، نحاس پاشا کی کابینہ کی برطرفی اور قصر اور نحاس پاشا میں اختلاف کے ذمہ دار تھے موجودہ وزیر اعظم محمد محمود پاشا جن کے تعلقات علی ماہر پاشا اور نحاس پاشا سے خوشگوار نہیں ہیں جز بز ہوئے - جب انہیں اس خفیہ جلسہ کا حال معلوم ہوا - اس جلسہ سے ڈاکٹر احمد ماہر پاشا بھی ناخوش ہوئے - یہ سعدی جماعت کے لیڈر اور وزیر مالیہ ہیں جن کو وفدیوں نے نقراشی پاشا (وزیر داخلہ) کے ساتھ گزشتہ سال اپنی جماعت سے خارج کردیا تھا اور جو اب نحاس پاشا کے سخت ترین دشمن ہیں -

قصر و وفد کے بہتر تعلقات

اس بنا پر ممتاز مصری جرائد خصوصاً وہ جو غیر جماعتی پرچے ہیں نحاس پاشا کے دوبارہ وزیر اعظم ہونے کے امکان پر نقد و بصر کررہے ہیں اس لئے یہ ظاہر ہے کہ وفدیوں نے قصر شاہی کے ساتھ بہتر تعلقات قایم کررہے ہیں -

اس سلسلہ میں یاد ہوگا کہ گذشتہ ماہ (قبل اس کے کہ عوام کو اس خفیہ جلسہ کا حال معلوم ہو) نحاس پاشا نے قاہرہ میں ایک بہت بڑا جلسہ طلب کیا تھا جس میں انھوں نے پبلک طور پر ۶۰ ہزار اشخاص کے مجمع کے سامنے اپنے موقف کی توضیح ایک طویل تقریر میں کی جو ۴ گھنٹہ ہوتی رہی - گذشتہ ماہ ڈاکٹر ہیکل پاشا نے سینٹ میں کھڑے ہوکر بیان کیا تھا - کہ نحاس پاشا نے وزیر اعظم کی حیثیت سے قصری سرولیسوں اور لاسلکی کمپنیوں میں برطانوی عہدہ داروں کے معاوضہ کی نسبت برطانوی حکومت سے ایک خفیہ پیمان کیا تھا - اس الزام نے عوام کو نحاس پاشا کا مخالف بنادیا لیکن شاہ فاروق نے ڈاکٹر ہیکل کی لفاظی پر نفرت و حقارت کا اظہار کیا جب خود نحاس پاشا نے ایک بیان دیا، جس میں اس الزام کی تردید کی گئی تھی -

فلسطین کی تباہی سارے عرب کی تباہی ہے

وزیر اعظم شام جمیل مردم بک نے عراقی پارلیمان کے صدر نوری پاشا السعید، علی بک جودت اور بہت سے زعمار عرب کی موجودگی میں عرب کشافوں کے کیمپ کا "بلوان" میں افتتاح کیا - اس کیمپ میں تقریباً تمام عربی ممالک کے کشافے شریک ہیں - جمیل مردم بک نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے بات جو کہی وہ یہ تھی :-

میں دعا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ عربی کشافوں کا یہ کیمپ عنقریب عربی لشکر کی چھاؤنی ہوجائے گا - وہ عربی لشکر جس کو سارے ممالک عربیہ کی صحیح اور جائز نمائندگی کا حق حاصل ہوگا - اس کے بعد وزیر اعظم نے فلسطین کے دردناک حالات کو تفصیل سے بیان کرکے نوجوانوں سے اپیل کی کہ فلسطین کو اپنے بدن کا جز سمجھیں اور یاد رکھیں کہ فلسطین نہیں تو ہم بھی نہیں - اور فلسطین کی تباہی سارے عرب کی تباہی ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۷

کانگریس اور سوشلسٹ

کانگریس کے لئے یہ وقت بڑے امتحان کا وقت ہے ایک طرف تو کانگریس کے مقابلہ میں زمیندار اور سرمایہ دار صف آرا ہیں اور دوسری طرف خود کانگریس کے اندر دائیں اور بائیں بازو کے درمیان تصادم کا زور بڑھ گیا ہے علاوہ اس کے مزدوروں اور کسانوں کی جدوجہد اور ایجیٹیشن نے کانگریس کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ملک کا درمیانی طبقہ بھی یہ دیکھکر کہ کانگریس میں سوشلسٹ کا اقتدار بڑھ رہا ہے پریشان ہے اور وہ کانگریس سے بددل ہوتا نظر آرہا ہے خود کانگریس کے ذمہ دار حضرات میں بھی اقتدار کے آنے کے بعد رقابت اور خود غرضیاں عود کر رہی ہیں اور ان میں پارٹی بازی کی فیلنگ ترقی پذیر ہے اور وہ ایک دوسرے کی کامیابی کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھ رہے ہیں۔

ان پیچیدہ اور تکلیف دہ واقعات کو ہر محب وطن ایک گہری فکر کی نظر سے دیکھ رہا ہے وہ حضرات بھی کہ جن کے ہاتھوں میں کانگریس کا نظام حکومت ہے وہ بھی ان حالات اور واقعات کو تشویش کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں کیونکہ یہ خوف ہو چلا ہے کہ اگر کہیں یہی حالات کچھ دنوں اور قایم رہے تو کہیں کانگریس کے نظام کو نقصان نہ پہونچ جائے۔

چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنی قطعی یہ پالیسی طے کرلی ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی سکریٹریٹ سے سوشلسٹ عنصر کو ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی اصول کے ماتحت آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے محکمہ اقتصادیات اور محکمہ خارجیہ کے سکریٹریان یعنی ڈاکٹر زید اے۔ احمد۔ اور ڈاکٹر ایم۔ منوہر لوہیا کو کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے یہ لکھا تھا کہ یا تو وہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی سے استعفے دیدیں۔ اور یا وہ سوشلسٹ پارٹی سے علیحدہ ہو جائیں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں ڈاکٹر صاحبان نے سوشلسٹ پارٹی سے علیحدہ ہونے کے بجائے کانگریس کی ورکنگ کمیٹی سے علیحدہ ہونا پسند کرلیا ہے۔

ان دونوں ڈاکٹر صاحبان کی علیحدگی کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی سکریٹریٹ میں صرف ڈاکٹر اشرف سوشلسٹ پارٹی کے رکن باقی رہ جاتے ہیں مگر ان کے متعلق بھی یہ افواہیں گرم ہو رہی ہیں کہ وہ دفتر سے ایک طویل رخصت لے رہے ہیں۔

اس طرح آل انڈیا ورکنگ کمیٹی کے سکریٹریٹ سے سوشلسٹ عنصر بالکل ختم ہو جائیگا ہمارے خیال میں آل انڈیا کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے یہ انقطاعی پالیسی اختیار کر کے اپنی جرات کا بہترین ثبوت دیا ہے کیونکہ کانگریس اور سوشلسٹ کی آمیزش سے ملک کو نقصان پہونچنے کا خوف تھا اور عین وقت پر کانگریس نے اس نقص کو محسوس کر کے سوشلسٹ عنصر کو علیحدہ کر دینے کی حکمت عملی اختیار کر کے اپنے بہترین تدبر کا ثبوت پیش کیا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ سوشلسٹ پارٹی بھی اس پالیسی سے بددل نہ ہوگی کیونکہ اس آمیزش سے سوشلسٹوں کو کوئی خاص فائدہ پہونچتا نہیں اور کانگریس کو نقصان پہونچ جانے کا خوف تھا۔

اسوقت ہندوستان جس کشمکش کے دور سے گذر رہا ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ ہر ایک محب وطن چاہے وہ کسی خیال وعقیدہ کا ہو۔ وہ متحد ومتفق ہو کر ہندوستان کو اس کشمکش سے نجات دلانے کی کوشش کرے۔

سوشلسٹ حضرات سے ہم کو صرف اسقدر عرض کرنا ہے کہ وہ ذرا تدبر سے کام لیں عجلت سے کام بنایا کام بگڑ جائے گا۔

جب سے حکومت کانگریس کے ہاتھ میں آئی ہے اسوقت سے ہندوستان میں چاہے وہ کانگریسی صوبہ ہو یا غیر کانگریسی عوام کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے اور روز افزوں عوام کی طاقت بڑھنے کا امکان ہے جو درحقیقت سوشلسٹ خیالات کی کامیابی ہے۔ لہذا سوشلسٹ حضرات کو نہایت صبر وسکون کے ساتھ کانگریس کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے جس پر ملک کی فلاح کا دارومدار ہے۔

جرمن اور زیکوسلاویکیہ

جرمنی نے زیکوسلاویکیہ کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر کے تمام یورپ کو ایک تشویش میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ جرمنی اور سلاویکیہ کی جنگ صرف ان کی جنگ نہیں بلکہ سارے یورپ کی جنگ ہوگی۔ جنگ ہونے پر سلاویکیہ کی امداد فرانس، روس اور برطانیہ ضرور کرے گا۔

سلاویکیہ کی آبادی ڈیڑھ کروڑ کے قریب ہے جنمیں ۳۵ لاکھ جرمنی شامل ہیں جرمنی آبادی اور حکومت سلاویکیہ میں آویزش اس لئے ہے کہ جب ۱۹۱۸ء میں زیکوسلاویکیہ کی مملکت قایم ہوئی تو سلاویکیہ کی جرمنوں کی ہر ایک پارٹی نے متحد ہو کر حکومت سلاویکیہ کے خلاف سازشیں شروع کردیں۔ حکومت نے جرمنوں کی سازش کا انتقام ان سے اس طرح لینا شروع کر دیا کہ ان کی زبان ان کی اقتصادی اور صنعتی حالت کو تباہ کر دینے کی پوری کوشش کی انکو حکومت کی ملازمتوں سے برخاست کیا گیا اور انکو ہر حیثیت سے ذلیل وخوار کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس وقت جرمنی آبادی کو سوائے خاموشی کے ساتھ برداشت کرنے کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ مگر اب جبکہ حکومت جرمنی مضبوط اور طاقتور ہوگئی ہے اور ہر ہٹلر بار بار یہ اعلان کر چکا ہے کہ وہ ان جرمنوں کا بھی محافظ ہے جو کہ حدود جرمنی سے باہر ہیں اور اسی اصول کے ماتحت وہ آسٹریا پر قبضہ کر کے اس کو جرمنی کا جزو بنا چکا ہے۔

ہر ہٹلر کے لئے سلاویکیہ پر بھی قبضہ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ہر ہٹلر کے اشارہ پر سوڈیٹین جرمنوں کے لیڈر نے ۸ شرائط حکومت زیکوسلاویکیہ کے سامنے پیش کئے کہ یا تو اس کو منظور کیجئے ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جائیے۔ پہلے تو حکومت نے ان مطالبات کو منظور کرنے میں پس وپیش کیا مگر سرحد پر فوجی اجتماع کے بعد حکومت زیکوسلاویکیہ کے ہوش اڑ گئے اور اس نے اب سوڈیٹین جرمنوں کے تقریباً تمام مطالبات کو منظور کرلیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سلاویکیہ کے سوڈیٹین علاقہ میں جرمنی حکومت قایم ہو جائے گی۔ مگر باوجود اس کے بھی ہر ہٹلر کو ان پر غور کرنے میں پس وپیش ہے مگر تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ہر ہٹلر نے اس پر غور کرنے کو منظور کرلیا ہے مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہٹلر ان شرایط کو منظور کرے گا جو درحقیقت ہر ہٹلر کی ایک شاندار فتح ہوگی اور فی الحال جنگ پھر ملتوی ہو جائے گی۔ اور دنیا کا امن وامان ابھی سردست قایم رہے گا۔

برہما کا وفد

برہما میں ہندوستانی باشندوں کے خلاف فساد کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اس پر ہندوستان میں سخت تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔ برہما کا ایک وفد ہندوستان آیا ہوا ہے جس نے برہما کے فساد پر مفصل روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ فساد کی اصل وجہ یہ ہے کہ برہمیوں میں ہندوستانیوں کے خلاف جذبہ پیدا کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۱ء کے فسادات بھی اسی مکروہ پروپیگنڈہ کا نتیجہ تھے۔ وفد نے ہندوستانیوں کے جو اعداد وشمار پیش کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی پانچسو سے کم ہلاک نہیں ہوے ہیں۔ جان ومال کے زبردست نقصان کے علاوہ برہمیوں نے ۴ مسجد اور ۵ مندروں کو تباہ وبرباد کر دیا۔ وفد نے بتایا ہے کہ ہمارے دو خاص مطالبے ہیں اول یہ کہ ہندوستانیوں کو ان کے وطن واپس بلا لیا جائے اور دوم یہ کہ ان کے جان ومال کی حفاظت کی ذمہ داری کی جائے۔

ص اور اسکو بند کرانے کے لئے مقرر کرنا منظور کر لیا ہے۔ افسر کا تقرر ہو گیا ہے۔ اس کا صرفہ بورڈ کو ادا کرنا پڑے گا۔ جو تقریباً ۵½ ہزار روپیہ ہوگا۔

"حرم" نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی کے اسم گرامی سے اہل شہر خوب واقف ہیں، آپ ایک بلندپایہ شاعرہ اور اہل قلم خاتون ہونے کے علاوہ اپنے سینہ میں قوم کی خدمت انجام دینے کا ایک زبردست جذبہ رکھتی ہیں۔

موصوفہ اس کے لئے بے چین وبیقرار رہتی ہیں کہ عورتوں کی موجودہ پست اور زبوں حالی کس طرح اور ہو اور وہ اس بلند معیار پر پہنچ جائیں جو انکو اسلام نے عطا فرمائی تھی۔

انھیں جذبات کے ماتحت موصوفہ نے ایک ہفتہ وار اخبار "حرم" نامی جاری فرمایا ہے جس کو وہ خود ایڈٹ کرتی ہیں اور جس کا پہلا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ جو ترتیب مضامین اور طباعت وغیرہ کے لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اختر صاحبہ کو ان کے نیک ارادوں میں کامیابی عطا فرمائیے اور وہ "حرم" کے ذریعہ سے مسلم مستورات کی اصلاح کرنے میں کامیاب ثابت ہوں۔

زنانہ صنعتی نمائش کہا جاتا ہے کہ ۲۵ ستمبر سے دودھ والے بنگلہ میں زنانہ صنعتی نمائش ہونیوالی ہے۔ یہ نہ معلوم ہو سکا کہ اس کا انتظام کسکے ہاتھ میں ہے اور اسکی پوزیشن کیا ہے

آئینۂ کانپور

مزدوروں کے مکانات کی سکیم لیبر ولفیر سنٹر کمیٹی کے کانپور کے مزدوروں کے مکانوں کی خراب حالت اور ان کے غیر ہموار اور گندے احاطوں میں رہنے کا ذکر کرتے ہوئے حکومت کی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ان مزدوروں کے لئے مناسب کرایہ پر صاف ستھرے مکانوں کا بندوبست ہونا ضروری ہے ان تعمیر شدہ مکانوں کو اگر مزدور خریدنا چاہیں تو انھیں کرایہ داری کے سسٹم پر خریدنے کی اجازت دیدی جاوے مگر ان کو ان مکانات کے فروخت یا رہن کا اختیار نہ ہوگا اور نہ یہ مکانات ایک مزدور لیکر کسی دوسرے کو کرایہ پر دے سکیگا۔ اور حکام متعلقہ کی مرضی کے مطابق ان مکانات کی صفائی کا رکھنا لازمی ہوگا۔

یہ مکانات گٹیا۔ کالپی روڈ بسیہ مئو اور ریلوے بلور وہ میں بنائے جاسکتے ہیں۔

میونسپل بورڈ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا جو جلسہ ہونے والا ہے اس کے طولانی ایجنڈے میں منجملہ دیگر مسائل کے خاص مسائل حسب ذیل ہیں کہ:-

(۱) گورنمنٹ نے یہ طے کر دیا ہے کہ میونسپل ملازمان کو ۵۵ سال کی عمر میں ٹیائر کر دیا جائے اور اگر کسی خاص وجہ سے کسی ملازم کو توسیع دی جاوے تو وہ ۵ سال تک ہر سال بڑھا سکتی ہے۔ ۶۰ سال کے بعد ہر ملازم کو لازمی طور پر ریٹائر کر دیا جائے۔

(۲) ایک رزولیوشن یہ ہے کہ:- حال کی بارشس میں جن لوگوں کے مکانات گر گئے ہیں انکو بلا نقشہ داخل کئے اپنے مکانات بجنسہ بنانے کی اجازت دیدی جاوے۔

(۳) سیلاب زدہ علاقوں کے لوگوں کی مدد کے لئے گورنر اور وزیر اعظم صوبہ کی اپیلیں درج ہیں

طالب علموں کا جلسہ ۷ ستمبر کو خورد محل پارک دشردہا نند پارک میں سناتن دہرم کالج کے ہڑتال کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے کانپور کے طالب علموں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا، جسمیں اس بات کی مذمت کی گئی کہ مسٹر باٹلی والا کے لکچر کے لئے کالج کا ہال نہیں دیا گیا اس کے بعد ایک جلوس نکالا گیا جو رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ کے بنگلہ پر بھی گیا، جہاں بابو دوارکا پرشاد سنگھ نے طالب علموں کے مطالبات پر غور کرنے کا وعدہ کیا

ولفیر کا جلسہ ۴ ستمبر کو لیبر ولفیر سنٹر ڈپٹی کے پڑاؤ کی طرف سے مزدوروں کا ایک جلسہ پنڈت سورج پرشاد اوستھی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں ولفیر کے اغراض ومقاصد بیان کئے گئے اور مزدوروں کے لئے دس ہزار مکانوں کے بنوانے کی اسکیم تبلائی گئی۔

سکھ کانفرنس ستمبر کے آخری ہفتہ میں یو. پی سکھ کانفرنس کا اجلاس کانپور میں ہوگا جس کے انتظامات کے لئے سردار جوگندر سنگھ ممبر سنٹرل اسمبلی کانپور آرہے ہیں۔

میونسپل چونگی کانپور میونسپل بورڈ نے طے کیا ہے کہ آئندہ سے وہ ریلوے کے ذریعہ سے چنگی وصول نہیں کیا کریگی بلکہ اس چنگی کے وصولیابی کا انتظام بطور خود کریگی اور اس کے لئے ایک علیحدہ محکمہ بنائیگی لہذا چنگی کی وصولیابی کی لئے قواعد وضوابط میں ترمیم کی جائے گی۔

لیڈی پولیس مزدوروں کی ہڑتال کے سلسلہ میں جو زنانہ پولیس رکھی گئی تھی وہ علیحدہ کر دی گئی ہے۔ انکو سارٹیفکیٹ دیئے جائینگے اور ضرورت پڑنے پر دوبارہ طلب کیا جائے گا۔

مزدوروں کا تبادلہ ایلن گنج کے منتظمان نے ہر پندرہویں دن رات کو کام کرنے والوں کا دن میں کام کرنے والوں کے ساتھ تبادلہ منظور کرلیا ہے۔ میورمل والے بھی اس قسم کا سسٹم جاری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

قابل قدر تجویز ڈاکٹر جواہر لال روہتگی نے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے، کہ صوبہ کے یتیم خانوں ودھوا آشرموں اور شادی کرانے والوں کی سوسائیٹیوں کے متعلق ایک بل حکومت بنادے تاکہ جعل سازی اور بے ایمانیوں کا تدارک کیا جاسکے اور ان انسٹی ٹیوشنوں کو ایمانداری کے ساتھ چلایا جاسکے۔

شاندار نمایش سودیشی لیگ کی طرف سے پھول باغ میں ۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء سے ایک شاندار نمایش ہونیوالی ہے جسمیں تمام ہندوستان سے سودیشی سامان کی دوکانیں آئیں گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نمایش اپنی شان کی ایک خاص دلچسپ اور دلکش نمایش ہوگی۔

رہائی مسٹر بکٹیشور دت کی رہائی کا حکم گورنمنٹ ہند نے دیدیا ہے آپکو اسمبلی کے بم کیس کے سلسلہ میں سزا ہوئی تھی آجکل موصوف سخت علیل ہیں۔

سناتن دہرم کالج سناتن دہرم کا ہال مسٹر باٹلی والے کو تقریر کرنے کے لئے نہیں دیا گیا جس پر کالج کے لڑکوں نے ہڑتال کر دی تھی اب معلوم ہوا ہے کہ منتظمان کالج نے اس امر کا وعدہ کرلیا ہے کہ وہ مسٹر باٹلی والے کو ہال کے اندر تقریر کرنے کا موقع دیں گے اور علاوہ اس کے دیگر مطالبات بھی لڑکوں کے منظور کرلئے ہیں لڑکوں نے ہڑتال ختم کر دی ہے۔

افسوسناک جھگڑا ۵ ستمبر کو چمن گنج میں مومن برادری اور غیر مومن برادری کے بعض افراد کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا جسمیں کافی مارپیٹ بھی ہوگئی تھی جسمیں سے ۴ آدمی زخمی ہوئے تھے اور ایک آدمی کی حالت خراب تھی، اب معلوم ہوا ہے کہ ۸ ستمبر کو اس شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ متوفی مومن برادری کا آدمی ہے اس آپس کے جھگڑے اور موت پر جسقدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔

ریلوے قلی ریلوے کے مال گودام کے قلیوں میں اجرت وغیرہ کا جو جھگڑا تھا وہ طے ہو گیا ہے۔ ٹھیکہ دار نے ۱۶ روپیہ ماہوار فی کس دینا منظور کیا ہے ان سے وقت مقررہ کے بعد کام نہیں لیا جائے گا اور اتوار ودوسری چھٹی بھی دی جاویگی اور سال میں ہر ایک مزدور کو ۳ پاس بھی دیئے جاویں گے۔

لکچر کامریڈ باٹلی والے کا لکچر کرائسٹ چرچ کالج کے ہال میں ہندوستان کی موجودہ سیاست پر ہوا جسمیں تقریباً ایکہزار طالب علم موجود تھے۔

کانگریس کمیٹی کا جلسہ گزشتہ ہفتہ پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں سٹی کانگریس کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ پنڈت باسدیو مصر کے لڑکے کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔ ملوں کی ہڑتال کے چندہ کا بچا ہوا روپیہ سیلاب کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے دیا گیا۔ دس روپیہ ماہوار لقاف اخبار کی مدد منظور ہوئی۔ وارڈ کمیٹیوں کی جانچ کے لئے بابو بھگوتی پرشاد نگم انسپکٹر مقرر ہوئے۔ جو وارڈ سب سے زیادہ ممبر بنائے گا اُن کو ایک سائیکل انعام دینا طے ہوا۔

نگم سبھا کانپور ۴ ستمبر ۱۹۳۸ء کو نگم سبھا کانپور کا پہلا سالانہ جلسہ بصدارت بابو شیام منوہر لال صاحب نگم جوائنٹ جنرل سکریٹری آل انڈیا کائستھ کانفرنس ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول ہال میں منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنے فاضلانہ خطبہ صدارت میں قوم کی بیکاری۔ رسم قرارداد ودیگر مراسم قبیحہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور رسم قرارداد کو روکنے کے لئے قانون بنانے پر زور دیا۔ اہل قوم سے یہ بھی اپیل کی کہ وہ لوگ ایسی شادیوں کا بائیکاٹ کریں، جہاں قرارداد لیا جاوے۔ آپ نے بیوگان کی حالت زار کی طرف اہل قوم کو توجہ دلائی اور عقد بیوگان جاری کرنے کی اپیل کی اور انٹرمیرج رائج کرنے کی صلاح دی ہے۔

انسداد رشوت گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ میں ایک افسر رشوت کی جانچ کرنے ص

سبد گل

ہر ہٹلر نے اپنی فوجیں آراستہ کر لی ہیں، ادُھر فرانس نے بھی مشرقی علاقہ پر اپنا مورچہ لگا دیا ہے اب یہ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے آسٹریا کی طرح زیکوسلوویکیہ کو بھی ہضم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

لکھنؤ کے ایک انڈر گریجویٹ کی شادی عدالت دیوانی کے ایک ملازم کی لڑکی کے ساتھ ہوئی کچھ عرصہ تو میاں بیوی لطف کے ساتھ رہتے رہے بعد کو کچھ اَن بن ہو گئی۔ اور بیوی صاحبہ اپنے باپ کے گھر چلی گئیں۔ ان کے جانے کے کچھ عرصہ بعد نوجوان شوہر میں جذبہ محبت نے پھر عود کیا اور وہ اپنے خسر صاحب کے دروازے پر ستیاگرہ کرنے کے لئے پہنچے۔ نوروز سے (نوروز تہوار سے نہیں بلکہ ۹ روز سے مطلب ہے) یہ مایوس شوہر اپنے خسر صاحب قبلہ کے در دولت پر بھوک ہڑتال کر رہا ہے لیکن ہنوز کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ معلوم ہوا ہے کہ بیوی کے لئے کوئی اور شوہر تلاش کیا جا رہا ہے

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

لکھنؤ سے ایک اور دلچسپ خبر آئی ہے کچھ طلبار صاحبان کو سینما دیکھنے کا شوق چرایا لیکن ان کے پاس یا تو پیسے نہ تھے یا انہوں نے اس فضول کام میں پیسے خرچ کرنا مناسب نہ سمجھا، چنانچہ ایک نہ دو پورے سو کی تعداد میں وہ پکچر ہاؤس میں پہونچے اور بزعم تعداد اندر داخل ہو گئے لیکن اندر داخل ہونے پر بھی جب مزاحمت کی گئی تو انہوں نے سینما کا فرنیچر توڑنا شروع کر دیا۔ پھر اس کام کو نامکمل چھوڑ کر اسی مالک سینما کے دوسرے سینما میں پہنچے۔ لیکن یہاں انکو پولیس نے اپنے مشن میں کامیاب نہ ہونے دیا۔

نئے آئین کے سلسلہ میں تین گول میز کانفرنسیں ہو چکی ہیں اب جو فیڈریشن کے نفاذ کا مسئلہ درپیش ہے تو چوتھی گول میز کانفرنس ہونے والی ہے!

تین کا عدد منحوس ہوتا ہے یقین ہے کہ چوتھی گول میز کانفرنس سے بہتر نتائج برآمد ہونگے۔

راجپور ریاست کپورتھلہ کی ایک خبر اخبارات میں شایع ہوئی ہے کہ:۔

وہاں ایک باغ میں تین سادھو صاحبان روزانہ بھجن گایا کرتے تھے اور بیمار عورتوں کا علاج بھی کیا کرتے تھے۔

جو عورتیں کہ بھجن سننے کے واسطے آیا کرتی تھیں ان میں ایک ساہوکار کی خوبصورت لڑکی لکشمی بھی تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ۲ ستمبر کی شام کو لکشمی کچھ مٹھائی لے کر سادھوؤں کے پاس گئی، اور کچھ نذرانہ بھی پیش کیا۔ اس اظہار عقیدت کے معاوضہ میں سادھو صاحبان اسے اغوا کر کے لے گئے اور ابتک اس کی تلاش کا سلسلہ جاری ہے؟

آجکل کے سادھو صاحبان ایسی ہی "قومی خدمت" میں مشغول رہتے ہیں"۔

ایک انگریزی اخبار میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ:۔

دنیا کے مشہور سائنسداں ڈاکٹر سوئیڈبرگ ساکن سوئیڈن نے حال ہی میں ایک مشین ایجاد کی ہے جس کا نام "ٹیا" رکھا ہے۔

اس مشین کی مدد سے ڈاکٹروں کو "دلی کیفیات" کے معلوم کرنے میں بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے یہ دراصل ایک برقی ٹیوب ہے۔ جس کے ذریعہ سے ڈاکٹروں کو دل کے صحیح حالات معلوم ہو جاتے ہیں۔

لے، کاش اگر یہ مشین آجکل ہندوستان میں ہوتی تو اسکے ذریعہ سے ہم یہ معلوم کرتے کہ فرقہ وارانہ لیڈروں کے دلی عوسارات کیا ہیں؟۔

ادبِ لطیف

محبوب سے!

از جناب ثمر صدیقی ردولوی

——— اے میرے حسین ساحر ——— ابھی نہ جا! رات اندھیری ہے، بجلی چمک رہی ہے، فضا پر خوفناک خاموشی چھائی ہوئی ہے، دریا کے پُرشور نغمات خاموش ہیں ——— پہاڑ کی حسین چوٹیاں ——— سراپا حزن وملال ہیں ——— ہائے کیسا مہیب منظر ہے، اے میرے محبوب تجھے کونسی ساحرانہ کشش اپنی طرف کھینچے لئے جا رہی ہے؟ ——— میرے حسین ساحر؟ ——— ابھی نہ جا! ——— کیا یہ خلوت کی بزم آرائیاں ——— یہ حسین و دلکش لمحات تجھ پر بار ہیں؟ اگر تجھے جانا ہی ہے تو ——— یہ سازِ عشرت شکست کر دے ——— محبت کی نورانی شمعیں بجھا دے رنگین پھولوں کی عطر آگیں ——— سیجیں ——— جو میں نے تیرے لئے بچھائی ہیں۔ ——— انھیں خاک میں ملا دے، میری مشتاق نظریں ابھی تیری دید سے سیراب نہیں ہوئی ہیں ——— محبت کے فتنے جاگ رہے ہیں، میری رگ رگ میں ہیجان پیدا کرنے والا ——— سیمابی خون ابھی گردش کر رہا ہے ——— آسمان پر ابھی ——— ماہتاب و ستارے درخشاں ہیں نمود سحر ابھی بہت دور ہے ——— میرے حسین ساحر ——— ابھی نہ جا! ——— موسم بہار کی رنگینیاں تیرے بغیر بے کیف ہو جائیں گی ——— میں اپنی محبت کے بے پناہ جذبوں سے تیرا سینہ معمور کر دوں گی ——— اے حسین ساحر! ابھی نہ جا! اگر تجھے یہ رنگیں پھولوں کی سیجیں ناپسند ہیں تو میں اپنے عطر بیز سیاہ بالوں کو تیرے لئے بچھا دوں گی اگر تیری روح تشنۂ محبت ہے تو میں اپنے امرت بھرے لبوں سے اسے سیراب کر دوں گی۔ اگر تیرا دل اداس ہے تو میں اپنی محبت کے فردوسی گیتوں سے اسے مسرور کر دوں گی۔ ——— اے میرے حسین ساحر! ——— ابھی نہ جا! ——— ابھی لطف شب باقی ہے" شمعیں ——— خلوت گاہ میں روشن ہیں ——— حسین پھولوں کی ——— نرم و نازک سیجیں ——— تیرے لئے بیقرار ہیں ——— گلدان کے رنگین پھول ——— ابھی شباب پر ہیں ——— اے میرے حسین ساحر! ابھی نہ جا! ———

ص دیتا ہے کہ وہ ان تمام ٹشو پیپر پر بنے ہوئے کارٹونس اور نقشے جات کو جو پہلے تیار کئے جا چکے ہیں۔ عکسی کاغذ سے سلولائیڈ (جنکو سیلز بھی کہتے ہیں) پر عکس لیتا ہے اور ان تمام دیگر منعکس سیلز پر جن کی تعداد پندرہ بیس ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ سلسلہ وار نمبر ڈالدیتا ہے۔ بعد ازاں انکو حسب ضرورت رنگ رنگا کر عکاس کے حوالہ کر دیتا ہے۔ عکاس (کیمرہ مین) کے پاس ایک ایسا نقشہ ہوتا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کن کن سیلز کو پہلے اور کن کن کو بعد میں کیمرے کے سامنے پیش کیا جاویگا۔ تاکہ ایک سلسلہ قایم رہے۔ چنانچہ کارٹون فلموں کے لئے ایک خاص قسم کے شیشے کی میز استعمال کی جاتی ہے۔ جسکو وقت ضرورت سے منور کیا جاتا ہے۔ پھر ان تیار شدہ سیلز کو نمبروار میز پر ڈالکر اور کیمرہ کو کسی اونچی جگہ رکھکر اس کا لنس میز ند کور کی طرف کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ کیمرہ عام فلمی کیمروں کی طرح نہیں ہوتا جو لگاتار تصاویر اتار سکے بلکہ وہ ہر بار محض ایک ہی تصویر لے سکتا ہے۔

اب رہا فلم کی صدابندی کا مسئلہ۔ کارٹون فلم کی صدابندی اور تصویر کشی ایک ساتھ نہیں ہوتی۔ بلکہ پہلے صرف تصاویر ہی اتار لیتے ہیں بعد ازاں وہ خاموش کارٹون سازندوں کے سامنے پردہ پر دکھایا جاتا ہے اور میوزک ڈائرکٹر ان کارٹونی اداکاروں کی جسمانی *

عالمِ نسواں

تحریکِ صنعت و حرفت اور مسلمان عورتیں

از صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ علیگڑھ

ہماری بہت سی مسلمان بہنیں آجکل سخت پریشان ہیں اور ان کو یہ شکایت ہے کہ ان کے شوہر کی آمدنی بہت کم ہے۔ بچے زیادہ ہیں۔ مصارف کثیر ہیں اسلئے گذارہ مشکل سے ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض بہنوں کو یہ شکایت ہے کہ ہمارا شوہر ہمیں عزت و احترام کی نگاہوں سے نہیں دیکھتا اور ہماری محتاجی کی بنا پر ہمیں حقیر سمجھتا ہے۔ بظاہر یہ بیانات بہت ہی رقت آفریں اور دردناک ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ایسی بہنیں ہمدردی کی مستحق ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے یہ کہنے کی بھی اجازت دیجئے کہ ایسی بہنوں کو کچھ ضروری مشورہ بھی ضرور دینے چاہیئے۔ ازاں جملہ یہ کہ اگر یہ محترم بہنیں اپنے وقت کو بیکار صرف نہ کریں۔ بلکہ صنعت و حرفت کی طرف توجہ کریں تو ان کی زندگی بڑی حد تک اطمینان و سکون کے ساتھ گزر سکتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی کونسی صنعت و حرفت ہے جسے پردہ نشین خواتین آسانی کے ساتھ اختیار کر سکتی ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ گذارش ہے کہ زیادہ کاموں کے متعلق تو مجھے تجربہ نہیں ہے لیکن جو کام میں جانتی ہوں یا جن کاموں کے متعلق مجھے کسیقدر واقفیت ہے انکے متعلق کچھ عرض کرتی ہوں:۔

کچھ عرصہ پہلے میری یہ کیفیت تھی کہ میں زیادہ تر بیکار رہتی تھی۔ میرے شوہر کی آمدنی کم تھی اور مصارف زیادہ تھے ہم دونوں اکثر پریشان رہتے تھے۔ آخر کار میں نے یہ راہ عمل اختیار کی کہ سب سے پہلے سینا۔ پرونا۔ کاڑھنا سیکھا اور محلے کی شریف عورتوں سے تعلقات پیدا کر کے ان کو اپنا ہمدرد بنالیا۔ پھر طب کی تعلیم حاصل کی، دائی کا کام سیکھا اور سارٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ چند روز کے بعد حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی اور تمام مشکلات دور ہو گئیں۔

اس عرصہ میں میں نے اپنی لڑکی کو ٹریننگ کا امتحان پاس کرایا اور وہ ایک نسوانی مدرسہ میں ملازم ہو گئی۔ اب خدا کا شکر و احسان ہے کہ ہم اطمینان و سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور دوسری بہنوں کو بھی میں یہ مشورہ دیتی ہوں کہ وہ اپنا وقت فضول کاموں میں ضایع نہ کریں بلکہ گھریلو صنعت و حرفت کی طرف توجہ کریں اور اپنے وقت کو اچھے کاموں میں صرف کر کے آسودہ حالی کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں اس مضمون کو توجہ سے پڑھیں گی۔ اور میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اسکی اہمیت کو محسوس کریں گی۔ میں یقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتی ہوں کہ اگر بہنوں نے اس دعوت عمل کو قبول کیا تو چند روز میں ان کے حالات میں ایک روح پرور انقلاب رونما ہو جائے گا۔ اور وہ آسودہ حال نظر آئیں گی۔

---

* حرکات کے مطابق اپنی چھوٹی سی اسٹک کے ذریعہ سازندوں سے موزوں آواز پیدا کراتا جاتا ہے۔ اسی طرح سے ساری فلم کی صدابندی بھی ختم ہو جاتی ہے اور یہی ناطق کارٹون تیار ہو کر میجک لنیٹرن کے ذریعہ سینما گھر میں دکھایا جاتا ہے

جبرالٹر میں جنگی جہازوں کا اجتماع

لندن ۵ ستمبر۔ برطانیہ کے ۵ جنگی اور تباہ کن جہاز اور ایک آبدوزکشتی عنقریب جبرالٹر پہونچنے والی ہیں معلوم ہوا ہے کہ جنگی جہاز "ہوڈ" اس وجہ سے وہاں جا رہا ہے کہ وہاں کی حفاظت کے لئے ایک بڑے جہاز کی ضرورت ہے۔

بچوں کی دُنیا

ٹکٹوں کی خبریں

خواجہ حافظ نبی احمد صاحب پانی پتی

جرمنی کا آسٹریا پر قبضہ ۱۲ مارچ کو دنیا کی تاریخ میں بہت اہم اور عجیب وغریب واقعہ ہوا یعنی بغیر لڑے بھڑے جرمنی نے آسٹریا پر قبضہ کر لیا، اب وہاں نازی ٹکٹ چلیں گے۔ ٹکٹ جمع کرنے والوں کو چاہیئے کہ آسٹریا کے موجودہ ٹکٹ جمع کر لیں۔ یہ ٹکٹ بہت قیمتی ہو جائیں گے۔

محبت کا ٹکٹ رومانیہ کی حکومت ایک ایسا ٹکٹ جاری کرنے والی ہو کہ اسے لفافے پر لگانے کے بعد خط صرف مکتوب الیہ ہی کو ملے گا۔ مکتوب الیہ موجود نہ ہوگا۔ تو خط گھر پر نہ دیا جائے گا بلکہ وہ واپس جائے گا تو اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا، یہ ٹکٹ ان دوستوں میں بہت مقبول ہوگا جن کے خط یا تو غائب ہو جاتے ہیں یا اُن کے کھونے جانے کا اندیشہ ہے اس کا نام محبت کا ٹکٹ ہوگا۔

آزادی کے ٹکٹ البانیہ نے اپنی آزادی کی پچیسویں برسی منانے کے لئے نو ٹکٹوں کا ایک سٹ جاری کیا ہے، یہ سٹ بھی جمع کرنے کے قابل ہے۔

روسی ہوائی ٹکٹ روس بہا برنے ٹکٹ جاری کر رہا ہے اور ٹکٹ جمع کرنے والوں میں اس کے ٹکٹ نظروں سے گرتے جا رہے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ہوائی ڈاک کے لئے سات ٹکٹوں کا ایک سٹ جاری کرنے والا ہے، تمام ٹکٹوں پر مختلف قسموں کے ہوائی جہازوں کی تصویریں بنائی جائینگی۔ ایک ٹکٹ پر ۸ انجن والا بڑا ہوائی جہاز دکھایا جائے گا۔ ٹکٹ سہ رنگے اور خوبصورت ہونگے۔

ریڈیو کے موجد کا ٹکٹ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی ریڈیو کے موجد مارکونی کی یادگار میں تین ٹکٹوں کا ایک سٹ جاری کرنے والا ہے۔ ایک ٹکٹ پر مارکونی کی تصویر ہوگی۔

شیلس (بحر ہند) (SEYCHELLES) میں ٹکٹوں کا سٹ جاری ہوگا۔ اور ان ٹکٹوں کے ڈیزائن تین ہونگے یعنی (۱) کھجور کا درخت (۲) کچھوا اور (۳) مچھلی پکڑنے کی کشتی کی تصویر۔

شکر کے ٹکٹ کیوبا کی جمہوری حکومت نے شکر کی کاشت کی یادگار منانے کے لئے نئے ٹکٹ جاری کئے ہیں کولمبس پہلا شخص ہے جس نے نئی دنیا کو شکر سے شناسا کرایا اور سنہ ۵۳۵ء وہ سال ہے جب پہلی بار امریکہ میں گنے کی کاشت ہوئی کیوبا کی خوشحالی کا دارومدار شکر ہے پچھلے سال تقریباً ۲۵ لاکھ ٹن شکر کیوبا نے برآمد کی۔ ٹکٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اوپر والے حصہ میں کولمبس کے جہاز کی تصویر ہے اور نچلے میں شکر صاف کرنے کی ایک مشین دکھائی گئی ہے۔

برازیلی ٹکٹ برازیل نے دو نئے ٹکٹ جاری کئے ہیں ایک ٹکٹ میں ریوڈی جنیرو کے ایک باغ کا منظر دکھایا گیا ہے اور دوسرے ٹکٹ پر ایک محل کی تصویر ہے ان ٹکٹوں کے جاری کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سیاحوں کو برازیل کی سیاحت کا شوق ہو۔

سنہ ۱۹۳۷ء کے نئے ٹکٹ سنہ ۱۹۳۷ء میں سلطنت برطانیہ میں چار سو سے زاید اور باقی تمام غیر ممالک میں پندرہ سو سے زاید ٹکٹ جاری ہوئے یعنی صرف ایک سال کے ص

پردۂ فلم

کلی ماؤس کارٹون اور اسکے موجد کے حالات

از جناب اے۔ ایچ۔ حنفی صاحب لکھنوی)

کلی ماؤس کے کارٹون اپنے نوعیت کے اعتبار سے اس قدر دلچسپ اور بہترین چیز ہے کہ ہر وضع کے فلم بیں حضرات کے واسطے ان میں کشش کا سامان موجود ہوتا ہے۔ جس طرح تصاویر کا فلم میں لانا ایک تعجب خیز بات تھی۔ اسی طرح کارٹونس فلم بنانے کا عمل بھی قیاس سے باہر تھا۔ اب سے پچاس سال قبل لوگ کٹھ پتلی کے تماشوں کے بڑے شوقین تھے لیکن انھیں اس بات کا قطعی علم نہ تھا کہ ایک وقت وہ بھی آنے والا ہے کہ یہی کاٹھ کی پتلیاں ایک کارٹونی حیثیت سے پردہ فلم پر جیتی جاگتی نظر آئیں گی۔ اور ہر خاص و عام ان کو بڑی حیرت کی نگاہ سے دیکھے گا۔

مختصر طریقہ پر تحریر کردیں قبل اس کے کہ کارٹون سازی کے راز کو افشا کیا جائے مناسب ہوگا کہ ہم اس کے موجد کے حالات اس حیرت انگیز ایجاد کا موجد والٹ ڈسنے ہے جو ۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو شکاگو میں پیدا ہوا۔ اور وہیں کے آرٹ انسٹی ٹیوشن میں اس نے فن مصوری سیکھا۔ چند سال گذرنے کے بعد وہ ایک بہترین کارٹون نگار اور آرٹسٹ بن گیا۔ اسوقت اسکی عمر صرف سترہ برس کی تھی کہ فکر معاش غالب ہوئی۔ آخر کار پیٹ پالنے کی غرض سے اس نے امریکن فوج میں ملازمت کر لی۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد فوجی ملازمت کو ترک کر کے پھر کارٹون نگاری شروع کر دی، اور اب ہالی وڈ امریکہ چلا آیا۔ یہاں دو تین سال تک وہ معمولی طور سے اپنی شکم پُری کرتا رہا۔ بعد ازاں اس کے دماغ میں فلم ایکٹنگ اور پھر فلمی ڈائرکٹر بننے کا شوق پیدا ہوا مگر اس میں ناکام رہا۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۱ء تک وہ فلمی دنیا میں مختلف کام کرتا رہا۔ لیکن سنہ ۱۹۲۳ء میں ڈسنے کا فلمی تعارف ہوا، اور اسی سال اس نے اپنی کارٹون سازی میں ایسے کمالات دکھائے جنکی وجہ سے اسے غیر فانی شہرت حاصل ہو گئی۔ اور اس کا سب سے پہلا خاموش کارٹون "مسخرا چوہا" تھا۔ اور اسٹیم بوٹ ولی سنہ ۱۹۲۸ء کا سب سے پہلا کارٹون ہے۔ خاموش کارٹون کی بنسبت لوگوں نے ناطق کارٹون کو بہت زیادہ پسند کیا۔ پھر کیا تھا اس کی شہرت میں چار چاند لگ گئے اور ہر طرف اس کے کارٹونس کی مانگ ہونے لگی۔ ڈسنے نے اپنے انتہائی کوششیں ختم کر کے صرف کارٹون فلم ایجاد ہی نہیں کی بلکہ اس کو معراج کمال تک پہنچا دیا۔

ڈسنے نہایت شریف، رحمدل، سادہ مزاج بااخلاق اور خوبصورت نوجوان انسان ہے اس کا عالیشان نگار خانہ بھی دنیا کے فلمی مرکز ہالی وڈ میں موجود ہے۔ جہاں والٹ ڈسنے کی ماؤس کارٹونس تیار ہوتے ہیں، ڈسنے اس نگار خانہ میں تنہا کام نہیں کرتا بلکہ اس کے ہمراہ چند ہوشیار اور قابل آرٹسٹس بھی اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ مکی ماؤس کارٹون کی ابتدا ایک چوہے سے ہوتی ہے۔ جس کی پوری تفصیل مضمون کی طوالت کا باعث ہوگی۔ کارٹون فلم کی ساخت تین مختلف آرٹسٹوں کی ذات پر موقوف ہے۔ آرٹسٹ نمبر ۱۔ آرٹسٹ نمبر ۲۔ آرٹسٹ نمبر ۳۔ سب سے پہلے اس کے لئے قصہ لکھا جاتا ہے۔ بعد ازاں اس کا مناظر نامہ۔ سب سے بڑی تعجب خیز بات یہ ہے کہ کارٹون فلم کی تیاری کے لئے صرف روشنائی۔ قلم، رنگ و برش، ٹشو پیپر، اور سلولائڈ ہی کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے فلموں کے واسطے بڑے سے بڑے قابل اور باکمال صناعوں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ آرٹسٹ نمبر ۱ کا سب سے پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے مناظر نامہ کے مطابق ٹشو پیپر (عکسی کاغذ) پر کارٹونس بنا لیتا ہے۔ اس کے بعد آرٹسٹ نمبر ۲ یہ کرتا ہے کہ وہ درمیانی حرکات کے تمام نقشے مرتب کر دیتا ہے اور آرٹسٹ نمبر ۳ اس کام کو انجام ص

ص بقیہ صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیے

اقوال زرّیں

شیطان بے وقوف کا دوست ہے۔

بدقسمت بیوقوف کہلاتے ہیں۔

عقلمند مذاق کرتے ہیں اور بیوقوف ان کی قدر کرتے ہیں۔

بوڑھے لوگ جوانوں کو بیوقوف کہتے ہیں اور جوان بوڑھوں کو۔

جوشِ و خروش عقلمندوں کو زیب دیتا ہے مگر اکثر بیوقوفوں میں پایا جاتا ہے۔

سفید دیواریں بیوقوفوں کے لئے کاغذ ہیں۔

وہ شخص بے وقوف ہے جو دن میں اگر تبسہ رنجیدہ نہ ہو۔

موجِ تبسّم

ایک کنجوس کو اس کا ایک دوست کسی سبھا میں لے گیا۔ وہاں دان کرنے کی بڑی تعریف ہوئی۔ اس مطلب سے کہ وہ کنجوسی چھوڑ دے سبھا سے لوٹنے پر اس نے اپنے دوست سے کہا:-

"بھائی میں آج بہت خوش ہوا، میرا دل چاہتا ہے کہ میں آج سے دان مانگنے لگوں۔

ایک جوان آدمی نے کسی بوڑھے سے کہا: بابا میں تو سمجھتا تھا کہ تمہاری عقل اتنی ہی بڑی ہوگی جتنی بڑی تمہاری داڑھی ہے۔

یہ سُنکر بوڑھے بابا بولے:- اگر یہی بات ہے تو مجھے کہنا پڑے گا کہ تم میں عقل نام کو بھی نہیں ہے، کیونکہ تمہاری داڑھی بالکل صفاچٹ ہے۔

رام کا پتا رام پر بگڑ کر بولا:- کیا گدھے جیسا کام کرتے ہو۔

رام نے جواب دیا:- آپ میرے پتا ہیں آپ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپکو معلوم ہے

افریقہ میں "صحارا" دنیا کا سب سے گرم ریگستان ہے، دن میں بہت گرمی پڑتی ہے مگر رات میں اسقدر سردی کہ پانی منجمد ہو جاتا ہے

چلی (جنوبی امریکہ) میں چڑیوں کی بیٹ کی تجارت ہوتی ہے،

بولویا میں پوٹوسی کی کانوں سے اس قدر چاندی نکل چکی ہے کہ اس سے دنیا کے ہر آدمی بچے اور عورت کے لئے ایک چاندی کا کڑا بن سکتا ہے،

زہرہ کا قطر سات ہزار چھ سو ستاسی میل ہے اور یہ سورج سے چھ کروڑ اسی لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے یہ ۶۰۰۰۰ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرتا ہے۔

افسانہ

ایک مزاحیہ افسانہ

اشتہار

از جناب مسٹر حشمت علی صاحب حشمت جرنلسٹ

بھائی ارشد ایک روز انگور لائے۔ عام طور پر بیچنے والے چیزیں کاغذ میں دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ انگور بھی کاغذ میں آئے تھے۔ حسن اتفاق سے میری نظر ایک اشتہار پر پڑی جو کہ اس میں شایع تھا۔ بھائی ارشد کو دکھایا "ایک صاحب کو اپنی دختر کے لئے رشتہ کی ضرورت تھی" ارشد صاحب فوراً امیدوار بن گئے۔ اور اس سلسلہ میں جو خط وکتابت ہوئی وہ آپ کی دلچسپی کیلئے پیش کی جاتی ہے:-

لکھنؤ ۲ / اکتوبر۔

قبلہ۔ تسلیم۔ ۲۳ / کا اخبار دیکھکر بیحد مسرت ہوئی اپنی جگہ پر یہ سمجھتے ہوئے کہ جواہر کا مول جوہری ہی کر سکتا ہے۔ اور درشاہوار زیب تاج و تخت ہی ہو سکتا ہے۔ دل کا یہی تقاضا ہے کہ یوسف کے خریداروں میں سے ہم بھی ایک ہیں۔ کسی نے اپنا مقدر دیکھا نہیں ہے ممکن ہے کہ میں بھی اسی طرح خوش قسمت انسان ہوں جیسے سلطنت کے وزرا، حکما، اور عقلا نے صبح سویرے دروازہ پر پہلا شخص اگر شہنشاہ بنا دیا تھا۔ کیا بعید ہے کہ میری قسمت بھی کسی ایسے ہما کی منتظر ہو۔ یہ تو بزرگوں کا مقولہ ہے کہ پیش از وقت اور بیش از قسمت کچھ نہیں ہوتا۔ کیا عجب ہے کہ اسی کے تحت وقت نے میرے بخت خفتہ کو جگا یا ہو۔ کاش یہ ساعت مبارک نکلے۔ اور لعنت ہو بیکار شیطان۔

قبلہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم جیسے اسکے سزاوار کب ہو سکتے ہیں کہ جناب کی شفقت سے مستفید ہوں۔ مگر امید۔ قدرت کا عجیب کرشمہ ہے اگر امید نہ ہوتی تو کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ دنیا ہی کا وجود نہ ہوتا۔

اچھا تو اب ناچیز اجازت چاہتا ہے کہ اپنی استعداد پر جوان نازک معاملات میں خاص اہمیت رکھتی ہے، روشنی ڈالے۔ عرصہ ۲۲ سال کا ہوتا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کی ۲۷ تاریخ کو جونپور کے ایک شریف گھرانے میں یعنی مرزا مشرف حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفور کے گھر میں (خدا انہیں جنت نصیب کرے) جو قرب وجوار میں بہترین شکاری مانے جاتے تھے اور جنکی تعلقداری میں سینکڑوں فرنگی نشانہ بازی سیکھنے آتے تھے۔ بندہ عالم وجود میں آیا۔ میرے جد امجد فیض آباد کے مشہور رئیس فرید الحسن صاحب تھے اور میں نواب مصطفٰے خاں کی چچیری بہن کے جو عزیز خاں رئیس کے بھانجے سے منسوب ہوئیں تھیں (جو راجہ ساز کے نام سے مشہور ہوئے تھے) کا چچیرا بھائی ہوں۔

بچپن میں مولوی صاحب قبلہ سے فارسی و عربی کے ابتدائی اسباق پڑھے۔ پھر انگریزی کی طرف رجوع کی اور سنہ ۱۹۲۳ء میں لکھنؤ یونیورسٹی کا گریجویٹ ہو کر سنہ ۱۹۲۳ء میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور لکھنؤ میں قیام پذیر ہو کر پریکٹس کرنے لگا چنانچہ اب یہ حالت ہے کہ موکلوں سے فرصت نہیں ملتی صبح و شام انہیں کا شغل ہے مگر اب زندگی اور وقت کا تقاضا ہے کہ کوئی مونس و غمخوار ہو۔ غالباً آپ بھی اس کی تائید کریں گے کہ زندگی بلا اس کے بے کیف ہے اور بے مزہ۔ زہے قسمت اگر شرف فرزندی سے نوازا جاؤں۔

خاکسار کی ایک دستی تصویر اور پتہ لکھا ہوا مع ڈاک و تار ہندوستانی کا لفافہ ارسال خدمت ہے

امید افزا جواب کا طالب ارشد

اپا روڈ جالندھر ۱۵ / اکتوبر

میاں ارشد دعا۔ تم لکھنؤ میں رہتے ہو اور وکالت کرتے ہو۔ کیا تم واجد حسین بیرسٹر کو جانتے ہو وہ میرے پرانے شناساؤں میں سے ہیں۔ میری بھلائی ہے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم ان سے ضرور ملو۔

دعاگو۔ علاؤ الدین

لکھنؤ ۱۷ / اکتوبر

قبلہ تسلیم۔ والا نامہ ساعت مسعود میں ارد ہوا حقیقت یہ ہے کہ یہ محض آپکی ذرہ نوازی ہے

(باقی صفحہ ۷)

وزیرستان کے حالات

مئی لغایۃ جولائی ۱۹۳۸ء تک کے واقعات پر تبصرہ

شملہ ۴ ستمبر۔ اپریل کے ختم پر اگرچہ باقاعدہ باغیانہ سرکشی کم ہو گئی تھی، مگر فقیر ایپی کے بھڑکانے سے شمالی وزیرستان میں چھاپہ مارنے اور ڈاک و تار وغیرہ کا سلسلہ منقطع کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے واقعات پیش آتے رہے۔ ان واقعات سے ایک مختصر باغی جماعت پورا پورا فائدہ اٹھا رہی تھی، اور دوسرے قبیلوں والوں اور عام پبلک نیز حکومت کے لئے پریشانی کا باعث تھی۔ ان حالات میں وزیرستان میں مقیم فوج بالخصوص فاضل دستوں کو واپس بلا لینا ناممکن تھا۔

مئی ۱۹۳۸ء

چنانچہ اپریل کے خاتمہ پر ایک مداخیل جرگہ کو اپنے قبیلہ والوں کی شرارت سے باز رکھنے اور فقیر ایپی کے مزید امداد کرنے سے منع کیا گیا۔ اس سلسلہ میں بعض لوگ بطور ضمانت کے طلب کئے گئے۔ اور ان قبیلہ والوں کو پُرامن علاقوں میں آنے کی ممانعت کی گئی۔ مگر مئی کے ابتدائی ایام میں اس جرگہ نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔

اس کے ساتھ مداخیل کے علاقہ سے فقیر ایپی کی مشتبہ باغیانہ سرگرمیاں جاری رہیں۔ پانی میں زہر ملا دینے، بم پھینکنے، سڑکوں اور رستوں میں شبخون مارنے سے واقعات ہوتے رہے اور کچھ اشخاص زخمی ہوئے اور نیز اغوا کے واقعات پیش آئے۔ چنانچہ ضروری معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کو خلاف اقدامات کئے جائیں۔ ۱۶ مئی کو ۴۸ گھنٹہ کی اطلاع کے بعد مداخیل کے اہم علاقوں میں داخلہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بند کیا گیا۔ اس پر فقیر ایپی نے توجہ ہٹالی اور اپنا اثر قایم رکھنے کے لئے ایک لشکر اکٹھا کیا۔ اس لشکر نے وزیروں و تاخیل کی سکاوٹ چوکیوں لوڑگی درہ کے خاصہ داروں کی چوکیوں اور بالائی ٹوچی وادی میں حملہ کرنے اور نقصان اٹھانے کے بعد اپنا رُخ جنوب کی طرف پھیر دیا۔ دوسرے دن تین لشکر جمع ہوئے جنہیں سے ایک نے لوداگی کی خاصہ دار چوکی پر پھر حملہ کیا اور مستقل سرکاری ذخیرہ آب کو تباہ کرنے چلا۔

جنوبی وزیرستان میں محسودیوں کے علاقہ کی ہوائی بندش کامیاب ہوئی محسودیوں نے ملا جنبیر علی کو ۱۴ اپریل والے حملہ میں مدد دی تھی۔ یکم مئی کو ایک بہلول زئی محسودی جرگہ جمع ہوا اور انھوں نے اپنا قصور مانکر مجرمین کو سزا دینے کے لئے مہلت مانگی۔ ۲۰ خرچے پایا کہ آئندہ سے وہ اپنے علاقہ سے جنبیر علی کو نکال دیں۔ پورے مہینہ فساد و شر کا سلسلہ جاری رہا، ان میں سے بعض فسادات میں بھٹانی قبیلہ کے لوگ شامل تھے انھیں گرفتار کرنے کا انتظام کیا گیا اور پُرامن اضلاع میں آنے کی ممانعت کی گئی۔ سرحدی کانسٹبلری حملہ کی مدافعت کرتی رہی۔

یکم جون کو دتاخیل اسکاوٹوں پر ایک ۔ اور ناکام حملہ ہوا دتاخیل لوڑگی علاقہ میں فقیر ایپی کے لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے تھرڈ انفنٹری برگیڈ اور رزمک۔ بریگیڈ جون کو لوڑگی کی طرف بڑھیں قبیلہ کے لشکر کے خلاف ۶ جون تک کارروائی ہوتی رہی۔ اسی تاریخ لوارگی سے دتاخیل تک کا رستہ کھول دیا گیا۔ اور اسکاوٹوں کی چوکی پر سامان جنگ اور فوج کا اضافہ کیا گیا لوڑگی میں تباہ شدہ خاصہ دار چوکی کے بجائے ایک نئی سکاوٹوں کی چوکی بنائی گئی۔ وزیرستان سے زیادہ مدد نہ ملنے اور ناکامیابی کے باعث لشکر گھٹنا شروع ہوا اور آخر میں صرف دو سو آدمی رہ گئے۔ ۶ جون کو فقیر ایپی نے کوئی سات سو آدمی اور جمع کر لئے تھرڈ انفنٹری بریگیڈ نے ۱۶ جون کو ان کا مقابلہ کیا ۱۷ جون کو لوڑگی اسکاوٹ کی چوکی کمل ہو جانے پر اور مزید سامان جنگ مہیا ہو جانے کے بعد تھرڈ انفنٹری بریگیڈ رزانی اور رزمک بریگیڈ رزمک واپس چلی گئی۔ مگر لشکر کے باقیماندہ لوگ رزانی کے مغربی پہاڑیوں پر اکادکا چھاپہ مارتے رہے۔

اسی اثنا میں مداخیل کے ہوائی بندش کامیاب ہوئی اور آخر ماہ میں مداخیل والے فقیر ایپی کو اپنے علاقہ میں داخل ہونے کی صورت میں سے نکال لینے کے لئے اور اگر ان سے یہ ناممکن نہ ہوا تو حکومت سے مدد لینے کے لئے آمادہ ہو گئے بعد ضروری ضمانتوں کے ہوائی بندش اٹھائی گئی

جنوبی وزیرستان میں شامی پیر کے ظہور کی وجہ سے حالات پریشان کن تھے یہ شخص وزیرستان میں ۱۹۳۷ء کے آغاز موسم سرما میں داخل ہوا تھا اور عموماً قبیلوں میں مذہبی اختلافات اور دیگر مجرمانہ کارروائیوں کے خلاف جہاد کر رہا تھا۔ مگر بعد میں اس کی کارروائیوں کو مشتبہ نظر سے دیکھا گیا اور اسے مجمع عام اکٹھا کرنے اور افغان گورنمنٹ کے خلاف کارروائیوں میں حصہ لینے سے روکا گیا۔ شامی پیر نے حکومت افغانستان کے خلاف کارروائی سے اپنی بے خبری کا اظہار کیا اور وزیرستان چھوڑنے پر آمادگی ظاہر کی۔ مگر دوسرے ہی دن اس نے حکومت افغانستان سے بغاوت کرنے کے لئے ایک بڑی جماعت اکٹھا کر لی۔ فقیر ایپی کی امداد حاصل کرنے کی بھی کوشش کی ۲۳ کو شامی پیر اس لشکر کے ساتھ افغانستان کی طرف بڑھا۔ اسی اثنا میں وزیرستان کے میلہ دھوں کو شامی پیر کا ساتھ دینے سے باز رکھنے کی پوری پوری کوشش کی گئی اور مقامی حکام شامی پیر کے بہت سے ساتھیوں کو باز رکھنے میں کامیاب بھی ہوئے اس کے علاوہ ڈیورنڈ لائن پر پہرے بٹھائے گئے

۲۳ جون کو جب شامی پیر اور اس کے لشکر کو مغرب کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا گیا تو ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسکی روک کی گئی ان ہوائی حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے ساتھی اپنے اپنے گھروں کو واپس آ گئے۔ ۲۷ جون کو شامی پیر نے وعدہ کر لیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی تلقین کی کہ افغانستان کے خلاف کارروائی کرنا غیر واجب ہے۔ چنانچہ ۲۹ جون کو شامی پیر کو وزیرستان سے ہوائی جہاز کے ذریعہ اپنے دیس شام روانہ کر دیا گیا۔

جولائی ۱۹۳۸ء

حکومت اور مداخیل کے درمیان ختم مئی کے سمجھوتہ کے بعد فقیر ایپی نے دتاخیل کے شمال میں ڈیورنڈ لائن سے کوئی دو ایک میل ادھر ایک غار میں اپنا صدر مقام بنا لیا تھا۔ مگر چونکہ اس نے اپنی سازشیں جاری رکھیں۔ اور لوگوں کو چھاپہ مارنے کے لئے ورغلاتا رہا بلکہ لشکر بھی اکٹھا کرتا رہا اسلئے اسکی سرکوبی ضروری سمجھی گئی۔ آخر بعد خرابی بسیار اُسے پسپا ہونا پڑا۔ اس طرح فقیر ایپی کے شہ پر جنوبی وزیرستان میں شیر علی نے جو فساد اور شر پھیلایا تھا اس کے سرکوبی کی گئی۔ مزید تفصیلات کے بجائے یہ کہنا کافی ہوگا کہ ان تمام کارروائیوں کے باوجود جولائی کے آخر میں وزیرستان کی حالت زیادہ قابل اطمینان نہیں تھی۔ اگرچہ فقیر ایپی کی کوششوں کے خلاف کامیابی ہوئی اور کوئی عام بغاوت نہیں پھیل سکی۔ تاہم چھاپہ مارنے کے واقعات برابر پائے جاتے ہیں اور رستہ محفوظ نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ وزیرستان سے زاید فوج ابھی تک واپس نہیں بلائی جاسکی۔ اگرچہ عام حالت بہت زیادہ تشویشناک نہیں ہے پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بالکل قابل اطمینان حالات پیدا ہو گئے ہیں مگر یہ صاف ظاہر ہے کہ ایک ایسے علاقہ میں جہاں ہر شخص ہتھیار بند ہو اور جہاں دوست دشمن میں امتیاز کرنا مشکل ہو وہاں امن وامان قایم ہونے میں بہت کافی وقت لگے گا۔

فوج اور عربوں میں لڑائی

حیفہ ۴ ستمبر۔ برطانی فوج کے ایک دستہ نے آج حیفہ کے جنوبی حصہ میں دہشت انگیزوں کے ایک بہت بڑے گروہ سے مقابلہ کیا۔ ۱۴ دہشت انگیز ہلاک ہو گئے اور دو قید کر لئے گئے۔ ان کے قبضہ سے ۱۶ رائفلیں اور پانچ پانچ ہزار کارتوس ملے فوج کا کوئی آدمی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ یروشلم میں یہودی چوکیداروں نے دو سرنگوں کا سراغ لگایا حیفہ سے مصر تک ریلوے پر کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

امریکہ چاندی نہیں خریدے گا؟

واشنگٹن ۵ ستمبر۔ ضبط شدہ جائداد کے متعلق امریکہ کی جانب سے معاوضہ طے کرنے کا جو مطالبہ کیا گیا تھا حکومت میکسیکو نے اس کو نامنظور کر دیا ہے۔ یہ عام خیال ہو گیا ہے کہ میکسیکو کے رویہ سے اب اس بات کا امکان جاتا رہا ہے کہ امریکہ میکسیکو سے چاندی کی ماہانہ خرید جاری کرے گا۔

شاہ فاروق پر حملہ کے مزید حالات

سکندریہ ۵ ستمبر۔ شاہ فاروق پر گولی چلنے کے بارے میں ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس میں یہ تسلیم نہیں کیا گیا کہ شاہ فاروق کو ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی ملزم کے خلاف جو سیریا کا رہنے والا ہے۔ آتشیں اسلحہ جات رکھنے کا الزام لگایا گیا ہے جس جگہ شاہ فاروق کھڑے ہوئے تھے اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ایسا دیدہ دانستہ حملہ کیا گیا۔

یو پی کے وزارتی حلقوں میں اظہار تعجب

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے وزارتی حلقوں میں ابھی تک اس بارے میں سرکاری طور پر کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی بل مزارعہ کے متعلق یو۔ پی کے زمینداروں سے سمجھوتہ کی گفت و شنید شروع کریگی۔ دراصل وزارتی حلقوں میں اس خبر پر تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ کانگریس ہائی کمانڈ بالا ہی بالا سمجھوتہ کرے گا۔

کہا جاتا ہے کہ یہ معاملہ بہت ہی پیچیدہ ہے لہذا اس کے متعلق سرسری طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یو پی میں کانگریس کی تحریک کے مستقبل کا دارومدار اسی پر ہے کہ زرعی مسئلہ کو اس طرح سے حل کیا جائے کہ کسان مطمئن ہو جائیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کیبنٹ اور صوباتی کانگریس کمیٹی زمینداروں کی اس شر انگیز چال کو روکنے کے لئے پہلے ہی سے کوشش کر رہی ہے۔

اڑیسہ کا بل مزارعہ

کٹک ۳ ستمبر۔ ہز اکسلینسی گورنر اڑیسہ نے قانون مزارعہ کے ترمیمی بل کے لئے اپنی منظوری دیدینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کا عام طور پر خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

نمایندہ پریس نے اسی سلسلہ میں جب مسٹر بشوناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ سے انٹرویو کیا تو انھوں نے کہا کہ گورنر کے منظوری دیدینے سے وہ تمام قیاس آرائیاں ختم ہو جانی چاہئیں جو کہ ابھی تک بل مزارعہ کے سلسلہ میں کی جا رہی تھی اور یہ یقین کر لینا چاہئے کہ گورنر صوباتی مجالس آئین سازکے متعلق تعمیری کام میں مداخلت نہیں کریں گے۔

برطانیہ اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ

واشنگٹن ۳ ستمبر۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ تقریباً مکمل ہو گیا ہے۔ دستخط ہونے میں ابھی صرف اتنا انتظار ہے کہ فالتو گیہوں کی نکاسی کے بارے میں امریکہ اور کنیڈا کے درمیان معاملہ طے ہو جائے۔

کینبرا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر لائنس نے اعلان کیا ہے کہ آسٹریلیا اور امریکہ کے درمیان تجارتی گفت و شنید اس مرحلہ پر ہے اور یہ امید ہو گئی ہے کہ معاہدہ ہو جائے گا۔

ٹرین کو گرانے کی مذموم کوشش

پٹنہ ۳ ستمبر۔ گذشتہ رات متاما جنکشن اور متاما ریلوے اسٹیشن کے درمیان ریل کی پٹری پر لوہے کی ایک زنجیر رکھی ہوئی ملی۔ جبکہ وہاں سے ایک پسنجر ٹرین گذرنے والی تھی۔ اسکو ٹرین کے گزرنے سے پہلے ہی دیکھ لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ٹرین کو گرانے کی کوشش کی گئی۔

سندھ کے متعلق رزولیوشن

واردھا ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے اپنے رزولیوشن کا مسودہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ کے پاس منظوری کے لئے بھیج دیا ہے۔ اور ان سے منظوری کی اطلاع ملنے کے بعد اُسے شایع کر دیا جائے گا۔

افسانہ

اشتہار

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۵

"چہ نسبت خاک را با عالم پاک" یہ بیشک میری غلطی بلکہ سخت غلطی ہوئی کہ میں نے محترمی امجد حسین صاحب کا حوالہ اپنی درخواست میں نہیں دیا۔ آپ کے گرامی نامہ سے تو خیر یہ معلوم ہوا کہ وہ آپ کے پرانے دوستوں میں سے ہیں جسے عام اصطلاح میں "لنگوٹیا یار" کہتے ہیں۔ مگر مجھے بھی وہ بچپنے سے ہی جانتے ہیں اور اب بھی اکثر نشست رہتی ہے۔ اگر اس سے قبل یہ معلوم ہوتا کہ آپ کی اور ان کی روٹی دال ایک ہی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ میں بنا بر لغیہ ان کے توسط سے نہ بھیجتا۔ خیر خدا کے فضل سے ایک نہیں دس اور ہیں۔ کسی کو لیجیئے بار ایسوسی ایشن ہے جفیفہ کے پیشکار ہیں۔ دیوانی کے وکیل ہیں رجسٹریشن کے محرر ہیں۔ فوجداری کے فوجی اور کلکٹری کے کلکٹر ہیں۔ اس سے یہ نہ سمجھ لیجیئگا کہ خدا نخواستہ میں خفا ہو گیا ہوں بلکہ ان نازک معاملات میں تو ان باتوں کی ضرورت پڑا ہی کرتی ہے۔

میں پھر جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ عاجز کو فرزندی میں قبول فرمائیے۔ "آمین" ہاں ایک بات اور عرض کرنا ہے معاف کیجیئے گا میری تصویر کے تبادلہ میں دوسری تصویر اور تفصیلات کا انتظار سوہان روح ہے

شکست تمنا کا طالب ارشد

(باقی آئندہ)

یوپی میں ۲۵ لاکھ اشخاص کی تباہی

لکھنؤ ۶ ستمبر۔ ایک پریس نوٹ میں مختصر طور پر یوپی کے سیلاب کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے کہ سات ہزار میل کے رقبہ میں ۲۵ لاکھ سے زاید اشخاص براہ راست سیلاب کی زد میں آ گئے ہیں۔ اور اس علاقہ سے باہر کی فصلیں بھی کم و بیش اسی حد تک سیلاب کی زد میں آ ئی ہیں۔ سیلاب زدہ علاقہ میں رسل و رسائل کی مشکلات کی وجہ سے حکومت کو ابھی تک صوبہ کے مشرقی حصہ میں سیلاب کی تفصیلات کے متعلق کافی اطلاعات فراہم نہیں ہو سکی ہیں۔

گورکھپور۔ بہرائچ۔ گونڈا۔ بستی۔ بلیا اور اعظم گڑھ کو سیلاب سے شدید ترین نقصان پہنچا ہے اور اناؤ اور غازی پور۔ کھیری اور بارہ بنکی کا کچھ حصہ سیلاب کی زد میں آیا ہے۔

حکومت مدراس قرضہ لے گی

مدراس ۶ ستمبر۔ حکومت مدراس نے آج یہ اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۸ء کو ۱۵۰ لاکھ روپیہ قرض لینے کا ارادہ رکھتی ہے یہ قرضہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۳ء تک ادا کیا جائے گا۔ اور اس پر ۳ فیصدی سود دیا جائے گا۔

اس رقم کو ایسے کاموں پر خرچ کیا جائے گا جن سے منافع کی امید ہو گی۔ مثلاً بجلی کی اسکیمیں آبپاشی اور لوکل باڈیز اور کسانوں کو قرضہ دینا وغیرہ

ٹوکیو ۶ ستمبر۔ تقریباً سو اشخاص ہلاک اور سات ہزار اشخاص بے گھر ہو گئے ہیں جبکہ آگ لگنے سے شہر ہاکوڈیٹ کا نصف تباہ ہو گیا۔

رائن لینڈ کی مستقل حصار بندی

لنڈن ۶ ستمبر۔ غیر ملکی حلقوں میں یہ بات ظاہر کی جا رہی ہے کہ جرمنی نے رائن لینڈ میں قلعوں کو فوجوں سے مستقل طور پر مسلح کیا ہے۔

یہ کسی مظاہرہ کا نتیجہ نہیں ہے۔ پرانے سپاہیوں کو فوج میں شامل ہونے کے لئے بلایا جا رہا ہے اور ان کی سروس کی میعاد جو پہلے ۸ ہفتہ تھی اب تین ماہ کر دی گئی ہے۔

نیشنل ہیرلڈ ۹ ستمبر سے جاری ہو جائیگا

لکھنؤ ۶ ستمبر۔ بابو موہن لال سکسینہ منیجنگ ڈائرکٹر نیشنل ہیرلڈ نے یہ اعلان کیا ہے کہ اخبار آئندہ جمعہ یعنی ۹ ستمبر کی صبح سے شائع ہونا شروع ہو جائیگا پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی ۸ ستمبر کو شام کے ۶ بجے روٹری مشین کے چلنے کا افتتاح کریں گے۔

برطانی جہاز پر بمباری

ویلنشیا ۶ ستمبر۔ پانچ ہوائی جہازوں نے جو مجورکا سے آئے تھے برطانی جہاز "ماردیا" پر بمباری کی۔ جہاز اور اس کے سامان کو آگ لگا دی گئی۔ ایک جہازراں ہلاک کر دیا گیا۔

سمجھوتہ کی امید کھٹائی میں پڑ گئی

برلن ۹ ستمبر. جرمنی حکام کا بیان ہے کہ حکومت زیکوسلاویکیہ نے جو تجویزیں پیش کی ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ سوڈیٹن انکو منظور کر لیں. کیونکہ ان کے ذریعہ سوڈیٹنوں کے تین اہم مطالبات منظور نہیں ہوئے. حکومت کی تجویزوں میں یہ منظور نہیں کیا گیا کہ پوسٹ آفس یا پولیس پر کنٹرول میں سوڈیٹن کا حصہ ہوگا. جرمنی کے باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ ذیع تبدریج سوڈیٹن افسروں کی تعداد بڑھانے کو تیار ہیں

پلیسٹر کی اطلاع

حکومت زیکوسلاویکیا نے سوڈیٹن جرمنوں کے مطالبات کے جواب میں جو نئی تجویزیں تیار کی ہیں. ان کے ذریعہ جرمن کمپ کو اتنی بڑی حد تک آزادی دیدی گئی ہے کہ اس سے پہلے کبھی خیال میں بھی نہیں آئی تھی تجویزوں کے متعلق ۹ خاص خاص پوائنٹ آج رات کو معلوم ہوگئے ہیں. اس بات پر آج پھر زور دیا جا رہا ہے کہ ان کے ذریعہ ہرمنس کے ۸ مطالبات کو مکمل طور پر منظور کر لیا گیا ہے اسلئے یہ خیال ہے کہ سوڈیٹنوں کو ان کے منظور کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئیگی. گو وہ منظور کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لیں گے.

بیان کیا جاتا ہے کہ ان پوائنٹوں کے بارے میں جنھیں قانونی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے سمجھوتہ پر پہنچنے میں کوئی دقت نہیں آئیگی کہ حکومت نئے قوانین سوڈیٹن پارٹی کے مشورہ سے تیار کریگی اور کہ تمام تجویزیں پارلیمنٹ کے روبرو پیش کی جائیں گی. اور علی الاز جلد ان پر عمل درآمد کیا جائے گا — تجویزوں کے مطابق ہرنسل کے لوگوں کو حکومت خود مختاری حاصل ہو جائے گی. اور سنٹرل ایڈمنسٹریشن میں مختلف فرقوں کے مفاد کی حفاظت کی جائے گی بسرہ کے تحفظ رکھنے اور ملک کے اندر اتحاد کی گارنٹی کی جائے گی. جرمن علاقوں میں کارخانے کھولنے کے لئے .... کروڑوں کا قرض دیا جائے گا.

ہر ہٹلر کا اہم پیغام

نیورمبرگ ۔ ۹ ستمبر. نازی پارٹی کانفرنس شروع ہوئے پر آج ہر ڈاکٹر وانگرنے ہر ہٹلر کا ایک اہم پیغام پڑھا جس کا ہر ملک میں بڑی بیتابی سے انتظار کیا جا رہا تھا.

ہر ہٹلر نے اپنے پیغام میں زیکوسلاویکیا کا خاص طور پر ذکر نہیں کیا بلکہ غیر ملکی معاملات پر ایک عام طریقہ پر تبصرہ کیا ہے. ہر ہٹلر نے فرمایا کہ نئے معاہدہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے مارشل ون گوئرنگ نے ذخیرہ جمع کرنے کی جو اسکیم تیار کی ہے اس سے آنے والے سالوں کے لئے سامان رسد کے متعلق جرمنی کی تشویش دور ہوگئی ہے. جرمن کی زبردست خواہش تھی کہ غلہ کا ذخیرہ رکھنے کے لئے ریزرو بنائے جائیں جس سے جرمنی ہر قسم کی مصیبت سے بچ سکے.

جرمنی کی اقتصادی اسکیم اس طریقہ پر تیار کی گئی ہے کہ وہ غیر ملکی امداد سے بالکل آزاد ہوگیا ہے اور جرمنی کی ناکہ بندی کر کے جرمنی کو بھوکا مارنے کا منصوبہ ہمیشہ کے لئے پورا ہوگیا ہے اور اس قسم کا ہتھیار قطعی غیر موثر ثابت ہوگا. جرمنی کا سیاسی اور اقتصادی بائیکاٹ اب بے سود ثابت ہوگا اور اب جرمنی عظیم تر اور بہت مضبوط ہے

بندرگاہ مارسلز پر فوجوں کا اجتماع

پیرس ۹ ستمبر. ایک حکم کے ذریعہ رگاہ مارسلز پر فوجوں کے اجتماع کا حکم دے دیا گیا ہے.

فرانس کے تمام ڈپلومٹک نمائندوں کو جو چھٹی پر تھے. ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فوراً اپنی اپنی جگہ واپس آ جائیں اور جہاں تک ممکن ہو پیرس کو ہوتے ہوئے جائیں تاکہ ان کو ضروری ہدایات کر دی جائیں.

روس میں چین کا نیا سفیر

ماسکو ۹ ستمبر. چین کے نئے سفیر جنرل یانگٹی نے آج چارج لے لیا. یہ جگہ ۶ ماہ سے خالی پڑی ہوئی تھی. اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ روس اور چین کے تعلقات اب زیادہ گہرے ہو گئے ہیں.

برما کے ہندوستانی وفد کا بیان

شملہ ۹ ستمبر. مسٹر ایس کے. ایس ایس جی اور مسٹر بی کے دادا چنجی جو برما کے ہندوستانیوں کے وفد کی حیثیت سے آئے ہوئے ہیں انھوں نے اور ان کے ممبر مسٹر ڈی. کے سید ابراہیم نے ایک مشترک بیان ایسوسی ایٹڈ پریس کو دیا ہے جسمیں اس امر پر اظہار اطمینان کیا ہے کہ مرکزی اسمبلی میں فسادات برما سے متعلق جو تحریک التوا مسلم لیگ پارٹی نے پیش کی تھی. وہ بلاتقسیم آرا منظور ہوگئی. جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نمائندگان ہند کو برما اور دوسرے ملکوں کے ہندوستانیوں کی بہبود سے کسقدر گہرا قلبی تعلق ہے. پھر وفد نے مسلم لیگ پارٹی کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اس نے تحریک التوا پیش کی اور کانگریس اور دوسری پارٹیوں نے جسمیں یورپین گروپ بھی شامل تھا اس تحریک کی تائید و حمایت کی. وفد نے اس پر اظہار افسوس کیا کہ اس قسم کی تحریک التوا پیش کی. مرکزی لیجسلیچر کے بالائی ایوان میں اجازت نہیں ملی. پھر بھی تحریک کے محرک کا شکریہ ادا کیا ہے. ساتھ ہی ہندوستان کے اخبارات کا بھی شکریہ ادا کیا ہے.

روس امداد کریگا

ماسکو میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ حکومت روس بحری بیڑہ اور ہوائی فوج سے زیکوسلاویکیہ کی امداد کریگی اگر حکومت نے اسسے درخواست کی.

مملکت آصفیہ میں امن عامہ کی حفاظت

حیدرآباد دکن ۹ ستمبر. آج اعلیٰ حضرت نظام کی حکومت نے ایک ریگولیشن نافذ کیا ہے اس ریگولیشن کا مقصد تحفظ عامہ ہے اس کی رو سے حکام کو مملکت میں ناپسندیدہ بیرونی لوگوں کی سرسری گرفتاری اور اخراج کے اختیارات کے علاوہ رعایا کے ان لوگوں پر بھاری جرمانے عاید کرنے کے اختیارات بھی دئیے گئے ہیں. جو باہر کے ناپسندیدہ لوگوں کو اپنے ہاں رکھیں یا ان کے خلاف قانون سرگرمیوں میں مدد معاون ہوں. یہ ریگولیشن چھ ماہ کے اندر اندر باضابطہ قانون کی حیثیت اختیار کرلے گا. اس ریگولیشن کے ذریعہ سے باہر کے ناپسندیدہ لوگوں کے ریاست میں داخلہ کو روکا جائے گا. اور ان انجمنوں اور جماعتوں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائیگی جو مملکت کے انتظام میں مخل ہوتے ہیں.

پانچسو ہندوستانی ہلاک ایکہزار مجروح

شملہ ۹ ستمبر. برما میں مسلسل مخالف ہندوستانی فسادات کی اطلاع سے شملہ میں اضطراب و دہشت پھیل گئی. برما کے ہندوستانیوں کا وفد شملہ پہنچ گیا ہے جس نے دو ممبران حکومت اور غیر سرکاری ممبر اسمبلی سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ شب فسادات کی جو اطلاعات ۱۱ بجے تک موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰ افراد ہلاک ۵۴ مجروح ہو چکے تھے. بعد دوپہر رنگوں کے مختلف حصص میں حملوں کی وارداتیں بڑھ گئیں. جو ہندوستانی مارے گئے ان میں ۸ مسلمان مجروح ہوئے مجروحین کی اکثریت بھی مسلمان ہی کی ہے.

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ جولائی سے اسوقت تک ۵۰۰ ہندوستانی ہلاک اور ایکہزار سے زاید مجروح ہوئے یہ تعداد پولیس کی فائرنگ سے مجروح ہونے والوں کے علاوہ ہے.

۲ ہزار سے زاید ہندوستانی دوکانیں لوٹ لی گئیں. ایک کروڑ سے زائد مالی نقصان ہوا ہے، مساجد کی توہین کی گئی اور ۸ مندر برباد کئے گئے مجروحین و مقتولین میں زبردست اکثریت مسلمانوں کی ہے. اسی طرح دوکانوں کے نقصانات اور مالی نقصانات پر بھی مسلمانوں ہی کو شدید ترین نقصان پہنچا.

قوم اور ملک کو فائدہ پہونچائیے

گاڑھا پہنئے

کیا آپکو معلوم نہیں کہ آل انڈیا مسلم لیگ وصوبہ مسلم لیگ نیز آپ کے شہر کی مسلم لیگ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمام مسلمان گاڑھے کا استعمال اپنے لئے ضروری تصور کریں ؟ اگر معلوم ہے تو عمل کیجئے. تنظیم و قوت بغیر عمل حاصل نہیں ہوتی.

گاڑھے کے دوکاندار:-

مسلم اسٹور چمن گنج — خورشید احمد مسٹن روڈ

سودیشی اسٹور شفیع آباد — حافظ احمد علی مسٹن روڈ

حبیب الحق اینڈ برادرس مسٹن روڈ

المشتہر:- ایم مظفر سکریٹری شراب جوا بائیکاٹ کمیٹی (شعبہ گاڑھا)

راجہ محمود آباد اور خلیق الزماں کا دورہ سرحد

لکھنؤ ۹ ستمبر. مسلم لیگ یوپی کی جانب سے راجہ محمود آباد اور چودھری خلیق الزماں ایک سفر کے لئے صوبہ سرحد جا رہے ہیں. انھوں نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ وہ ایبٹ آباد کی پولٹیکل کانفرنس میں شریک ہوں گے.

جرمنی کی مشکلات

وہ کیا مشکلات ہیں جو ہر ہٹلر کو زیکوسلاویکیہ کے معاملہ میں مداخلت کرنے سے روکے ہوئے ہیں ان کے بارے میں سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ فرانس اور روس نے یہ صاف اعلان کر دیا ہے کہ اگر جرمنی نے زیکوسلاویکیہ کے معاملہ میں مداخلت کی تو وہ حکومت زیکوسلاویکیہ کا ساتھ دیں گے.

مدرسین میونسپل بورڈ کانپور کا اہم جلسہ

۲۷ اگست ۱۹۳۸ء بروز سنیچر ۳ بجے سے پریڈ گراؤنڈ پر ایک جلسہ بڑے اجتماع کے ساتھ منعقد ہوا جسمیں ٹیچرس یونین اور دوسری ایک سمت (انجمن مدرسین) ہر دو جماعتوں نے متفقہ طور پر غور کیا اور رزولیوشن پاس کئے جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

غالباً سنہ ۱۹۲۰ء سے مدرسین کی تنخواہ ٹایم اسکیل منظور شدہ بورڈ کی مقرر ہے جسمیں ابتدائی تنخواہ مبلغ ۱۸ روپیہ اور انتہائی ۶۰ روپیہ رکھی گئی تھی لیکن تو بھی چار پانچ سال سے نئے تقرر پر ابتدائی تنخواہ پندرہ اور انتہائی پچاس کر دی گئی ہے۔ اس ٹایم اسکیل کے بموجب ہر سال مدرسین کو ایک روپیہ ڈیڑھ روپیہ دو روپیہ اور تین روپیہ کی شرح سے ترقی ملتی رہی ہے لیکن کچھ برسوں سے ہر سال ایجوکیشن کمیٹی بہت سے فضول اخراجات میں پڑ کر دوران سال میں اس قدر خرچ کر دیتی ہے کہ اس ترقی کے ملنے میں ابت دلعل ہو جاتا کرتی ہے چنانچہ امسال بھی زنانہ نارمل اسکول وغیرہ قایم کر کے رقم کثیر خرچ کر دی گئی ہے۔ اور مدرسین کی ترقی کو کھٹائی میں ڈال دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس ٹایم اسکیل کو غائب کر کے پھر کوئی گریڈ لسٹ کا قاعدہ بنایا جا رہا ہے جسمیں بہت سے لوگوں کی ذاتی اغراض شامل ہیں۔ اور حقدار مدرسین سالانہ ترقی سے محروم کئے جا رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مدرسین کا ایک وفد چیرمین صاحب ایجوکیشن کمیٹی سے بھی ملا صاحب موصوف نے جواب دیا کہ ہم مجبور ہیں کیونکہ اب کوئی رقم کمیٹی کے پاس نہیں ہے کہ جس سے ترقی دیجا سکے ترقی بیشک تم کو بموجب ٹایم اسکیل ملنا چاہیئے لیکن بورڈ نے ہم کو رقم کم دی ہے۔ پھر ڈیپوٹیشن چیرمین بورڈ کی خدمت میں حاضر ہوا صاحب موصوف نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب ایجوکیشن کمیٹی کے پاس اس قدر روپیہ نہیں ہے تو پھر مدرسوں اور دوں یا نارمل اسکول کا اضافہ کر کے کیوں اخراجات کا اضافہ کیا جاتا ہے کہ جس سے موجودہ ملازم مدرسین کی تنخواہ یا ترقی کا پورا نہیں پڑتا ہے جبکہ کمیٹی واقف ہے کہ ہر سال اتنی رقم ہم کو ترقی کی مد میں خرچ کرنا ہے۔ تو کیوں رقم میں اس کا لحاظ کئے بغیر کیوں خرچ کیا جاتا ہے۔ غریب قلیل تنخواہ پانے والے مدرسین اس بڑے شہر میں کس طرح اپنے اخراجات خانگی کو پورا کئے بغیر کار تعلیم بطرز احسن انجام دے سکتے ہیں۔

(نامہ نگار)

کیرانہ کے منصف کیخلاف تحقیقات

کیرانہ مظفر نگر ۴ ستمبر۔ بابو چھیل بہاری لال اکبر منصف کیرانہ کی بابت شکایتی درخواستیں ہائیکورٹ الہ آباد اور ڈسٹرکٹ جج میرٹھ کو گئی ہوئی تھیں۔ جن کی تحقیقات کے لئے آج مسٹر آر۔ ایف۔ ایس بہلیس صاحب ڈسٹرکٹ جج یہاں تشریف لائے۔ تحقیقات بند کمرے میں کی گئی لیکن معلوم ہوا ہے کہ تحقیقات کے سلسلہ میں ۱۵ وکیلوں کے بیانات ہونے کے علاوہ لالہ ودیر سنگھ صراف کا بھی بیان لیا گیا ہے جنہوں نے کہ شکایتی درخواست بھیجی ہوئی تھی معلوم ہوا ہے کہ وکلا صاحبان میں سے کچھ بیانات منصف صاحب کے خلاف اور کچھ ان کی صفائی میں دیئے گئے ہیں۔ جو بیانات خلاف ہوئے ہیں وہ حلفیہ لئے گئے ہیں اور اینر خود منصف صاحب نے خود کافی جرح کی ہے۔ ایک وکیل صاحب نے فاضل جج کو منصف صاحب کے اردلی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مسودہ دیا ہے جس کی نقلیں کرا کے منصف صاحب کی تعریف میں کچھ لوگوں کی طرف سے درخواستیں بھیجی گئی ہیں۔ بتلایا جاتا ہے کہ منصف صاحب نے اس مسودہ کو اپنے اردلی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تسلیم کیا ہے۔ جج صاحب موصوف شکایات کی جانچ کرنے کی غرض سے اپنے ہمراہ عدالت کے کچھ رجسٹر اور کاغذات لے گئے ہیں۔ تحقیقات ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک ہوتی رہی۔ اس کے بعد جج صاحب واپس میرٹھ چلے گئے

ہندوستان کی ڈیفنس سروس
۱۹۳۶۔۳۷ء کی رپورٹ

شملہ ۲ ستمبر۔ ہندوستان کی ڈیفنس سروس کے متعلق ۱۹۳۶۔۳۷ء کی جو رپورٹ شایع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہندوستان کی تین پیدل بٹالین برما کو چھوڑ کر غیر ملکوں میں مقیم ہیں اور ان کا خرچہ ملک معظم کی حکومت دیتی ہے۔ ہانگ کانگ میں کماؤن رائفلز کا قیام ہے گزشتہ سال کی آخری ششماہی میں چین میں جو واقعات ہوئے ہیں انہوں نے یہ امر ضروری کر دیا کہ اس جگہ کے دستے کی طاقت بڑھائی جائے تاکہ برطانی اور ہندوستانی رعایا کے مفاد محفوظ رہیں ۲/۲ رجمنٹ پنجاب بیٹنگ ریاستہائے ملایا میں عارضی طور سے مقیم ہے اسے عنقریب ہی ہندوستان بلا لیا جائیگا اس رپورٹ میں فوجوں کو ہندوستانی بنانے کے سلسلہ میں سرگرمیوں کا بھی ذکر ہے۔ دہرہ دون ملٹری اکاڈمی کے ۴۲ اکیڈمیوں کو کمیشن مل چکا ہے

آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

الہ آباد ۳۱ اگست۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۲ ستمبر اور اس کے بعد کی تاریخوں میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ بجائے بمبئی کے دہلی میں منعقد ہوگا۔ اور ۲۴ ستمبر اور اس کے بعد کی تاریخوں میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ بھی دہلی میں منعقد ہوگا۔

یوپی کا بل مزارعہ

الہ آباد ۴ ستمبر۔ کہا جاتا ہے کہ یہ امر عین اغلب ہے کہ کانگریس ہائی کمانڈ کے کچھ ممبر جن میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی مولانا ابوالکلام آزاد اور سردار پٹیل شامل ہوں سمجھوتہ کرنے کی غرض سے ماہ ستمبر میں دہلی میں یو۔پی کے زمینداروں کے کچھ نمائندوں سے زرعی اصلاحات کے بل پر تبادلہ خیالات کریں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند کا ایک بارسوخ ممبر سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہا ہے

وائسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل کا نیا ممبر

شملہ ۳۱ اگست۔ مسٹر میکسویل کو گورنر جنرل کی ایگزیکیٹو کونسل کا مستقل طور پر ممبر مقرر کرنے کے لئے ملک معظم نے منظوری دیدی ہے۔ سر ہنری کریک کو گورنر پنجاب مقرر کیا گیا ہے۔

سرحد فلسطین کی طرف مصری افواج کی روانگی

قاہرہ یکم ستمبر۔ سرحد فلسطین کی جانب ایک ریلوے اسٹیشن کو آگ لگا دینے کے متعلق ایک اطلاع کے بعد حکومت مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ سرحد فلسطین کی طرف حفظ ماتقدم کے طور پر فوج روانہ کر دے۔

فلسطین کا ایک پیغام جو لنڈن سے موصول ہوا ہے مظہر ہے کہ کل صبح حیفہ سدہ کے درمیان چلنے والی مال گاڑی طل الکریم کے پاس پٹری سے اتر گئی۔ نتیجہ کے طور پر لائن بند ہوگئی۔ نقصان کسی قسم کا نہ ہوا۔ بیت المقدس کے دمشقی دروازہ پر ایک عرب کو گولی ماردی گئی۔ جس سے وہ شدید مجروح ہوا۔

بنگال اسمبلی میں جدید قانون انسداد

کلکتہ یکم ستمبر۔ آج صبح بنگال گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سرکاری دستاویزات کی ناجائز طور پر اشاعت کے متعلق بل پیش کیا جائیگا۔ بل کے اغراض ومقاصد میں واضح کیا گیا ہے کہ اخبارات اور پبلک جلسوں میں تقریروں کا عام طور پر رجحان ہوگیا ہے کہ ان سرکاری دستاویزات کو جو شایع نہیں ہوئیں افشا کیا جائے۔ اس رجحان کی روک تھام کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک قانون پاس کیا جائے قانون کی خلاف ورزی کے لئے ایک سال قید سخت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

جواہر لال نہرو جنیوا کو

لنڈن ۵ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۶ ستمبر کو جنیوا جا رہے ہیں اور وہاں سے ایک ہفتہ بعد لنڈن واپس آئیں گے۔

سر فیروز خاں نون کینیڈا کو

لنڈن ۵ ستمبر۔ سر فیروز خاں نون کینیڈا میں تعلیمی کمیٹی کی طرف سے لیکچر دینے کے لئے ۱۰ ستمبر کو کینیڈا جا رہے ہیں آپ اکتوبر کے آخر میں لنڈن واپس آئیں گے

کابل کا برطانی وزیر

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ لفٹنٹ کرنل فریزر ٹلر جو کہ کابل میں برطانیہ کے وزیر ہیں شملہ سے آج یہاں پہنچ گئے ہیں آج ہی پشاور روانہ ہو کر بدوہ کو کابل پہونچ جائیں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پرتو حق عرصۂ مستقل میں ہے * نہ کیوں منور وہ دل جس میں ہو تجلی حق

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۱ ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی للعہ

رجسٹر ڈ نمبر ۱۲۲

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور دوشنبہ ۱۷ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۱ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳۸

ادبیات

حشر جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

حسن کا تیرے دہر میں فیض نہیں ہے عام ابھی — دیکھئے کب تمام ہو جلوہ ہے ناتمام ابھی
کیسے سمجھ لوں عشق میں عشق کی انتہا ہے یہ — درد نہیں ہے اک جگہ درد ہے بے مقام ابھی
آہ میں گر شرر نہیں، عشق کا ادعا غلط — سینے میں داغ گر نہیں سوز ہے ناتمام ابھی
تجھکو نہیں سکون غم خوف خیال ہجر سے — کیوں ہے ابھی سے مضطرب دور ہے تیری شام ابھی
زیست کا ارتقا ہے دور تجھے خودی کا رنگ ہے — پختہ نہیں جنوں ترا جذبہ ہے تیرا خام ابھی

ثاقب محو بیخودی عشق کو تابدار کر
تیرا یہ نقش زندگی نقش ہے ناتمام ابھی

جذبات ساجد

ساجد ثاقبی امیٹھوی (لکھنؤ)

ایسی تو پلا دے اے ساقی میخانہ — آئے نہ نظر مجھکو کعبہ ہو کہ بتخانہ
سو حسن سے اٹھیگا اب پردۂ جانانہ — ایسا نہ ہو ہو جاؤں میں ہوش سے بیگانہ
کیا کیا نہ دئے دھوکے تصویر خیالی نے — مل مل کے مجھے لوٹا او حسن فریبانہ
جاتا ہے کہاں ہے غافل تو طور کی حسرت میں — برباد نہ کر ڈالے وہ جلوۂ جانانہ
میں جذب کے عالم میں جس سمت بھی جانکلا — ہر شخص پکار اٹھا دیوانہ دیوانہ
انکار ہے زاہد کا تشویق کے پردے میں — پاجائے تو پی جائے میخانے کا میخانہ
اسوقت مدد میری لے ضبط محبت کر — ان کی بھری محفل ہے، اور یہ دل دیوانہ
تو دیکھ محبت کا یہ منظر رنگین بھی — کس شان سے مرتا ہے پروانے پہ پروانہ
اتنا تو اثر ہو انپر اے جذب محبت ہو — وہ خود ہی مجھے چھیڑیں، خود ہی کہیں افسانہ

ہو شیخ حرم تجھکو، بتخانہ برہمن کو
ساجد کو مبارک ہو سگ درجانانہ

دنیائے اسلام

شام فلسطین اور ماورائے یردن کو ملا دینے اور مل بانٹ کر کھا جانیکی اسکیم

لندن ۱۵ اگست جریدہ "ٹائمز" نے سر ارنلڈ ولسن ایک انگریز ممبر پارلیمان کا مراسلہ شائع کیا ہے جو اپنی تجاویز کی وجہ سے دلچسپ بھی ہے اور انوکھا بھی مراسلہ نگار نے حسب ذیل نکات بیان فرمائے ہیں۔

"فلسطین کے متعلق انگلستان اپنی اکیلی ذمہ داری اور رائے سے جو حل بھی ہو سکتی ہے عمل میں لائے گا اسمیں مشکل سے ہی کوئی معقول اور باعزت سمجھوتہ کی امید ہو سکتی ہے یہ بھی ذرا مشکل امر ہے کہ اس کے بعد امن و امان بحال ہو سکے۔ ۱۹۱۶ء میں ہم نے اور فرانس نے بڑی عظیم الشان غلطی کی کہ ملک شام کی آپس میں بلالحاظ رجحانات قومی بلکہ بلالحاظ ضروریات سیاست ایک نامحمود تقسیم کر ڈالی۔

۸ نومبر ۱۹۱۸ء کو انگلستان و فرانس کا جو متحدہ سرکاری بیان اس سلسلہ میں جاری ہوا تھا، اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری نیتیں بہت ہی صاف اور نیک تھیں اسی لئے آج ہم چاہتے ہیں کہ فرانس اسی نیک نیتی کے ساتھ ہمارے کام میں شریک ہو، اور تمام شام کے لئے جس میں ہمیشہ سے فلسطین شامل تھا اور حق تو یہ ہے کہ جغرافی اعتبار سے وہ ہمیشہ شام کا ایک جزو رہی رہیگا، معقول اور عمدہ حل معلوم کر لیا جائے۔

شام کے ان تمام حصوں سے جن پر فرانسیسی انتداب یا قبضہ ہے فرانس باعزت طریقہ پر دستبردار ہو جائے اور اسی طرح ان تمام علاقوں سے جس پر برطانوی قبضہ ہے ہم دست بردار ہو جائیں، اور اس طرح یہ پورا ملک (شام، لبنان، فلسطین، اور ماورائے اردن) ایک کر دیا جائے۔

اس کے بعد ملک شام میں جس کے حدود سرحد مصر سے شروع ہو کر سرحد ترکی پر ختم ہوں گے۔ اتنی کافی وسعت نکل آئے گی کہ تین الگ الگ "اداری آزاد" حکومتیں بنائی جا سکیں۔ ایک حکومت یہودی ہوگی، دوسری عیسائی، اور تیسری اسلامی، انمیں سے ہر ایک حکومت کو نظم و نسق کے بارہ میں داخلی آزادی حاصل ہوگی۔ اور ہر حکومت میں حق سیادت اسی مذہب والوں کا ہوگا جس کی طرف یہ حکومت منسوب ہو۔

رہا انتداب و سیادت اعلی کا مسئلہ تو اس کے لئے انگریزوں و فرانسیسیوں کی ایک مشترکہ کمیٹی مقرر کر دی جائے گی۔ اس کے بعد مراسلہ نگار موصوف بسلامتی ہوش و حواس تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

مجھے معلوم ہے کہ انگریزی و فرانسیسی سیاست میں یکایک یہ انقلاب کچھ آسان امر نہیں ہے۔ لیکن میرا اعتقاد ہے کہ یہ انقلاب تمام لوگوں کیلئے جو موجودہ صورت سے متاثر ہیں تکلیف دہ نہوگا۔ میرا خیال ہے کہ شام (تمام شام) اس تجویز کو پسند کرے گا۔ بلکہ شاید تمام عرب اور مصر بھی اسے پسند کرے۔ پھر یہ ایسی تجویز ہے کہ جو رائل کمیشن کی سفارشات کے خلاف بھی نہیں جغرافی اعتبار سے بھی بہترین ہے اور اس مشہور کلیہ کے اعتبار سے بھی درست ہے کہ "افراد مر جاتے ہیں لیکن قومیں کبھی نہیں مرتیں"

ترکی و شام کے تعلقات

بیروت ۱۴ اگست، فرانسیسی ہائی کمشنر مقیم دمشق نے ترکی قنصل خانے میں جا کر تقریباً چالیس منٹ تک ترکی قنصل سے گفتگو کی۔ اس کے بعد ہی فوراً سید سعد اللہ جابری سے ملاقات کی۔ جو آجکل جمیل مردم بک کی غیر موجودگی میں شام کی وزارت عظمی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہائی کمشنر انقرہ جانے والے ہیں تاکہ ترکی اور شام کے مابین الجھے ہوئے مسائل کا کوئی حل پیدا کریں۔

تقسیم فلسطین سے یہود کی مخالفت

اسٹرڈم۔ دنیا میں یہود کی جتنی آبادی ہے ان میں بہت تھوڑے ایسے شدت پسند ہیں جو تقسیم فلسطین کی حمایت کر رہے ہیں یا اس تجویز کو اپنے خواب کی تعبیر سمجھتے ہیں۔ یہود کی پوری آبادی میں سے تقریباً ۱/۴ ایسے لوگوں کی ہے۔ یہ لوگ صیہونی جمعیۃ کے ارکان ہیں، اگرچہ صیہونیوں میں بھی اس مسئلہ پر اختلاف ہے لیکن بہرحال صیہونیوں کی اکثریت تجویز تقسیم کو اپنے لئے مفید سمجھتی ہے۔ باقی تقریباً ۳/۴ یہودی آبادی صیہونیوں سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتی۔ بلکہ تجویز تقسیم کی شدت سے مخالف ہے۔ اب لندن سے مقامی جریدہ "ٹیلیگراف" کو اطلاع ملی ہے کہ تجویز تقسیم کے مخالف یہودیوں نے طے کیا ہے کہ قریب ترین وقت میں ایک عالمی یہود کانفرنس بمقام "اسٹرڈم" منعقد کریں۔

رومانیہ سے ترکوں کی واپسی

بخارسٹ۔ حکومت ترکیہ نے رومانی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ حکومت ترکیہ ۱۵ ہزار ترکوں کو ترکی میں واپس لانا چاہتی ہے اور حکومت رومانیہ نے بھی "دبروجہ" سے ۱۲ ہزار ترکوں کو ترکی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPOR

جہاں پہ توحید ... مستقل ہیں یہ ... زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

... لد | کانپور شنبہ ۱۷ر ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۷ -

یورپ پر جنگ کے بادل

...لیا کے مسئلہ نے یورپ میں ایک خطرناک
...ردی ہے اور یورپ کی حالت اسوقت
... ساتھ بدل رہی ہے. تمام دنیا کی
...ر جرمنی ڈکٹیٹر کی تقریر پر لگی ہوئی
...نی تقریر سامنے آگئی اور لوگوں نے یہ
...ک کے بادل ہٹ گئے مگر حقیقت یہ ہے
...قعات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ یورپ
...نازک حالت جوں کی توں بنی ہوئی ہے.
...ر کی تقریر پر ایک سرسری نظر ڈالنے
... ہوتا ہے کہ وہ اپنے اندر کافی آتشگیر
...ہے. چنانچہ اس نے اپنے مخصوص انداز میں
...ے نازیوں کے انقلاب پر تبصرہ کرتے
...ی فوج کی وفاداری اور اعلیٰ تربیت کا
... ہوئے کہا کہ:-
...جرمن فوج دنیا کی بہترین تربیت یافتہ
...وج ہے نازیوں نے جنگ کے ذریعہ ہی
...صل کیا ہے وہ کسی طرح بھی جنگ سے
... سکتے. وہ تمام جرمن جو اس جھنڈے
...نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) مجمع
...اسے قایم رکھنے کی کوشش میں معروف
...وار پر دشمنوں پر ٹوٹ پڑنے کو تیار ہیں
... اپنے ان بھائیوں کو نہیں بھول سکتا
...منی اور مقنا کے خلاف ان کے پیدایشی
...وم کئے جانے کی کوشش کی جارہی ہے
...ں کے دوسرے بھائیوں کے ساتھ ملنے
...تا. ہمیں کسی نئے دشمن سے واسطہ نہیں
...ے دشمن وہی ہیں جو پیشتر تھے.
...ہٹلر نے اپنی تقریر میں آسٹریا وغیرہ کے
...ں کو خوب سراہا. جن کی بدولت اسے
...تحفہ نصیب ہوا. زیکوسلاویکیا کے
...ر اس کے معاونین کی طرف بھی مخصوص
...لفی کلمات سے اشارہ کیا گیا.
...ہٹلر نے اپنی اس تقریر میں یہ بات اچھی
...ح کردی ہے کہ:-
...وطنوں کی محکومی گوارا نہیں کریگا "سلاویکیہ
...ت سے ہٹلر کا فوری مطالبہ یہ ہے کہ
...جرمنوں کو آزادی ملنا چاہیئے چاہے ان کو
...ن کے لئے جنگ کرنا پڑے.. اس نے
...ظوں میں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ سوڈٹین جرمن
...ی طرح بے پشت و پناہ نہیں ہیں.
...کا کہنا یہ ہے کہ زیکوسلاویکیہ سے صرف جرمن
...سبہ ہے. دوسرے ملکوں سے اس کا
...اسطہ نہ ہونا چاہیئے. ہرہٹلر کا یہ دعویٰ ہے
...جرمنی دونوں قوموں نے از سرِ نو زندگی
...ری ہے اور اب انکو کوئی مٹا نہیں سکتا.
...ہٹلر آسٹریا کی طرح زیکوسلاویکیہ میں بھی رائے
...م کرنا چاہتا ہے.
...ہٹلر کی تقریر کا ابھی دنیا اچھی طرح مفہوم
...نے نہیں پائی تھی کہ سوڈٹین جرمنوں نے ایسے
...یدا کرنے شروع کردیئے کہ اسکو یہ کہنے کا
...ی جائے کہ اب سوڈٹین جرمن اس سے کم پر

راضی نہیں ہوسکتے کہ رائے عامہ کا استصواب کیا جائے
حقیقت یہ ہے کہ سوڈٹین جرمنی پوری آزادی چاہتے
ہیں اور انکی یہ دلی خواہش ہے کہ سوڈٹین علاقہ
جرمنی کی حکومت میں شامل ہوجائے.

اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ زیکوسلاویکیہ اور جرمنی کے
جو تعلقات ہیں اس سے دوسرے ممالک کو کوئی
واسطہ نہیں مگر بین الاقوامی حالات اسکی اجازت
کیسے دیسکتے ہیں کہ جرمن زیکوسلاویکیہ پر قبضہ جمالے
چنانچہ اس نقطہ کے پیش نظر برطانیہ نے صاف
لفظوں میں اعلان کردیا کہ وہ جنگ کی صورت میں
فرانس کا ساتھ دیگا اور یہ ظاہر ہے کہ روس. فرانس
برطانیہ اور رومانیہ ایک طرف ہوں گے.

اگرچہ جرمنی کے ساتھ اٹلی ہے مگر مقابلہ زبردست
ہے اسلیئے فوری طور پر ہرہٹلر کی ہمت اعلان جنگ کی
نہیں ہوئی.

اس کے علاوہ زیکوسلاویکیہ کے قضیہ میں برطانیہ
نے جو خدمات ادا کی ہیں وہ بھولائی نہیں جاسکتیں
برطانوی دباؤ ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ حکومت سلاویکیہ
عملی طور پر ان تمام مطالبات کو منظور کرنے پر تیار
ہوگئی ہے جو سوڈٹین لیڈروں نے کئے تھے مگر اب
ہرہٹلر ان مطالبات کو ناکافی سمجھتا ہے. اسی کے
ساتھ یہ بات بہت مشکل نظر آتی ہے کہ زیکوسلاویکیہ
حکومت اسکو کس طرح منظور کرسکتی ہے کہ
رائے عامہ کی منظوری کے معنی صاف یہ ہیں کہ سوڈٹین
علاقہ کو جرمنی کے حوالہ کردیا جائے.

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمن استصواب
رائے عامہ کے سوا کسی دوسری صورت کو منظور نہیں
کریگا اور اس صورت کو سلاویکیہ حکومت منظور نہ
کریگی ان حالات کے بنا پر یہ معلوم ہوتا ہے
کہ جنگ کا ہونا یقینی ہے.

روس. فرانس. برطانیہ اور رومانیہ کا
اعلان زیکوسلاویکیہ کی ہمدردی میں اور اٹلی کا
اعلان جرمنی کی ہمدردی میں ہوچکا ہے. امریکہ
کی ہمدردی سلاویکیہ کے ساتھ اور جاپان کی
ہمدردی جرمنی کے ساتھ یقینی ہے.

مگر دنیا کے لئے یہ بات حیرت کا باعث ہوگی
کہ برطانیہ کے بعض اخباروں میں سوڈٹین جرمنوں
کے اس مطالبہ کی تائید ہونے لگی ہے کہ سوڈٹین
علاقہ جرمنی میں شامل کردیا جائے. علاوہ اس کے
برطانیہ کا سب سے موقر اخبار ٹائمز جو کہ حکومت کا
ترجمان سمجھا جاتا ہے اس نے پہلے ہی یہ تجویز پیش
کی تھی کہ سوڈٹین علاقہ کو سلاویکیہ سے علیحدہ
کرکے جرمنی سے ملادیا جائے.

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ برطانیہ
پوری طرح باخبر ہے اور اس کے لئے وہ ضروری
تیاریوں سے غافل نہیں لیکن اس کے ساتھ ہی
وہ ابتک قیام امن کی دھن میں لگی ہوئی ہے
اور برطانیہ کے متعلق ابھی تک یقینی طور پر نہیں
کہا جاسکتا کہ وہ اپنی جرمنی و فرانس کی ۲۰ سالہ
پالیسی پر عمل کریگی. یا کوئی نیا طریقہ اختیار کریگی
چنانچہ تازہ خبروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر
چیمبرلین ہرہٹلر سے ملاقات کرنے کے لئے ہوائی
جہاز کے ذریعہ برلن گئے ہیں تاکہ ایک دفعہ پھر
اس کی کوشش کی جائے کہ کوئی پُرامن حل نکل
سکے.

اگرچہ یورپ کے موجودہ حالات اچھے نظر نہیں
آرہے ہیں اور ہر طرف جنگ کے بادل منڈلا رہے
ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ جہاں ڈکٹیٹر ایک سپاہی
ہوتا ہے وہاں وہ مُدبر بھی ہوتا ہے. روس
فرانس. برطانیہ کا اتحاد ایک بڑی طاقت ہے
اس کا مقابلہ کوئی آسان کام نہیں. امریکہ کی
ہمدردی بھی بظاہر زیکوسلاویکیہ کی طرف نظر
آرہی ہے.

ان حالات میں ہمارے نزدیک جنگ کا
ہونا بہت مشکل ہے اور یہ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر
چیمبرلین کی دوڑ دھوپ کام آجائیگی اور یہ جنگ کسی
اور وقت کے لئے ٹل جائے گی.

آسام کی وزارت کا استعفیٰ

۱۳ر ستمبر کو آسام کونسل میں موجودہ وزارت
کے خلاف عدم اعتماد کی پانچ تحریکیں پیش کی گئی
تھیں جو ہر ایک وزیر کے خلاف علیحدہ علیحدہ تھیں
یہ تحریکیں مسٹر اورن کمار چاندہ (کانگریس پارٹی)
مسٹر مبارک علی سرمادادی (یونائیٹڈ مسلم پارٹی)
مسٹر ملت موہن کمار (انڈی پنڈنٹ پارٹی) مسٹر
روی چند کپماری (کامرپ قبائل علاقہ) اور مسٹر
رام ناتھ داس (دولت اقوام)

اسپیکر نے ان عدم اعتماد کی تحریکوں پر
بحث کرنے کی اجازت بھی دیدی تھی مگر چونکہ سر
سعد اللہ صاحب وزیر اعظم آسام نے یہ دیکھا کہ وہ
ان عدم اعتماد کی تحریکوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے
اسلیئے انہوں نے بحث شروع ہونے سے پہلے ہی
وزارت سے استعفیٰ دیدیا.

آسام کونسل میں ممبروں کی تعداد ۱۰۸ ہے
جنمیں سے اسپیکر کی ایک سیٹ نکالنے کے بعد ۱۰۷
کی تعداد رہ جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ عدم اعتماد
کی تحریک کی موافقت میں ۵۵ ممبران تھے اسلیئے
موجودہ وزراء کو استعفیٰ دینے کے اور کوئی
چارہ نہ تھا.

گورنر آسام نے سر سعد اللہ صاحب کا استعفیٰ
وصول کرنے کے بعد کونسل کی سب سے بڑی پارٹی
یعنی کانگریس کے لیڈر مسٹر گوپی ناتھ باردولوی
کو دعوت دی کہ آپ وزارت بنائیں چنانچہ
گوپی ناتھ جی گورنمنٹ ہاؤس گئے. اور وعدہ
کرکے ۴ روز کی مہلت لی ہے.

اسی وزارت کی ترتیب کے سلسلہ میں مولانا
ابوالکلام آزاد اور مسٹر سوبھاش چندر بوس
آسام گئے ہوئے ہیں اور کانگریس کی مشترکہ وزارت
بنانے کی تیاریاں ہورہی ہیں.

آسام کونسل میں ۳۵ سیٹ کانگریس کی
قبضہ میں ہیں اور ۳۴ سیٹ مسلمانوں کے قبضہ میں
کہا جاتا ہے کہ آپ کانگریس کے موافقین کی تعداد
۶۰ تک پہونچ گئی ہے.

بہرحال دو ایک روز میں کانگریس وزارت
کے قیام کی خبر آنے ہی والی ہے آسام میں
کانگریس وزارت قایم ہونے کے بعد یہ آٹھویں
کانگریس وزارت ہوگی.

ڈاکٹر کھرے کا قضیہ

مسٹر سوبھاش چندر بوس صدر کانگریس نے
ایک طویل بیان شایع کیا ہے جس میں انہوں
نے سی پی کی وزارت کے واقعات پر جنکی نتیجہ
کے طور پر وزارتی جمود پیدا ہوا اور نئی وزارت
بنی کانگریسی وزیروں اور کانگریسی پارلیمنٹری
سب کمیٹی کی پوزیشن پر اور موجودہ مہم
جو کہ ڈاکٹر کھرے کی حمایت میں شروع کی گئی
ہے روشنی ڈالی ہے.

مسٹر بوس کا یہ بیان فلسکیپ کے ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے
اس بیان میں اسوقت سے لیکر یعنی جب سے کہ سی پی
اسمبلی کی کانگریس پارٹی میں پھوٹ پڑی اب تک کی
صورت حال پر تبصرہ کیا گیا ہے.. ایک جانب سابق
وزیر اعظم مسٹر کھرے اور انکے ساتھیوں اور ... ص

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۰ر ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء کو کانپور میونسپل بورڈ
کا جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا
چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں سب سے پہلے
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی پورانے کانپور کی بنائی
ہوئی (نظر ثانی شدہ) اسکیم پر بہت کافی بحث
و مباحثہ ہوا

پنڈت سری رتن شکل نے اسکیم کی تائید کرتے
ہوئے کہا کہ اس اسکیم سے کانپور کو ایک خاص فوقیت
حاصل ہوجائیگی اور آیندہ جو لوگ کانپور آیا کرینگے.
وہ پورانے کانپور کی نئی بستی کو دیکھنے کی ضرور
خواہشمند ہوں گے.

پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے اسکیم کی مخالفت
کرتے ہوئے کہا کہ اس اسکیم کے نافذ ہوتے ہی غریبوں کا
گلا کٹ جائے گا اور ملاحوں کے گھر برباد ہوجائینگے.

اس جلسہ میں مسٹر ای. ایم سوٹر چیرمین کانپور
امپرومنٹ ٹرسٹ مع اسکیم کے ضروری کاغذات کے
بھی موجود تھے انہوں نے ایک نقشہ کے ذریعہ اس اسکیم
کی توضیح کی اور کہا کہ ترمیم شدہ اسکیم میں مزدوروں کی
رہایشی مکانات کے لئے زمین مخصوص کردی گئی ہے
اور اس اسکیم میں کسی کی حق تلفی نہیں کی گئی ہے -
بہرحال کافی بحث و مباحثہ کے بعد بالآخر اس اسکیم
کو بورڈ نے منظور کرلیا.

بورڈ نے واردھا ایجوکیشن اسکیم کی تربیت حاصل
کرنے کے لئے تین ٹیچروں کو الہ آباد بھیجنا منظور کرلیا ہے
جسکی فیس کے لئے ۱۸۰ روپیہ کا صرفہ منظور ہوا ہے.
سنیٹ کیتھرائن عورتوں کے اسپتال کے لئے آٹھ سو
روپیہ دینا منظور کیا گیا ہے.

۱۲ر ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی
جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں
۴۳ ہزار روپیہ بلڈنگ گرانڈ دینا منظور کیا گیا ہے
جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(۱) کانکبج ہائی اسکول ۱۰ ہزار روپیہ
(۲) بی. این. ایس. ڈی انٹرمیڈیٹ کالج ۵ ہزار روپیہ
(۳) گورنرائن کھتری اسکول ۱۰ ہزار روپیہ
(۴) مارواڑی انٹرمیڈیٹ کالج ۱۰ ہزار روپیہ
(۵) گجراتی اسکول ۵ ہزار روپیہ
(۶) ڈی. اے. وی کالج کو ۵ ہزار روپیہ
(۷) ڈی. اے. وی. اسکول ۵ سو روپیہ
(۸) مدرسہ جامع العلوم ۳ ہزار روپیہ

بورڈ نے ڈھائی ہزار روپیہ فیلڈ ریلیف فنڈ
(سیلاب فنڈ) کو دینا بھی منظور کیا ہے.

بورڈ نے شہر میں ۵ نائٹ اسکول مزید جاری
کرنے کے لئے گورنمنٹ سے امداد طلب کی ہے.

کانپور ایجوکیشن اسکیم کانپور میونسپل بورڈ نے
حکومت کے سامنے
ایک اسکیم یہ پیش کی تھی کہ سارے شہر میں لازمی تعلیم جاری
کی جائے اور ایک یونیورسٹی شہر میں قایم کی جائے.
معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس درخواست کا اسوقت
جواب دیگی جبوقت کہ حکومت کی مقرر کردہ ایجوکیشن کمیٹی
کی رپورٹ آجائے گی.

بوائے اسکاوٹ ۱۶ر ستمبر ۶ بجے شام کو کنگ
ایڈورڈ میموریل ہال میں
لیڈی کیلاش سریواستوا کی سرپرستی میں ایس. ایس بوائے
اسکاوٹ ایوسی ایشن کی امداد کے لئے تفریحی پروگرام
رکھا گیا ہے جسمیں گانے بجانے اور مختلف تماشوں کی نمایش
تعلیمیافتہ عورتیں اور لڑکیاں کریں گی.
شرح ٹکٹ ... اور ایک روپیہ ایک روپیہ
کے کلاس میں اسٹوڈنٹ کو رعایت دیجائیگی.

رجبی شریف مولوی محمد عمر صاحب ۲۹ سال سے
متواتر رجبی شریف کے جلسہ منعقد
کررہے ہیں چنانچہ حسب معمول امسال بھی رجبی شریف
کے سلسلہ میں جو قومی ہفتہ منایا جائے گا. اس کا پروگرام
حسب ذیل ہے کہ:-
۱۸ر ستمبر کو جلوس. ۱۹ر ستمبر کو نمایش علی غول.
۲۰ر ستمبر کو سرکس. ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ر ستمبر کو روزانہ ۸ بجے

شب کو جلسے اور ۲۴ر ستمبر کو عرس و قرآن خوانی ...

آنریبل مسٹر کاٹجو آنریبل مسٹر کیلاش ...
وزیر صنعت و حرفت ...
کانپور مزدور سبھا کی رکنائز کرنے کے لئے ...
لائے تھے. اس سلسلہ میں آپ نے مزدور لیڈروں ...
و شنید کی.

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ ...
مصیبت زدگان کی امداد ...
۲۵۰ روپیہ کی امداد منظور کی ہے.
بورڈ نے اپنے ملازمان کی تنخواہوں میں ...
۱۰۰ روپیہ تک کے لئے ۵ فیصدی دو سو روپیہ ...
۱۰ فیصدی اور ۲۰۰ سو روپیہ سے اوپر کی تنخواہ ...
کی کمی کرنا منظور کیا ہے.
بورڈ نے ۵۰۰ روپیہ سے زائد آمدنی ...
حیثیت و جائداد ٹیکس لگانا منظور کیا ہے.

استقبال گزشتہ ہفتہ آنریبل مسٹر رفیع ...
بنگال شملہ جاتے ہوئے ...
سے گذرے یہاں مسلمانوں کی طرف سے آپکا شاندار ...
کیا گیا، آپ نے واپس ہوتے ہوئے کانپور اتر ...
۱۰ر ستمبر کو مسٹر کھلیشور دت ہمیلی بم مقدمہ ...
ہوکر کانپور آئے. اسٹیشن پر کانگریس کی طرف ...
استقبال کیا گیا.

رخصتی دعوت مسٹر اور مسز ال. بی ...
۱۰ر ستمبر کو ایک رخصتی ...
آپکا تبادلہ اٹاوہ کو ہوا ہے.

اسٹوڈنٹ ۱۰ر ستمبر کو سناتن دھرم ...
چرچ کالج کے طالبعلموں ...
کے سلسلہ میں رپیٹ ہوئی اور اسکے بعد پرنسپل ...
بنگلہ کو لڑکوں نے گھیر لیا انکو منتشر کرنے کے ...
بلانا پڑا.

کوپرایلین کوپرایلین فیکٹری کے ۲۰۰ ...
مزدوروں کا فیصلہ ...
رائے میں یہ مزدور قصوروار تھے اور انکی ...
حق بجانب تھا. کیونکہ انہوں نے عمداً کام ...

سکھ کانفرنس سردار امر سنگھ خالصہ ...
دہرہ دون پہلی ...
کے صدر منتخب ہوئے ہیں جو کہ اٹاوہ میں ...
تعطیلوں میں منعقد ہورہی ہے.

گوری کا مقدمہ موضع گوری کا ...
سنگا کس ڈسٹرکٹ ...
عدالت میں پیش ہوا صفائی کے گواہ پیش ...
پولیس چیف کے خلاف رپورٹ درج ...
دینے کے متعلق شکایات کیں مقدمہ ...
ملتوی ہوگیا ہے.

ایک افسوسناک واقعہ ہم نے ...
افسوس ...
تھی کہ مسٹر برج نرائن ماتر ایڈوکیٹ ...
ایس. ایم دولا کے ساتھ فرار ہوگئی ...
میں آگئی ہے.
ایس. ایم دولا ضمانت پر رہا ...
کو ہندو یتیم خانہ میں رکھا گیا ہے.
واقعہ اپنی نوعیت میں جسقدر افسوسناک ...
وہ ظاہر ہے ہمارا خیال ہے کہ ہر شخص ...
ساتھ اس بچہ وہ واقعہ میں لی ہمدرد ...
عدالت میں دائر ہوگیا ہے.

"الفاف" تلک ہال سے ایک مفت ...
مسٹر رفیق صہبائی کی ادا ...
شروع ہوگیا ہے جس کے دو پرچے ہمارے ...
ہیں. الفاف ترتیب مضامین وغیرہ ...
ہے ہماری دلی تمنا ہے کہ انکو اپنے مقصد ...
حاصل ہو.

سرہیری ہیگ ہز اکسیلنسی ...
۱۲ر ستمبر ...
رہے ہیں اور اُسی روز گورنری کا چارج ...
ہز اکسیلنسی سر سریڈس ہیلٹ قایم مقام گورنر ...
کو رانچی تشریف لے جائینگے وہاں آپ ...

سبدِ گل

ہر ہٹلر آزاد ہوئے اور خوب بولے، حیرت اس بات کی ہے کہ یہ اخبار فروش آخر کار اتنا زبردست آدمی کیسے ہوگیا کہ جس پر تمام دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں اور جسکی ایک بات پر یورپ کی صلح اور جنگ کا انحصار ہے لیجئے پرسوں انہوں نے تقریر کی اور کل ہی سوڈیٹن جرمنوں نے حکومت زیکوسلاویکیا کو الٹی میٹم دیدیا کہ ۶ گھنٹہ کے اندر ہم پر سے پابندیاں ہٹا لو نہیں تو اچھا نہ ہوگا۔ اور اچھا کیا نہ ہوگا یوں سمجھئے کہ جنگ چھڑ جائے گی۔

شل مشہور ہے کہ کھونٹے کے بل بچھڑا ناچے آخر سوڈیٹن جرمن تو عرصہ سے زیکوسلاویکیا کی حکومت میں بستے ہیں وہی حکومت ہے اور وہی سوڈیٹن ہیں اب جو سوڈیٹنوں نے زور باندھا تو ہر ہٹلر کی شہ ہیں تو اور کیا کل سے تو بہت ہی زور بندھا ہوا ہے۔ جرمن آبادیوں میں سواستیکا جھنڈے لگائے جارہے ہیں ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں تو جے ہٹلر جی کی کہکر اور سڑکوں پر نازیوں کی حمایت کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔

کب سلیقہ ہے فلک کو یہ ستمگاری میں
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

ذکر کہاں سے کہاں آگیا سوڈیٹن جرمنوں ہٹلر ڈاکٹر مؤلر یا مسٹر بنین کا کوئی ذکر نہیں تھا ذکر تو تھا نازیوں کے قائداعظم ہر ہٹلر کا اور ان کی تقریر کا یہ تقریر تقریباً دو گھنٹہ جاری رہی مگر اس کا اقتباس بہت اختصار کے ساتھ موصول ہوا ہے پھر بھی جو کچھ ہے دلچسپی سے پڑھنے کے قابل ہے کوئی جملہ لطف سے خالی نہیں۔

کلام تلخ نمی زیبد لب لعل شکر خارا
مگر یہاں شکر خارا نہیں ہے بلکہ سنگ خارا ہے۔

ہر ہٹلر کو اپنی تقریر میں سب سے زیادہ غصہ جمہوریتوں پر آیا ہے نام تو سوائے حکومت روس کے اور کسی کا نہیں، لیکن چھینٹے برطانی حکومت پر بھی صاف صاف ہیں سب سے زبردست چھینٹا فلسطین کے متعلق ہے۔ جبکہ ہر ہٹلر نے یہ فرمایا کہ سوڈیٹن جرمنوں کو کہیں فلسطین کے عربوں کی طرح بے پشت و پناہ نہ سمجھ لینا یعنی یہ مطلب ہے کہ جس طرح فلسطین میں بم برسائے جارہے ہیں اور عربوں کو موت کی سزائیں دی جارہی ہیں۔ اس طرح حکومت زیکوسلوویکیا جرمنی میں نہیں کر سکتی۔ ظاہر ہے کہ حکومت زیکوسلاویکیا نے تو سوڈیٹنیوں پر کبھی بم برسائے اور نہ کبھی ایسا ارادہ ظاہر کیا پھر اس تشبیہ کی ضرورت کیوں پیش آئی لیکن مطلب سعدی دیگرست۔

مقطع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات

اصل میں تو حکومت برطانیہ سے یہ کہنا تھا کہ چھاج بولے تو بولے چھلنی کیا بولے جسمیں بہتر چھید۔ تم ہمیں نصیحت دینے کیا چلے ہو سچ بات تو یہ ہے کہ کہنے کو کچھ ہی کہیں لیکن اس تقریر کے بعد برطانی وزیر کے دل میں یہ خیال تو ضرور پیدا ہوتا ہوگا کہ میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

ہٹلر پر بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنی ڈکٹیٹری کی شان میں دوسرے ملکوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کا جواب ہر ہٹلر نے یہ دیا ہے کہ جناب وہ حکومتیں جو اپنے آپکو جمہوریتیں کہتی ہیں وہ تو بر اعظم کے بر اعظم ہضم کئے بیٹھی ہیں اور ہم جو اپنے ملک کی آبادی کو کھلی ہوا میں سانس لینے کے لئے فضا پیدا کررہے ہیں تو اس پر ناک بھوں چڑھائی جاتی ہے اس کے کیا معنی اسپر ہمیں مولانا محمد علی مرحوم کا وہ شعر یاد آیا جو انہوں نے اس وقت کہا تھا جب گزشتہ جنگ عظیم کے بعد عرب میں برطانیہ کی ریشہ دوانیاں جاری تھیں۔

کشور کفر میں کعبہ کو بھی شامل کرلو پھر ظلمات کو تھوڑی سی فضا اور

ادبِ لطیف

”مذہبِ محبت“

از قلم حبیب خاں صاحب

انتقام! انتقام!! کس سے؟ قدرت سے، کس کا؟ بربادیٔ محبت کا، شکستِ تمنا کا، خونِ آرزو کا، اقدامِ محبت کا؟ واقعی میں ہی مجرم ہوں لیکن میرا اقدام بالکل اضطراری تھا۔ ایک غیر محسوس طاقت نے میرے دل میں چٹکی لی۔ اور میں محبت کی خوش گوارا کسک محسوس کرنے لگا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کی تفصیل بیکار ہے۔ اب میں وہاں ہوں جہاں تباہیوں کے مہیب آتش فشاں پہاڑ مجھے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، بربادی کے خوفناک اژدہوں کی پھنکاریں میرے جسم کو کپکپا رہی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے سوال کے جواب میں دنیا والے جبر و اختیار کے ژولیدہ مسئلہ پر بحث شروع کردیں گے۔ اور میرا مفہوم خبط ہوکر رہ جائے گا۔ لیکن میں اس نوع کی موشگافی کی حقیقت اچھی طرح جانتا ہوں۔ دنیا مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی۔ دلائل میرے دردِ دل کا مداوا نہیں کرسکتے۔ ٹوٹے ہوئے دل اور پھٹے ہوئے جگر کا منطقی دلائل سے اندمال کسطرح ممکن ہے؟ شکستہ آئینہ کو نسیمِ صبح کسطرح جوڑ سکتی ہے۔ بہتا ہوا خون سورج کی کرنوں سے کس طرح تھم سکتا ہے؟

سفید سنس ہوں یا کالے کوئے۔ مجھے سب بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ گورے کالے میں امتیاز تو وہ کرے جو ”توحید“ پر ایمان نہ رکھتا ہو۔۔۔ میری میز پر جاپان کا بنا ہوا بہترین کھلونا بھی رکھا ہے اور اس کے قریب ہندوستان کی بنی ہوئی بدصورت مورت۔ مگر قسم لے لو جو میں نے ان دونوں میں سے کبھی ایک کو دوسرے پر ترجیح دی ہو۔ آگرے سے آتے ہوئے میں نے تھوڑی دیر سکنڈ کلاس میں سفر کیا اور اس کے بعد تیسرے درجہ میں آبیٹھا مگر میرے جسم نے کوئی تغیر محسوس نہ کیا۔ نرم و ملایم قالین اور سخت و کھردرے تخت میرے لئے سب یکساں ہیں میری اس حالت کو شاید دنیا کا متمدن طبقہ ”مجنونِ خام“ سے تعبیر کریگا یا کم سے کم بے حس بتائے گا لیکن نہ میں مجنوں ہوں اور نہ بے حس۔ مجھے تو ان لوگوں کی حالت پر رونا آتا ہے جو ”جسم“ کی راحت کے لئے ”روح“ کو مجروح کئے ڈالتے ہیں۔ جو نیکی اور بُرائی میں کوئی تمیز نہیں کرتے لیکن گورے۔ کالے۔ میٹھے۔ کڑوے۔ اور نرم و سخت کو جلد محسوس کرلیتے ہیں۔ ایسی حالت میں انصاف سے بتاؤ کہ میں ”مجنوں“ ہوں۔ یا ”دنیادار“ لیکن مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے طعنوں سے تہذیب و تمدن کی باحیا دیوی کی پیشانی پر غیرت و ندامت کا ایک آدھ قطرہ بھی نمودار نہیں ہوسکتا۔

سورج کی کرنوں کو سُرمہ بنا دو۔ گلاب کی خوشبو کو پیس ڈالو۔ بلور کی تابناکی کو کچل دو۔ بلبل کے نغموں کو پارہ پارہ کردو کہ یہ سب چیزیں میری توجہ کی راہ میں سنگِ گراں بنی ہوئی ہیں۔ ۔۔۔ میں نے صبح آنکھ کھولی ہی تھی کہ سورج کی کرن نے میری ان آنکھوں کے اطمینان کو ڈانوا ڈول کردیا۔ جو شب میں بزمِ قدس کے نظاروں سے لطف اندوز ہوچکی تھیں ۔۔۔۔ میں باغ میں نہ معلوم کیسلئے گیا تھا لیکن گلاب کی مست خوشبو اور بلبل کے دلکش نغموں نے میرے خیال کو تھوڑی دیر کے لئے مرکز سے ہٹا دیا۔ مسجد میں مجھ پر۔۔۔ استغراق طاری تھا۔ ذرا نظر اٹھائی کہ دیوار پر بلور کے ٹکڑے جگمگا دیئے تھے میری توجہ میں انتشار پیدا ہوگیا ۔۔۔ اگر ان چیزوں کو فنا نہیں کیا جاسکتا تو پھر مجھ میں اتنی طاقت پیدا ہو کر دی جائے کہ کوئی دلکشی مجھے اپنی طرف نہ کھینچ سکے مسکراتی ہوئی کلیوں کی قسم! جو تم کو تبسم دیکھکر ذرا بھی مسکرایا ہوں یہ تم سے کس نے کہہ دیا کہ تمہاری مسکراہٹ پر میں ہنسا تھا؟

ہائے بغیر سوچے سمجھے بغیر اس کا یقین بھی کرلیا۔۔۔ تم ہی انصاف سے بتاؤ کہ وہ شخص جس پر بجلیاں ٹوٹ رہی ہوں مسکرا سکتا ہے؟ ہاں نظارے کا میں ضرور گنہگار ہوں، لیکن اس گناہ کا مجرم میں تنہا نہیں۔ آسمان کے تارے باغوں کے پھول شبنم کے قطرے۔ دریا کی موجیں سب کے سب مجرم ہیں، کیونکہ یہ بھی تمہارے تبسم کا نظارہ کررہے تھے۔ اگر مجھے سزا دینا چاہتے ہو تو سب سے پہلے آسمان کو جلا کر خاک کردو۔ باغوں کو اجاڑ دو۔ دریاؤں کو خشک بنا دو۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان میں سے کسی سے بھی بازپرس نہیں کیجاتی اور اس کا سبب شاید یہی ہے کہ میں کمزور ہوں اور مجرم ناکردہ گناہ“

پلنگ پر پھولوں کے باسی ہار دیکھ کر او بدگمان ہوجانے والے! مجھے عزتِ محبت * کی قسم سچ سچ بتا کیا واقعی تو مجھ سے بدگمان ہے؟ یا یہ صرف مزاحِ لطیف ہے، یا خوشگوار چھیڑ چھاڑ ۔۔۔ ؟ اگر تو بدگمان ہے تو مجھے ماتم کرنا چاہیئے۔ اپنی ناکام محبت اور خام جذبۂ شوق پر! میں اور غیر سے محبت! ہمالیہ کی چٹانیں آگ بن کر مجھ پر برسیں سمندر کی لہریں شعلۂ جوالہ کی صورت میں مجھ کو گھیرلیں۔ محبت ایک جذبۂ بسیط ہے جس کا کسی صورت میں مختلف الکیف ماہیتوں میں تجزیہ نہیں ہوسکتا۔ ایسی صورت میں یہ کسطرح ممکن ہے کہ میرے کاشانۂ دل میں جو تری یاد سے معمور ہوچکا ہے کسی دوسرے کی یاد گھر کرسکے اس کے جواب میں تم مسکراتے ہوئے کہہ دوگے کہ

عشق است ہزار بدگمانی

مگر خطا معاف! میں محبت کے مذہب میں بدگمانی کو ”کفر“ سمجھتا ہوں۔

عالمِ نسواں

عورتیں بہترین تبلیغی اور سیاسی خدمات انجام دیسکتی ہیں

(از محترمہ احسان فاطمہ صاحبہ دہلوی)

میں اکثر اخبارات میں مضامین پڑھتی رہتی ہوں۔ اور میری نظر سے ایسے مضامین بھی گذرے ہیں جن میں یہ لکھا گیا ہے کہ عورتوں کو یہ حق حاصل نہیں، کہ وہ سیاسی کاموں میں حصہ لیں، کیونکہ ان کا اصل میدانِ عمل باورچی خانہ ہے۔ جہاں تک میں خیال کرتی ہوں کہ اس قسم کے مضامین کا شایع کرنا عورتوں کی سخت توہین ہے۔ اگر انصاف کی روشنی میں عورتوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ ہر زمانے میں عورتوں نے شاندار کارنامے انجام دئے ہیں۔ اگر عہد رسالت کی تاریخ کو سامنے لایا جائے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جانباز اور سرفروش عورتوں نے سراپا عمل اور سراپا ایثار بن کر عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی انہوں نے کی ہے مجاہدین کے لئے کھانا انھوں نے پکایا ہے۔ تلوار سنبھال کر وہ میدان میں اتری ہیں۔ خطابات کے فن میں انہوں نے کمال حاصل کیا ہے تبلیغ کے سلسلہ میں ان کی خدمات موجود ہیں۔ حضرت عائشہؓ حضرت ام سلیمؓ حضرت خدیجہؓ حضرت ام سلمیؓ حضرت عاتکہ کے شاندار کارناموں سے اسلامی تاریخ کے اوراق معمور ہیں۔

اگر موجودہ زمانے کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو آج بھی جانباز عورتیں ہر میدان میں کامیاب نظر آئیں گی۔ مصر میں بیگم سعد زاغلول، ناجیہ خانم لیلیٰ بدر خانم، شوکت بلقیس خانم کی سیاسی خدمات محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اسی طرح ٹرکی میں بھی خالدہ ادیب خانم۔ لطیفہ خانم، رشیدہ بہجت کے سیاسی کارنامے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ان محترم خواتین نے تحریکِ انقلاب کو گوشے گوشے میں پہنچادیا۔ اور عورتوں میں علم کی روشنی پہونچائی۔ اور ایران اور عراق میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش سیاسی اور علمی میدان میں سرگرم حصہ لے رہی ہیں۔

ہندوستان کے سیاسی میدان میں بھی بیگم حسرت موہانی۔ بیگم محمد علی، مسز وجے لکشمی، مسز کملا دیوی۔ مسز نائیڈو کی سیاسی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ ان مثالوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ عورتوں کو اگر بہتر مواقع حاصل ہوں تو وہ بہترین ملکی، قومی، سیاسی، تعلیمی اور تبلیغی خدمات انجام دیسکتی ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ عورتوں کا میدانِ عمل صرف باورچیخانہ ہے سخت ناانصافی ہے۔

بچوں کی دُنیا

سچ بولنا

سلطانہ رضیہ کا ۱۲۳۹ء میں انتقال ہوگیا تو دو بے کار بادشاہ دہلی کے تخت پر دکھائی دیئے اثر والے وزیروں نے انھیں بہت جلد تخت سے علیحدہ کردیا اور ان کی جگہ ایک بادشاہ نصیرالدین تخت پر جلوہ گر ہوا۔

اس نے سلطنت کا سارا انتظام اپنے وزیر بلبن کے سپرد کردیا۔ اور خود ساری زندگی خدا کی عبادت اور سادگی کے ساتھ اس کی یاد میں بسر کرنے لگا۔ ”لوگ اس کو ”درویش بادشاہ“ کہنے لگے۔ وہ بیس سال تک ہندوستان کا بادشاہ رہا مگر سرکاری خزانہ سے ایک پائی نہ لی۔

نصیرالدین بادشاہ قرآن شریف اور دیگر مذہبی کتب اپنے ہاتھ سے نقل کرکے اور کتابت کرکے اپنی روزی کمایا کرتا تھا۔ اس نے کبھی کوئی نوکر نہیں رکھا اور نہ کبھی نیکی کو ہاتھ سے جانے دیا۔ ایسا نیک اور اچھا سادہ عمل بادشاہ شاید ہی ہوا ہو۔

ایک روز وہ قرآن شریف کی کتابت کررہے تھے ایک آدمی ان سے ملنے آیا اور انھیں قرآن شریف لکھتے ہوئے دیکھا، ایک جگہ وہ کہنے لگا کہ کوئی لفظ غلط ہے۔ بادشاہ نے اس لفظ کے گرد چکر کھینچ دیا اور جب وہ آدمی وہاں سے چلا گیا تو اس چکر کو مٹا دیا۔

کچھ لوگ جو ادھر ادھر بیٹھے ہوئے تھے اس پر کہنے لگے کہ آپ نے اس لفظ کو حلقہ میں کیوں کردیا تھا اور پھر اس حلقہ کو مٹا بھی دیا اس کی کیا وجہ ہے۔

بادشاہ نے جواب دیا یہ لفظ بالکل ٹھیک تھا اگر میں مہمان کے کہنے پر اس لفظ کو چکر میں نہ لگا دیتا تو اس کی دلشکنی ہوتی اور وہ شخص بُرا مانتا۔ میں کسی کی بھی دلشکنی نہیں چاہتا۔

فرانس میں جنگ کی تیاریاں

پیرس ۱۳ ستمبر۔ کل فرانس کی کیبنٹ کا اجلاس منعقد ہوا جسمیں جنگ چھڑنے کی صورت میں کیا تیاریاں ضروری ہیں اسپر غور کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی نئی تدبیروں کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ فرانس نے پہلے ہی بہت کافی تیاریاں کی ہوئی ہیں۔ اور اسکی تیاریاں اب دوسرے مرحلہ پر پہنچ گئی ہیں، کیبنٹ کا خیال ہے کہ ہر ہٹلر کی تقریر سے فضا صاف نہیں ہوئی اور خطرہ موجود ہے۔ کیبنٹ نے اس مسئلہ پر بھی غور کیا کہ اگر سرحدوں کو اور زیادہ مضبوط بنانے کی ضرورت پیش آئی تو کیا تدبیریں اختیار کرنا ہونگی کیبنٹ کی کونسل کی میٹنگ میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ جنگ چھڑتے پر کیا فوجی اور اقتصادی تدبیریں اختیار کیجائینگی

پردۂ فلم

فلمی افسانہ نگاری

از جناب مسٹر اے۔ ایچ حنفی لکھنوی

موجودہ فلمی افسانہ نگاری پر ہم نے جہاں تک غور کیا اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسوقت ہندوستان میں ہزاروں فلم اسٹوری رائٹر حشرات الارض کی طرح پیدا ہوگئے ہیں اور ان میں فلمی افسانہ نگاری کا شوق نہایت سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ اگر ان کی رفتار کا یہی عالم رہا تو ان نو مشق افسانہ نویسوں کی تعداد فلم اور شائقین سینما کی تعداد سے بھی بڑھ جائے گی سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ فلم ٹکنک سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ فلم اسٹوری کن کن اصولوں کو پیش نظر رکھکر لکھی جاتی ہے۔ ان کا تو حال یہ ہے کہ زیادہ تر یہ ملکی یا غیر ممالک کی مختلف کہانیوں کو سامنے رکھکر تھوڑا تھوڑا چربہ سب کا اتار کے چوں چوں کے مربے کی حیثیت سے تیار کرلیتے ہیں۔ اور اس کا نام ہوتا ہے ”فلمی افسانہ“ اور اس امید پر کہ شاید کوئی فلمساز کمپنی اسے پسند کرکے خرید لے۔ لیکن آخر میں انھیں ناکامی کا بری طرح سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس طرح انسانوں کی اطوار و خصائل سے واقفیت کامل ہوئے بغیر کسی افسانہ کو ڈائرکٹ کرنا ڈائرکٹر کے لئے ناممکن ہے۔ بالکل اسی طرح روزانہ زندگی کا مشاہدہ کئے بغیر فلمی افسانہ لکھنا بھی محال ہے۔ کیونکہ کسی ڈرامہ کی کامیابی ڈرامہ نویس کی محنت اور قابلیت ہی پر انحصار رکھتی ہے۔ ڈرامہ نویس کو شعر و سخن میں بھی کافی مہارت ہونا چاہیئے۔ ساتھ ہی اردو و ہندی زبان پر بھی عبور رکھتا ہو۔ نفسیات کا ماہر ہو۔ قصہ جو تصنیف کرے اس میں کوئی خاص جاذبیت اور دلکشی ہو۔ نیز مکالمہ عام فہم۔ اور گانے موثر لکھ سکتا ہو۔

آجکل بمبئی کی بعض فلمساز کمپنیوں میں ایسے ڈرامہ نویس کام کررہے ہیں جو اس دور جدید میں بھی آئے دن فلموں میں اپنی غلطیوں کے نمونے پیش کرتے رہتے ہیں، اور افسانہ لکھتے وقت وہ اپنے دماغی توازن کو ایسا کھو بیٹھتے ہیں جسکی وجہ سے افسانہ اور فلم دونوں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے کیونکہ لوگ اب پُرانی روایات کو پسند نہیں کرتے، وہ جدید تمدن، تازہ واقعات زندگی، فلموں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن بعض اس قسم کے فسانہ نویس جو لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں، اب بھی بے بنیاد واقعات اور حسن و عشق کے بحر معیار کو ارہیٹ۔ دیہاتی گوٹی کے ساتھ ملا جلا کر رکھ دیتے ہیں۔ اور کہانی کو چوما چاٹی پر ختم کردینا تو وہ بائیں ہاتھ کا کھیل سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو فلم کمپنیاں اس قسم کے دقیانوسی پلاٹوں کو فلمی صورت میں لاکر پبلک کے سامنے پیش کرتی ہیں، کامیاب نہیں ہوتیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ تو کیا۔ چار آنے والے بھی اب ایسی فلموں کو مفت دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے اسلیئے وہ فلم کمپنیاں جو اب تک گو کر کے پھنگے کی سی زندگی بسر کررہے ہیں۔ ذرا آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ آجکل پبلک کس مذاق کی تصویریں چاہتی ہے لہٰذا اس کے واسطے انھیں ایسے بہترین اور کہنہ مشق ڈرامہ نویس کی خدمات حاصل کرنی چاہیئں، جو روزانہ زندگی اور کشمکش حیات کے جدید واقعات کو افسانوی صورت میں لاسکتا ہو۔ مالکان فلم کمپنیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ فلم کی کامیابی کا بہت بڑا انحصار بہترین افسانہ پر موقوف ہے۔

سرکردہ بیوپاریوں سے دریافت کیا گیا ہے کہ جنگ چھڑنے پر وہ کیا کیا مال سپلائی کرسکیں گے لندن کا بیوپار کرنے والی چند فرموں کو لندن باہر بھیجنے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ لوہے۔ فولاد۔ کھال۔ ریشم۔ روئی۔ اور سن وغیرہ کی برآمد بھی بند کردی گئی ہے۔

اقوال زریں

بیوقوف، بیوقوف نہیں ہے لیکن اسکا ساتھی بیوقوف ہے۔

بہت سے لوگ فلسفی کی طرح گفتگو کرتے ہیں مگر بے وقوفوں کی طرح رہتے ہیں۔

بڑھاپے میں آدمی عقلمند ہوجاتا ہے یا سب سے زیادہ بیوقوف۔

بیوقوف کی کامیابی اس کو تباہ کرتی ہے۔

ایک لغزش کسی بیوقوف کو بیوقوف ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔

اگر دنیا میں بیوقوف نہ ہوتے تو لڑائی کا بھی خاتمہ ہوجاتا۔

اگر تم کسی بیوقوف سے مکان پر مذاق کرو تو وہ تم سے بازار میں گستاخی کرے گا۔

ہر جماعت میں عقلمندوں سے زیادہ بیوقوف پائے جاتے ہیں۔

ہر غلطی میں بیوقوفی شامل ہے۔

وہ مچھلی بیوقوف ہے جو دو مرتبہ ایک جال میں پکڑی جائے۔

موج تبسم

ایک:۔ کیا آپکو یہ شہر اچھا لگتا ہے۔
دوسرا:۔ ابھی نہیں سڑک سہانی۔
ایک:۔ اچھا تو آپ سڑک بھی دیکھ آئے ہیں۔

والد:۔ کیوں رام تو پہلے تو اچھے نمبر پاتا تھا۔ اب بالکل نہیں پاتا۔ کیا بات ہے۔
بیٹا:۔ اس میں ماسٹر صاحب کی غلطی ہے جو لڑکا پہلے میرے پاس بیٹھتا تھا۔ اب ماسٹر صاحب اسے دوسری جگہ بٹھاتے ہیں۔

ماسٹر صاحب:۔ اکبر کب رہتا تھا۔
لڑکا:۔ مجھے معلوم نہیں۔
ماسٹر صاحب:۔ کیوں
لڑکا:۔ آپ نے پیدا ہونے کے پہلے کی باتیں پوچھیں تو کیسے بتا دیتا۔

ڈپٹی انسپکٹر:۔ (نقشہ کی طرف اشارہ کرکے) یہ کس کام میں آتا ہے۔
ایک لڑکا:۔ آپ کے آنے پر ماسٹر صاحب کی چھڑی چھپانے کے کام میں آتا ہے۔

ایک شخص (دوسرے سے) یار آج میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر پر تاج پہنایا جارہا ہے۔
دوسرا:۔ اگر برا نہ مانو تو میں اسکی تعبیر بتاؤں۔
پہلا:۔ کہو یار دوستوں کی بات کا کیا برا ماننا۔
دوسرا:۔ چونکہ ہر خواب کی تعبیر الٹی ہوتی ہے لہذا تمہارے سر پر

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

بعض ستارے ہم سے اس قدر دور ہیں کہ انکی روشنی ہم تک دو ہزار سال میں پہنچتی ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا گھنٹہ ماسکو میں ہے جس کا وزن ۴۳۲۰۰۰ پونڈ ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ گرین لینڈ ہے۔

دنیا کا عمیق ترین سمندر بحر الکاہل ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا مجسمہ امریکہ کا مجسمہ آزادی ہے جسکی اونچائی ۱۵۱ فٹ ہے۔

ہوائی جہاز کو رائیٹ برادرس نے ۱۹۰۳ء میں ایجاد کیا۔

ریڈیم سب سے پہلے پہل میڈم کیوری نے ۱۹۰۲ء میں دریافت کیا۔

فوٹو فلم ایسٹ مین نے ۱۸۸۳ء میں ایجاد کیا۔

ٹیلیفون کا موجد گراہم بل ہے جس نے ۱۸۷۶ء میں اسے ایجاد کیا۔

افسانہ

ایک مزاحیہ افسانہ

اشتہار

گذشتہ سے پیوستہ

اومسٹر حشمت علی صاحب حشمت جرنلسٹ

جالندھر۔ ۲۵ اکتوبر۔
ارشد میاں۔ دعائیں لو۔ یہ تم نے کیا لکھا ہے کہ تصویر اور تفصیلات کا انتظار ہے۔ آخر اس سے تمہارا مطلب کیا ہے۔ تم نے کبھی اخبار پڑھا ہے۔ ورنہ آج اس سوال کی ضرورت پیش نہ آتی۔ اور میاں سمجھ لو کہ میں ان لوگوں میں سے تو ہوں نہیں جو خواہ مخواہ دخل درمعقولات اور مان نہ مان میں تیرا مہمان سے نہیں چوکتے۔ اب تم جانو اور زہرہ۔ غالباً تم بھی اس سے اتفاق کروگے۔ ماشاء اللہ عقلمند ہو۔ دعاگو۔ علاؤالدین۔

پرائیوٹ

لکھنؤ۔ ۲۷ اکتوبر۔
محترمہ بسلام شوق قبول فرمائیے۔ جناب کے والد بزرگوار کی طرف سے جن کی خدمت میں دست بستہ آداب اور شکریہ گزارتیے، پاسپورٹ مل چکا ہے اور زہے قسمت حضور تک باریابی ہو رہی ہے معاف کیجئے گا میری طبیعت ذرا منچلی واقع ہوئی ہے میں اس پر ذرا غور وخوض کرتا ہوں مگر اپنی جگہ پر یوں مطمئن ہوجاتا ہوں کہ دل کو دل سے راہ ہے اگر یہ مقولہ صحیح ہے کہ عشق اول در دل شوق پیدا می شود، تو پھر غالباً اس کی تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہاں تو عزیزم خاکسار کی تصویر کو تو شرف نیاز حاصل ہوا ہی ہوگا پھر یہ ستم آپ نے کیوں روا رکھا کہ اب تک ہم تاریکی میں مقید ہیں۔ ایک نور کی جستجو ہے عزیزم۔ آپ شاید بھول گئیں۔ ہاں آپ لوگوں کی دو ہی چیزیں تو مشہور ہیں نیند، اور بھول، دونوں کتنی لطیف ہیں۔ شاید آپ خود اندازہ نہیں کرسکتیں مگر بلبل سے گل کا حال پوچھئے۔

آپ کہیں گی کہ آپ تو ایسے کھلے کہ جیسے صبح کو کنول کھلتا ہے مگر محترمہ میں چکر گھنی کا قائل نہیں اور تکلف میں سراسر تکلیف سمجھتا ہوں۔ وقت کو حلال کرنا مجھے نہیں آتا۔ اگر ایک منٹ ادھر سے ادھر ہوجائے تو غریب ملزم مارا جائے۔

تو کیا میں امید کروں کہ آپ کفر کو توڑدیں گی اور تصویر اور تفصیلات بھیجکر مشکور وممنون فرمائینگی منتظر ہمیشہ آپکا ارشد

جالندھر۔ ۲ نومبر۔
مسٹر ارشد۔ آپ خط بہت طویل لکھتے ہیں اگر اس جگہ پر کوئی دوسرا ہوتا تو جواب ہرگز نہ دیتی تصویر کی آپکو چنداں ضرورت نہیں۔ خیر آپ کا اصرار ہے تو بھیج رہی ہوں، اور باتیں میں ضروری نہیں سمجھتی۔ آپ اپنی استعداد مفصل طور پر لکھئے، یہ میں جانتی ہوں کہ آپ وکیل ہیں۔ زہرہ

پرائیوٹ

لکھنؤ۔ ۴ نومبر۔
حضور شکریہ! دیکھئے میں یہیں سے اختصار کررہا ہوں۔ مگر آپ شکایت نہ کریں یہ تو آپکو معلوم ہی ہے کہ میں وکیل ہوں تو اب استعداد کا مطلب وہ چیزیں ہیں جو رسماً پیش کیجائینگی۔ فہرست مندرجہ ذیل ہے:۔

جڑاؤ سٹ طلائی۔ سٹ طلائی بٹ کریم بلیڈ
۱۵ تولہ ۱۰ تولہ ۱ عدد لبٹ گوانٹی
سٹ گنگا جمنی۔ آئیوری سٹ۔ ساری جھلمل
۲۰ تولہ۔ ۱ عدد فرسٹ کوالٹی ۲ عدد
مختلف ساریاں۔ کپڑے روزمرہ۔ منہ دکھائی
۲۵ عدد ۲۵ عدد ۵۰۰ سکہ مروجہ

میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیزیں کافی ہیں کیونکہ والدہ محترمہ نے ان کے سوا اور کچھ نہیں خریدا تھا۔ غالباً آپ اسے منظور کریں گی۔ زہے عز وشرف
ہمیشہ آپکا ارشد

جالندھر۔ ۹ نومبر
ارشد میاں۔ دعائیں لو۔ تمہارا راحت نامہ آیا۔ روحانی مسرت حاصل ہوئی، تم سے ملنے کو دل بہت چاہتا ہے۔ اور کشاں کشاں تم تک آرہا ہوں۔ میں اتوار کو صبح ۷ بجے لکھنؤ اسٹیشن پر پہونچوں گا۔
دعاگو۔ علاؤالدین۔

لکھنؤ۔ ۱۵ نومبر
بھائی حشمت چھچھوندر کا خط تو تم نے دیکھا ہی تھا اور شاید اس گھگھو خراٹی کا خط بھی جس میں وہ ۷ بجے ہمارے لکھنؤ اسٹیشن پر پہونچ رہا تھا۔ نہیں نہیں وہ تم نے نہیں دیکھا۔ خیر ذرا فطرت کی ستم ظریفی تو ملاحظہ کرو کہ کمبخت آیا تو اتوار کو جھٹی تو تھی ہی بادشاہت تھی۔ غرضکہ سفر ہی کو ٹمٹنگ ہوئی اور اسکیم مکمل ہوگئی ہاں یہ تو میں بتانا ہی بھول گیا کہ وہ مکان جس میں میں رہتا تھا میں نے فوراً خالی کردیا اور جلیل کے ہاں منتقل ہوآیا۔

اب سنو اتوار کی صبح ہم سب بن ٹھن کر اسٹیشن پہونچے۔ ٹھیک سوا سات بجے گاڑی پلیٹ فارم پر رکی سکنڈ کلاس میں سے ایک گھگھو نہیں تو گھگھو نما صاحب نے کہا، "ہلو ارشد" بس الرٹ ہوگئے اور میں نے باری باری سے سب کا تعارف کرایا۔ ذرا موقع ملا تو کمپارٹمنٹ بھی سونگھ لیا۔ قیافہ سے معلوم ہوا کہ مال ہے۔ جلیل سے کہا کہ آپکو لے کر چلو، میں سامان اتروا کر لاتا ہوں۔ اب جو کمپارٹمنٹ میں گھسا ہوں تو بس معطر تھا۔ بہت دیر تک سونگھا۔ حلوا سوہن کی خوشبو۔ واہ، واہ، بستر اور ناشتہ دان بلکہ بیس سیر کا پشتارہ لدوا کر ہم دونوں یعنی میں اور لڈو تھرڈ کلاس گیٹ سے نکلے اور جلیل کے گھر پہونچے۔
کچھ دیر بعد دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت جلیل اور بیرسٹر امجد حسین ہانپتے کانپتے چلے آرہے ہیں۔ کیوں یار کمبخت کو کہاں پھینکا۔ معلوم ہوا ہے کہ یونیورسٹی ڈاکٹر کے بنگلہ پر چھوڑ کر حضرات فرار ہوآئے تھے۔ ناشتہ ہم سب نے خوب ڈاٹ ڈاٹ کر کھایا۔ اور ابھی کھا رہے ہیں۔ جب حلوا سوہن کی خوشبو آتی ہے تو ہم اپنے جراغی کو لاکھوں دعائیں دیتے ہیں، تم بہت یاد آئے۔ بستر میں بھی پانچ چیزیں تھیں جو اب تک ہمارے پاس حضرت کی یادگار رہیں۔
تمہارا ارشد

مہاتما گاندھی کی اہم سکیم

ناگپور۔ ۱۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کانگریس کی پارلیمنٹری سرگرمیوں کو غیر پارلیمنٹری سرگرمیوں سے علیحدہ کرنے کا خیال کررہے ہیں۔ موخرالذکر کام ایک باعمل جماعت جو دس ہزار مردوں اور استریوں پر مشتمل ہوگی کریگی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مذکورہ جماعت ایک قومی پلیٹ فارم بنائے گی۔

فلسطین میں دہشت انگیزی

یروشلم ۱۱ ستمبر۔ جنوبی فلسطین میں دہشت انگیزوں کے حملہ کرنے سے ۶ یہودی ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا ایک یہودی لاپتہ ہے۔ میجر جنرل ہنگ نے تین دہشت انگیزوں کی سزائے موت اور ۶ دہشت انگیزوں کی عمر قید کی سزا بحال رکھی۔



فسادات برہما کی تحقیقات کے لئے
ٹریبونل کا تقرر

رنگون ۹ ستمبر۔ آج برہما اسمبلی میں اسپیکر نے گورنر کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا کہ ہزاکسلینی نے اس خطرے کے پیش نظر جو کہ رنگون میں عام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے۔ نیز امن وامان کے قیام کے پیش نظر ایک ہنگامی قانون بنایا ہے۔

یہ قانون پانچ سال کے لئے نافذ کیا جائیگا اور اس کے ماتحت پولیس کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ بلا وارنٹ کسی شخص کو گرفتار کر سکے گی۔ یہ قانون تمام رنگون میں نافذ کیا جائیگا اور اس کے ماتحت کسی بھی برمی کو یہ نوٹس دیا جا سکے گا۔ کہ وہ وجہ بتائے کہ اسے برما سے کیوں نہ خارج کر دیا جائے۔

مسٹر ڈیسا نے دریافت کیا آیا ان قانون پر اسمبلی میں بحث ہوسکتی ہے۔ اسپیکر نے نفی میں اس کا جواب دیا۔

رنگون ۹ ستمبر۔ آج دارالنمایندگان (برما اسمبلی) میں مسٹر پو پو نے جبکہ ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے یہ سفارش کی۔ حال کے فسادات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک ٹریبونل مقرر کیا جائے تو کچھ ممبروں نے فساد کی دردناک تفصیلات اور سول ملٹری پولیس کی زیادتیوں کی داستان سنائی۔ رزولیوشن میں یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ ٹریبونل فوج کے طرز عمل کے متعلق بھی تحقیقات کرے۔

گورنر کے منسٹر نے ہاؤس کو اس امر سے مطلع کیا کہ ہزاکسلینسی ٹریبونل کو برما کی سرحد کی فوج کے طرز عمل کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے اجازت دیدیں گے۔ لیکن جہاں تک فوج کے آدمیوں کا تعلق ہے ان کے طرز عمل کے متعلق وہ خود تحقیقات کریں گے۔ اگر ضرورت پیش آئی کئی برمی ممبروں نے جنہیں محرک اور مسٹر لوب بھی شامل تھے یہ شکایت کی کہ سول ملٹری پولیس نے برمیوں میں بہت زیادتیاں کی ہیں۔ مسٹر گنگا سنگھ نے یہ شکایت کی کہ پولیس بے حس وحرکت کھڑی رہی۔

مسٹر آر دی آئینگر نے کہا کہ ہندوستانی گروپ نے وزیر اعظم کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے جسمیں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ فسادات کے متعلق تحقیقات باہر کے لوگوں سے کرائی جائے۔ جن لوگوں کو فساد کی وجہ سے نقصان پہنچا ہو۔ انھیں معاوضہ دیا جائے۔ مذہبی عمارتوں کی بربادی سے روکا جائے۔ اور اقلیتوں کی جان ومال کی حفاظت کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔

یوروپین گروپ کے لیڈر مسٹر چارڈس نے یہ رائے ظاہر کی کہ حکومت کو ابھی امن وامان بحال کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے اگر موجودہ فوج کو ناکافی خیال کیا جاتا ہو تو باہر سے برطانی فوج منگوالی جائے۔ حکومت کو امن وامان بحال کرنے میں سخت تدابیر اختیار کرنی چاہئیں رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوگیا۔ حکومت نے بھی اسے منظور کرلیا، اور اس کے بعد اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کردیا گیا

فلسطین کے ہائی کمشنر کو اختیارات

یروشلم ۹ ستمبر۔ فلسطین کے ہنگامی قوانین میں ہائی کمشنر کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ ملک کی حفاظت اور بلوؤں اور بغاوت کو فرد کرنے کے لئے کسی جائداد اور عمارت کو اپنے قبضہ میں لے سکتے ہیں ترمیم کے ذریعہ انکو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان اغراض کے لئے کسی بھی عمارت کو تباہ وبرباد کر سکتے ہیں۔ پریس کے تاروں پر سہ پہر کے وقت سے پھر سنسر بٹھا دیا گیا ہے۔

مسٹر بی۔ کے۔ دت رہا ہو گئے

پٹنہ ۹ ستمبر۔ مسٹر بی۔ کے۔ دت جنہیں اسمبلی بم کیس کے سلسلہ میں سزا ہوئی تھی۔ آج بانکی پور ڈسٹرکٹ جیل سے رہا ہوگئے۔

مسٹر دت کو جون ۱۹۲۹ء میں عمر قید کی سزا ہوئی تھی اور انڈمان بھیجدیا گیا تھا۔ وہاں سے واپسی پر انھیں دہلی جیل میں رکھا گیا اور یہاں سے ہجا گلپور ہزاری باغ منتقل کیا گیا اور آخر میں بانکی پور جیل بھیجدیا گیا۔

مسٹر نہیں بلکہ مہاتما گاندھی لکھا جائے

ناگپور ۹ ستمبر۔ آنریبل پنڈت آر۔ ایس۔ شکلا وزیر اعظم سی پی نے سی پی کے تمام محکموں اور افسروں کے نام احکام جاری کردیئے ہیں کہ تمام خط وکتابت میں جہاں گاندھی جی کا ذکر آئے وہاں انکو مسٹر گاندھی کے بجائے مہاتما گاندھی لکھا جائے۔

یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ اس پر فوری عمل شروع ہوجانا چاہیئے۔

وزیر اعظم کا خیال ہے کہ صوبہ میں کانگریسی حکومت ہوتے ہوئے مناسب ہے کہ تمام افسران مہاتما جی کی پوری تعظیم کریں۔

شاہ فاروق کا مبینہ حملہ آور

سکندریہ ۹ ستمبر۔ تحقیقاتی عدالت نے سیریا کے اس طالب علم کو چھوڑ دیا ہے جسکو شاہ فاروق پر گولی چلانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ نوجوان نے اس سے قطعی انکار کردیا کہ اسکے پاس پستول تھا۔

فرانس میں ولی عہد نجد وحجاز کا اعلان

برلن ۱۰ ستمبر۔ امیر سعود ولی عہد نجد وحجاز کل شام مارسیلز کی طرف روانہ ہوگئے۔ آج وہ اپنے برادر امیر محمد کے ساتھ جدہ کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔ امیر سعود نے ایک پریس نمایندہ سے فلسطین کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ تمام عرب ممالک مسئلہ فلسطین پر مضطرب وبے چین ہیں۔ فلسطین عربوں کا ملک ہے اور وہ بدستور عربوں کا ملک ہی رہے گا۔ عرب کسی قیمت بھی اس مسئلہ سے دستبردار نہیں ہوسکتے۔ یہ طریقہ یہودیوں کے لئے کسی صورت بھی مفید ونقصان رساں نہیں۔ کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ عرب ہمیشہ یہودیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے عرب ممالک نے کیوں یہ طرز عمل اختیار کیا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اس ملک کے دفاع کو ضروری سمجھتے ہیں جسے وہ اپنا ملک سمجھتے ہیں۔

وزیرستان میں سرکاری سپاہ پر شدید آتشباری

شملہ ۱۰ ستمبر۔ پریس کمیونک مظہر ہے کہ نمبر ایک انفنٹری بریگیڈ رجورزنانی پر مقیم ہے۔ اس پر شدید آتشباری قبائل کے ایک لشکر نے کی۔ یہ آتشباری ۸ و ۹ ستمبر کی شب کو ہوئی۔ اطلاع ہے کہ چار ہندوستانی جوان مجروح ہوئے۔ جن میں سے دو مرچکے ہیں اور گیارہ مخبر بھی مارے گئے۔

۹ ستمبر کی صبح کو بریگیڈ نے تمام شمالی علاقہ زنانی میں گشت کیا اور علاقہ کو کھنگالا۔ مگر کوئی دشمن لشکر نظر نہ آیا۔ ۹ ستمبر کو رزمک بریگیڈ نے رزمک سے لدھا کی طرف پیشقدمی کی۔ ناراتی زائی کے نواح میں اس پر کافی سے زیادہ آتشباری کی گئی۔ اس جگہ ۸ ہندوستانی جوان مجروح ہوئے

"نیشنل ہیرلڈ" شائع ہوگیا

لکھنؤ ۹ ستمبر۔ کانگریس کا روزانہ اخبار "نیشنل ہیرلڈ" کا پہلا پرچہ آج صبح شائع ہوا۔ اخبار میں ہندوستان کے مشہور حضرات اور تمام کانگریس صوبوں کے وزیر اعظم کے خوش آمدید کے پیغامات بھی شائع ہوئے ہیں۔

مہاتما گاندھی نے اخبار کو پیغام ارسال فرمایا ہے کہ امید ہے کہ اخبار ہمیشہ سچائی اور اہنسا کی نمائندگی کرے گا۔"

راشٹرپتی مسٹر سبھاش چندر بوس نے فرمایا کہ یوپی کو کانگریس کے منظم کام کی ضرورت ہے۔ میں نیشنل ہیرلڈ کی کامیاب روش کا دل سے خواہاں ہوں جسکو کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے لوگوں کی حمایت حاصل ہے۔

محکمہ تعلیم حکومت یو۔پی کا فیصلہ

الہ آباد ۹ ستمبر۔ مسٹر سی۔ این ہنگل سائنس ماسٹر گورنمنٹ اسکول جہانسی کو محکمہ تعلیم یوپی نے ... بھیجنے کے لئے منتخب کیا ہے تاکہ وہاں جاکر اس ... مطالعہ کریں کہ دستکاری سے عام تعلیم کا کسطرح ... پیدا کیا جاسکتا ہے۔ آپکو اس سفر کے لئے چھٹی دیدی ...

سر غلام حسین پیش کریں گے

کراچی ۱۰ ستمبر۔ اسمبلی کی مخالف پارٹی کے لیڈر ... غلام حسین نے دارو دھا کے فیصلہ کو خوش آمدید ... ہوئے فرمایا کہ ہاؤس کے ۶۰ ممبران میں سے ... پارٹی کے ۴۴ ممبران ہیں اور ہم موجودہ وزارت ... خلاف عدم اعتماد کی تجویز پیش کریں گے۔ مسٹر آر ... سدھوا سکریٹری اسمبلی کانگریس پارٹی نے فرمایا کہ وہ ... کمانڈ کے فیصلے کی اطاعت کریں گے۔ خواہ وہ ا... پسند ہو یا نہ ہو۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ مرتب ہوگئی

شملہ ۱۱ ستمبر۔ ہبوکابل کی سلیکٹ کمیٹی نے ا... پر دستخط ثبت کردیئے ہیں۔ خیال ہے کہ موٹر ... بل ختم ہونے کے بعد یہ بل بھی اس اجلاس ... پاس ہوجائے گا۔

اخبار جس شخص کو چاہیں بنا یا بگاڑ سکتے ہیں

نیشنل ہیرلڈ کا افتتاح

لکھنؤ ۹ ستمبر۔ اخباروں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے وہ رائے عامہ کو سانچے میں ڈھالتے ہیں وہ لوگوں کو ترقی کی طرف لیجانے یا انہیں زوال کے گڑھے میں پھنسانے کے لئے رہنمائی کرتے ہیں وہ کسی شخص کو بنا یا بگاڑ سکتے ہیں۔ "نیشنل ہیرلڈ" جو انڈین نیشنل کانگریس کے نظریہ کی نمائندگی کریگا۔ اسکی ذمہ داری اس سے بھی بڑی ہے کیونکہ اس کے ساتھ کانگریس کا نام وابستہ ہے۔ اور یہ مہاتما گاندھی کی پالیسی پر عمل کرنے کا دعوی کرتا ہے۔ ان الفاظ میں پنڈت گوبند بلبھ پنت نے تقریر فرمائی جب کہ آپ نے روٹری مشین کا بٹن دباتے ہوئے مشین کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

پنت جی نے مزید فرمایا کہ ہر شخص کی یہ خواہش تھی۔ اس صوبہ سے انگریزی کا ایک اخبار شایع ہو جو کانگریس کے نظریہ کی نمایندگی کرے۔ اس خیال نے پنڈت جواہرلال نہرو کی رہنمائی میں نشوونما پائی اور بابو موہن لال سکسینہ کی انتھک کوششوں کی بدولت مجھے امید ہے کہ "نیشنل ہیرلڈ" لوگوں کی مناسب طریق سے رہنمائی کریگا اور دیانتداری اور صداقت کے راستہ سے نہیں ہٹیگا۔

آپنے مزید فرمایا کہ امید ہے کہ چھپنے سے پہلے اخبار کے ہر لفظ کو تولکر لکھا جائے گا۔ بیہودہ باتوں سے بالاتر رہے گا۔ اور اپنے پیش نظر آزادی کا اعلے معیار اور منزل مقصود رکھے گا مجھے امید ہے کہ عوام کی مدد سے نیشنل ہیرلڈ ایک پھلتی پھولتی سنستھا بن جائے گا۔

ٹنڈر نوٹس

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

سیسہ مئو نالہ اسکیم نمبر ۲۷ میں واسطے تعمیر کرنے ۵ فیٹ ایس ڈبلو ۱۰ ال۔ ۴۰ فٹ سڑک ۲ ایلین گنج سے لیکر بڑے ایس۔ ڈبلو نالے تک جو ۱۰۰ فیٹ ٹائے کے بیچ بنا ہوا ہے مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ لاگت کام تخمیناً -/Rs. 13608 ہے ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (قیمت فی فارم ایک روپیہ) بھر کر دفتر ٹرسٹ میں بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۱ بجے دن داخل ہونا چاہئیں، ہمراہ ٹنڈر مبلغ -/Rs. 140 بطور ضمانت نقد داخل کرنا چاہیئے۔

ٹرسٹ انجنیر کانپور

ضرورت ہے

مڈل سکول یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے لئے حسب ذیل مسلمان اساتذہ کی۔

۱- انگلش ٹیچر ایک
۲- ڈی۔ ٹی۔ سی۔ ایک
۳- پی۔ ٹی۔ سی۔ دو۔

درخواست دہندگان کی عمر ۴۰ سال سے کم ہونی چاہئے۔ تنخواہ حسب لیاقت زبانی کوالیفکیشن دیکھکر طے کی جائیگی۔ جملہ درخواستیں بنام سید علی صاحب زیدی سکریٹری تعلیمی کمیٹی و سید احمد حسن صاحب بی۔ اے آنریری جنرل سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے پاس ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء تک آجانی چاہیئے۔

کانگریس ہائی کمانڈ سے فریاد

لکھنؤ ۹ ستمبر۔ معتبر ذرایعہ سے معلوم ہوا ہے کہ زمینداروں کے گروہ کی جانب سے مزید مراعات کا مطالبہ کئے جانے کی وجہ سے بل مزارعہ سلیکٹ کمیٹی میں الٹ پلٹ ہوگیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ زمینداروں کے کہنے سے بل میں کچھ ترمیمیں پہلے ہی منظور کر لی گئی تھیں لیکن اب زمینداروں نے مزید مراعات کا مطالبہ کرنا شروع کردیا ہے اور وہ ۲۳ ستمبر کو اسی سلسلہ میں دہلی میں کانگریس ہائی کمانڈ تک پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سلیکٹ کمیٹی نے بل پر غور وخوض ختم کردیا ہے۔ اور وہ ۲۱ ستمبر کو رپورٹ پر دستخط بھی کردے گی۔

سرکاری ملازموں کی تنخواہیں

شملہ ۸ ستمبر کل مرکزی اسمبلی میں فائنینس ممبر سر جیمز گرگ سے اگرچہ یہ معلوم کرنے کی سخت کوشش کی گئی کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں ۱۰ فیصدی تخفیف کرنے کے سوال پر غور کررہی ہے۔ لیکن انھوں نے تمام سوالات کے اس طریقہ سے جواب دیے کہ انہوں نے خود کو کسی بات کا پابند نہیں بنایا۔ انہوں نے صرف یہی کہا کہ وہ کفایت کے تمام ذرایع پر غور کریں گے۔ ان کے جوابات کی نوعیت سے وینز ان کے اس بیان سے کہ وہ جتنی مدت جاگتے رہتے ہیں۔ اس کا ایک تہائی حصہ وہ یہ سوچنے پر صرف کرتے ہیں کہ ڈیفنس کے مزید خرچہ اور وزیرستان کے خرچہ کو کسطرح پورا کیا جائے۔ یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آیندہ سال کے بجٹ میں سب لوگوں کے لئے جنمیں سرکاری ملازم بھی شامل ہونگے بہت سی حیرت انگیز باتیں ہونگی۔

برما میں نیا تحفظ ایکٹ

رنگون ۱۲ ستمبر۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران میں پولیس نے نئے تحفظ ایکٹ کے ماتحت ۲۸ گرفتاریاں کیں جنمیں ۲۵ برمی اور دو ہندوستانی ہیں۔

شاندار

مفی

بمبئی ۱۰ وان
کلکتہ ۵ وان
کراچی

قومی فو

خاص اداکار
پرتھوی راج
نیکا
دیپ بالا
نیمو
وجے کمار

وچن

نورمبرگ میں جرمنی ڈکٹیٹر کا اعلان!

نیورمبرگ ۱۲ ستمبر۔ مسٹر ہٹلر نے اپنی تواریخی تقریر میں جس کا تمام دنیا میں بڑی بیتابی سے انتظار کیا جا رہا تھا فرمایا:۔ "ہمارا مقابلہ صرف بالشویکوں سے ہے بلکہ ڈیموکریٹیوں روس کے شریک بین الاقوامی ڈیموکریٹوں سے بھی ہے جنہوں نے ہمارے خلاف متحدہ محاذ قائم کیا ہے۔ ہمارے مخالفین کا عدم خلوص قابل نفرت ہے۔ دنیا میں صرف دو قومیں ایسی ہیں جنکی حکومتوں کو ۹۹ فیصدی آبادی کی حمایت حاصل ہے۔ باقی جگہ جمہوریتوں نے عوام کو اقتصادی طور پر اپنا غلام بنا لیا ہے اور صرف اتنا ہی نہیں وہاں کے قدیمی باشندوں کو مہوں کے ذریعہ قابو میں کرنے کے ذرائع مائل نہیں کیا جاتا۔ ڈیموکریٹک حقوق کی علمبردار بنتی ہیں مگر ہمیں نہایت ضروری اور ابتدائی حقوق تک دینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ ہم اپنی نوآبادیاں واپس نہیں لے سکتے کیونکہ وہاں کے باشندوں سے انکی رائے معلوم کئے بغیر ایسا نہیں ہو سکتا لیکن جمہوریتیں وہاں کے باشندوں کی رائے معلوم کئے بغیر ہی براعظم کے براعظم ہڑپ کر گئی ہیں وہ جرمنی سے جہاں کہ ایک مربع کلومیٹر زمین میں ۱۴۰ اشخاص تھے ہڑپ ہیں۔ یہ توقع رکھتی ہیں کہ وہ یہودیوں کو بھی رہنے کے لئے جگہ دے لیکن خود انکا یہ حال ہے کہ ایک کلومیٹر زمین میں صرف چند اشخاص کی آبادی ہوتے ہوئے وہ کسی اور کو جگہ دینے کے لئے تیار نہیں وہ امداد کوئی نہیں کرتے بابا اخلاق کا سبق پڑھاتے ہیں زیکوسلاوکیا کا ذکر کرتے ہوئے ہرہٹلر نے فرمایا کہ زیکوسلاوکیا کی جمہوریت نے اکثریت کے ساتھ بدسلوکی شروع کر دی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جرمنی ان لوگوں کی غلامی برداشت نہیں کریگا ہیں غیر ملکی مدبروں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ محض بات ہی بات نہیں ہے اگر فرانس اور برطانیہ دنیا کے کسی حصہ میں اپنے حقوق کی حفاظت کریں تو وہ بات سمجھ میں آتی ہے لیکن جرمنی کے بھی مفاد ہیں جنکی میں ہر صورت رکشا کرونگا۔ ہرہٹلر نے مزید فرمایا کہ ڈاکٹر بنیس پریذیڈنٹ زیکوسلاوکیا کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ جرمنی نے ایسے وقت میں جو فوجی مظاہرہ کیا ہے جبکہ زیکوسلاوکیہ میں علاقہ وارانہ انتخابات ہو رہے تھے حالانکہ ہم نے اپنی سرحد پر نگرانی کرنیوالی سپاہ میں ایک سپاہی کا اضافہ نہیں کیا گو یا کہ ان کے خیال میں جرمنی آج تیاریاں کرنے کے بعد فرانس اور برطانیہ کی دھمکیوں سے ڈر گیا۔ ایک بڑی حکومت اس قسم کی توہین برداشت نہیں کر سکتی۔ چنانچہ اس کے بعد ۲۸ مئی کو میں نے زبردست تدبیریں اختیار کیں اور فوج میں اضافہ کیا۔ ہوائی فوج کو بڑھایا اور مغرب میں حصار بندی کی۔ مغرب میں ایسی مضبوط حصار بندی کی گئی جو دنیا میں اپنی قسم کی نرالی ہے اور یہ جاڑوں سے پہلے ہی مکمل ہو جائیگی۔ اس نئی دیوار کے پیچھے مسلح جرمن قوم تیار کھڑی ہے ڈاکٹر بنیس گفت و شنید اور مصالحتی چالوں کی جھمیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ ہماری نہیں رہ سکتی۔ جرمن آتم نرنے کا حق چاہتے ہیں اور میرا مطالبہ ہے کہ زیکوسلاوکیا

بحکم جناب پنڈت چندر دت شرما صاحب بہادر
اڈیشنل منصف دویم میرٹھ

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۰۰ سنہ ۱۹۳۸ء

عدالت اڈیشنل منصفی دویم میرٹھ

مسٹر دلیپ چندر ہری سوداگر اسپاں ساکن بنگلہ نمبر ۲۱۳ ویسٹ اینڈ روڈ کیمپ میرٹھ   مدعی

بنام

عزیز خاں جاکی گھوڑ دوڑ معرفت ایس آفس لکھنؤ و کانپور و شمبھو ناتھ ترکھا دوکان بائیسکل موسومہ آئی۔ ڈی کمپنی مول گنج کانپور۔

ہر گاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت آٹھ سو روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
اڈیشنل منصفی دوم میرٹھ   مہر عدالت

جنگ میں برطانیہ اور فرانس ایک ساتھ ہونگے

لندن ۱۲ ستمبر۔ مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ برطانیہ نے اخبار ٹائمز میں ایک خط شایع کر دیا ہے۔ جسمیں آپ لکھتے ہیں کہ یہ ایک سب سے خطرناک حادثہ ہوگا۔ اگر اہل برطانیہ کے رویہ کے متعلق غلط فہمی کی وجہ سے دنیا پھر جنگ میں مبتلا ہو گئی۔

مسٹر ایڈن نے وسطی یورپ کی صورت حالات کو مندرجہ ذیل طریقہ پر واضح کیا ہے۔

(۱) مصالحت کے ذریعہ سوڈٹین جرمنوں کا معاملہ حل ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ اگر اس معاملہ کو طے کرانے کے لئے طاقت استعمال کی گئی تو اس کے خوفناک نتائج برآمد ہوں گے۔

(۲) چونکہ حال ہی میں زیچ گورنمنٹ نے نئی تجویزیں پیش کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ سوڈٹین جرمنوں کی شکایتوں کی دلی تمنا رکھتی ہے اسلئے ان تجویزوں کے ذریعہ ایسا سمجھوتہ ہونا ناممکن نہیں ہے جو سب کو قابل قبول ہو۔

(۳) یہ خیال کرنا خطرناک ہے کہ وسط یورپ میں ایک بار جنگ چھڑ جانے سے وہ صرف مقامی رہ سکتی ہے گذشتہ تاریخ کے تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کے خلاف ہوتا ہے۔

(۴) برطانیہ اور فرانس کے درمیان دوستی کو نہ ہی کمزور کیا جا سکتا۔ اور نہ توڑا جا سکتا ہے ایسی ہنگامی صورت میں جبکہ فرانس خطرہ میں ہوگا برطانیہ فرانس کے ساتھ ہوگا خواہ اس کے نتائج کچھ ہی کیوں نہ ہوں اس قسم کا فیصلہ کسی جذبہ یا گذشتہ تاریخ کی بنا پر نہیں کیا جائیگا جبکہ فرانس کے تحفظ پر برطانیہ کا تحفظ منحصر ہے۔

یو۔پی کے کالجوں میں وظائف

لکھنؤ ۱۲ ستمبر۔ کفایت کے خیال سے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تین ٹریننگ کالجوں میں وظیفوں کی تقسیم کو آئندہ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء سے بند کر دیا جائے۔ صرف الہ آباد ٹریننگ کالج کو سات وظیفے اور لکھنؤ اور آگرہ کو پانچ پانچ وظیفے زنانہ امیدواروں کو دیئے جائیں اور تینوں کالجوں میں تین وظیفے دلت جاتی کے طلباء کو تقسیم کئے جائیں۔ بقایا ۲۶ وظائف بارہ بارہ روپے ماہوار ہوں گے۔

مراسلات

زنانہ پارک کانپور کی خاموش فضا میں پہلی ولولہ انگیز تقریر

کانپور ۱۰ ستمبر ۱۹۳۸ء۔ آج تقریباً ۵ بجے شام کو ہندوستان کی مشہور شاعرہ نواب سردار بیگم اختر صاحبہ حیدرآبادی مدیرہ حرم کانپور زنانہ پارک پہونچیں۔ آج چونکہ بیرلے کا میلہ تھا اس لئے ہندو مسلم خواتین کافی تعداد میں زنانہ پارک میں جمع تھیں جس وقت اختر صاحبہ پارک میں پہونچیں اس وقت معزز ہندو مسلم خواتین میں کچھ جھگڑا ہو رہا تھا دریافت حال کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک زنانہ پولیس کانسٹبل مسلم خواتین کو پارک کے جھولوں پر جھولا نہیں جھولنے دیتی اور یہ کہتی ہے کہ چونکہ تم لوگ ممبر نہیں ہو اسلئے کسی پارک کی تفریح سے لطف اندوز نہیں ہوسکتیں جب اس سے یہ استفسار کیا گیا کہ تمہیں اس خدمت پر کس نے مامور کیا ہے تو اس نے جواباً کہا ہمیں اس پارک کی ہندو خواتین ممبروں نے بلوایا ہے اس پر اختر صاحبہ نے جواباً فرمایا، ایسا کیوں ہے؟ کیا پبلک زنانہ پارک نہیں ہے؟ اور کیا یہ ہندو اور مسلم خواتین کی تفریح کے لئے نہیں بنایا گیا؟ افسوس کہ میں کانپور میں عرصہ سے مقیم ہوں اور مجھے یہ فخر ہے کہ میں اپنی بہنوں کی ہر ممکن خدمات کرنے کے لئے تیار رہتی ہوں۔ لیکن آج تک کبھی زنانہ پارک کی طرف آنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اس کو میری مصروفیت سمجھیے۔ اسکے بعد تمام ہندو مسلم بہنوں کو مخاطب کرکے اختر صاحبہ نے ایک پرجوش اور ولولہ انگیز تقریر فرمائی، اور خواتین کانپور کو اتحاد اور آپس کی میل جول کی ہدایت کی مسلمان بہنوں کی شکایت زنانہ پارک کی ہندو خواتین ممبر بہنوں سے یہ ہے کہ انھیں اس بات کی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جب زنانہ پارک میں آئیں تو ان کے ساتھ ۱۰ برس کا لڑکا نہ رہے اور ہندو بہنوں سے مسلمان بہنوں کو یہ شکایت ہے کہ پارک میں ۵ بجے کے بعد سے مالی جو پارک کے کام پر معمور ہیں اندر نہ آنے پائیں۔ اس لئے کہ ان کی عمر ان لڑکوں سے زیادہ ہے اور دوسری شکایت مسلمان بہنوں کی یہ تھی کہ وہ پارک کی تفریح کی کوئی بھی چیز چھو نہیں سکتی ہیں۔ تیسری شکایت یہ تھی کہ انھیں یہ کہا جاتا تھا کہ ممبر خواتین آرہی ہیں کھڑی ہوجاؤ۔ چوتھی شکایت پارک کے اندر ہندو بہنوں نے دو ایک دوکان ہندو بہنوں کی لگوائی ہیں لیکن مسلمان کی دوکان نہیں۔ اس پر اختر صاحبہ نے خواتین کانپور کو اتحاد اور آپس کے میل جول کی ہدایت کی اور کہا کہ ہم لوگ بجائے ان معمولی معمولی باتوں پر لڑنے جھگڑنے کے ہر پنجشنبہ اور دوشنبہ کو یہاں پر سب خواتین اتفاق و اتحاد کے ساتھ مل جل کر بیٹھیں اور تبادلہ خیالات کیا کریں اور کچھ مسلم خواتین کو پہلے پہل زنانہ تفریح کلب کا ممبر بنایا۔ اور آپ کی تحریک پر بالاتفاق یہ تجویز بھی پاس ہوئی کہ ہر ہفتہ زنانہ پارک میں شہر کی مقرر تعلیم یافتہ ہندو و مسلم خواتین کے جلسے ہوا کریں اور اختر صاحبہ نے فرمایا کہ ان جلسوں میں نسوانی دنیا کے ضروری مسائل پر خواتین اپنا اظہار خیال کیا کریں اور نسوانی دنیا کی آواز کو موثر بنایا جاوے۔ اختر صاحبہ نے کہا کہ اگرچہ مجھے اتنی فرصت نہیں۔ مگر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو ایک گھنٹہ تقریر کروں گی۔ اس تجویز کو جملہ خواتین نے دل و جان سے پسند کیا۔ چنانچہ یہ طے ہوگیا کہ ہر ہفتہ جلسہ ہوا کرے۔ اور مقرر کردہ موضوعات پر تقریریں ہوں۔ زنانہ پارک جب سے تعمیر ہوا ہے اختر صاحبہ حیدرآبادی کی یہ پہلی پرجوش تقریر ہے، جس نے زنانہ پارک کی ساکت و صامت فضاؤں کو متحرک کردیا۔

ہم اختر صاحبہ کو ان کے اس کامیاب اقدام پر مبارکباد دیتے ہیں۔ ہم ہیں خواتین کانپور

قمر آرا (بساطخانہ) زہرہ خاتون (کلکٹر گنج) افسری بیگم۔ آمنہ بیگم (چمن گنج) بیگم نواب قطب الدین احمد (گوالٹولی)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر ڈیراپور مقام ڈیراپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۰۰ بیدخلی دفعہ ۱۴۴

سری کشن لال — مدعی

بنام کلیان سنگھ — مدعا علیہ

بنام کلیان سنگھ ولد رگھوبر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن اکاروہ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بیدخلی دفعہ ۱۴۴ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۶ ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بنا یداپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

مسٹر ڈی ولیرا لندن میں

لندن ۹ ستمبر۔ مسٹر ڈی ولیرا جنیوا جاتے ہوئے لندن میں اترے اور سر تھامس انسکیپ ڈ نر کے ساتھ ناشتہ کیا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پرتوِ حق عزم مستقل میں ہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۱۲؎ ممالک غیر سے سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جلد ۲۰ | کانپور دوشنبہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۸ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳۹

ادبیات

جذباتِ مختار

از جناب مولوی مختار احمد خاں صاحب مختار ماسٹر پریڈ مڈل سکول کانپور

مری فطرت، الٰہی فطرت پروانہ ہو جائے
دلِ دیوانہ اُس کے حُسن کا دیوانہ ہو جائے

نگاہِ مست ساقی ہے، جو دل مستانہ ہو جائے
جہاں میں بے نیازِ شیشہ و پیمانہ ہو جائے

ترا جلوہ جہاں پر زینتِ کاشانہ ہو جائے
وہیں پر اتصالِ کعبہ و بتخانہ ہو جائے

اگر دل بے نیازِ کعبہ و بتخانہ ہو جائے
جہاں گردن جھکاؤں سجدۂ شکرانہ ہو جائے

قیامت تک نہ چھوٹے شیوۂ مستی و مدہوشی
ہماری خاک، گل ہو کر اگر پیمانہ ہو جائے

رہائی بھی بہت آسان ہے قیدِ غلامی سے
خیالوں میں اگر اک جذبِ آزادانہ ہو جائے

خدا رکھے نگاہِ مست میں ہے یہ اثر ساقی
جو پڑ جائے تو ہر ظرفِ وضو، پیمانہ ہو جائے

ترے مےکش نہیں پابند سامانِ تکلف کے
چڑھا لیں جس جگہ پہ بیٹھ کر، میخانہ ہو جائے

نیاز و ناز میں جلوہ اسی کا پرتو افگن ہے
کہیں خود شمع بن جائے، کہیں پروانہ ہو جائے

مرے دل پر عیاں ہو جائیں سب اسرار مستی کے
بقدرِ ظرف گر تیری نظر پیمانہ ہو جائے

ترا مختار اک مدت سے مخمورِ محبت ہے
اِدھر بھی اک نگاہِ مست بیباکانہ ہو جائے

جذباتِ ساجد

از جناب ایم. اے. ایچ. ساجد امیٹھوی

کس مصیبت میں رہا کرتے ہیں الفت والے
کچھ خبر بھی ہے تجھے ناز و نزاکت والے

سر بکف پھرتے ہیں قاتل کی محبت والے
تیغ کے صدقے اترنے کو ہیں ہمت والے

فتنے رفتار سے اٹھتے ہیں تو حیرت کیا ہے
حشر ڈھاتے ہیں ابھی شکل و شباہت والے

تم ہو محوِ طرب بزمِ طرب میں ہر دم
تمہیں کیا کام مریں، یا جئیں فرقت والے

روزِ محشر بھی وہ دیدار کے ترسے ہی رہے
ہم سے اچھے رہے کب زہد و عبادت والے

بزمِ عشاق میں وہ شوخیاں سب بھول گئے
بت بنے بیٹھے ہیں ہر دم کی شرارت والے

آئینہ دیکھ کے عبرت نے سکندر سے کہا
منہ تکا کرتے ہیں ہر ایک کا حیرت والے

بھاگ گئے ہوش و خرد اب کہاں بچنا ممکن
مجھکو وہ لوٹنے آئے ہیں نزاکت والے

ایک منزل پہ ٹھہرتے نہیں ساجد ہرگز
چین پاتے نہیں بے چین طبیعت والے

دنیائے اسلام

ترکی اور ایرانی افواج کو جنگ کیلئے تیاری کا حکم

ایرانی قونصل خانہ میں ابھی ایک تار آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کی پر پیچ اور خوفناک صورت حالات کے مدنظر ترکوں اور ایرانیوں نے بھی اپنی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ ترکی قونصل خانہ میں یہ اطلاع آئی ہے کہ پرسوں صبح کے وقت وزارت حربیہ انقرہ سے یہ احکام بذریعہ لاسلکی جاری ہوئے کہ مختلف مرکزوں پر جو ترکی فوجیں مقیم ہیں وہ اشارہ پاتے ہی کوچ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس قسم کے احکام حکومت ایران نے بھی جاری کئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صبح کو ۸ لاکھ ترکی فوجیں اور دو لاکھ ایرانی کیل کانٹے سے لیس ہو کر اپنی چھاؤنیوں میں روانگی کے لئے صف بستہ ہو گئیں۔ ان کے سپہ سالاروں نے فوج کا معائنہ کیا اور جنرل جاوید رضوی نے جو استنبول کے کمانڈر انچیف ہیں، فوجی معائنہ کے بعد فوج کو ایک پیغام سنایا جس میں انہوں نے اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ ترکی فوج اس امتحان میں کامیاب نکلی اور ۲۴ گھنٹہ کے نوٹس پر وہ جنگ کے لئے اس طرح تیار ہو گئی کہ محاذ جنگ پر اس کو منتقل کرنا باقی رہ گیا ہے۔ سپہ سالار موصوف نے ٹرانسپورٹ کور کی بہت تعریف کی کہ اس نے ۲۴ گھنٹہ کے نوٹس پر دو ہفتہ کا سامان خورد و نوش لاریوں پر بار کر کے میدان میں کھڑا کر دیا۔ اسی طرح جنرل اظہر باؤلی نے ہوائی فوج کا شکریہ ادا کیا کہ اس قدر قلیل اطلاع پر ایک ہزار طیارے جنگ کے اڈے سے نکل کھڑے ہوئے۔

ترکی اور رومانیا کا اتحاد امن یورپ کا ضامن ہے

اتھینز۔ شاہ رومانیہ خانگی طور پر سمرنا گئے اور آجکل ساحل باسفورس پر قسطنطنیہ میں مقیم ہیں۔ جب تک کہ چیکوسلواکیا اور زیکی حکومت کے درمیان گفت و شنید ہوتی رہی۔ شاہ کیرول حکومت انگورہ سے مشورہ کرتے رہے۔

رومانیا اور ترکی دونوں کا مقصد یہ ہے کہ کوئی امن قایم کرنے والا معاہدہ ہو جائے۔ اور وسط یورپ کی چھوٹی ریاستیں سب متحد ہو جائیں۔ معاہدہ بلقان کی رو سے رومانیا ترکی سے متحد ہے اور رومانیا کا اتحاد چیکوسلواکیا سے بھی ہے اور ترکی کا معاہدہ روس سے ہے اور روس کا معاہدہ چیکوسلواکیا سے ہے۔ اس طرح یہ سب ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔ ابھی تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وسط یورپ میں جنگ شروع ہوئی تو ترکی کیا کریگا۔ لیکن یہ یقین ہے کہ اگر روس چیکوسلواکیا کی امداد کے لئے فوج بھیجے گا۔ تو رومانیہ اس فوج کو اپنے ملک میں جگہ دیگا۔ اسلئے امید کی جاتی ہے کہ رومانیا اور روس سے جو تعلقات ترکی کے ہیں ان کا نتیجہ یہی ہو گا کہ ترکی کی ہمدردیاں بھی چیکوسلواکیا کے ساتھ ہوں۔

عراق کیلئے جرمن اسلحہ

بغداد۔ حکومت عراق اور حکومت جرمنی کے مابین اس معاہدہ پر دستخط ہو گئے جس کے ذریعہ حکومت عراق جرمنی سے مبلغ ایک لاکھ دینار عراقی (تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپیہ کلدار) کا سامان جنگ خریدے گی۔

حکومت عراق تیس ہزار دینار عراقی (تقریباً ایک لاکھ سینتیس ہزار روپیہ کلدار) کے ریڈیو سٹ بھی جرمنی سے خریدے گی۔ یہ تمام سٹ عراقی مدارس میں نصب کئے جائیں گے۔

خلیج فارس میں برطانیہ کا بحری مرکز

قاہرہ۔ معلوم ہوا ہے کہ سلطان مسقط نے جزیرہ گو اور برطانیہ کے حوالہ کر دیا ہے۔ یہ جزیرہ مسقط کے ساحل سے ملا ہوا ہے، اس جزیرہ میں برطانیہ اپنا ایک مستحکم بحری مرکز بنائے گا۔ مشرق قریب میں یہ برطانوی مرکز بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ سلطان کو اس جزیرہ کا معقول معاوضہ دیا جائے گا۔

سنا گیا ہے کہ سلطان مسقط اپنے ملک میں دستوری اصلاحات بھی نافذ کرنے والے ہیں۔

ترکی اور فلسطین

مسئلہ فلسطین جمعیۃ الاقوام کے سامنے

انقرہ۔ غازی کمال اتاترک نے جلال بایار وزیر اعظم اور ڈاکٹر آراس وزیر خارجہ ترکیہ نے قصر دولمہ باغچہ میں ملاقات کی، یہ ملاقات بہت دیر تک جاری رہی۔ ڈاکٹر رشدی آراس مجلس اقوام کے اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں اس سلسلہ میں اتاترک سے ہدایات حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ قابل وثوق ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ ملاقات کا تعلق قضیہ فلسطین سے تھا اور آیندہ اجلاس جمعیۃ الاقوام میں ترکی قضیہ فلسطین میں دخل دے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ترکی نے اس اُلجھے ہوئے مسئلہ کا کوئی خاص حل دریافت کر لیا ہے وہ تمام قوت مسلمانوں کے خدمات کے مطابق صرف کر دے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے　زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۸	کانپور شنبہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۸ء	نمبر ۳۹

آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء کو دہلی میں آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس مسٹر سوبھاش چندر بوس صدر کانگریس کی غیر موجودگی میں شروع ہوا جسمیں ۱۵ ممبروں میں سے ۱۱ مندرجہ ذیل ممبروں نے شرکت کی۔

بابو راجندر پرشاد۔ سردار پٹیل مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی مسز سروجنی نیڈو۔ مولانا ابوالکلام آزاد ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ۔ مسٹر شنکر راؤ دیو سیٹھ جمنالال بجاز۔ مسٹر ہری کشن مہتاب اور مسٹر اچاریہ کرپلانی غیر موجود ممبروں میں پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر سرت چندر بوس اور مسٹر جے رام دولت رام ہیں۔

سب سے پہلے مولانا ابوالکلام آزاد نے آسام کی وزارت کی تفصیل کے ساتھ واقعات بیان کئے جو سر سعداللہ کی وزارت ٹوٹنے اور کانگریس کی وزارت برسر اقتدار آنے کے باعث تھے۔

اسکے بعد ڈاکٹر کھرے کا معاملہ پیش ہوا۔ جسکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ عام رائے یہ ہے کہ ڈاکٹر کھرے کے تمام معاملہ کو دفتری طور پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دفتری طور پر جو رزولیوشن پیش ہوگا وہ نہ صرف ورکنگ کمیٹی کے وارد ھا کے رزولیوشن کی تصدیق چاہے گا بلکہ اسمیں یہ بھی مطالبہ ہوگا کہ چونکہ ڈاکٹر کھرے نے وزارت اور پارٹی لیڈری سے الگ ہونے کے بعد کانگریس کی مخالفت کی ہے لہذا انکے خلاف سخت تعزیری کارروائی کی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ جو دیگر اہم مسئلے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے سامنے پیش ہونے والے ہیں انمیں ایک سرحد کا معاملہ بھی ہے۔ سرحدی معاملات میں خاص طور پر خان عبدالغفار خاں کے اس بیان پر غور ہوگا کہ جسمیں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ سرحدی ملازمات وزارت سے تعاون نہیں کرتے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی اس بارے میں عام تبصرہ کرے گی کہ کس کانگریس صوبہ میں ملازموں کا تعاون وزارت کو کس درجہ حاصل ہے۔

دوسرا اہم مسئلہ برما میں آباد ہندوستانیوں کا ہے جن پر حال کے بلووں کا بہت بڑا اثر پڑا ہے۔

دیسی ریاستوں کی موجودہ پالیسی پر بھی اہمیت کے ساتھ غور ہوگا اور جو تشدد ٹراونکور جیسی بڑی ریاستوں میں اور دسکا بل جیسی چھوٹی ریاستوں میں ہو رہا ہے اس پر اظہار رائے کیا جائیگا۔

کمیٹی میں روئی کی کاشت کرنے والوں کی مشکلات پر بھی غور ہوگا۔

غالباً کمیٹی کا سب سے زیادہ وقت مہاتما گاندھی کی اس اسکیم پر صرف ہوگا جو انھوں نے شانتی دل قائم کرنیکے متعلق پیش کی ہے جسکے ذریعہ ملک کی فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کیا جاسکتا ہے

دیگر معاملات میں آسام اور سندھ کی وزارتیں۔ فیڈریشن کا مسئلہ اور جنگ کا فوری خطرہ اور فوجی ...کے ... قانون پر غور ہوگا۔

یو۔پی کے زمینداروں کا ڈپوٹیشن

یو۔پی کے زمینداروں کا ایک ڈپوٹیشن نواب صاحب چھتاری کی قیادت میں کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے سامنے پیش ہوا۔ جس نے یو۔پی کی کانگریسی حکومت کی زرعی تجاویز کے متعلق اپنے نظریات پیش کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب چھتاری نے یہ کہا ہے کہ اگر کانگریس پارٹی نے یو۔پی اسمبلی کی تجاویز کو بغیر ترمیم کے منظور کرلیا تو امن وامان اور نقض امن کا اندیشہ ہے۔

ڈپوٹیشن کے ممبران میں نواب صاحب چھتاری نواب جمشید علی خاں۔ راجہ صاحب تروا۔ نواب سر محمد یوسف۔ راجہ سلیم پور۔ راجہ مہیشوری دیال۔ سیٹھ چودھری نعمت اللہ سابق جج الہ آباد ہائی کورٹ۔ کنور گورنرائن موراناؤں اور مسٹر رگھبر نرائن سنگھ ممبر مرکزی اسمبلی شامل تھے۔

پارلیمنٹری سب کمیٹی نے ڈپوٹیشن کے اعتراضات کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو۔پی۔ بھی زمینداروں کے اعتراضات کے متعلق حکومت کا نظریہ پیش کرنے کے لئے شروع سے آخر تک موجود رہے۔

نواب صاحب چھتاری نے باہر آنے پر اطمینان ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس ہائی کمانڈ نے انکے اعتراضات کو صبر وتحمل کے ساتھ سُنا، اُنھوں نے کہا کہ وہ اب کانگریسی لیڈروں سے دوبارہ ملاقات نہیں کرینگے لیکن جب کبھی کانگریسی لیڈر انہیں اپنی پوزیشن کی مزید وضاحت کے لئے طلب کرینگے تو وہ ضرور اُن سے ملیں گے۔

(بقیہ ۴ د محکمہ جنگلات)

اس کے علاوہ تین مسلمانوں کا انتخاب بعد کو ہوگا ایک آئینی جمود اس وزارت کے لئے یہ حائل ہو گیا تھا کہ سر سعداللہ کی وزارت مستعفی ہونے کے بعد موجودہ وزارت۔ نے حلف وفاداری نہیں اٹھایا اور اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی کردیا گیا مگر سوبھاش چندر بوس صدر کانگریس کی موجودگی سے یہ فائدہ ہوا کہ تمام گتھیاں سلجھ گئیں اور مندرجہ بالا پانچوں وزیروں نے حلف وفاداری اٹھایا اور اسمبلی کا اجلاس جلد بلایا جائے گا۔

کونسل میں ممبران کی تعداد ۱۰۸ ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ عام حلقہ (یعنی ہندو)	۴۴
۲۔ مسلمان	۳۴
۳۔ صنعت وحرفت کے نمائندے	۱۱
۴۔ مزدور	۴
۵۔ یوروپین	۱
۶۔ ہندوستانی عیسائی	۱
۷۔ پنج قوم	۴
۸۔ پچھڑی ہوئی قوم کے نمائندے	۹

ہمارے خیال میں کانگریس نے آسام میں وزارت بنانے میں عجلت سے کام لیا اور اسکی تصدیق یوں ہوئی ہے کہ ابھی وزارت پوری مکمل نہیں ہوئی اور وزارت۔ نے چلیج بھی نہیں لیا ہے مگر حالات تاریک مستقبل کا پتہ دے رہے ہیں خوف یہ ہوتا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کے ...

سلاواکیہ امن کی دیوی پر قربان

حکومت جو قدم اُٹھانے پر مجبور ہوئی ہے وہ صریح دباؤ کے زیر اثر ہے جس کی دنیا کی تاریخ میں کہیں کوئی مثال نہیں ملتی اور وہ ایسا قدم ہے گویا کہ ایک مفتوح قوم ایک فاتح کے حکم کی تعمیل کر رہی ہے لیکن ہم مفتوح نہیں ہیں۔ ہم محض اسلئے دب گئے کہ دنیا تباہی وبربادی سے بچ جائے۔ ہم امن کی دیوی پر خود کو قربان کر رہے ہیں جس طرح بنی نوع انسان کو بچانے کے لئے حضرت عیسٰی نے خود کو قربان کر دیا تھا۔ ہم اُن لوگوں کو قصوروار ٹھرانے کی کوشش نہیں کریں گے جو حقیقی طور پر قصوروار ہیں بلکہ تاریخ اس کا خود فیصلہ کریگی۔ ہم اسوقت بالکل تنہا ہیں لیکن ہم ریچے متحد رہیں گے۔ اب ہمارے روبرو ایک نئی زندگی ہے۔

یہ وہ بیان ہے جو کہ حکومت زیکوسلاویکیہ نے اپنی رعایا کی آگاہی کے لئے براڈ کاسٹ کیا ہے حکومت سلاویکیہ کی طرف سے برطانوی اور فرانسیسی وزیروں کو وہ جواب مل گیا ہے جو کہ زیچ کینٹ نے طے کی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت سلاویکیہ نے برطانیہ اور فرانس کی تجویزوں کو بلاکم وکاست منظور کرلیا ہے اور کسی قسم کی کوئی شرط نہیں لگائی ہے جواب کے آخر میں اپیل کی گئی ہے کہ اگر زیکو سلاویکیہ پر حملہ کیا گیا تو امید ہے کہ برطانیہ اور فرانس اس کی امداد کریں گے۔

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ ۲۲ کو ہوائی جہاز کے ذریعہ جرمنی کو روانہ ہوگئے جہاں وہ ہر ہٹلر سے دوسری ملاقات کریں گے۔

اس طرح یہ امید کی جاتی ہے کہ سوڈیٹن علاقہ جرمنی کے حوالہ کرنے کے بعد زیکوسلاویکیہ کو نجات مل جائیگی اور دنیا کا امن وامان بظاہر کچھ دنوں کے لئے پھر قایم ہوجائے گا۔

آسام کی وزارت

سر سعداللہ صاحب وزیر اعظم آسام کے استعفے دینے کے بعد مسٹر گوپی ناتھ باردولوی لیڈر کانگریس پارٹی نے ایک مسٹر کو وزارت بنالی ہے جو مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگی۔

(۱) مسٹر گوپی ناتھ باردولوی وزیر اعظم (امور داخلہ اور محکمہ تعلیم بھی آپ کے سپرد رہے گا)

(۲) مسٹر کامنی کمار سین

(لوکل سلف گورنمنٹ۔ مال تعمیر عامہ جوڈیشل اور عام محکمے)

(۳) مسٹر رکھشے کمار داس

(دیجیلیٹو آبکاری۔ زراعت۔ صنعت وحرفت اور محکمہ رجسٹری)

۴۔ مسٹر رام ناتھ داس

(زمڈیکل صحت عامہ اور مزدوروں کی بہبودی کا محکمہ)

(۵) مسٹر روپ ناتھ برہما۔ ۴

(۴ کے حکم سے چلے گئے ہیں اور ان کا کوئی پتہ نہیں ہے اسلئے مقدمہ کسی دوسری تاریخ کے لئے ملتوی کردیا جائے۔

عدالت نے یہ حکم دیا کہ ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ ملتوی رکھنے کا ڈسٹرکٹ جج کا حکم نامناسب تھا لہذا یہ مقدمہ واپس بھیجا جائے لیکن مقدمہ کی سماعت ملتوی رہے جب تک کہ ہائیکورٹ اس کا فیصلہ نہ کردے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ۶ اکتوبر ۳۸ء کو لڑکی حاضر کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہ حکم بھی دیا کہ لڑکی کے باپ اور لڑکی کے نام وارنٹ حاضری جاری کردیئے جادیں۔

امیر دولہا نے ایک دوسری درخواست بھی دی ہے کہ لڑکی کو عمداً حاضر نہیں کیا جاتا ہے تاکہ لڑکی کو اُس کے خلاف راضی کرلیا جائے مسٹر ماتھر کے وکیل نے ان لوگوں کو حاضر کرنے سے مجبوری کا اظہار کیا کیونکہ کسی کو اُن کا پتہ نہیں ہے۔

یہ مقدمہ آیندہ پورے بنچ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

آئینۂ کانپور

ٹانڈہ کے مسلمانوں پر مظالم کے سلسلہ میں جلسہ

ٹانڈہ ضلع فیض آباد کے فساد کے سلسلہ میں فائرنگ کرکے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے گئے ہیں اس نے مسلمانوں میں ایک بے چینی پیدا کردی، چنانچہ اس سلسلہ میں ۱۶ ستمبر کو کانپور کے مسلمانوں نے ہڑتال کی اور شام کو بریڈ گراونڈ میں جلسہ کیا گیا جسمیں مندرجہ ذیل تجویز منظور کی گئی۔

مسلمانان کانپور کا یہ عظیم الشان جلسہ غریب نہتے مسلمانوں ٹانڈہ پر جو خوفناک مظالم توڑے گئے ہیں نہایت درجہ غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے اور صوبہ کی گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ایک کمیشن کے ذریعہ سے کی جائے اور مقامی حکام کو فوراً تبدیل کیا جائے

آنریبل ڈاکٹر سہروردی

۱۶ ستمبر ۶ بجے شام کو آنریبل ڈاکٹر حسن شہید سہروردی وزیر بنگال کلکتہ جاتے ہوئے چند گھنٹوں کے لئے کانپور اُترے اور ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے یہاں آپ نے چار نوشی فرمائی اور رات کو کھانا حاجی بابو محمد حمزہ صاحب کے یہاں تناول فرمایا، اور ٹانڈہ کے واقعات کے سلسلہ میں جو جلسہ ہو رہا تھا اس میں بھی آپنے شرکت فرماکر ایک تقریر ارشاد کی کہ:۔

میں ٹانڈہ کا قصہ نہیں جانتا، نیز صوبہ میں جو واقعات ہو رہے ہیں نہ مجھے اُن سے واقفیت ہے میں اس ٹانڈہ کے قصہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ اگر یہ واقعات جو بیان کئے گئے ہیں صحیح ہیں تو انہیں سنکر رنج ہوا۔ مجھے اُمید ہے کہ حکومت انصاف کریگی اور مطالبات کو پورا کیا جائیگا ہمارے سامنے صرف ایک فرض ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کا ایک اجتماع ہندوستان میں قایم کریں خصوصاً جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے وہاں مسلمانوں کے اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔

آپکو معلوم ہے کہ بنگال میں ۵۵ فیصدی مسلمانوں کی آبادی ہے اور آیندہ مردم شماری میں ۶۰ فیصدی کی امید ہے۔

حکومت کے لئے رائے عامہ کی قوت ہونی چاہیئے اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ رعایا کے ہر طبقہ کو یکساں رعایت دیجاوے اور ہم بنگال میں اس پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔

ہندو مسلمانوں کے درمیان جو تعلقات اسوقت خراب ہیں وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتے ایک وقت وہ آئیگا کہ جب کہ ہندو مسلمان دونوں ملکر کام کرینگے

کانگریس کی ممبری

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے صوبوں میں کانگریس کے ممبروں کی بھرتی کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر تک بڑھادی ہے۔

مُسلم لیگ کے انتخابات

پراونشل مُسلم لیگ کی ہدایت کے مطابق ۱۰ اکتوبر تک ممبروں کی بھرتی ہوگی اور ۱۷ اکتوبر تک وارڈ کمیٹیوں کے انتخابات اور ۲۲ اکتوبر تک سٹی مسلم لیگ کے انتخابات ختم ہوجائینگے۔

ٹانڈہ کی تحقیقات

معلوم ہوا ہے کہ ٹانڈہ میں پچھلے دنوں گولی چلنے سے جو واقعہ ہوا تھا اسکے لئے مسلمانوں کا یہ مطالبہ تھا کہ آزاد کمیشن کے ذریعہ سے اسکی تحقیقات کی جائے چنانچہ حکومت صوبہ نے اس کی تحقیقات کے لئے اودھ چیفکورٹ کے مسٹر جسٹس بارک کو مقرر کیا ہے۔

تحقیقات کھلے اجلاس میں ہوگی اور متعلقہ فریق اپنا بیان وکیلوں کی معرفت دیسکتے ہیں۔

ریلوے چنگی

یوپی چیمبر آف کامرس نے میونسپل بورڈ کی طرف سے چنگی کے وصولی کے جدید طریقہ کی بر زور مخالفت کی ہے اونکی رائے میں موجودہ انتظام قایم رکھنا بہتر ہے۔

مل مزدوروں کی آمدنی کی تحقیقات

مل مزدوروں کی آمدنی

اور مکان وغیرہ کی بابت تحقیقات کا کام شروع ہوگیا ہے ۱۵ افسران اس کام پر مستعد کئے گئے ہیں، یہ کام لیبر افسر کی زیر نگرانی ہوگا۔

سیلاب فنڈ

یوپی سیلاب فنڈ میں کانپور سے ۴۷۳۸ روپیہ جمع ہوا ہے جسمیں سے لالہ پدم پت سنگھانیا نے ۲۵۰۰ روپیہ اور مسٹر ہارسمین نے دو ہزار روپیہ دیا ہے۔

مزدوروں کی کوارٹر

گورنمنٹ یو۔پی گوٹھیا، کالپی روڈ ایریا سیسہ مئو اور راوت پور میں مزدوروں کے لئے مکانات بنانا تجویز کر رہی ہے۔ جو لوگ ان مکانات میں رہنا چاہیں ان سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ۴ قسم کے مکانات تعمیر ہوں گے جو مزدوروں کو کرایہ کی خریداری کے طریقہ پر دیئے جائیں گے۔ کرایہ ڈھائی روپیہ سے سات روپیہ ماہوار تک لیا ہوگا۔ کرایہ کم کرنے کی کوشش کیجاویگی اور خریداری کا بھی موقع دیا جائے گا۔ کوارٹر کے نزدیک پارک۔ اسکول۔ کھیل کا میدان۔ لائبریری اور ریڈنگ روم کا بھی انتظام کیا جاوے۔

ایک مزدور کا قتل

جگی لال کملا پت مل کا ایک مزدور برہا دین فیکٹری کے نزدیک مردہ پایا گیا۔ خیال ہے کہ اسکو قتل کیا گیا ہے۔ ۷ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ۲۱ ستمبر کو مزدوروں نے جلسہ کرکے مقتول کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ ۱۵ آدمی گرفتار ہوچکے ہیں۔

مقدمہ موضع گوری

مقدمہ موضع گوری میں ثبوت کے گواہان گذر چکے ہیں۔ ملزمان پیش ہوئے لیکن انھوں نے تحریری بیان داخل کئے۔ ۱۲ آدمیوں پر فرد جرم لگادی گئی ہے۔

سر جوالا پرشاد

سر جوالا پرشاد سریواستوا کشمیر کے لئے روانہ ہوگئے ہیں جہاں آپ ۱۵ روز قیام کریں گے۔ کچھ دنوں سے آپ کو خون کے دورہ کی زیادتی کی شکایت ہے۔

انتقال

۱۸ ستمبر ۳۸ء کو ایک طویل علالت کے بعد بھائی کردری مل میونسپل کمشنر نے انتقال کیا۔ اس روز میونسپل آفس بند رہا۔

مزدوروں کا تبادلہ

الگن مل نے رات اور دن کے کام کرنے والے مزدوروں کا تبادلہ ۱۵ دن کے لئے کرنے کا انتظام کردیا ہے۔ اس کے بعد اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ یہ انتظام مستقل کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

ایک شکاری کی موت

موراناؤں کی جھیل میں ایک کشتی اُلٹ جانے سے ایک برگلوانڈین مسٹر براؤن کی وفات ہوگئی۔ آپ کشتی پر بطخوں کا شکار کر رہے تھے۔ آپ کے ہمراہی تیر کر بچ گئے۔ آپ جانبر نہ ہوسکے۔ آپ کوپر الین میں ملازم تھے اور جلد ہی آپکی شادی ہونیوالی تھی۔

سُودیشی نمائش

سودیشی نمائش کانپور کے افتتاح کے لئے مسز سروجنی نائیڈو آرہی ہیں جس کا افتتاح ۸ اکتوبر ۳۸ء کو ہوگا۔

مغربی سیسہ مئو

مغربی سیسہ مئو کے باشندگان کی انجمن نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی توجہ اوس مغربی رقبوں کی چوکیداروں کی کمی کی طرف دلائی گئی ہے اور امپرومنٹ ٹرسٹ سے بعض تکلیفوں کے دور کرنے کی درخواست کی ہے۔

فیڈریشن

مزدور سبھا نے عام جلسہ کرکے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ فیڈرل اسکیم قابل مذمت ہے اور ہندوستانی لوگ اسکو کسی ترمیم کے بعد بھی منظور نہیں کرسکتے ہیں۔

سنسنی خیز مقدمہ

۲۲ ستمبر ۳۸ء کو الہ آباد ہائیکورٹ میں کانپور کا انوسناک مقدمہ پیش ہوا جسمیں تین جج شامل تھے عدالت تماشائیوں سے بھری ہوئی تھی اور عدالت میں داخل ہونے کے لئے پاس جاری کئے گئے تھے۔

امیر دولہا کی طرف سے یہ درخواست پیش ہوئی کہ چونکہ لڑکی (کملا کماری) اور اس کا باپ (مسٹر برج نرائن ماتھر ایڈوکیٹ) کانپور سے باہر ضلع مجسٹریٹ کے

سبدِ گل

ڈاکٹر کھرے بہت دلچسپ آدمی ہیں اُن کی بدولت سی۔ پی کے کانگریسی حلقوں میں بالخصوص اور دیگر کانگریسی حلقوں میں بالعموم بہت چہل پہل پیدا ہوگئی ہے۔ انھوں نے استعفےٰ دیا۔ اور پھر وزیراعظم مقرر ہوئے اور پھر استعفےٰ دیا۔

وزارت عظمیٰ سے استعفےٰ دینے اور پارٹی کی لیڈری سے معزول ہونے کے بعد ڈاکٹر کھرے نے بڑا ہنگامہ مچایا۔ جابجا جلسوں میں شہید جمہوریت کا روپ بھر کر مہاتما گاندھی اور ورکنگ کمیٹی کو خوب کوسا۔ مہاتما گاندھی کے اور ان کے درمیان جواب بجواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اور ڈاکٹر کھرے صاحب نے جوش میں آکر "میرا ڈیفنس" نام کی ایک کتاب بھی شایع کردی۔ اس کا جواب مسٹر سبھاش چندر بوس صدر کانگریس نے کچھ نہیں تو ۲۰ صفحوں کی ایک کتاب میں دیا ہے۔

حیدرآباد سندھ کے ادم منڈل کے بادا لیکھراج بھی کوئی بڑے باکمال مہاتما معلوم ہوتے ہیں۔ کہ حسین و مہ جبین عورتوں کے ساتھ نغمہ سرائی بھی کرتے ہیں اور رقص بھی فرماتے ہیں۔ حتیٰ کہ عورتیں انھیں کرشن جی کا اوتار اور اپنے تئیں کرشن کی گوپیاں سمجھتی ہیں۔ اور جس طرح گوپیاں اپنے شوہروں سے زیادہ کرشن جی کی خوشنودی کو مقدم رکھتی تھیں اسی طرح سندھ کی صدہا مہ جبینوں نے اپنے شوہروں کے خلاف جیوین صدی کے کرشن کو خوش کرنے کے لئے بغاوت شروع کردی ہے۔

پرتاپ لاہور نے ہوائی ڈاک کے ذریعہ یہ خبر شایع کی ہے کہ انگلستان میں عورتوں کی فوجی بھرتی کے احکام نافذ ہونے والے ہیں۔ انھیں موٹر ڈرائیوی۔ نرسنگ اور کھانا پکانے کی تعلیم دی جائے گی۔ تاکہ یہ مردوں کی جگہ کام کریں اور مرد محاذ جنگ پر جائیں۔ معاصر موصوف کا بیان ہے کہ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ مرد فوج میں زیادہ بھرتی ہوں گے۔

اسی سلسلہ میں معاصر موصوف نے لکھا ہے کہ:۔ "جو انگریز ہندوستانیوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے کہ سول نافرمانی کے زمانہ میں عورتوں کو آگے کردیتے ہیں اور خود ان کے پیچھے رہتے ہیں۔ مگر اب خود انگریز عورتوں کے پیچھے چھپ کر بندوقیں چلائینگے"

لاہور کا مشہور ہندو اخبار رقمطراز ہے کہ لاہور کے ایک بہت بڑے افسر کی لڑکی آگرہ ہوٹل میں پکڑی گئی۔

لاہور کے ایک رئیس کی نوجوان لڑکی (عمر سترہ سال) کو جس کا نام کرشنا رانی ہے ایک مقامی ہوٹل سے گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ لاہور ہی کا ایک شخص راجندر کمار ہے۔ لڑکی کا بیان ہے کہ اس کا باپ لاہور میں ایک بہت بڑا افسر ہے۔ اور راجندر کمار اس کو اغوا کرکے لے آیا ہے۔ اور اس سے پیشہ کراتا ہے اب دونوں کے متعلق لاہور سے تفتیش ہو رہی ہے۔

سوشلسٹ لیڈر کی گرفتاری

لاہور ۱۹ ستمبر۔ یکم ستمبر کو لاہور میں مسلمانوں کے جلسہ میں جو واقعات رونما ہوئے تھے ان کے سلسلہ میں آج منشی احمد دین وزیر آباد میں گرفتار کرلئے گئے۔ جب کہ وہ کوہاٹ پولیٹیکل کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے جارہے تھے ان کی گرفتاری کے بعد انھیں ضمانت پر رہا کردیا گیا۔

دہلی ۲۱ ستمبر۔ رائے بہادر سر تنبیہ نے دہلی میونسپل کمیٹی کی ممبری سے جو استعفےٰ دیا تھا وہ چیف کمشنر نے منظور کرلیا ہے۔

ادبِ لطیف

تم کہاں ہو؟

(از جناب آوارہ بمبئی)

ایک شب
آسمان سے تارا ٹوٹ کر گرا۔ میں نے دوڑ کر اسے
اُٹھا لیا دیکھا تو وہ بھی،
تمہارے حُسن کی طرح نورانی اور چمکدار تھا۔
میں سمجھا۔۔۔ شاید تم تاروں میں جاکر چُھپ گئیں
لیکن ۔۔۔۔ اس میں تمہارا وجود کہاں!

باغوں میں کلیاں مسکرا رہی تھیں۔
مجھے تمہارا خیال آگیا،
کیونکہ ۔۔۔ غنچوں کی مسکراہٹ اور تمہارے تبسم
میں کوئی فرق نہ تھا۔
مجھے اُن میں تمہاری موجودگی کا علم ہوا۔۔ مگر بے سُود

ایک روز صبح سویرے،
بادِ صبا اٹھکیلیاں کرتی ہوئی،
باغ سے گذر رہی تھی،
خراماں! خراماں!
اُسے دیکھکر
تمہاری سُبک رفتاری یاد آگئی۔
لیکن وہ تو صبا تھی،
تم کہاں،

آج آسمان پر شفق پھولی، لال لال دیدے نکالکر
نہ جانے کسے گھُورنے لگی،
بالکل اسی طرح
جیسے تمہارا اظہار خفگی
میں نے خیال کیا
شاید "تم"
شفق بن کر پھولی بیٹھی ہو
مگر وہ تم ۔ نہیں۔
وہ تو شفق ہے۔
جو ہر روز آسمان پر پھولی نظر آتی ہے۔
میرے محبوب سچ کہو "تم" کہاں ہو؟

سلاوکیہ نے شرطیں منظور کرلیں

لندن ۲۱ ستمبر۔ حکومت زیکوسلاوکیا کا جواب پراگ میں مقیم برطانی اور فرانسیسی وزیروں کو مل گیا ہے۔ رائٹر کو سرکاری ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت زیکوسلاوکیہ نے برطانیہ اور فرانس کی تجویزوں کو بلاکم وکاست منظور کرلیا ہے اور کسی قسم کی کوئی شرط نہیں لگائی۔ جواب کے آخر میں اپیل کی گئی ہے کہ اگر زیکوسلاوکیہ پر حملہ کیا گیا تو امید ہے کہ برطانیہ اور فرانس اس کی امداد کرینگے

برطانی وزیراعظم مسٹر چیمبرلن کل صبح بذریعہ ہوائی جہاز جرمنی کو روانہ ہو جائیں۔ اس مرتبہ مسٹر چیمبرلن کے ہمراہ سر ہارس ولسن اور مسٹر ولیم سٹرانگ کے علاوہ سر ولیم ملکن قانونی مشیر دفتر خارجہ اور مسٹر ڈیوس پرائیوٹ سکریٹری بھی جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چیمبرلن دو یا تین روز تک باہر رہیں گے اور امید ہے کہ واپسی پر آپ قوم کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کریں گے۔ آج برطانی کیبنٹ کے دو اجلاس منعقد ہوئے جنمیں بین الاقوامی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس آج صبح ۸½ بجے شروع ہوا تھا وہ گیارہ بجے ختم ہوگیا۔ تین بجے سہ پہر سے پھر میٹنگ شروع ہوگی۔ صبح کو میٹنگ برلا ہاؤس میں ہوئی تھی سہ پہر کو ہریجن بستی میں شروع ہوئی۔ جہاں مہاتما گاندھی تشریف رکھتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ آسام کی وزارت کے معاملہ کو کمیٹی بہت اہمیت دی جارہی ہے۔

عالمِ نسواں

مردوں کی طرح عورتیں بھی ترقی کرسکتی ہیں

از محترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ علیگڑھ

مجھے یہ بات کہتے ہوئے بہت ہی رنج معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں ہندوستان کے اکثر اصحاب عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صریح ناانصافی ہے، میں اس بات پر یقین کرتی ہوں کہ عورت کو بھی اللہ نے بڑی عزت دی ہے، اور وہ دنیا کے ہر کام کی اہلیت رکھتی ہے۔ یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہے کہ آج ہندوستان میں طبقہ نسواں کو بیکار سمجھ لیا گیا ہے۔ اور میں پوری سچائی کے ساتھ کہتی ہوں کہ اس کی ذمہ داری مردوں پر عاید ہوتی ہے۔ اگر آپ قدیم زمانہ کی تاریخ ملاحظہ فرمائیں گی تو اس بازار عمل میں آپکو عورتوں کے کارنامے شاندار اور بلند تر نظر آئیں گے۔

زمین کے کچھ حصے ایسے بھی ہیں جہاں برسوں تک عورتوں نے حکومت کی ہے اور عدل و انصاف کو پیش نظر رکھا ہے۔ میدان جنگ میں بھی عورتوں کے کارنامے نظر آتے ہیں۔ مہابھارت، جنگ بدر، اور جنگ احد میں عورتوں نے مجاہدانہ خدمات انجام دی ہیں، آج بھی اقتصادی طاقت مردوں کے مقابلہ میں عورتوں میں زیادہ ہے۔ عورتیں بے پناہ محنت کرتی ہیں اور مسلسل کرتی ہیں۔ کاروبار کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں عورتوں نے حصہ نہ لیا ہو، اور خدمات انجام نہ دی ہوں، آج اس ہندوستان میں بھی عورتیں اہم خدمات انجام دے رہی ہیں۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہے کہ عورتوں میں بہترین خدمات انجام دینے کی صلاحیت موجود ہے۔ اسوقت عورتوں کو جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ تعلیم ہے۔ اس بات سے کون انکار کرسکتا ہے کہ مردوں کی تعلیم کے لئے جتنے بہتر انتظامات ہیں اتنے عورتوں کے لئے نہیں ہیں۔ اگر عورتیں اتنی ہی تعلیم پائیں جتنی مرد پاتے ہیں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ عورتیں ترقی کے میدان میں مردوں سے پیچھے رہیں۔ ان ممالک میں جہاں عورتوں اور مردوں کو مساوی تعلیم دی جارہی ہے اور جہاں انکو ترقی کے مواقع حاصل ہیں وہاں وہ ہر قسم کی ترقیاں حاصل کررہی ہیں مثال کے طور پر اگر عراق۔ شام۔ ترکی اور مصر کی خواتین کا ذکر کیا جائے تو کچھ نامناسب نہیں۔ ان ممالک کی عورتیں وہ کام کررہی ہیں جنکو دیکھکر مرد بھی حیران ہیں۔ گزشتہ جنگ ترکی میں عورتوں نے اچھا خاصہ حصہ لیا تھا۔ آجکل چینی خواتین پوری دلیری اور قابلیت کے ساتھ موجودہ جنگ میں حصہ لے رہی ہیں اور جس بہادری سے لڑ رہی ہیں وہ حیرت انگیز ہے ترکی عورتوں کی شاندار خدمات بھی محتاج بیان نہیں ہیں۔ آخر میں یہ درخواست کروں گی کہ ہندوستان کے لیڈروں کو مردوں کی ترقی کے ساتھ عورتوں کی ترقی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

بنگال کی سیاسی صورت حالات

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے دنوں میں پروفیسر ہمایوں کبیر ممبر بنگال کونسل مہاتما گاندھی سے بنگال کی سیاسی صورت حالات پر اور خاص طور سے صوبہ کے مسلمانوں کی ذمہ داریوں اور فرائض پر بات چیت کریں گے۔ مہاتما گاندھی نے اس سلسلہ میں پروفیسر کبیر کو ایک تار بھیجا ہے کہ آپ ۲۴ ستمبر کو بعد دوپہر بڑی خوشی سے مجھے مل سکتے ہیں۔ میں موت برت دھارن کئے ہوئے ہوں مگر اس کی پرواہ نہ کرو میں جواب لکھ سکتا ہوں۔

۱۰۷ سال کی عمر

لکھنؤ ۲۰ ستمبر۔ محلہ بہادر گنج کے ایک باشندہ مسٹر

بچوں کی دُنیا

نیوٹن صاحب کی دلچسپ بھول!

از بملا کماری ماتھر دہلوی

نیوٹن صاحب ایک بہت بڑے سائنسداں اور ریاضی جاننے والے انگریز عالم گذرے ہیں وہ اکثر ریاضی کے مسئلوں کے حل میں ایسے کھوئے رہتے تھے کہ کسی بات کی انہیں خبر نہ رہتی تھی، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ان کا ایک پرانا دوست ایک عرصہ دراز کے بعد ان سے ملنے کے لئے آیا۔ آپس میں پیار اور پریم بھاؤ سے دونوں بہت دیر تک باتیں کرتے رہے۔ جب دوست رخصت ہونے لگا تو نیوٹن صاحب نے کہا کہ کل کھانا میرے ہی ساتھ کھایئے۔ دوست نے دعوت تو منظور کرلی مگر یہ خوب جانتا تھا کہ میرا یار ہے پاگل، اپنی دھن میں رما رہے گا۔ اور خانساماں کو کھانا تیار کرنے کے لئے حکم دینا بھول جائے گا۔ اور مجھے خواہ مخواہ بھوکا رہنے پڑے گا۔

چنانچہ ہوا بھی ایسا ہی ۔۔۔۔۔!

صبح کو دوست وقت مقررہ سے تھوڑی دیر پہلے نیوٹن صاحب کے مکان پر پہنچا، اور اپنے دوست کے پاس جانے سے پہلے وہ ان کے باورچی خانہ میں گیا اور خانساماں سے پوچھا کہ تمہارے مالک نے آج کسی مہمان کے لئے زیادہ کھانا تیار کرنے کے لئے کوئی حکم دیا ہے یا نہیں۔ خانساماں نے جواب دیا کہ میں نے صرف اپنے صاحب کے لئے ہی کھانا پکایا ہے اور کسی کے لئے نہیں۔ یہ سُنکر دوست نیوٹن صاحب کے کمرے میں نہایت خاموشی سے داخل ہوا اور انکی پیٹھ کی طرف کونے میں کرسی لیکر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد نوکر کھانے کا طشت لے کر آیا۔ اور ایک میز پر چپ چاپ کھانا چُن کر چلا گیا۔

نیوٹن صاحب کی ہدایت سب نوکروں کو تھی کہ جب میں لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوں تو چپ چاپ آیا کرو اور چُپ چاپ نکل جایا کرو۔

جب نوکر کھانا چُن کر چلا گیا تو دوست نے سرپوش اٹھا کر خوب مزے سے کھانا کھایا اور جھوٹے برتن ڈھک کر میز پر رکھ دیئے۔

جب نیوٹن صاحب کو بھوک لگی تو وہ اپنے کام کے ہجوم سے گھبرا کر کھانے کی میز کی طرف آئے۔ سرپوش اٹھا کر دیکھا تو جھوٹے برتن اور روٹی کے ٹکڑے پڑے ہیں۔ بہت حیران ہوئے کہ آج میرا کھانا کون کھا گیا۔ زور سے چلا کر بولے میرا کھانا کس نے کھایا ہے۔ اس پر دوست نے ایک قہقہہ لگایا اور جواب دیا:۔ "اس نے کھانا کھایا ہے جس کی آپ نے کل دعوت کی تھی"

اس کے بعد نیوٹن صاحب نے معافی مانگی اور کہا کہ واقعی میں کھانا پکانے کے لئے خانساماں کو حکم دینا بھول گیا تھا۔

امیر خاں کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ شہر کے سب سے بوڑھے آدمی ہیں اور ان کی عمر اسوقت ۱۰۷ سال کی ہے اور وہ ابھی تک اپنے آپکو نوجوان محسوس کرتے ہیں۔ ان کی نگاہ بہت اچھی ہے اور وہ آسانی کے ساتھ ایک میل چل سکتے ہیں۔ انھوں نے تین شادیاں کیں۔ لیکن تینوں بیویاں مرچکی ہیں۔ انھوں نے ۱۸۵۷ء کا غدر دیکھا تھا: مگر اس کے متعلق گفتگو کرنا پسند نہیں کرتے۔

مہاتما گاندھی سے ملاقات کرینگے

شملہ ۲۰ ستمبر۔ شری ایت نلنی رنجن سرکار وزیر مال حکومت بنگال آج بعد دوپہر دہلی روانہ ہوگئے جہاں آپ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی سے ملیں گے مسٹر سرکار ۲۹ ستمبر کو کلکتہ روانہ ہوں گے۔

پردۂ فلم

"باغبان"

کے متعلق ڈاکٹر محمد اشرف کی رائے

میں اخبارات میں "باغباں" کی تعریف اور فلم کی غیر معمولی کامیابی دیکھکر کسی قدر حیران تھا کہ اس فلم کو اتنی جلدی مقبولیت کیوں نصیب ہوئی ہے؟ لیکن ایک بار فلم دیکھکر میری سمجھ میں آگیا کہ اس قصہ نے اور اس فلم کے اداکاروں نے ہزارہا بلکہ لاکھوں انسانوں کے دل میں کیوں گھر کرلیا ہے۔ سماجی زندگی میں اسوقت دو متضاد جذبات عمل پیرا ہیں، ایک انقلابی جذبہ جو سماج کو یکسر بدلنا چاہتا ہے۔ دوسرے ایک قدامت پسندانہ گھبراہٹ جو ہر تبدیلی سے ڈراتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندوستانی فلم آرٹسٹ کا کام غیر معمولی طور سے مشکل ہوتا ہے اور یہ مسٹر انصاری کی غیر معمولی خداداد صلاحیت کا ثبوت ہے کہ وہ ایک ذی حس قلب کے ساتھ مدبرانہ نگاہ بھی رکھتی ہیں۔

انھوں نے "باغبان" میں ہندو بیوہ کی داستان اور آزاد محبت کے تقاضے کو بڑی خوبصورتی سے بنایا ہے۔ چنانچہ بدترین قدامت پرست ہندو بھی تھوڑی دیر کے لئے ترقی پسند جذبات اور سماج کو بدلنے کا خیال غالب آجاتا ہے، ذاتی طور سے میرا جی یہ چاہتا ہے کہ موصوف اگر ایک کیرکٹر ایسا بھی کہیں پیش کردیں تو اچھا تھا جو جدت پسند اور عقلیت پرست طبقہ کے جذبات اور استدلال بھی کہیں سامنے رکھ دیتا۔

زبان اور بیان کے متعلق کچھ کہنا فضول ہے میرے خیال سے مسلمان تو مسلمان بہت کم ہندو ادیب اس پر قادر ہوں گے کہ ہندو بیوہ کی داستان اس خوبصورتی سے ہندوانہ پس منظر میں پیش کرسکیں۔ فلم کے اداکاروں نے بھی مصنفہ کا بڑی حد تک ساتھ دیا ہے۔ اور یہ اس سے زیادہ عجیب بات ہے کہ اداکار زیادہ تر مسلمان ہیں۔ مجھے "باغبان" میں سب سے دلکش کیرکٹر اشرف خاں کا معلوم ہوتا ہے۔ یہ اداکار ایکٹ نہیں کرتا بلکہ ہر ہر قدم پر اس کا ثبوت دیتا ہے کہ سادھو کی روح اس میں بہ تمام وکمال حلول کرگئی ہے۔ بملا اور نندر کمار اپنے پارٹ کا حق ادا کرتے ہیں۔ بملا کو قدرت نے وہی معصومانہ سادگی اور حسن عطا کیا ہے جو مغرب میں گریٹا گاربو کا حصہ ہے۔ نندر کمار ہر لحاظ سے بڑا کامیاب ہے۔ مجھے اس بات کا رنج ہے کہ کسی وجہ سے قصہ کا وہ حصہ حذف کردیا گیا جسمیں شانتا اور بملا یعنی دو معصوم کمسن سہیلیاں بیوہ اور سہاگن کا کھیل کھیلنا چاہتی ہیں ان کے گڈیوں کے کھیل کے ساتھ اگر یہ جزو بھی آجاتا تو قصہ کا اثر کہیں زیادہ بڑھ جاتا۔ بملا اور نندر کمار کے والدین حقوقاً نندر کمار کی ماں کا پارٹ کچھ بہت زیادہ کامیاب نہیں ہے اور آخری حصہ جسمیں شادی کے وقت والدین کو نندر کمار کی صحیح شخصیت کا علم ہوتا ہے بہتر بنایا جاسکتا تھا۔ اسی طرح میرے نزدیک یہ خلاف حقیقت ہے کہ بملا کی شادی کا خیال بجائے ماں کے باپ کو پیدا ہوا بہر نوع ڈائرکٹر نے تصویر کو بجز ان چند باتوں کے جو ممکن ہے میرا ذاتی مطمح نظر ہو غیر معمولی طور پر کامیابی کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

کاش دوسرے فسانہ نویس اور اداکار "باغبان" سے سماجی اور فنی فائدہ اٹھاکر اس فن کو ترقی دینے میں مدد کرتے۔ محمد اشرف

الہ آباد ۱۹ ستمبر ۱۹۳۸ء

گورنر پنجاب نے منظوری دے دی

لاہور ۲۱ ستمبر۔ گورنمنٹ گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر پنجاب نے ۱۴ ستمبر کو انتقال اراضی پنجاب کے ترمیمی قانون پر منظوری کی مہر ثبت

اقوال زرّیں

محبت کا درس خاص نظارہ ہے۔ (جی چاپمین)

محبت کی زبان آنکھیں ہیں۔ (فیلچر)

محبت کو کبھی زوال نہیں۔ (ہیری کارن وال)

محبت کے لئے حسین ترین لباس آنسو ہے۔ (والٹر سکاٹ)

محبت کو آپ جقدر پوشیدہ رکھیں گے اُسی قدر وہ آشکارا ہوگی۔ (والٹر ڈینی سن)

جو محبت سے واقف نہیں وہ خدا سے واقف نہیں کیونکہ خدا محبت ہے۔ (بلورلٹن)

محبت کی غذا محبت ہی ہے اور یہ طرفین کے نظارے ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ (شیکسپیر)

زمین اور آسمان پر جو چیز سب سے بہترین ہے محبت اس سے بہتر ہے۔ (ورڈز ورتھ)

محبت آنکھ سے نہیں دیکھتی ہے اور اسی لئے کیوپڈ کی آنکھیں بے بصر ہیں۔ شیکسپیر

"جنس ایک لو ہے، دلولہ دل میں پیدا ہوتا ہے دل محبت ہے اور محبت ابدی۔ (نگھم)

موج تبسّم

ایک شخص:۔ (دوسرے سے) یار کچھ گانا سُناؤ۔
دوسرا:۔ اگر کوئی فرمائش کرے تو مجھے گاتے شرم معلوم ہوتی ہے، خود ہی گانے لگوں تو وہ دوسری بات ہے۔
پہلا:۔ تو پھر گانے لگو۔

لڑکی:۔ (اپنی اماں سے) اماں جان بکری نے باورچخانہ میں گھس کر تمام کھانا چٹ کرلیا۔
ماں:۔ پھر تم نے اُسے ہکایا کیوں نہیں؟
لڑکی:۔ ابا جان کہتے ہیں کہ جس سے تم کو فائدہ پہنچے اسکو نقصان نہ پہنچاؤ۔ اور چونکہ وہ مجھکو دودھ دیتی ہے لہذا میں نے اس کا نقصان کرنا اچھا نہ سمجھا۔

لڑکا (دوکاندار سے) یہ بیٹری کتنے کی ہے۔
دوکاندار:۔ حضور سوا روپے کی۔
لڑکا:۔ میرے والد نے تو دو روپے دیئے ہیں۔ تم انکو جھوٹا بناتے ہو۔ اگر دو روپیہ کی دو تو ہم لے سکتے ہیں

ماسٹر:۔ بتاؤ اگر ایک پیسے کے دو آم آتے ہیں۔ تو چار پیسے کے کتنے آم ملیں گے۔
پہلا لڑکا:۔ کیا میں سبزی فروش ہوں مجھے کیا معلوم
دوسرا لڑکا:۔ کیا آپ اتنا بھی نہیں جانتے جو مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے تو ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔

محبت میں خاموشی بھی فصاحت ہے۔ (کون گرین)

دلچسپ معلومات

سمندر میں ہل چلایا جائیگا

حال ہی میں نیویارک کا ایک علم الہیئت جہاز لارڈ کیلون سمندر کی تہ میں ہل چلانے کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔

سمندر کی تہ پر ہل چلانے کا مقصد یہ ہے کہ اس سے جو گہری نالی بن جائے اس میں برقی تار بچھا کر برقی رو کا سلسلہ جاری کیا جائے اس "بحری ہل" کو چلانے کے لئے ایک خاص زنجیر تیار کی گئی ہے۔ جس کی لمبائی ۴۲۰۰ فٹ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کی سب سے لمبی زنجیر ہے۔ اس زنجیر میں کل ۱۲۵۰۰ آہنی حلقے ہیں ہر حلقہ کا وزن ۳½ پونڈ ہے ماہرین کا خیال ہے کہ سمندر کی تہ میں جو تار بچھائے جائیں گے وہ زیادہ عرصہ تک کام دیں گے۔

دنیا کا سب سے چھوٹا بچہ

گیٹرگ میں ایک حسین عورت کے ہاں ایک ننھا سا بچہ پیدا ہوا ہے جس کا وزن ۲ چھٹانک ہے اسے شیشہ کے ایک معمولی گلاس میں آسانی بٹھایا جا سکتا ہے اس سے چھوٹا بچہ آجتک دنیا کی کسی عورت نے پیدا نہیں کیا۔ آجکل بچہ سائنسدانوں اور ڈاکٹروں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

مقدس ترین محبت وہ ہے جو "ممنون اظہار" نہ ہو (کارلائل)

محبت بہت سے گناہوں کی پردہ پوش ہے۔ (سنٹ پیٹر)

افسانہ

ہنسا

یہ افسانہ ٹائمز آف انڈیا السٹریڈ ویکلی میں شایع ہوا تھا جسکو میں نے ہندوستانی ادبی مذاق کے مطابق اردو میں مبتدل کرلیا ہے۔ (مترجم)

از سید محمد سالم نقوی بی۔ اے ایل۔ ایل بی (آگرہ) بی۔ ٹی۔ (علیگ)

لکھی جائیں گی کتاب دل کی تفسیریں بہت
ہونگی اے خواب جوانی تیری تعبیریں بہت

"جا تیری لڑکی رانی ہوگی۔ دنیا میں اسے بہت کچھ دھن دولت ملے گا۔ کوی لوگ اس کے گن برسوں گائیں گے۔ پرنتو بدوا مرے گی۔ اور کبھی کسی بچے کی ماتا نہ بنے گی"

آدھی رات کے قریب ایک ٹوٹی سی جھونپڑی میں جو اپنے مکینوں کے افلاس کا آئینہ دار تھی، ایک دیہاتی جوتشی نے جس کو لوگ نصف دیوانہ خیال کرتے تھے۔ مندرجہ بالا پیشگوئی کی۔ منجم کا توازن دماغی درست نہ سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے اس کی بات بھی ناقابل یقین تصور کی جاتی تھی۔ ماں نے ایک بار محبت بھری نگاہوں سے بچی کے چاند سے مکھڑے پر نظر کی اور مسکراتے ہوئے اپنے شوہر سے کہا:۔ "اس خبطی کو کچھ پینے کا تمباکو دے دلا کر رخصت کرو"

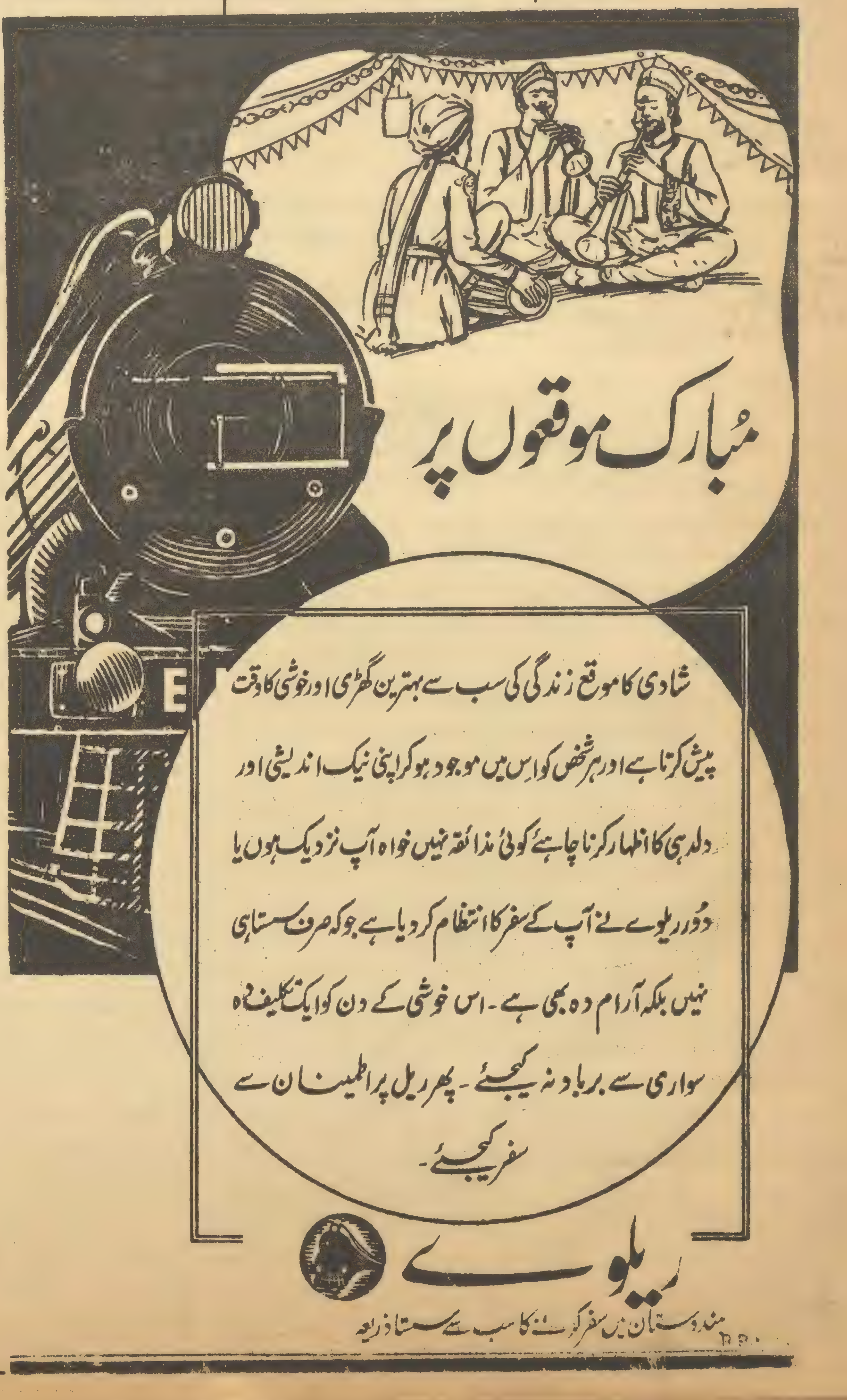
اس واقعہ کو تیس سال گزر گئے۔ غریب کا دل ہی کتنا ہوتا ہے۔ ہنسا کے والدین کبھی وہم وگمان بھی نہ کر سکتے تھے کہ انکی بچی ایک دن اپنے زمانہ کی مشہور رقاصہ ہوگی۔ ایک ایسے شخص سے شادی کریگی جو بادشاہوں کی طرح دولتمند ہوگا۔ سونے چاندی کو پانی کی بہاتی ہوئی اس دنیا سے رخصت ہوگی۔ اور "جوینر مہارانی آف ناتھ دوارہ" کے خطاب سے مشرف ہوگی۔

ہنسا کا نجومی بھول گیا ورنہ یہ بھی بتانا چاہیئے تھا کہ اس کی اس یکایک ترقی وشہرت کا باعث ایک مذہبی پیشوا ہوگا جس کو ہنسا کی محبت میں اپنی خاندانی گدی سے دستبردار ہونا پڑیگا۔

اس قصہ کی ابتدا کے لئے اب سے تیس برس پہلے کے واقعات سنیئے۔ ہنسا رانی کھیت سے تقریبا ۲۵ میل کے فاصلہ پر ناگکانہ نام کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئی، ماں باپ مثل اور پہاڑیوں کے افلاس زدہ تھے۔ ہنسا کا ذہن اوسط درجہ سے زیادہ تھا۔ دیہاتی مدرسہ میں جو کچھ سیکھ سکتی تھی جلد ختم کرچکی۔ اسلیئے زیادہ وقت اسکول سے باہر صرف کرتی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ مدرسہ کی بے کیف تعلیم اسکے لئے جاذب توجہ نہ تھی فطرت نے اسکو اور کام کے لئے وقف کردیا تھا اور اسکول کی چہار دیواری میں اُس کی اُبھرتی ہوئی انفرادیت کو کچل جانے کا سخت احتمال تھا، وہ بہترین رقاصہ بننے کے لئے پیدا ہوئی تھی لیکن اس لطیف فن کے سچے پرستار کے واسطے اس پہاڑی گاؤں میں ترقی کا کوئی میدان نہ تھا، چنانچہ اس کی خفتہ صلاحیتوں سے آگاہ ہوکر فن موسیقی کے ایک ماہر نے جو اتفاقاً ادھر آنکلا تھا ہنسا کے والدین کو مشورہ دیا کہ اگر لڑکی کو گھر کے کام کاج میں لگا دیا گیا تو گویا اسکی بے چین جبلتوں کی مخالفت کرکے اس کی شخصیت کو تباہ کرنا ہوگا ہنسا کی یہ خوش قسمتی تھی کہ اس کے خاندان میں ناچنا معیوب نہ تھا۔ ہنسا وفا اور حسن کا مجسمہ تھی اور جس وقت سفید ساری میں ملبوس ہوکر دیہاتی جلسوں میں اپنے فن کا کمال دکھاتی تو واقعی سنہن معلوم ہوتی۔ وقت گزر رہا تھا تیوہاروں اور دوسرے خوشی کے موقعوں پر ہنسا کی طلبی ہونے لگی۔ یہ اس کی زندگی کا تاریک زمانہ تھا چنانچہ وہ خود بھی اکتا چلی تھی اور اپنے واسطے کسی قدر وسیع دنیا کی جویا تھی۔ اس کی امنگیں گھٹ گھٹ کر ختم ہوئی جاتی تھیں۔ اس کو احساس ہوگیا تھا کہ اس کی زندگی کے بہترین لمحات ایک غیر معروف علاقہ میں ضایع ہو رہے ہیں۔

اپنے وطن والوں کی مرضی کے خلاف ہنسا نے ایک پرواز کی اور دہلی پہنچ گئی۔ اسوقت ہنسا ۲۱ برس کی تھی۔ یہ دراصل اندھے کا نشانہ تھا یا قمار بازی کی چال کہہ لیجئے، اپنے مستقبل کو صرف تقدیر کے سپرد کیا کیونکہ دہلی میں ہنسا کے پاس اس وقت کچھ نہ تھا۔ ناکامیابی کے معنی یہ تھے کہ نہایت بے عزتی کے ساتھ وطن کو واپس جاتی اور عمر بھر کے لئے گمنامی اور ذلت کی زندگی بسر کرکے ختم ہو جاتی۔ مگر نہیں ہنسا کا اقبال جاگ رہا تھا۔ تقدیر موافق تھی، قدرت کو مقصود تھا کہ دیہاتی منجم کا ہر حکم سچا ثابت ہو ہنسا اپنے ہم پیشوں سے مطلق خائف نہ تھی۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ میں ہنسا کے کمالات خواہ باعتبار شکل وصورت خواہ بحیثیت فن زبان زد خاص وعام تھے بلکہ دہلی کی اونچی سوسائٹی میں کوئی جلسہ اس وقت تک مکمل نہ سمجھا جاتا تھا جسمیں ہنسا موجود نہ ہو۔ ہنسا کی شہرت میں آئے دن اضافہ ہو رہا تھا۔

تقریباً دو سال کے بعد وہ رومان شروع ہوتا ہے جس نے دلشینوں کی دنیا میں ہلچل پیدا کرادی۔ اس سال گوسوامی دامودر لال جی مہاراج جو ناتھ دوارہ کی گدی کے وارث تھے۔ اتفاقاً دہلی آئے۔ یہاں اتنا اور بتا دوں کہ ناتھ دوارہ اودے پور میں ہے اور وشنو کے ماننے والوں کی عظیم الشان زیارت گاہ ہے، وہاں کے مہنت کا اپنے پیروؤں پر ایسا ہی اثر ہے جیسا کسی ہر دلعزیز بادشاہ کا اثر اپنی خوش عقیدہ رعایا پر ہوتا ہے، مال و دولت کے اعتبار سے بھی مہنت کسی راجہ یا نواب سے کم نہیں ہوتا دامودر لال جی بھی بہرحال اسی شاہانہ گدی کا وارث تھا اور اس کا معیار معاشرت بھی اپنے اعزاز اور مرتبہ کے لایق تھا۔ دامودر لال جی کی آمد پر اس کے ایک پیرو نے زبردست جلسہ منعقد کیا ہنسا بھی مدعو کی گئی۔ رقص شروع ہوا۔ کیوپڈ نے جو ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتا ہے اپنے کندھوں سے کمان اتاری چپکے سے تیر چڑھا کر جلدی سے ایسا نشانہ قایم کیا کہ ٹھیک دامودر لال جی کے دل میں پیوست ہوا۔ جو لوگ اس محفل رقص وسرود میں موجود تھے آجتک اس سحر سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو اس پہاڑی رقاصہ نے پوری محفل پر کر رکھا تھا۔ بادۂ ناب تھی ساحرہ کے عضو عضو سے چھلکی پڑتی تھی، دیکھنے والے آنکھوں کی راہ پی پی کر مدہوش ہو رہے تھے۔ براق سفید لباس زیب تن کرکے اس نے مندر کی دیوداسی کی کیفیت لطیف نغمہ کی ہمراہی میں ادا کی نشہ اترا۔ جادو ٹوٹا لیکن اس وقت جب ہنسا بجلی کی طرح چمک کر پس پردہ روپوش ہوگئی۔ دامودر لال جی سے تعارف ہوا اور تفصیلی ملاقات کا عہد وپیمان ہوکر محفل برخاست ہوئی۔ اگلے دن دامودر لال جی دہلی سے چلا گیا۔ ایک ہفتہ کے بعد شری ناتھ دوارہ کی ایک محفل میں ناچنے کی دعوت دی گئی۔ آگ جو اب تک دامودر لال جی کے سینہ میں مشتعل تھی اب اس کے شرارے ہنسا کے قلب وجگر کو بھی گرمانے لگے بیوی بچوں کو چھوڑ کر ہنسا کی ہمراہی میں دامودر لال جی ناتھ دوارے سے دہلی پہونچا۔ چاند کی روپہلی روشنی دریائے جمنا کی صاف شفاف لہروں کو جگمگا رہی تھی، دامودر لال جی اور ہنسا تا بہ کمر پانی میں کھڑے ہوکر "وفاداری بشرط استواری" کی قسم کھا رہے تھے۔ دہلی پہونچکر دامودر لال جی نے نقر ناتھ دوارہ ہنسا کے لئے خریدا۔ آیندہ موسم گرما میں نینی تال پہونچے، جہاں دامودر لال جی نے دھرم شاستر کی رو سے ہنسا کے ساتھ رسم شادی ادا



سکے۔ دامودر لال جی کا خیال تھا کہ مذہبی قواعد سے شادی ہونے کے بعد شاید اس کے ہم عقیدہ رواداری سے کام لیں لیکن اس کا خیال غلط نکلا، دو چار والیان ملک نے بھی سنبا سے ترک تعلقات کی ترغیب دی۔ لیکن اس نے جمنا کی پاک موجوں میں کھڑے ہو کر قسم کھائی تھی کہ ایک دوسرے کے تا زیست وفادار رہیں گے۔ وہ اپنی نیت پر ثابت قدم رہنا چاہتا تھا۔ ناتھ دوارہ کی گدی سے اپنے بیٹے کے حق میں دست بردار ہو کر جلا وطنی کی زندگی کو ترجیح دی، بجائے اس کے کہ اپنی اقلیم دل کے فرمانروا سے وعدہ خلافی کرے،

ابھی یہ سنسنی خیز واقعہ مدہم ہوا تھا کہ دامودر لال جی کے والد حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ باپ کی اچانک موت سے دامودر لال جی کو بہت صدمہ ہوا۔ اس کا لڑکا ناتھ دوارہ کی گدی پر بیٹھ چکا تھا۔ اس زمانہ میں وہ اپنی نئی بیوی کے ہمراہ دہلی میں مقیم تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے دوستوں کی وساطت سے بہت کوشش کی کہ اودے پور دربار اس کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت عطا کرے۔ لیکن یہ بندش ۱۹۳۴ء سے قبل نہ اٹھائی گئی۔ اسی سال وہ مع اپنی اہلیہ کے اودے پور پہنچا۔ دو ماہ تک اودے پور رہنے کے بعد دونوں مقدس مقامات کی جاترا کے لئے نکلے۔ سفر شروع کرنے سے قبل دامودر لال جی نے سنبا کا نام رتن پربھا رکھا اور جونیر مہارانی آف ناتھ دوارہ کے خطاب سے سرفراز کیا۔ دامودر لال جی مختصر سی علالت کے بعد راہی ملک بقا ہوا۔ یعنی اگست ۱۹۳۶ء میں اس کی خوشگوار زندگی یکایک ختم ہو گئی۔ سنبا نے مہینوں تک اس ہلکی ہلکی حرارت کو جو خرمن ہستی کو دھیرے دھیرے سلگا رہی تھی دبائے رکھا جب مرض دق کی منزل پر پہنچ چکا تھا تو باقاعدہ علاج کی جانب توجہ ہوئی۔ مئی ۱۹۳۸ء میں دہلی لائی گئی۔ ڈاکٹروں نے پہاڑی آب و ہوا کی ہدایت کی۔ سنبا نے سر ہلایا اور غمگین مسکراہٹ سے دھیمی آواز میں کہا اب آپ میرے واسطے کچھ نہیں کر سکتے۔ میں اپنی دوڑ ختم کر رہی ہوں۔" دراصل اسے جینے کی ہوس نہ تھی۔ مسوری پہنچنے کے دو ہفتے کے بعد سنبا کا انتقال ہوا۔ بچھڑی ہوئی سنبا اپنے سوامی سے جا ملی۔

پردہ گرتا ہے پوجاری اور بجارن اب اس دنیا میں نہیں ہیں لیکن دو پہاڑوں میں اب بھی وہ آدھا پاگل جوتشی زندہ ہے بڈھے جوتشی نے ۳۰ برس پہلے کا کرم خوردہ جنم پترہ دیکھتے ہوئے کہا: "کوئی اس کے گن گائیں گے رانیاں اس کی محبت پر رشک کریں گی مگر افسوس کہ نٹ راج کو اسے ماں بنانا منظور نہ تھا۔

آسام کا آئینی جمود

شیلانگ، ۲۰ ستمبر۔ نئی کانگریس مشترکہ وزارت کے حلف وفاداری کے رسم کے التوا سے کل آسام میں جو آئینی مشکل پیدا ہو گئی ہے وہ توقع ہے کہ آج حل ہو جائے گی۔

شری یت گوپی ناتھ باردولی لیڈر کانگریس پارٹی آسام اسمبلی اور آنریبل مسٹر لبنت کمار داس اسپیکر آسام اسمبلی کو گورنر آسام مسٹر ہیوگ نے ملاقات کے لئے آج بلایا ہے اور باخبر حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس بات چیت اور گورنر آسام سے اسپیکر آسام اسمبلی کے کل رات کو طویل ملاقات کے نتیجہ کے طور پر اس جمود کی گتھی آج سلجھ جائے گی۔ بشرطیکہ آخری وقت پر کچھ عجیب و غریب صورت حالات پیدا نہ ہو گئی۔

فلسطین میں دہشت انگیزی

لندن، ۲۰ ستمبر۔ فلسطین کے ہائی کمشنر سے تار موصول ہوا ہے کہ کل جافہ میں ایک برطانی سپاہی کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ اس کی حالت تشویشناک نہیں ہے۔ ایک عرب سارجنٹ اور ایک یہودی سپاہی جو پہلے زخمی ہو گئے تھے۔ اب جاں بحق ہو گئے ہیں۔ کل یروشلم میں ایک پولیس رنگروٹ پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا گیا۔ گزشتہ رات مسلح اشخاص نے گازا ریلوے اسٹیشن کے کسٹم شیڈ کو جلا دیا، اور ایک دوسرے گروہ نے سرکاری افسروں سے ہتھیار چھین لئے۔

وزیر اعظم سے مدبروں کی ملاقات

لندن، ۲۰ ستمبر۔ مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی اور مسٹر آرتھر گرین ووڈ وزیر اعظم کے مدعو کرنے پر گزشتہ شام نمبر ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ گئے وہاں ان کو صورت حالات سے مطلع کیا گیا۔ گزشتہ شام سر آرچبالڈ سنکلیر لیڈر لبرل پارلیمنٹری پارٹی نے بھی وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ امریکہ کے سفیر نے مسٹر چیمبرلین سے ملاقات کی اور تقریباً ۴۰ منٹ تک تبادلہ خیالات کیا۔ کاونٹ

گرانڈی اور موسیو کاربن بھی دفتر خارجیہ میں آئے

والیان ریاست کی نیازمندانہ خدمات

شملہ ۱۸ ستمبر۔ ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر کے وفاداری کے پیغام کے جواب میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے مندرجہ ذیل جواب ارسال کیا ہے۔ ملک معظم کی طرف سے میں آپ کا نہایت گرم جوشی کے ساتھ آپ کی اس پیشکش کا جس میں آپ نے ملک معظم کی خدمت میں اپنی خدمات اور فوجی دستہ پیش کئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک کی طرف سے بھی ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے آئندہ جنگ کے لئے حکومت ملک معظم کی خدمت میں ریاست کی خدمات پیش کی ہیں۔ وائسرائے نے بھی جواب میں گرمجوشی کے ساتھ شکریہ ادا کیا ہے۔

وزیر انصاف کی تقریر

جہانسی۔ مسٹر سعید الدین حیدر وزیر انصاف ریاست گوالیار نے ایک تقریر کے دوران میں لوکل جوڈیشل افسران کو بتایا کہ ایک جوڈیشل افسر ماتحت عملہ کی غلطیوں کو کس طرح دور کر سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بری عادت یہ ہے کہ سینئر افسر اپنے ماتحتوں پر ضرورت سے زیادہ اعتماد رکھتے ہیں جس سے عموماً خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلئے افسروں کو لازم ہے کہ ہر ایک معاملہ کی بذات خود دیکھ بھال کیا کریں تا کہ ماتحت عملہ اس اعتماد کا ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

حکومت یوپی کا تردیدی بیان

لکھنؤ ۱۸ ستمبر۔ حکومت یوپی نے اپنے ایک پریس نوٹ میں چند اخبارات کی ان خبروں کی تردید کی ہے کہ گونڈہ میں کانگریس نے صرف غیر مسلمانوں کو ہی امداد پہنچائی۔

نوٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت یوپی کے اسپیشل فلڈ ریلیف افسر نے جب گونڈہ مسلم لیگ کے سکریٹری سے جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ خبریں ان ہی کی پھیلائی ہوئی ہیں۔ تحقیقات کی تو وہ ایک بھی مثال اپنے بیان کی حمایت میں پیش نہ کر سکے۔

وزیر اعظم کی تقریر

دیوان بہادر گوپال سوامی آئنگر وزیر اعظم کشمیر نے کشمیر اسمبلی میں بجٹ کے حق میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ وزراء ریاستی پر جا سے نہیں ہیں مگر جب تک وہ ریاستی حکومت کے لئے ذمہ دار ہیں وہ نظم و نسق کو ریاست کے ہت میں چلائیں گے ممبروں نے اس بیان کا تالیوں سے خیر مقدم کیا

اٹلی کی فوجی طاقت

روم ۲۰ ستمبر۔ یوڈائن میں آج شام کو سائنور مولینی نے جب تقریر کی اس کا زبردست خیر مقدم کیا گیا توقع کے خلاف آپ نے بین الاقوامی صورت حالات کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اٹلی کی بحری بری اور ہوائی طاقت آج اتنی مضبوط ہے کہ کبھی نہیں ہوئی گزشتہ ۱۶ سال کے دوران میں اٹلی نے کبھی اپنا سکون نہیں کھویا اور ان کو اس قسم کی نصیحت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ۱۶ سال ہوئے کہ ہم نے روم پر دھاوا کیا تھا اور اس کے بعد اب ہم روم سے دھاوا بول رہے ہیں۔ اور ہمیں کوئی روک نہیں سکتا

ہندوستان اور جنگ

کیوبیک۔ ۲۰ ستمبر۔ ہندوستانی ہائی کمشنر سر فیروز خاں نون نے دوران بیان میں فرمایا کہ جنگ چھڑنے پر اہل ہند برطانیہ کی امداد کریں گے۔

سر فیروز خاں نون نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ برطانیہ کبھی کسی جارحانہ جنگ میں حصہ نہیں لیگا اور چونکہ کانگریسی وزارتیں برطانیہ کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں اسلئے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ کانگریس اور برطانیہ کے درمیان غلط فہمی

فلسطین میں حالات کی خوفناک رفتار

یروشلم ۱۷ ستمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ ہفتہ عرب باغیوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ اس سے عربوں میں بڑی زبردست سنسنی پیدا ہو گئی ہے۔

برطانی فوج کی چھ اور بٹالین یہاں پہنچ گئی ہیں جنکو ملا کر برطانی فوج کی تعداد پانچ بریگیڈ تک پہنچ گئی۔ نئی فوج کی آمد سے قانون کے پابند لوگوں کا ڈر بہت بڑی حد تک دور ہو گیا ہے اور ان میں اعتماد پیدا ہو گیا۔

اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال کے پہلے سات ماہ کے اندر ۲۲۲ قتل، ۲۸۸ اقدام قتل، اور شدید حملہ کے ۱۲۵۲ واقعات ہوئے۔

تقسیم کرنے کی سکیم لیگ اسمبلی میں مسٹر ہرسٹلہ نے فرمایا کہ جو کمیشن حال میں فلسطین سے واپس آیا ہے وہ اپنی رپورٹ بہت جلد تیار کرے گا۔ اور اس رپورٹ کی بنا پر حکومت برطانیہ انتظامی فیصلہ کریگی۔ دریں اثنا، حکومت برطانیہ کی رائے ہے کہ تقسیم کے ذریعہ فلسطین کا مسئلہ بہترین طریقہ پر حل ہو سکتا ہے۔

امپیریلزم اور فسزم کے ختم ہونے سے ہی دنیا میں امن قایم ہو سکتا ہے

لندن میں پنڈت جواہر لال نہرو سے اہم انٹرویو

لندن بذریعہ ڈاک۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے جو آجکل لندن میں مقیم ہیں، ایک خاص انٹرویو کے دوران میں نمائندہ پریس سے فرمایا کہ کوئی خاص ملک جو برطانیہ کا دشمن ہو، ضروری نہیں ہے کہ وہ ہندوستان کا دوست ہو اور نہ ہی ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی ملک جو برطانیہ سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے وہ ہندوستان کا دشمن ہے یا دوست۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کو اپنی خارجہ پالیسی پر مکمل کنٹرول حاصل کرنا چاہیے۔ ہم ہر ملک سے تعلقات قایم کر سکتے ہیں۔ مگر تخریبی طاقتوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ دنیا میں امن تب ہی قایم ہو سکتا ہے جب امپیریلزم اور فسزم کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور میں یہ بات ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کسی بھی جنگ میں جو پالیسی ہندوستان اختیار کرے گا۔ اسے صرف ہندوستانی سوچ سکتے ہیں۔

برطانیہ کوئی جنگ ہندوستان کے سر نہیں منڈھ سکتا۔ اور نہ ہندوستان کسی جنگ میں صرف اسلئے حصہ لے گا۔ کہ برطانیہ اس میں حصہ لے رہا ہے۔ اگر ہندوستان کو جنگ میں گھسیٹنے کی کوشش کی گئی تو ہندوستان اس کی مخالفت کے لئے مجبور ہو گا۔ ہم زیکوسلاویکیا سے ہمدردی رکھتے ہیں، اور یہ امر افسوسناک ہو گا کہ اگر فسزم وہاں فتحیاب ہو۔ ہم حیرانی اور مایوسی سے دیکھ رہے ہیں کہ زیکو لوگ نہ صرف نازی سرگرمیوں کا شکار ہیں، بلکہ برطانی امپیریلزم کا بھی۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ مستقبل میں آزاد ہندوستان بین الاقوامی معاملات میں خاص حصہ لیا کریگا۔ ہم یورپ سے کوئی بھیک مانگنے کے لئے نہیں آئے بلکہ ان ممالک سے دوستانہ اتحاد قایم کرنے کے لئے آئے ہیں جو ہمارے اصولوں کے حامی ہیں اور امپیریلزم اور فسزم کے خلاف ہیں۔

تارکان وطن کے متعلق بل پاس ہو گیا

شملہ ۲۰ ستمبر۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں بنوں پر اہل قبیلہ کے حال میں حملہ کرنے کے بارے میں کئی سوالات دریافت کئے گئے کمانڈر انچیف نے ان کے جواب میں کہا کہ حکومت کو یہ معلوم ہے کہ حملہ کے حالات کے متعلق تحقیقات کی جائے گی۔ لیکن حکومت کے پاس اس خیال کی تصدیق کرنے کے لئے کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ فوجی امداد بھیجنے میں غیر ضروری تاخیر کی گئی۔

آج کونسل آف اسٹیٹ نے تارکان وطن کے متعلق بل کو اسی شکل میں منظور کر لیا جس شکل میں کہ مرکزی اسمبلی نے اسے گذشتہ سوموار کو پاس کیا تھا۔ کنور سر جگدیش پرشاد نے ہاؤس کو یقین دلایا کہ حکومت کی یہ مطلق خواہش نہیں ہے کہ وہ بل کی دفعات کو مطلق العنانہ طور پر استعمال کرے یا کسی خاص طبقہ کے مفاد کو تقویت پہنچانے کے لئے استعمال کرے۔ آپ نے اس امر کا اعادہ کیا کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ وہ غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں کی بہبودی اور خوشحالی کا ہمیشہ خیال رکھتی ہے۔

امن تب تک قائم نہیں ہو سکیگا جب تک کہ حکومت زیکوسلاوکیہ اس پر غور نہ کرے یا مسٹر چیمبرلین ہر ہٹلر سے ملاقات کر لیں۔

برطانی اور فرانسیسی وزیروں کی کانفرنس
زیکو کیبنٹ کا اجلاس

ختم ہوتے ہی تمام فیصلے حکومت زیکوسلاوکیہ کے پاس بھیجدیئے گئے۔ زیکو کیبنٹ میں ان تجویزوں پر غور ہو رہا ہے۔ زیکو کیبنٹ بڑی مشکل میں پڑ گئی ہے۔ ایک طرف کنواں اور دوسری طرف کھائی ہے۔ اگر وہ ہر ہٹلر کا مطالبہ منظور کرتی ہے تو اس کو ملک کے سب سے خاص علاقہ سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اور اگر برطانیہ اور فرانس کی تجویز کو ٹھکراتا ہے تو تباہی اپنے سر لیتا ہے۔ کیونکہ برطانیہ اور فرانس کی امداد کے بغیر وہ جرمنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ایسی صورت میں روس مدد کرے گا۔

ایک نائب تحصیلدار کی برطرفی

لکھنؤ ۱۹ ستمبر۔ حکومت یوپی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ اس مطلب کی شکایتیں موصول ہوئیں کہ کانپور اور منڈیا جیٹھ رام کے مواضعات میں جو کہ تحصیل درصلع بریلی میں واقع ہیں نہر کے اکسٹرا نائب تحصیلدار نے نیلی خریف کی فصل کے موقع پر دیہاتوں پر زیادتیاں کیں۔ حکومت نے اس کے متعلق تحقیقات کرائی۔ تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر کسی حد تک شکایتیں صحیح ثابت ہوئیں لہذا حکومت نے نائب تحصیلدار موصوف کو برطرف کر دیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ فرق امین اور ان دو چپراسیوں کو جو کہ اس معاملہ میں ماخوذ تھے آئندہ کوئی سرکاری ملازمت نہ دی جائے۔

جرمنی کا بول بالا

فرانس اور برطانیہ کی کیبنٹ نے یہ طے کر دیا کہ سوڈیٹن جرمنوں کا علاقہ زیکوسلاوکیا سے الگ کر دیا جائے اور زیکوسلاوکیا کی حکومت نے بھی اسے منظور کر لیا ہے اب ہنگری کا یہ مطالبہ ہے کہ ہمارا بھی علاقہ الگ کر دیا جائے۔

سوڈیٹن علاقہ جرمنی کے حوالہ کر دیا گیا

لندن ۱۹ ستمبر۔ برطانیہ اور فرانس کے وزیروں کی کانفرنس کے بارے میں اخباروں میں جو قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ اور فرانس جرمنی کے آگے جھک گئے ہیں۔ اور انہوں نے زیکوسلاوکیا سے سوڈیٹن علاقہ کو الگ کرنے کے متعلق ہر ہٹلر کا مطالبہ منظور کر لیا ہے۔

مسٹر ورنن بارٹلیٹ "نیوز کرانیکل" میں لکھتے ہیں کہ برطانی اور فرانسیسی وزیروں کی کانفرنس کے بارے میں جو سرکاری بیان شائع ہوا ہے اس کے مبہم ہونے کے باوجود اس میں ذرا بھی شک نہیں معلوم ہوتا کہ برطانیہ اور فرانس ہر ہٹلر کی اس دھمکی کے آگے جھک گئے ہیں کہ "میں زیکوسلاوکیا پر حملہ کو چند روز سے زیادہ ملتوی نہیں کر سکتا۔"

مسٹر بارلیٹ کا خیال ہے کہ استصواب رائے عامہ کی نسبت سوڈیٹن علاقہ کو جرمنی کے حوالے کر دینے کا رجحان زیادہ ہے۔

اتوار کو برطانی اور فرانسیسی وزیروں کے درمیان جو فیصلہ ہوا فرانس اور برطانیہ کی وزارتوں نے اس کو منظور کر لیا ہے۔ برطانی کیبنٹ کا اجلاس آج منعقد ہوا، جسمیں لارڈ سٹینلے کے سوائے تمام وزرا شریک تھے۔ کیبنٹ نے کانفرنس کے فیصلہ کو منظور کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ استصواب رائے عامہ کی تجویز مسترد کر دی گئی ہے۔ اور اب حکومت زیکوسلاوکیا کے روبرو جو تجویز پیش کی جائیگی، وہ نئی سرحدیں قایم کرنے کے اصول کی بنا پر ہونگی۔ تفصیلات کا انکشاف

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور
باختیار انسالونسی
بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۳۸ء انسالونسی

غلام گل خان ولد عنایت شاہ خان قوم مغل ساکن حال ڈپٹی کا پڑاؤ کانپور۔ قرضخواہ سائل
بنام مایا شنکر ولد کرپا شنکر قوم برہمن ساکن دلیل پوروہ کانپور۔ قرضدار فریقثانی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مایا شنکر فریقثانی متذکرہ بالا بتاریخ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا تھا اور اس کو مہلت بنابر ادخال درخواست ڈسچارج چھ ماہ کی عطا ہوئی تھی، لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۷ ستمبر سنہ ۳۸ء

بحکم شیام بہاری مقرم
مہر عدالت
عدالت خفیفہ کانپور

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ سر فیروز سیٹھنا کے انتقال کے بعد سر ایچ۔ پی مودی سنٹرل بنک آف انڈیا لیمیٹڈ کے چیرمین مقرر ہوئے ہیں۔

کانپور سودیشی نمائش

سودیشی لیگ کی طرف سے جو نمائش پھول باغ کانپور میں ۸ اکتوبر سے ۲۰ اکتوبر تک ہونے والی ہے۔ اس کا افتتاح مسز سروجنی نائیڈو کریں گی۔ ہم مسز نائیڈو کے آنے کے وقت اور تاریخ کی بعد کو اطلاع دیں گے۔ نمائش کی دوکانیں اور پنڈال بہت زور شور سے تیار ہو رہے ہیں۔ کثرت سے دوکانیں لے لی گئی ہیں اور دور دراز کے دوکاندار آ رہے ہیں۔ جیسے گاڈریج۔ اینڈ بوآئس۔ میسور سوپ۔ ایمکو بیٹریس برٹش انڈیا کارپوریشن۔ جگی لال کملاپت امرو منجن۔ دہلی لکٹ وغیرہ۔ لنکا اور بمبئی کے ٹریڈ کمشنران بھی شامل ہو رہے ہیں۔ خاص خاص ریلوں نے بھی رعایتی کرایہ لینا مان لیا ہے۔ روشنی اور پانی کا کافی انتظام نمائش کے اندر ہوگا۔ شمالی ہندوستان میں کانپور کو خاص فوقیت ہونے کے باعث امید کی جاتی ہے کہ کافی سے زیادہ تاجر پیشہ لوگ اور سیر کرنے والے لوگ آویں گے۔

عورتوں کے واسطے خاص دن مقرر ہونگے دائنیٹر اور پولیس کا بھی کافی انتظام ہے۔ جو لوگ مال بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ جنرل سکریٹری صاحب کانپور سودیشی لیگ نمائش۔ باجپئی موٹر کمپنی مال روڈ کو لکھیں۔

متھرا پرشاد باجپئی
انچارج ادارہ اشاعت کانپور سودیشی نمائش

مسز وا مودی ٹون کی خبریں

وسنتی | مسز وا مودی ٹون کی فلم وسنتی مکمل ہو کر اڈیٹنگ روم میں پہنچ گئی ہے بمبئی میں بہت جلد ریلز ہونے والی ہے۔ اس فلم میں پری چہرہ نسیم۔ نوین۔ صادق علی۔ شانتا دت بیبی کملا۔ جمشید جی۔ جبا۔ رمیش۔ جیسے اداکار کام کر رہے ہیں۔

جیلیما | بمبئی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسز وا مودی ٹون کے نادر الوجود شاہکار جیلر کا سپچر، ۱۷ ستمبر سے ناولٹی سینما میں دسواں ہفتہ شروع ہو گیا ہے۔ پبلک کے ہجوم سے اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ یہ پکچر بمبئی میں اور کئی ہفتہ کامیابی کے ساتھ چلے گا۔ سہراب مودی۔ شیلا۔ ایلا جینٹس کی اداکاری بید مقبول ہوئی ہے۔

طلاق | مسز وا اسٹڈیو میں گزشتہ دوشنبہ کو ڈائرکٹر سہراب مودی نے اپنے نئے سوشل پکچر "طلاق" کی مہورت کی ہے۔ اس فلم میں پری چہرہ نسیم۔ شیلا۔ اور جاگیردار وغیرہ کام کر رہے ہیں۔

فلسطین میں عربوں کی ہڑتال

لندن ۲۲ ستمبر۔ ہائی کمشنر فلسطین کا تار موصول ہوا ہے کہ آج میونسپلٹی ریلوے اور حیفہ کی عرب دوکانوں میں آج سے عربوں نے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ ٹرین ابھی تک چل رہی ہیں۔

کمایوں کی قانونی کمیٹی

لکھنؤ ۱۸ ستمبر۔ حکومت یوپی کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ کمایوں کی قانونی کمیٹی ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء سے نینی تال میں کام شروع کرے گی۔

جنگ کیلئے تیار رہو!

لندن ۱۴ ستمبر۔ مسٹر نیول چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ میری انتہائی خواہش ہے کہ جنگ کی آگ مشتعل نہ ہو لیکن اگر یہ شعلہ بھڑک اٹھے تو مجھے امید ہے کہ برطانوی باشندے ۱۹۱۴ء کے زمانے سے بڑھ کر مادر وطن کے مفاد کے تحفظ کے لئے قربانیاں پیش کرنے سے گریز نہ کرینگے۔

ترکی بحری بیڑے کو تیار رہنے کا حکم

انگورہ ۱۷ ستمبر۔ گزشتہ رات سے ترکی کابینہ کا اجلاس جاری ہے اور ہر ہٹلر کی تقریر پر غور ہو رہا ہے۔

ابنائے باسفورس میں ترکی کی جنگی بیڑے کو چند گھنٹوں پر سفر کرنے کا حکم دیدیا گیا۔ درِ دانیال پر اڈہ ہام توپیں۔ طیارہ شکن مشین گنیں نصب کر دی گئی ہیں۔ اور سمندر میں بارودی سرنگیں آجکل میں تیار ہو جائینگی۔

ہندوستانی فوجوں کو غیر ممالک جانے کیلئے تیاری کا حکم

الہ آباد ۱۵ ستمبر۔ اخبار پاینیر کو اطلاع ملی ہے کہ ہشتاریہ رجمنٹ (لکھنؤ) برٹ فورڈ شائر رجمنٹ (جبل پور) اور بیڈفورڈ شائر رجمنٹ مقیم دہرہ دون کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ فوراً غیر ممالک میں جانے کے لئے تیار رہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہیں کہاں بھیجا جا رہا ہے۔ فوجیوں کے بال بچے ان کے ساتھ نہیں جا رہے ہیں۔

روس کا اظہار ناپسندیدگی

ماسکو کے سیاسی حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ برطانوی اور فرانسیسی تجویزوں پر وہاں اظہار ناپسندیدگی کیا جا رہا ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے حکومت زیکوسلاویکیہ کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر یوں کاز کو نقصان پہنچایا ہے۔

ہر ہٹلر کے تمام مطالبات منظور

اخبار "ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم پرس نے برطانی اور فرانسیسی تجویزوں کا جو خلاصہ بھیجا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) وہ تمام علاقہ جنہیں جرمنوں کی آبادی ۵۰ فیصدی سے بغیر استصواب رائے عامہ جرمنی کو واپس دیدیئے جائیں۔

(۲) جرمن علاقوں میں جرمن اکثریت نہیں ہیں وہاں ڈاکٹر ہینلین کی پیش کردہ تجویز ... پر وسیع پیمانہ پر آزادی دیدی جائے۔

(۳) زیکوسلاویکیا کی غیر جانبداری ... فرانس اور روس کے موجودہ تعلقات منقطع ...

(۴) زیکوسلاویکیہ نئی سٹیٹ کی تمام ... برطانیہ اور فرانس اور اٹلی گارنٹی دیں ...

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان تجاویز کے ذریعہ ہر ہٹلر کے تمام مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں۔ جو ہر ہٹلر نے مسٹر چیمبرلین کے سامنے پیش کئے تھے۔ صرف ایک مطالبہ منظور نہیں کیا گیا یعنی جن علاقوں کو علیحدہ نہ کیا جائے ان میں ... رائے عام۔

روسی ڈکٹیٹر کی گرج

لینن گراڈ ۲۰ ستمبر۔ "روس جنگ ... نہیں میرا مالک ناتیں سب سے زیادہ ہوش ربا ... جا رہا ہے اور جب تک اس کی بہبودی کے لئے ... ذمہ دار ہوں گا۔ میں اسے اسی راستہ پر گامزن ... رکھوں گا۔ ہٹلر اس بات سے بخوبی واقف ... یہی وجہ ہے کہ اس نے آسٹریا کی طرح زیکوسلاویکیہ پر حملہ کرنے کی جرات نہیں کی۔ وہ جانتا ... اگر اس نے زیکوسلاویکیہ پر ہاتھ بڑھایا ... روس کی مسلح طاقت کا مقابلہ کرنا ہوگا۔"

زیکوسلاویکیا نے فیصلہ کو نامنظور کر دیا!

پیرس ۲۱ ستمبر۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حکومت زیکوسلاویکیا نے حکومت فرانس اور حکومت برطانیہ کو تحریر کیا ہے کہ وہ برطانی اور فرانسیسی تجویزوں کو منظور نہیں کر سکتی، جو حکومت زیکوسلاویکیہ کی منظوری کے بغیر تیار کی گئی ہیں۔ حکومت زیکوسلاویکیا نے مطالبہ کیا ہے کہ جرمنی اور زیکوسلاویکیہ کے درمیان جنگ ۱۹۲۶ء کے معاہدے کے متعلق کسی ثالث کے سپرد کر دیا جائے۔ پراگ سے جو اطلاع آئی ہے اس سے بھی اس خبر کی تائید ہوتی ہے۔

لندن کی اطلاع مظہر ہے کہ پراگ میں مقیم برطانوی اور فرانسیسی وزیروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ وزیر خارجہ سے ملاقات کریں۔ اور زیچ گورنمنٹ کو تجویزیں منظور کرنے کے لئے رضامند کریں کیونکہ وقت ایسا ہی ہے۔

پراگ کی اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر بنیش پریزیڈنٹ زیکوسلاویکیہ نے آج فرانس اور برطانیہ کے غیر ملکی وزیروں سے ملاقات کی۔ وزیروں نے ان سے برطانی اور فرانسیسی تجویزوں کو بجنسہ منظور کرنے کا مطالبہ کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت زیکوسلاویکیا نے گو ابھی تک انفصالی جواب نہیں دیا ہے مگر گذشتہ رات سے رویہ سخت ہو گیا ہے۔ وزیروں کا رویہ سخت ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اہل زیکوسلاویکیا ان تجویزوں کے خلاف ہیں۔ دوئم لندن میں مسٹر چیمبرلین کی پالیسی کی مخالفت نے بھی وزیروں پر اثر ڈالا ہے۔ آج شام کینٹ کا اجلاس ہوگا۔

ہر ہٹلر اور مسٹر چیمبرلین کی دوسری ملاقات | ہر ہٹلر اور مسٹر چیمبرلین کے درمیان دوسری ملاقات ۲۲ ستمبر کو سہ پہر کے تین بجے گوڈسبرگ میں ہوگی۔

ہنگری کی باری | بوڈاپیسٹ کی اطلاع ہے کہ جرمنی سے واپس آنے کے بعد ڈاکٹر امریڈی نے اعلان کیا کہ میں نے زیکوسلاویکیا کے تمام مسئلہ پر ہر ہٹلر کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا اور ہنگری اپنی تمام طاقت کے ساتھ زیکوسلاویکیا کے ہنگریوں کی جنگ آزادی میں امداد کرے گا۔

درۂ دانیال کی طرف سامان جنگ

استنبول ۱۸ ستمبر۔ گذشتہ رات ترکی وزارت کے اجلاس کے اختتام پر یکایک فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی۔ آج جب وزارت خارجیہ کے دفتر سے جنرل اتھر بادلی اور جنرل جادیہ رضوی باہر نکلے تو اخبارات کے نمائندوں نے ان دونوں کو گھیر لیا۔ اور وزارت کے فیصلہ کے متعلق استفسار کیا۔ جنرل جادیہ رضوی سپہ سالار افواج استنبول نے کہا کہ ہماری فوجوں کی نقل و حرکت کسی خطرہ کے پیش نظر نہیں بلکہ یہ دفاعی تدابیر کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ پانچ لاکھ ترک فوج کو جو چوبیس گھنٹوں کے نوٹس پر تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ محض اتفاقیہ واقعہ ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سامان خورد و نوش کی لاریاں کثیر تعداد میں دردانیال کی چھاؤنیوں کی طرف روانہ کر دی گئی ہیں۔

پارلیمنٹ کا اجلاس

لندن ۲۰ ستمبر۔ مسٹر اٹلی لیڈر مخالف پارٹی نے پارلیمنٹ نے مسٹر چیمبرلین کو ایک خط لکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ زیکوسلاویکیہ کو جو تجویزیں پیش کی گئی ہیں جن کے ذریعہ ڈکٹیٹر جرمنی کے حکم پر ایک حکومت بالادست کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اور جس کے ذریعہ اس ملک کو یورپ کی سرحدوں کے متعلق ایک گارنٹی دینا پڑے گی۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے میرا خیال ہے کہ اس سے پیشتر کہ برطانیہ ایک ایسی پالیسی اختیار کرے جو اس کے اعلانیہ پالیسی کے سخت منافی ہے برطانی پارلیمنٹ سے مشورہ لینا چاہیے۔

بیج کے مقدمے کا فیصلہ

دہلی ۱۷ ستمبر۔ مسٹر ای۔ ایس لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بابو دھرمپال جی پرنٹر و پبلشر "بیج" کو امام جامع مسجد کی توہین کے الزام میں زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند پانچسو روپے جرمانہ کی سزا دیدی۔ جرمانہ کی ادائیگی کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں بابو دھرمپال جی کو ۶ ماہ قید محض کی سزا بھگتنی ہوگی۔

مولانا امداد صابری کو سزا

دہلی ۱۷ ستمبر۔ مولانا امداد صابری، عبدالستار اور اکبر علی کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند امام جامع مسجد کی طرف سے جو مقدمہ چلایا جارہا تھا اس کا فیصلہ آج مسٹر ای۔ ایس لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سنادیا۔ فاضل مجسٹریٹ نے مولانا امداد صابری کو ۲ ماہ قید محض اور پانچسو روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید ۳ ماہ قید محض کی سزا دی۔ دیگر دو ملزمان عبدالستار اور اکبر علی کو پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کیا گیا جرمانہ ادا کرنے کے لئے ایک ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی۔

جاپان میں غیر ملکی باشندوں کی گرفتاری

ٹوکیو ۱۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کوبے کے علاقہ میں دو انگریز ایک امریکن۔ چار چینی، دو جاپانی اور ۱۸ روسی خفیہ طور پر روسی

سرفیروز سیٹھنا کا انتقال

بمبئی ۱۶ ستمبر۔ آج شب کو تقریباً دس بجے سرفیروز سیٹھنا کی موت بمبئی میں واقع ہوئی ہے موت حرکت قلب بند ہوجانے سے ہوئی ہے۔

کل ۳½ بجے سرفیروز سیٹھنا کی ارتھی نکالی جائیگی۔ سرفیروز سیٹھنا کی اچانک موت پر بمبئی میں اظہار افسوس کیا جارہا ہے۔ آپ آیندہ ماہ اپنی عمر کے ۷۰ سال پورے کرنے والے تھے۔

آپ ایک لبرل پارسی لیڈر تھے۔ آپ انڈین نیشنل لبرل فیڈریشن کے ایک سرکردہ ممبر تھے۔ اور کئی مرتبہ اس کے صدر بھی رہ چکے تھے۔ آپ نے سائمن کمیشن کے بائیکاٹ میں نمایاں حصہ لیا تھا، تمام گول میز کانفرنسوں میں سرفیروز سیٹھنا ممبر تھے۔ آپ کونسل آف اسٹیٹ کے بھی ممبر تھے۔ آپ موت سے دو روز قبل ہی اجلاس میں شریک ہوکر شملہ سے واپس تشریف لائے تھے۔ آپ سرسہراب جی پوچھکوالہ کے انتقال کے بعد سنٹرل بنک آف انڈیا کے منیجنگ ڈائرکٹر منتخب ہوئے تھے۔

کانگرسی کارکن اور تشدد کا پرچار

مہاتماجی کا اظہار خیال

پونہ ۱۷ ستمبر۔ مہاتماجی نے ہریجن کی تازہ اشاعت میں کانگرسی کارکنوں کے فرض کے متعلق ایک اور مضمون لکھتے ہوئے اظہار خیال کیا ہے کہ میں نے کانگرس اور کانگرسی کارکنوں کو جو مشورہ دیا تھا میں اس پر قائم ہوں اندھرا کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کانگرس کمیٹی نے محض زمیندار کی زمین پر قبضہ کرنے کے لئے کسانوں کو بھڑکایا مہاتماجی لکھتے ہیں کہ میں سوشلسٹوں کی اس تھیوری سے اتفاق رکھتا ہوں کہ زمینوں پر قبضہ کاشتکاروں کا ہونا چاہئے۔ مگر ہندوستان کی ساری زمین پر کسانوں کا قبضہ یا تو خونی انقلاب سے ہوسکتا ہے یا کسی مساوی قانون سے اور اگر کانگرسی حکومت اس زمین کو اس کے قانونی مالک کو واپس نہ دلائیگی تو وہ اپنی قبر آپ کھودیگی۔

آخر میں مہاتماجی لکھتے ہیں کہ کانگرسی حکومتوں کے دور میں کانگرسی کارکن تشدد کی انگیخت کر رہے ہیں جو چیز پہلے در پردہ تھی۔ اب کھلے بندوں ہورہی ہے۔ یہ سول لبرٹی نہیں بلکہ جرائم کا لائسنس ہے سوراج غلط بیانیوں اور تشدد سے حاصل نہیں ہوگا۔ اور اگر ہم اس قسم کی باتیں ستیہ اور اہنسا کے نام پر کرتے ہیں! تو یہ ہماری ایک دہری غلطی ہے۔

سوڈیٹن پارٹی توڑ دی گئی

پراگ ۱۶ ستمبر۔ حکومت زیکوسلاویکیا نے سوڈیٹن پارٹی کو فوراً توڑنے کا حکم دیدیا ہے۔ سوڈیٹن جرمن علاقہ کے تمام باشندوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر اپنے ہتھیار حکومت کے حوالہ کردیں۔ حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دیجائینگی

چاندی درآمد کرنے اور جاپان کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

فلسطین میں ۱۴۰ اشخاص ہلاک و مجروح

یروشلم ۱۶ ستمبر۔ اطلاع ہے کہ حیفہ کے قریب عربوں کے ایک بہت بڑے گروہ کا فوج سے مقابلہ ہوگیا۔ رائل ایرفورس کے ۱۴ ہوائی جہازوں نے بمباری کی جس سے ۱۴۰ اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے

چوری چورا کے قیدیوں کی رہائی

لکھنؤ ۱۵ ستمبر۔ آج چوری چورا کے دو قیدی اور جھانسی بم کیس کے قیدی مسٹر لکشمی کانت شکلا بھی مقامی جیل سے رہا کردیئے گئے انکو حال ہی میں انڈمان سے واپس لایا گیا تھا۔

حکومت یوپی کی آمدنی میں بھاری کمی

لکھنؤ ۱۴ ستمبر۔ یوپی میں ترک منشیات کی جو مہم شروع کی گئی ہے اس کا اثر ان دو اضلاع کے علاوہ جہاں منشیات کے استعمال کی ممانعت کی گئی ہے دیگر اضلاع پر بھی پڑ رہا ہے۔ ایٹہ اور مین پوری میں جہاں ترک منشیات کی اسکیم پر عملدرآمد ہورہا ہے۔ ۳۹-۱۹۳۸ء کی پہلی سہ ماہی میں بھانگ کے استعمال میں ۹۹ فیصدی کمی۔ چرس کے استعمال میں ۹۷ فیصدی کمی۔ اور افیون کے استعمال میں ۸۹ فیصدی کمی ہوگئی۔ دونوں اضلاع میں تین ماہ کے اندر حکومت کی آمدنی میں ۲۴۰۵۶ روپیہ کی کمی ہوگئی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ششماہی ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۵ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۰

ادبیات

وطن

از جناب کوکب شادانی نگینوی

کس لئے خاموش ہیں اس درجہ یارانِ وطن
ہے ابھی شانہ طلب زلفِ پریشانِ وطن

اک زمانہ تھا کہ ہر شے سے ٹپکتی تھی بہار
آہ وہ شامِ وطن، وہ صبحِ خندانِ وطن

اشکِ خونیں، برہمی، بیچارگی، فریادِ غم
رہ گیا ہے آج لے دیکر یہ سامانِ وطن

آستیں صد پارہ، آنکھیں خوں فشاں دل چاک چاک
آہ! یہ اُفتاد، یہ حالِ پریشانِ وطن

وہ ہوائیں، آہ! وہ رنگیں فضا، وہ جوشِ گُل
لُٹ گئی کیسی بہارِ سنبلستانِ وطن

اب کہاں وہ ولولے، وہ زمزمے، وہ چہچہے
دیر سے چپ ہیں نوا سنجِ گلستانِ وطن

اب ہمیں شوقِ حصولِ درسِ آزادی نہیں
وقفِ بربادی ہے مدت سے دبستانِ وطن

آہ! ہم کو یہ سمجھنے کی بھی اب فرصت نہیں
کس لئے سر پیٹتے ہیں سینہ چاکانِ وطن

چھیڑ دے نغمہ کوئی پھر بربطِ اُمید پر
مضمحل سے ہو رہے ہیں نوجوانانِ وطن

کاش کوئی اہلِ ہمت روحِ تازہ پھونک دے
کس مپرسی میں پڑا ہے جسمِ بیجانِ وطن

دیکھئے کب چھوٹتا ہے دل سے ناکامی کا داغ
دیکھئے کب جاگتے ہیں نوجوانانِ وطن

تا بکے محرومیاں، ناکامیاں، بربادیاں
کام کچھ ہمت سے لیں حسرت نصیبانِ وطن

پھر بھلا کیا خاک کام آئیگی تدبیرِ رفو
ہو گیا جب چاک دامن تک گریبانِ وطن

جذبۂ ایثار و عزمِ مستقل، پائے ثبات
بس یہی دو چار ہیں ارکانِ ایمانِ وطن

کاش اے کوکب نہ ہوتے صرف وقفِ قیل و قال
کاش ہم کرتے علاجِ زخمِ پنہانِ وطن

دنیائے اسلام

سیاسیاتِ عالم کی الجھن اور ترکوں کے خیالات

استنبول۔ دنیا کی موجودہ سیاسی بے چینی کے متعلق ترکی جریدہ جمہوریت نے ایک بہت ہی دلچسپ اور پراز معلومات مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ موجودہ دنیا میں شرق و غرب یعنی ایشیا اور یورپ کی کوئی تقسیم سیاسی رو سے باقی نہیں رہی۔

آج دنیا کے پیچیدہ سیاسی امور جو آج تمام مدبرین کو پریشان کئے ہوئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے کس قدر الجھے ہوئے ہیں کہ کسی ایک کا حل دوسرے کے حل کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

اس کے بعد جاپان کے دو یورپین سلطنتوں جرمنی اور اطالیہ سے اتحاد کرتے ہوئے پر یہ رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جب برطانیہ اور اطالیہ کے درمیان تعلقات دوسری مرتبہ کشیدہ ہوئے تو جاپانیوں نے بھی تین مہینے کے لئے چین میں اپنی پیشقدمی روکدی۔ ہانگ کانگ کے معاملہ پر جب برطانیہ اور امریکہ سے جاپان کی ذرا بگڑ گئی تو اطالیہ اور جرمنی نے اپنے حلیف جاپان سے ڈپلومیسی اور عسکری دونوں طرح کی مدد کا وعدہ کیا۔ جرمنی اور اطالیہ کے سفراء سے ٹوکیو کے ارباب حکومت نے لمبی لمبی ملاقاتیں کیں۔ لیکن یہ معاملہ اپنی جگہ پر باقی ہی تھا کہ چیکوسلواکیا کا قصہ سامنے آگیا۔ اور ہانگ کانگ کا اتنا بڑا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا۔ چین میں جاپان کی کارروائیوں کو مدد دینے کی یہ معقول ترکیب تھی کہ ٹھیک اسی وقت یورپ میں ایک دوسرا قصہ چھیڑ دیا جائے۔

روس اور جاپان کے سنگین اختلافات

روس اور جاپان کے مابین سرحدی معاملات پر جو صلح ہوئی ہے اسے ایک قسم کا التوائے جنگ سمجھنا چاہئے کیونکہ دونوں ملکوں کے درمیان جو اختلاف ہے وہ معمولی سرحدی اراضی پر قبضہ کا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی کارروائیوں کے ساتھ پورے ایشیا بلکہ یورپ کی قسمت کا تعلق ہے روس چونکہ اس وقت اس کے لئے تیار نہیں تھا کہ یورپ میں ایک عمومی جنگ کی طرح ڈالے اور اسی طرح جاپان چین میں اپنی امیدوں پر پانی پھیر کر جرمنی اور اطالیہ کے نقشوں کے بموجب روس کو ایشیا میں الجھائے رکھنے کی خدمت انجام نہیں دے سکتا تھا۔ اس لئے دونوں نے سرحد کی چھوٹی سی جھڑپ کو درگذر کر دیا۔

"حالات ٹیونس"

ٹیونس میں چند ہفتہ میرا قیام رہا۔ میں ایک رات سینما میں چلا گیا۔ صرف چند یورپین کے علاوہ باقی تمام ملکی عرب تھے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تمام پروگرام عربی تھا۔ ہم نے دو فلم دیکھے۔ ایک مکہ مکرمہ میں موسم حج سے متعلق تھا اور دوسرے میں نوجوان شاہِ مصر کی زندگی پیش کی گئی تھی۔

مناظر حج دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ ابن سعود کی تصویر پردہ پر دیکھ کر حاضرین کی پر جوش تالیوں سے ہال گونج اٹھا۔ شمالی افریقہ کے باشندے ہمیشہ سے مصر کو ایک خوش حال ملک خیال کرتے ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس سال کے آغاز میں جنوبی علاقوں میں کہیں میں نے ایک مصری فلم دیکھا تھا۔ سینما ہال چرواہوں اور شتربانوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے مصری فلم بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ حالانکہ شمالی افریقہ میں فرانسیسی مقبوضات کے باشندے مصری عربی کو مشکل ہی سمجھ سکتے ہیں۔ پھر بھی مصری فلم دیکھنے کے لئے وہ اپنی جیب کا آخری پیسہ تک خرچ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ شاہ فاروق کی تصویر جب کبھی پردہ پر نمودار ہوتی تو مسلسل تالیوں سے ہال گونج جاتا تھا۔ مصری لشکر دیکھکر ٹیونسیوں کے چہرہ پر فخر و مباہات کی لہر دوڑنے لگتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے اندر ایک قوت محسوس کرنے لگے ہیں۔

حاضرین کا جوش اس وقت بڑھ گیا جبکہ نوجوان شاہ مصر کی تصویر پردہ پر نمودار ہوئی جس میں وہ خود دستور کی پابندی کا حلف لے رہے تھے۔

شمالی افریقہ کے باشندوں کے نزدیک "دستور" کا لفظ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دستور کا مسئلہ ان لوگوں کے لئے کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے اس لئے کہ ٹیونس ہمیشہ دوسری حکومتوں کے ماتحت رہا ہے۔ وہاں کے اصلی باشندوں "بربروں" کو کبھی اس امر کی توفیق نہیں ہوئی کہ سیاسی طور پر اپنے کو منظم کرتے وہ علی الترتیب قرطاجنہ، رومی فندالی، بازنطینی، عرب، ترک اور آخر میں فرانسیسی سلطنت سے وابستہ رہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ وہ "دستور" کے بہت مشتاق نظر آتے ہیں۔

صحیح اسلامی عقیدہ کے ماتحت وطنیت کے وہ معنی نہیں ہیں جو آج کل یورپین علماء سمجھتے ہیں۔ بلکہ اُن کے نزدیک کرۂ ارضی کے تمام مسلم افراد سے ملکر ایک قوم یا امت بنتی ہے جس میں ان کا رہنما دین کا اثر و نفوذ زیادہ سے زیادہ ہو۔ اسلام اپنے متبعین میں مبادی اجتماعیہ کی روح پھونک کر ان میں ایک زبردست اتحاد پیدا کر دیتا ہے۔ اسلام مومنین کے دل میں اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ جو شخص اس کا ہم عقیدہ نہیں ہے وہ انسانیت کے درجہ سے گرا ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسلم غیر مسلم سے افضل و اعلیٰ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق بن کے مستقل میں ہے
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۰

زیکوسلاویکیہ کے حصے بخرے

جرمنی کی فوجیں زیکوسلاویکیہ کی سرحد پر پڑی ہوئی ہیں، اور ہر ہٹلر نے سلاویکیہ کو یہ الٹی میٹم دیدیا ہے کہ یا تو جنگ کرو ورنہ خاموشی کے ساتھ سوڈیٹن جرمنی کو جرمنی کے حوالہ کردو شروع میں تو فرانس و برطانیہ اس کے خلاف تھے اور یہاں تک، ان دونوں حکومتوں نے کہہ دیا تھا کہ اگر جرمنی نے زیکوسلاویکیہ پر حملہ کیا تو یہ سلاویکیہ کی پوری پوری امداد کرینگے مگر بعد کو واقعات نے پلٹا کھایا اور مسٹر چیمبرلین نے فرانس کے مشورہ کے بعد سلوویکیہ کو اس پر راضی کیا کہ سوڈیٹن جرمن کا کچھ حصہ جرمنی کے حوالہ کردیا جائے اور بقیہ کے تصفیہ کے لئے ایک کمیشن مقرر کردیا جائے۔

غریب سلاویکیہ نے برطانیہ اور فرانس کا رویہ دیکھتے ہوئے مجبور و لاچار ہو کر ان شرائط کو منظور کرلیا۔

مگر اس درمیانی صورت کو ہر ہٹلر نے منظور نہیں کیا اور اس نے صاف لفظوں میں یہ اعلان کردیا کہ وہ یکم اکتوبر کو سوڈیٹن جرمنی پر قبضہ کرلے گا۔

اگرچہ مسٹر چیمبرلین ہر ہٹلر سے ناخوش ہیں کہ وہ اپنے وعدوں پر قائم نہیں رہتا مگر باوجود اس کے مسٹر چیمبرلین نے تمام دنیا اور سلطنت برطانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"ایک چھوٹی سی قوم ہے جس کا مقابلہ ایک بہت بڑی زبردست پروسی سے ہے۔ ہم کتنی ہی ہمدردی کریں مگر ہم محض اس کی خاطر ساری سلطنت برطانیہ کو جنگ میں جھونکنے کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ اگر ہمیں لڑنا ہی ہوگا تو ہم اس سے زیادہ بڑے مسئلوں پر لڑیں گے۔"

یورپ کی خطرناک فضا کے پیش نظر ۲۸ ستمبر کو برطانوی پارلیمنٹ کا ایک خاص اجلاس ہوا جس میں مسٹر چیمبرلین وزیراعظم نے تقریر کرتے ہوئے زیکوسلاویکیہ اور جرمنی کی کشمکش اور ہر ہٹلر سے اپنی پہلی اور دوسری ملاقات اور تصفیہ کے لئے برطانیہ اور فرانس کی تجویز و ان ونزیک گورنمنٹ کی طرف سے ان تجویزوں کی منظوری اور ہر ہٹلر کے نئے مطالبات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔

ہم کسی معاہدہ کے ذریعہ سلاویکیہ سے ایسے پابند نہیں ہیں کہ انکے ساتھ ملکر جنگ کریں۔

تازہ خبر یہ ہے کہ ہر ہٹلر نے جنگی مظاہرہ کے لئے ۲۴ گھنٹہ کا التوا کردیا ہے یعنی اب بجائے یکم اکتوبر کے ۲ اکتوبر مظاہرہ کے لئے مقرر کی ہے علاوہ اس کے ایک کانفرنس میونخ میں کی ہے جس میں مسٹر چیمبرلین کے علاوہ مسولینی اور موسیو ڈالڈیر کو بھی مدعو کیا ہے۔

میونخ کانفرنس کے متعلق جرمنی وزرا کا یہ خیال ہے کہ کانفرنس سے سوڈیٹن مسئلہ کے متعلق جرمنی کے زاویہ نگاہ میں کوئی فرق نہیں پڑیگا لیکن چاروں حکومتوں کے درمیان گفت وشنید سے معاملات صاف ہو جائینگے۔

اسی کے ساتھ جنرل گورنگ نے مزدوروں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

سوڈیٹن علاقوں پر قبضہ طاقت سے ہوگا، یا گفت وشنید سے اسے ہم بہتر جانتے ہیں۔

یہ بات صاف ظاہر ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے طرز عمل کی بدولت ہٹلر کی ہمت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ورنہ حقیقت میں ہر ہٹلر ابھی کسی عالمگیر جنگ کے لئے تیار نہیں چنانچہ وہ اس پس و پیش میں ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سلاویکیہ پر حملہ کروں اور روس برطانیہ اور فرانس متحد ہو کر میرے مقابلہ کے لئے آجائیں ورنہ وہ اگر اپنے میں یہ طاقت محسوس کرتا کہ وہ تینوں زبردست حکومتوں سے ٹکر لے سکیگا تو وہ ہرگز یہ لیت ولعل کی پالیسی اختیار نہ کرتا، مزید ۲۴ گھنٹہ التوا اور میونخ کانفرنس کے انعقاد میں مندرجہ بالا باتوں کا نمایاں عکس نظر آرہا ہے۔

ہمارے خیال میں یورپ پر جنگ کے جو بادل چھا گئے تھے وہ اب ہٹ گئے ہیں فرانس و برطانیہ دونوں ملکر سلاویکیہ کو ہر صورت کے لئے راضی کرلیں گے، یہ افواہ بھی اڑ رہی ہے کہ سوڈیٹن علاقہ کو فوری طور پر برطانیہ اور فرانس کے حوالہ کردیا جائے اور اس کے بعد جرمنی کے حوالہ کردیا جائے گا۔

بہرحال یہ ایک قطعی رائے ہے کہ سوڈیٹن علاقہ اب سلاویکیہ کے قبضہ میں نہیں رہتا اور اس کی پوری ذمہ داری برطانیہ اور فرانس کے سر عائد ہوتی ہے جس کا خمیازہ جلد یا دیر ان دونوں کو اٹھانا پڑے گا۔

بقیہ آئینہ کانپور

نقشبندی مجددی ہے پوری مدظلہ العالی نے فرمایا کہ یہ مدرسہ بہترین خدمت انجام دے رہا ہے افسوس کہ اس کا ذاتی مکان تک نہیں ہے متمول حضرات کو لازم ہے کہ وہ اپنی جائدادوں میں سے تھوڑا تھوڑا حصہ اس مدرسہ کے مصارف کے لئے وقف کرکے صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں بعدہ جلسہ دعا کے بعد بخیر و خوبی ختم ہوگیا۔

بزم حیات اُردو کا مخصوص مشاعرہ

اربابِ بزم حیات اردو نے ایک ایسے خاص مشاعرہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے جو اپنی نوعیت میں عام مشاعروں سے علیحدہ ہوگا۔ اس میں مخصوص سخنور اپنے بلند پایہ کلام سے حاضرین کو مستفید فرمائیں گے۔ اگرچہ مشاعرہ مقامی ہوگا تاہم بیرون حضرات شعرکرام کے شرکت کی امید ہے تاریخ انعقاد ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء یوم شنبہ وقت ۹ بجے شب مقام خانقاہ شریف بکن گنج کانپور۔

آئینۂ کانپور

اہل شہر کا فرض

ہم لوگوں کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ معمولی سے معمولی واقعات کو اہمیت دے کر ان کو قومی رنگ دیدیا جاتا ہے اور یہ سب باتیں غریبوں اور عام لوگوں کی نہیں بلکہ پڑھے لکھے اور بڑے لوگوں کے دماغ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

یہ خودغرض اشخاص نہایت چالاکی کے ساتھ انہیں قومی رنگ دے کر عام پبلک کے جذبات کو برانگیختہ کرکے خود علیحدہ ہو کر تماشہ دیکھتے ہیں۔ بملا دیوی کا معاملہ ہر شریف انسان کے لئے تکلیف اور ندامت کا باعث ہے چاہے کسی قوم وملت کا انسان ہو مگر وہ اس قسم کے واقعات پر فخر و انبساط کا اظہار نہیں کرسکتا بلکہ اس قسم کے واقعات ہر مذہب وملت کے لئے ندامت اور شرمندگی کے باعث ہیں۔

ہر قوم وملت میں ایسے افراد ہوتے ہیں کہ جس کی بدولت قوموں کی گردنیں ندامت سے جھک جاتی ہیں مگر اس قسم کے واقعات ناگزیر ہیں اور اس کا کسی کے پاس علاج نہیں۔

مگر یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس قسم کے افسوسناک واقعات کو قومی رنگ دیدیا جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات ذاتی بدنما واقعات ہیں اور انکو ذاتی حد تک محدود رکھا جائے۔

بملا دیوی اور امیر دولہا کا واقعہ آجکل کانپور میں ایک خاص معاملہ بن گیا ہے اور صرف ایک خاص معاملہ ہی نہیں بلکہ اس ناخوشگوار واقعہ کی بدولت ہندو مسلمانوں کے درمیان تعلقات میں کافی کشیدگی نظر آرہی ہے جو خودغرض اشخاص نے نہایت چالاکی سے پیدا کردی ہے۔

ہم اہل شہر سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ ذرا غور فرمائیں کہ یہ اس قسم کے واقعات کسی شریف انسان کے لئے خوشی کا باعث ہوسکتے ہیں۔ یہ ذاتی اور تکلیف دہ واقعات ہیں جو کہ دنیا میں ہر روز ہوا ہی کرتے ہیں۔ اسکو ہندو مسلم سوال سے کیا واسطہ۔ ان دونوں کو ان کے اوپر یا ان کے اعزا پر چھوڑ دینا چاہئے تھا وہ ان تکلیف دہ واقعات سے بطور خود ا جھتے رہتے مگر ایسا نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ اس مسئلہ کو ہندو مسلمان دونوں نے ایک اہم سوال بنا دیا ہے اور یہ خوف ہو رہا ہے کہ کہیں اس سے شہر کے امن وامان کو نقصان نہ پہونچ جائے۔

لہذا ہم اہل شہر سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان خودغرض اشخاص کی چالاکیوں سے واقف ہوں اور معاملات کی حقیقت کو سمجھ کر اس مسئلہ کو قومی سوال نہ بنائیں اور شہر کے امن وامان کو جس سے ہر شہری کا فائدہ ہے برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

بملا دیوی اور امیر دولہا

بملا دیوی اور امیر دولہا کے افسوسناک واقعہ نے کافی طوالت اختیار کرلی ہے، یہ مقدمہ ۲۴ ستمبر کو الہ آباد ہائیکورٹ کے بنچ یعنی جسٹس مسٹر اقبال جسٹس مسٹر ملا اور جسٹس مسٹر کالسٹر کے سامنے پیش ہوا تھا، مگر مسٹر برج نرائن ماتھر اور بملا دیوی کے نہ حاضر ہونے کی وجہ سے مقدمہ کی کارروائی ملتوی کردی گئی اور آئندہ پیشی ۶ اکتوبر کو مقرر کی گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ۱۹ ستمبر کو مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مسٹر برج نرائن ماتھر کو یہ خط لکھا تھا کہ چونکہ تمہاری لڑکی بملا دیوی کی موجودگی سے شہر کے امن وامان کو نقصان پہونچ جانے کا خوف ہے لہذا بہتر ہوگا کہ اگر تم کانپور چھوڑ دو، چنانچہ اس خط کے مطابق مسٹر ماتھر کانپور سے کہیں چلے گئے ہیں اور اسی وجہ سے وہ ۲۴ ستمبر کو الہ آباد حاضر نہ ہوسکے، ہائیکورٹ نے حاضر عدالت نہ ہونے کی وجہ سے مسٹر ماتھر اور بملا دیوی کے نام قابل ضمانت وارنٹ جاری کردیئے ہیں۔

عدالت العالیہ نے آئندہ پیشی ۶ اکتوبر کے لئے مسٹر سنکاکس (سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور) سپرنٹنڈنٹ پولیس پولیٹکل ممبر ریلوے اسٹیشن اور آگرہ کے چار مسلمانوں کو شہادت کے لئے طلب کیا ہے دونوں سول سرجنوں کی شہادت بھی اسی روز ہوگی۔

موضع گوری کا مقدمہ

موضع گوری تھانہ بلہور کا مقدمہ جو کہ پولیس کے خلاف ہے مسٹر سنکاکس کی عدالت میں ہے مگر سنا جاتا ہے کہ ملزم ایک درخواست دے رہے ہیں کہ یہ مقدمہ انکی عدالت سے دوسری عدالت میں منتقل کردیا جائے۔ اس وجہ سے سردست یہ مقدمہ ۱۳ اکتوبر تک کے لئے ملتوی کردیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ ملزموں کی طرف سے جو فہرست صفائی پیش کی گئی ہے اسکی تعداد ۱۰۲ ہے جس میں آنریبل پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیراعظم صوبہ کا اسم گرامی بھی ہے

اسٹرائک کی دہمکی

کانپور واٹر ورکس کے ملازمان نے یہ طے کیا ہے کہ ۱۵ دن کے بعد ہڑتال کردیجائے اگر ان کی شکایات کی تحقیقات کیلئے میونسپل بورڈ سے مقرر کی ہوئی کمیٹی اپنا کام شروع نہ کردے۔

مزدور سبھا

لیبر کمشنر نے ایک مسودہ مرتب کرکے مزدور سبھا کے پاس بھیجا تھا کہ اگر مزدور سبھا ان شرائط کو منظور کرلے تو مل مالکان مزدور سبھا کو ایک باقاعدہ جماعت تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مگر معلوم ہوا ہے کہ مزدور سبھا نے اس مسودہ کی خاص خاص باتوں کو منظور نہیں کیا ہے اور ان شرائط کے متعلق مزدور سبھا کی جو رائے تھی وہ اس نے براہ راست وزیراعظم صاحب کی خدمت میں بھیجدی ہے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک خاص جلسہ ۷ ستمبر کو ہوگا جسمیں بھائی گردری مل کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا جائے گا اور اس جگہ کے جدید انتخاب کے انتظام کے لئے تاریخ وغیرہ مقرر کی جاویگی۔

گرفتاری

۲۸ ستمبر کو علی الصباح نماز فجر کے وقت مسٹر نائر ڈسٹرکٹ جج کے بنگلہ کے احاطہ کے اندر پانچ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو کہ بعد کو ضمانت پر رہا کردیئے گئے۔

کہا جاتا ہے کہ مسٹر نائر ڈسٹرکٹ جج کو ان کے متعلق یہ شک پیدا ہوا کہ یہ لوگ انکو یعنی ڈسٹرکٹ جج صاحب کو نقصان پہونچانے آئے تھے چنانچہ ڈسٹرکٹ جج صاحب نے انکو گرفتار کرادیا۔

ان لوگوں کا بیان ہے کہ وہ شکار کھیلنے جا رہے تھے اور نماز کے وقت آجانے پر یہاں نماز کے لئے آ گئے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس سے چاقو وغیرہ بھی برآمد ہوئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس مچھلی کے شکار کا سامان بھی تھا۔

یہ لوگ شکاری تھے یا جج صاحب کو نقصان پہونچانے کی غرض سے گئے تھے۔ سب باتیں تو عدالت میں مقدمہ کے دوران میں معلوم ہوجائینگی، لیکن اگر ان پانچوں مسلمانوں کا مقصد جج صاحب کو نقصان پہونچانا تھا تو اس کی جسقدر بھی مذمت اور ملامت کی جائے وہ کم ہے۔

ایک عظیم الشان ٹینری کا قیام

میاں محمد لطیف صاحب تاجر چرم جو کہ ایک اولوالعزم تاجر ہیں وہ عرصہ سے یہ محسوس کررہے تھے کہ کانپور میں ایک ایسی ٹینری قائم کی جائے کہ جو یورپ کے چمڑوں کا ایک حد تک مقابلہ کرسکے چنانچہ اب آپ کے اس خیال نے عملی صورت اختیار کرلی ہے اور اس جدید ٹینری کی عمارت کا سنگ بنیاد جاجمؤ میں ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء کو ۴ بجے شام کو حاجی میاں دوست محمد صاحب تاجر کتبہ کلکتہ کے دست مبارک سے رکھا جائے گا جسمیں تاجروں کے علاوہ معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا ہے

سودیشی نمائش

سودیشی لیگ کی زیر نگرانی ۸ اکتوبر سے ۲۰ اکتوبر تک پھول باغ میں سودیشی نمائش ہوگی۔ جس کے افتتاح کے لئے مسز سروجنی نیڈو آرہی ہیں، یہ نمائش آل انڈیا نمائش ہے جسمیں تمام ہندوستان کے سودیشی سامان کی دوکانیں آرہی ہیں تقریباً دوسو اسٹال بنائے گئے ہیں۔

یہ نمائش ہر پہلو سے شاندار اور قابل دید ہوگی، امید ہے کہ اہل شہر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

ایک قابل قدر فیصلہ

کانپور کے ایک تیل مل نے کچھ مزدوروں کو بلا نوٹس دیئے برخاست کردیا تھا، چنانچہ انہیں سے دو مزدوروں نے عدالت میں یہ مقدمہ دائر کیا تھا کہ انکو ایک ماہ کی اجرت ملنا چاہئے۔ یہ مقدمہ مولوی ضمیر الاسلام خانصاحب سب جج دوم کی عدالت میں پیش ہوا آپنے دونوں مزدوروں کا دعویٰ ڈگری کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جبکہ یہ مزدور تمام حالات اور واقعات کی بنیاد پر مستقل کام کرنے والے اور غیر حاضر ہونے پر جرمانہ کے مستحق سمجھے جاتے ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان کو ایک ماہ کا نوٹس یا تنخواہ نہ دی جاوے چنانچہ فاضل جج نے ایک ایک ماہ کی ان مزدوروں کو اجرت دلائی ہے۔

پریسیڈنٹ کانگریس

مسٹر سوبھاش چندر بوس پریسیڈنٹ کانگریس دہلی جاتے ہوئے کچھ دیر کے لئے کانپور ٹھہرے آپ نے ہر طریقہ پر فیڈریشن کی مخالفت کرنے اور ضرورت پڑنے پر ستیہ گرہ کرنے کا پیغام دیا ہے۔

محصول میں رعایت

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے روئی کے محصول میں ۲۰ فیصدی کی کمی کردی ہے۔ خط وکتابت سنہ ۱۹۳۴ء سے جاری تھی۔

ہندو اور مسلمانو ہوشیار

ہمارے شہر میں کچھ دنوں سے بملا دیوی اور محمد امیر دولہا کے واقعہ نے حالت بہت خراب کردی ہے، اور اب سوائے اس ذکر کے اور کوئی ذکر لوگوں کی زبان پر نہیں ہے۔ ابھی ۸ برس بھی نہیں گذرے ہیں کہ ہمارا شہر ایک بڑے بلوہ کا مزہ چکھ چکا ہے جسمیں نہ معلوم کتنے یتیم۔ بیوہ۔ بے گھر۔ اور مفلس ہو چکے ہیں۔ کیا شہر کے لوگوں نے اسکی یاد بھلادی اور کیا وہ ایک ویسا ہی بلوہ چاہتے ہیں۔

ایسے واقعات کثرت سے ہر شہر اور ہر ملک میں ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارے ملک میں خاص کر کانپور میں اگر ایک ہندو اور دوسرا مسلمان لڑکی لڑکا ہے، تو فوراً ہندو مسلم سوال بن جاتا ہے۔ اس واقعہ کو ہندو مسلم سوال کبھی نہیں بنانا چاہئے تھا۔ ہم شہر کے ہر آدمی سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اپنے جوش کو روکیں اور اپنے اپنے محلوں میں امن قائم کریں۔

مرتضیٰ حسین عابدی — متھرا پرشاد باجپئی
سکریٹری ہندوستانی برادری — جوائنٹ سکریٹری

درس بخاری شریف کا شاندار اجلاس

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث لکھنوی نے مدرسہ تکمیل العلوم کانپور میں بتاریخ ۲۹ رجب سنہ ۱۳۵۷ھ بروز پنجشنبہ بخاری شریف کے آخری سبق کا درس نہایت تحقیق سے دیا، درس میں علاوہ طلبہ وعلماء عرب وعجم کے حضرت مولانا حسرت موہانی صاحب خان بہادر حاجی عبدالقیوم صاحب مالک مطبع قیومی ودیگر معزز حضرات بھی تشریف فرما تھے مولانا موصوف نے ۲ گھنٹہ مسلسل تقریر فرمائی اور نہایت دقیق مضامین اور نایاب تحقیقات ایسے عام فہم الفاظ میں بیان فرمائے کہ علماء وطلبہ کے علاوہ دیگر حضرات بھی بے حد محظوظ اور مستفیض ہوئے اور بکمال دلچسپی سنتے رہے بعد درس طلبہ مدرسہ سے علمی سوالات بطور امتحان کئے گئے اور بخاری شریف کے مشکل دلائیل مقامات پوچھے گئے جن کے جوابات طلبہ نے نہایت مفصل ومدلل دیئے جس سے حضرات علماء کو اس مدرسہ کی حسن تعلیم کا اعتراف کرنا پڑا، بعد میں حضرت مولانا شاہ ہدایت علی صاحب

(بقیہ صفحہ ۲)

[illegible]

سبد گل

دنیا میں بہت سے عجائبات ہیں۔ فیڈریشن ان میں سب سے زیادہ عجیب ہے۔ تاج محل کو آپ دیکھ سکتے ہیں۔ قطب مینار کو آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اور پیرس کے ایفل ٹاور کو آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اور ان کی تعمیر پر ان کے حُسن یا ان کی بلندی پر حیرت کا اظہار کر سکتے ہیں۔ مگر فیڈریشن کے متعلق آپ کیا کہیں گے۔ موجود ہے اور دکھائی نہیں دیتا۔ حاضر ہے مگر پھر بھی غائب ہے۔

۱۹۲۸ء میں کوئی گورہ کمیشن مقرر ہوا۔ اس نے کوئی دو تین برس کی محنت کے بعد ایک رپورٹ مرتب کی جو ردی کی ٹوکری میں پھینک دی گئی۔ ۱۹۳۰ء سے لے کر ۳۲ء تک لندن میں گول میز کے چاروں طرف پے در پے ایک دو تین کانفرنسیں ہوئیں۔ پھر پارلیمنٹ کے دو ایوانوں کی ایک مخلوط کمیٹی بیٹھی۔ جس نے انڈیا بل تیار کیا پھر ۱۹۳۵ء میں بل نے ایکٹ کا جامہ پہنا۔ پھر ۱۹۳۷ء میں انڈیا ایکٹ کا ایک حصہ نافذ ہوا۔ جسے صوبجاتی خود مختاری کہتے ہیں۔ اب ۱۹۳۸ء ختم ہو رہی ہے۔ اور مرکزی حصہ یعنی فیڈریشن ہنوز نگاہوں سے اوجھل ہے۔

کبھی راجہ نوابوں سے گفت و شنید ہوتی ہے۔ کبھی قوم پرستوں کو بہلاوے دیئے جاتے ہیں کبھی برطانی نیک نیتی کا اعلان کیا جاتا ہے مگر فیڈریشن نافذ ہونے میں نہیں آتا۔

اب آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے صاف کہدیا ہے، کہ بھائی جان بل ہمیں یہ آنکھ مچولی کا کھیل چاہیں لگتا یا تو سیدھے میدان میں آؤ۔ یا دم دبا کر بھاگ جاؤ۔

کانگریس نے برطانیہ کو تنبیہ کر دی ہے کہ مرکز پر ذمہ داری کھٹائی میں ڈالو گے تو تصادم ہوگا سوشلسٹ بھائی لڑائی کی بات سے خوش ہیں مگر اعتدال پسندی کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں پسند نہیں آتیں۔ چنانچہ منشی احمد دین مطالبہ کرنے لگے کہ لڑائی کا ارادہ ظاہر کرنا تو اچھا ہے مگر مقابلہ کا طریقہ بھی واضح کر دو۔

کیوں صاحب کشتی سے پہلے حریف کو اپنے پینترے بتانا کہاں کی دانشمندی ہے؟ مگر دانشمندی سے سوشلسٹوں کو سروکار؟

مسٹر چیمبرلین کا اہم اعلان

لندن ۲۷ ستمبر۔ آج برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر نیوائل چیمبرلین نے ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ سے دنیا اور سلطنت برطانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک اہم تقریر کی اور رقت انگیز لہجہ میں بتایا کہ میں نے زیکوسلوکیہ کا مسئلہ حل کرنے کے لئے کیا کوششیں کی ہیں۔ اور ہر ہٹلر نے اب کتنا غیر معقول رویہ اختیار کر لیا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے انسان جو کچھ کر سکتا تھا وہ میں نے سب کچھ کیا اور اسوقت مجھے آگے نظر نہیں آتا کہ مصالحت کے لئے اور کیا کروں۔ ایک چھوٹی سی قوم سے جس کا مقابلہ ایک بہت بڑے زبردست پڑوسی سے ہے ہم کتنی ہی ہمدردی کریں مگر ہم محض اس کی خاطر ساری سلطنت برطانیہ کو جنگ میں کھو نکنے کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ اگر ہمیں لڑنا ہی ہوگا۔ تو ہم اس سے زیادہ بڑے مسئلوں پر لڑیں گے

پراگ تیار ہوگیا

پراگ۔ حکومت زیکوسلاویکیا نے ایک نیا وزیر مقرر کیا ہے جس کا کام یہ ہوگا کہ وہ فوج اور شہری آزادی کے لئے سامان رسد کا انتظام کرے، جو کارخانے ملک کے ڈیفنس کے لئے کام کر رہے ہیں ان کے لئے مزدوروں کی لازمی بھرتی کا

ادب لطیف

باغ کا پھول
ڈاکٹر ٹیگور کا ایک جواہر پارہ
ترجمہ از سید آغا حیدر صاحب بریلوی

باغوں کے پھول "۔ " سمندروں کے درخشاں موتی "۔ " پہاڑوں کے دلفریب ہیرے اے میرے دلربا سب تیرے لئے ہیں مگر آہ سب بیکار اور فضول ہیں۔

پھولوں میں خوشبو ہوتی " " " جو تیرے گلے کا ہار ہوتے " "موتیوں میں دمک ہوتی۔ " " جو تیری کان بالیوں میں پروئے جاتے۔ " " ہیروں میں دمک ہوتی " جو تیری انگوٹھی کا نگینہ ہوتے،

پھول مرجھا رہے ہیں" " موتی بے آب ہیں " " " ہیرے داغدار ہیں! کیوں؟

اس لئے کہ آہ تو ان کی قسمت میں نہیں " "

اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ رات کی تاریکی میں تاروں کی چھاؤں میں کوئی پکارا " " چن لے اپنے پھول سمیٹ لے یہ اپنے موتی " " سنبھال لے اپنے تمام ہیرے۔ اے کوتاہ اندیش مدت ہوئی کہ میں نے اس کو نیکی کے پھولوں کا ہار " " حسن کے موتیوں کی مالا " " اور محبت کے ہیروں کی انگوٹھی پہنا دی۔

صں اس واسطے کرتا ہے۔ تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ تماشہ میں ہیرو ہیروئن اور دیگر ادکار کیسے ہونا چاہئیں۔ اور فالتو آدمیوں کی کہاں کہاں اور کن کن موقعوں پر ضرورت پڑے گی۔ اس کے بعد وہ اداکاروں کا انتخاب کرتا ہے اور ہرسل شروع ہوجاتی ہے لیکن یہ ملحوظ خاطر رہے کہ سینیاریو رائٹر کا کام ابھی ختم نہیں ہوا کیونکہ وہ دوران فلم بندی میں بھی ڈائرکٹر کے ہمراہ کام کرتا ہے، اور اس نے جو مناظر نامہ تیار کیا ہے وہ ڈائرکٹر کی رہنمائی کرےگا۔ نگار خانہ کے تمام محکموں میں سب سے بڑا محکمہ اشیاء خانہ ہے جہیں دنیا بھر کی گرہستی کی چیزیں موجود رہتی ہیں۔ اس محکمہ کے محافظ کے پاس ایک فہرست اشیاء ہوتی ہے چنانچہ سین میں جس وقت جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس کی مدد سے فوراً مہیا کرتا ہے۔ اسٹوڈیو کا ایک دوسرا انتظامی عملہ بھی ہوتا ہے۔ جو فلمی ضروریات کے لحاظ سے ہر شے تیار رکھتا ہے۔ اس عملہ میں نقاش۔ سنگتراش۔ بخار۔ لوہار۔ معمار۔ خیاط۔ مستری۔ الیکٹریشن۔ پینٹر وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ فلم بندی کرنے سے قبل سٹنگ (آرائش) کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ اور جب منظر پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے تو ڈائرکٹر اداکاروں سے پہلے سیٹ پر کام لیتا ہے۔ بعد ازاں فلمبندی کرتے ہیں، اسوقت ڈائرکٹر سارے نگار خانہ کا مالک ہوتا ہے۔ اور اسی کی نگہداشت و ہدایات پر تمام آدمی عمل کرتے ہیں۔ کیمرے کے سامنے آنے سے قبل تمثیل نگار اپنے رول کے مطابق روپ سازی کرتا ہے۔

جب فلم کی شوٹنگ ہوتی ہے تو ڈائرکٹر کیمرے کے قریب کسیلئے موجود رہتا ہے کہ ایکٹروں کی ایکٹنگ اور جو مناظر پبلک کے سامنے پیش کئے جائیں گے وہ اسی جگہ سے بخوبی نظر آ سکتے ہیں وہ ایکٹروں کی ایکٹنگ کو بغور دیکھتا ہے۔ جب ایک دن کی شوٹنگ ختم ہو جاتی ہے تو کیمرہ مین تمثیل نگاروں کے ساکت فوٹو لے لیتا ہے۔ (باقی آئندہ)

قانون پاس کر دیا گیا۔

زیکیوں اور پولشوں میں لڑائی

وارسا ۲۸ ستمبر۔ پولینڈ کی ایک نیم سرکاری ایجنسی نے زیکیوں کے خلاف پولشوں پر حملہ

عالم نسواں

گھریلو صنعت و حرفت ہی غریب عورتوں کو خوشحال بنا سکتی ہے۔
محترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ

ہماری بہت سی مسلمان بہنیں آجکل سخت پریشان ہیں اور ان کو یہ شکایت ہے کہ ان کے شوہر کی آمدنی بہت کم ہے۔ بچے زیادہ ہیں۔ مصارف کثیر ہیں اس لئے گذارہ مشکل سے ہوتا ہے اسی طرح بعض بہنوں کو یہ شکایت ہے کہ ہمارا شوہر ہمیں عزت و احترام کی نگاہوں سے نہیں دیکھتا، اور ہماری محتاجی کی بناپر ہمیں حقیر سمجھتا ہے۔ بظاہر یہ بیانات بہت ہی دردناک ہیں۔ اور اسمیں شک نہیں کہ ایسی بہنیں ہمدردی کی مستحق ہیں لیکن اس کے ساتھ مجھے یہ کہنے کی اجازت دی جائے کہ ایسی بہنوں کو مجھے کچھ ضروری مشورہ بھی دینا چاہیئے، وہ یہ ہے کہ اگر محترم بہنیں اپنے وقت کو بیکار صرف نہ کریں۔ بلکہ صنعت و حرفت کی طرف توجہ کریں تو ان کی زندگی بڑی حد تک اطمینان و سکون کے ساتھ گذر سکتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی کونسی صنعت و حرفت ہے جسے پردہ نشین خواتین آسانی کے ساتھ اختیار کر سکتی ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ گذارش ہے کہ زیادہ کاموں کے متعلق تو مجھے تجربہ نہیں لیکن جو کام میں جانتی ہوں یا جن کاموں کے متعلق مجھے کسی قدر واقفیت ہے ان کے متعلق کچھ عرض کرتی ہوں۔

کچھ عرصہ پہلے میری یہ کیفیت تھی کہ میں زیادہ تر بیکار رہتی تھی، میرے شوہر کی آمدنی کم تھی اور مصارف زیادہ تھے ہم دونوں اکثر پریشان رہتے تھے۔ آخر کار میں نے یہ راہ عمل اختیار کی کہ سب سے پہلے سینا پرونا، کاڑھنا سیکھا۔ اور محلہ کی شریف عورتوں سے تعلقات پیدا کر کے انکو اپنا ہمدرد بنا لیا۔ پھر طب کی تعلیم حاصل کی۔ دایہ کا کام سیکھا۔ اور سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ چند روز بعد حیرت انگیز کامیابی ہوئی اور تمام مشکلات دور ہوگئیں۔ اس عرصہ میں میں نے اپنی لڑکی کو ٹریننگ کا امتحان پاس کرایا اور وہ ایک نسوانی مدرسہ میں ملازم ہوگئی۔ اب خدا کا شکر و احسان ہے کہ ہم اطمینان و سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور دوسری بہنوں کو بھی یہ مشورہ دیتی ہوں کہ وہ اپنا وقت فضول کاموں میں ضائع نہ کریں بلکہ گھریلو صنعت و حرفت کی طرف توجہ کریں اور اپنے وقت کو اچھے کاموں میں صرف کر کے آسودہ حالی کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں اس مضمون کو توجہ کے ساتھ پڑھیں گی۔ اور میں نے جو کچھ عرض کیا ہے۔ اس کی اہمیت کو محسوس کریں گی۔ میں یقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتی ہوں کہ اگر بہنوں نے اس دعوت عمل کو قبول کیا تو چند روز میں ان کے حالات میں ایک روح پرور انقلاب رونما ہو جائے گا۔ اور وہ آسودہ حال نظر آئیں گی۔ اس سلسلہ میں اپنی بہنوں سے یہ ضرور عرض کروں گی۔ خدا نہ کرے کہ وہ رسوم بد اور فضولیات میں رسم و رواج کی پابند ہو کر طرب خرچ کیا کرتی ہے سچ یہ ہے کہ یہ فضول خرچی ہی مسلمانوں کے افلاس کا باعث ہے حالانکہ وہ ہندوستان کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں بہت ہی غریب ہیں۔ اسلئے ان کو ذرائع عقل دولت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کفایت شعار رہنے کی شدید ضرورت ہے۔

کرنے کے متعلق مزید الزامات لگائے ہیں پولش لوگ بھی حملوں کا جواب حملے سے دے رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ پولش فرد دروں پر کل زیچ فوجی سپاہیوں نے گولی چلا دی۔ اس پر لڑائی شروع ہوگئی۔ ۵ فوجی سپاہی ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے۔

بچوں کی دنیا

سچا اور جھوٹا دوست
از الماس قریشی

دو دوست تھے۔ ایک کا نام تھا سردار خاں دوسرے کا نام تھا پردار خاں، دونوں روزگار کی تلاش میں اپنے اپنے گھر سے نکلے اس زمانہ میں ریل تو تھی نہیں، اور یہ دوست تھے بھی غریب اس لئے پیدل ہی روانہ ہوئے۔ اُس زمانہ میں گاڑیوں کے لئے پکا راستہ۔ سایہ دار درخت اور سرائیں ہر جگہ ملتی تھیں، اسلئے پیدل چلنے والوں کو کوئی خاص تکلیف نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ یہ دونوں دوست بھی راستہ طے کرتے ہوئے میلوں نکل گئے۔

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ انھیں ایک گھنے جنگل میں سے گزرنا پڑا۔ ابھی یہ لوگ تھوڑی ہی دور چلے ہونگے کہ سامنے انھیں ایک ریچھ آتا دکھائی دیا۔ سردار خاں نے کہا بھئی ریچھ آرہا ہے کیا کرنا چاہیئے۔

پردار خاں نے جواب دیا کہ میں تو درخت پر چڑھنا جانتا ہوں درخت پر چڑھ کر پناہ لیلونگا اور تم کشتی لڑنا جانتے ہو اس کا مقابلہ کر ہی لوگے۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ریچھ قریب آگیا۔ سردار خاں کو اکیلا چھوڑ کر پردار خاں ایک برابر کے درخت پر چڑھ گیا، درخت پر ریچھ نہیں چڑھتا۔ پردار خاں کو یہ بات معلوم تھی کہ ریچھ مردار نہیں کھاتا۔ چنانچہ سانس روک کر مردہ سا بنکر لیٹ گیا۔ ریچھ بہت دیر تک پردار خاں کے ناک کان اور پیر سونگھتا رہا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ مردہ ہے تو وہ چھوڑ کر ایک طرف چلا گیا۔ سردار خاں زمین سے اٹھ بیٹھا۔ پردار خاں بھی درخت سے اتر آیا۔ اور پوچھنے لگا کہ بھائی ریچھ نے تمہارے کان میں کیا کہا تھا۔

سردار خاں بولا کہ ریچھ نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت دوست کی مدد کرے، خود کو خطرے میں ڈالدے، جھوٹے دوست پر بھروسہ کرنا ٹھیک نہیں یہ کہکر اُس نے پردار خاں کے ساتھ سفر کرنا پسند نہ کیا اور اپنے شہر کو واپس لوٹ گیا۔

جنگ چھڑنے کا شدید خطرہ

برلن کی اطلاع مظہر ہے کہ آج رات کو یہاں کے باخبر حلقوں میں صورت حالات بہت زیادہ خطرناک خیال کی جاتی ہے۔ امن کی گھڑی ختم ہوتی جا رہی ہے ایک سرکردہ ڈپلومیٹ نے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ امن کی ٹھوڑی بالکل نازک ہو گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اگر ۲۸ ستمبر کو ۲ بجے سہ پہر تک حکومت زیکوسلاویکیا کی جانب سے موافق جواب موصول نہ ہوا تو حکومت جرمنی فوجوں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیدے گی۔

برطانی کیبنٹ میں تبدیلی ہوگی

لندن ۲۷ ستمبر۔ باخبر حلقہ اس بات پر متفق ہیں کہ برطانی کیبنٹ میں تبدیلی ناپسندیدہ نہیں ہے زیادہ تر یہ آئندہ چند گھنٹوں کے حالات پر منحصر ہے۔ مسٹر چیمبرلین کل اعلان کرینگے یا اس سلسلہ میں حکومت کے فیصلہ کو ظاہر کرینگے اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو یہ بات تقریباً یقینی ہے اور مسٹر ایڈن یا مسٹر چرچل کو کیبنٹ میں شامل کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں اتنا اور کہہ دینا ضروری ہے کہ کنزرویٹیو حلقوں کا خیال ہے کہ آجکل مسٹر چیمبرلین کا ذاتی رسوخ زیادہ قائم نہیں رہا ہے۔

پردۂ فلم

سینما کی فلم
از جناب اے۔ ایچ۔ حنفی لکھنوی

سینما جسے عرف عام میں بائسکوپ بھی کہتے ہیں، یہ فلم کے ذریعہ پردہ پر دکھایا جاتا ہے۔ فلم فیتہ کے ایک ایسے ٹکڑے کا نام ہے۔ جس کی تصاویر متحرک کیمرے پر ایک ہی وقت میں لیجاتی ہیں، سینما کی فلم بھی دور حاضرہ کی ایک حیرت خیز ایجاد ہے۔ کسی شہر کا باشندہ ایسا نہ ہوگا جس نے دو تین بار سینما نہ دیکھا ہو لیکن ہزاروں بائسکوپ جانے والوں میں سے صرف چند ہی ایسے ہونگے۔ جنہوں نے دو ڈھائی گھنٹے کے اس خواب بیداری کی تعبیر معلوم کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ کہ سینما کی فلم کیسے تیار کی جاتی ہے۔

خاموش فلموں کے زمانہ میں فلمسازی کے عمل کے واسطے کسی خاص اہتمام کی ضرورت نہیں پڑتی تھی کھلی ہوئی فضا کے سین، معمولی آرائش، اور کم تنخواہ پر کام کرنے والے فلم کے لئے دستیاب ہو جایا کرتے تھے۔ ایکٹرز اور ایکٹریسیں بھی قلیل معاوضہ پر بخوشی کام کرتے تھے۔ سائلنٹ فلموں پر خرچ کم اور آمدنی زیادہ ہوتی تھی، عموماً اچھی سے اچھی فلم چودہ پندرہ ہزار روپے میں تیار ہو جاتی تھی، ہندوستان میں جب سے بولتی ہوئی فلموں کا رواج ہوا۔ تو فلم اور اس کے متعلقہ اُمور کا معاملہ بڑا پیچیدہ ہو گیا۔ فی زمانہ ناطق فلموں پر لاکھوں روپے صرف کرنا پڑتے ہیں، کیونکہ اس کی تیاری میں ان لوازمات کی ضرورت پڑتی ہے ایک خاص قسم کی عمارت (ساؤنڈ پروف اسٹوڈیو) جسمیں آوازیں جذب ہو سکیں۔ اس کی تعمیر میں کم از کم پندرہ ہزار روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ ایسی قسم کے قیمتی کیمرے جو مکمل فلمیں تیار کر سکیں۔ صدابندی کے محیر العقول آلات۔ ایک جدید معمل خانہ (لیبارٹری) اور اس کے ماہرین۔ غرضیکہ ناطق فلم کے لئے بہت کثیر سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک معمولی تصویر بھی پچاس ساٹھ ہزار روپیہ سے کم نہیں بنتی۔ فلمسازی کے کل مصارف کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

		اسٹوڈیو
	ملبوسات آرائش میوزک مصوری (ذاتی یا کرایہ پر معہ آلات)	
	۶ ہزار روپے	۱۵ ہزار روپے
	سادی فلم اور لیبارٹری کا خرچ۔	اسٹوری ڈکٹیشن
	۱۵ ہزار روپے	۱۰ ہزار روپے
بیرونی منظر کشی کے مصارف	فلم کی پبلسٹی	کل میزان
۲ ہزار روپے	۳ ہزار روپیہ	۹۰ ہزار روپے

سب سے پہلے فلم کہانی لکھی جاتی ہے۔ اس کے بعد ایک مجلس مشاورت منعقد ہوتی ہے جسمیں پروڈکشن مینجر، فلم ڈائرکٹر، عکاس۔ مناظر نویس وغیرہ شامل ہوتے ہیں، اس میں اس بات پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ فلم نامہ ایسی ترکیب سے لکھا جائے جس پر کمپنی کو فلم پر زیادہ خرچ نہ کرنا پڑے۔ پھر افسانے پر نظر ثانی ڈائلاگ فلم کے واسطے اسے فلمی ترتیب کے لحاظ سے کئی حصوں میں منقسم کر دیا جاتا ہے۔ مناظر نامہ (سینیاریو) لکھنے کے بعد کاسٹنگ کا مرحلہ درپیش ہو جاتا ہے فلمسازی اور اس کے دیگر لوازمات کے علاوہ ایک فلم کو بہتر بنانے کے واسطے سب سے اہم اور ضروری چیز اداکاروں کا انتخاب ہے۔ چنانچہ اب تک اس امر کی طرف ہندوستان کی صرف چند کمپنیوں ہی نے توجہ کی ہے۔ ورنہ عموماً فلمساز کمپنیاں تو اس کو اہمیت ہی نہیں دیتیں۔ وہ اسی فلم کو منفعت بخش اور کامیاب تصویر سمجھتی ہیں جو انہیں زیادہ سے زیادہ آمدنی کی صورت دکھانے چاہے وہ فلمی خصوصیات کی حامل ہو یا نہ ہو۔ کاسٹنگ کی قدر تو امریکہ والے خوب کرتے ہیں، اور کیوں نہ کریں، اسلئے کہ یہی ایک چیز ہے جس پر فلم کی کامیابی اور ناکامی کا بڑا انحصار ہوتا ہے۔ اس فرض کا انجام دینے والا کاسٹنگ ڈائرکٹر ہوتا ہے۔ کرداروں کے انتخاب سے پہلے وہ مناظر نامہ (جسے کہ تحریری عملے نے تیار کیا ہے) کا مطالعہ صں

اقوال زرّیں

خود اعتمادی بہترین دوستوں میں سے ایک ہے۔

بلند خیالی اور وسعت نظری زندگی کو کامیاب بنانے کا راز مضمر ہے۔

اتنا علم جس سے انسان دوسروں کا فائدہ کر سکے بہترین نعمت ہے۔

جہالت ایک خود آوردہ مصیبت ہے۔

حصول علم بہت سے کرتے ہیں لیکن بہت کم اسکی قیمت ادا کرتے ہیں۔

قناعت سب سے بڑی دولت ہے۔

نفس کی رعونت جس طرح کم ہو بہتر ہے۔

عزلت نشینی کی زندگی بے خطر ہے۔

جو کام جتنی نیک نیتی سے کروگے اتنا ہی بہتر ہوگا۔

مسجد اور مندر میں عبادت کرنے والو خدا صرف وہیں نہیں ہے بلکہ غریبوں کی جھونپڑی میں بھی ہے۔

تجربہ بہترین کسوٹی ہے۔

موج تبسّم

گاہک:۔ یہ تم نے آنکھوں پر سیاہ رنگ کا چشمہ کیوں لگا رکھا ہے۔

موچی:۔ تاکہ بوٹ کی چمک سے آنکھیں خراب ہو جائیں

فلورا:۔ (فلس سے) محبت نامہ نوشت ہو رہا ہے مگر اس قدر آہستہ کیوں لکھتی ہو۔

فلس:۔ میرا منگیتر آہستہ آہستہ پڑھتا ہے۔

دوست:۔ سمتھ تم ٹیلیفون پر کیا کر رہے ہو۔ پندرہ منٹ ہو گئے ہیں۔ اور تم ایک لفظ بھی اب تک نہیں بولے۔

سمتھ:۔ میں اپنی بیوی سے ٹیلیفون پر باتیں کر رہا ہوں۔

دو دوستوں میں یہ وعدہ ہوا کہ جو پہلے مر جائے دوسرا اس کے کفن میں ایک لاکھ روپیہ رکھدے۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ بعد ایک دوست مر گیا دوسرے نے اپنے وعدہ کے مطابق اُس کے کفن میں ایک لاکھ کا چک لکھ کر رکھ دیا۔ اور نقصان بھی نہ ہونے پایا۔

ماں (بیٹے سے) میں نے تمہیں کئی مرتبہ بُری صحبت سے دور رہنے کو کہا ہے۔

بیٹا:۔ ٹھیک ہے۔ اسی وجہ سے تو میں نے اسکول جانا چھوڑ دیا ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

ہارگریوس نے ۱۷۶۴ء میں سوت کاتنے کی مشین ایجاد کی۔

۱۷۶۹ء میں آکرائٹ نے پانی کے زور سے چلنے والا چرخہ ایجاد کیا۔

۱۸۰۷ء میں لندن کی پال مال سٹرک پر گیس کی روشنی جلائی گئی۔

دمدار ستارہ ایک حیرت انگیز ہیئت کی چیز ہے بہت سے ستارے یکجا ہو کر ایسی شکل اختیار کرتا ہے۔

دنیا کی چائے میں ہندوستان کی چائے کا اول درجہ ہے۔

۱۸۳۳ء میں سلطنت برطانیہ میں غلام کے خرید و فروخت کا کاروبار یکدم روک دیا گیا۔

۱۸۳۷ء میں انگلستان میں ٹیلی گراف کی اوّل لائن لگائی گئی۔

زیتون کے درخت کی عمر ۷۰۰ سال ہوتی ہے۔

۱۷۸۵ء میں واٹ نے دخانی انجن ایجاد کیا۔

افسانہ

مُفلسی

ازجناب مجیب الدین متعلم درجہ نہم بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی

۱۴ ستمبر ۱۹۳۰ء صبح کا سہانا وقت ہے جنگل میں نہ ناقوس کی آوازیں ہیں نہ موذنوں کی اذانیں۔ نہ انسانوں کا شور و غل ہے نہ موٹروں کی آوازیں، نہ بلند قلعے ہیں نہ گنجان آبادی، نہ مخمل کے فرش ہیں نہ مشجر کے لحاف۔ درخت سر بسجود کھڑے اپنی بے ترتیبی پر ایک عجیب بہار دکھا رہے ہیں۔ ان کی سرسبز پتیاں ہوا کے جھولے میں ہنس ہنس کر جھول رہی ہیں۔ گویا ساقی کے فیض عام سے ہر ایک مست ہے۔ رنگ برنگ۔ سرخ سبز اور اودے طائر درخت کی نازک ٹہنیوں پر بیٹھے خوش الحانی کر رہے ہیں۔ طرح طرح کے پھول کھلے ہیں۔ مشک وادفرا انکے آگے مات اور رخسار انسان ان کے آگے بدصورت ہیں۔ ان کی نرم نرم رنگ برنگی پتیاں نظروں کو تقویت دیتی۔ ان کی بھینی بھینی خوشبو دماغ کو تازگی بخشتی اور ان کی جاں فزا شکل دل پر عجیب اثر کرتی ہے۔ کچھ ابھی کلیاں ہیں جو اپنے انجام سے ناواقف اور اختتام سے بے بہرہ ہیں۔ نسیم سحر انکو جگا رہی ہے۔ خنک و تازہ ہوا انھیں پیغام مسرت دے رہی ہے۔ کتنوں نے آنکھیں کھول دی ہیں کتنی ابھی انگڑائیاں لے رہی ہیں۔ آسمان پر شفق پھولی ہے۔

یہ ایک عجیب سماں ہے کون سا دل ہے جو اس کا شایق نہ ہو کونسی آنکھ ہے جو اسکی منتظر نہ ہو لیکن ایسے ہی وقت میں ایک نوجوان لیکن کمزور انسان جنگل کی جھاڑیوں میں درد و کرا اپنا دم توڑ رہا ہے، وہ کون ہے؟ وہ ایک نوجوان انسان ہے، اس چھوٹی سی عمر میں اُس نے زندگی کے سب نشیب و فراز دیکھ ڈالے ہیں، محلوں کی زندگی اُس نے بسر کی ہے۔ مخمل کے غالیچوں پر وہ سویا ہے، توس اور مکھن اگوشت اور انڈے اُس نے برسوں کھائے ہیں، ماں باپ کی محبت اُس نے دیکھی اور کالج کی تعلیم اُس نے حاصل کی ہے، غرور کے نشہ میں وہ سرشار رہا ہے۔

ماں کی موت کا داغ سینہ پر لیکر پسیردہ تھا، باپ کی موت کے بار کو کلیجہ پر رکھ کر یتیم وہ کہلایا، مفلس ہو کر در بدر ناصیہ فرسائی اس نے کی، گرمیوں کے زمانہ میں بغیر جوتی کے جلتی ہوئی ریت پر وہ چلا، بڑے بڑے ریگستان اس نے پار کئے۔ جاڑوں کی سرد اور لمبی راتیں بغیر پوشاک کے کھلے میدان میں اُس نے گذار دیا ہمالیہ کے پہاڑوں سے کودا۔ بغیر تیرا کی سیکھے گہرے سے گہرے سمندر میں غوطہ کھائے بڑے بڑے جنگل اُس نے پار کئے لیکن تقدیر سے بن نہ پڑی مصلحت خداوندی اور مشیت ایزدی وہ نہ توڑ سکا۔ نوشتۂ تقدیر کو گھس گھس کر بگاڑا لیکن ناکام رہا۔

اب اُس میں نہ حس تھی نہ حرکت۔ نہ اُسے زندگی کی خوشی تھی نہ موت کا رنج۔ نہ نسیم سحر سے دلبستگی تھی، نہ تکلیف سے درد۔ ناامیدی نے اُس کے ارادوں میں اتنا اطمینان پیدا کر دیا تھا کہ امید کی دلفزا بہاریں اُسے نظر نہ آتی تھیں صبح کی رنگینی، فضا کی حالت، چڑیوں کے چہچہے نسیم سحر اُس کے لئے بیکار تھے۔

وہ بدنصیب شخص تھا عقلمند باپ کا بیٹا، لائق اُستاد کا شاگرد، محلوں میں رہنے والا، خوشیوں سے دن گذارنے والا، فاقہ مست، نحیف الجثہ، مفلس دنیا کے نشیب و فراز کا شکار، آسمانی مصیبتوں کا بیمار، ایک مسلمان لیکن کلمہ سے ناواقف، ایک عالم باپ کا بیٹا پر مذہب سے بے واسطہ، ایک لائق اُستاد کا شاگرد پر عقل سے دور، فہم سے الگ، فلک زدہ، مکدر، مغلظ، عبرت کا پتلا، حیرت کا مجسمہ وغیرہ تھا۔

وہ ایک جھاڑی میں بیٹھا اپنے خون سے ایک کاغذ پر لکھتا تھا، اس نے لکھا تھا۔

"انسان کو مطلق العنان کہتے ہیں لیکن درحقیقت وہ بالکل بے بس اور بیکس ہے مصلحت خداوندی مشیت ایزدی کے خلاف ایک کام بھی نہیں کر سکتا، اپنی مرضی کے مطابق ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا، قوت تدبر سے بحر تقدیر کو پار کرنا چاہتا ہے لیکن موجیں اُسے آگے نہیں بڑھنے دیتیں، تدبیر کی ڈھال لے کر عقل کے ہتھیاروں سے لڑتا ہے لیکن وہ زنگ آلودہ اسلحہ اور مصنوعی ڈھال اُسکی حفاظت نہیں کرتے۔

میں نے غریب۔ نادمت انسانوں کو جلتی ہوئی ریت میں زندہ دفن کر دیا۔ ان کی جھونپڑیوں میں آگ لگوا دی۔ ان کی عزت کو تحس نحس کر ڈالا۔ لیکن میرے دوستوں نے میری تعریف کی۔ میں نامحرم حسین اور خوبصورت لڑکیوں میں رہا لیکن سبھوں نے میری تعریف کی، میں نے خوش مشاش و بشاش انسانوں کی امیدوں کو قلم کیا۔ ان کے آباد گھروں کو ویران بنایا۔ پر ہر ایک نے مجھے اچھا کہا۔ باپ اور بھائی، ماں اور بہن کو گالیاں دیں لیکن دنیا نے میری طرفداری کی۔ میں نے شراب پی اور متوالہ بنا۔ نیرنگ زمانہ سے دلچسپیاں لیں، لیکن سبھوں نے مجھے بہتر جانا اور برتر مانا۔ نماز کے وقت جوئے میں شرکت کی۔ پانسے پھینکے، روزدوں کے منہ میں بکار رند بنا۔ کسی نے مجھے بُرا نہ کہا حسین عورتوں اور لڑکوں کو زر کثیر دیا۔ زکوٰۃ کو حرام جانا پر سب میرے ہمخیال تھے۔ میں نے دعوت کی کثیر التعداد لوگ آئے اور میری تعریف کی۔

اب میں غریبوں کا ساتھ دیتا ہوں، ان کا ہاتھ بٹاتا ہوں لیکن سب مجھے بُرا کہتے ہیں۔ میں تمام عورتوں کو بہن، ماں، مردوں کو بھائی و باپ جانتا ہوں پر سب مجھ سے حقارت کرتے ہیں۔ ہر ایک کی خدمت کو تیار ہوں لیکن کوئی مجھے اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتا، ہر ایک کے غم میں شریک ہوں، پر میرا کوئی شریک نہیں، شراب سے کوسوں بھاگتا ہوں اور نیرنگ زمانہ سے الگ رہ کر گوشہ نشین رہتا ہوں، لیکن دنیا مجھے ذلیل سمجھتی ہے۔ میں مسجد میں جاتا ہوں لوگ مجھے چور سمجھتے ہیں کیوں؟

کیونکہ میں پہلے امیر، غنی۔ مالدار اور فارغ البال تھا اور اب مفلس نادار، اور مفلوک الحال ہوں۔

یو۔ پی زرعی ریسرچ کمیٹی کی سفارشات

الہ آباد ۲۵ ستمبر۔ یو پی زرعی ریسرچ کمیٹی نے زرعی ریسرچ کی امپیریل کونسل کی منظوری کے لئے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی ہیں۔

(۱) گنے کی پیداوار اور شکر کی تیاری کا اندازہ لگایا جائے۔ تاکہ صحیح تخمینہ پیش کیا جا سکے۔

(۲) نباتاتی تیلوں کی تیاری کے متعلق تحقیقات کی جائے

(۳) شہد کی صنعت کو بہتر بنانے کے امکانات معلوم کئے جائیں۔

مسٹر گوپی ناتھ باردولوئی

شیلانگ ۲۳ ستمبر۔ مسٹر گوپی ناتھ باردولوئی نے گوہاٹی میونسپلٹی کی چیرمین شپ اور آسام پراونشل کانگریس کمیٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی

برطانیہ نے جرمنی کا الٹی میٹم ٹھکرادیا

جنگ کیلئے برطانیہ کی تیاری — ہندوستان کے افسروں کو ہدایت

لندن، ۲۸ ستمبر۔ ہر ہٹلر کے "الٹی میٹم" کا جواب ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے اپنا قاصد بذریعہ ہوائی جہاز ہر ہٹلر کے پاس بھیجا ہے۔ رائٹر کے لابی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے ہر ہٹلر کو صاف الفاظ میں لکھ دیا ہے کہ جرمنی کی اسکیم ناقابل منظور ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے ہر ہٹلر سے اپیل کی ہے کہ وہ یہ ثابت کردیں کہ وہ زیکوسلاویکیہ کے ساتھ براہ راست پرامن طریقہ پر گفت وشنید سے معاملے کرنے کے لئے خواہشمند ہیں۔

پراگ سے ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے جو تجویزیں پیش کی ہیں موجودہ حکومت صرف ان کی ہی بنا پر سمجھوتہ کی بات چیت کرسکتی ہے۔

ہر ہٹلر کی تقریر

ہر ہٹلر نے کل رات ایک تقریر کے ذریعہ صاف الفاظ میں اعلان کردیا ہے کہ میں یکم اکتوبر کو جرمن سوڈیٹن علاقہ پر ضرور قبضہ کرلوں گا، ہر ہٹلر کی تقریر کے بعد مسٹر چیمبرلین نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں ہر ہٹلر سے معاملہ کو پرامن طریقہ پر طے کرنے کی اپیل کی ہے، مسٹر چیمبرلین نے ہر ہٹلر کو یقین دلایا ہے کہ جو سمجھوتہ ہوگا برطانیہ اس کی شرائط پوری کرائے گا۔

برطانی اور فرانسیسی وزیروں میں مشورے

کل تمام دن برطانی اور فرانسیسی وزیروں میں مشورے ہوتے رہے۔ اس موقع پر فرانس کے کمانڈر انچیف بھی موجود تھے۔ برطانی کیبنٹ کا اجلاس طلب کرلیا گیا ہے۔ برطانیہ نے بھی جنگ کے لئے تیاریاں شروع کردی ہیں۔ کل وزیراعظم نے آسٹریلیا کے وزیراعظم سے ٹیلیفون پر بہت دیر تک بات چیت کی۔ برطانیہ میں جنگ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی جارہی ہے اور اسوقت جنگ کا زبردست خطرہ محسوس کیا جارہا ہے۔ ہندوستان میں بھی افسروں کو ہدایت موصول ہوگئی ہیں۔

برطانیہ میں جنگ کی تیاریاں

لندن ۲۶ ستمبر۔ ملک کی ہوائی حملہ سے حفاظت کے لئے حکومت نے چند احتیاطی تدبیریں اختیار کی ہیں جنمیں رائل ایرفورس کے افسران کو جو کہ رخصت پر ہیں واپس بلانا اور رائل ایرفورس سے ملحقہ ریزرو فورس کو طلب کرنا ہے اور اس کے علاوہ ہوائی حملہ سے آگاہ کرنے کے متعلق انتظام کرنا ہے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ تمام تدبیریں احتیاط کے لئے ہیں انکو جنگ کی تیاری نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور آج نے ہوائی حملہ کا مقابلہ کرنے والی فوج کے افسران کو بلالیا ہے۔

جبرالٹر کی اطلاع مظہر ہے کہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ جبرالٹر اور قلعہ کی حفاظت کے لئے انتظام کئے جارہے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں والنٹیروں کی بھرتی شروع ہوگئی ہے جو بھرتی ہونا چاہیں وہ رجسٹر میں اپنا نام لکھا دیں۔

حکومت ہند کی ہدایات

الہ آباد، ۲۸ ستمبر۔ تمام افسران محکمہ پرواز کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ حکومت یو پی کو بھی حکومت ہند نے ہدایت کی ہے کہ وہ پراونشل میڈیکل سروس کے ۲۵ افسران کو ایک مختصر نوٹس پر جنگ کے لئے مہیا کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈین میڈیکل سروس کے افسران کو بھی ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ وہ تمام فوری ضرورتوں کے لئے تیار رہیں۔ مزید اطلاع مظہر ہے کہ چیف سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ٹیلیگراف نے ایک اعلان کیا ہے کہ زیکوسلاویکیہ کے لئے کوئی تار لینا عارضی طور پر بند کردیا گیا ہے۔

پولینڈ سے قطع تعلق

وارسا ۲۶ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ پولینڈ کی سرحد کے قریب کنالیکو ریلوے کے ایک حصہ کو زیکوسلاویکیا کی فوجوں نے بارود سے اڑادیا ہے۔ یہ لائن پولش ریلوے سسٹم کا ایک حصہ ہے اور زیکوسلاویکیا میں صرف تھوڑی دور تک جاتی ہے۔

پریذیڈنٹ روزولٹ کی اپیل

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے ہر ہٹلر اور ڈاکٹر بنیس سے مندرجہ ذیل اپیل کی ہے۔

میں امریکہ کے ۔۔۔۔۔۔ ۱۳ اشخاص کی طرف سے اور دیگر ملکوں کے باشندوں کی خاطر نہایت عاجزانہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ گفت وشنید منقطع نہ کریں بلکہ متنازعہ معاملات کو پرامن مناسب اور تعمیری طور پر طے کرنے کے لئے گفت وشنید جاری رکھیں۔

پریذیڈنٹ روزولٹ نے جنگ کا ایک خوفناک نقشہ کھینچا ہے اور بیان کیا ہے کہ کوئی قوم اس کے نتائج سے نہیں بچ سکتی۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے امریکن کیبنٹ کا فوری اجلاس بلایا ہے۔

ہر ہٹلر کو زیک حکومت کا جواب

پراگ ۲۶ ستمبر حکومت زیکوسلاویکیا ہر ہٹلر کے میمورنڈم کا جواب تیار کرنے میں معروف ہے۔ کل بہت رات گئے تک کیبنٹ کا اجلاس ہوتا رہا۔

روس میں خاموشی

ماسکو ۲۶ ستمبر ہر ہٹلر کے میمورنڈم پر سرکاری طور پر یہاں کوئی رائے ظاہر نہیں کی جارہی ہے۔ اور روسی مقرر بالکل خاموش ہیں۔

لیکن باخبر حلقوں میں اس بات میں مسرت کا اظہار کیا جارہا ہے کہ اس مرتبہ فرانس اور برطانیہ نے پہلے سے مضبوط رویہ اختیار کیا۔

باخبر حلقوں میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ روس نے پولینڈ کو جو تنبیہ بھیجی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جرمنی اور زیکوسلاویکیا کے درمیان جنگ چھڑنے پر پولینڈ جنگ میں شریک نہیں ہوگا۔

مسولینی کی تقریر

روم۔ سائنور مسولینی نے ہر ہٹلر کے رویہ کی حمایت کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمن میمورنڈم میں اس سے زیادہ مطالبہ پیش نہیں کیا گیا ہے جو کہ برطانیہ اور فرانس نے تجویزیں پیش کی ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد کہ پرامن سمجھوتہ کے لئے ابھی چند روز باقی ہیں، سائنور مسولینی نے فرمایا کہ ایک روز وہ آئے گا جب اٹلی بھی شریک ہوگا۔ ہم مکمل طور پر مسلح اور کمربستہ ہیں اور ہر طریقہ سے لڑنے کے لئے تیار رہیں۔ سائنور مسولینی نے معاہدہ وارسلز کے خلاف بہت کچھ کہا۔

جرمنی کو متنبہ کردو

لندن مسٹر چرچل نے آج ایک بیان شایع کیا ہے جس کے دوران میں فرمایا کہ امن برقرار رکھنے کے لئے اب صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ مشترکہ طور پر یا ایک ساتھ برطانیہ فرانس اور روس کو چاہیئے کہ جرمنی کو متنبہ کردیں کہ اگر اس وقت زیکوسلاویکیہ پر حملہ کیا تو اس کے معنی ہمارے خلاف جنگ کے ہوں گے۔ اس مراسلہ کی نقل تمام غیر جانبدار حکومتوں خاصکر امریکہ کے پاس بھیجدینا چاہیئے۔ ایک ماہ پہلے اس قسم کا قدم اٹھا لیا گیا ہوتا تو آج یہ نازک صورت پیدا نہ ہوتی۔

ہر ہٹلر کا خوفناک عزم

زیکوسلاویکیا کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے فرمایا کہ یورپ میں علاقہ کے لئے میرا یہ آخری مطالبہ ہے اور یہ ایک ایسا مطالبہ ہے جسکو میں ہرگز ترک نہیں کرسکتا۔

ہر ہٹلر نے مزید کہا کہ قدرتی طور پر سلاوکوں ہنگیریوں اور پولینڈ والوں کے لئے میرے دل میں ہمدردی ہے، لیکن میں نے صرف جرمنوں کے لئے مطالبہ کیا۔ میں نے تمام صورت حالات مسٹر چیمبرلین پر واضح کردی اور میں نے یہاں تک کہدیا کہ جرمنی کے صبر واستقلال کا پیالہ لبریز ہوچکا ہے اب انگلینڈ اور فرانس نے زیکوسلاویکیا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جرمنی کا مطالبہ یعنی جرمن علاقہ کی علحیدگی منظور کرلیں۔

میں نے اپنے آخری اور انقطاعی مطالبات کے ساتھ اپنا میمورنڈم حکومت برطانیہ کو دیدیا ہے اسمیں وہ صرف وہ تجویزیں ہیں جنکو ڈاکٹر بنیس منظور کرچکے ہیں۔ مختصراً یہ ہے کہ جو لوگ جرمن ہیں اور جرمنی جانا چاہتے ہیں وہ ضرور جائینگے اور فوراً اجائیں گے۔ میرا مطالبہ ہے کہ یہ علاقہ جرمنی کے ماتحت کردیا جائے۔ میں چند ہندی عوام کی رائے پر چھوڑتا ہوں۔ ڈاکٹر بنیس کو یہ علاقہ یکم اکتوبر سے میرے حوالے کرنا پڑے گا۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اگر نیچ لوگ دوسری قوموں کے معاملات بھی مناسب طور پر طے کردیں تو پھر میں کچھ نہ کہوں گا۔ اور اسکی آزادی کی گارنٹی کے لئے تیار ہوں۔

ہر ہٹلر نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ دنیا میں صرف ایک شخص ہے جو ہمیں سمجھتا ہے وہ گہرا دوست مسولینی ہے اسکو ہم نہیں بھول سکتے۔ جو کچھ اس نے کیا ہے اور اگر کبھی کوئی وقت آیا تو میں بالجرمنی کے روبرو کھڑا ہوں گا اور ان سے مطالبہ کروں گا۔ کہ وہ بھی ایسا ہی رویہ اختیار کریں۔ تب اٹلی اور جرمنی ایک دوسرے کی حفاظت کریں گے۔ آپ نے ڈاکٹر بنیس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مئی کے انتخاب کے وقت ڈاکٹر بنیس نے فوجی طاقت سے سوڈیٹن علاقہ پر قبضہ کیا تھا۔

زیکوسلاویکیہ سے اظہار ہمدردی

دہلی ۲۸ ستمبر۔ شری یت سبھاش چندر بوس صدر کانگریس نے زیکوسلاویکین ریپبلک کے پریزیڈنٹ ڈاکٹر بنس کے پاس مندرجہ ذیل بحری تار بھیجا ہے،

کانگریس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جسمیں اس نے آپ کے بہادر آدمیوں کے ساتھ ان کی موجودہ جدوجہد جو کہ اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے کر رہے ہیں۔ گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ انسانیت کا بہتر جوہر عود کرے گا اور بنی نوع انسان کو اس تباہی سے بچائے گا جس کا خطرہ اس وقت درپیش ہے۔ براہ مہربانی میری ذاتی تسلیمات اور داد قبول فرمائیں گے۔

ہندوستان میں جنگ کا اثر

لندن ۲۷ ستمبر۔ برطانیہ میں ہندوستان کے رشتہ داروں اور ان کے والدین کو دوبارہ یقین دلایا گیا ہے کہ تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں اور یہاں کے ہندوستانیوں کی اسی طرح حفاظت اور دیکھ بھال کی جائیگی جیسا کہ باقی پبلک کی۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ لندن میں ہندوستانیوں کی حفاظت کے لئے عنقریب ایک کمیٹی بنائی جائیگی۔ ایسے وقت میں یہ معلوم کرکے بہت ہی تعجب ہوگا کہ طلبا ابھی تک بڑی تعداد میں یہاں پہنچ رہے ہیں بہتر ہوگا کہ جہاں بھی ممکن ہوسکے چند ہفتوں کے لئے یورپ کا دورہ ملتوی کردیں۔

جرمن جہاز بحر روم میں داخل ہوگئے

لندن ۲۸ ستمبر۔ نامہ نگار سے اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کی آبدوز کشتیاں سپلائی کرنے والا جہاز اور سرنگ بچھانے والے جہاز بحیرۂ روم میں داخل ہوگئے ہیں۔

برطانیہ کی دوسری شدید غلطی

لندن ۲۹ ستمبر۔ مسٹر لائڈ جارج سابق وزیر اعظم برطانیہ نے چیرمین سا وتھ ویڈ لبرل فیڈریشن سو ایک خط لکھا ہے جس کے دوران میں آپ فرماتے ہیں کہ ۱۹۱۴ء میں ہم نے یہ غلطی کی تھی کہ ہم نے جرمنی کو یہ تنبیہ نہیں کی کہ اگر بلجیم پر حملہ کیا تو سلطنت برطانیہ کی پوری طاقت کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ہمیں آج پھر اس عظیم غلطی کو نہیں دہرانا چاہئے۔ اگر جنگ کو ٹالنا مقصود ہے تو اس بات کی ضرورت ہے کہ برطانیہ صاف الفاظ میں اعلان کر دے کہ حکومت زیکوسلاویکیا اس حد تک جھک گئی ہے جس سے آگے اس کے لئے جھکنا ممکن نہیں اور جرمنی کے اشتعال دلانے پر سوڈیٹنوں نے ان کو نہیں مانا اور اگر زیچ ریپبلک کو کچلنے کی مزید کوشش کی گئی تو برطانیہ حملہ آور کا مقابلہ کرنے میں فرانس اور دوسرے ملکوں کا ساتھ دے گا۔

وائنا ۲۹ ستمبر۔ وائنا میں ایک جرمن ہوائی جہاز پر فائر کر کے نیچے گرا دیا گیا۔ اسکو غلطی سے زیچ ہوائی جہاز خیال کر لیا گیا۔

بحکم جناب مسٹر ایم اے۔ انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۶۹۴ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ کانپور ضلع کانپور

فرم بھیا تھ پرتاب نرائن بذریعہ پرتاب نرائن ولد مرلی منوہر قوم برہمن ساکن سری نگر کانپور

بنام

رام سنہی تواری ولد نامعلوم قوم برہمن ساکن موضع لڑوا پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 387/12/9 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

کانگریس شہری آزادی کی حامی ہے

وہ شرارت کا لائسنس نہیں دے سکتی

دہلی، ۲۸ ستمبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے آخری اجلاس میں کل طوفانی منظر دیکھنے میں آیا جب شہری آزادی کے رزولیوشن پر بحث کے دوران میں سوشلسٹ اور دوسری انتہا پسند جماعتوں کے لوگ واک آوٹ کر گئے۔ راجندر بابو نے ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کی حمایت کرتے ہوئے فرمایا کہ کانگریس شہری آزادی کی حامی ہے مگر وہ شہری آزادی کے نام پر کانگریسیوں کو شرارت کا لائسنس نہیں دے سکتی اپنی ترمیموں کی پے در پے شکست سے بائیں بازو والے غیظ و غضب میں آ گئے اور اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

رات کو دن میں منتقل کر کے آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کل اپنی کارروائی ختم کر لی۔ کل کا اجلاس ۵ بجے شروع ہو کر تقریباً ۱/۲ ۲ بجے شب تک جاری رہا۔ راشٹرپتی بوس نے اجلاس کی صدارت فرمائی

جنگ جنگ کے متعلق رزولیوشن سب سے زیادہ اہم تھا۔ مگر خلاف توقع اسے چیر کی طرف سے پیش کیا گیا۔ لہذا اس پر کوئی بحث نہیں ہوئی۔ ہری پور کانگریس کے رزولیوشن کی روشنی میں کانگریس کی پالیسی کا اعادہ کرتے ہوئے جنگ کی صورت میں ہنگامی اختیارات ورکنگ کمیٹی کے سپرد کر دیئے گئے۔ فرقہ وارانہ گفت و شنید کی مذمت اور ہندوستانی زبان کی ترویج کے متعلق ہیرو فتری ریزولیوشن منظور ہو گئے۔ مگر دونوں معاملوں میں کانگریس کی پالیسی پھر ایک دفعہ وضاحت کر دی گئی۔ اول یہ کہ کانگریس فرقہ وارانہ گفت و شنید کا دروازہ کبھی نہیں بند کر سکتی۔ دوئم یہ کہ وہ ہندوستانی زبان کو وہ قومی زبان سمجھتی ہے

شہری آزادی کے مسئلہ پر گرما گرم بحث

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے شہری آزادی کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کیا جو کہ حسب ذیل ہے:-

چونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ جنہیں کانگریس کارکنان بھی شامل ہیں۔ شہری آزادی کے نام پر قتل اور لوٹ مار کرنے اور تشدد آمیز ذرایع سے طبقہ وارانہ جنگ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور چونکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کچھ اخبارات نے جھوٹ اور تشدد کی ایک ایسی مہم شروع کی ہوئی ہے جس کے زیر اثر ان اخبارات کو پڑھنے والے تشدد پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور فرقہ وارانہ فسادات بھی ہو سکتے ہیں لہذا کانگریس پبلک کو یہ تنبیہ کرتی ہے کہ شہری آزادی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ تشدد آمیز کام کئے جائیں یا ان کی ترغیب دی جائے۔ یا جھوٹا پروپیگنڈا کیا جائے۔ پس کانگریس شہری آزادی کے متعلق اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی کئے بغیر اپنی روایت کے متعلق ایسی تدابیر کی حمایت کریگی۔ جنکو کانگریسی حکومتیں جان و مال کی حفاظت کے لئے اختیار کریں۔

مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے اپنا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے ایک مختصر تقریر کی جس کے دوران میں کہا۔ جہاں تک اس رزولیوشن کا تعلق ہے کانگریس کے لئے ماسوائے اس کی حمایت کرنے کے اور چارہ کار نہیں ہے، انہیں شہری آزادی کے نام کام کرنے اور پھر ان کی تشہیر کرنے کا کوئی مجاز نہیں ہے۔ انہیں صاف الفاظ میں یہ کہ دینا چاہیئے کہ وہ عدم تشدد میں اعتقاد رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے۔ اگر وہ واقعی میں اعتقاد رکھتے ہیں تو انہیں اپنی تقریروں کی مذمت کرنا چاہیئے جنہیں تشدد کی ترغیب دی جائے۔ پہلے تو اس قسم کی تقریریں کرنا اور پھر شہری آزادی کے نام پر کانگریس سے حفاظت کے لئے درخواست کرنا غلطی ہے۔

آچاریہ کرپلانی نے رزولیوشن کی تائید کی سوشلسٹوں بائیں بازو والوں اور کسان سبھائیوں کی جانب سے مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے رزولیوشن میں کم و بیش دس ترمیمیں پیش کی گئیں جنہیں سے کچھ میں یہ کوشش کی گئی کہ رزولیوشن کے مطلب کو ہی فوت کر دیا جائے۔

مسٹر بنکم مکرجی نے اپنی ترمیم میں یہ تجویز کیا کہ شہری آزادی میں اور توسیع کی جائے انہوں نے ورکنگ کمیٹی کے اس رزولیوشن کو پیش کرنے پر سخت نکتہ چینی کی۔

سوامی سہجانند سرسوتی نے رزولیوشن کو پیش کرنے پر ورکنگ کمیٹی کی سخت مذمت کی اور کہا کہ کسان سبھائیوں کے خلاف جو الزامات لگائے جاتے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ کسان بھائی کسانوں سے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہتے کہ وہ اپنی تنظیم کریں اور اپنے حقوق کے لئے لڑائیں۔

مسٹر موحمدار نے ایک پر زور تقریر کے دوران میں ورکنگ کمیٹی کے موجودہ طرز عمل پر سخت نکتہ چینی کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ وہ اہنسا کے نام پر شہری آزادی کو سلب کرنے کی کوشش کر رہی ہے پروفیسر رنگا نے بھی کسان سبھائیوں کے طرز عمل کی حمایت کی اور ورکنگ کمیٹی کے الزامات کو بے بنیاد اور غلط قرار دیا۔ انہوں نے ورکنگ کمیٹی کو اس رزولیوشن کے پاس کرنے کے خلاف تنبیہ کی۔ اور کانگریسی وزارتوں کے خلاف یہ الزام عائد کیا کہ وہ کسانوں کو جس کے ووٹوں کی امداد سے وہ برسر حکومت آگئی ہیں کوئی ٹھوس امداد پہونچانے میں قاصر رہی ہیں۔

جنیدر بابو ورکنگ کمیٹی کی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہیں

بابو راجندر پرشاد نے اس الزام کی تردید کی کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی شہری آزادی کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس کے برخلاف رزولیوشن میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ شہری آزادی کو قایم رکھا جائے اور ایسی باتوں کو ختم کیا جائے جو کہ شہری آزادی کی ذیل میں نہیں آئیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ رزولیوشن کا مطلب یہ ہے کہ کانگریسی کارکنان گمراہ ہو کر شہری آزادی کے نام پر بیجا کام نہ کریں اگر وہ اب اس راستہ سے ہٹنا چاہتے ہیں جس راستہ پر کہ وہ ابھی تک چلتے رہے ہیں تو انہیں صاف الفاظ میں یہ اعلان کر دینا چاہئے۔ آپ نے کہا کہ اس رزولیوشن کو پیش کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کو جو کہ اہنسا کے راستہ سے ہٹ رہے ہوں روکا جائے۔ آپ نے رزولیوشن کے مخالفوں کو یہ یقین دلایا کہ رزولیوشن کسی فرد یا کسی انجمن کے لئے چیلنج نہیں ہے اور اگر وہ کسی کے لئے چیلنج ہے تو وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو کہ عدم تشدد کے راستہ سے ہٹ رہے ہیں۔

مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے کہا میں رزولیوشن کے بھی خلاف ہوں اور ترمیموں کے بھی خلاف ہوں۔ ترمیموں کے خلاف اسلئے ہوں کہ رزولیوشن میں کوئی ترمیم ہو ہی نہیں سکتی۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ رزولیوشن اس قدر بے ضرر نہیں ہے جسقدر کہ وہ بظاہر نظر آتا ہے۔ درحقیقت اس رزولیوشن میں شہری آزادی یا کسان تحریک کا کوئی سوال نہیں ہے بلکہ اس نے ایک بنیادی اصول پیدا کر دیا ہے اور وہ سوال کریڈ کے مقابلہ میں پروگرام کا ہے جو لوگ کانفرنس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ اگر پروگرام کریڈ کے خلاف ہوا۔

مسٹر رائے نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ رزولیوشن پاس ہو گیا تو اس سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی عوام کی نمائندہ نہیں ہے اور ان جیسے لوگ کانگریس سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

آچاریہ نریندر دیو نے رزولیوشن کی پر زور مخالفت کی اور کہا کہ ورکنگ کمیٹی کا مقدمہ بہت کمزور ہے جس کی پیروی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے آپ نے کئی کانگریس صوبوں کی وزارتوں کا حوالہ دیتے ہوئے ان کے طرز عمل کی مذمت کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ اگر رزولیوشن پاس ہو گیا تو خفیہ پولیس اور معمولی پولیس کے آدمیوں کو اس بات کا اور موقع مل جائے گا کہ وہ کانگریسی کارکنوں کو خوب ستائیں اور پریشان کریں۔

آپ نے بھی رزولیوشن کو غیر ضروری قرار دیا اور یہ تجویز کیا کہ اگر یہ دیکھا جائے کہ کوئی کانگریسی کارکن عدم تشدد کے راستہ سے ہٹ رہا ہے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے نہ کہ اسے جیل بھیج دیا جائے۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یو پی نے رزولیوشن کی حمایت میں ایک طویل تقریر کی آپ نے کہا کہ مجھ جیسے شخص کے لئے جسے ایک وزیر ہونے کی وجہ سے ایک خونخوار جانور خیال کیا جاتا ہے۔ اس رزولیوشن کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ جو لوگ رزولیوشن کے خلاف ہیں وہ یہ بخوبی جانتے ہیں کہ رفتہ رفتہ تشدد ان کے درمیان آتا جا رہا ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ مرض کا علاج کرنے میں کچھ شرم محسوس کرتے ہیں۔ اگر کانگریسی وزارتیں امن و امان قایم کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو وہ شہری آزادی کو بھی برقرار رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ درحقیقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی فضا پیدا کی جائے کہ کانگریسی حکومتیں شہری آزادی سلب کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کریں۔

اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ کانگریسی صوبوں میں بھی خفیہ پولیس کچھ سیاسی کارکنوں کی نگرانی رکھتی ہے۔ آپ نے کہا کہ یو پی میں ایسے خالات نہیں پائے جاتے ہیں بلکہ جو لوگ دیگر صوبوں سے رہا ہوتے ہیں۔ وہ یو پی میں آ کر سکونت اختیار کر لیتے ہیں۔ لوگ یو پی کو کوڑا گھر بناتے ہیں لیکن مجھے اس بات پر فخر ہے کیونکہ وہ بہت سے لوگوں کو پناہ دے رہا ہے۔

آپ نے یہ دعوی کیا کہ کانگریس حکومت نے کسانوں اور مزدوروں کی حالت کو بہت کچھ بہتر بنا دیا ہے اور انکو فضول اخراجات سے بچا کر ان کی مالی امداد کی ہے۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ایک پر زور تقریر کے دوران میں ورکنگ کمیٹی کے خلاف عائد کئے ہوئے تمام الزامات کی تردید کی اور کچھ غلط فہمیاں بھی دور کیں جو چند مقرروں کی تقریروں کی وجہ سے پیدا ہو گئیں تھی۔ آپ نے فرمایا رزولیوشن کو بہت سوچ سمجھ کر اور ممبران ورکنگ کمیٹی و نیز ساتوں کانگریسی صوبوں کے وزرائے اعظم سے مشورہ کرنے کے بعد بنایا گیا ہے۔ آپ نے اس خیال کی تردید کی کہ اس رزولیوشن کا مطلب یہ ہے کہ کانگریسی کارکنوں کو جیل بھیجا جائے۔ آپ نے کہا برخلاف اس کے رزولیوشن کا مقصد یہ ہے کہ ان کسانوں اور مزدوروں کو بچایا جائے جو کہ چند کانگریسی کارکنوں کی باتوں میں آ کر گمراہ ہو رہے ہیں ہمارا یہ ہرگز مقصد نہیں ہے کہ کسانوں اور مزدوروں کو کچلا جائے۔

نوٹس تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۶۶ سنہ ۱۹۳۸ء

بمقدمہ نعیم الدین ولد حاجی علیم الدین ساکن مچھلی بازار کانپور، مالک فرم نعیم الدین مقیم الدین چینی گلاس ڈیکیر ہاؤس مچھلی بازار کانپور سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مفلس قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے درخواست مذکور کی سماعت کے لئے تاریخ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء مقرر کی ہے۔　　المرقوم ۱۲ ستمبر سنہ ۳۸ء

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت خفیفہ کانپور
مہر عدالت

امتحانات مدرسہ جامع العلوم

الحمد للہ والمنہ، امسال مدرسہ جامع العلوم کانپور میں فارغین طلبہ کا تحریری امتحان فراغ ۲ر شعبان ۱۳۵۷ھ سے بایما حضرت مولانا حاجی حافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی بہ تجویز جناب شمس العلماء مولانا حاجی حافظ محمد اسحاق صاحب لکچرار ڈھاکہ یونیورسٹی شروع ہو جاویگا. اس مرتبہ یہ انتظام کیا گیا ہے کہ دوسرے مدارس کے فارغین طلبہ اگر امتحان میں شریک ہونا چاہیں تو انکو بالکل معمولی فیس پر شریک امتحان کیا جا سکتا ہے. پرچے امتحان بیرونجات کے علماء کے پاس سے آئے ہیں.

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

نظام الوقت امتحان فارغین مدرسہ جامع العلوم کانپور

۲ر شعبان ۱۳۵۷ھ	بروز سہ شنبہ	صحیح بخاری شریف
۳ " "	چہارشنبہ	نور الانوار، شرح عقائد
۴ " "	پنجشنبہ	مقامات حریری
۶ " "	یکشنبہ	شرح جامی
۷ " "	بروز یکشنبہ	
۸ " "	دوشنبہ	مختصر المعانی
۹ " "	سہ شنبہ	ملا حسن
۱۰ " "	چہارشنبہ	میبذی
۱۱ " "	پنجشنبہ	سراجی
۱۳ " "	شنبہ	بیضاوی شریف

عہدہ میں تبدیلی

لکھنؤ. یو. پی گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات عامہ میں ایک تبدیلی عمل میں آئی ہے اور ڈاکٹر الرشید ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات عامہ نے محکمہ گرام سدھار کے اسسٹنٹ افسر کے عہدہ کا چارج لے لیا ہے آپ فی الحال عارضی طور پر کام کرینگے.

ہٹلر کا الٹی میٹم

برلن ۲۶ر ستمبر. ہر ہٹلر نے میمورنڈم کی شکل میں حکومت زیکوسلاویکیا کو جو الٹی میٹم دیا ہے اسمیں تحریر ہے کہ سوڈیٹن علاقہ میں حادثات اور انتقام بڑھتے جا رہے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ صورت حالات ناقابل برداشت ہو گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یورپ کا امن خطرہ میں ہے. اس لئے یہ ضروری ہے کہ زیکوسلوویکیہ سے سوڈیٹن علاقہ کی علیحدگی کا مطالبہ بلا کسی تاخیر کے منظور کر لیا جاوے جو رقبہ جات علیحدہ کئے جاتے ہیں وہ ملحقہ مراسلہ کے ساتھ نقشہ میں سرخ رنگ سے ظاہر ہوتے ہیں اور جن کے بارے میں رائے عامہ معلوم کرنا ہے وہ سبز رنگ سے ظاہر کئے گئے ہیں.

برطانیہ اور فرانس
برطانی اور فرانسیسی تجویزیں

جو تجویزیں ہر ہٹلر کے روبرو پیش کی گئی تھیں جنکو زیکوسلوویکیا نے بھی منظور کر لیا تھا وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) جن علاقوں میں سوڈیٹن آبادی ۵۰ فیصدی سے زیادہ ہے. وہ علاقے بغیر استصواب رائے عامہ علیحدہ کر دیئے جائیں. اور جہاں کہیں سرحد کے تصفیہ کرنے کا معاملہ ہو اس کا فیصلہ ایک بین الاقوامی کمیشن کرے جسمیں حکومت زیکوسلاویکیا کا بھی ایک نمایندہ شامل ہو (۲) آبادی کا تبادلہ کرنے کے لئے ایک میعاد مقرر کر دی جائے (۳) اگر زیکوسلاویکیا منظور کرے تو اس کو حق حاصل ہے کہ آیندہ تحفظ کے لئے گارنٹی کا مطالبہ کرے. موجودہ معاہدوں کی جگہ ایک بین الاقوامی گارنٹی دی جانی چاہیئے. بلا اشتعال حملہ کے خلاف بین الاقوامی گارنٹی میں شامل ہونے کے لئے حکومت برطانیہ تیار ہے (۴) برطانی اور فرانسیسی اسکیم اس امر کا اعتراف کرتی ہے

نوٹس تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بمقدمہ نمبر ۹ ۱۹۳۸ء انسالونسی

نور محمد ولد مقبول بخش قوم شیخ ساکن ڈپٹی کا پڑاؤ کانپور ——— قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مشتہر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے درخواست مذکورہ کی سماعت کے لئے تاریخ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۸ء مقرر کی ہے.

المرقوم ۰ ستمبر ۱۹۳۸ء

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور ——— مہر عدالت

کہ امن کے کاز کے لئے حکومت زیکوسلاویکیا ایک زبردست قربانی کر رہی ہے.

حکومت زیکوسلوویکیا کا بیان

ہر ہٹلر کے نئے مطالبات کے بارے میں زیکوسلاویکیا کے پریس بیورو نے ایک اہم بیان شایع کیا ہے جسمیں وہ تمام واقعات درج ہیں کہ یہ مرحلہ کس طرح پیدا ہوا. یہ بیان حکومت زیکوسلاویکیہ کی سرکاری دستاویزوں اور حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس کے سرکاری مراسلوں کی بنا پر دیا گیا ہے.

اس میں بتلایا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس نے سوڈیٹن علاقوں کو علیحدہ کرنے کی تجویزیں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ لکھا تھا کہ اگر حکومت زیکوسلاویکیا نے یہ تجویز منظور نہ کی تو فرانس زیکوسلاویکیا کی امداد نہیں کریگا اور برطانیہ بھی زیکوسلاویکیہ کی قسمت کا ساتھی نہیں ہوگا.

(۲) ۲۳ستمبر کو حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس کے وزراء مقیم پراگ نے حکومت زیکوسلاویکیہ کو مطلع کیا کہ اب ہم حکومت کو خاموش بیٹھنے کا مشورہ نہیں دے سکتے. اب ہم یہ سفارش نہیں کر سکتے. کہ زیچوں کو فوجی قسم کی تیاریاں نہیں کرنا چاہئیں.

(۳) اس کے ساتھ ساتھ برطانی اور فرانسیسی وزیروں نے حکومت زیکوسلاویکیا سے یہ بھی کہا کہ گو ہم جرمن میمورنڈم پیش کر رہے ہیں. لیکن اس کے بارے میں ہم کسی قسم کا کوئی مشورہ نہیں دیں گے.

(۴) اس کے فوراً بعد حکومت نے فوجوں کو عام جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیدیا.

بیان میں مزید لکھا ہے کہ گوڈسبرگ میں جب مسٹر چیمبرلن نے ہر ہٹلر کو مطلع کیا کہ حکومت زیکوسلاویکیا نے برطانی اور فرانسیسی تجویزیں منظور کی ہیں تو ہر ہٹلر نے فوراً ہی نئے مطالبات پیش کر دیئے جو ان مطالبات سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے جو ہر ہٹلر نے برچیگڈن میں مسٹر چیمبرلن کے روبرو پیش کئے تھے.

ہندوستان پر لیگ کا بار

جنیوا ۲۳ر ستمبر. لیگ اسمبلی کی مالی کمیٹی کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے ڈیلیگیٹ

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۵۵ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ شیو درشن سنگھ و ۲. سورج سنگھ پسران رندھیر سنگھ ساکنان بدہنو ڈاک خانہ بدہنو پرگنہ و ضلع کانپور

انسالونٹیاں

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۳۸ء درخواست متذکرہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے.

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور ——— مہر عدالت

سر شنمکم چیٹی نے فرمایا کہ لیگ کے اخراجات میں ہندوستان جو حصہ ادا کرتا ہے وہ ان تمام حکومتوں سے زیادہ ہے جنکو کونسل میں مستقل نشست حاصل نہیں ہے. آپ نے فرمایا کہ حکومت ہند متعدد بار مطالبہ کر چکی ہے کہ ہندوستان سے کم خرچ لیا جائے.

پچاس ہزار روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ

کلکتہ ۲۴ر ستمبر. معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایچ. دی. کامتھ نے اپنے وکلاء کی معرفت "آزاد" کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کو نوٹس دیا ہے کہ جسمیں ایک آرٹیکل کی بنا پر غیر مشروط معافی اور ۵۰ ہزار روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے یہ آرٹیکل دسمبر کے "آزاد" میں شایع ہوا تھا اور اس میں مسٹر کامتھ کے متعلق لکھا تھا کہ وہ ایک سابق آئی. سی. ایس ہیں جنہیں گورنمنٹ کی ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے.

سائنیور مسولینی کی تقریر

روم ۲۵ر ستمبر. وٹزیہ میں تقریر کرتے ہوئے سائنور مسولینی نے فرمایا کہ یورپ کے لئے صبر و انتظار کا ہفتہ شروع ہو گیا ہے. اب تک اٹلی نے کوئی خاص فوجی تدبیر اختیار نہیں کیں. دوسرے ممالک اگر تیاری کریں گے تو پھر اٹلی کو بھی کرنا پڑیگی.

وائنا کی اطلاع مظہر ہے کہ وائنا کے اوپر ہوائی جہازوں کی پرواز کی ممانعت کر دی گئی ہے.

شملہ ۲۵ر ستمبر. حکومت پنجاب کے زرعی بلوں کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر یہاں کے ہندو دوکانداروں نے ہرتال منائی.

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عرم مستقل میرے * زبان پہ بھی وہی ہو جو ہے دل میں ہر دم

ہفتہ وار صداقت

حسن سعی

قیمت
سالانہ ہے ششماہی ۵
ممالک غیر سے
سالانہ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۸؍ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۳؍ شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۱

ادبیات

خانقاہ

از جناب فضا الہ آبادی

یہیں سے معرفت کے رات دن چشمے اُبلتے تھے
یہیں آتے ہوئے شیطاں کے بال و پر بھی جلتے تھے

یہیں پر بارشیں ہوتی تھیں انوار الٰہی کی
حقیقت منکشف ہوتی تھی اسرار الٰہی کی

رہا کرتے تھے پہلے قدسیانِ باصفا اس میں
نظر آتے تھے اہلِ دل کو انوار خدا اس میں

یہیں سے طالبانِ حق ہمیشہ فیض پاتے تھے
یہاں آتے تھے حاجتمند اور مسرور جاتے تھے

یہیں پر رات دن توحید کی تعلیم ہوتی تھی
یہیں آپس میں ساری قوم کی تنظیم ہوتی تھی

مسلماں کو یہیں سے جنگ کے احکام ملتے تھے
مئے عشق محمدؐ کے یہیں سے جام ملتے تھے

ہوا کچھ انقلاب ایسا کہ اب نقال آ بیٹھے
بجائے صوفیوں کے اب یہاں دجال آ بیٹھے

دغاباز اور فریبی جاہل اور شیطان آ بیٹھے
عدوئے دین و ایمان منکر قرآن آ بیٹھے

جنھیں فرصت نہیں ملتی کبھی تربت پرستی سے
ہے جن کو رات دن بس کام رندی اور مستی سے

نہ جن کو دین سے مطلب نہ جن کو کام ایماں سے
خدا سے واسطہ ہی کچھ نہ ہی کچھ کام قرآں سے

یہیں سے شغل شیطانی کی ہے اب رہبری ہوتی
یہیں پر بیٹیوں بہنوں کی ہے عصمت دری ہوتی

یہیں افرنگ کی ملحوظ اب ہوتی ہے بہبودی
نصاریٰ ہی کی مقصودِ نظر ہوتی ہے خوشنودی

یہیں حق گو کی گردن پر چھری چلوائی جاتی ہے
مجاہد کی بھی عزت خاک میں ملوائی جاتی ہے

یہیں زر کے عوض قربانیاں مذہب کی ہوتی ہیں
یہیں دوشیزگانِ ہند اب عصمت کو روتی ہیں

یہیں سے ملتے ہیں فتوے خلافِ جنگ آزادی
مسلماں کیلئے اب ہوتا ہے سامانِ بربادی

یہیں سے طوق ملتا ہے نصاریٰ کی غلامی کا
یہیں پر اب لکھا جاتا ہے خط قید دوامی کا

الٰہی دور کر ان ڈاکوؤں کو اپنی قدرت سے
بچالے تو مسلمانوں کو ان کے قعرِ ذلت سے

زمانے کو تو ایسے مفسدوں سے پاک کر یا رب
وگرنہ اس جہاں کو تو الٹ کر خاک کر یا رب

دنیائے اسلام

دو ہزار سال کا قدیم فلسطینی شہر اڑا دیا
فلسطین میں برطانوی تہذیب کا نمونہ

قاہرہ کے اخبار الفتح نے فلسطین کے قدیم اور تاریخی شہر جنین کے تباہ کئے جانے کی ہولناک کیفیت یوں مشتہر کی ہے :-

نصف شب کے بعد دو بجے جبکہ لوگ محو خواب تھے اور انھیں اس بات کی مطلق خبر نہیں تھی کہ ان کے لئے ظلم و ستم کا کتنا مہیب سامان مہیا ہو رہا ہے۔ سناٹے کے عالم میں ڈھنڈورا پیٹنے والے نے اعلان کیا۔ خلق خدا کی۔ حکم انتدابی حکومت کا۔ اس شہر جنین کو خالی کر دیا جائے۔ شہریوں کو یہاں سے نکل جانے کے لئے چار گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس گورہ شاہی اعلان نے قصبہ میں بیم و ہراس کی کیفیت پیدا کر دی۔ اہل شہر کیا مرد کیا عورتیں اور کیا بچے سب باہر نکل آئے۔ وہ جلدی کے عالم میں صرف اپنا آپ اٹھائے ہوئے تھے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں انھیں اثاثہ البیت کا کوئی حصہ اٹھا لینے کا موقع نہ مل سکا۔

مہلت کے چار گھنٹے گذر جانے کے بعد شہر کی بنیادوں میں ۱۲ مقامات پر ڈائنامنٹ رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد مشرق اور مغرب دونوں اطراف سے فتیلہ کو دیا سلائی دکھا دی گئی جس سے خوفناک دھماکے ہوئے۔ سارا شہر منہدم ہو گیا اور لوگوں کا مال و متاع اور ذخائر برباد ہو گئے اس بربادی کے بعد اہل شہر واپس آ گئے تاکہ ان مکانات میں پناہ گزیں ہو سکیں جو انہدام سے بچ رہے تھے۔ لیکن رات گذرنے کے بعد پھر وہی منادی والا آیا۔ اس نے ڈھول بجایا اور اعلان کیا کہ شہر سے نکل جاؤ۔ چنانچہ وہ بیچارے اپنے بچوں کو اٹھا کر اپنے گھروں کی طرف حسرت کی نظر دیکھتے ہوئے چل پڑے۔ اس وقت ان کی حالت سخت، ناگفتہ اور قابل رحم تھی۔ بھوک اور پیاس نے انھیں نڈھال کر رکھا تھا۔ بچے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ اس آباد شہر کے درمیان گذرنے والی بڑی سڑک کے دونوں طرف ڈائنامیٹ کی سرنگیں بچھا دیں اور تھوڑے عرصہ کے بعد انھیں اڑا دیا۔ اہل شہر کچھ فاصلے پر کھڑے اس ہولناک منظر کو دیکھتے رہے۔ دھماکوں سے کان کے پردے پھٹے جا رہے تھے۔ اور گرد و نواح کی زمین پر کیفیت زلزلہ طاری ہو رہی تھی۔ ڈائنامیٹ اس قدر طاقتور تھا کہ اس نے اس تاریخی کے چھتے اڑا دیئے اور اینٹ پتھر فضا میں اڑتے رہے۔ اس شہر کو آباد ہوئے دو ہزار سال ہو چکے ہیں مگر یہاں کے رہنے والوں نے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجنے کا تماشہ کبھی نہیں دیکھا جو انگریزی دور میں انھیں دکھایا گیا ہے۔ ڈائنامیٹ سے شہر کو اڑا دینے کا مشغلہ رات بھر موقوف رہا۔ اہل شہر فصیل سے باہر آسمان کے نیچے پڑے رہے۔ اس کا خیال تھا کہ دوسرے حملہ میں جو مسلمان بچ رہے ہیں انھیں بدستور رہنے دیا جائے گا۔ لیکن علی الصبح ہولناک آوازیں آنی شروع ہو گئیں اور تدبیر کی کارروائی پھر شروع ہو گئی کہ شہر کی ایک ایک عمارت ایک ایک مکان ایک ایک قہوہ خانہ گرا دیا گیا بلدیہ جدیدہ کی حدود میں ایک سو شاندار عمارتیں پیوند خاک کر دی گئیں۔ اسی اثنا میں شہر کے وسطی حصہ پر جہاں کوتوالی واقعہ ہے گولہ باری ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ وہ عمارتیں جو ڈائنامیٹ کے حملوں سے بچ رہی تھیں تباہ ہو گئیں۔ اس طرح ۸ ہزار عربوں کو جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں خانماں ویران کر دیا گیا۔ وہ دن سورج کی جھلستی ہوئی گرمی میں اور رات بغیر کسی پناہ کے اپنے تباہ شدہ گھروں کے سامنے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مکانات دفاتر اور مال و اسباب کی تباہی سے اس شہر کو کئی لاکھ اشرفی کا نقصان ہو چکا ہے کل تک جو مالدار تھے جو فارغ البال تھے آج وہ پیسے پیسے کو محتاج ہو رہے ہیں اور آئندہ اپنا حال درست کرنے کے لئے کوئی ذریعہ نہیں۔ اس صورت حالات کے نتیجہ میں اس شہر کے نوجوان پہاڑوں کی طرف نکل گئے ہیں اور مجاہدین میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ اس تہذیب و تمدن کا نمونہ ہے جس پر یورپ فخر کر رہا ہے۔

موتمر فلسطین قاہرہ میں دنیائے اسلام کے تین ہزار نمائندوں کی شرکت

دفتر معتمدی پارلیمانی موتمر فلسطین نے حسب ذیل بیان شایع کیا ہے :-

اس وقت تک دفتر میں جو اطلاعات موصول ہو چکی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر۔ عراق۔ ایران۔ ہندوستان۔ شام لبنان۔ حجاز۔ عراق اردن۔ یگوسلاویا۔ پولینڈ۔ رومانیہ ترکی اور کویت کے تقریباً ۳ ہزار نمائندگان مجالس قانون ساز ۷؍ اکتوبر کو منعقد ہونے والی پارلیمانی موتمر فلسطین میں شرکت کرینگے۔

جن ملکوں میں مجالس قانون ساز نہیں ہیں مثلاً تونس یمن افریقیہ کا علاقہ مہمز، وہاں کے صاحب اثر رہنما کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

بعض ان ملکوں سے جہاں مجالس قانون ساز موجود ہیں بعض غیر ممبروں نے جن کا مجالس قانون ساز سے کوئی تعلق نہیں ہے معتمد کو لکھتا ہے کہ وہ بھی موتمر میں شرکت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن دفتر مجبور ہے کہ صرف ان حضرات کو شرکت کی اجازت دے جو مجالس قانون ساز کے ممبر ہوں۔

موتمر کی افتتاح اس طور سے ہو گی کہ ہر ملک کی طرف سے اس کا ایک نمائندہ اپنا پیام پڑھے گا۔ چنانچہ نفضیلت مآب محمد علی علوبہ پاشا مصر کی طرف سے اپنا بیان لکھ رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۸ر اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۱

انگلستان اور جرمنی کی چالوں پر ایک نظر

مسٹر دیبی پرشاد سریواستوا صاحب ایک بالغ النظر سیاست داں ہیں آپ نے انگلستان اور جرمنی کے موجودہ تعلقات پر ایک مبسوط مضمون لکھا ہے جسکو ہم شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

زیکوسلاویکیہ کا وہ خوشحال ملک جو چند روز پہلے تک مکمل طور پر آزاد تھا آج ایک ظالم کے قدموں کے نیچے پامال ہو رہا ہے۔ حقیقت سے منہ نہیں موڑا جاسکتا اگرچہ یہ امر باعث رنج و محن ہے کہ اگر برطانیہ اور فرانس اس ملک سے یہ برتاؤ نہ کرتے تو شاید ان آنکھوں کو یہ منظر درد و کرب دیکھنا نہ پڑتا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے انگلستان کے ڈیلی ٹیلیگراف میں ایک مضمون شایع کرایا ہے جسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ جب میں برطانیہ کی خارجی پالیسی دیکھتا ہوں تو میرے دل میں اس پالیسی کے لئے ماسوائے جذبات نفرت و حقارت اور کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ کون خود دار ہندوستانی پنڈت جی کے ان الفاظ کو صحیح نہ مانے گا۔ برطانیہ جو کچھ کر رہا ہے وہ کسی سے چھپا نہیں ہے۔ یوں تو کئی سال پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ برطانوی شیر اب محض ایک گیدڑ رہ گیا ہے مگر چونکہ برطانیہ از سر نو جنگ کی تیاریاں کر رہا تھا اسلیئے لوگوں کو خیال ہو چلا تھا کہ شاید برطانیہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں کامیاب ہو گا۔ اسوقت برطانیہ کی وہ حالت نہیں ہے جو ہر ہٹلر کے برسر اقتدار آنے کے وقت تھی۔ ۱۹۳۳ء میں برطانیہ فی الحقیقت اسلحہ جات میں کمزور تھا مگر اس وقت برطانیہ اگر جرمنی سے زیادہ طاقتور نہیں تو بہت کمزور بھی نہیں ہے۔ علاوہ بریں اس کے ساتھ اور بہت سے ممالک ہیں جو مددگار ہیں۔ فرانس ہے۔ سوویٹ روس ہے۔ امریکہ ہے۔ نو آبادیات ہیں۔ ہندوستان کی فوج ہے۔ ان تمام سہولتوں کے باوجود بھی اگر برطانیہ نے زیکوسلاویکیہ کا ساتھ نہیں دیا تو اسکی کچھ نہ کچھ وجہ ہے اور وہ بھی پنڈت جواہر لال نہرو کے لفظوں میں بیان کی جاسکتی ہے۔ آپ نے کئی دفعہ کہا ہے کہ برطانوی ملوکیت پرستی ایک چراغ کے مانند ہے اور چراغ بھی وہ جو بجھنا ہی چاہتا ہے۔ ایک وقت تھا جب برطانوی وزیراعظم اگر ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ لے تو یورپ کی ساری دنیا کانپ جاتی تھی اور اب وہی برطانیہ اس قدر بزدل ہو رہا ہے کہ عالمگیر برطانوی سلطنت کا بہترین نمائندہ ایک ظالم کے دروازے التجا کر رہا ہے کہ ہم پر رحم کرو اور جسے چاہو کھا لو لیکن ہمیں چھوڑ دو۔ ہندوستان میں لوگ برسوں کے غلام ہیں۔ مگر یہ خیال خام ہے کہ ہندوستانی برطانیہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔

اخبار بیں طبقہ اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ زیکوسلاویکیہ کو بھیڑیئے کے منہ میں دینے کی تجویز تازہ نہیں ہے۔ جس روز سے سوڈیٹن جرمن پارٹی کے لیڈر نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ جرمنی سے الحاق چاہتے ہیں، اسی دن سے برطانوی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ یہ مطالبہ منظور کر لیا جائے۔ اسی دن لندن کے نیم سرکاری اخبار "ٹائمز" نے اعلان کر دیا تھا کہ یہ جھگڑا ایک ہی طریقہ سے ختم ہو سکتا ہے وہ یہ کہ سوڈیٹن علاقہ جرمنی کے حوالہ کر دیا جائے اس وقت لوگوں نے اس تجویز کی طرف زیادہ توجہ نہ دی تھی مگر دانشمند لوگوں نے کہا تھا "من خوب می شناسم پیران پارسا را"۔ اس کے بعد طرح طرح کی تجویزیں پیش ہوئیں مگر اخبار مسبوق الذکر نے اپنی رائے نہ بدلی۔ برطانوی حکومت نے اس وقت ایک اور چال چلی۔ اور وہ یہ کہ لارڈ رنسی مین کو زیکوسلاویکیا روانہ کر دیا تھا تاکہ وہ کسی طرح اس جھگڑے کو ختم کر سکیں مگر وہ ناکام رہے۔ زیک حکومت اس خیال میں تھی کہ برطانیہ اور فرانس مصیبت کے وقت اس کی مدد کریں گے مگر جب مسٹر چیمبرلین خود ہٹلر سے ملاقات کرنے جرمنی چلے گئے تو یہ خبر شایع ہوئی۔ لوگوں کی حیرت و پریشانی کی انتہا نہ رہی مگر زیک حلقوں میں یہ بات پوری طرح سمجھ لی گئی کہ اب زیکوسلاویکیہ کا آفتاب آزادی لب بام ہے۔ لندن میں جب زیک سفیر ایم بیسیرک سے مسٹر چیمبرلین کی روانگی کی بابت رائے پوچھی گئی تو انہوں نے صاف الفاظ میں جواب دیدیا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ جو فیصلہ ہو گا وہ زیکوسلاویکیہ کو گراں پڑیگا مگر شاید اسوقت ایم بیسیرک بھی یہ نہ سمجھے ہونگے کہ یہ سودا نہ صرف گراں ہو گا بلکہ زیکوسلاویکیہ کی تباہی و بربادی کے مترادف ہو گا۔ جرمن میں ایک رات ٹھہرنے کے بعد جب حضرت چیمبرلین واپس ہوئے تو فرانسیسی وزیراعظم کو بلا کر کچھ مباحثت کی اور دونوں نے متفق الرائے ہو کر زیکوسلاویکیہ کو یہ مشورہ دیا کہ جرمن کی شرطوں کو مان لو۔ پہلے تو زیک حکومت نے انکار کیا کہ غیر مشروط طور پر وہ کبھی ان شرطوں کو قبول نہ کریگی مگر جب برطانیہ نے زیک حکومت پر دباؤ ڈالا تو اس نے مجبوراً بغیر حیل و حجت کے تمام شرطوں کو مان لیا۔

ان شرطوں کا ماحصل یہ تھا کہ زیکوسلاویکیہ کے وہ علاقے جہاں جرمنی اقوام پچپن فیصدی سے زاید ہیں جرمنی میں ملا دیئے جاویں بقیہ علاقوں میں جہاں انکی اتنی اکثریت نہیں ہے وہاں انکو خود مختاری دیدی جائے۔ زیکوسلاویکیہ تمام دوسرے ملکوں سے معاہدے توڑ دے۔ جرمنی، اٹلی، فرانس اور انگلستان اس کی آزادی کا بار اپنے کندھوں پر لیں۔

ان شرطوں کو اگر غور سے دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہٹلر کے مطالبات کے پیچھے سوڈیٹن جرمنوں کے بچانے کی فکر کارفرما نہیں بلکہ زیکوسلاویکیہ پر حکومت کرنے کی خواہش ہے جس وقت جرمن فوجیں زیک سرحد کو پار کر آئیں تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ زیکوسلاویکیہ کی آزادی کا خاتمہ ہو گیا۔ زیکوسلاویکیہ کو اگر آج تک کسی نے جرمنی کی دست برد سے بچائے رکھا ہے تو وہ اسکی سرحدی پہاڑیاں ہیں انکو ہٹلر کسی طرح اتنی آسانی سے پار نہیں کر سکتا تھا جتنی کہ وہ چاہتا تھا، زیک لوگوں کا خیال تھا کہ ہٹلر کو پراگ پہونچتے پہونچتے کم از کم تین دن لگ جائیں گے اور اسی دوران میں انکو غیر ملکی کمک مل جائے گی۔ مگر اب حالات بہت کچھ بدل چکے ہیں۔ وہ پہاڑیاں جو آج تک ان کی حفاظت کر رہی تھیں ان کے دشمنوں کے قبضہ میں ہیں اس کے بعد زیکوسلاویکیہ کب تک جرمنی کی فوجوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ دوسری شرط کے مطابق زیکوسلاویکیہ کو اپنے تمام معاہدے توڑنے پڑیں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ فرانس اور روس سے جو صلحنامے اس کے ساتھ ہوئے تھے وہ ردی کی ٹوکری میں پھینکدئے جائیں۔ جرمن حکومت کو اس سے کیا کہ زیکوسلاویکیہ کس سے صلح کرتی ہے اور کس سے نہیں۔ اسے تو صرف اتنا چاہیئے کہ وہ سوڈیٹن لوگوں سے برا برتاؤ نہ کرے۔ اور انکو خود مختاری دیدی جائے۔ اب انکو تو پوری آزادی مل گئی ہے مگر ہٹلر کی چال یہ ہے کہ وہ زیکوسلاویکیہ کو ہڑپ کرنا چاہتا ہے اور ایک ہی طرح ہو سکتا ہے جب روس و فرانس اس سے معاہدہ توڑ دیں تو جرمنی ایک ہی آسان لقمہ کی طرح زیکوسلاویکیہ کو چٹ کر جاوے۔ جرمنی اس کا جواب دیگا ہے کہ جب فرانس اٹلی اور انگلستان نے اس کی حفاظت آزادی کا حلف لے لیا ہے تو اسے کوئی خطرہ درپیش نہ ہونا چاہیئے ہاں جواب تو معقول ہے مگر ذرا قابل اعتبار نہیں۔ ۱۹۱۴ء میں جرمنی نے بلجیم کی غیر جانبداری تسلیم کر رکھی تھی مگر پھر بھی اس نے حملہ کرنے سے دریغ نہ کیا۔ دور کیوں جاتے ہو ۱۹۳۸ء میں جب آسٹریا کا الحاق کیا گیا ہے تو ہٹلر نے خود یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ آسٹریا کو کبھی جبری طریقہ سے اپنے ساتھ نہ ملائے گا۔ لوکارنو کا معاہدہ کسے یاد نہیں۔ اس میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ جرمن آسٹریا پر کبھی طاقت کا استعمال نہ کریگا مگر اس وعدہ کا جو حشر ہوا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، اب اس تازہ معاہدہ کی کیا وقعت ہے کوئی تعجب نہ ہو گا اگر اس معاہدہ کی سیاہی خشک ہونے سے پہلے ہی اسے توڑ دیا جائے۔

میونخ کا معاہدہ

۳ر اکتوبر کو مسٹر چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ نے دارالعوام میں ایک تقریر کے ذریعہ معاہدہ میونخ کا ذکر کرتے ہوئے اسکو حق بجانب ثابت کیا۔

مگر مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے مسٹر چیمبرلین کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اسوقت جنگ نہ ہونے سے ہم سب نے اطمینان کی سانس لی ہے لیکن ہم یہ محسوس نہیں کر سکتے کہ امن قایم ہو گیا ہے یہ معقولیت اور انسانیت کی فتح نہیں ہے بلکہ وحشیانہ قوت کی فتح ہوئی ہے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چند روز کے اندر ایک بہادر مہذب اور جمہوری قوم کو دھوکہ دیا گیا اور اسکو بیدردی کے ساتھ اسکی قسمت پر چھوڑ دیا گیا۔

سیاسی میدان میں برطانیہ اور فرانس کو یہ سب سے بڑی شکست ہوئی ہے اور ہر ہٹلر کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی ہے۔

مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ نے مسٹر چیمبرلین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انکی صدقدلانہ کوششوں سے جنگ ٹل گئی۔ آپ نے فرمایا کہ برطانیہ اور فرانس نے جو تجویزیں پیش کی تھیں انکے ذریعہ جرمنوں کو ان کی مانگ سے زیادہ دیدیا گیا، آپ نے مزید فرمایا کہ خواہ ہمیں جنگ ٹلنے سے کتنی ہی خوشی اور اطمینان حاصل ہوا ہو لیکن جب ہم ان تجویزوں کو پڑھتے ہیں تو شرم اور ذلالت سے ہماری گردن نیچے جھک جاتی ہے

دارالعوام میں لارڈ بالڈون نے حکومت کی پالیسی کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے خیال میں برطانیہ میں اسوقت کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو وہ کام کر سکتا جو کہ وزیراعظم نے کر دکھایا۔ یہ کام ایسا ہے جسکے لئے ملک کو ان کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔

لارڈ بالڈون کے بعد لارڈ وسٹر ابوگی نے فرمایا کہ کاش وزیر ہندیہاں موجود ہوتے ہندوستان ایک وسیع اور پیچیدہ ملک ہے اور ہم ساٹھ ہزار گورے سپاہیوں کی مدد سے ہندوستان کو قابو میں کئے ہوئے ہیں لیکن ہندوستان پر قابض رہنے کا یہ مناسب طریقہ نہیں ہے ہم ہندوستان پر اسوجہ سے قابض ہیں کہ وہاں لوگ ہماری باتوں پر یقین کرتے ہیں، جیسا کہ سلطنت کے دیگر حصوں میں کہا جاتا ہے انکو یقین تھا کہ ہم اپنے دوستوں کا ساتھ دیں گے لیکن اب ہم ان سے کیا کہیں گے؛ ہم راجپوتوں۔ مرہٹوں اور مسلمانوں سے کیا کہیں گے؟ کیا ہندوستان میں یا اور جگہ بھی ہمارا وقار اتنا ہی بلند ہے جتنا کہ دو ہفتہ پہلے تھا۔

لارڈ لائیڈ نے کہا کہ امن سے انصاف زیادہ ضروری ہے جب ہم زیکوسلاویکیہ کے معاملہ پر غور کرتے ہیں تو ہمارے دل بے چین ہو جاتے ہیں۔

اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے بڑی ہوشیاری اور تدبر سے کام لے کر فی الحال جنگ کو ٹال دیا جسکے لئے سب لوگ انکی جرأت و ہمت کی تعریف کرتے ہیں مگر اسی کے ساتھ مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ نکتہ چینوں کا مسٹر چیمبرلین کے پاس کوئی معقول جواب نہیں ہے۔

مسٹر چیمبرلین کا خیال ہے کہ معاہدہ میونخ کے بعد یورپ میں اطمینان و سکون ہو جائے گا لیکن موجودہ حالات اسکی تائید نہیں کرتے کیونکہ اٹلی و جرمنی اپنے مطالبوں سے باز نہیں آئینگے اب جرمنی کا پہلا قدم یہ ہو گا کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی نو آبادیاں واپس لے یا اسپین باد شاہت قایم کی جائے جسکے اہل اسپین صدر درجہ مخالف ہیں اسکو کون روکے گا؟

بہر حال یہ سب حالات اس امر کا پتہ دے رہے ہیں کہ جمہوری حکومتوں نے ڈکٹیٹروں کی طاقتوں کا احترام شروع کر دیا ہے اس کے بعد اٹلی اور جرمنی کے معنے ہے اور ارادے اور بڑھ جائیں گے اور دوسری طرف ان حالات اور واقعات کو دیکھ کر روس کا جراغ پا ہونا ایک یقینی بات ہے۔

اسلیئے ہمارا خیال ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے جمہوریت کو نقصان پہونچا کر جو امن حاصل کیا ہے وہ امن مستقل امن ثابت نہ ہو گا بلکہ یہ امن عارضی ہو گا اور بہت ممکن ہے کہ موجودہ حالات مستقبل میں ایک جنگ عظیم کا دروازہ کھول دیں۔

آئینۂ کانپور

سودیشی نمائش

کانپور سودیشی نمائش کا افتتاح ۹ر اکتوبر ۷ بجے شام کو ملک کی مایہ ناز خاتون مسز سروجنی نیڈو کرینگی جسمیں شہر کے تقریباً پانچسو معزز حضرات کو مدعو کیا گیا ہے

مسز سروجنی نیڈو دختاً مدراس کے بعد کانپور تشریف لا رہی ہیں امید ہے کہ اہل شہر آپ کی تشریف آوری سے خوش ہونگے اور آپ کے خیالات سے مستفید ہونے کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

نمائش کے انتظامات اعلیٰ پیمانہ پر ہو رہے ہیں اور منتظمان اسکی کوشش کر رہے ہیں کہ نمائش ہر حیثیت سے اس قابل ہو کہ لوگ اس سے کافی دلچسپی لے سکیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نمائش میں تمام ہندوستان کی مصنوعات کے بہترین نمونے موجود ہونگے جسکو خرید کر لوگ اپنی ضروریات بھی پورا کر سکیں گے علاوہ اس کے تفریحات کا انتظام بھی معقول کیا گیا ہے۔

بہر حال منتظمان اسکی کوشش کر رہے ہیں کہ نمائش اس قابل ہو جائے کہ اہل شہر اس سے کافی دلچسپی لے سکیں اور اپنی ملکی مصنوعات کو دیکھ کر مسرور بھی ہوں اور اس سے اپنی ضروریات کو بھی پورا کریں۔

مسز سروجنی نائیڈو

سودیشی نمائش جو پھول باغ میں ۹ر اکتوبر کو ہو گی اسکا افتتاح مسز سروجنی نیڈو کرینگی۔ انکا جلوس نکالا جائیگا اور حسب ذیل راستہ ہو گا۔

کانپور سنٹرل اسٹیشن پر آمد۔ ۲ بجکر ۱۴ منٹ پر

روانگی جلوس ۳ ۱/۲ بجے

جلوس شہر سے شہر کی طرف سکر ٹیچی۔ نیا گنج۔ جنرل گنج بزازہ۔ گذری بازار۔ گیا پرشاد روڈ۔ مول گنج ٹھٹھرائی بازار۔ صرافہ بازار بیسن روڈ ہو کر تلک ہال میں ختم ہو گا۔ اس کے بعد ۵ ۱/۲ بجے شام کو مسز نیڈو نمائش کا افتتاح فرمائیں گی۔

افسوسناک انتقال

ہمارے شہر کے مشہور قوم پرست تاجر مسٹر رام رتن گپتا منیجنگ ڈائرکٹر لکشمی رتن کاٹن مل کے والد لالہ بہاری لال کا انتقال گزشتہ ہفتہ ہو گیا آپ کی ارتھی کے ساتھ بہت کافی مجمع تھا۔ ۳ بجکر یا کرم بھگوت گھاٹ پر ہوا، خیال کیا جاتا ہے کہ اسی جگہ آپ کے نام کا ایک گھاٹ بھی بنوایا جائے گا ہمکو اس صدمہ میں گپتا صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

کملا دیوی کا مقدمہ

کملا دیوی دختر مسٹر برجموہن ماتھر ایڈوکیٹ کا مقدمہ ۴ر اکتوبر کو الہ آباد میں ہائیکورٹ میں جسٹس مسٹر اقبال جسٹس مسٹر ملا اور جسٹس مسٹر کالسٹر کی بنچ کے سامنے پیش ہوا۔ مگر کملا دیوی اور مسٹر ماتھر کے حاضر نہ ہونے کی وجہ سے مقدمہ ۱۰ر اکتوبر کے لئے ملتوی ہو گیا اور عدالت العالیہ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر آیندہ تاریخ پر بھی یہ لوگ حاضر عدالت نہ ہونگے تو ان کے وکیل کو مقدمہ کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت نہ دیجائے گی۔

کملا دیوی کے چچا نے حلفنامہ کے ساتھ یہ درخواست چیف جسٹس کو دی تھی کہ اس مقدمہ کی سماعت جسٹس مسٹر اقبال کے سامنے نہ ہو مگر چیف جسٹس نے اس درخواست کو نامنظور کر دیا۔

میونسپل ضمنی انتخاب

بھائی کروڑی مل کے انتقال کی وجہ سے جو جگہ میونسپل بورڈ کی ممبری وارڈ نمبر ۱ کی خالی ہوئی ہے اس جگہ کے جدید انتخاب کیلئے ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

پولنگ اسٹیشن میونسپل کرنیل گنج مڈل اسکول کی عمارت ہو گا اور وقت ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک اور ایک بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک ہو گا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل امیدوار ہوئے ہیں۔

(۱) سرینواس شاستری (۲) پنڈت شیونندن معروید (۳) بابو کمند جرن وکیل (۴) بابو بنواری پرشاد (۵) مسٹر لوک نرائن (۶) سری بیلی رام چارد (۷) سری گپت رام گوری۔

پلیٹ مل کا افتتاح

۳ر اکتوبر کو سردار اندر سنگھ سنگھ انجینرنگ ورکس کے پلیٹ مل کا افتتاح لالہ پدم پت سنگھانیا نے کیا۔

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی ہوائی جہاز کے ذریعہ فلسطین کانفرنس کے لئے فلسطین روانہ ہو گئے ہیں آپکا ارادہ اس کے بعد یورپ کا دورہ کرنیکا ہے۔

بزم مقاصدہ

۱۰ر اکتوبر یوم دوشنبہ بوقت ۹ بجے شب بمقام الین گنج بر دولتکدہ سید لذت علی صاحب نواب جب محفل مقاصدہ قرار پائی ہے جسمیں مقامی مشہور شعراء کے علاوہ بیرونجات کے بھی مشہور اور خوش گو حضرات نے بھی آنیکا وعدہ فرمایا ہے۔ مصرعہ طرح حسب ذیل ہے۔

"چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

قافیہ۔ سیابانی۔ طغیانی وغیرہ

میونسپل بورڈ

حکومت نے بورڈ کے اس رزولیوشن کو منظور نہیں کیا کہ جب تک میونسپل ایکٹ کی ترمیم زیر غور ہے اس وقت تک کے لئے ۶۰ سالہ ملازمان کو ملازمت سے

عالمِ نسواں

ایک معاصر لکھتا ہے کہ برطانیہ نے سخاوت میں مشہور حاتم کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے یہ صحیح ہے جن لوگوں نے حاتم طائی نامی فلم دیکھا ہوگا یا اس کا افسانہ پڑھا ہوگا وہ جانتے ہونگے کہ حاتم دوسروں کے لئے کیا کیا کرتا تھا۔ لیکن حاتم برطانیہ میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر کمزوروں کی امداد کیا کرتا ہے اور موخرالذکر کمزوروں کی چیزیں نہایت سخاوت کے ساتھ مضبوطوں کے سپرد کرتا چلا جاتا ہے، مثلاً جاپان کو منچوریا۔ اٹلی کو حبش، فرانکو کو اسپین، یہودیوں کو فلسطین۔ جرمنی کو آسٹریا و زیکوسلاواکیہ وغیرہ۔

کوہ ایورسٹ پر چڑھائی کرنے والی جدید ترین ناکامیاب مہم کے ایک افسر کے اسلوب سے چند عجیب باتیں ہمارے سامنے آرہی ہیں، مثلاً ستائیس ہزار فٹ کی بلندی سے اوپر جانے کے بعد اگرچہ میلوں تک پہاڑوں اور بادلوں کا منظر بہت ہی دلکش اور رنگین ہوتا ہے، تاہم دیکھنے والوں کی آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں اور ایک نیند کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اتنی بلندی پر کوئی کتاب پڑھنا چاہتا ہے تو اس تمام مضامین خواب میں آئی ہوائی تصویروں اور واقعات کی صورت اختیار کرلیتے ہیں، کھانا کھانے کی خواہش بالکل نہیں ہوتی اور غذا سے متلی پیدا ہوتی ہے، اور جو شخص کوہ ایورسٹ کی طرف چڑھتا ہے اسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی بیماری کی حالت میں خواب دیکھ رہا ہے پھر تو شاید ہم بھی یہی کہیں گے کہ اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے اپنی خوابگاہ میں واپس جاکر سورہئیے اور ایورسٹ کا خواب ہی دیکھ لیا کیجئے۔

مغربی یورپ کے نام نہادی جمہوریت پسند ممالک کی تعریف میں مولینی نے کہا ہے:۔ "وہ ہیں نہیں بیچانتے اور وہ اس قدر احمق ہیں کہ ہمارے لئے خطرناک نہیں ہوسکتے وہ وقت سے ایک صدی کا چوتھائی حصہ پیچھے ہیں یہی سبب ہے کہ مستقبل میں ہماری فتح ہوگی" ان تعریفی الفاظ کو سننے کے بعد ایم ڈیلاڈیر اور مسٹر چیمبرلین کو چاہیئے کہ مولینی کو سلام کریں اور کہیں جناب نے بجا و درست فرمایا!"

وچن

ہمیں مسرت ہے کہ بمبئی ٹاکیز روز بروز اپنا معیار بلند کر رہی ہے اس کمپنی کے مشہور شاہکار اچھوت کنیا اور جیون پربھات لوگوں سے خراج تحسین حاصل کرچکے ہیں، مگر بمبئی ٹاکیز نے "وچن" کے بنانے میں جس محنت سے کام لیا ہے اور جس قدر زر کثیر خرچ کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ "وچن" بمبئی ٹاکیز کی بہترین تصویر ہے جو اس کمپنی کی شہرت میں اور بھی چار چاند لگادیگی، اس کا قصہ راجپوتوں کی قدیم زندگی سے تعلق رکھتا ہے اور چنانچہ اسی ماحول کے مطابق کمپنی نے مناظر پیش کئے ہیں قدرت دلچسپ ہے جبیں ندھیر اور شاما نے اپنے "وچن" کو پورا کیا، کہ وہ تب تک شادی نہ کریں۔ جب تک کرشنا کے باپ کے قاتل سے بدلہ نہ لینگے قصہ میں مختلف مقامات پر اسی قسم کے موجود ہیں کہ کہیں جذبات میں تلاطم پیدا ہوتا ہے تو کہیں سکون کی کیفیت دیوکا رانی نے حسب معمول نہایت شاندار اداکاری کی ہے اور جو پارٹ اس نے ادا کیا ہے وہی کا حق ہے، ہیرا جو مانتی کا پارٹ ادا کر رہی ہے نہایت خمار؛ صورت ہیں یہ پردہ فلم پر ظاہر ہوتی ہے اسکی اداکاری دلفریب رقص و رلانکا۔ تو موجب صد تعریف ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ وہ الفاظ نہیں ہیں کہ جنہیں صحیح معنوں میں اسکی تعریف کہا جائے اسکا کام کسی طرح بھی دیوکا رانی کے کام سے کم نہیں ہے، اور اگر سچ پوچھئے تو تصویر میں وہی روح رواں ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ ..... ہیرا تلوار کی لڑائی اور بہادری کے جوہر اس سے پیشتر کسی تصویر میں لیے نہ دیکھے ہونگے جیسا کہ اس تصویر میں ہیں ہم ..... استفادہ نہیں کرینگے کہ وہ اس "وچن" ..... کو ضرور دیکھیں۔

اس ..... نشاط ..... لیٹیڈ کانپور میں ۸ اکتوبر سے شروع ہوگی۔

بچوں کی دُنیا

اسیر وطن کی رہائی

لارڈ بائرن کی ایک نظم کا ترجمہ

میرے بال سفید ہوگئے، لیکن تقاضائے عمر سے نہیں بلکہ صرف ایک ہی شب میں غم و افکار کی وجہ سے میرے اعضائے جسم بیکار ہوگئے ہیں۔ ضعیفی سے نہیں بلکہ سالہا سال تک قید خانہ میں پڑے رہنے سے۔

میں ان لوگوں میں ہوں جنہیں آزادی کی فضا میں سانس لینے کی ممانعت ہے جو اپنے دل کے جذبات دل ہی دل میں رکھنے پر مجبور کئے جاتے ہیں جن کی عرض مدعا پر زبان کٹ جاتی ہے۔ میں محض اپنے عقاید کی وجہ سے قید خانہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں۔

میرے بھائیوں اور عزیزوں نے اپنے پاک مقاصد کے لئے جان دیدی گردش تقدیر سے میں قیدی زنداں ہوں، قلعہ کی یہ چار دیواری کب سے میری دنیا بنی ہوئی ہے؟ مجھے نہیں معلوم عالم تنہائی میں تاریخوں کا شمار کس طرح کروں؟

میری زنجیریں ایک ایک کرکے کاٹ دی گئیں، اب میں آزاد ہوں لیکن زنداں سے رخصت ہوتے وقت میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے دل سے آہ سرد نکلی مجھے اپنی زنجیروں سے اب محبت ہوگئی تھی،

قید خانہ کی دیواریں اب میرے لئے مقدس بن گئی تھیں، مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میں اپنے گھر سے نکالا جارہا ہوں

ص۔ فلم کی تیاری میں کتنے اشخاص کو سخت محنت و جانفشانی کرنی پڑتی ہے۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس فلم میں سینما کے پردہ پر آواز کیسے پیدا ہوتی ہے۔ آیئے ہم آپکو مختصر طریقہ پر بتائیں، شاید آپ کی سمجھ میں آجائے جس طرح ایک گراموفون کے ریکارڈ میں فودی سوئی کے ذریعہ آواز پیدا کی جاتی ہے اسی طرح فلم کے لئے بھی ایک برقی لہر یا سوئی ہوتی ہے جو سینما کی مشین میں ساؤنڈ ہیڈ کے ماتحت رہ کر اپنا کام انجام دیتی ہے۔ اس مشین میں ساؤنڈ ہیڈ بھی ایک ایسا آلہ ہے کہ جسمیں آواز منتی ہے چنانچہ جب یہ سوئی فلم پر آواز کی لکیروں سے رگڑتی ہوئی تیزی سے ساتھ ان پر سے گذرتی ہے تو ان میں سے فوراً آواز پیدا ہو جاتی ہے لیکن نہایت خفیف۔ پھر بھی آواز ایمپلی فائر اور لاؤڈ اسپیکر میں ہوتی ہوئی تیز بنکر پردہ فلم کے پیچھے ہم کو بالکل اصل کے مطابق سنائی دیتی ہے۔ فلم مشین پر جتنی تیز رفتار سے چلائی جائیگی اتنی ہی تیز اور صاف آواز بھی پیدا ہوگی۔ مگر پھر بھی وہ عام طور سے اتنی تیزی سے چلتی ہے کہ ایک سکنڈ میں ۹۰ فٹ پردہ پر سے گزرجاتی ہے۔ فرض کیجئے اگر ایسا نہ بھی ہو تو پردہ کے پیچھے دو دو بگولیٹر لگے ہوتے ہیں ایک فلم کی رفتار کو بڑھانے والا اور دوسرا آواز کو بلند کرنے والا۔ الغرض متکلم فلم اس طرح بنتی ہے جسے آپ حیرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

ص۔ تہذیب، ہماری وضع قطع جدا گانہ ہے۔ ہم کیوں غیر اقوام کا اتباع کرکے اپنے بزرگوں کا نام بدنام کریں۔ نام کو مسلمان کہلائیں مگر تہذیب و تمدن معاشرت میں دوسروں کی پیروی کریں

مسٹر ڈی ویلرا اور وزیر اعظم کی ملاقات

لندن ۵ اکتوبر مسٹر ڈی ویلرا نے مسٹر چیمبرلین سے ملاقات کی اور بین الاقوامی صورت حالات پر بحث کی۔

پردۂ فلم

مغربی تہذیب ہمارے حق میں سم قاتل ہے

از مسز جمیل سہارنپور

جب سے مغربی تہذیب نے ہندوستان کا رخ کیا ہے۔ اور اس زہریلی ہوا نے ہندوستان کی فضا کو مسموم کیا ہے اور وہ مغربی خطرناک سیلاب جسکی رو میں ہمارے ہندوستانی بھائی خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو بہے چلے جارہے ہیں اور بہ گئے ہیں اور غضب تو یہ ہے کہ مسلمان بہنیں بھی آجکل مغربی تہذیب کی اس قدر دلدادہ نظر آتی ہیں کہ انکی حالت قابل بیان نہیں، انکی اب تمام تر یہ کوشش ہے کہ ہم صورۃً اور سیرۃً لیڈی صاحبہ یا بالکل فرنگی عورتوں کی طرح بن جائیں جو بہنیں مغربی تہذیب کی اس ظاہری سطح کو دیکھتی ہیں اور وہ بظاہر خوشنا اور دلپسند ہے اور انھوں نے مغربی تہذیب کے اس زہریلے اثر کو جو خیالات مغرب نے اس ظاہری سطح کی تہ میں بھر رکھا ہے نہیں محسوس کیا ہے اگر وہ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں تو وہ خود شرم و ندامت محسوس کریں کہ انھوں نے اپنے آباؤ اجداد اور اسلامی وضع قطع اور تہذیب کو چھوڑ کر کس قوم کی تہذیب کو پسند کیا ہے جن کا نہ خدا سے کوئی واسطہ ہے، نہ رسول سے کوئی تعلق جس نے اپنی خواہشات کی خاطر سراسر اپنی مذہبی تعلیم کو مٹا دیا۔ ایک خدا کے بجائے تین خدا ماننے لگی۔ خدا کے بجائے اقانیم ثلاثہ کی پرستش شروع کردی ہے۔ میں اپنی ان مسلمان بہنوں سے مودبانہ درخواست کروں گی جو مغربی تہذیب کی متوالی ہیں کہ کیا اسلامی تہذیب کے مقابلہ میں دنیا کی کسی قوم کی کوئی تہذیب ہے جو اسکی ہمسری یا برابری کا دعویٰ کرسکے۔ نہیں ہرگز نہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے ان دشمنوں کی تہذیب کی دلدادہ بن جائیں۔ جو ہمارے مذہب اور خود مسلمانوں کے دشمن ہیں ہمارے سامنے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ازواج مطہرات کی زندگی ہے۔ کیا بہنوں نے کبھی اسلامی تاریخ پڑھی ہے اگر وہ پڑھتیں تو کبھی مغربی تہذیب و اطوار کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھنا تو کیا نام تک نہ لیتیں کیا ہمارے لئے اس سے زیادہ کوئی شرمناک بات نہیں ہے کہ ہم اپنی قدیم اسلامی وضع قطع کو چھوڑ کر وہ فرنگی وضع اختیار کریں جو شریعت اسلامیہ کی رو سے عورتوں کے لئے ناجائز ہے۔ مغربی تہذیب کی سب سے بڑی لعنت یہ ہے کہ اس تہذیب کی دلدادہ عورتیں سب سے پہلے پردہ کو خیرباد کہہ دیتی ہیں جو خدا و رسول کے حکم کے مطابق ہر عورت پر فرض ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مغربی وضع کا لباس اس قدر چست اور اس طرح کا ہوتا ہے کہ اس سے جسم کا وہ حصہ ..... عضو برہنہ رہتا ہے جو بے پردگی کے ساتھ نہ معلوم کون کون سی باتوں اور خرابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے چونکہ آوارگی مغربی تہذیب کا ثمرہ اولین ہے اسلئے لڑکیوں کا اس طرح کھلے منہ بے پردہ پھرنا خطرناک نتائج کا باعث ہے۔ مجھے ان بہنوں پر بے انتہا حیرت اور تعجب ہوتا ہے کہ وہ ان سب باتوں کو جانتے ہوئے کیونکر اپنی لڑکیوں کو بے پردہ نکلنے کی اجازت دیتی ہیں اگر وہ ان کا کہنا نہیں مانتیں تو کیا بچپن ہی سے انکو پردہ کا عادی نہیں بناتیں جب سے ہندوستان میں لڑکیوں کے اسکول کھلے ہیں آئے دن طرح طرح کے شرمناک واقعات سننے میں آتے ہیں۔ لڑکیوں کی اسکولوں میں تعلیم ہی بڑی حدتک انکو مغربی تہذیب اور وضع قطع کا خوگر بناتی ہے۔ آج اگر ہم نے دہریوں کی دیکھا دیکھی دشمنوں کی وضع قطع اور تہذیب کو اختیار کیا تو قیامت کے دن ہمارا کیا منہ ہوگا کہ پیارے آقا ..... کو دکھا سکیں۔ ہم سب مسلمان ہیں .....

سبدِ گل

بیمار یا سُست

از بہن نرملا کماری بھاٹیہ

سُست کسے کہتے ہیں؛ میں نے کئی ماؤں سے یہ سوال کیا۔ ایک نے کہا میرا لڑکا دن بھر گھر میں بیٹھا کتابیں پڑھتا رہتا ہے۔ باہر نہیں نکلتا۔ بہت سُست لڑکا ہے۔

دوسری ماں نے کہا کہ میری لڑکی کلاس میں سب سے زیادہ کمزور ہے وہ سُست لڑکی ہے

ایک ماں نے کہا کہ میری لڑکی گھر کے کام کاج میں میری مدد نہیں کرتی بہت سُست لڑکی ہے۔ غرض جس سے پوچھو وہ کہے گا کہ یہ بات سُستی پن کی علامت ہے۔

میں نے تو یہ سمجھا ہے کہ سُستی کی آدھی وجہ صحت کا اچھا نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ صحت کی خرابی عام طور پر دکھائی نہیں دیتی، فرض کیجئے کہ کوئی لڑکا اسکول جاتا ہے کھیل میں بھی شریک رہتا ہے مگر تعلیم میں ترقی نہیں کرتا تو سمجھ لیجئے کہ اس کی خوراک کا بندوبست کوئی ٹھیک نہیں ہے اسکول ڈاکٹر سے اس لڑکے کی غذا اور زندگی کی دوسری مصروفیتوں کا علاج کرائیے۔ بہت سے لڑکوں کو چھپی ہوئی بیماریاں ہوتی ہیں، مثلاً نزلہ گلا پھول جانا۔ ناک خراب ہوجانا وغیرہ جو معمولی توجہ سے اچھا ہوسکتا ہے۔ نزلہ بڑی بری چیز ہے آپ کو معلوم ہے کہ اگر آپ کو نزلہ ہوجائے تو کس قدر دکھ ہوتا ہے، اور آدمی بیوقوف سا معلوم ہونے لگتا ہے کیونکہ دماغ میں سخت درد ہونے کے باعث آپ کچھ نہیں کرسکتے یہی حال اکثر لڑکوں کا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹروں کی مدد طلب کریں تو سُست لڑکے بہت جلد اچھی صحت حاصل کرلیں گے اور اسکول اور گھر میں ان کی ترقی دیکھنے میں آئیگی۔ اگر کوئی لڑکی گھر کے کام کاج میں مدد نہ دیتی ہو اور سُست رہتی ہو تو سختی سے بات کرنے کی حاجت نہیں بلکہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ لڑکی ماں کی مدد کرنے میں فخر محسوس کرنے لگے اور وہ بھی یہ سمجھنے لگے کہ میں بھی گھر کی ایک ضروری ممبر ہوں۔ پھر اس کی ماں اپنی لڑکی کے سُست ہونے کی شکایت نہیں کرے گی۔

بچوں کے گھر کے نکمے سُست کہنے یا سزا دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اگر انہیں دوسرے کاموں میں لگانا ہو تو اس کام کی دلچسپی اس طرح دکھا دو کہ بچے خود بخود اس طرف دوڑ کر آئیں اور سُست رہنا خود بخود چھوڑ دیں۔

اچھوں کے قانون کو توڑنے کی مہم

راجکوٹ ۲۸ ستمبر۔ ریاست راجکوٹ کے مجسٹریٹ درجہ اول نے اچھوں کے قانون کو توڑنے کے سلسلے میں ڈاکٹر شریمتی دھابر کے مقدمہ کی جیل کی عمارت کے بند کمرے میں مختصر سماعت کے بعد ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ پندرہ روز کی قید محض کا حکم دیا

لاٹری کے ٹکٹ کی فروخت

حکومت سندھ نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے جس میں گوا اور دوسری لاٹریوں کے ٹکٹ فروخت کرنے کی ممانعت کی ہے۔ اس کے متعلق حکومت کا بیان ہے کہ اس صوبہ میں یہ ناجائز ہے۔

ہندوستان کی فوج فلسطین کو

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ فرسٹ بٹالین بمبئی پائنیر رجمنٹ فرسٹ بٹالین ہیڈ فرڈ شائر اور سرٹ فورڈ شائر رجمنٹ کے دستے آج بذریعہ بحری جہاز فلسطین کو روانہ ہوگئے

ادبِ لطیف

سینما کی فلم

از جناب اے۔ ایچ حنفی لکھنوی،

گذشتہ سے پیوستہ

عکاس۔ (فوٹو گرافر) بھی صنعت فلم سازی میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے اور ایک فلم کی کامیابی میں اس کا بھی اہم حصہ ہوتا ہے۔ اور فلم کی خوبی کا بہت کچھ انحصار اس کی عکاسی پر ہوتا ہے۔ آجکل بہترین فوٹوگرافر وہ سمجھا جاتا ہے جو ٹرک سینز اور کلوز اپ لینے میں خوبصورتی پیدا کرسکے۔ اس کی سب سے بڑی مثال یہ موجود ہے کہ آج متعدد فلم اسٹاروں کی شہرت عکاسوں ہی کی بدولت برقرار ہے۔ غرضیکہ کیمرہ میں فلم لینے سے قبل سینریو کے متعلق مناظر نویس سے اور رنگ لباس کے لئے آرٹ ڈائرکٹر سے بھی معلومات حاصل کرلیتا ہے۔ یہ صورت طراز بھی ہوتا ہے۔

صورت طراز۔ (میک اپ مین) فلمبندی سے پہلے ہر اداکار کا میک اپ کرتا ہے اور اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ اداکار کا چہرہ کہیں سے غیر فطرتی تو معلوم نہیں ہوتا۔ عموماً کامیاب اور مخصوص اداکار تو اپنے ہی ہاتھ سے میک اپ کرتے ہیں، پردہ فلم پر ایکٹروں کا خوبصورت نظر آنا کوئی تعجب کی بات نہیں یہ بات روشنی اور کیمرے کے مختلف زاویوں سے پیدا ہوتی ہے۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کے لئے اس پر تاپ لائٹ ڈالتے ہیں۔ علاوہ ازیں ضرورت کے وقت فلکٹر بھی استعمال کرتے ہیں یہ سنہری پالش کا ہوتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں (۱) سخت (۲) ہلکا۔ جو ایکٹر سے کچھ کچھ دور کے فاصلہ پر رکھے جاتے ہیں، اور یہ خصوصاً بیرونی منظر کشی کے وقت کام میں لائے جاتے ہیں۔ بلا ضرورت روشنی روکنے کے لئے بلیو پیپر کا ریفوز بھی استعمال کرتے ہیں: نگار خانے کے اندر بھی مختلف اقسام کی روشنیاں کام میں لائی جاتی ہیں۔ مثلاً فلوڈ لائٹ، اسپاٹ لائٹ، اور فوکسنگ لیمپ۔

صدا بند۔ (ساؤنڈ انجینیر) فلم پر آواز بھرنے سے پہلے ریکارڈسٹ اپنے کانوں میں آلہ ہیڈ فون لگا کر اداکاروں کا مکالمہ سنتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک شیشہ کی کوٹھری میں جو چاروں طرف سے بند رہتی ہے بیٹھکر صدابندی کرتا ہے۔ مائکروفون ایک آلہ ہے جو ایکٹر کے سر پر لٹکا دیا جاتا ہے اس میں قوت سامعہ یا جاذبہ اتنی زبردست ہوتی ہے کہ یہ برقی لہروں کی مدد سے ہلکی سی ہلکی اور بھاری سی بھاری آواز کو بھی اپنے میں فوراً جذب کرلیتا ہے اور جذب شدہ آواز کو شعاعوں میں تبدیل کردیتا ہے۔ پھر آواز کی لہریں ایمپلی فائر سے گزر کر آلہ صدا بندی میں پہنچ جاتی ہیں۔ ازاں بعد صدا بند تصاویر کے ساتھ ساتھ فلم کے ایک کنارے پر نقش کردیا جاتا ہے متکلم فلم بنتے وقت کوئی شخص بول نہیں سکتا۔ فلم بندی اور صدا بندی کا عمل ایک ساتھ اختیار کیا جاتا ہے یہ جاننے کے لئے کہ یہ فلم پر آواز کس جگہ اترتی ہے۔ کسی ناطق فلم کے ٹکڑے کو دیکھنا چاہیئے۔ جس حصہ پر آواز بھرتے ہیں۔ اس کا نام ساؤنڈ ٹریک ہے۔ قصہ کی پوری فلم بندی اور صدا بندی ختم کرچکنے کے بعد اس فلم کو معمل خانہ میں بھیجتے ہیں۔ جہاں اسے مختلف سیال دواؤں سے دھویا، سکھایا۔ اور اس کے پازیٹو تیار کئے جاتے ہیں، متکلم فلم بنانے میں دو نگیٹو صرف ہوتے ہیں، ایک خاکے کی عکاسی کے لئے اور دوسرا آواز کو بند کرنے کے واسطے۔ ان دو نگیٹو فلموں کو بعد میں ایک پوزیٹو فلم پر چھاپا جاتا ہے اور یہی مشین کے ذریعہ پردے پر دکھایا جاتا ہے۔

فلمی ایڈیٹنگ۔ وہ فلم تیار ہوکر پھر فلم ایڈیٹر کے پاس آتا ہے جو پہلے فلم کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر پھر دوبارہ ترتیب سے انھیں جوڑ دیتا ہے فلم ایڈیٹر بھی دنیائے فلم کی ایک ذمہ دار ہستی ہوتی ہے۔ اب آپکو بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا۔ کہ ایک فلم

اقوال زریں

محسن کے احسان کی طرف نظر کرو اور اس کی اس غلطی کو نظر انداز کر دو جو اس سے سہواً یا قصداً ہو گئی ہو۔

کسی پر مت ہنسو ممکن ہے وہ تم سے بہتر ہو۔

جب انسان کا دل خوش ہے اس کے دماغ کا توازن بھی ٹھیک رہتا ہے۔

زندگی کی جنگ میں مسکراہٹ سب سے بہتر ہتھیار ہے۔

ہر خوشی و رنج میں خدا کو یاد رکھو وہ تجھے یاد رکھے گا

محبت ایک آزار ہے مستقل، رنگین اور دلچسپ۔ ڈیوی آن

عشاق کے دل کی دھڑکن کائنات سنتی ہے اور شکر دم بخود ہو جاتی ہے۔ (برسن)

میرے محبوب کا چہرہ اس چمن کے مانند ہے جس میں کنول کھلے ہوئے ہوں۔ (ایلی سن)

خوشی کا لطف اُٹھانے کے لئے کام کرنا بھی ضروری ہے۔

موت ایک خوشگوار نیند ہے لیکن جو سوتا ہے۔ وہ بیدار نہیں ہوتا۔

موج تبسم

ایک صاحب ہوٹل میں داخل ہوئے اور کچھ رقم بہرہ کے ہاتھ پر رکھ دی۔

بہرہ:- کیا حضور کے واسطے ایک میز ریزرو کر دی جائے۔

صاحب:- نہیں میں ابھی اپنی محبوبہ کے ہمراہ آؤنگا تب تم کہہ دینا کہ کوئی میز خالی نہیں۔

ایک دیہاتی سینما دیکھنے گیا۔ ایک سین میں اُس نے دیکھا کہ ہیرو کو تمام آدمی گھیرے ہیں اور خوب لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ دیکھکر اس کو بہت غصہ آیا اور اُس نے اپنا لٹھ سنبھالا اور بولا "یارو ایک آدمی کو اتنے گھیرے ہیں اٹھو اس کی امداد کرو، یہ کہہ کر وہ پردے پر لاٹھیاں مارنے لگا اور تھوڑی دیر میں سب کو بھگا دیا۔

بچہ:- وہ لڑکے جتنے کالے ہوتے ہیں اتنے ہی آرام سے رہتے ہیں۔

ماں:- کیوں؟

بچہ:- کیوں کہ ان سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے ہاتھ میلے ہیں۔

پولیس کے سپاہی نے سڑک پر پڑے ہوئے شرابی سے کہا:- تو گھر کیوں نہیں جاتا۔

شرابی:- سارا شہر میرے چاروں طرف گھوم رہا ہے، جیسے ہی میرا گھر آگیا میں اُس میں گھس جاؤں گا۔

دلچسپ معلومات

شفاف جسم والا آدمی

کئی سال پہلے چین کے ایک شہر میں ہیانکا نامی ایک شخص رہتا تھا اس کا جسم بلور کی طرح شفاف تھا جس سے ہڈیاں اور دیگر اعضا صاف نظر آتے تھے، ہیانکا ایک عالم و فاضل شخص تھا اور ایک سرکاری عہدہ پر فائز تھا بالآخر رشوت کے الزام میں اسے سزائے موت دی گئی۔

دنیا کا سب سے لانبا آدمی

یوں تو دنیا میں لمبے قد کے بہت سے آدمی ہیں لیکن ہیٹر مین کو دنیا کا سب سے لانبا انسان شمار کیا جاتا ہے۔ یہ امریکہ کا رہنے والا ہے اور اس کا قد تقریباً ۸ فٹ یعنی پورے تین گز کا ہے جب کوئی بڑا مجمع ہوتا ہے اور ہیٹر بھی اس مجمع میں شامل ہوتا ہے تو وہ سب سے علیحدہ دکھائی دیتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ہیٹر اس وقت دنیا کا سب سے لانبا آدمی ہے جو اس زمانہ کا ایک نمونہ ہے

سینے سے لگانے پر دعویٰ

امریکہ کے ایک شہر ٹمک میں ایک عدالت میں ایک عورت نے استغاثہ دائر کیا ہے کہ لگنڈ نامی شخص نے مجھے اس زور سے سینہ سے لگایا کہ میری پسلیاں ٹوٹنے لگیں۔ مجھے ایکہزار پونڈ ہرجانہ دلایا جائے۔

افسانہ

دل کی فلاسفی

از جناب تارا شنکر ناشاد ایم اے لسبتی

چلو شکر ہے میں نے پہچان لیا،

ارے شانتی کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔

چھوڑو بھائی طبیعت اکتاتی ہے،

ہوں،

موہن تو تو نہیں آنکھیں بائے ڈال رہا ہے؟

جی نہیں۔

اچھا کوئی بھی ہو میری آنکھیں پھوٹی جا رہی ہیں اب ہاتھ ہٹاؤ نہیں ٹھیک نہ ہوگا۔

ٹھیک نہ ہوگا تو کیا پھانسی دے دوگی ابھی تو مجسٹریٹی کی سفارش ہوئی نہیں ہے اور ابھی سے اتنی شان؛

اچھا آپ ہیں؛ آپ کو بھی چُہل سوجھتی رہتی ہے؟

کیوں، کیا میں آدمی نہیں ہوں؟،

آپ آدمی ہیں اسی وجہ سے تو میں آپکو نہ پہچان سکی۔

یہ میں نہیں سمجھا،

بات یہ ہے کہ مرد کا وجود ہی خشک مٹی سے ہوا ہے وہ بیچارے کیا جانیں زندگی کا اصلی لطف کچھ کہو مگر اہل دل مرد ہی ہوتے ہیں عورتوں کی بیوفائی تو ظاہر ہے

مردوں کے پاس دل پیدائش سے ۱۲-۱۴ سال یا زیادہ سے زیادہ ۱۹ سال تک رہتا ہے۔ اس کے بعد تو بس نہ پوچھو۔ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹنے لگ جاتے ہیں، بیچاروں کے پاس دل کہاں رہتا ہے، صرف دل کی دھڑکن رہ جاتی ہے اور آخر تک جو کچھ بچا کھچا رہتا ہے اسے اس وقت تک سیتے رہتے ہیں جب تک "ہارٹ فیلور" سے خاتمہ نہیں ہو جاتا؛

بات تو تم نے بڑے پتہ کی کہی اچھا یہ بتاؤ کہ میرے دل کے ٹکڑے ہوئے اور وہ کہاں کہاں ہیں؛

اور یہ بھی تو پوچھو کہ اس کے ٹکڑے کب ہوئے تھے؟

ہاں یہ بھی تبلاؤ؟

اچھا سنو مگر کلیجہ تھام کر۔

تم کہو بھی تو،

"جناب کے دل کے سو ٹکڑے اس دن ہو گئے تھے جب میں نے کالج کے پوشیدہ ... میں اپنے شادی کے بھیجے (Marriage announcement) کی تجویز کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیئے تھے اور آپ بیا سا منہ لے کر رہ گئے تھے۔ منہ سے ایک آہ نکلی تھی اور سامنے ٹینس کے لان (lawn) میں ایک بنچ پر منہ بنا کر ایک طرف جا کر بیٹھ رہے تھے "اچھا تو جب میرے دل کے سو ٹکڑے ہو گئے تھے تو میں زندہ کیسے رہا۔

یہی تو لطف کی بات ہے سب سے بڑا کمال مردوں کے دل میں یہ ہوتا ہے کہ فٹ بال کے بلیڈر یا سائیکل کی ٹیوب کی طرح چاہے اس کے سینکڑوں پنکچر ہو جائیں سا پر کام دیئے جاتا ہے۔ ذرا سا سلوشن لگایا بس پھر ہوا بھر دی۔ پھر چاہے گھنٹوں ٹھوکر لگایئے امیلوں سواری کیجئے چوں نہیں کرتا آپ کو یاد نہیں ہے جب میں نے دیکھا کہ آپ ایک طرف ڈالے بیٹھے ہیں اور اٹھنے کا نام نہیں لیتے تو میں نے اپنا ریکٹ ایک دوسرے لڑکے کو دیکر آپکا ریکٹ اٹھا کر کھیلنا شروع کر دیا تھا۔ آپ سمجھے تھے کہ میں نے ناراض ہو کر آپکا خط پھاڑ کر پھینک دیا تھا لیکن جب میں نے بغیر آپ سے اجازت لئے آپکا ریکٹ اٹھا کر کھیلنا شروع کر دیا تھا تو سچ کہیئے گا آپکا منتشر دل اکٹھا نہیں ہونے لگا تھا؟

تم بڑی شریر ہو، پچھلی باتیں یاد دلا کر پریشان کرتی ہو،

کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ سچ بتاؤ پریشان ہو رہے ہو یا مزے لے رہے ہو؟

یہ تو شادی کے پہلے کی باتیں ہیں اس وقت تو بیشک تمہاری ذرا سی بے توجہی میرے دل کی سینکڑوں کیا لاکھوں ٹکڑے کر دیتی تھی، مگر اس کے بعد تو کبھی پنکچر نہیں ہوا۔

پھر لگے جھوٹ بولنے۔ میں تو کہہ چکی کہ اس کے بعد تو دل جیوں جیوں کمزور ہوتا جاتا ہے تیوں تیوں ان کے جلدی جلدی ٹکڑے ہونے لگتے ہیں۔

اچھا بتاؤ شادی کے بعد میرے دل کے کب ٹکڑے ہوئے؟

تبلاؤں جب ہولی میں آپ سسرال تشریف لے گئے تھے اور دو دن کی متواتر کوشش کے بعد جب آپ میرا درشن نہ کر سکے اور رنگ کی پچکاری لئے ادھر ادھر دیوار پر رنگ پھینکتے رہے، آخر مایوس ہو کر جب رات میں آپ سو گئے تو سچ کہیئے گا آپکا دل چھلنی ہو گیا تھا کہ نہیں؟

اچھا اور پھر،

پھر جب رات میں موقع پا کر آپ کے اوپر گلاب پاش میں سے میں نے رنگ چھڑک کر آپ کو جگایا تھا تو بتایئے دل کی کیا کیفیت ہوئی تھی۔

پھر صحیح سلامت ہو گیا تھا یا نہیں؟

اچھا یہ تو میں نے سُن لیا کہ دل کے ٹکڑے کیسے ہوتے ہیں اور مان بھی لیا کہ دل کے مالک کے اختیار میں ہے کہ جب چاہے ڈبل روٹی کی طرح اسکی جتنی قاشیں چاہے کرے، مگر اس کی تقسیم میری سمجھ میں نہیں آئی؛

اچھا چلو کھانے کا وقت ہو گیا، کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ پھر دل کی تقسیم سمجھا دوں گی۔

نہیں تبلا دو جب چلیں گے۔

میں تو پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ مردوں کے دل کی عجیب حالت ہے، اس کے پھسلانے والے بہت بہت مانگنے والے بہت، جتنی آسانی سے آدمی اپنا دل پھینکتا چلتا ہے میں سمجھتی ہوں اپنے موزے بھی نہ پھینکتا ہوگا، جب کرشن بھگوان جیسے جوگیشور کا دل رکمنی رادھکا، اودھو، ارجن، بدر اور ہزاروں لاکھوں انسانوں نے چرا لیا تو آپ کس کھیت کی مولی ہیں آپ تو تصویروں اور بناوٹی شکلوں کو دل دیا کرتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے جب میں "ٹائیٹل پیج" پر بنی ہوئی ستارہ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ یہ ہاتھ پھیلائے کیا مانگتی ہے تو آپ نے کہا "دل" وہ بیچاری مانگے یا نہ مانگے مگر آپکا بس چلتا تو دے ہی ڈالتے۔

اچھا دیا تو نہیں،

ایک مرتبہ ادیبہ کو تو آپ نے ہزاروں مرتبہ دیا ہوگا، اس دن جب سنا میں کوہیر سنتی تھی تو آپ نے کیا کہا تھا، اس نے تو دل ...، میرے جیسا آدمی ہے جو ان کے شریر دل کی چوکیداری کرتا رہتا ہے ورنہ ابتک آپ کہیں کے نہ رہتے، یہ تو میں بہت دنوں سے سمجھتا ہوں کہ دل یا من ایک بد خیل چیز ہے۔ اس کی طاقت کے آگے رستم کی طاقت گرد ہے اس کو قابو میں کرنے کے لئے شنکر جیسا دماغ۔ دیانند جیسا جگر بدھ سا تیاگ اور کبیر کا گیان ہونا چاہیئے سوامی رام تیرتھ برسوں مارے مارے پھرے تب جا کر اسے قابو میں کر سکے، مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا ایک انسان دوسرے کا دل لے کر اسکو کیسے اپنی مٹھی میں رکھے رہتا ہے"۔

ہندوستانی زبان کا مسئلہ کانگریس کے رویہ کی وضاحت

دہلی ۳۰ ستمبر۔ ورکنگ کمیٹی نے اس خط پر جو مسٹر جناح نے صدر کانگریس کو بھیجا ہے اور اتفاقی جواب بھی جو کانگریس کی طرف سے انھیں بھیجا جائے گا غور کیا لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ چونکہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ہندوستانی کے متعلق ڈاکٹر اشرف کا ریزولیوشن مسترد کر دیا ہے اس لئے اس سے کچھ غلط فہمی سی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے حال ہی کے اجلاس میں ہندوستانی کے متعلق ڈاکٹر اشرف کا غیر دفتری ریزولیوشن معاملوں کی گڑبڑ کی وجہ سے مسترد ہو گیا جو مختلف ترمیموں کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھیں لیکن اس رزولیوشن کا مسترد ہونا کسی بھی لحاظ سے کانگریس کی موجودہ پوزیشن پر اثرانداز نہیں ہوتا جیسے کہ کانگریس کے آئین میں مندرجہ ذیل دفعہ کی تشریح کی گئی ہے۔

دفعہ نمبر ۱۹

(۱) کانگریس آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی کی کارروائی بالعموم ہندوستانی میں ہوا کریگی۔ اگر مقرر ہندوستانی میں تقریر کرنے سے معذور ہو یا جب صدر اجازت دے تو انگریزی زبان یا اور کسی صوبجاتی زبان کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(ب) صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی کارروائی بالعموم متعلقہ صوبہ کی زبان میں ہو گی۔ ہندوستانی بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

ہندوستانی کانگریس کے دستور کے مطابق شمالی ہند کے عام آدمیوں کی زبان ہے جو دیوناگری یا اُردو رسم الخط میں لکھی جاتی ہے البتہ کانگریس کی یہ پالیسی رہی ہے کہ سب جلسوں اور کانگریس کمیٹیوں کی کارروائی میں ہندوستانی کے استعمال پر زیادہ سے زیادہ زور دیا جائے۔ ورکنگ کمیٹی کو امید ہے کہ سال کے آخر تک کانگریسی کارکن اپنے آپ کو قومی زبان بولنے کے لئے تیار کریں گے تاکہ آئندہ سے کانگریس کے جلسوں یا کانگریس کمیٹیوں کے دفتروں میں جہاں تک بین الصوبجاتی خط و کتابت کا تعلق ہے انگریزی کا استعمال بالکل غیر ضروری ہو جائے البتہ صدر جب چاہے انگریزی کے استعمال کی اجازت دے سکتا ہے۔

یو پی کے زمینداروں کا معاملہ

یو پی کے زمینداروں نے حال ہی میں ورکنگ کمیٹی سے ٹننسی بل کے سلسلہ میں ملاقات کی تھی اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے زمینداروں سے کہا ہے کہ کانگریس ثالثی کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ زمیندار ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ ماننے کو تیار ہوں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ یو پی سرکار نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے اسی سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بہار کے زمینداروں کا مسئلہ بھی اسی طرح حاصل ہوا تھا۔

برطانوی کابینہ وزارت میں پھوٹ

لندن یکم اکتوبر۔ مسٹر ڈف کوپر وزیر بحری برطانیہ نے کابینہ وزارت سے استعفیٰ دیدیا اور اپنا استعفیٰ وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کو بھیجدیا آپ نے لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ نے جو موجودہ خارجہ پالیسی اختیار کی یا جو اختیار کرنے والی ہے میں اس سے شدید اختلاف رکھتا ہوں۔ ضروری سمجھتا ہوں کہ میری عزت اور وفاداری کا تقاضہ ہے کہ کابینہ سے ان حالات میں مستعفی ہو جاؤں وزیر اعظم نے لکھا ہے کہ قبل اس کے کہ میرا استعفیٰ بادشاہ کی خدمت میں پیش کروں آپکی خدمات کا اعتراف کرتا ہوں اور اس سے متفق ہوں کہ حکومت کی موجودہ پالیسی سے متفق نہیں تو آپ کابینہ وزارت میں رہیں۔ میرے انتہائی رنج و ملال اس کے ساتھ انکا استعفیٰ بڑھا وزیر بحر کا کل بادشاہ سے نشست گذرا

تک ملاقات کی۔ پارلیمنٹ کے لابی حلقوں کا خیال ہے کہ اب کوئی اور وزیر مستعفی نہ ہو گا۔ بہر حال مسٹر ڈف کوپر کے مستعفی ہونے سے کابینہ وزارت میں اہم تبدیلیوں کا امکان ہے جبکہ گورنمنٹ کے چیف وہپ کپتان مارگوس کو وزارت میں لئے جانے کا امکان قوی ہے۔

برطانیہ اور جرمنی ہمیشہ کیلئے ایک دوسرے کے دوست بن گئے

میونخ ۳۰ ستمبر۔ رائٹر کا بیان کہ:-

میونخ سے اپنی روانگی سے قبل وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چیمبرلین نے برطانوی اخبارات کے نمائندوں کو ملاقات کا موقع دیا اور اس ملاقات میں ایک ایسی بات کہی جو یورپ کے مستقبل کے لئے نہایت ہی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے ذہن میں یہ بات ہمیشہ سے تھی کہ اگر ہم چیکوسلاویکیا کے مسئلہ کا کوئی پر امن حل نکالیں تو ہم یورپ میں عام سکون کا راستہ کھول دیں گے۔ آج صبح میں نے فیوہرر (ہر ہٹلر) کے ساتھ باتیں کیں۔ ہم دونوں نے حسب ذیل اعلان پر دستخط کئے ہیں۔

"ہم کہ جرمنی کے فیوہرر و چانسلر اور برطانیہ کے وزیر اعظم ہیں۔ آج ہماری مزید ملاقات ہوئی اور ہم اس بات کو ماننے پر متفق ہیں کہ انگلستان اور جرمنی کے تعلقات کا معاملہ دونوں ملکوں کے لئے اور یورپ کے لئے اول درجہ کی اہمیت کا معاملہ ہے۔ گذشتہ شب جس سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں، وہ سمجھوتہ اور انگلستان اور جرمنی کا بحری سمجھوتہ ہماری دونوں قوموں کی اس خواہش کی علامتیں ہیں کہ کبھی پھر ایک دوسرے کے ساتھ نہیں لڑینگی۔

ہم نے طے کر لیا ہے کہ مشورہ کا طریقہ ہی وہ طریقہ رہے گا جو ہر دوسرے مسئلہ کے تصفیہ کے لئے اختیار کیا جائے گا جو دونوں ملکوں سے تعلق رکھتا ہو، ہمارا عزم یہ ہے کہ اپنی کوشش اختلاف کے امکانی مخرجوں کو دور کرنے کے لئے جاری رکھیں گے اور اس طرح یورپ کے امن و صلح کو یقینی بنا دینے میں حصہ لیں گے۔

یو پی ٹننسی بل و ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق تبادلہ خیالات

بمبئی یکم اکتوبر۔ بمبئی پہونچنے کے بعد نواب صاحب چھتاری مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے دولتکدہ پر پہونچے جہاں نواب صاحب نے مسٹر جناح سے طویل عرصہ کے لئے کانگریس مسلم لیگ سمجھوتہ کے متعلق گفتگو کی۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب نے اس سے قبل دہلی میں کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے ممبروں سے یو پی ٹننسی بل کے متعلق جو ملاقات کی تھی آپ نے اس سے بھی مسٹر جناح کو آگاہ کیا۔ نیز زمینداروں کا مسئلہ بھی مسٹر جناح کے سامنے پیش کیا۔ نواب صاحب نے یو پی اسمبلی میں ٹننسی بل کے متعلق مسلم لیگ پارٹی کی امداد چاہی۔

افغانستان کے لئے جرمنی سے کثیر تعداد سامان حرب کی آمد

کراچی ۲ اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے کہ ایک جرمن جہاز کے ذریعہ سے حکومت افغانستان کے لئے کثیر مقدار اسلحہ اور گولہ بارود آئی ہے اس ذخیرہ میں ۳۶۱۸ پیٹیاں مادہ آتشگیر اور اسلحہ کی شامل ہیں۔ مادہ آتشگیر سردست جزیرہ بابا کے اس گودام میں رکھ دیا گیا ہے جہاں اس قسم کا خطرناک سامان رکھا جاتا ہے اب باقاعدہ جانچ پڑتال کے بعد یہ سامان ٹرین سے پشاور کو روانہ کیا جائے گا اور وہاں سے کابل چلا جائے گا۔

سابق کانگریسی وزیر اعظم سی پی ڈاکٹر کھارے کو سزا

دہلی ۳ اکتوبر۔ کانگریس ہائی کمانڈ نے سی پی کے سابق کانگریسی وزیر اعظم ڈاکٹر کھارے کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ یعنی ورکنگ کمیٹی نے ایک رزولیوشن منظور کیا جسکی رو سے انھیں دو سال یعنی یکم اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء تک کے لئے کانگریس سے نکال دیا۔ اسی کے ساتھ ڈاکٹر کھارے سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ کانگریس کی تمام شاخوں سے فوراً مستعفی ہو جائیں، اور سی پی اسمبلی کی رکنیت سے بھی استعفیٰ دیدیں۔ اس رزولیوشن کی منظوری کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی کا سب سے طویل سیشن جو گیارہ دن تک جاری رہا اور میں اجلاس کئے، ختم ہو گیا۔

وزیر اعظم مصر کے نام لارڈ ہیلی فیکس کا پیغام

لندن یکم اکتوبر۔ سر مائیلز لمپسن برطانوی سفیر متعین مصر کو آج لارڈ ہیلی فیکس کی طرف سے ایک پیغام ملا جو وزیر اعظم مصر کے نام تھا۔ پیغام میں لکھا ہے کہ میں نے یور ایکسلنسی کے ان افعال کو نہایت غور و خوض سے دیکھا جو آپ موجودہ تنازعہ کے پیش نظر ہمارے ساتھ کر رہے ہیں اور آپنے ہمارے ساتھ تعاون کا اعلان کیا ہے نیز آپ کی وفاداری کا مشکور ہوں آپ کو معلوم ہو گا کہ ملک معظم کی حکومت کی تائید کسطرح دیگر حکومتوں کی طرف سے کی گئی۔ ملک معظم کی حکومت نے بعض غلط فہمیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اپنی جان تک لڑادی میں ملتجی ہوں کہ آپ میری طرف سے اطمینان رکھیں کہ آپ کی حکومت اور باشندگان مصر کے اس احسان کے بدلے میں جو انھوں نے اپنی امداد کی شکل میں کہا تمام برطانیہ اپنی پوری قوت سے مصر کی حفاظت کے لئے کوشاں رہے گا۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط ہو گئے

لکھنؤ ۳۰ ستمبر۔ یو پی ٹننسی بل کی سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر آج دستخط ہو گئے ہیں جس کے ساتھ مزید چار نوٹ نتھی کئے گئے جنمیں سے ایک مسلم لیگ کے نمائندہ کی طرف سے اور تین کمیٹی کے زمیندار اور تعلقہ دار ممبروں کی طرف سے پیش کئے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کانگریس ہائی کمانڈ سے زمینداروں کی ملاقات کی بنا پر ہائی کمانڈ سے کوئی مداخلت نہ کی گئی۔

کانفرنس میں روس کو کیوں شامل نہیں کیا

لندن ۴ اکتوبر۔ کل دارالامراء میں وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس نے بالکل ایسی ہی تقریر کی جیسی کہ دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے کی۔ اس بارے میں کہ روس کو گفت و شنید میں کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ لارڈ ہیلی فیکس نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ حکومت کے لئے ان عملی حالات کو مدنظر رکھنا لازمی تھا جنمیں اس کا امن برقرار رکھنے کا مقصد حاصل ہو سکے۔ یہ واقعہ ہے کہ اگر حکومت جرمنی اور اٹلی سے گفت و شنید میں روس کو شامل کرنے کے لئے کہا جاتا تو یہ سمجھوتہ ناممکن ہوتا۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس سے روس یا برطانیہ یا روس یا فرانس کے تعلقات میں کسی قسم کا فرق نہیں پڑا۔

حکومت کی موجودہ پالیسی

لندن ۴ اکتوبر۔ مسٹر چیمبرلین۔ سر جان سائمن اور مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے ایک تحریک کا نوٹس دیا ہے کہ ہاؤس حکومت کی اس پالیسی کو پسند کرتا ہے جس سے حال ہی کی نازک صورت میں جنگ ٹل گئی اور حکومت کی دائمی امن برقرار رکھنے کی پالیسی کی حمایت کرتا ہے۔

روسی سفیر واپس بلا لیا گیا

ٹوسیمو ۴ اکتوبر۔ سیمولی سے تار ملا ہے کہ حکومت فرانس نے مارشل طوجر کو واپس بلا لیا ہے۔

جرمن اپنی نو آبادیات لینا چاہتا ہے

برلن ۲ اکتوبر۔ برطانیہ اور فرانس کی بدولت چیکوسلاویکیہ کے سوڈیٹن علاقے جرمنی کے حصے میں آ... اور ان علاقوں میں جرمن افواج کے داخلہ کا سلسلہ جاری ہے اسی طرح پولستان آبادی والے علاقے ... پولینڈ کی فوج کا قبضہ ہو لیا ہے اور ہو رہا ہے۔ ابھی یہ سلسلہ جاری ہی ہے کہ جرمنی کے اخبارات میں ... نو آبادیات کی واپسی کا مطالبہ شروع ہو گیا ہے چنانچہ جرمن اخبار "ہمبرجر فریمڈن بلاٹ" نے لکھا ہے کہ:- اگر ۸ کروڑ انسانوں کی ایک مضبوط اور زبردست قوم جو ایک محدود رقبہ کے اندر زندگی بسر کر ... اگر اس قوم کے لئے یہ خیال تقریباً ناقابل برداشت ہے کہ ہمارا نو آبادیاتی مقصد پورا کرنے سے انکا ... طاقت کے فتویٰ کی بنا پر کیا گیا ہے تو برطانیہ کا احساس عزت یقیناً اس بات کو سمجھے گا۔" اسی کے سا... اسی اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ جرمنی کے گرد جو حلقہ قائم ہے، اس کو توڑنا پڑے گا، اور جناب گورنمنٹ کو اچھے ہمسایہ کی سی پالیسی اختیار کرنا ہو گی"۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جس طرح کی... سمجھوتہ کا انتظام برطانیہ اور جرمنی کے درمیان ہوا ہے۔ وہی صورت جرمنی گورنمنٹ نے فرانس کے سامنے بھی پیش کی ہے۔ توقع ... کہ جرمنی گورنمنٹ کی یہ پیش کش چند دن کے اندر ہی حکومت فرانس کی طرف سے قبول کر لی جائیگی۔

صدر کانگریس کا مسٹر جناح کو جواب

نیو دہلی ۲ اکتوبر۔ راشٹرپتی سبھاش چندر بوس نے مسٹر جناح کو مندرجہ ذیل خط بھیجا ہے:- ڈیر مسٹر جناح۔ آپ کا ۲ اگست کا خط ورکنگ کمیٹی کے سامنے رکھا گیا۔ مناسب بحث و تحقیق کے بعد مندرجہ ذیل جواب بھیجنے کا فیصلہ ہوا ہے:-

اگرچہ آپ کے خط میں کافی اختلافات ہیں اپر نکتہ چینی کرنا بے فائدہ ہے۔ آپکے خط کا مفہوم یہ ہے کہ لیگ کانگریس سے یہ توقع نہیں رکھتی کہ اُسے مسلمانان ہند کی مستند جماعت تسلیم کیا جائے اگر لیگ کا نقطۂ نگاہ یہ ہو تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ورکنگ کمیٹی ایک ایسی کمیٹی کے تقرر پر آمادہ ہو جائے گی۔ جو لیگ مصالحت کی شرائط پر غور کرنے کے لئے نامزد کرے۔ اس کانفرنس میں کم از کم پانچ نمائندہ ورکنگ کمیٹی کے شامل ہوں گے۔

برطانی فوج زیکوسلاویکیہ جائیگی

لندن یکم اکتوبر۔ معاہدہ میونخ کے متعلق امن برقرار رکھنے کے لئے برطانیہ سے ۶ فوجی بٹالین چند روز میں زیکوسلاویکیا کو روانہ ہو جائیں گے۔

تختہ جہاز پر کانفرنس

لندن ۳ اکتوبر۔ باخبر حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ اسپین کی خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لئے برطانیہ ایک اور غیر ملکی مدبر کے درمیان بحیرہ روم میں ایک جہاز پر کانفرنس شروع ہونے والی ہے۔

افسانہ

دل کی فلاسفی

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵

اجی حضرت یہ کوئی آسان کام تھوڑے ہی ہے اصل میں وہی استری پرش دنیا میں خوشگوار اور کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں جو اس راز سے واقف ہیں، جو عورتیں سمجھتی ہیں کہ وہ اپنے شوہر کی خدمت کر کے انھیں دونوں وقت ناشتہ دے کے یا ان کے جوتوں میں پالش کر کے قابو میں رکھ سکتی ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں، چاہیئے یہ کہ عورت مثل اس ایکٹر کے ہو جو ہنج اور جیر اسی کا دونوں کا پارٹ خوش اسلوبی سے ادا کرے اگر وہ اپنے شوہر کے دل پر حکومت کرنا چاہتی ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ اس کے ہر اشارہ کو سمجھے۔ اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ وہ ہمیشہ اس کے ہر جائز و ناجائز خواہش کو پورا کرتی رہی بلکہ اس کے جذبات کی قدر کرے۔ اس کی خوشی میں خوشی اور رنج میں رنج کا اظہار کرے۔ بڑی مشکل تو یہ ہے کہ مردوں کا دل بڑھاپے تک جوان رہتا ہے اور عورتیں شادی کے بعد دھیرے دھیرے یا تو مہراجن بن جاتی یا سوسائٹی کے سدھار کی سرگرم کارکن۔ بس ان کی وہ اگلی شوخی جیسے ہی مفقود ہوئی وہ کوڑی کی تین ہوئیں اور میاں باہر دل بہلانے لگے۔

ناخواندگی کیخلاف حکومت یوپی کا جہاد

لکھنؤ ۳۰ ستمبر۔ یوپی گورنمنٹ نے ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے ایک زبردست جہاد شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں ہوم نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو مطلع کیا ہے کہ وہ دیہاتی سکول ماسٹروں کو رضاکارانہ تعلیم دینے پر راغب کریں۔ انکی خدمات اعزازی ہوں گی مگر ڈسٹرکٹ بورڈوں کو اس امر کے لئے واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ جو استاد ناخواندگی دور کرنے میں شاندار حصہ لے گا اسے مناسب صلہ دیا جائے۔

گورنمنٹ نے اس مقصد کے واسطے تعلیمی بورڈ میں یک سپیشل شعبہ قایم کیا ہے جس کا نام محکمہ توسیع تعلیم ہوگا۔ گورنمنٹ کی تجویز ہے ۲۰ حلقے بنائے گئے ہیں ہر ایک حلقہ میں متعدد دیہات شامل ہیں اور دو سال کے عرصہ میں ہر بالغ مرد کو خواندہ بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ نابالغ اور بالغ طلباء کے لئے علیحدہ علیحدہ جماعتیں ہوا کریں گی ۱۰ اور ۱۶ سال کے درمیانی عمر والے لڑکے کو نابالغ سمجھا جائے گا۔ اور ۱۶ اور ۴۰ سال کے درمیانی عمر والے کو بالغ تصور کیا جائے گا ہر ایک حلقہ میں پانچ سے لے کر ۱۵ گاؤں شامل ہوں گے ٹیچر پورے وقت کے لئے کام کیا کرینگے اس سکیم کی اغراض کے لئے خواندگی کے معنی یہ ہونگے کہ جو کچھ پڑھا جائے اسکو تھوڑا بہت سمجھ بھی لیا جائے، اور مفید اور ترقی بخش اطلاعیں بہم پہنچائی جائیں، ہندوستان کا جغرافیہ ایک خاص مضمون ہوگا۔ کم از کم یہ کورس ۵ یا ۶ ماہ کا ہوگا۔ ڈپٹی انسپکٹر مدارس سے مشورہ کرنے کے بعد افسر توسیع تعلیم ان اسکولوں کے لئے پورا وقت دینے والے استاد منتخب کریگا۔ یہ لوگ مقامی ہونے چاہئیں اور جس قصبہ میں انہیں کام کرنا ہے وہاں کے باعزت اور بااثر لوگ ہونے چاہئیں ٹریننگ حاصل کئے ہوئے استادوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ایک استاد کی تنخواہ ۱۲ روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور ہر ایک استاد کو تین روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائے گا۔ کام شروع کرنے سے پیشتر استادوں کو دو دن کی ٹریننگ کا کورس ختم کرنا پڑے گا۔ جو ضلع کے ہیڈ کوارٹر یا کسی دوسرے موزوں مرکز میں دی جائیگی۔ اپنے اخراجات کے وہ کفیل ہوں گے۔ چارج لینے سے پیشتر انہیں اپنے حلقہ کے بالغ اور نابالغ طلباء کا جائزہ لینا پڑے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ تک انہیں پروپیگنڈا کرنا پڑے گا۔ ان انتظامات کو سرانجام دیتے ہوئے گورنمنٹ کا خیال ہے کہ بہت سے ڈسٹرکٹ بورڈ ٹیچر اور بیکار نوجوان اس سکیم کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے، گو یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ انھیں جیب خرچ دیا جائے، اسلئے ان میں سے ہر ایک ناخواندہ شخص کو جسے پڑھنا لکھنا سکھایا جائے گا۔ اسے ایک روپیہ الاؤنس دیا جائے گا۔

ان استادوں کا کام کو برقرار رکھنے اور ایسے لوگوں کو روکنے کے لئے جنہیں جہالت سے نکالکر شائستہ اور تعلیم یافتہ بنایا جائے گا حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ضلع میں اوسطاً ۵ دارالمطالعے اور ۲۶ کتب خانہ قایم کئے جائیں حکومت کو امید ہے کہ صوبہ کے تمام روشن خیال اور تعلیم یافتہ حضرات تعاون اور امداد کریں گے۔

میسور میں تعلیمی ترقی

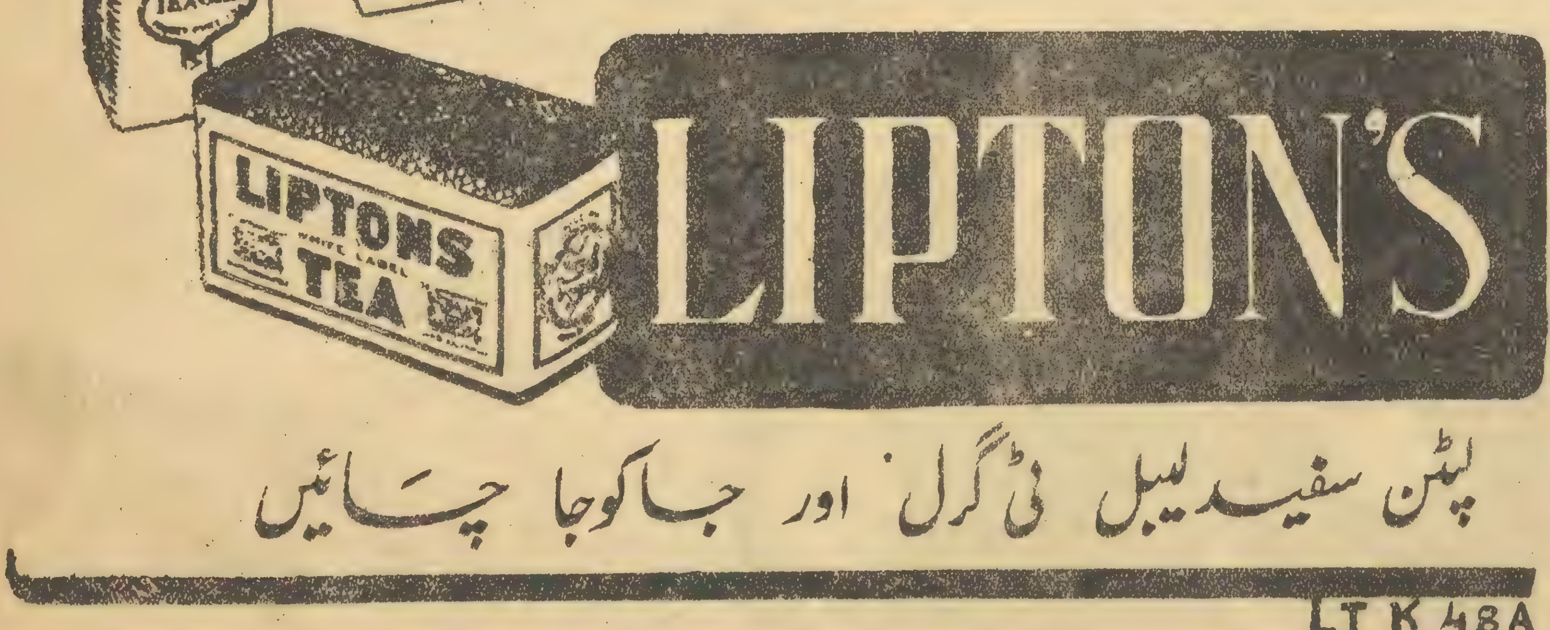
میسور ۲۷ ستمبر۔ ۵۲ ہزار روپیہ کی لاگت سے آیندہ چار سال میں تقریباً ایکہزار پرائمری اسکولوں کے کھولنے۔ ریاست میں نرسری اسکول قایم کرنے اور بنگلور کے قریب ہوائی مستقر کی تعمیر کا اعلان آج سہ پہر کو دسہرہ سیشن کے نمایندہ اسمبلی کے اجلاس میں دیوان کی تقریر کی سب سے بڑی خصوصیات ہیں۔

دیوان سر مرزا اسمٰعیل نے ریاست کی آمدنی اور اخراجات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ پانچ لاکھ کی رقم محفوظ کر دی گئی۔ تاکہ ضروری اخراجات کے وقت کام آسکے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے دیوان صاحب نے ریاست میں تعلیم کی توسیع کا حوالہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک سال میں پرائیویٹ اور پبلک دونوں تعلیمی اداروں میں اضافہ ہوا ہے۔

بنگال میں تمام احکام واپس لے لئے گئے

کلکتہ ۲۹ ستمبر۔ ۹ اشخاص پر سے انسداد دہشت انگیزی ایکٹ کے احکام کو واپس لینے کے بعد صوبہ بنگال میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جس پر اس قسم کا کوئی حکم عائد ہو کیونکہ ان ۹ اشخاص کا یہ گنجا تھا جن پر سے ان احکام کو ہٹایا گیا ہے۔





میونچ کانفرنس میں سمجھوتہ ہو گیا
سرحدوں کا فیصلہ کرنے کیلئے بین الاقوامی کمیشن قایم ہو گا

میونچ ۳۰ ستمبر چار حکومتوں یعنی جرمنی، اٹلی برطانیہ۔ اور فرانس کی جانب سے سرکاری طور پر مشترکہ ایک بیان شایع ہوا ہے کہ زیکوسلووکیا کے مسئلہ کے بارے میں میونچ کانفرنس میں سمجھوتہ ہو گیا اور کانفرنس آج صبح ½ ۱ بجے ختم ہو گئی۔ سمجھوتہ کی شرطیں حکومت زیکوسلاوکیہ کے پاس بھیجدی گئی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں

سوڈیٹن علاقہ کو واپسی کے متعلق اصولاً جو سمجھوتہ ہو چکا تھا اس کے پیش نظر جرمنی، برطانیہ فرانس اور اٹلی کے درمیان سوڈیٹن علاقہ کی علیحدگی کے بارے میں مندرجہ ذیل شرایط پر سمجھوتہ ہو گیا اور اس سمجھوتہ کے مطابق اس سمجھوتہ کی شرایط کو پورا کرنے کے لئے ان میں سے ہر ایک نے ذمہ داری لی۔

(۱) اخراج یکم اکتوبر سے شروع ہو جائے گا۔

(۲) برطانیہ فرانس اور اٹلی نے منظور کیا کہ موجودہ نظم ونسق کو تباہ کئے بغیر اخراج ۱۰ اکتوبر تک مکمل ہو جائے گا اور کہ مذکورہ نظم ونسق کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر اخراج کی اسکیم پر عملدر آمد کرنے کی ذمہ داری حکومت زیکوسلاویکیا پر ہوگی۔

(۳) اخراج کی شرطیں ایک بین الاقوامی کمیشن تیار کریگا جسمیں جرمنی برطانیہ، فرانس اٹلی اور زیکوسلاویکیہ کے نمایندے شامل ہونگے

(۴) جن علاقوں میں جرمن آبادی کی کثرت ہے ان میں یکم اکتوبر سے جرمن فوج درجہ بدرجہ قبضہ شروع کر دے گی یعنی نقشہ میں جن چار علاقوں پر نشان لگایا ہوا ہے ان پر یکم اکتوبر کو جرمن فوجوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ باقی علاقوں کے متعلق جنمیں جرمنوں کی کثرت ہے مذکورہ بین الاقوامی کمیشن کریگا اور ان پر ۱۰ اکتوبر تک قبضہ کر لیا جائے گا۔

(۵) بین الاقوامی کمیشن ان علاقوں کا فیصلہ کریگا جنمیں رائے عامہ ہوتا ہے جب تک استصواب رائے عامہ ختم ہو ان علاقوں پر بین الاقوامی فوجوں کا قبضہ رہے گا۔ یہی کمیشن وہ شرایط مقرر کرے جن کے ماتحت استصواب رائے عامہ ہوگی۔ وہ شرطیں سار کے استصواب رائے عامہ کی بنا پر طے ہونگی کمیشن استصواب رائے عامہ کے لئے بھی تاریخ مقرر کرے گا کہ جو آخر نومبر سے آگے نہیں ہونی چاہیئے۔

(۶) سرحدوں کے متعلق آخری تصفیہ ایک بین الاقوامی کمیشن کریگا۔ اس کمیشن کو یہ بھی حق حاصل ہوگا کہ جو خطے نسلی اعتبار سے تقسیم ہیں ان کے بارے میں کمیشن، جرمنی اٹلی برطانیہ اور فرانس سے استصواب رائے کے منتقلی کی سفارش کر سکے۔

(۷) منتقل شدہ علاقوں میں آنے یا جانے کا اختیار عوام کی مرضی پر منحصر ہوگا۔ اور اس کا فیصلہ اس سمجھوتہ کے ۶ ماہ کے اندر ہو جانا چاہیئے اس اختیار کے بارے میں تفصیلات کا فیصلہ جرمن زیچ کمیشن کریگا اور وہی کمیشن عوام کی منتقلی کے ذرایع تجویز کریگا، اور مذکورہ منتقلی سے پیدا شدہ سوالات کا تصفیہ کریگا۔

(۸) حکومت زیکوسلاویکیا چار ہفتے کے اندر فوج اور سیاسی محکمہ سے ان سوڈیٹن جرمنوں کو بری کر دے گی۔ جو بری ہونے چاہئیں اور اسی مدت میں سوڈیٹن جرمن قیدیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ جنکو سیاسی جرایم میں سزا ہوئی ہے۔

اس سمجھوتہ کے ساتھ جو تتمہ شامل ہے اس میں لکھا ہے، کہ فرانس اور برطانیہ کی حکومتوں نے یہ سمجھوتہ اس بنا پر منظور کیا ہے کہ وہ اس پیشکش کی پابند ہیں جو ۱۹ ستمبر کو فرانس اور برطانیہ کی تجویزوں میں کی گئی تھیں جسمیں بلا اشتعال حملہ کے خلاف زیکوسلاوکیا کی نئی سرحدوں کی بین الاقوامی گارنٹی کی گئی تھی۔

قرق امین ملازمت سے برخاست

لکھنؤ۔ حکومت یوپی کو ایک قرق امین کی بابت۔ جو تقاوی جمع کرنے کے لئے ضلع بارہ بنکی میں ملازم تھا یہ شکایت موصول ہوئی کہ اس نے بعض کاشتکاروں سے رقم واجبی سے زیادہ وصول کر لیا ہے، اس سلسلہ میں حکومت نے جو تحقیقات کی اس سے یہ الزام پایہ ثبوت کو پہونچ گیا۔ چنانچہ قرق امین مذکور کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے اور یہ طے کر لیا گیا ہے کہ آیندہ اسے بحیثیت قرق امین کبھی ملازم نہ رکھا جائے گا۔

پولینڈ جرمنی کے نقش قدم پر

پراگ یکم اکتوبر۔ حکومت پولینڈ کی جانب سے حکومت زیکوسلاوکیا کے پاس ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے جس کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ گزشتہ ہفتہ جو مراسلہ بھیجا گیا تھا جسمیں مطالبہ کیا گیا تھا کہ اس تمام علاقہ کو خالی کر دیا جائے جسمیں پولش لوگوں کی آبادی ہے اس کا فوراً جواب دیا جائے۔

وارسا کی اطلاع مظہر ہے کہ حکومت زیکوسلاویکیہ کو حکومت پولینڈ نے ایک مراسلہ بھیجا ہے جسمیں تمام مطالبات کو پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا آیا اس کے اندر کوئی میعاد مقرر کی گئی ہے لیکن خیال ہے کہ کمی گئی ہے اور وہ سنیچر کی دوپہر سے زیادہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر کھرے کو ورکنگ کمیٹی کا تار

دہلی یکم اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کھرے سابق وزیر اعظم سی پی نے شری یت سبھاش چندر بوس کے تار کے جواب میں انکو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ وہ اس امر کو ترجیح دیں گے اگر ورکنگ کمیٹی کی بجائے کوئی آزاد ٹریبونل ان کے مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر کیا جائے۔

ورکنگ کمیٹی نے انکے تار پر غور کرنے کے بعد انھیں بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا فیصلہ انقطاعی ہے اور وہ صرف ورکنگ کمیٹی کے سامنے اپنے معاملہ کو پیش کر سکتے ہیں۔

چینی قلعہ پر جاپان کا قبضہ

ٹوکیو ۲۹ ستمبر۔ جاپانیوں کا کہنا ہے کہ انھوں نے ہانگٹی کے شمالی کنارے پر واقعہ شہر تیکین پر قبضہ کر لیا ہے اور کہ ہانکو سے نیچے کی طرف تمام قلعوں پر جاپانی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔
بیان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ شہر پر قبضہ کرنے کے لئے جاپانی ہوائی جہازوں نے ۲۵۰۰ بم برسائے

بین الاقوامی معاملات اور برطانی سیاست

مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم برطانیہ

اگر مجھ سے یہ پوچھا جائے کہ ہم کیلئے لڑ رہے ہیں تو میرا جواب دو جملوں میں ہوگا اول یہ کہ ہیں سنجیدہ بین الاقوامی معاہدوں کو پورا کرنا ہے وہ معاہدے جو اگر شخصی طور پر روزمرہ کی زندگی کے متعلق ہوتے تو وہ محض قانونی نہیں بلکہ عزت کا معاملہ تصور ہوتے اور کوئی خود دار شخص انھیں پورا کرنے سے باز نہیں رہ سکتا تھا۔ دوسرے ہم ایک اصول کے لئے لڑ رہے ہیں ایک

ایسے دور میں جبکہ طاقت مادی انسانی ترقی میں خاص اثر اور عنصر معلوم ہوتی ہے وہ اصول جس کے لئے ہم لڑ رہے ہیں یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی قومیں بین الاقوامی ملک فہمی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے زبردست اور بارسوخ طاقتوں کے ہاتھوں اندھا دھند کچلی نہ جائیں۔

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ

یہ کتنا ہولناک مضحکہ خیز اور ناقابل یقین معلوم ہوتا ہے کہ جھگڑا تو ایک دور دراز ملک میں

ہے اور ایسے لوگوں میں ہے جن کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے اور ہم اپنے یہاں خندقیں کھود رہے ہیں اور گیس کے برقعوں کا تجربہ کر رہے ہیں ہیں ایک ایسی چھوٹی قوم سے جس کا سامنا ایک زبردست عظیم ہمسایہ سے ہے کتنی ہی ہمدردی کیوں نہ ہو، ہم بحالات موجودہ محض اس کے لئے تمام برطانی سلطنت کو جنگ میں نہیں پھنسا سکتے اگر ہمیں لڑنا ہی ہے تو وہ کسی بڑے معاملہ پر ہونا چاہئے۔

مسٹر راجگوپال آچاری پر شدید الزامات

ناگپور ۲۴ ستمبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں مسٹر سی راجگوپال آچاری کی کی گئی۔ تقریر پر تنقید کرتے ہوئے ڈاکٹر کھرے نے سی۔ پی اسمبلی میں ان پر الزام لگایا کہ وزیر اعظم مدراس پوشیدہ طور پر لارڈ ارسکن کے ساتھ ساز باز رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر کھرے بیان کرتے ہیں کہ پوشیدہ مصالحت آمیز شرائط سے انکار کرکے مسٹر راجگوپال آچاریہ نے نہ صرف لوگوں کو جھٹلایا بلکہ خدا کو بھی دھوکہ دیا ہے۔ میں دوبارہ تصدیق کرتا ہوں کہ سی پی اسمبلی میں میرا دیا ہوا بیان بالکل راستی پر مبنی ہے۔ ذرا مسٹر راجگوپال آچاریہ اور گورنر مدراس کی اس مصالحتی رپورٹ ملاحظہ فرما دیں تاکہ دنیا کو میری صداقت کا یقین ہو

سیاسی اسیروں کی عام معافی

وائنا ۴ اکتوبر۔ ایک سرکاری مقرر نے فرمایا کہ سوڈٹین علاقہ کی فتح کی خوشی میں سیاسی اسیروں کی عام رہائی کا مسئلہ زیر غور ہے لیکن ڈاکٹر شششنگ کو اس سے فائدہ نہیں پہونچے گا۔ ان کے خلاف ضرور مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور اس کی تاریخ نومبر سے پہلے ہی ہوگی۔

بالآخر حبش پر قبضہ تسلیم کرلیا

پیرس ۵ اکتوبر۔ موسیو بونٹ وزیر خارجہ فرانس نے اٹلی کے سفیر کو مطلع کیا ہے کہ فرانس نے روم کو اپنا سفیر بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جب سے اٹلی نے حبش فتح کیا تھا۔ فرانس نے اپنا سفیر وہاں نہیں بھیجا تھا کیونکہ اس حالت میں اٹلی کے بادشاہ او رحبش کے شہنشاہ سے خطاب کرنا پڑتا اور فرانس فتح تسلیم نہیں کرتا تھا لیکن اب اس نے حبش پر اٹلی کی فتح تسلیم کر لی ہے۔

زیکوسلاویکیہ کی حکومت مستعفی ہوگئی

پریگ ۵ اکتوبر۔ حکومت زیکوسلاویکیہ مستعفی ہوگئی ہے۔ جنرل سروائی دوسری کیبنٹ بنائیں گے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر چاولکوسکا فی وزیر زیکوسلاویکیہ مقیم روم کو وزیر خارجہ مقرر کیا جائے گا۔ اور دیگر وزیروں میں ماہرین اقتصادیات بھی شامل ہونگے سلاوک وزیر موسیو سرمک آج صبح مستعفی ہوگئے کیونکہ ان کا ... ہے کہ سلاوکوں نے آزادی کے بارے میں جو مطالبات پیش کئے تھے ان کو حکومت نے پورا نہیں کیا۔

فرانسیسی پارلیمنٹ میں تحریک منظور

پیرس ۵ اکتوبر۔ ایوان کے تمام ممبران نے سوائے کمیونسٹوں کے تالیاں بجا کر موسیو والڈیر کا خیر مقدم کیا۔ جبکہ فرانس کی پارلیمنٹ میں آپ میونچ کے فیصلہ کی وضاحت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے تقریباً ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی جس کے دوران میں آپ نے وہ تمام اسباب بیان کئے جن کی وجہ سے انکو سمجھوتہ کرنا پڑا۔

حکومت میں اعتماد کی تحریک ۷۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۳۵ ووٹوں سے منظور ہوگئی۔ کمیونسٹوں نے حکومت کے خلاف ووٹ دیا۔

ایک امریکن اخبار کی رائے

چار کے متعلق امریکن اخبار ایکوائر لکھتا ہے چار کے متعلق ایک خاص خوبصورتی کہی جاسکتی ہے کہ جہاں گرانڈیل روسی موجود ہے آسٹریلین تبتی میں

اور خونخوار چینی ڈاکو اسے اتنا پسند کرتے ہیں کہ وہ چائے کی بوتل کھونے کی حیثیت اپنا ایک بازو کھو دینا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ وہاں نکتہ شناس اور جوہر بیں فلاسفر بھی ان بہشتی پتوں کے رس کے ویسے ہی گرویدہ ہیں۔

حکومت بنگال سے مہاتماجی کی اپیل

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ مہاتما گاندھی نے بنگال کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے بارے میں ایک طویل بیان بغرض اشاعت پریس میں بھیجا ہے جس میں آپ نے حکومت بنگال سے اپیل کی ہے کہ وہ ۱۳ اپریل ۱۹۳۹ء تک تمام قیدیوں کو رہا کردے۔ دوسری جانب کمیونسٹوں سے اپیل کی کہ وہ حکومت بنگال کے کمیونک سے پریشان نہ ہوں۔

کے اندر شروع کردی جائے۔

ہسٹری کانگریس کا افتتاح

بنارس ۲۴ ستمبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ بنارس نے یہاں ۸ اکتوبر کو انڈین ہسٹری کانگریس کا افتتاح کرنے کی رضامندی ظاہر کردی ہے۔

لارڈ لنلتھگو

لندن ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو کی ۱۲ اکتوبر کو لندن سے ہندوستان کو روانگی کی تجاویز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

لارڈ لنلتھگو آجکل انڈیا آفس میں لارڈ زٹلینڈ سے بات چیت کر رہے ہیں۔

منروا فلم کمپنی کی خبریں

سردار اختر منروا مووی ٹون میں!

یہ خبر فلمی حلقہ میں نہایت خوشی سے سُنی گئی ہے کہ ڈائرکٹر سہراب مودی نے اپنے نئے پروڈکشن کیلئے سردار اختر کا انتخاب کیا ہے۔

منروا میں "پکار" کی مہورت

بمبئی دوشنبہ ۱۱ر ستمبر کو ڈائرکٹر سہراب مودی نے اپنے دوسرے نئے تاریخی فلم "پکار" کی مہورت کی ہے اس فلم کا قصہ جہانگیر کی زندگی کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس میں فلمی دنیا کے ممتاز اداکار سہراب مودی۔ چندر موہن۔ نسیم شیلا جے راج کام کرتے ہیں۔

"طلاق" کی شوٹنگ دن رات ڈائرکٹر سہراب مودی کے زیر نگرانی جاری ہے۔

"واسنتی" منروا مووی ٹون کا تازہ شاہکار واسنتی کا ٹریلر آجکل بمبئی میں کرشنا سنٹرل اور منروا سینما میں دکھایا جا رہا ہے ٹریلر میں اصل اسٹوری کو جسطرح پیش کیا گیا ہے اسکو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ واسنتی بلحاظ اسٹوری و ڈائرکشن بالکل نرالا اور بہترین سوشل ڈرامہ ہے۔

ہمیں اس بات سے بے حد مسرت ہوئی کہ منروا نے اس میں بھی ہندوستانی زبان کا وہی اعلیٰ معیار قایم رکھا ہے جو اپنے سابقہ شاہکار جیلر وغیرہ میں بھی پیش کرکے خراج تحسین حاصل کرچکی ہے۔

بہ اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر ملہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء آگرہ

بعدالت مال ملہور مقام تحصیل ملہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۵۷۵

چونکہ بمقدمہ نالش چندر کمار ڈگریدار بنام تم راجرانی مدیونہ کے جو عدالت میں منفصل ہوا ایک ڈگری نقایا لگان بابت ربیع ۱۳۴۲ ھ و خریف ۱۳۴۵ فصلی بتاریخ ۱۶ر اپریل ۱۹۳۸ء ہا اور ہوئی اور مبلغ [illegible] جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۷	۱۳	۰
خرچہ نالش	۴	۵	۶
سود بابتہ در اصل و خرچہ نالش	۰	۴	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۱	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۵	۴	۰
	۲۹	۱۲	۰
	۱۱	۰	۰
	۱۸	۱۲	۰

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مسماۃ راجرانی بیوہ درشن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع گدنپور حرسہ پرگنہ ملہور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے

کہ تم زرمذکور یعنی مبلغ [illegible] جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت نقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

پیشی ۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء مقرر ہے

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
ملہور	گدنپور چہ	سرجو پرشاد	۷۷۷	[illegible]
			۷۸۷	[illegible]
			۱۲۰۰	[illegible]
			۳ قطعہ	[illegible]

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

خزانہ اودھ لُٹ گیا!

طلاء شاہی وہ طلاء ہے جس کی بدولت شاہان اودھ متعدد محلوں سے دنیا کا بہار عیش لوٹتے تھے اور اپنی زائل شدہ قوت کو بحال کرتے تھے۔ یہ وہ طلاء ہے جو بڈھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنا دیتا ہے۔ کوتاہی۔ کجی۔ خمی۔ لاغری۔ نابرابری رگوں میں نیلا پن سستی اور کمزوری وغیرہ نقائص کو صرف چند یوم میں ہمیشہ کے لئے دور کر دیتا ہے عضو کو مضبوط اور پائدار وقت کا آلہ کار آمد مثل فولاد کے کر دیتا ہے، دوران استعمال میں ضبط محال ہے فربہی درازی میں بے مثال ہے۔ پھر لطف یہ کہ چھالا۔ آبلہ جلن وغیرہ سے پاک صاف ہے صرف مالش کے ذریعہ فوراً رطوبت فاسد مثل پانی کے بہا دیتا ہے جس کا استعمال کرنیوالوں کو کمال تعجب ہے پٹی اور کسی قسم کے پرہیز وغیرہ کی ضرورت نہیں جن صاحبوں نے اس کا استعمال کیا ہے وہ زندہ مثال ہیں۔ قیمت فی شیشی پانچ روپیہ

المشتہر:- حکیم سید محمد میرن صاحب مشہور معالج علاج کہنہ

شاہی دواخانہ نئی سڑک متصل گرجا گھر کانپور

یو پی ٹیننسی بل کا قضیہ

لکھنؤ، ۲ر ستمبر۔ پرسوں کونسل چیمبر میں اس کمیٹی کا اجلاس ہوا جو حکومت زمینداروں کے درمیان قانون مزارعان کے متعلق سمجھوتہ کرانے کو مقرر ہوئی تھی، یکایک ملتوی ہو گئی تاکہ نجی طور پر بات چیت کرکے سمجھوتہ کے بہتر امکانات پیدا کئے جائیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یو پی کے زمیندار کانگریس ہائی کمانڈ سے ملاقات کر رہے ہیں زمیندار ممبروں سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا وہ حکومت یو پی سے بالا بالا کانگریس ہائی کمانڈ سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم نہ اس کی تصدیق کر سکتے ہیں اور نہ تردید۔



منیجر امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور



جریان۔ احتلام اور رقت منی کے لئے

مدن منجری گولیاں

فساد خون۔ قبض معدہ۔ جریان۔ احتلام بیخوابی وغیرہ دور کرکے اپنا حسن اور پوری طاقت بخشکر زندگی کا سچا لطف عالم شباب اور روح افزا صحت بخشتی ہیں قیمت چالیس گولیوں کی ڈبی کا ایک روپیہ

پنوسکت واری روغن طلاء

کسی بھی وجہ سے عضو مخصوص میں آئی ہوئی کجی لاغری وغیرہ اس روغن کے استعمال سے نابود ہو کر اصلی طاقت و قوت مردمی آتی ہے۔ قیمت فی ڈبی ایک روپیہ

مدن منجری فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ:- گنگا پرشاد شیو شنکر باجپئی، نیا گنج چوراہا اور انٹرنیشنل فروٹ ہاؤس محلہ مال کانپور

بچوں کو وزانہ

حکیم کسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی اعلیٰ طبیعتی

رجسٹرڈ بال جیون گھٹی چٹانیے

بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے — دانت باسانی نکل آتے اور انکی ہر ایک بیماری دُور ہو کر کمزور بچے تندرست طاقتور بنجاتے ہیں سب جگہ فروخت ہوتی ہے نئے سوداگر نمونہ مفت منگا دیں قیمت فی شیشی ۸ درجن ۱۲ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن مفت لو۔ دس معزز نام بھیجئے ہر روپیہ کمانیکی کل مفت بھیجئے

المشتہر:- منیجر بال جیون کار یالیہ علی گڑھ یو۔پی

مسرس:- محمد حفیظ احمد نصیر نیا گنج کانپور

ہے۔ امدادی اسکولوں سے بھی درخواست کی جائیگی کہ وہ یہی طریقہ اختیار کریں۔ حکومت کا رویہ بہت پسند کیا جا رہا ہے۔

سیلاب کسطرح روکا جائے

لکھنؤ ۲۸ر ستمبر۔ کل کونسل چیمبر میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں یو پی میں سیلاب روکنے اور سیلاب زدگان کی امداد کرنے کی تدبیروں پر غور کیا گیا۔

یہ کانفرنس حکومت یو پی نے طلب کی تھی اس میں سیلاب زدہ اضلاع کے کلکٹر شریک ہوئے اور مسٹر پنالال سپیشل آفسر متعلق سیلاب بھی شریک ہوئے سیلاب زدہ علاقہ میں معافی کے لئے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا کانفرنس میں یہ رائے ظاہر کی گئی کہ معافی فراخدلی کے ساتھ ہونا چاہئے۔

مقامی فروخت کرنے والے

مسرس امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

مسرس دیشی دیاپار ۱۰۴ امین آباد لکھنؤ

مسرس شیام لال بیکنٹھ ناتھ سیو کا بازار آگرہ

حیدرآباد کانگریس اور حکومت میں سمجھوتہ کی بات چیت

حیدرآباد ۲۹ر ستمبر۔ حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس نے جو عارضی کمیٹی مقرر کی تھی اس نے ایک بیان شایع کیا ہے۔ بیان میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کمیٹی اپنے پروگرام کو دو ہفتے کے لئے ملتوی کرنے کو تیار ہے تاکہ حکومت اور اسٹیٹ کانگریس کے درمیان سمجھوتہ ہو سکے۔

کمیٹی نے بیان میں یہ اپیل کی ہے کہ وہ آیندہ دو ہفتہ کے اندر کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے سمجھوتہ کی گفت و شنید کرنے والوں کو پریشانی ہوگی۔

سیلاب زدہ علاقوں میں فیس معاف

لکھنؤ ۲۸ر ستمبر۔ حکومت یو پی نے احکام جاری کئے ہیں کہ چونکہ بہرایچ۔ گونڈہ۔ اور بلیا وغیرہ کے ضلعوں میں سیلاب سے بہت نقصان پہنچا ہے لہذا ان ضلعوں میں سرکاری اسکولوں میں تعلیم پانے والے جو طلبا رعایت کے مستحق ہوں انکی فیس معاف کردی جائے انتخاب کا حق ہیڈ ماسٹروں کو دیا گیا

لاکھوں مایوسوں کی آس پوری ہوئی؟

ایسے لاکھوں مریض جو صحت حاصل کرنے کے لئے سینکڑوں روپیہ برباد کرکے مایوس ہو چکے تھے۔ مقویات سرتاج نام آتنگ نگرہ گولیوں کا استعمال کرکے کامل صحت و تندرستی حاصل کر چکے ہیں۔ قبض۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی و کمی، جریان۔ احتلام سستی نامردی جیسے خطرناک اور موذی مرضوں کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ آپ بھی ایکبار امتحان اور آزمایش کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ، پانچ ڈبیاں چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

آتنگ نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ:- حاجی قسیم احمد محلہ بالن کھنڈی

امنگ اور فرحت کیلئے استعمال کیجئے

دنت مکتا REGD	کیش راج REGD
(خوشبودار منجن۔ دافع امراض دندان)	سر کے تیلوں کا راجہ
یہ دانتوں کو جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور ان کی خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ منہ کی بدبو کو دور کرکے خوشبو لاتا ہے۔	اس کی خوشبو ایسی دلکش اور دلفریب ہے کہ لگانے والا فریفتہ ہو جاتا ہے اور کبھی دوسرے تیل کے لگانے کی خواہش نہیں کرتا۔

ہر جگہ ملتا ہے

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے برمن) لمیٹڈ

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۲

ادبیات

"مزدور کے آنسو"

از محمد یونس احمر - کلکتہ

ہم نشیں کیوں چھیڑتا ہے قصہ ردِّ غم
قسمت عالم پہ اب آنسو بہانے دے مجھے

ہاں بہانے دے مجھے آنسو کہ ہوں مجروح غم
دیدۂ خونبار سے کچھ گل کھلانے دے مجھے

موجزن ہے میرے سینے میں نوائے دردناک
سازِ بیتابی پہ غم کے گیت گانے دے مجھے

زندگی اہلِ غربت ہے فضائے دردناک
ظلمتِ سرمایہ داری کو مٹانے دے مجھے

آہ! یہ دنیا جہنم بن گئی میرے لئے
اہلِ زر کے واسطے ہے یہ بہشتِ رنگ و بو

مدتوں تڑپا کیا میں زخم کی تکلیف سے
مدتوں چوسا کئے ہیں اہل زر میرا لہو

مدتوں رویا کیا میں حال اپنا دیکھ کر
مدتوں اُس کو رہی مشقِ ستم کی آرزو

مدتوں بارِ غلامی سے رہا خم میرا سر
مدتوں مزدور بیکس کی رہی دولت عدو

اُف! نہ کر دریافت مجھسے زندگی کا ماجرا
ظلمِ اہلِ زر کا آئینہ ہے میری داستاں

آہ! دنیا کہتی ہے سرمایہ داروں کو خدا
بیکسوں کو جانتی ہے اک گروہ بندگاں

ہو رہے ہیں روح میں ہمت کے شعلے مشتعل
ہٹ رہا ہے رفتہ رفتہ میری آنکھوں سے دھواں

رہنمائے راہِ خودداری بنا ہے میرا دل
بڑھ رہا ہے تیزگامی سے خودی کا کارواں

اُٹھ رہے ہیں فاقہ کش دوزخ کو ڈھانے کیلئے
ہے طلسمِ اہلِ دولت ٹوٹ جانے کے لئے

دنیائے اسلام

فلسطین کی ایک مجاہدہ کا مکتوب اپنے لختِ جگر کے نام
ایک عرب خاتون کا خط اپنے اکلوتے فرزند کے نام

القدس - عربی اخبارات نے فلسطین کی ایک عرب خاتون کا جو شام میں مقیم ہے خط شایع کیا ہے یہ خط خاتون موصوفہ نے اپنے اکلوتے فرزند کے نام لکھا ہے جس کو پڑھنے سے قلب میں اسلامی حرارت اور ضمیر میں اسلام کی روشنی پیدا ہوتی ہے - عربی اخبارات نے خاتون موصوفہ اور اس کے فرزند دلبند کا نام شائع نہیں کیا ہے اور خط میں سے بھی اس میں صرف ایک حصہ شائع کیا ہے - موصوفہ شام میں مقیم ہیں - ان کا فرزند فلسطین کے خونی ہنگامہ میں زندگی بسر کر رہا ہے - اکلوتے فرزند نے اپنی ماں کو لکھا تھا کہ فلسطین میں آگ برس رہی ہے میں خود کیا کروں؟ چونکہ عربوں کی مظلومی کو دیکھا نہیں جاسکتا اس لئے اس نے اپنی محترمہ ماں سے درخواست کی ہے کہ خدارا مجھے مجاہدین کے ساتھ ملکر جنگ کرنے کی اجازت دیجئے! اس کے جواب میں اس اکلوتے فرزند کی اولوالعزم والدہ نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

میرے فرزند! خدا تمہیں اسلام کا خادم بنائے اور تم سے وہ کام لے جو اس کی مرضی کے مطابق ہو - تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ فلسطین کے ہنگامہ میں کیا کروں؟ فرزندا! مجھے تو خیال تھا کہ تم نے اسلام اور وطن کی خدمت کرتے کرتے جان دیدی ہوگی اور خدا کے ہاں مجھے سرخروئی نصیب ہوگی - دل میں سوچتی تھی کہ آہ میرے فرزندا! تیری شہادت کی خبر بھی مجھے نہیں ملی اگرچہ تو شہید ہوچکا ہے کیونکہ کئی ماہ سے کوئی اطلاع نہیں ملی لیکن کیا اچھا ہوتا کہ کوئی مجھے اس شہادت کی تفصیل بتاتا اور میں خوش ہو ہو کر اسکو سنتی -

مگر تم زندہ ہو اور مجھے یقین ہے کہ اس لئے زندہ ہو کہ خدا کی راہ میں جان دے کر لازوال زندگی حاصل کرو - تم پوچھتے ہو کہ کیا کروں؟ اور پھر مجھ سے اللہ کی راہ میں جان دینے کے لئے اجازت طلب کرتے ہو فرزند یہ وقت اجازت طلب کرنے کا نہیں ہے اس وقت ہمارے بھائی ہماری بہنیں - ہماری مائیں اور بچے ایک ایک کرکے ذبح کئے جارہے ہیں، فرض کرو کہ میں تم کو اجازت بھی نہ دوں تو کیا تم میری محبت میں قوم اور اسلام کی محبت کو بھول جاؤ گے؟ نہیں نہیں مجھے بھی مرنا ہے اور تم کو بھی دنیا سے گذرنا ہے کیا اچھا ہو کہ اسلام کی راہ سے یہ سفر اختیار کیا جائے -

میں دیکھتی ہوں کہ میری بہنوں نے اپنے پانچ فرزند اسلام پر قربان کردیئے ہیں میرا کوئی نہیں - سوائے تمہارے کہ تم ہی میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اگر تم نے مظلوموں کی حمایت میں کچھ بھی حق ادا نہ کیا تو اپنی بہنوں میں مجھے سربلند کرنے کا موقعہ کس طرح ملیگا جاؤ اور دیر نہ کرو یہ وقت دیر کرنے کا نہیں ہے - اللہ تمہارا ساتھی ہو - حق تمہاری دستگیری کرے - جسوقت تمہارا خون گریگا میں سمجھوں گی کہ مجھے معاوضہ مل گیا زندہ رہے تو ملاقات کریں گے اور سب سے اچھی ملاقات تو وہاں ہی ہوگی جہاں اول اور آخر جمع کئے جائیں گے نصر من اللہ و فتح قریب - والسلام علیکم

تمہاری والدہ

فلسطینی عربوں نے اپنی حکومت قائم کرلی

لندن (ڈاک سے) برٹش یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے کہ عرب اس درجہ سازشی ثابت ہوئے ہیں کہ وہ نہایت خفیہ طریقہ سے برطانوی اقتدار کا خاتمہ کر رہے ہیں انکی خطرناک سرگرمیوں سے حکومت انتہائی کوشش کے باوجود واقف نہیں ہوسکی - عربوں کا جن علاقہ پر بس چلتا ہے وہاں خفیہ عربی حکومت قایم ہوچکی ہے - جو نہایت رازداری کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہے - عربوں کے مرکزی ادارے سے اعلان شایع ہوتے ہیں جن میں جدید قوانین کے نفاذ کی اطلاع دی جاتی ہے اور سزا و تقریر کی نوعیت سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے - بعض اوقات یہاں تک لکھدیا جاتا ہے کہ آج اتنے اشخاص کو موت کی سزا دی گئی - ابتدا میں حکومت اس سازش کے انکشاف میں بری طرح ناکام رہی ہے حال میں ٹیلیفون کی تین لائنوں کا انکشاف کیا گیا ہے جن کا سلسلہ سرکاری ٹیلیفون کے مرکز سے نہیں ملتا حکومت کا خیال ہے کہ عربوں نے حیرت انگیز طریق پر اپنی ٹیلیفون لائن اور اس کی مرکزیت بھی بنالی ہے - محفوظ پہاڑوں کے غاروں میں عربوں نے ہسپتال بنا رکھے ہیں جہاں زخمیوں کے علاج معالجہ کا کام باقاعدہ طریق سے کیا جاتا ہے اور بعض اوقات حسب ضرورت ڈاکٹروں اور نرسوں کا اغوا بھی عمل میں لایا جاتا ہے -

ایران میں ایک اور ہوائی مستقر کی تعمیر

حکومت ایران "مقام ہمدم" میں ایک عظیم الشان مطار بنانے پر غور کر رہی ہے اس مطار کی وسعت دس لاکھ مربع میٹر ہوگی اس ضرورت کیلئے حکومت نے بہت بڑی رقم منظور کی ہے - امید کیجاتی ہے کہ عنقریب ماہرین فن کی نگرانی میں تعمیر کا کام شروع ہوجائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۸	کانپور شنبہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء	نمبر ۴۲

فلسطین کے صحیح حالات

فلسطین کے عربوں کے صحیح واقعات سنسر ہونے کی وجہ سے ہماری نظروں سے پوشیدہ تھے مگر آج پہلی مرتبہ تین ماہ کے شدید انتظار کے بعد نیوز کرانیکل اور ڈیلی اکسپریس کے خاص نامہ نگاروں کی بدولت فلسطین کے حالات کا صاف اور صریح نقشہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ عربوں نے ملک کو جنگی افسران کے زیر کمان تقسیم کر دیا ہے۔ بہت سے علاقوں سے برطانوی فوجیں واپس بلا لی گئی ہیں اور سول نظم و نسق تقریباً بالکل ختم ہو گیا ہے۔

موضع بیت اللحم، بیر شیبا، جریکو، حرم اللہ مجدال اور ایسے ہی درجنوں گاؤں میں سول حکومت ختم ہو گئی ہے اور تمام پبلک عمارتوں پر باغیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔

نیلس، تلکرم اور دوسرے مراکز متنازعہ طور پر برطانوی خیال کئے جاتے ہیں۔ مگر وہاں زیادہ طاقت باغیوں کی ہے۔ یروشلم حیفہ اور طلی ابیب کے وسیع علاقوں میں مشین گنیں لگا کر رات ہی رات میں پانچ میل کے اندر اندر فلسطین ریلوے کی پٹریاں اکھاڑ ڈالیں اور ان کے کنڈے وغیرہ ہٹا کر جگہ صاف کر دیا اور ایک ہی رات میں وہاں درخت لگا دیئے، بہت سے اسٹیشن جلا دیئے۔ گاڑیوں کو پٹری سے اتار دیا گیا اور سڑکوں کو کھود دیا گیا ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ زمین کھود کر چھپ کر حملہ کرنے اور شخبوں کے خطرہ کی بنا پر مسلح کاریں ٹریفک کی حفاظت کر رہی ہیں۔ ٹیلی فون لائنوں کو بھی خطرہ ہے اور اسکروں اور برطانوی محاصرہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

عربوں کی بغاوت پر کسی تبصرہ کی قطعی ضرورت نہیں کیونکہ آزاد قومیں آزادی کے سامنے ہر چیز کو ہیچ سمجھتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت برطانیہ نہایت ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ فلسطین کے عربوں کے مطالبہ کو سمجھنے کی کوشش کریگی۔ کیونکہ بہت عرصہ تک لوگ مغالطہ میں نہیں رہ سکتے۔ عربوں کے جائز مطالبہ کو بہت دنوں تک نہیں ٹالا جا سکتا۔ علاوہ اس کے عربوں کے جذبات اور ان کی آزادی وطن کے جذبہ کو کچلنا کوئی آسان کام نہیں۔

ان تمام باتوں کے علاوہ عربوں کے وطن پر انکی مرضی کے خلاف دوسروں کا فیصلہ کیسے ہو سکتا ہے کوئی آزاد قوم اس کو پسند نہیں کر سکتی۔ ہر ایک آزاد قوم ایسے موقع پر زندگی پر موت کو ترجیح دیگی عربوں کے سامنے بھی اس وقت موت و آزادی کا سوال ہے اور وہ آزادی کو موت پر ترجیح دیتے ہیں اور یہ ان کا فیصلہ بالکل حق بجانب ہے اور ہر ایک غیور قوم کا یہی فیصلہ ہونا چاہیئے۔

سندھ مسلم کانفرنس

سندھ میں مسلم لیگ کانفرنس کے سلسلہ میں مسٹر محمد علی جناح اور مولوی فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال جیسے ممتاز اور ذمہ دار حضرات نے جس قسم کی ولولہ انگیز تقریریں کی ہیں اس پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو کوئی فہمیدہ انسان اس کی تائید نہیں کر سکتا۔

سندھ ایک مسلم صوبہ ہے جہاں مسلمانوں کی زبردست اکثریت ہے سندھ کونسل ساٹھ ممبران پر مشتمل ہے جسمیں سے ۳۴ مسلمان ہیں ۲ زمیندار ایک مزدور و یونیورسٹی ۲ یورپین اور ۱۹ ہندو ہیں۔

سندھ میں مسلمانوں کو حکومت کرنا ہے وزارت کی ترتیب ہندوؤں سے اشتراک عمل کے بعد بنے گی جیسا کہ اس وقت بھی عملدرآمد ہو رہا ہے مسلم وزارت کا یہ فرض ہے کہ وہ اقلیت کو اپنے سے مطمئن رکھے تاکہ حکومت کے کام خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پا سکیں اسلئے وہاں پر فرقہ وارانہ جذبات کا پیدا کرنے کے صاف معنی یہ ہیں کہ آپ حکومت کو خطرے میں مبتلا کرتے ہیں۔

اسلئے ہم کو ان رہنمایان قوم سے یہ مجبوراً عرض کرنا پڑتا ہے کہ آپ اس وقت نادان دوست کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ جو بعد کو سندھ کی حکومت کے لئے باعث پریشانی ہوگی یہ بات ضرور افسوسناک ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ سابق وزیر اعظم اور خان بہادر اللہ بخش موجودہ وزیر اعظم کے درمیان تعلقات خراب ہونے کی وجہ سے وزارت میں کشمکش ہے اور اسی وجہ سے وزارت کا کام اچھی طرح انجام نہیں پا رہا ہے اسلئے مسلم لیگ وزارت قایم کرنے کے بجائے اگر مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی تو وہ زیادہ مسلمانوں کے لئے مفید اور کارآمد ہوتی بنگال اور پنجاب میں بھی تو مسلم لیگ وزارت نہیں ہے پھر نہ معلوم کیوں سندھ میں مسلم لیگ وزارت قایم کرنے کی کوشش کرکے وہاں کے حالات کو خراب سے خراب تر بنانے کی کوشش کی گئی جو قابل افسوس ہے۔

جسٹس اقبال کا بیان

کانپور کی بملا دیوی کا افسوسناک مقدمہ الہ آباد ہائیکورٹ میں ایک بنچ کے سامنے پیش تھا جسمیں سے مسٹر جسٹس اقبال احمد نے اپنا نام واپس لے لیا ہے موصوف نے اپنا نام بنچ سے واپس لیتے ہوئے ایک بیان دیا ہے جسمیں مقدمات کے مختصر حالات بیان کرنے کے

آئینۂ کانپور

مسز نیڈو کی تشریف آوری

ہندوستان کی مشہور و معروف خاتون مسز سروجنی نیڈو دہلی سے ۹ اکتوبر ۴ بجے شام کو کانپور سودیشی نمائش کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں، اسٹیشن پر آپکا شاندار استقبال ممبران نمائش اور معززین شہر نے کیا اس کے بعد آپ کو ایک شاندار جلوس کے ساتھ تلک ہال تک لایا گیا یہاں آکر جلوس ختم ہو گیا اور آپ ڈاکٹر جواہر لال کے بنگلہ پر تشریف لے گئیں

سودیشی نمائش کا افتتاح

۶ بجے شام کو کانپور سودیشی نمائش واقع پھول باغ کا افتتاح نہایت شاندار طریقہ سے ہوا کارکنان نمائش نے نمائش گاہ کو خوبصورت اور دلچسپ بنانے کی انتہائی کوشش کی نمائش کا پھاٹک نہایت شاندار تھا اور رنگ برنگی برقی قمقموں سے پھاٹک جگمگا رہا تھا خوش آمدید اور ویلکم کے خوبصورت الفاظ اس پھاٹک کی شان کو اور دوبالا کر رہے تھے اس موقع پر تقریباً، سو معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا جنکی موجودگی سے نمائش گاہ ایک خاص مرکز نظر بنا ہوا تھا جلسہ کی جگہ کو بھی نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا اور یہ جگہ بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ ٹھیک ۶½ بجے مسز سروجنی نیڈو تشریف لائیں، سب سے پہلے پنڈت متھرا پرشاد باجپئی جنرل سکریٹری کانپور سودیشی نمائش نے ایک اڈریس پڑھا جسمیں مسز نیڈو کی قومی خدمات کی تعریف و توصیف کے بعد سودیشی مصنوعات کا ذکر کیا اور بعد ازاں یہ اڈریس ایک چاندی کی کشتی میں آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد پنڈت بالکرشن شرما نے مسز نیڈو کی قومی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے سودیشی مصنوعات کا ذکر کیا اور اسکو کوئی خاص اہمیت نہیں دینے کی سفارش کی۔

شرما جی ہمارے شہر کے ایک ہر دلعزیز نوجوان رہنما ہیں آپ اچھے مقرر ہیں اور ہندوستانی زبان نہایت خوبصورتی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں، مگر کچھ دنوں سے آپ اسکی مشق کر رہے ہیں کہ آپکی تقریر خالص سنسکرت میں ہو چنانچہ یہ تقریر بھی اپنی کوشش کا بہترین نمونہ تھی جسکو مسلمان تو کجا خود بہت سے ہندو حضرات بھی نہیں سمجھ رہے تھے۔ جو شرما جی جیسے نیشنلسٹ رہنما کے لئے کسی طرح بھی موزوں نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے بعد نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی نے ایک قومی نظم پڑھی اور سب سے آخر میں مسز سروجنی نیڈو نے ایک زبردست اور پر زور تقریر ارشاد فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے کانپور کے ہر دلعزیز اور محبوب ترین لیڈر آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کا ذکر کیا اور آپکی غیر موجودگی کو بہت زیادہ محسوس کیا اس کے بعد آپ نے حکیم اجمل خاں، مولانا محمد علی، انصاری، موتی لال نہرو، داس، پٹیل وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ لیڈران قوم اسوقت موجود ہوتے تو شاید آج ہندوستان کی یہ حالت نہ ہوتی۔

موصوفہ نے دیسی مصنوعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ صحیح نہیں ہے کہ دیسی مصنوعات کو زیادہ اہمیت نہ دیجائے آپ نے فرمایا کہ دیسی مصنوعات ہی پر ہر ایک ملک کی ترقی کا دار و مدار ہے اور بلا اس کے کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ دیسی مصنوعات کو ہر ممکن طریقہ سے ترقی دینے کی کوشش کرے۔

پرتکلف ڈنر

مسٹر نول کشور بھرتیا نے ۹ اکتوبر کی رات کو اپنے بنگلہ واقع نواب گنج میں مسز سروجنی نیڈو کو ایک پرتکلف ڈنر دیا جسمیں آپنے اپنے مخصوص احباب کو مدعو کیا تھا

واپسی

مسز سروجنی نیڈو ۱۰ اکتوبر پونے گیارہ بجے کی ٹرین سے دہلی تشریف لے گئیں

افسوسناک وفات

یہ خبر اہل شہر نے نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ کانپور کے ہر دلعزیز لیڈر آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی بیوہ نے ۱۲ اکتوبر کی رات کو انتقال کیا ۱۳ اکتوبر ۸ بجے صبح کو آپکا جنازہ اٹھایا گیا اگرچہ بارش ہو رہی تھی مگر پھر بھی بہت کافی مجمع تھا اور تقریباً ہر طبقہ کے لیڈران جنازہ کے ساتھ شریک تھے آپ کے غم میں تقریباً تمام ہندو بازار بند ہو گئے بعض اسکولوں میں بھی تعطیل ہو گئی اور سودیشی نمائش بھی بند کر دی گئی۔ شام کو تلک ہال میں ڈاکٹر مراری لال کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا جسمیں اہل خاندان کے ساتھ ہمدردی کا رزولیوشن منظور کیا گیا۔

ہم کو مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی اڈیٹر پرتاپ کے ساتھ اس غم میں دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو صبر عطا فرمائے اور آنجہانیہ کی روح کو شانتی نصیب کرے۔

میونسپل بورڈ

۸ اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ہوا جسمیں مسٹر رام رتن گپتا کے والد لالہ بہاری لال کی وفات اور نواب سر مزمل اللہ خاں صاحب کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کر کے جلسہ ملتوی کر دیا گیا ۱۵ اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ملتوی شدہ جلسہ ہوگا۔ اسمیں اٹر ورکس کے مزدوروں کی شکایات اور ۶۰ سال کے ملازمان بورڈ کو ریٹائر کرنے کے معاملات پر غور کیا جائے گا۔

رشوت ستانی

حکومت صوبہ نے رشوت ستانی کو روکنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جسکے چیرمین مسٹر بھلا سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں اس کمیٹی نے کانپور آکر ایک سب انسپکٹر پولیس کے خلاف زبردستی رشوت لینے کے سلسلہ میں تحقیقات کی۔

رشوت ستانی ہی کے سلسلہ میں مسٹر بھلا نے چیرمین میونسپل بورڈ سے بھی گفتگو کی، خیال کیا جاتا ہے کہ میونسپل بورڈ میں جو رشوت ستانی ہوتی ہے اس کے متعلق بھی تحقیقات کی جاویگی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ مسٹر ای۔ ایم سوٹر چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ شروع ہونے سے پہلے چیرمین صاحب نے مسٹر ایس پی شاہ آئی سی ایس سکریٹری گورنمنٹ یوپی لوکل سلف گورنمنٹ کی وفات کا ذکر کیا اور یہ طے ہوا کہ ٹرسٹ کی طرف سے انکے اہل خاندان کے ساتھ ہمدردی کا پیغام بھیجا جاوے سڑکوں گلیوں اور سیوروں کی تعمیر کے بہت سے تخمینے منظور ہوئے۔ پورانی ایسٹ انڈین ریلوے اسٹیشن کے پاس ایک پل بنانے کے لئے ۲۴،۷۷۴ روپیہ کا تخمینہ بھی پاس ہوا۔ اس سے کلکٹر گنج سے دکھنی شہر کے رقبوں کا سیدھا راستہ نکل آئیگا اور ہمیر پور روڈ تک راستہ ہو جاویگا۔ ٹرسٹ نے تخمینہ منظور کر لیا ہے اور ریلوے سے اس کام کو جلد شروع کرنے کی درخواست کی ہے۔ بورڈ نے دکھنی شہر کے رقبوں کے گندہ پانی نکالنے کے لئے ۴ لاکھ صرفہ کی ایک اسکیم منظور کی ہے۔ نیا سیور بنا کر میونسپل سیور کے نزدیک گنگا جی میں پانی گرایا جائیگا نا چگھر برہانہ اسکیم کی آمدنی و خرچ کا نظر ثانی شدہ تخمینہ بھی پاس ہوا کریٹ کمپا نڈ اسکیم کی آمدنی و خرچہ کے ریوائزڈ تخمینے بھی منظور ہوئے گوبٹیا رقبہ کے بی بلاک کے بنگلہ پلاٹ منظور ہوئے اور پلاٹوں کی قیمت مقرر کی گئی۔ ۴۶ ہزار روپیہ قیمت کے پلاٹ کے فروخت کی منظوری دی گئی۔

نمائش کے اسٹال

سودیشی نمائش کانپور میں علاوہ دیگر اسٹالوں کے برٹش انڈیا کارپوریشن کے لال املی اور فلیکس کے اسٹال بھی ہیں، فلیکس اسٹال میں جو حضرات تشریف لاتے ہیں انکی خدمت میں فسٹ خوبصورت پنسل اور ایک خوبصورت دیدہ زیب زرد رنگ کی بانات کا ٹکڑا جوتہ صاف کرنے کا نذر کیا جاتا ہے۔ ان چیزوں پر فلیکس کا نام چھپا ہوا ہے۔ ہندوستان میں جوتے اور دیگر چمڑے کے سامان بنانے کا یہ بہترین اور عظیم الشان کارخانہ ہے جو عموماً نادیٹی ایڈورٹائز کرتا رہتا ہے۔

اسی طرح ایک اسٹال چا کا ہے جسمیں نہایت خوبصورتی کے ساتھ میزیں اور کرسیاں لگی ہوئی ہیں اور عمدہ و صاف ... کی پیالیوں میں ہر ایک شخص کو نہایت فراخدلی اور حوصلہ مندی کے ساتھ بلا قیمت چا پیش کیجاتی ہے اسی عمدگی کے ساتھ عورتوں کے لئے بھی علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔

ہر طبقہ کے لوگ نہایت کثرت کے ساتھ اس فراخدلی سے فائدہ اٹھا کر محظوظ ہوتے ہیں یہ انتظامات انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ کی طرف سے کئے گئے ہیں۔

سودیشی نمائش میں مشاعرہ

کانپور سودیشی نمائش (پھول باغ) میں ۱۹ اکتوبر (چہارشنبہ) ۹ بجے رات کو ایک مشاعرہ ہوگا۔ مصرع طرح
ہاتھ کسی کا ہے ضرور گردش روزگار میں
قافیہ روزگار ردیف میں
عنوان نظم (۱) سودیشی (۲) آزادی
دعوت نامے شعرائے کرام کی خدمت میں بھیجے جا رہے ہیں امید ہے کہ اہل ذوق حضرات شریک ہو کر لطف اندوز ہوں گے۔

مدرسہ تکمیل العلوم

مدرسہ تکمیل العلوم کا جلسہ دستار بندی ۱۴ اکتوبر کو مسجد شاہ غلام حسین صاحب میں منعقد ہوا اور کامیاب طلبا کو سند بھی دیگئی۔ اس جلسہ میں بیرونجات کے بعض علمائے کرام نے بھی تشریف لا کر پر مغز تقریریں فرمائیں۔

میونسپل ضمنی انتخاب

کانپور میونسپل بورڈ کے وارڈ نمبر ۱۰ کا ضمنی انتخاب ۱۹ اکتوبر کو کرنیل گنج مڈل اسکول کی عمارت میں ہوگا جس کے لئے مندرجہ ذیل حضرات امیدوار ہیں:-
(۱) سری نواس شاستری (۲) پنڈت شیو نندن مصر ویدی (۳) بابو مکند چرن وکیل (۴) بابو نر بدا پرشاد (۵) ماسٹر لوکہ نرائن (۶) سری بھیلی داس جیا (۷) سری گیت رام گوری

حق پسند سوسائٹی کی لیکچر

حق پسند سوسائٹی کے (گیان نوکا کاریالے) لچھمی پوروہ کی طرف سے ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ اکتوبر کو ۶ بجے شام سے ۹ بجے تک سری جگت گرو سوامی شیو راجیا نند جی کی تقاریر ہوتی رہیں لاوڈ اسپیکر کا بھی انتظام تھا آپ کے مواعظ حسنہ روح کو قوی کرنے والے تھے جسمیں آپ نے جلوہ خداوندی کے مشاہدہ کا طریقہ صاف صاف بیان فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں یا دیگر ممالک میں بیشمار عقائد کا پیدا ہو جانا ذات خداوندی کو ایک سے دو نہیں کر سکتا ہے یہ انسان کی خودی یا نفس ہے جس نے ایک کو بیشمار ذاتوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اگر انسان نفس سے الگ ہو کر کشتی ہوئی باتوں کو اپنے حواس خمسہ و عقل کے معیار پر پرکھ کر قوت فیصلہ کی کرے تو اصل ذات واحد کے جلوہ سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے۔

محفل وعظ

جناب سید اشفاق حسین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اہل کانپور کی خوش نصیبی ہے اراکین انجمن پنجتنی کی درخواست پر استاد الواعظین جناب مولانا عدیل اختر صاحب

سبد گل

"نیوز آف دی ورلڈ" کی تازہ ترین اطلاع ہے کہ امریکہ کے کوئی من چلے اہل قلم آجکل بوسہ کی تاریخ تحریر فرما رہے ہیں۔ اس تاریخ میں یہ بتایا جائے گا کہ بوسہ کب ایجاد ہوا۔ دس ہزار سال پہلے بوسہ کیونکر لیا جاتا تھا۔ پانچ ہزار سال پہلے بوسہ لینے کا کیا طریقہ تھا۔ غرضکہ مورخ صاحب آفرینش عالم سے لے کر اسوقت تک جملہ بوسوں کے اقسام پر مورخانہ حیثیت سے روشنی ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائی آپ نے مغربی ممالک کی زندہ دلی۔

ایک طرف تو امریکہ میں "بوسہ شریف" پر تاریخ لکھی جا رہی ہے۔ دوسری طرف فرانس کی اطلاع ہے کہ وہاں نومبر ۱۹۳۸ء کی آخری تاریخوں میں بوسہ بازی کا میچ ہوگا۔

آپ حیران ہوں گے فٹ بال کرکٹ اور ٹینس کا میچ تو ہوا کرتا ہے آخر یہ بوسہ بازی کا میچ کیا بلا ہے۔ لیجئے وہ بھی سن لیجئے۔ مختلف لونڈے اور لونڈیاں پیرس میں جمع ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کے بوسے لیں گے۔ بوسہ لینے والوں اور جیتنے والوں کے لئے معیار کامیابی کیا مقرر ہوا ہے۔

سب سے زیادہ دلچسپ چیز وہ ہوگی جب فرانس کے اخبارات میں بوسہ دینے والی لڑکیوں کی تصویریں شایع ہوں گی اور ان لڑکیوں کے والدین ان اخبارات کو نہایت فخر کے ساتھ اپنے دوستوں کو دکھا رہے ہوں گے اور ساتھ ہی یہ بھی فرما رہے ہوں گے کہ میری لڑکی نے بڑی بڑی کہنہ مشق لڑکیوں کو نیچا دکھا دیا۔ یا بے غیرتی تیرا آسرا۔

بوسے کے سلسلے میں امریکہ۔ فرانس کے ذکر کے بعد اگر انگلستان کی لڑکیوں کا تذکرہ نہ کیا جائے گا تو ان عزیبوں کے ساتھ بڑی ناانصافی ہوگی۔ ایک صاحب لندن کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "گذشتہ سال کرسمس کے ایام میں مجھے چند شرفا کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں مختلف المذاہب حضرات موجود تھے۔ میزبان نے مہمان نوازی کا آغاز شراب کے پیالوں سے شروع کیا اس کے بعد مختلف قسم کے کھیل شروع ہوئے جنمیں شرط یہ تھی کہ جو ہارے وہ دوسرے کھلاڑیوں کو بوسہ دے اور اس سے تمکنت رکھی ہو۔ اس موقع پر بیٹی والد بزرگوار اور مادر محترمہ کے سامنے اور والدہ اور اولاد خاوندوں کے روبرو جیتنے والوں کی نہایت آزادی کے ساتھ بوسوں سے تواضع کرتی رہیں۔ دیکھا آپ نے مغرب کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہے اور آپ بقول یورپیوں کے ابھی تک وہی وحشی کے وحشی ہیں۔

(دین و دنیا)

جاوا کا بن مانس بنگال میں

کلکتہ ۱۱ر اکتوبر۔ جاوا سے ایک بہت بڑی مادہ بن مانس علی پور کلکتہ کے زندہ عجائب خانہ میں لائی گئی ہے۔ یہ ایک ایسے احاطہ میں رکھی جائے گی جس کے چاروں طرف پانی ہے اور یہاں اسی قسم کے چند اور جانور ہیں۔ چونکہ کہ کنٹرانہ ہوگا لہذا اس کی طبیعت نہ گھبرائے گی۔ اونٹوں کے ایک جوڑے کو سواری کے کام کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

پٹنہ ۱۱ر اکتوبر۔ نومبر کے دوسرے ہفتہ میں پٹنہ ڈسٹرکٹ کسان کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا ہے اسکی صدارت ڈاکٹر دھیا کریں گے۔

ادب لطیف

شاعر سے خطاب

از جناب بل سر پنگل سکریٹری اردو ایسوسی ایشن منظفر نگر

تو کون ہے، شاعر۔ "گر اب گل و بلبل کی ترجمانی سے تجھے کیا فائدہ؟ تو کیوں حسن و عشق کے باغ میں سرگرداں ہے؟ اب تو مدت سے اس چمن میں خزاں کا دور دورہ ہے۔ حسن و عشق! بہت خوب! لیکن تا کجے جو ہو ہار پری گلے کا ہار ہو جائے تو حیران ہو جاتی ہے۔ لوگ حسن و عشق کی داستانیں سنتے سنتے تنگ آ گئے ہیں۔ اب گل و بلبل کے قصوں سے نفرت ہے کیا تجھے سنائی نہیں دیتا کہ لوگ تجھے کیا کہہ رہے ہیں۔ چھیڑ چھیڑ، اس چمن میں کوئی نیا نغمہ چھیڑ، جس کو سنکر لوگ وجد میں آ جائیں، دیکھ زمانے کا کیا رنگ ہے، اور اس کی پیروی کر، ورنہ دنیا تجھے پاگل کہے گی۔ اور تجھ پر آوازے کسے گی۔ اپنی حقیقت کو سمجھ اور دیکھ تو کون ہے؟ ایک شاعر! جس کے پہلو میں پتھر نہیں ایک دل ہے اور اس دل میں ایک درد ہے۔ جو معمولی سے معمولی مناظر کو دیکھکر تڑپ اٹھتا ہے دیکھ قدرت نے تیرے ذمے ایک اہم کام سپرد کیا ہے خبردار! اگر تو نے اُس کے انجام دینے میں ذرہ بھر بھی کوتاہی کی تو پھر عمر بھر تو اپنے فرائض سے سبکدوش نہ ہو سکیگا۔ اور دنیا تجھے بدنام کر دے گی۔ کہاں سو یا ہوا ہے تیرا احساس خودداری، ادھر آ! حسن و عشق کی دنیا کے مکیں، اپنی دنیا میں آ اور دیکھ! تیری دنیا کا کیا حال ہے، دیکھ مادر ہند کی خستہ حالی کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح یاس و حسرت بھری نظروں سے تیری طرف دیکھ رہی ہے۔ تجھے یہ کیا ہو گیا۔ تو اس منظر کو دیکھکر پاگل سا کیوں ہو گیا؟ کیا مادر ہند کی یہ ناگفتہ بہ حالت دیکھکر بھی تیرے جذبات میں تلاطم برپا نہیں ہوتا؟ کیا تیرے پراگندہ خیالات تجھے پھر اسی پرانے گڑھے میں گرنے کے لئے مجبور کر رہے ہیں؟ نہیں نہیں، شاید تو سوچ رہا ہے کہ ہند کو آزاد کرنے کے لئے تیرے پاس کون سے ہتھیار ہیں مگر ہتھیاروں کی تجھے کیا ضرورت ہے؟ تیرے حصہ میں تو روز ازل سے ایک ایسا ہتھیار آیا ہے کہ جس سے تو دنیا میں ایک ہلچل مچا سکتا ہے۔

فلسطین میں عربوں کی حکومت قایم ہو گئی

لنڈن ۱۰ر اکتوبر۔ اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار مقیم فلسطین لکھتا ہے کہ اسوقت تمام دیہات اور دیہاتی قصبہ اور مضافات میں مکمل اور بدوشت انگیز دلوں نے اپنی عدالتیں قایم کر لی ہیں۔ ان کے جج فیصلے دیتے ہیں اور سزا دیتے ہیں کوئی عرب حکم کی خلاف ورزی کرنے کی جرات نہیں کرتا۔ کیونکہ خلاف ورزی کی سزا نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کے خاندان کے لئے موت ہے۔ شہر بیت اللحم پر باغیوں کا مکمل طور پر قبضہ ہے۔ انہوں نے سرکاری عدالتوں اور پولیس اسٹیشنوں کو جلا دیا ہے اور خود قبضہ کر لیا ہے۔ جیریکو کی بھی یہی حالت ہے وہاں کوئی افسر نہیں جا سکتا۔ دراصل وہاں کوئی حکومت ہی نہیں۔ ملک میں کوئی ایسی سڑک نہیں جس کو محفوظ کہا جا سکے۔ رہیا جو ہوائی اسٹیشن ہے خطرہ کا مقام بنا ہوا ہے۔ غیر ملکی باشندوں کو ہر وقت اپنے ساتھ اپنا پاسپورٹ رکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب باغی ان کو روک لیتے ہیں تو وہ انکو دکھانا ہوتا ہے اور جس شخص کے پاس برطانی پاسپورٹ ہوتا ہے اسکو فوراً ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ دہشت انگیز جدید اسلحہ جات کے ساتھ جس طریق پر مقابلہ کر رہے ہیں اس سے اس خیال کو

عالم نسواں

بچوں کو تہذیب و شائستگی کی تعلیم کیونکر دیجائے

از شمس النساء بیگم صاحبہ لکھنوی

ہماری معاشرت میں جو انقلاب پیدا ہو گیا ہے اس کا ایک افسوسناک کرشمہ یہ ہے کہ مشرقی عورتوں کی جو سب سے بڑی خوبی تھی وہ باقی نہیں رہی خواتین مشرق خاوند پرستی میں شہرۂ آفاق ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ چین و جاپان میں تو خاوند کو دیوتا سمجھ کر اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں عورت کی زندگی بھی خاوند کے لئے وقف ہے۔ چنانچہ انگریزوں کی آمد سے پہلے خاوند کے مرنے پر ہندو عورت کا ستی ہو جانا خاوند پرستی کی ایک بین دلیل ہے۔ اسلام نے بیشتر جو عورتوں پر مردوں نے ان گنت مظالم ڈہا رکھے تھے اُن سے عورت کو نجات دلائی۔ عورت کے حقوق مردوں کے برابر رکھے۔ جہاں تک نجات کا سوال ہے ہر مرد اور عورت کے لئے نجات کا ذریعہ اسلام قرار دیا۔ لیکن خداوند عالم نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے اور عورت کو مرد کا اوڑھنا بچھونا بنایا ہے۔ عورت کے لئے خاوند کی تابعداری فرض ہے۔ سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں تک فرمایا کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم کرتا کہ وہ شوہروں کو سجدہ کیا کریں۔ جو نیک بیبیاں خاوندوں کی اطاعت کرتی ہیں تو مرد کو گھر میں بادشاہت کا مزہ آتا ہے۔ اگر بی بی فرمانبردار، باادب اور تمیزدار ہو تو اولاد بھی ماں باپ کا ادب اور احترام اور تابعداری کرتی ہے۔ میرے ہمسایہ میں جو منصف صاحب رہتے ہیں ان کے بیوی بچوں کو میں نے بہترین مسلم مستورات کا نمونہ پایا۔ ان کی کیفیت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ خاوند سے ہاتھ جوڑ کر بات کرتی ہیں اور اگر خاوند کبھی خفا ہوتے ہیں تو ان کے پاؤں پر سر رکھ دیتی ہیں۔ ان کے لڑکے اور لڑکیاں بے انتہا تمیزدار اور باادب ہیں۔ میں کبھی جاتی ہوں تو ان کے چھوٹے بچوں کی ادب و تمیز دیکھکر حیران رہ جاتی ہوں۔ ان سے بات کرو تو نہایت ادب و شائستگی سے جواب دیتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ بچے علی العموم ماں باپ کا رنگ اختیار کرتے ہیں اگلے زمانہ کے لوگ اپنے بچوں کے سامنے کبھی بے حیائی کی بات نہ کرتے تھے اور نہ کوئی ایسا فقرہ زبان سے نکالتے تھے کہ جس سے بچوں پر برا اثر پڑے وہ ہمیشہ بچوں کے سامنے متانت و سنجیدگی کے ساتھ بات کرتے تھے تاکہ بچے بھی وہی رنگ اختیار کریں آجکل کے لوگ ان باتوں کا خیال نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بچے بہت بے لگام اور بدزبان ہوتے ہیں۔

تقویت پہنچتی ہے کہ انکو کسی بیرونی طاقت کی امداد حاصل ہے۔

سر سکندر حیات سے نمایندہ پریس کی ملاقات

دہلی ۸ر اکتوبر۔ سر سکندر وزیر اعظم پنجاب آج ۳ بجے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ دہلی میں آپ لالہ شری رام جی کے مہمان تھے۔ لالہ شری رام جی مسٹر بھنڈاری ڈسٹرکٹ جج دہلی اور کئی دیگر احباب نے آپ کو الوداع کہی۔ روانگی سے قبل نمایندہ پریس سے دوران ملاقات میں آپ نے فرمایا کہ میں کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ چاہتا ہوں میں لفظی لڑائی کا قائل نہیں۔ اب جبکہ کانگریس نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مسلم لیگ مسلمانوں کے بڑے طبقہ کی نمایندہ ہے۔ یہ سوال سمجھوتہ میں سدراہ نہ ہونا چاہیئے کہ مسلم لیگ کی مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت تسلیم نہیں کیا

بچوں کی دنیا

صبر

از جناب حافظ محسن محی الدین عباسی

پیارے بچو! ہر انسان کو چند ضروری خوبیوں سے آراستہ ہونا چاہیئے۔ انھیں میں ایک صبر بھی ہے۔ صبر بھی بہت بڑی نعمت ہے جس میں صبر نہیں اسے انسانیت سے نکلا ہوا سمجھو۔

بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنی بُری عادتوں کی وجہ سے اس نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ حالانکہ خداوند تعالےٰ صبر ہی کرنے والوں کو کامیاب بناتا ہے۔ دنیاوی مصیبتوں کا مقابلہ انسان محض صبر ہی سے کر سکتا ہے۔ اس لئے خداوند تعالےٰ نے صبر کرنے والوں کو بڑے بڑے مرتبے عنایت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کا شیوہ صبر ہی کرنا رہا ہے۔ انہوں نے اپنے ماننے والوں کو صبر ہی کرنے کی ہدایت کی ہے۔

پیارے بچو! اپنے میں صبر کی عادت ڈالو صبر ہی سے انسان کی مشکلیں ختم ہوتی ہیں، آدمی رنج و غم سے چھٹکارا پاتا ہے۔ زندگی خوشگوار بن جاتی ہے۔ کتنی ہی بڑی سی مصیبت ہو۔ تمہارا شیوہ صبر ہی کرنا ہو، جو آج چھوٹی چھوٹی مصیبتوں پر صبر ہی کر سکتا ہے۔ کل وہی بڑی بڑی مصیبتوں کو بھی آسانی سے جھیل سکے گا۔

دنیا میں آدمی کو مصیبت کہاں نہیں
وہ کونسی زمیں ہے جہاں آسماں نہیں

بچو! زمانہ ہر انسان کو اس بات کا موقع نہیں دیتا ہے کہ وہ زندگی کے کسی شعبہ میں قابلیت، ہنر یا فن سے اپنی عظمت اور شہرت کا ڈنکا سارے عالم میں بجوا دے۔ لیکن اگر تم اچھی خصلتوں کے عادی بن جاؤ تو تم بھی شہرت اور عزت کے بلند درجہ پر پہنچ سکتے ہو۔

انسان کی مصیبت کبھی کبھی ختم ہی ہو جاتی ہے بس ہزار افسوس آدمی پر ہے جو بے صبری سے تقدیر کو کوسنے لگتا ہے اور صبر سے گھبرا جاتا ہے صبر ہی سے دنیا اور آخرت میں فلاح ہوگی۔ اور عزت و شہرت حاصل ہوتی ہے۔

گیا۔ اپنی فوجی بھرتی قانون کے متعلق آپ نے کہا کہ میں پنجاب میں اُس کا اعلان کرنا نہیں چاہتا لیکن اگر کارکنان نے اپنی تقریروں میں احتیاط سے کام نہ لیا تو مجبوراً مجھے پنجاب میں رائج کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔

آپ نے ایک بیان کے ذریعہ رہتک کے واقعات کے متعلق ڈاکٹر گوپی چند جی بھارگو کے بیان کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اس میں بہت کچھ مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔

قاہرہ کانگریس کا فیصلہ

قاہرہ ۱۲ر اکتوبر۔ مسلم انٹر پارلیمنٹری کانگریس نے فلسطین کے متعلق ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ تمام عرب ملکوں کی حکومتوں سے درخواست کی گئی کہ وہ کانگریس کے رزولیوشنوں کی حمایت کریں اور یہ بھی قرار پایا کہ قاہرہ میں ایک مستقل کمیشن قایم کیا جائے جو کانگریس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی تدبیریں اختیار کرے۔

رزولیوشن کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اپنی نیک نیتی کا اظہار کرنے کے لئے کانگریس یہ منظور کرتی ہے کہ اسوقت جو یہودی فلسطین میں موجود ہیں انکو شہریت کے تمام حقوق دیدیئے جائیں۔

لندن ۱۱ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سر جان اینڈرسن سابق گورنر بنگال ہزاکسلنسی لیکیپ برڈ کے جانشین مقرر ہونگے۔

پردۂ فلم

ہندوستان کی ناکامیاب فلم کمپنیوں کو چند مفید مشورے

از جناب مسٹر اے۔ ایچ حنفی صاحب

فلم کی ناکامی کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں زیادہ تعداد ان فلمسازوں کی ہے جنہوں نے فن فلمسازی کو فن کے بجائے صنعت تصور کر رکھا ہے، دوسرے یہ کہ وہ لغو افسانوں اور لچر مکالموں کو بھی قلمبند کرنے کے عادی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس خرابی سے نہ صرف فلم ہی بیکار ہو جاتا ہے بلکہ زبان اور لٹریچر میں بھی نہایت بدنما دھبہ کا اضافہ ہو جاتا ہے، تیسرے جو سب سے اہم بات ہے یہ کہ ڈائرکٹروں کی فن سے ناواقفیت بھی بڑی حد تک فلموں کی ناکامی کا باعث ہوتی ہے۔ لہذا ایک ناکامیاب فلمساز کمپنی اور اس کی پکچر اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہیں جبکہ اس کے کارکنان تعلیم یافتہ اور ماہر فن ہوں گے اور ساتھ ہی ساتھ اگر حسب ذیل اصولوں پر عمل کریں گے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ فلم کمپنی کے مالک یا نگراں کو خود بھی فن فلمسازی کے متعلق کچھ نہ کچھ معلومات ضرور ہونی چاہیئے۔ اور فلم ڈائرکشن کی ذمہ داریاں ایسے ڈائرکٹر کے سپرد کی جائیں جو ڈائرکشن کی قابلیت کے علاوہ فلم آرٹ کا بھی کافی تجربہ رکھتا ہو۔ ڈائرکٹر کا اولین فرض افسانہ کی اہمیت معلوم کر کے اس کے منظر کا صحیح و موزوں ماحول تجویز کرنا اور ساتھ ہی ساتھ ہر زمانہ کی طرز معاشرت سے واقف ہونا نہایت ضروری امر ہے۔ اسکا ماہر نفسیات ہونا بھی لازمی ہے۔ تاکہ وہ اپنے تخیلات کی بلند پروازیوں کی وجہ سے پبلک کے سامنے ایسی چیزیں پیش کرے جنکو دیکھکر ہر ایک متحیر ہو جائے۔ ہر ایک منظر جو ڈائرکٹ کیا جانے والا ہو۔ پہلے ہی سے ڈائرکٹر کو اپنے دماغ میں پوری تفصیل کے ساتھ محفوظ کر رکھنا چاہیئے۔ جب تک ایک منظر دماغ میں ذہن نشین نہ ہو جائے۔ اس کے ڈائرکٹ کرنے کی بھی کوشش نہ کرے۔ کامیاب ڈائرکشن ہی تصویر کی جان ہے۔ اگر ڈائرکشن اچھا ہے۔ اور فلمکار (ڈائرکٹر) نے محنت سے تصویر تیار کی ہے تو یقینی طور پر فلم کامیاب ہوگا۔ علاوہ ازیں ڈائرکٹر کے ساتھ پروڈکشن منیجر اور پروپرائٹر کا اشتراک عمل ہونا بھی ضروری ہے۔ فلم کے فیل ہو جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کی امداد نہیں کرتے، اور جن لوازمات کی ضرورت فلم میں ہوتی ہے۔ وہ کافی طور پر مہیا نہیں ہوتے۔ جن کا اثر فلم پر ناکامیابی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے ڈائرکٹر تمثیل نگاروں کے انتخاب میں بھی کافی تمیز رکھتا ہو۔ انتخاب بہت اہم کام ہے۔ اور ایک فلم پر کیا موقوف ہے، ہر فن میں انتخاب کو اہمیت حاصل ہے۔ لیکن میری رائے میں اس کے لئے ایک دوسرے شخص کا تعین زیادہ مناسب ہوگا۔ اور اسے مندرجہ ذیل باتوں پر عملدرآمد کرنا پڑے گا۔ کیونکہ فلم کی ناکامی کی جہاں اور بہت سی وجوہات ہیں، وہاں ایک یہ بھی وجہ ہے کہ ہندوستان کی بیشتر فلموں میں اداکاروں کا انتخاب بالکل گرا ہوا ہوتا ہے۔ انتخاب "casting" کی قدر تو امریکہ ہی والے خوب کرتے ہیں۔ اور کیوں نہ کریں۔ ایسلئے کہ یہی ایک چیز ہوتی ہے جس پر فلم کی کامیابی و ناکامی کا پورا انحصار ہوتا ہے۔ لہذا کرداروں کے انتخاب سے پہلے اُسے کہانی کی خلاصہ کو تنقیدی نظر سے دیکھنا اور مناظر نامہ کا جسے تحریری علے نے تیار کیا ہے، بخوبی مطالعہ کر کے پھر انتخاب کرنا چاہیئے۔ اس سے اسے معلوم ہو جائے گا کہ تماشہ میں ہیرو، ہیروئن، اور دیگر اداکار کیسے ہونا چاہئیں اور فالتو "extras" آدمیوں کی کہاں کہاں اور کن کن موقعوں پر ضرورت ہوگی۔ کاسٹنگ کرتے وقت تمثیل نگاروں کے خدوخال اور ان کی شخصیت کو خاص طور سے مدنظر رکھتے ہوئے انھیں ویسا ہی کیرکٹر دینا چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا کیرکٹر جس کا ادا کرنا ایک اداکار کے لئے نہایت دشوار امر ہو تو وہ اس دیئے ہوئے کیرکٹر کے بجائے اس کے واسطے کوئی دوسرا کردار منتخب کرے اور اسکا کام انھیں

(باقی آئندہ)

اقوال زریں

خوشحالی بے وقوفوں کو برباد کرتی ہے اور عقلمندوں کو بچاتی ہے۔

بیوقوف کی عزت کرکے اس کو شرمندہ کرنا ہے۔

عقلمند بیوقوف کو خوش نہیں رکھ سکتے۔

وکیلوں کے مکانات بیوقوفوں کے محلے میں ہی ہوتے ہیں۔

تعلیم عقلمند کو زیادہ عقلمند اور بیوقوف کو زیادہ بے وقوف بناتی ہے۔

تعلیمیافتہ بیوقوف سب سے بڑے بے وقوف ہیں۔

نائی بیوقوفوں کی حجامت بناکر خلیفہ کہلاتا ہے۔

بزدل دوست سے بہادر بیوقوف اچھا ہے۔

بیوقوف اور اس کی دولت میں جلد جدائی ہوجاتی ہے۔

چرب زبانی بے وقوف کی نشانی ہے۔

بے وقوف بہت ہوس پرست ہوتا ہے لیکن اسکی ہوس پوری کرنے والا زیادہ بیوقوف ہے۔

بیوقوف آدمی دوسرے کے گھر کے حالات سے خوب واقف ہوتا ہے، جتنا ایک عقلمند اپنے گھر سے نہیں۔

بے وقوف عقلمند کو مشورہ دیتا ہے۔

بیوقوف ہمیشہ سچ بولتا ہے۔

موج تبسم

ڈاکٹر:- زکام کی حالت میں بستر بہت اچھی جگہ ہے۔
سست مریض:- تو مجھے کوئی ایسی دوا دیجیئے جس سے ہمیشہ ہی زکام میں مبتلا رہوں۔

ماسٹر:- نیوزیلینڈ میں بھیڑوں کی تعداد ۲۹۹۶۷۲۱۷ ہے۔
لڑکا:- مگر یہ گنی کس نے ہیں۔

مقرر:- عورتوں کو گھر کا کام خود کرنا چاہیئے انھیں اپنی روٹی خود پکانی چاہیئے۔"
ایک عورت:- اور خاوند کی کون پکائے۔

ایک اجنبی داڑھی منڈوانے کے لئے ایک سیلون میں گیا، وہاں بورڈ پر لکھا تھا۔
حجامت کرائی ایک آنہ اور دو آنہ:
یہ پڑھ کر اجنبی بولا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
حجام:- دو آنہ والی حجامت میں ہم مرہم بھی دیتے ہیں

افسر:- (سپاہی سے) آج تم داڑھی صاف کرکے کیوں نہیں آئے۔
سپاہی:- جناب میں نے آج ہی صبح داڑھی مونڈی تھی۔
افسر:- آیندہ سے استرا کو لگا کر اپنی داڑھی صاف کیا کرو

بچہ:- کیا آج میں دریا میں تیرنے کے لئے جاؤں۔
والدہ:- نہیں تم ڈوب جاؤگے۔
بچہ:- مگر ابا جان تو روز جاتے ہیں۔
والدہ:- انکی زندگی بیمہ شدہ ہے۔

فوٹوگرافر:- اگر آپ اپنا ایک ہاتھ اپنی بیوی کے کندھے پر رکھ دیں تو قدرتی تصویر بنے گی۔
نوجوان:- میرے خیال میں اگر وہ اپنے ہاتھ میری جیبوں میں ڈال لے تو اور بھی زیادہ قدرتی بن جائیگی۔

دلچسپ معلومات

روشنائی کی نہر

افریقہ میں ایک ایسی نہر موجود ہے جسمیں روشنائی پائی جاتی ہے۔ نہر کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ ایسی سمت سے گذرتا ہے جسمیں ایک خاص قسم کے جڑ والے درخت ہیں جنمیں ٹینین موجود ہے۔ دوسرا حصہ اس علاقہ میں بہتا ہے جس میں کیس کی بے حد افراط ہے جس مقام پر نہر کے یہ دونوں حصے ملتے ہیں، روشنائی کی ایک نہر پیدا ہو جاتی ہے۔

دھات کا نازک لباس

لاس اینجیز امریکہ کے ساحلوں پر نہانے والی عورتیں اور مرد اب کپڑے کے لباس کے بجائے دھات کا لباس پہنکر نہاتے ہیں۔
یہ لباس بہت نرم اور نازک ہوتا ہے، بدن سے نہیں چمٹتا اور بہت جلد خشک ہو جاتا ہے۔

کالا آدمی دنیا سے ناپید ہو جائیگا

مغرب کے سائنسداں مدت سے اس کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ کوئی ایسی چیز دریافت کی جائے جس کے ذریعہ کالے رنگ کے انسانوں کو گورا بنایا جاسکے۔ تازہ اطلاع ہے کہ امریکہ کا ایک محقق اس مقصد میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اس نے حال ہی میں ایک ایسا مرکب دریافت کیا ہے جس کے استعمال سے کالے رنگ کے انسان بھی گورے ہو سکتے ہیں۔
گذشتہ ماہ میں اس مرکب کو امریکہ کے ایک سیاہ فام حبشی پر تجربہ کیا گیا جس کا اثر یہ ہوا کہ حبشی مذکور کا سیاہ رنگ سفید ہوگیا

دنیا کا سب سے پرانا اخبار چین کا ہے جو ۱۰۲۲ سال سے جاری ہے۔

افسانہ

مزاحیہ

کہاں سے کہاں

از جناب تارا شنکر ناشاد ایم. اے. ایل. ٹی

بہت دنوں کی بات ہے کوئی ۱۰ برس ہوئے میں کالج میں پڑھتا تھا اور صحیح معنوں میں طالب علم تھا۔ صحیح معنوں میں طالب علم وہی شخص سمجھا جاتا ہے جو کھانے پینے کا بچار بھول چکا ہو۔ صبح ناشتہ میں چائے کے ساتھ سفید رس گلہ کی روزی طاقت کے لئے ضرور کھاتا ہو آٹھ بجے صبح سو کر اٹھے سیلنگ سوٹ کے اوپر چیسٹر پہن ملک الیسٹر ڈانٹ کر ہوسٹل میں ۱۰ بجے تک گنگناتا پھرے:۔
تجھے ڈھونڈھ ہی لیں گے کہیں نہ کہیں
اس کے بعد باتھ روم میں صابون اور ٹوتھ برش لے کر روئیں دار عمدہ قسم کی تولیا کندھے پر ڈال کر پہنچ جائے اور کم از کم گھنٹہ بھر تک رات میں سینما کے سنے ہوئے منتخب گانے گا گا کر خوب نہائے، پھر کھانا کھاکر عمدہ نئے فیشن کا سوٹ پہنکر کالج میں چکر لگائے۔ شام کو کسی ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں کچھ حکیہ کر وقت سے پہلے پکچر پیلس میں پہنچ جائے۔ وہاں گوہر، کجن، سشیل، پربھا، درگا کھوٹے، شانتا آپٹے، بیاڑی سانیال، سیگل، جارلی، چیلین کی ایکٹنگ پر نکتہ چینی کرے۔ ۱۰ بجے رات کو واپس آئے اور پھر دوستوں یا فرنچ ناولوں کو پڑھتے پڑھتے سو جائے۔ اعلیٰ قسم کے طالب علم کے لئے کوئی نہ کوئی شاہی بیماری از قسم دل دھڑکنا رہنے کا ہونا ضروری ہے۔ اسے برج شطرنج گنجفہ میں ایکدم استاد ہونا چاہیئے۔ کالج کے اسٹوڈنٹ کی خاص بالکل خاص پہچان اگر وہ ۱۹۳۸ء کا دوبار تھی ہے تو یہ ہے کہ اسے اس کے ساتھی "کامرڈ" کہکر پکارتے ہوں۔ اسے سوشلزم سے بھی کافی دلچسپی ہونی چاہیئے خواہ وہ سوشلزم کے معنی سمجھے یا نہ سمجھے اور سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ وہ کسی.... پارٹی کا ممبر ہو اور سب سے آخری مگر سب سے ضروری شرط یہ ہے کہ اسے ایشور۔ اللہ یا گاڈ میں قطعی یقین نہ ہو۔ آپ کہیں گے ایسے آدمی بھی ہندوستان میں ہونگے۔ بے شک ہیں۔ اگر آپ کو ہماری بات کا یقین نہ ہو تو کسی بھی کالج کے ہوسٹل میں چلے جایئے مگر تھرڈ کلاس کالج میں جائیےگا وہاں آپکو معکون ٹکٹ یا دھوتی پرشادی ملیں گے اصلی سبھیا آپ کو ڈگری کالج میں ہی ملیں گے۔

ہاں میں تو ایسا ہی پہنچا ہوا منتظم تھا۔ روسی ناولوں نے مجھے اچھا خاصہ ناستک بنا دیا تھا۔ کالج کے اور لڑکے تو بحث کرنے پر نیچر یا قدرت کے قایل بھی ہوجاتے لیکن بندہ ایسا کندہ ناتراش تھا کہ نیچر کو بھی نہ مانتا۔ ہوتے ہوتے دماغ کا اسکرو اسقدر ڈھیلا ہوچلا کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے بس ایک مشن رہتا کہ جتنا ہوسکے ناستکا (کفر) کا پرچار کروں لیکچروں سے وشواس ہٹتا گیا اور سچ کہتے ہیں جیوں جیوں لیکچر سے اپنا وشواس ہٹتا گیا۔ تیوں تیوں ہر طرح کی ترقی ہوتی گئی۔ امتحان میں بغیر پڑھے لکھے سکنڈ ڈویزن ملنے لگا یوں ہی گاتے بجاتے رنگ رلیاں مچاتے بی۔ اے۔ پاس کرلیا۔

برہم چریہ جیون سماپت ہوا۔ اب گرہستہ آشرم میں پرویش کرنا تھا۔ مفت کی آمدنی یعنی وظیفہ بھی بند ہوا۔ اب اخباروں کے اشتہار دیکھنے شروع کئے۔ جہاں کہیں کوئی خالی جگہ دیکھی درخواست داغ دی۔ دو چار جگہوں سے بلاوا بھی آگیا۔ وہاں گیا بھی لیکن بدقسمتی سے جو خدا کے وجود پر بحث چھڑ گئی تو بیرنگ واپس آنا پڑا شادی یا نوکری یا ذریعہ معاش یہ دو مسئلے تھے جن کا حل کرنا میرے لئے ضروری تھا اور یہ دونوں بغیر ایشور کی مدد کے اخباروں کے ذریعہ طے کرنا چاہتا تھا۔ سیکڑوں روپے اخباروں کی نذر کئے۔ بیسیوں اخبار میں ایک پڑھی لکھی ہوشیار کم از کم انٹرنس پاس لڑکی کے لئے اشتہار دیا۔ مگر صرف اس شرط کے لگا دینے سے کہ لڑکی کو ایشور پر قطعی یقین نہ ہونا چاہیئے۔ مجھے کوئی بھی جواب کہیں سے نہ ملا۔ نوکری کے متعلق پہلے ہی عرض کرچکا ہوں۔ شادی کا یہ حال تھا۔ اب میں روز روز سے سوشلزم کا قائل تھا۔ یہ دنیا مجھے سرمایہ داروں کے لوٹ کا مال معلوم ہوتی۔ جوں جوں میری امیدوں کا خون ہوتا گیا میرے دل سے ایشور کا نام و وجود بھی فنا ہوتا گیا
دسمبر کی بات ہے کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی میں تو قریب ۹ بجے صبح لکھنؤ کے نرائن ہوٹل کے ایک گوشہ میں کرسی ڈالے دھوپ میں کلام اکبر دیکھ رہا تھا ایک شعر جو سامنے آیا دل تڑپ گیا۔ شعر یاد نہیں رہا، بہت دنوں کی بات ہے شاید یہی تھا۔
جب مسجد میں جمن نے کہا اللہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
یاروں نے کہا یہ قول غلط تنخواہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
کتنا سچا شعر ہے اسکی حقیقت وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنکی کوئی تنخواہ نہیں، میں اسی پر غور کر رہا تھا کہ ہوٹل کے چپراسی نے ایک لفافہ لاکر دیا۔ میں اسے پڑھتے ہی اچھل پڑا۔ چپراسی نے مسکرا کر کہا حضور لاٹری میں جیت گئے کیا؟ سرکار انعام ملنا چاہیئے۔ میں نے کہا ایس آکر مجھے آج ہی رات کو امرآباد ایک ضروری کام سے جانا ہے۔ میرا اسباب ٹھیک کردینا۔ دن بھر تیاری میں رہا۔ جلدی جلدی شام کا کھانا ختم کرکے گاڑی چھوٹنے سے دو گھنٹہ پیشتر ہی چارباغ اسٹیشن پر پہونچ گیا۔
یوں تو معمولی سے معمولی اسٹیشنوں پر شام کو کافی چہل پہل رہتی ہے مگر چارباغ کی بات ہی اور ہے تھرڈ کلاس کا مسافر خانہ بھی ہندوستان میں عجیب چیز ہے۔ ہزاروں آدمیوں کا اجتماع جنمیں سے ہر ایک کی راہ الگ۔ پوشاک الگ۔ بول چال الگ غرض ساری دنیا الگ۔ رہ رہ کر سنائی پڑتا ہے کچالو مرہے۔ دی را بڑی۔ گرم جوڑی۔ حلوا تر ہے عزل۔ بٹری، داداے کی کتابیں، یہاں تک تو خیریت تھی، جب مجھے خدائی خوار بھک منگوں نے تنگ کرنا شروع کیا تو میرے غصہ کا ٹھکانہ نہ رہا۔ چند ایک سے میں مسٹنڈے نظر آئے سمجھانا شروع کیا بھئی تم ہٹے کٹے آدمی ہو تمہیں بھیک مانگنے میں شرم نہیں آتی۔ اتنے میں جوکتوں میں لڑائی ہونے لگی تو کمبختوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا، بھوں۔ بھوں۔ عوں۔ عوں بھع بھع سے کان کے پردے پھٹنے لگے جب بہت پریشان ہوا چھڑی ہاتھ میں اٹھائی تھی۔ کہ ایک دیہاتی نے اپنا موٹا سا موٹا سونٹا لے کر دونوں ہاتھوں سے انھیں پیٹنا شروع کردیا سب بوں بوں کرتے بھاگے۔ میں بیٹھا بیٹھا ان تمام بدتمیزیوں پر غور کر رہا تھا کہ قلی نے مجھے ٹکٹ لینے کی صلاح دی پاس ہی ٹکٹ کی کھڑکی تھی۔ مگر وہاں تک پہنچنا کوئی آسان کام تھوڑے ہی تھا۔ بیچ میں بیچارے مرد عورت بیٹھے تھے اور اس طرح کہ تل بھر جگہ بھی نہ تھی۔ کودتا کاندتا بکنگ آفس تک پہنچا۔ ۲ منٹ تک انتظار کرنے کے بعد کا لوٹ لے کر جو کھڑکی میں ہاتھ ڈالا تو ٹکٹ بابو نے پیسہ لانیے میں نے کہا کہ بیسیوں آدمیوں کے ٹکٹ دے چکنے کے بعد پھر وہی پیسہ نہ رہنے کی دہائی۔ جانے کیسے رحم آگیا۔ ہاتھ بڑھاکر

لوٹ لیا۔ ٹکٹ اور باقی دام واپس کئے۔ قلی کو ساتھ لے کر جلدی سے پلیٹ فارم کی طرف روانہ ہوا۔

گریں ایکسپرس کوئی آدھ گھنٹہ لیٹ تھی انتظار کرتے کرتے جی اکتا گیا۔ آخر وہی جس کا گھنٹوں سے انتظار تھا۔ سن سن کرتی ٹرین سے داخل ہوئی تمام مسافر کھڑے ہوگئے قلی نے جلدی سے سارا سامان اٹھالیا اور مجھ سے جلدی کرنے کو کہا غرض تھوڑی دور چلکر ایک ڈبے میں داخل ہوا۔ قلی نے سامان ایک طرف ڈالکر پیسے مانگے۔ میں نے کہا سامان کہاں ہے، اس نے ہنڈل اور سوٹ کیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بابوجی دیر ہو رہی ہے جلدی سے دیجئے تھوڑی مزدوری اور کر لوں۔ آج تو کچھ ملا ہی نہیں، میں نے ڈانٹ کر کہا۔ ابے میرا بکس تو لا۔ یہ کس کے سوٹ کیس کو میرا بکس تبلا رہا ہے۔ قلی نے اب ذرا سہم کر کہا۔ حضور آپ کا سوٹ کیس نہیں پہچانتے یہی تو ہے جو میں پلیٹ فارم سے لایا ہوں میرا ماتھا ٹھنکا میں جھٹ گاڑی سے اتر کر گھبرایا ہوا پلیٹ فارم کی طرف بھاگا۔ وہاں کچھ بھی دکھائی نہ دیا۔ میری آنکھوں نے مجھے دھوکا دیا۔ ۵۰۰ کے نوٹ قریب ایکہزار کے کیش سارٹیفکٹ جن کے عنبر بھی کہیں نوٹ نہ تھے۔ ان کے علاوہ چند ایک اور ضروری سفارشی چٹھیاں، کپڑے اور ضروریات کی سبھی چیزیں دم کے دم میں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئیں۔ میں گھبرایا ہوا کبھی دو چار قدم کبھی اس طرف دوڑتا کبھی دوسری طرف۔ آخر جب میری جدوجہد انتہائی یاس میں تبدیل ہوگئی تو میں چند لمحوں کے لئے بالکل خاموش ہوگیا۔ ٹرین کے پاس کھڑے کھڑے سوچنے لگا بیشک دنیا میں ایسے موقع ہوتے ہیں جہاں تدبیر کے ہاتھ پیر پھول جاتے ہیں اور انسان کو تقدیر کے بھروسے رہنا پڑتا ہے۔

میں نے انتہائی تکلیف محسوس کرتے ہوئے ایک آہ کھینچی اور فوراً میری زبان سے نکلا۔ اے ایشور اگر تیرا وجود ہے اور تو سچ مچ قادر مطلق ہے، تو میری اس مصیبت میں کام آ۔ اس میں شک نہیں یہ میرے سچے دل کی پہلی آواز تھی۔ میں کہہ ہی رہا تھا کہ یوروپین گارڈ نے پتلون کی جیب سے موٹی سی سیٹی نکالتے ہوئے کہا۔ بابو گٹ ان اگٹ ان۔ دی ٹرین از گوئنگ یعنی بابو صاحب سوار ہو جاؤ ٹرین چھوٹ رہی ہے یہ کہکر اس نے سیٹی بجادی۔ ٹرین چل پڑی میں نے دیکھا پلیٹ فارم پہ سامان نظر نہیں آتا۔ لاؤ گاڑی میں سوار ہو جاؤں شاید اسی میں ہو۔ گاڑی کے ڈبے دھیرے دھیرے میری رہی سہی امید کی طرح کھسکنے لگے آخر میں نے لپک کر ایک دروازے کے ڈبے کا کڑا تھاما۔ اسمیں مارواڑیوں کے علاوہ چند ایک جنٹلمین بھی بیٹھے نظر آئے۔ انھوں نے مجھے گاڑی میں جگہ دیدی مگر گاڑی میں جگہ ملنے سے کیا ہوا، جب بکس ملے، ....ایشور.... کیا دیکھتا ہوں سامنے ہی ایک مہاشے پارسی لمبا کوٹ زیب تن کئے مارواڑیانہ انداز سے پگڑی باندھے داہنے ہاتھ میں میرا سوٹ کیس لئے جگہ کی تلاش میں ہیں۔ میں فوراً کھڑا ہوگیا۔ بولا اجی جناب یہ تو میرا بکس ہے۔ اسے آپ کیوں لئے ہوئے ہیں۔ جی میں سوچا اتفاق اسے کہتے ہیں اور یہی فلاسفر ترکیب کی ہی تقویری ہے۔ ایشور اتنے میں پھر ناراض ہوگیا سامنے اپنی آنکھوں سے اپنا بکس دیکھتا ہوں مگر مہاشے جی بضد ہیں۔ کہتے ہیں واہ جناب یہ آپکا بکس کیسے، یہ میرا برسوں کا سوٹ کیس ہے آپکو مغالطہ ہوا ہے۔ آپ کو دھوکہ ہوگیا ہے۔ پہلے جب میں بکس پر کسی کا نام دیکھتا تو سوچتا کہ کیسے احمق وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے بکسوں پر نام لکھاتے چلتے ہیں۔ آج انکی عقلمندی میں یقین آیا۔ جی میں سوچا۔ نہیں نہیں اسے اتفاق نہیں کہتے یہ ایشور کی خاص مہربانی ہے جو میرا کھویا ہوا بکس میرے دکھائی دے رہا ہے۔ میرا یہ سوچنا ہی تھا کہ مجھے جھٹ عقل آئی۔ کمر سے کنجی نکال کر میں نے بغیر کچھ کہے سوٹ کیس کھول دیا، سوٹ کیس کھلتے ہی اس کی ...

باہر آگئیں، اب مہاشے جی کو عقل آئی۔ ہاتھ سے بکس چھوڑ لگے سر پیٹنے۔ ہائے ہائے میرا بکس کہاں گیا۔ میں تو تباہ ہوگیا، برباد ہوگیا، آہ اب میں کیا کروں۔ بابوجی تبلایئے، آپ نے میرا سوٹ کیس تو نہیں دیکھا ہے؟ ایسا ہی تھا۔ بالکل ایسا ہی تھا، میں چپ چاپ اپنی چیزیں سنبھالنے لگا۔ اس کے رونے سر پیٹنے سے ڈبہ بھر میں تہلکہ مچ گیا۔ سب پریشان ہوگئے۔ میں مسکرا رہا تھا جی میں آیا خوب دق کروں گا تب بتاؤں گا۔ سب سامان قاعدے سے رکھکر بکس کو مقفل کرکے میں اپنی جگہ پر سوٹ کیس پہ کر بیٹھ گیا۔

جس وقت اسٹیشن پر گاڑی پہنچی سوار ہونے کے لئے مسافروں میں ہنگامہ مشتی ہونے لگی تو برابر میں بیٹھے ہوئے بابو صاحب کا بچہ جو ان کی بہن گود میں لئے کھڑے ہونے کی کوشش کر رہی تھیں۔ کھڑکی سے باہر ہو رہا۔ خیر گذری میں نے اسے اپنی پوری طاقت اور حکمت سے روکا بابو صاحب نے جلدی سے انگریزی میں تھینکس دے کر اپنی بہن کو بہت ڈانٹا۔ میری نگاہ اب اس بچہ پر گئی۔ آسے میں نے زبردستی گود میں اٹھا لیا۔ بابو صاحب میرے قدموں میں بچھے جاتے تھے۔ بولے آپ نے بڑا احسان کیا۔ اس کو دیکھئے انٹرنس پاس کر چکی مگر صاحب پڑھنے سے تھوڑے ہی عقل آتی ہے۔ بالکل بیوقوف ہے اب مجھ سے نہ رہا گیا۔ میں نے کہا بابو صاحب آپکو خوش ہونا چاہئے کہ ایشور نے آپ کی مدد کی۔ بجائے خوشی منانے کے آپ غصہ سے پریشان ہیں، غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے۔ دیکھئے بیچاری کس قدر شرم سے پانی پانی ہے رو تو رہی ہے۔ اب اور کیا کرے۔ میرے سمجھانے پر ان کا غصہ شانت ہوا۔ ایک طرف ساری میں منھ لپیٹ کر سسکنے لگی، دوسری طرف مہاشے جی اوہی جن کا بکس کھو گیا تھا سر پیٹ رہے تھے۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جب میں ادھر دیکھتا تو میرے افسوس کا ٹھکانہ نہ رہتا۔ اور جب مہاشے جی کی طرف دیکھتا خواہ مخواہ ہنسی آتی۔ ایک ہی آنکھ سے ہنسنا اور رونا اسی کو کہتے ہیں۔ گاڑی اگلے اسٹیشن پر پہنچی میں اترنے لگا تو بابو صاحب نے میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ آپ یہیں بیٹھے کہاں جایئے گا۔ میں نے کہا آتا ہوں، اگلے ڈبہ میں بستر رکھا ہے۔ لیتا آؤں۔ مہاشے جی بھی میرے ساتھ اترے۔ بولے سو روپیہ انعام دونگا اگر بکس مل جائے۔ میں نے کہا کہیں روپیہ لے کر کیا کروں گا اگر آپ ۵۰ کمبل غریبوں کو تقسیم کرنے کا وعدہ کریں اور ایشور سے پرارتھنا کریں تو آپ کا بکس مل جائے مہاشہ جی نے کہا مجھے دونوں منظور ہیں میں اسی ڈبہ میں گھسا۔ جہاں میرا ہنڈل تھا، وہیں مہاشہ جی کا بکس تھا۔ بکس پاکر انھیں دونوں دنیا مل گئیں۔ میں ہنڈل لے کر اترا اور اسی ڈبہ میں جہاں پہلے بیٹھا تھا جا بیٹھا۔

مجھے اس ڈبہ سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی اس میں جگہ بھی کم تھی۔ پھر بھی میں نے وہیں بیٹھنا پسند کیا۔ محض اس خیال سے کہ میں اگر اس میں نہ بیٹھتا تو بابو صاحب موصوف اور انکی محترمہ بیوی صاحبہ اس بیچاری لڑکی کا ڈانٹتے ڈانٹتے نہ جانے کیا حال کریں۔

جب میں گاڑی میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ بھوجی پھر کسما بیچاری کے پیچھے جھاڑ ولئے کھڑی ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی اس کا معصوم دل شگفتہ سا ہوگیا۔ اس کے چہرے پر سرخی سی دوڑ گئی۔ اس کی حالت بالکل ایسی ہی تھی جیسی کسی مجرم کی عدالت میں اپنا حامی وکیل آتے ہوئے دیکھکر ہو جاتی ہے۔

وہ سنبھل کر بیٹھ گئی اور دبی زبان سے بولی:۔ بھابی معاف کرو، مجھے خود اپنی اس غلطی کا اعتراف ہے۔ گھر پہنچ کر جتنا چاہنا ڈانٹ لینا گاڑی میں سب لوگوں کے سامنے......

اس جملے نے بھوجی کے غصہ کی آگ میں گھی کا کام کیا۔

بھوجی کو تنگ کر لو لیں"، ہم سے بہت بڑھ بڑھ کر باتیں بناؤ مجھ سے ... بولنا ابھی ...

طرح آتا ہے۔"

میں نے اپنی جگہ پہ بیٹھتے ہوئے کہا:۔

"پھر وہی بات"

بابو صاحب کچھ نیند میں تھے ... آواز سے چونک اٹھے۔ اٹھ کر بیٹھ گئے اور ایک تنکھا نہ انداز سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پھر مجھ سے مخاطب ہوئے:۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں"

میں نے کہا الہ آباد۔

بابو صاحب "الہ آباد میں آپکو کہاں جانا ہے۔

مجھے امپروومنٹ کے چیرمین صاحب سے ملنا ہے میں نے ایک جگہ کے لئے درخواست دی تھی اسی کے لئے انٹرویو میں جا رہا ہوں۔

"تو آپ ٹھیریئے گا کہاں!

کسی ہوٹل میں"

کیوں ہوٹل میں ٹھیریئے۔ میرے گھر چلیئے" بابو صاحب کچھ کہنے ہی کو تھے کہ بھوجی بول اٹھیں" چلئے نا، آپ نہ چلئے گا تو کسما کی طرف سے وکالت کون کرے گا۔

کسما نے مسکرا کر اپنا منھ دوسری طرف پھیر لیا میں نے جھینپ مٹانے کے لئے کہا: اگر ایسی بات ہے تو ضرور چلوں گا۔

بابو صاحب نے اپنی اہلیہ محترمہ سے کہا کہ یہ پتا جی سے ملنے جا رہے ہیں تم جانتی ہو وہ کیسے سخت آدمی ہیں انھیں لینے والے بھی ہوں گے تو اپنے یہاں اترنے کی وجہ سے نہیں لیں گے۔

میں نے پوچھا کیا چیرمین صاحب آپ کے......"

بابو صاحب نے کہا خیر کوئی بات نہیں دیکھا جائیگا"

ایشور پریم سے میرا دل یکایک امڈ آیا میں نے دل ہی دل میں کہا میری مصیبتوں کا پیش خیمہ ایشور میں یقین نہ ہونا ہی تھا۔ اس میں یقین آتے ہی میری ساری مشکلیں آپ ہی آپ کیسے آسان ہونے لگیں لیکن اس کا سمجھنا مشکل ہے۔ میں اسی ادھیڑ بن میں تھا۔ کہ گاڑی الہ آباد پہنچ گئی۔ چیرمین صاحب کی کار پہ ہم لوگ سوار ہوکر گھر پہنچ گئے۔ مجھے ٹرسٹ میں کام کرتے ہوئے یہ دوسرا سال ہے۔ کسما کی وکالت مجھے اب بھی کرنی پڑتی ہے۔

سندھ مسلم پراونشل لیگ کے رزولیوشن

کراچی۔ ۱۰ اکتوبر۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ کانفرنس نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ سندھ سے درخواست کی کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو قرضہ بیراج کے فیصلہ کرنے کے سوال پر غور کرے اور قرضہ کی ادائیگی میں التوا کا اعلان کرے تاکہ سندھ گورنمنٹ قرضہ چکانے کے لئے موثر اقدام کر سکے۔

کانفرنس کے اختتام سے پیشتر ایک رزولیوشن پیش کیا گیا جس کا مطلب پاکستان کی سکیم کا مسودہ تیار کرنا تھا۔ تجویز حسب ذیل ہے۔

یہ کانفرنس ضروری سمجھتی ہے کہ ہندوستان کے ایسے طویل علاقہ میں امن قائم کرنے کے لئے مفاد کے پیش نظر اور اقتصادی قومی۔ مجلسی۔ بہتری۔ اور ہندو مسلم تعلقات کی بہبودی کا خیال رکھتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ سے پرزور استدعا کی جائے کہ اس اہم مسئلہ یعنی ہندوستان کی تنظیم کے متعلق اچھی طرح غور و خوض کرے۔ جس سے ہندوستان کے مسلمان منظم ہو سکیں اور مکمل آزادی حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں۔ رزولیوشن مذکور میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی فیڈرل اسکیم کی مذمت کی گئی۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ کوئی کانسٹیٹیوشن بھی مسلمانان ہند کے لئے قابل قبول نہیں ہے جو متذکرہ صدر اصولوں کے منافی ہو۔ ذیل میں سندھ پراونشل مسلم لیگ کانفرنس کے پاس کردہ رزولیوشنوں کی تفصیل ہے۔

(۱) کانفرنس ہذا ہندوستان میں امن قائم کرنے کے لئے یہ ضروری سمجھتی ہے کہ ہندوستان کی دو برگزیدہ اقوام ہندوؤں و مسلمانوں کے اقتصادی مجلسی مالی مفاد کے پیش نظر ہندوستان میں دو فیڈریشنیں قائم کی جائیں ایک مسلم سٹیٹس فیڈریشن اور دوسری غیر مسلم سٹیٹس فیڈریشن لہذا یہ کانفرنس آل انڈیا مسلم لیگ سے درخواست کرتی ہے کہ کوئی ایسی تنظیمی سکیم وضع کی جائے۔ جس کی رو سے جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ انھیں صرف مسلمانوں کے لئے وقف کردیا جائے۔ اس طرح ایک ایسی مسلم فیڈریشن منضبط ہو جائے گی جو مسلم حقوق کی حفاظت نہایت آزادانہ طریقے سے کر سکے گی۔

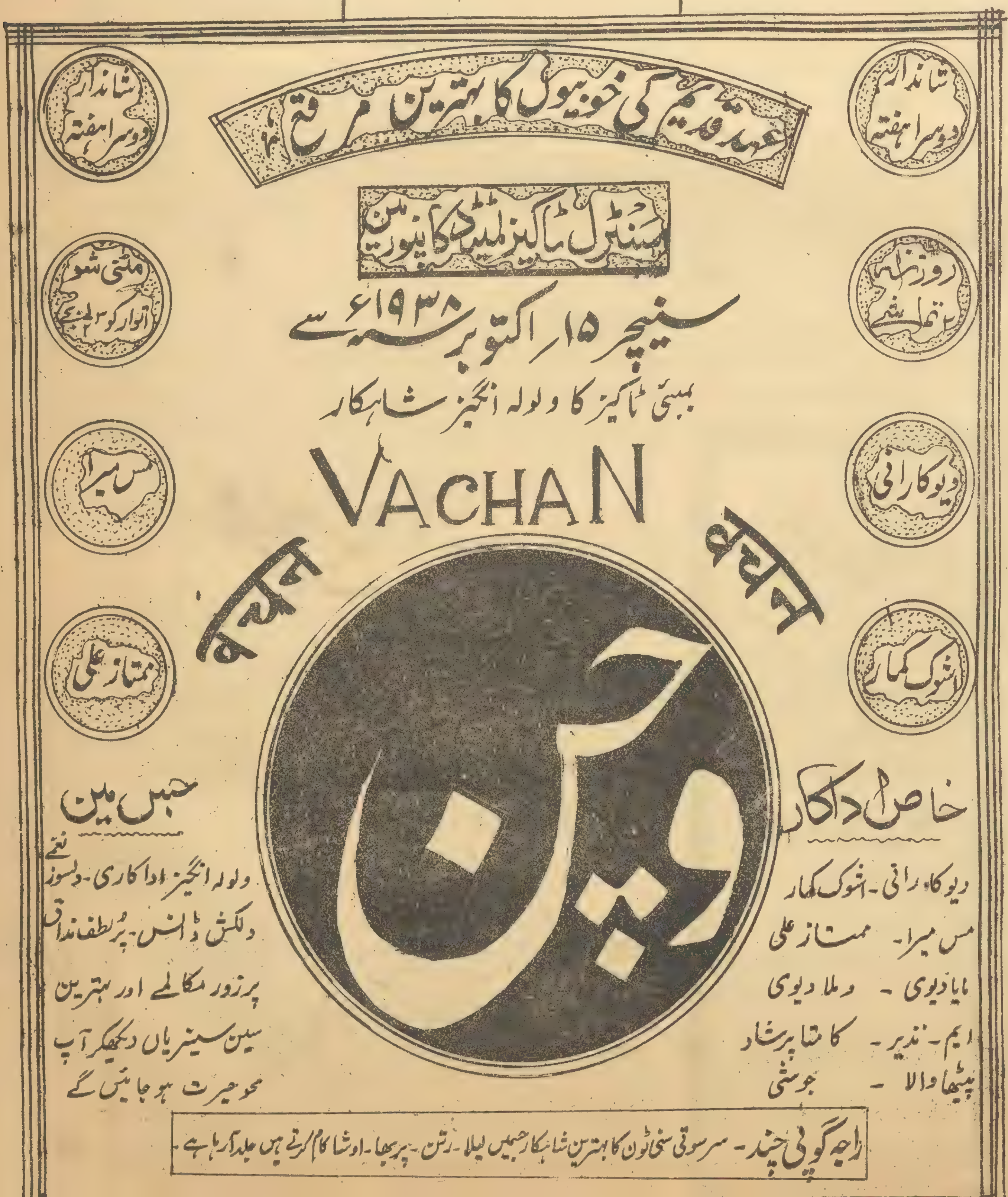
جن حلقوں میں ہندوؤں کی اکثریت ہو وہاں سے مسلمانوں کا اخراج کرکے ہندو فیڈریشن قائم کی جائے تاکہ ہر دو فریق میں تصادم کا امکان عنقا ہو جائے۔

کانفرنس ہذا فیڈرل اسکیم کی پرزور مذمت کرتی ہے اور برطانوی گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہندوستان میں اس اسکیم کے نفاذ سے احتراز کرے۔ کیونکہ یہ اسکیم ہندوستانیوں کے مفاد کی عموماً اور مسلمانوں کے مطالبات کے خصوصاً منافی ہے۔

یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ کوئی بھی ایسی تنظیمی اسکیم مسلمانوں کے قابل قبول نہیں ہو سکتی ہے جو متذکرہ صدر اصولوں کے منافی ہو اور جس سے مسلم حقوق کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ تجویز ہذا آل انڈیا مسلم لیگ کی منظور کردہ ہے۔

کانفرنس ہذا سندھ منسٹری کے رویہ کی پرزور مذمت کرتی ہے جس نے گورنر سندھ سے شرح مالیہ کے تقرر کے سلسلہ میں مشورہ کیا ہے جس سے سندھ کی کاشتکار جماعتوں پر مزید بار پڑنے کا احتمال ہے جو پہلے ہی مروجہ شرح مالیہ کی ادائیگی کے ناقابل ہیں اور کسی قسم کی ایذا کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اجناس کے بھاؤ ناقابل برداشت کمی اور موجودہ اقتصادی تباہی کے پیش نظر ایسا خیال کرنا بھی ناممکن ہے۔

کانفرنس ہذا نئی تجویز کے تین شرطوں کے سخت خلاف ہے (۱) تدریجی پیمانہ کا نفاذ بغیر ان لوگوں کی رائے معلوم کئے جو اس سکیم سے متاثر ہوں گے (۲) دیہات کی دوبارہ تنظیم جس سے گھٹیا قسم کی زمین کو اعلیٰ شمار کرکے مزید ٹیکس عائد کئے جائیں گے (۳)



پھلوں، سبزیوں اور پوست کے پودوں پر مزید ٹیکسوں کا نفاذ۔

لہٰذا یہ کانفرنس گورنر سندھ سے اپیل کرتی ہے کہ تجاویز پر عملدرآمد ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا جائے اور اسمبلی کا فوری سیشن بلا کر لوگوں کی رائے دریافت کی جائے اور اسمبلی کے فیصلہ کے مطابق ان تجاویز کی اصلاح کی جائے

۳۔ کانفرنس ہذا بنگال اور پنجاب کے مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتی ہے جنہوں نے مسلم لیگی وزارتوں کے تقرر میں دلی طور پر مدد دی ہے اور کانگریسی کارکنوں اور دوسرے ہندوؤں کی مذمت کرتی ہے جو ان وزارتوں کے خلاف مذموم پروپیگنڈا کر رہے ہیں یہ کانفرنس بنگال اور پنجاب گورنمنٹ کی اقتصادی ترقی، دیہات سدھار اور تعلیمی کوششوں کو سراہتی ہے اور خداوند تعالیٰ سے بعد خشوع و خضوع دعا کرتی ہے کہ ان کی زندگی برقرار رہے۔

یہ کانفرنس آسام لیجسلیٹو اسمبلی کے مسلم ممبروں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ مسلم قوم کی بہبودی کے پیش نظر سابق وزارت کو از سر نو برسر اقتدار لانے میں ہمہ تن منہمک ہو جائیں اور کانفرنس ہذا غیور پٹھان دوٹروں سے پر زور اپیل کرتی ہے کہ وہ سرحد کی موجودہ وزارت کا تختہ الٹنے کی کوشش کریں اور موجودہ گاندھی پرست وزارت سے اپنے نمایندوں کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیں تاکہ اس صوبہ میں مسلم لیگی وزارت مرتب ہو سکے۔

۴۔ یہ کانفرنس مسلم عالمگیر کانفرنس قاہرہ کی کامیابی کی دعا کرتی ہے جو فلسطین کے مسئلہ کے حل پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہونے والی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ برطانوی گورنمنٹ کو اعلان بالفور کے واپس لینے اور تقسیم فلسطین کی سکیم کے ازالہ پر مجبور کیا جائے۔ کانفرنس ہذا برطانوی حکومت کو متنبہ کرتی ہے کہ اگر وہ یہود نواز پالیسی کو ترک نہ کریگی تو ہندوستان کے مسلمان معہ دوسرے اسلامی ممالک کے برطانوی حکومت کو دشمن اسلام کی نظر سے دیکھیں گے۔ اور مسلم عالمگیر کانفرنس قاہرہ کے وضع کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہمہ تن منتظر رہیں گے تاکہ اسلام کی پاک زمین کی آزادی سلب نہ ہو سکے۔

کانفرنس ہذا مسلم عالمگیر کانفرنس قاہرہ میں مسلم لیگ کے بھیجے ہوئے وفد مشتمل چودھری خلیق الزماں، مسٹر عبدالرحمن صدیقی، مولانا حسرت موہانی۔ اور مولانا ناظرالدین میں اپنی اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔

۵۔ کانفرنس ہذا اسلام اور مسلم قوم کے خیر اندیشوں سے پر زور اپیل کرتی ہے کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہوں لیگ کی شاخیں مرتب کریں اور مسلم لیگ میں وفاداری اور ضبط پیدا کریں

کوشش کریں۔ آپ اپنے نمایندگان مسلم لیگ سے تعاون کرنے کی ہدایت کریں۔ جو لیجسلیچر میں ان کے ووٹوں پر ممبر بنے بیٹھے ہیں وہ اپنے نمایندہ ممبروں سے مطالبہ کریں کہ وہ اسمبلی میں اقتصادی طرز عمل کے خلاف لڑیں۔ اگر انھیں مسلم لیگ سے چیدہ چیدہ شکایات ہوں تو ان کی ایماندارانہ تحقیقات کی جائے تاکہ غلط فہمی دور ہو جائے۔

مسلمان جولاہوں کا بنا ہوا کھادی اور ریشمی کپڑا پہنا جائے کفایت شعاری کی جائے جہالت دور کی جائے ریڈنگ روم جاری کئے جائیں نائٹ اسکول جاری کئے جائیں سوشل خرابیوں کو دور کرنے کی باقاعدہ مہم جاری کی جائے سوشل رسوم میں مسلمانوں کے اخراجات کو کم سے کم کیا جائے: دیہاتی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے کاشت کے لئے بہتر طریقہ استعمال کیا جائے۔ کسانوں کی حالت بہتر بنائی جائے مسلم دوکانداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اسلامی ہندوستان کی آزادی کو جلد حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں میں اخلاقی مذہبی، سوشل، اقتصادی اور سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے باقاعدہ پروپیگنڈا کیا جائے

سندھ مسلم لیگ کی یہ کانفرنس اس صوبہ کی مقامی کانگریس کے رویہ بالخصوص ان کے اس رویہ پر جو انہوں نے اسمبلی میں اختیار کر رکھا ہے افسوس کی نظر سے دیکھتی ہے۔

ہندوستانی میں برطانوی فوجی افسر

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ شملہ سے ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہندوستان میں برطانوی افسروں کی سروس کی میعاد آیندہ تین سال کر دی جائیگی تاکہ بعض برطانوی دستورالعمل کے مطابق کیا جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ کسی افسر کو ایک سال سے پیشتر جگہ خالی کرنے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ جو یکم اگست سے شمار کیا جائے گا۔ اس طرح ایک افسر کی تین سالہ سروس کی میعاد اس تاریخ تک ختم ہو جائیگی تو اسے چار سالہ میعاد پورا کرنے کی اجازت ہوگی۔ لیکن بصورت دیگر اس کی سروس تین سال سے کم ہوگی۔ تو وہ یکم اگست ۱۹۳۹ء کو اپنی ملازمت سے دستبردار ہو جائے گا۔ تین سال سے کم سروس کے بعد ۴ ماہ۔ تین سال پورے کے بعد ۵ ماہ اور تین سال سے زائد پورا کرنے کے بعد ۶ ماہ رخصت دی جائے گی۔ اس کا اطلاق لقا یا چھٹی پر بھی ہوگا۔

کونسل آف سٹیٹ کا ضمنی انتخاب

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ سر فیروز سیٹھنا کے انتقال سے کونسل آف اسٹیٹ میں جو جگہ خالی ہوئی ہے اس کے لئے ضمنی انتخاب ہونے والا ہے۔ سردار پٹیل صدر کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے اس نشست کے لئے بمبئی کے سر نانک جی نادر شاہ ولال کا نام بحیثیت کانگریسی امیدوار منظور کیا ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

جناب محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مقاصد اور پیش نظر کاموں سے غالباً آپ ناواقف نہ ہونگے۔ جامعہ کے ساتھ برادران ملت نے جو شغف اور ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اور ملک کا ایک وسیع حلقہ جو قریبی تعلق رکھتا ہے اس بنا پر مجھے آپ سے باخبر بزرگ کو جامعہ کے تفصیلی حالات بتانے کی ضرورت نہیں جامعہ کی اقامت گاہوں میں مستطیع طلبا کے ساتھ غیر مستطیع طلبہ کے رہنے سہنے کا انتظام بھی ہے۔ ہمارے ہاں غیر مستطیع بچے عموماً یتیم و لاوارث مگر ہونہار ہوتے ہیں لیکن جامعہ ان کی کفالت بالکل اسی طرح کرتی ہے جس طرح مستطیع طلبہ کی کی جاتی ہے۔ تاکہ داغ یتیمی، مفلسی و بیکسی کے صدمات اور ہر دم کے احساس سے ان کی ذہنی نشو و نما پر خراب اثر نہ پڑے اور وہ مرجھا کر اخلاقی و ذہنی پستی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

ابتدائے عمر میں جو اثرات بچوں کے دماغوں پر مرتب ہوتے ہیں وہ اتنے گہرے نقوش بن جاتے ہیں کہ زمانے کا سرد گرم بھی انہیں نہیں مٹا سکتا۔ اسلئے اکثر یتیم بچوں کی آئندہ زندگیاں تلخ و ناکام ہو کر رہ جاتی ہیں وہ کسی اچھے اور بڑے کام کا حوصلہ دل میں نہیں رکھتے۔ ان کی آرزوں کی دنیا تباہ اور مستقبل کے منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں۔ ان کی ذہنیت اتنی پست ہو جاتی ہے کہ وہ آڑے وقت ہمیشہ دائیں بائیں جھانکتے ہیں کہ وہ کوئی دست اعانت بڑھے اور ان کی بھک منگوں اور فقیروں کی طرح دستگیری کرے کیونکہ ان کی اوائل عمر کی مشق اور تربیت زیادہ تر اسی نوع کی ہوتی ہے۔ ان تمام باتوں کو سوچکر ہم نے ان کا طریقہ تعلیم و تربیت یکسر بدل دیا ہے۔ چنانچہ جامعہ میں مستطیع اور غیر مستطیع کا کوئی امتیاز نہیں مگر جامعہ موجودہ حالات میں بہت کم طلبہ کی اس طرح کفالت کر سکتی ہے۔ یہ کام اپنی جگہ پر خاص اہمیت رکھتا ہے اور اتنا بڑا ہے کہ اس میں اصحاب خیر کے زیادہ سے زیادہ تعاون کی ضرورت ہے۔

آپ ان اصحاب میں سے ہیں جو لفضلہ زکوۃ ادا کرتے ہیں اور آپ کے دست کرم سے اہل حاجت افراد و ادارے فیض پا رہے ہیں، جہاں آپ اور یتیم خانوں اور طلبہ کی اعانت فرماتے ہیں وہاں کچھ حصہ جامعہ کے نادار طلبہ کے لئے بھی مخصوص فرما کر ہمیں موقع دیجیے کہ ہم اپنے اس نئے طرز پر غیر مستطیع طلبہ کی تربیت کر سکیں، مجھے یقین ہے کہ آپ کے اس صرف سے بہت سے ٹوٹے ہوئے دلوں کی دستگیری ہوگی اور بہت سے اجڑی ہوئی زندگیاں راس موز جائینگی، زندگیوں کا سنوارنا سب سے بڑی خدمت ہے۔

خادم

ذاکر حسین ایم۔ اے پی

ایچ۔ ڈی۔ اے برلن اشیخ الجامعہ

برطانی کیبنٹ

لندن ۱۰ اکتوبر۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ اس فکر میں ہیں کہ کیبنٹ سے ان وزیروں کو علیحدہ کر دیا جائے جو ان کی پالیسی کے حامی نہیں ہیں۔

عرب آزادی سے کم کوئی چیز منظور نہیں کر سکتے

لندن ۱۰ اکتوبر۔ جیفہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہودیوں کی موٹر لاریوں پر حملہ کے بعد علاقہ سعید اور ایکرے میں کل عرب باغیوں اور فوج اور پولیس کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا جس میں ۶۰ باغی ہلاک ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد اس سے زیادہ ہے۔ پولیس فوجی دستے اور ہوائی جہازوں نے باغیوں کا مقابلہ کیا۔ برطانی فوج میں سے بہت سے آدمی ہلاک و زخمی ہوئے۔

فلسطین کے ہائی کمشنر سر ہرلڈ میک مائیکل نے جو آج کل لندن میں ہیں، آج صبح مسٹر میلکم میکڈانلڈ وزیر نو آبادیات سے ملاقات کی۔ عراق کے وزیر خارجہ نے کل کئی برطانی وزیروں سے مشورہ کیا جنہیں لارڈ ہیلی فیکس، مسٹر ہور بیلیشا، لارڈ ڈی لاوا۔ اور مسٹر میکڈانلڈ بھی شامل ہیں۔

مسٹر میکڈانلڈ کے ساتھ صرف فلسطین کے مسئلہ پر بات چیت ہوئی معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ موصوف نے عراق کے نقطہ نظر کی وضاحت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے یہ مطالبہ پیش کیا کہ فلسطین میں جھگڑا ایک بڑی حد تک دور ہو جائے گا۔ اگر جلد ہی یہ اعلان کر دیا جائے کہ اعلان بالفور کا منشا فلسطین میں یہودیوں کی اکثریت پیدا کرنا نہیں تھا اس کا اصل مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ فلسطین یہودیوں کا قومی گھر ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ تقسیم کے ذریعہ معاملہ حل نہیں ہوگا۔ اور عرب آزادی سے کم کسی چیز پر مطمئن نہیں ہونگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے یہ بھی تجویز کیا کہ فلسطین کو مختلف اضلاع میں تقسیم کر دیا جائے جن کو شہری اور فرقہ وارانہ معاملات میں آزادی ہو اور آبادی کی بنا پر اضلاع سے ایک سپریم پارلیمنٹ منتخب کی جائے۔ مزید کسی یہودی کو آباد ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔

لارڈ لنلتھگو

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ لارڈ لنلتھگو اور لیڈی لنلتھگو ۲۴ اکتوبر کو بذریعہ جہاز ایمپریس آف انڈیا بمبئی پہنچ جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ بیلرڈ پیئر میں اتریں گے۔ اور وہاں سے بذریعہ اسپیشل ٹرین روانہ ہونگے۔ آمد و روانگی صیغہ راز میں رکھی جائے گی۔

روتھنیا میں بھی آزاد حکومت

پراگ ۱۲ اکتوبر۔ پولینڈ اور ہنگری والے روتھنیا کو زیکوسلاویکیا سے الگ کر کے ہنگری میں شامل کرنے کی جو اسکیم تیار کی تھی وہ خاک میں مل گئی ہے کیونکہ اس علاقہ میں ویسی ہی خود مختار حکومت قایم کر دی گئی ہے جیسی کہ سلوویکیا علاقہ میں قایم کی گئی۔ یہ فیصلہ حکومت زیکوسلاویکیا اور روتھنیا کے ڈیلیگیٹوں کے درمیان گفت و شنید کے دوران میں کہا گیا امید ہے کہ اب اس علاقہ میں استصواب عامہ نہیں ہوگا۔

فلسطین میں عربوں کا راج

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے اسپیشل نامہ نگار مقیم یروشلم کا ایک سنسنی خیز مراسلہ شایع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ یروشلم، تا دیوہ حیفہ اور دیگر ایسے مقامات کے سوا جہاں کہ برطانوی فوج تعینات ہے باقی تمام ملک میں برطانوی حکومت قطعی طور پر ختم ہو چکی ہے اور تمام ملک عربوں کے قبضہ میں ہے۔ تمام فلسطین میں دہشت انگیزی کا دور دورہ ہے اور انھوں نے عدالتی عمارتوں کو جلا دیا ہے اور ریلوے اور دیگر سلسلہ رسل و رسائل درہم برہم کر دیا ہے۔ یروشلم اور دوڑا کے درمیان ریلوے بند کر دی گئی ہے۔ مصر تک صرف ہفتہ میں تین مرتبہ ٹرین جاتی ہے اور اس کے ساتھ مسلح گارد ہوتی ہے۔ پولیس میں جو عرب قابل اعتبار نظر نہیں آئے ان سے ہتھیار چھین لے گئے ہیں۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ حکومت کا شیرازہ درہم برہم ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں پولیس اور فوج کافی تعداد میں نہیں ہے۔ اگر دو ماہ پیشتر معقول انتظامات کر لئے گئے ہوتے تو حکومت کا شیرازہ درہم برہم نہ ہوتا۔ اس کا صرف یہی نتیجہ نہیں نکلا کہ مشرق میں حکومت برطانیہ کا وقار خاک میں مل گیا ہے بلکہ برطانیہ سے نفرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اسکو دور کرنے میں سالہا سال صرف ہوں گے۔

وسط یورپ پر جرمنی کا غلبہ

صوفیا ۱۱ اکتوبر۔ وسط یورپ اور ریاست

ہائے بلقان پر تفوق حاصل کرنے کے لئے سلسلہ میں جرمنی کو اپنی کوششوں میں بڑی سرعت کے ساتھ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ جرمنی کا وزیر اقتصادیات زیکوسلاویکیہ اور ٹرکی کا دورہ کر کے وہاں جرمنی کے ساتھ اقتصادی تعلقات قایم کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور اب صوفیا آنے والا ہے خیال ہے کہ ان کی آمد سے بلغاریہ اور جرمنی کے درمیان تجارتی تعلقات قایم ہو جائیں گے۔

فلسطین میں ہندوستانی مسافر

شملہ ۱۲ اکتوبر۔ ڈائرکٹر محکمہ بین الاقوامی حفظان صحت پیرس نے بذریعہ تار کمشنر محکمہ صحت ہندوستان کو مطلع کیا ہے کہ فلسطین گورنمنٹ نے ۲۲ ستمبر سے بمبئی سے آنیوالے مسافروں پر سے چیچک اور ہیضہ کے اور الہ آباد سے آنیوالے مسافروں کے خلاف ہیضہ کے ٹیکے لگانے کی پابندیاں منسوخ کر دی ہیں۔

جرمن فوجیں مقررہ حد سے بھی بڑھ گئیں

پراگ ۱۱ اکتوبر۔ آج ہماری زندگی کا سب سے منحوس دن ہے۔ ذلت کے پیالے سے آج ہم آخری گھونٹ پی رہے ہیں؟ یہ ہے وہ تبصرہ جو زیکوسلاویکیہ کے اخباروں نے جرمن قبضہ کے متعلق کیا ہے۔ یہ الزام لگایا ہے کہ جرمن فوجیں ایک سے زیادہ مقام پر اس حد سے زیادہ بڑھ گیئں جو سمجھوتہ کی رو سے قرار دیا گیا تھا۔ جرمن فوجوں نے برائینوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن کمانڈر سے پروٹسٹ کیا گیا مگر بے سود رہا۔ کمانڈر نے جواب دیا کہ اس علاقہ کے باشندوں کے ایک ڈیپوٹیشن نے ہمیں اس علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے مدعو کیا ہے کیونکہ اس میں زیادہ تر جرمن آباد ہیں۔

مسٹر جناح کو وزیر اعظم کا جواب

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ سندھ میں مسلم لیگی وزارت بنانے کے لئے مسٹر ایم اے جناح اور خان بہادر اللہ بخش کے درمیان جو گفت شنید جاری تھی وہ آج ۶ گھنٹہ کی بحث

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱۵ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۹۸/۲۴ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

ست نرائن ٹنڈن ولد بابو نانک چند قوم کھتری ساکن فیلخانہ بازار کانپور

بنام خانصاحب کنور بشیر علی خاں

بنام خانصاحب کنور بشیر علی خاں ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر ساکن مہوبہ ضلع ہمیر پور　　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ل کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور　　مہر عدالت

ایک ہفتہ میں ۵۰ لاکھ کا سونا

شملہ ۱۲ اکتوبر۔ اکتوبر سنہ ۳۸ء کے پہلے ہفتہ کے دوران میں بندرگاہ بمبئی سے ۵۰ لاکھ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے۔

سوڈیٹن علاقہ کا سکہ

برلن ۱۱ اکتوبر۔ فیلڈ مارشل گورنگ نے بحیثیت کمشنر چار سالہ اسکیم کا اعلان کیا کہ سوڈیٹن علاقہ میں لین دین کے لئے جائز سکہ ریش مارک اور ڈیڈ سکہ ہوگا۔

مہاتما گاندھی کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت

بمبئی ۸ اکتوبر۔ آج صبح لندن سے فری پریس جرنل کو ایک خصوصی تار موصول ہوا ہے جس میں درج ہے کہ والیسرائے ہند لارڈ لنلتھگو نے وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ کو اس بات پر رضامند کر لیا ہے کہ برطانوی ہندوستان میں رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے لئے قدم اٹھایا جائے اور نومبر کے مہینہ میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے پر والیسرائے ہند دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں ایک تقریر کریں گے جسمیں ایک ایسا اعلان کیا جائے گا۔ جو لارڈ اروِن کے اعلان سے ملتا جلتا ہوگا۔ جو انہوں نے نومبر ۱۹۲۹ء میں کیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس اعلان میں ملک معظم کی حکومت کا یہ ارادہ ظاہر کیا جائے گا کہ فیڈریشن کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کرنے اور خاص خاص تبدیلیوں پر ہندوستانی لیڈروں کی رائے میں زیادہ سے زیادہ درجہ تک یکسانی معلوم کرنے کے لئے چھوٹے پیمانہ پر ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔ اس اطلاع میں اس کانفرنس میں مدعو ہونے والے اصحاب میں مہاتما گاندھی مسٹر سبھاش چندر بوس، سر سکندر حیات

خاں مسٹر ایم اے جناح اور ڈاکٹر امبیدکر کا ذکر ہے۔ اسی خبر میں یہ بھی درج ہے کہ والیسرائے اور مہاتما گاندھی میں ملاقات بھی ہوگی۔

ہندوستانی مسلمان بھی بے پناہ نہیں ہیں

کراچی ۸ اکتوبر۔ آج مسٹر جناح نے سندھ مسلم لیگ کانفرنس میں اپنا صدارتی ایڈریس پڑھا جس میں مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام بیان کرنے کے بعد مسلمانوں سے اسمیں شامل ہونے کی اپیل کی اور کانگریس کے رویہ کی مذمت کی اور یہ شکایت کی کہ کانگریسی وزارتوں میں مسلم لیگی کیوں شامل نہیں کئے گئے۔ آپ نے کانگریس کی ستیہ اور اہنسا کی پالیسی کا مذاق اڑایا اور لیگ کی پالیسی اور پروگرام کو کانگریس سے بہتر بتایا اور نہ صرف کانگریسی وزارتوں کے رویہ پر نکتہ چینی کی گورنروں اور گورنر جنرل کی بھی یہ شکایت کی کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کرتے منجملہ اور شکایتوں کے کانگریس سے ایک یہ بھی شکایت تھی کہ اس نے آسام اور سندھ کے مسلمان صوبوں میں خلل اندازی کی۔ آپ نے کانگریس ہائی کمانڈ کو ہندوستان کی آزادی کا سب سے بڑا دشمن بتایا اور کہا کہ اس سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندوؤں کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے اگرچہ بہت ہندوؤں پر اس کے فقروں کا جادو چل گیا ہے۔ آپ نے فلسطین کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا قاہرہ کانفرنس کے بعد مسلم لیگ اس جانب عملی توجہ دے گی آپ نے اس سلسلہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن پر اظہار پسندیدگی کیا آپ نے زیکوسلاویکیا کے سوڈیٹن جرمنوں کے واقعہ سے برطانیہ اور کانگریس ہائی کمانڈ کو سبق دینے کو کہا آخر میں آپ نے یہ معنی خیز بات کہی کہ جیسے سوڈیٹن علاقہ کے جرمن بے پناہ ثابت نہیں ہوئے ویسے ہی تمام ہندوستانی مسلمان بھی بے پناہ نہیں ہیں

ڈاکٹر کھرے کی دلچسپ تقریر

ناگپور۔ ڈاکٹر کھرے سابق وزیر اعظم سی پی نے ۳ ماہ حال کو محلہ دہرم پیٹھ میں ایک پبلک جلسہ میں دسہرے کے تیوہار کے سلسلہ میں تقریر کی آپ نے فرمایا مجھے کانگریس سے نکالے جانے پر مطلق افسوس نہیں ہے بلکہ میں خوش ہوں کیونکہ میں سری کرشن جی کے فلسفہ میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ مجھے کانگریس سے نکالنے کے علاوہ مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ میں اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہو جاؤں لیکن میں حاضرین کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ایسا نہیں کرونگا۔ اس معاملہ میں مہاتما جی کے بعد کے ارشادات کی قدر کر رہا ہوں۔ کیا آپ لوگوں کو یاد نہیں جب مسٹر راجگوپال آچاریہ نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کو استعمال کیا تھا تو مہاتما جی نے کہا تھا کہ کانگریس کے رزولیوشنوں کے اندھ بھگت بننے کی ضرورت نہیں ہے تو کیا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ڈسپلن یا کسی عہدہ کا بھی اندھ بھگت ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

امریکہ، برطانیہ اور کینڈا

لندن ۸ اکتوبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور کینڈا کے درمیان تجارتی معاہدہ تقریباً مکمل ہو گیا اور اس ماہ کے آخر میں دستخط ہو جائینگے۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب سول جج بہادر کانپور

نوٹس واسطے ظاہر کرنے وجہ نہ جاری ہونے ڈگری کے

(آرڈر ۲۱ ق عدد ۱۶)

بعدالت سول جج بہادر کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۲۵۷ بابت ۱۹۲۴ء

۸۱ نمبر اجراء ۱۹۳۵ء

متفرقہ نمبر ۴۵ بابت ۱۹۳۸ء

رائے بہادر ٹھاکر بلبھدر پرشاد

بنام جے بہادر سنگھ وغیرہ

بنام جے بہادر سنگھ ورنگ بہادر سنگھ پسران راج بہادر سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع سونا پرگنہ و ضلع کانپور

ہرگاہ ٹھاکر پرشاد راج کمار ساکنان نے بربنیاد ہونے منتقل الیہ ڈگری بمقدمہ نمبر ۲۵۷ بابت ۱۹۲۴ء درخواست عدالت ہذا میں واسطے اجرائے ڈگری زر نیلام مذکور کے گذرانی ہے۔ لہٰذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اس عدالت میں بتاریخ ۲۹ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء حاضر ہو کر اگر کوئی عذر واسطے نہ جاری کئے جانے ڈگری کے رکھتے ہو تو پیش کرو۔

آج بتاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم اننت لال منصرم عدالت سول جج کانپور

مہر عدالت

نیویارک ۷ اکتوبر۔ حکومت برطانیہ نے امریکہ کی لوک ہیڈ کمپنی سے دو سو ہوائی جہاز خریدے ہیں وہ بہت جلد برطانیہ کو روانہ ہو جائیں گے۔

مسرین:۔ محمد حفیظ، محمد نصیر نیا گنج کانپور،

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے — ہنا پنہ بھی وقت و وحدت دل میں ہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔ ششماہی ۔ ممالک غیر سے ۔ سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۳

ادبیات

دیش کی سیوا

از نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی

۹ اکتوبر، بجے شام کو کانپور سودیشی نمائش کا افتتاح مسز سروجنی نیڈو نے کیا تھا۔ اُس موقع پر نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی نے ایک پرزور نظم پڑھی تھی جس کو حاضرین نے بہت پسند کیا تھا وہ نظم ذیل میں ناظرین کے ملاحظہ کے لئے درج کی جاتی ہے۔

دیش کی سیوک دیش پجاری کیوں ہے ڈانواڈول؟
دیش نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے دیش بہت انمول!

دیش کی سیوا پیاری پیاری
دیش کی سیوا کو ...... بلہاری
دیش کی سیوا سب پر بھاری
سیوا کا کیا مول؟
دیش کے سیوک دیش پجاری کیوں ہے ڈانواں ڈول؟
من کی آنکھیں کھول!

دیش نہیں تو پھر تو کیا ہے؟
دیش کا رتبہ سب سے سوا ہے
دیش کا اک اک ذرہ خدا ہے
دیش کی ہستی ہی انمول!
دیش کے سیوک دیش پجاری کیوں ہے ڈانواں ڈول؟
من کی آنکھیں کھول!

تیرا مذہب لڑنے والا
تو ہے لڑائی کا متوالا
کیسی مسجد؟ کیسا شوالا؟
دل کے پٹ کو کھول!
دیش کے سیوک دیش پجاری کیوں ہے ڈانواں ڈول؟
من کی آنکھیں کھول!

ایک خدا ہے دشت و جبل میں
پریم بھی اک ہے بزم عمل میں
تجھکو قسم ہے ایک کھرل میں
ایک ہی ہستی کو تورول!
دیش کے سیوک دیش پجاری کیوں ہے ڈانواں ڈول؟
من کی آنکھیں کھول!

کیسا ساقی؟ کیسا ساغر؟
کیسی مسجد؟ کیسا مندر؟
ایک خدا ہے سب کے اندر
مندر مسجد کے پٹ کھول!
دیش کی سیوک دیش پجاری کیوں ہے ڈانواں ڈول؟
من کی آنکھیں کھول!

تجھکو ملالِ دوش یہ کیوں ہے؟
ٹھنڈا تیرا جوش یہ کیوں ہے؟
آج بہت خاموش یہ کیوں ہے؟
کچھ تو منہ سے بول!
دیش کی سیوک دیش پجاری کیوں ہے ڈانواں ڈول؟
من کی آنکھیں کھول!

بھارت ماتا راہ گذر میں
کہتی تھی کل جوش و اثر میں
اختر کے ہیں اہلِ نظر میں
شعر بہت انمول
دیش کی سیوک دیش پجاری کیوں ہے ڈانواں ڈول؟
من کی آنکھیں کھول!

دنیائے اسلام

مسئلۂ فلسطین مجلس اقوام میں
نمائندگانِ دول اسلامیہ کی تقریرین

جریدہ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ وزیر خارجہ ایران نے مجلس اقوام میں تقریر کرتے ہوئے، موجودہ نازک حالات کا ذکر کیا اور کہا کہ فلسطین میں انسانی خون کی جو ارزانی ہے اس کی ساری ذمہ داری موجودہ حکومت مسلط پر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عرب اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنی زندگی کے لئے سامان بقا حاصل کرنے کو جو کچھ کر رہے ہین وہ ایسا کرنے پر مجبور ہین اس لئے انھیں معذور سمجھنا چاہئے، ضرورت ہے کہ اس قضیہ کا معقول اور منصفانہ حل کیا جائے۔

وزیر خارجہ عراق کی تقریر سعادت مآب توفیق سویدی وزیر خارجہ عراق نے تقریر کرتے ہوئے عراق کی خارجی پالیسی کی وضاحت کی اور کہا کہ دولت عراق اور یمن و حکومت سعودیہ کے تعلقات روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جاتے ہین یہ وہ تعلقات ہیں جن میں مقصد و نصب العین کے اتحاد نے ناقابل انفصام استواری پیدا کر دی ہے۔

ہمارے متحدہ مقاصد میں سے سب اول درجہ پر جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ عرب اور اہل عرب کو ہر خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے جان کی بازی لگا دی جائے۔ بین الاقوامی اضطرابات چاہے جس حالت اور جس وجہ پر ہوں ہم نے طے کر لیا ہے کہ ہم اپنے مقصد کے لئے ہر خطرہ کا مقابلہ کریں گے اور اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔

برطانوی اطالوی معاہدہ سعادت مآب نے ۱۶ اپریل ۱۹۳۸ء والے برطانوی اطالوی معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ اتحاد ثلاثہ پر عربی اور اسلامی دنیا کی حفاظت اور اس سے دفاع کے لئے وجود مین آیا ہے۔ اس معاہدہ سے کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ عراق اس معاہدہ کا خیر مقدم کرتا ہے کیونکہ اس کے حلیف برطانیہ کے مقبوضات اس معاہدہ کی بنا پر مامون و مصئون ہو گئے۔

سواحل بحر ابیض فرمایا۔ بحر ابیض کے مشرقی سواحل پر جو سیاسی انقلابات رونما ہو رہے ہیں، حکومت عراق کی نظر میں یہ سب سے زیادہ اہم معاملات ہین۔ عراق چاہتا ہے کہ ان مقامات پر امن و سکون رہے کیونکہ وہان پیدا ہونے والے تمام امور کا براہ راست اثر عراق کے داخلی حالات پر پڑتا ہے۔

عراق اور فلسطین فرمایا۔ میں نے پچھلے سال بھی واضح طور پر ظاہر کر دیا تھا اور اب بھی ضروری سمجھتا ہون کہ صاف صاف کہدوں، فلسطین مین جو ناانصافیان ہو رہی ہیں اس سے عراقی حکومت اور عراقی باشندے نہایت بے چینی محسوس کر رہے ہین ہمارے فلسطینی بھائیوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے مین جتنی دیر ہوتی جا رہی ہے بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ اور میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ یہ بے چینی کب پھوٹ پڑے گی۔ موقف نازک تر ہوتا جا رہا ہے۔

تقسیم فلسطین تقسیم کی تجویز کے متعلق ہم صاف صاف بیان کر چکے ہین کہ ہم اسے کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے، لیکن صرف اس غرض سے کہ اس مسئلہ کا حل ایک پر سکون فضا میں کیا جا سکے، ہم نے ابتک کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جو ہمیں مزید الجھاؤ پیدا کرے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ساری عربی دنیا دردناک بے چینی میں مبتلا ہے۔ لیکن امن اور سلامتی نیز ایک پر سکون فضا قائم رکھنے کے لئے ہم ابتک حالات کو سنبھال رہے ہیں۔

دوسرا برطانوی کمیشن اس کے بعد سعادت مآب نے شام کی حالت پر تبصرہ کیا۔ پھر فلسطین کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ دوسرا برطانوی کمیشن جو ابھی حال ہی میں فلسطین سے واپس آیا ہے اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ تقسیم فلسطین کی تجویز معقول اور منصفانہ تجویز نہیں ہے، حکومت برطانیہ کو بھی معلوم ہے کہ تقسیم کو عرب ہرگز جاری نہ ہونے دیں گے، سختی اور سخت گیری کی کوئی منزل ہمیں اس تجویز کو قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ برطانیہ کو لازماً اس مسئلہ کا کوئی دوسرا حل دریافت کرنا ہی پڑیگا۔

قاہرہ کانگریس کے فیصلے

دنیائے اسلام کی بین الاقوامی کانگریس نے اپنے ۱۱ اکتوبر کے اجلاس میں حسب ذیل تجاویز منظور کیں:۔

اعلان بالفور کی تنسیخ یہ کانگریس اعلان بالفور کی تنسیخ اور نامنظوری کا فیصلہ کرتی ہے اس کی رائے میں فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن بنانا ناجائز ہے اور یہ ایک مسئلہ ہے جس کو کسی دلیل کی قوت سے جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔

آزاد دستوری حکومت کانگریس کی رائے میں فلسطین کے مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ وہاں آزاد دستوری اور نمائندہ حکومت قایم کیجائے۔

بقیہ کارروائی صفحہ پر ملاحظہ کیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں ہے
زباں پہ بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۳

یو۔پی کے زمیندار اور کانگریس

یو۔پی ٹیننسی بل یعنی کاشتکاروں کا بل کا مسئلہ عرصہ سے زمینداروں اور کانگریس کے درمیان اختلاف کا باعث ہو رہا ہے کانگریس نے یہ محسوس کر کے کہ کاشتکاروں کی حالت بہت خراب اور نازک ہے۔ اور جب تک ان کو قانونی امداد نہ دیجاوے گی ان کی حالت درست نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ٹیننسی بل کے نام سے ایک مسودہ تیار کیا گیا جو کہ شایع ہو چکا ہے

اس بل کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ اس کے نفاذ کے بعد کاشتکاروں کی حالت بہت درست ہو جائے گی۔ اور اس قانون کے ذریعہ کاشتکاروں کو بہت کچھ مل گیا ہے۔ جسکی بظاہر ابھی کوئی امید نہ تھی حالانکہ کانگریس کے بائیں بازو اس پر بھی مطمئن نہیں ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ زمینداری کا ایکدم خاتمہ کر کے سب کچھ کاشتکاروں کے حوالہ کر دیا جائے۔

زمیندار قدرتاً اس بل کی اشاعت کے بعد سے بہت پریشان ہیں علاوہ اس کے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس مجوزہ قانون سے ان کی تو بربادی ہو جائیگی مگر کاشتکاروں کو بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ کاشتکاروں اور زمینداروں کے تعلقات کشیدہ ہو جائینگے اور اس سے بالآخر کاشتکاروں کو بھی نقصان پہونچے گا۔

زمینداروں نے ٹیننسی بل کے خلاف کافی پروپیگنڈا کیا۔ کانفرنسیں کیں۔ اور کانگریس کے خلاف مسلم لیگ اور مہاسبھائی زمینداروں کا اتحاد عمل کر کے اپنے غصہ کا اظہار بھی کیا۔ اور دھمکیاں بھی دیں مگر کارکنان کانگریس نے ان باتوں کی قطعی پرواہ نہ کی۔ البتہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ولایت جاتے ہوئے یہ کہتے گئے تھے۔ کہ اگر زمینداروں کو کانگریس سے زور آزمائی کرنا ہے تو کانگریس اس کے لئے پوری طرح تیار ہے۔

کانگریسی وزیروں نے بھی زمینداروں کی باتوں کا ترکی بہ ترکی جواب نہیں دیا بلکہ وہ خاموشی کے ساتھ اپنا کام کرتے رہے لیکن انھوں نے اتنا ضرور واضح کر دیا کہ وہ کانگریس کے انتخابی اعلان کے پابند ہیں اور ہمارا مقصد زمینداروں کو مٹانا نہیں بلکہ کسانوں کو فائدہ پہونچانا ہے۔

بالآخر زمینداروں کو یہ محسوس ہوا کہ بلا کانگریس کے اشتراک عمل کے کام نہیں چل سکتا چنانچہ زمینداروں کا ایک ڈیپوٹیشن نواب صاحب چھتاری کی سرکردگی میں دہلی میں مہاتما گاندھی سے ملا اور یہ ملاقات ثمر آور رہی۔ لوگوں کا خیال تھا کہ آپ کانگریس اور زمینداروں کے درمیان سمجھوتہ ہو جائیگا۔

چنانچہ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یو۔پی زمیندار کانفرنس کی گفت و شنید کرنے والی کمیٹی نے بالاتفاق یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ یو۔پی۔ ٹیننسی بل کے متعلق پارلیمنٹری سب کمیٹی کا خیر مقدم کیا جائے چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد بابو راجیندر پرشاد سردار بلبھ بھائی پٹیل ممبران کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی اس سمجھوتہ کے سلسلہ میں ۲۸ اکتوبر کو لکھنؤ آجائیں گے اور اسی لئے اسمبلی کا اجلاس ۱۰ نومبر تک کے لئے بڑھا دیا گیا ہے۔

ابھی اس فیصلہ میں اودھ کے تعلقداران شریک نہیں ہیں نگران کی میٹنگ بھی ۲۷ اکتوبر کو ہونیوالی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ تعلقداران کی انجمن بھی سمجھوتہ کے فیصلہ پر اپنی منظوری دیدیگی۔

یو۔پی کے زمینداروں کا کانگریس کے ہائی کمانڈ پر اعتبار کرنا اور انکی ثالثی پر چھوڑنا قابل تعریف ہے اور فال نیک بھی، اس سے یہ پوری امید ہوتی ہے کہ یہ مسئلہ اب طے ہو جائیگا اور ہمارے صوبہ میں ایک بڑی حد تک سکون پیدا ہو جائے گا۔

ہم کو کسانوں کے مطالبات سے پوری پوری ہمدردی ہے مگر باوجود اسکے ہم پراونشل کانگریس کمیٹی کی مقرر کردہ سب کمیٹی سے کہنا چاہتے ہیں کہ جو ٹیننسی بل پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی کہ اس وقت زیادہ انتہا پسندانہ تجویزیں پیش کر کے کانگریس وزارت کو پریشان نہ کرنا چاہیئے گذشتہ واقعات اور حالات کو دیکھتے ہوئے کانگریس حکومت جو قدم بھی بڑھائے اسکو کامیاب بنانے کا موقع دینا چاہیئے۔

کانگریس حکومت صرف کسانوں کی حکومت نہیں ہے وہ جس طرح کسانوں کے مفاد کی محافظ ہے اسی طرح وہ زمینداروں کے مفاد کی بھی محافظ ہے۔ لہذا کانگریس حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ جو لوگ کانگریس کے نام پر دیہاتوں میں زمینداروں اور کسانوں میں اختلافات پیدا کرنے کا پروپیگنڈا کریں انکی روک تھام کی جائے۔

بہر حال ہم یہ اُمید کرتے ہیں کہ کانگریس کے ہائی کمانڈ اور زمینداروں کے درمیان سمجھوتہ ہو جائیگا جو کہ ہمارے صوبہ کے لئے ایک نیک فال ثابت ہوگا۔

جرمن کی نو آبادیاں

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ یہ یقین کرنے کے لئے اسباب موجود ہیں کہ جرمن نو آبادیوں کی واپسی کے متعلق بہت جلد ہی ایجی ٹیشن شروع ہونے والا ہے۔ ایجی ٹیشن اس عام اصول کی بنا پر شروع ہوگا کہ گرم لوہے پر چوٹ کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

آئینۂ کانپور

تکمیل العلوم کا جلسہ دستار بندی

۱۴ اکتوبر کو مدرسہ تکمیل العلوم کا جلسہ دستار بندی مدرسہ کے سامنے کے وسیع میدان میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا جسمیں مقامی معززین کے علاوہ بیرونجات سے بہت سے مشاہیر علما مشایخ اور رہنمایان قوم تشریف لائے تھے۔ جنھوں نے اپنی زبردست عالمانہ تقریروں سے یہ ثابت کیا کہ موجودہ زمانہ میں کسقدر علم دین حاصل کرنے کی ضرورت ہے، ان علمائے کرام نے مدرسہ تکمیل العلوم کی خوبیوں پر بھی تبصرہ کرتے ہوئے اس مدرسہ کی مالی امداد کی اپیل کی۔

ریاست کشمیر کے سابق وزیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے کامیاب طلبہ کو سندیں عطا فرمائیں اور مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک معمر عالم بزرگ شاگرد نے اپنے دست مبارک سے کامیاب طلبہ کی دستار بندی فرمائی آخر میں جناب تحسین صاحب نے ایک پرزور نظم پڑھی جسمیں مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث لکھنوی اور دیگر مدرسین مدرسہ کے حسن خدمات تدریس کی تعریف و توصیف کی گئی تھی۔

بملا دیوی کا مقدمہ

مسٹر امبے سہائے ماتھر جو کہ مسٹر برجموہن ماتھر ایڈوکیٹ کے بھائی اور بملا دیوی کے چچا ہیں۔ انھوں نے حکومت یو۔پی کے پاس ایک درخواست بھیجی (جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلی درخواست ہے) یہ استدعا کی ہے کہ بملا دیوی کے مقدمہ کو الہ آباد ہائیکورٹ سے کسی دوسری ہائیکورٹ کو منتقل کر دیا جائے۔

اس درخواست میں مختصراً بملا دیوی اور امیر دولہا کی فراری گرفتاری۔ عدالت ماتحت کے مقدمات اور ہائیکورٹ الہ آباد کے حالات اور واقعات اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے اس خط کا جو کہ انھوں نے مسٹر برجموہن ماتھر کو یہ لکھا تھا کہ وہ امن عامہ کے مفاد کے پیش نظر فوراً اپنی لڑکی بملا دیوی کو لیکر چپ چاپ شہر سے چلے جائیں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اس کے بعد درخواست میں ہائیکورٹ کی کارروائی کا حوالہ دیتے ہوئے ایک اسپیشل بنچ کی ترتیب کا ذکر کیا گیا جو کہ مسٹر جسٹس اقبال احمد مسٹر جسٹس کولسٹر اور مسٹر جسٹس بج نرائن ٹلا پر مشتمل تھی۔

درخواست میں درج ہے کہ اس کے بعد ایک اور درخواست پیش کی گئی جسمیں مسٹر جسٹس اقبال احمد کو اسپیشل بنچ میں شامل کرنے پر اعتراض کیا گیا مگر چیف جسٹس نے اس درخواست کو نامنظور کر دیا لیکن بعد کو مسٹر جسٹس اقبال احمد خود بخود بنچ سے علیحدہ ہو گئے۔

درخواست میں لکھا گیا ہے کہ ہائیکورٹ میں سماعت ہونے کے بعد ہی ۱۲ اکتوبر کو قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۲۰ کے ماتحت گورنر جنرل باجلاس کونسل کے روبرو ایک میموریل پیش کرنے کے لئے تیار کیا گیا۔ اس کے بعد مسٹر ماتھر کا وکیل دہلی گیا اور ۱۱ اکتوبر کو اس نے لا ممبر سے ملاقات کی۔ اسے یہ مشورہ دیا گیا کہ وہ شملہ میں ہوم ڈپارٹمنٹ کے روبرو اپنا میموریل پیش کرے لیکن وکیل موصوف کے شملہ ہو پہنچنے پر حکومت ہند کے ہوم ڈپارٹمنٹ کے ایک افسر نے اُسے یہ بتایا کہ حکومت ہند نے قانون میں تبدیلی کر دی ہے اور صوبجاتی حکومت کو یہ اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ قانون ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۲۷ کے ماتحت درخواست پر اپنا فیصلہ دیسکتی ہے چنانچہ اس کے بعد میموریل میں ترمیم کر کے اسے صوبجاتی حکومت کے روبرو پیش کیا گیا۔

درخواست میں بتایا گیا ہے کہ چونکہ فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلی ہوئی ہے اور ناخوشگوار فضا پائی جاتی ہے اسلئے مسٹر برجموہن ماتھر اور بملا دیوی کے کہا [illegible] لہ آباد میں آنے یا عدالت میں حاضر ہونے سے فتنہ و فساد کے پھیلنے کا اندیشہ ہے درخواست میں لکھا ہے کہ اخبارات کی تحریروں، اور ان کے تبصروں نے تمام صوبہ کے اندر فرقہ وارانہ جذبات کو بہت بڑی حد تک ابھار دیا ہے اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یو۔پی کے باہر کسی جگہ کی ہائیکورٹ میں مقدمہ کی سماعت ہو۔

درخواست میں یہ بھی لکھا ہے کہ پبلک کے موجودہ جذبات کے پیش نظر یو۔پی میں مناسب طور پر سماعت ہونے کا امکان نہیں ہے۔ علاوہ بریں ان حالات کے پیش نظر یہ امر نہایت ہی پسندیدہ ہوگا کہ اس سلسلہ میں جو مقدمے درپیش ہیں ان سب کو کسی دوسری ہائیکورٹ میں منتقل کر دیا جائے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو جو فوجداری مقدمہ درپیش ہے اسے بھی اسی جگہ کی فوجداری عدالت میں منتقل کر دیا جائے۔ جہاں کے لئے باقی مقدمات منتقل کئے جائیں۔

درخواست میں یہ بھی التجا کی گئی ہے کہ ایک عارضی حکم جاری کیا جائے اور یہ ہدایت کی جائے کہ لڑکی کو عدالت میں داخل کرے، اور اس کی سرپرستی کے بارے میں جو مقدمے ہائیکورٹ میں درپیش ہیں ان کی کارروائی ملتوی کر دی جائے معلوم ہوا ہے کہ چوڈ سٹیل سکریٹری اس درخواست کو یو۔پی کیبنٹ یا یو۔پی لا ممبر کے روبرو احکام جاری کرنے کے لئے پیش کرے گا۔

سودیشی نمائش

کانپور سودیشی نمائش بڑی شان و شوکت کے ساتھ جاری ہے اور روزانہ ہزاروں بوڑھے۔ بچے اور عورتیں نمایش دیکھنے آتے ہیں اور اپنی ضروریات کی چیزیں خریدتے ہیں پبلک کی سیر و تفریح کا بھی بہت کافی انتظام ہے جس سے لوگوں کو کافی دلچسپی ہوتی ہے۔

بائسکوپ مفت دکھلایا جاتا ہے لاؤڈ اسپیکر پر موزک کا انتظام کیا گیا ہے جسکو اہل ذوق نہایت دلچسپی کے ساتھ سنتے ہیں۔

آنریبل پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو صاحب وزیر یو۔پی اور مسٹر ایم۔ این رائے بھی سودیشی نمائش میں تشریف لائے تھے اور دونوں صاحبوں نے تقریریں بھی کیں۔

سودیشی لیگ کا مشاعرہ

سودیشی لیگ کے زیر انتظام ۱۹ اکتوبر ۹ بجے رات کو ایک مشاعرہ کا انتظام کیا گیا تھا جسکی صدارت مولوی محمد احمد صاحب انصاری جج خفیفہ کانپور نے فرمائی جسمیں معزز شعرائے شرکت فرما کر اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

انصاری صاحب بھی ایک بلند پایہ ادیب اور شاعر ہیں۔ چونکہ آپ سے صدارت کی درخواست ۱۹ کو عدالت میں ڈیڑھ بجے کی گئی اسلئے آپ کو طرح میں غزل کہنے کا موقع نہ مل سکا۔ مگر حاضرین کے اصرار پر آپ نے دو غزلیں غیر طرح ارشاد فرمائیں جو فن اور خیالات دونوں حیثیتوں سے بہت بلند پایہ تھیں۔ چونکہ آپ کی طبیعت میں صاف نہ تھی اسلئے آپ تقریباً ۱۲ بجے تشریف لے گئے۔ مگر مشاعرہ ڈیڑھ بجے تک ہوتا رہا۔

مشاعرہ ہر حیثیت سے بہت کامیاب رہا چار، پان اور سگریٹ کا بھی کافی انتظام تھا۔

۲۰ اکتوبر ۹ بجے رات کو ہندی مشاعرہ ہوا جسمیں کافی ہندی کے شاعر تشریف لائے تھے اور لوگوں نے کافی دلچسپی کے ساتھ سنا

پنتھ جی کی تشریف آوری

خبر ہے کہ آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنتھ وزیر اعظم یو۔پی ۲۳ اکتوبر کو کانپور تشریف لاکر سودیشی نمایش میں تقریر فرمائینگے

مسٹر اروون

خبر ہے کہ مسٹر ال اروون اپنی بعض خانگی ضروریات کی وجہ سے ۲۵ سال کی ملازمت کے بعد ریٹائر ہونے کا خیال کر رہے ہیں اور بہت جلد رخصت پر جانے والے ہیں۔

ایک سو پرائمری اسکول

لالہ پدم پت سنگھانیا اپنے والد بزرگوار آنجہانی لالہ کملاپت سنگھانیا کی [illegible] میں کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی معرفت ایک سو اسکول کھلوانا چاہتے ہیں جس کے خرچ کا تخمینہ سوا لاکھ روپیہ کیا گیا ہے تمام معاملات طے ہو گئے ہیں۔ لہذا امید کی جاتی ہے کہ اب بہت جلد یہ کام شروع ہو جائے گا اور لالہ پدم پت سنگھانیا بہت جلد روپیہ دیدیں گے۔

آنجہانی گنیش جی

کانپور میونسپل بورڈ نے منظور کیا ہے کہ کانپور کے ہر دلعزیز اور قابل عزت لیڈر آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی جی کے نام پر جنرل گنج روڈ اور زنانہ پارک سرسیا گھاٹ کا نام رکھا جاوے۔

کنونشن

۱۸ اکتوبر کو ہرکورٹ ٹبلر ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر کا مشترکہ کنونشن آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو منسٹر یو۔پی کی صدارت میں منعقد ہوا۔

مہاتما گاندھی سے اپیل

پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی، نے مہاتما گاندھی اور مسٹر سوبھاش چندر بوس پریسیڈنٹ آل انڈیا کانگریس سے بذریعہ تار درخواست کی ہے کہ وہ مداخلت کر کے کاشتکاروں کے قانون کو جیسا کہ بنا ہے پاس کرنے میں مدد دیں اور یہ معاملہ پنچایت میں نہ جانے دیں کیونکہ اس سے زمینداروں کا فائدہ اور کسانوں کا نقصان ہوگا۔

دیوالی کا میلا

۲۵ اکتوبر ۴ بجے شام کو سرسیا گھاٹ پر کانسٹیبلنگ میں ایسوسی ایشن نے ایک میلے کا انتظام کیا ہے۔

وفات

۱۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو کانپور میونسپل بورڈ کے سابق چیرمین مسٹر اے۔ پی پٹیل کا انتقال ہو گیا۔ جنازہ کے ساتھ معززین شہر بھی تھے۔

ہم کو اس حادثہ میں آپ کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے

آپ کے اعزاز میں میونسپل بورڈ کا دفتر اور اسکول بند کر دیئے گئے۔

میونسپل بورڈ

۱۹ اکتوبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور سابق چیرمین مسٹر اے۔ پی پٹیل کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

میونسپل الکشن

بھائی گردھاری لال آنجہانی کی وفات سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اس جگہ کا الکشن ۱۹ اکتوبر کو ہوا۔

بابو مہابیر پرشاد اور بھیلی داس میں مقابلہ ہوا خیال کیا جاتا ہے کہ بھیلی داس کامیاب ہوں گے۔

تاریخ بڑھادی گئی

اہل شہر نے سودیشی نمایش سے اپنی دلچسپی کا اظہار کر کے منتظمان نمایش کی حوصلہ افزائی کی ہے اس سے متاثر ہو کر منتظمان نمایش نے اسٹال ہولڈروں کے مشورہ کے بعد یہ طے کیا ہے کہ نمایش ۲۵ اکتوبر تک کے لئے اور بڑھادی جائے۔ چنانچہ اب نمائش کی آخری تاریخ ۲۵ اکتوبر ہے۔

مسلم لیگ کا الکشن

کانپور سٹی مسلم لیگ کے ممبران کا انتخاب آج ۲۱ اکتوبر ہو رہا ہے۔ کافی زور شور ہے

سبدِ گُل

لندن میں ایک اخبار "ڈیلی ورکر" ہے۔ یہ مزدوروں کا اخبار ہے، اس نے زیکوسلاویکیہ کے معاملہ میں ہٹلر، چیمبرلین، ڈلاڈیر اور مسولینی کے سمجھوتہ پر ایک بہت ہی دلچسپ نظم شایع کی ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ یہ کہکر اپنا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ میں نے اپنی دانشمندی سے یورپ میں جنگ کا انسداد کر دیا۔ اُس کا نہایت معقول جواب اس نظم میں دیا گیا ہے۔ اگر برطانی پارلیمنٹ کی "مخالف پارٹی" مسٹر چیمبرلین کی حکومت پر ملامت کا رزولیوشن پیش کرنے کے بجائے۔ یہی نظم پڑھ کر سنا دیتی تو اس سے زیادہ کوئی بات کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ اس نظم کا ترجمہ ہم آپ کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں سُنئے۔

یہ صحیح ہے کہ آج کوئی جنگ نہیں ہوگی — کیونکہ ہٹلر نے اپنی منھ مانگی مراد حاصل کر لی — ہپ ہپ ہورے۔ ہپ ہپ ہورے — آج کوئی جنگ نہیں ہوگی۔

لیکن کل کیا ہوگا؟ — ذرا تبلاؤ کل کیا ہوگا — جب ہٹلر رومانیہ طلب کریگا — اسوقت ہم کیا کریں گے — یقیناً اُسے رومانیہ بھی دیدینگے — کیونکہ ہم طاقت کے آگے جُھک جاتے ہیں — پھر اُس روز بھی کوئی جنگ نہیں ہوگی — کیونکہ ہٹلر کو مُنھ مانگی مراد حاصل ہو جائیگی۔

لیکن اس کے بعد کیا ہوگا؟ — جب ہٹلر اپنی نوآبادیاں طلب کریگا توہم کیا کرینگے — یقیناً ہم اسے یہ بھی دیدیں گے — کیونکہ ہم ہمیشہ طاقت کے آگے جھک جاتے ہیں — پھر اُس روز بھی جنگ نہیں ہوگی — کیونکہ ہٹلر کو منھ مانگی مراد حاصل ہو جائے گی —

لیکن آخری مرتبہ کیا ہوگا؟ — ذرا تبلاؤ کہ آخری مرتبہ کیا ہوگا؟ — جب ہٹلر ملک برطانیہ ہی کو مانگ بیٹھے گا — اس وقت ہم کیا کریں گے — ہم یقیناً برطانیہ بھی اس کے حوالہ کر دینگے — اس موقعہ پر اگرچہ ہم اس کی طاقت کے آگے جھکنا پسند نہیں کرینگے — لیکن چونکہ ہمارا کوئی دوست باقی ہی نہ ہوگا — اسلئے ہر حال میں برطانیہ کو اس کے سپرد کرنا ہی پڑے گا۔

اس لئے اس روز بھی جنگ نہ ہوگی — کیونکہ ہٹلر اپنی مراد حاصل کرے گا — ہپ ہپ ہورے ہپ ہپ ہورے — پھر ہم دیکھیں گے کہ برطانی امپائر بھی نازی حکومت کے تحت میں چلا گیا۔ ہپ ہپ ہورے"۔

لیکن بات یہ ہے کہ دنیا میں فیشزم کی حکومت ہو یا " " " " جنگ ہو جائے ہم چونکہ مزدور ہیں اس لئے ہمیں کو اس کا خرچ ادا کرنا پڑے گا — اسلئے یہ ہمارا ہی فرض ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ ہٹلر کو اس کی منھ مانگی مرادیں حاصل نہ ہوں۔ ہپ ہپ ہورے ہپ ہپ ہورے۔

فرانس کو ہوائی جہازوں کی ضرورت

پیرس ۱۷ اکتوبر جرمنی میں جنگی جہازوں کی تعمیر جس رفتار سے جاری ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے فرانس میں جو کوشش کی جا رہی ہے ماہرین نے اسکی طرف دھیان دیا ہے ایک فرد کا بیان ہے کہ فرانس میں ۴۰ اور ۵۰ کے درمیان ہر ماہ ہوائی جہاز تیار ہوتے ہیں، جرمنی میں ہر ماہ ۵۰۰ ہوائی جہاز تیار ہوتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ شروع سنہ ۱۹۴۰ء سے پہلے فرانس میں پوری رفتار کے ساتھ ہوائی جہاز تیار ہو سکیں گے۔ جرمنی کے تعاقب کرنیوالے ہوائی جہازوں کی رفتار فرانس کے ہوائی جہازوں سے دوگنا ہے اور جرمنی کے بمبار ہوائی جہاز بھی فرانس سے تیز ہیں۔

ادبِ لطیف

رقاصہ

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور

چراغ گل، دروازے بند اور ستارے آسمان کی تاریکی میں چھپ چکے تھے۔

وہ بیدار ہوا۔ اور ایک عورت کے چراغ کی روشنی اس کی غنودگی زدہ آنکھوں کو لگی۔

یہ ایک زروجواہرات سے لدی۔ زرد، نیلے قبا میں ملبوس نشہ جوانی سے مخمور رقاصہ تھی۔

رقاصہ نے چراغ کو نیچے جھکایا تو ایک حسین و جمیل نوجوان چہرہ دیکھا۔

شما کرو! نوجوان سادھو" رقاصہ نے کہا" میرے گھر چلو، یہ گرد آلود زمین تمہارے لئے موزوں نہیں"

"اپنی راہ لو نازنین" سادھو نے جواب دیا"۔ وقت آنے پر میں آؤنگا"۔ دفعتہً تاریک رات نے روشنی میں راہ فرار لی۔

— (۲) —

سڑک پر دورویہ درختوں کی شاخیں شگوفوں سے لدی ہوئی تھیں۔

شہر والے جنگل میں "پھولوں کا تیوہار" منانے گئے تھے۔ نوجوان سادھو شہر کے سنسان کوچوں میں اکیلا جا رہا تھا۔ اب گیتا شہر کے دروازے سے گذر کر شہر پناہ کے نیچے کھڑا ہو گیا۔

یہ کون عورت ہے جو دیوار کے سایے میں اس کے قدموں کے نیچے پڑی ہوئی ہے جسم پر چیچک کے سیاہ دھبوں کے نشان ہیں جس کا سارا بدن درد سے کراہ رہا ہے اور جسکو شہر سے باہر پھینک دیا گیا ہے۔ سادھو اس کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اس کے سر کو اپنے زانو پر رکھا۔ اس کے ہونٹوں کو پانی سے نم کیا۔ اس کے جسم پر مرہم لگایا"۔ تم کون ہو اے رحمدل" رقاصہ نے کہا"۔ آخر میرے آنے کا وقت آ گیا" نوجوان سادھو نے کہا" میں یہاں ہوں"۔

(ترجمہ از جناب جی۔ الطاف صاحب گیانی)

ریویو

مسٹر نذیر احمد صاحب خالق کانپوری ایک لایق اہل قلم ہیں آپ نے حال میں (۱) فرائض اسلام (۲) سوانح سرور دو عالم اور (۳) تبلیغ اسلام ہندوستان میں نامی کتابیں لکھی ہیں جن کی قیمت برائے نام دو آنہ فی کتاب کی ہے۔ ان متذکرہ بالا تینوں کتابوں کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسٹر نذیر احمد صاحب نے یہ کتابیں بڑی قابلیت سے لکھی ہیں۔ زبان نہایت صاف اور شستہ ہے اور طرز بیان نہایت خوشس اسلوب۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ کتابیں مسلمان بچوں کے لئے بے حد کار آمد اور مفید ہیں۔ یہ کتابیں اس قابل ہیں کہ انکو ابتدائی کورس میں داخل کر دیا جائے۔

ہم ان کتابوں کو مسلمان بچوں کے لئے نہایت ضروری اور مفید سمجھتے ہوئے یہ مشورہ دیں گے کہ ہر ایک مسلمان کو ان کتابوں کو ضرور خریدنا چاہیئے۔ اور مسٹر نذیر احمد صاحب کی اس کوشش کی قدر کرنا چاہیئے۔

ضرورتمند اصحاب ان کتابوں کو مسٹر نذیر احمد صاحب احاطہ کمال خاں مبارک منزل کانپور سے بہ قیمت طلب کر سکتے ہیں۔

عالمِ نسواں

شوہر کی خوشنودی

از محترمہ عقیلہ خاتون صاحبہ منگلور

میں جہاں کہیں بھی جاتی ہوں اور جس سے ملتی ہوں ان کو برابر شوہروں کا شاکی ہی پایا۔ اسی طرح مرد بھی عورتوں کی .... مذمت کرتے نظر آتے ہیں۔ آجکل کی لڑکیاں جو تمام ذمہ داری مردوں کے سر تھوپ کر سارا الزام مردوں کے لگا دیتی ہیں۔ ایسی بہنوں کے حالات اور واقعات معلوم کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ زیادہ تر قصور اپنی ناسمجھدار بہنوں کا ہے۔ اس منافرت اور اختلاف کے اسباب پر جہاں تک میں نے غور کیا ان کی بعض مخصوص عادتیں کھلائی دیتی ہیں جس کی وجہ سے نہ وہ خود چین اور سکھ سے رہتی ہیں اور نہ ان کے شوہروں ہی کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ مثلاً

(۱) سب سے بُری عادت جو عام طور سے عورتوں میں بکثرت پائی جاتی ہے وہ شوہروں کے بارے میں بدگمانی ہے۔ اگر کبھی بیگم صاحبہ کی اجازت کے بغیر دولہا میاں کسی دعوت، محفل، جلسہ، یا تفریح کو چلے گئے تو پھر ان کی خیر نہیں، نہ معلوم دولہا میاں کی طرف سے کیسے کیسے خیالات اور کیا کیا باتیں بیگم صاحبہ کے دماغ میں آتی ہیں اور جاتی ہیں۔ وہ بیچارے ان بدگمانیوں کی کتنی ہی صفائی کیوں نہ پیش کریں مگر یہ ایک ایسا معاف نہ ہونے والا جرم ہے۔ جو کبھی بیگم صاحبہ کی غلط بدگمانیوں کو نہیں بدل سکتا۔ یہی بدگمانی اور خام خیالی عورت کی آیندہ زندگی کو مشکل ترین زندگی بنا دیتی ہے۔ اور آخر میں جو نتیجہ اس عورت کے حق میں ظاہر ہوتا ہے اسکو مزید تفصیل سے بیان کرنے کی حاجت نہیں

(۲) بعض عورتوں کو ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ شوہروں کے سوا ساس نندیا اس کے کسی عزیز کو منھ نہیں لگاتیں اور ساس نند کے ساتھ لڑائیاں اور فضیحتی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے برخلاف وہ اس سے خوش ہوتی ہیں کہ اس کے بھائی، بہن، والدہ آتی جاتی رہیں۔ اگر کبھی ساس نند کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا یا کبھی کبھار دولہا کا کوئی عزیز آ مہمان ہوا تو ناممکن ہے کہ اس دن دولہا میاں سے جھگڑا نہ ہو۔

(۳) موجودہ فیشن کے زمانہ میں جو بات میاں بیوی میں سب سے زیادہ پھوٹ اور مخالفت پیدا کرتی ہے وہ بیگم صاحبہ کی فیشن پسندی ہے۔ بھلا ایسی فیشن ایبل بی بی کے شوہر کی اگر کم آمدنی ہو تو وہ کہاں تک بیگم صاحبہ کی ضروریات کو پورا کرتا رہے گا۔ بیگم صاحبہ کو چونکہ ہر وقت فیشن کی فکر رہتی ہے اس لئے وہ شوہر کی خدمت کیا کر سکینگی جبکہ ان کا اکثر وقت بناؤ سنگار اور میز آئینہ کے سامنے کھڑے کھڑے گذرتا ہے۔

جب اس قسم کی فضول خرچیوں میں روپیہ اور وقت برباد کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کی عزت اور خدمت نہیں کریگی تو کیا اس صورت سے دولہا دولہن کا نباہ ہو سکتا ہے، اگر نوعمر لڑکیاں عیش و مسرت کی زندگی بسر کرنا چاہیں تو میرا مفید مشورہ یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے شوہر کے دل پر قابو پانے کی کوشش کی جائے اور انکو خوش رکھنے کی کوشش کی جائے اور ان کی اطاعت میں کوتاہی نہ ہو۔

ہر ہٹلر کا نیا مطالبہ

پیرس ۱۷ اکتوبر۔ فرانس کے اخباروں میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ ہر ہٹلر نے مطالبہ کیا ہے کہ زیکوسلاویکیہ میں اس وقت جسقدر غیر نازی سوڈٹین جرمن ہیں ان کو جرمن علاقہ میں واپس کر دیا جائے۔

بچوں کی دُنیا

بچہ جو ایکہزار ایک سو الفاظ بولتا ہے

عام طور پر چھوٹے بچے بہت کم بولتے ہیں جب بچہ پہلی مرتبہ "ماما" کا لفظ اپنے منھ سے نکالتا ہے تو ماں کا دل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بچوں کی زبان شروع شروع میں تتلاتی ہے۔ لفظوں کو غلط بولتی ہے اور عام طور پر ایک دو حرکات پر ہی بچوں کے الفاظ ختم ہو جاتے ہیں۔ پوری طرح بچوں کے بولنے کی طاقت اسے ادا بھی نہیں کر سکتی۔ مگر امریکہ کے شہر "مینا پولیس" میں ایک بچہ ہے جس کا نام "جیکی گرب" ہے، وہ کم و بیش (۱۱۰۰) الفاظ اپنے منھ سے نکال سکتا ہے۔ سب سے پہلی مرتبہ اس کا معائنہ ڈاکٹر بی برنگل سن نے کیا تھا۔ اس نے پہلا فقرہ کہا "ایک دھوئیں" اس کے بعد اور بہت سے فقرے اور الفاظ اس نے اپنے منھ سے نکالے جو اس کی چوگنی عمر کے بچے بھی شاید ہی نکال سکیں۔

ڈاکٹر برنگل سن نے "بنٹ سائمن" کا آلہ لگایا جو امریکہ کے اسکولوں میں بچوں کی عقل و ذہانت کا امتحان و معائنہ کرنے کے لئے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس آلہ سے معلوم ہوا کہ اس بچہ کا ذہن ایک اعلیٰ ذہن ہے۔ ۱۶۵ درجہ ذہانت آلہ ظاہر کرتا ہے۔ مگر اس بچہ کا ذہن تو ۲۶۰ درجہ ظاہر کرتا ہے۔ دیکھئے بڑا ہو کر یہ بچہ کیا کرے گا۔

ہے۔

میک اَپ مین ایسے ناتجربہ کار میک اپ مین کو اپنے اسٹاف میں کبھی شامل نہ کرے۔ جو یہ تک نہ جانتا ہو کہ غلط اور بے اصول میک اپ سے فلم اور پردہ فلم پر کیا کیا نقائص نمایاں ہو جاتے ہیں، بلکہ اسے میک اپ کے خاص اصولوں سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔ اس کا اہم ترین فرض ہوگا کہ وہ قبل از شوٹنگ ہر اداکار کا میک اپ دیکھے اور اس بات پر غور کرے کہ میک اَپ سے اداکار کا چہرہ کہیں سے غیر فطرتی تو نہیں معلوم ہوتا۔

"صدا بند" کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم اُردو ہندی زبانوں سے واقف ہو تاکہ وہ صحیح طریقہ پر الفاظ و آواز کو فلم میں بند کر سکے ناطق فلموں میں صدا بندی کا عمل ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اسلئے جہاں تک ہو، آواز صاف اور الفاظ واضح ہونا چاہیئے۔ اور جس زمانے کی تصویر ہو اسی کے مطابق صدا بندی بھی کی جائے اپنی کمپنیوں میں جاہل و غیر ملکی ساؤنڈ انجنیر نہ رکھنا چاہیئے۔ جو علم اور زبان سے بالکل بے بہرہ ہوں، اس کا اثر فلم پر بہت بُرا پڑتا ہے۔

(باقی آیندہ)

امریکہ میں جنگی جہازوں کی تعمیر

نیویارک ۱۶ اکتوبر۔ نیویارک ہیرلڈ ٹربیون لکھتا ہے کہ امریکہ کے محکمہ جنگ نے ہوائی جہازوں کی تعمیر کے متعلق پالیسی میں تبدیل کرنے کے لئے ایک نئی پالیسی تیار کی ہے جو پریزیڈنٹ روزولٹ سے منظور کرائی جائیگی بیان کیا جاتا ہے کہ اس اسکیم میں تجویز کیا ہے کہ ہوائی جہازوں کو اجتماعی طور پر تعمیر کیا جائے تیز رفتار والے ہوائی جہاز تیار کئے جائیں اور نئی قسم کے ہوائی جہاز تیار کئے جائیں۔

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر۔ بیان ہوتا ہے متحدہ امریکہ کے محکمہ جنگ نے پرائیوٹ طور پر اسلحہ بنانیوالوں کو مزید ۹۰ لاکھ ڈالر کی قیمت کا سامان جنگ مہیا کرنے کا آرڈر دیا ہے جس میں ایک سو پونڈ سے لیکر دو سو پونڈ تک کے وزنی بم بھی شامل ہیں۔

پردۂ فلم

ہندوستان کی نایاب کامیاب فلم کمپنیوں کو چند مفید مشورے

از جناب مسٹر ایل۔ ایچ حقی صاحب

گزشتہ سے پیوستہ

فلمیں اور افسانے ترقی پسند فلمسازوں کو لازم ہے کہ وہ دل آزار۔ اور اخلاق سوز فلموں کے بجائے، اخلاقی، معاشرتی، اصلاحی تعلیمی فلمیں بنا دیں، اس مقصد کی تکمیل کے لئے انھیں ایسے افسانہ نویس کے افسانے کو خرید نا یا اس کی خدمات کو حاصل کرنا چاہیئے جو فلمی افسانہ نویس کی حیثیت سے عالمگیر شہرت کا مالک ہو، بیہودہ پلاٹس اور بیجر مکالموں کو بھی قلمبند نہ کریں۔ کامیاب فلمیں بنانے کے لئے قابل تبادل اور عام پسند افسانوں کا ہونا ضروری ہے جس کا عوام و خواص دونوں پر یکساں اثر پڑ سکے۔

اداکار اسی طرح ایک ایکٹر بھی اسی وقت کامیاب فلم اسٹار کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے جبکہ اس کی ایکٹنگ بااثر، فطرتی اور جاذب نظر ہوگی، اسواسطے ایکٹر کے لئے بھی اداکاری کے وقت بڑی سمجھ سے کام لینا چاہیئے۔ اس کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ چہرے کو اپنے پورے قابو میں رکھے۔ چہرہ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس پر کل ایکٹنگ کا دارومدار ہوتا ہے۔ اور یہی فن اداکاری حاصل کرنے کا نہایت آسان طریقہ ہے کمپنی میں ناخواندہ ایکٹروں کو کام کرنے کا قطعی موقع نہ دینا چاہیئے

کیمرہ مین تصویر کی قسمت اور بدقسمتی میں فوٹوگرافی کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ کیمرہ مین ایسا تجربہ کار۔ ذہین۔ اور محنتی ہونا چاہیئے تاکہ ڈائرکٹر کو بھی اس کے ساتھ زیادہ سرمغزنی نہ کرنا پڑے نیز اسے خود ایک اعلیٰ درجہ کا صورت طراز یا آرٹسٹ اور کیمسٹ ہونا چاہیئے۔ ہندوستان کی بڑی بڑی فلمساز کمپنیاں تو اسی کو قابل اور ایکسپرٹ عکاس سمجھتی ہیں۔ جو ٹرک سینز، فوکسنگ، اور کلوز اپس لینے میں کافی مہارت رکھتا ہو۔ ان کا یہ خیال صحیح ہے۔ کیونکہ فریب نظر کے مناظر، مناسب اینگل، ضرورت کے مطابق روشنی ہی فلم اور اداکار کو کامیاب بنانے والی چیزیں ہیں۔ کیمرہ مین کا سب سے اہم کام یہ ہوگا کہ وہ شوٹنگ سے قبل ڈائرکٹر کے کاموں سے پوری واقفیت حاصل کرے۔ کیونکہ ڈائرکٹر کے بعد اسی کا نمبر ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ حضوصیات جن فوٹوگرافروں میں موجود ہیں۔ انھیں کو کمپنی میں سب سے پہلے جگہ دینا چاہیئے۔

فلمی گانے اور موسیقار جہاں تک ہو فلموں میں گانے کم سے کم اور برمحل ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ اٹھتے بیٹھتے گانا، کھاتے پیتے گانا۔ کسی شخص کو سانپ نے کاٹ لیا۔ تو وہ گانے ہی کے ذریعہ اپنی تکلیف کا اظہار کر رہا ہے۔ یہ نہایت معیوب باتیں ہیں، اسی طرح میوزک ڈائرکٹر کو بھی چاہیئے کہ وہ ہر جگہ پیالو اور سارنگی کا استعمال نہ کرے۔ اس کو تعلیم یافتہ طبقہ ہرگز پسند نہیں کرتا لہذا اسے ہر سین اور موقع کی مطابقت سے ویسی ہی طرزیں اور ٹیونز دینا چاہیئیں۔

آرٹ ڈائرکٹر کو بھی فلم سازی میں ایک امتیازی درجہ حاصل ہے اس کے لئے بھی نہایت ضروری ہے کہ وہ حساب داں اور ماہر فن تعمیر ہو، اگر وہ عملی کام جانتا ہے تو اس کے واسطے بہت آسانی ہوگی۔ اسی سے سین کا نقشہ تجویز کرا کے سٹ قایم کرانا اور دیگر فلمی ضروریات کے متعلق کام لینا چاہیئے۔ اس کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے ماتحتوں سے اپنی موجودگی میں تمام کام لے۔

ملبوسات (کیٹیومز) فلم میں ملبوسات اور کسٹیومز بھی نہایت ضروری چیزیں ہوتی ہیں لہذا جس زمانہ کا پلاٹ ہو اسی طرح کے لباس بھی ہونا چاہئیں۔ ہر موقع پر ایک ہی طرز کا لباس بار بار پہن کر فلم میں آنا ناظرین پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

اقوال زریں

ایسا آدمی کبھی بھوکا نہیں رہ سکتا جسے ضرورت کے وقت معمولی سے معمولی کام کر لینے میں بھی عار نہ ہو۔

مشکلات انسان کے خوابیدہ قوائے عمل کو بیدار کرنے کے لئے ہیں نہ کہ پست ہمت بنانے کے لئے۔

امیر و غریب میں بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ امیر اپنا اکثر کام دوسروں کی امداد کے بغیر انجام نہیں دے سکتا اور غریب اپنا اکثر کام کسی کی مدد کے بغیر انجام دے سکتا ہے۔

دنیا میں آج تک جس قدر کامیاب انسان گذرے ہیں انکی ابتدا ہمیشہ ناکامیوں سے ہوئی ہے۔

کام کرنے کا موقع نہ ملے یا اس کے لئے کوئی راہ عمل ہی نہ ہو۔

موج تبسم

خاوند:- میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں میں تمہیں دنیا کی ہر چیز دینے کے لئے تیار ہوں، بتاؤ کیا چاہتی ہو۔

بیوی:- "طلاق"۔

ڈاکٹر: عورتوں کے کئی بیماریوں کا علاج بوسہ ہے،

نوجوان:- مجھے بتاؤ کہ عورتوں کو ایسی بیماریوں میں مبتلا کسطرح کیا جاتا ہے۔

قیافہ شناس:- چپٹی ناک والا آدمی شریف ہوتا ہے۔

دوست:- اور جس شخص کی ناک کٹ جائے وہ۔

خاوند:- مجھ سے تو یہ کھانا نہیں کھایا جاتا ہے۔

نئی دولہن:- پیارے کوئی فکر نہیں میرے پاس ایک کتاب ہے اور اس میں بچے ہوئے کھانے کو پھر بنانے اور استعمال کرنیکی تمام ترکیبیں درج ہیں۔

خاوند:- تو پھر میں بھی کھانا کھا لیتا ہوں۔

دلچسپ معلومات

تین ہزار صفحے کا عاشقانہ خط

ویانا کی ایک عشق باز حسینہ نے تمام عاشقانہ خطوط لکھنے والوں کو مات کر دیا ہے۔ اس حسینہ کا عاشق ویانا سے کہیں باہر چلا گیا تھا حسینہ کو اس کا پتہ نہ معلوم ہو سکا۔ آخر حسینہ نے اس کے نام ایک خط لکھنا شروع کیا جو کئی مہینہ میں ختم ہوا۔ اس خط کی مجموعی ضخامت تین ہزار صفحات پر پہنچ گئی۔

کچھ دن بعد حسینہ کو عاشق کا پتہ معلوم ہونے کے بعد اس حسینہ نے تین قسطوں میں یہ طویل خط اپنے عاشق کو بھیجا۔ اس خط پر ۸۰ شلنگ محصول ڈاک لگا۔ عاشق مذکور اس خط کو آسانی کے ساتھ پورا نہ پڑھ سکا۔ آخرکار عاشق نے سوچا کہ محبوبہ کے پاس جا کر اس کی زبانی ہی سارا ماجرا سن لے، وہ سیدھا محبوبہ کے پاس چلا آیا اور اس سے خط کا مقصد حاصل کر لیا۔

افسانہ

ہمالیہ کی بیٹی یا امر پریم

آنند پور کے بوڑھے مہاراج اپنے آٹھ سالہ راجکمار کو وزراء کے ہاتھ میں سونپتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ راجکمار کی دیکھ دیکھ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی تاکہ یہ بھی میری طرح سے ایک بہترین فرمانروا بن سکے۔ ادھر کیلاش مندر کے میلے کے بعد بابا یوگی سدہ راج اپنی گپھا میں واپس آتے ہیں اور چیلوں کو حکم دیتے ہیں کہ بغیر کسی ضروری حالت کے ہم کو سمادھی سے نہ اٹھایا جائے۔

بڑے مہاراج کو گذرے آج بیس برس ہو گئے ہیں۔ ان کے بیٹے مہاراج نریندر سنگھ اچھی طرح سے راج کاج سنبھالے ہوئے ہیں ایک دن نجومی آتا ہے اور مہاراج کا ہاتھ دیکھکر کہتا ہے کہ مہاراج کو اس جنم میں شودر استری کا بددعا کا پھل بھوگنا پڑیگا۔ جس کی کہ آج سے ۵۰۰ برس پہلے مہاراج نے عصمت دری کی تھی۔ مہاراج کی منگیتر خوبصورت دوشیزہ کی خوشیاں ختم ہوتی ہیں۔ کیونکہ مہاراج کو ڈراؤنے خوابوں نے حیران و پریشان کر رکھا ہے۔ وہ ارادہ کرتے ہیں کہ راجمندر میں شانتی حاصل کرنے جائیں گے۔۔

راجمندر کے باغیچہ میں نوجوان دیوداسی اپنی پوجا کے لئے پھول توڑ رہی ہے۔ اس کو نوجوان پجاری دلبر بھدر ملتا ہے اور محبت کا اقرار کرتا ہے۔ بھولی بھالی دیوداسی انسانی محبت کرنے سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میری شادی دیوتا کے ساتھ ہوئی ہے۔ راجہ بھی مندر میں آتا ہے۔ اور دیوداسی کو دیوتا کے سامنے ناچتی دیکھکر اس کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ راجہ دیوداسی کو کسی طرح نہیں بھولنا کوشش کرتا ہے مگر بے سود آخر ارادہ کرتا ہے کہ دیوداسی سے ہی شادی کریگا۔ مندر کے بڑے پجاری کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔ دیوداسی کو محل میں منگواتا ہے۔ دیر بھدر بھی اسکو چھڑانے کی کوشش کرتا ہے مگر ناکام۔ دیوداسی راجہ کو سمجھاتی ہے کہ وہ انسان سے شادی نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دیوتا کی عورت ہے مگر راجہ چونکہ بددعا کے اثر میں ہوتا ہے کچھ نہیں سنتا۔

دوسرے دن سندر یہ خبر سنتی ہے، اور دیر بھدر بھی دیوداسی کی تلاش میں آتا ہے۔ شہزادی سے ملتا ہے۔ رات کے وقت شہزادی بھیس بدلکر دیوداسی کو چھڑاتی ہے۔ دیر بھدر اور دیوداسی دونوں ایک کشتی میں بیٹھکر نکل جاتے ہیں جنگل میں جا چھپتے ہیں۔ دیر بھدر خوراک کی تلاش میں باہر جاتا ہے۔ بعد میں راجہ کے سپاہی دیوداسی کو گرفتار کر لیتے ہیں۔ دیر بھدر دیوداسی کی تلاش میں بھاگا بھاگا پھرتا ہے۔ پاؤں پھسل جاتا ہے گرتا ہے۔ اور قریبا آدھا برف میں دب جاتا ہے۔ راہ گیر مسافر سادھو اس کو بچاتے ہیں اور مشورہ دیتے ہیں۔ کہ یوگی راج کے پاس جاوے۔ وہ اس کی مدد کریں گے۔ یوگی راج سنتے ہیں تو دیر بھدر کو دیوداسی سے پریم کرنے کو منع کرتے ہیں۔

نوجوان راجہ بدقسمتی کے بھنور میں ڈوب رہا ہے۔ دیوداسی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ یوگی راج دیوداسی کو اپنے معجزہ سے سندرا کی شکل میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ راجہ شادی ملتوی کرتا ہے۔ سندرا کے محل میں آتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دیوداسی کو دیر بھدر چھڑا کر لے گیا ہے۔ راجہ مندر کی طرف جاتا ہے، یوگی راج وہاں آتے ہیں اور راجہ کو تنبیہ کرتے ہیں کہ اپنے ارادہ کو بدلے ورنہ تباہ ہو جائے گا۔ مگر راجہ ان باتوں کو شعبدے بازی سمجھتا ہے اور جبرا شادی کرنا چاہتا ہے۔ عین شادی کے وقت بھونچال آتا ہے، اور محل گر جاتا ہے، راجہ وغیرہ دب جاتے ہیں اور زخمی ہوتے ہیں۔ مگر دیوداسی کو یوگی راج اپنی طاقت سے بچا لیتے ہیں۔ شہزادی سندرا اور راجہ آخر زخمی حالت میں ملتے ہیں۔ راجہ شہزادی سے معافی مانگتا ہے۔ دیوداسی اور دیر بھدر ہمیشہ کے لئے جدا ہوتے ہیں۔ دیوداسی مندر میں جاتی ہے اور دیر بھدر اُپدیشک بنکر نکلتا ہے۔ راجہ کا کیا انت ہوتا ہے۔ یہ سب پردہ سیمیں پر ملاحظہ فرمائیں

اس ڈرامہ کی نمائش ۲۲ر اکتوبر سے امپیریل ٹاکیز مال روڈ کانپور میں ہونے والی ہے۔

یوپی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا

لکھنؤ ۱۷ر اکتوبر۔ حسب معمول آج صبح یو۔ پی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔

مسٹر محمد اسحاق خاں نے ایک تحریک التوائے اجلاس پیش کی۔ تحریک میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ حکومت کی اس پالیسی پر بحث کی جائے جس کی رو سے ٹانڈہ میں ۱۲ر اگست کی شب میں پُر امن اور غیر مزاحم مسلمانوں پر ناجائز گولی چلنے اور اندھا دھند لاٹھی چارج کرنے اور جس سے مسلمان مقتول و مجروح ہوئے۔ اس کی غیر سرکاری تحقیقات کرنے سے انکار کر دیا۔

پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم نے اس واقعہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک ضابطہ کے اندر نہیں ہے۔ یہ غلط فہمی پر مبنی ہے آپ نے فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد فورا میں نے موقع دیکھنے کے لئے کمشنر کو بھیجا۔ اور ڈپٹی کمشنر کو تحقیقات کرنے کی ہدایت کی۔ اور بعد میں میں نے خود ذاتی طور پر موقع کو دیکھا اور صورت حالات سے واقفیت حاصل کی۔ حکومت نے خود چیف کورٹ کے ایک جج کو تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا ہے اور تحقیقات کے دوران میں متعلقہ افسر کو چیف کورٹ کی ہدایات سے سبکدوش کرنے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں

مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر کے دریافت کرنے پر مسٹر اسحاق خاں نے فرمایا کہ معاملہ کی نوعیت پر بحث نہیں کی جائیگی۔ تحریک میں ناجائز اور اندھا دھند کے الفاظ جو استعمال کئے گئے تھے۔ اس پر محرک نے اظہار افسوس کیا۔ اور ان الفاظ کو خارج کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

محرک کی اس گارنٹی کے پیش نظر کہ بحث میں واقعہ کا کوئی حوالہ نہیں دیا جائے گا۔ اسپیکر نے تحریک کو باضابطہ قرار دیا لیکن بہر حال تحریک گر گئی۔ کیونکہ صرف ۳۴ ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہوئے حالانکہ کم از کم ۴۸ حامی ہونے چاہیئے تھے۔

برطانی کیبنٹ میں تبدیلیاں

لندن ۱۷ر اکتوبر۔ آج صبح کے لندنی اخباروں میں برطانوی کیبنٹ میں تبدیلیوں کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں لارڈ اسٹینلے کی وفات اور مسٹر ڈف کوپر کے استعفے سے دو آسامیاں خالی ہو گئی ہیں انکو پر کیا جائے گا۔ اور خیال ہے کہ اور بھی تبدیلیاں ہونگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ کیبنٹ میں لارڈ ونٹی مین اور سر جان اینڈرسن سابق

پنڈت گووند بلبھ پنت کی تقریر

آگرہ ۱۴ اکتوبر۔ آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت نے بدھ کے روز آگرہ میں ایک کثیر التعداد جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ زمینداروں کے لئے صرف ایک راستہ کھلا ہوا ہے کہ وہ حکومت یوپی کی زرعی اصلاحات کو منظور کرلیں اور خوشی سے منظور کرلیں۔ اگر وہ سیدھے راستہ پر نہ چلے تو وہ آپ اپنی تباہی کو جلد بلالیں گے۔ اور یہ تباہی نہ صرف ان کی بلکہ آئندہ نسلوں کی بھی تباہی ہوگی۔ آپ نے حکومت کی زرعی اصلاحات اور صوبہ کی فرقہ وارانہ فضا پر روشنی ڈالی پنڈت جی نے فرمایا کہ کسان ہی آمدنی کا خاص ذریعہ ہے اگر وہ خوشحال ہے تو سب خوشحال ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ وہ بھوکوں مر رہا ہے اور بے بس ہے اور اس سے بے جا فائدہ اٹھانے والے عیش کر رہے ہیں۔ اور محلوں میں رنگ رلیاں منا رہے ہیں۔ پنڈت جی نے یہ بھی فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ مسلمان ہندوؤں سے زیادہ غریب ہیں لیکن حکومت غریبوں کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے اس سے قدرتاً مسلمانوں کو زیادہ فائدہ پہونچے گا۔ شرارت انگیزوں کو جھگڑے پیدا کرنے سے باز آنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ ہر فرقہ کو اپنے جائز مطالبوں اور شکایتوں کی دادرسی کا پورا پورا حق ہے لیکن اگر ملک میں تفرقہ پیدا کرنے اور باقاعدہ ترقی کو روکنے کی کوشش کی گئی تو ایسی شرارتوں کو ضرور کچلا جائے گا۔

حکومت سلوویکیا کی نئی پالیسی

پریگ ۱۶ اکتوبر۔ جرمنی کو خوش کرنے اور اسکی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے سلاوک کی نئی آزاد حکومت پوری کوشش کر رہی ہے اس نے اپنی کیبنٹ میں سوڈیٹن پارٹی کے ایک سرکردہ ممبر ہر کرمسن کو شامل کرلیا ہے اور اس کے سپرد جرمن معاملات کردیئے ہیں اور جرمن اخباروں اور ہر ہٹلر کی کتاب "میں کیمپ" کو داخلہ کی اجازت دیدی ہے۔

سلوویکیا میں فری میسن کا سسٹم بند کردیا گیا ہے اور ان کا فنڈ ضبط کرلیا ہے۔ جرمن وزیر مالیات کے حکم کے مطابق زیکوسلاوکیا میں تیار کیا ہوا سامان سوڈیٹن علاقہ میں کچھ روز تک بلا محصول درآمد ہوسکے گا۔

برطانیہ اور اٹلی کا معاہدہ

روم ۱۴ اکتوبر۔ لندن سے تازہ ترین ہدایت موصول ہوئی ہے کہ لارڈ پرتھ نے آج شام کاؤنٹ کیانو سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ اٹلی اور برطانیہ کے تعلقات کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ پر عملدرآمد کے راستہ میں جو رکاوٹیں ہیں ان کو دور کرنے کے متعلق غور کیا گیا۔

یوپی میں ڈو کروڑ روپیہ کی بچت

لکھنؤ ۱۴ اکتوبر۔ اگر گورنمنٹ یوپی نے مالی کمیٹی کی سب کمیٹی کی سفارشات کو منظور کرلیا تو سالانہ بجٹ میں ۱۳ کروڑ میں سے ڈو کروڑ روپیہ کی بچت ہو جائیگی۔ سپیشل سب کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ ہر ایک محکمہ کی سالانہ گرانٹ میں ۱۰ فیصدی تخفیف کردی جائے۔ اس سے ان کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا ہوسکتی ہے۔ ہر ایک محکمہ کے افسران بالا سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ نامناسب اور بے ضرورت اخراجات سے پرہیز کریں جس سے گرانٹ میں کچھ تخفیف کی جاسکے۔

سپیشل سب کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ مختلف محکموں کو ایک کیا جائے کئی ایک آسامیوں کو اڑا دیا جائے۔ رضاکارانہ تخفیف کی جائے، اور نئے پیمانہ پر کم تنخواہوں پر بھرتی کی جائے۔ اس طرح بجٹ میں بہت کچھ بچت ہونے کا امکان ہے۔

اٹلی کے جاسوس مصر میں

قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ اٹلی کے ۳ جاسوس جو عربوں کے بھیس میں مصر اندر داخل ہوگئے تھے خفیہ پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔

ہنگری اور زیکوسلوویکیا

پریگ ۱۷ اکتوبر۔ باخبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ میونخ میں جرمن ایجنٹوں اور زیک نمایندوں کے درمیان گفت وشنید کے بعد ہنگری اور زیکوسلاوکیا کے درمیان سمجھوتہ کے لئے ایک نئی اسکیم تیار کی گئی ہے اور اس اسکیم کے مطابق شہر برٹسلاوا، نترا، لانک اور پوہرڈ زیکوسلاوکیا میں شامل رہیں گے۔ شہر کوسائی کے بارے میں ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ اس شہر میں ہنگریوں کی اکثریت ہے اور یہ سلاوک ڈسٹرکٹ میں شامل ہے۔

ابھی تک پریگ اور بوڈاپسٹ کے درمیان براہ راست گفت وشنید میں شروع نہیں ہوئی لیکن سفارتی ذرایع سے پریگ بوڈاپسٹ، لندن، روم، روس، اور پیرس بات چیت ہو رہی ہے۔

برطانی فوجوں نے یروشلم کا محاصرہ کرلیا

یروشلم ۱۸ اکتوبر۔ یروشلم کے نئے شہر کا فوجی دستوں اور مسلح کاروں نے محاصرہ کرلیا ہے نواحی علاقوں میں برطانوی فوج ...

میونسپلٹی کی ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کا ضروری نوٹس

بذریعہ اس نوٹس ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پراونشل ہائی جین انسٹیچوٹ لکھنؤ کی طرف سے ایک گاڑی جو کہ نہایت اہم صحت متعلقہ امور پر روشنی ڈالنے والے سینما فلموں و نمونوں یعنی سے خوب آراستہ ہے۔ کانپور کی سودیشی نمائش کے سلسلہ میں بتاریخ ۱۹ و ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو آویگی اور روزانہ آفتاب غروب ہونے کے بعد اپنے سینما فلموں و کا تماشہ دکھلاکر پبلک میں صحت متعلقہ امور کی شہرت کا کام کرے گی۔

لہذا ہر خاص و عام سے درخواست کی جاتی ہے کہ ٹھیک وقت و موقعہ پر پہونچکران صحت و مفید فلموں کے کھیلوں کو دیکھیں اور ان امور کی حال کر کے فائدہ اٹھائیں

میڈیکل افسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور

ریاست حیدرآباد کا نئے سال کا بجٹ

حیدرآباد دکن ۱۴ اکتوبر۔ نواب فخر یار جنگ بہادر فائنس منسٹر ریاست حیدرآباد نے مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال جب میں نے اپنا بجٹ پیش کیا تھا یہ کہا تھا کہ ہم اعتماد کے ساتھ مستقبل کی جانب دیکھتے ہیں یہ اُمید اب بھی قایم ہے۔ اگر ہم اپنی آمدنی کے مطابق اپنے خرچ میں اضافہ یا خاطبگی پیدا کرتے رہے تو حیدرآباد کی مالی حالت ہرگز کمزور نہیں ہوگی۔

نیا سال ۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ختم ہوگا نئے سال کی آمدنی کا تخمینہ ۱۱ر۹۰۵ لاکھ روپیہ کا لگایا گیا ہے۔ جبکہ گذشتہ سال کل ۹۰۴ر۱۱ لاکھ روپیہ کا تخمینہ لگایا تھا۔ خرچ کا تخمینہ ۸۶۹ر۱۵ لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے پچھلے سال ۸۶۰ر۶۷ لاکھ روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا تھا اس طریقے سے حکومت کو تقریباً ۳۶ لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔

بحکم جناب مسٹر ایم اے انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۹۷۴ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور یو۔ پی۔ کے بنرجی آفیشل رسیور اسٹیٹ سرکشن داس وغیرہ انسالونشیان ساکن سول لائن شہر کانپور۔

بنام

(۱) فرم کھرولال شیام لال صراف واقع نیا گنج مرافہ شہر کانپور بذریعہ شیام لال ولد کھرولال قوم ویش اومر یکے از مالکان فرم مذکور۔

(۲) رام لال عرف راما ولد شیام بہاری لال قوم سنار ساکن ناریل بازار شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 377/1/6 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۷ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری اسٹھرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

ایسٹ انڈین ریلوے کا حادثہ

پٹنہ ۱۶ اکتوبر مغل سرائے کے قریب دلدار نگر اور بھدورہ کے درمیان ایسٹ انڈین ریلوے کو جو حادثہ پیش آیا ہے اس سلسلہ میں ریلوے افسران جو موقع پر موجود ہیں ان کی متفقہ طور پر یہ رائے ہے کہ حادثہ کی وجہ شرارت معلوم ہوتی ہے حادثہ میں جو لوگ زخمی ہوئے تھے اور جو آرہ سول ہسپتال میں زیر علاج تھے ان میں سے ایک اور شخص مرگیا ہے۔ اس حادثہ کے سلسلہ میں اب تک تین آدمیوں کی موتیں واقع ہوئی ہیں ہسپتال میں تین آدمیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے معلوم ہوا ہے کہ ہسپتال میں کسی عورت کو داخل نہیں کیا گیا۔

کانگرس کے ثالثی فیصلہ پر اظہار رضامندی

لکھنؤ ۱۸ اکتوبر۔ یو۔ پی زمیندار کانفرنس کی گفت و شنید کرنے والی کمیٹی نے آج بالاتفاق رائے فیصلہ کر دیا ہے کہ یو۔ پی ٹیننسی بل کے متعلق پارلیمنٹری سب کمیٹی کی مداخلت کا خیر مقدم کیا جائے مولانا ابوالکلام آزاد اور سردار ولبھ بھائی پٹیل کو اس فیصلہ کی اطلاع بذریعہ تار دیدی ہے۔

جبراً کوئی تجارتی معاہدہ مت کرو

بمبئی۔ مرکزی اسمبلی کے یوروپین گروہ نے ہندوستان کے مختلف ایوانات تجارت و نیز تجارتی انجمنوں کے درمیان ایک بیان مشتہر کیا ہے۔ جسمیں یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر حکومت ہند نے ملک معظم کی حکومت کے ساتھ ایک ایسا سمجھوتہ کر لیا جو کہ ہندوستانی رائے عامہ کو منظور نہ ہوا تو خطرناک اقتصادی اور سیاسی نتائج پیدا ہونے کا خدشہ لاحق ہو جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ بیان اس گفت و شنید کے سلسلہ میں مشتہر کیا گیا ہے جو کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان ایک نئے تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں ہورہی ہے۔ یوروپین گروپ نے مالی پالیسی کے متعلق تجارتی انجمنوں کی رائے طلب کی ہے۔

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۸۰ ۱۹۳۸ء

عدالت منصفی بلیا

مہاراج رام دن بہج پرشاد سنگہ ساکن ریاست دوسرالوں پرگنہ بھوجپور ضلع شاہ آباد

بنام

ہزاری لال پسر مہابیر لال ساکن کرپا چھپرہ متعلقہ گنگا پور پرگنہ و ضلع بلیا۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت اینڈام کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے۔ حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں۔ جن پر آپ بنا بیرا اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
منصفی بلیا
مہر عدالت

زیکوسلوویکیا سے جرمنی کا مطالبہ

لندن ۱۹ اکتوبر۔ ہر دان رابرٹ ٹروپ نے زیکوسلوویکیا کے وزیر خارجہ سے مطالبہ کیا ہے کہ زیکوسلاوکیہ میں تمام انتہا پسند جماعتوں کو جس میں سوشلسٹ نیشنلسٹ اور ڈاکٹر بنیس کی پارٹی بھی شامل ہے توڑ دیا جائے۔ اس کے بعد جرمنی اور زیکوسلوویکیا کے درمیان دوستی قایم ہو جائے گی۔

ہر دان رابن ٹروپ نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ تمام انتہا پسند اخباروں کو بند کر دیا جائے اور زیکوسلاوکیہ میں پریس کی آزادی کو کم کیا جائے۔

فلسطین کی تقسیم کی اسکیم ترک

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ امرت بازار پتریکا کے لنڈنی نامہ نگار نے بذریعہ بحری تار اطلاع بھیجی ہے کہ "ڈیلی ہیرلڈ" کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ بہت جلد ایک اعلان کرنے والی ہے۔ جس کے ذریعہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی اسکیم ترک کرے۔ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن قرار دینے کے اعلان کو رد کرنے اور یہودیوں کو آراضیات کی فروخت بند کرنے کا اعلان کیا جائے گا۔

فوجی راج یروشلم سے اطلاع ملی ہے کہ فلسطین کے ہائی کمشنر سر ہیرلڈ میک مائیکل نے ڈسٹرکٹ کمشنروں کی جگہ فوجی کمانڈر تعینات کر دیئے ہیں۔ آج سہ پہر ہوائی جہاز کے دو آدمی زخمی کر دیئے گئے۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ باغیوں کا سراغ لگانے کے لئے برطانی فوج کل پرانے شہر یروشلم میں داخل ہو جائیں گی۔

امریکہ کا رویہ

واشنگٹن سے اطلاع ملی ہے کہ مسٹر کارڈل ہل سکریٹری آف اسٹیٹ امریکہ نے آج ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں اس تار کا جواب دیا ہے جو فلسطین کے عربوں کی حامی سوسائٹی کی جانب سے موصول ہوا تھا جسمیں فلسطین کے معاملہ میں امریکہ کی مداخلت کے خلاف پروٹسٹ کیا تھا۔ مسٹر کارڈل ہل فرماتے ہیں کہ جب سے فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن قرار دیا گیا ہے حکومت امریکہ ہر موقع پر اپنا رویہ واضح کرتی رہی ہے فلسطین میں امریکنوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے حکومت امریکہ ہر ضروری کارروائی کریگی۔

کسانوں میں بے چینی

لکھنؤ ۲۰ اکتوبر۔ کانگریس ہائی کمانڈ نے یوپی ٹیننسی بل کے متعلق ثالثی منظور کر لی ہے اس سے مقامی کانگریسی حلقوں میں بہت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ کل صوبہ کانگریس کی سب کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جسمیں حالات پر بحث ہوئی کیونکہ خیال یہ ہے کہ اس ثالثی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اصلاحات میں کچھ اور کاٹ چھانٹ ہو جائیگی۔ معلوم ہوا ہے کہ آچاریہ نرندر دیو مسٹر ترپاٹھی اور مسٹر اجیت پرشاد جین پر مشتمل ایک ڈیپوٹیشن پارلیمنٹری سب کمیٹی سے ملے گا۔ اور صوبہ کانگریس کی ٹیننسی سب کمیٹی کے خیالات اس کے آگے پیش کریگا۔ معلوم ہوا ہے کہ کسان سبھا نے بھی سیٹھ دامودر سروپ مسٹر موہن لال گوتم چودھری سنگت سنگھ اور ایک اور صاحب پر مشتمل ایک ڈیپوٹیشن اسی مقصد کے لئے تیار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۶ اکتوبر کو تمام صوبہ میں کسانوں کے مظاہرے کرکے کانگریس سے یہ درخواست کیجائیگی کہ زمینداروں کو اور زیادہ رعایتیں نہ دی جائیں اور ۳۰ اکتوبر کو کسان سنگھ کا خاص اجلاس لکھنؤ میں ہوگا۔ جسمیں پچاس ہزار کسان شریک ہوں گے۔ اودھ کانگریس ہائی کمانڈ کے سامنے اپنے مطالبات رکھیں گے

یوپی بل مزارعہ

ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ آگرہ کے زمینداروں کی خواہشات کے مطابق جو کوشش کر رہے ہیں کہ بل مزارعہ کے معاملہ میں کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی مداخلت کرے مسٹر پرسوتم داس ٹنڈن اسپیکر اسمبلی نے یوپی اسمبلی کا اجلاس ۱۰ نومبر تک ملتوی کر دیا ہے۔ اسوقت بل پر غور کیا جائے گا۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ بابو راجندر پرشاد ممبران کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی بل مزارعہ کے سلسلہ میں ثالث کی حیثیت سے ۲۷ یا ۲۸ اکتوبر کو لکھنؤ تشریف لائیں گے۔

یوپی زمیندار کانفرنس نے کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کو ثالثی حیثیت پر رضامندی ظاہر کر دی ہے لیکن اودھ کے تعلقہ داروں کو ۲۷ اکتوبر کو اپنے رویہ کے متعلق فیصلہ کرنا ہے کیونکہ وزیر اعظم کی تحریک پر حکومت کا خیال ہے کہ وہ زیادہ جامع قانون پیش کریں گے۔ اس لئے ہاؤس نے تجارتی [illegible] ازعوں کی مصالحت کے بل کو واپس لینا منظور کر لیا یہ بل ۱۱ مارچ کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا۔

ہاؤس نے یوپی اجابہ گری کے عارضی التوا کے ترمیمی بل کو منظور کر لیا اور اب وہ قانون بن گیا۔ ہندوستانی کی رپورٹ پر بحث آج ختم ہوگئی

مسٹر جناح کا بیان

کراچی ۱۹ اکتوبر بمبئی کو روانہ ہونے سے پیشتر مسٹر ایم۔ اے جناح پریسیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے سندھ کی پولیٹکل حالت خصوصاً ہندو اقلیت کے رویہ پر اظہار رائے کرتے ہوئے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

مجھے بہت ناامیدی کا سامنا ہوا ہے۔ کہ اس صوبہ کے ہندوؤں نے مجھ سے ملاقات کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی ہے۔ گو میں دوسری اقلیتوں کی طرح ان کے سامنے اپنے نقطۂ نظر کو واضح کرنے کے لئے از حد خواہشمند تھا میرا عقیدہ ہے کہ اقلیتوں کا مسئلہ ہماری تمام تر توجہ کا مستحق ہے۔ بغیر کسی قسم کی تفریق اور امتیاز کے میں ہر اقلیت کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہتا ہوں۔ سندھ میں میرے دورہ کا نصب العین مسلم گروپ میں مضبوطی اور تنظیم پیدا کرنا تھا۔ اگر اس مقصد میں مجھے کامیابی حاصل ہو جاتی (جو بدقسمتی سے نہیں ہو سکی ہے) تو ہندو اقلیت کو شاید ان کے مطالبات خاطر خواہ پورے کرتا۔ مگر ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ میں مسلم گروپ کے اختلافات دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں کانگریس اور ہندو الٹا میری مخالفت کرتے ہیں۔ میرے خیال میں ہندو مسلم کشیدگی کا یہی بڑا سبب ہے۔ چاہو جو سمجھو میں تو یہی کہوں گا کہ ہندو اقلیت خان بہادر اللہ بخش کو قیدی بنانا چاہتی ہے۔ مگر میں کہے دیتا ہوں کہ صرف مسلم پارٹی کو ہی سندھ میں واحد اقتدار حاصل ہوگا۔ ایک نہ ایک دن یہ ہو کر ہی رہے گا۔ میں صاف دیکھ رہا ہوں کہ ہندو مسلمانوں میں تفریق پیدا کرکے غالب ہونے کے آرزومند ہیں۔ گو مسلم اکثریت اس وقت ٹکڑے ٹکڑے ہے۔ مگر ہندوؤں کا برسر اقتدار پارٹی کے زیر اثر رہنا ناگزیر ہے۔ اس قدر اختلافات ہوتے ہوئے غالب اکثریت مسلم لیگ گروپ ہی کی ہے۔ یہ معلوم کرکے مجھے از حد افسوس ہوا ہے کہ کراچی میونسپل کارپوریشن کے ہندوؤں نے کونسلروں نے مجھے ایڈریس پیش کرنے کے خلاف ووٹ دیئے۔

آخر میں مسٹر جناح نے کہا کہ اقلیتوں کا سوال میرے لئے اصول اور اعتقاد سے کم نہیں۔

ٹنڈر نوٹس

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نمبر ۱۔ 9/2 بلاک سیسہ مئو ویسٹ اور نمبر ۲۔ بڑھائے گئے "G" بلاک فیکٹری ورکمین ایریا میں واسطے تعمیر کرنے ۹ انچ سویر پایپ معہ انتظامات ہاؤس کنیکشن مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت لاگت کام نمبر ا تخمیناً Rs 12169/8/- اور نمبر ۲ Rs 508/- ہے ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (قیمت فی فارم Rs 1/-) بھر کر کام نمبر ا کے لئے بتاریخ ۲۵ اکتوبر اور کام نمبر ۲ کے لئے بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۱ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل ہونا چاہئیں ہمراہ ٹنڈر نمبر ا Rs 125/- اور ہمراہ نمبر ۲ Rs 18/- بطور ضمانت نقد داخل ہونا چاہیئے۔

ٹرسٹ انجنیئر

مصطفےٰ کمال کی صحت

استنبول ۲۰ اکتوبر۔ کل سے پھر مصطفےٰ کمال کی حالت بگڑ رہی ہے۔ اب یہ اندیشہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ کسی لمحہ بھی رحلت ہو سکتی ہے۔

حکومت برطانیہ کی نئی اسکیم

معاصر ڈیلی ٹیلیگراف کو معلوم ہوا ہے کہ وزیر نو آبادیات مسٹر میکڈانلڈ نے فلسطین کے متعلق ایک نئی اسکیم بنائی ہے جسکی رو سے فلسطین کو تقسیم کرنے کی اسکیم ترک کر دیجائیگی امن و امان قائم کرنے کے لئے سخت سے سخت تدبیریں اختیار کی جائینگی اور برطانیہ کے ماتحت ایک مشترکہ حکومت قائم کیجائیگی اخبار مذکور کو مزید معلوم ہوا ہے کہ وہ ہیڈ کمشنر کی رپورٹ مسٹر میکڈانلڈ کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے اسمیں رائے ظاہر کی گئی ہے کہ تقسیم کی اسکیم نہ ہی موزوں ہے نہ ہی قابل عمل ہے۔

مسٹر میکڈانلڈ کی تجویزیں آج [illegible]

سمن بنابر انفصال مقدمہ

بحکم جناب منصف صاحب خفیفہ بہادر سنبھل

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۷۰۴ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت خفیفہ سنبھل ضلع مرادآباد

بابو شیام جی مل ولد لالہ شمبھو دیال قوم کالستھ سوداگر آنت و چرم وادن وغیرہ ساکن دہلی محلہ بنی کریم — مدعی

بنام

ریاض احمد ولد عبدالرحیم قوم شیخ پیشہ تجارت چرم وغیرہ ساکن مرادآباد اصالت پورہ حال لازم اے۔ ڈی مارگنس ٹرجنیٹ کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر ویز تمام دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکورہ آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا

بحکم منصرم عدالت

جج خفیفہ سنبھل۔ مرادآباد

مہر عدالت

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف قنوج

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی قنوج مقام سرائے میراں ضلع فرخ آباد

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۱۹ بابت ۱۹۳۲ء

متفرقہ نمبر ۹۴ بابت ۱۹۳۸ء

دیبی چرن ولد گنگا پرشاد قوم زرگر ساکن کمرندنگر پرگنہ قنوج سائل۔

بنام (۱) جمال احمد ولد سبحان احمد قوم شیخ ساکن قنوج حال مقیم کانپور محلہ حسین گنج مکان نمبر ۹۸/۹ (۲) مسماۃ شاکرہ زوجہ ظفر الحق قوم شیخ ساکن اٹاوہ محلہ قاضی پورہ برمکان حاجی منظر الحق (۳) مسماۃ ساجدہ بعد فوت اوسکے اظہار احمد ولدیت معلوم ہتیم انوار احمد بالغ و الفار احمد و اظہار احمد و ریواز احمد پسران نابالغان و مسماۃ عابدہ و مسماۃ طاہرہ دختران نابالغان اظہار احمد بولایت اظہار احمد پدر خود قوم شیخ ساکن دیوہا پرگنہ ملہور ضلع کانپور۔

چونکہ سائل نے درخواست حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۱ اس عدالت میں گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

بحکم رام بہادر منصرم
عدالت منصفی قنوج
مہر عدالت

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف قنوج

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی قنوج مقام سرائے میراں ضلع فرخ آباد

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۱۹ بابت ۱۹۳۲ء

متفرقہ نمبر ۹۴ بابت ۱۹۳۸ء

دیبی چرن ولد گنگا پرشاد قوم زرگر ساکن کمرندنگر پرگنہ قنوج سائل

بنام

مسماۃ ساجدہ فوت اوسکے اظہار احمد ولدیت معلوم ہتیم انوار احمد بالغ و الفار احمد و اظہار احمد و ریواز احمد نابالغان و مسماۃ عابدہ و مسماۃ طاہرہ دختران نابالغان اظہار احمد بولایت اظہار احمد پدر خود قوم شیخ ساکن دیوہا پرگنہ ملہور ضلع کانپور

چونکہ سائل نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ مسماۃ ساجدہ فوت ہو گئی ہے آپ اون کے وارث قایم کئے جائیں۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہوں بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھادیں اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائے گا کہ آپ اس مقدمہ میں وارث مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم رام بہادر منصرم
عدالت منصفی قنوج
مہر عدالت

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف قنوج

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی قنوج مقام سرائے میراں ضلع فرخ آباد

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۱۹ بابت ۱۹۳۲ء

متفرقہ نمبر ۹۴ بابت ۱۹۳۸ء

دیبی چرن ولد گنگا پرشاد قوم زرگر ساکن کمرندنگر پرگنہ قنوج

بنام۔ الفار احمد و اظہار احمد و ریواز احمد پسران نابالغان و مسماۃ عابدہ و مسماۃ طاہرہ دختران نابالغان اظہار احمد بولایت اظہار احمد پدر خود قوم شیخ ساکن دیوہا پرگنہ ملہور ضلع کانپور

چونکہ سائل نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ آپ اظہار احمد نابالغان کے ولی مقرر کئے جاویں۔ لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۳۸ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائیگا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم رام بہادر منصرم
عدالت منصفی قنوج
مہر عدالت

منروا کا دوسرا کامیاب فلم واسنتی

بمبئی کے منروا ٹاکیز میں منروا مودی ٹون کے تازہ ترین سوشل فلم واسنتی کی نمائش شروع ہو چکی ہے افتتاح کے روز عام شائقین کے علاوہ بمبئی کے تمام اخبار نویسوں نے اس کے متعلق اپنی خوشنودی اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

افسانہ نہایت ہی دلچسپ اور سبق آموز ہے اس میں سوسائٹی ان کمزوریوں کو پردہ سیمیں پر پیش کیا گیا ہے جواب تک پردہ راز میں تھیں۔ مکالمہ پُر زور اور گانے بہت دلکش ہیں۔

فلمی دنیا کے نوجوان ڈائرکٹر کے۔ ایم۔ ملتانی کی اعلیٰ ڈائرکشن نے اس فلم کی خوبیوں میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔

بالخصوص نسیم کی دل لبھانے والی اداکاری اور جادو بھرے گانے بیحد پسند کئے گئے ہیں۔ دیگر اداکاروں میں نور نبی صادق علی، رمیش۔ شاہ نادت خواجہ صابر۔ غلام حسین اور ابو بکر وغیرہ کا کام بھی پسند کیا گیا ہے۔

برطانی کیبنٹ کا اہم اجلاس

لندن ۱۷ اکتوبر۔ بدھوار کو برطانوی کیبنٹ کا جو اجلاس ہوگا اسمیں کئی اہم معاملات پیش ہوں گے معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کی صورت حالات اسپین کی جنگ اٹلی اور برطانیہ کے تعلقات اور برطانیہ اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ پر غور کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ وزیروں کی خالی نشستوں کو پر کرنے کے سوال پر بھی غور ہوگا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO.
A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمال پرتو عزم مستقل میں ہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۱/۸
ممالک غیر سے
سالانہ ۔۔
ششماہی ۔۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ — کانپور شنبہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ — نمبر ۴۴

ادبیات

غدار وطن سے خطاب

از جناب آرزو سہارنپوری

باش او ننگ وطن او بیحیا، ہشیار باش!
تیرے اسرار نظر کا ہو چکا ہے راز فاش

مصلحت کی آڑ میں شمشیر محکومی ہے تو
پردہ ہائے راز میں زنجیر مجبوری ہے تو

ہو چکا ہے تجربہ مجھ کو تری رفتار کا
کھل چکا ہے راز تیری فطرت غدار کا

میری نظروں میں تری چشم عمل کا دور ہے
لب پہ ہی کچھ اور تیرے قلب میں کچھ اور ہے

اب بھی کچھ بگڑا نہیں بیدار ہو او بدنصیب
کروٹیں لیگا زمانہ وقت آپہنچا قریب

یاد رکھ ورنہ اک ایسا بھی زمانہ آئیگا
ملک بھر میں تو گری نظروں سے دیکھا جائے گا

چھوڑ جائینگے اکیلا تجھکو سب سامان حال
خود نظر آئیگا تجھ کو اپنی فطرت کا مآل

اک طرف تجکو زمیں آئیگی کھانے کے لئے
آسماں اک سمت دوڑیگا مٹانے کے لئے

تیری غیرت کا جنازہ ہوگا تیرے دوش پر
بیکسی ماتم کریگی تیرے چشم و گوش پر

تیری چالیں آندھیاں بنکر اڑائینگی تجھے
بادلوں سے بجلیاں گر کر جلائینگی تجھے

اپنے ماضی کی کبھی گر یاد آئے گی تجھے
تیری فطرت خون کے آنسو رلائیگی تجھے

قوم والے نام تک لینگے نہ محشر تک کبھی
ٹھوکریں تک قبر پر تیری نہ ماریگا کوئی

حشر تک تھوکیں گے اہل ملک تیرے نام پر
خود ترا آغاز روئے گا ترے انجام پر

خاک اڑ جائیگی تیرے ذوق بے بنیاد کی
بات تک پوچھی نہ جائیگی تری اولاد کی

صفحۂ تاریخ میں جب ذکر تیرا آئے گا
تیرا دوزخ بھی ترے اعمال سے شرمائیگا

تجکو اب تک بھی نہیں معلوم او غفلت شعار
تجکو دنیا کہہ رہی ہے نابکار و ہرزہ کار

ڈوب مر غیرت اگر تجھ میں ہے کچھ او بیحیا
تیرا منھ اب دیکھنے کے بھی نہیں قابل رہا

دنیائے اسلام

قاہرہ کانفرنس دنیائے اسلام کے اتحاد اور آزادی فلسطین کا پیش خیمہ ثابت ہوگی

محمد علی علوبہ پاشا کا خطبہ صدارت

محمد علی علوبہ پاشا صدر عالمگیر فلسطین کانفرنس نے شہدائے فلسطین کی دعائے مغفرت کے بعد حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا:-

میں خصوصیت سے امراء، رؤسا اور وزرار ممالک مشرقیہ کا مشکور ہوں جنھوں نے کانفرنس کی تائید اور مظلوم فلسطینی بھائیوں کی حمایت میں شجاعت اور دلیری کا مظاہرہ کیا۔

پھر اس سے بیشتر جو فلسطین میں کانفرنس ہوئی تھی اس کے نتیجہ اور مآل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:- مجھے امید ہے کہ شرکائے کانفرنس جو اپنے اپنے ممالک کے نمائندہ ہیں وہ ان تجاویز کو جو اس عالمگیر کانفرنس میں پاس ہونگی اپنے اثر و رسوخ اور نمائندگی کی حیثیت سے اپنے اپنے شہروں اور پارلیمنٹوں میں عملی جامہ پہنانے کی کوشش فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تمام اسلامی دنیا میں ان قرار دادوں کی طرف پوری توجہ کی جائیگی اور انکی اس جد و جہد کا نتیجہ ظہور پذیر ہوگا۔

فلسطین پر یہودیوں کے اقتدار و زوال کی داستان

فاضل مقرر نے فلسطین کے تاریخی واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ سابق میں فلسطین غیر یہودی اقوام کا وطن تھا۔ ۱۱۰۰ء ق م میں اسرائیلیوں نے فلسطین پر چڑھائی کر کے قبضہ کر لیا۔ اور متفق و متحد ہو کر داؤد علیہ السلام کے زیر علم جمع ہو گئے۔ فلسطینی نکال دیئے گئے۔ ۹۳۰ء ق م عہد سلیمان تک یہی حالت رہی۔ سلیمانؑ کی وفات کے بعد یہودیوں کی سلطنت میں انتشار پیدا ہو کر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اور فلسطین میں دو حکومتیں (۱) حکومت اسرائیل (۲) حکومت یہود قایم ہو گئیں۔ پھر پہلی حکومت دوسری میں مدغم ہو کر فلسطین میں صرف حکومت یہودا ہی باقی رہی۔ ۵۸۸ء ق م میں شاہ بابل بخت نصر نے چڑھائی کر کے سلطنت یہودا کا خاتمہ کر دیا بیت المقدس کو خوب لوٹ کھسوٹ کر ہیکل سلیمانی کو مسمار کر دیا اور یہودیوں کو فرات کی جانب منطقہ بابل میں مار مار کر بھگا دیا۔ ۵۳۶ء ق م میں شاہ قورش یہودیوں سے بڑی مہربانی سے پیش آیا جس پر بعض یہودی فلسطین لوٹ آئے اور باجازت شاہ قورش ہیکل سلیمانی پر قابض ہو گئے۔ اس کے بعد دو صدی یا کچھ زائد یہود شاہان بطالسہ کے ماتحت رہے جو سکندر اعظم کے خلفاء اور جانشین تھے ۶۲ء ق م میں رومانیوں نے قدس پر قبضہ کر لیا جس سے یہودی اقتدار کا بالکلیہ خاتمہ ہو گیا۔

ان واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ غاصبانہ تھا مگر کچھ تھوڑے عرصہ کے علاوہ ان کی کبھی مستقل حکومت فلسطین میں نہ رہ سکی ۱۱۰۰ء ق م تا ۹۲۰ء ق م ہی ان کا اقتدار رہا۔ ازاں بعد وہ ہمیشہ غیر ملکی حکومتوں کے ماتحت رہے۔ جن کی یہ حالت تھی کہ وہ کبھی یہودیوں کو فلسطین سے نکال باہر کر دیتی تو کبھی داخلہ کی اجازت دیدیتی۔ یہ حالت ۶۳ء ق م تک رہی۔ پھر رومانیوں نے فلسطین پر قبضہ کر لیا۔ یہودی دولت رومانیہ کے زیر سایہ ۷۰ء ب م تک ہیکل سلیمانی پر قابض رہے اسی سال (۷۰ء) ٹائیٹس نے یروشلم کو تباہ و برباد اور ہیکل کو جلا دیا۔ ایک ہی حملہ کے بعد یہودیوں کا قبضہ جاتا رہا۔ یہی واقعہ پھر ۱۲۵ء میں بھی پیش آیا۔

ازاں بعد شاہ روما اوڈرلونس نے پھر ہیکل تعمیر کرا دیا اور اس کا نام اپنے معبود کے "مشتری" نام پر رکھا کیونکہ شاہ روما صابی مذہب کا تھا۔ جو نصرانیوں کے دور حکومت میں پھر بیخ و بن سے اکھاڑ دیا گیا (یہ واقعہ حکومت فلسطین کے زمانہ کا ہے) اس کے بعد نصرانی ہی فلسطین پر قابض رہے۔ یہاں تک کہ جب فتوحات اسلام کی یلغار بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوئی۔ عربوں نے فلسطین پر چڑھائی کر کے تسخیر کیا۔

فلسطین پر مسلمانوں کا قبضہ:- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

مدینۃ القدس میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے بطریرک نے ۶۳۷ء میں بیت المقدس مسلمانوں کے حوالے کرنے پر شرط کی کہ یہودیوں کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت دی جائے۔ اس فتح کے بعد سے عرب ابتک فلسطین میں آباد ہیں۔ ۶۲ء ق م کے بعد سے آج تک جس کو ۲ ہزار برس کا عرصہ گذر چکا ہے یہودیوں کی کبھی حکومت قایم نہ ہو سکی۔ عرب ۱۲ سو سال سے فلسطین میں باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ فلسطین عربوں کا وطن ہے۔ وہاں ان کے آباؤ اجداد ۱۳ صدی سے رہتے سہتے چلے آرہے ہیں، انھوں نے وہاں مساجد معابد بھی بنائے ہیں۔ کل فلسطین میں عربی زبان بولی جاتی ہے۔ یہودی تاریخ کا وہاں کوئی اثر و نشان باقی نہیں۔

(باقی آیندہ)

یروشلم ۲۶ اکتوبر۔ ایک فوجی مقرر نے تبلایا کہ اسوقت فلسطین میں برطانوی فوج کی تعداد ۱۸۵۰۰ ہے جسمیں افراد سپاہی دونوں شامل ہیں پولیس و رامدادی پولیس اسمیں شامل نہیں ہے۔

[illegible]

THE SADAQAT CAWNPORE

[illegible]

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۴

اُردو اور ہندی کا قضیہ

آنریبل بابو سمپورنا نند وزیر تعلیم یوپی نے بنارس ناگری پرچارنی سبھا کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے ہندی کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا تھا:-

"ہندی صرف شمالی ہند کے صوبجات کی مادری زبان نہیں ہے بلکہ کل ہندوستان کی لنگوا فرانکا ہے اسلئے یہ ایسی ہونی چاہیئے کہ صرف بنگال اور گجرات کے باشندے بلکہ جنوبی ہند کے رہنے والے بھی اسے سمجھ سکیں۔"

اس بیان نے یوپی کے مسلمانوں میں ایک ہیجان پیدا کر دیا اور وہ بجا طور پر متفکر ہو رہے ہیں کہ کیا اُردو کو نیست و نابود کر کے ہندی کو ہندوستانی زبان قرار دیا جائے گا۔

چونکہ تقریباً تمام یوپی کے مسلمانوں کی طرف سے آنریبل بابو سمپورنا نند کے ان خیالات سے اختلاف کیا گیا اسلئے انہوں نے اس اختلاف سے متاثر ہو کر گاندھی جی کو ایک خط لکھا جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:-

حال میں مجھے بنارس جانے کا اتفاق ہوا وہاں ناگری پرچارنی سبھا کے سپاسنامہ کے جواب میں میں نے جو کچھ کہا اس پر اُردو روزناموں نے سخت نکتہ چینی کی ہے اور بعض اخبارات کانگریس کے شدید مخالف ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کانگریس کی منظور کردہ تجاویز سے فائدہ اٹھا کر میری تقریر کو فرقہ پرستی کے جذبات کا اظہار قرار دیا ہے میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا وہ بالکل صاف ہے کہ زبان کی بنیاد فعل کے استعمال پر ہوتی ہے غیر زبان کے کافی الفاظ کی بھرتی کی جا سکتی ہے لیکن اس سے اصل زبان ذرا بھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ اور وہ ہمیشہ وہی رہتی ہے۔ بنگالی زبان میں مرہٹی گجراتی اور فارسی کے الفاظ شامل ہیں۔ انگریزی میں لاطینی، یونانی اور فرانسیسی الفاظ موجود ہیں۔ ایرانی میں عربی کے الفاظ شامل ہیں لیکن یہ کوئی بڑی اہم بات نہیں ہے اس سے کسی زبان کی اصل نہیں بدل سکتی۔ اسی طریقہ سے باوجود لاطینی، عربی، فارسی وغیرہ زبانوں کے الفاظ شامل ہو جانے کے ہماری زبان ہندی ہی کہلائے گی۔

آجکل ایک فاسد اور مہلک طریقہ پر عمل ہو رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ ہندوستانی کے پردہ میں اُردو کی ترقی اور اشاعت کر رہے ہیں دہلی اور لکھنؤ کے ریڈیو اسٹیشن بجائے گیہوں کے گندم استعمال کر رہے ہیں اور بجائے پنج کے خالث استعمال کرتے ہیں۔ جب اُردو کی کتابوں پر ریویو کیا جاتا ہے تو انھیں ہندوستانی کی کتابیں کہا جاتا ہے اور ہندی کتابیں ہندی کہلاتی ہیں۔ عملی طور پر یہ بین امتیاز قائم کر لیا گیا ہے جس کا نتیجہ ہرگز خوشگوار نہیں ہو سکتا۔

میں ایک دوسری بات پیش کرتا ہوں۔ انگریزوں نے ہندستان میں انگریزی کی ترویج کی لیکن اگر یوپی کے لوگ چاہتے تو غالباً ہندوستانی کو تمام ہندوستان میں رائج نہیں کر سکتے تھے۔ مستقل طور پر اسکو قومی حیثیت دینے کے لئے ہمیں گجراتی، بنگالی، اور مدراسی زبانوں کی امداد لینی پڑیگی۔ ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے سنسکرت کے الفاظ کی کثرت کو قائم رکھنا چاہیئے۔

میرا یقین ہے کہ میرے خطبہ میں کوئی بات ایسی نہیں جسکو کانگریس کی تجاویز کی خلاف ورزی کے مترادف قرار دیا جا سکے یا جو ملک کی سیاسی یا تعلیمی ترقی کے لئے سد راہ ہو سکے۔ یہ خیال غلط ہو کہ میں ایرانیوں اور ترکوں کی طرح سنسکرت فارسی یا عربی زبان کے الفاظ کو نکالنے اور ختم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ بلکہ اس کے برعکس۔ ہمارا خیال ہو کہ اس ملک کے باشندوں کی زندگی اور زبان کے لئے سنسکرت زبان بہت ضروری ہے ان زبانوں یا الفاظ کے اخراج کا مطلب جو ان زبانوں سے تعلق رکھتے ہیں قومی زبان کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔

گاندھی جی نے آنریبل بابو سمپورنا نند کو جو جواب دیا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

آپ نے جو کچھ لکھا ہے میں اس سے بالکل متفق ہوں، کانگریس نے زبان کو ایک نئی زندگی بخشی ہو اور اس پر کوئی پابندی عاید نہیں کی ہے ایک سچا اور حق پسند آدمی کسی لفظ کو محض اس وجہ سے زبان سے خارج کرنے کی کوشش نہیں کریگا کہ وہ ہندو یا مسلم اصلیت رکھتا ہے پھر دوسروں کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے آجکل کانگریس والا سکی سرگرمیوں کے خلاف آواز بلند کرنا ایک فیشن ہو گیا ہے کیا آپ مجھ سے توقع رکھتے ہیں کہ میں اس مسئلہ پر کچھ کہوں لیکن میں بیشتر ہی کئی مضامین لکھ چکا ہوں

آنریبل بابو سمپورنا نند وزیر تعلیم یوپی کے خیالات کی گاندھی جی کی طرف سے تائید ہونے اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں ڈاکٹر اشرف کے رزولیوشن کے مسترد ہو جانے کے بعد یہ ذہنیت نمایاں ہو گئی ہے کہ کانگریس کے ہندو لیڈر زبانی تو یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہندوستان کی مشترکہ زبان ہندوستانی ہوگی جو عربی اور سنسکرت کے مشکل الفاظ سے پاک ہوگی لیکن عملی طور پر وہ خود بھی سنسکرت کے تبلیغ میں معروف رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں جو ادارے قائم ہیں وہ خواہ مہاسبھائیوں کے ہوں یا قوم پرستوں کے انکی ہر طریقہ سے ہمت افزائی کی جاتی ہے۔

سب سے بڑی افسوسناک بات یہ ہے کہ اس طرف توجہ دلانے کے بعد بھی ہندو کانگریسی لیڈر اپنے رویہ میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کرتے۔ اس سلسلہ میں گاندھی جی نے گذشتہ چند سالوں سے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس کا یہ قدرتی نتیجہ ہے۔

ہمارے خیال میں اس قضیہ کی تمامتر ذمہ داری گاندھی جی پر عاید ہوتی ہے اور انھیں کے بوتے پر ہندو کانگریسی لیڈر بے خوف ہو کر سنسکرت کے الفاظ کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

ہم کانگریسی لیڈروں اور کانگریسی ہائی کمانڈ

آئینۂ کانپور

سٹی مسلم لیگ کی مجلس انتظامیہ کا انتخاب

۲۲ر اکتوبر کو کانپور سٹی مسلم لیگ کی مجلس انتظامیہ کے ممبران کا انتخاب بڑی گرم جوشی و سرگرمی کے ساتھ ہوا۔

سٹی مسلم لیگ کے عام ممبران کی تعداد ۲۵۸۰ ہے جنہیں سے ۷۲ ممبران مجلس انتظامیہ کیلئے منتخب کرنا تھے، ان ۷۲ جگہوں کے لئے ۱۲۸ حضرات امیدوار تھے۔

شہر کو ۱۹ وارڈوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔ ان میں سے وارڈ نواب گنج، گوالٹولی، میرپید اور چھاؤنی میں چونکہ بالترتیب صرف ۱۰۹، ۲۹ ۱۶۶ اور ۸۸ ووٹ تھے اسلئے انکو حق نمائندگی نہیں دیا گیا بقیہ ۱۵ وارڈوں سے ۷۲ ممبران کا انتخاب ہوا۔ ان ۱۵ میں صرف ۴ وارڈوں یعنی کرسواں، سول لائن، ٹپکا پور، لباطخانہ۔ اور چمن گنج میں زبردست مقابلہ ہوا۔ بقیہ وارڈوں میں سمجھوتہ ہو جانے کی وجہ سے بلا مقابلہ انتخاب عمل میں آیا۔

جو حضرات مسلم لیگ سٹی مجلس انتظامیہ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں انکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں کہ:-

کرسواں سول لائن۔ (۱) نواب لاڈ حسین صاحب (۲) حاجی ڈاکٹر محمد عبدالصمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے (۳) بابو ممتاز حسین صاحب (تعداد ووٹ ۴۰۳ امیدوار ۸ مقابلہ)

ٹپکا پور۔ (۱) حاجی قمرالدین صاحب میونسپل کمشنر (۲) حاجی محمد عبدالسمیع صاحب میونسپل کمشنر (۳) ڈاکٹر ابوالفرح صاحب (۴) زوار حسین صاحب (۵) عزیز احمد صاحب (۶) محمد اصغر صاحب (۷) حکیم سعیدالحسن صاحب رہبر (۸) جواد علی صاحب (تعداد ووٹ ۷۵۸ امیدوار ۱۴ مقابلہ)

صدر بازار۔ (۱) عبدالقادر صاحب (۲) حکیم محمد شفیع صاحب (۳) سید منظور علی صاحب میونسپل کمشنر (۴) عبدالباقی خاں صاحب (تعداد ووٹ ۳۶۰ امیدوار ۱۳)

لباطخانہ۔ (۱) مولانا حسرت موہانی صاحب (۲) محمد قاسم صاحب (۳) ایم منظفر صاحب جرنلسٹ (۴) محمد فاروق صاحب صدیقی (۵) ضیاء الحسن صاحب (۶) وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر (تعداد ووٹ ۷۶۴ امیدوار ۱۳ مقابلہ)

مول گنج۔ (۱) محمد عبدالصمد صاحب میونسپل کمشنر (۲) حکیم سید نواب علی صاحب (۳) حکیم مختار احمد صاحب (۴) منشی رفیع الدین صاحب (۵) منصور علی صاحب (تعداد ووٹ ۲۶۵ امیدوار ۱۸)

تلی بازار۔ (۱) میاں دوست محمد صاحب (۲) میاں فضل کریم صاحب (۳) میاں عبداللہ صاحب (۴) چودھری نور محمد صاحب (۵) ملک شریع الدین صاحب (تعداد ووٹ ۵۱۸ امیدوار ۶)

بانسمنڈی۔ (۱) حافظ شفیق احمد صاحب (۲) احمد نبی خاں صاحب (۳) ماسٹر محمد نعیم صاحب (۴) اخلاق احمد صاحب (۵) مصطفیٰ حسین صاحب میونسپل کمشنر (۶) سید سعادت علی صاحب (۷) رشید احمد صاحب (۸) انیس احمد صاحب (تعداد ووٹ ۷۹۱ امیدوار ۲۵)

جوہی خورد۔ (۱) خیرات علی صاحب (۲) ممتاز حسین صاحب صدیقی (تعداد ووٹ ۱۶۴ امیدوار ۳)

چمن گنج۔ (۱) محمد عبدالعزیز صاحب (۲) عبدالعزیز صاحب (۳) احمد سلیم اللہ صاحب (۴) ڈاکٹر بشیرالدین صاحب (۵) عزیز احمد خاں صاحب (۶) احمد حسین صاحب پریس (۷) منشی ذکاءاللہ صاحب (۸) محمد زاہد حسین صاحب (۹) محمد ابراہیم صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب صدر وارڈ کمیٹی

(تعداد ووٹ ۸۶۳ امیدوار ۲۵ مقابلہ)

طلاق محل (۱) واجد حسین صاحب (۲) حامد خیر صاحب (۳) جمیل احمد صاحب (تعداد ووٹ ۹۳ امیدوار ۸)

فراشخانہ۔ (۱) حامد اللہ خاں صاحب (۲) عبدالسلام خاں صاحب (۳) ممتاز حسین صاحب لاری (۴) احمد حسن صاحب کیس (۵) حاجی بابو محمد حمزہ میونسپل کمشنر (۶) عبدالغفور صاحب (تعداد ووٹ ۴۰۶ امیدوار ۱۱)

پورہ ہیرامن (۱) محمد ابوالبرکات صاحب (۲) مولا بخش صاحب (۳) سید محمد جامع صاحب (۴) سید احمد شاہ صاحب (۵) سید ظہورالحسن صاحب (تعداد ووٹ ۵۰۷ امیدوار ۵)

کرنیل گنج۔ (۱) عبدالکریم خاں (۲) سید سفارش حسین صاحب (تعداد ووٹ ۱۰۴ امیدوار ۳)

کنگھی محال۔ (۱) سید علی صاحب زیدی (۲) محمد مبین صاحب صدیقی (۳) ڈاکٹر محمد اشتیاق صاحب (۴) واجد حسین صاحب (۵) (۴۰ امیدوار ۱۰)

جریب کی چوکی۔ چودھری محمد ابراہیم صاحب (تعداد ووٹ ۱۳۵ امیدوار ۴)

بملا دیوی کا مقدمہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ بملا دیوی کے مقدمہ کے سلسلہ میں انکے چچا مسٹر ابیے سہائے ماتھر نے ایک درخواست صوبہ کی حکومت کو دیکر یہ درخواست کی تھی کہ چونکہ اس مقدمہ کی وجہ سے ہندو مسلم تعلقات خراب ہو رہے ہیں جسکی وجہ سے بلوہ کا خوف ہے اسلئے یہ مقدمہ ہائیکورٹ الہ آباد سے کسی دوسرے ہائیکورٹ کو منتقل کر دیا جائے، اور الہ آباد ہائیکورٹ کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ اپنی طرف سے اس مقدمہ میں کوئی کارروائی نہ کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ کی حکومت نے اس درخواست پر کوئی کارروائی نہیں کی بلکہ صرف اس درخواست کی ایک نقل الہ آباد ہائیکورٹ کو بھیجدی جسپر ہائیکورٹ نے ۲۶ر اکتوبر کو غور کرکے یہ فیصلہ کیا کہ اس مقدمہ کو کسی دوسرے ہائیکورٹ میں منتقل کرنیکی کوئی وجہ نہیں ہے

۲۷ر اکتوبر کو یہ مقدمہ پورے بنچ یعنی مسٹر جسٹس کالسٹر، مسٹر جسٹس ملا اور مسٹر جسٹس اسمٰعیل کے سامنے پیش ہوا۔

عدالت العالیہ نے مسٹر برج موہن ماتھر ایڈوکیٹ (بملا دیوی کے والد) کی گارجین شپ (ولایت) کی درخواست اس بنیاد پر خارج کر دی کہ انہوں نے عدالت کے سابق احکام کی تعمیل نہیں کی۔ مسٹر برج موہن ماتھر اور بملا دیوی کی غیر حاضری کے لئے وارنٹ قابل ضمانت (ایک ایک ہزار) کے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی غیر حاضری کی وجہ سے مقدمہ ۱۴ر نومبر ۳۸ء کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس مقدمہ کو کسی دوسرے ہائیکورٹ میں منتقل کرنے کی جو درخواست لوکل گورنمنٹ کو دی گئی تھی وہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ نے کانپور کی اس سنی کے متعلق دریافت کیا ہے جو کہ ڈسٹرکٹ جج کانپور نے اپنے فیصلہ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اپنے خط (مسٹر برج موہن ماتھر کے نام) میں ظاہر کیا تھا۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کو ہوا جسمیں گورنمنٹ کے اس حکم کے مطابق کہ ۶۰ سال کی عمر کے بعد ملازمان کو ریٹائرڈ کر دینا چاہیئے۔ ڈاکٹر ایس۔ این۔ تیواری ایگزیکیٹو افسر کا مسئلہ پیش ہوا کیونکہ آپ کی عمر ۶۰ سال کی ہو گئی ہے۔ بورڈ نے اس مسئلہ میں یہ رائے ظاہر کی کہ چونکہ بورڈ کے سامنے اسوقت کئی اہم اسکیمیں موجود ہیں اور انمیں ڈاکٹر تیواری جیسے قابل اور تجربہ کار آفیسر کی اشد ضرورت ہے۔ اسلئے ڈاکٹر تیواری کی مدت ملازمت میں ایک سال کی مزید توسیع کی سفارش کی جاتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت بورڈ کی اس تجویز کو منظور کر لیگی۔

بورڈ نے حکومت سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ واٹر ورکس یونین اور میونسپل الکٹرک ورکرس یونین کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔

جمعیت انصار

یوپی پراونشل جمعیت انصار کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا جلسہ بصدارت ڈاکٹر ایم عبدالرزاق منعقد ہوا کمیٹی نے عبدالرشید مومن والنٹیر کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور اس کے ذمہ دار لوگوں کی حرکت پر اظہار مذمت کیا، ٹانڈہ اور بھاگلپور کے مقتولین۔ مجروحین کے خاندان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اور ایسے جھگڑوں کے روکنے کی تدابیر اختیار کرنے کی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ برہما کے فسادات سے نقصان اٹھانے والوں کے ساتھ ہمدردی کی گئی۔ فلسطین میں برٹش گورنمنٹ کی بیہودہ نواز پالیسی کی مذمت اور مکمل آزادی سے عربوں کے مطالبہ کی تائید کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

کمیٹی کا آیندہ جلسہ کرسمس کی تعطیل میں ٹانڈہ میں ہونا طے ہوا۔ ممبران کے ہاتھ کے بنائے ہوئے کپڑے استعمال کرنے کی درخواست کیگئی۔

سودیشی نمائش

کانپور سودیشی لیگ کی نگرانی میں جو سودیشی نمائش پھول باغ میں ۹ اکتوبر سے نہایت شان وشوکت کے ساتھ ہو رہی تھی اور جسمیں تقریباً روزانہ ہزاروں آدمیوں نے شرکت کی وہ ۲۵ر اکتوبر کے بعد بند کر دی گئی۔

تمام انتظامات نہایت اچھے اور عمدہ تھے اور کہا جاتا ہے کہ دوکاندار بھی نہایت خوش و خرم گئے۔ جسکے لئے پنڈت متھرا پرشاد باجپئی جنرل سکریٹری سودیشی لیگ تعریف کے مستحق ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آیندہ سال آخر نومبر ۳۹ء میں پھر نمائش ہوگی۔

ڈاکے

بھاؤپور اسٹیشن کے قریب موضع گجراج پور میں ایک ڈکیتی ہوئی ہے جسمیں گاؤں والوں نے دو پولیس کانسٹبل اور ڈاکوؤں کو گرفتار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کانسٹبل بھی ڈکیتی میں شامل تھے۔ دیہاتوں میں اور بھی کئی ڈاکوں کی خبریں آئی ہیں جسمیں کہ دیہاتیوں نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا ہے مگر گرفتار نہ کر سکے۔

ٹریڈ یونین ڈے

۳۰ر اکتوبر کو آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس ڈے منایا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں اسی دن شام کو پریڈ میدان میں عام جلسہ منعقد ہوگا

بے بی شو

لیبر ویلفیر سنٹر گوالٹولی کے انتظام سے ۲۹ر اکتوبر ۳۸ء کو شام کو خلاصی لائن پارک میں بے بی شو منایا جائے گا۔ مسز سوشیلا سرلو استو اس جلسہ کی صدارت کرینگی اور مسٹر جے۔ ایم کورے کھاٹ انعامات تقسیم فرماوینگے۔ کمزور لڑکوں کو ایک ماہ تک دودھ مفت حاصل کرنے کے لئے سرٹیفکیٹ دیئے جائینگے

واٹر ورکس یونین

کانپور واٹر ورکس یونین نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایک بے لوث جانچ کمیٹی مقرر کرکے مزدوروں کی تکلیفوں کو دور کرانے کا انتظام کیا جاوے۔ میونسپل بورڈ کے رزولیوشن کی مذمت کیگئی ہے

استعفی

مسٹر حمید خاں نے ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی اور کانگریس مسلم ماس کنٹیکٹ کمیٹی کی ممبریوں سے استعفی دے دیا ہے۔

سردار بیگم اختر

نواب سردار بیگم اختر صاحبہ حیدرآبادی ۲۸ر اکتوبر کو بمبئی میل سے بمبئی گئیں اور وہاں سے آپ اپنے شوہر کے پاس بذریعہ ہوائی جہاز سنگاپور جائیں گی۔

الوداعی ڈنر

مسٹر اور مسز پیریس سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ایک شاندار الوداعی ڈنر دیا گیا جو کانپور میں تین سال اپنے فرائض ادا کرنے کے بعد رخصت

سنبد گل

فلسطین کا معاملہ بھی عجیب گورکھ دھندا ہے ڈہائی سال کا عرصہ گذر چکا اور ابھی تک سکون نہیں ہوا اور ہو بھی کیسے خدا بخشے لارڈ بالفور کو وہ گورکھ دھندا تیار کردیا ہے کہ حشر تک اس کے سلجھنے کی امیدیں یا تو برطانی حکومت وہاں نہ رہے یا تمام عرب ختم ہو جائیں یا یہودی ختم ہو جائیں اور ان میں سے کوئی بات ہونے والی نہیں ہے۔

خبریں جو آتی ہیں وہ بھی بہت دلچسپ ہوتی تو دلخراش ہی ہیں مگر دلچسپ ان معنوں سے کہ ایک ہی روز میں کئی کئی متضاد خبریں آجاتی ہیں کبھی یہ کہ باغیوں پر حکومت نے فتح پائی کبھی یہ کہ حکومت نے باغیوں کو زیر کرلیا کبھی یہ کہ باغیوں نے تمام علاقوں پر اپنا قبضہ کرلیا اور کبھی یہ برطانی فوجوں نے باغیوں کو فی النار کردیا غرضکہ کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کیا ہو رہا ہے اور آئندہ کیا ہونے والا ہے۔

اسی اثنا میں معاصر اسٹیٹسمین نے ایک مقالہ لکھ مارا اُس نے اس امر پر تو اظہار خوشی کیا۔ کہ اب برطانوی فوج نے طاقت سے کام لینا شروع کیا مگر ساتھ ہی ایک افسوس بھی ظاہر کیا ہے اور وہ افسوس بہت معنی خیز ہے۔ ایڈیٹر صاحب اسٹیٹسمین اس معاملہ میں فرماتے ہیں کہ باغیوں کا علاقہ سی پی کے ایک ضلع کے برابر ہے اور اس میں ... ۵ ہم برطانی فوج معروف عمل ہے اور پھر بھی حالات قابو میں نہیں آتے۔ جبکہ ہندوستان میں اس سے آدھی برطانی فوج ہے اور وہ تمام ہندوستان میں امن واماں مسلط کئے ہوئے ہے۔

حضرت بالکل بجا ہے مگر فرق یہ ہے کہ ہندوستانیوں کی ذہنیت اور ہے اور عربوں کی ذہنیت کچھ اور ہے۔ ہندوستانی تو عرصے سے محکومی کی زندگی بسر کرنے کا عادی ہوگیا ہے مگر اہل عرب ابھی اس زندگی کے عادی نہیں ہوئے ہیں وہ کچھ ایسے غیر مہذب ہیں کہ انھیں آزادی پسند ہے برطانوی تو ہیں اور برطانی فوجیں انھیں مہذب بنانے کی فکر میں ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس تہذیب کے سبق سیکھنے پر جان دینے کو ترجیح دیتے ہیں۔

فلسطین میں یہی نہیں کہ براہ راست عربوں اور برطانی حکومت کا مقابلہ ہے بلکہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ سنگین بتایا جاتا ہے۔ یہ تو پہلے ہی خبریں آچکی ہیں کہ سانیور مسولینی مسلمانوں کے بہت ہمدرد بن گئے ہیں۔ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر یہ فرماتے ہیں کہ عربوں کا سجادہ ست ہیں ہوں۔ اب آپ خیال فرمایئے کہ یہ دوستی کچھ ایسی تو ہے نہیں۔ جیسی زیکو سلواکیا کے ساتھ برطانی حکومت نے ظاہر کی کہ زبان ہلانے کے سوائے ہاتھ پاؤں ہلانے سے کوئی مطلب نہیں۔ ہٹلر اور مسولینی کی ہمدردی تو واقعی عملی ہمدردی ہوتی ہے۔ اسلئے عربوں کی اس جانبازی کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہو کہ کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

ہر ہٹلر نے اپنی تقریر میں برطانوی حکومت کا مذاق بھی اڑایا ہے جنھوں نے کہا کہ ہم پر نکتہ چینی کرنے والے حضرات ذرا اپنے گریبان میں منھ ڈالکر دیکھیں کہ وہ فلسطین میں کیا کر رہے ہیں۔ اور امن قائم رکھنے میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اسی پر معاصر اسٹیٹسمین نے لکھا ہے کہ ہر ہٹلر کی یہ بات ہے تو ٹھیک واقعی برطانوی حکومت نے فلسطین کے معاملہ میں اپنی پوزیشن مضحکہ خیز بنائی ہے اور وہ جو کچھ اس وقت کر رہی ہے وہ اس سے پہلے کرنا چاہئے تھا۔

ادب لطیف

محبوبہ
ورڈزورتھ کے ایک شاہکار کا ترجمہ

میں نے درختوں کے سایہ تلے اپنی محبوبہ سے ملاقات کی، اس دلربا دوشیزہ کے حسن کا نظارہ کرنے کے بعد میں بلاخوف کہوں گا کہ وہ سمندری پریوں کی مانند تیز رو اور طاقتور ہے اور بہار میں بہتی ہوئی ندی کی طرح وہ چٹانوں پر بے خوف دوڑ سکتی ہے۔

اُس کے لبوں پر ایسا تبسم ہے جس سے دنیا ناآشنا ہے جو خود ہی متحرک ہو کر پیدا ہوتا ہے اور فنا بھی ہوجاتا ہے، ایسا تبسم جو اُس کے بے انتہا مشاغل کے ساتھ ظاہر و گم ہوتا ہے اور گم ہونے کے بعد ہمیشہ کے لئے اوس کی آنکھوں میں جذب ہوجاتا ہے۔

اگر چہ اسے اپنا جھونپڑا اور آگ بہت مرغوب ہے تاہم سرد و ناخوشگوار موسم میں بھی وہ چٹانوں کی سیر کرتی ہے اور وہ جب سرد ہواؤں کا مقابلہ کرتی ہے تو کاش! اُس وقت میں بارش کے اُن قطروں کا بوسہ لے سکوں جو اُس کے رخساروں پر چمکتے ہیں۔

جب وہ ندی کے کنارے آبشاروں کی جستجو میں دوڑتی پھرتی ہے، اگر اُس وقت چند لمحات کے لئے کسی دیرینہ غار میں یا کسی چٹان کے سایہ تلے میرے پاس بیٹھ سکے تو اُس کے عوض میں وہ سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہوں جو اس آسمان کے نیچے میری ملکیت ہے۔

٭ لیکن ہر ہٹلر نے ابھی ابھی تو برطانیہ سے مصالحت کی ہے، انھیں ایسی بات کہنا زیب نہیں دیتا تھا۔ کیا سادگی ہے معاصر اسٹیٹسمین کے اس بھولے پن پر قربان جایئے۔ گویا برطانیہ اور جرمنی کی صلح اور مصالحت معاہدہ یا میثاق کی نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اس بیچارے کو یہ بھی نہیں معلوم کہ اس مصالحت کے معنی محض یہ تھے کہ جرمنی زیکو سلاویکیا کو ہضم کرے اور برطانی حکومت اس میں کوئی دخل نہ دیگی۔

ایک تجویز یہ ہے کہ فلسطین کے اردگرد کہیں برطانی سلطنت کا مرکز قرار دیا جائے اور تمام برطانی کامن ویلتھ کے افراد جنمیں ہندوستان بھی شامل ہو اس میں برابر کا حق رکھیں۔ تجویز بہت معقول ہے، مگر ذرا مسٹر چرچل کی رائے لے لینا ضروری ہے۔

زیکو سلاویکیا کو ہنگری کا الٹی میٹم

بوڈاپسٹ ۲۵ر اکتوبر۔ ہنگری زیکو سلاویکیہ کے اس علاقہ میں جو گفت وشنید سے پہلے گفت حکومت زیکو سلاویکیہ نے دینا منظور کرلیا تھا۔ فوراً ہی اپنی فوجیں بھیجنا چاہتا ہے۔ یہ اُن اہم تجویزوں میں سے ایک تجویز ہے جو ہنگری کے وزیر نے حکومت زیکو سلاویکیا کے روبرو پیش کی ہیں ۸ علاقوں میں جن کے بارے میں ہنگری اور زیکو سلاویکیا میں اختلاف ہے ہنگری ہر لومبر سے پہلے استصواب رائے عامہ چاہتا ہے ہنگری نے اعلان کیا ہے کہ وہ زیکو سلاویکیا کی حدود کو محفوظ رکھنے کی اس حالت میں گارنٹی کرسکتا ہے، جبکہ تمام اقلیتوں کو آٹم رنے کا حق دیا جائے۔ اس نے مزید تجویز کیا ہے کہ آٹم رنے کے اصول کا اطلاق کرنے کے لئے مغربی علاقہ میں جرمنی اور اٹلی کو ثالث قرار دیا جائے اور مشرقی علاقہ میں اٹلی۔ جرمنی اور پولینڈ کو ثالث بنایا جائے۔ جن علاقوں میں مگر یہ نو

عالم نسواں

کیا عورتوں کو پردہ سے باہر آکر مردوں کے ساتھ کام کرنا چاہئے

(علیا حضرت شہزادی نیلوفر صاحبہ صدر انجمن خواتین حیدرآباد دکن)

پردے کے مخالفین جو قسم قسم کے دلائل پیش کیا کرتے ہیں ان سے قطع نظر کسی مسلمان کی یہ جرأت نہیں ہوسکتی۔ کہ وہ بحیلہ تمدن نہ تہذیب یا رواج ملک احکام شرعی کی مخالفت کرے۔ پردے کے بارے میں اسلام نے انتہائی سختی برتی ہے جس کی بنیاد نفس بشری کی انتہائی کمزوری پر ہے۔ بڑے بڑے پاکباز مرد اور عورت کے بھی بحالت تخلیہ ملنے جلنے میں یہ خطرہ پورے طور پر باقی رہتا ہے کہ جذبات حیوانی دفعتہً ہیجان میں آجائیں۔ شریعت نے نفس بشری کی اسی انتہائی کمزوری کو ملحوظ رکھا اور حکم دیا کہ تم غیر مردوں سے بے پردہ نہ ملو۔ اور یہ احتیاط رکھی کہ غیر مرد کا عورت سے سامنا ہوجائے تو مرد اور عورت دونوں اپنی اپنی نظریں نیچی رکھیں ان احتیاطی تدابیر کا منشا یہ ہے کہ بدکاری کے جتنے راستے ہیں دور ہوجائیں، شیطان کو جو چیز دور رکھنے والی ہے وہ نور ایمان ہے۔ نہ کتابوں کے انبار۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جبتک عورتوں کی تعلیم نہ ہوگی مردوں میں تعلیم ترقی نہ کریگی۔ سوال یہ ہے کہ جتنے بڑے بڑے مسلمان ہندوستان میں گذرے ہیں کیا ان کی مائیں بے پردہ تھیں۔ اور انھوں نے کسی کالج میں تعلیم پائی تھی۔ مثال کے طور پر آپ کے سامنے سرسید مرحوم اور مولانا محمد علی مرحوم کی والدہ ہیں۔ اگر آپ سرسید کی سوانحعمری پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ سرسید کی والدہ نے سرسید کو سرسید بنایا۔ مولانا محمد علی کی والدہ ماجدہ کسی کالج کی گریجویٹ نہیں بلکہ مجھے جہانتک معلوم ہے ان کی تعلیم صرف قرآن شریف اور چند اردو کتابوں تک محدود تھی۔ عورت کے لئے کیرکٹر کی ضرورت ہے۔ یہ کہنا کہ تعلیم سے کیرکٹر بنتا ہے قطعاً غلط ہے۔ بہت سے مرد جو بی۔ اے ایم۔ اے ڈاکٹر اور خدا جانے کیا ہیں۔ جب ان کے چال چلن کی تصدیق کی جائیگی تو معلوم ہوگا کہ ان سے زیادہ بدچلن ایک جاہل بھی نہیں ہوسکتا۔ میرا مطلب نہیں ہے کہ سب کے سب ایسے ہوتے ہیں بلکہ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ اگر تعلیم اچھے کیرکٹر بنانے والی ہوتی تو کیا وجہ ہے کہ سب تعلیم یافتہ عمدہ کیرکٹر کے نہ ہوتے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اب عورتیں پردہ سے باہر نکلکر مردوں کے دوش بدوش کام کریں بالکل لغو ہے۔

کی آبادی ہے اور وہاں سے زیک فوج کو یکم نومبر سے پہلے نکل جانا چاہئے۔ اور جن علاقوں میں استصواب رائے عامہ ہوگا۔ انکو یکم نومبر تک بین الاقوامی کنٹرول میں دیدیا جائے۔

چین کی راجدھانی پر قبضہ

ٹوکیو ۲۴ر اکتوبر۔ جاپانی فوجوں نے آج ہانکو پر بغیر کسی مقابلہ کے قبضہ کرلیا چینیوں نے پہلے ہی فیصلہ کرلیا تھا کہ کسی قسم کی مزاحمت یا مقابلہ نہیں کریں گے اور جب مارشل چانگ کائی شک معہ اپنی بیوی کے نامعلوم مقام کو روانہ ہوئے تو فوج میں بھگدڑ پڑگئی اور سڑکوں پر بھاگتے ہوئے سپاہی اور پناہ گزینوں کی زبردست بھیڑ دکھائی پڑنے لگی۔ شمال مغربی جانب سے جب جاپانی فوجیں ہانکو میں داخل ہونے لگیں تو کچھ دیر انکو اس وجہ سے رکنا پڑا کیونکہ چینیوں نے دریائے ہان کے پلوں کو مسمار کردیا تھا لیکن جاپانی فوجیں چانگ کنگ بند تک پہنچنے میں کامیاب

بچوں کی دنیا

ایک پھل کے دو مزے

ملک چین کے ایک گاؤں میں ایک غریب بیوہ عورت رہتی تھی ایک دن اُس نے ایک چڑیا پانی میں گری ہوئی دیکھی جو نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ یہ خیال کر کے کہ چڑیا کو کسی شکاری نے زخمی کردیا ہے۔ اس کو اپنے گھر لے گئی۔ اور اس کے زخم کو اچھا کرکے اس کو آزاد کردیا چند دنوں میں وہ چڑیا واپس آئی اور اس بیوہ عورت کے ہاتھ میں ایک بیج دیا اور نظروں سے غائب ہوگئی۔

عورت نے اس بیج کو اپنے باغ میں بو دیا یہ بہت جلدی بڑھا اور اس میں ایک خربوزہ پیدا ہوا اسی اثنا میں عورت بہت غریب اور مقروض ہو کر پریشان ہوگئی تھی۔

ایک روز شام کو جب وہ باغ کی سیر کر رہی تھی اُس نے دیکھا کہ خربوزہ بالکل پک گیا ہے، اُس نے اُس کو توڑ لیا اور اُس کے دو ٹکڑے کردیئے۔ خربوزے کے اندر سے بہت سے سونے کے ٹکڑے گر پڑے۔ جس کو دیکھکر وہ متعجب ہوئی اور خوشی کے مارے پھولی نہ سمائی، اس نے اپنے تمام قرض ادا کردیئے۔ اور خدا کا دل سے شکریہ ادا کیا۔ جب لوگوں نے دریافت کیا کہ تو اتنی جلدی امیر کیسے بن گئی تو اس نے سچ سچ سارا قصہ بیان کردیا اس شریف عورت کے پڑوس میں ایک بڑھی عورت رہتی تھی جو کہ بہت ہی چالاک اور حاسد تھی اس کو جب معلوم ہوا کہ اس بیوہ عورت کو اتنی رقم اس ذریعہ سے ہاتھ لگ گئی اور وہ اتنی جلد امیر بن گئی تو اُس نے بھی ویسا ہی کام کرنے اور امیر بننے کے لئے اپنے دل میں ٹھان لیا۔

ایک دن وہ حاسد عورت ایک تالاب کے کنارے گئی اور ایک زخمی چڑیا کو تلاش کرنے لگی۔ جب اس کو کوئی زخمی چڑیا نہ ملی تو اس نے ایک چڑے کو پکڑا اور اس کی ٹانگ توڑ ڈالی اور اس کو مکان پر لاکر اچھا کیا جب وہ اُڑنے کے قابل ہوا تو اُس کو چھوڑ دیا۔

کچھ عرصہ کے بعد چڑا واپس آیا اور اس عورت کو ایک بیج دیا۔ بیج پاکر وہ بڈھی عورت بہت خوش ہوئی اور اُس نے اس کو اپنے باغ میں بو دیا اور اس کی نگہبانی کرنے لگی۔ جلدی ہی پیڑ بڑھا اور اس میں بھی ایک خربوزہ پھلا اس عورت کو یقین ہوگیا کہ اس کو بھی کافی سونا جلد ہی ملے گا اس نے بے سوچے سمجھے اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا شروع کیا۔

جب خربوزہ پک گیا تو بوڑھی عورت نے اُس کے دو ٹکڑے کر ڈالے تو خربوزے کے اندر بجائے سونے کے بہت سے چھوٹے زہریلے سانپ نکلے، جب اس نے خربوزے سے کوئی رقم نہ پائی تو وہ بہت پریشان ہوئی بچو! حسد کا کبھی نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ہم کو چاہیئے حسد کو کبھی اپنے پاس نہ آنے دو۔

ہوگئیں جو ہانکو کی دریائے ہان سے حفاظت کرتا ہے اور اس طریقہ پر انھوں نے شہر پر قدم جما لیا جو لوگ ابھی تک ہانکو میں تھے ان پر حملہ کرنے میں بڑا محتاط رویہ اختیار کیا گیا۔

وزارت سندھ اور کانگریس

کراچی ۲۵ر اکتوبر۔ وزیراعظم خان بہادر اللہ بخش اور کانگریس کے اسمبلی ممبروں کے درمیان نجی طور پر گفت وشنید جاری ہے۔ وزارت کانگریس پارٹی کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کر رہی

پردۂ فلم

ہندوستان کی ناکامیاب فلم کمپنیوں کو چند مفید مشورے

از جناب مسٹر اے ایچ۔ حنفی صاحب

گزشتہ سے پیوستہ

منظرنامہ

ایسے قابل شخص سے لکھوانا چاہیئے جو فلمنامہ لکھنے کی علاوہ اس بات کا بھی خیال رکھے کہ فلم پر کسقدر روپیہ صرف کیا جاسکتا ہے۔ تاکہ کمپنی اس کے مصارف کا تعین پہلے ہی سے کرلے۔ اور اسی کی نسبت سے گردوپیش کے مناظر، تمثیل نگاروں کے لباس کے متعلق جزئیات وتفاصیل بھی مرتب کی جاسکیں۔ صرف افسانے کے پلاٹ کی مناسبت ہی سے منظرنامہ لکھنا چاہیئے اور غیر ضروری مناظر داخل کرنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔

فلم ایڈیٹر بعض ناقابل فلم ایڈیٹروں ہی کی بدولت ہندوستان کی متعدد فلمیں فیل ہوچکی ہیں کمپنی میں تجربہ کار ایڈیٹروں کا ہونا فلموں کے لئے نہایت مفید ہوگا۔ تدوین کرتے وقت اسے فلم کو ایک نقاد کی حیثیت سے دیکھنا چاہیئے۔ اگر اسمیں کوئی خوبی بھی نظر آئے تو وہ اسے کوئی اہمیت نہ دے۔ بلکہ اس میں اس سے بھی عمدہ اور قابل تحسین باتوں کا اضافہ کرنے کی کوشش کرے۔ نیز شاٹ کی لمبائی اور تناسب کا خاص لحاظ رکھے۔ بیکار اور غیر جاذب نظر مناظر کو فلم میں ہرگز شامل نہ کرے۔

تصویروں کی فروختگی کا مسئلہ تصویر کو ایسے سرمایہ دار ڈسٹری بیوٹرز (تقسیم کنندہ) کے ہاتھ فروخت کرنا چاہیئے جو مخلص اور بارسوخ آدمی ہو اور ساتھ ہی پکچر کا خوبی پروپیگنڈا کرا کے فائدہ اور کامیابی حاصل کرسکے۔ کیونکہ پروڈیوسرز، بکنگ ایجنٹس، اور اکزبٹیرز کی قسمتوں کی رفعت اور بدقسمتی کی ذلت کا اسی پر انحصار ہوتا ہے

فلمی پروپیگنڈا پروپیگنڈا یا نشر واشاعت ہی حصول مقصد کا ایک خاص ذریعہ ہے نہ کہ اصل مقصد۔ جسطرح دیگر صنعتوں کے لئے شہرت واشاعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح فلم کے لئے بھی۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ اس کا تعلق عوام سے زیادہ تر ہوتا ہے۔ اگر اس کے لئے مناسب پبلسٹی نہ کی جائیگی تو زیادہ کامیابی نہ ہوگی۔ مالکان فلم کمپنیوں کو لازم ہے کہ پبلسٹی کے کام کے لئے قابل وتجربہ کار اشتہار نویسوں کی خدمات حاصل کریں جو غیر زبانوں اور نت نئے طریقوں سے اخبارات ورسائل میں اشتہار دینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور پوسٹر وپمفلٹ بھی دیسی زبانوں میں شایع کراسکتے ہوں۔ اپنے صوبہ کے علاوہ دوسرے صوبوں کے اخبارات ورسائل میں بھی اشتہارات دینا اُن کے لئے کلید کامیابی ہو الغرض یہی وہ چند باتیں ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ایک ناکامیاب فلم کمپنی بام ترقی پر پہونچ سکتی ہے

ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش نے آراضی کی خط دارانہ تقسیم کے بارے میں چند تجویزیں پیش کی ہیں جو بہت بڑی حد تک کانگریس کی تجویزوں کے مطابق ہیں۔ ان تجویزوں پر اس ہفتہ کانگریس پارٹی کی میٹنگ میں غور کیا جائے گا۔

جرمن وزیر اٹلی جائیگا

برلن ۲۶ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہو کہ ہر وان رابن ٹروپ ۲۷ اکتوبر کی شام کو روم جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر وان رابن ٹروپ کاونٹ کیانو کے ساتھ زیکو سلاویکیا کی ہنگرین اقلیتوں کے مسئلہ پر بحث کریں گے۔ اس کے علاوہ ہنگری اور پولینڈ کی مشترکہ سرحد کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ ان معاملات میں جرمنی اور اٹلی بھولیا کا پارٹ ادا کریں گے۔

اقوال زریں

ہمت والا انسان دنیا کو پسند ہے (ایمرسن)

نفس پرستی اور محبت میں بہت فرق ہو (سوامی رام کرشن)

مفلسی نہایت خوفناک ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات یہ ہماری روح کی پاکیزگی کو بھی مار دیتی ہو۔ (اگو سٹے)

کاروبار میں نوجوانوں کی ناکامیابی کا بڑا راز یہ ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایک جگہ پر جمع نہیں کرتے (سنیٹ برنڈ)

سستی شیطان کا سرہانہ ہے۔ (البس)

سچی محبت قیمتی تحفوں پر قابو پا سکتی ہے۔ (شیلے)

دیو کی سی طاقت رکھنا اچھا ہے مگر اسے دیو کی مانند استعمال کرنا ظلم ہے۔ (بائرن)

بُرے پروس کی تکلیف عذاب قبر سے کم نہیں ہوتی۔

ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی، اسی طرح ہر سفید پوش شریف نہیں ہوتا۔

دوست کی معمولی سی بے رخی دشمن کی غیر معمولی زیادتی سے بڑھ کر تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔

موج تبسم

شہر کے پادری کو کہیں باہر جانا تھا۔ جب وہ اسٹیشن پر پہنچا تو گاڑی چلی گئی تھی، وہ صرف دو منٹ لیٹ تھا، پادری نے اسٹیشن ماسٹر کو مخاطب کر کے کہا:۔
کیا اب گاڑی واپس نہیں آ سکتی۔
اسٹیشن ماسٹر نے کہا:۔
کاش آپ رتے بہے پادری کے بجائے انجن میں کوئلہ ڈالنے قلی ہوتے۔
رمیش

رمیش:۔ (اپنے ایک دوست سے) آجکل سائنسداں پتھر کے دل تیار کر رہے ہیں۔
دوست:۔ مگر ہمارے دفتر کے مالک کا دل تو روز ازل سے ہی پتھر کا ہے۔ اس سے کیوں نہیں لے لیتے۔

ڈاکٹر:۔ تمہارا بچہ بہت کمزور ہے اس کا وزن صرف چھ سیر ہے۔
والد:۔ ہڈیوں سمیت یا اس کے بغیر۔

والد:۔ (بیٹی کو وداع کرتے وقت) ایک خوبصورت بیٹی کو وداع کرنا بہت ہی مشکل ہے۔
ایک دوست:۔ مگر بدصورت کو بیٹی کو وداع کرنا مشکل ہے۔

بے مروت سے وضعداری کی تکمیل کرنے والا اپنی حماقت کی تکمیل کرتا ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

دنیا کا سب سے پرانا اخبار چین کا ہے جو ۱۰۲۲ سال سے جاری ہے۔

دنیا کا سب سے پرانا اشتہار ۲۰۰۰ سو سال قبل از مسیح کا ریکارڈ پر موجود ہے۔ جو جنوبی اٹلی کے شہر کارس کے ایک برتن والے نے دیا تھا۔

دنیا میں سب سے زیادہ اندھے ہندوستان میں پائے جاتے ہیں جس کا اندازہ ۶۵ فیصدی ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا بُت نیویارک میں موجود ہے جسکی اونچائی ۱۵۱ فٹ ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا برآمدہ رامیشرم مندر مدراس کا ہے جس کی لمبائی ۴۰۰۰ فٹ ہے۔

نیویارک میں ایک نوجوان عورت نے عدالت میں درخواست دی باوجود اصرار کرنے کے میرا خاوند مونچھیں نہیں منڈاتا اسلئے مجھے اس سے طلاق دلائی جائے۔ عدالت نے کہا تمہیں کیا تکلیف ہوئی ہو اس نے جواب دیا کہ عدالت کو اس سے کیا؛ جب مجھے مونچھیں پسند نہیں تو یہ کیوں نہیں منڈاتا۔ عدالت نے طلاق منظور کر لی

جنوبی افریقہ کا وزیر ہر ہٹلر سے ملاقات کریگا

لندن ۲۵ر اکتوبر۔ معاصر ایوننگ سٹینڈرڈ کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ فیلڈ مارشل گورنگ گزشتہ چند روز سے تنہائی میں نو آبادیوں کی معاشی دست برد کے لئے ایک جامع اسکیم تیار کر رہے ہیں۔ جرمنی کو پختہ یقین ہے کہ اس کی نو آبادیاں بہت جلد واپس مل جائیں گی۔ برلن سے مزید اطلاع ملی ہے کہ نو آبادیوں کی واپسی کے لئے حکومت جرمنی نے کوئی وقت کی قید نہیں لگائی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں تاخیر نہیں ہوگی۔ کیونکہ یورپ کے معاملہ کو انتظامی طور سے طے کرنے کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ نو آبادیوں کا معاملہ طے ہو جانا چاہئے۔ ورنہ یورپ کا معاملہ طے نہیں ہوگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اگر جرمنی کی کوئی سابقہ نو آبادی واپس کرنے میں کسی قسم کی مشکل پیش آئے تو جرمنی اتنی ہی لمبی چوڑی دوسری نو آبادی منظور کر لے گا۔ مثلاً اگر ٹانگنیکا کی واپسی میں کوئی دقت ہو تو جرمنی بلجیئن کانگو اور پرتگالی انگولا کا کوئی حصہ منظور کر سکتا ہے۔ مزید برآں جرمنی بحری اور فوجی مرکز قایم کرنے پر کسی قسم کی پابندی منظور نہیں کریگا۔ جب تک کہ فرانس اور برطانیہ کے مقبوضات پر بھی اسی قسم کی پابندی نہ لگائی جائے۔

جنوبی افریقہ کا وزیر یورپ میں

ہارسلز ۲۵ر اکتوبر۔ مسٹر پیرو ڈیفنس منسٹر جنرل افریقہ جو یورپ میں ایک خاص کام کے سلئے آئے ہیں۔ آج صبح یہاں پہونچے اور فوراً ہی لسبن کو روانہ ہوگئے۔ دوران انٹرویو میں مسٹر پیرو نے فرمایا کہ سابق جرمن نو آبادیوں کے مسئلہ پر گفت و شنید کرنے کے لئے میں پرتگال جا رہا ہوں۔ حکومت پرتگال سے اس معاملہ پر بحث کرنے کے بعد لندن جاؤنگا اور گفت و شنید کا حال حکومت برطانیہ سے بیان کرونگا یہ ناممکن نہیں ہے کہ میں جنوبی افریقہ کی واپسی سے پہلے اس معاملہ پر ہر ہٹلر سے ملاقات کروں۔

پشاور ۲۵ر اکتوبر۔ حکومت صوبہ سرحد نے تحصیل صوابی اور مردان میں ۵۰ ہزار روپیہ کے لگان میں تخفیف کی ہے

افسانہ

خراب عورت

"آجاری نیندیا آجا"
لکشمی کی دلاویز آواز ایک ستار کے تار کے نغمے کی طرح لوری کے سروں کو دہرا رہی تھی اس کا ایک سال کا بچہ جھولنے میں سوتا تھا۔ جھولنے میں ایک ڈوری بندھی تھی۔ اس کا ایک سرا لکشمی کے ہاتھ میں تھا۔ اس کا ہاتھ ایک مشین کی طرح تسلسل کے ساتھ اُٹھتا اور گرتا تھا اور جھولے کی چڑ چڑ کی آواز اس کی لوری کے نغمے کے لئے ساز کا کام دے رہی تھی۔ لکشمی کا ہاتھ بچہ کو جنبش دیتے میں اور اس کا دماغ اپنی زندگی کے عہد ماضی کے نظارے میں معروف تھا۔ وہ خوشگوار اور پرمسرت ماضی جو کبھی واپس نہ آنے کے لئے گذر چکا تھا۔ لکشمی سوچ رہی تھی۔ خبر نہیں اسوقت پتا جی اور ماتا جی کیا کر رہے ہونگے؟ کیا کبھی کبھی انھیں میرا خیال آتا ہوگا؟ اور اگر آتا ہوگا تو وہ کیا سوچتے ہونگے؟ اور سروج؟ اس کی چھوٹی بہن جس کو وہ بچہ سا چھوڑ آئی تھی وہ آپا کے بغیر اکیلی کیسے سوتی ہوگی؟ لکشمی کو راموکا بھی خیال آیا۔ اب اس کے گھٹنوں کے زخموں پر کون پھائے رکھتا ہوگا؟ اپنے چھوٹے بھائی کا خیال کر کے لکشمی مسکرائی۔ بڑا شریر ہر روز چوٹیں لگاتا ہے۔ بھیا کا چہرہ اس کی آنکھوں تلے پھرنے لگا۔ لکشمی کا ہاتھ رکنے سے جھولا تھم گیا تھا۔ بچہ کلبلانے لگا۔ لکشمی نے گھبرا کر خیالات کے تصور سے سر اُٹھایا۔ رسی کھینچی جھولا ہلنے لگا۔

"آجاری نیندیا آجا"
خیالات جب ایکدفعہ آنے لگتے ہیں تو پھر ان کا تار توڑے نہیں ٹوٹتا۔ لکشمی کو گزرا ہوا زمانہ یاد آیا۔ ماں باپ کا گھر ایسا نہیں تھا جس میں کوئی خوش رہ سکے۔ اس کی ماں خواہ مخواہ بگڑ بیٹھا کرتی تھی۔ باپ بھی ذرا تند مزاج تھا۔ شام کو گھر آتا تھا تو ضرور لڑائی ہوتی تھی۔ لکشمی گھر کی سب سے بڑی بیٹی تھی۔ گھر کے سارے کام کاج کا بوجھ اسی پر تھا۔ کبھی کبھی وہ سوچا کرتی تھی کہ میری زندگی للتا اور اندرا جیسی کیوں نہ ہوئی۔ جن کے گھر اچھا کھانے پہننے کو ہے اور جو خوش رہتی ہیں۔ للتا کے ہاتھ کیسے نازک تھے لکشمی کے ہاتھ بتیلیاں مانجتے مانجتے ہی سخت اور بدنما ہو گئے تھے۔ مگر لکشمی کے آئینہ نے یہ بات اسے بتا دی تھی کہ صورت شکل میں وہ ان دونوں سے کم نہیں۔

"آجاری نیندیا آجا"
اس رات کو اب دو برس گزر چکے تھے، جب بارش اور آندھی میں موہن سے ملنے کے لئے وہ گھر سے نکلی تھی، اس نے یہ سمجھا تھا کہ موہن کے بغیر زندگی زندگی نہیں ہوگی۔ ایک صبح صبح کو جب لکشمی کوڑے کے ڈھیر پر کوڑا پھینکنے آئی تھی اس وقت موہن نے اسے دیکھا تھا وہ اسے دیکھکر مسکرایا۔ لکشمی نے جھٹ اپنی ساری ٹھیک ٹھاک کی جسکی اس وقت کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ اور کوڑا پھینک ہرنی کی طرح اپنے گھر کی طرف لپکی۔ مگر دروازے میں قدم رکھنے سے پہلے اس نے ایک دفعہ مڑ کر پیچھے دیکھا ضرور کہ اب بھی دیکھ جا رہی ہوں۔ یا نہیں۔

"آجاری نیندیا آجا"
موہن ایسا کچھ بدصورت نہیں تھا لکشمی دن میں تو اسے بھول بھی گئی۔ مگر دوسرے روز جب کوڑا ڈالنے نکلی تو وہ وہاں پھر موجود تھا۔ کچھ دن تک یہی ہوتا رہا۔ دن بدن لکشمی کی دلچسپی بڑھتی گئی۔ اب اسے یہ فکر ہوتی تھی کہ میں کل صبح کون سی ساری پہنوں اور اگر وہ مسکرائے تو کیا کروں۔ یہ خیالات اس کی نیند حرام کر دیا کرتے تھے۔ اور جب نیند اس کے حواس پر غالب آجاتی تھی تو بھی وہ موہن کو اپنے خوابوں میں مسکراتا دیکھتی تھی۔ بعد کو جب وہ اس کے قریب آیا، اور اس نے صرف اتنا ہی کہا: "میں تمہیں چاہتا ہوں"؛ تو لکشمی کا تنفس تیز ہوگیا اور دل دھڑکنے لگا۔ ان لفظوں کو اس نے اس دن کچھ نہیں تو ایک ہزار مرتبہ تو دہرایا ہی ہوگا۔ اب لکشمی روزمرہ کی لکشمی نہیں رہی۔ اسے خواب آنے لگے کسی نئی دنیا کے خواب آنے لگے۔

"آجاری نیندیا آجا"
موہن اس کے آگے گڑگڑایا۔ اس نے کہا کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس وقت تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھی ڈبڈبا آئے۔ اس نے لکشمی کو بتایا کہ میرے ماں باپ نہیں ہیں مجھے ماں کی محبت کا سکھ کبھی نصیب ہوا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ میرے پاس پیسہ ہے۔ کافی ہے مگر سکھ نہیں ہے؛ اور وہ؛ تم دے سکتی ہو۔ بلکہ صرف تمہیں دے سکتی ہو لکشمی کو اس کی ان باتوں پر بڑا ترس آیا۔ خبر نہیں یہ ترس تھا یا محبت تھی؟

"آجاری"
اپنی پہلی محبت کو یاد کر کے لکشمی نے ایک آہ بھری اس نے محسوس کیا کہ میری زندگی بھی کتنے دکھوں کی ماری ہے۔ اب وہ ماں باپ سے بھی خفا رہنے لگی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ موہن کے بغیر جینا نہیں ہو سکتا۔ نہیں وہ بھی موہن کو اتنا ہی چاہتی ہے۔ جتنا موہن اسے چاہتا ہے۔
اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب موہن نے اسے بھاگ چلنے کو کہا تو وہ تیار تھی۔

"آجاری"
ماں باپ کا گھر چھوڑے اسے دو برس ہو چکے تھے۔ ایک مہینہ تو ہنسی خوشی کٹا۔ مہینہ بھر بعد موہن نے اقرار کیا کہ میں امیر نہیں ہوں۔ یہ اقرار اس نے اس وقت کیا جب وہ لکشمی کے گہنے پاتے اور کپڑوں کے کوڑے کر چکا تھا۔ یہ چیزیں پہلے اس بہانہ سے گروی رکھی گئی تھیں کہ روپیہ آئیگا تو چھڑالی جائینگی۔ کہاں سے آئے گا۔ کسی کو معلوم نہ تھا۔ نہ موہن کو نہ لکشمی کو۔ پہلے تو لکشمی نے سب گہنے پاتے کپڑے دے دیئے۔ مگر جب اس کی آخری چاندی کی چوڑی بھی مانگی گئی تو وہ بگڑ ی۔ موہن کو جو محبت اس سے تھی وہ اس کے انکار کرتے ہی کافور ہوگئی۔ اس نے شانوں سے لکشمی کے ایک تھپڑ رسید کیا۔ اور چوڑی چھین کر لے گیا۔ اس واقعہ سے ایک ہی مہینے پہلے اس نے یہ کہا تھا کہ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔
دن کٹتے گئے۔ لکشمی کی بھوک گھٹتی گئی اور موہن کی شرافت۔ اب موہن کی درندگی بالکل عریاں ہوگئی۔ وہ اُسے مارتا۔ ہر روز! لکشمی کے نازک جسم پر چوٹوں کے نشان اس کے ظلم کا ثبوت دینے کے لئے کئی کئی ہفتوں تک رہتے
پھر ایک دن موہن ایک شخص کو گھر لایا اور کچھ دیر بعد آپ باہر جانے لگا۔ لکشمی نے دیکھا کہ کوئی چیز نو وارد کے ہاتھ سے موہن کے ہاتھ میں گئی۔ لکشمی کچھ نہ سمجھی کہ یہ کیا ہے۔ جونہی موہن باہر گیا۔ نو وارد اس کے پاس آیا اور اس نے بیباکی کے ساتھ اپنے ہاتھ اس کی طرف بڑھائے لکشمی نے اپنے آپ کو بچانا چاہا۔ مگر وہ اس درندے کے بازوؤں سے دور نہ رہ سکی۔ نو وارد کے منہ سے شراب کا بھبکا آرہا تھا۔ وہ گھسیٹتا ہوا اُسے پلنگ کی طرف لے چلا۔ لکشمی کو کچھ نہ سوجھا کیا کرے۔ وہ چلا بھی نہیں سکتی تھی۔ یہ اس کا اپنا

ہی تو گھر تھا۔ کتنی بدنامی کی بات تھی۔ بڑی مشکل سے وہ اس کے نیچے سے نکلی، اور اُسی کی چھڑی سے اُسے مارنے لگی۔ اس پر لو وارد غصے سے بھر گیا اُس نے کہا "رنڈی مجھ پر ہاتھ اٹھاتی ہے، واپس کر میرے دام"۔ اب لکشمی سمجھی کہ موہن کس لئے اس کو گھر میں لایا تھا۔ وہ لکڑی اٹھا کر لڑنے مرنے کو تیار ہو گئی۔ آدمی بزدل تھا۔ وہ باہر چلا گیا۔ لکشمی نے کھڑکی میں سے دیکھا کہ وہ گیا یا نہیں۔ باہر موہن کھڑا تھا۔ آدمی اس سے جھگڑ رہا تھا۔ موہن لپکا ہوا اندر آیا، اور لکشمی پر لاتیں اور جوتے برسانے لگا۔ اس نے غصہ سے کہا "تو یہ چاہتی ہے کہ میں بھوکا مروں۔ چڑیل کہیں کی"۔ اس نے لکشمی کو مجبور کیا کہ وہ اس کے کہنے کے مطابق کرے۔ اس نے چاقو دکھا کر کہا۔ ساہوکار کے اندر آنے پر اب کے تو نے چناں چنیں کی تو اس چاقو سے تیرا کام تمام کر دوں گا"۔ اور پھر جاتے جاتے دروازہ میں رُک کر بولا "سمجھی یا نہیں"۔

وہ ساہوکار کو لانے کے لئے باہر چلا گیا۔ لکشمی نے کھڑکی میں سے دیکھا۔ وہ نو وارد کی منت و خوشامد کر رہا تھا — واپس لانے کے لئے۔

لکشمی نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور دوسرے رُخ کی کھڑکی سے کود کر موہن کے گھر سے ہمیشہ کے لئے بھاگ گئی۔ اُس نے آبادی سے بچتے ہوئے جنگل کا رُخ کیا۔

دیویندر ایک بڑے زمیندار کا لڑکا تھا۔ وہ شکار سے گھر واپس آ رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ سامنے کچھ دور پر ایک عورت نیم مردہ حالت میں پڑی ہے۔ قریب پہنچ کر وہ گھوڑے سے اُترا۔ نبض دیکھی تو معلوم ہوا کہ ابھی زندہ ہے۔ اس نے اپنے فلاسک سے نکالکر کچھ پانی اس کے حلق میں ٹپکایا۔ نیم مردہ عورت نے آنکھیں کھولیں۔ مگر دیویندر کی صورت دیکھتے ہی وہ چیخ اُٹھی "نہیں نہیں، میں نہیں" —! دیویندر نے اس کو دلاسا دیا اور پریشان کن سوالات کئے بغیر یہ اندازہ لگا کر کہ وہ مصیبت میں ہے اُسے گھر اٹھوا لایا اور آرام سے رکھا۔ چھ مہینے کے بعد لکشمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ دیویندر کا سلوک اس تمام عرصہ میں لکشمی کے ساتھ بہت اچھا رہا۔ اس کے بعد مہینوں گزر گئے۔ کبھی کبھی لکشمی سوچا کرتی تھی۔ میں اس طرح یہاں کب تک رہونگی یہ سوال جب وہ دیویندر سے کرتی تو وہ ٹال دیتا اور ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگتا وہ کہتا "اس بات کا پوچھنا ہی کیا کہ تم کب تک رہ سکتی ہو ہمیشہ رہو"۔

لکشمی اپنا گانا بھول گئی: بچہ سو رہا تھا۔ اور وہ سوچ رہی تھی: "یہ مجھ پر اتنے مہربان کیوں ہیں؟ میں نے کیا کیا ہے جو میں اتنی مہربانی کی مستحق ہو گئی۔ کیا یہ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟"

اس قسم کے سوالات جلدی جلدی اس کے ذہن میں سے گذرنے لگے۔ مگر اپنی طبیعت میں سے اسے ان کا کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ میں دیویندر سے پوچھونگی۔ اتفاق سے اُسی وقت دیویندر بھی آ گیا۔ جیسے حالات نے اس کے سوال کا جواب کا بندوبست ہی کر دیا۔ وہ دیویندر کے آتے ہی کھڑی ہو گئی۔ دیویندر نے اسے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا اور بولا "لکشمی میں ایک عرصہ کے لئے باہر جا رہا ہوں"۔

لکشمی نے یہ محسوس کیا کہ جیسے میرا دل اپنی حرکت بند کرنے کو ہے بے اختیار اس کے منھ سے نکلا "کیوں؟" دیویندر نے جواب دیا "مجھے پتا جی کی جائداد کا کچھ معاملہ کرنا ہے۔ اس میں خبر نہیں ایک مہینہ لگ جائے دو مہینے لگ جائیں"۔

لکشمی نے پوچھا "لکھنؤ جائیں گے"؟

دیویندر نے جواب دیا "ہاں اور تم میرے واپس

آنے تک گھر کی انچارج ہو گی"۔

"مگر!"

"اگر مگر کچھ نہیں ۔ ۔ ۔!"

"مگر میں یہاں کتنے دن تک ہونگی۔ آپ مجھ پر اتنے مہربان ہیں۔ آپ کی اتنی مہربانی مجھ پر کیوں ہے؟ میں اپنے ماں باپ کے گھر سے بھاگی ہوئی ایک عورت ہوں۔ میری گود میں ایک ناجائز باپ کا بچہ ہے مجھے یہ حق نہیں کہ میں ۔ ۔ ۔"

اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ آواز بھرا گئی دیویندر نے کہا "بس چپ رہو۔ تم کچھ نہیں جانتیں۔ تمہیں ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔ اور تمہاری خبر گیری کرنے والا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے"۔

لکشمی نے کہا "میں اپنے باپ کے پاس جا سکتی ہوں"۔

"تم وہاں کبھی نہیں جاؤ گی میں نے تمہارا حال معلوم ہونے کے بعد تمہارے باپ کو ایک خط لکھا تھا۔ ان کا جواب یہ ہے کہ "ایک خراب عورت کے لئے ہمارے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ تمہاری ماتا کا بھی یہی خیال ہے۔ وہ تمہیں اپنے ساتھ رکھکر اپنی جگ ہنسائی نہیں کرانا چاہتے"۔

لکشمی یہ سُنکر سناٹے میں آ گئی۔ دیویندر نے اپنا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا۔ اور کہا "مگر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ زندگی میں بھول سب سے ہوتی ہے۔ انسان کی عادت یہ ہے کہ اپنی بھول معاف کرانی چاہتا ہے اور دوسروں کی بھول کبھی معاف نہیں کرتا۔ یہی اس دنیا کی ریت ہے"۔

لکشمی نے پوچھا "آپ مجھے کیا سمجھتے ہیں؟"

"میں تمہیں ایک بھولی اور نیک دل بہن سمجھتا ہوں اور تم اپنے بھائی کے پاس ہمیشہ رہو گی۔"

عرب طلباء کی ہر ہٹلر سے اپیل

برلن ۲۱؍اکتوبر۔ رائٹر کا بیان ہے کہ:— عرب طلباء کے کلب برلن نے ہر ہٹلر کو ایک تار بھیجا ہے جس میں فلسطین کے اندر مملکت برطانیہ کی حکم بردار حکومت کی وحشیانہ حرکات کا ذکر کیا ہے اور ہر ہٹلر سے اپیل کی گئی ہے کہ اپنے زبردست اثر کو کام میں لا کر حق و انصاف کے مطابق مسئلہ فلسطین کو حل کرائیے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ: یہ عرض کرنا بے ضرورت ہے کہ یورپ کے لئے یہ کوئی شان کی بات نہیں ہے کہ وہ چپ چاپ دیکھتا رہے اور عربوں جیسی قدیم مہذب قوم جس کا دنیا پر اس کی موجودہ کلچر کے باب میں اس قدر احسان ہے تباہ ہوتی رہے۔ عرب حملہ آوروں کے مقابلہ میں بس اپنی سرزمین اور اپنی روایات کی حفاظت کر رہے ہیں۔ تار میں یہ بھی لکھا ہے کہ برطانیہ کی حکم بردار حکومت جو وحشیانہ حرکتیں روزمرہ بے بنا نہتے عربوں کے ساتھ کر رہی ہے وہ یورپ کی تاریخ کے لئے شرمناک ہیں۔

پریوی کونسل نے مسجد شہید گنج اپیل کی سماعت منظور کر لی

لاہور ۱۹؍اکتوبر۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پریوی کونسل نے مسجد شہید گنج کے متعلق لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف مسلمانوں کی اپیل کی سماعت منظور کر لی ہے۔ یاد رہے کہ لاہور ہائیکورٹ کی اکثریت نے (چیف جسٹس اور جسٹس ینگ نے سکھوں کے حق میں اور جسٹس دین محمد نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا تھا) اپیل کا فیصلہ سکھوں کے حق میں دیا تھا مسلمانوں نے ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل دائر کی۔

پریوی کونسل نے اپیل منظور کر لی ہے اور اس کی آخری سماعت ہو گی۔

مصر کی مسلح سپاہ میں اضافہ

قاہرہ ۲۲؍اکتوبر۔ رائٹر کا بیان ہے کہ:— حکومت مصر اپنی مسلح سپاہ میں معتد بہ اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ تخمینہ یہ ہے کہ ۱۹۴۱ء تک مصر کی فوج ایک لاکھ جوانوں پر مشتمل ہو گی اور اس کے پاس اکیس ہزار جدید ساخت کے طیارے ہوں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر عنقریب حبش پر اٹلی کی حکومت تسلیم کرے گی۔ اور اپنا ایک قونصل عدیس ابابا میں متعین کرے گی۔ دوسری طرف اٹلی مصر کی خواہشات کے مطابق قبطی کلیسا کے تنازعہ کے تصفیہ پر آمادہ ہے۔

یو۔پی ٹیننسی بل اور مسٹر مہیشور دیال

لکھنؤ ۲۰؍اکتوبر۔ کانگریس ہائی کمانڈ کی تجاویز ثانی پر بیان دیتے ہوئے ٹیننسی بل سب کمیٹی کے کنوینر مسٹر مہیشور دیال ترپاٹھی نے کہا کہ زمیندار اسوا سطے لیت و لعل کر رہے ہیں۔ تاکہ یہ قانون نہ بن جائے۔ اور عوام کی بہتری کو برباد کرنے کے لئے آئینی نزاکت کے انتظار میں ہیں۔ زمیندار ہر گام پر معاہدوں کے ذریعہ قانون بیکار کرنے کی کوشش میں ہیں، کیونکہ سلیکٹ کمیٹی نے ضروری نکات کو ہلکا کر دیا ہے اور بل پاس ہونے سے پہلے وہ اس سے انحراف کی تیاریوں میں ہیں۔ کانگریسیوں اور کسانوں کو اپنے آئینی حقوق کے تحفظ کے لئے ستیہ گرہ کا نام لینے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو ہم عوام کا اعتماد کھو بیٹھیں گے اور اگر ہم قابو یافتہ مفاد کے حصول کی کوشش کریں تو عوام کی ہمدردی ہمارے ساتھ ہو گی۔ مسٹر مہیشور دیال نے ایک بیان میں کہا کہ ثالثی کا نتیجہ سیاسی خودکشی کے مترادف ہو گا۔ اس کے معنی یہ ہونگے کہ یہ بل کانگریس ہائی کمانڈ کی اسی ترمیمات سے قانون بن جائے گا۔

جرمن پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس

برلن ۲۲؍اکتوبر۔ توقع ہے کہ جرمن پارلیمنٹ کا اجلاس ماہ نومبر کے آخر یا دسمبر کے شروع میں ہو گا۔ سوڈیٹن جرمن علاقہ میں جرمن پارلیمنٹ کے لئے انتخابات کی تاریخیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ وہاں انتخابات وسط نومبر میں ہونگے جرمن پارلیمنٹ کا گذشتہ اجلاس ۱۸؍مارچ کو ہوا تھا۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانی مفاد

دہلی ۱۸؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک شاہی کمیشن معاشرتی اور اقتصادی حالات کی تحقیقات کی غرض سے جزائر غرب الہند کو جانے والا ہے۔ حکومت ہند نے ملک معظم کی حکومت کا منظوری کے بعد یہ طے کیا ہے کہ اس کمیشن کے سامنے بیان دینے اور جزائر غرب الہند میں مقیم ہندوستانیوں کے نقطہ نظر کو پیش کرنے کے لئے ایک افسر بھیجا جائے۔ چنانچہ مسٹر جی ڈی ٹانی سن سی۔ آئی۔ ای آئی سی ایس کو اس کام پر مامور کیا گیا ہے۔

خیال ہے کہ مسٹر ٹانی سن شروع دسمبر میں ہندوستان سے روانہ ہو کر جمیکا، ٹرنیڈاڈ اور برطانی گیانا جائینگے جزائر غرب الہند کی ان تین نو آبادیوں میں ہندوستانی کثرت سے آباد ہیں۔

لارڈ لنلتھگو کی انگلستان سے واپسی

بمبئی ۲۲؍اکتوبر۔ ہز اکسلنسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند معہ لیڈی لنلتھگو اپنی صاحبزادیوں اپنے پرائیوٹ سکرٹری اور پرسنل اسٹاف کے آج صبح بمبئی پہونچ گئے۔ وہ وائسرائے آف انڈیا نامی جہاز پر سوار تھے۔ یہ بالرڈ پائر میں اُترے اور گورنر بمبئی نے انکا استقبال کیا جو اسی لئے پونہ سے بمبئی آئے تھے۔ یہ آمد بالکل پرائیوٹ تھی۔ یہ پارٹی گورنمنٹ ہاؤس بمبئی کو گئی جہاں لنچ ہو گا۔ اور آج شام کو وہ دہلی ٹرین سے دہلی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ روانگی بھی پرائیوٹ ہو گی۔ فلیگ آفیسر کمانڈنگ رائل انڈین ۔ ۔ ۔ اسٹاف چیف سکرٹری حکومت بمبئی۔ مسٹر بمبئی کمشنر پولیس شریف بمبئی میونسپل کمشنر۔ کلکٹر بمبئی اور دیگر حکام موجود تھے جبکہ لارڈ لنلتھگو یہاں پہنچے ۳۱ توپوں کی سلامی دیگئی

برلن سے ہندوستان کی سرحد تک

لندن ۲۷؍اکتوبر۔ آنریبل مسٹر ہیرولڈ نکلسن سابق انچارج برطانوی سفارت خانہ طہران نے جرمنوں کی ایک نہایت خطرناک سازش کا انکشاف کیا ہے انہوں نے برطانوی حکومت کو تنبیہ کی ہے کہ اگر اس نے انتہائی احتیاط سے کام نہ لیا تو جرمن فتح کی لہر آبنائے باسفورس کو پار کر کے عراق پہنچے گی۔ اور چند ہی مہینوں میں ہندوستان کی سرحد تک پہنچ جائیگی روس سے بھی ایسی اطلاع لندن میں پہنچی ہے کہ جرمن نو آبادیوں پر قبضہ کرنے کے بعد برلن سے بغداد تک ایک لائن قایم کی جائے گی۔ اور بغداد سے طہران اور طہران سے کابل تک سلسلہ قایم ہو گا۔ ترکی اور ایران میں جرمنی کا اقتصادی دخل ہو گیا ہے اور جرمنی وزیر ہر فنک مشرقی اسلامی ملکوں کا دورہ کر رہا ہے برطانیہ اور جرمنی میں مشرق قریب اور ہندوستان کی خشکی کی راہ پر رسوخ رکھنے کا باہمی مقابلہ ہے ولیم ثانی قیصر جرمنی نے بھی مسلمانوں کا دوست بن کر یہ چال چلی تھی مگر وہ محض بچوں کا سا کھیل ثابت ہوئی اس وقت عرب کے ملکوں میں نازیوں کی سازش اس سے بہت زیادہ گہری ہے۔

سوئٹزرلینڈ کو خطرہ

جرمنی کے سرکردہ اقتصادی اخبار میں ایک مضمون شایع ہوا ہے کہ جنوبی مشرقی یورپ میں جرمنی کی جس تجارتی پالیسی کو ہر فنک فروغ دے رہے ہیں سوئٹزرلینڈ کو بھی اسے قبول کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ براعظم یورپ پر جرمنی ایک مرکزی تجارتی پالیسی قایم کرنا چاہتا ہے اس مضمون سے سوئٹزرلینڈ میں بہت کھلبلی پیدا ہو گئی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے لئے یہ پالیسی بہت خطرناک ہے جرمنی اسے بھی اپنے قبضہ میں لینا چاہتا ہے اگر سوئٹزرلینڈ نے چون و چرا کی تو اس کا بھی حشر زیکوسلوویکیا کا سا ہو گا۔

ہٹلر کا نیا ایجی ٹیشن

کوسن ۲۰؍اکتوبر۔ میمل کی پارلیمنٹ میں جرمن لیڈروں نے بڑی زوردار تقریریں کیں۔ جن کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ میمل کو مکمل آزادی دی جائے۔ اور پولیس کے کنٹرول میں دیا جائے۔

ہزاروں اشخاص کے مجمع نے جرمن قنصل جنرل سوگین کا خیر مقدم کرتے ہوئے نعرہ لگایا "ایک ریش" ایک لیڈر" ایک ملک"۔

جرمنی کی ہوائی طاقت

برلن ۲۶؍اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت جرمنی کے پاس ۳۰۰۰ لمبا زہوائی جہاز ہیں جن کی تعداد سنہ ۱۹۴۰ء تک ۶۰۰۰ ہو جائیگی اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطانیہ اور فرانس دونوں کی ہوائی طاقت سنہ ۴۱۔۱۹۴۰ء تک جرمنی کے برابر پہنچ سکیگی۔

اس وقت جرمنی میں ۵۰۰ ہوائی مستقر ہیں جبکہ برطانیہ میں ۲۴۰ اور فرانس میں ۲۶۰ ہیں۔

برطانیہ کے نئے وزیر

لندن ۲۶؍اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے نئے وزیروں کے نام ملک معظم کے روبرو پیش کر دیئے ہیں

مسٹر لائڈ جارج کی کھری باتیں

لندن ۲۶؍اکتوبر۔ گذشتہ جنگ کے زمانہ کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے ایک طویل عرصہ کے بعد اپنی مہر خاموشی توڑ دی۔ جب کہ آپ نے آج سٹی ٹیمپل میں تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ سمجھوتہ میونچ کے بعد جو چین ملک کو نصیب ہوا تھا اس کا پیمانہ ہمارے اس جذبہ شرم سے پُر ہو رہا ہے کہ ضمیر اور وقار فروخت کر کے امن خرید لیا گیا زیکوسلاویکیا کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے فرمایا کہ ہم نے وسط یورپ کی ایک چھوٹی جمہوری ریاست کو جو یونین جیک اور ترنگے جھنڈے کی پناہ میں تھی ایک ایسے ظالم ڈکیٹر کے حوالہ کر دیا جو زیکوں کو آزادی دیگا اور نہ جرمنوں کو، حبش چین اور زیکوسلاویکیہ کے واقعات کا ذکر

مکتوب برلن

کیا یورپ میں دوبارہ جنگ عظیم ہونیوالی ہے

از جناب حبیب الرحمن قریشی برلن

اسوقت یورپ میں سیاسی سمندر میں تلاطم آیا ہوا ہے کہ ہر وقت یہی خیال غالب رہتا ہے کہ ہر لمحہ جنگ ہونے والی ہے۔ یہ مسئلہ صرف زیکوسلاویکیا کا ہے کہ جس نے یورپ کو اسقدر پریشان کر رکھا ہے اگر اس ضمن میں ہندوستانی جراید کا مطالعہ کیا جائے تو کہنا پڑیگا کہ ان کا رویہ عجیب و غریب ہے۔ اکثر ہندوستانی اخبارات تو یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ روم اور برلن کی سیاسی جد و جہد کو غنڈوں کی سازش سے تعبیر کرتے ہیں اگر ان لغویات سے قطع نظر کر لیا جائے۔ تو اصلی سیاست کی طرف نظر ڈالنی ہوگی۔ تو اسوقت جو کچھ نظر آئے گا۔ وہ یہ ہوگا کہ جرمنی اقلیت سوڈٹین یہ نہیں چاہتی کہ وہ اب زیکوسلاویکیہ میں رہے۔ گو کہ اب تک اسی بات کی کوشش کی گئی۔ کہ جہاں تک ہو سکے فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے لیکن ایک طرف تو حکومت پراگ سوڈٹین جرمنوں سے گفتگو کر رہی تھی۔ دوسری طرف زیکوسلاویکیہ کی پولیس اور فوج جرمنوں پر ظلم کر رہی تھی جسوقت ان تمام باتوں کی اطلاع ہٹلر کو ملی تو اس نے ایکا حکم دیدیا کہ اس وقت تک وہ اس بات کی اجازت نہ دیں گے جب تک کہ زیکوسلاویکیہ اس کا تدارک کرکے تو تمام معاملہ کی پوری تفتیش نہ کی جائے چنانچہ یہ نہ کیا گیا اور تمام گفتگو کا خاتمہ ہو گیا اس کے بعد جو کچھ ظلم سوڈٹین جرمنوں پر کیا گیا وہ قابل بیان نہیں نتیجہ العزم یہ ہوا کہ سوڈٹین پارٹی کی ممانعت کر دی گئی اور سوڈٹین پارٹی کے ساتھ وہی مظالم کئے گئے جو کہ کسی زمانہ میں برطانیہ نے کانگریس پارٹی کے ساتھ رائج کر رکھے تھے۔ اگر گہری نظر سے جرمن مسئلہ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کی مشابہت ہندوستانی مسئلہ سے بہت زیادہ ہے۔ باوجود ان باتوں کے برطانیہ نے اپنے پروپیگنڈے سے یہ ضرور کر لیا کہ تمام ہندوستانی جرائد برطانیہ کے ساتھ ہے اگر یہ کہا جائے کہ ہندوستانی جراید ڈکٹیٹر کے خلاف ہیں تو یہ صحیح نہیں بلکہ وہ صرف برطانیہ کی راگنی گا رہے ہیں اور اگر اسوقت مسئلہ فلسطین نہ ہوتا تو معلوم نہیں کہ کسقدر صدائے احتجاج ہندوستانی جرائد بلند کرتے گو کہ اسوقت وہ مظالم فلسطین پر کئے جا رہے ہیں کہ جن کی مثال تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی باوجود اس کے تمام سیاسی رویہ ہندوستانی جرائد کا برطانیہ کے ضمن میں ہے لیکن ایک مشہور عالم ڈکٹیٹر نے فلسطین سے ہمدردی کا اظہار کیا جب کو منکر کہتے ہیں۔ باوجود اس کے برطانیہ کا یہ حال ہے کہ وہ یہ ہرگز ہرگز نہیں چاہتا کہ دنیا میں پھر جنگ ہو جائے۔ شاید ہندوستان اس کا ساتھ نہ دے۔ لیکن جیسا کہ مہاراجہ بیکانیر اور نواب ٹونک نے اپنی وفاداری کا اظہار کر دیا ہے ہندوستان بھی اظہار کر دے تو پھر یقین ہے کہ برطانیہ جنگ کا اعلان کر دے۔ ہندوستانی افواج پر یہ بھی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ آج برطانیہ کا کعبہ اول تک راج قایم ہے۔ اب رہا جرمنی کا معاملہ تو جرمنی حقیقت میں صرف یہ چاہتا ہے کہ زیکوسلاویکیہ میں جرمنوں کو اس کی اجازت دیدی جائے کہ وہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کر لیں اور جہاں تک میرا خیال ہے اسکا چیمبرلین بھی اعلان کریگا۔ گویا خدا کی قدرت ہے کہ چیمبرلین ہوائی جہاز میں آ کر ہٹلر سے ملنے آتا ہے۔ اور دوا[illegible] ہوئے نے فرانسیسی منسٹر سے استدعا کرتا ہے کہ وہ فوراً لندن تشریف لائیں تاکہ کسی طرح نہ کسی طرح زیکوسلاویکیہ کا فیصلہ امن و امان کو قایم رکھے اور جنگ کسی طرح نہ ہو۔ اس درمیان میں سوڈٹین جرمن قوم کے رہنما ہنلائین نے اس کا اعلان کر دیا کہ وہ اپنا ملک جرمنی سے ملانا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ چونکہ زیکوسلاویکیہ کی طرف سے انتہا میں ظلم کیا جا رہا ہے اسوجہ سے ایک رضاکاروں کی فوج کو ترتیب دیا جائے گا۔ جو اپنے وطن کی حفاظت کریں۔ اس اعلان کے بعد اس مسئلہ نے بالکل دوسری صورت اختیار کر لی بساست میں جو ممالک اہمیت رکھتے ہیں انکا یہی خیال ہے کہ تمام اقلیتیں جو زیکوسلاویکیہ میں مقیمین ہیں انکو موقع دیا جائے کہ وہ اپنی قسمت کا بذریعہ انتخاب فیصلہ کر لیں، ہٹلر اور چیمبرلین کی ۲۲ ستمبر کو دوسری ملاقات ہے۔ اسپر تمام باتوں کا دار و مدار ہے۔ لیکن میری ہندوستانی جرائد سے صرف یہ التجا ہے کہ وہ برطانیہ لیبر کے جنگل میں نہ پھنسیں چونکہ یہ حضرات ڈکٹیٹرشپ کے خلاف ہیں اس وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا ان کے خلاف ہو جائے۔ ہم لوگوں کا سب سے پہلے اپنا مقصد اور فائدہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک آزاد ہو ہم یہ چاہتے ہیں کہ برطانیہ فلسطین کو آزاد کر دے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ برطانیہ اپنے "مہذب تہذیب" سے غریب وزیرستان کو محفوظ رکھے جسوقت ہم آزاد ہوں گے اسوقت جو ہماری سیاست ہوگی وہ بالکل آزادانہ ہوگی اسوقت ہماری آواز کی قدر ہوگی۔ اسوقت ہم کو دنیا میں مددگاروں کی ضرورت ہے۔ ایسی اقوام کی ضرورت ہے جو ہم سے ہمدردی رکھتے ہوں۔

حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس خلاف قانون

حیدرآباد دکن ۱۵ اکتوبر۔ حکومت حیدرآباد نے آج کے شایع شدہ گزٹ میں قانون تحفظ عامہ کے دفعہ ۱۳ کے ماتحت حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس اور اس کی مجلس عمل کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ اس حکم کے دوران میں حکومت نے بیان کیا ہے کہ ہم اس بات کے لئے مطمئن ہیں کہ اسٹیٹ کانگریس اور اس کی مجلس عمل کے مقاصد یہ ہیں کہ ریاست کے نظم و نسق میں خلل اندازی کی جائے۔ اور قانون کی خلاف ورزی کی جائے اور مزید یہ کہ اس کا وجود ریاست کے امن و امان اور ریاست کی مختلف قوموں کے درمیان ہم آہنگ اور خوشگوار تعلقات کے لئے خطرناک ہوگا۔ اسی گزٹ میں پانچ غیر حیدرآبادی اشخاص کے نام شایع ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو شخص دہلی سے آئے ہوئے ہیں اور ایک پونہ سے انہیں غیر پسندیدہ غیر ریاستی باشندے قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ پولیس کی یہ رپورٹ ہے کہ یہ اشخاص ریاست کی مختلف قوموں کے درمیان منافرت کے جذبات پھیلا رہے ہیں اور حکومت کے خلاف مخالفانہ اور حاسدانہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور اس کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بحکم جناب اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ اول کانپور

مقدمہ نمبر انکمبر ۱۲ سنہ ۱۹۳۵ء صاحب کلکٹر بہادر کانپور سائل

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ ممالک متحدہ

ہرگاہ صاحب کلکٹر بہادر کانپور منیجر کورٹ آف وارڈس اکبرپور سینگ اسٹیٹ کانپور ضلع کانپور نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائدادہائے مقروضہ پیش کی ہے لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ۱ دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکورہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ الف

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ اراضی

نمبر سلسلہ	ضلع	نام محال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

۱ کانپور اکبرپور سینگ اکبرپور سینگ ۱۶/ ۱۶/

۲ اناؤ گڑھی اکبرپور سینگ گڑھی اکبرپور سینگ ۱۶/ ۱۶/

Rs 1376/.

تفصیل جائداد منظورہ ساہوکار داہاکشن قرضخواہ

۳ گدن پور معہ گڑھی پرگنہ و تحصیل ملہور ضلع کانپور

بحکم مقرم

عدالت اسپیشل جج اول بہادر کانپور

(مہر عدالت)

عرب لیڈروں کا جوابی حکم

یروشلم ۲۳ اکتوبر۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ حال ہی میں حکومت فلسطین نے جو احکام جاری کئے تھے کہ ۱۲ سال سے زاید عمر والے ہر شناختی کارڈ اپنے پاس رکھیں اب عرب لیڈروں نے اپنے اہل ملک کے لئے جوابی حکم جاری کیا ہے کہ جو کوئی شخص اس قسم کا شناختی کارڈ رکھے گا اس کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

عافہ ریلوے اسٹیشن کی عمارت کو آج صبح آگ لگا دی گئی ہے۔ زیادہ نقصان نہ ہونے پایا تھا کہ آگ بجھا دی گئی۔

یو۔پی کے وکیلوں کی کانفرنس

الہ آباد ۲۴ اکتوبر۔ الہ آباد میں یو۔پی کے وکیلوں کی کانفرنس ہونے والی ہے اس کی استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے۔ کانفرنس دسمبر کو منعقد ہوگی متفقہ طور پر سر تیج بہادر سپرو کو اس کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ اور انھوں نے صدارت کی منظوری دیدی ہے۔

انقرہ ۲۳ اکتوبر۔ بلیٹن شایع ہوا ہے کہ مصطفےٰ کمال کی شدید بیماری کی تمام علامتیں دور ہو گئی ہیں۔ اب اور کوئی بلیٹن شایع نہ کیا جائے گا۔

فرانس کی تیاریوں کا انکشاف

لندن ۲۳ اکتوبر ۔ جب ہر ہٹلر نے اصرار کے ساتھ اس شرط کو بنیادی قرار دیا تھا کہ زیکوں کو سوڈیٹن علاقہ میں اپنا نظم و نسق جاری دستاویز چھوڑ دینا چاہیے ۔ اس سے عام طور پر لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ فرانس کی فولادی دیواروں کو اپنی صحیح حالت میں ہی چھوڑ دیا جائے ۔

اس وقت یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ زیکوں نے اپنے قلعوں کے بہت اہم ناکوں میں بھاری تعداد میں ڈائنامیٹ رکھی تھی تاکہ اگر قبضہ چھوڑنا پڑے تو ایک منٹ میں انہیں اڑایا جا سکے ۔ ہٹلر نے سب سے پہلے ان پر قبضہ کر لیا اور اس کے نتیجہ میں یہ سب قلعے جرمن جنرل سٹاف کے قبضہ میں ہیں ۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور یہ اپنی پہلی ہی حالت میں ہیں ۔ اب فرانس کی مدافعت کی رازدارانہ چیزیں جرمنی کے علم میں آ گئی ہیں ۔

زیک قلعے فرانس کے انجینیروں نے فرانس کے نقشوں کے اصولوں پر تیار کئے تھے ۔ اور ان میں فرانس کے تمام راز پوشیدہ تھے ۔ زیک فوج کا ایک کرنیل کہتا ہے کہ " اب ممکن ہے کہ حکومت فرانس اسکول کے بچوں کو بھی فولادی دیواروں کو بھی دیکھنے کے لئے بھیجے ۔ بوہیمیں کی جانب حصار بندی میں اس کے سب سے زیادہ پوشیدہ راز ہیں ۔ اور اب جرمن ماہرین فوج ان کا بڑی احتیاط سے مطالعہ کر رہے ہیں ۔

اہم جنگی تیاریاں

فوجی تیاریوں میں مندرجہ ذیل اہم باتیں بھی شامل تھیں ۔

" فولادی دیواروں کی مدافعانہ قوت یہ ہے کہ وہ ۲۰۰ فٹ زمین کے اندر چلی گئی ہیں ۔ اس قسم کی دوسری دیوار بنا کر اسے توپ بارود سے اڑانے کے بعد جرمن ہائی کمانڈ اب صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ مغربی سرحد پر کس قسم کے گولے اور بارود سب سے زیادہ موثر ثابت ہوں گے گیس کے حملوں کو بے اثر بنانے کے لئے روشندانوں کا طریقہ اب کوئی پوشیدہ بات نہیں رہی ہے ۔ زمین کے اندر کے سپاہیوں کو ہوا کی ضرورت ہے ۔ روشنی کی نالیوں اور فولاد کی دیواروں کے پیچھے ہوا کے کنوؤں کی ملحقہ حالت کے انتظامات معلوم کرنے کے بعد جرمن گولے ان کو صحیح طور پر تباہ کر سکتے ہیں اور ان کو روک سکتے ہیں اور اس گولہ باری کے بعد گیس کا حملہ مہلک ثابت ہو گا

ان تمام باتوں کے علم کے بعد جرمنی یہ بتا سکے گا کہ وہ کس قدر بڑے حصہ پر موثر طریقہ پر حملہ کر سکے گا ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

لندن ۲۵ اکتوبر ۔ دیوالی کے روز ڈنر میں پنڈت جواہر لال نہرو نے " ہندوستان " کا جام صحت تجویز کیا ۔ ڈنر میں تقریباً ۲۵۰ ہندوستانی شریک ہوئے جنہیں سب فرقوں کے لوگ شامل تھے ۔ سردار موہن سنگھ اور سر عبدالقادر بھی شریک تھے ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندوستانیوں کو متحد ہونے کی تلقین کی ۔

زیکوسلاویکیا کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم نے ان ہی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک مضبوط المسلح قوم کو دوسری قوم جو اس سے زیادہ مسلح تھی کس طرح ہڑپ کر گئی ۔ گو ہندوستان کے پاس ہتھیاروں کی کمی ہے لیکن گزشتہ ۱۸ سال کے اندر اس کی طاقت اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ کبھی کسی سے طاقت کے آگے نہیں جھکے گا ۔ موجودہ پروگرام کے مطابق پنڈت جی ۲۷ اکتوبر کو لندن سے روانہ ہوں گے ۔

جرمنی کی فرانس سے دوستی

پیرس ۲۴ اکتوبر ۔ فرانس کے وزیر خارجہ موسیو بونٹ نے آج بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق کیبنٹ کے روبرو ایک بیان دیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور جرمنی کے تعلقات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ۔ کیبنٹ میں کن کن مسائل پر غور ہوا اس بارے میں سرکاری حلقے بالکل خاموش ہیں ۔ دفتر خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ فرانس کیمرون کے علاقوں کو جرمنی کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ لیکن دفتر خارجہ نے دیگر خبروں کو نظر انداز کر دیا ہے ۔ خاص کر ان خبروں کو کہ موسیو بونٹ جرمنی اور فرانس کے درمیان ایک معاہدہ کی فکر میں ہے جس کی رو سے جنگ نہ کرنے کا وعدہ کیا جائے گا وسط یورپ میں جرمن کو من مانی کارروائی کرنے کی اجازت دیدی جائے گی ۔ اور روس اور فرانس کے درمیان معاہدہ منسوخ کر دیا جائے گا ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس اس فکر میں ہے کہ کسی نہ کسی طرح جرمنی کے ساتھ دوستانہ تعلقات قایم کئے جائیں ۔

ہنگری نے زیکوسلاویکیا کی تجویزوں کو ٹھکرا دیا

بوڈاپسٹ ۔ ۲۴ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت زیکوسلاویکیا نے ہنگرین اقلیت کا مسئلہ حل کرنے کے لئے جو اسکیم تیار کی ہے جس کی رو سے رتھونیا کو الگ کر دیا جائے گا ۔ ہنگری منظور نہیں کریگا ۔

اس کے جواب میں ہنگری نے اپنی تجویزیں تیار کی ہیں ۔

کشمیر کے نئے وزیر

الہ آباد ۲۳ اکتوبر ۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ رائے بہادر پنڈت ہیرا لال صاحب جو یو پی کے جوڈیشل سکریٹری اور ہوم ممبر مسٹر لالہ گوپال مکرجی کے ریٹائر ہونے کے بعد کشمیر کے وزیر مقرر ہو گئے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ... نے ریٹائر ہونے کی ابتدائی چھٹیوں کی درخواست دے دی ہے ۔ اور چھٹیوں کے دوران میں تقرر منظور کرنے کی اجازت بھی طلب کی ہے ۔

حکومت پنجاب ریاستوں کی امداد پر

لاہور ۲۴ اکتوبر ۔ حکومت پنجاب کے گزٹ کے غیر معمولی اشاعت میں مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا ہے :-

گورنر پنجاب نے حکم دیا ہے کہ اضلاع فیروزپور ، جالندھر ، ہوشیارپور ، لدھیانہ ، امرتسر اور انبالہ میں قانون تحفظ ریاستہائے ہند کی دفعہ ... سے ... کا فوری نفاذ کرنے کا حکم صادر کیا ہے ۔ جو مزید اعلان تک نافذ ہو گی ۔

لارڈ لنلتھگو نے چارج لے لیا

نئی دہلی ۔ ۲۵ اکتوبر ۔ حکومت ہند کے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے کہ لارڈ لنلتھگو نے جو چھٹی پر گئے ہوئے تھے اور کل واپس ہندوستان تشریف لے آئے ہیں ۔ وائسرائے ہند کا چارج لے لیا ہے ۔

حکومت ہند کا فیصلہ

دہلی ۲۵ اکتوبر ۔ مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت ہند کے سکریٹریٹ کے سرکاری ملازموں کو بھی ۵۵ سال کی عمر کو پہنچنے پر لازمی طور سے ریٹائر کر دیا جائے اس فیصلہ کا اطلاق ان لوگوں پر ہو گا جو یکم اگست ۱۹۳۸ء کے بعد سرکاری ملازمت میں آئے ہیں ۔

حکومت سرحد کے احکام

پشاور ۲۵ اکتوبر ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت شمال مغربی صوبہ سرحد نے ڈسٹرکٹ افسران کو میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے چیرمین مقرر کرنے کا طریقہ ختم کر دیا ہے ۔ اس کے بعد لوکل باڈیز کے منتخب ممبران خود اپنا چیرمین منتخب کریں گے ۔

عرب مواضعات پر اجتماعی جرمانہ

یروشلم ۲۶ اکتوبر ۔ شمالی فلسطین میں سڑکوں اور سلسلہ ٹیلیفون کو نقصانات پہنچانے کے الزام میں حکومت نے ایک بہت بڑی تعداد میں عرب مواضعات پر اجتماعی جرمانہ کیا ہے ۔

بلغاریہ میں اسلحہ بندی

صوفیہ ۲۵ اکتوبر ۔ نیشنل اسمبلی نے اسلحہ جات کے لئے ...... ۹ پونڈ کی رقم اتفاق رائے سے منظور کی ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ممبران اسمبلی بادشاہ کی فوج کی امداد کرنے کا مضبوط ارادہ رکھتے ہیں ۔

جاپانیوں نے ہانکو پر مکمل قبضہ کر لیا

شنگھائی ۲۶ اکتوبر ۔ جاپانی فوجوں نے ہانکو ہینانگ اور واچنگ پر قبضہ مکمل کر لیا ہے ۔ ایک بہت بڑی تعداد میں جاپانی فوج اور ۲۶ جنگی جہاز یہاں پہنچ گئے ہیں ۔ جاپان کے تباہ کن جنگی جہازوں اور دیگر قسم کے جنگی جہاز دریائے یانگسی کے شمالی کنارے پر پہنچ گئے ۔

رریل تنہا موٹر سوار فوجوں نے ہانکو کے شمال مشرقی حصہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے علاوہ اور مزید علاقہ پر بھی قبضہ جما لیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی فوجیں ہانکو کینٹن ریلوے کے ساتھ ساتھ پیچھے ہٹ رہی ہیں ۔ وہ ریلوے کے مشرقی حصہ میں اپنی پوزیشن کو مضبوط کر رہی ہیں ۔ جاپانی فوجیں چینی فوجوں کا قلع قمع کرنے اور ریلوے کو کاٹنے کی کوشش کر رہی ہیں ۔ انھوں نے کیتو پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ ہانکو کینٹن ریلوے کے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے ۔

شہر واچنگ پر صبح کے ۵ بجے قبضہ کر لیا گیا کہیں کہیں لڑائی ہو رہی ہے ۔ جاپانی فوجوں کے دو دستوں نے شہر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی ۔ چینی فوجوں نے ان کا زبردست مقابلہ کیا مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے ۔

ہانکو میں قتل عام

ہانکو میں جگہ بہ جگہ خوفناک آگ لگی ہوئی ہے جس کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں ۔ وہاں کا منظر نہایت ہی دردانگیز ہے ۔ عمارتوں کے پھٹنے اور ان کے گرنے کی دھڑا دھڑ میں زخمیوں کی چیخ و پکار اور کراہٹ معلوم ہوتی ہے ۔ جیوں ہی جاپانی فوجوں نے شہر میں قدم رکھا تمام فوجی اور سرکاری عمارتوں کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا ان کے علاوہ جاپانی عمارتوں کو بھی نذر آتش کر دیا گیا اور کوئی وسیلہ رسل و رسائل کا باقی نہیں چھوڑا ۔ غیر ملکی بستیوں میں جہاں کہ ہزاروں خوفزدہ پناہ گزیں پڑے ہوئے ہیں تمام دن عمارتوں کے گرنے کی دھڑا دھڑ رہی ۔ برطانوی بستی میں اسقدر بھیڑ تھی کہ تمام کو شہر کے گردونواح میں ... کے دفتر کے ... میں چار ہزار نے پناہ لی ۔ پکنگ ہانکو ریلوے کا منظر نہایت دلخراش منظر پیش کر رہا تھا ۔ دس ہزار چینی بارود میں جل گئے ۔ اور ملبہ کے نیچے دب گئے جاپانی بستی کے تمام مکانوں کو لوٹ لیا گیا ہے ۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

برادران اسلامی ! جس طرح حکومت مجازی کی مالگزاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے خاص وقت مقرر ہوا کرتے ہیں اسی طرح اہل ایمان ماہ رمضان المبارک میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوۃ ادا کرتے ہیں ۔

اللہ تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوۃ ضرور نکالیں گے ۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ زکوۃ کے حقدار کون لوگ ہیں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوۃ میں حصہ پانے کی حقدار ہے ۔ آپ کو ضرور معلوم ہو گا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے مخالفین اسلام (آریہ سماجی وغیرہ) انتہائی کوشش کر رہے ہیں ۔ وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بڑی بڑی جماعتیں بنا کر مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں ۔ ان کے مقابلہ کے واسطے بہت سے کام کرنے والے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے اچھوتوں میں تبلیغ اسلام نو مسلموں کی مالی امداد ۔ نو مسلم نوجوانوں کی دینی تعلیم اور عام نو مسلموں کو ضروریات اسلام سے آگاہ کرنے کا کام باضابطہ طور پر ہو رہا ہے ۔ یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپ کے روپے کے لئے اس سے بہتر مصرف نہیں ۔ میں آپکا تمام زر زکوۃ لے کر دوسروں کو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا ۔ آپ زکوۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بیشک کریں ۔ یا جن نیک کاموں کو زکوۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہوں ضرور دیں میں صرف یہ چاہتا ہوں (اور اس قدر ضرور چاہتا ہوں) کہ آپ اپنی زکوۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں ۔ اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں ۔ جو حصہ آپ تبلیغ کو دیں گے وہ انشاء اللہ بہ پابندی قواعد شرع شریف صرف ہو گا ۔

سید غلام بھیک نیرنگ بی ۔ اے ۔
ایڈووکیٹ ہائیکورٹ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

جمعیت تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ ناظر باغ کانپور

الحمد للہ کہ جلسہ جماعت منتظمہ جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ منعقدہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء کی متفقہ درخواست کو حضرت مولانا مولوی الحاج قطب الدین عبدالوالی صاحب مدظلہ فرنگی محل لکھنؤ نے شرف قبولیت بخشا اور جمعیۃ ہذا کی صدارت کی ذمہ داری کو مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۵۷ھ کو قبول و منظور فرما لیا ۔ جس کے لئے کارکنان جمعیۃ ہذا حضرت مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اب جلد سے جلد صوبہ ہذا میں حضرت مولانا موصوف کی سرپرستی اور رہنمائی میں تبلیغی کام از سر نو شروع ہو گا اور صوبہ کے نظام تبلیغ کے احیاء کے لئے جدوجہد شروع ہو جائے گی ۔

مسلمانان صوبہ متحدہ کی آگاہی کے لئے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے ۔

محمد عبدالحی عفا عنہ ناظم تبلیغ
جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کانپور

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر انسالونسی ۱۰۹ سنہ ۱۹۳۷ء

مقدمہ جھنگا و درگا پسران کندھی قوم کھٹک ساکن خلاصی لین مکان نمبر ۱/۸ شہر کانپور سائلان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائلان مذکرہ بالا بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۳۸ء عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دئیے گئے تھے اور ان کو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج ۹ ماہ کی عطا ہوئی تھی لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب عدالت نے تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے ۔

المرقوم ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء

بحکم شیام بہاری
منصرم عدالت خفیفہ کانپور ۔ مہر عدالت

تعلقداروں نے ثالثی نامنظور کر دی

لکھنؤ ۲۷ اکتوبر ۔ آج قیصر باغ بارہ دری میں زمینداروں اور تعلقداروں کا ایک جلسہ راجہ صاحب جہانگیر آباد کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں دوہ کے تعلقداروں نے کانگریس ہائی کمانڈ کو یو پی بل مزارعہ پر ثالث مقرر کرنے کے خلاف فیصلہ کیا ہے ۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۴، ۱۹۳۸ء

بعدالت خفیفہ آگرہ ضلع آگرہ

راج نرائن ولد گلاب چند قوم ویش ساکن بیلن گنج آگرہ منیجر و مالک و کرتا خاندان مشترکہ اہل ہنود گلاب چند راج نرائن واقعہ متصل پاور ہاؤس آگرہ۔

بنام

مہندی حسن عرف منظور مہندی داروغہ ولدیت معلوم نہیں قوم مسلمان ساکن باڑی ریاست دھولپور حال وارد تھانہ کولاری ریاست دھولپور۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۵۰ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا

حاکم منصرم
عدالت خفیفہ آگرہ

(مہر عدالت)

برطانیہ کو حکومت افغانستان کی تنبیہ

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ کابل کے روزانہ اخبار "اصلاح" کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت افغانستان کے وزیر خارجہ ہز اکسیلنسی سردار فیض محمد خاں نے فلسطین کی صورت حالات کے سلسلہ میں برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس کے پاس مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے:-

افغانستان اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات کے پیش نظر میں اپنی حکومت کی جانب سے آپ کو اس امر سے مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ آجکل فلسطین میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں وہ ہمارے لئے سخت تشویش کا باعث بن گئے ہیں۔ حکومت افغانستان حکومت برطانیہ سے یہ توقع رکھتی ہے کہ فلسطین کے عربوں کی سچی شکایتوں کو دور کیا جائے گا۔ اور انھیں روایتی حقوق اور آزادی دی جائیگی۔ مسلم دنیا صرف اسی سے مطمئن ہو سکتی ہے۔ اور یہ حکومت برطانیہ کے وسیع مفاد کے بھی مطابق ہے۔

یو۔ پی ٹیننسی بل

لکھنؤ ۲۰ اکتوبر۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب لیڈر مسلم لیگ پارٹی یو پی اسمبلی و صدر یو پی پراونشل مسلم لیگ نے یونائیٹڈ پریس کو ایک بیان دیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ مسلم لیگ پارٹی نے نہ تو کانگریس ہائی کمانڈ سے کسی ثالثی کی درخواست کی تھی نہ اسپر رضامند ہے لیکن یو پی ٹیننسی بل کے متعلق حکومت اور زمینداروں کے درمیان کانگریس ہائی کمانڈ جو ثالثی کر رہا ہے اس کے نتیجہ کے طور پر بل مذکور میں جو تبدیلیاں ہوں گی ان پر ہم اپنی پارٹی میٹنگ میں غور کریں گے۔ اور دیکھیں گے کہ ان تبدیلیوں سے ہمارے اختلافی نوٹ پر کیا اثر پڑتا ہے۔

آسام کی کیبنٹ مکمل ہو گئی

شیلانگ ۲۰ اکتوبر۔ مسٹر گوپی ناتھ باردولوئی وزیر اعظم آسام نے اپنی کیبنٹ کے تیسرے مسلم وزیر کو بھی منتخب کر لیا ہے۔ جو کہ مولوی علی حیدر خاں ہیں آپ سرہادادی یونائیٹڈ مسلم پارٹی کے ایک سرکردہ رکن ہیں

ٹراونکور میں سیاسی قیدی رہا ہو گئے

ٹریونڈرم ۲۲ اکتوبر۔ ٹریونڈرم سنٹرل جیل سے سیاسی قیدی گزشتہ رات رہا کر دیئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ دیگر جیلوں سے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے احکام بھی جاری ہو گئے ہیں۔

جنرل چانگ کائی شک نے استعفے دیدیا

شنگھائی ۲۲ اکتوبر۔ افواہ گرم ہے کہ جنرل چانگ کائی شک کمانڈر انچیف چینی فوج نے استعفے دیدیا ہے اور جاپان اور چین میں صلح کا امکان قوی ہو گیا ہے۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت کی آمد

لکھنؤ ۱۲ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ شریمتی وجے لکشمی پنڈت ۱۲ نومبر کو الہ آباد تشریف لائینگی پنڈت جواہرلال کی ۱۷ نومبر کی آمد کی خبر پہلے دیجا چکی ہے

دس لاکھ روپیہ کا ہیرا

رائیوڈی جنیرو۔ ۱۹ اکتوبر۔ منا سیگری میں ایک ہیرا ملا ہے۔ جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے ہیروں میں اس کا نمبر چوتھا ہے اس کا نام پریزیڈنٹ درگاس کے نام پر رکھا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک ڈچ فرم کے ہاتھ ۸۰ ہزار پونڈ میں فروخت کیا گیا تھا۔ اور اب اسے کاٹنے کے لئے ایمسٹرڈم بھیجا جا رہا ہے۔ اس کے کٹ جانے کے بعد ممکن ہے اسے فروخت کے لئے برطانیہ کلاں بھیجا جائے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پرتو حق ہم مستقل میں ہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ہے ترے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
خواجہ
عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۵ نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۵

ادبیات

نوجوانانِ ناکتخدا سے

از جناب محمد عبد الغنی صاحب شمس کرامی بیرسٹر عظیم آباد

عصر حاضر کے اُن نوجوانوں کی مہلک ذہنیت سے متاثر ہو کر یہ نظم لکھی گئی ہے جو سُسرال والوں سے بغیر زرِ نقد وصول کئے شادی کرنے پر کسی طرح راضی نہیں ہوتے - اور برادرانِ وطن کی طرح تلک جیسی نامحمود رسم - رائج کر رہی ہیں - جو تعلیم قرآن کے بالکل خلاف ہے -

اے مرے ناعاقبت اندیش بدخو، نوجوان — کسقدر تو ہو گیا پابندِ رسمِ کافراں
وہ تلک، کہتے ہیں خود ہندو جسے خانہ خراب — وہ تلک، جلتا ہے جسکی آگ میں حسن و شباب
وہ تلک، جسکو رواداری سے ہے اک دشمنی — وہ تلک جسکی غریبوں پر کمانیں ہیں تنی
وہ تلک، بربادیاں ظاہر ہیں جس سے دم بدم — وہ تلک، عاجز ہوا ہے جس سے آج ہندو دھرم
وہ تلک، جو صنفِ نازک کی کھلی توہین ہے — صفحۂ تاریخ جس کے خون سے رنگین ہے
وہ تلک جو اک بلائے بے اماں ہے، قہر ہے — وہ تلک سوسائٹی کے واسطے جو زہر ہے
وہ تلک جو ذہنِ انساں کی ہی پستی کی دلیل — وہ تلک جس سے شریف النسل ہوتا ہے رذیل
سینکڑوں آفات جس سے ہیں ہویدا وہ تلک — جس سے رخنے خاندانوں میں ہیں پیدا وہ تلک
وہ تلک، جو آدمیت کے لئے اک ننگ ہے — وہ تلک جس کو مصالح سے عناد و جنگ ہے
وہ تلک جو اصل میں گنجینۂ آلام ہے — جو شرافت کے گلے پر تیغِ خوں آشام ہے

وہ تلک جس نے جہنم کر دیا سنسار کو — آہ میں پاتا ہوں تجھ میں بھی اُسی خونخوار کو
جس کے شعلوں کی لپیٹ میں جل رہا ہے اک سماج — دیکھتا ہوں اسکی چنگاری ترے خرمن میں آج
تجھ میں بھی رائج وہی اب رسم ناہنجار ہے — گردنِ عزت پہ جو چلتی ہوئی تلوار ہے

اے کہ جامِ فخر کا ہر دم رہا تجھکو سرور — اب کہاں ہے تیری نخوت، اب کہاں تیرا غرور
ہو گیا ہے آہ غیرت سے تو کس درجہ بعید — آستانِ غیر سے رکھتا ہے تو چشمِ اُمید
چاہتا ہے مثلِ سگ ہو زندگی تیری بسر — غیر کے ٹکڑوں پہ ہو اوقات کی تیری گذر
کیا یہ چھچھورا پن ہے، کیسا ہے تیرا خیال — عورتوں کے سامنے پھیلائے تو دستِ سوال
ڈوب مر ہاں ڈوب مر ہاں ڈوب مر اے بیحیا!
گر ذلیل و خوار ہو کر تو جیا تو کیا جیا

راستی و عدل سے تو کس قدر ہے دور تر — دولتِ اغیار پہ رکھتا ہے للچائی نظر
حرص کی کچھ انتہا بھی ہے ارے او لالچی — اس دنائت کی کوئی حد بھی ہے بتلا اے دنی
خود غرض، کم ظرف، بزدل، پست ہمت کم نظر — گندگیٔ طبع و فطرت میں ملوث سر بسر
آہ شرماتا نہیں کچھ اپنی غداری سے تو — فطرتاً محروم ہے احساسِ خودداری سے تو
مہر کی فی الفور دینے کی ہو تجھ سے گفتگو — سوکھ کے رہ جائے تیرے جسم کا سارا لہو
ہے جو تجھ پر فرض اُس کو تو نہیں دیتا ہے جب — پھر بتا سُسرال والوں سے یہ ہے کیسی طلب
قوتِ بازو پہ جب تجھ کو نہیں ہے اعتماد — اک عفیفہ پر نظر رکھتا ہے کیوں اے بد نہاد
چار پیسے جب کما کر تو کھلا سکتا نہیں — ایک معصومہ کو تو بیوی بنا سکتا نہیں

دنیائے اسلام

قاہرہ کانفرنس دنیائے اسلام کے اتحاد اور آزادی فلسطین کا پیش خیمہ ثابت ہوگی

محمد علی علوبہ پاشا کا خطبہ صدارت

گذشتہ سے پیوستہ

یہودیوں پر اسلامی اخلاق اور کیرکٹر کا اثر

پھر حادثہ ۱۲۵ء بیان کرنے کے بعد یہودیوں کے متعلق فرمایا کہ اسلامی حکومت کے حریت پرور سایہ میں انھوں نے عراق، مصر، سوریا، یمن میں عربی قومیت، عربی زبان اور عربی کیرکٹر کو اختیار کر لیا - شاہان اسلام نے ان کو بڑے بڑے مناصب عطا فرمائے - میدان سیاست میں ان کو خدمات انجام دینے کا موقعہ عطا فرمایا، عرب میں جو ان کو آزادی حاصل تھی اس کے برخلاف یورپین ممالک میں انکو طرح طرح سے ستایا گیا اور مظالم کئے گئے -

یورپین ممالک میں یہودیوں کی حالت زار

یہود سے یورپ کی حکمراں حکومتوں کو جو نفرت ہے اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ فرانس نے ۱۷۹۱ء میں اٹلی نے ۱۸۷۰ء جرمنی نے ۱۸۷۱ء - صوبجات متحدہ امریکہ نے ۱۸۸۷ء میں یہودیوں کو آزادی دی - انگلستان میں جب قانون مساوات بنا اس سے یہودیوں کو کچھ تھوڑا بہت فائدہ حاصل ہوا - پھر کچھ عرصہ کے بعد یورپی حکومتوں کو اس قدر نفرت ہوگئی کہ ان کو فرنگی حکومتیں نکال رہی ہیں - ذلیل اور جلاوطن کر رہی ہیں - یورپ کی سیلبی دنیا میں ایسی مختلف جماعتیں بن چکی ہیں جن کا یہودیوں کے خلاف جہاد جاری ہے -

برطانوی معاہدہ استقلال عرب کا تذکرہ

اس کے بعد آپ نے ان معاہدات اور تحریروں کا تذکرہ فرمایا جو استقلال عرب سے متعلق تھیں یہ وہ خط و کتابت تھی جو ہائی کمشنر متعینہ مصر اور شریف حسین (والی مکہ) کے درمیان ہوئی تھی - اس خط و کتابت کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس خط و کتابت کی بنیاد اس برطانوی معاہدہ پر تھی جس سے شریف حسین کو اطمینان دلایا گیا تھا کہ فلسطین حکومت عربیہ میں شامل رہے گا -

اعلان بالفور اور معاہدہ کی خلاف ورزی

صاحب السعادۃ نے اعلان بالفور کا تذکرہ فرماتے ہوئے کہا کہ ترکوں سے اعلان جنگ کے بعد جب عرب اتحادیوں سے مل گئے اور جزیرۃ العرب میں ایک عام ہنگامہ ہو گیا - اس کا نتیجہ جو بعد میں ظاہر ہوا جس کا احساس اس وقت تک عربوں کو نہ ہوا جب تک کہ اعلان بالفور نہیں کیا گیا - اعلان بالفور میں تصریح کی گئی ہے کہ "حکومت برطانیہ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن بنانے کو نظر استحسان دیکھتی ہے اور وہ اس مقصد کے لئے ہر قسم کی جد و جہد کرے گی - فلسطین میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی جائے گی جس سے فلسطین کے غیر یہودی قبائل کے شہری اور مذہبی حقوق کو نقصان پہونچے - اور نہ یہودیوں کے سیاسی اقتدار کو زائل کیا جائے گا"

یہ تھا وہ اعلان بالفور جو عربوں نے معاہدہ کے باوجود ان کے سر تھوپا گیا - اس کے بعد لارڈ ڈولسن کی تقریر کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہا کہ :-

حلیفوں کے اقرار کے ساتھ اس بات کی ضمانت کی جاتی ہے کہ عرب کی سیادت غیر ترکی اقوام کے ہاتھ میں رہیگی حکومت برطانیہ و فرانس نے اعلان کیا تھا کہ یہ جنگ محض اس مقصد کی خاطر ہے کہ مشرقی علاقوں کو ترکوں کے تسلط سے آزاد کر دیا جائے - عرب میں وطنی حکومت قائم ہو - اعلان بالفور کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ :-

یہ سچ ہے کہ میں اس اعلان کے محدود معنی نہیں سمجھ سکا یہ اعلان اس قدر پیچیدہ اور مبہم ہے کہ اس کی غرض اور حقیقت کو سمجھنا دشوار ہے - اس لئے اعلان کا مطلب سمجھنے کے لئے دوسرے انگریزی بیانات کی طرف رجوع ہونیکی ضرورت ہے -

اعلان بالفور کی ایک دفعہ یہ ہے کہ فلسطین یہود کا قومی وطن بنایا جائے میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ یہ کہ غیر یہودی اقوام کے شہری اور مذہبی حقوق کو نقصان نہ پہونچایا جائے گا؟

علی ہذا القیاس مذہبی اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کا بھی ذکر کیا گیا ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ فلسطین کو یہود کا قومی وطن بنانا کیا معنی رکھتا ہے اور کیونکر فلسطین کو یہود کا قومی وطن بنایا جا سکتا ہے -

پیل کانفرنس ۱۹۳۷ء میں جو تقریر کی گئی تھی اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس تقریر سے اعلان بالفور کی پوری پوری قلعی کھل جاتی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ :-

مسٹر ونسٹن چرچل (وزیر مستعمرات برطانیہ) نے جون ۱۹۲۲ء میں ایک بیان برطانوی سیاست کے متعلق شایع کیا تھا - جس میں فلسطینی عربوں کو اطمینان دلایا گیا تھا کہ فلسطین میں یہودیوں کو آباد کرنے سے وہاں کے باشندوں کو کوئی نقصان پہونچانا مقصود نہیں - اور نہ فلسطین کو یہود کا قومی وطن بنانیکے یہ معنی ہیں کہ فلسطین کی زمین عربوں سے چھین کر یہودیوں کو دیدی جائیگی بلکہ غرض یہ ہے کہ یہودیوں کو فلسطین میں بسا کر انکی نسل دنیا میں بڑھائی جائے اور فلسطین ان کا دینی اور قومی مرکز ہو -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق ہو دستخط ہے ۔ زبان پہ بھی ہو جو ہر سخن

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۵ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۵

اودھ کے تعلقہ دار اور وزیر اعظم

راجہ صاحب جہانگیر آباد پریسیڈنٹ برٹش انڈین ایسوسی ایشن (تعلقہ داران اودھ کی انجمن) نے آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو-پی-کو ایک خط لکھا تھا کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے سامنے تعلقہ داران اودھ کا معاملہ پیش کرنے کو تو تیار ہیں لیکن اس کو ثالث قرار دینے کے لئے تیار نہیں۔ بخلاف اسکے صوبہ آگرہ کے زمیندار کانگریس ہائی کمانڈ کی ثالثی کو منظور کر چکے ہیں۔

اس سلسلے میں سردار پٹیل کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی کی طرف سے یہ جواب دیچکے ہیں کہ جب تک زمیندار متفقہ طور پر انکی ثالثی منظور کرنے کیلئے تیار نہ ہوں اسوقت تک کوئی مداخلت نہ کی جائے۔

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو-پی نے راجہ صاحب جہانگیر آباد پریسیڈنٹ برٹش انڈیا ایسوسی ایشن کے خط کے جواب میں فرماتے ہیں کہ حکومت متعلقہ مفادوں کی درخواست کو ہمیشہ بلا کسی تامل کے منظور کرتی رہی ہے اور وہ ان کی عرضداشتوں پر بھی مناسب طور پر غور کرنے کے لئے تیار ہے حکومت یہ چاہتی ہے کہ تعلقہ داران اودھ بل مزارعہ کے سلسلہ میں کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کو ثالث بنانے کی تجویز کے بارے میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کریں۔

چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے بل مزارعہ کے متعلق اپنے رزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی تھی اس نے وزیر اعظم یو-پی کے خط کا جواب بھیجدیا ہے اس کمیٹی نے وزیر اعظم کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے کہ وہ زمینداروں کے ساتھ کل معاملہ پر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔

سب کمیٹی نے لکھا ہے کہ چونکہ حکومت یو-پی مزارعہ بل کے علاوہ اور بھی کئی ایسے قوانین بنانے کے سوال پر غور کر رہی ہے جن سے زمینداروں کے مفاد کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے لہذا زمیندار تمام زرعی معاملات کے متعلق حکومت سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس قسم کے تمام معاملات میں باہمی سمجھوتہ ہو سکے خط کے آخر میں لکھا ہے کہ اس قسم کے تمام معاملات میں جنکے متعلق صوبجاتی حکومت اور سب کمیٹی کے درمیان سمجھوتہ نہ ہو سکے اور انکو کانگریس ہائی کمانڈ کے سپرد کیا جائے۔

زمینداروں کے نمایندے سمجھوتہ کے خیال سے کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کی ہر ایک معقول تجویز کو قبول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

تعلقداران اودھ کی سب کمیٹی نے جو جواب وزیر اعظم یو-پی کے خط کا دیا ہے اس سے یہ پوری امید ہوتی ہے کہ وہ بھی آگرہ کے زمینداروں کی طرح کانگریس ہائی کمانڈ کو اب ثالث تسلیم کرنے کے لئے تیار رہیں جو ایک فال نیک ہے۔

۱۰ نومبر سے اسمبلی کا اجلاس شروع ہونیوالا ہے جسمیں بل مزارعہ پیش ہوگا ہم امید کرتے ہیں کہ اس سے قبل تعلقہ داران اودھ اپنے تمام معاملات کو طے کرینگے تاکہ آگرہ اور اودھ کے زمیندار متفقہ طور پر اپنے مطالبات حکومت کے سامنے رکھیں تاکہ فیصلہ خاطر خواہ ہو سکے اور صوبہ سے ایک بہت بڑے قضیہ کا خاتمہ ہو جائے۔

اٹلی اور برطانیہ کا معاہدہ منظور

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے ۲ نومبر کو دار العوام میں یہ تحریک پیش کی کہ "ہاؤس اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے ارادہ کا خیر مقدم کرتا ہے۔"

اس تحریک کو پیش کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ ۱۶ اپریل کو سمجھوتہ ہوا تھا دونوں ملکوں یعنی اٹلی و برطانیہ کے درمیان کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوا ہے۔ سمجھوتہ کے بعد تعلقات میں جو بہتری ہوئی ہے اگر اس کو برقرار رکھنا ہے تو اسکو فوراً منظور کر لینا چاہئے

مسٹر چیمبرلین نے مزید فرمایا کہ مجھے سائنور مسولینی نے بخیتہ یقین دلایا ہے کہ باقی والنٹیر بھی اسوقت بلائے جائینگے جبکہ عدم مداخلتی اسکیم پر عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔ میونخ میں ہر ہٹلر اور سائر مسولینی نے مجھے بخیتہ یقین دلایا تھا کہ اسپین میں کسی علاقہ کے لئے ہماری لینے کی خواہش نہیں ہے۔

مسٹر گرینوڈ ڈپٹی لیڈر مخالف پارٹی نے تحریک پر سخت حملہ کیا اور فرمایا کہ غلط راہ پر چلنے والے لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے کی وزیر اعظم کو خاص مہارت حاصل ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ فرانس کے مخالفانہ حلقہ کو وسیع کرنے اور اٹلی کو بحر روم کا ہسپانیہ کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی سلطنت برطانیہ کے لئے ایک زبردست خطرہ ثابت ہوگی۔

مگر باوجود اس تمام بحث مباحثہ کے حکومت کی تحریک ۱۳۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۴۵ ووٹوں سے منظور ہوگئی۔

یعنی حکومت برطانیہ اور اٹلی کے درمیان دوستی ہوگی اور اس نے حبش پر اٹلی کا قبضہ منظور کر لیا۔ اس نے فرانس لازمی طور پر برطانیہ کی تقلید کر کے اٹلی کے ساتھ دوستی کرے گا اب صرف روس باقی رہ گیا ہے کہ جس نے ابتک حبش پر اٹلی کا قبضہ منظور نہیں کیا ہے۔

آئینۂ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ بصدارت مسٹر ای. ایم ساوڈ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوا. ناچ گھر بربانہ اسکیم کا لے آوٹ منظور ہوا. سیسہ مئو اور فیکٹری ایریا میں ڈرینیج بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے. تاروالا احاطہ اسکیم گورنمنٹ کے پاس منظوری کے لئے بھیجا منظور ہوا. دھنکٹی میں لڑکوں کے لئے کھیل کا میدان اور جنوبی شہر کی توسیع کی اسکیم میں بابو پاروہ میں ایک کانجی ہاؤس بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے سیسہ مئو اور خاص کر شفیع آباد کے رقبہ میں نالیوں کی اصلاح کے واسطے تجویزیں منظور ہوئیں جس پر ۵۴ ہزار روپیہ صرف ہوگا. پی روڈ کے توسیع کی اسکیم کے سلسلہ میں نئے مذبح خانہ کے بنانے اور پورانے مذبح خانہ کو گرانے کے سوال پر غور ہوا اور یہ طے ہوا کہ میونسپل بورڈ سے درخواست کی جاوے. کہ وہ موجودہ مذبح خانہ کے ایک حصہ کو گرائے. اور دوسری طرف اسی قدر رقبہ کی عمارت بنانے دینے کی اجازت دیدے تاکہ مذبح خانہ کے پورب کی طرف سے ۴۰ فٹ کی سڑک کے لئے جگہ دستیاب ہو جائے. رائے بہادر سری رام آئی. ایس. ای ایگزیکیٹو افسر ٹرسٹ جلد ہی طویل رخصت پر جانے والے ہیں اور ٹرسٹ نے مسٹر اے. وی. ٹی. آئی. سی. ایس کی خدمات گورنمنٹ سے اس عہدہ کے لئے مانگنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بملا دیوی کا مقدمہ

بملا دیوی کے مقدمہ کے سلسلہ میں یکم نومبر کو محمد امیر دولہا نے اس مضمون کی ایک درخواست ہائیکورٹ الہ آباد کو دی تھی کہ معلوم ہوا ہے کہ بملا دیوی کانپور میں ایک مکان کے اندر موجود ہے اور چونکہ سابق وارنٹ کی میعاد گذر چکی ہے اسلئے دوسرا وارنٹ گرفتاری جاری کیا جائے. اس درخواست کی سماعت قبل جج مسٹر جسٹس کالسٹر مسٹر جسٹس اسمٰعیل مسٹر جسٹس بلانے کی. ہائیکورٹ نے درخواست منظور کرتے ہوئے مندرجہ ذیل حکم صادر فرمایا کہ:-

ہم ہدایت کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے نام ایک جدید وارنٹ جاری کر کے مجسٹریٹ مذکور کو اختیار دیا جائے کہ وہ بملا دیوی کو گرفتار کر کے اجلاس ہذا میں پیش کریں.

کانپور میں امیر دولہا نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے یہاں بھی درخواست دی کہ بملا دیوی کرنیل گنج حلقہ میں ایک مکان کے اندر موجود ہے چنانچہ کلکٹر صاحب نے بھی فوراً ایک ناقابل ضمانت دستی وارنٹ زیر دفعہ ۱۰۰ ضابطہ فوجداری دیدیا مگر بملا دیوی مذکورہ کا کہیں پتہ نہ ملا.

ڈانسنگ پارٹی کے درمیان مقدمات

۲۹ اکتوبر سے بھارت ٹاکیز میں ایک ڈانسنگ پارٹی کا ڈانس تھا جو کہ صرف دو روز ہو کر بند ہو گیا. اسی سلسلہ میں ڈانسنگ پارٹی اور تھیٹنگ پارٹی کے درمیان مقدمہ بازی شروع ہو گئی ہے مس تارا فلم اسٹار نے مسٹر شیام سندر استھانہ پروپرائٹر ڈانسنگ پارٹی اور کشمیر بہادر سکریٹری مسٹر استھانہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے. کہ انھوں نے پوری آمدنی وصول کرنے کے باوجود ان کا روپیہ ادا نہیں کیا.

مسٹر استھانہ نے مس تارا مس الکہ نندا مسٹر مجو

اور مسٹر سلیمان کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے کہ ان لوگوں نے مار پیٹ کی تیاری کر کے مداخلت بیجا کی.

عدالت نے قابل ضمانت وارنٹ جاری کر دیئے اور یہ لوگ بعد کو ضمانت پر رہا کر دیئے گئے مقدمہ کی سماعت ۵ دسمبر کو ہوگی.

ایک اور واقعہ

مس تارا اور مس الکہ نندا کشمیری ہوٹل میں مقیم ہیں اسی ہوٹل میں کانپور ضلع کے ایک رئیس زمیندار ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مقیم تھے کہا جاتا ہے کہ یکم نومبر کی رات کو ان دونوں پارٹیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور نوبت یہاں تک آگئی کہ مس تارا وغیرہ نے ان رئیس صاحب کے خلاف پولیس میں رپورٹ کی اور پولیس نے ان رئیس صاحب کو معہ ان کے ایک دوسرے رئیس ساتھی کے گرفتار کر کے ضمانت پر چھوڑ دیا. مقدمہ بازی کی تیاری ہو رہی ہے.

۴۳ مزدوروں کا فیصلہ

مسٹر پی. ایم کھرے گھاٹ لیبر کمشنر نے اس ہفتہ ۴۳ مزدوروں کے استغاثہ کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کاریگروں کو کام پر واپس لینے کی سفارش میں نہیں کر سکتا البتہ یہ سفارش کرتا ہوں کہ آیندہ جب کبھی کاریگروں کی ضرورت پڑے تو تخفیف شدہ کاریگروں کو ترجیح دی جائے.

گرو نانک ڈے

۷ نومبر کو گرو نانک دیو جی کا برسی کا دن منایا جائیگا اور لاٹوش روڈ کے گوردوارہ سے ایک جلوس نکالا جائے گا.

سوشلسٹ پارٹی

کانپور میں کانگریسی سوشلسٹوں کی تعداد ۶۰ بتائی جاتی ہے جس کے لیڈر پنڈت راجہ رام شاستری منتخب ہوئے ہیں.

بیگ سدرلینڈ سے دغا

مسٹر ریکنیلڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں آجکل ایک مقدمہ زیر سماعت ہے جس کے واقعات یوں بتائے جاتے ہیں کہ مسرس بیگ سدرلینڈ کمپنی کے دو ملازمان بی. ڈی. ڈکسن اور مسٹر سنگھ نے دفتر سے ۱۳ ہزار روپیہ کے حصص کے کاغذ اڑا کر کلکتہ میں. ایف. سی. ہیرسین کے نام فروخت کر دیئے. جب اصلی مالکوں کو منافع تقسیم کرنے کا وقت آیا تو یہ چوری معلوم ہوئی مسٹر ڈکسن کو انگلینڈ سے گرفتار کر کے لایا گیا ہے.

مسٹر ہنٹر

خبر ہے کہ مسٹر ہنٹر آئی. سی. ایس جو عارضی طور پر الہ آباد ہائیکورٹ کے جج مقرر ہوئے تھے ۱۲ نومبر کو کانپور تشریف لاکر ڈسٹرکٹ جج کا چارج لے لیں گے اور مسٹر کے. کے نائر. آئی. سی. ایس آگرہ کے ڈسٹرکٹ جج پر تشریف لے جاویں گے.

بنگالی بابو کی حرکت

بنگالی بابو مسمی پارسناتھ جو کلکتہ کے ایک فرم کی شاخ کانپور میں ملازم ہیں. اپنے پڑوس کی ایک ہندو نابالغ لڑکی کو بھگانے کے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں.

کلکٹر صاحب کا معائنہ

مسٹر ال. او. ن. کلکٹر صاحب نے مزدور سدھار مرکز جریب کی چوکی کا معائنہ مسٹر سورج پرشاد اوستھی کے ساتھ کیا اور یہاں کے انتظام پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا.

اچھوتوں کی دھمکی

اچھوتوں کے ایک جلسہ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ اگر حکومت یو-پی نے وزارت میں پسماندہ اقوام میں سے ایک ممبر کو وزارت میں نہ لیا تو اچھوت ستیہ گرہ شروع کر دیں گے.

موٹر کا حادثہ

گوردوارہ ضلع اوناؤ کے پاس ایک موٹر ایک درخت سے ٹکرا گئی جسمیں ڈی. اے. وی کالج کے طلبا تھے. ان لڑکوں میں سے ایک مسٹر چھیدی لال جو بیمہ کا کام کرتا تھا. اور کالج کا سابق طالب علم تھا مر گیا. اور اس کے ساتھ ۵ لڑکے زخمی ہوئے جو سب زیر علاج ہیں تین کی حالت بہتر ہے اور دو ابھی تشویشناک حالت میں ہیں. یہ سب لوگ شراب کے نشہ سے بیہوش تھے. ڈی اے. وی کالج کمیٹی کے پریسیڈنٹ رائے بہادر بابو برجندر سروپ اور پرنسپل صاحب نے لڑکوں کے علاج کا معقول انتظام کیا بعض کے والدین اور سرپرست بھی آگئے ہیں.

کانفرنس

کانپور ضلع کے ڈپریسڈ کلاسز کی ایک کانفرنس آیندہ دسمبر ۱۹۳۹ء کو کانپور میں ہونا طے ہوا ہے جس کا مقصد مختلف ذاتوں کے ساتھ اتحاد بڑھانا ہے. کمیٹی نے ادنے ذاتوں کے لڑکوں کو اسکول اور امتحان کی فیس ادا کرنے سے معاف کرنے کے مطالبہ کی تائید کی ہے.

سائیکل چور

کانپور تحصیل کچہری میں رکھی ہوئی ایک سائیکل کو میونسپل کے روڈ کلننگ میں کام کرنے والا میٹ رگھناتھ پانڈے لیکر بھاگا. لیکن وہ پکڑا لیا گیا

قتل

سیسہ مئو علاقہ میں معرابعون کے سامنے ایک پاگل اور ایک فقیر میں جھگڑا ہوا. پاگل نے فقیر کو مار ڈالا. پولیس نے پاگل کو گرفتار کر لیا ہے.

میلہ

۲۵ اکتوبر کو کالیتھ ینگ مینس ایسوسی ایشن نے سرسیا گھاٹ پر چترگپتہ میلا منایا. کھیل و تماشہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا.

گوالٹولی میں جھگڑا

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ گوالٹولی میں ایک مسجد اور ایک مندر میں نماز اور پوجا کے سلسلہ میں یہاں کے باشندوں کے درمیان کچھ کشیدگی پیدا ہو گئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳ نومبر کی رات کو کچھ خفیف سا جھگڑا ہو گیا. مگر عین موقع پر کچھ سمجھدار آدمی اور پولیس آ گئی اور معاملہ رفع دفع ہو گیا.

ہم امید کرتے ہیں کہ گوالٹولی کے ہندو مسلمان باشندگان رواداری سے کام لے کر اپنے اپنے مذہبی فرایض ادا کریں گے اور کسی قسم کی کوئی چپقلش پیدا نہ ہونے دینگے.

خدمات کی قدردانی

سیسہ مئو ویلفیئر ہندو ایسوسی ایشن نے رائے بہادر سری رام آئی ایگزیکیٹو افسر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی خدمات کی قدردانی کا رزولیوشن پاس کیا ہے. اور گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ ۵ سال کی انکو مزید توسیع دی جاوے.

میونسپل بورڈ

۵ نومبر ۱۹۳۸ء کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ منعقد ہوگا اس جلسہ میں میونسپلٹی کے ابواب و بجٹ پر غور ہوگا. اور ایک دوسرا ۹ نومبر کو ہوگا.

مخالفت

پورانے کانپور کے باشندگان کی طرف سے حکومت کے ذریعہ تعلیم کے پاس ایک تار کے ذریعہ امپرومنٹ ٹرسٹ کے پورانے کانپور کی اسکیم کی مخالفت کی گئی ہے اور استدعا کی گئی ہے کہ جب تک انکا ڈیپوٹیشن ان سے نہ مل لے یہ اسکیم منظور نہ کی جاوے.

گرام سدھار ہفتہ

کانپور ضلع میں اس ہفتہ میں گرام سدھار ہفتہ منایا جائے گا. اور کسانوں اور دیہاتیوں کی ترقی کی نمائش کی جائے گی.

سبد گل

عام خیال ہے کہ شک کرنے والا فنا ہو ہے لیکن اس کو کیا کہا جائے کہ انسانی فطرت کچھ ایسی ہے کہ شک و شبہ کو اس میں زیادہ دخل ہے اور ایک طبقہ کو تو ایسا ہے کہ اسے مجسم شبہ کہنا چاہیئے ہر معاملہ میں اسے شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

حبش اور اٹلی میں جنگ شروع ہوئی بہت دنوں تک تو یار لوگوں کو یہ یقین ہی نہیں آیا کہ جنگ شروع بھی ہوئی ہے یا نہیں لیکن جب رائٹر کے ذریعہ دھڑا دھڑ خبریں آنے لگیں تب اتنا تو یقین آیا کہ واقعی جنگ ہو رہی ہے لیکن یہ یقین نہیں آیا کہ اٹلی اتنی تیزی کے ساتھ حبش کو فتح کر رہا ہے کہنے لگے کہ اٹلی تو ذرا سا ملک ہے اور حبش اس سے کئی گنا بڑا ہے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ اٹلی حبش کو اتنی جلد فتح کرلے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض پروپگنڈا کی خبریں ہیں لیکن جب یہ خبر آگئی کہ شاہ حبش تخت چھوڑ بھاگے اور جا کر لندن میں پناہ لی۔ تب یقین آیا کہ ہاں وہ خبریں جو وقتاً فوقتاً موصول ہوا کرتی تھیں۔ وہ سچی تھیں۔

اسی طرح جاپان اور چین کی جنگ میں ہوا۔ اول تو جنگ شروع ہونے کے متعلق شبہ رہا۔ اور جب اس کی بابت یقین ہو گیا تو اس بارے میں شکوک پیدا ہونے لگے کہ آیا جاپان چین کو فتح بھی کرسکے گا۔ کیونکہ چین کی آبادی اور زمین جاپان سے کئی گنی ہے لیکن جب یکے بعد دیگرے پینگ کینٹن اور ہانکو کی خبریں آنے لگیں تب سمجھ میں آیا کہ واقعی جاپان چین کو فتح کر رہا ہے۔

آئرلینڈ میں آزادی کی جدوجہد شروع ہوئی شروع کیا ہوئی بلکہ تجدید ہوئی کیونکہ شروع تو کئی صدیوں سے تھی، ادھر تو اس تحریک کی خبریں پے درپے آرہی تھیں، ادھر یار لوگوں نے مضحکہ اڑانا شروع کیا کہنے لگے کہ بھائی اتنی بڑی برطانی سلطنت اور آئرلینڈ ایک ذرا سا جزیرہ ہے کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنی جدوجہد میں کامیاب ہو جائے لیکن جب مسٹر ڈی ویلرا آئرش ری پبلک کے صدر بن گئے اور برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیان آزاد ملکوں کی حیثیت سے صلح ہوئی تب سمجھے کہ واقعی یہ معاملہ ٹھیک ہی تھا۔

مصر میں آزادی کی تحریک شروع ہوئی اور ہندوستان میں وہی چہ میگوئیاں کہ بھلا ہم لوگوں کی زندگی میں مصر کیا آزاد ہوگا لیکن مصر دیکھتے ہی دیکھتے آزاد ہو گیا۔

ہندوستان میں کانگریس نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کی تو وہ حضرات حسب معمول شک کرنے لگے کہ جی ہاں ایسے کھیلوں سے آپ برطانی حکومت کو دبا ہی تو لیں گے مگر آج ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے ۸ صوبوں پر کانگریس کی حکومت قایم ہے۔

اب چونکہ فیڈریشن کے نافذ ہونے کا موقعہ آرہا ہے لہذا یہ شبہات کا دور ہے کہ بھلا ہندوستانی اس بلائے ناگہانی کو دبانی جمع خرچ سے کیسے روک سکیں گے۔ امید ہے کہ یہ شبہ بھی دیگر شکوک کی طرح دفع ہو جائیگا۔

برلن یکم نومبر۔ ہر ہٹلر نے ایک حکم جاری کیا ہے جسکی رو سے سوڈٹین جرمن پارٹی نیشنل سوشلسٹ پارٹی میں شامل کردی گئی ہے۔ اور ہر ہنلن کو علاقہ سوڈٹین میں نئی پارٹی کا لیڈر مقرر کردیا گیا ہے۔

ادب لطیف

یاد ایام

سید محی الدین "بدر" صفی گلاوٹھی

اکثر رات کی پُرسکون فضا میں جبکہ کائنات کا ذرہ ذرہ خواب راحت میں مدہوش نظر آتا ہے قبل اس کے کہ نیند مجھ پر اپنا تسلط جمائے میرا پُرشوق اور معصوم حافظہ مجھے عہد گذشتہ کی یادمیں محو کردیتا ہے۔ میرا مرکز و حافظہ گذری ہوئی زندگی کے اوراق میرے سامنے بکھیر دیتا ہے۔ روزانہ شام کو ٹہلنے جانا۔ باغ کے پُرفضا منظر سے لطف اندوز ہونا۔ بھاگنا، کودنا چہل قدمی سے واپس آنا میرا روز کا معمول تھا، دن مہینوں میں تبدیل ہوگئے۔ انقلاب ہوا اور بہت زبردست! ایک سیلاب آیا۔ ساتھ ہی محبت کی دنیا کو بہالے گیا۔ باغ کی تمام چیزیں بدستور ہیں، سبزے ویسے ہی طراوٹ بخشا رہے ہیں۔ پھول اپنی خوشبو سے ویسے ہی دماغ کو معطر کر رہے ہیں۔ میرا وہ مسرور دل جو کسی شگفتہ پھول کے مانند جسے گلچیں کے بے درد ہاتھوں نے شاخ کے پہلو سے جدا کرکے مسل ڈالا ہو۔ اب کم ملا گیا اور ان کی یادمیں بیقرار ہے۔

نہر سویز کو ہڑپ کرنیکے لئے ساز باز

لنڈن ۲۸ر اکتوبر۔ کمانڈر لاکر لمپسن نے کامنز ہاؤس میں تقریر کرتے ہوئے جو سنسنی خیز انکشاف کیا اس نے یہاں کے سیاسی حلقوں میں ایک قسم کا تہلکہ مچا دیا ہے کمانڈر موصوف نے یہ بتایا کہ مسٹر چیمبرلین کے پاس ایک خفیہ دستاویز آیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسولینی اور ہٹلر نے نہر سویز پر قبضہ کرنے کے لئے ایک اسکیم بنائی ہے اور وہ نوجوان عربوں کے درمیان وسیع پیمانہ پر عربی زبان میں اشتہارات تقسیم کرا رہے ہیں؛ جن کے ذریعہ انکو یہ یقین دلایا جارہا ہے کہ جنگ ہونے کی صورت میں وہ دونوں متحد ہو جائیں گے اور نہر سویز کو اپنے قبضہ میں لے لیں گے۔

کمانڈر لمپسن نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ کوئی طاقت رومانیہ کے راستہ سے کوچ کرکے تیل کے چشموں اور نہر سویز پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ مسٹر چیمبرلین ہٹلر اور مسولینی کی ان کوششوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی تدبیر نہیں اختیار کر رہے ہیں۔

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں برطانی کیبنٹ جو میٹنگ ہوئی تھی۔ اسمیں فلسطین کے بارے میں وڈ ہیڈ کمیشن کی رپورٹ پر غور کیا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت جلد ہی فلسطین کی اسکیم کو ترک کرکے لیجسلیٹو کونسل قایم کرنے، مقامی آزادی دینے یہودیوں کی درآمد میں کمی کرنے، دینز چند سال کے بعد پوزیشن پر غور کرنے کا اعلان کردیگی۔

واپس شدہ ہندوستانی!

نئی دہلی، ۲۹ر اکتوبر۔ ۱۹۳۷ء میں بیرونی ملکوں سے ۲۲۶ ہندوستانی اپنے وطن میں واپس آئے یہ صرف اُن کی تعداد ہے جو انڈین امیگریشن ایکٹ کی رو سے واپس آئے ہیں۔ ۱۰۰ فجی سے ۴۶ ماریشس سے اور ۲۰ جنوبی افریقہ سے واپس آئے۔ جنوبی افریقہ سے ایک ایسا شخص واپس آیا جس کا جہاز سے اترنے کے بعد نہ تو کلکتہ ہی میں پتہ چلا۔ اور نہ اس کے گاؤں میں ہی کوئی نشان معلوم ہوا، گرچہ اس کی بہت تلاش کی گئی۔ برطانی گائنا ٹرینیڈاڈ اور جمائکا سے کوئی شخص ہندوستان واپس نہیں آیا ان واپس شدہ میں سے ۱۷ کوڑھی تھے یا بیمار، کوڑھی واپس آنے تھے۔

عالم نسواں

عورت کی کامیاب زندگی

ازلطیفہ خانم صاحبہ بھوپال

ہر انسان کو مرد ہو یا عورت اچھے اور بُرے سب ہی طرح کے وقت سے دو چار ہونا پڑتا ہے کبھی اس کو رنج و غم سہنے پڑتے ہیں تو کبھی خوشی کی ایسی گھڑیاں بھی آتی ہیں۔ جس سے اس کے تمام غم غلط ہو جاتے ہیں۔ پھر مسرت و شادمانی کی گھڑیاں اس سرعت سے بسر ہو جاتی ہیں کہ انسان منھ تکتا رہ جاتا ہے اور رنج و غم کا ایک ایک پل ایک ایک برس سے زیادہ معلوم ہوتا ہے جب کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو اسکا دل جذبات سے معمور ہوتا ہے۔ نئی دلہن آتے ہی گویا مرد کی زندگی میں ایک نئی فضا اور نئے ماحول کا آغاز ہوتا ہے۔ شروع شروع میں تو ایک دوسرے کے جذبات کا کافی احترام کرتے ہیں۔ ہر خواہش کی تعمیل بلاعذر ہوتی ہے۔ چند دنوں بعد آپس میں ان بن ہونے لگتی ہے بیاہ کے بعد کامیاب زندگی کا انحصار زیادہ تر بیوی کے حسن سلوک اور حسن تدبر پر موقوف ہے اگر بیوی میں شیب و فراز کے سمجھنے اور شوہر کے مزاج دان ہونے کی قابلیت ہو تو وہ اپنی اور شوہر کی زندگی کو سنوار سکتی ہے۔ اگر میاں بیوی میں باہمی اعتماد نہ رہے تو نظام بالکل تباہ ہو جاتا ہے۔ بات کا بتنگڑ بن کر جانوں پر بن آتی ہے زندگی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ دنیا میں عورت کی بہت سی ذمہ داریاں ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ اس کا احساس نہیں کرتی۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ ساری ذمہ داری مردوں کے سر ہے اس کا کام صرف یہ ہے کہ مرد کی کمائی کو فضول خرچی میں اڑائے غازے اور پوڈر پر بیدردی سے روپیہ صرف کرے۔ آئے دن نئے نئے لباس اور نئے نئے زیور کی فرمائشیں کی جائیں۔ یہ سب کچھ پورا ہونے کے بعد بھی مرد کے متعلق طرح طرح کی بدگمانیاں کی جاتی ہیں۔ جب اس قسم کی بدگمانیوں کا آغاز ہوتا ہے تو جانبین میں شکر رنجی پیدا ہو جاتی ہے اور بڑھتے بڑھتے بسا اوقات خانہ جنگی کا باعث بنتی ہیں۔ جسکی وجہ سے محبت میں کمی، نفرت میں زیادتی اور دلوں میں کدورت گھر کر لیتی ہے۔ زندگی عذاب جان معلوم ہوتی ہے۔

پیاری بہنو! اگر تم مرد کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنی چاہتی ہو تو پُرخلوص خدمت، فرمانبرداری، دلداری، میٹھی زبان اور نیک برتاؤ ہی سے مرد کے دل کو موہ سکتی ہو۔ آرام چین خوشحالی اور مسرت پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ عورت مرد کے ساتھ ایسا طرز اختیار کرے۔ جس سے حقیقی محبت اور سچا خلوص پیدا ہو۔ گھر راحت و خوشی سے بھرا ہوا معلوم ہو۔

پیاری بہنو! اگر دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کرنا چاہتی ہو تو آجکل کی نام نہاد تہذیب پر لات مار کر اپنے بزرگوں کی تہذیب کو اختیار کرو اور شوہر کی اطاعت گذار بنو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ اگر تم میری نصیحت پر عمل کروگی۔ تو چند ہی دن میں تمہارا گھر مسرت اور شادمانیوں سے بھرپور نظر آئے گا۔

پولینڈ اور زیکوسلاویکیہ

پراگ ۲ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پولینڈ اور زیکوسلاویکیا کے درمیان سرحد کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا ہے۔

ہری اسکوسٹرا جو کہ شمال سرحد کے قریب ایک صنعتی مرکز ہے زیکوسلاویکیا کے ہی قبضہ میں رہے گا۔ ماہروں کی ایک کمیٹی مقرر کردی گئی ہے۔ جو تفصیلات طے کریگی۔

بچوں کی دُنیا

جانور کسطرح اپنی دُمیں استعمال کرتے ہیں

اگر ہم جانوروں سے دلچسپی رکھتے ہوں تو یہ دیکھ سکتے ہیں کہ اُنکی دمیں کیسی کیسی عجیب ہوتی ہیں۔ گھوڑے کے موٹے بالوں والی دُم کو سُور کی دُم سے مقابلہ کرو جو گھونگر والے بالوں کی ہوتی ہے۔ گلہری کی برش جیسی دُم اور ہاتھی کی پتلی دُم کو دیکھو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف جانور اپنی دُمیں مختلف کاموں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ گائیں اپنی پیٹھ پر دُم ہر وقت اُڑاتی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مکھیاں اُڑاتی ہیں، جو آکر ان کی کھال پر بیٹھ کر پریشان کرتی ہیں۔ دُم کے ذریعہ وہ جسم کے ہر حصّہ تک پہنچ سکتی ہیں۔

بندر اپنی دُم ایک اور مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں، درخت میں اپنی دُم لپیٹ کر گول چکر سا بنا لیتے ہیں اور لٹک کر جھولا جھولتے ہیں۔ یہ گویا انکا پانچواں ہاتھ ہوگیا۔

کنگرو جانور اپنی دُم کو جو بہت بڑی اور طاقتور ہوتی ہے۔ تپائی کے تیسرے پیر کی طرح استعمال کرتا ہے۔ یعنی اس پر بیٹھ جاتا ہے۔

جسوقت گلہری آرام کرتی ہے یا سوتی ہے تو وہ اپنی دُم جسم پر ڈال لیتی ہے۔ اس سے زیادہ عمدہ استعمال وہ اسوقت کرتی ہے جب درختوں پہ اُچھلتی کودتی پھرتی ہے، یہ دُم کو بالکل کھڑا کرلیتی ہے اور وہ اُس کو کودنے پھاندنے میں مدد دیتی ہے۔

اگر اس طرح ہم اور جانوروں کی دُموں کا معائنہ کریں تو معلوم ہوگا کہ مختلف قسم کی دُمیں مختلف کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہیں اور انھیں ہم دیگر جانوروں کی ضرورتوں کا علم حاصل کرسکتے ہیں۔

مسٹر فضل الحق کا اظہار خیال

کلکتہ ۲۹ر اکتوبر۔ اخبارات کے ایک طبقہ میں گذشتہ چند ہفتوں سے حکومت بنگال کی کمزوری اور اس کے استحکام کے متعلق اسمبلی کی مختلف پارٹیوں میں گفت و شنید کی افواہ مخصوص حوالے سے پھیل رہی ہیں۔

اس سلسلہ میں آنریبل مسٹر فضل الحق نے نمایندہ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ وزارت اسی قدر مضبوط و مستحکم ہے جسقدر کہ اس سے پہلے تھی آپ نے مزید فرمایا کہ کیبنٹ میں مبینہ جھوڑ کے متعلق ہندوستانی اخبارات کا ایک طبقہ جھوٹی افواہیں پھیلا رہا ہے ممکن ہے کہ پبلک ان کی اس دیوانگی کو سنجیدگی کے ساتھ محسوس کرے۔ جن سے گذشتہ چند روز سے ان کے کالم پُر ہیں۔ اس سوال کی صحت میں پبلک کو بتاتا ہوں کہ وزارت اس قدر مضبوط و مستحکم ہے جسقدر کہ پہلی تھی اور میری طرف سے خطرناک اقدام کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

مسٹر حق نے مزید فرمایا کہ کرشک پرجا پارٹی سے میری گفت و شنید صرف دوستانہ رہی ہے کیونکہ میں ہمیشہ اس امر کے لئے بے چین رہا ہوں کہ عوام کی ترقی کے واسطہ اپنی پالیسی کو چلانے کے لئے تمام گروہوں کا تعاون حاصل کروں۔

مسٹر حق نے پبلک کو یہ یقین دلانا چاہا کہ بحالات موجودہ نہ تو کیبنٹ میں کوئی جھوٹ ہے اور نہ ہی یہ سمجھنے کی کوئی وجہ ہے کہ کیبنٹ کے استحکام کی طرف سے مجھے کچھ پریشانی ہے۔

پردۂ فلم

فلم میں مکالمہ کی اہمیت

از سید سعد اللہ قادری حیدرآباد دکن

فلم میں مکالمہ کی وہی حیثیت ہے جو مرتبہ قلب کو اعضائے انسانی میں حاصل ہے جسطرح انسان اعضا کے توازن و تناسب سے، خوبصورت نظر آتا ہے۔ اسی طرح فلم بھی قصہ آرٹ اور ٹیکنیک کی موزونیت سے شاندار معلوم ہوتے ہیں۔

کمپنی کے حصص جیا سرمایہ ثابت ہو رہے ہیں کمپنی کے حصص نہایت قلیل عرصہ کے لئے اصل قیمت پر مل سکتے ہیں۔ کمپنی پبلک سے حوصلہ افزائی کی مستحق ہے۔

مکالمہ ایک حسن ہے جو فلم کی شان دوبالا کرتا ہے جس طرح انسان کا ظہور مختلف عناصر کی ترتیب سے ہوا، اسی طرح فلم کی تعمیر کی بلند پایہ قصہ، فطری اداکاری برجستہ مکالمہ، اعلیٰ مذاق، بہترین فوٹوگرافی، شاندار مناظر اور روح پرور موسیقی سے ہوئی۔

مکالمہ کوئی اضافی چیز نہیں ہے بلکہ قصہ کا ذاتی جوہر ہے جس سے فلم کی تخلیق ہوتی ہے۔ اگر مکالمہ قصہ کی پوری ترجمانی نہ کرے اور ما بقی امور اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہوں تو ایسی صورت میں بھی ڈراما ناقص سمجھا جائے گا۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ فلم ساز مکالمہ پر مطلق توجہ نہیں دیتے بلکہ ظاہری دیباپش و آرائش میں گم ہو کر اصل قصہ کی قوت اور اس کی بلندی پر تکیہ کرکے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ انکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مکالمہ وہ جنس بے بہا ہے جس پر قصہ کا دارومدار ہے دراصل قصہ جسد ہے، اور مکالمہ اس کی روح، جب جسد میں جان نہ ہو تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں،

مکالمہ فلم کے حق میں مسیحائی کا کام کرتا ہے اور مجاز کو حقیقت میں بدل دیتا ہے مختصر یہ کہ فلم کی تشکیل میں اسے جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔

اس طول طویل تمہید سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ عام طور پر جو فلم تیار ہوتے ہیں، وہ اس معیار پر پورے نہیں اُترتے کہ انہیں حقیقی معنوں میں متذکرہ بالا اوصاف کا حامل قرار دیا جائے، اگر یہ قصہ کھونڈا بھی ہو تو وہ مکالمہ کی ندرت سے کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے بہر نوع یہ ضروری ہے کہ فلم ساز حضرات مکالمہ کی اہمیت کو کسی وقت بھی نظر انداز نہ کریں۔

ہم جانتے ہیں کہ اس فلم کی صنعت کے علمبردار زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو علم و فن سے بے بہرہ ہونے کے باعث فلم کے رموز نکات سے ناواقف محض ہیں مگر یہ ذہن نشین رہے کہ صنعت فلم اب جب کسمپرسی کی حالت میں ہے وہ ضرور توجہ کی محتاج ہو بہر صورت یہ بتا دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اچھا مکالمہ نگار اپنے ذوق علم، قوت قلم اور جولانی طبع سے کمزور قصہ میں بھی بہت کچھ آب و رنگ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن یہ ملحوظ خاطر رہے کہ مکالمہ سلیس، شستہ، برجستہ، جامع اور مختصر ہو چونکہ ہندی بذات خود ایک شیریں زبان ہے جس میں حلاوت کے علاوہ شگفتگی بھی ہے، اس لئے اس کے عام فہم الفاظ فلمی مکالمہ میں جگہ پانے کے ہر طرح مستحق ہیں۔ لیکن عام طور پر مکالمہ نویس اپنی قابلیت دکھانے کے لئے اکثر سنسکرت کے ایسے نامانوس الفاظ استعمال کرجاتے ہیں۔ جو نہ صرف عوام کی فہم سے بالاتر ہوتے ہیں بلکہ خود مکالمہ نویس بھی اس کے مطالب و معنی نہیں بتا سکتے۔

فلم دور حاضرہ کا سب سے قوی آلہ اور زبردست آرگن ہے! جسکی مثال مشکل سے ملے گی ایسی صورت میں یہ لازم ہے کہ ملک میں اچھے فلموں کو رواج دیا جائے۔ فلم کا اثر نہ صرف اخلاق پر پڑتا ہے بلکہ اس سے

اقوال زریں

کاہل آدمی قسمتی کا غلام ہوتا ہے۔

دوسروں کی تکلیف کا خیال نہ کرنے کی سزا اپنی جان پر تکلیف اٹھانے سے ملتی ہے۔

خدا اگر چیز دے تو اس کے صحیح استعمال کا سلیقہ بھی دے۔

بے رحم کبھی رحم کا مستحق نہیں ہوتا۔

غصہ کو ضبط کرنے کی ذاتی تکلیف بڑی بڑی مصیبتوں سے بچاتی ہے۔

اچھے آدمی دعا مانگتے ہیں اور برے بھیک مانگتے ہیں، کیونکہ دنیا میں سب سے زیادہ بے عزتی کا کام بھیک مانگنا ہے۔

موج تبسم

والد:۔ (اپنے بیٹے سے) آج تمہارے امتحان کا نتیجہ نکلنا تھا ——— ؟"

لڑکا:۔ جی ہاں مبارک ہو۔

والد:۔ کیا تم پاس ہو گئے ہو۔

لڑکا:۔ جی نہیں۔ بلکہ فیل ہو گیا ہوں۔ آپ کو اس سال میری کتابیں خریدنی نہیں پڑینگی۔

ڈاکٹر:۔ ہیں یہ کیا۔ صبح جب تم ہسپتال میں داخل ہوئے تھے تو صرف تمہارے گلے میں خراش تھی مگر اب تمہارے ہاتھ پاؤں پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں

مریض:۔ کیا کروں میں اس کمرے میں اکیلا ہوں۔

ڈاکٹر:۔ تو کیا ہوا۔

مریض:۔ نرس دوا پلانے آئی تھی۔

جوتشی:۔ میں آپ کو معمولی سی فیس پر سچی سچی باتیں بتا سکتا ہوں۔

نوجوان:۔ جب میں رات کو دیر سے اپنے گھر جاؤں تو بیوی مفت میں ہی مجھے سب سچی باتیں بتا دیتی ہے

دلچسپ معلومات

کیا تم جانتے ہو!

دنیا میں سب سے زیادہ فلم امریکہ میں تیار ہوتے ہیں کیونکہ تین لاکھ آدمی فلمی کام کرتے ہیں

دنیا میں سب سے بڑی کتاب عجائب خانہ لندن میں ہے یہ تمام دنیا کی اٹلس اور تاریخ ہے یہ کتاب ۶ فٹ لمبی اور ۴ فٹ چوڑی اور ۲ فٹ موٹی ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا کتب خانہ پیرس میں واقع ہے جہاں ۰۰۰۰، ۹۰، لاکھ کتابیں ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑی قیمتی کرسی پائے تخت روم کے پاس ہے جسکی اس وقت قیمت چالیس ہزار روپیہ ہے اکرسی کے مختلف جگہوں پر جواہرات بھی جڑے ہوئے ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑا کھیت سوویٹ یونین کے صوبہ شمالی کاکیشیا میں واقع ہے اس کھیت کا رقبہ ۴۳۷، ۱۶۰، ۱ ایکڑ ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا کبوتر خانہ لاس اینجلس (کیلیفورنیا) میں ہے اس کا رقبہ ۱۰ ایکڑ ہے جس میں ۱۶۰۰۰ کبوتر رہتے ہیں

افسانہ

ایک پُر اسرار اور عبرت انگیز سرگذشت

دہلی کے پرانے کھنڈر میں میں نے ایک سہ پارہ کو دیکھا، جو پریشان حال اِدھر سے اُدھر پھر رہی تھی، اس کا جسم ننگا تھا، پیٹ خالی تھا زلفیں شانوں پر بکھری ہوئی تھیں، غریبی اسکی مددگار تھی، افلاس اس کا ساتھی تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کا چہرہ نورانی تھا حسن ابھی باقی تھا، اسکی نشیلی آنکھوں میں ایک داستان تھی، جسے وہی سمجھ سکتا ہے جس کو قدرت نے دل دیا ہے۔

دو ننھے ننھے بچے اس کے ساتھ تھے۔ بچے بھوک پیاس سے تڑپ رہے تھے۔ یہ تسلی دے رہی تھی، وہ روتے تھے۔ یہ بہلاتی تھی۔ جب مچلتے تھے تو کلیجہ سے لگا کر بار بار آسمان کی طرف دیکھتی تھی۔ آسمان کی بلندیوں پا اسکی نگاہوں سے ایک شور برپا ہو جاتا تھا۔ لیکن دنیا والے اس سے بے خبر تھے۔

وہ شاہانِ مغلیہ کے مزاروں پہ گئی اس نے دردمندانہ آواز میں کہا اے ہندوستان کی سرزمین کے وارثو تم غافل ہو۔ تم آرام سے ہو، مجھے دیکھو کہ میں کس پریشان حالی میں تمہارے پاس آئی ہوں کیا تمہارے پاس ایک چادر ہے، جو مجھے برہنگی سے بچا سکے کیا تمہارے پاس مٹھی بھر چنے کے دانے ہیں جس سے میں شکم بھر سکوں اور ان غریب بچوں کو کچھ کھلا کر چین سے سلا سکوں۔ کیا تمہارے پاس کوئی ٹھکانا ہے۔ جو مجھے دھوپ اور سردی سے بچا سکے

سکوت بدستور طاری رہا عبرت نے کہا کل مشرق سے مغرب تک ان کی حکومت تھی لیکن آج انکو اتنی بھی قدرت نہیں کہ ہندوستان کی ایک بیکس کی آواز بھی سن سکیں۔ مشیت نے کہا یہ قدرت کے راز ہیں اسے عقل نہیں سمجھ سکتی اگر انکو سمجھنا ہے تو انقلابات کی تاریخ دیکھ دنیا میں ہمیشہ یہ نشیب و فراز ہوتے چلے آئے ہیں۔

عبرت نے قدرت کی آواز سنی تو وہ روز الو ہو گئی۔ اور اس نے کہا اے بادشاہوں کے مالک دیکھ یہ غریب عورت کس مصیبت میں ہے۔ کیا تو اُسے روٹی نہیں دیگا۔ کیا تو اس کے تن کو نہیں ڈھکے گا۔ لیکن اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ عبرت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ ان معصوم بچوں پر رحم کر۔ کرم کر یہ بیگناہ ہیں قدرت عبرت کی اس سادہ لوحی پر مسکرائی اور اس نے مسکرا کر کہا کہ ظلم بڑھنے دو ستم کو پھلنے دو۔ جبر کو ہرگز نہ روکو۔ یہ ہمارے کھیل ہیں اور ان ہی کھیلوں سے انقلاب کی آگ ہم لگایا کرتے ہیں۔ اگر یہ عورت روتی ہے تو اسے خوب رونے دو اگر یہ بچے تڑپتے ہیں تو تڑپنے دو۔ یہ راز ہیں اور انہیں انسانی عقل کبھی نہیں سمجھ سکتی۔

عبرت اور قدرت میں باتیں ہو رہی تھیں اور غریب عورت شاہانِ مغلیہ کے مزارات پر کھڑی رو رہی تھی، بچے تڑپ رہے تھے اسکی آنکھیں شفق کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ کچھ مغربی سیاح بھی مزارات کو دیکھنے کے لئے آئے انہوں نے اس بوسیدہ حال عورت کو دیکھا اور مسکرائے۔

غریب عورت کے دل نے کہا یہ سفید رنگ والے ہیں انکا دل بھی اجلا ہوگا وہ اپنے دونوں بچوں کو لئے ہوئے آگے بڑھی اور درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔ آقا ہم بھوکے ہیں۔ ہم ننگے ہیں۔ ہمارے بچے فاقہ سے ہیں ہم پر رحم کیجئے اور یہ کہتے ہوئے پریشان حال عورت نے گورے رنگ والے کا دامن پکڑ لیا

مغرب کے تہذیب یافتہ انسان کے لباس کو غریب عورت کا میلا ہاتھ لگا تو وہ برافروختہ ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ کی آگ روشن ہو گئی۔ اس نے خستہ حال عورت کے ایک ایسی ٹھوکر ماری کہ وہ بیہوش ہو گئی۔ بچے یہ دیکھکر لرز گئے۔ اور ماں کے سینے سے چمٹ گئے وہ بیہوش پڑی ہوئی تھی۔ بچے سینے سے چمٹے ہوئے تھے۔ اور کچھ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ اس کو کس جرم میں یہ سزا دی گئی ہے۔

بڑی دیر کے بعد غریب عورت کو ہوش آیا اور اس نے درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا، خداوندا کبھی تو نے بادشاہت کا تاج میرے سر پر رکھا تھا لیکن آج میں اور میرے معصوم بچے ظلم و ستم کا شکار بنے ہوئے ہیں اور اپنے عیسیٰ کی امت کے افعال دیکھ۔ حضرت عیسیٰ نے مردوں میں زندگی پیدا کی تھی۔ لیکن اس کی اُمت ہندوستان کے زندوں کو مردہ بنا رہی ہے۔

قدرت کی روشنی ایک مرتبہ پھر دہلی کے کھنڈروں میں چکی اور اس نے چمک کر کہا اے "بھارت کی دیوی!" نہ گھبرا قدرت مظلوم کے ساتھ ہے۔ تیرے دونوں بچے ہندو اور مسلمان ہی اس زمین کے وارث ہیں۔ ظلم کو اور بڑھنے دے ستم کا اور انتظار کر اور قدرت کے تماشہ کا نظارہ کئے جا۔ مشیت ایک نئے انقلاب کی تیاری میں معروف ہے۔ مظلوم عورت نے یہ سنا تو وہ سجدہ میں گر پڑی اور سنا ہے کہ وہ اس وقت تک سجدہ میں پڑی رہے گی۔ جب تک قدرت ہی اس کے سر کو خود اٹھا کر بلندی نہ بخشے۔ (عاملی)

مزید علاقہ چھین لیا گیا

وائنا ۳ نومبر۔ ہنگری اور زیکوسلاویکیہ کی سرحد کے متعلق اٹلی اور جرمنی کا فیصلہ آج صادر کر دیا گیا۔ اس کی رو سے زیکوسلاویکیہ کے وہ تمام علاقے جن میں ہنگریوں کی خالص اکثریت ہے۔ ہنگری کو دینا منظور کئے ہیں۔ اس طریقہ پر تقریباً دس لاکھ ہنگرین ایک وسیع علاقہ ہنگری کے قبضہ میں آ جائے گا۔

پانچ شہروں میں سے جن کے متعلق تنازعہ تھا۔ ہنگری کو ارتھنیا کی راجدھانی یوہرڈ اور ارتھنیا کا دوسرا شہر جو سب سے بڑا شہر ہے ... اور ایک بڑا ملارک شہر کو شائی ہنگری کے قبضہ میں آ گئے ہیں اور شہر بڑانسلاوا اور نیٹرا پر سلاویکیوں کا ہی قبضہ رہے گا۔ اس فیصلہ کی رو سے سلاویکیہ اور ارتھنیا کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل بالکل منقطع ہو گیا ہے۔ اس فیصلہ کو ہنگری اور اٹلی کی فتح بتلائی جاتی ہے اور سلاویکیوں کو کاری ضرب لگی ہے۔ زیکوسلاویکیہ والے ۵ نومبر کو علاقہ خالی کرنا شروع کر دیں گے۔

حکومت جاپان کا اعلان

ٹوکیو ۲ نومبر۔ حکومت جاپان کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ مشرق بعید میں ایک نیا نظام قائم کرنے میں کیونتانگ گورنمنٹ کی شمولیت پر جاپان کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ بشرطیکہ وہ جاپان کے خلاف اور کمیونسٹوں کے حق میں اپنی پالیسی ترک کر دے اور عمال حکومت کو تبدیل کر دے۔

بیان میں مزید لکھا ہے کہ ایک نیا نظام جاپان منچوکو اور چین کے درمیان باہمی امداد کے اصول پر مبنی ہو گا۔

پیکن ۲ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک موٹر ڈرائیور مسٹر سنگھ جو رونک کے قریب سے قبیلے والوں نے اغوا کر لیا گیا۔ اسے اب گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اس کی لاش واپس لانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

والیان ریاست اور ذمہ دار حکومت

نئی دہلی یکم نومبر۔ اخبار ہندوستان ٹائمز کا خاص نامہ نگار اس خبر کے لئے ذمہ دار ہے کہ اس امر کا کوئی امکان نہیں ہے کہ حکومت ہند مرادوابیر آشاہی محکمہ اور وزیر ہند سے ہے۔ والیان ریاست پر اس بات کے لئے زور دے گی کہ وہ اپنی اپنی ریاستوں میں ذمہ دار حکومت قائم کرنے میں جلدی کریں بمعلوم ہوا ہے کہ جہاں تک فیڈریشن کا تعلق ہے گدی نشینی کے وثیقہ کو جس پر نظر ثانی ہو چکی ہے۔ جلد ہی بڑی بڑی ریاستوں کے پاس بھیجدیا جائے گا۔ اور ان سے یہ کہا جائے گا کہ وہ عنقریب مستقبل میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کی کوئی امید رکھے بغیر فیڈریشن میں شامل ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں جلد فیصلہ کریں۔

ٹانڈہ میں گولی چلنے کے متعلق تحقیقات

لکھنؤ ۳۱ اکتوبر۔ مسٹر محمد وسیم بیرسٹرایٹ لار اور مسٹر فیاض علی نے جنہوں نے ٹانڈہ تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو مسلمانوں کی جانب سے پیروی کی تھی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یوپی کی خدمت میں ایک میموریل پیش کیا ہے۔ انھوں نے آج وزیراعظم سے ملاقات کی اور ان سے یہ درخواست کی کہ وہ تمام متعلقہ کاغذات بیانات اور رپورٹوں کو سرکاری پارٹی کی طرح انھیں بھی دیکھنے کی اجازت دیں۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم نے یہ جواب دیا کہ تمام متعلقہ کاغذات مسٹر جسٹس بوک کے پاس ہیں جو کہ تحقیقات کر رہے ہیں۔ اگر انھوں نے کاغذات کو دکھانا مصلحت آمیز

مصر کو مسولینی کے حملہ کا خطرہ!

لندن ـ سنڈے کرانیکل کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ابی سینا کی سرحد کی طرف سے مصر پر حملہ کرنے کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے. کیونکہ کئی اطالوی جاسوس اس علاقہ میں بغاوت پھیلاتے دیکھے گئے ہیں. لیبیا کی طرف سے بھی اس قسم کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے. معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس برطانوی وزیر خارجہ نے مصری حکومت کو یقین دلایا ہے کہ کسی شکل صورت میں برطانیہ کی تمام طاقت انکی مدد کو آئے گی.

فلسطین کا آیندہ طرز حکومت

لندن ۲۸ر اکتوبر. باخبر سیاسی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ فلسطین میں خوب جبل پر امن قایم کرنے کے لئے بعد دولت برطانیہ عرب یہودی نمایندوں کی ایک کانفرنس منعقد کریگی جسمیں فلسطین کے آیندہ طرز حکومت پر بحث و تحقیق کی جائے گی. اسی دوران میں عرب دمشق کی بھی ایک مجلس مشاورت منعقد ہونے والی ہے جسمیں وہ اپنی جد و جہد اس کی کامیابی کے ذرایع اور طریقہ ہائے کار پر غور کریگی. یہ یقین کرلینے کے اسباب موجود ہیں کہ وزیر خارجہ عراق کی وساطت سے بہت جلد دو یا تین ہی ہفتوں میں برطانیہ اور فلسطین عربوں کے درمیان مصالحت کی کوئی صورت نکل آئے گی.

یہودی ماہرین صنعت کی خدمات حاصل کیجائینگی

رانچی ۲۶ر اکتوبر. معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم ترقیات بہار نے پنڈت پنڈت جواہر لال نہرو کی ایک چٹھی کے جواب میں جس میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ صنعتوں کی تنظیم کے معاملہ میں آسٹریلیا اور زیکوسلاویکیہ سے نکالے ہوئے ماہر یہودیوں کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے ایک بحری تار بھیجا ہے اور اپنے صوبہ کی صنعتی اسکیموں ونیز ترقی کی دیگر اسکیموں کے سلسلہ میں چار ماہر یہودیوں کی خدمات حاصل کرنا منظور کر لیا ہے.

تعلقہ داروں کی کمیٹی میں پھوٹ

لکھنؤ ۳۱ر اکتوبر. ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ راجہ مہیشور دیال سیٹھ اور راجہ سلیم پور نے اُن ۸ آدمیوں کی کمیٹی سے استعفےٰ دیدیا ہے جن کو برٹش انڈین ایسوسی ایشن نے بل مزارعہ کے بارے میں سمجھوتہ کی گفت و شنید کے سوال پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا تھا.

طویل بحث تحقیق کے بعد کثرت رائے سے یہ قرار پایا کہ کانگریس ہائی کمانڈ کے روبرو اپنے معاملہ کو پیش کیا جائے. لیکن کہا جاتا ہے کہ راجہ مہیشور دیال سیٹھ اور راجہ سلیم پور نے اس پر اصرار کیا کہ معاملہ کو پیش کرنے کے لئے مطلب کی وضاحت کی جائے. انہوں نے کہا ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ شاید اس سے یہ مطلب اخذ کیا جائے کہ تعلقداروں کو کانگریس ہائی کمانڈ کی ثالثی منظور ہے جسے ہم ہرگز منظور نہیں کرسکتے.

پیشتر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دو روز تک برابر بحث تحقیق ہونے کے بعد آج پھر تعلقداروں کی کمیٹی کی میٹنگ ہوگی. اگرچہ یہ معلوم ہوگیا ہے کہ کمیٹی نے کانگریس ہائی کمانڈ کے مداخلت کے بارے میں انفرادی طور پر اپنی رائے قایم کرلی ہے تاہم اُسے تحریری شکل دینے میں کچھ تاخیر ہو رہی ہے. نواب چھتاری سے جو کہ آگرہ کے زمینداروں کی جانب سے کانگریس ہائی کمانڈ کی مداخلت کو پہلے ہی منظور کرچکے ہیں برابر مشورہ کیا جا رہا ہے. باخبر حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بہت ممکن ہے رزولیوشن میں لفظ ثالثی کو بالکل استعمال نہ کیا جائے اور کمیٹی بل مزارعہ کے متنازعہ نکات پر کانگریس ہائی کمانڈ کے ساتھ بحث کرنے اور اس کے مداخلت کرنے کو منظور کرے.

کسانوں کی کانفرنس

لکھنؤ ۳۱ر اکتوبر. کل یہاں ہزاروں دیہاتی کسان کانفرنس میں شریک ہوئے.

کانفرنس نے ایک رزولیوشن پاس کیا جسمیں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا کہ زمیندار کسانوں پر مظالم کرنے اور انھیں ان کے حق بجانب اور قانونی حقوق سے محروم رکھنے کے لئے منظم کوشش کر رہے ہیں. ریزولیوشن میں یہ بھی بتایا گیا کہ تمام صوبہ سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ زمینداروں نے ہزاروں کسانوں کو جبراً بے دخل کر دیا ہے. اور حکومت کسانوں کی آراضیات کو انھیں واپس دلانے میں ناکام رہی ہے.

رزولیوشن میں حکومت سے یہ درخواست کی گئی کہ زمینداروں کی چیرہ دستیوں کو ختم کیا جائے اور یہ واضح کر دیا گیا کہ اگر زمینداروں کی چیرہ دستیاں جاری رہیں تو کسانوں کے پاس اپنے جائز حقوق کو محفوظ رکھنے کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہ رہے گا. کہ وہ اجتماعی طور پر ستیہ آگرہ کریں.

شام کو پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر محکمہ انصاف اور بابو پرسوتم داس ٹنڈن اسپیکر یوپی اسمبلی نے کانفرنس میں تقریریں کیں.

وزیر اعظم نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ بتایا کہ کانگریسی حکومت کو کسانوں کی بہبودی کا کس قدر خیال ہے. بل مزارعہ میں کانگریس ہائی کمانڈ کی مداخلت کرنے کے سوال کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے. زمیندار ہی کانگریس ہائی کمانڈ پر مداخلت کرنے کے لئے زور دے رہے ہیں.

ڈاکٹر کاٹجو نے پنچایت راج کا ذکر کیا اور بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے کہا کہ کسان ہنومان کی طرح ہیں. جس طرح ہنومان جی کو اُس وقت تک اپنی طاقت کا احساس نہیں ہوا جب تک کہ انھوں نے اُسے اپنے دشمنوں کے خلاف استعمال نہیں کیا. ٹھیک اسی طرح کسانوں کو بھی ابھی اپنی طاقت کا احساس نہیں ہے.

چین اور جاپان کی جنگ کا نیا دور

لندن چین کی وزارت خارجہ سے چینی سفارتخانہ لندن میں ایک تار موصول ہوا ہے کہ اب چین اور جاپان کی جنگ نے ایک نیا پہلو اختیار کر لیا ہے جسمیں چینیوں کی مشکلات بڑھ گئی ہیں مگر جاپانیوں کی مشکلات ان سے بھی زیادہ ہیں. اس تار میں یہ بھی درج ہے ہونان سرجوان اور یونن کے گورنر لوگوں کو ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے آمادہ کر رہے ہیں چینی پارلمینٹ کی میٹنگ میں مخالفت کا پروگرام مکمل کیا جائے گا. اس تار کے آخر میں لکھا ہے کہ اخباری رائیں اور سرکاری تقریریں تمام ملک میں متفق ہیں کہ طویل جنگ کے لئے فوجی طاقت قایم رکھنے کی غرض سے موو ہان کو باقاعدہ خالی کر دینا چاہیئے.

فلسطین کانگریس کے وفد کی روانگی

قاہرہ ۲۷ر اکتوبر. کو قاہرہ سے فلسطین کانگریس کا ڈیپوٹیشن لندن کے لئے روانہ ہوگیا اس کی روانگی کے وقت اسکولوں اور یونیورسٹی کے طالب علموں نے زبردست مظاہرہ کیا. پولیس نے طالب علموں کو منتشر کرنے کے لئے ہوائی فائر کئے کیونکہ طالب علم زبردستی وزیر اعظم سے ملاقات کرنا چاہتے تھے.

جاپان کی شرائط صلح

ہانگ کانگ ۳۱ر اکتوبر. جاپان نے چین کو جو شرائط صلح پیش کی ہیں ان میں سے دو خاص یہ ہیں کہ جنرل چیانگ کائی شیک سے کوئی واسطہ نہ رکھا جائے. اور جاپانی فوجیں تنے طویل عرصہ تک چین میں رہیں جب تک جاپان کے خلاف اور کمیونزم کے حق میں پروپیگنڈا ختم نہ ہو جائے.

مسٹر آصف علی پشاور پہنچ گئے

پشاور ۳۱ر اکتوبر. مسٹر آصف علی ممبر مرکزی اسمبلی جن کو کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بنوں پر قبائلیوں کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا تھا کل رات پشاور پہنچے اور انھوں نے وزیر اعظم و نیز دیگر وزیروں سے بھی گفتگو کی.

یہودیوں کا اخراج بند کر دیا گیا

برلن ۳۰ر اکتوبر. سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت جرمنی نے پولینڈ کے یہودیوں کا اخراج بند کرنا منظور کر لیا ہے حکومت جرمنی اور حکومت پولینڈ کے درمیان بات چیت کے بعد ایسا کیا گیا ہے.

صحت کا مطلب ہے روپیہ

ڈاکٹروں کی نظر میں

جس طرح یہ مقولہ "خراب تندرستی میں روپیہ صرف ہوتا ہے" سچ ہے اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ "ایک صحتور آدمی زیادہ روپیہ پیدا کر سکتا ہے"!

آجکل فی زمانہ ہر شخص کو پوری جدوجہد کرنا پڑتی ہے اور اگر اس کو ترقی حاصل کرنا ہے تو اچھی تندرستی کا ہونا لازمی ہے۔ اس مقولہ کی کوئی وقعت نہیں ہے کہ

زیادہ جدوجہد ہی ترقی کا سبب ہے۔

آجکل تندرستی قایم رکھنے کے سہل اصول ہر کس و ناکس کو معلوم ہیں سیکڑوں برسوں کی پرانی دوائیوں کے بجائے معمولی طریقہ ایجاد ہوگئے ہیں، اور ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح سے جسم کے اعضا کام کرتے ہیں۔ آجکل ڈاکٹر صرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ "زود ہضم" کھانے۔ ورزش اور صاف ہوا میں تندرستی قایم رکھنے کی بہترین دوا ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ ان باتوں کی پابندی کرنے سے ہم زیادہ چست و چالاک بن سکتے ہیں اور خوش رہ سکتے ہیں۔

مگر ایک بات ایسی ہے کہ جس کے سمجھنے کی کوشش بہت کم لوگ کرتے ہیں، عام طور پر لوگ اس کھانے کو جو خراب ہو گیا ہے کھا لیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی آنتوں میں فضلا جمع ہو جاتا ہے اور کل اعضا میں زہر زیادہ پھیل جاتا ہے۔

دردسر اور سستی وغیرہ کی شکایت جو کہ قبض سے ہو جاتی ہے عام طور پر پائی جاتی ہے۔ ان لوگوں کو جن کو اپنے کاروبار میں کافی ورزش اور صاف ہوا لینے کا موقع نہیں ملتا ان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ زیادہ احتیاط رکھیں۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ آجکل کے طریقہ رہایش میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ کبھی کبھی کوئی ملین یعنی دست لانے والی دوا استعمال کی جاوے۔

اس کے لئے "کالی فارنین (CALİ FORNİAN)" انجیر سے تیار کی ہوئی ادویات زیادہ موزوں ہیں کیونکہ اس پھل میں دست لانے کا حصہ قدرتی طور پر موجود ہے اور اسمیں کوئی نقصان دہ چیز بھی شامل نہیں ہے بچوں کے لئے یہ اور بھی زیادہ مفید ہے کیونکہ یہ دوا تیز نہ ہوتے ہوئے بھی ان پر اپنا پورا اثر کرتی ہے۔ اور دست ملین لاتی ہے"!

وسنتی کا پانچواں شاندار ہفتہ

سنیچر ٢٩ر اکتوبر سے مسرز واڈیا مووی ٹون کے اصلاحی شاہکار وسنتی کا پانچواں شاندار ہفتہ شروع ہو گیا ہے۔ نسیم کی نیچرل ایکٹنگ اور دلکش نغمے بیحد پسند کئے گئے ہیں۔

دیگر اداکاروں میں لوئیں۔ صادق علی اور شاہزادت کا کام قابل تعریف ہے۔

حکومت ہند کو خسارہ

نئی دہلی ٣١ر اکتوبر۔ اس سال حکومت ہند کو زبردست خسارہ کی امید ہے ایک دفعہ تو اندازہ لگایا گیا تھا۔ کہ ٥ کروڑ روپیہ سے کم گھاٹا نہیں ہوگا لیکن حکومت نے اخراجات میں کمی کی اور کچھ تجارت کی حالت بہتر ہوگئی تو اس سے یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ گھاٹا کم ہوگا

مکتوب برلن

جرمنی اور ترکی میں تجارتی معاہدہ

دنیا میں اکثر معاہدہ ہوتے رہتے ہیں لیکن جیسا کہ اسوقت جرمنی اور ترکی میں تجارتی معاہدہ ہوا ہے وہ اپنی نوعیت کا لاثانی ہے، اختتام ستمبر کے دوران میں جرمنی کی طرف سے ایک تجارتی وفد زیر سرکردگی جرمن وزیر اقتصادیات ڈاکٹر فنک ترکی کی طرف روانہ ہوا۔ دوران سفر میں اکثر ممالک میں وزیر موصوف کا زبردست استقبال کیا گیا اور تجارتی تعلقات کو مضبوط بنانے کے واسطے گفتگوئیں کی گئیں لیکن آخر وہ دن آگیا کہ یہ وفد ترکی میں وارد ہوا اگر یہ تحریر کر دیا جائے تو بہتر ہوگا کہ ترکی حکومت نے وزیر اقتصادیات کو مدعو کیا تھا۔ اس ملاقات کا مقصد خاص طور پر یہ تھا کہ جہاں تک ہو سکے دونوں ممالک میں بہتر تجارتی تعلقات پیدا کئے جائیں۔ جرمن منسٹر ڈاکٹر فنک کی طرف سے اس کا اعلان کیا گیا کہ جرمنی ترکی کو ایک سو پچاس ملین (ایک ملین دس لاکھ کا) مارک کا قرضہ دیا جائے۔ حقیقت میں یہ ایسا قرضہ نہیں جیسا کہ برطانیہ نے حال ہی میں ترکی کو سولہ ملین پونڈ کی صورت میں دیا۔ اس قرضہ کو سیاسی قرضہ سے تعبیر کیا جائے تو درست ہوگا برخلاف اس کے جرمنی کی طرف سے جو ایک سو پچاس ملین مارک دیا جائے گا۔ وہ ایک طرف تو اسواسطے ہوگا کہ ترکی جو اسوقت اپنے ملک میں صنعت و حرفت کو ترقی دے رہا ہے۔ اسمیں جرمنی کی طرف سے اس کی امداد کی جائے۔ اور دوسری طرف خام اشیاء جو ترکی میں پیدا ہوتی ہیں انکو جرمنی اپنے ملک میں استعمال کرے۔ یہ دوسری وجہ جو ہے وہ بہت لازمی اور ضروری ہے کیونکہ ترکی کو اسکا بہت خیال تھا چنانچہ جرمنی نے اپنے دروازے ترکی خام پیداوار کے واسطے کھول دیئے۔ ترکی اسوقت اس بات کی کوشش میں ہے کہ وہ اپنے ملک کی حفاظت کے واسطے اسلحہ مہیا کرے اس کے واسطے جرمنی ترکی کی بہت امداد کریگا۔ حقیقت میں یہ وہ زمانہ ہے کہ ہر ایک ملک اگر اپنی حفاظت نہ کرے تو ایک نہ ایک دن دوسرے بڑے ملک اسکو ہضم کر جائیں علاوہ ازیں جسوقت ایک ملک طاقتور ہو جائے تو پھر نہایت آسانی سے اپنے مطالبات پورے کرا سکتا ہے۔ اسوقت دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں جو اسلحہ خود تیار نہ کر رہا ہو۔ یا دوسرے ممالک سے نہ خرید رہا ہو یہی معاملہ جرمنی کا ہے اور یہی قصہ اسوقت ترکی کا ہے۔ ان دونوں ممالک میں دوستی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان ممالک میں ہمیشہ سے دوستی چلی آئی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ جرمنی کا تعلق اسلامی ممالک سے بہت اچھا رہا ہے۔ باوجود اس کے جرمنی نے شہنشاہیت کی پولیسی اختیار نہیں کی۔ لیکن برطانیہ کو یہ باتیں پسند نہیں وہ چاہتی ہے کہ صرف اسی کا تعلق ان ممالک سے رہے لیکن اسوقت ترکی جو سیاست کر رہا ہے وہ بھی واقعی قابل تعریف ہے، ترکی ان تمام باتوں سے اپنا فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور ہونا بھی چاہیئے۔ ممکن ہم ہندوستانی دنیا کی امداد کو تیار ہیں لیکن اپنی امداد نہیں کرتے سب سے پہلے اپنی امداد اس کے بعد دوسروں کی۔

برطانیہ کی عالمگیر حکومت

حال ہی میں اس موضوع پر ایک کتاب جرمن زبان میں شایع ہوئی ہے جو حقیقت میں مطالعہ سے تعلق رکھتی ہے، حقیقت میں ایسی کتابوں کی ہندوستان میں سخت ضرورت ہے کیونکہ ان کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری "سرکار" کا اصل اصول کیا ہے اور کسطرح سے انھوں نے ہندوستان میں پاؤں جمایا اور جسوقت ہندوستان پر برطانیہ نے قبضہ کر لیا اس کے بعد پھر تمام ہندوستان پر ایسی سیاست کی کہ قوم میں نااتفاقی پیدا کر دی اور اسی نااتفاقی

سب لوگ متفق ہیں

موجودہ سائینس نے چائے کے بارے میں ہماری معلومات میں بہت کچھ اضافہ کر دیا ہے لیکن قدیم زمانہ کے میڈیکل سائینس آیورویدک کے مطابق ہندوستان کے لوگ اس کے خواص اور خوبیوں سے بالکل ناواقف نہ تھے آیورویدک حکماء اپنے طریقہ کے مطابق چائے کے خوبیوں کا مشاہدہ کیا کرتے تھے جس کا نتیجہ ہندوستانی دواؤں کی سنسکرت کتاب جس کا نام شالیگرامانائی انو بھوشتا میں درج ہے۔ اس کتاب میں چائے کے موضوع پر سنسکرت کے چار کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے جسمیں چائے کے خواص اس کا انسان کے جسم پر اثر وغیرہ کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں دو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پہلا یہ کہ "چائے کا اثر جلد ہوتا ہے، یہ جسم کو گرم کرتی ہے بھوک بڑھاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے اور ہلکی ہے۔ بلغم پیدا ہونے نہیں دیتی اور صفرا کو روکتی ہے"!

اور دوسرے یہ کہ چائے بخار کے جراثیم کو مار ڈالتی ہے۔ دل کی حرکت کو مضبوط کرتی ہے ہاضمہ میں مدد دیتی ہے، اور سردی کو دور کرتی ہے۔

آیوروید کی ایک خاص کتاب میں چائے کو چار ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ بلیس ملری۔ گیری وید۔ شام پرنی اور اتاندری اور لکھا ہے کہ "چائے کھانسی کو روکتی ہے۔ پسینہ بڑھاتی ہے۔ طاقت بخشتی ہے بلغم دور کرتی ہے۔ بخار چھڑاتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے اور سستی دور کرتی ہے"!

البتہ آجکل ہم چائے کو دوا کے طور پر استعمال نہیں کرتے اور نہ ہی اس غرض سے پیتے ہیں کہ اسمیں خوبیاں ہیں جن کا ذکر ہندوستانی ویدوں نے کیا ہے۔ جہاں موجودہ سائینس اور آریویدک اصول متفق ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ چائے میں تر و تازگی پیدا کرنے اور جوش بڑھانے کی خاصیت موجود ہے اس کے روزمرہ کے استعمال سے جو فوائد حاصل ہیں اس سے ہر چائے پینے والا بخوبی واقف ہے۔

جوش بڑھانے کے خواص جو چائے اور قہوہ میں موجود ہیں ان کے بارے میں ڈاکٹر جی روش پیج ممکرہ دانشلے کے مشہور ڈاکٹر نے اخبار لانسٹ میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دواؤں کے موضوع میں چائے اور قہوہ کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ ان کے اندر کیفین موجود ہے کیفین روحانی طاقت بڑھاتی ہے جس سے ہوش زیادہ عرصہ تک درست رہتا ہے جسم میں پھرتی آجاتی ہے۔ تھکان اور سستی کم ہو جاتی ہے اس کا اثر پٹھوں پر بھی ہوتا ہے جس کی وجہ سے آدمی بغیر تھکان محسوس کئے کام کرتا ہے۔

---

٥ پر اسوقت برطانیہ کی حکومت کا دارومدار ہے جیسا کہ اس کتاب Das Britische Weltreich کے مصنف نے بیان کیا ہے۔ مسٹر سوٹر نے وہ مواد فراہم کیا ہے کہ جس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ایک کتاب کے لکھنے میں کسقدر محنت کی ضرورت ہے۔ جس مطبع میں یہ کتاب شایع ہوئی ہے وہ ہمیشہ سے بہترین سے بہترین سیاسی کتابیں جرمنی زبان میں شایع کرتا رہتا ہے۔ حقیقت میں بدقسمتی کا مقام ہے کہ جو بات اس کتاب میں یہ بیان کیا جائے۔ کہ مٹھی بھر انگریز تین سو ملین سے زیادہ ہندوستانیوں پر حکومت کر رہے ہیں یہ ایک ایسی عجیب غریب بات ہے کہ اگر اس کو سیاسی معجزہ سے تعبیر کیا جائے تو قطعی مبالغہ نہ ہوگا اور یہ تمام باتیں صرف اسپر مبنی ہیں کہ برطانیہ وہ بہترین سیاست کرتی ہے کہ ایک ہندوستانی قوم ایک مرکز پر جمع نہیں ہو سکتی ان تمام باتوں کی وجہ سے برطانیہ کو اس کا موقع مل گیا ہے کہ وہ ایک ملک کو خوب اچھی طرح سے لوٹے اور جہانتک ہو سکے اسکو اس طرح برباد کرے کہ اسمیں کچھ باقی نہ رہے یہ کتاب اس مطبع میں شایع ہوئی ہے۔

فوج اور عربوں میں زبردست مقابلہ

حیفہ یکم نومبر۔ تمام فلسطین میں آج سے عربوں نے تین روز کے لئے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ عرب موٹروں اور دیگر گاڑیوں کی ہڑتال ٹریفک پر کنٹرول کے خلاف بطور پروٹسٹ غیر معینہ عرصہ تک جاری رہے گی۔ تمام دوکانیں اور کارخانے بند ہو گئے ہیں۔ سرکاری اور نیم سرکاری ملازمتوں پر بھی اثر پڑا ہے۔ اور وہاں یہودیوں اور برطانی سٹاف کی امداد سے کام ہو رہا ہے صرف بندرگاہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں عرب حسب معمول کام کر رہے ہیں۔

کل حیفہ اور بینوں میں برطانی فوج اور عربوں میں مقابلہ ہوا۔ بہت سے عرب ہلاک ہو گئے۔ "پیلسٹائین سویٹ" نے غیر سرکاری طور پر اندازہ لگایا ہے کہ ماہ اکتوبر میں ٥٢٠ اشخاص ہلاک ہوئے جن میں ٤٧٠ عرب ہیں اور ٢٤٠ اشخاص زخمی ہوئے۔ فلسطین میں ٤ ماہ کے اندر ١٣٥٧ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ٢٤ انگریز اور ٢١٩ یہودی ہیں اور ١١٦٢ اشخاص مجروح ہوئے۔

کانگریس کا اجلاس

ناگپور یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاکوشل پراونشل کانگریس کمیٹی کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی سے سفارش کی ہے کہ کانگریس کا اجلاس ٥ر فروری ١٩٣٩ء یا ٤ر مارچ ١٩٣٩ء کو منعقد کیا جائے گا۔ ان تاریخوں کی اسلئے سفارش کی گئی ہے کہ اس وقت چاند پورا ہوگا۔ اور اس کی روشنی سے فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔

اٹلی اور برطانیہ کے معاہدہ پر جلد ہی عملدرآمد

لندن یکم نومبر۔ موجودہ سیشن کو ختم کرنے کے لئے آج جب پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوا وزیر اعظم نے فرمایا کہ حکومت اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مسٹر چیمبر لین نے مزید فرمایا کہ میں آج رات کو ایک تحریک پیش کرونگا جس کے ذریعہ حکومت کے ارادہ کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اور اس پر کل بحث ہوگی۔

بین الاقوامی صورت حالات پر بحث شروع کرتے ہوئے مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے اس عظیم شکست کے نتائج کی جانب توجہ مبذول کرائی جو جمہوری گورنمنٹ اور امن اور قانون کے کاز کو اٹھانا پڑی ہے۔ مسٹر اٹیلی نے کہا کہ سمجھوتہ میونچ کے ذریعہ ہر ہٹلر کو اس سے کہیں زیادہ دیدیا گیا جو ہر ہٹلر نے گوڈسبرگ میں طلب کیا تھا۔ آپ نے کہا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے وقت اور کسی بات کا لحاظ نہیں رکھا گیا بجز اس کے ہر ہٹلر کے مطالبات کیا ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اراضی کی تقسیم جرمنی اور اٹلی کے فیصلہ پر چھوڑ دی گئی۔

مسٹر اٹیلی نے دریافت کیا کہ اس گارنٹی کے متعلق کیا پوزیشن ہے جو یہ ملک دینا چاہتا تھا اور گارنٹی میں اس کے کون کون ساتھی ہوں گے کیا روس بھی شامل ہوگا؟ کیا آج گارنٹی کا اطلاق ہو رہا ہے اور آیا اس کے مطابق عمل ہوگا۔ مسٹر اٹیلی نے کہا کہ میں اس کے سخت خلاف ہوں کہ برطانیہ مبہم قسم کی ذمہ داریاں اپنے سر لے۔

مہاتما جی اور نائب وزیر ہند

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۳۰ اکتوبر۔ لفٹنٹ کرنل لے جے میور ہیڈ نائب وزیر ہند نے آج صبح ۱۰ بجے اپنے پرائیوٹ سکرٹری کے ہمراہ مہاتما جی سے ملاقات کی۔ اور مہاتما جی کے پرائیوٹ سکرٹری مسٹر پیارے لال اس موقع پر موجود نہ تھے۔ مہاتما جی اور نائب وزیر ہند کے درمیان تقریباً ۱۵ منٹ تک تبادلہ خیالات ہوا۔ گفت و شنید کے موضوع کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔

اودھ کے تعلقدار اور وزیر اعظم

لکھنؤ یکم نومبر معلوم ہوا ہے کہ راجہ جہانگیر آباد پریزیڈنٹ برٹش انڈین ایسوسی ایشن (جو کہ اودھ کے تعلقہ داروں کی انجمن ہے) نے آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی کے پاس اس مطلب کی ایک چٹھی بھیجی ہے کہ وہ اراضی کے کل مسئلہ پر حکومت یو پی سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ اس تبادلہ خیالات سے اُن کا مقصد وہی ہے جس کی وضاحت اس ریزولیوشن میں کی گئی ہے۔ جو کہ بل مزارعہ کے متعلق پاس کیا گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ پنڈت پنت نے انکو یہ جواب دیا ہے کہ اگرچہ ان کی حکومت تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن انہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ کانگریس ہائی کمانڈ اس وقت تک مداخلت نہیں کریگا۔ جب تک کہ تعلقہ دار بل مزارعہ کے سلسلہ میں ہائی کمانڈ کو ثالث بنانا منظور نہیں کریں گے۔

توقع کی جاتی ہے کہ تعلقداروں کے پاس سے اس کا جواب آجانے پر حکومت سردار پٹیل سے مشورہ کریگی۔ بہرحال انقطاعی فیصلہ ۱۰ نومبر سے پہلے ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ ۱۰ نومبر سے یو پی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو جائے گا۔

ہمارے ملک کا بھلا ہندو مسلم اتحاد میں ہے

دادو یکم نومبر۔ آنریبل پیر الٰہی بخش وزیر مالیات سندھ نے بی۔ این۔ ہائی اسکول دادو کا افتتاح کرتے ہوئے ایک تقریر فرمائی جس میں انھوں نے فرمایا کہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے اور نہ میں نے یہ رضامندی ظاہر کی تھی کہ سندھ میں مسلم لیگی وزارت بنائی جائے گی۔ ہم نے ایک لیگی پارٹی بنانے کے لئے ایک خط پر دستخط کئے تھے اسلیئے یہ بات جھوٹ ہے کہ ہم وعدہ کرکے مکر گئے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پیر الٰہی بخش نے فرمایا کہ ہمارے لئے وزارت کوئی شہد نہیں ہے جسے ہم چاٹنا چاہتے ہیں ہم صرف پانچسو روپیہ مہینہ تنخواہ لے رہے ہیں جو ایک ڈپٹی کلکٹر بھی پاتا ہے ہم کسی ذاتی نفع کے لئے وزارت کی گدیوں پر نہیں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ ہم اپنے ہندو اور مسلمان بھائیوں کی خدمت کے لئے برسر عہدہ ہیں۔ مسلم لیگیوں کا یہ نعرہ جھوٹا ہے کہ اسلام خطرے میں ہے۔ اسلام نہ کبھی خطرہ میں رہا ہے اور نہ آیندہ کبھی خطرے میں رہے گا۔ ہمارے ملک کا بھلا ہندو مسلم اتحاد میں ہے اور وہ زمانہ آرہا ہے کہ جب لوگ یہ محسوس کریں گے۔ کہ لیگ کی صدا جھوٹی صدا ہے۔

گلاسگو میں نمائش ختم ہوگئی

گلاسگو ۳۱ اکتوبر۔ ایمپائر نمائش ختم ہوگئی ہے۔ ختم ہونے والے روز شام کے وقت وزیٹروں کی تعداد ۱۲۰۹۲ ۳ تک پہنچ گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قدر وزیٹر کبھی کسی نمائش میں جمع نہیں ہوئے ۱۲۵۹۳۲۳۲ اشخاص نے نمائش دیکھی۔ ملک معظم نے منتظمان نمائش کو کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔

بنگال میں لوکل بورڈ توڑے جائینگے

کلکتہ ۲۸ اکتوبر۔ حکومت بنگال لوکل بورڈوں کو توڑنے اور صرف ڈسٹرکٹ بورڈوں کو قائم رکھنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے اس بارے میں مختلف ڈویژنوں کے کمشنروں کی رائے طلب کی گئی ہے۔

گرام سدھار ہفتہ

الہ آباد ۱۰ اکتوبر۔ حکومت یو پی کا محکمہ گرام سدھار یکم نومبر سے ۷ نومبر تک ہفتہ گرام منائے گا۔ جس کے لئے زبردست جوش و خروش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ اپنی قسم کا پہلا ہفتہ ہوگا اس کی کامیابی کے لئے گورنر یو پی اور وزیر اعظم یو پی نے پیغامات بھیجے ہیں۔

نابالغوں کی جیل

الہ آباد ۳۰ اکتوبر۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ نابالغوں کی جیل الہ آباد میں قائم کی جائے حال ہی میں اس سلسلہ میں مسٹر گوپی ناتھ سریواستو نے میجر سلامت اللہ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کے ہمراہ یہاں کی پرانی ڈسٹرکٹ جیل کی عمارتوں کا معائنہ کیا ہے۔ ان اصحاب نے نینی سنٹرل جیل کا بھی معائنہ کیا ہے۔

انکم ٹیکس کی سلیکٹ کمیٹی

نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس کے ترمیمی بل کی سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ قریب قریب تیار ہے اسمبلی کا اجلاس ... نومبر کو شروع ہوگا اسی روز اس کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط ہو جائیں گے۔ مسٹر ستیہ مورتی جو اس سلیکٹ کمیٹی کے ممبر ہیں اس کی آخری میٹنگ کی صدارت کریں گے۔

۹ حکومتوں کے درمیان معاہدہ

روم ۳۱ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ جاپان کی جانب سے یہ تجویز پیش کی جائے کہ ۹ حکومتوں کے درمیان معاہدہ پر نظر ثانی کی جائے کیونکہ چین میں جو نئی صورت حالات پیدا ہوگئی ہے اس کا تقاضا ہے کہ اسکو تبدیل کیا جائے۔ چین میں زبردست قربانیاں کرنے کے بعد جاپان کو جو نئی ذمہ داریاں حاصل ہوئی ہیں ان کے پیش نظر جاپان کو ایشیا میں اسپیشل پوزیشن حاصل ہوگئی ہے۔

ہٹلر کی کتاب اور تلوار

برلن ۳۱ اکتوبر۔ وائمر میں عظیم جرمنی کے متعلق کتاب کی ریلی کا افتتاح کرتے ہوئے ڈاکٹر گوبلز نے فرمایا کہ جرمنی ایک ہاتھ میں ہر ہٹلر کی کتاب "میری جدوجہد" اور دوسرے ہاتھ میں تلوار لئے ایک نئی طاقت کی حقیقت سے آگے بڑھ رہا ہے۔

راجکوٹ میں انتظامیہ کونسل

بمبئی ۲ نومبر بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ ریزیڈنٹ کی مداخلت سے راجکوٹ میں ایڈمنسٹریشن کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اور ٹھاکر صاحب نے چار اصحاب پر مشتمل ایڈمنسٹریٹو کونسل مقرر کرنا منظور کر لیا ہے۔ کونسل کے صدر ٹھاکر صاحب خود ہوں گے۔

سر پی سی کینڈل دیوان وائس پریزیڈنٹ ہوں گے اور مسٹر مانک لال پٹیل اور مسٹر جینتی لال ممبر ہوں گے۔

فلسطین یہودیوں کا قومی وطن

واشنگٹن یکم نومبر۔ اعلان بالفور کی ۲۱ ویں سالانہ یادگار کے موقعہ پر پریزیڈنٹ روزولٹ کو ۵۱ سنیٹروں کا ایوان نمائندگان کے ۱۹۴ ممبران اور ۳۰ سٹیٹ گورنروں کی جانب سے ایک درخواست ملی ہے کہ جس میں یہودیوں کے قومی وطن میں امریکہ کی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ درخواست میں مطالبہ کیا ہے کہ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے برطانیہ تک یہ پیغام پہنچا دیجئے کہ فلسطین میں اسوقت جو صورت حالات ہے تمام اہل امریکہ کو اس کے بارے میں تشویش ہے۔

مصر میں فوجی تیاریاں

قاہرہ ۳۱ اکتوبر۔ حکومت مصر نے بھی ملک کی حفاظت کے لئے تدبیریں شروع کردی ہیں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک لاکھ آدمیوں کی فوج رکھی جائے گی۔ ایکہزار ہوائی جہاز رکھے جائیں اور ایک مضبوط بحری بیڑہ بھی رکھا جائے گا۔ اس کے لئے ایک نہایت اہم اسکیم بنائی گئی ہے۔

جرمنی پر قرضہ کا زبردست بار

برلن ۳۰ اکتوبر۔ حکومت جرمنی نے ۱۵۰۰۰۰۰۰ مارکس کا مزید قرضہ لیا ہے جسکو ملاکر حکومت اس سال ۶۴۲۶۰۰۰۰ مارکس قرضہ لے چکی ہے یعنی گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال دوگنا قرضہ لیا جا چکا ہے ۳۰ جنوری ۱۹۳۳ء کے مقابلہ میں جرمنی کا قرضہ دوگنا ہوگیا ہے اور اب ۲۵۷۹۱۸۰۰۰ مارکس ہے۔

فائینینس ممبر اور لا ممبر

نئی دہلی۔ یہاں یہ افواہ ایک بار پھر گشت

لگا رہی ہے کہ حکومت ہند کے فائینینس ممبر سر جیمز گرگ کے عہدہ کی میعاد میں جو کہ آیندہ مئی میں ختم ہو جائیگی ایک سال کی مزید توسیع کردی جائے گی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسی طرح لا ممبر سر این این سرکار کے عہدہ کی میعاد میں بھی ایک سال کی توسیع کیجائیگی

شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا فیصلہ

لکھنؤ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی نے جناب ایس ایم نواب علی جناب علی ظہیر اور مرزا ظفر حسین کو عوام کے ساتھ تعلق پیدا کرنیوالی کمیٹی کا سکرٹری مقرر کیا ہے جو شیعہ فرقہ میں بیداری پیدا کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی جلد ہی شیعہ فرقہ کے اندر ترتیبی پروگرام شروع کردے گی۔

مقروض زمینداروں کا ترمیمی بل

لکھنؤ یکم نومبر۔ یو پی کی مقروض زمیندار یوں کے ترمیمی بل کی سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ شایع ہوگئی ہے بل کی زیادہ تر دفعات بغیر کسی تبدیلی کے منظور کرلی گئی ہیں کرکی دفعہ میں معمولی تبدیلی ہوئی ہے۔ رپورٹ کے ساتھ تین اختلافی نوٹ ہیں جناب جعفر حسین اور جناب ظہیر حسین قدوائی نے مشترکہ نوٹ لکھا ہے اور چودھری چیت سنگھ اور مسٹر مانک سنگھ نے الگ الگ نوٹ

سرحدی ہندوؤں کا وفد اور مہاتما جی!

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۔ ۳۱ اکتوبر۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ہندوؤں کے ایک ڈیپوٹیشن نے کل مہاتما گاندھی سے ملاقات کی۔ اور تقریباً دس منٹ تک بات چیت کی۔ اور اپنی تمام شکایتوں سے بیان کیں۔ انھوں نے منجملہ دیگر باتوں کے مطالبہ کیا کہ قانون انتقال آراضی منسوخ کر دیا جانا چاہیئے۔ زرعی قرضوں کو معاف کر دیا جانا چاہیئے اور ڈکیتیوں کو بند کرنے کے لئے موثر قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں سرخ پوشوں کا تعاون حاصل کرنا چاہیئے اور فرقہ وارانہ انجمنوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو سرکاری ملازمت نہیں ملنا چاہیئے۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے بڑے دھیان سے ان کی شکایتوں کو سنا اور ان کو مشورہ دیا کہ وہ تحریری طور پر پیش کریں۔ اور ان مطالبات کو اس کمیٹی کے روبرو بھی پیش کریں جو صوبہ کا دورہ کرنے والی ہے۔

مہاتما جی یہاں سر احمد نواز خاں ممبر سنٹرل اسمبلی کی جائے رہائش قلعہ اللہ نواز میں مقیم ہیں

جہاں کہ کانگریسی جھنڈا لہرا رہا ہے۔

مہاتما جی کا شاندار خیر مقدم کیا گیا اور مقامی میونسپل کی جانب سے خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ رات کے وقت آپ سے کئی ڈیپوٹیشنوں نے ملاقات کی۔

ہماری نو آبادیاں واپس کی جائیں،

برلن ۳۰ اکتوبر۔ "ہم تمام جرمن نو آبادیوں کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں" یہ ہے وہ اعلان جو ون ریپ لیڈر کولونیل لیگ نے کیا جبکہ آپ نے ... برگ میں نو آبادیوں کے متعلق سیاسی تعلیم دینے والے سکول کا افتتاح کیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اس سلسلہ میں پہل کرنے کا کام جرمنی کا نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کا ہے جنھوں نے لوٹ مار کر کے ہمارے مقبوضات چھین لئے تھے

ہنگری کا معاملہ ڈکٹیٹر طے کرینگے

روم ۳۰ اکتوبر۔ کاؤنٹ کیانو نے زیکوسلاویکیا کے سفیر اور ہنگری کے وزیر کو مطلع کیا ہے کہ اٹلی اور جرمنی نے ہنگری اور زیکوسلاویکیا کے معاملہ میں ثالث بننا منظور کر لیا ہے۔ اطالوی حلقوں کا بیان ہے کہ ہر ون رابن ٹروپ کے ساتھ سائینور موسولینی اور دیگر اطالوی حکام کی بات چیت کے نتیجہ کے طور پر یورپین مسائل کے متعلق جرمنی اور اٹلی میں کمل اتفاق رائے ہو گیا ہے گفت و شنید کے دوران میں مختلف مسائل پر غور کیا گیا اور سردست کوئی انقلابی نتیجہ نکلنے کی اُمید نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سمجھوتہ میونخ سے پیدا شدہ مسائل اور اسپین سے والنٹیروں کی واپسی اور اٹلی اور برطانیہ کے معاہدہ پر فوری عمل درآمد پر بھی غور کیا گیا۔

جنوبی افریقہ کی حکومت سے جنرل سمٹس کا مطالبہ

کمبرلی ۳۰ اکتوبر۔ جنرل اسمٹس نے ایک تقریر کے دوران میں اس امر کی ضرورت واضح کی کہ یونین کو اپنی حفاظت کے لئے کمل تیاری کرنے کی ضرورت ہے جنرل سمٹس نے مزید فرمایا کہ جب مسٹر چیمبرلین کی رہنمائی کر رہا تھا جبکہ انھوں نے ہر ہٹلر سے ملاقات کرنے کے لئے بے نظیر قدم اٹھایا۔ مسٹر چیمبرلین نے بنی نوع انسان کی زبردست خدمت کی ہے، انھوں نے دنیا کو ایک تباہی سے بچا لیا ہے ہمیں جو کنا رہنا چاہیئے۔

پراونشل کسان سنگھ کا اجلاس

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے آج سہ پہر کو پراونشل کسان سنگھ کے ایک خاص جلسہ میں جو یوپی بل مزارعہ کے سوچ بچار کرنے کے لئے زیر صدارت آچاریہ نریندر دیو منعقد ہوا تھا تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ زمینداروں کے ہاتھوں میں ہے کہ وہ شاملی بورڈ کو قبول کریں یا نہ کریں۔ ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ نہ تو ہم نے ان سے کہا تھا کہ وہ ہم سے بات چیت کریں اور نہ آئندہ ایسی خواہش ظاہر کریں گے۔ آپ نے کسانوں کو یقین دلایا کہ ان کے مفاد کی صورت میں خطرہ میں نہیں پڑیں گے۔

جلسہ میں رزولیوشن منظور کئے گئے جن میں یوپی بل مزارعہ کے متعلق زمینداروں کے ساتھ تعاون کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور یہ قرار دیا گیا کہ زمینداروں کے ساتھ تعاون کے معنی یہ ہونگے کہ ایک شکل میں یا دوسری شکل میں کسانوں سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے حکومت پر زور دیا گیا کہ زمینداروں کو اس بات سے روکا جائے کہ وہ جبراً اور غیر قانونی طور پر کسانوں کو زمینوں سے بے دخل نہ کریں۔ اگر یہ چیرہ دستی جاری رہی تو اس صوبہ کے کسانوں کے لئے کوئی چارہ کار باقی نہ رہے گا اور وہ اپنے قانونی اور جائز حقوق کی حفاظت کے لئے عام سول نافرمانی شروع کر دیں گے۔

زنانہ قیدیوں کی تعلیم

الہ آباد ۳۰ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ایک مقامی کانگریسی لیڈر نے نینی سنٹرل جیل کے زنانہ قیدیوں کی تعلیم کے لئے ایک اسکیم تیار کی ہے۔ اگر حکومت نے منظور کر لیا تو اس اسکیم کے ماتحت زنانہ قیدیوں کو تعلیم دینے کے لئے جزوی وقت کے استادوں کے علاوہ ایک تنخواہ دار استادنی مقرر کی جائے گی۔ نینی جیل میں تقریباً ۶۰ زنانہ قیدی ہیں۔

جبلپور ۳۱ اکتوبر۔ یہاں جوئے کے ۱۸ اڈوں پر پولیس نے چھاپہ مارا اور ۴۰ جواریوں کو گرفتار کیا۔

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بھیرون گھاٹ واٹر ورکس کو پانی دیتی ہے۔ یکم نومبر ۳۸ء سے قریب تین ہفتہ کے لئے بغرض صفائی محکمہ نہر بند کر دیں گے اسوجہ سے شہر کو پانی دینے کے لئے بھیرون گھاٹ پمپنگ اسٹیشن ۲۴ گھنٹہ چلایا جاویگا چونکہ وہ پانی ضرورت سے کم دیسکتا ہے۔ اسوجہ سے پریشر کم رہے گا۔ گو کہ پورا پریشر دینے کی کوشش کی جاویگی۔

دستخط پی۔ ایف۔ دلال
واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کانپور

بنوں یکم نومبر مسٹر آصف علی پشاور سے آج یہاں پہنچے آپکا کانگریسی احباب نے خیر مقدم کیا۔ کل سے تحقیقات شروع ہو جائے گی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳/ ششماہی ۲/
ممالک غیر سے
سالانہ ۶/ ششماہی ۳/

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۶

ادبیات

نوجوانوں سے شاعر کا خطاب

اے نیزہ بازو اے سیف رانو — اے ہمتوں کی سنگین چٹانو
معمار دوران اپنے کو جانو — وہ کر کے چھوڑو جو دل میں ٹھانو
اے نوجوانو - اے نوجوانو

ہمت کا اپنی سکہ بٹھاؤ — آفاق کے ہر گوشے پہ چھاؤ
فتح و ظفر کا پرچم اڑاؤ — زور جوانی اک آزماؤ
اے نوجوانو - اے نوجوانو

کیوں غیر کا ہو احسان گوارا — کافی ہے تم کو اپنا سہارا
ہو دولتوں کا زوروں پہ دھارا — مشرق تمہارا، مغرب تمہارا
اے نوجوانو - اے نوجوانو

یہ کاخ نیلی - یہ چاند تارے — عالم اور اس کے دلکش نظارے
کرتے ہیں گویا پیہم اشارے — ہم سب تمہارے، ہم سب تمہارے
اے نوجوانو - اے نوجوانو

جسم جس کے آگے فرّ شہی ہو — ایسا جلال ہمت دری ہو
تم تک رسائی کیوں موت کی ہو — تم زندگی ہو، تم زندگی ہو
اے نوجوانو - اے نوجوانو

کوہ گراں کو تم کچھ نہ سمجھو — بحر رواں کو تم کچھ نہ سمجھو
نہ آسماں کو تم کچھ نہ سمجھو — دور زماں کو تم کچھ نہ سمجھو
اے نوجوانو - اے نوجوانو

طوفان اگر ہے ہستی تو کیا غم — پرشور ہے یہ بستی تو کیا غم
عشرت نہیں گر ہستی تو کیا غم — ہے ولولوں کی مستی تو کیا غم
اے نوجوانو - اے نوجوانو

چرخ کہن سے جنگ آزما ہو — برق چمن سے جنگ آزما ہو
زاغ و زغن سے جنگ آزما ہو — ہر اہرمن سے جنگ آزما ہو
اے نوجوانو - اے نوجوانو

ہمت طلسم مشکل کشا ہے — ہمت کے آگے مشکل ہی کیا ہے
ہمت کا سر پر پرہما ہے — ذی ہمتوں کا حامی خدا ہے
اے نوجوانو - اے نوجوانو

ہو جلوہ فرما پھر شادکامی — خاک وطن ہو تم سے گرامی
بن جاؤ حق کے، آزاد حامی — ناپید کر دو رسم غلامی
اے نوجوانو - اے نوجوانو

الفت کی گنگا ہر سو بہادو — بغض و حسد کا قصہ چکا دو
ہر تیرگی کو اذن فنا دو — مہر و وفا کی شمعیں جلادو
اے نوجوانو - اے نوجوانو

تا چند فن سرمایہ داری — کب تک ستم کی یہ ہرزہ کاری
ہیں اشک چشم دہقاں سے جاری — خاموش کیوں ہے غیرت تمہاری
اے نوجوانو - اے نوجوانو

یہ ارض نکبت پھر کامراں ہو — پھر عظمتوں کا دریا رواں ہو
دور اس چمن سے دور خزاں ہو — ہندوستان پھر جنت نشاں ہو
اے نوجوانو - اے نوجوانو

دنیائے اسلام

تحریک آزادی قدس

فلسطین ۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۸ء تک

برطانوی گورنمنٹ نے عربوں کے ان مطالبات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور عرب اپنے مطالبات پر اڑے رہے چنانچہ جدوجہد جاری رہی یہودیوں اور عربوں کے تعلقات کشیدہ ہو گئے اور عربوں نے یہودیوں کو اپنے ملک سے نکالنے کے لئے دہشت انگیزانہ طریقوں سے کام لینا شروع کر دیا ۱۹۲۳ء میں عرب ڈیلی گیشن لندن سے واپس آیا تو یروشلم میں فساد ہو گیا جس کئی یہودی اور عرب ہلاک ہو گئے۔

۱۹۲۲ء کا کانسٹی ٹیوشن

عربوں کے ایجی ٹیشن سے متاثر ہو کر برطانیہ نے ۱۹۲۲ء فلسطین میں بھی ہندوستان کی مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات جیسا دستور رائج کرنے کی کوشش کی اس کا دستور کی رو سے ایک لیجسلیٹو کونسل قائم کرنے کی تجویز کی گئی جسے تحفظات کے ساتھ قانون بنانے کے اختیارات دئے گئے لیکن تمام ایگزیکٹو اختیارات ہائی کمشنر کے ہاتھ میں رکھے گئے اور اس سے اختیار دیا گیا کہ وہ لیجسلیٹو کونسل کے فیصلوں کو مسترد کر سکتا ہے اس کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت انتخابات ہوئے تو عربوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا اور کانسٹی ٹیوشن (دستور) عضو معطل بن کر رہ گیا۔

۱۹۲۰ء - ۳۴ کے درمیان پانچ خطرناک فساد ہوئے۔ مارچ اپریل ۱۹۲۰ء۔ مئی ۱۹۲۱ء۔ نومبر ۱۹۲۱ء۔ اگست ۱۹۲۹ء اور اکتوبر ۱۹۳۳ء میں۔

اگست ۱۹۲۹ء کے فساد میں ۱۳۳ یہودی ہلاک اور ۳۳۹ مجروح ہوئے اور عربوں نے یہودی مال کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔ مارچ ۱۹۳۰ء میں عرب ایگزیکٹو کانفرنس نے پھر ہائی کمشنر کے پاس ایک ڈیپوٹیشن (وفد) بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ یہودیوں کی فلسطین میں آمد کو روک دیا جائے ورنہ ۱۹۲۹ء کے واقعات کا اعادہ ہونے کا خطرہ ہے۔

ڈیپوٹیشن نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ فلسطین میں ایک نمائندہ حکومت قائم کیجائے اور یہودیوں کی آمد کو روکا جائے اور بلفور ڈ ڈیکلریشن کو منسوخ کر دیا جائے۔ حکومت کا کنٹرول عرب اکثریت کو دلایا جائے۔ برطانوی گورنمنٹ نے ان مطالبات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تو عربوں نے عدم تعاون کی پالیسی پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

عربوں کے ایجی ٹیشن سے تنگ آ کر ۱۹۳۶ء میں برطانوی

گورنمنٹ نے فلسطین کے سوال کا حل کرنے کے لئے لارڈ پیل کی صدارت میں ایک کمیشن مقرر کیا۔ کمیشن نے تحقیقات کے بعد رپورٹ کی کہ فلسطین کو تقسیم کر دیا جائے ایک حصہ میں یہودیوں کو آباد کر دیا جائے اور دوسرا عربوں کے لئے وقف کر دیا جائے۔

عربوں نے اپنے وطن کے ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھ کر ایجی ٹیشن کو اور بھی تیز کر دیا اور اب یہ سننے میں آ رہا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ تقسیم فلسطین کی تجویز کو ترک کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہے لیکن اس سے فلسطین کے مسئلہ کا حل نہیں ہوگا۔ کیونکہ برطانیہ چاہتا ہے:

(۱) بالفور ڈیکلریشن کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

(۲) ملک کو ایسے حالات میں رکھا جائے کہ وہاں یہودیوں کا نیشنل ہوم قائم ہو سکے۔

(۳) یہودیوں کو فلسطین جانے میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

(۴) یہودیوں کے لئے فلسطین میں شہری حقوق حاصل کرنا آسان بنایا جائے۔

اور عرب چاہتے ہیں:- (۱) بلفور ڈیکلریشن کو فوراً منسوخ کر دیا جائے (۲) یہودیوں کی آمد کو روکا جائے (۳) یہودیوں کے پاس زمین فروخت کرنے کی ممانعت کی جائے (۴) فلسطین میں ذمہ دار حکومت قائم کی جائے جس پر عربوں کا کنٹرول ہو۔

وزیر خارجہ فرانس کے سفر ٹرکی کا التواء

پیرس ۷ ارکتوبر۔ اگرچہ اخبارات میں قابل وثوق ذرائع سے اطلاع ہے۔ کہ میسو بونہ وزیر خارجہ فرانس اس ماہ کے آخر تک ٹرکی تشریف لیجائیں گے لیکن سرکاری حلقوں میں اب یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بحالات موجودہ آخر اکتوبر تک وزیر خارجہ کا کہیں باہر تشریف لیجانا غیر ممکن بات ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ماہ کے آخر میں ایک تو ریڈیکل اشتراکی جماعت کی اہم کانفرنس ہو رہی ہے جس میں ان کی شرکت ضروری ہے دوسرے میسو ہنری دی جوفینل کے یادگاری مجسمہ کی نقاب کشائی کی رسم انہیں کو ادا کرنی ہے۔ علاوہ بریں عمومی صورت حالات کا بھی تقاضہ یہ ہے کہ وہ فی الحال ملک سے باہر تشریف نہ لیجائیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس التوائے سفر کا عنقریب اعلان ہو جائے۔

فوج نے عربوں کے مکانوں کو مسمار کر دیا

حیفہ ۷ نومبر۔ سنیچر کی شام کو حیفہ کے مشرقی علاقہ میں گشتی فوج پر گولی چلنے کے بعد فوج نے تعزیری کارروائی کے طور پر اس علاقہ میں کئی عمارتوں کو مسمار کر دیا۔ عمارتوں کے گرنے کے بعد عرب قیدیوں نے سڑک سے ملبہ صاف کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر پردۂ تحقیق سے مستتر میں ہے
زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲ | کانپور شنبہ ۱۲ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۷

فلسطین کی تقسیم کی اسکیم ترک

گول میز کانفرنس کا انعقاد

تقسیم فلسطین کے سلسلہ میں جو ووڈ ہیڈ کمیشن مقرر کیا گیا تھا اس کی رپورٹ اور اس رپورٹ پر حکومت برطانیہ کا فیصلہ ایک ساتھ شایع ہو گیا ہے۔

اس رپورٹ سے بیشتر پیل کمیشن مقرر کیا گیا تھا جس نے فلسطین کو عرب اور یہودی سلطنتوں میں تقسیم کر کے دونوں حکومتوں کو اپنے اپنے علاقہ میں آزاد اور خود مختار بنانے کی سفارش کی تھی

اب ووڈ ہیڈ کمیشن نے پیل کمیشن کی اسکیم پر مزید تحقیقات اور غور و خوض کرنے کے بعد فلسطین کو بجائے دو حصوں کے تین حصوں میں تقسیم کرنے کی سفارش کی ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ شمال میں ایک علاقہ جنوب میں ایک علاقہ اور یروشلم کا ایک علاقہ براہ راست برطانوی منڈیٹ (نگرانی) کے ماتحت ہو اور وسط فلسطین میں عرب اور یہود علاقہ ہو مگر عرب اور یہود علاقوں کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ دونوں کو سمندر کا راستہ مل جائے۔

مگر تقسیم کی یہ اسکیم متفقہ نہیں ہے بلکہ کمیشن کے چار ممبروں میں سے دو ممبروں کو اس اسکیم سے اختلاف ہے۔

ایک ممبر صاحب کو تو اس تقسیم کی اسکیم سے اس وجہ سے اختلاف ہے کہ عربوں کی مخالفت کی وجہ سے ان کے ساتھ ضرورت سے زیادہ رعایت کی جا رہی ہے اور یہودیوں کی شرافت و سنجیدگی سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے (خدا ان بزرگ پر رحم کرے)

دوسرے ممبر صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ تقسیم کی اسکیم سر تا پا غلط ہے اور عرب یہودی دونوں پہلو بہ پہلو صلح و دوستی کے ساتھ رہ چکے ہیں۔

رپورٹ میں "بالفور اعلان" کو منسوخ کرنے یا اس پر کم سے کم عملدرآمد کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

برطانوی حکومت نے فلسطین کی تقسیم کی اسکیم کو ترک کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ بظاہر سیاسی اور اقتصادی وجوہ پر ہے۔ سیاسی وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ عرب اور یہود دونوں علاقوں میں دائمی مخاصمت رہے گی۔ علاوہ اس کے ایسے علاقے بھی ہیں جہاں عرب اور یہودی پہلو بہ پہلو آباد ہیں انہیں علیحدہ کرنا بہت دشوار ہے۔

اقتصادی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہودی علاقہ تو مالی حیثیت سے بے نیاز ہو جائے گا۔ مگر عرب علاقہ مالی مشکلات میں ہمیشہ مبتلا رہے گا اور عرب علاقہ کی مالی امداد منڈیٹری حکومت یا یہودی حکومت کو کرنا ہوگی۔

فلسطین کی تقسیم سے سیاسی۔ انتظامی اور اقتصادی مشکلات تو یقینی ہیں اور ان مشکلات اور دقتوں کو شاید حکومت برطانیہ برداشت بھی کر لے۔ اگر اس کو یہ یقین ہوتا کہ عرب اس اسکیم کو منظور کر لیں گے لیکن رائل کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت کے بعد سے عربوں نے جس زور و شور کے ساتھ ایجی ٹیشن کیا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ عرب اپنے ملک کے حصے بخرے نہ ہونے دیں گے۔

حکومت برطانیہ نے عربوں کے ایجی ٹیشن سے متاثر ہو کر دونوں کمیشنوں کی سفارشات کو قطع نظر کرتے ہوئے تقسیم کی اسکیم کو ترک کر کے فلسطین کے نظم و نسق کی پوری ذمہ داری اپنے ہاتھ میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت برطانیہ نے فلسطین کے مسئلہ کو حل کرنے اور عربوں اور یہودیوں میں مفاہمت و مصالحت پیدا کرنے کے لئے ایک گول میز کانفرنس لندن میں منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے جس میں فلسطین کے عربوں۔ یہودی انجمن اور ہمسایہ حکومتوں کے نمایندہ شریک ہوں گے۔

اس گول میز کانفرنس میں فلسطین کے مستقبل اور یہودیوں کے داخلہ کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ اگر یہ کانفرنس بلا کسی نتیجہ کے پہونچے ختم ہو گئی تو حکومت برطانیہ خود کوئی فیصلہ کر کے اپنی پالیسی کا اعلان کر دیگی

حکومت نے اپنے اعلان میں اس کا اظہار کیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو ان لیڈروں کو جو اس کے خیال میں قتل و تشدد کے ذمہ دار ہیں کانفرنس میں طلب نہ کرے۔

ظاہر ہے کہ قتل و غارت کرنے والوں کی کوئی بھی حمایت نہیں کر سکتا مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں اس پھیر میں عربوں کے حقیقی نمایندے بلانے سے رہ جائیں اور وہ لوگ کہ جن پر عربوں کو پورا اعتماد نہ ہو انکو بلا لیا جائے ایسی صورت میں اس کانفرنس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

بہرحال ہمارا خیال ہے کہ تقسیم کی اسکیم ترک کرنے اور کانفرنس کے انعقاد کا عام طور پر خیر مقدم کیا جائے گا۔ مگر یہ بات یقینی ہے کہ عربوں کو حکومت خود اختیاری دینا ہوگی کیونکہ وہ اپنے ملک کے حصے بخرے اور اسکی تباہی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اور وہ اپنے پیدائشی حقوق کو کھو نہیں سکتے۔

گنگی اشنان۔ گزشتہ ہفتہ کانپور میں گنگی اشنان کے سلسلہ میں تقریباً ۱ لاکھ آدمی اشنان کرنے کے لئے کانپور آئے۔

مصطفےٰ کمال پاشا کی وفات

تمام دنیا نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ ترکی کے پریسیڈنٹ مصطفےٰ کمال پاشا نے ۱۰ نومبر ۹ بجے صبح انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون"

مرحوم کی لڑکیاں اور بہنیں ان کے پاس موجود تھیں۔ پولیس ہر دن جاری ہی اور تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں۔ وزیر اعظم ایک دن پہلے ہی سے محل میں آ گئے تھے۔ قاعدہ کے مطابق جدید پریسیڈنٹ کے انتخاب تک کے لئے نیشنل اسمبلی کے پریسیڈنٹ عبدالخالق عارضی پریسیڈنٹ ہو گئے ہیں۔ پریسیڈنٹ کے انتخاب کے لئے نیشنل اسمبلی طلب کی گئی ہے۔

جنرل عصمت پاشا کے پریسیڈنٹ ہونے کی امید کی جاتی ہے آپ کی عمر ۵۸ سال کی ہے آپ وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ آپ اپنے عہدہ سے گذشتہ اکتوبر میں ریٹائر ہوئے تھے اس وقت سے آپ نے پبلک زندگی میں کوئی حصہ نہیں لیا ہے۔

مصطفےٰ کمال پاشا ۱۸۸۱ء میں ایک غریب مگر معزز خاندان میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا ارادہ آپ کو تجارت میں لگانے کا تھا لیکن والد کے انتقال کے بعد آپ کے چچا نے آپ کو فوج میں بھرتی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اگرچہ آپ کی والدہ فوج میں بھرتی کے خلاف تھیں مگر مشیت ایزدی یہ تھی چنانچہ آپ اپنی والدہ کی مرضی کے خلاف ملٹری اسکول میں داخل ہو گئے۔ وہاں آپ نے اچھی ترقی کی اور سینیر اسکول میں بھیج دیے گئے۔

آپ نے تقریر کرنے میں کمال پیدا کیا اور آزادی و خود مختاری پر آپ نے بہت سے مضامین اور بہترین نظمیں لکھیں۔ آپ کو اس کا بڑا خیال تھا کہ کس طرح ترکی کو غیر ملکی اثر و اقتدار سے نجات دلا کر ترکی کو جمہوری حکومت بنایا جائے۔ اور آپ کا یہ خیال جنون کی حد تک پہونچ گیا تھا آپ ہمیشہ اس فکر میں منہمک رہتے تھے۔

آپ دونوں اسکولوں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد قسطنطنیہ کے جنرل اسٹاف کالج میں سب لفٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ یہاں آپ ایک انقلابی سوسائٹی میں شریک ہو گئے۔ اور آپ نے انقلابی تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ کے بعد پولیس کو اس سوسائٹی کا پتہ چلا اور یہ پوری سوسائٹی استنبول کے جیل خانہ میں بند کر دی گئی۔ لیکن کمال پاشا کے ساتھ رحم کا برتاؤ کیا گیا اور آپ کو دمشق کی کیولری رجمنٹ میں مقرر کر دیا گیا۔ یہاں آپ ترقی کر کے جنرل اسٹاف کے عہدہ پر پہونچ گئے جہاں آپ کو شہرت دوام حاصل ہوئی اس حیثیت پر پہونچنے کے بعد آپ نے انقلابی سوسائٹی کی تحریک جاری کی۔

اٹلی اور مانٹی نگرو کی جنگ میں مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنے جوہر دکھلائے اور جنگ عظیم میں فوج کی سرداری کی حیثیت سے اپنی قابلیت کا سکہ جما دیا۔ ۱۹۱۵ء میں گیلی پولی کی جنگ کے بعد آپ قسطنطنیہ واپس آئے۔ جہاں دردانیال کے بچانے والے کی حیثیت سے آپ کی بڑی عزت کی گئی۔ آپ انگورہ میں مقیم ہوئے اور آپ نے ایک جنگی وزارت قایم کی، اور آپ نے حکومت کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ ترکی کے معاملات میں کسی غیر ملکی کو دخل دینے کے اختیارات نہ ہونا چاہئے۔ ترکی اور یونان کے جنگ میں آپ نے کامیابی حاصل کی۔ ملک میں آپ کی بڑی عزت ہوئی اور آپ کو غازی نیشنل ہیرو کا خطاب دیا گیا۔

۱۹۲۳ء میں آپ نے ایک کسان لڑکی لطیفہ بانو کے ساتھ شادی کی اور کچھ عرصہ کے تک آپ دونوں عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے رہے لیکن بعد کو ان دونوں میں اختلافات رونما ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ لطیفہ بانو ایک زبردست سیاسی عورت تھی اور وہ ملک کے اندر عورتوں کے لئے مساوی حقوق چاہتی تھی۔ بالآخر مصطفےٰ کمال پاشا اور لطیفہ بانو میں اسقدر اختلافات ہو گئے کہ بالآخر کمال پاشا کو طلاق دیدینا پڑی۔

چونکہ مصطفےٰ کمال پاشا ترکی میں جو ترقیاں چاہتے تھے اور وہ سلطان کی وجہ سے ہو نہیں سکتی تھیں۔ اسلئے آپ نے نہایت ہوشیاری اور قابلیت کے ساتھ یہ طے کرا دیا کہ خلافت اور سلطان کے عہدہ علیحدہ علیحدہ کر دیئے جاویں اس کے طے ہو جانے کے بعد ہی سلطان ترکی۔ ترکی سے روانہ ہو گئے اور اس کے دو ہی دن بعد ترکی ریپبلک (جمہوری) قرار دیدیا گیا۔ اور مصطفےٰ کمال پاشا اس کے اول پریسیڈنٹ منتخب ہو گئے تقریباً ۱۵ سال آپ ترکی کے پریسیڈنٹ رہے اس زمانہ میں بڑے بڑے انقلابات ہوئے اور آپ نے ترکی کو ایک زندہ قوم اور زندہ حکومت ثابت کر کے دکھا دیا۔

اب ترکی میں حکومت اس اصول کے مطابق ہوتی ہے کہ ترکی محض ترکوں کے لئے ہے۔

اٹھارہویں صدی کے آخر میں دنیا میں چند ریفارمر پیدا ہوئے تھے جنمیں سے ایک مصطفےٰ کمال پاشا بھی تھے۔ مرحوم کی زندگی ایک گوناگوں حالات کا نمونہ ہے آپ نے اپنی خداداد قابلیت کی بدولت ترکی جو کہ بیمار حکومت کے نام سے مشہور تھا اس کو ایک زندہ حکومت کے درجہ کو پہونچا دیا مرحوم نے اپنی ساری زندگی ترکی کے لئے وقف کر دی تھی اور آپ کی ان تھک کوششوں کی بدولت آج ترکی اس بلند ترقی کے معیار کو پہونچ گیا۔

مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنے ملک کی عظیم الشان خدمت کر کے ایک شہرت لازوال حاصل کی ہے جس کا لوہا ساری دنیا مانتی ہے وہ آزادی اور انقلاب پسندی کے مجسمہ سمجھے جاتے تھے۔

عام خیال ہے کہ آپ کے قایم مقام عصمت پاشا ہوں گے جو آپ کے پرانے رفیق ہونے کے علاوہ ترکی کے وزیر اعظم بھی رہ چکے ہیں اور غالباً ان سے زیادہ دوسرا موزوں نام نظر نہیں آتا۔

بہرحال ہماری دعا ہے کہ ترکی کا جو پریسیڈنٹ بھی منتخب ہو وہ مصطفےٰ کمال پاشا کی طرح اپنے ارادوں میں کامیاب ثابت ہو۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۵ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی۔ پی۔ سری واستو چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جسمیں سب سے پہلے ڈاکٹر شیام سندر کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اسکے بعد ریوائزڈ بجٹ پر غور ہوا اور کچھ تبدیلیوں کے بعد مالی کمیٹی کا پاس شدہ بجٹ منظور ہو گیا۔

سال کی آمدنی کا اندازہ ۴۴۳۸۰۰ روپیہ ہے جسمیں سے ۲۴۰۳۷۵ معمولی آمدنی سے ۲۴۰۳۷۵ ٹریزری بل کی فروخت سے ۳۹۲۰۰۰ بینک اور ڈپازٹ کی وصولی سے حاصل ہوگا۔

کل خرچ ۳۱۳۶۸۲۷ روپیہ ہے اور بقایا ۳۰۷۴۱۰ روپیہ ہے۔

ہسپتال اور دوا خانوں کی امداد کے تخمینہ کے سلسلہ میں ڈفرن ہسپتال کے انتظام کی سخت شکایت کی گئی اور یہ طے کیا گیا کہ جب تک موجودہ لیڈی ڈاکٹر کا تبادلہ نہ ہو امداد بند کر دیجائے۔

مالی کمیٹی نے تعلیم کے صرفہ میں ۴۰ ہزار روپیہ کی کمی کر دی تھی۔ بورڈ نے اسکو منظور نہیں کیا۔ پارکوں کے لئے مزید ۵ ہزار روپیہ بڑھایا گیا۔ واٹر ورکس کی آمدنی میں ۲۵ ہزار روپیہ کی کمی کر دی گئی اور پانی کے سپلائی کے صرفہ میں دو لاکھ ۱۶ ہزار روپیہ کا اضافہ کیا گیا۔

مسٹر ایس۔ ایم بشیر نے تعلیمی کے سکریٹری کے عہدہ سے جو استعفا دیا تھا اس کو واپس لینے کا اعلان کیا۔

کمال پاشا کا انتقال ۱۰ اکتوبر کی رات کو ریڈیو کے ذریعہ یہ دہشت ناک خبر نہایت الم و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ موجودہ دنیا کی ایک عظیم ترین ہستی یعنی مصطفےٰ کمال پاشا پریسیڈنٹ ترکی کا ۱۰ نومبر کی صبح کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ الخ

آپکی وفات کی وجہ سے سارا ہند سوگوار ہو گیا اور تمام ہندو مسلمانوں نے بالاتفاق اپنا اپنا کاروبار بند کر دیا۔ شہر کے تمام اسکول و کالج اور لوکل بورڈوں کے دفاتر بھی بند کر دیے گئے۔

اتنی مکمل ہڑتال کانپور میں بہت دنوں کے بعد ہوئی ہے کیا، ہم آج کی ہڑتال کے بعد یہ توقع کر سکتے ہیں کہ ہر رنج و خوشی کے موقع پر ہندو مسلمان اسیطرح دوش بدوش ساتھ رہ کر اپنے رنج و خوشی کا اظہار کرینگے۔

شام کو خورد محل پارک (شردھانند پارک) میں جلسہ ہوگا۔ امید ہے کہ ہندو مسلمان زیادہ سے زیادہ اس جلسہ میں شریک ہو کر دنیا کے ایک عظیم الشان ہستی کی وفات پر اپنے اپنے الم و غم کا اظہار کریں گے اور انکی زندگی سے آزادی کا سبق حاصل کرینگے۔

فری انڈیا انشورنس کمپنی فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹیڈ کانپور کے سکریٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ایک بہت بڑے پولیٹیکل اور جدید ترکی کی بنیاد ڈالنے والے مصطفےٰ کمال پاشا کی وفات کے اعزاز میں فری انڈیا کے دفاتر ۱۱ نومبر کو بند کر دیئے گئے۔

مسلم لیگ میں تصفیہ ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مسلم لیگ کے انتخابات کے سلسلہ میں جو پارٹی بندی اور تنازعہ پیدا ہو گیا تھا اسکے دونوں فریق کی رضامندی سے طے ہو جانے کی امید ہو چلی ہے۔

سنگیت سماج سنگیت سماج کانپور کا دسواں سالانہ جلسہ مسٹر کے۔ کے۔ نایر آئی۔ سی۔ ایس۔ جج کانپور کی صدارت میں ۱۲ اور ۱۳ نومبر کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں منعقد ہوگا۔

ایٹ ہوم مسٹر کے۔ کے۔ نایر ڈسٹرکٹ جج کانپور کے تبادلہ کے سلسلہ میں آپکو متعدد ایٹ ہوم دیئے گئے۔ ۹ نومبر کو مسٹر اے ہون بیرسٹر کی طرف سے بھی آپکو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

وجے کمار سنہا ۹ نومبر کو مسٹر وجے کمار سنہا لکھنؤ جیل سے رہا ہو کر کانپور اسٹیشن پر آئے جہاں آپ کا استقبال کیا گیا اور شام کو خورد محل پارک (شردھانند پارک) میں جلسہ کر کے آپ کو خوش آمدید کہا گیا

موصوف لاہور کے مقدمہ سازش کے قیدی تھے۔

بقیہ آئینۂ کانپور

افسوسناک انتقال ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ بابو لوپ سنگھ جین ریٹائرڈ مسفرم سب جج کانپور کا ۸ نومبر کو انتقال ہو گیا۔

ہم کو اس حادثہ میں آپکے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کی روح کو شانتی عطا فرمائے۔

مزدوروں کا جلسہ ۷ نومبر ۱۹۳۸ء کو مزدور سبھا کی طرف سے روس کے انقلاب کی ۲۱ ویں سالگرہ کا جلسہ ہوا جسمیں سوویٹ روس کو مبارکباد دی گئی اور بمبئی کے ہڑتال کے خلاف مذمت کی گئی۔

سبد گل

گاندھی جی بڑے دلچسپ آدمی ہیں۔ اتنے دلچسپ کہ آپ ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہونچے تو آپ نے ایک رائے بہادر کے گھر کو شرف قیام عطا کر کے اس کو اچھا خاصا کھدر بھنڈار بنا دیا۔

انقلاب کے مولانا سالک کو یہ بات بہت ہی ناگوار گذری اور ان کے اخبار کو لکھنا پڑا کہ یہ بات فلسفہ، منطق، سائنس کی وجہ سے صحیح ہو تو ہو علم سلوک کے خلاف ہے۔ کسی نے اخبار انقلاب کی رائے گاندھی جی کے کان تک پہنچا دی، گاندھی جی نے کہا اچھا چلو۔ رائے بہادر کا گھر خالی کرو، اب کسی سر کے یہاں کھدر بھنڈار قایم ہوگا۔ آشرم والوں نے سوچا پہلے یہ سر ہمارے سر ہوتے تھے اب وقت آیا ہے کہ ہم ڈیڑھ گز کھدر لیکر ان کے سر ہو جائیں سب تیار ہوگئے۔ گاندھی جی نے لاٹھی ہاتھ میں لی۔ گھڑی نگری میں فوجی تمغے کی طرح لٹکا۔ لنگوٹی چڑھائی، مون برت دھارن کیا اور میجر- سر- احمد- نواز- خاں- ایم- ایل- اے عالیشان محل پر پہونچکر ایکدم وارد ہی تو ہوگئے اور اب ہاں مقیم ہیں۔

اب اخبار انقلاب ہے کہ اس انقلاب مکانی پر بھی ناراض ہے اور لکھتا ہے کہ یہ بھی کوئی بات ہے کہ گاندھی جی ڈال ڈال آج یہاں کل وہاں پھر رہے ہیں۔ آج رائے بہادر کے یہاں تھے تو کل سر کے یہاں، انقلاب بھی عجیب ہے۔ گاندھی جی بغیر مشورہ قیام کر گذرے تو ناراض، مشورہ کے مطابق قیام کیا تو ناک پھر بھی شمالی مغربی سرحد کی طرف جھکی رہی۔

بات یہ ہے کہ گاندھی جی بنئے ہیں انہیں مونچھ کی پرواہ نہیں، مقصد کی اشاعت سے غرض ہے۔ انقلاب کی رائے ہے کہ بات جائے مگر مونچھ کی پرواہ میں فرق نہ آئے یاد ہوگا۔ کہ گاندھی جی گول میز کانفرنس میں گئے تو انہوں نے جہاز ہی میں انگریز بچوں کو اپنے ریوڑ کی بکریوں کا دودھ پلانا اور انھیں گود میں لے کر پیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ لنڈن پہونچتے پہونچتے انگریز بچوں سے گاندھی جی کی محبت کا افسانہ اخباروں سے گزر کر دلوں تک پہونچ گیا تھا۔ پھر لنڈن میں گاندھی جی کے لئے جیسی فضا صاف ہوئی اس کو مولانا غلام رسول آنا دبھی جانتے ہیں۔

ہری جن میں گاندھی جی نے ہندی اور ہندوستانی کے قضیہ پر ایک مضمون لکھا ہے مضمون میں گاندھی جی نے دو باتیں بڑی دلچسپ کہی ہیں۔

گاندھی جی فرماتے ہیں کہ مقابلہ ہندی اور اردو کے درمیان نہیں بلکہ ہندوستانی اور انگریزی کے درمیان ہے۔

گاندھی جی کا واقعتہً یہی خیال ہے کہ مقابلہ ہندوستانی اور انگریزی کے درمیان ہے تو نظریہ کی حد تک ہمیں تسلیم ہے کہ یہی ہے اور واقعہ کی حد تک یہ بھی تسلیم ہے کہ یہی ہونا چاہئے لیکن ہو کیا رہا ہے وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں ان ہنگامہ خیز بحثوں سے ظاہر ہے جو اس مسئلہ پر ہوئی تھیں۔ یا پھر ان سرگرمیوں سے جو ہندی کے لئے ہو رہی ہیں، ممکن ہے گاندھی جی اس سے بے خبر ہوں۔

دوسری بات اس سے بھی زیادہ الجھی ہے اب تک کانگریس یا عوام کی طرف سے ہندوستانی کے سلسلہ میں جو کہا جاتا رہا اور جو کچھ سمجھا جاتا رہا وہ یہ ہے کہ ہندوستانی سے مراد وہ زبان ہے جو شمالی ہندوستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور گاندھی جی کو شاید یاد ہو کانگریس کے آخری اجلاس میں بھی ہندوستانی کی یہی تشریح

ادب لطیف

وہ واپس کیوں نہیں آتے

اُنھوں نے دبی آواز میں کہا: "میری پیاری اب نگاہ تو اونچی کرو۔"

میں نے سخت لہجہ میں جواب دیا "بس یہاں سے چلے جایئے" لیکن وہ قطب از جانمی جنبد کا مصداق بنے، میرے سامنے کھڑے تھے میرے دونوں ہاتھ ان کے ہاتھوں میں تھے میں نے کہا "مجھے چھوڑ دو" لیکن اُنھوں نے نہ چھوڑا اور نہ وہاں سے گئے۔

وہ اپنا چہرہ میرے کانوں تک لائے میں نے ان کی طرف دیکھا اور کہا "تم کو شرم نہیں آتی" لیکن ان کے ہونٹوں کو جنبش نہ ہوئی۔ اُن کے لبوں نے میرے رخساروں کو چھوا میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، بدن میں جھرجھری پیدا ہوئی اور میں نے اُن سے کہا تم بڑے نڈر ہو مگر انہیں شرم کہاں!

انہوں نے میری چوٹی میں پھول گوندھے میں نے کہا یہ سب بیکار ہے لیکن اب وہ نہ تھے۔ اُنھوں نے میری گردن سے پھول کا ہار اُتار لیا اور چل دیئے میں دل ہی دل میں پچھتاتی ہوں، آٹھ آٹھ آنسو روتی ہوں اور سوچتی ہوں کہ وہ واپس کیوں نہیں آتے۔

(ٹیگور) (از ثریا جبیں بنارسی)

جو سے مصرف بہت زیادہ منفعت بخش ثابت ہو سکتا تھا۔ تحریک دیہات سدھار جس طریقہ سے آجکل چلائی جا رہی ہے۔ اصلاح طلب ہے۔ ایک اسکول ماسٹر استاد خواہ وہ شہری ہو یا کسی قصبہ کا باشندہ ہو یا دیہاتی ہو۔ سب سے بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے کس قسم کی فلمیں عوام کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں، اور دیہات سدھار کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ ایک مرکزی ادارہ ہی تعلیمی فلموں کے متعلق اعلے سے اعلے تجاویز پر غور کر سکتا ہے۔

میں گورنمنٹ کے سامنے غور کرنے کے لئے ایک اور تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ وینس اور دیگر ساحلی ممالک کی طرح ایک سالانہ فلمی نمائش ہر سال ہندوستان میں منعقد کی جایا کرے۔ اور اس نمائش میں سال بھر کی بہترین فلموں کے بنانے والوں کو انعامات تقسیم کئے جایا کریں۔ تاکہ وہ اس حوصلہ افزائی کی قدر کرتے ہوئے دوسرے سال انعامات جیتنے کی خاطر بہتر سے بہتر فلمیں بنانے کی طرف متوجہ ہوں اور اس طور سے یہ صنعت ترقی پذیر ہو۔ گورنمنٹ نے ابھی تک اس صنعت کے ساتھ ہمدردانہ سلوک نہیں کیا جیسا کہ ریڈیو کے ساتھ کیا ہے گذشتہ گورنمنٹ نے پچیس لاکھ کے گرانقدر مصارف صرف ریڈیو کو ترقی دینے کے لئے برداشت کئے تھے مگر فلمسازی ابھی تک گورنمنٹ کا منھ تک رہی ہے۔

جو کہ اس ہندوستانی کا اس وقت وجود ہی نہیں ہے جس کو کانگریس چاہتی ہے اور اس وقت تک وہ تیار بھی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کانگریس کی تمام کارروائیاں ہندوستانی میں نہیں ہوتیں ہمیں نہیں معلوم گاندھی جی کے اس ارشاد کا مطلب کیا ہے؟ کہیں یہ مسٹر سمپورنانند کے خط کی صدائے بازگشت تو نہیں ہے۔

موٹر کار کا حادثہ

امرتسر ۹ نومبر۔ ٹھنڈی سڑک پر موٹر کار کا حادثہ ہوا جس میں مسٹر بلوم ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی صاحبزادی مسز بلوم ہلاک ہوگئیں۔ اس کار میں ان کے بھائی بھی تھے

عالم نسواں

مغربی تعلیم کا اثر تحقیر احکام مذہبی ہے

از محترمہ جہاں آرا بیگم صاحبہ لکھنوی

جب سے مغربی تعلیم کا بھوت ہندوستانیوں کے سر پر سوار ہوا ہے انھوں نے اپنی مذہبی، تاریخی اور خاندانی روایات کو بھلا دیا ہے۔ مغربی تعلیم کا یہ لازمی اثر ہے کہ انسان اس تعلیم کو حاصل کرنے کے بعد بے لگام گھوڑا بن جاتا ہے۔ خیر مغربی تعلیم سے مردوں کی جو حالت ہے وہ ہے ہی غضب تو یہ ہے کہ نوجوان لڑکیوں کے اخلاق و عادات اس زہریلی تعلیم سے اس قدر بگڑ جاتے ہیں کہ نہ بڑوں کا ادب کرتی ہیں نہ چھوٹوں پر رحم و شفقت۔ مذہبی فرایض کی پابندی اور احکام اسلام کی بجا آوری تو در کنار۔ یہ مقدس اور بابرکت مہینہ کتنی ہی بلکہ بہت سی بہنیں ہیں۔ جو روزہ کے نام سے گھبراتی ہیں بلکہ الٹا روزہ کا مذاق اڑاتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ روزہ رکھنے سے کیا فائدہ۔ دن بھر بھوکے مرنے سے کیا فائدہ: اگر انسانی صحت کی بحالی منظور ہے تو شام کو ہم کالج کے گراونڈ میں خوب کھیل کھیلتی ہیں۔ بس اسی قدر کافی ہے ہم بے تمیز دیہاتیوں کی طرح ناک تک بھر کر کھانا نہیں کھاتیں کہ بدہضمی یا اور کسی عارضہ شکم کی شکایت پیدا ہو۔ توبہ توبہ میں تو کہوں گی کہ مغربی تعلیم نے ہمیں دیوانہ بنا دیا ہے۔ ہماری عقلیں مسخ کر دی ہیں۔ خدا اور خدائی احکام ہماری نظروں میں کوئی وقعت نہیں رہی۔ جس تعلیم کا یہ منشا ہو اور جس تعلیم کا یہ نتیجہ نکلتا ہو ایسی تعلیم ہمارے لئے دونوں جہان میں روسیاہی کا باعث اور عمر بھر جہنم رسید کرنے کا ذریعہ ہے اس مغربی زہریلی تعلیم نے ہماری عقلیں اور دماغ اس درجہ مسخ کر دئیے ہیں کہ نہ ہمیں خدا سے محبت رہی اور نہ اس کے رسول سے نہ اس کے دین سے نہ اس کے مذہب سے۔ پیاری بہنو یاد رکھو رہا حیدر روزہ ہے خدا کو منھ دکھانا ہے کہیں ایسا نہ ہو ہم امت رسول کہلانے کے بعد خدا کے سامنے پیش ہوں اور ہمارا برا حشر ہو۔ سوچنے کی بات ہے کہ روزہ جو اللہ میاں نے ہم پر فرض کئے ہیں۔ ان سے خدا کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو عبادتیں اور ذکر الٰہی ہم کرتے ہیں ان سے ہمارا ہی فائدہ ہے۔ جب ہم کسی ملازمت کے لئے کالج کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے خوب محنت کرتے ہیں۔ رات دن آنکھیں چراغ کے سامنے سنکتی ہیں تو ہم سے آخرت کی تیاری کے لئے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا کے فرض کئے ہوئے احکام بجا لائیں۔ اس سے بڑھکر ہماری اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے کہ خدائی احکام کو نظر حقارت سے دیکھیں یا اس پر عمل نہ کریں یہی وجہ ہے کہ اللہ میاں نے ہمارے سامنے ترقی کا دروازہ بند کر دیا ہے ہم جس قدر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم جس تیزی سے آگے کو قدم بڑھاتے ہیں اسی سرعت کے ساتھ ہم کو پسپا بھی ہونا پڑتا ہے۔ اسلئے آج ہماری قوم پر بدبختی اور کم نصیبی کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں یہ غور کرنے اور یاد رکھنے کی بات ہے کہ عورتیں ہی آیندہ نسل کی ترقی اور تنزل کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ انھوں نے اگر اپنی اولاد کی پرورش میں غفلت برتی کوتاہی اور بے پرواہی کی تو انکی اولاد جاہل رہ جائے گی۔ وہ دوسری قوموں کے مقابلہ میں ترقی کے میدان میں دو قدم بھی نہ چل سکینگی۔ اولاد وہی رنگ و طریقہ اختیار کیا کرتی ہے جو اپنے والدین خصوصاً والدہ کا دیکھتی ہے۔ مذہب سے متنفر جس عورت کا یہ حال ہوگا اسکی اولاد سے کیا توقع کی جا سکیگی کہ وہ اپنی زندگی دینداری اور مذہب کی پابندی کے ساتھ گزاریگی۔

بچوں کی دنیا

تمباکو کے نقصانات

از جناب قمر الحسن نقوی امروہہ

تمام منشیات کے علاوہ تمباکو بھی ایک نشیلی چیز ہے جو کہ ہمارے ملک میں عموماً کھائی اور پی جاتی ہے، بعض لوگ اسے حقہ میں پیتے ہیں۔ اور فیشن پرست لوگ اس کو سگار اور سگریٹ کی شکل میں استعمال کرتے ہیں خواتین زیادہ تر مسلم خواتین اس کو پان میں ڈالکر کھاتی ہیں، اس چیز نے اس قدر ترقی پائی ہے کہ شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو کہ جسمیں کوئی نہ کوئی اس کو کسی نہ کسی شکل میں استعمال نہ کرتا ہو۔

بڑوں کی دیکھا دیکھی چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی یہ عادت پھیلتی جاتی ہے۔ تمباکو میں ایسے ایسے زہریلے اجزا موجود ہوتے ہیں جن کے مہلک اثرات سے ہر ایک بچے کو خصوصاً طالب علموں کو واقف ہونا چاہیئے۔

وہ زہریلے اجزا جو تمباکو میں موجود ہوتے ہیں۔ پرسک ایسڈ۔ یہ ایک زہر ہے جو کہ بہت مشہور ہے اس کی ایک بوند یہ اثر رکھتی ہے کہ اگر کسی قوی اور توانا آدمی کو کھلا دیا جائے تو وہ ایک لمحہ میں ہلاک ہو سکتا ہے۔

ایک روغنی مادہ ہوتا ہے یہ اس قدر مہلک ہوتا ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ سانپ جیسے زہریلے جانور کی زبان پر ڈال دی جائے تو وہ جانبر نہ ہو سکے۔

نکوٹین۔ یہ تمباکو کا ایک مشہور جزو ہے یہ اس قدر خوفناک زہر ہے کہ اگر اس کا ⅕ رتی کسی اچھے خاصے کتے کو دیدیا جائے تو وہ فوراً مر جائے۔

ان تین چیزوں کے علاوہ کچھ اور مہلک اجزا ہیں جن کا نام مرکب تمباکو کے نام سے موسوم ہے۔ چونکہ زہریلے مادے تھوڑی تھوڑی مقدار میں پہنچتے ہیں، لہذا یہ ایکدم اثر کرنے کے بجائے دھیرے دھیرے تندرستی کا بالکل ناس کر دیتے ہیں۔

انھیں وجوہات سے بچوں کو خصوصاً طالب علموں کو پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ یہ ان کے اعضا کو ترقی پانے سے روکتی ہے قوت حافظہ بالکل برباد ہو جاتی ہے۔ تمباکو دل کو کمزور اور پھیپھڑوں کو خراب کرتی ہے جسکی وجہ سے اُن کی آیندہ زندگی بالکل برباد ہو جاتی ہے۔

والیسرائے نیپال جائیں گے

نئی دہلی ۸ نومبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ہز اکسیلنسی وایسرائے اور لیڈی لنلتھگو نے اس دعوت نامہ کو بڑی خوشی کے ساتھ قبول کر لیا ہے جو کہ انھوں نے مہاراجہ نیپال کے پاس سے موصول ہوا تھا۔ ہز اکسیلنسی دسمبر کے شروع میں وہاں تشریف لے جائیں گے۔

حکومت آسام کی تحقیقاتی کمیٹی

شیلانگ۔ حکومت آسام نے جو تحقیقاتی کمیٹی آسام آئل کمپنی اور لیبر یونین ڈگبی کے درمیان تصفیہ کرانے کے لئے مقرر کی تھی اس نے ڈگبی میں اپنی نشست سنیچر کے روز ختم کر دی۔ اب اس کی میٹنگ گوہاٹی میں مسٹر جے سی کھین آئی۔ سی ایس کمشنر آسام وادی ڈویژن کے مکان پر ہوگی۔ جہاں اسکی رپورٹ لکھی جائے گی۔ یہ رپورٹ ایک ہفتہ میں تیار ہو جائے گی۔

سرہانہ کوٹھی میں ایک مزدور کی دو انگلیاں

پردۂ فلم

ہندوستان کی صنعت فلمسازی

ایک ماہر فلم کی تحریر سے ماخوذ

اب میں آپ کے سامنے چند اعداد و شمار پیش کرتا ہوں۔ جو موشن پکچر سوسائٹی آف انڈیا کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں۔ اُن سے یہ ثابت ہوگا کہ اس صنعت کی مالی اہمیت کہاں تک ہے۔ اور یہ کہاں تک ترقی کر چکی ہے۔ اس وقت ہندوستان میں ۱۱۰ فلم کمپنیاں ۹۹ تقسیم کنندہ کمپنیاں اور ۷۰۰ سینما ہال ہیں (اب تعداد زیادہ ہوگئی ہے) جو روپیہ اس صنعت پر صرف کیا جاتا ہے وہ تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اول وہ جو فلمساز کمپنیاں خرچ کرتی ہیں۔ دوم وہ جو تقسیم کنندگان کمپنیاں خرچ کرتی ہیں۔ اور سوم نمائش کنندگان کے اخراجات۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ پچیس کروڑ کے لگ بھگ اس طرح خرچ ہو جاتا ہے اور تقریباً پچیس ہزار نفوس اس صنعت کی بدولت روٹی کما کر کھا رہے ہیں۔ اگر آپ فلمسازی کے باب میں آج سے ایک سال پیشتر پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو کہ اسوقت کی فلمسازی میں اور آج کی فلمسازی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ برطانیہ میں اسوقت ۵۰۰۰ سینما ہال موجود ہیں اور ۱۹۳۲ء میں یعنی آج سے ۴ سال پیشتر ساڑھے بچانوے کروڑ ٹکٹ پچپن کروڑ سے زیادہ روپیہ میں فروخت کی گئی تھی۔ گورنمنٹ کو اس سال ہے متوقع مالیہ سے کہیں زیادہ آمدنی کا حصول ہوگیا۔ یہ اس ملک کی صنعت کا حال ہے۔ جہاں کی آبادی ہندوستان کی آبادی کا ساتواں حصہ ہے۔ ان حوصلہ شکن حالات میں اگر اس صنعت کی بھلائی کے لئے ہم صوبجاتی اور مرکزی حکومت کی امداد طلب کریں تو ہم حق بجانب ہوں گے۔ اس طرح وہ جتنا روپیہ اس صنعت کی بہبودی میں خرچ کریں گے۔ اس سے کہیں زیادہ مالیہ وصول کر لیں گے۔

تعلیمی فلمیں۔ تعلیمی فلموں کے متعلق بہت کہا جا چکا ہے۔ لیکن تجربہ کی بنا پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تعلیمی فلمیں تجارتی نقطہ نگاہ سے زیادہ فائدہ مند ثابت نہیں ہوتیں۔ تعلیمی فلمیں زیادہ تر اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے کام کی ہونگی۔ تجارتی فلم بناتے وقت یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے کہ ہم ایسی فلمیں بنائیں جو عوام کے معیار کے مطابق ہوں اور ان کے لئے ذریعہ تفریح ہوں۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ تعلیمی فلمیں بنانے کا فرض اپنے ذمے لے اس طرح وہ اس صنعت سے کافی روپیہ کما سکتی ہے۔ میں تو گورنمنٹ سے پرزور اپیل کرونگا کہ لوگوں کو تعلیمی فلموں کی بہت ضرورت ہے۔ خاصکر ایسی فلموں کی جن میں دیہات سدھار کا پروگرام پبلک کے سامنے رکھا جائے۔ ایسی فلمیں ملک کے کونہ کونہ میں دکھلائی جانی چاہئیں۔ اور انکا تمام خرچ گورنمنٹ کے اپنے سر پر ہونا چاہیئے۔ ابھی تھوڑے عرصہ کا ذکر ہے کہ گورنمنٹ نے M.M/6 کے کیمرے اور پروجیکٹر پر محصول کم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اگر گورنمنٹ یہ مطالبہ منظور کر لیتی تو اُستادوں اور پروفیسروں کو یہ بات ترغیب دہندہ ہوتی کہ وہ زیادہ تعلیمی فلمیں اپنی ضروریات کے مطابق تیار کروا سکتے اور انہیں بات کا شوق ہوتا کہ وہ زیادہ فلمیں اپنی درسگاہوں میں استعمال کریں۔ تعلیمی فلموں کا استعمال ایک ہندوستانی سوال ہے صوبجاتی حکومتیں اپنے اپنے صوبوں میں دیہات سدھار کے متعلق ہزاروں روپیہ خرچ کر رہی ہیں۔ مگر میرے خیال میں اگر حکومتوں نے اس وقت پیسہ خرچ کرنے میں دریغ سے کام لیا تو بعد میں معاملہ از دست رفتہ ہو جائے گا۔ اور اس کی تلافی حکومت کے اپنے بس کی بات نہ رہے گی۔ اگر ایک ایسا مرکزی ادارہ ہوتا جس کا لائحہ عمل فلموں کے ذریعہ سے دیہات سدھار ہوتا، تو میرے خیال

اقوال زریں

عقل تیز رو گھوڑے کی مانند ہے جو خود ہی دوڑ دوڑ کر ہانپ جاتا ہے۔ (شیکسپیر)

پرماتما پوجا کا نہیں محبت کا بھوکا ہے۔ (سوامی دیانند)

کوئی شے بھی ایسی مضرت رساں نہیں، جیسا کہ وقت کو فضول ضایع کرنا۔ (لقمان)

علم وہ آئینہ ہے جسمیں عیب و ہنر کی صورت نظر آتی ہے۔ (ارسطو)

اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت کو بے فائدہ ضایع نہ کرو کیونکہ زندگی وقت سے ہی بنتی ہے۔ (فرینکلن)

مناسب موقع پر خاموشی تقریر سے بڑھکر عقلمندی ہے۔ (ابلو ریح)

ایک ہی غلط اقدام تمہیں بلندی سے گرا سکتا ہے۔ (شیکسپیر)

موت ہر چیز کا خاتمہ کر دیتی ہے لیکن بیشتر اس کے کہ موت آئے لازم ہے کہ انسان کوئی نیک کام دنیا میں یادگار کے طور پر چھوڑ جائے (ٹینی سن)

دنیا میں کوئی دن ایسا نہیں آتا جو ترقی حاصل کرنے کا کوئی ایسا موقع اپنے ساتھ نہیں لاتا۔ جو اس سے پہلے کبھی حاصل نہیں تھا اور نہ آئندہ ہوگا۔ (ڈبلو۔ ایچ۔ رے۔)

کہاوتیں تجربات کے بچے ہیں۔ (پوپ)

جب تک ناکامیوں کے سنگ گراں انسانی عزائم کے سامنے سد راہ نہ ہوں کامیابی کی دیوی کا حسین و دلکش چہرہ و نقاب سے قریب تر نہیں ہوتا۔

ناکامی اس زینہ کا نام ہے جس پر چڑھ کر انسان کامیابی کے اوج فلک اور شہرت کے نصف النہار پر جا پہنچتا ہے۔

جوانی کے پاکیزہ خیالات جب تک دل میں باقی رہیں گے بڑھاپے کا غلبہ ہرگز نہیں ہوگا۔

موج تبسم

بچہ:۔ سیاسیات میں بے اصول کسے کہتے ہیں۔
والد:۔ جو شخص اپنی پارٹی چھوڑ کر دوسری پارٹی میں شامل ہو جائے۔
بچہ:۔ اور جو دوسرے کی پارٹی چھوڑ کر اپنی پارٹی میں شامل ہو جائے، اسے کیا کہتے ہیں۔
والد:۔ عقلمند۔

موہن:۔ جو شخص اس طرح بات کرے کہ سننے والے اس کا مطلب یا مدعا نہ سمجھیں تو وہ شخص احمق ہے، کیا تم سمجھے .... سوہن۔
سوہن:۔ نہیں جناب

زمین پر لیٹا ہوا آدمی:۔ میم صاحبہ آپ نے میرا پاؤں کچل دیا ہے۔
میم صاحبہ:۔ (جو موٹر میں سوار تھیں) مجھے اسکا بہت افسوس ہے۔
لیٹا ہوا آدمی:۔ نہیں کوئی افسوس نہیں ابھی دوسرا پاؤں باقی ہے۔

مسافر (دوسرے مسافر سے) بھائی دیکھو تمہاری بڑی مہربانی ہوگی اگر تم میرا بکس اپنے بکس کے ساتھ باہر نکال دو۔
دوسرا مسافر:۔ (مسکراہٹ کے ساتھ) مگر جناب یہ آپ کس سے کہہ رہے ہیں یہاں تو ٹکٹ ہی ندارد ہے،

مجسٹریٹ (ملزم سے) تم تمہارا نام کیا ہے اور کیا کام کرتے ہو۔
ملزم:۔ خوب آپ تو ابھی سے بھول گئے چھ ہی مہینہ ہوئے ہیں آپ نے اپنے قلم سے بندے کو چھ مہینہ قید سخت کا حکم دیا تھا۔

ایک شریف آدمی تیرنا سیکھنے کے لئے تالاب میں اترے، لیکن قسمت کی بات پیر رپٹ گیا اور دو تین غوطہ کھائے۔ بس آپ باہر نکل آئے اور بولے خدا کی قسم جب تک تیرنا اچھی طرح نہ سیکھ لونگا تب تک تالاب میں قدم نہ رکھونگا۔

جانکی نے اپنے دوست کو ایک کارڈ لکھا اور آخر میں یہ الفاظ لکھے:۔
وہاں کا پوسٹمین بڑا پاجی ہے وہ خط پڑھ لیتا ہے اسلیئے زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ دوسرے دن ڈاکیہ مارے غصہ کے جانکی کے پاس پہنچا اور کارڈ ہاتھ میں پکڑ کر بولا آپ سراسر جھوٹ لکھتے ہیں" میں کبھی کسی کا کارڈ نہیں پڑھتا۔

دلچسپ معلومات

کیا آپکو معلوم ہے

توپ بھی اسپین والوں کی ایجاد ہے اس کو سب سے پہلے ڈیوک آف اکوانے ۱۵۶۹ء میں استعمال کیا۔

دخانی جہاز سب سے پہلے ۱۸۱۲ء میں استعمال میں لایا گیا۔ پہلی جہاز "کومٹ" ہے۔

چین اور ہندوستان کی آبادی کل دنیا کی آبادی کا نصف ہے۔

ملک گرین لینڈ میں برف کے بڑے بڑے میدان پائے جاتے ہیں جنہیں بعض جگہ برف کی موٹائی نصف میل کی برابر ہوتی ہے۔

ٹیونس کے سمندر سے ایک ایسی کشتی نکالی گئی ہے جو دو ہزار سال پہلے وہاں غرق ہوئی تھی۔

اوگانا مچھلی گھنٹے میں ایکہزار میل تک جاتی ہے۔

دنیا کے دقیانوسی گھنٹوں میں ایک نارا (جاپان) میں بھی ہے جسکا وزن ۵۰ ٹن سے بھی زیادہ ہے۔

دیودار درخت کی عمر ۲۹۰۰ سال ہوتی ہے۔

بمبئی کے بوری بندر اسٹیشن بننے میں ۴۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا۔

اطالیہ کا مختار کل ڈکٹیٹر مسولینی اپنی ابتدائی عمر میں اینٹیں بنایا کرتا تھا۔

دنیا کی سب سے بڑی سڑک امریکہ میں ہے یہ نیویارک سے شروع ہو جاتی ہے اور بارہ ریاستوں سے ہو کر گزرتی ہے اس کی لمبائی ۳۴۰۰ میل ہے۔

عمیق سمندر میں ڈوبی ہوئی شے کو ڈھونڈھنے کا آلہ مسٹر ماتھر نے ۱۸ء میں ایجاد کیا۔

یوم یادگار صلح

لکھنؤ ۸ نومبر۔ ہز اکسیلنسی گورنر صوبجات متحدہ یہ امید فرماتے ہیں کہ جمعہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء کو ۱۱ بجے دن کو (بہ بلوے ٹائیم) مکمل خاموشی منائی جائے گی۔ اور اس دوران میں روزانہ کے تمام مشاغل بند کر دیئے جائیں گے گرجا گھروں میں جہاں جہاں ممکن ہو اس خاموشی کے سلسلہ میں عبادتوں کا انتظام کیا جائے گا۔ افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ عیسائی اور دوسرے فرقہ کے لوگوں کی مدد سے ان کے مذہب کے مطابق یادگار کے طور پر عبادت کا انتظام کریں۔

بجنور میں آل انڈیا اردو کانفرنس

بجنور، ۸ نومبر۔ پبلک لائبریری نگینہ کی انگزیکٹو کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بڑے دن کے ہفتہ میں ایک آل انڈیا مشاعرہ اور ایک اردو کانفرنس منعقد کر کے لائبریری کی پہلی سالگرہ منائی جائے۔ اسمیں شرکت کے لئے مشہور شعراء و مصنفین ہمدردان اردو۔ یونیورسٹیوں کے نمائندوں کو دعوت دی جا رہی ہے۔ تمام ضلع میں استقبالیہ کمیٹی کے ممبران بھرتی کرنے میں کمیٹی معروف ہے۔

لکھنؤ ۸ نومبر۔ یوپی فلڈ ریلیف فنڈ میں چندہ کی جو رقمیں ملی ہیں ان سے چندہ کی کل تعداد ایک لاکھ ۱۱ ہزار ۷۰۰ روپیہ ہو گئی

افسانہ

مزاحیہ

داد!

از جناب کوثر چاندپوری

یہ وہ داد نہیں ہے جس کے متعلق ایک شاگرد رشید تقریباً نصف صدی سے اپنے استاد محترم سے یہ شکایت کر رہے ہیں۔

کہیں تو بانہیں ملتا ہیں استاد کیا کیجے

مگر داد اور تو با میں قدرتی طور پر کوئی نہ کوئی ایسا معنوی رابطہ ضرور ہے جس نے دونوں میں کافی مشابہت پیدا کر دی ہے، تو با میں جسم کے کسی نہ کسی حصہ پر خارش محسوس ہوا کرتی ہے۔ داد بھی اسی قسم کی ادبی بیماری ہے کہ جس شخص کو ہو جاتی ہے اس کے دل و دماغ کی کسی اندرونی جھلی میں خارش ہونے لگتی ہے، اور جب تک اسپر داد کا مرہم نہیں رگا یا جاتا رفع نہیں ہوتی۔

قانونی نقطۂ نظر سے داد بالکل شعراء کرام کا حصہ ہے اور یہ کوئی خلاف انصاف بات بھی نہیں ہے کیونکہ شاعری کا محرک اول یہی شوق داد ہے، اگر شعر سنکر داد دینے کا دستور قدیم منسوخ ہو جائے تو ہم دعوی کے ساتھ کہتے ہیں کہ ایک ہی مہینہ میں یہ دماغی بیماری جس کو عرف عام میں شاعری کہتے ہیں، ہندوستان سے معدوم ہو جائے۔

مگر مشکل یہ ہے کہ داد کی بیماری اب وبائی طور پر پھیلتی جا رہی ہے اور مجالس شعر و سخن تک محدود نہیں رہی، نثر نگاری، مضمون نویسی افسانہ طرازی، تصنیف و تالیف بلکہ انجمن بازی اور پارٹی بازی میں بھی یہی داد کا جذبہ کارفرما ہے، اگر ہندوستانیوں کے دماغ میں "داد" کی اس قدر شدید خواہش نہ ہوتی تو اتنی تعداد میں فرقہ وارانہ انجمنیں وجود میں نہ آتیں۔

اتحاد و یکجہتی خلوص، محبت، بہادری اور شجاعت کی دلیل ہے اور بغض و عداوت نفاق، شقاق، تنگ ظرفی اور بزدلی کی علامات ہیں، جس کی بنیاد خود پسندی، خود بینی اور کبر و نخوت پر ہوا کرتی ہے اور داد کہ عیوب کی اس تہ کاری کا گرم معاملہ نہ سمجھئے یہ شوق داد ہی کا کرشمہ تو ہے جو آئے دن کسی نہ کسی انجمن پارٹی اور جماعت کی تخلیق کرتا رہتا ہے اور یہی داد کا جذبۂ بے پایاں ہے جو روزانہ ملک میں کسی نہ کسی لڑائی کا باعث بنتا ہے۔

گرفتاری سے جیل تک اور تھانہ سے عدالت تک ہر جگہ اور ہر مرحلہ پر آدمی کے دل میں "داد" کی تمنا ہوتی ہے مگر یہ بھی واقعہ ہے کہ داد کی بیماری "داد" چاہنے والوں کی بے احتیاطی سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ داد دینے والوں کی حماقت اس کی پیدائش کا خاص سبب ہے، اگر دنیا میں حسن پرست باقی نہ رہیں تو حسن فروشی کی دوکانیں بھی بند ہو جائیں۔

شعر سنکر واہ واہ کی صدائیں لگانیوالوں کے منہ سی دیئے جائیں تو غالباً غیر موزوں اشعار کی پیداوار کا سلسلہ قطعاً مسدود ہو جائے بہر حال داد دینے والے نہ رہیں تو داد چاہنے کا جذبہ ہی معدوم ہو جائے۔

داد دینے والوں کی دریا دلی کا یہ عالم ہے کہ ایک شخص رات بھر عبادت کرنے اور پوجا پاٹ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے "حجرۂ عزلت" سے باہر آتا ہے تو دیکھنے والا فوراً کہتا ہے "دیکھئے ساری رات جاگ کر گذارتے ہیں بڑے عابد و زاہد آدمی ہیں، اب چاہے اس غریب کے دل میں کتنا ہی خلوص ہو مگر آئندہ کے لئے وہ جو کام بھی کرے گا صرف اس قسم کے الفاظ سننے کی نیت سے ہی کریگا۔ اسی طرح کوئی شخص کہیں یا ہی اہل و بے معنی شعر لکھ لائیے، اور دل ہی دل میں شرمندہ ہو کر میں نے یہ کیا حماقت کی بھلا یہ شعر بھی مشاعرے میں پڑھنے کے قابل ہے؛ مگر جب سننے والے ایکدم سے چیخ اٹھیں ... واہ وا، سبحان اللہ خوب کسقدر عمدہ خیال ہے!

الفاظ کیسے پُر شکوہ ہیں!

اور بندش تو ملاحظہ فرمائیے!

بس خالص فلسفہ ہے۔

تصوف کے رنگ میں ایسا شعر ابھی نہیں ہو سکتا تو آپ ہی بتلائیے وہ غریب مستقل شاعر ہو جائے تو اس میں اس کا کیا قصور ہے؟

غرض افراد سے لے کر جماعت تک اور اقوام سے لے کر سلطنت تک سب اسی "داد" کی بیماری میں مبتلا ہیں اور دنیا کی ساری کشمکش اسی کی بدولت ہے۔ مسولینی حبش فتح کرتا ہے تو اسی "داد" کے لئے۔ ہٹلر زیکوسلاویکیہ کو دھمکاتا ہے تو اسی داد کے لئے، ایک اخبار دوسرے اخبار سے جھگڑتا ہے تو اسی خیال کے ماتحت اور ہمارے ہندوستانی بھائیوں کی فیاضی کا یہ عالم ہے کہ انھیں کوئی گالی بھی دے جاتا ہے تو وہ "داد" دیئے بغیر نہیں رہتے، چنانچہ کوئی رجعت پسند اخبار جب کسی آزادی پرست اخبار پر حملہ کرتا ہے اور بڑے جوش و خروش کے عالم میں لکھتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب آزادی کی دھن میں مذہب و ملت کو بھی خیرباد کہے دیتے ہیں مگر ہم بتائے دیتے ہیں کہ ہماری قوم کے بندہ بائیس کروڑ نفوس ان شرارتوں کی تاب نہ لاسکیں گے اور ایک شمارہ میں سر سے کفن باندھ کر (بلکہ نمونہ ہیضہ اور طاعون جیب میں ڈالکر) میدان میں نکل آئیں گے۔ چاہے عالی دماغ ایڈیٹر نے یہ شذرہ کسی مصلحت سے لکھا ہو، مگر لوگ چیخ اٹھیں گے، واہ وا، زندہ باش! مجاہد ملت! اور یہ الفاظ جب کسی خط یا ٹیلیفون یا تار کے ذریعہ سے ایڈیٹر صاحب کی آنکھوں یا کانوں تک پہنچیں گے تو وہ خوشی سے پھول کر جامے سے باہر ہو جائیں گے اور اگلے دن کی اشاعت میں لکے کالم گالیوں سے بھرے ہوئے نظر آئیں گے۔

آجکل داد حاصل کرنے کے ہزاروں طریقے رائج ہیں سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ مصنف یا مضمون نگار یا شاعر نہیں ہیں تو کوئی عمدہ سا رسالہ اخبار یا کتاب اٹھا کر بیٹھ جائے اور جب کوئی ملنے والا آئے اس کو مخاطب کر کے کہئے خوب لکھتا ہے ظالم! اور آج کے مضمون میں تو غضب ہی کر دیا ہے کم بخت نے، اسی قسم کی دو چار گالیاں دے کر مضمون پڑھنا شروع کر دیئے اور ہر جملہ کے اختتام پر سننے والوں کو کنکھیوں سے دیکھکر کہتے کہئے سنا آپ نے؟

ذرا جملہ تو ملاحظہ فرمائیے!

الو! خدا کی قسم کمال ہی کر دیا ظالم نے!

اب ہر طرف سے داد ملنا شروع ہو جائے گی کوئی کہے گا واقعی انداز تحریر بالکل خطیبانہ ہے۔ کوئی کہے گا یہاں تو مولانا ابوالکلام آزاد کو بھی پیچھے چھوڑ دیا اور آپ یقیناً یہ سمجھ لیں گے کہ لکھنے والا تو یہاں موجود نہیں لہذا اس داد کا مستحق میرے سوا کوئی ... اور واقعہ بھی یہی ہے۔ لکھنے والے کی عزت افزائی مدنظر ہوتی تو آپ چپکے سے سو روپیہ کا ایک نوٹ بذریعہ بیمہ اس کو بھیج کر لکھ دیتے کہ آپکا فلاں مضمون بہت لاجواب ہے میں اس سے متاثر ہو کر یہ حقیر رقم بطور ہدیہ نذرانہ یا عطیہ ارسال کر رہا ہوں اگر قبول افتد زہے عز و شرف،

بہر حال موجودہ زمانہ میں مفت داد حاصل کرنے کے جسقدر طریقے رائج ہیں ان میں بہتر طریقہ یہی ہے کہ مجمع میں کسی مشہور مصنف یا شاعر کا کوئی مضمون یا غزل پڑھنے بیٹھ جائے۔ اور سامعین سے "داد"

لیتے رہیئے، کبھی کبھی سر کی معمولی جنبش سے شکریہ بھی ادا کرتے رہیئے۔

اس کے علاوہ بھی داد لینے کی متعدد صورتیں ہیں مثلاً آپ گانا سیکھ لیں اور ایسے شعراء کا کلام زبانی یاد کر لیں جو محض تحریر تک محدود ہونے پر بھی داد حاصل کر لیتے ہیں کامیاب ہو جاتا ہو پھر کسی محفل رقص و سرود میں پہونچکر الاپنا شروع کر دیں، جلسہ میں صاحبان دل موجود ہیں، تو کسی نہ کسی کو وجد آہی جائے گا۔ پھر وہ جو کچھ کریگا سب "داد" ہی کے تحت میں آجائے گا۔

یا آپ کہیں موٹر ڈرائیور ہوں اور اپنے آقا کے دوستوں کو موٹر میں بٹھا کر کہیں لے جا رہے ہیں تو ایسے موقعہ پر موٹر کو انتہا سے زیادہ تیز چلائیے۔ چونکہ آدمی فطرتاً عجلت پسند واقع ہوا ہے اس لئے چاہے کیسے ہی بے حس مہمان ہوں آپ کو داد دیئے بغیر نہ رہیں گے مگر اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ موٹر کہیں ٹکرا جائے اور بدقسمتی سے کوئی مہمان زندہ بچ جائے تو ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے وہ جس مہم کو انجام دیگا وہ آپ کی سزا یابی کی مہم ہوگی، اسلیئے اگر ایسا حادثہ پیش آئے تو عقلمندی یہی ہے کہ موٹر نشینوں میں سب کا خاتمہ بالخیر ہو جائے۔

داد کے سب سے زیادہ مستحق اور جائز قانونی وارث شعراء ہیں اور جتنی داد ان خوش نصیبوں کو "مشاعروں میں مل جاتی ہے۔ دنیا میں اور کسی کو نہیں ملتی۔ پھر داد دینے کے طریقے بھی نہایت عجیب و غریب ہوتے ہیں اگرچہ ہماری رائے میں مشاعروں میں غزل سُنانا بالکل ایسا ہے جیسے گھر کھانا پکوا کر ہوٹل میں لے جا کر کھانا۔ اور غزل سُننے مشاعرے میں جانا تو ایسی حماقت ہے، جسمیں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا مگر جس طرح آدمی خواہ کتنا ہی بیوقوف ہو کبھی نہ کبھی بھولے بھٹکے عقلمندی کر ہی بیٹھتا ہے اسی طرح عقلمند سے عقلمند انسان بعض اوقات بیوقوفی کا ثبوت بہم پہونچا دیتا ہے، چنانچہ ایک دن ہم اپنے بہت سے احمق دوستوں کے ساتھ ایک محلس مشاعرے میں پہونچ گئے، مشاعرے میں خاموش بیٹھنے والے کی نسبت عام طور پر شعراء کو گونگا ہو جانے کا شبہ ہو جاتا ہے، اس لئے داد دینا بالکل ضروری ہو جاتا ہے مگر جسکو دو چار الفاظ سے زیادہ داد کے الفاظ یاد نہ ہوں وہ تو انھیں صرف کرنے کے بعد مجبوراً خاموش ہی ہو جائے گا۔ چنانچہ ہم تھوڑی دیر تک تو نعرے لگاتے رہے پھر چُپ ہو گئے البتہ کسی شاعر نے زبردستی مخاطب ہی کر دیا تو ذرا سر ہلا دیا۔ گویا آپ خوب کہہ رہے ہیں اور شعر ایسا ہے کہ خاموشی کے سوا اُس کی کوئی تعریف ہی نہیں ہو سکتی، اساتذہ کے پڑھنے کی نوبت آئی تو ایک بالکل قریب المرگ استاد جس کے منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت ہونے کا شبہ نہ ہو سکتا تشریف لائے اور بڑے اہتمام سے مطلع عرض کیا داد نہ ملی تو روٹھ کر بیٹھ گئے۔ جیسے "چیزی" نہ ملنے پر کوئی ناسمجھ بچہ روٹھ جاتا ہے، حاضرین نے اُن کا مطلب سمجھ لیا اور پورے دو منٹ گذرے پر ایک صاحب نے بہت دور سے کہا

سبحان اللہ!

پھر متعدد آوازیں ساتھ ہی ساتھ بلند ہوئیں

خوب!

واہ وا!

کیسا بے پناہ مطلع ہے۔

کسقدر بلند خیالی ہے۔

بالکل غالب کا رنگ ہے۔

آپ ہی کا حصہ ہے،

کوئی اور اس قافیہ کو باندھ ہی نہ سکتا تھا۔

یہ ہے استادی!

اب بڑے میاں نے اپنی بے نور آنکھوں سے مجمع کو دیکھا اور سفید داڑھی کو ذرا حرکت دے کر رجزیہ انداز میں فرمایا شعر سنئے، قریب بیٹھے ہوئے ایک بزرگ نے شعر سنتے ہی بے اختیاری میں جھڑک کر قرأت کے ساتھ نہایت گاڑھے لہجہ میں کہا ——— واہ ———

ایک اور بولے یہ عمر اور یہ خیال،

تیسرے صاحب نے آنکھیں بند کر کے ذرا جھوم کر فرمایا آہا ہا۔ چوتھے بزرگ جو سب سے زیادہ متاثر ہوئے تھے پیشانی میں شکن ڈالکر آنکھیں بند کر کے صرف ذرا مسکرا دیئے۔

ایک اور صاحب منہ کھولکر اس انداز سے بیٹھ گئے گویا داد مداری کا بڑا سا گولا ہے جسے یہ اگلنا چاہتے ہیں، کوئی اور بولے اور ذرا ڈانٹ کر "کیا کہنے ہیں!"

مجمع کے پیچھے سے کسی نے چلا کر کہا۔ خوب جھک مارا ہے، پھر اسی کے ساتھ کوئی نیند کا متوالا بولا اور خوب بولا "مرحبا!" ایک بزرگ نے کہا مقطع عرض کیجئے مقطع۔

آخر میں بڑے میاں نے اپنے دونوں زانوؤں پر اتنے زور سے ہاتھ مارا کہ کوئی اور ہوتا تو گھنٹہ بھر تک روتے پھر بولے مقطع سنئے:-

مقطع سنتے ہی ایک بے تکلف اور آزاد دوست نے فرمایا:-

ذرا کسر رہ گئی۔

دوسرے بولے، لہذا واپس!

تیسرے نے کہا بس یہی اٹکا تھا۔

چوتھے بولے بیٹھیئے۔

بعض اوقات داد بہت خطرناک ہو جاتی ہے مگر بعض لوگوں کے نزدیک داد دینا چونکہ فرض کی حد تک پہونچ جاتا ہے، لہذا موقع ملتے ہی وہ "داد" دے بیٹھتے ہیں، اور آدمی کو اس خطرہ کا مقابلہ کرنا ہی پڑتا ہے چنانچہ اخبار میں ہمارا ایک مضمون پڑھنے کے بعد ایک بزرگ بطور داد فرمانے لگے، خوب مزاحیہ مضمون لکھا ہے جناب آپ نے! "اسمیں شک نہیں کبھی کبھی تو آپ خوب ہی لکھتے ہیں۔ بھائی ڈپٹی صاحب کی اچھی خبر لی ہے۔ بس گالیاں ہی نہیں دیں اور تو سب کچھ کہہ دیا اتفاق سے قصبہ میں ایک ہی ڈپٹی تھے جو اسوقت ہمارے پاس ہی بیٹھے تھے انہوں نے بہت تیز نگاہوں سے ہمیں دیکھکر پوچھا کیا لکھا ہے جی تم نے میرے متعلق؟

وہ تو یہ غنیمت ہوا کہ وہ ڈپٹی صاحب آنریری مجسٹریٹ تھے، اگر کوئی آدمی ہوتا تو یقیناً قضیہ زمین برسر زمین کی نوبت آجاتی اور خدا جانے وہ کہاں کہاں "داد" کے زخم لگاتا۔

سردار پٹیل کی کار پر حملہ

سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مسٹر کے۔ ایم منشی ہوم منسٹر چند دیگر کانگریسی لیڈروں کے ہمراہ جب شہر میں گشت لگانے گئے تو ایک مزدور نے کار کے سامنے آکر اُسے روکنے کی کوشش کی لیکن ڈرائیور نے اس سے بچا کر کار کو نکال لیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد اس نے پیچھے سے کار پر ڈنڈے سے حملہ کیا جس سے موٹر کا شیشہ ٹوٹ گیا

اسلحہ بندی کے متعلق امریکہ کا زبردست پروگرام

واشنگٹن، ۔ نومبر معلوم ہوا ہے کہ اسلحہ بندی کے نئے پروگرام کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پریزیڈنٹ روز ویلٹ ایک علیحدہ بجٹ بنانے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ ابھی تک اس پروگرام کی تفصیل معلوم نہیں ہوئی معلوم ہوا ہے کہ ایک زبردست پروگرام زیر تجویز ہے۔

برما میں بلوے کی تحقیقات

رنگون ۹ نومبر۔ برما میں فرقہ وارانہ بلوہ کی تحقیقات کرنے کے متعلق جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس نے ابتدائی تحقیقات کا کام ختم کر لیا ہے زیادہ سرکاری گواہوں کی شہادتیں گذر چکی ہیں۔ اب ۲۰ نومبر سے یہ کمیٹی مختلف ضلعوں کا اور بالخصوص ان ضلعوں کا دورہ کریگی جنمیں بلوہ کا اثر زیادہ رہا ہے۔

نئی دہلی ۲ نومبر مسٹر ای۔ ایچ ڈائنسن ایاست ٹراونکور مسٹر آر۔ این۔ ڈبلو جنڈل کی جگہ انڈین ٹی ارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

مسئلہ نوآبادیات

از جناب بابو بیبی پرشاد سرنواستو صاحب

ہم لوگ موجودہ انقلابی زمانہ سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس زمانہ میں غبار آلود طوفانوں کے مقابلہ میں سیاسی طوفان بہت آتے ہیں۔ آسمان سیاست ان غبار آلود انقلابی دور سے اس قدر پوشیدہ ہو جاتا ہے کہ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ طوفان کا کیا نتیجہ ہوگا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد پھر سکون ہو جاتا ہے اور ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ ہم بہت دنوں کے لئے اُن کی دست برد سے آزاد ہو گئے، لیکن پھر بین الاقوامی افق کالے کالے بادلوں سے گھر جاتا ہے، زمین کو لرزا دینے والی گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور پھر مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ قدرتی طوفانوں کا مطالعہ جغرافیہ داں حضرات کرتے ہیں، اسی طرح سیاسی طوفان سیاسی ارباب حل و عقد کا مضمون بن جاتا ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء ۱۸ کے بعد دنیا اور خصوصاً یورپ نے بڑے بڑے طوفان کا تجربہ کیا ہے۔ اور آج بھی اگرچہ بظاہر مطلع صاف ہے لیکن جس طریق پر بادِ سیاست چل رہی ہے اس سے آنے والے طوفان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اہل سیاست نے اس امر پر بھی غور کیا ہے: وہ دو خیال کار فرما پاتے ہیں۔ اول گروہ کے لوگوں کا خیال ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم کے بعد صلحنامہ ورسائی کے موافق جرمنوں کے ساتھ ظلم کیا گیا۔ اس کی سلطنت کے حصے بخرے کر کے فاتح ممالک نے باہم تقسیم کر لیا اس لئے اگر بیس سال کے بعد جرمنی اپنی سلطنت کے اُن نوآبادیات کو طلب کرتا ہے تو اُس کے ساتھ انصاف ہونا چاہیئے۔ اور اسے اُس کی نوآبادیات واپس ملنی چاہیئے۔ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان اس گروہ کے سرپرست ہیں۔ دوسرا گروہ اُن لوگوں کا ہے جو اس کے بالکل برعکس ہے۔ اب یہ زمانہ نہیں رہا، جب دنیا کی از سر نو تقسیم کر کے سکون و اطمینان پیدا کیا جا سکے۔ سوویٹ روس اس خیال کا زبردست حامی ہے۔ وہ نوآبادیات کے مقبوضات پر اعتماد نہیں رکھتا۔ لیکن ان دونوں گروہ کے درمیانی راستہ کو ظاہر کرنے والے بھی کچھ لوگ ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ دول غیر مطمئنہ کو کچھ دے دلا کر دنیا میں امن قایم کیا جا سکتا ہے

اس مسئلے نے آج دنیا میں ایسی صورت خوفناک اختیار کر لی ہے کہ اسی سوال کو لے کر کسی وقت بھی دول غیر مطمئنہ انسانیت کے ساتھ خونی کھیل کھیل سکتی ہیں۔

۱۹۳۱ء کے بعد دنیا اس منحوس ساعت کی طرف بڑی تیزی سے بڑھی ہے۔ سب سے اول جاپان نے اس شاہراہ رہزنی پر قدم رکھا۔ تہذیب کے نام پر تمام بین الاقوامی آئین کو ٹھکرا کر شمالی چین پر حملہ کیا گیا اور منچوریا کو اپنے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنا کر چھوڑ دیا گیا۔ دنیا کے ممالک نے اس رہزنی کو دیکھا۔ انھوں نے کچھ غم و غصہ کا اظہار بھی کیا۔ جمعیت اقوام کی طرف سے ایک کمیشن بھیجا گیا، جس نے چین میں جا کر اس رہزنی کی تفتیش کی لیکن ملزم کا کوئی بال بانکا نہ کر سکا اور ادھر یورپ میں اٹلی اور جرمنی میں بھی کافی سیاسی تحریک ہو چکی تھی۔ اٹلی کی آمرانہ حکومت کا اثر تمام ملک پر بڑھنے لگا۔ اٹلی کی مالی حالت روز بروز بگڑ رہی تھی مسولینی کو کسی طرح بھی تمام غیر مطمئن گروہ کو روس حکومت کے ہوائی قلعوں میں بہلا کر اپنی ہستی قایم رکھنا تھی لہذا سب سے پہلے آسان نخچیر اسے حبش ہی دکھائی پڑی جنگ حبش نے تمام دنیا کو ایک نیا تجربہ کرا دیا اس جنگ نے فرانس اور برطانیہ کی ظاہری شان و شوکت کا بھی بھنڈا پھوڑ دیا۔ ملک حبش

افریقہ کا ایک سب سے پرانا آزاد ملک جمعیت اقوام کا ایک رکن ہوتے ہوئے بھی لٹ گیا رہزنوں کے لئے اتنی ہمت افزائی بہت کافی ہوتی ہے۔ فرانس اور برطانیہ کی کمزوری اور ان دونوں ملکوں کی باہم نااتفاقی نے تمام واقعات کو یکلخت بدل دیا۔ ابھی تک جرمنی میں ہٹلر کی پوری طاقت قایم نہ ہونے پائی تھی مگر اس نے سب باتوں کا جائزہ لے لیا تھا۔ اس نے ان دونوں کی امداد بین الاقوامی شیرازہ شکنی کا سب سے زیادہ فائدہ ہٹلر نے اٹھایا۔ اس نے علانیہ صلحنامہ ورسائی کے پرزہ پرزہ کر دیئے۔ اور جمہوری سلطنت کے بہی خواہاں و آزادی کے حامیان کی عزت خاک میں ملا دی۔

رائن لینڈ کے غیر مسلح ملک پر قبضہ کیا گیا۔

آسٹریا کا آزاد ملک ہمیشہ کے لئے مٹا دیا گیا

زیکوسلاویکیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گئے۔

یہ باتیں انصاف کے نام پر نہیں ہوئیں بلکہ تلوار کی نوک پر کی گئیں، اور اس پر بھی مزہ یہ کہ واقعہ کے پہلے ہٹلر صاحب یہ اعلان کرتے ہیں کہ آسٹریا کی آزادی پر جرمن کی نگاہ نہیں ہے، لیکن آسٹریا ختم کر دیا جاتا ہے۔ زیکوسلاویکیہ کے بارے میں ہٹلر کا اعلان تھا کہ یورپ میں جرمنی کی یہ آخری مانگ ہے اس بدقسمت میونخ کے صلحنامہ کی سیاہی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ اب یہ مانگا جا رہا ہے کہ اگر دنیا میں امن قایم رکھنا مقصود ہے تو جرمنی کی سب نوآبادیات واپس کر دی جائیں۔ لیکن انکو واپس کر دینے سے بھی تو امن قایم نہیں رہ سکتا۔ یہ ممکن ہے کہ برطانیہ اپنی نامردگی کا ثبوت دیتے ہوئے جرمنی کو نوآبادیات دینے کے لئے راضی ہو جاوے لیکن پھر نوآبادیات میں بھی انسان رہتے ہیں۔ انکو بھی تکلیف ہوتی ہے اور وہ بھی ظلم و ستم محسوس کرتے ہیں۔ انکو کب تک غلام بنایا جا سکتا ہے ظالموں کے خلاف وہاں بھی بلوہ ہوگا۔ اس لئے یہ دلیل بالکل فضول ہے کہ ایکبار پھر سے نوآبادیات کی تقسیم کر کے دنیا میں امن قایم کر دیا جائے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اٹلی اور جرمنی کی موجودہ دوستی ان کی خواہشات مدنظر رکھتے ہوئے چند روزہ ہے۔ اسوقت دنیا کا جو رقبہ ہے اسمیں زیادتی کی گنجائش تو نظر نہیں آتی

اسلیئے اس محدود رقبہ میں سب ہی ملوکیت پسند حکومتیں اپنی اپنی سلطنت کی افزائش کا خواب دیکھتی ہیں۔ درین حالات فطرتاً ایسے مواقع پیش آسکتے ہیں جب ان ملکوں کو خود ہی آپس میں لڑنا پڑے۔ ابھی تو یہ کہا جاتا ہے کہ جرمنی کے پرانے مقبوضات انصاف ہی کو خیال میں رکھکر واپس ملنے چاہئیں لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ کب یہ انصاف جبر سے تبدیل ہو جاوے۔

فی الحقیقت ہم لوگ جب تک جذبات سرمایہ پرستی کی زنجیروں سے جکڑے رہیں گے۔ اور مالی حالت بہتر نہ ہوگی۔ تب تک دنیا کا امن و سکون عنقا ہے۔ مسئلہ نوآبادیات میں آمرانہ حکومت کی زندگی بڑھانے کا ہی خیال کار فرما ہے۔ یہ اپنے ملک کی انقلابی جماعت کو مغالطہ کا جامہ پہنائے ہوئے ہے اور انکو منظر عام پر لانا نہیں چاہتے۔

تعلیم یافتہ بے روزگار

لکھنؤ۔ صوبجات متحدہ کے تعلیم یافتہ بیروزگار نوجوانوں کی بیروزگاری کی تکلیفیں دور کرنے کے سلسلے میں محکمہ صنعت و حرفت و تجارت یوپی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سائینس اور زراعت میں بی ایس کرنے والے نوجوانوں کے لئے مختصر نصاب تیار کئے جائیں جو حسب ذیل مضامین کے متعلق ہوں اور جنمیں ۳ مہینوں تک مفت تعلیم دی جائے

(۱) صابن بنانا

(۲) تیل پیرنا۔ اور تیل صاف کرنا۔

(۳) سنگار کا سامان تیار کرنا

(۴) گھولے ہوئے تیل، روغن اور وارنشیں تیار کرنا

(۵) چھاپنے والی روشنائیاں بنانا۔

(۶) جوتے پالشیں اور صاف کرنے والے اور پالش کرنے والے سامان تیار کرنا۔

(۷) جراثیم مارنے والی چیزیں اور لکھنے کی روشنائی تیار کرنا۔

(۸) گھی اور تیلوں کا تجزیہ کرنا۔

یوپی کے صرف زراعت اور سائینس میں بی اے کرنے والوں میں سے وہ لوگ ان نصابوں میں داخلہ کرا سکتے ہیں جو ٹرینگ کو ختم کرنے کے بعد صنعت و حرفت کو اپنا ذریعہ معاش بنانا چاہتے ہیں۔

فی الحال ایچ بی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کانپور میں ٹریننگ دی جائے گی۔ جو لوگ داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ صنعت و حرفت و تجارت یوپی کے ڈائرکٹر کے نام اپنی درخواستیں کانپور بھیجیں۔ درخواستیں ۲۱ نومبر ۱۹۳۸ء کے بعد نہ بھیجیں۔ ساتھ ساتھ یہ بھی لکھیں کہ انکو کس مضمون میں دلچسپی ہے۔

عیدالفطر کی نماز اور عیدگاہ کلاں!

پولیس اور مسلمانوں کا فرض

الحمدللہ کہ مسلم مردم شماری کی ترقی اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اب عیدالفطر اور عیدالضحٰی کی نمازوں میں جو مجمع ہوتا ہے اس کے لئے عیدگاہ کلاں کا رقبہ برابر ناکافی ہو رہا ہے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمان احاطہ مسجد کے باہر سڑک پر نماز پڑھتے ہیں حق تعالٰے اپنے فضل کریم سے اس کل مجمع کو پختہ نمازی بنادیں کہ پنجوقتہ نماز ادا کریں اور شہر کی مسجدیں اسی طرح تنگ نظر آنے لگیں اس کے متعلق مجھ ناچیز کی کچھ تجویزیں ہیں جو ذیل میں درج ہیں:-

سب سے پہلے مسلم ممبران میونسپل بورڈ جو سٹی فادر کے لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ اور افسران پولیس جو رفاہ عام اور امن کے ذمہ دار ہیں۔ ان حضرات کی توجہ کی ضرورت ہے۔ عید و بقرعید کے موقع پر عیدگاہ کے پھاٹکوں کے سامنے اُترجانب لب سڑک جو رقبہ موٹر تانگہ ویکہ وغیرہ کے ٹھہرنے کے لئے رکھا گیا ہے، یہاں سے منتقل کرکے اب جو سڑک سیسہ مئو سے آئی ہے۔ وہاں جدید قطعہ تیار ہے جہاں حاط مسار کرکے کوئلہ کا تقیلہ جمع ہوتا تھا وہاں پر قرار دیا جائے اس سے آگے کسی سواری کو نہ بڑھنے دیں اور اب اس قطعہ زمین پر ان دوکانداروں کو سڑک چھوڑنے کی عبد جگہ دی جائے۔ یہاں سال گزشتہ تک موٹر تانگہ وغیرہ جمع ہوتے تھے۔ اور ۴۰ فٹ پورب پچھم لانبا اور ۱۸ فٹ چوڑا اوتر دکھن قطعہ زمین عیدگاہ کے مصرف اور قبضہ میں ہے جس پر دوکانیں روٹی کباب وغیرہ کی لگائی جاتی ہیں اور شامیانہ یتیم خانہ اسلامیہ کے چندہ کا لگایا جاتا ہے۔ ان دوکانوں کو بھی اسی طرف منتقل کر دیا جائے اس طرح سے عیدگاہ سے ملحق یہ قطعہ زمین نماز کے لئے مخصوص اور محفوظ کر دیا جائے اور اگر اتفاق سے زیادہ نمازی آجاویں تو سڑک پر بھی مسلسل باطمینان نماز ادا ہوسکے اور اب بھی سڑک پر نماز پڑھی جاتی ہے جو اصحاب سواری پر آتے ہیں ان سے بھی دست بستہ التجا کرتا ہوں کہ وہ گندہ نالہ پر سے سواری چھوڑکر عید قدم بپیدل چل کر نماز میں شریک ہوں اور دوکاندار بھائی مسلمانوں سے بھی عرض کرنا ضروری ہے کہ وہ اپنی دوکانیں بھی سڑک کے دوسری جانب لگائیں اور پھاٹکوں سے ملحق زمین نماز کے لئے چھوڑ دیں اور اپنی مسلم انجمنوں کے رضاکار بھائیوں اور بزرگوں سے خاص کر رحمن گنج وکریل گنج دست بستہ التماس ہے کہ وہ کل اپنی دو جماعتیں بنالیں ایک جماعت ۹ بجے شب سے عیدگاہ کے باہر کا انتظام شروع کر دیں تاکہ دوکانیں سڑک کے اس طرف نہ لگائی جائیں کیونکہ چاند رات کو ۹ بجے شب ہی سے دوکانیں آنا شروع ہوجاتی ہیں۔ بعد کو اٹھانے میں فریقین کو دقت ہوگی۔

دوسری جماعت رضاکاروں کی ۷ بجے صبح ہی سے جملہ نمازیوں کو اول اول صف بندی کے ساتھ بٹھانے کا کام شروع کریں مگر نرم کلامی اور انکساری کو اپنا فرض خیال کریں کیونکہ ہمیشہ بعض بعض ضدی بھائی مسلمان ابتداہی سے کپڑا الجھا کر بلا خیال ترتیب راستہ میں بیٹھ جاتے ہیں جس سے درستی صفوں میں خلل واقع ہوتا ہے اس طرح امام کے پیچھے سے ہر صف آخر تک سیدھی رہے بیچ بیچ میں کوئی جگہ خالی نہ رہے۔

متولی صاحب سے بھی عرض ہے کہ مکبروں کا انتظام بھی معقول فرمائیں انکو ہدایت کردیں کہ تکبیر امام کے ساتھ ساتھ سب مکبر فوراً بلند آواز سے تکبیر ایک ساتھ کہیں اور مقتدیوں میں کوئی غیر مقررہ مکبر تکبیر نہ کہے۔ اول مکبر کی تکبیر ختم ہوتے پر دوسرا مکبر تکبیر شروع کرے۔ اس طرح آخری مکبر کی تکبیر ختم ہونے تک بہت دیر ہوجاتی ہے۔

نمازیوں سے بھی عرض کرنا ضروری ہے کہ نماز ختم ہوتے ہی غل وشور نہ مچائیں نہ عید ملنے کا موانقہ کریں بلکہ سکون کے ساتھ اپنی جگہ بیٹھے رہیں چاہے خطبہ سنائی دے یا نہ دے انشااللہ تعالٰے ثواب سب کو برابر ملے گا۔ ورنہ ترک واجب کا گناہ ہوگا۔

امید کہ اڈیٹر صاحبان مسلم اخبارات مضمون ہذا شائع فرماکر مشکور فرمائیں گے۔

فخرالدین ولد نصیرالدین مچھلی بازار کانپور

حکومت میسور کا ایک نیا بورڈ

بنگلور ۸ر نومبر۔ حکومت میسور کے لیبر ڈپارٹمنٹ نے ایک بلیٹن جاری کیا ہے۔ ایک لیبر ویلفیر بورڈ بنایا جائے گا جس کے صدر ڈائرکٹر محکمہ صنعت وحرفت ہوں گے دو نمائندے مل مالکوں کے تین نمائندے مزدوروں کے اور ایک نمائندہ پبلک کا ہوگا۔ یہ بورڈ مزدوروں کے اقتصادی حالت کی تحقیقات کریگا جس میں حسب ذیل مسئلے بھی شامل ہوں گے۔

مکان علاج تعلیم نظام کی اسکیم صنعتی تحصیل وغیرہ بورڈ اس کے اخراجات زندگی خانگی خرچ اور سفر خرچ وغیرہ کا بھی جائزہ لے گا۔

قبائلی علاقے

پشاور ۸ر نومبر۔ مرکزی حکومت کو چاہئے کہ وہ تمام قبائلی علاقے صوباتی حکومت کے سپرد کردے اور اُسے وہاں کے نظم ونسق کا ذمہ دار بنادے"۔

یہ ہے وہ تجویز جو ڈاکٹر خاں صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد نے یونائیٹڈ پریس کے اسپیشل نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے بتلائی جبکہ یہ دریافت کیا گیا کہ ان کی رائے میں وہ کیا حل ہے جس کی رو سے کھوئے ہوئے امن وامان کو بحال کیا جاسکے۔ حملوں۔ آگ لگانے اور قبائلی علاقوں کے ڈاکوؤں کی قتل وغارتگری کو روکا جاسکے۔

وزیراعظم نے مزید فرمایا کہ میں نے یہ تجویز لارڈ لنلتھگو کے روبرو پیش کی تھی اور انھیں صاف طور پر بتایا تھا کہ وہ مرکزی حکومت ان علاقوں کا انتظام نہیں کرسکتی ہے اور وہ ہم ہی ہیں جو صورت حالات پر قابو پاسکتے ہیں

پنڈت جواہر لال نہرو قاہرہ میں

قاہرہ ۸ر نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کل قاہرہ کی سیر وسیاحت کی اور مینار دیکھے۔ آج نحاس پاشا کے ہمراہ زاغلول پاشا کی قبر پر بھی گئے۔ اور وہاں سے آپ میڈم زاغلول کے یہاں گئے۔ شام کو آپ پورٹ سعید کو روانہ ہوگئے۔ آپ کل بذریعہ "سٹریتھ نیوز" جہاز ہندوستان کو روانہ ہوجائینگے

دارالامرا میں ملک معظم کی تقریر

لنڈن ۸ر نومبر۔ میں نے بخوشی وہ دعوت نامہ منظور ہے جو کہ پریزیڈنٹ کی طرف سے مجھے اور ملکہ معظمہ کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا دورہ کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان خوشگوار تعلقات کے اس اظہار کا میں تہ دل سے خیر مقدم کرتا ہوں" یہ ہے وہ اعلان جو ملک معظم نے پارلیمنٹ کے نئے سیشن کا افتتاح کرتے وقت کیا۔ یہ پہلا موقع ہوگا جبکہ برطانیہ کا کوئی بادشاہ امریکہ کا دورہ کریگا

ملک معظم نے یہ بھی اعلان کیا کہ شاہ رومانیہ اس ماہ لنڈن کا دورہ کرنے کے لئے آئیں گے۔ اور آئندہ سال موسم بہار میں فرانس کے پریزیڈنٹ آئیں گے۔

ملک معظم نے میونخ کے سمجھوتہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپس میں خوشگوار تعلقات کو بڑھانے کے لئے حکومت ہر ممکن کارروائی کرے گی۔

ملک کی حفاظت کے لئے مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ ملک معظم نے فرمایا کہ گو فوجی طاقت اور اسلحہ بندی کی رفتار کو بڑی تیزی کے ساتھ بڑھایا جارہا ہے۔ لیکن حال ہی میں ملک کے روبرو جو نازک صورت حالات پیش ہوگئی تھی۔ اس وقت تک ہماری فوج میں جو خامیاں معلوم ہوئیں انکو دور کرنا ضروری ہے ان خامیوں کو جلد ہی دور کیا جائے گا۔

وزیر اعظم یو۔پی کی اہم تقریر

فرخ آباد ۸ر نومبر۔ اتوار کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ فرخ آباد کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپکا شاندار استقبال کیا گیا۔ متعدد مقامات پر جلوس نکلے گئے اور ایڈریس پیش ہوئے اور آپ نے جوابی تقریریں کیں۔ پنڈت جی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جو زمیندار مجوزہ ٹیننسی بل کی مخالفت کر رہے ہیں وہ کاشتکاروں کے روبرو اپنے آپ کو بے نقاب کر رہے ہیں اگر وہ ملک کے قدرتی لیڈر ہونے کا دعوی رکھتے ہیں تو یہ ان کی زبان سے نہیں بلکہ عمل سے ظاہر ہونا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ ہمارا فرض صرف ہندوستان ہی کو آزاد کردینے پر ہی ختم نہیں ہوجاتا۔ ہم تو دنیا کو تہذیب اور آزاد کرنے کا دعوٰی رکھتے ہیں جو آجکل جنگلوں میں پھنس پھنس کر کتے اور بلی کی موت سے بھی بدتر موت مر رہے ہیں اور کوئی طاقت ہم کو ایسا کرنے سے روک نہیں سکتی۔

آخر میں آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آپس کا نفاق ہماری آزادی کی راہ میں کانٹا ہے ہم کو چاہیئے کہ آپس میں مل کر رہیں اور اگر ایسا نہیں کیا گیا تو مجبوراً سرکار کو قانونی ہتھیار استعمال کرنے ہوں گے۔ اور ملزموں کو سخت سزائیں دی جائیں گی۔

رشوت کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ نہایت ناقص شے ہے اور آپ لوگوں کو رشوت دیکر دھوکہ مول نہیں لینا چاہیئے۔ سرکاری ملازم پبلک کے ملازم ہیں اور یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ مالک خود نوکر کو رشوت دینا سکھائیں۔

بنگال کے ایک اور آئی سی ایس کا استعفٰے

کلکتہ ۸ر نومبر۔ مسٹر جیمز بجن گیڈسینی نے انڈین سول سروس سے استعفٰے دیدیا ہے۔ گذشتہ ۱۸ مہینہ میں یہ چھٹا استعفٰے اس قسم کا ہے مسٹر موصوف کو ایک کمپنی میں جگہ مل گئی ہے۔ انھوں نے بیس سال تک سرکاری ملازمت کی اور مختلف بڑے بڑے عہدوں پر رہے تھے فی الحال وہ بنگال جوٹ تحقیقا

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

چونکہ کانپور میونسپل بورڈ نے ۲۵ ستمبر ۱۹۲۳ء کے نوٹیفکیشن نمبر ۲۶۴۴/۱۱-۱۳۸ اینچ کے ماتحت لگائے ہوئے سائیکل ٹیکس کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہذا بائی لاز کے کتاب ب کے صفحہ ۱۰ سے ۳۰ تک پر چھپے ہوئے شیڈیول کے بجائے میونسپل حدود کے اندر کرایہ پر چلانے کے لئے رکھے ہوئے جانوروں اور گاڑیوں کے ٹیکس کی تشخیص اور وصولی کے لئے مندرجہ ذیل ترمیم شدہ شیڈیول اس نوٹس کے ذریعہ عام پبلک کی اطلاع کے واسطے مشتہر کیا جاتا ہے۔

اس نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے ۱۵ دن کے اندر جو کوئی بھی اعتراض یا مشورہ ایگزیکیٹو افسر صاحب کے پاس آئے گا بورڈ اس پر غور کریگا۔

۱۔ یکہ — ۶ روپیہ
۲۔ تانگہ یا دو پہیہ کی گاڑیاں — ۶ ″
۳۔ ۴ پہیہ کی گاڑیاں — ۱۵ ″
۴۔ جانوروں سے چلنے والے ٹھیلے اور ۳ انچ یا اس سے زیادہ چوڑائی کے لوہے کے ٹائر والی یا بلا ٹائر والی یا ڈنلپ ٹائر والی بھی بیل گاڑیاں — ۱۲ روپیہ
۵۔ جانوروں کے ذریعہ چلنے والے ٹھیلے اور ۳ انچ سے کم چوڑے ٹائر والی بیل گاڑیاں — ۱۵ روپیہ
۶۔ ہلکی دستی گاڑیاں جن کو ایک آدمی چلائے اور جو ۶ فیٹ سے زیادہ لمبی بھی نہ ہوں۔ — ۳ ″
۷۔ ۳ انچ یا اس سے کم کے ٹائر والے آدمیوں کے ذریعہ چلائے جانے والے اور جو ۸ فیٹ لمبائی سے زیادہ نہ ہوں ٹھیلے۔ — ۷ ″

اس شرط کے ساتھ کہ مندرجہ ذیل جانوروں اور سواریوں کی بابت کوئی ٹیکس نہ لگایا جائے گا۔

(اے) لڑکوں کی گاڑیاں
(بی) ہاتھ سے چلائے جانے والی لڑکوں کی گاڑیاں
(سی) گاڑیاں جو صرف لڑکوں کے اسکول لیجانے ہی کے لئے استعمال ہوں۔
(ڈی) آرمی ایکٹ ۱۹۱۱ء کے ان اشخاص کی گاڑیاں جنکو وہ لوگ اپنی ملازمت کے قاعدہ کے ماتحت رکھنے کے لئے پابند ہیں۔
(ای) گاڑیاں جو چھاؤنی کے رقبہ میں رکھی جاویں اور چھاؤنی بورڈ کو ٹیکس ادا کرتی ہوں۔ مذکورہ بالا گاڑیوں کے معنی میں سائیکل نہیں آتی ہیں۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء

ایس این تیواری (ڈی پی ایچ)
ایگزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور

ہماری نوآبادیاں ہمارے حوالہ کردیجئے

میونخ ۹ نومبر۔ "ہم بہت ممنون ہوں گے اگر فرانس اور برطانیہ میں ایسے مدبر مل جائیں جو جرمنی کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھنا چاہتے ہیں اب ہمیں صرف نوآبادیوں کے مسئلہ پر رضامند ہونا باقی ہے جو کہ انصاف کے خلاف ہمارا بنا کر ہم سے چھین لی گئی ہیں"۔ ان الفاظ میں ہر ہٹلر نے فوجی دستے کے ایک سالانہ جلسہ میں تقریر شروع کی ہر ہٹلر نے مزید فرمایا کہ نوآبادیوں کی واپسی کے سوائے اب برطانیہ اور فرانس سے ہمارا اور کوئی مطالبہ نہیں ہے ہم ان کے ساتھ کاروباری طریقہ پر سلوک کرنا چاہتے ہیں اور برابری کی حیثیت سے لین دین چاہتے ہیں۔ اگر دوسرے ممالک اسلحہ بندی کریں گے تو ہم

ملک معظم کا اعلان

لندن ۱۰ نومبر۔ آج صبح دارالعوام کے ایک مختصر اجلاس کے بعد جبکہ اس ضروری کام کو ختم کیا گیا جو کہ ایک عرصہ سے التوا میں پڑا ہوا تھا، پارلیمنٹ کے اجلاس کی مدت میں توسیع کئے جانے کے سلسلہ میں ملک معظم کی تقریر پڑھ کر سنائی گئی نئے سیشن کا افتتاح آئندہ منگل کو ہوگا۔

ملک معظم کی تقریر شاہی ملکہ پیرس کے حوالہ کے ساتھ شروع ہوئی جو کہ گذشتہ جولائی میں کیا گیا تھا۔ اس سفر کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بتایا گیا میں (یعنی ملک معظم) اس عظیم جمود کے سلسلہ میں جس سے کہ یورپ کو ابھی ابھی دوچار ہونا پڑا ہے تمام واقعات کو بڑی تشویش کے ساتھ دیکھتا رہا ہوں۔ اس جمود کے تمام دورے کے اندر میری حکومت اور فرانس کی حکومت کے درمیان قریبی اشتراک عمل رہا اور اس نے زیکوسلاویکیہ کی ایک جرمن اقلیت کے بارے میں ایک مستقل اور پرامن سمجھوتہ کرانے کے لئے ۔۔۔ اور ۔۔۔ دونوں مقامات پر حتی الامکان کوشش کی۔ زیکوسلاویکیہ کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنے اور اس کے معاملہ میں بیچ بچاؤ کرنے کے لئے وائی کاؤنٹ رنسی مین کی سرکردگی میں جو مشن مقرر کیا گیا تھا اس نے بھی نہایت قابلیت کے ساتھ حکومت کو بہت کچھ امداد پہنچائی۔

وزیراعظم کے سفر برچیس گاڈن گاڈسبرگ اور میونخ کا اظہار پسندیدگی کے ساتھ حوالہ دیتے ہوئے شاہی تقریر میں یہ کہا گیا کہ اس طریقہ سے جو سمجھوتہ ہوا اسے ایسی عزت کے ساتھ قبول کر لیا گیا کہ اس نے حکومت دنیز باشندگان زیکوسلاویکیہ سے خراج تحسین دلوایا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پریزیڈنٹ کی بروقت مداخلت نے بھی امن وامان کاز کو زبردست تقویت پہنچائی۔

تمام قوموں کے درمیان یہ خواہش نہایت صاف اور غیر مبہم طریقہ پر نظر آتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ برسرپیکار نہ ہوں۔ میرا یہ پختہ خیال ہے کہ ہر جگہ مرد اور عورتیں میرے اس خیال سے اتفاق کریں گی کہ ہمیں اس بات پر تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ جنگ کا خطرہ ٹل گیا۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اس خطرہ کے ٹل جانے کے بعد یورپ میں ایک نیا دور شروع ہوا۔

جمود کے تشویشناک ایام میں ڈیفنس کی تدابیر کو جس پھرتی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا گیا اس پر خراج تحسین ادا کرتے ہوئے ملک معظم نے فرمایا۔ میری تمام رعایا نے ان ایام کے آگے جس قدر ٹھنڈے دل اور ارادہ کی پختگی کا مظاہرہ کیا ہے میں نے بڑے اطمینان کی نظر سے دیکھا اور میں اپنی رعایا کی خدمت کی اسپرٹ پر اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اردو اور ہندی کو لازمی قرار دیدیا گیا

الہ آباد ۱۰ نومبر۔ آج یوپی تعلیمی بورڈ کا ایک جلسہ ہوا۔ بورڈ نے پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی اس تجویز کو تسلیم کیا کہ اردو اور ہندی کو زبانی ثانی کی حیثیت سے ہائی اسکول کے امتحان کے لئے لازمی قرار دیا جائے۔ جلسے میں نئے قاعدے مرتب کئے گئے ہیں جن کی رو سے انٹرمیڈیٹ کے امیدواروں کو اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ انگریزی، یونانی، لاطینی، عبرانی اور یورپ کی دوسری موجودہ زبانوں کے مضامین کے علاوہ تمام سوالات ہندی اردو یا انگریزی میں دیں۔ اور ہائی اسکول کے امیدوار انگریزی کے مضمون کے علاوہ تمام سوالات کے جواب اردو یا ہندی میں دیں گے بشرطیکہ بورڈ کا چیرمین یا ان کا نامزد کردہ نمائندہ اپنی مرضی کے مطابق امیدواروں کو انگریزی میں جواب دینے کی اجازت دے۔ حکومت ہند کی اس اسکیم کو امتحانات کی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا اور سترہ سال کی عمر میں لاجواب کا امتحان لیا جائے اور ایسے امیدواروں کو کامیاب کیا جائے جو امتحان میں سرکاری ملازمتوں کے مقابلہ میں اہل ثابت ہوں۔ امتحانات کی کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا بورڈ کے ممبروں کے منتخب شدہ ممبر ڈاکٹر عبادالرحمن خان، ڈاکٹر پیارے لال سریواستوا، ڈاکٹر رام پرشاد ترپاٹھی ہیں۔

دیہاتی صنعتوں کی تربیت گاہیں

لکھنؤ ۸ نومبر۔ یوپی گورنمنٹ کی جانب سے اناؤ اور فیض آباد کے ضلعوں میں دو تربیت گاہیں کھلیں گی جہاں دیہاتی صنعتیں سکھائی جائیں گی۔ ان تربیت گاہوں میں کھانے پینے کا انتظام یکجا ہوگا۔ مذہب ملت یا ذات پات کے اعتبار سے کوئی تفریق نہ ہوگی۔ جب ذیل صنعتوں میں ٹریننگ دیجائیگی سوت اور اون کا تنا کپڑے رنگنا اور چھاپنا زربافی اور قالین بننا کمبل بنانا بڑھئی کا کام ہاتھ سے کاغذ بنانا ٹوکریاں بنانا چٹائیاں بنانا وغیرہ

اس مقصد کے لئے ۱۰۲ امیدوار بھرتی کئے گئے ہیں اور دو سال کا کورس ہے۔ لیکن کورس ختم ہونے کے بعد ملازمت کی کوئی گارنٹی نہیں ہے

(صفحہ) جرمنی ان کے پیچھے صلح کے لئے تیار بیٹھا رہیگا۔ نازی جرمنی کسی حالت میں بھی بھیک کا ٹھیکرا نہ اٹھائے گا۔ ہم ہر ایک مسئلہ گفت وشنید کے ذریعے طے کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے حقوق سے انکار کیا گیا تو ہم دوسرا طریقہ اختیار کر کے اپنا حقوق حاصل کرینگے اگر انگریز مقررین ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم نے دو جمہوریتوں کو برباد کر دیا تو میں مسٹر چرچل اور مسٹر ڈف کوپر سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا جمہوریتوں کی کنجی ان کے ہاتھ میں ہے۔ ہر ہٹلر نے فرمایا کہ جرمنی بھی جمہوریت ہے کیونکہ عوام کی مرضی کے مطابق حکومت ہو رہی ہے۔ میں نے دو جمہوریتوں کو برباد نہیں کیا بلکہ بہ حیثیت ایک جمہوریت پسند کے دو ڈکٹیٹروں یعنی ڈاکٹر شسنگ اور ڈاکٹر بینیس کو برباد کیا تاکہ عوام کو ان کے مظالم سے چھٹکارا مل جائے۔ برطانی پارلیمنٹ کے ممبران وسطی یورپ کے حال کو قطعی نہیں جانتے جس طرح ہم ہندوستان مصر اور فلسطین کے حال کو نہیں جانتے۔ انکو چاہئے کہ وہ فلسطین کی طرف دیکھیں وہاں کیا ہو رہا ہے وہاں جمہوری طریقوں کی نسبت طاقت سے زیادہ کام لیا جا رہا ہے۔

گڈہ گرام میلے میں وزیراعظم یوپی کی تقریر

لکھنؤ۔ "دیہات اور کانگریس کے درمیان رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیراعظم یوپی نے سنیچر کی شام کو گڈہ گرام میلہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمائے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ کانگریس نے کسانوں کے لئے جو قومی طاقت حقیقی طور پر ہیں سب کچھ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کانگریس گورنمنٹ کسانوں کی بھلائی کر کے اور ان کے گھروں کو بارونق اور خوشحال بنا کر اپنی طاقت کو مضبوط کرے گی۔

سر سرکار نے چارج لے لیا

نئی دہلی ۸ نومبر۔ سر نرپندرناتھ سرکار ممبر ایگزیکیٹو کونسل گورنر جنرل ہند نے کل بعد دوپہر چھٹی سے واپسی کے بعد چارج لے لیا ہے اور وائسرائے نے آپ کو اپنی ایگزیکیٹو کونسل کا وائس پریزیڈنٹ مقرر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں گزٹ میں اعلان بھی ہو چکا ہے۔

فقیر ایپی کا حکم

کوہاٹ۔ فقیر ایپی نے مختلف گروہوں کے لیڈروں کے نام احکام جاری کر دئیے ہیں کہ وہ ماہ رمضان میں کوئی حملہ یورش یا اغوا نہ کریں اپنے متعلق فقیر موصوف نے لکھا ہے کہ میں نے یہ زمانہ عبادت میں گزاروں گا۔

برطانوی ڈاکٹر کراچی پہنچ گیا

کراچی ۸ نومبر۔ برطانیہ کے مشہور طبیب ڈاکٹر یونز جنہیں مہاراجہ صاحب بڑودہ کے علاج کے لئے فوری طور پر بلایا گیا تھا وہ ایک اسپیشل ہوائی جہاز سے آج شام کو کراچی پہنچے ہیں۔ آپ آج ۳½ بجے بمبئی روانہ ہو جائیں گے۔

مہاراجکمار وزیانگرم کا بیان

بنارس ۷ نومبر۔ مہاراجکمار وزیانگرم نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس کے دوران میں آپ نے اپنے اس رویہ کو حق بجانب قرار دیا ہے جو یوپی زرعی بل کے متعلق آپ نے اختیار کیا تھا جس میں زمینداروں کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ کانگریس ہائی کمانڈ

اوروں کے ہیں پیام اور میرا پیام اور ہے　　عشق کے دردمند کا طرز کلام اور ہے

ضروری اپیل

طلبائے قدیم حلیم مسلم انٹر کالج کانپور کی خدمت میں

ناظرین کرام۔ مجھے اس حقیقت کے انکشاف کرنے میں بڑی مسرت ہے کہ اولڈ بوائز یونین حلیم مسلم انٹر کالج کی پیہم اور مسلسل کاوشوں کے بعد اس سال یونین کی جانب سے ایک اردو میگزین اپنی مخصوص ادبی خوبیوں اور غیر معمولی شان شوکت کے ساتھ انشاءاللہ ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء میں ضرور شایع ہو جائے گی۔ جس کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر قریب قریب مکمل ہو گیا ہے اور اسوقت تک کافی تعداد میں ادبی مضامین غزلیں اور نظمیں مقامی اور غیر مقامی اراکین یونین کی جانب سے موصول ہو چکی ہیں۔ میگزین کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا میں ادب کے ساتھ مقامی اور غیر مقامی طلبائے قدیم سے عرض کرونگا کہ زاید سے زائد تعداد میں خریدار ہوں تاکہ یونین اس میگزین کو بہتر سے بہتر پیمانہ پر شایع کر کے قومی اور ملکی خدمت کرتے ہوئے اپنی عزیز اور درسگاہ کی بہترین خدمات انجام دینے میں کامیاب ہو مجھے امید ہے کہ اگر آپ حضرات اپنی توجہ خاص اور ہر دلعزیز مبذول فرمائیں گے۔ تو یہ یونین اپنے مقاصد کی تکمیل میں انشاءاللہ بحسن وخوبی یقیناً کامیاب ہو گی۔

میں بجا طور پر اس حقیقت پر فخر کرتا ہوں کہ لاکھوں ہندو مسلم افراد اس نادر درسگاہ کے چشمہ تعلیم سے فیضیاب ہو کر ملک کے مختلف حصوں میں آباد ہیں اور زندگی کے مختلف شعبوں میں انتہائی شان و شوکت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور صدہا افراد اس وقت قومی ملکی اور ادبی سرگرمیوں میں نمایاں نظر آ رہے ہیں۔

میں ایک مرتبہ پھر ادب سے عرض کرونگا کہ اگر آپ حضرات میرے شریک کار رہ کر اپنی برادرانہ دلداری کا ثبوت دیں گے تو انشاءاللہ میں بحسن وخوبی یہ خدمت انجام دینے کو تیار ہونگا۔ مجھے یہ امید ہے کہ میری یہ کمزور آواز ضرور قبول فرمائی جائیگی اور کثیر سے کثیر تعداد میں طلبائے قدیم بلا کسی خیال کے اس میگزین کے خریدار ہوں گے۔

آپکا خادم

محمد مصطفیٰ جعفری۔ اڈیٹر اولڈ بوائز میگزین

حلیم مسلم انٹر کالج کانپور

نوٹ:۔ جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کیجئے۔

ایم۔ ایم۔ جعفری۔ دی کانپور ٹنیری

پوسٹ بکس نمبر ۸۰ کانپور

روسی ریکارڈ مات کر دیا ڈرون، ۹ نومبر۔ رائل ائیر فورس کے بمبار ہوائی جہازوں میں سے ۳ ہوائی جہاز بالترتیب شام کے ایک بجکر ۴۲ منٹ اور ایک بجکر ۲ منٹ پر ڈرون اترے اور ۴۸ گھنٹوں میں ۷۱۶۲ میل کا فاصلہ طے کر کے روسی ریکارڈ کو جو ۶۲۱۶ میل تھا مات کر دیا۔

ہفتہ وار الاصلاح بمبئی کا شاندار عید نمبر

عید الفطر کی مبارک تقریب پر ایک لاجواب ادبی اور غیر فانی منظوم و منثور پیشکش ہفتہ وار الاصلاح بمبئی کا عظیم الشان عید نمبر جو ۴۰۰ صفحات کی ترتیب مضامین منظوم و منثور پر مشتمل نقرئی سرورق اور نوع بہ نوع تصاویر سے مزین مختلف زبانوں میں اردو ۱۶۰ صفحات گجراتی ۲۰ صفحات انگریزی ۲۰ صفحات اور باقیماندہ صفحات تصاویر و اشتہارات سے مرتب کئے گئے ہیں عید کی تقریب پر ہدیہ ناظرین کیا جائے گا۔ اور ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۱۲ر رکھی گئی ہے تاکہ ہر خاص وعام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکیں۔

۱۔ مقامی حضرات جو زر سالانہ ادا کر چکے ہیں انھیں یہ خاص نمبر مفت دیا جائے گا۔

۲۔ ممالک ہند میں فی نمبر ۸ر قیمت رکھی گئی ہے سالانہ خریدار صرف ۴ر کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک ارسال فرما کر یہ خاص نمبر مفت حاصل کریں۔

۳۔ بلاد اسلامیہ و خارجہ رنگون۔ برما وغیرہ کے مستقل سالانہ خریدار ۸ر کے ٹکٹ روانہ فرما کر عید نمبر مفت حاصل کر سکتے ہیں اور انفرادی حیثیت سے خریدنے والے حضرات ۱۲ر ارسال فرما کر عید نمبر ادارہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

۴۔ مشتہرین و ایجنٹ حضرات جلد از جلد پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

مینجر الاصلاح اسمٰعیل پریس۔ ڈونگری بمبئی نمبر ۹

شہزادہ کو جیل بھیج دیا گیا

برلن، ۹ نومبر۔ پرسیا کے شہزادہ فریڈرچ لیوپولڈ کو آج برلن کی ایک عدالت نے اخلاقی جرم کرنے پر دو سال قید کی سزا دیدی۔



مقامی فروخت کرنے والے:۔

مسرس۔ امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور

مسرس۔ شیام لال بیکنٹھ ناتھ سیو کا بازار آگرہ

مسرس۔ دیسی دیا پار ۱۰۴ امین آباد لکھنؤ،

روشنی ہیں۔

حکومت بمبئی کے ہوم منسٹر مسٹر کے۔ ایم منشی نے صبح ملوں کے علاقہ میں گشت لگایا اور وہ کے۔ ای۔ ایم ہسپتال میں تشریف لے گئے جہاں مجروحین زیر علاج ہیں۔

جرمنی اور فرانس میں معاہدہ

لندن ۹ر نومبر۔ رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ "جنگ نہ کرنے" کا جس طرح کا معاہدہ میونخ میں مسٹر چیمبرلین اور ہر ہٹلر کے درمیان ہوا تھا اسی طرح کا ایک معاہدہ جرمنی اور فرانس میں ہونے والا ہے۔ جو بالکل تیار ہو گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے وزیر کی خواہش ہے کہ اس کام کو جس قدر جلد ممکن ہو پورا کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے انقطاعی جواب کا انتظار ہے۔

مصطفےٰ کمال کی حالت نازک

استنبول ۹ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے

بمبئی میں امن وامان!

بمبئی ۹ر نومبر۔ کل مزدوروں کے ہنگامہ خیز مظاہرے کرنے کے بعد آج صبح ملوں کے علاقہ میں امن وامان قایم ہو گیا اور تمام کارخانوں میں مزدوروں کی پوری تعداد کے ساتھ کام شروع ہو گیا۔ کل پولیس کے گولی چلانے سے جو گیارہ آدمی زخمی ہوئے تھے، ان میں سے ایک آج صبح چل بسا۔ باقی زخمیوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ

REGD NO.
A 1424

جاں پر تو حق عزم مستقل میں ہے — نا پیر بھی وہی تو ہے جو دل میں یا دہے

ہفتہ وار
صداقت

قیمت
سالانہ سے ششماہی ہے
ممالک غیر سے
سالانہ ہے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ٹیلیفون نمبر ۲۲۴

جلد ۲ | لاہور شنبہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۷

ادبیات

مردِ مسلم

(از جناب محمد عبدالقوی متعلم بی۔ اے۔ نظام کالج حیدرآباد دکن)

اگر تعمیل حکم شرع و دیں کو کفر کہتے ہیں — اگر تعظیم فخر مرسلیں کو کفر کہتے ہیں
اگر آزادیٔ علم و یقیں کو کفر کہتے ہیں — اگر اصلاح قلب مسلمیں کو کفر کہتے ہیں
تو پھر اے حامیانِ ملت بیضا میں کافر ہوں
خضر جس کی طلب میں پھر رہے ہیں وہ مسافر ہوں

بتائے ہیں تمھیں اسلام نے اسرارِ آزادی — ہے عکسِ نور ایماں جلوۂ دلدار آزادی
جو سچ پوچھو تو ہے اعلائے حق اظہارِ آزادی — تفکر کیلئے معراج ہیں افکارِ آزادی
سکھائے جو غلامی کے سبق مردِ مسلماں کو
ہمارے کفر پر قربان کیجئے ایسے ایماں کو

ہمیشہ دیدۂ روشن دلِ بیدار پیدا کر — اگر کچھ شرم ہے آزادیٔ افکار پیدا کر
نگاہ و تیز مثلِ تیغ جوہردار پیدا کر — تخیل میں بھی کچھ رنگینیٔ گلزار پیدا کر
میں دیکھوں پھر کوئی دشمن ترے آگے نکل آئے
نکل آئے وہ تیرے سامنے جس کی اجل آئے

ارادہ پر ترے تقدیر کا لکھا بھی ٹل جائے — اگر کہسار بھی ہو تیرے رستے سے نکل جائے
اشارہ پر ترے رفتارِ عالم کی بدل جائے — عدو کا خرمنِ دل قہر کی نظروں سے جل جائے
جو دیکھے جلوۂ پنہاں ترے عزمِ مصمم کا
پکار اُٹھے "وہ تارا نصرتِ اسلام کا چمکا!"

بیک آواز بنیادیں ہلادے چرخِ گرداں کی — دکھادے چشمِ دشمن کو چمک شمشیرِ براں کی
تعجب ہے تجھے گھیرے رہے دیوار زنداں کی — تری ہمت کے آگے ہیچ ہو وسعت بیاباں کی
صفِ اعدا پہ اک دم ٹوٹ جا برقِ ستم بنکر
گریباں گیر ہو جا حلقۂ زلفِ الم بنکر

دکھاؤں کیا تجھے ہم جو مومن کی نشانی ہے — کہ اُس کے عزمِ راسخ کیلئے پتھر بھی پانی ہے
زلیخا جسکی حسرت پر ہے وہ نوجوانی ہے — خضر جس کی تمنا میں ہیں وہ زندگانی ہے
تخیل میں حقیقت ہے رموزِ قلبِ انساں کی
نگاہوں میں تجلی ہے چراغِ بزمِ امکاں کی

ترے دل میں جو نورِ احمدِ بے میم پیدا ہو — تری فکر پریشاں میں اگر تنظیم پیدا ہو
ترے ہر ہر قدم پر چشمۂ تسنیم پیدا ہو — بھڑکتی آگ سے گلزارِ ابراہیم پیدا ہو
سرِ میداں جو تیرا راہوارِ برق پا نکلے
دہانِ زخمِ دشمن سے صدائے مرحبا نکلے

دنیائے اسلام

مسئلہ فلسطین کیلئے لندن میں کانفرنس

حکومت برطانیہ کا اعلان

فلسطین کے متعلق ووڈ ہیڈ کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد حکومت برطانیہ کی جانب سے بیان شائع کیا گیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت نے فلسطین کو تقسیم کرنے کی اسکیم مسترد کردی ہے اور فلسطین کا مسئلہ طے کرنے کے لئے یہ ضروری خیال کیا کہ لندن میں ایک کانفرنس طلب کیجائے جس میں عربوں اور یہودیوں کے نمائندے شریک ہوں اور باہمی مفاہمت کے ذریعہ اس معاملہ کو طے کیا جائے۔ لیکن اس کانفرنس میں خاطر خواہ سمجھوتہ نہ ہوسکا تو ملک معظم کی حکومت اس مسئلہ پر اپنی تحقیقات نیز لندن کے مباحث کی روشنی میں خود فیصلہ کرے گی اور اپنی پالیسی کا اعلان کردے گی۔

(۱) فلسطین کے بارے میں جو شاہی کمیشن لارڈ پیل کی صدارت میں مقرر ہوا تھا اس کی رپورٹ ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کمیشن نے سفارش کی تھی کہ فلسطین کو اس طرح پر تقسیم کیا جائے کہ اس کے بعض حصوں میں عربوں اور یہودیوں کی آزاد حکومتیں قائم ہوں اور باقی حصہ انتداب کے ماتحت رہے اس رپورٹ کے شائع ہونے کے بعد ملک معظم کی حکومت نے اپنی پالیسی کا جو اعلان کیا تھا اس میں شاہی کمیشن کی سفارشات سے عام طور پر اتفاق کیا تھا اور یہ رائے ظاہر کی تھی کہ کمیشن کے تجویز کردہ اصول پر تقسیم کی اسکیم فلسطین کی موجودہ مشکلات کا بہترین حل ہے۔

(۲) کمیشن کی تجویز اس وقت کی معلومات کے مطابق تھی اور عام طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا کہ یہ طے کرنے سے پہلے کہ یہ طریق کار قابل عمل ہے یا نہیں مزید تفصیل کی ضرورت ہوگی چنانچہ اس تجویز پر پارلیمنٹ میں نیز مستقل انتدابی کمیشن اور انجمن اقوام کی کونسل اور اسمبلی کے جلسوں میں بحث ہوئی۔ اور ملک معظم کی حکومت کو یہ حق دیا گیا کہ وہ معلوم کرے کہ تقسیم کے اصول پر عمل درآمد کن طریقوں سے ہوسکتا ہے وزیر نوآبادیات نے ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء کو ہائی کمشنر فلسطین کو جو خط بھیجا تھا اس میں ایک واضح اور زیادہ تفصیل اسکیم مرتب کرنے کی غرض سے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے مزید تحقیقات کا ارادہ ظاہر کیا گیا اور بتایا گیا کہ اس مسئلہ پر صرف عام حیثیت سے قطعی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا نیز مزید تحقیقات سے جس کے ذریعہ تقسیم کی بہترین اسکیم مرتب ہوسکے گی اس کی معقولیت اور عملی حیثیت کی نسبت بہتر رائے قائم ہوسکے گی اس خط میں ٹکنیکل کمیشن کے فرائض اور دائرہ تحقیقات کی بھی تفصیل دی گئی تھی جو اس تفصیلی اسکیم کے سلسلہ میں ملک معظم کی حکومت کو اپنی سفارشات پیش کرنے کی غرض سے فلسطین بھیجنا منظور کیا گیا تھا۔

(۳) ملک معظم کی حکومت کے پاس اب اس کمیشن کی رپورٹ پہونچ گئی ہے۔ اس کمیشن نے بلاشبہ بڑی محنت اور قابلیت سے تحقیقات کی ہے اور فلسطینی پالیسی پر مزید غور و خوض کرنے کے لئے قابل قدر مواد فراہم کیا ہے یہ رپورٹ معہ ان سفارشات شائع ہوگئی ہے رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن کے چار ارکان نے متفقہ طور پر شاہی کمیشن کی تجویز کردہ اسکیم کے خلاف رائے دی ہے۔

شاہی کمیشن کی اسکیم کے علاوہ اور اسکیموں پر بھی جنھیں "بی" اسکیم اور "سی" اسکیم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے غور کیا گیا۔ کمیشن کے ایک ممبر نے "بی" اسکیم کی حمایت کی ہے۔ دوسرے دو ممبروں نے بہ شمول صدر "سی" اسکیم کو مقررہ دائرہ تحقیقات کے اندر رہ کر تقسیم کی بہترین اسکیم قرار دیا ہے۔ ایک چوتھے ممبر کا خیال ہے کہ اگرچہ "سی" اسکیم بہترین ہے مگر دونوں اسکیمیں ناقابل عمل ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہر دو اسکیموں میں یہودی حکومت کے بجٹ میں بچت اور عرب حکومت (بہ شمول شرق اردن) اور علاقہ جات زیر انتداب کے بجٹ میں خسارہ کا امکان ہے کمیشن نے شاہی کمیشن کی اس سفارش کو کہ یہودی حکومت کی طرف سے عرب حکومت کی براہ راست امداد کی جائے۔ ناقابل عمل ہونے کی بنا پر مسترد کردیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اقتصادی اسباب کی بنا پر حکومتوں اور علاقہ جات زیر انتداب کے درمیان کسٹم کی وحدت اشتراک ضروری ہے۔ اور وحدت اشتراک کے ذریعہ انھوں نے تقسیم کے مالی اور اقتصادی مسائل کا حل دریافت کرنے کے امکان پر غور کیا ہے۔ کمیشن کا خیال ہے کہ ایسی کوئی اسکیم عرب اور یہودی حکومتوں کو مالی آزادی دینے کے خلاف ہوگی۔

کمیشن کا خیال ہے کہ اگر دائرہ تحقیقات کے مفہوم پر سختی سے عمل کیا جائے تو ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ ایسی سرحدیں مقرر کرنے سے اپنی معذوری ظاہر کریں جن سے بعد میں اپنا بار آپ سنبھالنے والی عرب اور یہودی حکومتوں کے قیام کی امید ہو۔

(۴) ملک معظم کی حکومت تقسیم فلسطین کے کمیشن کی رپورٹ پر غور و خوض کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ اس مزید تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین میں آزاد عرب اور یہودی حکومتوں کے قیام کی راہ میں انتظامی اور مالی مشکلات اس قدر پیچیدہ ہیں کہ یہ حل ناقابل عمل ہے۔

(۵) لہذا سارے فلسطین کی حکومت کی ذمہ داری بدستور ملک معظم کی حکومت کے سر رہے گی۔ ملک معظم کی حکومت کے سامنے اب یہ مشکل سوال ہے کہ شاہی کمیشن کے بیان کردہ صورت حال کا ایسا کون سا حل تلاش کیا جائے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو مش خزمہ مستقل ہیں جسے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۸	کانپور شنبہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۸ء	نمبر ۴۷

ریلوے بل کو مشتہر کرنیکی تحریک نامنظور ہوگئی

موجودہ سشن میں کانگریس پارٹی کو مرکزی اسمبلی میں کل پہلی فتح حاصل ہوئی جبکہ سر تھامس اسٹوارٹ وزیر صیغہ رسل و رسائل کی یہ تحریک ۴۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۶۳ ووٹوں سے نامنظور ہوگئی کہ اس بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے جسمیں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ریلوے کی جائداد پر ٹیکس لگنے کے معاملہ میں باقاعدگی پیدا کی جائے۔

کانگریس پارٹی کے علاوہ کانگریس نیشنلسٹ پارٹی مسلم لیگ پارٹی اور کئی ایسے ممبروں نے جو کہ کسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور جن میں سر کاؤس جی جہانگیر، مسٹر عبدالرشید چودھری اور بابو بیجناتھ باجوریہ بھی شامل تھے بل کے خلاف ووٹ دیا۔

ڈیفنس سکریٹری مسٹر اوگلوی نے اسقدر دھیمی آواز میں سوالات کا جواب دیا کہ اوپر کی گیلریوں میں ان کی آواز مشکل سے سنائی پڑتی تھی حتیٰ کہ پریذیڈنٹ کو مداخلت کرنی پڑی اور ان سے یہ کہنا پڑا کہ وہ اپنی آواز کو بلند کریں کیونکہ انھیں بھی ان کی آواز نہیں سنائی پڑتی لیکن وہ جوابات میں ثابت قدم رہے۔ ان کے خیال کے مطابق ہندوستان میں کوئی ایسا ماہر نہیں تھا جو کہ چیٹ فیلڈ کمیٹی کا ممبر بننے کے اہل ہوتا۔

اس پر مسٹر عبدالقیوم نے بآواز بلند کہا کہ ہندوستانی راج پر یہ کیسی افسوسناک تنقید ہے۔ اس کے بعد مخالف پارٹی نے دو سوالات دریافت کئے انہوں نے ڈیفنس سکریٹری کو ایسا خاموش کر دیا کہ ان سے کچھ جواب نہ بن سکا۔ مخالف پارٹی نے دریافت کیا کیا چیٹ فیلڈ کمیٹی میں کوئی برطانی سولین نہیں ہے؛ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ کمیٹی کچھ لوگوں سے سیاسی اور آئینی مسائل پر شہادت لینا چاہتی تھی۔ مسٹر اوگلوی نے اس کا جواب صرف یہ دیا کہ کمیٹی ان مسائل پر اس غرض سے شہادت لینا چاہتی تھی تاکہ اسے ان عام مسائل کے سمجھنے میں امداد ملے جو کہ ڈیفنس پالیسی سے تعلق رکھتے ہیں۔

مخالف پارٹی کی جانب سے جو طویل جرح کی گئی اس سے مفید نتیجہ برآمد ہوا حکومت نے یہ تسلیم کر لیا کہ کمیٹی کے دائرہ تحقیقات میں یہ امر بھی شامل ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کو ایک دوسرے کیا لینا دینا ہے، عام طور پر کمیٹی کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ تحقیقات کی شرائط سے جو مطلب چاہے اخذ کرے اور کمیٹی کے کسی فیصلہ پر پہونچنے سے قبل اسمبلی سے مشورہ کرنے کی تجویز نہیں ہے۔

ہندوستان کی فوج میں غیر ہندوستانیوں کو کیوں بڑی تعداد میں بھرتی کیا جاتا ہے؟ یہ ہے وہ اعتراض جو کہ مخالف پارٹی کے کئی ممبروں نے اٹھایا جبکہ گورکھوں کی بھرتی کے متعلق ایک سوال دریافت کیا گیا۔

مسٹر عبدالقیوم نے دریافت کیا کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ ہندوستانیوں پر اعتبار نہیں ہے۔

مسٹر گڈ وکل نے کہا کہ گورکھوں کی بھرتی کے لئے نیپال کو ہر سال دس لاکھ روپیہ ادا کئے جاتے ہیں۔ مسٹر بدری دت پانڈے نے ناراضگی کے لہجہ میں کہا کہ اس پر حالت یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو نیپال میں داخل ہونے تک کی اجازت نہیں ہے۔ اگرچہ سوالات کا سلسلہ

اس کے بعد بھی جاری رہا لیکن ڈیفنس سکریٹری نے پالیسی میں تبدیلی کے بارے میں کوئی امید نہیں دلائی۔

فائنینس ممبر سر جیمز گرگ نے مسکراہٹ کے ساتھ اپنے ریٹائر ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے کئی اہم سوالات کا جواب دیا۔ اگرچہ مسٹر ستیہ مورتی نے سر جیمز وِلیلیس ہیش کس لیکن سر جیمز گرگ اس سال سے بجٹ کے پوزیشن کے متعلق کچھ کہنے کے لئے تیار نہ تھے۔ مسٹر ستیہ مورتی کے یہ کہنے کے باوجود کہ اس سال کے بجٹ میں ۸ کروڑ روپیہ کا خسارہ رہے گا۔ وہ اپنی روایتی خاموشی کو قائم رکھنے پر مصر رہے۔ انہوں نے صرف یہ بتایا کہ کفایت کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئی تھیں۔ ان کے نتیجہ کے طور پر ایک کروڑ ۱۱ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انھیں یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ڈیفنس کے خرچہ میں اضافہ ہو گیا ہے۔

مسٹر ستیہ مورتی نے یہ دلچسپ بیان دیا کہ حکومت ہند نے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں ۱۰ فیصدی تخفیف کرنے کی تجویز کی تھی لیکن وزیر ہند نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔

فائنینس ممبر نے ہاؤس کو یہ بتایا کہ ماسوائے اس خرچہ کے جس سے بچنا یقینی طور پر مشکل ہے یا جس سے کچھ فائدہ ہونے کی امید ہے باقی تمام نئے خرچہ کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ علاوہ بریں اسٹاف کی بھرتی پر بھی عارضی طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ مسٹر شنام نے اسپیشل اور مزید تنخواہ کا سوال اٹھایا لیکن فائنینس ممبر نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت اس قسم کی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

فائنینس ممبر نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ انکا ڈپارٹمنٹ ڈیفنس کے خرچہ پر کسقدر کنٹرول رکھتا ہے طویل جواب دیئے لیکن ممبر اس سے مطمئن نہیں ہوئے۔

آج انکم ٹیکس کا پیچیدہ مسئلہ بھی پیش ہوا لیکن فائنینس ممبر نے کہا کہ سردست یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا انکم ٹیکس بل کے نتیجہ کے طور پر ملک کو فائدہ پہونچے گا یا نقصان۔

یوپی زرعی بل۔ یوپی اسمبلی میں آجکل زرعی بل پیش ہے جسپر خوب گرما گرم تقریریں ہو رہی ہیں لالہ جیارام جی حب حیقاری نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تمام پارٹیاں اس قانون سے مطمئن نہ ہوئیں تو اسکے نتائج بہت

ٹینینسی بل پر وزیر اعظم کی تقریر

یوپی اسمبلی میں وزیر اعظم یوپی آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت نے ۱۰ نومبر کو جو تقریر کی تھی وہ حسب ذیل ہے کہ:-

معزز مقرر نے (ابھی تشریف رکھنے سے پہلے نواب سر محمد یوسف) اس مسئلہ کی اہمیت کے متعلق جو بیان دیا ہے ہم اس سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس مجلس کے سامنے آجتک آئین سازی کے جتنے مسائل پیش کئے گئے ہیں۔ یہ مسئلہ ان میں سب سے زیادہ اہم ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس صوبہ کے عوام اس سے بہت زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں وہ جانتے ہیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ تقریباً ہر آدمی خواہ وہ شہری ہو یا حلقہ سے تعلق رکھتا ہو خواہ دیہاتی حلقہ سے اس مسئلہ میں بڑی دلچسپی لے رہا ہے۔ آج تمام لوگوں کی آنکھیں اور غالباً دکھی انسانوں کے دل بھی اس مجلس سے آسرا لگائے ہیں۔ انکی یہ اُمید کہ یہ مسودہ قانون جلد طے پا جائے گا۔ ایک مرتبہ سے زیادہ مایوسی سے بدل چکی ہے۔ ایک بے صبری کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور کسی حد تک بے چینی بھی پھیلا رہا ہے۔

ان حالات میں اس مسودہ قانون کے ملاحظہ کو اور زیادہ ملتوی کرنا مناسب نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ وہ جانتے ہیں اور مجلس ہر ممبر جانتا ہے کہ گذشتہ مرتبہ جب یہ مجلس ملتوی ہوئی ہے تو یہ ختم نومبر طے ہو گیا تھا کہ اس مسودہ قانون کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آج کے اجلاس میں کارروائی نامہ کا نیلا جز قرار پائے گی۔ میں سمجھتا ہوں جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ تسلیم کرینگے کہ وہ ہر موقع پر انکو اور ان کے ساتھیوں کو کمیٹی کہنے کے لئے تیار رہی ہے، وہ جانتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں وہ بھی تسلیم کرینگے کہ حکومت نے سلیکٹ کمیٹی کے اجلاس بار بار ملتوی کئے اور گذشتہ مرتبہ جناب والا کی اجازت سے ایوان کا اجلاس بھی اسلئے ملتوی کیا کہ زمینداروں اور تعلقہ داروں کو ان تمام اہم مسائل پر غور کرنے کا موقع ملے جو اس مسودہ قانون سے متعلق ہیں حکومت اس بات کے لئے ہمیشہ تلاش رہی ہے اور کسی حد تک اس سے اپنی روش سے ہٹ گئی انکو اس کا کافی موقع دیا ہے کہ وہ مسودہ قانون کے ہر پہلو پر غور کر سکیں اور اگر ممکن ہو تو ایک معقول سمجھوتہ کیا جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں وہ معزز ممبر جنہوں نے ابھی یہ تجویز پیش کی ہے اس بات کو مانیں گے کہ سمجھوتہ ہونے میں اس تاخیر کی ذمہ داری ہم پر عاید نہیں ہوتی شاید سب سے زیادہ ذمہ داری انہی پر عاید ہوتی ہے ان حالات میں انکی یہ تجویز مناسب نہیں معلوم ہوتی ایک خاص کوشش کو مٹانے کی تمام تدبیریں کرنے کے بعد ان کا یہ کہنا کہ اجلاس پھر ملتوی کر دیا جائے تاکہ بے سود کوششیں کی جائیں یا کوششوں کو بے سود بنانے کی تدبیریں جاری رکھی جائیں۔ میرے خیال میں ایک معقول بات نہیں ہے۔ چاہیئے یہ انکی ایک سچی ہی خواہش کیوں نہ ہو۔ ان حالات میں اگر کوئی ممبر بھی التوا کی خواہش کرے تو وہ اسی طرف کا ممبر کیوں نہ ہو ہمارے لئے اس کا پورا کرنا ایک دشوار امر ہے میں سمجھتا ہوں ہر منصف مزاج انسان اس بات کو تسلیم کریگا کہ حکومت نے ایک معقول تصفیہ حاصل کرنے میں کوئی تدبیر بھی اٹھا نہیں رکھی حکومت نے انکو ضروریات سے زیادہ موقع دیا اور اگر پھر بھی ان لوگوں نے اس موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا جو اس سے تعلق رکھتے ہیں تو اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہیں ہم یہاں اس مسودہ قانون کو صرف پیش کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسلئے ہیں کہ بغیر دیر کئے اسکو جز قوانین

آئینۂ کانپور

مُسلم لیگ کے انتخابات کا قضیہ

کانپور سٹی مسلم لیگ کے انتخابات کے بعد جو اختلافات پیدا ہوئے اسکی وجہ سے مسلم لیگ کے ممبران تین پارٹیوں میں منقسم ہو گئے تھے۔ اس تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے پراونشل مسلم لیگ سے نواب محمد اسمٰعیل صاحب مولوی احسان الرحمن صاحب قدوائی اور مولانا کرم علی صاحب نے کانپور تشریف لاکر تینوں گروہوں سے بات چیت کی اس کے بعد سٹی مسلم لیگ کے کاونسل کے جدید ممبران سے بھی بات چیت کی لیکن افسوس ہے کہ دونوں پارٹیوں میں کوئی مصالحت نہ ہو سکی اسلئے ۲۰ نومبر بروز یکشنبہ کو جدید انتخاب عمل میں آئیگا پریسیڈنٹ اور پانچوں وائس پریسیڈنٹوں کے انتخاب کو ناجائز قرار دیدیا گیا ہے۔ آیندہ جو ۲۰ نومبر کو انتخاب ہوگا اسکے انتظامات خود نواب محمد اسمٰعیل صاحب پریسیڈنٹ پراونشل مسلم لیگ کے ہاتھ میں ہونگے۔

دونوں پارٹیوں کی طرف سے کنوسنگ شروع ہوگئی ہے اور ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ دونوں پارٹیاں مولانا حسرت موہانی کو صدر بنانے کے لئے متفق ہیں البتہ سکریٹری کے انتخاب کے لئے سخت مقابلہ اور کشمکش کا خوف ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر عبدالصمد سید محمد جامع صاحب ہیں اور دوسری پارٹی کے لیڈر مسٹر مصطفےٰ حسین نیر ہیں۔ اور ایک تیسری پارٹی انڈیپنڈنٹ ہے جس کے لیڈر مسٹر محمد مظفر جرنلسٹ ہیں یہ تیسری پارٹی جزوی معاملات میں غیر جانبدار رہی ہے البتہ آیندہ انتخاب کے متعلق اس پارٹی نے اپنی کسی رائے کا اظہار نہیں کیا ہے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں ۱۱ نومبر کو منعقد ہوا اور مصطفےٰ کمال پاشا اور لالہ گنیشی لال باگلا کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد جلسہ ختم کر دیا گیا دوسرے روز یعنی ۱۲ نومبر کو جلسہ کر کے اجنڈے کی کارروائی ختم کی گئی۔

ہڑتال اور ماتمی جلسے

۱۱ نومبر کو مصطفےٰ کمال پاشا کی وفات کے

بقیہ کالم ۳

میں شامل کرادیں ہم امید کرتے ہیں کہ ہم کرا سکیں گے اسلئے میں اس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ جو تجویز ابھی پیش کی گئی ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا بلکہ اس کو مضر سمجھتا ہوں۔

جناب والا: معزز ممبر نے جو کچھ کہا ہے مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں اور نہ مجھ کو اس بات کی شکایت ہے کہ وہ امن کے راستہ کا اختیار کرنا معقول کیوں نہیں خیال کرتے اور اپنی پسند میں آزاد ہیں اور وہ اسکو خوشی سے اختیار کر سکتے ہیں۔

نواب صاحب محمد یوسف: میں ہمیشہ سے امن پسند ہوں۔

آنریبل وزیر اعظم: میں ذرا بھی نہیں چاہتا کہ وہ اپنے عقاید میں مطابقت پیدا کریں یا کوئی بھی ایسی بات کریں جسکو وہ اس فرقہ کے لئے مضر سمجھتے ہیں جسکی نمایندگی کے وہ مدعی ہیں۔ اس کے برعکس میں ان کو بھی مشورہ دونگا کہ وہ اپنے فرقہ کے مخلص بے رہیں یہانتک کہ بھی ممکن ہو سکے اسکے مفاد کی کوشش کرتے رہیں مجھے کوئی شکایت نہ ہوگی اور نہ ہے۔ میں نے صرف یہ کہا کہ اس ایوان میں ایسی تجویز پیش کرنا انکے لئے ذرا بھی مناسب نہیں تھا میں سمجھتا ہوں وہ مانیں گے کہ ایسے معاملے میں جو چیز سب سے اوپر ہو اسے ہمارے نیچے گرا گرانا چاہیئے۔

ماتم میں کانپور کے ہندو مسلمانوں نے زبردست ہڑتال کی۔ ہمکشائل مل اور جگی لال کملاپت مل کے علاوہ شہر کے تمام ملوں میں بھی ہڑتال رہی۔

جامع مسجد میں تقریباً دس ہزار مسلمانوں نے نماز جنازہ غائبانہ ادا کی اور ایک جلوس بھی اٹھایا اور پریڈ گراؤنڈ میں مسٹر مصطفےٰ حسین نیر کی صدارت میں ایک جلسہ بھی ہوا۔

شام کو خوردمحل پارک میں پنڈت بالکرشن شرما کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا۔

اڈیشنل ڈسٹرکٹ جج

مسٹر کے نائر ڈسٹرکٹ جج کانپور کا تبادلہ الہ آباد کو ہوا تھا۔ اور آپ ڈسٹرکٹ جج کانپور کا چارج مسٹر ہنٹر کو دے کر تشریف بھی لے گئے تھے مگر اب آپ کو کانپور کا اڈیشنل ڈسٹرکٹ وسشن جج مقرر کیا گیا ہے

آنجہانی لالہ لاجپت رائے

۱۷ نومبر کو کانگریس کمیٹی کی طرف سے آنجہانی لالہ لاجپت رائے ڈے منایا گیا اور شام کو خوردمحل پارک میں ایک عام جلسہ ہوا۔

مہاتما ہنسراج

مہاتما ہنسراج بانی دیانند کالج لاہور کا ۱۶ نومبر کو انتقال ہوگیا آپ کے ماتم میں اس روز مقامی دیانند کالج بند رہا اور ۱۷ نومبر کو آریہ سماج ہال میں ایک جلسہ ہوا۔

کملا دیوی کا مقدمہ

۱۴ نومبر کو الہ آباد ہائیکورٹ میں کملا دیوی کا مقدمہ پیش ہوا دریافت کرنے پر انکے وکیل نے بتلایا کہ برجموہن ماتھر کا کوئی پتہ اسوقت تک نہیں ملا۔ اس پر عدالت نے انکی جائداد کی ضبطی کا حکم جاری کر دیا اور دوبارہ وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے۔

میوزک کانفرنس

کانپور میوزک کانفرنس کا دسواں اجلاس مسٹر کے نائر کی صدارت میں ۱۲ و ۱۳ نومبر کو ہوا کانفرنس اگرچہ بہت کامیاب نہیں ہوئی مگر تاہم باہر سے پروفیسر نارائن راؤ ویاس۔ ماسٹر لڈن خاں گمار گندھر اور مس شانتی لنا شریک ہوئی تھیں۔ کانفرنس میں پروفیسر عنایت حسین خاں کی وفات پر اظہار افسوس کا رزولیوشن منظور کیا گیا آپ مشہور ستار بجانے والے تھے

دعوت

مسٹر وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر نے ۱۵ نومبر کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کے سلسلہ میں ایک دعوت افطار وطعام معززین شہر کو دی۔

ہرسہائے اسکول

ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعام ۱۰ نومبر ۵ بجے شام کو ہوا۔

شاندار ڈنر

مسٹر دی۔ ایس رستوگی مینیجنگ ڈائرکٹر آف ہند بیٹ لمیٹڈ کانپور نے ایک شاندار ڈنر اپنے صاحبزادہ کی تقریب کے سلسلہ میں دیا جسمیں معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔

رام لیلا سوسائٹی

کانپور رام لیلا سوسائٹی ایک رجسٹرڈ باڈی ہوگئی ہے اس کے عہدہ داران و ممبران انتظامیہ کے انتخابات میں وہی لوگ حصہ لے سکیں گے جو پہلے سے ڈونیشن فیس داخل کر کے ایک فارم کی خانہ پری کر کے ممبر بننے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء مقرر ہے۔ فارم داخلہ لینے اور فارم داخل کرنے اور روپیہ دینے اور رسید لینے کے لئے مندرجہ ذیل جگہیں مقرر کی گئی ہیں۔

(۱) لالہ باسدیو لال سکریٹری سرکی محال کانپور
(۲) پنڈت رام لال بھٹ حکیم آنجہانی اگروال ہتکاری سبھا چوہا بنیا گنج کانپور
(۳) لالہ بابو رام جوہری سرافہ کانپور

پارٹیاں

سیٹھ کملاپت صاحب سنگھانیہ کے لندن سے واپسی کے بعد بہت سی پارٹیاں اور ڈنر آپ کو دیئے گئے۔ اسی سلسلہ میں ۱۵ نومبر کو کرزن پارک میں مسٹر و مسز جے پی جین نے بھی ایک شاندار گارڈن پارٹی دی۔

سبد گل

یہ تو ہم نے سُنا تھا کہ بعض موقعوں پر کسی مقدمہ کے دو فریق کے وکیلوں میں، یا کسی لیجسلیچر یا کونسل کی مخالف پارٹیوں کے ممبروں میں، یا کسی عام جلسہ کے دوران میں دو مقررو‌ں یا انکے طرفداروں اور حامیوں کے درمیان ہاتھا پائی (مارپیٹ، کشتی یا سر پھٹول کی قسم کا کوئی واقعہ ہوجاتا ہے لیکن کسی نے کبھی یہ نہ سُنا ہوگا کہ ایک عدالت کے دو ججوں کے درمیان مکہ بازی ہوجائے اور آستینیں چڑھاکر دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہوجائیں۔

مگر سچ کہا ہے کسی نے کہ حقیقتیں افسانوں سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوا کرتی ہیں چنانچہ چندر نگر (صوبۂ بنگال) سے دو ججوں میں ہاتھا پائی ہوجانے کی ایک خبر آئی ہے، آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان میں دو چار شہر ایسے بھی ہیں جو نہ تو برطانیہ کی ملکیت ہیں، نہ کسی ہندوستانی ریاست کی اور نہ خود ہندوستان کی۔ بلکہ بہت زمانے سے یعنی اسوقت سے جبکہ مغربی قومیں ہندوستان کے حصے بخرے کر رہی تھیں۔ یہ مقامات فرانس یا پرتگال وغیرہ کے قبضہ میں چلی آتی ہیں انھیں میں ایک شہر چندر نگر بھی ہے جو کلکتہ کے قریب واقع ہوا ہے۔

یہ تو مبلہ معترضہ تھا کہنا یہ ہے کہ اسی چندر نگر کو یہ بیا اعزاز حاصل ہوا کہ اُس نے دو ججوں کے درمیان اس طرح کی معرکہ آرائی دیکھی۔ واقعہ یہ ہے کہ فرانسیسی حکومت نے ایک جج ایم سینٹول کو ریٹائر ہونے اور پنشن پر چلے جانے کی اجازت دیدی تھی لیکن یہ شرط عائد کر دی تھی کہ اپنے عہدہ سے الگ ہوجانے کے تین ہفتہ بعد وہ ہندوستان سے روانہ ہوں، اس اثنا میں نئے جج صاحب فرانس سے آگئے اور اجلاس پر جا بیٹھے۔ یہ سنتے ہی ایم سینٹول کو تاؤ آگیا۔ اور انھوں نے اجلاس پر جاکر نئے جج کو چیلنج دیدیا کہ خبردار جب تک میں یہاں موجود ہوں دنیا کا کوئی قانون مجھے جج نہیں بنا سکتا۔

اسپر پہلے تو لفظی جھگڑا ہوا اور کچھ قانونی بال کی کھال نکالی گئی لیکن بحث و مباحثہ میں دونوں ججوں کا غصہ بڑھتا چلا گیا اور ہاتھا پائی کی نوبت آگئی، ایم سینٹول کو جب اپنے آس پاس کوئی آلۂ جنگ نہ ملا تو انھوں نے ایک کرسی اٹھاکر نئے جج صاحب پر پھینکی۔ وہ بیچارا بال بال بچگیا لیکن عدالت کی کرسی چور چور ہوگئی۔ اتنے میں کچھ عدالتی عملے اور کچھ وکلا اس کمرۂ عدالت میں آگئے اور بیچ بچاؤ کرکے دونوں جج صاحبان کو اپنی اپنی کوٹھیوں پر روانہ کردیا۔

دوسرے روز نئے جج صاحب پھر ڈرتے ڈرتے کچہری میں آئے اور آتے ہی یہ اعلان کردیا کہ چونکہ میں کمرۂ عدالت کو پبلک کی تفریح کے لئے ایک تماشا گھر یا تھیٹر بنانا نہیں چاہتا اسلیئے میں کچہری کے تمام کاموں کو اسوقت تک کے لئے بند کرتا ہوں جب تک کہ اعلیٰ حکام اس کا فیصلہ نہ کریں کہ اس عدالت بے ہنگام کا جج کون ہے ا‌جکل یہ ہے کہ کچہری بند ہے عملے اپنے گھروں پر بیٹھے مزے کر رہے ہیں اور جرائم پیشہ لوگ بے فکر ہوکر شہر کے گلی کوچوں میں دندنا رہے ہیں، ہمارا خیال ہے کہ ان دونوں ججوں نے آپس میں ہاتھا پائی کرکے قانون میں ایک نئے باب کا اضافہ کردیا ہے جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہے۔

برطانیہ کے وزیر اعظم کی حالت یقیناً قابل رحم ہے اسوقت انکا حال دیکھکر ہمیں ایک جولاہے کا قصہ یاد آگیا۔ یہ بیچارا اپنے گھر بیٹھا کپڑے بنا

ادب لطیف

گوشہ نشین انسان!

ولیم کوپر کی ایک نظم سے

از جناب مجیب الدین صاحب بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی

(ایک انسان نے جس کو ملک سے نکال کر سنسان ویران جزیرہ میں ڈالدیا گیا تھا۔ ۶ سال تک تنہائی کی زندگی بسر کی، وہاں کوئی دوسرا انسان نہ تھا اُس کے خیالات کو ولیم کوپر نے اس نظم میں دکھلایا ہے)

فلسفی کہتے ہیں کہ تنہائی کی زندگی نہایت پرمسرت اور پرلطف ہوتی ہے،

اے گوشہ تنہائی۔ اے عالم سکوت۔ مجھے بتا تیری وہ پرکیف مسرتیں خوش کن ادائیں کہاں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آبادی کا ہر مصیبت زدہ انسان اسی ویران خطہ کے بادشاہ سے کہیں بہتر ہے۔

آہ میں انسان کی آواز بھی نہیں سُن سکتا زندگی کے مراحل مجھے تنہا طے کرنا ہے۔ میری آواز ہی میری رفیق ہمدم اور رہبر ہے۔

سوسائٹی محبت اور رفاقت خدا نے انسان ہی کے لئے خلق کیا۔ میں بھی ایک انسان ہوں۔۔۔ کاش کہ میرے پر لگ جاتے۔۔۔ اور میں انسانی آبادی تک پہونچ جاتا اے میرے ساتھ کھیلنے والی، مجھے ادھر اُدھر پھرانے والی، میری رفیق صبا مجھ سے میرے وطن کی حالت بیان کر۔۔۔ آہ وطن۔۔۔ وطن۔۔۔ جس کا دیدار میری قسمت میں نہیں۔

اے صبا مجھ سے کہہ کیا میرے رفیق۔ آہ رفیق جن سے میں کبھی نہیں مل سکتا مجھے یاد کرکے کوئی پیغام بھیجتے ہیں۔

دماغ کی وسعت، خیالات کی روانی کتنی تیز ہے، نہ طوفان انھیں پکڑ سکتا ہے نہ سورج کی روشنی تیز رو کہ میں اس کے برابر دوڑ سکتی ہیں، جب میں اپنے وطن کا خیال کرتا ہوں وطن کی گلیاں۔ دل بہار فضائیں اور سرسبزیاں میرے سامنے آجاتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں وطن میں بیٹھا ہوں لیکن افسوس میرا ماحول۔۔۔ میری تنہائی۔۔۔ اطراف کے مناظر مجھے وہاں ٹھہرنے نہیں دیتے حقیقت سے آگاہ کرکے مجھے پھر بیکس بے بس دنیا سے نکالا ہوا۔ زندگی سے عاجز انسان بنا دیتے ہیں آہ چڑیاں گھونسلوں کو جا چکی ہیں جنگل کے جانور اپنے جائے قیام پر آرام کر رہے ہیں میں بھی اپنی سنسان۔ ویران جھونپڑی کو جاؤں گا۔

اے عنایت خداوندی تیرا منتظر ہوں۔ اے اُمید آ۔ آہ وہ اُمید جو پست خیالوں کو تقویت بخشتی۔۔۔ ناتواں انسانوں کو توانا کرتی مصیبت و تکالیف کے زمانہ میں عیش و طرب کا راگ چھیڑ کر۔۔۔ دل بہار فضائیں اور سرسبز باغ دکھا کر خوشی کی تالیاں بجاتی ہے اور روتے ہوئے انسان۔۔۔ پژمردہ دلوں کو ایک مرتبہ ہنسنے پر مجبور کردیتی ہے۔

ہ کرتا تھا کہ ایک روز کوئی شکاری اس کے دیہات میں آ پہونچا اور اس نے چند منٹ میں بندوق سے چند پرندوں کو ہلاک کرکے اپنی جھولی بھر لی۔ جولاہے کے پوچھنے پر شکاری نے کہا کہ میں ان "شکاروں" کو امیروں کے ہاتھ فروخت کردونگا اور دس بیس روپے کما لونگا۔ جب شکاری چلا گیا تو جولاہے نے سوچا کہ شکاری تو صرف چند منٹ میں دس بیس روپے کما لیتے ہیں اور میں دن رات کپڑے بنتا رہتا ہوں پھر بھی اتنی رقم ہاتھ نہیں آتی۔ ٭

عالم نسواں

بیگم صاحبہ کا نرالا روزہ

(از محترمہ سردار بیگم صاحبہ جہان آبادی)

ہمارا روزہ بھی کیا شاندار ہوتا ہے۔ صبح بستر استراحت سے اٹھتے ہی جو غصہ کا پارہ چڑھا ہوا ہے تو اترنے میں نہیں آتا۔ کہیں ذرا ذرا سی بات پر بچوں پر خفگی ہے تو کبھی نوکروں کی جان مصیبت میں وہ انکو ڈانٹ ڈپٹ بتلائی جارہی ہے کہ الامان والحفیظ، بیگم صاحبہ کا روزہ کیا ہوا گھر بھر کے لئے ایک مصیبت کا سامنا ہوگیا۔ میں جو کچھ عرض کر رہی ہوں وہ بالکل صحیح اور واقعہ ہے، خدا خدا کرکے افطار کا وقت آیا، اسوقت کا بیگم صاحبہ کا حال تو قابل تحریر نہیں، بی بی جی نے روزہ کیا رکھا ہے۔ اللہ میاں پر احسان کیا ہے۔ پھر اگر صرف ڈانٹ ڈپٹ ہی پر اکتفا ہوتا تو کوئی بات بھی تھی بیگم صاحبہ چونکہ پان کھانے کی بہت ہی زیادہ عادی ہیں۔ کھلے دنوں میں توان کی یہ حالت رہتی ہے کہ ہر وقت پاندان انکے سامنے کھلا رکھا رہتا ہے۔ بی بی صاحبہ پان چبا چبا کر تھوکتی جاتی ہیں اور حکومت کرتی ہیں۔ اب دن بھر جو پان کھانے کو نہیں ملا۔ تو بس حواس باختہ ہوگئے، لگیں کوسنے پچیس ہزار صلوٰۃ سُنانے۔ بھلا کوئی ان بیگم صاحبہ سے پوچھے کہ آپ نے روزہ رکھا تو کس پر احسان کیا۔ روزہ کا ثواب ملے گا تو آپ کو پھر ان بچوں پر سختی اور نوکروں کو ڈانٹ ڈپٹ کے کیا معنی؟ بیگم صاحبہ بفضلہ پڑھی لکھی خاتون ہیں، مسائل سے خوب واقف ہیں۔ بھلا ایسے آدمی کو سمجھائے تو کون؟ اور وہ سنتی بھی کس کی ہیں۔ محترم بہنیں سوچیں اور غور کریں کہ وہ روزہ رکھتی ہیں تو اپنے لئے اور نہیں رکھتی تو اس کا عذاب اور گناہ ان کے سر ہے۔ ہمارے پیارے آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ کسی کو گالی نہ دے۔ بُرا بھلا نہ کہے۔ لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ اور اگر کوئی لڑنے جھگڑنے لگے بھی تو روزہ دار کو جواب دینا نہ چاہیئے۔ بلکہ یہ کہہ دینا چاہیئے کہ میں روزہ سے ہوں" کتنی محترم بہنیں ہیں جو اس حدیث پر عمل کرتی ہیں۔ سرکار دوعالم نے فرمایا ہے جس نے روزہ میں فضول باتوں (گالی گلوچ کو سُننا پیٹنا) سے پرہیز نہیں کیا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ غور کا مقام ہے کہ روزہ رکھکر اس کے آداب بالائے طاق رکھ دینا اس صورت میں روزہ کی روح فنا ہوجاتی ہے اور وہ روزہ روزہ نہیں رہتا۔ بلکہ بھوکا مرنا ہوتا ہے۔ پھر بیگم صاحبہ کو جوں جوں پان کی طلب ستاتی ہے رہ رہ کر پان کا خیال منہ میں پانی بھر لاتا ہے۔ گھڑی گھڑی پان کھانے کی عادت رکھتے ہوئے اس قدر طویل عرصہ کا صبر ایک مصیبت و زحمت ہے مگر چونکہ مجبور ہیں نہ پان کھلم کھلا ہی کھاسکتی ہیں نہ چوری چھپے سے اسلیئے پارۂ حرارت اونچے درجہ کو چڑھتا رہتا ہے۔ جو منہ میں آتا ہے بولنے لگتی ہیں۔ پھر ایسے وقت میں پُرانے اور بھولے ہوئے قصہ اور واقعات یاد آجاتے ہیں۔ جن جن سے جو جو شکایتیں ہوتی ہیں۔ ان تخیلات سے دماغ پُر ہوجاتا ہے۔ بس پھر کیا تھا پان کی جھونک بارود پر دیا سلائی کا کام دیتی ہے۔ بیگم صاحبہ خدا جانے کیا کیا فضول باتیں کرنے لگتی ہیں یہی طرح سے انکا سارا دن گذر جاتا ہے۔ خیال کیجئے کہ روزہ جو ہماری اخلاقی اصلاح کا بہترین علاج ہو کیا وہ ایسا ہی روزہ ہوتا ہے جسمیں تمام دن گناہ کی باتیں کرتے

بچوں کی دُنیا

سوئٹزرلینڈ کے بچے اور سکول

سوئٹزرلینڈ کو بالکل بجا طور پر سورج، برف اور کھیل کود کا ملک کہا جاتا ہے۔ جاڑے کے دنوں میں سوئٹزرلینڈ کے بچے برف کے خوبصورت بہشت میں رہتے ہیں، پہاڑوں پر، دریاؤں پر، جھیلوں پر، درختوں پر، غرض ہر چہار طرف سفید چمکدار چکنی برف جمی رہتی ہے۔ بچے چھ سات سال کی عمر سے ہی برف پر برف گاڑی پیر میں باندھ کر پھیلنے کی مشق کرتے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے بچے پہاڑوں پر بڑی آسانی کے ساتھ چڑھ سکتے ہیں اور بہت دور دور نکل جاتے ہیں یہ بچے جب تھکے ہارے آتے ہیں تو روٹی دودھ۔ مکھن۔ چاکولیٹ اور پنیر بڑے زور سے چٹ کر جاتے ہیں۔ سارے سال سوئٹزرلینڈ کے بچے کھیلتے ہی نہیں رہتے بلکہ انھیں اسکول بھی جانا ہوتا ہے جیسے دنیا کے اور ملکوں کے بچے سکولوں میں جاتے ہیں مسٹر کلیمنٹ ہٹن صاحب نے سوئٹزرلینڈ کے سکولوں کا حال ایک جگہ اس طرح لکھا ہے گرمیوں میں اسکول صبح ۷ بجے سے شروع ہوتا ہے اور جاڑوں میں آٹھ بجے شروع ہوتا ہے۔ شام کو ۴ یا ۵ بجے چھٹی ہوتی ہے۔ اور انھیں گھر پر کام کرنے کے لئے اس قدر بتا دیا جاتا ہے کہ کم ازکم دو گھنٹہ گھر پر ان کو بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ بدھ اور سنیچر کی شام کو چھٹی رہتی ہے اور بچے خوب کھیلتے ہیں۔ مگر صبح کے وقت انکو حسب معمول اپنے اپنے اسکول جانا پڑتا ہے۔

اس ملک کے بچے گانے اور موسیقی کے بہت شائق ہوتے ہیں اور گانا بجانا ان کی قومی زندگی کی نشانی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں فورکنیٹن کی جھیل پر ایک روز بیٹھا ہوا تھا کہ ایک کشتی پر ۲۰۰ سکول کے بچے سوار ہونے آئے۔ اور دو گھنٹہ تک گانے گاتے رہے۔ بہت دیر تک انھوں نے سوئٹزرلینڈ کا قومی نغمہ گایا اور پھر آزادی اور حریت کے گیت گاتے رہے۔ جنھیں میں تمام عمر نہ بھولوں گا۔

٭ جولاہے نے کرگھے کو بیچ کر فوراً ایک بندوق خریدی لیکن شکار کے پہلے ہی تجربہ میں میاں جولاہے نے یہ حماقت کی کہ نشانہ کے وقت بندوق کا کندا تو پرند کی طرف رکھا اور نال اپنے سینے کی طرف رکھی چنانچہ فیر کرتے ہی پہلی گولی جولاہے کے سینے میں لگی اور وہ جاں بحق ہوگیا ہٹلر اور مسولینی سے دوستی پیدا کرنے کے بعد مسٹر چیمبرلین بھی اس منحوس گھڑی کو یاد کرتے ہونگے جب انھوں نے وزیر اعظم کا عہدہ قبول کیا تھا، اب ان کا یہ حال ہے کہ کبھی پیرس جاتے ہیں کبھی برلن جاتے ہیں اور کبھی روما جاتے ہیں اور لندن۔ پیرس۔ برلن۔ روم "ایکسس" (محور) کے درمیان آپ شب و روز تانا تننے میں مصروف ہیں اور مصیبت یہ ہے کہ جب گھر واپس آتے ہیں تو مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر چرچل لاٹھی لئے ان کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں غالباً یہی وہ "امن" ہے جو مسٹر چیمبرلین نے میونخ پیکٹ کے ذریعہ خریدا ہے۔

اٹلی اور برطانیہ کا معاہدہ

مسٹر چیمبرلین نے ایک تحریری بیان میں فرمایا کہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ پیر ۱۶ نومبر سے عملدرآمد شروع ہوجائے گا۔

پردۂ فلم

ہماری فلمیں کیسی ہونی چاہئیں

از جناب مدن موہن کھنہ امرتسر

آجکل یہ مسئلہ درپیش ہے کہ فلمیں کیسی ہونی چاہئیں دردناک یا مذاحیہ۔

کئی کہتے ہیں کہ فلمیں مذاحیہ بننی چاہئیں کیونکہ سینما دل بہلانے کا سامان ہے، وہ لوگ شاید اس بات کو بھول گئے ہیں کہ سینما دل بہلاوے کا سامان ہوتے ہوئے بھی بڑا کام سرانجام دیتا ہے جس رنگ کی فلمیں ہوں گی۔ اسی رنگ میں ہم رنگے جاویں گے۔ فلمیں دیش اور جاتی کو جیسا چاہا بنا سکتی ہیں۔

دوسرے ملکوں کے لوگ فلموں سے کتنا زیادہ فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ یہ بات سینما سے ذرا سی بھی دلچسپی رکھنے والا جانتا ہے، وہاں بچوں کو سینما کے ذریعہ ہی تعلیم دی جاتی ہے اور بھی ہر طرح کے سُدھار کے کام بھی کسی حد تک سینما ہی کرتا ہے۔

ہمارا ملک بھی اس بات میں بہت پیچھے ہے لیکن پھر بھی جہاں تک میرا خیال ہے مذاحیہ کی نسبت دردناک ہی زیادہ فائدہ مند رہتی ہیں آپ کہیں گے کیسے؛ تو سنئے۔ سنسار میں زیادہ تعداد دکھی آدمیوں کی ہے، کسی کو بیکاری کا دُکھ ستا رہا ہے۔ کسی کو محبت میں ناکامیابی ہوتی ہے۔ اسی طرح کے اور بھی دکھ ہیں۔ بزدل انسان ان دکھوں سے تنگ آکر خودکشی کرلیتے ہیں لیکن انکو کسی ایسے آدمی کی مثال دی جاوے جس پر دُکھ درد کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں لیکن اس نے بہادری سے ان کا مقابلہ کیا ہو تو شاید ان نوجوانوں کی زندگیاں تباہ ہونے سے بچ جاویں۔

ٹریجڈی فلموں میں بھی ہیرو پر طرح طرح کے مصائب آتے ہیں۔ ٹریجڈی فلمیں دل و دماغ پر بہت زبردست اثر کرتی ہیں اور انسان کو بتاتی ہیں کہ مصیبت کیا چیز ہے اور اس کا مقابلہ کیسے کرنا چاہئے۔ ٹریجڈی فلموں پر انسان زیادہ سوچتا ہے اور فلم کس بات کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اس سوال کی تہ میں جانے کی کوشش کرتا ہے۔

سماجک سدھار کرنے میں بھی یہ ٹریجڈی فلمیں سب سے آگے ہیں۔ زیادہ تر لوگ بھی ٹریجڈی فلمیں پسند کرتے ہیں "دیوداس" فلم اس بات کا بہترین ثبوت ہے۔

گورنمنٹ ویلفیر کی طبی امداد

ہمیں مزدوروں کی طرف سے ایک دستی تحریر موصول ہوئی ہے کہ جو سنٹر میں آیندہ جو نیا ڈاکٹر مقرر کیا جائے وہ ایسا ہو کہ جسکی اپنی کوئی ذاتی دوکان نہ ہو اور وہ اپنا پورا وقت مزدوروں کی امداد میں صرف کرسکے۔ ہم نے اس تحریر کو پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل۔ اے کے پاس انکی توجہ کے لئے روانہ کردیا ہے۔ اور ہم لیبر کمشنر مسٹر کھرے گھاٹ صاحب سے بھی استدعا کریں گے کہ اگر کوئی معقول سند یافتہ ڈاکٹر (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) اپنا پورا وقت سرکاری شرائط کے مطابق دینے کے لئے تیار ہو تو اسکو مقرر کردیا جائے۔ دراصل جوہی ایریا شہر کے اس گوشہ پر واقع ہے جہاں پر کہ مزدوروں کے لئے ہر وقت ڈاکٹری امداد ملنا ایک دشوار امر ہے اور چونکہ یہ مزدوروں کی ایک وہ چھوٹی سی مانگ ہے جو گورنمنٹ ذرہی چار ماہ کے بعد عمل میں لانے جارہی ہے لہذا ہم سفارش کریں گے کہ اگر اس سنٹر میں حال ہی میں کوئی ڈاکٹر مقرر ہو تو انکی یہ خواہش فوراً پوری کردی جائے۔

اقوال زریں

علم دولت سے افضل ہے۔

علم ہی دولت و عزت کا باعث ہے۔

علم جہالت سے بہتر ہے۔

بے علم کا حسب و نسب بیکار ہے۔

عالم جہاں جاتا ہو سب اسکی عزت کرتے ہیں

بزرگی کا سرمایہ عقل و ادب ہے نہ کہ اصل و نسب

انسان کو اپنا نسب علم سے درست کرنا چاہیئے۔

علم بغیر عمل کے بے موم کے شہد کے مانند ہے۔

عیب کو دیکھکر نصیحت کرنا محبت کی نشانی ہے۔

سخت مصیبت میں خالق کو یاد رکھو۔

ایک ہندوستانی نے انکار کے طور پر گردن ہلائی پادری صاحب نے پوچھا "تم جنت میں کیوں نہیں جانا چاہتے ہو؟"
جواب ملا۔ میرے خیال میں جنت کوئی اچھی جگہ نہیں ہے ورنہ انگریزوں نے اُس پر مدتوں پہلے قبضہ کر لیا ہوتا

موج تبسم

اُستاد:۔ (لڑکوں سے) اچھا بتاؤ اگر ایک گھوڑا ڈیڑھ منٹ میں آدھا کوس دوڑتا ہے اور دوسرا اسی فاصلہ کو دو منٹ میں طے کرتا ہے تو بتلاؤ کہ پہلا گھوڑا دوسرے گھوڑے سے کتنے فاصلہ پر آگے رہے گا۔
ایک شاگرد:۔ جناب ماسٹر صاحب میں یہ سوال حل نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے میرے والد نے گھوڑ دوڑ کے متعلق کسی قسم کے سوال کرنے کو قطعی منع فرمایا ہے۔

زمیندار:۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ ہل چلاتے وقت کسی ایک چیز پر نظر رکھنا۔ اس سے لائنیں سیدھی آئینگی۔ مگر تم نے تو ستیاناس کر دیا۔ ایک بھی لائن سیدھی نہیں آئی۔
کسان:۔ جناب میں نے تو آپ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے ایک گائے پر نظر رکھی۔

ایک دوست:۔ اگر مجھے جوانی میں اتنی عقل ہوتی تو میں دنیا بھر کی سیاحت کے لئے روانہ ہو جاتا۔
دوسرا:۔ تو تمہاری بیوی کیا کرتی۔
پہلا۔ تو میں شادی ہی نہ کرتا۔

ایک انگریز پادری صاحب ایک ہندوستانی کو عیسائی بنانے کی کوشش فرما رہے تھے۔ پوچھنے لگے "کیا تم مرنے کے بعد جنت میں جانا چاہتے ہو؟" ص

دلچسپ معلومات

پھولوں کے عوض ہڈیوں کا تحفہ

جرمنی کے ایک صوبہ بوریا میں ایک عجیب و غریب رواج ہو رہا ہے کہ طلبہ اپنے استادوں کی خدمت میں بجائے پھولوں کے ہار اور گلدستہ پیش کرنے کے پُرانی ہڈیاں بطور تحفہ پیش کرتے ہیں، یہ رواج بد مذاقی یا حماقت پر مبنی نہیں ہے بلکہ ہر ہٹلر کی ایک اہم اقتصادی اسکیم کے ماتحت اختیار کیا گیا ہے جس سے مفید کام انجام دیئے جائیں گے۔

روشنی دینے والی مچھلی

اٹلانٹک کے بعض غیر آباد ساحلوں پر ایک عجیب و غریب مچھلی پائی گئی ہے۔ اس مچھلی کی خصوصیت یہ ہے کہ رات کی تاریکی میں پانی سے نکلکر ریت پر آجاتی ہے جوں ہی اس مچھلی میں ہوا لگتی ہے اُس کا سارا جسم روشن ہو جاتا ہے۔ اور اسکی روشنی اتنی ہوتی ہے کہ تاریک فضا منور ہو جاتی ہے۔
ماہرین کا خیال ہے کہ اس مچھلی کے جسم پر خاص قسم کا فاسفورس ہے جو ہوا لگنے سے روشن ہو جاتا ہے۔

جزیرہ چانل دنیا کا واحد ملک ہے جہاں پولیس کے آدمی بلا تنخواہ کام کرتے ہیں وہاں لوگ اس محکمہ میں آنریری طور پر اپنی خدمات پیش کرتے ہیں انکا کہنا ہے کہ قانون کی حفاظت کرنیکی اجرت لینا گناہ ہے۔

افسانہ

مغربی تہذیب

از جناب مجیب الدین صاحب اگاؤں ضلع بارہ بنکی

برسات کی اندھیری رات ہے۔ کالی کالی گھٹائیں۔ سیاہ سیاہ ڈراؤنے اور ہیبت انگیز بادل چھائے ہوئے ہیں سہیل اس تاریک و سنسان عالم میں لمبے لمبے قدم بڑھائے بڑی بڑی گھاس میں ہوکر کہیں جارہا ہے کبھی بجلی کڑکتی ہے کبھی بادل گرجتے ہیں۔ لمبی لمبی گھاس جسمیں کہیں سانپ کا ڈر کہیں بچھو کا خوف اور پھر رات کی تاریکی ہیں اور بادلوں کی خوفناک اور ڈراؤنی صورت اور ہو کا عالم جہاں نہ دوست نہ رفیق۔ نہ مونس نہ غمگسار۔ مہیب جانوروں کی شکلیں، خوفناک درندوں کی ہیجان آمیز اور دل شگاف صدائیں، وہم اور خوف، وحشت اور ڈر، اُس کے دل کو دھڑکاتے۔ اُس کی ہمت کو توڑتے لیکن وہ استقلال کا پیکر، بہادری کا مجسمہ، جذبات سے پُر، مجروح دل لئے امن کی تلاش میں عالم سکوت کی طرف جارہا تھا۔

"تم کون ہو اور کہاں جارہے ہو؟ کسی نے نرم لہجہ میں پوچھا" مجھے اپنی کہانی سناؤ" کسی نے منت آمیز لہجہ میں کہا۔

جس طرح جام لبالب بہنے کے لئے ایک ٹھیس چاہتا ہے سہیل اپنی روئداد غم سنانے کے لئے ایک بہانے کا متلاشی تھا۔

"سنئے" ایک چٹان پر بیٹھتے ہوئے اُس نے کہا "میں ایک لدار مولوی خاندان میں پیدا ہوا میرے باپ حافظ، چچا عالم، اور ماں خدا پرست کی زبردست معتقد تھیں، رنگ زمانہ میری رعنت اور امارت کی وجہ سے انھوں نے مجھے انگریزی تعلیم دلوائی، مہر و کرم خداوندی سے میں نے خوب ترقی کی، بیس سال کی عمر میں بی اے پاس کر لیا۔ لیکن اس تعلیم نے میری زندگی میں ایک بہت بڑی تبدیلی کر دی، اب میں وہ سیدھا سادھا مولوی کا لڑکا سہیل نہ تھا۔ ترقی تعلیم نیرنگ زمانہ، صحبت احباب، واقفیت دنیا۔ شباب امارت اور مطلق العنانی نے مجھ میں شان و شوکت۔ غرور و گھمنڈ اور دنیا سازی پیدا کر دی تھی لیکن سب سے بڑا اثر میرے اعتقاد پر تھا۔ مذہب کو جھگڑے کی جڑ، عالموں کو اُسکا بانی جھگڑالو اور اللہ تعالیٰ کو ایک قیاسی اور وہمی ناپائدار تصور سمجھتا تھا۔ ایک مرتبہ والد سے میں نے کہا، قبلہ زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔ پس ہر عقلمند انسان کو چاہیئے کہ یہاں چین سے رہے، عیش و عشرت سے زندگی بسر کرے، شراب پیئے اور کباب کھائے جس سے مسرت اور خوشی معلوم ہو، عبادت دھوکہ بازی اور ریاکاری کا نام ہے۔ قیامت کا خیال ایک وہمی گمان ہے، جس کی نہ ہستی نہ وجود، نہ اصلیت نہ حقیقت۔ رنگین منقش دنیا عشق و محبت کے مخفی مایوں سے سرسبز ہے۔ خدا کے وجود کا خیال اور اُس سے ڈر کی تنبیہ ایک بنائی ہوئی بات ہے۔ چاردن کی زندگی کو جنجال میں ڈالنا بیوقوفی اور نادانی ہے۔ مردوں کی طرح ہشاش بشاش زندگی بسر کرنا اصلی زندگی ہے۔

والد نے مجھ سے کہا کہ محبت پدری سے مجبور ہوکر تمکو سمجھاتا ہوں، سمجھانا میرا فرض اور ماننا تیرا کام ہے۔ یاد رکھ کہ تو مستقل مزاج نہیں اگر کوئی مصیبت کا وقت ہوتا اور تو اسے برداشت کرتا تو حق پر ہوتا اور دنیا تیرے خلاف ہوتی اور تو حق سے باز نہ آتا تو یہ مستقل مزاجی تھی لیکن تو ایک خطرناک راستہ پر کھڑا ہے۔ دنیا تجھے سمجھاتی ہے نیز تو نے دیکھا ہے کہ اس راستہ کے رہرو شکار رنج و الم ہوتے ہیں۔ پھر بھی تو نہیں منتا تو یہ مستقل مزاجی نہیں بلکہ ضد، کج فہمی اور کجبحثی ہے، بہتر ہو کہ راہ راست پر آ۔ میرے چچا نے مجھے بہت سمجھایا، والد نے ڈرایا لیکن یہ سب میرے لئے وہمی قصے اور ناپائدار کہانیاں تھیں،

سہیل نے ایک آہ سرد بھری، اُسکی رنگت سُرخ اور چہرہ پر غم و الم کے آثار نمایاں تھے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کو اوپر اٹھا کر ایک مرتبہ اُس نے رقت آمیز لہجہ میں کہا

"میری زندگی میں دوسری تبدیلی اور نیا خیال میرے والد کی موت اور ان کے آخری خط نے کیا اور اُسی جذبہ کے ماتحت آج میں اپنی زندگی پر لات مار کر اپنے گناہوں کو ناقابل معافی اپنی سزاؤں کو لامنتہی اور غلطیوں کو لاتعداد جانکر دنیا کے شور و غل اور نیرنگی لطف سے ہٹ کر امن و سکون، راحت حقیقی اور عیش ابدی کی تلاش میں جانے سے پہلے اپنے والد کی قبر مجاوداں کی تربت پر جانا چاہتا ہوں، تاکہ اپنی منحوس گنہگار و سیاہ صورت انھیں دکھا کر ایک مرتبہ اُن کے احسانات، اکرام و مہر و وفا کا شکریہ ادا کردوں اور انکا تصور دماغ میں لاکر ہمیشہ کے لئے اس نمائش اور دھوکے بازدنیا سے جدا ہو جاؤں بجلی کی کڑک میری بینائی، بادل کی گرج میری ہمت اور سیاہ گھنگھور گھٹائیں میرے دل کو توڑ رہے ہیں لیکن اپنے ارادہ کی بنا پر اسکو اپنا آخری سفر جانکر جہاں عقل رہبری کرتی ہے چلتا ہوں۔ خدا مجھے منزل مقصود تک پہنچائے" اب وہ بالکل تھرتھرا رہا تھا۔ ایکدفعہ چیخ مار کر اس نے دلگداز لہجہ میں کہا سنو یہ ہے میرے والد کا آخری خط وصیت جو میرے دل پر نقش اور زبان پر تازہ ہے۔

"سہیل لخت دل، خون جگر، عصار حیات، سکون قلب سہیل، خوش رہ، آباد رہ، پھل پھول پر یاد رکھ کہ دنیا اس کا ذرہ ذرہ۔ پتہ پتہ، شجر و حجر، چرند و پرند سب فانی ہیں کسی کو یہاں ثبات نہیں۔ پس دنیا کو فانی سمجھ، خدا کو اُس کا خالق جان۔ اُس کے بندوں سے بچ۔ اس کی شعاعوں کو تیر سمجھ، اس سے دوستی نہ کر یہ نادان دوست ہے۔ تو خاک سے بنا ہے تیرا مٹنا ضروری ہے دنیا کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آ تو یہاں چند روز کا مہمان ہے اپنے کو یہاں کا میزبان نہ سمجھ۔ اپنی قیمتی زندگی کو شراب و کباب پرمت بیچ، اپنے حیالاتوں کو دنیا بیش رکھا، اس کے شور و غل سے بچ، ہر کمائی رازدال ابھی مال و دولت پر غرور مت کر، اپنے خدا کو کسی حال میں نہ بھول، آج تو جوان ہے نیرنگی دنیا میں پھنسا ہے لیکن یاد رکھ کہ کل پیری آئے گی۔ تیرے اعضاء جواب دیدیں گے۔ گناہوں کا بوجھ تیرے سر پر ہوگا۔ صبح کے نو بجے ہیں۔ میری نظروں میں دنیا تاریک ہے۔ ہر طرف تم ہی تم نظر آتے ہو۔ گناہوں کا بوجھ میرے سر پر ہے، عاقبت کا ہیبتناک سمندر میرے سامنے موجیں مار رہا ہے۔ دوزخ کی گرم و تیز آنچیں میری طرف بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں لوہے کے بڑے بڑے گرزوں کی جھنکاریں میرے کان میں آرہی ہیں، میرے اعمال میرے سامنے

ہیں۔ دنیا میں غفلت کی اب انتہا ہے پریشان و پشیمان ہوں۔ اگر تم غور سے دیکھو تو مجھے ہر جگہ خدا نظر آئے گا۔ اور اگر تم گوش حقیقت سے سنو جیسا کہ میں سن رہا ہوں تو تم کو معلوم ہوگا کہ ہوا کے جھونکوں سے۔ چڑیوں کے چہچہوں سے موذنوں کی اذانوں سے اور تاریخ کے قصوں سے متواتر اور لگاتار "کل من علیہا فان" کی آوازیں آرہی ہیں۔ اب مجھ میں نہ طاقت ہے نہ ہمت، نہ بہادری ہے۔ نہ جرأت۔ قلم گھس گیا ہے، ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ آنکھیں تمہارے دیدار کی منتظر ہیں، اب وقت نہیں، آسمانی فرشتوں، آفتاب کی کرنوں، ہوا کے عالم اور نسیم سحری نے مجھ سے کہہ دیا ہے کہ بس اب پیمانۂ عمر لبریز ہوچکا۔ خاموش رہو، اور اجل کو آنے دو۔ پیارے سہیل شاید تم میری حالت سنکر اپنے افعال سے توبہ کرو اور عبرت حاصل کر کے راہ راست پر آؤ اور یہی میری وصیت ہے؟

شنا ...... وصیت ... آہ مغربی تہذیب .... تباہ کن جھونکے ..... آہ .... مغربی تعلیم ... ... جہالت کی تاریکی ... اس نے کہا ایک مرتبہ بادل گرجا کا وہ اٹھا اور بھاگا لیکن آسمانی فرشتوں نے اُسے روک لیا شاید اسکی منزل مقصود یہی تھی وہ گرا۔ میں نے اسے چمکتی ہوئی بجلی کی روشنی میں ڈھونڈھا لیکن افسوس اس کا جسم ٹھنڈا ہوچکا تھا، ہاتھ پیر تن گئے تھے اور وہ گنہگار پیکر جواب فرشتہ خصلت اور مجسمہ خوبی و عبادت تھا، دنیائے فانی سے منھ موڑ کر دنیائے باقی کو کوچ کر گیا تھا اور جس سکون کی تلاش میں وہ چلا تھا وہ اسے منزل مقصود سے پہلے ہی مل گیا۔

مصطفٰے کمال کی زندگی کے اہم سال

سنہ ۱۸۸۱ء۔ سالونکا میں مصطفٰے کمال کی پیدائش۔
سنہ ۱۹۰۳ء۔ سنا سٹر ملیٹری اسکول میں داخلہ۔
سنہ ۱۹۰۵ء قسطنطنیہ کے اسٹاف کالج میں داخلہ۔
سنہ ۱۹۰۸ء۔ تھرڈ آرمی کور کے اسٹاف میں شمولیت
سنہ ۱۹۱۰ء۔ ایک مشن کے ساتھ فرانس کو جانا۔
سنہ ۱۹۱۳ء۔ صوفیہ میں ملیٹری افسر کے عہدہ پر تقرر۔
اپریل سنہ ۱۹۱۵ء۔ ۱۹ ویں ڈویژن کے ساتھ درہ دانیال کو بھیجا جانا۔
اگست سنہ ۱۹۱۵ء۔ اناتارٹا کی محاذ کی کمان کا سپرد کیا جانا۔
سنہ ۱۹۱۶ء۔ کوہ قاف کو فوج کے ساتھ جانا یلدرم کی ساتویں فوج کا تبادلہ لیکن کمانڈری سے مصطفٰے کمال نے استعفٰی دیدیا۔
سنہ ۱۹۱۷ء۔ شہزادہ وحیدالدین کے ساتھ جرمنی کو جانا۔
سنہ ۱۹۲۱ء۔ کمانڈرانچیف کے عہدہ پر تقرر اور ڈکٹیٹر کے اختیارات کا ملنا۔
سنہ ۱۹۲۲ء۔ یونانیوں پر حملہ کرنا اور ان کو شکست فاش دینا۔
سنہ ۱۹۲۳ء۔ ٹرکش ریپبلک کے پریزیڈنٹ
۳ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء۔ خلافت کے سسٹم کو ختم کردیا۔
سنہ ۱۹۲۶ء۔ فیض کیپ کی جگہ ہیٹوں کو رائج کرنا جرمنی۔ اٹلی۔ اور سوئٹزرلینڈ کی قسم کی عدالتیں قایم کیں۔

ملک معظم کا دورہ امریکہ

لندن ۱۴ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے شہر کیبک پہونچیں گے اور ۱۵ مئی سنہ ۱۹۳۹ء کو کینڈا کا دورہ شروع کردیں گے۔ ۱۰ جون کو ہیلی فیکس کو روانہ ہوں گے۔ بہت ممکن ہے کہ دورہ میں چار یا پانچ روز کا اضافہ کردیا جائے

ترکی کی نئی کیبنٹ

استنبول ۱۴ نومبر۔ ترکی کی نئی کیبنٹ میں مندرجہ اصحاب شامل ہیں۔

وزیراعظم ایم پائرٹ (کوئی تبدیلی نہیں ہوئی)
وزیر مالیات فوڈیبے (")
ڈیفنس منسٹر زیکی بے (")
وزیر داخلہ ایم سیدم
وزیر خارجیہ تبدیل ہوگئے ہیں۔

ان کے علاوہ دو اور وزیروں کی تبدیلی ہوئی ہے۔

مہاتماجی وار دھا پہنچ گئے

وار دھا ۱۱ نومبر۔ مہاتما گاندھی دورہ سرحد ختم کرنے کے بعد دہلی ہوتے ہوئے آج رات کو وار دھا پہنچے مہاتماجی بدل ہی ریلوے اسٹیشن سے سیٹھ جمنا لال بجاج کے بنگلہ پر گئے اور وہاں سے وہ بذریعہ موٹر سیگاؤں کو روانہ ہوگئے۔

ہندوستان میں متوازی حکومت

لندن ۱۴ نومبر۔ دارالعوام میں سر سنڈمین نے دریافت کیا کہ اس واقعہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستان میں کانگریس ورکنگ کمیٹی مرکزی حکومت کے متوازی اور اس کی مخالفت میں ایک آرگنائزیشن قایم کرنے کی کوشش کر رہی ہے حکومت ہند اس کے متعلق کیا کارروائی کر رہی ہے۔

نائب وزیر ہند کی جانب سے جواب دیتے ہوئے کرنل ملوین نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں ہے کہ کانگریس اس قسم کا کوئی قدم اٹھا رہی ہے جس کے لئے حکومت ہند کو کوئی خاص کارروائی کرنے کی ضرورت پیش آئے

جاپان نیا ایشیا بنانے کی فکر میں

ٹوکیو ۱۵ نومبر۔ سوشل ماس پارٹی کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ "ایشیائی لیگ آف نیشن" نام کی ایک آرگنائزیشن قایم کی جائے جس میں ہندوستان، سیام اور جزائر فلپائن بھی شامل ہوں۔

جماعت کے پریزیڈنٹ مینی فنٹو نے پارٹی کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپان کا یہ اعلیٰ مشن ہے کہ ایشیا کی تمام قوموں کے تمدن کے درمیان خوشگوار طریقہ پر اتفاق پیدا کیا جائے اور انکو ترقی دی جائے اور اس طریقہ پر ایک نیا ایشیا بنایا جائے۔

مصطفٰے کمال پاشا مرحوم کی زندگی کے حالات

کمال اتاترک یا غازی مصطفٰے کمال پاشا جس نام سے یہ پہلے مشہور تھے. ۱۸۸۱ء میں ایک معمولی گھرانے میں پیدا ہوئے. آپ کے والد ایک کسٹم افسر تھے. جنہوں نے بعد میں لکڑی کی تجارت شروع کر دی. اور مصطفٰے جب بچہ ہی تھے انکا سایہ ان کے سر پر سے اُٹھ گیا. مصطفٰے کی پرورش ان کے والدہ نے کی. جو کہ ایک نہایت قابل عورت تھیں. مرحوم نے سالونکا میں اپنی ابتدائی تعلیم مکمل کی اور اسی جگہ ثانوی تعلیم حاصل کی لیکن عرب ماسٹر کے خراب سلوک سے تنگ آ کر اسکول چھوڑ دیا. گو ان کے گھر والے اس کے خلاف تھے اور خفیہ طور پر فوجی اسکول میں بھرتی ہو گئے. وہاں انکی قابلیت کے جوہر کھلے اور نہایت قابل طالب علم ثابت ہوئے اور ریاضی میں انھوں نے خاص قابلیت دکھائی آپ کے ریاضی کے ماسٹر کا نام بھی مصطفٰے تھا. چنانچہ اس نے آپکا امتیازی نام کمال رکھ دیا. جس کے ذریعہ انکی اعلیٰ قابلیت کا اعتراف کیا گیا.

فوجی اسکول میں آپ اسقدر ہر دلعزیز ہو گئے کہ گو آپ سیاسیات میں عملی دلچسپی لینے لگے اور سلطان عبدالحمید کی مطلق العنانی کے خلاف کڑی نکتہ چینی کرنے لگے مگر کسی نے ان کے خلاف آواز نہیں اُٹھائی.

۱۹۰۴ء میں آپ لفٹنٹ بنا دیئے گئے اور اسی روز گرفتار کر لیا گیا اور جلا وطن کر کے دمشق بھیجد یئے گئے. یہاں رہتے ہوئے آپ نے دیکھا کہ ترکی کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے سلطنت کا فوجی اور سول نظام برباد ہو گیا ہے اسلئے آپ نے ایک خفیہ سیاسی "انجمن وطن" قایم کر لی. دمشق سے آپ کو جافہ بھیجد یا گیا وہاں سے آپ نکل بھاگے اور سالونکا پہونچکر یوروپین عربوں میں سیاسی تحریک شروع کرنے کی کوشش کی. سالونکا میں آپ نے جمعیۃ الاتحاد کی بنیاد ڈالی بعد میں وہ یونین اور پروگریسو سوسائٹی میں شامل ہو گئی. حکومت ترکی نے ان کی گرفتاری کے بعد احکام جاری کر دیئے لیکن آپ نکل کر بھاگ گئے اور کچھ عرصہ کے بعد حکومت انکو بھول گئی. ۱۹۰۸ء میں آپ سالونکا واپس آ گئے. اور وہاں انقلابی سرگرمیاں شروع کر دیں.

سیاسیات سے علیحدگی

جب ۱۹۰۸ء کے انقلاب کے بعد ۱۸۷۶ء کے آئین کو برقرار رکھا گیا. مصطفٰے کمال کا یونین اور پراگریس پارٹی کے فاتح لیڈروں کے ساتھ اختلاف ہو گیا. کیونکہ ان کے سیاسی خیالات ان کے مقابلہ میں زیادہ انتہا پسند تھے. اور آپ نے سیاسیات میں فوج کی مداخلت کے خلاف پروٹسٹ کیا. گو وہ فضول ثابت ہوا چنانچہ آپ نے کچھ عرصہ کے لئے سیاسیات سے علیحدگی اختیار کر لی. اور اپنی توجہ اپنی فوجی زندگی بنانے میں لگا دی. اور زبردست ترقی کی. نوجوان افسر آپ سے محبت اور عزت کرتے تھے لیکن کچھ اعلیٰ افسروں کو اپنا اعتبار نہ تھا. ۱۹۱۱ء میں آپ اٹلی کے خلاف جنگ میں حصہ لینے کے لئے ترپولی گئے. وہاں آپ میجر بنا دیئے گئے. آپ کی واپسی سے پہلے ہی جنگ بلقان ختم ہو گئی. لیکن جولائی ۱۹۱۳ء میں جب دوسری جنگ بلقان شروع ہوئی اس وقت آپ کو فوجی سٹاف کا چیف مقرر کر دیا گیا وہاں آپ نے دردانیال کی حفاظت کے مسئلہ کا گہرا مطالعہ کیا. جنگ ختم ہونے پر آپ صوفیہ میں فوجی دفتر میں کرنل مقرر کر دیئے گئے اور ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم چھڑنے تک آپ وہیں رہے. مصطفٰے کمال کا خیال تھا کہ ترکی قبل از وقت جنگ میں شریک ہو گیا اور کہ جنگ میں جرمنی کی شکست لازمی ہے غالباً یہی وجہ ہے کہ عملی کام میں حصہ لینے کے متعلق انکی خواہش کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی. لیکن آپ کے اصرار کرنے پر آپ کو اڈسٹو میں کمانڈر مقرر کرایا گیا. آپ نے سٹریٹ کو بچایا اور وہ ایسی حالت میں جبکہ ترک ہائی کمانڈ تمام اُمیدیں کھو بیٹھے تھے. جب انگریزوں نے آخری حملہ کیا بم کے گولے کا ٹکڑا ان کے دل کے دائیں حصہ پر گرا مگر آپ کی گھڑی سے وہ رک گیا اور آپ کی زندگی ہو گئی

جرمنی کی مداخلت

اس کے بعد آپ کو دمشق بھیجدیا گیا اور وہاں آپ کو پاشا کا خطاب دیا گیا. اور وہاں آپنے بٹلس اور مُش کو روسیوں سے واپس لیا. ۱۹۱۷ء میں آپ کو حجاز میں تعینات کیا گیا. آپکی تجویز کہ اگرچہ سیریا کو محفوظ کرنے کے لئے تمام فوجیں حجاز واپس بلا لی جائیں منظور نہیں کی گئی لیکن اُسی سال آپ کو نمبر ۲ آرمی کور کا کمانڈر مقرر کر دیا گیا جبکہ جرمن جنرل وان فالکن بغداد کی واپسی کے لئے فوج کو تنظیم کر رہے تھے پھر آپ کو نمبر ۲ آرمی کور میں منتقل کر دیا گیا لیکن جنرل ہیڈ کوارٹر کے ساتھ اصولی اختلاف کی بنا پر آپ نے کمان اپنے ہاتھ میں نہیں لی. ۱۹۱۸ء میں آپ نے وحیدالدین کے اصرار پر جو کہ لطور سلطان نمبر ۴ تخت پر بیٹھ گئے تھے آپ نے کمان اپنے ہاتھ میں لے لی. اور فلسطین چلے گئے.

آپ نے اس قدر کمال دکھایا کہ ستمبر سے پہلے آپ تمام کوروں کے کمانڈر انچیف مقرر کر دیئے گئے. ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو جب حکومت ترکی نے روس کی عارضی صلح کے متعلق بات چیت کی مصطفٰے کمال مکمل اطاعت کے بالکل خلاف تھے چنانچہ معاہدہ صلح پر دستخط ہونے کے بعد آپ قسطنطنیہ واپس چلے آئے.

۱۶ مئی ۱۹۱۹ء کو یونانیوں کا سمرنا میں اترنے سے ترکی میں زبردست بیداری پیدا ہو گئی اور انکو حکومت نے فوج کا انسپکٹر جنرل بنا دیا جس سے انکو پھر موقع ہاتھ آ گیا.

جوں ہی آپ سمسوں میں اُترے آپنے نئی تحریک شروع کر دی اور ملک کے مختلف حصوں کے ساتھ گفت و شنید شروع کر دی. کچھ عرصہ گذرنے کے بعد سلطان کو اسکی خبر لگی، چنانچہ انکو قسطنطنیہ واپس بلایا گیا. انھوں نے حکم کی تعمیل نہیں کی اور اپنا استعفےٰ بھیجدیا اور ارزام چلے گئے.

اس کے بعد آپ نے دو کانگرسوں کے اجلاس بلائے ایک جولائی میں ارزم میں اور دوسرا ستمبر ۱۹۱۹ء میں سلواس میں یہ دونوں کانگرسوں میں ان کے پروگرام کو منظور کیا گیا. اور ملک کے لئے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور آپ کی زیر صدارت ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی اس پر حکومت ترکی نے آپکو باغی قرار دیدیا اور دارالخلافہ اور اندرونی اناطولیہ کے درمیان تعلقات منقطع ہو گئے. حکومت ترکی اور اتحادی حکومتوں نے مصطفٰے کمال کی سرگرمیوں کو کچلنے کی کوشش کی. مگر انھوں نے اپنی سرگرمیاں بدستور جاری رکھیں.

بہ حیثیت صدر

۱۹۲۰ء کے عام انتخابات میں مصطفٰے کمال نیشنلسٹوں کے حامی تھے لیکن آپ اسمبلی کے قسطنطنیہ میں اجلاس کے خلاف تھے. ۲۳ اپریل ۱۹۲۰ء کو مصطفٰے کمال نے انگورہ میں سابق پارلیمنٹ کے نیشنلسٹ ممبران کو جمع کیا اور آپ کو نئی اسمبلی کا صدر منتخب کر دیا گیا.

یونانیوں کو شکست

۲½ سال تک مصطفٰے کمال کی سرگرمیاں جاری رہیں. ۱۹۲۱ء میں ترکوں اور یونانیوں کے درمیان جنگ زوروں پر آگئی. انگورہ اسمبلی نے مصطفٰے کمال کو ترکی فوجوں کا جنرل مقرر کر دیا اور انکو تمام اختیارات دیدیئے گئے. مصطفٰے کمال خود مورچہ پر پہونچے اور ۲۲ روز تک دن رات لڑتے رہے لڑائی کے دوران میں انکا گھوڑا زخمی ہو گیا اور ان کی ایک پسلی ٹوٹ گئی. لیکن آپ مورچہ پر ہی ڈٹے رہے. لڑائی کے بعد اسمبلی نے آپ کو فیلڈ مارشل (غازی) کا خطاب دیا. یونانی فوج کی شکست نامش لاسین پُر امن سمجھوتہ،

(باقی صفحہ ۷ پر)

بحکم جناب مسٹر ایم. اے. انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۰۶۲ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

جگناتھ عرف جنگلی ولد بھکھا قوم تیلی ساکن شہر خاص کانپور، حال مقیم لوکمن محال شہر کانپور

بنام

۱. گنگا سنگھ ولد بھگو سنگھ
۲. مسماۃ ہریا بیوہ بھگو سنگھ
اقوام ٹھاکر ساکن موضع بل گاؤں پرگنہ گروال ضلع باندہ.

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ۱۱۲ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمے کے تجویز ہوئی ہے. لیں آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں. آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا.

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا.

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور : مہر عدالت :

مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم کی زندگی کے حالات

(بقیہ صفحہ ۶)

خلافت کا خاتمہ۔ ریپلک کا قیام۔ یہ سب کام مصطفےٰ کمال کی کوششوں کا نتیجہ تھے۔

۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو جب ترکی میں ریپلک کا اعلان کیا گیا نیشنل اسمبلی نے متفقہ رائے سے مصطفےٰ کمال کو پریزیڈنٹ منتخب کیا اور واقعہ یہ ہے کہ تمام ترکی کی باگ ڈور مصطفےٰ کمال کے ہاتھ میں آگئی اور وہ ڈکٹیٹر بنا دیئے گئے۔ بیچینی جون ۱۹۲۶ء میں انتہا کو پہونچ گئی جب کہ مصطفےٰ کمال کی زندگی کے خلاف سازش کی گئی۔ لیکن نومبر ۱۹۲۷ء میں آپ کو پھر صدر منتخب کیا گیا۔

رسمی احکام کی تنسیخ

ریپلک نے اصلاحات کو عملی جامہ پہنایا رسمی احکام منسوخ کردیئے گئے۔ تکیے اور خانقاہیں بند کردی گئیں۔ ایک حکم جاری کیا گیا کہ فوجی لوگ فوجی ٹوپی پہنیں اور شہری لوگ ٹوپ لگائیں۔ نومبر ۱۹۲۵ء میں ایک قانون پاس کیا گیا کہ کوئی شخص فیض ٹوپی نہ پہنے بلکہ سب لوگ ٹوپ لگائیں۔ اس قانون کی وجہ سے مشرقی اضلاع میں کئی انقلابی بغاوتیں شروع ہوئیں لیکن باغیوں کو سزائے موت دے کر انکو دبا دیا گیا۔

۱۷ر فروری ۱۹۲۶ء میں ترکی میں ایک نیا قانونی کوڈ تیار کیا گیا جسکی رو سے ترکی کے تمام قوانین شریعت اسلامیہ سے مبرا کردیئے گئے۔ شادی طلاق اور وراثت کے قوانین بالکل تبدیل کردیئے گئے اور ایک ساتھ دو شادی ممنوع قرار دیدی گئی۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ غیر مسلم اقلیتوں نے اپنے حقوق ترک کردیئے۔ دنیاوی اصولوں پر قایم ریپلک نے مذہب کے متعلق دو دفعات باقی رکھیں۔ ایک دفعہ کے مطابق یہ قرار دیا کہ ترکی کی حکومت کا مذہب اسلام ہے اور دوسرا یہ کہ محکمہ دینیات وزیراعظم کے ہاتھ میں ہوگا لیکن ۱۹ اپریل ۱۹۲۸ء کو اول الذکر دفعہ بھی منسوخ کردی گئی "ترکی حکومت کا مذہب اسلام ہے" یہ دفعہ بھی اڑا دی گئی۔ اور جہاں پہلے حلف وفاداری اُٹھاتے وقت یہ کہنا پڑتا تھا کہ "میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں"۔ وہاں تبدیلی کرکے یہ کردیا گیا۔ "میں ایمان سے کہتا ہوں"۔

۱۹۲۷ء میں عام انتخابات ہوئے مصطفےٰ کمال کے تمام امیدوار کامیاب ہوگئے۔ اور مصطفےٰ کمال پھر صدر منتخب ہوگئے۔ اپریل ۱۹۲۸ء میں وہ دفعہ جس میں یہ لکھا تھا کہ حکومت کا مذہب اسلام ہے۔ اسمبلی نے متفقہ رائے سے خارج کردی۔ ایک بل کے ذریعہ عربی رسم الخط کی جگہ رومن رسم الخط سرکاری رسم الخط قرار دیا گیا۔

۱۹۳۰ء میں کمال پاشا نے ترکی پارلیمنٹ میں چند لیڈروں پر مشتمل ایک مخالف پارٹی قایم کی۔ آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ترکی میں پارلیمنٹ کا طریقہ کامیاب ہوسکتا ہے۔ جب آپ نے دیکھا کہ اس سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا۔ تو آپ نے اس تجربہ کو ترک کردیا مرحوم کی رہائش، خورد و نوش اور تفریحات یوروپین قسم کی تھیں۔

جنرل عصمت پاشا ترکی کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے

استنبول ۱۱ر نومبر۔ ۱۰۱ توپوں کی سلامی کے ساتھ اعلان کیا گیا کہ اسپیشل اسمبلی نے اتفاق رائے سے جنرل عصمت پاشا کو مرحوم کمال اتاترک کی جگہ ترکی کا پریذیڈنٹ منتخب کیا عام طور پر یہ خیال کیا جارہا ہے کہ کمال اتاترک کی ملکی اور غیر ملکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ کیبنٹ میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

جنرل عصمت پاشا ۱۳ سال تک ترکی کے وزیراعظم رہ چکے ہیں اور کمال پاشا کے گہرے دوستوں میں تھے جنگ آزادی میں آپ بھی ترکوں کی ایک فوج کے کمانڈر تھے۔ آپ ہی نے یونانیوں کو شکست فاش دی تھی آپ کی عمر اسوقت ۵۸ سال ہے۔

فلسطین کانفرنس

بقیہ صفحہ اول

جو اس مسئلہ کے پیش نظر جو عربوں اور یہودیوں کی طرف سے اثر عائد ہوتی ہے مناسب و معقول ہو ملک معظم کی حکومت کو یقین ہے کہ ایسا حل تلاش کرنا اب بھی ممکن ہے اور انھوں نے اس مسئلہ پر بہت کافی غور و خوض کرلیا ہے شاہی کمیشن اور تقسیم فلسطین کمیشن کی رپورٹوں کی روشنی میں یہ ظاہر ہے کہ فلسطین میں امن و ترقی کی رفتار جب ہی بڑھ سکتی ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان کوئی مفاہمت ہوجائے۔ ملک معظم کی حکومت پہلے اس مفاہمت پیدا کرنے کے لئے پیش قدمی کوشش کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ ان مقصد کے پیش نظر ملک معظم کی حکومت لندن میں فلسطینی عربوں اور دوسرے ہمسایہ ملکوں نیز یہودیوں کے نمائندوں سے آئندہ پالیسی پر جس میں فلسطین میں یہودیوں کی آمد کا سوال بھی شامل ہے۔ مشورہ لینے کے لئے جلد ایک کانفرنس طلب کرنا چاہتی ہے جہاں تک فلسطینی عربوں کی نمائندگی کا سوال ہے ملک معظم کی حکومت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو ان لیڈروں کو جو اس کے خیال میں قتل اور تشدد کے ذمہ دار ہیں کانفرنس میں طلب نہ کرے۔

ملک معظم کی حکومت کا امید ہے کہ لندن کی اس کانفرنس میں بحث و تحقیق کے بعد فلسطین کے متعلق آئندہ پالیسی پر کوئی متفقہ رائے قایم کرنے میں مدد ملیگی اور اس کے نزدیک یہ بہت ضروری ہے کہ جلد سے جلد کوئی فیصلہ ہوجائے اس لئے اگر لندن کے مباحث کے ذریعہ مناسب وقفہ کے اندر کوئی خاطر خواہ سمجھوتہ نہ ہوسکا تو ملک معظم کی حکومت اس مسئلہ پر اپنی تحقیقات نیز لندن کے مباحث کی روشنی میں خود فیصلہ کریگی اور مجوزہ پالیسی کا اعلان کردے گی۔

۔ اپنی پالیسی پر غور کرنے اور اسے متعین کرنے میں ملک معظم کی حکومت انتداب کی بین الاقوامی حیثیت کو نیز اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو برابر مدنظر رکھے گی۔

لندن میں فلسطین کانفرنس

لندن ۱۱ر نومبر۔ دارالعوام میں کل فلسطین پر بحث کے دوران میں مسٹر اٹیلی نے دریافت کیا آیا فلسطین کے عربوں کی نمائندگی کا فیصلہ کرتے وقت وزیر نوآبادیات اس بات کا دھیان رکھیں گے کہ عربوں کے حزب اور مزدور طبقہ کو بھی نمائندگی دی جائے۔ نمائندگی کو مالدار یہودیوں تک ہی محدود کیا جائے اور یہودیوں کے مزدور طبقہ کو بھی پوری نمائندگی حاصل ہو۔ مسٹر میکڈانلڈ نے یہ تجویز منظور کرلی۔

سر پرسی ہیرس نے دریافت کیا کہ کانفرنس کی بنا کیا ہوگی اور کس معاملہ پر ووٹ لی جائے گی۔ مسٹر میکڈانلڈ نے جواب دیا کہ ووٹ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

حکومت بلغاریہ مستعفی

صوفیہ۔ بلغاریہ کی کیبنٹ مستعفی ہوگئی ہے۔

مسٹر جناح کی لڑکی کی شادی

بمبئی ۱۸ر نومبر۔ آج سہ پہر کو مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی صاحبزادی مس جناح کی شادی کی رسم مسٹر نیوے نیس وادیا کے ساتھ جو بمبئی کے ایک مشہور پارسی مسٹر سرنس وادیا کے فرزند ہیں آل سینٹس گرجا میں ادا ہوئی شادی میں سرنس وادیا جنھوں نے شادی کی رسوم ادا کی ہیں اور مس جناح کی نانی ڈاؤنگ لیڈی پیٹٹ موجود تھیں۔ بمبئی کے لارڈ پادری ڈیوک کلینڈ نے رسم کے بعد دولہا دولہن کو دعائیں دیں۔ شادی کی رسم جو بہت سادہ تھی ۵ ۱۵ منٹ سے پہلے ہی ختم ہوگئی۔

بحکم جناب مسٹر محمد احمد الفاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

نوٹس تاریخ سماعت درخواست ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۶۲ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ راجکمار ولد راجو دہیا پرشاد قوم کاستہہ ساکن راوت پور پرگنہ و ضلع کانپور انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان مظہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۲۹ر نومبر ۱۹۳۸ء درخواست مذکورہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۲ر نومبر ۱۹۳۸ء

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت خفیفہ کانپور — مہر عدالت

کمال پاشا کا جنازہ

استنبول ۱۵ر نومبر۔ ترکی کی نیشنل اسمبلی نے کمال پاشا کے جنازہ کے اخراجات کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔ ۲۱ر نومبر کو تجہیز و تکفین ہوگی۔ مالٹا کی اطلاع مظہر ہے کہ وہاں سے جنگی جہاز "ملایا" استنبول جارہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اسمیں ایڈمرل پونڈ کمانڈر انچیف بحیرہ روم ۲۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ کمال پاشا کے جنازہ میں شرکت کے لئے جارہے ہیں

عہدہ کا چارج لے لیا

لکھنؤ ۱۶ر نومبر۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ گزشتہ شب کو الہ آباد پہونچیں۔ آپ نے یورپ سے واپسی کے بعد دوبارہ اپنے عہدہ کا چارج لے لیا اور اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوئیں

اوّل چھ مہینے زندگی کیلئے بڑے خطرناک ہوتے ہیں



لے ماں اپنے بچوں کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھو جو دودھ سے پیدا ہوجاتی ہیں۔ مثلاً کالرا (ہیضہ)، پیچش۔ ٹائیفائڈ (موتی جھالا) اور ان آنکھوں کی بیماری سے بچاؤ جس کے نتیجہ میں بچہ اندھا ہوجاتا ہے۔



آج ہی ایک ٹین "گلاکسو" (Glaxo) خرید کر بچے کو کھلانا شروع کردیجئے۔ "گلاکسو" آپ کو ہر ایک سوداگر کی دوکان پر مل جائیگا



آپ کو ٹین کے اندر "گلاکسو" (Glaxo) تیار کرنے کے لئے اُردو میں چھپی ہوئی پوری تفصیلات ملیں گی



"گلاکسو" (Glaxo) کے نتائج دیکھکر آپ خوش ہوجائینگے۔ آپ کے بچے کے دانت بہت خوبصورت ہوجائینگے ہڈیاں مضبوط ہوجائیں گی اور جسم تندرست بن جائیگا۔

گلیکسو GLAXO آپ کے بچے کے لئے ایک دوبارہ سیل کئے ہوئے ٹین میں صاف اور جراثیم سے محفوظ اور تندرستی بخش حالت میں ملتا ہے۔ اس کے اندر تاریخ بھی دی ہوتی ہے "گلاکسو" میں دودھ کے تمام ضروری اجزا (وٹامنس vitamins) موجود ہیں اور دودھ سے پیدا ہونیوالی بیماریوں کا یہ ایک خاص محافظ ہے۔ عقلمندی سے کام لیجئے اور گلاکسو خرید کر محفوظ ہوجائیے۔

Glaxo

دنیا میں سب سے مشہور بچوں کی غذا

بحکم جناب مولوی محمد احمد الفاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈسمسی نالش

(آرڈر ۹۔ قاعدہ ۹ (۲))

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۱۱۸۴ بابت سنہ ۱۹۳۷ء

متفرقہ نمبر ۲۱۷ بابت سنہ ۱۹۳۸ء

دی مسلم بنک آف انڈیا لمیٹیڈ برانچ مسٹن روڈ کانپور بذریعہ عبدالرحیم

بنام

فرم الہ دیا عزیز بیگ واقعہ نئی سڑک کانپور تعمیل شدہ الہ دیا ولد نامعلوم و عزیز بیگ ولد نامعلوم اقوام مسلمان ساکنان نئی سڑک بوچڑ خانہ خورد کانپور

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈسمسی نالش نامبردہ حسب ہدایت عدالت ہذا تاریخ ۲۰ر ماہ اپریل ۱۹۳۸ء پیش کی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۳ر ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا میں یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہوکر وجہ اگر کوئی ہو ظاہر کریں کہ نامبردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کی جاوے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ر ماہ نومبر ۱۹۳۸ء کو جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور — مہر عدالت

کانپور میں ہندوستان بھر کے مزدوروں کی عظیم الشان کانفرنس

مزدوروں کی تحریک بھی ملک کی آزادی کی لڑائی کیلئے بہت بڑا ضروری حصہ ہے

کانپور کی پبلک کے نام اپیل

آگے آنیوالی ۴ و ۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کو کانپور میں ہندوستان بھر کے سوتی کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ایک بہت بڑی کانفرنس ہونے جا رہی ہے۔ کانفرنس میں سوتی کاروبار میں کام کرنے والے مزدوروں کی موجودہ حالت پر غور کیا جائے گا سوتی کاروبار میں مزدوروں کی تنخواہیں میں پچھلے برسوں میں بہت کمی ہوئی ہے۔ اور ان کی کئی سہولتیں چھین لی گئی ہیں سوتی کاروبار ملک کے ان چند خاص کاروبار میں سے ہے اور اسلئے ترقی کر رہا ہے چونکہ حکومت سے اُسے کافی امداد مل رہی ہے۔ ایسی حالت میں ملک کے عوام انھیں اس بات کے لئے مجبور کرنے کا حق رکھتی ہے کہ وہ اپنے مزدوروں کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کریں۔ کانپور میں ہونیوالی کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف تو سوتی کاروبار کے مزدور اکٹھے ہو کر اور منظم ہو کر یہ سوچ سکیں کہ ہندوستان بھر میں ایک آواز سے کسطرح وہ سرمایہ داری کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اس کانفرنس کا دوسرا مقصد یہ بھی ہے کہ سارے ملک کی توجہ سوتی کاروبار کے مزدوروں کی مانگوں کی طرف متوجہ کی جائے۔ اور ملک کے عوام کی ہمدردی حاصل کی جائے۔

مزدور تحریک کے ساتھ کانپور کے بھی رہنے والے عوام کا بہت گہرا اور پرانا تعلق ہے اسی شہر میں دو بار آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کا اجلاس عوام کی امداد اور ہمدردی سے کامیابی کے ساتھ ہو چکا ہے۔

پچاس دن تک ابھی حال میں مزدوروں نے جو ہڑتال لڑی ہے اسکی کامیابی کی بھی خاص وجہ یہی رہی ہے کہ کانپور کے رہنے والے عوام نے دل کھولکر مزدوروں کا ساتھ دیا۔ اب پھر موقعہ آ گیا ہے کہ کانپور کی پبلک مزدور جماعت کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے استقبالیہ کمیٹی کو مبلغ ایکہزار روپیہ کی فوراً ضرورت ہے کانپور جیسے شہر کے لئے مبلغ ایکہزار روپیہ کا سوال ایک معمولی حقیقت رکھتا ہے۔ اس سے سیکڑوں گنا زیادہ تو کانگریس کی تحریک میں اور خود مزدوروں کے کام میں کانپور کی پبلک دے چکی ہے، ہمیں پوری امید ہے کہ اس موقعہ پر بھی جبکہ مزدور چاروں طرف سے مصیبتوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ کانپور کی پبلک دل کھولکر امداد کرے گی۔ اور کانفرنس کو کامیاب بنائے گی۔

پریسیڈنٹ ایس۔ ایس یوسف۔ جنرل سکریٹری سنتوش چندر کپور پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری۔ راجہ رام شاستری کامریڈ راجن اروڑا۔ سورج پرشاد اوستھی پنڈت بالکرشن صدر شہر کانگریس کمیٹی کانپور پیارے لال اگروال وغیرہ وغیرہ ممبر استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا ٹریڈ یونین کانپور

ریاست حیدرآباد کے کسانوں کی کانفرنس

بیزواڑہ ۱۰ نومبر۔ حال ہی میں تعلقہ ترددر کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جو کہ ریاست حیدرآباد میں واقع ہے جنوبی حیدرآباد کے کسانوں کی ایک کانفرنس پروفیسر رنگا ممبر مرکزی اسمبلی و جنرل سکریٹری آل انڈیا کسان سنگھ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ نظام دکن ریاست کے مختلف اضلاع کے ایکہزار سے زائد کسان اس کانفرنس میں شریک ہوئے کسانوں کی شکایتوں کو دور کرنے اور کم سے کم مطالبات تیار کرنے کے لئے ایک آرگنائزنگ کمیٹی مقرر کی گئی۔ پروفیسر رنگا نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران میں کسانوں کو یہ تلقین کی کہ ریاستی پرجا کانگریس نے ذمہ دار حکومت حاصل کرنے کے لئے جدوجہد شروع کی ہوئی ہے اسمیں وہ بھی حصہ لیں۔ آپ نے انکو تنبیہ کی کہ وہ فرقہ وارانہ جھگڑوں میں پڑیں ورنہ سرکاری ملازمتوں کے لئے لڑیں۔

تک فرانس و برطانیہ کے لئے مفید ہوسکتی ہو اور فرانس اور برطانیہ نے اسے منظور نہ کیا تو اٹلی کی جانب سے یہ تجویز پیش ہوگی کہ سوئز کینال کمپنی کو بیاک شنقد کے صیغہ قرار دیا

نہر سوئز کا معاملہ

لندن ۱۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پیرس میں مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہیلی فیکس کے جانے کا منشا یہ ہے کہ نہر سوئز کے انتظام میں اٹلی کی مداخلت کی اسکیم پر بحث کی جائے اور دیکھا جائے کہ وہ کہاں

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پرتو حریم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت سالانہ ۶ (ششماہی) ممالک غیر سے سالانہ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۶ر نومبر سنہ ۱۹۳۸ء مطابق ۳ر شوال المکرم سنہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۸

ادبیات

خطاب بہ ہلالِ عید

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری کانپور

اے ہلالِ عید! ہاں! اب نور کی تصویر بن
جگمگا دے سارا عالم مطلعِ تنویر بن

غرب سے اُٹھ ایک موجِ شادمانی لیکے تو
مشرق تک جا اک مسرت کی نشانی لیکے تو

تیری کشتی میں نویدِ کامرانی چاہیئے
نطق سے کچھ بڑھ کے شرحِ بے زبانی چاہیئے

ہو ستارے بن کے روشن آج پھر تقدیرِ قوم
عکسِ نوری سے مزین کردے تو تصویرِ قوم

تیرے دامن میں شکوہ و عظمت و جبروت ہو
قوم پھر مثلِ سلف اب ہمسرِ ملکوت ہو

تیرے پہلو میں ہماری گم شدہ عزت بھی ہو
ہمکو ملنے کیلئے شوکت بھی ہو سطوت بھی ہو

متحد کر ہم کو ــــ روشن عشق کی قندیل ہو
درسِ اُلفت جو ملا تھا اسکی اب تکمیل ہو

روشنی میں تیری اک آئے نظر سچا امام
پھر بنالیں جلد ہم اپنی سیاست کا نظام

ہو تمیزِ حق و باطل ہم کو تیرے نور میں
فرق ہو کافی نمایاں قُرب میں اور دور میں

دے سکے ہم کو نہ دھوکہ اب فریبِ آفتاب
صاف آنکھوں سے نظر آجائے چشمہ اور سراب

بزمی غم خوردہ بھی مشتاق و طالب ہے ترا
ہو مکاں معمور اس کا شوق غالب ہے ترا

قلب اس کا بھی منور اب تو کرنا چاہیئے
تیری آغوشِ بقا میں اسکو مرنا چاہیئے

مژدۂ جاں بخش تیرا عید کی تمہید ہو
ایک صبحِ عید کیا ہر صبح صبحِ عید ہو

دنیائے اسلام

کمال اتاترک کے جانشین جنرل عصمت پاشا کے معرکۃ الآرا زندگی کے مختصر دلچسپ حالات

استنبول ۱۱ر نومبر۔ نیشنل اسمبلی میں بالاتفاق رائے جنرل عصمت انونو کو صدر ترکی منتخب کیا گیا۔ ۱۰۱ توپوں کی سلامی سے نئے صدر کے انتخاب کا اعلان کر دیا گیا۔ معتبر حلقوں کی رائے ہے کہ ترکی کے امور داخلہ اور خارجہ کے بارے میں غازی مصطفٰے کمال پاشا کی پالیسی بغیر کسی رتی بھر تبدیلی کے جاری رکھی جائے گی وزارت میں بھی کسی تبدیلی کی توقع نہیں ہے۔ جنرل عصمت انونو کمال اتاترک کے نقش قدم پر چلنے والوں میں سب سے پرانے اور نزدیکی شخص ہیں۔ وہ تیرہ برس تک وزیر اعظم ترکی رہے ہیں۔ ترکی جنگ آزادی میں وہ اتاترک کی ایک فوج کے ایک کمانڈر تھے۔ یونانیوں کو کمر توڑ اور تباہ کن شکست دینا انہی کا کام تھا۔ کچھ عرصہ سے پبلک زندگی میں کوئی حصہ نہ لیتے تھے۔ لندن میں شاہ جارج ششم کی تاجپوشی پر انہوں نے ترکی کی نمائندگی کی تھی۔

مختصر حالات زندگی

عصمت پاشا ترکی جرنیل اور مشہور سیاست داں ایشیائے کوچک میں شہر سمرنا میں ستمبر سنہ ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئے۔ جوانی کی عمر میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ ۲۲ برس کی عمر میں ہی انکو جنرل اسٹاف کا کپتان بنا دیا گیا۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں وہ نوجوان ترکوں کی اس بغاوت کے لیڈروں میں سے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان عبدالحمید کو تخت سے اتار دیا گیا۔ اس کے بعد ان تمام لڑائیوں میں جن میں ترکی شامل ہوئے۔ عصمت پاشا نے کمانڈر کی حیثیت میں اہم خدمات سرانجام دیں۔ درہ دانیال کی مہم میں ہیڈ کوارٹر میں محکمہ نقل و حرکت کے سردار تھے۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں کوہ قاف اسٹان کے سردار رہے۔ اور سنہ ۱۹۱۷ء میں فلسطین میں تیسری آرمی کور کا کمانڈر تھے۔

جنگ یورپ کے بعد ایشیائے کوچک کی ترکی تحریک آزادی میں وہ مصطفٰے کمال پاشا کے بعد دوسرے نمبر پر تھے انگورہ کی قومی اسمبلی نے انہیں جنرل اسٹاف کا سردار مقرر کیا اور اس حیثیت میں عصمت پاشا نے ترکی کی اس جدید فوج کی تنظیم کی۔ جس کی طاقت سے سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء میں اس نے یونانیوں کو پے در پے تباہ کن شکستیں دیں۔ اور انہیں ایشیائے کوچک سے باہر نکال کر ہی دم لیا۔

وزیر خارجہ کا عہد

اس کے بعد جب انہیں وزیر خارجہ بنایا گیا تو وہ ترکی وفد کے صدر بن کر لوزان کانفرنس میں شریک ہوئے۔ جہاں اتحادیوں سے صلح کی شرائط طے کی گئیں۔ اس کانفرنس میں ترکی کا استقدر کامیابی حاصل کرنا بھی انھیں کی قوت ارادہ اور ہوشیاری کا محتاج ہے۔ ۲۴ر نومبر سنہ ۱۹۲۳ء کو انھوں نے لوزان میں معاہدہ صلح پر دستخط کئے۔ وہاں سے واپسی پر ترکی قوم نے ان کا شاندار خیر مقدم کیا۔ اور انھیں وزیر اعظم کے عہدہ پر سرفراز کیا۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں خرابی صحت کیوجہ سے انہوں نے استعفٰے دیدیا۔ اور ان کی جگہ فتحی بے کو مقرر کیا گیا۔ لیکن مارچ میں کردستان کے نتیجہ کے طور پر فتحی بے کو مستعفی ہونا پڑا۔ اور پھر عصمت پاشا کو وزیر اعظم کیا گیا۔

اپوزیشن پارٹی کا قیام

سنہ ۱۹۳۰ء کے شروع میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عصمت پاشا اپنی تشدد دانہ پالیسی کی وجہ سے اتاترک کی نظروں میں گر گئے ان کے خلاف کھلم کھلا نکتہ چینی ہونے لگی۔ فتحی بے کو جو ان دنوں پیرس میں ترکی سفیر تھے۔ مستعفی ہو کر واپس آنا پڑا۔ اور کمال پاشا کی اجازت سے ترکی میں پہلی اپوزیشن پارٹی بنائی گئی۔ عام طور پر یہ خیال کیا جانے لگا کہ اب وہ عصمت پاشا کی جگہ لے لیں گے۔ لیکن عصمت پاشا نے اپنے مخالفوں کو اپنی پُر اثر اور مدلل تقریروں سے لاجواب کر دیا۔ انھوں نے جدید ترکی کے تعمیری پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ”ترکی کی اقتصادی اور فوجی حالت اس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کی ریلوے کی تعمیری پالیسی پر پوری سختی سے عمل نہ کیا جائے۔ ورنہ ترکی کو ایک سو برس تک ہر سال تین کروڑ ترکی خرچ کر کے بھی عہد حاضرہ کے ملکوں کے برابر نہیں لایا جا سکتا“ جنگ کے بعد ترکی نے، سوویٹ روس سے دوستانہ معاہدے کر لئے۔ اور یورپ کی طرف سے بے نیازی حاصل کر لی۔ عصمت پاشا کا ارادہ ریاست ہائے بلقان کے ساتھ بہتر تعلقات پیدا کرنے کا تھا اور وہ انہوں نے مشہور مدبرین سے ذاتی ملاقاتوں کے ذریعہ پورا کر لیا۔ اور آخر کار سنہ ۱۹۳۴ء میں ان کی کوششیں رنگ لائیں اور معاہدہ بلقان کے ذریعہ ترکی۔ یونان۔ رومانیہ اور یوگوسلاویا کی موجودہ حدود مقرر کر دی گئیں۔ اور ترکی نے اپنے ہمسایہ ممالک اور بلگیریا کے ساتھ اقتصادی اور دوسرے دوستانہ عہد نامہ کر لئے۔

ایبے سینیا کی فتح کے بعد

اٹلی نے جب ایبے سینیا کو فتح کر لیا۔ تو عصمت پاشا نے اٹلی سے بھی دوستانہ تعلقات پیدا کر لیئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر مسلم ممالک سے گفت و شنید شروع کر دی۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۷ پر ملاحظہ ہو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق نہ ہو مستقل ہے بے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل پر ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور سہ شنبہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۸

فیڈریشن کے متعلق اہم نکات کا انکشاف

والیسرائے انگلستان میں برطانوی کیبنٹ کے مشورہ کے بعد جو واپس تشریف لائے ہیں تو انکا رویہ انگلستان جانے سے پہلے کے مقابلہ میں مختلف معلوم ہوتا ہے۔ سیاسیات میں بڑی عجیب غریب باتیں ہو جاتی ہیں۔ تعجب ہے کہ کانگریس اور والیان ریاست کے لئے مشترکہ راستہ ہے وہ دونوں ایک ہی نکتہ پر رضا مند ہیں وہ دونوں نہیں چاہتے کہ فیڈریشن وجود میں آئے اگرچہ دونوں کے نزدیک اس کے مختلف وجوہ ہیں۔ کانگریس خیال کرتی ہے کہ فیڈریشن کو موجودہ شکل میں نافذ کرنا ملک کے مفاد کے خلاف ہے اور والیان ریاست کا خیال ہے کہ یہ پرادن کسی نہ کسی طرح ٹلا رہے تاکہ ان کی شخصی حکومت جاری رہے۔

والیسرائے نے انگلستان جانے سے پہلے ہی والیان ریاست میں سے ایک ایک کو بلایا اور ان کی رائے معلوم کی، ذمہ داری کے ساتھ نہیں بلکہ نہایت ہی معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ والیسرائے انگلستان سے واپسی پر اپنے ساتھ ایک انقطاعی پروگرام لائے ہیں جس کے ماتحت ۱۹۴۰ء میں مرد فیڈریشن نافذ کردیا جائے گا خواہ کانگریس کی مرضی ہو یا نہ ہو، والیان ریاست اس کی مخالفت کریں یا منظور کریں۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت فیڈریشن نافذ کرنے کے لئے حکومت ہند کو والیان ریاست میں سے ۵۰ فیصدی ریاستوں کی منظوری کی ضرورت ہے۔

اب یہ ظاہر ہے کہ چند کے علاوہ تمام بڑی ریاستیں فیڈریشن میں شریک ہونے کی مخالف ہیں۔ حکومت نے ہندوستان میں فیڈریشن کے قیام کی مخالفت کرنے والی ریاستوں کو نظر انداز کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اختلافات بہت ہی زیادہ اہم ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ فرمائیے کہ باوجود اس کے کہ حکومت ہند برسوں سے سر اکبر حیدری کو تھپکیاں دے رہی ہے لیکن نظام حیدرآباد کا جواب نفی میں ہے۔

نظام حیدرآباد فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے اس صورت میں تیار ہیں کہ ان کی موجودہ حکومت کے نظم و نسق میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہ کرنے کی گارنٹی دیدی جائے۔ اگر ان کی بالادستی میں ذرا بھی فرق آئے تو وہ برطانوی حلقہ کی نئی اصلاحات سے تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

سر سی۔ پی۔ راماسوامی ٹراونکور کے ذوخیز وزیراعظم نے بھی فیڈریشن کو اپنی ریاست کی تائید دینے سے انکار کردیا ہے۔ اس کا سبب بر اسعیت ہے کہ انھیں خود مختار وزیراعظم کی حیثیت میں حکومت کرتے ہوئے کافی عرصہ نہیں ہوا ہے۔ باوجود اس کے کہ حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کی طرف سے بہترین اثرات ڈالے گئے لیکن وہ تمام تجاویز کے مقابلہ میں اڑے رہے۔

ریاست میسور کے روشن خیال وزیراعظم سر مرزا اسمعیل خاں نے اس نقصان کی ایک ٹوٹل فہرست بنائی ہے جو فیڈریشن منظور کرلینے کے بعد ریاست کو برداشت کرنے پڑیں گے۔ اگرچہ نقصانات کا اندازہ کئی لاکھ ہے لیکن انہوں نے حکومت ہند سے کہا ہے کہ وہ اس نقصان کی قیمت کو اس صورت میں ادا کرے کہ ریاست کو ہر سال .... ۲۴ روپیہ کی رقم ادا کرنی پڑتی ہے اس سے اسکو آزاد کردیا جائے۔ لیکن حکومت ہند موجودہ شکل میں کوئی تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

اگر حکومت ہند نے اس اصول کو منظور کرلیا تو ریاست کو کئی کروڑ روپیہ سے چھٹکارا مل جائے گا مختلف ریاستیں حکومت ہند کو جز خراج دیتی ہیں جنکی کل رقم ایک سال میں ۵۰ لاکھ ہوتی ہے اور ہر ریاست سے چنگی وصول کی جاتی ہے اسکی رقم کی تعداد ایک سال میں کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اسلئے حکومت ہند فراخ کی رقموں کو چھوڑ دینے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے۔

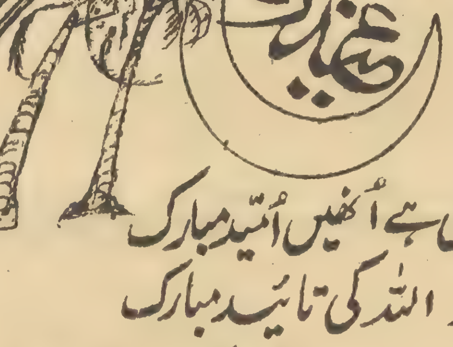
یہ کہنا بالکل لاحاصل ہے کہ برطانی کیبنٹ کے لئے کانگریس کھاذ کا مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ انگلستان کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سات یا آٹھ صوبوں میں کانگریسی وزارتوں کا کام سامراجی برطانی حکومت کی بہت حوصلہ افزائی کررہا ہے۔ برطانی کیبنٹ مختلف نظریوں سے صورت حالات کا اندازہ لگا رہی ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ کانگریس میں ایک طبقہ پہلے سے عمل اور خیالات دونوں میں بگاڑ پیدا کررہا ہے۔ بعض صوبجاتی گورنروں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ پہلے کی نسبت کانگریس کیبنٹ کے ساتھ کام کرتے ہوئے زیادہ خوشی محسوس کررہے ہیں۔ ایک گورنر نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ عم اپریل ۱۹۳۷ء سے پہلے جی حضوری اور نامزد کیبنٹ کے خیالات کو تبدیل کرنے کی کوشش میں کامیابی کی نسبت مجھے کانگریس کیبنٹ کے وزیروں میں تبدیلی پیدا کرنے میں زیادہ آسانی ہوئی ہے

ایسے برطانویوں کی بھی کمی نہیں ہے جو مسئلہ کو دوسری نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہر صوبہ کے دیہات میں کانگریس کی سرگرمیاں دھیمی پڑ گئی ہیں۔ صوبجاتی اور ضلعوں کے لیڈر کوئی جوش نہیں دکھا رہے ہیں اور ان کی پرانی انجمنوں کی وقعت جارہی ہے قدرتی طور پر کانگریس کارکنان اس خیال کے ماتحت آرام پسند ہوگئے ہیں کہ کانگریس کیبنٹ کے حدود میں کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ صوبجاتی وزارتوں کو بھی یہ موافق آتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جسقدر کم کارکن ہوں گے اسی قدر کم نکتہ چینی ہوگی اور کیبنٹ کو اپنا عملی کام ظاہر کرنے کی بھی زیادہ ضرورت نہیں ہوگی۔

اگر مندرجہ بالا حقایق کی بنیاد پر حکومت ہند یہ یقین کرتی ہے کہ آیندہ چند ماہ کے اندر اندر کانگریس کے اندر پھوٹ پڑ جائے گی۔ تو یہ سمجھنے ہیں وہ حقیقت سے بہت دور ہے اور یہ اسکی غلط تشخیص ہے۔ ایک طرف وہ یہ خیال کرتی ہے کہ کانگریس ملک میں اپنی موجودہ انجمنوں کو مضبوط کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی ہے اور دوسری طرف یہ سمجھا جارہا ہے کہ بہتر سے بہتر کانگریسی کارکنان کے درمیان بھی نفاق پیدا ہوجائے گا۔ ان کی یہ انقطاعی رائے ہے کہ کانگریس کے آیندہ اجلاس سے قبل یا اس وقت تک کانگریس کے بائیں بازو کا ایک گروہ دائیں بازو پر حملہ کردیگا۔ اور فیڈرل اسکیم کے آغاز کی امداد کے لئے کانگریس میں صرف آئنی لوگ رہ جائیں گے۔

حکومت ہند نے انقطاعی طور پر یہ مفید کیا ہے کہ پرانے آئین کے ماتحت مرکزی اسمبلی کا تازہ انتخاب نہ ہونے دیا جائے اور وہ وقت بھی دور نہیں ہے جبکہ یہ اعلان کردیا جائے گا۔ کہ موجودہ اسمبلی کی میں ایک سال کی اور توسیع کردی گئی ہے۔ آیندہ موسم سرما میں نئے آئین کے ماتحت انتخاب ہوسکیں اور ۱۹۴۰ء میں فیڈریشن کا آغاز کیا جاسکے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ آیندہ ہفتہ میں بمبئی میں تمام والیان ریاست کا ایک اہم جلسہ ہوگا۔



اُمید جنھیں ہے اُنھیں اُمید مبارک
ہر عزم کو اللہ کی تائید مبارک
اخبار صداقت کیطرف سے یہ مسرت
اہل قلم و اہل نظر عید مبارک

اور اس میں ہندوستانی والیان ریاست کے مستقبل اور فیڈریشن کے متعلق حکومت ہند کی آنے والی تحریک کے سلسلہ میں فیصلہ کیا جائے گا اور بہت اہم معاملات پر بحث ہوگی۔

آئینۂ کانپور

مسلم لیگ کے عہدہ داران کا انتخاب

سٹی مسلم لیگ کے ممبران انتظامیہ کے انتخاب کے بعد جو پارٹی بندی ہوئی تھی افسوس کہ وہ باوجود مصالحت کے انتھک کوششوں کے آخر تک قایم رہی ۱۹ اور اسکی رات کو دونوں پارٹیوں میں زبردست جدوجہد ہوئی اور انڈی پنڈنٹ پارٹی جو کہ ۵ امیران پر مشتمل تھی اسمیں سوائے مسٹر محمد مظفر جو کہ ایک تجربہ کار سیاستداں ہیں۔ باقی سب ممبران الکشن کی جدوجہد سے اپنے کو محفوظ نہ رکھ سکے۔

۱۹ نومبر اور اسکی رات کو دونوں پارٹیوں کے ممبران کو ہموار کرنے میں جو زبردست پروپگنڈا کیا وہ دیکھنے کے قابل تھا مسٹر ایم کے مظفر کو چھوڑ کر باقی اے ممبران کے لئے جدوجہد تھی۔ مگر اس تمام جدوجہد کا نتیجہ بالآخر یہ نکلا کہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب اور سید محمد جامع صاحب نے انتخاب میں حصہ لینا ضروری نہیں سمجھا اور ان کی پارٹی میں مسٹر احمد نبی خاں صاحب کے سوا کوئی اور ممبر انتخاب کے دن نہیں آیا اور اس طرح د ممبران میں سے صرف ۲۸ ممبروں نے عہدہ داران کے انتخاب کی کاروائی میں حصہ لیا چنانچہ ۲۰ نومبر کو نواب محمد اسمعیل خانصاحب پریسیڈنٹ پراونشل مسلم لیگ کے زیر نگرانی انتخاب ہوا اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ۔ مولانا حسرت موہانی

وائس پریسیڈنٹ (۱) حاجی قمرالدین صاحب میونسپل کمشنر (۲) مسٹر مختار احمد صاحب لاری (۳) مسٹر شریح الدین صاحب وکیل (۴) حکیم نواب علی صاحب

جنرل سکریٹری۔ سید حسن احمد شاہ صاحب وکیل

جائنٹ سکریٹری محمد اصغر صاحب

مسٹر محمد جمیل احمد صاحب۔ مسٹر محمد احسن سلیم اللہ صاحب۔

خزانچی۔ مسٹر عبدالرزاق صاحب

کنوینر مسلم نیشنل گارڈ کے کنوینر مسٹر ممتاز حسین صاحب صدیقی منتخب کئے گئے

نمایندگان ضلع لیگ۔ مولانا حسرت موہانی میاں دوست محمد اشفاق حسین صاحب۔ سید ظہور الحسن صاحب۔ اسٹیل احمد صاحب۔ حسن احمد شاہ صاحب۔ منصور علی صاحب۔ سید علی صاحب زیدی میونسپل کمشنر سید منظور علی صاحب میونسپل کمشنر۔ چودہری عبدالباقی صاحب۔

نمایندگان صوبہ۔ مولانا حسرت موہانی صاحب محمد فاروق صاحب۔ وحید احمد صاحب میونسپل کمشنر واجد حسین صاحب۔ حکیم سعید الرحمن صاحب۔ سید احمد شاہ صاحب۔ خیرات علی صاحب۔

اسی دن ضلع مسلم لیگ کا انتخاب مسٹر مصطفے حسین صاحب بیرسٹر کے مکان پر ہوا ضلع لیگ کے ۵۰ ممبروں میں سے ۴۳ تشریف لائے تھے جسمیں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ مصطفے حسین صاحب بیرسٹر میونسپل کمشنر وائس پریسیڈنٹ۔ احمد یار خانصاحب اہروی قاضی عابد علی صاحب بلہوری۔ اللہ یار خاں گھاٹم پور۔ مختار عالم صاحب جاجمو۔ سید منظور علی صاحب میونسپل کمشنر۔ سید ظہور الحسن صاحب۔ سید باقر علی صاحب۔ سکندرہ۔ جنرل سکریٹری۔ عبدالعزیز صاحب جاجمو۔ سید محمد سمیع صاحب گھاٹم پور۔ خزانچی۔ اسٹیل احمد صاحب۔ منصور علی صاحب۔ شفیع حسین صاحب (کنوینر نیشنل گارڈ)

نمایندگان صوبہ۔ مصطفے حسین صاحب بیرسٹر میونسپل کمشنر۔ حاجی محمد سمیع صاحب۔ میاں دوست محمد صاحب

ورکنگ کمیٹی ضلع۔ قاضی عابد علی صاحب بلہوری شیخ اقبال حسین صاحب بارہ۔ عبدالولی خاں صاحب۔ شاہ قطب الدین صاحب جورہ۔ احمد شاہ صاحب۔ سید حسن احمد شاہ صاحب محمد اسحاق خانصاحب جاجمو۔

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب سید محمد جامع اور حاجی محمد حمزہ صاحب جیسے بزرگوں کا لیگ کے عہدہ داروں سے علیحدہ ہوجانا ایک سانحہ سے کم نہیں اور غالباً لیگ اس کمی کو جوش و خروش کے ختم ہوجانے کے بعد خود ہی بہت زیادہ محسوس کرے گی۔

بہرحال ہم کو یہ پوری امید ہے کہ موجودہ لیگ کے ذمہ داران زیادہ تدبر اور ہوشیاری سے کام لے کر اہل شہر کو یہ کمی محسوس نہ ہونے دیگی۔

بملا دیوی کا مقدمہ

مسٹر امیر دولہا نے منصف صاحب کانپور کی عدالت میں بملا دیوی اور ان کے والد مسٹر برجموہن ماتھر وکیل کے خلاف ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا ہے۔ دعوی میں کہا گیا ہے کہ مدعی سے بملا دیوی نے مسلمان ہوکر اس کے ساتھ شادی کی۔ شادی کے بعد کچھ عرصہ تک وہ دونوں کانپور میں رہے اور اس کے بعد موضع کھاگا ضلع فتحپور میں رہے جب وہ وہاں سے واپس آرہے تھے تو ریلوے اسٹیشن کانپور پر گرفتار کرلئے گئے۔ اور بعد کو مسٹر برجموہن ماتھر نے لڑکی کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اور اب اسکو واپس نہیں کرتے ہیں۔

دعوی میں لڑکی کو دلا پانے کا مطالبہ کیا گیا ہے اور بملا دیوی کو روکنے اور اپنے پاس رکھنے کے لئے انکے والد کے حکم امتناعی جاری کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر دولہا نے مسٹر برجموہن ماتھر وکیل کا ہائیکورٹ کی اجازت کے مطابق انکی جائداد ضبط کئے جانے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے کلکٹر صاحب کی عدالت میں ایک درخواست بھیجی ہے۔

تندرست بچوں کو انعام

۱۷ نومبر کو جریب کی چوکی پر ایک جلسہ ہوا جسمیں مزدوروں کے بچوں کی صحت کے متعلق مسٹر کھرے کمانٹ لیبر ۔ و مسٹر راج بہادر گپتا پریزیڈنٹ وغیرہ نے تقریریں کیں اور تندرست بچوں کو انعامات دیئے گئے اور بچوں کے لئے ایک ماہ کے لئے دودھ دیا گیا اسمیں اکبھر ارنیکے شریک ہوئے تھے جنکو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ کا انتظام سورج پرشاد دستی نے کیا تھا۔

بیکاری

کانپور کے ۱۱۰ کے سولہ ہزار بیکار مزدوروں نے کلکٹر صاحب کے ذریعہ گورنر صاحب کے پاس ایک درخواست بھیجکر اپنی تکلیف دور کرنے کی اپیل کی ہے۔ اپیل میں لکھا گیا ہے کہ مل رات کو چلائے جاویں اور دیہات سے آنے والے مزدور کو روکا جاوے اور نئے کارخانے کھولنے میں امداد دی جاوے، بہرحال بیکاری دور کرنے کا کوئی طریقہ نکالا جاوے۔ مزدوروں کا ڈیپوٹیشن کلکٹر صاحب سے مل چکا ہے۔ خیال ہے کہ گورنر صاحب کے سامنے بھی مظاہرہ کیا جائے گا۔

ہرسہائے اسکول

ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول کے سالانہ جلسہ میں آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم نے اپنے ہاتھ سے بچوں کو انعامات تقسیم کئے اسکول کی طرف سے وزیر تعلیم کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا اور آپ نے اس کا موزوں جواب دیا۔

بزم مشاعرہ

ناظرین والاتمکین کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ مصرعہ ہائے ذیل پر بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء بوقت ۹ بجے شب بمقام کانپور چمن گنج مجیبیہ اسکول ایک محفل مشاعرہ منعقد ہونا قرار پایا ہے جسمیں مشاہیر شعرا شرکت فرماکر اپنے اپنے کلام معجز نظام سے حاضرین محفل کو محظوظ فرماوینگے لہذا صاحبان ذوق و شوق اس مشاعرہ میں قدم رنجہ فرماکر بانیان مشاعرہ کی حوصلہ افزائی فرماکر شکریہ کا موقع دیں

مصرعہ ہائے طرح

(۱) اگر عاشقوں کا کمیت ہیں دامن نچوڑ لیجے۔
گلشن۔ دامن۔ قوافی
ہماری داستاں کو ربط ہے تیری کہانی سے.....

بقیہ آئینہ کانپور

آہ سید صبیح الدین مرحوم

ہم نے یہ خبر نہایت رنج افسوس کے ساتھ سنی کہ مولوی سید صبیح الدین صاحب نے ایک طویل علالت کے بعد بعارضہ فالج بمقام منڈارہ ضلع الہ آباد میں انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۹۰۹ء میں کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ میں ملازم ہوئے اور ۱۹۲۹ء میں آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے سکریٹری ہوئے اور ۱۹۳۳ء میں آپ پنشن لے کر اپنے مکان تشریف لے گئے۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے ایمانداری اور پابندی وقت کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنا آپکا حصہ تھا۔ ہمکو اس حادثہ میں آپکے بڑے صاحبزادے سید نعیم الدین احمد وکیل بستی کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

عید الفطر

بالآخر ۲۳ نومبر کو رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا اور عیدالفطر کا دن ۲۴ نومبر آگیا جو دنیا کے ۴۰ کروڑ انسانوں کے لئے خوشی کا سب سے بڑا دن ہے۔

مسلمانان کانپور بھی اس دن کو اسطرح منائینگے کہ جسکی اسلام نے ہدایت کی ہے اور آپس کی

سبدِ گل

خبر ہے کہ ایک برطانی جہاز "لیک ہیلول" بر ساحل اسپین پر بارسیلونا کے قریب جنرل فرانکو کے فسطائی ہوائی جہازوں نے بم برسائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاز کا پل اور ڈیک ٹوٹ گیا۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس کو اس پر پروٹسٹ نہیں کرنا چاہیئے تاکہ فسطائی حکومت سے دوستی کا جو سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اس کے پیش نظر یہ لکھ بھیجنا ہے کہ مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ اس جہاز کا صرف پل ہی کیوں توڑا گیا، اسے غرق کیوں نہیں کر دیا گیا؟ محبت کے معنی تو یہ ہیں کہ ہم سب کچھ اپنے دوست پر قربان کر دیں؟

اخبار "ٹائمز آف انڈیا" کہتا ہے کہ فلسطین میں برطانی پالیسی امن پسند عربوں کے خلاف نہیں ہے بلکہ باغیوں اور دہشت پسندوں کے خلاف ہے۔ اگرچہ برطانی "تغزیق" کی ایک بہترین مثال ہے لیکن صرف چند روز پہلے اسی اخبار نے یہ لکھا تھا کہ فلسطین کی شورش ایک پوری قوم کی شورش ہے۔ یہ برطانی حافظہ کی کمزوری کی ایک مثال ہے۔

کہا جاتا ہے کہ رومانیہ کے فرمانروا کنگ کیرل ایک مشکار پارٹی میں ہر ہٹلر سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ اس خبر کی تصدیق یا تردید نہیں کی گئی ہے لیکن اچھا ہے کہ کنگ کیرول کو قبل از وقت ہم یہ انتباہ دیدیں کہ اگر وہ جرمنی جا رہے ہیں تو کم از کم میونخ میں ہر ہٹلر سے ملاقات نہ کریں، وہاں کی روایات بہت ہی ناگفتہ بہ ہیں۔

ایک یہودی نے ایک جرمن افسر کو فرانس میں ہلاک کر دیا پھر کیا تھا جرمنی کو موقع ہاتھ آ گیا۔ کروڑوں روپیہ جرمنی کے یہودیوں پر جرمانہ کیا گیا اور ۱۴ ہزار یہودی گرفتار کر لئے گئے۔ یونیورسٹیوں میں یہودیوں کی پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی۔ اور ملازمت کے بارے میں تو پہلے ہی سے پابندیاں عائد ہیں۔

ہر ہٹلر کے دور میں غالباً حضرت سعدی کے اس قول کی پابندی کی جا رہی ہے کہ

بپواز قومے کہ بیدانشی کرد

نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

اسپین کے سابق ڈکٹیٹر کی زندگی کے حالات شایع ہوئے ہیں جس میں درج ہے کہ انھیں مجبوراً ایک ایسے کمرے میں رہنا پڑتا ہے جس میں دو چارپائیوں کی بھی جگہ نہیں اور ان کی زندگی فاقہ کشی کی حالت میں گزر رہی ہے۔

اگر کوئی صورت ایسی نکل سکے کہ ڈکٹیٹر موصوف کو ہندوستان کی کسی یوروپین جیل میں منتقل کر دیا جائے تو بہت بہتر ہے کیونکہ یہاں نہایت شاندار کمرے اعلے درجہ کا فرنیچر چار، مکھن بسکٹ گوشت وغیرہ سب کچھ مل سکے گا۔

ایم فلیڈن فرانس کے ایک مشہور مدبر اور سابق وزیر اعظم ہیں گذشتہ ۱۱ تاریخ کو یوم صلح کے سلسلہ میں جب وہ نامعلوم سپاہی کی قبر پر ہار چڑھانے کے لئے گئے تو فرانس کے ایک مشہور مدبر نے یہ کہکر ان کے منہ پر تھپڑ رسید کیا کہ تو نے ہی ہٹلر کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

یہ امر موجب اطمینان ہے کہ انگلستان کے باشندے زیادہ مہذب واقع ہوئے ہیں لہذا مسٹر چیمبرلین کو کسی طرح کا کھٹکا نہیں ہے۔

مس ہناٹ کی ایک پارسی عیسائی سے شادی کر لینے پر لکھنؤ کے پرانے خیال کے مسلمان تو بہت برانگیختہ ہیں اور انہوں نے خان صاحب کو مخالفت کا تار بھیجا ہے لیکن لکھنؤ یونیورسٹی کے

ادبِ لطیف

نغمۂ ازل

کچے سوت کے نازک دھاگے سے بندھی ہوئی یہ میری کشتی حیات جسے بحر ہستی کی سطح پر لگاتار کھینچتا رہتا ہوں۔

کیا میرا خدا میری سن لے گا؟

اور مجھے حفاظت سے اس پار اتار دیگا۔

گویا میری مدہوش اور سرگرداں روح کچی مٹی کے پیالے میں پانی بھرتی جا رہی ہے جو آہستہ آہستہ گھلتا جا رہا ہے۔

ہائے میں منزلِ مقصود پر کیسے پہونچوں گا۔

کس لئے ریت سے رسیاں بٹ رہے ہو"

اے کشتی چلانے والو؟

کیا اس نازک رسی سے کشتی تمہارے بس میں آجائیگی

کیا اس کمزور رسی سے تمہارا جہاز کھینچ سکے گا؟

کیا ناراین تیرا نامۂ تقدیر مرتب نہیں کر چکا؟

اس کے نوشتہ کو کون مٹا سکتا ہے؟

صرف تیری ہی کوشش سے یہ ممکن ہے

کہ مجھے اس کا وصال میسر ہو؟

---

* خواہ وہ شوہر کی حاصل کردہ ہو یا بیوی کی وہ مشترکہ سمجھی جاتی ہے۔ اس ملکیت کو شوہر یا بیوی بغیر ایک دوسرے کی مرضی کے فروخت نہیں کر سکتے۔ طلاق کا رواج عام نہیں ہے۔ برما کی مسلمان عورتیں بھی عام طور پر انہیں رسم و رواج کی تائید کرتی ہیں۔ پردہ کا تو وہ نام ہی نہیں جانتیں۔

خلجی دور کے سکّے برآمد ہوئے

الہ آباد ۱۶ نومبر۔ موضع اربل ضلع الہ آباد میں کئی صدی پیشتر کے سکے اور زیورات برآمد ہوئے ہیں۔ یہ سکے آدھ گنے چاندی کے ہیں۔ اتفاق سے ایک بارہ سالہ لڑکے کی نظر ایک مٹی کے برتن پر پڑی جو زمین میں گڑا ہوا تھا مگر کچھ کچھ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا اشتیاق بڑھا اور اس نے اس برتن کو کھود نکالا۔ ان سکوں پر خلجیوں کے وقت کی مہر ہے۔ زیورات بھی کچھ عجیب قسم کے ہیں۔ کل ۴۰ سکے تھے جو پولیس کے سپرد کر دیئے گئے

---

* کے مسلمان طالبعلموں نے مس موصوفہ کو مبارکباد بھیج دی ہے۔

ہمیں حضرت اکبر الہ آبادی کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

رنگ چہرے کا تو کالج نے بھی رکھا قائم

رنگ باطن میں مگر باپ سے بیٹا نہ ملا

پہلے زمانہ میں لوگ اونٹ کی چوری کو بہت بڑی بات سمجھا کرتے تھے مگر اب لاریاں تک کی چوری ہونے لگی ہے چنانچہ ایک صاحب آدھی رات کے وقت بہوال (ضلع سیتاپور) کے لاری سٹنڈ سے ایک لاری لے کر چمپت ہوئے اور لکھنؤ پہونچے لکھنؤ میں ۵ گیلن پٹرول لیا اور دام دینے سے قبل ہی لاری چلا دی۔ پٹرول والا بیچارہ لاری کے فٹ بورڈ پر کھڑا ہو گیا ایک فرلانگ تک گیا مگر آخر کار ایک دھکے میں وہ بھی نیچے آ رہا اور لاری ہنوز لاپتہ ہے۔

چوری اور سینہ زوری اسی کو کہتے ہیں۔

---

* تقسیم کے معاملہ کے ساتھ دیگر معاملات کو بھی کیوں نہیں شامل کیا گیا۔ سر آبرے ٹمکاف نے کہا کہ حکومت کا یہ خیال ہے کہ پہلے اس کا فیصلہ کرنا مناسب ہوگا۔

عالمِ نسواں

برما کی عورتیں

جتنی آزادی برما کی عورتوں کو حاصل ہے دنیا کے کسی اور ملک کی عورتوں کو نہیں۔ برما کے مرد آرام پسند سست اور کاہل ہوتے ہیں لیکن ان کی عورتیں پیدائشی تاجر مانی گئی ہیں وہ دشوار سے دشوار کام سے بھی نہیں گھبراتی ہیں۔ بلکہ اہم فرائض کی ادائیگی انھیں کے سر ہوتی ہے۔

تجارتی کاروبار میں مردوں کا عورتوں پر سبقت لے جانا دشوار ہی نہیں بلکہ غیر ممکن ہے۔ دوسرے ممالک کی عورتوں کی طرح ان میں بزدلی بالکل نہیں ہوتی۔ کوئی بھی مرد اپنے کاروبار کی تکمیل بغیر اپنی بیوی کے مشورہ کے انجام نہیں دیسکتا برما کی تجارت گویا عورتوں کا ہی حصہ ہے۔ گاؤں کی دوکانیں تو بالکل انھیں کے ہاتھوں میں رہتی ہیں بلکہ کچھ عورتیں ایسی بھی ہیں جو صرف اپنے ملک ہی کی تجارت پر اکتفا کرتی ہیں بلکہ دوسرے ممالک کے ساتھ بھی نہایت کامیابی اور حسن و خوبی کے ساتھ تجارت کرتی ہیں۔ یہ ظاہر کر دینا بھی بیجا نہ ہوگا کہ تجارت میں حصہ لینا غریب یا اوسط درجہ کی عورتوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ امیر لڑکیوں اور عورتوں کے لئے بھی بازار میں دوکان کرنا معیوب نہیں سمجھا جاتا، بازار کی زیادہ تر دوکانیں امراء ہی کی عورتوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ یہ اپنی دوکانیں نہایت ہی سلیقہ سے آراستہ رکھتی ہیں۔ خریداروں کے ساتھ ایسے اخلاق اور خوش کلامی سے گفتگو کرتی ہیں کہ دوکان سے بغیر کچھ خریدے شاید ہی کوئی واپس جاتا ہو۔

تجارت کے سوا یہاں کی عورتیں بھی حسن و خوبی میں بہت سے ممالک سے بڑھی چڑھی ہوتی ہیں۔ انکے چہرے میں ایک خاص قسم کی دلکشی ہوتی ہے جو دوسرے ممالک کی عورتوں کو میسر نہیں۔ یہ اپنے کو خوبصورت کپڑوں سے ملبوس کرنا بھی خوب جانتی ہیں۔ پانچ فٹ مربع کی ایک پٹی سینے پر باندھتی ہیں۔ پٹی کے اوپر ایک خوبصورت سوتی یا ریشمی ڈھیلی سی جاکٹ پہنتی ہیں، کندھے پر شوخ رنگ کا ایک بڑا سا رومال پڑا رہتا ہے۔ یہاں سر ڈھانکنے کا رواج بالکل نہیں ہے۔ اسلئے ہمیشہ سر کھلا ہی رکھتی ہیں، اور سر کے بالوں کو جال کی طرح بنا کر اس خوبی سے سنوارتی ہیں کہ دیکھنے سے بہت دلکش معلوم ہوتا ہے۔ چلتے وقت ہاتھ میں ایک خاکی رنگ کی چھتری رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ انکی رفتار گفتار اور طرز کلام بھی دلربا اور جاذب نظر ہوتا ہے۔

برمی عورتوں کو شادی وغیرہ میں بہت آزادی حاصل ہے یہاں کے مرد اور عورت دونوں کے لئے ازدواجی زندگی میں منسلک ہونے میں والدین یا بزرگوں کی رائے ضروری نہیں یہ خود ہی اپنی اپنی طبیعت سے شریک حیات اور شریک زندگی کا انتخاب کر لیتی ہیں۔ انتخاب کا قاعدہ یہ ہے کہ مرد اور عورتیں آزادانہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ مرد جس لڑکی سے شادی کی خواہش ہوتی ہے اس کے گھر پر جا کر ایک عرصہ تک اس کی طبیعت اور مزاج کا اندازہ کرتا ہے۔ جب وہ ہر صورت سے مزاج کے مطابق ثابت ہوتی ہے تو وہ دونوں ازدواجی زندگی میں منسلک ہو جاتے ہیں۔ ازدواجی زندگی میں منسلک ہونے کے بعد بھی عورتوں کو شوہر کی طرح مساوی حقوق رہتا ہے عورت اور مرد کی ذاتی ملکیت شادی کے بعد بھی اپنی اپنی رہتی ہے۔ ایک کی ملکیت میں دوسرے کو کچھ اختیار نہیں۔ ہاں شادی کے بعد کی ملکیت *

بچوں کی دنیا

وطن کی محبت

سکاٹ لینڈ کے ایک بہت مشہور شاعر سر والٹر سکاٹ نے ایک نظم لکھی ہے جس میں اپنے وطن کی محبت کرنے کی بھلائی دکھائی ہے۔ جب کبھی بھی آزادی اور وطن کی عزت اور محبت کا سوال آتا ہے اس نظم کا حوالہ لوگ ضرور دیتے ہیں اس کے ایک شعر کا مطلب ہے۔

وہ انسان بے روح ہے بے جان ہے جس نے کبھی یہ نہ کہا ہو کہ یہ میرا اپنا وطن ہے میری ماتر بھومی"۔

پس یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ آدمی امیر ہو یا غریب۔ مغربی خیالات والا ہو یا مشرقی خیالات والا جاہل ہو یا عالم اگر وہ ہندوستان کا سپوت ہے تو وہ اپنے وطن کی محبت اور عزت دل سے ضرور کرتا ہوگا۔ ورنہ اسے اپنے آپ کو سر والٹر سکاٹ کے قول کے مطابق ایک بے جان اور بے روح آدمی سمجھنا چاہیئے۔ ایسا آدمی جب تک جیتا ہے۔ بے غیرتی کی زندگی بسر کرتا ہے اور جب مرتا ہے تو اس پر سچے دل سے کوئی آنسو بہانے والا بھی نہیں ہوتا۔

ہمارے ملک یعنی بھارت کے پریم اور عزت کی نشانی ترنگا جھنڈا ہے۔ جب ہم اسکی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی اور فخر کے ساتھ ہمارے چہرہ پر رنگ دوڑ جاتا ہے۔ کسقدر خوبصورت اور سندر ہے ہمارا جھنڈا۔ اسکی ایک زبان بھی ہے اگر ہم کچھ سمجھ رکھتے ہیں تو اس کی زبان بھی سن سکتے ہیں۔ جھنڈا کہتا ہے کہ ہندوستان کو آزاد کرو آپس میں پریم رکھو۔ ہندوستان کے سب بسنے والے میرے سایہ تلے آ جائیں مرد عورت ہندو مسلمان امیر و غریب چھوٹے بڑے سب اس کو اپنی قومی عزت اور مسرت کا باعث سمجھتے ہیں اور اس کو سدا اونچا رکھنا ہمارے جیون کا کرتویہ ہونا چاہیئے۔

جب بہت اندھیرا آسمان پر چھا جائے تو امیدوں کی کرن آ جاتی ہے اور لوگوں کے چہرے خوشی سے جگمگانے لگتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کی تاریکیوں اور آپس کے جھگڑوں اور افلاس اور تباہیوں کو دور کرنے کے لئے انڈین نیشنل کانگرس میں ایک امید کی جھلک نظر آئی ہے۔ اس نے جو جھنڈا ہمارے لئے بنایا ہے وہ ہمارے ہندوستان کی لاج ہے اور اس کے پرکاش سے ہمارا جیون جگمگانا چاہیئے کیونکہ یہ ہمیں اپنا ماتر بھومی کی یاد دلاتا ہے۔

ایران اور خلیج فارس کے سفارتخانے

نئی دہلی ۱۶ نومبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں سر آبرے ٹمکاف نے مسٹر لسے چیپار کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ ایران اور خلیج فارس کے سفارتخانوں پر جو خرچہ آتا ہے اس کو حکومت ہند اور ملک معظم کی حکومت کے درمیان دوبارہ تقسیم کرنے کے بارے میں ملک معظم کی حکومت سے بات چیت ہو رہی ہے تاکہ ہندوستان کے خزانہ کا بار کچھ کم ہو سکے

میسرز ستیہ مورتی اور چیپار نے دریافت کیا۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ اس معاملہ میں ایک طویل مدت سے بات چیت ہو رہی ہے پھر ابھی تک فیصلہ کیوں نہیں ہوا۔

سر آبرے ٹمکاف نے کہا کہ اس کا یکطرفہ فیصلہ نہیں ہو سکتا اسلئے فیصلہ ہونے میں وقت تو لگے ہی گا۔

مسٹر ستو صوبیدار نے دریافت کیا کہ خرچہ کی *

پردۂ فلم

ہالی وڈ کے چند گھنٹے

از جناب مسٹر بھگوان دین صاحب ڈوبے

ہالی وڈ کا نام ہر فلم بین کے کانوں تک پہونچ چکا ہے یہ امریکن صنعت فلم سازی کا مرکز ہے۔ ہر چند امریکہ کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی فلمیں تیار ہوتی ہیں۔ مگر امریکہ کی فلموں کے مقابلے میں ان کی مانگ بہت محدود ہے۔ ہالی وڈ کی فلموں کی مقبولیت کا راز یہ ہے کہ وہاں فلمیں اس خیال سے سامنے رکھکر تیار کی جاتی ہیں کہ یہ ساری دنیا میں دیکھی جائیں گی۔ وہاں فلموں کی تیاری پر روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے اور فلم اسٹاروں کی تنخواہیں اتنی کثیر ہیں کہ وہ لوگ بہت سے والیان ریاست سے زیادہ مالدار ہیں۔

نیویارک سے سوانا پاناما ہوتا ہوا میں لاس انجلس آیا۔ یہاں مجھے جاپانی جہاز کے انتظار میں تین دن ٹھہرنا تھا۔ خواہش نہ ہوتے ہوئے بھی جب قسمت نے مجھے وہاں لا پٹکا تو میں نے طے کیا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہالی وڈ ہی کی سیر کر لینی چاہیئے۔

لاس انجلس کے بندرگاہ سے شہر تقریباً ۲۵ میل دور ہے۔ بہت سے لوگ ہالی وڈ کو ایک الگ شہر سمجھتے ہوں گے لیکن دراصل وہ لاس انجلس کے مضافات کا ایک حصہ ہے۔ بندرگاہ سے شہر کے لئے بجلی کی ٹرین سے روانہ ہوئے۔ پر تیل کے لاتعداد کنوؤں کے لمبے لمبے مچان نظر آتے ہیں۔ ایک تو تیل جو آجکل دنیا میں بہت ضروری چیز ہے۔ دوسرے ہالی وڈ جہاں دنیا بھر کے تماش بینوں کا پیسہ کھنچ کر چلا آتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کے بے جوڑ امتزاج سے لاس انجلس ایک بے نظیر شہر بن گیا ہے۔ اس شہر میں تقریباً ۱۴ لاکھ آدمی رہتے ہیں لیکن اس کا رقبہ صرف ۱۰۰ مربع میل ہے۔ یہاں پانی ۲۰۰ میل سے لایا جاتا ہے۔ پھر بھی پانی کی اتنی افراط ہے کہ صرف اوسطاً ۱۴ انچ سالانہ بارش ہونے پر بھی چاروں طرف ہری ہری گھاس اور نباتیں لہلہاتی نظر آتی ہیں۔

جہاز سے اتر کر ٹرین سے شہر گیا۔ پوچھنے پر مشورہ دیا گیا کہ اس بن ہوٹل میں ٹھہرنا مناسب ہوگا ٹیکسی سے وہاں گیا۔ شہر اتنا لمبا چوڑا ہے اور ٹیکسی کا کرایہ اتنا زیادہ ہے۔ کہ ایک ٹیکسی لے کر اپنی مرضی کے مطابق سیر کرنے کا ارادہ ترک کر دینا پڑا ٹیکسی تین ڈالر یعنی نو روپیہ فی گھنٹہ کرایا تھا سینما اسٹوڈیو کی سیر کا اشتہار پڑھا۔ اس میں دن بھر کی سیر کا سات چار ڈالر کرایہ لکھا تھا۔ اشتہار میں یہ بھی درج تھا۔ کہ سارے اسٹوڈیو کی اندر سے سیر کرنے اور اسٹاروں کے ساتھ لنچ کھانے کا موقع ملے گا۔ میں نے ٹکٹ خرید لیا۔ دوسرے دن ہوٹل میں ایک بڑی آرام دہ بس آئی۔ اسمیں میرے جیسے کل ہیں سیلانی بیٹھے۔

ہوٹل سے بس ہالی وڈ کی طرف چلی پہلے اسٹیج دکھایا گیا۔ اس میں سوا تین لاکھ آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ بڑا عالیشان محل ہے اس کے چاروں طرف بڑا خوبصورت باغیچہ ہے۔ پھر ہالی وڈ کی سڑکوں سے ہوتی ہوئی جاپانی باغ میں موٹر بس رکی۔ یہ جگہ قابل دید ہے۔ دو جرمن یہودیوں نے اس باغیچے کو ایک ٹیلے پر بڑی قابلیت سے بنایا ہے کل رقبہ تقریباً ۲۰ ایکڑ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس باغیچے کے بنانے میں ۲۰ لاکھ ڈالر لگ چکے ہیں۔ اور بہت سے لوگ باغیچے کو دس لاکھ ڈالر تک خریدنے کے لئے تیار ہیں۔ باغیچے کی سیر کے بعد بہت سے اسٹوڈیو سے گذرتی ہوئی موٹر بس "یونیورسل اسٹوڈیو" کے پاس پہنچی۔ تقریباً ایک بج چکا تھا۔ وہیں رسٹورنٹ میں کھانا کھانے کے لئے کہا گیا۔

گائڈ کے ذریعہ سے سیر کی گئی بس گائڈ کا سمجھانا تھا کہ فلاں فلاں فلم کی تیاری میں کیا گیا۔ کیا کیا تھا۔

اقوال زریں

تم شریف ہو تو بدمعاشوں سے کیوں محبت کرتے ہو۔

نیکی کرو کیونکہ نیکی کا انجام نیک ہے۔

حلیمی اختیار کرنے سے انسان مقبول ہوتا ہے۔

شراب خراب ہے اور اس کا پینے والا خراب ہے۔

دوبارہ کوشش کامیابی کی علامت ہے۔

اگر تم دوسروں کی پردہ پوشی کروگے تو خدا تمہاری پردہ پوشی کریگا۔

جوانی میں ہمت سے کمایا ہوا بڑھاپے میں تمہارے کام آئے گا۔

بدنام کے پاس بیٹھنے سے بدنامی ہوتی ہے۔

موج تبسم

مجسٹریٹ:۔ تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اگر تو جھوٹ بولے گا تو تجھے کہاں جانا ہوگا۔

ملزم:۔ معلوم ہے کہ دوزخ میں جاؤں گا۔

مجسٹریٹ:۔ اور اگر سچ بولا۔

ملزم:۔ تو جیل جانا ہوگا۔

ڈاکٹر:۔ سنتے ہو تمہارے لڑکے کا پیر کاٹ دینا پڑے گا۔

کنجوس باپ:۔ افسوس مجھے ایک مہینہ پہلے آپ بتا دیتے تو میں اس کے پاؤں کا جوتہ نہ خریدتا۔

مجسٹریٹ:۔ تم اقرار کرتے ہو کہ تم نے اپنی بیوی کے سر پر اس زور سے کرسی ماری کہ وہ ٹوٹ گئی، تمہیں اس بات کا افسوس نہیں۔

ملزم:۔ حضور مجھے افسوس ہے کیونکہ کرسی بالکل نئی تھی۔

صاحب حد تک جواب دیدیگی کہ یہ دنیا کتنی وسیع ہے۔

دلچسپ معلومات

دنیا کتنی بڑی ہے؟

یہ دنیا جس کے ایک حصہ میں کرۂ ارضی بھی واقع ہے کتنا وسیع اور لمبا چوڑا ہے ابھی تک اس کا پورے طور سے اندازہ نہیں ہو سکا لیکن سائنس والوں نے ستاروں کی روشنی کا فوٹو لے کر اس عقدہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے

سنہ ۱۹۳۵ء میں ایک امریکن ماہر افلاک نے بتولی لغنی اس روشن گیس کا جس سے رفتہ رفتہ ستارے بن جاتے ہیں فوٹو اتارا تو پتہ لگا کہ ۵۰ کروڑ سال روشنی کے ہیں روشنی فی سکنڈ ۱۸۶۲۶۲ میل کا فاصلہ طے کرتی ہے۔ "روشنی کا سال" ایک اصطلاح ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ روشنی ایک سال میں کتنے میل سفر کرتی ہے یہ فاصلہ ۶۰ کھرب میل کا ہوتا ہے۔ ۵۰ کروڑ میل سے ۶۰ کھرب میل کو ضرب دو تو اس سے روشن ستارے کا فاصلہ معلوم ہو جاتا ہے جو زمین سے لیکر اس تک ہے اس روشن گیس کا فوٹو ۱۰۰ انچ لینز والی دوربین سے لیا گیا جو اپنے وقت میں سب سے بڑی دوربین تھی اب ۲۰۰ انچ لینز والی دوربین بنائی جا رہی ہے۔ جو اس سوال کا

افسانہ

ماڈرن سپوت

از جناب احسن عثمانی دہلی

اگر آپ پرانے خیال کے باپ ہیں تو آپ کو نئی روشنی کے بیٹوں سے اور اگر نئی روشنی کے بیٹے ہیں تو آپ کو پرانے خیال کے باپ سے طرح طرح کی شکایتیں ہونگی، یہ ہماری موجودہ دور کی سوشل زندگی کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ ہندوستان میں نئی روشنی کو آئے کافی دن ہو گئے ہیں۔ اسلئے اب سے کچھ پہلے کی روشنی کے باپوں کے شمار بھی پرانی روشنی والوں میں ہونے لگا ہے، روشنی کتنی ہی چمکدار کیوں نہ ہو، ۴۰-۵۰ برس بعد یقیناً پرانی ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اب سے پچاس سال پہلے کی نئی روشنی سے فیض حاصل کر چکے ہیں وہ اب بجائے روشن خیال کے قدامت پسند کہلائے جاتے ہیں یہ لوگ عموماً باپ بن چکے ہوتے ہیں اور ان کے بیٹوں کا شمار اس تازہ بتازہ تیار شدہ کیمپ میں ہوتا ہے جو موجودہ نئی روشنی سے اچھی طرح فیضیاب ہو رہی ہے اور روشن خیالی اور قدامت پسندی میں ہمیشہ سے بیر چلا آتا ہے پھر قدامت پسند باپوں اور نئی روشنی کے بیٹوں میں بنے تو کیونکر بنے۔

نئی روشنی کا بیٹا۔ ماڈرن سپوت عموماً اپنے باپ کو بیوقوف سمجھا کرتا ہے بالکل اسی طرح جیسے وہ اپنے والد بزرگوار یعنی اس کے دادا کو بیوقوف سمجھا کرتے تھے۔ دادا بیچارے کی خطا صرف یہ ہوتی تھی کہ وہ ہندوستانی ماحول میں نئی تہذیب کو ناپسند کرتا تھا اور بیٹے صاحب نئی تہذیب کے عاشق کوٹ پتلون، ہیٹ، نکٹائی اور انگریزیت پر بُری طرح فریفتہ تھے۔ بالفاظ دیگر اپنے خیال میں اس زمانے کے پورے روشن خیال تھے، انگریزی لباس اور رہن سہن تو اب ہندوستان میں بہت عام ہو چکا ہے۔ اس میں تو کوئی جدت باقی نہیں رہی، اسلئے آجکل کی روشنی میں ایکٹر ایکٹریس بننے کا شوق، حسن کا مقابلہ، برتھ کنٹرول اور تحریک عریانیت وغیرہ شامل ہیں اب آپ ہی انصاف فرمایئے کہ جس سیدھے سادے ہندوستانی باپ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہوش سنبھالتے ہی اس نئی روشنی سے شوق فرمانے لگیں تو باپ بیٹوں میں کیسے بن سکتی ہے؟ نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ باپ بیٹوں کو نالائق سمجھنے لگتا ہے اور بیٹا باپ کو تاریک خیال اور بیوقوف، ان دونوں کے درمیان کوئی خوشگوار فیصلہ ہو تو کیونکر ہو، حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم نے کہا تھا ؎

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جنکو پڑھ کے بیٹے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

گو ہماری نظر سے ابھی تک کوئی ایسی کتاب نہیں گذری جسمیں یہ لکھا ہو کہ اپنے باپ کو خبطی سمجھو اسلئے فی الحال کسی کتاب کی ضبطی کا سوال نہیں پیدا ہوتا لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ حد سے بڑھی ہوئی نئی روشنی اور اس کے لوازمات خود ایسی کتاب ہیں جسے پڑھنے کے بعد باپ اور بیٹوں میں نباہ مشکل ہو جاتا ہے یہ اور بات ہے کہ کوئی باپ کو خبطی سمجھے یا نہ سمجھے کاش اکبر مرحوم زندہ ہوتے اور بتلاتے کہ اس کتاب کی ضبطی کس طرح عمل میں آسکتی ہے؟

قدامت پسند باپ کے ماڈرن سپوت گھر پر جو سب سے بڑی مصیبت نازل فرماتے ہیں۔ وہ ان کے بڑھتے ہوئے اخراجات کا بوجھ ہے جو وہ بڑے اطمینان کے ساتھ باپ کے کاندھوں پر لادتے چلے جاتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ اس معاملہ میں پہلے خطا باپ کی ہی ہوتی ہے ہر والدین کو اپنا بیٹا پیارا ہوتا ہے وہ مارے محبت کے بیٹے کو بچپن ہی سے فضول خرچی، فیشن اور ضد کا عادی بنا دیتے ہیں، ننھے میاں یا ننھے بابو کی عمر ابھی پانچ سال کی بھی نہیں ہوتی کہ اس کے سر پر انگریزی ہیٹ اور جسم پر ولایتی کوٹ پتلون پہنا دیا جاتا ہے، پھر ان کی ہر ضد کو پورا کرنا فرض عین سے بڑھ کر سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ صاحبزادے اسکول میں داخلے کے قابل ہو جاتے ہیں، اسکول پہنچنے کے بعد جی لگا کر پڑھنے یا نہ پڑھنے کا معاملہ تو الگ رہا البتہ اسکول کے اندر شرارتوں کا رکارڈ قائم کرنے میں یہ اپنے کسی پیشرو سے پیچھے نہیں رہتے۔ پھر دوستوں کا حلقہ بڑھتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خرچ میں اضافہ ہو جاتا ہے، مقررہ خرچ کے علاوہ یہ کتابوں اور اسٹیشنری سے معقول کمیشن نکال کر اپنا جیب خرچ پورا کرتے ہیں، جب یہ جوان ہونے لگتے ہیں تو پھر حسن کی آرائش و زیبائش میں ان کے اخراجات کئی گنے بڑھ جاتے ہیں، پھر کالج کی رنگین زندگی شروع ہو جاتی ہے ایک طرف اعلیٰ تعلیم کی ڈگریاں حاصل ہوتی ہیں، دوسری طرف حسن و عشق کے مدارج طے ہوتے ہیں۔ ان ایام میں کالج کے اخراجات کے لئے باپ نے جس قدر روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے وہ ان کے دل سے پوچھئے۔ امید ہوتی ہے کہ بیٹا بی اے۔ ایم اے ہو کر کوئی بڑا عہدہ حاصل کرے گا، مگر اس بے روزگاری کے زمانے میں ڈگریوں کو کون پوچھے، جب صاحبزادے مع اقبال مبلغ ایک عدد ڈگری لے کر کالج سے باہر نکلتے ہیں تو باجان پر کچھ تازہ آفتیں نازل فرماتے ہیں زمانہ کے سرد گرم سے ناواقف اور تجربات سے کورے ہوتے ہیں، ملازمت ملتی نہیں اور اخراجات شاہانہ ہوتے ہیں۔ بیچارے باپ کی حجامت بنتی رہتی ہے اور اس قدر تیزی کے ساتھ کہ وہ غریب تھوڑے ہی عرصہ میں فارغ البال ہو جاتا ہے۔

ماڈرن سپوت کے لئے یہ امر بھی بہت ضروری ہے کہ وہ کالج کے اندر یا کالج سے باہر عشق و محبت کی مشق بھی کرتے رہیں آپ جانتے ہیں کہ عشق کوئی سستا سودا نہیں ہے وہ زمانہ گیا جب عاشق لوگ بیابانوں میں نکل جایا کرتے تھے آجکل تو حضرت عشق کی خاطر و تواضع کے لئے ایک مستقل بجٹ کی ضرورت ہے موجودہ دور میں سینماؤں نے حسن و عشق کی منزلیں بہت آسان کر دی ہیں، اکثر ایسا سننے میں آیا ہے کہ ادھر والدین صاحبزادے کے لئے کہیں نسبت طے کر رہے تھے ادھر وہ لے عشق کہیں لے چلے کے وظیفہ پڑھنے میں معروف تھے، ایک دن کیا سنتے ہیں کہ وہ کسی "اچھی کمپنی" کو لے کر اس روز سے چمپت ہوئے کہ پھر نہ والدین کے ہاتھ لگے اور نہ بزنس کے اس معاملہ میں والدین کی اس کوتاہی کو بھی دخل ہے کہ وہ شادی کے معاملہ میں لڑکے اور لڑکی کی مرضی کا پاس نہیں کرتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی منچلا بیٹا اخلاق اور سوسائٹی کے بندھنوں

کو توڑ کر ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور ساتھ میں ابا جی کا دیوالہ بھی نکالتا جاتا ہے۔

اگر ماں باپ نے اپنی ماڈرن سپوت کی شادی کسی نئی روشنی کی آزاد لڑکی سے کی تو خیر، اور اگر کسی پردہ نشین اور شرمیلی خاتون سے شادی ہوئی تو میاں اور بیوی کے درمیان قدامت اور فیشن پرستی کی جو کشاکش شروع ہوگی اُس کا فیصلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے بیٹے صاحب ایک طرف ہوں گے بہو اور گھر والے دوسری طرف یعنی مخالف محاذ جنگ پر ہوں گے کبھی لباس پر جھگڑا ہو رہا ہوگا۔ کبھی کہیں آنے جانے پر، صاحبزادے چاہتے ہوں گے کہ بیوی میرے ساتھ باہر نکلے، گانا سنائے۔ حسن کی آرائش کرے۔ اور والدین بیٹے کی غیرت کا ماتم کرتے نظر آئیں گے، والدہ کہیں گی "اے ہے دیکھو تو اس لڑکے کو کیسا دیدہ کا پانی ڈھل گیا ہے، میری بہو نوج بے پردہ ہوکر نامحرم مردوں کو اپنی چھب دکھاتی پھرے" اور باپ فرما رہے ہوں گے "اس لڑکے نے تو میرا ناک میں دم کر رکھا ہے، غضب خدا کا خاندان کی آبرو پر بٹہ لگانا چاہتا ہے کان کھول کر سن لو جب تک میرے دم میں دم ہے ایسی بے حیائی نہیں ہونے دونگا۔ اور بہو بیچاری شوہر کی محبت کی ماری عجب کشمکش میں ہوگی، شوہر کی مرضی پر چلتی ہے تو ساس سسر ناراض، ساس سسر کی ہدایت پر عمل کرتی ہے تو شوہر سے ہاتھ دھوتی ہے۔

بعض ابا لوگ بھی کچھ ایسے کٹ کھنے واقع ہوتے ہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر بیٹے کا ناطقہ بند کئے رہتے ہیں، ہم نے کئی بیٹوں کو باپوں کے خلاف اس قسم کی شکایتیں کرتے سنا ہے ایک بار ہمارے چند دوستوں میں طے پایا کہ آؤ اپنے اباجان کے برتاؤ پر تبصرہ کریں اس موقع پر ابا لوگوں کے خلاف بڑی بڑی شکایتیں سننے میں آئیں کسی نے کہا میرے اباجان کے پاس کافی روپیہ ہے لیکن وہ مجھے جیب خرچ نہیں دیتے، کسی نے بیان کیا میرے اباجان بڑے ذوق و شوق سے سینما دیکھتے ہیں لیکن جب کبھی میں سینما چلا جاتا ہوں تو بہت چراغ پا ہوتے ہیں کسی نے شکایت کی کہ میرے باپ ذرا ذرا سی بات پر مجھے جھڑکتے رہتے ہیں کسی نے کہا کہ میرے والد کو میرے دوستوں کا آنا سخت ناگوار گذرتا ہے، غرض جتنے منہ اتنی شکایتیں اس پر ہم نے ان ماڈرن سپوتوں کو مشورہ دیا کہ دیکھو بھائی آجکل کے زمانے میں کمزوروں کی مشکلات اجتماعی طاقت کے بغیر نہیں دور ہوسکتیں اسلئے ضرورت ہے کہ تم سب بیٹے بیٹے آپس میں ایکا کرلو۔ اس کے بعد ایک "اینٹی فادر کانفرنس" منعقد کی جائے جسمیں تمام مظلوم بیٹے اپنے اپنے باپوں کی شکایات پیش کریں۔ اس کے بعد ایک ڈیپوٹیشن (وفد) مرتب کرکے باپوں کے پاس بھیجا جائے۔ اور وہ اُن کے سامنے مشترکہ طور پر بیٹا پارٹی کے تمام مطالبات پیش کرے اس طرح امید ہے کہ آپ کی تمام مشکلات حل ہوجائیں گی اور ابا لوگوں کو چار و ناچار ماڈرن سپوتوں کے مطالبات ماننے پڑیں گے اگر زیادہ دشواری پیش آئے تو ستیہ گرہ کردیا جائے۔ مگر اس میں ایک اندیشہ ہے وہ یہ کہ اگر اسی طرح تمام باپوں نے ملکر ماڈرن سپوتوں کے خلاف متحدہ محاذ قایم کرلیا اور بیٹوں کا جیب خرچ بند کردیا تو معاملہ بے حد نازک ہو جائے گا۔ اس لئے امن قایم رکھنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ ادھر ماڈرن سپوت نئی روشنی کے پیچھے اپنے "فارورڈ مارچ" کی رفتار کچھ ہلکی کریں ادھر ابا لوگ اپنی قدامت پسندی سے کچھ آگے بڑھیں تاکہ ہمارے گھروں سے خاندان گیر جنگ کا خطرہ ٹل جائے۔ اور ملک میں امن و اماں قایم ہو۔

فرانس اور جرمنی میں غیر جارحانہ معاہدہ

پیرس ۱۹ر نومبر۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان "جنگ نہ کرنے" کے متعلق معاہدہ کی بنا کا مسودہ بالکل تیار ہوچکا ہے معلوم ہوا ہے کہ آیندہ ہفتہ فرانس اور برطانیہ کے وزیروں کی جو کانفرنس ہوگی اسمیں اس بارے میں خاص طور پر غور کیا جائے گا۔

سندھ کیبنٹ کا معاملہ

واردھا ۱۷ر نومبر۔ آنریبل خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ جب آج شام کو بمبئی روانہ ہوئے تو سردار پٹیل اور آچاریہ کرپلانی نے انھیں الوداع کہی۔ ممکن ہے کہ خان بہادر اللہ بخش کل شام کو سندھ روانہ ہونے سے پہلے بمبئی میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کریں اگر انھوں نے مزید قیام کیا تو ۱۹ر نومبر کو پھر بمبئی میں سردار پٹیل سے ملاقات کریں گے۔

خان بہادر اللہ بخش نے ایک انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ "مجھے واردھا رزولیوشن اور سندھ کے متعلق یکم ستمبر والے بیان کے مضمرات معلوم ہوگئے ہیں۔ میں معاملہ اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کرونگا اس وقت فیصلہ ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ سردار پٹیل اور آچاریہ کرپلانی نے ۷ ستمبر کے واردھا والے بیان کی جو توضیحات کی ہے ممکن ہے کہ اسے سندھ کیبنٹ منظور کرے جو کانگریس پارٹی کا تعاون حاصل کرنے کی فکر میں ہے۔

وزیر فرانس کے منھ پر تھپڑ

پیرس ۱۷ر نومبر۔ ایم فلینڈن سابق وزیر اعظم فرانس جب سپارڈو درمقبرہ نامعلوم س... قبر پر پھول چڑھانے کے لئے گئے تو ایم سرٹی جینیس رلاسن نامی مشہور پیرسٹرنے لپک کر ا... پر طمانچہ لگایا اور چیخ کر کہا کہ تم نامعلوم سپاہی کی قبر کی توہین نہ کرو۔ اس کے بعد جنگ... ہوگیا مگر پولیس نے دونوں کو چھڑا دیا۔ گرفتار کسی کو نہیں کیا۔ اس کے بعد ایم ر... ایم فلینڈن کے اس تار کے خلاف عمل پر وٹ کیا جس سے ہر ہٹلر کی حوصلہ افزائی... اور کہا میں نے تو طمانچہ مار کر ایم فلینڈن کو بزدآزمائی کی (ڈبل ہنڈرڈ) کی دعوت دی تھی۔

پارلیمنٹ نے ملک معظم کے ایڈریس کو منظور کرلیا

لندن ۱۸ر نومبر۔ پارلیمنٹ میں ملک معظم کا جو ایڈریس پڑھا گیا تھا اور اسمیں لبرل پارٹی... سے جو ترمیم پیش کی گئی تھی وہ ۱۳۱ دوٹوں کے مقابلہ میں ۳۲۶ دوٹوں سے نامنظور ہ... دنسٹن چرچل اور کنزرویٹو پارٹی کے دو دیگر ممبروں نے حکومت کے خلاف ووٹ دیا اور... غیر جانبدار رہے اس کے بعد ایڈریس بلا رائے شماری کے ہی پاس ہوگیا۔

مسٹر فضل الحق اور نئے وزیروں کا بیان

آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال اور مسٹر تمیز الدین خاں و مسٹر شمس الدین احمد نے جو کہ حال ہی... کیبنٹ میں شامل ہوئے ہیں ایسوسی ایٹیڈ پریس کو ایک بیان برائے اشاعت دیا ہے جسمیں وہ... کئی وجوہات اور حالات کی وجہ سے جنہیں نہ کچھ ناگزیر سمجھتے ہم ابھی تک ایک دوسرے کی مخالفت... کرتے رہے۔ اب ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے مقاصد ایک ہی ہیں خواہ انکو حاصل کرنے کے... طریق کار مختلف رہے ہوں، لہٰذا ہم نے ایک مشترکہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی غرض... مشترکہ پلیٹ فارم سے ملکر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مرسلہ: محمد حفیظ - محمد نصیر نیا گنج کانپور

عالمگیر حالات پر نہرو جی کا فاضلانہ تبصرہ

بمبئی ۱۰ر نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج شام کو آزاد میدان میں ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے تمام فرقوں اور طبقوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے ملک کے واسطے آزادی حاصل کرنے کے لئے متحدہ محاذ پیش کریں۔

پنڈت جی نے فرمایا ملک کی بہبودی کے لئے تین چیزیں اشد ضروری ہیں۔ اول فوجی طاقت کا ہونا جو کہ ہماری نگرانی اور حفاظت کر سکے دوم اقتصادی آزادی کا ہونا اور سوم ملک کی خارجہ پالیسی پر مکمل کنٹرول کا ہونا۔ اس مقصد کی حصولیابی کے لئے متحدہ محاذ کا ہونا ضروری ہے، آپ نے اس بات پر زور دیا کہ مختلف فرقے اور طبقے اپنے اختلافات کو ختم کر کے کانگریس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔

پنڈت جی نے یورپ کی صورت حالات اور بالخصوص یورپ کے حال کا جمود کا طویل تذکرہ کیا اور جمود کی جانب حکومت برطانیہ کے رویہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا اگر ہم ایک لمحہ کے لئے اس امر کو فراموش کر دیں کہ ہندوستان کی جانب برطانیہ کا کیا رویہ ہے تو بھی اس کا وہ رویہ جو کہ اس نے حال کے جمود کی جانب اختیار کیا اس امر کے لئے کافی جواز رکھتا ہے کہ ہندوستان برطانیہ کے ساتھ قطع تعلق کرے۔

پنڈت جی نے فرمایا میں نے دنیا کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن زیکوسلاویکیہ کے ساتھ جو کچھ پیش آیا ہے اسکی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

ہندوستان کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس وقت ہندوستان میں ایک خاموش انقلاب ہو رہا ہے ہم لوگ اتھل پتھل کے زمانہ میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں، جہاں کہیں کوئی شخص جاتا ہے وہ اس عجیب و غریب تبدیلی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا جو کہ ہمارے ملک میں ہوئی ہے۔ کسانوں مزدوروں اور ریاستی باشندوں کے اندر نئی زندگی اور نئی سرگرمی نظر آتی ہے۔ ہمارا یہی مقصد ہونا چاہئے کہ ہم حصول آزادی کے لئے اپنے درمیان مکمل اتحاد قایم کر لیں اور ان رجعت پسند عناصر کو نکال پھینکیں جو کہ ہماری ترقی کے راستہ میں حائل ہوتے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ ہم تاریخ عالم کے ایک [illegible] پہنچ گئے ہیں کہ ہمیں ایک انقطاعی راستہ اختیار کرنا ہے خواہ ہم جمہوریت کا راستہ اختیار کریں اور خواہ فسطائیت کا۔ ہم بلاشبہ جمہوریت کے حامی ہیں اور کانگریس واضح طور پر اس کے متعلق اعلان کر چکی ہے۔

آپ نے بمبئی کے مزدوروں کی عام ہڑتال کے سلسلہ میں مزدوروں کے ہجوم پر پولیس کے گولی چلانے کا بھی حوالہ دیا اور اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا۔ آپ نے کہا میں یہ بتانے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ قصور کس کا زیادہ تھا اور کس کا تھوڑا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ روز بروز جو نت نئے مسائل پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے نئی مشکلات بھی پیدا ہو جائیں۔ ہم فرشتے نہیں ہیں اور ہم سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ بہر حال ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم لڑکھڑا جائیں لیکن ہم ہمیشہ صحیح راستہ پر ہی جائینگے

آخر میں پنڈت جی نے سب سے یہ اپیل کی کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے مزدوروں اور کسانوں کے درمیان نفاق پڑ جائے۔

برطانیہ نے جرمنی کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے

لندن ۱۸ر نومبر۔ حکومت کی پالیسی کی حمایت میں لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ برطانیہ ان حکومتوں میں اول رہا جنہوں نے طاقت کے مقابلہ میں معقولیت کو ترجیح دی اور اس طریقہ پر دنیا کو زبردست تباہی سے بچا لیا۔ برطانی پالیسی کے خاص اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہماری تمام طاقت اس مقصد عظیم کے لئے خرچ ہوتی رہی ہے کہ ہمارے دیگر حکومتوں کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ انکو دور کیا جائے۔ جب ہم ہندوستان، مصر، اٹلی اور آئرلینڈ کے باشندوں کے ساتھ موجودہ تعلقات کا کچھ عرصہ پہلے کے تعلقات سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں اطمینان ہو جاتا ہے کہ ہماری پالیسی کو بہت نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کے ساتھ چند سال پہلے بالکل بیر (دشمنی) تھا اب خوشگوار اتحاد کے ساتھ ملکر کام کر رہے ہیں اور ان میں سے کچھ تو وہ لوگ ہیں جو سرکاری قوانین کی خلاف ورزی کر کے خود جیل گئے تھے۔ اب صوبوں کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ہے اور برطانی افسران ان کے ماتحت بڑی خوشی سے کام کر رہے ہیں۔ لارڈ زٹلینڈ نے حکومت برطانیہ کی جانب سے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا کہ نازک صورت حالات کے وقت ہندوستان نے فوراً اپنی فوجی امداد پیش کر دی۔

یہ واضح کرتے ہوئے برطانیہ کو اب بھی بین الاقوامی لیگ کے اصولوں پر اتنا ہی اعتماد ہے جتنا کہ پہلے تھا۔ لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ لیگ سے جو فائدہ پہنچنا چاہئے تھا وہ اسوقت سے نہیں پہنچ سکا ہے کیونکہ کئی بڑی حکومتیں اس سے الگ ہو گئی ہیں، اسی وجہ سے برطانیہ نے گذشتہ نازک صورت حالات کے وقت امن کے دوسرے راستہ تلاش کئے۔ گوڈسبرگ کی گفت و شنید کے بعد حکومت برطانیہ نے ہر ہٹلر کو جو پیغام بھیجا اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت برطانیہ کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے ڈکٹیٹر کے سامنے بزدلانہ طریقہ پر ہتھیار ڈالدئے گو معاہدہ میونخ کے بعد جرمنی میں جو واقعات ہوئے ہیں۔ ان سے وہ اعلیٰ امیدیں ڈگمگاتی ہیں جو اسوقت پیدا ہوئی تھیں۔ لیکن برطانیہ اب بھی امن کے لئے کام کر رہا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں نازی اخباروں کی ممانعت

برلن ۱۷ر نومبر۔ فیڈرل کونسل سوئٹزرلینڈ کے حکم سے سوئٹزرلینڈ میں نازی پارٹی کے تمام اخبارات بند کر دئیے گئے ہیں اور پولیس پتہ لگا رہی ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں نازی پارٹی کے پروپیگنڈے کیلئے روپیہ کہاں سے آتا ہے

کمال اتاترک کے جنازہ کے ساتھ ایک لاکھ آدمیوں کا ہجوم

استنبول ۲۰ر نومبر۔ گیارہ افراد ہلاک اور ہزاروں عورتیں اور مرد بیہوش ہوگئے۔ جبکہ رات کو جمہوریہ ترکیہ کے سابق صدر کمال اتاترک کا جنازہ نکالا گیا۔ تقریباً ایک لاکھ آدمی جنازہ کے ہمراہ تھے۔ ہر شخص کی یہی کوشش تھی کہ وہ جنازہ کے ساتھ صف بصف کھڑا ہو، بہت سے آدمیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

کمال اتاترک کی یادگار منانے کے لئے ریپبلک کے قبضہ پر ایک موثر تقریب ہوئی جسمیں استنبول یونیورسٹی اور مختلف ہائی اسکولوں کے تقریباً ۲۰ ہزار طالب علموں نے شرکت کی۔ انہوں نے یہ عہد کیا کہ اتاترک کے اصولوں پر ان کی ہیاکین حکومت کے ساتھ وفادار رہیں گے۔ طالبات نے اتاترک کی خاص طور سے تعریف کی اور کہا کہ وہ ایک ایسے ہر دلعزیز حکمراں تھے کہ ان جیسا حکمراں دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ انہوں نے یہ بھی رائے ظاہر کی کہ ترکی کی عورتوں کو جو جنسی مساوات حاصل ہے وہ کمال اتاترک کی ذات کی بدولت ہی معاملہ ہے۔

تقریب ختم ہو جانے کے بعد تمام طالب علموں نے اپنے سفید کالر پھاڑ ڈالے اور اس کے بعد وہ مکمل طور پر سیاہ لباس میں نظر آنے لگے۔

ریاستی پرجا کانفرنس

بمبئی ۱۰ر نومبر۔ آج بعد دوپہر ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ کی زیر صدارت آل انڈیا ریاستی پرجا کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جسمیں ریاستی باشندوں کے متعلق کئی مسائل چند ریاستوں کی جابرانہ پالیسی اور ذمہ دار حکومت کے متعلق ریاستی باشندوں کے مطالبہ پر غور کیا گیا کمیٹی نے کئی رزولیوشن پاس کئے۔ ایک رزولیوشن کے ذریعہ والیان ریاست کی توجہ اس سیاسی بیداری کی جانب مبذول کرائی گئی۔ جو کہ تمام ملک کی ریاستوں کے باشندوں میں پیدا ہوگئی ہے۔ اسی رزولیوشن میں واضح کیا گیا کہ یہ امر والیان ریاست اور ان کی رعایا دونوں کے مفاد میں ہوگا۔ کہ ریاستوں کے اندر جلد از جلد ذمہ دار حکومت قایم کی جائے۔

بنگال کے نئے مقرر شدہ وزیر

کلکتہ ۱۰ر نومبر۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ نئے مقرر شدہ وزیر آنریبل مسٹر شمس الدین زراعت اور رجسٹریشن کے عہدہ پر کام کریں گے۔ اور دوسرے نئے مقرر شدہ وزیر آنریبل مسٹر تمیز الدین خان میڈیکل اور محکمہ صحت کا چارج لیں گے۔ نئے وزیروں کو عہدوں کی تقسیم سے بعض اور تبدیلیاں بھی ہوئی ہیں۔ آنریبل نواب صاحب ڈھاکہ جو عرصہ سے زراعت ڈیری صنعت اور گرام سدھار کے عہدوں کے انچارج تھے وہ اب کنسٹ اور لوکل سلف گورنمنٹ کے عہدے پر کام کریں گے آنریبل مسٹر ایچ ایس سہروردی جو گذشتہ مارچ سے اپنے اصل عہدے لیبر اور کامرس کے علاوہ لوکل سلف گورنمنٹ میڈیکل اور محکمہ صحت عامہ کے انچارج تھے وہ اب لیبر کامرس اور گرام سدھار کے محکموں کا انتظام کریں گے۔

جرمنی اس معاملہ میں نرم نہیں ہوگا

برلن ۲۰ر نومبر۔ گذشتہ شب نوآبادیات حاصل کرنے کے لئے پروپیگنڈے کے سلسلہ میں ایک بڑے جلسہ میں مقامی ہیمبرگ گورنمنٹ کے ایک رکن ہروان آلورڈین نے کہا کہ نوآبادیات کا مطالبہ جرمنی کی عزت کا سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک نہایت شائستہ قوم کا نوآبادیات کے معاملہ میں وہی حق ہے جو دوسرے ملکوں کو حاصل ہے۔ جرمنی کو یہ حق دینے سے انکار کر رہے ہیں' اگر ان نوآبادیات کے باشندوں سے استصواب رائے عامہ کیا جائے تو انکا فیصلہ برطانیہ کے حق میں نہ ہوگا بلکہ جرمنی کے حق میں ہوگا۔ پھر کہا کہ ہم نوآبادیات کی واپسی کی بھیک نہیں مانگتے بلکہ نوآبادیات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جرمنی اس مطالبہ میں نرم نہیں پڑے گا۔ خاصکر اس مطالبہ میں جو جرمنی کے پرانے مشرقی افریقہ کی واپسی سے متعلق ہے۔

فلسطین میں برطانوی افواج پر ۳۱ لاکھ روپیہ ماہوار خرچ

بیت المقدس ۱۷ر نومبر۔ سیلی میں برطانوی فوج نے ۹ عرب دیہاتوں کو کھنگالا۔ ۵۰، عربوں کو روک لیا گیا۔ اسلحہ جات اور سامان حرب جو برآمد ہوا اسپر قبضہ کر لیا چونکہ عرب مجاہدین کے اجتماعات سے فوج کو بروقت اطلاع مل جاتی ہے اس لئے مجاہدین اپنی سرگرمیوں کو تاسانی شروع کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔

لندن میں پارلیمنٹ کے اندر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر نوآبادیات نے کہا اس وقت فلسطین میں پولیس کی تعداد ۳۰، فضائی افواج کی تعداد ۰۰، اور دوسری سپاہ کی تعداد ۱۵۰۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ ہوائی جہازوں کے اخراجات جن کا بار برطانوی خزانہ پر پڑ رہا ہے بتیس ہزار پاؤنڈ ماہوار ہے (۴½ لاکھ روپیہ) اس کے علاوہ دیگر فوجی اخراجات پر ۱۵۵۰۰۰ پونڈ یعنی ۲۶۲۵۰۰۰ ماہوار خرچ ہو رہا ہے۔ یہ اخراجات ان فوجی اخراجات کے علاوہ ہیں جو عموماً جنگ کی حالت کے علاوہ بالعموم ہوتے ہیں۔ مسٹر میکڈانلڈ نے کہا سردست افواج و اخراجات میں کمی ممکن نہیں بلکہ آئندہ حالات پر منحصر ہے کہ اسکا امکان پیدا ہو جائے۔

ہندوستان میں مصطفےٰ کمال کا ماتم

نئی دہلی ۱۰ر نومبر۔ وائسرائے ہاؤس کا ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم کے حکم سے تمام سرکاری عمارتوں کے جھنڈے نیم سرنگوں کر دیئے گئے کیونکہ آج ترکی جمہوریت کے مرحوم پریزیڈنٹ کمال اتاترک کے دفن کا دن ہے۔

عصمت پاشا کی زندگی کے حالات

بقیہ صفحہ اول

۱۹۳۵ء میں ایران اور افغانستان کے علاوہ مصر کے ساتھ بھی امدادی اور دوستانہ معاہدے طے ہوئے۔ ان کے کارناموں پر مونٹی کی کانفرنس میں خراج تحسین ادا کیا گیا۔

انونو کا لقب

جب ۱۹۲۴ء میں ہر ایک ترک کے لئے کوئی لقب اختیار کرنا ضروری ہو گیا۔ تو خود کمال اتاترک نے عصمت کو عصمت انونو کا لقب دیا۔ یہ لقب اس کی ۱۹۲۱ء میں انونو کے مقام پر فتحیابی کی یاد میں ہے، انونو کی فتح قوم پرست ترکی کی جنگ آزادی کی پہلی موثر فتح تھی۔

آپ کے عہدہ وزارت میں حسب ذیل باتیں عمل میں آئیں۔

(۱) وزارت کا خاتمہ (۲) خانقاہوں کی بندش (۳) مذہبی عدالتوں کی بندش (۴) دیوانی عدالتوں میں سوئٹزرلینڈ میں مروجہ قوانین کا نفاذ و اطلاق۔

یوپی اسمبلی میں بل مزارعہ پر گرما گرم بحث

لکھنؤ ۱۹ر نومبر۔ اگر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا تو اس کے صرف معنی ہیں کہ اب سمجھوتہ نہیں چاہیئے" یہ ہیں وہ الفاظ جو پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے کل جب بل مزارعہ پر عام بحث شروع ہوئی تو زمیندار بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ وزیر اعظم نے مزید فرمایا کہ لوگ جو کچھ کہ رہے ہیں اسکی پرواہ نہ کرتے ہوئے حکومت نے سمجھوتہ کی خاطر دو سال گزار دیئے ہیں اب اسنے ہر طرح ممکن طریقہ پر مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اس طرح کوشش کی ہے کہ اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ وزیر اعظم نے زمینداروں سے اپیل کی کہ اگر وہ کسانوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں تو انھیں کچھ جھکنا چاہیئے۔ زمینداروں میں یہ بڑی کمی ہے کہ ان کے خیالات وقت کے مطابق نہیں ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگوں کے لئے قربانی نہیں کر سکتے جو حقیقتاً آپکو مضبوط کریں گے۔

نواب صاحب چھتاری نے اپنی تقریر میں یہ تنبیہ کی اگر تمام پارٹیاں اس قانون سے مطمئن نہ ہوئیں تو اس کے نتائج بہت خطرناک ہونگے۔

لکھنؤ ۱۰ر نومبر۔ یوپی اسمبلی میں گزشتہ ۶ روز سے بل مزارعہ پر جو بحث ہو رہی تھی وہ آج ختم ہو گئی آنریبل ڈاکٹر کاٹجو وزیر مالیات نے آخر میں مسلم لیگیوں کی نکتہ چینی کا جواب دیا۔ آپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ شاید زمیندار اس لئے حکومت کی تجاویز کی مخالفت کر رہے ہیں کہ وہ کسانوں پر حکومت کرنے کے اپنے حقوق چھوڑنا نہیں چاہتے۔ لیکن وزارت کے لئے اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے کہ اس نے انتخاب کے وقت ووٹروں سے جو وعدے کئے تھے اسے پورا کرے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات نے مسلم لیگیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر حقیقتاً وہ چاہتے ہیں کہ حکومت بل میں ایسی دفعہ شامل کرنے کے لئے تیار ہے کہ جسکی رو سے مسلمانوں کی وراثت کا انتظام ان کے اسلامی قانون سے کیا جائے لیکن عہد میں لیگ اسوقت شکایت نہیں کر سکی چاہیئے۔ جب بڑی بڑی ریاستیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جائیں۔

لگان و مالیانہ میں سہولت کا بل

مسٹر اجیت پرشاد جین پارلیمنٹری سکریٹری وزیر مالیات نے یوپی لگان اور مالیانہ میں سہولت کا بل پیش کیا جسکی پہلی دو خواندگیاں منظور ہو گئیں ہاؤس نے بل کی دفعات پر یکے بعد دیگرے بحث کی اور اجلاس ۲۸ر نومبر تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

ملک معظم کی پھوپی انتقال فرما گئیں

لندن ۲۰ر نومبر۔ ملک معظم کی پھوپی ملکہ ناڈ کا آج صبح انتقال ہو گیا۔ ملکہ سوتے سوتے انتقال فرما گئیں انکے پاس سوائے ایک نرس کے کوئی نہ تھا۔ شاہ ہیکن جو بکنگھم محل میں مقیم تھے وقت کے اندر وہاں نہ پہنچ سکے۔

مرحومہ ملکہ مرحوم شاہ جارج پنجم کی سب سے چھوٹی بہن تھیں اور اسوقت انکی عمر ۶۹ سال کی تھی ان کی شادی ناروے کے بادشاہ ہیکن سے ۱۸۹۶ء میں ہوئی تھی۔ ان کا آپریشن ہوا تھا۔ ماہر ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ انکا انتقال حرکت قلب بند ہو جانے سے ہوا ہے، خیال ہے کہ انکو انگلینڈ ہی میں دفن کیا جائے گا۔ ملک معظم نے چار ہفتہ تک ماتم منانے کا حکم دیا ہے۔ شاہی خاندان میں گزشتہ پانچ ماہ کے اندر یہ تیسری موت ہے۔ ملکہ ناڈ کی وفات سے تمام ناروے میں ماتم چھا گیا ہے۔

بجٹ سیشن کب شروع ہوگا

نئی دہلی ۱۷ر نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی کا آئندہ بجٹ سیشن ۳ر فروری سے نئی دہلی میں شروع ہوگا۔

نیوزی لینڈ کی پیشکش نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے لیگ آف نیشنز یونین کے ایک ڈیپوٹیشن کو مطلع کیا کہ یہودیوں اور دیگر یورپین پناہ گزینوں کو جگہ دینے کے مسئلہ پر جلد ہی غور کیا جائیگا آپ نے فرمایا کہ پناہ دینے کے عام مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ اور اس سے پہلے کہ ایک بہت بڑی تعداد میں پناہ گزین آئیں انکے لئے جگہ کا بندوبست کرنا ضروری ہے اور حکومت اسکے لئے پوری کوشش کریگی۔

اجلاس جناب بابو جوتی پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۵۹۵

چونکہ بمقدمہ نالش سری رادھا کرشن جی پسر برابر کاری لال ہر پرشاد قوم کورمی ساکن سبزی مہپال پور بنام تم کیلاش ناتھ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۴۴ و ۴۵ ف بتاریخ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء صادر ہوئی اور مبلغ 63/-/- جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہے انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴۲	۳	۹
خرچہ نالش	۱۱	۱۵	۹
سود بابتہ اصل و خرچہ نالش	۰	۱۰	۰
خرچہ اجراء ڈگری	۲	۷	۰
صرفہ مشتہری	۵	۱۱	۶

میزان ۶۳ — ۰ — ۰

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مساۃ جمیلی بیوہ لالا قوم برہمن ساکن موضع کاکوپور سیتارام پرگنہ بلہور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 63/-/- جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم سے مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء مقرر ہے

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
بلہور	کاکوپور سیتارام	۲۸۳/۱	۱۴	
		۲۸۳/۲	۱۳	۱۰۷۹ ۳۶۷/۲
		۲۸۵	۱۱	
		۲۸۶/۱	۱۷	۱۵ اللہ عکس ۵/۸
		۲۸۶/۲	۱۴	
		۳۲۴	۱۹	
		۳۲۵	۷	
		۳۵۸	۱۳	
		۳۵۹	۱۳	
		۳۶۵/۱	۱۱ ۱۰	
		۳۶۵/۲	۱۱ ۱۰	
		۳۶۶	۱۴	
		۳۶۷/۱	۱۵	

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جہاں پر تو عزم مستقل میں ہے نا ممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے

صداقت

ہفتہ وار

ٹیلیفون نمبر ۱۲۲۴

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور دوشنبہ ۵ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۹

ادبیات

آہ اے غازی کمال

نتائج فکر حضرت روحی الہ آبادی

آہ سایہ اٹھ گیا تیرا جہاں سے اے کمال ۔۔۔ روئے عالم پر نظر آتا ہے اب رنگِ زوال
موت اور پھر آ گئی تیری مجاہدِ غازی کمال ۔۔۔ ہے قیامت خیز تیرا انتقال پُر ملال
مدتوں روئیں گے شیدایانِ آزادی تجھے ۔۔۔ دل کو تڑپائے گی تیری یادِ عالی خیال
پاسبانِ بیکساں اے آبروئے ایشیا ۔۔۔ ہم کو حملوں سے بچاتا تھا ترا رعب و جلال
خار بنکر تو کھٹکتا تھا دلِ اغیار میں ۔۔۔ کھا گئی تجھکو نگاہِ حاسدانِ بد سگال
آہ اب بزم محبت میں کہاں رنگینیاں ۔۔۔ قبر میں پنہاں ہے تو دولتِ ترکی کے لال
کیوں نہ چھا جائیں دلوں پر غم کی بدلیاں ۔۔۔ تیرا اب نعم البدل ملنا ہے دنیا کو محال
تیری دنیائے حریت کے گھیرے تھی ابھی ۔۔۔ آہ ایسے وقت میں تو چھپ گیا ماہِ کمال
خون کے پیاسوں کی تلواریں ہیں پیاسی خون کی ۔۔۔ آہ خدارا لوٹ آ ہمکو بچالے تیری ڈھال
تیری ہمدردی کے صدقے پیکرِ انسانیت ۔۔۔ دے ضعیفوں کو سہارا انکو گرنے سے سنبھال
طوق و زنجیر غلامی توڑ کر آزاد کر ۔۔۔ ہم بھی ہیں قعرِ مذلت میں پڑے آ کر نکال
ابرِ رحمت بنکے چھا جاتو فضائے دہر پر ۔۔۔ کشت زار حسرت و ارماں نظر آئے نہال
اہلِ عالم کی نگاہیں دیکھ لیں اک جھلک ۔۔۔ جلوہ گر ہو تو فرازِ چرخ پر بنکر ہلال
ہے یہی اقوامِ عالم کی زبانوں پر دعا ۔۔۔ شاد رکھ جنت میں غازی مصطفیٰ کو ذوالجلال

آہ ایسی ہستیاں ورد ہم زدن میں خاک ہوں
کتنا جاں فرسا ہے روحی زندگانی کا مآل

دنیائے اسلام

نامہ نگار الاہرام کی وزیر خارجیہ عراق سے ملاقات

ممالک عربیہ کے مسائل حاضرہ پر دلچسپ گفتگو

بیروت ۲۱ اکتوبر۔ الاہرام کے نامہ نگار خصوصی مقیم بیروت نے کل عراقی سفارت خانہ میں سید توفیق بک سویدی وزیر خارجیہ عراق سے شرف ملاقات حاصل کیا اور عربی ممالک چند اہم مسائل کے بارے میں ان سے استفسارات کئے گئے۔ ذیل میں یہ استفسارات وزیر موصوف کے گرانقدر خیالات کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

نامہ نگار:۔ آپ نے اپنے استقبال کے موقع پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "میں قضیہ فلسطین کے سلسلہ میں عربوں کے لئے اپنے ساتھ ایک بشارت لیکر آیا ہوں" کیا آپ براہ عنایت ہمیں بتا سکتے ہیں کہ وہ بشارت کیا ہے۔ اور فلسطین کا مسئلہ کس طور سے حل ہونے والا ہے؟

سید توفیق بک:۔ مجھے یقین ہے کہ قضیہ فلسطین کا آئندہ حل عربوں کے لئے قابل قبول اور مسرت بخش ہوگا۔ میں نے اپنے زمانہ قیام لندن اور برطانوی حکومت کے ارکان سے ملاقات کے دوران میں یہ اچھی طرح محسوس کیا ہے کہ قضیہ فلسطین کی رفتار اطمینان بخش ہے اور فلسطین میں مستقل امن و امان کے قیام کے لئے خاص اہتمام عمل میں آ رہا ہے۔ ہم نے اس مسئلہ کے حل کے لئے ایک تجویز پیش کی ہے جو عربوں اور فلسطینی لیڈروں کے خیالات پر مبنی ہے۔ اس تجویز کا ذمہ دار وزراء کے حلقوں میں خیر مقدم کیا جا رہا ہے جس کی بنا پر ہمیں بہتر نتیجہ کے ظہور کی توقع ہوتی ہے۔ حکومت ہماری تجویز کے متعلق آخری فیصلہ کیلئے ووڈ ہیڈ کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے۔

سوال۔ کیا آپ کی تجویز میں یہودیوں کی ہجرت کو قطعی طور پر روک دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے؟

جواب۔ یہ تجویز ہمارے انہی مطالبات پر مبنی ہے جن کا ہم نے مجلس اقوام کے اجلاس میں اعلان کیا تھا۔ بیشک ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ یہودیوں کی انتہائی تعداد اتنی ہی ہونی چاہئے جو آخری اعداد و شمار میں درج ہے۔ انگریزوں کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ عرب مشرق ادنیٰ میں دولی توازن برقرار رکھنے کے لئے ایک اساسی عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ان کے حقوق کا احترام ضروری ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر میں امید کرتا ہوں کہ نومبر کے ختم ہونے سے پہلے فلسطین کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

سوال۔ فلسطین میں حکومت برطانیہ نے جو جبر و تشدد اس وقت شروع کیا ہے اس سے تو قضیہ فلسطین کے سلسلہ میں اس کے رویہ میں کسی خوشگوار تبدیلی کا پتہ نہیں چلتا۔

جواب:۔ میرا خیال ہے اس جبر و تشدد کا حکومت کی آئندہ پالیسی اور متوقع فیصلوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام فوجی تدبیریں اور سختیاں محض حکومت کا وقار قائم رکھنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

سوال:۔ قاہرہ کانفرنس کا برطانیہ پر کیا اثر پڑا؟

جواب:۔ لندن کے تمام سرکاری حلقے اور سیاسی انجمنیں کانفرنس سے متاثر ہوئیں اور برطانوی اخبارات نے کانفرنس کی قراردادیں اور بحثیں خاص اہتمام کے ساتھ شائع کیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے دول مشترکہ میثاق سعد آباد کی طرف سے بھی حکومت سے کچھ گفتگو کی۔

جواب:۔ میں نے تمام عربوں کی طرف سے گفتگو کی ہے میثاق والی تمام حکومتیں قضیہ فلسطین کی پوری تائید کر رہی ہیں۔

سوال۔ کیا آپ کے زمانہ قیام لندن میں عراق و برطانیہ کے تعلقات پر بھی کچھ گفت و شنید ہوئی ہے۔

جواب۔ ہمارے تعلقات ابھی حال میں غیر متوقع طور پر اچھے ہو گئے ہیں اور ہمارا تمام مسائل پر اتفاق ہے۔

شہزادی مصر و ولیعہد ایران کی شادی

قاہرہ۔ اطلاع مظہر ہے کہ ایران کے ولی عہد اور شاہ فاروق والی مصر کی حقیقی چھوٹی بہن شہزادی فوزیہ کی شادی مارچ کے اول ہفتہ میں قاہرہ میں بڑی شان و شوکت سے ہوگی قایم مقام ایرانی سفیر ہز ایکسلنسی محمد حامد جاوید قدیمی اور حکومت مصر کے نمائندوں علی ماہر پاشا اور یحییٰ پاشا وزیر خارجہ میں بات چیت کے بعد یہ اعلان ہوا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ولیعہد ایران قاہرہ میں یا تو نیا محل تعمیر کرانا چاہتے ہیں۔ یا شہزادہ محمد علی ولیعہد حکومت مصر کے محلات میں سے کوئی محل خریدنا چاہتے ہیں۔ شادی کے بعد جب شہزادی فوزیہ مصر جائیں گی تو وہاں ایرانی تاج و تخت کی وارثہ بہو کی حیثیت سے دربار کریں گی۔ تمام ایران اور مصر میں شادی کے سلسلہ میں مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

حکومت مصر سے جرمنی و اٹلی کا احتجاج

قاہرہ کی اطلاع ہے کہ اٹلی اور جرمنی نے متحدہ طریقہ پر اپنے نمائندوں کے ذریعہ حکومت مصر سے ساحلی تحفظ اور نہر سویز کے دفاع کیلئے بحری بیڑے کے قیام کیخلاف احتجاج کیا ہے اور اس امر پر زور دیا ہے کہ حکومت مصر بحری معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے موجودہ اسکیم کے مطابق بحری استحکامات نہ کرے۔ کیونکہ اس سے بحری طاقت کا توازن بگڑ جائے گا اور برطانیہ کی قوت میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۸ | کانپور شنبہ ۳ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۹

آہ مولانا شوکت علی

مولانا شوکت علی ۲۷ نومبر کو ۲ دن کی علالت کے بعد قرول باغ میں اچانک انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی طبیعت اس وقت سے زیادہ ملول تھی جب سے حال ہی میں ان کی صاحبزادی صاحبہ کا انتقال رام پور میں ہوا تھا۔ مولانا شوکت علی صاحب انکم ٹیکس بل کے لئے اسمبلی کا جو اجلاس خصوصی طلب کیا گیا تھا اس میں شرکت کے لئے دہلی تشریف لائے تھے اور قرول باغ میں بیگم محمد علی صاحب مرحوم کے یہاں مقیم تھے۔ تین چار یوم ہوئے انفلوئنزا کا اثر ہوا اور وہ صاحب فراش ہوگئے۔ مگر اسلام کے اس مجاہد سپاہی نے اس وقت بھی کام ترک نہ کیا۔ اور ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود وہ حضرت مولانا محمد علی مرحوم و مغفور اپنے چھوٹے بھائی کی طرح علالت میں بھی برابر کام کرتے رہے۔ خاصکر انکم ٹیکس کے بل کے بارے میں، اسلامی اوقاف اور مسلمان تاجروں کو جو نقصانات پہونچنے والے ہیں اس کے انسداد کے لئے انہوں نے متعدد ترمیمات اور تجاویز اسمبلی میں پیش کرنے کی تیاریاں کیں اور مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس کے لئے بھی انہوں نے اس موضوع پر تجاویز مرتب کیں۔ لندن میں مسلم لیگ کے وفد فلسطین کے لئے سرمایہ کی فراہمی کے لئے وہ بہت بے قرار تھے، چنانچہ اس مقصد کے لئے وہ برابر بستر علالت ہی سے احباب کو خطوط لکھتے رہے۔ اور فلسطین کے عربوں کے "جہاد حریت" کا تذکرہ کرکے انکی غیرت و حمیت کو حرکت میں لاتے رہے۔ گو ان کی طبیعت اس قدر خراب تھی کہ انہوں نے آسام کا دورہ ملتوی کر دیا تھا۔ جہاں وہ ۳ دسمبر کو تشریف لے جانے والے تھے۔ کہ انکی طبیعت یکایک بگڑ گئی۔ ملازم انہیں زنانے کے اندر لے گئے لیکن دل کی گھبراہٹ بڑھ گئی اور طبی امداد پہونچنے بھی نہ پائی تھی کہ اسلام کے شیر نے ۹½ بجے صبح داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" نے بشیر اسلام مولانا شوکت علی کے حادثہ رحلت پر جو افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے اس کا مفید ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

مولانا شوکت علی کی اچانک وفات نے مسلمانان ہند پر جو رمضان کے بعد عید منا چکے تھے، غم و الم کی ماتمی تاریکی طاری کردی، مولانا شوکت علی ہندوستان کی پبلک زندگی میں ایک ممتاز اور نمایاں شخصیت تھے اس چیز سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جس مقصد کو انہوں نے اور ان کے بھائی نے اپنا مقصد زندگی بنا رکھا تھا۔ اس مقصد کی خاطر انہوں نے اور ان کے بھائی نے پورے خلوص اور ہمت کے ساتھ [illegible]

نے ہندوستان کے ممتاز اور نمایاں پبلک فارموں میں اپنی پوزیشن برقرار رکھی، اپنے بھائی کے ساتھ ملکر انہوں نے تحریک خلافت کی رہنمائی کی۔ تحریک خلافت ہندوستان میں مسلمانوں کے حقوق کی علمبردار ہونے کے ساتھ ہی ساتھ ترکی کے علاوہ دوسرے مسلم ممالک کے مسائل میں دلچسپی لیتی تھی، مولانا محمد علی کے بعد اور بھی زیادہ کام مولانا شوکت علی کے حصہ میں آیا۔ یہ ہندوستان اور مسلمان قوم دونوں کی خوش قسمتی تھی کہ جب وقت آیا کہ برطانیہ اور ہندوستان کے نمایندے مل کر بیٹھیں اور ایک دستور تیار کریں اس وقت لندن میں اور ہندوستان میں اس باب میں جو فکر و تدبر کیا گیا۔ اس میں انہوں نے اپنے تجربہ اور سیاسی قابلیتوں کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔

تمام عمر وہ اسلامی مقاصد کی خاطر ایک زبردست مجاہد بنے رہے مسلم لیگ میں، جس نے مسٹر جناح کی زیر قیادت نئی قوت حاصل کرلی ہے۔ مولانا شوکت علی کی حیثیت ایک آل انڈیا لیڈر کی حیثیت تھی اگرچہ وہ مسلمان قوم کے حقوق کے ایک پرجوش محافظ تھے لیکن اسی کے ساتھ وہ ایک زبردست نیشنلسٹ تھے اور فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے سخت کوشش کرتے رہے۔

سنہ ۳۴ء کے عام انتخابات میں، جن کے نتیجہ میں ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کے ممتاز پبلک لوگوں کو شکستیں ہوئیں۔ مولانا شوکت علی یو۔پی کے ایک حلقہ میں بڑی اکثریت سے کامیاب ہوئے اور مرکزی اسمبلی کی شخصیتوں میں آگئے۔ مرکزی اسمبلی کے اکثر غیر سرکاری لوگوں سے زیادہ وہ تمام ہندوستان کی سیاسیات کا گہرا علم رکھتے تھے اور آل انڈیا سیاسیات میں اکثروں سے زیادہ ان کا ذاتی دخل تھا اور اس طرح اسمبلی کے مباحث میں سلیکٹ کمیٹیوں کے حلقوں میں اور لابیوں میں ان کا حصہ اہم ہوتا جاتا تھا۔ وہ جسیم تھے اور ان کا وجود بجائے خود ایک احترام کر دیتا تھا۔ وہ علی گڑھ کے فرزند تھے اور ہمیشہ اپنی پرانی یونیورسٹی کی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ اس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ محمد علی کا منصب انھیں ملا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ خود اپنے کاموں کی بدولت اہل ہند کے شکریہ کے مستحق تھے۔

جب ایسی طاقتور شخصیت اس طرح اچانک اٹھ جاتی ہے اس وقت ہمیشہ یہی محسوس ہوتا ہے کہ نقصان ناقابل تلافی ہے مولانا شوکت علی کے انتقال پر یہ احساس صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہے گا۔

[illegible]

وہ ایک جسیم اور پرکشش اور پرشکوہ اور دوستدار شخصیت کے مالک رہے۔ وہ ہر حالت میں خوش معلوم ہوتے تھے چاہے وہ یہ بتا رہے ہوں کہ ایک مرتبہ میں نے شملہ میں کرکٹ کی گیند پر ایسا ہٹ مارا تھا کہ گیند وہاں جا کر گری جہاں کبھی پہلے نہیں گری تھی اور نہ اس کے بعد آج تک کسی نے ایک ہٹ گیند کو وہاں پہونچایا ہے (بعض لوگوں کا بیان ہے کہ گیند تمام سرحدوں کو پھاند گئی اور کالکا میں پائی گئی تھی) چاہے وہ بلقان کی جنگوں کے زمانہ میں ترکی کے لئے ہلال احمر کی تنظیم کر رہے ہوں، چاہے تحریک خلافت چلا رہے ہوں، چاہے جیل جا رہے ہوں، چاہے گول میز کانفرنس میں شریک ہوں یا اسمبلی میں بحث کر رہے ہوں۔

بڑے بھیا ایک معرکہ آرا جنگجو بھی تھے اور سر دینشا میں شا نے بتایا ہے کہ کس طرح ویلنگٹن میں مسٹر گاندھی کے ساتھ باتیں کر رہے تھے، مسٹر گاندھی اپنے فلسفہ عدم تشدد کی تشریح کر رہے تھے، مولانا شوکت علی بھی موجود تھے سر ویلنگٹن نے مولانا سے کوئی سوال کیا اور اس سوال کا وہ جواب پایا جو مولانا ہی دے سکتے تھے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ مولانا کے کسی مخالف نے کبھی اس جاندار، دوستدار، شاندار انسان سے نفرت نہیں کی۔ واقعہ یہ ہے کہ قحط الرجال کی حالت میں ہندوستان اور بھی مفلس ہوگیا۔ کیونکہ مولانا کے اندر بہت سے جوہر بھرے ہوئے تھے۔

سرو پاہتکاری ڈسپنسری

لالہ بدھو لال جی نے چھپر محال میں سروپا ہتکاری اسپتال قایم کیا ہے جہیں صوبہ کے مشہور آنکھوں کے اسپیشلسٹ ڈاکٹر مہیش پرشاد صاحب ماہرہ آف خیرآباد مہینہ میں ایک یا دو بار تشریف لاکر موتیا بند وغیرہ کا آپریشن کرتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ نومبر میں آپ نے کانپور تشریف لاکر تقریبًا ۱۶۰ مریضوں کا آپریشن کیا جہیں سے سوائے ایک مریض کے باقی سب مریضوں کا آپریشن نہایت کامیاب رہا۔ علاوہ اس کے تقریبًا ایک ہزار آنکھوں کے دیگر مریضوں کو بھی آپ نے دیکھکر دوا دیا ۲ دسمبر کو بھی آپ ۱۲ بجے کانپور تشریف لائے تھے اور ۱۲ موتیا بند کے مریضوں کا آپریشن اور تقریبًا ڈیڑھ سو مریضوں کو دیکھکر پونے چار والی ٹرین سے لکھنؤ تشریف لے گئے ڈاکٹر صاحب موصوف تقریبًا ۱ منٹ میں ایک آپریشن کرتے ہیں جس سے آپ کی مہارت ظاہر ہوتی ہے۔ صوبہ میں اسوقت ڈاکٹر صاحب موصوف کا بڑا نام ہے۔ آپ خیرآباد میں بھی ہزاروں مریضوں کا مفت علاج اور آپریشن کرتے ہیں اور کانپور میں متذکرہ بالا اسپتال میں بھی آپ بلا معاوضہ تشریف لاتے ہیں جو آپکی نیک نفسی اور خدا ترسی کا بین ثبوت ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور ضلع کانپور میں آنکھوں کے مریض کافی سے زیادہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات اور زیادہ حاصل کیجاویں۔ سروپا ہتکاری اسپتال پبلک کی ایک بہت بڑی خدمات کر رہا ہے جو کانپور کے کسی دوسرے ہسپتال کو میسر نہیں لہذا ہم میونسپل بورڈ کانپور کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہوئے یہ درخواست کرینگے کہ وہ اسپتال کو ایک معقول رقم یکمشت اور اس کے گرانٹ میں اضافہ کرے۔ تاکہ اسپتال پبلک کی زیادہ سے زیادہ خدمت انجام دے سکے۔

مشاعرہ

ڈی۔اے۔وی۔ کالج ہوسٹل یونین کانپور کے زیر اہتمام بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء بمقام ڈی۔اے۔وی کالج ہال پرمٹ کانپور بوقت ۸½ بجے شب ایک بزم مشاعرہ زیر صدارت جناب بابو جاگیشور دیال رتنا منشی ایڈوکیٹ منعقد ہوگی۔ شعرا کرام و شائقین ذی احترام سے التماس ہے کہ اس محفل ادب میں شریک ہوکر [illegible]

آئینۂ کانپور

آہ مولانا شوکت علی!

مولانا شوکت علی ۲۶ نومبر ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر دہلی میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی موت بالکل ناگہانی طور پر ہوئی کسی کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ مسلمانوں کا یہ جری اور بہادر رہنما ایسے نازک وقت میں مسلمانوں کو داغ مفارقت دے جائے گا۔

کانپور میں یہ وحشت ناک خبر ۱۲ بجے کے قریب آئی اور سارے شہر میں ایک سناٹا سا چھا گیا۔ مسلمانوں نے اپنے کاروبار کو فورًا بند کر دیا اور شہر کے تمام بائیسکوپ بھی بند کردیے گئے۔

گورنر صاحب کا دورہ

۲۷ نومبر کو ہز اکسیلنسی سر ہیری ہیگ گورنر صاحب معہ لیڈی ہیگ و اسٹاف کانپور تشریف لائے ۲۸ نومبر کو آپ نے کلکٹر صاحب کے ساتھ کوپر ایلن فیکٹری کا معائنہ فرمایا جہاں آپکا استقبال مسٹر بنا لال کمشنر اور مسٹر کار مینجنگ ڈائرکٹر کمپنی وغیرہ نے کیا جہاں آپ نے ۲۰ منٹ تک قیام فرماکر چمڑوں کی تیاری ملاحظہ فرمائی۔ اس موقع پر کوپر ایلن نے آپ کے جوتہ کی ناپ لے کر ایک جوڑہ جوتہ فورًا ۷ منٹ میں تیار کر دیا اور وہاں سے واپس ہوکر آپ نے حکام ضلع سے ملاقات فرمائی۔

لیڈی ہیگ صاحبہ نے ڈفرن ہسپتال کی کمیٹی میں شرکت فرمائی جو انسپکٹر جنرل شفاخانجات یو۔پی کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی جسمیں طے ہوا کہ ارسلا اسپتال میں ۵۰ عورتوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ مقرر کردی جائے اور ڈفرن ہسپتال میں زنانہ وارڈ قایم کر دیا جاوے جہاں پردہ نشیں عورتیں کے لئے علاج و معالجہ کے لئے روزانہ ایک قابل لیڈی ڈاکٹر موجود رہے، اور خاص خاص مریضوں کے لئے ایمبولنس کا انتظام رہے جو انکو ارسلا اسپتال پہونچاوے۔

۲۹ نومبر کو گورنر صاحب نے معہ لیڈی ہیگ اور کلکٹر صاحب کے ہمراہ ارسلا ہارسمین اسپتال کا معائنہ فرمایا جہاں کمشنر صاحب مسٹر ہارسمین اور سول سرجن صاحب بھی موجود تھے سول سرجن صاحب نے آپ کو مختلف وارڈوں کا معائنہ کرایا۔

اس کے بعد آپ جریب کی چوکی کے لئے مزدور شدھار مرکز پر تشریف لے گئے۔ پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل۔ اے۔ اور ڈاکٹر راج بہادر گپتا لیبر افسر نے آپ کو تمام انتظامات کا معائنہ کرایا۔ آپ انتظامات سے بہت خوش ہوئے اور آپ نے معائنہ بک میں اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ آپ نے اس موقع پر مختلف مزدوروں سے بھی بات چیت کی۔

۳۰ نومبر کی صبح کو گورنر صاحب نے مسٹر سوٹر چیرمین۔ رائے بہادر سری نرائن اور کلکٹر صاحب کی ہمراہی میں امپروومنٹ ٹرسٹ کے جدید رقبوں یعنی نانکچہر ہاؤسنگ اسکیم۔ دلیل پوروہ سیسہ مئو فیکٹری رائے بہادر بابو برجندر سروپ پارک وغیرہ کا ملاحظہ فرماتے ہوئے تلک نگر اور گوالٹولیا میں بنگلوں کے رقبوں کا معائنہ فرمایا۔ اور سیسہ مئو کی نالہ اسکیم کو بھی دیکھا اور ان سب اسکیموں پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔

گورنر صاحب نے سرکٹ ہاؤس میں بیکاروں کے وفد سے بھی ملاقات فرمائی۔ اس وفد نے بیکاروں کی امداد کی کئی تجویزیں پیش کیں جنمیں مزدوروں کی بھرتی کے دفتر کھولنے بیکاروں کی مالی امداد دینا اور ملوں میں [illegible]

کو بھی کام کرنے پر زور دیا گیا۔ آپ نے ان سب تجویزوں کو غور سے سنا۔

۲۸ نومبر کو گورنر صاحب نے بعض معززین شہر کو ڈنر پر مدعو کیا جہیں ہندوستانیوں میں سر جے۔ پی۔ لیڈی سری واستوا۔ لالہ پدم پت سنگھانیہ اور رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب تھے۔

۲۹ نومبر کو سرکٹ ہاؤس میں جو ایٹ ہوم گورنر صاحب کی طرف سے ہونے والا تھا وہ ملک معظم کی پھوپی صاحبہ کے انتقال کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا، اسی وجہ سے گورنر صاحب نے ۳۰ نومبر کے سینٹ اینڈریوز ڈنر میں بھی شرکت نہیں کی کیونکہ ۱۰ دسمبر تک ماتم منانے کی تاریخ ہے۔

میونسپل بورڈ

۲۶ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں لالہ ہنسراج آف لاہور اور کانپور کی مسز رکمنی دیوی کی وفات پر ماتمی رزولیوشن منظور کئے گئے اس کے بعد بورڈ نے الہ آباد میں ہونے والی میونسپل کانفرنس کی پرزور تائید کی۔ جلسہ میں ایک خاص معاملہ پر بورڈ کے دو ممبران میں جھڑپ بھی ہوگئی

۲۸ نومبر کو بورڈ کا دوسرا جلسہ ہوا جسمیں مولانا شوکت علی کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہوا اور دوسرے دن کے لئے بورڈ کے دفاتر بند کردیئے گئے۔

کملا دیوی کا قضیہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کملا دیوی کے والد مسٹر برجموہن ماتھر کی جائداد ضبط کرنے کے احکامات صادر کر دیئے ہیں۔ یہ حکم ہائیکورٹ الہ آباد کے حکم کے مطابق جاری کئے گئے ہیں۔

ضلع کانگرس کمیٹی

کانپور ضلع کانگرس کمیٹی اور ضلع کاونسل کا جلسہ ۲۶ نومبر ۳۸ء کو بصدارت بابو برج بہاری لال مہروترا تلک ہال میں منعقد ہوا۔ رپورٹ اور حساب پاس ہونے کے بعد اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا مہاتما سنبرجی اور سرجیت گنیش شنکر ودیارتھی کی دھرم پتنی اور رمین اور راجندر ناتھ بھارگو کے والد اور پنڈت جمنا نرائن شکل وکیل کے چھوٹے بھائی کی وفات پر ماتم کے رزولیشن پاس ہوئے سری برج بہاری سنہا کی رہائی پر خوشی اور ان کے ایثار کی تعریف کرتے ہوئے ان کو خوش آمدید کہا گیا۔ بنشیل سروس بورڈ کے انتظام کے لئے ایک بورڈ بنایا گیا۔ آئندہ سال کے انتخاب کے لئے مسٹر برج بہاری مہروترا رٹرننگ افسر بنائے گئے اور قواعد و ضوابط کی ترتیب کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ ۱۲ مارچ سنہ ۳۹ء کو کانپور شہر میں کانگرس والنٹیروں کا ایک اجتماع کرنا طے ہوا۔ کمیٹی نے لاہور کے مقدمہ سازش کی رہائی کے لئے کوشش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ڈاکہ

علاقہ اکبر پور موضع لوٹین پوروہ میں ایک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے ایک عورت کو پکڑ کر اسکے زیور اتار لئے۔ ڈاکوؤں نے بندوق سے ایک شخص کو زخمی کیا جو فورًا مرگیا

بیکاروں کا معاملہ

بیکار سبھا کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن گورنر صاحب سے ملا اور اپنے مطالبات پیش کئے۔ گورنر صاحب نے جلد ہی لیبر اکسچینج کھلنے کا اطمینان دلایا۔ اور بیکاروں کو کام دلانے کا وعدہ کیا۔

دفعہ ۱۴۴

کئی ملوں میں ہڑتال اور ان کے پھاٹکوں پر پکٹنگ بازی سے فساد کا اندیشہ ہو جانے کی وجہ سے کانپور میں دفعہ ۱۴۴ لگادی گئی ہے۔ جسکے ذریعہ سے کسی مل کے پھاٹک سے نصف میل تک ۵ سے زیادہ آدمیوں کا اجتماع ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ چند مقامات کے علاوہ کسی دوسری جگہ لیکچر دینا منع ہے کسی مل میں آدمی یا سرکار کے خلاف نعرہ لگانا منع ہے۔ اور کسی قسم کا ہتھیار لیکر چلنا منع ہے۔ یہ دفعہ دو ماہ تک رہیگی۔

سبدِ گُل

ایک عدالت میں سرار محبت کی بُری طرح توہین کی گئی ہے یعنی ایک نوجوان عیسائی دوشیزہ کی داستانِ دل وکیلوں اور گواہوں کی زبان سے دُہرائی گئی، ان دوشیزہ کا نام مسز نواری ہے جو کچھ دن ہوئے ایک نوجوان کے جرلال پر اپنا مذہب قربان کرکے ہندو ہوچکی ہیں۔ اگرچہ باقاعدہ طور پر انکی شادی کے مراسم عمل میں آچکے تھے لیکن چند روز کے بعد یہ پھر دل کے ہاتھوں بے چین ہوئیں ایک کھجور گاؤں کے ایک بہت مالدار زمیندار کے سامنے دل کی نذر لے کر حاضر ہوئیں۔

لیکن بُرا ہو رقیبانِ روسیاہ کا کہ یہ راز طشت از بام ہوکر عدالت کے سامنے آگیا۔ اس قصہ میں سب سے زیادہ دلچسپ وہ خطوط ہیں جو مسز نواری نے لکھے ہیں۔ اور جنمیں سے ایک میں آپ فرماتی ہیں کہ:۔

"میرے خواب کی زندہ تعبیر! چونکہ تم نے میرا دل چُرا لیا ہے اس لئے اب مجھے بھی اپنے دل کی ملکیت سپرد کرو۔ آؤ آؤ اور میری محبت سے جھوم جاؤ۔ میں دن بھر کچھ نہیں کھاتی اور اگر کچھ کھاتی ہوں تو صرف اس پلیٹ میں جو محبت سے بھری ہوتی ہے اور اس پیالہ میں جو محبت سے لبریز ہوتا ہے"

ایک دوسرے خط میں دربان کی سخت کلامی کا شکوہ کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ میرے قاصد کو اُس نے آپ تک نہ پہنچنے دیا، اور یہ سارا ماجرا میں خود مردانہ لباس پہنے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

ایک خط میں جو غالباً آخری خط ہوگا مسز نواری بہت برہم نظر آتی ہیں۔ اس میں آپ نے مسٹر لال سوبمبر سنگھ کو دھمکی دی ہے کہ چونکہ تم نے میری محبت کی کوئی قدر نہیں کی۔ اور اُسے حقارت سے ٹھکرا دیا اسلئے اب اس کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور غالباً یہی وہ نتائج ہیں جن کو طے کرنے کے لئے مجسٹریٹ کی امداد چاہی گئی ہے ایشیائی شاعری کے عشاق کے لئے ہمت و جرات کا یہ درس خصوصیت کے ساتھ قابلِ غور ہے۔

بمبئی کی ایک اطلاع ہے کہ ایک صاحب مسمی بھگوڑداس نے کسی دوکان سے چاندی کی تین زنجیریں چرائیں۔ پولیس کی تحقیقات پر ان کا پتہ چل گیا اور بھگوڑداس جی کو توالی میں دھر لئے گئے۔ پولیس نے حسب قاعدہ انکو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا لیکن مجسٹریٹ نے جب ان سے پوچھا کہ "تمہارا نام کیا ہے؟" تو آپ نے سینہ تان کر فرمایا۔ "میں ہندوستان، عرب جرمنی اور اٹلی کا شہنشاہ ہوں"! مجسٹریٹ نے یہ سُنا تو ضبط کرکے دریافت کیا "مگر تمہارا نام کیا ہے؟" بولے "بس یہی نام ہے"۔

مجسٹریٹ نے ان سے کہا کہ "تمھیں خبر ہے کہ تم یہاں کیوں لائے گئے ہو؟" جواب دیا "نہیں" اس پر مجسٹریٹ نے انھیں تبلایا کہ "تم پر چوری کا الزام ہے" یہ سنتے ہی آپ غصہ سے تلملا اُٹھے اور بپھر کر فرمانے لگے "کون گستاخ ہو جو ماہدولت کو چور کہتا ہے؟ آج ساری دنیا میں ہمارے نام کا ڈنکا بج رہا ہے ہم حکومت برطانیہ، نظام حیدرآباد۔ اور مہاراجہ بڑودہ کو ۱۹ کروڑ روپیہ قرض دے چکے ہیں، ہم شیوونا کے صاحبزادے ہیں، اور وہ وقت قریب ہی ہے جب دنیا کے اس سرے سے لے کر اس سرے تک صرف ہمارا ہی سکہ چلے گا"۔

ادبِ لطیف

جرمِ محبت!

از جناب ایم۔ اے۔ ڈین۔

غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

ایک سُندر صبح کو ایک بھونرا پھولوں کو سونگھتا ہوا، اور ان کی تعریف گاتا ہوا ایک جوہڑ پر پہنچا جہیں چند کنول ٹھنڈی ہواؤں اِدھر اُدھر جھوم کر ایک دوسرے پر ہنس رہے تھے۔ پانی کی لہریں ان نازک پالوں کو لوری دے رہی تھیں کہ پریم کے رس کے بھونرے نے ان کے اردگرد چکر لگایا اور ان میں سے ایک خوبصورت کنول کے پاس گیا، دلی جذبات سے مجبور ہوکر کہنے لگا "میں تجھ سے محبت کرتا ہوں"! شرمیلا کنول خاموش رہا۔ اور سادگی سے مسکرا دیا۔ بھونرا فرطِ محبت سے اس کا طواف کرنے لگا اور جوشِ لحانی سے اس کے قصیدے پڑھنے لگا۔ کنول نے اندازِ معشوقانہ سے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا، سورج دیوتا نے انکی محبت دیکھکر اپنے تیور بدلے اور مسکراتے ہوئے شام کی اوڑھنی میں اپنا پُرجلال چہرہ چھپالیا بھونرا تمام دن چکر لگانے کی محنت سے تھک گیا اور بیہوش ہوکر گر پڑا، مگر ہوشیار اور باوفا کنول نے لپک کر اُسے اپنی گود میں لے لیا جب بھونرے نے ہوش سنبھالا تو سورج بھگوان کرنوں کا تاج پہن کر سنسار میں اجالا کر دیں گے، چکوا اپنی چکوی کے رات کے بیوگ کو بھول کر ملنے لگے گا۔ میرا کنول بھی یہ اچاساں دیکھکر خوشی سے کھل جائے گا میں نئے گیت سُناؤں گا کہ ایک ہی ایک لرزہ انگیز حرکت ہوئی ایک جانور نے اس خوبصورت کنول کو اس کی ٹہنی سے توڑ لیا بھونرا بھی اس کنول کے ساتھ دنیا سے چل بسا۔

میں نے کہا "میں نے تم کو بڑی مدت کے بعد دیکھا ہے کیا کہیں باہر چلی گئی تھیں"؟
اس نے شرماتے ہوئے جواب دیا "میں نے شادی کرلی ہے" نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ میرے شوہر ہیں جو محکمہ بحری میں ملازم ہیں"
اور میں نے کہا "بچہ"
اُس نے مسکراتے ہوئے کہا اسکی عمر ۴ ماہ ہے۔ یہ مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے
میں نے کہا "مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے اپنا ارادہ بدل دیا"!
وہ بولی "آپ سچ کہتی تھیں کہ ازدواجی زندگی میں ایک خاص کیف اور لطف ہے۔ اگرچہ اب میری سابقہ آزادی ختم ہوچکی ہے لیکن میں پہلے سے بھی زیادہ خوش ہوں۔ اب مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے جیسے میں اپنی زندگی کا حقیقی فرض انجام دے رہی ہوں لیکن اب بھی میں مردوں کی بیوفائی سے ڈرتی ہوں"۔
میں نے کہا "اچھی لڑکیوں کو مردوں کی بیوفائی سے نہیں ڈرنا چاہئے۔ ان کی معصومیت خود ہی مردوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے"!

اس واقعہ کے بیان کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کی لڑکیاں لاکھ مجرد رہنے کی کوشش کریں لیکن یہ ناممکن ہے۔ درحقیقت ازدواجی زندگی کے بغیر نہ مرد کا گذارہ ہے اور نہ عورت کا یہ ضرور ہے کہ اس پُرکیف زندگی کے لئے لڑکیوں کو کچھ قربانیاں دینی ہوتی ہیں، لیکن وہ اس کے خوشگوار نتائج کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت ہیں"

(دینِ دُنیا)

عالمِ نسواں

میں شادی کبھی نہیں کرونگی

"میریڈ وومن" کے نام سے ایک انگریز مضمون نگار خاتون نے ایک کتاب شایع کی ہے جہیں خاتون نے یہ بتایا ہے کہ ایک شادی شدہ عورت کیونکر اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتی ہے۔ اسی کتاب میں خاتون موصوف نے ایک ایسی لڑکی کا واقعہ بیان کیا ہے جو پہلے شادی کی مخالف تھی لیکن بعد میں موافق ہوگئی۔ ہم شادی سے نفرت کرنے والی اس لڑکی کا واقعہ ناظرین اور ناظرات کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

شادی سے نفرت کرنے والی اس لڑکی کا نام غالباً مس ڈیوس تھا ۱۹۳۵ء میں جب میں ایک جنرل مرچنٹ کی دوکان سے اپنی ضروریات خریدنے کے لئے جایا کرتی تھی تو اس لڑکی سے میری ملاقات ہوگئی۔ یہ لڑکی اس دوکان پر سامان فروخت کرنے پر ملازم تھی۔ یہ بہت ہی خوش اخلاق اور خوبصورت لڑکی تھی میں نے ایک روز اس سے دوران گفتگو میں پوچھا کہ تم شادی کیوں نہیں کرلیتیں میرے اس استفسار کے جواب میں لڑکی نے ایک مسلسل تقریر شروع کردی، وہ کہنے لگی

"شادی غلامی کا دوسرا نام ہے۔ میں چار پانچ گھنٹے اس دوکان پر کام کرتی ہوں اور اپنا باقی وقت آزادی کے ساتھ گذارتی ہوں نہ مجھے اس کا خوف ہے کہ کوئی مجھ سے یہ سوال کرے گا کہ آج دیر کیوں ہوگئی۔ اور نہ مجھ پر بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ہے۔ ایسی حالت میں اگر میں شادی کرلوں گی تو بلاشبہ یہ ایک حماقت ہے"!

میں نے کہا عورت کی حقیقی زندگی شادی کے بعد ہی شروع ہوتی ہے۔ وہ پابندیاں جن سے تم ڈر رہی ہو ان میں بھی ایک کیف اور لطف ہے"۔

وہ بولی ممکن ہے ایسا ہو۔ میری جتنی بھی سہیلیوں نے شادیاں کی ہیں، ان کی زندگیاں انتہا سے زیادہ بے کیف ہیں۔ شادی کرنے والی میری سہیلیوں میں نصف سے زیادہ تو ایسی ہیں جن کو اپنے شوہروں کی بدمزاجی یا بدچلنی کی بنا پر طلاق حاصل کرنی پڑی۔ جو باقی رہ گئیں وہ یا تو بچوں کی پرورش میں مصروف ہیں، یا شوہروں کی غلام۔ بھلا یہ زندگی بھی کوئی زندگی ہے؟

میں نے پوچھا "کیا تم نے یہ قطعی فیصلہ کرلیا ہے کہ تمام عمر شادی نہیں کرونگی؟"

اس نے فخریہ انداز میں جواب دیا "یہ میرا آخری فیصلہ ہے کہ میں کبھی شادی نہیں کرونگی کیونکہ میں مرد کی غلام بنکر زندگی نہیں گذارنا چاہتی۔ اس کے علاوہ مردوں کی بیوفائی نے بھی مجھے شادی کے لفظ سے خوفزدہ کردیا ہے۔"

میں نے کہا "اپنے عہد پر قائم رہنا کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ بہت کم لڑکیاں اس عہد کو نبھانے میں کامیاب ہوسکی ہیں۔" میں یہ کہہ کر مکان واپس آگئی۔

کچھ مدت تک تو میں نے اس لڑکی کو دوکان پر بدستور کام کرتے دیکھا۔ اس کے بعد وہ نظر نہیں آئی ۱۹۳۶ء میں میں نے دیکھا کہ وہی لڑکی باغ میں ایک نوجوان کے ساتھ ٹہل رہی ہے۔ نوجوان ایک چھوٹی سے بچے کی گاڑی کو ڈھکیل رہا ہے، اور اس گاڑی میں ایک نہایت خوبصورت بچہ پڑا ہوا مسکرا رہا ہے۔ لڑکی نے مجھے پہچان لیا اور رُک گئی۔ ص

بچوں کی دُنیا

لوگو! جاگو! لٹی!

از ہربنس سنگھ جماعت دہم جھنگ مگھیا

ایک گاؤں میں باپ بیٹی اکیلے رہتے تھے۔ باپ کو کسی فوری کام کی وجہ سے باہر جانا پڑا۔ وہ اپنی لڑکی کو محلہ والوں کے سپرد کر گیا کہ اس کی غیر حاضری میں اس کی لڑکی کی نگرانی کریں، کسی طرح سے چوروں کے کانوں میں اس کی بھنک پڑگئی کہ لڑکی گھر پر اکیلی ہے اور کافی امیر ہے۔

ایک رات وہ چوری کرنے کی غرض سے اس کے گھر آگئے۔ لڑکی گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔ چوروں نے موقع غنیمت جان کر ہاتھ صاف کرنے شروع کردئیے۔ حتیٰ کہ تمام مال و اسباب سمیٹ کر فراری کی راہ اختیار کرنے ہی والے تھے کہ لڑکی نے اپنے مُنھ سے لحاف اٹھایا کہ یہ دیکھکر کہ گھر میں چور گھس آئے ہیں اور وقت پر کوئی ایسی تدبیر سے کام نہ لیا جاوے۔ تو تمام مال و اسباب سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اس نے شور مچانا چاہا لیکن جلد ہی اس کو اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا کہ شاید ایسا کرنے پر چور اسے جان سے مار ڈالیں۔

اچانک اس کو ایک تدبیر سوجھی، اس نے ایسے بولنا شروع کیا جیسا کہ انسان خواب کی حالت میں بڑبڑاتا ہے۔ وہ کہنے لگی اگر میں اس وقت شادی شدہ ہوتی تو اس وقت میرے تین بچے ہوتے اور اسی طرح ان کا نام بھی تجویز کردیا۔ دو لڑکوں کا نام تو اس نے "لوگو" اور "جاگو" اور لڑکی کا نام "لٹی" تجویز کیا۔ چور اس کا بڑبڑانا سنکر ٹھہر گئے۔ لڑکی کہتی گئی کہ اگر میرے تینوں بچے تالاب پر نہانے جاتے اور دیر کرتے تو میں بالترتیب انکا نام لے کر گھر سے ہی پکارتی "لوگو" "جاگو"۔ "لٹی"۔ دو تین دفعہ تو آہستہ آہستہ کہا اور پھر زور سے نام لے لے کر چلانا اور پکارنا شروع کیا۔ محلے کے لوگ یہ سُنکر اس کی مدد کو پہنچے اور مکان کے اندر گھس کر چوروں کو گرفتار کرلیا۔ اس طرح سے سانپ بھی مرگیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔

جرمنی میں عرب ڈے منایا جائیگا

برلن ۲۹ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کل برلن میں عرب یوسی ایشن ڈے منائے گا ممکن ہے کہ عرب ڈے تمام جرمنی میں منایا جائے۔ اس روز عرب اپنی قومی پوشاک پہنیں گے اور پمفلٹ تقسیم کئے جائیں گے جنمیں عربوں کے نقطۂ نظر کی وضاحت ہوگی۔ اور جرمنی میں فلسطین کے لئے چندہ کیا جائے گا۔ اب تک عرب یوسی ایشن کا دفتر برلن میں تھا، اب جابجا جرمنی میں اس کی شاخیں قایم کردی گئی ہیں اور یہ شاخیں نہ صرف جرمنی میں بلکہ یورپ کے مختلف حصوں میں ہونگی۔ اب تک یورپ میں مقیم دو لاکھ عرب اسکے ممبر ہو چکے ہیں، اس یوسی ایشن کا خالص مقصد یہ ہے کہ تمام یورپ میں فلسطین کے عربوں کے حق میں پروپیگنڈا کیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمن حکومت اس تحریک کی حمایت کررہی ہے۔

والیانِ ریاست اور فیڈریشن

لندن ۲۹ر نومبر۔ دارالعوام میں کرنل ولون نے دریافت کیا کہ بمبئی میں ہندوستان کے والیانِ ریاست کی جو کانفرنس مسئلہ فیڈریشن پر غور کرنے کے لئے منعقد ہورہی ہے اس کے بارے میں وزیر ہند نے ان کو کوئی مشورہ دیا ہے یا کوئی مراسلہ بھیجا ہے کہ حکومت کی طرف سے جواب نفی میں دیا گیا۔

پردۂ فلم

اکین نگار خانہ

از جناب اے۔ ایچ علی صاحب لکھنوی

نگارخانہ ایک خاص قسم کی اسٹیج نما عمارت ہوتی ہے جو اس طریقہ سے تعمیر کی جاتی ہے کہ اسمیں لوگوں کی آوازیں جذب ہوکر رہ جاویں۔ یعنی آواز کی بازگشت نہ ہونے پائے۔ جسے انگریزی اصطلاح میں "ساؤنڈ پروف اسٹوڈیو" کہتے ہیں بسنا کے فلم اسی میں تیار کئے جاتے ہیں اسٹوڈیو کے اندر قیمتی آلات فلمسازی نصب ہوتے ہیں۔ اور اس کے گرد و نواح میں بیلے گراؤنڈ شفاف تالاب، پھولوں کی کیاریاں، فلم کے واسطے مردانے اور زنانے مینیجر کمرے۔ میک اپ روم، ڈرائنگ روم۔ ایڈیٹنگ روم۔ محل خانہ، اور آپریٹس تھیٹر بھی ہوتے ہیں۔ یہ ایسی جگہ ہے جہاں ہر کس و ناکس یکایک داخل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس مقصد کے لئے اسٹوڈیو کے مینیجنگ ڈائرکٹر سے اجازت حاصل کرنا پڑتی ہے۔

سب سے پہلے جب ہم فلم ساگر کمپنی بمبئی کے نگارخانہ پہنچے تو اس کے احاطہ میں بہت سے چیزیں بے ترتیب پڑی ہوئی نظر آئیں۔ کہیں پر تھری فلائی ڈُ کے بڑے بڑے تختے پڑے ہیں۔ تو کسی کونے میں بانس اور شہتیر استادہ ہیں، اور کسی جگہ رنگے ہوئے پردے اور کاٹھ کی مصنوعی مورتیں ڈھیر ہیں۔ چنانچہ چند سکنڈ توقف کرنے کے بعد ہماری سمجھ میں آیا کہ یہ تمام چیزیں ضرور کسی فلم کا منظر تیار کرنے میں کام آئی ہونگی۔ ان اشیاء کا مشاہدہ کرنے کے بعد ہم خاص اسٹوڈیو کی عمارت میں داخل ہوئے جہاں ہم نے بہت سے اشخاص کو مصروفِ کار دیکھا تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنکی امداد سے فلم تیار ہوکر پردۂ سیمیں پر پیش کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک آدمی مختلف عہدوں پر مامور ہے۔ اور اُن کے فرائض یہ ہیں۔

کاسٹنگ ڈائرکٹر نگراں تصویر کہانی کے علاوہ کو تنقیدی نظر سے دیکھکر اور مناظر نامہ کا بخوبی مطالعہ کرکے۔ پھر کردار کی مناسبت سے اداکاروں کا انتخاب کرتا ہے۔

ڈائرکٹر قصہ کی قلمبندی سے قبل یہ مصنفِ افسانہ کے ساتھ مناظر نامہ پر دماغ صرف کرتا ہے بعد ازاں اخراجات کا مرحلہ پروڈکشن منیجر سے طے کرنے کے بعد پھر فلم کے ڈائرکشن میں مصروف ہوجاتا ہے۔

پروڈکشن منیجر یہ سٹ اور سنگے ٹیوز کے اخراجات اور ان اشیاء کو جو قلمبندی کے موقع پر درکار ہوں پہنچاتا ہے۔ اس کا تعلق زیادہ تر عکاس اور آرٹ ڈائرکٹر سے ہوتا ہے۔

اسسٹنٹ ڈائرکٹر یہ ڈائرکٹر اور پروڈکشن منیجر کا غلام۔ حالانکہ اسکی پوزیشن اسٹوڈیو میں کچھ نہیں ہوتی لیکن اس کی ذمہ داریاں سب سے زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ یہ پروڈکشن کے دوران میں تمام پیش آنے والی ضروریات کا انتظام رکھتا ہے۔ مثلاً اداکاروں کو فلاں فلاں موقعوں پر کس لباس اور میک اپ سے کیمرے کے سامنے آنا چاہئے۔ اور یہ کام بھی اسی کا ہوگا کہ وہ قبل از شوٹنگ فوٹوگرافر، آرٹ ڈائرکٹر و پراپرٹی ماسٹر کو آگاہ کرے کہ اسٹوڈیو میں فلاں فلاں چیزوں کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ بہت سی کارآمد و ضروری چیزیں وہ خود اپنے پاس رکھتا ہے۔ وہ سٹ اور فلش لائٹ پر بھی اپنی نگاہیں رکھتا ہے۔ (باقی آئندہ)

اقوال زریں

نیک خیالات کو دل میں بسا ؤ اور برے ارادوں کو نکالو.

خوشی میں بھول نہ جاؤ اور مصیبت سے گھبرا نہ جاؤ.

پبلک کے ساتھ انکار کرنا یہ سب سے بڑا گناہ ہے.

دوسرے کا مال بے ایمانی سے لینے یا دبا بیٹھنے کی نیت نہ کرو.

جن سے تمہارا دل نہیں ملتا اُن سے دور رہو.

وہی کہو جس سے اپنا اور دوسرے کا بھلا ہو. فضول بات سے بچو.

چھوٹی چھوٹی باتوں سے اچانک آپڑنے والی مصیبتوں سے جو سب کو بھگتنا پڑتی ہیں اور جن پر کسی کا بس نہیں گھبرا نہ جاؤ.

نیک لوگوں کی تقلید کرو.

خدا کی راہ میں صبر و استقلال سے کام لو.

خوش اخلاقی انسان کا ذاتی جوہر ہے.

موج تبسم

بچہ:۔ (ماں سے) اباجان کے سر پر بال کیوں نہیں ہیں.
ماں:۔ یہ عقلمندوں کی نشانی ہے.
بچہ:۔ آپ کے سر پر تو بہت ہیں.

اُستاد:۔ (شاگرد سے) ارے نالائق مہاتما گاندھی جب تیری عمر کے تھے تو بیرسٹری پاس کر چکے تھے.
شاگرد:۔ ہاں جناب جب آپ کی عمر کے تھے تو تمام ہندوستان کے لیڈر بن چکے تھے.

ایک میراثی کے گھر کچھ چور آگئے میراثی سمجھ گیا کہ میرے گھر چور آئے ہیں۔ کھڑکی سے منہ نکا کر کہنے لگا:۔
ذرا ٹھہر کر آئیے کیونکہ ہمیں ابھی نیند نے نہیں گھیرا ہے.

باپ:۔ دنیا کے گول ہونے کے کوئی سے تین ثبوت لکھو.
بیٹا:۔ پہلا ثبوت یہ کہ کتاب میں لکھا ہے. دوسرا ثبوت یہ کہ آپ کہتے ہیں، تیسرا ثبوت یہ کہ ماسٹر صاحب کہتے ہیں.

جج:۔ (ملزم سے) تمہارا جرائم پیشہ ساتھی کہاں ہے
ملزم:۔ حضور اب تو میرے اور آپ کے سوا سب پھانسی پا چکے ہیں.

دلچسپ معلومات

خلیج فارس کے بیش قیمت موتی

دنیا میں خلیج فارس کے موتی نہایت بیش قیمت خیال کئے جاتے ہیں، ایسا بھی ہوتا ہے کہ غوطہ خور کی خوش قسمتی سے ایک ہی غوطہ میں سے ایسا قیمتی موتی مل جائے۔ جس کی بدولت وہ بقیہ عمر آرام و اطمینان کی زندگی بسر کر سکتا ہے. موتی کی قیمت کا انحصار اس کی حیامت چمک اور رنگ پر ہے. پچھلے دنوں آسٹریلیا کے سمندر سے ایک موتی برآمد ہوا جس کی قیمت دس ہزار پاؤنڈ یعنی ڈیڑھ لاکھ روپیہ بتائی جاتی ہے.

بری بحری اور ہوائی سفر کرنیوالی کار

کیپٹن دکٹر ڈبودوسکی نے جو ایک روسی ہواباز ہے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جو موٹر کار کشتی اور ایروپلین کی سہ گونہ اوصاف کی حامل ہے یہ عجیب و غریب مشین خشکی پر ۶۰ میل فی گھنٹہ، سمندر میں ۲۰ میل فی گھنٹہ اور ہوا میں ۱۲۰ میل فی گھنٹہ کے حساب سے سفر طے کرتی ہے خشکی پر یہ مشین ایک تین پہیے والی موٹر کار ہے جو بارہ فٹ لمبی ہے. سمندر میں موٹر کشتی کی صورت اختیار کر لیتی ہے. اور ہوا میں ابابیل کی طرح اڑتی ہے.

افسانہ

"کیا نام کہ"

از جناب تاراشنکر ناشاد ایم اے. ایل. ٹی بستی

"کیا نام کہ" سے میری مراد کسی چینی مدبر یا جاپانی جنرل سے نہیں بلکہ اس غیر ذی روح مگر ہمہ گیر اسم سے ہے جس کا سہارا ہزاروں لاکھوں بولنے والے اپنے دوران گفتگو میں بغیر لئے نہیں رہ سکتے. جس طرح تھکے مسافر کے لئے سڑک پر میلوں کے پتھر تسکین کے لئے باعث ہوتے ہیں. عام گفتگو کے موقع پر خیالات یا لفظوں کی کمی یا ایسے ہی اور کمزوریوں کو پوشیدہ کرنے والا فقرہ "کیا نام کہ" ہی ہے. انسان اپنے معاملہ میں فطرتاً چالاک واقع ہوا ہے. اس بات کو بنانے کا ملکہ قدرت کا بیش قیمت عطیہ ہے. جہاں کسی کو جواب نہ آیا یا سوچنے کے لئے وقت کی ضرورت ہوئی اس نے جھٹ پٹ بات کرتے کرتے "کیا نام کہ" کا جال پھینکا جب تک کیا نام کہ سنے تب تک حضرت متکلم نے اپنا معاملہ درست کیا اور سلسلہ گفتگو دوبارہ شروع کیا۔ میرے پڑوس میں ایک صاحب بچوں کو پڑھاتے ہیں. جب حساب سمجھانے لگتے ہیں ۵۔ ۵ منٹ بعد سمجھے سمجھے. سمجھے کی ہانک لگایا کرتے ہیں. میں نے ایک دن پوچھا اجی حضرت یہ سمجھے کیا بلا ہے۔ بولے جناب عالی جب میں کچھ سمجھاتا ہوں تو پوچھ کر لڑکوں سے اطمینان کر لیا کرتا ہوں کہ کیوں بھائی کچھ سمجھ میں آیا. یہ کہکر انھوں نے مجھ سے استفسار فرمایا۔ آپ میرا مطلب سمجھے؟ میں نے کہا. میں خاک نہیں سمجھا. خدا سمجھے جو آپ بلا مطلب سننے والوں کا دماغ سمجھے سمجھے کر کے چاٹا کرتے ہیں. وہ ہنس کر چپ ہو گئے۔

مشاعروں میں جن جملوں کا استعمال سامعین کی زبان پر رہتا ہے. ان کا تذکرہ حضرت کوثر چاندپوری نے اپنے قابل قدر مضمون میں وضاحت کے ساتھ کر دیا ہے انھیں دوہرانا آپ کا وقت ضایع کرنا ہے.

اب ذرا شعرا حضرات کے ان گھسے گھسائے پیٹنٹ جملوں کو ملاحظہ کیجئے جو کانوں کو اگرچہ کرخت اور گراں معلوم ہوتے ہیں پھر بھی ہمارے شعرائے کرام ان کے بغیر ایک شعر بھی نہیں پڑھ سکتے کوئی کہے گا. مطلع عرض ہے حضور. تو کوئی مطلع ملاحظہ ہو، شعر چاہے جیسا ہو مگر غور کیجئے کی فرمائش اخیر تک ہوتی رہے گی. بعض شاعروں میں ٹیک کے سہارے چلنے کا جنون اتنا بڑھ گیا ہے کہ ایک مصرعہ کے بعد دوسرا مصرعہ پڑھنے سے پہلے ارے بھائی یا اجی کے بغیر ان کا کام ہی نہیں چلتا.

یونیورسٹی میں ہمارے ساتھیوں میں ایک شخص فرنٹیر کا تھا. خوشرو. الھڑ جوان. بات بات میں مرنے کو تیار چلتے بیل کی سینگ پکڑتا تھا. میرے ساتھ مشاعرہ میں گیا وہاں شور و غل دیکھکر بے حد خوش ہوا. بولا یہ سب بہت اچھا آدمی ہے. خوب خوشی مناتا ہے مگر واہ واہ کیوں کرتا ہے"؟ میں نے ہنس کر کہا. اس سے شعر پڑھنے والا بہت خوش ہوتا ہے شعر کی تعریف کرنا ہی تو مشاعرہ کی جان ہے"! افغانی بولا اچھا تو ہم شور مچاتے ہیں! ابھی شاعر صاحب نے اپنی غزل جیب سے بھی نہیں نکالی تھی کہ میرے یار نے" واہ واہ" خوب خوب" سے آسمان سر پر اٹھا لیا. ایسے فلک شگاف نعرے لگانے کہ سامعین تو در کنار خود میر محفل کو ان حضرت کی طرف مخاطب ہو کر کہنا پڑا اجی جناب پہلے شعر سنئے اس کے بعد تعریف کیجئے. اس نے اس پر بھی واہ واہ کرنا شروع کر دیا جب میں نے ڈانٹا تو ذرا چپ ہوا.

اب شاعر صاحب نے کاغذ نکالکر وہی رسمی فقرے کہنے شروع کئے. مطلع ملاحظہ ہو. افغانی نے شور مچانا شروع کیا" واہ واہ" کیا اچھا کیا اچھا کہتے کہتے لپک کر شاعر صاحب کے ہاتھ سے پرچہ چھین کر اپنے پتلون کی جیب میں ڈالا اور کیا خوب خوب کی ہانک لگائی. سیکڑوں آدمی واہ واہ کر رہے تھے شاعر صاحب تو خفا ہو کر چلے گئے۔ جب دوسرے صاحب تشریف لائے تو انھوں نے بھی رسمی تکلفات سے شعر پڑھنا شروع کیا اور ایک آدھ بار شعر عرض ہے. شعر عرض ہے جو کہا تو افغانی نے فرمائیے فرمائیے کی رٹ لگانا شروع کر دی تو طوفان مچ گیا. میر محفل نے دوبارہ ناراض ہو کر جو کچھ کہنا شروع کیا تو افغانی نے گرج کر کہا. واہ واہ جناب اچھا انصاف ہے. آپ کے شاعر صاحب نے بیسوں بار عرض ہے. عرض ہے کہا تب تو آپ کچھ نہ بولے اور میں نے چار مرتبہ فرمائیے کہہ دیا. تو آپ اتنے ناراض ہو گئے.

کسی خاص فقرہ کا استعمال صرف شاعروں یا مقرر تک ہی محدود نہیں، آپ اس ہمہ گیر مرض میں قریب قریب ہر طبقہ کے لوگوں کو گرفتار پائیں گے کسی بنگالی سے بات چیت کیجئے تو اسے ارے ! با یا پنجابی سے مخاطب ہوجئے تو اسے بات بات میں ہاں جی بغیر سنے نہیں رہ سکتے۔ اسکول کے بچے اگر وہ ہندو ہیں تو دیا قسم یار امدے. اگر مسلمان ہیں تو اللہ قسم کہتے ہیں. یہی جب بڑے ہو کر انگریزی اسکولوں میں پہنچے ہیں تو آپس میں بائی گاڈ تو ہر دم کا فقرہ ہل جاتا ہے. بعد یونیورسٹیوں میں راٹیو کثرت سے رائج ہے لیکن بات چیت میں کسی خاص فقرہ کا بطور ٹیک کے استعمال کسی خاص شخص ہی کا حصہ ہوتا ہے، آجکل لکھنؤ میں دوستوں میں اماں، بھئی بے تکلفی میں شامل ہیں. اس موقع پر عورتوں کی گفتگو کا طرز اور ان کے ٹھیکوں پر نگاہ ڈالنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا. شہر کی پڑھی لکھی عورتیں بھی اے ہے موئے، لوج اوئی کی عادی ہوتی ہیں. بعض لڑتے وقت مُوا، نگوڑا. نکھٹو جھاڑو ماروں' ناکارہ کہہ کر غصہ کم کرتی ہیں، بعض عورتیں مطلب یہ کہ، کی آپ ممکن ہے دھوکہ میں بزاز صاحب کی نظر عنایت اپنے لئے مخصوص سمجھیں لیکن آپ غور کریں گے تو یہ راز آپ سے پوشیدہ نہ رہے گا کہ یہ مہربانی خاص آپ ہی کا حصہ نہیں ہے، بلکہ لطف عام ہے غرض ان کے ساتھ آپ کے لئے ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہی یکہ وان کے لئے ٹک ٹک. ٹک. ہٹ. ہٹ ہٹ پنڈت لوگ کتھا کہیں گے تو جون ہے تون ہے یا جو ہے سو کہیں گے. مولوی صاحبان جب بیچ میں رکنا چاہیں گے تو خدا گواہ ہے، خدا جھوٹ نہ بلوائے وغیرہ وغیرہ کہکر سانس لیں گے. حکیم صاحبان مریض کو دیکھتے ہی جگر کا فعل خراب ہے کہنے لگتے ہیں. ویدراج جی" بادیت کا پیر کوپ" ہے کہکر روگ کا بدان کرتے ہیں.

غالبا کوئی فلم بھی آپ نے نہ دیکھا ہوگا جو سو فیصدی بولتا یا گاتا ہوا نہ ہو. ہر اشتہاری دوا فروش فائدہ نہ ہونے کی صورت میں دام واپس کرتا ہے یا مال نقلی ثابت کرنے والے کو ۱۰۰۔۔ ۲۰۰ روپیہ انعام دینے کا وعدہ کرتا ہے. غرض یہ کہ کوئی

ہر ہٹلر کو مہاتما گاندھی کا سارٹیفکیٹ

فلسطین کو یہودیوں کا وطن قرار دینا غلط ہے

بمبئی ۲۶ر نومبر۔ مہاتما گاندھی نے اپنے اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت میں حسب ذیل مضمون سپرد قلم کیا ہے:۔

مجھے بہت سے خطوط ملے ہیں جنہیں مجھ سے عرب اور یہودیوں کے مسئلہ فلسطین اور جرمنی میں یہودیوں پر مظالم کے متعلق اظہار رائے کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے میں بہت کچھ پس و پیش کے بعد اس نہایت مشکل مسئلہ پر اظہار رائے کرنے کی ہمت کر رہا ہوں۔

میری تمام ہمدردی یہودیوں کے ساتھ ہے میں جنوبی افریقہ میں ان سے خوب واقف رہا ہوں۔ ان میں سے چند میری زندگی کے دوست رہے ہیں۔ ان دوستوں کے ذریعہ مجھ ان مظالم کا علم ہوا جو ان پر مدت دراز سے ٹوٹتے رہے ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک تو وہ اچھوت رہے ہیں، عیسائیوں نے جو سلوک یہودیوں کے ساتھ کیا ہے وہ اس سلوک سے بہت ملتا جلتا ہے جو ہندو اچھوتوں کے ساتھ کرتے ہیں دونوں حالتوں میں خلاف انسانیت مظالم کے لئے دہرم کا سہارا لیا گیا ہے۔ اسلئے محض دوستی کے علاوہ بھی یہودیوں سے ہمدردی کے لئے زیادہ عام اور عالمگیر اسباب ہیں۔ لیکن یہودیوں کے ساتھ میری ہمدردی انصاف کی جانب سے مجھے اندھا نہیں کرسکتی۔ یہودیوں کے لئے قومی وطن کا شور مجھے زیادہ اپیل نہیں کرتا اسکی منظوری بائبل میں تلاش کی جاتی ہے۔ یہودی بڑے شد و مد سے فلسطین کی واپسی پر اصرار کر رہے ہیں دنیا کے دوسرے لوگوں کی طرح یہودی بھی ایسا کیوں نہیں کرسکتے کہ جہاں وہ پیدا ہوں اور جہاں اپنی روزی کمائیں اسی جگہ کو اپنا وطن قرار دیں۔

فلسطین اسی طرح عربوں کی ملکیت ہے جسطرح انگلستان انگریزوں کی یا فرانس فرنچ لوگوں کی ملکیت ہے یہ غلط اور خلاف انسانیت ہے کہ یہودیوں کو عربوں کے سر تھوپا جائے۔ آج جو کچھ فلسطین میں ہو رہا ہے اس کا جواز کسی اخلاقی بنیاد پر قرار نہیں دیا جاسکتا کسی انتداب کو گذشتہ جنگ کے علاوہ اور کوئی منظوری حاصل نہیں ہے۔ بلا شبہ یہ انسانیت کے خلاف جرم ہوگا کہ خود دار عربوں کو اسلئے زوال پہنچایا جائے کہ فلسطین کلیتہً یا جزواً قومی وطن کی حیثیت سے یہودیوں کو واپس کیا جائے زیادہ شریفانہ طریقہ یہ ہے کہ جہاں بھی یہودی پیدا ہوں یا پرورش پائیں وہیں ان کے ساتھ جائز سلوک پر اصرار کیا جائے۔ فرانس میں پیدا شدہ یہودی اسی طرح فرانسیسی ہیں جیسے فرانس میں پیدا شدہ عیسائی ہیں اگر فلسطین کے علاوہ یہودیوں کے پاس کوئی اور وطن نہیں ہے تو کیا وہ اس بات پر رضامند ہو جائیں گے کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں سے انھیں نکال باہر کیا جائے جہاں کہ وہ آباد ہیں یا وہ اپنی مرضی کے مطابق دوہرا وطن چاہتے ہیں۔ یہودیوں کا قومی وطن کا مطالبہ جرمنی سے یہودیوں کے اخراج کو ایک جواز کی سی رنگت دیدیتا ہے۔

جسطرح پر جرمنی میں یہودیوں پر ظلم کیا جارہا ہے اسکی کوئی مثال تاریخ میں نہیں معلوم ہوتی۔ پرانے زمانے کے ظالم تو شاید اس حد تک کبھی نہیں گئے۔ جہاں تک ہر ہٹلر گئے ہیں اور ہر ہٹلر نے یہ کارروائیاں ایک مذہبی جوش کے ساتھ کر رہے ہیں کیونکہ وہ جارحانہ اور جنگجویانہ قسم کی قوم پرستی کا ایک نیا مذہب چلا رہے ہیں جس کے نام پر کسی بھی خلاف انسانیت کام کو انسانیت قرار دیا جاسکتا ہے اور جسکا اجر دنیا اور عقبیٰ میں ملنے والا بتایا جاتا ہے بظاہر ایک پاگل مگر دلیر نوجوان کے ارتکاب جرم کا بدلہ تمام قوم سے لیا جارہا ہے اور وہ بھی ناقابل یقین درندگی کے ساتھ اگر انسانیت کے نام پر اور انسانیت کے لئے کبھی جنگ حق بجانب ہوسکتی ہے تو ایک تمام قوم پر بیجا کانہ مظالم کرنے سے باز رکھنے کے لئے جرمنی کے خلاف جنگ بالکل حق بجانب ہوگی لیکن میں تو کسی قسم کی جنگ میں وشواش ہی نہیں رکھتا اسلئے اس قسم کی جنگ کے مختلف پہلو میرے حیطہ تحریر سے باہر ہیں لیکن اگر ایک ایسے جرائم کے لئے بھی جرمنی کے خلاف جنگ نہیں ہوسکتی جو کہ یہودیوں کے خلاف کیا جارہا ہے تو ساتھ ہی جرمنی سے رفاقت بھی نہیں برتی جاسکتی ایک ایسی قوم میں جو انصاف اور جمہوریت کے لئے کھڑی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور ایک دوسری قوم میں جو اعلانیہ دونوں کے خلاف ہے رفاقت کیسے ہوسکتی ہے یا انگلستان ڈکٹیٹری اور اس کے صفات کی جانب جھکتا جارہا ہے۔

جرمنی

جرمنی دنیا کو یہ ظاہر کر رہا ہے کہ تشدد پر کتنا منظم طریقہ پر عمل کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ ڈھونگ یا کمزوری اس کی راہ میں رکاوٹ نہ ہو اور انسانیت کا نقاب پڑا ہو اور یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ تشدد اپنی عریاں صورت میں کتنا بدنما دہشت انگیز اور خطرناک ہے۔

یہودی

کیا یہودی اس ظلم اور بے شرمی کے تشدد کا مقابلہ کر سکتے ہیں کیا ان کی خودداری کو قائم رکھنے کا کوئی طریقہ ہے۔ جسمیں وہ بے بسی نہ محسوس کریں اور نہ یہ محسوس کریں کہ وہ بیچارے بے یار و مددگار ہیں۔ میری رائے میں ایسا طریقہ ہے جو شخص ایک جیتے جاگتے ایشور میں وشواش رکھتا ہے وہ کبھی بیکس یا بے مدد محسوس نہیں کرسکتا یہودیوں کا خدا عیسائیوں، مسلمانوں اور ہندوؤں کے خدا کے مقابلہ میں زیادہ شخصی حیثیت رکھتا ہے حالانکہ اصولاً تو سب کا خدا ایک ہی ہے جسکا کوئی ثانی نہیں اور جس کا بیان بھی نہیں ہوسکتا لیکن چونکہ یہودی اپنے خدا کی شخصیت مانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ ان کے ہر کام پر حکم رکھتا ہے۔ اس لئے انھیں اپنے آپ کو بیکس نہ محسوس کرنا چاہئے۔

اگر میں یہودی ہوتا

اگر میں یہودی ہوتا اور جرمنی میں پیدا ہوتا اور اپنی روزی وہیں پیدا کرتا ہوتا تو میں اسی طرح جرمنی کو اپنا وطن قرار دیتا جیسے بڑے سے بڑا نسلی جرمن قرار دے سکتا ہے اور میں یہ چیلنج کرتا کہ تو مجھ پر گولی چلاؤ یا مجھے قید خانہ میں ڈالدو میں تو جرمنی سے باہر جانے سے انکار کردیتا۔ اور امتیازی سلوک کو بھی کبھی برداشت نہ کرتا اور ایسا کرنے کے لئے میں یہ انتظار نہ کرتا کہ میرے ساتھی دوسرے یہودی اس سول نافرمانی میں میرا ساتھ دیں بلکہ میں تو یہ وشواش رکھتا کہ آخر کار دوسرے میری مثال پر عمل کریں گے۔ اگر تمام یہودیوں میں سے ایک یہودی بھی میرے مندرجہ بالا نسخہ پر عملدرآمد شروع کردے تو وہ یا اسکی قوم کی حالت اب سے بدتر نہیں ہوسکتی اور ارادی طور پر جو مصیبت برداشت کی جائے گی۔ اس سے داخلی طاقت حاصل ہوگی اور وہ خوشی حاصل ہوگی جو جرمنی کے باہر دنیا بھر کی ہمدردی اور ریزولیوشنوں سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر برطانیہ فرانس اور امریکہ جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کردیں۔ اس سے بھی اندرونی خوشی حاصل نہیں ہوسکتی نہ اندرونی طاقت حاصل ہوسکتی ہے اگر ایسی جنگ کا اعلان کردیا جائے تو ممکن ہے کہ ہر ہٹلر کا منظم تشدد اس کے پہلے جواب کے طور پر تمام یہودیوں کے قتل عام کی صورت اختیار کرلے لیکن اگر یہودی ارادی مصیبت انگیزی کا تہیہ کرلیں تو میں نے جس قتل عام کا تصور کیا ہے وہ بھی یوم رحمت اور خوشی میں تبدیل ہوسکتا ہے گویا یہودیوں کے خدا نے ایک ظالم کے ہاتھوں سے اس نسل کو نجات دلادی جو ایشور سے ڈرتے ہیں ان کے لئے موت کوئی خوف کا باعث نہیں ہے ایسی موت تو ایک پر لطف نیند ہوگی۔ اور جس کے بعد کی بیداری اس عظیم خواب کی وجہ سے اور بھی زیادہ فرحت بخش ہوگی۔

ایک مثال

میرے لئے شاید یہ بتانا چنداں ضروری نہیں کہ میرا نسخہ زیکوں کے مقابلہ میں یہودیوں کے لئے زیادہ آسانی سے قابل پابندی ہے کیونکہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی ستیہ گرہ کی جد و جہد اس سے بالکل ملتی جلتی ہے وہاں ہندوستانیوں کی بالکل وہی حالت تھی جو جرمنی میں یہودیوں کی ہے وہاں ہندوستانیوں پر مظالم بھی مذہب کے رنگ میں کئے جارہے تھے پریزیڈنٹ کروگر صدر جنوبی (افریقہ) کہا کرتے تھے کہ گورے عیسائی خدا کے منتخب کئے ہوئے ہیں اور ہندوستانی ایک ذلیل نسل ہیں جو انکی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں ٹرانسوال کے آئین میں ایک بنیادی فقرہ یہ تھا کہ گوری اور رنگین قوموں میں جنمیں تمام ایشیائی بھی شامل تھے، کوئی مساوات نہ ہونی چاہئے۔ وہاں بھی ہندوستانیوں کے ساتھ گھیٹو کا سا سلوک کیا جاتا تھا یعنی ان کے رہنے کے علاقے مخصوص تھے دوسری پابندیاں بھی اسی قسم کی تھیں۔ جیسی جرمنی میں یہودیوں پر عاید ہیں ہندوستانیوں نے محض مٹھی بھر تھے ستیاگرہ شروع کردیا تو بیرونی دنیا انکی پشت پناہی پر تھی۔ اور نہ حکومت ہند بلکہ برطانی افسر تو ہندوستانیوں کو ایسا قدم رکھنے سے منع کر رہے تھے آٹھ برس کی لڑائی کے بعد حکومت ہند اور بیرونی دنیا ان کی امداد کو پہنچی اور وہ بھی سیاسی دباؤ کی صورت میں نہ کہ جنگ کی دھمکی کی شکل میں۔

لیکن جرمنی کے یہودی ان سے بہتر حالات میں ستیاگرہ شروع کرسکتے ہیں جیسے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں نے شروع کیا تھا جرمنی کے یہودی ایک منضبط اور یکساں فرقہ کے ہیں اور ان کی قابلیت جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے کہیں زیادہ ہے اور ان کے پیچھے دنیا کی منظم رائے ہے مجھے تو یقین ہے کہ اگر ان میں کوئی شخص ہمت اور تخیل کے ساتھ اہنسا تک کے کام میں انکی رہنمائی کرے۔ اُٹھے تو ان کی مایوسی کی خزاں پلک جھپکتے میں اُمید کی بہار میں تبدیل ہوسکتی ہے اور آج جس عمل نے ذلیل انسانی شکار کی صورت اختیار کرلی ہے اسے ایک پر سکون اور منظم مقابلہ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے جو غیر مسلح مردوں اور استریوں کی جانب سے ہو جو ایشور کی دی ہوئی طاقت پر وشواش رکھتے ہوں پھر تو ایک انسانیت سے خارج انسان کے اندھے غیظ و غضب کے خلاف ایک مذہبی مقابلہ ہوگا۔ جرمن یہودیوں کو نسلی جرمنوں پر اس معنی میں فتح حاصل ہو جائے گی کہ نسلی جرمنی انسانیت کی عظمت کی قدر کرنے لگیں گے۔ اور اسطرح پر وہ اپنے جرمن بھائیوں کی خدمت ادا کریں گے۔ اور اصل جرمن کی حیثیت سے اپنا حق ان لوگوں کے مقابلہ میں ثابت کریں گے جو لوگ آج نادانستہ طور پر ہی سہی جرمن نام کی تذلیل کر رہے ہیں۔

فلسطین کے یہودیوں سے

اب ایک بات میں فلسطین کے یہودیوں سے

اخباروں کی مشاورتی کمیٹی

لکھنؤ یکم دسمبر۔ اخباروں کی مشاورتی کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنتھ نے فرمایا کہ حکومت کو پریس کے آزاد رہنے کی فکر ہے لیکن کمیٹی سے یہ اپیل کی کہ وہ ایسے اخباروں کی روک تھام کرے۔ جو فرقہ وارانہ اتحاد پھیلانے کے بجائے باہمی منافرت پھیلانے کی مشن پر عمل کرتے ہیں۔ یہاں باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ اگر اس کمیٹی نے اس بارے میں کچھ نہ کیا تو حکومت خود کارروائی شروع کریگی بعض نامسلم اردو پریس کا پروپیگنڈا انتہا سے گزر گیا ہے۔ آئندہ حالات کی رفتار کا انتظار کیا جارہا ہے۔

آسام اسمبلی

شیلانگ یکم دسمبر۔ آج جب آسام اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو سر سعد اللہ لیڈر مخالف پارٹی نے باردولوئی کیبنٹ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش نہیں کی۔ بلکہ ایوان کو مطلع کیا کہ وہ اسی اجلاس کی کسی اور تاریخ پر یہ تحریک پیش کریں گے۔ اجلاس پون بجے کمال اتاترک اور مولانا شوکت علی کی وفات پر تعزیتی رزولیوشن پاس کرنے کے بعد ملتوی ہوا۔

مرکزی اسمبلی کی تازہ کارروائی

نئی دہلی یکم دسمبر۔ آج مرکزی اسمبلی میں دفعات ۹ اور ۱۰ پر بحث جاری رہی فائننس ممبر کے یقین دلانے پر بہت سی ترمیمیں پیش کی گئیں۔ حکومت نے بعض ترمیمیں منظور کرلیں اور بعض نامنظور کردیں۔

جرمنی نوآبادیوں کی واپسی

رُوم ۲۹ر نومبر. جنوبی افریقہ کے وزیر ڈیفینس مسٹر پرو. جو یورپ کے بڑے شہروں کا دورہ کرکے مدبروں سے ملاقات کررہے ہیں، روم پہنچ گئے ہیں، جہاں آپ نے اٹلی کے ڈکٹیٹر سائینور مسولینی سے ملاقات کی. معلوم ہوا ہے کہ دوران ملاقات میں سائینور مسولینی نے سابق جرمن نوآبادیوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے متعلق اپنی اسکیم واضح کی. کہا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سائینور مسولینی ایک بچولیا کا پارٹ ادا کریں گے. بیان کیا جاتا ہے کہ گفت وشنید کے دوران میں ان مسائل پر بھی غور کیا گیا جنپر ہر ہٹلر کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوا تھا.

برطانی وزیراعظم مسٹر چیمبرلین مع وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس کے جنوری میں روم (اٹلی) جائیں گے اور وہاں غالباً سائینور مسولینی سے اس کے بارے میں بات چیت کریں گے. یہودیوں پر جرمنی میں جو مظالم ہورہے ہیں ان کی وجہ سے گو برطانیہ اور فرانس کی عام پبلک کا رویہ جرمنی کو نوآبادی واپس کرنے میں بہت خلاف ہوگیا ہے لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اگر یورپ میں امن قایم ہونے کی صورت میں اسمیں تبدیلی آئی تو بہت ممکن ہے مسٹر چیمبرلین اس کو منظور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں.

مرکزی اسمبلی کی کارروائی

نئی دہلی ۲۹ر نومبر. آج مرکزی اسمبلی میں انکم ٹیکس کے ترمیمی بل پر کلاز بر کلاز بحث شروع ہوگئی. اور چوتھے کلاز پر جو کہ بل کا اہم ترین جزو ہے توقع سے پہلے ہی بحث شروع ہوئی. اس کلاز میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ آمدنی وصول شدہ کی بجائے پیدا شدہ آمدنی پر ٹیکس لگایا جائے. مسٹر بی داس نے اپنی ترمیم پیش کی. جو کہ اس مطلب کی تھی کہ چوتھے کلاز کو بل میں سے خارج کردیا جائے

یوروپین گروپ کے لیڈر مسٹر اسکین نے ترمیم کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کلاز کے بارے میں جسکی نوعیت کو امتیازی بتایا جاتا ہے کانگریس پارٹی اور دیگر گروہوں کی رائے کے پیش نظر میرے گروپ کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے. کہ وہ بھی اس ترمیم کی حمایت کرے.

فائنینس ممبر کے اس اعلان کا حوالہ دیتے ہوئے جو کہ انھوں نے پہلی خواندگی کی بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا اور جس کے دوران میں انھوں نے یہ کہا تھا کہ اگر چوتھے کلاز کو تبدیل کیا گیا تو وہ انکم ٹیکس بل کو واپس لے لیں گے آپ نے ان سے یہ اپیل کی کہ وہ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں.

قاہرہ ۳۰ نومبر. بحری بیڑہ قایم کرنے کے لئے کیبنٹ نے دس لاکھ پونڈ قرضہ لینے کی اجازت دیدی ہے.

وائسرائے کی افتتاحی تقریر

دہلی ۲۹ر نومبر. وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو نے زرعی وزیروں کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے چند نہایت اہم اور مفید تجویزیں پیش کی ہیں. اس تقریر میں آپ نے منڈیوں کے درستی اور ان کی ترقی وتنظیم پر سب سے زیادہ زور دیا کیونکہ اس طریقہ سے نہ صرف کاشتکاروں کو اپنے مال کی بہتر قیمت مل سکتی ہے بلکہ ہندوستان کے زرعی مال کی غیر ملکی ساکھ بھی بڑھ سکتی ہے اس سلسلہ میں آپ نے منڈیوں کی درستی کی تین اہم تجویزوں کا ذکر کیا جو ریزرو بنک آف انڈیا کے زرعی کریڈٹ کے محکمہ کی ۱۹۳۶ء کی رپورٹ میں پیش کی گئی ہیں یعنی مال کا کھرا پن. گوداموں کا تحفظ اور نرخ کی کمی بیشی کی حد بندی.

سندھ کے لئے علیحدہ سروس کمیشن

کراچی ۲۸ر نومبر. سندھ کی تنظیمی کمیٹی کی رپورٹ تیار ہوگئی ہے. اسے سندھ کے لئے علیحدہ پراونشل سروس کمیشن مقرر کرنیکی سفارش کی ہے.

موجودہ انتظام کے مطابق بمبئی اور سندھ کا پبلک سروس کمیشن مشترکہ ہے، یہ تین ممبروں پر مشتمل ہے

تنظیمی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ تمام ملکوں میں مقابلہ کے امتحانوں کے ذریعہ بھرتی کی جائے اس لئے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ سروس کمیشن کے چیرمین کو ایک ہزار اور ممبروں کو ۸۰۰ روپیہ ماہانہ تنخواہ ملنی چاہیئے.

بجنور پولیٹکل کانفرنس

بجنور ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس ۱۵ر دسمبر سے منعقد ہوگی. مسٹر ایم. این. رائے نے کانفرنس کی صدارت کرنا منظور فرمالیا ہے. آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت اور ڈاکٹر کے. این. کاٹجو بھی اس کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے.

امریکہ کے وزیر جنگ کا اعلان

نیو یارک ۲۷ر نومبر. مسٹر ووڈرنگ سکریٹری محکمہ جنگ نے پریزیڈنٹ روزولٹ کو جو سالانہ رپورٹ پیش کی ہے اسمیں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ نہر پنامہ کو ناقابل فتح بنادیا جائے. اس کے تمام ڈاموں کو اس قدر مضبوط بنادیا جائے کہ بم اپنا اثر ہی نہ کرسکے اس علاقہ میں ہمیں اپنی پوری طاقت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنا چاہیئے. آپ نے مزید فرمایا کہ ہم اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کسی ملک پر حملہ کرنے کے لئے نہیں کررہے ہیں بلکہ ہم اپنی حفاظت کے لئے کررہے ہیں. نہر پنامہ شمالی اور جنوبی امریکہ کے درمیان ہے اور انکو ملاتی ہے.

لکھنؤ میں گرماگرمی
دونوں ہاؤسوں کا مشترکہ اجلاس

لکھنؤ ۲۸ر نومبر. اس ہفتہ لکھنؤ میں بہت ہی گرماگرمی رہیگی لگان اور مالیہ میں سہولت کے بل پر دوبارہ بحث شروع کرنے کے لئے اسمبلی کا اجلاس آج پھر منعقد ہورہا ہے اس بل کو ختم کرنے کے بعد بل مزارعہ پر پھر جنگ شروع ہوگی معلوم ہوا ہے کہ ۱۵۰۳ دفعات کے لئے کئی ہزار ترمیمیں موجود ہیں.

۲۸ر نومبر کو کونسل کا اجلاس ہوگا جہمیں میلہ بل پر اور ڈگریوں کے عارضی التوا، کے بل پر جو لوہاؤس نے منظور کئے تھے غور ہوگا.

یکم دسمبر کو دونوں ہاؤسوں کا مشترکہ اجلاس ہوگا جسمیں کورٹ فیس کے ترمیمی بل پر اور یوپی اسٹامپ ترمیمی بل پر غور ہوگا جس پر کہ دونوں ہاؤس غیر متفق ہیں یہ پیشنگوئی ہے کہ حکومت کو آسانی کے ساتھ فتح ہوجائیگی. کیونکہ اسکی اکثریت ہے صوبجاتی خودمختاری کے نفاذ کے بعد سے یہ پہلا موقع ہے کہ پراونشل لیجسلیچر کے دونوں ہاؤسوں کا مشترکہ اجلاس ہوگا خیال ہے کہ مشترکہ اجلاس ۴ دن تک جاری رہیگا.

مشترکہ اجلاس ختم ہونے کے بعد اسمبلی میں پھر بل مزارعہ پر بحث شروع ہوجائے گی.

گرفتاری کیلئے حکومت سندھ کی کوشش

کراچی ۲۶ر نومبر. یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے گورنر جنرل کے ایجنٹ مقیم بلوچستان سے درخواست کی ہے کہ وہ ریاست قلات کے حکام پر زور دیں تاکہ وہ دس سپیہ ڈاکوؤں کو گرفتار کریں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ محکمہ آثار قدیمہ کے سرحد کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر این جی موزمدار کے قتل کے ذمہ دار ہیں.

وزیر ہند کے نئے مشیر قانونی

بمبئی ۲۸ر نومبر. معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند کے مشیر قانونی سر ہربرٹ پیرسن کے عنقریب ریٹائر ہونے کے بعد ان کی جگہ پر سر کنتیا کیمپ تشریف لائیں گے.

سر کنتیا کیمپ نے اکثر موقعوں پر بمبئی ہائیکورٹ کے جج کی حیثیت سے قایم مقامی کی ہے اور ۱۹۳۰ء میں آپ بمبئی کے ایڈوکیٹ جنرل مقرر ہوئے تھے. آپ اس عہدہ سے گزشتہ سال ریٹائر ہوئے ہیں

مولانا شوکت علی کی وفات پر اظہار تعزیت

لکھنؤ ۲۸ر نومبر. آج یوپی اسمبلی کا اجلاس مولانا شوکت علی اور مہاراجہ تما سنراج کی وفات کے ماتم میں ملتوی ہوگیا.

آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیراعظم مسز وجے لکشمی پنڈت. نواب چھتاری، نوابزادہ لیاقت علی خاں کنور سر مہاراج سنگھ. سر جے پی سریواستوا اور اسپیکر بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے دونوں اصحاب کی خدمات کا اعتراف کیا.

یوپی صنعتی کانفرنس

ڈاکٹر این. این گوڈبول ڈین آف دی فیکلٹی آف سائنس بنارس ہندو یونیورسٹی یوپی انڈسٹریل کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے ہیں جو آئندہ ۳۰ر دسمبر کو لکھنؤ میں منعقد ہوگی. سیٹھ اچل سنگھ استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین منتخب ہوئے ہیں. بیان کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں یوپی کے صنعتی ترقیات کے اہم مسائل پر غور کیا جائے گا.

آسٹریا کے قرضہ کا معاملہ

برلن ۲۹ر نومبر. معلوم ہوا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے آسٹریا کے قرضہ کے بارے میں جرمنی کے دفتر خارجہ کو ایک مزید خط لکھا ہے جسمیں حکومت جرمنی کو مطلع کیا ہے کہ اس کا سابقہ جواب غیر تسلی بخش تھا. نئے مراسلہ میں مزید وضاحت کا مطالبہ کیا گیا ہے.

برطانیہ مزید قرضہ لے گا

لندن ۲۹ر نومبر. دارالعوام میں سر جان سائمن نے بیان کیا کہ فوج پر جو مزید اخراجات آئیں گے ان کے پیش نظر میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مزید قرضہ کی ضرورت ہے. اسوقت ۸ کرور پونڈ کے قرضہ کی منظوری لی جاچکی ہے

برطانی جہازوں پر پھر بمباری

بارسیلونا ۲۸ر نومبر. برطانی سٹیمر سٹینگرو اور سٹین ول کو ہوائی حملہ سے سخت نقصان پہونچا. یہ حملہ آج صبح بارسیلونا کے ضلع اور ساحل پر ہوا تھا لیکن اس حملہ سے کوئی برطانی ہلاک نہیں ہوا.

۵ آدمیوں کی ضمانت پر رہائی

لکھنؤ ۲۸ر نومبر. پرسوں کھادی نمائش میں فساد کرنے کے الزام میں جو ۶ آدمی گرفتار کئے گئے تھے ان میں سے ۵ ضمانت پر رہا کردیئے گئے ہیں

شراب کے اشتہارات کی ممانعت

بمبئی ۲۷ر نومبر. صوبہ بمبئی میں شراب اور دوسری نشہ آور اشیا کے اشتہارات کی آئندہ ممانعت ہوگی حکومت بمبئی نے حال ہی میں گزٹ میں جو بل شایع کیا ہے اس کے اور دوسرے مقصدوں میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے.

مرکزی اسمبلی کا نیا نامزد ممبر

دہلی ۲۹ر نومبر. گورنر جنرل نے شمس العلماء کمال الدین احمد کی جگہ سردار بہادر سردار سوبھا سنگھ کو مرکزی اسمبلی کا غیرسرکاری ممبر نامزد کیا ہے.

بلغاریہ میں مارشل لاء کا نفاذ

صوفیہ ۲۸ر نومبر. آج تمام بلغاریہ میں مارشل لاء کا نفاذ کردیا گیا ہے. تاکہ ان مظاہروں کو روکا جاسکے جو اصلاح کے حق میں تمام ملکوں میں ہورہے ہیں.

۴۳ عرب ہلاک ہوگئے

یروشلم ۳۰ر نومبر. سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شہر حیفہ کے جنوب میں فوج اور عربوں کے درمیان گھمسان لڑائی ہوئی جسمیں ۴۳ باوردی عرب ہلاک ہوگئے.

بیان کیا جاتا ہے کہ فلسطین کی موجودہ مہم میں اس قدر گھمسان لڑائی کبھی نہیں ہوئی. عربوں کا ایک گروہ جب گھر گیا تب اس نے رائفلیں چھوڑ کر ننگی تلواروں سے حملہ شروع کردیا. دست بدست لڑائی شروع ہوگئی. بہت کم عرب باقی بچ سکے. دو برطانی سپاہی



آہ زعیم الملت مولانا شوکت علی!

آج میں دفتر جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ میں بیٹھا ہوا دفتری کاموں میں منہمک تھا۔ اور موجودہ حضرات سے ضروری ضروری باتیں کر رہا تھا کہ اچانک یہ مصدقہ خبر ملی کہ زعیم الملت مولانا شوکت علی صاحب دہلی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا کی زندگی ایک تاریخی زندگی ہے جس پر آئندہ بہت کچھ لکھا جائے گا۔ ہندوستان کی قومی وملی تاریخ میں نمایاں یادگار رہے گا۔ مولانا نے عہد شباب میں آخری لمحہ زندگی تک قوم وملت کا ساتھ دیا۔ اور نمایاں ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ موصوف کی انتھک جدوجہد اور غیر معمولی سرگرمیاں۔ قوم وملت کا درد۔ آخرکار موت کا باعث بنیں۔ موصوف نے جس دیانتداری۔ خلوص نیت اور گرمجوشی سے قومی ومذہبی امور انجام دیں۔ انکو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ صدمہ جانکاہ ایسا ہے کہ جس کی تلافی اس زمانہ قحط الرجال میں ناممکن ہے۔ افسوس صد افسوس ایک بہترین فرد مایہ ناز ہم سے رخصت ہوگیا۔ اللہ پاک مرحوم ومغفور کو اپنے جوار رحمت میں مقام جلیل اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

بنی اللہ نائب ناظم جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ آگرہ واودھ ناظر باغ کانپور

کانپور ہندوستانی برادری کی اپیل!

ہر خیر خواہ ملک اور محب وطن کے سامنے فرقہ وارانہ کشمکش اور مذہبی نفاق کی موجودگی ایک اہم مسئلہ ہے۔ دیش کی خدمت اور مختلف جماعتوں اور مختلف عقاید کے لوگوں کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے سے بہتر اور نیک تر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ جس سے کہ ہر ایک آدمی پورے طور پر سکون قلب حاصل کرسکے۔ اور جس پر یہ آیندہ ترقی کا دار ومدار ہے۔ ہم شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ ایک ایسا مرکز پیدا ہو جس کے گرد ہم سوسائٹی کے مختلف لوگوں کو جمع کرسکیں۔ اور انکو ایک دوسرے کو جاننے اور بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات کے محسوس کرنے کا موقعہ ملے۔ بجائے اس کے کہ آپس میں اختلاف رہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے کانپور میں ہندوستانی برادری کا انعقاد کیا ہے۔ جس کا مقصد محض یہ ہے کہ مختلف جماعتوں اور فرقوں کے لوگوں کو آپس کے میل جول۔ بات چیت تقاریر اور کھیلوں وغیرہ کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے قریب لانا ہے۔ ہم اس ادارہ کو موجودہ یا آنے والی فرقہ وارانہ مذہبی یا جماعتی سیاست کی لغزشوں سے بالکل پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ کسی کے سیاسی یا مذہبی عقاید سے ہمارا کوئی سروکار نہیں ہے۔ یہ ہماری کوشش رہیگی کہ ہم اس ادارہ کو سیاسی فرقہ وارانہ جھگڑوں سے بالکل پاک وصاف رکھیں گے ہماری تمنا ہے کہ یہ ادارہ صلح کل کا سرچشمہ بنے۔ جس سے دس ممبران اپنے گرد ون دوستوں۔ مذہبی سیاسی اور دیگر جماعتوں کے افراد کو صلح اور امن کے آب حیات سے سرشار کریں۔

اس ادارہ کی ممبری ہر اس مرد وعورت کے لئے کھلی ہے۔ جو متذکرہ بالا اغراض ومقاصد کے ساتھ ہمدردی اور اتفاق رکھتا ہو، اور بنی نوع انسان کے ساتھ بھائی چارہ رکھنا انصاف اور اپنی ہوشمندی سمجھتا ہو۔ یہ بات صاف ہے کہ وہ لوگ جنکو ہمارے دعوت نامے ملتے ہیں برادری میں شامل کرلئے جائیں گے۔ ہم نے فیصلہ کرلیا ہے کہ فیس ممبری کم سے کم رکھی جاوے اور ہمیں امید ہے کہ ہم ممبروں کی عطیات سے تمام اخراجات برداشت کریں گے۔

ہم ان تمام بھائیوں سے جو کہ ہمارے ساتھ اتفاق رائے رکھتے ہوں استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ اشتراک عمل کریں۔

بالکرشن شرما۔ مرتضی حسین عابدی۔ مہترا پرشاد باجپئی
پریزیڈنٹ سکرٹری۔ جائنٹ سکرٹری

ایک یہودی دوست نے میرے پاس ایک کتاب بھیجی ہے جو کہ مسلسل رو تھ کی تصنیف ہے یہ کتاب بعنوان تمدن میں یہودیوں کا حصہ شائع کی گئی ہے اس کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہودیوں نے دنیا کی ادبیات۔ فنون موسیقی۔ ڈرامہ سائنس طب اور زراعت وغیرہ کو کسقدر مالدار بنا دیا۔ اگر یہودی چاہیں تو وہ مغرب کے اچھوت ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ وہ ایک ایسی قوم بننے کے بجائے جو کہ سرعت کے ساتھ وحشی پن پر اترتی جارہی ہے۔

ہٹلر کو مہاتماجی کا سرٹیفکیٹ

باقی صفحہ 5

کہنا چاہتا ہوں مجھے کوئی شبہ نہیں کہ وہ غلط راستہ پر جارہے ہیں جس فلسطین کا بائیبل میں ذکر آیا ہے وہ جغرافیائی خطہ نہیں ہے۔

لیکن اگر وہ جغرافیائی فلسطین کو اپنا قومی گھر خیال کرتے ہیں تو برطانی توپ کے زیر سایہ وہاں داخل ہونا غلطی ہے۔ مذہبی کام بندوق یا بم کی امداد سے نہیں ہوسکتا۔ وہ عربوں کی نیک اعتمادی حاصل کرکے ہی فلسطین میں آباد ہوسکتے ہیں۔ انہیں عربوں کے قلب کو تبدیل کرنا چاہئے جو پرماتما یہودیوں کے دلوں کے اندر موجود ہے وہی عربوں کے دلوں میں ہے۔ وہ عربوں کے مقابلہ میں ستیہ گرہ کرسکتے ہیں اور بلا کسی چون وچرا کے خود کو گولی کا نشانہ بنائے جانے یا سمندر میں پھینکے جانے کے لئے پیش کرسکتے ہیں۔ ایسا کرنے پر وہ یہ دیکھیں گے کہ تمام دنیا ان کے مذہبی حوصلہ کے ساتھ ہے اگر یہودی برطانی بندوق کی امداد لینا ترک کردیں تو عربوں سے معقولیت کے ساتھ لڑنے کے سیکڑوں طریقے ہیں بحالت موجودہ وہ بھی برطانیہ کے ساتھ اس قوم کی لوٹ میں حصہ دار ہیں۔ جس نے انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ میں عربوں کی زیادتیوں کا حامی نہیں ہوں۔ میری یہ خواہش تھی کہ وہ اس کے خلاف مزاحمت پیش کرنے کے جسے وہ بجا طور پر اپنے ملک پر ایک غیر ضروری حملہ خیال کرتے ہیں اہنسا کا طریقہ اختیار کرتے۔ لیکن انصاف اور بے انصافی کے مسلمہ اصولوں کی رو سے عربوں کی مزاحمت کے خلاف کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا جبکہ ہم ان حیرت انگیز واقعات پر غور کرتے ہیں جو کہ آجکل ہو رہے ہیں۔

یہودیوں کو جو کہ خدا کی منتخب نسل ہونے کا دعوی کرتے ہیں چاہیے کہ وہ اہنسا کا طریقہ اختیار کرکے اس بات کو صحیح ثابت کریں اور اس طریقہ سے اپنی پوزیشن کو مضبوط بنائیں۔ ہر ایک ملک جس میں فلسطین بھی شامل ہے ان کا ملک ہوسکتا ہے لیکن حملہ سے نہیں بلکہ محبت اور خدمت سے۔ م

والیان ریاست کی کانفرنس

بمبئی 29 رنومبر۔ آج پھر تاج محل ہوٹل میں جام صاحب نوانگر کی زیر صدارت والیان ریاست اور ان کے وزیروں کی کانفرنس ہوئی جس میں ایوان والیان ریاست کی نو تنظیم کے متعلق تجاویز پر غور کیا گیا۔ قریب قریب تمام مقرروں نے جنھوں نے بحث میں حصہ لیا اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔

اس کے بعد اسٹنڈنگ کمیٹی کی نشستوں کی تقسیم کے بارے میں ترمیموں پر غور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ چانسلر مہاراجہ صاحب بیکانیر مہاراجہ دیواس۔ راجہ صاحب منڈی۔ نواب صاحب بھیین۔ سر کرشنم آچاری۔ نواب علی یار جنگ۔ مسٹر ایس پی راج گوپال آچاریہ۔ سر بانیا۔ مسٹر عباس۔ خان بہادر بنی بخش۔ مسٹر دیدی۔ کرنل زور آور سنگھ۔ میجر ہاروے مسٹر رابرٹسن۔ ڈاکٹر مہتہ اور مسٹر کھمبارے۔

سردار پٹیل اور سر پیٹرک کیڈل

بمبئی 30 رنومبر۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ راجکوٹ کی بے چینی اور مشکلات کو دور کرنے کے باہمی سمجھوتہ کی گفت وشنید ناکام ثابت ہوئی۔ کیونکہ مہاتما گاندھی نے جو مسودہ تیار کیا تھا اور اس میں تجویز کیا گیا تھا کہ ٹھاکر صاحب راجکوٹ اپنی رعایا کو ذمہ دار حکومت مرحمت فرما دیں۔ دیوان راجکوٹ سر پیٹرک کیڈل نے اس مسودہ کو منظور نہیں کیا۔

نئی دہلی 30 رنومبر۔ انڈین ریلوے کانفرنس کا 39 واں اجلاس آج ختم ہوگیا۔

خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

آرڈر 5 قاعدہ 1 و 5

نمبر مقدمہ 5 و 2385 سنہ 1938ء
بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
فرم شیو درشن مہراج سنز رام واقعہ چوک کانپور
بنام مدن لال کھتری

بنام مدن لال ولد نامعلوم اجودھیا پرشاد ولد نامعلوم اقوام کھتری ساکن محلہ بہادر گنج شاہجہانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت المبلغ 3/14 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ 19 ماہ دسمبر سنہ 1938ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمے کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو۔ اور جو کل امور اسم متعلق مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر ویز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ 26 ماہ نومبر سنہ 1938ء جاری کیا گیا۔

بحکم شیام بہاری منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور : مہر عدالت :

افسروں کے اسپیشل الاؤنس بند

لکھنؤ 30 رنومبر۔ اگرمالی مشاورتی کمیٹی کی رجسے یوپی گورنمنٹ نے مقرر کیا تھا رپورٹ منظور کرلی گئی۔ اور افسروں کے اسپیشل الاؤنس بند کردیئے گئے۔ تو اس سے حکومت یوپی کو ۱۰ لاکھ روپئے کی بچت ہوگی۔

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈروں کا نوٹس

ہیرامن کا پوروہ اور فیل خانہ میں لڑکوں کے اسکولوں کی عمارت بنانے کے لئے اور کراچی خانہ میں لڑکیوں کا اسکول کی عمارت بنانے کے لئے اور فیل خانہ میں سر یجت گنیش شنکر ودیارتھی پارک بنانے کے واسطے اس نوٹس کے ذریعہ سربمہر ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

اس کے تخمینے بائیس ہزار چار سو اکتالیس روپیہ ہے Rs 22441/- اور بائیس ہزار آٹھ سو انتیس روپیہ ہے Rs 22829/- ترتیب وار ہیں۔

یہ ٹنڈر 7 جنوری سنہ 1939ء 3½ بجے شام تک وصول کئے جاویں گے۔

دو کاپیوں کے سٹ کا ٹنڈر فارم پانچ روپیہ -/5 میں میونسپل دفتر سے 7 جنوری سنہ 1939ء 3½ بجے شام تک دستیاب ہوسکتا ہے۔

دیگر اطلاعات میونسپل انجنیر صاحب کے دفتر سے کسی کام کے دن 11 بجے صبح سے 4 بجے شام تک حاصل کی جاسکتی ہیں۔

بی۔ بی۔ سریواستو
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

مولانا شوکت علی کے جنازہ میں ہزاروں مسلمانوں کا اجتماع

دہلی ۲۸ نومبر۔ آج صبح ۱۱ بجے مولانا شوکت علی صاحب مرحوم کا جنازہ اُن کی اقامت گاہ واقعہ گوردوارہ روڈ قرول باغ سے اٹھایا گیا جنازہ کے ساتھ ایک عظیم الشان ماتمی جلوس تھا جسمیں ہزاروں لوگ شریک ہوئے۔ جنازہ قرول باغ بارہ ہندو راؤ۔ صدر بازار۔ قطب روڈ کھاری باؤلی۔ فتح پوری کٹرہ نٹریاں بازار لال کنواں۔ قاضی حوض۔ چاوڑی بازار بڑہ شاہ بولا نئی سڑک۔ گھنٹہ گھر چاندنی چوک سے گزر کر اسپلینڈ روڈ سے ہوتا ہوا جامع مسجد پر پہونچی۔ جامع مسجد پر ۱ ½ بجے نماز جنازہ ادا ہوئی۔ اس وقت تقریباً بیس تیس ہزار کا مجمع تھا۔ دو بجے جنازہ پریڈ کے میدان میں پہونچایا گیا۔ جامع مسجد پر جنازہ پہنچنے سے پہلے ہی چاندنی چوک کٹرہ نٹریاں فتحپوری نئی سڑک لال کنواں۔ اجمیری دروازہ۔ چاوڑی بازار جامع مسجد۔ صدر بازار وغیرہ کی بیشتر مسلمانوں کی دوکانیں بند ہو چکی تھیں اللہ اکبر کے فلک رسا نعروں کے ص

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میٹرنٹی اور چائلڈ ویلفیر کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء میں پبلک کی سہولت کے واسطے یہ طے کیا ہے کہ پبلک اپنے یہاں بچہ پیدا ہونے کی اطلاع حلقہ کی مڈوائف یا حلقہ کی میٹرنٹی سنٹر کو کم از کم دو ماہ پیشتر سے دیدے تاکہ مڈوائف یا سنٹر کی انچارج ہیلتھ وزیٹر اس کیس کو پیشتر سے دیکھے اور اس کا معقول انتظام وقت آنے پر کر سکے۔ اکثر اوقات پر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ عین موقع پر مڈوائف کی تلاش میں جاتے ہیں اور ادہر اُدہر دوڑتے ہیں مگر مڈوائف نہیں ملتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیچاری زچہ۔ از حد تکلیف اٹھاتی ہے اور بچہ مڈوائف کے پہونچنے کے قبل ہو جاتا ہے چونکہ سنیٹری ریڈکراس کی مڈوائفوں کی تعداد نہایت محدود ہے اسلئے پبلک کو لازم ہے کہ وہ اپنے یہاں ہونے والے کیسوں کی اطلاع کم از کم دو ماہ پیشتر سے دیدیوے اور انکو اندراج کرا دے۔ تاکہ اس کا خیال و انتظام پیشتر سے رکھا جاوے۔ بغیر رجسٹر کرائے ہوئے کیسوں پر مڈوائف کے نہ پہونچنے یا دیر سے پہونچنے کی ذمہ داری سوسائٹی کے ذمہ نہ ہوگی۔

ص درمیان جنازہ کو نماز کے بعد مسجد سے قبر پر لے جایا گیا جو کہ ہرے بھرے کی درگاہ کے عین قریب ہے۔ دو بجے کے بعد جنازہ کو دفنایا گیا اس موقعہ پر بیشمار سرکردہ شہریوں کے علاوہ اسمبلی کے تقریباً تمام مسلم اور بہت سے غیر مسلم ممبر موجود تھے جنمیں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ مسٹر آصف علی۔ بھائی پرمانند جی۔ سر کاؤس جی جہانگیر۔ راجہ زادہ مہنراج اور سر ایچ۔ پی۔ مودی مسٹر ستیہ مورتی۔ سر این۔ این۔ سرکار۔ مولانا ظفر علی خاں۔ نواب محمد اسمٰعیل خاں۔ مولانا آزاد صمدانی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مولانا مرحوم کے بڑے بیٹے زاہد علی صاحب اور مولانا محمد علی مرحوم کے داماد مسٹر شعیب قریشی بھی تجہیز و تکفین کے موقعہ پر موجود تھے۔ قنصل جنرل افغانستان بھی شریک ہوئے اور مسٹر جناح بھی کچھ دیر شریک ہوکر واپس چلے گئے۔

مولانا شوکت علی کا ماتم!

نئی دہلی ۲۸ نومبر۔ آج مولانا شوکت علی صاحب کے ماتم میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس بغیر کسی کارروائی کے کئے ملتوی ہو گیا۔ اجلاس ملتوی ہونے سے قبل مختلف پارٹیوں کے لیڈروں اور صدر اسمبلی آنریبل سر عبدالرحیم نے مولانا مرحوم کی خوبیوں اور انکی ملکی خدمات کا ذکر کیا۔

فرقہ وارانہ فسادات کا انسداد

شیلانگ ۲۶ نومبر۔ حکومت آسام نے ایک کمیونک شایع کیا ہے جسمیں درج ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق جو صلح کمیٹی قایم ہوئی تھی وہ چنداں کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ فرقہ پرستوں کو باہمی تصفیہ کے لئے آخری موقعہ دیا جاتا ہے اگر اب بھی وہ تصفیہ کے لئے تیار نہ ہوئے تو حکومت دوسرے طریقے پر اس کے تئے تدبیریں اختیار کرے گی اسی اثنا میں دوسری حکومتوں سے اس بارے میں اطلاع حاصل کی جا رہی ہے۔

برٹش انڈین ایسوسی ایشن کا پریذیڈنٹ

لکھنؤ ۲۳ نومبر۔ برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے پریزیڈنٹ کے انتخاب کے معاملہ میں جو کہ ۸ دسمبر کو ہوگا۔ بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ راجہ سلیم پور اور راجہ تلوئی کے درمیان مقابلہ ہے!

کہا جاتا ہے کہ راجہ تلوئی کو نوجوان تعلقداروں کے طبقہ کی حمایت حاصل ہے۔ اس طبقہ کا یہ خیال ہے کہ معمر تعلقدار کانگریسی حکومت کے مجلسی اور اقتصادی پروگرام کی جو شدید مخالفت کر رہے ہیں اس سے زمینداروں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ راجہ صاحب تلوئی ایک بڑی کثرت رائے سے پریزیڈنٹ منتخب ہو جائینگے۔

یو۔ پی میں کانگریس کے نوے لاکھ ممبر

لکھنؤ ۲۶ نومبر۔ پارسال یو۔ پی میں کانگریس کے ممبر دس لاکھ سے بھی کچھ کم تھے۔ امسال یہ تعداد ۵ لاکھ تک پہنچ جائیگی کیونکہ اب تک جو اعداد مختلف ضلعوں سے آئے ہیں ان سے تعداد ۱۲ لاکھ سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ صوبہ کے لئے جو تعداد مقرر ہے اس سے یہ کہیں زیادہ ہے۔

کماری اندرا نہرو

الہ آباد ۲۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی صاحبزادی کماری اندرا نہرو موسم سرما میں آرام کرنے کے لئے عارضی طور پر ہندوستان تشریف لائی ہیں۔ موسم سرما ختم ہونے کے بعد آپ اپنا سلسلہ تعلیم جاری کرنے کے لئے انگلستان تشریف لیجائینگی۔

یہودیوں کو بازار میں نکلنے کی ممانعت

برلن ۲۹ نومبر۔ ایک نیا فرمان صادر ہوا ہے کہ سنیچر کو دوپہر ۱۲ بجے سے رات کے ۸ بجے تک کوئی یہودی برلن کے کسی بازار میں دکھائی نہ پڑے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے — زباں پر بھی وہی آہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار — حسن — سعی

قیمت
سالانہ ہے ششماہی ۲ے
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ے
ششماہی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۲۴ اے

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۷ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ | نمبر ۴۹

ادبیات

عرضِ بیباک

جناب دورؔ ہاشمی کانپوری از سنگاپور

جناب دورؔ ہاشمی صاحب آج کل سنگاپور کی سیاحت میں مصروف ہیں۔ ناظرین صداقت واقف ہیں کہ جناب دورؔ صداقت کے قدیم عنایت فرما ہیں۔ چنانچہ آپ نے سنگاپور سے اپنے تازہ افکار صداقت کیلئے عنایت فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ :-

"دیکھئے میں بیرون ہند بھی صداقت کو نہیں بھولا اور میری صداقت اور محبت کا بین ثبوت ہے"۔

ہم کو دورؔ صاحب کی ذات سے یہ پوری امید ہے کہ وہ صداقت کو اپنی زندگی میں کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ بہرحال ہم شکریہ کے ساتھ "عرض بیباک" کو ناظرین صداقت کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اس سے پوری طرح لطف اندوز ہونگے (اڈیٹر)

عشق خوابیدہ کو بیدار بنادے۔ آجا
میری سوئی ہوئی دنیا کو جگادے۔ آجا

رحم کر گوششِ طلبگار کی محرومی پر
پائے نازک کی پھر آواز سنادے۔ آجا

بربطِ شوق کو پھر چھیڑ، باندازِ کرم
جانِ دل میں مرے پھر آگ لگادے۔ آجا

کب سے محروم توجہ ہے مرا سازِ حیات؟
ہر نفس کو مرے مضراب بنادے۔ آجا

پھر نیا کعبۂ تسلیم و یقین کر تعمیر!
پھر مرے بتکدۂ وہم کو ڈھادے۔ آجا

لوٹ لے سر کو جھکا کر مرا سرمایۂ شوق
مسکرا کر مجھے دیوانہ بنادے۔ آجا

ڈالکر اک نگہِ خاص محبت مجھ پر
سرِ کونین مری سمت جھکادے۔ آجا

جلوۂ حسن میں تابندگی عشق بھی ہو
میری صورت مجھے للّٰہ دکھادے۔ آجا

عشق نے تیرے کیا درد مجسم مجھکو!
اب مجھے تو ہمہ تن عشق بنادے۔ آجا

ماسوا کو تو مرے دل سے بھلایا تو نے
آج مجھکو بھی مرے دل ہی بھلادے۔ آجا

لالۂ و غنچۂ و مہر و مہ و انجم کبتک؟
درمیان سے یہ حجابات اٹھادے۔ آجا

یا مری شکل میں دے اپنی تجلی کو فروغ
یا پھر اپنا ہی سا مجھکو بھی بنادے۔ آجا

چاہیئے سیرگہِ تازہ بتازہ ...... مجھکو
پھر نئے ارض و سما میرے بنادے۔ آجا

عقل کا جرعۂ بے کیف پیوں میں کبتک؟
عشق کا ساغر پر جوش پلادے۔ آجا

وصل کیا ہجر ہی کیا حسن ہے کیا عشق ہے کیا؟
آج ہر پردۂ اسرار اٹھادے۔ آجا

عشرتِ ساحلِ خاموش مبارک سبکو
موجِ طوفانِ بلا مجھکو بنادے۔ آجا

حسن بے قید ترا، عشق ہے محدود مرا
آج اس فرق نمایاں کو مٹادے۔ آجا

ہے ابھی وقت! او گرنہ تری شعریت ہجر
دورؔ کو "شعرِ مجسم" نہ بنادے۔ آجا

دنیائے اسلام

شام و فرانس کے درمیان معاہدہ

وزیر اعظم شام اور وزیر خارجیہ فرانس کا مشترکہ بیان

پیرس ۱۴ر نومبر۔ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے کہ آج بعد ظہر موسیو جارج بونیہ وزیر خارجیہ فرانس اور سید جمیل مردم بک وزیر اعظم شام نے اس عہد نامہ پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے جو حالیہ گفت و شنید کے مرتب ہوا ہے اور دونوں نے مشترکہ طور پر حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

آج عہد نامہ پر دستخط کر کے حکومت شام نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۶ء کے معاہدہ اور اس کے ضمیموں کے رو سے جو انتقالی نظام طے ہوا ہے اس کے نفاذ میں جلدی کرنے کی ضرورت ہے اور دونوں حکومتیں یہ خیال کرتی ہیں کہ فریقین کی مصلحت کا تقاضہ یہ ہے کہ شامی پارلیمنٹ زیادہ سے زیادہ ۲۰ر جنوری ۱۹۳۹ء تک اپنی منظوری کا اعلان کر دے اور فرانسیسی پارلیمنٹ ۱۰ر دسمبر تک مخصوص کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کر کے ۱۳ر جنوری ۱۹۲۹ء سے پہلے معاہدہ کے نفاذ کی منظوری دیدے۔

ان حالات میں نظم دمشق کے اختیارات جن پر اب تک فرانس کا قبضہ ہے ماہ فروری کے دوران میں اہل شام کے ہاتھوں میں منتقل ہو جائیں گے۔ الاہرام کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ میں تجربہ کی مدت تین سال رکھی گئی تھی اب اس مدت میں خاصی تخفیف کر دی گئی ہے۔

وزیر اعظم شام کی مساعی

نامہ نگار الاہرام لکھتا ہے کہ حکومت شام اور فرانس کے درمیان حالیہ عہد نامہ اگرچہ مختلف سیاسی و نفسیاتی اثرات کا نتیجہ ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وزیر اعظم شام کی قابلیت، تدبر اور موقع شناسی کو اس عہد نامہ کی تکمیل میں بہت زیادہ دخل حاصل ہے۔ سید جمیل مردم بک گذشتہ موسم گرما میں جب پیرس تشریف لائے تھے تو اسوقت یہاں کی سیاسی فضا اس قسم کے عہد نامہ کے لئے بالکل غیر موزوں تھی اور معاہدہ کا انجام بہت زیادہ مشتبہ نظر آرہا تھا۔ فرانس میں ہر طرف سے معاہدہ کی مخالفت ہو رہی تھی اور مخالفین اسے کالعدم بنانے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور صرف کر رہے تھے لیکن وزیر اعظم شام نے اپنے تدبر اور قابلیت سے ہر قسم کی مخالفتوں کا مقابلہ کیا اور بالآخر حکومت فرانس کو مجبور کر دیا کہ وہ معاہدہ کی تصدیق پر اپنی رضامندی کا اظہار کرے۔

نامہ نگار مزید رقمطراز ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ اسی ہفتہ میں آخری منظوری حاصل کرنے والا تھا لیکن چونکہ مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہالی فیکس کی تشریف آوری پیرس کا وقت بہت قریب آگیا ہے اس لئے جو دو کمیٹیاں معاہدہ سے متعلق بعض مسائل پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے ان کو اجتماع کی دعوت نہیں دی جا سکی۔ اب یہ دونوں کمیٹیاں وزراء برطانیہ کی واپسی بعد جمع ہونگی اور ۱۰ر دسمبر سے پہلے معاہدہ سے متعلق اپنے کام ختم کر دینگی۔

حکومت برطانیہ کی مخالفت

نامہ نگار الاہرام لکھتا ہے کہ گذشتہ دو روز کے واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ معاہدہ کی تصدیق کی مخالفت کر رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہالی فیکس حکومت فرانس کو مجبور کریں گے کہ وہ تصدیق معاہدہ کے بارے میں اپنا تازہ رجحان تبدیل کر دے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر چیمبرلین حکومت فرانس کے سامنے ایک جدید اسکیم پیش کرنے والے ہیں جو ان کے خیال کے مطابق عربی ممالک کے لئے قابل قبول ہوگی۔ اس اسکیم کی رو سے یہودیوں کی ہجرت برقرار رکھی جائے گی۔ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ مسٹر چیمبرلین حکومت فرانس کو کہاں تک اپنا ہم خیال بنا سکیں گے۔ اس میں شبہ نہیں کہ فرانس کے بعض ملوکیت پرستوں کی ان کو حمایت حاصل ہو جائیگی لیکن ملک کی اکثریت اُن کے خیال کی حمایت نہیں کر سکتی کیونکہ ان کا خیال یہ ہے کہ مسٹر چیمبرلین کی اسکیم بہت زیادہ خطرناک ہے اور اس سے فلسطین کا مسئلہ حل ہونے کی بجائے اور زیادہ اُلجھ جائے گا۔

فلسطین کانفرنس اور عرب

الاہرام کا نامہ نگار مزید رقمطراز ہے کہ میں نے سید سعد اللہ جابری وزیر داخلیہ و خارجیہ شام سے ایک ملاقات کے دوران میں فلسطین کانفرنس کے متعلق ان کی رائے دریافت کی تو اُنھوں نے فرمایا یہ کانفرنس ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں عربوں کی شرکت کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ فلسطین میں یہودیوں کے بھی کچھ حقوق و مطالبات تسلیم کرتے ہیں حالانکہ کوئی عرب اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ فلسطین میں یہودیوں کے بھی کچھ حقوق ہو سکتے ہیں۔ عرب اور برطانوی نمائندوں کے درمیان براہ راست گفتگو ہی وہ وسیلہ ہے جسکی کامیابی کی توقع کیجا سکتی ہے۔ عرب نمائندے مفتی اعظم سے پہلے صلاح و مشورہ کئے بغیر کوئی بات قبول نہیں کر سکتے۔ جن عربی لیڈروں نے فلسطین کے سلسلہ میں برطانیہ سے بات چیت کی ہے اُن میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے بات چیت سے پہلے یا بعد کو مفتی فلسطین سے ملاقات نہ کی ہو۔ اور مجھے یہ تسلیم نہیں ہے کہ مفتی صاحب ہمسایہ عربی ممالک کی حمایت پر بہت زیادہ اعتماد رکھتے ہیں یا وہ ان کے خیالات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ بقیہ صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۹

اگریکلچرل مارکٹنگ کانفرنس

اگریکلچرل مارکٹنگ کانفرنس یعنی زرعی پیداوار کی فروخت کی کانفرنس کا اجلاس چند نہایت اہم اور مفید فیصلے کرنے کے بعد ختم ہو گیا اس کانفرنس میں حکومت ہند کے اراکین کے علاوہ صوبوں کے زرعی وزیر اور ریاستوں کے متعلقہ حکام بھی شریک ہوئے تھے۔ کیونکہ زرعی پیداوار کی فروخت کا مسئلہ تمام ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے۔

کانفرنس کا افتتاح ہز اکسیلنسی وائسرائے لارڈ لنلتھگو نے کیا اور لارڈ موصوف تمام زرعی مسئلوں سے بخوبی واقف ہیں، ناظرین کو غالباً یہ معلوم ہوگا کہ لارڈ موصوف وائسرائے ہونے سے پہلے زرعی رائل کمیشن کی چیرمین ہونے کی حیثیت سے ہندوستان آکر یہاں کے زرعی مسائل کی خوب چھان بین کر چکے ہیں۔ چنانچہ وائسرائے ہونے کے بعد ہی آپ نے ہندوستان کے زرعی مسائل سے کافی دلچسپی کا اظہار کیا انگلستان میں بھی آپکا زرعی مسئلوں سے براہ راست تعلق رہا ہے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر لارڈ لنلتھگو کے ہاتھوں اگریکلچرل مارکٹنگ کانفرنس کا افتتاح نہایت موزوں کہا جا سکتا ہے۔

ہز اکسیلنسی نے اس کانفرنس میں جو مبسوط تقریر ارشاد فرمائی ہے اسمیں چند اہم مشورے دیئے ہیں جن پر عمل کرنے سے کاشتکاروں کو بہت سے فوائد پہونچ سکتے ہیں اور زرعی کاروبار کو کافی ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔

لارڈ لنلتھگو نے ریزرو بنک آف انڈیا کی ۱۹۳۶ء کی مارکٹنگ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اس میں پیش کردہ تین تجویزوں پر زور دیا یعنی یہ کہ منڈیوں کی تنظیم کی جائے۔ گوداموں کا تحفظ کیا جائے اور نرخوں کی حد بندی کی جائے۔ اس وقت منڈیاں غیر منظم حالت میں ہیں۔ انکا کوئی ایک نظام ایک قاعدہ اور ایک قانون نہیں ہے اور وہ سرکاری کنٹرول سے کم وبیش آزاد ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ منڈیوں میں کاشتکاروں سے جو اپنی پیداوار فروخت کرتے ہیں مناسب اور منصفانہ سلوک نہیں ہوتا۔ نہ ہی خریدار کو یہ اطمینان ہوتا ہے کہ وہ جو چیز لے رہا ہے وہ صحیح قسم کی ہے اور مناسب قیمت پر مل رہی ہے۔ گوداموں کا یہ حال ہے کہ اکثر مقامات پر غلہ کچی کھتیوں میں بھر دیا جاتا ہے اور جب اسے نکالا جاتا ہے تو تہ کا غلہ قریب قریب سڑ جاتا ہے پھر بھی اسے ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ غریب انسانوں یا مویشیوں کی خوراک کے لئے فروخت کیا جاتا ہے یہ غلہ انسانی صحت کا نقصان پہونچاتا ہے اور اگر مویشیوں کے پیٹ میں جاتا ہے تو ان کے اندر امراض پیدا کرتا ہے، دودھ دینے والے مویشیوں کا دودھ اس قسم کی خوراک سے خراب ہو جاتا ہے اور اس دودھ کے استعمال سے انسان کی صحت خراب ہو جاتی ہے اگر سڑا ہوا غلہ پھینکا جائے یا ضائع کیا جائے تو اس میں بیوپاری کے لئے نقصان ہے اگر بیوپاری کسی طرح اس نقصان کو کاشتکار کے اوپر منتقل کر دیتے ہیں۔ اگر اناج رکھنے کے لئے باقاعدہ پختہ فرش کے گودام بن جائیں اور ان کا آگ پانی یا موسم یا کیڑے وغیرہ سے نقصان کے خلاف بیمہ کرا دیا جائے تو کاشتکار بیوپاری اور خریدار تینوں کو فائدہ ہو سکتا ہے نرخوں کی حد بندی بھی بہت اہم ہے بحالت موجودہ کاشتکار اور خریدار دونوں میں درمیانی آدمی یعنی بیوپاری کے رحم پر ہیں۔ اکثر بڑے بڑے بیوپاری اور تاجر کورے ہی فصلوں کا سودا کر لیتے ہیں۔ قدرتی طور پر کاشتکار سستے نرخوں پر سودا منظور کر لیتا ہے۔ بیوپاری اس اناج کو دور کر فروخت ضرورت خوب چڑھے ہوئے نرخوں پر فروخت کرتا ہے۔ کاشتکاروں کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہونچتا حالانکہ محنت کاشتکار کی ہوتی ہے اور خریدار کو بھی زیادہ قیمت دینا پڑتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر نرخوں کی حد بندی کر دی جائے تو کاشتکار کو اپنے مال کی ایک معینہ حد سے کم قیمت ہرگز نہ ملے گی۔ اور بیوپاری مقررہ سے زیادہ نفع نہ کما سکے گا جس کا یہ مطلب ہے کہ خریدار کو بھی نامناسب قیمت ادا نہیں کرنا پڑیگی۔ یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کہ موجودہ غیر منظم طریقوں سے کاشتکاروں کو ہی زیادہ نقصان پہونچتا ہے اور منڈیوں میں اُن کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ بعض اوقات ظلم کی حد تک پہونچ جاتا ہے۔

ایک اور اہم بات ہے جسکی طرف وائسرائے نے اپنی تقریر میں اشارہ کیا وہ یہ کہ اسوقت کاشتکار کو یہ واقفیت نہیں ہوتی کہ کس جگہ کس چیز کی کسقدر مانگ ہے وہ فقط اپنے گرد ولواح کی ضرورت اپنے کھیت کی حالت اور کاشتکار کی سہولت مدنظر رکھتا ہے اور اسی لحاظ سے کسی خاص چیز کی کاشت کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی محنت سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اگر اسے یہ بتایا جائے کہ فلاں جگہ فلاں چیز کی خاص طور سے مانگ ہے۔ اور وہ اس چیز کی کاشت کرے تو اس کے مال کی کھپت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ وائسرائے کا ارشاد ہے کہ مارکٹنگ افسر کا کام صرف یہ معلوم کرنا ہی نہیں ہے کہ کس جگہ کس چیز کی کھپت ہو سکتی ہے بلکہ اس کا یہ بھی فرض ہونا چاہیئے کہ کسان کو آگے کے لئے یہ بتائے کہ کس چیز کی کاشت کی ضرورت ہے۔ مارکٹنگ کانفرنس نے وائسرائے کے مشورہ کی روشنی میں تقریباً تمام متعلقہ معاملات پر مفید فیصلے کئے ہیں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جنسوں کی پیداوار قسم قیمت اور رکھ رکھاؤ وغیرہ کے متعلق تمام حالات کی پیمایش آل انڈیا پیمانہ پر مرکزی اسٹاف کی نگرانی میں کی جائے۔ کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ فی الحال جنسوں کا درجہ اور انکی قسم کا تعین کرنے کے لئے جو اسٹیشن قایم ہیں انہیں ضائع کیا جائے اور وہ تبدیل ہو... اور ... کانفرنس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جو اشیا جلد خراب ہو جانے والی ہیں انھیں منڈی تک ...

میونسپل ملازمان کا مطالبہ

میونسپل ایمپلائز ایسوسی ایشن کانپور نے ایک خاص جلسہ کرکے اپنے سابق رزولیوشن کی تائید کی ہے کہ میونسپل سروس میں بڑے عہدوں پر باہری آدمی بھرتی نہ کئے جاویں۔ اور درجہ بدرجہ موجودہ عملہ کو ترقی دیجایا کرے۔ تاکہ عملہ کی بے اطمینانی کم ہو۔ جو ان افواہوں سے ہو رہی ہے کہ کچھ باہری آدمیوں کو عہدے دینے کی غرض سے گریڈوں کی ترمیم ہو رہی ہے۔ مطالبہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور میونسپل حکام کو اس پر کافی توجہ دینا چاہیئے۔ اور موجودہ عملہ کو ترقی کے موقع ملنا چاہیئے۔ ایسوسی ایشن نے مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کو اپنا پریسیڈنٹ منتخب کیا ہے۔

ہڑتال گنیش فلاور مل میں پچھلے دنوں جو ہڑتال ہوئی تھی وہ ختم ہو گئی۔ جن لوگوں کو سالانہ ترقی نہیں دی گئی اونکو دینے کا وعدہ کر دیا گیا۔ اور ہڑتال ختم ہو گئی

کانفرنس آل انڈیا ٹیکسٹائل ورکرس کانفرنس ۲۴، ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو کانپور میں منعقد ہوگی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر سبھاش چندر بوس کو دعوت شرکت دی گئی ہے۔

جوبلی گورنمنٹ کلتری اسکول آیندہ ہفتہ گولڈن جوبلی منائے گا۔ اور ایک ہفتہ کا پروگرام بنایا جائے گا۔ پنڈت گوبند ولبھ پنت وزیر اعظم اس جلسہ میں شریک ہوں گے۔

میونسپل بورڈ ۷ر دسمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ بصدارت مسٹر بی بی سریواستوا منعقد ہوا جسمیں ممبروں کی تو تو میں میں کئی معاملوں میں انتہائی حد کو پہونچی اور بالآخر ایک صاحب جلسہ سے اٹھکر باظہار ناراضی چلے بھی گئے۔ چیرمین صاحب کو بھی جلسہ کے کنٹرول کرنے میں خاص پریشانی پیدا ہوئی حاجی محمد قمرالدین صاحب نے ایجوکیشن کمیٹی کے اخراجات کی تحقیقات کرکے رپورٹ دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کی تحریک کی تھی۔ مسٹر چٹرجی نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے ایجوکیشن کمیٹی کی کافی نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ روپیہ برباد ناجائز طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ۶۳ ہزار روپیہ کی گرانٹ بورڈ نے لوکل تعلیمی انسٹی ٹیوشن کو دی ہے۔ پنڈت شری رتن شکل کی تحریک پر چیرمین میونسپل بورڈ۔ چیرمین وسکریٹری تعلیمی کمیٹی۔ چیرمین مالی کمیٹی اور مسٹر سریواستوا کی ایک کمیٹی تعلیمی اخراجات پر غور کرکے رپورٹ دینے کے لئے بنائی گئی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ ۲ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر اے۔ ایم سوٹر منعقد ہوا۔ دلیپ پور روڈ کے حلیم پارک کو دوبارہ بنانے کیلئے ٹو بلاک ب میں ٹو ویلٹ میں ایک پارک بنانے کے تخمینے منظور ہوئے۔ ٹو شکٹی میں کھیل کا میدان اور دوسرے کاموں کے لئے ٹنڈر منظور ہوئے بسیہ مئو نالہ اسکیم مزدوروں کے لئے کوارٹر بنانے کی تجویز منظور ہوئی اور رانے پورہ اسکیم میں بھی اس قسم کا لے اوٹ بنانے کی تجویز منظور ہوئی۔ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ پارک کے چبوترہ کی تعمیر کا نمونہ اور تخمینہ میونسپل بورڈ بھیجنا منظور ہوا مسٹر ڈی۔ وِلیے WALL آئی۔ سی۔ ایس کو ٹرسٹ کی ایگزیکیوٹو افسر کے عہدہ کے لئے گورنمنٹ سے مانگے گی۔ درخواست کی گئی۔ ۹۱۲ ہزار روپیہ قیمت کی زمین کی فروخت منظور ہوئی

آئینۂ کانپور

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۸ء کو ہوگا جسمیں انسپکٹر جنرل صاحب شفاخانجات کے اس خط پر غور ہوگا جسمیں دریافت کیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے دیہاتی اسپتالوں کے لئے کسقدر سامان اور دواؤں کی ضرورت ہے جس کے لئے گورنمنٹ روپیہ کی امداد کرے گی۔

سادھوؤں کے پاس لڑکا کتکی کے میلہ کے دن ایک ۹ سال کا ہندو لڑکا کھو گیا تھا ۴ر دسمبر کو سرسیا گھاٹ پر سادھوؤں کے گروہ میں اس لڑکے کو اسکی ماں نے پہچانا اور بڑی جد وجہد کے بعد اس لڑکے کو حاصل کیا گیا۔ سادھو اس لڑکے کو دینا نہیں چاہتے تھے۔

ہیوسن کمپنی کی ہڑتال ختم لیبر کمشنر صاحب کی کوشش سے ہیوسن کمپنی کی ہڑتال ختم ہو گئی منتظمان مل نے مزدوروں کی تخفیف شدہ مزدوروں کو واپس کرنے کا وعدہ کر لیا ہے اور یہ بھی وعدہ کیا گیا ہے کہ جو مزدور ۱۲ر دسمبر تک کام پر واپس آجاویں گے انکی مزدوری پرانی شرح سے دی جائے گی۔ مزدوروں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ۱۵ دن کے نوٹس بغیر کام نہیں چھوڑ سکتے۔

تصحیح ۳ر دسمبر کے صداقت میں صفحہ اول پر "آہ اے غازی کمال" کے عنوان سے جو نظم جناب روحی الہ آبادی کی شایع ہوئی تھی اسمیں چھٹے شعر کے مصرعہ ثانی میں "اے" کا لفظ اور ساتویں شعر کے مصرعہ اول میں "یاس" کا لفظ غلطی سے رہ گیا ہے دونوں صحیح شعر حسب ذیل ہیں ناظرین درست فرمالیں:-

چھٹا شعر:
آہ اب بزم محبت میں کہاں رنگینیاں
قبر میں پنہاں ہے تو اے دولت ترکی کے لال

ساتواں شعر:
کیوں نہ چھا جائیں دلوں پر یاس وغم کی بدلیاں
تیرا اب نعم البدل ملنا ہے دنیا کو محال

انوار عالم جنتری ۱۹۳۹ء تمام ہندوستان میں کانپور ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اس قسم کی جنتریوں کا موجد اول ہے اور یہاں کی جنتریوں کو جو شہرت دوام اور مقبولیت عام حاصل ہوئی وہ کسی دوسری جنتری کو نصیب نہ ہو سکی۔ چنانچہ اسکا بین ثبوت منشی رحمت اللہ رعد کی بڑی جنتری اور سید عبداللہ علم کی علمی جنتری ہے۔ جس کے نام سے نہ صرف ہندوستان کا بچہ بچہ بلکہ غیر ممالک کے لوگ بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ ان دونوں جنتریوں کی اب وہ حالت نہیں رہی، لہذا اب اس کی اشد ضرورت تھی کہ ایک نہایت کارآمد اور مفید جنتری کا اجرا ہو چنانچہ کانپور کے کتابوں کے مالک انجار حاجی محمد سعید مالک مجیدی پریس کانپور کے زیر اہتمام سے "انوار عالم جنتری" کے نام سے ایک جنتری شایع ہوئی ہے جو اپنے اندر کانپور کی روایات کے مطابق وہ تمام خوبیاں رکھتی ہے جو ایک کارآمد اور مفید جنتری میں ہونا چاہیئے اسوقت اس جنتری کی ایک کاپی ہمارے پیش نظر ہے ہمکو امید ہے کہ یہ جنتری ہر شخص کے لئے کارآمد ثابت ہوگی۔

حامیان اردو سے اہم درخواست ۱۸ر دسمبر کو ایک آل انڈیا "یوم اردو" منایا جا رہا ہے کانپور میں بھی "بزم حیات اردو" اسی سلسلہ میں ایک جلسہ کرنا چاہتی ہے جسکی اطلاع آیندہ دیجاویگی۔ لہذا حامیان اردو سے درخواست ہے کہ اسباب پامالی اردو" اور انکے دور کرنے کی تدابیر جو ...

ای۔ آئی ریلوے کی سفری اسکیم

نئے سال اور بڑے دن کی تعطیل عنقریب آرہی ہے اور ان تعطیلوں میں کس جگہ جانا چاہیئے۔ یہ خیال ہر ایک کے دل میں ابھی سے آرہا ہے۔ ٹھیک اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ای۔ آئی۔ ریلوے نے ایک گیارہ دن کا رعایتی ٹکٹ اس موقع کے لئے جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے آپ لکھنؤ سے روانہ ہو کر اجودھیا۔ بنارس۔ گیا۔ ہوڑہ جمشید پور جنکشن بیدناتھ دہام بختیار پور۔ پٹنہ۔ کانپور ہوتے ہوئے لکھنؤ واپس آسکتے ہیں۔ اس رعایتی ٹکٹ کے دام درجہ اول کے لئے 8/8/6 درجہ دوم کے لئے 43/6/6 انٹر کلاس کے لئے 23/6/6 اور تھرڈ کلاس کے لئے 13/7 رکھے گئے ہیں۔ یہ گیارہ دن کا سفر اسی ماہ دسمبر کی ۱۴ تاریخ سے ۳۱ تاریخ تک کسی دن شروع کیا جاسکتا ہے۔ دراصل اتنے بڑے سفر کے لئے تیسرے درجہ کا کرایہ مبلغ ۱۳ روپے ایک وہ رقم ہے جو ہر ایک اوسط درجہ کا انسان بڑی آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ اس دلچسپ سفر کو طے کرنے کے لئے مندرجہ ذیل خاکہ تیار کیا گیا ہے۔

پہلے دن صبح لکھنؤ سے روانہ ہو کر ۱ بجے دن کو اجودھیا پہونچے۔ یہاں سے ۴ بجے شام کو چلکر ۱۰ بجے رات کو بنارس آئے۔ دوسرے دن اور رات کو بنارس رہ کر تیسرے دن شام کو بنارس سے گیا پہونچے۔

چوتھے روز دن بھر گیا رہ کر رات کو روانہ ہو کر پانچویں روز صبح ہوڑہ پہونچے۔ چھٹے اور ساتویں روز کلکتہ گھومے اور رات کو ہوڑہ سے روانہ ہو کر آٹھویں روز جمشیدپور پہونچے۔ اسی دن یہاں سے دیدناتھ دہام بھی دیکھکر نویں روز بختیار پور پہونچکر اسی دن راجگیر کنڈہ دیکھکر پٹنہ پہونچے اور دسویں روز تمام دن پٹنہ رہ کر گیارھویں روز ۱۲½ بجے رات کو پٹنہ سے چلکر ۱½ بجے دن کو کانپور آجائیے اور ۸ بجے رات تک کانپور گھومنے کے بعد ۸½ بجے کی گاڑی سے گیارھویں روز لکھنؤ واپس پہونچ جائیے۔

ان جگہوں پر حسب ذیل مقامات قابل دید ہیں:

اجودھیا:- رام چندر سیتا اور ہنومان جی کے مندر۔

بنارس درگا۔ ان پورنا۔ وشوناتھ۔ اور سونے کا مندر وہ دیگر دریائی سیر

گیا وِسنو پد۔ بدھ گیا وغیرہ

کلکتہ گھوڑ دوڑ۔ کتا دوڑ۔ ہاگ۔ مارکیٹ فورٹ ولیم۔ ہائیکورٹ۔ اور زندہ عجائب گھر۔ بوٹانیکل گارڈن۔ ایڈن گارڈن۔ کالی گھاٹ۔ ماربل پیلس۔ ہندوستانی عجائب گھر وغیرہ

ویدناتھ دہام سطح سمندر سے ۹۵۰ فٹ اونچائی پر واقع ہے تمام مندر قابل دید ہیں

راجگیر قدرتی چشمے۔ بدھ کے زمانے کی تاریخی کھوہ۔ اور پہاڑیاں۔

پٹنہ سلطنت موریا کے زمانے کے تاریخی مناظر عجائب گھر۔ ہائی کورٹ یونیورسٹی

کانپور ہندوستان کا مانچسٹر ہے میموریل ویل۔ میسکر گھاٹ۔ ملیں۔ پراگ نرائن کا مندر۔ کیلاش مندر۔ شیشے کا مندر۔ وغیرہ

ان تمام مقاموں پر ہوٹل۔ دھرم شالے وغیرہ موجود ہیں۔ ہر درجہ ... دستیاب ہو سکتی ہیں۔

ہم انکے دل ودماغ اور ذہن میں محفوظ ہوں لکھکر ارسال ... ہماری "بزم حیات اردو" کو بذیل پتہ ارسال فرمانے کی زحمت گوارا فرماویں تاکہ ہم جلسۂ "یوم اردو" کے ...

سبدِ گل

ہر ہٹلر کے منصوبوں کی بھی کوئی تاہ ہیں. یہ ایک خبر یہ بھی ہے کہ آپ ہندوستان پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہیں، اور اس سلسلہ میں شاہ فارس رضا شاہ پہلوی کو جرمن آنے کی دعوت دی ہے۔
ہٹلر صاحب کا یہ منصوبہ بہت منحوس ہے۔ نپولین نے جب ہندوستان کی طرف رخ کیا تھا تب اسکو شکست ہوئی تھی اور اگر ہٹلر صاحب نے ارادہ کیا تو ان کا بھی وہی حشر ہوگا یہاں تو بس ایک یوروپین قوم کا راج رہ سکتا ہے اور وہ ہے برطانیہ اگر یقین نہ ہو تو تاریخ کے صفحات پلٹ کر دیکھ لو. فرانس، پرتگال، ہالینڈ سب نے اس ملک پر پہنچے جانا چاہے مگر یہاں کا راج تو ان جزیرہ والوں ہی کی قسمت میں لکھا تھا۔

ہٹلر صاحب کے ایک جرنیل نے یہ عام اعلان کر دیا ہے کہ ہمارے یہاں سے جتنے یہودی جس کا جی چاہے لے جائے ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے۔
مگر یہ اعلان نہیں کیا کہ ان کی دولت بھی ساتھ ہی جائیگی یا وہ جرمنی میں ہی ہڑپ کرلی جائیگی۔

بیچارے عربوں کے لئے ہر ہٹلر کے دل میں بڑا درد ہے اور وہ فلسطین کی فکر میں گھلے جارہے ہیں، جب کوئی اُن سے ذکر کرتا ہے کہ آپ یہودیوں پر ایسے مظالم کر رہے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ میں کیا ظلم کر رہا ہوں. فلسطین میں دیکھو برطانی حکومت کیا ستم ڈھا رہی ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ تو نہ کہ میری اور نہ میں کہوں تیری. اس حمام میں سبھی ننگے نظر آتے ہیں۔

یہی نہیں کہ زبانی طور پر عربوں سے ہمدردی کی جارہی ہو لکہ جرمنی میں عربوں کی ایک انجمن قایم ہوگئی ہے. اور اس کی جانب سے عرب ڈے بھی منایا گیا اور اس انجمن کی شاخیں تمام یورپ میں قایم کی جارہی ہیں. اب تک دو لاکھ ممبر بن چکے ہیں۔
بس یہی بات ٹھیک سمجھ میں آتی ہے کہ اہل برطانیہ کی جانب سے تو تمام دنیا میں یہودیوں کے منظم کرنے کا انتظام کیا جائے اور جرمنوں کی جانب سے عربوں کی تنظیم کا اہتمام ہو۔
دیکھئے پالا کس کے ہاتھ رہتا ہے۔

مہاتما گاندھی جرمنی کے یہودیوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ستیہ گرہ شروع کردیں اور موجودہ ذلت پر موت کو ترجیح دیں۔
دولت مند فرقے ایسا نہیں کیا کرتے۔

اڑیسہ میں، ریاستیں زور باندھے بیٹھے ہیں ڈھنکانیل میں کچھ نہیں تو سات بار گولی چل چکی ہے. اور پچاس سے زیادہ عورتیں بے عزت کی جاچکی ہیں۔ تلچر سے بارہ ہزار کسان ہجرت کر گئے ہیں اور برطانی ہند میں پناہ گزیں ہیں. مصیبت یہ ہے کہ اڑیسہ کی کانگرسی حکومت ان ریاستوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی کیونکہ انکا تعلق براہ راست حکومت عالیہ سے ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو فرماتے ہیں کہ میں یورپ میں جاکر یوروپین لباس ایسلئے پہنتا ہوں کہ اگر وہاں کوئی شخص کرتہ دھوتی پہنکر نکلے تو اس پر خواہ مخواہ انگشت نمائی ہوتی ہے اور وہ اس ماحول میں اسی طرح بھدا معلوم ہوتا ہے جیسے ہندوستانی دیہات میں کسی شخص کا کوٹ پتلون پہنکر نکلنا۔

یوپی اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس میں آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت و زراعت نے فرمایا کہ مخالفوں نے حکومت کو نظم میں یا نثر میں یا دونوں میں خوب کوسا ہے لیکن ہیچر لپراس کا کوئی اثر نہیں ہوا

ادبِ لطیف

ڈاکٹر ٹیگور کا ایک گیت

میرا شاہد تو ہمیشہ میرے دل میں ہے۔
اسی لئے تو میں اسے ہر جا دیکھتا ہوں۔
وہ تو میری پلکوں پر رہتا ہے۔
اسی لئے تو میں اسے ہر جا دیکھتا ہوں۔
میں نے دور و دراز کا سفر اختیار کیا تاکہ اس کی شیریں آواز سنوں۔
آہ! افسوس!! یہ سب کچھ بے ثمر تھا۔
جب میں واپس آیا تو میں نے اسکو پایا۔
اپنے ہی گیتوں میں۔
تم کون ہو؟
جو گداگروں کی طرح ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر اسکی جستجو کر رہے ہو
میرے دل میں آؤ۔
اور اس کے رُخ تاباں کو میری آنکھوں کے آنسوؤں میں دیکھو۔
کاہلی،
ہم اپنی نشستوں سے چمٹ جاتے ہیں اور کوئی حرکت نہیں کرتے۔
پھولوں کی خاموشی سے مرجھانے کی آشنا دیتے ہیں اور ثمر بار آور ہونے کی کلفت کو دور کرتے ہیں۔

حکومت لتھونیا مستعفی!

کوناس ۸ دسمبر. علاقہ میمل کے جرمن باشندوں نے حکومت خود مختاری کا مطالبہ پیش کردیا. اور زبردست ایجی ٹیشن شروع کردیا ہے اس سے وہاں نہایت خطرناک صورت حالات پیدا ہوگئی ہے. اس کی وجہ سے لتھونیا کی کیبنٹ مستعفی ہوگئی ہے. اور نئی کیبنٹ بن گئی ہے. نادر سروناس جو سابق کیبنٹ میں وزیر اعظم تھے نئی کیبنٹ میں بھی وزیر اعظم رہیں گے. لیکن وزیر خارجہ ڈاکٹر موزرلس کیبنٹ سے علیحدہ ہوگئے ہیں میمل کے جرمن ان کے سخت خلاف تھے ان کی جگہ ارکنیس وزیر خارجہ مقرر ہوئے ہیں۔ میمل لتھونیا میں ایک علاقہ ہے جس میں جرمنوں کی اکثریت ہے۔

بہار ساہوکارہ ایکٹ

پٹنہ ۷ دسمبر. پٹنہ ہائیکورٹ نے بہار ساہوکارہ ایکٹ کی دفعہ ۱۵ کو بھی اس بنا پر ناجائز قرار دیدیا کہ یہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۷ کے خلاف ہے۔
ایک مقدمہ کی اپیل کے سلسلہ میں یہ قانونی نکتہ پیدا ہوا ہے. عدالت نے فیڈرل کورٹ میں اپیل کرنے کی اجازت دیدی ہے. پٹنہ ہائیکورٹ حال ہی میں بہار ساہوکارہ ایکٹ کی تین اور دفعات کو خلاف قانون قرار دیچکا ہے۔

لندن میں فلم ممنوع قرار دیدیگئی

لندن ۶ دسمبر. ایک فلم موسومہ "ریلیف آف لکھنؤ" کو جو بورڈ آف فلم سنسر نے ممنوع قرار دے دیا ہے. معلوم ہوا ہے کہ فلم کے بنانے والے مسٹر مورس اموی اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرینگے. یہ فلم ۱۸۵۷ء کے غدر سے متعلق ہے. جب کہ برطانی فوج لکھنؤ میں گھر گئی تھی اور کانپور جاکر دوسرے دستہ نے بچایا تھا۔

ہندو مہاسبھا کا پریسیڈنٹ

دہلی ۷ دسمبر. ہندو سبھا کے حلقوں نے تحقیق کرکے یہ معلوم ہوا ہے کہ ہندو مہاسبھا کے بیسویں سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے جو کرسمس کے دنوں میں ناگپور میں ہوگا شری یت ونائک دامودر ساورکر دوبارہ منتخب ہوگئے ہیں۔

عالمِ نسواں

ولایت میں پانی کھینچنے والیاں

"پانی کھینچنا" بہت عمدہ جسمانی ورزش سمجھی جاتی ہے. میں نے امریکہ میں بہت سی جگہوں پر عورتوں کو پانی کنوئیں میں سے بھرتے دیکھا ہے مگر انگلستان میں نہیں دیکھا. میں نے دیکھا ہے کہ جو عورتیں پانی کنوئیں سے کھینچتی رہتی ہیں ان کی صحت بہت عمدہ ہوتی ہے. اور انھیں دق کی مہلک بیماری نہیں ہوتی۔
مس شارلوٹ پیٹرسن جو یول کی رہنے والی ہیں اور ڈورسیٹ کاونٹی کونسل ہنٹنگ جائنٹ کمیٹی نے ایک اخبار کو بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں لارڈ شفبری کے بیان سے متفق ہوں کہ عورتوں کو پانی کھینچنے میں کوئی تکلیف اور تحقیر محسوس نہیں کرتا. نہ کرنا چاہئے. آنے والی نسلوں کے لئے ان کے فائدہ کی خاطر ہمیں مضبوط سے مضبوط عورتوں کی ضرورت ہے. جو پانی کنوئیں میں سے اپنے ہاتھ سے کھینچ سکیں. اس میں شک نہیں کہ اگر باپ اور ماں مضبوط ہوں تو ملک کی نسلیں تندرست اور توانا پیدا ہونگی۔
لارڈ شفبری پانی کی بہم رسانی کے بورڈ کے صدر رہیں انہوں نے اس سلسلہ میں لوگوں سے مسلسل اپیلیں کی ہیں اور عورتوں کو اس جسمانی مشقت کے لئے تیار کیا ہے. معاملہ سینٹ حلز کے ایک مقام کی ایک پولیس کانسٹبل کی بیوی سے چلا جس کے بارے میں یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ اس قدر کمزور ہے کہ پانی خود بھر کر نہیں لاسکتی. اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک کانسٹبل اس کام کے لئے مقرر کردیا جائے۔
مسٹر جیمز. ایف. سی نے اس کی مخالفت شروع کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ڈورسیٹ کے مقام پر سب جگہ لمپ لگنے چاہئیں. پانی آرام سے کھینچنے کی ضرورت ہے. بہت سی جگہ اس کے نصب کرنے کی ضرورت ہے۔

جرمن اخبار کو مہاتما جی کی سچی بات بُری لگی

برلن ۷ دسمبر. مہاتما گاندھی نے اخبار "ہریجن" میں یہودیوں پر جرمنوں کے مظالم کے متعلق جو مضمون تحریر فرمایا تھا اس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے جرمن اخبار "نشاسگابی" نے مہاتما گاندھی اور اہل ہندوستان کو اپنے حملہ کا نشانہ بنایا ہے. اخبار لکھتا ہے کہ ایک ایسے مسئلہ پر رائے زنی کرکے جسکو وہ (مہاتما جی) نہیں سمجھتے مہاتما گاندھی نے اپنی تاسیں تحریک کی اور نہ ہندوستان اور جرمنی کے تعلقات کی کوئی خدمت کی ہے۔
اگر ہم ہندوستانی معاملات کی طرف توجہ دینا شروع کردیں تو پھر ہندوستانی کیا کہیں گے؟ نہ صرف انگریزوں بلکہ ہندوستانیوں کے متعلق بے شمار دلچسپ باتیں کھوج کر نکالی جاسکتی ہیں۔

فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی گفت وشنید

لکھنؤ ۷ دسمبر. معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی گفت و شنید پھر سے شروع ہونے کا امکان ہے۔
کہا جاتا ہے کہ اس بارے میں مولانا ابوالکلام آزاد اور نواب اسمعیل خاں کے درمیان خط و کتابت ہوتی ہے اور آج الہ آباد ابتدائی جلسہ کا انتظام کیا گیا ہے. جہاں کہ پنڈت جواہر لال نہرو گزشتہ شب کو واپس تشریف لے آئے ہیں۔

بچوں کی دُنیا

بولنا کس طرح چاہیئے؟

اس دنیا میں ذرا ذراسی چیز کا کچھ مطلب ہوتا ہے آپ بولتے کس طریقہ سے ہیں اس کا بھی بہت کچھ مطلب ہے. اس کی بھی اچھائی بُرائی ہوسکتی ہے. بول میں دو چیزیں ہوتی ہیں، ایک تو شبد اور دوسرے ارتھ یعنی لفظ اور معنی۔
ہمیں بولتے ہوئے دونوں چیزوں کا مطلب سوچ سمجھکر بولنا چاہیئے. ایسا نہیں کہ جو من میں آیا بول دیئے. اس طرح نقصان ہوجاتا ہے اور بہت دفعہ ذلیل ہونا پڑتا ہے۔
گالی دینا فحش باتیں زبان سے نکالنا عیب کی بات ہے. شریف بچے ہرگز ایسا نہیں کرتے. جس جگہ جس طرح بولنے کی ضرورت ہو آواز اسی طرح کی بنانی چاہیئے. اسکول کی ٹیم کا کپتان ٹیم سے جس طرح خطاب کرے گا. یعنی بات کریگا. وہ اس طریقہ سے جدا ہوگی جو اسکول کے ہیڈ ماسٹر سے وہ کریگا۔
دوسروں کی غلطیاں چھپانے اور جھوٹ بولنے سے بھی اچھے لڑکوں کو ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیئے. ایمانداری اور سچائی سب سے اچھی چیز ہے. جب تم سچ بولنے کی عادت ڈال لوگے تو دیکھو گے کہ کیسی اچھی تبدیلی تمہاری زندگی میں ہوگی. پہلے پہل ذرا اس میں دقت ہوگی. مگر رفتہ رفتہ اس کی خوبیاں تم پر ظاہر ہوجائیں گی۔

ساونڈ انجنیر اس کا کام یہ ہے کہ صدا بندی کرنے سے پہلے وہ بار بار اداکاروں سے مکالمہ سنتا ہے تاکہ مائکروفون میں ان کی آوازیں درست طریقہ پر جذب ہوسکیں، بعد ازاں فلم پر آواز نقش کرتا ہے۔
میوزک ڈائرکٹر فلمی گانوں کی نئی نئی طرزیں اور ٹیونس پیدا کرتا ہے جس سے فلم کی دلچسپیوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔
فلم ایڈیٹر اکثر اوقات فلم کی شوٹنگ دیکھتا ہے، اور منفکس فلم کے ٹکڑے (جو ابھی بے ترتیب ہیں) کا مکر پھر ترتیب کے ساتھ ایک دوسرے میں منسلک کردیتا ہے بعض وقت ڈائرکٹر بھی فلم ایڈیٹر کا ہاتھ بٹا لیتا ہے۔
فلم پروڈیوسر فلم ساز کمپنی کے مالک کو کہتے ہیں اور جسکی کافی رقم تصویر کی تیاری میں صرف ہوئی ہو۔

بیس ہزار اشخاص کی ہجرت

کٹک ۵ دسمبر. ریاست تلچر سے تازہ اطلاع ملی ہے کہ تقریباً ۲۰ ہزار اشخاص اپنے اپنے گاؤں کو چھوڑ چکے ہیں اور برطانی اڑیسہ کے ضلع انگول میں پناہ لے رہے ہیں. یہ کیمپ انگول سے ۱۷ اور ۲۰ میل کے درمیان موضع کوسالا کے قریب پڑے ہوئے ہیں حکومت اڑیسہ نے میڈیکل ڈپارٹمنٹ کو ہدایت جاری کردی ہے کہ وہ حفظان صحت کا معقول انتظام کریں اور پوری پوری احتیاط رکھیں کہ کوئی وبا نہ پھیلنے پائے برطانی اڑیسہ کے ایک کارکن مسٹر آنند پت نائک گزشتہ رات ریاست ڈھنکانیل میں گرفتار کرلئے گئے. اور گرودنگا چرن بھی گرفتار کرلئے گئے۔

پردۂ فلم

آرائینِ نگارخانہ

از جناب اے. ایچ حنفی صاحب لکھنوی
(گزشتہ سے پیوستہ)

آرٹ ڈائرکٹر یا سٹ ڈریسر اسٹیج پر سٹ قائم کرتا ہے. یعنی افسانے کے لئے اندرونی مناظر کا انتظام اسٹیج منیجر کی معاونت میں کرتا ہے، اور حسب ضرورت فرنیچر و مناظر کی آرائش کا سامان موجود رکھتا ہے۔
پروپرٹی ماسٹر اس کے پاس مکالموں کی نقل ہوتی ہے اور ایک فہرست اشیاء جو اسسٹنٹ ڈائرکٹر نے تیار کی ہے وہ اس کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ ہر چیز بوقت ضرورت اپنی جگہ پر موجود ہو. خواہ وہ مٹی کی ٹوٹی ہوئی ہنڈیا ہی کیوں نہ ہو، یہ عموماً آرٹ ڈائرکٹر کے ساتھ سٹ ترتیب دیتا ہے۔
ہیڈ کارپنٹر آرٹ ڈائرکٹر کی ماتحتی میں سٹ تیار کرتا ہے. بعض دفعہ بیرونی مناظر کے اخراجات کو کم کرنے کے لئے نگارخانہ کے احاطہ ہی میں مصنوعی مناظر بنا لئے جاتے ہیں. اسوقت بھی اسی کو یاد کیا جاتا ہے۔
لوکیشن ڈائرکٹر یہ منظرنامہ کی مناسبت سے بیرونی مناظر فراہم کرتا ہے
سینیریو رائٹر اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ پلاٹ کی مناسبت سے منظرنامہ لکھتا ہے جسے سیناریو کہتے ہیں۔
وارڈروب مسٹرس اسٹوڈیو میں یہ زنانہ پراپرٹی ماسٹر کہلاتی ہے، وہ ملبوسات کی نگراں ہوتی ہے. اور اس کا کام صرف یہ ہے کہ سین کی مطابقت سے ہر اداکار کو لباس تقسیم کرتی ہے اور گزشتہ تماشوں کی فلمبندی سے بچے ہوئے نئے اور پرانے لباسوں کو دوبارہ صاف کر کر ترتیب کے ساتھ الماریوں میں سجاتی ہے. اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی درستگی بھی کرتی ہے۔
ڈریس ڈیزائنر ایسے موقعوں پر رکھے جاتے ہیں جب کوئی غیر ملکی فلم بننے کی تیاری ہوتی ہے اور انہیں ویسے ہی ملبوسات کی ضرورت ہو تو یہ کپڑوں کے ڈیزائن بتاتا ہے۔
کنٹی نیوٹی گرل یہ شوٹنگ کے دوران میں ہر بات وضاحت کے ساتھ کاپی پر نوٹ کرتی جاتی ہے کہ فلاں ایکٹر فلاں سین میں کون سے لباس میں ملبوس تھا. اور کیا کہتا ہوا کس رفتار سے دروازے سے باہر نکل گیا اس کے سر پر کس وضع کی ٹوپی تھی یا وہ ننگے ہی سر تھا، وغیرہ وغیرہ، فلم کی کنٹی نیوٹی بڑی حد تک فلم ایڈیٹر کی رہنمائی کرتی ہے۔
میک اپ مین اس کے پاس ایک میک اپ بکس ہوتا ہے روپ سازی کے سامان میں رنگوں کی قلمیں، برش، پاؤڈر کا ڈبہ، پف، آئینہ، رومال، کنگھی، جاذب کاغذ، اور تولیہ وغیرہ شامل ہیں انھیں کے ذریعہ یہ تصویر کھینچنے سے قبل ایکٹروں کا میک اپ کرتا ہے۔
چیف الیکٹریشن اسے کیمرہ مین کے ہر اشارہ پر چلنا ہوتا ہے اور اس کے حکم کے بموجب حسب ہدایت اسٹوڈیو کی برقی شعاعوں کے آلات اور کیمرہ میں لائٹ پیدا کرتا ہے. اس کا کام بھی خطرہ سے خالی نہیں ہوتا
کیمرہ مین ڈائرکٹر کی ناک کا بال ہے. شوٹنگ ختم کر چکنے کے بعد لیبوریٹری میں بھی کام کرتا ہے، یہ بڑا حساب دان، محنتی اور دلیر آدمی ہوتا ہے. بعض مرتبہ اسے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالکر شیر وال و جنگلی جانوروں کے بالکل قریب رہ کر بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ ص

اقوال زریں

ہر سختی کے بعد آسانی خدا کا وعدہ ہے۔

بچوں کو پیار کرنے سے خدا خوش ہوتا ہے۔

غصہ کرنے سے آدمی کی زندگی کم ہوتی ہے۔

دوست وہ جو بُرے وقت میں کام آئے۔

دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھو۔

آدمی پیشہ سے ذلیل نہیں ہوتا بلکہ اپنے اطوار سے ذلیل ہوتا ہے۔

لڑائیوں کی بنیاد چودھری کی خواہش ہے۔

تعلیم سے نفرت کرنا جہالت ہے۔

ترقی زندگی کا قانون ہے۔

خوبصورتی خدا کا تحفہ ہے۔

ہر شخص کا دماغ اسکے لئے ایک سلطنت ہے۔

جہالت خطرناک زہر ہے۔ ه

موج تبسم

اُستاد:۔ اگر چار لڈوؤں کا ایک لڈو بنایا جائے تو ۶۴ لڈوؤں کے کتنے لڈو ہونگے۔

شاگرد:۔ "ایک"

استاد:۔ "کس طرح"

شاگرد:۔ پہلے ۶۴ لڈو کے ۱۶ لڈو بنے۔ ہر ان ۱۶ کے چار اور آخر کار چار کا ایک

ایک ماں اپنے لڑکے سے جو ہر وقت منہ سے تل کرتا رہتا تھا۔

"تیرا ایک ننھا بھائی آیا ہے۔

لڑکا:۔ "یہ کس ہمّے کا انعام ملا ہے"۔

خاوند:۔ میری والدہ بہت خوبصورت تھیں۔

بیوی:۔ تو شاید آپ نے اپنے والد کا نقشہ پایا ہے۔

بیوی:۔ کیا رات جس وقت آپ مکان پر واپس آئے دو نہیں بجے تھے؟

خاوند:۔ بے شک گھڑی نے گیارہ بجانے شروع کر دئے تھے کہ میں نے اس خیال سے کہ آپ کی آنکھ نہ کھل جائے دو آوازوں کے بعد ہی اس کو بند کر دیا تھا۔

ہ محبت کی خوشی محبت میں معلوم ہوتی ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

دیمک ساٹھ ہزار انڈے دیتی ہے انکا انڈا دینا بھی گھڑی کے حساب پر ہوتا ہے۔ ایک ٹک پر ایک انڈا جس کے معنی یہ ہوئے کہ ایک سکنڈ میں ایک ایک منٹ میں ۶۰ اور ایک دن میں ۸۰ ہزار انڈے دئے جاتے ہیں۔ جب انڈا دینا شروع ہوا۔ تو مہینوں لگاتار انڈے پر انڈے نکلتے چلے آتے ہیں اور انڈے دینے والی بڑی دیمک سالہا سال تک زندہ رہتی ہے اب حساب لگا لیجئے کہ کتنے زیادہ انڈے دئے جاتے ہونگے۔

جزیرہ فلپائن میں تو گز گز بھر اونچے ٹیلے دیمک بنا ڈالتی ہیں، بہت باریک مٹی کو اپنے منہ کی رال سے سان کر دیمک مکانات کی باہری دیواریں بنا لیتی ہیں جو کہ اتنی سخت ہوتی ہیں کہ اگر خدانخواستہ آس پاس کی گھاس پھوس میں آگ بھی لگ جائے تو وہ اپنی کوٹھریوں میں چھپی ہوئی صحیح سلامتی کے ساتھ بیٹھی رہتی ہیں اوپری دیوار کے اندر، لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ریزے استر کاری کے طور پر لگے رہتے ہیں۔

افسانہ

پچاس لاکھ کا چک

اچھا اس چک پر دستخط کرو۔

میں دستخط نہیں کروں گی۔

تم کو دستخط کرنے ہونگے۔ بہتر یہ ہے کہ تم بخوشی دستخط کر دو۔ ورنہ پھر جور و جبر سے کام لیا جائیگا

میں دستخط ہرگز نہیں کرونگی چاہے تم جان ہی سے کیوں نہ مار ڈالو۔

نتھو اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ میں ڈالدو۔ اس کے سر کے بال پکڑ کر خوب کھینچو تاکہ اس کا دماغ درست ہو جائے۔ نیز یہ ہماری قوت سے آگاہ ہو کر دستخط کرنے پر تیار ہو جائے۔

ظالمو، کمبخت ڈاکوؤ۔ تم کو ایک یتیم اور مسکین لڑکی پر ہاتھ اُٹھاتے شرم نہیں آتی۔ ڈرو کمبختو اس مالک کل، خدا سے ڈرو جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے۔ مجھ کو وہی تمہارے پنجہ سے چھڑا سکتا ہے۔

تو دستخط کرے گی کہ نہیں؟

میں ایک مرتبہ کہہ چکی کہ میں دستخط نہیں کرونگی پھر مجھ سے بار بار کیوں پوچھتے ہو؟

نتھو اس کو اُٹھاؤ اور اس کو کوٹھری میں ڈالدو جو اس قسم کے قیدیوں کے لئے مخصوص ہے

ڈاکوؤں نے حسینہ کو اٹھا کر ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں ڈالدیا۔ اذیت اور ایک ناقابل برداشت اذیت نے حسینہ کو بے قرار کر دیا۔

کیا میں چک پر دستخط کر دوں، ہاں میں دستخط کر کے ان ناقابل تحمل تکالیف سے نجات حاصل کر سکتی ہوں؟ اس نے بلند آواز سے کہا۔ پھر سوچنے لگی۔ آہ پچاس لاکھ روپیہ کا چک ہے۔ میرے باپ نے میرے لئے رکھا ہے۔ اس کا روپیہ اگر ڈاکوؤں کو مل گیا تو میں کہیں کی نہ رہونگی۔ فقر و فاقہ کی تکالیف سے دوچار ہونا پڑے گا، اور پھر میری زندگی ایک فقیرنی سے بھی کسی طرح کم نہ ہوگی، میرے بلا دستخط کے اس چک کا روپیہ کسی کو نہیں مل سکتا۔ کیونکہ میرے باپ نے اس چک پر لکھ دیا ہے کہ بلا حسینہ کے دستخط کے اس چک کا روپیہ کسی کو نہ دیا جائے۔ اے میرے خدا میں کیا کروں۔

ایک کھٹکا ہوا۔ کوٹھری کی دیوار پر ایک ہاتھ کا سا سایہ نمودار ہوا، اور سایہ بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ ایک پورا آدمی بن گیا۔ حسینہ نے اس آدمی کو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، وہ ڈری اور خوف سے اس کے بدن پر لرزہ طاری ہو گیا۔

سایہ نے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا کہ ڈرو مت اور میرے پیچھے چلی آؤ۔ حسینہ سایہ کے تعاقب میں چلی۔ اس کو ایک سرنگ نظر آئی۔ سرنگ سے نکل کر وہ سایہ کے پیچھے پیچھے ایک میدان میں پہنچی، اور آگے چلکر اپنے مکان میں داخل ہو گئی، سایہ غائب ہو گیا۔

بہرام ڈاکو خواب غفلت میں پڑا سو رہا تھا۔ اسکی ٹولی کے بدمعاش ادھر اُدھر شراب کے نشہ میں مدہوش پڑے ہوئے تھے۔ محافظ بھی نشہ میں مست پڑے تھے۔

ایک آدمی دروازہ میں داخل ہوا وہ سیدھا بہرام کی چارپائی کے پاس پہنچا۔ ادھر اُدھر کچھ دیکھا۔ سرہانے دیوار پر کوٹ کی جیبیں تلاش کیں۔ اور اس میں سے ایک کاغذ نکالکر چلتا بنا۔ نیند اور غافل نیند کے متوالوں کو کچھ بھی نہ لگا۔

۲ حسینہ کے مکان کی طرف ایک شخص چھپتا چلا جا رہا تھا۔ صورت و شکل سے رات والے سایہ سے مشابہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ حسینہ کے مکان میں داخل ہوا۔ حسینہ کو محبت بھری نظر سے دیکھا، اور اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا پرچہ دیا۔ حسینہ نے پرچہ کو دیکھا اور حیرت بھری نظر سے اس شخص کی طرف دیکھکر پوچھا:۔

"یہ کاغذ تم کیونکر لائے۔ یہ تو بہرام کے پاس تھا۔ نوجوان نے گویا کچھ سنا ہی نہیں، اور آناً فاناً وہاں سے غائب ہو گیا۔

حسینہ بھاگ گئی، اور چک بھی گم ہو گیا کیونکہ حسینہ کی کوٹھری کا قفل بدستور باہر سے لگا ہوا ہے، بہرام نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا وہ سب خاموش تھے۔ کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

بہرام نے اپنے ساتھیوں کو پھر حسینہ کے مکان پر چلنے اور اس کو اُڑا لانے کے لئے حکم دیا۔ چار آدمی تیار ہو کر حسینہ کے مکان کیطرف چلے۔

حسینہ خواب راحت کے مزے لے رہی تھی۔ چار ڈاکو دیوانہ وار اس کے گھر میں گھس گئے اور اس کو زبردستی نیند سے اٹھایا۔

وہ چک کہاں ہے؟ ہم کو دو، اور اس پر دستخط کر دو۔ بہرام نے حسینہ سے کہا۔

حسینہ ابھی کچھ جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ ایک ڈاکو نے چلا کر کہا۔

مردود یہاں سے جا۔ اس مکان میں بھوت رہتے ہیں بھوت، بھوت کوئی چیز نہیں۔ تم کو وہم ہو گیا ہے نہیں جناب ذرا ادھر دیکھئے۔ نتھو مردہ پڑا ہے اس کے سر پر کسی نے چپت ماری ہے اور اس زور سے کہ اس کے صدمے سے اسکی جان نکل گئی، دوسرے ساتھی نے بھی نتھو کی لاش کو دیکھا اور وہ دونوں لرزہ براندام ہو گئے۔

کسی انسان نے تمہاری غفلت کی وجہ سے تم پر حملہ کیا ہے۔ گھبراؤ مت حسینہ کو اُٹھا لو اور چلو بہرام نے کہا۔

دیوار پر کچھ ہاتھوں کے سایہ نمودار ہوئے کبھی اس دیوار پر کبھی اس دیوار پر۔۔۔۔ یہی ہوگی ہے ہمارے سردار یہی ہے دیکھئے دیوار پر۔

بہرام نے چاروں طرف دیکھا۔ ایک شخص اسے اپنی طرف حملہ آور ہوتے ہوئے دکھائی دیا۔ اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ وہ مع اپنے ساتھیوں کے وہاں سے بے تحاشا دوڑا۔ بازار میں سڑک کٹائی کے لئے کنکروں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ تینوں دوڑ کی روانی میں کنکروں پر جا پڑے۔

دن نکل آیا تھا حسینہ خواب شیریں سے بیدار ہو چکی تھی۔ وہ اب خوش تھی۔ مگر رات کے واقعات رہ رہ کر اسے یاد آتے تھے بعض وقت وہ پریشان بھی ہو جاتی تھی۔ یہ سایہ کیا ہے آخر یہ کون آدمی ہے، جو دن رات میرے پیچھے رہتا ہے اور مجھے دشمنوں سے بچاتا ہے۔ ایک ڈاکو کو اس نے کس پھرتی سے مارا۔ اور اس کی لاش کو نہ معلوم کہاں غائب کر دیا۔ دوسرے ڈاکو اس کے سایہ سے ڈر کر کیسے بھاگ گئے۔ اب بھول کر بھی اس طرف کا رُخ نہ کریں گے حسینہ اپنے خیالات میں منہمک تھی کہ اسے پھر کچھ سایہ نظر پڑا۔ اور آناً فاناً میرا ایک آدمی اس کے سامنے کھڑا تھا۔

میرے محسن تم کون ہو؟ تم میری خاطر ڈاکوؤں سے کیوں لڑتے ہو، تم یکایک نمودار ہوتے ہو اور آناً فاناً غائب ہو جاتے ہو۔ یہ عجیب خاصیت تم نے کہاں سے حاصل کی۔

نوواردنے بھولے پن سے حسینہ کی طرف

دیکھا مسکرا کر اردگرد کی بڑی چیزوں سے کھیلنے لگا۔

حسینہ نے پھر اسکو مخاطب کر کے کہا۔ تم نے میری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔

نووارد نے ایکی دفعہ ذرا اوپر کی نظر اٹھا کر دیکھا۔ مگر جلد ہی اسکی نظر نیچی ہو گئی۔ اور وہ مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

حسینہ نے پھر تیسری بار نووارد کی طرف دیکھا اور کہا کیا مجھے اپنے حالات سے بےخبر ہی رکھو گے

نووارد کسی قدر بے چین ہو گیا۔ اس کے بدن میں رعشہ پیدا ہو گیا۔ دل دھڑکنے لگا اپنے دل کو قابو میں کر کے زمین سے ایک کوئلہ اٹھایا اور دیوار پر یہ الفاظ لکھ دیئے۔

"اپنے مفصل حالات لکھکر مجھے دو۔ میں اپنا حال تم کو بتلاؤنگا۔ بھولی بھالی لڑکی تم نے غور نہیں کیا۔ میں بے زبان ہوں۔

حسینہ نے ایک کاغذ پر اپنا حال اسطرح لکھا۔

میرے باپ کا نام نعیم الدین تھا وہ شہر کے روساء میں سے تھے۔ ابھی میں دو ہی سال کی تھی کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور میرے والد نے میری غور و پرداخت میں بے دریغ روپیہ صرف کیا۔ اسوقت میری عمر ۱۴ سال کی ہے۔ چھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ان کی وفات کا صدمہ مجھے بے حد ہوا۔ مگر چونکہ میری کئی ملازمہ تھیں۔ اسلئے زندگی بسر کرنے میں مجھے کوئی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ میرے والد نے ایک بکس میں ۵۰ لاکھ روپیہ کا چیک رکھا تھا، اور اس چیک کا روپیہ بنک میں جمع ہے۔ والد صاحب نے مجھ سے کہا تھا کہ تم اس چیک کو شادی کے وقت نکال لینا اور اسپر دستخط کر کے روپیہ بنک سے نکال لینا۔ گزشتہ رات کو میں سو رہی تھی کہ مجھے کچھ کھٹکا محسوس ہوا اور ڈاکو گھر میں گھس آئے۔ انہوں نے گھر کا کونہ کونہ چھان مارا۔ اور جو کچھ انکے ہاتھ لگا لیکر چلتے بنے۔ صبح کو میں نے دیکھا کہ چیک غائب ہے مگر میں مطمئن تھی کہ بلا میرے دستخط کے وہ چیک کسی کے کام نہ آئے گا۔ میں اسی خیال میں تھی کہ ڈاکو آئے اور انہوں نے مجھ سے اس چیک پر دستخط کرنے کو کہا۔ میں نے صاف انکار کر دیا۔ ڈاکوؤں نے مجھے خوب مارا پیٹا، اور اپنے گھر لے جا کر مجھے ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں بند کر دیا۔ اس کے آگے کا حال آپ کو معلوم ہی ہے کہ آپ وہاں سے مجھے نکال لائے۔ اور دشمنوں سے مقابلہ کیا کہ اب کبھی اسکو ادھر آنے کا حوصلہ نہ ہوگا۔ اب مہربانی فرما کر آپ اپنے حالات تحریر فرمایئے۔

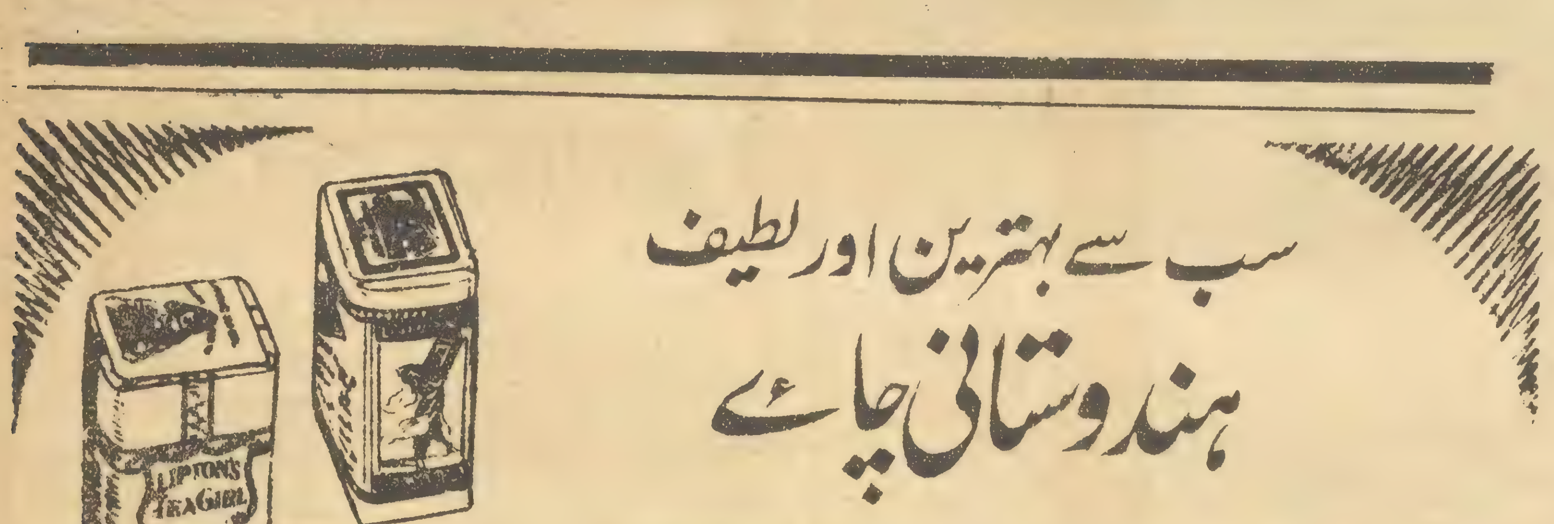
نووارد شخص نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور جیب سے ایک کاغذ نکالکر حسینہ کو دیدیا۔ حسینہ نے پڑھا لکھا تھا۔

میرا نام علی حسین ہے۔ میری عمر ۲۲ سال کی ہوگی۔ میرے ماں باپ اس عالم فانی سے رحلت کر گئے۔ مال و دولت میرے باپ نے کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ والدین کی وفات کے بعد کسی نے مجھ سے اتنا بھی نہ پوچھا کہ میاں کیا کرو گے اب بسر اوقات کیونکر ہوگی۔ اہل دنیا کی اس بے اعتنائی سے میرا دل بھر گیا اور میں نے عہد کیا کہ میں شہر چھوڑ کر جنگلوں میں نکل جاؤنگا۔ اور صرف جنگلی اشیاء پر بسر کرونگا۔ چنانچہ میں دن بھر جنگلوں میں پھرتا جس جگہ رات ہو جاتی وہیں قیام کر لیتا۔ اور زمین پر پڑ کر سو رہتا بھوک لگتی تو گھاس پتے چبا لیتا۔ اس طرح میں گھومتا گھومتا مالک در ملک نکل گیا۔ لیکن آبادی سے ہمیشہ بچتا رہا۔ جنگلوں میں ہی چلا۔ وہیں سو گیا۔ جنگلی سبزیاں کھائیں۔ ایک روز میں چلا جا رہا تھا کہ میں ایسی جگہ پہونچا جہاں دہشت برس رہی تھی۔ وہاں نہ کوئی آدمی تھا نہ آدم زاد۔ نہ کوئی چرند و پرند۔ درخت بھی خشک کھڑے تھے۔ مجھے ایک کاغذ کا پرزہ ملا۔ میں نے اسے اٹھا لیا۔ بغور دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بہت ہی پھیکی سیاہی سے لکھا گیا تھا لیکن بعض مرور زمانہ نے اس کے حروف کو ہلکا کر دیا تھا۔ ورنہ وہ لکھا گیا تھا، بہت ہاتھ روک کر میں نے اسکو پڑھا۔ اسمیں لکھا تھا۔

اے شخص تو بڑا خوش نصیب ہے کہ تجھکو وہ دولت لازوال جس کے حاصل کرنے میں بڑے بڑے حکماء ناکام رہے۔ جسکی تلاش میں میرے استاد "جالس" نے بھی اپنی ساری عمر برباد کر دی۔ لیکن اس کو حاصل کر کے کچھ فائدہ حاصل نہ کر سکے، اور جو میرے استاد سے مجھے مل گئی تھی۔ لیکن میری عمر نے وفا نہ کی۔ اور میں اس سے کوئی تمتع حاصل نہ کر سکا۔ آج تجھے بے مشقت حاصل ہو رہی ہے۔ تجھ کو لازم ہے کہ تو تین درختوں کے درمیان میں جو ایک قبر ہے اسمیں ایک پتھر کا ٹکڑا تجھکو ملے گا۔ اس کو نکال لے اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھ، میری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ اور اب میں جبکہ قریب المرگ ہوں۔ یہ امانت قبر میں رکھکر اور کاغذ کا یہ پرزہ لکھکر راستے میں ڈالے دیتا ہوں کہ تو امانت کو لے اور اس سے فائدہ اٹھا لیکن کسی پر ظاہر نہ کرنا ورنہ نقصان اٹھائیگا اس جواہر کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اس کو اپنے منھ میں رکھے گا۔ سب کی نظروں سے پوشیدہ رہے گا۔ آپ سب کو دیکھے گا لیکن اس کو کوئی نہ دیکھ سکیگا۔

مجھے جب یہ پتھر ملا تو اب میرے دل میں اس کی آزمائش کا خیال آیا۔ اور میں آبادی کی طرف چل کھڑا ہوا۔ یہ پتھر واقعی یہی خاصیت رکھتا تھا۔ غرضکہ میں اس پتھر سے ایک عرصہ تک کام لیتا رہا۔ پہلے میں پتھر کو منھ میں لے کر کسی کے مکان میں گھس جاتا۔ اور پھر پتھر کو آہستہ آہستہ منھ سے نکالتا اور پھر ایکدم نکال لیتا۔ غرض کہ میں نے اس پتھر کے بارے میں پوری مشق حاصل کر لی۔ میں اس پتھر کے مل جانے سے بہت خوش تھا لیکن افسوس کہ اب میری قسمت کا ستارہ پلٹ چکا تھا۔ مجھے مرحوم کی وصیت یاد نہ رہی اور میں ایک دن اپنے ایک دوست کے اصرار سے اس پتھر کے حالات بتلانے لگا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے





میرا حلق بند کردیا۔ اس دن سے آج تک میرا حلق بند ہے۔ نہ میں کسی سے بات چیت کرسکتا ہوں اور نہ اپنے مطلب کو ادا کرسکتا ہوں۔

حسینہ بہت غور سے پرچہ کو پڑھ رہی تھی اور اس عجیب الخواص پتھر کا حال معلوم کرکے بیحد محظوظ ہوئی۔ وہ پرچہ پڑھنے میں اس قدر منہمک تھی کہ اسے علی حسین کا بالکل خیال نہ رہا، وہ خط پڑھ چکی تو فوراً علی حسین کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ اس کی حالت خراب ہے، جمائیاں آرہی ہیں۔ اس کی نظریں حسینہ کے چہرے کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت تکلیف میں ہے۔ حسینہ نے اس سے کہا کہو کیا حال ہے .... جلد ... جلد

"حسینہ اب آخری وقت ہے۔ میں نے اپنے دوست پر اس راز کو ظاہر کردیا۔ یہ میرا پہلا گناہ تھا۔ دوسری مرتبہ میں نے تم پر اس راز کو ظاہر کردیا۔ یہ میرا دوسرا گناہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اس دوسرے گناہ کی سزا موت ہوگی۔ مگر کیا کرتا تمہیں اپنی لنب سے بیماری کو اس راز سے آگاہ نہ کرنا میری قوت سے باہر تھا۔ مجھے اپنے مرنے کا غم بالکل نہیں ہے۔ لیکن تم دیکھو گی کہ پتھر بھی اب دنیا سے میرے ساتھ ہی گم ہوجائے گا۔ علی حسین نے بمشکل یہ چند الفاظ صفحہ قرطاس پر لکھے۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے میٹھی نیند سوگیا۔

حسینہ نے ہر چند تلاش کیا مگر پتھر بھی علی حسین کی روح کے ساتھ ہی دنیا سے ناپید ہوچکا تھا۔ علی حسین کے یکایک انتقال کرجانے سے حسینہ بہت پریشان تھی، رہ رہ کر اس کو علی حسین یاد آتا تھا۔ جب کبھی اس کی سہیلیاں اس سے شادی کے بارے میں کہتیں تو وہ ان کو صرف یہ جواب دیا کرتی"۔

آہ شادی، شادی کس کو کہتے ہیں میرا "پیارا بے زبان" مجھکو چھوڑ کر چلا گیا۔ کیا میں شادی کرسکتی ہوں۔

سمن لغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر

بعدالت جناب شیخ محمد طفیل احمد صاحب منصف بہادر ان اڈیشنل تواستر تھ سلطانپور۔

رام پرتاب بنوار — مدعی

بنام قاضی بشیر احمد وغیرہ — مدعا علیہ

۱۔ قاضی بشیر احمد ولد قاضی صفدر حسین
۲۔ مسماۃ مہادی کنور بیوہ راجہ بہادر سنگھ
۳۔ مسماۃ سونکی کنور بیوہ دوبری سنگھ
۴۔ جگت نرائن ولد بشاکر دین

ساکنان موضع ٹھری پرگنہ و برلنہ تحصیل و ضلع سلطانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دعوی دلایا لے مبلغ ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء وقت ۱۰ بجے پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکورہ کی کرو۔ اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم مہادیو پانڈے مفرم عدالت

مہر عدالت — اڈیشنل منصف سلطانپور

لکھنؤ ۴ دسمبر۔ یوپی سیلاب ریلیف فنڈ میں دو لاکھ روپے سے زیادہ جمع ہوچکا ہے۔

برطانیہ کی فوجی طاقت بڑھاؤ

لندن ۵ دسمبر۔ برطانیہ کو اتنا مضبوط کردیا جائے کہ دنیا کو یہ معلوم ہوجائے کہ ہم امن کو تقویت پہنچانے کے لئے جو کوشش کرتے ہیں وہ جنگ سے ڈر کر نہیں ہے بلکہ اس سے نفرت کی وجہ سے کرتے ہیں"۔ یہ ہے وہ خط وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے کنزرویٹو پارٹی کے امیدوار کو لکھا ہے جو کہ پارلیمنٹ کے ضمنی انتخاب میں ویسٹ ڈربی شائر سے کھڑا ہورہا ہے۔

مسٹر چیمبرلین مزید لکھتے ہیں کہ بین الاقوامی امن کو تقویت پہنچانے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی رفتار اسلحہ بندی کو بڑھانا چاہئیے اور قومی تحفظ کو مضبوط کرنا چاہئیے۔

جمہوری سسٹم کو برقرار رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم فسسٹ اور کمیونسٹ اصولوں کے اختلافات میں نہ پڑیں۔

اس نشست کے لئے تین امیدوار ہیں (۱) مسٹر میک نیر مناڈن (کنزرویٹو) ڈچز اتھول (انڈیپینڈنٹ) اور مسٹر میکڈانلڈ (لبرل)

۹۸ فیصدی ہرہٹلر کے حق میں

برلن ۵ دسمبر۔ سوڈیٹن لینڈ کے انتخابات کا نتیجہ سرکاری طور پر شائع ہوگیا ہے۔ ۴۴ اضلاع میں ووٹروں کی کل تعداد ۱۲۱۴۸۰۱ تھی جن میں سے ۱۹۴۱۱۹۵ ... اشخاص نے "ہاں" میں (ہٹلر کے حق میں) اور ۴۷،۰۲۰ اشخاص نے خلاف دیا۔ ۲۲۰۹ کاغذات ناجائز قرار دیئے گئے اور اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ۹۸ فیصدی ووٹروں نے ہرہٹلر کے حق میں ووٹ دیا اور ان کی حمایت کی۔

کونسل اور اسمبلی کا مشترکہ اجلاس ختم

لکھنؤ ۵ دسمبر۔ یوپی کورٹ فیس کا ترمیمی بل (سنہ ۱۹۳۸ء) پاس کرنے کے بعد یوپی کونسل اور اسمبلی کا مشترکہ اجلاس آج سہ پہر کو ختم ہوگیا۔ آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صیغہ انصاف و قانون نے اس بل کو اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ انہوں نے ہی اس مشترکہ اجلاس میں اعتراضات کے جواب دیئے۔ آپ نے اپنے جواب میں فرمایا کہ اس بل سے صرف ان امیروں پر اثر پڑے گا۔ جو خرچیلی مقدمہ بازی کیا کرتے ہیں اس بل کے پاس کرنے سے انصاف زیادہ مہنگا نہ ہوگا۔ اور غریبوں کے مفاد پر اس کا کوئی خراب اثر نہیں پڑے گا۔

یوپی میں کانگریس کے ممبران

الہ آباد ۵ دسمبر۔ یوپی نے اس سال کانگریس کے ممبران بھرتی کرنے سے گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ اس سال کل ۴½ لاکھ ممبران ۲۲ ہزار والنٹیر بھرتی ہوئے ہیں۔ اس سال ممبران کی بھرتی میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے

آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس

لکھنؤ ۳ دسمبر۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی جنرل کونسل دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں لکھنؤ میں منعقد ہوگی اور اس میں اہم مسائل پر غور ہوگا۔ مثلاً ٹریڈ یونین کانگریس کا انڈین نیشنل کانگریس سے تعلق۔ بمبئی ٹریڈ ڈسپیوٹ ایکٹ جنیوا میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں مزدوروں کی نمائندگی وغیرہ۔

جرمنی اور فرانس میں معاہدہ

پیرس ۵ دسمبر۔ جرمن وزیر خارجہ ہر وان رابن ٹروپ کی آمد کے متعلق انتظامات گزشتہ شام طے ہوگئے جبکہ موسیو بونٹ اور جرمن سفیر کے درمیان گفت و شنید ہوئی جرمنی اور فرانس کے درمیان جنگ نہ کرنے کے معاہدہ پر منگل کو ۱۲ بجے دستخط ہوں گے۔ اور اس کے بعد کئی گھنٹہ تک گفت و شنید ہوگی۔

امریکہ نیا بحری بیڑہ بنائیگا

لندن ۶ دسمبر۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر دنیا کی موجودہ صورت حالات میں زبردست تبدیلی نہیں ہوئی تو ریاستہائے متحدہ امریکہ کی کانگریس ایک نیا بحری بیڑہ قائم کرلے گی۔ جس پر ۴۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم صرف کی جائے گی۔ جب یہ بحری بیڑہ بنکر تیار ہوجائے گا تو امریکہ کا بحری بیڑہ دنیا میں سب سے زیادہ مضبوط ہوگا۔

نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۹ء کا حکومت برطانیہ کا بحری بجٹ توقع سے زیادہ ہوگا۔

بمبئی ۶ دسمبر۔ گورنر بمبئی پہلی دوسری اور تیسری مارچ کو ہونے والی یونیورسٹیوں کی کانفرنس کا افتتاح کریں گے

مرکزی اسمبلی کی کارروائی

نئی دہلی ۳۰ نومبر۔ کل کے پرشور لفظاروں کے بعد آج مرکزی اسمبلی میں کسی قدر سکون نظر آیا فائننس ممبر کے یہ یقین دلانے سے کہ وہ ایک جامع سمجھوتہ کی توقع کرتے ہیں اور سمجھوتہ کے امکانات کافی اچھے ہیں۔ لابی کی ان افواہوں کی تصدیق ہوگئی۔ جن کا کہ اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے ممبروں کے درمیان بہت چرچا تھا



صوبہ بہار کی کسان کانفرنس کا جلسہ

پٹنہ ۵ دسمبر۔ بہار صوبہ کے کسانوں کی چھٹی کانفرنس ۳ اور ۴ دسمبر کو کٹی پوسہ روڈ اسٹیشن پر ضلع دربھنگہ میں ہوئی جس میں سوامی سہجانند آچاریہ نریندر دیو شری موہن لال گوتم اور مسٹر فریدالحق انصاری وغیرہ نے تقریریں کیں اور کانگریسی حکومت سے یہ استدعا کی کہ کسانوں کی بہتری کے لئے اور زیادہ دور رس قانون بنایا جائے۔ کانفرنس نے یہ بھی طے کیا کہ لوکل باڈیز کے انتخابات میں حصہ نہ لیا جائے۔

بودھوں کا جلسہ

کولمبو ۵ دسمبر۔ بودھوں کا یہاں ایک جلسہ ہوا جس میں یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ بودھ گیا کے مندر کی قیمت کے طور پر ہم کتارا گاما کا مندر ہندوؤں کے سپرد کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ مندر جس وقت ایک بودھ راجہ نے بنوایا تھا اس وقت تک ہندو لنکا میں آئے بھی نہیں تھے۔

غیر ملکی آمدنی پر ٹیکس کے متعلق مصالحتی فارمولا

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ یونائیٹڈ پریس کے لابی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس بل کی کلاز چار اور ۵ کے ترمیموں کے سلسلہ میں پارٹی لیڈروں کی کانفرنس میں جو آج شام کو غور ہوا ہے۔ اور جس میں ہوم ممبر بھی شریک تھے۔ اس میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کرنا طے ہوا ہے۔

اس صورت میں جبکہ ان تمام کاروباروں پر جن پر کہ ہندوستان کے جغرافیائی حدود سے باہر کنٹرول کیا جاتا ہے تو ایسے کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائے۔ برطانوی کمپنیوں کے متعلق یہ طے ہوا کہ اگر ان کے ذریعہ کے تمام کاروبار کا بڑا حصہ ہندوستان میں ہو تو غیر ملکوں میں جو رقم لگائی ہے اس پر وہ ٹیکس ادا کریں گے۔ برطانوی افراد کے متعلق یہ طے ہوا ہے کہ انہیں بھی غیر ملکی رقومات پر ٹیکس ادا کرنا ہوگا بشرطیکہ وہ عام طور پر رہتے ہوں۔ اور ان کی رہائش ہوئی نہ ہو۔ جیسا کہ کلاز میں موجود ہے

تمام غیر ملکی آمدنی پر ٹیکس لگایا جائے گا۔ لیکن ادائیگی تمام شکلوں میں ملتوی رکھی جائے۔ ایکسچینج کی پابندیوں کی وجہ سے اگر وہ اپنی آمدنی ہندوستان میں نہیں لا سکا ہے تو صرف تو اتنی رقم پر ٹیکس لگایا جائے گا جو وہ ہندوستان میں لایا ہو۔ اور یہ التوا پابندیوں کے ختم ہونے تک ہوگا۔ لیکن اس پابندیوں کے اختتام پر اچانک اس سے پوری رقم طلب نہیں کی جائے گی۔ بلکہ یہ معقول قسطوں سے ادا ہوگی۔

رہائش کی تعریف جہاں تک کہ آراستہ مکانوں میں رہنے کا تعلق ہے اس طور پر ترمیم کی جائے گی کہ ہندوستان میں سالانہ میں ۱۸۲ روز تک کی رہائش۔

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ انسالونسی نمبر ۹ سنہ ۱۹۳۶ء

نوآبادیوں کی واپسی کیلئے اٹلی میں مظاہرہ

روم ۶ دسمبر۔ سینکڑوں طلبا جلوس کی شکل میں "ٹیونس جبوتی" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے فرانس کے سفارتخانہ کی جانب روانہ ہوئے۔ سفارت خانہ کو جانے والے تمام راستوں پر زبردست پہرہ تھا۔ راستہ میں طلبا۔ سائینور مسولینی کے محل پلازو وینیزیا کے باہر ٹہر گئے۔ اور وہاں سائینور مسولینی کو باہر بلانے کے لئے مظاہرہ کیا۔ مگر سائینور مسولینی باہر نہیں آئے فسنٹ پارٹی آفس کے سامنے بھی مظاہرہ کیا گیا۔ وہاں پارٹی کے سکریٹری نے انکو مخاطب کرتے ہوئے تقریر کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے تقریر میں یہ کہا کہ اپنے جذبات کا مظاہرہ کر کے تم لوگوں نے بہت اچھا کیا۔ جنوا (اٹلی) کے فرانس سفارت کے سامنے پانچسو اطالوی طلبا نے مظاہرہ کیا اور ٹیونس کارسیکا اور نائس کے نعرے لگائے۔ پولس نے انکو منتشر کر دیا۔

چین کو اسلحہ جات کی سپلائی

رنگون ۵ دسمبر۔ چین کو جانے کے لئے جو سامان جنگ جہاز موسومہ "شان ہل" سے رنگون میں اتارا گیا ہے اسکی قیمت ۴۸ لاکھ روپیہ بتلائی جاتی ہے۔ یہاں سے یہ سامان چین کو جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اسلحہ جات سے بھرے ہوئے چند اور جہاز ہندوستانی بندرگاہوں کے ذریعہ آئیں گے۔

زیکوسلاویکیا کا وزیر مستعفی

لندن ۵ دسمبر۔ زیکوسلاویکیا کی ریپبلک کے بانی کے صاحبزادے موسیو جان میسارک جو اسوقت زیکوسلاویکیا کی جانب سے لندن میں وزیر ہیں مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ معاہدہ میونچ کے بعد حکومت زیکوسلاویکیا میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ان سے آپکا اتفاق نہیں ہے۔

آل انڈیا آرین کانگریس سمیلن

شولاپور ۵ دسمبر۔ شری اینے لیڈر کانگریس نیشلسٹ پارٹی سنٹرل اسمبلی آل انڈیا آرین کانگریس کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ یہ سمیلن ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر کو شولاپور میں منعقد ہوگا اس کی کامیابی کے لئے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔

بین الاقوامی مصنفوں کا کیمپ

بین الاقوامی مصنفوں کا کیمپ جو ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ دسمبر کو حیدرآباد میں منعقد ہو رہا ہے مسز ایکس بیتہ حورتی اس کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ بمبئی اسمبلی کے اسپیکر مسٹر جی۔ وی ماولنکر استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین منتخب ہوئے ہیں کیمپ کی تیاریاں جاری ہیں۔

افغانوں پر اہل سرحد کا قرض

لاہور بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بیگ چند ڈھینگرا ممبر سرحدی اسمبلی افغان قونصل جنرل کے پاس ایک ڈیپوٹیشن لے جانے والے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ افغانوں پر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے باشندوں کا جو دو کروڑ کے قریب قرض ہے۔ اس کی وصولی کی تدبیریں نکالی جائیں۔

بہار میں ابتدائی تعلیم

پٹنہ ۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار صوبہ میں ابتدائی تعلیم لازمی قرار دینے کی غرض سے چار لاکھ روپیہ کی امداد منظور کرے گی۔

شیلانگ ۶ دسمبر۔ ڈھائی گھنٹہ تک بڑا خوب گرما گرم بحث ہونے کے بعد مسٹر مقبول حسین چودھری کی تحریک عدم اعتماد جسے انہوں نے بار دولی کیبنٹ کے خلاف پیش کیا تھا۔ ۵۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۲ ووٹوں سے نامنظور ہو گئی۔ ایک ممبر غیر جانبدار رہا۔

بحکم جناب مسٹر محمد احمد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیارات انسالونسی
بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ انسالونسی نمبر ۹۹ سنہ ۱۹۳۷ء
بمقدمہ ہیرالال ولد تلک قوم برہمن بڑھئی ساکن محلہ کرسوال کانپور قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا عدالت ہذا سے بتاریخ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور اسکو مہلت ادخال درخواست ڈسچارج کی اخیر جولائی سنہ ۱۹۳۹ء تک کی عطا ہوتی ہے اور اب عدالت ہذا نے تاریخ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ المرقوم $3\frac{12}{38}$

بحکم
شیام بہاری
سرشتہ دار عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

لکھنؤ ۶ دسمبر۔ بتعداد آنکے اندر دوسری بار اور موجودہ سشن میں تیسری بار آنریبل اسپیکر کو کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ۵ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔

بحکم مسٹر امبکا پرشاد صاحب سریواستوا منصف بہادر
نوٹس تاریخ مقررہ بنسبت تصفیہ شرائط اشتہار
(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)
عدالت منصفی کانپور ضلع کانپور
مقدمہ نمبر اجراء ۷۰ سنہ ۱۹۳۹ء
کانپور میونسپل بورڈ
بنام حبیب احمد
بنام حبیب احمد ولد نظیر احمد ساکن
چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان کانپور میونسپل ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے گذرانی ہے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء واسطے طے کرنے اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔
آج بتاریخ ۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔



ہر ایک ہزار میں ۱۶۲ بچے شیر خوارگی کی عمر میں مر جاتے ہیں

مائیں تو یہ بات محسوس کرتی ہیں!

اس تعداد سے یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں بچوں کی موت کا اوسط دنیا کے اور ملکوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ کیوں ایسا ہوتا ہے؟

اسوجہ سے کہ بہت سی مائیں معمولی دودھ کو اپنے بچوں کے لئے کافی اور مفید سمجھ لیتی ہیں حالانکہ دودھ میں عام طور پر ملاوٹ ہوتی ہے۔

جبتک دودھ خاص طور سے تیار نہ کیا جائے اسکے استعمال سے خوفناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مثلاً کالرا (ہیضہ) ٹائیفائڈ (موتی جھالا) اور پیچش یا اگر دودھ میں زیادہ میل ہو تو آنکھ کی بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جس کا آخری نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچہ اندھا ہو جائے۔

عقلمند بنکر اپنے بچوں کو محفوظ کیجئے اور انکو وہ دودھ پلائیے جو اپنے خالص ہونے، بچوں کا گوشت بڑھانے اور طاقتور ہڈیاں بنانے کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ اپنے بچوں کو "گلاکسو" (GLAXO) پلائیے۔

اگر ماں کے سینے میں دودھ ناکافی ہے تو گلاکسو (GLAXO) ماں کے دودھ کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے بعد بھی دیا جا سکتا ہے اور اگر ماں کے سینے میں دودھ بالکل نہیں ہے تو گلاکسو (GLAXO) کو پوری غذا کے طریقے سے دیا سکتا ہے گلاکسو (GLAXO) کو تیار کرنے اور استعمال کرنیکی پوری تفصیلات اُردو زبان میں چھپی ہوئی ٹین کے ساتھ رہتی ہے۔

اپنے بچوں کی تندرستی نہیں بلکہ ان کی زندگی کے لئے آج ہی سے انکو گلاکسو (GLAXO) پلانا شروع کر دیجئے۔

Glaxo

گلاکسو

دنیا کی سب سے عمدہ اور بچوں کے لئے محفوظ غذا

یوم اُردو

۱۸ دسمبر ۱۹۳۸ء

ہندوستان کی ملکی زبان اردو — کروڑوں ہندوستانیوں کی مادری زبان اردو

ہندو مسلمانوں کے سیکڑوں برس کے میل جول سے بنی ہوئی زبان اردو

ہندو مسلم اتحاد کی نشانی اردو — ایک زبان ایک تہذیب کی بانی اردو

محض تعصب اور ہٹ دھرمی سے مٹائی جا رہی ہے

اردو اور صرف اردو ہندوستان بھر کی ہندوستانی زبان کہی جا سکتی ہے

اُردو کی حفاظت ہم سب کا قومی فرض ہے

اس کا ثبوت ۱۸ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ہندوستان بھر میں "یوم اردو" منا کر دیجیے

اور

اُردو کو دشمنوں کے عیارانہ حملوں سے بچائیے!

سید آل رضا ایڈوکیٹ۔ سکریٹری بہار ادب۔ قیصر باغ لکھنؤ۔

لاکھوں مایوسوں کی آس پوری ہوئی؟

ایسے لاکھوں مریض جو صحت حاصل کرنے کے لئے سیکڑوں روپیہ برباد کر کے مایوس ہو گئے تھے بمقویات سرتاج عالم آتنگ نگرہ گولیوں کا استعمال کر کے مکمل صحت و تندرستی حاصل کر چکے ہیں قبض۔ بدہضمی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام سستی نامردی جیسے خطرناک اور موذی مرضوں کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ آپ بھی ایکبار امتحان اور آزمائش کریں۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ عہ، پانچ ڈبیاں چار روپیہ للعہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر آتنگ نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار

کانپور ایجنٹ:۔ حاجی نسیم احمد محلہ بانسمنڈی

ہاکنگ کانفرنس ختم ہو گئی!

نئی دہلی ۳ دسمبر۔ ہاکنگ کانفرنس جس کا افتتاح ہز ایکسلنسی وائسرائے نے کیا اور جس میں مختلف صوبوں اور ریاستوں کے ۲۳ وزیر شریک ہوئے۔ آج ختم ہو گئی۔

اڑیسہ کے ڈیولپمنٹ منسٹر مسٹر نتیانند قانونگو آج کٹک کو روانہ ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم و ترقیات بہار تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ کی میٹنگ تک جو کہ کیتن دسمبر کو ہو گی۔ دہلی میں ہی قیام کریں گے۔

ریاست اوندھ میں ذمہ دار حکومت

داروھا ۲۹ نومبر۔ شری مت اپا صاحب راجکمار اوندھ نے آج مہاتما گاندھی سے ملاقات کی جب کہ ریاست اوندھ میں ذمہ دار حکومت قائم کرنے کے متعلق آئین کے مسودہ پر غور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں ریاست اوندھ میں نئی اصلاحات جاری ہوئی ہیں اور وہاں ایک اسمبلی قائم کی گئی ہے جسمیں غیر سرکاری ممبروں کی اکثریت ہے ریاست اوندھ ایک بہت ترقی پسند ریاست ہے اور مہاراجہ اوندھ اپنی بیدار مغزی کا بارہا ثبوت دے چکے ہیں۔

مرکزی اسمبلی میں فائنس ممبر کا بیان

نئی دہلی۔ ۸ دسمبر۔ انکم ٹیکس بل کی اہم ترین کلاز نمبر ۴ کے سلسلہ میں سمجھوتہ کے لئے گفت و شنید کی ایک ترقی کی رپورٹ آج یہاں مرکزی اسمبلی میں سوالات کے بعد سر جیمس گرگ نے پیش کی۔ آپ نے بیان کیا کہ کانگریس پارٹی مسلم لیگ پارٹی اور حکومت کا جہاں تک تعلق ہے ان کے درمیان ایک باہمی سمجھوتہ کی بنیاد طے ہو چکی ہے۔ اور متعدد ترمیموں کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔ ان ترمیموں کو گورنر جنرل کے روبرو منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اگر منظوری موصول ہو گئی تو فائنس ممبر کا خیال ہے کہ وہ انھیں آج ہی پیش کر دیں گے۔ اور اگر ہاؤس نے ان کی تصدیق کر دی تو ان پر کل بحث ہو سکے گی۔

مسٹر کاؤس جی جہانگیر نے دریافت کیا کہ ان ممبران کو کیا موقع دیا جائے گا۔ جو ان ترمیموں میں ترمیمیں پیش کرنا چاہتے ہوں۔

سر جیمز گرگ نے جواب دیا کہ اگر صدر کی اجازت ہوئی تو ممبران نوٹس دیئے بغیر جن کی ازروئے قانون ضرورت ہے۔ ترمیمیں پیش کر سکیں گے۔

اس کے بعد ہاؤس نے اور دوسری کلازوں پر بحث شروع کر دی۔

حکومت نظام نے تحقیقات کرنا منظور کر لیا

حیدر آباد دکن۔ ۸ دسمبر۔ بعض زیر سماعت کانگریسی کارکنان کے ساتھ پولیس نے جو ناروا سلوک کیا ہے اس سلسلہ میں آج مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔

"مسمی رام ریڈی اور بعض دوسرے زیر سماعت اشخاص جو ستیہ گرہ کی تحریک کے سلسلہ میں ۲۹ نومبر کو گرفتار ہوئے تھے انہیں عدالت کے روبرو پیش کیا گیا تھا اور انہیں اسی روز معافی مانگنے پر رہا کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے اب شکایت کی ہے کہ جب وہ زیر حراست تھے تو پولیس نے ان کے ساتھ انتہائی نامناسب سلوک کیا اور انھیں زدوکوب کیا تاکہ وہ عدالت میں معافی مانگ لیں۔ اس شکایت کے پیش نظر حکومت نے حکم دیا ہے کہ چوتھے سٹی مجسٹریٹ مسٹر بنیاجی پوری اور مفصل تحقیقات کریں۔ وہ تحقیقات مکمل ہونے پر حکومت کے روبرو ضروری کارروائی کرنے کے لئے رپورٹ پیش کریں گے۔

ہر قسم کی بنائی کیسلئے دلکش سینکڑوں رنگ

BERLIN · SWIFTKNIT · SILVER MOON · KNOP · CROCHET · CREPE · SUPER MARL · SUPER FINGERING · MARLEX · CHANDNI · REGAL · SITARA · BÉBÉ · MOTI · KNITTING YARNS · LUSTREX · PARROT · PEACOCK · RAM BRAND · LA-MAY · ASAR · BUTTERFLY

بنائی کیسلئے ہمیشہ

دہاروپلین اُون

استعمال کریں

جو کئی قسموں اور خوشنما رنگوں میں مشہور دہاریوال ملز میں تیار ہو رہی ہے



نمونہ جات اُون کے لئے ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴ کو لکھئے

دی دہاریوال وُولن ملز لمیٹیڈ دہاریوال پنجاب

فروخت کرنے والے:۔

مسرس امپیریل ایجنسی جنرل گنج کانپور۔
مسرس شیام لال بیکنٹھ ناتھ سیو کا بازار آگرہ۔
مسرس دیشی دیاپار ۱۰۴ امین آباد لکھنؤ۔

فرانس میں عام ہڑتال ناکام رہی

پیرس ۳۰ نومبر۔ فرانس کی عام ہڑتال ناکام رہی۔ کہیں کہیں ہڑتال ہو سکی پیرس میں صنعتی علاقوں اور مارسلز اور بورڈو کی نسبت ہڑتال کا کم زور رہا۔ علاقہ لیلی اور ٹولس میں غدید بلوے ہوئے۔ رائٹر کو فرانس کے مختلف حصوں سے جو اطلاعات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف مشغولات میں ہڑتال کی کامیابی کی شرح مندرجہ ذیل رہی۔

ریلوے ایک فیصدی، موٹر بس دس فیصدی، بندرگاہ اور جہاز چالیس فیصدی، کوئلہ کی کانیں ۴۵ فیصدی۔ لوہے کا کانیں ۷۵ فیصدی۔ انجینیرنگ ۴۰ فیصدی۔ دو کانیں اور اسٹور ایک فیصدی۔ سول سروس دس فیصدی۔ سوتی کارخانے تیس فیصدی۔ بنک اور انشورنس ایک فیصدی۔ اخبارات ۴۰ فیصدی۔ رسدگاہیں ۳ فیصدی۔ بجلی گیس اور پانی میں صفر۔

ہڑتال کی ناکامی کا سبب یہ ہے کہ حکومت نے ہڑتال کو روکنے کے لئے بڑی سخت تدبیریں اختیار کیں اور آج تمام فرانس میں جنگ کی سی کیفیت نظر آتی تھی۔ اور اسی قسم کے قوانین نافذ کر دئے گئے۔ جو کہ جنگ کے وقت کئے جاتے ہیں۔ حکومت نے مرد، عورتوں، مزدوروں اور سامان کو فوج اور شہری ضروریات کے لئے طلب کر لیا تھا۔ اس کے یہ معنی تھے کہ سب لوگ اپنا کام باقاعدہ جاری رکھیں۔

ابلاری

امراض مستورات کی دوا

سیلان الرحم اور حیض کی خرابیوں کو دور کرنے کی بے نظیر دوا ہے۔ کمزوری رحم کے نقائص کو مٹا کر جسم کو قوی کرتی ہے اس دوا کے استعمال سے سیلان الرحم کے نقصوں کے علاوہ کمر پیڑو۔ جانگھ اور سر وغیرہ کا درد بہت جلد دور ہوتا ہے۔ یہ برسوں کی آزمودہ دوا ہے

ڈابر جنتری

۱۹۳۹ء

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ اس میں بہت ہی کارآمد باتیں درج ہیں۔ معززہ قدردان ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرماویں

ہر جگہ ملتی ہے

ڈابر (ڈاکٹر ایس کے برمن) لمیٹیڈ

صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے ۔ نہ باپنجی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ — کانپور دوشنبہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۶ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ — نمبر ۵۰

ادبیات

حشر جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

شوق طلب تو کم نہ کر ذوقِ نظر بڑھائے جا — پردہ رُخ اٹھائے جا جلوہ مجھے دکھائے جا
موت و حیات کی حدیں اور بھی تو ملائے جا — عالمِ آب و گِل غرض دیکھ نغمہ وہی سُنائے جا
ذات کو تو ثبات دے روح کو جگمگائے جا — عالمِ قدس کے مجھے نغمے یوں ہی سُنائے جا
اپنی متاعِ زندگی دھیر میں یوں لُٹائے جا — رنج و الم اُٹھائے جا در دپہ مُسکرائے جا
محفلِ حسن میں تری ہوش و حواس میں ہے کون — تو نہ کسی کا حال دیکھ اپنی نظر ملائے جا
شکوہ جورِ دوست سے شانِ وفا نہ تو گھٹا — ضبط کی حد بڑھائے جا رنج و الم چھپائے جا
دور ہی دور مجھ سے رہ آنہ کبھی تو سامنے — میری اُمید و آرزو اور بھی تو بڑھائے جا
جس نے کہی تھی زندگی دل کو ازل کے ساز سے — مطربِ خوش نوا مجھے نغمہ وہی سُنائے جا
اپنے تصورات سے تجھکو میں پا رہا ہوں دور — اپنا یقین دلائے جا وہم و گماں مٹائے جا
سعی طلب میں عشق کی باقی ہیں جُرأتیں وہی — حسن کی منزلوں سے تو نقشِ وفا مٹائے جا
حُسن کی خود نمائیاں پردہ کریں گی چاک خود — ذوق میں تو اضافہ کر شوق کو تو بڑھائے جا
تیری جفاؤں سے ابھی دل نہیں میرا مطمئن — میری وفائے عشق کو اور بھی آزمائے جا

آگ جو ہے لگی ہوئی اُسکی ہیں تیزیاں وہی
ثاقبِ غم نصیب کو اور بھی تو رُلائے جا

دنیائے اسلام

جامع ازہر میں فوجی تعلیم

یہ اطلاع بہت پہلے شایع ہو چکی ہے کہ شیخ الازہر نے ازہر اور ماتحت دینی مدارس میں فوجی تعلیم و تربیت رائج کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ تازہ مصری اخبارات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شیخ الازہر اپنے اس ارادہ کو جلد عملی جامہ پہنانے کے خواہشمند ہیں چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ محمد خالد حسین بک جنرل انسپکٹر ازہر، شیخ الازہر کی زیر ہدایت فوجی تعلیم و تربیت کی ایک خاص اسکیم تیار کرنے میں مصروف ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ تعلیمی سال کی ابتدا سے اسکیم روبہ پذیر ہو جائیگی۔ اسکیم میں اس بات کا خاص طور سے لحاظ کیا گیا کہ فوجی تربیت کا تعلیم کے اوقات پر کوئی خاص اثر نہ پڑے۔ ایک خاص بات یہاں قابل ذکر ہے کہ ادارۂ ازہر نے تربیتی اسکیم کو کامیاب بنانے کے لئے وزارت مال سے تین ہزار پونڈ کی درخواست کی تھی جسے وزارت نے قبول کر لیا ہے۔ یہ رقم فوجی تربیت کے سامان وغیرہ منگانے پر صرف کی جائے گی۔ اُمید کی جاتی ہے کہ سامان کی طیاری کے لئے جلد ضروری تدبیریں اختیار کی جائیں گی۔

فلسطین کانفرنس میں پیش ہونیوالی تجویز

لندن (بذریعہ ڈاک) اخبار ایوننگ اسٹینڈرڈ کے ایک نامہ نگار نے فلسطین کانفرنس کے سلسلے میں حسب ذیل خیالات ظاہر کئے ہیں۔

لندن میں فلسطین کے سلسلہ میں جو کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے اس میں حکومت برطانیہ کی طرف سے قضیہ فلسطین کو حل کرنے کے سلسلہ میں عربی ممالک کا فیڈریشن قائم کرنے کی تجویز غور و بحث کے لئے پیش کیجائیگی

اس اخبار کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ کانفرنس میں شرکت کے لئے فلسطین کے عربوں اور یہودیوں کے علاوہ حکومت حجاز، شرق اردن، عراق، شام، اور مصر کے نمائندے بھی طلب کئے گئے ہیں۔ اگرچہ حکومتِ برطانیہ کی اس تجویز کی تفصیلات کا ابھی تک اعلان نہیں ہوا ہے لیکن مجمل طور سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ فلسطین، شرق اردن اور شام کی فرانسیسی انتداب کے خاتمہ پر ـــ کے درمیان ایک خاص قسم کا اتحاد قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور جب اس کی یہ اسکیم قبول کر لی جائے گی تو وہ ان ممالک میں یہودیوں کو اندرونی انتظامی و ثقافی آزادی عطا کرنے کی تجویز پیش کریگی۔

لیکن اگر عربوں اور یہودیوں کے درمیان اس تجویز کی بنیاد پر کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تو اس وقت حکومت سوئٹزرلینڈ کے نمونہ پر فیڈریشن قائم کرنے کی تجویز پیش کرے گی جس میں یہودی کو اندرونی اداری آزادی عطا کی جائے گی۔

فلسطین کو شام کے ساتھ ملحق کرنے کے لئے انگلستان اور فرانس کے درمیان اتفاق کی ضرورت ہے چنانچہ اسی لئے لندن و پیرس کے مابین سلسلہ گفت و شنید شروع ہو گیا ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ چونکہ فرانس کی افریقی مقبوضات میں عربوں کی کافی تعداد موجود ہے اس لئے وہ ہر ایسی اسکیم کو خوف اور شبہ کی نظر سے دیکھتا ہے جس سے عربی اتحادیوں کی بو آتی ہو۔

حکومت حجاز ترقی کی شاہ راہ پر

مکہ مکرمہ (ڈاک سے) حکومت حجاز نے ملک کے اندرونی نظام میں زبردست انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ پہلے باضابطہ میونسپلٹی کا نظام نہ تھا۔ شہروں اور قصبوں کی صفائی کا کل انتظام کسی ذمہ دار افسر کے ماتحت ہوتا تھا لیکن اس سال حکومت نے ملک کے اندرونی نظام کو درست کرنے کے لئے باضابطہ میونسپلٹی کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ سال ہذا کی رپورٹ جو حکومت کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس میں اس امر کی تشریح کی گئی ہے۔

(۱) آئندہ اندرونی نظام کو درست کرنے کے لئے پبلک کی رائے سے منتخب ممبروں کی ایک کمیٹی ہر شہر میں ہوگی جس کو (المجلس البلدی) سے تعبیر کیا جائیگا۔

(۲) پھر ان تمام مجلسوں پر ایک بڑی مجلس ہوگی جو (امانۃ العاصمہ) سے تعبیر کیجائیگی۔

امانۃ عاصمہ اور مجلس بلدی کے فرائض حسب ذیل ہوں گے اگر ان دونوں کمیٹیوں کے ممبران امور ذیلیہ کا خیال نہیں رکھیں گے تو پبلک کو حق ہوگا کہ وہ ان کے خلاف وزیر بلدیات سے درخواست کرے اور اپنے حقوق کا واجبی مطالبہ کرے۔

(۱) ہر دو کمیٹی کے ممبران شہروں اور اس کی ملحقہ آبادی کی صفائی روشنی اور تنظیم کے ذمہ دار ہوں گے۔

(۲) عمارتوں کی مناسب مقامات پر تعمیر اور انشارت کی محافظت ان کے ذمہ ہوگی۔

(۳) سڑکوں کو وسیع کرنا انکی صفائی اور یومیہ چھڑکاؤ کا انتظام کرنا ان کے اہم فرائض میں داخل ہوگا۔

ان دفعات کے علاوہ اور بھی دفعات ہیں جن میں صحت اور مدنی زندگی کو بہتر بنانے کے ذرائع درج ہیں۔ جدید نظام کے ماتحت مکہ۔ مدینہ۔ اور جدہ میں بڑی کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ جن میں ممبروں کی تعداد علی الترتیب ۱۲، ۸، ۸ ہوگی۔

مصر و برطانیہ کی درمیان تجارتی معاہدہ

قاہرہ۔ ۵ رنومبر۔ روئی اور کپڑوں کی درآمد کے سلسلہ میں مصر و برطانیہ کے درمیان معاہدہ کی گفت و شنید کامیابی کیساتھ ختم ہوگئی لنکاشائر کا جو وفد گفت و شنید کیلئے قاہرہ آیا تھا وہ اپنی مہم انجام دیکر کل شام کو پورٹ سعید سے انگلستان کے لئے روانہ ہو گیا۔ وزیر مالیات مصر نے اپنے ایک بیان میں مصری کمیٹی کے آراکین کا شکریہ ادا کیا ہے اور انکی کوششوں کے نتائج کو مصر کے لئے مفید اور بابرکت قرار دیا ہے۔

وزیر مالیات نے آج محمود پاشا وزیر اعظم سے دیر تک ملاقات کی اور معاہدہ کی آخری تفصیلات اُن کے سامنے پیش کیں۔ اُمید ہے مجلس وزراء اپنے کسی قریبی جلسہ میں معاہدہ پر غور و خوض کرے گی اور اسوقت اس کی باقاعدہ منظوری کا اعلان ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۵۰

یو پی اسمبلی میں تحریک التوا

۱۵ دسمبر کو مسٹر ظہیر الدین فاروقی (مسلم لیگ پارٹی) نے لکھن سنگھ کی رہائی کے بارے میں حکومت کے کل جوابات پر بحث کرنے کے لئے التوائے اجلاس کی ایک تحریک پیش کی، آپ نے یہ شکایت کی کہ کل حکومت کی جانب سے جو جواب دیئے گئے تھے اُن کے الفاظ ایسے تھے جن کی بنا پر یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ انصاف غیر جانبدارانہ طریق پر کیا جارہا ہے وزیراعظم نے تحریک پر بحث کرنا منظور کر لیا۔

مسٹر ظہیر الدین نے کہا، سوال یہ ہے آیا حکومت صوبہ کی انصاف کی سب سے بڑی عدالت پر اپنا فیصلہ دے سکتی ہے میں حکومت پر اپنا فیصلہ نہیں دیکھنا لیکن اس قسم کا اعلان کرنا حکومت کو زیب نہیں دیتا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا اگر لکھن سنگھ کو محض ان لوگوں کی حیثیت کو دیکھ کر رہا کیا گیا جنہوں نے رہائی کی درخواست پر دستخط کئے تھے تو انصاف پر ضرور اثر پڑیگا۔

ڈاکٹر کاٹجو وزیر محکمہ انصاف نے لکھن سنگھ کے مقدمہ کے تمام حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ پولیس کے ریکارڈ پر لیگل ریمبرنسر کے غور کرنے سے حکومت اس امر سے مطمئن ہوگئی کہ ملزم کا قصور مشتبہ تھا۔

آپ نے یہ بتلایا کہ لکھن سنگھ کی رہائی کے متعلق حکومت کو جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان پر سرکردہ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے دستخط تھے اور دستخط کرنے والوں میں مسلم لیگ کے پریزیڈنٹ بھی شامل تھے وزیر محکمہ انصاف نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا ہم یہاں بے انصافیوں کو دور کرنے کے لئے ہیں۔

نواب چھتاری نے کہا یہ کوئی فرقہ وارانہ سوال نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ ہمیں جوڈیشل کی آزادی کا احترام کرنا چاہیئے ہماری جوڈیشل کو اگزیکیٹو کے زیر اثر نہیں رہنا چاہیئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہائی کورٹ کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتی ہے اور وہ اپنے کو عدالت عالیہ خیال کرتی ہے

پنڈت گووند بلبھ پنت وزیراعظم نے بحث میں مداخلت کرتے ہوئے کہا جوڈیشل کو آزادانہ طور پر کام کرنے کا پورا حق حاصل ہے اور اس ٹریبونل کے فیصلوں کا زیادہ سے زیادہ احترام ہونا چاہیئے لیکن لکھن سنگھ کا معاملہ ایک ایسا معاملہ تھا کہ حکومت رحم کرنے کے اختیار خصوصی کو استعمال کرنے میں حق بجانب تھی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا حکومت سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ عدالتوں کی سزائیں دیدینے کے بعد وہ انھیں معطل کردے۔ یا ان میں ہیوڑ دے۔

عدالتوں کے بارے میں آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ وہ شہادت کے رسمی قواعد کی پابند ہوتی ہیں۔ اور اگزیکیٹو ایک معاملہ پر وسیع نظریہ سے غور کرسکتی ہے۔

سہارنپور کے ۲۸ سرکردہ شہریوں کی درخواست کا حوالہ دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا حکومت اس درخواست کو نظر انداز نہیں کرسکتی تھی۔ جبکہ پبلک اس امر سے متفق ہو کہ یہ شخص بے گناہ ہے اور پھر اسے جیل میں رکھا جائے تو انصاف کا تقاضہ پورا نہیں ہوتا۔ اس سے انصاف کی بنیاد ہل جائے گی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ بے قصور تھا لیکن تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت کے لئے اُن اختیارات کو استعمال میں لانا عین مناسب تھا۔ جو کہ اسے قانون ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۰۱ کے ماتحت حاصل ہیں۔

بالآخر تحریک التوا ۳۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۰۱ ووٹوں سے نامنظور ہوگئی۔

ہم کو اس کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ حکومت نے لکھن سنگھ کو رہا کر کے ایک بہت بڑی پولیٹیکل غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

ہم وزیراعظم صاحب کی اس رائے سے بھی متفق نہیں کہ:-

”لیکن لکھن سنگھ کا معاملہ ایک ایسا معاملہ تھا کہ حکومت رحم کرنے کے اختیار خصوصی کو استعمال کرنے میں حق بجانب تھی“

بخلاف اس کے ہمارا خیال ہے کہ صوبہ کی موجودہ فضا ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت کا یہ فرض تھا کہ وہ اپنے اختیارات خصوصی سے جو اسکو دفعہ ۴۰۱ کے ذریعہ حاصل تھے استعمال نہ کرتی تو زیادہ موزوں اور مناسب تھا۔“

کانگریس کا داخلی نظام

آجکل واردھا میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے جب سے کانگریس کے ہاتھ میں حکومت آئی ہے اسوقت سے یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ کانگریس کے داخلی نظام میں تبدیلیوں کی ضرورت ہے کیونکہ پہلے لوگ کانگریس میں محض خدمت و ایثار کے لئے آتے تھے اور اب اثر و اقتدار حاصل کرنے اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ اس کی وجہ سے بڑی بڑی دقتوں اور پریشانیوں کا سامنا ہو رہا ہے۔ لہٰذا ذمہ دار حضرات اس ضرورت کو محسوس کرتے تھے کہ کانگریس کے بعض بنیادی اصولوں میں تبدیلی ہونا چاہیئے چنانچہ اب معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے مہاتما گاندھی کے مشورہ کے بعد کانگریس کے آئین میں چند تبدیلیوں کی سفارش کی ہے اور وہ حسب ذیل ہیں کہ:-

(۱) ابتدائی ممبری کے رجسٹروں کی جانچ کر کے فرضی اندراجات کو خارج کیا جائے۔ (۲) ایسے ص

آئینۂ کانپور

یوم اردو یہ بات تقریباً ہر شخص کو معلوم ہے کہ اردو زبان کی بنیاد ایک مکمل زبان کی حیثیت سے ڈالی گئی اور اس کی ترقی و توسیع میں ہندو مسلمانوں نے یکساں کوشش کی اور ان دونوں کی مشترکہ کوشش کی بدولت آج اردو زبان کی یہ حیثیت قایم ہے اور اس وقت بھی اصل معنوں میں سارے ہندوستان میں اگر کوئی زبان ملکی حیثیت رکھتی ہے تو وہ اردو ہے یہ فخر صرف اردو ہی کو حاصل ہے کہ آپ ملک کے جس گوشہ میں بھی چلے جائیے، آپ اردو کے ذریعہ سے اپنے خیالات دوسروں پر ظاہر کرسکتے ہیں بخلاف اس کے اور زبانوں کی حیثیت صرف صوبہ وار ہے اور اس زبان کے ذریعہ آپ دوسرے لوگوں پر اپنے خیالات کا اظہار نہیں کرسکتے۔

مگر یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش اور کوتاہ نظر اس ملکی زبان کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر صرف مسلمانوں کی زبان سمجھ کر اس کو میٹا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف اردو زبان ہی ہندوستان میں ایک ایسی مشترکہ چیز ہے جس کو آپ بجا طور پر ہندو مسلمانوں کا مشترکہ سرمایہ کہہ سکتے ہیں۔

اردو زبان کے خلاف وقتاً فوقتاً جو کوششیں کی جارہی ہیں اس سے متاثر ہو کر حامیان اردو نے یوم اردو منانا طے کیا ہے جو کہ ۱۸ دسمبر کو سارے ہندوستان منایا جائیگا۔ خوشی کی بات ہے کہ اس موقع پر بھی یوم اردو کے سلسلہ میں ہندو مسلمان جا بجا وہ کسی خیالات کے کیوں نہ ہوں دوش بدوش کام کرتے نظر آرہے ہیں۔

کانپور میں بھی انجمن جامعہ ادبیہ کی نگرانی میں ۱۸ دسمبر ۱۲ بجے دن کو حلیم مسلم انٹرمیڈیٹ کالج میں ایک جلسہ بابو کرشن سہائے صاحب بھٹناگری وحشی ایڈوکیٹ کی صدارت میں منعقد ہوگا۔

امید ہے کہ حامیان اردو اس جلسہ میں اپنی ملکی زبان کی ترقی کے ذرایع غور کرنے کے لئے تشریف لاکر اپنا ملکی فرض ادا کرینگے

گولڈن جبلی گورنرائن کھتری ہائی اسکول مسٹر امیر چند مہرہ ہیڈ ماسٹر کی کوششوں کی بدولت بڑی نیکنامی کے ساتھ چل رہا ہے جسکی گولڈن جبلی آجکل منائی جارہی ہے اور جس کا افتتاح ۱۵ دسمبر کو مسٹر آچاریہ نریندر دیو ایم۔ ایل۔ اے نے کیا پروگرام حسب ذیل ہے:-

نمائش ۱۵ سے ۱۲ دسمبر تک

۱۶ دسمبر و ۱۷ دسمبر کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں "رکھشا بندن" نامی ڈرامہ

۱۸ دسمبر ۶ بجے شام پرنسپل عبادالرحمن خاں ایم۔ اے بی ایچ۔ ڈی کا ایجوکیشن پر لکچر جسکی صدارت کرنیل ۔آر۔ ایس۔ ویر ڈائرکٹر آف انسٹرکشن یو پی کریں گے۔

۱۹ دسمبر ۴ بجے شام کو انعامات تقسیم ہونگے جسکی صدارت آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم کریں گے۔

۲۰ دسمبر کو پرنسپل دیوان چند کا ایک لکچر ہوگا جس کی صدارت شاہ بشیر عالم صاحب ایڈوکیٹ کریں گے۔

۲۱ دسمبر، بجے شام کو کوی سمیلن یعنی ہندی مشاعرہ ہوگا جسکی صدارت پنڈت سری نرائن چتر ویدی ایجوکیشن اکسٹنشن افیسر یو پی کریں گے۔

۲۲ دسمبر ۷ بجے شام کو مشاعرہ ہوگا۔ جس کا مصرعہ طرح یہ ہے کہ:-

”کاش دنیا کا ہر اک ذرہ میرا دل ہوجائے“

حضرت نوح بسمل، فراقی وغیرہ شعرائے کرام کی باہر سے تشریف لانے کی امید کی جاتی ہے

گولڈن جبلی ڈنر ۲۳ دسمبر کو ۷½ بجے شام کو گورنرائن کھتری ہائی اسکول کی گولڈن جبلی کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک پرتکلف ڈنر بھی دیا جارہا ہے۔

صد سالہ برسی آج سے سو سال پہلے بنگال میں بٹب چندر سین پیدا ہوئے تھے جن کا عقیدہ تھا کہ دنیا کے تمام مذاہب یکساں عزت کے قابل ہیں اور اسی عقیدہ کی انھوں نے اپنی تمام زندگی میں تبلیغ کی۔

برہمو سماج فرقہ کے موصوف ہی بانی تھے کانپور میں انکی سو سالہ برسی ۱۷ اور ۱۸ دسمبر کو پھول باغ میں منائی جارہی ہے جسکی صدارت مسٹر راما نند چٹرجی اڈیٹر ماڈرن ریویو کرینگے پروگرام حسب ذیل ہے:- ۱۷ دسمبر ۶½ بجے شام افتتاحی گانا مسز ان۔ کے۔ سدہ ونانت اور اس کے بعد تمام مذاہب کے نمایندگان اپنے اپنے مذہب کی دعا پڑھیں گے اس کے بعد کشب چندر جی کی زندگی کے حالات پر مسٹر آر سی سنو کلا روشنی ڈالینگے اس کے بعد مسز سدہ ونانت نغمہ سرائی آخر میں جج بیوگی تقریر کرینگے۔

۱۸ دسمبر ۳ بجے دن کو بانکا دویالہ ہال میں عورتوں کے لئے جلسہ ہوگا جس کی صدارت مسز اوما نہرو کرینگی۔

شام کو ۵½ بجے پھر جلسہ پھول باغ میں شروع ہوگا جسمیں مندرجہ ذیل اصحاب تقریریں کریں گے۔

(۱) ایم۔ ایچ۔ عابدی صاحب (۲) پروفیسر بیوگی آف کنگ (۳) جج بیوگی آف کلکتہ (۴) پنڈت بالکرشن شرما (۵) اسنیتی دیوی آف مہترا (۶) مسز ایس۔ بوس (۷) صدارتی ایڈریس۔

عورتوں کی کانفرنس ۱۱ دسمبر کو دومن کانفرنس کا گیارھواں جلسہ زنانہ پارک میں سوسیتی دیوی مسز ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں منعقد ہوا کانفرنس میں تقریباً تین سو عورتوں نے شرکت کی، پریسیڈنٹ صاحبہ نے اپنی تقریر میں عورتوں کو اپنے حقوق کے لئے لڑنے اور سیلف سپورٹنگ ہونے کے لئے خود مختار ہونے کی صلاح دی اور اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ کانگریس دور حکومت میں بھی عورتوں نے مردوں کی برابری کا مرتبہ نہیں حاصل کیا۔

کانفرنس میں سودیشی چیزوں کے استعمال ہندو مسلم اتحاد لڑکیوں کو مذہبی تعلیم کی ضرورت پر رزولیوشن پاس کئے گئے۔

ایک رزولیوشن یہ بھی پاس ہوا کہ ۳۵ سال سے زاید عمر کے آدمیوں کو دوسری شادی کرنے سے روکنے کی کوشش کرنا چاہیئے کانفرنس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ عورتوں کی تجارت کی روکنے کی کوشش کی جائے

آئیڈیل شادی پچھلے دنوں ایک بیوہ مارواڑی کی ایک ۱۵ سالہ نوجوان لڑکی سے شادی طے کرنے کی وجہ سے مارواڑی سماج میں ایک ہلچل پیدا ہوگئی تھی۔ خوشی کی بات ہے کہ مارواڑی نوجوانوں کی کوشش سے وہ شادی نہ ہوسکی اور اس نوجوان لڑکی کی شادی ایک نوجوان مارواڑی سے کردیگئی جسکو لڑکی والوں نے پسند کیا

نیشنلسٹ مسلم کانپور کے نیشنلسٹ مسلم کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر ایم اے صمدی منعقد ہوا جسمیں مولانا شوکت علی کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔ اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو کو اپنے سفر یورپ سے واپسی پر مبارکباد دی گئی، اس کے بعد امپرومنٹ ٹرسٹ پر نکتہ چینی کی گئی۔ اور یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ سید احمد حسین صاحب بی اے کو ٹرسٹ کا آیندہ چیرمین منتخب کیا جائے۔

دودھ کا انتظام میونسپل اسکول ہربنس محال بشیر خاں صدر بازار۔ بشیر گنج کے غریب لڑکیوں کو پابندی کس کے ساب سے دودھ دینے کا میونسپلٹی نے انتظام کیا ہے۔

مارواڑی کمیٹی آل انڈیا مارواڑی فیڈریشن کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ بصدارت لالہ پدم پت سنگھانیہ ایم۔ ایل۔ اے منعقد ہوا کمیٹی نے ریاستوں میں ذمہ دار گورنمنٹ قایم کرنے کی مطالبہ کی تائید کی ہے اور ریاست کے لوگوں کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

زراعتی کالج اگریکلچرل کالج کی انتظامیہ کمیٹی میں حکومت نے ٹھاکر بینی سنگھ پریسیڈنٹ ضلع کانگریس کمیٹی کو نامزد کیا گیا ہے چیمبر آف کامرس کانپور کی طرف سے مسٹر درگا شنکر میوال اور مرچنٹ چیمبر کی طرف سے مسٹر اوما شنکر دروترا اور اپر انڈیا چیمبر کی طرف سے میوریل کے منیجر مسٹر اسمتھ ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت چودھری رام اودھین منعقد ہوا جسمیں چیرمین صاحب کی بیوی جسٹس اقبال احمد کی بیوی اور پنڈت جگت نرائن ملا کی وفات پر رزولیوشن پاس کرنے کے بعد جلسہ ملتوی کردیا گیا۔

اسٹرائک کانپور کے لوہے کے کارخانوں اور دوکانداروں کے ملازمان نے ہڑتال کردی ہے اور چند مطالبات پیش کئے ہیں مالکان نے معاملہ لیبر کمشنر کے سپرد کرنے کی رضامندی دی ہے۔

علیحدگی یوپی کے بورڈ آف ریونیو نے تحصیلدار مسٹر محمد مختار احمد کو علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے شکایتوں کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ انکے خلاف شکایات صحیح تھیں

اپر انڈیا چیمبر اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی گولڈن جبلی کے سلسلہ میں کانپور کلب میں ایک پارٹی دی گئی جسمیں صوبہ کے گورنر نے بھی شرکت فرمائی۔

ٹکسٹائل کانفرنس کانپور میں ہونے والی آل انڈیا ٹکسٹائل ورکرس کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کے چیرمین پنڈت بالکرشن شرما منتخب ہوئے ہیں اور مولانا حسرت موہانی اور مسٹر ایس ایس یوسف وایس چیرمین منتخب کئے گئے۔ اور مسٹر ارجن اروڑا سکریٹری منتخب کئے گئے ہیں۔

تعزیتی جلسہ ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپل ایمپلائز ایسوسی ایشن نے ایک جلسہ کر کے چودھری رام اودھین چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کی والدہ کے انتقال پر ماتمی رزولیوشن پاس کیا۔

والی بال ٹورنامنٹ ایس نواب علی اور مسٹر کرشنا نند گرگ کی زیر نگرانی یوپی والی بال ٹورنامنٹ ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ دسمبر کو گرین پارک میں ہوا جسکی صدارت ال اودن اسکوائر سی۔ آئی۔ ای آئی سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کی

سزا موقوف کمال پاشا مرحوم کی وفات کے سلسلہ میں کوپر ایلن کے مزدوروں نے ہڑتال کردی تھی مل مالکان نے اس جرم میں ۸ آدمیوں کو معطل کردیا تھا لیکن آخر نے ان آٹھوں آدمیوں کو کام پر واپس لینے کی مل مالکان سے

سبد گل

یکم دسمبر کو صوبجات متحدہ کی کونسل و اسمبلی کا مشترکہ اجلاس ہوا. مباحثہ کے بعد جب رائیں لی گئیں تو حکومت کے حق میں ۱۵۵. اور مخالفین کے حق میں ۵۰ رائیں حاصل ہوئیں.

حکومت کانگریسی ہے اور دونوں ایوانوں کے کانگریسی ممبروں کی کل تعداد ۱۵۰ ہے اس طرح ۵ غیر کانگریسی ارکان نے بھی حکومت کے حق میں رائے دی. لیکن حیرت یہ ہے کہ مخالفین کو صرف ۵۰ رائیں حاصل ہو سکیں. درحالیکہ صرف اسمبلی ہی میں مخالفین کی تعداد ۵۰ سے زیادہ ہے اور کونسل تو مخالفین حکومت ہی سے بھری پڑی ہے پھر اسمبلی اور کونسل دونوں ایوانوں میں جب مخالفین تقریر کرتے ہیں تو یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ پبلک کی صحیح نمائندگی کر رہے ہیں آسمان اور زمین ایک کر ڈالتے ہیں. عوام کی ضرورتوں کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ اگر انکو پورا نہ کیا گیا تو اپنی جان کھو دیں گے لیکن عمل یہ ہے کہ تقریریں کیں اور عشرتکدوں میں جا آرام کیا. چنانچہ مخالفین حکومت بالعموم کم از کم تیس فیصدی غیر حاضر رہتے ہیں. کیا اب بھی عوام زبانی ہمدردیوں کے فریب میں مبتلا کئے جا سکتے ہیں؟

خانقاہ کے سجادہ نشینوں کے عشق و محبت کی داستانیں تو اکثر گوش گذار ہوتی تھیں، لیکن لوٹ و قزاقی کے قصے نہیں سنے تھے. اس لئے کہ جنھیں یوں ہی نذر و نیاز میں روپے مل جائیں انھیں قزاقی کی کیا ضرورت ہے مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ سجادہ نشینوں نے مقدس لوٹ کے ساتھ ساتھ جابرانہ ڈاکہ زنی کا پیشہ اختیار کر لیا ہے.

ایمن آباد (ضلع گوجرانوالہ) کی اطلاع ہے کہ ۲ بجے رات کو ایک مسلمان ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کے گھر میں ڈاکو گھس آئے اور آہنی صندوق سے دس ہزار کے زیور، نوٹ و نقد وغیرہ لے کر چلدیئے. اتفاق سے انسپکٹر صاحب کی بیوی کی آنکھ کھل گئی. اس نے دو تین آدمیوں کو ہمراہ لے کر ڈاکوؤں کا تعاقب کیا. قریب ہی ایک خانقاہ تھی. اس خاتون کو خانقاہ کے سجادہ نشین کے متعلق پہلے سے شبہ تھا. اس نے خانقاہ پہ دھاوا بولدیا. دروازہ بند تھا. زور سے دروازہ کھولا تو چوری کا مال تقسیم کیا جا رہا تھا. چار چوروں کو پکڑ لیا اور باقی فرار ہو گئے ماخوذین میں دراز ریش مقدس سجادہ نشین بھی ہیں.

یوپی کیلئے ہری جن وزیر

لکھنؤ ۱۳ دسمبر. "ہم خیال کرتے ہیں کہ اگر کیبنٹ میں دلت جاتی کا ایک ممبر شامل کر لیا گیا تو ہماری قوم کی اصلاح کے لئے یہ پہلا قدم ہوگا." یہ ہیں اس عرضداشت کے الفاظ جو یوپی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کی دلت جاتی ممبروں نے وزیر اعظم کی خدمت میں ارسال کی ہے. اس عرضداشت کی ایک ایک نقل مہاتما گاندھی. سبھاش چندر بوس اور پنڈت جواہر لال نہرو اور ممبران کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے پاس بھیجدی گئی ہے.

نئی دہلی ۱۴ دسمبر. یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عبدالحمید آئی. سی. ایس کو حکومت کی جانب سے اسکندریہ (مصر) میں ٹریڈ کمشنر مقرر کیا گیا ہے.

ادب لطیف

دوشیزہ سے!

بائرن نے یہ نظم اس وقت لکھی تھی جب وہ پہلی مرتبہ یونان گیا تھا

(۱)

اتھینز کی دوشیزہ! قبل اس کے کہ ہم دونوں جدا ہوں، میرا دل مجھے واپس پھیر دو.
لیکن چونکہ وہ میرے سینے سے نکل چکا ہے.
(اس لئے) تم اُسے اب اپنے پاس رکھو اور آرام کرو
لیکن میرے جانے سے پہلے میرا پیغام سُن لو
"جان من! میں تم سے محبت کرتا ہوں."

(۲)

قسم ہے ان پریشان زلفوں کی
جن کے ساتھ یونان کی ہوا مس کرتی ہے.
قسم ہے ان آویزوں کی جن کے بڑھے ہوئے کنارے تمہارے بہار آفریں نرم رخساروں کو چھوتے ہیں.
قسم ہے تیری کالی بڑی گول آنکھوں کی.
"جان من میں تم سے محبت کرتا ہوں."

(۳)

قسم ہے ان ہونٹوں کی جنھیں میں بوسہ دینا چاہتا ہوں."
قسم ہے تری نازک کمر کی.
قسم ہے نشانی کے ان پھولوں کی جو یہ پیغام سُنا رہے ہیں جسے الفاظ بھی اچھی طرح بیان نہیں کر سکتے ہیں.
قسم ہے عشق کے عیش و رنج کی.
"جان من میں تم سے محبت کرتا ہوں."

(۴)

اتھینز کی دوشیزہ میں جا رہا ہوں.
پیاری جب تم تنہا ہو تو (اس وقت) میری یاد کرنا
گو میں استنبول کو جا رہا ہوں.
لیکن میرے دل و جان اتھینز میں ہیں.
کیا میں تجھ سے محبت کرنا چھوڑ سکتا ہوں؟ نہیں

عالم نسواں

مصر جدید میں عورتوں کی خدمات

آج سے کچھ عرصہ پہلے جب کبھی مصر کی آزادی کا ذکر کیا جاتا تھا تو بعض اشخاص یہ کہتے تھے کہ اگر مصر کو حکومت خود اختیاری حاصل ہو گئی تو ملک میں ایک عجیب بدنظمی پیدا ہو جائیگی اور اطمینان وسکون کی فضا خطرے میں پڑ جائے گی.

لیکن آج جبکہ مصر حکومت خود اختیاری کی سعادت حاصل کر چکا ہے اس بات پر غور کرنا ہے کہ حصول آزادی کے بعد وہاں حکومت میں کیا تبدیلیاں ہوئیں اور قوم پر ان کا کیا اثر پڑا؟

حصول آزادی سے پہلے مصر کی عنان حکومت ایک ایسی وزارت کے ہاتھ میں تھی جسکے اختیارات بہت محدود تھے.

معاملات کے قطعی فیصلہ کا اختیار وزارت کو نہیں بلکہ برطانوی نمائندوں کو حاصل تھا. اور مصری وزراء برطانوی ہائی کمشنر کے اشاروں پر چلتے تھے. برطانوی ہائی کمشنر کو وزارت کی ہر اس تدبیر کو جو اس کے نزدیک مناسب نہ ہو مسترد کر دینے کا حق حاصل تھا اور اسی طرح قانون سازی مصری وزراء کی بجائے برطانوی نمائندے کرتے تھے.

حصول آزادی کے بعد نظام حکومت بدل گیا اور تمام و کمال انتظامی اختیارات وزارت کو حاصل ہو گئے. یہ وزارت اس مصری پارلیمنٹ کے ماتحت ہے جو مصری قوم کے نمائندوں پر مشتمل ہے. اس تبدیلی کے بعد مصری وطن پرست مرد اور عورتیں جس خوبی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں اس سے یہ ثابت ہے کہ وہ اپنے ملک کا بہترین انتظام کر کے خوشحالی اور امن وسکون کی زندگی بسر کر سکتے ہیں.

پیلائے حریت سے ہم آغوش ہونے کے بعد مصر برابر تدریجی ترقی کر رہا ہے اور ہر طبقہ اور ہر جماعت کے افراد ملک کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہیں. اس مختصر مضمون میں تمام تعمیری کاموں کو بیان نہیں کیا جا سکتا.

صرف ان کاموں کا تذکرہ کیا جاتا ہے کہ جنہیں عورتوں کی سعی و کوشش کو دخل ہے مصر ایک زراعتی ملک ہے اور اس کی خوشحالی کا انحصار زراعتی ترقی پر ہے. اس سلسلہ میں مصری عورتوں نے کیا خدمات انجام دیں اس کا مختصر حال یہ ہے:-

سیدہ زکیہ سلیمان، ناجیہ اور انجمن نسواں کی اکثر ممبران نے زراعت کی ترقی کے لئے ایک اصلاحی ادارہ قایم کیا.

جس نے خاص طور پر زمینوں کی دیکھ بھال کاشتکاروں کی سہولتیں اور فصل کی حفاظت کے لئے تدابیر اختیار کیں.

نہر لمزی اور نہر اسوان کی اصلاح کے ساتھ ہی کئی جدید نہروں کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا گیا اور ملک کے مختلف حصوں میں آب رسانی کا انتظام پورے طور پر کیا گیا. اور جا بجا پمپ کثیر تعداد میں لگائے گئے.

اسی سلسلہ میں ایک محکمہ اس مقصد کے لئے قایم کیا گیا کہ وہ ان کیڑوں کے ازالہ کی تدابیر پر غور کرے جو مصر کی فصلوں کو تباہ کرتا ہے. اور اس سے مصر کو بہت نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے. اسی طرح بہترین بیج اور مفید پودوں کو مہیا کرنے کی برابر کوشش کی جا رہی ہے.

حفظان صحت کے سلسلہ میں سیدہ رشیدہ خانم کی خدمات قابل تذکرہ ہیں. خانم موصوفہ یورپ کی تعلیم یافتہ اور ہوشیار طبیبہ ہیں انہوں نے اپنے ماتحت اسٹاف کے ساتھ بڑے بڑے شہروں میں صاف اور عمدہ پانی کا انتظام ✻

✻ کیا ہے. ملک کے ہر حصے سے گندے پانی کو نکالنے کے لئے حفظان صحت کے اصول پر نالے بنائے گئے ہیں. زچہ عورتوں اور بچوں کی آسانی کے لئے ہر علاقے میں دارالعلاج قایم کئے گئے ہیں.

تعلیم نسواں کے سلسلہ میں ھدیٰ خانم صاحبہ شعراوی کی خدمات قابل تذکرہ ہیں. خانم موصوفہ نے ملک کے مختلف علاقوں میں دورے کر کے بکثرت مدارس قایم کئے ہیں اور انکی نگرانی خود کرتی ہیں. ریل کے انتظام میں بھی بعض ملک کی واقف فن عورتوں نے حصہ لیا ہے اور بہت سی اہم اور مفید تبدیلیاں کی گئی ہیں.

سویز سے قاہرہ تک موٹر سروس کا وسیع انتظام کیا گیا ہے اور موٹر کی سڑکیں نکالی گئی ہیں جو ریگستان سے ہو کر گذرتی ہیں. راستہ میں جا بجا اسٹیشن قایم کئے گئے ہیں صنعت و حرفت کے سلسلہ میں سیدہ رؤف خانم کی خدمات قابل تذکرہ ہیں، ملک کے ہر گوشہ میں صنعتی ادارے قایم کئے گئے ہیں جہاں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو الگ الگ کمال فن حاصل کرنے کے موقع دیئے جاتے ہیں اگر امن وسکون کی فضا قایم رہی تو بہت جلد دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ مصر جدید میں عورتوں کی خدمات کیا اہمیت اختیار کرتی ہے.

حکومت برطانیہ کیخلاف عدم اعتماد

لندن ۱۵ دسمبر. مخالف پارٹی کی جانب سے حکومت کے خلاف اسکی غیر ملکی پالیسی کے متعلق ملامت کی تحریک پیش کرنیکا نوٹس دیا گیا ہے مسٹر اٹلی اسکو پیش کرینگے

بچوں کی دنیا

ٹکٹوں کی غیر فطری غلطیاں

(از عبدالرشید صاحب صدیقی میرٹھی)

ٹکٹوں میں غلطیاں تو ہو ہی جاتی ہیں، اکثر غلط قیمت درج ہو جاتی ہے. لیکن بعض غلطیاں نہایت دلچسپ ہوتی ہیں. مثلاً جہاز کی جھنڈیوں کا ہوا کے جھونکے کے خلاف لہرانا. ایسے جانوروں کی تصویریں دکھانا جو موجود ہی نہیں ہوتے یا (CENTS) کی بجائے (CENT) لکھ دینا اس قسم کی غلطیاں ہم تمہاری دلچسپی کے لئے لکھتے ہیں:-

برموڈ کے ۱۹۰۵ء کے ایک فارونگ کے ٹکٹ پر نلسن کا مجسمہ دکھایا ہے، مجسمے کے پیچھے کچھ درختوں کی تصویر ہے لیکن اصل یہ ہے کہ مجسمہ ایک صاف زمین پر ہے. اس کے چاروں طرف کوئی درخت نہیں ہے.

۱۹۳۰ء میں بلجیم میں ہوائی ڈاک کے بڑے خوبصورت ٹکٹ چلے. سب ٹکٹ ٹھیک تھے مگر ایک میں بلجیم کے ہوائی جہاز کی جگہ اٹلی کا ہوائی جہاز بنا دیا تھا.

جنگ عظیم کے زمانہ میں ترکی کے ٹکٹوں پر مصر کے اہرام کی تصویر بنائی گئی تھی جس سے ترکوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ کہیں ترکی حکومت نے مصر کی اہرام اپنے قبضہ میں تو نہیں کر لئے اسی طرح ترکی کے ٹکٹوں پر چاند اور ستارہ بنایا گیا تھا. مگر غلطی سے چھ کونوں والا ستارہ بن گیا. یہ ستارہ عیسائی استعمال کرتے ہیں. مسلمانوں کے ستارے میں پانچ گوشے ہوتے ہیں.

(TURKS AND CAICOS ISLAND) کے ایک ٹکٹ میں ایک جہاز کو لنگر ڈالے ہوئے دکھایا ہے. اگر تم اس ٹکٹ کو غور سے آتشی آئینہ سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ جہاز کا تختہ بالکل جزیرے کے کنارے سے لگا ہوا ہے. حالانکہ جزیرے کے قریب سمندر اتنا گہرا نہیں ہے کہ اتنا بڑا جہاز اس کے کنارے پر آ جائے اسی وجہ سے کشتیوں کے ذریعہ مال جہاز میں لے جایا جاتا ہے.

(ST: KITTS + NAVIS) کے ایک ٹکٹ میں کولمبس کو دوربین سے دیکھتے ہوئے دکھایا ہے. دوربین کا نام ہم صرف آجکل سنتے ہیں. اُس زمانہ میں دوربین کا نام بھی نہیں تھا.

چین میں ۱۹۳۲ء میں مشہور رہنما سن یات سین کی یاد میں ٹکٹ چلے. اس پر چینی گورنمنٹ کا نشان یعنی سورج بنا ہوا تھا. یہ نشان غلط تھا کیونکہ وہ تو اس حکومت کے خلاف تھا اور یہ اسی حکومت کا نشان تھا جو اُسے باغی سمجھتی تھی بعد میں ٹکٹ دوبارہ چھاپا گیا.

جمیکا کے ایک پنس کے ٹکٹ میں دو غلطیاں ہیں. ایک تو اس پر ڈاک اور محصول نہیں لکھا ہے دوسرے وہاں کے باشندے کو (CASSAVA) تیار کرتے ہوئے دکھایا ہے لیکن تصویر کے نیچے (MAKING CASSAVA) لکھا ہے. حالانکہ کساوا اصل میں ایک درخت کی جڑ ہوتی ہے جس سے کھانا تیار ہوتا ہے. وہ بنائی نہیں جاتی بلکہ صاف کر کے کھانے کے لائق تیار کی جاتی ہے اسلئے اسمیں PREPARING (CASSAVA) میں ہونا چاہئے. جب دوبارہ ٹکٹ چھپے تو پہلی غلطی کی تو اصلاح ہو گئی اور (POSTAGE REVENUE) لکھ دیا گیا لیکن دوسری غلطی بدستور رہی.

کبھی کبھی ٹکٹ پر غیر تاریخی واقعہ درج ہو جاتا ہے. مثال کے طور پر پیرو کا ۱۹۳۰ء

(باقی صفحہ ۹ پر)

پردۂ فلم

سینما کا تعلیمی فائدہ

(از جناب رشدی بھوپال)

دور حاضرہ میں سینما نے بہت زیادہ مقبولیت حاصل کر لی ہے. سینما جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے. اسٹیج ہی کی مختصر سی شکل ہے. ڈرامہ اپنے ابتدائی دور میں زندگی کی متضاد کیفیات اور دنیا کے حوادث و افکار کی ایک ہلکی سی جھلک بتایا کرتا تھا. دوسرے اس میں اس قدر دلچسپی پیدا کر دی جاتی تھی کہ دیکھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے فی الحقیقت اس سے تعلیم کا بھی کام لیا جاتا تھا. اسٹیج تو اب تک غیر ممالک میں بہت بڑی تعلیمی قوت ہے لیکن بدقسمتی سے اس ملک میں اسٹیج سے جو مضامین اور پلاٹ منتخب کئے گئے ہیں وہ فلمی ڈراموں میں بے سود رہے ہیں. ان میں نہ تو کوئی تعلیمی افادیت ہے اور نہ خوبی. ان سے پبلک کے اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے سوسائٹی میں نقص پیدا ہو جاتا ہے. خواہ پلاٹ طربیہ ہو یا المیہ یا محض کہانی ہی ہو سب مبتذل ہوتے ہیں ہندوستانی فلم کمپنیاں بلا سوچے سمجھے دیگر فلموں کی تقلید کر رہی ہیں جس سے اعلیٰ سوسائٹی میں ان کی وقعت گر گئی ہے.

گناہ اور برائی سے بچنے کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ انسان ان سے واقف ہی ہو جائے لیکن سینما کی حالت اس کے برخلاف ہے، دعویٰ تو یہ کیا جاتا ہے کہ اس سے اخلاق و اطوار سدھارے جائینگے مگر پبلک کے سامنے ارتکاب جرم کے مناظر پیش کئے جاتے ہیں.

اور یہ فلم بڑی دھوم دھام سے پبلک کو دکھائے جاتے ہیں اکثر ان میں نہایت رکیک اور مبتذل جذبات ہوتے ہیں. مثلاً قتل بغض نفرت انتقام اور وہ بھی نہایت کریہ شکل میں سوائے ان چیزوں کے ان فلموں میں اچھائی کا شائبہ تک نہیں ہوتا. اس کا اثر نوجوانوں اور نا تجربہ کار لوگوں پر بہت ہی برا پڑتا ہے. ان میں بد ذوقی اور بد اخلاقی پیدا ہو جاتی ہے. اس سینما کی بدولت ایسے نتائج بھی پیدا ہوئے ہیں جن کی توقع نوجوانوں سے نہیں کی جا سکتی تھی. ان کے کردار، عادات و اطوار پر بھی حرف گیری ہونے لگی ہے.

اب ذرا کچھ ایکٹروں اور ان لوگوں کے متعلق بھی سُن لیجئے. جنھوں نے یہ پیشہ اختیار کر لیا ہے ان میں چند بہت اچھے اور بلند اخلاق لوگ ہیں لیکن ان کے سوا باقی تمام ایکٹروں کی اخلاقی حالت خراب ہے. انھیں تعلیم سے کوئی واسطہ نہیں تعلیم یافتہ افراد انھیں اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور نہ انھیں سوسائٹی میں کچھ اہمیت حاصل ہے مختصر یہ کہ پبلک میں ان کی کوئی وقعت نہیں ہے یہی حالت ایکٹریسوں کی ہے جنمیں بعض نیک سیرت اور شریف ہیں اور باقی اسی سطح پر کھڑی ہیں ان کے متعلق بھی اچھی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا.

سینما کی فنی خامیوں پر تبصرہ کرنا کسی ماہر فن کا ہی کام ہو سکتا ہے ایک غیر جانبدار نقاد تو اس کی عام حالت ہی کا تجزیہ کر سکتا ہے فنی نقطہ نظر سے ہندوستانی فلموں کو آرٹ تہذیب و شائستگی اور اعلیٰ مذاق کا آئینہ دار ہونا چاہئے لیکن حالت یہ ہے کہ نہ تو وہ تعلیمی حیثیت سے سودمند ہے اور نہ تعمیری حیثیت سے ہر جگہ وہی نیم عریاں آچھل کود فحش گانوں اور مکالموں کے فلم سینما گھروں میں دکھائے جا رہے ہیں. مکالمے زبان کے اعتبار سے نہایت لچر اور مبتذل ہوتے ہیں. پلاٹ میں نہ تو نئی بات ہوتی ہے اور نہ اس میں کوئی جدت.

ہنر مند اور دلکش مناظر کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کی جاتی. بہت سی تصاویر بے معنی اور ناکارہ ہوتی ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لکھتے وقت مصنف صاحب کا دماغ اور ڈائرکٹ کرتے وقت ڈائرکٹر

اقوال زرّیں

جو شخص پڑھنے سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے پاس ہر شئے رکھتا ہے۔

سب سے بڑی طاقت دماغ کی طاقت ہے اور سب سے زیادہ دولت علم ہے۔

بناکام کئے نصیب مسلوم نہیں ہو سکتا۔

علم کام میں لانے سے رہتا ہے۔

شعر وہ ہے جو زبان سے زیادہ کاغذ پر موثر ثابت ہو۔

شاعری کو عرف عام میں قوت متخیلہ کا اظہار کہہ سکتے ہیں۔

صاحبان علم وفضل کی جا بیخ زیادتی علم وفضل سے مت کرنا بلکہ اس طرح کہ وہ شرفنا دسے کتنا بچتے ہیں۔

پہلے دنیا ماں کی طرح تھپکتی ہے اور سو جاؤ تو گلا گھونٹتی ہے۔

ایمان کے بعد افضل ترین خلق کو آرام دینا ہے۔ حضرت محمد صاحب

موج تبسّم

حمید:۔ آپ کی شادی کو کتنا عرصہ ہوا؟
احمد:۔ ابھی ایک سال بھی نہیں ہوا۔
حمید:۔ تم غلط کہتے ہو میرے خیال سے.....
احمد:۔ نہیں جناب جب میری شادی ہوئی تھی اسوقت میری بیوی کی عمر ۲۴ سال تھی اور ابھی تک ان کی عمر ۲۴ ہی سال ہے۔

اُستاد:۔ دنیا کی سات عجائبات کونسی ہیں؟
کمسن متعلم:۔ میری اماں کہتی ہیں کہ میری بہنیں اور خود ابا دنیا کی سات عجائبات ہیں۔

اختر:۔ جو شخص انتظار اور صبر سے کام لیتا ہے اسکو سب چیزیں مل جاتی ہیں۔
محمود:۔ تو آپ نے گھر پر بیٹھکر کبھی ریل گاڑی کا بھی انتظار کیا ہے۔

موہن:۔ مجھے اسوقت دفن شدہ خزانہ نظر آرہا ہے
ہری:۔ مگر میری بیوی کے سامنے میری مرحوم بیوی کا ذکر نہ کیجئے۔

بیوی:۔ پیارے یہ خادمہ ضرور بددیانت ثابت ہوگی۔
شوہر:۔ کیوں؟
بیوی:۔ کیونکہ پیارے یہ خوبصورت ہے اور تم حُسن پرست ہو۔

دلچسپ معلومات

"فائر پروف" سیگریٹ

دنیا میں آئے دن آتشزدگی کے حادثات کی ایک بڑی وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ عام طور پر لوگوں کی یہ عادت ہے کہ جب وہ سیگریٹ ختم کر چکتے ہیں تو اسے ایسی حالت میں پھینک دیتے ہیں کہ اس کا سرا آگ سے روشن ہوتا ہے اب اگر سیگریٹ کسی ایسی جگہ پھینک دیا جائے جہاں آگ لگ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر سیگریٹ کا یہ حقیر "ٹکڑا" قیامت برپا کردیتا ہے لیکن میکسیکا (امریکہ) کے ایک شخص نے ایسا "فائر پروف" سیگریٹ تیار کیا ہے کہ اگر اسے آتشگیر اشیاء میں بھی پھینک دیا جائے تو اس سے کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔

آگ سے بچانیکی ایک عجیب مشین

لندن کے ایک نوجوان نے آٹھ سال کی محنت کے بعد ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جو فائر بریگیڈ سٹیشن کو آتشزدگی کے سلسلہ میں خود بول کر بتا دیتی ہے یعنی اکثر اوقات بعض شرارت پسند نوجوان فائر بریگیڈ والوں کو آتشزدگی کے متعلق غلط اطلاع دیدیتے ہیں اور انکی دوڑ دھوپ اکارت جاتی ہے۔ یہ مشین خود بولکر فائر بریگیڈ والوں کو آتشزدہ علاقوں یا بازار کے نام سے آگاہ کرے گی۔

افسانہ

بیٹی کی قسمت

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

کملا بدصورت تھی مگر قسمت کی ہیٹی نہ تھی۔ جب وہ پیدا ہوئی تو دُرجن کی قسمت کھُل گئی۔ خوانچہ میں سودا لئے دن بھر بیچتا تھا مگر بمشکل دو روٹی میسر ہوتی تھیں معمولی ہندی پڑھا لکھا تھا نوکری کہیں ملتی نہ تھی یوں تو آجکل اچھے اچھے انگریزی پڑھے لکھے روزی کی تلاش میں چکر کھاتے پھر رہے ہیں۔ دُرجن بیچارے کو کون پوچھتا۔ اسی خوانچہ کے دھندے میں دو چار ٹکے پیدا کرلیتا تھا۔ دو میاں بیوی آپ تھے اور ایک بچی بھی تھی۔ اور نہیں تو انسان اناج کا کیڑا ہے، یہ تو اُسے ملنا ہی چاہیئے۔ کملا کے جنم نے اُسکی قسمت کو پلٹ دیا۔ خوانچہ کی بکری خاصی ہونے لگی، ہاسی مال میں بھی ہاتھوں ہاتھ بکنے لگا۔ یہ دُرجن کی قسمت نہیں اُس کی بیٹی کا نصیبہ تھا۔

دُکھ کی گھڑیاں تو کٹھن کٹتی ہیں، مگر سُکھ اور اطمینان کے دن گذرتے دیر نہیں لگتی، دُرجن کی مالی حالت اب اچھی تھی، دن بھر خوانچہ سر پر اُٹھائے گلی گلی گھومنے کے بجائے اب اُس کی ایک چھوٹی سی دوکان تھی۔ کملا باپ کا ہاتھ بٹاتی تھی۔ مزے سے گذر ہورہی تھی۔ جوانی آنے سے روپ نکھر جاتا ہے۔ مگر کملا کا رنگ سیاہ تھا۔ ناک بہت موٹی تھی۔ کان چھوٹے اور آنکھیں بہت بڑی۔ چہرہ گول تھا قد کی لمبی تھی اور جسم کی بھاری تھی۔ اندھیرے میں اُس کی صورت دیکھکر انسان سہم جاتا تھا، محلے کے لڑکے اُسے "بھینس" کہتے تھے۔ بھلا اس شیطانی گروہ کو کون سمجھائے۔ روپ ایشور نے بنایا ہے۔ اگر انسان کے بس کی بات ہوتی تو دنیا میں کالا بننے کی کوئی تمنا نہ کرتا۔ اس میں کملا کا کیا قصور تھا۔ بیٹی کی جوانی کو دیکھکر دُرجن کو اُس کے بیاہ کا فکر ہوا۔ بیٹی ٹھکانے لگ جائے تو اس کے سر سے بوجھ ہلکا ہو جوان کنیا گھر میں کون بٹھاتا ہے۔ کملا کی بھونڈی صورت دیکھکر معاملہ راس نہ آتا تھا، اگر کوئی بیاہ کی حامی بھی بھرتا، تو جہیز کے علاوہ نقد رقم کا تقاضہ کرتا۔ غریب تھا لالچ کا پیٹ کہاں سے بھرتا، اب کملا کو کنوئیں میں ڈھکیلتا یا آگ میں جھونکتا۔ غریب کے لئے کنیا کا بھی کتنا بار ہے۔ بیچارہ رات دن اُسی کشمکش میں پڑا ہوا تھا۔ پنڈتوں کو لالچ دیا۔ نائی کی مٹھی گرم کی۔ کہ کہیں بات پکی ہو جائے۔ خود بھی دوڑ دھوپ کرتا، مگر کہیں بات بنتی نظر نہ آتی۔

دُرجن کے شہر کے پاس ہی کسی قصبہ میں مہاجن کرن سنگھ رہتے تھے وہ بیٹے کے دو بیاہ کرچکے تھے مگر قسمت کا چکر اُلٹا چل رہا تھا۔ پہلی بہو بیاہ کے چھ مہینہ بعد مرگئی۔ اور دوسری جگہ سگائی کی تو بیاہ دیکھنا نصیب ہوا۔ بہو ہیضہ کا شکار بن گئی۔ بہتیری کوشش کرتے تھے۔ روپیہ کا لالچ بھی دیتے تھے مگر کسی طرح بیٹے کا گھر بس جائے مگر کوئی بیٹی نہ دیتا تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ انھیں بیٹی دینا اُس کی جان سے ہاتھ دھونا ہے۔ آنکھوں سے دیکھ کر زہر کون کھائے۔ کرن سنگھ اتنے دولتمند نہ تھے، کاروبار مندا چل رہا تھا ہاں سودیرینہ قرم خوب اُٹھ رہی تھی۔ دوستوں نے مشورہ دیا۔ کہ دُرجن سے بات چیت کی جائے۔ اگر معاملہ پٹ جائے تو اچھا ہے۔ پنڈت کو بھیجا گیا اور دُرجن کو روپیہ کا لالچ بھی دیا گیا غریب تھا تو کیا پنڈت کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ کنیا دان کے لئے ہوتی ہے بیچنے کے لئے نہیں، دُرجن کو یہ معلوم تھا کہ مہاجن کرن سنگھ بیٹے کا تیسرا بیاہ کر رہے ہیں۔ لوگ بھی ڈراتے تھے کہ بیٹی کو موت کے منہ میں ڈالے دیتے ہو۔ یہ بھی جیتی نہیں بچے گی۔ مگر وہ کہتا تھا کہ یہ وہم کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ من گھڑت باتیں ہیں، جسے بھگوان رکھے اُسے کون مارے اگر میری بیٹی کی عمر ہے تو کوئی دن دیکھ لے گی۔ دُرجن نے بیٹی کا بیاہ کردیا۔

کملا کے بیاہ کو دو سال گزر گئے۔ بھگوان نے ایک بیٹا بھی دیدیا۔ مہاجن کرن سنگھ پوتے کو دیکھکر باغ باغ ہورہے تھے۔ ان کا کاروبار خوب چمک اٹھا۔ گھُن کھایا غلہ بھی مہنگے داموں بک گیا، جس کام میں ہاتھ ڈالتا تھا خالی نہ آتا تھا۔ اچھے اچھے کھاتے پیتے گھر اُس کے مقروض تھے، مایا کی بارش ہورہی تھی، اب سارے علاقہ میں اس کی برابر کا کوئی مہاجن نہ تھا

دُرجن کو دوہتے کی سُنائونی دی گئی وہ ملنی خوشی اُسے دیکھنے آیا، دونوں باپ بیٹے نے دُرجن کے پاؤں چھوئے، خوب آؤ بھگت کی۔ دُرجن نے کہا "میری کالی بھونڈی بیٹی کے ایسے لیکھ کہاں یہ سب بھگوان کی کرپا ہے

کرن سنگھ بولا نہیں بھائی یہ سب تمہاری بیٹی کا نصیبہ ہے، جب سے آئی ہے گھر میں گنگا بہ رہی ہے۔ دن مزے سے نکل رہے ہیں۔ اُسے کالی بھونڈی جو تم چاہو کہو مگر ہمارے لئے تو وہ لکشمی ہے۔"

مرکزی اسمبلی میں مولانا شوکت علی کی جانشینی کا مسئلہ

لکھنؤ ۱۰ دسمبر مسٹر احسان الرحمٰن قدوائی سکریٹری مسلم لیگ صوبہ یوپی مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا شوکت علی مرحوم کے حادثہ انتقال سے جو نشست مرکزی اسمبلی کی یوپی کی خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے مسلم لیگ نے مسٹر عبداللہ ہارون نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب اور راجہ صاحب محمود آباد پر مشتمل ایک سب کمیٹی اس حلقہ سے مسلم لیگ کے امیدوار کی نامزدگی کے لئے مقرر کی ہے۔ چنانچہ جو ممبران مسلم لیگ اس نشست کے لئے امیدوار ہوں انھیں چاہیئے کہ سکریٹری مسلم لیگ صوبہ یوپی لکھنؤ سے باضابطہ فارم امیدواری طلب کریں اور اس پر درخواست امیدواری مع ایک چیک دو صد روپیہ جو راجہ صاحب محمود آباد کے نام ہونا چاہیئے۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۸ء تک ارسال کریں۔ یہ درخواست مع چیک سکریٹری پراونشل مسلم لیگ یوپی لکھنؤ کے نام ہونا چاہیئے۔

حکومت حیدرآباد کا تردیدی کمیونک

حیدرآباد دکن۔ بازمن حلقوں کی پھیلائی ہوئی یہ افواہ جسے اخبارات کے ایک طبقہ میں نمایاں طور پر شایع کیا گیا ہے بالکل بے بنیاد ہے کہ راجہ شامراج بہادر صدرالمہام تعمیرات سرکارعالی مستعفی ہونے والے ہیں اور یہ کہ باب حکومت میں سیاسی صورت حال کے متعلق اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔

پولیس پریڈ میں گورنر یو۔ پی کی تقریر

لکھنؤ۔ ہز اکسیلنسی سر ہیری ہیگ کے سی ایس آئی۔ سی آئی ای۔ آئی سی ایس۔ گورنر صوبجات متحدہ نے لکھنؤ پولیس پریڈ کے موقعہ پر بتاریخ ۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو حسب ذیل تقریر کی:۔

مجھے بڑی خوشی ہے کہ میں آج ایک مرتبہ پھر صوبجات متحدہ پولیس کی سالانہ پریڈ میں شریک ہوں اور ایک منتظم جماعت کے ایسے مظاہرہ کو دیکھ رہا ہوں جو اس کی ڈسپلن اور اعلیٰ تنظیم پر دلالت کرتا ہے اور ان میں سے ان لوگوں کو انعامات تقسیم کر رہا ہوں جن کی مخلص خدمات یا بہادریوں کا حکومت نے اعتراف کیا ہے۔

پولیس کے لئے یہ سال بہت سخت گذرا فرقہ وارانہ کشیدگی اور چھوٹے چھوٹے فسادات کے علاوہ الہ آباد اور بنارس میں بہت اہم فسادات ہوئے۔ جن کی وجہ سے مقامی پولیس پر بڑی مشقت پڑی۔ اس کا صحیح اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو ان حالات کو نزدیک سے دیکھتے رہے ہیں۔ بعض اوقات طویل فسادات کو فرو کرنے میں بھی پولیس کو بڑی محنت کرنا پڑتی ہے جس کی مثال میں لکھنؤ کا مدح صحابہ کا جھگڑا پیش کیا جاسکتا ہے صوبہ کے کسی حصہ میں پولیس پر اتنی ذمہ داریاں نہیں پڑیں جتنی کانپور میں۔ جہاں تقریباً پورے سال تک مقامی پولیس کو نقض امن دور کرنے کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنا پڑا۔ بڑے شہروں کے ان جھگڑوں کے علاوہ چھوٹے مقامات پر کسانوں اور زمینداروں کی کشیدگی وغیرہ ڈاکوؤں کی وجہ سے پولیس پر کافی بار پڑا صوبہ کو اہم فسادات کے خطروں سے بچانے میں اور ایسے مشکل حالات میں اپنے فرائض کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے میں پولیس نے قابل تعریف کارگذاری کی ہے یہ ضروری ہے کہ ان کارگذاریوں کا پبلک طور پر اعتراف کیا جائے اس لئے کہ تنقید کرنے والے پولیس کی کمزوریوں ہی پر نظر رکھتے ہیں اور اس کی قابل تعریف خدمات کو اکثر نظر انداز کر دیتے ہیں ہم کو پولیس کے مجموعی کارناموں کو دیکھنا چاہیئے۔

نئے نظام حکومت کے شروع دور میں پولیس کے لئے دشواریاں کافی ہوتی ہیں۔ یہ دشواریاں ان دشواریوں سے بالکل الگ ہیں۔ جن کا میں ابھی حوالہ دے چکا ہوں۔ میں نے ابھی ڈسپلین کا ذکر کیا تھا۔ یہ اس وجہ سے کہ پولیس پریڈ سے اسی بات کا اثر سب سے زیادہ پڑتا ہے لیکن ڈسپلن کے صرف یہ معنی نہیں ہیں کہ حکم کو لفظ بلفظ بجا لایا جائے دماغ کی ڈسپلن جسم کی ڈسپلن سے کسی طرح کم نہیں ہے اور پولیس کے ہر ممبر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی تحصیل کی کوشش کرے۔ جہاں تک دماغ کی تربیت کا تعلق ہے ایک سپاہی کو اپنے مشکل فرائض کو غیر جانبدارانہ اور بہادرانہ طور پر پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہنا چاہیئے اس کو اپنے احکام پر پورا اعتبار رکھنا چاہیئے۔ اور یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کی ترقی یا تنزلی ان کے غیر جانبدارانہ فیصلوں پر منحصر ہے۔

یہی وہ اصول ہیں جن کی بنیاد پر صوبجات متحدہ اور دوسرے مقامات میں پولیس کی یہ عمدہ جماعت قائم کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ اگر پولیس کو حفاظت کا انجام دینا ہے تو ان اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہ خیالات کسی طور پر بھی ایک جمہوری نظام کے خلاف نہیں ہیں۔ جس کو ایک خود اعتماد اور لائق پولیس کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کسی دوسرے نظام حکومت کو ہوتی ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہماری پولیس ڈسپلن کی بنیاد پر قائم ہے۔

ان حدود میں ترقی کی ہمیشہ گنجایش ہے کوئی شخص بھی عیب سے خالی نہیں ہوتا اور ہم پورے جمہوری نہیں ہیں۔ اگر ہم عوام کی تنقید کی قیمت نہیں جانتے ہیں مگر میں یقین کرتا ہوں کہ اپنی جماعت پر بھروسہ کرنے والی اپنے روایات پر فخر کرنے والی اور اپنے نیک نام کے لئے ہر وقت مستعد رہنے والی پولیس کی پیشقدمی اور رضاکارانہ کارروائیوں سے ہمیشہ بہترین نتائج مرتب ہوتے ہیں میں گزشتہ خدمات کے لئے آپ کا شکرگذار ہوں اور آپ کے لئے ایک بہتر مستقبل کا خواہاں۔

مسئلہ فلسطین اور ہندوستانی فیڈریشن

بمبئی ۱۰ر دسمبر۔ ہز ہائینس آغا خاں نے ہندوستانی فیڈریشن کے متعلق جو بیان دیا ہے اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے ہز ہائینس فرماتے ہیں کہ:۔ والیان ریاست ہائے ہند کے طرز عمل سے میں یہ سمجھا ہوں کہ ان کی رائے علامہ فیڈریشن کے حق میں ہے۔ علاوہ ازیں کانگریس بھی دستور ہند کی موجودہ فیڈرل سکیم کے خلاف ہے۔ خاصکر اس وجہ سے کہ فیڈرل لیجسلیچر میں والیان ملک رعایا کے نتخب شدہ نمائندے نہیں بلکہ والی ملک کے نامزد شدہ نمائندے بھیجیں گے۔ دوسری طرف والیان ریاست اس قسم کی نمائندگی کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ وہ بحالت موجودہ مختلف ریاستوں میں جو ایجیٹیشن شروع کیا گیا ہے اس سے بہت ہی متاثر ہیں۔ اس طرح ایک تعطل پیدا ہو چکا ہے جس نے فیڈریشن کے مستقبل کو قطعی طور پر مشتبہ بنا دیا۔ اس کا حل اس طرح ہوسکتا ہے کہ اگر ریاستی باشندوں کو بھی فیڈرل مجلس کے ایوان زیرین میں کچھ نمائندگی دیدی جائے تو پھر فیڈریشن قبول کرنے کی کچھ امید ہے۔ ایک دوسرا حل یہ ہے کہ پہلے برطانوی ہند کے صوبجات کا ایک فیڈریشن قایم کیا جائے۔ اور پھر ہندوستانی ریاستوں کے ساتھ مل کر وقت پر فیڈریشن قایم کر دیا جائے۔

فلسطین اور مسلمانان ہند

ہز ہائی نس نے گول میز کانفرنس فلسطین کے متعلق جو لندن میں برطانیہ نے طلب کی ہے فرمایا ہے کہ مصر کا اس کانفرنس میں دعوت شرکت قبول کرنا ایک نیک فال ہے کیونکہ مجھے اس کا علم ہے کہ مصر اس پر ہرگز رضا مند نہ ہوگا۔ اگر ترازو کا پلڑہ کسی ایک طرف جھکتا ہوا رکھا گیا۔ آپ نے کہا لندن کانفرنس میں مفتی اعظم فلسطین کے نمائندگان کی شرکت لازمی ہے۔ ورنہ یہ یقیناً ناکامیابی کے غار میں دفن ہوگی۔ مسئلہ فلسطین سے متعلق ہندوستانی مسلمان جس گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آجتک اس کا احساس نہیں کیا گیا۔ کانفرنس میں ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندگی کا ہونا لازمی خیال تھا لیکن افسوس کے ساتھ اسے محسوس کرنا پڑتا ہے کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اطالوی اور مصری گفتگو

قاہرہ ۱۰ر دسمبر۔ اطالوی مصری گفتگوؤں کے متعلق جن کا عنقریب آغاز ہوگا، ایک مصری نمائندہ نے بیان دیا ہے کہ ان گفتگوؤں کا تعلق کسی پہلو نہر سویز سے ہے۔

مسئلہ فلسطین اور حکومت افغانستان

کابل ۱۴ر نومبر۔ الاصلاح کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ حکومت برطانیہ نے سرہاؤ ویری مدیر شعبۂ خارجہ ہندوستان کو حکومت افغانستان سے قضیہ فلسطین اور حدود افغانستان و ہندوستان کے اہم مسئلہ پر تبادلہ خیالات کے لئے بھیجا ہے۔ جو سفیر برطانیہ متعینہ افغانستان کی رفاقت میں حکومت افغانستان سے گفتگو کریں گے۔ ان مسائل کے متعلق نمائندہ برطانیہ اور صاحب المعالی سردار فیض محمد خاں وزیر خارجہ افغانستان کے مابین گفتگو تمام ہو چکی ہے۔

مسائل کے متعلق نمائندہ برطانیہ اور صاحب المعالی سردار فیض محمد خاں وزیر خارجہ افغانستان کے مابین گفتگو تمام ہو چکی ہے حکومت افغانستان نے قضیہ فلسطین کے متعلق جو برقیہ برطانیہ کو ارسال کیا تھا اس کے جواب میں وزیر خارجہ برطانیہ کی طرف سے جو جوابی برقیہ حکومت افغانستان کو موصول ہوا ہے وہ یہ ہے:۔

"صاحب المعالی سردار فیض محمد خاں صاحب وزیر خارجہ کابل۔ میری خواہش ہے کہ آپ کے بہت بہت شکریہ کے ساتھ آپ کو اطمینان دلا دوں کہ حکومت برطانیہ اپنی کامل عنایات سے قضیہ فلسطین کے عادلانہ حل کی خواہشمند ہے"

کابل کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اب جبکہ تمام دنیائے اسلام نے برطانیہ کو فلسطین کے متعلق اچھی طرح متنبہ کر دیا ہے اس لئے امید ہے کہ برطانیہ فلسطین کے مسئلہ کو عادلانہ طور پر حل کرنے میں کامیاب ہوگی نیز چونکہ یہودیوں نے فلسطین کے متعلق ایک ادھم مچا رکھی ہے اسلئے برطانیہ متحیر ہے کہ کیا کارروائی کی جائے۔

حکومت افغانستان کو امید ہے کہ عربوں سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھنے کے لئے جلد از جلد قضیہ فلسطین کا باعزت عادلانہ حل کرے گی۔

لندن ۱۳ر دسمبر۔ وائنا میں ایک لنڈ بال ہاؤس تعمیر کرنے کی اسکیم تیار کی جا رہی ہے۔

۱۹۴۰ء کے آغاز میں فیڈریشن کا نفاذ

کلکتہ ۹ر دسمبر! امرت بازار پتر کا کے نامہ نگار مقیم لندن کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں فیڈریشن کے نفاذ کے لئے لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے پروگرام مرتب کیا ہے۔

آیندہ جون میں ان ہندوستانی والیان ریاست کے متعلق معلوم ہو جائے گا جو فیڈریشن میں شامل ہونگے۔ ۱۹۳۹ء کے آخر یا ۱۹۴۰ء کے شروع میں حکومت ملک معظم سے درخواست کریگی کہ وہ ہندوستانی فیڈریشن کے نفاذ کے متعلق اعلان کریں۔ اور اس درخواست پر دارالامراء اور دارالعوام میں اسی اثناء میں مباحثہ ہوگا۔ توقع ہے کہ فروری ۱۹۴۰ء میں اس کے متعلق شاہی اعلان ہو جائے گا۔ اس کے بعد لندن اور ہندوستان میں فیڈرل دستور کے ماتحت ایڈمنسٹریشن مشینری میں ضروری اضافوں کے لئے اقدام کیا جائے گا۔

۱۹۴۰ء کے اختتام پر یا ۱۹۴۱ء کے شروع میں فیڈرل اسمبلی کے انتخابات ہونگے اور ۱۹۴۱ء میں ہی ہندوستان میں فیڈرل دستور کے ماتحت حکومت قایم ہو جائے گی۔

بحکم جناب مولوی محمد عاقب صاحب نعمانی جج خفیفہ بہادر بریلی

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۹۰ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ صاحب بہادر بریلی

لالہ رادھے شیام ولد لالہ کیشال قوم ویش اگروال ساکن دری و نواز مرچنٹ بازار دڑی چوک بریلی

بنام

مسمیٰ کشوری لال رام چندر لوانیہ مرچنٹ ساکن بازار چوک کانپور بذریعہ لالہ رام چندر ولد کشوری لال

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ما ہے کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ر ماہ جنوری ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہوا اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر وینز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ر ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا

بحکم منصرم

عدالت جج خفیفہ بریلی

مہر عدالت

جرمنی نے نوآبادیوں کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا

لندن ۱۲ر دسمبر۔ دارالعوام میں وزیر اعظم برطانیہ نے بیان کیا کہ سرکاری طور پر جرمنی نے نوآبادیوں کی واپسی کا کوئی مطالبہ پیش نہیں کیا

مفتی فلسطین کی شرکت ضروری ہے،

قاہرہ ۱۲ر دسمبر۔ مصری حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ فلسطین کانفرنس میں جو کہ لندن میں ہونے والی ہے۔ مفتی فلسطین کی شرکت ضروری ہے کیونکہ یہ خیال ہے کہ وہ حقیقی لیڈر ہیں اور ان کے بغیر جو سمجھوتہ ہوگا۔ وہ دائمی نہیں ہوگا۔

مرکزی اسمبلی میں آرمی سکریٹری کے بیانات

دہلی ۱۰ دسمبر۔ کل مجلس مقننہ ہند میں وقفۂ سوالات کے وقت بہت سے دلچسپ سوالات کئے گئے۔ بہار اور یوپی کے صوبجات کی حد بندی کے مسئلہ پر مسٹر موہن لال سکسینہ کے سوالات کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا یہ مسئلہ دونوں صوبجات سے متعلق ہے اگر ان دونوں صوبوں نے حکومت کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا تو پھر حکومت اس پر مناسب توجہ کریگی۔

مسٹر ستیہ مورتی کانگریسی لیڈر نے سوال کیا کہ آیا ہندوستانی فوج فلسطین کو بھیجی گئی ہے۔ آرمی سکریٹری نے جواب دیا۔ ہندوستانی فوج کا کوئی سپاہی فلسطین نہیں بھیجا گیا۔

مسٹر ستیہ مورتی۔ کیا صرف سر سکندر حیات خاں ہی ایک وزیر اعظم ہیں جنہیں چیٹوڈ کمیٹی (دفاع ہند کی کمیٹی) کے روبرو شہادت دینے کی دعوت دی گئی ہے۔ اگر یہ واقعہ ہے تو پھر دوسرے وزرائے اعظم کو کیوں شہادت دینے کے لئے طلب نہ کیا گیا؟

آرمی سکریٹری۔ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ صرف ایک وزیر اعظم نے کمیٹی کے روبرو شہادت دی۔ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے حکومت یہ نہیں کہہ سکتی کہ دوسرے وزرائے اعظم کو بھی دعوت دی جائے گی یا نہیں؟

ہز ہائی نس آغا خاں اور مسئلہ فلسطین

کراچی ۸ دسمبر۔ ہز ہائی نس آغا خاں کل شام امپیریل ایروے کے ہوائی جہاز سے کراچی پہونچے۔ آپ کے استقبال کے لئے ان کے مریدین اور معتقدین سندھ اور سرحد سے یہاں پہنچے تھے۔ مختصر قیام کے عرصہ میں وہ کئی مذہبی رسوم انجام دیں گے اور تین جلسہ ہائے خیر مقدم میں حصہ لیں گے۔ ملاقات کے دوران میں آپ نے کہا "ہندو مسلمانوں کے درمیان صلح و سمجھوتہ مجھے دل سے عزیز ہے۔ ہندوستان سے روانہ ہونے سے قبل میں اس مقصد کے لئے انتہائی کوشش کرونگا۔" یوروپین صورت حالات کے متعلق ہز ہائی نس نے فرمایا "میں محسوس کرتا ہوں کہ انجمن اقوام کو موجودہ حالات سے ایک شدید ضرب لگی ہے۔ مگر جلد یا بدیر ایک نئی لیگ عالم وجود میں آئے گی جسمیں جرمنی بھی شامل ہوگا۔ اگرچہ امریکہ کے متعلق مجھے یقین نہیں۔ عوام اب یہ سمجھنے لگے ہیں کہ صلح و امن ہی صرف انسان کی امیدوں کا کام کر رہا ہے۔ نوآبادیاتی مسئلہ نہایت ہی مشکل مسئلہ ہے جسمیں ہندوستان بھی بہت کافی دلچسپی لے رہا ہے اس لئے کہ "ٹینگانیکا" میں ہندوستانیوں کی کافی آبادی ہے۔

فلسطین کے متعلق ہز ہائی نس نے فرمایا کہ اس مسئلہ کا عنقریب ایک وسیع پیمانہ پر منعقد ہونے والی کانفرنس میں فیصلہ ہو جانے کا امکان ہے۔ آپ نے کہا فلسطین کے بارے میں تمام دنیائے اسلام بے چین ہے۔ اور اس مسئلہ کا تصفیہ ہو جانا یقینی امر ہے۔

قیام ہندوستان کے زمانہ میں ہز ہائی نس آغا خاں ہندو اور مسلمانوں دونوں کے لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔ آپ قائد ملت مسٹر جناح سے بھی ملاقات کریں گے۔

۸ دسمبر کی صبح کو آغا خاں بذریعہ ہوائی جہاز گوالیار پہنچے۔ ہز ہائی نس مہاراجہ سندھیا نے اپنے پرسنل سٹاف کی معیت میں ہوائی مستقر پر ان کا استقبال کیا۔ ہز ہائی نس آغا خاں نے مہاراجہ کے ساتھ لنچ کھایا اور پھر پنجاب میل سے آپ بمبئی روانہ ہو گئے۔

ریاست حیدرآباد میں ستیہ گرہ کے متعلق گاندھی جی کا بیان

حیدرآباد دکن ۱۰ دسمبر گاندھی جی نے آج "ہریجن" میں ایک نوٹ لکھا ہے جس میں سردار پٹیل اور دامودر داس کے اس بیان کی تائید کی گئی ہے جس میں بیرونی لوگوں کو ریاست راجکوٹ اور حیدرآباد دکن کی ستیہ گرہ میں حصہ لینے سے منع کیا گیا تھا۔

گاندھی جی لکھتے ہیں کہ ستیہ گرہ کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ تکالیف میں ہوں وہی اس میں شریک ہوں اور جب کبھی قانون کے موافق ہمدردی کے طور پر ستیہ گرہ کا معاملہ پیش آئے تو اس پر غور ہو سکتا ہے لیکن جہاں تک میں دیکھتا ہوں حیدرآباد اور راجکوٹ کی ستیہ گرہ میں بیرونی اشخاص کی شرکت کے لئے کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ فی الحقیقت اس سے افسروں کو تنبہ کرنا مقصود ہے۔ اس ستیہ گرہ کا مقصد یہ ہے کہ غلط راہ کو پکڑا جائے اور اس میں انصاف کی سمجھ پیدا کی جائے۔

آخر میں گاندھی جی نے کہا ہے کہ اگر کسی حالت میں بھی لوگ اپنے حقوق کے لئے تکلیف اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہیں تو کوئی بیرونی امداد جو ستیہ گرہ کی شکل میں ہوں ان کے لئے حقیقی آزادی نہیں دلا سکتی۔

لنکاشائر کے سوداگروں کو مشورہ

لندن ۷ دسمبر۔ اخبار مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ جہاں تک لنکاشائر کے سوتی پارچہ کی برآمد کا تعلق ہے۔ موجودہ سال اس صنعت کی تاریخ کے اندر تمام سالوں میں سب سے زیادہ خراب معلوم ہوتا ہے۔ موجودہ صورت حالات کو بہتر بنانے کے صرف دو ہی ہر دلعزیز علاج ہیں۔ پہلا تو یہ کہ معاہدہ اٹاوہ کی مذمت کی جائے جس کے متعلق حکومت کا یہ کہنا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور دوسرا طریقہ ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر ہم اس ہیچ سے تجارتی معاہدہ کس دیں تو ہندوستان اپنے ٹیرف کو کم کر دیگا لیکن اسمبلی غالباً ایسا کرنے سے انکار کرے گی۔ اور حکومت محض لنکاشائر کی خاطر جمود پیدا کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔

اخبار مذکور رقمطراز ہے جب تک برطانوی تجارت کو اس طریقہ سے منظم نہیں کرینگے کہ اُسے فائدہ ہو سکے۔ اس وقت تک حکومت کے ہاتھ کم و بیش ہر جگہ بندھے رہیں گے درحقیقت حالت یہ ہے کہ صنعت سوتی پارچہ کو بھی تعاون حاصل نہیں ہے۔ لنکاشائر کے تجارت پیشہ لوگوں کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اگر وہ مصر کی روئی کو خرید نہ کرنے کی دھمکی موثر طریق پر دیدیتے تو عین اغلب ہے کہ مساوات پر مبنی سمجھوتہ ہو جاتا۔ لہذا لنکاشائر حکومت پر اس بات کے زور ڈال سکتا ہے کہ وہ بدیشی منڈیوں میں سوتی پارچہ کی تجارت کے لئے بہتر مراعات حاصل کرے لیکن اس کے سوائے اور کوئی قریبی راستہ نہیں ہے۔ ہماری تمام امیدوں کا دارومدار صنعت سوتی پارچہ کے بل پر ہے۔ اسی سے ہماری برآمدی تجارت میں توسیع ہو سکتی ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

واردھا ۱۲ دسمبر۔ آج صبح جب کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا تو اس میں غیر ملکی معاملات اور بنگالی زبان کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بنگالی بہاری مسئلہ کے متعلق بابو راجندر پرشاد کی رپورٹ کو منظور کیا جائے گا۔ اس مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فلسطین کی صورت حالات اور جرمنی میں یہودیوں پر مظالم کے متعلق بھی غور کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی میں یہودیوں پر مظالم کی مذمت اور فلسطین کے عربوں کے ساتھ ہمدردی کے رزولیوشن پاس کئے جائیں گے۔

آج سہ پہر کو شری سبھاش بوس اور دیگر کانگریسی لیڈر سے گاؤں میں جا کر گاندھی سے ملاقات کریں گے۔ مسٹر شریف کا معاملہ کل پیش ہوگا۔

نہر سوئز کے متعلق مطالبہ

سائنور مولینی کے ہمراز سائنور گانڈا نے "جرنل دی اٹلی" میں نہر سوئز کے متعلق اٹلی کے مطالبات کی وضاحت کی ہے، آپ نے لکھا ہے کہ تمام دنیا کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ٹیرف میں تبدیل ہونا چاہئے۔ اور اس کا نظام بھی تبدیل ہونا چاہئے۔ نہر سوئز کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے جو یورپ کے دیگر مسائل سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اور تمام قوتوں کو اس معاملہ میں مساوی نمائندگی حاصل ہونا چاہئے نہر سوئز کے اقتصادی انتظام میں اٹلی کے مفاد فرانس کو کیوں کھلتے ہیں؟ معلوم ہوا ہے کہ سائنور گانڈا اٹلی کے دیگر مطالبات کی بھی وضاحت کریں گے۔

انکم ٹیکس بل کی تیسری خواندگی پر بحث

نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ آج جب مرکزی اسمبلی میں انکم ٹیکس کے ترمیمی بل کی تیسری خواندگی پر بحث شروع ہوئی تو سر محمد یامین خاں نے فائنینس ممبر کو ان کی مدبری پر مبارکباد دی اور کہا کہ یہ بل برطانوی مدبری کا ایک نمونہ ہے۔

یوروپین گروپ کے لیڈر مسٹر گریفتھس نے ان حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے جن حالات میں بل سلیکٹ کمیٹی سے نکلا سمجھوتہ پر اظہار ہمدردی کیا گیا۔ آخر میں آپ نے رائے ظاہر کی کہ جہاں تک انکم ٹیکس کا تعلق ہے اس قانون کی ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔

سردار سنت سنگھ نے بل کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ بل بھی اسی اصول پر مبنی ہے۔ جس اصول کی بنا پر کانگریس نے ایک سے زاید بار فائنینس بل کو ٹھکرا دیا۔ اس لئے کانگریس پارٹی کے موجودہ رویہ کو دیکھکر تعجب ہوتا ہے۔ سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس قانون کو پیش کرنے کے لئے فائنینس ممبر کے پاس کوئی جواز نہیں ہے اور کانگریس پارٹی کے اس رویہ کو دیکھکر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ وہ اپنی پیش کی ہوئی ترمیموں کو ہی واپس لے رہی ہے اخلاقی فتح کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کی ہے میں ہاؤس سے اب بھی یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس بل کو نامنظور کر دے۔ سنہ ۱۹۲۲ء سے اس بل کے بغیر کام چلتا رہا ہے۔ اور اگر اب ہم اسے دو سال کے لئے ملتوی کر دیں تو آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی

واردھا ۱۱ دسمبر۔ آج صبح ۹ بجے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا مسٹر سبھاش چندر بوس نے اجلاس کی صدارت فرمائی سردار ولبھ بھائی پٹیل۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ شریمتی آچاریہ کرپلانی۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ۔ شری شنکر راؤ دیو مسٹر ہری کرشن مہتاب اور شریمتی جے رام داس دولت رام اجلاس میں شریک تھے۔ شری بھولا بھائی ڈیسائی اور شریمتی سروجنی نائیڈو آج شام کو پہنچ رہی ہیں خان عبدالغفار خاں اور شری سیٹھ جمنا لال بجاز اجلاس میں شرکت نہیں کر رہے ہیں۔

صاحب صدر نے اپنی تعارفی تقریر میں دہلی میں منعقدہ ورکنگ کمیٹی کے گزشتہ اجلاس سے اب تک کی صورت حالات پر تبصرہ کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے دورۂ یورپ کے تجربات سے کمیٹی کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد کمیٹی نے روزمرہ کے معاملات پر بحث شروع کی اور اہم مسائل کو شام کے لئے محفوظ کر لیا۔ تاکہ دیگر حضرات بھی اجلاس میں شریک ہو جائیں۔

بخارسٹ ۱۳ دسمبر۔ جرمنی اور رومانیہ کے درمیان ایک اہم تجارتی معاہدہ ہوا ہے اس معاہدہ پر یکم اکتوبر

بل مزارعہ کی دوسری خواندگی پر بحث

لکھنؤ ۹ دسمبر۔ کل مسٹر موہن گوپال (کانگریس) نے بل مزارعہ میں سے اس دفعہ کے خارج کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی تھی جسمیں تجویز کیا گیا تھا کہ جو لوگ فوج میں ملازم ہیں انھیں جوت کو شکمی طور پر اٹھانے کی پابندیوں سے مستثنےٰ کیا جائے۔

ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے نواب سر محمد یوسف نے فرمایا کہ فوج کے ساتھ مندرجہ بالا طریقہ پر سلوک کرنا چاہئیے جو لوگ فوج میں ہیں انھیں دور دراز فاصلوں پر جانا پڑتا ہے اس لئے انھیں یہ فائدہ اٹھانے کی اجازت ہونی چاہئیے ہمیں جمہوریت کو محفوظ بنانا چاہئیے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر فوجی آرمی جمہوریت کے اصول کو قائم نہیں رکھ سکتے تو کیا آپ انھیں فائدہ اُٹھانے کی اجازت نہیں دینگے۔

مسٹر ظہیر الدین فاروقی نے اس بنا پر ترمیم کی مخالفت کی کہ فوجی سپاہی زیادہ تر کاشتکار ہیں اور آپ نے اس امر پر تعجب کیا کہ کانگریس کاشتکاروں کے حقوق کو تلف کر دینا چاہتی ہے۔

بابو سمپورنانند وزیر تعلیم نے دلائل کا جواب دیتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا کہ صرف طلبا کو ہی نہیں بلکہ عام پبلک کی ذہنیت فوجی ہونا چاہئیے۔ کانگریسی حکومت گنڈوں کے لئے چارہ پیدا کرنا چاہتی۔ وہ ملک کو آزاد کرلینے اور اس کی عزت و حرمت کی حفاظت کرنے کے لئے سپاہیوں کو استعمال کرنا چاہتی ہے۔ یہ ترمیم بھی فوجی ذہنیت پر اثر انداز نہیں ہو گی۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات نے بحث ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت فوج اور پولیس دونوں کا فائدہ چاہتی ہے مگر اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اور بیشمار لوگوں کو بھی ایسی ہی مراعات دینی پڑتیں۔ آپ نے فرمایا کہ فی الحال آپ لوگوں کو ترمیم منظور کر لینی چاہئیے۔ اور متفقہ سمجھوتہ کے لئے موقع چھوڑ دینا چاہئیے۔

سیر کے حقوق

اس طرح ابتدائی باب پر مفصل بحث ختم ہو گئی اس کے بعد ہاؤس نے دوسرے باب پر بحث شروع کی۔ جو سیر کے حقوق کے متعلق ہے۔ نواب سر محمد یوسف نے ایک ترمیم کی تحریک کرتے ہوئے دریافت کیا یہ اچھی بات ہے کہ سیر کے حقوق رکھنے کے معاملہ میں زمینداروں کے حقوق کی کانٹ چھانٹ کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کانٹ چھانٹ ایک نہایت صاف اور بہتر طریقہ پر زمینداروں کی بے دخلی کی مترادف ہو گی۔ آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے کہ زمیندار اپنے "سیر" کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتے ہیں اور ان کی مالی حالت کیا ہے۔ موجودہ ایجی ٹیشن کانگریس کا اٹھایا ہوا ہے اور اگر کاشتکاروں کو ان پر ہی چھوڑ دیا گیا تو وہ زمینداروں کے بنیادی حقوق سے انکار نہیں کرینگے۔

سر محمد یوسف نے فرمایا کہ مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ سیر کی زمینوں پر ایک خاص حد قائم کر دی جائے اور میں اس کے لئے بھی تیار ہوں کہ شکمی کاشتکاروں کو مقابلتاً زیادہ سہولت دی جائے۔

ترمیم مسترد ہو گئی

لنچ کے بعد ہاؤس نے نواب سر محمد یوسف کی ترمیم مسترد کر دی۔ اس قسم کی ایک دوسری ترمیم برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے نمائندے

راجہ جگناتھ بخش سنگھ نے پیش کی، لیکن ہاؤس نے اس ترمیم کو بھی مسترد کر دیا۔ اس کے بعد اسمبلی کل تک کے لئے ملتوی ہو گئی۔

ضمنی سوالات

پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ سول نافرمانی اور عدم تعاون کی تحریکوں میں حصہ لینے کی بنا پر ۲۶۳ اشخاص نے یا تو استعفےٰ دیدیا ہے یا وہ سرکاری ملازمتوں سے یا ایسے اداروں سے جنکو حکومت امداد دیتی تھی برطرف کئے گئے تھے۔ ان ۲۶۳ اشخاص میں سے ۸۵ دہرہ دون کے تھے اور ۳۰ الہ آباد سے۔ آپ نے ایک دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جن لوگوں نے تحریک کے دوران میں رضامندی کے ساتھ استعفےٰ دیئے تھے اگر وہ چاہیں تو انھیں دوبارہ بحال کرنے پر غور کیا جائے گا۔

مسٹر دیو نرائن بھارتیہ نے دریافت کیا کہ کیا گورنمنٹ کا ان لوگوں کو بحال کرنے کا بھی ارادہ ہے، جنھیں انقلابی جرائم میں قید ہوئی تھی۔ وزیر اعظم نے جواب دیا کہ یہ سوال اس مد میں نہیں آتا۔

سر مہاراج سنگھ کو مطلع کیا گیا کہ حکومت نے حال ہی میں رشوت ستانی کے خلاف کمیٹی کی بعض سفارشات پر کارروائی کی ہے دیگر سفارشات پر حکومت سرگرمی کے ساتھ غور کر رہی ہے اور وہ روزمرہ کے حالات کا بھی بغور مطالعہ کر رہی ہے۔

باجلاس جناب مرزا کاظم علی خانصاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۳۴

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش ٹھاکر پھول سنگھ ولد گیا پرشاد سنگھ ٹھاکر ساکن راوت پور پرگنہ کانپور بنام آپ رام دین کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا رکان بابت بقایا لگان بتاریخ ۱۹ صادر ہوئی اور مبلغ جو اب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۶	۹	۳
خرچہ نالش	۴	۰	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰		۹
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۹	۳	۰
میزان	۱۹	۱۴	۰

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے آپ رام دین ولد منی پوریہ ساکن محس پور پرگنہ کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ زر مذکور یعنی مبلغ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ آپ مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

پیشی ۳ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
کانپور	محس پور	۲۵۶	۷ بسوہ
		۹۷۹/۱	۱۰ بسوہ
		۹۸۲/۱	۹
		۳ رقبہ	بیگھہ

دستخط حاکم عدالت

لوکل سیلف گورنمنٹ کمیٹی

لکھنؤ ۱۱ دسمبر۔ گاؤں کا ؤں میں پنچایتیں متعلق لوکل باڈیز کے چیرمینوں کا براہ راست انتخاب مثر کرہ

یوم اردو

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

اردو کی حفاظت ہم سب کا قومی اور ملکی فرض ہے

حضرات! اس وقت ہماری اور آپ کی پیاری اردو زبان کی زندگی یا موت کا سوال درپیش ہے اور ساتھ ہی اس تہذیب اور شائستگی کی بقا کا بھی جنکی خوشگوار فضا میں ہم اور آپ سب باوجود دوسرے اختلافات کے صدہا سال اور پشتہا پشت سے بھائی چارے اور میل جول کی زندگی بسر کر رہے ہیں اردو ہی وہ زبان ہے جو ہندو مسلم اتحاد کی نشانی اور دونوں کے تمدن و معاشرت کا مشترکہ سرمایہ ہے۔

بہرحال اردو کی تخریب جس طرح کی جارہی ہے وہ اہل نظر اور صاحب ذوق سے پوشیدہ نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت اس احساس کو بھی فنا کر دے چنانچہ اس جمود کو دور کرنے کے لئے انجمن بہار ادب لکھنؤ نے عملی قدم اٹھایا ہے اور طے کیا ہے کہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء کو تمام ہندوستان میں یوم اردو منایا جائے۔ اسی بنا پر کانپور کی مشہور ادبی انجمن جامعہ ادبیہ نے بھی بصدارت جناب بابو کرشن سہائے صاحب سنہکاری ایڈوکیٹ المتخلص بہ حضرت وحشی کانپوری ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء یوم یکشنبہ کو مقامی حلیم مسلم انٹر کالج میں ایک عظیم الشان جلسہ ۱۲ بجے دن کو منعقد کرنا طے کیا ہے جسمیں اردو کی حمایت میں ضروری تجویزوں پر رائے شماری کے بعد موثر تقریریں ہونگی۔ اور مفید نظمیں پڑھی جائیں گی۔ اس کے بعد ہی ایک غیر طرحی مختصر مشاعرہ بھی ہوگا۔ لہذا جملہ بہی خواہان اردو سے التجا ہے کہ وقت مقررہ پر جلسہ میں شرکت فرماکر اپنی علم دوستی اور اردو ادب نوازی کا ثبوت دیں۔ المکلف

سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور اسسٹنٹ سکریٹری انجمن بہار ادب لکھنؤ

اعلان ضروری

الحمدللہ کہ احقر کے بار بار یاد دہانی کے بعد سال گزشتہ مسلم لیگ کی مساعی جمیلہ کی بدولت مولانا محمد علی مرحوم کی برسی نہایت شان سے منائی گئی۔ امید کہ خصوصًا مسلمانان کانپور امسال بھی بتاریخ ۴ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو اس اہم فرض کو فراموش نہ کرتے ہوئے مولانا مرحوم کی برسی اسی شان سے منائیں گے جو انکی خدمات کے شایان ہے۔

کنور عبدالحمید خاں

۴ نیابت اجتماعی دوٹوں کا سسٹم، نامزدگی کے سسٹم کی تنسیخ۔ حق رائے دہی بالمقابل میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے لئے اپنی پوسں رضا کارانہ گارڈ اور قابل تبادلہ ملازمتیں یہ ہیں وہ چند اہم سفارشات جو لوکل سیلف گورنمنٹ کمیٹی نے کی ہیں لوکل سیلف گورنمنٹ کمیٹی کو

مجلس اتحاد ملت کانپور کی وارڈ کمیٹیوں کا سالانہ انتخاب

۱۱ نومبر سنہ ۳۸ء وارڈ کمیٹی اتحاد ملت گمو خاں کا احاطہ ظہور محمد صاحب صدر۔ حبیب اللہ صاحب نایب صدر۔ امیر عالم صاحب سکریٹری۔ سید ایوب علی صاحب جوائنٹ سکریٹری۔ کنویز سنیلپوش۔ محمد بشیر عرف داغ خانصاحب سردار۔ ولی محمد نائب سردار۔

۲۳ نومبر سنہ ۳۸ء وارڈ کمیٹی اتحاد ملت چمن گنج افتخار احمد خانصاحب صدر۔ عبدالمجید خانصاحب سکریٹری۔ صفدر حسین صاحب جوائنٹ سکریٹری ابوالحسن صاحب کمانڈر محمود علی صاحب خازن۔

۲۴ نومبر سنہ ۳۸ء وارڈ کمیٹی اتحاد ملت سکرا اسٹریٹ رحمت علی صاحب صدر۔ قاضی محمد سمیع صاحب نائب صدر۔ قاضی رحمت اللہ سکریٹری۔ قاضی محمد معید صاحب جوائنٹ سکریٹری۔ فضل الرحمن صاحب کمانڈر قاضی بشیر الحق صاحب خازن۔

۲۷ نومبر سنہ ۳۸ء وارڈ کمیٹی اتحاد ملت طلاق محل خدا محمد خانصاحب صدر رحمت اللہ صاحب منشی محبوب علی صاحب نائبین صدر۔ محمد فاروق صاحب جنرل سکریٹری۔ مناسن علی صاحب سکریٹری، مولوی محمد ارشاد صاحب جوائنٹ سکریٹری۔ محمد احمد خانصاحب

۵ دسمبر سنہ ۳۸ء وارڈ کمیٹی اتحاد ملت گوالٹولی حافظ محمد شفیع صاحب صدر و بابو محمد زاہد صاحب نائب صدر۔ محمد عبدالشکور صاحب سکریٹری، سلطان احمد

میں غیر ملکوں میں یوروپین لباس کیوں پہنتا ہوں !!

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ جب پنڈت جواہر لال نہرو یورپ میں تھے اسوقت یوروپین لباس پہنتے تھے لباس کے قومی اصول کے پیش نظر اس سے چند ہندوستانیوں کے دل میں اضطراب پیدا ہوتا تھا چنانچہ آپ ہی کی توجہ اس معاملہ کی طرف مبذول کرائی گئی۔ آپ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا۔

جب کبھی میں یورپ گیا ہوں میں نے ہمیشہ یوروپین کپڑے پہنے ہیں۔ کیونکہ وہ وہاں کی آب و ہوا اور ماحول کے زیادہ موافق ہیں۔ لندن اور پیرس کے بازاروں میں کرتا اور دھوتی پہننا مجھے ایسا ہی واہیات معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستان کے دیہات میں یوروپین لباس پہننا۔ ہم ہندوستان میں کھدر کئی اسباب یعنی سیاسی۔ اقتصادی۔ اور سوشل کی بنا پر پہنتے ہیں لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم ان ہی اصولوں کے ماتحت دور دراز کے فاصلہ پر واقع ملکوں کو کھدر کی برآمد کریں اور اصل واقعہ یہ ہے کہ سوئٹزرلینڈ کی آب و ہوا میں جہاں کہ زمین برف سے ڈھکی ہوتی ہے ہندوستانی لباس پہننا تقریباً ناممکن ہے۔ اسلئے آب و ہوا اور ماحول کے مطابق لباس پہننا پڑتا ہے اس کا ہندوستانی قوم پرستی سے کوئی تعلق نہیں ہے قومی لباس کا اصول ہی اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ وہ قومی اصول کے مطابق ہونا چاہیئے۔ مہاتما گاندھی جیسی ہستی کے لئے کسی خاص اصول کا اطلاق ہو سکتا ہے اور ایک عام کام کرنے والے کے لئے ان کا لباس اختیار کرنا ہندوستان میں غیر ملکوں میں واہیات معلوم ہوتا ہے۔ غیر ملکوں میں ہندوستانی حلقوں میں ہندوستانی لباس پہننا مناسب معلوم ہوتا ہے اور میں نے ایسا ہی کیا ہے اور دیگر موقعوں پر ہندوستانی لباس پہننے سے لوگوں کی توجہ خواہ مخواہ ادھر مبذول ہوتی ہے اور کام میں دقت پڑتی ہے۔

عورتوں کے لئے سفری ہسپتال

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ استریوں کے لئے ایک چلتا پھرتا ہسپتال بنایا گیا ہے جو اپنی قسم کی پہلی چیز ہے حکومت یوپی نے اس کے لئے دس ہزار روپیہ دیا ہے اس ہسپتال کا معائنہ آج کونسل چیمبر کے سامنے پنڈت گوبند بلبھ پنت اور آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے کیا۔ شاید ہندوستان میں اس قسم کا کوئی ہسپتال اب تک قایم نہیں ہوا۔ اس ہسپتال کے ذریعہ دور دراز گاؤں میں بھی عورتوں کو امداد پہنچانا مقصود ہے۔ تجویز یہ ہے کہ تمام صوبوں کے زنانہ ہسپتال میں سلسلہ قایم کیا جائے۔ اس سفری ہسپتال کی نگرانی کا ڈسٹرکٹ آف ڈفرن فنڈ یوپی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یہ ہسپتال گاڑی بجائے خود مکمل ہے اس میں مریضوں کے دو ہسپتال نہیں ایک دواؤں کا بکس ہے ایک چھوٹی سی میز ہے۔ ہاتھ دھونے کا برتن تولیا وغیرہ سب چیزیں ہیں اس کے علاوہ ایک ڈاکٹر دو نرسیں اور ایک کمپاونڈر کے لئے جگہ ہے تجویز ہے کہ یہ سفری ہسپتال ہفتہ میں کم از کم دو بار ۵۲ مقامات کا معائنہ کرے گا۔

بچوں کی دنیا

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۴

کا ٹکٹ جو چھٹی پان امریکن چائلڈ کانگریس کے موقع پر چلا تھا۔ اس پر لفظ sixth یعنی لکھا تھا جس کے معنی سات کے ہیں حالانکہ وہ چھٹی سال گرہ کا موقع تھا۔

افغانستان کے ٹکٹوں پر اسی قسم کی غلطی ہوئی یہ ٹکٹ خاص طور پر ملک کی آزادی کی چوتھی سالگرہ کے موقع پر چلے لیکن ان پر پانچویں سال گرہ لکھا ہوا تھا۔ یہ غلطی متواتر تین سال تک رہی۔ پانچویں اور چھٹی سالگرہ کے ٹکٹوں پر چھٹی اور ساتویں لکھا گیا۔

اگر ہم اپنے البم غور سے آتشی آئینہ کے ذریعہ دیکھیں تو ہمیں اس قسم کی بہت کافی دلچسپ تاریخی غلطیاں معلوم ہوں گی۔ اپنی معلومات بڑھانے کے لئے ان سب کو ایک صفحے پر لکھتے رہنا چاہیئے۔

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف قنوج ضلع فرخ آباد

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱۱ سنہ ۱۹۳۸ء

عدالت دیوانی منصفی قنوج ضلع فرخ آباد

پنڈت دیبی داس ولد پنڈت مندرے لال ساکن قصبہ قوم برہمن مشر } سرائے میران پرگنہ قنوج

بنام

گجادھر پرشاد ولد منگلی پرشاد قوم برہمن شکل ساکن موضع گنگدھرا پور پرگنہ قنوج حال موجود بمقام شہر کانپور محلہ ہرنبس محال بذریعہ منصفی کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت نالش دخل بقدر للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔ ۴

۴ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا

بحکم منصرم

عدالت منصفی قنوج

مہر عدالت

مفتی اعظم ہی فلسطین کے حقیقی لیڈر ہیں

قاہرہ ۱۰ دسمبر۔ فخری نشاشیبی کی حمایت میں ۲۴ فلسطینی عربوں نے جو اپنے آپ کو ۹ لاکھ فلسطینی عربوں کا نمایندہ بتاتے ہیں اور مصر میں پناہ گزیں ہیں۔ ایک تجویز منظور کی ہے جس میں انہوں نے حضرت مفتی اعظم کی "مذمت" کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ فخری نشاشیبی کو ان کی طرف سے لندن کانفرنس میں بطور نمایندہ شریک کیا جائے انھوں نے مجاہدین کی بھی مذمت کی ہے اور برطانیہ سے درخواست کی ہے کہ وہ "مفتی اعظم" کے اقتدار کا خاتمہ کردے۔ اور کانفرنس کی ابتدا سے قبل فلسطین میں امن قایم کردے۔

ان فلسطینی غداروں کے خلاف مصر میں ہیجان پھیل گیا۔ اور وہ ان کی تجاویز کے خلاف ہیں مصریوں کی پوری حمایت مفتی اعظم کو حاصل ہے اور لندن کانفرنس میں وہ انہی کو فلسطین کی نمائندگی کا حقدار سمجھتے ہیں۔ مصریوں کا یہ کہنا ہے کہ مفتی اعظم ہی حقیقی لیڈر ہیں اور جب تک وہ کانفرنس میں شریک نہ ہونگے جو سمجھوتہ ہوگا وہ دیرپا نہیں ہو سکتا۔

فلسطین میں برطانوی سیاہ اور جرمن اخبارات

لندن۔ فلسطین کے متعلق برطانیہ کے خلاف جرمن اخبارات نے جو سخت پالیسی اختیار کی تھی اور برطانیہ پر جو شدید حملے کئے گئے تھے۔ ان کے سلسلہ میں ڈیلی ٹیلیگراف نے ان تمام اخبارات کی سرخیاں شایع کی ہیں جو ایک ہی روز شایع ہوئیں اور ان میں وہ سرخیاں لکھی گئیں۔

(۱) نازی حکومت کے سب سے بڑے سرکاری آرگن "دویل کسٹر بشر" کی سرخی:- عربوں کے خلاف برطانیہ کے انسانیت سوز و تباہ کن طریقے خونی وحشت و بربریت کی ختم نہ ہونے والی برطانوی تاریخ۔

(۲) ڈیولتشی ایلیمینی زٹینگ" آزادی کی جنگ لڑنے والے عربوں پر ظلم و ستم۔

(۳) برلنر ٹیجبلیٹ" برطانوی نو آبادی میں آزادی کی جنگ لڑنے والے عربوں سے ظالمانہ سلوک

(۴) بی زیڈ ایم متاگ" عربوں پر برطانیہ کا انسانی شکار، طیاروں اور ٹینکوں سے تباہ کرنے والی جنگ۔

(۵) برلن بورٹرس زٹینگ" برطانیہ کے نوآبادیاتی طریق۔

(۶) ویسٹ فالین" لینڈز زٹینگ" برطانوی ڈیموکریسی اپنی انتہا پر عرب آزاد کھیل ہیں

(۷) ڈاکٹر گوئبلز کا اخبار اینگرف۔ چار ماہ میں ۱۸۰۹ عرب قتل کر دیئے گئے۔ فلسطین میں برطانیہ کی انسانیت۔

مندرجہ بالا سرخیوں کے علاوہ ہٹلر کے بعد جرمنی کے سب سے بڑے آدمی ڈاکٹر گوئبلز کے اخبار" اینگرف" نے ایک مقالہ افتتاحیہ بھی سپرد قلم کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ عربوں کے خلاف اپنی کارروائیوں میں برطانیہ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا فلسطین میں برطانوی ایڈمنسٹریشن نہ ہی عربوں کے لئے مفید ہے اور نہ ہی یہودیوں کے لئے بلکہ سب کچھ اس کے اپنے فوائد کی خاطر ہے۔

ایک اور سرکاری آرگن" جرمن سروس" نے اسی طرح کا ایک آرٹیکل ان سرخیوں کے ساتھ لکھا ہے "فلسطین میں برطانیہ عظمےٰ کی ناممکن سرکاری پالیسی" آرٹیکل میں لکھا ہے کہ سالوں اور دنوں سے فلسطین میں انقلابیوں کا شکار کیا جا رہا ہے۔ برطانیہ اپنی نوآبادیاتی پالیسی پر عمل کر رہا ہے۔ جس کی کارروائی جاری ہے۔

دنیا کی تاریخ بہت سی فتوحات کی مہموں اور نوآبادیاتی جنگوں سے بھری ہوئی ہے۔ مگر موجودہ وقت میں کبھی بھی کسی حاکم قوم نے کسی ملک کی اصلی باشندہ قوم کو اس طرح بیرحمی سے نہ مارا اور نہ اس کے خلاف ظالمانہ طریق پر اور انتہائی سنگدلی سے جنگ کی۔ فلسطین میں برطانوی افسران کے تباہ کن طریقے اس قدر برے ہیں کہ کوئی بھی اپنز بحث نہیں کر سکتا۔

اخبار مذکور آخر میں لکھتا ہے اس صورت میں جبکہ ایک شدید ڈرامے نے یورپ کو گھیر لیا ہے اور مہذب دنیا کو متوجہ کیا ہے کہ وہ برطانوی امپریلزم اور بین الاقوامی زمین پر قبضہ رکھنے والے برطانیہ کی اس جنگ کے خلاف آواز بلند کریں جو اس نے آزادی کے دلدادہ عربوں کے خلاف جاری کر رکھی ہے۔

الہ آباد ۹ دسمبر۔ خانصاحب مولوی محمد حسن ممبر اسمبلی طویل علالت کے بعد آج مچھلی شہر ضلع جونپور میں رحلت فرما گئے۔

مسرس:- محمد حفیظ، محمد نصیر نیا گنج کانپور

بہ اجلاس جناب مولوی سید ظل الرحمٰن صاحب بہادر اسپشل جج درجہ اول بہادر الٰہ آباد

نوٹس حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت جناب اسپشل جج صاحب بہادر درجہ اول ضلع الٰہ آباد

مقدمہ نمبر ۹۸ سنہ ۱۹۳۷ء

ایسنراج عرف ٹنٹلی ولد رام سروس برہمن ساکن موضع جراوبن پرگنہ کیواتی ضلع الٰہ آباد و (۲) بینی پرشاد (۳) مو بھوناتھ پسران نابالغان.

بنسراج بولایت مسماۃ سونا مادر خود اقوام برہمنان ساکنان موضع جراون پرگنہ کیواتی ضلع الٰہ آباد ہرگاہ سائلان نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے لہٰذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی ا دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جس کی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا قرضداران کے حسب دفعہ ۱۰ سائل مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعویٰ رکھتا ہو تو اس تاریخ سے جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ ہو تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے۔ جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ الف

قرضدار کے استحقاق مالکان متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ وار	ضلع	نام جائداد	موضع مع نمبر بندوبست و محال	درخواست دہندہ کی منتقل و قابل وراثت و قابل انتقال حقیت کی تصریح	وسعت حقیت درخواست دہندہ مندرجہ رجسٹر دفتر صاحب کلکٹر ضلع	درخواست دہندہ کی حقیت پر موجودہ تشخیص مالگذاری
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

فہرست جائداد غیر منقولہ

نمبر شمار	نام موضع	تعداد حصہ	رقبہ	مالگذاری	ابواب
۱	مہراج پور	۲ ر	۳ بگہ ۹ بوا	۱۲ ر	۱۰ ر ۱۰
۲	مہاخناق	۱۶ ر اجملگی	ما بگہ ۱۲ بو	ما ر	۹ ر
۳	مادہوپور جگدیش پور	۱۱ پائی ۶ کرانت ۱۶ ۔ ۱۰ جو ۲ ٹونڈ	بگہ ۱۹ بو ۱۱	ر	ر
۴	جگدیش پور	۵ پائی ۱½ جو ۱½ ٹونڈ	بگہ ۱۱ بو ۸	۸ ر	
۵	جگدیش پور پٹی بھمبولا	۱۲ ر ۶ پائی ۲ کرانت ۲ جو	اما بگہ ۴ بو ۳	۱۲ ر	۹ ر
۶	مادہوپور جگدیش پور	۷ ر ۱۰ پائی ۴ جو ۶ ٹونڈ	۱۴ لو ۱۲	۰	۰
۷	جرادن	۲ حصہ	۱۰ بو ۴	۴ ر	۱۴ ر ۸ پائی
۸	جرادن	۲ حصہ	ایک بگہ ۳ بوہ سنکلپ	۶ ر	۳ ر ۲ پائی
۹	جراون	”	ایک ۲ بوانسی سنکلپ	۶ ر	۴
۱۰	کیوالی بزرگ	۲ ر ۲ پائی ۱ اک ۳ جو	بگہ ۲ بو ۱۲		۳ ر پائی
۱۱	ٹھل پور جگدیش پور		بگہ ۷ بوہ	۸ ر	۳ ر
۱۲	باغ گستان	۱/۱۲ حصہ ۱۶ ر	۱۵ بو		
۱	کھاتہ کیوٹ نمبر ۳	.	ایک بگہ ۷ بسوہ	۱۰ ر	۲ ر ۶ پائی
۲	” ” نمبر ۴	.	۱۵ لو ۱۱ ۔ ۱۵ ۔ ۱۰ انوانسی	۲ ر	.
۳	” ” نمبر ۸	.	۳ بو	۵ ر	۱۰ ر ۷ پائی
۴	” ” نمبر ۹	.	بگہ ۱۴ بو	ر	
۵	” ” نمبر ۱۰	.	ایک بگہ ۲ بسوہ ۱۰ ابو		

فہرست سنکلپ موضع جرادن پرگنہ کیوائی ضلع الٰہ آباد

۱ پٹی بینی مادہورائے کھاتہ کھتونی نمبر ۲۵۱ نمبر کھیت ۱۴۹۸ رقبہ ۶ بسوہ
۲ پٹی لالہ جانکی پرشاد ” نمبر ۱۵۴ نمبر کھیت ۱۴۹۶/۴ رقبہ ۶ بو ۱۰
۳ پٹی لالہ جانکی پرشاد ” ” نمبر ۴۵۱ نمبر کھیت ۱۴۹۶ رقبہ ۱۷ بسوہ ۱۰ دہور
۴ پٹی لالہ جانکی پرشاد ” ” نمبر ۴۵۱ ” ۱۴۸۵ رقبہ
۵ پٹی بینی مادہورائے ” ” نمبر ۲۳۵ ” ۸۳۶/۱ رقبہ ۷ بسوہ
۶ ” ” ” ۸۳۶/۴ ” ۷ بسوہ
۷ ” ” ۳۹۹ ۱۵۲۰/۱ ” ۵ بسوہ ۱۰ دہور
۸ ” ” ” ۱۵۲۰/۲ ”
۹ ” ” ۳۹۲ ۱۴۹۶/ب ” ۵ بسوہ
۱۰ ” ” ۵۳۳ ۱۵۱۸ ” ۷ بسوہ
۱۱ ” ” ” ۱۵۲۹ ” ۶ بسوہ

فہرست باغات

۱۔ ۶ قطعہ باغات واقع موضع ممر کھی پور پرگنہ کیوائی ضلع الٰہ آباد
۲ ۲ قطعہ باغات واقع موضع جرادن و ۱۰ کوٹھی باسن پرگنہ کیوائی ضلع الٰہ آباد
۳ ۳ قطعہ باغات واقع موضع جگدیش پور ضلع الٰہ آباد

فہرست مویشی

گائے ایک راس
بھینس ایک راس
بکرا ایک راس
گھوڑا ایک راس

تفصیل ڈگری بحق سائل

۱۔ سکھدیو ولد بھولا قوم برہمن ساکن موضع پرتی پور پرگنہ کیوالی ضلع الٰہ آباد نمبر مقدمہ ۸۳۰ سنہ ۱۹۳۲ء اجلاس جناب تحصیلدار صاحب منڈیہ بابت بقایا لگان ۔/للعہ
۲۔ سکھدیو ولد بھولا قوم برہمن ساکن موضع پرتی پور پرگنہ کیواکی ضلع الٰہ آباد نمبر مقدمہ ۱۴۲۵ سنہ ۱۹۳۵ء اجلاس جناب تحصیلدار صاحب منڈیہ بابت بقایا لگان
۳۔ اومان شنکر ولد رام چرن ساکن موضع جگدیش پور پرگنہ کوائی ضلع الٰہ آباد نمبر مقدمہ ۳۷ سنہ ۱۹۳۶ء منصفی شرقی الٰہ آباد بابت حسارہ
۴۔ مسماۃ شیو پیاری بیوہ جرادن ساکن موضع جرادن پرگنہ کیوائی ضلع الٰہ آباد نمبر مقدمہ ۷۷ سنہ ۱۹۳۲ء منصفی شرقی الٰہ آباد بابت حسارہ
۵۔ سیو بھیک ولد دو کھی قوم کہار ساکن موضع جگدیش پور پرگنہ کیوائی الٰہ آباد نمبر مقدمہ ۸۵۵ سنہ ۱۹۳۵ء اجلاس جناب تحصیلدار صاحب منڈیہ بقایا لگان
۶۔ سیو بھیک ولد دوکھی قوم کہار ساکن موضع جگدیش پور پرگنہ کیوائی ضلع الٰہ آباد نمبر مقدمہ ۸۸۶ سنہ ۱۹۳۵ء تحصیلدار صاحب منڈیہ بقایا لگان
۷۔ مسماۃ جانکی زوجہ سیو ٹہل ساکن موضع پرتی پور پرگنہ کیوائی ضلع الٰہ آباد نمبر مقدمہ ۹ سنہ ۱۹۳۴ء تحصیلدار صاحب منڈیہ بقایا لگان

مہر عدالت

بحکم مفصرم عدالت
اسپشل جج درجہ اول الٰہ آباد

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD NO. A 1424

جمال پر توحرم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔ سے
ششماہی ۔ ۔
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔

رجسٹر ڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۵۱

ادبیات

اردو زبان

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی۔ بلند شہری۔ کانپور

اے زبان ملک اے پیاری زباں اُردو زباں — فخر تجھ پر کرتا ہے ہندوستاں، اردو زباں
ہے نوائے خاص تیری۔ تیرے نغمے عام ہیں — گوش زد تیرے ترانے، آج صبح و شام ہیں
مرمٹے تیری ادا پر جبکہ برق دہلوی — گر گئی سب کی نگاہوں سے زبانِ پہلوی
میر سے اُستاد تیرے ربط سے پیدا ہوئے — فارسی کو چھوڑ کر غالب تیرے شیدا ہوئے
آج بھی سرشار کی تصنیف سے زندہ ہے تو — بدر کی مانند روشن۔ مہر تابندہ ہے تو
مصحفی نے نام پایا۔ ذوق کی شہرت بڑھی — آتش و ناسخ کی عزت، شیفتہ کی عظمت بڑھی
تھے انیس لکھنوی اک نامور شستہ زباں — ناز جن پر کر رہا ہے آج بھی ہندوستان
یاد رکھنے کے ہیں قابل آج بھی مرزا دبیر — محو دل سے کس طرح ہوں اکبر آبادی نظیر
دورِ آخر میں بھی تیرے سینکڑوں ہیں مہرو ماہ — اِس حقیقت حال کا ہے آسماں ابتک گواہ
کون کہتا ہے کہ ہے بے مایہ یہ اردو زباں — جبکہ اِس میں اسقدر ہیں شاعرِ جادو بیاں
یاد ہیں ابتک ہمیں پنڈت دیا شنکر نسیم — ہے گلستانِ ادب میں موجزن جن سے شمیم
حضرتِ اکبر ہوئے اور حضرت حالی ہوئے — نکلے جو الفاظ منہ سے اِن کے ٹکسالی ہوئے
احسن و اقبال چکبست اور ملّا و نظر — بلبلانِ ہند ہیں اسوقت میں ہر دو جگر
یاس، فانی و عزیز و نشتر و فرحت صفی — آسی غازی پوری مرحوم، اصغر گونڈوی
نوح و شبلی اور جلیل و حسرت و جوش و فراق — ناطق خوش فکر گویا۔ سحر و ثاقب خوش مذاق

دورو ساغر اور ہیں سیماب سے شاعر ابھی — ہیں سلیم ناطقی۔ ہیں راز ابھی شاکر ابھی
جان جاناں، آرزو ہر دو وحید العصر ہیں — اور امیر لکھنوی بزمِ ادب کے صدر ہیں
ہیں حیات و ضبط بھی اِک جزوِ تکمیل حیات — اور نشور و احدی لکھتے ہیں دل کی واردات
وحشی و نواب روحی اور ہیں فرخ شمیم — اور سخا ہیں بزم میں موجود باذوق سلیم
ریختی میں جان صاحب تھے تو ہیں احمق ظریف — ایک طرزِ خاص میں چرکین بہ اندازِ لطیف
ہیں حفیظ نکتہ رس پنجاب کے گلزار میں — ڈالتے ہیں جان جالندھر کے برگ و بار میں
ہر جگہ ہر ہے تری مقبولیت کا اِک نشاں — تھے رواں اناؤ میں اِس جسم کی روحِ رواں
نثر کے لکھنے میں تھے مشہور آزاد و شرر — نام جب ہوں سینکڑوں ایسے تو کیا لکھے بشر

پارسی عیسائی ہندو یا مسلمان کوئی ہو — سکھ ہو یا جین ہو، لیکن ہو انسان کوئی ہو
تو ہے بازاروں میں جاری گھر میں ہے تیرا چلن — ہے تری ٹکسال کے ہر ایک سکہ کا چلن
شہریوں کی ہے زباں۔ دہقاں ہیں تجھکو بولتے — الغرض ہر نوع کے انساں ہیں تجھکو بولتے
ہند کے اب گوشے گوشے میں شناسا ہیں ترے — خطے خطے میں جہاں کے آج شیدا ہیں ترے
شرق سے تا غرب تو جاری ہے بحری راہ میں — تو ہے مستعمل عدن کے آج بندرگاہ میں
کائناتِ بزم کو تو نے منوّر کر دیا — تیری بوئے خاص نے گل کو معطّر کر دیا
تیری پستی بھی بلندی کا پتہ دینے لگی — ڈوب کر ابھری تو موجوں میں صدا دینے لگی
بزمی عاجز بھی تیرا ایک حامی دل سے ہے — اسکی چشم شوق وابستہ ترے محمل سے ہے

زندہ باد اہلِ وطن اور زندہ باد اُردو زباں
زندہ باد اے حامیاں۔ پائندہ باد اہلِ زباں

دنیائے اسلام

مصر و سوڈان کا مسئلہ

قاہرہ۔ ۸ر نومبر مصری سوڈان کا مسئلہ انگریزی اقتدار کے بعد سے انگریزوں اور مصریوں کے مابین ہمیشہ نزاعی مسئلہ رہا ہے ایک مدت تک انگریزوں کو سوڈان کے مصری ملکیت ہونے سے انکار رہا۔ پھر بڑی مشکل سے اسے مصر کا جزو تسلیم کیا گیا پچھلے معاہدہ کے بعد سے خرطوم کا قلعہ مصری فوج کے لئے خالی کر دیا گیا اور مصری فوج کا ایک دستہ وہیں رہنے لگا لیکن انتظام اب تک یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کا ایک گورنر جنرل دو مصری مشیروں کی مدد اعلیٰ اقتدار استعمال کرتا ہے شاہ مصر رسمی طور پر اپنے شاہی اختیارات وہاں استعمال کرتے ہیں۔

مالی حیثیت سے سوڈان مصر کا بہت بڑی رقم کے لئے مقروض ہے اور حکومت مصر نظم و نسق کے اعلیٰ عہدہ داروں کا انتخاب بھی اسی دباؤ میں کرتی ہے۔ سالانہ ڈھائی لاکھ گنی حکومت مصریہ اپنے میزانیہ سے سوڈان کو دیتی ہے لیکن چونکہ حکومت مصر کو اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقی فائدہ سوڈان سے نہیں پہونچتا دوسری طرف خود سوڈان بھی اس قابل ہو گیا ہے کہ اپنی ذمہ داری آپ برداشت کرلے اس لئے کئی سال سے یہ مسئلہ حکومت مصریہ کے نزدیک زیر غور ہے کہ اس رقم کو موقوف کر دیا جائے۔ پچھلے ہفتہ سوڈانی گورنر جنرل قرض اور اس رقم کے تصفیہ کے لئے مصر آیا ہے حکومتی نمایندوں سے گفت و شنید کا سلسلہ جاری ہے۔

اس سلسلہ میں جریدہ الاہرام کے نمائندہ نے ایک وزیر سے ملاقات کی اور تفصیلات سے تعلق سوال کیا تو سعادت مآب نے فرمایا۔

"تفصیلات بحث مباحثہ کے اختتام تک شائع نہیں کی جاسکتیں اس وقت جو ظاہر کیا جاسکتا ہے وہ صرف دو بنیادی نقطوں تک محدود ہے۔

(۱) اختلافی رقم کا انگریزوں نے اقرار کر لیا۔

(۲) حکومت مصریہ نے اپنا یہ حق محفوظ رکھا ہے کہ زیر بحث رقوم کے علاوہ اگر اور کوئی رقم سوڈان کے ذمہ نکلی ہے تو اس کے متعلق الگ تصفیہ کیا جائے گا۔ مکرم عبید شاہ سابق وزیر مالیہ نے جو گفت و شنید کی تھی اس میں بھی اس قسم کا تحفظ کیا گیا تھا سالانہ اعانت کے سلسلہ میں وزیر موصوف نے فرمایا کہ آئندہ دو سال تک یہ رقم نصف مقدار میں دی جائے اور تیسرے سال بالکل ختم کر دی جانے کی جو خبر اخبارات میں شایع ہوئی تھی وہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ آئندہ سال کے میزانیہ میں (۲۵۰،۰۰۰) گنی کی رقم سوڈان کے لئے رکھی جائے گی اور اس کے بعد سے یہ امداد بند ہو جائیگی آئندہ سال امداد کا آخری سال ہے۔

حکومت مصر کا اعلان

حکومت مصر نے حکومت برطانیہ کو اطلاع دی ہے کہ حکومت برطانیہ کی طرف مصر فلسطین سے متعلق لندن کانفرنس میں اسی صورت میں اپنے نمایندے بھیجے گی کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے مفتی اعظم یا ان کے نمایندوں کو کانفرنس میں مدعو کیا جائے حکومت برطانیہ لندن کانفرنس میں اپنی طرف سے خاص تجویز پیش نہیں کرے گی۔ کانفرنس کی کارروائی میں اعلان بالفور اور انتدابی تعہدات کا خیال رکھا جائے گا۔ دونوں قوموں میں اگر سمجھوتہ ہو گیا تو حکومت انتدابی سسٹم میں تبدیلی کرنے پر آمادہ ہو سکتی ہے دوسری صورت میں حکومت اپنے مواعید کا خیال رکھے گی عرب فیڈریشن کا موضوع محض عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ حکومت اس بارے میں کسی قسم کا مشورہ دینے یا شفارش کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ایران میں ایک قانونی دفعہ کی تشریح

شہزادی فوزیہ ہمشیرہ شاہ فاروق والئی مصر اور شہزادہ شاپور ولیعہد مملکت ایران کی نسبت کو اہل ایران جس نظر سے دیکھتے اور اس پر جس قدر اظہار مسرت و شادمانی کرتے ہیں اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

ایران کے اندر یہ قانون جاری تھا کہ ایران کا ولی عہد وہی شخص ہو سکتا ہے جس کی ماں ایرانی الاصل ہو۔ کیونکہ شہزادی فوزیہ ایرانی الاصل نہیں ہیں اس لئے ایران کے آئندہ ولی عہد کے متعلق بعض قانونی الجھنیں پیدا ہو سکتی تھیں لیکن ایرانی مدبرین نے اپنے تدبر و دانشمندی سے کام لیتے ہوئے اس مسئلہ کو نہایت آسانی اور خوبی سے حل کر دیا۔ انہوں نے قانون اساسی میں ترمیم کر دی اور اس پر مجلس جمہوریہ نے بھی منظوری دیدی۔

برطانیہ کو مفتی اعظم ہی سے بات چیت کرنی ہوگی

برطانوی پارلیمان کے ایک رکن مسٹر آرنسٹ بینیٹ نے اپنے ایک مقالہ میں لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ کو چاہئے کہ مجوزہ فلسطین کانفرنس میں مفتی اعظم کو ضرور بلائے اگر یہ شخص فلسطین کانفرنس میں شریک نہ ہوا تو یوں سمجھئے کہ "کچھ نہ ہوا" اس شریف انسان نے لجنہ عربیہ کے دیگر ارکان کی طرح اس مسئلہ کی حمایت کی جسے حق کی جنگ اور جہاد سمجھتے تھے ان کو یہود مہاجرین کی طرف سے خطرہ ہے اور خطرہ تھا لیکن فسادات شروع ہو جانیکے بعد سے جو واقعات پیش آتے رہے ہیں اسکی ذمہ داری شخصی طور پر ان پر نہیں ڈالی جاسکتی پھر اگر وہ شریک بھی تھے تو بھی حکومت برطانیہ کیلئے یہی مناسب ہے کہ گفتگو اس سے کرے جو واقعی لیڈر ہو اس سے پہلے بھی حکومت برطانیہ نے سعد زاغلول پاشا اور ڈی ویلرا سے آخر گفتگو کی ہے یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حرف عزم مستقل میں رہے زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲ | کانپور شنبہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۵۱

ایٹہ پولٹیکل کانفرنس میں
آنریبل رفیع احمد قدوائی کی تقریر

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات نے ایٹہ پولٹیکل کانفرنس میں ایک زبردست تقریر فرمائی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے کہ:-

پکیرن میں آپ نے کانگریسی حکومت کی ان مختلف سرگرمیوں پر مختصر تبصرہ کیا ہے جو صوبہ کے لئے عموماً اور کسانوں کے لئے خصوصاً باعث مفید ہیں۔ آپ نے مسودہ قانون آراضی کی دفعات پر جو ابھی اسمبلی میں تبدیلی منظور ہوا ہے تفصیل وار بحث کی اور فرمایا کہ نیا مسودہ قانون چند بنیادی اصولوں پر قایم کیا گیا ہے ان میں پہلا اصول یہ ہے کہ کسانوں کو زمین پر موروثی حق ضرور ملنا چاہیے اسلئے کہ جب تک اس کو اپنی زمین پر موروثی حق حاصل نہیں ہوتا وہ اس کو بہتر بنانے میں پوری دلچسپی نہیں لے سکتا۔ اسی وجہ سے نئے مسودہ نے کسانوں کو موروثی حق دیا ہے وہ اب اس طرح بے دخل نہیں کیا جا سکتا جس طرح اب تک کیا جاتا تھا پہلے یہ صورت تھی کہ اگر کوئی زمیندار اپنی ذاتی کاشت کے لئے یا فارم بنانے کے لئے یا کسی اور بہانہ سے کسی زمین کو کسی کاشتکار سے لینا چاہتا تھا تو وہ موجودہ قانون کی دفعات کے مطابق اس کو بے دخل کر سکتا تھا لیکن نیا قانون ایسا ہے جس کے مطابق بجز عدم ادائیگی لگان کسی اور صورت میں کاشتکار بیدخل نہیں کیا جا سکتا اور عدم ادائیگی لگان کی صورت میں کاشتکاروں کو بقایا ادا کرنے میں بڑی سہولتیں دی گئی ہیں۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ ان کا بوجھ کم ہونا چاہیے موجودہ حالت میں چاہے لگان روپیہ میں ادا کیا جائے چاہے جنس میں زمین کی آدھی سے زیادہ پیداوار زمیندار کو چلی جاتی ہے نیا قانون ایسا رکھنا چاہیے کہ صرف ۱/۲ زمینداروں کو ملے اور بقیہ خود کاشتکار کے پاس۔ اس کے علاوہ اگر کوئی کاشتکار یہ خیال کرے کہ وہ اپنی زمین میں پھل دار درخت لگا کر زیادہ پیدا کر سکتا ہے تو نئے قانون کی دفعات اس کو اس بات کی بھی پوری اجازت دیتی ہیں کہ وہ اپنی زمین یا زمین کے پراس کے اپنے رہنے کا مکان بھی بنا سکتا ہے سیر کے متعلق آپ نے فرمایا کہ نیا قانون سیر کی زمین کو صوبہ میں کافی کم کر دیگا۔ اگر وہ زمین جو سنہ ۱۹۲۶ء کے شروع میں سیر کر دی گئی تھی وہ اب سیر نہیں رہے گی۔ وہ کاشتکاروں کو دی جائے گی اور کاشتکار اس سے کسی صورت میں بجز عدم ادائیگی لگان بیدخل نہیں کئے جائیں گے۔ اگر کوئی زمین سنہ ۲۶ء سے پہلے سیر تھی لیکن بعد کو کاشت پر اٹھا دی گئی تھی تو وہ زمین بھی موروثی ہو جائے گی بشرطیکہ اس کے زمیندار کے پاس پچاس ایکڑ سے زیادہ اپنی سیر موجود ہو۔ یہ سب باتیں ان زمینداروں سے تعلق رکھتی ہیں جو ۲۵۰ روپے سے زیادہ مالگذاری دیتے ہیں آپ نے فرمایا یقین ہے کہ ان باتوں سے کاشتکاروں کی فوری دشواریوں میں کمی ہو جائے گی۔

آنریبل جناب رفیع احمد صاحب قدوائی نے ایک اور نئے قانون کے متعلق بھی اشارہ کیا جو ابھی حکومت کے زیر غور ہے آپ نے فرمایا کہ جو زمین موجودہ حالت میں غیر مزروعہ اور بیکار پڑی ہے اسکو مزروعہ بنانے کے لئے حکومت ایک نیا قانون بنانے والی ہے۔ جسکی رو سے کاشتکار پر غیر مزروعہ زمین کے لئے حاکم ضلع کو درخواست دے سکے گا حاکم ضلع کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ زمین اٹھا سکے اور لگان تشخیص کر سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ لگان بھی زمینداری کو ملیگا۔ جن مقامات پر زمین کا رقبہ وسیع ہوگا وہاں کی زمین حکومت خود اپنی نگرانی میں لے لیگی وہ آبپاشی اور رہایش وغیرہ کی سہولتوں کا انتظام کرے گی۔ اس کے بعد اسکو کاشتکاروں میں تقسیم کر کے رقبات کا لگان تجویز کریگی۔ اور اخراجات کے لئے تھوڑی رقم کاٹ کر باقی سارا لگان زمیندار کو دیدیگی۔ قرضہ قانون کے متعلق آپ نے قانون التوائی کارروائی یاد دلائی جو حکومت نے حال ہی میں صوبہ میں نافذ کیا ہے اور فرمایا کہ اس سلسلہ میں حکومت جو نیا قانون بنانے والی ہے اسکی رو سے کوئی ایسا قرضہ نہ رہنے پائے گا جسکی ادائیگی میں اصل کی دوگنی رقم سودی صورت میں قرض خواہ کو ادا کی جا چکی ہے۔ بڑے قرضوں کے متعلق دوسرا اصول برتا جائے گا۔ ہر مخصوص کسان کی حیثیت کی تشخیص کی جائیگی اور وہ شخص غالباً سالانہ لگان کی دگنی رقم قرار پائے گی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی مقروض ۴۰ روپے سالانہ لگان ادا کرتا ہے اور اس کا قرضہ ۵۰۰ روپے ہے تو صرف اسکو ۸۰ روپے ادا کرنا پڑیں گے۔ اور یہ سمجھا جائے گا کہ بقیہ قرضہ چکا دیا گیا۔ دیہاتی بنک کھولے جائیں گے جو کاشتکاروں سے انکی پیداوار خرید لیں گے۔ اور انکو اتنی رقم دیں گے جس سے وہ قرضہ بھی ادا کر سکیں اور اپنی روزانہ کی ضروریات بھی پوری کر سکیں۔ یہ پیداوار دیہاتی بنک ایسے زمانہ میں بیچیں گے جب نرخ اچھا ہوگا اس طرح وہ ساری رقم بیچ دی جائے گی۔ جو موجودہ حالت میں بیچ کے آدمیوں کو ملتی ہے اسلئے کہ کسان کو شروع ہی فصل میں اپنی پیداوار لگان ادا کرنے کے خیال سے کم سے کم دام پر بیچنا پڑتی ہے۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۱۷ دسمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی بی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے پنڈت جگت نرائن ملا لکھنؤ اور بابو کرشن نرائن ہیڈ کلرک واٹر ورکس کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس ہونے کے بعد مسٹر راما نند چٹرجی اڈیٹر ماڈرن ریویو کو ایک اڈریس دینا منظور ہوا جو ۱۸ دسمبر کو انکی خدمت میں پیش کیا گیا۔

بورڈ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ یہ بھی طے کیا ہے کہ میونسپل بسں میں لاؤڈ اسپیکر لاکر صفائی اور سلیقہ پر لکچر دیئے جایا کریں اور لوگوں کو اس سے متعلق معلومات بہم پہونچائی جایا کرے۔

۱۹ دسمبر کو بورڈ کا دوسرا جلسہ ہوا جسمیں یہ طے ہوا کہ میونسپل بورڈ کی سب کمیٹیوں کے جلسہ بھی عام طور پر شام ہی کو ہوا کریں۔ اور جس دن بورڈ ہو اس دن کسی کمیٹی کا جلسہ نہ ہوا کرے۔

بورڈ نے سائیکل ٹیکس کو معاف کرنے کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

میونسپل ملازمان کے ریٹائر کرنے کے متعلق ایک خط پیش ہوا اور قواعد میں ترمیم کرنے کے لئے ایک کمیٹی تین آدمیوں کی بنائی گئی۔

کانگریس ڈیلی گیٹ کا انتخاب آئندہ کانگریس کے سشن کے لئے ڈیلی گیٹوں کے انتخاب کے سلسلہ میں ۱۳۰ نامزدگیاں ہوئیں ان میں سے ۲۱ ڈیلی گیٹ منتخب ہوں گے۔

مسٹر بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کا مقابلہ ڈاکٹر مراری لال کر رہے ہیں۔

مسٹر ہری ہرناتھ شاستری کا مقابلہ مسٹر ایس۔ ایس۔ یوسف کر رہے ہیں۔

مسٹر راجہ رام کا مقابلہ مسٹر ارجن اروڑا کر رہے ہیں۔

ان کے علاوہ مسٹر کے۔ جی۔ دت۔ مسٹر وجے کمار سنہا مسٹر راج کمار سنہا اور مسٹر زدا سے۔ الہ آبادی کانپور سے امیدوار ہیں۔

بہرحال مقابلہ بڑا زبردست ہے دیکھئے کون کون صاحب ڈیلی گیٹ منتخب ہوتے ہیں؟

مسلم لیگ کانپور سٹی مسلم لیگ کی ایکزکٹیو کمیٹی کا ایک جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر شیخ الدین احمد وکیل دوبارہ ملیں پریسیڈنٹ منتخب ہوگئے۔ مسٹر نبی احمد خاں مسلم نیشنل گارڈ کے کنویز منتخب ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر ابو الفرح۔ مسٹر مقصود علی۔ مسٹر لار محمد۔ مسٹر واجد حسین نیشنل گارڈ کی ایکزکیٹو کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

شیخ عبدالحق۔ مسٹر احمد حسن شاہ اور مسٹر ابو البرکات آل انڈیا مسلم لیگ سشن کلکتہ کے ڈیلی گیٹ منتخب ہوئے ہیں۔

پراویڈنٹ فنڈ میونسپل ایمپلائز ایسوسی ایشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے طے کیا ہے کہ میونسپل ملازمان کے پراویڈنٹ فنڈ کا جو ۹ لاکھ روپیہ کم سود پر بنک میں جمع ہے اسکو بورڈ قرض لے لے۔ اور جو سود بورڈ گورنمنٹ کو دیتی ہے وہ سود پراویڈنٹ فنڈ میں جمع کرے اور بورڈ گورنمنٹ سے اسی قدر روپیہ کم قرض لے۔

بورڈ فی الحال ۲۲ لاکھ روپیہ گورنمنٹ سے ۴ فیصدی سود پر قرض لے رہا ہے۔

ایمپلائز ایسوسی ایشن کی یہ تجویز نہایت معقول ہے۔ بورڈ کو اس تجویز پر عملدرآمد کرنے کی ضرورت ہے۔

کانپور میں یوم اُردو کا عظیم الشان جلسہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے زیر اہتمام ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء یوم یکشنبہ کو کانپور میں بھی یوم اُردو نہایت سرگرمی سے منایا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک بجے دن سے حلیم مسلم انٹر کالج کے وسیع ہال میں ایک عظیم الشان اجتماع زیر صدارت جناب بابو کرشن سہا صاحب وحشی ایڈوکیٹ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں ہندو مسلمانوں کے علاوہ عیسائی اور انگریز لوگوں نے بھی حصہ لیا۔ جناب شاکر صاحب ناطقی نے تحریک صدارت اور جناب سلیم صاحب ناطقی و جناب فاتح جاجموی نے تائید کی۔ اور صدر صاحب نے کرسی صدارت کو زینت بخشی۔ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اُردو خالص ہندوستانی زبان ہے ہندو اور مسلمان دونوں نے اس کو پالا اور دونوں نے اسکی ترقی کی کوشش کی اور اسے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہونچا دیا۔ آج یہ ہندو مسلمانوں کی متحدہ تہذیب کی سرمایہ دار ہے۔ اس قسم کی زبان کی پرورش دونوں قوموں کا فرض ہے۔ آج کے جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ اس زبان کی ترقی کی تجاویز پر غور و خوض کیا جائے کیونکہ اگر اس کی حفاظت نہ کی گئی تو یہ بالکل مسخ ہو کر رہ جائیگی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

تجویز نمبر ۱۔ چونکہ اُردو زبان سیکڑوں برس سے تمام ہندوستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور ہندوستان کے باہر بھی عام ہندوستانی زبان مانی جاتی ہے بلکہ ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے صوبوں کی مادری زبان اُردو ہے جو خصوصیات کسی اور ہندوستانی زبان کو حاصل نہیں ہیں۔ اسلئے ہندوستانیوں کا یہ عام جلسہ تمام صوبوں کی حکومتوں سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اُردو زبان کی حفاظت اور ترویج و ترقی میں پوری مدد دیں اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔

تجویز نمبر ۲۔ یہ جلسہ ہندوستان کی سیاسی جماعتوں اور حکومتوں کو یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ حقیقتاً ہندوستان بھر میں ایک عام فہم اور مشترک زبان کو رواج دینے کے خواہشمند ہیں تو اُردو کے تمام ہمدرد اس خاص معاملہ میں ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار رہیں کیونکہ اس جلسہ کو یقین ہے کہ وہ زبان اُردو ہی ہو سکتی ہے۔

تجویز نمبر ۳۔ یہ جلسہ ان لوگوں کی روش سے اظہار بیزاری کرتا ہے۔ جو ہندوستانی کے پردے میں یا دوسری ترکیبوں سے ہندو مسلمانوں کے مشترکہ زبان اور ان کے میل جول اور اتحاد کی نشانی اُردو کو مٹانے کی کوشش کر کے ہندوستان کی فضا کو مکدر اور ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو خراب کر رہے ہیں جو وطن پرستی کے خلاف ہے۔

تجویز نمبر ۴۔ چوتھا رزولیوشن ریورنڈ ایم ایل لائل صاحب نے پیش کیا کہ اُردو کے بہی خواہوں کا یہ جلسہ عام ہر اُردو داں سے یہ درخواست کرتا ہے کہ شہروں کے علاوہ دیہات میں حتی الوسع اُردو کی ترویج اور اشاعت میں پوری کوشش کریں اس سلسلہ میں آپ نے ایک نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔

تجویز نمبر ۵۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے پانچواں رزولیوشن جناب صدر صاحب نے خود پیش کیا جسکے الفاظ یہ ہیں:-

اُردو کے بہی خواہوں کا یہ جلسہ اُردو داں حضرات سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنی آمدنی میں سے کم از کم ایک فیصدی اُردو کتابیں اخبار و رسالے خریدنا اپنے اوپر لازمی قرار دیں اور یہ جلسہ ذمہ دار حضرات سے بھی التجا کرتا ہے کہ وہ اُردو کی کتابیں بہت خوبصورت شایع کریں اور حتی الامکان قیمت کم رکھیں۔ جلسہ کے اختتام پر جناب سلیم صاحب ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ نے جناب صدر اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد جناب گنگادھر ناتھ صاحب فرحت نے یہ تجویز پیش کی کہ اس قسم کی ادبی سرگرمی برابر جاری رکھی جائیں۔ اور انجمن جامعہ ادبیہ کو اور وسعت دیکر اس کی ایک مجلس عاملہ مرتب کی جائے تاکہ اس قسم کے معاملات پر غور کر کے مفید تجاویز مرتب کی جایئں۔

ٹکسٹائل ورکرس کانفرنس سوتی مل مزدوروں کی آل انڈیا کانفرنس کے اجلاس ۲۴ و ۲۵ دسمبر کو مسٹر ایم ان جوشی ایم میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوں گے۔ مسٹر ارجن اروڑا استقبالیہ کمیٹی کے سکریٹری ہیں۔

پروپیگنڈا کمیٹی کے کنویز کامریڈ بربہادت ڈکشت ڈیلی گیٹ کمیٹی کے کنویز کامریڈ سنتوش چندر کپور والنٹیر کمیٹی کے کنویز کامریڈ رام سنگھ ہیں۔ کانفرنس کا اسپیشل ٹکٹ ۵ء ہے۔ استقبالیہ کمیٹی کا چندہ ۸ اور عام مزدوروں کے لئے صرف ایک آنہ ہے پروگرام حسب ذیل ہے کہ:-

۲۴ دسمبر صبح ۹ بجے سبجکٹ کمیٹی کا جلسہ گوالٹولی میں ۵½ بجے شام سے کانفرنس کا کھلا اجلاس۔

۲۵ دسمبر صبح ۸ بجے کامریڈ زینڈ دیو جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کریں گے۔ ۱۰ بجے دن کو سبجکٹ کمیٹی کا جلسہ بمقام تلک ہال ہوگا ۲ بجے دن سے کھلا اجلاس ہوگا۔

گولڈن جبلی گورنمنٹ کفتری ہائی اسکول کی گولڈن جبلی ۱۵ دسمبر سے ۲۳ دسمبر تک بڑی شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی۔ اسی سلسلہ میں نمایش۔ ڈرامہ۔ ابتدائی تعلیم پر بڑے زبردست لکچر ہوئے، وزیر تعلیم نے طالب علموں کو اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے۔ اسکول کے ایک کمسن لڑکے نے وزیر تعلیم کے سامنے ایک نہایت پرلطف اور پُرمعنی تقریر کی جسمیں بچوں کے کثرت لعاب پر تبصرہ کیا گیا تھا۔ ہندی اور اُردو مشاعرہ بھی بڑی شان و شوکت کے ساتھ کئے گئے ۲۲ کو ایک نہایت پرتکلف ڈنر ہوا جسمیں لالہ کالکا پرشاد دہون پریسیڈنٹ سوامی دیال سیٹھ سکریٹری اور مسٹر امیر چند مہرہ ہیڈ ماسٹر کے علاوہ لالہ کملاپت سنگھانیا۔ پرنسپل ہیرا لال کھنہ اور لیڈی کیلاش سریواستوا نے نہایت پرلطف تقریریں کیں۔

لالہ پدم پت سنگھانیا نے اسکول میں ایک بڑا ہال اپنے والد آنجہانی لالہ کملاپت سنگھانیا کے نام پر بنوانے کا بھی اعلان کیا ہے جس کی تعریف و توصیف کی گئی۔

گولڈن جبلی نہایت شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی جس کے لئے مسٹر امیر چند مہرہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

کشب چندر سین کی برسی برہما سماج کشب چندر سین کی سولہ سالہ برسی بابو راما نند چٹرجی اڈیٹر ماڈرن ریویو کلکتہ کی صدارت میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ پھول باغ میں ۱۷ و ۱۸ دسمبر کو منائی گئی

ناتھ بنک کا افتتاح ۲۲ دسمبر ۶ بجے شام کو جنرل گنج میں ناتھ بنک لمیٹیڈ کلکتہ کی شاخ کا افتتاح مسٹر جے نگم ڈائرکٹر آف انڈسٹریز نے کیا اس موقع پر مسٹر کے۔ ان دلال مینجنگ ڈائرکٹر بنک نے اڈریس پڑھا جسکا موزوں جواب مسٹر نگم نے دیا بعد ازاں حاضرین کو ایک پرتکلف ٹی پارٹی دی گئی۔

نائٹ اسکول۔ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب۔ ایم۔ ایل۔

سبد گل

جاپان کے متعلق بہت سے لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ چین کو فتح کرنا چاہتا ہے اور چینیوں کو اپنا محکوم بنانا چاہتا ہے۔ اس غلط فہمی کو امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے جاپانی سفیر نے دور کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارا مقصد چین کو فتح کرنا یا محکوم بنانے کا نہیں بلکہ چین کے اس زہریلے عنصر کو دور کرنا ہے جس کی وجہ سے چین اور جاپان کی دوستی میں رخنے پڑتے ہیں ورنہ کہیں چالیس کروڑ اشخاص کی آبادی کو محکوم بنایا جا سکتا ہے۔

اس طرح جرمنی کے متعلق یہ غلط فہمی تھی کہ اس پر ملک گیری کی ہوس غالب ہے مگر ہرہٹلر نے اس کی تردید کردی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم کوئی بنا ملک اپنے قبضہ میں نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ جنگ عظیم سے پہلے ہمارے جو مقبوضات تھے ان پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر چیمبرلین کو یہ غلط فہمی دور کرلینی چاہیئے مگر برطانی پارلیمنٹ غلط فہمی دور کرنے پر آمادہ نہیں معلوم ہوتی۔

اٹلی کے خلاف اور بالخصوص سنیور مسولینی کے خلاف یہ غلط فہمی تھی کہ انہوں نے حبش کو فتح کرکے ملک گیری کی ہوس کو پورا کیا ہے مگر سنیور مسولینی نے اس غلط فہمی کو عرصہ ہوا دور کردیا۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ حبش کے وسائل کو ترقی دی جائے۔ اور اہل حبش کو مہذب بنایا جائے۔

لعض، ناعاقبت اندیش خواتین گھروں میں لڑتی ہیں اور لڑنے کے بعد تنہا چل دیتی ہیں ایسی خواتین کو۔۔۔ ذیل واقعہ بنظر عبرت پڑھنا چاہیئے۔ مساۃ ہردیوی ایک ۲۰ سالہ حسینہ تھی۔ فیروزپور میں اپنے شوہر کے پاس رہتی تھی ایک روز خاوند سے جنگ ہوگئی، یہ غصہ سے، تنگ ہوکر تنہا قصور اپنے بھائی کے پاس روانہ ہوگئی۔ تانگوں کے اڈے سے ایک تانگہ کرایہ پر لیا اور اس میں سوار ہوگئی

حسن اس کے رخساروں پر گلاب کے پھول برسا رہا تھا۔ زیورات اس کے جسم پر تھے اور لباس بھی قیمتی تھا۔ اس نوجوان حسینہ کو تنہا دیکھکر تانگہ والے کی نیت بدل گئی۔ وہ اس کے بھائی کے گھر کے بجائے اپنے دوستوں کے گھر لے گیا جہاں سے دو بدمعاش ہمراہ لئے اور جنگل کی طرف چلدیا عورت نے شور مچانا چاہا لیکن اس کا گلا دبایا گیا اور قتل کی دھمکی دی گئی۔ بالآخر اس کا تمام زیور اتار لیا گیا اور گاؤں میں ایک سکھ کے ہاتھ فروخت کردی گئی۔ سکھ نے ایک عرصہ تک بہار حسن لوٹی۔ اور پھر ایک کھتری کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

ابھی اس کفری کے گردش ۱۵ پندرہ روز گذرے تھے کہ اس نے ہمسایہ سے تمام داستان مصیبت سنائی۔ اور اس نے اس کے بتائے ہوئے پتہ پر اس کے بھائیوں کو خبر کی۔ بھائی کھتری کے گھر آئے اور مساۃ ہردیوی کو پولیس کی امداد سے برآمد کیا۔ اب یہ مقدمہ زیر سماعت ہے اور شہر میں سنسنی ہے۔ جو عورتیں سیاحت کے جوش یا مغربی تقلید میں تنہا سیر کرتی پھرتی ہیں، وہ اس واقعہ کو غور سے پڑھیں۔

لکھنؤ ۱۲ر دسمبر۔ لکھنؤ بارلیوسی ایشن نے اپنا

ادب لطیف

کیا تم مجھ سے خفا ہو؟

از جناب صائب زیدی

باد صبا خراماں خراماں چل کر صحن چمن میں گلکاریاں کر رہی ہے۔ ابر بہاری سر پہ منڈلا رہا ہے، ماہ تمام نے فلک پر سر نکالا۔ بادل سراسیمہ ہوگئے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کے گروہ میں تقسیم ہوکر...... چاند سے آنکھ مچولی کھیلنے کے شائق ہیں۔

ماہ تمام کی دلفریب روشنی میں میرے کان نغمۂ آبشار سے لطف اندوز ہو رہے ہیں...... میں سن رہا ہوں شام کے سکوت میں پتیوں کی کھڑکھڑاہٹ کا سریلا راگ...... میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں آسمانی معشوق کا پُر نور چہرہ:

زبان گو ترجمانی نہیں کرسکتی کہ تم کہاں ہو؟ البتہ دل عالم سکوت میں...... تمہاری تلاش میں مشغول ہے تم ابھی نہیں آئے۔

لو میں اپنی آنکھیں بند کئے لیتا ہوں.... اسلیئے کہ تم مجھ سے خفا ہو۔

اب تم خوش ہوگئے ہوگے۔ اتنی دیر ہوگئی لیکن تم... نہیں بولتے کیا تم نہیں آسکتے؟ کیا تم نہ آؤ گے... آخر تم چپ کیوں ہو؟ کیا تم مجھ سے نہ بولوگے...... کیا تم مجھ سے خفا ہو؟

اسی زمانہ میں فرانس میں بھی ایک نوجوان ہیرولٹ اسی قسم کے تجربے کر رہا تھا اور اس نے بھی الومنیم بنانے کی ترکیب معلوم کرلی۔ مگر ہال کے کامیاب ہو چکنے کے دو ماہ بعد، ہال نے الومنیم بنانے کی ترکیب تو دریافت کرلی مگر اس کے پاس روپیہ نہ تھا۔ چند امیر آدمیوں نے ملکر ایک کمپنی بنائی اور اس نے الومنیم بیچنا شروع کردیا سب سے پہلے کھانے پکانے کے برتن الومنیم کے بنائے گئے اور بہت مقبول ہوئے۔ ہلکا ہونے کی وجہ سے بہت جلد بجلی کے تار سے بھی بننے لگے اور رفتہ رفتہ اور بھی بہت سی چیزیں الومنیم سے تیار ہونے لگیں۔

شاید تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ جب الومنیم کو گھریلو برتنوں میں استعمال کرنے کے لئے تجربات شروع ہوئے تو سب سے پہلے الومنیم کی ایک چائے کی کیتلی بنائی گئی۔

جب الومنیم کی چائے کی کیتلیاں چل پڑیں تو اور اور برتن بننے لگے۔ آجکل امریکہ میں گھریلو برتنوں میں الومنیم بہت زیادہ لگتا ہے۔ ایک سائنسدان نے اندازہ لگایا ہے کہ امریکہ میں کل جتنا الومنیم بنتا ہے اس کا ۱۴ فیصدی حصہ گھریلو برتن بنانے کے کام میں آجاتا ہے اس ملک میں الومنیم کے برتن اتنے سینکڑے جاتے ہیں کہ ۲۰ کروڑ گھروں میں اوسطاً بارہ الومنیم کے برتن ہوتے ہیں۔

امریکہ میں جب ریل گاڑیوں کی رفتار کو بڑھانے کا سوال درپیش ہوا تو ڈبوں کے وزن کو گھٹانے کی سوجھی۔ الومنیم کی گاڑیاں بننے لگیں اور یہ مشکل حل ہوگئی پہلے گاڑیوں کا کچھ حصہ الومنیم کا بنایا گیا رفتہ رفتہ پوری پوری گاڑیاں الومنیم کی بن گئیں۔

٭ مرضوں سے مردوں کو کیونکر پاک کیا جائے کیونکہ ان امراض کے ہوتے ہوئے کبھی عورت اور مرد میں مساوات پیدا نہیں ہوسکتی۔

نام تبدیل کرکے سنٹرل بار ایسوسی ایشن لکھنؤ رکھ لیا ہے۔

عالم نسواں

مرد کیوں عورتوں پر ظلم کرتے ہیں؟

ایک مضمون نگار خاتون کے قلم سے

"مرد کیوں عورتوں پر ظلم کرتے ہیں؟ عورتوں کو کیوں حقیر و ذلیل سمجھا جاتا ہے؟ عورت کے جذبات کو بُری طرح سے کیوں کچلا جاتا ہے؟" یہ وہ خیالات ہیں جو موجودہ زمانہ کی ہر عورت کے دماغ میں پیدا ہو رہے ہیں اور ہر عورت یہ معلوم کرنے کے لئے بے چین ہے کہ آیا اُس کا قصور صرف یہی ہے کہ وہ عورت ہے یا اس کے علاوہ بھی عورتوں میں کچھ کمزوریاں ہیں؟

میری عمر اسوقت چالیس سال کے قریب ہے۔ میں خود بھی اس معاملہ پر غور کرتی رہی ہوں۔ میں نے سیکڑوں گھرانوں کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ اس لئے اگر میں اپنے مشاہدات کو بیان کروں تو شاید بیجا نہ ہوگا۔

میں کافی غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ عورتوں پر ظلم اسلیئے کیا جاتا ہے کہ عورتیں کمزور ہیں۔ دنیا کا یہ طریقہ ہے کہ ہر قوی خواہ وہ صحیح راستہ پر ہو یا غلط راستہ پر ہمیشہ کمزور کو دباتا ہے۔ اس لئے اگر غریب عورتوں پر ظلم ہوتا ہے تو کوئی تعجب نہیں۔

میں نے پڑھے لکھے اور جاہل ہر قسم کے مردوں کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس مطالعہ کے بعد میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ ہر مرد اپنے آپ کو عورت پر فوقیت دیتا ہے، عورت سے اپنے آپ کو بلند و بالا سمجھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ جس طرح چاہتا ہے عورت کے ساتھ زیادتی کرتا ہے۔

اس موقع پر میں اپنی ایک رشتہ کی بہن کی اگر کہانی بیان کردوں تو شاید بے جا نہ ہوگا میری رشتہ کی بہن نے ایف۔ اے تک تعلیم حاصل کی تھی۔ ان کا ارادہ بی۔ اے کرنے کا تھا لیکن والدین کے اصرار پر انہوں نے شادی کرلی۔ جس نوجوان سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ اسکی تعلیم صرف انٹرنس تک تھی ان دونوں میاں بیویوں کے چند مہینے تو اچھی طرح گذر گئے لیکن چند ماہ کے بعد ہی شکر رنجی شروع ہوگئی۔ اور آخر کار ان کے تعلقات اتنے خراب ہوگئے کہ میری عزیزہ کو قطع تعلق کرنا پڑا۔

میں نے اپنی عزیزہ سے ناگواری کا سبب پوچھا تو پتہ چلا کہ ان کے شوہر کچھ نہ جاننے کے باوجود بھی یہ توقع رکھتے تھے کہ ان کو فاضل دوراں تصور کیا جائے اور علمی حیثیت سے ان کی بیوی کو کوئی فوقیت نہ دی جائے حالانکہ بیوی شوہر سے بہت زیادہ لائق تھی۔

اس واقعہ کے بیان کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ مرد کے دماغ میں تفوق کا غرور اس بُری طرح سے سماگیا ہے کہ وہ عورتوں کو بالکل بے حقیقت سمجھتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر مردوں کے ہاتھوں عورتوں پر مظالم ہوتے ہیں تو کوئی تعجب نہیں۔

ہمارے دل میں خود مردوں کا احترام ہے ہم انکو قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی مردوں کے اس متکبرانہ رویہ کو بالکل ناپسند کرتے ہیں جو انہوں نے عورتوں کے ساتھ اختیار کر رکھا ہے۔

مردوں میں دو چیزیں بہت نمایاں ہیں ایک غرور اور دوسری خود غرضی۔ جب تک ان دو باتوں میں کمی نہیں ہوگی اسوقت تک عورت بدستور مظالم کا شکار بنتی رہے گی۔

عورتوں کو یہ سوچنا ہے کہ ان دونوں ٭

بچوں کی دُنیا

اَلمونیم

الوٗنیم لوہے اور سونے وغیرہ کی طرح پرانی دھات نہیں ہے۔ ابھی ایک صدی پہلے یہ سونے کی طرح مہنگا اور کمیاب تھا ۱۸۵۲ء میں آدھ سیر الومنیم آٹھ سو کچھ پر روپے کو بکتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ دنیا میں بہت تھوڑی مقدار میں ملتا تھا آج ہم تم چند پیسوں میں الومنیم کے برتن بازار سے خرید لاتے ہیں مگر ۱۸۷۹ء میں امریکہ کے ایک باشندے نے ایک دوربین خریدی تو جوہری نے دوربین کے خول کے ہزاروں روپے مانگے۔ خریدار نے وہ خول خرید لیا مگر چند سال بعد جب الومنیم سستا ہوگیا تو وہ بہت پچھتایا۔

یہ سنکر تمہیں بڑا اچنبھا ہوگا کہ الومنیم کو سستا کرانے کا سہرا ایک بائیس برس کے عمر کے نوجوان آدمی کے سر بندھا، اس کا نام چارلز مارٹن ہال تھا۔ وہ امریکہ کے علاقے اوجیو کے اوبرلن نامی مقام کا رہنے والا تھا پڑھ لکھکر کالج سے نکلا ہی تھا کہ اسے کوئی ایسی ترکیب نکالنے کی دُھن سماگئی جس سے الومنیم کثیر مقدار میں پیدا کیا جاسکے۔ پچاس برس سے بڑے بڑے سائنسدان الومنیم بنانے کی کوششیں کر رہے تھے۔ مگر اس نوجوان نے اپنی قدرتی قابلیت سے کام لے کر چند دن میں الومنیم بنانے کی ترکیب معلوم کرلی۔

اب الومنیم ہر اُس کام میں استعمال ہوتا ہے جسمیں دھات کی ضرورت ہو۔ شاید ہی کوئی دھات ایسی ہو جو الومنیم سے زیادہ کام دیتی ہو۔ کلائیوں کی گھڑیوں اور دانتوں کے منجن کے ٹیوبوں سے لے کر ریلوے ٹرینیں اور ہوائی جہاز تک الومنیم کے بنتے ہیں

یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہیں کہ چارلز مارٹن ہال سے پہلے کن کن لوگوں نے کثیر مقدار میں الومنیم بنانے کی ترکیب معلوم کرنے کے واسطے کوشش کی تھی۔ سب سے پہلے ۱۸۲۵ء میں ڈنمارک کے ایک ماہر کیمیا نے کیمیاوی طریقوں سے الومنیم بنایا۔ اس کے دو سال بعد ایک جرمن سائنسدان فریڈرک ووہلر نے اسی طریق سے الومنیم بنانے کی کوشش کی مگر نہ بنا سکا۔ البتہ جب اس نے اپنی طرف سے دھات کی پوٹاشیم اس میں ملادی تو الومنیم تیار ہوگیا۔ اس کے بعد ایک فرانسیسی ہنری سینٹ کلیر دیولی نے پوٹاشیم کی جگہ سوڈیم استعمال کرکے الومنیم بنایا۔

یہ الومنیم ۱۸۵۵ء میں پیرس کی نمائش میں دکھایا گیا۔ اس زمانے میں فرانس میں نپولین سویم راج کرتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر فوج کے لئے اس ہلکی دھات کا سامان بنوا دیا جائے اس سے فوج کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں بڑی آسانی ہو جائے گی۔ مگر معلوم ہوا کہ اس دھات کی تیاری پر لاگت بہت زیادہ آتی ہے۔ نپولین سویم نے فوج کے لئے الومنیم کا سامان بنوانے کا خیال تو ترک کردیا مگر اپنی فوجی یونیفارم کے لئے الومنیم کے بٹن اور دعوتوں کے موقعوں پر استعمال کرنے کے لئے الومنیم کے چمچے اور کانٹے بنوالئے۔ دعوتوں میں اپنے خاص خاص مصاحبوں کو وہ الومنیم کے چمچے اور کانٹے دیتا تھا اور کم درجے کے لوگ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھاتے تھے۔

جس زمانے میں امریکہ میں ہال الومنیم بنانے کی ترکیب دریافت کرنے میں منہمک تھا

پردۂ فلم

ترقی یافتہ ممالک کی فلمسازی

ترقی یافتہ ممالک میں آجکل فلموں سے کام لیا جارہا ہے؛ اس کا اندازہ معاصر "شفق" طہران کے ایک تازہ ترین مقالہ افتتاحیہ سے ہوسکتا ہے معاصر موصوف رقمطراز ہے کہ:-

دنیا بدل گئی دنیا کے حالات بدل گئے جو چیزیں پہلے صرف "تفریح طبع" کا ذریعہ تھیں آج وہ اقوام کی اصلاح و تعمیر کے لئے مفید ہیں آج سے چند سال پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی، فلموں کے ذریعہ سے اصلاح معاشرت اور اصلاح سیاست کا کام کیا جائیگا لیکن آج اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ٹرکی، مصر، اور شام کی بعض فلم کمپنیاں اصلاح سیاست اور معاشرت کے سلسلہ میں بہتر سے بہتر فلمیں تیار کر رہی ہیں۔

"معاصر "المفید" انگورہ کا بیان ہے کہ مشہور ادیب سعید مکرم بے نے حال ہی میں "الفلاح" کے نام سے ایک بہترین فلم تیار کی ہے جس میں روزمرہ کی زندگی میں صفائی کے بہترین نتائج ظاہر کئے ہیں۔

اسی فلم میں بعض نئے انداز کے مکانات کا دلکش نمونہ بھی پیش کیا ہے۔ جنمیں صحت بہترین حالت میں رہ سکتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسی قسم کی بعض فلمیں مصر اور شام میں بھی تیار ہوگئی ہیں۔ جنمیں کہ بچوں کی تربیت اور ابتدائی تعلیم کے مناظر پیش کئے گئے ہیں۔

یہ بھی خبر موصول ہوئی ہے کہ استنبول میں بھی ایک فلم ساز نے ایک ایسی فلم تیار کی ہے جسمیں قدیم تاریخی واقعات اور جدید انقلابی تحریک کے روح پرور نتائج کو دلچسپ انداز میں پیش کیا ہے۔ ان اصلاحی فلموں پر تبصرہ کرنے کے بعد معاصر موصوف لکھتا ہے:-

ہم اس بات سے انکار نہیں کرسکتے کہ فلم ہماری تفریحات کا ایک جزو لاینفک ہے جب یہ حقیقت ہے تو پھر یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ اس دلفریب صنعت سے مفید کام کیوں نہیں لئے جاتے؛

کیا یہ ہمارے لئے شرم کی بات نہیں ہے کہ جس وسیلہ تفریح پر ہماری کثیر رقم خرچ ہوتی ہو اور جس کی تکمیل میں ہمارا کافی وقت صرف ہوتا ہے اسکو ہم صرف ہنسنے ہنسانے کے لئے وقف کرلیں اور ملک و قوم کی اصلاح کے سلسلے میں اس سے کوئی مفید کام نہ لیں۔ یہ کہکر معاصر موصوف نے جس درد اثر میں ڈوب کر اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کیا ہے اسکی تعریف نہ کرنا تحت نا انصافی ہے۔ اے کاش ہمارے ملک میں بھی ایسے سراپا درد ترجمان جذبات پیدا ہو جائیں اور ہم بھی ان کی درد آلود صداؤں سے متاثر ہوں ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستان میں ابھی عام طور پر یہ اصلاحی جذبات پیدا نہیں ہوئے ہیں اور ہمارے ملک کے اکثر فلمساز ابھی اپنی حماقت اور جہالت کی وجہ سے صرف "ہنسنے ہنسانے" ہی کو اپنی زندگی کا اہم کام سمجھتے ہیں۔ ہمیں نیو تھیٹرز بمبئی ٹاکیز اور جنرل فلمز کے ارباب اختیار سے یہ امید ہے کہ وہ اس آواز پر لبیک کہیں گے؛ (نگارستان)

بنگال میں مشترکہ وزارت بنانیکا سوال

پٹنہ ۱۴ر دسمبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد ہندوستانی کمیٹی کی میٹنگ کے سلسلہ میں کل صبح پٹنہ تشریف لائے بنا یونائیٹڈ پریس نے بنگال کی صورت حالات کے سلسلہ میں مولانا آزاد سے جب انٹرویو کیا تو انہوں نے کہا یہ خبر کہ کانگریس ارادہ رکھتی ہے بنگال کے اندر مشترکہ کانگریسی وزارت بنانے کے سوال پر غور

اقوال زریں

نیک سلوک کرنے کی خوشی باقی ہر قسم کی خوشیوں سے بڑھ کر ہے۔ (جون گے انگلینڈ)

"تعصب" بیوقوفی کی دلیل ہے۔
(فرینکوئس میری ڈی والٹیر)

تعصب جہالت کا بچہ ہے۔ (ولیم ہیر کٹ)

صداقت جہالت سے اتنی دور ہے جتنی کہ تعصب سے
(ڈینیئل ڈائٹ روٹ)

شیریں زبانی سے دشمن کا سر بھی نیچا ہو جاتا ہے۔

جو کام کرو ہمت سے کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے گا۔

آدمی برا نہیں ہوتا بلکہ اس کا فعل برا ہوتا ہے۔

جتنی چادر ہو اُسی قدر پاؤں پھیلاؤ۔

دنیا میں نیک کام کرو یہی تمہارے ساتھ جائے گا

بغیر محنت اور کوشش کئے انسان اپنے مطلب میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک ممکن ہو کھلی ہوا میں رہو۔

ہمیشہ خوش مزاج اور نیک خیالات کی اپنے دل میں پرورش کرو۔

موج تبسم

"جب کبھی میں آپ سے کوئی لطیفہ بیان کرتا ہوں آپ فوراً ٹوپی اتار لیتے ہیں آخر اسکا سبب؟"
"اس طریقہ سے میں اسکو سلام کیا کرتا ہوں جنھیں میں پہلے سے جانتا ہوں۔"

میں اپنے دفتر میں ایک ایسا نوکر چاہتا ہوں جو اپنی آنکھوں سے کام لے اور جسے بات سمجھانے کے لئے مجھے زیادہ دماغ نہ خرچ کرنا پڑے"
بجا ہے گویا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ٹوپی میلی ہے اسلئے مجھے بازار سے نئی ٹوپی لانی چاہیئے

میاں بیوی دو بھائیوں کے متعلق آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ میاں نے کہا میں ان دونوں کو بچپن سے جانتا ہوں، ان میں سے ایک چالاک اور خوبصورت تھا، دوسرا مستقل مزاج اور محنتی تھا۔ چالاک تو زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گیا اور جو محنتی تھا اس نے خوب دولت پیدا کی ہے، حال ہی میں اس کا انتقال ہوا ہے اور اپنی بیوہ کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ چھوڑ گیا ہے"
بیوہ نے کہا "تازہ ترین خبر یہ ہے کہ اس کی بیوہ اپنے شوہر کے اسی چالاک بھائی سے شادی کر رہی ہے۔"

شاعر:۔ سات سال کی ایک لڑکی نے کئی نظمیں لکھ لی ہیں۔
دوست:۔ اس کی والدہ کو شاید اس پر کنٹرول نہیں ہوگا۔

دلچسپ معلومات

ساٹھ انڈے کھا گیا

لندن کی نہایت ہی عجیب اطلاع ہے کہ پچھلے دنوں لندن میں انڈے کھانے کا مقابلہ ہوا تھا اس مقابلہ میں مسٹر رابرٹ جو ایک مل میں کام کرتا ہے ایک نشست میں پورے ساٹھ انڈے کھا گیا۔

اس کا مد مقابل جو انڈے کھانے میں بہت مشہور تھا ۴۲ انڈوں سے زیادہ نہیں کھا سکا ہے۔ ساٹھ انڈے کھانے والے کا بیان ہے کہ وہ آجکل انڈے کھانے کی مشق کر رہا ہے مشق کے بڑھنے کے بعد اسے یقین ہے کہ وہ سوا سو انڈے نہایت آسانی کے ساتھ کھا سکے گا۔

دنیا کا سب سے لایق طوطا

جنوبی افریقہ کے مسٹر ایچ مارشل کو پرندے پالنے کا بیحد شوق ہے۔ ان کے پاس ایک عجیب و غریب طوطا ہے جس کو بیشمار انگریزی زبان کے الفاظ ازبر ہیں یہ طوطا نہایت بے تکلفی کے ساتھ انگریزی زبان میں باتیں کرتا ہے۔ خیال ہے کہ یہ طوطا دنیا کا لایق ترین طوطا ہے جسے بڑی سے بڑی ڈگری دی جا سکتی ہے۔

جرمنی کے ایک ڈاکٹر کی پیشنگوئی ہے کہ ۲۰۳۰ء میں دنیا کی تمام عورتیں پاگل ہو جائینگی کیونکہ انکے دماغ ہر سال زیادہ کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ (و. فرع سرگزشت دی)

افسانہ

رائے بہادر

از جناب ساحر قدوائی ایڈیٹر شاہدؔ و ناظم دارالادب علی

"سیٹھ جی، سیٹھ جی، مبارک ہو آپ رائے بہادر ہو گئے" بابو متھرا پرشاد نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ہیں کیا کہا آپ نے" سیٹھ جی اچھل پڑے"۔ رائے بہادر۔۔۔ میں رائے بہادر ہو گیا؟ واقعی؟"

"ہاں، ہاں آپ رائے بہادر ہو گئے دیکھئے نا اخبار میں سب سے پہلے آپ کا نام ہی ہے۔"

بابو صاحب نے اخبار دکھلاتے ہوئے کہا "اب دعوت کا انتظام کیجئے آپکے احباب بھی تو آپ کی مسرتوں میں حصہ لے سکیں خالی خولی رائے بہادری سے تو کام چلنے سے رہا!"

سیٹھ جی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا "دعوت؟"

"اور کیا رائے بہادری مفت مل جاتی ہے، گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیجئے، معززین شہر کو پارٹی دیجئے۔ واہ سیٹھ جی واہ گھبرا گئے"

"لیکن بھائی! اس میں تو بہت خرچ ہو جائیگا" سیٹھ جی نے متفکرانہ لہجہ میں کہا گویا کہ اپنے کفن کا انتظام کر رہے ہیں۔

بابو متھرا پرشاد بھی اپنی خصوصیات میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے، سیٹھ جی کی الٹی سیدھی فطرت کو سمجھتے ہوئے ایسا جال بچھایا کہ آخر سیٹھ جی پھنسے چڑھ ہی گئے۔ پھر کیا تھا سیٹھ جی رائے بہادری کا عملی ثبوت دینے کے لئے ہمہ تن تیار تھے۔

دراصل سیٹھ جی بہت سیدھے آدمی تھے انکی دولت سود میں لگی ہوئی تھی اور گورنمنٹ کو بھی کافی روپیہ بطور قرض دے رکھا تھا اپنے روپیہ کی طرف سے اطمینان کرنے کے بعد سیٹھ جی سادہ زندگی بسر کر رہے تھے کہ اسی اثنا میں رائے بہادری نے انھیں آلیا۔ اور یہی نہیں بلکہ متھرا پرشاد نے جو ان کے شہر کے ایک مشہور وکیل تھے انھیں رائے بہادری کا تلخ جام پینے پر مجبور کر دیا۔

اگر اپنے خاندان میں رائے بہادری کا ثبوت دینا مقصود ہوتا تو سیٹھ جی کو اس کی چنداں فکر نہ تھی۔ کیونکہ ان کی دولت کا رعب ہی اتنا تھا کہ خاندان والے تو کیا شہر کے اچھے اچھے لوگ بھی انھیں جھک جھک کر سلام کرتے تھے۔ بابو متھرا پرشاد کو لالہ جی کی کفایت شعارانہ اور پرسکون زندگی پر رشک آتا تھا رفتہ رفتہ یہ رشک حسد کی صورت اختیار کر گیا اور یہ رائے بہادری کا خطاب بھی انھیں کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ بابو جی جیسے پختہ کار آدمی سے یہ توقع ہرگز نہ کی جا سکتی تھی کہ وہ اپنا کام ادھورا ہی چھوڑ دیں گے۔ جس میں آگ تو لگا چکے تھے مگر وہ اب شعلوں کی پروانے سے بھی لطف اندوز ہونا چاہتے تھے دعوت کی رضامندی حاصل کرنا تو لگنے والی آگ کا پہلا دھواں تھا۔ شعلوں کے لئے ابھی دھوئیں میں ہوا دینے کی ضرورت تھی۔

وکیل صاحب نے سیٹھ جی کو مشورہ دیا کہ امیرانہ ٹھاٹھ سے زندگی بسر کریں تاکہ سوسائٹی میں ان کی وقعت ہو، باتوں ہی باتوں میں یہ بھی گرہ دیا کہ سوسائٹی کی وقعت ان کے کاروبار میں معاون ہوگی، اور لوگ ان سے اچھے سود پر روپیہ لینگے۔ اب سوال یہ تھا کہ وقعت ہو کیسے؟

"سیٹھ جی کو پرائیوٹ سکریٹری کی ضرورت ہے" بابو صاحب نے یہ بھی معمہ حل کر دیا۔ یہ سنکر اول اول تو سیٹھ جی بہت پریشان ہوئے مگر جب بابو صاحب نے رفتہ رفتہ پرائیوٹ سکریٹری کے فرائض سے آگاہ کر دیا تو وہ رائے بہادری لبادہ اوڑھنے کے بعد سکریٹری کا بار بھی اٹھانے پر راضی ہو گئے۔

دوسرے ہی دن کوٹھی میں ایک پرائیوٹ سکریٹری نظر آنے لگے۔ مسٹر گپتا بی۔ اے بابو صاحب کے رشتہ داروں میں محکمہ بیکاری کے آمنیر انچارج تھے۔ تمام دفاتر سے کورا جواب مل چکا تھا۔ مدت کے بعد ان کی قسمت کا ستارا سیٹھ جی کے یہاں چمکا اور وہ چالیس روپیہ ماہوار پر متعین کر دیئے گئے۔

مسٹر گپتا نوجوان تھے، اور اسی اعتبار سے ان کے خیالات کی جوانی بھی ابھار پر تھی۔ اور پھر بابو صاحب نے ان پر خوب پالش کر دی تھی، کوٹھی میں قدم رکھتے ہی انھوں نے اپنے لئے وسعت تلاش کرنا شروع کر دی لیکن ساتھ ہی ساتھ سیٹھ جی کو "رائے بہادر" کا اہل ثابت کرنے کا فرض بھی انھیں کے سپرد تھا اس لئے انھوں نے اپنی نا قابلیت کی حدود سے بھی چند قدم بڑھ کر سیٹھ جی کے افعال کو مرتب کرنا شروع کر دیا۔

سیٹھ جی کی ذات اب دو حصوں میں منقسم ہو چکی تھی ایک حصہ تو سکریٹری کے سپرد تھا اور دوسرے حصہ کا تعلق خود ان کی ذات سے تھا۔ جہاں تک انتظام اور انصرام کا تعلق تھا مسٹر گپتا نے آتے ہی سیٹھ جی کو اس بار سے سبکدوش کر دیا۔ اور سیٹھ جی صرف شہرت اور نام و نمود کی خواہش کے حامل رہ گئے اور بس۔

مسٹر گپتا نے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے سیٹھ جی کا ہر کام پرائیوٹ سکریٹری کی رائے سے انجام پاتا۔ اب رائے بہادر کی کوئی وقعت نہ تھی، ابتدائی دنوں میں سیٹھ جی بہت خوش تھے کہ پرائیوٹ سکریٹری کی ذات میں انھیں خود اپنا معاون نظر آتا تھا۔ دل ہی دل میں وہ اس شخص کو دعائیں دیتے تھے جس نے پرائیوٹ سکریٹری کی جگہ ایجاد کر کے خلق خدا کو افکار و حوادث سے ایک بڑی حد تک بچا دیا تھا لیکن انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ پرائیوٹ سکریٹری کی شخصیت کا ایک رخ ان کی شخصیت سے بالکل جدا تھا۔

ہمارے ملک میں پرائیوٹ سکریٹری کی عزت اس کے مالک سے زیادہ سمجھی جاتی ہے اور اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو اس کے باور کرنے کی کئی وجوہ بھی ہیں۔ اس لئے جو کام براہ راست مالک سے نہیں لیا جاتا سکریٹری کے ذریعہ سے بآسانی انجام دیا جا سکتا تھا۔ لاٹ اور مہاراجاؤں کے پرائیوٹ سکریٹری کی عزت و عظمت ان لوگوں سے پوچھئے جنکو دربار میں رسائی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے پرائیوٹ سکریٹری کے ویٹنگ روم کا طواف کرنا پڑتا ہے۔ آجکل تو قریب قریب ہر بڑے آدمی کے پاس ایک عدد پرائیوٹ سکریٹری ضرور ہوتا ہے اور اگر سیٹھ جی کے پاس مسٹر گپتا تھے تو کوئی عجب کی بات نہ تھی کیونکہ وہ سیٹھ ہی نہیں بلکہ "رائے بہادر" بھی تھے۔

مسٹر گپتا نے بڑی بڑی پارٹیوں کا انتظام کیا جنمیں شہر کے روسا اور امرا کے علاوہ حکام کو بھی مدعو کیا گیا رفتہ رفتہ رائے بہادر صاحب کی



اُس کے آخری دن

شاہجہاں نے زندگی کے آخری دن یاسمین برج میں گذارے۔ جہاں سے وہ اپنے شاندار تعمیر یعنی ممتاز محل کے روضہ کی زیارت کرتا تھا۔ اپنے تصور میں وہ اپنی عالی شان عمارات شاہی محل دہلی موتی مسجد اور جامع مسجد کی سیر کیا کرتا تھا آج بھی یہ تمام ویسی ہی عجیب و غریب ہیں بلکہ صدیوں کے اثر و پرستش سے ان کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔ اِن مقامات کی سیر کرنا ہر شخص کا فرض اور باعثِ مسرت ہے۔ ریلوے اِن تمام مقامات پر آپ کو آرام کے ساتھ کم خرچ میں جلد پہنچا سکتی ہے۔



ریلوے

ہندوستان میں سفر کرنے کا سب سے سستا ذریعہ

R.B.K.8

آمدورفت بھی پارٹیوں میں ہونے لگی، اور جہاں کہیں کوئی پارٹی ہوتی اس میں رائے بہادر صاحب کے ساتھ مسٹر گپتا بھی ہوتے۔ مسٹر گپتا کا کام تھا کہ وہ سیٹھ صاحب کا لوگوں سے تعارف کرائیں۔ انکی خصوصیات کو نہایت شگفتہ الفاظ میں ادا کریں اور ساتھ ہی اپنی اہمیت کو بھی واضح کردیں۔ آخرکار نوبت یہاں تک پہونچی کہ سیٹھ جی کی جگہ مسٹر گپتا پارٹیوں میں پہنچنے لگے، اور لوگوں میں مسٹر گپتا اور سیٹھ جی میں تمیز مشکل ہوگئی۔ اب یہ ہونے لگا کہ جس کسی کو رائے بہادر سے ملنا ہوتا وہ پہلے مسٹر گپتا کا نیاز حاصل کرتا۔ ملاقات کا وقت مقرر کیا جاتا اور عین وقت مسٹر گپتا کی موجودگی میں ملاقات ہوتی۔ قرض اور کاروبار کے معاملات میں مسٹر گپتا دخیل ہو گئے۔ اور اس طرح ان کی مٹھی گرم رہنے لگی جس کسی کو قرض دینے کے لئے سکریٹری صاحب رائے دیتے اسکو فوراً مل جاتا اور جس کے بارے میں وہ ذرا بھی شک کا اظہار کرتے اس کا کسی طرح ٹھکانا نہ تھا۔ یہ تھی مسٹر گپتا اور سیٹھ جی کے معاملات کی حد جہاں پہونچکر سیٹھ جی نے اپنی بےبسی محسوس کی۔

ایک دن سیٹھ جی نے خواہش ظاہر کی کہ ہم کاروبار کے سلسلے میں دہرہ دون کا سفر کرنا چاہتے ہیں۔ گپتا صاحب کو دہلی میں کچھ کام تھا۔ انہوں نے فوراً سیٹھ جی کا پروگرام "کینسل" کردیا۔ اور دہرہ دون کے بجائے دہلی کے ریلوے پلیٹ فارم پر پہونچ گئے۔ سیٹھ جی کے گھر والے ان کی یہ بےبسی دیکھ رہے تھے۔ مگر رائے بہادری کا رُعب کچھ ایسا غالب تھا کہ انکی زبان نہ کھلتی تھی۔

اگر اس عالم میں کوئی سیٹھ جی کے دل سے پوچھتا تو وہ بھی کہتے کہ "رائے بہادری" اور پرائیوٹ سکریٹری شپ دونوں کو چاروں ہاتھ پاؤں سے سلام ہے۔ وہ خود بھی اپنے "پرائیوٹ سکریٹری" سے خوفزدہ تھے۔ اس لئے کہ اگر سیٹھ جی "رائے بہادر" تھے وہ رائے بہادری کا عملی اظہار

اس دوران میں سیٹھ جی بیمار ہوگئے۔ پہلے تو ویدوں اور حکیموں سے ہی کام چلتا رہا لیکن اب ڈاکٹروں کے بل سے بھی پوری نہ پڑتی تھی سیٹھ جی کی حالت بہت خراب ہوئی تو انہوں نے پرائیوٹ سکریٹری کو بلاکر اُن سے اپنی جائداد اور کاروبار کے متعلق مشورہ لیا۔ پرائیوٹ سکریٹری نے اپنی خدمات پیش کیں اور کہا کہ بندہ نہ صرف پرائیوٹ سکریٹری ہے بلکہ تمام گھر والوں کا بھی۔ بابو متھرا پرشاد نے مسودہ تیار کیا اور مسٹر گپتا کے ہاتھ میں سیٹھ جی کی تمام جائداد آگئی۔ لیکن سیٹھ جی کہاں مرنے والے تھے۔ تھوڑے دن بعد اُٹھ بیٹھے اور اب دیکھا تو اُنھیں اپنے پاس "رائے بہادری" کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ پرائیوٹ سکریٹری کی نگاہوں کے تیور بدلے ہوئے تھے۔ اب کیا ہو سیٹھ جی کی ایکدن مسٹر گپتا کی ان بن ہوگئی اور انہوں نے غصہ میں آکر مسٹر گپتا کو مستعفی ہوجانے کا حکم دیدیا۔ مسٹر گپتا اور کیا چاہتے تھے۔ انہوں نے علیحدہ ہوتے ہی جائداد پر قبضہ کا نوٹس دیدیا۔ معاملہ عدالت تک پہنچا۔ بابو متھرا پرشاد کی گواہی ہوئی، مسودہ انہیں کا تیار کیا ہوا تھا اس لئے مسٹر گپتا کو قبضہ حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی۔

اب رہ گئی رائے بہادری تو جائداد کے چلے جانے کے بعد ان الفاظ کی قدر ہی کیا تھی۔ وہ پارٹیوں میں شریک ہوتے تھے لیکن تنہا۔ ان کا تعارف کرانے والا کوئی نہ تھا۔ وہ خود بھی نہ چاہتے تھے کہ انکا تعارف کرایا جائے، انھیں اب نام ونمود سے نفرت ہونے لگی تھی "رائے بہادری" اور سکریٹری شپ کا خوب خوب مزہ اُٹھا چکے تھے۔

گورنمنٹ کو قرض کی ضرورت ہوئی۔ حکام کو سیٹھ جی پر کافی اعتماد تھا لیکن انھیں یہ علم نہ تھا کہ سیٹھ جی محض رائے بہادر ہی ہیں اور ان کی عظمت اور دولت مسٹر گپتا کے ساتھ رفوچکر ہوچکی ہے، سیٹھ جی نے خلاف توقع سردمہری کا ثبوت دیا اور جب ان سے محاسبہ کیا گیا تو الٹی سیدھی ہانکنا شروع کردی، گورنمنٹ کسکی ہوئی ہے جو سیٹھ جی کی ہوتی، نتیجہ یہ ہوا کہ حکام ناراض ہوگئے اور سیٹھ جی نے غصہ میں آکر رائے بہادری کا خطاب واپس کردیا۔"

"اب کیا رہا ہے جس پر رقیبوں کا ڈر کریں"۔

مسٹر گپتا اب پرائیوٹ سکریٹری نہ تھے بلکہ ان کے پاس خود ایک "پرائیوٹ سکریٹری" تھا۔ سیٹھ جی کو خیال ہوا کہ اس حالت میں مسٹر گپتا سے ملوں شاید کوئی نتیجہ برآمد ہو سکے وہ ان کی کوٹھی پر گئے لیکن برآمدے ہی میں روک لیا گیا۔

آدھ گھنٹے کے بعد انھیں بلایا گیا اور ملاقات کے کمرے میں بٹھایا گیا۔ مسٹر گپتا کا سکریٹری ان کے روبرو تھا۔

"تم گپتا کے کون ہو؟" سیٹھ جی نے پوچھا۔

"پرائیوٹ سکریٹری"

"تم... تم... پرائیوٹ سکریٹری ہو؟" سیٹھ جی نے لڑکھڑاتی زبان میں کہا۔

"ہاں ہاں کہئے کیا بات ہے؟"

"کیا.... کیا تم بھی گپتا کی جائداد پر قبضہ کرلوگے؟"

سیٹھ جی نے ہانپتے ہوئے کہا، پاس والے کمرے سے گھنٹی بجی اور پرائیوٹ سکریٹری جلدی سے چلا گیا۔ جب مسٹر گپتا اور متھرا پرشاد صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو رائے بہادری اور سرمایہ داری کے ساتھ ان کی روح بھی رخصت ہوچکی تھی۔"

حکومت ہند کا ایک نیا محکمہ

نئی دہلی ۲۱ر دسمبر۔ گورنر جنرل نے فوجی محکمہ کے مختلف صیغوں میں مطابقت پیدا کرنے کے لئے ڈیفنس کو آرڈینیشن کے نام سے ایک نیا محکمہ جاری کیا ہے جس میں ایک سکریٹری ایک اڈیشنل سکریٹری ایک انڈر سکریٹری اور چار اعلیٰ عہدوں کے کلرک ہونگے۔ مسٹر اے ڈیک ولیم سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔ اس سکریٹریٹ کا کام یہ ہوگا کہ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند کے سول ڈیپارٹمنٹ اور صوبجاتی حکومتوں میں ایسے قاعدے بنانے میں مطابقت پیدا کرے جو حالت جنگ کے لئے موزوں ہوں۔ مثلاً فراہمی اسلحہ اور تحفظ مراسلت وغیرہ یہ سکریٹریٹ محکمہ فوج اور پرسنل سپلائی کمیٹی سے (جس کے چیرمین سر ظفراللہ خاں ایگزیکٹو ممبر حکومت ہند ہیں) مل جل کر کام کریگا صوبجاتی خودمختاری نافذ ہو جانے کے صوبوں کو کچھ ایسے اختیارات اور فرائض سپرد ہوگئے ہیں۔ جن پر مرکزی حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور قانونی طور پر جنگ کی صورت میں نافذ ہونے والے قواعد وضوابط تبدیل شدہ آئین سے مطابقت نہ رکھتے تھے اس لئے یہ ضروری معلوم ہوا کہ صوبجاتی حکومتوں سے تعلق پیدا کرکے یہ معلوم کیا جائے کہ یہ قواعد وضوابط کس حد تک موزوں حال ہیں اور کتنی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اس سکریٹریٹ نے اپنا کام شروع کردیا ہے۔

برطانی سلطنت تباہ ہوجائیگی

بنارس ۱۱ر دسمبر۔ ہندو یونیورسٹی کے کونوکیشن میں اپنا ایڈریس پڑھتے ہوئے مشہور عالم اور فلاسفر سر رادھاکرشنن نے فرمایا۔

"جب تک ہندوستان ایسے آئین کے تابع رہے گا جو خود اس کا بنایا ہوا نہیں تب تک وہ آزاد نہیں ہوسکتا۔ اگر برطانیہ مناسب وقت کے اندر ہندوستان کو مضبوط اور خودمختار نہ بنا سکا تو وہ اس تباہی سے نہ بچ سکے گا جو برطانیہ جیسی دوسری مضبوط اور مغرور سلطنتوں کے حصہ میں آچکی ہے۔

لارڈ ولنگڈن کا بُت ہٹایا جائے

مدراس ضلع سیاسی کانفرنس نے مدراس گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ کمونسٹ پارٹی پر سے پابندی ہٹالی جائے اور لارڈ ولنگڈن وائسرائے ہند کا مجسمہ ہٹا دیا جائے۔ کیونکہ وہ ان کے جابرانہ عہد کی یاد تازہ کرتا ہے۔

بیگم انصاری کا انتقال!

دہلی ۱۹ر دسمبر۔ تمام ہندوستان میں یہ خبر بڑے رنج اور غم کے ساتھ سُنی جائیگی کہ مرحوم ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری کی زوجہ محترمہ بیگم انصاری صاحبہ آج صبح ۹ بجے اپنی کوٹھی دارالسلام واقعہ دریا گنج دہلی میں انتقال فرما گئیں۔

ہوائی طاقت کو بڑھانیکی فکر

لندن ۱۹ر دسمبر۔ سلطنت برطانیہ کے ہوائی ڈیفنس کی لیگ کے سکریٹری جنرل نے کل یہ اہم اعلان کیا کہ پرواز کی طاقت کو بڑھانے کی غرض سے ہوائی ڈیفنس کیڈٹ کور کے لڑکوں کو تربیت دینے کے لئے آیندہ سال سے تمام ملک میں سفری کیمپ لگائے جائینگے یہ کیمپ مئی اور ستمبر کے درمیان لگا کریں گے۔ منتخب شدہ کیڈٹ رکھے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایک سال پہلے کیڈٹ کور کی تنظیم محض ایک خیال ہی خیال تھی لیکن اب محض اس کے ۳۵ دستے بن گئے ہیں اور یہ توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ سال نکہان دستوں کی تعداد ۲۰۰ تک پہنچ جائے گی۔

دارالعوام میں تحریک عدم اعتماد پر بحث

لندن ۲۰ر دسمبر۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ دارالعوام کے گذشتہ اجلاس میں بین الاقوامی معاملات پر بحث ہونے کے وقت مسٹر ہیوگ ڈالٹن نے لیبر پارٹی کی جانب سے یہ تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا کہ ہاؤس کو ملک معظم کی حکومت کی خارجہ پالیسی پر اعتماد نہیں ہے۔

کل یہ تحریک باقاعدہ طور پر پیش ہوئی اور اس پر گرما گرم بحث ہوئی۔

مسٹر ڈالٹن نے تحریک عدم اعتماد پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر چیمبرلین کے روم جانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ جب یہ صاف ظاہر ہے کہ سائنور مسولینی نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا آپ نے کہا کہ حکومت کو یہ یقین دلانا چاہیئے کہ جنرل فرانکو کو جنگجویانہ اختیارات نہ دئیے جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ مسٹر میلکم میکڈانلڈ وزیر نو آبادیات نے نو آبادیوں کے متعلق حال میں جو تقریر کی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتر مایوسی غالب آگئی ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے جواب دیتے ہوئے معاہدہ میونخ کی حمایت کی اور کہا کہ وہ جنگ کا بہترین نعم البدل ہے۔ لیکن یہ تسلیم کیا کہ اسپین کے حالات جلد درست ہوتے نظر نہیں آتے حکومت برطانیہ کی پالیسی برابر عدم مداخلت کی رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک میں یقین کرتا ہوں اٹلی کی حکومت کے خلاف یہ الزام ٹھیک نہیں ہے کہ اس نے اپنی بات نہیں رکھی۔ دوائے روم کے متعلق آپ نے کہا کہ ہم کسی بنیادی اصول کو قربان کرنے نہیں جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جنگ کے بعد ہر سال میں ہم یہ محسوس کرتے رہے ہیں کہ جرمنوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ دانشمندانہ یا عاقلانہ نہیں تھا۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ جب تک انہیں ساتھ نہ لیا جائے گا۔ مستقل صلح نہیں ہوسکتی۔ نہ یورپ ترقی کرسکتا ہے اسلحہ بندی کے متعلق آپ نے کہا کہ جب دوسرے اسلحہ بند ہو رہے ہیں ہم کو بھی اسلحہ بند ہونا پڑے گا۔ ہماری محبت صلح اور طاقت مفاہمت کو کمزوری سمجھنا غلطی ہے

فیڈریشن میں تبدیلی نہیں کی جائیگی

لندن ۱۹ر دسمبر۔ ہاؤس آف کامنز میں مسٹر لورن سین کے سوالات کے جواب میں نائب وزیر ہند کرنل یولین نے بتایا کہ والیان ریاست کو ترمیم شدہ وثیقے وائسرائے کی موفت جلد بھیجے جائیں گے۔ ان پر غور کرنے کے بعد وہ فیڈریشن میں شرکت کا فیصلہ کریں گے۔

آپ نے مزید بتایا کہ فیڈریشن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ حکومت بالادست والیان ریاست پر اپنی ریاستوں میں جمہوری حکومتیں قایم کرنے کے لئے کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالے گی۔ مگر وہ خود جو قدم اٹھائیں گے ان میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ کرنل یولین نے مزید

فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ بعض کانگریسین ریاستوں میں جمہوری حکومتیں قایم کرنے پر بہت زور دے رہے ہیں مگر گول میز کانفرنس میں مہاتما گاندھی نے یہ فرمایا کہ "میری ناقص رائے میں ہمیں ریاستوں سے یہ کہنے کا کچھ اختیار نہیں ہے کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے" اس معاملہ میں حکومت کی بھی پالیسی ہے۔

میرٹھ پولیٹیکل کانفرنس

ضلع پولیٹیکل کانفرنس میرٹھ کا اجلاس ناپل میں ہوا آچاریہ نریندر دیو کی عدم موجودگی میں شری جوگیش چندر چٹرجی نے صدارت فرمائی جسمیں تقریباً دس ہزار کسان موجود تھے۔ ضلع میرٹھ کے سرکردہ لیڈروں کے علاوہ دہلی سے شریمتی درگا چٹرجی مولانا عبدالماجد اور مولانا احمد سعید صاحب نے اس کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ کانفرنس کا انتظام نہایت اچھا تھا۔ ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں کے لئے آسایش کا تمام سامان مہیا تھا۔ اجلاس میں کسانوں کی مصیبتوں کو کم کرانے کے لئے کئی رزولیوشن پاس ہوئے اور مولانا عبدالماجد صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب نے کانگریس میں کسانوں اور مسلمانوں کی شرکت کے لئے اپیل کی شریمتی درگا چٹرجی نے کانگریس کی تنظیم پر زور دیا۔

وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر

نئی دہلی ۱۹ر دسمبر۔ آج وائسرائے کے کیمپ سے ایک کمیونک شایع ہوا ہے جسمیں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آنریبل سر جیمز گرگ فائنینس ممبر حکومت ہند کے ریٹائر ہونے کے دن سے مندرجہ ذیل اصحاب گورنر جنرل کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر ہوں گے۔ جنکو کہ ملک معظم کی منظوری سے مقرر کیا گیا ہے۔

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں جو کہ آجکل حکومت ہند کے کامرس ممبر ہیں سر سرکار کی جگہ لا ممبر ہوں گے اور دیوان بہادر سر اے رام سوامی مدلیار جو کہ آجکل وزیر ہند کے مشیر ہیں۔ سر ظفر اللہ کی جگہ کامرس ممبر ہونگے مسٹر ریمس جو کہ آجکل حکومت ہند کے فائنینس سکریٹری ہیں سر جیمز گرگ کی جگہ فائنینس ممبر ہوں گے۔

لوکل سیلف گورنمنٹ کمیٹی کی انقلاب انگیز سفارشات

یو.پی گورنمنٹ نے جو کمیٹی لوکل بورڈوں کے متعلق بنائی تھی اور جو کمیٹی کے نام سے موسوم ہے اس نے اپنی سفارشات شایع کردی ہیں جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے کہ:۔

کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ایک لوکل گورنمنٹ بورڈ قایم کیا جائے گا جو تین ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ جس کا ایک چیرمین ہوگا جو پبلک میں ہوگا جسکو حکومت ۵ سال کے لئے پانچ روپیہ ماہانہ تنخواہ پر مقرر کریگی۔ کمیٹی کا اندازہ ہے کہ ان کی اسکیم کے مطابق تقریباً ۳۰ ہزار پنچایتیں قایم ہونگی ان کی اوسط آمدنی تقریباً ۶۰۰ روپے ہوگی اور ان کا ذرایع آمدنی لگان پر اور خالص آمدنی پر ہوگا، ٹیکس کے علاوہ حکومت اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی جانب سے مالی امداد ہوگی۔ جن مواضعات کی آبادی تین ہزار سے زاید اور دس ہزار سے کم ہوگی ان میں ٹاؤن ایریا کمیٹی قایم کی جائے گی جو آبادی کے مطابق ۱۱ سے ۱۵ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ گرام پنچایتوں کے علاوہ عدالتی یا جوڈیشل پنچایتیں مقرر کی جائینگی۔ جو کمیٹی مقرر کریگی۔ یہ عدالتی پنچایتیں چھوٹے چھوٹے فوجداری کے مقدمات طے کریں گی۔

گرام پنچایتوں کی طرح ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈ حق رائے دہی کی بنا پر منتخب ہونگے۔ بورڈوں کے چیرمین ایگزیکٹیو ہیڈ بھی ہونگے جن کی امداد کے لئے ۵ سے لے کر ۱۲ اشخاص پر مشتمل ایک ایگزیکٹو کمیٹی ہوگی مختلف سب کمیٹیاں توڑ دی جائیں گی چیرمین اپنے علاقہ کا انتظامی افسر بھی ہوگا۔

ایک اہم تجویز یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسلیں قایم کی جائیں جو انتظامیہ معاملات میں امداد کریں۔ کمیٹی کا خیال ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں موجودہ خامی کانسٹی ٹیوشن کے نقص کی وجہ سے ہے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ موجودہ خامیاں محدود حق رائے دہی فرقہ وارانہ نیابت نامزدگی کے سسٹم اور انتخابات میں سرکاری مداخلت اور روزانہ کے انتظام ڈسٹرکٹ افسروں کی مداخلت کا نتیجہ ہیں۔ کمیٹی نے ان خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ کمیٹی کے چیرمین مسٹر اے جی کھیر پارلیمنٹری سکریٹری ہیں۔ کمیٹی نے رپورٹ تیار کر لی ہے اور جلد ہی شایع ہو جائیگی کمیٹی کی رپورٹ تین سو صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے دو حصے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ، کانپور، الہ آباد بنارس اور آگرہ میں جن کی آبادی ڈیڑھ لاکھ سے زاید ہے اور جن کی آمدنی ۱۵۰ لاکھ ہے۔ کارپوریشن قایم ہو جائے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنچایتوں اور ٹاؤن ایریا کمیٹیوں کو پیشوں، دکانوں وغیرہ پر ٹیکس لگانے کا اختیار ہوگا۔

کانگریسی وزیر اور مہاتما گاندھی

اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں مہاتما جی نے کانگریسی وزیروں کے متعلق جو مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ اس میں ایک جانب ان کی دشواریوں کا ذکر ہے، دوسری جانب انھیں اپنا موجودہ طریق کار بدلنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ چھوٹی چھوٹی مسئلوں پر احکام صادر کرنے کے بجائے وسیع پالیسیاں مرتب کر سکیں۔ اسی مضمون میں ایک سرسری انداز میں مہاتما جی نے گاندھی واد اور سوشلزم کا بھی ذکر کیا ہے۔

ہندوستان سے وائسرائے کی اپیل

فیڈریشن کی خوبی، ضرورت اور اہمیت اس تقریر کا عنوان ہے جو وائسرائے نے کلکتہ میں فرمائی۔ ہندوستان کی تاریخ، اس کا تمدن اور اس کی روایات سب کچھ فیڈریشن کے حق میں ہے اور جس نفاق کی بدولت ہندوستان موجودہ حالت کو پہنچا اس کے علاج کا یعنی ملکی اور قومی اتحاد کا واحد طریقہ فیڈریشن ہے۔ ان خیالات کو پیش نظر کرنے کے بعد وائسرائے نے ہندوستان کے لوگوں اور مدبروں سے اپیل کی ہے کہ صوبائی خودمختاری کی طرح فیڈریشن کو بھی آزمائش کا موقع دیں۔ لارڈ لنلتھگو کو قوی امید ہے کہ نیک اعتمادی سے عملدرآمد کیا جائے تو فیڈریشن مفید اور کامیاب ثابت ہوگا۔ آپ کے نزدیک ہندوستان کے عظیم آئینی مسئلہ کا واحد حل فیڈریشن ہے۔ مگر فیڈریشن کب نافذ ہوگا؟ اس اہم سوال کا جواب وائسرائے کی تقریر میں ندارد ہے۔

بنگال میں کانگریس کولیشن منسٹری

بمبئی ۱۹ دسمبر۔ آج سیٹھ گھنشیام داس برلا اور مسٹر نلنی رنجن سرکار مہاتما گاندھی اور مولانا ابوالکلام آزاد سے بنگال میں کانگریس کولیشن وزارت بننے کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے بعد واردھا سے یہاں پہنچے۔ بمبئی پہنچنے کے بعد وزراان اصحاب نے سردار پٹیل چیرمین آل انڈیا کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی سے ملاقات کی اور کانگریس کولیشن منسٹری کے مسئلے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ گفتگو پنج کے وقت تک کے لئے ملتوی ہوگئی۔ سردار پٹیل نے راشٹرپتی سبھاش چندر بوس اور پنڈت جواہر لال نہرو سے بذریعہ ٹیلیفون بات چیت کی۔

فرانس اور برطانیہ کی مضبوط دوستی

پیرس ۲۰ دسمبر۔ مسٹر بونٹ وزیر خارجہ فرانس نے خارجہ محکمہ کے بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ فرانس کی خارجہ پالیسی فرانس اور برطانیہ کے درمیان اتحاد کے اصول پر مبنی ہے اور اگر دونوں میں سے کسی ملک پر بلاوجہ حملہ کیا جائے گا تو دوسرا اپنی تمام قوت سے اس کی امداد کرے گا۔

کرو دوسرے صوبوں کے بڑے اسپتالوں میں بھی اس قسم کا انتظام کیا جائے۔

کمزور دماغ رکھنے والے بچوں کی تربیت کا انتظام بھی ضروری ہے۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں مدراس کے دماغی اسپتال میں ایسے پندرہ بچوں کا قصہ کہانی سنا کر اور تصویر کشی وغیرہ کے ذریعہ علاج کیا گیا۔ ان بچوں کو باہر لے جانے کھیل کود میں مشغول رکھنے۔ تفریح کرانے اور گھریلو دستکاریوں کے کام میں لگے رہنے کا انتظام کیا گیا بمبئی اور بنگال میں بھی بچوں کے لئے اس قسم کی آسانیاں موجود ہیں۔

جہاں تک معلوم ہوا ہے سنہ ۱۹۳۶ء میں جنون کے اسباب زیادہ تر ذہنی اور اخلاقی تکان کاروباری اور خانگی مشکلات۔ شراب نوشی دوسرے مریضوں سے بیماری لگ جانا۔ پرانے جنون کا عود کر آنا یا خاندانی جنون کے اثرات تھے۔ بیس اور چالیس سال کی درمیانی عمر کے لوگوں پر جنون کا حملہ زیادہ ہوا۔

بیمہ کے کاروبار کی ترقی

نئی دہلی ۹ دسمبر۔ ہندوستان کی بیمہ کمپنیوں کے پریمیم کی آمدنی میں سے کمپنیوں کے انتظامی امور پر کس قدر روپیہ صرف ہوتا ہے اس آمدنی میں کمپنی کے حصہ دار کتنی رقم کے مستحق ہوتے ہیں اور پالیسی کے خریداروں کو کیا نفع ملتا ہے؟ کمپنیوں کی مالی حالت کیسی ہے؟ کمپنیوں نے کتنا روپیہ جمع کیا ہے؟ کمپنیوں کی املاک کیا ہے اور ان کا روپیہ کن کن مدوں میں لگا ہے؟ زندگی کے بیمہ کے علاوہ ہندوستان میں بیمہ کا اور کون کون سا کاروبار ہوتا ہے اور یہ کاروبار ہندوستانی اور غیر ہندوستانی کمپنیوں میں کسطرح تقسیم ہے؟

ان اہم اور اسی طرح کے اور بہت سے سوالات کا جو بیمہ سے دلچسپی لینے والے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں مفصل جواب انڈین انشورنس بک، سنہ ۱۹۳۷ء میں ملتا ہے۔ جو ابھی ابھی شایع ہوئی ہے۔

اس کتاب کے دیکھنے سے بیمہ کے متعلق بہت سی اہم اور مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:۔

۱۔ پچھلے دس سال میں ہندوستانی بیمہ کے کاروبار کو کمپنیوں کی تعداد کو پالیسی کے خریداروں اور بیمہ کی آمدنی کے اعتبار سے عام طور پر ترقی ہوئی ہے۔

۲۔ ہندوستان کے تقریباً ہر صوبہ میں کمپنیاں ہیں۔ بمبئی۔ بنگال۔ مدراس اور پنجاب کا نمبر اس لحاظ سے سب سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ ان میں سے ہر صوبہ میں ۷۲ اور ۹۰ کے درمیان کمپنیاں ہیں۔

۳۔ امسال ۶ نئی کمپنیاں قایم ہوئیں ان میں سے دو نے انڈین لایف انشورنس ایکٹ کے ماتحت کام بھی شروع کر دیا ہے۔

۴۔ بعض ہندوستانی بیمہ کمپنیوں نے ہندوستان سے باہر بالخصوص برطانی مشرقی افریقہ سیلون اور اسٹریٹس سٹلمنٹ میں بھی کام جاری کیا ہے۔

۵۔ ہندوستانی بیمہ کمپنیوں زیادہ تر زندگی کے بیمہ کا کام کرتی ہیں۔ غیر ہندوستانی کمپنیاں زندگی کے بیمہ کے علاوہ دوسرے بیمہ بھی کرتی ہیں، صرف زندگی کا بیمہ کرنے والی ہندوستانی کمپنیاں ۱۸۵ ہیں۔ ۲۸ ایسی ہیں جو زندگی کے بیمہ کے ساتھ ساتھ دوسرا بیمہ بھی کرتی ہیں اور ۱۶ ایسی ہیں جو زندگی کے بیمہ کے علاوہ دوسرے بیموں کا کام کرتی ہیں۔

۶۔ غیر ہندوستانی بیمہ کمپنیاں ۱۴۷ ہیں ان میں سے ۱۲۲ زندگی کے بیمہ کے علاوہ دوسرے بیموں کا کام کرتی ہیں۔ ۱۲ صرف زندگی کا بیمہ کرتی ہیں۔ ۱۳ ایسی ہیں جو زندگی اور دوسرے بیموں کا مشترکہ کام کرتی ہیں۔

۷۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں ہندوستانی بیمہ کمپنیوں کے اخراجات کا تناسب کل آمدنی پر ۲۴٫۱ فیصدی تھا۔ حصہ داروں کی آمدنی کا تناسب ۷٫۰ فیصدی تھا اور کمپنیوں کو ۹٫۷۴ فیصدی کے حساب سے سُود وصول ہوا۔

جامعہ ملیہ اور کاشی ودیاپیٹھ کی ڈگریاں

لکھنؤ ۱۳ دسمبر۔ حکومت یو پی نے کاشی ودیاپیٹھ بنارس اور جامعہ ملیہ دہلی کی دی ہوئی سندوں کو صوبہ کی منظورشدہ یونیورسٹیوں کی بی اے کی سندوں کے مساوی تسلیم کر لیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کاشی ودیاپیٹھ کو بنارس یونیورسٹی کو توڑنے کے لئے مہاتما گاندھی نے جاری کیا تھا اور عدم تعاون کی تحریک میں اسے خلاف قانون قرار دیدیا گیا تھا اور اس تحریک عدم تعاون میں مسلم یونیورسٹی کے توڑنے کے لئے مولانا محمد علی نے جامعہ ملیہ قایم کی تھی اور وہی سب سے پہلے ۱۹۲۱ کے پرنسپل ہوئے تھے۔

فیڈریشن کی مخالفت میں صدر کانگریس کا بیان

بمبئی ۱۹ دسمبر۔ کانگریس کے صدر سبھاش بابو نے ایک انٹرویو میں فرمایا کہ فیڈریشن کے معاملہ میں کانگریس کی پوزیشن اسقدر صاف ہے کہ غلط فہمی کی مطلق گنجایش نہیں ہے۔ آپ نے فرید فرمایا کہ میں پھر ایک بار یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ صوبجاتی خود مختاری اور فیڈریشن میں کسی قسم کی مناسبت و مطابقت نہیں ہے اس لئے یہ سمجھنا حماقت ہے کہ چونکہ کانگریس نے صوبجاتی خود مختاری کے ماتحت عہدے قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسلئے وہ مرکز پر بھی فیڈریشن کے ماتحت عہدے قبول کرے گی۔ ممکن ہے کہ بعض کانگریسی انفرادی طور پر مختلف خیالات کا اظہار کر چکے ہوں مگر اس سے کانگریس کے رویہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ ہمیں اس صورت کا احساس ہے جو فیڈریشن کے جبریہ نفاذ سے پیدا ہو سکتی ہے اور ہم اس کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ ہمیں اس مقابلہ میں کامیابی کی پوری توقع ہے۔

دماغی اسپتالوں میں پاگلوں کی کثرت

نئی دہلی ۱۹ دسمبر۔ ہندوستان کے تمام دماغی اسپتالوں میں اس وقت جنون کے مریضوں کی کثرت اور جگہ کی قلت ہے۔ جگہ کی قلت کہنے کو معمولی الفاظ ہیں۔ مگر ان الفاظ میں وسیع مفہوم پوشیدہ ہے۔ یعنی اس کی وجہ سے مریضوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور اسپتالوں کے انتظام میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ملک میں شہرت کے احساس اور تعلیم کے اضافہ کے ساتھ ساتھ ضرورت ہے کہ ان مریضوں کی دیکھ بھال بہتر طریقہ پر ہو اور مفلس و نادار غریبوں کے علاج کا صرفہ حکومت برداشت کرے۔

اس وقت برطانی ہندوستان میں صرف ۱۷ دماغی اسپتال ہیں۔ ان میں سے تین صوبہ مدراس میں ہیں پانچ صوبہ بمبئی میں تین صوبجات متحدہ میں، دو بہار میں اور ایک ایک پنجاب صوبہ متوسط۔ آسام اور سندھ میں۔ بنگال کے مریضوں کا علاج بہار کے اسپتال میں ہوتا ہے اڑیسہ اور صوبہ سرحد میں کوئی دماغی اسپتال نہیں ہے۔

ریاستوں میں صرف میسور میں ایک اسپتال ہے اور حیدرآباد کے سنٹرل جیل میں ایک شعبہ دماغی مریضوں کے علاج کے لئے موجود ہے۔ بڑے پیمانہ پر ایک دماغی اسپتال کے قیام کی اسکیم منظور ہو چکی ہے اور تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے۔

مگر ان تمام اسپتالوں میں مریضوں کی کثرت اور جگہ کی قلت ہے اور اس سلسلہ میں پچھلے چند سالوں میں صرف یہ ترقی ہوئی ہے کہ بمبئی۔ بنگال۔ اور صوبجات متحدہ کے ڈاکٹری تعلیم دینے والے اداروں میں دماغی مریضوں کے لئے کلینک قایم کرنے کا انتظام ہوا ہے ضرورت ہے

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 1424

جمال یار تو تو عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۵۲

ادبیات

تصوّرات

از جناب نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدر آبادی مقیم حال سنگاپور

غمِ آرزو کی یہ داستاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ دمِ سحر مری اک فغاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مجھے کرنے دے غمِ دل عیاں مجھے کہنے دے مری داستاں
کہ غلط نہیں یہ مرا گماں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ نیازِ عشق کی عظمتیں وہ نشاطِ سجدہ کی لذتیں
وہ مری جبیں ترا آستاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ تری نگاہ سے گفتگو وہ ترا کرشمۂ رنگ و بو
وہ مرا زماں وہ مرا مکاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مرا عہدِ شوق تھا جب جواں تری چشمِ ناز تھی خونفشاں
مجھے یاد ہے مری داستاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی مجھکو تیرا حضور تھا میں تری نظر کا سرور تھا
کبھی دردِ عشق بھی تھا جواں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ترے لب پہ نالۂ سرد تھا تری ہر نگاہ میں درد تھا
وہ کسی کا جذبۂ کامراں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

تو ہزار واقفِ گلستاں تو ہزار محرمِ بوستاں
گلِ زخمِ آرزوئے نہاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ ترا تبسمِ زیرِ لب وہ ترا اشارۂ بے سبب
وہ سکوتِ گوشۂ گلستاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ غرورِ عشق کی ابتدا وہ شکستِ ناز کی انتہا
وہ جنونِ شوق کا امتحاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ حرم وہ بزمِ صنمکدہ وہ چمن وہ دشت وہ میکدہ
میں نے ڈھونڈھا کہاں کہاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مگر آہ! آج یہ کیا ہوا؟ مجھے کیوں نظر سے گرا دیا
غمِ آرزو کی یہ داستاں تجھے یاد ہو کہ نہ یاد ہو

دنیائے اسلام

ترکی سیاست کا جدید عناں گیر

غازی عصمت انونو

استنبول۔ جنرل عصمت انونو جو جمہوریہ ترکیہ کے جدید صدر منتخب ہوئے ہیں ان کی زندگی کے مختصر واقعات حسب ذیل ہیں:-

جنرل عصمت انونو ترکی میں مصطفےٰ کمال مرحوم کے بعد سب سے زیادہ مقبول اور ہر دلعزیز شخص ہیں ۲۵ ستمبر ۱۸۸۴ء کو ازمیر میں پیدا ہوئے ابتدائی اور ثانوی تعلیم وہیں مکمل کی اس کے بعد فوجی کالج میں داخل ہوئے۔ جنرل موصوف کی عمر ۲۲ سال کی تھی کہ آپ علیٰ درجہ کے کپتان ہو کر نکلے خصوصیت کے ساتھ آپ توپخانہ کے استعمال میں ماہر تسلیم کئے گئے۔ آپ وہ یکتا شخص ہیں جو سیاست حرب دونوں میدانوں کے غازی ہیں۔

سیاسی اہمیت کا آغاز

جنگ بلقان کے ابتدائی ایام میں آپ شریک جنگ ہوئے۔ بلغاریہ کے صلح کی گفت و شنید ہوئی تو خلافت نے آپ کو ترکی وفد کا رکن بنایا جنگ عظیم میں فلسطین کا میدان آپ کے سپرد تھا۔ جب اس خونی اور آفت خیز جنگ کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ کو وزارت حرب میں وکیل مقرر کیا گیا۔ دول متحدہ سے صلح کی گفت و شنید میں آپ ابتدائی کمیٹی کے صدر تھے لیکن اس احساس قلب اور پر محبت دل کی بنا پر جو صرف آپ جیسے لوگوں کا حصہ ہے ان نامعقول شرائط کی تاب نہ لاسکے جو فاتح حکومتوں کی طرف سے پیش کئے جا رہے تھے۔ چنانچہ آپ پوشیدہ طور پر فرار ہو کر غازی کمال مرحوم سے جا ملے

جنگ عظیم اور اس کے بعد کی خدمات

جنگ استقلال کے دوران میں آپ نے سیکڑوں معرکوں میں غیر معمولی جنگی صلاحیت سے فتح حاصل کی جنمیں سب سے اہم معرکہ "انونو" کا معرکہ تھا۔ جدید ترکی کی تعمیر میں اس معرکہ کو اتنی اہمیت حاصل ہے کہ جنرل موصوف کے نام کا جز اس تاریخی میدان کا نام "انونو" قرار دیا گیا۔ جہاں یہ معرکہ واقع ہوا تھا۔ اس کے علاوہ سکاریا اور دوملوپنکار کے معرکے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

فتح قسطنطنیہ

قسطنطنیہ کی فتح بھی غازی موصوف کا وہ عظیم الشان کارنامہ ہے جسکو بجا طور پر ترکی جدید کا سنگ بنیاد کہا جاسکتا ہے جو غازی موصوف کے سیاسی تدبر و بصیرت کا آئینہ دار ہے۔

جب سلطان ترکی نے برٹش گورنمنٹ کا وظیفہ خوار بننا منظور کر لیا اور قسطنطنیہ پر انگریزی فوجیں قابض ہوگئیں تو عصمت پاشا پچیس ہزار فوج کے ساتھ تسخیر قسطنطنیہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جنرل رنگٹن اور سر ہورس رمبولڈ یونانیوں کے ساتھ جنگ میں ترکی فوجوں کا کمال سپہ گری دیکھ چکے تھے۔ عصمت پاشا کو دعوت دی۔ کہ وہ جنگ کے بجائے دوستانہ گفت و شنید سے اس مسئلہ کا تصفیہ کریں۔ چنانچہ عصمت پاشا ایک دستہ فوج لیکر گفت و شنید کی غرض سے قسطنطنیہ پہونچے۔ ان کے پہونچتے ہی قسطنطنیہ کے باشندوں کی ہمتیں اس قدر بڑھ گئیں کہ انگریزی سپاہی جب سڑکوں پر مارچ کرتے تو ان پر آوازے کسے جاتے اور ان پر کوٹھوں سے ڈھیلے پھینکے جاتے۔ سر ہورس رمبولڈ نے اس صورت حال سے متاثر ہو کر عصمت پاشا کو بلا کر بہت ڈانٹا کہ تمہاری وجہ سے یہ شرارتیں ہو رہی ہیں یاد رکھو کہ اگر کسی برطانوی سولجر کا بال بیکا ہوا تو تم اس کے ذمہ دار ہوگے۔ ہورس نے بہت ڈانٹا تو عصمت پاشا نے کہا کہ آپ جو کہتے ہیں وہ لکھ کر دیدیجئے تو میں اس فتنہ کو دبا دوں۔ ہورس نے اسی وقت یہ تحریر لکھدی کہ اگر کسی برٹش سولجر کا بال بیکا ہوا تو عصمت پاشا اور ان کے ساتھی اس کے ذمہ دار ہونگے۔

صبح کو جب ہورس خواب گراں میں تھے۔ جنرل رنگٹن دوڑے ہوئے آئے اور انھوں نے خبر دی کہ ۲ بجے رات کو ترکوں نے شہر پر قبضہ کر لیا اور ان کے فوجی دستے پولیس کی چوکیوں پر قابض ہیں۔ ہورس نے عصمت پاشا کو ٹیلیفون کیا۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ آخر وہ رنگٹن کو ساتھ لے کر عصمت کی فرودگاہ پر گئے مگر ان کا پتہ نہ تھا ایک بجے کے قریب عصمت پاشا جامع ایا صوفیہ کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے نظر آئے ہورس نے ان کو گالیاں دینی شروع کیں کہ تم نے یہ کیا دغا بازی کی عصمت نے کہا کہ آپ ہی نے میرے سر شہر کی ذمہ داری ڈالی اور برٹش سپاہیوں کی حفاظت

بقیہ صفحہ ۷ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو عشق مرد مستقل ہیں ہے — زبان بھی وہی ہو جو تیرے دل پہ ہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۸ | کانپور شنبہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۵۲

برطانیہ کی خارجہ پالیسی

ایک انگریز مدبر کے خیالات

(مترجمہ مسٹر دیبی پرشاد سریواستوا کانپور)

سرکار برطانیہ کی پالیسی بار بار ظاہر کیجا چکی ہے یہ پالیسی یہ ہے کہ اٹلی۔ جرمنی اور جاپان سے سمجھوتہ کر لیا جاوے اور انھیں اپنے ساتھ رکھا جائے کیونکہ اُسے دُنیا میں ان تین طاقتور ملکوں کے ساتھ رہنا ہے، اُسکے ساتھ دشمنی رکھنا غیر مناسب ہے علاوہ اسکے ان ممالک کے ساتھ صلح رکھنے کے اسباب بھی ہیں یہ دلیل پیش کیجاتی ہے کہ جس حد تک ان تین ترقی پسند ملکوں کو چین۔ افریقہ۔ جنوبی مشرقی یورپ اور یوکرین وغیرہ مقامات میں پھیلنے کا موقع دیا جائیگا اُس حد تک وہ برطانیہ کو آرام سے رہنے دیں گے کہا جاتا ہے کہ اِنکی اس توسیع میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے برطانیہ کے بنیادی مفاد کو ضرب لگے کیونکہ اِس وسیع دنیا میں اِن چاروں کے لئے کافی موقع ہے اسلئے اس پالیسی کو مقتضئ وقت ثابت کرنے کے لئے سمجھوتہ کرنے۔ دوستی قائم رکھنے اور خوش کرنے کے اُصول پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

ستمبر ۱۹۳۱ء کے بعد جب سر جان سائمن نے اہل جاپان کی طرفداری کی تھی اور اسکے لئے اُنکی تعریف کی تھی اس کے بعد جو کچھ بین الاقوامی دشواریاں پیش آئیں اُن سب کے لئے اِس سمجھوتہ کرنیکی پالیسی کی ضرورت سمجھی گئی۔ لیکن اس سات سال کی مدت پر نظر ڈالکر کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ برطانیہ کی اِس پالیسی سے بین الاقوامی معاملات میں کوئی سمجھوتہ ہو سکتا ہے یا کوئی خوش ہو سکا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اس کے بالکل برعکس واقعات رونما ہوتے رہے ہیں۔ جب انگریز سمجھانے اور صلح کرنیکی بات کرتے تھے تو وہ صرف اُسی فریق کا خیال کرتے تھے جو مضبوط اور طاقتور ہوتا تھا۔ اُنھوں نے مظلوموں کے خوش کرنے کی قطعاً کوشش نہیں کی۔ جاپان کے معاملہ میں پالیسی کر دراہل چین نے اُس پالیسی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جسے انگریز عملاً کر رہے تھے لیکن ابھی اِس صدا کا کچھ نتیجہ دکھلائی نہیں پڑا۔ باشندگان چین اس پالیسی سے خوش نہیں ہوتے کیا جاپانی خوش ہوتے ہیں؟ مشرق بعید سے جو خبریں اِدھر روزانہ آرہی ہیں وہ اس سوال کے جواب ہیں۔ یہی ملک حبشہ کے معاملہ میں ہوا۔ برطانیہ نے مسولینی کو خوش کرنیوالی اپنی پالیسی سے دنیا کی دوسری قوموں کو ناخوش کر دیا۔

اسپین میں برطانیہ کی پالیسی سے کوئی خوش نہیں ہوا۔ لارڈ ہیلی فیکس کی تقریر کے مطابق اِس پالیسی سے جنرل فرانکو بھی مرعوب نہیں ہوئے۔ اسپین کے باہر یوروپی جمہوری خیال کے گرم فریق نے ہی جنہوں نے دو سال میں اسپین سرکار کو نسلائیت کا مقابلہ کرتے دیکھا ہے۔ اِس پالیسی کو بنظر استحسان نہیں دیکھا اور زیکوسلوویکیا کے جمہوری خیال کے لوگ ہی خوش ہوئے جو اب نازیوں کے قبضۂ اقتدار میں آگیا ہے۔ کیا اس سے فرانس کا ہر دلعزیز طاقتیں برطانیہ کی دست معاون بنائی جاسکتی ہیں؟ مگر پھر بھی سرکار برطانیہ برابر یہی کہتی رہی ہے کہ فرانس کا اشتراک عمل حاصل کرنا ہم لوگوں کی حفاظت کیلئے ضروری ہے۔

جرمنی کی شکایت۔ برطانوی محافظت سے متعلق ایک اہم بات اور ہے۔ جب ہم جرمنی ایسے طاقتور ملکوں کی شکایتوں کو دور کرنے اور دیگر ضروریات کو پورا کرنے کی باتیں کرتے ہیں تو ہم واقعی ضروری درخواستوں کو پس پشت ڈالدیتے ہیں۔ جرمنی کی واقعی شکایت یہ ہے کہ اُن کی بے عزتی کی گئی ہے جسے وہ ظلم گردانتا ہے کہ اُسکے ہمسایوں نے یکایک اُسکے خلاف جذبہ کا اظہار کیا۔ اُسکی سب سے ضروری درخواست ہے کہ مستقبل میں کبھی وہ پھر اُسی حالت میں نہ آنے پاوے۔ اگر ہٹلر کا موجودہ نصب العین کامیاب ہوگیا تو پھر وہ اتنی مضبوطی حاصل کریگا کہ واقعہ وارسا کا اعادہ ناممکن ہوجاوے۔

استیفائے مقصد کے لئے ہٹلر دیگر ممالک کی اجتماعیت کو ناممکن بنا دیگا۔ وہ اپنے گروہ کا خاص الخاص رکن رہیگا۔ جرمنی تنہا کسی بھی یورپی ملک کو اپنے قبضۂ اختیار میں لاسکتا ہے خواہ وہ کتنا ہی مسلح کیوں نہو مگر یورپی ممالک کا مجموعی گروہ اُسے مغلوب کر سکتا ہے۔ برطانیہ کے ساتھ معاملہ طے کرلینے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ کیونکہ برطانیہ اپنے ہمخیال ممالک کا خیال کریگا ہی۔ برطانیہ وارسائی صلحنامہ کی کچھ شرطوں کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن ہمخیال ملکوں کی وجہ سے اُسے وہ قبول کرنا پڑیں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ روس پر حملہ کیا جاوے لیکن اُسے یہ ماننا ہی پڑا۔ جرمنی کی پالیسی اِس معاملہ میں بالکل صاف ہے یعنی وہ ایسے گروہ کی تشکیل کسی حالت میں بھی نہ دیکھ سکیگا جو اُسکے خلاف ہو۔ اِسی لئے تو اُس نے دوسرے ملکوں سے روس کو علیحدہ کرنے اور برطانیہ کو فرانس سے الگ کرنے کی کوشش کی۔

یورپ پر رعب۔ اگر خیال کیا جاوے تو فی الحقیقت جرمنی نے یورپ پر جسمیں برطانیہ بھی شامل ہے پورا رعب غالب کر لیا ہے۔ جرمنی کا رعب اسقدر غالب ہے جسکی مثال اِدھر ایک صدی سے یورپی ملکوں میں نہیں ملتی نپولین سرکار برطانیہ کو برباد کر نیکی دھمکی نہیں دے سکا تھا لیکن ہٹلر دے سکا ہے۔ بندرگاہ جبرالٹر پر توپوں کو کھڑی کرکے اور مسولینی کی دوستی حاصل کرکے ہٹلر آج ایسی حالت میں ہے کہ وہ دولت برطانیہ کی ایک اہم شاہراہ مسدود کردے۔ مشرق اقصیٰ کی موجودہ حالت کا اُس تقریر سے پتہ چلتا ہے جو روم کے جاپانی سفیر نے کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مشرق اقصیٰ میں اب ہمیشہ کے لئے برطانی رعب کا خاتمہ ہوگیا۔ اب تاریخ عالم میں ایک باب نو کا آغاز ہے۔

لوگ دریافت کرتے ہیں کہ جرمنی کے رعب سے ہم کیوں خوفزدہ ہوں۔ وہ غیر واجب درخواستیں کیوں پیش کرتا ہے؟ اِن سوالوں کا یہی جواب ہے کہ انگریز جرمنی سے یہ اُمید نہیں کر سکتے کہ کبھی اپنا رعب غالب کرکے اُنھوں نے جو کیا ہے اُس سے جرمنی اچھا سلوک کریگا۔ اپنا رعب غالب کرنے کے لئے اُسے وہی کرنا پڑیگا جو انگریزوں نے کیا ہے۔

اگر جرمنی کا رعب غالب رہنے پر ہم محفوظ نہیں رہ سکتے اور اگر ہمارا رعب غالب ہونے پر جرمنی محفوظ نہیں رہ سکتا تو مسئلہ یوں حل کیا جاسکتا ہے کہ ظلم کے انسداد کے لئے سب لوگ باہمی اتحاد کریں۔ انگریز اِس راستہ سے دور ہٹتے جارہے ہیں۔ وہ اِن ترقی پسند ملکوں پر رعب غالب نہیں کر سکتے کیونکہ برطانیہ کی غیر محمود پالیسی سے ظالموں کے ہاتھ اور زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں اور ہم اُن لوگوں کو ناراض کرتے جارہے ہیں جنکا اشتراک عمل اِس ظلم کے استیصال کے لئے ضروری ہے۔ ایک ترکیب اب بھی باقی ہے اس ترکیب کے ضمن میں جو خیالات فاسد انگریزوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں وہ انھیں ترک کر دینا چاہیئے۔ فرانس۔ روس اور برطانیہ کا ایک گروہ بننا چاہیئے چین کو اُن کی امداد دینی چاہیئے تاکہ جاپان زیادہ عرصہ تک جنگ میں پھنسا رہے۔ اسپین کی مدد کرنی چاہیئے تاکہ وہ حملہ آوروں سے نجات پا سکے۔ اور بحر روم میں برطانیہ اور فرانس کو اپنی قدیمی و رواجی پوزیشن حاصل کر لینی چاہیئے۔ اس گروہ میں جرمنی بعد کو ایک رکن کی حیثیت سے شامل ہو سکتا ہے۔

بین الاقوامی مصنفوں کی کانفرنس

۲۹ دسمبر کو احمدآباد میں بین الاقوامی مصنفوں کی انجمن کا تیسرا سالانہ جلسہ مسٹر دواتیا جج ہائیکورٹ بمبئی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارے ملک میں یہ تحریک بہت دیر میں شروع ہوئی ہے۔ مغربی ملکوں میں بہت پہلے شروع ہو چکی، اس سے ان لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ جنھوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا سنا ہو۔ یہ ایک ادبی قسم کی دوستی ہے یہ عقائد اور خیالات کی سلسلہ بندی ہے۔ یہ ایک دلکش شوق ہے اس سے زبان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ ذہنی بنیاد دیرپا ہو۔ اس سے بین الاقوامی اسپرٹ کو تقویت پہونچے گی۔

شیعہ کانفرنس کا اجلاس

۲۹ دسمبر کو شیعہ کانفرنس کا اجلاس سر رضا علی کی صدارت میں شروع ہوا اس اجلاس میں مسٹر جناح بھی کچھ وقت تک موجود رہے مگر کوئی تقریر نہیں کی۔ کانفرنس میں اسوقت بہت گڑبڑ مچ گئی، جب سر رضا علی کا نام صدارت کے لئے پیش کیا گیا خان بہادر اسمٰعیل نے شیعوں اور سنیوں کے اتحاد پر زور دیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے ممبر تک کھڑے ہوکر پروٹسٹ کرنے لگے کہ ہماری اس کانفرنس کو سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ایگزیکیٹو کونسل کا استعفیٰ

یو۔ پی صوبجاتی کانگریس کمیٹی کے یہ فیصلہ کرلینے کے بعد کہ وہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جسمیں یہ قرار پایا ہے کہ مجالس آئین ساز کے ممبر کانگریس کمیٹیوں کی ایگزیکیٹو کمیٹیوں کی ممبر نہیں ہو سکیں گے۔ کل صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی ایگزیکیٹو کونسل نے استعفیٰ دیدیا بابو موہن لال سکسینہ پریزیڈنٹ یوپی صوبجاتی کانگریس کمیٹی نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا، بہت غور و خوض کے بعد ایگزیکیٹو کونسل اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ وہ اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری اپنے سر نہیں لے سکتی۔ جو کہ اس ترمیم میں درج ہے۔ جسے کل پاس کیا جاچکا ہے۔ آپنے اس بات پر زور دیا کہ مجالس آئین سازی کے ممبروں کی پوزیشن برخلاف لوکل باڈیز کے ممبروں کے بالکل جداگانہ ہے۔ اور وہ کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے کنٹرول کے تحت ہیں۔

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

۲۸ دسمبر کو ناگپور میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس کانفرنس کے استقبالیہ ایڈریس میں کانگریس کے رویہ پر نکتہ چینی کی گئی اور ہندوؤں کو اپنا سنگٹھن مضبوط کرنے کی ہدایت کی گئی۔

آئینہ کانپور

مولانا حسرت کو صدمہ

۲۷ دسمبر کو مولانا حسرت موہانی کی نواسی جو کہ عرصہ سے بیمار تھی انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون"

اس بچی سے مولانا کو انتہائی اُنس تھا اس کی تیمارداری اور نگہداشت میں مولانا نے انتہائی محنت سے کام لیا مگر مشیت ایزدی یہی تھی

ہم کو اس سانحہ عظیم میں مولانا حسرت موہانی اور ان کے والد مولوی محمد سمیع کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انکو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کوتوال شہر

مسٹر الطاف حسن خانصاحب ڈی ایس۔ پی ۲۸ دسمبر کو کانپور تشریف لاکر خانصاحب عبدالکریم خانصاحب کوتوال شہر سے کوتوالی کا چارج لے لیا اور خانصاحب عبدالکریم خانصاحب ۳۰ دسمبر کو دیوریا ضلع گورکھپور کا چارج لینے کے لئے روانہ ہوگئے۔

انسداد رشوت ستانی

رائے صاحب سورج پرشاد انچارج کوتوالی میونسپل بورڈ کی رشوت ستانی کے انسداد کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ آپ کی ماتحتی میں اسٹاف بھی دیا گیا ہے۔ تقرر ایک سال کے لئے ہوا ہے۔

یو۔ پی گورنمنٹ کے افسران بھی وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے رہیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس تحقیقات پر بورڈ کے ۸ ہزار روپیہ خرچ ہونگے

عمارتوں کیلئے قرض

سیمنٹ اینڈ ریئلسٹیٹ ایسوسی ایشن کی ایگزیکیوٹو کمیٹی نے صوبہ کی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ ایک کمیٹی مقرر کرکے کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ اسکیم کی تحقیقات کرائے اور ایسا انتظام کرے کہ ۵ فیصدی سود پر عمارتوں کے لئے قرضہ دستیاب ہوسکے کیونکہ مہاجن لوگ بہت زیادہ سود لیتے ہیں۔

ٹیکسٹائل مل ورکرز کانفرنس

۲۴ و ۲۵ دسمبر کو کانپور میں آل انڈیا ٹکسٹائل مل ورکرز کانفرنس کا دوسرا سالانہ اجلاس مسٹر این۔ ایم جوشی ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں منعقد ہوا۔

کانفرنس کے لئے پریڈ میدان میں ایک نہایت شاندار پنڈال تیار کیا گیا تھا۔ کانفرنس میں بنگال۔ آسام۔ دہلی۔ آندھرا بمبئی اور سی پی کے بھی ڈیلیگیٹ صاحبان شریک ہوئے جسمیں ڈاکٹر سریش چندر بنرجی مرزا آر۔ ایس نمبکر۔ مسٹر ایس وی۔ گھاٹے (مدراس) اور شریمتی چندر ولی بی کے نام قابل ذکر ہیں۔ مقامی لیڈران میں مولانا حسرت موہانی۔ مسٹر ہری ہرناتھ شاستری۔ ڈاکٹر مراری لال اور پنڈت بالکرشن شرما کے نام قابل ذکر ہیں۔

اپنی افتتاحی تقریر میں ڈاکٹر بنرجی نے کہا کہ مل مزدوروں وکسانوں کو اپنی تنظیم الگ کرنی چاہیئے لیکن ان کی اس تنظیم سے کانگریس کے وقار کو کوئی نقصان نہیں پہنچنا چاہیئے ڈاکٹر صاحب نے کلکتہ میں جو تقریر مل مالکان ایسوسی ایشن کے صدر سر ہری ہارلیمن نے کی تھی اس پر بھی تبصرہ کیا کہ وہ نہ صرف کمیونسٹوں بلکہ سوشلسٹ خیال کے اشخاص کے بھی خلاف تھی۔ ہمیں چاہیئے کہ متحدہ طور پر اس تقریر کی سپرٹ کی مخالفت کریں۔ پنڈت جواہر لال نہرو و مسٹر رفیع احمد قدوائی۔ ڈاکٹر سانجو سوامی سہجانند۔ اور مسٹر باٹلی والا کی طرف سے موصول شدہ پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

پنڈت بالکرشن شرما چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کہا کہ مزدوروں نے ابھی لفظ انقلاب کے صحیح معنی نہیں سمجھے ہیں۔ ہندوستان ایک غلام ملک ہے اور یہاں جو انقلاب پیدا ہوگا۔ وہ لینن اور مارکس کے انقلاب سے مختلف ہوگا ہمارے طریقے الگ الگ ہوں گے۔ اور ہماری لڑائی بھی نرالی ہوگی آزاد ملکوں میں مل اہداد کے لئے سیاسی مشنری استعمال کی جاسکتی ہے لیکن ایسے ملکوں میں صرف دو ہی پارٹیاں ہوتی ہیں انڈر ڈاگ اور اپر ڈاگ۔ ہمارے ملک میں برٹش امپیریلزم کا سپر ڈاگ بھی موجود ہے، ہماری لڑائی تکونی ہے اور اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مزدوروں اور مل مالکان کے جھگڑے جلد ختم ہوجائیں جس سے کانگریس کے وقار کو کوئی نقصان نہ ہو پکے اور ہماری آزادی کی لڑائی بدستور جاری رہے ایسے ملک میں جہاں لوگوں کے جذبہ کو کچلنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے جہاں امیر و غریب سب یکساں نظر سے دیکھے جاتے ہیں جہاں مزدوروں اور مل مالکان میں کوئی فرق نہیں ہے جہاں غلامی کا نشان ہر خاص و عام کے ماتھے پر نظر آتا ہے میرے خیال میں اپنے اندر تفرق کا بیج بو کر اپنی آزادی کی لڑائی کو ہارنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے فرقہ دارانہ تفرقات ملک میں تحریک آزادی کے لئے زہر قاتل ہیں اور ہمیں چاہیئے کہ ایسے مل مالکان کی حفاظت کریں جو قومی صنعت و حرفت کے حامی ہوں مزدوروں کی حالت میں بہتری کے لئے لڑنا ہمارا فرض ہے لیکن مل مالکان جو قومی جذبات رکھتے ہیں اور جنھیں قومی خدمت کا شوق ہے ان کے دل میں جو شک ہماری طرف سے پیدا ہوگیا ہے اس کا دور کرنا بھی ہمارا فرض ہے میں مزدور تحریک کا مخالف نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھی میرے خیالات کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کریں

مسٹر جوشی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ مل مزدوروں کی حالت ہندوستان میں دیگر ممالک کی نسبت سب زیادہ خراب ہے ہمارے مل مزدوروں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اور ملکوں کے مزدوروں کی طرح بہتر زندگی بسر کرسکیں سوتی کپڑے کی صنعت نہ صرف قومی نقطۂ نگاہ سے مفید ہے بلکہ پرانے زمانہ میں اس کو بین الاقوامی شہرت حاصل تھی۔ اگر اس صنعت میں ترقی کی کوئی گنجائش باقی رہ گئی ہے تو وہ اسی طرح سے ممکن ہے کہ اس صنعت میں جولاہے اور سوت کاتنے والے لوگ بھی شامل کرلئے جائیں موجودہ ٹریڈ یونین تحریک کو مل مزدوروں کی صنعتوں کے علاوہ ہاتھ سے کام کرنے والوں کی بھی نمائندگی کرنی چاہیئے۔

اس میں مزدوروں کی تنخواہیں بہت کم ہیں انکی بیماری وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں۔ وہ مقروض رہتے ہیں اور انھیں دس گھنٹہ لگاتار کام کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلہ میں مسٹر جوشی نے کانگریسی صوبوں کو خراج تحسین ادا کیا اور کہا کہ تین کانگریسی صوبوں میں مزدوروں کی تکلیفات کی جانچ کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کی جاچکی ہیں اور اس قدر جلد بمبئی۔ سی پی اور یو پی میں مزدوروں کی تنخواہوں میں دس فیصدی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ مسٹر جوشی نے اس سلسلہ میں بنگال گورنمنٹ کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ جوٹ ملز ایسوسی ایشن کی حمایت سے گورنمنٹ بنگال جوٹ مل کے مزدوروں کی حالت میں کوئی ترقی نہیں ہونے دیتی، مزدوروں کی حالت اب تقریباً ہر صوبہ میں بہتر ہورہی ہے لیکن پھر بھی ان کی بیماری بیکاری اور بڑھاپے کا کوئی انتظام نہیں ہے صوبجاتی حکومتوں کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ سنٹرل گورنمنٹ اس معاملہ میں سستی سے کام لے رہی ہے لیکن پھر بھی سوشل انشورنس کے متعلق جو قانون پاس کیا گیا ہے وہ مفید ثابت ہوگا مسٹر جوشی نے کہا کہ ہندوستان میں امریکہ کے مقابلہ میں سوتی کپڑے کی کھپت کم ہے ہڑتالوں کے بارے میں مسٹر جوشی نے یہ رائے دی کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک کنسیلیشن آفیسر مقرر کیا جائے جو مزدوروں اور مل مالکان کے جھگڑوں کا فیصلہ کیا کرے آخر میں مسٹر جوشی نے کہا کہ مزدوروں کو

سبدگل

یہ کرسمس اور نوروز کا ہفتہ ہے، اس موقع پر مسیحی مذہب کے پیرو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو طرح طرح کے تحفے بھیجتے ہیں کچھ سرکار پرست اور جی حضوری حضرات ایسے بھی ہیں جو اپنے محسن صاحب بہادروں کے یہاں "ڈالیاں" بھیجتے ہیں، اس سلسلہ میں ایک دوست نے پوچھا کہ فرض کرو تمھیں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر نیوائل چیمبرلین کو کرسمس کا تحفہ بھیجنا پڑ جائے تو تم کونسی چیز یا چیزیں ان کی خدمت میں پیش کرو گے؟

یہ سوال نہایت ٹیڑھا، لیکن چونکہ میرے دوست کا اس بات پر اصرار تھا کہ تمھیں فرض کرنا ہی پڑیگا کہ ایسے موقع پر مسٹر چیمبرلین کو کچھ تحفہ بھیجنا ہے تو قہر درویش برجان درویش "مجھے سوچنا ہی پڑے گا کہ اگر ایسی نوبت آ بھی جائے تو میں کونسی چیز ان کو بطور تحفہ بھیجوں گا؛ چونکہ کرسمس اور نوروز کے تحفہ کی خوبی اسی میں ہے کہ اس کے انتخاب میں جدت سے کام لیا جائے اور وہ جدت ایسی ہو جو تحفہ پانے والے کے لئے ایک خوشگوار حیرت" کا باعث ہو اسلئے میں نے بہت غور و خوض کے بعد آخر فیصلہ کر ہی لیا۔

اب مجھے یقین ہے کہ آپ اس تحفہ یا تحفوں کا نام سننے کے لئے ہمہ تن انتظار ہوں گے تو سنئے میں صرف دو کتابیں بھیجوں گا۔ ان میں ایک کا نام "میں کمیف" ہے جو جرمن ڈکٹیٹر اڈولف ہٹلر کی مشہور تصنیف ہے اور جس میں ہٹلر نے آئندہ جرمن فتوحات کی مکمل اسکیم پیش کی ہے اور دوسری کتاب کا نام "جب انگلستان سو رہا تھا"۔ ہے جسے مسٹر ونسٹن چرچل نے تصنیف کا شرف بخشا ہے۔

جہاں تک اندازہ ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے ان دونوں میں سے کوئی بھی کتاب نہیں پڑھی ہے اگر انھوں نے "میں کمیف" کا مطالعہ کیا ہوتا تو ان کو معلوم ہوتا کہ ہٹلر صرف زیکوسلوویکیہ کی منزل پر پہونچکر یہ شعر پڑھتا ہوا بیٹھ نہیں جائے گا کہ

قسمت پہ اس مسافر بیکس کی روئیے
جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

بلکہ اس کا ارادہ ہے کہ وہ منزل بہ منزل آگے بڑھتا چلا جائے یہاں تک کہ سارے یورپ اور تمام سابق جرمن نوآبادیات اور خدا جانے کہاں کہاں جرمن نشان نصب کر دے

اور اگر مسٹر چیمبرلین نے خود اپنے ملک کے ایک قدامت پرست مدبر مسٹر چرچل کی تصنیف پڑھی ہوتی تو انکو اس امر کا یقین ہو جاتا کہ جو خبر ملکی پالیسی انھوں نے اختیار کی ہے وہ ایسی ہی ہے جیسی کہ برقی لفٹ کے ذریعہ جرمنی کو قطب مینار پر بٹھا دینا اور کسی ڈھلوان پہاڑی سے برطانیہ کو نیچے کی طرف دھکا دیدینا۔ مسٹر چرچل نے اس کتاب میں ہٹلر سے معاملے طے کرنے کے سلسلہ میں کہا ہے کہ دو سال پہلے یہ کام بے خطر تھا تین سال پہلے یہ کام آسان تھا اور چار سال پہلے صرف ایک خط کے ذریعہ ہٹلر کے دماغ کو ٹھیک کیا جا سکتا تھا، لیکن اب؟

اس "اب؟" کا جواب مسٹر چرچل نے چند

ادب لطیف

تم کہاں ہو؟

از جناب یوسف آوارہ

ایک شب آسمان سے تارا ٹوٹ کر گرا۔ میں نے دوڑ کر اسے اٹھا لیا دیکھا تو وہ بھی تمھارے حسن کی طرح نورانی اور چمکدار تھا۔
میں سمجھا تم تاروں میں جا کر چھپ گئیں۔
لیکن اس میں تمھارا وجود کہاں۔
باغوں میں کلیاں مسکرا رہی تھیں۔
مجھے تمھارا خیال آ گیا۔
کیونکہ غنچوں کی مسکراہٹ اور تمھارے تبسم میں کوئی فرق نہ تھا۔ مجھے ان میں تمھاری موجودگی کا علم ہوا...... مگر بے سود۔
ایک روز صبح سویرے باد صبا اٹھکیلیاں کرتی ہوئی باغ سے گذر رہی تھی ―― خراماں! خراماں! اسے دیکھکر تمھاری سبک رفتاری یاد آ گئی۔
لیکن وہ تو باد صبا تھی تم کہاں!
آج آسمان پر شفق پھولی، لال لال دیدے نکالکر نہ جانے کسے گھورنے لگی۔
بالکل اسی طرح جیسے تمھارا اظہار خفگی!
میں نے خیال کیا شاید "تم"
شفق بن کر پھولی بیٹھی ہو،
مگر وہ "تم" نہیں۔
وہ تو شفق ہے۔
جو ہر روز آسمان پر پھولی نظر آتی ہے۔
میرے محبوب سچ کہو! تم کہاں ہو؟

عالمگیر مشنری کانفرنس

مدراس ۲۲ دسمبر۔ ریورینڈ اینڈریوز نے کل رات تیارم میں عالمگیر مشنری کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ نسلی غرور اور محکوم قوموں کو ستانا، یہ دو ملوکیت پرستی کے سیاہ سایہ ہیں کمزور قوموں کے ساتھ طاقتور قوموں کے غیر مساوی سلوک روا رکھنے کی وجہ سے دونوں جانب نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔

آپ نے نسلی غرور کی دوا در شکلوں کی جانب بھی کانفرنس کی توجہ مبذول کرائی جن کی حضرت عیسیٰ نے بھی مذمت کی تھی۔ آپ نے بیان کیا کہ ان میں سے اس غیر مساوات کی شکل میں موجود ہے جو کہ تمام دنیا اور بالخصوص شاندار مغربی ممالک کے اندر غریبوں اور امیروں کے درمیان پایا جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ غریبوں سے ہمدردی رکھتے تھے انھوں نے مالداروں کے وحشیانہ مظالم کی سخت سے سخت الفاظ میں مذمت کی تھی۔ دوسری قسم کا نسلی غرور چھوت چھات کی شکل میں رائج ہے جو کہ ہندوستان میں عیسائیوں کے گرجے گھروں میں داخل ہو گیا ہے۔

پیشین گوئیوں کی صورت میں دیا ہے وہ یہ ہے کہ ہٹلر اب بھی یوروپین جمہوریتوں کو ڈرا دھمکا کر اور انکو بدھو بنا کر اپنے تمام مطالبات منوانا چاہتا ہے اور مرکزی یورپ کی چھوٹی چھوٹی قومیں اس ڈر سے کہ برطانیہ اور جرمنی ان کا ساتھ نہیں دیگا۔ ہٹلر ہی کی شرائط پر ہٹلر سے سمجھوتہ کرنے کے لئے مجبور ہونگی اس کا اثر باقی دنیا پر کیا ہوگا۔ یہ مسئلہ غور طلب ہے

اپنی طرف سے مسٹر چیمبرلین کو "بڑے دن" اور نوروز کا یہ تحفہ پیش کرتے ہوئے ہماری نظر ایک امریکن تحفہ پر بھی پڑی ہے جسے ولایات

عالم نسواں

ترکی کی نئی عورتیں

ترکی جمہوریہ کے صدر کمال اتاترک نے عورتوں کی آزادی کے معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینا ہی تھا کہ ہے گاہے معاشرتی مواقع پر مردوں سے ملنے جلنے کی مہلت دی جانے لگی اور اس کے حقوق تسلیم کئے گئے۔

اس کے بعد اتاترک نے سوئیٹزرلینڈ کے سول قانون کو ترکی میں جاری کیا جس نے عورتوں کو مردوں کے برابر سیاسی معاشرتی اور خانہ جنگی حقوق اور درجے دلائے۔

اس کے بعد عورتوں کو میونسپل حقوق اور حق رائے دہی اور حق نیابت و نمایندگی دیا گیا۔ اور اس طرح عورتوں کو سیاسی و معاشرتی تعلیم و تربیت ملنی شروع ہوئی۔

اس کے بعد یونیورسٹی کے عہدے اور تمام علوم و فنون کی راہیں نیز ہر قسم کے پیشے اور روزگار ترکی میں عورتوں کے لئے کھلے بندوں عام کر دئے گئے۔ جس نے عورتوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا شروع کر دیا۔ اور معاشرتی اصلاحات کا زور ہوا۔

اب دیکھا جائے تو ترکی میں روز بروز عورت ججوں کی عورت وکیلوں کی۔ ڈاکٹروں کی۔ مصوروں کی۔ استانیوں کی۔ مدبرین سلطنت کی۔ ایکٹریسوں کی۔ پولیس کی۔ اور ہوائی جہاز کا کام کرنے والی عورتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے

اس وقت تک ترکی میں جو روزگار مردوں کے لئے مخصوص ہو کر رہ گئے تھے عورتوں کے لئے بھی ان میں جانے کے مواقع عام کر دیئے گئے ہیں، اب وہ اپنے رفیقوں کے ساتھ مل کر قوم کی سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تمدن اصلاح و ترقی میں کام کر رہی ہیں۔

ابھی خبر آئی ہے کہ ترکی عورتوں کو کچھ ایسے سیاسی حقوق دیئے گئے ہیں جن سے ان کی مغربی بہنیں بھی ابھی تک محروم ہیں۔ اور پہلی بار ترکی پارلیمنٹ میں سترہ خواتین بطور ارکان پارلیمنٹ بیٹھیں گی۔ ایک ایسی مسرت آفریں خبر ہے کہ جسے سنکر ہر وہ شخص جو عورتوں کی آزادی، ترقی اور بیداری کا خواہاں ہے خوش ہوگا۔

ھ فٹ لمبے فلم پر وہ جو کچھ خرچ کر رہے ہیں۔ اگر وہی کچھ اس سے نصف طویل فلم پر خرچ کیا تو ملک کی صنعت فلم سازی میں ایک انقلاب پیدا ہوا ہے اور لوگوں کی تمام شکایتیں دور ہو سکتی ہیں جو اس وقت ہمارے فلموں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں سینما ہال میں تماشائیوں کے لئے دو گھنٹہ کا پروگرام پیش کرنے کے لئے ہمارے پروڈیوسروں کو ان خطوط پر چلنا چاہیئے جو ہالی وڈ کے پروڈیوسروں کے پیش نظر ہیں۔ سات یا آٹھ ہزار فٹ لمبے فلم کے ساتھ کارٹون یا خبروں کے فلم تیار کئے جائیں جیسا کہ یورپ میں کئے جاتے ہیں۔ اس طرح پبلک جہاں قصے کہانیاں سنے گی۔ وہاں دوسرے ممالک کے تازہ ترین حالات سے بھی باخبر رہے گی۔

متحدہ امریکہ کے ایک وزیر نے ہٹلر کو پیش کیا ہے غالباً یہ تحفہ ان تیرہاروں کی تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتا امریکہ کے وزیر داخلہ مسٹر آئکس نے کلیولینڈ میں تقریر کرتے ہوئے ہٹلر کو "وحشی درندہ" اور "ظالم" کے خطابات عطا کئے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ "جدید ڈکٹیٹر بن آیتہ"

بچوں کی دنیا

ہم کو کیا ملا؟

خداوند کریم نے بندر کے بچوں میں یہ طاقت دی کہ وہ درخت پر نہایت تیزی سے چڑھ جاتا ہے اور ایک ایک ٹہنی پر جھکر لگا آتا ہے۔ اسی وجہ سے رامائن میں اس کو شاکھا مرگ یعنی پیڑ کا ہرن کہا گیا ہے۔ اسی قادر مطلق نے پرندوں کو پر عطا فرمائے۔ جن کی امداد سے وہ ہواؤں میں پرواز کرتے ہیں اور کرۂ باد کا چکر لگا کر نئے عالم کی خبر لاتے ہیں۔ اسی طرح اس پروردگار نے مویشیوں کو سینگ عطا فرمائے تاکہ دوسرے جانوروں سے مقابلہ کر سکیں۔ درندوں کے واسطے پنجے عطا فرمائے تاکہ اپنی معقول حفاظت کر سکیں، کہاں تک خیال دوڑایا جائے۔ ہر ایک کو اس کی بساط کی مطابق آرام کے سامان مہیا ہیں۔ مگر انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اس کے پاس ظاہرا کوئی طاقت ایسی معلوم نہیں ہوتی کہ جس سے وہ دوسرے جانوروں سے مقابلہ مقابلہ کر سکیں۔ اس کا جسم ہاتھی کے سامنے مثل ذرہ ہے۔ مگر وہ ہاتھی پر سوار ہے۔ اس کے قبضے شیر کے سامنے بالکل ہیچ ہیں۔ مگر وہ شیر پر حکمراں ہے۔ اگرچہ وہ بے پر ہے مگر پرندوں کو پنجرے میں اسیر کئے ہوئے ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ ایسی کونسی طاقت اسکو عالم بالا سے عطا ہوئی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ دنیا کے تمام حیوانات پر حکومت کر رہا ہے۔ خداوند کریم نے اس کو عقل ایک ایسی بے بہا اور بیش قیمت طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی حیوان کو عطا نہیں ہوئی۔ اگر انسان کے اندر عقل نہ ہوتی تو وہ بھی آج گھاس پات چرتا نظر آتا۔ وہ لذیذ غذائیں جو آج اس نے اپنی عقل سے ایجاد کی ہیں دیکھنے میں نہ آتیں۔ وہ بھی مثل بندر کے گھونسلے کے کسی بھاٹ یا درختوں کی کھوہ میں گذارا کرتا۔ یہ فلک بوس عمارتیں جن میں وہ آج وہ فروکش ہے نظر نہ آتیں۔ اس نے جو ریل جہاز۔ ہوائی جہاز۔ تار بجلی۔ ٹیلیفون اور ریڈیو وغیرہ وغیرہ چیزیں ایجاد کر کے نیچر کو اپنے ماتحت بنایا ہے اور ہر قسم کے فائدے حاصل کئے ہیں۔

یہ سب عقل کے کرشمہ ہیں۔ بھائیو کیا تم اپنی عقل سے کام لے رہے ہو۔ اگر اس سے کام لے رہے ہو تو دوسرے ممالک کے بچوں پر نگاہ ڈالو کہ وہ ترقی کے میدان کس قدر سرعت سے طے کر رہے ہیں اور تم سے کہیں آگے ہیں۔ یاد رکھو عقل سب کو عطا ہوئی ہے۔ مگر اس میں جلا اسی وقت آتی ہے جب اس سے کام لیا جائے اگر اس کو بیکار چھوڑ دیا جائے تو اس میں زنگ آ جاتا ہے۔ جس میں اسکی اصلی چمک دمک پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ ہماری عقل کا یہی حال ہے۔ ہم اس سے کام نہیں لیتے۔ اگر اس سے کام لیں تو ممکن ہے دوسرے ممالک کے بچوں سے ہرگز پیچھے نہ رہیں ؎

لوہا نہیں ہے ذہن کی تلوار کا خراب
ہاں بے مہارتی کے سبب آ گیا ہے زنگ

کرا دینا وسطی سے تشبیہ دینا اس زمانے کی توہین کرنا ہے ہمیں اس کی تشبیہ تلاش کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ قدیم زمانے کی طرف جانا پڑے گا۔ جب انسان جاہل وحشی۔ گمراہ اور بے رحم تھا"۔ غالباً بڑے دن کے اس تحفہ پر تبصرہ لاحاصل ہے"۔

پردۂ فلم

فلموں میں اختصار کی ضرورت

ہمارے یہاں خاموش فلموں کے زمانے سے لے کر اب تک جتنے فلم بنے ہیں ان کی غیر معمولی طوالت دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید ہمارے پروڈیوسر یہ سمجھنے لگے ہیں کہ پبلک غیر معمولی طور پر لمبے فلم پسند کرتی ہے۔ ممکن ہے اس میں کچھ صداقت ہو مگر جو واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ ایسے طول طویل فلموں ہی کی نمائش سے جہاں صنعت فلم سازی کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے وہاں تماشائیوں کے ذہنوں پر بھی اس کا برا اثر پڑ رہا ہے۔

آجکل وہ زمانہ ہے جس میں اختصار کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ کم سے کم وقت میں مطلب حل کرنا آجکل ہر شخص کے پیش نظر ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے یہاں کے فلموں میں جو بات سات یا آٹھ ہزار فٹ سلولائڈ میں کہی جا سکتی ہے اسے ۱۵ یا ۱۶ ہزار فٹ لمبے فیتے میں پھیلا دیا جاتا ہے اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

(۱) ایک افسانہ کو جس کے سارے ابواب ۸ ہزار فٹ لمبے فلم میں سما سکتے ہیں۔ اگر ربڑ کی طرح کھینچکر سولہ ہزار فٹ لمبا بنا دیا جائے گا تو اس میں وہ بات نہ رہے گی جو فطری طوالت میں تھی۔ افسانہ کی حدود سے جو کوئی باہر نکلنے کی کوشش کرے اچھا افسانہ گو بن نہیں سکتا۔ جس طرح ربڑ کا فیتہ ایک خاص حد تک کھینچا جا سکتا ہے۔ اسی طرح افسانے بھی ایک خاص حد تک کھینچ کر بڑھائے جا سکتے ہیں اور اگر ہم اس حد سے گذر جائیں گے تو بیچارے افسانے کی ساری ہڈی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی وہ سب کا سب منتشر ہو جائے گا۔

(۲) غیر فطری طور پر لمبے فلم میں "ڈائرکٹر" خواہ کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو۔ افسانے کو اپنے محور پر قائم رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ فلم طویل ہوگا۔ تو اس میں قدرتی طور پر ڈائیلاگ بھی لمبے لمبے ہوں گے اور ایکٹروں کی ادائیگی میں ایک آہنگی برتنے سے قاصر رہیں گے۔ فلم طویل ہوگا تو اس کے حادثات اور واقعات بھی طویل ہوں گے جس کے باعث فلم کی رفتار میں لنگڑاپن پیدا ہو جائے گا۔ جو آنکھوں کو بہت برا معلوم ہوگا۔

(۳) طویل فلم کی تیاری میں زیادہ سٹنگ استعمال ہوتے ہیں جن پر کافی روپیہ خرچ آتا ہے۔ اس طرح جو فلم جو نہی صحیح شکل میں ساٹھ یا ستر ہزار روپے میں بن سکتا ہے۔ ایک لاکھ روپیہ میں تیار ہوگا۔ اور ناکام رہنے کی صورت میں پروڈیوسروں کی کمر توڑ کے رکھ دیگا۔ طویل فلم میں دلچسپی کا منظر واحتمل کرنے کے لئے پروڈیوسروں اور ڈائرکٹروں کو بے موقع اور بے محل گیت گوانے اور ناچ نچوانے پڑتے ہیں جو فلم کو خوبصورت بنانے کے بجائے نہایت بھدا بنا دیتے ہیں۔ روپیہ خرچ ہوا جاتا ہے، مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ اس کا باعث صرف یہ حقیقت ہے کہ ہر شے کے لئے ایک مناسب موزوں جگہ ہوا کرتی ہے جس سے ہٹ کر وہ اپنی تمام خوبصورتی کو کھو بیٹھتی ہے۔

(۴) تماشائیوں کو اگر ایسے طویل فلموں کا عادی بنا دیا گیا تو ان کے ذہنوں میں طوالت پسندی گھر کر جائے گی اور روزمرہ کی زندگی میں بھی اس عادت کو داخل کرنے کی کوشش کریں گے جس کے نتائج تنزل آفریں ثابت ہوں گے۔

متذکرہ بالا امور کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ ہمارے پروڈیوسر اپنے فلموں کی تیاری میں اختصار سے کام لیں آجکل سولہ سترہ ہزار

اقوال زریں

محبت گنہگاروں کی اصلاح کر دیتی ہے (کیرداس)

محبت دیکھنے سے پہلے محسوس کیجاتی ہے۔ (فلیچر)

محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ (مہاتما بدھ)

محبت میں خاموشی بھی گویائی کا اثر پیدا کر سکتی ہے
کانگریو

محبت نے سب کو اندھا کر رکھا ہے۔ (پروپرشش)

محبت جتنا چھپائی جاتی ہے اتنی ہی زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ (ویلیس)

کسی نے آجتک اتنی ہمت نہیں کی کہ محبت کے افسانے کو مکمل طور پر بیان کر دے (ایچ۔ جی ویلز)

محبت کی زبان آنکھ میں ہوتی ہے (فلیچر)

محبت قوت کو بھی شکست دے سکتی ہے (انینس)

محبت عورت کی زندگی کی تاریخ ہے اور مرد کی زندگی کا افسانہ۔ (امیڈم۔ ڈی اسٹائل)

مجھے سزا دینے اور مجرم ٹھہرانے کا حق صرف مجھکو ہے کیونکہ یہ صرف اسی کا ہے۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ (ٹیگور)

موج تبسم

ایک دیہاتی کئی دن کے سفر کے بعد جب شہر میں پہنچا تو بےہوش سا ہو گیا۔ لوگ اس کے اردگرد جمع ہو گئے۔ چنانچہ اس نے کہا:۔ "اسے پنکھا کرو اسے ہوا دو"۔

دیہاتی:۔ میں تین دن سے ہوا ہی پر گذارہ کر رہا ہوں۔ اب تو خدا کے لئے کوئی اور چیز دو۔

بیٹا:۔ آؤ میں تمہیں ایک خبر سناؤں"۔

باپ:۔ کیا تمہاری ماں آج اپنے میکے سے واپس آگئی ہے۔

بیٹا:۔ جی ہاں۔ مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا، آپ سے وہ ابھی ملیں بھی نہیں۔

باپ:۔ میری جیب سے کچھ پیسے نکل گئے ہیں۔

موٹروں کا ایجنٹ:۔ اب ایک ایسی موٹر آنے والی ہے جسکی قیمت صرف دو سو روپیہ ہوگی۔

گاہک:۔ ایسی موٹر آئے گی تو سہی مگر وہ کیا کہیں جائے گی بھی"۔

ایک دوست:۔ موٹریں آجکل کے نوجوانوں کو تباہ کر رہی ہیں۔

دوسرا:۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ ان کے والدین کو تباہ کر رہی ہیں۔

ماسٹر:۔ کیوں موہن۔ کیا سوال ابھی تک نہیں نکلا۔ جب میں تمہارے برابر تھا تو ایسے سوالات فوراً نکال دیا کرتا تھا

موہن:۔ آپ کو استاد اچھے ملے ہوں گے۔

دلچسپ معلومات

نمکین سڑکیں

نیویارک۔ حال ہی میں سڑکوں کو زیادہ پائدار بنانے کے لئے ایک ایسا مسالہ تیار کیا گیا ہے جسمیں نمک بھی ایک کثیر مقدار میں پڑتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ نمک مٹی گارے کو جلد خشک کر کے زیادہ مضبوط بنا دیتا ہے۔ نمکین سڑکوں کی تعمیر پر ۵۰ ہ شلنگ فی میل آتا ہے۔ خیال ہے کہ اگر یہ تجربہ کامیاب ہو گیا تو سڑکوں کی تعمیر میں نمک کا استعمال عام کر دیا جائے گا۔

انسانی تیل کا انجکشن

لندن کے ایک سرجن نے چوٹ کے نشانوں کو دور کرنے کے لئے ایک نیا طریقہ علاج دریافت کیا ہے۔ یہ علاج انسان کے تیل کا انجکشن ہے یہ تیل پیٹ کے چربی والے حصے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ انجکشن ہڈی اور چمڑے کے درمیانی حصہ میں جہاں چوٹ کا نشان ہوتا ہے کیا جاتا ہے۔ انجکشن کا عمل چودہ چودہ دن کے وقفے کے بعد کیا جاتا ہے تاکہ چوٹ کے نشان کا تعلق ہڈی سے نہ رہے۔ یا دوسرے الفاظ میں چوٹ کے نشان کو ابھارا جاتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ بارہ انجکشنوں کے بعد نشان بتدریج غائب ہو جاتا ہے۔

افسانہ

انشورنس ایجنٹ

از جناب احسن عثمانی جرنلسٹ

آپ میں سے شاید ہی کوئی ایسے صاحب ہوں جنھیں کسی بیمہ کمپنی کے ایجنٹ سے سابقہ نہ پڑا ہو یا آیندہ سابقہ پڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔ انشورنس ایجنٹوں کا کہنا ہے کہ جس طرح ہر درد کی دوا امرت دھارا ہے۔ اسی طرح ہر مصیبت کا علاج بیمہ ہے جبھی تو آجکل دو ڈھائی درجن فی مہینہ کی رفتار سے بیمہ کمپنیاں قایم ہوتی چلی جارہی ہیں گو اس معاملہ میں ہندوستان نے ابھی اتنی ترقی تو نہیں کی کہ یہاں یورپ کی طرح چھینک اور کھانسی کا بیمہ ہونے لگے لیکن ایجنٹ گردی کی وبا روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ بیمہ کرانا یا بیمہ کرانا بری بات ہے لیکن یہ ضرور عرض کریں گے کہ انشورنس ایجنٹوں کی فوج پُرامن شہریوں پر جس طرح حملہ آور ہوتی ہے وہ اٹلی اور جاپان کے حملوں سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ توپوں اور بموں سے حملہ کرتے ہیں اور انشورنس ایجنٹ بیمہ کمپنی کے کاغذی اسلحہ سے دھاوا بولتے ہیں۔ ذرا خیال تو فرمائیے کہ آپ گھر بار کی الجھنوں سے فرصت پا کر دفتر جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں کہ اتنے میں ایک پرائیوٹ قسم کے ناخواندہ مہمان آپ کے ہاں داخل ہوتے ہیں۔ ہاتھ میں چمڑے کا بیگ ہے۔ سر پر پھندے دار ٹوپی جسم پر سوٹ ہے۔ جوتے پر طوطا مارکہ پالش کی ہوئی ہے اگر کارڈ بھیجکر داخل ہوئے ہیں تو ہاتھ ملاکر اور اگر یونہی گھس آئے ہیں تو آداب عرض پر اکتفا کر کے وہ اپنا بیگ کھولنا شروع کرینگے۔ اگر اس اثنا میں آپ نے پوچھ لیا کہ کہیئے آپ کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک سر بر مستانہ تبسم کے ساتھ وہ آپ کو یقین دلائینگے کہ اطمینان رکھیئے کوئی خطرے کی بات نہیں ہے آپ ہی کا فائدہ مقصود ہے اور اس کے ساتھ ہی آپ کے سامنے بیمہ کمپنی کے کاغذات پیش کر دیں گے۔ اگر آپ بالکل ہی خاموش ہے تو بیگ کھولتے کھولتے اس موضوع پر کہ ہندوستانی کسقدر بیوقوف اور ناعاقبت اندیش ہیں جو بیمہ نہیں کراتے ایک لیکچر کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ اب آپ لاکھ کہیئے کہ معاف کیجئے جناب اسوقت فرصت نہیں ہے مگر وہ انشورنس ایجنٹ ہی کیا جو زبردستی آپ کا کچھ وقت چھین نہ لے، اگر یہ صاحب اپنے فن میں کافی ماہر ہوئے تو ایک ہی دو ملاقات میں آپ کے گھر بھر کا بیمہ کر لیں گے جس کے لئے آپ کو ایک مقررہ رقم مستقلاً ادا کرنی پڑیگی۔ انشورنس ایجنٹوں کی اصطلاح میں اسے "آسامی بنانا" کہتے ہیں یہ اور بات ہے کہ آپ اسے الو بنانا سمجھیں"۔ بہرحال انشورنس ایجنٹ کے ہاتھوں اس طرح بیمہ کرا لینا یا بیمہ کر لیا جانا ایک ایسا حادثہ ہے جو لوگوں کو عام طور پر پیش آتا ہے۔

ہندوستان میں زندگی اموات کاروبار بچوں سے لے کر موٹر گھوڑے اور کتے تک کا بیمہ رائج ہو چکا ہے۔ لیکن یورپ و امریکہ میں اس معاملہ میں بالسوں آگے ہیں، وہاں تمام لوازمات زندگی جسم کے ہر ہر عضو کا بیمہ کرایا جاسکتا ہے اور حد یہ ہے کہ حسن اور محبت کا بیمہ بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ وہاں کے انشورنس ایجنٹوں کی ڈیوٹی بھی بہت وسیع اور دلچسپ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر محبت کے بیمے کو لیجئے۔ امریکہ کی ایک مس صاحبہ کسی نوجوان پر فریفتہ ہوتی ہیں۔ ایک انشورنس ایجنٹ آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ ہماری کمپنی کی طرف سے محبت کا بیمہ کرا لیجئے۔ کمپنی اس بات کا ذمہ لیتی ہے کہ نوجوان آپ سے ضرور محبت کرتا رہے گا۔ بیمہ کمپنی اس کے عوض ایک معقول رقم وصول کرتی رہے گی۔ اور عجب نہیں کہ اظہار محبت جاری رکھنے کے لئے نوجوان کو اس میں سے کچھ کمیشن بھی دیتی ہو۔

واضح ہو کہ ابھی ہندوستان میں انشورنس ایجنٹ کا کام ایسا ہی ہے جیسا کسی مدرسہ یا یتیم خانے کے لئے چندہ وصول کرنا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے لوگ انشورنس کمپنیوں کے کاروبار سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں۔ اسلئے انشورنس ایجنٹوں کے لئے یہاں لوگوں کی جیب سے پیسہ نکالنا ایسا ہی ہے جیسا پتھر سے پانی نکالنا، خواہ وہ کتنی ہی معتبر کمپنی کا ایجنٹ کیوں نہ ہو۔ بیچارے سارے دن مٹرگشتی کرنے کے بعد مشکل سے کوئی ایک آدھ اسامی بنا لیتے یا کسی سے وعدہ لینے میں کامیاب ہوتا ہے اس کے برخلاف یورپ و امریکہ کے انشورنس ایجنٹ بہت کامیاب رہتے ہیں اور انھیں سیکڑوں ہزاروں پونڈ آمدنی ہوتی ہے۔

اگر آپ مبلغ ایک عدد بیوی کے بطور جائداد غیر منقولہ مالک ہیں تو آپ کے گھر انشورنس ایجنٹ کا آنا خطرے سے خالی نہیں ادھر آپ انشورنس ایجنٹ کی تقریر سے متاثر ہو کر اپنی زندگی کا بیمہ کرانے کا فیصلہ کر رہے ہوں گے۔ ادھر آپ کی بیوی بیمہ کے معنی سمجھے بغیر میاں کی تنخواہ میں سے چند روپیوں کی مسلسل کمی اور کسی آفت ناگہانی کے تصور سے پیچ و تاب کھا رہی ہوگی اور یہ سوچ سوچ کر گھلی جارہی ہوگی کہ یہ نگوڑا بیمہ والا میرے خاوند کو بیوقوف بنانے کیوں آگیا۔ عجب نہیں اس معاملہ میں میاں بیوی کی اچھی خاصی لڑائی ہو جائے۔ اب یہ انشورنس ایجنٹ کی اپنی قسمت ہے جو ایسے گھر کو اسامی بنانے میں کامیاب ہو جائے۔ ورنہ بیوی کے خلاف میاں صاحب کی زندگی کا بیمہ کر لینا کوئی آسان کام نہیں ہے البتہ اگر آپ کی بیوی صاحبہ ماڈرن قسم کی ہیں تو بعض حالات انشورنس ایجنٹوں کے لئے بڑی مفید ثابت ہونگی۔ آپ بیچارے انشورنس ایجنٹ سے دو ایک الٹے سیدھے وعدے کر کے ٹال مٹول فرما رہے ہوں گے کہ وہ موقع تاک کر آپکی بیوی صاحبہ تک پہنچ جائے گا۔ اور آہستہ آہستہ اپنے زور تقریر سے ان کو اس قدر متاثر کرے گا اس کے بعد گھر بھر کا بیمہ آپ کرائیں۔

جس طرح مئی جون کے مہینہ میں آندھی آیا کرتی ہے اسی طرح دسمبر اور جنوری کا مہینہ انشورنس ایجنٹوں کی آمد کی خاص فصل ہے۔ ان مہینوں میں لوگ نئے سال کا کاروبار شروع کرتے ہیں بچوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ شادی بیاہ ہوتے ہیں۔ نئے سال کے بجٹ بنتے ہیں۔ اور چھٹیاں بھی ہوتی ہیں۔ انھیں مہینوں میں خریف کا غلہ پیدا ہوتا ہے۔ بنیوں اور کمالوں کا کاروبار بھی گرم رہتا ہے۔ ایک طرف ریچھ بندر والے کھیل تماشوں والے۔ چندے والے۔ دواؤں والے اپنے اپنے جھولے ڈنڈے لے کر گاؤں قصبوں اور شہروں میں پھیل جاتے ہیں۔ دوسری طرف اسی طرح اپنے اپنے بیگ لٹکا کر

انشورنس ایجنٹوں کی قوم، اسامی بنانے نکل کھڑی ہوتی ہے۔

آغاز سال میں ان کا بزنس خاصا چوکس رہتا ہے جب آپ کبھی کسی قصبہ یا شہر میں ویرہ بتاتے ہوئے چلئے کا کوئی شخص دیکھیں فوراً سمجھ لیجئے کہ یہی انشورنس ایجنٹ ہے۔ انشورنس ایجنٹوں سے ملاقات اور گفتگو کرنا دلچسپی کا باعث ہے لیکن یہ اندیشہ ضرور ہے کہ وہ آپ کو سب سے پہلے اپنا اسامی بنانے کے لئے تاکیں گے۔

انشورنس ایجنٹ کے لئے لسّان ہونا سب سے ضروری شرط ہے۔ جو ایجنٹ جس قدر زیادہ باتیں بنانا جانتا ہے اسی قدر زیادہ آسامی بناتا ہے۔ فرض کیجئے آپ ایک دولتمند مگر چالاک آدمی ہیں اور بیوقوف بننے کے موقعوں سے ہمیشہ بچتے رہتے ہیں۔ اتفاق سے کوئی انشورنس ایجنٹ آپ کا کچھ وقت لے لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ آپ چاہتے ہیں کسی طرح اس بلا سے پیچھا چھوٹے مگر وہ ایسی ایسی باتیں کرتا ہے کہ آپ پارہ رہ کر آہستہ آہستہ اس کے ہمنوا بننے چلے جاتے ہیں۔

الہ آباد میں قوم پرست مسلم لیڈروں کا اجتماع

الہ آباد ۲۸ دسمبر۔ صوبجاتی کانگریسی مسلم لیڈروں اور جمعیۃ العلماء کے لیڈروں کے اس اجتماع کو جو کہ یہاں ہوا ہے بڑی اہمیت دی جارہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کچھ مقامی کانگریسی مسلم لیڈروں کے دعوت نامہ کے جواب میں یہاں تشریف لائے ہیں۔ اگرچہ اس گفت وشنید کو زیادہ سے زیادہ صیغہ راز میں رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ تاہم بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ عین اغلب ہے کہ مسلم عوام سے رابطہ قایم کرنے کی تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے ایک اور سرگرم کوشش کی جائے اور قطع نظر مسلم لیگوں کے ندیہ کے جو کہ قطعی امداد بخش نہیں رہا مسلم اقلیت کے جائز حوصلوں کو مطمئن کرنے کے لئے بے وقت کوئی اہم اسکیم تیار کی جائے۔

سرکردہ کانگریسی لیڈروں کا بیشتر رجحان اس جانب معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد کو کانگریس کے آیندہ اجلاس کا صدر منتخب کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اب جبکہ مسلم لیگ کے ساتھ سمجھوتہ کی گفت وشنید حقیقی معنوں میں ختم ہو چکی ہے تو کانگریس ہائی کمانڈ کو قدرتی طور پر یہ فکر لاحق ہوگئی ہے کہ مسلمانوں کو اپنی جانب ملانے کے لئے کوئی آزادانہ طریق کار اختیار کیا جائے تاکہ متحدہ محاذ پیش کیا جاسکے جسے ان حالات کے پیش نظر نہایت ضروری خیال کیا جاتا ہے جو کہ فیڈریشن کے سلسلہ میں بہت تیزی کے ساتھ ظہور میں آرہے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مولانا آزاد کا پریزیڈنٹ منتخب ہونا اس نازک موقع پر بہت امداد پہنچائے گا۔ اور مسلمانوں کو قومی جدوجہد میں شامل کردے گا۔

ریاست اوندھ

واردھا ۲۳ دسمبر۔ راجہ اوندھ جو کہ اپنی ریاست کے لئے ذمہ دار حکومت کے آئین کا مسودہ مکمل کرنے کی غرض سے چھ روز سے مہاتما گاندھی کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے اپنے کام کو کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے بعد آج بمبئی کو روانہ ہوگئے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ مسودہ ایک گزٹ میں شایع کیا جائے گا اور اس پر کونسل کے اظہار پسندیدگی کرنے کے بعد اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

پٹنہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

مسٹر جناح کا خطبۂ صدارت

پٹنہ ۲۵ دسمبر۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۶ ویں سالانہ اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے مسٹر جناح نے اس امر کی ضرورت پر زور دیا کہ مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے مسلمانوں میں اور زیادہ اتحاد اور تنظیم پیدا کی جائے۔ آپ نے انگریزی میں زبانی تقریر کی۔ آخر میں آپ اردو بولے۔

شروع میں آپ نے مولانا شوکت علی، ڈاکٹر سر محمد اقبال اور کمال اتاترک کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور اُن کی ان خدمات کا ذکر کیا جو کہ انہوں نے اسلام کے کاز کی خاطر سرانجام دیں۔

مسٹر جناح نے فرمایا ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے جو سوال درپیش ہے وہ یہ ہے کہ آیا آٹھ نو کروڑ مسلمان بے بسی اور ذلت کی حالت میں رہنا پسند کرینگے۔ (نہیں، نہیں)

مسلم لیگ کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ لیگ نے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے بارے میں اپنی پالیسی وضع کر لی ہے چند ہی سال گذرے مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ ان کے سامنے صرف دو چارہ کار تھے یعنی یہ کہ وہ ملوکیت پرست جماعت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قایم کریں اور یا کانگریس کے اصولوں کے سامنے سرتسلیم خم کریں۔ کیونکہ اسوقت سیاسی بیداری صرف نوکر شاہی یا کانگریس کے کیمپ کے ان لوگوں تک ہی محدود تھی جو کہ مطلب براری پر تلے ہوئے تھے۔ بہت سے نوجوانوں کو یہ دھوکہ ہوا کہ کانگریس ملک کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اس سے ان کا تخیل اور جوش وخروش بڑھ گیا اور وہ باسانی اس جال میں پھنس گئے۔ جسے کانگریس نے ان کے لئے بچھا رکھا تھا لیکن بالآخر ان کا دھوکہ دور ہوگیا۔

کانگریسی فیسزم

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ کانگریس نے ہندو مسلم مسئلہ کے سلسلہ میں ہر ایک امکانی امید کو کانگریسی فسیزم کی چٹان پر پٹک پٹک کر چور چور کردیا ہے وہ برابری کی شرایط پر مسلمانوں سے سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتی۔ اس کا یہ دعویٰ کہ صرف وہی تمام ملک کی نمایندہ ہے، نامعقول ہے۔ لیگ اور مسلمان کانگریس سے کوئی تحفہ یا رعایت نہیں مانگتے۔ مسلمان بحیثیت ایک قوم کے ترقی کرنا چاہتے ہیں۔

کانگریس کو یہ اختیار ہے کہ وہ یہ کہتی رہے کہ وہ ایک قومی جماعت ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کانگریس محض ایک فرقہ پرست ہندو جماعت ہے اور وہ اس بات سے خوب اچھی طرح آگاہ بھی ہے۔ اگر کچھ مسلمان گمراہ ہوکر کانگریس میں شامل ہوگئے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کانگریس مسلمانوں کی نمایندہ ہے، کانگریس مناسب طور پر کسی بھی فرقہ کی نمایندہ نہیں ہے اور مسلمانوں کا تو ذکر ہی کیا ہے کانگریس کو جو طاقت حاصل ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ سے اُسے طاقت کا نشہ ہوگیا ہے۔ میں اور میرے ساتھ بہت سے اور بھی اب اس امر سے قطعی مطمئن ہوگئے ہیں کہ کانگریس ہائی کمانڈ اپنے تمدن کو جبراً دوسروں کے سر تھوپنے اور ہندو راج قایم کرنے پر کمربستہ ہے۔ اس کی زندہ مثال بندے ماترم کا گیت ہے جس کے لئے اس بات پر اصرار کیا جاتا ہے کہ اسے ہر شخص (جس میں مسلمان بھی شامل ہیں) گائے اور اس کا احترام کرے۔ بندے ماترم کے گیت کے علاوہ اس بات پر بھی اصرار کیا جاتا ہے کہ سرکاری عمارتوں پر کانگریسی جھنڈا لہرایا جائے اور ہر شخص اس کی عزت کرے۔ پھر ہندی اور ہندوستانی کا سوال ہے۔ لیکن ہندوستانی کی حمایت کے پس پشت حقیقی مقصد یہ ہے کہ اردو کو فنا کردیا جائے

مہاتما گاندھی پر حملہ:- واردھا تعلیمی اسکیم اور ودیا مندر اسکیم کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں اسکیمیں بہت سوچ وچار کے بعد اور ایک انقلابی مقصد کے ساتھ بنائی گئی ہیں دونوں اسکیموں کے پس پشت مہاتما گاندھی کا دماغ کام کر رہا ہے۔

یہ مہاتما گاندھی ہی ہیں جنہوں نے آج آدرشوں کو تباہ کردیا۔ جن کی بنا پر کانگریس وجود میں آئی۔ انہوں نے کانگریس کو ایک فرقہ پرست ہندو جماعت میں تبدیل کردیا تاکہ ہندو تمدن میں دوبارہ جان پڑسکے اور اس کا پروپیگنڈا ہوسکے۔ آج ہندوؤں کی ذہنیت اور ان کا نظریہ اس طرح بن گیا ہے کہ وہ یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ وہ ہی تمام قوم پر حکمرانی کررہے ہیں۔

اور اس سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ کچلنے کی کوشش کی جارہی ہے، مسلمانوں کے خلاف خاص طور سے جابرانہ تدابیر اختیار کی جارہی ہیں کانگریسی حکومتیں مسلمانوں کو گرفتار کرا رہی ہیں۔ اور مسلم پریس کا گلا گھونٹ رہی ہیں مسلمان اپنے جائز حقوق کو تسلیم کرانے کے لئے فضول جدوجہد کر رہے ہیں۔

قومی بیداری

رفتہ رفتہ اور نہ برداشت جدوجہد کے بعد لیگ مسلمانوں کی ایک مضبوط قوم پرست جماعت بن گئی ہے لیکن مسلمانوں کے روبرو ایک عظیم کام درپیش ہے۔ ابھی تک وہ صرف نیند سے جاگے ہیں، اخلاقی اور تمدنی بیداری کے ساتھ ساتھ انھیں اپنے اندر سیاسی بیداری بھی پیدا کرنی ہے۔

آپ نے اس بات کو تسلیم کرلیا کہ ہندوؤں نے بہت بڑی حد تک اخلاقی اور سیاسی بیداری کے لازمی پہلو کو اپنے اندر پیدا کرلیا ہے جسے قومی بیداری کہا جاسکتا ہے۔ آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ محض تعداد سے طاقت پیدا نہیں ہوتی

فوری مسائل

ان فوری مسائل کی جانب رجوع ہوتے ہوئے جو کہ مسلمانوں سے تعلق رکھتے ہیں مسٹر جناح نے یہ توقع ظاہر کی کہ مسلمان اپنے قومی ترقی کے لئے قربانیاں کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ اس سلسلہ میں آپ نے فلسطین میں آباد عربوں کی ان قربانیوں کا حوالہ دیا جو کہ انھوں نے اپنی قومی جدوجہد کی خاطر کی ہیں اور اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ انھیں باغی اور ڈاکو کے نام سے پکارا جاتا ہے اور ان ہی لوگوں جیسا ان کے ساتھ سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ درحقیقت یہ لوگ بہادر اور سچ پر جان دینے والے ہیں۔ یہودیوں کی عالمگیر جماعت کے مفاد کی خاطر جو کہ ایک سرمایہ دار جماعت ہے۔ عربوں کے ساتھ شدید بے انصافی کی جارہی ہے ہندوستان کے مسلمان اس معاملہ میں بے تعلق نہیں رہ سکتے وہ اپنے عربی بھائیوں کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرنے سے بھی پس وپیش نہیں کریں گے۔

ریاستوں کا معاملہ

ہندوستان کی ریاستوں کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ مجھے ریاستی باشندوں کے آئینی مسلک سے تعلق رکھنے والے حوصلوں سے پوری ہمدردی ہے لیکن کانگریس جس مقصد سے ریاستی باشندوں کو ایجیٹیشن پر آمادہ کررہی ہے۔ اس کے خلاف میں انھیں تنبیہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں ریاستی باشندوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ ریاستوں میں امن وامان قایم ہو، وہ ریاستی باشندوں کی ترقی کا ڈھنڈورا پیٹتی ہے لیکن میں اس سے سنجیدگی کے ساتھ یہ دریافت کرتا ہوں کہ اس نے کشمیر میں کیا کیا۔ دراصل کانگریسی حکومت برطانیہ اور والیان ریاست کی موجودہ دشمنی کے مقابلہ میں ریاستی باشندوں کے ساتھ دوستی قایم کرنا چاہتی ہے اور یہ اسلئے تاکہ مرکزی لیجسلیچر کے اندر اسے بلحاظ تعداد ایک بڑی طاقت حاصل ہوسکے اور اس طریقہ سے وہ مسلمانوں پر غالب رہ سکے۔ اور اپنی مرضی کے مطابق ان کی قسمت کو وضع کرسکے۔ اگر کانگریس نے ریاستوں کے اندر اپنے اس دوررس اور مکروہ مقصد کو پورا کرنے کا تہیہ ہی کرلیا ہے تو کانگریس کے ناجائز فائدہ اٹھانے کی صورت میں مجھے بھی ریاستی مسلمانوں کی امداد کے لئے میدان عمل میں آنا پڑے گا۔ اگرچہ موجودہ آئین کے ماتحت لیگ ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرسکتی۔

جہاں تک فیڈریشن کا تعلق ہے خود کانگریسی کارکنوں میں ہی متضاد رائے پائی جاتی ہے لیکن اگر مرکز میں انھیں اکثریت حاصل ہوگئی تو وہ فیڈریشن کے خلاف کوئی اعتراض نہیں کریں گے۔ دراصل وہ ایک تحکمانہ مطلق العنان اور خالص ہندو راج قایم کرنا چاہتے ہیں۔ سات صوبوں میں کانگریس کو پہلے ہی سے اکثریت حاصل ہے اور باقی چار صوبوں میں اگرچہ اسے اکثریت حاصل نہیں ہے۔ تاہم وہ ان صوبوں کے مسلمانوں میں خیال پیدا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کررہی ہے کہ لیگ ملوکیت پرستی اور ملوکیت پرست حکومت کی ایجنٹ ہے کسی طریقے سے وہ لیگ کی جانب سے مسلمانوں کی ہمدردی کو ختم کرنا چاہتی ہے میں یہ چیلنج دیتا ہوں کہ کوئی بھی شخص یہ ثابت کرے کہ میں نے کبھی ملوکیت پرست مفادوں کا ساتھ دیا۔ میں نے اپنی زندگی بھر لیجسلیچر کے اندر یا باہر کہیں بھی کہیں ملوکیت پرستی کا ساتھ نہیں دیا۔

مسٹر جناح نے مزید فرمایا مسلم لیگ ماسوائے مسلم قوم کے اور کسی کی دوست نہیں ہوسکتی۔ کانگریس مرکز میں کافی اختیارات محض اس لئے چاہتی ہے تاکہ وہ ان صوبوں کی حکومتوں کے خلاف اپنی مرضی کے مطابق کارروائی کرسکے جہاں کی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ فیڈریشن کے ذریعہ کانگریس چاروں مسلم صوبوں کو محض باجگذار بنا دے گی۔ اگر مسلم لیگ کا درجہ بڑھانا مقصود ہے تو مسلمانوں کو برابر اپنی تنظیم کرنی پڑیگی

مولانا آزاد پر چھینٹے

اس کے بعد مسٹر جناح نے اردو میں تقریر کی آپ نے مسلمانوں میں قومی بیداری پیدا ہونے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کانگریس نے مسلمانوں کے ساتھ رابطہ پیدا کرنے کی جو تحریک شروع کی تھی وہ ناکام رہی اگرچہ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے بہترین کوشش کی گئیں یہ امر کہ مولانا ابوالکلام آزاد یا دیگر مسلمان۔

چیرمین استقبالیہ کمیٹی کا ایڈریس

پٹنہ ۲۶ دسمبر۔ آزادی کی جدوجہد میں خواہ وہ جنگ عظیم سے پیشتر کی ہوا ور خواہ بعد کی مسلمان ہمیشہ پیش پیش رہے انہوں نے جلیانوالہ باغ میں گولیوں کے سامنے اپنے سینے کھول دیئے پنجاب میں مارشل لاء کے نفاذ کے نتیجہ کے طور پر بے انتہا مصیبتیں سہیں اور سوراجیہ اور خلافت کی تحریک کے ایام میں ہزاروں کی تعداد میں وہ جیل گئے یہ ہیں وہ الفاظ جنہیں سر سید عبدالعزیز چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں جو کہ آج دوپہر یہاں شروع ہوا اپنی تقریر کی۔

آپ نے صدر منتخب اور ڈیلی گیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے بہار اور پٹنہ کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی یہ بتاتے ہوئے کہ ملک کی آزادی کی جدوجہد میں مسلم لیگ نے کیا حصہ لیا آپ نے فرمایا کہ ۱۹۱۶ء میں مسلم لیگ نے کانگریس کے ساتھ ساتھ قدم رکھتے ہوئے آزادی کا مطالبہ کیا اور اس نے اپنی صدق دلی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے ہندوؤں سے ایک سمجھوتہ کیا کیونکہ وہ یہ بخوبی محسوس کرتے تھے کہ ملک کو آزاد کرانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ متحد ہو کر ایک مضبوط قوم بن جائیں لیکن ۱۹۲۹ء میں نہرو رپورٹ کے اتحاد کے بنیادوں کو ہلا دیا اور حصول آزادی کے کاز کے لئے متحدہ کارروائی کی تمام امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔

آپ نے ہندو لیڈروں کے خلاف یہ الزام لگایا کہ مولانا محمد علی اور مسٹر جناح نے نہرو رپورٹ میں ترمیم کرانے کے لئے کلکتہ میں کنونشن کے موقعہ پر جو مسائل پیش کئے تھے ان کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا آپ نے فرمایا دوسری جانب مسلمانوں نے گول میز کانفرنس کے موقعہ پر اپنی خلوص دلی کا بہت کافی ثبوت دیا۔ لیکن ہندو لیڈروں نے فرمایا کا اطمینان بخش حل تلاش کرنے میں کوئی امداد نہیں پہونچائی۔ اس طریقہ سے مسلمانوں کا یہ خدشہ بہت بڑی حد تک جائز اور صحیح ثابت ہوا کہ کانگریس دراصل ایک ایسا ہندو راج قایم کرنا چاہتی ہے جس میں برطانیہ کی فوجی اور بیرونی طاقت تو بدستور قایم رہے اور نظم و نسق اور اندرونی معاملات کے اختیارات ہندو اکثریت کے ہاتھ میں پہنچ جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کو برابر غلامی کی حالت میں پہنچاتی رہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا آجکل ہندوستان میں بہت سے مختلف اور متضاد مقصد پھیلے ہوئے ہیں مثلاً قوم پرستی بالشویزم اور سوشلزم وغیرہ انہوں نے موجودہ اختلافات کو بڑھا کر اور اختلاف کے نئے نئے نکتے پیدا کر کے ہندوستان کے سیاسی مجلسی اور تمدنی مسائل کو اور زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے مسلمانوں کو اپنی تنظیم کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنی ہستی کو محفوظ رکھ سکیں کانگریس میں مسلمانوں کے شامل نہ ہونے کی یہ وجہ نہیں ہے کہ ان کو اپنے وطن سے محبت نہیں ہے یا کہ وہ اقتصادی مسائل کو حل کرنے کی ضرورت کی جانب سے غافل ہیں ان کو اعتراض ان طور طریقوں پر ہے جو کہ اکثریت نے اختیار کر رکھا ہے۔

آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ قوم پرستی اور سوشلزم اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے اور قطع نظر ہوجاتی آزادی کے لئے مقصدوں نے بھی مسلم لیگ کو ایک نئی زندگی دے دی ہے۔

آپ نے فرمایا مسلمان سوشلسٹوں یا کانگریس کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتے جہاں تک کہ سوشلسٹوں کا تعلق ہے ان کے ساتھ تعاون نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ زندگی کے متعلق مادی نظریہ رکھتے ہیں اور مذہب کو ایک غیر ضروری شئے خیال کرتے ہیں وہ اقتصادی مسائل کی جو حل تجویز کرتے ہیں۔ ان سے کبھی مسلمان اتفاق نہیں کر سکتے۔

جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے میرے خیال میں اقلیتوں کے لئے اپنی قسمت کو کانگریس کے ہاتھ میں سونپ دینا دانشمندی نہ ہوگی کیونکہ اس میں ہندوؤں کا غلبہ ہے اور ایسے سرمایہ دار اور متعصب سیاستداں شامل ہیں جو کہ اپنے فرقہ وارانہ اور اقتصادی مفادوں کو پورا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

لیگ کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا محض جداگانہ خیالات کی بنا پر لیگ کسی سے لڑنا جھگڑنا نہیں وہ صرف اس قسم کی تحریکوں کا ساتھ دے سکتی ہے جو کہ اسلام کے مقصدوں اور اصولوں کے مطابق ہو اور سب کی بھلائی کے لئے شروع کی جائے نہ وہ گوارا کر سکتی ہے کہ زمیندار کسانوں کو ستاتے رہیں اور نہ وہ زمینداروں کو ظالموں کا شکار قرار دینے کے لئے تیار ہے۔

اسی طرح لیگ مزدوروں اور سرمایہ داروں کے معاملہ میں بھی درمیانی راستہ اختیار کرنے کے حق میں ہے۔ جو لوگ لیگ پر نکتہ چینی کرتے ہیں وہ یہ محسوس نہیں کرتے کہ یہ ایک اچھی علامت ہے کہ مسلمان ابھی تک پیچھے تھے اب منظم ہو گئے ہیں اگر ان میں پہلے کی طرح نفاق پھیلا رہتا تو وہ ملک کی ترقی میں امداد نہیں پہنچا سکتے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

پٹنہ ۲۶ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا ۲۶واں سالانہ اجلاس آج صبح یہاں شروع ہوا۔ تقریباً ۳۰ ہزار آدمی اجلاس میں شریک ہوئے۔ مسٹر جناح صدر منتخب اور دیگر سرکردہ لیگی لیڈر صاحبان کے درمیان پنڈال میں داخل ہوئے۔ ایک درجن نیشنل گارڈوں نے جو کہ تلواریں کھینچے ہوئے صف باندھے ہوئے تھے مسٹر جناح کو ڈائس تک پہونچایا قومی گارڈ رنگ برنگ کے لباس میں ملبوس تھے۔

کانفرنس کی کارروائی قرآن مجید کی آیتوں اور قومی گیتوں کے ساتھ شروع ہوئی سندھ کے قومی گارڈوں کے گیت کو سب نے ملکر گایا اور مسٹر جناح اور دیگر سرکردہ لیگی لیڈروں نے بھی حصہ لیا۔

جو لوگ کانفرنس میں شریک ہوئے ان میں سے بعض کے نام قابل ذکر ہیں۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال۔ خواجہ سر ناظم الدین۔ ہوم منسٹر بنگال۔ مسٹر خضر حیات خاں ٹوانہ اور میاں عبدالحی وزیر پنجاب۔ نواب چھتاری۔ راجہ محمود آباد۔ سر اے۔ ایم۔ کے دہلوی۔ مسٹر اورنگ زیب خاں (سرحد) سر ضیاء الدین احمد۔ سر سلطان احمد۔ نواب زادہ خورشید علی خاں۔ مس جناح۔ بیگم حبیب اللہ۔ بیگم شاہنواز اور بیگم وسیم۔

پنڈال خوبصورتی کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا اور وہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

سر سید عبدالعزیز چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلی گیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنا ایڈریس پڑھا۔ جو کہ ذیل میں درج ہے۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

پبلک کی عام اطلاع کے واسطے اس تحریر کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے یو۔ پی۔ میونسپل ایکٹ کی دفعہ ۲۲۱ کے ماتحت نواب گنج کے مکان نمبری ۲۲۱/۱ اور ۲۲۱A/۱ کے متصل گلی کو پبلک ڈکلیر کر دیا ہے۔

ایس۔ این۔ تواری
ڈی۔ پی۔ ایچ
ایکزیکیٹو آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

تھیوسافکل سوسائٹی کا جلسہ

بنارس، ۲۹ دسمبر۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی کا ۶۳واں انٹرنیشنل کنونشن بنارس میں آج سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہیگا اسکے صدر ڈاکٹر جی۔ ایس۔ آرنڈل ہونگے اس کنونشن میں لوگ نروان وغیرہ پر مضامین پڑھے جائیں گے۔

ایسا اکثر ہوتا ہے

افلاطون سے لے کر ایچ۔ جی۔ ویلز تک فیلسوفوں نے دنیا کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ دنیا رفتہ رفتہ تندرست اور مطمئن انسانوں سے بھر جائے گی۔ ابھی تک دنیا اس حالت کو نہیں پہونچی۔ لیکن زندہ رہنے کے ارادہ سے ہم اپنی زندگی کو ہر پہلو زیادہ عمدگی کے ساتھ رہنے کے قابل بنا سکتے ہیں۔

چائے کی مثال کو دیکھو۔ اس سے صحت اور خوشی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہماری تلاش تھی کہ پینے کے لئے کوئی عمدہ سے عمدہ چیز دستیاب ہو۔ ہم نے چائے کو پایا۔ ہمیں کامیابی ہوئی! کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ یہ زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ایک جزو ضرور نہیں ہے چائے کے چند معمولی نتائج کو دیکھئے۔ تمام چائے کے پینے والے روزانہ اس کا تجربہ کرتے ہیں یہ ٹھنڈک پہونچاتی ہے۔ فرحت بخشتی ہے۔ سستی کو دور کرتی ہے اور سخت محنت کے بعد تھکان دور کر کے کام کرنے کی طاقت بخشتی ہے۔

سر رابرٹ گراہم جو بین الاقوامی چائے کمیٹی کے صدر ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ ہوا بیان کیا کہ لوگوں کو آج اس امر کی ضرورت ہے کہ کوئی ایسی چیز ملے جس سے ان کی پژمردہ قوتیں ہمیشہ ہری بھری رہیں طرح طرح کی پینے کی چیزیں بنائی گئیں۔ جو پینے والوں کو جلد خوش میں لا دیتی ہیں۔ گھریلو بیبیاں ہمیشہ اس امر کی تلاش میں رہتی ہیں اور جھٹ نئے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ خواہ وہ خطرناک کیوں نہ ہوں۔ اب ہماری ان تمام کوششوں کا مقصد یہ ہے کہ انہیں یہ سکھایا جائے کہ وہ اپنی دولت کو ضایع نہ کریں بلکہ چائے خریدیں وہ بھی عمدہ قسم کی چائے۔

لیڈی اسٹوڈن جو معاشرتی اصلاحات کی بڑی حامی ہیں انہوں نے آسٹریلیا کے سفر کے دوران میں ایک موقع پر ذیل کا بیان دیا کھٹن اور زیادہ کام کرنے والے دلاں میں اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے ایک عمدہ پیالی چائے کی مجھے ضرورت رہتی ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسری شے نہیں لے سکتی پہلے ہی گھونٹ سے طاقت لانے والا جوش واپس آ جاتا ہے اور تر و تازگی پیدا ہوتی ہے۔

اس کی خاصیتیں اس قدر زیادہ ہیں مگر درحقیقت یہ ایک چھوٹی سی پتی ہے جو استعمال کے قبل کئی ایک مختلف طریقوں پر تیار کی جاتی ہے۔ ان طریقوں کو نہایت حفاظت اور احتیاط کے ساتھ کیا جاتا ہے جس سے غلاظت کا امکان نہیں رہتا۔

ہماری زندگی میں چائے کا شامل ہونا زمانہ حال کی کامیابی کا ثبوت ہے لیکن اس خوش ذائقہ بوٹی کا مزہ جس کے لئے تمام دنیا ہندوستان کی منت گذار ہے۔ ہندوستان ہی کے لوگ اس سے زیادہ تر واقف ہیں۔ جو لوگ اس دلیری سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں چائے بہت جلد ہر دلعزیز ہو جائے گی۔ انہیں مطلق گھبرانا نہ چاہئے کیونکہ پیشین گوئی بہت جلد پوری ہو کر رہے گی۔ اور آنکھ والے اسے دیکھ بھی رہے ہیں۔

آل انڈیا لبرل فیڈریشن

الہ آباد، ۲۷ دسمبر۔ مسٹر پرکاش نرائن سپرو صدر منتخب آل انڈیا لبرل فیڈریشن کل الہ آباد سے بمبئی کو روانہ ہو گئے روانگی سے قبل مسٹر سپرو نے نمائندہ پریس سے ایک خاص انٹرویو کے دوران میں فیڈریشن اور ریاستوں کے زبان زد مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میں تہ دل سے اس امر کا حامی ہوں کہ ریاستوں کے نظم و نسق کو سرعت کے ساتھ جمہوری بنایا جائے اور اسے برطانی ہند کے نظم و نسق کے برابری کے درجہ پر لایا جائے میرے خیال میں یہ اچھا ہوگا کہ والیان ریاست وقت حاضرہ کی تبدیل شدہ اسپرٹ کی جانب دھیان دیں اور اپنے کو جمہوریت کی بڑھتی ہوئی لہر کے مطابق بنائیں۔

فیڈریشن کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا میں اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا آیا فیڈریشن پر عملدرآمد کیا جائیگا یا نہیں تاہم تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید ملک کے لئے یہ زیادہ مفید ہوگا کہ وہ مرکز پر قبضہ کر کے اندر سے جدوجہد کرے نیا ایکٹ غیر لچکدار ہے۔ اسکے چند حصوں پر عملدرآمد ہوتے ہوئے مرکز کو موجودہ حالت میں چھوڑ دینا خطرناک ہوگا۔

بقیہ صفحہ اول

کا مجھے ذمہ دار قرار دیا۔ تا وقتیکہ میں شہر پر قبضہ کرتا۔ اس ذمہ داری کو میں کیونکر ادا کرسکتا۔ اسی سلسلہ میں ہنگین کو جنرل چکیانگ کے بھیجا ہوا تار بھی ترکی غلطنیہ کا مظہرہ ڈالتے ہوئے ہیں۔ خاموشی کے سوا چارہ کار نہیں کیا تھا۔

عہد وزارت

جب ترکی میں جمہوریہ کا اعلان ہوا تو آپ وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ فتحی بک کے لئے خالی کر دیا۔ لیکن سنہ ۱۹۲۵ء میں آپ نے پھر قلمدان وزارت سنبھالا اور سنہ ۱۹۳۷ء تک آپ اس عہدہ پر فائز رہے اور اسی وقت اخبارات مشرقی کے بیان کے مطابق ترکی کی خارجہ پالیسی سے اختلاف رائے کی وجہ سے سیاست سے الگ ہو کر گوشہ نشین ہوگئے عصمت پاشا کا خیال تھا کہ ترکی کو جرمنی اٹلی اور جاپان کی دوستی سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اور روس و جرمنی سے تعلق مستحکم کرنے چاہئیے۔ جس کے معنی یہ تھے کہ برطانیہ اور فرانس کی دوستی سے منہ موڑ لیا جائے۔ اس کے برخلاف توفیق رشدی آرس وزیر خارجہ وسطی یورپ کی سلطنتوں سے مطمئن نہ تھے ان کو یہ اندیشہ تھا کہ جرمنی کی بڑھتی ہوئی طاقت کہیں ریاستہائے بلقان پر اثر انداز نہ ہو اور ترکی کو پھر ان ہی مشکلات کا سامنا نہ ہو جو گذشتہ جنگ عظیم شروع ہونے کے وقت درپیش تھیں ان کی پالیسی یہ تھی کہ جرمنی کے مقابلہ میں بلقانی ریاستوں کا ایک زبردست محاذ قائم کیا جائے تاکہ جرمنی کو ڈینیوب کے اس پار نفوذ وسیع کرنے کا موقع نہ ملے اس بنا پر وہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں جو ترکی اور روس کے اتحاد کا باعث ہوں۔ چونکہ کمال اتاترک رشدی آرس کے ہمخیال تھے اس لئے عصمت پاشا نے مستعفی ہو کر سیاسیات سے الگ ہوگئے۔ کمال کی وفات کے بعد آپ بالاتفاق ترکی جمہوریہ کے صدر منتخب ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ توفیق خیر و عمر طویل عطا فرمائے۔

آل انڈیا مہیلا کانفرنس

دہلی ۲۸ دسمبر۔ آل انڈیا دستری کانفرنس کا تیرہواں اجلاس آج ۱۰ بجے کے بعد مس ہیومبیل ٹاؤن ہال کے وسیع اور شاندار پنڈال میں شروع ہوگیا۔ اجلاس میں صوبہ سرحد، پنجاب، دہلی، یوپی، سی پی، مدراس، بمبئی اور بہار بنگال کی سیکڑوں ڈیلیگیٹ شریک ہوئیں۔ اجلاس میں چند برقع پوش مسلمان خواتین بھی بطور وزیٹر گیسٹ شریک ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ کانفرنس میں شرکت کے لئے خیرپور سے رانی جی پنڈت آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت رانی صاحبہ [illegible] رانی صاحبہ ملیگنن کنور صاحبہ لیڈی [illegible] بیگم اعجاز رسول ممبر یوپی کونسل [illegible] پٹنہ سے [illegible] اس کانفرنس میں شرکت کے لئے [illegible] جو سرگروہ ہستیاں تشریف لائی ہیں۔ اور جو بین الاقوامی شہرت رکھتی ہیں۔ ان میں سے چند کے نام قابل ذکر ہیں۔

(۱) مس ہیری [illegible] انگلش آپسٹریوں کی بین الاقوامی انجمن کی اس [illegible] کی کمیٹی کی پریزیڈنٹ ہیں (۲) مس [illegible] ہیں آپ ہندوستان اور ہندوستان کی عورتوں کی تحریک کی بہتر بین ہمدردوں میں سے ہیں۔ اور ہیں [illegible] ایف ایڈیٹوز کے ساتھ کام کرنے والی ہیں۔ آپ کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان سے تشریف لائی ہیں۔

تشریف لائی ہیں (۳۰ دسمبر) ۲۰ پ بین الاقوامی لیبر کانفرنس جنیوا کی نمائندہ ہیں (۳) مسز حسن علی کو بے جاپانی (مسز ہاڈو) ادریس آپ سابقین کی لیگ آف وومن کی پریزیڈنٹ ہیں۔

یوپی لیجسلیچر کی کانگریس پارٹی

لکھنؤ ۲۸ دسمبر۔ سنہ ۱۹۳۹ء کے لئے حسب ذیل اصحاب عہدیداروں کے عہدوں پر یوپی لیجسلیچر کی کانگریس پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت لیڈر۔ [illegible] ڈاکٹر حسین ظہیر۔ [illegible] مسٹر [illegible] گوپال [illegible] ڈاکٹر [illegible]

خزانچی: مسٹر [illegible] لال جی چیف وہپ: [illegible] پنڈت [illegible] سنگھ اور [illegible] پنڈت سنجیو [illegible] جی [illegible] پنڈت اگنو تری شاستری نے سنہ ۱۹۳۸ء حسب ذیل رزولیوشن پیش کیا اور پنڈت [illegible] نے تائید کی۔ یہ پارٹی گذشتہ سال کے عہدیداروں کا ان کی خدمات کے لئے شکریہ ادا کرتی ہے۔

عہدیداروں کا انتخاب ہونے سے پہلے لیڈر نے پنڈت وشمبھر ناتھ تیواری کی ایک چٹھی پڑھ کر سنائی جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ وہ دوبارہ چیف ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

واردھا پرائمری سکول نصاب

ناگپور ۲۸ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے واردھا پرائمری اسکول کے نصاب کو جیسا کہ ڈاکٹر ذاکر حسین کمیٹی کی رپورٹ میں مندرج ہے منظور کرلیا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت نے موجودہ پرائمری اسکولوں میں جاری کرنے کی غرض سے ایک نصاب تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین تھے۔ کمیٹی نے واردھا پرائمری نصاب میں بعض تبدیلیاں کی ہیں جو اس صوبہ کے موجودہ حالات کے تحت ضروری ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ نیا نصاب آئندہ تعلیمی سال سے جو جولائی ۱۹۳۹ء میں شروع ہونے والا ہے جاری ہوگا۔

مسلم لیگ کا ڈیلی گیشن

لندن ۲۸ دسمبر۔ ۲ جنوری کو مسلم لیگ ڈیلیگیشن کے ممبران مسٹر عبدالرحمن صدیقی اور چودھری خلیق الزماں نے مسٹر میکڈانلڈ وزیر خارجہ سے ملاقات کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان حضرات نے دوران ملاقات میں مسئلہ فلسطین پر ہندوستانی مسلمانوں کے نقطہ خیال کو ظاہر کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ نے ڈیلیگیٹوں کو یقین دلایا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے نقطہ نظر پر پوری طرح ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے۔ حضرات کرسمس کے بعد مسٹر میکڈانلڈ سے دوبارہ ملاقات کریں گے۔

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

ناگپور ۲۸ دسمبر۔ آج ناگپور میں ہندو مہاسبھا کا سالانہ اجلاس ویر ساورکر کی صدارت میں شروع ہوا۔ استقبالیہ ایڈریس شری ایم جی چٹنویس نے پڑھا جس میں کانگریس کے رویہ پر نکتہ چینی کی گئی۔ اس ایڈریس میں مسلم ریاستوں میں ہندو رعایا کی حق تلفی کا بھی ذکر ہے۔ اور ہندوستان میں فرقہ وارانہ

نا چاقی کی بنیاد جداگانہ انتخاب کو قرار دیا گیا ہے۔ بنگال اور پنجاب میں ہندوؤں کے خلاف قانونوں کا بھی ذکر ہے۔ آخر میں ہندوؤں کے سنگٹھن اور اپنے حقوق کی حفاظت پر زور دیا گیا۔

ایک کانفرنس کے دو صدر

بریلی ۲۸ دسمبر۔ آل انڈیا سناتن دھرم سبھا منڈل میں آج ایک عجیب صورت پیدا ہوگئی جبکہ کانفرنس کی صدارت کے لئے دو اصحاب چھپے ہوئے ایڈریس لے کر آموجود ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ پہلے برہمچاری جیون دت کو دعوت نامہ بھیجا گیا تھا لیکن چونکہ جواب میں دیر ہوئی لہذا شری کرشن گوپال چودھری (اٹاوہ) کو دعوت نامہ بھیج دیا گیا۔ نتیجہ ہوا کہ جب شری کرشن گوپال دت چودھری جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کر رہے تھے۔ گڑبڑ پیدا ہوگئی۔ لیکن ڈیلی گیٹوں کا ایک طبقہ واک آؤٹ کر گیا اور سبجکٹ کمیٹی کی صدارت برہمچاری جیون دت نے کی۔

ریاست رام درگ میں ذمہ دار حکومت

راجہ صاحب رام درگ (جو کہ جنوبی مرہٹہ ریاستوں میں ہے) نے اعلان کیا ہے کہ دربار کی یہ پالیسی ہے کہ رعایا کے مفاد کے پیش نظر ریاست کے اندر ذمہ دار حکومت قائم کی جائے اور ریاست کے نظم و نسق میں انکو زیادہ حصہ دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ ذمہ دار حکومت کے آئین کے متعلق جلد ہی اعلان ہونے والا ہے۔ اور رعایا کا ایک وزیر بھی مقرر کیا جائے گا۔

مسلم لیگ کا اجلاس ختم

پٹنہ ۲۹ دسمبر۔ آج پانچ روز کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ختم ہوگیا کل جو رزولیوشن مولانا مظہر الدین نے فیڈریشن کے متعلق پیش کیا تھا وہ آج منظور ہوگیا اس کے بعد برما کے متعلق رزولیوشن منظور کیا گیا جس میں ان مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا جو بلوہ برما کے شکار ہوئے ہیں۔ اس کے بعد تین دیگر رزولیوشن پاس ہوئے جن میں سے ایک صدر کی جانب سے لیگ کے سکریٹری نے پیش کیا جو لیگ کی صوبجاتی شاخیں قائم کرنے کے متعلق تھا۔ دوسرے رزولیوشن کی رو سے مسلمانوں کو غیر شرعی رسم و رواج ترک کرنے کو کہا گیا تیسرا رزولیوشن ممبروں کے چندہ ادا کرنے کے بارے میں تھا۔ اس کے بعد صدر استقبالیہ کمیٹی نے اختتامی شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مسٹر جناح نے تقریر فرمائی۔

بحکم جناب مسٹر محمد عبدالحمید خانصاحب بہادر منصف امروہہ ضلع مرادآباد

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۷۶ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت منصفی امروہہ ضلع مرادآباد

لالہ لکھمن لال ولد رام پرشاد قوم ویش ساکن نجیب آباد محلہ سنوتالدہ

بنام

اشفاق احمد ولد شیخ قدرت اللہ و مسماۃ بلقیس فاطمہ دختر اشفاق احمد قوم شیخ ساکن امروہہ محلہ کالی پگڑی حال وارد شہر کانپور محلہ بانسمنڈی منصفی ضلع کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام نام ایک نالش بابت مسماۃ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا بذریعہ وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء جاری کیا گیا۔

بحکم متھرا پرشاد منصرم

عدالت منصفی امروہہ ضلع مرادآباد　مہر عدالت

اہل ہند کی جانب سے اظہار ہمدردی

کلکتہ ۲۶ دسمبر۔ ہز اکسیلینسی وائسرائے اور ملک معظم کے درمیان مندرجہ ذیل تاروں کا تبادلہ ہوا ہے۔

ملک معظم کے نام وائسرائے کا تار

والیان ریاست اور اہل ہند کی جانب سے میں مودبانہ طریق پر آپ کی خدمت میں کرسمس اور نئے سال کے لئے نہایت خلوص دارانہ اور وفادارانہ نیک خواہشات بھیجتا ہوں۔

وائسرائے کے نام ملک معظم کا تار۔ آپ نے والیان ریاست اور اہل ہند کی جانب سے جو وفادارانہ خواہشات بھیجی ہیں ان کے لئے میں خلوص دل کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

راجکوٹ کا دیوان برخاست

راجکوٹ ۲۷ دسمبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے راجکوٹ کی پرجا کے نام اپنے الوداعی پیغام میں فرمایا۔ سمجھوتہ کی شرائط کا مسودہ مہاتما گاندھی نے سیگاؤں میں تیار کیا تھا اور ٹھاکر صاحب راجکوٹ نے اس کو منظور کر لیا ہے اس میں انہوں نے بہت کم تبدیلیاں کی ہیں۔ پرجا کو ریاستی پیداوار کے خلاف بائیکاٹ کو اٹھانے کا مشورہ دیتے ہوئے سردار پٹیل نے ٹھاکر صاحب کو مبارکباد دی کہ انہوں نے اپنے موجودہ دیوان کو برخاست کر دیا ہے۔

شہنشاہ جاپان کی تقریر

ٹوکیو ۲۷ دسمبر۔ پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے شہنشاہ جاپان نے تخت سے ایک تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے فرمایا کہ جاپانی فوجوں نے چین کے خاص اور اہم حصہ پر قبضہ کر لیا ہے لیکن مشرقی ایشیا میں نیا نظام قائم کرنے اور مشرقی ایشیا کے استحکام کو مضبوط کرنے کے لئے قومی سپرٹ کو بڑھانے اور تمام قومی ذرائع کی تنظیم کرنے کی ضرورت ہے۔

شہنشاہ نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ ان حکومتوں کے ساتھ جن کے ساتھ ہم نے معاہدے کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں۔ پارلیمنٹ نے جواب میں قوم کی جانب تخت و تاج کے ساتھ اظہار وفاداری اور راج بھگتی کا وعدہ کیا اور مشرقی ایشیا کے استحکام میں قوم کی یکجہتی کا یقین دلایا۔

روس اور جاپان کی سرحد

ٹوکیو ۲۷ دسمبر۔ دفتر جنگ سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس میں منچوکو روس کی سرحد پر جاپانی فوجوں کے مزید اجتماع کے متعلق خبر بے بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ لیکن یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ وقت مقررہ پر منچوکو کو تبادلہ کے لئے فوجیں بھیجی گئی تھیں۔ دفتر جنگ کے ترجمان نے اعلان کیا کہ سرحد پر کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

لندن میں فلسطین کانفرنس

عدن ۲۷ دسمبر۔ فلسطین عرب ہائی کمانڈ کمیٹی کے ۵ ممبروں کو فلسطین کانفرنس میں شرکت کے لئے رہا کر دیا گیا ہے۔ ان کا سینکڑوں اشخاص نے خیر مقدم کیا جبکہ جہاز یہاں پہنچا۔ وہ عرب دوستوں کے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

عراق کی کیبنٹ مستعفی ہو گئی

بغداد ۲۷ دسمبر۔ کیبنٹ نے استعفیٰ دیدیا ہے اور جنرل نوری السعید نے نئی کیبنٹ بنا لی ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں جب یہاں فوجی بغاوت ہوئی تو جنرل نوری کو نکال دیا گیا تھا۔ آپ گذشتہ سال واپس آئے تھے۔ کیبنٹ کے تمام ممبر نئے ہیں جنرل نوری السعید وزیر اعظم وزیر خارجہ جنرل طہٰ ہاشمی وزیر ڈیفنس و داخلہ رستم حیدر وزیر مالیات۔ سید لفطی۔ وزیر انصاف عمر نادھمی۔ وزیر اقتصادیات۔ معود۔ وزیر تعلیم

حکومت یوپی کی کفایت شعاری

لکھنؤ (بذریعہ ڈاک) سرکاری اخراجات میں مزید کفایت شعاری کرنے کے لئے حکومت صوبجات متحدہ نے یہ مناسب سمجھا ہے کہ صوبجاتی ماہرین اور ماتحت ملازمتوں اور محکموں کی تنخواہوں کی شرحوں میں کچھ تخفیف کر دی جائے۔ چنانچہ متذکرہ بالا بعض ملازمتوں اور محکموں کی مزید نظر ثانی شدہ تنخواہوں کی شرحوں کے متعلق حکومت نے ایک قطعی فیصلہ کر لیا ہے اور ان کے

بارہ میں جو قواعد تیار ہوئے ہیں ان کو شائع کیا جا رہا ہے۔ جن کا ہر متعلقہ شخص پر اطلاق ہوگا یہ سوال کہ ترقی کے معاملہ میں ان نظر ثانی شدہ شرحوں کی کس درجہ مناسبت ہوسکیگی زیر غور ہے اور اس مسئلہ پر احکام بعد کو جاری کئے جائیں گے۔ لیکن اس اثنا میں ضروری کفایت کو بروئے کار لانے کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مزید نظر ثانی شدہ شرحوں کا پہلی جولائی ۱۹۳۸ء یا اس کے بعد سے رکھے جانے والے ہر نئے سرکاری ملازم پر اطلاق ہوگا۔ اس تاریخ کے متعلق حکومت نے ایک عام اطلاع شائع کر دی تھی۔ کہ مزید نظر ثانی شدہ شرحیں زیر غور ہیں۔ اور یہ کہ اس تاریخ کو یا اس کے بعد کے تمام تقررات تنخواہوں کے مسئلہ میں عارضی بنیاد پر ہوں گے۔

سرکاری ملازمتوں میں آئندہ داخل ہونے والوں کے لئے پنشن کے موجودہ قواعد کے سوال پر بھی حکومت غور کر رہی ہے۔ نظر ثانی شدہ قواعد کی اشاعت میں ابھی کچھ وقفہ لگے گا۔ لیکن ان اثنا میں ان تمام اشخاص کو جو پہلی جنوری ۱۹۳۹ء یا اس کے بعد ملازمت میں داخل ہوں یا جو ملازمت میں اس سے قبل داخل ہو چکے ہوں مگر جن کو اس تاریخ سے پہلے کسی مستقل جگہ کا قانونی حق یا معطل قانونی حق نہ ہو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پنشن کے نظر ثانی شدہ قواعد کے ماتحت ہوں گے۔

کچھ ہریجا پریشد کانفرنس

احمد آباد ۲۸ دسمبر۔ ریاست کچھ کی ایک خبر مظہر ہے کہ وہاں مسٹر یوسف مہر علی کی صدارت میں کچھ پرجا پریشد کی کانفرنس ہوئی جس میں ذمہ دار حکومت کا مطالبہ کیا گیا اور اس کے لئے دربار کو ۳ ماہ کا وقت دیا گیا ورنہ براہ راست کارروائی شروع کی جائے گی۔

حاجیوں کے جہازوں کی روانگی

مغل لائن اور ٹرنر لائن کے حاجیوں کو جدہ پہونچانے والے مندرجہ ذیل جہازات کا پروگرام موصول ہوا ہے۔

نام کمپنی	نام جہاز	بمبئی سے جدہ کیلئے	کراچی سے جدہ کے لئے	تعداد نشست
ٹرنر لائن	ایس ایس اسلامی [illegible]	×	۷ جنوری ۱۹۳۹ء براہ راست	۹ فرسٹ کلاس ۲۴ اسکنڈ کلاس اور ۹۸۸ ڈیک
مغل لائن	ایس ایس صوانی	۳ جنوری ۱۹۳۹ء	۶ جنوری ۱۹۳۹ء	۴۳ فرسٹ کلاس اور ۱۴۰ ڈیک
مغل لائن	ایس ایس اسلامی	۹ جنوری ۱۹۳۹ء	۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء	۱۰۰ فرسٹ کلاس ۲۴ [illegible] ۱۵۱ ڈیک

سول نافرمانی بند کر دی گئی

حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کا بیان

واردھا گنج ۲۶ دسمبر۔ ریاست حیدرآباد کی اسٹیٹ کانگریس نے ستیہ گرہ بند کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں اس کی ورکنگ کمیٹی نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے جس میں تمام پوزیشن صاف کی ہے۔

حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بہت غور و خوض کے بعد طے کیا ہے کہ ستیہ گرہ کو عارضی طور پر بند کر دیا جائے جو کہ حال ہی میں جاری کیا گیا تھا اور جس میں اتنے ہی عرصہ میں چار سو اشخاص سے زیادہ گرفتار ہو چکے ہیں اور انہیں ایک مہینہ سے ساڑھے تین سال تک کی سزائیں ہو چکی ہیں پبلک اس فیصلہ کی وجہ معلوم کرنے کی خواہشمند ہوگی۔ اسٹیٹ کانگریس کی جانب سے بہت مغالطہ پیدا کیا گیا ہے اور اسے فرقہ پرست بتایا گیا اور اس کی کارروائیوں کو آریہ

سماج اور ہندو سول لبرٹی یونین کے ساتھ گڑبڑ کر کے پیش کیا گیا۔ بدقسمتی سے تحریک آریہ سماج اور ہندو یونین کی تحریکوں کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس تحریک کا التوا مہاتما گاندھی پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر کانگریسی لیڈروں کے مشورہ سے کیا گیا ہے۔ جنہوں نے یہ زور دیا کہ ہمیں اس طرح اپنی پوزیشن واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کی یہ رائے ہے کہ اس التوا سے حکومت نظام کو معاملہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا موقع مل جائے گا۔ ہم ایسے لیڈروں کے مشورہ کو کیسے نظرانداز کر سکتے تھے جن کی ہمدردی اور امداد ریاست کے اندر ہمارے سوراج اندولن چلانے میں ہمیشہ بہت قیمت رکھتی ہے۔

حکومت آسام سے قرض طلبی

شیلانگ ۲۴ دسمبر۔ صوبہ آسام کی ریاست سلیم نے پچاس ہزار روپے اپنے علاقہ کی بہتری کے لئے طلب کیا ہے حکومت نے احکام پاس کرنے سے قبل ریاست کی آمدنی و خرچ کی فہرست طلب کی ہے۔